هٰذا كتابنا ينطق عليكم بالحق
یہ ہمارا دفتر ہے بولتا ہے تمہارے کام ٹھیک (الجاثیہ)
الحمد للہ علی احسانہ کہ اُس کے فضل و کرم سے
نور القلوب
ناشر
مکتبہ رشیدیہ

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

ترجمہ

بلاشبہ یہ قرآن ایسے طریقہ کی ہدایت کرتا ہے
جو بالکل سیدھا ہے (بنی اسرائیل)

نور القلوب قرآن شریف مترجم

بدو ترجمہ مع حواشی بے نظیر

جسکی کتابت نہایت اعلیٰ، صحت بےمثل، طباعت بہت عمدہ بصرف زر کثیر ہوئی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد ہندوستان میں طبع ہونیوالا یہ پہلا لاجواب، بے شمار اوصاف والا مترجم بدو ترجمہ قرآن پاک ہے

تو غلط نہ ہوگا

زیر متن پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلویؒ کا ہے جو بلا اختلاف مقبول ہے اور قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتلاتا ہے۔ دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ کا ہے جو بامحاورہ اور نہایت عام فہم ہے۔ ہر دو ترجمہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہیں۔ حاشیہ جناب مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی نے بکمال عرق ریزی و تحقیق و تدقیق معتبر کتب و مستند تفاسیر سے نہایت مفید مضامین جمع کیے ہیں ان کا اسلوب بیان نہایت سلیس و سادہ ہے۔ مطالب آیات بوضاحت لکھے گئے ہیں۔ شان نزول جہاں تک مل سکی درج ہے۔ ربط آیات بھی تحریر کیا گیا ہے۔ نکات کی دلنشیں وضاحت ہے بعض بعض جگہ فقہ حنفی کی تشریح بھی ہے۔ قابل حل لغات کی تحقیقی وضاحت ہے برمحل مناسب و صحیح روایات کا ذکر ہے۔ اعمال خواص آیات بتائے گئے ہیں سورتوں اور بعض آیات کے فضائل کا بیان ہے۔ تاریخی واقعات بھی لکھے گئے ہیں۔ اور یہ سب مضامین کتب ذیل سے لیے گئے ہیں روح المعانی۔ تفسیر کبیر۔ درمنثور۔ مدارک۔ معالم۔ صاوی۔ تفسیر خازن۔ ابن کثیر۔ تفسیر احمدی۔ اتقان۔ بیضاوی۔ کشاف۔ لباب۔ صحاح ستہ۔ ہدایہ۔ درمختار۔ شموس الانوار۔ مجربات دیربی۔ اعمال قرآنی وغیرہا۔ شروع میں مقدمہ ہے جسمیں قرآن مجید کے فضائل۔ آداب تلاوت۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ، ولادت، رضاعت، شق صدر، آپکی معیشت، ابتداء وحی، تبلیغ، معراج، ہجرت، آپکے اخلاق و شمائل وغیرہ کا بیان ہے۔ نیز جن کفار، جن قبائل و مقامات اور جن فرشتوں و ستاروں کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے ان کی تشریح کی گئی ہے۔ رسم الخط بعض قواعد تجوید۔ رموز اوقاف وغیرہ کا بیان ہے۔ اور پورے قرآن شریف نیز ہر ہر سورۃ کا نقشہ بھی تحریر کیا گیا ہے۔

حسب فرمائش

جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب نمبر ۸۵ خلاصی ٹولہ کلکتہ ۱۳

باہتمام نیازمند حاجی محمد شفیع

مطبع مجیدی کانپور
میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ حواشی ترجمہ قرآن کریم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

امابعد! مسلمانو یہ بات تم سے پوشیدہ نہیں کہ قرآن مجید کلام الٰہی ساری دنیا کے لوگوں کی ہدایت کے لیے اترا۔ پس جس طرح مہبط وحی رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سارے جہان والوں کو عام ہے اسی طرح ہر فرقہ ہر ملک ہر زبان والے کو اس کلام پاک کا پڑھنا اور سمجھنا ہدایت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے گو اس قرآن شریف کا نزول محض عربی زبان میں عربی اللسان رسول اور نیز عربی زبان کے جامع اصل الالسنۃ وغیرہ وجوہ سے ہوا لیکن عالم کہ ہر متنفس انسان یا جن کو بذریعہ ترجمہ اس کے احکام سے آگاہی پانا لازم ہے چنانچہ علمائے حقانی ہر زمانہ میں اپنی ملکی زبان میں اس کے ترجمے کرتے چلے آئے یہانتک کہ پُرفتن زمانہ ہماری نظروں کے سامنے ہے کہ اختلاف اور نفسانیت اور ضعیف و رکیک باتوں سے استدلال اس میں شائع ہے خواص تو اپنا اطمینان کتب معتبرہ تفاسیر و احادیث وغیرہ سے کرتے ہیں مگر عوام بیچارے شش و پنج میں رہتے ہیں لہذا انکو اسی میں امن ہے کہ وہ اختلافیات فروعی کو بالائے طاق رکھکر محض کلام الٰہی کے قطعی اور یقینی مطالب سے فائدہ اٹھائیں انکے واسطے علمائے مترجمین نے بہت سہولتیں کر دی ہیں مگر چونکہ ترجمہ میں اسقدر گنجائش نہیں ہوتی کہ مضمون کی وضاحت کے ساتھ لکھا جاسکے اس لیے علمائے حقانی ہی نے حواشی پر فوائد لکھنے کا طریقہ جاری کر دیا ہے چنانچہ بہت سے قرآن شریف محشی بحواشی مطبوع ہو کر ناظرین کے سامنے موجود ہیں مگر ان میں کچھ تو ایسے حواشی ہیں کہ محض واعظانہ رنگ میں رنگدیے گئے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ وعظ کو مضمون میں بڑی وسعت ہوتی ہے اور بعض میں اختصار اسقدر ہے کہ وہ مضمون فہمی میں مخل ہے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مکرمی تاجر صدوق امین صاحب صدق و یقین ذی المجد المجید عالیجناب حاجی محمد شفیع صاحب ابن جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب و مالک مطبع مجیدی نے بندہ کو ایسے حواشی لکھنے کا امر فرمایا کہ نہ اس میں سراسر وعظ ہی ہو اور نہ اس میں اتنا اختصار ہو چنانچہ اس عاجز نے اپنی کم مائگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے آمر محترم کی اطاعت کی اور توکلاً علی اللہ ایسے حواشی لکھدیے کہ ان میں یہ مضامین بالالتزام ہیں نزول الکلام یعنی اپنی قوت کے مطابق جتنی آیات کا شان نزول مل سکا اسکو ہر آیت کے ساتھ اس سرخی کے تحت میں درج کر دیا۔ ربط الکلام یعنی قریب قریب ہر مضمون کی پہلے مضمون سے مناسبت و ترتیب اسی سرخی کے تحت میں لکھدی۔ توضیح الکلام یعنی قریب قریب ہر قابل توضیح آیت کی وضاحت اس سرخی کے تحت میں جس سے آیت کا کھلا ہوا مطلب سمجھا جاتا ہے۔ متعلقات الکلام اگر کسی آیت کے متعلق علاوہ توضیح مطلب کے اور کچھ بیان کرنا مناسب سمجھا ہے وہ اس سرخی کے تحت میں لکھدیا ہے۔ نکات الکلام آیات کے الفاظ یا اُن کے مضامین سے کوئی روح افزا نکتہ ایسا نکلتا ہو کہ جس کو عام آدمی سمجھ سکیں تو اس کو اس سرخی کے تحت میں اکثر تو لکھدیا ہے مگر کہیں کہیں چھوڑ بھی دیا ہے گو جملہ نکات قرآن کا احصا ناممکن ہے۔ فقہ الکلام اس کے تحت میں آیت سے مذہب حنفی کے مطابق جو مسائل و احکام نکلتے ہوں ان کو ایک حد تک بیان کر دیا ہے کیونکہ تمام مسائل کے لیے یہ جگہ بہت کم تھی۔ لغات الکلام طلبا عربی و نیز تعلیم یافتہ سمجھدار لوگوں کے لیے اکثر صفحات میں قابل حل لغات کی تحقیق اور ان کے معانی اور اصول کا بیان کر دیا ہے۔ روایات الکلام مناسب موقعوں پر آیت کے متعلق کوئی صحیح روایت ملی ہے تو اس کو اس سرخی کے نیچے لکھدیا ہے جس سے عوام کے دل رقیق ہوں اور واعظوں کو وعظ گوئی میں فائدہ دے۔ خواص الکلام جس سورت یا آیت کا وظیفہ جس بیماری یا ضرورت میں کارآمد ہے اس کو اکثر مقامات پر لکھدیا ہے اور اسماء حسنیٰ کے اثرات بھی موقعہ بموقعہ درج کر دیے ہیں تاکہ عاملوں اور ضرورتمندوں کو یہ دولت بھی حاصل ہو جائے اور مخلوق اس سے فائدہ اٹھائے فضائل الکلام اس میں بعض بعض آیات اور سورتوں کی فضیلتیں جو صحیح حدیثوں سے مل سکی ہیں لکھدی ہیں۔ تاریخ الکلام اس میں بعض تاریخی سچے واقعات بحوالہ کتب معتبرہ درج کیے ہیں اور ان سب مضامین کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کتب مندرجہ ذیل سے حاصل کیا ہے۔ تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر، تفسیر درمنثور، مدارک، معالم، صاوی حاشیہ جلالین، تفسیر خازن، ابن کثیر، تفسیر احمدی، بیضاوی، اتقان، کشاف، لباب، صحاح ستہ، ہدایہ، درمختار، شموس الانوار، مجربات دیربی، اعمال قرآنی، وغیرہا۔

اپنی کم مائگی کا مجھ خاکسار کو اعتراف ہے اس لیے اہل علم حضرات پر میری غلطیاں ضرور ظاہر ہوں گی ان سے استدعا ہے کہ یا دامن عفو سے چھپالیں اور یا اصلاح فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

اس کے بعد مسلمانوں سے درخواست ہے کہ قرآن شریف تمہاری دینی و دنیوی خوبیوں کا ذمہ دار ہے اس سے بہرہ مندی نہ چھوڑو یہ نعمتوں کا دسترخوان ہے جتنی نعمتیں چن سکو چن لو یہ عروہ وثقی ہے اس کو مضبوط پکڑ لو اور اس کو اپنا ہادی اور پیشوا بنائے رکھو اگر تمہاری یہ خواہش ہے کہ خوش نصیبوں کی سی زندگی بسر کرو اور وفات کے وقت شہادت کا مزہ چکھو قیامت کے دن نجات پاؤ۔

اندھیرے دن اور اندھیری جگہ روشنی میں رہو گرمی کے دن سایہ میں مگن رہو پیاس کے دن
عرصات قیامت میں کرب وبے چینی سے بچو۔ سیراب ہو جاؤ تو اس کلام پاک کا مطالعہ کیا کرو ذرا بڑھکر دیکھو تو محب و محبوب میں کیا راز ونیاز کی گفتگو ہے کیسے پیارے الفاظ ہیں
اور کسقدر بالطف کلام ہے اور اس میں کیا کیا مضامین ہیں۔ مسلمانو تم کو چوبیس گھنٹوں میں سے ایک گھنٹہ اپنے خالق سے بات چیت کا بھی
مقرر کرنا ضروری ہے مگر یہ سب باتیں اسوقت تک حاصل نہ ہوں گی کہ جبتک اسکو با ترجمہ معہ حواشی اور فوائد کے نہ پڑھوگے۔ صرف الفاظ
ہی پر قناعت اس کے لیے کافی نہیں کیا تمھارے دلوں میں یہ ولولہ پیدا نہیں ہوتا کہ یہ بات معلوم کرو کہ اس کلام میں وہ کونسی طاقت ہے کہ جس نے
تمام پہلی کتابوں اور گذشتہ دینوں کو منسوخ کرکے قیامت تک خود باقی رہنے کا زبردست دعوی کرلیا۔ اور اس میں وہ کونسا جوہر ہے جس نے مخالفوں
بھی اپنی تعریف کرالی اور وہ کونسی بجلی ہے جس نے آن کی آن میں سارے جہان کی کایا پلٹ دی۔ مگر ترجمہ اور حواشی کا قرآن مجید تلاش کرتے وقت
مستند اور معتبر ہونے کا خیال رکھو اس کے بعد ناظرین سے التماس ہے کہ اس قرآن کریم سے فائدہ حواشی کا حاصل کرتے وقت اس عاجز اور
جناب حاجی صاحب موصوف ودیگر معاونین کو دعا میں یاد رکھیں کہ اس کو بڑھکر نہ کوئی عوض ہے نہ سرمایہ ہبہ ہے نہ عطیہ دما توفیقی الا باللہ
علیہ توکلت والیہ انیب

بصیرت کے لیے بطور مقدمہ چند مضامین کا لکھدینا مناسب سمجھا لہذا اب وہ شروع ہوتے ہیں:۔

عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی
سرائے ترین ضلع مرادآباد۔ ۲۲ محرم ۱۳۵۴ھ

قرآن کریم کا سیکھنا سکھانا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سب میں بہترین وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھلائے (بخاری شریف)
حضرت ابو عبد الرحمن سلمی تابعی بہت بڑے عالم تھے کوفہ کی جامع مسجد میں چالیس برس تعلیم قرآن کریم میں مشغول رہے۔ حضرت امام حسن
وحسین علیہما السلام بھی قرآن کریم میں ان ہی بزرگ کے شاگرد ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت بیان کی ہے کہ اللہ
تعالی کسی قوم پر عذاب بھیجنا چاہتا ہے لیکن جب بچوں کو مکتب میں الحمد للہ رب العلمین پڑھتے سنتا ہے تو خدا تعالی ان سے چالیس سال تک
عذاب اٹھالیتا ہے ۱۲ (تفسیر ابن عادل) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے
پیٹ میں قرآن شریف کی کوئی آیت نہ ہو وہ ویران کوٹھری کے مانند ہے ۱۲ (دارمی) اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ جو شخص قرآن شریف یاد کرنے میں ایسا مشغول ہوا کہ اسکو میرے ذکر اور مجھ سے دعا
کرنے کی فرصت نہ ہوئی میں اسکو تمام دعا کرنے والوں سے زیادہ اچھی شے دوں گا اور خدا تعالی کے کلام کو باقی تمام کلاموں پر ایسی فضیلت ہے
جیسے اللہ تعالی کو اپنی مخلوق پر فضیلت ہے ۱۲ (ترمذی شریف ودارمی وغیرہ) حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے قرآن شریف
پڑھکر اسپر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ اس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی اس حالت میں
کہ سورج تمھارے گھروں میں موجود ہو پس خیال کرو کہ خود عمل کرنیوالے کی بزرگی کیا کچھ ہوگی ۱۲ (ابوداؤد شریف) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کو سیکھو پھر پڑھو کیونکہ جو قرآن شریف کو سیکھ کر پڑھتا اور اس پر
عمل کرتا رہتا ہے اس کی مثال اس توشہ دان کی سی ہے جو مشک سے پُر ہو اور اس کی خوشبو سارے مکان میں مہک رہی ہو اور جو قرآن شریف کو
سیکھ کر ایسی حالت میں سوتا رہتا ہے کہ قرآن کریم اس کے شکم میں ہوتا ہے اس کی مثال اس توشہ دان کی سی ہے کہ اس میں مشک رکھکر منھ بند کردیا
گیا ہو ۱۲ (ترمذی ونسائی) ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کی ہمیشہ تلاوت میں
مشغول رہو ورنہ خدا تعالی کی قسم یہ اس اونٹ سے بھی زیادہ تیز بھاگنے والا ہے جو رسی سے بندھا ہو کھولدیا جائے ۱۲ (بخاری ومسلم) اور سعد بن عبادہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی قرآن شریف سیکھ کر اس سے غافل ہو جائے یعنی بھول جائے
یا اس پر عمل نہ کرے تو قیامت کے دن وہ خدا تعالی کے سامنے کوڑھی ہو کر پیش ہوگا ۱۲ (ابوداؤد شریف)

قرآن کریم کی تلاوت

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا ایک بار ہم صفہ میں تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر فرمانے لگے کہ تم میں کسکو یہ پسند ہے کہ ہر روز صبح ہی بطحان یا عقیق جاکر حلال طریقہ
سے دو بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے آیا کرے ہم نے عرض کیا کہ ہم میں ہر شخص کو یہ پسند ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر تم میں سے جو کوئی صبح کے وقت
مسجد میں جاکر دو آیتیں سکھلائے یا پڑھے یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے زیادہ اچھا ہے اور تین آیتیں پڑھنا یا سکھلانا تین اونٹنیوں سے زیادہ
اچھا ہے اور چار آیتوں کا پڑھنا یا سکھلانا چار اونٹنیوں سے اچھا ہے اور اسی طرح آیات کا ہر عدد اونٹوں کے عدد سے اچھا ہے (مسلم شریف)
ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حلق کے درد کی شکایت کی فرمایا کہ قرآن شریف پڑھا کرو (بیہقی)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ کتاب اللہ (قرآن کریم) کے ایک حرف پڑھنے پر ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے

والے کے نامۂ اعمال میں تیس نیکیاں لکھی جائیں گی (ترمذی و دارمی)، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں قرآن شریف پڑھنا نماز کے باہر پڑھنے سے افضل ہے اور نماز کے باہر تلاوت قرآن شریف سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھنے سے افضل ہے اور سبحان اللہ پڑھنا صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزہ سے افضل ہے اور روزہ آگ سے ڈھال ہے ۱۲ (بیہقی)، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے یہ فرماتے سنا کہ جس کھال میں قرآن مجید ہو اور اس کو آگ میں ڈالا جائے آگ اس پر اثر نہ کرے یعنی قرآن شریف پڑھنے والا دوزخ کی آگ سے مامون رہے گا ۱۲ (دارمی)، ختم قرآن کریم پر دعا مانگنا مستحب ہے اور جو ایسے وقت دعا مانگتا ہے اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں ۱۲ (تبیان للنووی)، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی سب سے بڑھ کر عبادت تلاوت قرآن مجید ہے ۱۲ (کنز العمال)، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر حسد جائز ہوتا تو ان دو شخصوں پر ہوتا ایک تو وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے علم قرآن شریف عطا فرمایا کہ وہ شب و روز اس کی تلاوت اور اُس پر عمل کرنے میں لگا رہتا ہے دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال عطا فرمایا جس کو وہ دن رات خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتا رہتا ہے ۱۲ (بخاری و مسلم)، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُس مومن کی جو تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہتا ہے ترنج کی سی مثال ہے جسکی بو اور مزہ دونوں اچھے ہیں اور جو مومن کہ تلاوت قرآن شریف نہیں کرتا اس کی مثال چھوہارے کی سی ہے کہ مزے میں تو وہ بیشک شیریں ہے مگر خوشبو دار نہیں ہے اور جو منافق کہ قرآن شریف نہیں پڑھتا اسکی مثال اندرائن کی سی ہے کہ نہ وہ خوشبودار ہے اور نہ کچھ مزہ دار بلکہ تلخ ہے کیونکہ تمام نیکیوں کی جڑ ایمان ہے اس شخص میں وہ بھی نہیں اور جو منافق کہ کلام الٰہی پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کی سی ہے کہ خوشبو تو ہے مگر مزا تلخ ہے (بخاری و مسلم)، اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اسے حفظ کرے اور اس کے حرام و حلال پر عمل کرے تو اس کو خدا تعالیٰ بہشت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر کے دس آدمیوں کو بھی جنکے لیے بداعمالی کے سبب دوزخ واجب ہو چکی ہوگی ..

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کی تلاوت اور عمل پر مداومت کرنے والے سے قیامت کے دن کہا جائیگا کہ جسطرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ قرآن شریف پڑھا کرتا تھا آج بھی اسی طرح پڑھ اور ایک ایک درجہ بلند ہوتا جا پس جس آیت پر تو اپنی یاد کے مطابق ختم کرے وہیں تیرا مقام ہے ۱۲ (ترمذی و ابوداؤد) اور یاد رکھو کہ جس طرح قرآن شریف پڑھنے کی فضیلت ہے اس کے سننے کی بھی بڑی فضیلت ہے ۱۲

قرآن شریف میں دیکھکر تلاوت کا افضل ہونا

اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کا اپنی یاد سے بلا دیکھے مصحف پڑھنا ایکہزار درجہ ثواب ہے تو مصحف میں دیکھکر پڑھنا اس سے دوگنا یعنی دو ہزار درجہ ثواب ہے (بیہقی)، اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کو چھونیکا ثواب الگ ہے اور اس کو دیکھنے کا ثواب الگ اور حدیث میں وارد ہے کہ مصحف کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور بہت سے صحابہ مصحف ہی میں پڑھتے تھے منقول ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس دو مصحف پھٹ گئے تھے کیونکہ وہ اس میں دیکھکر پڑھتے تھے یعنی ان کا استعمال زیادہ رہتا تھا اور قرآن شریف کو تدبر اور تفکر سے پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے اور یہ بات اکثر مصحف میں دیکھکر پڑھنے سے زیادہ حاصل ہو سکتی ہے جیسا کہ علامہ طیبیؒ نے کہا ہے۔ البتہ اگر کسی حافظ کو حفظ پڑھنے میں تدبر زیادہ ہوتا ہو اس کے لیے حفظ پڑھنا اولیٰ ہوگا (کذا قال النووی)، عبد الرحمن صفوریؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگو تم آنکھ کو بھی اس کی عبادت کا حصہ دیا کرو لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اس کی عبادت کا حصہ کیا ہے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کو مصحف میں دیکھکر پڑھنا، اور ایک حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کے درد کی شکایت کی تو حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ قرآن شریف کو دیکھکر پڑھیے یہ بھی حضرت عبد الرحمن صفوری ہی کا بیان ہے یہ مضمون انھوں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے اور پہلی روایت اُنھوں نے قرطبی میں دیکھی ہے ۱۲

کتنے دنوں میں قرآن شریف ختم کرنا چاہیے

علمائے سلف کی عادات تو ختم قرآن شریف میں مختلف رہی ہیں بعض ہر دو ماہ میں ایک ختم کرتے تھے اور بعض ہر ماہ میں ایک بار اور بعض دس روز میں ایک اور بعض ہفتہ میں ایک اور بعض چار دن میں ایک اور اکثر تین دن میں ایک قرآن ختم کرتے تھے اور بہت سے لوگ ایک دن رات میں اور بعض ایک دن رات میں تین ختم کرتے تھے اور بعض آٹھ یہانتک کہ امام شافعیؒ رمضان المبارک میں دن رات کی نماز دن میں ساٹھ قرآن مجید ختم کرتے تھے شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس دن سے زیادہ دنوں میں ختم کرنا اور تین دن سے کم میں مکروہ ہے۔

عہ شُرّاح حدیث نے لکھا ہے کہ الف سے (ا) ہے اور لام سے (ل)، اور میم سے (م) اس لحاظ سے صرف الف میں تیس نیکیاں ہوئیں اور لام میں تیس اور میم میں بھی تیس کل نوے البتہ الٓمّٓ میں جو الم ہے اس میں صرف تیس ہوئیں ۱۲ محمد حیات غفرلہ

اور ادنیٰ ایک ہفتہ میں ختم کرنا ہے چنانچہ اکثر صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ جمعہ کے دن سورۂ فاتحہ سے لے کر سورۂ مائدہ کے اخیر تک شنبہ کے دن سورۂ انعام سے سورۂ توبہ کے ختم تک یکشنبہ کو سورۂ یونس سے سورۂ مریم کے اخیر تک دوشنبہ کو سورۂ طٰہٰ سے سورۂ قصص تک سہ شنبہ کو سورۂ عنکبوت سے سورۂ ص کے آخیر تک چہارشنبہ کو سورۂ زمر سے سورۂ رحمٰن کے اخیر تک پنجشنبہ کو سورۂ واقعہ سے اخیر قرآن تک۔ ایک دوسرا طریقہ اور ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ یہ کہ پہلے روز سورۂ فاتحہ سے مائدہ تک پھر مائدہ سے سورۂ یونس تک پھر سورۂ بنی اسرائیل تک پھر سورۂ شعراء تک پھر والصافات تک پھر سورۂ قاف تک پھر اخیر قرآن شریف تک اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ہر روز روزہ رکھتے ہو اور ہر رات کو قرآن شریف ختم کرتے ہو حضرت عمروؓ نے اس کی تصدیق کی تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ تو حضرت داؤد علیہ السلام کا سا رکھا کرو جو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار تھے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور قرآن شریف ایک ماہ میں ختم کیا کرو عمروؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس سے کم میں ختم کر سکتا ہوں تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا دس روز میں ختم کر لیا کرو پھر انھوں نے اس سے کم مدت کی درخواست کی تو سات دن میں ختم کرنے کو فرمایا اس سے کم کی اجازت نہیں دی بخاری و مسلم میں روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمرؓ کو سات روز میں قرآن شریف ختم کرنے کو ارشاد فرمایا اور اس سے کم میں ختم کرنے کی ممانعت فرمائی مگر ابن عمرؓ کی روایت میں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کہ جس نے تین راتوں سے کم میں قرآن شریف ختم کیا اس نے کچھ نہ سمجھا۔ یہ نکلتا ہے کہ دنوں کی تعیین ختم قرآن کے لیے کچھ مقرر نہیں بلکہ اس کا مدار تفقہ اور تدبر پر ہے جسکو جتنے دنوں میں یہ حاصل رہے اسقدر مدت میں اسے ختم کرنے کی اجازت ہے چنانچہ اسی قول کو شیخ نے لمعات میں محقق فرمایا ہے سفر السعادت میں ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ترتیل اور تدبر کے ساتھ قرآن شریف کو تلاوت کرنا افضل ہے خواہ کتنی ہی مدت میں ختم ہو کیونکہ ترتیل اور تدبر کے ترک پر وعیدیں وارد ہیں اور خشوع و خضوع بھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے البتہ امام شافعیؒ کا اس میں اختلاف ہے ان کے نزدیک جلد پڑھنا تاکہ زیادہ پڑھا جائے افضل ہے پھر صاحب سفر نے اس اختلاف میں متاخرین کے کلام سے فیصلہ کیا ہے کہ ترتیل کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب بڑا اور عمدہ ہے اور کثرت قراءت کا ثواب شمار میں زیادہ ہے پس جو شخص قراءت ترتیل کے ساتھ کرتا ہے اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی قیمتی موتی کا صدقہ کرے کہ وہ شمار اور گنتی میں کم ہے مگر عمدگی میں زیادہ ہے اور جو سرعت سے زیادہ مقدار قرآن شریف کی پڑھتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو کم قیمت موتی بہت سے خیرات کرے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نے ہر سال میں دو بار قرآن شریف ختم کیا اس نے حق ادا کر دیا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سال وفات میں دو ہی بار ختم کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس عبادت میں کچھ بہتری نہیں جس میں سمجھ نہیں اور اس قراءت میں کچھ بہتری نہیں جس میں فکر نہیں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی ایک آیت کا سوچکر پڑھنا ساری رات میں دو ختم کرنے سے افضل ہے اور امام موصوف کو ایک ہی ختم میں تیس برس سے زیادہ لگ گئے تھے ۱۲

تلاوت قرآن مجید کے آداب

چونکہ بندہ جب قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے اسوقت حق تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ لہذا ان آداب کا لحاظ ضروری ہے کیونکہ وہ شاہوں کا شاہ ہے دنیا کے بادشاہوں کی کچہری میں حاضری کے آداب بجالانے ضرور پڑتے ہیں پھر شہنشاہ کے ساتھ ہمکلام ہونے میں آداب کیوں نہ ملحوظ ہونگے (نمبر ۱) قرآن شریف کو اوقات نماز میں خصوصاً بعد نماز فجر تلاوت کرنا زیادہ مستحب ہے۔ (نمبر ۲) تلاوت کلام مجید کے لیے دنوں میں سب سے افضل دن عرفہ کا ہے اس کے بعد جمعہ پھر دوشنبہ پھر جمعرات اور رمضان المبارک کا اخیر عشرہ بھی افضل ہے مگر افضل طریق وہی ہے جو ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے پہلے نقل کر آئے ہیں کہ شب جمعہ میں شروع کرکے شب پنجشنبہ کو ختم کر دے۔ (نمبر ۳) تلاوت کے وقت با وضو اور قبلہ رخ ہونا چاہیے اور پاک جگہ نہایت عاجزی اور انکساری کے طرز پر بیٹھے اور قرآن شریف کسی اونچی جگہ مثلاً رحل یا چوکی یا تکیہ پر رکھکر اعوذ باللہ الخ پھر بسم اللہ الخ پڑھکر ترتیل اور حروف قرآنی کے مد و قصر کا لحاظ رکھکر اور معنی مطلب سمجھ سمجھکر حرفاً حرفاً تلاوت کرے (نمبر ۴) اعوذ کے لیے یہ کلمات پڑھنا افضل ہے کہ استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور سوائے سورۂ توبہ کے ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سنت ہے اور سورۂ توبہ کا یہ حکم ہے کہ اگر ابتدا تلاوت کی اسی سے کرے تو بسم اللہ پڑھنی چاہیے اور اگر پہلے سے پڑھتا چلا آرہا ہو تو اس سورۃ کو بلا بسم اللہ ملائے پڑھتا چلا جائے (نمبر ۵) تلاوت کے وقت خوب اونچی آواز نہ کرے پھر درمیان تلاوت میں ہنسنا یا دامن وغیرہ سے کھیلنا یا ادھر اُدھر دیکھنا یا کسی سے بات کرنے کے لیے تلاوت کو بند کرنا مکروہ ہے اور اگر کسی سے کلام یا سلام کی ضرورت پڑ جائے تو دوبارہ اعوذ الخ پڑھ کر قراءت شروع کرے (نمبر ۶) بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگانا درست نہیں اسی طرح جنبی مرد و عورت اور حیض و نفاس والی عورتوں کو قرآن مجید کا چھونا اور پڑھنا درست نہیں البتہ یہ لوگ بقصد دعا یا کسی بچے کو پڑھاتے وقت ایک ایک کلمہ الگ الگ زبان سے ادا کر سکتے ہیں (نمبر ۷) جس جگہ ریاکاری کا ڈر ہو یا لوگ نماز پڑھ رہے ہوں یا کسی سوتے ہوئے کے جاگ جانے کا احتمال ہو یا کوئی شخص ایسا ہو کہ اس کو خوب آہستہ

پڑھنے میں خشوع وخضوع اچھی طرح ہوتا ہو تو ان سب صورتوں میں آہستہ ہی تلاوت کرنا مستحب ہے (نمبر۸) اگر عذاب کے مضمون کی آیت پر پہونچے تو عذاب سے پناہ مانگے اور رحمت کے مضمون کی آیت پر پہونچے تو دعا کرے اور ایسی آیت پر پہونچے جس میں حق تعالیٰ کی پاکی کا بیان ہو تو تسبیح پڑھے اور عذاب کی آیت پر علاوہ پناہ مانگنے کے اپنے گناہوں کا خیال کرکے رو دے اور اگر رونا نہ آوے تو رونے والوں کی سی صورت بنائے (نمبر۹) دوسرا کوئی شخص تلاوت کرتا ہو تو با ادب بیٹھکر اس کی طرف کان لگائے اور خوب توجہ کے ساتھ سنے اور آیات دعائیہ کے وقت اپنے آپ کو بھی اس دعا کی برکات میں شامل ہونے کی نیت کرے (نمبر۱۰) جب سجدہ کی آیت پر پہونچے تو اگر باوضو ہو تو فوراً کھڑا ہو جائے اور دل میں نیت کرے اور زبان سے کہے کہ میں سجدۂ تلاوت ادا کرتا ہوں اور بغیر کانوں تک ہاتھ اٹھائے باواز بلند اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہکر بلند آواز سے اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ جائے اور اگر وضو نہ ہو تو وضو کرکے ایسا کرے اگر اسوقت کچھ عذر ہو تو دوسرے وقت وضو کرکے ادا کرے کیونکہ آیت سجدہ تلاوت کرنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے قرآن مجید میں چودہ مقامات پر آیات سجدہ ہیں (۱) اعراف (۲) رعد (۳) نحل (۴) اسرا (۵) مریم (۶) سورۂ حج کی پہلی آیۃ کا اور دوسری آیۃ کا دوسرے اماموں کے نزدیک ہے (۷) سورۂ فرقان (۸) سورۂ نمل (۹) سورۂ تنزیل (۱۰) سورۂ ص (۱۱) حٰم سجدہ (۱۲) سورۂ نجم (۱۳) انشقاق (۱۴) سورۂ علق (نمبر۱۱) جہانتک ممکن ہو الفاظ قرآن کو اچھی آواز سے ادا کرے تاکہ اپنے اور سننے والوں کے دل پر خوب اثر ہو لیکن قوالوں کی طرح راگ سے نہ پڑھے اس کا بڑا گناہ ہے (نمبر۱۲) تلاوت قرأت شاذہ میں درست نہیں اور نہ سورتوں کا الٹا پڑھنا درست ہے کہ اخیر سورت سے شروع کرے اول کی طرف کو پڑھے ایسے شخص کے لیے حدیث میں وعید ہے اور ترتیب موجودہ کے خلاف پڑھنا بھی نہ چاہیے اور نماز کی رکعات میں جو سورتیں حدیث میں وارد ہوئی ہیں ان کا پڑھنا افضل ہے اگرچہ درمیان میں کچھ سورتیں چھوٹ جائیں لیکن تلاوت کے وقت متصلاً پڑھنا اچھا ہے اور نماز میں بھی دو سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت چھوڑنا مکروہ ہے مثلاً پہلی رکعت میں قل ہو اللہ اور دوسری میں سورۂ ناس پڑھنا (نمبر۱۳) تراویح میں کسی سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہر سے کہنا چاہیے یہ ضروری نہیں کہ سورۂ اخلاص ہی پر کہے (نمبر۱۴) قرآن شریف والناس پر ختم کرکے پھر فوراً الم سے مفلحون تک پڑھے اور یہ جو پنجائت کے طور پر مختلف مقامات کی کوئی کوئی آیت جمع کرکے پڑھتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ شاطبی کی شرح میں اس کو منع لکھا ہے (نمبر۱۵) ہر حکم کی آیت کے معنی میں خوب غور و فکر کرے چاہے کتنی ہی دیر ہو جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اس آیت میں کہ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ الخ ساری شب گذار دی تھی۔ ایسے ہی حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے آیت وَامْتَازُوا الْيَوْمَ الخ میں (نمبر۱۶) جب کفار کی گستاخیوں کا شان باری تعالیٰ میں تذکرہ آوے مثلاً یہ کہ معاذ اللہ اس کے واسطے شریک اور فرزند ہیں تو آواز کو نرم کرے اور ان کلمات کو شرم و حجاب سے ادا کرے اور جس قسم کے معنی کی آیت آوے اپنی حالت سے بھی اس آیت کا حق ادا کرے مثلاً خوف کی آیت آوے تو اپنے دل پر بھی خوف و زاری کا اثر لاوے اور جب رحمت کی آیت آوے تو خوشی کے آثار نمایاں کرے اور جب خدا تعالیٰ کی صفات کی آیتیں پڑھے تو تواضع و انکساری کی صورت ظاہر کرے ۱۲

مختصر حالات ان انبیاء علیہم السلام کے جنکا تذکرہ قرآن شریف میں ہے

حضرت آدم علیہ السلام } خدا تعالیٰ نے ان کو زمین کی ہر قسم کی مٹی کے مجموعے سے بنایا جس میں نرم اور سخت بری اور اچھی سب طرح کی مٹی شامل تھی جمعہ کے دن ان کا پتلا بنایا جب روح پھونکی گئی تو سب سے پہلے ان کی آنکھوں اور ناک کے نتھنوں میں آئی جس کے باعث آپ چھینکے بعد میں الحمد للہ کہا جواب میں یرحمک اللہ کہا گیا جب حضرت آدم بنکر تیار ہو گئے فرشتوں کو انکے سامنے سجدہ کا حکم دیا گیا سب فرشتوں نے اطاعت کی مگر ابلیس نے انکار کر دیا کہ میں آگ کا ہوں وہ مٹی کا اور آگ مٹی سے افضل ہے ابلیس نے بمقابلہ نص قیاس کو ترجیح دی اس لیے راندہ درگاہ ہوا جنت میں داخل ہونے سے پہلے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کرکے دونوں کو جمعہ کے دن میں جنت میں داخل ہونے کا حکم دیا اور ہر قسم کی نعمتیں کھانے کی اجازت دی مگر ایک درخت سے کھانے کو منع کر دیا۔ ابلیس نے جو حضرت آدم کا اسی وقت سے دشمن ہو گیا تھا دھوکہ دیا اور قسم کھاکر کہا کہ اس درخت کے کھانے سے تم دائمی جنت میں رہا کرو گے۔ چنانچہ حضرت حوا نے اس درخت سے کھالیا اور حضرت آدم کو بھی کھلایا فوراً جنت کا لباس اتار دیا گیا برہنگی کی شرم سے دونوں جنت کے درخت کے پتے بدن پر لپیٹنے لگے اللہ پاک نے جمعہ ہی کے دن ان سب کو جنت سے نکالدیا اور حضرت آدم کو ہندوستان کے کسی جزیرہ میں اور ان کی بی بی حوا کو جدہ میں اتار دیا دوسو برس تک دونوں جدا جدا پڑے روتے رہے اور چالیس دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا آخرکار نویں ذی الحجہ کو عرفہ کے دن میدان عرفات میں دونوں کی ملاقات ہوئی اور دونوں میں ایک نے دوسرے کو پہچانا اس لیے اس میدان کا نام عرفات ہوا منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے اتر کر تین سو سال تک شرم و حیا سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا سوائے رونے اور توبہ کرنے کے اور کوئی کام نہ تھا اسقدر روئے کہ اگر روئے زمین کے رونیوالوں کے آنسو جمع کیے جائیں تو ان کے آنسوؤں کے برابر نہ ہوں جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی میں آپ نے تین دن کے روزے رکھے جنکو ایام بیض کہتے ہیں ان روزوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام کلفت اور بدن کی سیاہی جو اتنے عرصہ تک رنج و

غم میں رہنے سے ہوگئی تھی سب دور ہوگئی اور بالکل شفاف وسفید ہوگئے' اس شریعت میں بھی ان تین دن کے روزوں کی بڑی فضیلت ہے
یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں حضرت آدم علیہ السلام نے بحکم باری تعالیٰ کعبہ کی تعمیر کی اس میں حضرت آدم کو فرشتوں نے امداد دی۔
دنیا میں سب سے پہلا بیٹا حضرت آدم کا قابیل پیدا ہوا پھر ہابیل ان کا تنازعہ باہمی مشہور ہے جس کی بنا پر سب سے پہلا قاتل قابیل ٹھیرا کہ اس نے ظلماً ہابیل کو قتل کر ڈالا حضرت آدم علیہ السلام نے ایکہزار برس کی عمر پائی آپ کے بعد آپ کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام جانشین ہوئے۔ ان ہی کی نسل سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ان ہی کے زمانہ میں دو قسم کے لوگ دنیا میں ہوگئے تھے ایک وہ جو اتباع قابیل کرتے تھے دوسرے وہ جو آدم علیہ السلام کے پیرو تھے ۱۲

۲ حضرت ادریس علیہ السلام

حضرت شیثؑ سے چار پشت بعد ان کی پیدائش ہوئی بڑے خوبصورت اور قد آور تھے ان کا اصلی نام اخنوخ ہے چونکہ آپ درس وتدریس کا کام زیادہ کیا کرتے تھے اس لیے آپ کا لقب ادریس ہوگیا بڑے عبادت گذار تھے اور آپ کی ہدایت سے بہت سے لوگ قابیل کی پیروی سے تائب ہوگئے تھے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے بحکم رب جلیل آپ کی دوستی ہوگئی ایک روز عزرائیل سے آپ نے درخواست کی کہ دوست میری روح قبض کرکے مجھے اس کی تلخی کا مزہ چکھاؤ انھوں نے بحکم خدا روح قبض کرلی اس کے بعد وہ روح ان کے بدن میں دوبارہ واپس کردی تو انھوں نے جنت دیکھنے کی خواہش کی حضرت عزرائیل اپنے پروں پر باجازت الٰہی اٹھا کرلے گئے پہلے آسمانوں کی سیر کرائی اس کے بعد جنت میں لے گئے جب جنت میں پہونچے تو وہاں کے عیش وآرام کو دیکھکر نکلنے کا نام نہ لیا اور بقول بعض تین سو پینسٹھ برس کی عمر میں چھٹے آسمان پر اٹھالیے گئے ۱۲

۳ حضرت نوح علیہ السلام

آپ حضرت ادریس علیہ السلام کے پوتے ہیں اصلی نام تو عبدالغفار ہے مگر لقب نوح ہے کیونکہ نوحہ کرتے کرتے نوح مشہور ہوگئے' ساڑھے نوسو سال کی عمر ہوئی چالیس برس کی عمر میں نبوت ملی جب قوم کے مظالم سہتے ہوئے پانچسو ساٹھ برس ہوگئے' تب مایوس ومجبور ہوکر قوم کے غرق ہونے کی بددعا کی بجز کشتی والوں کے ساری روئے زمین کی آبادی غرق ہوگئی بعد میں آپ کے ساتھی بھی سب فوت ہوگئے کسی کی نسل نہ چلی آپ کے تین صاحبزادے باقی رہے سام، حام، یافث، ان ہی سے دوبارہ دنیا آباد ہوئی طوفان کے بعد آپ ساڑھے تین سو برس زندہ رہے اور ایک روایت کے مطابق نوسو نوے سال کی عمر میں طوفان آیا اور بعد طوفان ساٹھ برس زندہ رہ کر وفات پاگئے' سوڈان۔ ہند۔ سند۔ قبط وغیرہ کے لوگ ان کے بیٹے حام کی اولاد میں اور یاجوج ماجوج ترک وغیرہ یافث کی اور ملک فارس اہل حاسم فراعنہ مصر اہل بابل وغیرہ سام کی اولاد سے ہیں حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں ۱۲

۴ حضرت ہود علیہ السلام

ان کا نسب اس طرح ہے ہود بن عبداللہ بن رباح بن حاور بن عوص بن ارم بن سام بن نوح بڑے خوبصورت شکیل مشابہ حضرت آدم علیہ السلام تھے ان ہی کی نسل سے قوم عاد اولیٰ پیدا ہوئی جو قوت اور حکومت میں بہت زوردار تھی تن و توش میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی چھوٹے سے چھوٹے قد والا بھی ساٹھ ہاتھ لمبا ہوتا تھا ایک ایک اونٹ کا گوشت ایک ایک آدمی ناشتہ میں کھاجاتا تھا اس لیے اُس زمانہ میں اونٹوں کی نسل میں بھی ترقی تھی جب اس قوم نے اپنی ایسی قوت وشوکت دیکھی تو ظلم وستم شروع کردیا اور گھمنڈ میں آکر بلا ضرورت عالیشان محلات بنانے لگے حضرت ہود علیہ السلام نے ان کو سمجھایا کہ اتبنون بکل ریع اٰیۃ تعبثون کہ یہ جو تم ہر اونچے مقام پر بے فائدہ عالیشان عمارتیں بناتے ہو کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ یہاں ہمیشہ زندہ رہوگے اس سے باز آجاؤ اور توحید وایمان اختیار کرو مگر یہ لوگ اپنی شرارت سے باز نہ آئے اور تکبرانہ جواب دیا کہ ہم سے زبردست کون ہے جس کے سامنے ہم سر جھکائیں جب حضرت کو وعظ کرتے پچاس برس گذر گئے' اور وہ بدنصیب ٹس سے مس نہ ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ان پر قحط سالی کا عذاب بھیجا جو تین برس جاری رہا ان لوگوں نے تنگ آکر حسب عادت قدیمہ خانہ کعبہ میں حاضر ہوکر خوب روکر دعا مانگی ان کی دعا سے تین بادل نمودار ہوئے جن میں ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ تھا انھوں نے اپنے انداز میں کالے بادل کو بہت برسنے والا جانکر انتخاب کرلیا کہ ہم کو یہ چاہیے چنانچہ وہ بادل کعبہ سے ملک یمن کی طرف چلکر قوم عاد کے سروں پر آجما ان کو خبر نہ تھی کہ اس میں عذاب الٰہی ہے قوم کے بعض سمجھداروں نے کہا بھی کہ اس میں تو آگ معلوم ہوتی ہے لیکن وہ نہ مانے آخر کار عذاب شروع ہوگیا۔ اور اولاً ایک آندھی چلی جس سے پہاڑوں کے پتھر اکھڑ کر قوم عاد پر آپڑے سات راتیں اور آٹھ دن برابر آندھی چلا کی اس قوم کے کل آدمی بجز مومنوں کے اس عذاب سے فنا ہوگئے' جن کی تعداد چار ہزار تھی ایک سو پچاس سال کی عمر میں حضرت ہود علیہ السلام نے وفات پائی اور مکہ معظمہ یا حضرموت یا دمشق میں آپ کا مزار ہے ۱۲

۵ حضرت صالح علیہ السلام

ان کے نسب نامہ میں مؤرخین مختلف ہیں مگر اس میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد سے ہیں ساری عمر مسجد میں بسر کی سرخ وسپید آدمی تھے حضرت ہود علیہ السلام سے تقریباً سو برس بعد خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے اور حجاز و شام کے درمیان جو قوم ثمود رہتی تھی اُنکی طرف آپ ایسے نبی بناکر بھیجے گئے اس قوم کی یہ کیفیت تھی کہ قوم عاد کی ہلاکت کا واقعہ انپر روشن تھا اسلیے دین ماننے کے علاوہ جو شریعت ہود علیہ السلام کے عامل تھے انکو راہ راست بتاتے رہے شروع شروع میں انھوں نے انکا کہنا مانا جس سکا

ثمرہ سے احقاف وادی قری عمان حضرموت شام میں اُن کی سلطنت قائم ہو گئی ایک ایک آدمی کی تیرہ تیرہ سو برس کی عمر ہوئی بادشاہت
کے نشہ میں نیک کاموں سے نفرت اور بُرے کاموں سے رغبت ہونے لگی وہی خصائل جو قوم نوح و ہود کے تھے انھوں نے اختیار کرنے
شروع کر دیے جب کوئی جوان یا بزرگ وفات پاتا یہ لوگ اس کی مورت بنا کر پوجنے لگتے حضرت صالح علیہ السلام نے بہت کچھ سمجھایا مگر یہ نہ
مانے آخر کار بولے کہ اگر ہم سے اپنی نبوت کا اقرار کرانا ہے تو ہمارے کہنے کے مطابق اس پتھر سے ایک نکیلدار اونٹنی نکالو جو ہمارے سامنے بچہ بھی دے حضرت
صالح علیہ السلام نے اسیوقت سجدہ میں سر رکھکر دعا کی فوراً وہ پتھر پھٹا اور ایک اونٹنی ظاہر ہوئی پھر وہ کچھ دور چلکر جھکی اور زانو کے بل ہو کر اس نے
ایک بچہ جنا پھر بچہ کو ساتھ لیے چراگاہ کی طرف روانہ ہو گئی یہ دیکھکر ہزارہا لوگ ایمان لائے اور صبح ہوتے ہی مرتد ہو گئے اور اس معجزہ کو جادو بتلا کر
پہلے سے بھی زیادہ شرارتیں شروع کر دیں جب اونٹنی چرتی ہوئی انکے چشمہ اور تالاب کی طرف بڑھی تو ان کا سارا پانی پی گئی پانی کا قحط تھا
لوگوں کو بڑا خوف ہوا جب دو چار مرتبہ میں اونٹنی نے اطراف کا سب پانی ختم کر دیا تو انکے جانور پیاسے مرنے لگے حضرت صالحؑ سے اسکی شکایت
کی گئی تو آپنے حکم لگا دیا کہ ایک دن اس اونٹنی کے پانی پینے کا مقرر کر دو اور ایک دن سارے مویشیوں کا اسپر بھی ان لوگوں کو تسلی
نہ ہوئی آخر کار اس قوم کے نو شریر آدمیوں نے اتفاق کیا کہ اس اونٹنی کو بغیر قتل کئے ہماری مشکل دور نہ ہوگی قدار بن سالف نام
کے ایک آدمی نے اسکی ایک دن موقع پا کر کوچیں کاٹ ڈالیں اور وہ مر گئی بچہ نے جب اپنی ماں کو اس طرح ذبح ہوتے دیکھا تو وہ
پہاڑ پر چڑھ گیا لوگوں نے اس بچہ کا بھی تعاقب کیا حضرت صالح علیہ السلام کو بھی اس واقعہ کی خبر ہوئی آپنے اس اونٹنی کو مذبوح اور بچہ کو
پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا دیکھکر رنج کیا بچہ نے حضرت صالح کو دیکھکر رونا چلانا شروع کیا اور تین چیخیں ماریں پھر جس پتھر پر کھڑا تھا وہ شق
ہوا اور بچہ اس میں سما گیا بچہ کی تین چیخوں سے حضرت صالح علیہ السلام نے سمجھ لیا اور فرمایا کہ لوگو اب تم کو صرف تین ہی دن کی مہلت ہے
اس کے بعد آپ اس شہر سے نکلکر مکہ معظمہ میں تشریف لے آئے اور پہلے دن جو جمعرات کا تھا ان کے چہرے زرد ہوا اور دوسرے دن سُرخ اور
تیسرے دن سیاہ ہو گئے اور چوتھے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک ایسی خوفناک چیخ ماری جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے اور چھوٹے
بڑے سب ہلاک ہو گئے آپ کی عمر اور تاریخ وفات وغیرہ میں بڑا اختلاف ہے اس زمانے میں تاریخ کی تدوین نہ تھی ۱۲

حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ } آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے ابراہیم بن آذر بن ناسور بن شاروخ بن مرعوب بن فالخ بن
عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح آپ حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر نازل
ہونے سے تین ہزار تین سو آٹھ برس بعد شہر بابل میں بزمانۂ بادشاہت نمرود پیدا ہوئے آپ کا باپ آزر نمرود کے ہاں بہت مقرب تھا نمرود
کے خواب کی تعبیر نجومیوں نے یہ دی کہ ایک لڑکا اس سال ایسا پیدا ہوگا کہ جس سے تیری عزت کا خاتمہ ہو جائے گا اس لیے نمرود نے اپنی
مملکت میں بہت کچھ انتظامات کئے کہ وہ لڑکا پیدا نہ ہونے پائے مگر آخرش آزر کی بیوی سے آپکی ولادت ہوئی اور کچھ ہوش سنبھالنے کے
بعد کائنات عالم سے خالق عالم کے وجود پر دلیلیں پیدا کرنی شروع کیں آپ کی قوم بت پرست تھی جس سے آپ بہت دل تنگ تھے نبی ہونیکے
بعد توحید کی تبلیغ شروع کی وہ لوگ ستاروں کو بھی پوجتے تھے اور ان کو مؤثر جانتے تھے قوم آپ کا مذاق اُڑایا کرتی تھی ایکدفعہ وہ لوگ
اپنے میلہ میں جانے لگے تو آپ سے بھی کہا کہ ہمارے ساتھ چلو آپنے بہانہ کرکے جانے سے پہلو تہی کی جب سب لوگ چلے گئے تو آپ نے میدان
صاف پا کر مندر کے اندر جا کر سب بُت توڑ ڈالے اور بڑے بت کے کاندھے پر تیشہ رکھدیا اور خود وہاں سے ہٹ آئے قوم نے واپس
آکر اپنے بتوں کی درگت بنی دیکھی تو آگ بگولہ ہو گئے اور معًا خیال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف گیا کہ وہی ہمارے بتوں کی بُرائی
کیا کرتا ہے چنانچہ تحقیق کے بعد سب کے مشورہ سے آگ کے بہت ڈھیر میں منجنیق کے ذریعہ پھینکدیے گئے حق تعالیٰ نے اس آگ کو گلشن
بنا دیا قرآن مجید میں اس واقعہ کو کچھ توضیح سے بیان کیا ہے نمرود سے آپ کا مباحثہ بھی ہوا جس کا تذکرہ قرآن شریف میں سورۂ بقرہ کے
اندر موجود ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم اور اپنے باپ سے حد درجہ بیزار ہو گئے تو بحکم خدا تعالیٰ اپنی بیوی سارہؑ اور
اپنے بھتیجے حضرت لوطؑ کو ہمراہ لے کر ملک شام میں مقام کنعان پہونچے اور وہیں کی بود و باش اختیار کر لی حق تعالیٰ نے آپکو بڑی
وسعت مالی بھی عطا فرمائی ہزاروں کی تعداد میں بکریاں بھیڑیں گائیں اونٹ گدھے وغیرہ آپ کی ملکیت میں ہو گئے جن کے چرانے کو
ملازم رکھنے پڑے حضرت لوطؑ کو آپنے کسی مصلحت سے شمال کیجانب بھیجدیا چنانچہ آپ ان کی جانب مقام سدوم جا کر مقیم ہو گئے ۱۲
آدم علیہ السلام کے زمین پر آنے سے تین ہزار چار سو اٹھانوے برس بعد آپنے دنیا سے جبکہ آپ کی عمر ایک سو تیس سال تھی کوچ فرمایا۔
مدینۃ الخلیل میں جو بیت المقدس سے بائیس میل کے فاصلہ پر ہے مدفون ہوئے ۱۲

حضرت لوط علیہ السلام } یہ حضرت ابراہیم خلیلؑ کے بھائی ہاران کے بیٹے ہیں رومیوں نے کسی جنگ میں انکو قید کر لیا
تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے ان کو ان سے چھڑایا سدوم اور عمورہ کی بستیوں میں
آباد تھے ایکدفعہ عام قحط سالی سے ملکوں کے باشندے پریشان ہوئے اور ان بستیوں میں کچھ فراخی تھی اس لیے یہاں اطراف سے
لوگ غلہ مانگنے کو آنے لگے ان لوگوں نے ان کی آمد سے تنگ آکر یہ ترکیب سوچی کہ جو کوئی باہر کا آدمی غلہ لینے آئے تم اس کے ساتھ

بدفعلی (اغلام) کرو وہ خود آنا بند کر دیں گے جب یہ لوگ اس بدفعلی کے عادی ہو گئے تو جو کوئی بھی خوبصورت لڑکا ملتا اس سے اپنی حاجت پوری کرتے اور عورتوں سے کوئی تعلق نہ رکھتے حضرت لوط علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے ان کی طرف نبی بنا کر تبلیغ احکام کا حکم دیا مگر وہ لوگ متاثر نہ ہوئے نتیجہ یہ ہوا کہ چند فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم سے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمان ہوئے اور حضرت اسحاق اور ان کے بیٹے حضرت یعقوبؑ کی ولادت کی بشارت دی پھر لوط علیہ السلام کی بستیوں میں پہونچے ان لوگوں نے ان کو لڑکے سمجھ کر اپنا مقصد پورا کرنا چاہا حضرت لوطؑ نے بہت سمجھایا نہ مانے تو فرشتوں نے حضرت لوطؑ سے کہدیا کہ آپ نہ گھبرایئے ہمارا یہ کچھ نہیں کر سکتے ہم خدا کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں آپ مع ایمانداروں کے کچھ رات رہے یہاں سے نکل جایئے چنانچہ آپ نکل گئے۔ فرشتوں نے ان تمام بستیوں کو الٹ دیا اور اوپر سے پتھر برسائے اس کا ذکر بھی سورۂ ہود اور سورۂ قصص وغیرہ میں موجود ہے ۱۲

حضرت اسمٰعیلؑ علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ نے اپنے شوہر کو ایک باندی ہاجرہ نام کی ہبہ کر دی تھی اس باندی کے شکم سے بعمر ننانوے برس حضرت ابراہیمؑ کے ایک لڑکا یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے لیکن بحالت شیرخوارگی ہی حضرت سارہ کی ضد سے حضرت ہاجرہ کو باذن الٰہی اس بیابان میں معہ ان کے بچہ کے چھوڑ گئے جہاں اب خانۂ کعبہ ہے اور ایک تھیلی چھوہاروں کی اور ایک مشکیزہ پانی دے گئے پانی کے ختم ہونے پر حضرت اسمٰعیلؑ پیاس سے بیتاب ہوئے تو ایڑیاں زمین پر رگڑنے سے ایک چشمہ جسکو اب زمزم کہتے ہیں جاری ہو گیا کسی علامت سے ایک قافلہ کو اس جگہ پانی کا ہونا معلوم ہوا تو وہ اس جگہ آ کر باجازت حضرت ہاجرہ وہیں مقیم ہو گئے اس قافلہ میں سے ایک شخص کی لڑکی سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی ہو گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام گاہ بگاہ جوش محبت میں آ کر ان دونوں سے ملاقات کر جایا کرتے تھے حضرت اسمٰعیلؑ بچہ ہی تھے کہ واقعہ ذبح کا جو مشہور ہے یہاں پیش آیا لیکن اللہ تعالیٰ نے بجائے اُن کے دنبہ کا فدیہ دیدیا اور ان کو بچا دیا چودہ برس کی عمر میں خانہ کعبہ کی تعمیر میں باپ کو مدد دی تعمیر کا کام تو حضرت ابراہیم علیہ السلام خود کرتے تھے اور گارا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام دیتے جاتے تھے اور حضرت جبرئیلؑ نے ایک طریقہ ان کو ایسا بتلا دیا تھا کہ جس سے ان کو اس کے طول و عرض کا علم ہو گیا تھا جب دیواریں بلند ہوئیں اور ہاتھ پہونچنا مشکل ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بڑا پتھر کھڑا کر لیا اور اس پر کھڑے ہو کر دیواریں چننے لگے اس پتھر پر قدم مبارک کے نشانات پڑ گئے تھے جو اب بوجہ امتداد زمانہ کے مٹ گئے اس پتھر کو اب تک مقام ابراہیم کہتے ہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام قوم عمالیق اور قبائل یمن کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ایکسو سینتیس [۱۳۷] سال کی عمر میں وفات پائی اور والدہ ماجدہ کے قریب میزاب اور حجر کے مابین مدفون ہوئے حضرت اسمٰعیلؑ کی کثرت اولاد سے بہت سے مقامات عرب کے آباد ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کی اولاد سے ہیں۔ ۱۲

حضرت اسحٰقؑ علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے حضرت سارہ کے بطن سے ہیں ان کی پیدائش کعبہ کی تعمیر کے سال ہوئی اسوقت حضرت ابراہیمؑ ایک سو برس کے اور حضرت سارہ ننانوے برس کی تھیں آپ نہایت خندہ رو خوبصورت اور روجیہ تھے اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے آپ کا نکاح آپ کی چچازاد ہمشیرہ سے ہوا تھا جن سے دو صاحبزادے عیص اور یعقوبؑ پیدا ہوئے ملک شام میں آپ کی وفات ہوئی بوقت وفات ایکسو اسی برس کے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے ۱۲

حضرت یعقوبؑ علیہ السلام

آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں انکا نام اسرائیل بھی ہے انہی کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں اکثر اہل تفسیر کے نزدیک اسرائیل کے معنی جو عبرانی زبان کا لفظ ہے عبداللہ کے مرادف ہیں کیونکہ اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ کے ہیں اور تاریخ طبری اور روضۃ الصفا میں ہے کہ حضرت یعقوبؑ کا لقب اسرائیل اسوقت ہوا کہ جب انھوں نے اپنے وطن مالوف سے ہجرت کی کیونکہ ہجرت کے وقت وہ رات کو اپنے وطن سے چلے تھے اور اسرا کے معنی رات کو چلنے کے ہیں اور انکے نام یعقوبؑ کی وجہ تسمیہ میں کئی قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ اپنی والدہ سے ایک حمل میں دو بچے پیدا ہوئے تھے پہلے کا نام عیص ہے جو اپنے باپ حضرت اسحاق علیہ السلام کی دعا سے نہایت کثیر الاولاد اور شاہان روم و یونان کے جد امجد تھے اور بعد میں یہ پیدا ہوئے گویا یہ ان سے عقب (بعد) ہیں اسلیے انکا نام یعقوب ہوا یا یہ وجہ ہے کہ فرشتوں نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدائش حضرت اسحاق علیہ السلام کی آکر بشارت دی تھی تو یہ کہا تھا کہ ومن وراء اسحٰق یعقوب بعد اسحاق کے یعقوب پیدا ہونگے خدا تعالیٰ نے ان کو باشندگان کنعان کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور اکثر انبیاءؑ جو ان کے بعد مبعوث ہوئے انہی کی نسل سے تھے دنیا میں سب سے بڑا صدمہ پیارے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی چالیس سال اور ایک روایت کے مطابق ستر سال تک جدائی کا اٹھایا جس میں روتے روتے نابینا ہو گئے مگر اخیر عمر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتہ کی بو سے بینا ہو گئے پہلے آپنے اپنی خالہ زاد بہن لیاسے نکاح کیا انکے بطن سے چھ صاحبزادے یہودا، روبیل، شمعون، لاوی، ریالون، یشجر، پیدا ہوئے جب لیا کی وفات ہو گئی تو ان کی بہن راحیل سے نکاح کیا اور دو صاحبزادے یعنی حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین پیدا ہوئے اور دو باندیوں سے جن میں سے ایک زلفہ اور دوسری بلہہ تھی چار صاحبزادے پیدا ہوئے دان، نفتالی، جاوٗ، آشر حضرت یوسف علیہ السلام کے وصال سے چوبیس سال بعد

شہر مصر میں بعمر ایک سو سینتالیس برس حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر نزول سے تین ہزار چھ سو انتیس برس بعد وفات پائی اور حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو اپنے پردادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس دفن کیا۔ اہل تاریخ کا قول ہے کہ دنیا میں جسقدر انبیا گذرے ہیں وہ سب حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں بجز ان کے جو ان سے پہلے گذرے مثلاً نوح۔ ہود۔ صالح۔ لوط۔ ایوب۔ شعیب۔ ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحاق علیہم السلام یا اور بجز ہمارے آقا حضرت محمد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ اُن کی نسل سے نہیں ہیں ۱۲

حضرت یوسف علیہ السلام } آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پرپوتے ہیں جو اپنے پردادا سے تقریباً ڈھائی سو برس بعد پیدا ہوئے نہایت حسین وجمیل تھے یہانتک کہ حسن کا ایک تہائی حصہ آپ کو ملا تھا اور دو تہائی حصوں میں باقی ساری مخلوق شریک تھی اسقدر نازک بدن تھے کہ میوہ یا کوئی دوسری رنگدار چیز کھاتے تھے تو حلق اور سینہ میں اس کا رنگ نظر آتا رہتا تھا آپکے نورانی چہرہ سے در و دیوار روشن ہو جاتے تھے آپ کا نام یوسف اسوجہ سے ہوا کہ یوسف اسف سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی رنج وغم کے ہیں اور آپ کے غمزدہ ہونے کی داستان دنیا جانتی ہے یا اسوجہ سے کہ یوسف کے معنی غلام کے آتے ہیں اور آپ کو غلامی کا داغ بھی لگا۔ اکثر اہل تحقیق کے نزدیک آپ دو برس کے تھے کہ آپکی والدہ راحیل کا سایہ عاطفت آپکے سر سے اُٹھ گیا اور جب آپ سترہ برس کے ہوئے تو والد بزرگوار کی مفارقت میں مبتلا ہوئے اور بھائیوں کی نامناسب حرکت سے کنوئیں میں گرے اسی کنوئیں میں آسمان سے وحی آپ کے پاس پہونچی اور جب قضاء الٰہی سے مصر پہونچے تو غلام بنکر چھ سال عزیز مصر کے گھر میں رہے پھر زلیخا کے عشق کے باعث بے گناہ جیل خانے میں پہونچائے گئے اور سات برس کی مدت وہاں پوری کر کے تیس برس کی عمر میں وہاں سے رہا ہوئے اور مصر کی مسند عزت پر جلوہ افروزی نصیب ہوئی بتیس برس کی عمر میں زلیخا سے عقد ہوا اور جب مفارقت پدر بزرگوار کو چالیس برس گذر گئے تب رحمت پروردگار سے باپ بیٹے کا وصال ہوا وصل سے سترہ برس بعد تک حضرت یعقوب علیہ السلام بحالت بینائی نہایت خوشی وخرمی کے ساتھ زندہ رہ کر بہشت بریں کو تشریف لے گئے اس روایت کے مطابق حضرت یوسف کی عمر ستانوے برس ہوتی ہے اور بعض کتب تواریخ وتفسیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی اور ایک طائفہ کے نزدیک ستر سال تک باپ بیٹے میں جدائی رہی ۱۲ واللہ تعالیٰ اعلم از حبیب السیر۔

اسباط علیہ السلام } یہ سبط کی جمع ہے جسکے معنی پوتے کے ہوتے ہیں قرآن کریم میں اہل تفسیر اس لفظ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد مراد لیتے ہیں اور اکثر اہل تاریخ کے نزدیک یہ سب بھی نبی تھے ہر ایک کو اپنی اولاد اعقاب کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا تھا مگر کسی نے اہل سیر وتاریخ میں سے ان کے کچھ تفصیلی حالات بجز ان کی اولاد کی تعداد کے نہیں لکھے اس لیے ہم بھی یہاں اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ **روبیل علیہ السلام** ان کے چار بیٹے صلبی ہوئے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلے ہیں تو ان کی اولاد بڑھتے بڑھتے چھیالیس ہزار تک پہونچ چکی تھی۔ **یہودا علیہ السلام** ان کے صلبی بیٹے تو پانچ ہی تھے مگر ترقی کے وقت اول دفعہ جو مردم شماری کی گئی تو چوہتر ہزار چار سو تک تعداد پہونچی اور سب مقاتل مرد میدان تھے **شمعون علیہ السلام** ان کی صلبی اولاد کا تو ٹھیک پتہ نہیں چلا مگر اولاد در اولاد ترقی پاکر انسٹھ ہزار تین سو مرد تھے۔ **لاوی علیہ السلام** ان کی صلبی اولاد کا حال بھی ٹھیک معلوم نہیں مگر ان کی نسل بڑھتے بڑھتے بائیس ہزار تک پہونچ گئی تھی۔ **دان علیہ السلام** ان کے صلبی بیٹے تو صرف دو تھے مگر ان کی ذریات ترقی پاکر باسٹھ ہزار آٹھ سو تک پہونچی گئی۔ **ریالون علیہ السلام** ان کی صلبی اولاد کا عدد تو صرف تین ہی تھا مگر ان کی اولاد در اولاد ترقی پاتے پاتے چھپن ہزار چار سو مرد میدان تھے **یستجر علیہ السلام** ان کے صلبی بیٹے تو چار ہی تھے مگر ان کی نسل ترقی پاکر اکتالیس ہزار پانچسو کی شمار رکھتی تھی **یفتالے علیہ السلام** ان کے صلبی بیٹے چار تھے مگر ترقی پاکر ترپن ہزار چار سو تک ہوئے **حاد علیہ السلام** ان کے صلبی بیٹے چھ نفر تھے مگر بعد ترقی اکتالیس ہزار پچاس ہو گئے **آشر علیہ السلام** ان کے چار بیٹے صلبی تھے مگر بعد ترقی اکتالیس ہزار پانچسو تک پہونچے **حضرت یوسف علیہ السلام** آپ کے صلبی دو بیٹے اور ایک لڑکی بھی مگر ترقی پاکر ستر ہزار پانچسو نفر تھے **بنیامین علیہ السلام** ان کی صلبی اولاد تیرہ نفر تھے مگر بعد ترقی وتناسل پینتیس ہزار چار سو مرد تھے جن کی کل شمار چھ لاکھ تین ہزار دو سو ہوئی۔

حضرت ایوب[۱۳] علیہ السلام } اکثر تاریخ والوں کے نزدیک آپ اسحاق علیہ السلام کے پوتے موص بن عیص کے بیٹے ہیں رملہ اور دمشق کے درمیان کسی قریہ کے باشندوں کی رہبری کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ جس کا نام اثانیہ یا جانثیہ تھا ستائیس سال تک آپنے تبلیغ کا کام انجام دیا لیکن اسوقت تک تین آدمیوں سے زیادہ ایمان نہ لائے پھر جب حضرت ایوب علیہ السلام مصائب میں مبتلا ہوئے تو وہ تینوں بھی مرتد ہو گئے سات برس تک آپ طرح طرح کی بلاؤں میں گرفتار رہے اور حضرت وہب بن منبہ کے نزدیک تین سال تک۔ آپ نے ترانوے سال کی عمر پائی اور بعض نے اس سے زیادہ بھی بیان کی ہے۔

متون الاخبار میں لکھا ہے کہ بلاؤں سے نجات پاکر ستر برس آپ اور زندہ رہے ایسے ایسے سخت جانکاہ حوادث میں آپ کے نہایت مستقل اور صابر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی قرآن مجید میں تعریف فرمائی ہے اور دنیا میں صبر ایوب ضرب المثل ہے تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ آپنے بوقت وفات اپنے بیٹوں میں سے حضرت حزقیل کو اپنا وصی بنایا اور وہ نبوت کے مرتبہ کو پہونچے جن کا لقب ذو الکفل تھا اور آپ کے ایک صاحبزادہ بھی جن کا بشر نام تھا نبوت کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور بقول بعض اہل سیر بشر اور ذو الکفل ایک ہی ہیں۔

ذو الکفل[۱۴] علیہ السلام

ان کے بارہ میں مفسرین اور اہل تاریخ کے بڑے اختلافات ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ وہی بشر ہیں جو حضرت ایوب علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں ذو الکفل ان کا لقب اسوجہ سے پڑا ہے کہ انھوں نے اللہ پاک کو اس بات پر کفیل کر لیا تھا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نسبت میں دوچند عبادت کروں گا پچھتر برس کی عمر میں وفات پائی اور بقول بعض الیسع علیہ السلام کا لقب ہے اور بقول بعض حزقیل علیہ السلام کا اور صحیح ترین روایت یہ ہے کہ ذو الکفل حضرت الیسع کے وصی کا لقب ہے اور ذو الکفل کی متعدد وجوہ تسمیہ بیان کیں ہیں متون الاخبار کو دیکھو اس جگہ مختصر لکھا ہے حق تعالیٰ نے انکو نبی بنا کر باشندگان کنعان کی ہدایت کے لیے بھیجا تھا اس زمانے میں وہاں کا بادشاہ جو عمالقہ کے خاندان سے تھا خدائی کا دعویٰ رکھتا تھا اس بادشاہ سے ان کا مکالمہ بھی ہوا جس کے نقل کرنے میں تطویل ہے ۱۲

حضرت شعیب[۱۵] علیہ السلام

ان کا نسب نامہ اس طرح ہے کہ شعیب بن میکیل بن یسجن بن مدین بن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام خطیب الانبیا ان ہی کو کہتے ہیں اور یثرون ان کا نام ہے حضرت لوط علیہ السلام کے یہ نواسے ہیں کیونکہ میکیل انکی والدہ کا نام ہے جو حضرت لوط علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں مگر اکثر کا قول یہی ہے کہ انکا نسب مدین بن ابراہیم علیہ السلام سے ملتا ہے اور یہ بات تو بالکل محقق ہے کہ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خسر ہیں آپ کی صاحبزادی صفورا سے حضرت موسیٰ کا نکاح ہوا تھا اصحاب مدین کی ہدایت کے لیے جنکو اصحاب ایکہ بھی کہتے ہیں آپ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے ساٹھ سال تک آپنے ان لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا جب نہیں مانے ہلاک کیے گئے اسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کو لے کر ان کے پاس سے جدا ہوئے تو اس کے بعد سات برس اور زندہ رہ کر بقول صاحب حبیب السیر دوسو بیس سال اور بقول بعض ایک سو چالیس برس کی عمر میں وفات پائی بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ تین بار آپ کی بینائی گئی اور آئی لیکن انتقال بینائی کی حالت میں ہوا اور یہ بھی لکھا ہے کہ اخیر عمر میں مکہ معظمہ آرہے تھے وہیں وصال پایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حضرت موسیٰ[۱۶] علیہ السلام

آپ کا نسب نامہ اسطرح ہے موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہت بن لادی بن یعقوب علیہ السلام بہت غضبناک قدآور شخص تھے ان ہی کے عصر میں افراسیاب نے فارس پر فاتح حاصل کی تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہوگیا تو بعد میں پھر سلطنت مصر کی باگ قبطیوں کے ہاتھ میں چلی گئی اس زمانہ میں مصر کے بادشاہ کا لقب فرعون ہوا کرتا تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے خاندان کو بنی اسرائیل کہتے تھے چونکہ اخیر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے سب بھائی مصر ہی میں مقیم ہوگئے تھے اس لیے ان سب کا بڑا خاندان وہاں جمع ہوگیا جب ولید بن مصعب فرعون مصر کی سلطنت کا زمانہ آیا تو اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور تخت پر بیٹھتے ہی اولاد یعقوب یعنی بنی اسرائیل پر مظالم کے پہاڑ توڑنے شروع کر دیے ذلیل سے ذلیل کام انہی کے سپرد کرتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چار سو پینتیس برس بعد پیدا ہوئے بنی اسرائیل کو پنجۂ ظلم سے چھڑانے کے لیے حق تعالیٰ کے حکم سے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی معیت میں فرعون کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں پہونچکر فرعونیوں کے ساتھ بڑے مقابلے ہوئے آخر کار اسی برس کی عمر میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے نکلے اور دریائے نیل سے عبور فرمایا فرعون نے مع لشکر کے تعاقب کیا اور دریائے نیل کے درمیان آکر وہ سب غرق ہوگئے اس کے بعد چالیس برس میدان تیہ میں رہے اور جو قوم کہ عمالقہ کے مقابلہ میں آنے سے باز رہی اس پر یہ عذاب نازل ہوا کہ ایک لق و دق بیابان میں گھرے رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات بہ نسبت تمام انبیاء کے قرآن کریم میں زیادہ ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اصلی نام عبرانی موشی بہ شین معجمہ ہے مو کے معنی پانی کے اور شا درخت کو کہتے ہیں چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی کنیزوں نے پانی اور درخت کے درمیان پایا تھا اسوجہ سے آپ کا نام موشی ہوا پھر عربی زبان میں شین معجمہ کو سین مہملہ سے بدل لیا اور آپ کے بھائی ہارون کا نام ہارون اسوجہ سے رکھا گیا کہ عبرانی میں ہارون سرخ و سپید کو کہتے ہیں آپ بھی سرخ و سپید تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام لوخام ہے ان کا نسب حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادہ لادی سے جا ملتا ہے۔

ایک سو بیس برس کی عمر میں آپ کا وصال ہوا ۱۲

ہارون[۱۷] علیہ السلام

آپ بڑے قدآور جسیم و شکیل اور فصیح اللسان تھے جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خلعت نبوت عطا ہوئی تو آپنے اپنی تنہائی اور زبان کی لکنت وغیرہ کا خیال کرکے بارگاہ خداوندی میں یہ التجا کی کہ میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دیجیے اس التجا پر حضرت ہارون علیہ السلام بھی نبی بنائے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہکر فرعون کو سمجھانے

اور توحید کی طرف بلانے میں بیس برس کوشاں رہے اور جب فرعونیوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تو بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لے گئے میدان تیہ کے تیسویں برس آپنے وفات پائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے میدان تیہ کے تینتیسویں سال ۱۲

داؤد علیہ السلام[۱۸] ان کا نسب اس طرح ہے داؤد بن ایشا بن عوفید بن باعر بن سلمون بن نحشون بن عمینوزب بن رام بن حصرون ابن فارض بن یہودا ابن یعقوب علیہم السلام آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پانچسو برس بعد پیدا ہوئے جسوقت طالوت کی جالوت بادشاہ عمالقہ سے جنگ ہوئی تو طالوت نے اعلان کر دیا کہ میری فوج میں سے جو شخص جالوت کو قتل کرے گا میں اس کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دونگا چنانچہ حضرت داؤدؑ نے اس سے دلیری کے ساتھ مقابلہ کر کے قتل کر ڈالا طالوت کو اپنا وعدہ پورا کرنا پڑا جب طالوت کا انتقال ہوا تو بنی اسرائیل میں اختلاف پڑ گیا کچھ لوگوں نے تو حضرت داؤد کو طالوت کی جگہ بادشاہ مقرر کیا اور اکثر لوگوں نے طالوت کے بیٹے کو مگر اس اختلاف کے باعث دونوں گروہوں میں جنگ ہوتے ہوتے حضرت داؤدؑ کے فریق کو غلبہ ہو گیا اور متفقہ طور پر آپ کی بادشاہت مسلم ہو گئی پھر حق تعالیٰ نے آپکو نبوت کی خلعت سے مزین کر کے زبور کتاب عنایت فرمائی جسوقت آپ زبور پڑھتے تھے تو جنگل کے وحشی جانور سننے کو ارد گرد جمع ہو جاتے تھے باوجود بادشاہ ہونیکے اپنا ذاتی خرچ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ آپکے لیے لوہے کو نرم کر دیا تھا آپ لوہے کی زرہیں بنا کر فروخت کیا کرتے تھے چالیس برس سلطنت کی اور ستر برس کی عمر میں انتقال فرمایا اتنے زور دار بادشاہ تھے کہ جب آپ محراب میں عبادت کو کھڑے ہوتے تھے تو دروازہ پر چھتیس ہزار چوکیداروں کا پہرہ رہتا تھا ایک کام اولویت کر خلاف آپ سے سرزد ہو گیا تھا جسکی پاداش میں خدا تعالیٰ نے عتاب فرمایا اسکے غم میں چالیس دن تک سجدہ میں سر رکھے رہے اور اسقدر روئے کہ آنسوؤں کی تری سے زمین میں گھاس اُگ آئی اور منہ اس میں چھپ گیا آخر کار جب توبہ قبول ہوئی تو سر اٹھا لیا مگر پھر بھی تیس برس تک لگاتار روتے ہی رہے سو برس کی عمر پائی بیت المقدس کی تعمیر جنات سے کرانی شروع کی اور جب اس کے پورا ہونے سے پہلے داعی اجل آپہونچا تو اپنے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اسکی تکمیل کی وصیت فرمائی آپ کی ایک کم سو بیبیاں تھیں اور بارہ صاحبزادے تھے ۱۲

حضرت سلیمان علیہ السلام[۱۹] آپ حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں ۸۰۵ موسوی میں پیدا ہوئے بڑے خوبصورت سمجھ دار متواضع پیغمبر تھے بچپن ہی سے آپ کی فراست قابل داد تھی۔ والد بزرگوار کی وفات کے بعد بارہ یا تیرہ سال کی عمر ہی میں انکے قائمقام بنکر تخت پر جلوہ افروز ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام انکی فراست کو دیکھکر اکثر مقدمات کا فیصلہ انکی رائے سے کیا کرتے تھے انکے زمانہ سلطنت میں بجز ایک معمولی سی مڈبھیڑ کے بالکل امن وامان رہا قتل وقتال بالکل نہ ہوا اپنے والد بزرگ کی وصیت کے مطابق بیت المقدس کو حسب منشا تکمیل پر پہونچایا ہر رنگ کے پتھروں سے اسکی دیواریں تیار کرائیں اور سونا چاندی ہیرے جواہرات سے اسکو مزین کیا روئے زمین کے بادشاہ آپ کے تابع ہوئے بلقیس شہر سبا کی ملکہ مسلمان بنکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی چالیس برس سلطنت کی باون سال کی عمر میں وصال فرمایا جسوقت وصال ہوا تھا آپ عصا کے سہارے کھڑے تھے اسیطرح کھڑے کے کھڑے رہ گئے سال بھر تک اسی شکل سے کھڑے رہے جنات آپکو زندہ سمجھ کر کام میں مشغول رہے ایک سال کے بعد جب دیمک سے کنارہ لاٹھی کا گھن گیا اور لاٹھی گر گئی تب آپ زمین پر گرے اس سے جنات کو آپکی وفات کا علم ہوا۔ اس واقعہ سے ایک تو جنات کے عالم الغیب ہونے کی جیسا کہ انکا دعویٰ تھا تردید ہو گئی۔ دوسرے بیت المقدس کا جسقدر کام باقی تھا وہ پورا ہو گیا۔ لکھا ہے کہ تین سو بیبیاں آپ کے نکاح میں تھیں اور ایکہزار باندیاں آپ کی ملک میں تھیں ۱۲

حضرت خضر علیہ السلام[۲۰] ان کا تذکرہ سورہ کہف میں ہونا تو باتفاق جمیع اہل اسلام ہے البتہ ان کے نبی ہونے میں اختلاف ہے چونکہ اکثر لوگ ان کی نبوت کے قائل ہوئے ہیں اسوجہ سے کچھ مختصر حال ہم ان کا بھی درج ذیل کرتے ہیں معتبر روایات سے ثابت ہے کہ آپکا اسم شریف بلیا اور کنیت ابو العباس اور خضر لقب ہے ایکبار یا ہمیشہ سفید زمین پر بیٹھنے سے وہ سرسبز ہو جاتی تھی اسوجہ سے آپ کا لقب خضر ہوا آپ کا نسب اہل تاریخ کے نزدیک نوح علیہ السلام کے بیٹے سام سے ملتا ہے اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ وہ ہنوز زندہ ہیں یا وفات پا گئے موسیٰ علیہ السلام کا ان کے پاس سمندر پر جانا اور ان کے ساتھ رہنا اور کئی واقعوں کا پیش آنا سورہ کہف میں مفصلاً مذکور ہے ۱۲

حضرت یوشع علیہ السلام[۲۱] اہل تاریخ وسیر کا اسپر اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ کے اندر فتا سے مراد حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف ہیں آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمشیرہ زادے اور خلیفہ اور قابل عظمت نبی تھے اریحا اور ایلیا اور بلقا وغیرہ ملک آپ ہی کی سعی سے فتح ہوئے تھے آپ بیالیس سال کی عمر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصال ہوا تو آپ کی عمر ایک سو برس کی تھی بعد میں ستائیس برس تک نبوت اور خلافت کے فرائض دنیا میں پورے کر کے رخصت ہو گئے۔ ۱۲

حضرت یونس علیہ السلام[۲۲] آپ کے والد کا نام متّٰی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے آٹھ سو برس بعد دجلہ پار قصبہ

نینوی کے باشندوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے وہاں کے باشندوں کو تینتیس برس تک وعظ و پند کرتے رہے مگر دو آدمیوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا قوم کے مطالبہ پر آپ نے معجزات بھی دکھلائے ایک معجزہ ان میں سے یہ تھا کہ آپنے آگ کی چنگاری پانی میں ڈبو دی پھر اس کو اسی طرح سلگتا اور دہکتا نکال کر دکھلایا اور بغیر لکڑی کے آگ سلگا دی جب باشندگان نینوی کی سرکشی حد سے بڑھی دیکھی تو آپنے ان کو اطلاع دی کہ اگر نہیں مانتے ہو تو تین دن کے اندر اندر آسمان سے تم پر عذاب نازل ہو جائے گا اور یہ فرما کر مع اہل و عیال خود وہاں سے نکل گئے اور کسی دامنِ کوہ میں قیام کر لیا آپ کے جانے کے بعد جب لوگوں نے آثار عذاب آنے کے پائے تو ان میں سے سمجھدار آدمیوں نے کہا کہ یونس کا کہنا صحیح تھا اب بھی توبہ کرلو نجات پا جاؤ گے چنانچہ ان لوگوں نے ٹاٹ کے کپڑے پہنے اور خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ سے توبہ کی تو عذاب ٹل گیا حضرت یونس علیہ السلام یہ سمجھکر کہ اب گاؤں والے ہلاک ہو چکے ہونگے دیکھنے آرہے تھے کہ جب اثر عذاب کا نہ آنا معلوم ہوا تو نادم ہوئے کیونکہ ان کی توبہ کا علم آپ کو نہیں ہوا خیال کیا کہ وہ لوگ مجھ کو جھوٹا کہتے ہوں گے اس ندامت میں واپس بھاگ پڑے دریا میں کشتی پار جانیکو تیار تھی سوار ہو گئے کشتی تھوڑی سی چلکر بھنور میں پھنس گئی قرعہ ڈالا کہ کس کی شامت سے یہ بات پیش آئی تو آپ ہی کا نام نکلا تین دفعہ ایسا ہی ہوا اس پر کچھ دن چڑھے دریا میں پھینکدیے گئے اور مچھلی دریا کی تہ میں منہ پھیلائے کھڑی تھی آپکو نگل گئی آپنے مچھلی کے پیٹ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ الخ پڑھا تو کچھ دنوں کے بعد مچھلی بحکم حق تعالیٰ دریا کے کنارے اگل گئی خدا تعالیٰ نے کدو کی بیل وہاں اُگا دی اس کے پتوں کے سائے میں آپ چھپے اور ایک ہرنی کو دودھ پلانے کا حکم دیا جس سے آپ کے بدن میں قوت آئی باشندگان نینوی اسی وقت سے آپ کی تلاش میں لگے ہوئے تھے آپ کو دیکھکر قدموں میں گر پڑے اور ستر عابد و زاہد اپنے ہمراہ لے کر کوہ صیہون پر مقیم ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہوئے اور کچھ مدت بعد وصال پایا آپ کے مزار کی جگہ میں اختلاف ہے ۱۲

حضرت عزیر[۲۳] علیہ السلام

اکثر اہل تفسیر کے نزدیک اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ الخ سے مراد حضرت عزیر علیہ السلام ہیں جب بخت نصر نے بیت المقدس کو برباد کیا تو یہودیوں کے ساتھ انکو بھی گرفتار کر کے لیگیا بڑی مشکل سے بخت نصر کی قید سے آزاد ہوئے آزادی کے بعد اپنے وطن کو آتے تھے انکا گذر ایک ویران گاؤں پر ہوا اپنی سواری کے جانور کو ایک طرف باندھ دیا۔ ساتھ میں کچھ انجیر اور انگور کا شیرہ تھا گاؤں کی ویرانی اور بربادی کو دیکھکر دل میں کہنے لگے اب یہ دوبارہ کیونکر آباد ہو سکتا ہے اسی خیال میں سو گئے سو برس کے بعد خدا تعالیٰ نے انکو بیدار کیا ایک فرشتہ نے آکر انسے پوچھا تم کتنی دیر سوئے انھوں نے کہا ایک دن یا اس سے کم فرشتہ نے کہا کہ نہیں تم سو برس تک سوتے رہے ہو اپنی سواری کے جانور کو دیکھو کہ اس کی ہڈیوں کا کیا حال ہے دیکھا تو وہ بالکل چورا ہو چکی تھیں یکایک وہ اجزا آپس میں ملنے لگے اور گوشت پوست پیدا ہونے لگا رگوں میں خون دوڑنے لگا اور وہ زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا جب اپنے گاؤں پہونچے تو کسی نے نہ پہچانا وہاں بیٹوں کے بھی پوتے ہو گئے تھے اور بچے بوڑھے ہو گئے توریت بخت نصر کے ہنگامہ میں نایاب ہو چکی تھی ایک نسخہ بھی اس کا دستیاب نہ ہوتا تھا آپنے اپنی یادداشت سے ساری توریت لکھوا دی بعد میں ایک پرانا نسخہ کہیں سے ہاتھ آگیا مقابلہ کیا تو ایک حرف کا بھی فرق نہ نکلا اس سے ان لوگوں نے آپ کا حضرت عزیر ہونا جان لیا۔ یہودی آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے ۱۲

حضرت الیاس[۲۴] علیہ السلام

آپ کا نسب نامہ یہ ہے الیاس بن یاسین بن فناص بن العزار بن ہارون بن عمران جب بنی اسرائیل نے احکام توریت پر عمل کرنے میں غفلت کی تو حضرت الیاس کو نبوت ملی اور بعلبک کے باشندوں کی طرف بھیجے گئے وہاں کے لوگ بعل بت کو پوجتے تھے انھوں نے ہر چند وعظ و نصیحت کی مگر وہ نہ مانے بلکہ اور تکالیف زیادہ دینے لگے یہانتک کہ وہاں کے بادشاہ نے آپ کے قتل کا بھی ارادہ کیا مگر ناکامیاب رہا آپنے معجزات بھی دکھلائے من جملہ انکے ایک معجزہ یہ دکھایا کہ متواتر تین سال کا قحط پڑا یہانتک کہ زمین میں بونے کو بیج تک نہ ملا تب لوگوں نے آپ سے دعا کی درخواست کی آپنے دعا مانگی بارش نازل ہوئی اور بیج کی جگہ نمک کی تخم ریزی کی جس سے چنے پیدا ہوئے مگر یہ بدنصیب پھر بھی ایمان نہ لائے حضرت الیاس علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ بار الٰہا مجھے ان سے الگ رکھ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی اور ایک براق شہر سے باہر اُن کے لیے بھیجدیا حضرت اپنا خلیفہ الیسع علیہ السلام کو بنا کر اس براق پر چڑھ کر آسمان کی طرف اڑ گئے اور خضر علیہ السلام کی طرح بعض لوگوں کے نزدیک وہ بھی زندہ ہیں ۱۲ واللہ اعلم

حضرت الیسع[۲۵] علیہ السلام

قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ نام دراصل عجمی ہے الف لام اسپر زیادہ کر دیا گیا ہے جیسا کہ اس مصرع میں کہ "رایت الولید الیزید مبارکا" میں یزید پر الف لام آیا ہے آپ کا نسب افرائیم بن یوسف علیہ السلام سے جا کر مل جاتا ہے آپ اخطوب کے بیٹے ہیں حضرت الیاس علیہ السلام کے غائب ہو جانے کے بعد نبوت کے منصب سے مشرف ہوئے اور بنی اسرائیل کی رہبری شروع کی اور چونکہ ان کی ولادت کے وقت ان کی والدہ ضعیفہ ہو چکی تھیں اسوجہ سے انکو ابن العجوز کے نام سے مشہور کیا جاتا ہے جب کبھی کفار بنی اسرائیل کے ملک پر چڑھائی کا قصد کرتے تو حضرت الیسع علیہ السلام بنی اسرائیل کو ہوشیار کر دیتے کہ کفار قصد تمہارا کر رہے ہیں تم بھی تیار ہو جاؤ اس زمانے میں جو جابر کافر بادشاہ تھا اس نے اپنے وزراء سے دریافت کیا کہ ان لوگوں کو ہمارے قصد و ارادہ سے کون مطلع کر دیتا ہے انھوں نے الیسع علیہ السلام کا نام بتلا دیا وہ بادشاہ نہایت غضبناک ہو کر یکلخت حملہ آور ہوا اور پہونچتے ہی حضرت الیسع علیہ السلام کو

گرفتار کر لیا حضرت نے خدائے جبار و منتقم کی درگاہ میں دعا کی جس سے کفار کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی سب اندھے ہو گئے اس طریقہ سے انکی شرارت سے نجات پائی اور روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ جب بنی اسرائیل کی آپنے یہ کیفیت دیکھی کہ کبھی تو آپ کے پیرو ہو جاتے ہیں اور کبھی مخالفت کا علم بلند کر لیتے ہیں جیسا کہ انکی فطرت قدیمہ تھی تو آپ نے ان سے علٰحدگی کی دعا کی تو خدا تعالیٰ نے آپکو اپنے جوار رحمت میں بلالیا اور آپنے اسوقت حضرت ذوالکفل علیہ السلام کو اپنا نائب بنا دیا ۱۲

حضرت زکریا[۲۶] علیہ السلام آپ برخیا کے بیٹے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذریت سے ہیں بقول بعض انکا نسب نامہ یہ ہے زکریا بن باذان بن سلیمان بن داؤد بڑے عابد و زاہد تھے ہمیشہ بیت المقدس میں رہتے تھے۔ حضرت عمران کی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں اپنی نذر کے مطابق بیت المقدس میں خدمت عبادت خانہ کے لیے وقف کرنے لائیں تو بیت المقدس کا ہر مجاور اسوجہ سے کہ یہ ان سبھوں کے مقتدا عمران کی صاحبزادی تھیں یہ خواہش کرتا تھا کہ میں اسکی تربیت کا فخر حاصل کروں حضرت زکریا علیہ السلام نے کہا کہ چونکہ میرے گھر میں اس لڑکی کی خالہ ہے اسلیے میرا حق سب سے زیادہ ہے مگر کسی نے اس بات کو نہ مانا آخر فیصلہ اس پر قرار پایا کہ ہر ایک شخص نے اپنا قلم جس سے وہ توریت لکھا کرتا تھا نہر اردن میں ڈالا سبھوں کے قلم نیچان کی طرف بہ گئے ایک صرف زکریا علیہ السلام کا قلم اونچائی کی طرف اٹھا چلا جدھر سے پانی آتا تھا تو قرعہ سے بھی آپ ہی کی تربیت کا استحقاق ثابت ہوا جب حضرت مریم کچھ ہوشیار ہوئیں تو حضرت زکریا نے انکے رہائش کے لیے الگ حجرہ مقرر کر دیا وہاں بطور معجزہ سردی کے موسم کا میوہ گرمی میں اور گرمی کا سردی میں انکے پاس آتا حضرت زکریا دیکھا کرتے تھے اسوجہ سے انھوں نے اس بات پر دلیل پکڑی کہ گو میں بوڑھا ہو جانے اور میری بیوی بانجھ ہونیکے باعث اس قابل نہیں کہ اولاد ہو مگر جسکو بے موسم میوہ پہنچانیکی قدرت ہے وہ خلاف تقاضائے عمر بیٹا بھی دے سکتا ہے اسلیے بارگاہ الٰہی میں دعا کی جو قبولیت کو پہونچی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام پیشین گوئی کے بعد پیدا ہوئے پھر جب حضرت مریم علیہا السلام کے قدرت ایزدی سے بلا باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو لوگوں نے حضرت زکریا کو تہمت لگائی اور ان کی جان کے دشمن ہو گئے اور آپکے قتل کا ارادہ کر لیا آپ اپنے آپ کو چھپاتے پھرتے تھے ایک دفعہ ایک درخت نے کہا کہ اے خدا کے سچے رسول آپ میرے اندر سما جائیے اور درخت شق ہو گیا آپ اسکے اندر جا بیٹھے وہ درخت پھر مل گیا آپکی چادر کا کونہ نکلا رہ گیا لوگوں نے کپڑے کو پہچان کر درخت کو چیر ڈالا جسوقت آرہ جسم مبارک کے دو حصے کرنے لگا تو قصد کیا کہ چلائیں حکم ہوا کہ اگر اف کی تو نام دفتر نبوت سے کاٹ دیا جائے گا۔ تو نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے بدن کے دو ٹکڑے آرہ سے کرا لیے اور آواز نہ نکالی ایکسو برس کی عمر میں شربت شہادت پیا اور بیت المقدس میں قبۃ الصخرہ کے نیچے مدفون ہوئے ۱۲

حضرت یحییٰ[۲۷] علیہ السلام بچپن ہی میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت سے نوازا بڑے عابد زاہد خداترس حسین خوبصورت نبی تھے حالانکہ اپنے باپ زکریا علیہ السلام کے بڑھاپے میں بڑی آرزوؤں کے بعد پیدا ہونے والے پیارے بیٹے تھے مگر پھر بھی اپنے باپ کے فرمانبردار تھے صرف یہی ایک نبی ایسے ہیں کہ جنھوں نے اپنی زندگی بھر نکاح نہیں کیا ان کی شریعت میں بھتیجی سے نکاح حرام ہو گیا تھا گو توریت نے اسکو جائز رکھا تھا مگر انکے زمانے میں وہ حکم توریت کا منسوخ ہو گیا تھا اس دور میں یہودیوں کا ایک حاکم ہیرودس تھا اس نے اپنی بھتیجی سے جو نہایت حسینہ وجمیلہ تھی نکاح کا قصد کیا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس کو اس سے منع کیا اس لیے وہ خود اور وہ لڑکی اور لڑکی کی ماں سب دشمن ہو گئے اس لڑکی اور لڑکی کی ماں نے ہیرودس کو حضرت کے قتل پر آمادہ کر دیا چنانچہ ہیرودس بادشاہ نے جلادوں کو حکم دیکر عین اسوقت کہ جب آپ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ کا سر قلم کرا کر منگالیا عرصہ تک اس سر سے خون بند نہ ہوا کتنا ہی گہرا گڑھا کھود کر دفن کرتے تھے لیکن خون زمین کے اوپر ضرور پھوٹ آتا تھا آخر بادشاہ اور وہ دونوں ماں بیٹیاں خدا تعالیٰ کے غضب سے زمین میں دھنسا دی گئیں اور چند ہی دنوں بعد بابل کے بادشاہ نے بیت المقدس پر چڑھائی کی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسے نبی کے خون کے عوض ستر ہزار جانوں کا اسنے خون بہایا تب جا کر وہ خون بند ہوا جسوقت دمشق میں جامع اموی کی بنیادیں کھدوائی ہیں تو آپ کا سر مبارک ایک صندوق میں رکھا ہوا نکلا اس زمانے کے خلیفہ ولید بن عبد الملک نے پھر وہیں دفن کرا دیا اور علامت کے لیے اوپر ایک قبہ بنا دیا جو ابتک زیارت گاہ عوام و خواص ہے ۱۲

حضرت عیسیٰ[۲۸] علیہ السلام آپ حضرت مریم بنت عمران کے بیٹے ہیں جسوقت حضرت مریم علیہا السلام کی عمر دس سال یا پندرہ سال کی ہوئی اسوقت معجزہ کے طور پر بلا باپ کے مقام بیت اللحم حوالی بیت المقدس میں ان کے شکم سے آپ ظاہر ہوئے اپنی والدہ کی ندامت مٹانے کے لیے جو ان کو دنیا داروں کی طرف سے الزام اور افترا کے خوف سے تھی اپنی پیدائش سے چند ساعت بعد خوب واضح کلام فرمایا جس سے اپنی والدہ کا پاکدامن اور اپنا پیغمبر ہونا قوم سے ظاہر کر دیا اس بارہ میں کہ آپ بطن مادر میں کتنی مدت رہے اہل سیر کا اختلاف ہے ایک ساعت یا تین ساعت چھ ماہ اور نو ماہ کے اقوال ہیں بڑے عابد زاہد تارک الدنیا پیغمبر تھے سوائے ایک وقت کی خوراک اور بدن کے کپڑوں کے اور کچھ اپنے پاس نہیں رکھتے تھے بے گھر برہنہ پا زندگی بسر کرتے تھے اس زمانہ میں فلسفہ اور حکمت کا بہت زور تھا اسلیے اس زمانے کے مطابق آپکو معجزات عطا ہوئے مثلاً مردوں کو زندہ، مادرزاد اندھوں کو بینا اور کوڑھی کو تندرست کرنا وغیرہ نبی بنانے کے بعد خدا تعالیٰ نے انجیل کتاب بھی آپ کو عطا کی اور یہ اسوقت کہ جب آپ کی والدہ آپ کو مصر لے کر چلی گئیں اور بارہ برس وہیں رہیں پھر ملک شام میں ناصرہ گاؤں کے اندر قیام کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی عمر قریب تیس برس کے ہوگئی تھی بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اسوقت حضرت یحییٰ زندہ تھے حضرت یحییٰ نے آپ کو اپنا مرید کرکے نہر اردن میں غوطہ بھی دیا تھا کچھ لوگ تو اسیوقت آپ پر ایمان لے آئے تھے کہ جب آپنے شیر خوارگی میں نہایت دانائی کا کلام کیا تھا اور بعد میں جب معجزات دکھلائے وہ بارہ شخص ایمان لائے جنکو حواری کہتے ہیں یہودی آپ کے دشمن اسوجہ سے ہوگئے کہ آپ ان کی شریعت کو منسوخ کرکے نئی شریعت قائم کرتے تھے اور اس لیے آپ کے قتل کے درپے ہوگئے ایک دفعہ جس مکان میں آپ تھے ایک آدمی یہود نے قتل کے لیے روانہ کیا خداتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو تو آسمان پر اٹھالیا اور اس آدمی کو عیسیٰ علیہ السلام کی شکل و صورت دیدی جب اس کے پیچھے دوسرے یہودی اس مکان کے اندر پہنچے تو انھوں نے اسی آدمی کو عیسیٰ سمجھکر سولی پر چڑھادیا جسوقت آپ آسمان پر اٹھالئے گئے اسوقت آپکی تینتیس برس کی عمر تھی بعد میں آپ کے حواری آپکے دین کی اطراف میں تبلیغ کرتے رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابتک آسمان پر زندہ ہیں اور دوبارہ دنیا میں نزول فرمائیں گے پہلے نصاریٰ کا خوب غلبہ ہوگا پھر امام مہدی پیدا ہوں گے آپ سے مذہب اسلام کو بہت ترقی ہوگی امت محمدیہ میں شامل ہوں گے دجال کو قتل کرینگے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کی ہستی کو مٹائیں گے اور اس کے قتل کو لوگوں پر واجب کردیں گے نکاح بھی کرینگے اولاد بھی ہوگی حج بیت اللہ کریں گے اور سات برس زندہ رہکر چالیس سال کی عمر میں وفات پائیں گے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں روضۂ مطہرہ کے اندر دفن ہوں گے یہ مضمون صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ۱۲

حضرت رسالت پناہ سردار دو عالم محمد[29] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف اس طرح ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ابن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ابن نزار بن معد بن عدنان یہانتک نسب عالی حسب بیان اہل تاریخ و حدیث اجماعی ہے اور اس کے بعد اختلاف ہے اور کوئی طریق صحیح طور پر پایۂ ثبوت کو اس سے اوپر کے نسب کے متعلق نہیں پہونچا البتہ اجمالاً یہ امر قطعی ہے کہ آپ حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے ہیں مگر بطور ظن اگر اس سے اوپر کا نسب بھی بیان کردیا جائے تو ناظرین کو فی الجملہ باعث تسکین ضرور ہے اس لیے ہمارا یہ بیان موجب معصیت نہیں ہے البتہ اسکو قطعی اور یقینی جاننا درست نہیں اور حدیث میں ممانعت قطع اور یقین ہی کی ہے ۔

نسب نامہ ظنی مابعد عدنان } عدنان بن اُدد بن سمیع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدور بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بن شارخ بن ازحو ابن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل ابن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اس اعتبار سے حضرت آدم علیہ السلام تک سینتالیس پشتیں ہوئیں ۱۲

فضیلت نسب عالی } آپ کا خاندان خالص قریش ہے جو عرب میں سب سے شریف خاندان ہے آپکے پدری اور مادری سلسلہ میں کوئی ارذل داخل نہیں ہے بلکہ ہر ایک کرامت سیادت اور قیادت کے ساتھ موصوف ہے اور آپ کے سلسلہ میں کوئی باپ یا ماں ایسی نہیں کہ اس کا عقد اہل عرب کے قاعدہ کے مطابق نہ ہوا ہو۔ بغرض آپ کے تمام نسب عالی کو اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کی بدکاری سے بالکل محفوظ رکھا ۱۲

تاریخ ولادت شریفہ } ۹ ربیع الاول بروز دوشنبہ وقت صبح مطابق ۲۰۔ اپریل ۵۷۱ء اصحاب فیل کے سال دنیا میں آنجناب نے ظہور فرمایا اور والد ماجد پیدائش سے سات ماہ قبل ہی وفات پاچکے تھے تجارت کے لیے ملک شام گئے تھے واپسی میں اپنی ننہال بنی عدی بن نجار کے پاس مدینہ طیبہ میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ وہیں وفات پائی بعض دوسری روایات میں آپکی ولادت ۱۲ ربیع الاول تحریر ہے لیکن ۹ مشہور ہے۔

مقام ولادت } شعب بنی ہاشم میں ابوطالب کے گھر آپ پیدا ہوئے دایہ جنائی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت شفا وقت ولادت حضرت آمنہ والدہ ماجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معینہ تھیں ولادت کے بعد حضرت کے دادا عبدالمطلب نے بہت خوشی کی اور آپ کا نام محمد رکھا یہ نام عرب میں رائج نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ نے توریت و انجیل میں آپ کا نام محمد رکھا تھا لہذا دادا کو بطور الہام یہ نام بتلادیا۔ (**حاضنہ گود لینے والی**) آپ کے والد حضرت عبداللہ کی باندی برکہ نے جن کی کنیت ام ایمن تھی اور حبشہ کی رہنے والی تھیں آپ کو گود میں کھلانے کا شرف حاصل کیا۔ (**رضاعت**) عرب کا دستور تھا کہ وہ دودھ پلانیوالی عورت کسی گاؤں کی رہنے والی تلاش کیا کرتے تھے اور اسکو بچہ کی ذہانت اولوالعزمی کے لیے مفید جانتے تھے تو قبیلہ بنی سعد کی بہت سی عورتیں اُس سال مکہ میں بچوں کے لینے کو آئیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ کے نصیب میں آئی حضرت حلیمہ کے شوہر کا نام ابوکبشہ تھا اس لیے عرب کے لوگ آپ کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے **شق صدر** یہ واقعہ بھی حضرت حلیمہ کے گھر ہی میں پیش آیا کہ آپ اور آپ کے رضاعی بھائی جنگل میں تھے بکری چراتے تھے کہ آپ کا رضاعی بھائی دوڑکر آیا اور یہ واقعہ بیان کیا کہ دو شخص سفید کپڑے پہنے آئے اور انھوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لٹاکر آپ کا شکم چاک کیا ہے حضرت حلیمہ اور ان کے شوہر گئے اور حضور کو چمٹالیا پھر دریافت کرنے پر آپنے فرمایا کہ ان دونوں آدمیوں نے مجھے لٹاکر میرا شکم چاک کیا اور اسکے اندر سے کوئی چیز ڈھونڈھ کر نکال اور پھینک دی مجھے نہیں معلوم وہ کیا

شے تھی پھر جب حضرت آمنہ نے حلیمہ سے آپ کو لے لیا تو ایک دفعہ حضرت آمنہ اپنے میکہ مدینہ طیبہ گئی تھیں وہاں سے واپس آرہی تھیں کہ راستہ میں مقام ابواء پر ان کا انتقال ہو گیا اب آپ بے ماں باپ کے رہ گئے تو مردوں میں باپ کی جگہ عبدالمطلب اور عورتوں میں ماں کی جگہ ام ایمن کام دیتی تھیں۔ **وفات عبدالمطلب** جب آپ آٹھ سال کے ہوئے تو عبدالمطلب بھی وفات پا گئے اور ابوطالب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تربیت شروع کر دی آپ کی برکت سے خداتعالیٰ نے ابوطالب کو مالدار کر دیا ورنہ پہلے غریب تھے۔ **سفر شام** جب آپ بارہ برس کے ہوئے تو آپکے چچا نے تجارت کے لیے ملک شام جانے کا قصد کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا کا فراق ناگوار ہوا اس لیے ابوطالب کا بھی جی بھر آیا اور اپنے ہمراہ لے گئے اسی سفر میں بحیرا راہب ملا اور اس نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ عرب میں خاتم الرسل نبی آخرالزماں پیدا ہو گئے یا نہیں انھوں نے انکار کر دیا اس لیے کہ اسوقت تک نبوت کا دعویٰ ہی نہ ہوا تھا۔ **شام کا سفر دوم** جب آپ پچیس سال کے ہوئے تو آپ کی امانت داری اور سچائی کے بیں مشہور ہو ہی چکی تھی اس زمانے میں حضرت خدیجہ ایک مالدار عورت تھیں انھوں نے اپنا مال دے کر بطور مضاربت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام بھیجدیا اور جو کچھ دوسروں کو دیتی تھیں اس سے زیادہ آپکو دینا طے کیا آپ تشریف لے گئے اور بڑے نفع کے ساتھ واپس آئے (**نکاح خدیجہ** رضؓ) جب آپ مکہ معظمہ شام کے سفر سے واپس تشریف لے آئے تو حضرت خدیجہؓ آپ کی ہوشیاری امانت داری سے بہت خوش ہوئیں اور اپنے ساتھ نکاح کی خواہش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب نے آپ کا نکاح ان سے کرا دیا حالانکہ خدیجہ کی عمر اسوقت چالیس برس کی تھی ابوطالب نے بوقت پیغام ایک خطبہ پڑھا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ تعریف اس خدا کو ہے جس نے ہم کو ذریت ابراہیم علیہ السلام سے بنایا اور ہم کو اپنے گھر کا خادم اپنے حرم کا منتظم ٹھہرایا اما بعد یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ شرافت و عظمت میں اپنا مثل نہیں رکھتا اگرچہ قلیل المال ہے کیونکہ مال ناپائیدار شے ہے اور آئندہ یہ بہت کچھ ہونہار معلوم ہوتا ہے یہ درخواست کرتا ہے کہ تمھاری باعزت خاتون خدیجہ سے نکاح کرے اور اسقدر مہر بھی دینے کو تیار ہے چنانچہ نکاح کی منظوری ہو کر کام اتمام کو پہونچا آپ سے پہلے ابوہالہ کے عقد زوجیت میں تھیں انکا انتقال ہو گیا تو انکا بچہ ہالہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت رہا (**بناء کعبہ**) جب آپ کی عمر پینتیس سال کی ہوئی تو نالے کے چڑھ جانے سے کعبہ کی دیواریں پھٹ گئیں کیونکہ آگ جو پہلے لگ چکی تھی کمزور تو اسی سے ہو گئی تھیں اس لیے قریش کا باہم مشورہ یہ ٹھہرا کہ کعبے کو گرا کر دوبارہ مضبوط بنا دیا جائے چنانچہ سب نے ملکر اسکو دوبارہ تعمیر کیا بڑے بڑے شریف قریش جن میں خود ذات نبی کریم علیہ السلام بھی پتھر ڈھو رہے تھے چونکہ خرچ کم پڑ گیا تھا اسوجہ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی تعمیر کے مطابق نہ بنا سکے بلکہ حطیم کو کعبہ سے الگ کر دیا اور اسپر ایک چھوٹی سی دیوار بنا کر علامت کر دی کہ یہ بھی کعبہ ہی میں ہے پھر حجر اسود کو اپنے مقام پر رکھنے میں بڑا اختلاف ہوا کہ کون اپنے ہاتھ سے رکھے پھر اسپر فیصلہ ہوا کہ جو صبح کو سب سے پہلے کعبہ میں داخل ہو اسکے حکم کے مطابق کرنا چاہیے چنانچہ وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے پھر آپنے نہایت عمدہ فیصلہ یہ فرمایا کہ چادر میں حجر اسود کو رکھدو اور ہر قبیلہ کا سردار چادر کو ہاتھ لگا کر اس مقام تک اٹھائے چلو انھوں نے ایسا ہی کیا آپنے اپنے دست مبارک سے اٹھا کر اسکو اپنے مقام پر نصب کر دیا۔ ۱۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت } اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ قبیلہ بنی سعد میں بکریاں چرایا کرتے تھے اور مکہ معظمہ میں تشریف لے آنیکے بعد بھی آپنے کچھ قیراطوں پر بکریاں چرانے کا کام کیا ہے کیونکہ آپکو والد سے کوئی ترکہ میں مال نہ ملا تھا بلکہ آپ بظاہر فقیر آدمی تھے البتہ جب آپ جوان ہو گئے اسوقت آپنے تجارت بھی کی ہے سائب بن ابی سائب آپکے شریک تھے دوسرے حضرت خدیجہ کے مال سے مضاربت کی جیسا کہ گذرا (**قبل بعثت حضورؐ کی حالت**) بتوں سے نفرت شراب خوری سے پرہیز آپ پہلے ہی سے کرتے تھے (**توریت و انجیل میں آپ کی بشارات**) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ توریت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات تو بعینہ وہ بیان فرمائی ہیں جو قرآن شریف میں ہیں مثلاً یہ کہ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ الخ یعنی تجکو میں نے شاہد اور مبشر اور نذیر اور ان پڑھوں کا حرز و حفاظت بنا کر بھیجا ہے تو میرا بندہ اور رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھدیا تو سخت کلام تند خو سخت آواز نہیں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں فارقلیط کے ساتھ پیشین گوئی فرمائی اور اسکے معنی محمد یا احمد کے قریب ہیں اور حضرت عبداللہ بن سلام سے بشارات کی روایات بہت ہیں ۱۲

ابتداء وحی } سب سے پہلے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو صحیح خوابات آنے شروع ہوئے کہ جو کچھ رات کو دیکھتے تھے ہو بہو صبح کو وہی ہوا پاتے تھے اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ کی روح میں رفتہ رفتہ وحی کی سہار پیدا ہو جائے اور وہ قوت حاصل ہو جائے جس سے اس کا بوجھ اٹھا سکیں اس کے بعد آپ خلوت پسند ہو گئے کہ کچھ تھوڑا بہت سامان خوراک لیکر مقام حرا میں کئی کئی راتیں عبادت میں گذارا کرتے تھے اور عبادت کا طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کے مطابق تھا۔ ایکدفعہ ایسا واقعہ پیش آیا کہ آپ پہاڑ پر کھڑے تھے کہ ایک شخص ظاہر ہو کر بولا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خوش ہو جاؤ میں جبرئیل ہوں اور تم خداتعالیٰ کے رسول بنا کر اس امت کی طرف بھیجے گئے ہو پھر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ پڑھو آپ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو دبوچا اور خوب زور سے دبوچا پھر چھوڑ کر کہا کہ پڑھو پھر آپنے وہی فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں جبرئیلؑ نے پھر پکڑ کر دوبارہ دبوچا اور چھوڑ کر فرمایا کہ پڑھو آپنے پھر وہی جواب دیا انھوں نے تیسری بار دبوچکر کہا کہ

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا مَا لَمْ یَعْلَمْ تک یعنی سورۂ اقرء کی پہلی آیت اس کے بعد آپ پر لرزہ چڑھا جیسا کہ کوئی شخص پہلی بار کسی بڑے کرّوفر والے بادشاہ کی عدالت میں حاضر کیا جائے تو اسپر چڑھتا ہے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر کہا کہ مجھے چادر اُڑھا دو چنانچہ چادر اُڑھانے سے وہ لرزہ اور ڈر دور ہوگیا پھر آپنے قصہ سُنایا حضرت خدیجہ بولیں کہ آپ نہ ڈریئے حق تعالیٰ آپکو رسوائی نہ دے گا کیونکہ آپکے اندر صلہ رحمی سخاوت مہمان نوازی اور دوسری اچھی صفات پائی جاتی ہیں تم میرے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل سے جو نصرانی اور کتب ماضیہ سے واقف ہیں اسکا ذکر کرو چنانچہ ان سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ بھتیجے یہ شخص وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوتا تھا اگر میں اُسوقت تندرست ہوا کہ جب تمھاری قوم تم کو اپنے وطن سے نکالے گی تو میں تمھارا ساتھ دونگا آپ کو یہ سنکر تعجب ہوا کہ میری قوم مجھے وطن سے نکالے گی ۱۲ (**فترت وحی**) اس کے بعد چالیس دن وحی بند رہی اور آپکو جبرئیلؑ کے وحی لانے کا شوق اسقدر بڑھ گیا کہ وحی کے نہ آنے سے آپ اس بات کیلئے تیار رہتے کہ اپنے آپ کو پہاڑ سے گراکر خودکشی کرلیں محض اس بنا پر کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس نعمت کبریٰ کو مجھے دکھا کر مجھے اس سے محروم نہ کردے اکتالیسویں دن آپ جارہے تھے کہ راستہ میں آسمان سے آواز سنی آپنے نظر اُٹھا کر جو دیکھا تو وہی فرشتہ جو حرا میں آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان بیٹھا نظر آیا آپکے دل میں پھر رعب پڑا آپنے واپس گھر جاکر پھر چادر اُڑھانے کو کہا تب یہ سورت نازل ہوئی ۔ کہ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ الخ (**تبلیغ**) اس کے بعد آپنے خفیہ طور پر لوگوں کو اللہ پاک کی عبادت کی طرف بلانا شروع کیا تو سب سے پہلے اس دعوت پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے لبیک کہا اور مردوں میں سے حضرت علیؓ نے اور غلاموں میں سے حضرت زیدؓ بن حارثہ نے اور پھر حضرت ام ایمنؓ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلانیوالی تھیں یہ سب تو وہ تھے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے لوگ تھے اور گھر کے سوا دوسرے لوگوں میں سب سے اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ وغیرہم ایمان لائے (**تبلیغ علانیہ**) پھر جب خدا تعالیٰ کے حکم کر آپنے کھلم کھلا تبلیغ اسلام شروع فرمادی اور کفار سے محفوظ رہنے کی پیشین گوئی کردی تو اسوقت سے آپنے میلوں ٹھیلوں بازاروں مجمعوں اور جلسوں میں اسلام کی دعوت بیخوف ہوکر دینی شروع فرمادی اب تو کفار آپکو اور آپکے ہمراہیوں کو ایذا دینے لگے اور یہانتک ایذا دی کہ اپنے خیال میں اسکا کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا پھر جب اس سے بھی کام چلتا نہ دیکھا تو مفاہمت کی صورتیں اختیار کیں اور قبیلوں کے سرداروں نے آپسے نرم نرم سمجھانیکے طور پر باتیں کیں جب اس میں بھی مقصد حاصل ہوتے نہ دیکھا تو معجزات طلب کرنے شروع کردیے کہ اسی میں عاجز ہو جائیں تو ہمکو اُنسے نجات ملے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے معجزات بھی ہر قسم کے دکھلائے تو پھر دوبارہ مجبور ہوکر وہی ایذا کا طریقہ اختیار کیا اور اس بار پہلے سے بھی سخت ایذائیں دینا شروع کیں تب آپکے صحابہ کو حبشہ کیجانب ہجرت کرنیکا حکم ہوا چنانچہ بہت سے صحابہ حبشہ چلے گئے اور بجز تھوڑے سے مسلمانوں کے کوئی باقی نہ رہا اسی زمانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے غرض اس صورت سے بھی کام بند نہ ہوا تو ابو طالب کے پاس جاکر قریش بولے کہ ہم تم کو ایک جوان سردار اپنے میں سے دے دیتے ہیں تم اس کو اپنا بیٹا بنالینا اور محمدؐ کو ہمارے سپرد کردو ابو طالب نے کہا کہ احمق ہوئے ہو کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ کوئی اپنے بیٹے کو دشمنوں کے حوالہ کرکے انکے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا کر پرورش کرے پھر قریش نے بنی ہاشم سے ترک موالات کردی کہ کوئی اُنکے ساتھ بیع و شرا وغیرہ کا معاملہ نہ کرے چنانچہ بنو ہاشم مجبوراً شعب ابی طالب میں جاکر مقیم ہوئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شعب میں چلے گئے تو سب مسلمانوں کو دوبارہ حبشہ کیطرف ہجرت کا حکم ہوا کیونکہ پہلی بار ہجرت کرنیوالے حبشہ سے پھر مکہ کو کچھ ماہ بعد واپس لوٹ آئے تھے اسوقت ایک عجیب معجزہ ظاہر ہوا کہ قریش نے جس کاغذ میں باہم ترک موالات کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہمراہیوں سے عہد و معاہدہ لکھا تھا اسکے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی کہ دیکھو اس معاہدہ کو کیڑا چاٹ گیا بجز ان مقامات کے جہاں لفظ اللہ لکھا تھا سب کرم خوردہ ہوگیا چنانچہ اسکو منگا کر دیکھا گیا تو جیسا فرمایا تھا ویسا ہی نکلا ۔ جب شعب سے آپ نکلے تو حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوگئی

معراج کے بعد واقعہ عقبۂ اولیٰ } پیش آیا کہ مدینہ کے بارہ آدمیوں نے جو علماء یہود کے بیانات سے یقین کیے ہوئے تھے کہ وہ رسول جس کی خبر وہ اپنی کتابوں سے ہمکو دیتے ہیں یہی محمدؐ ہیں مکہ معظمہ حج کعبہ کو آئے اور کعبہ کی چوکھٹ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عارض ہوئے کہ ہم آپ پر ایمان لائے اور قتل و شرک سرقہ و زنا وغیرہ کبائر سے توبہ کی اب آپ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم مدینہ میں پہونچکر یہود کو دعوت اسلام دیں پھر وہ اس کی اجازت لیکر چلے گئے پھر دوسرے سال مدینے کے اور بہت سے لوگ آئے اور انھوں نے پہلوں کی طرح بیعت کی اس کا نام (**عقبۂ دوم**) ہے اور جب یہ لوگ مدینہ واپس گئے تو وہاں کے بہت سے کافروں کو اُنھوں نے مسلمان تابع فرمان بنالیا اور جب باشندگان مکہ کو معلوم ہوگیا کہ مدینے کے ایک گروہ نے ان سے بیعت کی ہے تو انھوں نے پہلے سے بہت زیادہ ایذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو دینی شروع کردی تب آپنے سارے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرکے چلے جانے کا حکم دیدیا چنانچہ سب ہجرت کرگئے بجز ابوبکرؓ اور قلیل و ضعیف مسلمانوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہا پھر قریش نے ایک کمیٹی کرکے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالنے کا تہیہ کرلیا خدا تعالیٰ نے آپکو اس سے آگاہ فرماکر راتوں رات مدینہ چلے جانے کا حکم فرمایا چنانچہ اسی شب کو آٹھ ربیع الاول پیر کے دن نبوت سے چودھویں برس آپ معہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کو **ہجرت** فرماگئے راستہ میں مسجد قبا کی

سلہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ۴ صاحبزادیاں دو صاحبزادے پیدا ہوئے بحضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ ملقب طاہر طیب حضرت عبداللہ ہی کے

بنیاد ڈالی اور جمعہ قائم کیا مسلمانان مدینہ اور مہاجرین میں بھائی چارہ کیا اور خود انصار کی دونوں جماعتوں اوس و خزرج میں اتفاق قائم کر دیا اور مدینہ پہونچکر مسجد نبوی کی تیاری کی اذان کا اجرا بھی وہیں جاکر ہوا اور وہیں جہاد کا حکم دیا گیا اور بہت سے غزوات اور بہت سریے وہاں جاکر پیش آئے جنکے ذکر سے مقدمہ طویل ہو جانے کا خوف ہے یہانتک کہ پیر کے دن تیرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مطابق ماہ جون سنہ ۶۳۲ ء کو تریسٹھ سال کی عمر میں بوقت صبح بی بی عائشہ کے حجرہ میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے بوقت وفات ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابی اور گیارہ ازواج مطہرات میں سے نو بیبیاں باقی تھیں جنکے نام یہ ہیں **ازواج مطہرات بعد وصال** ام المومنین سودہ بنت زمعہ ام المومنین عائشہ صدیقہ ام المومنین حضرت حفصہ ام المومنین ام سلمہ ام المومنین زینب ام المومنین جویریہ ام المومنین ام حبیبہ ام المومنین صفیہ ام المومنین میمونہ اور حضرت ام المومنین خدیجہ اور حضرت زینب حضور کی حیات ہی میں انتقال کر گئیں تھیں ۱۲

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و شمائل خدا تعالیٰ نے آپکو دنیا و آخرت کے کمالات اسقدر عطا فرمائے تھے کہ کسی کو اسقدر نہیں دیے اگر انکو تفصیل کے ساتھ لکھا جائے تو ایک عمر چاہیے اس لیے یہاں مختصر اجمالاً لکھا جاتا ہے کہ کمالات دو قسم کے ہیں ایک غیر اختیاری ان میں بھی آپ ساری دنیا کے اہل کمال سے ممتاز تھے مثلاً حسن صورت، قوت عقل، صحت فہم، فصاحت لسان، قوت حواس، قوت اعضا، شرافت نسب، عزت قوم وغیرہ اور غذا اور نوم اور لباس اور مسکن اور مال اور جاہ، انہی کمالات کے لواحق میں سے ہیں دوسرے وہ کمالات کہ کسب سے حاصل کیے جاتے ہیں ان میں سے جو آخرت کے متعلق ہیں وہ یہ ہیں دینداری، علم، حلم، صبر، شکر، عدل، زہد، تواضع، عفو، عفت، جود، شجاعت، حیا، مروت، خاموشی، وقار، رحمت، حسن ادب، حسن معاشرت وغیرہا اور حسن خلق ان سب کو شامل ہے۔ یہاں صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ آپ ان تمام مذکورہ صفات میں کامل بلکہ اکمل تھے اگر ان کی تفصیل معہ تمثیل کے لکھی جائے تو طول کا خوف ہے۔ لہذا اسی اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قرآن کریم کو یکجا کرنے کی حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھکو بلا کر فرمایا کہ حضرت عمر کی رائے ہے کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قاری شہید ہو چکے اب اگر یہ سلسلہ شہادت یونہی جاری رہا تو قرآن شریف کا بہت حصہ ضائع ہونیکا اندیشہ ہے اس لیے مجھے قرآن شریف کے یکجا کرانیکا مشورہ دیتے ہیں میں ان سے یہ کہہ چکا ہوں کہ جس کام کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اسکو تم کیسے کر سکتے ہو مگر ان کے بار بار کہنے سے اب میری سمجھ میں بھی آتا ہے کہ یہ کام ازبس ضروری ہے اور اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو متفرق لکھا ہوا ہی چھوڑ گئے مگر واقعی ان کے کہنے کے مطابق اسکو یکجا جمع کرنا بہت بہتر کام ہے۔ زید کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ بھائی حضور کے زمانے میں کاتب وحی رہے ہو اور تم ہر طرح سے اہل عقل نوجوان قابل اطمینان ہو لہذا ساری آیتیں قرآن شریف کی تلاش کر کے ایک جگہ اکٹھی لکھدو حضرت زید کہتے ہیں کہ یہ کام مجھے پہاڑ کے پتھر ڈھونے سے بھی زیادہ بھاری معلوم ہوا اور میں نے بھی وہی شبہہ پیش کیا کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کام نہیں کیا تو تم کیسے کر سکتے ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اور بار بار ارشاد فرماتے رہے پھر میرا شرح صدر بھی ہو گیا اور جمع قرآن کی بہتری اور ضرورت خوب مجھے واضح ہو گئی تب میں نے تعمیل ارشاد کی اور قرآن کریم کی آیات کو جو اونٹ کی چوڑی چوڑی ہڈیوں اور سفید پتھروں پر لکھی ہوئی اور لوگوں کے سینوں میں منتشر تھیں مجمع کرنا شروع کر دیا یہانتک کہ اخیر آیۃ سورۂ توبہ کی مجھے صرف ابو خزیمہ انصاری کے پاس ملی یعنی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ سے ختم سورت تک پس یہ جمع کیا ہوا قرآن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا پھر جب انکے وصال کے بعد حضرت عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو تاحیات انکے پاس رہا انکے بعد انکی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا پھر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو حضرت حذیفہ بن یمان نے ملک شام میں آرمینیہ اور آذربیجان پر اہل عراق سے جنگ کر رہے تھے انھوں نے حضرت عثمان سے آکر عرض کیا کہ امیر المومنین ان مسلمانوں کی خبر لیجیے یہ بھی اپنی کتاب (قرآن) میں یہود و نصاریٰ کی مانند اختلاف کرتے معلوم ہوتے ہیں تب حضرت عثمان نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے وہ نسخہ منگوا کر بہت سے نقل کرائے زید بن ثابت عبد اللہ ابن زبیر سعید بن عاص وغیرہ لکھنے والے اسوقت تک حیات تھے اور لکھنے والوں کو یہ حکم دیدیا کہ جس لفظ میں زید بن ثابت کا جو غیر قریش ہیں اپنے قریشی ساتھیوں یعنی عبد اللہ بن زبیر سعید بن عاص سے اختلاف ہو جائے تو قریش کی زبان کی مطابق لکھنا کیونکہ قرآن شریف زبان قریش میں نازل ہوا ہو چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور جب بہت سے نسخے لکھے گئے تو حضرت حفصہ رضی کے پاس ان کا نسخہ واپس کر دیا اور پھر ان نسخوں میں سے ایک ایک نسخہ ہر جانب روانہ کر دیا اور یہ حکم دیدیا کہ جو قرآن کہ تفاسیر یا قرأت شاذہ سے مخلوط ہوں یا عرب کے سوا اور کسی زبان میں ہوں انکو جلا دیا جائے اس لیے اب اس قرآن شریف کو مصحف عثمانی کہتے ہیں ۱۲۔ اور اس میں جو ترتیب سورتوں کی ہے وہ ترتیب نزول کے خلاف ہے نزول کے اعتبار سے تو سب سے پہلی سورت سورۂ اقرا اور اخیر

نہیں پڑتی اسلیے تعیین تاریخ میں اختلاف ہو حافظ ابن حجر نے طویل بحث کے بعد تاریخ وفات ۲ ربیع الاول لکھی ہے لیکن بعض مؤرخین تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول لکھتے ہیں واللہ اعلم

سورت سورۂ توبہ ہے اور درمیانی سورتوں میں بھی تقدیم وتاخیر کا فرق ہے۔ اسکو ہر جگہ تفصیل دار لکھنے سے تطویل کا خوف ہے۔

ان کفار کے نام جو قرآن مجید میں صراحۃً مذکور ہیں

قارون یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا اس کے باپ کا نام یصہر ہے۔ جالوت یہ قوم عمالقہ کا بادشاہ ہے جسکو حضرت طالوت کی فوج میں سے حضرت داؤد علیہ السلام نے قتل کیا۔ ہامان یہ فرعون کا وزیر تھا۔ آزر بت تراش تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی کے بیٹے ہیں اور بقول بعض بھتیجے اور بعض اہل تفسیر کے نزدیک آزر لقب ہے اور نام تارخ تھا۔ ابولہب عبدالمطلب کے بیٹے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی کنیت ہے اور نام عبدالعزیٰ ہے۔ یہ حضورؐ کے بہت سخت دشمنوں میں سا تھا۔ النسی بعض اہل تفسیر کے نزدیک یہ قبیلہ بنی کنانہ کے ادس سردار کا نام ہے جو مہینوں کو آگے پیچھے کرکے ماہ محرم کو کسی سال ماہ صفر کر لیتا تھا کیونکہ محرم میں جنگ حرام سمجھا جاتا تھا اور اسکو ان دنوں میں جنگ کرنی ہوتی تھی۔ بشریٰ یہ بھی بعض کفار کے نزدیک، ایک کافر کا نام ہے جو اس قافلہ میں تھا جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالا تھا (جنات میں سے صرف ایک کافر کا نام قرآن میں ہے یعنی شیطان پہلے اسکا نام عزازیل تھا اور کنیت ابوکردوس یا ابوقترہ یا ابومرہ اور اب شیطان ہی کے نام سے مشہور ہے۔

وہ قبائل جنکا تذکرہ قرآن میں ہے

یاجوج ماجوج عاد ثمود مدین قریش روم القاب جو قرآن کریم میں مذکور ہیں (اسرائیل) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے ان ہی کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں (مسیح) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (الیاس) حضرت ادریس علیہ السلام کا (ذوالکفل) حضرت یسع یا یوشع علیہ السلام کا یا زکریا علیہ السلام کا (نوح) حضرت عبدالغفار علیہ السلام کا زیادہ رونے کی وجہ سے نوح لقب مشہور ہو گیا (ذوالقرنین) سکندر بادشاہ کا جسکے نبی ہونے میں علماء کا اختلاف ہے اور ولی تو سب ہی کے نزدیک ہیں لقب اسلئے ہے کہ دو میںڈھے تھے قرن کہتے ہیں اور عالم کے دونوں طرف مشرق و مغرب میں اس نے سیاحت اور سفر کیا یا کریم الطرفین یعنی ماں اور باپ دونوں طرف سے بزرگ ہونے کے سبب (کذا فی مجمع البحرین) (فرعون) ولید بن مصعب کا جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد مصر کا بادشاہ تھا (تبع) قرآن شریف میں تو اسعد بن ملکی کرب کا لقب ہے اور عرف کے اعتبار سے ہر اس بادشاہ کا لقب ہے جو یمن کا بادشاہ ہو۔

دنیا کے مقامات و مواضع جو قرآن کریم میں مذکور ہیں

(بکہ) یعنی مکہ معظمہ (مدینہ) یثرب جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے تا وفات رہے (بدر) مدینہ کے قریب ایک قصبہ ہے (حنین) طائف کے قریب ایک قصبہ کا نام ہے۔ (جمع) مزدلفہ کو کہتے ہیں (مشعر حرام) مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے (ایکہ) وہ مقام ہے کہ جہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم رہتی تھی (حجر) قوم ثمود کے ملک کا نام ہے (احقاف) عمان اور حضرموت کے درمیان ریتیلی پہاڑی ہے (طور سینا) وہ پہاڑ ہے جہاں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا اللہ پاک سے کلام ہوا (جودی) جزیرۂ عرب میں ایک پہاڑ ہے جس پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جا کر ٹھہری تھی (طویٰ) شہر فلسطین میں ایک صحرا کا نام ہے (کہف) ایک غار ہے (رقیم) قصبہ ہے جہاں سے حضرات اصحاب کہف نکلے تھے (عرم) ایک صحرا کا نام ہے (حرد) قصبہ کا نام ہے (ق) بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ اس پہاڑ کا نام ہے جو تمام سطح زمین کو گھیرے ہوئے ہے (جرز) کنوئے کا نام ہے (الطاغیہ) یہ بعض مفسروں کے نزدیک اس زمین کا نام ہے جہاں قوم ثمود پر عذاب ہلاکت آیا۔

آخرت کے مقامات جنکا تذکرہ قرآن شریف میں ہے

(فردوس) جنت کا اعلیٰ محل (علیین) صلحاء کی روحوں کا مقام (سجین) کفار کی روحوں کی جگہ (کوثر) ایک نہر ہے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی امت کے سیراب کرنیکے لیے مرحمت ہوئی (سلسبیل) (تسنیم) جنت کے دو چشمے ہیں (صعود) دوزخ میں ایک پہاڑ ہے (غی) (آثام) (موبق) (ویل) (سعیر) (حطامہ) (سحیق) دوزخ کے صحراؤں کے نام ہیں (فلق) دوزخ کے گہرے گڑھے کا نام ہے یا جہنم میں ایک قید خانہ ہے (یحموم) ایک گڑھا ہے دوزخ میں جس کے اندر دھواں بھرا ہے۔

فرشتوں کے نام جنکا قرآن مجید میں صراحۃً ذکر ہے

جبرئیل علیہ السلام جنکے متعلق انبیاء علیہم السلام پر وحی لانے اور کفار پر عذاب نازل کرنے کی خدمت تفویض ہے۔
نمبر (۲) میکائیل علیہ السلام جو مخلوق کو رزق پہونچاتے اور بارش برسانیکا کام انجام دیتے ہیں نمبر (۳) ہاروت ماروت جو دنیا میں بصورت انسان آکر سحر کی تعلیم دیکر لوگوں کے ایمان اور اعمال کا امتحان کرتے تھے اور ان کا قصہ تفسیروں اور خود قرآن کریم میں مذکور ہے۔
نمبر (۵) رعد اس فرشتہ کا نام ہے جنکے سپرد یہ خدمت ہے کہ وہ بادلوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاکر جمع کرتے ہیں اور کسی جگہ سے متفرق کرتے ہیں
نمبر (۶) برق یہ بھی ایک فرشتے کا نام ہے ان کے چار چہرے ہیں ایک بصورت انسان دوسرا بصورت شیر تیسرا بصورت کرگس چوتھا بشکل بیل جب یہ اپنی دم پھٹکارتے ہیں تو اس سے بجلی پیدا ہوتی ہے نمبر (۷) مالک یہ دوزخ کے داروغہ ہیں نمبر (۸) سجل انکے متعلق صحیفے اور اعمال نامے ہیں نمبر (۹) قعیدان کے متعلق برائیوں کے لکھنے کا کام ہے۔

وہ ستارے جنکا نام صراحۃً قرآن پاک میں ہے

شمس (سورج)، قمر، طارق، شعریٰ۔

جن پرندوں کے نام قرآن پاک میں ہیں } سلوٰی یعنی بٹیر، بعوضہ یعنی مچھر، ذُباب یعنی مکھی، نحل شہد کی مکھی، عنکبوت مکڑی، جراد ٹڈی، ہدہد کھٹ کھٹ بڑھئی، غراب کوّا، نمل چیونٹی۔

جن بتوں کے نام قرآن پاک میں ہیں } وُد، سُواع، یغوث، یعوق، نسر یہ تو قوم نوح علیہ السلام کے بت تھے جنکو وہ پوجتے تھے اور قریش کے بتوں کے نام یہ ہیں نمبر (۱) لات (۲) عزی (۳) منات (۴) رجز۔ مشرکین عرب کے بتوں کے نام یہ ہیں۔ نمبر (۱) جبت، طاغوت، اور بعض مفسرین کے نزدیک رشاد، فرعون کے بتوں میں سے ایک بت کا نام تھا اور بعل قوم الیاس کا بت تھا۔

رسم الخط } بعض مقامات قرآن شریف میں ایسے ہیں کہ وہ لکھے ہوئے کے خلاف پڑھے جاتے ہیں۔
نمبر (۱) قرآن شریف میں جہاں زکوٰۃ، حیوٰۃ لکھا ہوگا وہ زکات، حیات پڑھا جائیگا۔ واؤ نہیں پڑھیں گے۔ نمبر (۲) جس جگہ موسیٰ، عیسیٰ یا کے ساتھ لکھا ہوگا وہ یا نہیں پڑھی جائے گی بلکہ اس کی جگہ الف پڑھیں گے موسا، عیسا۔ نمبر (۳) اکثر جگہ قرآن کریم میں الف لکھنے میں آتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا جیسے جمع کے صیغے کے بعد ایک الف علامت جمع کے لیے زیادہ کرتے ہیں مثلاً قَالُوْا ایسے ہی جس جگہ یہ لفظ آئے گا اَنَا اس میں نون کے بعد کا الف پڑھنے میں نہیں آئیگا صرف اَنَ پڑھینگے۔

نقشہ جس سے اکثر مقامات پر لکھنے اور پڑھنے کا اختلاف واضح ہو

نمبر شمار	رکوع پارہ سورۃ آیت کا نشان	لکھا یہ جاتا ہے	اور پڑھنا یہ چاہیے	نمبر شمار	رکوع پارہ سورۃ آیت کا نشان	لکھا یہ جاتا ہے	اور پڑھا یہ جاتا ہے
۱	سورۂ آل عمران کی پہلی آیت	الٓمّٓ اللّٰهُ	میم کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا	۱۱	پ ۱۳ ع ۱ آیت ۲	لِتَتْلُوَا	واؤ کے بعد کا الف پڑھا نہیں جاتا
۲	پارہ ۲ رکوع ۱۶ آیت ۳	یَبْصُۜطُ	یہ صاد سین پڑھا جاتا ہے	۱۲	پ ۱۵ ع ۱۴ آیت ۲	لَنْ نَّدْعُوَا	ایضاً صرف واؤ زبر سے پڑھتے ہیں
۳	پارہ ۸ رکوع ۱۶ آیت ۵	بَصْۜطَةً	یہ صاد بھی پڑھنے میں سین آتا ہے	۱۳	پ ۱۵ ع ۱۶ آیت ۱	لِشَایْءٍ	شین کے بعد الف پڑھا نہیں جاتا بلکہ شین کی زبر سے پڑھتے ہیں
۴	پارہ ۴ رکوع ۶ آیت ۱	اَفَائِنْ	ف کے بعد کا الف پڑھنے میں نہیں آتا	۱۴	پ ۱۵ ع ۱۷ آیت ۷	لٰكِنَّا	نون کے بعد کا الف نہیں پڑھتے صرف نون زبر سے پڑھتے ہیں
۵	پارہ ۴ رکوع ۸ آیت ۲	لَاۡاِلَى اللّٰهِ	لام کے بعد صرف ایک الف پڑھنا چاہیے	۱۵	پ ۱۹ ع ۱۷ آیت ۷	لَاَاذْبَحَنَّهٗ	لام کے بعد دو الفوں میں صرف ایک پڑھا جاتا ہے
۶	پ ۶ ع ۹ آیت ۳	تَبُوْٓءَا	ہمزہ کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا	۱۶	پ ۲۳ ع ۶ آیت ۴۶	لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ	ایضاً
۷	پ ۹ ع ۲ آیت ۴	مَلَا۟ئِهٖ	لام کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا	۱۷	پ ۲۶ سورۂ محمد ع ۱ آیت ۴	لِيَبْلُوَا	واؤ کے بعد کا الف پڑھا نہیں جاتا
۸	پ ۱۰ ع ۱۳ آیت ۵	لَاۡاَوْضَعُوْا	لام کے بعد کا یہ الف بھی نہیں پڑھا جاتا	۱۸	پ ۲۶ سورۂ محمد ع ۴ آیت ۳	نَبْلُوَا	ایضاً
۹	پ ۱۲ ع ۶ آیت ۸	ثَمُوْدَا	دال کے بعد کا الف پڑھا نہیں جاتا	۱۹	پ ۲۹ سورۂ دہر ع ۱ آیت ۴	سَلٰسِلَا	دوسرے لام کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا
۱۰	پ ۲۷ سورۂ نجم ع ۲ آیت ۱۹	ایضاً	ایضاً	۲۰	ایضاً رکوع ۱ آیت ۱۵ و ۱۶	قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا	جہاں وقف نہ ہوگا وہاں الف نہیں پڑھا جائیگا

فوائد متعلق قرأت

فائدہ ۱ ملہ پ۱۲ آیت ۶ میں جو کلمہ مَجْرٖىهَا ہے اس میں را کا زیر اس طرح پڑھا جائیگا کہ اسکے بعد یائے مجہول ادا ہو اور یائے مجہول سارے قرآن میں صرف اسی ایک جگہ ہے جیسے پارے کی را کا زیر پڑھتے ہیں اس طرح پڑھیں گے ف ۲ پ۲۶ سورہ حجرات ۲ آیت ۱۱ کلمہ بِئْسَ الِاسْمُ میں بئس کا سین کسی حرف سے نہیں ملانا چاہیے بلکہ اسکے بعد کا لام اگلے سین میں ملتا ہے اور یوں پڑھا جاتا ہے بِئْسَ لِسْمُ ف ۳ پ۳ سورۂ آل عمران آیت ۱ الٓمّٓ اللّٰهُ اسکو یوں نہیں پڑھنا چاہیے کہ اَلِفْ لَامْ مِيْمْ اَللّٰهُ بلکہ یوں پڑھنا چاہیے اَلِفْ لَامْ مِيْمَ اللّٰهُ ف ۴ جس حرف پر زیر یا زبر یا پیش ہو تو اگر اس سے آگے الف یا یا یا واؤ نہ ہو تو اسکو بڑھا کر اور یہ حرف ہوں تو اس کو گھٹا کر نہ پڑھنا چاہیے۔ مثالیں خود سمجھ لو۔

بعض قواعد متعلق تجوید

ق ۱ یہ حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں۔ خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق، ق ۲ ن اور م پر جب تشدید ہو تو غنہ سے پڑھنا چاہیے غنہ کے معنی یہ ہیں کہ اسی آواز کو ذرا دیر تک ناک میں نکالتے رہو ق ۳ پیش کو واؤ کی بو دیکر اور زیر کو یا کی بو دیکر پڑھنا چاہیے ق ۴ جہاں نون پر جزم ہو اور اس نون کے بعد ان حرفوں میں سے کوئی حرف ہو تو اس نون کو غنہ سے پڑھنا چاہیے وہ حروف یہ ہیں ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک، مثالیں واضح ہیں ق ۵ ایسے ہی اگر کسی حرف پر تنوین یعنی دو زبر یا دو پیش یا دو زیر ہوں اور اس حرف کے بعد انہی مذکورہ پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف ہو تو بھی اس تنوین کی آواز کو غنہ کرو ق ۶ جس کلمہ میں نون پر جزم ہو اور اسکے بعد رٓ یا لام آدے تو اس نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی بلکہ وہ نون رٓ یا لام سے بدل جاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ اور لٰكِنْ لَّا ق ۷ اگر کسی حرف پر تنوین ہو یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش جس سے نون کی آواز نکلتی ہے اور اسکے بعد رٓ یا لام ہو تو اس تنوین میں بھی نون کی آواز نہیں رہے گی بلکہ وہ بھی رٓ یا لام سے بدل جائے گا جیسے غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ق ۸ اگر نون پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف ب ہو تو اس نون کو میم کی طرح پڑھیں گے اور اس پر غنہ بھی کرینگے اور یہی حکم تنوین کا ہے اگر اس کے بعد حرف ب ہو اسی لیے بعض قرآنوں میں ایسے موقع پر ایک چھوٹی سی میم لکھدیتے ہیں ۱۲ ق ۹ جہاں میم پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف ب ہو تو اس میم کو غنہ کرینگے جیسے يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

ق ۱۰ جس حرف پر تنوین ہو اور اسکے بعد والے حرف پر جزم تو دو زیر والی تنوین میں ایک زیر اور دو پیش والی میں ایک پیش اور دو زبر والی میں ایک زبر پڑھیں گے اور اسکے بعد جو الف زائد ہے اسکو بالکل نہ پڑھیں گے اور ایک نون زیر والا نکالکر جزم والے حرف میں ملا کر پڑھیں گے مثلاً خَيْرًا الْوَصِيَّةُ کو خَيْرَنِ الْوَصِيَّةُ اور قَدِيْرٌ الَّذِيْ کو قَدِيْرُنِ الَّذِيْ اور خَبِيْثَةٍ اجْتُثَّتْ کو خَبِيْثَتِنِ اجْتُثَّتْ پڑھیں گے۔ اسی لیے بعض قرآنوں میں ایسے موقعوں پر ایک چھوٹا سا نون لکھدیا کرتے ہیں ق ۱۱ اگر را پر زبر یا پیش ہو تو اس کو پُر پڑھنا چاہیے اور اگر زیر ہو تو باریک اور اگر جزم ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھنا چاہیے اگر اسپر زبر یا پیش ہے تو را کو پُر پڑھنا چاہیے اور اگر زیر ہو تب باریک پڑھنا چاہیے گر یہ قاعدہ اکثر یہ ہے کہ کہیں اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے ق ۱۲ لفظ اللّٰهُ اور اَللّٰهُمَّ کے لام کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر اس سے پہلے والے حرف پر زبر یا پیش ہو تو لام کو پُر پڑھنا چاہیے اور زیر ہو تو باریک ق ۱۳ جس جگہ گول ۃ ہو خواہ کسی حرف سے ملی ہوئی جیسے بِهٖ یا الگ جیسے صٰرة اور اسپر وقف کرنا ہو تو اس ۃ کو ہا پڑھیں گے جیسے تَسْوِيَة کا تَسْوِيَهْ ایسے ہی اٰتُوا الزَّكٰوةَ میں توا الزَّكٰوة پڑھیں گے ق ۱۴ جس حرف پر دو زبر ہوں اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اس حرف کے آگے الف پڑھیں گے جیسے نِدَآءً کا نِدَآءَا ق ۱۵ جس جگہ قرآن شریف میں ایسی نشانی ~ یا ایسی ~ ہو وہاں حرف کو بڑھا کر پڑھو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں الف کو اور الفوں سے زیادہ بڑھا کر پڑھنا چاہیے اور قَالُوْٓا اٰمَنُوْا میں قَالُوْٓا کے واؤ کو بڑھا کر پڑھیں اور فِيْٓ اٰذَانِهِمْ میں یا کو بڑھا کر پڑھنا چاہیے۔ ق ۱۶ جس حرف پر جزم ہو اور اسکے بعد والے حرف پر تشدید ہو تو اس جگہ پہلا حرف نہ پڑھیں جیسے قَدْ تَّبَيَّنَ میں دال نہ پڑھیں گے اور قَالَتْ طَّآئِفَةٌ میں ت نہ پڑھیں گے۔ اور لَئِنْ بَسَطْتَّ میں ط نہ پڑھیں گے اور اگر جزم والا حرف ن ہو یا تنوین سے نون پیدا ہوا ہو اور اسکے بعد والا حرف مشدد یا یا واؤ ہو تو وہاں پڑھنے میں نون کی بو رہے گی جیسے مَنْ يَّقُوْلُ اور ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ میں نون کی آواز ناک میں پیدا ہو گی۔

نقشہ مظہر مخارج حروف

نمبر	حروف	مخرج	نمبر	حروف	مخرج
۱	ہمزہ اور ہا	ابتداء حلق سے نکلتے ہیں	۵	کاف	ابتداء جڑ زبان اور اوپر کے تالو سے تھوڑا سا قاف کے مخرج سے ہٹ کر
۲	ع ح	وسط حلق سے ادا ہوتے ہیں	۶	جیم اور شین اور یا	یہ تینوں حرف زبان کے درمیان اور اوپر کے تالو کے درمیان سے
۳	غین اور خا	انتہاء حلق سے ادا ہوتے ہیں	۷	ضاد	زبان کے کنارہ اور داڑھوں کی جڑ کے پاس یعنی ساتھ کنارے زبان کے لگانے سے بائیں طرف اوپر داڑھوں کی جڑ سے یا سیدھی طرف سے مگر بائیں طرف کو آسان ہے
۴	قاف	جڑ زبان کی ابتدا اور اوپر کے تالو سے ادا ہوتا ہے			

نقشہ مظہر مخارج حروف

نمبر	حروف	مخرج	نمبر	حروف	مخرج
۸	لام	زبان کی نوک کے پاس اور اوپر کے تالو سے ادا ہوتا ہے	۱۲	ظا، ذال، ثا	زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارہ سے ادا ہوتے ہیں
۹	نون	زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے ادا ہوتا ہے	۱۳	فا	نیچے کے ہونٹ کے اندر اور اوپر کے دانتوں کے کنارہ سے ادا ہوتی ہے
۱۰	را	زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے ادا ہوتا ہے نون کے مخرج کے بعد	۱۴	با اور میم اور واؤ	ہونٹوں کے بیچ میں سے ادا ہوتے ہیں
			۱۵	الف	فضائے دہن کیونکہ درحقیقت الف ایک ہوا ہے کہ اندر سے نکلتی ہے
۱۱	طا دا تا	زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے ادا ہوتے ہیں	۱۶	سین صاد زا	زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے نکلتے ہیں

نقشہ رموز اوقاف یعنی کم اور زیادہ ٹھہرنیکی علامات

نمبر	علامت	تشریح
۱	م	یہ علامت وقف لازم کی ہے لازم کا مختصر م کر دیا گیا ہے اسی لیے حاشیہ پر اسکے مقابل وقف لازم لکھدیا جاتا ہے جہاں ایسا نشان ہو وہاں ٹھہرنا ضرور چاہیے۔ نہ ٹھہرانے میں مطلب بگڑ جاتا ہے یہانتک کہ بعض جگہ کفر کا اندیشہ بھی ہو جاتا ہے۔ ۱۲
۲	ط	یہ مطلق کا مخفف ہے مراد یہ ہے کہ ط کے ماقبل کو مابعد سے ملانا مناسب نہیں یہاں مطلقاً ٹھہر جانا چاہیے کیونکہ موجب وصل کچھ نہیں ہے ۱۲
۳	ج	جائز کی علامت ہے یعنی ٹھہرو یا نہ ٹھہرو دونوں باتیں برابر ہیں کیونکہ وقف اور وصل دونوں کی دلیلیں موجود ہیں ۱۲
۴	ز	یہ مجوز کا مختصر ہے ایسی جگہ وقف اور وصل دونوں درست ہوتے ہیں مگر وصل کی دلیل قوی ہوتی ہے اسلیے ملا کر پڑھنا اولیٰ ہوتا ہے ۱۲
۵	ص	یہ رخص کا مخفف ہے یعنی چاہیے تو لفظ ماقبل کو مابعد سے ملا کر پڑھنا لیکن اگر سانس ختم ہو جائے یا کسی اگلے ایسے کلمہ پر سانس ٹوٹ جانے کا خیال ہو جس پر ٹھہرنا مناسب نہیں تو اس جگہ ٹھہر جانیکی اجازت ہے مگر پھر بھی اعادہ کرنا اولیٰ ہے خلاصہ یہ کہ اس جگہ وقف کی وجہ ضعیف ہوتی ہے ۱۲
۶	ق	یہ قد قیل کا مخفف ہے یعنی ترجیح تو اسی کو ہے کہ یہاں نہ ٹھہرے مگر بعض عالموں نے اس جگہ ٹھہرنے کو بھی جائز کہا ہے ۱۲
۷	ك	یہ علامت کذلک کی ہے یعنی جو دلیل وقف کی اس سے پہلے رمز میں ہے وہی یہاں بھی ہے اسلیے اسکا حکم بھی ماقبل کا سا ہوگا ۱۲
۸	س یا سکتہ	یہ دونوں بھی سکتہ کی علامات ہیں اور سکتہ کے معنی بغیر سانس توڑے وقف کرنیکے ہیں یعنی تھوڑا سا ٹھہرنا ۱۲
۹	وقف یا وقفہ	یہ دونوں بھی سکتہ ہی کے ہم معنی ہیں صرف یہ فرق ہے کہ سکتہ اقرب بوصل ہے اور وقفہ اقرب بوقف یہاں بہ نسبت سکتہ کے زیادہ ٹھہرنا چاہیے ۱۲
۱۰	صل	یہ علامت قد یوصل کی ہے یعنی اسجگہ ٹھہرنا اولیٰ ہے اگرچہ بعض علماء نے نہ ٹھہرنے اور ملا کر پڑھنے کی بھی اجازت دی ہے ۱۲
۱۱	صلے	اس کو الوصل اولیٰ کا مخفف سمجھنا چاہیے یہ اس کی علامت ہے کہ اس جگہ ملا کر پڑھنا بہتر ہے ۱۲
۱۲	لا	یہ لام الف علامت اسکی ہے کہ یہاں وقف نہیں لہذا ٹھہرنا نہ چاہیے اور اگر کسی وجہ سے ٹھہر جائے تو اعادہ کی بھی ضرورت نہیں ہے ۱۲

نمبر	علامت	تفصیل
۱۳	قف	یہ یقف علیہ الواقف کا مختصر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں سانس کو روکنا اور وقف کرنا چاہیے
۱۴	○	یہ علامت جملہ کے تمام ہونے کی ہے اس جگہ ہو تو ٹھہر جانا چاہیے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر ٹھہرا کرتے تھے اگر اس پر لا لکھا ہے تو نہ ٹھہرنا اولیٰ ہے لیکن اگر ضرورۃً ٹھہر جائے تو کچھ حرج بھی نہیں اور اگر اس پر ط یا مؔ یا ج وغیرہ ہو تو جو حرف ہو گا اسی کے مطابق آیت میں وقف یا وصل کیا جائے گا۔
۱۵	ع	یہ علامت رکوع کی ہے۔
۱۶	السجدة	یہ علامت سجدہ کی ہے
۱۷	الجزء	یہ علامت پارہ کی ہے
۱۸	الربع	علامت چوتھائی پارہ کی ہے
۱۹	النصف	یہ علامت نصف پارہ کی ہے
۲۰	الثلثه	یہ علامت پارہ کے تین حصے کی ہے
۲۱	∴	ایک آیت میں دو جگہ یہ تین نقطے بنے ہوں تو وہاں ایک جگہ ٹھہر دا ایک جگہ نہ ٹھہر دیا ہے پہلی جگہ ٹھہر دیا ہے دوسری جگہ وصل ہی یہ تینوں نقطے اختلاف کی علامت ہیں کہ بعض عالموں نے اس پر وقف کیا ہے اور بعض نے اس پر وقف نہیں کیا اور ایسے موقع میں حاشیہ پر مع لکھ دیتے ہیں جو معانقہ کا مخفف ہے

اور اہل وقف کی اصطلاح میں اس کو مراقبہ بھی کہتے ہیں اگر یہ اختلاف متقدمین میں ہو تو مع کے تحت میں عند المتقدمین اور متاخرین میں ہوا ہو تو عند المتاخرین لکھ دیتے ہیں اس کی مثال جیسے لَا رَيْبَ ∴ فِيْهِ ∴

ہدایت متعلق باداء بعض حروف

یہ چند حروف ہیں کہ ان میں اکثر لوگ فرق نہیں کرتے ان کو الگ الگ ادا کرنا اور فرق کرنا چاہیے اور فرق کرنے میں خوب کوشش چاہیے۔ ع اور ء میں اور ت اور ط میں اور ث س ص میں اور ح اور ہ میں اور ذ الارض میں اور ذ اور ظ میں اور ذ اور ز اور ظ میں کیونکہ ت پر نہیں ہوتی اور ط پر ہوتی ہے اور ث نرمی سے ادا ہوتی ہے اور س سختی سے اور ص پر ہوتا ہے اور ض کے ادا کرنے میں زبان کی کروٹ بائیں طرف کی داڑھ سے لگتی ہے سامنے کے دانتوں سے اس کا پڑھنا غلط ہے اور اس کی مشق خوب کرنی چاہیے اور ذ نرم ہوتی ہے اور ز سخت ہوتی ہے اور ظ پر ہوتی ہے ۱۲

قرآن کریم کے ان مقامات کا نقشہ کہ جہاں زیر زبر وغیرہ کا اہتمام سے خیال رکھنا چاہیے

نمبر شمار	لفظ	صحیح	غلط	مقام	نمبر شمار	لفظ	صحیح	غلط	مقام
۱	أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	تا کا زبر	تا کا پیش	سورۂ فاتحہ	۱۱	إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	تا کا پیش	تا کا زبر	انبیاء ع ۶
۲	إِيَّاكَ نَعْبُدُ	یا پر تشدید پڑھنا	یا پر تشدید نہ پڑھنا	"	۱۲	لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ	ذال کا زیر	ذال کا زبر	شعراء ع ۱۱
۳	وَإِذِ ابْتَلٰى إِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ	میم زبر کے ساتھ اور با پیش کے ساتھ	میم پیش کے ساتھ اور با زبر کے ساتھ	سورۂ بقرہ ع	۱۳	إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	اللہ کی ہا پر زبر اور علماء کے ہمزہ پر پیش	اللہ کی ہا پر پیش اور علماء کے ہمزہ پر زبر	فاطر ع ۴
۴	وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	دوسری دال پر پیش اور جالوت کی تا پر زبر	دوسری دال پر زبر اور جالوت کی تا پر پیش	" ع ۳۳	۱۴	فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ	ذال کا زیر	ذال کا زبر	صافات ع ۲
۵	اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ	اللہ کے ہمزہ کو صرف زبر سے پڑھنا الف نہ لانا	ہمزہ کو کھینچنا الف کی طرح پڑھنا یعنی آللہ	سورۂ بقرہ آیۃ الکرسی	۱۵	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ	اللہ کی ہا پر پیش اور رسولہ کے لام پر زبر	اللہ کی ہا پر زبر اور رسولہ کے لام پر پیش	فتح ع ۳
۶	وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ	عین کا زیر	عین کا زبر	سورۂ بقرہ ع ۳۶	۱۶	الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ	واؤ پر زیر	واؤ پر زبر	حشر ع ۳
۷	رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ	شین اور ذال کا زیر	شین اور ذال کا زبر	نساء ع ۲۳	۱۷	إِلَّا الْخٰطِئُوْنَ	طا کے بعد ہمزہ پر پیش	اس ہمزہ پر زبر	حاقہ ع ۱
۸	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ	رسولہ کے لام کا پیش	رسولہ کے لام کا زیر	سورۂ توبہ ع ۱	۱۸	فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فرعون کے نون پر پیش اور رسول کے لام پر زبر	فرعون کے نون پر زبر اور رسول کے لام پر پیش	مزمل ع ۱
۹	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ	ذال کا زیر	ذال کا زبر	بنی اسرائیل ع ۲	۱۹	فِيْ ظِلٰلٍ	ظا پر زیر	ظا پر زبر	مرسلات ع ۲
۱۰	وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ	میم کا پیش اور با کا زبر	میم کا زبر اور با کا پیش	طٰہٰ ع ۷	۲۰	إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرٌ	ذال کا زیر پڑھنا صحیح ہے	ذال کا زبر پڑھنا کفر ہے	والنازعات ع ۲

بلورے قرآن شریف کا نقش اور اُسکے حرفونکی تعداد

قرآن شریف میں تمام حروف کی شمار تین لاکھ چھتیس ہزار دو سو تینتیس ہے اور جسقدر بسم اللہ کہ قرآن شریف میں ہیں ان سبکے حروف کی شمار دو ہزار تین سو تہتر ہے اور ابجد کے حساب سے سارے قرآن کریم کے حروف کے اعداد دو کروڑ تینتالیس لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو انچاس ہے جب ان میں سے بارہ منہا کریں اور سینتیس باقی رکھیں تو تیسرا حصہ تمام اعداد ما بقی اکیاسی لاکھ پانچ ہزار دو سو اناسی ہوئے اس سے نقش کمل مثلث حاصل ہو گیا اور کل اعداد دو کروڑ تینتالیس لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو انچاس ہوئے اور جب ان میں سے بارہ منہا کیے تو باقی دو کروڑ تینتالیس لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو سینتیس اور تہائی اکیاسی لاکھ باون ہزار دو سو اناسی اور تمام قرآن شریف کے بسم اللہ کے عدد نواسی ہزار چوالیس ہیں جب انکو اس نقش کے اوپر لکھدیں تو یہ مثلث مع بسم اللہ کے ہو جائے گا اور اگر سارے قرآن اور ساری بسم اللہ کے اعداد جمع کریں تو دو کروڑ چوالیس لاکھ چار ہزار آٹھ سو ترانوے ہونگے اور جب ان میں سے تین منہا کریں اور ایکسو تریسٹھ باقی رکھیں تو چوتھائی حصہ تمام ما بقی کا اکسٹھ لاکھ ایکہزار دو سو پندرہ ہوتے ہیں اور تین باقی رہتے ہیں اسلیے تیرھویں خانہ میں تین بڑھائے گئے تاکہ نقش کامل مربع مرتب ہو

قرآن شریف کا مکمل مثلث نقش

۸۱۰۵۲۸۴	۸۱۰۵۲۷۹	۸۱۰۵۲۸۶
۸۱۰۵۲۸۵	۸۱۰۵۲۸۳	۸۱۰۵۲۸۱
۸۱۰۵۲۸۰	۸۱۰۵۲۸۷	۸۱۰۵۲۸۲

نقش تمام کلام الٰہی اور تمام بسم اللہ شریف کا جو سورتوں کے شروع میں ہیں

۶۱۰۱۲۱۵	۶۱۰۱۲۳۵	۶۱۰۱۲۲۵	۶۱۰۱۲۲۲
۶۱۰۱۲۲۰	۶۱۰۱۲۲۱	۶۱۰۱۲۱۶	۶۱۰۱۲۳۰
۶۱۰۱۲۲۰	۶۱۰۱۲۲۳	۶۱۰۱۲۲۳	۶۱۰۱۲۱۷
۶۱۰۱۲۳۲	۶۱۰۱۲۱۸	۶۱۰۱۲۱۹	۶۱۰۱۲۲۴

قرآن شریف کے نقش کے فوائد اور اسکے عامل بننے کی ترکیب

یہ نقش کرم ہر مرض ہر مشکل اور ہر حاجت اور کشائش کیلیے مفید ہے ہر بیماری کو دور کرنیکے لیے باندھنا یا پلانا چاہیے اور کشائش رزق اور قضائے حاجات اور مشکلات کیلیے دو ہزار ایکاس نقش جو اللہ کافی المہمات قاضی الحاجات کے لکھکر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالنا چاہیے۔ اور عامل بننے کی ترکیب وہ ہے یہ کہ اس نقش کا جو شخص عامل ہو وہ خود اپنی طرف سے اجازت دیدے یہ کہ پانچ چلہ تک حروف قرآن شریف کے عدد کی برابر ہر روز تین سو بار نقش لکھکر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے پانچ چلے گذرنے کے بعد عمل میں آجائے گا اور جسکے عمل میں یہ نقش آجائے تو ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر اسکے لیے کیمیا کیا ہوگی اس لیے کہ یہ نقش تمام اسمارحسنیٰ اور آیات کریمہ کا جامع ہے۔

خواص مقطعات قرآنیہ و حروف نورانی

جو حروف سورتوں کے شروع میں آئے ہیں وہ سب یہ ہیں الٓمٓ المٓصٓ الٓرٰ المٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ ان کے اندر یہ حروف آئے ہوئے ہیں الف، حا، صاد، سین، کاف، عین، طا، قاف، را، ھا، نون، میم، لام، یا، ان حروف کو اصطلاح میں حرف نورانی کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر حرف کے ساتھ بعض اسمائے الٰہیہ کو تعلق ہے خلاً الف کیساتھ اللہ احد اول آخر ح کے ساتھ حی ص کیساتھ صمد س کے ساتھ سمیع سبوح سلام ک کریم ع علیم عظیم عزیز ط طیب ق قیوم ر رحمن رحیم ہ ہادی ن نور نافع م مالک یوم الدین مالک الملک محیی ممیت ل لطیف ی یدہ ان حروف نورانی کو اپنے مال و متاع یا کھیت یا گھر وغیرہ میں رکھے تو ہر بلا سے محفوظ رہے ایک عارف کہتے ہیں کہ ان حروف کے پاس رکھنے سے تمام آفات سے حفاظت رہتی ہے اور رزق ملتا ہے اور حوائج پورے ہوتے ہیں اور دشمن اور چور سانپ اور بچھو اور درندہ اور حشرات سے محفوظ رہتا ہے اور سفر میں انکے پڑھنے سے صحیح و سالم گھر واپس آتا ہے اور ان حروف کے بیشمار فوائد ہیں اسجگہ سب نہیں لکھے جا سکتے۔

قرآن شریف کی تمام سورتوں کے نقش اور عدد

نقش سورۂ فاتحہ اور اعداد ۹۴۶۱

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۵۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

نقش سورۂ بقرہ اعداد ۹۴۷۶۰۹

۲۳۶۸۹۴	۲۳۶۹۰۸	۲۲۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۲
۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۷
۲۳۶۹۰۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۸۹۶
۲۳۶۹۰۶	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۹۰۴

نقش سورۂ آل عمران اعداد ۱۸۴۹۵۶

۶۱۶۵۵	۶۱۶۴۸	۶۱۶۵۳
۶۱۶۵۰	۶۱۶۵۲	۶۱۶۵۴
۶۱۶۵۱	۶۱۶۵۲	۶۱۶۵۴

نقش سورۂ نساء ۴ اعداد ۱۱۳۹۲۹۳

۲۸۳۸۱۵	۲۸۳۸۲۹	۲۸۳۸۲۶	۲۸۳۸۲۳
۲۸۳۸۲۷	۲۸۳۸۲۲	۲۸۳۸۱۶	۲۸۳۸۲۸
۲۸۳۸۲۱	۲۸۳۸۲۴	۲۸۳۸۳۱	۲۸۳۸۱۷
۲۸۳۸۳۰	۲۸۳۸۱۸	۲۸۳۸۲۰	۲۸۳۸۲۰

نقش سورۂ مائدہ ۵ اعداد ۸۴۸۵۴۶

۲۱۲۱۲۹	۲۱۲۱۴۲	۲۱۲۱۳۹	۲۱۲۱۳۶
۲۱۲۱۴۰	۲۱۲۱۳۵	۲۱۲۱۳۰	۲۱۲۱۴۱
۲۱۲۱۳۴	۲۱۲۱۳۷	۲۱۲۱۴۳	۲۱۲۱۳۱
۲۱۲۱۴۳	۲۱۲۱۳۲	۲۱۲۱۳۳	۲۱۲۱۳۸

نقش سورۂ انعام ۶ اعداد ۹۳۵۲۲۹

۲۳۳۸۲۳	۲۳۳۸۳۸	۲۳۳۸۳۵	۲۳۳۸۳۲
۲۳۳۸۳۶	۲۳۳۸۳۱	۲۳۳۸۲۵	۲۳۳۸۳۷
۲۳۳۸۳۰	۲۳۳۸۳۳	۲۳۳۸۴۰	۲۳۳۸۲۶
۲۳۳۸۳۹	۲۳۳۸۲۷	۲۳۳۸۲۹	۲۳۳۸۳۴

نقش سورۂ اعراف ۷ اعداد ۲۵۳۵۹۲

۶۳۳۹۰	۶۳۴۰۳	۶۳۳۹۲	۶۳۴۰۰
۶۳۴۰۲	۶۳۳۹۷	۶۳۴۰۷	۶۳۳۹۳
۶۳۳۹۵	۶۳۳۹۱	۶۳۳۹۱	۶۳۳۹۴
۶۳۴۰۵	۶۳۳۹۳	۶۳۳۹۵	۶۳۴۰۵

نقش سورۂ انفال ۸ اعداد ۴۱۲۳۵۵

۱۰۳۰۸۶	۱۰۳۰۱۸	۱۰۳۰۹۶	۱۰۳۰۹۲
۱۰۳۰۹۷	۱۰۳۰۹۲	۱۰۳۰۸۷	۱۰۳۰۹۹
۱۰۳۰۹۱	۱۰۳۰۹۴	۱۰۳۱۰۲	۱۰۳۰۸۸
۱۰۳۱۰۱	۱۰۳۰۸۹	۱۰۳۰۹۰	۱۰۳۰۹۵

نقش سورۂ یونس ۱۰ اعداد ۵۵۰۱۰۸

۱۳۷۵۱۹	۱۳۷۵۳۲	۱۳۷۵۳۰	۱۳۷۵۲۶
۱۳۷۵۳۱	۱۳۷۵۲۵	۱۳۷۵۲۰	۱۳۷۵۳۲
۱۳۷۵۲۴	۱۳۷۵۲۸	۱۳۷۵۳۵	۱۳۷۵۲۱
۱۳۷۵۳۴	۱۳۷۵۲۲	۱۳۷۵۲۳	۱۳۷۵۲۹

نقش سورۂ توبہ ۹ اعداد ۶۰۳۶۱۵

۱۶۵۸۹۶	۱۶۵۹۱۰	۱۶۵۹۰۶	۱۶۵۹۰۲
۱۶۵۹۰۷	۱۶۵۹۰۲	۱۶۵۸۹۷	۱۶۵۹۰۹
۱۶۵۹۰۱	۱۶۵۹۰۴	۱۶۵۹۱۲	۱۶۵۸۹۸
۱۶۵۹۱۱	۱۶۵۸۹۹	۱۶۵۹۰۰	۱۶۵۹۰۵

نقش سورۂ ہود ۱۱ اعداد ۵۱۴۷۸۱

۱۲۸۶۸۶	۱۲۸۷۰۱	۱۲۸۶۹۸	۱۲۸۶۹۵
۱۲۸۶۹۹	۱۲۸۶۹۴	۱۲۸۶۸۸	۱۲۸۷۰۰
۱۲۸۶۹۳	۱۲۸۶۹۶	۱۲۸۷۰۳	۱۲۸۶۸۹
۱۲۸۷۰۲	۱۲۸۶۹۰	۱۲۸۶۹۲	۱۲۸۶۹۷

نقش سورۂ یوسف ۱۲ اعداد ۵۰۳۹۸۰

۱۲۵۹۸۶	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۹۸	۱۲۵۹۹۴
۱۲۵۹۹۹	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۸۸	۱۲۶۰۰۰
۱۲۵۹۹۲	۱۲۵۹۹۶	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۸۹
۱۲۶۰۰۲	۱۲۵۹۹۰	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۷

نقش سورۂ رعد ۱۳ اعداد ۲۴۴۶۹۲

۸۱۵۶۷	۸۱۵۶۰	۸۱۵۶۵
۸۱۵۶۲	۸۱۵۶۴	۸۱۵۶۶
۸۱۵۶۳	۸۱۵۶۸	۸۱۵۶۱

نقش سورۂ ابراہیم ۱۴ اعداد ۲۴۵۱۸۸

۶۱۴۵۵	۶۱۴۵۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۴۷
۶۱۴۵۹	۶۱۴۴۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۵۸
۶۱۴۴۹	۶۱۴۶۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۵۲
۶۱۴۵۶	۶۱۴۵۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۶۱

نقش سورۂ حجر ۱۵ اعداد ۱۷۶۷۰۹

۵۸۹۰۴	۵۸۸۹۹	۵۸۹۰۶
۵۸۹۰۵	۵۸۹۰۳	۵۸۹۰۱
۵۸۹۰۰	۵۸۹۰۷	۵۸۹۰۲

سورۂ نحل ۱۶ اعداد ۵۲۰۱۸۸

۱۷۳۳۹۷	۱۷۳۳۹۲	۱۷۳۳۹۹
۱۷۳۳۹۸	۱۷۳۳۹۶	۱۷۳۳۹۴
۱۷۳۳۹۳	۱۷۳۴۰۰	۱۷۳۳۹۵

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷ اعداد ۲۴۵۸۱۸

۶۱۴۵۴	۶۱۴۵۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۴۷
۶۱۴۵۹	۶۱۴۴۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۵۸
۶۱۴۴۹	۶۱۴۶۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۵۲
۶۱۴۵۶	۶۱۴۵۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۶۱

سورۂ کہف ۱۸ اعداد ۵۰۵۵۱۷

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۶	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۶
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۷

سورۂ مریم ۱۹ اعداد ۲۸۹۶۴۴

۹۶۵۴۹	۹۶۵۴۴	۹۶۵۵۱
۹۶۵۵۰	۹۶۵۴۸	۹۶۵۴۶
۹۶۵۴۵	۹۶۵۵۲	۹۶۵۴۷

سورۂ طٰہٰ ۲۰ اعداد ۳۹۹۲۸۳

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۲
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۴	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

سورۂ انبیاء ۲۱ اعداد ۳۸۲۲۱۹

۹۵۵۵۴	۹۵۵۵۷	۹۵۵۶۱	۹۵۵۴۷
۹۵۵۶۰	۹۵۵۴۸	۹۵۵۵۳	۹۵۵۵۸
۹۵۵۴۹	۹۵۵۶۳	۹۵۵۵۵	۹۵۵۵۲
۹۵۵۵۶	۹۵۵۵۱	۹۵۵۵۰	۹۵۵۶۲

سورۂ حج ۲۲ اعداد ۳۸۲۳۴۴

۱۲۷۴۴۹	۱۲۷۴۴۴	۱۲۷۴۵۱
۱۲۷۴۵۰	۱۲۷۴۴۸	۱۲۷۴۴۶
۱۲۷۴۴۵	۱۲۷۴۵۲	۱۲۷۴۴۷

سورۂ مومنون ۲۳ اعداد ۳۵۱۷۱۴

۱۱۷۲۳۹	۱۱۷۲۳۴	۱۱۷۲۴۱
۱۱۷۲۴۰	۱۱۷۲۳۸	۱۱۷۲۳۶
۱۱۷۲۳۵	۱۱۷۲۴۲	۱۱۷۲۳۷

سورۂ نور ۲۴ اعداد ۴۰۲۴۵۷

۱۰۰۶۱۴	۱۰۰۶۱۷	۱۰۰۶۲۰	۱۰۰۶۰۷
۱۰۰۶۱۹	۱۰۰۶۱۰	۱۰۰۶۱۳	۱۰۰۶۱۸
۱۰۰۶۰۸	۱۰۰۶۲۲	۱۰۰۶۱۵	۱۰۰۶۱۲
۱۰۰۶۱۶	۱۰۰۶۱۱	۱۰۰۶۰۹	۱۰۰۶۲۱

سورۂ فرقان ۲۵ اعداد ۲۰۹۵۷۵

۵۲۳۸۳	۵۲۳۹۶	۵۲۴۰۰	۵۲۳۸۶
۵۲۳۹۹	۵۲۳۸۷	۵۲۳۹۲	۵۲۳۹۷
۵۲۳۸۸	۵۲۴۰۲	۵۲۳۹۳	۵۲۳۹۱
۵۲۳۹۵	۵۲۳۹۰	۵۲۳۸۹	۵۲۴۰۱

سورۂ شعراء ۲۶ اعداد ۴۰۳۷۳۸

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

سورۂ نمل ۲۷ اعداد ۳۴۰۹۶۲

۱۱۳۶۵۵	۱۱۳۶۵۰	۱۱۳۶۵۷
۱۱۳۶۵۶	۱۱۳۶۵۴	۱۱۳۶۵۲
۱۱۳۶۵۱	۱۱۳۶۵۸	۱۱۳۶۵۳

سورۂ قصص ۲۸ اعداد ۴۰۷۱۲۰

۱۰۱۷۷۹	۱۰۱۷۸۳	۱۰۱۷۸۶	۱۰۱۷۷۲
۱۰۱۷۸۵	۱۰۱۷۷۳	۱۰۱۷۷۸	۱۰۱۷۸۴
۱۰۱۷۷۴	۱۰۱۷۸۸	۱۰۱۷۸۱	۱۰۱۷۷۶
۱۰۱۷۸۲	۱۰۱۷۷۷	۱۰۱۷۷۵	۱۰۱۷۸۶

۲۹ سورۂ عنکبوت اعداد ۲۷۵۲۹۷

۶۸۸۱۶	۶۸۸۳۰	۶۸۸۲۷	۶۸۸۲۴
۶۸۸۲۸	۶۸۸۲۳	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۹
۶۸۸۲۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۳۲	۶۸۸۱۸
۶۸۸۳۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۲۱	۶۸۸۲۲

۳۰ سورۂ روم اعداد ۲۶۹۹۷۷

۶۷۴۸۴	۶۷۵۰۰	۶۷۴۹۷	۶۷۴۹۳
۶۷۴۹۸	۶۷۴۹۳	۶۷۴۸۷	۶۷۴۹۹
۶۷۴۹۲	۶۷۴۹۵	۶۷۵۰۲	۶۷۴۸۸
۶۷۵۰۱	۶۷۴۸۹	۶۷۴۹۱	۶۷۴۹۶

۳۱ سورۂ لقمان اعداد ۱۵۹۰۰۰

۵۳۰۰۳	۵۲۹۹۶	۵۳۰۰۱
۵۲۹۹۸	۵۳۰۰۰	۵۳۰۰۲
۵۲۹۹۹	۵۳۰۰۴	۵۲۹۹۷

۳۲ سورۂ سجدہ اعداد ۱۱۳۳۳۲

۲۸۳۲۵	۲۸۳۳۹	۲۸۳۳۶	۲۸۳۳۲
۲۸۳۳۴	۲۸۳۳۱	۲۸۳۲۶	۲۸۳۳۸
۲۸۳۳۰	۲۸۳۳۳	۲۸۳۴۱	۲۸۳۲۷
۲۸۳۴۰	۲۸۳۲۸	۲۸۳۲۹	۲۸۳۳۵

۳۳ سورۂ احزاب اعداد ۳۵۵۲۵۸

۸۸۸۰۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۱۷	۸۸۸۱۴
۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۹
۸۸۸۱۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۲۲	۸۸۸۰۹
۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۶

۳۴ سورۂ سبا اعداد ۲۵۳۴۱۹

۸۴۴۷۶	۸۴۴۶۹	۸۴۴۷۴
۸۴۴۷۱	۸۴۴۷۳	۸۴۴۷۵
۸۴۴۷۲	۸۴۴۷۷	۸۴۴۷۰

۳۵ سورۂ فاطر اعداد ۲۴۲۷۷۳

۶۰۶۸۵	۶۰۶۹۹	۶۰۶۹۶	۶۰۶۹۳
۶۰۶۹۷	۶۰۶۹۲	۶۰۶۸۶	۶۰۶۹۸
۶۰۶۹۱	۶۰۶۹۴	۶۰۷۰۱	۶۰۶۸۷
۶۰۷۰۰	۶۰۶۸۸	۶۰۶۹۰	۶۰۶۹۵

۳۶ سورۂ یٰسین اعداد ۲۲۱۴۱۱

۵۵۳۴۵	۵۵۳۵۹	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲
۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۸
۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۶۱	۵۵۳۴۷
۵۵۳۶۰	۵۵۳۴۸	۵۵۳۴۹	۵۵۳۵۴

۳۷ سورۂ صٰفّٰت اعداد ۲۶۴۷۵۴

۶۶۱۸۱	۶۶۱۹۴	۶۶۱۹۱	۶۶۱۸۸
۶۶۱۹۲	۶۶۱۸۷	۶۶۱۸۲	۶۶۱۹۳
۶۶۱۸۶	۶۶۱۸۹	۶۶۱۹۶	۶۶۱۸۳
۶۶۱۹۵	۶۶۱۸۴	۶۶۱۸۵	۶۶۱۹۰

۳۸ سورۂ صٓ اعداد ۲۲۹۳۳۷

۵۷۳۲۶	۵۷۳۴۰	۵۷۳۳۷	۵۷۳۳۴
۵۷۳۳۸	۵۷۳۳۳	۵۷۳۲۷	۵۷۳۳۹
۵۷۳۳۲	۵۷۳۳۵	۵۷۳۴۲	۵۷۳۲۸
۵۷۳۴۱	۵۷۳۲۹	۵۷۳۳۱	۵۷۳۳۶

۳۹ سورۂ زمر اعداد ۳۰۶۵۸۵

۱۰۲۱۹۸	۱۰۲۱۹۱	۱۰۲۱۹۶
۱۰۲۱۹۳	۱۰۲۱۹۵	۱۰۲۱۹۷
۱۰۲۱۹۴	۱۰۲۱۹۹	۱۰۲۱۹۲

۴۰ سورۂ مومن اعداد ۳۶۸۵۲۴

۹۲۱۲۳	۹۲۱۳۷	۹۲۱۳۴	۹۲۱۳۰
۹۲۱۲۸	۹۲۱۲۹	۹۲۱۲۴	۹۲۱۳۶
۹۲۱۲۸	۹۲۱۳۲	۹۲۱۳۹	۹۲۱۲۵
۹۲۱۳۸	۹۲۱۲۶	۹۲۱۲۷	۹۲۱۳۳

۴۱ سورۂ حٰمٓ سجدہ اعداد ۲۴۵۸۳۷

۶۱۴۵۱	۶۱۴۶۵	۶۱۴۶۲	۶۱۴۵۹
۶۱۴۶۳	۶۱۴۵۸	۶۱۴۵۲	۶۱۴۶۴
۶۱۴۵۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۶۷	۶۱۴۵۳
۶۱۴۶۶	۶۱۴۵۴	۶۱۴۵۶	۶۱۴۶۱

۴۲ سورۂ شوریٰ اعداد ۲۰۱۳۳۹

۷۶۱۱۶	۷۶۱۰۹	۷۶۱۱۴
۷۶۱۱۱	۷۶۱۱۳	۷۶۱۱۵
۷۶۱۱۲	۷۶۱۱۷	۷۶۱۱۰

۴۳ سورۂ زخرف اعداد ۲۶۰۲۹۷

۸۶۹۰۲	۸۶۸۹۵	۸۶۹۰۰
۸۶۸۹۷	۸۶۸۹۹	۸۶۹۰۱
۸۶۸۹۸	۸۶۹۰۳	۸۶۸۹۶

سورۂ دخان عدد ۹۷۷۹۳

۲۴۴۴۸	۲۴۴۵۱	۳۴۴۵۴	۲۴۴۴۰
۲۴۴۵۳	۲۴۴۴۱	۲۴۴۴۷	۲۴۴۵۲
۲۴۴۴۲	۲۴۴۵۶	۲۴۴۴۹	۲۴۴۴۶
۲۴۴۵۰	۲۴۴۴۵	۲۴۴۴۳	۲۴۴۵۵

سورۂ محمد عدد ۱۸۰۶۵۵

۴۵۱۶۳	۴۵۱۶۶	۴۵۱۷	۴۵۱۵۶
۴۵۱۶۹	۴۵۱۵۷	۴۵۱۶۲	۴۵۱۶۷
۴۵۱۵۸	۴۵۱۷۲	۴۵۱۶۴	۴۵۱۶۱
۴۵۱۶۵	۴۵۱۶۰	۴۵۱۵۹	۴۵۱۷۱

سورۂ ق عدد ۱۰۹۷۳۶

۲۷۴۳۳	۲۷۴۳۷	۲۷۴۴۰	۲۷۴۲۶
۲۷۴۳۹	۲۷۴۲۷	۲۷۴۳۲	۲۷۴۳۸
۲۷۴۲۸	۲۷۴۴۲	۲۷۴۳۵	۲۷۴۳۱
۲۷۴۳۶	۲۷۴۳۰	۲۷۴۲۹	۲۷۴۴۱

سورۂ نجم عدد ۱۱۴۳۷۴

۲۸۵۹۳	۲۸۵۹۶	۲۸۵۹۹	۲۸۵۸۶
۲۸۵۹۸	۲۸۵۸۷	۲۸۵۹۲	۲۸۵۹۷
۲۸۵۸۸	۲۸۶۰۱	۲۸۵۹۴	۲۸۵۹۱
۲۸۵۹۵	۲۸۵۹۰	۲۸۵۸۹	۲۸۶۰۰

سورۂ واقعہ عدد ۱۰۲۹۶۵

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۹
۲۵۷۴۳	۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۷	۲۵۷۴۸

سورۂ جاثیہ عدد ۱۵۰۰۵۳

۵۰۰۵۲	۵۰۰۴۷	۵۰۰۵۴
۵۰۰۵۳	۵۰۰۵۱	۵۰۰۴۹
۵۰۰۴۸	۵۰۰۵۵	۵۰۰۵۰

سورۂ فتح عدد ۱۸۸۸۲۸

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۴

سورۂ ذاریات عدد ۱۱۹۵۴۴

۳۹۸۴۹	۳۹۸۴۴	۳۹۸۵۱
۳۹۸۵۰	۳۹۸۴۸	۳۹۸۴۶
۳۹۸۴۵	۳۹۸۵۲	۳۹۸۴۷

سورۂ قمر عدد ۱۲۰۴۵۰

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

سورۂ حدید عدد ۱۹۸۹۲۴

۶۶۳۰۹	۶۶۳۰۴	۶۶۳۱۱
۶۶۳۱۰	۶۶۳۰۸	۶۶۳۰۶
۶۶۳۰۵	۶۶۳۱۲	۶۶۳۰۷

سورۂ احقاف عدد ۷۳۷۷۴۸

۱۸۴۴۳	۱۸۴۴۶	۱۸۴۴۹	۱۸۴۳۶
۱۸۴۴۸	۱۸۴۳۷	۱۸۲۴۲	۱۸۴۴۷
۱۸۴۳۸	۱۸۴۵۱	۱۸۴۴۴	۱۸۴۴۱
۱۸۴۴۵	۱۸۴۴۰	۱۸۴۳۹	۱۸۴۵۰

سورۂ حجرات عدد ۱۰۲۸۹۲

۲۵۷۲۲	۲۵۷۲۶	۲۵۷۲۹	۲۵۷۱۵
۲۵۷۲۸	۲۵۷۱۶	۲۵۷۲۱	۲۵۷۲۷
۲۵۷۱۷	۲۵۷۳۱	۲۵۷۲۴	۲۵۷۲۰
۲۵۷۲۵	۲۵۷۱۹	۲۵۷۱۸	۲۵۷۳۰

سورۂ طور عدد ۹۴۱۸۳

۲۳۵۴۵	۲۳۵۴۸	۲۳۵۵۲	۲۳۵۳۸
۲۳۵۵۱	۲۳۵۳۹	۲۳۵۴۴	۲۳۵۴۹
۲۳۵۴۰	۲۳۵۵۴	۲۳۵۴۶	۲۳۵۴۳
۲۳۵۴۷	۲۳۵۴۲	۲۳۵۴۱	۲۳۵۵۳

سورۂ رحمن عدد ۱۲۱۲۱۴

۳۰۳۰۳	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۹	۳۰۲۹۶
۳۰۳۰۸	۳۰۲۹۷	۳۰۳۰۲	۳۰۳۰۷
۳۰۲۹۸	۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۴	۳۰۳۰۱
۳۰۳۰۵	۳۰۳۰۰	۳۰۲۹۹	۳۰۳۱۰

سورۂ مجادلہ عدد ۳۴۲۳۷

۸۵۵۹	۸۵۶۲	۸۵۶۵	۸۵۵۱
۸۵۶۴	۸۵۵۲	۸۵۵۸	۸۵۶۳
۸۵۵۳	۸۵۶۶	۸۵۶۰	۸۵۵۷
۸۵۶۱	۸۵۵۶	۸۵۵۴	۸۵۶۶

۵۹ سورۂ حشر عدد ۱۳۳۴۶۱

۳۳۳۷۵	۳۳۳۶۸	۳۳۳۶۱	۳۳۳۵۷
۳۳۳۷۰	۳۳۳۵۸	۳۳۳۶۴	۳۳۳۶۹
۳۳۳۵۹	۳۳۳۷۳	۳۳۳۶۶	۳۳۳۶۳
۳۳۳۶۷	۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۰	۳۳۳۷۲

۶۰ سورۂ ممتحنہ عدد ۱۰۱۳۵۰

۲۵۳۳۷	۲۵۳۴۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۳۰
۲۵۳۴۲	۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۴۱
۲۵۳۳۲	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵
۲۵۳۳۹	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۴۴

۶۱ سورۂ صف عدد ۵۹۰۶۰

۱۴۷۶۴	۱۴۷۶۸	۱۴۷۷۱	۱۴۷۵۷
۱۴۷۷۰	۱۴۷۵۸	۱۴۷۶۳	۱۴۷۶۹
۱۴۷۵۹	۱۴۷۷۳	۱۴۷۶۶	۱۴۷۶۲
۱۴۷۶۷	۱۴۷۶۱	۱۴۷۶۰	۱۴۷۷۲

۶۲ سورۂ جمعہ عدد ۵۶۵۱۵

۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۴	۱۵۳۸۷	۱۵۳۷۳
۱۵۳۸۶	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۰	۱۵۳۸۵
۱۵۳۷۵	۱۵۳۸۹	۱۵۳۸۲	۱۵۳۷۹
۱۵۳۸۳	۱۵۳۷۸	۱۵۳۷۶	۱۵۳۸۸

۶۳ سورۂ منافقون عدد ۵۳۲۵۶

۱۷۷۵۳	۱۷۷۴۸	۱۷۷۵۵
۱۷۷۵۴	۱۷۷۵۲	۱۷۷۵۰
۱۷۷۴۹	۱۷۷۵۶	۱۷۷۵۱

۶۴ سورۂ تغابن عدد ۷۹۷۴۱

۱۹۹۳۵	۱۹۹۳۸	۱۹۹۴۱	۱۹۹۲۷
۱۹۹۴۰	۱۹۹۲۸	۱۹۹۳۴	۱۹۹۳۹
۱۹۹۲۹	۱۹۹۴۳	۱۹۹۳۶	۱۹۹۳۳
۱۹۹۳۷	۱۹۹۳۲	۱۹۹۳۰	۱۹۹۴۲

۶۵ سورۂ طلاق عدد ۸۲۴۰۱۲

۲۰۶۰۰۲	۲۰۶۰۰۶	۲۰۶۰۰۹	۲۰۵۹۹۵
۲۰۶۰۰۸	۲۰۵۹۹۶	۲۰۶۰۰۱	۲۰۶۰۰۷
۲۰۵۹۹۷	۲۰۶۰۱۱	۲۰۶۰۰۳	۲۰۶۰۰۰
۲۰۶۰۰۵	۲۰۵۹۹۹	۲۰۵۹۹۸	۲۰۶۰۱۰

۶۶ سورۂ تحریم عدد ۴۹۲۳۲

۱۲۳۰۸	۱۲۳۱۱	۱۲۳۱۳	۱۲۳۰۰
۱۲۳۱۳	۱۲۳۰۱	۱۲۳۰۶	۱۲۳۱۲
۱۲۳۰۲	۱۲۳۱۶	۱۲۳۰۹	۱۲۳۰۵
۱۲۳۱۰	۱۲۳۰۳	۱۲۳۰۴	۱۲۳۱۵

۶۷ سورۂ ملک عدد ۹۹۵۹۴

۳۳۱۹۹	۳۳۱۹۴	۳۳۲۰۱
۳۳۲۰۰	۳۳۱۹۸	۳۳۱۹۶
۳۳۱۹۵	۳۳۲۰۲	۳۳۱۹۷

۶۸ سورۂ قلم عدد ۹۳۷۰۸

۲۳۴۲۶	۲۳۴۳۰	۲۳۴۳۳	۲۳۴۱۹
۲۳۴۳۲	۲۳۴۲۰	۲۳۴۲۵	۲۳۴۳۱
۲۳۴۲۱	۲۳۴۳۵	۲۳۴۲۸	۲۳۴۲۴
۲۳۴۲۹	۲۳۴۲۳	۲۳۴۲۲	۲۳۴۳۴

۶۹ سورۂ حاقہ عدد ۸۱۷۰۹

۲۰۴۲۹	۲۰۴۳۲	۲۰۴۳۶	۲۰۴۲۲
۲۰۴۳۵	۲۰۴۲۳	۲۰۴۲۸	۲۰۴۳۳
۲۰۴۲۴	۲۰۴۳۸	۲۰۴۳۰	۲۰۴۲۷
۲۰۴۳۱	۲۰۴۲۶	۲۰۴۲۵	۲۰۴۳۷

۷۰ سورۂ معارج عدد ۷۳۵۲۵

۱۸۳۸۱	۱۸۳۸۴	۱۸۳۸۷	۱۸۳۷۳
۱۸۳۸۶	۱۸۳۷۴	۱۸۳۸۰	۱۸۳۸۵
۱۸۳۷۵	۱۸۳۸۹	۱۸۳۸۲	۱۸۳۷۹
۱۸۳۸۳	۱۸۳۷۸	۱۸۳۷۶	۱۸۳۸۸

۷۱ سورۂ نوح عدد ۷۴۳۱۴

۱۸۵۷۸	۱۸۵۸۱	۱۸۵۸۴	۱۸۵۷۱
۱۸۵۸۳	۱۸۵۷۲	۱۸۵۷۷	۱۸۵۸۲
۱۸۵۷۳	۱۸۵۸۶	۱۸۵۷۹	۱۸۵۷۶
۱۸۵۸۰	۱۸۵۷۵	۱۸۵۷۴	۱۸۵۸۵

۷۲ سورۂ جن عدد ۶۰۶۲۳

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

۷۳ سورۂ مزمل عدد ۶۸۴۶۶

۲۲۸۲۳	۲۲۸۱۸	۲۲۸۲۵
۲۲۸۲۴	۲۲۸۲۲	۲۲۸۲۰
۲۲۸۱۹	۲۲۸۲۶	۲۲۸۲۱

سورۂ مدثر عدد ۹۲۳۵۵

۳۰۷۸۸	۳۰۷۸۱	۳۰۷۸۶
۳۰۷۸۳	۳۰۷۸۵	۳۰۷۸۷
۳۰۷۸۴	۳۰۷۸۹	۳۰۷۸۲

سورۂ قیامہ عدد ۵۴۶۰۷

۱۳۶۴۴	۱۳۶۵۸	۱۳۶۵۴	۱۳۶۵۱
۱۳۶۵۵	۱۳۶۵۰	۱۳۶۴۵	۱۳۶۵۷
۱۳۶۴۹	۱۳۶۵۲	۱۳۶۶۰	۱۳۶۴۶
۱۳۶۵۹	۱۳۶۴۷	۱۳۶۴۸	۱۳۶۵۳

سورۂ دہر عدد ۷۷۵۸۸

۱۹۳۸۹	۱۹۴۰۳	۱۹۴۰۰	۱۹۳۹۶
۱۹۴۰۱	۱۹۳۹۵	۹۳۹۰	۱۹۴۰۲
۱۹۳۹۴	۱۹۳۹۸	۱۹۴۰۵	۱۹۳۹۱
۱۹۴۰۴	۱۹۳۹۲	۱۹۳۹۳	۱۹۳۹۹

سورۂ مرسلات عدد ۷۰۶۳۴

۱۷۶۵۱	۱۷۶۶۴	۱۷۶۶۱	۱۷۶۵۸
۱۷۶۶۲	۱۷۶۵۷	۱۷۶۵۲	۱۷۶۶۳
۱۷۶۵۶	۱۷۶۵۹	۱۷۶۶۶	۱۷۶۵۳
۱۷۶۶۵	۱۷۶۵۴	۱۷۶۵۵	۱۷۶۶۰

سورۂ نبا

۱۳۳۶۱	۱۳۳۶۳	۱۳۳۶۸	۱۳۳۵۴
۱۳۳۶۶ فاذا	۱۳۳۵۵	۱۳۳۶۰	۱۳۳۶۵
۱۳۳۵۷	۱۳۳۶۰	۱۳۳۶۲	۱۳۳۵۹
۱۳۳۶۳	۱۳۳۵۸	۱۳۳۵۶	۱۳۳۶۹

سورۂ نازعات

۱۶۸۵۴	۱۶۸۶۸	۱۶۸۶۵	۱۶۸۶۱
۱۶۸۶۶	۱۶۸۶۰	۱۶۸۵۵	۱۶۸۶۷
۱۶۸۵۹	۱۶۸۶۳ سر خانہ	۱۶۸۷۰	۱۶۸۵۶
۱۶۸۶۹	۱۶۸۵۷	۱۶۸۵۸	۱۶۸۶۴

سورۂ عبس

۱۳۳۳۰	۱۳۳۴۴	۱۳۳۴۰	۱۳۳۳۷
۱۳۳۴۱	۱۳۳۳۶	۱۳۳۳۱	۱۳۳۴۳ خانہ کسر
۱۳۳۳۵	۱۳۳۳۸	۱۳۳۴۶	۱۳۳۳۲
۱۳۳۴۵	۱۳۳۳۳	۱۳۳۳۴	۱۳۳۳۹

سورۂ کورت

۱۰۳۶۰	۱۰۳۷۴	۱۰۳۷۱	۱۰۳۶۸
۱۰۳۷۲	۱۰۳۶۷	۱۰۳۶۱	۱۰۳۷۳
۱۰۳۶۶	۱۰۳۶۹	۱۰۳۷۲	۱۰۳۶۲
۱۰۳۷۵	۱۰۳۶۴	۱۰۳۶۵ خانہ کسر	۱۰۳۷۰

سورۂ انفطار

۶۶۶۵	۶۶۷۹	۶۶۷۶	۶۶۷۳
۶۶۷۷	۶۶۷۲	۶۶۶۶	۶۶۷۸
۶۶۷۱	۶۶۷۴	۶۶۸۱	۶۶۶۷
۶۶۸۰	۶۶۶۸	۶۶۶۴ خانہ کسر	۶۶۷۵

سورۂ تطفیف

۱۴۲۷۹	۱۴۲۹۳	۱۴۲۸۹	۱۴۲۸۶
۱۴۲۹۰	۱۴۲۸۵	۱۴۲۸۰	۱۴۲۹۲ خانہ کسر
۱۴۲۸۴	۱۴۲۸۷	۱۴۲۹۵	۱۴۲۸۱
۱۴۲۹۴	۱۴۲۸۲	۱۴۲۸۳	۱۴۲۸۸

سورۂ انشقاق

۸۲۲۷	۸۲۴۰	۸۲۳۷	۸۲۳۴
۸۲۳۸	۸۲۳۳	۸۲۲۸	۸۲۳۹
۸۲۳۲	۸۲۳۵	۸۲۴۲	۸۲۲۹
۸۲۴۱	۸۲۳۰	۸۲۳۱	۸۲۳۶

سورۂ بروج

۸۲۰۸	۸۲۲۲	۸۲۱۹	۸۲۱۶
۸۲۲۰	۸۲۱۵	۸۲۰۹	۸۲۲۱
۸۲۱۴	۸۲۱۷	۸۲۲۴	۸۲۱۰
۸۲۲۳	۸۲۱۳	۸۲۱۳ خانہ کسر	۸۲۱۸

سورۂ طارق

۴۲۴۲	۴۲۵۶	۴۲۵۳	۴۲۴۹
۴۲۵۴	۴۲۴۸	۴۲۴۳	۴۲۵۵
۴۲۴۷	۴۲۴۲ خانہ کسر	۴۲۵۸	۴۲۴۴
۴۲۵۷	۴۲۴۵	۴۲۴۶	۴۲۵۲

سورۂ اعلیٰ

۶۵۶۸	۶۵۸۱	۶۵۷۸	۶۵۷۵
۶۵۷۹	۶۵۷۴	۶۵۶۹	۶۵۸۰
۶۵۷۳	۶۵۷۶	۶۵۸۳	۶۵۷۰
۶۵۸۲	۶۵۷۱	۶۵۷۲	۶۵۷۷

سورۂ غاشیہ

۹۳۵۴	۹۳۶۸	۹۳۶۵	۹۳۶۲
۹۳۶۶	۹۳۶۱	۹۳۵۵	۹۳۶۷
۹۳۶۰	۹۳۶۳	۹۳۷۰	۹۳۵۶
۹۳۶۹	۹۳۵۷	۹۳۵۹ خانہ کسر	۹۳۶۴

سورۂ فجر ٨٩

١٢٢٨٧	١٢٣٠١	١٢٢٩٨	١٢٢٩٤
١٢٢٩٩	١٢٢٩٣	١٢٢٨٨	١٢٣٠٠
١٢٢٩٢	١٢٢٩٦ خانہ کسر	١٢٣٠٣	١٢٢٨٩
١٢٣٠٢	١٢٢٩٠	١٢٢٩١	١٢٢٩٧

سورۂ بلد ٩٠

٦٠٦٢	٦٠٧٦	٦٠٧٢	٦٠٦٩
٦٠٧٣	٦٠٦٨	٦٠٦٣	٦٠٧٥ خانہ کسر
٦٠٦٧	٦٠٧٠	٦٠٧٨	٦٠٦٤
٦٠٧٧	٦٠٦٥	٦٠٦٦	٦٠٧١

سورۂ شمس ٩١

٣٨٦١	٣٨٧٥	٣٨٧٢	٣٨٦٩
٣٨٧٣	٣٨٦٨	٣٨٦٢	٣٨٧٤
٣٨٦٧	٣٨٧٠	٣٨٧٧	٣٨٦٣
٣٨٧٦	٣٨٦٤	٣٨٦٦ خانہ کسر	٣٨٧١

سورۂ لیل ٩٢

٧٣٩٤	٧٤٠٨	٧٤٠٤	٧٤٠١
٧٤٠٥	٧٤٠٠	٧٣٩٥	٧٤٠٧ خانہ کسر
٧٣٩٩	٧٤٠٣	٧٤١٠	٧٣٩٦
٧٤٠٩	٧٣٩٧	٧٣٩٨	٧٤٠٣

سورۂ ضحیٰ ٩٣

٣٣١٥	٣٣٢٩	٣٣٢٦	٣٣٢٢
٣٣٢٧	٣٣٢١	٣٣١٦	٣٣٢٨
٣٣٢٠	٣٣٢٤ خانہ کسر	٣٣٣١	٣٣١٧
٣٣٣٠	٣٣١٨	٣٣١٩	٣٣٢٥

سورۂ انشراح ٩٤

٣٠٩٦	٣١١٠	٣١٠٧	٣١٠٣
٣١٠٨	٣١٠٢	٣١٩٧	٣١٠٩
٣١٠١	٣١٠٥ خانہ کسر	٣١١٢	٣٠٩٨
٣١١١	٣٠٩٩	٣١٠٠	٣١٠٦

سورۂ تین ٩٥

٢٥٤٩	٢٥٦٣	٢٥٦٠	٢٥٥٦
٢٥٦١	٢٥٥٥	٢٥٥٠	٢٥٦٢
٢٥٥٤	٢٥٥٨ خانہ کسر	٢٥٦٥	٢٥٥١
٢٥٦٤	٢٥٥٢	٢٥٥٣	٢٥٥٩

سورۂ علق ٩٦

٥٦٢٧	٥٦٤١	٥٦٣٧	٥٦٣٤
٥٦٣٨	٥٦٣٣	٥٦٢٨	٥٦٤٠ خانہ کسر
٥٦٣٢	٥٦٣٥	٥٦٤٣	٥٦٢٩
٥٦٤٢	٥٦٣٠	٥٦٣١	٥٦٣٦

سورۂ قدر ٩٧

٢٠٧٠	٢٠٨٤	٢٠٨٠	٢٠٧٧
٢٠٨٧	٢٠٧٦	٢٠٧١	٢٠٨٣ خانہ کسر
٢٠٧٥	٢٠٧٨	٢٠٨٦	٢٠٧٢
٢٠٨٥	٢٠٧٣	٢٠٧٤	٢٠٧٩

سورۂ بینہ ٩٨

٧٩٠٨	٧٩٢١	٧٩١٨	٧٩١٥
٧٩١٩	٧٩١٤	٧٩٠٩	٧٩٢٠
٧٩١٣	٧٩١٦	٧٩٢٣	٧٩١٠
٧٩٢٢	٧٩١١	٧٩١٢	٧٩١٧

سورۂ زلزال ٩٩

٤٣٤٢	٤٣٥٦	٤٣٥٢	٤٣٤٩
٤٣٥٣	٤٣٤٨	٤٣٤٣	٤٣٥٥ خانہ کسر
٤٣٤٧	٤٣٥٠	٤٣٥٨	٤٣٤٤
٤٣٥٧	٤٣٤٥	٤٣٤٦	٤٣٥١

سورۂ عادیات ١٠٠

٣٣٣٤	٣٣٤٨	٣٣٤٤	٣٣٤١
٣٣٤٥	٣٣٤٠	٣٣٣٥	٣٣٤٧ خانہ کسر
٣٣٣٩	٣٣٤٢	٣٣٥٠	٣٣٣٦
٣٣٤٩	٣٣٣٧	٣٣٣٨	٣٣٤٣

سورۂ قارعہ ١٠١

٣١٥٩	٣١٧٣	٣١٧٠	٣١٦٦
٣١٧١	٣١٦٥	٣١٦٠	٣١٧٢
٣١٦٤	٣١٦٨ خانہ کسر	٣١٧٥	٣١٦١
٣١٧٤	٣١٦٢	٣١٦٣	٣١٦٩

سورۂ تکاثر ١٠٢

٢٥٨٩	٢٦٠٢	٢٥٩٩	٢٥٩٦
٢٦٠٠	٢٥٩٥	٢٥٩٠	٢٦٠١
٢٥٩٤	٢٥٩٧	٢٦٠٤	٢٥٩١
٢٦٠٣	٢٥٩٢	٢٥٩٣	٢٥٩٨

سورۂ عصر ١٠٣

١١٧٧	١١٩١	١١٨٨	١١٨٤
١١٨٩	١١٨٣	١١٧٨ خانہ کسر	١١٩٠
١١٨٢	١١٨٦	١١٩٣	١١٧٩
١١٩٢	١١٨٠	١١٨١	١١٨٧

سورۂ ہمزہ (۱۰۴)

۲۲۷۲	۲۲۸۵	۲۲۸۲	۲۲۷۹
۲۲۸۳	۲۲۷۸	۲۲۷۳	۲۲۸۴
۲۲۷۷	۲۲۸۰	۲۲۸۷	۲۲۷۴
۲۲۸۶	۲۲۷۵	۲۲۷۶	۲۲۸۱

سورۂ ماعون (۱۰۷)

۲۲۹۴	۲۳۰۸	۲۳۰۵	۲۳۰۱
۲۳۰۶	۲۳۰۰	۲۲۹۵	۲۳۰۷
۲۲۹۹	۲۳۰۳ (خانہ کسر)	۲۳۱۰	۲۲۹۶
۲۳۰۹	۲۲۹۷	۲۲۹۸	۲۳۰۴

سورۂ نصر (۱۱۰)

۱۵۲۳	۱۵۳۷	۱۵۳۴	۱۵۳۰
۱۵۳۵	۱۵۲۹	۱۵۲۴	۱۵۳۶
۱۵۲۸	۱۵۳۱ (خانہ کسر)	۱۵۳۹	۱۵۲۵
۱۵۳۸	۱۵۲۶	۱۵۳۷	۱۵۳۳

سورۂ فلق (۱۱۳)

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۱	۲۱۶۸
۲۱۷۲	۲۱۶۶	۲۱۶۳	۲۱۷۴ (خانہ کسر)
۲۱۶۲	۲۱۶۹	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۵	۲۱۷۰

سورۂ ناس (۱۱۴)

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵ (خانہ کسر)	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۳۰	۱۳۲۶

سورۂ فیل (۱۰۵)

۱۴۵۸	۱۴۷۲	۱۴۶۹	۱۴۶۶
۱۴۷۰	۱۴۶۵	۱۴۵۹	۱۴۷۱
۱۴۶۴	۱۴۶۷	۱۴۷۴	۱۴۶۰
۱۴۷۳	۱۴۶۱	۱۴۶۳ (خانہ کسر)	۱۴۶۸

سورۂ کوثر (۱۰۸)

۶۸۳	۶۹۷	۶۹۳	۶۹۰
۶۹۴	۶۸۹	۶۸۴	۶۹۶ (خانہ کسر)
۶۸۸	۶۹۱	۶۹۹	۶۸۵
۶۹۸	۶۸۶	۶۸۷	۶۹۲

سورۂ لہب (۱۱۱)

۱۴۴۹	۱۴۶۲	۱۴۵۹	۱۴۵۶
۱۴۶۰	۱۴۵۵	۱۴۵۰	۱۴۶۱
۱۴۵۴	۱۴۹۷	۱۴۶۴	۱۴۵۱
۱۴۶۳	۱۴۵۲	۱۴۵۳	۱۴۵۸

سورۂ قریش (۱۰۶)

۱۵۰۸	۱۵۲۱	۱۵۱۸	۱۵۱۵
۱۵۱۹	۱۵۱۴	۱۵۰۹	۱۵۲۰
۱۵۱۳	۱۵۱۶	۱۵۲۳	۱۵۱۰
۱۵۲۲	۱۵۱۱	۱۵۱۲	۱۵۱۷

سورۂ کافرون (۱۰۹)

۹۴۹	۹۶۳	۹۶۰	۹۵۶
۹۶۱	۹۵۵	۹۵۰	۹۶۲
۹۵۴	۹۵۸ (خانہ کسر)	۹۶۵	۹۵۱
۹۶۴	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۹

سورۂ اخلاص (۱۱۲)

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۴۶	۲۴۷	۲۵۲

ناظرین
کو واضح ہو کہ ہر سورت کی خاصیت قرآن مجید کے حاشیہ پر اوسی سورت کے شروع میں مذکور ہے لہذا اسجگہ ان کو لکھکر مقدمہ کو طویل نہیں کیا گیا۔ نقش سورت کا یہاں دیکھو اور خاصیت اس جگہ ۱۲ محشی عفرلہ

اس کے بعد قرآن شریف سے فال نکالنے کا طریقہ لکھا جاتا ہے اس میں یہ بات پہلے سے بتا دینے کے قابل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے یا کسی امام ومجتہد سے فال قرآن سے نکالنے کا ثبوت صحیح نہیں البتہ بزرگوں کا انکے بعد یہ طریقہ رہا ہے اسلئے اسکو قطعی نہ جاننا چاہیے بلکہ اعتدال اچھی شے ہے

قرآن کریم سے فال نکالنے کا طریقہ جو بزرگوں سے منقول ہے

جو صاحب قرآن شریف سے فال نکالنا چاہیں انکو چاہیے کہ پہلے وضو کریں اسکے بعد ایکمرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین دفعہ درود شریف پڑھ کر یہ کہیں اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اور پھر یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْكَ وَتَفَأَّلْتُ بِكِتَابِكَ فَاَرِنِیْ مَا هُوَ الْمَكْتُوْمُ فِیْ سِرِّكَ الْمَخْزُوْنِ لِیْ فِیْ غَیْبِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ بِحَقِّ مُحَمَّدِ اَلْحَقِّ اسکے بعد قرآن شریف کو عاجزی سے کھولے پھر سات ورق لوٹے اور جو آیت رحمت یا عذاب یا وعدہ یا وعید کی برآمد ہو اس سے اپنے مقصد پر استدلال کرے اسطرح کہ ساتویں ورق کے اخیر صفحہ کی ساتویں سطر کا خیال کرے اگر اسکے اول میں ان مندرجہ ذیل حروف میں سے کوئی سا حرف ہو تو اسکی تاویل ساتھ لکھی جاتی ہے

١	الف	جیسے اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الخ} صاحب فال کے لیے مسرت اور کامیابی کی علامت ہے۔
٢	ب	جیسے بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا الخ} اس میں صاحب فال کے لیے پیشین گوئی ہے کہ اس کو کوئی بڑی نعمت ملنے والی ہے۔
٣	ت	جیسے تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰهِ الخ} صاحب فال کو صبر سے کام لینا چاہیے توبہ و استغفار کی کثرت کرے جب مصیبت ٹلجائے کچھ صدقہ دے
٤	ث	جیسے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الخ} صاحب فال کو ظلم اور غم سے نجات ملے گی اور اس کے کام میں برکت ہوگی۔
٥	ج	صاحب فال کو اس کام کے پاس جانا نہ چاہیے اور صبر کرے تاکہ سالم رہے شائیں بہت ہیں -
٦	ح	صاحب فال خوش ہو کہ اس کا مقصد تدریجاً پورا ہوگا۔ بے صبری نہ کرے۔
٧	خ	خداتعالیٰ اس کو کوئی بھاری نعمت یا سعادت مند اولاد دینے والا ہے اور اگر کچھ بیمار ہے تو صحت ہوگی۔
٨	د	دل کی مراد پوری ہوگی اور نعمت حاصل اور دشمن پر فتح ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔
٩	ذ	غم اور رنج ہونے کے دن نزدیک آگئے ہیں خدا کے نام پر کچھ خیرات کرنی چاہیے اور سفر بھی نہ کرے۔
١٠	ر	صاحب فال کو کوئی ضرر اور برائی نہ پہونچے گی نعمت و راحت زیادہ ہوگی رنج و غم کچھ نہ ہوگا۔
١١	ز	صاحب فال کو دولت اور بلند مراتب حاصل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
١٢	س	ساری حاجتیں پوری ہونگی اور دل کا ارادہ پورا ہوگا سستی چھوڑ دو اور ہرگز نہ سے صحیح و سالم رہو گے۔
١٣	ش	جنت میں انشاء اللہ تعالیٰ شراب طہور پینے کو ملے گی اور دنیا میں خوش و خرم رہے گا خدا کی عبادت میں کوشش کرے۔
١٤	ص	جو چیز خدا سے صاحب فال طلب کرے گا وہ اس کو ملے گی اور بخت و دولت بھی اس کے ساتھ رہے گا۔
١٥	ض	صاحب فال پر رنج اور غم مسلط ہوگا اور دشمن سے ضرر کا احتمال ہے۔ مگر انجام کار کامیابی ہوگی۔
١٦	ط	صاحب فال ہر قسم کے غم اور رنج سے مامون رہیگا خداتعالیٰ کا شکر بجالائے اور اپنی تکلیف کسی سے بیان نہ کرے۔
١٧	ظ	صاحب فال نیکنام صاحب راحت رہے گا مرادیں بر آئیں گی رنج و غم کافور ہوگا۔
١٨	ع	مراد حاصل ہوگی اور نعمت فراخ و وسیع ملے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
١٩	غ	اگر سفر کا ارادہ ہے تو توقف کرے کیونکہ خطرہ ہے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہے تو صبر کرے اور کچھ صدقہ دے۔ جلد دور ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ
٢٠	ف	رنج و غم سے نجات ہو اور کام درست ہوں اور خود بابرکت اور مقبول خاص و عام ہو انشاء اللہ تعالیٰ۔
٢١	ق	نعمت وسیع حاصل ہو اور بخت و دولت ساتھ رہے اور اپنی اولاد سے آرام پائے انشاء اللہ تعالیٰ۔
٢٢	ک	چند دن اپنے ارادہ سے باز رہے اگر سفر کا خیال ہے تو کچھ دنوں بعد جائے اور صدقہ دے دشمن اسکی تاک میں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ستار رہیگا
٢٣	ل	صاحب فال کا مطلب پورا ہوگا غم و رنج دور ہوگا کام سب درست ہو جائیں گے۔
٢٤	م	اقبال مندی اور باعزت ہونے کی علامت ہے انجام کار راحت اور دشمن پر فتح ہے انشاء اللہ تعالیٰ -
٢٥	ن	مراد حاصل ہوگی اور خوشی نصیب ہوگی۔
٢٦	و	ارادہ میں برکت ہوگی خلق سے بے نیازی نصیب ہوگی۔
٢٧	ہ	حاجت برآنا ہوگی اور ارادی مشکل حل اور دشمن مغلوب ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔
٢٨	لا	رنج و غم سے آزادی ہوگی۔ مگر دشمن کے پاس نہ جانا چاہیے۔
٢٩	ی	خوشی و خرمی نصیب اور حاجت پوری ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

نقوش اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ شانہ

اللہ[۱] - قبولیت کیواسطے چاندی کی انگوٹھی میں کندہ کرکے ہاتھ میں پہنو نقش یہ ہے
نقش اللہ

۱۹	۲۶	۲۱
۲۴	۲۳	۲۰
۲۳	۱۸	۲۵

الرحمٰن[۲] - سونے چاندی کے پترپر اس نقش کو کندہ کرکے بچے کے گلے میں ڈالو ہر بلا سے محفوظ رہے۔
نقش الرحمٰن

بسم اللہ	الرحمٰن	الرحیم
۴۴۱	۲۶۲	۲۷۹
۲۳۵	لطیف	۴۲۴

الرحیم[۳] - چاندی کے پتر پر کندہ کرکے بچے کے گلے میں ڈالدینے سے اسکا رونا اور رچڑھنا دور ہو جائے نقش یہ ہے۔
نقش الرحیم

ال	ر	حی	م
۱۹	۳۹	۳۲	۱۹۶
۳۸	۱۶	۲۲	۳۳
۲۰۱	۳۴	۳۷	۱۷

الملک[۴] - اسکا نقش پیر کے دن چاندی کے پتر پر کندہ کرکے جو کوئی اپنے پاس رکھے بلند مرتبہ ہو نقش یہ ہے
نقش الملک

ال	م	ل	ک
۳۱	۱۹	۳۲	۳۹
۳۸	۱۸	۴۲	۳۳
۴۱	۳۴	۱۷	۲۹

القدوس[۵] - اگر کوئی کسی گناہ میں مبتلا ہو اور یہ نقش چاندی کے پتر میں کندہ کرکے اپنے پاس رکھے انشاء اللہ اس گناہ سے تائب ہو جائے نقش یہ ہے
نقش القدوس

ال	ق	دو	س
۱۱	۵۹	۳۲	۹۹
۵۸	۱۸	۱۰۲	۳۳
۱۰۱	۳۴	۷۵	۸۱

السلام[۶] - اگر اسکے نقش کو چھیاسٹھ بار برتن پر لکھ کر چالیس روز تک ایسے شخص کو پلایا جائے جو دسواسی آدمی ہو تو پھر اس کو کبھی وسوسہ نہ ہو نقش یہ ہے۔
نقش السلام

ال	س	لا	م
۹۳	۳۹	۳	۲۹
۲۸	۸۹	۲	۳
۳۱	۴	۲۷	۳۰

المومن[۷] - اس کا نقش وسواسی اور وہمی آدمی کو اکیس دن تک لکھکر پلانے سے وہم دور ہو۔ اور اگر چاندی کے پتر پر کندہ کرکے کوئی مرد اسکو اپنے پاس رکھے یا زچہ خانہ والی عورت تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف نہ پہونچے نقش یہ ہے
نقش المومن

الم	و	م	ن
۴۱	۴۹	۷۲	۵
۴۸	۳۵	۱۷	۷۳
۷	۷۴	۴۷	۳۹

المہیمن[۸]
اس کے نقش کو چاندی کے پتر پر کندہ کرکے اگر کند ذہن کے باندھ دیا جائے تو اس کا ذہن کھل جائے۔ نقش یہ ہے
نقش المہیمن

ال	م	ہی	من
۱۶	۸۹	۳۲	۳۹
۸۸	۱۳	۴۲	۳۲
۴۱	۳۴	۸۷	۱۴

المصور[۹] - اس اسم شریف کا نقش پیر کے دن لکھکر اس عورت کے باندھا جائے جسکا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو وہ نہ ساقط ہو۔ نقش یہ ہے
نقش المصور

ال	م	صو	ر
۹۷	۱۹۹	۳۲	۳۹
۱۹۸	۹۴	۴۲	۳۳
۴۱	۳۲	۱۹۷	۹۵

الوہاب[۱۰] اسکا نقش پاس رکھنے والے کو غیب سے رزق ملے اور کند ذہن اسکو لکھکر پی لے تو اس کا ذہن اور حافظہ تیز ہو جائے نقش یہ ہے۔
نقش الوہاب

ا	ل	و	ہاب
۳۰	۷	۳	۳۹
۶	۴	۳۲	۴
۳۱	۴	۵	۵

الرزاق[۱۱] - اس کے نقش کو دوکان میں رکھنے سے بکری خوب ہوتی ہے۔
نقش الرزاق

ال	ر	زا	ق
۹	۹۹	۳۲	۱۹۹
۹۸	۶	۱۰۲	۳۳
۲۰۱	۳۴	۹۷	۷

الفتاح[۱۲]
اس کے نقش کی خاصیت قضاء حاجات اور مشاہدہ عجائب و غرائب ہے۔ نقش یہ ہے۔
نقش الفتاح

ال	ف	تا	ح
۷۲	۷	۳۲	۷۹
۶	۱۹	۸۲	۲۳
۸۱	۴۴	۵	۴۰۰

العلیم[۱۳] - اس کے نقش کو چاندی پر کندہ کرکے کوئی عالم اپنے پاس رکھے تو خلائق میں اسکا رتبہ بلند ہو۔
نقش العلیم

ال	عل	ی	م
۱۱	۲۹	۳۲	۱۹
۳۸	۸	۱۰۲	۲۳
۱۰۱	۳۴	۳۷	۹

القابض[۱۴] - اس کا نقش انگوٹھی پر کندہ کرکے جو کوئی پہنے تو مخلوق کی زبانیں اسپر اعتراض سے بند رہیں۔
نقش القابض

ال	ق	اب	ض
۴	۷۹۹	۳۲	۹۹
۷۹۸	۱	۱۰۳	۲۲
۱۰۱	۳۴	۱۹۷	۲

الباسط[۱۵] - جسکو غصہ زیادہ ہو تو سات روز اسکا نقش لکھکر نہار منہ اسکو پلایا جاوے اور پھر چاندی کے پتر پر اسکو کندہ کرکے گلے میں لٹکا دیا جاوے
نقش الباسط

ال	با	س	ط
۶	۸	۳۲	۲
۷	۹۸	۵	۳۲
۴	۲۴	۶	۵۹

الرافع[۱۶] - اس نقش کو پاس رکھنے سے مخلوق پر ہیبت اور غیب سے روزی نصیب ہوتی ہے اور مرتبہ بھی بلند ہوتا ہے
نقش الرافع

ال	را	ف	ع
۸۱	۱۹	۸۲	۳۰
۸	۲۷	۲۰۳	۳۲
۳۰۳	۳۴	۱۷	۷۱

العدل[17]۔ اگر کوئی صاحب حکومت اسکے نقش کو پتر پر لکھکر اپنے پاس رکھے تو خدا تعالیٰ اسکو عدل اور انصاف کا الہام فرما دے۔ نقش معظم یہ ہے۔

نقش العدل

ال	ع	د	ل
۵	۲۹	۳۶	۶۹
۳۸	۳	۷۲	۳۳
۷۱	۳۴	۲۷	۳

اللطیف[18]۔ اس اسم شریف کے نقش سے رزق آسان احاجات پوری غم و ہم دور ہوتا ہے اور جو کوئی وقت سعید میں سونے یا چاندی کے پتر پر اس نقش کو کھودے اور اپنے پاس رکھے اللہ تعالیٰ اس پر فتوحات فرما دے اور ہر حالت میں اس پر لطف و مہربانی ہو۔ نقش یہ ہے

نقش اللطیف

ال	ط	ی	ف
۱۹	۷۹	۳۲	۳۸
۲۷	۸	۴۱	۴۲
۴۰	۳۴	۷۷	۹

الشکور[19]۔ رزق میں برکت اور دوام نعمت اور حصول مقاصد کیلیے اس کا نقش مجرب ہے۔ نقش یہ ہے

نقش الشکور

ال	ش	کو	ر
۲۷	۱۹۹	۳۲	۲۹۹
۱۹۸	۲۴	۳۲	۳۳
۳۰۱	۳۴	۱۱	۲۵

الرقیب[20]۔ حُب کیلیے اسکا نقش بہت مجرب ہے کسی برتن میں اسکو لکھکر محبوب کو دھو کر پلا دے اور اگر انگشتری پر لکھکر کندذہن کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو وہ ذہین ہو جائے۔ نقش الرقیب یہ ہے

نقش الرقیب

ال	ر	ق	ب
۱۰۱	۱۱	۳۲	۱۹۶
۱۰	۹۸	۲۰۵	۳۳
۳۰	۳۵	۹	۹۹

المجیب[21]۔ اس کا نقش اجابت دعا اور مقصد وری اور تسخیر قلوب اور بادشاہوں اور عہدہ داروں کے پاس جانے والوں کے لیے بہت مفید ہے۔

نقش المجیب

ال	م	جی	ب
۴	۱۱	۳۲	۳۹
۱۰	۱	۱۲	۳۳
۴۱	۳۴	۹	۳

الواسع[22]۔ اس کا نقش کاغذ میں لکھکر دوکان یا تھیلی میں یا جوتے میں رکھنے سے برکت رہتی ہے۔ نقش یہ ہے

نقش الواسع

ال	وا	س	ع
۶۱	۶۹	۳۲	۶
۶۸	۵۸	۹	۳۳
۸۸	۳۴	۹۷	۵۹

المجید[23]۔ مخلوق میں بلند مرتبہ ہونے اور حصول رزق کے واسطے اسکا نقش مجرب ہے اور اگر چاندی کے پتر پر کندہ کر کے اپنے پاس وہ شخص رکھے جو کسی عہدے سے معزول ہوگیا ہو اور اسکے ساتھ اللہ المجیب کا ذکر بھی کرے تو اس عہدہ کو دوبارہ پا دے۔ نقش المجید یہ ہے

ال	م	جی	د
۱۱	۱	۳۰	۳۱
۲	۵	۴۲	۳۹
۳۹	۳۲	۳	۱۴

الباعث[24]۔ اس کا نقش دوکان میں رکھنا بہت مفید ہے اور اگر چاندی پر کندہ کر کے کوئی اپنے پاس رکھے تو عجیب تاثیر دیکھے۔ نقش الباعث یہ ہے

ال	با	ع	ث
۷۱	۴۹۹	۳۲	۲
۸	۶۸	۵	۳۳
۴	۳۴	۹۷	۶۹

الحق[25]۔ بلغم بار ر والے کو اس کا نقش چاندی پر لکھکر اپنے پاس رکھنا نافع ہے اور اگر یہ نقش لکھکر اسکو گاڑ دیں کہ جہاں حاکم مقدمہ کرتا ہے تو انشاء اللہ وہ مقدمہ میں انصاف کا کام کرے۔ نقش یہ ہے

ا	ل	ح	ق
۹	۹۹	۳	۲۹
۱۸	۶	۳۲	۳
۳۰	۴	۹۷	۷

المتین[26]۔ اس کا نقش قضائے حاجت کے واسطے مفید ہے۔ نقش یہ ہے

ال	م	ت	ن
۳	۶	۴۹۷	۳۴
۳۹۸	۴۳	۴	۵۸
۸	۱۸	۲۲	۳۹۹

المعید[27]۔ اس کا نقش چاندی پر کندہ کر کے بادشاہ یا کوئی حاکم اپنے پاس رکھے تو اس کی قدر و عزت زیادہ ہو اور رعیت اسکے حکم کو مانے۔ نقش المعید یہ ہے

م م	ب ع	دی	ی د
ی د	دی	ب ع	م م
ب ع	م م	ی د	دی
دی	ی د	م م	ب ع

القادر[28]۔ والمقتدر[29]۔ ان دونوں اسموں کے نقش الگ الگ برتن میں لکھکر اس پر شہد ڈالکر دھو کر بیمار کو پلا دو انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی

نقش القادر

ا	ل	ق	ا	د	ر
ل	ق	ا	د	ر	ا
ق	ا	د	ر	ا	ل
ا	د	ر	ا	ل	ق
د	ر	ا	ل	ق	ا
ر	ا	ل	ق	ا	د

نقش المقتدر

ا	ل	م	ق	ت	د	ر
ل	م	ق	ت	د	ر	ا
م	ق	ت	د	ر	ا	ل
ق	ت	د	ر	ا	ل	م
ت	د	ر	ا	ل	م	ق
د	ر	ا	ل	م	ق	ت
ر	ا	ل	م	ق	ت	د

الاول[30] والآخر[31]

ان دونوں اسموں کے مربع دشمنی کو نافع اور عالم علوی میں مقبولیت کے لیے نافع ہیں اور اگر کسی ایسے بچے کے گلے میں ڈالدیے جائیں جو بولتا نہ ہو تو بولنے لگے اور انکو دھو کر پی لیے تو ذہن و حافظہ قوی ہوتا ہے اور لوگوں کے نزدیک محبوب اور مقبول ہو جاتا ہے۔ نقش الاول یہ ہے

ال	ا	و	ل
۱۱	۲۷	۲۶	۴
۲۱	۷	۸	۳۲
۵	۲۳	۲۸	۱

نقش الآخر

ال	آ	خ	ر
۱۹۹	۶۰۱	۴	۲۸
۳	۲۹	۱۹۸	۶۰۲
۶۹۹	۲۰۱	۳۰	۶

الظاہر[32]۔ الباطن[33]۔ ان کے نقش اندرونی راز معلوم کرنے کیلیے بہت مفید ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ انکو لکھکر انکو ان کے عددوں کے برابر پڑھنا بھی چاہیے۔ نقش یہ ہیں۔

نقش الظاہر

ال	ظا	ہ	ر
۶	۱۹۹	۳۲	۹۰۰
۱۹۸	۳	۴۳	۳۳
۹۲	۳۴	۱۱۷	۴

نقش الباطن

ال	با	ط	ن
۱۰	۴۹	۳۲	۲
۴۸	۷	۵	۳۳
۴	۳۴	۴۷	۸

البر[34]۔ اس کا مربع ہر خیر و برکت کیلیے مؤثر ہے۔ نقش البر یہ ہے

ا	ل	ب	ر
۱۰	۴۶	۲۲	۳۵
۴۸	۱۷	۵	۳۶
۳	۳۴	۴۷	۲۴

التواب[35]۔ اس کا مربع لکھکر پاس رکھنے سے ابواب خیر کشادہ اور ابواب رزق وسیع و سہل ہوتے ہیں اور جس کی معاش تنگ ہو اسکو کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ نقش التواب یہ ہے

ال	ت	وا	ب
۳	۶	۴۹۷	۳۴
۲۹۸	۴۳	۴	۵۸
۸	۱۸	۲۲	۴۹۹

۳۶ العفو - اس کا مربع حاکم یا ظالم کے خوف سے امن کا باعث ہے مربع یہ ہے
مربع العفو

ال	ع	ف	و
۸۱	۵	۳۲	۶۹
۴	۲۷	۷۲	۳۳
۷۱	۳۳	۳	۷۹

۳۷ الرؤف - اس کا نقش محبت کے لیے مؤثر ہے اس کو لکھکر مطلوب کا نام بھی لکھنا چاہیے۔ نقش الرؤف یہ ہے

ال	ر	ؤ	ف
۷	۷۹	۳۲	۱۹۹
۲۸	۴	۲۰۲	۳۳
۲۰۱	۳۴	۷۷	۵

۳۸ المقسط - اس کا نقش زیادہ رونے والے بچے کے گلے میں ڈالدو رونا انشاء اللہ تعالیٰ بند ہوگا اور اگر کوئی اسکا نقش اپنے پاس رکھے تو جب کسی غصہ ناک آدمی کے سامنے جائے گا تو اس کا غصہ فرو ہو جائے گا۔
نقش المقسط

ال	مق	س	ط
۶۱	۸	۳۲	۱۳۹
۷	۵۸	۱۴۲	۳۳
۱۴۱	۳۴	۶	۵۹

۳۹ النور جو شخص اس کے نقش کو چاندی یا سونے کی انگشتری پر لکھکر اس اسم شریف کو اس کے عدد کے برابر پڑھے تو یہ اسکے حق میں اسم اعظم کا کام دے اور ہیبت اور وقار کامل نصیب ہو
نقش النور یہ ہے

ال	ن	و	ر
۷۰	۱۹۹	۳۲	۴۹
۱۹۸	۴	۵۲	۳۳
۵۱	۳۴	۱۹۷	۵

۴۰ الهادی - اس کا نقش ہدایت قلوب کیلیے نافع ہے اور کند ذہن کو دھوکر پلانا چاہیے ذہین ہو جائے گا
نقش الہادی

ال	ها	د	ی
۵	۹	۳۲	۵
۸	۲	۸	۳۳
۷	۳۴	۷	۳

۴۱ البدیع اسباب کی حفاظت کیلیے یہ نقش مجرب ہے اسکو لکھکر وہاں رکھدیا چاہیے۔ نقش البدیع یہ ہے

ال	ب	د	ع
۱۵	۶۹	۳۲	۱
۶۸	۱۲	۴	۲۳
۳	۲۴	۱۷	۱۳

۴۲ الباقی - اسکے نقش کو اپنے پاس رکھنا اسم اعظم کا کام دیتاہے۔ نقش یہ ہے
نقش الباقی

ال	با	ق	ی
۱۰۱	۹	۳۲	۲
۸	۹۸	۵	۳۳
۴	۳۴	۷	۹۹

۴۳ الوارث - مراتب اور مناصب (عہدے) حاصل ہونا اس کی خاصیت ہے اور قضاء حاجات اور کشادگی ابواب مسرات اس کی تاثیر ہے۔ نقش الوارث یہ ہے

ال	وا	ر	ث
۲۰۱	۴۹۹	۳۲	۶
۱۹۸	۴۹۸	۴۹۷	۳۳
۸	۳۴	۴۹۷	۹۹

۴۴ الصبور - ہر مصیبت زدہ کے لیے اس کے نقش کو دھوکر پلانا مفید ہے مثلاً کسی کا بچہ گم ہوگیا یا مرگیا ہو یا مال جاتا رہا ہو اسکے پینے سے خدا تعالیٰ اس کا حال درست کر دیگا اور اس کے دل کو صبر آجائیگا اور دشواریاں سہل ہو جائیں گی۔ النقش الصبور یہ ہے
ماخوذ از شمس المعارف الکبریٰ
للعلامۃ البونی رحمۃ اللہ علیہ ۶۲۲ھ
عاجز محمد حیات غفرلہ سرکار بن بہجل - ۱۳ صفر

ال	ص	بو	ر
۹	۱۹۹	۳۲	۸۱
۱۹۸	۶	۹۲	۲۲
۹۱	۳۴	۱۹۷	۷

ہدایات برائے ملاحظہ حاشیہ

۱ - حواشی بسہولت دیکھنے کیلیے حاشیہ پر ہر عنوان کے ساتھ آیت متعلقہ کا ٹکڑا قوس کے بعد لکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی آیات میں اسی لفظ کے نیچے اور ترجمہ کے اوپر نمبر حاشیہ بھی درج کیا گیا ہے تاکہ دیکھنے والوں کو تلاش میں دقت نہ ہو۔

۲ - بعض صفحات کے حواشی میں ایک ہی آیت کو دو عنوانوں میں لکھا گیا ہے۔ ایسے مقامات میں حاشیہ پر دو جگہ ایک ہی نمبر آئیگا مگر اندر متن قرآن مجید میں صرف ایک ہی مرتبہ وہ نمبر ترجمہ کے اوپر لکھا ہوگا مثلاً ۱۶۷ میں قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ الخ "نزول کلام" کے عنوان میں بھی آیا ہے اور "توضیح الکلام کے عنوان میں بھی آیا ہے اس لیے نمبر ۲ - آپ کو حاشیہ میں دو جگہ لکھا ہوا ملے گا۔

۳ - حاشیہ پر نمبر مسلسل ہی ہیں صرف شروع کے تین پاروں کے چند صفحات میں ہر عنوان کے تحت الگ الگ نمبر درج ہوگئے ہیں وہاں حاشیہ دیکھتے وقت اسکا لحاظ رکھیے کہ اگر آیت کی تفسیر دیکھنا ہو تو "توضیح الکلام کے عنوان میں وہ نمبر مع اس لفظ کے جسکے نیچے یہ نمبر درج ہے دیکھئے۔ اور اگر شان نزول دیکھنا ہے تو اسی نمبر کو مع اس لفظ کے "نزول الکلام" کے عنوان میں ملاحظہ کیجیے۔ اور اگر اعمال قرآنی دیکھنا ہے تو "خواص الکلام" کے عنوان میں اسی نمبر اور اسی لفظ کو دیکھئے۔ خلاصہ یہ کہ ان صفحات میں اس لفظ اور عنوان دونوں کو خیال کرکے دیکھنا پڑے گا تاکہ مقصود میں غلطی نہ ہو۔

۴ - بعض حواشی میں بجائے نمبروں کے ع، عـه وغیرہ کی رقموں سے بوجہ ضرورت کام لیا ہے تو آیت کے نیچے اور ترجمہ کے اوپر دہی رقم بھی لکھدی گئی ہے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ

ترجمہ

بلاشبہ یہ قرآن ایسے طریقہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے (یعنی اسلام)

نور القلوب قرآن شریف مترجم

بدو ترجمہ مع حواشی بے نظیر

جسکی کتابت نہایت اعلیٰ، صحت بےمثیل، طباعت بہت عمدہ بصرف زر کثیر ہوئی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد ہندوستان میں طبع ہونیوالا یہ پہلا لاجواب۔ بےشمار اوصاف والا مترجم بدو ترجمہ قرآن پاک ہے تو غلط نہ ہوگا

زیر متن پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلویؒ کا ہے جو بلا اختلاف مقبول ہے اور قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنیٰ بتلاتا ہے۔ دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ کا ہے جو بامحاورہ اور نہایت عام فہم ہے۔ ہر دو ترجمہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہیں۔ حاشیہ پر جناب مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی نے بکمال عرق ریزی و تحقیق و تدقیق معتبر کتب و مستند تفاسیر سے نہایت مفید مضامین جمع کیے ہیں انکا اسلوب بیان نہایت سلیس و سادہ ہے۔ مطالب آیات بوضاحت لکھے گئے ہیں۔ شان نزول جہاں تک مل سکی درج ہے۔ ربط آیات بھی تحریر کیا گیا ہے۔ نکات کی دلنشیں وضاحت ہے بعض بعض جگہ فقہ حنفی کی تشریح بھی ہے۔ قابل حل لغات کی تحقیق و وضاحت ہے برمحل مناسب و صحیح روایات کا ذکر ہے۔ اعمال و خواص آیات بتائے گئے ہیں سورتوں اور بعض آیات کے فضائل کا بیان ہے۔ تاریخی واقعات بھی لکھے گئے ہیں۔ اور یہ سب مضامین کتب ذیل سے لیے گئے ہیں روح المعانی تفسیر کبیر۔ درمنثور۔ مدارک۔ معالم۔ صاوی تفسیر خازن۔ ابن کثیر تفسیر احمدی اتقان بیضاوی کشاف۔ لباب۔ صحاح ستہ۔ ہدایہ۔ درمختار۔ شمس الانوار مجربات دیربی۔ اعمال قرآنی وغیرہا۔ شروع میں مقدمہ ہے جسمیں قرآن مجید کے فضائل۔ آداب تلاوت۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ، ولادت، رضاعت، شق صدر، آپکی معیشت، ابتداء وحی، تبلیغ، معراج، ہجرت، آپکے اخلاق و شمائل وغیرہ کا بیان ہے نیز جن کفار، جن قبائل و مقامات اور جن فرشتوں و ستاروں کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے انکی تشریح کیگئی ہے۔ رسم الخط بعض قواعد تجوید۔ رموز اوقاف وغیرہ کا بیان ہے۔ اور پورے قرآن شریف نیز ہر ہر سورۃ کا نقش بھی تحریر کیا گیا ہے۔

حسب فرمائش

ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی

ناشران و تاجران کتب

پاکستان چوک۔ کراچی

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

سورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی اور اسمیں سات آیتیں ہیں

کلماتہا ۲۵ حروفہا ۱۲۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ

سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا بخشش کرنے والا
سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے جو بڑے مہربان

الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

مہربان خداوند دن جزا کا تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم
نہایت رحم والے ہیں جو مالک ہیں روز جزا کے ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم دکھا ہم کو راہ
اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں بتلا دیجیے ہم کو رستہ

الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

سیدھی راہ اُن لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تو نے اوپر اُن کے
سیدھا رستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

سوا ان کے جو غصہ کیا گیا ہے اوپر اُن کے اور نہ گمراہوں کی
نہ رستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ اُن لوگوں کا جو رستے سے گم ہو گئے

فضائل الکلام۔ ۱ قولہ بسم اللہ الخ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب بسم اللہ شریف کا نزول ہوا تو بادل مغرب سے مشرق کو دوڑنے لگے اور ہوائیں چلتے چلتے رُک گئیں سمندر میں جوش پیدا ہوا جانور کان لگا کر سُننے لگے شیطان مار کر بھگا دیے گئے خداتعالےٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر فرمایا کہ جس چیز پر بسم اللہ شریف پڑھی جائیگی اس میں برکت ضرور کروں گا۔۱۲ از تفسیر ابن مردویہ۔ حضرت خالدؓ نے کفار کے مقابلہ میں زہر کا پیالہ بسم اللہ شریف پڑھ کر پی لیا اور زہر کا کوئی اثر نہ ہوا ۱۲ از کبیر

خواص الکلام۔ ۱ قولہ بسم اللہ الخ اس کا ورد رکھنے والا دوزخ کے انیس ۱۹ فرشتوں سے محفوظ رہیگا کیونکہ اس کے حروف اُنیس ۱۹ ہیں جو شخص اس کو چھ سو پچیس ۶۲۵ بار کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا خداتعالےٰ اُسکا رعب مخلوقات پر اتنا ڈالیگا کہ کوئی بھی اس کو ستا نہ سکے گا اور جو شخص ایک ہفتہ برابر روزانہ سات سو چھیاسی ۷۸۶ بار پڑھے تو جس کام کی نیت کرے وہ پورا ہو اگر کسی کو اپنی محبت کا گرفتار بنانا ہو تو سات سو چھیاسی ۷۸۶ بار پڑھکر ایک پیالہ پانی پر دم کر کے مطلوب کو پلا دے بدحافظہ اور کند ذہن لڑکے کو بھی یہ پانی روزانہ سات دن طلوع آفتاب کے وقت پلانا بہت مفید ہے ۱۲ از مجربات **۲** سورۂ الحمد شریف کا فجر کی سُنت اور فرض کے درمیان اکتالیس ۴۱ بار چالیس ۴۰ روز تک اسطرح پڑھنا کہ بسم اللہ کا میم الحمد سے ملا رہے ہر کام کیلئے مجرب ہے اور بیمار پر دم کرنا یا چینی پر یا شیشہ کے برتن پر مشک و گلاب اور زعفران سے لکھ کر چالیس دن تک بیمار کو پلانا مجرب ہے اور درد گردہ کیلئے ایک سانس سے گیارہ بار پڑھ کر دم کرنا بہت مجرب ہے جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بارہ ہزار بار اس طرح پڑھے کہ ہر ہزار کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور دعا مانگے اور بارہ ہزار کی تعداد پوری ہو جانیکے بعد بھی دو رکعت پڑھے اور خالص نیت کے ساتھ دعا مانگے انشاءاللہ تعالیٰ قبول ہوگی ۱۲ حضرت امام جعفر صادقؓ سے منقول ہے کہ الحمد شریف چالیس بار پانی پر دم کر کے بخار والے کے منہ پر چھینٹا دو انشاءاللہ تعالےٰ بخار دفع ہو جائے گا ۱۲ اعمال حق وغیرہ

نزول الکلام۔ ۲ قولہ الحمد للہ الخ نبوت کے ابتدائی زمانہ میں جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہیں میدان میں تشریف لیجاتے تو یا محمد کی آواز غیب سے سُنتے اور جب نظر اُٹھا کر دیکھتے تو زمین و آسمان کے درمیان ایک معلق تخت اور اس پر ایک نورانی شخص بیٹھا دیکھتے

بقیہ آئندہ

الجزء الاول

سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی مائتان وست وثمانون آیۃ واربعون رکوعا

سورۂ بقرہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں

کلماتہا ۶۰۲۱ حروفہا ۲۵۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى

یہ کتاب نہیں شک بیچ اس کے راہ دکھاتی ہے

الم یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں راہ بتلانے والی ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

واسطے پرہیزگاروں کے وہ جو ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور

خدا سے ڈرنے والوں کو وہ خدا سے ڈرنے والے لوگ ایسے ہیں کہ یقین لاتے ہیں بے دیکھی چیزوں پر

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں

اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کچھ دیا ہے ہم نے ان کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو اتاری گئی ہے طرف تیرے اور جو کچھ اتاری گئی ہے

اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے اور ان کتابوں پر بھی

مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

پہلے تجھ سے اور ساتھ آخرت کے وہ یقین رکھتے ہیں

جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں

(بقیہ صفحہ گذشتہ)

اس منظر سے بمقتضائے بشریت آپ کو وحشت ہوتی تھی حضرت خدیجہ رضی یہ واقعہ سنکر عرض کرنے لگیں کہ آپ ابوبکر رضی کو ہمراہ لیکر ورقہ بن نوفل کے پاس (جو بت پرستی سے نفرت کھاکر ملک شام میں تلاش مذہب حق کیلئے گئے تھے پھر مذہب عیسائی کو اختیار کیا تھا اور پہلی کتابوں کے بڑے عالم تھے اور حضرت خدیجہ رض کے رشتہ دار بھی تھے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے تھے) جائیے، چنانچہ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے انھوں نے عرض کیا کہ جب وہ آواز پھر سنو تو ٹھیر کر بات سننا، آپ نے ایسا ہی کیا ہاتف نے کہا کہ کہئے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الخ یہ سورت سورہ اقراء اور مزمل اور مدثر کے بعد اتری ۱۲ از دلائل بیہقی

صفحہ ہذا

فضائل الکلام۔ ۱ سورۂ بقرہ قرآن شریف کی سب سے بڑی اور پہلی سورت ہے جو مدینہ طیبہ میں اتری جس گھر میں یہ پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان نہیں داخل ہوتا اور جو شخص اس کا ورد رکھے گا قیامت کے دن اس کے سر پر تاج ہوگا صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ بقرہ گویا قرآن شریف کا کوہان ہے اور صحیحین میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ مذکور ہے کہ ایک شب وہ اسی سورت کی تلاوت کر رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بدکا دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک نورانی بادل اتر رہا ہے جس میں مشعلیں روشن ہیں صبح کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیری آواز سنکر آئے تھے اور اگر تو صبح تک پڑھے جاتا تو وہ بھی صبح ہی تک موجود رہتے"

مع الف عن التنزیل خمس ۱۲

خواص الکلام۔ ۱ یہ سورت بیمار کے روبرو پڑھی جائے اور ایک مقدار چاول پکاکر دم کرکے اور کھانڈ ڈالکر کسی محتاج کو کھلائے جائیں تو دفع مرض خاصکر چیچک کے لئے بہت مفید ہے گناہوں کے بیماروں کو بھی اس سورت کا ورد بہت نافع ہے حدیث شریف میں ہے کہ سورہ بقرہ سورہ آل عمران قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کے لئے بادل کی صورت میں آوینگی نیز کوئی اہل باطل فریب دینے والا اس سورت کا مقابلہ نہیں کر سکتا نیز ان حروف مقطعات کو جسقدر قرآن شریف میں ہیں ایک کاغذ میں لکھ کر مال یا کھیت یا گھر میں رکھدو انشاء اللہ تعالے وہ جگہ ہر بلا سے محفوظ رہے گی ۱۲ اعمال و حق وغیرہ

نزول الکلام ۱ قولہ الم الخ مالک بن صیف یہودی مسلمانوں کے

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

یہ لوگ اوپر ہدایت کے ہیں پروردگار اپنے سے اور یہ لوگ وہی ہیں چھٹکارا پانے والے

بس یہی لوگ ہیں ٹھیک راہ پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ملی ہے اور یہ لوگ ہیں پورے کامیاب

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے برابر ہے اوپر ان کے کیا ڈرایا تو نے ان کو یا نہ ڈرایا تو نے ان کو

بے شک جو لوگ کافر ہو چکے ہیں برابر ہے ان کے حق میں خواہ آپ انکو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ

نہیں ایمان لاویں گے مہر کی اللہ نے اوپر دلوں ان کے کے اور اوپر کانوں ان کے کے

وہ ایمان نہ لاویں گے بند لگا دیا ہے اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر

وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَ

اور اوپر آنکھوں ان کی کے پردہ ہے اور واسطے ان کے عذاب ہے بڑا اور

اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے سزا بڑی ہے اور

مِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْءَاخِرِ وَمَا

بعضے لوگوں میں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن پچھلے کے اور نہیں

ان لوگوں میں بعضے آدمی ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر حالانکہ

هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝ يُخَٰدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا ج وَمَا

وہ ایمان لانے والے فریب دیتے ہیں اللہ کو اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور نہیں

وہ بالکل ایمان والے نہیں چالبازی کرتے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے ہیں (یعنے محض چالبازی کی راہ سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں)

يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ فِى قُلُوبِهِم

فریب دیتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے بیچ دلوں ان کے کے

کسی کے ساتھ بھی چالبازی نہیں کرتے بجز اپنی ذات کے اور وہ اسکا شعور نہیں رکھتے ان کے دلوں میں بڑا

مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا

بیماری ہے پس بڑھائی ان کی اللہ نے بیماری اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا بسبب اسکے کرتے

مرض ہے سو اور بھی بڑھا دیا اللہ تعالےٰ نے ان کو مرض اور ان کے لیے سزائے دردناک ہے اس وجہ سے کہ وہ

يَكْذِبُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِى الْأَرْضِ قَالُوٓا

جھوٹ بولتے اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے مت فساد کرو بیچ زمین کے کہتے ہیں

جھوٹ بولا کرتے تھے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فساد مت کرو زمین میں تو کہتے ہیں

إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن

سوائے اسکے نہیں کہ ہم سنوارنے ہیں خبردار ہو تحقیق وہی ہیں فساد کرنے والے اور لیکن

ہم تو اصلاح ہی کرنے والے ہیں یاد رکھو بے شک یہی لوگ مفسد ہیں لیکن وہ

لَّا يَشْعُرُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُوا كَمَآ ءَامَنَ النَّاسُ

نہیں سمجھتے اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے ایمان لاؤ جیسا ایمان لائے ہیں لوگ

اس کا شعور نہیں رکھتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایسا ایمان لے آؤ جیسا ایمان لائے ہیں اور لوگ

نزول الکلام ۔ ؎۱ قولہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا الخ یہ آیت ولید بن مغیرہ عتبہ شیبہ ابوجہل وغیرہ اُن کفار کے بارہ میں نازل ہوئی جن کی موت خدا تعالےٰ کے علم میں کفر پر ثابت تھی لہذا آریہ کا اعتراض جو اس زمانہ میں بہت زور شور سے بیان کیا جاتا ہے بالکل ہی لغو و لچر ہے ۱۲ ؎۲ قولہ وَمِنَ النَّاسِ الخ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابن اُبی منافق اور اس کے یاروں سے ایکبار یہ فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالےٰ سے ڈرو اور نفاق چھوڑ دو ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر رہنا بہت بُرا ہے وہ لوگ بولے کہ تعجب ہے ہم مسلمانوں کو تم کافر بتلاتے ہو اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب وغیرہ

ع ۱ ۷ ۱

توضیح الکلام ؎۱ قولہ إِنَّ الَّذِينَ الخ پہلے حق تعالی نے فرمایا تھا کہ قرآن مجید متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے اس پر یہ شبہ ہوسکتا تھا کہ متقیوں کو تو ہدایت حاصل ہو چکی ہدایت کی ضرورت تو کفار کو ہے اور ان کے لئے یہ کلام ہدایت نہیں اس لئے ارشاد فرماتے ہیں کہ کافر اور متقی سے ازلی کافر اور ازلی متقی مراد ہیں جو لوگ کفر و معصیت کی کتنی بھی گندگی میں مبتلا سر دست ہیں لیکن وہ ازل میں انوار الٰہی سے حصہ پا چکے ہیں ان کو یہ قرآن پاک ضرور ہدایت کریگا اور جو لوگ ازل میں اس نور سے بالکل بے بہرہ رہے وہ اب بھی محروم رہیں گے ان کو نہ قرآن پاک کوئی فائدہ پہونچائیگا نہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا نصیحت فرمانا کیونکہ صلاحیت کا تخم ہی موجود نہیں اگلی آیت خَتَمَ اللَّهُ الخ میں اسی ازلی بدنصیبی کو مہر اور پردہ سے تعبیر فرمایا یعنی وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی طبیعت اور جبلّت میں تاریکی اور کجی ہے جس کی وجہ سے کفر و معصیت کی طرف بیخودی کی حالتیں لپکتے ہیں اور فطری باتوں سے ان کو دلی نفرت ہے جس طرح گوہ کے کیڑے کو خوشبو سے نفرت اور ناپاکی و بدبو سے رغبت ہوتی ہے رہی یہ بات کہ ایسے لوگ ایمان نہ لانے میں معذور کیوں نہیں سمجھے گئے سو اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان کی قابلیت کا ان لوگوں سے فرد ہو جانا خدا تعالیٰ کے اس خبر دینے سے نہیں ہوا بلکہ یہ خبر دینا خود اس قابلیت کے نہ ہونے پر مبنی ہے اس لئے کہ بندہ مجبور محض تو ہے نہیں بلکہ کسب بندہ کرتا ہے اور خلق کام خدا کا ہے لہذا برائی کا بوجھ بندہ ہی کے سر رہے گا جب ان لوگوں نے طرح طرح کی نافرمانیاں کیں تو انجام کار قبول حق کی استعداد کھو بیٹھے ۱۲ حق و بیان وغیرہ

وقف لازم

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ

کہتے ہیں کیا ایمان لاویں ہم جیسا ایمان لائے ہیں بے وقوف خبردار ہو کہ تحقیق وہی ہیں بے وقوف

تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لاویں گے جیسا ایمان لائے ہیں یہ بے وقوف یاد رکھو بے شک یہی ہیں بے وقوف

لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ

و لیکن نہیں جانتے اور جب ملتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور

لیکن وہ اسکا علم نہیں رکھتے اور جب ملتے ہیں وہ منافقین ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور

اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ

جب اکیلے ہوتے ہیں طرف سرداروں اپنے کی کہتے ہیں تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ ہم

جب خلوت میں پہونچتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس تو کہتے ہیں کہ ہم بے شک تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف

مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ

ٹھٹھا کرنے والے ہیں اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے اور کھینچتا ہے ان کو بیچ سرکشی ان کی کے

استہزاء کیا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ بھی استہزاء کر رہے ہیں ان کے ساتھ اور ڈھیل دیتے چلے جاتے ہیں ان کو کہ وہ اپنی سرکشی میں

يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠

بھٹکتے ہیں یہی لوگ ہیں جنھوں نے مول لی گمراہی بدلے ہدایت کے

حیران سرگرداں ہو رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے گمراہی لے لی بجائے ہدایت کے

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ مَثَلُهُمْ

پس نہ فائدہ پایا سوداگری ان کی نے اور نہ ہوئے راہ پانے والے مثال ان کی

تو سود مند نہ ہوئی ان کی یہ تجارت اور نہ یہ ٹھیک طریقہ پر چلے ان کی حالت

كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ

جیسے مثال اس شخص کی ہے جو جلاوے آگ پس جب روشن کیا جو کچھ گرد اس کے تھا

اس شخص کی حالت کے مشابہ ہے جس نے کہیں آگ جلائی ہو پھر جب روشن کر دیا ہو اس آگ نے اس شخص کے گرداگرد کی سب

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝

لے گیا اللہ روشنی ان کی اور چھوڑ دیا ان کو بیچ اندھیروں کے نہیں دیکھتے

چیزوں کو ایسی حالت میں سلب کر دیا ہو اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی کو اور چھوڑ دیا ہو ان کو اندھیروں میں کہ کچھ دیکھتے بھالتے نہ ہوں

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں پھر آسکتے یا مانند مینھ کی آسمان سے

بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں سو یہ اب رجوع نہ ہوں گے یا ان منافقوں کی ایسی مثال ہے جیسے بارش ہو آسمان کی طرف سے

فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ

بیچ اس کے اندھیرے ہیں اور گرج ہے اور بجلی کرتے ہیں انگلیاں اپنی بیچ

اس میں اندھیری بھی ہو اور رعد و برق بھی ہو جو لوگ اس بارش میں چل رہے ہیں وہ ٹھونسے لیتے ہیں اپنی انگلیاں

اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِيْطٌۢ

کانوں اپنے کے کڑک سے ڈر موت کے سے اور اللہ گھیرنے والا ہے

اپنے کانوں میں کڑک کے سبب اندیشۂ موت سے اور اللہ تعالیٰ احاطہ میں لیے ہوئے ہیں

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ الخ مطلب یہ ہے کہ جب ناصح ان لوگوں سے کہتا ہے کہ حقیقی ایمان جو دل اور زبان دونوں میں یکساں ہوتا ہے قبول کرو جس طرح مردانِ خدا قبول کر چکے ہیں کہ دنیوی نفع و نقصان کا خیال نہ کرتے ہوئے اُخروی فائدوں کے لالچ میں ذرا بھی دریغ نہیں کرتے اور درحقیقت آدمی یہی لوگ ہیں ورنہ جو لوگ عالم غیر فانی کے مقابلہ میں ان چند روزہ نعمتوں پر لٹو ہیں وہ مجنوں اور پاگل ہیں تو اس کے جواب میں وہ منافق کہتے ہیں کیا ہم بیوقوفوں کی مانند ایمان لائیں محض اس اُمید پر کہ آخرت میں ہم کو عیش نصیب ہوگا جو صرف ایک خیالی منصوبہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اس کے جواب میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خبردار ہو یہی لوگ احمق ہیں جو دنیا جیسی ناپائدار چیز کے مقابلہ میں نہ فنا ہونے والی نعمتوں کو چھوڑ رہے ہیں ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ یہ آیت عبداللہ ابن ابی منافق اور اسکے ساتھیوں کے بارہ میں اُتری جیسا کہ لباب میں بسند کمزور بیان کیا ہے کہ ابن ابی نے ایکبار حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی سب کے سامنے خوب تعریف کی اور ہر ایک کے اوصاف الگ الگ ہاتھ پکڑ کر بیان کئے اور جب یہ حضرات غائب ہو گئے تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم نے دیکھا میں نے ان کو کیسا خوش کیا گویا ان حضرات سے اس نے ٹھٹھا کیا اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب **۵۳** قولہ اَوْ كَصَيِّبٍ الخ مدینہ کے دو منافق بھاگ کر مکہ کی طرف چلے راہ میں بارش اور کڑک اور بجلی نے ان کو آلیا اندھیر گھپ ہو گیا اور دونوں حیران کھڑے رہ گئے جب بجلی چمکتی تو جلدی سے دو قدم چل لیتے اور جب پھر اندھیرا ہو جاتا تو کھڑے ہو جاتے اور کڑک کی ہولناک آواز سے موت کا اندیشہ کرکے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے لگتے آخر سخت حیران ہو کر کہنے لگے کہ کاش صبح ہو اور بادل کھلے تو ہم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکے غلاموں میں داخل ہوں چنانچہ وہ لوگ صبح ہوتے ہی حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے ان کی مثال حق تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے ۱۲ کذا فی اللباب

خواص الکلام۔ ۵۰ قولہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ سے تَا مُهْتَدِيْنَ تک اس دشمن کا کپڑا لے کر جس کو ایذا پہونچانا شرعاً جائز ہو اس کا اور اس کی ماں کا نام سات بار لکھو پھر اس کے گرد ایک دائرہ کھینچو اس میں یہ آیتیں لکھو اس پر ایک دائرہ اور کھینچو غرض اسی طرح تین دائرے بناؤ پھر اس کپڑے کو پیٹ کر

بِالْكٰفِرِيْنَ ○ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَا

کافروں کو نزدیک ہے کہ بجلی اُچک لے جاوے آنکھیں اُن کی جب

کافروں کو برق کی یہ حالت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ان کی بینائی اُس نے لی جہاں

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ

روشنی دیتی ہے اُن کو چلتے ہیں بیچ اس کے اور جب اندھیرا کرتی ہے اوپر ان کے کھڑے ہو رہتے ہیں اور اگر چاہے

ذرا ان کو بجلی کی چمک ہوئی تو اسکی روشنی میں چلنا شروع کیا اور جب ان پر تاریکی ہوئی پھر کھڑے کے کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ تعالے

اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

اللہ لے جاوے کان اُن کے اور آنکھیں اُن کی تحقیق اللہ اوپر ہر

ارادہ کرتے تو اُن کے گوش و چشم سب سلب کر لیتے بلاشک اللہ تعالے ہر

شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ

چیز کے قادر ہے اے لوگو عبادت کرو پروردگار اپنے کی جس نے

چیز پر قادر ہیں اے لوگو عبادت اختیار کرو اپنے پروردگار کی جس نے

خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ الَّذِىْ

پیدا کیا تم کو اور اُن کو جو پہلے تم سے تھے تو کہ تم بچو جس نے

تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی کہ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں عجب نہیں کہ تم دوزخ سے بچ جاؤ وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ

کیا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور اُتارا

بنایا تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت اور برسایا

السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا

آسمان سے پانی پس نکالا ساتھ اُس کے پھلوں سے رزق واسطے تمہارے پس مت مقرر کرو

آسمان سے پانی پھر بدوہ عدم سے نکالا بذریعہ اُس پانی کے پھلوں کی غذا کو تم لوگوں کے واسطے اب تو مت ٹھیراؤ

لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا

واسطے اللہ کے شریک اور تم جانتے ہو اور اگر ہو تم بیچ شک کے اُس چیز سے

اللہ کے مقابل اور تم جانتے بوجھتے ہو اور اگر تم کچھ خلجان میں ہو اس کتاب کی نسبت جو ہم نے

نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا

کہ اُتاری ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے پس لے آؤ ایک سورت مانند اُس کی اور پکارو

نازل فرمائی ہے اپنے بندۂ خاص پر تو اچھا پھر تم بنالاؤ ایک محدود ٹکڑا جو اس کا ہم پلہ ہو اور بلاؤ

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فَاِنْ

شاہدوں اپنوں کو سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے پس اگر

اپنے حمایتیوں کو جو خدا سے الگ (تجویز کر رکھے) ہیں اگر تم سچے ہو پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا

نہ کرو گے تم اور ہرگز نہ کرو گے تم پس ڈرو اس آگ سے جو ایندھن اُس کا

تم یہ کام نہ کر سکے اور قیامت تک بھی نہ کر سکو گے تو پھر ذرا بچتے رہیو دوزخ سے جس کا ایندھن

توضیح ربط الکلام۔ ۱ف قولہ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ الخ گذشتہ آیتوں میں حق تعالیٰ نے تین گروہ، مسلمان کفار، منافقین کا حال بیان فرمایا اب عام طور پر سبکو مخاطب بناکر عبادت کا حکم دیتے ہیں حضرت ابن عباس رض کا قول ہے کہ قرآن مجید میں یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ سے مکہ والوں کو اور یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مدینہ والوں کو خطاب ہوتا ہے تو گویا اب تک تو قرآن مجید کے کامل کتاب ہونے کا بیان فرمایا اور یہ بھی کہ اس کتاب سے کون کون لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس کے بعد اب مقصد پر آگئے کہ عبادت خدا کے سوا کسی کی نہ کرو اسی سے ربط بھی معلوم ہو گیا اور چونکہ عبادت کے دو اصول ہیں ایک توحید دوسرا رسالت، پہلے توحید کا بیان فرمایا ۱۲

ع ۲ / ۱۳ / ۲

توضیح الکلام۔ ۲ف قولہ اُعْبُدُوْا الخ حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں عبادت کا حکم یا ذکر ہے اس سے خدا تعالیٰ کو ایک جاننا مراد ہے پس اصل عبادت یہی رہی کہ آدمی شرک سے بچے ہر حال میں حق تعالیٰ ہی کو اپنا حاجت روا اور محافظ یقین کرے اس سے صاف ظاہر ہے کہ خواہ کتنی ہی نمازیں پڑھے اور روزے رکھے اور ذکر و شغل کرے لیکن قبر پرستی اور پیر پرستی اسکا شعار ہو تو کبھی ہرگز عابد نہیں سمجھا جائیگا ۱۲ دارک

۳ف قولہ فَلَا تَجْعَلُوْا الخ یعنے جب جان چکے کہ یہ سب تصرفات بجز حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں کر سکتا تو پھر یہ کیسے زیبا ہو سکتا ہے کہ تم اس کے سوا دوسروں کو پوجو اس کو چھوڑ کر مخلوق سے مرادیں مانگو ۱۲ ج

خواص الکلام۔ ۱ف قولہ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ الخ باغ اور درخت اور کھیت کو جمیع آفتوں سے محفوظ رکھنے کے لئے غسل کرکے جمعرات کے دن روزہ رکھو اور جمعہ کے دن اس جگہ کے چاروں کونوں میں دو دو رکعت نماز نفل پڑھو اول رکعت میں الحمد اور وَالتِّیْنِ اور دوسری میں الحمد اور آلم تر اور لِاِیْلٰفِ پڑھو اسیطرح دو رکعت اس کھیت یا باغ یا گاؤں کے بیچ میں پڑھو پھر زیتون کی لکڑی کا ایک قلم تراش کر زعفران سے آیت مذکورہ اس جگہ کے کسی درخت کے سبز پتہ پر لکھو اور عود کی دھونی دیکر اس جگہ کے سرے پر جدھر سے پانی آتا ہو گاڑ دو اور دوسرا پتہ لکھ کر اس جگہ کے ختم پر دفن کر دو اور تیسرا لکھ کر کسی اونچے درخت پر باندھ دو انشاء اللہ تعالے ہر قسم کی بلا سے حفاظت رہے گی ۱۲ اعمال

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

آدمی ہیں اور پتھر تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو

آدمی اور پتھر ہیں تیار ہوئی رکھی ہے کافروں کے واسطے اور خوشخبری سنا دیجئے آپ اے پیغمبر اُن لوگوں کو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ کہ واسطے اُن کے بہشتیں ہیں چلتی ہیں

جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اس بات کی کہ بیشک اُن کے واسطے بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا

نیچے اُن کے سے نہریں جب دیے جاویں گے اس میں سے میووں سے رزق کہیں گے

اُن کے نیچے سے نہریں جب کبھی دیے جاویں گے وہ لوگ اُن بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے

هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ

یہ وہ چیز ہے جو دیے گئے تھے ہم پہلے اس سے اور لائے جاویں گے مشابہ ایکدوسرے کے ساتھ اور واسطے ان کے

کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی اُن کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا اور انکے واسطے

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ

بیچ ان کے بیبیاں ہیں ستھری اور وہ بیچ ان کے ہمیشہ رہنے والے ہیں تحقیق اللہ

ان بہشتوں میں بیبیاں ہوں گی صاف پاک کی ہوئی اور وہ لوگ اُن بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے ہاں واقعی اللہ تعالیٰ

لَا يَسْتَحْىٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا

نہیں شرماتا یہ کہ بیان کرے مثال کوئی سی مچھر کی پھر جو اوپر اس کے ہے پس جو

تو نہیں شرماتے اس بات سے کہ بیان کر دیں کوئی مثال بھی خواہ مچھر کی ہو خواہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہو سو جو لوگ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا

لوگ کہ ایمان لائے پس جانتے ہیں یہ کہ وہ سچ ہے پروردگار ان کے کی طرف سے اور جو

ایمان لائے ہوئے ہیں خواہ کچھ ہی ہو وہ تو یقین کریں گے کہ بیشک یہ مثال تو بہت ہی موقع کی ہے ان کے رب کی جانب سے اور رہ گئے وہ لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ

لوگ کہ کافر ہوئے پس کہتے ہیں کیا چاہا ہے اللہ نے ساتھ اس کے مثال لانا

جو کافر ہو چکے ہیں سو چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ یوں ہی کہتے رہیں گے وہ کون مطلب ہوگا جس کا قصد کیا ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس حقیر مثال سے

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا

گمراہ کرتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو اور راہ دکھاتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو اور نہیں گمراہ کرتا ساتھ اس کے مگر

گمراہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس مثال کی وجہ سے بہتوں کو اور ہدایت کرتے ہیں اسکی وجہ سے بہتوں کو۔ اور گمراہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اس مثال سے کسی کو مگر

الْفٰسِقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

فاسقوں کو جو لوگ کہ توڑتے ہیں قول اللہ کا پیچھے

صرف بے حکمی کرنے والوں کو جو کہ توڑتے رہتے ہیں اس معاہدہ کو جو اللہ تعالیٰ سے کر چکے تھے اس کے

مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

مضبوطی اُس کی کے اور کاٹتے ہیں جو حکم کیا اللہ نے ساتھ اُس کے یہ کہ ملایا جاوے اور

استحکام کے بعد اور قطع کرتے رہتے ہیں اُن تعلقات کو کہ حکم دیا ہے اللہ نے اُن کو وابستہ رکھنے کا . اور

خواص الکلام ۔ ۱ہ قولہ وبشر الذین اٰمنوا کے سلسلہ میں حکم، جو درخت بالکل نہ پھلتا ہو یا پھلتا ہو مگر کم، اس پر زیادہ پھل آنے کیلئے یہ عمل کیا جائے کہ جمعرات کے دن روزہ رکھکر صرف کھجور سے افطار کرو اور نماز مغرب پڑھکر یہ آیتیں کاغذ پر لکھو اور بغیر کلام کئے کسی باغ میں لے جاکر درمیان کے درخت میں لٹکا دو اور اگر اس پر کوئی پھل لگا ہو تو اس کو ورنہ پاس والے درخت کا پھل لے کر کھالو پھر اس پر تین گھونٹ پانی پی لو اور وہاں سے ہٹ جاؤ انشاء اللہ تعالیٰ برکت ہوگی ۱۲ اعمال

توضیح الکلام ۲ہ قولہ من ثمرۃ رزقا الخ جنت کے میووں کی شکل و صورت ایک ہی ہوگی لیکن مزا ہر ایک کا الگ ہوگا چنانچہ جب اہل جنت کو کوئی پھل کھانیکو ملے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی پھل ہے جو ہمیں ابھی ملا تھا لیکن جب کھانا شروع کردیں گے تو یقین ہوگا کہ یہ پھل اور ہے، یا یہ مطلب ہے کہ جنت کے پھل دنیا کے پھلوں سے اس لئے ملتے جلتے ہوں گے کہ تاکہ اہل جنت کو اوپرے نہ معلوم ہوں، لیکن کھانے سے ان کو ثابت ہوگا کہ دنیا کے پھل ان پھلوں سے کوئی بھی نسبت نہیں رکھتے ۱۲

وقف لازم

۳ہ قولہ یضل بہ الخ چونکہ مثال دینے سے مقصود کہ جو اس چیز کو واضح کرتا ہے جسکی مثال دی گئی ہے ظاہر ہے اور معترض بھی اچھی طرح اس مقصد کو سمجھتا ہے لیکن شرارت اور ہٹ دھرمی سے اعتراض کے ساتھ لب کشائی کرتا ہے اس وجہ سے حق تعالیٰ نے جواب میں اُن حکمت مثال دینے میں جو ہوتی ہے وہ بیان نہیں فرمائی بلکہ بدمغز معاند جاہل کا جو جواب مناسب تھا وہ دیدیا کہ یہ جیسے ان مثالوں سے گمراہ ہوتے ہیں اور بہت سے ہدایت پاتے ہیں ۱۲

نزول الکلام ۔ ۱ہ قولہ ان اللہ لا یستحی الخ امام سدیؒ نے اپنی سند کیساتھ جس کو صاحب لباب نے اصح کہا ہے بیان کیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے منافقوں کے بارہ میں دو مثالیں بیان فرمائیں جن کا ذکر کلام الٰہی میں گذر چکا. ایک کا مثلھم الخ میں دوسری کا او کصیب الخ میں تو منافقوں نے اعتراض شروع کیا کہ خدا تعالیٰ کو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے کیا تعلق، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور مچھر اور مکھی کی مثالوں کے متعلق جو سبب نزول بیان کیا جاتا ہے وہ بھی امام عبدالرزاق نے اپنی تفسیر میں

يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ كَيْفَ

بگاڑ کرتے ہیں بیچ زمین کے یہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانے والے کیونکر

فساد کرتے رہتے ہیں زمین میں بس یہ لوگ پورے خسارے میں پڑنے والے ہیں بھلا کیونکر

تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ

کفر کرتے ہو ساتھ اللہ کے اور تھے تم مردے پس جلایا تم کو پھر مردہ کرے گا تم کو

ناسپاسی کرتے ہو اللہ کے ساتھ حالانکہ تھے تم محض بے جان سو تم کو جاندار کیا پھر تم کو موت دیں گے

ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ

پھر جلاوے گا تم کو پھر طرف اُسی کے پھیرے جاؤ گے وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے

پھر زندہ کریں گے (یعنی قیامت کے دن) پھر اُن ہی کے پاس لیجائے جاؤ گے وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے فائدے

مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ

جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا پھر قصد کیا طرف آسمان کی پس درست کیا اُن کو

جو کچھ بھی زمین میں موجود ہے سب کا سب پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف سو درست کرکے بنا دیے اُن کو

سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

سات آسمان اور وہ سب چیز کو جاننے والا ہے اور جب کہا پروردگار تیرے نے

سات آسمان اور وہ تو سب چیزوں کے جاننے والے ہیں اور جس وقت ارشاد فرمایا آپ کے رب نے

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا

واسطے فرشتوں کے تحقیق میں بنانے والا ہوں بیچ زمین کے نائب کہا اُنھوں نے

فرشتوں سے کہ ضرور میں بناؤں گا زمین میں ایک نائب فرشتے کہنے لگے

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ

کیا بناتا ہے بیچ اس کے اس شخص کو کہ فساد کرے بیچ اس کے اور ڈالے گا لہو اور ہم

کیا آپ پیدا کریں گے زمین میں ایسے لوگوں کو جو فساد کریں گے اور خونریزیاں کریں گے اور ہم

نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا

پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف تیری کے اور پاکی بیان کرتے ہیں واسطے تیرے کہا تحقیق میں جانتا ہوں جو تم

برابر تسبیح کرتے رہتے ہیں بحمد اللہ اور تقدیس کرتے رہتے ہیں آپ کی حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو

تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

نہیں جانتے اور سکھائے آدمؑ کو نام سارے پھر سامنے کیا اُن کو اوپر

تم نہیں جانتے اور علم دیدیا اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو اُن کو پیدا کرکے سب چیزوں کے اسماء کا پھر وہ چیزیں

الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ

فرشتوں کے پھر کہا بتاؤ مجھ کو نام اُن کے اگر ہو تم

فرشتوں کے روبرو کر دیں پھر فرمایا کہ بتاؤ مجھ کو اسماء ان چیزوں کے (یعنی مع ان کے آثار و خواص کے) اگر تم

صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ

سچے کہا اُنھوں نے پاک ہے تو نہیں علم ہے ہم کو مگر جو سکھایا تو نے ہم کو

سچے ہو فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ تو پاک ہیں ہم کو علم نہیں مگر وہی جو کچھ ہم کو آپ نے علم دیا

پیدائش آدم علیہ السلام اور ملائکہ کی گفتگو

لہ قولہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ الخ حق تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کرنے کے بعد زمین میں جنات کو اور آسمان میں فرشتوں کو آباد فرمایا جنات ایک مدت دراز تک زمین میں آباد رہے پھر ان میں حسد و عداوت اور بغاوت پھیل گئی اور فساد و خونریزی شروع ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ایک گروہ کو ان مفسدوں سے زمین پاک کرنے کیلئے بھیجا اور ان فرشتوں کا سردار ابلیس تھا۔ ابلیس فرشتوں کو ہمراہ لیکر زمین پر آیا اور جنات کو مار مار کر جزیروں اور پہاڑوں میں بھگا دیا زمین پر فرشتے رہنے لگے ۱۲ ابلیس کا اعزاز بہت زیادہ ہو گیا جس سبب سے تکبر کرنے لگا جب فرشتوں کو پیدائش آدمؑ کا حال معلوم ہوا تو جنات پر قیاس کرکے اور بقول ابن عباسؓ و ابن مسعودؓ حق تعالیٰ کے خبر دینے سے کہنے لگے کہ ایسی مخلوق جو فساد و خونریزی کرے پیدا کرنا قرین مصلحت نہیں ہم تیری اطاعت کیلئے کافی ہیں حق تعالیٰ نے آدمؑ کے پیدا کرنے کی حکمت ظاہر کرنے کے لئے آدم علیہ السلام کو تعلیم دی آخر واقعہ تک ۱۲

ع ۹ / ۳

خواص الکلام۔ لہ قولہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ الخ سے الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ تک کسی جن یا انسان کو مسخر کرنا ہو تو مہینہ کی پہلی تاریخ جمعرات کے دن غسل کرکے روزہ رکھو، شام کو جو کی روٹی اور شکر اور کسی قسم کے ساگ سے افطار کر دو اور اپنے وقت پر سو رہو پھر آدھی رات کے وقت اٹھ کر وضو کرکے قبلہ رو بیٹھ کر یہ آیتیں ۳۳ بار پڑھو پھر کانچ کے برتن پر مشک و زعفران و گلاب سے ان آیتوں کو لکھ کر اور اولے کے پانی سے دھو کر پیو اور سو رہو سات روز تک اسی طرح کرو اور ساتویں دن یہ آیتیں ستر بار پڑھو مگر جگہ تنہائی کی ہو اور عود کی دھونی دو پھر فارغ ہو کر ان ہی کپڑوں میں سو رہو انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا ۱۲ اعمال۔ ربط الکلام لہ قولہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ الخ یہاں تک صوری نعمت کا بیان تھا کہ ہم نے تمہارے لئے زمین و آسمان بنائے ان میں ہر قسم کا ضروری سامان مہیا کیا اب معنوی نعمت کا بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو دولت علم دی اور مسجود ملائکہ بنایا اور تم کو ایسے معزز شخص کی اولاد ہونے کا فخر بخشا ۱۲

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ

تحقیق تو ہے جاننے والا حکمت والا کہا اے آدم بتادے اُن کو نام اُن کے

بیشک آپ بڑے علم والے ہیں حکمت والے ہیں (کہ جسقدر جسکے لئے مصلحت جانا اُسیقدر فہم و علم عطا فرمایا) حقتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم اُنکو ان چیزوں کے اسماء بتلادو

فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ

پس جب بتادیے اُن کو نام اُن کے کہا کیا نہ کہا تھا میں نے تم کو تحقیق میں جانتا ہوں

سو جب بتلادیے اُن کو آدم نے اُن چیزوں کے اسماء تو حق تعالیٰ نے فرمایا (دیکھو) میں تم سے کہتا نہ تھا کہ بے شک میں جانتا ہوں

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ

چھپی چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی اور جانتا ہوں جو ظاہر کرتے ہو اور جو تھے تم

تمام پوشیدہ چیزیں آسمانوں اور زمین کی اور جانتا ہوں جس بات کو تم ظاہر کردیتے ہو اور جس بات کو

تَكْتُمُوْنَ ○ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا

چھپاتے اور جب کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا

دل میں رکھتے ہو۔ اور جس وقت حکم دیا ہمنے فرشتوں کو (اور جنوں کو بھی) کہ سجدہ میں گر جاؤ آدم کے سامنے سو سب سجدے میں گر پڑے

اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ وَ

مگر شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا اور تھا کافروں سے اور

بجز ابلیس کے اُس نے کہنا نہ مانا اور غرور میں آگیا اور ہوگیا کافروں میں سے اور

قُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

کہا ہمنے اے آدم رہ تو اور جورو تیری بہشت میں اور کھاؤ تم اس میں سے بافراغت

ہم نے حکم دیا کہ اے آدم رہا کرو تم اور تمہاری بیوی بہشت میں پھر کھاؤ تم دونوں اس میں سے بافراغت

حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ

جہاں چاہو اور مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے

جس جگہ سے چاہو اور نزدیک نہ جائیو اس درخت کے ورنہ تم بھی اُن ہی میں شمار

الظّٰلِمِيْنَ ○ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا

ظالموں سے پس ڈگایا اُن کو شیطان نے اس سے پس نکال دیا اُن دونوں کو اُس چیز سے

ہوجاؤ گے جو اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ پھر لغزش دیدی آدم و حوا کو شیطان نے اس درخت کی وجہ سے سو برطرف کرکے رہا انکو اس عیش سے

كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ

کہ تھے نیچے اس کے اور کہا ہم نے اُترو بعضے تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں اور واسطے تمہارے

جس میں وہ تھے اور ہم نے کہا کہ نیچے اُترو تم میں سے بعضے بعضوں کے دشمن رہیں گے اور تم کو

فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ

بیچ زمین کے ٹھکانا اور فائدہ ہے ایک وقت تک پس سیکھ لیں آدم نے

زمین پر چندے ٹھیرنا ہے اور کام چلانا ایک میعاد معین تک۔ بعدازاں حاصل کرلئے آدم (علیہ السلام) نے

رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

پروردگار اپنے سے کچھ باتیں پس پھر آیا اوپر اس کے تحقیق وہی ہے پھر آنے والا مہربان

اپنے رب سے چند الفاظ تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کیساتھ توجہ فرمائی اُن پر (یعنی توبہ قبول کرلی) بیشک وہی ہیں بڑے توبہ قبول کرنے والے بڑے مہربان

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وللملٰئکۃ الخ یعنی حق تعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرکے اُن کی تعظیم بجا لائیں مگر اس حکم میں جنات بھی شریک تھے جیسا کہ بعض روایتوں میں موجود ہے لیکن قرآن مجید میں بجز ابلیس کے اور کسی جن کے مامور بہ سجدہ ہونے کا ذکر اسلئے نہیں کیا گیا کہ عقلمند لوگ خود سمجھ لیں گے کہ جب فرشتے حق تعالیٰ کے اس قدر مقرب ہوکر مامور ہیں تو جنات جنکی وقعت فرشتوں کے سامنے کچھ بھی نہیں کیسے مامور نہ ہوئے ہوں گے اور تفسیر ابوالسعود میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تائید میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ بعض ملائکہ ایسے ہیں کہ ان میں توالد ہوتا ہے ان کو جن کہتے ہیں تو گویا یہ بھی ممکن ہوا کہ ملائکہ کے لفظ میں جنات بھی داخل ہوں بہرحال یہ اعتراض دفع ہوگیا کہ جب سجدہ کرنے کا حکم فرشتوں کو تھا تو ابلیس سجدہ نہ کرنے سے کیوں نافرمان ٹھیرا ۱۲ بیان

۵۲ قولہ وقلنا یاٰدم الخ حق تعالےٰ نے آدم علیہ السلام اور حضرت جدہ حوا علیہا السلام کو جو بائیں پسلی سے آدم علیہ السلام کی پیدا کی گئی تھیں حکم دیا کہ جنت میں عیش کرو اور جمہور اہل سُنت والجماعت کے نزدیک یہ جنت بہشت ہی تھی جو بنی آدم کی پیدائش کے قبل سے موجود ہے۔ شیطان جو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنیکے سبب مردود قرار پاچکا تھا آپ کے اس عیش کو دیکھ کر گھات میں رہنے لگا کہ کسی طرح بدلا لینا چاہیے چنانچہ ایکدفعہ جنت میں پہونچ گیا دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام ایسی تدبیر کا فکر کر رہے ہیں کہ جس سے ہمیشہ جنت میں رہا کریں کہنے لگا کہ آپ اس درخت کو کھا لیجئے جو انگور یا انجیر یا گیہوں وغیرہ کا تھا قسم کھاکر کہتا ہوں کہ پھر آپ کا اخراج جنت سے کبھی بھی نہ ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام یا بھول گئے اور یا یہ سمجھا کہ اسی درخت خاص سے کھانے کو منع فرمایا ہے نوع سے منع نہیں فرمایا بہرحال لغزش ہوئی جس کا انبیاء علیہم السلام سے امکان ہے اور درخت سے کھالیا حکم ہوا جنت سے اُتر جاؤ اور زمین میں رہا کرو اور آپ کو بقول اکثر مؤرخین سراندیپ میں اُتار دیا پھر بہت روز کے بعد توبہ قبول ہوئی ۱۲

۵۳ قولہ وقلنا اھبطوا الخ اگر اس وقت ابلیس جنت سے باہر جاچکا تھا تب تو مخاطب حضرت آدم و حوا ہیں مع اولاد کے جو ان کے ضمن میں تھی اور اگر ابلیس کو خروج کا حکم [illegible]

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ

کہا ہم نے اُترو اس سے سب پس جو آوے گی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پس جو کوئی

ہم نے حکم فرمایا نیچے جاؤ اس بہشت سے سب کے سب پھر اگر آوے تمہارے پاس میری طرف سے کسی قسم کی ہدایت سو جو شخص

تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

پیروی کرے ہدایت میری کی پس نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ غم کھاویں گے اور جو لوگ کہ

پیروی کرے گا میری اس ہدایت کی تو نہ کچھ اندیشہ ہوگا ان پر اور نہ ایسے لوگ غمگین ہوں گے اور جو لوگ

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو یہ لوگ رہنے والے آگ کے ہیں وہ بیچ اس کے

کفر کریں گے اور تکذیب کریں گے ہمارے احکام کی یہ لوگ ہوں گے دوزخ والے وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ

ہمیشہ رہیں گے اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو نعمت میری جو انعام کی میں نے

ہمیشہ رہیں گے اے بنی اسرائیل یاد کرو تم لوگ میرے اُن احسانوں کو جو کئے ہیں میں نے

عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝

اوپر تمہارے اور پورا کرو عہد میرا پورا کروں گا عہد تمہارے کو اور مجھ سے پس ڈرو

تم پر اور پورا کرو تم میرے عہد کو پورا کروں گا میں تمہارے عہد کو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ

اور ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے جو اُتاری میں نے سچا کرنے والی ہے اس چیز کو جو ساتھ تمہارے ہے اور مت ہو پہلے

اور ایمان لے آؤ اس کتاب پر جو میں نے نازل کی ہے (یعنی قرآن پر) ایسی حالت میں کہ وہ سچ بتلانے والی ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے (یعنی توریت کی) ...

كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝

کافر ساتھ اس کے اور مت مول لو بدلے آیتوں میری کے مول تھوڑا اور مجھ سے پس ڈرو

ہونے کی تصدیق کرتی ہے) اور مت لو بمقابلہ میرے احکام کے معاوضہ حقیر کو اور خاص مجھ ہی سے پورے طور پر ڈرو

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور مت ملاؤ سچ کو ساتھ جھوٹ کے اور مت چھپاؤ حق کو اور تم جانتے ہو

اور مخلوط مت کرو حق کو ناحق کے ساتھ اور پوشیدہ بھی مت کرو حق کو جس حالت میں کہ تم جانتے ہو

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

اور قائم کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے

اور قائم کرو تم لوگ نماز کو (یعنی مسلمان ہو کر) اور دو زکوٰۃ کو اور عاجزی کرو عاجزی کرنے والوں کے ساتھ

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ

کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو ساتھ بھلائی کے اور بھولے جاتے ہو جانوں اپنی کو اور تم پڑھتے ہو

کیا غضب ہے کہ کہتے ہو اور لوگوں کو نیک کام کرنے کو (نیک کام سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے) اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم تلاوت کرتے رہتے ہو

الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ

کتاب کیا پس نہیں سمجھتے ہو اور مدد چاہو ساتھ صبر کے اور نماز کے

کتاب کی تو پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ اور (اگر تم کو حب مال وجاہ کے غلبہ سے ایمان لانا دشوار معلوم ہوتو) مدد لو صبر اور نماز سے

خواص الکلام۔ ۱؎ قولہ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ سے اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تک نابالغہ لڑکی کے کپڑے پر پیر کی رات میں پانچ گھنٹہ رات گزر جانے کے بعد لکھو پھر کسی سوتی ہوئی عورت کے سینہ پر رکھ دو تو جو کچھ اس نے کیا ہوگا وہ سب بتلادے گی مگر یہ کام ایسی جگہ کرنا چاہیئے جہاں شرعاً تجسس درست ہو ۱۲ اعمال

توضیح الکلام۔ ۱؎ قولہ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الخ یعنی اے یعقوب علیہ السلام کے بیٹو تمہارا میں قدیم منعم ہوں تمہاری دین کی درستی کے لئے جس کو زمانہ کے حوادث اور لوگوں کی اپنی کمی زیادتی نے اول بدل کر دیا ہے قرآن کریم اور نبی آخرالزماں کو بھیجتا ہوں جس طرح میں نے تم پر ہمیشہ نظر عنایت رکھی تم کو چاہیئے کہ اس کے مقابلہ میں تم میرا عہد پورا کرو جو روز ازل تم دے چکے ہو کہ ہم تیری اطاعت کریں گے اور تیرے پیغمبروں کا کہا مانیں گے پھر اس عہد کی تجدید تم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کے واسطے سے کرتے رہے میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا کہ تمہاری عزت وآبرو اور شان وشوکت گئی ہوئی واپس کر دوں گا۔ اور آخرت میں نجات وکامیابی سے مالا مال کروں گا اور اس عہد کے پورا کرنے کی صرف یہ صورت ہے کہ تم نبی آخرالزماں اور قرآن پر ایمان لے آؤ اور چند روزہ دنیا کے مفاد کا لالچ کر کے اخروی دائمی نعمتوں پر لات نہ مارو اور راد لین کا فرست بنو کیونکہ تمہاری دیکھا دیکھی اور لوگ جو کفر کریں گے ان سب کا وبال تم ہی پر رہیگا اور ان سب سے اول کافر تم ہی کہلاؤ گے ۱۲

ع ۱۰ ۴

نزول الکلام۔ ۲؎ قولہ اَتَاْمُرُوْنَ الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علماء یہود اپنے ان رشتہ داروں سے جو مسلمان ہو گئے تھے یہ کہدیتے تھے کہ اسی دین پر قائم رہو کیونکہ یہ حق ہے اور خود اسلام کو قبول نہ کرتے تھے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ربط الکلام۔ ۲؎ قولہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ الخ بیان تک اسلامی اصول وفروع کی تعمیل کی تاکید وترغیب دیدی گئی اس پر ایک شبہ تھا کہ شاید مخاطبوں کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت [illegible] رسالت کا علم ہی نہ ہوا ہو تو وہ عدم ایمان میں معذور رہیں گے اسلئے ایک ایسا کلام ذکر فرماتے ہیں جس سے یہ بات ظاہر ہو جائیگی کہ ان کو اس کا علم تھا کہ آنحضرت صلے اللہ [illegible]

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ

اور تحقیق وہ البتہ بڑی ہے مگر اوپر عاجزی کرنیوالوں کے وہ لوگ کہ جانتے ہیں یہ کہ وہ

اور بیشک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے قلوب میں خشوع ہے ان پر کچھ دشوار نہیں وہ خاشعین وہ لوگ ہیں جو خیال رکھتے ہیں اس کا کہ وہ بیشک

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ؑ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

ملنے والے ہیں پروردگار اپنے سے اور یہ کہ وہ طرف اس کی پھر جانے والے ہیں اے بنی اسرائیل یاد کرو

ملنے والے ہیں اپنے رب سے اور اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ وہ بیشک اپنے رب کیطرف واپس جانیوالے ہیں اے اولاد یعقوب کی تم لوگ میری اس نعمت کو یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

نعمت میری وہ جو انعام کی میں نے اوپر تمہارے اور یہ کہ میں نے بزرگی دی تم کو اوپر عالموں کے

جو میں نے تمکو انعام میں دی تھی اور اس (بات) کو (یاد کرو) کہ میں نے تمکو تمام دنیا جہان والوں پر (خاص برتاؤ میں) فوقیت دی تھی

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کفایت کرے گا کوئی جی کسی جی سے کچھ اور نہ قبول کی جاویگی اس سے

اور ڈرو تم ایسے دن سے کہ نہ تو کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے کچھ مطالبہ ادا کر سکتا ہے اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی سفارش

شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَ

سفارش اور نہ لیا جاوے گا اس سے بدلہ کچھ اور نہ وہ مدد دیے جاویں گے اور

قبول ہو سکتی ہے اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی معاوضہ لیا جا سکتا ہے اور نہ ان لوگوں کی طرفداری چل سکے گی اور

اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

جب چھٹکارا دیا ہمنے تم کو قوم فرعون کی سے پہنچاتے تھے تم کو برا عذاب

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جبکہ رہائی دی ہمنے تم کو متعلقین فرعون سے جو فکر میں لگے رہتے تھے تمہاری سخت آزاری کے

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ

ذبح کرتے تھے بیٹوں تمہاروں کو اور جیتا رکھتے تھے بیٹیوں تمہاری کو اور بیچ اس کے آزمایش تھی

گلے کاٹتے تھے تمہاری اولاد ذکور کے اور زندہ چھوڑ دیتے تھے تمہاری عورتوں کو اس (واقعہ) میں ایک امتحان تھا

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ

پروردگار تمہارے سے بڑی اور جب پھاڑا ہم نے ساتھ تمہارے دریا کو پس چھٹکارا دیا ہمنے تم کو اور

تمہارے پروردگار کی جانب سے بڑا بھاری اور جب شق کو دیا ہمنے تمہاری وجہ سے دریائے شور کو پھر ہمنے (ڈوبنے سے) بچا لیا تم کو اور

اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَاِذْ وٰعَدْنَا

ڈوبا دیا ہمنے لوگوں فرعون کے کو اور تم دیکھتے تھے اور جب وعدہ کیا ہم نے

غرق کر دیا متعلقین فرعون کو (مع فرعون کے) اور تم (اس کا) معائنہ کر رہے تھے اور (وہ زمانہ یاد کرو) جبکہ وعدہ کیا تھا ہمنے

مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ

موسےٰ کو چالیس رات کا پھر پکڑا تم نے گائے کا بچہ پیچھے اس کے اور

موسیٰ سے چالیس رات کا (زمانہ ہو گیا تھا) پھر تم لوگوں نے تجویز کر لیا گوسالہ کو موسےٰ کے (جانیکے) بعد اور

اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ

تم ظالم تھے پھر معاف کیا ہمنے تم سے پیچھے اس کے تو کہ تم

تم نے ظلم پر کمر باندھ رکھی تھی پھر بھی ہمنے (تمہارے توبہ کرنے پر) درگذر کیا تم سے اتنی بڑی بات ہوئے پیچھے اس توقع پر کہ تم

توضیح الکلام۔ سلہ ۵ قولہ وَاتَّقُوْا الخ یعنی اس دن سے ڈرو جس دن یہ حال ہوگا کہ اگر کسی کے ذمہ نماز، روزہ وغیرہ باقی ہو اور دوسرا کوئی کہنے لگے کہ میری نماز روزہ سے لے کر اس کی جانب سے وصول کر لیا جاوے تو یہ ہرگز نہ ہو گا اور نہ ہو گا کہ بجائے نماز روزہ کے کوئی شخص مال دیکر چھڑا لاوے نہ ایسے شخص کی کوئی سفارش کریگا نہ کسی کی یہ تاب کہ اپنے زور سے حمایت کرکے چھڑا لاوے ۱۲ ۵۲ قولہ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ الخ بات یہ ہے کہ کہیں فرعون کو پتہ چل گیا تھا کہ اس کی رعایا میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا کہ جس کے ہاتھوں اس کی سلطنت جائے گی، اس لئے اس نے حکم لگا دیا تھا کہ جو لڑکا پیدا ہو اس کو قتل کر دیا جائے اور لڑکیوں سے چونکہ کوئی خطرہ نہ تھا، دوسرے خدمتگاری کے لئے انکی ضرورت بھی تھی اس وجہ سے انکو نہیں قتل کرتا تھا حق تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے اس کے پنجۂ ظلم سے نجات دی اور اس نجات کی تفصیل اگلی آیت میں ہے ۱۲ ۵۳ قولہ وَاِذْ فَرَقْنَا الخ یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہو کر پیغمبر ہو گئے اور ایک زمانہ تک فرعون کو سمجھاتے رہے جب کسی طرح نہ مانا تو حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کو خفیہ یہاں سے نکال لے جاؤ جب چل پڑے تو راستہ میں سمندر پڑا، اور پیچھے سے فرعون مع معہ لشکر آ پہنچا۔ حق تعالیٰ کے حکم سے دریا پھٹ گیا اور بنی اسرائیل کو راستہ مل گیا ان کے پار ہو جانے کے بعد بھی دریا اسی طرح پھٹا رہا فرعون نے آکر دریا میں راستہ دیکھا وہ بھی پار ہونے کے ارادہ سے گھس پڑا جب یہ سب لوگ دریا کے عرض میں آگئے تو حکم الٰہی سے دریا یکسان ہو گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔ ۵۴ قولہ وَاِذْ وٰعَدْنَا الخ فرعون سے نجات پاکر جب بنی اسرائیل مطمئن ہو گئے تو ان کی درخواست پر حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ اے موسیٰ کوہ طور پر آکر ایک ماہ ہماری عبادت کیجو اس کے بعد تم کو احکام کی کتاب ہم دیں گے مگر روزے کی حالت میں مسواک کرنے سے دس دن خدا تعالیٰ نے اور بڑھا دیے (شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں روزہ کی حالت پر مسواک کا کوئی حرج نہیں) غرض بعد چالیس روز کے توریت مل گئی، ادھر موسیٰ علیہ السلام کتاب لینے میں رہے وہاں سامری نام کے ایک شخص بقیہ آئندہ

تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب دی ہمنے موسےؑ کو کتاب (توریت) اور فیصلے کی چیز

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

اس توقع پر کہ تم راہ پر چلتے رہو۔ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب موسےؑ (علیہ السلام) نے فرمایا اپنی قوم سے کہ اے میری قوم

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى

بے شک تم نے اپنا بڑا نقصان کیا اپنے اس گوسالہ (پرستی) کی تجویز سے سو تم اب اپنے

بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ

خالق کی طرف متوجہ ہو پھر بعض آدمی بعض آدمیوں کو قتل کرو یہ (عملدرآمد) تمھارے لئے بہتر ہوگا تمھارے خالق کے نزدیک

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ

پھر حق تعالیٰ تمھارے حال پر (اپنی عنایت سے) متوجہ ہوئے بیشک وہ تو ایسے ہی ہیں کہ توبہ قبول کر لیتے ہیں اور عنایت فرماتے ہیں۔ اور جب تم لوگوں نے یوں کہا کہ

يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ

اے موسیٰؑ ہم ہرگز نہ مانیں گے تمھارے کہنے سے یہاں تک کہ ہم (خود) دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کو علانیہ طور پر سو (اس گستاخی پر) آپڑی تم پر

الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

کڑک بجلی کی اور تم (اس کا آنا) آنکھوں سے دیکھ رہے تھے پھر ہم نے تم کو زندہ کر اٹھایا

مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ

تمھارے مرجانے کے بعد اس توقع پر کہ تم احسان مانو گے اور سایہ افگن کیا ہم نے تم پر ابر کو (میدان تیہ میں)

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

اور (خزانہ غیب سے) پہنچایا ہمنے تمھارے پاس ترنجبین اور بٹیریں کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ

رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

ہمنے تم کو دی ہیں اور (اس سے) انھوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

اور جب ہمنے حکم کیا کہ تم لوگ اس آبادی کے اندر داخل ہو پھر کھاؤ اس (کی چیزوں میں) سے جس جگہ

بقیہ صلا، نے تمام چاندی سونے کے زیورات جمع کرکے ایک بچھڑا ڈھال لیا اور اسکے قالب میں وہ مٹی جو اس نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم تلے سے اٹھا لی تھی رکھدی بچھڑے میں جان پڑگئی جاہل بنی اسرائیل اس کو خدا بنا کر پوجنے لگے پھر ان کے توبہ کرنے جس کی تفصیل آگے آیت میں آنیوالی ہے معافی دیدی ۱۲ بیان

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام۔

۵۱ قولہٗ فَتَابَ عَلَیْکُمْ الخ گوسالہ پرستی کے گناہ سے توبہ کا یہ طریق مقرر فرمایا کہ مجرم لوگ قتل کئے جاویں جیسا کہ ہماری شریعت میں بھی بعض گناہوں کی سزا توبہ کے ساتھ قتل مقرر ہے مثلاً قتل عمد میں قاتل کے قتل کا حکم ہے اور زنا کے ثبوت پر زانی محصن سنگسار کیا جاتا ہے چنانچہ ان لوگوں نے اسپر عمل کیا حق تعالیٰ نے اپنی عنایت سے توبہ قبول کی ۱۲ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جماعتیں ایکدوسرے کو قتل کرنے کیلئے جس وقت تیار ہوئیں تو ہر ایک دوسرے کو باپ یا بیٹا یا بھائی یا کوئی اور رشتہ دار یا دوست، یا پڑوسی دیکھ کر قتل سے رکا خدا تعالیٰ نے ابر کا اندھیرا کر دیا جب خوب قتل ہو چکے تو موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ابر کھلا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسدن ستّر ہزار آدمی قتل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قدرے ملال ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں نے قاتل اور مقتول دونوں کو بخشدیا ۱۲ معالم وغیرہ

ابر کا سایہ اور نزول من وسلویٰ

۵۲ قولہٗ وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الخ ملک شام سے عمالقہ کا قبضہ اٹھانے کے لیے بنی اسرائیل کو ان سے جہاد کا حکم تھا اس کی تعمیل نہ کرنے پر خدا تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی کہ وادی تیہ میں چالیس برس پریشان پھرایا تیہ عربی میں حیران ہونے کو کہتے ہیں۔ وہ کھلا میدان تھا دھوپ کی سخت تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ نے سفید پتلا بادل بھیجکر سایہ کر دیا اور بھوک لگی تو درختوں پر ترنجبین جو ایک شیریں چیز تھی بکثرت پیدا کر دی یہ لوگ اس کو اکٹھا کر کے اس کی روٹی پکالیتے، اور بٹیریں خیموں کے ارد گرد اکھٹی ہو جاتیں یہ لوگ ان کو بے تامل پکڑ لیتے تھے یہ سہل الحصول رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانۂ غیب سے ان کے لئے انعام فرمایا مگر

بقیہ آئندہ

شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ

چاہو تم بافراغت اور داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہو بخشش مانگتے ہیں ہم

تم رغبت کرو بے تکلفی سے اور دروازے میں داخل ہونا عاجزی سے) جھکے جھکے اور (زبان سے) کہتے جانا کہ توبہ ہے (توبہ)

نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ ؕ وَسَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ○ فَبَدَّلَ

بخشیں گے ہم واسطے تمہارے خطائیں تمہاری اور البتہ زیادہ دیں گے ہم نیکی کرنیوالوں کو پس بدل ڈالا

ہم معاف کردیں گے تمہاری خطائیں اور ابھی مزید براں اور دیں گے دل سے نیک کام کرنے والوں کو سو بدل ڈالا

الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى

اُن لوگوں نے جنھوں نے ظلم کیا تھا بات کو سوائے اس کے جو کہی گئی تھی واسطے ان کے پس اتارا ہم نے اوپر

اُن ظالموں نے ایک اور کلمہ جو خلاف تھا اس کلمہ کے جس (کے کہنے) کی اُن سے فرمائش کی گئی تھی اس پر ہم نے نازل کی

الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ○ وَ

ان لوگوں کے کہ ظلم کرتے تھے عذاب آسمان سے بسبب اس کے کہ تھے فسق کرتے اور

ان ظالموں پر ایک آفت سماوی اس وجہ سے کہ وہ عدول حکمی کرتے تھے اور

اِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ ؕ

جب پانی مانگا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے پس کہا ہم نے مار تو ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو

(وہ زمانہ یاد کرو) جب (حضرت) موسیٰ نے پانی کی دعا مانگی اپنی قوم کے واسطے اس پر ہم نے (موسیٰ کو) حکم دیا کہ اپنے اس عصا کو فلاں پتھر پر مارو

فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

پس پھٹ نکلے اس میں سے بارہ چشمے تحقیق جانا ہر آدمی نے

بس فوراً اس سے پھوٹ نکلے بارہ چشمے (اور بارہ ہی خاندان تھے بنی اسرائیل کے چنانچہ) معلوم کرلیا ہر ہر شخص نے

مَّشۡرَبَهُمۡ ؕ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰهِ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى

گھاٹ اپنا کھاؤ اور پیو رزق اللہ کے سے اور مت پھرو بیچ

اپنے پانی پینے کا موقع کھاؤ اور (پینے کو) پیو اللہ تعالیٰ کے رزق سے اور حد (اعتدال) سے مت نکلو فساد (وفتنہ)

الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ○ وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ

زمین کے فساد کرتے ہوئے ۵ اور جب کہا تم نے اے موسیٰ ہرگز نہ صبر کریں گے ہم

کرتے ہوئے سرزمین میں اور جب تم لوگوں نے (یوں) کہا کہ اے موسیٰ (روز کے روز) ہم ایک ہی قسم کے

عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ

اوپر کھانے کے ایک پس مانگ تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے نکالے واسطے ہمارے اُس چیز سے کہ اگاتی ہے

کھانے پر کبھی نہ رہیں گے۔ آپ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے ایسی چیزیں پیدا کریں جو زمین میں

الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَ

زمین ساگ اس کے سے اور ککڑی اس کی سے اور گیہوں اس کے سے اور مسور اس کے سے اور

اُگا کرتی ہیں ساگ (ہوا) ککڑی (ہوئی) گیہوں (ہوا) مسور (ہوئی)

بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ

پیاز اس کی سے کہا کیا بدلتے ہو وہ چیز جو وہ ناقص ہے بدلے اُس چیز کے کہ

پیاز (ہوئی) آپ نے فرمایا کیا تم عوض میں لینا چاہتے ہو ادنیٰ درجہ کی چیزوں کو ایسی چیز کے مقابلہ میں جو

بقیہ صـ ۱۲ اور یہ بدنصیبی کہ صرف ایک آسان حکم کی تعمیل نہ کرنے پر یہ نعمت اُن سے چھن گئی۔ وہ حکم یہ تھا کہ شریعت کے مطابق ہفتہ کا دن عبادت کے لئے مخصوص رکھنا اس کی خلاف ورزی کی اللہ تعالیٰ نے گوشت کو سڑنا شروع کر دیا۔ ۱۲

صفحہ ہذا

خواص الکلام - ۵ قولہ وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى سے تکعبدون تک مرض پیاس کا ہو یا کسی جگہ پانی نہ ملتا ہو تو ان آیتوں کو مٹی کے برتن میں جو تیل یا گھی سے چکنا ہو گیا ہو یا کانچ یا پتھر کے برتن پر لکھ کر ربیع کی بارش کے پانی سے دھو کر ایک شیشی میں بھر کر تین روز رہنے دے پھر اسمیں سرخ رنگ کی بکری کا دودھ ملا کر آنچ پر اس کو گاڑھا کرے پیاس کی بیماری میں سوتے وقت دو درم اور پیاس کی حالت میں صبح کو دو درم پیا کرے ۱۲

ع ۶ / ۱۳ / ۶

توضیح الکلام (تردید نظر نیچریہ) ۵ قولہ اِذِ اسۡتَسۡقٰى الخ یہ واقعہ وادی تیہ کا ہے کہ وہاں پانی کا پتہ نہ تھا اور میدان لق و دق تھا موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے حق تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس پتھر پر عصا مارو آپ کے عصا مارتے ہی بارہ چشمے پتھر سے پھوٹ نکلے جو بارہ خاندانوں میں تقسیم ہو گئے۔ جب خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بعض پتھروں میں عقل و قیاس کے خلاف یہ اثر رکھا ہے کہ وہ لوہے کو کھینچتے اور اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں تو اگر اس پتھر میں یہ تاثیر رکھ دی ہو کہ وہ اجزاء زمین سے پانی کھینچے اور اس سے پانی برآمد ہو تو کیا استحالہ ہے جیسیں اس زمانہ کے عقلاء بے ضرورت خواہ مخواہ تاویلات کرتے ہیں ۱۲

توضیح الکلام - ۵ قولہ وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى الخ یہ واقعہ بھی وادی تیہ کا ہے جب بٹیریں اور ترنجبین کھاتے کھاتے اکتا گئے تو ترکاریوں اور غلوں کی درخواست کی۔ تیہ کا میدان

چھیانوے فرسخ کا تھا قنسرین سے لیکر بیت المقدس تک اس درمیان میں کچھ شہر بھی تھے ان ہی شہروں میں سے کسی شہر میں داخلہ کا حکم باری تعالیٰ نے دیا کہ وہاں پہونچکر من چاہی چیزیں کھاؤ پیو سو ایک ذلت تو یہ ہی ہوگی کہ تم کو کما کر کھانا پڑے گا اور یہاں من و سلویٰ آرام سے بلا محنت ملتا تھا۔ دوسری زبردست ذلت یہ ہوئی کہ یہودیوں سے ہمیشہ کے لئے سلطنت چھن گئی قیامت تک کبھی یہودیوں کی بادشاہت نہیں ہوگی، اگر قریب قیامت کے چند روز یہودیوں کے سردار دجال کا صرف چالیس دن ڈاکوؤں کی مانند

هُوَ خَيْرٌ ۚ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۚ وَضُرِبَتْ

وہ بہتر ہے اُترو کسی شہر میں پس تحقیق واسطے تمہارے ہے جو مانگا تم نے اور ماری گئی

اعلیٰ درجہ کی ہے کسی شہر میں (جاکر) اُترو (وہاں) البتہ تم کو وہ چیزیں ملیں گی جن کی تم درخواست کرتے ہو اور جم گئی

عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَبَاۤءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۚ

اوپر اُن کے ذلت اور فقیری۔ اور پھر آئے ساتھ غصے کے اللہ سے

اُن پر ذلت اور پستی (کہ دوسروں کی نگاہ میں قدر اور خود ان میں اولوالعزمی نہ رہی) اور مستحق ہو گئے غضب الٰہی کے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

یہ اس واسطے ہے کہ وہ تھے کفر کرتے ساتھ نشانیوں اللہ کے اور مار ڈالتے تھے

(اور) یہ اس وجہ سے (ہوا) کہ وہ لوگ منکر ہو جاتے تھے احکام الٰہیہ کے اور قتل کر دیا کرتے تھے

النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

پیغمبروں کو ناحق یہ اس واسطے کہ نافرمانی کی اُنھوں نے اور تھے

پیغمبروں کو ناحق اور (نیز) یہ اس وجہ سے (ہوا) کہ اُن لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرہ (اطاعت) سے

يَعْتَدُوْنَ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

حد سے نکل جاتے تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ یہودی ہوئے اور

نکل نکل جاتے تھے یہ تحقیقی بات ہے کہ مسلمان اور یہودی اور

وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

عیسائی اور بے دین جو کوئی ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے

نصاریٰ اور فرقہ صابئین (ان سب میں) جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ (کی ذات اور صفات) پر اور روز قیامت پر

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

اور کام کرے اچھے پس واسطے اُن کے ہے ثواب اُن کا نزدیک رب اُن کے کے اور نہیں ڈر

اور کارگذاری اچھی کرے ایسوں کے لئے اُن کا حق الخدمت بھی ہے اُن کے پروردگار کے پاس اور (وہاں جاکر) کسی طرح کا اندیشہ بھی

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا

اوپر ان کے اور نہ وہ غم کھاویں گے اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا اور اُٹھایا ہم نے

نہیں اُن پر اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔ اور جب ہمنے تم سے قول و قرار لیا (کہ توراۃ پر عمل کرینگے) اور ہم نے طور پہاڑ کو اُٹھا کر تمہارے اوپر

فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ

اوپر تمہارے پہاڑ کو پکڑو جو کچھ دیا ہے ہمنے تم کو زور سے اور یاد کرو جو کچھ بیچ اس کے ہے

(محاذات میں) معلق کر دیا کہ (جلدی) قبول کرو جو کتاب ہمنے تم کو دی ہے مضبوطی کے ساتھ اور یاد رکھو جو (احکام) اس میں ہیں جس سے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۞ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا

تو کہ تم بچو پھر پھر گئے تم پیچھے اس کے پس اگر نہ ہوتا

توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ پھر تم اس قول و قرار کے بعد بھی (اس سے) پھر گئے سو اگر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞

فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی البتہ ہو جاتے تم زیاں پانے والوں سے

تم لوگوں پر خداتعالیٰ کا فضل اور رحم نہ ہوتا تو ضرور تم (فوراً) تباہ (اور ہلاک) ہو جاتے

نزول الکلام۔ ۱؎ قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ الخ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہم مذہبوں کا ذکر کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سب دوزخ میں ہیں یہ سُنکر سلمانؓ کہتے ہیں کہ مجھ پر زمین تاریک ہو گئی اس وقت تسلی دینے کو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام ۱؎ قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ الخ اس کا خلاصہ ایک قانون بیان کرنا ہے کہ ہمارے ہاں کسی قوم کسی ملک والے کالے یا گورے وغیرہ کی تخصیص نہیں بلکہ جو شخص پوری اطاعت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عقائد اور اعمال میں کریگا خواہ وہ پہلے سے کیسا ہی ہو وہ ہمارے یہاں مقبول ہے اور ظاہر ہے کہ پوری اطاعت مذکورہ اسلام لانا ہیں ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ جو کسی مذہب و ملت کا آدمی اسلام لے آئے وہ مستحق نجات آخرت ہے لہٰذا یہود بھی اگر مسلمان ہو جاویں تو ان کی خطائیں سب معاف ہیں ۱۲

۲؎ قولہ وَاِذْ اَخَذْنَا الخ قانون نجات کے بعد فرماتے ہیں کہ اے بنی اسرائیل ہم نے تم پر یہانتک عنایت کی کہ جس طرح احمق بیمار کو طبیب مہربان زبردستی دوا پلایا کرتا ہے اسی طرح ہمنے تمہارے ساتھ کیا کہ جب اس قانون ہدایت پر از خود عمل کرنے کی صلاحیت تم میں باقی نہ رہی تو عہد خداوندی کو پورا کرنے پر تم کو اس صورت سے مجبور کیا کہ طور پہاڑ کا ایک بڑا ٹکڑا اٹھا کر ان کے سروں پر معلق کر دیا کہ یا تو مانو ورنہ ابھی گرا، ناچار تم نے اس عہد کو مانا لیکن پھر اس کو توڑ دیا اگر کوئی کہے کہ دین میں اکراہ اور مجبور کرنے کا حکم نہیں تو جواب یہ ہے کہ جہاں اکراہ کو منع کیا ہے اس سے مراد ابتداءِ اسلام ہے یعنی کسی کافر کو جبراً مسلمان نہیں کیا جائیگا اور یہ لوگ پہلے سے بخوشی مسلمان ہو چکے تھے تو یہ جبر اسلام پر باقی رکھنے کے لئے تھا ۱۲

بنی اسرائیل کی اس شرارت کا نتیجہ ان کی ہلاکت و بربادی کے سوا اور کیا تھا لیکن خداتعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے پھر بھی وقتاً فوقتاً انبیاءؑ بھیجکر انکو ہر طرح کی بربادی سے بچایا اور بقول بعض مفسرین فضل و رحمت سے بعثت نبی آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام مراد ہے اس صورت میں اسکے مخاطب یہی یہودی ہیں جو زمانہ رسالت میں موجود تھے خلاصہ یہ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانا بھی ایک عہد شکنی ہے چاہئے تو یہ تھا کہ ہم دنیا میں اسکی سزا تم کو دیتے مگر اپنے فضل (بقیہ آئندہ)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا

اور البتہ تحقیق جانتے ہو تم اُن لوگوں کو کہ حد سے نکل گئے تم میں سے بیچ ہفتہ کے پس کہا ہم نے

اور تم جانتے ہی ہو اُن لوگوں کا حال جنہوں نے تم میں سے (شرع سے) تجاوز کیا تھا درباره (اس حکم کے جو) یوم ہفتہ کے (متعلق تھا) سو ہم نے

لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ

اُن کو ہو جاؤ تم بندر ذلیل پس کیا ہم نے اس قصے کو بندش واسطے اُن کے جو

اُن کو کہہ دیا کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ۔ پھر ہم نے اس کو (ایک واقعہ عبرت انگیز) بنا دیا اُن لوگوں کے لئے بھی جو اُس قوم کے

يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ

آگے اُن کے تھے اور جو پیچھے اُن کے تھے اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے اور جب کہا

ہمعاصر تھے اور ان لوگوں کیلئے بھی جو مابعد زمانہ میں آتے رہے اور موجب نصیحت (بنایا خدا سے) ڈرنیوالوں کے لئے۔ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا

موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ حکم کرتا ہے تم کو یہ کہ ذبح کرو تم ایک بیل کہا اُنھوں نے

موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ حق تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم ایک بیل ذبح کرو وہ لوگ کہنے لگے

اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

کیا پکڑتا ہے تو ہم کو ٹھٹھا کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے یہ کہ ہوں میں جاہلوں سے

کہ آیا آپ ہم کو مسخرا بناتے ہیں موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا نعوذ باللہ جو میں ایسی جہالت والوں کا سا کام کروں

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

کہا انھوں نے دعا کر واسطے ہمارے رب اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے وہ بیل، کہا تحقیق وہ کہتا ہے

وہ لوگ کہنے لگے کہ آپ درخواست کیجئے اپنے رب سے ہم سے بیان کر دیں کہ اُس (بیل) کے کیا اوصاف ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ یہ فرماتے ہیں

اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ

تحقیق وہ بیل نہ بوڑھا ہے اور نہ بچہ جوان ہے درمیان میں اس کے

کہ وہ ایسا بیل ہو کہ نہ بالکل بوڑھا ہو نہ بہت بچہ ہو (بلکہ) پٹھا ہو دونوں عمروں کے وسط میں

فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا

بس کرو جو کچھ حکم کئے جاتے ہو کہا اُنھوں نے دعا کر واسطے ہمارے رب اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے

سو اب (زیادہ حجت مت کیجیو بلکہ) کر ڈالو جو کچھ تم کو حکم ملا ہے۔ کہنے لگے کہ (اچھا یہ بھی) درخواست کر دیجئے ہمارے لئے اپنے رب سے کہ ہم سے یہ (بھی) بیان کر دیں کہ اُس کا

لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا

رنگ اُس کا کہا تحقیق وہ کہتا ہے تحقیق وہ بیل ہے زرد ڈہڈہا ہے رنگ اُس کا

رنگ کیسا ہو آپ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک زرد رنگ کا بیل ہے جس کا رنگ تیز زرد ہو کہ

تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۙ اِنَّ

خوش کرتا ہے دیکھنے والوں کو کہا انھوں نے دعا کر واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے وہ بیل تحقیق

ناظرین کو فرحت بخش ہو۔ کہنے لگے کہ (ابکی بار) ہماری خاطر سے اپنے رب سے دریافت کر دیجئے کہ ہم سے بیان کر دیں کہ اُس کے اوصاف کیا کیا ہوں کیونکہ

الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝

وہ بیل مل گیا اوپر ہمارے اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے البتہ راہ پانے والے ہیں

ہم کو اس بیل میں (قدرے) اشتباہ ہے اور ہم ضرور انشاء اللہ تعالےٰ (ابکی بار) ٹھیک سمجھ جاویں گے

بقیہ صفحہ ۱۴ ا سے یہ برکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم اب ایسے عذاب نہیں بھیجتے جیسا کہ پہلی اُمتوں پر ایمان نہ لانے کے باعث بھیجے تھے یہ واقعہ سورۂ اعراف میں بھی ہے ۱۲ صفحہ ہذا۔

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ الخ یہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ کا ہے کہ بنی اسرائیل کو اس وقت حکم تھا کہ ہفتہ کے دن سوائے عبادت کے کوئی کام نہ کریں مچھلی کے شکار کی بھی اس دن ممانعت تھی یہ لوگ سمندر کے کنارے رہتے تھے شکار کے بڑے شوقین تھے علانیہ تو ہفتہ کے دن شکار نہ کیا لیکن یہ ترکیب کی کہ جمعہ کے دن حوض کھود کر اسمیں جال ڈال دیتے ہفتہ کے دن مچھلیاں پانی کے بہاؤ سے حوضوں میں آ کر جالوں میں پھنس جاتیں یہ ان کو پکڑ کر جمعہ کے دن کا شکار بتلایا کرتے حق تعالیٰ نے اس نافرمانی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیں تین دن کے بعد سب مر گئے تعجب ہے کہ عقلاء زمانہ اس مسخ پر خلاف عقل ہونے کا اعتراض کرتے ہیں اور خود بندر سے آدمی بن جانیکو ممکن مانتے ہیں جیسا کہ کسی انگریز عیسائی کی تحقیق ہے ۱۲۔ ۵۲ قولہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى الخ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے دوسرے کسی شخص کو ان کی لڑکی کے نکاح کا پیام اپنے لئے دیا لڑکی کے باپ نے انکار کر دیا پیام دینے والے نے اس کو مار ڈالا قاتل کا پتہ نہیں لگتا تھا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ قاتل کا پتہ لگنا چاہیے موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک بیل ذبح کرنے کا حکم دیا باقی قصہ آگے مذکور ہو گا اس پر ان کی کٹ حجتی کا بیان فرماتے ہیں جس کے طبعاً وہ عادی تھے جس کا بیان ترجمہ میں موجود ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ یہ حجتیں نہ کرتے اور چپکے سے کسی بیل کو لے کر ذبح کر ڈالتے تو اتنی سخت قیدیں نہ لگتیں ۱۲ مسلم شریف و مرقات شرح مشکوٰۃ و معالم التنزیل وغیرہ

خواص الکلام۔ ۵۳ قولہ قَالُوا ادْعُ لَنَا ۔۔۔ لَمُهْتَدُوْنَ جو شخص کوئی جانور یا لباس یا میوہ یا اور کوئی چیز خریدنا چاہے اور منظور ہو کہ چیز اچھی ملے تو اس چیز کو دیکھنے کے وقت یہ آیتیں پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ چیز مرضی کے موافق ملیگی ۱۲

ربط الکلام۔ ۵۱ قولہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ الخ اس آیت میں بطور مثال ایک واقعہ پہلے بے ایمانوں پر دنیا میں عذاب بھیجنے کا بیان فرماتے ہیں جس کا علم خود بنی اسرائیل کو بھی ہے

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ

کہا تحقیق وہ کہتا ہے تحقیق وہ بیل ہے نہ جوتا ہوا کہ پھاڑے زمین کو اور

موسےٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ حق تعالےٰ یوں فرماتے ہیں کہ وہ نہ تو ہل میں چلا ہوا ہو جس سے زمین جوتی جاوے اور

لَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ

نہ پانی پلاتا کھیتی کو تندرست ہے نہیں ہے داغ بیچ اس کے کہا انھوں نے اب

نہ اُس سے زراعت کی آبپاشی کیجاوے (غرض ہر قسم کے عیب سے) سالم ہو اور اسمیں کوئی داغ نہ ہو (یہ سنکر) کہنے لگے کہ اب

جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَاِذْ

لایا تو سچ پس ذبح کیا انھوں نے اس کو اور نہ نزدیک تھے کہ کریں اور جب

آپ نے پوری بات فرمائی پھر اُس کو ذبح کیا اور (انکی حجتوں سے ظاہرا) کرتے ہوئے معلوم ہوتے نہ تھے اور جب

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ

مار ڈالا تم نے ایک جان کو پس اختلاف کیا تم نے بیچ اس کے اور اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو تھے تم چھپاتے

تم لوگوں (میں سے کسی) نے ایک آدمی کا خون کر دیا پھر ایکدوسرے پر اسکو ڈالنے لگے اور اللہ تعالیٰ کو اس امر کا ظاہر کرنا منظور تھا جس کو تم مخفی رکھنا چاہتے تھے

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ

پس کہا ہم نے مارو اس کو ساتھ ایک ٹکڑے اس کے کے اسی طرح زندہ کرتا ہے اللہ مُردوں کو اور دکھاتا ہے تم کو

اسلئے ہمنے حکم دیا کہ اس کو اسکے کوئی سے ٹکڑے سے چھوا دو۔ اسی طرح حق تعالیٰ (قیامت میں) مُردوں کو زندہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی

اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ

نشانیاں اپنی تو کہ تم سمجھو پھر سخت ہوگئے دل تمھارے پیچھے

نظائر قدرت تمکو دکھلاتے ہیں اسی توقع پر کہ تم عقل سے کام لیا کرو۔ ایسے ایسے واقعات کے بعد تمھارے دل پھر بھی سخت ہی رہے تو

ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ

اس کے پس وہ مانند پتھروں کے ہیں یا زیادہ سختی میں اور تحقیق بعض

(یوں کہنا چاہیئے کہ) ان کی مثال پتھر کی سی ہے بلکہ سختی میں (پتھر سے بھی) زیادہ سخت اور بعضے پتھر

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا

پتھروں میں سے وہ ہے کہ پھٹ نکلتی ہیں اُس میں سے نہریں اور تحقیق ان میں سے البتہ وہ ہے

تو ایسے ہیں جن سے (بڑی بڑی) نہریں پھوٹ کر چلتی ہیں اور انھیں پتھروں میں بعضے ایسے ہیں کہ

يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ

کہ پھٹ جاتا ہے پس نکلتا ہے اُس میں سے پانی اور تحقیق اُن میں سے البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے

جو شق ہو جاتے ہیں پھر اُن سے (اگر زیادہ نہیں تو تھوڑا ہی) پانی نکل آتا ہے اور ان ہی پتھروں میں بعضے ایسے ہیں جو خدا تعالےٰ کے

خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

ڈر اللہ کے سے اور نہیں اللہ بے خبر اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم

خوف سے نیچے لڑھک آتے ہیں اور حق تعالےٰ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں ہیں

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

پس کیا طمع رکھتے ہو تم یہ کہ ایمان لاویں واسطے تمھارے اور تحقیق تھا ایک فرقہ اُن میں سے

اے مسلمانو! کیا اب بھی تم توقع رکھتے ہو کہ یہ یہود تمھارے کہنے سے ایمان لے آویں گے حالانکہ اُن میں سے کچھ لوگ ایسے گذرے ہیں

خواص الکلام ۵۱ قولہ وَاِذْ قَتَلْتُمْ سے تَعْقِلُوْنَ تک پڑھکر دم کرنے سے سویا ہوا آدمی اپنا حال بتا سکتا ہے بشرطیکہ جائز ہو اور دیگر یہ آیتیں اور سورہ شعرا کاغذ پر لکھ کر ایک سفید مرغ کی گردن میں جس کا تاج شاخ شاخ ہو باندھ کر جس جگہ دفینہ کا شبہ ہو وہاں چھوڑ دیا جائے وہ مرغ اسی جگہ جا کر کھڑا ہو جائے گا ۱۲ دیگر جمعہ کے دن جب سورج نکل آئے تو یہ آیتیں برنوف کی چھڑی پر چالیس دفعہ پڑھکر اس کو پھنکار دو پھر بیمار جانور کو سات مرتبہ اس سے جھاڑ دو پھر بیمار پر پھنکار دو انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا ۱۲ ۵۲ قولہ ثُمَّ قَسَتْ الخ جس شخص کا دل کسی سے سخت ہو جائے یا اپنے گھر والوں سے تنگی کرے اور مزاج بگڑ جائے تو ایک کوری پاک ٹھیکری لے کر سال کی لکڑی سے اس شخص کا کا نام اس ٹھیکری پر لکھے اور قدرے شہد جس کو آنچ نہ لگی ہو اور انگوری سرکہ لیکر اس سے یہ آیت اس نام کے گرد لکھے اور اس ٹھیکری کو کنویں یا نہر میں ڈالدے جس سے وہ شخص پانی پیتا ہو اور اگر کورے تانبے کے برتن پر اس کو لکھ کر پاک پانی سے دھو کر اس جانور کو پلانے سے جس کا دودھ گھٹ گیا ہو زیادہ ہو جائیگا ۱۲ اعمال دیگر ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ سے تَعْمَلُوْنَ تک اگر کوئی بادشاہ اپنی رعایا سے بگڑ جائے تو ایک کاغذ پر لکھ کر بادشاہ اور اسکی ماں کا نام لکھے پھر اس کو پہاڑ میں کسی اونچی جگہ رکھ دے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی حالت درست ہو جائے گی ۱۲

ع ۸ ۱۰

توضیح الکلام ۵۳ قولہ اَفَتَطْمَعُوْنَ الخ یعنی اے مسلمانو ان یہودیوں سے ہرگز اُمید نہ رکھو کہ یہ دین اسلام قبول کرلیں گے کیونکہ ان میں کچھ ایسے شریر لوگ بھی گذر چکے ہیں جو خدا تعالیٰ کے کلام کو سُن اور سمجھ کر اپنی نفسانی خواہشات کے سبب بدل ڈالتے تھے حالانکہ یہ بھی جانتے تھے کہ یہ فعل گناہ ہے تو جب اس نبیؐ کے ساتھ اُن کا یہ برتاؤ تھا جس پر یہ ایمان لائے تھے تو دوسرے نبیؐ کے ساتھ اچھا برتاؤ کیسے کر سکتے ہیں ۱۲ **ربط الکلام** ۵۳ قولہ اَفَتَطْمَعُوْنَ الخ یہاں تک یہود کے حالات مسلمانوں کو دکھلا سُنا کر آئندہ اس اُمید کو منقطع کئے دیتے ہیں جو مسلمانوں کو رہتی تھی یعنی ایمان قبول کر لینے کی کیونکہ مسلمانوں کو ان کے مومن بنانے کی کوشش میں بہت تکلیف پیش آتی تھی ۱۲

يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ

سنتا کلام اللہ کا پھر بدل ڈالتے تھے اس کو پیچھے اس سے کہ سمجھ لیا تھا اس کو

کہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنتے تھے اور پھر اس کو کچھ کا کچھ کر ڈالتے تھے پیچھے اس سے کہ سمجھ لیا تھا اس کو

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ

اور وہ جانتے تھے اور جب ملتے ہیں اُن لوگوں سے کہ ایمان لائے کہتے ہیں ایمان لائے ہم

اور وہ جانتے تھے اور جب ملتے ہیں (منافقین یہود) سلمانوں سے تو (اُن سے تو) کہتے ہیں کہ ہم (بھی) ایمان لے آئے ہیں

وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا

اور جب اکیلے ہوتے ہیں بعضے اُن کے طرف بعضے کے کہتے ہیں کیا کہدیتے ہو تم اُن سے جو

اور جب تنہائی میں جاتے ہیں یہ بعضے دوسرے بعضے (علانیہ) یہودیوں کے پاس تو وہ اُنسے کہتے ہیں کہ تم کیا سلمانوں کو وہ باتیں بتلا دیتے ہو جو

فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا

کھولا ہے اللہ نے اوپر تمہارے تو کہ جھگڑیں تم سے ساتھ اس کے نزدیک رب تمہارے کے کیا پس نہیں

اللہ تعالیٰ نے تم پر منکشف کر دی ہیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ لوگ تم کو حجت میں مغلوب کر دیں گے کہ یہ مضمون اللہ کے پاس سے ہے کیا تم (اتنی موٹی بات)

تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

سمجھتے کیا نہیں جانتے یہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں

نہیں سمجھتے کیا ان کو اس کا علم نہیں ہے کہ حق تعالیٰ کو سب خبر ہے اُن چیزوں کی بھی جن کو وہ مخفی رکھتے ہیں

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ

اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور بعضے اُن میں سے اَن پڑھے ہیں نہیں جانتے کتاب کو مگر

اور اُن کی بھی جن کا وہ اظہار کر دیتے ہیں اور اُن (یہودیوں) میں بہت سے ناخواندہ بھی ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے لیکن

اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ

آرزوئیں اور نہیں وہ مگر گمان کرتے ہیں پس وائے ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ لکھتے ہیں

(بلاسند) دل خوش کن باتیں (بہت یاد ہیں) اور وہ لوگ اور کچھ نہیں خیالات پکا لیتے ہیں۔ تو بڑی خرابی ان کی ہوگی جو لکھتے ہیں (بدل سدل کر)

الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

کتاب ساتھ ہاتھوں اپنے کے پھر کہتے ہیں یہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے سے ہے

کتاب (توریت) کو اپنے ہاتھوں سے پھر کہدیتے ہیں کہ یہ (حکم) خدا کی طرف سے ہے غرض (صرف) یہ ہوتی ہے کہ

لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

تو کہ لیویں بدلے اس کے مول تھوڑا پس وائے ہے واسطے ان کے اس سے کہ لکھتے ہیں

اس کے ذریعے سے کچھ نقد قدرے قلیل وصول کر لیں۔ سو بڑی خرابی (پیش) آوے گی ان کو اس کی بدولت (بھی) جس کو

اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَنْ

ہاتھ اُن کے اور وائے ہے اُن کو اُس چیز سے کہ کماتے ہیں اور کہتے ہیں ہرگز

ان کے ہاتھوں نے لکھا تھا اور بڑی خرابی ہوگی اُن کو اس کی بدولت (بھی) جس کو وہ وصول کر لیا کرتے تھے اور یہودیوں نے (یہ بھی) کہا کہ ہرگز

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ

نہ لگے گی ہم کو آگ مگر دن گنے ہوئے کہہ کیا لیا ہے تم نے نزدیک

ہم کو آتش دوزخ چھوئے گی (بھی) نہیں مگر بہت تھوڑے روز جو انگلیوں پر شمار کر لئے جاسکیں۔ آپ یوں فرما دیجئے کیا تم لوگوں نے حق تعالیٰ سے

نزول الکلام۔ ۱ قولہٗ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ الخ بعض یہودی مسلمانوں کی خبریں معلوم کرنے کی غرض سے منافقانہ اسلام لائے اور صبح کو اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے مسلمانوں سے ملتے جلتے اور اپنا اعتبار بڑھانے کو توریت میں سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں کھول کر دکھا دیتے اور شام کو واپس آکر شیاطین انس سرداران یہود آبی اور کعب بن اشرف وغیرہ کے پاس آکر بیٹھتے تو وہ ان کو ملامت کرتے کہ احمقو تم اپنے علم اور اپنی کتاب میں سے مسلمانوں کو کیوں سند دیئے دیتے ہو یہ مسلمان قیامت کے دن تم سے جھگڑیں گے اور یہی دلیل پیش کریں گے کہ انھوں نے ہمارے نبی کی تعریف توریت میں دکھلائی تھی اس پر یہ آیت اُتری ۱۲ ۲ قولہٗ وَقَالُوْا الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے تو یہود یہ کہا کرتے تھے کہ ساری دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور دنیا کے ہر ہزار برس کے عوض صرف ایک دن آخرت کے دنوں میں سے دوزخ کا عذاب ہم کو ہوگا خلاصہ یہ کہ کل ایک ہفتہ تک ہم عذاب پائیں گے پھر نہیں۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت ہے کہ یہود کا مقولہ یہ تھا کہ ہم کو صرف چالیس شب عذاب ہوگا کہ اتنی ہی مدت ہم نے گوسالہ پرستی کی ہے اس پر یہ آیت ان کی تردید میں اُتری ۱۲ لباب النقول

النصف

بہرحال صرف چند ایام عذاب پانے کے بعد دائمی آرام و راحت میں رہنے کا عقیدہ ان کا اس وجہ سے تھا کہ اپنے فاسد زعم میں یہ سمجھتے تھے کہ دین موسوی ہمیشہ کے لئے ہے کبھی منسوخ نہ ہوگا لہذا ہم لوگ مومن ہیں اور ایمان والوں کو دائمی عذاب نہ ہونا تسلیم شدہ بات ہے مگر یہ خیال بالکل غلط تھا اس لئے کہ شریعت محمدیہ نے تمام پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا اب صحیح معنی میں وہی مومن ہے جو اس شریعت پر ایمان لائے ورنہ کافر ہے جو ہمیشہ دوزخ میں جلے گا ۱۲ ربط الکلام۔ ۵ قولہٗ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ الخ چونکہ ان جہال کے خیالی پلاؤ پکا لینے کی اصلی وجہ ان کے علما کی خیانت تھی اس وجہ سے اس آیت میں ان کی برائی کا بڑھا ہوا ہونا بیان فرماتے ہیں اگرچہ ان کے علماء کا کچھ حال پہلے بھی گذر چکا ۱۲

اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے قول پس ہرگز نہ خلاف کرے گا اللہ تعالیٰ عہد اپنے کو یا کہتے ہو اوپر اللہ تعالیٰ کے

(اسکے متعلق) کوئی معاہدہ لے لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے معاہدہ کے خلاف نہ کریں گے یا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کی کوئی

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ

جو نہیں جانتے ہو تم ہاں جو کوئی کماوے برائی اور گھیرے اس کو

علمی سند اپنے پاس نہیں رکھتے کیوں نہیں جو شخص قصداً بری باتیں کرتا رہے اور اس کو اس کی خطا (اور قصور اس طرح)

خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

خطا اس کی پس یہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے وہ بیچ اس کے ہمیش رہنے والے ہیں

احاطہ کرلے (کہ کہیں نیکی کا اثر تک نہ رہے) سو ایسے لوگ اہل دوزخ ہوتے ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ لوگ ہیں رہنے والے

اور جو لوگ (اللہ اور رسولؐ پر) ایمان لا دیں اور نیک کام کریں ایسے لوگ اہل بہشت ہوتے ہیں

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ

بہشت کے وہ بیچ اس کے ہمیش رہنے والے ہیں اور جب لیا ہم نے قول بنی

(اور) وہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب لیا ہم نے (توریت میں) قول و قرار

اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ

اسرائیل کا نہ عبادت کرو تم مگر اللہ تعالیٰ کی اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا اور

بنی اسرائیل سے کہ عبادت مت کرنا (کسی کی) بجز اللہ تعالیٰ کے اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا اور

ذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

قرابت والے سے اور یتیموں سے اور فقیروں سے اور کہو واسطے لوگوں کے بھلائی

اہل قرابت کی بھی اور بے باپ کے بچوں کی بھی اور غریب محتاجوں کی بھی اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح (خوش خلقی سے) کہنا

وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ پھر پھر گئے تم مگر تھوڑے

اور پابندی رکھنا نماز کی اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ پھر تم (قول و قرار کرکے) اس سے پھر گئے۔ بجز معدودے چند کے

مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا

تم میں سے اور تم منہ پھیرنے والے ہو اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا نہ

اور تمہاری تو معمولی عادت ہے اقرار کرکے ہٹ جانا۔ اور (وہ زمانہ بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے یہ قول و قرار (بھی) لیا کہ

تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ

ڈالو تم لہو اپنے آپس کے اور نہ نکال دو آپس اپنے کو گھروں اپنے سے

باہم خوں ریزی مت کرنا اور ایک دوسرے کو ترک وطن مت کرانا

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ

پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو پھر تم وہ لوگ ہو

پھر تم نے اقرار بھی کر لیا اور (اقرار بھی ضمنا نہیں بلکہ ایسا صریح جیسے) تم شہادت دیتے ہو۔ پھر تم یہ (آنکھوں کے سامنے موجود ہی) ہو

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ واحاطت الخ خطاؤں کا احاطہ کفار ہی کے ساتھ خاص ہے مومن کو خطائیں کسی حال میں جب تک وہ مومن ہے محیط نہیں ہوتیں اس لئے کہ کفر کے باعث کوئی عمل کافر کا مقبول نہیں ہوتا بلکہ اگر کفر سے پہلے بحالت ایمان کچھ عمل ہوں بھی تو وہ حبط اور ضبط ہو جاتے ہیں لہذا کافر میں سب بدی ہی بدی ہوگی اور ایماندار آدمی کیسا ہی گناہگار ہو اول تو خود ایمان ہی بہترین اعمال صالحہ میں سے ہے دوسرے کوئی اور نیکی کا کام کرتا ہے تو ایمان کی برکت سے اس میں مقبولیت ہوتی ہے بشرطیکہ وہ عمل ایمان کی حالت میں صادر ہو۔ بلکہ ایمان کی برکت یہاں تک ہوتی ہے کہ بدعملوں کو حق تعالیٰ نیک عملوں سے مٹاتے رہتے ہیں اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۱۲

ع ۹ ۱۱ ۹

۵۲ قولہ واذ اخذنا الخ یہود کو جو احکام دیے گئے تھے جن پر عمل کرنا باعث فضیلت تھا ان کی دو قسمیں تھیں ایک تو اخلاق سے متعلق دوسرے قیام قومیت اور تمدن سے متعلق۔ اول کی پھر دو قسمیں تھیں ایک میں خدا تعالیٰ کی تعظیم تھی دوسرے میں مخلوق پر شفقت، تو لَا تَعْبُدُوْنَ میں تعظیم خداوندی کا حکم بیان فرمایا اور اس کے بعد بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا میں ماں باپ کی تعظیم کا حکم دیا کیونکہ خدا تعالیٰ منعم حقیقی ہے اور ماں باپ مجازی اور دیگر قرابتدار اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ سلوک کرنے اور لوگوں کے ساتھ نرم اور بھلی بات خوش خلقی سے کرنے میں مخلوق پر شفقت و رحمت ہے اور نماز ادا کرنا، اور زکوٰۃ دینا خدا تعالیٰ کی بدنی اور مالی اطاعت ہے یہاں تک قسم اول کی مثالیں ہوئیں اور قسم دوم کو وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ الخ سے بیان فرمایا ہے۔

۵۳ قولہ واذ اخذنا میثاقکم الخ جس طرح پہلی قسم میں پانچ حکم دیے تھے، خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا ماں باپ اہل قرابت یتیموں مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، لوگوں سے خوش مزاجی برتنا، نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، اسی طرح دوسری قسم میں دو حکم بیان فرمائے، آپس میں خونریزی نہ کرنا، اپنی قوم کو ناحق وطن سے نہ نکالنا۔ اور نہ اپنی قوم میں سے کسی کے ساتھ ایسی بدمعاملگی کرنا کہ جس سے وہ ترک وطن پر مجبور ہو جائے ۱۲ ربط الکلام۔ ۵۰ قولہ بلیٰ من کسب الخ یہ ایک قانون بیان فرماتے ہیں جس کے لحاظ سے یہ لوگ

تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز

کو مار ڈالتے ہو آپس اپنے کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ ہی سے گھروں اُن کے سے

(کہ) قتل و قتال بھی کرتے ہو اور ایک دوسرے کو ترک وطن بھی کراتے ہو (اس طور پر کہ) اُن اپنوں کے مقابلہ میں

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ

مددگاری کرتے ہو تم اوپر اُن کے ساتھ گناہ اور تعدّی کے اور اگر آتے ہیں تمہارے پاس

(ان کی مخالف قوموں کی) امداد کرتے ہو گناہ اور ظلم کے ساتھ۔ اور اُن لوگوں میں سے کوئی گرفتار ہو کر تم تک پہنچ جاتا ہے

اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ

بندیوان ہو کر بدلے دے چھڑاتے ہو انکو اور وہ حرام ہے اوپر تمہارے نکال دینا اُن کا کیا پس ایمان لاتے ہو

تو ایسوں کو کچھ خرچ کر کرا کر رہا کرا دیتے ہو حالانکہ یہ بات (بھی معلوم) ہے کہ تم کو انکا ترک وطن کرا دینا بھی ممنوع ہے کیا تو (پس یوں کہو کہ)

بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ

ساتھ بعض کتاب کے اور کفر کرتے ہو ساتھ بعض کے پس کیا سزا

کتاب (توریت) کے بعض (احکام) پر تم ایمان رکھتے ہو اور بعض پر ایمان نہیں رکھتے سو اور کیا سزا ہو

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج

اُس شخص کی کہ کرے یہ کام تم میں سے مگر رسوائی بیچ زندگانی دنیا کے

ایسے شخص کی جو تم لوگوں میں سے ایسی حرکت کرے بجز رسوائی کے دنیوی زندگانی میں

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ

اور دن قیامت کے پھیرے جاویں گے طرف سخت عذاب کے اور نہیں اللہ تعالےٰ

اور روز قیامت کو بڑے سخت عذاب میں ڈال دیے جاویں اور اللہ تعالےٰ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ

بے خبر اُس چیز سے کہ کرتے ہو یہ لوگ وہ ہیں کہ مول لیا زندگانی

(کچھ) بے خبر نہیں ہیں تمہارے اعمال (زشت) سے یہ وہ لوگ ہیں کہ انھوں نے دنیوی زندگانی

الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا

دنیا کو بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جاوے گا اُن سے عذاب اور نہ

(کے حظوظ) کو لے لیا ہے بعوض (نجات) آخرت کے سو نہ تو ان کی سزا میں (کچھ) تخفیف دی جاوے گی اور نہ

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا

وہ مدد کیے جاویں گے اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسےٰ کو کتاب اور پچھاڑی لائے ہم

کوئی انکی طرفداری (پیروی) کرنے پاویگا۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (توریت) دی اور (پھر) اُن کے بعد

مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

پیچھے اُس کے پیغمبر اور دیے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کے کو معجزے ظاہر

یکے بعد دیگرے پیغمبروں کو بھیجتے رہے اور (پھر) ہم نے عیسیٰ بن مریم کو (نبوت کے) واضح دلائل عطا فرمائے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا

اور قوت دی ہم نے اس کو ساتھ روح پاک کے کیا پس جب آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اُس چیز کے

اور ہم نے ان کو روح القدس سے تائید دی کیا جب کبھی (بھی) کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسے احکام لائے جن کو

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ فما جزاء الخ تاریخ بنی اسرائیل میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کس قدر اختلاف ہوا اور باہم کیا کیا خونریزیاں ہوئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت برباد ہوئی لوگوں کے سامنے ذلیل سے ذلیل رعایا بن کر رہتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کیا رسوائی ہوگی کہ مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے جلاوطن کئے گئے بنو قریظہ کا قصہ سورۂ احزاب میں اور بنو نضیر کا سورۂ حشر کے شروع میں قرآن شریف میں خود مذکور ہے ۱۲

ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا الخ: اب یہود کا رسولوں کے ساتھ کیا سلوک تھا اور کیا سلوک ہے اس کا بیان فرماتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ان لوگوں کی نہ صرف قوت علمیہ ہی برباد تھی بلکہ قوت نظریہ بھی بیکار تھی اور انسانوں کی نجات ان ہی دونوں قوتوں کی درستی پر موقوف ہے، پھر اس حالت کے باوجود ان کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم خدا کے دوست اور اس کے بیٹے ہیں چند روزہ عذاب کے بعد دائمی نجات ہمارے لئے یقینی ہے، پس جب اپنے ہی خاندان کے انبیا علیہم السلام کے ساتھ ان کا یہ برتاؤ رہا ہے تو نبی عربی علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ بھی بدسلوکی کریں وہ زیادہ سے کم ہے ۱۲

ع ۱۰

متعلقات الکلام ۵۳ قولہ بِرُوْحِ الْقُدُسِ الخ قرآن شریف میں روح القدس جگہ جگہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کہا گیا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کئی طرح سے تائید ہوئی اول تو پیدائش کے وقت شیطان سے محفوظ رہے دوم ان کے پھونک مارنے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ہوا، سوم بکثرت یہود آپ کے دشمن تھے جبرئیل علیہ السلام حفاظت کے لئے ہمراہ رہتے تھے اور اخیر میں ان ہی کے ذریعہ سے آسمان پر اُٹھائے گئے اور یہود نے بہت سے پیغمبروں کو جھٹلایا حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو تو قتل ہی کر ڈالا ۱۲ اور حضرت ابن عباس رضی اور سعید بن جبیر نے فرمایا کہ روح القدس سے اسم اعظم مراد ہے جس کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ انجیل مراد ہے جس طرح قرآن شریف میں قرآن کو روح سے تعبیر فرمایا ہے کذٰلک

لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا

تَقْتُلُونَ ○ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ

بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ○ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ

مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ

يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم

مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ

بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ

عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ

عَذَابٌ مُّهِينٌ ○ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ

اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ

ربط الکلام۔ ۵۱ قولہ وقالوا قلوبنا الخ یہاں تک تو ان معاملات کا ذکر تھا جو بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء اور ان کی کتابوں کے ساتھ برتے یہاں سے ان معاملات کا بیان شروع ہے جو ان کمبختوں نے نبی عربی علیہ السلام اور قرآن مجید کے ساتھ کئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود قرآن مجید اور آپکی نبوت قبول نہ کرنیکا سبب یہ بیان کرتے تھے کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں یعنی ہم اپنی بات پر بڑے پکے ہیں نئی بات قبول نہیں کر سکتے اس سبب کو بڑے فخر سے بیان کرتے تھے حالانکہ نئی بات قبول کرنے سے گریز کرنا اگرچہ حق اسی میں منحصر ہو کوئی خوبی کی بات نہیں، خدا تعالیٰ بل لعنہم الخ فرما کر بتلاتا ہے کہ ان کے دلوں میں زنگ اور آلودگی اس قدر ہے کہ انوار ہدایت کا اثر نمایاں نہیں ہوتا اس لئے بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں یعنی صرف ان ہی باتوں پر ایمان لاتے ہیں جو ان کے مذہب اور اسلام میں مشترک ہیں جیسے خدا کا اقرار قیامت کو تسلیم کرنا اس کو ایمان کہنا لغت کے اعتبار سے ہے اصطلاح شرع میں ایمان یہ ہے کہ جتنی باتیں شریعت میں ضروری وارد ہوں سب کا یقین کرے اور یہ لوگ نبوت محمدیہ اور قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے کے منکر تھے ۱۲ یا یہ مطلب کہ ایمان والے تھوڑے اور کافر زیادہ ہیں ۱۲ معالم و بیضاوی وغیرہ

متعلقات الکلام۔ ۵۲ قولہ مصدق الخ قرآن شریف توریت کی تصدیق اس وجہ سے کرتا ہے کہ توریت میں جو پیشین گوئیاں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزول قرآن مجید کے متعلق تھیں، قرآن شریف سے ان کا سچ ہونا ظاہر ہو گیا سو توریت کا ماننے والا تو قرآن شریف اور صاحب قرآن کی تکذیب کر ہی نہیں سکتا ورنہ توریت کی تکذیب لازم آتی ہے ۱۲ ۵۳ قولہ عرفوا الخ اگر کسی کو شبہ ہو کہ جب حق کو حق جانتے تھے تو ان کو مومن کہنا چاہئے پھر ان کو کافر کیسے کہا گیا۔ جواب یہ ہے کہ جس طرح حق کو باطل جاننا کفر ہے اسی طرح باوجود حق جاننے کے انکار کرنا بھی کفر ہے، دوسرے یہ جاننا بالاختیار نہ تھا اضطراراً تھا اور ایمان تصدیق اختیاری کا نام ہے اور وہ ان میں نہ تھی ۱۲ خلاصۃ التفاسیر

بِمَا وَرَاءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ط قُلْ فَلِمَ

ساتھ اس چیز کے کہ سوائے اس کے ہے اور وہ سچ ہے سچا کرنے والا اُس کو جو ساتھ ان کے ہے کہہ پس کیوں

انکار کرتے ہیں، حالانکہ وہ بھی حق ہیں اور تصدیق کرنیوالی بھی ہیں اُس کی جو اُنکے پاس ہے (یعنی توراۃ کی)، آپ کہئے کہ (اچھا تو) پھر

تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَاۗءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَ

مار ڈالتے تھے پیغمبروں اللہ کے کو پہلے اس سے اگر ہو تم ایمان والے اور

کیوں قتل کیا کرتے تھے اللہ کے پیغمبروں کو اُس کے قبل کے زمانہ میں اگر تم (توراۃ پر) ایمان رکھنے والے تھے اور

لَقَدْ جَاۗءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس موسےؑ ساتھ دلیلوں کے پھر پکڑا تم نے بچھڑے کو معبود

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) تم لوگوں کے پاس صاف صاف دلیلیں لائے (مگر) اس پر تم لوگوں نے گوسالہ کو (معبود) تجویز کرلیا موسیٰ (علیہ السلام) کے

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

پیچھے اُس کے اور تم ظلم کرنے والے ہو اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا

(طور پر جانے کے) بعد اور تم ستم ڈھا رہے تھے اور جب ہم نے تمہارا قول و قرار لیا تھا

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ط خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ

اور اُٹھایا ہم نے اوپر تمہارے پہاڑ کو پکڑو جو کچھ دیا ہم نے تم کو زور سے اور

اور طور کو تمہارے (سروں کے) اوپر لا کھڑا کیا تھا لو جو کچھ (احکام) ہم تم کو دیتے ہیں ہمت (اور پختگی) کے ساتھ اور

اسْمَعُوْا ط قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِيْ

سنو کہا انہوں نے سُنا ہم نے اور نہ مانا ہم نے اور پلائی گئی بیچ

سُنو، اُس وقت اُنھوں نے زبان سے کہدیا کہ ہمنے سُن لیا اور ہم سے عمل نہ ہوگا اور (وجہ اس کی یہ ہے کہ) ان کے

قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ط قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ

دلوں اُن کے محبت بچھڑے کی بسبب کفر اُن کے کے کہہ بُرا ہے جو کچھ حکم کرتا ہے تم کو ساتھ اُس کے

قلوب میں وہی گوسالہ پیوست ہوگیا تھا ان کے کفر (سابق) کی وجہ سے آپ فرمادیجئے کہ یہ افعال بہت بُرے ہیں جن کی تعلیم

اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ

ایمان تمہارا اگر ہو تم ایمان والے کہہ اگر ہے واسطے تمہارے

تمہارا ایمان تم کو کر رہا ہے اگر تم اہل ایمان ہو آپ کہدیجئے کہ اگر (بقول تمہارے)

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

گھر آخرت کا نزدیک اللہ کے خالص سوائے لوگوں کے

عالم آخرت محض تمہارے ہی لئے نافع ہے بلا شرکت غیرے تو تم (اس کی تصدیق کے لئے ذرا)

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ

پس آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور ہرگز نہ آرزو کریں گے اُس کو

موت کی تمنا کر (کے دکھلا) دو اگر تم سچے ہو۔ اور وہ ہرگز کبھی اس (موت) کی تمنا نہ کریں گے بوجہ (خوف سزا)

اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○

کبھی بسبب اس کے کہ آگے بھیجا ہاتھوں اُن کے نے اور اللہ جانتا ہے ظالموں کو

ان اعمال (کفریہ) کے جو اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں، اور اللہ تعالےٰ کو خوب اطلاع ہے ان ظالموں (کے حال) کی ۱

تردید کلام یہود۔ ۵ قولہ قل فلم تقتلون الخ خدا تعالیٰ نے یہود کے کلام کا رد تین طرح فرمایا۔ اوّل یہ کہ جب دوسری کتابوں کا حق اور منجانب اللہ ہونا دلیل سے ثابت ہے تو پھر ان کے انکار کی کیا وجہ۔ دوسرے جب اور کتابیں مثلاً قرآن شریف ہی ہے توریت کی تصدیق کرتی ہیں تو ان کے نہ ماننے سے تو خود توریت کا نہ ماننا لازم آتا ہے تیسرے یہ کہ جب انبیا علیہم السلام کو قتل کرنا تمام کتب آسمانی کفر بتلاتی ہیں تو پھر تمہارا ان لوگوں کو اپنا مقتدا اور پیشوا سمجھنا جنھوں نے بہت سے ایسے نبیوں کو قتل کیا جو توریت ہی کے احکام کی تعلیم دیتے تھے بعینہ توریت کے ساتھ کفر کرنا ہے اس سے خود توریت پر ایمان ہونے کا دعویٰ بھی باطل ٹھیرا، غرض ہر طرح سے تمہارا قول و فعل بے ٹھکانے ہے ۱۲ ۵

نزول الکلام۔ ۵ قولہ قل ان کانت الخ یہود یہ کہتے تھے کہ جنت میں بجز یہود کے اور کوئی جانے کا ہی نہیں اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام۔ ۵ قولہ قل ان کانت الخ حق تعالیٰ ان کے اس دعوے کو بھی باطل فرماتے ہیں کہ اگر دار آخرت تمہارے ہی لئے خاص ہے تو جلدی سے مرنے کی آرزو کیوں نہیں کرتے تاکہ مرتے ہی عالم آخرت میں اپنے مراتب کو پہونچو کیونکہ جن لوگوں کو وہاں کے ثواب اور نعما کا یقین کامل اور روحانی مشاہدہ ہو جاتا ہے وہ اس عالم کا نہایت درجہ مشتاق ہو جاتے اور آرزو کرتے ہیں کہ جلدی موت آئے مگر یہود اپنے اعمال بد کی سزا سے ڈر کر موت سے بھاگتے ہیں اور ہزار برس کی عمر چاہتے ہیں تاکہ بداعمالیوں کا نتیجہ بھگتنا نہ پڑے اور وہ عذر و بھگتنا ہے معلوم ہوا کہ یہ دعویٰ بھی غلط ہے ۱۲ **خواص الکلام۔** ۵ قولہ و اذ اخذنا سے کنتم مؤمنین تک جو شخص اپنی ذہانت سے ظلم کے طریقے ایجاد کرکے لوگوں کو تکلیف دیتا ہو اگر کوئی اس کی دانائی سلب کرنا چاہے تو یہ آیت ہفتہ کے دن کسی مٹھائی پر لکھ کر اس کو نہار منھ کھلادے انشاء اللہ تعالیٰ پھر اس کو ایسی باتیں نہیں سوجھیں گی ۱۲

حدیث شریف۔ ۵ قولہ فتمنوا الموت الخ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر موت کی تمنا کرتے تو اسی وقت تھوک کے پھندے سے سارے یہود ی مرجاتے اور سطح زمین

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ

اور البتہ پاوے گا تو اُن کو بہت حرص والا لوگوں سے اوپر زندگی کے اور اُن لوگوں سے

اور آپ (تو) اُن کو حیات (دنیویہ) کا حریص اور (عام) آدمیوں سے (بھی) بڑھ کر پاویں گے اور مشرکین سے بھی

أَشْرَكُوا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ

کہ شریک لاتے ہیں آرزو کرتا ہے ہر ایک اُن کا کاش کہ عمر دیا جاوے ہزار برس کی اور نہیں وہ

اُن میں کا ایک ایک (شخص) اس ہوس میں ہے کہ اُس کی عمر ہزار برس کی ہو جاوے اور یہ امر

بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ

ہٹانے والا اُس کو عذاب سے یہ کہ عمر دیا جاوے اور اللہ دیکھتا ہے

عذاب سے تو نہیں بچا سکتا کہ (کسی کی بڑی) عمر ہو جاوے اور حق تعالیٰ کے سب پیش نظر ہیں

بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ

جو کچھ کرتے ہیں کہہ جو کوئی دشمن ہے واسطے جبرائیل کے پس تحقیق اس نے

ان کے اعمال (بد) آپ (ان سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبرئیل سے عداوت رکھے سو انھوں نے یہ قرآن

نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

اُتارا ہے اس کو اوپر دل تیرے کے ساتھ حکم اللہ کے سچا کرنے والا واسطے اس چیز کے کہ آگے اس کے ہے

آپ کے قلب تک پہنچایا ہے خداوندی حکم سے اس کی (خود) یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی (سماوی) کتابوں کی

وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

اور ہدایت اور خوشخبری واسطے ایمان والوں کے جو کوئی ہے دشمن

اور رہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو جو کوئی خدا تعالیٰ کا دشمن (ہو)

لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ

واسطے اللہ کے اور فرشتوں اس کے کے اور پیغمبروں اس کے کے اور جبریل اور میکائیل کے پس تحقیق

اور فرشتوں کا (ہو) اور پیغمبروں کا (ہو) اور جبرئیل کا (ہو) اور میکائیل کا (ہو) تو اللہ تعالیٰ

اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۝ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ

اللہ دشمن ہے واسطے کافروں کے اور البتہ تحقیق اُتاری ہم نے طرف تیری نشانیاں

دشمن ہے ایسے کافروں کا اور ہم نے تو آپ کے پاس بہت سے دلائل واضح

بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ أَوَكُلَّمَا

ظاہر اور نہیں کفر کرتے ساتھ اس کے مگر بدکار کیا اور جب

نازل کئے ہیں۔ اور کوئی انکار نہیں کیا کرتا مگر صرف وہی لوگ جو عدول حکمی کے عادی ہیں کیا اور جب کبھی

عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ

باندھا انھوں نے عہد پھینک دیتا ہے اُس کو ایک فرقہ ان میں سے بلکہ اکثر ان کے

ان لوگوں نے کوئی عہد کیا ہو گا (ضرور) اس کو ان میں سے کسی نہ کسی فریق نے نظر انداز کر دیا ہو گا بلکہ زیادہ تو ایسے ہی نکلیں گے جو (سیرے اس عہد کا)

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

نہیں ایمان لاتے اور جب آیا اُن کے پاس پیغمبر نزدیک اللہ کے سے

یقین ہی نہیں رکھتے اور جب اُن کے پاس ایک پیغمبر آئے اللہ کی طرف

نزول الکلام۔ ۵۱۔ قولہ من کان الخ ایک دفعہ جناب نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر یہود کہنے لگے کہ اگر آپ ہمارے پانچ سوالوں کا جواب دیدیں تو ہم ایمان لے آئیں۔ ایک یہ کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر کیا حرام کیا تھا۔ دوسرا یہ کہ نبی کی علامت کیا ہے۔ تیسرا یہ کہ کڑک اور بجلی کیا چیز ہے چوتھا یہ کہ پیٹ میں بچہ نر یا مادہ کیونکر ہوتا ہے۔ پانچواں یہ کہ آپکے پاس یہ آسمانی خبریں کون لاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کا جواب دیا اور یہودیوں نے سارے جواب مان بھی لئے لیکن جب آخری سوال کا جواب دیا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں یہود کہنے لگے کہ وہ بہت سخت مزاج ہے اور وہی لوگوں پر عذاب لایا کرتا ہے اگر میکائیل علیہ السلام وحی لاتے ہوتے تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آتے اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب النقول ترمذی اور امام احمد اور امام نسائی نے اسکو روایت کیا ہے ۱۲ ۵۲ قولہ ولقد انزلنا الخ ابن صوریا یہودی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بولا کہ اے محمد تمھاری جو نشانیاں ہم کو معلوم تھیں ان میں سے کوئی علامت بھی تم میں نہیں پائی جاتی اور نہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ہونے کی کوئی دلیل پیش کی، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ابن ابی حاتم نے اس کو روایت کیا۔ لباب خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ وہ تو ایک ہی واضح دلیل کو لئے پھرتا ہے ہم نے تو آپ کے پاس بہت سے دلائل واضحہ نازل کئے ہیں جن کو وہ خود بھی جانتے ہیں ۱۲ بیان ۵۳ قولہ اوکلما الخ مالک بن صیف یہودی کو جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد یاد دلایا جو توریت میں آنحضرت پر ایمان لانے کے متعلق لیا گیا تھا تو اس نے قسم کھا کر اس عہد کا بالکل انکار کر دیا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بارہ میں ہم سے کوئی بھی عہد نہیں لیا گیا۔ اس کے متعلق یہ آیت اُتری ۱۲ لباب ربط الکلام۔ ۵۴ قولہ ولما جاءھم رسول الخ اب ایک خاص عہد شکنی کا بیان فرماتے ہیں جس کے متعلق اس مقام پر کلام تھا یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانا ۱۲

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا

سچا کرنے والا واسطے اس کے جو پاس اُن کے ہے پھینکدی ایک جماعت نے اُن میں سے جو دیے گئے ہیں

جو تصدیق بھی کر رہے ہیں اس کتاب کی جو ان لوگوں کے پاس ہے (یعنی توراۃ کی) ان اہل کتاب میں کے ایک فریق نے

الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا

کتاب کتاب اللہ تعالیٰ کی کو پیچھے پیٹھوں اپنی کے گویا کہ وہ نہیں

خود اس کتاب اللہ ہی کو پس پشت ڈال دیا جیسے ان کو گویا اصلا

يَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ

جانتے اور پیروی کرتے ہیں اُس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیطان بیچ وقت

علم ہی نہیں۔ اور انھوں نے ایسی چیز کا (یعنی سحر کا) اتباع کیا جس کا چرچا کیا کرتے تھے شیاطین (یعنی خبیث جن) حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے

سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا

سلیمان ؑ کے اور نہیں کفر کیا تھا سلیمان ؑ نے اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا

(عہد) سلطنت میں اور حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا مگر ہاں شیطان کفر کیا کرتے تھے اور حالت یہ تھی

يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور پیروی کی تھی اس چیز کی کہ اتاری گئی اوپر دو فرشتوں کے

کہ آدمیوں کو بھی (اس) سحر کی تعلیم کیا کرتے تھے۔ اور اس (سحر) کا بھی جو کہ ان دونوں فرشتوں پر نازل کیا گیا تھا

بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ

بیچ شہر کے ہاروت اور ماروت کے تئیں اور نہیں سکھاتے وہ دونوں کسی کو

شہر بابل میں جن کا نام ہاروت ماروت تھا اور وہ دونوں کسی کو نہ بتلاتے تھے

حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ

یہاں تک کہ کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ ہم آزمائش ہیں پس مت کافر ہو پس سیکھتے ہیں

جب تک یہ (نہ) کہدیتے کہ ہمارا وجود بھی ایک امتحان ہے سو کہیں کافر مت بنجائیو (کہ اسمیں پھنس جاوے) سو (بعضے) لوگ ان دونوں سے اس قسم کا

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم

وہ چیز کہ جدائی ڈالتے ہیں ساتھ اس کے درمیان مرد کے اور جورو اس کی کے اور نہیں وہ

سحر سیکھ لیتے تھے جس کے ذریعہ سے (عمل کرکے) کسی مرد اور اس کی بیوی میں تفریق پیدا کر دیتے تھے۔ اور یہ (ساحر) لوگ

بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ

ضرر پہونچانے والے ساتھ اس کے کسی کو مگر ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے اور سیکھتے ہیں

اس کے ذریعہ سے کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ مگر خدا ہی کے (تقدیری) حکم سے اور ایسی چیز سیکھ لیتے ہیں

مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ

وہ چیز کہ ضرر دیتی ہے اُن کو اور نہ نفع دیتی ہے اُن کو اور البتہ تحقیق جانتے ہیں جو کوئی مول لیوے اُس کو

جو (خود) ان کو ضرر رساں ہیں اور ان کو نافع نہیں ہیں اور ضرور یہ (یہودی) بھی اتنا جانتے ہیں کہ جو شخص اس کو اختیار کرے

مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا

واسطے اس کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اور البتہ بُرا ہے جو کچھ کہ بیچا ہے

ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ (باقی) نہیں اور بیشک بُری ہے وہ چیز (یعنی سحر و کفر)

نزول الکلام ۔ ۵۱ قولہ وَاتَّبَعُوا الخ حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہودی جادوگر جانتے تھے جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر تعظیم سے کیا تو یہود بولے کہ کیا خوب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو سچ کو جھوٹ اور حق کو باطل کے ساتھ ملائے دیتے ہیں کہ انبیا کے زمرہ میں سلیمان کا بھی ذکر کرتے ہیں جو (معاذ اللہ) بڑے جادوگر تھے اور اسی جادو کے زور سے ہوا پر اڑتے تھے ان کا رد کرنے کے لئے یہ آیتیں اُتریں ۱۲ ابن جریر

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ وَاتَّبَعُوا الخ ان آیات میں اللہ تعالےٰ کتاب اللہ کو پس پشت ڈالدینے کی مزید توضیح بیان فرمائی ہے کہ کتاب اللہ کو چھوڑ کر واہیات کاموں کی طرف متوجہ ہو گئے یعنی جو شیاطین سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جادو سکھایا کرتے تھے اور اس کو سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے، اور دراصل سلیمان علیہ السلام اس کفر کے مرتکب نہ ہوئے تھے بلکہ وہی شیاطین مرتکب ہوتے تھے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے یہ لوگ اس کے تابع اور معتقد ہو گئے ۱۲ حق

خواص الکلام ۔ ۵۱ قولہ وَاتَّبَعُوا سے يَعْلَمُونَ تک سکوے تانبے کے طشت میں ان آیتوں کو لکھ کر اس کو کندر کی دھونی دیکر پانی سے دھو کر پلایا جاوے اور گھر میں بھی چھڑک دیا جاوے تو جادو کا اثر جاتا رہے گا اور نہ آئندہ جادو وہاں اثر کرسکیگا اور اگر جادو کئے ہوئے یا نظر بد لگے ہوئے کو اس پانی سے غسل دیا جاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا اثر دور ہو جائے ۱۲ اعمال

فقہ الکلام ۔ ۵۲ قولہ السِّحْرَ الخ جادو کے منتر میں اگر کفر کے الفاظ ہوں تو وہ ہر حال میں کفر ہے خواہ اس کا استعمال کسی کو نفع پہونچانے کے لئے کیا جائے یا ضرر پہونچانے کے لئے اور اگر کلمات کفر کے نہ ہوں اور شریعت کے خلاف کسی کو ضرر پہونچایا جائے تو وہ فسق اور معصیت ہے اور اگر ضرر مقصود نہ ہو تو وہ سحر نہیں بلکہ وہ تعویذ یا عمل یا عزیمت کہلایا جاتا ہے وہ مباح ہے اور اگر کلمات مشکوک ہوں کہ ان کا مطلب معلوم نہ ہوتا ہو تو احتمال کفر کی وجہ سے اجتناب واجب ہے۔ بعض علماء جادو کے اثر کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کا انکار بدیہی چیز کا انکار ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی مدینہ میں ایک یہودی نے جادو کیا تھا جس سے آپ کسی قدر علیل ہو گئے تھے یہ روایت

بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بدلے اس کے جانوں اپنی کو اگر ہوتے جانتے اور اگر تحقیق وہ ایمان لاتے
جس میں وہ لوگ اپنی جان دے رہے ہیں کاش ان کو (اتنی) عقل ہوتی اور اگر وہ لوگ (بجائے اس کے) ایمان

وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا
اور پرہیزگاری کرتے البتہ ایک ثواب تھا نزدیک اللہ کے سے بہتر اگر ہوتے
اور تقوے (اختیار) کرتے تو خدا تعالےٰ کے ہاں کا معاوضہ بہتر تھا کاش ان کو

يَعْلَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ
جانتے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کہو راعنا اور
(اتنی) عقل ہوتی اے ایمان والو تم (لفظ) راعنا مت کہا کرو اور

قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
کہو تم انظرنا یعنی انتظار کر ہمارا اور سنو اور واسطے کافروں کے عذاب ہے
انظرنا کہہ دیا کرو اور (اس کو اچھی طرح) سن لیجیو اور (ان) کافروں کو (تو) سزائے

اَلِيْمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
درد دینے والا نہیں دوست رکھتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب سے
دردناک ہو (ہی) گی ذرا بھی پسند نہیں کرتے کافر لوگ (خواہ) ان اہل کتاب میں سے (ہوں)

وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ
اور نہ مشرکوں سے یہ کہ اُتاری جاوے اوپر تمہارے کچھ بھلائی
اور (خواہ) مشرکین میں سے اس امر کو کہ تم کو کسی طرح کی بہتری (بھی) نصیب ہو تمہارے پروردگار

رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ
پروردگار تمہارے سے اور اللہ تو خاص کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے جس کو چاہتا ہے اور اللہ تعالےٰ
کی طرف سے حالانکہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت (وعنایت) کے ساتھ جس کو منظور ہوتا ہے مخصوص فرمالیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا
صاحب فضل بڑے کا ہے جو موقوف کرتے ہیں ہم آیتوں سے یا بھلا دیتے ہیں ہم ان کو
بڑے فضل (کرنے) والے ہیں۔ ہم کسی آیت کا حکم جو موقوف کر دیتے ہیں یا اس آیت (ہی) کو (ذہنوں سے) فراموش کر دیتے ہیں

نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي
لاتے ہیں ہم بہتر ان کے یا مانند ان کی کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اللہ تعالےٰ اوپر
تو ہم اس آیت سے بہتر یا اس آیت ہی کی مثل لے آتے ہیں (اے معترض) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ حق تعالےٰ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
ہر چیز کے قادر ہے کیا نہیں جانا تو نے یہ کہ اللہ تعالیٰ واسطے اُس کے ہے بادشاہی
ہر شے پر قدرت رکھتے ہیں۔ کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ حق تعالیٰ ایسے ہیں کہ خاص ان ہی کی ہے سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ تعالےٰ کے
آسمانوں کی اور زمین کی اور (یہ بھی سمجھ رکھو کہ) تمہارا حق تعالےٰ کے سوا

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الخ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں مسلمان حاضر ہوکر کلمات طیبہ سُنا کرتے تھے اگر کوئی کلمہ اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا تو راعنا کہہ کر یہ چاہتے کہ ہماری رعایت فرماکر اس کلمہ کو پھر فرما دیجئے۔ یہود بھی دیکھا دیکھی یہ لفظ راعنا بولنے لگے مگر ان کی نیت توہین کی ہوتی تھی کیونکہ انکی زبان میں اس لفظ کے معنی بیوقوف شیخی خورہ کے ہیں اور کبھی چپکے سے یہ لفظ کہکر یہ مراد لیتے کہ اے ہمارے چرواہے حضرت معاذؓ اس بات کو پاکر بولے کہ اے خدا کے دشمنوں اب اگر تم سے میں نے یہ لفظ سُنا تو قتل کر ڈالوں گا وہ کہنے لگے کہ تم خود بھی تو یہ لفظ بولتے ہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو تم ایسا لفظ ہی نہ بولو جو دو معنے ہو سیدھا سادا لفظ انظرنا کہدیا کرو جس کے صحیح معنی ایک ہی ہیں کہ ہماری حالت پر نظر فرمایئے ۱۲ لباب وغیرہ **۵۲ قولہ** مَا نَنْسَخْ الخ یہود نے قرآن شریف میں بعض آیتوں کو منسوخ دیکھ کر اعتراض کیا کہ پہلی آیت اور اس کے حکم میں کیا خرابی دیکھی جو آئندہ اس کو منسوخ کیا اور اگر پہلے حکم میں فی الواقع کوئی خرابی تھی تو وہ حکم دیا ہی کیوں تھا جو منسوخ کرنا پڑا بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ کوئی وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شب کو اترتی اور صبح کو وہ بھلا دیجاتی اس پر بھی یہود نے طعن کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ **توضیح الکلام ۵۲ قولہ** مَا نَنْسَخْ الخ یعنی پہلے قانون کی تبدیلی (نسخ) اگر اس وجہ سے ہوتا کہ بانیٔ قانون سے پہلے کوئی کسر رہ گئی تھی تو بیشک خدا تعالےٰ کی ذات میں محال تھا لیکن جب وہ اس وجہ سے ہو کہ محکوم کی حالت بدلنے سے مصلحت بدل گئی جیسے مریض کی حالت بدلنے سے نسخہ بدل جاتا ہے اس میں کوئی نقلی یا عقلی خرابی نہیں ہوسکتی خاصکر اس حالت میں جب کہ حاکم خیرخواہ قادر ہو کہ دوسرے کو کوئی مزاحمت نہ کرنے دے اور دوسرا حکم قرین مصلحت بھی ہو اور یہ تینوں چیزیں یہاں موجود ہیں جیسا کہ آیت میں بتلادیا بلکہ ان تینوں شرطوں کے ساتھ زمانہ کے تقاضے سے حکم کو بدلنا حاکم کے بڑے ہونے کی دلیل ہے اور نسخ تین قسم پر ہے ایک یہ کہ آیت کی تلاوت و حکم دونوں منسوخ ہوں دوم یہ کہ صرف حکم منسوخ ہو سوم یہ کہ صرف تلاوت منسوخ ہو اور کبھی

مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ۝ اَمۡ تُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا

کوئی دوست اور نہ مددگار کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ سوال کرو

کوئی یار و مددگار بھی نہیں ہاں کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے

رَسُوۡلَکُمۡ کَمَا سُئِلَ مُوۡسٰی مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ

پیغمبر اپنے سے جیسا سوال کیا گیا تھا موسےؑ پہلے اس سے اور جو کوئی

(بیجا بیجا) درخواستیں کرو جیسا کہ اس کے قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی (ایسی ایسی) درخواستیں کی جا چکی ہیں اور جو شخص

یَّتَبَدَّلِ الۡکُفۡرَ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ

بدل ڈالے کفر کو بدلے ایمان کے پس تحقیق گمراہ ہوا راہ

بجائے ایمان لانے کے کفر (کی باتیں) کرے بلاشک وہ شخص راہ راست سے

السَّبِیۡلِ ۝ وَدَّ کَثِیۡرٌ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ لَوۡ یَرُدُّوۡنَکُمۡ

سیدھی سے دوست رکھتے ہیں بہت اہل کتاب میں سے کاش کہ پھیر دیویں تم کو

دور جا پڑا ان اہل کتاب (یعنی یہود) میں سے بہتیرے دل سے یہ چاہتے ہیں کہ تم کو

مِّنۡۢ بَعۡدِ اِیۡمَانِکُمۡ کُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ

پیچھے ایمان تمہارے کے کافر حسد سے پاس

تمہارے ایمان لائے پیچھے پھر کافر کر ڈالیں محض حسد کی وجہ سے جو کہ خود

اَنۡفُسِہِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَ

جی اپنے کے سے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوا واسطے ان کے حق پس معاف کرو اور

ان کے دلوں ہی سے (جوش مارتا) ہے حق واضح ہوئے پیچھے خیر (اب تو) معاف کرو اور

اصۡفَحُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ

درگذر کرو یہاں تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا تحقیق اللہ تعالےٰ اوپر ہر

درگزر کرو جب تک حق تعالےٰ (اس معاملہ کے متعلق) اپنا حکم (قانون جدید) بھیجیں اللہ تعالےٰ ہر

شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ

چیز کے قادر ہے اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ

چیز پر قادر ہیں اور (سردست صرف) نمازیں پابندی سے پڑھے جاؤ اور زکوٰۃ دیئے جاؤ

وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ

اور جو کچھ آگے بھیجو گے واسطے جانوں اپنی کے بھلائی سے پاؤ گے اس کو نزدیک

اور جو نیک کام اپنی بھلائی کے واسطے جمع کرتے رہو گے حق تعالےٰ کے پاس (پہنچکر) اس کو

اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۝ وَقَالُوۡا لَنۡ

اللہ کے تحقیق اللہ تعالےٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے اور کہا انھوں نے ہرگز

پا لوگے کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہارے سب کئے ہوئے کاموں کو دیکھ بھال رہے ہیں۔ اور یہود اور نصاریٰ (یوں) کہتے ہیں

یَّدۡخُلَ الۡجَنَّۃَ اِلَّا مَنۡ کَانَ ہُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰی ؕ

نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر جو کوئی ہووے گا یہودی یا عیسائی

کہ بہشت میں ہرگز کوئی نہ جانے پاوے گا بجز ان لوگوں کے جو یہودی ہوں یا ان لوگوں کے جو نصرانی ہوں

نزول الکلام ۵۱ قولہ اَمۡ تُرِیۡدُوۡنَ الخ رافع بن حرملہ اور وہب ابن زید نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد تم بھی موسیٰ کی طرح آسمانی کتاب ایکدفعہ لا رکھو، لے آؤ اور پتھر سے نہریں نکالو اس وقت ہم تم پر ایمان لاویں تب یہ آیت اُتری ۱۲ لباب النقول میں اسی طرح ہے اور تفسیر مظہر العجائب میں لکھا ہے کہ یہ آیت کفار قریش کے بارہ میں اُتری کہ انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اگر تم اپنا خدا ہمیں دکھلا دو اور کھلم کھلا ہم اس کو دیکھ لیں تب ہم تم پر ایمان لاویں جیسا کہ یہود نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ اَرِنَا اللّٰہَ جَہۡرَۃً ۱۲ **۵۲** قولہ وَدَّ کَثِیۡرٌ الخ اخطب یہودی کے دونوں بیٹے حیی اور ابو یاسر بہت سخت حاسد تھے اور مسلمانوں کو اسلام سے لوٹانے اور مرتد بنانے کی جان توڑ کوشش کیا کرتے تھے ان کے بارہ میں یہ آیت اُتری ۱۲ **۵۳** قولہ وَقَالُوۡا الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کو ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ نجران کے باشندے عیسائیوں کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا مجلس مبارک میں یہود بھی موجود تھے علماء یہود میں سے رافع بن خزیمہ نے عیسائیوں سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغمبر ہونے کا انکار کیا ایک نجرانی عیسائی جواب میں بولا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اس نے انکار کیا اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب

توضیح الکلام ۵۱ قولہ اَمۡ تُرِیۡدُوۡنَ الخ یعنے وہ درخواستیں مشرکین اور یہود کی حق تعالیٰ کے نزدیک بیجا تھیں گویا ایسی درخواستیں کرنے والے ایمان کے بدلے کفر اور رہ راست کے بدلے گمراہی اختیار کرتے تھے کیونکہ حق تعالیٰ کی حکمتیں جُدا ہوتی ہیں پھر بندہ کو ان میں کیا حق ہے کہ اپنی طرف سے دخل دیکر تعیین کرے کہ یوں ہو یوں نہ ہو ۱۲ **۵۲** قولہ وَدَّ کَثِیۡرٌ الخ یعنی یہ کفار جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سعی میں رات دن لگے ہوتے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ مسلمان حق پر ہیں اس وقت مصلحت یہ ہی ہے کہ تم اے مسلمانوں اُن سے درگزر کرو اس میں اشارہ فرما دیا کہ عنقریب ہم اس کے علاج کے لئے ایک قانون جہاد یا جزیہ کا مقرر کرنے والے ہیں اور بقیہ آئندہ

تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

یہ خالی دل بہلانے کی باتیں ہیں آپ کہئے کہ (اچھا) اپنی دلیل لاؤ اگر تم

صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ

سچے ہو ضرور دوسرے لوگ بھی جاویں گے جو کوئی شخص بھی اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا دے اور وہ

مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

مخلص بھی ہو تو ایسے شخص کو اس کا عوض ملتا ہے اس کے پروردگار کے پاس پہنچ کر اور نہ ایسے لوگوں پر (قیامت میں) کوئی اندیشہ ہے اور

لَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ

نہ ایسے لوگ (اس روز) مغموم ہونے والے ہیں اور یہود کہنے لگے کہ نصاریٰ (کا مذہب) کسی بنیاد پر

عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ

قائم نہیں اور (اسی طرح) نصاریٰ کہنے لگے کہ یہود کسی بنیاد پر

شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ

نہیں حالانکہ یہ سب (لوگ آسمانی) کتابیں (بھی) پڑھتے ہیں اسی طرح سے یہ لوگ (بھی) جو کہ

لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

(محض) بے علم ہیں ان کا سا قول کہنے لگے سو اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان (عملی) فیصلہ کر دیں گے قیامت کے

الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ

روز ان تمام (مقدمات میں) جن میں وہ باہم اختلاف کر رہے تھے اور اس شخص سے زیادہ

مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

اور کون ظالم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں ان کا ذکر (اور عبادت) کئے جانے سے بندش کرے

وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ

اور ان کے ویران (ومعطل) ہونے (کے بارہ) میں کوشش کرے ان لوگوں کو تو کبھی بے ہیبت ہو کر ان میں قدم بھی

يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ

نہ رکھنا چاہیے تھا (بلکہ جب جاتے ہیبت اور ادب سے جاتے) ان لوگوں کو دنیا میں بھی رسوائی (نصیب) ہوگی

بقیہ ص۲۵ اس وقت تم کو اپنی کمزوری اور افلاس وغیرہ امور پر نظر کرکے اس آنیوالے حکم کی چیز پر تعجب نہ کرنا کیونکہ ہم بڑی قدرت والے ہیں ذرا سی دیر میں کچھ سے کچھ کر سکتے ہیں ۱۲ صفحہ ہٰذا

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ بلٰی من اسلم الخ یعنی سیدھا نجات جس کو عقل سلیم تسلیم کرتی ہے یہ ہے کہ جو کوئی ہو یہودی، نصرانی، عربی، عجمی، ہندی، حبشی اپنا سر خدا کے آگے جھکادے جن چیزوں پر اس نے ایمان لانیکا حکم دیا ہے انکو بلاچون و چرا تسلیم کرلے اور جو احکام عمل سے متعلق ہیں ان میں سے جو کرنے کے ہیں ان کو کرے اور جو نہ کرنے کے ہیں ان سے بچے اس کا بدلہ وہاں ضرور دے گا دنیوی لذات فانیہ اس کا بدلہ نہیں ہیں بلکہ وہ بدلہ اور چیز ہے جو اس کے رب کے پاس عالم باقی میں موجود ہے اور نہ وہاں اس کو کسی آنیوالی مصیبت کا خوف ہوگا جس طرح دنیا میں جوانی پر بڑھاپے کا تونگری پر افلاس کا تندرستی پر بیماری کا وصل محبوب پر فراق کا خوف رہتا ہے اور نہ ان کو دنیوی زندگی بیکار کھونے کا افسوس ہوگا کہ ہائے ساری عمر لذات فانیہ میں بیکار گنوائی جو ایک خواب و خیال ہیں جس طرح بت پرستوں اور قبروں کے سجدہ کرنے والوں اور حرام کاموں میں روپیہ خرچ کرنے والوں اور ناجائز جنگ وجدل میں اپنی جسمانی طاقت صرف کرنیوالوں کو ہوگا ۱۲ خلاصۃ التفاسیر

ع ۹ ۱۳

نزول الکلام ۔ ۵۲ قولہ ومن اظلم الخ قریش مکہ شروع اسلام میں تو سب ہی مسلمانوں کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لے گئے اور فتح مکہ سے قبل عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں داخل ہو کر چاہا کہ مسجد حرام میں نماز اور بیت اللہ شریف کا طواف کریں تو مکہ کے مشرکوں نے آپ کو نہ جانے دیا چنانچہ صلح کے مطابق دوسرے برس تشریف لا کر عمرہ ادا فرمایا اس کے بارہ میں یہ آیت اتری ۱۲ لباب عن ابن جریر

ربط الکلام ۔ ۵۲ چونکہ زمانہ رسالت میں یہود و نصاریٰ اہل علم تھے اس لئے پہلے ان کی خرابی بیان فرمادی کیونکہ اہل علم کا شر بدترین شر ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے اس کے بعد جاہل مشرکین کی خرابی کا بیان فرماتے ہیں اور ان کو خود ان ہی کے مسلمات سے الزام بھی دیتے ہیں کعبہ وغیرہ

وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ

اور واسطے اُن کے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا اور واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے مشرق

اور ان کو آخرت میں بھی سزائے عظیم ہوگی۔ اور اللہ ہی کی ملوک ہیں (سب جہتیں) مشرق بھی

وَالْمَغْرِبُ ق فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ

اور مغرب پس جدھر کو منہ کرو پس وہیں ہے منہ اللہ تعالیٰ کا تحقیق اللہ تعالیٰ

اور مغرب بھی، کیونکہ تم لوگ جس طرف منہ کرو ادھر (ہی) اللہ تعالیٰ کا رُخ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (تمام جہات کو)

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا لا سُبْحٰنَهٗ ط

سمائی والا جاننے والا ہے اور کہا انھوں نے کہ پکڑا اللہ تعالیٰ نے اولاد پاکی ہے اس کو

محیط ہیں کامل العلم ہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ (کیا مہمل بات ہے)

بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

بلکہ واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے ہر ایک واسطے اس کے فرمانبردار ہیں

بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کے ملوک ہیں جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں (موجودات) ہیں (اور) سب ان کے محکوم (بھی) ہیں

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا اور جب مقرر کرتا ہے کچھ کام

(حق تعالیٰ) موجد ہیں آسمانوں اور زمین کے اور جب کسی کام کا پورا کرنا چاہتے ہیں

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ

پس سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے واسطے اس کے ہو پس ہو جاتا ہے اور کہا اُن لوگوں نے

تو بس اس کام کی نسبت (اتنا) فرما دیتے ہیں کہ ہو جا بس وہ (اسی طرح) ہو جاتا ہے اور (بعضے) جاہل یوں کہتے ہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ط

جو نہیں جانتے کیوں نہیں کلام کرتا ہم سے اللہ تعالیٰ یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس نشانی

کہ (خود) ہم سے کیوں نہیں کلام فرماتے اللہ تعالیٰ یا ہمارے پاس کوئی اور ہی دلیل آجاوے

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ط

اسی طرح کہا تھا اُن لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے مانند بات ان کی کے

اسی طرح وہ (جاہل) لوگ بھی کہتے چلے آئے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان ہی کا سا (جاہلانہ) قول

تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ط قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

یکساں ہوئے دل اُن کے تحقیق بیان کیں ہم نے نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں

ان سب کے قلوب (کج فہمی میں) باہم ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ہم نے تو بہت سی دلیلیں صاف صاف بیان کر دی ہیں (مگر وہ) ان لوگوں کیلئے (نافع ہیں) جو یقین (حاصل کرنا چاہیں)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا لا وَّلَا تُسْئَلُ

تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو ساتھ حق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور نہیں پوچھا جاوے گا تو

ہم نے آپ کو ایک سچا دین دے کر بھیجا ہے کہ خوشخبری سناتے رہیے اور ڈراتے رہیے اور آپ سے

عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ

ر ہنے والوں دوزخ کے سے اور ہرگز نہ راضی ہوں گے تجھ سے یہود

دوزخ میں جانے والوں کی باز پرس نہ ہوگی اور کبھی خوش نہ ہوں گے آپ سے یہ یہود

نزول الکلام۔ ۴ قولہ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ الخ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سفر کی حالت تھی اور رات کا وقت تھا نماز پڑھنے کا جو ارادہ کیا تو قبلہ کی جانب معلوم نہ ہوئی کہ کدھر ہے آخر ہر ایک نے اپنے غالب گمان میں جدھر قبلہ سمجھا اُدھر ہی نماز پڑھ لی، صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ عرض کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب یعنی مغرب ومشرق سب خدا تعالیٰ کے ہیں اور ہر طرف اسی کا جلوہ ہے ایسے عوارض میں جہت مغرب کی کچھ تخصیص نہیں ۱۲ تفسیر کبیر ترمذی شریف، ابن ماجہ۔ بقول بعض یہ آیت نماز سفر کے بارہ میں نازل ہوئی کہ سفر میں نفل نماز کوئی شخص سواری پر بیٹھ کر پڑھنا چاہے تو قبلہ رُخ ہونے کی شرط نہیں ہے ۱۲ ترمذی نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم اور ابن عباسؓ وقتادہؓ وغیرہ سے روایت ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی کہ جب بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کی طرف بحکم خدا تعالیٰ آپ نے نماز پڑھی اور مشرکین و یہود نے اعتراض کیا کہ مشرق، مغرب سب جہتیں اسی کی ہیں گویا یہ آیت تحویل قبلہ کی تمہید ہے ۱۲ معالم وغیرہ ۵ قولہ وَقَالَ الَّذِيْنَ الخ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رافع بن خزیمہ نے ایکبار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا کہ اگر آپ جیسا کہ کہتے ہو اللہ کے رسول ہو تو اللہ تعالیٰ سے کہو کہ وہ ہم سے خود کلام کرے تاکہ ہم خود اس سے سُنیں اس پر یہ آیت اُتری ۱۲ ابن جریر و لباب وغیرہ

خواص الکلام ۵ قولہ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ. روحانیوں میں سے اسم مبارک وَاسِعٌ کے موکل کا نام طغشائیل ہے جو شخص سفید لباس پہنے اور ہر پندرہ تاریخ کو آدھی رات کے وقت مشک کی دھونی دے اور مشک اپنے ہمراہ بھی رکھے اور ہر دن اور ہر رات کو اس اسم شریف (الواسع) کا مع الف لام کے بیس ہزار بار ذکر کیا کرے، ایک سال تک یہ عمل جاری رکھے اور نماز روزہ کی پابندی کرے اور ترک حیوانات لازم رکھے تو عالم جنات کا پردہ اس سے اُٹھ جائے پھر اس کے پاس ایک سرخ رنگ کے لباس والا سرخ جسم کا ایک شخص آئے گا جس کے سر پر یاقوت کا جڑا ہوا تاج ہوگا وہ سلام کر کے کہیگا کہ اے عابد تیرا مقصد کیا ہے۔ اس کو جواب دینا چاہئے کہ میں یہ چاہتا بقیہ آئندہ

وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

اور نہ نصاریٰ یہاں تک کہ پیروی کرے تو دین ان کے کی کہہ تحقیق ہدایت اللہ تعالیٰ کی

اور نہ یہ نصاریٰ جب تک کہ آپ (خدا نخواستہ) انکے مذہب کے (بالکل) پیرو نہ ہو جاویں (آپ صاف) کہدیجئے کہ (بھائی) حقیقت میں تو ہدایت کا وہی

هُوَ الْهُدٰى ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ

وہ ہی ہے ہدایت اور اگر پیروی کرے گا تو خواہشوں ان کی کی بعد اس چیز کے

ہے جس کو خدا نے بتلا دیا ہے اور اگر آپ اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم (قطعی ثابت بالوحی)

جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا

کہ آئی تیرے پاس علم سے نہیں واسطے تیرے اللہ سے کوئی دوست اور نہ

آ چکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہیں نہ یار نکلے

نَصِيْرٍ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ

کوئی مددگار جو لوگ کہ دی ہم نے اُن کو کتاب پڑھتے ہیں اس کو حق

مددگار جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توریت و انجیل) دی بشرطیکہ وہ اس کی تلاوت (اصطلاح) کرتے رہے جس طرح

تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ

پڑھنے اس کے کا لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس کے اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اس کے

کہ تلاوت کا حق ہے ایسے لوگ اس پر ایمان لے آئے ہیں اور جو شخص نہ مانے گا دکسی کا نقصان کرے گا

فَاُولٰۗئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

پس یہ لوگ وہ ہیں زیاں پانے والے اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو

خود ہی ایسے لوگ خسارہ میں رہیں گے اے اولاد یعقوب (علیہ السلام) میری ان نعمتوں کو

نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ

نعمت میری جو انعام کی میں نے اوپر تمہارے اور یہ کہ بزرگی دی میں نے تم کو

یاد کرو جن کا میں نے تم پر (وقتاً فوقتاً) انعام کیا اور اس کو (بھی) کہ میں نے تم کو

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ

اوپر عالموں کے اور ڈرو اُس دن سے کہ نہ کفایت کرے گا کوئی جی

بہت لوگوں پر فوقیت دی اور تم ڈرو ایسے دن سے جس میں کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے نہ کوئی مطالبہ (حق واجب)

نَّفْسٍ شَيْـًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا

کسی جی سے کچھ اور نہ قبول کیا جاوے گا اس سے بدلہ اور نہ فائدہ دے گی اس کو

ادا کرنے پاوے گا اور کسی کی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جاوے گا اور نہ کسی کو کوئی

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

شفاعت اور نہ وہ مدد دیے جاویں گے اور جس وقت آزمایا ابراہیم کو

سفارش (جبکہ ایمان نہ ہو) مفید ہوگی اور نہ ان لوگوں کو کوئی بچا سکے گا اور جس وقت امتحان کیا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

رب اس کے نے ساتھ کئی باتوں کے پس پورا کیا ان کو کہا تحقیق میں کرنے والا ہوں تجھ کو واسطے لوگوں کے

ان کے پروردگار نے چند باتوں میں اور وہ انکو پورے طور سے بجالائے (اسوقت) حق تعالیٰ نے (ان سے) فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا

بقیہ ص ۲۷ ہوں کہ تم میرے ساتھ رہو اور ہر نویں ذی الحجہ کی رات کو مجھے بیت اللہ شریف کے حج کو لے جاؤ اور روزانہ صبح کی نماز رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان پڑھواؤ اور میں اولیاء اللہ کی طرح ہوا میں اڑنے لگوں وہ تم سے اس کا وعدہ کرے گا اور کوئی نشانی اپنے آنے کی بتا دے گا ۱۲ غمو تفسیر الانوار

صفحہ ہذا۔ نزول الکلام۔

۵ قولہ اَلَّذِیْنَ الخ اہل سفینہ عیسائیوں کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی جو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے مدینہ میں آئے تھے، اور چونکہ حبشہ سے مدینہ کو آنے میں سمندر واقع ہے اس وجہ سے کشتی میں آئے تھے یوں انکا نام اہل سفینہ رکھا گیا۔ یہ لوگ کل چالیس آدمی تھے، بتیس حبشہ کے رہنے والے اور آٹھ ملک شام کے جن میں بحیرا راہب بھی تھا ۱۲

وقف منزل

ع ۹ ۱۴ ۱۴

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش میں کامیابی

یہ بات دکھلا کر کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے ایسے فرمانبردار بندے تھے کہ جب ہم نے ان سے بیٹے کی قربانی کے لئے اشارہ کیا وہ فوراً اسکی تعمیل کے لئے تیار ہو گئے اور ستارہ پرستوں کی محبت اور برادری بلکہ وطن چھوڑنے کو کہا تو وہ اپنا وطن چھوڑ کر ملک شام چلے گئے اور ریگستان عرب میں خدا کے گھر کی تعمیر اور پھر اس جگہ کو آباد کرنے کے لئے حکم دیا تو انھوں نے اس کے لئے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو وہاں بسایا اور خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ نمرود نے آپ کو آگ میں ڈالا لیکن آپ برابر ایمان پر قائم رہے، یہود و نصاریٰ کا جھوٹا ہونا ثابت کرتے ہیں کہ تمہارا یہ دعویٰ کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کو مانتے ہیں غلط ہے بھلا کہاں وہ اور کہاں تم۔ وہ ایسے فرمانبردار اور تم ایسے نابکار ۱۲ اور اکثر علماء کے نزدیک وہ کلمات جنمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کی گئی یہ دس ہیں۔ سر منڈانا یا کترانا۔ لبیں کترانا۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی دینا۔ مسواک کرنا۔ بغلوں کے بال اکھاڑنا۔ ناخن کترانا۔ زیر ناف کے بال مونڈنا۔ پانی سے استنجا کرنا۔ ختنہ کرانا ۱۲ احمدی و بیضاوی و معالم وغیرہ ۱۲ ربط الکلام ص قولہ اَلَّذِیْنَ الخ چانکہ معاندین اہل کتاب کا ذکر عذاب منصفین اہل کتاب کا تذکرہ ہے جو

إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي

امام کہا اور اولاد میری سے کہا نہیں پہونچے گا عہد میرا

مقتدا بناؤں گا انھوں نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی کسی کو (نبوت دیجئے) ارشاد ہوا کہ میرا (یہ) عہدہ (نبوت) خلاف ورزی

الظَّالِمِينَ ۝ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ

ظالموں کو اور جب کیا ہم نے کعبے کو جائے ثواب واسطے لوگوں کے اور

کرنے والوں کو نہ ملے گا۔ اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ) جسوقت ہمنے خانۂ کعبہ کو لوگوں کا معبد اور (مقام) امن (ہمیشہ سے) مقرر رکھا اور

أَمْنًا ۖ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَ

امن والا اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو جائے نماز اور

اور مقام ابراہیم کو (کبھی کبھی) نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو اور

عَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ

عہد کیا ہم نے طرف ابراہیمؑ کے اور اسمٰعیلؑ کے یہ کہ پاک کرو گھر میرے کو

ہم نے حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل (علیہما السلام) کی طرف حکم بھیجا کہ میرے (اس) گھر کو خوب پاک رکھا کرو

لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَإِذْ

واسطے طواف کرنیوالوں کے اور اعتکاف کرنیوالوں کے اور رکوع سجود کرنے والوں کے اور جب

بیرونی اور مقامی لوگوں (کی عبادت) کے واسطے اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے واسطے اور جس وقت

قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ

کہا ابراہیمؑ نے اے رب میرے کر اس جگہ کو شہر امن والا اور رزق دے

ابراہیم (علیہ السلام) نے (دعا میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اس کو ایک (آباد) شہر بنادیجئے امن (وامان) والا اور اس کے

أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

رہنے والوں اس کے کو میووں سے جو کوئی ایمان لاوے ان میں سے ساتھ اللہ کے اور دن

بسنے والوں کو پھلوں سے بھی عنایت کیجئے (انکو کہتا ہوں) جو کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہوں

الْآخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ

پچھلے کے کہا اور جو کوئی کفر کرے پس فائدہ دوں گا اس کو تھوڑا پھر

حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور اس شخص کو جو کہ کافر رہے سو ایسے شخص کو تھوڑے روز خوب آرام برتاؤں گا پھر

أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

بے بس کروں گا اس کو طرف عذاب آگ کے اور بُری ہے جگہ پھر جانے کی

اس کو کشاں کشاں عذاب دوزخ میں پہونچاؤں گا اور وہ پہنچنے کی جگہ تو بہت بُری ہے

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ

اور جب اٹھاتا تھا ابراہیمؑ نیویں یعنی بنیاد گھر کی اور

اور جبکہ اٹھا رہے تھے ابراہیم (علیہ السلام) دیواریں خانۂ کعبہ کی اور

إِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ

اسمٰعیلؑ اے رب ہمارے قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا

اسمٰعیل (علیہ السلام) بھی (اور یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار (یہ خدمت) ہمسے قبول فرمایئے بلاشبہ آپ خوب سننے والے

نزول الکلام ۵۱ قولہ وَاتَّخِذُوْا الخ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ حجۃ الوداع میں اس مقام پر گذرے جہاں کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی تو عرض کیا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا مقام ابراہیم یہی ہے آپ نے فرمایا ہاں حضرت عمر رض نے عرض کیا تو کیا ہم اس کو نماز کی جگہ نہ بنادیں اس وقت یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی منشا کے مطابق اتری ۱۲ لباب النقول ز بخاری شریف و ابن ابی حاتم

خواص الکلام ۵۱، وَاِذْ جَعَلْنَا سے السُّجُوْدِ تک ایک عارف لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس کو سوتے وقت پڑھے جس وقت جاہیگا اسی وقت اس کی آنکھ کھل جائے گی ۱۲

اعمال ۵۲ قولہ وَاِذْ یَرْفَعُ سے السُّجُوْدِ تک اس آیت کو بلوری برتن پر زعفران اور گلاب سے لکھ کر آب انگور سیاہ سے دھو کر تھوڑا سا کہربا اور تھوڑا سا کافور اور کچھ شکر ملا کر پینے سے خونی بواسیر کو نفع ہوتا ہے۔ یہ ایک عارف کا فرمان ہے ۱۲

اعمال تاریخ الکلام۔ ۵۲ قولہ وَاِذْ یَرْفَعُ الخ سب سے پہلے کعبہ کی بنیاد بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام نے ڈالی اور اسکو بنایا، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان سے وہ عمارت منہدم ہوگئی، اسی بنیاد پر بحکم خدا تعالےٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ عمارت تیار کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قریش نے اس عمارت میں یہ تبدیل کیا کہ اس کی چھت اونچی کردی، اور بنا میں چوڑکر کی کمی کردی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سنی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش تھی کہ کعبہ پھر بناء ابراہیمی کے مطابق ہوجائے، قریش کی بنائی ہوئی عمارت کو توڑ دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حدود کے مطابق کعبہ بنادیا بعد میں حجاج نے بحکم عبد الملک بن مروان پھر اس عمارت کو منہدم کراکر قریش ہی کی عمارت کے مطابق کردیا جب عبد الملک نے وہی حدیث حضرت عائشہ والی سنی تو افسوس کیا کہ اگر پہلے سے مجھے معلوم ہوتا تو عبد اللہ بن زبیر کی عمارت کو منہدم نہ کراتا، پھر ہارون رشید نے اپنے عہد حکومت میں امام مالک رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا کہ کعبہ کو پھر حدود عبد اللہ بن زبیر کے مطابق کردیا جائے لیکن انھوں نے

الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ

جاننے والے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنا لیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ

ایک ایسی جماعت پیدا کیجئے جو آپ کی مطیع ہو اور (نیز) ہم کو ہمارے حج (وغیرہ) کے احکام بھی بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھئے

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

(اور) فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے اے ہمارے پروردگار اور اس جماعت کے اندر ان ہی میں کا ایک ایسا پیغمبر

مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّرْغَبُ

عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ

فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهٗ

رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَآ

اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ

الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ؕ اَمْ

كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ

خواص الکلام۔ ۵۱ قولہ الْعَلِیْمُ۔ دائرہ رحمانیہ والوں میں سے بہترین حضرات کا یہ اسم شریف ذکر ہے جو شخص چند برس تک اس کی مداومت کرے حق تعالیٰ مخفی باتوں کو اس پر ظاہر فرماوے ۱۲ ۵۲ قولہ التَّوَّابُ۔ جس شخص کے گناہ زیادہ ہوں اس کے واسطے اس اسم شریف کا ذکر مناسب ہے شب و روز اس کا ورد رکھے اور سستی نہ کرے اور لباس حلال پہنے اور حلال ہی کھانا کھائے چند سال کے بعد ہاتف غیب سے یہ آواز سنے گا کہ نعم العبد انہ اواب اسوقت سمجھ لے کر قبولیت کا دروازہ کھل گیا پھر اس کے ذکر کی اور بھی کثرت کرے تاکہ اب دربار خداوندی میں تقرب حاصل ہو اور پھر عالم کی ہر ایک چیز زبان قال سے کہنے لگے کہ میں خدا کے حکم سے تیری تابع ہوں مجھ سے جو چاہے وہ میسر کر ۱۲ ۵۳ قولہ الرَّحِیْمُ، جو شخص اس اسم شریف کو اس کے عددوں کے برابر پیر کے دن سعید ساعت میں کسی شیریں چیز پر پڑھ کر اس چیز کو خولان مکی اور سنط کی دھونی دے پھر وہ چیز اپنے محبوب کو کھلاوے محبوب اسی وقت اس کے قدموں پر آگرے ۱۲ شموس الانوار ۵۴ قولہ الْعَزِیْزُ۔ اس اسم شریف کو جو شخص چند سال اس کے عدد کے برابر صبح کی نماز کے بعد روزانہ پڑھا کرے اس پر رزق کی کثرت ہو اور ہر مطلب اس کا سہولت سے حاصل ہو ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۵ قولہ وَمَنْ یَّرْغَبُ الخ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے جو یہود کے بڑے عالم تھے بعد مسلمان ہو جانے کے اپنے دونوں بھتیجوں سلمہ اور مہاجر سے کہا کہ تم کو معلوم ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا ہے کہ میں بنی اسمٰعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا جس کا نام احمد ہوگا اور جو شخص اس نبی پر ایمان لائے گا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو ایمان نہ لائے گا وہ ملعون ہوگا یہ سن کر سلمہ نے تو اسلام قبول کر لیا اور مہاجر نے انکار کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ربط الکلام۔ ۵۶ قولہ وَوَصّٰی بِھَا الخ اب اس دین کی بہتری کو مؤکد کرتے ہیں جس کی عمدگی پہلے بیان ہوئی کہ حضرت ابراہیم و حضرت یعقوب علیہما السلام نے اپنی اپنی اولاد کو اسی دین کی وصیت کی تھی جس سے یہودیوں کی اس دعوے کی بھی برائی ظاہر ہوئی کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح حضرت یعقوب علیہ

لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ؕ قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ

واسطے بیٹوں اپنے کے کس چیز کو عبادت کرو گے تم پیچھے میرے سے ، کہا انہوں نے عبادت کریں گے ہم معبود تیرے کو

اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم لوگ میرے (مرنے کے) بعد کس چیز کی پرستش کرو گے، انھوں نے (بالاتفاق) جواب دیا کہ ہم اسکی پرستش کریں گے

وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا

اور معبود باپوں تیرے کو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے کو معبود

جس کی آپ اور آپ کے بزرگ (حضرات) ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق پرستش کرتے آئے ہیں یعنی وہی معبود

وَاحِدًا ۚۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ

ایک کو اور ہم واسطے اس کے مطیع ہیں یہ تھی ایک امت تحقیق

جو وحدہٗ لاشریک ہے اور ہم اسی کی اطاعت پر (قائم) رہیں گے یہ (ان بزرگوں کی) ایک جماعت تھی جو

خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا

گذر گئی واسطے ان کے تھا جو کچھ کمایا انھوں نے اور واسطے تمہارے ہے جو کچھ کمایا تم نے اور

گذر گئی ان کے کام ان کا کیا ہوا آوے گا اور تمہارے کام تمہارا کیا ہوا آوے گا اور

تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ

پوچھے جاؤ گے تم اس چیز سے کہ تھے وہ کرتے اور کہا انھوں نے ہو جاؤ یہودی یا

تم سے ان کے کئے ہوئے کی پوچھ بھی تو نہ ہوگی۔ اور یہ (یہودی و نصرانی) لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ یہودی ہو جاؤ یا

نَصٰرٰى تَهْتَدُوا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهٖمَ حَنِيفًا ؕ وَمَا

عیسائی راہ پاؤ گے تم کہہ بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم دین ابراہیم کی جو ایک طرف کا تھا اور نہ

نصرانی ہو جاؤ تم راہ پر پڑ جاؤ گے آپ کہہ دیجئے کہ ہم تو ملت ابراہیم (یعنی اسلام) پر رہیں گے جس میں کجی کا نام نہیں اور

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ

تھا مشرکوں سے کہو ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور جو کچھ اتاری گئی

ابراہیم (علیہ السلام) مشرک بھی نہ تھے۔ (مسلمانو) کہہ دو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس (حکم) پر جو ہمارے پاس

إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ

طرف ہماری اور جو کچھ اتاری گئی طرف ابراہیمؑ کی اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ

بھیجا گیا اور اس پر بھی جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَ

اور یعقوبؑ اور اولاد اس کی کے اور جو کچھ دی گئی موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو اور

اور حضرت یعقوب (علیہم السلام) اور اولاد یعقوبؑ کی طرف بھیجا گیا اور (اس حکم و معجزہ) پر بھی جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا اور

مَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ

جو کچھ دی گئی پیغمبروں کو پروردگار اپنے سے نہیں جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے

اس پر بھی جو کچھ اور انبیاء علیہم السلام کو دیا گیا ان کے پروردگار کی طرف سے، اس کیفیت سے کہ ہم ان (حضرات) میں سے کسی ایک میں بھی تفریق

مِنْهُمْ ۫ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا

ان میں سے اور ہم واسطے اس کے مطیع ہیں پس اگر ایمان لاویں ساتھ اس چیز کے کہ

نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے مطیع ہیں سو اگر وہ بھی اسی طریق سے ایمان لے آویں جس طرح

ربط الکلام۔ ۵۱ قولہ تلک امۃ الخ جب یہ ثابت ہو چکا کہ یہ سب انبیاء ملت اسلام پر تھے اور یہود و نصاریٰ اس ملت سے بوجہ ترک اتباع محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ملت سے منہ پھیر رہے ہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ عنداللہ مقبول نہیں ہیں اب یہ فرماتے ہیں کہ جب وہ لوگ غیر مقبول ہوئے تو ان کا ان پیغمبروں کی اولاد میں ہونا نجات آخرت کا باعث نہیں ہو سکتا لہذا ان کا اس پر فخر کرنا بیکار ہے ۱۲ کبیر وغیرہ ۵۲ قولہ وقالوا الخ یہاں تک مذہب اسلام کی حقانیت اور زمانہ نبوت محمدیہ میں یہودیت و عیسائیت کا موجب نجات نہ ہونا مذکور ہوا اب یہودیت و عیسائیت کی طرف بلانیوالوں کے قول کا جواب ارشاد ہے ۱۲ ۵۳ قولہ قولوا آمنا الخ یہاں سے ملت ابراہیمی کا خلاصہ ایسے عنوان سے بیان فرماتے ہیں جو ضرور تسلیم ہی کرنا پڑے ۱۲ ۵۴ قولہ فان آمنوا الخ یہاں تک دین حق کا ملت ابراہیمی میں منحصر ہونا بیان کیا گیا اب اس کے انحصار پر ایک بات کی تفریع اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے دین حق قبول نہ کرنے پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے والا مضمون بیان فرماتے ہیں ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ وقالوا الخ ابن صوریا یہودی نے ایک دفعہ کہا کہ ہدایت تو صرف ہمارے ہی دین میں منحصر ہے لہذا تم بھی اے محمدؐ اسی دین کو اختیار کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور عیسائیوں نے بھی اسی طرح کہا تب یہ آیت اتری ۱۲ لباب

متعلقات الکلام ۵۰ قولہ وما کان الخ اس جملہ کے بڑھانے سے یہود و عیسائیوں پر طعن مقصود ہے کہ علاوہ ان دینوں کے منسوخ ہو جانے کے ایک خرابی انمیں یہ بھی ہے کہ ان میں شرک ہے یہود عزیرؑ کو اور عیسائی عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں یہ شرک ہے۔ برخلاف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہ وہ خالص موحد تھے پھر اس کے ساتھ مشرکین عرب کا رد بھی ہو گیا کہ وہ ہے کہ ملت ابراہیمی پر صرف بعض فروع (ختنہ و حج) ادا کرنے کی وجہ سے بتلاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اصلی جزو توحید کا خلاف کر رہے ہیں تو ملت ابراہیمی پر کب ہوئے، یا کسی مذہب کی بعض فروعات کو عمل میں لانے سے آدمی اس مذہب والا ہو سکتا ہے ۱۲ تاریخ الکلام۔ ۵۱ لبنیہ الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آٹھ بیٹے تھے لیکن حضرت ہاجرہ

اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ

ایمان لائے ہو تم ساتھ اس کے پس تحقیق راہ پائی اور اگر پھر جاویں پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ

تم (اہل اسلام) ایمان لائے ہو تب تو وہ بھی راہ (حق) لگ جاویں گے اور اگر وہ رو گردانی کریں تو وہ لوگ تو (ہمیشہ سے)

شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

خلاف کے ہیں پس شتاب کفایت کریگا تجھ کو اُن سے اللہ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

برسر مخالفت ہیں ہی تو (سمجھ لوکہ) تمہاری طرف سے عنقریب ہی نمٹ لیں گے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ؗ وَّنَحْنُ لَهٗ

رنگ دیا ہے ہم کو اللہ نے اور کون ہے بہتر خدا سے رنگ میں اور ہم اسی کو

ہم (دین کی) اس حالت پر رہیں جسمیں (ہمکو) اللہ تعالیٰ نے رنگ دیا ہے اور دوسرا کون ہے جس کے رنگ دینے کی حالت اللہ تعالیٰ سے خوب تر ہو۔ اور (اسی لئے ہم) اسی کی

عٰبِدُوْنَ ۝ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ

عبادت کرنے والے ہیں کہہ کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ اللہ کے اور وہ ہے پروردگار ہمارا اور پروردگار تمہارا

غلامی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ کیا تم لوگ ہم سے (اب بھی) حجت کئے جاتے ہو حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا (سب کا) رب ہے

وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝

اور واسطے ہمارے ہیں عمل ہمارے اور واسطے تمہارے ہیں عمل تمہارے اور ہم واسطے اُس کے اخلاص کرنے والے ہیں

اور ہمکو ہمارا کیا ہوا ملے گا اور تم کو تمہارا کیا ہوا ملے گا۔ اور ہمنے صرف حق تعالیٰ کے لئے اپنے (دین) کو (شرک وغیرہ سے) خالص کر رکھا ہے۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

کیا کہتے ہو تم تحقیق ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ اور

یا کہے جاتے ہو حق تعالیٰ (کے معاملہ میں) کہ ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ اور

یَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ

یعقوب ؑ اور اولاد اس کی کو تھے یہودی یا نصارے کہہ

یعقوب ؑ اور اولاد یعقوب ؑ (میں جو انبیا گذرے ہیں یہ سب حضرات) یہود یا نصاریٰ تھے (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے

ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ

کیا تم بہت جاننے والے ہو کیا اللہ تعالیٰ اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ چھپاتا ہے

کہ تم زیادہ واقف ہو یا حق تعالیٰ اور ایسے شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو ایسی شہادت کا

شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

گواہی جو پاس اُس کے ہے اللہ کی طرف سے اور نہیں اللہ بے خبر اُس چیز سے

اخفا کرے جو اس کے پاس منجانب اللہ پہونچی ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے سے

تَعْمَلُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

کہ کرتے ہو یہ ایک اُمت تھی کہ تحقیق گذر گئی واسطے انکے تھا جو کچھ کمایا انھوں نے اور

بے خبر نہیں ہیں یہ (ان بزرگوں کی) ایک جماعت تھی جو گذر گئی ان کے کام ان کا کیا ہوا آوے گا اور

لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ع

واسطے تمہارے ہے جو کمایا تم نے اور نہ پوچھے جاؤگے اس چیز سے کہ تھے وہ کرتے

تمہارے کام تمہارا کیا ہوا آوے گا اور تم سے اُن کے کئے ہوئے کی پوچھ بھی تو نہ ہوگی۔

خواص الکلام۔ ۱ے قولہ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ الخ جس شخص سے حاکم ناراض ہو تو اس کو یہ آیت بکثرت پڑھنا چاہئے یا لکھ کر بازو پر باندھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا ۱۲ بعض حمائل

۲ے قولہ اَللّٰه۔ تمام اسماء حسنیٰ میں یہ اسم ذات سلطان الاسماء ہے اگر اس کے آثار و خواص پورے طور پر بیان کئے جائیں تو ایک دفتر بھی کافی نہ ہو مگر مختصر یہ ہے کہ دائرہ ربانیہ میں سے قطب اسی کا ذکر کرتا ہے جو شخص اس اسم شریف کے ذکر پر ظاہری اور معنوی خلوت میں ہمیشگی کرلے اور ہمیشہ باوضو رہے اور بیداری اور روزہ لازم کرلے اس کیلئے ملکوت کے دروازے کھل جائیں اور جبروت کے اسرار اس پر روشن ہوں ۱۲ شموس الانوار

نزول الکلام۔ ۳ے قولہ صِبْغَةَ اللّٰهِ الخ عیسائیوں کا قدیم دستور تھا کہ لڑکا پیدا ہوتا تو ساتویں دن ایک زرد پانی میں اس کو غوطہ دیتے تھے جس کا نام معمودیہ تھا پھر کہتے کہ یہ اب نصرانی ہو گیا اس بارہ میں مسلمانوں کو تعلیم دینے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب وغیرہ

توضیح الکلام ۴ے قولہ صِبْغَةَ اللّٰهِ الخ یعنی یہ زرد رنگ تو عیسائیوں کا بنایا ہوا اور ایک رسم کی پابندی ہے اصلی رنگ تو مقدس دین اور خدا کی شریعت ہے جس کو اللہ کا رنگ کہنا چاہئے لہذا تم اپنے آپ کو اس رنگ میں رنگو چونکہ رنگ کپڑے کے ہر تار میں سرایت کرتا ہے ایسے ہی دین اسلام مسلم کے ہر رگ و پے میں سما جاتا ہے اس وجہ سے دین کو رنگ سے مجازاً تعبیر کیا ۱۲ عـه ۵ے قولہ وَمَنْ اَظْلَمُ الخ گواہی چھپانا بہت بڑا ظلم ہے اور یہاں گواہی سے مراد وہ شہادتیں اور پیشین گوئیاں ہیں جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق توریت اور انجیل میں کھول کھول کر بیان فرمائی تھیں اور باوجود ہزاروں تغیر اور تحریفوں کے اب بھی ان کا پتہ لگتا ہے ۱۲ ۶ے قولہ تِلْكَ اُمَّةٌ الخ یہود کو اس بات پر بڑا ناز تھا کہ ہم ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کی اولاد ہیں شروع کلام میں بھی اللہ تعالیٰ اس پر فخر کرنے کو منع فرما چکے اور اب کلام کو ختم بھی اسی ممانعت پر کرتے ہیں کہ دیکھو خوب سمجھ لو کہ دین میں نسب کو کوئی دخل نہیں وہاں تو صرف اپنا کرنا اپنا بھرنا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص کو اس کے عمل جنت میں داخل کرانے سے دیر کریں گے

ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ

شتاب ہے کہ کہیں گے بے وقوف لوگوں میں سے کس چیز نے پھیر دیا اُن کو

اب تو (یہ) بیوقوف لوگ ضرور کہیں ہی گے کہ ان (مسلمانوں) کو اُن کے (سابق سمت)

عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ

قبلے اُن کے سے جو تھے وہ اوپر اُس کے کہہ واسطے اللہ کے ہے

قبلہ سے (کہ بیت المقدس تھا) جس طرف پہلے متوجہ ہوا کرتے تھے کس (بات) نے بدل دیا آپ فرما دیجئے کہ سب

الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

مشرق اور مغرب راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے

مشرق اور مغرب اللہ ہی کی ملک ہیں جس کو خدا ہی چاہیں (یہ) سیدھا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ

طرف راہ سیدھی کے اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو

طریق بتلا دیتے ہیں اور ہم نے تم کو ایسی ایک جماعت بنا دی ہے جو (ہر پہلو سے)

اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

اُمت بیچ کی یعنی بہتر تو کہ ہو تم گواہ اوپر

نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم (مخالف) لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو

النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ

لوگوں کے اور ہووے پیغمبر اوپر تمہارے گواہ

اور تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گواہ ہوں

وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ

اور نہیں کیا تھا ہم نے قبلہ جو تھا تو اوپر اُس کے

اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں (یعنی بیت المقدس) وہ تو محض اس کے لئے تھا کہ ہم کو معلوم

اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ

مگر تو کہ جانیں ہم اُس شخص کو کہ پیروی کرتا ہے رسول کی اُس شخص سے

ہو جاوے کہ کون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے

یَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَیْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ

جو پھر جاتا ہے اوپر دونوں ایڑیوں اپنے کے اور یہ ہے البتہ بڑی بات

اور کون پیچھے کو ہٹتا جاتا ہے اور یہ قبلہ کا بدلنا (منحرف لوگوں پر) ہوا گراں ثقیل (ہاں)

نزول الکلام

له قوله سیقول آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے سترہ مہینہ ہو دیکھ قریب قبلہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے اسکے بعد آپ کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہو گیا اسپر یہود اور منافق لوگ معترض ہوئے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے دین کے بارہ میں حیران ہیں کبھی کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور کبھی کسی طرف اُسوقت یہ آیت اُتری ۱۲ روح المعانی ولباب

که قوله کذلک الخ یہود کے رئیسوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے معاذ یہ ہمارا قبلہ (بیت المقدس) سارے انبیا کا قبلہ ہے اور تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) بھی خوب جانتے ہیں کہ ہم لوگ بہتر گروہ ہیں لیکن انھوں نے محض حسد و عناد کے سبب ہمارے مقدس قبلہ کو چھوڑ دیا ہے حضرت معاذ نے جواب میں فرمایا کہ بدنصیبو تم کو بہتری کہاں سے حاصل ہوئی تمام جماعتوں پر فضیلت امت محمدیہ کو حاصل ہے حضرت معاذ کی تصدیق کیلئے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

ربط الکلام

له قوله سیقول الخ اس سے پہلے آیتوں میں حق تعالیٰ نے یہود اور انکے پیرو منافقوں کی اُن نکتہ چینیوں کو (جو وہ مذہب اسلام پر کرتے تھے) ذکر کر کے جواب دیا تھا ان ہی نکتہ چینیوں میں سے ایک نکتہ چینی جو اُنکے نزدیک بہت مہتم بالشان تھی جواب دینے کیلئے ذکر فرماتے ہیں اور وہ تحویل قبلہ ہے سو اسی آیت میں اسکا جواب بھی دیتے ہیں ۱۲

که قوله وکذلک الخ احکام شریعت کے بارہ میں جس چیز کو گذشتہ آیت میں صراط مستقیم فرمایا ہے امت محمدیہ نے اُسکو چونکہ بلاچون وچرا تسلیم کر لیا ہو اسلئے آیت آئندہ کے شروع میں جملہ معترضہ کے طریق پر اس جماعت کی فضیلت بیان فرماتے ہیں اسکے بعد اصلی مطلب کی طرف رجوع کریں گے ۱۲

لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ

بڑی بات مگر اوپر اُن لوگوں کے کہ راہ دکھائی اللہ نے اور نہیں ہے اللہ کہ ضائع کرے

مگر جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع

إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ

ایمان تمہارا تحقیق اللہ ساتھ لوگوں کے البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے تحقیق دیکھتے ہیں ہم پھرنا

(اور ناقص) کردیں (اور) واقعی اللہ تعالیٰ تو (ایسے) لوگوں پر بہت ہی شفیق (اور) مہربان ہیں۔ ہم آپ کے منہ کا (یہ)

وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ

منہ تیرے کا بیچ آسمان کے پس البتہ پھیریں گے ہم تجکو اُس قبلہ کی طرف کہ پسند کرے تو اس کو پس پھیر منہ اپنے کو

بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ اسلئے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کردیں گے جسکے لئے آپکی مرضی ہے لو پھیرا اپنا چہرہ (نماز میں)

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ

طرف مسجد حرام کے اور جہاں کہیں کہ ہو تم پس پھیرو منہ اپنے کو طرف اُس کے

مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجئے۔ اور تم سب لوگ جہاں کہیں بھی موجود ہو اپنے چہروں کو اسی (مسجد حرام) کی طرف کیا کرو

وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۗ

اور تحقیق وہ لوگ کہ دیے گئے ہیں کتاب البتہ جانتے ہیں یہ کہ وہ حق ہے

اور یہ اہل کتاب بھی یقیناً جانتے ہیں کہ یہ (حکم) بالکل ٹھیک ہے (اور) اُن کے

وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ○ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا

پروردگار اُن کے سے اور نہیں اللہ بے خبر اُس چیز سے کہ کرتے ہیں وہ اور اگر لاوے تو اُن لوگوں کو

پروردگار ہی کی طرف سے (ہے) اور اللہ تعالیٰ ان کی کارروائیوں سے کچھ بے خبر نہیں ہیں اور اگر آپ (ان اہل کتاب کے سامنے

الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ

کہ دیے گئے ہیں کتاب ساتھ ساری نشانیوں کے نہیں پیروی کریں گے قبلہ تیرے کی اور نہیں تو پیروی کرنے والا قبلے اُن کے کی

تمام (دنیا بھر کی) دلیلیں پیش کردیں جب بھی یہ (کبھی) آپ کے قبلہ کو قبول نہ کریں اور آپ بھی ان کے قبلے کو قبول نہیں کرسکتے

وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم

اور نہیں بعضے اُن کے پیروی کرنے والے قبلے بعضے کی اور البتہ اگر پیروی کرے گا تو خواہشوں اُن کے کی

(پھر موافقت کی کیا صورت) اور ان کا کوئی (فریق بھی دوسرے (فریق) کے قبلہ کو قبول نہیں کرتا اور اگر آپ اُنکے (ان نفسانی خیالات کو)

مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ○

پیچھے اُس چیز کے جو کہ آئی تیرے پاس علم سے تحقیق تو اُس وقت البتہ ظالموں سے ہے

اختیار کرلیں (اور وہ بھی) آپ کے پاس علم (وحی) آئے پیچھے تو یقیناً آپ (نعوذ باللہ) ظالموں میں شمار ہونے لگیں

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ

جو لوگ کہ دی ہم نے اُن کو کتاب پہچانتے ہیں اُس کو جیسا کہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنوں کو

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توراۃ و انجیل) دی ہے وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○

اور تحقیق ایک فرقہ اُن میں سے البتہ چھپاتے ہیں حق کو اور وہ جانتے ہیں

اور بعضے اُن میں سے امر واقعی کو باوجودیکہ خوب جانتے ہیں (مگر) اخفا کرتے ہیں

نزول الکلام

لہ قولہ وما کان الخ تحویل قبلہ کے بعد حیی بن اخطب اور اُسکے دوستوں نے مسلمانوں سے کہا کہ جب ہمارا قبلہ تمہارے نزدیک درست نہیں بلکہ کعبہ مکرمہ واقعی قبلہ ہے تو سعد بن زرارہ اور براء بن معرور صحابی جو بیت المقدس کیطرف سجدہ کرتے کرتے وفات پاگئے ہدایت پر رہے یا گمراہی پر انکی نمازیں اور ایمان قابل اعتبار ہونگے یا نہیں اگر نہیں ہونگے تو انکی ساری کری کرائی کمائی اکارت گئی اُسوقت یہ آیت اتری۔

توضیح الکلام

سلہ قولہ قدنری الخ چونکہ کعبہ مکرمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ تھا اس وجہ سے آپ کی دلی آرزو یہی رہتی تھی کہ نماز میں منھ اُسی طرف کرنے کا حکم ہو جائے اس آرزو کا بیان ایک دفعہ حضرت جبریل علیہ السلام سے بھی کردیا تو انھوں نے کہا کہ میں تو بالکل آپ کی مانند محکوم اور تابعدار ہوں آپ خدا کے مقرب و محبوب ہیں دعا فرمائیے ضرور قبول ہوگی چنانچہ آپ دعا فرمایا کرتے تھے اور وحی کے انتظار میں بار بار آسمان کی طرف چہرہ مبارک پھیرا کرتے تھے سو لیا سترہ ماہ بعد جنگ بدر سے دو ماہ پہلے ہجرت کے اگلے برس پندرھویں رجب کو بعد زوال یہ آیت اتری اور آپ کی آرزو پوری ہوئی ہجرت کے بعد یہ سب سے پہلا حکم ہے جو منسوخ ہوا ۱۲ تفسیر مظہر العجائب

خواص الکلام

سلہ قولہ قدنری سے یعلمون تک قولنج اور لقوہ اور ریاح بد کے لئے مفید ہے جو شخص ان مرضوں میں سے کسی میں مبتلا ہو قلعی دار تانبے کا طشت لیکر اسکو خوب صاف کرے پھر اُسمیں یہ آیتیں مشک گلاب سے لکھ کر پاک پانی سے دھو کر لقوہ والے کا منھ دھلا یا جائے اور منھ دھونے کے بعد ایک گھنٹہ تک اسی طشت میں نظر رکھے اسی طرح تین روز کرے اور فالج اور ریاح کے بیمار پر وہ پانی چھڑکیں ۱۲ اعمال قرآنی

ربط الکلام

سہ قولہ ولئن اتیت الخ اوپر فرمایا تھا کہ اہل کتاب اُس قبلہ کا حق اور منجانب اللہ ہونا جانتے ہیں ان سے یہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ محض عناد کی وجہ سے اس تحویل کو نہیں مانتے ہیں ۱۲ بیان تھا کہ اہل کتاب اسکو دل سے حق جانتے ہیں مگر عناد کی وجہ سے منکر ہیں اب یہ فرماتے ہیں کہ اس طرح یہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دل سے حق جانتے ہیں مگر زبان سے منکر ہیں ۱۲ ھہ قولہ الذین الخ یہاں تک قبلہ کے متعلق تفسیر کبیر وغیرہ

الحق من ربك فلا تكونن من الممترين ﴿١٤٧﴾ ولكل وجهة

حق ہے پروردگار تیرے سے — پس مت ہو — شک لانیوالوں سے — اور واسطے ہر کسی کے طرف ہے

(حالانکہ یہ امر واقعی منجانب اللہ (ثابت ہو چکا) ہے سو ہرگز شک و شبہ لانے والوں میں شمار نہ ہونا اور ہر شخص (ذی مذہب) کے واسطے ایک

هو موليها فاستبقوا الخيرات اين ما تكونوا يات بكم الله

وہ منہ پھیرتا ہے اُدھر — پس دوڑو — بھلائیوں کو — جہاں کہیں کہ ہو گے تم لے آئے گا تم کو اللہ

قبلہ رہا ہے جس کی طرف وہ (عبادت میں) منہ کرتا رہا ہے — سو تم نیک کاموں میں تگا پو کرو تم خواہ کہیں ہو (لیکن) اللہ تعالے

جميعا ان الله على كل شيء قدير ﴿١٤٨﴾ ومن حيث خرجت

سب کو — تحقیق اللہ — اوپر ہر چیز کے قادر ہے — اور جہاں سے نکلے تو

تم سب کو حاضر کر دیں گے۔ بالیقین اللہ تعالٰی ہر امر پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور جس جگہ سے بھی (کہیں سفر میں) آپ باہر جاویں

فول وجهك شطر المسجد الحرام وانه للحق من ربك وما

پس پھیر لے منہ دینے کو طرف — مسجد حرام کے — اور تحقیق وہ البتہ حق ہے پروردگار تیرے کی طرف سے اور نہیں

تو (بھی) اپنا چہرہ (نماز میں) مسجد حرام (یعنی کعبہ) کی طرف رکھا کیجئے اور (یہ حکم عام قبلہ کا) بالکل حق ہے (اور) منجانب اللہ (ہی) اور

الله بغافل عما تعملون ﴿١٤٩﴾ ومن حيث خرجت فول وجهك

اللہ غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم — اور جہاں سے نکلے تو — پس پھیر منہ اپنے کو

اللہ تعالیٰ تمہارے کیے ہوئے کاموں سے اصلا بے خبر نہیں اور مکرر کہا جاتا ہے کہ آپ جس جگہ سے بھی (سفر میں) باہر جاویں اپنا چہرہ

شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره

طرف مسجد حرام کے — اور جہاں کہیں ہو تم — پس پھیر لو منہ اپنے کو طرف اس کے

مسجد حرام کی طرف رکھئے — اور تم لوگ جہاں کہیں (موجود) ہو اپنا چہرہ اسی کی طرف رکھا کرو

لئلا يكون للناس عليكم حجة الا الذين ظلموا منهم

تاکہ نہ ہو واسطے — لوگوں کے — اوپر تمہارے حجت۔ — یعنی جھگڑا مگر جنہوں نے ظلم کیا ان میں سے

تاکہ (ان مخالف) لوگوں کو — تمہارے مقابلہ میں گفتگو (کی مجال) نہ رہے — مگر اُن میں جو (بالکل ہی) بے انصاف ہیں

فلا تخشوهم واخشوني ولاتم نعمتي عليكم ولعلكم

پس مت ڈرو ان سے — اور ڈرو مجھ سے — اور تو کہ پوری کروں میں نعمت اپنی اوپر تمہارے اور تو کہ تم

تو ایسے لوگوں سے (اصلا) اندیشہ نہ کرو اور مجھ سے ڈرتے رہو اور تاکہ تم پر جو (کچھ) میرا انعام ہو اسکی تکمیل کر دوں اور تاکہ (دنیا میں) تم

تهتدون ﴿١٥٠﴾ كما ارسلنا فيكم رسولا منكم يتلوا عليكم ايتنا و

راہ پاؤ — جیسا بھیجا ہم نے بیچ تمہارے پیغمبر — تم میں سے — پڑھتا ہے اوپر تمہارے آیتیں ہماری

راہ راست (حق) پر رہو جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تم ہی میں سے جو ہماری آیات (و احکام) پڑھ پڑھ کر تمکو سناتے ہیں

يزكيكم ويعلمكم الكتب والحكمة ويعلمكم ما لم تكونوا

اور پاک کرتا ہے تم کو — اور سکھاتا ہے تم کو کتاب — اور حکمت — اور سکھاتا ہے تم کو جو کچھ نہیں تھے

اور (جہالت سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں اور تم کو کتاب (الٰہی) اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو

تعلمون ﴿١٥١﴾ فاذكروني اذكركم واشكروا لي ولا تكفرون ﴿١٥٢﴾

تم جانتے — پس یاد کرو مجھ کو — یاد کروں گا میں تم کو اور شکر کرو واسطے میرے اور مت کفر کرو

خبر بھی نہ تھی ان (نعمتوں) پر مجھکو یاد کرو میں تم کو (عنایت سے) یاد رکھوں گا اور میری (نعمت کی) شکر گزاری کرو اور میری ناسپاسی مت کرو

نزول الکلام

ع ۱۷ — ۶ — ۱

لہ قولہ لئلا یکون تو جب بیت المقدس کو چھوڑ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے تو یہود کہنے لگے کہ آپ ہمیں برا کہتے ہیں اور (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے دین کے بارہ میں حجت پیش کرتے تو انہوں نے ہمارا اختیار کر ہی لیا ہے رفتہ رفتہ ہمارے بھی دین میں آ کے جاتے ہیں اُس وقت اللہ تعالٰے نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وقف النبی صلے اللہ علیہ وسلم

توضیح الکلام

لہ قولہ ولکل وجہۃ الخ یعنے ہر مذہب والے شخص کے لیے ایک نہ ایک قبلہ رہا ہے چنانچہ یہود عموما بیت المقدس کو منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور عیسائی مشرق کی طرف کو کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے تھے جو یروشلم سے مشرق کی طرف تھا اور شریعت اسلامیہ بھی ایک مستقل مذہب ہے اس وجہ سے اُسکا قبلہ بھی ایک مخصوص ہو گیا

لہ قولہ لئلا یکون آنحو یہود کی حجت تو یہ تھی کہ اگر قبلہ بیت المقدس ہی رہتا تو انکو یہ کہنے کا موقع ملتا کہ ہمارے دین کا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) انکار کرتے ہیں لیکن قبلہ ہمارا ہی پسند کیا ہے اور مشرکین کی حجت یہ ہوئی کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ملت ابراہیمی کے تو مدعی ہیں لیکن انکے قبلہ کی مخالفت کرتے ہیں ۱۲

لہ قولہ فاذکرونی الخ حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالٰی نے فرمایا کہ اے بندے اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کریگا تو میں بھی تجھ کو اپنے دل میں یاد کرونگا اور اگر جماعت میں مجھے یاد کریگا تو میں تجھ کو اُس جماعت سے بہتر فرشتوں کی جماعت میں یاد کرونگا اور اگر تو مجھ سے ایک بالشت نزدیک ڈھونڈیگا تو میں تجھ سے گز بھر نزدیکی ڈھونڈونگا اور اگر تو میری طرف قدم قدم چلکر آئیگا تو میں تیری طرف دوڑتا آؤنگا ۱۲ رواہ احمد من انس

ع ۱۸ — ۵ — ۲

خواص الکلام لہ قولہ ولکل وجہۃ سے قدیر تک کورے کپڑے کے گول کیے ہوئے ٹکڑے پر لکھکر اکسین چور یا بھاگے ہوئے آدمی کا نام لکھیں اور جس مکان میں چوری ہوئی ہو یا جس مکان سے کوئی بھاگا ہوا اسکی دیوار میں بیچ سے گاڑ دیا جاوے انشاء اللہ تعالٰی چرایا ہوا مال یا بھاگا ہوا شخص واپس آ جائے گا ۱۲ اعمال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھ صبر کے اور نماز کے تحقیق اللہ

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو بلاشبہ حق تعالیٰ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے اور مت کہو واسطے ان لوگوں کے کہ مارے جاتے ہیں بیچ راہ اللہ کے

صبر کرنیوالوں کے ساتھ رہتے ہیں اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ تو بدرجۂ اولیٰ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں بھی مت کہو

اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ

کہ مردے ہیں بلکہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں سمجھتے اور البتہ آزماویں گے ہم تم کو

(معمولی مُردوں کی طرح) مرے ہیں بلکہ وہ تو (ایک ممتاز) حیات کے ساتھ زندہ ہیں لیکن تم (ان حواس سے) اس حیات کا ادراک نہیں کر سکتے

مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَ

ساتھ ایک چیز کے ڈر سے اور بھوک سے اور کمی مالوں کی سے اور جانوں کی سے

ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے

الثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ

اور پھلوں کی سے اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہے ان کو مصیبت

اور آپ ایسے صابرین کو بشارت سنا دیجئے (جن کی یہ عادت ہے) کہ ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ

کہتے ہیں تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور تحقیق ہم طرف اسکے پھر جانے والے ہیں یہ لوگ اوپر ان کے ہے درود

تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو (مع مال و اولاد حقیقتاً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے ہیں۔ ان لوگوں پر (جدا جدا)

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ اِنَّ الصَّفَا

پروردگار ان کے سے اور رحمت اور یہ لوگ وہی ہیں راہ پانے والے تحقیق صفا

(جدا) خاص خاص رحمتیں بھی ان کے پروردگار کی طرف سے ہوں گی اور (سب پر بالاشتراک) عام رحمت بھی ہو گی اور یہی لوگ ہیں جنکی (حقیقت)

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہے پس جو کوئی حج کرے گھر کا یا عمرہ کرے

حال تک) رسائی ہو گئی۔ تحقیقاً صفا اور مروہ منجملہ یادگار (دین) خداوندی ہیں سو جو شخص حج کرے بیت (اللہ) کا یا (اس کا) عمرہ کرے

جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ

پس نہیں گناہ اوپر اس کے یہ کہ طواف کرے بیچ ان دونوں کے اور جو کوئی خوشی سے بھلائی کرے پس تحقیق

اس پر ذرا بھی گناہ نہیں ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرنے میں (جس کا نام سعی ہے) اور جو شخص خوشی سے کوئی امر خیر کرے

اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ

اللہ قدردان ہے جاننے والا تحقیق جو لوگ کہ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اتارا ہم نے

حق تعالیٰ (اسکی خیر کی) قدردانی کرتے ہیں (اور اس خیر کرنے والے کی نیت خلوص) خوب جانتے ہیں جو لوگ اخفا کرتے ہیں ان مضامین کا جنکو ہم نے

الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ

دلیلوں سے اور ہدایت سے پیچھے اس کے کہ بیان کیا ہے اس کو واسطے لوگوں کے بیچ کتاب کے

نازل کیا ہے جو کہ (اپنی ذات میں) واضح ہیں اور (دوسروں کو) ہادی ہیں بعد اسکے کہ ہم ان کو کتاب (الٰہی توراۃ و انجیل) میں عام لوگوں پر ظاہر کر چکے ہیں

نزول الکلام

ف ا قولہ ولا تقولوا الخ جنگ بدر میں چھ مہاجر اور آٹھ انصاری جام شہادت پی گئے تو لوگوں نے نام لے لیکر یہ کہنا شروع کیا کہ فلاں مر گیا اور فلاں مر گیا اور دنیا کی نعمتوں سے بے نصیب ہو گئیں اور فلاں سے اسوقت یہ آیت اتری۔ **ف ۲ قولہ** ان الذین الخ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل اور سعد بن معاذ اور خارجہ بن زید رضی اللہ عنہم نے علماء یہود سے بعض احکام توریت کے دریافت کیے تو ان لوگوں نے وہ احکام صحیح نہیں بتلائے بلکہ انکو چھپا گئے اور بتلانے سے انکار کر دیا اسپر یہ آیت اتری۔ لباب **ف ۳ قولہ** ان الصفا الخ صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں جنپر زمانہ جاہلیت میں دو بت رکھے ہوئے تھے صفا کے بت کا اساف نام تھا جو شکل مرد تھا اور مروہ کے بت کا نائلہ نام تھا جو شکل عورت تھا کفار زمانہ جاہلیت میں ان دونو پہاڑیوں کے درمیان دوڑا کرتے تھے اور ان بتوں کو بوسہ دیا کرتے تھے اسلام آجانے کے بعد مسلمان کو صفا و مروہ کے درمیان جانے کو برا سمجھنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ لباب وغیرہ

متعلقات الکلام

ف ۴ قولہ من الخوف الخ اس سے خدا تعالیٰ کا ڈر مراد ہے اور جوع سے روزہ رمضان شریف اور نقص اموال سے زکوٰۃ اور صدقہ فطر وغیرہ اور نقص الانفس سے بیماریاں جنکو خدا تعالیٰ بھیجتے ہیں اور ثمرات سے اولاد مراد ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب کسی بندہ کا کوئی بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے لخت جگر کی روح قبض کر لی وہ عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں پھر فرماتا ہے کہ تم نے اس بندہ کے دل کا پھول (پھل) لے لیا وہ عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں پھر فرماتا ہے کہ اچھا میرے بندہ نے کیا کہا وہ کہتے ہیں کہ اُسنے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اچھا میرے بندہ کیلئے جنت میں گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد تعریف کا مکان رکھو۔ بیضاوی وغیرہ **ف ۵ قولہ** مصیبۃ الخ حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک چیز جو بندہ مومن کو تکلیف دے وہ مصیبت ہے اور جو شخص مصیبت کے وقت انا للہ الخ پڑھتا ہے اسکو تین فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے دوسرے اسکا انجام اچھا کرتا ہے تیسرے اسکا بدل اچھا عطا فرماتا ہے۔ بیضاوی شریف و معالم وغیرہ

أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا

یہ لوگ لعنت کرتا ہے ان کو اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے مگر جنھوں نے توبہ کی

ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتے ہیں اور (دوسرے بہتیرے) لعنت کرنیوالے بھی (ان پر) لعنت بھیجتے ہیں مگر جو لوگ توبہ کریں

وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ

اور نیکی کی اور بیان کیا پس یہ لوگ ہیں کہ پھر آتا ہوں میں اوپر ان کے اور میں ہوں پھر آنے والا

اور اصلاح کردیں اور (ان مضامین کو) ظاہر کردیں تو ایسے لوگوں پر میں متوجہ ہو جاتا ہوں اور میری تو بکثرت عادت ہے توبہ قبول کرلینا

الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ

مہربان تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور مرگئے اور وہ کافر رہے یہ لوگ

اور مہربانی فرمانا البتہ جو لوگ (ان میں سے) اسلام نہ لاویں اور اسی حالت غیر اسلام پر مرجاویں ایسے لوگوں پر (وہ)

عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ

اور پر ان کے ہے لعنت خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ رہیں گے

لعنت (مذکورہ) اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی بھی سب کی (ایسے طور پر برسا کرے گی کہ) وہ ہمیشہ ہمیشہ

فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ وَإِلَٰهُكُمْ

بیچ اس کے نہیں ہلکا کیا جاوے گا ان سے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دیے جاویں گے اور معبود تمہارا

اسی (لعنت) میں رہیں گے. ان سے عذاب ہلکا نہ ہونے پاوے گا اور نہ داخل ہونے سے قبل) ان کو مہلت دیجاوے گی اور (ایسا معبود) جو تم سب کے معبود بننے کا مستحق ہے وہ تو

إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ

معبود ایک ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی بخشش کرنے والا مہربان تحقیق بیچ پیدائش

ایک ہی معبود (حقیقی) ہے اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہی) رحمٰن ہے رحیم ہے بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي

آسمانوں کے اور زمین کے اور آنے جانے رات کے اور دن کے اور کشتیوں کے جو

بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے میں اور جہازوں میں جو کہ

تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ

چلتی ہیں بیچ دریا کے ساتھ اس چیز کے کہ نفع دیتی ہے لوگوں کو اور جو کچھ کہ اتارا اللہ نے آسمان سے

سمندروں میں چلتے ہیں آدمیوں کے نفع کی چیزیں (اور اسباب) لیکر اور (بارش کے) پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے

مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ

پانی سے پس جلایا ساتھ اس کے زمین کو پیچھے موت اس کی کے اور بکھیرے بیچ اس کے

برسایا پھر اس سے زمین کو تر و تازہ کیا اس کے خشک ہوئے پیچھے اور ہر قسم کے حیوانات اس میں

كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ

ہر جانور سے اور پھیرنے ہواؤں کے اور بادلوں کے جو حکم کے باندھے ہیں درمیان آسمان کے اور

پھیلا دیے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور ابر میں جو زمین و آسمان کے درمیان مقید (اور معلق) رہتا ہے

الْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ

زمین کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ عقلمند ہیں اور بعضے لوگوں میں سے وہ ہیں کہ پکڑتے ہیں

دلائل (توحید کے موجود) ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں اور ایک آدمی وہ (بھی) ہیں جو علاوہ خدا تعالیٰ کے

نزول الکلام

؎ قولہ ان الذین الخ جب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیتوں کو نازل کیا پس کفار قریش بولے کہ بھلا تمام جہان کیلئے صرف ایک خدا کیونکر کافی ہوسکتا ہے تب یہ آیت لقوم یعقلون تک نازل ہوئی ۱۲ لباب وغیرہ

توضیح الکلام

؎ قولہ یلعنہم اللہ الخ اللہ تعالیٰ کی لعنت سے مراد اسکی رحمت سے دور ہونا اور دوسروں کی لعنت سے مراد انکا دعاء بد کرنا ہے الا الذین تابوا یعنے جنھوں نے گذشتہ اخفاء حق کے گناہ سے توبہ کی واصلحوا اور انکے اس فعل سے جو خرابی ہوگئی تھی آئندہ کیلئے اسکی اصلاح کردی اور اس اصلاح کی صورت یہ ہے کہ جن احکام حقہ کو چھپایا تھا ان کو علی الاعلان ظاہر کردیا ہو اور انکو ظاہر کرنا یہ ہے کہ مسلمان ہوگئے ہوں وہ اس وعید مذکور سے مستثنیٰ ہیں

؎ قولہ ینظرون الخ مہلت بھی انکو نہ دیجائیگی بلکہ حکم سزا فوراً ہی دیدیا جائیگا کیونکہ جرم کا علم یقینی ہے دنیا کے حاکموں کی سی حکومت نہیں ہے کہ احتمال رہتا ہو شاید تحقیقات صحیح نہ ہوئی ہو اسلیے تاریخیں ڈال دیتے ہیں اور دنیا میں بھی جب کسی مجرم کے جرم کا حاکم کو یقین کامل ہوتا ہے تو اسکے لیے تاریخ نہیں ڈالی جاتی بلکہ حکم سزا فوراً دے دیا جاتا ہے۔

ع ۱۹ ۱۱ ۳

ربط الکلام

؎ قولہ الا الذین الخ یہاں تک حق کو چھپانے والے اہل کتاب کیلیے وعید تھی اب اس گروہ کے لیے وعدۂ مغفرت ہے جو اپنی حالت کو بدل کر کفر سے توبہ کرکے اسلام کو قبول کرلے ۱۲ ؎ قولہ والٰہکم الخ اس سے پہلی آیتوں میں مطلق حق چھپانے پر وعید فرمائی تھی لیکن بقرینہ مقام یہ بات ثابت ہے کہ خاصکر رسالت محمدیہ کے چھپانے پر وعید کا بیان کرنا زیادہ مقصود ہے اسلیے کہا جاسکتا ہے کہ اب تک حق تعالیٰ نے رسالت محمدیہ کو ثابت کیا یہاں سے اسلام کے دوسرے رکن توحید کو ثابت کرتے ہیں پس اس آیۃ والٰہکم سے توحید کا دعوے ہے اور جملہ ان فی خلق السموات الخ سے اسکی دلیل ہے ؎ قولہ ومن الناس الخ بیان تک حق تعالیٰ کی توحید ثابت کی اب مشرکوں کیلئے جو کہ انکی توحید نہیں مانتے وعید بیان فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

سوائے اللہ کے شریک محبت کرتے ہیں ان سے جیسا محبت خدا کی اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں

اوروں کو بھی شریک (خدائی) قرار دیتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے (رکھنا ضروری) ہے اور جو مومن ہیں ان کو صرف

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ

زیادہ ہیں محبت میں واسطے اللہ کے اور کاش کہ جانیں وہ لوگ کہ ظالم ہیں جب دیکھیں گے عذاب

اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قوی محبت ہے اور کیا خوب ہوتا اگر یہ ظالم (مشرکین) جب (دنیا میں) کسی مصیبت کو دیکھتے تو اسکے وقوع پر

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اِذْ تَبَرَّاَ

یہ کہ قوت واسطے اللہ کے ہے ساری اور کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے جس وقت کہ بیزار ہو گئے

کرکے سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت حق تعالیٰ ہی کو ہے اور یہ (سمجھ لیا کرتے) کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں اور بھی) سخت ہوگا جبکہ وہ لوگ جنکے کہنے پر

الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ

وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے اور دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاویں گے

دوسرے چلتے تھے اُن لوگوں سے صاف الگ ہو جاویں گے جو ان کے کہنے پر چلتے تھے اور سب عذاب کا مشاہدہ کرلیں گے اور

بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً

اُن کے علاقے اور کہیں گے وہ لوگ کہ پیروی کرتے تھے کاش کہ ہو واسطے ہمارے پھر جانا طرف دنیا کے

باہم ان میں جو تعلقات تھے اسوقت سب قطع ہو جاویں گے (اور جب) یہ تابع لوگ یوں کہنے لگیں گے کسی طرح ہم سب کو ذرا ایکدفعہ (دنیا میں)

فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ

پس بیزاری کریں ہم اُن سے جیسا بیزار ہوئے وہ ہم سے اسی طرح دکھلا دے گا ان کو اللہ تعالیٰ عمل اُن کے

جانا ملجاوے تو ہم بھی انسے صاف الگ ہو جاویں جیسا یہ ہمسے (اسوقت) صاف الگ ہو بیٹھے اللہ تعالیٰ یوں ہی ان کی

حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝ يٰٓاَيُّهَا

افسوس اوپر اُن کے اور نہیں وہ نکلنے والے آگ سے اے لوگو[1]

بداعمالیوں کو خالی ارمان کرکے ان کو دکھلا دیں گے اور اُن کو دوزخ سے نکلنا بھی نصیب ہوگا۔ اے لوگو

النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

کھاؤ اُس چیز سے کہ بیچ زمین کے ہے حلال پاکیزہ اور مت پیروی کرو قدموں

جو چیزیں زمین میں موجود ہیں اُن میں سے (شرعی) حلال پاک چیزوں کو کھاؤ (برتو) اور شیطان کے قدم بقدم

الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ

شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر سوائے اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہے تم کو ساتھ برائی کے

مت چلو فی الواقع وہ تمہارا صریح دشمن ہے وہ تو تم کو ان ہی باتوں کی تعلیم کریگا جو کہ شرعاً بری

الْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ

بے حیائی کے اور یہ کہ کہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہیں جانتے تم اور جب[2] کہا جاتا ہے

اور گندی ہیں اور یہ (بھی تعلیم کرے گا) کہ اللہ کے ذمہ وہ باتیں لگاؤ کہ جس کی تم سند بھی نہیں رکھتے اور جب کوئی

لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ

واسطے ان کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتارا اللہ نے کہتے ہیں بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہم نے اوپر

ان (مشرک) لوگوں سے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم بھیجا ہے اسپر چلو تو کہتے ہیں کہ (نہیں) بلکہ ہم تو اسی (طریقہ) پر چلیں گے

نزول الکلام

[1] قولہ یاایہا الناس الخ یہ آیت ثقیف و خزاعہ و عامر بن صعصعہ وغیرہ کفار عرب کے بارہ میں نازل ہوئی جو سانڈ وغیرہ کا گوشت حرام سمجھتے تھے ۱۲ ابن جریر و روح المعانی

[2] قولہ واذا قیل الخ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو ایمان کی ترغیب دی اور دین اسلام کی طرف بلایا تو رافع بن حرملہ اور مالک بن عوف نے کہا کہ اے محمد ہم تو اسی طریقہ پر چلیں گے جسپر ہمارے باپ دادا چلتے رہے ہیں کیونکہ وہ ہم سے زیادہ عقلمند تھے انکا طریقہ ہم کبھی نہ چھوڑینگے اُسوقت یہ آیت خدائے تعالیٰ نے نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام

[1] قولہ ولو یری الخ یعنے اور اگر یہ مشرک ظالم جب دنیا میں کسی مصیبت کو دیکھتے اور انمیں غور کرکے سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت اللہ تعالے ہی کو ہے اور دوسرے سب اُس کے سامنے عاجز ہیں چنانچہ اس مصیبت کو نہ کوئی روک سکا نہ ٹال سکا اور نہ ایسے وقت میں کوئی دوسرا یاد رہا ۱۲

[2] قولہ یاایہا الناس الخ ۲۰ اس کلام سے اُن جانوروں کے حلال ہونے کی نفی مقصود ہے جنکو بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے بلکہ مقصود یہ ہے کہ تم جو ایسا فعل کرتے ہو جس سے حرمت ہو جائے یا اس تحریم سے غیر اللہ کی تعظیم کرتے ہو اور اس عمل کو اپنے لیے باعث برکت جانتے ہو اور پھر اُس حرمت کو ہمیشگی کی حرمت اعتقاد کرتے ہو یہ مت کرو خلاصہ یہ کہ نہ تو بتوں وغیرہ کے نام کوئی سانڈ وغیرہ چھوڑو اور نہ ایسا کرنے کو شریعت کا حکم سمجھو بلکہ جانوروں کو اپنے حال پر رکھکر کھاؤ اور اگر جہالت کے سبب سے ایسی حرکت ہو گئی ہو تو ایمان اور توبہ اور اصلاح نیت سے اس تحریم کو کالعدم سمجھو ۱۲ بیان

ع ۴ ۴

ربط الکلام

[1] قولہ اذ تبرا الذین الخ اوپر کی آیت میں خدا تعالے نے کے عذاب کو سخت بیان فرمایا تھا اب اُسکی سختی کا کچھ حال تفصیل بھی بیان فرماتے ہیں ۱۲ [2] قولہ یاایہا الناس الخ اوپر کی آیت میں مشرکوں کے عقیدہ کو باطل بتلایا تھا یہاں سے انکے بعض اعمال کا باطل ہونا بیان فرماتے ہیں جیسے سانڈ کی تعظیم وغیرہ ۱۲ [3] قولہ واذا قیل لہم الخ یہاں تک تو مشرکین کے طریقہ کو باطل ثابت کیا تھا اب اُن کے طریقہ کی دلیل کو باطل کرتے ہیں ۱۲

اٰبَآءَنَاؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

اس کے باپوں اپنوں کو کیا اگرچہ ہوں باپ ان کے نہ سمجھتے کچھ اور نہ راہ پاتے تھے

جس پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا اگرچہ انکے باپ دادا (دین کی) نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ کسی آسمانی کتاب کی ہدایت رکھتے ہوں

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ

اور مثال ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے مانند مثال اس شخص کے کہ چلاتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں سنتا

اور ان کافروں کی کیفیت (نافہمی میں) اس (جانور کی) کیفیت کے مثل ہے کہ ایک شخص ہے وہ ایسے (جانور) کے پیچھے چلا رہا ہے جو بجز

اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءًؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

مگر بلانا اور پکارنا بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں سمجھتے اے لوگوں

بلانے اور پکارنے کے کوئی بات نہیں سنتا (اسیطرح) یہ کفار بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں سو سمجھتے کچھ نہیں اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا

جو ایمان لائے ہو کھاؤ پاکیزہ سے اس چیز کو کہ دیا ہم نے تم کو اور شکر کرو

جو (شرع کی رو سے) پاک چیزیں ہمنے تم کو مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے (جو چاہو) کھاؤ (برتو) اور حق تعالیٰ کی شکرگزاری

لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ

واسطے اللہ کے اگر ہو تم اسی کو عبادت کرتے سوائے اسکے نہیں کہ حرام کیا اوپر تمہارے مردار

کرو اگر تم خاص ان کے ساتھ غلامی (کا تعلق) رکھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تو تمپر صرف حرام کیا ہے مردار کو

وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِۚ فَمَنِ

اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ پکارا جاوے اوپر اس کے واسطے غیر اللہ کے پس جو کوئی

اور خون کو (جو بہتا ہو) اور خنزیر کے گوشت کو (اسیطرح) اسکے سب اجزا کو بھی اور ایسے جانور کو جو (بقصد تقرب) غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

بے بس ہو نہ حد سے نکل جانے والا اور نہ زیادتی کرنیوالا پس گناہ نہیں اوپر اس کے تحقیق اللہ تعالیٰ بخشنے والا

پھر بھی جو شخص (بھوک سے بہت ہی) بیتاب ہو جاوے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ (قدر حاجت سے) تجاوز کرنیوالا ہو تو اس شخص پر کچھ گناہ نہیں ہوتا واقعی

رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ

مہربان ہے تحقیق جو لوگ کہ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اتارا اللہ نے کتاب سے

اللہ تعالیٰ ہیں بڑے غفور رحیم۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب (کے مضامین) کا اخفا کرتے ہیں

وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًاۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ

اور مول لیتے ہیں بدلے اسکے مول تھوڑا یہ لوگ نہیں کھاتے بیچ پیٹوں اپنے کے

اور اسکے معاوضہ میں (دنیا کا) متاع قلیل وصول کرتے ہیں ایسے لوگ اور کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ (کے انگارے)

اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْۚ

مگر آگ اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کرے گا ان کو

بھر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے نہ تو قیامت میں (لطف کیساتھ) کلام کریں گے اور نہ (گناہ معاف کر کے) ان کی صفائی کرینگے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا یہ لوگ ہیں جنھوں نے مول لیا گمراہی کو

اور ان کو سزائے دردناک ہوگی یہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے (دنیا میں تو) ہدایت چھوڑ کر ضلالت اختیار کی

نزول الکلام

لہ قولہ ان الذین الخ یہ آیت یہود کے سرداروں کے بارے میں نازل ہوئی جو عوام الناس سے ہدیے تحفے لیکر انکے دلوں میں اپنی عزت وقعت قائم رکھتے تھے جب حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسند نبوت پر جلوہ افروز ہوئے تو ان کو یہ اندیشہ ہوا کہ اب ہماری عزت آبرو خاک میں مل جائے گی کیونکہ نبی کے ہوتے ہم کو کون پوچھے گا اسلیے انھوں نے توریت سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت اور حلیہ مبارک سب اڑا دیا اسکے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام - لہ قولہ اَوَلَوْ كَانَ الخ یعنی اگر باپ دادا احمق اور گمراہ ہوں جب بھی انکے طریق پر چلیں گے لہذا اتباع احکام الٰہی کی فہمایش کے جواب میں ان کا یہ کہنا کہ ہم اپنے باپ دادا کے طریق پر چلیں گے بے دینی اور حماقت کا جواب ہو حقانی کے فرمان اولو کان الخ سے ثابت ہوا کہ اگر کسی بزرگ کی نسبت دلیل صحیح معتبر سے یہ ثابت ہو جاوے کہ اسکا قول معتبر اور شرعی دلیل سے ثابت ہو خواہ وہ دلیل نص ہو یا قیاس تو وہ شخص شرع کی رو سے پیروی کے قابل ہوا البتہ ایسے شخص کی تقلید نہ کرنا چاہیے کہ جو اپنے قول پر نہ تو صریح نص کتاب کی کوئی دلیل رکھتا ہو اور نہ قیاس سے یا وہ قول پیش کرے جو کسی صحیح صریح دلیل شرعی کے خلاف ہو ۱۲ لہ قولہ ومثل الذین الخ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی تاریکی باطن کی مثال دیتا ہے کہ انکو ہدایت کی طرف بلانے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی بھیڑ بکریوں کو پکارتا ہے کہ وہ اوسکی آواز تو سنتے ہیں مگر کچھ سمجھتے نہیں اسی طرح یہ لوگ چوپایوں کے مانند ہیں کہ کلام کو سنتے ہیں مگر کلام الٰہی انکے دلوں میں نہیں اترتا اس لیے کہ مبدا فیض سے جو باطنی قوتیں انکو عطا ہوئی تھیں ان سب کو انھوں نے بیکار کر دیا اب گویا وہ گونگے اور بہرے ہیں اس لیے ہدایت نہیں پاتے ۱۲ محمد حیات غفرلہ سنبھلی

خواص الکلام

لہ قولہ غفور الخ یہ اسم شریف بخار والے کو تین بار لکھ کر باندھ دیا جائے بخار جاتا رہیگا ۱۲ نیز جو شخص اس اسم شریف کو بعد نماز کے مدت طویل تک روزانہ پڑھا کرے اور لباس و طعام میں تقوے سے کام لے تو آثار مغفرت اسے حال میں پائے اور اسرار ربانی کا مشاہدہ کرے اعلیٰ ارواح روحانیاں سے خطاب کریں اور جو وہ کہے اسکے لیے تیار رہیں ۱۲ الانوار

بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝
بدلے ہدایت کے اور عذاب کو بدلے بخشش کے پس کیا صبر کرنے ہیں وہ اوپر آگ کے
اور (آخرت میں) مغفرت چھوڑ کر عذاب (سر پر لیا) سو دوزخ کے لئے کیسے باہمت ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا
یہ اسواسطے ہے کہ اللہ نے اُتارا کتاب کو ساتھ حق کے اور تحقیق جنہوں نے اختلاف کیا
یہ (ساری مذکورہ سزائیں اُن کو) اسوجہ سے ہیں کہ حق تعالیٰ نے (اُس) کتاب کو ٹھیک ٹھیک بھیجا تھا اور جو لوگ (ایسی) کتاب میں

فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
بیچ کتاب کے البتہ بیچ خلاف دور کے ہیں نہیں بھلائی یہ کہ پھیرو تم منہ اپنے کو
بے راہی کریں وہ بڑی دور کے خلاف میں ہوں کچھ سارا کمال اسی میں نہیں (آ گیا) کہ تم اپنا منہ

قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
طرف مشرق کے اور مغرب کے ولیکن بھلائی اسکو ہے جو ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور
مشرق کو کر لو یا مغرب کو لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ
دن پچھلے کے اور فرشتوں کے اور کتاب کے اور پیغمبروں کے اور دیا مال
قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (سب) کتب (سماویہ) پر اور پیغمبروں پر اور مال دیتا ہو

عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ
اوپر محبت اس کی کے قرابت والوں کو اور یتیموں کو اور فقیروں کو اور مسافروں کو
اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور (بے خرچ) مسافروں کو

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ
اور سوال کرنے والوں کو اور بیچ چھڑانے گردن کے اور قائم کیا نماز کو اور دیا زکوٰۃ کو اور
اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو اور

الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ
پورا کرنیوالے عہد اپنے کے جب عہد کریں اور صبر کرنے والے بیچ فقر کے
جو اشخاص (ان عقائد و اعمال کے ساتھ یہ اخلاق بھی رکھتے ہوں) کہ اپنے عہدوں پر پورا کرنیوالے ہوں جب عہد کرلیں اور وہ لوگ مستقل رہنے والے

وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ
اور بیماری کے اور وقت لڑائی کے یہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ بولا اور یہی لوگ وہی ہیں
ہوں تنگدستی میں اور بیماری میں اور قتال میں یہ لوگ ہیں جو سچے (کمال کے ساتھ موصوف) ہیں اور یہی لوگ ہیں

هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ
پرہیزگار اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا ہے اوپر تمہارے برابری کرنا
جو (سچے) متقی (کہے جاسکتے ہیں) اے ایمان والو تم پر (قانون) قصاص فرض کیا جاتا ہے

فِى الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى
بیچ مارے گیوں کے آزاد بدلے آزاد کے اور غلام بدلے غلام کے اور عورت
مقتولین (بقتل عمد) کے بارے میں آزاد آدمی آزاد آدمی کے عوض میں اور غلام غلام کے عوض میں اور عورت

نزول الکلام

لہ قولہ لیس البر الخ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ بر کیا چیز ہے اُسوقت یہ آیت اُتری کہ لیس البر الخ اور جب تک احکام نازل نہوے تھے اُسوقت تک یہ تھا کہ جو شخص صرف شہادت توحید و رسالت پر مرجائے تو اُسکی نجات کی اُمید کی جاتی تھی اور یہود مغرب کی طرف اور نصاریٰ مشرق کی طرف منھ کرکے (عبادت) کیا کرتے تھے اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ لیس البر الخ ۔ **سلہ قولہ** یا ایہا الذین الخ اسلام آنے سے چند روز پہلے عرب کے دو قبیلوں مین سخت لڑائی ہوئی اور ایک قبیلہ غالب آیا اور اُسنے دوسرے قبیلہ کے بہت سے غلاموں اور عورتوں کو مار ڈالا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تو وہ لوگ مسلمان ہوئے لیکن پہلی لڑائی کے بدلہ کا خیال بدستور چلا جاتا تھا اور چونکہ وہ شکست کھایا ہوا قبیلہ شریف و ناموار و عالی خاندان شمار ہوتا تھا اسلیے اُسنے اپنے اوپر غالب آئے ہوئے قبیلہ سے کہا کہ ہم اپنے ایک غلام کے بدلے تم مین سے ایک آزاد اور عورت کے بدلے تم میں سے ایک مرد کو قتل کرینگے جب ہمکو موقع ملیگا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی الباب

الربع ۲۱ ع ۹ ۵

فقہ الکلام

لہ قولہ یا ایہا الذین الخ جس قتل کے بدلہ قصاص مین قتل کا حکم ہو وہ قتل عمد ہے یعنے یہ کہ کسی کو جان بوجھ کر لوہے کے آلہ سے یا کسی ایسی چیز سے قتل کرنا جس سے خون بہ سکے اور گوشت پوست کٹ جائے **سلہ** جس طرح آزاد آدمی آزاد کے عوض قتل کیا جائے اُسی طرح غلام کے عوض بھی اور جس طرح عورت کے عوض عورت قتل کی جاتی ہے اُسی طرح مرد بھی عورت کے مقابلہ مین قتل ہوگا۔ **سلہ قولہ** والنبیین الخ جب تک تمام نبیوں پر ایمان نہ لائے آدمی مومن نہیں ہو سکتا اُن کے شمار کیلیے کوئی عدد مقرر نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ سمجھے کہ اُن کی تعداد صحیح طور پر اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے اگرچہ بعض حدیثوں مین ہے کہ تمام نبی ایک لاکھ یا دو لاکھ اور چوبیس ہزار ہوئے اور رسول صرف تین سو تیرہ مگر حقیقتاً اسکا علم صرف پروردگار عالم کو ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۱۲ احمدی وغیرہ

بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ

بدلے عورت کے — پس جو کوئی معاف کیا جاوے واسطے اس کے خون بہا اسکے سے کچھ پس پیروی کرنا ہے ساتھ اچھی طرح کے

عورت کے عوض میں ہاں جسکو اسکے فریق کی طرف سے کچھ معافی ہو جاوے (مگر پوری معافی نہ ہو) تو مدعی کے ذمہ (معقول طور پر اخونبہا کا

وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ

اور ادا کرنا ہے طرف اس کے ساتھ نیکی کے — یہ آسانی ہے پروردگار تمھارے کی طرف سے — اور رحمت

مطالبہ کرنا اور (قاتل کے ذمے) خوبی کے ساتھ اسکے پاس پہونچا دینا یہ (قانون دیت وعفو) تمھارے پروردگار کی طرف سے (سزا میں) تخفیف اور ترحم

فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وَلَكُمْ فِی

پس جو کوئی زیادتی کرے پیچھے اس کے — پس واسطے اسکے عذاب ہے درد دینے والا — اور واسطے تمھارے بیچ

ترحم ہے پھر جو شخص اس کے بعد تعدی کا مرتکب ہو تو اس شخص کو بڑا دردناک عذاب ہوگا — اور فہیم لوگو! (اس قانون)

الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ كُتِبَ

برابری کے زندگی ہے — اے عقل والو — تو کہ تم — بچو — لکھا گیا اے

قصاص میں تمھاری جانوں کا بڑا بچاؤ ہے ہم امید کرتے ہیں کہ تم لوگ (ایسے قانون امن کی خلاف ورزی کرنے سے) پرہیز رکھوگے۔ بتیر فرض

عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَیْرًا ۖۚ الْوَصِیَّةُ

اوپر تمھارے — جس وقت حاضر ہو — ایک تمھارے کو موت — اگر چھوڑ جاوے مال — وصیت کرنا

کیا جاتا ہے کہ جب کسی کو موت نزدیک معلوم ہونے لگے — بشرطیکہ کچھ مال بھی ترکہ میں چھوڑا ہو — تو

لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ۝ؕ

واسطے ماں باپ کے اور قرابت والوں کے — ساتھ اچھی طرح کے — حق ہوا — اوپر پرہیزگاروں کے

والدین — اور اقارب کے لئے معقول طور پر (کہ مجموعہ ایک ثلث سے زیادہ نہ ہو) کچھ کچھ بتلاتا جاوے (اسکا نام وصیت ہے) جسکو خدا کا خوف ہو

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ

پس جو کوئی بدل ڈالے اسکو پیچھے اس کے کہ سنا اس کو پس سوائے اس کے نہیں کہ گناہ اس کا اوپر ان لوگوں کے ہے جو بدل ڈالتے ہیں

ان کے ذمہ یہ ضروری ہے پھر جو شخص (اس وصیت کے سن لینے کے بعد اسکو تبدیل کرے گا تو اس کا گناہ اُن ہی لوگوں کو ہوگا جو اسکو تبدیل کرینگے

اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ؕ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا

تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے — پس جو کوئی ڈرے وصیت کرنے والے سے کجی کو — یا گناہ کو

اللہ تعالیٰ تو یقیناً سنتے جانتے ہیں — ہاں جس شخص کو وصیت کرنیوالے کی جانب سے کسی بے عنوانی کی یا کسی جرم کے ارتکاب کی تحقیق ہوئی ہو

فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ع یٰۤاَیُّهَا

پس اصلاح کردے درمیان ان کے پس نہیں گناہ اوپر اس کے — تحقیق اللہ بخشنے والا — مہربان ہے — اے لوگو

پھر یہ شخص ان میں باہم مصالحت کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ واقعی اللہ تعالیٰ تو (خود گناہوں کے) معاف فرمانے والے ہیں اور (گنہگاروں پر)

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ

جو ایمان لائے ہو — لکھا گیا — اوپر تمھارے — روزہ — جیسا — لکھا گیا تھا اوپر ان لوگوں کے جو

رحم کرنیوالے ہیں۔ اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ لا اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ

پہلے تم سے تھے — تو کہ تم پرہیزگاری کرو — روزے دن گنتی کے

اس توقع پر کہ تم (روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ) متقی بن جاؤ تھوڑے دنوں روزہ رکھ لیا کرو پھر (اس میں بھی اتنی آسانی کہ)

نزول الکلام

سله قوله کتب علیکم الخ زمانہ جاہلیت میں لوگ ناموری کیلئے مرتے وقت غیروں کو سارے مال کی وصیت کرجاتے تھے اور ماں باپ عزیز و اقارب سب کو محروم کر دیتے تھے اسلام آگیا تو اُن کو اس سے منع کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی جسکے ذریعہ ماں باپ رشتہ داروں کو جائز وصیت کرنا فرض ہو گیا ۱۲ احمدی

توضیح الکلام

سله قوله فمن عفی الخ یعنے جس مقتول کے وارث اپنے مسلمان بھائی قاتل کو قصاص معاف کردیں اور کسی قدر مال پر راضی ہو جاویں اور خون بہا لینا منظور کرلیں تو چاہیے کہ سہولت اور دستور کو ملحوظ رکھیں یہ نہ کریں کہ باوجود تنگدستی کے فی الفور ادا کرنے کا تقاضا کریں بلکہ مہلت دویں اور نہ خلاف شرع معاوضہ میں قاتل سے اسکی جورو بیٹی یا ہمیشہ کی غلامی طلب کریں کہ تو یا تیرا بیٹا ہمیشہ کے لیے ہمارا غلام رہا اسی طرح قاتل کو بھی لازم ہے کہ اُن کے احسان کو فراموش نہ کرے جو رقم قرار پاگئی ہو اُسکو بلا حیلہ بہانہ ادا کردے اور قرارداد کے بعد جو کوئی زیادتی کریگا اُسکو دردناک عذاب ہوگا مثلاً دیت لیکر قاتل کو مار ڈالیں وغیرہ ۱۲ **سله قوله** فمن بدلہ الخ یعنے اگر گواہ یا مال لینے والا خبردار ہونے کے بعد اُس کو بدلیگا تو یہ گناہ اُسکی گردن پر ہے اور خدا تعالیٰ پر کوئی بات پوشیدہ نہیں اور اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ وصیت کنندہ خلاف انصاف وصیت کریگا یا وصیت میں بے انصافی کرکے مرگیا تو وصیت کرنے والے کی اصلاح کی غرض سے وصیت میں تبدیلی کرادے یا خلاف انصاف وصیت کی وجہ سے جو وارثوں وغیرہ میں جھگڑا ہوا اُس کو دور کرنے کیلیے وصیت میں کم و بیشی کردی تو اسمیں کوئی گناہ نہیں ۱۲

۲۲ ع ۶ ۶

خواص الکلام

سله قوله سمیع الخ جمعرات کے دن بعد نماز چاشت کے پانسو مرتبہ پڑھکر جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے ۱۲ **سله قوله** رحیم اس اسم شریف کو جو شخص روزانہ سو بار پڑھے اُسکے دل میں رقت اور شفقت پیدا ہو اور جسے اسرار اگوار کا اندیشہ ہو الرحمن الرحیم کی کثرت کرے یا لکھ کر باندھے اور اگر اسکو لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی کسی درخت کی جڑمیں ڈالدیں تو اُسکے پھلوں میں برکت ہو اور اگر کسی کو گھول کر پلادیں تو اس کے دل میں اسکی محبت پیدا ہو ۱۲ اعمال

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ

پس جو کوئی ہو تم میں سے بیمار یا اوپر سفر کے پس گنتی ہے دنوں

جو شخص تم میں (ایسا) بیمار ہو (جسمیں روزہ رکھنا مشکل یا مضر ہو) یا (شرعی) سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار رکھے

أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ

اور سے اور اوپر اُن لوگوں کے کہ طاقت رکھتے ہیں اس کی بدلا ہے کھانا ایک فقیر کا

اتنیں روزہ) رکھنا اسپر (واجب) ہے اور (دوسری آسانی جو بعد میں منسوخ ہو گئی یہ ہے کہ) جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہوں اُنکے ذمہ فدیہ ہے کہ وہ ایک غریب کو کھانا کھلادینا

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ

پس جو کوئی کرے زیادہ نیکی پس وہ بہتر ہے واسطے اُسکے اور یہ کہ روزہ رکھو تم بہتر ہے واسطے تمہارے

اور جو شخص خوشی سے (زیادہ خیر کرے) (کہ فدیہ زیادہ دے) تو اس شخص کے لئے اور بھی بہتر ہے اور تمہارا روزہ رکھنا (اس حال میں بھی) زیادہ بہتر ہے

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ

اگر ہو تم جانتے مہینہ رمضان کا وہ جو اُتارا گیا ہے بیچ اس کے

اگر تم (روزے کی فضیلت کی) خبر رکھتے ہو وہ تھوڑے دن) ماہ رمضان ہے جسمیں قرآن مجید بھیجا گیا ہے جس کا (ایک) وصف یہ ہے کہ

الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ

قرآن مجید ہدایت واسطے لوگوں کے اور دلیلیں ہدایت کی سے اور معجزے

لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور دوسرا (وصف) واضح الدلالۃ ہے منجملہ ان کتب کے جو کہ (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور حق و باطل میں فیصلہ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ

پس جو کوئی حاضر ہو تم میں سے اس مہینے میں پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو کوئی بیمار ہو یا

کرنیوالی (بھی) ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اسکو ضرور اس میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا

عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ

اوپر سفر کے پس گنتی ہے دنوں اور سے ارادہ کرتا ہے اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا اور

سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار کر کے (انمیں روزہ) رکھنا (اسپر واجب ہے) اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے

لَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ

نہیں ارادہ کرتا ہے ساتھ تمہارے دشواری کو اور تو کہ پورا کرو گنتی کو اور تو کہ بڑائی کرو اللہ کی اوپر اس کے

ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ ایام ادا یا قضا کی) شمار کی تکمیل کر لیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) اور تاکہ تم لوگ اللہ

مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي

کہ ہدایت کیا تم کو اور تو کہ تم شکر کرو اور جب سوال کریں تجھ کو بندے میرے

بزرگی (و ثنا) بیان کیا کرو کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلا دیا اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اسلئے دیدی) تاکہ تم لوگ شکر ادا کیا کرو اور جب آپ سے

عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ

مجھ سے پس تحقیق میں نزدیک ہوں۔ جواب دیتا ہوں پکارنے کا پکارنے والے کو جب پکارتا ہے مجھ کو

میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو (آپ میری طرف سے فرما دیجئے) میں قریب ہی ہوں (اور باستثناء نامناسب درخواست کے) منظور کر لیتا ہوں ہر

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ أُحِلَّ لَكُمْ

پس چاہیئے کہ قبول کریں حکم میرے کو اور چاہیئے کہ ایمان لاویں ساتھ میرے تو کہ وہ بھلائی پاویں حلال کی گئی واسطے تمہارے

عرضی درخواست کرنیوالے کی جبکہ وہ میرے حضور میں درخواست دے سو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو قبول کیا کریں اور مجھ پر یقین رکھیں امید ہے کہ وہ لوگ رشد (و فلاح) حاصل کر سکیں گے

نزول الکلام

ؔ قولہ وعلی الذین الخ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وعلی الذین الخ تو ہم میں سے جسکا جی چاہتا تھا وہ روزہ رکھتا تھا اور جسکا جی نہ چاہتا وہ نہ رکھتا اور بجائے روزہ کے فدیہ دے دیتا پھر آیہ فمن شہد الخ نازل ہو گئی تو روزہ کا حکم اختیاری نہ رہا بلکہ روزہ رکھنا لازم ہو گیا ۱۲ بخاری و مسلم وغیرہ ؔ قولہ واذا سالک الخ ایک گاؤں کے رہنے والے دہقانی نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا خدا پاس ہی ہے تاکہ آہستہ اُس سے دعا مانگیں یا دور ہے کہ اُسکو پکار کر اپنی فریاد سُنادیں اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ ؔ قولہ احل لکم الخ شروع اسلام میں سو جانے کے بعد سے روزہ شروع اور مسلمانوں پر کھانا پینا اور ہم صحبت ہونا حرام ہو جاتا تھا ایک بار قیس بن صرمہ انصاری جب دن بھر کی مزدوری سے فارغ ہو کر افطار کے وقت گھر میں آئے تو بیوی سے کھانا مانگا اُس بیچاری نے کہا کہ گھر میں تو کھانے کو کچھ نہیں لیکن دوسری جگہ سے لاتی ہوں یہ کہکر وہ تو محلہ سے کھانا لینے گئیں اور یہ بیچارے دن بھر کے تھکے ہارے لیٹتے ہی سو گئے اُسوقت کلوا واشربوا حتے یتبین الخ نازل ہوئی اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک بار سونے کے بعد اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے صبح کو دربار رسالت میں حاضر ہو کر عارض مدعا ہوئے اور روئے اُسوقت آیہ احل لکم اسے آخرہ نازل ہوئی ۱۲ ؎

ربط الکلام

ؔ قولہ شہر رمضان الخ اوپر ارشاد فرمایا تھا کہ تھوڑے دنوں روزے رکھ لیا کرو یہاں سے اُن تھوڑے دنوں کا بیان ہے ؔ قولہ واذا سالک الخ اوپر روزہ کے احکام میں جن مصلحتوں کی رعایت فرمائی گئی ہے اسیطرح آئندہ بھی بعض احکام کی مصلحتوں اور رعایت سہولت کا ذکر ہے ان سب سے حق تعالیٰ کا بندہ کے حال پر توجہ و عنایت فرمانا معلوم ہوتا ہے لہذا مضمون قرب و اجابت کا ذکر اس مقام کی مناسبت سے بیان فرماتے ہیں ۱۲ **خواص الکلام** ؔ قولہ قریب جو شخص ترک حیوانات کیساتھ آٹھ ہزار بار روزانہ اسکو پڑھے اور ہر جمعہ کو لوبان کی دھونی دے تو چند روز کے بعد باب تسخیر اُسکے لئے کھل جائے اور تمام جنات اور انسان اُسکے لئے مسخر ہو جائیں کہ جو چاہے اُن سے کام لے ۱۲ شموس الانوار

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ

تم لوگوں کے واسطے روزہ کی شب میں اپنی بیبیوں سے مشغول ہونا حلال کر دیا گیا کیونکہ وہ تمہارے (بجائے) اوڑھنے بچھونے (کے) ہیں

أَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ

تم ان کے (بجائے) اوڑھنے بچھونے (کے) ہو۔ خدا تعالیٰ کو اسکی خبر تھی کہ تم خیانت (کر) کے گناہ میں اپنے کو مبتلا کر رہے تھے

أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ

(مگر) خیر اللہ تعالیٰ نے تم پر عنایت فرمائی اور تم سے گناہ کو دھو دیا سو اب ان سے ملو ملاؤ

وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ

اور جو (قانون اجازت) تمہارے لئے تجویز کر دیا ہے (بلا تکلف) (اس کا سامان کرو) اور کھاؤ اور پیو (بھی) اس وقت تک

يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

کہ تم کو سفید خط (یعنی نور) صبح (صادق) کا سیاہ خط سے متمیز ہو جاوے

الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَ

پھر (صبح صادق سے) رات تک روزہ کو پورا کیا کرو اور ان بیبیوں سے اپنا بدن بھی مت ملنے دو

أَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا

جس زمانہ میں کہ تم لوگ اعتکاف والے ہو مسجدوں میں۔ یہ خداوندی ضابطے ہیں سو ان سے نکلنے کے نزدیک بھی مت ہونا

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَ

اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے (اور) احکام (بھی) لوگوں (کی اصلاح) کے واسطے بیان فرمایا کرتے ہیں اس امید پر کہ وہ (مطلع ہو کر خلاف کرنے سے) پرہیز رکھیں

لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا

اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق (طور پر) مت کھاؤ اور ان (کے جھوٹے مقدمہ) کو حکام کے یہاں اس غرض سے رجوع مت کرو

إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ

(اس کے ذریعہ سے) لوگوں کے مالوں کا ایک حصہ بطریق گناہ (یعنی ظلم کے) کھا جاؤ اور تم کو (اپنے جھوٹ اور ظلم کا)

وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِيَ

علم (بھی) ہو۔ آپ سے چاندوں کی حالت تحقیقات کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ

نزول الکلام

سلہ قولہ ابتغوا اور جب آیت کلوا واشربوا الخیط الاسود نازل ہوئی تو عدی بن حاتم نے دو رسے سیاہ و سفید لیکر تکیہ کے نیچے رکھ چھوڑے جبتک اُنمیں باہم فرق محسوس نہ ہوتا اُس وقت تک کھاتے پیتے رہتے ایک روز اُنھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی اطلاع کی تو آپ نے ہنسکر فرمایا کہ تیرے پاس بڑے لمبے چوڑے ڈورے ہیں ارے بھائی اُنسے تو رات اور دن کے ڈورے مراد ہیں اُسوقت قرآن شریف میں لفظ من الفجر نازل ہو گیا ۱۲ بخاری شریف سلہ قولہ ولا تاکلوا الخ یہ آیت امرء القیس بن عابس اور عبدان ابن اشوع بن حضرمی کے بارہ میں اتری جنکا ایک زمین پر جھگڑا تھا اور امرء القیس نے مقدمہ کو قاضی کے پاس لے جانے اور حلف اُٹھانے کا قصد کیا تھا ۱۲ لباب سلہ قولہ یسئلونک الخ معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا باعث ہے کہ چاند پہلی شب میں دھاگہ کی طرح باریک نظر آتا ہے اور پھر دن بدن بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ چودھویں رات کو گول ٹکیہ کی مانند بڑا ہو جاتا ہے اُسکے بعد پھر روز بروز گھٹتا ہے اور گھٹتے گھٹتے اخیر دن میں پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اُسوقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام

سلہ قولہ لیلۃ الصیام الخ اس آیت میں حق تعالےٰ نے وسعت دیکر صبح صادق تک کھانے پینے جماع کرنے کی اجازت دیدی خواہ نماز عشا پڑھکر ان چیزوں کو استعمال میں لاوے یا سو کر مطلب آیت کا یہ ہے کہ روزہ کی رات میں تمہارے لیے اپنی بیویوں کے پاس جانا مباح ہے کیونکہ اُن سے تم سے باہم نہایت رغبت طبعی ہے اور ہم کو اپنے علم ازلی سے معلوم تھا کہ تم سے صبر نہو سکے گا پس ہم نے تم کو اجازت دیدی کہ تم اُن سے صبح صادق تک مباشرت کر سکتے اور کھا پی سکتے ہو مگر جب اعتکاف کیلیے مسجدوں میں بیٹھو تو اُن سے رات میں بھی مباشرت نہ کرو ۱۲ محمد حیات عفرلہ

۲۳ ع ۶ ۷

متعلقات الکلام سلہ قولہ تختانون الخ خیانت سے مراد وہ افعال ہیں جو اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے بعض صحابیوں سے ظہور میں آئے کہ کسی نے رات کو جماع کیا اور کسی نے کھایا پیا ۱۲

مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ

وقت ہیں واسطے لوگوں کے اور حج کے اور نہیں بھلائی بیچ اس کے کہ آؤ گھروں میں

چاند آر شناخت اوقات ہیں لوگوں کے (اختیاری معاملات مثل عدت و مطالبۂ حقوق کے) اور حج (اور عبادات مثل حج وغیرہ) کے

مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ

پیٹھ ان کی سے ولیکن بھلائی واسطے اس شخص کے ہے کہ پرہیزگاری کرے اور آؤ گھروں میں

اور اس میں کوئی فضیلت نہیں کہ گھروں میں انکی پشت کیطرف سے آیا کرو ہاں لیکن فضیلت یہ ہے کہ کوئی شخص حرام (چیزوں) سے بچے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ

أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَقَاتِلُوا فِي

دروازوں ان کے سے اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم فلاح پاؤ اور لڑو بیچ

اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو امید ہے کہ تم کامیاب ہو اور (بے تکلف) تم لڑو

سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

راہ اللہ کے ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور مت زیادتی کرو تحقیق اللہ

اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جو (نقض عہد کر کے) تمہارے ساتھ لڑنے لگیں اور (از خود) حد (معاہدہ) سے نہ نکلو واقعی اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَ

نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو اور مار ڈالو ان کو جہاں پاؤ اور

حد (قانون شرعی) سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور (جس حالت میں دلاخود عہد شکنی کریں اسوقت خواہ) انکو قتل کرو جہاں ان کو پاؤ اور

أَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ

نکال دو ان کو جہاں سے نکالا انہوں نے تم کو اور کفر سخت تر ہے قتل سے

(خواہ) ان کو نکال باہر کرو جہاں سے انھوں نے تم کو نکلنے پر مجبور کیا ہے اور شرارت قتل سے کہیں سخت تر ہے

وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ

اور مت لڑو ان سے نزدیک مسجد حرام کے یہاں تک کہ لڑیں تم سے بیچ اس کے

اور ان کے ساتھ مسجد حرام کے قرب (و نواح) میں (کہ حرم کہلاتا ہے) قتال مت کرو جب تک کہ وہ لوگ وہاں تم سے خود نہ لڑیں

فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنِ

پس اگر لڑیں تم سے پس مارو ان کو اسی طرح ہے سزا کافروں کی پس اگر

ہاں اگر وہ (کفار) خود ہی لڑنے کا سامان کرنے لگیں تو تم (بھی) انکو مارو ایسے کافروں کی (جو حرم میں لڑنے لگیں) ایسی ہی سزا ہے پھر اگر وہ لوگ

انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ

باز رہیں پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے

(اپنے کفر سے) باز آجاویں (اور اسلام قبول کرلیں) تو اللہ تعالیٰ بخشدیں گے اور مہربانی فرماویں گے اور ان کے ساتھ اس حد تک لڑو

فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا

کفر اور ہووے دین واسطے اللہ کے پس اگر باز رہیں پس نہیں زیادتی کرنا مگر

کہ فساد عقیدہ (شرک) نہ رہے اور ان کا دین (خالص) اللہ ہی کا ہو جاوے اور اگر وہ لوگ (کفر سے) باز آجاویں تو سختی کسی پر نہیں ہوا کرتی

عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ

اوپر ظالموں کے مہینہ حرمت والا بدلے مہینے حرمت والے کے ہے اور حرمتوں کا

بجز بے انصافی کرنیوالوں کے حرمت والا مہینہ ہے بعوض حرمت والے مہینہ کے اور یہ حرمتیں

نزول الکلام

لہ قولہ ولیس البر الخ زمانۂ جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ قریش کے سوا سب لوگ جب گھر سے نکلکر عمرہ یا حج کا احرام باندھتے اور پھر گھر میں کسی کام کے لیے آنے کی ضرورت ہوتی تو دروازہ سے نہیں آتے تھے بلکہ چھت پر چڑھ کر یا دیوار پھاند کر آیا کرتے تھے ایک بار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے اندر دروازہ ہی کی طرف سے تشریف لے گئے اور دروازہ ہی سے باہر تشریف لائے آپ کے ہمراہ رفاعہ انصاری بھی دروازہ ہی سے آئے گئے تمام صحابہ نے رفاعہ کو اس فعل میں گنہگار کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ یہ جرأت خلاف دستور تم نے کیوں کی انہوں نے عرض کیا کہ میں نے تو آپ کی پیروی کی آپ نے فرمایا کہ میں تو قریش سے ہوں میرے لیے ایسا کرنا جائز ہے اور تم قریش سے نہیں ہو رفاعہ نے جواب میں عرض کیا کہ اے حضور جو آپ ہیں وہ میں ہوں اور جو دین آپ کا ہے وہی میرا ہے میں یہ تفریق نہیں سمجھتا کہ آپ قریشی ہیں اور میں غیر قریشی اُس وقت یہ آیت اتری کہ بھلائی یہ نہیں کہ تم گھروں میں دروازہ سے نہ آؤ بلکہ بھلائی تقوے کا نام ہے ۱۲ لباب **سہ قولہ** وقاتلوا الخ زمانہ جاہلیت اور شروع اسلام میں اہل عرب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب چار ماہ کو بزرگ سمجھتے تھے اور انمیں لڑائی کو حرام جانتے تھے جب سنہ ۶ھ میں جو سال حدیبیہ کہلاتا ہے مشرکین مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عمرہ نہ کرنے دیا اور آئندہ سال عمرۃ القضا ادا کرنے پر باہم صلح ہو گئی تو اگلے برس ماہ ذیقعدہ میں صحابہ کرام کو یہ خوف ہوا کہ اگر مشرکین عرب نے صلحنامہ کے موافق وعدہ وفا نہ کیا تو ضرور لڑائی کی نوبت آئیگی اور ماہ محرم میں ہم لڑینگے نہیں تو بہت دشواری ہوگی اُس وقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

فقہ الکلام

لہ قولہ لیس البر الخ اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ اگر کوئی شخص کسی مباح کام کو طاعت اور عبادت اعتقاد کرنے لگے تو وہ شرعاً مذموم اور بدعت ہے دیکھو دیوار یا چھت کی طرف سے اپنے مکان میں آنا مباح تھا مگر چونکہ وہ لوگ اسکو عبادت اور طاعت سمجھتے تھے اس وجہ سے اُن کو اس سے منع کیا گیا پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ کسی اباحت کے درجہ کی چیز کو طاعت اور عبادت کا مرتبہ نہ دیں ورنہ وہی بدعت ہوگا ۱۲

قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ

بدلہ ہے ۔ پس جو کوئی زیادتی کرے ۔ اوپر تمہارے ۔ پس زیادتی کرو ۔ تم اوپر اس کے مانند اس کے

او عوض معاوضہ کی چیزیں ہیں سو جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر زیادتی کرو جیسی اس نے

مَا اعْتَدٰی عَلَیْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ

کہ زیادتی کی ۔ اوپر تمہارے ۔ اور ڈرو اللہ سے ۔ اور جانو یہ کہ ۔ تحقیق اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے

تم پر زیادتی کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ ان ڈرنے والوں کے ساتھ ہوتے ہیں

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی

اور خرچ کرو بیچ راہ اللہ کے ۔ اور مت ڈالو ۔ ہاتھوں اپنے کو ۔ طرف

اور تم لوگ (جان کے ساتھ مال بھی) خرچ کیا کرو اللہ کی راہ میں اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں

التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَ

ہلاکت کے ۔ اور نیکی کرو ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے ۔ نیکی کرنے والوں کو ۔ اور

تباہی میں مت ڈالو اور کام اچھی طرح کیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اچھی طرح کام کرنے والوں کو اور

اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ

پورا کرو حج کو ۔ اور عمرہ کو واسطے اللہ کے ۔ پس اگر گھیرے جاؤ تم ۔ پس جو کچھ میسر ہو

(جب حج و عمرہ کرنا ہو تو اس) حج و عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے واسطے پورا پورا ادا کیا کرو پھر اگر کسی دشمن یا مرض کے سبب) روک دیے جاؤ تو قربانی کا جانور

الْهَدْیِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ

قربانی سے ۔ اور مت منڈاؤ ۔ سروں اپنوں کو ۔ یہاں تک کہ پہنچے قربانی جگہ حلال ہونے اپنے کی

جو کچھ میسر ہو (ذبح کرو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک مت منڈاؤ جب تک کہ قربانی اپنے موقع پر نہ پہنچ جاوے (اور وہ موقع حرم ہے) اگر کسی کے

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ

پس جو کوئی ہو تم میں سے ۔ بیمار ۔ یا اس کو ایذا ہو ۔ سر اس کے سے ۔ پس بدلا ہے

ہاتھ وہاں جانور بھیجا جاوے) البتہ اگر کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو (جس سے پہلے ہی سر منڈوانے کی ضرورت پڑ جائے) تو وہ سر منڈوا کر فدیہ

مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٚ فَمَنْ

روزوں سے ۔ یا خیرات سے ۔ یا ذبح سے ۔ پس جب امن میں ہو تم ۔ پس جو کوئی

(یعنی اس کا معاوضہ) دیدے (تین) روزے سے یا (چھ مسکین کو) خیرات دیدے یا (ایک بکری) ذبح کر دینے سے پھر جب امن کی حالت میں ہو (یا تو پہلے ہی سے کوئی خوف پیش نہ آیا ہو

تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ

فائدہ اٹھاوے عمرہ سے ۔ ساتھ حج کے ۔ پس کرے جو کچھ میسر ہو ۔ قربانی سے

یا ہو کر جاتا رہا ہو) تو جو شخص عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر متمتع ہوا ہو (یعنی ایام حج میں عمرہ بھی کیا ہو) تو جو کچھ قربانی میسر ہو (ذبح کرے

فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا

پس جو کوئی نہ پاوے ۔ پس روزے ۔ تین دن کے ۔ بیچ حج کے ۔ اور سات روزے ۔ جب

(اور جس نے صرف عمرہ یا صرف حج کیا ہو اس پر حج وغیرہ کے متعلق کوئی قربانی نہیں) پھر جس شخص کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو تو (اس کے ذمہ) تین دن کے روزے ہیں (ایام

رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ

پھر جاؤ تم ۔ یہ اس ہوئے ۔ پورے ۔ یہ واسطے اس شخص کے ہے کہ نہ ہوں اہل اس کے

حج میں) اور سات ہیں جبکہ حج سے تمہارا لوٹنے کا وقت آجاوے ۔ یہ پورے دس ہوئے ۔ یہ اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل (و عیال) مسجد حرام

چاہئیں اور جو کوئی حج کو عمرہ کے ساتھ ملاوے تو اس کو جو قربانی میسر آوے وہ ذبح کرے اور اگر اس کی قدرت نہ ہو تو اس کے عوض دس روزے رکھے تین تو ایام حج میں دسویں تاریخ تک اور سات حج سے فارغ ہو کر اور یہ حج کو عمرہ سے ملانا اس شخص کے لئے درست ہے جو کہ یا میقات کے اندر کا رہنے والا نہ ہو بلکہ باہر کا رہنے والا ہو کیونکہ ایسے لوگ تو عمرہ جب چاہیں کر سکتے ہیں ایام حج میں حج کے ساتھ اُن کو ملانے کی کیا ضرورت ہے ۱۲

نزول الکلام

لہ قولہ وانفقوا الخ جب اسلام ترقی پا گیا اور ملک مدد گار بہت ہو گئے تو انصار آپس میں کہنے لگے کہ جہاد اور اسلامی معاملات میں مصروف رہنے کی وجہ سے جائداد و مال کی طرف سے ہم بالکل بے خبر ہو گئے اب اسلام کو اللہ تعالیٰ نے زبردست کر دیا اس لیے ہم کو اپنی جائدادوں وغیرہ کی خبر لینی چاہیے اُس وقت یہ آیت اُتری کہ ایسا نہ کرنا اگر جہاد چھوڑ دو دشمن تم کو پیس دینگے۔ **سلہ قولہ** فمن کان الخ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو احرام باندھے ہوئے زیادہ دن ہو گئے تھے جس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ حالت تھی کہ انکے سر سے اصلاح خط نہ ہونے کے باعث جوئیں ٹپکتی تھیں عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مشرکین عمرہ ادا نہیں کرنے دیتے اور جوئیں مجھ کو ستا رہی ہیں کیا کروں اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب

مع

عند المتقدمین ۱۲

توضیح الکلام

لہ قولہ واتموا الحج الخ یعنے اے مسلمانوں خدا تعالیٰ کیلیے حج و عمرہ پورا کر دینے شروع کر کے ناتمام نہ چھوڑو اور اُن کی شرطوں اور رکنوں میں کوئی کمی نہ کرو اور نیت بھی اسکے لیے کرو اور اگر احرام باندھنے کے بعد راستہ میں روکے جاؤ خواہ بیماری کے سبب یا کوئی دشمن سامنے آ جائے یا کوئی اور باعث رکاوٹ کا پیدا ہو جائے تو ایک قربانی کا جانور کعبہ کو بھیجدو جو کچھ میسر ہو خواہ بکری یا اونٹ گائے جب جانو کہ وہ جانور وہاں ذبح ہو گیا ہوگا تو احرام کھولدو اور سر منڈاؤ پھر آئندہ اسکو قضا کر لینا لازم اگر بعد احرام کوئی بیماری ہو جائے یا سر میں جوئیں زیادہ ہو جائیں اور کوئی وجہ ایسی پیش آ جائے کہ سر منڈانے کی ضرورت ہو تو سر منڈا لینے کی اجازت ہے مگر اُسکے بدلہ میں قربانی کرنا چاہیے اگر قربانی کی طاقت نہ ہو تو چھ مساکین کو کھانا کھلانا چاہیے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو روزے رکھنے

حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

رہنے والے مسجد حرام کے اور ڈرو اللہ سے اور جانو تحقیق اللہ

(یعنی کعبہ) کے قرب میں نہ رہتے ہوں (یعنی قریب ہی کا وطن دار ہو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اگر کسی امر میں خلاف ہو جاوے ...

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿ع﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ

سخت عذاب والا ہے حج کے مہینے ہیں معلوم پس جو کوئی مقرر کرے

(بیباکی اور مخالفت کرنیوالوں کو) سزا بڑی سخت دیتے ہیں (زمانہ) حج چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں (شوال ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے) سو جو شخص

فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

بیچ ان کے حج پس نہ رغبت کرنا اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا بیچ حج کے

ان میں حج مقرر کرے تو پھر (اس کو) نہ کوئی فحش بات (جائز) ہے اور نہ کوئی بے حکمی (درست) ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع زیبا ہے

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ

اور جو کرو گے تم بھلائی سے جانتا ہے اس کو اللہ اور خرچ راہ لیا کرو پس تحقیق بہتر فائدہ

اور جو نیک کام کرو گے خدا تعالیٰ کو اسکی اطلاع ہوتی ہے اور (جب حج کو جانے لگو) خرچ ضرور لے لیا کرو کیونکہ سب سے بڑی بات

الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۞ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

خرچ کا بچنا ہے گناہ اور سوال سے اور ڈرو مجھ سے اے صاحب عقل کے نہیں اوپر تمہارے گناہ

خرچ میں (گداگری سے) بچا رہنا ہے اور اے ذی عقل لوگو مجھ سے ڈرتے رہو تم کو اس میں ذرا بھی گناہ نہیں کہ (حج میں)

جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ

یہ کہ ڈھونڈھو فضل پروردگار اپنے کے سے پس جب پھرو تم سے

معاش کی تلاش کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے پھر جب تم لوگ

عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ

عرفات سے پس یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے اور یاد کرو اس کو

عرفات سے واپس آنے لگو تو مشعر حرام کے پاس (مزدلفہ میں شب کو قیام کرکے) خدا تعالیٰ کی یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے

كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۞ ثُمَّ

جیسا ہدایت کیا ہے تم کو اور تحقیق تھے تم پہلے اس سے البتہ گمراہوں سے پھر

(نہ یہ کہ اپنی رائے کو دخل دو) اور حقیقت میں قبل اس کے تم محض ہی ناواقف تھے

اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ

پھرو جہاں سے پھرتے ہیں لوگ اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق

پھر تم سب کو ضرور ہے کہ اسی جگہ ہو کر واپس آؤ جہاں اور لوگ جا کر وہاں سے واپس آتے ہیں اور احکام حج میں پرانی رسموں پر عمل کرنے سے خدا تعالیٰ کے سامنے

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا

اللہ بخشنے والا مہربان ہے پس جب کر چکو تم عبادتیں اپنی پس یاد کرو

توبہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے اور مہربانی فرماویں گے۔ پھر جب تم اپنے اعمال حج پورے کر چکا کرو تو حق تعالیٰ کا ذکر کیا کرو

اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ

اللہ کو جیسا یاد کرتے تھے تم باپوں اپنے کو یا زیادہ تر یاد کرنا پس بعضے لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے

جس طرح تم اپنے آباء و اجداد کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ یہ ذکر اس سے (بدرجہا) بڑھکر ہو۔ سو بعضے آدمی (جو کہ کافر ہیں) ایسے ہیں جو کہتے ہیں

۲۴ ع ۸

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نزول الکلام

سلہ قولہ وتزودوا الخ ایک یمنی قافلہ نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے آپ کو متوکل علی اللہ بتلاتے ہوئے بلا زاد راہ گھر سے نکل چلے جب مکہ میں پہونچے تو لوگوں سے سوال کرنے لگے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ سلہ قولہ لیس علیکم الخ عکاظ اور ذوالمجنہ اور ذوالمجاز مکہ میں تین منڈیاں تھیں حج کے موسم میں لوگوں نے مال بیچنا اور تجارت کرنا گناہ سمجھا تو اجازت دینے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ سلہ قولہ ثم افیضوا الخ تمام اہل عرب حج میں عرفات کے میدان میں ٹھہرتے اور قریش اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر میدان عرفات تک نہ جاتے بلکہ اس سے کچھ دور ایک مقام مزدلفہ ہے اسمیں ٹھہر جاتے اور وہیں سے مکہ کو لوٹ آتے اس فعل کی ممانعت میں یہ آیت اتری ۱۲ سلہ قولہ فاذا قضیتم الخ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب حج سے فارغ ہو کر جمرہ کے قریب جمع ہوتے اور اپنے باپ دادوں کی بڑائی بیان کیا کرتے تھے اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام

سلہ قولہ فمن فرض الخ یعنے جو شخص ان مہینوں میں حج کو اپنے اوپر لازم کرے مثلاً احرام باندھے یا تلبیہ پکارے یا قربانی کا جانور ہانکدے ۱۲ سلہ قولہ وما تفعلوا الخ یعنے ان ناجائز کاموں سے تم کو پرہیز کرنا چاہیے اور انکی بجائے جو کچھ اچھا کام کرو گے یہ بات نہیں ہے کہ وہ خدا تعالے سے پوشیدہ رہے بلکہ وہ اسکو ضرور جان لیگا اور اُسکا بدلہ عطا فرمائیگا لہذا تم کو بجائے ان ممنوع کاموں کے بھلے کام کرنے چاہییں" سلہ قولہ وتزودوا الخ یعنے جس طرح ظاہری سفر ہے کہ ایک دن اطراف عالم کے لوگ چل کر ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اسی طرح ایک روز آخرت کا سفر کرنا ہے اور ایک دن قیامت کا ایسا آنے والا ہے کہ سارے جہان کے آدمی خدا تعالے کے پاس حاضر ہونگے لہذا اس سفر کے لیے توشہ تیار کر رکھو اور اس سفر کا بہترین توشہ پرہیزگاری اور تقویٰ ہے یا یہ مطلب کہ حج کو جاؤ تو توشہ ساتھ لے جاؤ اور بقدر توشہ ساتھ رہے کہ سوال سے بچے رہو ۱۲ ربط الکلام سلہ قولہ فلولا افضتم الخ اسکے اندر مقام منیٰ میں ٹھہرنے کا بیان ہے اور حاجیوں کی قسمیں بھی اسمیں ذکر فرمائی ہیں گویا یہ بھی حج کے متعلقات ...

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○ وَ

اے رب ہمارے دے ہم کو بیچ دنیا کے اور نہیں واسطے اُس کے بیچ آخرت حصہ[1] اور

اے ہمارے پروردگار ہم کو (جو کچھ دینا ہو) دنیا میں دیدیجئے اور ایسے شخص کو آخرت میں بوجہ انکار آخرت کے) کوئی حصہ نہ ملے گا اور

مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

بعضے ان میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے اے رب ہمارے دے ہم کو بیچ دنیا کے نیکی اور بیچ آخرت کے

بعضے آدمی (جو کہ مومن ہیں) ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا

نیکی اور بچا ہم کو عذاب آگ کے سے یہ لوگ واسطے ان حصہ ہے اس چیز سے

بہتری دیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچائیے ایسے لوگوں کو (دونوں جہان میں) بڑا حصہ ملے گا بدولت

كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ

جو کمایا انھوں نے اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا اور یاد کرو اللہ کو بیچ دنوں

ان کے عمل کے اور اللہ تعالیٰ جلدی ہی حساب لینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو

مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ

گنے ہوئے کے پس جو کوئی جلدی کرے بیچ دو دن کے پس نہیں گناہ اوپر اس کے اور جو کوئی

کئی روز تک پھر جو شخص دو دن میں (مکہ واپس آنے میں) تعجیل کرے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو شخص دو دن میں تاخیر کرے

تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ

پیچھے رہے پس نہیں گناہ اوپر اس کے یہ واسطے اس شخص کے ہے کہ پرہیزگاری کرے اور ڈرو اللہ سے اور جانو یہ کہ تم طرف

اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اس شخص کے واسطے جو (خدا سے) ڈرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور خوب یقین رکھو کہ تم سب کو

إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ

اسی کے اکٹھے کئے جاؤ گے اور بعض لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ خوش لگتی ہے تجکو بات اس کی بیچ زندگانی

خدا ہی کے پاس جمع ہونا ہے اور بعضا آدمی ایسا بھی ہے کہ آپ کو اس کی گفتگو جو محض دنیوی غرض سے ہوتی ہے مزہ دار معلوم ہوتی ہے

الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ○

دنیا کے اور گواہ کرتا ہے اللہ کو اوپر اس چیز کے کہ بیچ دل اس کے ہے اور وہ بہت جھگڑالو ہے

اور وہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر بتاتا ہے اپنے ما فی الضمیر پر حالانکہ وہ (آپ کی) مخالفت میں (نہایت) شدید ہے

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ

اور جب حاکم ہوتا ہے کوشش کرتا ہے بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اس کے اور ہلاک کرے کھیتی کو اور

اور جب پیٹھ پھیرتا ہے تو اس دوڑ دھوپ میں پھرتا رہتا ہے کہ شہر میں فساد کرے اور (کسی کے) کھیت یا مواشی کو تلف کر دے

النَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ

جانوروں کو اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کرنا اور جب کہا جاتا ہے واسطے اس کے ڈرو اللہ سے

اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتے اور جب اس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا خوف کر

أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

پکڑتی ہے اس کو عزت ساتھ گناہ کے پس کفایت ہے اس کو دوزخ اور البتہ برا ہے بچھونا

تو نخوت اس کو گناہ پر (دونا) آمادہ کر دیتی ہے سو ایسے شخص کی کافی سزا جہنم ہے اور وہ بری ہی آرامگاہ ہے

نزول الکلام

[1] قولہ ربنا آتنا الخ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب کی بعض قوموں کا یہ دستور تھا کہ جب منیٰ میں جمع ہوتے تو یہ دعا کیا کرتے الٰہی اس سال میں خوب فراخی دیجئے قحط سالی دفع کیجئے بارش دیجئے اور آخرت کے متعلق کچھ دعا نہیں کرتے تھے اُسپر یہ آیت اتری کہ بعض آدمی ایسے ہیں کہ جو صرف دنیا ہی کی راحت کیلئے دعا مانگتے ہیں اور آخرت میں انکے لیے کوئی حصہ نہیں مسلمانوں کو چاہیے کہ دونوں جہان کی بہتری طلب کریں اور یوں کہیں کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۱۲

[2] قولہ ومن الناس الخ یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے بارہ میں اُتری کہ وہ ایک دفعہ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں آپ کا غلام ہوں اور پختہ مسلمان اور ایسا ہوں اور ایسا ہوں جب وہاں سے واپس ہوا تو راستہ میں ایک مسلمان کے کھیت اور گدھوں پر گذرا کھیت میں تو آگ لگا دی اور گدھوں کی کوچیں کاٹ ڈالیں اُسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

خواص الکلام

[1] قولہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ سے عذاب النار تک اگر کوئی حاجت پیش آوے تو دو رکعت نفل نماز کی نیت کر کے اول میں سورۂ فاتحہ ایکبار قل یا ایہا الکافرون دس بار اور دوسری میں سورۂ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور اسمیں دس بار درود شریف اور دس بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور دس بار ربنا آتنا سے عذاب النار تک پڑھکر اپنی حاجت مانگے حاجت پوری ہوگی حضرت خضر علیہ السلام نے یہ نماز ایک عابد بزرگ کو سکھلائی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر ہزار حاجتیں بھی ہونگی تو وہ پوری ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ اعمال

لغات الکلام

[1] قولہ خلاق۔ حصہ اور نصیب قولہ حسنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں حسنہ نیک بی بی اور آخرت میں حور ہے اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دنیا کی حسنہ علم اور عبادت ہے اور آخرت کی حسنہ جنت ہے ۱۲ قولہ سریع الحساب یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ باوجودیکہ ساری دنیا کے آدمیوں کا مجمع ہوگا مگر سب کا ایک لمحہ میں حساب لے لیگا ۱۲ قولہ العزۃ یعنی حمیت جاہلیت جسکو نخوت سے تعبیر کرنا چاہیے ۱۲ قولہ جہنم لغت میں آگ کو کہتے ہیں اور اب دوزخ کا نام ہے ۱۲ بیضاوی شریف

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ
اور بعضے لوگوں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے جان اپنی کو واسطے چاہنے رضامندی اللہ کے اور اللہ
اور بعضا آدمی ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں اپنی جان تک صرف کر ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ

رَءُوۡفٌ بِالۡعِبَادِ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِى السِّلۡمِ
شفقت کرنے والا ہے ساتھ بندوں کے اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے
ایسے بندوں کے حال پر نہایت مہربان ہیں اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے

كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ اِنَّهٗ لَـکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ○
سارے اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر
داخل ہو (اور فاسد خیالات میں پڑ کر) شیطان کے قدم بقدم مت چلو واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡکُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ
پس اگر ڈگ جاؤ تم پیچھے اس کے کہ آویں تمہارے پاس دلیلیں پس جانو یہ کہ اللہ
پھر اگر تم بعد اس کے کہ تم کو واضح دلیلیں پہونچ چکی ہیں (صراط مستقیم سے) لغزش کرنے لگو بس یقین کر رکھو کہ حق تعالیٰ

عَزِيۡزٌ حَکِيۡمٌ ○ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ ظُلَلٍ
غالب حکمت والا ہے نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ آوے ان کے پاس اللہ بیچ سایوں کے
(بڑے) زبردست ہیں حکمت والے ہیں یہ (کجراہ) لوگ اسی امر کے منتظر (معلوم ہوتے) ہیں کہ حق تعالیٰ اور فرشتے بادل کے سائبانوں میں

مِّنَ الۡغَمَامِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ
بادلوں سے اور فرشتے اور تمام کیا جاوے کام اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں
ان کے پاس (سزا دینے کے لئے) آویں اور سارا قصہ ہی ختم ہو جاوے اور یہ سارے مقدمات اللہ تعالیٰ ہی کی طرف

الۡاُمُوۡرُ ○ سَلۡ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ کَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ‌ ؕ وَ
سب کام سوال کر بنی اسرائیل سے کتنی دیں ہم نے ان کو نشانیاں ظاہر اور
رجوع کئے جاویں گے۔ آپ (علماء) بنی اسرائیل سے (ذرا) پوچھئے (تو سہی) ہم نے ان کو کتنی واضح دلیلیں دی تھیں اور

مَنۡ يُّبَدِّلۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ
جو کوئی بدل ڈالے نعمت اللہ کی کو پیچھے اس کے کہ آئی اس کے پاس پس تحقیق اللہ سخت
جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدلتا ہے اس کے پاس پہونچنے کے بعد تو یقیناً حق تعالیٰ سخت

الۡعِقَابِ ○ زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ کَفَرُوا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا وَيَسۡخَرُوۡنَ
عذاب والا ہے زینت دی گئی واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی اور ٹھٹھا کرتے ہیں
سزا دیتے ہیں دنیوی معاش کفار کو آراستہ و پیراستہ معلوم ہوتی ہے اور (اسی وجہ سے) ان مسلمانوں سے تمسخر

مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا‌ۘ وَالَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ وَ
ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور جو لوگ کہ پرہیزگار ہیں اوپر ان کے ہیں دن قیامت کے اور
کرتے ہیں حالانکہ یہ (مسلمان) جو کفر و شرک سے بچتے ہیں ان کافروں سے اعلیٰ درجہ میں ہوں گے قیامت کے روز اور

اللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ○ کَانَ النَّاسُ اُمَّةً
اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار تھے لوگ امت
روزی تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے اندازہ دیدیتے ہیں (ایک زمانہ میں) سب آدمی ایک ہی طریق کے تھے

نزول الکلام لے قولہ ومن الناس الخ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے کفار قریش کی ایک جماعت نے پیچھا کیا یہ اپنی سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکالکر قریش کو خطاب کرکے بولے کہ اے جماعت قریش تم جانتے ہو کہ میں مشہور تیر انداز ہوں اگر تم مجھ تک آنا چاہو تو یاد رکھو کہ پہلے تو اپنے تیر ختم کردونگا پھر تلوار سے کام لونگا اور جہانتک مجھ سے ہو سکے گا تم کو ہلاک کردونگا جب عاجز ہی ہو جاؤنگا تو تم مجھکو پکڑ سکوگے لیکن اس درمیان تمہاری سیکڑوں لاشیں پڑجائینگی لہذا واپس ہوجاؤ البتہ اگر تمکو مال کی خواہش ہو تو مکہ معظمہ میں جہاں جہاں میرا مال ہے وہ میں تمکو بتلائے دیتا ہوں وہ لوگ اس پر راضی ہوگئے یہ اپنا مال بتا کر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور خدمت رسالت پناہ میں سب قصہ عرض کیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صہیب نے بڑی نافع تجارت کی اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲

۲ قولہ یا ایہا الذین آمنوا الخ عبد اللہ بن سلام اور ثعلبہ اور ابن یامین اور اسد اور اسید اور سعید بن عمرو اور قیس بن زید سب کے سب یہودی تھے مسلمان ہوچکے تھے لیکن پہلے خیالات کی بنا پر ایکدفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ ہم ہفتہ کے دن کی تعظیم کیا کرتے تھے اب مسلمان ہونے کے بعد بھی ہمکو اسکی تعظیم کرنے دیجئے اُس پر یہ آیت اُتری ۱۲

۲۵ ع ۱۴ ۹

۳ قولہ زین للذین الخ عرب کے مشرک لوگ فقیر اور محتاج صحابہ کو دیکھکر ہنسا کرتے تھے جیسے حضرت بلال حضرت عمار بن یاسر وغیرہ رضی اللہ عنہم کو اور یہ کہا کرتے تھے کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف انہی لوگوں کے اتباع پر نازاں ہیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب سچا ہوتا تو مالدار لوگ انکے پیرو ہوتے ان غریب لوگوں کے اتباع سے ان کا کیا کام چل سکتا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ لباب النقول فی اسباب النزول

(ربط الکلام) لے قولہ ومن الناس الخ اوپر کی آیت میں دعا مانگنے والے آدمیوں کی دو قسمیں بیان فرمائی تھیں، ایک کافر جو آخرت کے منکر ہیں اس لئے وہ صرف دنیا مانگتے ہیں دوسری مومن جو آخرت کی بھلائی بھی مانگتے ہیں اس کے بعد مسلمانوں کی بھی دو قسمیں ٹھہراتے ہیں ایک وہ جو صرف ظاہر میں مسلمان ہیں اور حقیقت میں نہیں یہ لوگ منافق ہیں انکا ذکر تو آیت ومن الناس من یعجبک الخ میں ہوچکا اور دوسرے مخلص مسلمان ان کا ذکر اس آیت سے ہوتا ہے ۱۲

وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَ

ایک — پس بھیجا اللہ نے پیغمبروں کو — خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے

پھر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا جو کہ خوشی (کے وعدے) سناتے تھے اور ڈراتے تھے — اور

اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا

اتاری ساتھ ان کے کتاب — ساتھ حق کے تاکہ حکم کرے درمیان لوگوں کے — بیچ اس چیز کے کہ اختلاف کیا انہوں نے

ان کے ساتھ (آسمانی) کتابیں بھی ٹھیک طور پر نازل فرمائیں اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں ان کے امور اختلافیہ (مذہبی) میں فیصلہ فرما دیں

فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا

بیچ اس کے اور نہیں اختلاف کیا بیچ اس کے — مگر ان لوگوں نے جو دیے گئے تھے — پیچھے اس کے جو آئیں ان کے پاس

اور اس کتاب میں (یہ) اختلاف اور کسی نے نہیں کیا مگر صرف ان لوگوں نے جنکو (اولاً) وہ کتاب ملی تھی بعد اسکے کہ ان کے پاس دلائل واضح

جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا

دلیلیں سرکشی سے درمیان اپنے — پس راہ دکھائی اللہ نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اس واسطے

پہنچ چکے تھے باہمی ضد اضدی کی وجہ سے — پھر اللہ تعالیٰ نے (ہمیشہ) ایمان والوں کو — وہ امر حق

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ

اس چیز کے کہ اختلاف کیا انہوں نے بیچ اس کے حق سے ساتھ حکم اپنے کے اور اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے

جس میں (مختلفین) اختلاف کیا کرتے تھے — بفضلہ تعالیٰ بتلا دیا — اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

طرف راہ سیدھی کے — کیا گمان کیا تم نے — یہ کہ تم داخل ہو — بہشت میں — اور ابھی نہیں

راہ راست بتلا دیتے ہیں — دوسری بات سنو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ جنت میں (بے مشقت) جا داخل ہوگے

يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَ

آئی تم کو حالت ان لوگوں کی — کہ گزرے پہلے تم سے — پہنچی ان کو — فقیری — اور

حالانکہ تمکو ہنوز ان (مسلمان) لوگوں کا سا کوئی عجیب واقعہ پیش نہیں آیا جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں (اہل مخالفین کے سبب) ایسی ایسی تنگی اور

الضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى

بیماری — اور ہلائے گئے — یہاں تک کہ کہا — پیغمبر نے — اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ اسکے کب ہوگی

سختی واقع ہوئی اور (مصائب سے) انکو یہاں تک جنبشیں ہوئیں کہ (اس زمانہ کے) پیغمبر تک اور جو ان کے ہمراہ اہل ایمان تھے بول اٹھے

نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ

مدد اللہ کی — خبردار ہو تحقیق مدد اللہ کی — نزدیک ہے — سوال کرتے ہیں تجھ کو کیا خرچ کریں

کہ اللہ تعالیٰ کی امداد (موعود) کب ہوگی۔ یاد رکھو بیشک اللہ تعالیٰ کی امداد (بہت) نزدیک ہے۔ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کیا کریں

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى

کہہ جو کچھ خرچ کرو تم — مال سے — پس واسطے ماں باپ کے — اور قرابت والوں کے — اور یتیموں کے

آپ فرما دیجئے کہ جو کچھ مال تم کو صرف کرنا ہو — سو ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا — اور بے باپ کے بچوں کا

وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ

اور فقیروں کے — اور مسافروں کے — اور جو کچھ کرو گے تم — بھلائی سے — پس تحقیق اللہ ساتھ اس کے

اور محتاجوں کا — اور مسافر کا — اور جو نسا نیک کام کرو گے — سو اللہ تعالیٰ کو اس کی

نزول الکلام

عہ قولہ یسئلونک الخ عمرو بن الجموح نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول خدا ہم کونسی چیز خرچ کریں کس کو دیں تب یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب

لہ قولہ ام حسبتم الخ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لے آئے تو صحابہ کو بہت تکلیف ہوئی کیونکہ مکہ کا مال اسباب جائداد، باغات وغیرہ وہ سب کچھ مشرکوں نے قبضا لیے اور یہاں تو بجز رضائے مولیٰ کے اور کچھ بھی نہ تھا ادھر یہود نے علانیہ طور پر اسلام کی عداوت شروع کی اور کچھ لوگ منافق ہو گئے کہ وہ پوشیدہ طور پر عداوت رکھتے تھے غرض ہر طرح کی مصیبتوں کا جب مسلمانوں کو سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کیلئے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ معالم

توضیح الکلام

لہ قولہ ام حسبتم الخ مسلمانوں کو عموماً اور صحابہ کو خصوصاً اللہ تعالیٰ ہمت بندھاتا ہے کہ جب وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر طرح طرح کی مصیبتیں پردیس میں اٹھانے لگے خاصکر جنگ خندق جسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ بلغت القلوب الحناجر کہ مسلمانوں کو پورے صبر و سکون سے کام لینا چاہیے کیونکہ تم سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور انکے ساتھی کیا کیا مصیبتیں اٹھا چکے ہیں انکے گلوں پر چلائے گئے بعض آگ میں انکو جھونکا گیا انکے گھر بار لوٹ لیے گئے لیکن اپنے دین پر ہے ہی قائم رہے اور یہاں تک ان پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹے کہ باوجود یکہ امداد الٰہی کا انکو یقین تھا کہ پھر بھی بشری تعلق سے یہ کہہ اٹھے کہ وہ امداد کب آئیگی پھر انکو تسلی دی گئی کہ عنقریب آیا چاہتی ہے ۱۲ محمد حیات

ربط الکلام

لہ قولہ ام حسبتم الخ پہلے یہ بات بیان فرما کر کہ کفار پہلے سے انبیاء اور مومنوں کے ساتھ اختلاف اور خلاف کرتے چلے آئے ہیں اُن مسلمانوں کو تسلی دی (تھی جنکے ساتھ کفار جھگڑا کرتے تھے یہاں سے طرح طرح کی ایذائیں اور تکلیفیں جو کفار مومنوں اور انبیاء علیہم السلام کو دیتے تھے اُن کا قصہ بیان فرما کر مسلمانوں کو اور بھی تسلی دیتے ہیں کہ اس قسم کے مصائب پر تم کو صبر کرنا چاہیے کیونکہ کامل راحت آخرت ہی میں جب ہی حاصل ہوگی کہ جب دنیا میں محنت اٹھائی جائیگی ۱۲

لغات الکلام

قولہ فبعث اللہ اس سے پہلے لفظ فاختلفوا محذوف ہے لہٰذا فیما اختلفوا جو آگے آرہا ہے اسکا قرینہ ہے حضرت کعب کی روایت کے مطابق نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے اور رسول تین سو تیرہ جنمیں سے قرآن شریف کے اندر اٹھائیس رسولوں کا نام مذکور ہے ۱۲

عَلِيمٌ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن

تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ

لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ

الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن

سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ

أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ

يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَ

مَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ

هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ

نزول الکلام

سے قولہ یسئلونک عن الشہر الخ جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بسر کردگی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کفار کے مقابلہ میں بھیجا صحابہ نے ابن حضرمی کو قتل کر دیا انکو یہ تحقیق نہ تھا کہ یہ تاریخ تیس ماہ رجب ہے یا پہلی جمادی الاولی کی ہے پھر مشرکوں نے مسلمانوں سے کہا کہ تم نے ماہ حرام رجب کا بھی کوئی لحاظ نہ کیا اسمیں بھی قتل کے مرتکب ہوئے تب یہ آیت اتری ۱۲ اسباب منقول از روح المعانی ... کہ جب مسلمانوں کی اس حرکت کی اطلاع کفار قریش کو ہوئی تو انمیں سے ایک جماعت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پوچھا کیا ماہ حرام میں قتل کرنا بھی حلال ہے سو تب یہ آیت نازل ہوئی"

۲۶ ع ۶ ۱۰

سے قولہ ان الذین آمنوا الخ یہ آیت حضرت عبداللہ بن جحش اور انکے ہمراہیوں کے بارہ میں اتری کہ وہ ... کہنے لگے کہ اگر ... حرام میں لڑنے کی وجہ سے ہم پر ... گناہ نہیں ہوا اور کم سے کم یہ تو ... کہ ہم اس جہاد کے اجر ... سے محروم ہیں سو تب یہ آیت ... اتری ۱۲ اسباب منقول روح المعانی

فقہ الکلام

لہ قولہ کتب علیکم الخ جہاد فرض ہے اگر اسکے شرائط وجود ہوں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں اور جہاد کی فرضیت دو قسم پر ہے ایک عین اور دوسری کفایہ پس اگر اسلام کے دشمن مسلمانوں پر چڑھ آویں تو جہاد فرض عین ہے ورنہ فرض کفایہ ہے"

سے قولہ یسئلونک الخ آیت کا اسپر اجماع ہے کہ ماہ حرام میں قتال کا حرام ہونا منسوخ ہو گیا بیضاوی شریف اور تفسیر کبیر اور روح المعانی میں مقامات مختلفہ پر اسکی تصریح ہے"

ربط الکلام

سے قولہ ومن یرتدد الخ بیان سے مسلمانوں کو متنبہ فرماتے ہیں کہ یہ کافر جو دین حق کی مخالفت میں ہر وقت سرگرداں ہیں خدانخواستہ اگر کوئی انکے جال میں پھنس گیا تو اسکا انجام بہت برا ہوگا تفسیر کبیر وغیرہ

لہ قولہ ... علیکم القتال الخ اسے پہلے مال خرچ کرنے کا حکم تھا مگر اللہ کے راستہ میں جان خرچ کرنے کا بہت بڑا درجہ ہے اور ملت و قوم کے بقا و قیام کیلئے جان و مال دونوں چیزیں ... ضروری ہے اسلئے مال خرچ کرنے کا حکم دیکر اب جان دینے کا حکم دیتے ہیں" اور ابواب بڑیں سے یہ تیرھواں حکم ہے" کبیر وغیرہ

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ

خدا کی کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے سوال کرتے ہیں تجھ سے شراب سے اور جوئے سے

اور اللہ تعالیٰ (اس غلطی کو) معاف کردیں گے اور (ان پر) رحمت کریں گے۔ لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں

قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ؗ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ

کہہ بیچ ان دونوں کے گناہ ہے بڑا اور فائدے ہیں واسطے لوگوں کے اور گناہ ان دونوں کا بہت بڑا ہے

آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں (کے استعمال) میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کو (بعضے) فائدے بھی ہیں اور (وہ) گناہ کی باتیں ان فائدوں

نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ

نفع ان دونوں کے سے اور سوال کرتے ہیں تجھ سے کیا خرچ کریں کہہ زیادہ حاجت سے اسی طرح

سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں اور لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ (خیر خیرات میں) کتنا خرچ کیا کریں آپ فرما دیجئے کہ جتنا آسان ہو اللہ تعالیٰ

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فِى الدُّنْيَا وَ

بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں تو کہ تم فکر کرو بیچ دنیا کے اور

اسی طرح احکام کو صاف صاف بیان فرماتے ہیں تاکہ تم دنیا و آخرت کے معاملات میں سوچ لیا کرو

الْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَ

آخرت کے اور سوال کرتے ہیں تجھ سے یتیموں سے کہہ سنوارنا واسطے ان کے بہتر ہے اور

اور لوگ آپ سے یتیم بچوں کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ ان کی مصلحت کی رعایت رکھنا زیادہ بہتر ہے اور

اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ

اگر ملا لو تم ان کو بس بھائی ہیں تمہارے اور اللہ جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے

اگر تم ان کے ساتھ خرچ شامل رکھو تو وہ تمہارے (دینی) بھائی ہیں اور اللہ مصلحت کے ضائع کرنیوالے کو اور مصلحت کی رعایت رکھنے والے کو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا

اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت دیتا تم کو تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا۔ اور مت نکاح کرو۔

(الگ الگ) جانتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتے (کیونکہ) تحقیق اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں اور نکاح مت کرو

الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ

شرک کرنے والیوں کو یہاں تک کہ ایمان لاویں اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے شرک کرنے والی سے

کافر عورتوں کے ساتھ جبتک کہ وہ مسلمان نہ ہو جاویں اور مسلمان عورت (چاہے) لونڈی (کیوں نہ ہو وہ ہزار درجہ) بہتر ہے کافر عورت سے

وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ

اور اگرچہ خوش لگے تم کو اور مت نکاح کر دو شرک کرنے والوں کو یہاں تک کہ ایمان لاویں اور البتہ غلام

گو وہ تم کو اچھی ہی معلوم ہو اور عورتوں کو کافر مردوں کے نکاح میں مت دو جبتک کہ وہ مسلمان نہ ہو جاویں اور مسلمان مرد

مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ

ایمان والا بہتر ہے شرک کرنیوالے سے اور اگرچہ خوش لگے تم کو یہ لوگ بلاتے ہیں

غلام بہتر ہے کافر مرد سے گو وہ تم کو اچھا ہی معلوم ہو (کیونکہ) یہ لوگ دوزخ (میں جانے) کی تحریک

اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ

طرف آگ کے اور اللہ بلاتا ہے طرف بہشت کے اور بخشش کے ساتھ حکم اپنے کے اور

دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جنت اور مغفرت کی تحریک دیتے ہیں اپنے حکم سے اور

نزول الکلام

لہ قولہ یسئلونک عن الخمر الخ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول خدا شراب سے تو عقل جاتی رہتی ہے اور جوے بازی سے مال تباہ ہوتا ہے انکے بارہ میں حکم دیجئے کہ کیا کریں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی

ﷺ قولہ ویسئلونک ماذا الخ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ثعلبہ نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے کا اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے اور ہمارے پاس غلام بھی ہیں اور مویشی بھی اور نقد مال و اسباب بھی تو اب یہ فرمائیے کہ ہم کیا چیز خرچ کریں سوقت یہ آیت اتری۔

ﷺ قولہ یسئلونک عن الیتمیٰ الخ جب یتیموں کے مال کھا جانے کے بارہ میں سختی کے ساتھ ممانعت فرمائی گئی تو وہ لوگ جو یتیموں کی پرورش اور دیکھ بھال رکھتے تھے ڈر گئے اور یتیموں کا کھانا پینا سب علیحدہ کر دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یتیم بچے جو کھالیتے وہ کھالیتے باقی رکھا رہنے دیتے یہانتک کہ وہ سڑ جاتا اسمیں بہت دشواری اور سخت نقصان تھا اسلیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے رسول خدا حق تعالیٰ نے تو یہ حکم فرمایا ہے کہ یتیموں کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ اور علیحدہ کھانا پینا کرنے میں بہت دشواری ہے صورت بتلائیے کیا کریں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول وغیرہ

فقہ الکلام

لہ قولہ یسئلونک ماذا الخ گناہ کے کام میں خرچ کرنا ناجائز ہے اور طاعت میں خرچ کرنا اگر طاعت فرض و واجب ہے تو فرض و واجب ہے ورنہ نفل بشرطیکہ اہل عیال میں سے کسی کا حق ضائع نہ ہوتا ہو ورنہ ناجائز ہے اور اگر حق ضائع نہ ہو لیکن خود پریشان ہوگا اور صبر نہ کر سکے گا تو بھی ناجائز ہے اور اگر کوئی موقع خرچ کا ایسا ہو کہ نہ واجب ہو نہ نفل بلکہ مباح ہو تو اگر نیت طاعت کی ہے تو طاعت ہو جانے کی وجہ سے ثواب ہے اور گناہ پر قوی ہو سکنے کی نیت ہے تو ناجائز ہے اور اگر صرف دل ہی خوش کرنا ہے تو مباح ہے ۱۲

ﷺ قولہ ولا تنکحوا المشرکین الخ کافر مرد سے مسلمان عورت کا نکاح درست نہیں بلکہ اگر خاوند کافر ہو جائے تو مسلمان عورت کا نکاح جس کے ساتھ بحالت اسلام نکاح کیا تھا ٹوٹ گیا ۱۲

يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

بیان کرتا ہے نشانیاں اپنی واسطے لوگوں کے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں اور سوال کرتے ہیں تجھ کو

اللہ تعالیٰ اسواسطے آدمیوں کو اپنے احکام بتلا دیتے ہیں تاکہ وہ لوگ نصیحت پر عمل کریں اور لوگ آپ سے

عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَ

بیچ حیض کے کہہ کہ وہ ناپاک ہے پس کنارہ کرو عورتوں سے بیچ حیض کے اور

حیض کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ گندی چیز ہے تو حیض میں تم عورتوں سے علیحدہ رہا کرو اور

لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ

مت نزدیک جاؤ ان کے یہاں تک کہ پاک ہوں پس جب نہالیں پس جاؤ ان کے پاس

ان سے قربت مت کیا کرو جبتک کہ وہ پاک نہ ہو جاویں۔ پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جاویں تو ان کے پاس آؤ جاؤ

اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والوں کو

جس جگہ سے تم کو خدا تعالیٰ نے اجازت دی ہے (یعنی آگے سے) یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں صاف پاک رہنے والوں سے

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا

بیبیاں تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو تم اور آگے بھیجو

تمہاری بیبیاں تمہارے لئے (بمنزلہ) کھیت (کے) ہیں سو اپنے کھیت میں جس طرف سے ہو کر چاہو آؤ اور آئندہ کے واسطے (بھی)

لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ

واسطے جانوں اپنی کے اور ڈرو اللہ سے اور جانو یہ کہ تم ملنے والے ہو اس سے اور خوشخبری دے

اپنے لئے کچھ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ بیشک تم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے والے ہو اور (اے محمد)

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ

ایمانداروں کو اور مت کرو اللہ کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے یہ کہ بھلائی نہ کرو اور

ایسے ایمانداروں کو خوشی کی خبر سنا دیجئے اور اللہ کو اپنی قسموں کے ذریعہ سے ان امور کا حجاب مت بناؤ کہ تم نیکی کے اور

تَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

پرہیزگاری اور صلح کرو درمیان لوگوں کے اور اللہ سننے والا ہے جاننے والا نہیں پکڑتا تم کو

تقویٰ کے اور اصلاح فیما بین خلق کے کام کرو اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتے جانتے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر (آخرت میں)

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِىْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ

اللہ ساتھ بے قصد کے بیچ قسموں تمہاری کے ولیکن پکڑتا ہے تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کمائی ہیں دل تمہارے

دارو گیر نہ فرمادینگے تمہاری قسموں میں (ایسی) بیہودہ قسم پر لیکن دارو گیر فرمادیں گے اس (جھوٹی قسم) پر جس میں تمہارے دلوں نے (جھوٹ بولنے کا) ارادہ کیا ہے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ

اور اللہ بخشنے والا ہے تحمل والا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ قسم کھاتے ہیں عورتوں اپنی سے

اور اللہ تعالیٰ غفور ہیں حلیم ہیں جو لوگ قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی بیبیوں (کے پاس جانے) سے

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

انتظار کرنا ہے چار مہینے کا پس اگر پھر آویں پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ان کے لئے چار مہینے تک کی مہلت ہے سو اگر یہ لوگ (قسم توڑ کر عورت کی طرف) رجوع کرلیں تب تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے

نزول الکلام

۵۱ قولہ ویسئلونک عن المحیض الخ یہود اسقدر حد سے بڑھے تھے کہ اپنی عورتوں سے حالت حیض میں بالکل جدا رہتے تھے یہاں تک کہ نہ اُنکے ساتھ کھاتے تھے اور نہ اُنسے بات کرتے تھے اور نہ پاس بیٹھتے تھے اور عیسائی اُنکے برخلاف ایسی حالت میں صحبت تک بھی کرتے تھے انکا آپسمیں بحث و مباحثہ بھی ہوتا رہتا تھا ایکمرتبہ ثابت بن دحداح نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ حیض کی حالت میں ہم اپنی عورتوں کے ساتھ کیا معاملہ کریں اسلامی حکم سے ہمکو مطلع فرمادیجئے اسوقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب وجمل وغیرہ

۵۲ قولہ نساؤکم الخ یہود کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص عورت سے اسطرح جماع کرے کہ عورت کی پشت مرد کے منہ کی جانب ہو تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے ایکبار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو اسوقت یہ آیت اُتری ۱۲

۵۳ قولہ ولا تجعلوا اللہ الخ لباب النقول کے مطابق یہ آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں اُتری جبکہ انھوں نے قسم کھائی تھی کہ مسطح پر جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانیوالوں کے ساتھی تھے کبھی کوئی احسان نہ کرونگا اور بروایت روح المعانی حضرت عبداللہ ابن رواحہ کے بارہ میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے بہنوئی بشیر بن نعمان سے کلام نہ کرنے اور اُنکے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی اس وجہ سے کہ انھوں نے عبداللہ کی ہمشیرہ کو طلاق دیدی تھی حالانکہ حضرت بشیر پھر انکو اپنے نکاح میں لانے کا اور ہمیشہ اچھی طرح باہمی معاملہ درست رکھنے کا وعدہ بھی کرتے تھے ۱۲ معالم ولباب وغیرہ

فقہ الکلام

۵۱ قولہ ویسئلونک عن المحیض الخ حالت حیض میں گھٹنے سے ناف تک عورت کے بدن کو ہاتھ لگانا بھی درست نہیں (۲) اگر حیض پورے دس دن پر ختم ہو تو بغیر غسل کئے بھی فوراً صحبت کرنا درست ہے اور اگر دس دن سے پہلے بند ہو جائے مگر عادت کے مطابق تو صحبت اسوقت درست ہے کہ یا تو عورت غسل کرنے اور یا ایک نماز کا وقت گذر جائے اور اگر عادت کے دن ابھی پورے نہونے تھے کہ بند ہو گیا تو جبتک عادت کے دن پورے نہوں صحبت درست نہیں (۳) اگر غلبہ شہوت کا حالت حیض میں عورت سے صحبت ہو گئی تو خوب توبہ کرنا واجب ہے اور اگر کچھ خیرات بھی کر دے تو زیادہ اچھا ہے (۴) یا خاد کے مقام میں یعنی پاخانہ کی جگہ سے صحبت کرنا بھی حرام ہے اور جو الت حیض میں عورت سے ہمبستری حلال جانے وہ کافر ہے ۱۲

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقٰتُ

اور اگر قصد کریں طلاق کا پس تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے اور طلاق والیاں

اور اگر بالکل چھوڑ ہی دینے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں اور طلاق دی ہوئی عورتیں

یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ

انتظار کریں ساتھ جانوں اپنی کے تین حیض تک اور نہیں حلال واسطے ان کے یہ کہ

اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں تین حیض تک اور ان عورتوں کو یہ بات حلال نہیں کہ خدا تعالیٰ نے

یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ

چھپا دیں جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ نے بیچ رحموں ان کے اگر ہیں ایمان لاتی

جو کچھ ان کے رحم میں پیدا کیا ہو (خواہ حمل یا حیض) اس کو پوشیدہ کریں اگر وہ عورتیں اللہ تعالیٰ پر اور

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور خاوند ان کے بہت حقدار ہیں ساتھ پھیر لینے ان کے کے بیچ اس کے

یوم قیامت پر یقین رکھتی ہیں اور ان عورتوں کے شوہر ان کے (بلا تجدید نکاح) پھر لوٹا لینے کا حق رکھتے ہیں اس عدت کے اندر

اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ

اگر چاہیں صلح کرنا اور واسطے ان کے ہے مانند اس کے جو اوپر ان کے ہے

بشرطیکہ اصلاح کا قصد رکھتے ہوں اور عورتوں کے لئے بھی حقوق ہیں۔ جو کہ مثل ان ہی حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں

بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝

ساتھ اچھی طرح کے اور واسطے مردوں کے اوپر ان کے درجہ ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا

قاعدہ (شرعی) کے موافق اور مردوں کا ان کے مقابلہ میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست (حاکم) ہیں حکیم ہیں

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ

یہ طلاق[۲] دو بار ہے پس بند رکھنا ہے ساتھ اچھی طرح کے یا نکال دینا ساتھ اچھی طرح کے

وہ طلاق دو مرتبہ (کی) ہے پھر خواہ رکھ لینا قاعدے کے موافق خواہ چھوڑ دینا خوش عنوانی کے ساتھ

وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ

اور نہیں حلال[۳] واسطے تمہارے یہ کہ لے لو اس چیز سے کہ دیا تم نے ان کو کچھ مگر یہ کہ

اور تمہارے لئے یہ بات حلال نہیں کہ (چھوڑنے کے وقت) کچھ بھی لو (گو) اس میں سے (سہی) جو تم نے اُن کو (مہر میں) دیا تھا مگر یہ کہ

یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ

ڈریں دونوں یہ کہ نہ قائم رکھیں گے حدیں اللہ کی کو پس اگر ڈرو تم یہ کہ نہ قائم رکھیں گے حدیں اللہ کی کو

میاں بیوی دونوں کو احتمال ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو قائم نہ کر سکیں گے سو اگر تم لوگوں کو یہ احتمال ہو کہ وہ دونوں ضوابط خداوندی کو قائم

اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ

پس نہیں گناہ اوپر ان دونوں کے بیچ اس چیز کے کہ بدلا دے عورت ساتھ اس کے یہ ہیں حدیں اللہ کی

نہ کر سکیں گے تو دونوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا اس (مال کے لینے دینے) میں جس کو دے کر عورت اپنی جان چھڑا لے یہ خدائی ضابطے ہیں سو تم ان سے

فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

پس مت گذرو ان سے اور جو کوئی گذر جاوے حدوں اللہ کی سے پس یہ لوگ وہ ہیں

باہر مت نکلنا اور جو شخص خدائی ضابطوں سے بالکل نکل جاوے سو ایسے ہی لوگ اپنا

نزول الکلام

[۱] قولہ والمطلقت الخ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ و سلم کے زمانہ میں طلاق ملی اور اسوقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی اسلیے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[۲] قولہ الطلاق مرتان الخ شروع اسلام میں لوگ اپنی بیبیوں کو بے تعداد طلاقیں دیدیتے تھے اور عورتوں کو ایذا کی غرض سے جب انکی عدت پوری ہونے کو ہوتی تو فوراً انکو لوٹا لیتے وہ بیچاریاں بیچ بیچ میں رہا کرتیں نہ خاوند والیوں کا سا برتاؤ انکے ساتھ ہوتا اور نہ بے خاوند والیوں کی طرح سے خود مختار ہوتیں کہ جہاں چاہیں نکاح کرلیں ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آکر شکایت کی انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[۳] قولہ ولا یحل لکم الخ ثابت بن قیس اور انکی بی بی حبیبہ کے بارہ میں یہ آیت اُتری حبیبہ کو اپنے خاوند سے شکایت تھی اسکا تذکرہ انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو باغ ثابت نے (مہر میں) تم کو دے رکھا ہے کیا اسکو واپس دیدوگی (تاکہ وہ اسکے عوض تم کو طلاق دیدیں) حبیبہ نے اسکو منظور کر لیا پھر اسکا تذکرہ حضرت ثابت سے ہوا تو وہ بولے کہ باغ کو واپس لینے میں مجھے کوئی گناہ تو نہیں آپ نے فرمایا کچھ نہیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی"

ع ۲۸ / ۷ / ۱۲

فقہ الکلام

[۱] قولہ والمطلقت الخ جن عورتوں کو طلاق دیگئی ہو اور انمیں یہ صفات موجود ہوں کہ خاوند نے انسے صحبت کی ہو یا خلوت صحیحہ ہی صرف کی ہو اور انکو حیض بھی آتا ہو اور پھر وہ آزاد ہوں یعنے شرعی قاعدہ سے لونڈی نہوں تو انکی عدت یہی کہ تین حیض گذاریں اور اگر خدا تعالیٰ نے انکے رحموں میں حمل پیدا کیا ہو تو اسے نہ چھپاویں بلا تامل بتا دیں کیونکہ انکی عدت وضع حمل ہے حمل کو چھپانا ایمان کے خلاف ہے اور اگر طلاق رجعی ہوئی ہو تو پھر اپنے پہلے خاوندوں کی طرف لوٹنا چاہیں بشرطیکہ انکا مقصد اصلاح اور درستی معاملات ہو تو یہ نسبت اور خاوند بنانے کے یہی بہتر ہے انکو روکنا نہیں چاہیے مسئلہ جس عورت سے خوہر نے صحبت یا خلوت صحیحہ نہ کی ہو اور اسکو طلاق دیدے اُسپر بالکل عدت لازم نہیں اور خلوت صحیحہ فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے مسئلہ اگر کوئی عورت نابالغہ ہے کہ اُسے حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا یا اتنی بوڑھی ہے کہ اسکو حیض آنا بند ہوگیا تو ان کی عدت تین مہینے ہیں مسئلہ عدت کے اندر کسی اور مرد سے نکاح کرنا درست نہیں ۱۲ ف

الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ

ظالم — پس اگر طلاق دی اس کو پس نہیں حلال ہوتی واسطے اس کے پیچھے اس کے یہاں تک کہ نکاح کرے

نقصان کرنے والے ہیں۔ پھر اگر کوئی (تیسری) طلاق دیدے عورت کو تو پھر وہ اسکے لئے حلال نہ رہے گی اس کے بعد یہانتک کہ وہ اس کے

زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ

اور خصم سے سوائے اس کے — پس اگر طلاق دے اس کو — پس نہیں گناہ اوپر ان دونوں کے — یہ کہ پھر آویں آپس میں

سوا ایک اور خاوند کیساتھ (عدت کے بعد) نکاح کرے پھر اگر یہ اسکو طلاق دیدے تو ان دونوں پر اسمیں کچھ گناہ نہیں کہ بدستور پھر مل جاویں

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا

اگر جانیں یہ کہ — قائم رکھیں گے — حدیں اللہ کی — اور یہ ہیں حدیں اللہ کی — بیان کرتا ہے ان کو

بشرطیکہ دونوں غالب گمان رکھتے ہیں کہ (آیندہ) خداوندی ضابطوں کو قائم رکھیں گے اور یہ خداوندی ضابطے ہیں حق تعالیٰ انکو بیان فرماتے ہیں

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

واسطے اس قوم کے کہ جانتی ہے — اور جب — طلاق دو تم — عورتوں کو — پس پہونچیں — وقت اپنے کو

ایسے لوگوں کے لئے جو دانشمند ہیں اور جب تم نے عورتوں کو (رجعی) طلاق دی ہو۔ پھر وہ اپنی عدت گذرنے کے قریب پہونچ

فَاَمْسِكُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَّ

پس بند رکھو ان کو — ساتھ اچھی طرح کے — یا نکال دو ان کو — ساتھ اچھی طرح کے — اور

جاویں تو (یا تو) تم ان کو قاعدے کے موافق (رجعت کرکے) نکاح میں رہنے دو یا قاعدے کے موافق ان کو رہائی دو اور

لَا تُمْسِكُوْھُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

مت بند رکھو ان کو — ایذا دینے کو — تو کہ زیادتی کرو — اور جو کوئی کرے گا

ان کو تکلیف پہونچانے کی غرض سے مت رکھو اس ارادہ سے کہ ان پر ظلم کیا کرو گے اور جو شخص ایسا (برتاؤ) کرے گا

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ ھُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا

پس تحقیق ظلم کیا اس نے جان اپنی کو — اور مت پکڑو — آیتوں اللہ کی کو — ٹھٹھا — اور یاد کرو

اپنا ہی نقصان کرے گا — اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو لہو و لعب (کی طرح بے وقعت) مت سمجھو اور اللہ تعالیٰ کی جو تم پر

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ

نعمت اللہ کی کو — اوپر اپنے — اور جو کچھ اتارا ہے — اوپر تمہارے — کتاب سے — اور

نعمتیں ہیں ان کو یاد کرو — اور (خصوصاً) اس کتاب اور (مضامین) حکمت کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر اس حیثیت سے

الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ

حکمت سے — نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اسکے — اور ڈرو اللہ سے — اور جانو — یہ کہ اللہ ساتھ ہر چیز کے

نازل فرمائی ہیں کہ تم کو ان کے ذریعے سے نصیحت فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ۧ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

جاننے والا ہے — اور جب طلاق دو تم — عورتوں کو — پس پہونچ جاویں — عدت اپنی کو

خوب جانتے ہیں — اور جب تم میں — ایسے لوگ پائے جاویں کہ وہ اپنی بیبیوں کو طلاق دیدیں پھر وہ عورتیں اپنی میعاد

فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

پس مت منع کرو ان کو — یہ کہ نکاح کریں — خاوندوں اپنے سے — جب راضی ہوں

(عدت) بھی پوری کر چکیں۔ تو تم ان کو اس امر سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں جبکہ باہم سب رضامند ہو جاویں

نزول الکلام

لہ قولہ فان طلقها الخ مقاتل ابن حبان سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت عائشہ دختر عبدالرحمن کے بارہ میں اُتری پہلے یہ حضرت رفاعہ کے نکاح میں تھیں جب انھوں نے طلاق مغلظہ دیدی تو عبدالرحمن ابن زبیر سے نکاح کرلیا جب انھوں نے بھی طلاق دیدی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ عبدالرحمن نے مجھے صحبت سے پہلے ہی طلاق دیدی ہے کیا میں پھر اپنے پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہوں آپنے فرمایا نہیں جبتک کہ عبدالرحمن سے صحبت نہو لے ایسا نہیں ہو سکتا اُسوقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب اور یہ حدیث دوسرے الفاظ سے بھی روایت کیگئی ہے جسکو تفسیر احمدی میں بیان کیا ہے مگر اس کا مطلب یہی ہے ۱۲ ف

عہ قولہ واذا طلقتم الخ ثابت ابن یسار نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت گذرنے کے تین دن باقی تھے کہ پھر اسکو رجوع کرلیا پھر اسکے بعد دوسری طلاق دیدی اور پھر عدت ختم ہونے سے تین دن پہلے اور طلاق دیدی تین ماہ تک ایسا ہی کیا جس سے بیوی کو سخت پریشانی ہوئی اسوقت اس حرکت سے منع کرنے کو یہ آیت اُتری ۱۲

سہ قولہ ولا تتخذوا الخ حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ ابتداء زمانہ اسلام میں بعض لوگ ایسا کرتے تھے کہ عورت کو طلاق دیدی پھر کہدیا کہ میں نے لغو کام کیا تھا مقصد طلاق دینا نہ تھا بلکہ ہنسی ہنسی میں کہدیا تھا علی ہذا غلام کو آزاد کرکے بھی کہدیتے تھے کہ میں نے لہو و لعب کیا تھا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۲۹ ع ۳ ۱۳

فقہ الکلام

لہ قولہ فان طلقها الخ یہ حلالہ کا بیان ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیگا اگر پھر اُسکے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو یہی حلالہ شرط ہے اور خواہ پہلی دونوں طلاقیں رجعی دی ہوں یا بائن یا تینوں طلاقیں اکٹھی دی ہوں یا الگ الگ سب کا ایک یہی حکم ہے ۱۲

سہ قولہ ولا تتخذوا الخ احکام الٰہی پر عمل نہ کرنے کو استہزاء اور ٹھٹھا فرمایا ہے اس سے مجازاً مراد ہی جو صرف گناہ کی بات ہے اور اگر درحقیقت کوئی شخص احکام خدا کے ساتھ مذاق کرے وہ کافر ہے یہ مطلب اس صورت میں ہے کہ آیت کو صرف طلاق وعتاق کے شان نزول کے ساتھ مخصوص نہ کیا جائے اور اگر شان نزول یہی بیان کیا جائے جو لوگوں کا دستور تھا کہ طلاق دی اور کہدیا کہ ہم نے مذاق کیا تھا یا غلام آزاد کیا اور کہدیا کہ ہم نے مذاق کیا تو مسئلہ یہ نکلیگا کہ طلاق وعتاق ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ اُنکے ساتھ ہنسی مذاق کیا جائے بلکہ اگر کوئی شخص مذاق میں اپنی بیوی کو

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ

آپس میں ساتھ اچھی طرح کے یہ بات نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اس کے جو کوئی ہو تم میں سے ایمان لاوے

قاعدے کے موافق اس مضمون سے نصیحت کی جاتی ہے اس شخص کو جو تم میں سے

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَ

ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ بہت پاکیزہ ہے واسطے تمہارے اور بہت پاک ہے اور اللہ جانتا ہے اور

اللہ پر اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو۔ اس نصیحت کا قبول کرنا تمہارے لئے زیادہ صفائی اور زیادہ پاکی کی بات ہے اور

أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ

تم نہیں جانتے اور بچے والیاں دودھ پلا دیں اولاد اپنی کو دو برس

اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال

كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ

پورے واسطے اس کے جو ارادہ کرے یہ کہ پورا کرے دودھ پلانا اور اوپر اس کے کہ لڑکا ہے اس کا

کامل دودھ پلایا کریں یہ مدت اسکے لئے ہے جو کوئی شیر خوارگی کی تکمیل کرنا چاہے اور جس کا بچہ ہے

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ

کھلانا ان کا اور پہنانا ان کا ساتھ اچھی طرح کے نہیں تکلیف دیا جاتا کوئی جی مگر طاقت اپنی بھر

(یعنی باپ) اس کے ذمہ ہے ان (ماؤں کا) کھانا اور کپڑا قاعدہ کے موافق کسی شخص کو حکم نہیں دیا جاتا مگر اسکی برداشت کے موافق

لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ

نہیں ضرر دیا جاوے ماں ساتھ بچے اپنے کے اور نہ بچے والا یعنی باپ اس کا ساتھ بچے اپنے کے اور اوپر وارث کے ہے

کسی ماں کو تکلیف نہ پہونچانا چاہیے اس کے بچے کی وجہ سے اور نہ کسی باپ کو تکلیف دینی چاہیے اسکے بچے کی وجہ سے

مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ

مانند اس کے پس اگر ارادہ کریں دودھ چھڑانا رضامندی سے آپس میں اور مصلحت سے

اور مثل طریق مذکور کے اسکے ذمہ ہے جو وارث ہو۔ پھر اگر دونوں دودھ چھڑانا چاہیں اپنی رضامندی اور مشورہ سے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا

پس نہیں گناہ اوپر ان دونوں کے اور اگر ارادہ کرو تم یہ کہ دودھ پلواؤ تم اولاد اپنی کو پس

تو دونوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اگر تم لوگ اپنے بچوں کو کسی اور انا کا دودھ پلوانا چاہو تب بھی تم پر کوئی

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ

نہیں گناہ اوپر تمہارے جب سونپ دو تم جو کچھ دینا کیا ہے ساتھ اچھی طرح کے اور ڈرو اللہ سے

گناہ نہیں جبکہ ان کے حوالہ کردو جو کچھ ان کو دینا کیا ہو قاعدہ کے موافق اور حق تعالیٰ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ

اور جانو یہ کہ اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے اور جو لوگ کہ مر جاتے ہیں تم میں سے

اور یقین رکھو کہ حق تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کو خوب دیکھ رہے ہیں اور جو لوگ تم میں وفات پا جاتے ہیں

وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ

اور چھوڑ جاتے ہیں بیبیاں اپنی وہ انتظار دیویں جانوں اپنی کو چار مہینے اور دس دن کا

اور بیبیاں چھوڑ جاتے ہیں وہ بیبیاں اپنے آپ کو (نکاح وغیرہ سے) روکے رکھیں چار مہینے اور دس دن

فتح الکلام

ل۵ قولہ والوالدات الخ ماں اگر کسی وجہ سے معذور نہ ہو تو انکے ذمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے واجب ہے جبکہ وہ منکوحہ یا طلاق کی عدت میں ہو کہ بچہ کو بلا اجرت دودھ پلائے اور اگر طلاق کے بعد عدت بھی گذر چکی تو اب بلا اجرت دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، فتح مسئلہ اگر ماں دودھ پلانے سے انکار کرے تو اس سے یہی سمجھنا چاہیے کہ درحقیقت وہ دودھ پلانے سے معذور ہے اسکو مجبور کرنا درست نہیں البتہ اگر بچہ کسی اور کا دودھ ہی نہ پیتا ہو تو اس صورت میں ماں کو مجبور کیا جاویگا مسئلہ اگر ماں دودھ پلانے کو تیار ہو اور اُسکے دودھ سے بچہ کو کوئی ضرر بھی نہو تو باپ کو جائز نہیں کہ اس سے بچہ کو لیکر کسی دوسری دایہ سے دودھ پلوائے البتہ اگر ضرر دیتا ہو تو باپ کو جائز ہے کہ ماں کو دودھ نہ پلانے دے اور کسی دوسری عورت سے دودھ پلوائے ۱۲ مسئلہ اگر عورت ابھی نکاح میں ہو یا طلاق تو ہوگئی ہو مگر عدت ختم نہیں ہوئی تو ایسی حالت میں دودھ پلانے کی اجرت عورت کو لینا مطلقاً جائز نہیں اور عدت گذر چکی ہو تو اجرت لے سکتی ہے مسئلہ اگر عدت گذر چکی ہے اور ماں دودھ پلانے کی اجرت مانگتی ہے تو اگر باپ اتنی ہی اجرت پر کسی اور عورت سے دودھ پلوانا چاہے تو ماں کا حق ہے کہ اسی سے پلوائے البتہ اگر ماں زیادہ اجرت مانگے تو باپ کو درست ہے کہ کسی اور سے کم اجرت پر پلوائے لیکن ماں اگر چاہے تو اتنا کر سکتی ہے کہ دوسری عورت کو اپنے پاس رکھکر دودھ پلوائے تاکہ بچے سے جدائی نہ ہو ۱۲ ۞

توضیح الکلام

ل۵ قولہ والوالدات الخ یعنی ماؤں کو چاہیے کہ دو برس کامل اپنے بچوں کو دودھ پلائیں اور انکے باپ کا اس حالت میں یہ فرض ہے کہ دودھ پلانے کے عوض میں دستور کے مطابق انکو روٹی کپڑا دے یا نقد تنخواہ مقرر کرے نہ تو ماں کو بچہ کی وجہ سے کسی قسم کی تکلیف دیجائے کہ اُس سے بچہ کو جدا کر لیا جائے یا روٹی کپڑا دستور سے کم دیا جائے اور نہ باپ کو تکلیف دیجائے کہ اُس سے مقدور سے زیادہ خرچ مانگا جائے اور بچہ کو اُسکے سہارے کے حیلہ سے دبایا جائے اور اگر بچہ بے باپ کا ہو تو اُسکے وارثوں پر روٹی کپڑا اسی طرح سے واجب ہے اور اگر باہمی مشورہ سے یہ بات قرین مصلحت طے پائے کہ دو برس سے پہلے ہی دودھ بڑھا دیں تو اسمیں بھی کچھ مضائقہ نہیں اور اگر کوئی مصلحت اس امر کو چاہے کہ دودھ کسی اور عورت سے پلوایا جائے تو اسمیں بھی کچھ حرج نہیں مگر جو کچھ تنخواہ مقرر ہو جائے اُسمیں کمی نہ کرنی چاہیے ۱۲ ل۵ قولہ والذین ص۵۶ دیکھئے

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۥ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ښ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَي الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَي الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ

فقہ الکلام

خواص الکلام

توضیح الکلام

أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

یا معاف کرے وہ شخص کہ بیچ ہاتھ اس کے ہے گرہ نکاح کی اور یہ کہ معاف کرو تم نزدیک تر ہو واسطے پرہیزگاری کے

یا یہ کہ وہ شخص رعایت کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا متعلق (رکھنا اور توڑنا) ہے اور تمہارا معاف کر دینا (بہ نسبت وصول کرنے کے)

وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ حَافِظُوا

اور مت بھول جاؤ بزرگی درمیان اپنے تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو دیکھنے والا ہے محافظت کرو

تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو خوب دیکھتے ہیں محافظت کرو

عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ○ فَإِنْ

اوپر سب نمازوں کے اور نماز بیچ والی کے یعنی عصر اور کھڑے ہو واسطے اللہ کے چپکے پس اگر

سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز کی (خصوصاً) اور کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے۔ پھر اگر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم

ڈرو تم پس پیادہ یا سوار پس جب امن میں آؤ تم پس یاد کرو اللہ کو جیسا سکھایا ہے تم کو جو کچھ نہیں تھے

تم کو اندیشہ ہو تو کھڑے کھڑے یا سواری پر چڑھے چڑھے پڑھ لیا کرو پھر جب تم کو اطمینان ہو جاوے تو تم خدا کی یاد اس طریق سے

مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ○ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ

تم جانتے اور جو لوگ کہ مر جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں

کرو جو تم کو سکھلایا ہے جس کو تم نہ جانتے تھے اور جو لوگ وفات پا جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں

أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ

بیبیاں وصیت کر جاویں واسطے بیبیوں اپنی کے فائدہ دینا ایک برس تلک نہ نکال دینا

بیبیوں کو وہ وصیت کر جایا کریں اپنی ان بیبیوں کے واسطے ایک سال تک منتفع ہونے کی اس طور پر کہ وہ گھر سے نکالی نہ جاویں

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن

پس اگر نکل جاویں پس نہیں گناہ اوپر تمہارے بیچ اس چیز کے کہ کیا انہوں نے بیچ جانوں اپنی کے

ہاں اگر خود نکل جاویں تو تم کو کوئی گناہ نہیں اس قاعدہ کی بات میں جس کو اپنے بارے میں کریں

مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

اچھی طرح سے اور اللہ غالب ہے حکمت والا اور واسطے طلاق والیوں کے فائدہ دینا ہے ساتھ اچھی طرح کے

اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں اور حکمت والے ہیں اور سب طلاق دی ہوئی عورتوں کے لئے کچھ کچھ فائدہ پہونچانا قاعدہ کے موافق

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ○ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

لازم ہوا اوپر پرہیزگاروں کے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی تو کہ تم سمجھو

(یہ مقرر ہوا ہے) ان پر جو (شرک و کفر سے) پرہیز کرتے ہیں اسی طرح حق تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام بیان فرماتے ہیں اس توقع پر کہ تم سمجھو

تَعْقِلُونَ ○ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ

کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ نکلے گھروں اپنے سے اور وہ تھے ہزاروں

(اور عمل کرو) (اے مخاطب) تجھ کو ان لوگوں کا قصہ تحقیق نہیں ہوا جو کہ اپنے گھروں سے نکل گئے تھے اور وہ لوگ ہزاروں ہی تھے

ع ۳۱ / ۷ / ۱۵

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

ڈر موت کے سے پس کہا واسطے ان کے اللہ نے مر جاؤ پھر جلا دیا ان کو تحقیق اللہ البتہ

موت سے بچنے کے لئے سو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے (حکم) فرما دیا کہ مر جاؤ (سب مر گئے) پھر ان کو جلا دیا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا

بقیہ صفحہ ۵

نزول الکلام

لہ قولہ حافظوا الخ جب آیت سابقہ میں طلاق والی عورت کے ساتھ بقدر مناسب اور بقدر طاقت احسان اور سلوک کرنے کا حکم نازل ہوا تو ایک شخص نے کہا کہ مطلقہ عورت کے ساتھ سلوک کرنا مستحب ہے اگر دل چاہے کریں نہ کریں کچھ گناہ نہیں اس پر یہ آیت اتری ۱۲ نوادر الاصول

نزول الکلام

لہ قولہ حافظوا الخ لوگ عصر کی نماز میں کاروبار کا وقت ہونے کی وجہ سے اکثر تاخیر کر دیا کرتے تھے اور آفتاب ڈوبنے کے قریب کام پڑھا کرتے تھے تو یہ آیت اتری اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اول وقت پڑھا کرتے تھے وہ صحابہ پر گراں گذرتی تھی اس وقت یہ آیت اتری ۱۲

ٹہ قولہ وقوموا للہ قانتین الخ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں آدمی بحالت نماز اپنے ساتھی سے بات کر لیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی تو ہم کو سکوت کا حکم دیا گیا اور کلام سے منع کر دیا گیا ۱۲

ٹہ قولہ والذین یتوفون الخ ایک شخص طائف کے رہنے والے اپنے بال بچوں کو لیکر مدینہ میں آ رہنے لگے اور وہیں وفات پا گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا تمام مال اسباب اُن کے ماں باپ اور بال بچوں پر تقسیم کر دیا اور بیوی کے بارہ میں وارثوں کو حکم فرما دیا کہ سال بھر تک اُس کے خرچ کو برداشت کرنا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب وغیرہ

بقیہ صفحہ ۵

فقہ الکلام

لہ وان طلقتموہن الخ یہ پہلے حکم کا تتمہ ہے اسمیں اس عورت کا حکم ہے جسکو صحبت سے پہلے ہی طلاق دی گئی ہو مگر مہر اسکے لیے کچھ مقرر کیا گیا ہو اس سے چند مسائل نکلے مسئلہ جس عورت کا مہر نکاح کے وقت مقرر ہوا ہو اور اسکو خلوت و صحبت سے پہلے ہی طلاق دیدی ہو تو مقرر کیے ہوئے مہر کا نصف مرد کے ذمہ واجب ہوگا البتہ اگر عورت خود ہی معاف کر دے یا مرد اپنی طرف سے عورت کو پورا پورا مہر دیدے تو یہ اختیاری بات ہے مسئلہ کسی کے ساتھ سلوک و احسان کرنا یا کسی کو اپنا حق معاف کر دینا سب جانتے ہیں کہ بہتر اور عمدہ بات ہے لیکن کبھی کسی عارض کی وجہ سے رعایت نہ کرنے کو بہتری ہو جاتی ہے مثلاً فرض کرو کہ رعایت کرنے والا مفلس آدمی ہے کہ اگر رعایت کرتا ہے تو تنگدستی کی مصیبت میں مبتلا ہو کر بے صبر اپنا کریگا اور اس سے کسی دوسری مصیبت میں پڑنے کا اندیشہ ہے ایسی حالت میں رعایت نہ کرنے ہی کو فضیلت ہے ۱۲

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○

بڑا فضل کرنیوالے ہیں لوگوں (کے حال) پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ مَنْ ذَا

(اس قصہ میں غور کرو) اور اللہ کی راہ میں قتال کرو اور یقین رکھو اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والے اور خوب جاننے والے ہیں۔ کون شخص ہے

الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ أَضْعَافًا كَثِيْرَةً

ایسا جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس (کے ثواب) کو بڑھا کر بہت سے حصے کر دیوے

وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ

اور اللہ کمی کرتے ہیں اور فراخی کرتے ہیں اور تم اسی کی طرف (بعد مرنے کے) لیجائے جاؤ گے (اے مخاطب) تجھ کو بنی اسرائیل کی

بَنِيْ إِسْرَاءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى إِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا

جماعت کا قصہ جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا ہے تحقیق نہیں ہوا۔ جبکہ ان لوگوں نے اپنے ایک پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ

نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

مقرر کر دیجئے کہ ہم اللہ کی راہ میں (جالوت سے) قتال کریں۔ ان پیغمبر نے فرمایا کہ کیا یہ احتمال ہے کہ اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جاوے تم

أَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا

جہاد نہ کرو وہ لوگ کہنے لگے کہ ہمارے واسطے ایسا کون سبب ہوگا کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں۔ حالانکہ ہم اپنی بستیوں اور

مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَآئِنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ

اپنے فرزندوں سے بھی جدا کر دیئے گئے ہیں پھر جب ان لوگوں کو جہاد کا حکم ہوا تو باستثناء ایک قلیل مقدار کے (باقی) سب پھر گئے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتے ہیں اور ان لوگوں سے ان کے پیغمبر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر

طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا أَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ

طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا کہنے لگے ان کو ہم پر حکمرانی کا کیسے حق حاصل ہو سکتا ہے حالانکہ بہ نسبت ان کے ہم حکمرانی کے زیادہ مستحق ہیں

مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ

اور ان کو تو کچھ مالی وسعت بھی نہیں دی گئی۔ ان پیغمبر نے (جواب میں) فرمایا کہ (اول تو) اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقابلہ میں ان کو منتخب فرمایا

خواص الکلام

لہ قولہ الم تر آخر الم تر الی الذین سے یشکرون تک کشت میں سیاہی سے لکھکر شیرہ برنوف یا شیرو برگ زیتون سے دھو کر گھر میں چھڑکنے سے جسقدر سانپ بچھو مچھر ہونگے انشاء اللہ سب مرجائیں گے اور جمعرات کے روز خیر شب میں زیتون کے چار پتوں پر لکھ کر ایک ایک پتہ مکان کے ایک ایک گوشہ میں دفن کردیا جاوے تو کوئی مچھر باقی نہ رہے گا ۱۲

ےہ قولہ الم تر الی الملأ آخر ایک یہ آیت اور دوسری یہ آیت سورہ آل عمران میں لقد سمع اللہ سے الحریق تک تیسری سورۂ نساء کی آیت الم تر الی الذین سے فتیلا تک چوتھی سورہ مائدہ کی آیت واتل علیهم نبأ ابنی آدم سے المتقین تک آیات حزب کہلاتی ہیں انکی خاصیت جاہ و منزلت طلب بقا بالاعداء ہے اگر زر حریر پر لکھ بیجائیں تو ہر گز شکست نہ ہو بلکہ فتح حاصل ہو اور اگر کاغذ میں لکھکر مہر میں رکھکر امرا و حکام کے پاس جائے تو اُس کی بڑی قدر و عزت انکی آنکھوں میں ہو ۱۲

توضیح الکلام

لہ قولہ الم تر آخر جہاد کی طرف رغبت دلانے کیلیے بنی اسرائیل کا ایک عبرت خیز واقعہ ذکر فرماتا ہے اسکے بعد قاتلوا فی سبیل سے ذکر فرما کر جہاد کا حکم تصریحاً فرماوینگے واقعہ یہ ہے کہ کسی قطعی دلیل سے تو یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کس زمانہ میں اسکا وقوع ہوا اسی لیے مفسرین کا اسکی تاریخ میں بڑا اختلاف ہے ان سب میں قرائن سے صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت حزقیل علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل پر گذرا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور کتاب حزقیل میں اسی طرح مسطور ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نبی کے عہد میں ہزار دس بنی اسرائیل مخالفوں سے ڈر کر ملک چھوڑ کر بھاگ نکلے اور نبی کے برخلاف ہو گئے جنگ میں ثابت قدم نہ رہے آخر انپر دشمن غالب آئے جس سے وہ سب مارے گئے پھر نبی کی دعا سے زندہ ہوئے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ موت کیلیے ایک وقت مقرر ہے خواہ نامردی کرو کہ جہاد سے بھاگ جاؤ یا جوانمردی کرو جہاد پر ثابت رہو دوسرے بزدلی سے آدمی اور بھی ہلاک ہوتا ہے کہ دشمن اسکو مغلوب جان لیتا ہے پھر جب چاہتا ہے مار لیتا ہے تیسرے اس واقعہ میں اسپر بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مار کر پھر زندہ کرنا کوئی دشوار امر نہیں ہے پھر کیوں خدا کے دشمنوں سے لڑ کر ہمیشہ کی زندگی اور ہمیشہ کی نعمتیں حاصل نہیں کرتے ۱۲ کبیر و مدارک و معالم وغیرہ

وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اور زیادہ دی اسکو کشادگی بیچ علم کے اور بدن کے اور اللہ دیتا ہے ملک اپنا جس کو چاہتا ہے

اور دوسرے علم و جسامت میں ان کو بڑائی دی اور (تیسری) اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسکو چاہیں دیں

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے اور کہا واسطے ان کے نبی ان کے نے تحقیق نشانی بادشاہی اس کے کی یہ کہ آوے تمہارے پاس

اور راجہ تھے) اللہ تعالیٰ وسعت دینے والے ہیں جاننے والے ہیں اور ان سے ان کے پیغمبر نے فرمایا کہ ان کے (منجانب اللہ) بادشاہ ہونے کی یہ علامت ہے کہ تمہارے پاس

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ

صندوق بیچ اس کے تسکین ہے پروردگار تمہارے سے اور باقی ہے اس چیز سے کہ چھوڑ گئی قوم موسیٰ علیہ السلام کی اور قوم

وہ صندوق آجاوے گا جسمیں تسکین اور برکت کی چیز ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی چیزیں ہیں جن کو حضرت موسیٰ و

هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

ہارون کی اٹھاویں گے اسکو فرشتے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے

حضرت ہارون علیہما السلام چھوڑ گئے ہیں اس صندوق کو فرشتے لیکر آویں گے اسمیں تم لوگوں کے واسطے پوری نشانی ہے اگر تم یقین لانیوالے ہو

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ

پس جب جدا ہوا طالوت ساتھ لشکروں کے کہا تحقیق اللہ آزمانے والا ہے تمکو ساتھ نہر کے پس جو کوئی

پھر جب طالوت فوجوں کو لیکر (بیت المقدس سے عمالقہ کی طرف چلے) تو انھوں نے کہا کہ حق تعالیٰ تمہارا امتحان کریں گے ایک نہر کے سبب

شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ

پیے اس میں سے پس نہیں مجھ سے اور جو کوئی نہ چکھے گا اسکو پس تحقیق وہ مجھ سے ہے مگر جو کوئی بھرے

سو (افراط کے ساتھ) اس سے پانی پیویگا تو وہ میرے ساتھیوں میں نہیں اور جو اسکو زبان پر بھی نہ رکھے وہ میرے ساتھیوں میں ہے لیکن جو شخص اپنے

غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ

ایک چلو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس پی گئے اسمیں سے مگر تھوڑے ان میں سے پس جب پار اترا اس سے وہ اور جو لوگ

ہاتھ سے ایک چلو بھر لے سو سب نے اس سے (بے تحاشا) پینا شروع کر دیا مگر تھوڑے آدمیوں نے انمیں سے سو جب طالوت اور جو

اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ

کہ ایمان لائے ساتھ اسکے کہا انھوں نے نہیں طاقت ہم کو آج کے دن ساتھ جالوت کے اور لشکروں اس کے کے کہا

مومنین ان کے ہمراہ تھے نہر سے پار اتر گئے کہنے لگے کہ آج تو ہم میں جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ کی طاقت نہیں معلوم ہوتی (یہ سنکر) ایسے لوگ

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ

ان لوگوں نے جو جانتے تھے یہ کہ وہ ملنے والے ہیں اللہ کے بہت ہوا ہے کہ جماعت تھوڑی غالب آئی

جنکو یہ خیال تھا کہ وہ اللہ کے روبرو پیش ہونیوالے ہیں کہنے لگے کہ کثرت سے بہت سی چھوٹی چھوٹی جماعتیں بڑی بڑی جماعتوں پر

فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوْا

جماعت بہت پر ساتھ حکم اللہ کے اور اللہ تعالیٰ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہے اور جب ظاہر ہوئے

خدا کے حکم سے غالب آگئی ہیں اور اللہ تعالیٰ استقلال والوں کا ساتھ دیتے ہیں اور جب

لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ

واسطے جالوت کے اور لشکروں اس کے کے کہا انھوں نے اے پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر اور ثابت رکھ

جالوت اور اس کی فوجوں کے سامنے میدان میں آئے تو کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر استقلال (غیب سے) نازل فرمائیے اور

تاریخ الکلام

لہ قولہ وقال لہم نبیہم ؕ حضرت اسموئیل علیہ السلام نبی سے پہلے بنی اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہ تھا بلکہ امام اور ان کے نائب قاضیوں کی طرح فیصلہ کیا کرتے تھے اور انبیاء علیہم السلام وقتاً فوقتاً مبعوث ہو کر شریعت موسیٰ کے مطابق فتوے دیا کرتے تھے لیکن اسموئیل علیہ السلام کے زمانہ کے بنی اسرائیل نے ان سے بادشاہ کی درخواست کی تاکہ اسکی ماتحتی میں مشرکوں سے جہاد کریں تو اس وقت بحکم خدا تعالیٰ نبی نے طالوت کو کہا کہ یہ تمہارا بادشاہ مقرر کیا گیا ہے طالوت لقب ہے عبرانی زبان میں ان کا نام ساول ہے قیس کے بیٹے ہیں اور بنیامین کی اولاد سے ہیں چونکہ ان کا سر اور شانے بہت طویل و دراز تھے اسوجہ سے انکو طالوت کہنے لگے طالوت طول سے ماخوذ ہے چمڑے کو دباغت دینے کا کام کرتے تھے حضرت وہب کا یہی قول ہے اور سدی نے فرمایا کہ سقہ تھے اپنے خچر پر دریائے نیل سے پانی لادکر لایا کرتے تھے ایکدن انکا خچر گم ہو گیا تو اسکی تلاش میں نکلے کہ چلتے چلتے حضرت اسموئیل علیہ السلام کے پاس پہونچ گئے حضرت اسموئیل کو بادشاہ کی جو پہچان خدا تعالیٰ کی طرف سے بتلائی گئی تھی طالوت میں وہ پورے طور پر پائی تب بنی اسرائیل سے فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بناکر بھیجا ہے بنی اسرائیل نے کہا کہ یہ بادشاہ کیونکر ہو سکتا ہے ایک تو یہ وجہ کہ بنی اسرائیل میں دو خاندان تھے ایک نبوت کا اور ایک بادشاہت کا نبوت کا خاندان تو لاوی بن یعقوب کا تھا اور بادشاہت کا خاندان یہودا ابن یعقوب کا خاندان تھا اور طالوت بنیامین بن یعقوب کے خاندان سے تھے دوسری وجہ یہ کہ غریب آدمی تھے ۱۲

۳۲ ع ۶ ۱۶

لغات الکلام

لہ قولہ التابوت فعلوت کے وزن پر ہے صندوق کے معنی ہیں اسوجہ سے استعمال کیا جاتا ہے کہ تابوت توب سے نکلا ہے جسکے معنی لوٹنے کے ہیں تو صندوق میں سے جو چیز نکالی جاتی ہے پھر دوبارہ اسمیں لوٹا دی بھی جاتی ہے ۱۲ ؎ قولہ لفئۃ لوگوں کی ٹکڑی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ فاءت راسہ سے ماخوذ ہے جسکے معنی ہیں کہ میں نے اسکے سر کو چیر دیا تو چونکہ لوگوں کی ٹکڑی میں بھی چیری اور جدائی ہوئی ہوتی ہے اس مناسبت سے فئۃ اس معنی میں استعمال کیا گیا ۱۲ بیضاوی شریف و مدارک وغیرہ

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو اوپر قوم

ہمارے قدم جمائے رکھیے اور ہم کو اس کافر قوم پر غالب کیجیے

الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ

کافروں کے بس شکست دی ان کو ساتھ حکم اللہ کے

پھر طالوت والوں نے جالوت والوں کو خدا تعالیٰ کے حکم سے شکست دی

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ

اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو اور دی اسکو اللہ تعالیٰ نے

اور داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور ان کو (یعنی داؤدؑ کو) اللہ تعالیٰ نے

الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا

بادشاہی اور حکمت اور سکھایا اس کو جو کچھ

سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور بھی جو جو منظور ہوا ان کو تعلیم فرمایا

يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

چاہا اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا لوگوں کو

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ بعضے آدمیوں کو

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ

بعضے ان کے کو ساتھ بعضے کے البتہ بگڑ جاتی زمین

بعضوں کے ذریعہ سے دفع کرتے رہا کرتے ہیں تو سرزمین (تمامتر) فساد سے پر ہو جاتی

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

و لیکن اللہ صاحب فضل کا ہے اوپر عالموں کے

و لیکن اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں جہان والوں پر

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

یہ نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی پڑھتے ہیں ہم انکو اوپر تیرے

یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں

بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

ساتھ حق کے اور تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے

اور (اس سے ثابت ہوگا) آپ بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہیں

توضیح الکلام

لہ قولہ وعلمہ مما یشاء خدا تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو بلا آلات زرہ بنانا اور جانوروں سے بولنا سکھایا ١٢ لہ قولہ ولولا دفع اللہ الناس الخ یعنی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ بعض آدمیوں کو بعض کے ذریعہ گاہ گاہ دفع کرتے رہتے ہیں یعنی مصلحین کو مفسدین پر غالب کرتے رہتے ہیں تو تمام تر زمین فساد سے پر ہو جاتی لیکن خدا تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں جہاں والوں پر اسلئے وقتاً فوقتاً اصلاح فرماتے رہتے ہیں ١٢

ربط الکلام

لہ قولہ تلک آیات اللہ الخ چونکہ قرآن شریف کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد اثبات نبوت محمدیہ ہی اسلئے جس جگہ موقع مناسب ہوتا ہے اس مضمون ثبوت رسالت کو لے آتے ہیں اس جگہ بھی موقع تھا کہ اسپر اپنے گذرے ہوئے قصہ کی خبر دینا خصوصاً ایسے شخص کا جس نے نہ کہیں پڑھا ہوا اور نہ کسی سے سنا ہو دعوئی نبوت کی صداقت پر صریح دلیل بلکہ معجزہ ہے اسلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اس آیت سے استدلال فرماتے ہیں ١٢

حدیث شریف

لہ قولہ ولولا دفع اللہ الخ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیک صالح آدمی کی برکت سے اسکے پڑوس میں ایک سو گھروں کو بلا سے محفوظ رکھتا ہے اسکے بعد اسکے راوی ابن عمر رضہ نے یہ آیت پڑھی کہ ولولا دفع اللہ الناس الخ ١٢

تاریخ الکلام

لہ قولہ تعالیٰ وقتل داؤد الخ لشکر طالوت میں ایک فوجی تھا جسکے چھ بیٹے تھے اور داؤد ساتویں تھے جو سب بھائیوں میں چھوٹے تھے اور بکریاں چرایا کرتے تھے خدا تعالیٰ نے اون کے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ جالوت کو وہی لڑکا قتل کرے گا نبی نے اونکے باپ سے اونکو بلوایا راستہ میں تین پتھروں نے داؤد سے کلام کیا کہ تو ہمارے ذریعہ جالوت کو قتل کر سکیگا انھوں نے وہ تینوں پتھر اٹھا کے اپنی جھولی میں ڈال لئے پھر انھیں پتھروں سے جالوت کو قتل کیا ١٢ تفسیر بیضاوی شریف و معالم و کبیر وغیرہ نکتہ لہ قولہ اقدامنا چونکہ غلبہ کیلئے ثبات قدمی کی ضرورت ہوا اسلئے اسکی دعا کی اور ثبات قدمی کیلئے ثبات قلب کی ضرورت ہوا اسلئے اسکی دعا اس سے بھی پہلے کی

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى

پیغمبر بزرگی دی ہم نے بعضے اُن کے کو اوپر

یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعضوں کو

بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ

بعض کے ان میں سے بعض وہ ہیں کہ باتیں کیں اللہ نے ان سے اور بلند کیا

بعضوں پر فوقیت بخشی ہے (مثلاً) بعضے ان میں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام

بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط وَاٰتَيْنَا عِيْسَى

بعضے ان کے کو درجوں میں اور دیں ہم نے بیٹے

ہوئے ہیں (یعنی موسیٰ ؑ) اور بعضوں کو انہیں بہت سے درجوں میں سرفراز کیا اور ہم نے عیسیٰ ؑ

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ

بیٹے مریم کے کو دلیلیں ظاہر اور قوت دی ہم نے اسکو ساتھ جان

بن مریم علیہما السلام کو کھلے کھلے دلائل عطا فرمائے اور ہم نے ان کی تائید روح القدس

الْقُدُسِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ

پاک کے اور اگر چاہتا اللہ نہ لڑتے

(یعنی جبریل ؑ) سے فرمائی اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو (امت کے)

الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ

وہ لوگ کہ پیچھے ان سے تھے پیچھے اس کے

جو لوگ ان کے بعد ہوئے ہیں باہم قتل و قتال نہ کرتے بعد اس کے

مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا

کہ آئیں ان کے پاس دلیلیں ظاہر و لیکن اختلاف کیا انھوں نے

کہ ان کے پاس امر حق کے دلائل پہنچ چکے تھے ولیکن وہ لوگ باہم (دین میں)

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ط

پس بعضے ان میں سے وہ شخص ہے کہ ایمان لایا اور بعضے ان میں سے وہ ہے

مختلف ہوئے سو ان میں کوئی تو ایمان لایا اور کوئی کافر رہا (اور نوبت قتل و قتال

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

کہ کافر ہوا اور اگر چاہتا اللہ نہ لڑتے ولیکن اللہ تعالیٰ

کی ہوپہنچی) اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ لوگ باہم قتل و قتال نہ کرتے لیکن اللہ تعالیٰ

فقہ الکلام

لہ قولہ ولکن اللہ یفعل الخ آیت میں اسبات پر دلیل ہے کہ انبیاء اگرچہ سب کے سب معصوم ہیں اور بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دینا درست ہے لیکن دلیل قطعی کے ساتھ کیونکہ ظنی دلیل عمل کے لئے حجت ہو سکتی ہے عقیدہ کے لئے دلیل کا قطعی ہونا ضروری ہے نیز اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ زمانہ کے حوادث خیر ہوں یا شر سب اسی کی مخلوق ہیں ۱۲ بیضاوی شریف

ربط الکلام

لہ قولہ تلک الرسل الخ اوپر کی آیت میں چونکہ ضمناً پیغمبروں کا ذکر آگیا تھا اسلئے اب یہاں سے بعض انبیاء کے احوال و کمالات کی کچھ تفصیل ہے اسکی مناسبت سے انکی امتوں کی ایک حالت تھی اور پھر اس حالت کا خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت کو متضمن ہونا ذکر فرماتے ہیں ۱۲ یا یوں کہو کہ اس سے پہلے یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اصلاح پسند لوگوں کے ذریعہ مفسدوں کو دفع کرتا رہا ہے اب رسولوں کا ذکر فرما کر اس طرف اشارہ فرماتا ہے کہ انبیاء اور رسول اصلاح پسند ہیں جو بذریعہ جہاد کے کفار کے فساد کو دور کرتے ہیں ان کا کام فساد نہیں اسلئے اگر تمام انبیاء مصلح ہونے میں برابر ہیں البتہ بعض خاص خاص صفتوں میں ایک سے ایک افضل ہے ۱۲ تفسیر کبیر وغیرہ

ترکیب الکلام

لہ قولہ درجات الخ بعض نے کہا کہ یہ مصدر یعنی مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ درجہ رفعت کے معنی میں ہے اور بقول بعض علیٰ یا الیٰ یا فی محذوف ہے پھر جب حرف جر حذف ہو گیا تو فعل کو اس کے ساتھ ملا دیا جسکو حذف و ایصال کہتے ہیں ۱۲

نکتہ

لہ قولہ بعضہم الخ بعض کے لفظ سے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر فرمانے میں بہت بڑی تعظیم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گویا آپ اسقدر مشہور رسول ہیں کہ بغیر نام لئے بھی اگر بعض کا لفظ بولا جاتا ہے تو فوراً آپ ہی کی طرف خیال جاتا ہے ۱۲ بعض حواشی بیضاوی

تحقیقات الکلام

لہ قولہ درجت الخ بہت سے درجوں میں جس نبی کو فضیلت دی ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ایک تو آپ کی نبوت جن و انسان سب کو عام ہوئی دوسرے معجزات بیشمار آپکو دیئے گئے اور بعض معجزے ایسے دیئے گئے کہ جو قیامت تک باقی رہینگے جیسے قرآن شریف اور علمی و عملی فضائل اور شریعت کی ایسی قانون بندی کہ ہر ہر جزئی کے احکام

يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَنْفِقُوا مِمَّا

کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے | اے لوگو جو ایمان لائے ہو | خرچ کرو | اس چیز سے

جو چاہتے ہیں کرتے ہیں | اے ایمان والو خرچ کرو | ان چیزوں سے | جو ہم نے

رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ

کہ دیا ہم نے تم کو | پہلے اس سے | کہ آوے | وہ دن | کہ نہیں بیچنا بیچ اس کے | اور نہیں | دوستی

تم کو دی ہیں قبل اس کے کہ | وہ دن (قیامت کا) آجاوے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی | اور نہ دوستی ہوگی

وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُونَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

اور نہ سفارش | اور کافر وہی ہیں | ظالم | اللہ نہیں | کوئی معبود

اور نہ (بلا اذن الٰہی) کوئی سفارش ہوگی اور کافر ہی لوگ ظلم کرتے ہیں (تو تم ایسے مت بنو) اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اسکے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّومُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا

مگر وہ | زندہ ہے | ہمیشہ قائم رہنے والا | نہیں پکڑتی اس کو اونگھ | اور نہ نیند | واسطے

عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا) نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند | اسی کے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ

اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے | کون ہے وہ جو | سفارش کرے

مملوک ہیں سب جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں | ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس | (کسی کی)

عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَ

نزدیک اس کے مگر ساتھ حکم اس کے | جانتا ہے جو کچھ آگے ان کے ہے | اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے | اور

سفارش کر سکے بدوں اس کی اجازت کے وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر اور غائب حالات کو

لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

اور نہیں گھیرتے | ساتھ کسی چیز کے | علم اس کے سے | مگر ساتھ اس چیز کے کہ چاہے | سما لیا ہے | کرسی اس کی نے

اور وہ موجودات اسکے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے | اس کی کرسی نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ

آسمانوں کو | اور زمین کو | اور نہیں تھکاتی اسکو نگہبانی ان دونوں کی | اور وہ ہے | بلند مرتبہ

سب آسمانوں اور سب زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی اور وہ عالیشان

الْعَظِيمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج

بڑا | نہیں زبردستی [۱] | بیچ دین کے | تحقیق ظاہر ہو گیا ہے | راہ پانا | گمراہی سے

عظیم الشان ہے۔ دین میں زبردستی (کا کوئی موقع) نہیں (کیونکہ) ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

پس جو | کوئی کفر کرے | ساتھ شیطان کے | اور ایمان لاوے ساتھ اللہ کے | پس تحقیق پکڑ رکھا اس نے کڑا

سو جو شخص شیطان سے بد اعتقاد ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش اعتقاد ہو (یعنی اسلام قبول کرے) تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ

الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ

مضبوط | نہیں ٹوٹنا | واسطے اس کے | اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے | اللہ دوست دار ہے | ان لوگوں کا

تھام لیا جس کو کسی طرح شکستگی نہیں (ہو سکتی) اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والے ہیں اور خوب جاننے والے ہیں اللہ تعالیٰ ساتھی ہے ان لوگوں کا

نزول الکلام

۳۳ ع ۵

[۱] قولہ لا اکراہ الخ زمانہ جہالت میں اگر کوئی عورت لاولد ہوتی تو یہ نذر مانتی تھی کہ اگر میرے کوئی لڑکا جیے گا تو اسکو یہودی بنا دوں گی تو جب قبیلہ بنو نضیر کے یہودیوں کو جلاوطن کیا گیا تو ان میں کچھ انصار کے بیٹے بھی تھے تو وہ بولے کہ ہم اپنے بیٹوں کو نہیں جانے دینگے تو اسوقت یہ آیت اتری اور دوسری روایت میں اسی طرح ہے کہ حصین انصاری کے دو بیٹے تھے مگر عیسائی اور یہ خود مسلمان تھے تو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں ان لڑکوں کو جبراً مسلمان بنائے لیتا ہوں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲

توضیح الکلام

[۱] قولہ یا ایہا الذین الخ یعنی دنیا سے رخصت ہونیکے بعد نیک عمل دنیا میں چھوڑ جانیکا کوئی علاج نہیں ہو سکیگا کیونکہ کسی چیز کو حاصل کرنیکے جو طریقے ہوا کرتے ہیں ان میں سے ایک بیع ہے کہ کچھ دیکر اعمال خرید لئے جائیں یہ بالکل نہ ہوگا دوسرا طریقہ دوستی ہوتا ہے وہ عام نہ ہوگا اور تیسرا طریقہ شفاعت ہے یہ اختیاری نہ ہوگا

ربط الکلام

[۱] قولہ یا ایہا الذین الخ پہلے آیت الم تر الی الذین کے بطن میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ احکام عبادت میں سے دو حکموں کا بیان زیادہ قابل اہتمام تھا ایک مال اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا دوسرے جان دنیا یعنی اللہ کے رستہ میں مال خرچ کرنے کی تصریح فرماتے ہیں ۱۲ [۲] قولہ اللہ لا الہ الخ اوپر کی آیت میں یہ بیان فرما کر کہ قیامت کے دن بلا اجازت کوئی شفاعت نہ کر سکیگا اس طرف اشارہ فرمایا کہ اسدن کسیکو اعمال خیر پر قدرت نہ ہوگی اور اس طرف بھی کہ حق تعالیٰ کی شان بہت عظمت والی ہے جب ہی تو اُنکے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں اسلئے اب آیۃ الکرسی لا کر توحید ذات وکمال صفات کا بیان فرماتے ہیں تاکہ اُسکی عظمت شان خوب واضح ہو جائے ۱۲ [۳] قولہ لا اکراہ الخ اوپر آیت وانک لمن المرسلین سے رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آیت الکرسی سے توحید باری تعالیٰ ثابت کی جو دین اسلام کے اصل الاصول ہیں اور اُن کا ثابت ہونا مذہب اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے تو اب یہ فرماتے ہیں کہ جب مذہب اسلام دین حق ہے تو جبراً اسلام اختیار کرانے کی کیا حاجت ہے جو دین حق ہو اُس سے اعراض کرنیوالا خود ہی پچھتائیگا زبردستی منوانا بیکار ہے ۱۲ تفسیر کبیر و معالم وغیرہ

اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

جو ایمان لائے نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے طرف روشنی کے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے

جو ایمان لائے انکو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر یا بچا کر نور (اسلام) کی طرف لاتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں

اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ

دوست ان کے شیطان ہیں نکالتے ہیں ان کو روشنی سے طرف اندھیروں کے

ان کے ساتھی شیاطین ہیں (انسی یا جنی) وہ انکو نور (اسلام) سے نکال کر یا بچا کر (کفر کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں

اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ

یہ لوگ ہیں رہنے والے آگ کے وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں کیا نہ دیکھا تو نے طرف اس شخص کے

ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں (اور) یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے (اے مخاطب) تجھ کو اس شخص کا قصہ تحقیق نہیں ہوا

حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

کہ جھگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اس کے کے اس واسطے کہ دی اس کو اللہ نے بادشاہی جس وقت کہا ابراہیم نے

(یعنی نمرود کا) جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مباحثہ کیا تھا اپنے پروردگار کے (وجود کے) بارہ میں اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو سلطنت

رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

پروردگار میرا وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے کہا میں جلاتا ہوں اور مارتا ہوں کہا ابراہیم نے

دی تھی جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا پروردگار ایسا ہے کہ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے کہنے لگا میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے فرمایا

فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

پس تحقیق اللہ لاتا ہے سورج کو مشرق سے پس لے آ تو اس کو مغرب سے

کہ اللہ تعالیٰ آفتاب کو (روز کے روز) مشرق سے نکالتا ہے تو (ایک ہی دن) مغرب سے نکال دے

فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَوْ

پس بھیچکا ہوا وہ جو کافر تھا اور اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم ظالموں کو یا

اس پر متحیر رہ گیا وہ کافر (اور کچھ جواب نہ بن آیا) اور اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ ایسے بیجا راہ پر چلنے والوں کو ہدایت نہیں فرماتے یا

كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى

مانند اس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گاؤں کے اور وہ گرا ہوا تھا اوپر چھتوں اپنی کے کہا کیونکر

تم کو اس طرح کا قصہ بھی معلوم ہے جیسے ایک شخص تھا کہ ایک بستی پر ایسی حالت میں اس کا گذر ہوا کہ اسکے مکانات اپنی چھتوں پر گر گئے تھے کہنے لگا

يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ

زندہ کرے گا اس کو اللہ پیچھے موت اسکی کے پس مار ڈالا اس کو اللہ نے سو برس پھر

کہ اللہ تعالیٰ اس بستی (کے مردوں) کو اس کے مرے پیچھے کس کیفیت سے زندہ کر دیں گے سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا

بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ

جلایا اسکو کہا کتنی دیر رہا تو کہا رہا میں ایک دن یا تھوڑا دن سے کہا

پھر اس کو زندہ کر اٹھایا (اور پھر) پوچھا کہ تو کتنے (دنوں) اس حالت میں رہا اس شخص نے جواب دیا کہ ایک دن رہا ہونگا یا ایک دن سے بھی کم اللہ تعالیٰ نے

بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ

بلکہ رہا تو سو برس پس دیکھ طرف کھانے اپنے اور پینے اپنے کے کہ نہیں

فرمایا کہ نہیں بلکہ تو سو برس رہا ہے۔ تو اپنے کھانے (کی چیز) اور پینے کی چیز کو دیکھ لے کہ نہیں سڑی گلی

توضیح الکلام

لہ قولہ یخرجہم الخ ایمان ایسی عمدہ چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ بندوں سے محبت کرتا ہے اور اسکو کفر اور رسوم کی اندھیریوں سے نکالکر نور میں داخل کرتا ہے اور جو اس پر ایمان نہیں رکھتے انکے مددگار شیاطین ہیں جو انکو نور فطرت سے نکالکر کفر اور اخلاق رذیلہ کی اندھیریوں میں لاتے ہیں جو موت کے بعد جہنم کی صورت میں ظاہر ہونگی اور جس طرح ان اندھیریوں سے انکو عمر بھر نجات نہ ہوئی وہاں بھی نہ ہوگی اس لئے وہ ہمیشہ جہنم میں رہینگے ۱۲

۳۴ ع ۲ وقف لازم

ربط الکلام

لہ قولہ الم تر الی الخ پہلی آیت میں مومنوں کے نور اور کافروں کی تاریکیوں کا ذکر تھا اب اسکی تائید میں تین قصے بیان فرماتے ہیں جنکے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ایک دوسرے بزرگ کو نور ہدایت و قوت ایمان عطا ہونا اور نمرود کا ظلمت ضلالت و کفر میں گرفتار رہنا مذکور ہے۔ اور نیز یہ پہلا قصہ ہے ۱۲ ہے قولہ او کالذی الخ یہ دوسرا قصہ ہے ۱۲

لغات الکلام

لہ قولہ الطاغوت الخ طغیان سے فعلوت کے وزن پر ہے اس کے معنی سرکش کے ہیں اور مراد انسان و جنات میں سے شیطانوں کے گروہ اور سرگروہ ہیں مفرد اور جمع اور مذکر و مونث سب موقعوں پر یہ ہی استعمال کیا جاتا ہے ۱۲

ہے قولہ فبہت اس کا مصدر بہت ہے اس کے معنی غلبہ کے ہیں مبہوت مغلوب اور متحیر ۱۲

نکات الکلام

لہ قولہ من النور الی الظلمت نور کو مفرد اور ظلمت کو جمع لانے میں یہ حکمت ہے کہ حق واحد ہے جس کو نور سے تعبیر کیا اور ظلمات سے باطل کو تعبیر کیا ہے اور باطل بہت ہیں ۱۲ ہے قولہ ان آتہ الخ یعنی چونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ملک دیا تھا اس وجہ سے اللہ کے نبی اور دوست سے اس نے جھگڑا کیا گویا اس نے مال کی نعمت کا شکر یہ اس طور پر ادا کیا جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں کہ میں نے فلاں پر احسان کیا تھا تو اس نے مجھ سے دشمنی کی ۱۲

يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ

سڑا — اور دیکھ طرف گدھے اپنے کے — اور تو کہ کریں ہم تجھ کو نشانی واسطے لوگوں کے — اور

اور (دوسرے) اپنے گدھے کی طرف نظر کر اور تاکہ ہم تجھ کو ایک نظیر لوگوں کے لئے بنا دیں اور (اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف

انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا

دیکھ طرف ہڈیوں کے کہ کیونکر چڑھاتے ہیں ہم ان کو پھر پہناتے ہیں ان کو گوشت — پس جب

نظر کر کہ ہم ان کو کس طرح ترکیب دیے دیتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں — پھر جب

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاِذْ

ظاہر ہوا واسطے اسکے کہا جانتا ہوں میں تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے — اور جب

یہ سب کیفیت اس شخص کو واضح ہو گئی تو کہہ اٹھا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور اسوقت کو یاد کرو جبکہ

قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ

کہا ابراہیم نے اے رب میرے دکھلا دے مجکو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو — کہا کیا نہیں ایمان لایا تو

ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجکو دکھلا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے۔ ارشاد فرمایا کیا تم یقین نہیں لاتے

قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ

کہا بلکہ لایا ہوں میں ولیکن تو کہ آرام پکڑے دل میرا — کہا پس لے چار — جانوروں سے

انھوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا ولیکن اس غرض سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون ہو جاوے ارشاد ہوا کہ اچھا تم چار پرندے

فَصُرْھُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ

پس صورت پہچان رکھ طرف اپنے پھر کر دے اوپر ہر پہاڑ کے ان میں سے ایک ٹکڑا پھر

پھر ان کو (پال کر) اپنے لئے ہلا لو۔ پھر ہر پہاڑ پر ان میں کا ایک ایک حصہ رکھ دو (اور) پھر

ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ مَثَلُ

بلا ان کو چلے آویں گے تیرے پاس دوڑتے اور جان یہ کہ اللہ غالب ہے حکمت والا — مثال

ان سب کو بلاؤ (دیکھو) تمھارے پاس سب دوڑے دوڑے چلے آویں گے اور خوب یقین رکھو اس بات کا کہ حق تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں جو لوگ

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ

ان لوگوں کی کہ خرچ کرتے ہیں مال اپنے بیچ راہ اللہ کے جیسے مثال ایک دانہ کی کہ اوگا دے

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں انکے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت (عندالتشبیہ) جس سے

سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ

سات بالیں بیچ ہر بالی کے سو دانے اور اللہ دونا کرتا ہے

(فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بال کے اندر سو دانے ہوں اور یہ افزونی خدائے تعالیٰ جس کو چاہتا ہے

لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

واسطے جس کے چاہے اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہے وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے

عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں جاننے والے ہیں جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ

بیچ راہ اللہ کے پھر نہیں لاتے پیچھے اس چیز کے کہ خرچ کرتے احسان اور نہ ایذا واسطے ان کے ہے

پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (اس پر) احسان جتلاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے) اس کو آزار پہونچاتے ہیں ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملیگا

نزول الکلام

لہ قولہ مثل الذین الخ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کی امداد ایک ہزار سواریوں سے کی تھی جن میں ساڑھے نوسو ۹۵۰ عربی گھوڑے اور پچاس اونٹ تھے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار دینار نقد دیئے تھے اُن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منقول از بیضاوی شریف

خواص الکلام

لہ قولہ مثل الذین الخ یہ آیت ٹھیکری پر لکھکر کسی درخت یا کھیت کی جڑ میں ڈالدیجائے تو باغ اور کھیت حسب منشا بڑھے اور پھلے ۱۲ عہ قولہ واسع اس اسم شریف کو بکثرت ذکر کرنے سے ظاہری و باطنی غنا حاصل ہوتا ہے اور فراخ حوصلگی اور بردباری پیدا ہوتی ہے ۱۲ اعمال و مجربات

ربط الکلام

لہ قولہ مثل الذین الخ پھر مقصود اصلی کیطرف عود کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا یا یہ کہا جائے کہ جب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور عالم آخرت کا ثبوت قطعی دے چکا تو عالم آخرت کیلئے سازوسامان کی ترغیب دیتا ہے کہ وہاں کیلئے کچھ دیا کرو ۱۲ عہ قولہ الذین ینفقون الخ یہاں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنیکے مقبول ہونیکی کچھ شرطیں بیان فرماتے ہیں ۱۲

۳۵ ع ۳ ۳

لغات الکلام

عہ یتسنہ سنۃ اسکا مصدر ہے جس کے معنی تغیر کے ہیں اگر یہ تا لام کلمہ کی جگہ ہے تو اصلی ہے اور اگر لام کلمہ واو ہے تو ہاء سکتہ کی ہے اور بقول بعض اس کا لام کلمہ نون ہے جو ہاء سے بدل گیا ہے ۱۲ عہ قولہ منا احسان کا جتلانا ۱۲ و قولہ اذی یعنی جس شخص پر احسان کیا ہے احسان کی وجہ سے اسپر فخر کرنا ۱۲ بیضاوی و مدارک و معالم وغیرہ

نکات الکلام

لہ قولہ فخذ اربعۃ الخ ان چار پرندوں کے نام کسی صحیح حدیث میں مذکور نہیں مگر علماء کے اقوال سے وہی نام معلوم ہوتے ہیں جو ہم بیان کر چکے یعنی مور کبوتر مرغ کوا اور چار کا عدد لینے میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے جسم میں چار عنصر ہیں ہوا پانی آگ مٹی تو گویا یہ چار پرندے ہیں کہ ہر ایک دوڑ کر اپنے جیز اصلی کی طرف اڑتا جاتا ہے دنیا میں یہ چاروں ملے جلے رہتے ہیں اگر جدا ہو جاویں گے اور قیامت کے دن اُس قادر مطلق کے حکم سے پھر ملینگے اور اُسپر ذرہ ہر ایک دوڑا ہوا چلا آئیگا اُس نقشہ کو جو قیامت کے دن ہوگا دنیا میں چار پرندوں کے اندر بقیہ

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ قَوْلٌ

ثواب ان کا نزدیک پروردگار ان کے کے اور نہیں خوف اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے بات

ان کے پروردگار کے پاس اور نہ ان پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ یہ مغموم ہوں گے مناسب بات کہدینا

مَّعْرُوفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللّٰهُ

اچھی اور بخشدینا بہتر ہے اس خیرات سے کہ پیچھے اس کے ہو ایذا اور اللہ

اور درگذر کرنا (ہزار درجہ) بہتر ہے ایسی خیرات (دینے) سے جس کے بعد آزار پہونچایا جاوے اور اللہ تعالے

غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ

بے پرواہ تحمل والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت باطل کرو خیرات اپنی کو

غنی ہیں حلیم ہیں اے ایمان والو تم احسان جتلا کر یا ایذا پہونچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو

بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ

ساتھ احسان اور ایذا کے مانند اس شخص کے کہ خرچ کرتا ہے مال اپنے کو واسطے دکھلانے لوگوں کے اور نہیں ایمان لاتا

جسطرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہو (محض) لوگوں کے دکھلانے کی غرض سے اور ایمان نہیں رکھتا

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے پس مثال اسکی جیسے مثال صاف پتھر کی اوپر اس کے ہو مٹی

اللہ پر اور یوم قیامت پر سو اس شخص کی حالت ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر جس پر کچھ مٹی (آ گئی) ہو

فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا

پس پہونچے اس کو مینہ پس چھوڑدے اس کو صاف نہیں قدرت پاتے اوپر کسی چیز کے اس چیز سے جو

پھر اس پر زور کی بارش پڑجاوے سو اس کو بالکل صاف کردے ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی

كَسَبُوا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِينَ

کمایا انھوں نے اور اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم کافروں کو اور مثال اُن لوگوں کی کہ

اور اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو (جنت کا) راستہ نہ بتلادیں گے اور ان لوگوں کے خرچ کے مال کی حالت جو اپنے مال کو

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ

خرچ کرتے ہیں مال اپنے واسطے چاہنے رضامندی خدا کے اور ثابت کرنے کے جانوں اپنی سے

خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی غرض سے اور اس غرض سے کہ اپنے نفسوں (کو اس عمل شاق کا خوگر بنا کر ان) میں پختگی پیدا کریں

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ

جیسے مثال ایک باغ کی بلندی پر پہونچا اس کو مینہ پس لایا میوہ اپنا دوگنا

مثل حالت ایک باغ کے ہے جو کسی ٹیلے پر ہو کہ اسپر زور کی بارش پڑی ہو پھر وہ دونا (چوگنا) پھل لایا

فَإِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ أَيَوَدُّ

پس اگر نہ پہونچے اس کو مینہ پس شبنم کفایت ہے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا کیا چاہتا ہے

اور ایسے زور کا مینہ نہ برسے تو ہلکی پھوار بھی اس کو کافی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتے ہیں بھلا تم میں سے کسی کو

أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

کوئی تم میں سے یہ کہ ہو واسطے اس کے باغ کھجوروں سے اور انگوروں سے چلتی ہیں نیچے اس کے سے

یہ بات پسند ہے کہ اس کا ایک باغ ہو کھجوروں کا اور انگوروں کا اس کے (درختوں کے) نیچے نہریں چلتی ہوں

خواص الکلام

لہ قولہ غنی جو شخص اس اسم شریف کو چالیس جمعہ تک ہزار بار پڑھے کہ رات دن پڑھتا ہی رہے اور ناغہ بالکل نہ کرے تو اللہ تعالے اسکو مال کثیر عطا فرما کر غنی کردے لیکن غنی ہونے میں بھی اسکو نہ ترک کرے تو اچھا ہے لیکن حلال کھاوے اور نماز فرض نہ ترک کرے ۱۲ شموس الانوار

لہ قولہ یا ایہا الذین سے لا یہدی القوم الکفرین تک اگر دشمن کے مکان کو ویران اور اس کے کھیت اور باغ کو برباد کرنا ہو تو سنیچر کے دن کچھ خشک جو ٹھیکری کے مانند ہو جاتی ہے اور تھوڑی سی مٹی ایسی قبر سے جو پرانی ہونیکی وجہ سے خراب ہو گئی ہو اور تھوڑی سی مٹی ایسے مکان کی جو وقف ہو اور اسکے باشندے سب مرگئے ہوں لو اور یہ آیت اس ٹھیکری پر لکھو ٹھیکری آگ سے پکائی ہوئی نہ ہو پھر ٹھیکری کو گھسکر ان دونوں مٹیوں کے ساتھ ملاؤ پھر سنیچر کے دن پہلی ساعت میں وہاں چھڑکو جہاں تمکو ویرانی اور بربادی ڈالنی ہے تو تم کو عجیب اثر معلوم ہو ۱۲ مجربات دیربی۔

توضیح الکلام

لہ قولہ معروف الخ یعنی ایک سے سات سو اور اس سے زیادہ تک خیرات کا ثواب اسیوقت ملیگا کہ جب ایمان و خلوص کے پانی سے اسکو سینچا گیا ہو اور احسان جتلانے اور دیگر ایذا رسانی سے پرہیز کیا گیا ہو ورنہ سائل کو زبان سے نیک بات کہدینا اور اسکے لگنے چمٹنے پر صبر کرنا ایسی خیرات سے بہتر ہے جس میں ایمان و خلوص نہ ہو یا خیرات کرکے احسان جتلایا جائے یا جسپر خیرات کی ہو اسکو حقیر سمجھا جائے ۱۲

ربط الکلام

لہ قولہ معروف الخ یہاں سے احسان جتلانے اور ایذا رسانی کی برائی بیان فرماتے ہیں جو کسی پر احسان کرکے نہ جتلائیں یا اور قسم کی ایذا نہ دیں ۱۲ عہ قولہ یہاں سے یہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے واسطے دیکر اگر کوئی احسان جتلائے یا اور کسی قسم کی ایذا دے یا ریاکاری کرے تو اُسکی خیرات کا ثواب کچھ نہ ہوگا اور اُسکے ساتھ میں ایک مثال بھی بیان فرمائیں گے ۱۲

نکات الکلام

لہ قولہ غنی حلیم جو لوگ ریاکار اور ایذا دینے والے ہیں اونکے معاملہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے آپکو غنی فرمایا کہ ہمکو ایسے لوگوں کے صدقات کی حاجت نہیں اور اگر کوئی کہے کہ پھر انکو دنیا میں سزا کیوں نہیں دیجاتی تو فرمایا ہماری صفت حلم بھی تو ہے کہ سزا دینے میں جلدی نہیں کرتے ہیں اور پہلے خلوص سے خرچ کرنیوالوں کے بارہ میں واسع علیم فرمایا تھا کہ ہم واسع یعنی وسعت اور فراخی عطا کرنیوالے ہیں اور نیت ... (بقیہ حاشیہ ...)

الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ

نہریں واسطے اس کے ہے بیچ اس کے سب میووں سے اور پہونچے اس کو بڑھاپا اور واسطے اسکے اولاد

اس شخص کے اس اس باغ میں اور بھی ہر قسم کے (مناسب) میوے ہوں اور اس شخص کا بڑھاپا آ گیا ہو اور اسکے اہل وعیال بھی ہوں

ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ

ناتواں پس پہونچا اس کو بگولا بیچ اس کے آگ تھی پس جل گیا اسی طرح

جن میں (کمانے کی) قوت نہیں سو اس باغ پر ایک بگولہ آیا جسمیں آگ (کا مادہ) ہو پھر وہ باغ جل جاوے

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں تو کہ تم فکر کرو اے لوگو جو

اللہ تعالے اسی طرح نظائر بیان فرماتے ہیں تمہارے لئے تاکہ تم سوچا کرو اے

اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ

ایمان لائے ہو خرچ کرو پاکیزہ سے جو کچھ کمایا تم نے اور اس چیز سے کہ نکالا ہے ہم نے

ایمان والو (نیک کام میں) خرچ کیا کرو عمدہ چیز کو اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو کہ ہم نے تمہارے لئے

مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

واسطے تمہارے زمین سے اور مت قصد کرو خبیث کا اس میں سے کہ خرچ کرو اس کو اور نہیں تم

زمین سے پیدا کیا ہے۔ اور ردی (ناکارہ) چیز کی طرف نیت مت لیجایا کرو کہ اس میں سے خرچ کرو حالانکہ

بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ

لینے والے اس کے مگر یہ کہ آنکھ بھیچ لو بیچ اس کے اور جانو یہ کہ اللہ بے پرواہ

تم کبھی اس کے لینے والے نہیں ہاں مگر چشم پوشی کر جاؤ (تو اور بات ہے) اور یقین رکھو کہ اللہ تعالے کسی کے محتاج نہیں

حَمِيْدٌ ۝ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَ

تعریف کیا گیا شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو فقر کا اور حکم کرتا ہے تم کو ساتھ بے حیائی کے اور

تعریف کے لائق ہیں۔ شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور تم کو بری بات (یعنی بخل) کا مشورہ دیتا ہے اور

اللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّؤْتِي

اللہ وعدہ دیتا ہے تم کو بخشش کا اپنی طرف سے اور فضل کا اور اللہ گنجایش والا جاننے والا ہے دیتا ہے

اللہ تعالی تم سے وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے گناہ معاف کر دینے کا اور زیادہ دینے کا اور اللہ تعالی وسعت والے ہیں خوب جاننے والے ہیں

الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ

حکمت جس کو چاہے اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا

دین کا فہم جسکو چاہتے ہیں دیدیتے ہیں۔ اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس کو دین کا فہم ملجاوے اس کو بڑی خیر کی چیز مل گئی اور نصیحت وہی لوگ

خَيْرًا كَثِيْرًا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

بھلائی بہت اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل کے اور جو خرچ کرو تم کچھ

قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں (یعنے جو عقل صحیح رکھتے ہیں) اور تم لوگ جو کسی قسم کا

نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

خرچ کرنا یا منت مانو تم کچھ منت سے پس تحقیق اللہ جانتا ہے اس کو اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے

خرچ کرتے ہو یا کسی طرح کی نذر مانتے ہو سو حق تعالی کو سب کی یقیناً اطلاع ہے اور بیجا کام کرنے والوں کا

نزول الکلام

۱ قولہ یا ایہا الذین الخ بعض لوگ ردی چھوارے اور ناقص چیزیں خیرات کیا کرتے تھے اونکے بارہ میں یہ آیت اتری اور لباب النقول میں اسکا شان نزول یہ بیان کیا ہے کہ انصاری لوگ کھیتی باغبت کا کام کیا کرتے تھے جب اُنکے باغوں میں کھجوریں پک جاتیں تو فقیر مہاجرین کے کھانیکو کھجور کے خوشے مسجد نبوی میں لا کر لٹکا دیتے تھے ایکدفعہ ایک شخص بالکل ردی چھوارے لاکر اچھوں میں لا گیا اُسوقت اسکی ممانعت میں یہ آیت اتری ۱۲

۳۶ ع ۶

فقہ الکلام

۱ قولہ یا ایہا الذین الخ آیت سے عمدہ چیز اللہ تعالے کے راستہ میں خرچ کرنے پر دلالت کی مگر اگر کسی کے پاس بری ہی چیز ہو تو اُسے وہی دینی چاہیئے اللہ تعالی اُسکی بری ہی قبول فرمالینگے ۱۲ مسئلہ مال تجارت میں زکوۃ فرض ہے مسئلہ عشری زمین میں عشر واجب ہے

خواص الکلام

۴ قولہ فاصابہا الخ سے فاحترقت تک داد پر لکھدینے سے دفع ہوجاتا ہے ۱۲ **۵ قولہ** حمید اسکے پڑھنے اور ورد کرنے سے بکثرت اخلاق و افعال و اقوال حمیدہ حاصل ہوتے ہیں ۱۲ اعمال۔

توضیح الکلام

۱ قولہ یا ایہا الذین الخ خدا تعالی فرماتا ہے کہ کیسی چیزیں خیر کرنی چاہئیں آیا دل سے اتری ہی جنکو ہم میں سے بھی کوئی بجز کراہت اور ناخوشی کے نہیں لیتا یا عمدہ اور مرغوب چیزیں فرماتا ہے کہ اپنی کمائی میں سے عمدہ چیزیں دو اس میں اس طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ جو چیز تمنے حلال اور جائز طور سے حاصل کی ہو اسکو دو اسی کو اللہ تعالی قبول بھی کرتا ہے حرام اور ناجائز مال کی خیرات اسکے نزدیک قبول نہیں ہوتی اور جو چیزیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں جیسے اناج میوے وہ بھی دو اور جن چیزوں کو تم خرچ کرتے ہو ان میں سے بری چیزوں کے دینے کا تو تم قصد بھی نہ کرنا جسکو تم خود بھی خوشی سے نہیں لیتے کیونکہ خدا تعالی بے پرواہ ہے بری چیز کو قبول نہیں فرماتا ہے ۱۲ **ربط الکلام ۵ قولہ** یؤتی الحکمۃ یعنی یہ احکام جو پہلے بیان کئے گئے نہایت واضح اور ہر ذی عقل کی عقل میں آنے والے ہیں مگر پھر بھی انکو وہی سمجھ سکتا ہے جس میں دین کی سمجھ ہو اور دین کی سمجھ اللہ تعالی جسکو چاہتے ہیں دیتے ہیں اور دین کی سمجھ جس کو بھی ملگئی سمجھو کہ اسکی بہت بڑی بہتری ملگئی کیونکہ دنیا کی کوئی نعمت دین کے فہم کا مقابلہ

مِنْ اَنْصَارٍ ○ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا

کوئی مدد دینے والا | اگر ظاہر کرو تم | خیرات کو | پس اچھا ہے وہ | اور اگر چھپاؤ تم اس کو

کوئی ہمراہی (اور حمایتی) نہ ہوگا اگر تم ظاہر کرکے دو صدقوں کو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر ان کا اخفا کرو

وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ

اور دو اس کو | فقیروں کو | پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے | اور دور کرے گا تم سے برائیاں تمہاری

اور فقیروں کو دیدو تو یہ اخفا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ (اسکی برکت سے) تمہارے کچھ گناہ بھی دور کر دینگے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے | نہیں اوپر تیرے ہدایت کرنا ان کا | اور لیکن اللہ

اور اللہ تمہارے کیے ہوئے کاموں کی خوب خبر رکھتے ہیں ان (کافروں) کو ہدایت پر لے آنا کچھ آپ کے ذمہ (فرض واجب) نہیں و لیکن

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا

ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے | اور جو کچھ خرچ کرو تم مال سے | پس نفع واسطے جان تمہاری کے اور نہ

خدا تعالیٰ جسکو چاہیں ہدایت پر لے آویں اور (اے مسلمانو) جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے فائدے کی غرض سے کرتے ہو اور تم اور

تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ

خرچ کرو تم | مگر واسطے چاہنے رضامندی | اللہ کے | اور جو کچھ خرچ کرو تم بھلائی سے پورا پہونچایا جاوے گا

کسی غرض سے خرچ نہیں کرتے بجز رضا جوئی ذات پاک حق تعالیٰ کے۔ اور (نیز) جو کچھ مال خرچ کر رہے ہو یہ سب

اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ

طرف تمہارے اور تم نہیں ظلم کیے جاؤ گے | خیرات واسطے ان فقیروں کے ہے جو بند کیے گئے ہیں | بیچ

(یعنی اس کا ثواب) پورا پورا تم کو مل جاوے گا اور تمہارے لیے اسمیں ذرا کمی نہ کیجاوے گی (صدقات) اصل حق ان حاجتمندوں کا ہے جو

سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ

راہ اللہ کے | نہیں سکتے | چلنا | بیچ زمین کے | جانتا ہے ان کو

مقید ہو گئے ہوں اللہ کی راہ میں (اور اسی وجہ سے) وہ لوگ کہیں ملک میں چلنے پھرنے کا (عادۃ) امکان نہیں رکھتے (اور)

الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ

جاہل | دولتمند | بے سوالی سے | پہچانتا ہے تو ان کو ساتھ چہرے ان کے کے | نہیں مانگتے

ناواقف ان کو تونگر خیال کرتا ہے ان کے سوال سے بچنے کے سبب سے (البتہ) تم ان کو ان کے طرز سے پہچان سکتے ہو (کہ فقر و فاقہ سے چہرہ پر

النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ ع

لوگوں سے | لپٹ کر | اور جو کچھ خرچ کرو تم | مال سے | پس تحقیق اللہ ساتھ اس کے جاننے والا ہے

اثر ضرور آجاتا ہے) وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے اور جو مال خرچ کرو گے بیشک حق تعالیٰ کو اس کی خوب اطلاع ہے

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں | مال اپنے رات کو | اور دن کو | چھپے | اور ظاہر

جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں (یعنی بلاتخصیص اوقات) پوشیدہ اور آشکارا (یعنی بلاتخصیص حالات)

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

پس واسطے ان کے ہے ثواب ان کا نزدیک پروردگار ان کے کے | اور نہیں ڈر اوپر ان کے | اور نہ وہ غمگین ہوں گے

سو ان لوگوں کو ان کا ثواب ملے گا ان کے رب کے پاس۔ اور نہ ان پر کوئی خطرہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے

نزول الکلام

لہ قولہ لیس علیک تو جنتہ میں جب حضرت ابوبکر کے نکاح میں آگئیں تو اُن کی ماں اور دادی نے جو مشرک تھیں اُن سے کچھ سلوک چاہا تو انھوں نے جواب دیا کہ میں ایسے آدمی پر کچھ سلوک نہ کروں گی جو اللہ تعالیٰ کو کسی کو شریک بنائے اس وقت یہ آیت اتری یعنے محتاجوں کے ساتھ سلوک کرنا ہر حال میں ثواب کا باعث ہے خواہ سائل کا دین کچھ ہی ہو ۱۲

ربط الکلام

عہ قولہ ان تبدوا الخ یہاں سے خیر کیلئے خرچ کرنیکے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ اسکا ظاہر کرنا افضل ہے یا چھپانا

لہ قولہ لیس علیک تو یہاں سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ صدقہ خیرات مسلمان ہی پر کرنا مخصوص نہیں ہے بلکہ کافر پر بھی جائز ہے بشرطیکہ حاجتمند ہو اور اہل اسلام کو ضرر پہونچانے پر آمادہ نہ ہو ۱۲

لہ قولہ للفقراء الخ گذشتہ آیت میں صدقات کے اندر مومن ہی کی تخصیص نہ ہونے کا ذکر فرمایا تھا اب اصلی مستحق کا بیان فرماتے ہیں یعنے حاجت کے وقت تو کافر اور مسلمان سب کو دینا چاہیے لیکن اصل استحقاق اُن لوگوں کا ہے جنمیں یہ صفتیں موجود ہوں مطلب یہ کہ اپنی طرف سے تو ایسے ہی لوگوں کو تفتیش کر کے دیں اور بلاتفتیش جسکی حاجت معلوم ہو جایا کرے اسکو دیدیا کریں لہذا دونوں حکموں میں کوئی تعارض نہ رہا ۱۲

لہ قولہ الذین ینفقون الخ یہاں سے خرچ فی سبیل اللہ کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں کے لیے کوئی زمانہ یا کوئی حالت خاص نہیں ہے بلکہ جب موقعہ ہو خرچ کرنا چاہیے سب مقبول ہے ۱۲

۳۷ ع ۵

توضیح الکلام

عہ قولہ ان تبدوا الخ آیت میں کونسے صدقات مراد ہیں نفلی یا واجب یا سب کو شامل ہے اسکے اندر اقوال مختلف ہیں لیکن حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول قرآن و حدیث سے مؤید معلوم ہوتا ہے کہ آیت فرض و نفل سب صدقوں کو شامل ہے اور سب میں چھپا کر دینا افضل ہے اسمیں تین فائدے ہیں ایک تو دینے والے کے دل میں دکھاوا پیدا نہیں ہوتا دوسرا کے لینے والے کو شرمندگی نہیں ہوتی تیسرا یہ کہ لوگوں کو اسکے مال کی مقدار معلوم نہیں ہوتی مگر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض عوارض کی وجہ سے ظاہر کر کے دینے کو فضیلت ہو جاتی ہے مثلاً اسلیے کہ لوگ یہ تہمت نہ لگائیں کہ یہ شخص صدقات ادا نہیں کرتا ہے یا اس لیے کرتا کہ اور لوگ بھی دیکھا دیکھی صدقہ دینے لگیں ۱۲

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبٰوا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي

جو لوگ کہ کھاتے ہیں سود نہیں کھڑے ہوں گے (یعنی قبروں سے) مگر جیسا کھڑا ہوتا ہے وہ شخص

اور جو لوگ سود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہوں گے (قیامت میں قبروں سے) مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ

کہ بولا کر تا ہے اس کو شیطان آسیب سے یہ اس واسطے ہے کہ کہا انھوں نے سوائے اس کے نہیں کہ بیچنا ہے

شیطان خبطی بنا دے لپٹ کر (یعنی حیران و مدہوش) یہ (سزا) اسلئے ہوگی کہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ بیچ بھی تو

مِثْلُ الرِّبٰوا وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَاءَهُ

مانند سود کے اور حلال کیا اللہ نے بیچنا اور حرام کیا سود کو پس جو کوئی آوے اسکے پاس

مثل سود کے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیچ کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کردیا ہے پھر جس شخص کو اسکے پروردگار

مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ

نصیحت رب اس کے سے پس باز رہا پس واسطے اس کے ہے جو پہلے ہو چکا اور حکم اس کا طرف اللہ کے

کی طرف سے نصیحت پہونچی اور وہ باز آگیا تو جو کچھ پہلے (لینا) ہو چکا ہے وہ اسی کا رہا اور (باطنی) معاملہ اس کا خدا کے حوالہ رہا

وَمَنْ عَادَ فَأُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝

اور جو کوئی پھر کرے پس وہی ہیں رہنے والے آگ کے وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں

اور جو شخص پھر عود کرے تو یہ لوگ دوزخ میں جاویں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ

مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے خیراتوں کو اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہر ایک کفر کرنیوالے

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے کسی کفر کرنے والے کو

أَثِيمٍ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ

گنہگار کو تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور قائم رکھا نماز کو

کسی گناہ کے کرنیوالے کو بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے اور (بالخصوص) نماز کی پابندی کی

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

اور دیا زکوٰۃ کو واسطے ان کے ہے ثواب ان کا نزدیک پروردگار ان کے کے اور نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ

اور زکوٰۃ دی ان کے لئے ان کا ثواب ہوگا ان کے پروردگار کے نزدیک اور (آخرت میں) ان پر کوئی خطرہ نہیں ہوگا اور نہ وہ

هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ

غمگین ہوں گے اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہا ہے

مغموم ہوں گے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے

مِنَ الرِّبٰوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا

سود سے اگر ہو تم ایمان والے پس اگر نہ کرو تم پس خبردار ہو جاؤ

اس کو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر اگر تم اس پر عمل نہ کرو گے تو اشتہار سن لو

بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ

ساتھ لڑائی کے اللہ سے اور رسول اس کے سے اور اگر توبہ کرو تم پس واسطے تمہارے ہیں اصل مال تمہارے

جنگ کا اللہ کی طرف سے اور اسکے رسول کی طرف سے (یعنی تم پر جہاد ہوگا) اور اگر تم توبہ کرلو گے تو تمہارے اصل اموال مل جاویں گے

نزول الکلام

له قوله یا ایها الذین آمنوا الخ زمانہ جاہلیت میں بنی عمرو ثقفی بنی مغیرہ مخزومی سے سودی روپیہ قرض لیتے دیتے تھے مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن جب سود کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا تو بنی عمرو نے اس شرط پر صلح کی کہ ہمارا پچھلا سود دوسروں پر بدستور واجب الادا رہے لیکن دوسروں کا سود جو ہمارے اوپر ہے وہ ہم سے ساقط ہو جائے اس کے بعد ان لوگوں نے بنی مغیرہ سے سخت تقاضا کیا کہ ہمارا سود دلوا دو انھوں نے گھبرا کر عتاب بن اُسید سے جو اسوقت مکہ کے حاکم تھے فریاد کی اور عرض کیا کہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ تمام اہل مکہ سودی قرض سے سبکدوش ہو جائیں اور ہم ابتک اس بلا میں گرفتار رہیں انھوں نے پورا قصہ مدینہ طیبہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھ بھیجا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول و تفسیر کبیر وغیرہ۔

فقہ الکلام

له قوله فاذنوا الخ سود خوروں سے جہاد کا حکم جو فرمایا تو اسمیں مذکورہ ذیل تفصیل ہے مسئلہ سود خور اگر اسکو حلال بھی سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے حکم میں ہے جس طرح اسکے ساتھ جہاد کیا جاتا ہے اسکے ساتھ بھی کیا جاویگا مسئلہ اور اگر سود کو حرام جانتا ہے مگر ترک نہیں کرتا تو جہاد کی وجہ یہ ہے کہ جو مسلمان کسی خاص حکم شرعی کا خلاف کرے اور امام کے کہنے سے بھی باز نہ آوے تو اسکو مجبور کرنا چاہیے پس اگر دو چار آدمی ہونگے تو جبر چل جائیگا اور اگر گروہ بنا کر مقابلہ میں آ دینگے تو ان سے جہاد کیا جائیگا کیونکہ اس قسم کے لوگ باغی ہوتے ہیں ۱۲

له قوله ان تبتم الخ یعنی اگر تم توبہ کرو گے تو تمہارا راس المال تم کو ملجائیگا اسمیں یہ تفصیل ہے مسئلہ اگر اسکا توبہ کرنا اسطرح ہے کہ یہ سود کو حلال سمجھنے لگا تو چونکہ اس سے قبل یہ شخص مسلمان تھا اور اب

بوجہ سود کے حلال جاننے کے مرتد ہوگیا اور مرتد کو قتل کرنا ضروری ہے مگر ہاں اگر اسلام کو دوسرا تو قبول کرے تو قتل نہیں کرینگے اور اسطرح مرتد کا مال اسکی ملک سے نکل جاتا ہے پس جو مال مرتد ہونے سے پہلے حاصل کیا ہو وہ تو اسکے مسلمان وارثوں کو تقسیم ہوجاتا ہے اور جو بعد مرتد ہونیکے کمایا ہو وہ مال بیت المال میں داخل کردیا جاتا ہے اور اگر یہ توبہ نہ کرنا اس صورت سے ہے کہ اسکو حلال نہیں جانتا ہو مگر ترک بھی نہیں کرتا تو اگر یہ مقابلہ کی صورت نہیں ہے تو مجبور رکھکے ترک کرائینگے اور اگر غالب کی صورت ہے تو باغی ہے اور باغی کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر وہ کسی کو قتل نہ کرے تو اسکا مال اسکی ملک سے زائل نہیں ہوتا مگر

نزول الکلام

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ○ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ

نہ ظلم کرو تم | اور نہ ظلم کیے جاؤ تم | اور اگر ہو قرضدار تنگی والا | پس ڈھیل دینا ہے

نہ تم کسی پر ظلم کرنے پاؤ گے اور نہ تم پر کوئی ظلم کرنے پائے گا اور اگر تنگدست ہو تو مہلت دینے کا حکم ہے

إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○

فراغت تک | اور یہ کہ خیرات کرو | بہتر ہے واسطے تمہارے | اگر ہو تم جانتے

آسودگی تک اور (یہ بات) کہ معاف ہی کردو اور زیادہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم کو (اس کے ثواب کی) خبر ہو

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا

اور ڈرو اس دن سے | کہ پھیرے جاؤ گے | بیچ اس کے طرف اللہ کے | پھر پورا دیا جاوے گا | ہر جی کو

اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ تعالیٰ کی پیشی میں لائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کا کیا ہوا (یعنی اس کا بدلہ)

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

جو کچھ کمایا ہے | اور وہ نہیں ظلم کیے جاویں گے | اے لوگو | جو ایمان لائے ہو | جب

پورا پورا ملے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا | اے ایمان والو | جب معاملہ کرنے لگو

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ

معاملت کرو تم ساتھ قرض کے | ایک وقت مقرر تک | پس لکھ رکھو اس کو | اور چاہیے کہ لکھے درمیان تمہارے

ادھار کا ایک میعاد معین تک (کے لئے) تو اس کو لکھ لیا کرو اور یہ ضرور ہے کہ تمہارے آپس میں (جو) کوئی

كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ

لکھنے والا | ساتھ انصاف کے | اور نہ انکار کرے لکھنے والا | یہ کہ لکھے جیسا سکھایا اس کو اللہ نے

لکھنے والا (ہو وہ) انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار بھی نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (لکھنا) سکھلا دیا

فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَ

پس چاہیے کہ لکھدے | اور مطلب کہے وہ شخص کہ اوپر اس کے ہے حق | اور چاہیے کہ ڈرے اللہ پروردگار اپنے سے اور

اس کو چاہیے کہ لکھ دیا کرے اور وہ شخص لکھوا دے جس کے ذمہ وہ حق واجب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرتا رہے

لَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا

نہ کم کرے اس میں سے کچھ | پس اگر ہو وہ شخص کہ اوپر اس کے ہے حق | بے وقوف

اور اس میں سے ذرہ برابر (بتلانے میں) کمی نہ کرے۔ پھر جس شخص کے ذمہ حق واجب تھا وہ اگر خفیف العقل ہو

أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ

یا ناتواں | یا نہیں سکتا یہ کہ مطلب کہے وہ | پس چاہیے کہ مطلب کہے والی اس کا

یا ضعیف البدن ہو یا خود لکھانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کا کارکن ٹھیک ٹھیک طور پر

بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ۖ فَإِنْ

ساتھ انصاف کے | اور گواہ کرو | دو شاہدوں کو | مردوں اپنے سے | پس اگر

لکھوا دے | اور دو شخصوں کو اپنے مردوں میں سے گواہ بھی کر لیا کرو | پھر اگر وہ

لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ

نہ ہوں دو مرد | پس ایک مرد | اور دو عورتیں | ان میں سے کہ پسند کرتے ہو تم

دو گواہ مرد (میسر) نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنالی جاویں) ایسے گواہوں میں سے جن کو تم

فقہ الکلام

ہو کر معاملہ کی اجازت دیدے اور اگر اہل معاملہ گونگا یا دوسری زبان کا آدمی ہو تو اسکے لیے مترجم اور سمجھانے والے کی ضرورت ہے جو گونگے کے اشارے اور دوسری زبان کا جاننے والا ہو اور وہ ہر معتبر آدمی ہو سکتا ہے ولی کا لفظ جو قرآن شریف میں مذکور ہے اس معتبر آدمی کو بھی شامل ہے۔ ۵۳ قولہ شہیدین الخ یہ گواہ عاقل بالغ آزاد دیندار ہوں اور یہ سب شرطیں آیت ہی سے نکلتی ہیں تفصیل کا موقع نہیں ہے۔ گواہ بننے کیلیے جانا مستحب ہے اور گواہ بننے کے بعد گواہی ادا کرنے کیلیے جانا بعض صورتوں میں فرض ہے جیسا کہ آیت ہی میں آنے والا ہے ۱۲ تفسیر احمدی وغیرہ

الشُّهَدَاۤءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

گواہوں میں سے — اگر بھول جاوے ایک ان میں سے — پس یاد دلاوے ایک ان دو میں سے دوسری کو

پسند کرتے ہو تاکہ ان دونوں عورتوں میں کوئی ایک بھی بھول جاوے تو ان میں ایک دوسرے کو یاد دلاوے

وَلَا یَاْبَ الشُّهَدَاۤءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ

اور نہ انکار کریں گواہ جب بلائے جاویں اور مت کاہلی کرو یہ کہ لکھو اس کو

اور گواہ بھی انکار نہ کیا کریں جب (گواہ بننے کے لئے) بلائے جایا کریں اور تم اس (دین) کے (بار بار) لکھنے سے اکتایا مت کرو

صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ

چھوٹا یا بڑا وقت اس کے تک — یہ بہت انصاف ہے نزدیک اللہ کے اور سیدھا کرنے والا ہے

خواہ وہ (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا ہو — یہ لکھ لینا انصاف کا زیادہ قائم رکھنے والا ہے اللہ کے نزدیک اور شہادت کا زیادہ

لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً

واسطے شہادت کے اور بہت نزدیک ہے اس سے کہ نہ شک میں پڑو مگر یہ کہ ہو سوداگری ہاتھوں ہاتھ کہ

درست رکھنے والا ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس بات کا کہ تم (معاملہ کے متعلق) کسی شبہ میں نہ پڑو مگر یہ کہ کوئی سودا دست بدست ہو

تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَ

پھراتے ہو اس کو درمیان اپنے پس نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ نہ لکھو اس کو اور

جس کو باہم لیتے دیتے ہو تو اس کے نہ لکھنے پر کوئی الزام نہیں اور (اتنا اسمیں بھی ضرور کیا کرو کہ)

اَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَایَعْتُمْ ۪ وَلَا یُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِیْدٌ ؕ وَ

شاہد کرلو جب سودا کرو تم اور نہ ایذا دیا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ اور

خرید فروخت کے وقت گواہ کرلیا کرو اور کسی کاتب کو تکلیف نہ دی جاوے اور نہ کسی گواہ کو اور

اِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَیُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ

اگر کرو تم یہ پس تحقیق وہ گنہگاری ہے ساتھ تمہارے اور ڈرو اللہ سے اور سکھاتا ہے تم کو اللہ

اگر تم ایسا کرو گے تو اس میں تم کو گناہ ہوگا اور خدا سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ (کا تم پر احسان ہے کہ) تم کو تعلیم فرماتا ہے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا

اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے اور اگر ہو تم اوپر سفر کے اور نہ پاؤ تم

اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے جاننے والے ہیں اور اگر تم کہیں سفر میں ہو اور (وہاں) کوئی کاتب نہ پاؤ

كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ

لکھنے والا پس گرو ہے قبضہ کی ہوئی پس اگر امین جانے بعضے تمہارے بعضے کو پس چاہئے کہ

سو رہن رکھنے کی چیزیں (ہیں) جو قبضہ میں دیدی جائیں اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار کرتا ہو

الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا

ادا کرے وہ شخص کہ امین جانا گیا ہے امانت اس کی کو اور چاہئے کہ ڈرے اللہ پروردگار اپنے سے اور مت چھپاؤ

تو جس شخص کا اعتبار کر لیا گیا ہو (یعنی مدیون) اسکو چاہئے کہ دوسرے کا حق (پورا پورا) ادا کردے اور اللہ تعالیٰ سے جو کہ اس کا پروردگار ہے ڈرے

الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

گواہی کو اور جو کوئی چھپاوے گا اس کو پس تحقیق وہ گنہگار ہے دل اس کا اور اللہ ساتھ

اور شہادت کا اخفا مت کرو اور جو شخص اس کا اخفا کرے گا اس کا قلب گنہگار ہوگا اور اللہ تعالیٰ

فقہ الکلام

۵ قولہ وان کنتم الخ علماء کا اسپر اجماع ہے کہ گروی رکھنا جسطرح سفر میں جائز ہے وطن میں بھی جائز ہے اور آیت میں سفر کی تخصیص کی وجہ گذر گئی (۲) عقد رہن اسوقت کامل ہوتا ہے کہ مرتہن نے مرہونہ پر قبضہ کرے۔ (۳) شہادت کا بالکل چھپانا بھی حرام ہے اور غلط بیانی کرنا بھی (۴) اگر گواہ کو معلوم ہو کہ میری گواہی نہ دینے سے فلاں کا حق مارا جائیگا اور حقدار کو معلوم نہیں کہ یہ میرا گواہ ہے تو گواہ پر واجب ہے کہ گواہی دیدے اور اگر حقدار کو معلوم ہے کہ فلاں شخص میرا گواہ ہے تو جب تک گواہی کی درخواست نہ کرے اُس وقت تک گواہ پر گواہی دینا واجب نہیں (۵) جن صورتوں میں ادائے شہادت واجب ہے ان صورتوں میں حقدار سے اجرت لینا حرام ہے البتہ آمد و رفت کا خرچ اور خوراک صاحب معاملہ کے ذمہ ہے ۱۲ **۶ قولہ** امانتہ الخ اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ جو چیز کسی کے پاس رہن رکھی گئی ہے وہ مرتہن کے پاس امانت ہے جب رہن رکھنے والا قرضہ ادا کر چکے تو وہ امانت اسکی واپس کردے (۲) جو کچھ مرتہن کا اس شے مرہون پر خرچ ہو وہ مالک کے حساب میں لگے اور جو کچھ اسکی آمدنی ہو وہ بھی مالک کی ہے (۳) اگر وہ امانت کسی قدرتی آفت سے ہلاک ہوجائے تو امانت ہونے کی وجہ سے اسکا معاوضہ کچھ لازم نہ ہوگا (۴) اور بھی کوئی امانت کسی کے پاس رکھی جائے اُس کا مالک کو واپس دینا لازم ہے ۱۲

توضیح الکلام

۵ قولہ ان تضل الخ یعنے اگر ایک عورت واقعہ کے کسی جزو کو بالکل بھول گئی یا شہادت کے وقت تو دوسری عورت اس کو یاد دلا دے گی اور یاد دلانے کے بعد مضمون شہادت کا مکمل ہوجائیگا۔ اور جب وقت پڑے تو گواہوں کو لازم ہے کہ پوری گواہی دیں واقعہ ذرہ برابر نہ چھپاویں البتہ نقد تجارت ہو ۱۲

ترکیب الکلام ۶ قولہ ولا یضار الخ یہ معروف اور مجہول دونوں سے ممکن ہے اگر معروف پڑھا جائے تو راء کا زیر ہوگا اور مجہول ہوگا تو راء کا زبر پڑھا جائیگا معروف کی صورت میں کاتب اور گواہ کو حکم ہے کہ لکھنے یا شہادت میں کوئی تغیر و تبدل اپنی طرف سے نہ کریں اور مجہول کی صورت میں اہل معاملہ کو حکم ہے کہ کاتب اور گواہ کو کوئی ضرر نہ پہونچائیں کاتب کو مثلاً یہ کہ جلدی کی وجہ سے اس کے کسی کام کا حرج کر کے لکھنے کو کہا جائیں اور گواہ کو مثلاً یہ کہ آمد و رفت اور خوراک کا خرچ نہ دیں ۱۲ بیضاوی شریف وغیرہ

تعملون عليم ○ لله ما في السموت وما في الارض و

اس چیز کو کہ کرتے ہو جاننے والا ہے ۔ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور

تمہارے کیے ہوئے کاموں کو خوب جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں

ان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر

اگر ظاہر کرو جو کچھ بیچ جی تمہارے کے ہے یا چھپاؤ اس کو حساب لیوے گا تم سے ساتھ اس کے اللہ پس بخشے گا

اور جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں ان کو اگر تم ظاہر کرو گے یا کہ پوشیدہ رکھو گے حق تعالیٰ تم سے حساب لیں گے پھر بجز

لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل شيء قدير ○

جس کو چاہے اور عذاب کرے گا جس کو چاہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے

کفر و شرک کے) جس کے لیے منظور ہوگا بخشدیں گے اور جس کو منظور ہوگا سزا دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر پوری قدرت

امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل

ایمان لایا پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے طرف اس کے پروردگار اسکے سے اور مسلمان ہر ایک

رکھنے والے ہیں۔ اعتقاد رکھتے ہیں رسول (صلعم) اس چیز کا جو ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور مومنین بھی سب کے سب

امن بالله وملئكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد

ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اس کے کے اور کتابوں اس کی کے اور رسولوں اسکے کے نہیں جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے

عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اسکے فرشتوں کے ساتھ اور اسکی کتابوں کے ساتھ اور اسکے پیغمبروں کے ساتھ کہ ہم تفریق نہیں کرتے

من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك

پیغمبروں اسکے سے اور کہا انھوں نے سنا ہم نے اور مانا ہم نے بخشش مانگتے ہیں ہم تیری اے رب ہمارے اور طرف تیرے ہے

اور ان سب نے یوں کہا کہ ہم نے (آپ کا ارشاد) سنا اور خوشی سے مانا ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور

المصير ○ لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت

پھر آنا ۔ نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر طاقت اس کی پر واسطے اسکے ہے جو کچھ کمایا اس نے

آپ ہی کی طرف (ہم سب کو) لوٹنا ہے اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت اور اختیار میں ہو اس کو

وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا

اور اوپر اس کے ہے جو کمایا اس نے اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر بھول گئے ہم یا خطا کی ہم نے

ثواب بھی اسی کا ملیگا جو ارادہ سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہوگا جو ارادہ سے کرے اے ہمارے رب ہم پر داروگیر نہ فرمائیے اگر ہم بھول جائیں

ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا

اے رب ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے بوجھ جیسا رکھا تو نے اس کو اوپر ان لوگوں کے کہ پہلے ہم سے تھے

یا چوک جائیں اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجیے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے

ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر

اے رب ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہیں طاقت واسطے ہمارے ساتھ اسکے اور معاف کر ہم سے اور بخش ہم کو

اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار (دنیا) یا آخرت کا نہ ڈالیے جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور درگذر کیجیے ہم سے اور بخشدیجیے ہم کو

لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا على القوم الكفرين ○

اور رحم کر ہم کو تو ہے دوستدار ہمارا پس مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے

اور رحم کیجیے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں (اور کارساز طرفدار ہوتا ہی) سو آپ ہم کو کافروں پر غالب کیجیے

۳۹ نزول الکلام

لہ قولہ آمن الرسول حضرت ابوبکر صدیق عمر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم نے جب پہلی آیت وان تبدوا کو سے یہ معلوم کر لیا کہ اللہ تعالیٰ اعمال اعضائے ظاہری اور دل کے وسوسوں سب کا حساب لیں گے تو مارے خوف کے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آ کر دوزانو بیٹھے اور عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دل تو ہمارے قبضہ میں نہیں ہے بہت سے شیطانی اور گندے خیالات دل میں آتے ہیں اگر ان پر مواخذہ ہوا تو ہمارا کہاں ٹھکانا لگے گا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ جو کچھ مولا کا حکم اور ارشاد ہے تم اسکو بلا چون چرا مان لو یہود کی طرح حجتیں نہ کرو کیونکہ مولیٰ کا حکم ہر حالت میں واجب التسلیم ہے آخرش سب نے فوراً مان لیا اُسوقت یہ آیت اُتری کہ مومن رسول پر نازل ہوئے تمام احکام پر ایمان لائے اور نیز ایسے سخت حکم پر بھی انھوں نے سمعنا واطعنا کہا یہود کی طرح سمعنا وعصینا نہیں کہا ۱۲

۲ قولہ لا یکلف اللہ الخ جب صحابہ نے سمعنا واطعنا کہا تھا تو چونکہ حکم بہت سخت تھا عمل کے لحاظ سے اُنکے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے مارے خوف کے اُن الفاظ کی ادائگی کے وقت زبان لڑکھڑاتی تھی لیکن جب وہ حضرات اسکو ختم کر چکے تو اللہ تعالیٰ نے براہ رحم یہ نازل فرمایا کہ لا یکلف اللہ نفسا آخر تک اور پہلے حکم کو اس سے منسوخ کر دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلی خیالات پر مواخذہ نہیں کریگا کیونکہ ایسا کرنا ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں کے حق میں ظلم نہیں کرتا ۱۲

۴۰ توضیح الکلام

لہ قولہ ربنا لا تؤاخذنا الخ حدیث شریف میں ہے کہ یہ دعا مقبول ہوئی ۱۲

خواص الکلام

لہ قولہ آمن الرسول سے علی القوم الکفرین تک جو شخص یہ آیتیں پڑھ کر سوتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ چور اور ہر آفت سے محفوظ رہے اور اگرچہ تہجد پڑھے مگر سوتے وقت ان کو پڑھ کر سونے سے تہجد کا ثواب پاوے اور جس گھر میں یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں اس میں تین دن تک شیطان نہیں آتا ۱۲ اعمال

سُورَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آل عمران مدینہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

کلماتہا ۳۵۴۲
حروفہا ۱۵۳۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے قائم رہنے والا اُتاری اوپر تیرے کتاب

اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی قابل معبود بنانے کے نہیں اور وہ زندہ (جاوید) ہیں سب چیزوں کے سنبھالنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپکے پاس

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝

ساتھ حق کے سچا کرنے والی واسطے اُس چیز کے کہ آگے اس کے ہے اور اتاری توریت اور انجیل

قرآن بھیجا ہے واقعیت کیسا تھ اس کیفیت سے کہ وہ تصدیق کرتا ہے اُن (آسمانی) کتابوں کی جو اس سے پہلے ہو چکی ہیں اور (اسی طرح) بھیجا تھا توریت اور انجیل

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

پہلے اس سے راہ دکھانے والی واسطے لوگوں کے اور اُتارے معجزے تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے

اس کے قبل لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اللہ تعالیٰ نے بھیجے معجزات بے شک جو لوگ منکر ہیں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اِنَّ

ساتھ نشانیوں اللہ کے واسطے اُن کے ہے عذاب سخت اور اللہ غالب ہے بدلا لینے والا تحقیق

اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے اُن کے لئے سزائے سخت ہے اور اللہ تعالیٰ غلبہ (اور قدرت) والے ہیں بدلہ لینے والے ہیں

اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ

اللہ نہیں چھپی اوپر اس کے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے وہی ہے جو

بیشک اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے (نہ کوئی چیز) زمین میں اور نہ (کوئی چیز) آسمان میں وہ ایسی ذات پاک ہے کہ

يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

صورت بناتا ہے تمہاری بیچ رحموں کے جیسی چاہے نہیں کوئی معبود مگر وہ غالب ہے

تمہاری صورت (شکل) بناتا ہے جس طرح چاہتا ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں بجز اسکے وہ غلبہ والے ہیں

الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ

حکمت والا وہی ہے جس نے اُتاری اوپر تیرے کتاب بعضی اس کی آیتیں محکم ہیں یعنی

اور حکمت والے ہیں وہ ایسا ہے جس نے نازل کیا تم پر کتاب کو جس میں کا ایک حصہ وہ آیتیں ہیں جو کہ اشتباہ مراد سے محفوظ ہیں اور یہی آیتیں

هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

ظاہر معنوں کی وہ جڑ ہیں کتاب کی اور ہیں متشابہ معنی کئی طرف ملتے پس آیا وہ لوگ کہ بیچ دلوں اُن کے کے

اصلی مدار ہیں اس کتاب کا اور دوسری آیتیں ایسی ہیں جو کہ مشتبہ المراد ہیں سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصہ کے

زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ

کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں اُس چیز کی کہ شبہ ڈالتی ہے اُس میں سے واسطے چاہنے گمراہی کے اور واسطے چاہنے حقیقت اسکی کے

پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہیں (دین میں) شورش ڈھونڈھنے کی غرض سے اور اُسکے غلط مطلب ڈھونڈھنے کی غرض سے

نزول الکلام

لہ قولہ الٓمّٓ الخ عیسائیوں کا ایک گروہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بطور مباحثہ کہنے لگا کہ اے محمد اگر عیسےٰ خدا کے بیٹے نہیں تو بتاؤ اُن کا باپ کون ہے آپ نے فرمایا ہو تو فرق تمہارے نزدیک بھی خدا کبھی نہیں فنا ہو گا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو موت آئے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے پیتے چلتے پھرتے بول و براز کرتے اور سوتے تھے اور خدا تعالیٰ ان تمام چیزوں سے پاک اور منزہ ہے بیٹا تو باپ کے مشابہ ہونا چاہیے اگر عیسےٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہوتے تو خدا ہی کی طرح پاک اور بے پروا ہوتے عیسائی خاموش ہو اللہ تعالیٰ نے کچھ اوپر دس آیتیں شروع سورت سے نازل فرمائیں ۱۲

خواص الکلام

لہ قولہ الٓمّٓ اللہ الخ جو شخص اس سورت کو رات کو پڑھے گویا اسنے ساری رات عبادت کی اور جو جمعہ کے دن پڑھے رات بھر فرشتے اُسکے لیے رحمت کی دعائیں کریں اور جو دونوں سورتیں پڑھے قانتین میں اسکا نام لکھا جائے اس سورت کا نام توریت میں طیبہ اور دونوں کا نام زہراوین ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ اس آیت میں اسم اعظم ہے جو اسکو ہر نماز کے بعد پڑھا کرے شیطان کے وسوسہ اور اسکے مکر و تکلیف سے محفوظ رہے اور فقیر سے غنی ہو جائے اور ایسے طریق سے رزق ملے کہ اوسکو گمان بھی نہ ہو اور اسکو صبح و شام اور گھر میں جانے کے وقت اور بستر پر لیٹنے کے وقت ہمیشہ پڑھا کرے۔ چوری و غرق و جلنے سے محفوظ رہے اور اگر ٹھیکروں پر لکھ کر غلہ میں رکھ دے تو چوری اور گھن سے محفوظ رہے اور اسمیں برکت ہو اور اس آیت کو ٹھکری پر لکھکر اپنی دوکان یا مکان میں کسی اونچی جگہ رکھدے تو رزق بڑھے اور کبھی فاقہ نہ ہو اور وہاں چور نہ آوے اور سفر یا کسی خوفناک جگہ میں رہنے کا اتفاق ہو تو یہ آیتیں معہ سورہ اخلاص معوذتین اور آیہ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا سے متوکلون تک پڑھ کر اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ لے تو انشاء اللہ تعالےٰ کوئی جن یا انسان ایذا نہ پہونچا سکے گا ۱۲ اعمال

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ

اور نہیں جانتا حقیقت اس کی کو مگر اللہ اور مضبوط لوگ بیچ علم کے کہتے ہیں

حالانکہ اُن کا صحیح مطلب بجز حق تعالیٰ کے کوئی اور نہیں جانتا۔ جو لوگ علم (دین) میں پختہ کار (اور فہیم) ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے ہر ایک نزدیک رب ہمارے کے سے ہے اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل کے

ہم اس پر (اجمالاً) یقین رکھتے ہیں (یہ) سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔ اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو کہ اہل عقل ہیں

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

اے پروردگار ہمارے نہ کج کر دلوں ہمارے کو پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی تو نے ہم کو اور دے ڈال ہم کو پاس اپنے سے

اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے

رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا

رحمت تحقیق تو ہی ہے دے ڈالنے والا اے رب ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنے والا ہے لوگوں کو اس دن کہ نہیں

رحمت (خاصہ) عطا فرمایئے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار آپ بلاشبہ تمام آدمیوں کو میدان حشر میں جمع کرنے والے

رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

شک بیچ اس کے تحقیق اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ کو تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے

ہیں اُس دن میں جس میں ذرا شک نہیں (اور) بلاشبہ اللہ تعالیٰ خلاف کرتے نہیں وعدہ کو بالیقین جو لوگ کفر کرتے ہیں

لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ

ہرگز نہ کفایت کریں گے اُن سے مال اُن کے اور نہ اولاد اُن کی اللہ سے کچھ اور یہ لوگ وہی ہیں

ہرگز اُن کے کام نہیں آسکتے اُن کے مال (دولت) اور نہ اُن کی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ذرہ برابر بھی اور

هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ لا كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

ایندھن آگ کے جیسی عادت لوگوں فرعون کی اور جو لوگ کہ پہلے ان سے تھے

ایسے لوگ جہنم کا سوختہ ہوں گے جیسا معاملہ تھا فرعون والوں کا اور اُن سے پہلے والے (کافر) لوگوں کا کہ انھوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

جھٹلایا اُنھوں نے نشانیوں ہماری کو۔ پس پکڑا ان کو اللہ نے ساتھ گناہوں ان کے کے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلایا اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن پر داروگیر فرمائی اُنکے گناہوں کے سبب اور اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَ

کہدے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے شتاب مغلوب ہوگے تم اور اکٹھے کئے جاؤگے طرف دوزخ کے اور

آپ ان کفر کرنیوالوں سے فرما دیجئے کہ عنقریب تم (مسلمانوں کے ہاتھ سے) مغلوب کیے جاؤگے اور آخرت میں جہنم کیطرف جمع کرکے لیجائے جاؤگے

بِئْسَ الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ

برا ہے بچھونا تحقیق ہے واسطے تمہارے نشانی بیچ دو جماعت کے آپس میں ملیں ایک جماعت

اور (جہنم) ہے برا ٹھکانا بیشک تمہارے لیے بڑا نمونہ ہے دو گروہوں (کے واقعہ) میں جو کہ باہم ایکدوسرے سے مقابل ہوئے تھے ایک گروہ

تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ

لڑتی تھی بیچ راہ اللہ کے اور دوسری کافر تھی دیکھتے تھے وہ کافر مسلمانوں کو دو برابر اپنے

تو اللہ کی راہ میں لڑتے تھے (یعنی مسلمان) اور دوسرا گروہ کافر لوگ تھے یہ کافر اپنے کو دیکھ رہے تھے کہ ان مسلمانوں سے

نزول الکلام

وقف منزل ۱ قولہ قل

وقف لازم للذین کفروا الخ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر سے کفار قریش کو شکست دیکر واپس آئے تو بازار بنی قینقاع میں یہود کو جمع فرما کر کہا کہ اے جماعت یہود مسلمان ہو جاؤ ورنہ قریش کی طرح تم کو بھی زک اور مغلوبیت اٹھانی پڑے گی وہ بولے کہ اے محمد قریش تو بالکل ناتجربہ کار اور جنگ سے ناواقف تھے جب ہم سے لڑو گے تو معلوم ہوگا کہ ہم کسقدر بہادر اور جنگجو اور تجربہ کار ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول اور بیضاوی شریف میں الذین کفروا سے مشرکین مکہ مراد لیے ہیں اسلیے اگر تمام کفار عرب کو مخاطب رکھا جائے تو ٹھیک ہے گویا سب کو ایک پیشینگوئی سنادی کہ منقریب سب اسلام کے مقابلہ میں عاجز اور مغلوب ہونے والے ہو پھر ایک صدی بھی گذرنے نہ پائی تھی کہ یہ پیشینگوئی پوری ہوگئی اور باوجودیکہ ایران و یورپ میں کفار کی سلطنتیں بہت زور پر تھیں پھر بھی کفر مٹ کر اسلام کا جھنڈا نصب ہوگیا یہ حقانیت کی کامل دلیل ہے ۱۲

ع ۸ / ۹

توضیح الکلام

لہ قولہ وما یعلم تاویلہ الخ حضرت ابن عباس و عائشہ و ابی کعب و امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کہتے ہیں کہ کلام الا اللہ پر تمام ہوگیا اور یہاں وقف لازم ہے اور الراسخون الگ کلام ہے تو واو ابتدائیہ ہے اس صورت میں آیت کے معنے یہ ہوے کہ متشابہات سے جو کچھ مراد ہے اسکو بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہی ٹھیک ہے کیونکہ یہ اسرار غیبی ہیں عقل جو ظلمانیت سے بھری ہے انکو جان نہیں سکتی اور ربیع بن انس اور اکثر متکلمین یہ کہتے ہیں کہ الراسخون فی العلم کا اللہ پر عطف ہے اور وقف نہیں ہے اس تقدیر پر یہ معنے ہونگے کہ علماء راسخین بھی متشابہات کے معنے جانتے ہیں ورنہ یہ کلام برتقدیر سوائے خدا کے اور کسی کے نہ جاننے کے بے فائدہ ہوا جاتا ہے۔ حروف مقطعات جو شروع سورتوں میں آتے ہیں جیسے الم حم وغیرہ وہ بھی متشابہات ہی کی قسم سے ہیں ۱۲ ربط الکلام لہ قولہ ربنا الخ یہاں سے اُن حق پرستوں کا دوسرا کمال مذکور ہے کہ باوجود حق پر ہونے کے اس پر فخر اور ناز نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حق پر قائم رکھنے کی دعا کرتے ہیں ۱۲ لہ قولہ قد کان الخ اوپر کی آیت میں کفار کے مغلوب ہونے کی خبر دیگئی ہے یہاں سے اسکی ایک نظیر بطور دلیل بیان فرماتے ہیں ۱۲

رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي

دیکھنا آنکھ کا اور اللہ قوت دیتا ہے ساتھ مدد اپنی کے جس کو چاہے تحقیق بیچ

کھلی آنکھوں دیکھنا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی امداد سے جس کو چاہتے ہیں قوت دیتے ہیں (سو) بلاشک

ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ۝ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ

اس کے البتہ نصیحت ہے واسطے آنکھوں والوں کے زینت دی گئی واسطے لوگوں کے محبت

اس میں بڑی عبرت ہے (دانش) بینش والے لوگوں کو خوشنما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں کو محبت

الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ

خواہشوں کی عورتوں سے اور بیٹوں سے اور خزانے اکٹھے کئے ہوئے

مرغوب چیزوں کی (مثلاً) عورتیں ہوئیں بیٹے ہوئے لگے ہوئے ڈھیر ہوئے

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَ

سونے سے اور چاندی سے اور گھوڑے نشان کیے ہوئے اور چارپائے اور

سونے اور چاندی کے ہوئے (یعنی نشان) لگے ہوئے گھوڑے ہوئے (یا دوسرے) مواشی ہوئے اور

الْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ

کھیتی سے یہ فائدہ ہے زندگانی دنیا کا اور اللہ نزدیک اس کے ہے اچھی جگہ

زراعت ہوئی (لیکن) یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی

الْمَآبِ ۝ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا

پھر جانے کی کہہ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بہتر کے اس سے واسطے ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں

تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ آپ فرما دیجئے۔ کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو (بدرجہا) بہتر ہو ان چیزوں سے (سو سنو) ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

نزدیک رب ان کے کے بہشتیں ہیں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے

ان کے مالک حقیقی کے پاس ایسے ایسے باغ ہیں جن کے پائین میں نہریں جاری ہیں انہیں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے

وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

اور بیبیاں ہیں پاک کی ہوئی رضامندی اللہ کی طرف سے اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ بندوں کے

اور (ان کے لئے) ایسی بیبیاں ہیں جو صاف ستھری کی ہوئی ہیں اور (ان کے لئے) خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتے بھالتے ہیں بندوں کو

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا

وہ لوگ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے۔ پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور بچا ہم کو

(یہ ایسے لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے اور

عَذَابَ النَّارِ ۝ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَ

عذاب آگ کے سے وہ جو صبر کرنے والے ہیں اور سچے اور فرمانبرداری کرنے والے اور

ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیجئے۔ اور وہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور راست باز ہیں اور اللہ کے سامنے فروتنی کرنے والے ہیں

الْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ

خرچ کرنے والے اور بخشش مانگنے والے بیچ پچھلی رات کے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے یہ کہ

اور (مال) خرچ کرنے والے ہیں اور اخیر شب میں (اٹھ اٹھ کر) گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں گواہی دی اللہ تعالیٰ نے

توضیح الکلام

لہ قولہ زین الخ یعنے ان چیزوں کی محبت خوشنما معلوم ہوتی ہے مگر اکثر یہ محبت سبب فتنہ کا ہو جاتی ہے اسلیے یہ بڑی خطرناک چیز ہے مگر اکثر لوگ اسکو باعث ضرر نہیں جانتے بلکہ اس میلان کو علے الاطلاق اچھا سمجھتے ہیں اور یہ کل سات چیزیں ہیں اول عورت ہے اسکی محبت انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور عورت دوم میں جذب مقناطیسی رکھا ہوا ہے دوم بیٹا ہے جسکو آدمی اپنا نائب اور قوت بازو سمجھ کر جو اپنے لیے چاہتا ہے اس سے بہت زیادہ اسکے لیے چاہتا ہے تیسرے مال دولت سونا اشرفی خاص کر نوٹ چنے ہوئے یہ بھی عجیب چیز ہے جمیع حاجات کا ذریعہ خیال کیا جاتا ہے اسکا غرور انسان کو اندھا بنا دیتا ہے چوتھے کوتل گھوڑے پھر گائے بیل اونٹ وغیرہ مواشی پھر باغ کھیتی ان چیزوں کے بعد خدائے تعالیٰ یہ بات بتلاتا ہے کہ یہ چیزیں صرف دنیوی زندگی کا ساز و سامان ہیں مگر خدا تعالیٰ کے پاس اس سے زیادہ اور عمدہ لذیذ اور روح و جسم کو خوش کرنے والی نعمتیں موجود ہیں مگر بشریت کے سبب وہ انہی محسوس اور فانی چیزوں پر لٹو ہے اور یہ انسان کی پیدائشی بات ہے کہ جو چیز سامنے دیکھتا ہے اسی کو بہتر جانتا ہے اور اس کا دم بھرتا ہے حالانکہ آخرت کی نعمتوں کے مقابل یہاں کی لذتیں کچھ بھی ہستی نہیں رکھتیں اسکے بعد حق تعالیٰ نبی علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ کہو میں تم کو دنیا کی کسب نعمتوں اور لذتوں سے بڑھکر چیز میں بتلا دوں پھر خود ہی فرمایا کہ پرہیزگاروں کیلیے اس عالم میں باغ ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں انہیں بیویاں ہیں جو صورت و سیرت میں کسی قسم کا عیب نہیں رکھتیں ہیں اسپر بقا ہے جو فنا کے کھٹکے سے بالکل بے لوث ہے اور سب سے بڑی نعمت مولا کی رضامندی کہ اس لذت کے مقابلہ میں وہاں بھی کوئی لذت برابری نہیں کرتی اور یہ سب نعمتیں پرہیزگاروں کے لیے ہیں جنکی چھ صفتیں ہیں صفات اہل تقویٰ

عہ وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے رب ہم تجھ پر ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر دے اور عذاب دوزخ سے بچا ع۲ صبر کرنیوالے صبر کرتے ہیں محنت کے نفس پر برداشت کرنے کو خواہ عبادات قائم رکھنے میں خواہ نفسانی خواہشات سے پرہیز کرتے میں وغیرہ ۱۲ رقم ع۵ کا حاشیہ بر صفحہ ۷۵ ۱۲

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ

نہیں کوئی معبود مگر وہ — اور گواہی دی فرشتوں نے — اور صاحب علموں نے حال یہ کہ اللہ قائم ہے — ساتھ انصاف کے — نہیں کوئی معبود

اس کی کہ بجز اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی (معبود وہ اس شان کے ہیں کہ) اعتدال کیساتھ انتظام رکھنے والے ہیں

اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا

مگر وہ — غالب ہے — حکمت والا — تحقیق — دین — نزدیک — اللہ کے — اسلام ہے — اور نہیں

انکے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں وہ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔ بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے

اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ

اختلاف کیا ان لوگوں نے کہ دیے گئے کتاب — مگر پیچھے اس کے کہ آیا ان کے پاس علم — سرکشی سے

اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا (کہ اسلام کو باطل کہا) تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض

بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

درمیان اپنے — اور جو کوئی کفر کرے — ساتھ نشانیوں اللہ کے — پس تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب

ایک دوسرے سے بڑھنے کے سبب سے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کریگا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اسکا حساب لینے والے ہیں

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَ

پس اگر جھگڑیں تجھ سے — پس کہہ مطیع کیا میں نے منہ اپنا واسطے اللہ کے — اور جس نے پیروی کی میری — اور

پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجئے کہ (تم مانو یا نہ مانو) میں تو اپنا رخ خاص اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو تھے وہ بھی اور

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا

کہہ — واسطے ان لوگوں کے کہ دیے گئے — کتاب — اور ان پڑھوں کو — کیا تم نے بھی مطیع کیا — پس اگر مطیع کریں

کہیے اہل کتاب سے اور (مشرکین) عرب سے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو — سو اگر وہ لوگ اسلام لے آویں

فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ

پس تحقیق — راہ پا دیں — اور اگر پھر جاویں — پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہے اور اللہ دیکھنے والا ہے

تو وہ لوگ بھی راہ پر آجاویں گے اور اگر وہ لوگ روگردانی رکھیں سو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ خود دیکھ (اور سمجھ) لینگے

بِالْعِبَادِ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

ساتھ بندوں کے — تحقیق جو لوگ — کہ کفر کرتے ہیں — ساتھ نشانیوں اللہ کے اور مار ڈالتے ہیں پیغمبروں کو

بندوں کو — بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں — اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

ناحق — اور مار ڈالتے ہیں — ان لوگوں کو جو حکم کرتے ہیں — ساتھ انصاف کے لوگوں میں سے

ناحق — اور قتل کرتے ہیں — وہ ایسے شخصوں کو جو (افعال و اخلاق کے) اعتدال کی تعلیم دیتے ہیں

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

پس خبر دے ان کو ساتھ عذاب درد دینے والے کے — یہ لوگ وہ ہیں کہ نابود ہوئے — عمل ان کے

سو ایسے لوگوں کو خبر سنا دیجئے ایک سزائے دردناک کی (اور) یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے سب اعمال (صالحہ) غارت ہوگئے

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى

بیچ دنیا کے — اور آخرت کے — اور نہیں واسطے ان کے کوئی مدد دینے والا — کیا نہ دیکھا تو نے طرف

دنیا — اور آخرت میں — اور (سزا کے وقت) ان کا کوئی حامی مددگار نہ ہوگا — (اے محمدؐ) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

نزول الکلام

لہ قولہ شہد اللہ الخ یہ آیت نجران کے عیسائیوں کے بارہ میں نازل ہوئی جب انھوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارہ میں جھگڑا کیا اور محمد بن جعفر بن زبیر کے کلام سے اس کی تائید ہوتی ہے ۱۲ روح المعانی اور لباب النقول میں اس طرح ہو کہ ملک شام کے عیسائیوں میں سے دو عقلمند عیسائی مدینہ میں تشریف لائے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں بزرگ تر کلمہ اور اشرف گواہی کونسی ہے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ٰلہ قولہ ان الذین الخ روح المعانی میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں کون ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا ایسے شخص کو جو نیک کاموں کا حکم دیتا اور برے کاموں سے منع کرتا ہو اسکے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابوعبیدہ بنی اسرائیل نے علی الصباح تینتالیس نبیوں کو قتل کر ڈالا اور ایک سو ستر عبادت گذار بنی اسرائیل میں کے اٹھے اور انھوں نے قتل کرنیوالوں کو نصیحت شروع کی برے کاموں سے منع اور بھلے کاموں کا حکم دیا بنی اسرائیل نے اسی دن شام کے وقت ان سب کو بھی قتل کر ڈالا اس آیت میں انہی ظالموں کا تذکرہ ہے اور چونکہ بنی اسرائیل میں یہود زیادہ تھے اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں یہود کے بعض خاص حالات کا تذکرہ ہے ۱۲

نصف — ع ۱۱ — ۱۰

خواص الکلام

لہ قولہ سریع الحساب ترک حیوانات کے ساتھ جو شخص اس اسم شریف کا بقدر ذکر کرے کہ حال کا غلبہ ہو جائے تو وہ عالم ملکوت کو دیکھنے لگے گا اور دعا میں اسکی قبول کی جائیں اور عالم روحانی کا اس پر انکشاف ہو جائے کہ ہر خبر اُس سے دریافت کر سکے ۱۲ شموس الانوار

توضیح الکلام حاشیہ ۱۲ لہ قولہ القنتین الخ عاجزی کرنیوالے یا عبادت کرنیوالے اور قولہ المستغفرین بالاسحار یعنی سحر کے وقت خدا سے استغفار کرنیوالے استغفار کیلئے سحر کے وقت کو اسلیے خاص کیا کہ اسوقت رات کی تاریکی دور ہو کر نور پھیلتا رات کا مرا ہوا جیتا ہے نیز یہ وقت خواب غفلت کا ہے اسوقت مولا سے اپنی مغفرت کا سوال کرنا بلاشک نحوست و بربادی سے نکلکر رحمت و برکت کا باعث ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن

مسلمانوں کو چاہئے کہ کفار کو (ظاہرا یا باطنا) دوست نہ بنادیں مسلمانوں (کی دوستی) سے تجاوز کرکے اور جو شخص

نزول الکلام

لہ قولہ قل اللّٰھم قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی کہ الٰہی میری امت کو ملک فارس اور روم کا مالک بنادے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی از لباب النقول اور روح المعانی میں اسکا شان نزول یہ ہو کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کو فتح کر چکے تو اپنی امت سے ملک فارس اور روم فتح ہونے کا بھی وعدہ فرمایا تو منافق لوگ اور یہودی استہزا کرنے لگے کہ بھلا کہاں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور کہاں ملک فارس اور ملک روم محمد کیلئے کیا مکہ اور مدینہ کافی نہیں ہے ملک فارس و روم کی طمع ان کو دل میں کرنی چاہیے کیونکہ جس امید کے حاصل ہونے کا امکان نہ ہو اسکی طمع سے نتیجہ کیا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

خواص الکلام

لہ قولہ قل اللّٰھم (آخر) سے بغیر حساب تک جو شخص بکثرت ان آیتوں کو فرض اور نفل نمازوں کے بعد اور سوتے وقت پڑھا کرے اسکو خدا تعالیٰ روزی اور رزق فراخ نصیب فرمادے اور اسکے مال میں ترقی ہو اور تنگدستی دور ہو نیز اداے قرض کیلئے سات بار صبح و شام اس آیت کو پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ قرض ادا ہو جاوے نیز عرق النسا بیماری کیلئے ایک خسف سینی جیل بنا لیا جاوے اور تھوڑی مٹی ایسی زمین سے لی جاوے جسکو دو آدمی شریک پانی دیتے ہوں اور نابالغ لڑکی کا کاتا ہوا سوت سات تار کا پاؤں سے مریض کی کمر تک لیکر کمر اور انگلی کے درمیان تان دیں اور وہ مٹی خسف سے بچھا کر مریض سے کہے کہ اسپر اپنا پاؤں رکھے اور عامل ہاتھ میں چاقو لیکر یہ آیتیں پڑھتا جاوے اور چاقو اس سوت کے تاروں پر پھیرتا جاوے اسیطرح سات بار پڑھے سورہ فاتحہ مع بسم اللہ معوذتین اور الھکم الہ واحد سے الرحیم تک (پارہ ۲ رکوع ۳) شھد اللہ سے الحکیم تک (پارہ ۳ رکوع ۸) قل اللھم مالک الملک سے قدیر تک (پارہ ۳ رکوع ۱۱) آیۃ الکرسی آمن الرسول آخر سورت تک (پارہ ۳ رکوع ۸) ان ربکم اللہ الذی سے العلمین تک (پارہ ۸ رکوع ۱۴) سورہ انا انزلنا پھر کہے یا الٰہی ان اسم کی برکت سے اس درد کو نکالدے صلے اللہ علے سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ وسلم ۱۲ از اعمال

ربط الکلام لہ قولہ اللہ آخر اوپر سے پہلے یہود کی عملی خرابی کا بیان تھا یہاں سے دلی برائی کا ذکر ہے گو یا یہود کی حالت تو لا بھی اچھی نہیں جس طرح عملا بری ہے ۱۲

يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ

تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ قُلْ اِنْ

تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يَوْمَ

تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ښ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ

سُوْۗءٍ ڔ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ

نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ

فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا

يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ

وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا

خوب سننے والے ہیں خوب جاننے والے ہیں۔ جبکہ عمران (ابو مریم) کی بی بی نے (حالت حمل میں) عرض کیا کہ اے پروردگار میں نے نذر مانی ہے آپ کے

فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا

اس بچہ کی جو میرے شکم میں ہے کہ وہ آزاد رکھا جائیگا سو آپ مجھ سے (بعد ولادت) قبول کر لیجئے۔ بیشک آپ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔ پھر جب

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

لڑکی جنی (حسرت سے) کہنے لگیں کہ اے میرے پروردگار میں نے تو وہ حمل لڑکی جنی حالانکہ خدا تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں اس کو جو

وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي

انھوں نے جنی اور وہ لڑکا (جو انھوں نے چاہا تھا) اس لڑکی کے برابر نہیں۔ اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا اور میں اسکو اور اس کی

أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا

اولاد کو (اگر کبھی اولاد ہو) آپ کی پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے۔ پس اُن (مریم علیہا السلام) کو ان کے رب نے بوجہ احسن قبول کیا

رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا

اور عمدہ طور پر ان کو نشوونما دیا۔ اور حضرت زکریا کو ان کا سرپرست بنایا۔ جب

دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ

کبھی زکریا (علیہ السلام) ان کے پاس عمدہ مکان میں تشریف لاتے تو ان کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور (یوں) فرماتے کہ اے مریم

أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ

یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں۔ وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں

يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ

بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔ اس موقع پر دعا کی حضرت زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے۔ عرض کیا کہ اے میرے رب

لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ فَنَادَتْهُ

عنایت کیجئے مجھ کو خاص اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد۔ بیشک آپ بہت سننے والے ہیں دعا کے۔ پس پکار کے کہا

الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ

فرشتوں نے اور وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے محراب میں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بشارت دیتے ہیں

نزول الکلام

لہ قولہ ان اطیعوا اللہ الخ کفار قریش سے کہا کہ محمد ﷺ ہم بتوں کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے بلکہ ذریعہ نجات اور خدا تعالیٰ کے پاس اپنا شفیع اور سفارشی جانتے ہیں کہ قیامت کے دن اپنی شفاعت سے ہم کو بخشوا دینگے اسوقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر آگاہ فرما دیا کہ کسی کو قیامت کے دن اپنے خیال میں کام آنے والا سمجھ کر معبود سمجھنا کیا کفر و شرک نہیں ہمیشہ آدمی کو اپنے مولا کا حکم ماننا اور اس کے پیغمبر کے کہنے پر چلنا ضروری ہے ۱۲

خواص الکلام

لہ قولہ اذ قالت امراۃ سے بغیر حساب تک گلاب اور زعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھکر حاملہ عورت کی داہنی کوکھ پر باندھ دیں اور وضع حمل تک بندھا رہنے دیں انشاء اللہ تعالیٰ عورت تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گی اور اگر اس آیت کو مشک و زعفران سے لکھ کر تانبے یا لوہے کی نلکی میں رکھ کر بچے کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو رونے اور ڈرنے اور ہر خرابی سے حفاظت رہے اور ماں کے تھن سے دودھ بسیر ہو جاوے اگر ماں کا دودھ کم ہو تو زیادہ ہو جائے ۱۲ اعمال

توضیح الکلام

لہ قولہ قالت رب انی الخ اظہار حسرت و افسوس کیلئے یہ عرض کیا ورنہ وہ خوب جانتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کو خبر ہے کہ لڑکی پیدا ہوئی اور درمیان میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ خدا تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ انھوں نے کیا جنا جو لڑکی اور لڑکے سب سے افضل ہے اور لڑکا جو مطلوب تھا اس لڑکی کی مانند نہیں ہو سکتا جو دی گئی یہ مطلب اسوقت ہے کہ جب یہ جملہ ولیس الذکر کالانثی بھی خدا تعالیٰ کا کلام ہو اور اگر یہ حضرت حنہ کا کلام ہے تو مطلب یہ ہے کہ لڑکا لڑکی برابر نہیں ہو سکتے جو خدمت لڑکا انجام دے سکتا ہے وہ لڑکی کیا انجام دے سکتی ہے پھر حضرت حنہ نے انکا نام مریم رکھا جب دودھ بڑھ چکا تو حسب نذر انکو ہیکل میں کاہنوں کے پاس مسجد یا حضرت زکریا علیہ السلام بھی انہیں میں تھے اور حضرت مریم کے رشتہ میں خالو ہوتے تھے کاہنوں میں باہم گفتگو ہوئی کہ ان کی پرورش کون کرے تو حضرت زکریا بولے کہ اس خدمت کا حقدار میں ہوں کیونکہ اس بچی کی خالہ میرے گھر میں ہے اور دوں نے مانا آخر قرعہ اندازی ہوئی اس میں بھی حضرت زکریا کا نام نکلا اور حق پرورش انھیں کو ملا حضرت زکریا نے انکے لیے ایک جگہ علیحدہ گی کی مقرر کر دی کہ تم یہاں رہا کرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مریم مقبول بندی تھیں اس لئے

بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ

مَا يَشَآءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا

تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ

سَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ

الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ

الرّٰكِعِيْنَ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ

لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ

لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ

توضیح الکلام

[illegible]

اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ

اللہ بشارت دیتا ہے تجھ کو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے نام اس کا ہے مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا

اللہ تعالیٰ تم کو بشارت دیتے ہیں ایک کلمہ کی جو منجانب اللہ ہوگا اس کا نام (ولقب) مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا

وَجِیْہًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ وَیُکَلِّمُ

آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیک کئے گیوں سے اور باتیں کرے گا

با آبرو ہوں گے دنیا میں اور آخرت میں اور منجملہ مقربین کے ہوں گے اور آدمیوں سے کلام کریں گے

النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَکَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ

لوگوں سے بیچ جھولے کے اور ادھیڑ اور صالحوں سے ہے کہا اے رب میرے

گہوارہ میں اور بڑی عمر میں اور شائستہ لوگوں میں سے ہوں گے (حضرت مریم علیہا السلام) بولیں اے میرے پروردگار

اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ

کیونکر ہوگا واسطے میرے بچہ اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے کہا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے

کس طرح ہوگا میرے بچہ حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ویسے ہی (بلا مرد کے) ہوگا

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝

جو چاہتا ہے جب مقرر کرتا ہے کچھ کام کو بس سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے اسکو ہو بس ہو جاتا ہے

(کیونکہ) اللہ تعالیٰ جو چاہیں پیدا کر دیتے ہیں۔ جب کسی چیز کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو کہدیتے ہیں کہ ہوجا بس وہ چیز ہو جاتی ہے

وَیُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ وَرَسُوْلًا

اور سکھا دے گا اس کو لکھنا اور حکمت اور توراۃ اور انجیل اور کرے گا اسکو پیغمبر

اور اللہ تعالیٰ اُن کو تعلیم فرمادیں گے (آسمانی) کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور (بالخصوص) توراۃ اور انجیل اور اُنکو (تمام)

اِلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۬ۙ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۙ اَنِّیْۤ

طرف بنی اسرائیل کے یہ کہ تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے سے یہ کہ

بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں گے (پیغمبر بنا کر گو ہیں تم لوگوں کے پاس (اپنی نبوت پر) کافی دلیل لیکر آیا ہوں وہ یہ کہ

اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ

بناتا ہوں میں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کے پس پھونکتا ہوں میں بیچ اسکے بس ہو جاتا ہے

میں تم لوگوں کے لئے گارے سے ایسی شکل بناتا ہوں جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر اُسکے اندر پھونک مار دیتا ہوں جس سے وہ

طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰہِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ

جانور ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے اور چنگا کرتا ہوں پیٹ کے اندھے کو اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں

(جاندار) پرندہ بن جاتا ہے خدا کے حکم سے اور میں اچھا کر دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور برص (جذام) کے بیمار کو اور زندہ کر دیتا ہوں

الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ

مردے کو ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے اور خبر دیتا ہوں تمکو ساتھ اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم

مردوں کو خدا کے حکم سے اور میں تم کو بتلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھا کر آتے ہو اور جو رکھ آتے ہو

فِیْ بُیُوْتِکُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

بیچ گھروں اپنوں کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے

بلا شبہ ان میں (میری نبوت کی) کافی دلیل ہے تم لوگوں کے لئے اگر تم ایمان لانا چاہو

فقہ الکلام

لہ قولہ کہیئۃ الطیر الخ پرند کی شکل بنانا تصویر تھی جو اس شریعت میں جائز تھی مگر ہماری شریعت میں جائز نہیں رہی بلکہ اب تصویر بنانا بلکہ کسی دوسرے کی بنائی ہوئی تصویر کو اپنے پاس رکھنا بھی حرام ہے ۱۲

خواص الکلام

لہ قولہ انی قد جئتکم سے مومنین تک کلبی سے ایک شخص نے بیان کیا کہ مجھ کو برص ہو گیا تھا کسی کے پاس نہیں بیٹھ سکتا تھا ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی انھوں نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا منہ کھول میں نے منہ کھولدیا انھوں نے میرے منہ میں تھوک دیا اللہ تعالیٰ نے شفا بخش دی ۱۲ اعمال

ربط الکلام

لہ قولہ قالت رب انی الخ اسمیں حضرت مریم علیہا السلام کا اولاد فرزند پر تعجب کرنے اور اس تعجب کو دفع کرنے کا ذکر ہے ۱۲ ؎۲ قولہ یعلمہ الکتاب الخ یہاں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی فضیلتوں کا ذکر فرمایا ہے ۱۲

توضیح الکلام

لہ قولہ انی اخلق لکم الخ یہاں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات کا بیان ہے پہلا معجزہ یہ ہے کہ آپ گارے سے پرندہ کی شکل بناتے تھے پھر اس شکل میں پھونک مارتے تھے خدائے تعالیٰ کے حکم سے وہ سچ مچ پرندہ ہو کر اُڑنے لگتا تھا ۱۲

تحقیق الکلام

لہ قولہ المسیح یہود میں قدیم دستور تھا کہ وہ جسکو اپنا سردار یا برگزیدہ مانتے تھے تو اس زمانہ کا نبی یا کاہن اس شخص پر زیتون کا تیل مسح کر دیتا یعنی مل دیتا تھا اسلئے اس شخص کو مسیح کہتے تھے چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر بھی مقبولیت کا تیل ملا گیا اور اس قدر عزت بڑا انکا لقب مسیح مشہور ہو گیا اور عبرانی زبان میں انکا نام یسوع ہے جسکا ترجمہ عربی میں عیسےٰ ہے اور چونکہ بہ نسبت عیسےٰ کے مسیح لقب زیادہ مشہور تھا سو جب عیسےٰ سے پہلے مسیح کا لفظ ذکر فرمایا ۱۲ ؎۲ قولہ وکہلا الخ کہولت چالیس سال کی عمر کے بعد ہوا کرتی ہے اور حضرت سعید بن مسیب اور زید بن اسلم رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام تینتیس سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے اور ابن جریر نے سند صحیح کے ساتھ اسکو کعب بن احبار سے روایت بھی کیا ہے اور ابن جریر نے اسکی تائید میں ابن زید سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عیسےٰ مہد میں تو کلام کر چکے اور کہولت کی عمر میں اُس وقت کلام کریں گے کہ جب دجال کو قتل کریں گے لہٰذا اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ پھر زمین پر نازل

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ

اور سچا کرنے والا اس چیز کو کہ آگے میرے ہے توریت سے اور تو کہ حلال کروں میں واسطے تمہارے

اور میں اس طور پر آیا ہوں کہ تصدیق کرتا ہوں اس کتاب کی جو مجھ سے پہلے تھی یعنی توراۃ کی اور اسلئے آیا ہوں کہ تم لوگوں کے واسطے

بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫

بعضی وہ چیز کہ حرام کی گئی ہے اوپر تمہارے اور لایا ہوں میں پاس تمہارے نشانی رب تمہارے سے

بعضی ایسی چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں اور میں تمہارے پاس دلیل (ثبوت) لیکر آیا ہوں حاصل یہ کہ تم لوگ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

پس ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور کہا مانو میرا تحقیق اللہ تعالیٰ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اسکی

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ تعالیٰ میرے بھی رب ہیں اور تمہارے بھی رب ہیں سو تم لوگ اسکی عبادت کرو

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ

یہ ہے راہ سیدھی پس جب دیکھا عیسیٰ ؑ نے اُن سے

بس یہی راہ راست ہے سو جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اُن سے

الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

کفر کہا کون ہیں مدد دینے والے مجھ کو طرف اللہ تعالیٰ کے کہا حواریوں نے

انکار دیکھا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہو جاویں اللہ کے واسطے حواریین بولے

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

کہ ہم ہیں مدد دینے والے اللہ تعالیٰ کے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور تو گواہ رہ ساتھ اس کے کہ ہم مطیع ہیں

کہ ہم ہیں مددگار دین اللہ کے ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ اس کے گواہ رہیئے کہ ہم فرمانبردار ہیں

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ

اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ اتاری تو نے اور پیروی کی ہم نے رسول کی پس لکھ ہم کو ساتھ

اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے اُن چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل فرمائیں اور پیروی اختیار کی ہم نے (ان) رسول کی سو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ

الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ

شاہدوں کے اور مکر کیا انھوں نے اور مکر کیا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ بہتر ہے

لکھ دیجئے جو تصدیق کرتے ہیں اور ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ

الْمٰكِرِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ

مکر کرنے والوں کا جس وقت کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ ؑ تحقیق میں لینے والا ہوں تجھ کو اور

سب تدبیر کرنیوالوں سے اچھے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ ؑ (کچھ غم نہ کرو) بیشک میں تمکو وفات دینے والا ہوں اور

رَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ

اُٹھانے والا ہوں تجھ کو طرف اپنی اور پاک کرنے والا ہوں تجھکو لوگوں سے کہ کافر ہوئے اور کرنے والا ہوں

(فی الحال) میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں اور تمکو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو منکر ہیں اور جو لوگ تمہارا

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ

اُن لوگوں کو کہ پیروی کریں گے تیری اوپر اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے قیامت کے دن تک پھر

کہا ماننے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں ان لوگوں پر جو کہ (تمہارے) منکر ہیں روز قیامت تک پھر

لغات الکلام

۵۱ قولہ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ الخ چونکہ کفر محسوس چیز نہیں ہے اس لئے اس کے معنی یہ ہیں کہ جب آپ نے ان کے کافر ہونے کا یقین کرلیا جس طرح حواس سے محسوس ہونے والی اشیاء کا یقین کیا جاتا ہے ۱۲

۵۲ قولہ الْحَوَارِيُّوْنَ الخ حواری کی جمع ہے اور حواری خالص و مخلص آدمی کو کہتے ہیں اصل میں یہ لفظ حور سے نکلا ہے جس کے معنی خالص سفیدی کے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کو حواری اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اُن کا اعتقاد صاف اور ان کی نیت خالص تھی اور بقول بعض یہ لوگ بادشاہ تھے کہ سفید لباس پہنتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بمقابلہ یہود ان سے مدد لی تھی اور بعض نے کہا کہ یہ لوگ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کر دیتے تھے اس لئے انکو حواری کہتے ہیں ۱۲

تاریخ الکلام

۵۳ قولہ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ الخ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کی جماعت کے آگے تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو جادوگر اور معاذ اللہ حرامی بتلایا آپ کی بد دعا سے وہ لوگ اسی وقت خنزیر ہو گئے پھر یہودیوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کرلیا اور قتل کرنے کو چل پڑے فوراً حضرت جبرئیل نے آپ کو اطلاع دیدی اور ایک کوٹھری میں بند ہو جانے کو کہدیا جسکی چھت میں روزن تھا یہودیوں نے ایک شخص کو مکان کے اندر قتل کیلئے بھیجا حضرت جبرئیل علیہ السلام اس روزن کے راستہ سے آپ کو آسمان پر اٹھا لیگئے جب وہ شخص اندر پہنچا تو عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں نہ پایا تھوڑی دیر کے بعد جب باہر آنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اسی یہودی کی شکل عیسیٰ علیہ السلام کی سی کردی جب باہر آگیا تو یہودیوں نے اسی کو عیسیٰ سمجھ کر قتل کردیا اور سولی پر لٹکا دیا اور بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس جگہ سے آپ کو آسمان پر اٹھایا گیا وہاں حواری اور آپ کی والدہ بھی موجود تھیں جب آپ اوپر کو جانے لگے تو حضرت مریم علیہا السلام نے آپ کا دامن پکڑا کہ مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو آپ نے فرمایا اب ہماری تمہاری ملاقات قیامت کے دن ہوگی چنانچہ آپ کی والدہ کا آپ کے اٹھائے جانے سے چھ برس کے بعد باون سال کی عمر میں انتقال ہو گیا ۱۲ معالم التنزیل وغیرہ

الشعلۃ ۵ ۱۳

تردید قادیانی ۵۴ قولہ يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ الخ اس زمانے میں جو اس فرقہ نے عیسیٰ علیہ السلام کے (باقی صفحہ ۱۰۲ پر)

اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ فِیۡمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ○

طرف میری ہے پھر آنا تمہارا پھر حکم کروں گا درمیان تمہارے بیچ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اس کے اختلاف کرتے

میری طرف ہوگی سب کی واپسی سو میں تمہارے درمیان (عملی) فیصلہ کردوں گا ان امور میں جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے

فَاَمَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَاُعَذِّبُہُمۡ عَذَابًا شَدِیۡدًا فِی الدُّنۡیَا

پس جو لوگ کہ کافر ہوئے پس عذاب کروں گا اُن کو عذاب سخت بیچ دنیا کے

تفصیل (فیصلہ کی) یہ ہے کہ جو لوگ (ان اختلاف کرنے والوں میں) کافر تھے سو اُن کو سخت سزا دوں گا دنیا میں بھی

وَالۡاٰخِرَۃِ ۫ وَمَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ○ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

اور آخرت کے اور نہیں واسطے اُن کے مددگار اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور

اور آخرت میں بھی اور اُن لوگوں کا کوئی حامی (طرفدار) نہ ہوگا اور جو لوگ مومن تھے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ

کام کئے اچھے پس پورا دے گا اُن کو ثواب اُن کا اور اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا

انہوں نے نیک کام کئے تھے سو اُن کو اللہ تعالیٰ اُنکے (ایمان اور نیک کاموں کے) ثواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ محبت نہیں رکھتے

الظّٰلِمِیۡنَ ○ ذٰلِکَ نَتۡلُوۡہُ عَلَیۡکَ مِنَ الۡاٰیٰتِ وَالذِّکۡرِ

ظالموں کو یہ پڑھتے ہیں ہم اُس کو اوپر تیرے آیتوں سے اور نصیحت

ظلم کرنے والوں سے۔ یہ ہم تمکو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں جو کہ (آپکے) منجملہ دلائل (نبوت) کے ہے اور منجملہ حکمت آمیز

الۡحَکِیۡمِ ○ اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ

حکمت والی سے تحقیق مثال عیسیٰ ؑ کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے مانند مثال آدم ؑ کے ہے پیدا کیا اس کو

مضامین کے ہے بیشک حالت عجیبہ (حضرت) عیسیٰ ؑ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشابہ حالت عجیب (حضرت) آدم ؑ کے ہے کہ اُنکے قالب کو

مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ○ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ فَلَا

مٹی سے پھر کہا اس کو ہو بس ہو گیا حق پروردگار تیرے سے ہے بس مت

مٹی سے بنایا۔ پھر انکو حکم دیا کہ (جاندار) ہوجا بس وہ جاندار ہوگئے۔ یہ امر واقعی آپکے پروردگار کی طرف سے (بتلایا گیا) ہے سو آپ

تَکُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ○ فَمَنۡ حَآجَّکَ فِیۡہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

ہو شک لانیوالوں سے پس جو کوئی جھگڑے تجھ سے بیچ اس کے پیچھے اس کے کہ

شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہو جئے۔ پس جو شخص آپ سے عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں (اب بھی) حجت کرے آپکے پاس

جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَکُمۡ وَنِسَآءَنَا

آیا تیرے پاس علم سے پس کہہ آؤ بلاویں ہم بیٹوں اپنوں کو اور بیٹوں تمہارے کو اور بی بیاں اپنی کو

علم (قطعی) آئے پیچھے تو آپ فرما دیجئے کہ آجاؤ ہم (اور تم) بلاویں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو

وَنِسَآءَکُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَکُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَہِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ

اور بیبیاں تمہاری کو اور جانوں اپنی کو اور جانوں تمہاری کو پھر التجا کریں پس کریں ہم لعنت

اور تمہاری عورتوں کو اور خود اپنے تنوں کو اور تمہارے تنوں کو۔ پھر ہم (سب ملکر) خوب دل سے دُعا کریں اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت

اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ○ اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ ۚ

اللہ تعالیٰ کی اوپر جھوٹوں کے تحقیق یہ البتہ وہ ہے بیان سچا

بھیجیں اُن پر جو (اس بحث میں) ناحق پر ہوں بیشک یہ (جوکچھ) مذکور (ہوا) وہ ہی ہے سچی بات

(بقیہ صفحہ ۸۰)
وفات پانے اور زمین میں مدفون ہوجانے کا دعویٰ باطل کیا ہے اور جس کی وجہ سے اُن صریح و صاف حدیثوں میں جن کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت میں دوبارہ آسمان سے زمین پر تشریف لانے کا تذکرہ ہے یہ تاویل ان کو کرنی پڑی کہ وہاں عیسیٰ سے مراد مثیل عیسیٰ ہے پھر دعویٰ کر دیا کہ وہ میں ہی ہوں اسکی بنا صرف دو باتوں پر ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ آپ کے بارہ میں متوفیک فرماتا ہے دوسرا یہ کہ یہ جسم عنصری آسمان پر نہیں جا سکتا اسی وجہ سے معراج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی تاویل کی ہے کہ اس سے صرف خواب کی حالت مراد ہو اور آپنے سمجھ لیا ہوگا کہ اگر متوفیک کے معنی یہ بھی لئے جائیں کہ میں تم کو مار ڈالنے والا ہوں تب بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ وعدہ اُس وقت کا ہو کہ جب آپ آسمان سے نازل ہوجائیں گے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کی وفات ہوگئی ہو یا وہ آسمان پر نہ اُٹھائے گئے ہوں یا وہ اب زندہ نہ ہوں اور چونکہ دوسری صحیح دلیلوں سے ثابت ہے کہ آپ اسوقت تک زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اس لئے ان دونوں باتوں کا قائل ہونا واجب ہے۔ رفع تو آیت رفعہ اللہ سے ثابت ہے کیونکہ اس کے حقیقی معنی مع جسم کے اُٹھایا جانا ہے اور جب تک معنی حقیقی ممکن ہوں اسوقت تک معنی مجازی نہیں لے سکتے اور ان کا زندہ ہونا اجماع اور حدیثوں سے ثابت ہو چکا چنانچہ درمنثور میں علامہ سیوطی یہ ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لائے ہیں کہ ان عیسٰی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیمۃ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے اور وہ یقیناً تمہاری طرف لوٹ کر آنیوالے ہیں ۱۲

متعلق صفحہ ھذا
نزول الکلام

۵ قولہ ان مثل عیسٰی الخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر نجران کے عیسائی حاضر خدمت ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دیتے اور بندہ خدا بتلاتے ہو آپ نے فرمایا معاذ اللہ کہیں میں پیغمبر کو گالی دے سکتا ہوں میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ اللہ کے بیٹے نہ تھے بلکہ مقبول بندے اور پیغمبر تھے، عیسائی بولے کہ یہی تو گالی ہے، بھلا تم کوئی آدمی ایسا بتا سکتے ہو کہ بلا باپ کے پیدا ہوا ہو اُسوقت یہ آیت اُتری ۱۲

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ اور تحقیق اللہ البتہ وہی ہے غالب حکمت والا

اور کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اور بلاشک اللہ تعالیٰ ہی غلبہ والے حکمت والے ہیں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ قُلْ

پس اگر پھر جاویں پس تحقیق اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے ساتھ مفسدوں کے کہہ

پھر (بھی) اگر سرتابی کریں تو بیشک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں فساد کرنے والوں کو آپ فرما دیجئے کہ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا

اے اہل کتاب آؤ طرف ایک بات کے کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یہ کہ

اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان (مسلم ہونے میں) برابر ہے یہ کہ

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا

نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کو اور نہ شریک لاویں ساتھ اس کے کچھ اور نہ پکڑے بعض ہمارا

بجز اللہ تعالیٰ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراویں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا

بعضے کو پروردگار سوائے اللہ تعالےٰ کے پس اگر پھر جاویں پس کہو گواہ رہو تم

رب نہ قرار دے خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر پھر اگر وہ لوگ (حق سے) اعراض کریں تو تم لوگ کہہ دو کہ تم

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ

ساتھ اس کے کہ ہم فرمانبردار ہیں اے اہل کتاب کے کیوں جھگڑتے ہو تم بیچ

(ہمارے [illegible] اقرار) کے گواہ رہو کہ ہم تو ماننے والے ہیں۔ اے اہل کتاب کیوں محبت کرتے ہو

اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

ابراہیم کے اور نہ اُتاری گئی تورات اور انجیل مگر پیچھے اس کے

(حضرت) ابراہیم کے بارے میں حالانکہ نہیں نازل کی گئی تورات اور انجیل مگر ان کے (زمانہ کے) بہت بعد

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ

کیا پس نہیں سمجھتے ہاں تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم بیچ اس چیز کے کہ تھا واسطے تمہارے

کیا پھر سمجھتے نہیں ہو ہاں تم ایسے ہو کہ ایسی بات میں تو حجت کر ہی چکے تھے جس سے تم کو کسی قدر تو واقفیت بھی

بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ

ساتھ اسکے علم پس کیوں جھگڑتے ہو بیچ اُسکے کہ نہیں واسطے تمہارے ساتھ اس کے علم اور اللہ تعالیٰ

سو ایسی بات میں کیوں حجت کرتے ہو جس سے تم کو اصلاً واقفیت نہیں اور اللہ تعالےٰ

يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ

جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے اور نہ

نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

نصرانی اور لیکن تھا حنیف فرمانبردار اور نہ تھا

نصرانی تھے لیکن (البتہ) طریق مستقیم والے (یعنی) صاحب اسلام تھے اور مشرکین میں سے (بھی)

نزول الکلام

۵۱ قولہ قل یا اہل الکتاب الخ بقول بعض یہ آیت یہود مدینہ کے بارہ میں نازل ہوئی اور بقول بعض یہود اور نصاریٰ دونوں کے بارہ میں اور یہی قوی ہے اور نزول کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے عالموں اور راہبوں کو خدا کے سوا رب بنا لیا ہے تو عدی بن حاتم نے کہا کہ ہم انکی عبادت تو نہیں کرتے تھے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا کہ کیا جس چیز کو وہ حرام کہہ دیتے تھے اس کو حرام اور جس کو وہ حلال کر دیتے تھے اُس کو حلال نہیں جانتے تھے انھوں نے عرض کیا کہ حضور ایسا تو کرتے تھے تب آپ نے فرمایا کہ اس آیت سے یہی مراد ہے اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ روح المعانی

۵۲ قولہ یا اہل الکتاب الخ ایک دفعہ نجران کے عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے ہوئے اور ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے طریق پر تھے اس وقت ان کی تردید میں یہ آیت نازل فرمائی گئی ۱۲ لباب النقول۔

توضیح الکلام

۵۳ فیما لکم بہ علم الخ یعنی ایسی بات میں تو تم نے جھگڑا کیا ہی تھا جس میں تم کو کچھ علم تھا اس سے مراد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں کہ واقع میں اُن سے یہ معجزے صادر ہوئے لیکن اُس کے ساتھ یہ بات ملا لینا کہ ایسے معجزوں والا خدا یا خدا کا بیٹا ہوتا ہے غلطی ہے گر خیر اس میں کچھ شبہ کا منشا تو تھا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق جو کچھ کہتے ہو کہ وہ یہودی یا عیسائی تھے تو یہ بالکل ہی بے محل اور بے نشا بات ہے ۱۲

ع ۶ / ۹ / ۱۴

فقہ الکلام

۵۴ قولہ اربابا الخ اس آیت سے ایسی تقلید کا رد ہوتا ہے جیسے اہل کتاب کرتے تھے جس کا اوپر ذکر ہوا اور جو تقلید اس زمانہ میں ائمۂ دین کی شائع ہے وہ شریعت میں ثابت ہے وہ تقلید اس آیت کے تحت داخل نہیں جائز تقلید ایسے مسائل میں کی جا سکتی ہے جو ظنی ہوں بشرطیکہ کسی نص قطعی محکم اجماعی کے خلاف نہ ہو ورنہ نص اور اجماع کو مقدم رکھا جائے گا ۱۲

الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ

شرک کرنے والوں سے — تحقیق نزدیک تر لوگوں کے ساتھ ابراہیم ؑ کے البتہ لوگ ہیں کہ

نہ تھے۔ بلاشبہ سب آدمیوں میں زیادہ خصوصیت رکھنے والے (حضرت) ابراہیم ؑ کے ساتھ البتہ وہ لوگ تھے جنھوں نے ان کا

اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

پیروی کرتے ہیں اُس کی اور یہ نبی اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ دوست ہے

اتباع کیا تھا اور یہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور یہ ایمان والے اور اللہ تعالیٰ حامی ہیں

الْمُؤْمِنِينَ ○ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

ایمان والوں کا دوست رکھتی ہے ایک جماعت اہل کتاب سے کاش کہ

ایمان والوں کے دل سے چاہتے ہیں بعضے لوگ اہل کتاب میں سے اس امر کو کہ تم کو (دین حق سے)

يُضِلُّونَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○

گمراہ کر دیں تم کو اور نہیں گمراہ کرتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے

گمراہ کر دیں اور وہ کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر خود اپنے آپ کو اور اس کی اطلاع نہیں رکھتے

يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ○

اے اہل کتاب کے کیوں کفر کرتے ہو ساتھ نشانیوں اللہ تعالیٰ کے۔ اور تم گواہ ہو

اے اہل کتاب کیوں کفر کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ حالانکہ تم اقرار کرتے ہو

يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبٰطِلِ وَتَكْتُمُونَ

اے اہل کتاب کیوں ملاتے ہو سچ کو ساتھ جھوٹ کے اور چھپاتے ہو

اے اہل کتاب کیوں مخلوط کرتے ہو واقعی (مضمون یعنی نبوت محمدیہ ؐ) کو غیر واقعی سے اور چھپاتے ہو

الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ ع وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ

حق کو اور تم جانتے ہو اور کہا ایک جماعت نے اہل

واقعی بات کو حالانکہ تم جانتے ہو اور بعضے لوگوں نے اہل کتاب میں سے کہا کہ

الْكِتٰبِ اٰمِنُوا بِالَّذِيٓ أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَجْهَ

کتاب سے ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے اوپر اُن لوگوں کے کہ ایمان والے ہیں اول

ایمان لے آؤ اس پر جو نازل کیا گیا ہے مسلمانوں پر (یعنی قرآن) شروع

النَّهَارِ وَاكْفُرُوٓا اٰخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ ج وَلَا تُؤْمِنُوٓا

دن کے اور کافر ہو جاؤ آخر دن کے شاید کہ وہی پھر جاویں اور مت مانو

دن میں اور (پھر) انکار کر بیٹھو آخر دن میں (یعنی شام کو) عجب کیا وہ پھر جاویں۔ اور (صدق دل سے) کسی کے روبرو اقرار مت کرو

إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ ؕ قُلْ إِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ

مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمہارے کی۔ کہہ تحقیق ہدایت ہدایت اللہ تعالیٰ کی ہے

مگر ایسے شخص کے روبرو جو تمہارے دین کا پیرو ہو۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً ہدایت ہدایت اللہ کی ہے

أَنْ يُّؤْتٰٓى أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ

یہ کہ دیا جاوے کوئی شخص جیسا دیے گئے ہو تم یا یہ کہ جھگڑا کریں تم سے نزدیک رب تمہارے کے

ایسی باتیں اسلئے کرتے ہو کہ کسی اور کو بھی ایسی چیز مل رہی ہے جیسی تم کو ملی تھی یا وہ اور لوگ تم پر غالب آجاویں تمہارے رب کے نزدیک

تحقیقات الکلام

لہ قولہ اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ الخ

یہ آیت نجاشی شاہ حبشہ کے قول کے مطابق نازل ہوئی جس وقت حضرت جعفرؓ کچھ مسلمانوں کو ہمراہ لیکر مکّہ سے حبشہ کو ہجرت کر گئے تو کفار قریش نے عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن عاص کو ہدیے دیکر شاہ حبشہ کے پاس بھیجا کہ ان مسلمانوں کو ہمارے حوالہ کر دو۔ وہاں حضرت جعفرؓ کا عبد اللہ اور عمرو سے مناظرہ ہوا۔ عبد اللہ و عمرو ہار گئے پھر نجاشی نے حضرت جعفرؓ کو تلاوت قرآن شریف کا حکم دیا، جب نجاشی اور اُس کے ساتھیوں نے کلام مجید سُنا تو رو پڑے اس کے بعد نجاشی نے مسلمانوں کو تسلّی دی کہ تم ہرگز نہ ڈرو حضرت ابراہیمؑ کی جماعت کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی عمرو بن عاص کا فر بولا کہ ابراہیم علیہ السلام کی جماعت کے لوگ کون ہیں۔ نجاشی نے جواب دیا کہ یہی مسلمان لوگ جو تیرے سامنے موجود ہیں اور وہ پیغمبر کہ جن کے پاس سے یہ لوگ آئے ہیں عمرو بن عاص کو یہ بات پسند نہ آئی اور وہ دعوی کے ساتھ کہنے لگا کہ ابراہیم علیہ السلام تو ہمارے خاندان کے تھے اور وہ تو ہمارے ساتھ زیادہ موافق تھے اللہ تعالیٰ نے نجاشی کے اس کلام کے مطابق جو انھوں نے حبشہ میں کہا تھا یہ آیت مدینہ میں نازل فرمائی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہم اور ہمارے پیغمبر زیادہ قریب ہیں ۱۲ معالم وغیرہ

ع ۸ / ۱۵

نزول الکلام

لہ قولہ وَدَّتۡ طَّآئِفَۃٌ الخ

عبد اللہ بن صیف اور عدی ابن زید اور حارث بن عوف نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب یوں کرنا چاہیے کہ صبح کو تو محمدؐ اور اُن کے اصحابؓ پر ایمان لے آؤ اور شام کو مرتد ہو جاؤ اور کہہ دو کہ ہم نے اپنی کتاب توریت میں خوب دیکھا بھالا اور اپنے عالموں سے بھی پوچھا تو وہ نشانیاں جو توریت میں ہیں معلوم ہوا کہ محمدؐ میں نہیں ہیں شاید اس چال میں مسلمان بھی متردد ہو کر اپنے مذہب کو چھوڑ دیں اس وقت یہ آیت نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر سے مسلمانوں کو آگاہ کیا ۱۲

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ

کہہ تحقیق فضل بیچ ہاتھ اللہ کے ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ تو

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو خدا کے قبضہ میں ہے۔ وہ اُس کو جسے چاہیں عطا فرما دیں اور اللہ تعالےٰ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو

کشایش والا جاننے والا ہے خاص کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے جسے چاہے اور اللہ تو

بڑی وسعت والے ہیں خوب جاننے والے ہیں خاص کر دیتے ہیں اپنی رحمت (وفضل) کے ساتھ جس کو چاہیں اور اللہ تعالیٰ

الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ

صاحب فضل بڑے کا ہے اور بعض اہل کتاب میں سے وہ ہے کہ اگر امانت دے اُس کو خزانہ

بڑے فضل والے ہیں۔ اور اہل کتاب میں سے بعض شخص ایسا ہے کہ (اے مخاطب) اگر تم اسکے پاس انبار کا انبار مال بھی امانت رکھدو تو

بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

ادا کردے اس کو طرف تیری اور بعضا اُن میں سے وہ شخص ہے کہ اگر امانت دے اس کو ایک دینار

وہ (مانگنے کے ساتھ ہی اسکو) تمہارے پاس لا رکھے اور اُنھیں میں سے بعض وہ شخص ہے کہ اگر تم اس کے پاس ایک دینار بھی

لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ط ذٰلِكَ

نہ ادا کرے اُس کو طرف تیرے مگر جب تک کہ رہے تو اوپر اس کے کھڑا یہ اس واسطے

امانت رکھدو تو وہ بھی تم کو ادا نہ کرے مگر جب تک کہ تم اس کے سر پر کھڑے رہو یہ (امانت کا ادا کرنا) اس سبب سے ہے کہ

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ج وَ

کہ انھوں نے کہا نہیں اوپر ہمارے بیچ ان پڑھوں کے کچھ راہ اور

وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم پر غیر اہل کتاب کے (مال کے) بارہ میں کسی طرح کا الزام نہیں اور

يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى

کہتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ اور وہ جانتے ہیں نہ بلکہ

وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور (دل میں) وہ بھی جانتے ہیں کہ (خائن ہیں)

مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

جو کوئی پورا کرے عہد اپنے کو اور پرہیزگاری کرے پس تحقیق اللہ تو دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو

الزام کیوں نہ ہوگا جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو بیشک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں (ایسے) متقیوں کو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا

تحقیق جو لوگ کہ مول لیتے ہیں بدلے عہد اللہ تعالےٰ کے اور قسموں اپنی کے مول

یقیناً جو لوگ معاوضہ حقیر لے لیتے ہیں بمقابلہ اس عہد کے جو اللہ تعالیٰ سے (انھوں نے) کیا ہو اور (بمقابلہ) اپنی قسموں کے ان لوگوں کو

قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

تھوڑا یہ لوگ نہیں حصہ واسطے ان کے بیچ آخرت کے اور نہ بولے گا ان سے

کچھ حصہ آخرت میں (وہاں کی نعمت کا) نہ ملے گا اور خدا تعالےٰ اُن سے (لطف کا) کلام فرمادیں گے

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ص وَ

اللہ تعالےٰ اور نہ دیکھے گا طرف اُن کی دن قیامت کے اور نہ پاک کرے گا اُن کو اور

اور نہ اُن کی طرف (نظر محبت سے) دیکھیں گے قیامت کے روز اور نہ اُن کو پاک کریں گے اور

نزول الکلام

لہ قولہ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قریشی شخص نے دو ہزار دو سو اشرفیاں امانت رکھی تھیں جب انھوں نے واپس مانگیں تو انھوں نے فوراً دیدیں اور فنحاص بن عازوراء یہودی کے پاس کسی دوسرے قریشی نے صرف ایک ہی دینار امانت رکھا تھا جب اُس نے اپنا دینار مانگا تو وہ اس سے انکار کر گیا اور کہنے لگا جو یہودی نہیں ہے وہ جاہل ہے اور ان پڑھیوں کا مال ہمارے لئے مباح ہے اور ان کا حق مارنے پر ہم سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ معالم التنزیل اور روح المعانی میں ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں یہود سے مسلمان بیع و فروخت کا معاملہ کیا کرتے تھے جب یہ لوگ مشرف باسلام ہو گئے تو انھوں نے اپنے لین دین کا تقاضا کیا اس پر یہود بولے کہ نہ ہمارے پاس تمہاری کوئی امانت اور نہ ہم تم کو کوئی چیز ادا کریں کیونکہ تم نے اپنا دین چھوڑ دیا اور کہنے لگے کہ یہی حکم ہماری کتاب (توریت) میں ہے اس وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وَيَقُوْلُوْنَ الخ ١٢ روح المعانی

لغات الکلام

ےہ قولہ قِنْطَارٍ چالیس اوقیہ سونے یا ایک ہزار دو سو اشرفیوں یا ایک ہزار دو سو اوقیہ یا ستر ہزار اشرفیوں یا اسی ہزار درہم یا ایک سو رطل سونے یا چاندی یا ایک ہزار اشرفیوں یا بیل کے چمڑے بھر سونے یا چاندی کو کہتے ہیں ١٢ قاموس

فوائد الکلام

ےۃ قولہ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى الخ بظاہر حربی کافر کے مال کا مباح ہونا خواہ عقد فاسد ہی کے ذریعہ ہو اس آیت کے خلاف معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں خلاف نہیں اس لئے کہ اسکے مال کی عقد فاسد کے ساتھ اباحت اس شرط کے ساتھ ہو کہ حربی رضامند ہو اور دغا بازی نہ ہو اور مال غنیمت کے حلال ہونے پر بھی اس آیت سے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اسلئے کہ وہاں کوئی عہد نہیں جس کا خلاف کیا جا رہا ہو برخلاف یہود کے کہ انھوں نے عہدہ امانت کے باوجود غداری کی ١٢

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ

يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ

لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ

يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ

تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ

اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ

نزول الکلام

لہ قولہ ما کان لبشر الخ جب علمائے یہود اور نجران کے عیسائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے اُن کو اسلام کی تبلیغ کی تو یہود بولے کہ اے محمد کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہاری عبادت کرنے لگیں جیسے عیسائی عیسے علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ اللہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ تم جیسے پہلے دیندار تھے یعنی تم آسمانی کتابیں پڑھتے پڑھاتے اور ان پر عمل کرتے تھے اب تم میں نہیں رہی اس لئے اگر مسلمان ہو کر میری صحبت میں پھر وہی کمال حاصل کرلو تو تمہاری آخرت درست ہو جائے اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب النقول نیز حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم صرف آپ کو سلام کرتے ہیں جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کرلیا کریں تاکہ (آپ دوسروں سے ممتاز ہو جائیں) آپ نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ تم اپنے نبی کی عزت کرو اور ہر حقدار کے حق کو پہچانو کیونکہ سجدہ تو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کے لئے روا نہیں ۱۲ لباب النقول یہ روایت شان نزول کے بارہ میں بہ نسبت پہلی روایت کے واذ انتم مسلمون کے ساتھ مناسب ہے اور پہلی روایت کے مطابق مسلمون کے معنی میں تاویل کرنی پڑے گی کہ اسکی تفسیر دین حق قبول کرنے کیلئے تیار رہنے والوں کے ساتھ کرنا پڑیگی

ع ۸ ۹ ۱۶

ربط الکلام

لہ قولہ ما کان لبشر الخ گزشتہ آیتوں میں اہل کتاب کے اقوال و افعال پر اعتراض تھا یہاں سے اہل کتاب کے ایک لغو اعتراض کا جواب دیتے ہیں جو انھوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا اور اس کا ذکر نزول الکلام میں بھی آیا ہو ۱۲

لغات الکلام

لہ قولہ کونوا ربانیین اس کے معنی میں اختلاف ہے حضرت علی اور ابن عباس اور حسن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم فقہا اور علماء بن جاؤ ۱۲

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ

سچا کرنے والا اُس چیز کو کہ ساتھ تمہارے ہے البتہ ایمان لائیو ساتھ اس کے اور البتہ مدد دینا اُس کو کہا

جو مصداق ہو اُس کا جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر اعتقاد بھی لانا اور اس کی طرفداری بھی کرنا فرمایا کہ

ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ

کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اس کے بھاری عہد میرا کہا انھوں نے اقرار کیا ہم نے

آیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا عہد قبول کیا وہ بولے ہم نے اقرار کیا

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ

کہا بس شاہد رہو اور میں ساتھ تمہارے شاہدوں سے ہوں بس جو کوئی

ارشاد فرمایا تو گواہ رہنا اور میں اس پر تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں سو جو شخص

تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَغَيْرَ

پھر جاوے پیچھے اس کے بس یہ لوگ وہی ہیں بدکار کیا بس غیر

روگردانی کرے گا بعد اس کے تو ایسے ہی لوگ بے حکمی کرنے والے ہیں کیا پھر

دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

دین خدا کے چاہتے ہیں اور واسطے اس کے مطیع ہوئے ہیں جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور

دین خداوندی کے سوا اور کسی طریقے کو چاہتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سب سرافگندہ ہیں جتنے آسمانوں اور

الْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ قُلْ اٰمَنَّا

زمین کے ہیں خوشی سے اور ناخوشی سے اور طرف اُسی کے پھیرے جاویں گے کہہ ایمان لائے ہم

زمین میں ہیں خوشی سے اور بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جاویں گے آپ فرما دیجئے کہ ہم ایمان

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ

ساتھ اللہ کے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی اوپر ہمارے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی اوپر ابراہیمؑ کے اور

رکھتے ہیں اللہ پر اور اُس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور اُس پر جو ابراہیم علیہ السلام و

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ

اسمٰعیلؑ کے اور اسحٰقؑ کے اور یعقوبؑ کے اور اولاد اُس کی کے اور جو دی گئی

اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ کی طرف بھیجا گیا اور اس پر بھی

مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ

موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور نبیوں کو پروردگار ان کے سے نہیں جدائی ڈالتے ہم

جو موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا اُن کے پروردگار کی طرف سے اس کیفیت سے کہ ہم اُن میں سے کسی ایک میں بھی

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّبْتَغِ

درمیان کسی کے اُن میں سے اور ہم واسطے اس کے فرمانبردار ہیں اور جو کوئی چاہے

تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ ہی کے مطیع ہیں اور جو شخص

غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ

سوائے اسلام کے دین پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا اس سے اور وہ بیچ آخرت کے

اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اُس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں

لغات الکلام

۵۱ قوله اصری۔ اصر کے معنی بھاری قول و قرار ۱۲ معالم و مدارک و بیضاوی و روح المعانی۔

خواص الکلام

۵۲ قوله أفغير دين الله سے والیه یرجعون تک اگر کسی کا گھوڑا یا اونٹ سواری کے وقت شوخی کرے تو یہ آیت تین بار پڑھ کر اس کے دونوں کانوں میں پھونک دے پھر سوار ہوجائے نیز یہ آیت من الخاسرین تک دل کے خفقان کے لیے مفید ہے۔ مٹی کے کورے برتن میں لکھ کر بارش یا شیریں کنوئیں کے پانی سے جس کو دھوپ نہ آئی ہو دھوکر مریض کو پلایا جاوے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوجاوے گی ۱۲ اعمال

توضیح الکلام

۵۳ قوله طوعا وكرها الخ خدا تعالیٰ کے حکم دو قسم کے ہیں ایک تکوینی، یہ وہ حکم الٰہی ہیں جن پر کسی نتیجہ کا مرتب ہونا بندہ کے اختیار سے نہیں جیسے زندہ رکھنا، مارنا، بیمار کرنا، تندرست کرنا وغیرہ دوسرے تشریعی یہ وہ حکم ہیں جن کے موجود کرنے میں کچھ بندہ کو بھی اختیار دیا گیا ہے جیسے نماز روزہ تو احکام تکوینیہ کے تو سب تابع ہیں ان کے احکام سے کوئی مخلوق سرتابی نہیں کرسکتی اور کرہاً سے یہی مراد ہے اور بہت سے آدمی احکام تشریعیہ کے لیے بھی مطیع ہیں اور طوعاً کا یہی مطلب ہے تو گویا حکم تکوینی تو سب کو چار و ناچار ماننا ہی پڑتا ہے اور شرعی احکام کے سامنے بھی بہت سے خوش قسمت سر جھکائے رہتے ہیں جس سے حاکم کی عظمت نمایاں معلوم ہوتی ہے اور بعض لوگ احکام شرعیہ کی مخالفت کرتے ہیں تو کیا انھوں نے اس جیسی عظمت والا کوئی اور تلاش کرلیا ہے کہ اس کی موافقت کے بجائے اس کی مخالفت کرتے ہیں ۱۲۔

ربط الکلام ۵۴ قوله فمن تولى الخ اوپر عہد کا بیان تھا یہاں سے عہد شکنی پر وعید کا بیان ہے ۱۲ **۵۵ قوله** أفغير دين الله الخ اوپر اسلام قبول کرنے کا عہد پورا کرنے کا وجوب اور اُس عہد کو توڑنے کی حرمت کا بیان تھا یہاں سے عہد شکنی پر ڈانٹ دیتے ہیں ۱۲ **۵۶ قوله** قل آمنا بالله الخ اوپر مذہب اسلام کے حق ہونے کا بیان تھا یہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ آپ اسلام کی حقیقت کا بیان فرما دیجئے ۱۲

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ

ٹوٹا پانے والوں سے ہے کیونکر ہدایت کرے اللہ اُس قوم کو کہ کافر ہوئے پیچھے

تباہ کاروں میں سے ہوگا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت کریں گے جو کافر ہوگئے بعد اپنے

اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ

ایمان اپنے کے اور گواہی دی یہ کہ رسول سچ ہے اور آئیں اُن کے پاس دلیلیں

ایمان لانے کے اور بعد اپنے اس اقرار کے کہ رسول سچے ہیں اور بعد اس کے کہ ان کو واضح دلائل

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ

اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو یہ لوگ سزا اُن کی

پہنچ چکے تھے اور اللہ تعالیٰ ایسے بے ڈھنگے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتے ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے

اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ

یہ ہے کہ اوپر اُن کے لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی

کہ اُن پر اللہ تعالیٰ کی بھی لعنت ہوتی ہے اور فرشتوں کی بھی اور آدمیوں کی بھی سب کی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

ہمیشہ رہیں گے بیچ اُس کے نہ ہلکا کیا جاوے گا اُن سے عذاب اور نہ وہ

اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہیں گے اُن پر سے عذاب ہلکا بھی نہ ہونے پاوے گا اور نہ اُن کو

يُنْظَرُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

ڈھیل دیے جاویں گے مگر وہ لوگ کہ جنہوں نے توبہ کی پیچھے اس سے اور

مہلت ہی دی جاوے گی ہاں مگر جو لوگ توبہ کریں اس کے بعد اور

اَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ

نیکی کی پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے پیچھے

اپنے کو سنواریں سو بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والے رحمت کرنے والے ہیں بیشک جو لوگ کافر ہوئے اپنے

اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر میں ہرگز نہ قبول کی جاوے گی توبہ اُن کی اور یہ لوگ

ایمان لانے کے بعد پھر بڑھتے رہے کفر میں اُن کی توبہ ہرگز مقبول نہ ہوگی اور ایسے لوگ

هُمُ الضَّآلُّوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ

وہی ہیں گمراہ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور مر گئے اور وہ کافر رہے

پکے گمراہ ہیں بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور وہ مر بھی گئے حالت کفر ہی میں

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى

پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا کسی اُن میں سے بھر کر زمین سونا اور اگرچہ بدلہ دے

سو اُن میں سے کسی کا زمین بھر سونا بھی نہ لیا جاوے گا اگرچہ معاوضہ میں

بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ ع

ساتھ اس کے یہ لوگ واسطے اُن کے عذاب ہے درد دینے والا اور نہیں واسطے اُن کے کوئی مدد دینے والا

اُس کا دینا بھی چاہے اِن لوگوں کو سزا ئے دردناک ہوگی اور اُن کے کوئی حامی بھی نہ ہوں گے

نزول الکلام

۱ قولہ کَیْفَ یَهْدِی الخ ایک انصاری شخص مرتد ہوگیا اور بعض روایتوں کے مطابق طعمہ اور حرث مرتد ہوگئے پھر نادم ہوئے اور اپنی قوم سے درخواست کی کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کراؤ کہ میرے لئے کوئی صورت توبہ کی ممکن ہے یا نہیں اسوقت یہ آیت کیف یہدی اللہ سے فان اللہ غفور رحیم تک اُتری آپ نے ان کی قوم کو یہ آیت لکھوا کر بھیج دی یہ سُن کر وہ پھر اسلام میں لوٹ آئے اور ایک روایت میں ہے کہ اُن کے بھائی نے لکھ کر اُن کے پاس بھیجدی تو حرث نے پڑھ کر کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ میرے بھائی سے کبھی جھوٹ نہیں سُنا اور نہ بھائی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ فرمایا اور اللہ تعالیٰ تو سب سچوں کا سچا ہے پھر میں کیوں ناامید ہوں چنانچہ وہ اسی وقت تائب ہوکر مدینہ طیبہ چلے آئے اور اچھے پختہ مسلمان ہوئے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ آیت دس آدمیوں کے بارہ میں نازل ہوئی جو ایمان لاکر پھر گئے تھے اور مکہ معظمہ کو واپس ہوگئے تھے اور ان لوگوں میں شامل ہوگئے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا انتظار کرتے تھے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اندر کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اسلام سے پھر کر تائب اور دوبارہ اسلام میں داخل ہوگئے تھے اس لئے ان کو اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا سے مستثنیٰ فرمادیا ۱۲ تفسیر کبیر و لباب النقول

متعلقات الکلام

۲ قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا الخ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دوزخی سے قیامت کے دن کہا جائیگا کہ بھلا اگر ساری دنیا تیری ہوجائے تو تو منظور کریگا اس عذاب کے بدلہ میں اس ساری دنیا کو دیدے اور اپنی جان بچالے وہ اسپر ہاں کہے گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں تو دنیا میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ آسان کام چاہتا تھا تیرے باپ آدم کی پشت میں تجھ سے اقرار لیا تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا شرک کسی طرح نہ چھوڑا ۱۲ بخاری ومسلم

توضیح الکلام

۳ قولہ وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ الخ جو لوگ حالت کفر میں مرجاتے ہیں اُنکی نسبت تین باتیں بیان فرمائیں ۱ یہ کہ اگر وہ لوگ بالفرض زمین بھر کر بھی سونا تاوان میں دیں تو ہرگز آخرت میں قبول نہ ہوگا ۲ ان کو دردناک سزا دیجائیگی ۳ اُن کا کوئی مددگار اور سفارشی نہ ہوگا یہ روحانی بیماری کا انجام ہے ۱۲

نزول الکلام

ربع

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا

ہرگز نہ پہونچو گے تم بھلائی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم اس چیز سے

تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے۔ یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو

تُحِبُّوْنَ ؕ۵ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۞ كُلُّ

کہ دوست رکھتے ہو اور جو کچھ خرچ کرو تم کسی چیز سے پس تحقیق اللہ ساتھ اس کے جاننے والا ہے تمام

خرچ نہ کرو گے اور جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتے ہیں سب

الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ

کھانا تھا حلال واسطے بنی اسرائیل کے مگر جو حرام کر لیا تھا یعقوب نے

کھانے کی چیزیں نزول توراۃ کے قبل باستثناء اس کے جس کو یعقوب نے

عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

اوپر جان اپنی کے پہلے اس سے کہ اتاری جاوے توریت کہہ پس لاؤ تم

اپنے نفس پر حرام کر لیا تھا بنی اسرائیل پر حلال تھیں فرما دیجئے کہ پھر

بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۞ فَمَنِ افْتَرٰى

توریت کو پس پڑھو اس کو اگر ہو تم سچے پس جو کوئی باندھ لیوے

توراۃ لاؤ پھر اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو سو جو شخص اس کے بعد

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞

اوپر اللہ کے جھوٹ پیچھے اس کے پس یہ لوگ وہی ہیں ظالم

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بات کی تہمت لگائے تو ایسے لوگ بڑے بے انصاف ہیں

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ

کہہ سچ کہا اللہ نے پس پیروی کرو دین ابراہیم حنیف کی اور نہ تھا

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہہ دیا سو تم ملت ابراہیم کا اتباع کرو جس میں ذرا کجی نہیں اور وہ

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۞ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ

مشرکوں سے تحقیق پہلا گھر مقرر کیا گیا واسطے لوگوں کے وہ ہے جو

شرک نہ کرتے تھے یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کے واسطے مقرر کیا گیا وہ مکان ہے جو کہ

بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ

بیچ مکہ کے ہے برکت والا اور ہدایت واسطے عالموں کے بیچ اس کے نشانیاں ہیں ظاہر مقام

مکہ میں ہے جس کی حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے اور جہان بھر کے لوگوں کا رہنما ہے اس میں کھلی نشانیاں ہیں

اِبْرٰهِیْمَ ۚ۵ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ

ابراہیم کا اور جو کوئی داخل ہوا اس میں ہوتا ہے امن میں اور واسطے اللہ کے اوپر لوگوں کے

منجملہ ان کے ایک مقام ابراہیم ہے۔ اور جو شخص اس میں داخل ہو جاوے وہ امن والا ہو جاتا ہے اور اللہ کے واسطے لوگوں کے

حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ

حج کرنا اس گھر کا (یعنی کعبہ کا) جو کوئی پا سکے طرف اس کے راہ اور جو کوئی کافر ہو

ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کی سبیل کی اور جو شخص منکر ہو تو

نزول الکلام

ربع ۵ قولہ لن تنالوا الخ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ جو مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار تھے اور سب سے بہتر مال ان کو ایک باغ تھا مسجد نبوی کے سامنے اور بیر حاء اسکا نام تھا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم وہاں جا کر پانی پیا کرتے تھے جو نہایت شیریں اور عمدہ تھا خدمت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو پہونچ نہیں سکتے جبتک کہ اپنی سب سے پیاری چیز اللہ کے رستہ میں خرچ نہ کرو اور مجھے سب سے زیادہ پیارا بیر حاء باغ ہے لہذا میں اسکو راہ خدا میں دیتا ہوں یہ سنکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اس باغ کو ابو طلحہ کے چچازاد بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کیلیے وقف کر دیا اور ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے واسطے ایک لونڈی خرید لینا انھوں نے خرید لی آپ نے اس کو اپنے پاس بلایا تو وہ آپ کو بہت پسند آئی پھر فوراً اس آیت کا مضمون دل میں آیا اور اسیوقت اس لونڈی کو آزاد کر دیا ۱۲

ف جبریل علیہ السلام

توضیح الکلام

۵ قولہ البر برسے مراد جنت یا تقویٰ یا طاعت یا امر خیر ہے حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر سچائی کو لازم کرو کیونکہ سچ بولنا بر کی طرف ہدایت کرتا ہے اور بر جنت کا رستہ دکھلاتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا اور سچائی کو تلاش کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اللہ میاں کے پاس اسکو صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف رہبری کرتا ہے اور فجور دوزخ کا رستہ دکھاتا ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ میاں کے پاس اسکو جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے ۱۲ ۵۳ قولہ حلاً لبنی اسرائیل الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے ان چیزوں کے حرام ہو جانیکا دعویٰ کب صحیح ہو سکتا ہے اور قبل نزول توریت کے قید اس وجہ سے لگائی کہ نزول توریت کے بعد ان حلال چیزوں میں سے بھی بہت سی حرام ہو گئی تھیں چنانچہ اسکی تفصیل سورۂ انعام میں آیت وعلی الذین ہادوا الخ میں موجود ہے ۱۲

فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ

بس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے عالموں سے کہہ اے اہل کتاب کے کیوں

اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب تم کیوں

تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ○

کفر کرتے ہو تم ساتھ نشانیوں اللہ کے اور اللہ گواہ ہے اوپر اس چیز کے کہ کرتے ہو تم

انکار کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے احکام کا حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کی اطلاع رکھتے ہیں

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ

کہہ اے صاحب کتاب کے کیوں بند کرتے ہو راہ خدا کی سے اس شخص کو

آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب کیوں ہٹاتے ہو اللہ کی راہ سے ایسے شخص کو

اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

کہ ایمان لایا ہے چاہتے ہو واسطے اس کے کجی اور تم گواہ ہو اور نہیں اللہ غافل اس چیز سے کہ

جو ایمان لا چکا اس طور پر کہ کجی ڈھونڈتے ہو اس راہ کے لئے حالانکہ تم خود بھی اطلاع رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے

تَعْمَلُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ

کرتے ہو تم اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم اگر کہا مانو گے تم ایک فرقے کا ان

بے خبر نہیں اے ایمان والو اگر تم کہنا مانو گے کسی فرقے کا ان

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ○ وَ

لوگوں میں سے جو دیئے گئے ہیں کتاب پھیر دیں گے تم کو پیچھے ایمان تمہارے کے کافر اور

لوگوں میں سے جن کو کتاب دی گئی ہے تو وہ لوگ تم کو تمہارے ایمان لائے پیچھے کافر بنا دیں گے اور

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ

کیونکر کفر کرو گے تم حالانکہ پڑھی جاتی ہیں اوپر تمہارے نشانیاں اللہ کی اور بیچ تمہارے ہے پیغمبر اس کا

تم کفر کیسے کر سکتے ہو حالانکہ تم کو اللہ تعالیٰ کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور تم میں

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

اور جو کوئی محکم پکڑے اللہ کو پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے

اللہ کے رسول موجود ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑتا ہے تو ضرور راہ راست کی ہدایت کیا جاتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اس کے کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو ڈرنے کا حق اور بجز اسلام کے اور کسی حالت

وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ

اور تم مسلمان ہو اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ کے اکٹھے

پر جان مت دینا اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو اور

لَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

مت متفرق ہو اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جس وقت تھے تم دشمن

اور باہم نا اتفاقی مت کرو اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کو یاد کرو جبکہ تم دشمن تھے

نزول الکلام

لہ قولہ قل یا اہل الکتاب لم تصدون الخ یہ جو حضرت عمار بن یاسر کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

لہ قولہ یا ایہا الذین آمنوا الخ ایک یہودی شاس بن قیس ہمیشہ مسلمانوں سے جلتا تھا اتفاق سے ایک مجلس قائم ہوئی جس میں انصار کے دونوں مشہور قبیلوں اوس اور خزرج کے آدمی جمع تھے جب اسنے ان دونوں قبیلوں کو باہم متفق دیکھا تو حسد کی آگ میں شعلہ زنی پیدا ہوئی اور ہمہ تن اس جستجو میں لگا رہا کہ کسی طرح ان دونوں فرقوں میں عداوت کی آگ بھڑکا دے آخرش اسنے یہ ترکیب نکالی کہ ایک شخص سے بولا کہ ان دونوں قبیلوں میں جو اسلام سے پہلے ایک زمانہ دراز تک لڑائی رہی ہے اس لڑائی کے متعلق فریقین کے اشتعال انگیز فخریہ اشعار کہے ہوئے ہیں وہ اشعار ان کی مجلس میں جا کر پڑھ دے جاہلی اشعار پڑھے گئے پڑھتے ہی ان میں پچھلے حسد کی بجھی ہوئی آگ پھر شعلے مارنے لگی اور آپس میں خوب سخت کلامی ہوئی یہاں تک کہ جنگ کی پھر تیاریاں ہونے لگیں اور تاریخ اور مقام تک مقرر کر دیا گیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جو اطلاع ہوئی آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا غضب ہے کہ میں موجود ہوں اور تم سب مسلمان بھی ہو چکے اور سب کا اتحاد شیر و شکر کی مانند بھی ہو چکا پھر اسی کفر کی حالت کی طرف لوٹے جاتے ہو تو آپ کے سب سنبھل گئے اور یقین کیا کہ یہ شیطانی حرکت تھی اور ایک دوسرے کے گلے ملکر بہت روئے اور توبہ کی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ روح المعانی و لباب

ربط الکلام

لہ قولہ قل یا اہل الکتاب الخ یہاں تک تو اہل کتاب کے اقوال کا رد تھا اس آیت سے ان کے ایک فعل کی تردید اور ان کو اس فعل کی وجہ سے ملامت کرتے ہیں ۱۲ لہ قولہ یا ایہا الذین آمنوا الخ اس آیت میں اس واقعہ پر جس کا تعلق پہلی آیت سے ہے مسلمانوں کو فہمائش ہے ۱۲ عہ یہ حاشیہ صفحہ ۹۱ کے نزول الکلام میں دیکھئے عہ یہ حاشیہ صفحہ ۹۱ کے خواص الکلام میں دیکھئے ۱۲ اور اس کی تفصیل نزول الکلام میں آنے والی ہے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ

پس اُلفت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اُس کی کے بھائی اور تھے تم

پس اللہ تعالے نے تمہارے قلوب میں الفت ڈالدی سو تم خدا تعالے کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم لوگ

عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

اوپر کنارے گڑھے کے آگ سے پس چھڑایا تم کو اُس سے اسی طرح بیان کرتا ہے

دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اُس سے خدا تعالےٰ نے تمہاری جان بچائی اسی طرح

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی تاکہ تم راہ پاؤ اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت

اللہ تعالے تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کر کے بتلاتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ راہ پر رہو۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضرور ہے کہ

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

کہ بلایا کریں طرف بھلائی کے اور حکم کریں ساتھ اچھی چیز کے اور منع کریں نامعقول

خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے

الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

سے اور یہ لوگ وہی ہیں چھٹکارا پانے والے اور مت ہو مانند اُن لوگوں کے

کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے اور تم لوگ اُن لوگوں کی طرح مت ہو جانا

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ

کہ متفرق ہوئے اور اختلاف کرنے لگے پیچھے اس سے کہ آئیں اُن کے پاس دلیلیں اور

جنھوں نے باہم تفریق کر لی اور باہم اختلاف کر لیا اُن کے پاس احکام واضح پہونچنے کے بعد۔ اور

اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ

یہ لوگ واسطے اُن کے عذاب ہے بڑا اُس دن کہ سفید ہوں گے کتنے مُنھ اور

ان لوگوں کے لیے سزائے عظیم ہوگی اُس روز کہ بعضے چہرے سفید ہو جاویں گے اور

تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ

کالے ہوں گے کتنے مُنھ پس جو لوگ کہ کالے ہوئے مُنھ اُن کے کیا کافر ہوئے تم

بعضے چہرے سیاہ ہوں گے سو جن کے چہرے سیاہ ہو گئے ہونگے اُن سے کہا جاوے گا۔ کیا تم لوگ کافر ہوئے تھے

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ وَاَمَّا

پیچھے ایمان اپنے کے پس چکھو عذاب بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے اور جو

اپنے ایمان لانے کے بعد سزا چکھو بسبب اپنے کفر کے اور

الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُھُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

لوگ کہ سفید ہوئے مُنھ اُن کے پس بیچ رحمت اللہ کے ہیں وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں

جن کے چہرے سفید ہو گئے ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

یہ ہیں نشانیاں اللہ کی پڑھتے ہیں ہم اُن کو اوپر تیرے ساتھ حق کے اور نہیں اللہ ارادہ کرتا ظلم کا

یہ اللہ تعالے کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالے مخلوقات پر ظلم کرنا

متعلقہ حاشیہ صفحہ ۹۱

نزول الکلام

عہ قولہ یا ایہا الذین الخ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لاکر اوس و خزرج کے درمیان الفت و محبت کرا چکے تو قبیلہ اوس کا ایک آدمی اُٹھا اور کہنے لگا کہ ہمارے گروہ میں چار آدمی ایسے ہیں کہ انکی مثل تمہارے اندر نہیں ایک خزیمہ ابن ثابت رضی جنکی ایک کی گواہی دو شخصوں کی گواہی کے برابر ہے دوسرے حنظلہ رضی اللہ عنہ جنکو بعد وفات فرشتوں نے غسل دیا تیسرے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ جنھوں نے دین کی کافی طور پر حمایت کی چوتھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنکی وفات پر خدائے تعالیٰ کا عرش ہلگیا اس کے بعد قبیلہ خزرج کا ایک آدمی اٹھکر بولا کہ ہم میں بھی چار آدمی ایسے ہیں کہ انھوں نے قرآن شریف کو محکم اور محفوظ کر دیا ایک ابی بن کعب دوسرے معاذ بن جبل تیسرے زید بن ثابت چوتھے ابو زید اور پانچویں سعد بن عبادہ ہیں جو انصار کے خطیب اور سردار ہیں یہ تفاخر کی باتیں ہو رہی تھیں کہ نوبت یہاں تک پہونچی کہ طرفین کے لوگ جنگ کیلیے ہتھیار لے آئے فوراً رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور یہ آیت اتری ۱۲ معالم و بیضاوی و مدارک وغیرہ

حاشیہ صفحہ ۹۰

خواص الکلام

عہ قولہ واعتصموا سے مفلحون تک اگر عروج ماہ میں دوشنبہ کے دن ہرن کی جھلی پر ترکے عرق سے لکھکر آخر میں یا مُولف القلوب الف بین فلان و فلان لکھے اور فلاں فلاں کی جگہ ان دو شخصوں کا نام لکھے جن میں الفت پیدا کرنا منظور ہو اور طالب بازو وغیرہ پر باندھ دے مطلوب مہربان ہو جاویگا اگر عداوت ہوگی تو دوستی سے بدل جائیگی اور اقبال وجاہ میسر ہوگا اور اگر وعظ کہنے والا اسکو اپنے پاس رکھے اس کا وعظ مقبول اور مؤثر ہو ۱۲ از اعمال

ربط الکلام ۱۵ قولہ ولتکن الخ اوپر کی آیتوں میں مسلمانوں کو ہدایت پر قائم رہنے کا حکم تھا اس آیت میں حکم ہے کہ دوسروں کو بھی ہدایت کرنیکی کوشش کرو جس طرح بہت پہلے کفار کو خود گمراہ ہونے پر ملامت کر کے دوسروں کو گمراہ کرنے کی برائی بیان فرمائی تھی ۱۲ عہ۵۲ قولہ ولاتکونوا الخ اوپر تقوے کا حکم کر کے آپس میں دین کے اندر متفق رہنے کا حکم تھا اور نا اتفاقی سے ممانعت اس آیت میں اسی مضمون کی تفصیل ہے۔ ۱۲ عہ۵ یہ حاشیہ صفحہ ۹۲ توضیح الکلام میں دیکھیے عہ۵ یہ متعلقہ حاشیہ صفحہ ۹۰ ربط الکلام

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى

اور اللہ ہی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے نہیں چاہتے۔ اور طرف

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

اللہ ہی کیطرف سب مقدمات رجوع کئے جاویں گے تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ

تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر

بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ

ایمان لاتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لئے زیادہ اچھا ہوتا ان میں سے بعضے تو

الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ

مسلمان ہیں اور زیادہ حصہ ان میں سے کافر ہیں۔ وہ تم کو ہرگز کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے مگر

اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

ذرا خفیف سی اذیت اور اگر وہ تم سے مقابلہ کریں تو تم کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے پھر کسی کی طرف سے ان کی حمایت بھی نہ کی جاوے گی۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

جمادی گئی ان پر بے قدری جہاں کہیں بھی پائے جاویں گے مگر ہاں ایک تو ایسے ذریعہ کے سبب جو اللہ کیطرف سے ہے اور

حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

ایک ایسے ذریعہ سے جو آدمیوں کی طرف سے ہے اور مستحق ہو گئے غضب الٰہی کے اور جمادی گئی ان پر

الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ

پستی یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ لوگ منکر ہو جاتے تھے احکام الٰہیہ کے اور

يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

قتل کر دیا کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرہ سے

يَعْتَدُوْنَ ۝ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ

نکل نکل جاتے تھے۔ یہ سب برابر نہیں ان اہل کتاب میں سے ایک جماعت وہ بھی ہے جو قائم ہیں

خواص الکلام

لہ قولہ لن یضروکم الا اذی سے کانوا یعتدون تک دشمن پر فتحیابی اور اسکو جنگ سے روکنے کیلئے تلوار یا ڈھال یا کسی ہتیار پر شنبہ کے دن چھٹی ساعت میں اسکو کندہ کریں وہ ہتیار جو بھی لیکر دشمن کے مقابلہ میں جائیگا فتحیاب ہوگا بشرطیکہ کندہ کرنیوالا روزہ سے ہو ۱۲ اعمال باقی صفحہ ۹۱

توضیح الکلام صہ ۹۱

عہ قولہ فاما الذین الخ اس آیت میں جس تفرق اور اختلاف کی برائی بیان فرمائی ہے اس سے مراد وہ تفرق ہے جو دین کے اصول میں ہو یا فروع ہی میں ہو مگر نفسانیت کے ساتھ ہو جس طرح باطل فرقوں نے اہل سنت الجماعت کیساتھ اختلاف کیا البتہ اگر فروع میں اختلاف نفسانیت سے نہ ہو بلکہ اسوجہ سے ہو کہ انکے حکموں میں وضاحت نہیں ہے یا تو اسوجہ سے کہ انکے متعلق کوئی نص صحیح پہنچی نہیں یا ہے تو سہی لیکن اس کے مخالف کوئی دوسری نص موجود ہے اور تطبیق کی کوئی صورت ظاہراً سمجھ میں نہیں آتی تو یہ اختلاف اس آیت میں داخل نہیں اور نہ یہ اختلاف برا ہے بلکہ امت مرحومہ میں اس اختلاف کا وقوع ہے اور اس اختلاف کے جائز ہونے پر یہ حدیث بخاری و مسلم کی دلیل ہے جسکو عمر بن عاص رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جب کوئی حاکم اپنے اجتہاد سے حکم کرے اور وہ حکم ٹھیک ہو تو اسکو دوہرا اجر ہے اور اگر حکم اجتہاد سے کرے اور وہ حکم غلط ہو تو اسکو اکہرا اجر ہے حضرت قاسم بن محمد اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ صحابہ کرام کا اختلاف لوگوں کیلئے رحمت اور سہولت کا باعث ہے ۱۲ باقی صفحہ ۹۱

ربط الکلام صہ ۹۱

عہ قولہ تلک آیات اللہ الخ اوپر کی آیت میں دونوں فریق مرحوم اور مغضوب کی جزا و سزا کا بیان تھا اس آیت میں چند باتیں بیان فرماتے ہیں ایک یہ کہ جزا و سزا کی خبر صحیح اور واقعی ہے کہ ضرور ایسا ہوگا۔ دوسری یہ کہ جزا و سزا جرم کے مطابق ہوگی تیسری بات یہ ہے کہ یہ سب لوگ خدا تعالیٰ کی ملک ہیں لہذا ان کا فرض ہے کہ اطاعت کریں۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اس کے سوا کسی اور کا کوئی اختیار نہیں اور ان تمام باتوں کے ذکر سے غرض وعدہ اور وعید کا باوقعت و قابل اعتبار بنانا ہے کیونکہ ان چیزوں کے ثابت کر دینے سے وعدہ اور وعید کا اعتبار کے لائق ہونا سمجھا جاسکتا ہے ۱۲ عہ یہ حاشیہ صفحہ ۹۲ توضیح الکلام میں دیکھئے عہ یہ حاشیہ صفحہ ۹۳ نزول الکلام و ربط الکلام میں دیکھئے ۱۲

يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ○ يُؤْمِنُوْنَ

پڑھتے ہیں آیتیں خدا کی اوقات رات کے میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں ایمان لاتے ہیں

اللہ کی آیتیں اوقات شب میں پڑھتے ہیں اور وہ نماز بھی پڑھتے ہیں

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

اللہ پر اور دن آخرت کے اور حکم کرتے ہیں ساتھ بھلائی کے اور منع کرتے ہیں برائی

ساتھ اللہ کے اور قیامت والے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام بتلاتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں

الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

سے اور جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے اور یہ لوگ ہیں صالحوں سے

اور نیک کاموں میں دوڑتے ہیں اور یہ لوگ شائستہ لوگوں میں سے ہیں

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○

اور جو کچھ کریں گے بھلائی سے پس ہرگز نہ کیجاوے گی ناقدری اُس کی اور اللہ جاننے والا ہے پرہیزگاروں کو

اور یہ لوگ جو نیک کام کریں گے اس سے محروم نہ کئے جاویں گے اور اللہ تعالے اہل تقوی کو خوب جانتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے ہرگز نہ کفایت کریں گے اُن سے مال اُن کے اور نہ اولاد اُن کی

جو لوگ کافر رہے ہرگز اُن کے کام نہ آویں گے اُن کے مال اور نہ اُن کی اولاد

مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اللہ سے کچھ اور یہ لوگ ہیں رہنے والے آگ کے وہ ہیں بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے

اللہ کے مقابلہ میں ذرا بھی اور وہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ

مثال اُس کی جو خرچ کرتے ہیں بیچ اس زندگانی دنیا کے مانند مثال باؤ کے ہے

وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس دنیوی زندگانی میں اس کی حالت اس حالت کے مثل ہے کہ ایک ہوا ہو

فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ

کہ تھا بیچ اُس کے پالا پہونچی کھیتی ایک قوم کی کو کہ ظلم کیا تھا انھوں نے جانوں اپنی کو پس ہلاک کیا اُس کو

جس میں تیز سردی ہو وہ لگ جاوے ایسے لوگوں کی کھیتی کو جنھوں نے اپنا نقصان کر رکھا ہو پس وہ اس کو برباد کر ڈالے

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا

اور نہ ظلم کیا اُن کو اللہ نے و لیکن جانوں اپنی کو ظلم کرتے تھے اے لوگو

اور اللہ تعالے نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود ہی اپنے آپ کو ضرر پہونچا رہے ہیں۔ اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ

جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دوست دلی سوائے اپنے سے نہیں کمی کرتے تم سے

اپنے سوا کسی کو صاحب خصوصیت مت بناؤ وہ لوگ تمھارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا

خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ

تباہ کرنے میں اور دوست رکھتے ہیں یہ کہ ایذا میں پڑو تم تحقیق ظاہر ہوئی ناخوشی منہ اُن کے سے

نہیں رکھتے تمھاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں واقعی بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو پڑتا ہے

صفحہ ۹۲

نزول الکلام

عـه قولہ لیسوا سواء الخ حضرت عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ اور اسد و اسید رضی اللہ عنہم قوم یہود میں سے اسلام میں داخل ہوئے اور چالیس آدمی نصاریٰ نجران کے بیاسی حبشی اور آٹھ آدمی تو یہود نے اعتراضات شروع کئے کہ یہ لوگ ہم میں سے بدترین آدمی ہیں اگر یہ بہترین لوگ ہوتے تو اپنے باپ دادوں کے دین کو کیوں چھوڑتے اور دوسرے دین کو کیوں اختیار کرتے اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب و معالم

اور نسائی شریف سے شان نزول یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز کیلئے تشریف لانے میں بہت تاخیر ہو گئی تھی اور صحابہ تمام مسجد میں جمع ہو کر جماعت کے منتظر بیٹھے تھے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ روح المعانی اور دونوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ شان نزول تو پہلا ہی واقعہ ہے لیکن دوسرے واقعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسبت کے باعث اس آیت کی تلاوت فرمائی ۱۲

صفحہ ۹۲

توضیح الکلام

عـه قولہ بغضب من اللہ الخ اسی مضمون کی ایک آیت پارہ الم کے نصف سے پہلے گذری توضیح الکلام میں اوسجگہ اسکی شرح دیکھ سکتے ہو اور ذلت و مسکنت کا بیان پارہ الم کے نصف سے بعد میں واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل الخ کی توضیح میں گذرا وہاں دیکھ سکتے ہو اور یہ آیت اور اسکی پیشین گوئی اخبار بالغیب ہے جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کی نبوت پر دلیل ہے پیشین گوئی اسکس طرح صادق ہوئی کہ بنو قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع مسلمانوں کی جنگ میں ہمیشہ ناکام ہی رہے اور پھر ہمیشہ ذلیل ہوتے رہے اور اب بھی ذلیل ہیں ۱۲ روح المعانی

صفحہ ۹۳

ربط الکلام

عـه قولہ لیسوا سواء الخ اوپر کی آیت میں جہاں یہود کی برائیوں کا ذکر کیا تھا منہم المومنون فرما کر اہل کتاب میں سے اُن لوگوں کو بھلا الگ کر دیا تھا جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے جیسے عبداللہ بن سلام اور اُنکے بھائی اور ثعلبہ بن شعبہ اس آیت سے اوس استثناء کی تفصیل ہے صفحہ ۹۳ عـه قولہ ان الذین کفروا الخ پہلی آیت میں اُن اہل کتاب کی تعریف تھی جو مشرف بہ اسلام ہو گئے اس آیت میں بُرائی ہے اون اہل کتاب کی جو اسلام سے محروم رہے۔ عـه یہ حاشیہ صفحہ ۹۲ کے توضیح الکلام میں دیکھئے۔ عـه یہ حاشیہ صفحہ ۹۲ کے نزول الکلام میں اور ربط الکلام میں دیکھئے۔

وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِن

اور جسقدر اُن کے دلوں میں ہے وہ تو بہت کچھ ہے ہم علامات تمہارے سامنے ظاہر کر چکے

كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿﴾ هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَ

اگر تم عقل رکھتے ہو ہاں تم ایسے ہو کہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہو اور یہ لوگ تم سے اصلاً محبت نہیں رکھتے

تُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا

حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں کہدیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب

خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا

الگ ہوتے ہیں تو تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں مارے غیظ کے آپ کہہ دیجئے کہ تم مرو

بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿﴾ إِن تَمْسَسْكُمْ

اپنے غصہ میں بے شک خدا تعالیٰ خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو اگر تم کو کوئی اچھی حالت

حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِن

پیش آتی ہے تو اُنکے لئے موجب رنج ہوتی ہے اور اگر تم کو کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں ۔ اور اگر تم

تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا

استقلال اور تقویٰ کے ساتھ رہو تو ان لوگوں کی تدبیر تم کو ذرا بھی ضرر نہ پہنچا سکے گی بلاشبہ اللہ تعالیٰ اُن کے

يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿﴾ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ

اعمال پر احاطہ رکھتے ہیں اور جب کہ آپ صبح کے وقت اپنے گھر سے چلے

الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿﴾ إِذْ

مسلمانوں کو مقاتلہ کرنے کے لئے مقامات پر جما رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سب سن رہے سب جان رہے تھے جب

هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى

تم میں سے دو جماعتوں نے دل میں خیال کیا کہ ہمت ہار دیں ۔ اور اللہ تعالیٰ تو ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا ۔ اور

اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ

پس مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد کرنا چاہیے اور یہ بات محقق ہے کہ حق تعالیٰ نے تمکو بدر میں منصور فرمایا حالانکہ

صفحہ ۹۳

نزول الکلام

عہ قولہ یاایہا الذین الخ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بعض مسلمان حسب دستور قدیم یہود کے ساتھ ہمسائگی اور رشتہ داری رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو ایک فتنہ سے ڈرا کر اس سے منع فرما دیا اور یہ آیت نازل فرمائی اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت منافقوں کے بارہ میں نازل ہوئی جو مدینہ کے باشندے تھے کہ مومنوں کو اُن سے دوستی رکھنے کی ممانعت کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ اس شان نزول سے سمجھ میں آتا ہے کہ کفار کے ساتھ دوستی اور مخصوص تعلق اگرچہ دلی نہ ہو منع ہے باستثناء اوس ضرورت کے جسکو شرع مباح جانتی ہو ۱۲

خواص الکلام صفحہ ہذا

عہ قولہ محیط اسماء حسنیٰ میں سے ہے اس اسم مبارک کو جو شخص ہر نماز کے بعد اسکے عدد دن کے برابر ہمیشہ پڑھا کرے اور یہ نیت رکھے کہ میرے گھر والے اور بچے اور باغ اور مال سب محفوظ اور محصون رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا ۱۲ خموس الانوار۔

توضیح الکلام صفحہ ۹۳

ع ۱۲/۱۱/۳

عہ قولہ ظلموا انفسہم الخ اگر یہ قید ذکر نہ فرماتے تب بھی ظاہر یہ ہے کہ مثال صحیح ہو جاتی اسوجہ سے کہ جب پالا گرتا ہے تو اس شخص کی کھیتی کو بھی نقصان پہونچاتا ہے جو ظالم نہ ہو مگر اس کلمہ ظلموا انفسہم کے اضافہ سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ مقصود مثال سے دونو جہان کے خسارہ میں ہونے کو بتلانا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بات ظالم ہی کے ساتھ خاص ہے اسلئے کہ اگر نیک بندہ کی کھیتی کو نقصان پہونچا تو وہ صرف دنیوی ہی نقصان تو ہوا لیکن اُسکے مسلمان اور صالح ہونے کی وجہ سے آخرت میں اسکا عوض اچھا ملیگا جیسا کہ حدیثوں میں اسکو وضاحت کیساتھ بیان فرمایا ہے کہ کسی بندۂ مومن کے کانٹا بھی لگتا ہے اور وہ اُسپر صبر کرتا ہے تو وہ اسکے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور بد دین آدمی کی کھیتی کو نقصان پہونچا تو وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنیگا۔ صفحہ ۹۳

ربط الکلام

عہ قولہ یاایہا الذین آمنوا الخ اوپر کی آیت میں اہل کتاب خاص کر یہود کی برائیاں اور مختلف قسموں کی مذمتیں بیان فرمائی تھیں اس آیت سے ایمان والوں کو مخاطب فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ جب یہ لوگ ایسے برے ہیں تو ان سے دوستی یا دوستانہ برتاؤ مت کرو ۱۲ عہ یہ لطیفہ صفحہ ۹۵

أَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ إِذْ تَقُولُ

ذلیل پس ڈرو اللہ سے تو کہ تم شکر کرو جس وقت کہتا تھا تو

تم بے سروسامان تھے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم شکر گزار رہو۔ جب کہ

لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ

واسطے مسلمانوں کے کیا نہ کفایت کرے گا تم کو یہ کہ مدد کرے تم کو رب تمہارا ساتھ تین ہزار کے

آپ مسلمانوں سے یوں فرما رہے تھے کہ کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تمہاری امداد کرے تین ہزار

مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ○ بَلَىٰ ۚ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَ

فرشتوں سے اتارے ہوئے بلکہ اگر صبر کرو تم اور پرہیزگاری کرو تم اور

فرشتوں کے ساتھ جو اتارے جاویں گے ہاں کیوں نہیں اگر مستقل رہو گے اور متقی رہو گے اور

يَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ

آویں تم پر اپنے جوش سے جو یہ ہے مدد کرے گا تم کو پروردگار تمہارا ساتھ پانچ ہزار کے

وہ لوگ تم پر ایک دم سے آ پہنچیں گے تو تمہارا رب تمہاری امداد فرمائے گا پانچ ہزار

مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ

فرشتوں سے نشانی کرنے والے اور نہیں کیا اس کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے

فرشتوں سے جو کہ ایک خاص وضع بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اسی لئے کی کہ تمہارے لئے بشارت

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ

تمہارے اور تو کہ آرام پکڑیں دل تمہارے ساتھ اسکے اور نہیں مدد مگر نزدیک اللہ

ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جاوے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ

غالب حکمت والے کے سے تو کہ کاٹ ڈالے ایک حصہ اُن لوگوں سے جو کافر ہوئے یا

جو کہ زبردست ہیں حکیم ہیں۔ تاکہ کفار میں سے ایک گروہ کو ہلاک کر دے یا

يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ○ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ

ذلیل کرے اُن کو پس پھر جاویں نامراد نہیں واسطے تیرے اس کام میں کچھ یا

اُن کو ذلیل و خوار کر دے پھر وہ ناکام لوٹ جاویں آپ کو کوئی دخل نہیں یہاں تک

يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ○ وَلِلَّهِ مَا فِي

پھر آوے اوپر اُن کے یا عذاب کرے اُن کو پس تحقیق وہ ظالم ہیں۔ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ

کہ خدا تعالیٰ اُن پر یا تو متوجہ ہو جاویں اور یا اُن کو کوئی سزا دیدیں کیونکہ وہ ظلم بھی بڑا کر رہے ہیں۔ اور اللہ ہی کی ملک ہے جو کچھ

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن

بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے بخشتا ہے جس کو چاہے اور عذاب کرتا ہے جسکو

بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے وہ جس کو چاہیں بخش دیں اور جسکو چاہیں

يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا

چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم

عذاب دیں اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت کرنے والے بڑے رحمت کرنے والے ہیں۔ اے ایمان والو سود مت کھاؤ (یعنی نہ لو اصل سے)

نزول الکلام

لہ قولہ بس کہ میں کہ احد میں جب کافروں کے مقابلہ پر مسلمان نہ ٹھہر سکے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاص رفیقوں ابوبکر صدیق وغیرہ وغیرہ کے لشکر سے الگ رہ گئے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خداداد ہمت اور مردانہ دلیری اور شجاعت کے ساتھ اپنی سواری سے بیچے اتر کر تن تنہا کفار سے لڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے اسی لڑائی میں آپ کا دندان مبارک ٹوٹ گیا یعنی کے سامنے کے دو دانتوں سے دائیں طرف کے دو دانتوں میں کا ایک دانت تھا شہید ہو گیا اور سر میں بھی زخم لگا تھا جس کا خون بہکر چہرہ مبارک پر آیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ کیسے فلاح پا سکتے ہیں جنھوں نے اپنے نبی کا چہرہ خون سے سرخ بنا دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار سے درگذر فرمانے کی تعلیم کیلئے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

الربع

خواص الکلام

عہ قولہ اذ ہمت الخ سے العزیز الحکیم تک جمعہ کی پہرات میں آدھی رات کے وقت باوضو لکھے پھر صبح کی نماز پڑھکر طلوع آفتاب تک تسبیح و ذکر میں مشغول بیٹھا رہے جب آفتاب بلند ہو جائے دو رکعت پڑھے اول میں فاتحہ اور آیت الکرسی اور دوسری میں فاتحہ اور آمن الرسول سے آخر سورت تک پڑھے پھر سات مرتبہ استغفار پڑھے اور سات مرتبہ حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑھے پھر تازہ وضو کرکے یہ آیتیں لکھکر اپنے پاس رکھ لے انشاء اللہ تعالیٰ کسی بادشاہ یا دشمن یا کسی جن کا خوف نہ رہیگا ۱۲ اعمال

۱۳ ع ۹

ربط الکلام

عہ قولہ ولقد نصرکم الخ پہلی آیت کے ربط میں معلوم ہو چکا ہے کہ صبر و تقویٰ

ی بدولت جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اس آیت میں جنگ بدر کا واقعہ بیان فرماتے ہیں اور یہ کہ مسلمانوں کو وہاں نصرت ہوئی۔ ۱۲ ت قولہ واذ غدوت الخ اس سے پہلے آیت میں انکی امداد اور نصرت کا بیان تھا اس آیت میں اس امداد کی حکمت بیان ہے ت قولہ لیس لک الخ سب سے پہلے جب کفار کے ساتھ جنگ زبانی کے بعد جنگ سلاحی کا ذکر شروع کیا تھا تو جنگ احد کا قصہ بیان فرمایا تھا پھر اس قصہ کی طرف عود کرتے ہیں اور درمیان میں جنگ بدر کا تذکرہ جالانقام کی مناسبت سے ذکر کر دیا تھا ۱۲ تفسیر کبیر وغیرہ

الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

سود کو دونا دگنا کئے ہوئے اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ

اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ

اور ڈرو اُس آگ سے جو تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور

اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور خوشی سے کہنا مانو اللہ تعالےٰ کا اور

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

رسول کی تو کہ تم رحم کیے جاؤ اور جلدی کرو طرف بخشش کے

رسول کا امید ہے کہ تم رحم کیے جاؤ گے۔ اور دوڑو طرف مغفرت کے جو

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ

رب اپنے سے اور بہشت کے کہ چوڑائی اس کی آسمان اور زمین ہے تیار کی گئی ہے

تمھارے پروردگار کی طرف سے ہو اور طرف جنت کے جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور زمین وہ تیار کی گئی ہے

لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ

واسطے پرہیزگاروں کے جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں بیچ خوشی کے اور سختی کے اور

خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ایسے لوگ جو کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور

الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ

بند کرنے والے غصے کے اور معاف کرنے والے لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہے

غصے کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور اللہ تعالےٰ ایسے نیکوکاروں کو

الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

احسان کرنے والوں کو اور وہ لوگ جب کریں بے حیائی یا ظلم کریں جانوں اپنی کو

محبوب رکھتا ہے اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے

ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ

یاد کریں اللہ کو پس بخشش مانگیں واسطے گناہوں اپنے کے اور کون بخشتا ہے گناہوں کو

ہیں تو اللہ تعالےٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو

اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

مگر خدا اور نہ ہٹ کریں اوپر اس چیز کے کہ کیا انھوں نے اور جانتے ہیں یہ لوگ

اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں ان لوگوں کی

جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

بدلا اُن کا بخشش ہے رب اُن کے سے اور بہشتیں چلتی ہیں نیچے اُن کے سے

جزا ہے بخشش ہے اُن کے رب کی طرف سے اور ایسے باغ ہیں کہ اُن کے نیچے سے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ قَدْ خَلَتْ

نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے اور اچھا ہے ثواب عمل کرنے والوں کا دل تحقیق

چلتی ہوں گی یہ ہمیشہ ہمیشہ اُن ہی میں رہیں گے اور یہ اچھا حق الخدمت ہے اُن کام کرنے والوں کا بالتحقیق

صفحہ ۹۵

نزول الکلام

لہ قولہ یاایہاالذین الخ مجاہد سے مروی ہے کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسا کرتے تھے کہ کسی نے کوئی چیز ادھار خریدی اور مثلاً مہینہ بیس دن میں دام دینے کا وعدہ کیا اگر اس میعاد تک اس سے ادائگی نہ ہوئی تو دام بڑھا دیئے اور میعاد زیادہ کردی اور عطا سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ثقیف قبیلہ بنی نضیر سے لین دین کا معاملہ رکھتے تھے جب ادائگی کا وقت آجاتا تو کہدیتے کہ ہمکو اور مہلت دیدو ہم تمکو زر دین کی مقدار زیادہ کردینگے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ صفحہ ھذا

خواص الکلام

عہ قولہ الذین ینفقون سے نعم اجرالعملین تک سکون تیزی نفس وغضب اور سلطان جابر و دشمن جاہل کیلئے ہیں شب جمعہ میں بعد نماز عشا کاغذ پر لکھکر باندھ لے اور صبح کو ان لوگوں کے پاس جاوے انشاءاللہ تعالےٰ اُن لوگوں کے شر سے محفوظ رہیگا ۱۲ اعمال

توضیح الکلام صفحہ ۱۰۱

لہ قولہ اضعافا مضعفۃ الخ یعنی سود در سود داصل سے کئی حصے زیادہ کرکے سود نہ کھاؤ اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگر کئی حصے زیادہ نہ کئے جائیں تو سود درست ہے اسلئے کہ سود تو قلیل ہو یا کثیر سب حرام ہے بلکہ اس زمانہ کا دستور ہی اس طرح تھا جیسا کہ شان نزول میں باوضاحت بیان ہو الہذا اس آیت میں اسی کی ممانعت فرمائی اور دوسری آیت وحرم الربوا الخ میں جو سورہ بقرہ میں گزری بلاقید سود کو حرام فرمادیا اس زمانہ میں ہمارے ملک میں بھی یہ طریقہ ہے کہ سود خور سود کو اصل میں جمع کرکے سود لگا کر دگنے تگنے کرلیتے ہیں الغرض سود ہر طرح منع ہے بعض عقلاء زمانہ اس حرام کام کو مسلمانوں میں جاری کرنے کے لئے یہ دھوکہ دیا کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں نفس سود کی ممانعت نہیں ہے بلکہ سود در سود کی ممانعت ہے یہ محض افترا ہے قرآن کریم نے ہر قسم کے سود کو منع فرمایا ہے اسکے بعد دھمکی دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اس میں اشارہ ہے کہ سود خوری کا انجام کفر ہے اس سے جو سزا کافروں کو ملیگی وہی سود خوروں کو بھی ملیگی ۱۲

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○ هٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى

وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ○ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ

الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ

مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللّٰهُ لَا

يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ ○ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ

الْكٰفِرِينَ ○ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

الَّذِينَ جٰهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِينَ ○ وَلَقَدْ كُنْتُمْ

تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ

تَنْظُرُونَ ○ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

نزول الکلام

توضیح الکلام

پہلا سبب کو آزمانا اور اکثر مسلمانوں کو شہادت کے درجے دینے منظور تھے ۱۲ ربط الکلام سے قولہ قد خلت الخ جب خدا تعالیٰ عالم آخرت کی رغبت اور جنت کا شوق دلا چکا اور جہاد

پر جو اصلاح عالم کا باعث ہے آمادہ کر چکا تو اب دنیا اور اہل دنیا کی بے ثباتی بیان فرمائی کہ تم سے پہلے دنیا پر کیا کچھ گذر چکا ہے فرعون وغیرہ سرکش لوگ کہاں گئے اور انجام کار نیکوں ہی کو غلبہ ہوا

الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ

پیغمبر آیا پس اگر مر جاوے یا مارا جاوے کیا پھر جاؤ گے اوپر ایڑیوں اپنی کے اور جو کوئی

رسول گزر چکے ہیں سو اگر آپ کا انتقال ہو جاوے یا آپ شہید ہی ہو جاویں تو کیا تم لوگ الٹے پھر جاؤ گے اور جو شخص

يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ

پھر جاوے اوپر دونوں ایڑیوں اپنی کے پس ہرگز نہ ضرر کرے گا اللہ کو کچھ اور البتہ جزا دیگا اللہ

الٹا پھر بھی جاوے گا تو خدا تعالےٰ کا کوئی نقصان نہ کریگا اور خدا تعالےٰ جلد ہی عوض دیگا

الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا

شکر کرنے والوں کو اور نہیں ہے لائق واسطے کسی جان کے یہ کہ مر جاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے لکھا ہے

حق شناس لوگوں کو اور کسی شخص کو موت آنا ممکن نہیں بدون حکم خدا تعالےٰ کے اس طور سے کہ اس کی میعاد معین

مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ

وقت مقرر کرکر اور جو کوئی چاہے ثواب دنیا کا دیں گے ہم اس کو اس میں سے اور جو کوئی چاہے

لکھی ہوئی رہتی ہے اور جو شخص دنیوی نتیجہ چاہتا ہے تو ہم اس کو دنیا کا حصہ دیدیتے ہیں اور جو شخص

ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ

ثواب آخرت کا دیں گے ہم اس کو اس میں سے اور شتاب جزا دیں گے ہم شکر کرنے والوں کو اور بہت

اخروی نتیجہ چاہتا ہے تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے اور ہم بہت جلد عوض دیں گے حق شناسوں کو اور بہت

مِّنْ نَّبِيٍّ قُتِلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ

نبی تھے کہ لڑے ساتھ اس کے ہو کر خدا کے لوگ بہت پس نہ سست ہوئے واسطے اس کے کہ پہنچا ان کو

نبی ہو چکے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت بہت اللہ والے لڑے ہیں سو نہ تو ہمت ہاری انھوں نے ان مصائب کی

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

بیچ راہ خدا کے اور نہ ناتوانی کی اور نہ گڑگڑائے اور اللہ دوست رکھتا ہے

وجہ سے جو ان پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں اور نہ ان کا زور گھٹا اور نہ وہ دبے اور اللہ تعالےٰ کو

الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

صبر کرنے والوں کو اور نہ تھی بات ان کی مگر یہ کہ کہا انھوں نے اے رب ہمارے بخش واسطے ہمارے

ایسے مستقل مزاجوں سے محبت ہے اور ان کی زبان سے بھی تو اس کے سوا اور کچھ نہیں نکلا کہ انھوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے

ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِىْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو

گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخشدیجئے اور ہم کو ثابت قدم رکھئے اور ہم کو

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ

اوپر قوم کافروں کے پس دیا ان کو اللہ نے ثواب دنیا کا اور خوبی

کافر لوگوں پر غالب کیجئے سو ان کو اللہ تعالےٰ نے دنیا کا بھی بدلہ دیا

ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ثواب آخرت کی اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو اے لوگو جو

اور آخرت کا بھی عمدہ بدلا دیا اور اللہ تعالےٰ کو ایسے نیکوکاروں سے محبت ہے اے

نزول الکلام صفحہ

عہ قولہ ولقد کنتم الخ سال گزشتہ چند صحابہ جنگ بدر میں شہید ہوئے ان کے فضائل سنکر بعض صحابہ نے آرزو ظاہر کی کہ اب بھی لڑائی پھر ہو تو ہم بھی کفار سے لڑکر شہادت کا مرتبہ حاصل کریں اور اپنے دل کی ہوس نکالیں اور اگر شہادت کا مرتبہ نہ ملے تو فتح پائیں اور غازی کہلائیں اور مال غنیمت کے مستحق ہوں الغرض جب جنگ احد پیش آئی تو بجز چند صحابہ کے سب کے پاؤں اکھڑ گئے اسوقت آیت نازل ہوئی ۱۲

فقہ الکلام صفحہ

عہ قولہ ولقد کنتم الخ ان لوگوں کو شہادت کی آرزو پر عتاب نہیں کیا گیا بلکہ اس آرزو کے بعد بزدلی اور سست ہوجانے پر عتاب کیا گیا معلوم ہوا کہ شہادت کی آرزو مورد عتاب نہیں ہے البتہ یہ آرزو کرکے پھر جنگ سے منہ موڑنا اور اعضا کو بیکار کردینا باعث ملامت ہے ۱۲

خواص الکلام

له قولہ وکاین من نبی سے الصّٰبرین تک اکتالیس دن قبل طلوع فجر پاک برتن میں لکھکر برف یا اولہ کے پانی سے دھوکر جو شخص کسی کے عشق یا کسی مصیبت وغم میں مبتلا ہو اُسے تین دن متواتر ترو تازہ پانی چھڑکا جائے انشاء اللہ تعالےٰ نجات ہو ۱۲ اعمال

ربط الکلام صفحہ

عہ قولہ ولقد کنتم الخ اس سے پہلی آیت میں نصیحت تھی اس آیت میں تھوڑی سی ملامت ہے ۱۲ **له قولہ** وما محمد الا رسول الخ جب جنگ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور سر مبارک میں زخم آیا اسوقت کسی دشمن نے پکار دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل کردیے گئے گویا غزوۂ احد کا ہی یہ ایک واقعہ ہے جس کی پوری تفصیل نزول الکلام میں آرہی ہے **له قولہ** وکاین من نبی الخ اس سے بھی مسلمانوں کو ملامت کرنا مقصود ہے کہ گذشتہ امتوں کے با اخلاص لوگوں کا حال یاد دلاکر اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو شرم دلاتا ہے کہ دیکھو وہ کیسے مستقل اور ثابت قدم رہے تمکو بھی ایسا ہی چاہیے تھا ۱۲

ع ۱۵ ۵ ۶

اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

ایمان لائے ہو اگر کہا مانوگے تم ان لوگوں کا جو کافر ہوئے پھیر دیں گے تم کو اوپر ایڑیوں تمہاری کے پس ہو جاؤ گے تم

ایمان والو اگر تم کہنا مانوگے کافروں کا تو وہ تم کو الٹا پھیر دیں گے پھر تم

خٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ سَنُلْقِيْ

زیاں پانے والے بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ سب سے بہتر ہے مدد کرنے والا شتاب ڈالیں گے ہم

ناکام ہو جاؤ گے بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارا دوست ہے اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے ہم ابھی ڈالے دیتے ہیں

فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

بیچ دلوں ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے رعب بسبب اس کے کہ شریک لائے ہیں ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہ اتاری ساتھ اس کے

کافروں کے دلوں میں ہول بسبب اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شریک ایسی چیز کو ٹھہرایا کہ جس پر کوئی

سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ

دلیل اور جگہ ان کی آگ ہے اور بری ہے جگہ رہنے ظالموں کی اور البتہ تحقیق

دلیل اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمائی اور ان کی جگہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے بے انصافوں کی اور یقیناً

صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ

سچا کیا ہے تم سے اللہ نے وعدہ اپنا جس وقت کاٹتے تھے تم ان کو ساتھ حکم اس کے کے یہاں تک کہ جب نامردی کی تم نے اور

اللہ تعالیٰ نے تو تم سے اپنے وعدہ کو سچا کر دکھایا تھا جس وقت کہ تم ان کفار کو بحکم خداوندی قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جب تم خود ہی کمزور ہو گئے

تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ

جھگڑا کیا تم نے بیچ کام کے اور نافرمانی کی تم نے پیچھے اس کے کہ دکھلایا تم کو جو چاہتے تھے تم

باہم تم میں اختلاف کرنے لگے اور تم کہنے پر نہ چلے بعد اس کے کہ تم کو تمہاری دل خواہ بات دکھلا دی تھی

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

بعضا تم میں سے وہ تھا کہ ارادہ کرتا تھا دنیا کا اور بعضا تم میں سے وہ تھا کہ ارادہ کرتا تھا آخرت کا پھر پھیر دیا تم کو

تم میں سے بعض تو وہ شخص تھے جو دنیا کو چاہتے تھے اور بعض تم میں وہ تھے جو آخرت کے طلبگار تھے اس سے اللہ تعالیٰ نے آئندہ کیلئے

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى

ان سے تو کہ آزماوے تم کو اور البتہ تحقیق معاف کیا تم سے اور اللہ صاحب فضل کا ہے اوپر

ان کفار سے ہٹا دیا تاکہ خدا تعالیٰ تمہاری آزمائش فرماوے اور یقین سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ

ایمان والوں کے جس وقت چڑھے جاتے تھے تم اور نہ مڑ کر دیکھتے ہوتے تھے اوپر کسی کے اور پیغمبر

مسلمانوں پر وہ وقت یاد کرو کہ جب تم چڑھے چلے جاتے تھے اور کسی کو مڑ کر بھی تو نہ دیکھتے تھے اور رسول

يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا

پکارتا تھا تم کو بیچ پچھاڑی تمہاری کے پس دوبارہ دیا تم کو غم ساتھ غم کے تو کہ نہ غم کھاؤ تم اوپر اس چیز کے کہ جو

تمہارے پیچھے کی جانب سے تم کو پکار رہے تھے سو خدا تعالیٰ نے تم کو پاداش میں غم دیا بسبب غم دینے کے تاکہ تم مغموم نہ ہوا کرو نہ اس چیز

فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ

چوک گئی تم سے اور جو نہ پہنچی تم کو اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم پھر اتارا

تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس چیز پر جو تم پر مصیبت پڑے اور اللہ تعالیٰ سب خبر رکھتے ہیں تمہارے سب کاموں کی پھر اللہ تعالیٰ نے تم

ربط الکلام

۵۱ قولہ ولقد صدقکم الخ یہ بات مسلمانوں کی طرف سے مشہور ہو چکی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی فتح کا وعدہ فرمایا ہے لیکن جب احد میں شکست سی ہوئی تو بعض منافقوں نے مدینہ میں آکر پھبتیاں اڑائیں کہ ایسے وعدوں کا کیا اعتبار ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیتا ہے کہ خدا نے تو اپنا وعدہ تم سے پورا ہی کر دیا کہ تم نے پہلی جھپٹ میں کفار کو پسپا کر دیا مگر تم نے خود ہی نافرمانی کر کے یہ مصیبت اپنے سر لی باوجودیکہ تمہارے سردار نے تیر اندازوں کو ہدایت کر دی تھی کہ یہاں سے نہ ہٹنا مگر جب تم نے جھگڑا کیا اور اپنی مرغوب چیز فتح تم نے دیکھ لی اور کچھ تم میں سے دنیا یعنی غنیمت کے طالب بھی تھے کافروں کو بھاگتا دیکھ کر ان کے پیچھے پڑ گئے۔ ۱۲ بیضاوی و معالم و مدارک وغیرہ

توضیح الکلام

۵۲ قولہ اذ تحسونھم باذنہ الخ خوب اچھی طرح سے مسلمان کافروں کو ابتداءً قتل کر رہے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ احد کو اپنے پیچھے اور مدینہ منورہ کو اپنے سامنے اور کوہ عینین کو اپنی بائیں جانب کر لیا تھا اور کوہ عینین پر تیر اندازوں کو مسلط کر دیا تھا اور عبداللہ بن جبیر کو ان کا سردار بنا دیا تھا اور ان سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم ہمارے پشت پناہ رہے اگر تم دیکھو کہ ہم غنیمت کا مال لوٹ رہے ہیں تو تم ہمارے شریک نہ ہونا اور اگر ہم کو قتل ہوتا دیکھو تو تم ہماری امداد کو نہ آنا چنانچہ جنگ کے وقت تیر انداز کفار کے گھوڑوں کو تیروں سے زخمی کرتے تھے اور باقی مسلمان کافروں کو تلواروں سے اٹھا دیتے تھے یہاں تک کہ کافر پسپا ہو کر بھاگ نکلے ۱۲ معالم

نزول الکلام ۵۳ قولہ ثم انزل علیکم الخ اس جنگ میں جس کو شہید ہونا تھا ہو گیا اور جس کو ہٹنا تھا ہٹ گیا جو میدان میں باقی رہے ان پر اللہ کی طرف سے اونگھ طاری ہو گئی تاکہ کسل اور ملال رفع ہو اور چستی اور ہمت پیدا ہو جائے اور یہ صورت ہوئی کہ تلواریں ہاتھ سے گرنے لگیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس اونگھ کی حالت میں خواب کی طرح معتب بن قشیر کا قول سنتا تھا کہ وہ کہتا ہے لو کان لنا من الامر شیء یعنی ہمارے بس کی کوئی بات نہیں اس وقت یہ آیت اتری۔ از لباب النقول

عَلَيْكُم مِّنۢ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَ

اس غم کے بعد تم پر چین بھیجی یعنی اونگھ کہ تم میں سے ایک جماعت پر تو اس کا غلبہ ہو رہا تھا اور

طَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

ایک جماعت وہ تھی کہ ان کو اپنی جان ہی کی فکر پڑ رہی تھی وہ لوگ اللہ کے ساتھ خلاف واقع خیالات کر رہے تھے جو کہ محض

الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ

حماقت کا خیال تھا وہ یوں کہہ رہے تھے کیا ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے۔ آپ فرما دیجئے

إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ

کہ اختیار تو سب اللہ ہی کا ہے وہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی بات پوشیدہ رکھتے ہیں جس کو آپ کے سامنے

يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ

ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کچھ اختیار چلتا تو ہم یہاں مقتول نہ ہوتے آپ فرما دیجئے کہ اگر

كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ

تم لوگ اپنے گھروں میں بھی رہتے تب بھی جن لوگوں کے لئے قتل مقدر ہو چکا تھا وہ لوگ ان مقامات کی طرف

مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا

نکل پڑتے جہاں وہ گرے ہیں اور یہ جو کچھ ہوا اس لئے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے باطن کی بات کی آزمائش کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کی

فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

بات کو صاف کردے اور اللہ تعالیٰ سب باطن کی باتوں کو خوب جانتے ہیں یقیناً تم میں جن لوگوں نے

تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ

پشت پھیر دی تھی جس روز کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئیں اس کے سوا اور کوئی بات نہیں ہوئی کہ ان کو شیطان نے

بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

لغزش دیدی ان کے بعض اعمال کے سبب سے اور یقین سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا۔ واقعی اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنے

حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَ

والے ہیں بڑے حلم والے ہیں اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جو کہ کافر ہیں اور

توضیح الکلام

له قوله قل لو کنتم الخ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال لغو ہے کیونکہ جن کی موت مقدر ہو چکی تھی ان کو تو گھر بیٹھے بھی موت آتی مگر ان باتوں سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کی آزمائش کرتا ہے اور مومنوں کے دلوں کو پاک کرتا ہے اور اس امتحان سے اللہ تعالیٰ کو کوئی علم حاصل کرنا مقصود نہیں کیونکہ وہ تو سینوں کے اندر پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے بلکہ یہ امتحان بندوں کو آپس میں جتلانے دکھلانے کے لئے تھا خلاصہ یہ کہ ہماری امداد میں تو کوئی شک و شبہ ہے نہیں جیسا کہ تم نے دیکھ لیا مگر تم نے خود ہی نافرمانی کر کے شکست کی مصیبت خریدی اور جو لوگ اس روز بھاگے تھے تو شیطان نے ان کو ان کی بداعمالی کی شامت سے ڈگمگایا تھا جو انھوں نے رسول کا کہنا نہیں مانا گھاٹی کو چھوڑ دیا مگر پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی معاف فرما دیا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔ ۱۲

فوائد الکلام

٢ قوله ولیبتلی اللہ الخ یہ مضمون بظاہر مکرر ہے مگر حقیقت میں مکرر نہیں اس لئے کہ پہلے یہ مضمون مسلمانوں کی تسلی کے لئے تھا اور یہاں کفار کے اس کلام کا جواب دینے کے لئے ہے کہ ہماری رائے پر عمل نہ کرنے سے کیا نقصان اٹھائے اس مضمون کے فرمانے سے بتلا دیا کہ یہ نقصانات استخان نامردوں کا سبب تھے لہٰذا نقصان نہ تھے اور جو نقصان یعنی گناہ تھا اس کو معاف فرما دیا۔

بعض ان لوگوں نے جو صحابہؓ سے عداوت رکھتے ہیں اس واقعہ سے حضرت عثمان غنیؓ پر اعتراض کیا ہے اور اس سے اس امر پر دلیل پکڑی ہے کہ وہ خلافت کے قابل نہ تھے لیکن یہ بالکل غلط ہے اور محض عناد پر مبنی ہے اس لئے کہ اول تو اللہ تعالیٰ نے اُن سب حضرات کا گناہ معاف فرما دیا لہٰذا کسی کو مواخذہ کا کیا حق ہو چنانچہ یہی جواب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیا تھا جس نے سوال کیا تھا کہ حضرت عثمان جنگ احد میں بھاگ گئے تھے اور روہ بیعۃ الرضوان میں بھی نہ تھے اور جنگ بدر میں بھی نہ تھے کہ جنگ احد سے چلے جانے کے گناہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا اور جنگ کے متعلق یہ جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ کے گھر میں تھیں بیمار تھیں تو آپ نے خود ان کو ان کی تیمارداری کیلئے روک دیا تھا اور بیعۃ الرضوان کا یہ جواب دیا حضرت عثمانؓ

قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى
کہنے لگے واسطے بھائیوں اپنے کے جس وقت چلتے بیچ زمین کے یا ہوتے لڑنے والے
کہتے ہیں اپنے بھائیوں کی نسبت جب کہ وہ لوگ کسی سرزمین میں سفر کرتے ہیں یا وہ لوگ کہیں غازی بنتے ہیں کہ

لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً
اگر ہوتے ہمارے پاس نہ مرتے اور نہ مارے جاتے تو کہ کرے اللہ اس کو پچھتاوا
اگر یہ لوگ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے تاکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ان کے قلوب میں موجب

فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بیچ دلوں اُن کے کے اور اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو
حسرت کر دیں اور مارتا جلاتا تو اللہ ہی ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو سب کچھ

بَصِیْرٌ ۝ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ
دیکھنے والا ہے اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے یا مر جاؤ تم البتہ بخشش
دیکھ رہے ہیں اور اگر تم لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا کہ مر جاؤ تو بالضرور اللہ تعالیٰ کے

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَئِنْ مُّتُّمْ
طرف اللہ کے سے ہے اور رحمت بہتر ہے اس چیز سے کہ جمع کرتے ہیں اور اگر مر جاؤ تم
پاس کی مغفرت اور رحمت اُن چیزوں سے بہتر ہے جن کو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں اور اگر تم لوگ مر گئے

اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
یا مارے جاؤ تم البتہ طرف اللہ کے اکٹھے کئے جاؤ گے پس ساتھ رحمت کے اللہ کی سے
یا مارے گئے تو بالضرور اللہ ہی کے پاس جمع کئے جاؤ گے بعد اس کے خدا ہی کی رحمت کے سبب آپ

لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ
نرم ہوا تو واسطے ان کے اور اگر ہوتا تو سخت خو سخت دل یعنی بے رحم البتہ بھاگ جاتے گرد
ان کے ساتھ نرم رہے اور اگر آپ تند خو سخت طبیعت ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے سب

حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی
تیرے سے پس معاف کر ان سے اور بخشش مانگ واسطے ان کے اور مصلحت کر ان سے بیچ
منتشر ہو جاتے سو آپ ان کو معاف کر دیجئے اور آپ ان کے لئے استغفار کر دیجئے اور ان سے خاص خاص باتوں میں

الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ
کام کے پس جب قصد مقرر کرے تو پس اعتماد کر اوپر اللہ کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
مشورہ لیتے رہا کیجئے پھر جب آپ رائے پختہ کر لیں سو خدا تعالیٰ پر اعتماد کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں کو

الْمُتَوَكِّلِیْنَ ۝ اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَ
توکل رکھنے والوں کو اگر مدد کرے تمہاری اللہ پس نہیں کوئی غالب آنے والا واسطے تمہارے اور
محبت فرماتے ہیں اگر حق تعالیٰ تمہارا ساتھ دیں تب تو تم سے کوئی نہیں جیت سکتا اور

اِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ
اگر چھوڑ دے تم کو پس کون ہے وہ جو مدد کرے تمہاری پیچھے اس کے
اگر تمہارا ساتھ نہ دیں تو اس کے بعد ایسا کون ہے جو تمہارا ساتھ دے (اور غالب کر دے)

نزول الکلام

۵۱ قولہ فبما رحمۃ الخ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد سے واپسی کے بعد خلاف حکم مورچہ چھوڑ کر بھاگنے والوں کو کچھ کہا سنا نہیں بلکہ بدستور سابق نرمی کے ساتھ اُن سے کلام کیا اور ہر بات میں اُن کی رعایت مدنظر رکھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

متعلقات الکلام

۵۲ قولہ فی الامر الخ ان امور سے خاص وہ امور مراد ہیں جن کے بارے میں آپ پر وحی نازل نہ ہوئی ہو کیونکہ جس امر میں وحی نازل ہو جائے اس میں پھر مشورہ کی گنجائش نہیں رہتی اور جس امر میں وحی نہ آئی ہو اُس میں اُن سے مشورہ لینے کے اندر بہت سی حکمتیں ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک حکمت یہ ہے جس کو ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ مشورہ لینے سے اُن کا دل زیادہ خوش ہوگا دوسری حکمت یہ ہے کہ آپ کی اُمت کے لئے یہ مشورہ لینا سنت قرار پائے اس کو بیہقی نے حضرت حسن سے نقل کیا ہے اور اس کی تائید میں ابن عدی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ و رسول کو تو اس مشورہ کی حاجت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میری اُمت کے واسطے رحمت قرار دیا ہے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ کبھی مشورہ لینے سے رائے میں قوت حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اگر تم دونوں کسی مشورہ پر متفق ہو جاؤ تو میں اس کے خلاف نہ کروں ۱۲

ربط الکلام ۵۳ قولہ ان ینصرکم اللہ الخ پہلی آیت میں ان حضرات کو تسلی دینے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چند باتوں کا حکم دیا تھا جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی کا تو وسوسہ جاتا رہا لیکن چونکہ ان حضرات کو اس مغلوبیت کے واقعہ سے حسرت بھی تھی اس وجہ سے اس آیت میں اُن کی اس حسرت کو دل سے مٹاتے ہیں۔ ۱۲

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ

اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے — اور نہیں لائق کسی نبی کے

اور صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان والوں کو اعتماد رکھنا چاہیے — اور نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ

اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ

یہ کہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا لے آئے گا اس چیز کو کہ خیانت کی ہے دن قیامت کے پھر

خیانت کرے حالانکہ جو شخص خیانت کرے گا تو وہ شخص اپنی اس خیانت کی ہوئی چیز کو قیامت کے دن حاضر کرے گا

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَمَنِ اتَّبَعَ

پورا دیا جائے گا ہر جی کو جو کچھ کمایا ہے اور وہ نہیں ظلم کیے جاویں گے — کیا پس جس نے

ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا عوض ملے گا اور اُن پر بالکل ظلم نہ ہوگا — سو ایسا شخص جو

رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ

پیروی کی رضامندی اللہ کی ہوگا مانند اس شخص کے پھر آیا ساتھ غصہ کے اللہ سے اور جگہ اس کی دوزخ ہے

کہ رضائے حق کا تابع ہو کیا وہ اس شخص کے مثل ہو جائے گا جو کہ غضب الٰہی کا مستحق ہو اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اور بری ہے جگہ پھر جانے کی — یہ لوگ درجوں پر ہیں نزدیک اللہ کے اور اللہ دیکھنے والا ہے

اور وہ جانے کی بری جگہ ہے — یہ مذکورین درجات میں مختلف ہوں گے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتے ہیں

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ

اس چیز کو کہ کرتے ہیں — تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ایمان والوں کے جس وقت بھیجا بیچ ان کے

ان کے اعمال کو — حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان میں

رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ

پیغمبر آپس ان کے سے — پڑھتا ہے اوپر ان کے نشانیاں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو

ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

کتاب اور حکمت اور تحقیق تھے پہلے اس سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے

کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور بالیقین یہ لوگ قبل سے صریح غلطی میں تھے

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ

کیا جس وقت پہنچی تم کو مصیبت تحقیق پہنچا چکے تھے تم دو برابر اس کے کہا تم نے کہاں سے ہوا یہ

اور جب تمہاری ایسی ہار ہوئی جس سے دو حصے تم جیت چکے تھے تو کیا ایسے وقت میں تم یوں کہتے ہو کہ یہ کدھر سے ہوئی

قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَ

کہہ کہ وہ نزدیک جانوں تمہاری سے — تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے — اور

آپ فرما دیجیے کہ یہ ہار خاص تمہاری طرف سے ہوئی — بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے — اور

مَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ

جو کچھ پہنچا تم کو اس دن کہ ملیں دو جماعتیں پس ساتھ حکم اللہ کے تھا اور تو کہ ظاہر کرے

جو مصیبت تم پر پڑی جس روز کہ دو دونوں گروہ باہم مقابل ہوئے سو خدا تعالیٰ کی مشیت سے ہوئی اور تاکہ اللہ تعالیٰ

نزول الکلام

لہ قولہ وما کان لنبی الخ جنگ بدر میں جو مال غنیمت مسلمانوں کو ملا اس میں سے ایک مخطط چادر سرخ رنگ کی گم ہو گئی اس پر کسی بدباطن نے اللہ تعالیٰ کے امین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شبہ کیا اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ باب النقول

لہ اولما اصابتکم الخ جنگ بدر کے دن جو کافروں کو فدیہ لے کر صحابہؓ نے قید سے آزاد کر دیا تھا حالانکہ ان کو قتل کرنا چاہیے تھا اُس کی پاداش اُن کو یہ دی گئی کہ ستر صحابہ تو شہید ہوئے اور بہت سے بھاگ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہو گیا اور خود سے پیشانی مبارک زخمی ہو گئی یہاں تک کہ چہرۂ مبارک پرخون ہو گیا اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲

توضیح الکلام

لہ قولہ یأت بما غل الخ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اُس کی گردن پر اونٹ لدا ہوا اور بولتا ہو اور مجھ سے امداد مانگتا ہو اور میں صاف جواب دیدوں کہ میں اب کچھ نہیں کر سکتا میں حکم پہلے ہی پہنچا چکا تھا ۱۲

نحو الکلام

لہ قولہ وان کانوا الخ یہ ان مخففہ ہے مثقلہ سے اصل میں وانہ تھا اور ضمیر منصوب ضمیر شان ہے ۱۲

لہ قولہ اولما الخ ہمزہ استفہام تقریری کے لئے ہے اور حرف واؤ عطف کے لئے ہے اور معطوف علیہ یا تو احد کا قصہ ہے جو پہلے مذکور ہوا یا معطوف علیہ محذوف ہے یعنی فعلتم کذا وقلتم کذا اور لما ظرفیہ ہے یعنی جس وقت تم کو مصیبت پہونچی تم میں سے ستر آدمی جنگ احد میں شہید ہو گئے۔ حالانکہ ابھی جنگ بدر کے دن ستر آدمیوں کو قتل اور ستر کو قید کرنے کی مشقت کا اثر موجود تھا تو تم نے کہا کہ یہ مصیبت ہم کو کہاں سے پہونچی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے مدد اور فتح کا وعدہ فرمایا تھا ۱۲ بیضاوی شریف

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

ایمان والوں کو — اور تاکہ ظاہر کرے ان لوگوں کو کہ منافق ہوئے — اور کہا گیا واسطے اُن کے آؤ

مومنین کو بھی دیکھ لیں اور ان لوگوں کو بھی دیکھ لیں جنھوں نے نفاق کا برتاؤ کیا اور اُن سے یوں کہا گیا کہ آؤ

قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا

لڑو بیچ راہ اللہ کے یا دفع کرو۔ کہنے لگے اگر جانتے ہم لڑائی

اللہ کی راہ میں لڑنا یا دشمنوں کا دفعیہ بن جانا وہ بولے کہ اگر ہم کوئی ڈھنگ کی لڑائی دیکھتے تو ضرور تمہارے

لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ

البتہ ساتھ چلتے ہم تمہارے یہ لوگ طرف کفر کے اس دن بہت نزدیک تھے اُن سے طرف ایمان کی کہتے ہیں

ساتھ ہو لیتے یہ منافقین اس روز کفر سے نزدیک تر ہو گئے بہ نسبت اس حالت کے کہ وہ ایمان سے نزدیک تھے یہ لوگ

بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ

ساتھ مونہوں اپنے کے جو کچھ کہ نہیں بیچ دلوں اُن کے کے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ چھپاتے ہیں

اپنے منہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ اپنے دل میں رکھتے ہیں

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ

جن لوگوں نے کہا واسطے بھائیوں اپنے کے اور آپ بیٹھ رہے اگر کہا مانتے ہمارا نہ مارے جاتے کہہ

یہ لوگ ایسے ہیں کہ اپنے بھائیوں کی نسبت بیٹھے ہوئے باتیں بناتے ہیں کہ اگر ہمارا کہنا مانتے تو قتل نہ کیے جاتے آپ فرما دیجیے

فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَ

پس ہٹا دو تم جانوں اپنی سے موت کو اگر ہو تم سچے اور

کہ ہٹا دو اپنے اوپر سے موت کو اگر تم سچے ہو اور

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ

مت گمان کر ان لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مردے بلکہ

(اے مخاطب) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ان کو مردہ مت خیال کر بلکہ وہ لوگ

اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ

زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے رزق دیے جاتے ہیں خوش ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ان کو اللہ نے

زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے وہ خوش ہیں اس چیز سے جو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے

فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ

فضل اپنے سے اور خوشخبری لیتے ہیں ساتھ ان لوگوں کے کہ نہیں ملے ساتھ ان کے پیچھے اُن کے سے

عطا فرمائی اور جو لوگ ان کے پاس نہیں پہنچے ان سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کی بھی اس حالت پر وہ خوش ہوتے ہیں

اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ

یہ کہ نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے خوش خبری لیتے ہیں

کہ اُن پر بھی کسی طرح کا خوف واقع ہونے والا نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے وہ خوش ہوتے ہیں

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

ساتھ نعمت کے اللہ کی طرف سے اور فضل سے اور تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا ثواب

بوجہ نعمت و فضل خداوندی کے اور بوجہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا اجر ضائع

تحقیق الکلام

لہ قولہ لاتبعنٰکم الخ گو یہ لڑائی کوئی لڑائی ہی نہیں کہ وہ لوگ تم سے تین چار حصے زیادہ پھر ان کے پاس سامان جنگ بھی زیادہ ایسی حالت میں لڑنا ہلاکت میں پڑنا ہے لڑائی اس کا نام نہیں ہے حق تعالیٰ نے اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ ۲ قولہ ہم للکفر الخ یہ منافق لوگ اس دن کہ جب انھوں نے یہ جواب بیہودہ دیا تھا بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ نزدیک ہو گئے تھے اور اس سے پہلے معاملہ برعکس تھا یعنی ایمان سے نزدیک زیادہ تھے کیونکہ پہلے زبان سے تو مسلمانوں کے ساتھ موافقت کی باتیں کیا کرتے تھے اور اس روز کھلم کھلا مخالفت کرنے لگے۔

نزول الکلام

۳ قولہ ولا تحسبن الخ جو لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اُن کو اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کی صورتیں بنا کر جنت کی نہروں اور باغوں پر اُڑنے اور پھرنے کا اختیار دیا اور بڑے انعام فرمائے تب انھوں نے اپنے اوپر یہ مہربانی کی نظر دیکھ کر اللہ پاک سے عرض کیا کہ خدایا ان نعمتوں کی خبر کاش ہمارے زندہ بھائیوں کو بھی ہو جاتی تو وہ جہاد میں مارے جانے سے نہ ڈرتے بلکہ لڑنے کے مشتاق رہتے اور جان دینا اُن کو تکلیف دہ نہ ہوتا اُن کی درخواست کے مطابق یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب

وقف لازم

توضیح الکلام

۳ قولہ ولا تحسبن الذین الخ یعنی شہید لوگ نوازے گئے اور عالم برزخ میں مسرور ہوتے ہیں اور شاہد جمال سے لذت اٹھاتے ہیں انکی روح اپنے جسم لطیف کے ساتھ جنت میں جہاں چاہتی ہے سیر کرتی پھرتی ہے جتنے نیک لوگ ہیں اُن سب کیلئے اس عالم سرور میں جانا اصل زندگی ہے اسی لئے اُن کو زندہ کہہ سکتے ہیں خاص کر شہید فی سبیل اللہ کو جو اپنی زندگی کو خدا کے نذر کر دیتا ہے اُس کو قطعاً اُس کے عوض حیات ابدی نصیب ہوتی ہے بلکہ شہیدوں کی روحانیت اور بقا باللہ کا اثر بعض اوقات ان کے دنیوی جسموں تک بھی پہنچتا ہے چنانچہ بعض واقعات اس قسم کے پیش آئے ہیں کہ سیکڑوں برس کی لاشیں قبروں کے اندر سالم نکلی ہیں کہ اُن کے جسم ویسے ہی تازہ تھے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں فرمایا ہے کہ اُحد کے پہاڑ کے نیچے جو برساتی نالہ جاتا ہے ایک بار جو اُس نے زور کیا تو جنگ اُحد کے بعض شہید کی لاش نکلی جس سے بدستور خون جاری تھا اور یہ واقعہ

الْمُؤْمِنِينَ ۩ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ

ایمان والوں کا ۔ جن لوگوں نے قبول کیا واسطے اللہ کے اور رسول کے

نہیں فرماتے ۔ جن لوگوں نے اللہ اور رسول کے کہنے کو قبول کر لیا پیچھے

بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا

اس کے کہ پہنچے ان کو زخم واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کرتے ہیں ان میں سے اور پرہیزگاری کرتے

اس کے کہ ان کو زخم لگا تھا ان لوگوں میں جو نیک اور متقی ہیں ان کے لیے

أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ

ثواب ہے بڑا وہ لوگ کہ کہا واسطے ان کے لوگوں نے تحقیق آدمی

ثواب عظیم ہے یہ ایسے لوگ ہیں کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے تمہارے لیے سامان

جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ وَقَالُوا

جمع ہوئے ہیں واسطے تمہارے پس ڈرو تم ان سے پس زیادہ کیا ان کو ایمان اور کہا انھوں نے

جمع کیا ہے سو تم کو ان سے اندیشہ کرنا چاہیے تو اس نے ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیا اور کہہ دیا کہ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ

کفایت ہے ہم کو اللہ اور اچھا کارساز ہے پس پھر آئے ساتھ نعمت کے اللہ کی طرف سے

ہم کو حق تعالیٰ کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لیے اچھا ہے پس یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل سے بھرے

وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ ۙ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ

اور فضل کے نہ لگی ان کو برائی اور پیروی کی رضامندی اللہ کی اور اللہ

ہوئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی اور وہ لوگ رضائے حق کے تابع رہے اور اللہ

ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ إِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ ص

صاحب فضل بڑے کا ہے سوائے اس کے نہیں کہ یہ شیطان ہے ڈراتا ہے تم کو دوستوں اپنے سے

بڑا فضل والا ہے اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے

فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ

پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو مجھ سے اگر ہو تم ایمان والے

سو تم ان سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرنا اگر تم ایمان والے ہو اور نہ غمگین کریں تجھ کو اور آپ کے لیے وہ لوگ موجب

الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۗ

وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہیں بیچ کفر کے تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر کریں گے اللہ کا کچھ

غم نہ ہونے چاہئیں جو جلدی سے کفر میں جا پڑتے ہیں یقیناً وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ذرہ برابر بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے

يُرِيدُ اللّٰهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ

ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ نہ کرے واسطے ان کے کچھ حصہ بیچ آخرت کے اور واسطے ان کے

اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ آخرت میں ان کو اصلا بہرہ نہ دے اور ان لوگوں کو

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ

عذاب ہے بڑا تحقیق جن لوگوں نے مول لیا کفر کو بدلے ایمان کے

سزائے عظیم ہوگی ۔ یقیناً جتنے لوگوں نے ایمان کی جگہ کفر کو اختیار کر رکھا ہے

نزول الکلام

۵۱ قولہ الذین استجابوا الخ اس کا نزول تو معلوم ہوچکا کہ غزوۂ حمراء الاسد کے بارہ میں ہوا جس کا مختصر واقعہ بھی لکھا جا چکا ہے بعض جدید باتیں اس ترجمہ میں لکھتا ہوں ۔ ۵۲ قولہ تعالیٰ من بعد ما اصابہم القرح جنگ احد سے دوسرے ہی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ کل جو لوگ میرے ساتھ جنگ میں شریک تھے وہ سب پھر تیار ہو جائیں یہ سنتے ہی صحابہ تھکے ماندے زخموں سے چور کھڑے ہو گئے حالانکہ حضرت اسید کے نو زخم اور عقیل بن نعمان کے تیرہ زخم اور خراش بن صمہ کے دس اور عطیہ بن عامر کے نو تھے نہ علاج تھا نہ پٹیاں باندھی تھیں جس حال پر تھے اسی حال پر چل کھڑے ہوئے اور مقام حمراء الاسد میں پہنچ کر پڑاؤ کیا ۔ کفار کو معبد خزاعی رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کی جو اطلاع دی اور راس دل بٹھانے والے الفاظ کے ساتھ بیان کیا کہ مشرکوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور بھاگے بغیر نہ رکے اور مشرکوں نے ایک مدینہ کی طرف آنے والے قافلے سے کہا کہ ہم تیر اور نشتر سے بھر دینگے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے لشکریوں کو جا کر یہ سنا دینا کہ تم سے لڑنے کے لیے کافروں کی بہت بڑی جماعت آ رہی ہے جس وقت ان کو یہ خبر ملی تو انھوں نے ذرا بھی پس و پیش نہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ ہم کو اللہ کارساز کافی ہے اور جب وہاں کوئی مشرک نہ پہنچا تو اسلامی لشکر صحت و سلامتی کے ساتھ مدینہ واپس آگیا ۱۲ از عطیۂ کل

عین ۱۷ ۱۶ ۸ ۲ مع — عند المتقدمین ۱۲

۵۳ توضیح الکلام

قولہ لن یضروا اللہ الخ یعنی زیادہ تر آپ کے رنج کی وجہ یہی تھی کہ کہیں ان لوگوں کی مخالفت حق کرنے سے مذہب اسلام کی قوت و ترقی میں کوئی ضعف آجائے پس جب یقیناً معلوم ہو گیا کہ دین کو ان کی مخالفت سے کوئی ضرر نہیں پہونچ سکتا تو آپ رنج ہرگز نہ فرماویں اور اگر وجہ رنج کی یہ ہو کہ خود ان لوگوں کی ذاتوں کے لیے ضرر ہے اگر یہ اسلام کی مخالفت کریں تو بات یہ ہے کہ یہ لوگ جب خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماریں تب آپ کو کیوں رنج ہو ۱۲

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ لَقَدْ

آسمانوں والے اور زمین والے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو خبردار ہے البتہ تحقیق
آسمان و زمین اللہ ہی کا رہ جاوے گا اور اللہ تعالے تمھارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ بیشک

توضیح الکلام

۵۷ قولہ لن یضروا اللہ الخ یعنی زیادہ تر آپ کے رنج کی وجہ یہی تھی کہ کہیں ان لوگوں کی مخالفت حق کرنے سے مذہب اسلام کی ترقی در ترقی میں کوئی ضعف نہ آجاوے پس جب یہ یقینا معلوم ہوگیا کہ دین کو ان کی مخالفت سے کوئی ضرر نہیں پہونچ سکتا تو آپ رنج ہرگز نہ فرماویں اور اگر وجہ رنج کی یہ ہو کر خود ان لوگوں کی ذاتوں کے لئے ضرر ہے، اگر یہ اسلام کی مخالفت کریں تو بات یہ ہو کہ یہ لوگ کیوں اپنے ہاتھوں اپنے کلھاڑی ماریں تب بھی آپ کو کیوں رنج ہو ۱۲

ربط الکلام

۵۸ قولہ ولا یحسبن الذین الخ اوپر کی آیت میں یہ فرمایا تھا کہ کفار کو عذاب دردناک ہوگا چونکہ کافر اس کے منکر تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ جب ہم یہاں آرام و عیش میں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے خوش ہے لہذا اگر آخرت بھی کوئی چیز ہے تو وہاں بھی ضرور آرام میں رہیں گے، ورنہ یہاں ہم کو عذاب سے کیوں بچاتا۔ یہ مضمون قرآن شریف کی بہت سی آیتوں سے سمجھا جاتا ہے کہ کفار ایسے کہا کرتے تھے۔ اس آئندہ میں ان کی ایسی باتوں کا رد ہے ۱۲

۵۹ قولہ ما کان اللہ الخ جس طرح کافروں پر دنیا میں عذاب نہ آنے سے شبہ ہوتا تھا کہ شاید یہ لوگ مردود نہیں ہیں ورنہ عذاب آجاتا اس شبہ کو گزشتہ آیت سے رد فرمادیا، اسی طرح مسلمانوں پر دنیا میں اس قسم کی سختیاں آنے سے جیسی جنگ اُحد میں آئیں شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید یہ لوگ خدا تعالیٰ کے مقبول نہیں ہیں، ورنہ ایسی سختیاں کبھی ان پر آتیں، لہذا اس آیت میں ان سختیوں کی حکمتیں اور مصلحتیں بیان فرما کر اس شبہ کو دور فرماتے ہیں

۱۸ ع ۹ ۹

لغات الکلام

۵۸ قولہ انما نملی اس کا مصدر املا ہے اس کے معنی مدت دراز کرنے کے ہیں اور اس کا مجرد ملا ہے جس کے معنی وقت دراز کے ہیں، اسی سبب سے ملوان رات اور دن کو کہتے ہیں ۱۲

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ

اللہ تعالیٰ نے سن لیا ہے ان لوگوں کا قول جنہوں نے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ مفلس ہے اور ہم

اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ

مالدار ہیں ہم ان کے کہے ہوئے کو لکھ رہے ہیں اور ان کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا

حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا

بھی اور ہم کہیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب یہ ان اعمال کی

قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ ۚ

سے ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں اور یہ امر ثابت ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

وہ ایسے لوگ ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ ہم کسی پیغمبر پر ایمان نہ لاویں جب تک آ جاوے

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ

سامنے معجزہ نذر و نیاز خداوندی کا ظاہر نہ کرے کہ اس کو آگ کھا جاوے آپ فرما دیجئے کہ بالیقین بہت سے پیغمبر

قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ

مجھ سے پہلے بہت سے دلائل لے کر آئے اور خود یہ معجزہ بھی جس کو تم کہہ رہے ہو سو تم نے ان کو کیوں قتل کیا

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ

تھا اگر تم سچے ہو سو اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کریں تو بہت سے پیغمبروں کی جو آپ سے

مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝

پہلے گزر چکے ہیں تکذیب کی جا چکی ہے جو معجزات لیکر آئے تھے اور صحیفے لے کر اور روشن کتاب لے کر

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو پوری پاداش تمہاری قیامت ہی کے روز

الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ

ملے گی تو جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو پورا کامیاب وہ ہوا

نزول الکلام

۵۱ قولہ لقد سمع اللہ الخ جب آیت من ذا الذی یقرض اللہ الخ یعنی کون ہے جو خدا تعالیٰ کو قرض حسن دے نازل ہوئی تو یہود نے مذاق اڑایا اور کہا کہ اے محمد تمہارا خدا تو فقیر اور محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں، اس سے مقصود آیات قرآنیہ کی تکذیب تھی اور وہ بھی بصورت مذاق جو کفر در کفر ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ (لباب)

۵۲ قولہ الذین قالوا الخ ایک مرتبہ کعب بن اشرف مالک بن صیف وہب بن یہودا زید ابن تابوت فنحاص بن عازورا حیی بن اخطب یہودی بولے کہ اے محمد اللہ تعالیٰ نے توریت میں ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم جب تک نبی سے یہ معجزہ نہ دیکھ لیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے نام کی نذر کرے اور آسمان سے آگ اتر کر اس کو کھائے اس وقت تک ایمان نہ لائیں، اگر تم یہ معجزہ دکھا سکتے ہو تو دکھاؤ ہم تم پر ایمان لے آویں گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی مگر چونکہ اس معجزہ کو طلب کرنا ان کا محض عناد تھا جیسا کہ پہلے پیغمبروں کے ساتھ ان کے معاملات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں اس لئے یہ معجزہ ظاہر نہ ہوا ۱۲

توضیح الکلام

۵۳ قولہ سنکتب ما قالوا الخ یعنی ہم نامۂ اعمال میں درج کرا رہے ہیں اور اگرچہ اللہ تعالیٰ کو درج کرانے کی حاجت نہیں کیونکہ بھول سے پاک ہے مگر یہ لکھوا دینا عادتاً ملزم پر زیادتی حجت کا باعث ہوتا ہے کہ لکھے ہوئے کے مقابلہ میں اس کو اقرار ہی کرنا پڑتا ہے ورنہ خاموش ہو ہی جاتا ہے ۱۲

۵۴ قولہ وقتلہم الانبیاء الخ انبیاء علیہم السلام کے قتل کا مضمون اسکے ساتھ اس لئے بیان فرمایا کہ جب یہ لوگ گناہ کرنے کی بے باکی میں یہاں تک بڑھے ہوئے ہیں کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کو قتل تک کر ڈالا تو ان کے تکذیب اور مذاق دین کا کیا تعجب ہو۔ **۵۵ قولہ** بظلام للعبید یہ مراد نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ بہت ظلم کرنے والا نہیں تھوڑا ظلم معاذ اللہ کر لیتا ہو بلکہ تھوڑا ظلم بھی اس کی شان سے بعید ہے اور بے جرم سزا دینا گو اس کے مالک اور مختار ہونے کے اعتبار سے واقع میں ظلم نہیں لیکن ارحم الراحمین میں صورت ظلم بھی نہ ہونا چاہیے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ

اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اٹھانا فریب کا البتہ آزمائے جاؤگے تم بیچ مالوں اپنے کے

اور دنیا کی زندگی تو کچھ بھی نہیں مگر صرف دھوکہ کا سودا ہے البتہ آگے آزمائے جاؤگے اپنے مالوں میں

وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

اور جانوں اپنی کے اور البتہ سنوگے ان لوگوں سے کہ دئے گئے ہیں کتاب

اور اپنی جانوں میں اور البتہ آگے کو اور سنوگے بہت سی باتیں دل آزاری کی ان لوگوں سے جو تم سے پہلے کتاب دئے

قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا

پہلے تم سے اور ان لوگوں سے جو کہ شریک کرتے ہیں ایذا بہت اور اگر صبر کرو تم

گئے ہیں اور ان لوگوں سے جو کہ مشرک ہیں اور اگر صبر کروگے

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ

اور پرہیزگاری کرو تم پس تحقیق یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے اور جس وقت لیا اللہ نے

اور پرہیز رکھوگے تو یہ تاکیدی احکام میں سے ہے اور جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے

مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا

عہد ان لوگوں کا کہ دئے گئے ہیں کتاب البتہ بیان کروگے تم اس کو واسطے لوگوں کے اور نہ

یہ عہد لیا کہ اس کتاب کو لوگوں کے روبرو ظاہر کردینا اور اس کو پوشیدہ مت

تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَــمَنًا

چھپاؤگے اس کو پس پھینک دیا اس کو پیچھے پیٹھوں اپنی کے اور مول لیا بدلے اس کے مول

کرنا سو ان لوگوں نے اس کو اپنی پس پشت پھینک دیا اور اس کے مقابلہ میں کم حقیقت معاوضہ

قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

تھوڑا پس برا ہے جو مول لیتے ہیں مت گمان کر ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں

لے لیا۔ سو بری چیز ہے جس کو وہ لے رہے ہیں جو لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کردار پر خوش ہوتے ہیں

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا

ساتھ اس چیز کے کرتے ہیں اور چاہتے ہیں یہ کہ تعریف کئے جاویں ساتھ اس چیز کے کہ نہیں کی پس ہرگز مت

اور جو کام نہیں کیا اس پر چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو سو ایسے شخصوں کو ہرگز ہرگز مت

تَحْسَبَنَّھُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

گمان کر ان کو بیچ خلاص کے عذاب سے اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا

خیال کرو کہ وہ خاص طور کے عذاب سے بچاؤ میں رہیں گے اور ان کو دردناک سزا ہوگی

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

اور واسطے اللہ کے ہے ملک آسمانوں اور زمین کا اور اللہ اوپر ہر چیز کے

اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر پوری

قَدِيْرٌ ۝ۧ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ

قادر ہے تحقیق بیچ پیدائش آسمانوں کے اور زمین کے اور آنے جانے

قدرت رکھتے ہیں۔ بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے

نزول الکلام

۵۱ قولہ ولتسمعن الخ

اس کا شان نزول دیکھا ہے جس کا کچھ ذکر ربط الکلام میں گزرا اور تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گذر بیت المدراس کی طرف ہوا جہاں یہود کا مجمع تھا فنحاص بن عازورا یہودی جو مجمع میں تھا کہنے لگا کہ اے ابوبکر ہم کو خدا کی طرف کچھ حاجت نہیں ہے وہی ہمارا محتاج ہے اسی لئے تو وہ ہم سے قرض مانگتا ہے اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور ایک طمانچہ اس کے منہ پر لگایا وہ شکایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وجہ دریافت کی تو ابوبکر صدیق نے سارا قصہ کہہ سنایا فنحاص انکار کر گیا کہ میں نے اس طرح نہیں کہا اس وقت یہ آیت اتری۔ دوسرا شان نزول اس کا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کعب بن اشرف یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں ہجو آمیز اشعار بنایا کرتا تھا اس پر یہ آیت اتری ۱۲

۵۲ قولہ لا تحسبن الذین الخ

یہ آیت منافقوں کے بارہ میں اتری جو جہاد میں جاتے وقت ادھر ادھر ٹل جاتے تھے پھر اس نہ جانے پر خوش ہوا کرتے تھے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس تشریف لاتے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عذر کردیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہماری خواہش تو یہی تھی کہ ہر کابی میں چلتے لیکن فلاں کام لگ گیا مقصد یہ ہوتا تھا کہ بے کئے نام ہو جائے واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹ ع ۹ ۱۰

ربط الکلام

۵۵ قولہ لتبلون الخ

پہلی آیت میں گستاخی اور بے ادبی کا بیان تھا جس کا تذکرہ آیت والذین یبخلون الخ کے ربط الکلام میں گزرا اسی تذکرہ میں یہ بھی ذکر ہی گفتگو فنحاص یہودی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے کی تھی جس پر آپ کو سخت غصہ آیا اور اسکے طمانچہ رسید کیا اس کے بارہ میں یہ آیت اتری کہ ابھی کیا ہے ایسی ایسی اور بہت سی سنوگے لہذا برداشت کرنا چاہیے اس تقریر سے ایک شان نزول بھی اس آیت کا معلوم ہو گیا اور دوسرا شان نزول جو منقول ہے اس کا بیان نزول الکلام میں لکھا جائے گا ۱۲

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ

اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ

النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا

سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ

اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ

بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا

توضیح الکلام

۵ قولہ الذین یذکرون
اس میں ان حضرات کی صفات کا بیان ہے جن کو اولوالالباب کے مبارک لقب سے یاد فرمایا اور انکی پانچ درخواستوں کا ذکر ہے جن کی تفصیل ابھی آتی ہے اسکے بعد انکی ان درخواستوں کی قبولیت اور ان نعمتوں کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انکے واسطے تیار کی ہیں ۱۲

اولوالالباب کی اللہ تعالیٰ سے درخواستیں

فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ

بیچ راہ میری کے اور لڑے اور مارے گئے البتہ دور کروں گا ان سے برائیاں ان کی اور

میری راہ میں اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی تمام خطائیں معاف کر دوں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں

لَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ

البتہ داخل کروں گا ان کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ثواب نزدیک

داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ عوض ملے گا اللہ کے پاس سے

اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ

خدا کے سے اور اللہ نزدیک اس کے ہے اچھا ثواب نہ فریب میں ڈالے تجھ کو پھرنا ان لوگوں کا کہ

اور اللہ ہی کے پاس اچھا عوض ہے تجھ کو ان کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا

كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ

کافر ہوئے بیچ شہروں کے یہ فائدہ ہے تھوڑا پھر جگہ رہنے ان کے کی دوزخ ہے اور

مغالطہ میں نہ ڈال دے چند روزہ بہار ہے پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

برا ہے بچھونا لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے واسطے ان کے بہشتیں ہیں چلتی ہیں

برا ہی آرام گاہ ہے لیکن جو لوگ خدا سے ڈریں ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَمَا

نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے مہمانی نزدیک اللہ کے سے اور جو کچھ

نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہوگی اللہ کی طرف سے اور جو چیزیں خدا کے

عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ ۝ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ

نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے واسطے نیکی کرنے والوں کے اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ شخص ہے

پاس ہیں وہ نیک بندوں کے لئے بدرجہا بہتر ہیں اور بالیقین بعضے لوگ اہل کتاب میں سے ایسے بھی ضرور ہیں

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ

کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تمہاری اور جو چیز اتاری گئی طرف ان کی عاجزی کرنے والے

جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کتاب کے ساتھ بھی جو تمہارے پاس بھیجی گئی اور اس کتاب کے ساتھ بھی جو ان کے پاس

لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

طرف اللہ کے نہیں مول لیتے ہیں بدلے نشانیوں اللہ کے مول تھوڑا یہ لوگ واسطے ان کے ہے

بھیجی گئی اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کے مقابلہ میں کم حقیقت معاوضہ نہیں لیتے ایسے لوگوں کو ان کا نیک عوض ملے گا ان کے

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ثواب ان کا نزدیک رب ان کے کے تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا اے لوگو جو

پروردگار کے پاس بلاشبہ اللہ تعالیٰ جلدی ہی حساب کر دیں گے۔ اے ایمان والو

آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ

ایمان لائے ہو صبر کرو اور ٹھام رکھو ایک دوسرے کو اور لگے رہو بیچ لڑائی کے اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم

خود صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرو اور مقابلہ کے لئے مستعد رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم

توضیح الکلام

۵۱ قولہ لا یغرنک الخ یعنی اے مخاطب طالب حق ان کافروں کا بغرض تجارت سفر کرنا اور خط و دنیا کیلئے شہروں میں آنا جانا اور سامان ور زر کا ہونا تجھ کو غلطی میں نہ ڈالے کہ اس کی وقعت ہو کر یہ وسوسہ ہو کہ مسلمان باوجود خدا کے مقبول بندے ہونے کے کیوں مفلس ہیں خوب سمجھ لے کہ دنیا چند روزہ بہار ہے جس کا مٹ کے ہی نام و نشان مٹ جائے گا اور آخر انجام اس کا دوزخ ہو پھر ایسے متاع کا کیا اعتبار اصلی نفع دین ہی کا نفع ہے جو صرف مسلمانوں کو حاصل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو ایک ننگے بوریہ پر لیٹے دیکھا کہ بوریہ اور جسم اطہر کے درمیان کوئی اور فرش نہ تھا اور سر کے نیچے ایک تکیہ تھا دھوڑی کا جس میں کھجور کے پتے کوٹ کر بھرے ہوئے تھے بوریے کے نشانات جسم اطہر میں پڑ گئے تھے یہ دیکھ کر میں رو پڑا آپ نے فرمایا تم کیوں روتے تو میں نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسریٰ اور قیصر تو دنیا کے عیش اور مزے میں ہیں اور آپ رسول خدا ہو کر اس تکلیف میں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اے عمرؓ اس بات سے خوش نہیں ہو کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ۱۲ معالم

الثلثۃ

نزول الکلام

۵۲ قولہ و ان من اھل الخ حضرت نجاشی کی وفات کی خبر حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے نماز پڑھنے کے لئے صحابہؓ کو عید گاہ میں نکلنے کا حکم دیا بعض صحابہؓ نے کہا کہ ہم حبشی کی کیا نماز پڑھیں اس وقت نجاشی کے سچے اور پکے مسلمان ہونے کی خبر میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ل اور بقول بعض حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہیوں کے بارہ میں نازل ہوئی جو یہودی سے مسلمان ہوئے تھے اور بقول بعض نجران کے چالیس عیسائیوں کے بارہ میں نازل ہوئی جن میں بتیس حبشی اور آٹھ رومی تھے یہ لوگ عیسائی سے مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ مدارک

خواص الکلام

۵۳ قولہ یا ایھا الذین آمنوا اصبروا الخ سے اخیر سورت تک اس آیت کو روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر جس شخص کو بھاگنے کی عادت ہو یا جس عورت کو نافرمانی اور سرکشی کی عادت ہو اسکو کھلا دینے

عــ معطاء ... ۱۰ ... عمل

تُفْلِحُوْنَ ۝ ع

پھٹکارا پاؤ

پورے کامیاب ہو

سورۃ النساء مدنیۃ وھی مائۃ وست وسبعون آیۃ وأربع وعشرون رکوعا

سورہ نساء مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو ستتر (۱۷۷) آیتیں ہیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جس نے پیدا کیا تم کو جان

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ

ایک سے اور پیدا کیا اس سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے مرد بہت اور

اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائیں

نِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ

عورتیں اور ڈرو اللہ سے جس کے نام سے مانگتے ہو آپس میں اور ڈرو قرابت سے تحقیق

اور تم خدا تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو بالیقین

اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا

اللہ ہے اوپر تمہارے نگہبان اور دو یتیموں کو مال ان کے اور مت

اللہ تعالیٰ تم سب کی اطلاع رکھتے ہیں اور جن بچوں کا باپ مر جاوے ان کے مال انہی کو پہنچاتے رہو اور

تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ص وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ط

بدل ڈالو ناپاک کو بدلے پاک کے اور مت کھاؤ مال ان کے طرف مال اپنے کے

اچھی چیز سے بری چیز کو مت بدلو اور ان کے مال مت کھاؤ اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر

اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰى

تحقیق وہ ہے گناہ بڑا اور اگر ڈرو تم یہ کہ نہ انصاف کرو گے بیچ یتیم عورتوں کے

ایسی کارروائی کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر تم کو اس بات کا احتمال ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج

پس نکاح کرو جو خوش لگے تم کو سوائے ان کے عورتوں سے دو دو اور تین تین اور چار چار

نہ کر سکو گے تو اور عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں نکاح کرو دو دو عورتوں سے اور تین تین عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ط

پس اگر ڈرو تم یہ کہ نہ عدل کرو گے پس ایک ہے یا جس کے مالک ہوں داہنے ہاتھ تمہارے

پس اگر تم کو احتمال اس کا ہو کہ عدل نہ رکھو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر بس کرو یا جو لونڈی تمہاری ملک میں ہو وہی سہی

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ط ۝ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ

یہ بہت نزدیک ہے اس سے کہ نہ بے انصافی کرو اور دو عورتوں کو مہر ان کے خوشی سے

اس امر مذکور میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے اور تم لوگ بیبیوں کو ان کے مہر خوش دلی سے دے دیا کرو

نزول الکلام

ع ۲۰ / ۱۱

ؔلہ قولہ یا ایہا الناس الخ لوگ یتیموں کے مال کی کما حقہ حفاظت کرنے اور عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے میں سستی کرتے تھے تو ان کو ان کا اصلی اہل خانہ اور ایک ماں باپ آدم و حوا کی اولاد ہونا یاد دلا کر باہم سلوک کرنے کی ترغیب میں یہ آیات نازل ہوئیں

ؔلہ قولہ واتوا الیتمیٰ الخ غطفان میں ایک شخص اپنے یتیم بھتیجے کا سرپرست تھا جب وہ بالغ ہوا اور چچا سے اس نے مال مانگا تو اس نے انکار کر دیا معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تب یہ آیت مال دینے کے حکم میں اتری ۱۲

ؔلہ قولہ واٰتوا النساء الخ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بہن کا نکاح کرتا اور جو مہر بیٹی کا تجویز ہوتا وہ بیٹی کو نہ دیتا بلکہ خود لے لیتا اس کی ممانعت میں یہ آیت اتری ۱۲

توضیح الکلام

ؔلہ قولہ وخلق منہا الخ حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں جانب کی سب سے چھوٹی پسلی اوپر کی پسلی سے حضرت حوا علیہا السلام کو حق تعالیٰ نے پیدا کیا تاکہ وہ یہ ظاہر کر دے کہ میں ہر طرح سے مخلوق پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہوں اور اس پیدائش حضرت حوا علیہا السلام سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی معدوم ہو گئی ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ اُن کی پسلی کے بعض اجزا کو لیکر ان کو اپنی قدرت سے بڑا کر دیا ہو اور یہ خیال کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اس وقت تکلیف ہوئی ہوگی محض وہم ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت بہت بڑی ہے اس زمانہ میں ڈاکٹر کیسے کیسے آپریشن کرتے ہیں کہ اگر آج سے دو سو برس پہلے کوئی کلمات کرتا تو خلاف عقل معلوم ہوتے مگر آج اُن کا آنکھوں کے سامنے وقوع ہے۔ پھر جب حضرت حوا علیہا السلام بیاہی گئیں تو اولاد پیدا ہونے لگی اسی طرح آپ سے چالیس نفر پیدا ہوئے بیس لڑکیاں اور بیس لڑکے اس کے بعد اور نسل جاری ہوئی۔ فقہ الکلام ؔلہ

قولہ مثنیٰ وثلث الخ یہ چار عورتوں تک نکاح کی اجازت آزاد مردوں کے لئے ہے اور غلام ہو تو صرف دو تک کی اجازت ہے اور لڑکی کا نکاح بلوغ سے پہلے اُسکے ولی کی اجازت سے جائز ہے۔ آیت میں نکاح یتامیٰ کے احکام بیان کرنا اس کا بھی قرینہ ہے۔ وما ملکت ایمانکم اس کا قرینہ ہے۔ یتیم

نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَکُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَکُلُوۡهُ

پس اگر خوشی سے دیں واسطے تمہارے کچھ چیز سے اس میں سے جی سے پس کھاؤ اس کو

پس اگر وہ بیبیاں خوشدلی سے چھوڑ دیں تم کو اس مہر میں کا کوئی جزو تو تم اس کو کھاؤ مزہ دار

هَنِیۡٓـًٔا مَّرِیۡٓـًٔا ○ وَلَا تُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَکُمُ الَّتِیۡ

سہتا پچتا اور مت دو بے وقوفوں کو مال اپنے جو کہ ہے

خوشگوار سمجھ کر اور تم کم عقلوں کو اپنے وہ مال مت دو جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے

جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمۡ قِیٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ فِیۡهَا وَاکۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ

اللہ نے واسطے تمہارے معیشت قائم رکھنا اور کھلاؤ ان کو اس میں سے اور پہناؤ ان کو اور کہو واسطے ان کے

مایۂ زندگانی بنایا ہے اور ان مالوں میں سے ان کو کھلاتے رہو اور پہناتے رہو اور ان سے معقول بات

قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ○ وَابۡتَلُوا الۡیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ۚ

بات اچھی اور آزمایا کرو یتیموں کو یہاں تک کہ جب پہنچیں نکاح کو

کہتے رہو اور تم یتیموں کو آزما لیا کرو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کو پہنچ جاویں

فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ۚ وَلَا

پس اگر پاؤ تم ان میں سے ہوشیاری پس حوالے کرو طرف ان کے مال ان کے اور مت

پھر اگر ان میں ایک گونہ تمیز دیکھو تو ان کے اموال ان کے حوالے کر دو اور ان

تَاۡکُلُوۡهَاۤ اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ یَّکۡبَرُوۡا ؕ وَمَنۡ کَانَ غَنِیًّا

کھاؤ ان کو زیادتی سے اور جلدی سے اس سے کہ بڑے ہو جاویں اور جو کوئی ہو بے احتیاج

اموال کو ضرورت سے زائد اٹھا کر اور اس خیال سے کہ یہ بالغ ہو جاویں گے جلدی جلدی اڑا کر مت کھا ڈالو اور

فَلۡیَسۡتَعۡفِفۡ ۚ وَمَنۡ کَانَ فَقِیۡرًا فَلۡیَاۡکُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ

پس چاہیے کہ بچے اور جو کوئی ہو فقیر پس کھاوے ساتھ انصاف کے

جو شخص مستغنی ہو سو وہ تو اپنے کو بالکل بچاوے اور جو شخص حاجت مند ہو تو وہ مناسب مقدار سے کھاوے

فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَیۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَیۡهِمۡ ؕ وَکَفٰی

پس جب حوالے کرو طرف ان کے مال ان کے پس شاہد پکڑو اوپر ان کے اور کفایت ہے

پھر جب ان کے اموال ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کر لیا کرو اور اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ حَسِیۡبًا ○ لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا تَرَکَ الۡوَالِدٰنِ وَ

اللہ حساب لینے والا واسطے مردوں کے حصہ ہے اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور

ہی حساب لینے والا کافی ہے مردوں کے لئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے

الۡاَقۡرَبُوۡنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا تَرَکَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ

قرابتی اور واسطے عورتوں کے حصہ ہے اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور قرابتی

قرابت دار چھوڑ جاویں اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار

مِمَّا قَلَّ مِنۡهُ اَوۡ کَثُرَ ؕ نَصِیۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ○ وَاِذَا حَضَرَ

تھوڑا ہو اس میں سے یا بہت ہو حصہ ہے مقرر کیا ہوا اور جب حاضر ہوں

چھوڑ جاویں خواہ وہ چیز قلیل ہو یا کثیر ہو۔ حصہ قطعی۔ اور جب (وارثوں میں سے ترکے کی) تقسیم ہونے کے وقت آموجود ہوں

توضیح الکلام

۵۱ قولہ وابتلوا الیتمٰی الخ یعنی بالغ ہونے سے پہلے ان کو آزمایا کرو اس طرح کہ کچھ سودا اُن سے خرید وایا کرو اور اُن سے اندازہ کیا کرو کہ کس طرح خریدا اور کسی چیز لائے کس نرخ سے لائے یا کوئی چیز فروخت کرایا کرو پھر دیکھا کرو کہ کس طرح فروخت کی پھر اگر بالغ ہو جانے کے بعد ان کو ہوشیار پاؤ تو مال ان کے حوالے کر دو ۱۲ (موضح)

نزول الکلام

۵۲ قولہ للرجال الخ زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور نابالغ لڑکوں کو میراث کا کچھ حصہ نہیں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث وہ لے جو دشمن سے لڑ سکے، اسلام آنے کے بعد مسلمانوں میں حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میت کے چچازاد بھائی یعنی سوید یا خالد اور عرفجہ تمام میراث لے گئے اور اُن کی بیوی اور دو نوں لڑکیوں کو اور نابالغ یتیم لڑکے میں سے کسی کو نہ دیا تب مرحوم کی بیوہ ام کحہ حضرت کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر جنگ اُحد میں شہید ہو گئے اور تین بچے چھوڑے، میراث کا تمام مال سوید اور عرفجہ نے لے لیا، اب فرمائیے کہ میں ان پر کہاں سے خرچ کروں اور افلاس کی حالت میں اُن کی بیاہ شادی کیسے کروں اس پر یہ آیت اُتری اور آپ نے عرفجہ اور سوید کو بلا کر فرمایا کہ اوس بن ثابت کا ترکہ ابھی اسی طرح رہنے دو اس میں عورتوں کا بھی حصہ ہے لیکن ابھی اس کی مقدار معلوم نہیں ہوئی، اس کے بعد یوصیکم اللہ سے پوری میراث کی آیت اُتری ۱۲

فقہ الکلام

۵۱ قولہ وابتلوا الخ اس سے معلوم ہوا کہ بالغ ہونے سے پہلے نابالغ کی خرید و فروخت درست ہے اور یہ مسائل اس جگہ کے مناسب ہیں۔ مسئلہ۔ اگر بالغ ہونے کے بعد حفاظت مال کی تمیز نہ دیکھی جائے تو اُس کو مال نہ دیا جائے، یہاں تک کہ پچیس برس کی عمر ہو جائے اور جب پچیس برس کی عمر ہو جائے تو مال دیدینگے خواہ تمیز ہو یا نہ ہو۔ مسئلہ۔ جس کو حفاظت مال کی تمیز نہ ہو اُس کا ہبہ اور صدقہ وغیرہ باطل ہے اور اس کی بیع و نکاح و طلاق وغیرہ سب درست ہیں البتہ ان معاملات بیع و نکاح و طلاق میں زر و پیہ کا تعین و دین ولی کرے گا۔ مسئلہ۔ بالغ ہونے کی علامت انزال اور حیض ہے اور یہ نہ ہوں تو بقول مفتیٰ بہ مرد و عورت دونوں کی عمر پندرہ سال

الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم

رشتہ دار (دور کے) اور یتیم اور غریب لوگ تو ان کو بھی اس (ترکہ) میں (جس قدر باانتوں کا ہے اس میں سے) کچھ دے دو

مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ

اور ان کے ساتھ خوبی سے بات کرو اور اپنے لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر

تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا

اپنے بعد چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جاویں تو ان کی ان کو فکر ہو سو ان لوگوں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ سے ڈریں

اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ

اور موقع کی بات کہیں بلا شبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق

أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَ

کھاتے ہیں اور کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں اور

سَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ

عنقریب جلتی آگ میں داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے باب میں

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ

لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں گو

اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً

دو سے زیادہ ہوں تو ان لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اس مال کا جو کہ مورث چھوڑ مرا ہے اور اگر ایک ہی لڑکی ہو

فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

تو اس کو نصف ملے گا اور ماں باپ کے لئے یعنی دونوں میں سے ہر ایک کے لئے میت کے ترکہ میں سے چھٹا

مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ

حصہ ہے اگر میت کے کچھ اولاد ہو اور اگر میت کے کچھ اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ ہی

أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ

اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی ہے اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو اس کی ماں کو

توضیح الکلام

ف قولہ ان الذین الخ اس آیت میں یتیموں کے مال کھانے پر ایک سخت تہدید فرماتے ہیں کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں گویا وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں، آگ کھانے سے مراد یہ ہے کہ ظالم نے جس قدر یتیم کا مال ناحق پیٹ میں بھرا ہے آخرت میں آگ ہو جائے گا گویا یہ آگ کا سبب ہے اگرچہ کھانا پیٹ کے سوا اور کسی عضو میں نہیں ہوتا لیکن فی بطونہم فرمانا تاکید کے لئے ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا حالانکہ دوسرے کی آنکھ سے کوئی نہیں دیکھتا صرف تاکید مقصود ہے اسی طرح آیت میں ۱۲

ف قولہ فوق اثنتین الخ اگر دو لڑکیاں ہوں تو اس کا حکم ظاہر تھا اس لئے اسکو بیان نہیں فرمایا وہ یہ کہ اگر دو لڑکیوں کی صورت میں ایک لڑکی کی جگہ لڑکا ہوتا تو اس لڑکی کا حصہ باوجودیکہ بھائی سے کم ہے ایک تہائی سے نہ گھٹایا جاتا تو اب جب کہ دوسری بھی لڑکی ہی ہے تو اس صورت میں ایک لڑکی کا حصہ ایک تہائی سے کیسے گھٹ سکتا ہے اور چونکہ دونوں لڑکیوں کا یکساں ہی حکم ہے اس لئے دوسری کا بھی ایک ہی تہائی ہوگا لہذا دونوں کا مل کر دو تہائی ہوگیا اور تین لڑکیوں میں چونکہ شبہ تھا کہ شاید ان کو تین تہائی ملے یعنی کل اس لئے فرما دیا کہ لڑکیاں دو سے زیادہ بھی ہوں تو دو تہائی سے زیادہ نہ ملے گا ۱۲

ع ۱۰ ۱۲

نزول الکلام

ف قولہ یوصیکم اللہ الخ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ربیع کی بیوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگی کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں لڑکیاں سعد کی ہیں ان کا باپ تو جنگ احد میں شہید ہوگیا اور ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا اور ان کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا بھلا بغیر مال کے انکا نکاح کیسے ہوگا تب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں فیصلہ فرما دیگا اور آیت میراث نازل ہوگئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا کر کہا کہ سعد کی دونوں لڑکیوں کو دو ثلث دیدو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو کچھ بچے وہ تمہارا ہے ۱۲

السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ

چھٹا حصہ پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاوے ساتھ اس کے یا قرض کے باپ تمہارے

چھٹا حصہ ملے گا (اور باقی باپ کو ملے گا) وصیت نکالنے کے بعد کہ میت اس کی وصیت کر جاوے یا دین کے بعد تمہارے اصول و فروع جو ہیں تم

وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً

اور بیٹے تمہارے نہیں جانتے تم کون ان میں سے بہت نزدیک ہے واسطے تمہارے نفع میں مقرر کیا ہوا ہے

پورے طور پر یہ نہیں جان سکتے ہو کہ ان میں کا کون سا شخص تم کو نفع پہنچانے میں نزدیک تر ہے یہ حکم منجانب اللہ مقرر کر دیا گیا

مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ

اللہ کی طرف سے تحقیق اللہ تعالیٰ ہے جاننے والا حکمت والا اور واسطے تمہارے ہے آدھا

بالیقین اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں اور تم کو آدھا ملے گا اس ترکہ کا

مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ

اس چیز کا کہ چھوڑ گئی ہیں بی بیاں تمہاری اگر نہ ہو واسطے ان کے اولاد پس اگر ہو

جو تمہاری بی بیاں چھوڑ جاویں اگر ان کے کچھ اولاد نہ ہو اور اگر ان بی بیوں کے کچھ

لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ

واسطے ان کے اولاد پس واسطے تمہارے ہے چوتھائی اس چیز کی کہ چھوڑ گئی ہیں پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاویں

اولاد ہو تو تم کو ان کے ترکہ سے چوتھائی ملے گا وصیت نکالنے کے بعد کہ وہ اس کی وصیت کر جائیں

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ

ساتھ اس کے یا قرض کے اور واسطے ان کے ہے چوتھائی اس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم پیچھے اگر نہ ہو واسطے تمہارے

یا دین کے بعد اور ان بی بیوں کو چوتھائی ملے گا اس ترکہ کا جس کو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہارے کچھ اولاد نہ ہو

وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ

اولاد پس اگر ہو واسطے تمہارے اولاد پس واسطے ان کے آٹھواں حصہ ہے اس چیز کا کہ چھوڑ جاؤ تم

اور اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو ان کو تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ملے گا وصیت نکالنے کے

بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ

پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ تم ساتھ اس کے یا قرض کے اور اگر ہو وہ مرد

بعد کہ تم اس کی وصیت کر جاؤ یا دین کے بعد اور اگر کوئی میت جس کی میراث دوسروں کو

يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ

کہ میراث لی جاتی ہے اس کی کلالہ یا وہ عورت ہو اور واسطے اس کے ہے ایک بھائی یا ایک بہن پس واسطے ہر ایک کے

ملے گی خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت ایسا ہو جس کے نہ اصول ہوں نہ فروع ہوں اور اس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان

مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ

ان دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے پس اگر ہوں زیادہ اس سے پس وہ ساجھی برابر ہیں

دونوں میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر یہ لوگ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں شریک ہوں گے

فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ

بیچ تہائی کے پیچھے وصیت کے کہ وصیت کی جاتی ہو ساتھ اس کے یا قرض کے نہیں

وصیت نکالنے کے بعد جس کی وصیت کر دی جاوے یا دین کے بعد بشرطیکہ

ربط الکلام

۵۱ قولہ آباؤکم الخ اس آیت میں اس کی حکمت بتلانا مقصود ہے کہ میراث کا تقسیم میت کی رائے پر کیوں نہیں رکھا بلکہ خود حق تعالیٰ نے سب قواعد مقرر فرما دئے ۱۲

توضیح الکلام

۵۲ قولہ نفعًا الخ یعنی اگر تقسیم میراث کا معاملہ تمہاری رائے پر رکھا جاتا تو تم ضرور اسی شخص کو حصہ دینے یا زیادہ دینے کے لئے ترجیح دیتے جس کو تم اپنے لئے نفع رساں جانتے اور اس بات کے جاننے کا تمہارے پاس کوئی طریقہ نہ تھا کہ نفع رساں کون ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے متعلق رکھا کیونکہ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ نفع رساں کونسا کون ہیں اور اس کے علاوہ اور حکمتیں اور مصلحتیں بھی وہ خوب جانتا ہے جن پر حصوں کی تقسیم کا دار و مدار ہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ اس نے حصے مقرر کرنے میں صرف نفع رسانی ہی کو ملحوظ رکھا ہو اور نفع کا لفظ دنیوی اور اخروی دونوں قسم کے نفعوں کو عام ہو دنیوی نفع سے مراد خدمت ہو تو بسا اوقات جس کو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص ہماری خوب خدمت کریگا کبھی وہ نہیں کرتا اور دوسرا آدمی اللہ تعالیٰ کیلئے یا محبت کی وجہ سے زیادہ خدمت کر دیتا ہو اور اخروی نفع سے مراد دعا کرنا یا ثواب بخشنا یا قیامت کے دن شفاعت کرنا ہو اور کبھی اس میں بھی برعکس ہو جاتا ہے کہ جس کو ہم ایسے کام کرنیوالا جانتے ہیں وہ نہیں کرتا اور دوسرا کر دیتا ہے اور آیت کا مطلب دوسری طرح بھی بیان کیا گیا ہے ۱۲

نزول الکلام

۵۳ قولہ وان کان رجل الخ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق پیادہ پا میری عیادت کو تشریف لائے تو مجھے آنحضرت نے ایسی حالت میں پایا کہ میں اس وقت کچھ سمجھ نہیں سکتا تھا پس آپ نے پانی منگا کر وضو کیا اور باقی مجھ پر چھڑک دیا میں اسی دم ہوش میں آ گیا میں نے عرض کیا کہ میں اپنے مال میں کیا تصرف کروں جو حکم آپ فرمائیں اس کی تعمیل کے لئے بندہ حاضر ہو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ یوصیکم اللہ الخ اب جو شان نزول اس آیت کا پہلے ذکر کیا گیا ہو بظاہر اس سے تعارض پڑتا ہے لیکن توجیہہ یہ کر سکتے ہیں کہ اس آیت کا پہلا حصہ سعد بن ربیع کی لڑکیوں کے بارہ میں اترا اور اخیر حصہ یعنی ان کان رجل سے اخیر تک جابر رضی اللہ عنہ کے قصہ میں ۱۲ .

مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ تِلْكَ

ضرر پہنچانے والا کسی کو مقرر کیا گیا اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا تحمل والا ہے یہ ہیں

کسی کو ضرر نہ پہنچاوے یہ حکم کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں حلیم ہیں۔

حُدُودُ اللّٰهِ ؕ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

حدیں اللہ تعالیٰ کی اور جو کوئی کہا مانے اللہ تعالیٰ کا اور رسول اس کے کا داخل کرے گا اس کو بہشتوں میں

سب احکام مذکورہ خداوندی ضابطے ہیں اور جو شخص اللہ اور رسول کی پوری اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسی بہشتوں میں داخل کر دیگا

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے اور یہ ہے مراد پانا

جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی

الْعَظِيمُ ۝ وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ

بڑا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ کی اور رسول اس کے کی اور گزر جاوے حدوں اس کی سے

ہے اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جاوے گا

يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا ص وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ ع وَالّٰتِي

داخل کرے گا اس کو آگ میں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے اور واسطے اس کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا اور وہ عورتیں کہ

اس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہو گی جس میں ذلت بھی ہے اور جو عورتیں

يَأْتِينَ الْفٰحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ

آتی ہیں بے حیائی کو عورتوں تمہاری سے پس گواہ لاؤ اوپر ان کے

بے حیائی کا کام کریں تمہاری بیبیوں میں سے سو تم لوگ ان عورتوں پر چار آدمی اپنوں

أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ۚ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ

چار گواہ اپنے میں سے پس اگر گواہی دیویں پس بند رکھو ان کو بیچ گھروں کے

میں سے گواہ کر لو سو اگر وہ گواہی دیدیں تو تم ان کو گھروں کے اندر مقید رکھو

حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ۝ وَ

یہاں تک کہ اٹھالے ان کو موت یا کرے اللہ تعالیٰ واسطے ان کے کچھ راہ اور

یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کردے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی اور راہ تجویز فرما دیں اور

الَّذَانِ يَأْتِيٰنِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا ۚ فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا

جو دو مرد آویں اس بے حیائی کو تم میں سے پس ایذا دو ان کو پس اگر توبہ کریں اور نیکی پر آویں پس منہ پھیر لو

جو کون سے دو شخص بھی وہ بے حیائی کا کام کریں تم میں سے تو ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ پھر اگر وہ دونوں توبہ

عَنْهُمَا ؕ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ

ان سے تحقیق اللہ تعالیٰ ہے پھر آنے والا مہربان سوائے اس کے نہیں کہ توبہ قبول کرنا اوپر اللہ کے

کرلیں اور اصلاح کرلیں تو ان دونوں سے کچھ تعرض نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے ہیں رحمت والے ہیں توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے

لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَهٰلَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ

واسطے ان لوگوں کے ہے کہ کرتے ہیں برائی ساتھ نادانی کے پھر توبہ کرتے ہیں جلدی سے

ذمہ ہے وہ تو ان ہی کی ہے جو حماقت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں

توضیح الکلام

لہ قولہ تلک حدود اللہ الخ احکام میراث بیان فرما کر یہ فرمایا کہ یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو ان پر قائم رہے گا جنت میں آرام پائے گا ورنہ جہنم میں ذلت برداشت کریگا۔

خلاصۃ الکلام

لہ قولہ تلک حدود اللہ الخ یعنی احکام وراثت کے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دو وجہ سے وراثت پہنچتی تھی ایک نسب دوسرا عہد۔ نسب میں بھی صرف ان ہی کو وارث بناتے تھے جو دشمن کی طرف سے جنگ کر سکتے تھے اس لئے عورتوں اور چھوٹے بچوں کو وارث نہیں بناتے تھے اور عہد بھی دو طرح سے ہوتا تھا ایک تو یہ کہ کوئی شخص کسی سے یہ کہہ دیتا تھا کہ میرا خون تیرا خون اور میری جان تیری جان ہو میں تیرا وارث اور تو میرا وارث ہو سوائے شخص کے سامنے کسی رشتہ دار کو ورثہ نہیں دیتے تھے دوسرا یہ کہ کسی کو بیٹا بنا لیتے تھے تو وہی وارث ہوتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابتداء میں تو یہ طریقہ جاہلیت اسی طرح جاری رکھا پھر مدینہ طیبہ جا کر دو طریقے جاری کئے ایک ہجرت دوسرا مواخات۔ مہاجر یہ کہ ایک مہاجر دوسرے مہاجر کا وارث ہوتا تھا اور مواخات یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصوں میں بھائی چارہ کر دیتے تھے ان میں سے ایک دوسرے کا وارث ہوتا تھا مگر اس کے بعد مذہب اسلام میں توریث کا دارومدار تین چیزوں پر ہو گیا۔ ایک نسب دوسرا نکاح تیسرا ولا۔ نسب کی چند قسمیں رکھیں ۱ ذوی الفروض ۲ عصبات جیسے اس کے ماں باپ بیٹے بھائی بہن، جن کا مرتبہ ان پہلی قسموں کے بعد ہے۔ ۳ عصبات ہیں جو مقرر کئے ہوئے حصوں والے وارثوں کے بعد بچے ہوئے مال کو لیتے ہیں ان کی پھر کئی قسمیں ہیں

ان کے بعد ذوی الارحام وارث ہیں۔ نکاح کے تعلق سے شوہر بیوی کا وارث ہوتے ہیں اور تیسرا سبب وراثت کا ولاء ہے ولاء کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کردے اور غلام کا کوئی رشتہ دار نہ ہو تو یہ آزاد کرنے والا جس کو مولی العتاقہ کہتے ہیں وارث ہوتا ہے اور اس کو عصبہ سببیہ بھی کہتے ہیں یا ایسے دو آدمی جن کا کوئی رشتہ دار موجود نہ ہو آپس میں ایک دوسرے کا عہد کرلے تو ان میں سے ہر ایک مولی الموالات کہلاتا ہے اور ہر ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے بشرطیکہ کسی کا کوئی رشتہ دار موجود نہ ہو ورنہ نہیں ۱۲

ع ۲ / ۱۳

فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَ

پس یہ لوگ ہیں کہ رجوع کرتا ہے اللہ اوپر ان کے اور ہے اللہ جاننے والا حکمت والا اور

سو ایسوں پر تو خدا تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں بڑے حکمت والے ہیں اور

لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ

نہیں توبہ واسطے ان لوگوں کے کہ کرتے ہیں برائیاں یہاں تک کہ جب حاضر ہوتی ہے

ایسے لوگوں کی توبہ نہیں جو گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ

ایک اُن کے کو موت کہتا ہے تحقیق توبہ کی میں نے اب اور نہ واسطے اُن لوگوں کے

موت ہی آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا کہ میں اب توبہ کرتا ہوں اور نہ اُن لوگوں کی

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

جو مر جاتے ہیں اور وہ کافر ہیں یہ لوگ تیار کیا ہے ہم نے واسطے اُن کے عذاب درد دینے والا

جنکو حالت کفر پر موت آجاتی ہے اُن لوگوں کے لیے ہم نے ایک دردناک سزا تیار کر رکھی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہیں حلال واسطے تمھارے یہ کہ وارث ہو جاؤ عورتوں کے زبردستی

اے ایمان والو تم کو یہ بات حلال نہیں کہ عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ

وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ

اور مت منع کرو اُن کو تاکہ لے لو بعضی وہ چیز کہ دی ہے تم نے ان کو مگر

اور اُن عورتوں کو اس غرض سے مقید مت کرو کہ جو کچھ تم لوگوں نے انکو دیا ہے اسمیں کا کوئی حصہ وصول کر لو مگر

اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

یہ کہ لاویں بے حیائی ظاہر اور صحبت رکھو اُن کے ساتھ اچھی طرح کی

یہ کہ وہ عورتیں کوئی صریح ناشائستہ حرکت کریں اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گزران کیا کرو

فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ

پس اگر ناپسند رکھو اُن کو پس شاید کہ کروہ رکھو تم کچھ چیز کو اور کرے اللہ

اور اگر وہ تمکو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ

فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ

بیچ اس کے بھلائی بہت اور اگر چاہو تم بدل لینا ایک جورو کا جگہ ایک

اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھدے اور اگر تم بجائے ایک بی بی کے دوسری

زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ

جورو کے اور دیا ہے تم نے ایک کو ان میں سے خزانہ پس مت لو اس میں سے

بی بی کرنا چاہو اور تم اس ایک کو انبار کا انبار مال دے چکے ہو تو تم اس میں سے کچھ بھی

شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَكَيْفَ

کچھ کیا لوگے تم اس کو بہتان کر اور گناہ ظاہر اور کیونکر لو گے

مت لو کیا تم اس کو لیتے ہو بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر اور تم اس کو کیسے

نزول الکلام بقولہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ الخ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب کوئی مرد مر جاتا تو اس کا بیٹا جو دوسری بیوی سے ہوتا یا اور کوئی رشتہ دار اگر اسکی عورت کے سر پر چادر ڈال دیتا اور اس وجہ سے وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار بن جاتا تھا اگر چاہتا تو خود بلا مہر صرف مورث متوفی کے مہر پر اس کو نکاح میں لے آتا اور چاہتا تو خود دوسرے سے نکاح کرا دیتا اور اگر چاہتا تو نہ خود اس سے نکاح کرتا اور نہ اس کو بطور خود کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے دیتا تھا اسیطرح تکلیف دیتا رہتا تھا جس سے مقصود یہ ہوتا تھا کہ وہ مال جو اس نے از روئے وراثت میت سے لیا ہے واپس کر دے اور اگر وہ عورت مر جاتی تو یہی سوتیلا بیٹا یا عزیز اس کا وارث بن جاتا تھا ہاں اگر کپڑا ڈالنے سے پہلے وہ اپنے گھر چلی جاتی تو خود مختار ہوتی تھی یہی قصہ شروع اسلام میں باقی رہا یہاں تک کہ ابو قیس بن الاسلت انصاری کا انتقال ہوا اور کبیشہ بنت معن انصاریہ پر ان کے سوتیلے بیٹے قیس نے اور بقول بعض حصن نے اپنی چادر اس پر ڈال دی اور نکاح کا وارث ہوا تو کبیشہ انصاریہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے شوہر ابو قیس کی وفات ہو گئی اور اس کا بیٹا میرے نکاح کا وارث ہوا اب وہ نہ مجھے خرچ دیتا ہے اور نہ میرے پاس آتا ہے اور نہ مجھے آزاد کرتا ہے کہ میں کہیں اور ٹھکانا دیکھ لوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ذرا صبر کر کے اپنے گھر میں بیٹھو دیکھو اللہ تعالیٰ کیا حکم فرماتا ہے اس وقت یہ آیت اتری کہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ ۱۲ توضیح الکلام بقولہ وَعَاشِرُوْھُنَّ الخ یعنی بیویوں کے ساتھ عمدہ طور سے انصاف اور محبت کے ساتھ گذارا کیا کرو اور اگر ان کی شکل و صورت یا کسی اور بات سے نفرت ہو تو اس نفرت کو دل میں جگہ دے کر خانہ بربادی نہ کرو انجام ہر چیز کا خدا تعالیٰ کو معلوم ہے شاید اس نفرتی اور مکروہ عورت میں تمھارے لئے کوئی فائدہ کی بات ہو خدا تعالیٰ اس سے اولاد صالح پیدا کر دے یا اس کے اخلاق خانہ داری کی بابت اچھے ثابت ہوں اور خیر خواہی و معاشرت میں آسانی کے باعث ہوں اور نئی بیوی جسکو تم پسند کر رہے ہو اسمیں کیا کیا

تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

حالانکہ تم باہم ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو اور وہ عورتیں تم سے ایک گاڑھا اقرار لے چکی ہیں اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ (دادا) نے نکاح کیا ہو مگر جو بات گذر گئی گذر گئی بیشک یہ (عقلاً بھی) بڑی بے حیائی ہے اور نہایت نفرت کی بات ہے اور (شرعاً بھی) بہت برا طریقہ ہے۔ تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری وہ بہنیں جو دودھ پینے کی وجہ سے ہیں اور تمہاری بیبیوں کی مائیں اور تمہاری بیبیوں کی بیٹیاں جو کہ تمہاری پرورش میں رہتی ہیں ان بیبیوں سے کہ جن کے ساتھ تم نے صحبت کی ہو اور اگر تم نے ان بیبیوں سے صحبت نہ کی ہو تو تم کو کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیبیاں جو کہ تمہاری نسل سے ہوں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ رکھو لیکن جو پہلے ہو چکا بے شک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑے رحمت والے ہیں

نزول الکلام لے قولہ ولا تنکحوا الخ جب حضرت ابو قیس کے مرنے کے بعد جاہلیت کے دستور کے مطابق ان کے بیٹے محصن نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا چاہا تو انھوں نے کہا اے محصن میں تو تجھے بیٹا سمجھتی ہوں اور تو اپنی قوم میں نیک شمار ہوتا ہے مجھ اپنی ماں جیسی مادر کے ساتھ ایسی حرکت زیبا نہیں اس کے بعد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور قصہ عرض کیا آپ نے فرمایا کہ ذرا صبر کرو دیکھو خدا تعالیٰ اس کے بارہ میں کیا حکم نازل فرماتا ہے پھر یہ آیت سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہونے کی بابت نازل ہوئی ۱۲ قولہ وحلائل ابنائکم الخ زمانہ جاہلیت کا دستور یہ بھی تھا کہ جس کو اپنی زبان سے بیٹا کہکر متبنیٰ بنا لیا اس کی بیوی سے نکاح حرام سمجھتے تھے اسی رسم بد کے توڑنے کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبنیٰ زید بن حارثہ کی بیوی زینب سے جبکہ زید ان کو طلاق دیچکے نکاح کیا اس پر مشرکوں نے طعن کئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ عینی بیٹوں کی بیبیاں حرام ہیں جس سے متبنیٰ کی بیوی کا حرام ہونا باطل معلوم ہوا ۱۲

ع ۸ — ۳ — ۱۴

لباب توضیح الکلام علے قولہ امہاتکم التی الخ یعنی جس نے اس کو لڑکپن میں دودھ پلایا ہو وہ بھی بمنزلہ ماں کے ہے پھر اس ماں کی ماں اور نانی دادی بھی بحکم اجماع ماں شمار ہوتی ہے رضاع کے معنے دودھ پلانا اگرچہ قرآن شریف میں اس کی کوئی مدت معین نہیں کہ اس زمانہ تک پلانا ماں بنا دیتا ہے اور کس قدر پلانے سے ماں ہو جاتی ہے مقدار کے بارہ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نص قرآنی کو مطلق قرار دے کر ایک گھونٹ دودھ کو بھی جو بچہ کے پیٹ میں اتر جاوے باعث حرمت نکاح قرار دیتے ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نص کو حدیثوں سے خاص کر کے اقل مرتبہ پانچ گھونٹوں سے رضاع ثابت کرتے ہیں اور اس سے کم کو معدوم بیکار جانتے ہیں اور زمانہ کے بارہ میں سب ائمہ قید لگاتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ڈھائی برس کے اندر اگر بچہ کسی کا دودھ پئے گا تو رضاعت ثابت ہو گی امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک دو برس کی مدت معتبر ہے پھر مدت رضاعت کے بعد دودھ پینے سے کوئی عورت حرام نہ ہو گی ۱۲

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا

اور حرام کی گئیں بیاہی ہوئی عورتوں میں سے مگر

اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں مگر

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا

جن کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ تمہارے حکم دیا اللہ تعالیٰ نے اوپر تمہارے اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے جو

جو کہ تمہاری مملوک ہو جاویں اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے

وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ

کچھ سوائے اسکے ہے یہ کہ طلب کرو تم بدلے مالوں اپنے کے قید میں رکھنے والے نہ پانی ڈالنے والے یعنی بدکار

حلال کی گئی ہیں یعنی یہ کہ تم ان کو اپنے مالوں کے ذریعہ سے چاہو اس طرح کہ تم بیوی بناؤ صرف مستی ہی نکالنا نہ ہو

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ

پس جو مال کہ فائدہ اٹھایا ہے تم نے بدلے اس کے ان میں سے پس دو ان کو جو مقرر کیا ہے واسطے ان کے موافق مقرر کے

پھر جس طریق سے تم ان عورتوں سے منتفع ہوئے ہو سو ان کو ان کے مہر دو جو کچھ مقرر ہو چکے ہیں

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ

اور نہیں گناہ اوپر تمہارے بیچ اس چیز کے کہ رضامند ہو تم ساتھ اس کے پیچھے مقرر کرنے کے

اور مقرر ہوئے بعد بھی جس پر تم باہم رضامند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا

تحقیق اللہ تعالیٰ ہے جاننے والا حکمت والا اور جو کوئی نہ رکھے تم میں سے مقدور یہ کہ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے بڑے حکمت والے ہیں اور جو شخص تم میں پوری وسعت اور گنجائش نہ رکھتا ہو

اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

نکاح کرے بیبیوں ایمان والیوں کو پس اس چیز سے کہ مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ تمہارے

آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی تو وہ اپنے آپس کی مسلمان لونڈیوں سے جو کہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں

مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ

لونڈیوں تمہاری ایمان والیوں سے اور اللہ خوب جانتا ہے ایمان تمہارے کو بعض تمہارے

نکاح کرے اور تمہارے ایمان کی پوری حالت اللہ ہی کو معلوم ہے تم سب

مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

بعض سے ہیں پس نکاح کرو ان کو ساتھ حکم مالکوں ان کے کے اور دو ان کو

آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہو سو ان سے نکاح کر لیا کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور ان کو ان کے

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا

مہر ان کا ساتھ اچھی طرح کے قید میں رکھی ہوئیں نہ بدکاری کرنے والیں اور نہ

مہر قاعدہ کے موافق دیدیا کرو اس طور پر کہ وہ منکوحہ بنائی جاویں نہ تو علانیہ بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ

مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

پکڑنے والیں یار چھپے پس جب نکاح میں آ دیں پس اگر کریں بے حیائی

خفیہ آشنائی کرنے والی ہوں پھر جب وہ لونڈیاں منکوحہ بنائی جاویں پھر اگر وہ بڑی بیحیائی کا کام کریں

نزول الکلام ۱؎ قولہ والمحصنٰت الخ جب جنگ

مسئلہ نکاح

اوطاس میں کفار کی بیبیاں اور بیٹیاں مسلمانوں کے قبضہ میں باندیاں بنکر آئیں تو مسلمانوں نے ان باندیوں سے شرعی اجازت کے سبب ہم صحبت ہونا چاہا لیکن یہ اندیشہ کیا کہ ان کے شوہر موجود ہیں ان سے صحبت کیونکر درست ہو گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ شوہر دار باندیاں حلال ہیں ۱۲ لباب

۲؎ قولہ ولا جناح علیکم الخ ابو معمر سے حضرمی کا قول منقول ہے کہ بہت لوگ مہر مقرر کر دیتے تھے لیکن بعد میں تنگدست ہو جاتے تھے اور مہر کی طاقت نہ رکھتے تھے اس پر یہ آیت اتری ۱۲ لباب

توضیح الکلام ۱؎ قولہ والمحصنٰت الخ یعنی تم پر شوہر دار عورتیں بھی حرام ہیں مگر وہ شوہر والی عورتیں جو جہاد میں مقید ہو کر آویں اور ان کے شوہر ساتھ نہ ہوں اس وقت یہ عورتیں جو لونڈیاں بنکر آئی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کا مال فرمایا ہو مالکوں کے لئے حلال ہیں بشرطیکہ ایک حیض گذر جائے کیونکہ ایسے موقع میں کفر کی حالت نکاح کالعدم ہے اور یہ قید ہو جانا ایسا ہے جیسا کہ ان کے شوہر طلاق دیچکے جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک تو اس آیت کا یہی مطلب ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ تم پر محصنات یعنی پارسا عورتیں حرام ہیں مگر جن کی عصمت بسبب نکاح یا ملک کے تمہارے قبضہ میں آجاوے وہ حلال ہیں ۱۲ فائدہ جلیلہ۔

۲؎ قولہ ومن لم یستطع منکم الخ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ متعہ حرام ہے اور اس سے پہلے آیت میں جو فما استمتعتم آچکا ہے اس سے متعہ مراد نہیں ہے کیونکہ اگر اس سے متعہ مراد ہوتا تو صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا نہ فرماتے کہ ومن لم یستطع منکم الخ بلکہ یہ فرماتے کہ ومن لم یستطع النکاح ولا الاستمتاع کہ اگر کوئی شخص تم میں سے نکاح کی بھی طاقت نہ رکھے اور متعہ کی بھی تو اس کے لئے باندیوں کی اجازت ہے یا یوں فرماتے کہ ومن لم یستطع النکاح فلیستمتع او لینکح الفتیات یعنی جو تم میں سے آزاد عورتوں سے نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اس کو چاہئے کہ متعہ کرلے اور یا لونڈیوں سے نکاح کرلے ۱۲

فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ

بس اوپر ان کے ہے آدھا اس چیز کا کہ اوپر نیک بیبیوں کے ہے عذاب سے یہ واسطے

تو ان پر اس سزا سے نصف سزا ہوگی جو کہ آزاد عورتوں پر ہوتی ہے یہ اس شخص

لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ

اس شخص کے ہے کہ ڈرے بدکاری سے تم میں سے اور یہ کہ صبر کرو تم بہتر ہے واسطے تمہارے۔ اور اللہ

کے لئے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو اور تمہارا ضبط کرنا زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَـكُمۡ وَيَهۡدِيَكُمۡ سُنَنَ

بخشنے والا مہربان ہے ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ بیان کرے واسطے تمہارے اور ہدایت کرے تم کو راہیں

بڑے بخشنے والے ہیں بڑے رحمت والے ہیں اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم سے بیان کردے اور تم سے پہلے لوگ

الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَيَتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝

ان لوگوں کی جو پہلے تم سے تھے اور پھر آوے اوپر تمہارے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے

احوال تم کو بتادے اور تم پر توجہ فرمادے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں

وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ قف وَيُرِيۡدُ الَّذِيۡنَ

اور اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے یہ کہ پھر آوے اوپر تمہارے اور ارادہ کرتے ہیں وہ لوگ کہ

اور اللہ تعالیٰ کو تو تمہارے حال پر توجہ فرمانا منظور ہے اور جو لوگ کہ شہوت پرست ہیں

يَتَّبِعُوۡنَ الشَّهَوٰتِ اَنۡ تَمِيۡلُوۡا مَيۡلًا عَظِيۡمًا ۝ يُرِيۡدُ

پیروی کرتے ہیں خواہشوں کی یہ کہ جھک جاؤ تم جھک جانا بڑا ارادہ کرتا ہے

وہ یوں چاہتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑ جاؤ

اللّٰهُ اَنۡ يُّخَفِّفَ عَنۡكُمۡ ۚ وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِيۡفًا ۝

اللہ تو یہ کہ ہلکا کرے تم سے اور پیدا کیا گیا آدمی ناتواں

اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ تخفیف منظور ہے اور آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ مال اپنے آپس میں ساتھ ناحق کے

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ

اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ قف وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا

مگر یہ کہ ہووے سوداگری رضامندی تمہاری سے اور مت مارو

لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے ہو تو مضائقہ نہیں اور تم ایک دوسرے کو قتل بھی

اَنۡفُسَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا ۝ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ

آپس اپنے کو تحقیق اللہ ہے ساتھ تمہارے مہربان اور جو کوئی کرے

مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں اور جو شخص ایسا فعل کرے گا

ذٰلِكَ عُدۡوَانًا وَّظُلۡمًا فَسَوۡفَ نُصۡلِيۡهِ نَارًا ؕ وَكَانَ

یہ تعدی سے اور ظلم سے بس البتہ داخل کریں گے ہم اس کو آگ میں۔ اور ہے یہ

اس طور پر کہ حد سے گذر جاوے اور اس طور پر کہ ظلم کرے تو ہم عنقریب اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ

توضیح الکلام ۱ قولہ ذلک لمن خشی الخ یعنی لونڈیوں سے نکاح کرنا صرف اس کے لئے مناسب ہے جو غلبہ شہوت اور آزاد عورت نکاح کیلئے نہ پانے کے باعث زنا میں مبتلا ہو جانے اندیشہ کرتا ہو اور جس کو یہ اندیشہ نہ ہو اس کے لئے مناسب نہیں اس وجہ سے کہ لونڈی کے اندر عادۃً ایسے اسباب زیادہ موجود ہیں جن سے شوہر کو اس کی جانب سے نفرت پیدا ہو گی یعنی زنا اور بے پردگی اور بدسلیقگی وغیرہ آگے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے یعنی درصورت کراہت بھی اگر نکاح تم نے لونڈیوں سے کر لیا تو تم ماخوذ نہ کریں گے اور جتنے تنزیہی مکروہ ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ اس پر مواخذہ نہ ہوگا لہذا مکروہ تنزیہی نجات سے تو مانع نہیں لیکن مقربوں کی شان کے خلاف ضرور ہے ۱۲ قولہ ان تمیلوا میلا عظیما الخ بڑی بھاری کجی سے مراد دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ تم بے باکانہ طریقہ سے حرام کے مرتکب ہو جاؤ دوسری یہ کہ تم حرام کو حلال سمجھنے لگو پس ہو سکتا ہے کہ فاسق لوگ پہلی بات کی کوشش میں ہوں اور کافر لوگ دوسری بات کی اس سے نکلتا ہے آیت کے یہ نہ سمجھا کہ ہلکی کجی کی تم کو اجازت ہے اور وہ ہلکی کجی یہ ہے کہ گناہ کو گناہ تو سمجھو لیکن اتفاقیہ طور پر اس کا صدور ہو جاوے ۱۲ قولہ بالباطل یعنی ناجائز طریقہ سے جیسے سود یا جوئے یا غصب یا چوری یا خیانت وغیرہ کے ذریعہ اور بقول بعض تمام فاسد عقد اس میں داخل ہیں ۱۲

ع ۳

نزول الکلام ع۵ قولہ واللہ یرید الخ شہوت پرست مجوس اپنے خیالات فاسدہ مسلمانوں کے کان میں ڈالتے اور کہتے تھے کہ کیوں صاحب خالہ اور پھوپھی کی بیٹی کو تو حلال کہتے ہو اور بہن اور بھائی کی بیٹی کو حرام کہتے ہو حالانکہ ان کے اصول خالہ پھوپھی اور بہن سب کو حرام کہتے ہو اس تفریق کا سبب کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ اھ بقول بعض شہوت پرست لوگوں سے مراد فاسق یا زانی ہیں اور بقول بعض حضرات مراد اس سے یہودی ہیں کہ انہیں سے بعض نے کہا تھا کہ علاتی بہن حلال ہے ۱۲

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ

اوپر اللہ تعالیٰ کے آسان اگر بچو گے تم بڑے گناہوں سے جو منع کئے جاتے ہو

خدا تعالیٰ کو آسان ہے۔ جن کاموں سے تم کو منع کیا جاتا ہے

عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝

اس سے دور کریں گے ہم تم سے برائیاں تمہاری اور داخل کریں گے تم کو جگہ عزت کی میں

ان میں جو بھاری بھاری کام ہیں اگر تم ان سے بچتے رہو تو ہم تمہاری خفیف برائیاں تم سے دور فرما دیں گے اور ہم تم کو ایک معزز جگہ میں

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

اور مت آرزو کرو اس چیز کی کہ بزرگی دی ہے اللہ نے ساتھ اس کے بعض تمہارے کو اوپر بعض کے واسطے

داخل کر دیں گے۔ اور تم ایسے کسی امر کی تمنا مت کیا کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

واسطے مردوں کے ہے حصہ اس چیز سے کہ کمائے ہیں اور واسطے عورتوں کے حصہ ہے اس چیز سے کہ

مردوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کے لئے

اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ

کمائیاں ہیں اور سوال کرو اللہ سے فضل اس کے سے تحقیق اللہ ہے ساتھ

ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی درخواست کیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

ہر چیز کے جاننے والا اور واسطے ہر شخص کے مقرر کئے ہیں ہم نے وارث اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ماں باپ اور

ہر چیز کو خوب جانتے ہیں اور ہر ایسے مال کے لئے جس کو والدین اور رشتہ دار لوگ چھوڑ دیں

الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ

قرابتی اور جن کو گرہ باندھی داہنے ہاتھ تمہارے نے پس دو تم ان کو حصہ ان کا

ہم نے وارث مقرر کر دیے ہیں اور جن لوگوں سے تمہارے عہد بندھے ہوئے ہیں ان کو ان کا حصہ دیدو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ

تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے حاضر مرد قائم رہنے والے ہیں یعنی حاکم ہیں

بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مطلع ہیں مرد حاکم ہیں

عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ

اوپر عورتوں کے بسبب اس کے کہ بزرگی دی اللہ نے بعض ان کے کو اوپر بعض کے اور بسبب اس کے

عورتوں پر اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے اور اس سبب سے کہ مردوں نے

اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

خرچ کرتے ہیں مالوں اپنے سے پس نیک بخت عورتیں فرمانبردار ہیں نگہبانی کرنے والی ہیں بیچ غائبانہ کے

اپنے مال خرچ کئے ہیں سو جو عورتیں نیک ہیں اطاعت کرتی ہیں مرد کی عدم موجودگی میں

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

ساتھ محافظت اللہ کے اور جو عورتیں کہ ڈرتے ہو تم چڑھائی ان کی سے پس نصیحت کرو ان کو

بحفاظت الٰہی نگہداشت کرتی ہیں اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم کو ان کی بد دماغی کا احتمال ہو تو ان کو زبانی نصیحت کرو

نزول الکلام یقولہ وَلَا تَتَمَنَّوْا الخ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم کو آدھی میراث ملتی ہے اور مردوں کو ساری نیز فلاں فلاں فرق ہم میں اور مردوں میں ہے مقصد ان کا اعتراض نہ تھا بلکہ یہ آرزو کہ ہم بھی مرد ہی ہوتے تو اچھا تھا ۱۲ (جلالین) اس وقت یہ آیت اتری اور بعض روایات سے شان نزول یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورت کو میراث میں بہ نسبت مرد کے آدھا ملتا ہے تو کیا عمل میں اجر بھی آدھا ملیگا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول پہلے شان نزول کے مطابق جواب حضرت ام سلمہ کا لَا تَتَمَنَّوْا میں دیدیا کہ ایسی تمنائیں اور آرزوئیں نہ کرنا چاہئیں یہ خداداد فضائل ہیں اس میں کسی کا بس نہیں جسکو خدا دیتا ہے اسی کو ملتی ہیں اور دوسرے شان نزول کے مطابق اس عورت کے سوال کا جواب لِلرِّجَالِ الخ سے نکلا کہ میراث میں مرد کو عورت پر کسی خاص حکمت کے باعث ترجیح بیشک ہے لیکن عمل میں تو ہر ایک کا کیا ہوا اس کو ملتا ہے ۱۲ قولہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا الخ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے مہاجرین میں بہت ایسے تھے جن کے اقارب کافر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی بنایا وہی ایکدوسرے کے وارث ہوتے تھے جب ان کے اقارب مسلمان ہوئے تب یہ آیت اتری ۱۲ قولہ اَلرِّجَالُ الخ سعد بن ربیع نے ایکدفعہ اپنی بیوی کے منہ پر کسی نافرمانی کے سبب ایک طمانچہ مار دیا اس پر وہ انتقام اور عوض لینے کی غرض سے حضرت کی خدمت میں آئیں آپ نے قصاص لینے کو فرمایا تو انتقام نہ دلائے جانیکے حکم میں یہ آیت اتری ۱۲ مظہر العجائب توضیح الکلام قولہ وَالّٰتِيْ الخ یعنی اگر بیوی نافرمان ہو تو پہلے اس کو سمجھاؤ اس پر نہ مانے تو ہم بستری چھوڑ دو اور اگر اس دھمکی سے بھی باز نہ آئے تو اس کو مارو اور اگر کسی صورت سے بھی اطاعت قبول نہ کرے اور کسی طرح میاں بیوی کی مخالفت دور نہ ہو تو جانبین سے پنچ مقرر کر دیے جائیں کہ دونوں میں ملاپ کرا دیں ورنہ پھر طلاق تو آخری فیصلہ ہے ہی ۱۲

ع ۵ / ۸ / ۲

وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۚ فَإِنْ

اور چھوڑ دو ان کو خوابگاہ کے پیچ اور مارو ان کو پس اگر

اور ان کو ان کے لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو اور اُن کو مارو پھر اگر

أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا

کہا مانیں تمہارا پس مت ڈھونڈو اوپر ان کے راہ تحقیق اللہ ہے بلند

وہ تمہاری اطاعت کرنا شروع کردیں تو ان پر بہانہ مت ڈھونڈو بلا شبہ اللہ تعالیٰ بڑے رفعت اور عظمت والے ہیں

كَبِيرًا ۝ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ

بڑا اور اگر ڈرو تم خلاف سے درمیان ان دونوں کے پس مقرر کرو ایک منصف مرد کے لوگوں میں

اور اگر تم اوپر والوں کو ان دونوں میاں بی بی میں کشاکش کا اندیشہ ہو تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو

أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا ۚ إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ

اور ایک منصف عورت کے لوگوں میں سے اگر ارادہ کریں یعنی دو منصف صلح کروانا توفیق دے گا

مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو عورت کے خاندان سے بھیجو اگر ان دونوں آدمیوں کو اصلاح منظور ہوگی تو

اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ۝ وَاعْبُدُوا

اللہ درمیان ان دونوں کے تحقیق اللہ ہے جاننے والا خبردار اور عبادت کرو

اللہ تعالیٰ ان میاں بی بی میں اتفاق فرما دیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے علم اور بڑے خبر والے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت

اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي

اللہ کو اور مت شریک لاؤ ساتھ اس کے کسی چیز کو اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا اور ساتھ

اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ

قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور فقیروں کے اور ہمسائے قرابت والے کے اور ہمسائے

اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے

الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ

اجنبی کے اور صحبت رکھنے والے کے کروٹ پر اور مسافر کے اور جن کے مالک ہوئے

پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے

أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝

داہنے ہاتھ تمہارے تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہے تکبر کرنے والا شیخی کرنے والا

مالکانہ قبضے میں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ

وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو ساتھ بخیلی کے اور چھپاتے ہیں

شیخی کی باتیں کرتے ہوں جو کہ بخل کرتے ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہوں اور وہ اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہیں

مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا

وہ چیز کہ دی ہے اُن کو اللہ تعالیٰ نے فضل اپنے سے اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے کافروں کے عذاب

جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے اور ہم نے ایسے ناسپاسوں کے لئے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے

توضیح الکلام ٥١ قولہ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ الخ اللہ تعالیٰ اس آیت سے تمام بنی آدم کو یہ بات بتلاتا ہے کہ یہ فضیلت دنیاوی ہے اور فضیلت اخروی اور چیز ہے اس میں نوکر آقا سے بڑھ جاتا ہے اور فقیر و بیکس بادشاہ سے اور بیوی خاوند سے اس لئے اس آیت میں اخروی فضیلت بیان فرماتے ہیں جو اصلی مقصود ہے اور وہ دو قوتوں کے درست ہو جانے پر موقوف ہے ایک اعتقادی، دوسرے عملی پہلی قوت کی درستی کیلئے یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ وَاعْبُدُوا الخ یعنی حق تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانکر خالص اسی کی عبادت میں مصروف ہو جاؤ تاکہ روح پر آئینہ کی طرح غیبی آفتاب کے انوار پڑیں اور وہ پس مرگ پاک روحوں کے ساتھ جا ملے اور دوسری قوت کی درستی کیلئے دس حکم دئے پہلا یہ کہ ماں باپ کیساتھ احسان اور نیکی کرے دوسرا یہ کہ تمام قرابتداروں کے ساتھ بلا تخصیص علی قدر المراتب سلوک کرے تیسرا یہ کہ یتیموں کے ساتھ نیکی کرے چوتھا یہ کہ ہر فقیر کے ساتھ عموماً بھلائی کرے پانچواں یہ کہ ہمسایہ قریب کے ساتھ نیکی کرے چھٹا یہ کہ ہمسایہ بعید کیساتھ نیکی کرے ساتواں یہ کہ ہم پہلو دوست کے ساتھ نیکی کرے، آٹھواں یہ کہ مسافر کیساتھ نیکی کرے نواں یہ کہ غلاموں کے ساتھ جو ملک و قبضہ میں ہیں بھلائی کرے ١٢ نزول الکلام۔

٥٢ قولہ اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الخ ابن عباس اور ابن زید رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت کردم بن زید اور حیی بن اخطب اور رفاعہ بن زید بن تابوت اور اسامہ بن حبیب اور نافع بن ابی نافع اور بحر بن عمرو کے بارہ میں اُتری کہ یہ سب لوگ ایک انصاری شخص کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ تم اپنے مال خرچ نہ کر ڈالو کیونکہ ہم کو ڈر ہے کہ کہیں تم فقیر نہ ہو جاؤ اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کو تم دور نہیں کر سکتے اور بقول بعض یہ آیت یہود کے بارہ میں اتری جنھوں نے اوصاف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بخل کیا یعنی ان کو چھپایا اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت علم کو چھپانے کی وعید کے بارہ میں اُتری ١٢ معالم **متعلقات الکلام ٥٣ قولہ** لِلْکٰفِرِیْنَ الخ اس سے یا وہ لوگ مراد ہیں جو مال میں بخل کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ مال جیسی نعمت کے ساتھ ناشکری کرتے ہیں اور یا وہ لوگ مراد ہیں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر ہیں کہ وہ حقیقت میں کافر ہیں ١٢

مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا

ذلیل کرنے والا — اور جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں — مال اپنے — دکھانے کو لوگوں کے — اور نہیں

اور جو لوگ کہ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھلانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ

ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے — اور جو کوئی کہ ہووے شیطان — واسطے

اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر اعتقاد نہیں رکھتے — اور شیطان جس کا مصاحب ہو — اس کا

قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

اس کے ہمنشین پس برا ہے ہمنشین — اور کیا ہے اوپر ان کے — اگر ایمان لاویں ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے

وہ برا مصاحب ہے — اور ان پر کیا مصیبت نازل ہو جاوے گی اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر ایمان لے آویں

وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ۝ إِنَّ اللَّهَ

اور خرچ کریں اس چیز سے کہ دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے — اور ہے اللہ ساتھ ان کے جاننے والا — تحقیق اللہ تعالیٰ

اور اللہ نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ خرچ کرتے رہا کریں — اور اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتے ہیں — بلا شبہ اللہ تعالیٰ

لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَ

نہیں ظلم کرتا برابر ایک بھنگے کے — اور اگر ہووے نیکی — دو گنا کرے گا اس کو — اور

ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کریں گے — اور اگر ایک نیکی ہوگی — تو اس کو کئی گونا کر دیں گے — اور

يُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ

دیوے گا اپنے پاس سے — ثواب — بڑا — پس کیونکر ہوگا جس وقت — لاویں گے ہم

اپنے پاس سے اور اجر عظیم دیں گے — سو اس وقت بھی کیا حال ہوگا — جبکہ ہم

أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ يَوْمَئِذٍ

ہر امت سے ایک گواہی دینے والا — اور لاویں گے ہم تجھ کو اوپر ان کے — گواہ — اس دن

ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ کو بھی ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر کریں گے اس روز

يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ

آرزو کریں گے — وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور نافرمانی کی پیغمبر کی — کاشکہ برابر کی جاوے ساتھ ان کے زمین

جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور رسول کا کہنا نہ مانا ہوگا — وہ اس بات کی آرزو کریں گے کہ کاش ہم زمین کے پیوند

وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا

اور نہ چھپا دیں گے — اللہ تعالیٰ سے کچھ بات — اے لوگو جو — ایمان لائے ہو مت نزدیک جاؤ

ہو جاویں۔ اور اللہ تعالیٰ سے کسی بات کا اخفا نہ کر سکیں گے — اے ایمان والو تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت جاؤ

الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا

نماز کے — اور جو تم مست — یہاں تک کہ جانو — کیا کہتے ہو — اور نہ جنابت سے

کہ تم نشہ میں ہو — یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ منہ سے کیا کہتے ہو — اور حالت جنابت میں

إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ

مگر گذرنے والے — راہ کے — یہاں تک کہ نہاؤ — اور اگر ہو تم — بیمار — یا

بھی باستثنار تمہارے مسافر ہونے کی حالت کے یہاں تک کہ غسل کر لو — اور اگر تم بیمار ہو — یا

وقف النبی علیہ السلام

ع ۶ ۹

نزول الکلام ملخصًا قولہ والذین ینفقون الخ یہ آیت یا یہود کے بارہ میں نازل ہوئی یا منافقوں کے بارہ میں اور بقول بعض مشرکین مکہ کے بارہ میں نازل ہوئی ۱۲ قولہ یا ایہا الذین الخ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کی دعوت کی جن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی شامل تھے اور کھانا کے بعد شراب پلائی جو اس وقت حلال تھی نشہ کی حالت تھی کہ اذان کی آواز کان میں پڑی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ امام بنے اور جماعت ہونے لگی نشہ ہی کی حالت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قل یا ایہا الکفرون پڑھی اور سب جگہ سے حرف لا حذف کر دیا یعنی بجائے لا اعبد کے اعبد اور لا انتم کی جگہ انتم اور لا انا کی جگہ انا وغیرہ پڑھا جو توحید کے خلاف ہو گیا اس وقت یہ آیت اتری اور مسلمانوں نے نماز کے قریب شراب پینا موقوف کر دیا ۱۲ لباب قولہ الا عابری سبیل الخ بعض انصاری ایسے گھروں میں رہتے تھے جن کے دروازے مسجدوں کی طرف ہوتے تھے کہ نہانے کے لئے بغیر مسجد میں ہو کر جا نہیں سکتے تھے اس آیت میں مسجد کی اندر عبور کی اجازت دیدی گئی ۱۲ لباب اور بعض مفسرین نے اس آیت کا شان نزول یہ بیان کیا ہے کہ غزوہ مریسیع میں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم گیا تھا اور پانی کی تکلیف تھی یہاں تک کہ لشکر اسلام کو پیاس اور وضو اور غسل جنابت کی بہت پریشانی تھی اسوقت یہ آیت اتری پہلے شان نزول کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ غسل فرض ہونے کی حالت میں نماز کی جگہ یعنی مسجد میں نہ جاؤ بجز اس صورت کے کہ راستہ گذرتے ہوئے نکل جاؤ اور وہ بھی بعذر ہو تو اس کی گنجائش ہے اور دوسرے شان نزول کے مطابق حاجت غسل کے وقت بلا غسل صرف تیمم سے نماز پڑھنے کی اجازت کو حالت سفر کے ساتھ خاص کرنیکی وجہ علاوہ اس کے کہ سفر ہی میں اکثر ضرورت پڑتی ہے یہ بھی ہو جائیگی کہ نزول آیت کے وقت ہی سفر کا موقع تھا ورنہ ضرورت کے وقت تیمم کی اجازت سفر و حضر دونوں جگہ ہے جیسا کہ آیت آیندہ میں تصریحًا آتا ہے ۱۲ فصل الکلام ملخصًا قولہ یا ایہا الذین الخ اس آیت کے شروع کا حکم اس وقت تھا کہ جب شراب حرام نہ تھی اور جب حرام ہو گئی تو اب نہ نماز کے وقت اس کا پینا درست ہے نہ غیر نماز کے وقت تو اس آیت کا جزو اول منسوخ ہے ۱۲

عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ

اور پر سفر کے یا آوے کوئی تم میں سے جائے ضرور سے یا صحبت کرو عورتوں سے

حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ

پس نہ پاؤ تم پانی پس قصد کرو تم مٹی پاک کا پس پونچھ لو ساتھ منہ اپنے کے

پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہروں

وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اور ہاتھوں اپنے کے تحقیق اللہ ہے معاف کرنے والا بخشنے والا کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ

اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنیوالے بڑے بخشنے والے ہیں کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو

اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ

دیے گئے ایک حصہ کتاب سے مول لیتے ہیں گمراہی کو اور ارادہ کرتے ہیں

کتاب کا ایک بڑا حصہ ملا ہے وہ لوگ گمراہی کو اختیار کر رہے ہیں اور یوں چاہتے ہیں کہ

اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۭ وَكَفٰى

یہ کہ بہک جاؤ تم راہ سے اور اللہ خوب جانتا ہے دشمنوں تمہاروں کو اور کفایت ہے

تم راہ سے بے راہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

اللہ دوست اور کفایت ہے اللہ مدد دینے والا بعضے وہ لوگ جو یہودی ہیں

کافی رفیق ہے اور اللہ تعالیٰ کافی حامی ہے یہ لوگ یہود ... ہیں

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

بدل ڈالتے ہیں باتوں کو جگہ اس کی سے اور کہتے ہیں سنا ہم نے اور نہ مانا ہم نے

کلام کو اس کے مواقع سے دوسری طرف پھیر دیتے ہیں اور یہ کلمات کہتے ہیں سمعنا وعصینا

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي

اور سن نہ سنایا جائیو اور راعنا پیچ دے کر زبان اپنی کو اور طعن کر کر بیچ

اور اسمع غیر مسمع اور راعنا اس طور پر کہ اپنی زبانوں کو پھیر کر اور

الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا

دین کے اور اگر وہ کہتے سنا ہم نے اور مانا ہم نے اور سن اور نظر کر ہمیں

دین میں طعنہ زنی کی نیت سے اور اگر یہ لوگ یہ کلمات کہتے سمعنا واطعنا اور اسمع اور انظرنا

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا

البتہ ہوتا بہتر واسطے ان کے اور بہت سیدھا و لیکن لعنت کی ہے ان کو اللہ نے ساتھ کفران کے پس نہیں

تو یہ بات ان کے لیے بہتر ہوتی اور موقع کی بات تھی مگر ان کو خدا تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب اپنی رحمت سے دور پھینک دیا

يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا

ایمان لاتے مگر تھوڑے اے لوگو جو دیے گئے کتاب ایمان لاؤ

اب وہ ایمان نہ لاویں گے ہاں مگر تھوڑے سے آدمی اے وہ لوگو جو کتاب دیے گئے ہو تم اس کتاب پر ایمان لاؤ

نزول الکلام قولہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ الخ رفاعہ بن زید بن تابوت یہودی جو اپنی قوم کا سردار تھا ایک دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور زبان موڑ کر راعنا سمعک جس کا بیان سورہ بقرہ آیت یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الخ کی تشریح میں گذر چکا ہے بولا اور مذہب اسلام میں طعن کئے اور عیب نکالے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲۔ اس شان نزول کی بنا پر معلوم ہوا کہ اَلَّذِیْنَ ہَادُوْا سے مراد اَلَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ ہی ہیں ۱۲ کبیر

متعلقات الکلام قولہ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ۔ یعنی وہ یہودی چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے ہٹ جاؤ یہاں اس کی وجہ یہ کہ آئندہ جو کلمات آرہے ہیں کہ جن کو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں استعمال کرتے تھے ان میں سے ہر ایک ذو معنی کلمہ ہے ایک معنی برے دوسرے اچھے وہ لوگ برے معنی لیکر بولتے تھے اور ظاہر یہ کرتے تھے کہ ہم اچھے معنی لیتے ہیں اور اس میں ضمناً یہ مقصد ہوتا تھا کہ مسلمان بھی ہماری دیکھا دیکھی ایسے لفظ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو استعمال کرنے لگیں اور یہ ان کی گمراہی کا ذریعہ ہو جائے ۱۲ قولہ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا ذو معنی کلمات میں سے ایک کلمہ یہ ہے اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ہم نے سن لیا مگر مانا نہیں یعنی اس پر عمل نہ کریں گے یہ مطلب برا ہے اور دوسرا اچھا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کا ارشاد سن لیا اور آپ کے کسی مخالف کا قول جو ہمکو گمراہ کرنا چاہتا تھا نہیں مانا ۱۲ قولہ اِسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ یہ دوسرا کلمہ ذو معنی ہے اس کے اچھے معنی تو یہ ہیں کہ تم کو کوئی مخالف اور رنج دینے والی بات نہ سنائی جاوے بلکہ آپ کا ایسا اقبال ہے کہ آپ جو بات فرما دیں سب اس کے جواب میں موافق ہی بات آپکو سنا دیں اور برا مطلب یہ ہے کہ تم کو کوئی موافق بات نہ سنائی جاوے بلکہ آپ جو بات کہیں اس کا جواب مخالف ہی آپ کے سننے میں آوے ۱۲ قولہ رَاعِنَا لَیًّا الخ اس کے اچھے معنی تو یہ ہیں کہ ہماری رعایت کیجئے اور برے معنی لعنت ہو گئی ہیں ۱۲

خواص الکلام قولہ وَلِیًّا یہ اولیا کا ذکر ہے جو شخص ہر روز دس ہزار بار اس کو پڑھے اور ہر رات بھی اتنی ہی بار تو بالغ ولایت اس پر منکشف ہو جائے بلکہ دلی ہی بن جاوے اور اسم شریف کو کثرت سے پڑھنا کڑک بجلی سے محفوظ رکھتا ہے ۱۲ اعمال وشموس

بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَّطْمِسَ

ساتھ اس چیز کے کہ اتاری ہم نے سچا کرنے والی واسطے اس چیز کے کہ ساتھ تمہارے ہے پہلے اس سے کہ مٹا ڈالیں ہم موہوں کو

جسکو ہم نے نازل فرمایا ہے ایسی حالت ہیں کہ وہ سچ بتلاتی ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو بالکل مٹا ڈالیں

وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحٰبَ

پس پھیر دیں ان کو اوپر پیٹھ ان کی کے یا لعنت کریں ان کو جیسا کہ لعنت کی ہم نے ہفتے والوں کو

اور ان کو ان کی الٹی جانب کی طرف بنا دیں یا ان پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ان ہفتہ والوں پر کی تھی

السَّبْتِ ۭ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

اور ہے کام اللہ تعالیٰ کا کیا گیا تحقیق اللہ نہیں بخشتا

اور اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہو کر ہی رہتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے

أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ

یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے سوائے اس کے واسطے جس کے چاہتا ہے اور جو کوئی

کہ انکے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جاوے اور اسکے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دیں گے اور جو شخص

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ

شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق باندھ لیا اس نے گناہ بڑا کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑے جرم کا مرتکب ہوا کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

يُزَكُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

کہ پاک کہتے ہیں جانوں اپنی کو بلکہ اللہ تعالیٰ ہی پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور نہ ظلم کئے جاویں گے

جو اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں مقدس بتلا دیں اور ان پر

فَتِيْلًا ۝ أُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى

ایک تاگے برابر دیکھ تو کیونکر باندھتے ہیں اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹ اور کفایت ہے

تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ دیکھ تو یہ لوگ اللہ پر کیسی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اور یہی بات صریح

بِهٖٓ إِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ

اسکو بھی گناہ ظاہر کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے جو دیئے گئے ہیں ایک حصہ

مجرم ہونے کے لئے کافی ہے کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو

الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ

کتاب سے یقین لاتے ہیں ساتھ بتوں کے اور شیطان کے اور کہتے ہیں واسطے ان لوگوں کے

کتاب کا ایک حصہ ملا ہے وہ بت اور شیطان کو مانتے ہیں اور وہ لوگ کفار کی نسبت

كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ أَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝

کہ کافر ہوئے یہ لوگ بہت ہوئے ہوئے ہیں راہ ان لوگوں کی سے کہ ایمان لائے راہ کر

کہتے ہیں کہ یہ لوگ بہ نسبت ان مسلمانوں کے زیادہ راہ راست پر ہیں

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ

یہ لوگ وہ ہیں کہ لعنت کی ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اور جسکو لعنت کرے اللہ تعالیٰ پس ہرگز نہ پاوے گا تو

یہ لوگ وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ملعون بنا دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس کو ملعون بنا دے

نزول الکلام

۱ قولہ الم تر الی الذین یزکون کلبی نے کہا کہ یہ آیت بحری بن عمرو اور نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید وغیرہم یہودیوں کے بارہ میں اتری کہ یہ لوگ اپنے نابالغ بچے ہمراہ لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور دریافت کرنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا انپر بھی کوئی گناہ ہے آپنے فرمایا نہیں تو وہ بولے کہ ہم لوگ بھی انہی کے مثل ہیں کہ جو گناہ ہم دن میں کرتے ہیں رات کے وقت اسکو مٹا دیا جاتا ہے اور جو گناہ رات کیوقت کرتے ہیں دن کو اسکا کفارہ ہو جاتا ہے اسوقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ معالم

۲ قولہ الم تر الی الذین اوتوا الخ کعب بن اشرف یہودی ستر سوار ساتھ لیکر جنگ احد کے بعد مکہ کی جانب قریش کو جنگ پر آمادہ کرنے چلا تو کعب تو ابو سفیان کے مکان ٹھہرا اس نے کعب کی خوب خاطر تواضع کی اور باقی یہودی کفار قریش کے گھروں میں اترے قریش بولے کہ تم بھی اہل کتاب ہو اور محمد بھی صاحب کتاب ہیں کیا تعجب ہے کہ تم کوئی چال چل رہے ہو لہذا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہارے ہمراہ جنگ کیلئے چل کھڑے ہوں تو تم پہلے ہمارے بت جبت اور طاغوت کو سجدہ کرو بس کعب نے تو سجدہ کر لیا اور بعد میں بولا کہ اے قریش تم نے تو اپنا اطمینان کر لیا اب ہم تمہارا اطمینان اسوقت کریں کہ تیس آدمی ہمارے اور تیس تمہارے اکھٹے ہو کر اس کعبہ سے چمٹ کر رب کعبہ کی قسم کھائیں کہ ہم دونوں گروہ باہم شریک رہکر لڑینگے قریش نے کعب کے کہنے کی تعمیل کی اثنائے گفتگو میں کفار قریش نے ان یہودیوں سے پوچھا کہ تم اہل کتاب ہو بتاؤ کہ ہمارے اور محمد کے گروہ میں سے کون ہدایت پر ہے تو کعب نے کہا کہ اپنا دین مجھ پر پیش کرو ابو سفیان نے کہا ہم حاجیوں کیلئے اونٹ ذبح کرتے اور ان کو پانی پلاتے اور مہمانداری کرتے اور قیدی کو چھوڑاتے اور صلہ رحم کرتے اور خانہ کعبہ کا طواف اور عمرہ کرتے ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا حرم شریف سے علیحدہ ہو گئے اسکے جواب میں کعب نے کہا کہ مسلمانوں سے تم ہی لوگ اچھے ہو اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ معالم

لَهٗ نَصِيْرًا ۝ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ

واسطے اسکے مدد دینے والا — کیا واسطے اُن کے حصہ ہے بادشاہی کریں اسوقت نہ دیں گے

اسکا کوئی حامی نہ پاؤگے — ہاں کیا ان کے پاس کوئی حصہ ہے سلطنت کا سو ایسی حالت میں تو اور

النَّاسَ نَقِيْرًا ۝ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ

وہ لوگوں کو کھجور کے شگاف برابر — کیا حسد کرتے ہیں لوگوں سے اوپر اس چیز کے کہ دیا ہے اُن کو

لوگوں کو ذراسی چیز بھی نہ دیتے — یا دوسرے آدمیوں سے ان چیزوں پر جلتے ہیں جو

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ

اللہ تعالیٰ نے فضل اپنے سے — پس تحقیق دی ہمنے اولاد ابراہیم کو کتاب

اللہ تعالیٰ نے انکو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں سو ہمنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کو کتاب بھی دی ہے

وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ

اور حکمت اور دی ہمنے اُن کو بادشاہی بڑی — پس بعض اُن میں سے وہ شخص ہے کہ ایمان لایا

اور علم بھی دیا ہے اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سلطنت بھی دی ہے سو ان میں سے بعضے تو اس پر ایمان لائے

وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝ اِنَّ

ساتھ اسکے اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ باز رہا اس سے اور کفایت ہے دوزخ جلانے والا — تحقیق

اور بعضے ایسے تھے کہ اس سے روگرداں ہی رہے اور دوزخ آتش سوزاں کافی ہے — بلاشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ

جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نشانیوں ہماری کے البتہ داخل کریں گے ہم اُن کو آگ میں جب گل جاویں گے

جو لوگ ہماری آیات سے منکر ہوئے ہم اُن کو عنقریب ایک سخت آگ میں داخل کریں گے جب ایک دفعہ ان

جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ

چمڑے اُن کے بدل دیں گے ہم اُن کو چمڑے سوائے اس کے تو کہ چکھیں عذاب

کھال جل چکے گی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ عذاب ہی

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

تحقیق اللہ ہے غالب حکمت والا — اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے

بھگتتے رہیں بلاشک اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اچھے — البتہ داخل کریں گے ہم اُن کو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں

کیے — ہم ان کو عنقریب ایسے باغوں میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ

ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے ہمیشہ — واسطے انکے اس میں بی بیاں پاک کی ہوئیں اور داخل کریں گے

اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان کے واسطے ان میں پاک صاف بی بیاں ہوں گی اور ہم ان کو نہایت

ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى

ان کو چھاؤں سایہ دار میں — تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تم کو یہ کہ پہنچا دو امانتیں طرف

گنجان سایہ میں داخل کریں گے — بے شک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق

توضیح الکلام

لہ قولہ ام یحسدون الخ حسد کی برائی ایک تو اس جملہ ام یحسدون سے پہلے بیان فرمادی اور ایک بعد میں اور دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ تمھارا حسد کس بات پر ہے اگر اس بات پر ہے کہ تم صاحب سلطنت ہو اور تمھاری سلطنت انکو ملی جارہی ہے تب تو بڑا اچھا ہوا کہ تمکو خدا تعالیٰ نے سلطنت نہیں دی ورنہ تم ایک کوڑی بھی کسی کو نہ دیتے اور اگر اس بات پر ہے کہ جو ہمارے پاس سے اُن کے پاس نہیں گئی مگر پھر بھی اُنکو کیوں ملی وہ اس قابل نہیں تھے تو جواب یہ ہے کہ قابل کیوں نہ تھے آخر انکے باپ دادا بادشاہ رہ چکے ہیں یا نہیں جب کسی کے خاندان میں بادشاہت رہ چکی ہو اور انکو مل جائے تو مضائقہ کیا ۱۲ یہ امر ظاہر ہے کہ تواضع سلطنت کے منافی نہیں کیونکہ تواضع کہتے ہیں دل کی ایسی حالت کو کہ اپنے کمالات کو ہیچ سمجھے اور خدا تعالیٰ کی بڑائی ملحوظ رکھکر بڑائی اور تکبر کو پاس نہ آنے دے اور ظاہر ہے کہ ہفت اقلیم کی سلطنت بھی کسی کے پاس ہو اور وہ دل سے اس نعمت کو خدا تعالیٰ کا عطیہ سمجھکر اپنے آپکو محتاج خدا اور ہیچ سمجھے ہوئے ہو تو وہ نہ متکبر ہے نہ مغرور ۱۲

الربع

لہ قولہ آتینٰہم ملکا عظیما بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء ہوئے اُن میں سے بعض بادشاہ بھی تھے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام۔ اور مشہور ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زوجیت میں ایک سو عورتیں تھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک ہزار عورتیں تھیں جن میں تین سو منکوحہ تھیں اور سات سو لونڈیاں اور یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن ہی کی اولاد سے ہیں اگر آپکو یہ نعمتیں اور عطائیں ملجائیں تو کیا تعجب کی بات ہے ۱۲

لہ قولہ فمنہم من آمن الخ پس اگر آپ کی رسالت اور کتاب اللہ قرآن شریف پر بھی آپ کے زمانے کے بعض کافر ایمان نہ لائیں تو آپ کچھ رنج نہ کریں اور اگر منکروں کو دنیا میں کوئی عذاب نہ ہو تو پروا نہ ہو کفی بجہنم سعیرا دوزخ عذاب کے لئے آخرت میں خوب کافی ہے ۱۲

أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ

صاحبوں اُن کے کے اور جب حکم کرو تم درمیان لوگوں کے یہ کہ حکم کرو ساتھ انصاف کے

پہنچادیا کرو اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو عدل سے تصفیہ کیا کرو

إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ○

تحقیق اللہ خوب ہے وہ جو نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اس کے تحقیق اللہ ہے سننے والا دیکھنے والا

بیشک اللہ تعالےٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتے ہیں وہ بات بہت اچھی ہے۔ بلا شک اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب دیکھتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور

اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور

أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى

صاحبوں حکم کے تم میں سے پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے پس پھیر دو اسکو طرف

تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں انکا بھی پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو

اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ

اللہ کے اور رسول کے اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے

اللہ اور رسول کے حوالے کردیا کرو اگر تم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان

ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ○ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ

یہ بہتر ہے اور اچھا جزا میں کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ دعویٰ کرتے ہیں

رکھتے ہو یہ امور سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوشتر ہے کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں

أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ

یہ کہ وہ ایمان لائے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیری اور جو کچھ کہ اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے ارادہ کرتے

کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اپنے مقدمہ

أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ۖ

ہیں یہ کہ حکم لے جاویں طرف سرکش کے اور تحقیق حکم کئے گئے ہیں یہ کہ کفر کریں ساتھ اسکے

شیطان کے پاس لیجانا چاہتے ہیں حالانکہ ان کو یہ حکم ہوا ہے کہ اسکو نہ مانیں

وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ○ وَإِذَا

اور ارادہ کرتا ہے شیطان یہ کہ گمراہ کرے ان کو گمراہی دور اور جب

اور شیطان اُن کو بہکا کر بہت دور لے جانا چاہتا ہے اور جب

قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ

کہا جاتا ہے واسطے اُن کے آؤ طرف اس چیز کے کہ اُتاری ہے اللہ نے اور طرف رسول کے دیکھتا ہے تو

ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا ہے اور رسول کی طرف تو آپ

الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ○ فَكَيْفَ إِذَا

منافقوں کو کہ ہٹ رہتے ہیں تجھ سے ہٹ رہنے کر پس کیونکر ہوگا جب

منافقین کی یہ حالت دیکھیں گے کہ آپ سے پہلو تہی کرتے ہیں پھر کیسی جان کو بنتی ہے

نزول الکلام

لہ قولہ یا ایہا الذین آمنوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار خالد بن ولید کو لشکر کا سردار بنا کر کسی جانب جہاد کرنے کو بھیجا تھا حضرت عمار بن یاسر نے بلا حکم حاکم ایک شخص کافر کو امان دیدی تو باہم نزاع ہوا اسپر اپنے امیر کی اطاعت کا حکم ہوا اور یہ آیت اتری ۱۲

عہ قولہ الم تر الی الذین الخ ایک یہودی اور ایک منافق میں جھگڑا ہوا یہودی بولا اچھا چلو تمھارے نبی جو کچھ فیصلہ کریں وہ مجھکو منظور ہے مگر منافق ناحق پر تھا اور یہودی کو فیصلہ کرانے کعب بن اشرف کے پاس لیجاتا تھا آخر یہودی اپنے حریف کو کھینچکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیگیا اور قصہ عرض کیا آپنے حق بجانب ہوکر یہودی کی ڈگری کردی منافق اسپر غصہ ہوکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہودی کو لے گیا اس خیال سے کہ وہ مزاج کے تیز ہیں مجھکو مسلمان سمجھکر ضرور غصہ میں آئینگے اور میری طرفداری کرینگے لیکن یہودی نے پہلے ہی سنادیا کہ ہم حضرت کے پاس ہو آئے ہیں اور یہ میرا حریف اس فیصلہ پر راضی نہیں ہوا یہ سنکر حضرت عمر رضہ نے تلوار سے منافق کی گردن اڑادی یہ خبر منافق کے وارثوں کو ہوئی تو انھوں نے حضرت عمر فاروق رضہ پر نالش کی اور مقدمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا تو اس مقتول منافق کے ورثا، جو خود بھی منافق تھے قسمیں کھانے لگے کہ ہم تو عمر کے پاس آپکے حکم کا مرافعہ کرنے نہیں گئے تھے بلکہ اس توقع سے گئے تھے کہ وہ صلح کرادینگے اسپر یہ آیتیں نازل ہوئیں ۱۲

ع ۸ ۹ ۵

متعلقات الکلام

اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ○ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ○

وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ وَّلَهَدَیْنٰهُمْ

صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا ۝ ذٰلِكَ

الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ۝ وَاِنَّ

مِنْكُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالَ قَدْ

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِیْدًا ۝ وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ

فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَیَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ

یّٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ فَلْیُقَاتِلْ فِیْ

سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَ

راہ خدا کے وہ لوگ کہ بیچتے ہیں زندگانی دنیا کو بدلے آخرت کے اور

اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑے جو آخرت کے بدلے دنیوی زندگی کو اختیار کئے ہوئے ہیں اور

نزول الکلام

توضیح الکلام

۵ قولہ فلیقاتل الذین یعنی اس شخص کو اگر فوز عظیم کا شوق ہے تو دل درست کرے ہاتھ پاؤں ہلائے مشقت اٹھاوے ڈھال تلوار کے سامنے سینہ سپر ہے پھر دیکھو فوز عظیم ہاتھ لگتا ہے یا نہیں کیونکہ فوز عظیم ہاتھ لگنا کوئی کھیل یا دل لگی تو نہیں پھر ظاہر ہے کہ جو شخص اتنی مصیبت اٹھائے گا کامیابی اسکی ہے کیونکہ دنیا کی کامیابی اول تو کوئی کامیابی نہیں دوسرے کبھی ہو اور کبھی نہیں مثلاً اگر غالب آ گئے تو ہے مغلوب ہو گئے تو کچھ نہیں اور آخرت کی کامیابی اول تو بڑی کامیابی ہے دوسرے ہر حالت میں ہے خواہ غالب ہے یا مغلوب

مَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ

جو کوئی لڑے بیچ راہ خدا کے پس مارا جاوے یا غالب آوے پس البتہ دیں گے
جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے گا پھر خواہ جان سے مارا جاوے یا غالب آجاوے

نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

ہم اسکو ثواب بڑا اور کیا ہے تمکو کہ نہ لڑو بیچ راہ
ہم اس کو اجر عظیم دیں گے اور تمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم جہاد نہ کرو اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ

خدا کے اور واسطے ناتوانوں کے مردوں سے اور عورتوں سے اور لڑکوں سے
اور کمزوروں کی خاطر سے جن میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ

وہ جو کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو اس شہر سے کہ ظلم کرنے والے ہیں رہنے والے اس کے
جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں

اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا

اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے دوست اور کر واسطے ہمارے
اور ہمارے لئے غیب سے کسی دوست کو کھڑا کیجئے اور ہمارے لئے غیب سے

مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

اپنے پاس سے مددگار جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں لڑتے ہیں بیچ راہ
کسی حامی کو بھیجئے جو لوگ سچے ایماندار ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں

اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ

خدا کے اور جو لوگ کہ کافر ہیں لڑتے ہیں بیچ راہ بتوں کے
اور جو لوگ کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ

پس لڑو دوستو شیطان کے سے تحقیق مکر شیطان کا ہے
تو تم شیطان کے ساتھیوں سے جہاد کرو واقع میں شیطانی تدبیر لچر ہوتی ہے

ضَعِيْفًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ

بودا کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ کہا گیا واسطے ان کے بند رکھو ہاتھوں اپنوں کو
کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ ان کو یہ کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو تھامے رہو

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ پس جب لکھا گیا اوپر ان کے لڑنا
اور نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جب ان پر جہاد کرنا فرض کر دیا گیا

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ

ناگہاں ایک فرقہ ان میں سے ڈرتے ہیں لوگوں سے جیسا ڈر چاہیے اللہ تعالیٰ کا یا زیادہ
تو قصہ کیا ہوا کہ ان میں سے بعض بعض آدمی لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ

توضیح الکلام

لہ قولہ اجراً عظیماً یہ دوسرا فرق ہے دنیا کی کامیابی اور آخرت کی کامیابی میں کہ آخرت کی کامیابی کا وعدہ ہے کیونکہ اسکو اجر فرمایا اور اجر اجرت کے معنی میں جس کو مزدوری کہتے ہیں جس طرح مزدوری کا وعدہ ہوتا ہے ایسا ہی اسکا بھی وعدہ ہے اور دنیا کی کامیابی کا کوئی وعدہ نہیں ۱۲

نزول الکلام

لہ قولہ الم تر الی الذین الخ جب کہ میں کافروں نے مسلمانوں کو طرح طرح کی ایذائیں دیں تو عبدالرحمن بن عوف مقداد و ابن اسود سعد بن ابی وقاص اور قدامہ بن مظعون وغیرہم رضی اللہ عنہم حاضر خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ جب ہم مشرک تھے تو سب ہماری آبرو کیا کرتے تھے اور کوئی آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا اور اب مسلمان ہوئے تو تمام لوگ ہم کو ایذائیں دیتے اور حقیر سمجھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اور تمکو صبر کا حکم ہے بس نمازیں پڑھے جاؤ اور صبر کئے بیٹھے رہو غرض جب ہجرت کا واقعہ پیش آیا اور مسلمان مدینہ میں آئے تو جہاد کا حکم ہوا اس پر بعض ضعیف الاسلام گھبرائے اور تنگدل ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ اور بعض روایات میں شان نزول اس طرح مذکور ہے کہ جب تک مسلمان مکہ معظمہ میں رہے کفار اُن کو بہت ستاتے تھے اسلئے بعض اصحاب نے جہاد کی اجازت اسرار کے ساتھ چاہی مگر موقت حکم تھا عفو اور درگزر کا ہجرت کے بعد جب جہاد کا حکم نازل ہو گیا تو بعض کو طبعاً دشوار ہوا اور یہ بھی بطور شکایت کے اتری مگر چونکہ یہ حکم پر اعتراض نہ تھا بلکہ محض اسکی آرزو تھی کہ چند ایام تک اور یہ حکم نہ آتا اسلئے اسکو توبیخ یا سرزنش نہیں کیجئے گی اور اس تمنا و آرزو کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان اُس وقت کام بآسانی کر لیتا ہے کہ جب اس کام پر ابھارنے والی کوئی بات موجود ہو تو مکہ میں جب تک رہے کفار کی ایذاؤں سے جوش اٹھتا رہا اور جب ہجرت کرائے تو وہ جوش معدوم ہو گیا اور اس شکایت کے ساتھ ساتھ دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کا باقی رہنا اور کسی حالت میں موت سے نجات نہ پانا مذکور ہے۔ اس لیے کہ یہ سب باتیں جہاد کی رغبت دلاتی ہیں ۱۲

ع ۱۰ / ۶

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا

ڈرنا ۔ اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے کیوں لکھدیا اوپر ہمارے لڑنا

ڈرنا ۔ اور یوں کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم پر جہاد کیوں فرض فرما دیا کیوں

أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَ

نہ ڈھیل دی ہم کو ایک وقت نزدیک تک کہہ فائدہ دنیا کا تھوڑا ہے اور

ہم کو اور تھوڑی مدت مہلت دیدی ہوتی آپ فرما دیجئے کہ دنیا کا تمتع محض چندروزہ ہے اور

الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ أَيْنَ مَا

آخرت بہتر ہے واسطے اُس شخص کے کہ پرہیزگاری کرتا ہے اور نہ ظلم کئے جاؤ گے تم تاگے برابر جہاں کہیں

آخرت ہر طرح سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالےٰ کی مخالفت سے بچے اور تم پر تاگے برابر بھی ظلم نہ کیا جاویگا تم چاہے

تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَ

ہو تم پالیوے گی تم کو موت اور اگرچہ ہو تم بیچ برجوں بلند کے اور

کہیں بھی ہو وہاں ہی تم کو موت آدبا دے گی اگرچہ تم قلعی چونہ کے قلعوں ہی میں ہو اور

إِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن

اگر پہونچتی ہے ان کو بھلائی کہتے ہیں یہ نزدیک خدا کے سے ہے اور اگر

اگر ان کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ منجانب اللہ ہو گئی اور اگر

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ

پہونچتی ہے اُن کو برائی کہتے ہیں یہ نزدیک تیرے سے ہے کہہ سب ایک نزدیک

ان کو کوئی بری حالت پیش آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کے سبب سے ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ سب کچھ

عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ

اللہ کے سے ہے پس کیا ہے واسطے اُس قوم کے کہ نزدیک نہیں کہ سمجھیں

اللہ ہی کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ بات سمجھنے کے پاس کو بھی

حَدِيثًا ۝ مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ

بات جو پہونچتی ہے تجھ کو بھلائی سے پس خدا کی طرف سے ہے اور جو پہونچتی ہے تجھ کو

نہیں نکلتے اے انسان تجھکو جو کوئی خوش حالی پیش آتی ہے وہ محض اللہ کی جانب سے ہے۔ اور جو کوئی

مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ

برائی سے پس جان تیری سے ہے اور بھیجا ہمنے تجھ کو واسطے لوگوں کے پیغام پہنچانے والا

بدحالی پیش آوے وہ تیرے ہی سبب سے ہے اور ہمنے آپکو تمام لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ

اور کفایت ہے اللہ گواہی دینے والا جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہا مانا اللہ تعالیٰ کا

اور اللہ تعالےٰ گواہ کافی ہیں جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی

وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۝ وَيَقُولُونَ

اور جو کوئی پھر جاوے پس نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو اوپر ان کے نگہبان اور کہتے ہیں

اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو ان کا نگراں کرکے نہیں بھیجا اور یہ لوگ کہتے ہیں

توضیح الکلام

ا۵ قولہ کل من عند اللہ الخ یعنی آرام اور تکلیف دونوں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں اگر جانا فرق ضرور ہے کہ نعمت محض اسکے فضل سے ہے ہیں اعمال کو دخل نہیں اور تکلیف و ضرر اُن کے عدل سے ہے بر اعمالیوں کے سبب سے پس مصیبت کیوقت جو تم لوگ میاذ خل (معاذ اللہ) سمجھتے ہو وہ بالکل غلط ہے بلکہ تمہاری براعمالیوں ہی کا وہ نتیجہ ہے جیسا کہ جنگ اُحد کی شکست کے وجوہ سے ظاہر ہے اور یہ واقعہ ہے اگر آدمی غور سے کام لے تو سمجھ لے کہ جب آدمی کو کوئی نعمت ملتی ہے تو اس سے پہلے کوئی ایسی نیکی نہیں پاتا کہ جسکا بدلہ اتنی بڑی نعمت ہوا ور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس سے پہلے ضرور کوئی بدعملی پائیگا جسکا انجام اس تکلیف سے بھی بڑی تکلیف ہوتی ہے ۱۲

۵۲ قولہ من حسنۃ فمن اللہ الخ نعمت کو محض اپنے فضل سے بتلایا یعنی کسی کی نیک اعمالی کا یہ نتیجہ نہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ اس نیک اعمالی سے پہلے خود بیحد نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی ہیں کہ ان نیک اعمال کو اُن کی برابر نہیں کہہ سکتے تو جدید نعمت ان کے عوض کیسے ہو سکتی ہے دوسرے نیک اعمال بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے قبول کے جانیکی شرطیں ہی موجود نہیں ہیں

۵۳ قولہ من سیئۃ الخ تکلیف اور بدحالی کو بدعملی کا جو ثمرہ بتلایا تو یہ سب کیلئے نہیں بلکہ بدعملی آدمی کیلئے ہے ورنہ جو نیک لوگ ہیں انکے لئے حوادث اور بلائیں سب رحمت اور ترقی مراتب کا باعث ہیں ۱۲

۵۴ قولہ للناس الخ ناس کے لفظ میں جنات اور انسان سب داخل ہیں اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عام ہونیکا ذکر ہے جو قرآن شریف میں دوسری جگہ بھی اور حدیث میں تصریحا موجود ہے اور عقیدہ قطعی ہے ۱۲

۵۵ قولہ حفیظاً الخ یعنی انکی نگرانی آپکے ذمہ نہیں یوں چاہے آپ بطور نگرانی خدام کے فرما دیں لیکن یہ بات آپکے ذمہ نہیں کہ اگر کفر کریں تو آپ سے باز پرس ہو بلکہ محض پیام پہونچا کر آپ سبکدوش ہو جائے اس میں تسلی فرما دی گئی کیونکہ آپکو لوگوں کے مسلمان نہ ہونے سے بہت رنج ہوا کرتا تھا ۱۲

طَاعَةٌ ۫ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ

کام ہمارا فرمانبرداری ہے پس جب باہر نکلتے ہیں تیرے پاس سے مشورت کرتی ہے ایک جماعت ان میں سے

کہ ہمارا کام اطاعت کرنا ہے پھر جب آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو شب کے وقت مشورے کرتی ہے ان میں کی ایک جماعت

الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ

سوائے اس چیز کے کہ کہتا ہے تو اور اللہ لکھتا ہے جو مشورت کرتے ہیں بس منہ پھیر لے ان سے اور

برخلاف اسکے جو کچھ کہ زبان سے کہہ چکے تھے اور اللہ تعالیٰ لکھتے جاتے ہیں جو کچھ وہ راتوں کو مشورے کیا کرتے ہیں سو آپ ان کی طرف

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ

بھروسا کر اوپر اللہ تعالیٰ کے اور کفایت ہے اللہ کام بنانے والا کیا پس نہیں بچھتے قرآن کو

التفات نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے حوالہ کیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہیں۔ تو کیا پھر قرآن میں غور نہیں کرتے

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝

اور اگر ہوتا نزدیک غیر خدا کے سے البتہ پاتے بیچ اس کے اختلاف بہت

اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بکثرت تفاوت پاتے

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ

اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا ڈر کی پھیلاتے ہیں اس کو اور اگر

اور جب ان لوگوں کو کسی امر کی خبر پہنچتی ہے خواہ امن ہو یا خوف میں مشہور کر دیتے ہیں اور اگر

رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ

پھیرتے اسکو طرف رسول کے اور طرف صاحبوں حکم کی ان میں سے البتہ جان لیتے اسکو وہ لوگ کہ

یہ لوگ اسکو رسول کے اور جو ان میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں ان کے اوپر حوالہ رکھتے تو اسکو وہ حضرات پہچان ہی لیتے جو ان میں

يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

تحقیق کرتے ہیں اس کو ان میں سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالیٰ کا اوپر تمہارے اور مہربانی اسکی

اس کی تحقیق کر لیا کرتے ہیں اور اگر تم لوگوں پر خدا کا فضل اور رحمت نہ ہوتی

لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

البتہ پیروی کرتے تم شیطان کی مگر تھوڑے سے پس لڑ بیچ راہ خدا کے

تو تم سب کے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے بجز تھوڑے سے آدمیوں کے پس آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجئے

لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ عَسَى اللَّهُ

نہیں تکلیف دی جاتی مگر جان تیری اور رغبت دلا ایمان والوں کو نزدیک ہے اللہ

آپ کو بجز آپ کے ذاتی فعل کے کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دیدیجئے اللہ تعالیٰ سے امید ہے

أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ

یہ کہ بند کرے لڑائی ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے اور اللہ بہت سخت ہے لڑائی میں اور بہت سخت ہے

کہ کافروں کے زور جنگ کو روک دیں گے اور اللہ تعالیٰ زور جنگ میں زیادہ شدید ہیں اور سخت

تَنْكِيلًا ۝ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ

بند کرنے میں جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی ہوگا واسطے اس کے حصہ

سزا دیتے ہیں جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا

نزول الکلام

له قوله اذا جاءهم الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے کسی جانب روانہ فرمایا جب وہ گئے تو لوگ اُن کے استقبال کو نکلے انہوں نے سمجھا کہ میرے مارنے کو نکلے ہیں اس خیال کو اپنے ذہن میں پختہ کرکے واپس چلے آئے اور مدینہ میں آکر کہا کہ فلاں قوم مرتد ہوگئی ابھی تک یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی نہ پہنچی تھی کہ شہر میں اس کا شہرہ ہوگیا اسی طرح جب آپ کہیں جہاد پر لشکر بھیجتے تو مجاہدین اسلام خواہ فتح پاتے یا شکست مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے سے پہلے پہلے یہ خبر کو اڑا دیتے اور مشہور کر دیتے تھے اسی طرح جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وحی سے معلوم فرما کر کسی فتح کی خوشخبری دیتے تو بعض ضعیف الاسلام اسکو مشہور کر دیتے تھے جس کا نتیجہ برا ہوتا تھا کیونکہ دشمن اپنی حفاظت کر کے لڑتے ہی نہ تھے اور اگر شکست کی خبر مشہور ہوتی تو جان توڑ کر لڑتے تھے غرض اس قسم کی غلط افواہیں یا مخفی رہنے کے قابل پوشیدہ راز ظاہر کرنے کی ممانعت میں یہ آیت اتری ۱۲

توضیح الکلام

له قوله لعلمه الذین الخ یعنی وہ لوگ تو اوّل تو تحقیق کر لیا کرتے ہیں جس طرح ہمیشہ پہچان ہی لیتے ہیں پھر جس طرح یہ حضرات عملدرآمد کرتے ویسا ہی ان خبر اڑانے والوں کو کرنا چاہئیے تھا اُن کو دخل دینے کی کیا ضرورت ہوئی اور نہ دخل دیتے تو کونسا کام رکا تھا ۱۲

له قوله الا قلیلا بجز تھوڑے سے آدمیوں کے جو عقل سلیم وخداداد کی بدولت کہ وہ بھی ایک خاص فضل و رحمت ہے اس سے محفوظ رہتے ورنہ زیادہ تباہی میں پڑتے لہذا تم کو بے پیغمبر اور ایسے قرآن کو جن کی معرفت ایسے دینوی اور اخروی مصلحتوں سے بھرے ہوئے احکام آتے ہیں بڑی غنیمت سمجھ کر انکی پوری اطاعت کرنا چاہیئے ۱۲

له قوله منهم اس لفظ سے بظاہر شبہ ہوتا ہے کہ اولو الامر اور استنباط احکام کرنے والے منافقوں میں سے ہیں برخلاف منافقین مومن اور منافق لوگ باہم الگ الگ ہیں لیکن جواب یہ ہے کہ یہ منافقوں کے دعوے کے مطابق ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو مومنوں میں داخل اور شامل جانتے تھے ۱۲ کبیر

مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ

اس میں سے اور جو کوئی سفارش کرے سفارش بری ہوگا واسطے اس کے بوجھ اس میں سے

اور جو شخص بری سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ

اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے نگہبان اور جب دعا دیے جاؤ تم ساتھ دعا کے پس

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں اور جب تم کو کوئی (مشروع طور پر) سلام کرے تو

فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

دعا دو تم ساتھ بہتر کے اس سے یا پھیر دو اسی کو تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے

تم اس سلام سے اچھے الفاظ میں سلام کر دیا ویسے ہی الفاظ کہہ دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

حَسِيْبًا ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

حساب لینے والا اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر وہ البتہ اکٹھا کرے گا تم کو طرف دن قیامت کے

حساب لیں گے اللہ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں وہ ضرور تم سب کو جمع کریں گے قیامت کے دن

لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝ فَمَا لَكُمْ

نہیں شک بیچ اس کے اور کون شخص بہت سچا ہے اللہ تعالیٰ سے بات میں پس کیا ہے

میں اس میں کوئی شبہ نہیں اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوگی۔ پھر تم کو کیا ہوا کہ

فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ

واسطے تمہارے بیچ منافقوں کے دو فرقے ہو رہے ہو اور اللہ تعالیٰ نے الٹا کیا ان کو بسبب اس چیز کے کہ کمایا انھوں نے کیا

ان منافقوں کے باب میں تم دو گروہ ہو گئے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو الٹا پھیر دیا ان کے عمل کے سبب۔ کیا تم لوگ اسکا ارادہ

اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ

ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ راہ پر لاؤ جس کو گمراہ کیا اللہ تعالیٰ نے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز

رکھتے ہو کہ ایسے لوگوں کو ہدایت کرو جن کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور جس شخص کو اللہ گمراہی میں ڈالدیں اسکے لئے

تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ

نہ پاوے گا تو واسطے اس راہ کے دوست رکھتے ہیں کاش کہ کافر ہو جاؤ تم جیسا کافر ہوئے وہ پس

کوئی سبیل نہ پاؤ گے وہ اس تمنا میں ہیں کہ جیسے وہ کافر ہیں تم بھی کافر بن جاؤ جس میں تم اور وہ

سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ

ہو جاؤ تم سب برابر پس مت پکڑو ان میں سے دوست یہاں تک کہ وطن چھوڑ آویں بیچ راہ

سب ایک طرح کے ہو جاؤ سو ان میں سے کسی کو دوست مت بنانا جب تک وہ اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ص

اللہ تعالیٰ کے پس اگر پھر جاویں پس پکڑو ان کو اور مار ڈالو ان کو جہاں پاؤ ان کو

ہجرت نہ کریں اور اگر وہ اعراض کریں تو ان کو پکڑو اور قتل کرو جس جگہ ان کو پاؤ

وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

اور مت پکڑو ان میں سے دوست اور نہ مدد دینے والا مگر وہ لوگ کہ جا ملیں

اور نہ ان میں سے کسی کو دوست بناؤ اور نہ مددگار بناؤ مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ ایسے

توضیح الکلام

لہ قولہ شفاعة سیئة الخ اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کسی غریب کی امداد کے لئے کہے مگر اس طرح کہ اسکو برا کیا اور اسپر گراں ہو اگرچہ غرض بری نہیں مگر طریقہ برا ہے کہ ایذا مسلم معصیت ہے اور دوسری مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کسی ظالم کی اعانت کے لئے کہے کہ غرض ہی حرام ہے ۱۲

نزول الکلام

لہ قولہ فما لکم الخ جنگ احد سے جو لوگ واپس ہو گئے تھے ان کے بارہ میں صحابہ کے دو گروہ ہو گئے ایک نے کہا کہ یہ واپس ہو جانیوالے لوگ منافق ہیں انکو قتل کرو اور دوسرے گروہ نے کہا کہ نہیں قتل نہ کرو اس خیال سے کہ شاید مسلمانوں کے میل جول سے ہدایت پر آجائیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ لباب ۔ اور مجاہد سے روایت ہے کہ کچھ مشرک لوگ مکہ سے مدینہ آئے اور ظاہر کیا کہ ہم مسلمان اور مہاجر ہو کر آئے ہیں لیکن بعد مرتد ہو گئے اور حضرت سے اسباب تجارت لانے کا بہانہ کر کے مکہ چلدیئے ان کے بارہ میں مسلمانوں کی رائے مختلف ہوئی بعض نے کہا کافر ہیں بعض نے حسن ظن کی بنا پر ارتداد کی دلیلوں میں کچھ تاویل کر کے مومن کہا اسوقت یہ آیت اتری ۱۲۔ اس روایت کے مطابق سوال یہ ہوگا کہ پھر حق تعالیٰ نے ان کو منافق کیسے فرمایا وہ تو ظاہرا کافر ہوئے جواب یہ ہے کہ انکو منافق کہنا بایں معنی ہے کہ جب اسلام کا دعویٰ کیا تھا اسوقت بھی منافق تھے دل سے ایمان نہ لائے تھے اور منافق لوگ قتل نہ کئے جاتے تھے لیکن جب ہی تک کہ اپنا کفر چھپائے تھے اور ان لوگوں کا مرتد ہونا ظاہر ہو گیا تھا ۱۲ ۔ اور ایک روایت حضرت حسن سے منقول ہے کہ سراقہ بن مالک مدلجی نے بعد واقعہ بدر و احد کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر درخواست کی کہ ہماری قوم بنی مدلج سے صلح کر لیجیے آپ نے حضرت خالد کو تکمیل صلح کیلئے وہاں بھیجا مضمون صلح یہ تھا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل کی مدد نہ کرینگے اور قریش مسلمان ہو جائینگے تو ہم مسلمان ہوں گے اور جو قومیں ہم سے متحد ہوں گی وہ بھی اس معاہدہ میں ہمارے شریک ہیں اسپر آیت ودوا سے لیکر الا الذین یصلون تک نازل ہوئی ۱۲ ۔

نصف ۸ ع ۱۱

الیٰ قومٍ بینکم وبینھم میثاقٌ اوجاءوکم حصرت

طرف اس قوم کے کہ درمیان تمھارے اور درمیان انکے عہد ہے یا آویں تمھارے پاس کہ رک گئے ہیں

لوگوں سے جا ملتے ہیں کہ تمھارے اور اُنکے درمیان عہد ہے یا خود تمھارے پاس اس حالت میں آویں

صدورھم ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومھم ولو شاء اللہ

سینے اُن کے اس سے کہ لڑیں تمھے یا لڑیں قوم اپنی سے اور اگر چاہتا اللہ تو مسلط کرتا

کہ ان کا دل تمھارے ساتھ اور نیز اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے منقبض ہو اور اگر اللہ تعالیٰ

لسلطھم علیکم فلقٰتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم

البتہ مسلط کرتا اُن کو اوپر تمھارے پس البتہ لڑتے تم سے پس اگر ایک طرف ہو جاویں تم سے پس نہ لڑیں تم سے

چاہتا تو اُنکو تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ تم سے لڑنے لگتے پھر اگر وہ تم سے کنارہ کش رہیں اور تم سے نہ لڑیں

والقوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیھم سبیلا

اور ڈالیں طرف تمھاری صلح پس نہیں کی اللہ نے واسطے تمھارے اوپر ان کے راہ

اور تم سے سلامت روی رکھیں تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اُن پر کوئی راہ نہیں دی

ستجدون اٰخرین یریدون ان یامنوکم ویامنوا

البتہ پاؤ گے تم اور لوگ ارادہ کرتے ہیں یہ کہ امن میں رہیں تم سے اور امن میں رہیں

بعضے ایسے بھی تم کو ضرور ملیں گے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی بے خطر ہو کر رہیں اور اپنی

قومھم کلما ردوا الی الفتنۃ ارکسوا فیھا فان لم

قوم اپنی سے جب کبھی پھیرے جاتے ہیں طرف لڑائی کے الٹے کئے جاتے ہیں بیچ اس کے پس اگر

قوم سے بھی بے خطر ہو کر رہیں جب کبھی ان کو شرارت کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے تو وہ اس میں جا گرتے ہیں سو اگر

یعتزلوکم ویلقوا الیکم السلم ویکفوا ایدیھم فخذوھم

نہ ایک گوشہ ہو جاویں تم سے اور نہ ڈالیں طرف تمھاری صلح اور نہ بند کریں ہاتھوں اپنوں کو پس پکڑو اُن کو

تم سے کنارہ کش نہ ہوں اور نہ تم سے سلامت روی رکھیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں تو تم ان کو پکڑو

واقتلوھم حیث ثقفتموھم واولئکم جعلنا لکم علیھم

اور مار ڈالو اُن کو جہاں پاؤ اُن کو اور یہ لوگ کیا ہے ہمنے واسطے تمھارے اوپر

اور قتل کرو جہاں کہیں ان کو پاؤ اور ہم نے تمکو اُن پر صاف

سلطٰنا مبینا ع وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا

اُنکے غلبہ ظاہر اور نہیں لائق واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ مار ڈالے مسلمان کو

حجت دی ہے اور کسی مومن کی شان نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے

الا خطأً ومن قتل مؤمنا خطأً فتحریر رقبۃ مؤمنۃ و

مگر انجانی سے اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو انجانی سے پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور

لیکن غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر ایک مسلمان غلام

دیۃ مسلمۃ الی اھلہ الا ان یصدقوا فان کان

خونبہا سونپی ہوئی طرف لوگوں اسکے کی مگر یہ کہ خیرات کر دیں پس اگر ہووے

یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے اور خونبہا ہے جو اس کے خاندان والوں کو حوالہ کر دیا جائے مگر یہ کہ وہ لوگ معاف کر دیں

توضیح الکلام

له قولہ بینکم وبینھم الخ ایک وہ گروہ جو اُن لوگوں سے عہد رکھتے ہوں کہ جن سے اہل اسلام کا عہد ہو مثلاً ایک ایسی قوم ہے کہ اُن کا اہل اسلام سے عہد ہے کہ نہ ہم تم پر چڑھائی کریں گے نہ تم ہم پر سا ہم تمھارے مددگار تم ہمارے عرب کی کوئی قوم مسلمان ہو اور دارالاسلام میں بسبب اور کافروں کے نہ آسکے یعنی وہ اُن لوگوں کو آنے نہ دیتے ہوں اور وہ قوم مسلمانوں سے عہد کرے سو وہ بھی اُن کے عہد میں ہے اُن سے بھی لڑنا نہ چاہئے اور اگر وہ لوگ مسلمان نہ ہوں اور وہ مسلمانوں سے عہد کریں تب بھی اُن سے لڑنا نہ چاہیے۔ کیونکہ آیت کا حکم عام ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تو ایام عرب میں کس کس سے عہد تھا اس میں مفسرین کا اختلاف ہے کوئی کسی کو بتلاتا ہے اور کوئی کسیکو دوسرا وہ گروہ جسکو اس کلام سے بیان فرمایا کہ

ٰ۲ قولہ او جاءوکم الخ یعنی وہ لوگ تنگ آگئے ہوں نہ تو اہل اسلام سے لڑتے ہوں اور نہ مسلمانوں کے ساتھی ہو کر اپنی قوم سے لڑتے ہوں یعنی ایک طرف نہ ہوں پھر عام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اہل اسلام کے پاس آ دیں یا اپنے مقام ہی سے یہ بات اور امن قائم کرنا ظاہر کر دیں یہاں آنے سے مراد یہی ہے کہ مسلمانوں سے مل جاویں اور قتال و عناد ان کے ساتھ نہ رکھیں حقیقۃً آنا مراد نہیں ہے۔ اور اس طرح تنگ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنیوالے لوگ بنی مدلج کے قبیلہ والے تھے۔ ایسے لوگوں سے بھی لڑنا نہ چاہیئے بلکہ حق تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اگر حق تعالیٰ چاہتا تو اُن کو تم پر مسلط کر دیتا۔

۱۲ ع ۹

ھ قولہ فان اعتزلوکم یہ اسی دوسرے قسم کے گروہ کی تشریح ہے کہ اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور لڑائی نہ کریں اور تم سے صلح اور امن کے خواہاں ہوں تو ان سے نہ لڑو

مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ
اُس قوم سے کہ دشمن ہیں واسطے تمہارے اور وہ ہے مسلمان پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور
اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو جو تمہارے مخالف ہیں اور وہ شخص خود مومن ہے تو ایک غلام یا لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا اور

اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
اگر ہووے اُس قوم سے کہ درمیان تمہارے اور درمیان ان کے عہد ہے پس خون بہا سونپی ہوئی
اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ تم میں اور اُن میں معاہدہ ہو تو خون بہا ہے جو اسکے خاندان

اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
طرف لوگوں اسکے کے اور آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا پس جو کوئی نہ پاوے پس روزے
والوں کو حوالہ کر دیجائے اور ایک غلام یا لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا پھر جس شخص کو نہ ملے تو متواتر

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
دو مہینہ کے ہیں پے درپے توبہ خدا کی طرف سے اور ہے اللہ جاننے والا
دو ماہ کے روزے ہیں بطریق توبہ کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم

حَكِيْمًا ○ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ
حکمت والا اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جان کر پس سزا اس کی دوزخ ہے
اور حکمت والے ہیں۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے

خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا
ہمیشہ رہنے والا بیچ اس کے اور غصہ ہوا اللہ تعالیٰ اوپر اس کے اور لعنت کی اسکو اور تیار کر رکھا ہے
کہ ہمیشہ ہمیشہ کو [illegible] رہنا اور اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوں گے اور اس کو اپنی رحمت سے دور کر دینگے اور اسکے

عَظِيْمًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
واسطے اُسکے عذاب بڑا اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت چلو تم بیچ راہ اللہ کے
لئے بڑی سزا کا سامان کریں گے اے ایمان والو جب تم اللہ کی راہ میں سفر کیا کرو

فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ
پس تحقیق کر لو اور مت کہو واسطے اُس کے کہ ڈالے طرف تمہارے سلام علیک نہیں تو مسلمان
تو ہر کام کو تحقیق کر کے کیا کرو اور ایسے شخص کو جو کہ تمہارے سامنے اطاعت ظاہر کرے دنیوی زندگی کے

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ
چاہتے ہو تم اسباب زندگانی دنیا کا پس نزدیک اللہ کے ہیں غنیمتیں
سامان کی خواہش میں یوں مت کہدیا کرو کہ تو مسلمان نہیں کیونکہ خدا کے پاس بہت غنیمت کے

كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ
بہت اسی طرح تھے تم پہلے اس سے پس احسان کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر تمہارے پس تحقیق کر لو
مال ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا سو غور کرو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ لَا يَسْتَوِى
تحقیق اللہ تعالیٰ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار نہیں برابر ہوتے
بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں برابر نہیں وہ مسلمان

نزول الکلام

لہ قولہ ومن یقتل الخ مقیس بن صبابہ کندی اپنے بھائی ہشام کیساتھ مسلمان ہوا لیکن بعد میں اُس نے اپنے بھائی ہشام کی نعش قبیلہ بنی نجار کے محلہ میں پائی اور صورت حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ نے قاعدہ قریش قبیلہ بنی فہر میں سے ایک شخص کو اسکے ہمراہ کر کے بنی نجار کو کہلا بھیجا کہ اگر ہشام کا قاتل تمکو معلوم ہے تو اسکو مقیس کے حوالہ کر دو کہ اسکو قصاصاً قتل کرے ورنہ اسکا خون بہا ادا کرو بنی نجار نے کہا قاتل تو خدا کی قسم ہمیں معلوم نہیں اسلئے خوں بہا کی بابت تعمیل کو حاضر ہیں یہ کہکر دیت میں سو اونٹ مقیس کو دیدئے دو نو آدمی اونٹ لیکر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں مقیس کو شیطان نے ورغلایا اوس نے اپنے ہمراہی فہری کو پتھر سے شہید کر ڈالا اور اونٹ پر سوار ہو کر باقی اونٹ ہنکا کر مرتد ہو گیا اور مکہ چلا آیا اسوقت یہ آیت اُتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے قتل کی قسم کھائی اور آخر مکہ کے دن قتل کیا گیا ۱۲

عہ قولہ یا ایہا الذین الخ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار ایک دستہ فوج کا لشکر کر دی غالب بن فضالہ اللیثی اہل فدک کی جانب روانہ کیا ان میں سے ایک شخص جسکا نام عامر بن الاضبط الاشجعی تھا یا مرداس بن نہیک جو مسلمان ہو چکے تھے جب اسلامی فوج دیکھکر سب لوگ بھاگ گئے تو وہ مسلمان ہونیکے سبب ٹھہرے رہے بعد میں انکو اندیشہ ہوا کہ لشکر کہیں کسی اور کا نہ ہو اس خیال سے اپنی بکریاں ہانککر پہاڑ میں جا چھپے جب لشکری گھوڑے نزدیک آئے اور سواروں نے نعرہ تکبیر بلند کی تو اُن کو صحابہ کے لشکر ہونیکا یقین ہو گیا تو خوشی خوشی آواز تکبیر بلند کرتے کلمہ پڑھتے السلام علیکم کہتے ہوئے باہر نکل آئے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ خیال کر کے کہ ان شخصوں نے جان بچانے کو تقیہ سے کلمہ پڑھا ہے تلوار سے اُن کی گردن اُڑا دی اور بکریاں قبضہ میں کر لیں اُسوقت یہ آیت اتری ۱۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر سنکر ناراض ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ میں اس فعل سے بری ہوں جو اسامہ نے کیا اور بقول بعض یہ قتل کا کام اسامہ کے سوا اور شخص نے کیا ہے واللہ اعلم ۱۲

الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَ

بیٹھ رہنے والے مسلمانوں سے سوائے ضرر والے یعنی اندھے
اور وہ جو بلا کسی عذر کے گھر میں بیٹھے رہیں

الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ

لنگڑے بیمار اور جہاد کرنے والے بیچ راہ خدا کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے
لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں

فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ

بزرگی دی اللہ تعالے نے جہاد کرنے والوں کو ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اوپر بیٹھ رہنے والوں کے
اللہ تعالے نے ان لوگوں کا درجہ بہت زیادہ بنایا ہے جو اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں بہ نسبت گھر میں بیٹھنے والوں

دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ

درجے میں اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ تعالے نے اچھا اور بزرگی دی اللہ تعالی نے جہاد کرنیوالوں کو
کے اور سب سے اللہ تعالے نے اچھے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور اللہ تعالے نے مجاہدین کو مقابلے

عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَ

اوپر بیٹھ رہنے والوں کے ثواب بڑا درجے اپنی طرف سے اور بخشش اور
گھر میں بیٹھنے والوں کے بڑا اجر عظیم دیا ہے یعنی بہت سے درجے جو خدا کی طرف سے ملیں گے

رَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ

مہربانی اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان تحقیق جو لوگ کہ قبض کرتے ہیں ان کو
اور مغفرت اور رحمت اور اللہ تعالے بڑے مغفرت والے بڑے رحمت والے ہیں۔ بیشک جب ایسے لوگوں کی جان

الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا

فرشتے کہ وہ ظلم کرنے والے ہیں جانوں اپنی کو کہتے ہیں کس دین میں تھے تم کہتے ہیں تھے
فرشتے قبض کرتے ہیں جنہوں نے اپنے کو گنہگار کر رکھا تھا تو وہ ان سے کہتے ہیں کہ تم کس کام میں تھے

كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ

ہم ناتواں بیچ زمین کے کہتے ہیں کیا نہ تھی زمین
وہ کہتے ہیں کہ ہم سر زمین میں محض مغلوب تھے وہ کہتے ہیں کیا خدا تعالے کی زمین وسیع نہ تھی

اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَ

خدا تعالے کی کشادہ پس وطن چھوڑ کر جاتے تم بیچ اس کے پس یہ لوگ جگہ رہنے ان کے کی دوزخ ہے اور
تم کو ترک وطن کرکے اس میں چلا جانا چاہیے تھا سو ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور

سَاءَتْ مَصِيرًا ۝ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَ

بری ہے جگہ پھر جانے کی مگر ناتوان مردوں سے اور
جانے کے لئے وہ بری جگہ ہے لیکن جو مرد اور

النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ

عورتوں سے اور لڑکوں سے کہ نہیں کر سکتے بہانہ اور نہیں پاتے
عورتیں اور بچے قادر نہ ہوں کہ نہ کوئی تدبیر کر سکتے ہیں اور نہ رستہ سے واقف ہیں

نزول الکلام

لہ قولہ غیر اولی الضرر الخ جب لا یستوی القاعدون الخ نازل ہوا جس میں جہاد کرنیوالوں کی فضیلت ہے تو حضرت ابن ام مکتوم نابینا آئے اور اس آیت کو سنکر حضرت سے عرض کیا کہ حضور میری آنکھیں ہوتیں تو میں بھی جہاد کرکے بلند درجے حاصل کرتا اسوقت غیر اولی الضرر نازل ہوا اور انکو بوجہ معذوری مستثنیٰ کیا گیا ۱۲

ﷺ قولہ ان الذین الخ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی تو بہت سے مسلمانوں نے ہجرت نہ کی اور باوجودیکہ ہجرت کرنے کی قوت تھی مگر کفار کے ڈر سے مکہ ہی میں رہ پڑے جب جنگ بدر کا واقعہ ہوا تو کفار نے اپنی جماعت زیادہ کرنے کی غرض سے انکو بھی اپنے ساتھ لے لیا چونکہ انکا ایمان پوشیدہ تھا اسلئے مجبوراً جانا پڑا اور نتیجہ ہوا کہ مسلمانوں کے تیر سے ہلاک ہوئے مسلمانوں کو معلوم ہونے کے بعد رنج ہوا کہ ہمنے مسلمانوں کو کیوں مارا اور وہ استغفار کرنے لگے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ع ۱۴ ۵

فقہ الکلام

ﷺ قولہ الم تکن ارض اللہ الخ آیت سے یہ حکم نکلا کہ جو شخص کسی شہر یا گاؤں میں رہتا ہو اور وہاں کفار یا فساق و فجار کا اتنا غلبہ ہو کہ اپنے دین کے ضروریات اس جگہ رہکر پورے طریقہ سے ادا نہ کر سکتا ہو تو اس کیلئے ہجرت کر جانا ضروری ہے یعنی کسی ایسے شہر یا گاؤں میں چلا جائے کہ وہاں رہکر ضروریات دین پورے کرسکے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے دین کے سبب ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف بھاگے اگرچہ ایک بالشت ہی جگہ چلے تو اسکے لئے جنت واجب ہوگئی اور وہ آخرت میں اپنے نبی پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا رفیق ہوگا ۱۲ مدارک و معالم۔ ولباب النقول و کبیر۔

سَبِيلًا ۝ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

راہ ۔ پس یہ لوگ شتاب ہے اللہ یہ کہ معاف کرے اُن سے اور ہے اللہ

سو اُن کے لئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں ۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے

عَفُوًّا غَفُورًا ۝ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي

معاف کرنے والا بخشنے والا اور جو کوئی وطن چھوڑ کر جاوے بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے پاوے گا بیچ

والے بڑے مغفرت کرنے والے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا تو اس کو روئے

الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ

زمین کے جگہ بہت اور کشادگی اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر

زمین پر جانے کی بہت جگہ ملے گی اور بہت گنجائش ۔ اور جو شخص اپنے گھر سے اس نیت سے نکل کھڑا ہو

مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

طرف اللہ کی اور رسول اس کے کی پھر پالیوے اس کو موت پس تحقیق پڑا

کہ اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کروں گا پھر اس کو موت آ پکڑے تب بھی اس کا ثواب ثابت

أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ

ثواب اس کا اوپر ذمے اللہ تعالیٰ کے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان اور جب تم چلو تم

ہو گیا اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں بڑے رحمت والے ہیں اور جب

فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ

بیچ زمین کے پس نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ کوتاہ کرو تم

زمین میں سفر کرو سو تم کو اس میں کوئی گناہ نہ ہوگا کہ تم نماز کو کم کر دو

الصَّلَاةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ

نماز سے اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ میں ڈالیں تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوئے تحقیق

اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تم کو کافر لوگ پریشان کریں گے بلا شبہ

الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۝ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ

کافر ہیں واسطے تمہارے دشمن ظاہر اور جب تو ہو بیچ ان کے

کافر لوگ تمہارے صریح دشمن ہیں اور جب آپ ان میں تشریف رکھتے ہوں

فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا

پس قائم کرے تو واسطے اُن کے نماز پس چاہیے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت ان میں سے ساتھ تیرے اور چاہیے

پھر آپ اُن کو نماز پڑھانا چاہیں تو یوں چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ تو آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاویں اور

أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ

کہ لیویں ہتھیار اپنے پس جس وقت سجدہ کر لیں پس چاہیے کہ ہو جاویں وہ پیچھے تمہارے اور چاہیے کہ

وہ لوگ ہتھیار لے لیں پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو یہ لوگ تمہارے پیچھے ہو جاویں اور دوسرا

طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا

آوے ایک جماعت اور کہ نہیں نماز پڑھی انہوں نے پس نماز پڑھیں ساتھ تیرے اور چاہیے کہ لیویں بچاؤ

گروہ جنہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی آ جاوے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ بھی اپنے بچاؤ

توضیح الکلام

۱ قولہ ومن یہاجر الخ ہجرت کی فرضیت منسوخ ہوچکی البتہ مستحب ضرور ہے کیونکہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا کہ ان شان ہجرت شدید ہے کہ ہجرت کا معاملہ بہت دشوار ہے اور اسکو وطن ہی میں رہنے کا حکم دیا اور ظاہر ہے کہ ہجرت دار الاسلام سے کوئی نہیں کیا کرتا تو ضرور وہ اعرابی دار الکفر ہی میں ہوگا ۱۲ ۲ قولہ غفورا یعنی ہجرت کی برکت سے اللہ تعالیٰ جتنے گناہ معاف فرما دیگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ہجرت گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ ہے ۳ قولہ رحیما بڑی رحمت والے ہیں کہ عمل شروع کرنے ہی پر اسقدر ثواب کی خوش خبری سنادی کہ جسقدر ثواب عمل کامل پر ہوتا یعنی ہجرت اگرچہ ناقص ہی رہے تب بھی ثواب خدا تعالیٰ پوری ہجرت کا عطا فرمائیگا ۱۲ ۴ قولہ فاقمت الخ یعنی آپ اُن کو نماز پڑھانا چاہیں اور اندیشہ ہو کہ اگر سب نماز میں لگ جاویں گے تو کوئی دشمن موقع پاکر حملہ کر بیٹھے گا تو ایسی حالت میں اس ترکیب سے نماز پڑھو کہ فلتقم الخ ۵ قولہ معک الخ اور دوسرا گروہ نگہبانی کے لئے دشمن کے سامنے کھڑا رہے تاکہ دشمن کو دیکھتا رہے اور جو لوگ آپکے ساتھ ہیں وہ بھی مختصر مختصر ہتھیار اپنے ہمراہ لے لیں پھر نماز شروع کریں شاید مقابلہ کی ضرورت پڑ جائے تو ہتھیار لینے میں دیر نہ لگے گی فوراً قتال کرنے لگیں گے نماز قتال سے ٹوٹ جائیگی لیکن گناہ نہیں ۱۲ ۶ قولہ فاذا سجدوا الخ یعنی جب یہ لوگ آپکے ساتھ سجدہ کر چکیں اور ایک رکعت پوری کرلیں تو یہ لوگ نگہبانی کیلئے تمہارے پیچھے ہو جاویں یعنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس گروہ کے پیچھے جا ب نماز میں شامل ہونگے ۱۲ ۷ قولہ اخری اس سے وہ گروہ مراد ہے جس نے نماز ابھی شروع بھی نہیں کی یعنی اب وہ گروہ بجائے اس پہلے گروہ کے امام کے قریب آجاوے ۱۲

حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ

أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَ

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم

مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ

فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا

اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَ

تَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ ع

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا

نزول الکلام

لے قولہ ولاجناح علیکم الخ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے وہاں پہونچکر دشمن کا جب کوئی آدمی بھی نہ دیکھا تو صحابہ نے اپنے ہتیار اتار کر رکھدئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قضاء حاجت کے لئے اپنے ہتیار اُتار کر ایک صحرا طے کرکے آگے تشریف لے گئے اور بارش ہورہی تھی اسلئے آپ وہیں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے غورث بن حارث محاربی کافر نے دیکھا کہ رسول خدا اکیلے ہیں اور صحابہ کے اور اونکے درمیان ایک صحرا کا فصل ہے تو بولا کہ میں قتل ہی ہو جاؤں اگر آج محمد کو قتل نہ کردوں فوراً تلوار لیکر پہاڑی سے گزرتا ہوا بے خبری میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر آپہونچا اور تلوار نیام سے باہر کرکے بولا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت تمکو مجھ سے کون بچا سکتا ہے آپنے فوراً کہا اللہ اور خدا تعالےٰ سے دعا فرمائی کہ الٰہی تو اسکی شر سے مجھے کفایت کر تلوار ہاتھ میں لے وہ کافر آپکی طرف جھکا چاہتا تھا کہ اللہ کا نام سنتے ہی اُسکے دونوں شانوں کے درمیان ایک غیبی مکا لگا کہ منہ کے بل گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ کر دور جاکر گری آپنے فوراً اُسکو ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ تو بتا کہ تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے اُسنے کہا کوئی نہیں بچا سکتا آپنے فرمایا اچھا گواہی دیتا ہے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اُسکے بندے اور رسول ہیں اُسنے کہا نہیں مگر ہاں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ نہ آپسے لڑوں گا اور نہ آپکے کسی دشمن کا ساتھ دوں گا اسکے بعد آپنے تلوار اُسے دیدی یہ اخلاق دیکھکر وہ بولا واللہ کی قسم آپ مجھ سے بہتر ہیں اور یہ کہکر اپنی قوم میں پہونچا اور واقعہ سنایا اُن لوگوں نے کہا تجھ پر افسوس ایسے موقع پر تو نے اُن کو زندہ چھوڑ دیا اُس نے کہا میں مجبور ہوگیا جسوقت میں نے ہاتھ تلوار مارنے کو چلایا نہ معلوم کس نے میرے دونوں شانوں کے درمیان اتنی زور سے مکا لگایا کہ میں منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھٹ گئی پھر جب آپ صحابہ کے پاس تشریف لائے تو سب واقعہ سنایا اور یہ آیت پڑھکر سنائی کہ ولا جناح الخ ۱۲

۱۵ ع ۱۲

أَرٰىكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَّاسْتَغْفِرِ

اس چیز کے کر دکھاتا ہے تجکو اللہ اور مت ہو خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والا اور بخشش مانگ اللہ تعالےٰ سے

کریں جو کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بتلا دیا ہے اور آپ ان خائنوں کی طرفداری کی بات نہ کیجئے اور آپ استغفار فرمایئے

اللّٰهَ ۭ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ

تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور مت جھگڑا کر ان لوگوں کی

بلاشبہ اللہ تعالےٰ بڑے مغفرت کرنے والے بڑے رحمت والے ہیں۔ اور آپ ان لوگوں کی طرف سے کوئی

الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

طرف سے کہ خیانت کرتے ہیں جانوں اپنی کو تحقیق اللہ تعالےٰ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہے

جوابدہی کی بات نہ کیجئے جو کہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نہیں چاہتے جو بڑا خیانت کرنیوالا

خَوَّانًا أَثِيْمًا ۝ لا يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ

خیانت کرنیوالا گنہگار چھپتے ہیں لوگوں سے اور نہیں چھپ سکتے

بڑا گناہ کرنیوالا ہو جن لوگوں کی یہ کیفیت ہے کہ آدمیوں سے تو چھپاتے ہیں اور

مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ

اللہ تعالےٰ سے اور وہ ساتھ ان کے ہے جس وقت مصلحت کرتے ہیں وہ چیز کہ نہیں پسند کرتا بات سے

اللہ تعالےٰ سے نہیں چھپاتے حالانکہ وہ اس وقت ان کے پاس ہے جبکہ وہ خلاف مرضی الٰہی گفتگو کے متعلق تدبیریں کیا کرتے ہیں

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

اور ہے اللہ تعالےٰ ساتھ اس چیز کہ کرتے ہیں گھیرنے والا ہاں تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑے کئے تم نے

اور اللہ تعالےٰ ان کے سب اعمال کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہیں ہاں تم ایسے ہو کہ تم نے دنیوی زندگی میں

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ

ان کی طرف سے بیچ زندگانی دنیا کے پس کون جھگڑے گا اللہ سے ان کی طرف سے

تو ان کی طرف سے جوابدہی کی باتیں کرلیں سو خدا تعالےٰ کے روبرو قیامت کے روز ان کی طرف سے

الْقِيٰمَةِ أَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا

دن قیامت کے یا کون شخص ہوگا اوپر ان کے کارساز اور جو کوئی کام کرے برا

کون جوابدہی کرے گا یا وہ کون شخص ہوگا جو ان کا کام بنانیوالا ہوگا اور جو شخص کوئی برائی کرے

أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

یا ظلم کرے جان اپنی کو پھر بخشش مانگے اللہ تعالےٰ سے پا دے گا اللہ تعالےٰ کو بخشنے والا مہربان

یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ تعالےٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالےٰ کو بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا

وَمَنْ يَّكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اور جو کوئی کما دے گناہ پس سوائے اس کے نہیں کہ کماتا ہے اس کو اوپر جان اپنی کے اور ہے اللہ

اور جو شخص کچھ گناہ کا کام کرتا ہے تو وہ فقط اپنی ذات پر اس کا اثر پہنچاتا ہے اور اللہ تعالےٰ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ

جاننے والا حکمت والا اور جو کوئی کما دے کچھ خطا یا گناہ پھر تہمت لگا دے ساتھ اس کے

بڑے علم والے ہیں اور بڑی حکمت والے ہیں اور جو شخص کوئی چھوٹا گناہ کرے یا بڑا گناہ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر

توضیح الکلام

ــلـہ قولہ ولا تکن الخ یعنی آپ خائنوں کی طرفداری کی بات نہ کیجئے جیسا کہ بنوابیرق کی خواہش یہی تھی مگر آپ سے ایسا کیا نہ تھا جیسا کہ خود اسی جملہ سے سمجھ میں آتا ہے کہ ہمت طائفۃ منہم الخ جس کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ فضل الٰہی نے ہر ایک غلطی سے بچا لیا اور رہا جو طرفدار بننے سے منع فرمایا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ زمانہ گذشتہ میں اس کا صدور آپ سے ہوا ہو بلکہ حفظ ما تقدم کیلئے بھی نہی ہوا کرتی ہے کہ مبادا وہ کام جو کہ ابھی کیا نہیں ہے مگر آئندہ ایسے کر لینے کا اندیشہ ہے نہ کر بیٹھیں اور خائنین جمع کا لفظ لا کر اس طرف اشارہ فرما دیا کہ خائن اگرچہ ایک ہو لیکن اسکے شریک اور مددگار بھی شرعاً خائن کے حکم میں ہوتے ہیں ۱۲

ــلـہ قولہ واستغفر اللہ الخ یعنی لوگوں کے کہنے سننے سے حسن ظن کے طور پر جو بنو ابیرق کو آپنے دیندار سمجھ لیا اگرچہ بلا دلیل صحیح کسی کو دیندار سمجھنا گناہ نہیں بلکہ اور حسن ظن کے باعث اگر امر پسندیدہ ہو تو تعجب نہیں لیکن چونکہ اس موقع پر اتنا زور دینے سے احتمال تھا کہ اہل حق اپنے حق کو چھوڑ بیٹھیں جیسا کہ یہ ہی ہوا کہ حضرت رفاعہ خاموش ہو کر بیٹھ رہے پس اس سبب سے یہ امر نامناسب ہوا اس وجہ سے آپکو اس سے استغفار کی ضرورت ہے کیونکہ آپکی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے آپ کے لئے صرف اتنی بات بھی قابل استغفار ہے ۱۲ از کبیر و روح المعانی و معالم و لباب وغیرہا۔

ــلـہ قولہ ہا انتم الخ یعنی تم انکی طرف سے دنیا میں تو جھگڑتے اور حمایت کرتے ہو لیکن قیامت کے دن کون ان کی طرف سے جھگڑے گا اور کون انکا وکیل ہے گا کوئی بھی نہیں

اسکے بعد توبہ کی طرف رغبت دلانے کے لئے تین جملے کس حکمت سے ذکر فرماتے ہیں ۱ے من یعمل الخ یعنی جو گناہ گار ہماری جناب میں معافی چاہیگا ہم اسکو معاف کر دینگے۔ ۲ے ومن یکسب اثما الخ یعنی اے گناہ گار بندے تیرے اس گناہ سے ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوا بلکہ تیرا ہی ضرر ہے پھر کیوں معافی نہیں چاہتا اگر تو اپنے دل میں اپنے فعل سے نادم اور پشیمان ہوگا تو ہم علیم و حکیم ہیں معاف کر دینا ہماری علم و حکمت کا تقاضا ہے .... ۳ے ومن یکسب خطیئۃ الخ اس سے اشارہ ہے کہ خود گناہ کرکے ...

بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ

بے گناہ کو پس تحقیق اٹھالیا اس نے بہتان اور گناہ ظاہر اور اگر نہ ہوتا فضل

لگادے سو اس نے تو بڑا بھاری بہتان اور صریح گناہ اپنے اوپر لادا اور اگر آپ پر اللہ کا فضل

اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ

اللہ تعالیٰ کا اوپر تیرے اور رحمت اس کی البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے اُن میں سے کہ بہکا دیں تجھ کو

اور رحمت نہ ہوتی تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ نے تو آپ کو غلطی ہی میں ڈال دینے کا ارادہ کر دیا تھا

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ

اور نہ بہکا دیں مگر جانوں اپنی کو اور نہیں ضرر پہنچا دیں گے تجھ کو کچھ اور اتاری

اور غلطی میں نہیں ڈال سکتے لیکن اپنی جانوں کو اور آپ کو ذرہ برابر ضرر نہیں پہنچا سکتے اور

اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ

اللہ تعالیٰ نے اوپر تیرے کتاب اور حکمت اور سکھایا تجھ کو جو کچھ کہ نہ تھا تو جانتا

اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ

اور ہے فضل اللہ تعالیٰ کا اوپر تیرے بڑا نہیں ہے بھلائی بیچ بہت مصلحتوں اُن کی کے

اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی

نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ

مگر وہ شخص کہ حکم کرے ساتھ خیرات کے یا ساتھ اچھی بات کے یا صلح کر دینے کے

ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی

بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

درمیان لوگوں کے اور جو کوئی کرے یہ واسطے ڈھونڈنے رضامندی اللہ کے

ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے واسطے

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ

پس البتہ دیویں گے ہم اسکو ثواب بڑا اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے

سو ہم اسکو عنقریب اجر عظیم عطا فرما دیں گے اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئی واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانوں کے متوجہ کریں گے

بعد اسکے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہو لیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا

ہم اس کو جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کریں گے ہم اسکو دوزخ میں اور بُری ہے جگہ پھر جانے کی تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ

کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ

يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

شریک لایا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے کہ سوائے اس کے واسطے جس کے چاہے اور

بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جاوے اور اسکے سوا اور جتنے گناہ ہیں جسکے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دیں گے اور

توضیح الکلام

ع ۱۶ ۸ ۱۳

لـه قوله ولولا فضل اللہ الخ اس آیت سے اُسی مضمون کی تکمیل فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا تو ایک گروہ نے اُن میں سے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمکو بہکا دینے کا قصد ہی کر لیا تھا کہ آپ سے یہودی پر ظلم کرائیں لیکن آپ کا ہمیشہ ایسا فضل رہا ہے اس نے وحی اور الہام سے آپکو مطلع فرما دیا اور جو لوگ آپکے بہکانے کا قصد کرتے ہیں در اصل وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں آپ کو کوئی ضرر نہیں پہونچا سکتے کیونکہ آپ معصوم ہیں گناہوں سے پاک صاف ۱۲

سه قوله الثلثه وانزل اللہ الخ اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی اور بہت سے احکام اور شریعت کی باتیں جو آپ نہیں جانتے تھے آپکو اس نے بتلائیں اور خدا تعالیٰ کا آپ پر بڑا ہی فضل رہا ہے حقیقت میں انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نعمت وحی اور الہام اور کتاب و حکمت کا ملنا اور پھر یہ مرتبہ پانا کہ اپنے اور بیگانہ میں عدل و انصاف بھی قائم کر سکے اور دنیا میں اعلیٰ اخلاق کی تعلیم پر صبر اور حلم کرنا دشمنوں کی ایذائیں جھیلنا بڑی نعمت ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے طعمہ یا بشیر اور اسکے عزیز و اقارب

ع ۱۷ ۳ ۱۴

جو اس معاملہ میں خفیہ سرگوشی کرتے تھے اوسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سرگوشی اور خفیہ باتیں اسلام میں جو دین حق ہے کچھ عزت نہیں رکھتیں بلکہ جو بات ہو کھلم کھلا اور صاف ہونی چاہیے البتہ اگر سرگوشی سے کوئی امر خیر مقصود ہو تو مضائقہ نہیں اور خیر کی تین قسمیں بیان فرماتے ہیں جو تمدن و آخرت کیلئے تریاق کا حکم رکھتی ہیں کیونکہ ہر خیر یا تو دوسروں کو نفع پہونچانے میں ہے یا اُنسے ضرر دور کرنے میں اور ہر خیر یا جسمانی ہے جس طرح مال دنیا اسکو تو امر بصدقہ سے بیان فرما دیا اور یا روحانی ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس میں قوت نظریہ کی تکمیل ہے اور ایک وہ جس میں قوت عملیہ کی تکمیل ہے اور معروف میں دونوں آگئیں اور لفظ معروف اپنے عموم کی وجہ سے اگرچہ صدقہ کو بھی شامل تھا لیکن نفس پر دشوار ہونے کی وجہ سے اسکا

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○ اِنْ يَّدْعُوْنَ

جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور نہیں پکارتے سوائے

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ○ لَّعَنَهُ

اس کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو لعنت کی ہے

صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں جو کہ حکم سے باہر ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور

اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ○ وَّ

اسکو اللہ تعالیٰ نے اور کہا اس نے البتہ لوں گا میں بندوں تیرے سے ایک حصہ مقرر اور

ڈال رکھا ہے۔ اور جس نے یوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا لوں گا اور

لَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ

البتہ گمراہ کروں گا میں ان کو اور آرزوئیں دلاؤں گا ان کو اور البتہ حکم کروں گا ان کو پس البتہ کاٹیں گے کان جانوروں کے

میں انکو گمراہ کروں گا اور میں ان کو ہوسیں دلاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ چارپایوں کے کانوں کو تراشا کریں گے اور

لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا

اور البتہ حکم کروں گا ان کو پس پھیر ڈالیں گے پیدائش خدا کی کو اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست

میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے اور جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ○ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَ

سوائے اللہ تعالیٰ کے پس تحقیق ٹوٹا پایا ٹوٹا پانا ظاہر وعدہ دیتا ہے ان کو اور آرزوئیں دلاتا ہے

بناوے گا وہ صریح نقصان میں واقع ہو گا شیطان ان لوگوں سے وعدے کیا کرتا ہے۔ اور

مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ○ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا

ان کو اور نہیں وعدہ دیتا ہے ان کو شیطان مگر فریب کو یہ لوگ جگہ اُن کی دوزخ ہے اور نہ

ان کو ہوسیں دلاتا ہے اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پاویں گے اس سے بھاگنا اور جو لوگ ایمان لائے اور کام کئے اچھے

اس سے کہیں بچنے کی جگہ نہ پاویں گے اور جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

البتہ داخل کریں گے ہم ان کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے

ہم ان کو عنقریب ایسے باغوں میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ○ لَيْسَ

ہمیشہ وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے سچ اور کون ہے بہت سچا اللہ تعالیٰ سے بات میں نہیں ۵۲

رہیں گے۔ خدا تعالیٰ نے اسکا وعدہ فرمایا ہے اور سچا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کا کہنا صحیح ہوگا نہ

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ

موافق آرزو تمہاری کے اور نہ موافق آرزو اہل کتاب کے جو کوئی عمل کرے برا بدلہ دیا جائیگا ساتھ اسکے

تمہاری تمناؤں سے کام چلتا ہے اور نہ اہل کتاب کی تمناؤں سے۔ جو شخص کوئی برا کام کرے گا وہ اسکے عوض میں سزا دیا جاوے گا

نزول الکلام

۵۱ قولہ ان یدعون الخ یہ آیت مشرکین عرب کے بارہ میں اتری جنہوں نے الگ الگ عورتوں کی شکل کے بت بنا رکھے تھے اور عورتوں ہی کی طرح انکے نام لات و منات و عزیٰ تجویز کر چھوڑے تھے یہ لوگ انکو سجدہ بھی کرتے تھے اور پوجتے بھی تھے انکے بارہ میں یہ آیت اتری ۱۲

۵۲ قولہ لیس بامانیکم الخ چند یہودی اور چند عیسائی اور چند مسلمان ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے یہود بولے کہ ہم انبیا علیہم السلام کی اولاد ہیں اسلئے جنت میں ہم جائیں گے عیسائی بولے کہ ہم ہی جنت میں جائیں گے کیونکہ ہمارے عیسیٰ خدا کے بیٹے ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو کر سولی پر چڑھ چکے جس سے ہمارے سب گناہ معاف ہو چکے مسلمانوں نے کہا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور سید المرسلین ہیں لہذا ہم ہی جنت میں جائیں گے اس تفاخر سے منع کرنے کے لئے یہ آیت اتری کہ نہیں جو برا کام کریگا وہی سزا پاویگا خواہ نبی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو سچ تو یہ ہے کہ اللہ کا پکڑا وہی چھوڑے تو چھوٹے وہاں کسی کا بس نہیں چلتا ۱۲ لباب

ربط الکلام

۵۱ قولہ والذین آمنوا الخ اوپر کی آیتیں کفار و مشرکین کے لیے وعید تھی اس میں مومنوں کیلئے وعدہ اور خوشخبری ہے جیسا کہ قرآن شریف کا معمول ہے ۱۲

۵۲ قولہ لیس بامانیکم الخ اوپر کی آیت میں یہ بتلایا تھا کہ خیالی ہوسیں اور من گھڑت تمنائیں سب شیطانی دھوکے اور ناقابل اعتبار چیزیں ہیں جس کا ذکر یعدہم ویمنیہم میں ہے اور یہ کہ ایمان اور اعمال صالحہ قابل اعتبار ہیں جس کا ذکر والذین آمنوا میں ہے اس آیت میں بھی یہی دو مضمون ہیں پہلی میں پہلا مضمون اور اسکے بعد والی آیتوں میں دوسرا مضمون اور اہل کتاب کا ذکر اس مضمون میں اسلئے آیا کہ ان میں اور مسلمانوں میں دین کی بابت ایک بار تفاخر ہوا تھا جیسا کہ نزول الکلام میں آنے والا ہے ۱۲

لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ

اور نہ پاوے واسطے اپنے سوائے اللہ کے دوست اور نہ مدد دینے والا ۔ اور جو کوئی عمل کرے

اور اس شخص کو خدا کے سوا نہ کوئی یار ملے گا نہ مددگار ملیگا ۔ اور جو شخص کوئی نیک کام

الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

اچھا مرد کی قسم سے ہو یا عورت ہو اور وہ ایمان والا ہو پس یہ لوگ داخل ہونگے بہشت میں

کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو سو ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ○ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ

اور نہ ظلم کئے جاویں گے کھجور کے شگاف برابر ۔ اور کون ہے بہتر دین میں اس شخص سے کہ مطیع کرے منہ اپنا

اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا ۔ اور ایسے شخص سے زیادہ اچھا کس کا دین ہوگا جو کہ اپنا رخ

لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ

واسطے اللہ تعالیٰ کے اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور پیروی کرے دین ابراہیم حنیف کی اور بنایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو

اللہ کی طرف جھکا دے ۔ اور وہ مخلص بھی ہو اور وہ ملت ابراہیم کا اتباع کرے جس میں کجی کا نام نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم

خَلِيْلًا ○ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

دوست ۔ اور واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور ہے اللہ ساتھ

کو اپنا خالص دوست بنایا تھا ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو

شَيْءٍ مُّحِيْطًا ○ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ

ہر چیز کے گھیرنے والا ۔ اور فتویٰ پوچھتے ہیں تجھ سے بیچ عورتوں کے کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو بیچ ان کے

احاطہ فرمائے ہوئے ہیں ۔ اور لوگ آپ سے عورتوں کے باب میں حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا

اور جو چیز کہ پڑھی جاتی ہے اوپر تمہارے بیچ کتاب کے بیچ حق یتیم عورتوں کے جن کو نہیں دیتے تم ان کو جو کچھ

بارہ میں حکم دیتے ہیں اور وہ آیات بھی جو کہ قرآن کے اندر تم کو پڑھ کر سنائی جایا کرتی ہیں جو کہ ان یتیم عورتوں کے باب میں ہیں

كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ

لکھا گیا ہے واسطے ان کے اور رغبت کرتے ہو یہ کہ نکاح کر لو ان کو اور بیچ ناتوانوں کے

جن کو جو ان کا حق مقرر ہے نہیں دیتے اور ان کے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو اور کمزور

مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰي بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ

لڑکوں سے اور یہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیموں کے ساتھ انصاف کے اور جو کچھ کرو گے تم بھلائی سے

بچوں کے باب میں اور اس باب میں کہ یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو ۔ اور جو نیک کام کرو گے

خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ○ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا

پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اس کے جاننے والا ۔ اور اگر ایک عورت ڈرے خاوند اپنے سے

سو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسکو خوب جانتے ہیں ۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے غالب احتمال

نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَ

(کرنا) سرکشی کو یا منہ پھیرنا پس نہیں گناہ اوپر ان دونوں کے یہ کہ صلح کر لیں درمیان اپنے صلح اور

بد دماغی یا بے پرواہی کا ہو سو دونوں کو اس امر میں کوئی گناہ نہیں کہ دونوں باہم ایک خاص طور پر صلح کر لیں اور

نزول الکلام

لہ قولہ ومن احسن الخ جب اوپر کی آیت میں یہ حکم نازل ہو چکا کہ مسلمانو نجات نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی من مانی امیدوں پر منحصر تو اہل کتاب نے کہا کہ مسلمانو اب تو ہم تم دونوں برابر ہو گئے اسوقت یہ آیت اتری ۱۲

سلہ قولہ ویستفتونک الخ پہلے یہ حکم ہو چکا تھا کہ یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا اور یتیم لڑکیوں کے حقوق پورے دینا تمہارے ذمہ لازم ہے اگر ایسا نہ کر سکو تو اُن کا نکاح دوسروں سے کر دو خود ظلم کرنے کو نکاح میں نہ لاؤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی چچازاد بہن یتیمہ ہو گئی تھیں اور باپ کی میراث میں مال اسباب بھی بہت کچھ انکو ملا تھا لیکن جابر ان سے بدخو ہو نکی وجہ سے نکاح نہ کرتے تھے اور دوسرے کسی شخص سے نکاح ہونا اسوجہ سے نہ چاہتے تھے کہ وہ ترکہ میں شریک ہو جاویگا تو غالباً اس امید پر کہ شاید پہلا حکم منسوخ ہو جائے یا کچھ گنجائش نکل آئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اسپر یہ آیت اتری ۱۲

ع ۱۴ / ۱۱ / ۱۵

ربط الکلام

سلہ قولہ وان امرأة الخ پہلی آیت میں حکم سابق کی طرف لوٹ تھی جسکے اندر عورتوں کے بعض احکام تھے اس آیت میں بعض احکام ایسے بیان فرمائے ہیں جو عورتوں کیساتھ خاص ہیں جسمیں یتیموں کے احکام کیطرف لوٹنا ہے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے ۱۲

متعلقات الکلام

سکہ قولہ ان یصلحا بینہما الخ یعنی عورت اگر اپنے شوہر کے پاس رہنا چاہے جو اُسکے پورے حقوق ادا کرنا نہیں چاہتا اور اسلئے اُسکو چھوڑنا چاہتا ہے تو عورت کو جائز ہے کہ اپنے کچھ حقوق چھوڑ دے مثلاً نان و نفقہ معاف کر دے یا مقدار کم کر دے اور اپنی باری معاف کر دے تاکہ شوہر اس کو نہ چھوڑے اور شوہر کو درست ہے کہ اس معافی کو قبول کر لے ۱۲

الصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُوا وَ

صلح بہتر ہے اور حاضر کی گئی جانیں بخیلی پر اور اگر احسان کرو تم اور

یہ صلح بہتر ہے اور نفوس کو حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے اور اگر تم اچھا برتاؤ رکھو اور

تَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ○ وَلَن تَسْتَطِيعُوا

پرہیزگاری کرو پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار اور ہرگز نہ کر سکو گے تم

احتیاط رکھو تو بلاشبہ حق تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں اور تم سے یہ تو کبھی

أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ

یہ کہ عدل کرو درمیان عورتوں کے اور اگرچہ حرص کرو تم پس مت جھک جاؤ تم جھک جانا

نہ ہو سکے گا کہ سب بیبیوں میں برابری رکھو گو تمہارا کتنا ہی جی چاہے تو تم بالکل تو ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ

فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

پس چھوڑ دو ان کو جیسے لٹکی ہوئی اور اگر صلح کرو تم اور ڈرو پس تحقیق اللہ ہے

جس سے اسکو ایسا کر دو جیسے کوئی ادھر میں لٹکی ہو۔ اور اگر اصلاح کر لو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ

غَفُورًا رَّحِيمًا ○ وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ۚ وَ

بخشنے والا مہربان اور اگر جدے ہو جاویں دونوں بے پرواہ کر دے گا اللہ ہر ایک کو کشائش اپنی سے اور

بڑی مغفرت والے بڑے رحمت والے ہیں۔ اور اگر دونوں میاں بی بی جدا ہو جاویں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے احتیاج

كَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ○ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

ہے اللہ کشائش والا حکمت والا اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ

کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے حکمت والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں

الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَ

زمین کے ہے اور البتہ تحقیق وصیت کی ہم نے ان لوگوں کو کہ دیے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے اور

زمین میں ہیں۔ اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو بھی حکم دیا تھا جن کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی اور

إِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

تم کو یہ کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی اور اگر کفر کرو پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے

تم کو بھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اگر ناسپاسی کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ○ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور ہے اللہ بے پرواہ تعریف کیا گیا اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ

اور جو چیزیں کہ زمین میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی کے حاجتمند نہیں خود اپنی ذات میں محمود ہیں اور اللہ ہی کی ملک ہیں جو

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ○ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا

آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور کفایت ہے اللہ کام بنانے والا۔ اگر چاہے لیجاوے تم کو اے لوگو

چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں کہ زمین میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہیں اگر ان کو منظور ہو تو اے لوگو تم سب کو فنا

النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ○

اور لے آوے اور دوں کو اور ہے اللہ اوپر اس کے قادر

کر دیں اور دوسروں کو موجود کر دیں اور اللہ تعالیٰ اس پر پوری قدرت رکھتے ہیں

توضیح الکلام

لہ قولہ ولن تستطیعوا الخ یعنی بیبیوں میں برابری چاہیے کہ اگر ایک شب اسکے پاس رہے تو ایک ہی شب اسکے پاس لیکن یہ ظاہر بات ہے کہ ہر طرح کی برابری ناممکن ہے کیونکہ دلی محبت تو اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے ضرور ایک سے زیادہ ہوتی ہے لیکن ظاہری برتاؤ ضرور سب کے ساتھ برابر رہنا چاہیے ۱۲

لہ قولہ وان یتفرقا الخ یعنی اگر میاں بیوی میں کسی طرح موافقت نہ بنے بلکہ خلع یا طلاق کیساتھ تفریق ہی قرار پالے تو انمیں سے کوئی مرد ہو خواہ عورت غرض جسکی زیادتی ہو یہ نہ سمجھے کہ بغیر میرے اس دوسرے کا کام نہ چلیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی وسعت قدرت سے دونوں میں سے ہر ایک کو بے پروا کر دیگا۔ یعنی ہر ایک کا کام دوسرے کے بغیر چل جائے گا ۱۲

احادیث الکلام

لہ قولہ ان تعدلوا الخ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کے درمیان عدل کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اے خدا یہ میری تقسیم ہے اُس چیز میں جسکا میں مالک ہوں لہذا تو مجھے اس بات (دلی محبت) میں ملامت نہ کیجیو جس کا میں مالک نہیں ہوں بلکہ تو اسکا مالک ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ اُنمیں سے ایک کی طرف جھک جائے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئیگا کہ ایک پہلو اُسکا جھکا ہوا ہوگا۔ ۱۲

خواص الکلام

لہ قولہ غنیا اس اسم شریف کو کسی مرض یا بلا کے وقت پڑھنے سے وہ مرض اور بلا دور ہوتی ہے ۱۲ **لہ قولہ** حمیداً اس اسم شریف کی کثرت سے اخلاق و اقوال و افعال حمیدہ حاصل ہوتے ہیں ۱۲ **للعہ قولہ** وکیلا جو شخص اس اسم شریف کو ہر فرض نماز کے بعد کچھ دنوں تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ ظالم سے بدلہ دلوائے تو انشاء اللہ قبول ہو اور ظالم سے ظلم کا بدلہ مل جائے ۱۲ اعمال و شمس الانوار

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو کوئی چاہتا ہے ثواب دنیا کا پس نزدیک اللہ کے ہے ثواب دنیا کا اور آخرت کا

جو شخص دنیا کا معاوضہ چاہتا ہو تو اللہ تعالے کے پاس تو دنیا اور آخرت دونوں کا معاوضہ ہے

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ

اور ہے اللہ سننے والا دیکھنے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے

اور اللہ تعالے بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم رہنے والے اللہ کیلئے

بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ

ساتھ انصاف کے گواہی دینے والے واسطے خدا کے اور اگرچہ اوپر جانوں اپنی کے ہو یا اوپر ماں باپ کے اور

گواہی دینے والے ہو اور اگرچہ اپنی ہی ذات پر ہو یا کہ والدین اور

الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا

قرابت والوں کے اگر ہو وہ شخص دولتمند یا فقیر پس اللہ بہت مہربان ہے ساتھ ان کے پس مت پیروی

دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو وہ شخص اگر امیر ہے تو اور غریب ہے تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالے کو زیادہ تعلق ہے

الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

کرو خواہش کی بیچ اس کے کہ عدل کرو اور اگر پیچ دو یا اعراض کرو پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اس

خواہش نفس کی اتباع مت کرنا کبھی تم حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم کج بیانی کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو بلاشبہ اللہ تعالے تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار اے لوگو جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور

سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں اے ایمان والو تم اعتقاد رکھو اللہ کے ساتھ اور اسکے رسول کے ساتھ اور

الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ

کتاب کے جو اتاری ہے اوپر رسول اپنے کے اور کتاب کے جو اتاری ہے

اس کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہو چکی ہیں۔

قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ

پہلے اس سے اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اس کے کے اور کتابوں اس کی کے اور رسولوں اسکے کے

اور جو شخص اللہ تعالے کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اسکی کتابوں کا اور اسکے

الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ

اور دن پچھلے کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے پھر

رسولوں کا اور روز قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔ بلاشبہ جو لوگ مسلمان ہوئے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ

کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر زیادہ ہوئے کفر میں ہرگز نہیں اللہ کہ بخشے ان کو

کافر ہوگئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ تعالے ایسوں کو ہرگز نہ بخشیں گے

لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ؕ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ

اور نہ یہ کہ دکھا دے ان کو راہ خوشخبری دے منافقوں کو ساتھ اس کے

اور نہ ان کو منزل مقصود یعنی بہشت کا رستہ دکھائیں گے منافقین کو خوشخبری سنا دیجئے اس امر کی کہ

ع ۱۹ / ۸ / ۱۶

توضیح الکلام

ل قولہ من کان الخ یعنی جو شخص دین کے کام میں دنیا کا معاوضہ چاہتا ہو تو وہ بڑی غلطی میں ہے کیونکہ اللہ تعالے کے پاس اور انکی قدرت میں دونوں کا معاوضہ موجود ہے جب ادنیٰ و اعلیٰ دونوں پر انکی قدرت موجود ہے تو اعلیٰ ہی چیز کیوں نہ مانگی جائے اور خدا تعالیٰ انکی درخواستیں اور باتیں خواہ دنیا کی ہوں یا دین کی سنتے اور انکی نیتوں کو دیکھتے ہیں لہٰذا ان کا آخرت کو ثواب دینگے اور طالبان دنیا کو محروم رکھینگے تو آخرت ہی کی نیت اور درخواست کرنا چاہیے البتہ دنیا کی حاجت مستقل طور پر مانگنے میں مضائقہ نہیں لیکن عبادت میں غرض سے نہ کرے ۱۲

۵ قولہ یا ایہا الذین الخ یعنی ایمان والو تم کو گواہی دینے اور معاملات میں فیصلہ کرنے کیوقت انصاف پر قائم رہنا چاہیے اور اقرار و گواہی کے وقت اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے سچی گواہی اور سچا بیان دو اگرچہ اپنے لئے بظاہر مضر ہو یا ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کیلئے اور گواہی کیوقت یہ بھی خیال نہ کرو کہ جسکے مقابلہ میں ہم گواہی دیرہے ہیں یہ امیر ہے اسکو نفع پہونچانا چاہیے تاکہ اس سے بیمروتی نہ ہو یا یہ کہ یہ غریب ہے اسکا کیسے نقصان کردیں تم کسی کی امیری غریبی کو نہ دیکھو کیونکہ وہ شخص جسکے خلاف گواہی دینی پڑیگی اگر امیر ہے تو اور غریب ہے تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے تمکو انسے اتنا تعلق نہیں کیونکہ جتنا تعلق تمکو انسے ہے وہ بھی انہی کا دیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کو جو تعلق ہے وہ تمہارا دیا ہوا نہیں پس جب اللہ تعالیٰ نے باوجود تعلق قوی کے انکی مصلحت اسی میں رکھی کہ حق بات کو ظاہر کردیا جائے تو تم باوجود تعلق ضعیف کے ان کی اس عارضی مصلحت کا کیوں خیال کرتے ہو ۱۲

نزول الکلام ۵۳ قولہ یا ایہا الذین آمنوا آمنوا الخ حضرت عبداللہ بن سلام اسد و اسید بن کعب ثعلبہ بن قیس ہمشیرہ زادہ عبداللہ بن سلام اور سلمہ برادر زادہ عبداللہ بن سلام یامین بن یامین مسلمانان اہل کتاب نے خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر اور قرآن مجید پر اور موسیٰ علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام اور توریت شریف پر ایمان لائے ہیں اسکے علاوہ اور کسی کو نہیں مانتے اسوقت یہ آیت اتری کہ سب کتابوں اور پیغمبروں کو مانو اسی کا نام اسلام ہے کہ خدا کے حکم کی تعمیل کرو ۱۲ ۔

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

کہ واسطے انکے عذاب ہے دردناک. وہ لوگ جو پکڑتے ہیں کافروں کو دوست سوائے

انکے واسطے بڑی دردناک سزا ہے. جن کی یہ حالت ہے کہ کافروں کو دوست بناتے ہیں

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ

مسلمانوں کے. آیا چاہتے ہیں نزدیک ان کے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہے

مسلمانوں کو چھوڑ کر. کیا ان کے پاس معزز رہنا چاہتے ہیں سو اعزاز تو سارا خدا ہی کے قبضہ

جَمِيْعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ

سب تمام. اور تحقیق اتارا اوپر تمہارے بیچ کتاب کے یہ کہ جب سنو تم

میں ہے. اور اللہ تعالےٰ تمہارے پاس یہ فرمان بھیج چکا ہے کہ جب احکام الٰہیہ کے ساتھ

اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى

نشانیوں اللہ کی کو کفر کیا جاتا ہے ساتھ انکے اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے ساتھ انکے پس مت بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ

استہزاء اور کفر ہوتا ہوا سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

بحث کریں بیچ بات کے سوائے اس کے. تحقیق تم اس وقت مانند انکے ہو تحقیق اللہ

وہ کوئی اور بات شروع نہ کر دیں کہ اس حالت میں تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے. یقیناً اللہ تعالےٰ

جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۝ الَّذِيْنَ

جمع کرنے والا ہے منافقوں کو اور کافروں کو بیچ دوزخ کے سب کو وہ لوگ کہ

منافقوں کو اور کافروں کو سب کو دوزخ میں جمع کر دیں گے. وہ ایسے ہیں کہ تم پر افتاد پڑنے کے

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ

انتظار کرتے ہیں ساتھ تمہارے پس اگر ہووے واسطے تمہارے فتح خدا کی طرف سے کہتے ہیں کیا نہ تھے ہم ساتھ

منتظر رہتے ہیں. پھر اگر تمہاری فتح منجانب اللہ ہو گئی تو باتیں بناتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ

نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ

تمہارے اور اگر ہووے واسطے کافروں کے کچھ حصہ کہتے ہیں کیا نہ

نہ تھے. اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل گیا تو باتیں بناتے ہیں کہ کیا

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ

غالب آئے لگے تھے ہم اوپر تمہارے اور نہ منع کیا تھا ہم نے تم کو مسلمانوں سے پس اللہ حکم کرے گا

ہم تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تم کو مسلمانوں سے بچا نہیں لیا. سو اللہ تعالےٰ تمہارا اور

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى

درمیان تمہارے دن قیامت کے اور ہرگز نہ کرے گا اللہ واسطے کافروں کے اوپر

ان کا قیامت میں (عملی) فیصلہ فرما دیں گے. اور (اس فیصلہ میں) ہرگز اللہ تعالےٰ کافروں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ

مسلمانوں کے راہ تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور

مسلمانوں کے مقابلہ میں غالب نہ فرما دیں گے. بلاشبہ منافق لوگ چالبازی کرتے ہیں اللہ سے حالانکہ اللہ تعالےٰ اس چال کی سزا

توضیح الکلام

۱ قولہ فان العزة للّٰہ الخ جب عزت ساری خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے کہ جسکو چاہے دیں جسکو چاہیں نہ دیں تو بھلا اگر حق تعالیٰ انکو یا جن سے جا جا کر دوستی کرتے ہیں انکو عزت نہ دیں تو وہ کہاں سے با عزت بن سکتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے بہت جلدی مسلمانوں کے ہاتھوں سبکو ذلیل و خوار فرما دیا منافق لوگ کافروں سے اسوجہ سے ملتے تھے کہ انکو یہ خبر نہ تھی کہ مسلمان اس طرح غالب آجا بینگے بلکہ یہ سمجھتے تھے کہ ان مسلمانوں کی بہار چند روزہ ہے ہمیشہ تو ہمکو ان ہی مشرکین اور یہود کے ساتھ رہنا ہوگا پھر کیوں ان سے بگاڑ کیا جائے ۱۲

۲ قولہ وقد نزل الخ مکہ میں بھی مشرکین اپنی مجلسوں میں قرآن شریف کی نسبت کفر بکتے اور ہنسی کیا کرتے تھے مسلمانوں کو انکے پاس جانے کی نسبت یہ حکم ہوا تھا کہ جب دیکھا کرو کہ وہ لوگ کفر کی باتیں کرنے لگے تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوا کرو پھر جب مسلمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو یہاں کے علم دار یہودیوں نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا اور بے دین لوگوں کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا آیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی باتوں پر قہقہہ اڑایا کرتے ہیں اسپر خدا تعالےٰ منافقوں سے جو ان کی خوشامد کیلئے اس مضحکہ میں شریک ہوا کرتے تھے یہ فرماتا ہے کہ ہم پہلے بھی اس سارہ میں حکم دے چکے ہیں کہ جہاں کہیں خدا تعالےٰ کی آیتوں کے ساتھ ہنسی ہوتی دیکھو وہاں سے اٹھ جاؤ ورنہ تم بھی ان کے ساتھ کفر میں شریک سمجھے جاؤ گے مگر جو بے بسی سے اٹھ نہ سکے وہ معذور ہے مگر دل میں ناخوش رہنا ضروری ہے ۱۲

۲۰ ع ۱۷

فقہ الکلام

۳ قولہ فلا تقعدوا الخ مسئلہ اہل باطل کے ساتھ بیٹھنے کی چند صورتیں ہیں اول ان کے کفریات پر رضامند رہکر سو اسکے کفر ہونے میں شک نہیں. دوم اظہار کفریات کے وقت دل کی ناگواری کیساتھ مگر بلا ضرورت شدیدہ سو اسکے فسق میں کوئی شک نہیں سوم کسی دنیوی ضرورت کے لئے سو یہ مباح ہے چہارم تبلیغ احکام کیلئے جیسے مخالفین اسلام کے ساتھ مناظرہ کی مجلس میں جمع ہونا سو یہ عبادت ہے پنجم یہ کہ کسی اضطراری اور بے اختیاری حالت میں ایسے وقت کفار کے ساتھ بیٹھنا کہ جب وہ کفریات بک رہے ہوں اس میں آدمی معذور ہے گناہ نہ ہوگا ۱۲

توضیح الکلام

هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى

يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَا إِلٰى هٰؤُلَاءِ وَلَا إِلٰى هٰؤُلَاءِ ۚ

وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ

اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُبِينًا ۝ إِنَّ

الْمُنٰفِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ

نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ وَ

أَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ

اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ

إِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ

نہیں دوست رکھتا اللہ پکار کر کہنا

اللہ تعالٰے بری بات زبان پرلانے کو

مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ

بری بات کو مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے اور ہے اللہ سننے والا جاننے والا اگر

پسند نہیں کرتے بجز مظلوم کے اور اللہ تعالٰے خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں اگر

تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْۗءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

ظاہر کرو تم بھلائی کو یا چھپاؤ اس کو یا درگذر کرو برائی سے پس تحقیق اللہ ہے بخشنے والا

نیک کام علانیہ کرو یا اس کو خفیہ کرو یا کسی برائی کو معاف کردو تو اللہ تعالٰے بڑے معاف کرنے والے

عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَ

قدرت والا تحقیق جو لوگ کہ کفر کرتے ہیں ساتھ اللہ کے اور رسولوں اسکے کے اور

ہیں بڑی قدرت والے ہیں جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ تعالٰے کے ساتھ اور اسکے رسولوں کے ساتھ اور

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ

ارادہ کرتے ہیں یہ کہ جدائی ڈالیں درمیان اللہ کے اور رسولوں اسکے کے اور کہتے ہیں ایمان لاتے ہیں ہم

یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے اور اسکے رسولوں کے درمیان میں فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر ایمان

بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ

ساتھ بعض کے اور کفر کرتے ہیں ہم ساتھ بعض کے اور چاہتے ہیں یہ کہ پکڑیں درمیان

لاتے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور یوں چاہتے ہیں کہ بین بین ایک

ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا

اس کے راہ یہ لوگ وہ ہیں کافر تحقیق اور تیار کیا ہم نے واسطے

راہ تجویز کریں ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

کافروں کے عذاب رسوا کرنے والا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسولوں اس

اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے اور جو لوگ اللہ تعالٰے پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے سب

وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰۗىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

کے کے اور نہ جدائی ڈالیں درمیان کسی کے ان میں سے یہ لوگ البتہ دے گا ان کو

رسولوں پر بھی اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے ان لوگوں کو اللہ تعالٰے ضرور ان کے

اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ يَسْــَٔــلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

ثواب ان کا اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان پوچھتے ہیں تجھ سے صاحب کتاب کے

ثواب دینگے اور اللہ تعالٰے بڑے مغفرت والے ہیں بڑے رحمت والے ہیں۔ آپ سے اہل کتاب یہ درخواست

اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

یہ کہ اتار دے اوپر ان کے ایک کتاب آسمان سے پس تحقیق سوال کیا تھا موسٰے سے بڑا

کرتے ہیں کہ آپ ان کے پاس ایک خاص نوشتہ آسمان سے منگوا دیں سو انھوں نے موسٰے علیہ السلام سے اس سے بھی بڑی

توضیح الکلام۔ ۵ قولہ لایحب اللہ الخ یعنی اللہ تعالٰی بری بات زبان پرلانے کو کسی کے لئے پسند نہیں کرتے بجز مظلوم کے کہ اپنے ظالم کی نسبت کچھ حکایت شکایت کرنے لگے تو وہ گناہ نہیں اور اللہ تعالٰے مظلوم کی بات خوب سنتے ہیں اور ظالم کے ظلم کی حالت خوب جانتے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ مظلوم کو خلاف واقع کہنے کی اجازت نہیں اور ہرچند کہ ایسی شکایت جائز تو ہے لیکن اگر نیک کام علانیہ کرو یا اس کو خفیہ کرو جس میں معاف کرنا بھی آگیا خاصکر کسی کی برائی کو معاف کردو تو زیادہ افضل ہے کیونکہ اللہ تعالٰی بھی بڑے معاف کرنے والے ہیں۔ باوجودیکہ پوری قدرت والے ہیں کہ اپنے مجرموں سے ہر طرح بدلہ لے سکتے ہیں مگر پھر بھی اکثر معاف ہی کر دیتے ہیں اگر تم ایسا کرو تو اول تو یہ خدا تعالٰے کی خصلت کو اختیار کرنا ہے، پھر تمہارے ساتھ بھی دوسرے لوگ انشاء اللہ تعالٰی ایسا ہی معاملہ کریں گے ۱۲

خواص الکلام ۵ قولہ تعالٰے لایحب اللہ الجہر الخ سے علیما تک کسی کاغذ میں لکھ کر کوئی شخص اپنے ہمراہ رکھے اور پھر ظالم یا جابر کے سامنے جاوے اور بار بار اس آیت کو تلاوت بھی کرے تو ظالم کا ظلم باطل ہو جائے اور حق پر قائم ہو اور کوئی تکلیف اس سے نہ پہونچے ۱۲ مجربات دیربی

نزول الکلام۔ ۵ قولہ لایحب اللہ الجہر الخ ایک شخص مدینہ طیبہ میں کسی قوم کے مہمان ہوئے اور کھانا طلب کیا اس قوم نے جیسا کہ چاہئے تھا ان کی مہمانداری نہ کی اس پر انھوں نے لوگوں سے اس قوم کی شکایت کی اور اس کو شہرت دی اس پر یہ آیت اتری کہ حق ضیافت پورا نہ کرنے پر شکایت درست ہے ۱۲

٢١ ع ١١ ١

۵۲ قولہ یسئلک الخ یہود نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ جس طرح موسٰی علیہ السلام پر لکھی لکھائی توریت شریف ایک دفعہ اتری تھی اسی طرح کی کوئی کتاب تم پر اترے تو ہم ایمان لائیں چونکہ ان کی درخواست محض عناد پر مبنی تھی اظہار حق مقصود نہ تھا اس لئے بہتانا غضباً یہ آیتیں نازل کرکے ان کی شرارتوں کا ذکر فرمایا اور بتادیا کہ یہ درخواست بھی ان کی اسی قبیل سے ہے حق معلوم کرنے کی غرض سے نہیں ورنہ پوری ہو جاتی یہ کونسی بڑی بات تھی ۱۲ لباب النقول آور ابن جریر نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہ بقیہ آئندہ

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

اس سے پھر کہنے لگے دکھلا دے ہم کو اللہ کو ظاہر پس پکڑا اُن کو بجلی نے بسبب

بات کی درخواست کی تھی اور یوں کہا تھا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دکھلا دو جس پر ان کی اس گستاخی کے سبب اُن پر

بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

ظلم ان کے کے پھر بنا لیا تھا گائے کا بچہ پیچھے اس کے کہ آ چکیں ان کے پاس دلیلیں

اک کڑک بجلی آ پڑی پھر انھوں نے گوسالہ کو معبود تجویز کیا تھا بعد اس کے کہ بہت سے دلائل ان کو پہنچ چکے تھے

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَ

پس معاف کیا ہم نے اس سے اور دیا ہم نے موسیٰ کو غلبہ ظاہر اور

پھر ہم نے اس سے درگذر کر دیا تھا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے بڑا رعب دیا تھا اور ہم نے ان لوگوں سے قول

رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ

اٹھایا ہم نے اوپر ان کے پہاڑ واسطے قول لینے کے ان کے اور کہا ہم نے ان کو داخل ہو دروازے میں

و قرار لینے کے واسطے کوہ طور کو اٹھا کر ان کے اوپر معلق کر دیا تھا اور ہم نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ دروازہ میں عاجزی سے

سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا

سجدہ کرتے ہوئے اور کہا ہم نے ان کو مت تعدی کرو بیچ ہفتے کے اور لیا ہم نے اُن سے قول

داخل ہونا اور ہم نے انکو یہ حکم دیا تھا کہ یوم ہفتہ کے بارہ میں تجاوز مت کرنا اور ہم نے ان سے قول و قرار نہایت شدید لے

غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ

گاڑھا پس بسبب توڑ ڈالنے اُن کے کے قول اپنے کو اور بسبب کفران کے کے ساتھ نشانیوں اللہ کے اور بسبب مارنے

سو ہم نے سزا میں مبتلا کیا ان کی عہد شکنی کی وجہ سے اور ان کے کفر کی وجہ سے احکام الٰہیہ کے ساتھ

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا

انکے کے پیغمبروں کو ناحق اور بسبب کہنے ان کے کے دلوں ہمارے پر پردے ہیں بلکہ مہر کی ہے اللہ نے اوپر ان کے

سے انبیاء کو ناحق اور ان کے اس مقولہ کی وجہ سے کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں۔ بلکہ ان کے کفر کے سبب ان قلوب پر اللہ تعالیٰ نے

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى

بسبب کفر انکے کے پس نہیں ایمان لاتے مگر تھوڑے اور بسبب کفران کے کے اور کہنے ان کے کے اوپر

بند لگا دیا ہے۔ سو ان میں ایمان نہیں مگر قدرے قلیل اور ان کے کفر کی وجہ سے اور حضرت مریم

مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ

مریم کے بہتان بڑا اور بسبب کہنے ان کے کے تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم

علیہا السلام پر ان کے بڑا بھاری بہتان دھرنے کی وجہ سے۔ اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم

مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

کے کو پیغمبر اللہ کا تھا اور نہیں مارا اس کو اور نہ سولی دی اس کو اور لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے

کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا حالانکہ انھوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ انکو سولی پر چڑھایا لیکن انکو اشتباہ ہو گیا

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ

اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا انھوں نے بیچ اس کے البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے

اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال کرتے ہیں ان کے پاس اس پر

بقیہ صـ ١٤٥ یہود نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ عناد یہ درخواست کی کہ ہم آپ سے جب بیعت کریں کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحریر اس مضمون کی آوے کہ از جانب خدا تعالیٰ بنام فلاں یہودی آنکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہیں اسی طرح ہر ہر یہودی کے نام یہ خطوط ہوں اللہ تعالیٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی فرمائی ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ سے ایسی جہالتیں کرتے آئے ہیں آپ دل شکستہ نہوں ١٢

متعلقات الکلام صفحہ ہذا۔ ۱ قولہ اکبر من ذٰلک الخ خدا تعالیٰ کو کھلم کھلا دیکھنے کی درخواست اس آیت میں پہلی درخواست یعنی ایک ایک تحریر ہر یہودی کے نام بھیجنے سے بڑھکر اس لئے فرمائی کہ خدا تعالیٰ کی کتابیں اور تحریریں تو دنیا میں نازل ہوتی ہی آئی ہیں اگرچہ غیر انبیاء علیہم السلام کے پاس نہیں آئیں جیسا کہ ڈھ چاہتے تھے مگر خدا تعالیٰ کو تو دیکھنے کا دنیا میں وقوع ہی نہیں ہوا ١٢

۲ قولہ ثم اتخذوا الخ لفظ ثم سے معلوم ہوا کہ گوسالہ پرستی اس درخواست (یعنی دیدار خدا تعالیٰ) سے گناہ میں زیادہ ہے اور اس کی زیادتی کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو دنیا میں کسی نے نہیں دیکھا مگر آخرت میں تو دیکھیں گے لیکن غیر اللہ (مثلاً گوسالہ) کا معبود ہونا تو عقلی محالات میں سے ہے کہ کسی جگہ اور کسی زمانہ میں اس کا وقوع ہو ہی نہیں سکتا ١٢ توضیح الکلام۔

۳ قولہ و قولہم الخ یا یہ مطلب ہے کہ یہود اپنے دلوں کو علم کا غلاف یا جزدان بتلاتے تھے یعنی یہ کہتے تھے کہ ہم کو بہت کچھ علم حاصل ہے اب ہمکو کسی کے وعظ کی کچھ ضرورت نہیں چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ان بدنصیبوں کو خواب غفلت سے جگانا چاہتے تھے لیکن جب بھی ان کے امام اور کاہن لوگوں کو ان کے وعظ سننے سے منع کیا کرتے تھے یا یہ مطلب ہے کہ مدینہ کے یہودی یہ کہا کرتے تھے کہ ہمارے دلوں پر غلاف پڑے ہوئے ہیں ہم اے محمد آپ کی نصیحت کو ہرگز دلوں جگہ نہ دیں گے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ۴ قولہ بل طبع اللہ الخ یعنی غلاف وغیرہ ان کے دلوں پر کچھ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے جس کی وجہ سے ان میں ایمان جا سکتا مگر صرف تھوڑا سا جس کو وہ اپنے دعویٰ کے مطابق ایمان کہتے ہیں یا یہ مطلب کہ ان لوگوں میں بہت کم آدمی ایمان لاتے ہیں اس لئے اس قوم میں ایمان

مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ

کچھ علم — مگر پیروی کرنا گمان کا — اور نہ مارا اسکو بہ یقین — بلکہ اٹھا لیا اس کو

کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انھوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا۔ بلکہ ان کو

اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ

اللہ نے طرف اپنی — اور ہے اللہ — غالب — حکمت والا — اور نہیں کوئی اہل کتاب

خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست حکمت والے ہیں اور کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں

الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ

سے — مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے۔ اور دن قیامت کے ہوگا — اور پر

رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے اور قیامت کے روز وہ

عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

ان کے — گواہ — پس بسبب ظلم کے ان لوگوں سے کہ یہودی ہوئے حرام کیا ہم نے اوپر ان کے پاکیزہ

ان پر گواہی دینگے — سو یہود کے ان ہی بڑے بڑے جرائم کے سبب ہم نے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان کے

طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ وَّ

چیزیں — جو حلال کی گئی تھیں واسطے ان کے اور بسبب بند کرنے ان کے کے راہ خدا کے سے بہتوں کو — اور

لئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں اور بسبب اس کے کہ وہ بہت آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے مانع

اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ

بسبب لینے ان کے کے سود کو اور تحقیق منع کئے گئے تھے اس سے اور بسبب کھانے ان کے کے مال لوگوں کے

بن جاتے تھے اور بسبب اس کے کہ وہ سود لیا کرتے تھے حالانکہ ان کو اس سے ممانعت کی گئی تھی اور بسبب اسکے کہ وہ لوگوں کے مال ناحق

بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لٰكِنِ

ساتھ جھوٹ کے — اور تیار کیا ہم نے واسطے کافروں کے ان میں سے عذاب درد دینے والا — لیکن

طریقہ سے کھا جاتے تھے اور ہم نے ان لوگوں کے لئے جو ان میں سے کافر ہیں دردناک سزا کا سامان کر رکھا ہے۔ لیکن

الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

مضبوط لوگ — بیچ علم کے — ان میں سے اور مسلمان — ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری

ان (یہود) میں جو لوگ علم (دین) میں پختہ ہیں اور جو ایمان والے ہیں (ایمان لے آئے ہیں) کہ اس (کتاب) پر بھی ایمان

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

گئی ہے طرف تیری اور جو اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے اور قائم کرنے والے نماز کو اور دینے والے زکوٰۃ کے اور

لاتے ہیں جو آپ کے پاس بھیجی گئی اور اس پر بھی (ایمان رکھتے ہیں) جو آپ سے پہلے بھیجی گئی اور جو ان میں نماز کی پابندی کرنیوالے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں

الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے — یہ لوگ — البتہ دینگے ہم ان کو ثواب بڑا

اور جو (ان میں) اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اعتقاد رکھنے والے ہیں (سو) ایسے لوگوں کو ہم ضرور (آخرت میں) ثواب عظیم عطا فرماویں گے

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

تحقیق ہم نے وحی بھیجی طرف تیری جیسے وحی بھیجی ہم نے طرف نوح ع کی اور پیغمبروں کی پیچھے اس کے

ہم نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے جیسے نوح ع کے پاس بھیجی تھی اور ان کے بعد اور پیغمبروں کے پاس

توضیح الکلام ۔ ٥١ زیر
فبظلم من الذین ہادوا الخ یہود کی بڑی صفتیں بیان کرکے جو کچھ ان پر سزائیں اتریں ان کا ذکر اس آیت سے کیا جاتا ہے اور منجملہ ان میں سے ایک سزا یہ بھی تھی کہ شریعت کا بہت بھاری بوجھ ان پر ڈالا گیا تھا بہت سی حلال چیزیں حرام کر دی گئی تھیں چنانچہ اس کی تفصیل آیت وعلی الذین ہادوا الخ میں ہے یہ مخلوق پر ظلم کرنے کا نتیجہ مذکور ہوا اور ٥٢ قولہ وبصدہم عن سبیل الخ میں دین حق سے سرکشی کرنے کے ظلم کا نتیجہ مذکور ہے کہ یہودی احکام شریعت میں تحریف کرکے بہت سے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ یعنی دین حق قبول کرنے سے مانع بن جاتے تھے پھر ظلم کے ثبوت میں ان پر ایسے ایسے صاف الزام عائد کئے جاتے ہیں جو ان کے ظالم اور گمراہ کن ہونے میں کافی اور کامل دلیلیں ہیں مثلاً یہ کہ ان کے عوام باوجودیکہ تورات میں سخت ممانعت تھی اور اب بھی پائی جاتی ہے کھلم کھلا سود لیتے تھے مدینہ کے یہود اس وقت سودی لین دین میں اس قدر ضرب المثل تھے جس طرح اس زمانہ میں مہاجن ہیں ٥٣ ان کے علماء اور خواص میں یہ مرض تھا کہ وہ رشوت خور تھے تو ان بیہودہ فعلوں کی ایک سزا تو دنیوی تھی کہ ان پر بہت سی حلال چیزیں حرام کر دی گئیں اور اخروی سزا یہ ہے کہ اعتدنا للکفرین الخ ہم نے ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ١٢

خلاصہ جواب سوال

٢٢ یہود مذکور قولہ انا اوحینا الخ یعنی اثبات نبوت کے لئے یہ درخواست محض لغو ہے اس لئے کہ ان سے پہلے اور بھی تو بہت سے انبیاء گذر چکے ہیں جن کا نبی ہونا تم کو بھی تسلیم ہے بس اگر نبوت کا ثبوت اسی بات پر موقوف ہے تو سارے نبیوں میں یہ بات موجود ماننی ضروری ہے اور حالانکہ ان میں تو یہ بات موجود ہے نہیں تو معلوم ہوا کہ نبوت کا ثبوت اس بات پر بھی موقوف ہے بلکہ جس دلیل سے ان کی نبوت ثابت ہے اسی دلیل سے ان کی بھی ثابت ہے اور یہاں بھی وہ دلیل ویسی ہی موجود ہے یعنی معجزات پھر ایسی فرمایش اگر عناد اور سرکشی نہیں تو کیا ہے اس جواب کے لئے بہت سے انبیاء علیہم السلام کی خبر دیتے ہیں کہ وہ بھی نبی تھے اور اس مضمون کے ضمن میں لگا کون اور سے رسولوں کے بھیجنے کی حکمت اور ختم آیت پر تصریح مقصود یعنی نبوت محمدیہ ہے جو اس مقام کا نتیجہ ہے اور ان الذین کفروا میں یہ مضمون

ع ١٠ / ٢

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

اور وحی کی ہم نے طرف ابراہیمؑ کے اور اسمٰعیلؑ کے اور اسحاقؑ کے اور یعقوبؑ کے اور اولاد اس کی کے

اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ

اور عیسٰی اور ایوبؑ کے اور یونسؑ اور ہارون کے اور سلیمانؑ کے اور دی ہم نے داؤد علیہ السلام

اور عیسٰی اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارون اور سلیمان کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور

زَبُوْرًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ

کو زبور اور بھیجے ہم نے پیغمبر کر تحقیق بیان کیا ہم نے ان کو اوپر تیرے پہلے اس سے اور پیغمبر کہ

دی تھی اور ایسے پیغمبروں کو صاحب وحی بنایا جن کا حال اس کے قبل ہم آپ سے بیان کر چکے ہیں اور ایسے پیغمبروں کو

نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ

بیان کیا ہم نے ان کو اوپر تیرے اور باتیں کیں اللہ نے موسٰیؑ سے باتیں کرنا بھیجے ہم نے پیغمبر خوش خبری دینے

جن کا حال ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا اور موسٰی سے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر کلام فرمایا۔ ان سب کو خوش خبری دینے والے

وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ

والے اور ڈرانے والے تو کہ نہ ہو واسطے لوگوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کے الزام پیچھے پیغمبروں کے

اور خوف سنانے والے پیغمبر بنا کر اس لئے بھیجا تا کہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے ان پیغمبروں کے بعد کوئی عذر باقی نہ

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ

اور ہے اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا لیکن اللہ تعالیٰ شاہدی دیتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ اتاری طرف تیری

رہے اور اللہ تعالیٰ پورے زور والے ہیں بڑی حکمت والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بذریعہ اس کتاب کے جس کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور

اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ۭ

اسکو ساتھ علم اپنے کے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں اور کفایت ہے اللہ گواہی دینے والا

بھیجا بھی اپنے علمی کمال کے ساتھ شہادت دے رہے ہیں اور فرشتے تصدیق کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کی شہادت کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا انھوں نے راہ خدا تعالیٰ کی سے تحقیق گمراہ

جو لوگ منکر ہیں اور خدائی دین سے مانع ہوتے ہیں

ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ

بڑی دور کی ہوئے گمراہی دور تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور ظلم کیا نہیں ہے اللہ

گمراہی میں جا پڑے ہیں بلاشبہ جو لوگ منکر ہیں اور دوسروں کا بھی نقصان کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو

لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝ۙ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ

کہ بخشے ان کو اور نہ دکھاوے گا ان کو راہ مگر راہ دوزخ کی

کبھی نہ بخشیں گے اور نہ ان کو سوا جہنم کی راہ کے کوئی راہ دکھلاویں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا

ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے ہمیشہ اور ہے یہ اوپر اللہ تعالیٰ کے آسان اے لوگو

اس طرح پر کہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سزا معمولی بات ہے اے تمام

نزول الکلام۔ ۵ قولہ لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْہَدُ الخ یہود کی ایک جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا اے یہود تم میرے رسول برحق ہونیکو خوب جانتے ہو لیکن عناداً اور حسداً ایمان نہیں لاتے انھوں نے کہا ہم کو تمہارے نبی ہونیکا علم نہیں اور کفار اہل مکہ نے بھی آکر کہا کہ اے محمدؐ ہم نے اہل کتاب سے تمہارے نبی ہونے اور حلیہ اور صفات کا حال دریافت کیا تھا انھوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو پہچانتے ہی نہیں اور نہ ان کو اپنی کتاب کے موافق نبی پاتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی تو یہود بولے کہ ہم تو آپ کی رسالت کی شہادت نہیں دیتے اس وقت یہ نازل ہوا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم اس کے نبی ہو ١٢

توضیح الکلام۔ ۵ قولہ لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْہَدُ الخ یعنی خدا تعالیٰ بذریعہ اس کتاب کے جو آپ کے پاس بھیجی ہے اور پھر اپنے علمی کمال کے ساتھ بھیجی ہے جس سے وہ کتاب ایک بہت بڑا معجزہ ہو گئی جو نبوت کی دلیل قطعی ہے ایسی معجزہ والی کتاب کے ذریعہ سے آپ کی نبوت کی گواہی دے رہے ہیں یعنی دلیل قائم کر رہے ہیں جیسا کہ ابھی معلوم ہوا کہ معجزہ والی کتاب نازل فرمائی اور معجزہ ہونا نبوت کی دلیل ہے تو درحقیقت نبوت ثابت ہے، رہا کسی کا ماننا نہ ماننا تو اول تو اس کا خیال ہی نہ ہونا چاہئے اور اگر طبعی طور پر اس طرف خیال جا ہی پڑے تو ان سے افضل مخلوق یعنی فرشتے آپ کی نبوت کی تصدیق کر رہے ہیں اور مومن تو تصدیق کرتے ہی ہیں اگر چند بیوقوف تصدیق نہ کریں پرواہ نہ کرو اور اصلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی گواہی کافی ہے اس کے ہوتے اور کسی کی تصدیق و تسلیم کی آپ کو حاجت نہیں ١٢ ۵ قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا الخ اس میں کفار کی دنیا کے اندر مذہبی گمراہی کا بیان ہے پھر اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا الخ میں اس کے آخرت میں نتیجہ کا بیان ہے کہ بجز جہنم کی راہ کے اور کوئی راہ ان کو نہ بتائی جائے گی اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے اور یہ کچھ خدا تعالیٰ پر دشوار نہیں ١٢ خواص الکلام

۵ قولہ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا الخ یہ اسم شریف اخیار رہنگاروں کے اذکار میں سے ہے جو شخص اس کو ہر نماز کے بعد دو سو دفعہ پڑھا کرے اور چند سال اس کا ورد رکھے تو عالم سفلی میں جو کچھ ہو

النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا

لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے پروردگار تمہارے سے پس ایمان لاؤ

لوگو تمہارے پاس یہ رسول سچی بات لیکر تمہارے پروردگار کی طرف سے تشریف لائے ہیں

خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

بہتر ہوگا واسطے تمہارے اور اگر کفر کرو گے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے

سو تم یقین رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم منکر رہے تو خدا تعالٰی کی ملک ہے یہ سب جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ

اور ہے اللہ جاننے والا حکمت والا اے اہل کتاب مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے

ہے اور اللہ تعالٰی پوری اطلاع رکھتے ہیں کامل حکمت والے ہیں اے اہل کتاب تم اپنے دین میں حد سے مت نکلو

وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اور مت کہو اوپر اللہ کے مگر سچ سوائے اس کے نہیں کہ مسیح عیسٰے بیٹا مریم کا

اور خدا تعالٰی کی شان میں غلط بات مت کہو مسیح عیسٰے بن مریم تو اور

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا

پیغمبر اللہ کا ہے اور حکم ہے اس کا ڈالدیا اس کو طرف مریم کی اور روح ہے اس کی طرف سے پس ایمان لاؤ

کچھ بھی نہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالٰی کے ایک کلمہ ہیں جسکو اللہ تعالٰی نے مریم تک پہونچایا تھا اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہیں سو اللہ پر

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ

ساتھ اللہ کے اور رسولوں اس کے کے اور نہ کہو خدا تین ہیں باز رہو بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوائے اس کے

اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور یوں مت کہو کہ تین ہیں۔ باز آؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا معبود حقیقی تو ایک

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

نہیں کہ اللہ معبود اکیلا ہے۔ پاکی ہے اس کو اس سے کہ ہو واسطے اس کے اولاد واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ

ہی معبود ہے وہ صاحب اولاد ہونے سے منزہ ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجودات ہیں سب اس کی

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ

آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور کفایت ہے اللہ کارساز ہرگز انکار نہ کرے گا مسیح اس سے

ملک ہیں۔ اور اللہ تعالٰی کارساز ہونے میں کافی ہیں مسیح ہرگز خدا کے

اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ

کہ ہو بندہ واسطے اللہ کے اور نہ فرشتے مقرب اور جو کوئی

بندے بننے سے عار نہیں کریں گے اور نہ مقرب فرشتے اور جو شخص

يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ

انکار کرے گا بندگی اس کی سے اور تکبر کرے گا پس اکٹھا کرے گا اُن کو طرف اپنی

خدا تعالٰی کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو خدا تعالٰی ضرور سب لوگوں کو اپنے پاس

جَمِيْعًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

سب کو پس ایپر جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس پورا دیگا ان کو

جمع کریں گے پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انھوں نے اچھے کام کئے ہوں گے تو ان کو تو ان کا پورا

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ یا اہل الکتٰب الخ نصارٰی کے چار فرقے تھے یعقوبیہ ملکانیہ نسطوریہ مرقوسیہ تو یعقوبیہ اور ملکانیہ نے تو کہا کہ عیسٰی خود اللہ ہی ہیں (معاذ اللہ) اور نسطوریہ نے کہا کہ عیسٰی اللہ کے بیٹے ہیں اور مرقوسیہ نے کہا کہ عیسٰی تین خداؤں میں سے تیسرے ہیں اس وقت یہ آیت اُتری اور بقول بعض یہود اور نصارٰی دونوں فرقوں کے بارہ میں اُتری کیونکہ یہود عیسٰی علیہ السلام کی شان کو گھٹاتے بہت تھے اور نصارٰی بڑھاتے بہت تھے ۱۲ ۵۲ قولہ لن یستنکف الخ نجران کے عیسائیوں نے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد آپ ہمارے عیسٰی کو عیب لگاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کس بات سے انھوں نے کہا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں، اور آپ ان کو خدا کا بندہ اور رسول بتاتے ہیں اس سے ان کی کسر شان ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ خدا کا بندہ بننا تو کسی پر عار نہیں اور نہ اس سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے اس وقت آپ کی تصدیق میں یہ آیت اُتری ۱۲

نصف ع وقف لازم

۲۳ ع ۹ ۳

ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ لن یستنکف الخ گذشتہ آیتوں میں خدا تعالٰی کی تنزیہ کا اثبات اور عیسٰے علیہ السلام کی الوہیت کا ابطال تھا اس آیت میں اسی مضمون کو مضبوط اور مقرر کرنے کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام اور فرشتوں کا خود ان کی مخلوق اور بندے ہونے کا اقرار کرنا اور ساتھ میں منکروں کے لئے وعید اور اقرار کرنے والوں کیلئے وعدہ بیان فرماتے ہیں یعنی یہ لوگ (یہود و نصارٰی وغیرہ) جنکو خدائی میں شریک بتلاتے ہیں وہ خود اپنے عبد ہونے کا اقرار کرتے ہیں ۱۲ حکایت عجیبہ ایک دفعہ رشید کے نصرانی ڈاکٹر سے علی بن حسین واقدی کا مناظرہ ہوا نصرانی نے کہا کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰی خدا کا جز ہیں کیونکہ اس میں ان کو وَرُوْحٌ مِّنْهُ کہا ہے علامہ واقدی نے فرمایا تو دوسری جگہ قرآن شریف یہ فرماتا ہے کہ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ، یعنی اس خدا نے تمہارے واسطے زمین و آسمان کی چیزوں کو اپنی جانب سے مسخر فرما دیا تو تمہارے خیال کے مطابق لازم آیا کہ سارے عالم کی چیزیں خدا کا جز ہوں مطلب یہ تھا کہ لفظ مِنْ سے جزئیت کا ہونا ضرور نہیں بلکہ مِنْ کبھی ابتدا کے لئے ہوتا ہے نصرانی خاموش اور حیران رہ گیا۔ رشید نے علامہ واقدی کو بہت کچھ انعام دیا ۱۲

أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَ

ثواب دیں گے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیں گے اور جن لوگوں نے عار کیا ہوگا اور

اسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن

تکبر کیا ہوگا تو ان کو سخت دردناک سزا دیں گے اور وہ لوگ کسی غیر اللہ کو

دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ

اپنا یار اور مددگار نہ پاویں گے اے لوگو یقیناً تمہارے پاس تمہارے

مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

پروردگار کی طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہارے پاس ایک صاف نور بھیجا ہے۔ سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے

بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَ

اور انہوں نے اللہ کو مضبوط پکڑا سو ایسوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کریں گے اور اپنے فضل میں اور

يَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ

اپنے تک ان کو سیدھا رستہ بتلادیں گے لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما

اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ

دیجیے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مرجاوے جس کے اولاد نہ ہو اور نہ ماں باپ اور اس کے

وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا

ایک عینی یا علاتی بہن ہو تو اس کو اس کے تمام ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ شخص اس (اپنی بہن) کا وارث ہوگا اگر وہ بہن مرجاوے اور اسکے

وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن

اولاد نہ ہو اور والدین بھی نہ ہوں اور اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ) تو ان کو اس کے کل ترکہ میں سے دو تہائی ملیں گے اور اگر

كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۗ

چند وارث بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

اللہ تعالیٰ تم سے (دین کی باتیں) اس لیے بیان کرتے ہیں کہ تم گمراہی میں نہ پڑو۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں

توضیح الکلام۔ لہ قولہ برہان الخ اس سے مراد ذات سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ برہان کہتے ہیں دلیل کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک اور آنحضرت کا بیان اور معجزات اور رویہ تمام عالم کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے حجت قاطعہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجسم حق تھے آپ کے بعد پھر آپ کے برخلاف طریقہ اختیار کرنا صریح حق کا خلاف کرنا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ تنہا اپنے وعظ سے ڈوبتی کشتی کو تھاما بلکہ اپنی ایک ایک حرکت اور سکون ہدایت اور نیک روی بردباری صلہ رحمی خداپرستی کے لئے سچا نمونہ بنادیا ۱۲ ؎۲ قولہ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا یعنی صرف نبی برحق تمہارے پاس آئے بلکہ ہم نے ان کے ساتھ اس سلسلۂ ہدایت کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے صاف اور کھلا ہوا نور قرآن کریم بھی نازل کیا۔ قرآن کریم کا نور مبین ہونا بھی دنیا کے منصف اور روشن داغوں نے تسلیم کرلیا ہے دنیا میں جس قدر اس وقت الہامی کتابیں کہلائی جاتی ہیں، اگر کوئی ذرا انصاف سے کام لیکر قرآن مجید کی تعلیم سے ان کی تعلیم کا مقابلہ کرے گا تو بیساختہ نور مبین ہونے کا قائل ہوجائیگا حضرت موسیٰ و عیسیٰ کی کتاب نے جو سینکڑوں برس میں دنیا کے اندر خداپرستی نہ پھیلائی تھی وہ قرآن شریف نے تمام عالم میں چند مدت میں دکھادی اس کے بعد اس برہان اور نور مبین پر ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کی رحمت اور فضل میں ہوں گے ۱۲ ؎۳ قولہ يَسْتَفْتُونَكَ الخ یعنی لوگ آپ سے کلالہ کی میراث کے بارہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر کوئی آدمی مرجائے اور اس کی اولاد

ع ۲۴ / ۶

نہ ہو اور ماں باپ بھی نہ ہوں کیونکہ کلالہ ایسے ہی آدمی کو کہتے ہیں البتہ اس کی بہن ہو تو وہ بہن اس کے تمام ترکہ کا نصف لے گی بعد حقوق متقدمہ علی الارث اور نصف باقی اگر کوئی عصبہ ہوگا وہ لے لیگا اور نہیں تو اسی پر رد ہوجائے گا اور اگر ایسے شخص کے وارث ایک سے زیادہ عالیے بھائی بہن ہوں جو مرد و عورت ہوں تو تقسیم اس طرح ہوگی کہ مرد کو دو عورتوں کے حصہ کی برابر ملیگا ۱۲ خواص الکلام۔ ؎۵ قولہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ سے صراط مستقیما تک دشمن پر بحث میں غالب آنے کے واسطے بقیہ آئندہ

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ مائدہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بیس آیت اور سولہ رکوع ہیں

کلماتہا ٢٨٤٢ حروفہا ١٣٤٦٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو ساتھ عہدوں کے حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے

اے ایمان والو عہدوں کو پورا کرو تمہارے لئے تمام چوپائے جو مشابہ انعام (یعنی اونٹ۔ بکری۔ گائے) کے ہوں

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ

چگنے والے مگر جو پڑھی جاتی ہیں اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والے شکار کو اور تم احرام باندھے ہو

حلال کئے گئے ہیں مگر جن کا ذکر آگے آتا ہے لیکن شکار کو حلال مت سمجھنا جس حالت میں کہ تم احرام میں ہو

اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ

تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بےحرمت کرو نشانیوں

بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہیں حکم کریں اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی

اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ آٰمِّیْنَ

اللہ کی کو اور نہ مہینے حرام کو اور نہ اس جانور کو کہ نیاز کعبہ کی ہو اور نہ جن کے گلے میں پٹا ڈال کر لے جاویں

اور نہ حرمت والے مہینے کی۔ اور نہ حرم میں قربانی ہونے والے جانور کی اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوں

الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا

گھر حرمت والے کو کہ چاہتے ہیں فضل پروردگار اپنے سے اور رضامندی اور جب

اور نہ ان لوگوں کی جو کہ بیت الحرام کے قصد سے جا رہے ہوں اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں اور جس وقت

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

حلال ہو تم پس شکار کرو تم اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اس واسطے کہ بند کیا تم کو

تم احرام سے باہر آ جاؤ تو شکار کیا کرو اور ایسا نہ ہو کہ تم کو کسی قوم سے

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ

مسجد حرام سے یہ کہ حد سے نکل جاؤ اور مددگاری کرو اوپر بھلائی کے اور

جو اسی سبب سے بغض ہے کہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے روک دیا تھا وہ تمہارے لئے اس کا باعث ہو جاوے کہ تم حد سے نکل جاؤ اور نیکی

التَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

پرہیزگاری کے اور مت مدد کرو اوپر گناہ کے اور تعدی کے اور ڈرو اللہ سے

اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو

اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ

تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے حرام کیا گیا اوپر تمہارے مردار اور

بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور

بقیہ صفحہ ١٥٠ اتوار کے روز روزہ رکھے اور ایک چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر باندھ لے اور اگر دودھ یا دھن زعفران وگلاب سے لکھ کر اپنے عمامہ یا پیشانی پر باندھ لیویں یا لکھ کر پی لیویں تو وجاہت زیادہ ہو۔

المنزل الثانی

نزول الکلام۔ ٹ قولہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا الخ اہل جاہلیت کے اپنے نفسانی خواہشات سے بلا حکم خدا بلکہ اس کے خلاف اپنے اوپر بہت سے چوپائے حرام کر رکھے تھے ان کی تردید میں یہ آیتیں شروع سورت مائدہ کی نازل ہوئیں ١٢ ٹ قولہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا الخ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے چھٹے برس مکہ معظمہ کا قصد عمرہ کے لئے کیا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے متصل ایک مقام حدیبیہ پر آکر خیمہ زن ہو گئے تو مشرکین مکہ نے طواف کعبہ سے مسلمانوں کو منع کیا آپ نے فرمایا میں جنگ کے لئے نہیں آیا، اگر طواف نہیں کرنے دو گے تو میں واپس چلا جاؤں گا آخر ایک عہد نامہ لکھا گیا حضور مع صحابہ واپس چلے گئے صحابہ میں اس سے سخت جوش پیدا ہو گیا تھا اور کچھ اسلام کی ترقی ہو جانے کے باعث صحابہ نے بدلہ لینے کی یہ تدبیر اختیار کی کہ مشرکین کے قافلوں کو جو حج بیت اللہ کے لئے جاتے تھے روکنا شروع کیا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ تھی اس لئے یہ آیتیں اس فعل سے ممانعت میں نازل ہوئیں ١٢ اور بقول بعض حطم بن ہند البکری قافلہ میں کچھ کھانے کا سامان لیکر مدینہ میں تجارت کے لئے آیا اور خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی جیسے مسلمان ہو کر واپس جانے لگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

خزائن

الربع

نے بطور پیشین گوئی کے وحی کے ذریعہ ارشاد فرمایا کہ یہ شخص (حطم مذکور) کافر بنکر آیا اور غدار بنکر گیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چند روز کے بعد وہ مرتد ہو گیا پھر ذی قعدہ کے مہینہ میں کچھ تجارتی سامان لیکر قافلہ کے ساتھ مکہ کو چلا تو مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت نے چاہا کہ اس کو جا کر مار ڈالیں اس وقت ممانعت میں یہ آیتیں اتریں ١٢ **فضائل سورہ مائدہ،** اس سورت کا نام منقذہ بھی ہے اس لئے کہ یہ اپنے تجارت کرنے والے کو عذاب اور عذاب کے فرشتوں سے بچا لیتی ہے اور اس کو مائدہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں **بقیہ آئندہ**

الدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ

لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ پکارا جاوے سوائے اللہ کے ساتھ اس کے اور گلا گھٹ کر اور لاٹھی

خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نام زد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر جاوے اور جو کسی ضرب سے

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۚ قف وَمَا

ماری اور اوپر سے گر پڑی اور سینگ ماری اور جو کھا گیا ہو درندہ مگر جو ذبح کر لو تم ان میں سے اور جو

مر جاوے اور جو اونچے سے گر کر مر جاوے اور جو کسی ٹکر سے مر جاوے اور جسکو کوئی درندہ کھانے لگے لیکن جس کو ذبح کر ڈالو اور جو

ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ

ذبح کی جاوے اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیروں کے یہ فسق ہے

جانور پرستش گاہوں پر ذبح کیا جاوے اور یہ کہ تقسیم کرو بذریعہ قرعہ کے تیروں کے یہ سب گناہ ہیں

الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ

آج کے دن ناامید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے دین تمہارے سے پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو مجھ سے

آج کے دن ناامید ہو گئے کافر لوگ تمہارے دین سے سو ان سے مت ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ

آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا

آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا اور میں نے

لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ

واسطے تمہارے اسلام کو دین پس جو کوئی بے بس ہوا بیچ بھوک کے جھکنے والا

اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بیتاب ہو جاوے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف

لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ

طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے پوچھتے ہیں تجھ سے کیا حلال کیا گیا ہے واسطے

اس کا میلان نہ ہو۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ معاف کرنے والے ہیں رحمت والے ہیں لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جانور ان کے لئے حلال

قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ

ان کے کہہ کہ حلال کی گئی ہیں واسطے تمہارے پاکیزہ چیزیں اور جو سکھلایا تم زخم دینے والوں کو شکار کرنے والوں کو

کئے گئے ہیں آپ فرما دیجئے کہ تمہارے لئے کل حلال جانور حلال رکھے ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم تعلیم دو اور تم ان کو چھوڑو بھی

تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ

سکھلاتے ہو تم ان کو اس چیز سے کہ سکھلایا ہے تم کو اللہ نے پس کھاؤ اس چیز سے کہ پکڑ رکھیں اوپر تمہارے

اور ان کو اس طریقہ سے تعلیم دو جو تم کو اللہ تعالےٰ نے تعلیم دیا ہے تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لئے پکڑیں اس کو کھاؤ

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

اور یاد کرو نام اللہ کا اوپر اس کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا

اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بے شک اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والے ہیں

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

آج کے دن حلال کی گئیں واسطے تمہارے پاکیزہ چیزیں اور کھانا ان لوگوں کا کہ دیئے گئے ہیں کتاب

آج تمہارے لئے حلال چیزیں حلال رکھی گئیں اور جو لوگ کتاب دیئے گئے ہیں ان کا ذبیحہ تم کو حلال ہے

بقیہ صہ ۱۵۱ مائدہ (خوان) کا ذکر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اور شروع سورت ہی سے یہ بتلایا جاتا ہے کہ ہمارا خوان نعمت دنیا پر پھیلا ہوا ہے تم ہر روز اسی سے کھاتے پیتے ہو تم کو اس نعمت کے شکریہ میں اپنے عہد پورے کرنے چاہئیں ۱۲ صفحہ ہذا۔

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ الخ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا اصلی مقصود یعنی تمام قوانین اسلام پورے ہو گئے تو مکہ میں حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز جبکہ آپ عضباء نامی ناقہ پر سوار تھے یہ آیت اتری اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مطلب اس آیت کا پاکر رو پڑے اور سمجھ گئے کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے کیونکہ قانون اسلام کا مکمل ہو جانا وحی کے بند ہو جانے کی اطلاع دیتا ہے اور اسی غرض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تھے جب وہ ضرورت پوری ہو چکی تو اپنے محبوب کو دنیا میں رکھنے کی کیا ضرورت ہے اسکے بعد اکیاسی دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رہے ۱۲ ۵۲ قولہ یسئلونک الخ حضرت جبریل امین ایکبار حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر حاضر ہوئے اور مکان کے اندر آنے کی اجازت چاہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی لیکن باوجود اجازت مل جانے کے جبریل علیہ السلام کے اندر آنے میں پھر بھی تاخیر ہوئی تب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کچھ دیر انتظار کرکے بنفس نفیس باہر تشریف لائے اور سبب تاخیر کا پوچھا جبریل امین نے مودبانہ عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم ایسے گھر میں کہ جہاں تصویر یا کتا ہو نہیں آیا کرتے غرض تلاش سے معلوم ہوا کہ گوشہ میں کتے کا پلہ بیٹھا تھا اس کو آپ نے باہر نکلوایا اور ابورافع کو حکم دیا کہ مدینہ میں جتنے کتے ہوں ان سب کو قتل کر ڈالو۔ غرض ابورافع نے مدینہ کے کتوں کو مارنا شروع کیا اور جو شہر میں کتا نظر پڑا مار گیا ابورافع قرب وجوار کے دیہات یعنی عوالی مدینہ تک پہونچے تو عاصم بن عدی اور سعد بن حثمہ اور عویمر حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے واسطے کیا کیا چیزیں حلال ہیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ خواص الکلام۔ ۵۳ قولہ سَرِيعُ الْحِسَابِ۔ دعا کے اخیر میں اس اسم شریف کو پڑھنے سے قبولیت جلد ہوتی ہے اور بعض مشائخ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بقیہ آئندہ

حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ

حلال ہے واسطے تمہارے اور کھانا تمہارا حلال ہے واسطے ان کے اور پاک دامنیں مسلمانوں میں سے

اور تمہارا ذبیحہ ان کو حلال ہے اور پارسا عورتیں بھی جو مسلمان ہوں

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا

اور پاک دامنیں ان لوگوں میں سے کہ دیے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے جب

اور پارسا عورتیں ان لوگوں میں سے بھی جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں جب

آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا

دو تم ان کو مہران کے نکاح میں لانے والے نہ بدکاری کرنے والے اور نہ

تم ان کو ان کا معاوضہ دیدو اس طرح سے کہ تم بیوی بناؤ نہ تو علانیہ بدکاری کرو اور نہ

مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

پکڑنے والے چھپے آشنا اور جو کوئی کفر کرے ساتھ ایمان کے پس تحقیق کھوئے گئے

خفیہ آشنائی کرو اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو اس شخص کا

عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

عمل اس کے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والوں سے ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو

عمل غارت جاوے گا اور وہ شخص آخرت میں بالکل ناکار ہوگا اے ایمان والو جب تم

إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى

جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھوؤ موتھوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو

نماز کو اٹھنے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَ

کہنیوں تک اور مسح کرو سروں اپنوں کو اور دھوؤ پاؤں اپنوں کو دونوں ٹخنوں تک اور

کہنیوں سمیت اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت۔ اور

إِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ

اگر ہو تم ناپاک پس نہالو اور اگر ہو تم بیمار یا اوپر سفر کے

اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں

جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا

یا آوے کوئی تم میں سے مکان ضرور سے یا صحبت کرو تم عورتوں سے پس نہ پاؤ تم

سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بی بیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی

مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم

پانی پس قصد کرو تم مٹی پاک کا پس ملو موتھوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو

نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس

مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ

اس سے نہیں ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمہارے کچھ تنگی ولیکن ارادہ کرتا ہے

زمین پر سے اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ

ع ۵ — ۵

بقیہ صفحہ ۱۵۲ اس کو داہنے ہاتھ سے بائیں پر رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ سورہ فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ پڑھے اور جب سلام پھیرے تو اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کہے یا سَرِیْعُ اس گھر کے باشندوں کے دلوں میں تو سکون اور وقار ڈال ایک سو دفعہ یوں ہی کہے تو ویسا ہی ہوگا اور وفق یہ ہے،

ر	ی	ع	س
ع	س	ر	ی
س	ع	ی	ر
ی	ر	س	ع

از مجربات و اعمال و تفاسیر معتبرہ

نزول الکلام ۵۱ قولہ یا ایہا الذین امنوا الخ کسی جہاد میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمراہ تھیں واپسی میں ایک مقام پر قافلہ ٹھہرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار کھو گیا اس کی تلاش میں قافلہ کو ٹھہرنا پڑا صبح کو نماز وغیرہ کے لئے پانی دیکھا تو کہیں پتہ نہ چلا اس سے مسلمانوں کو سخت تکلیف ہوئی فوراً حضرت جبریل علیہ السلام تیمم کی اجازت لے کر حاضر ہوئے اور حضرت عائشہ رض کی برکت سے ضرورت کے وقت تخفیف کا حکم اور وضو کے قائم مقام تیمم کا فرمان اترا، آیت کا اترنا تھا کہ ہار بھی فوراً مل گیا اور قافلہ فوراً روانہ ہوا ۱۲ لباب و بخاری شریف ربط الکلام ۵۱ قولہ یا ایہا الذین الخ گذشتہ آیتوں میں بعض ایسے احکام مذکور تھے جن کا تعلق دنیا کے ساتھ ہے اور اب ایسے احکام مذکور ہوتے ہیں جن کا تعلق دین کے ساتھ ہے ۱۲ ۵۲ قولہ وان کنتم جنبا الخ اوپر کی آیت میں وضو کی فرضیت کا بیان تھا اس آیت میں غسل کی فرضیت کا بیان ہے ۵۳ قولہ وان کنتم مرضی الخ اوپر وضو اور غسل کا بیان ہو چکا تو اب تیمم کا بیان ہے ۵۴ قولہ ما

یریداللہ الخ اوپر کی آیتوں میں طہارت کے احکام مذکور ہیں جن کے اندر نرمی اور سہولت کی رعایت رکھی گئی ہے اس آیت میں اس رعایت اور سہولت پر احسان جتلاتے ہیں اور پھر اس کے شکر کی ترغیب دیتے ہیں متعلقات الکلام ۔ ۵۵ قولہ ما یرید اللہ سے یطہرکم تک یعنی چونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے اس لئے اس نے طہارت کے قواعد اور طریقے مقرر کر دیئے اور کسی ایک طریقہ پر انحصار نہیں کیا کہ اگر وہ نہ ہو تو طہارت ممکن ہی نہ ہو مثلاً صرف پانی کو مطہر رکھ دیتے تو پانی نہ ہونے کے وقت طہارت حاصل نہ ہو سکتی

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ وَاذْكُرُوا

تو کہ پاک کرے تم کو اور تاکہ پورا کرے نعمت اپنی اوپر تمہارے تو کہ تم شکر کرو اور یاد کرو

تم کو پاک صاف رکھے اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام فرما دے تاکہ تم شکر ادا کرو اور تم لوگ اللہ

نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا

نعمت اللہ کی اوپر اپنے اور عہد اس کا جو قول لیا ہے تم سے ساتھ اس کے جب کہا تم نے سنا ہم نے

تعالیٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو اور اس کے اس عہد کو بھی جس کا تم سے معاہدہ کیا ہے جبکہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا

وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ يَا أَيُّهَا

اور مانا ہم نے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینوں والی بات کو اے لوگو

اور مان لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے واسطے اللہ کے شاہدی دینے والے ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہو

ایمان والو اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو۔ اور کسی خاص لوگوں

شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَ

تم کو دشمنی کسی قوم کی اوپر اس بات کے کہ نہ عدل کرو عدل کرو وہ بہت نزدیک ہے واسطے پرہیزگاری کے اور

کی عداوت تم کو اس پر باعث نہ ہو جائے کہ تم عدل نہ کرو عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ

اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان

سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

لائے اور کام کئے اچھے واسطے ان کے بخشش ہے اور ثواب بڑا اور جو لوگ کافر ہوئے

لے آئے اور انھوں نے کام اچھے کئے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے مغفرت اور ثواب عظیم ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو یہ لوگ ہیں رہنے والے دوزخ کے اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اور ہمارے احکام کو جھوٹا بتلایا ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے

اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ

یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جس وقت قصد کیا ایک قوم نے یہ کہ دراز کریں طرف تمہاری ہاتھوں اپنے

انعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہے جب کہ ایک قوم اس فکر میں تھی کہ تم پر دست درازی کریں

فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

پس بند کئے ہاتھ ان کے تم سے اور ڈرو اللہ سے اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کریں

سو اللہ تعالیٰ نے ان کا قابو تم پر نہ چلنے دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اہل ایمان کو حق تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھنا

الْمُؤْمِنُونَ ○ وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا

ایمان والے اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور کھڑے کئے

چاہیے اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ہم نے

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ یاایھا الذین الخ ایسا اتفاق کئی بار ہوا ہے چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیکر کعب بن اشرف اور یہود بنی نضیر کے پاس ایک معاملہ میں دیت طلب کرنے گئے یہود نے تو اقرار کیا اور آپ کو بٹھا لیا پھر حیی بن اخطب نے مشورہ کیا کہ ایسے میں ان کو چکی کا پاٹ گرا کر کچلا کر دیں پیغمبر صاحب کو فوراً وحی کے ذریعہ ان کے منصوبے معلوم ہوئے اور آپ ساتھیوں سمیت اس جگہ سے کسی دوسری جگہ پہلے سے تشریف لے گئے ۱۲ نیز غزوۂ غطفان میں کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لشکر سے دور درخت کے تلے لیٹے دیکھا تو اس تنہائی کے عالم کو غنیمت جان کر غورث نام کے ایک شخص نے تلوار سوت کر کہا کہ اے محمدؐ آج تم کو تلوار سے کون بچائیگا، آپ نے فرمایا اللہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور آپ نے ہاتھ میں لے کر کہا کہ تجھکو مجھ سے کون بچائے گا، اس نے امان چاہی اور مسلمان ہو گیا پھر اپنی قوم میں جا کر اسلام کی تائید وتبلیغ کی ۱۲ اور بعض مفسرین نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ کو عام رکھا جائے جس میں اس قسم کے سارے واقعات داخل ہوں کہ جن سے کفار مشرکین کا چاروں طرف سے مسلمانوں پر چڑھائیاں کرنا ثابت ہے اور بقول بعض اس ہَمَّ سے مراد وہ واقعہ ہے جو ہجرت سے پانچویں سال وقوع میں آیا کہ صحابہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی جنگ سے واپس آکر بمقام عسفان ظہر کی نماز میں مصروف تھے کفار نے اس بات سے مطلع ہو کر یہ قصد کیا کہ اب اگلی نماز عصر میں موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دو اس پر اس حالت میں دفعۃً آکر سب کو قتل کر ڈالو اس بات سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی مطلع فرما دیا ۱۲

ع ٢ — ٦ — ٦

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ فکف ایدیھم الخ یعنی کفار نے تو بہت چاہا کہ مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انکا اس قدر قابو نہ چلنے دیا لہذا اس نعمت کو یاد کر کے اس کا شکر ادا کرو کہ اس سے ڈرو اور ہمیشہ اہل ایمان کو خدا تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور یہ یقین کرنا چاہئے کہ جس نے گذشتہ زمانہ میں تمہارے کام بنائے ہیں آئندہ بھی آخر تک اسی سے امید رکھو اتقوا اللہ میں خوف دلایا اور فلیتوکل میں امید وار کیا اور یہی دونوں باتیں ایسی ہیں کہ جن سے آدمی کو احکام کی تعمیل کا شوق ہوتا ہے ۱۲

مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ

ہم نے ان میں سے بارہ سردار اور کہا اللہ نے تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں اگر قائم رکھو تم

ان میں سے بارہ سردار مقرر کئے اور اللہ تعالیٰ نے یوں فرما دیا کہ میں تمہارے پاس ہوں اگر تم نماز کی

الصَّلٰوةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ

نماز کو اور دو تم زکوٰۃ کو اور ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبروں میرے کے اور قوت دو ان کو اور قرض دو تم

پابندی رکھوگے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہوگے اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاتے رہوگے اور ان کی مدد کرتے رہوگے اور

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ

اللہ کو قرض اچھا البتہ دور کروں گا میں تم سے برائیاں تمہاری اور البتہ داخل کروں گا تم کو بہشتوں میں

اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر قرض دیتے رہوگے تو میں ضرور تمہارے گناہ تم سے دور کردوں گا اور ضرور تم کو ایسے باغوں میں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں پس جو کوئی کافر ہوئے پیچھے اس کے تم میں سے پس تحقیق گمراہ

داخل کردوں گا جن کے نیچے کو نہریں جاری ہونگی اور جو شخص اس کے بعد بھی کفر کرے گا تو وہ بے شک راہ

سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ

ہوا راہ سیدھی سے پس بسبب توڑنے ان کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہم نے ان کو اور کردیا ہم نے دلوں ان کے کو

راست سے دور جا پڑا۔ تو صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے انکو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے انکے قلوب کو سخت

قٰسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا

سخت بدل ڈالتے ہیں باتوں کو جگہ ان کی سے اور بھول گئے حصہ اس چیز سے کہ نصیحت کئے گئے

کردیا۔ وہ لوگ کلام کو اس کے مواقع سے بدلتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں

بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ

ساتھ اس کے اور ہمیشہ رہے گا تو خبردار ہوتا اوپر خیانت کے ان سے مگر تھوڑے ان میں سے پس معاف کر ان

سے ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے اور آپکو آئے دن کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی ہے بجز ان میں کے معدودے چند شخصوں کے

عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَمِنَ الَّذِينَ

سے اور درگذر کر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو اور ان لوگوں سے کہ کہتے ہیں

سو آپ ان کو معاف کیجئے اور ان سے درگذر کیجئے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم

قَالُوا إِنَّا نَصٰرٰى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهٖ

تحقیق ہم نصاریٰ ہیں لیا ہم نے قول ان کا پس بھول گئے حصہ اس چیز سے کہ نصیحت دیئے گئے تھے

نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی ان کا عہد لیا تھا سو وہ بھی جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے

فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ وَ

ساتھ اس کے پس لگا دی ہم نے درمیان انکے دشمنی اور بغض دن قیامت تک اور

اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے۔ تو ہم نے ان میں باہم قیامت تک کے لئے بغض و عداوت ڈال دیا۔ اور

سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ

البتہ خبردار کرے گا ان کو اللہ ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اے اہل کتاب

اور ان کو اللہ تعالیٰ اُن کا کیا ہوا جتلا دیں گے۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ الخ یہاں اس شخص کا حال بیان نہیں فرمایا جو کفر بھی نہ کرے اور اعمال صالحہ کی بھی پوری پابندی نہ کرے اور قرآن مجید کی اکثر جگہ یہی عادت ہے کہ زیادہ ذکر ان ہی لوگوں کا کیا کرتا ہے کہ جو یا تو اطاعت میں کامل ہوں یا مخالفت میں کامل، وجہ یہ ہے کہ طرفین کے حال سے درمیان درمیان کا حال قیاس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کی ایسی جزا ہوگی نہ ایسی سزا پھر حدیثوں سے پوری تفصیل معلوم ہو چکی اور چونکہ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بہت انبیاء ہونیوالے تھے اس لئے آمَنْتُمْ بِرُسُلِي خصوصیت کیساتھ عہد میں ذکر کیا گیا ۱۲

خواص الکلام۔ ۵۲ قولہ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، اگر دو آدمیوں میں تفریق اور عداوت ڈالنی منظور ہو تو اس آیت کو بھوج پتر پر لکھ کر اس کے نیچے یہ نقش لکھے

اور اس نقش کے نیچے یہ عبارت لکھے کہ فلاں اور فلاں شخص کے درمیان تفریق واقع ہو اور فلاں کی جگہ ان دونوں کا نام لکھے پھر اس تعویذ کو دو پرانی قبروں کے درمیان دفن کردے لیکن ناحق نہ کرے ورنہ گناہگار ہوگا ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۳ قولہ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ الخ ایک بار یہودی سنگساری کی آیت دریافت کرنے حاضر ہوئے آپنے فرمایا کہ تم میں سب سے زبردست عالم کون ہے سب نے ابن صوریا کی طرف اشارہ کیا جو حقیقت میں علماء یہود کے اندر بڑا عالم تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تجھ کو اسی خدا کی قسم جس نے موسیٰ پر توریت اُتاری ایمانًا سچ سچ بتا کیا تمہارے ہاں زنا کے جرم کی سزا رجم یعنی سنگساری نہیں ہے ابن صوریا نے جواب دیا کہ اے محمد اب تم نے قسم دلائی اور قسم بھی سخت قسم اس لئے سچی سچی بات مجھ کو ظاہر کرنی پڑی اصلی بات یہ ہے کہ بیشک ہمارے ہاں بھی مسلمانوں کی طرح زنا کی سزا سنگساری ضرور ہے لیکن جب ہم میں زنا کی کثرت ہوئی تو ہم نے جانا کہ ہمارے جتھے کے لوگ سنگسار ہوتے ہوتے بہت کم رہ جائیں گے اور یہ بات کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے گروہ کو کم کریں بہتر نہیں اس لئے رجم کے حکم کو خود بدلدیا اب اگر کسی سے زنا صادر ہو جاتا ہے تو اس کے سو درے مارتے ہیں اور سر منڈ کر منہ کالا کر دیتے ہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ

تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمہارے بہت اس چیز سے کہ تھے تم چھپاتے کتاب میں سے

یہ رسول آئے ہیں کتاب میں سے جن امور کا تم اخفاء کرتے ہو ان میں سے بہت سی باتوں کو تمہارے سامنے صاف صاف کھول دیتے ہیں

الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ

اور درگزر کرتا ہے بہت سے تحقیق آئی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب

اور بہت سے امور کو درگزاشت کر دیتے ہیں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشن چیز آئی ہے اور ایک

مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَ

بیان کرنیوالی ہدایت کرتا ہے ساتھ اس کے اللہ اس شخص کو کہ پیروی کرتا ہے رضامندی اسکی کی راہیں سلامتی کی اور

کتاب واضح کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتے ہیں

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ

نکالتا ہے ان کو تاریکیوں سے طرف روشنی کی ساتھ حکم اپنے کے اور ہدایت کرتا ہے ان کو طرف راہ

اور ان کو اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آتے ہیں اور ان کو راہ راست پر قائم

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ

سیدھی کے البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہی ہے مسیح

رکھتے ہیں بلاشبہ وہ لوگ کافر ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عین مسیح

ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ

بیٹا مریم کا۔ کہہ پس کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے کام سے کچھ اگر چاہے یہ کہ

ابن مریم ہے آپ یوں پوچھئے کہ اگر ایسا ہے تو یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو اور

يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَ

ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور ماں اس کی کو اور ان لوگوں کو جو بیچ زمین کے ہیں سارے اور

والدہ کو اور جتنے زمین میں ہیں ان سب کو ہلاک کرنا چاہیں تو کوئی شخص ایسا ہے جو خدا تعالیٰ سے ان کو ذرا بھی بچا سکے۔ اور

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَ

واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان دونوں کے ہے پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور

اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خاص ہے حکومت آسمانوں پر اور زمین پر اور جتنی چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں اور وہ جس چیز کو چاہیں پیدا کر دیں اور

اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ

اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور کہا یہودیوں نے اور نصاریٰ نے ہم بیٹے

اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔ اور یہود اور نصاریٰ دعوی کرتے ہیں کہ ہم

أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ

اللہ کے ہیں اور پیارے ہیں اس کے کہہ پس کیوں عذاب کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں تمہارے کے بلکہ تم آدمی

ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں آپ یہ پوچھئے کہ اچھا تو پھر تم کو تمہارے گناہوں کے عوض عذاب کیوں دیں گے

بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ

ہو اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور واسطے اللہ

بلکہ تم بھی منجملہ اور مخلوقات کے ایک معمولی آدمی ہو اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے بخشیں گے اور جسکو چاہیں گے سزا دیں گے اور اللہ ہی کی ہے

توضیح الکلام ۱ے قولہ کُنْتُمْ تُخْفُونَ الخ توریت میں ترجم کے حکم کو چھپاتے تھے لیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معجزہ سے ان کو بتلا دیا کہ تمہاری کتاب میں یہ حکم موجود ہے ورنہ آپ پڑھے ہوئے نہ تھے کہ جو کتاب میں دیکھکر بتلاتے اور انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت خاتم النبیین علیہ السلام کے متعلق چھپاتے تھے ۱۲ ۲ے قولہ نُوْرٌ الخ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور اس لئے فرمایا کہ آپ دلوں کو ہدایت کرکے روشن کرتے ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ ظاہر اور باطن میں ہر روشنی کی اصل ہیں ۱۲ ۳ے قولہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ الخ مسیح بن مریم کو خدا جاننے کے عقیدے کے باطل ہونے پر تین دلیلیں قائم کیں ۱ے قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ سے جَمِيْعًا تک اسمیں ضمناً حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ گرفتاری و قید کی طرف اشارہ کرکے ان کا محکوم و مسخر امر الٰہی ہونا ظاہر کرتا ہے جو خدائی کے برخلاف ہے اس سے حضرت مسیح علیہ السلام کا خدا ہونا باطل ہوا ۲ے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ الخ اس میں یہ دکھا کر کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں بے پروا ہے اس کو ذرہ برابر کسی چیز کی حاجت نہیں بیٹے بنانے کی ضرورت کا عدم ثابت کرتا ہے کیونکہ بیٹے کی ضرورت اس کو ہوتی ہے جو کسی بات میں دوسرے کا محتاج ہو ۳ے يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ الخ اس میں انکے بغیر باپ کے پیدا ہونے سے جو لوگوں کے دل میں ان کے لئے خدا کا بیٹا ہونے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرتا ہے کہ یہ کچھ مشکل بات نہیں ہم جس طرح چاہیں پیدا کر سکتے ہیں ۱۲ نزول الکلام ۔ ۴ے قولہ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ الخ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نعمان بن امی اور بحری بن عمرو اور شاس بن عدی آئے اور گفتگو کی آپ نے ان کو اللہ کی طرف بلایا اور اس کے عذاب سے ان کو ڈرایا تو جواب میں انھوں نے کہا کہ اے محمد ہم ڈرتے نہیں ہیں ہم تو اللہ کی قسم اس کے بیٹے اور دوست احباب ہیں جس طرح نصاریٰ کہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان کی تردید میں اُتاری ۱۲ خواص الکلام۔ ۵ے قولہ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ سے اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک جو شخص ان آیتوں کو طلوع آفتاب سے پہلے اپنی داہنی ہتھیلی پر لکھ کر زبان سے چاٹ سکا در سات دن تک یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو عفو اور عافیت اور قناعت اور صبر اور رقت قلب اور ہمدردی اہل اسلام عطا فرما دے ۱۲

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے اور طرف اسی کی ہے پھر جانا

حکومت آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے ان میں بھی اور اللہ ہی کی طرف سب

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ

اے اہل کتاب تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمہارے پیچھے موقوف

کو لوٹ کر جانا ہے۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول آپہونچے جو کہ تم کو صاف صاف بتلاتے ہیں ایسے وقت میں

مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ ۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ

ہو جانے پیغمبروں کے ایسا نہ ہو کہ کہو تم نہیں آیا ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانے والا پس

کہ رسولوں کا سلسلہ موقوف تھا تاکہ تم یوں نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر اور نذیر نہیں آیا سو تمہارے

جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ع وَاِذْ قَالَ

تحقیق آیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور جب کہا

پاس بشیر اور نذیر آچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ اور وہ وقت بھی

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ

موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جس وقت کیے

ذکر کے قابل ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو کہ تم پر ہوا ہے یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں

فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ڰ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا

بیچ تمہارے پیغمبر اور کیا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو جو کچھ کہ نہ دیا کسی کو

بہت سے پیغمبر بنائے اور تم کو صاحب ملک بنایا اور تم کو وہ چیزیں دیں جو دنیا جہان والوں میں

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ

سارے جہان سے اے قوم میری داخل ہو زمین پاک میں جو لکھی

سے کسی کو نہیں دیں اے میری قوم اس متبرک ملک میں داخل ہو کہ اس کو اللہ

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○

ہے اللہ نے واسطے تمہارے اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھ اپنی کے پس پلٹ جاؤ ٹوٹا پانے والے

تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں لکھ دیا ہے اور پیچھے واپس مت چلو کہ پھر بالکل خسارے میں پڑ جاؤ گے

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ڰ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

کہا انھوں نے اے موسیٰ تحقیق بیچ اس کے قوم ہے سرکش اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاویں گے اس میں

کہنے لگے اے موسیٰ وہاں تو بڑے بڑے زبردست آدمی ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز قدم نہ رکھیں گے جب

حَتّٰي يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ○ قَالَ

یہاں تک کہ نکل جاویں وہ اس میں سے پس اگر نکل جاویں گے اس میں سے پس تحقیق ہم داخل ہونے والے ہیں کہا دو

تک کہ وہ وہاں سے نہ نکل جاویں ہاں اگر وہ وہاں سے کہیں اور چلے جائیں تو ہم بیشک جانے کو تیار ہیں ان دو

رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا

مردوں نے ان لوگوں سے کہ ڈرتے تھے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر ان کے داخل ہو تم

شخصوں نے جو کہ ڈرنے والوں میں سے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تھا کہا کہ تم ان پر دروازہ تک تو چلو

نزول الکلام۔ ؁ قولہ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ الخ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اسلام کی طرف دعوت دی اور خوب رغبت دلائی تو معاذ بن جبل اور سعد بن عبادہ نے یہود سے کہا کہ اے جماعت یہود اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور تم ان کے مبعوث ہونے سے پیشتر ہم سے ان کا ذکر کیا کرتے تھے اور ان کی ساری صفتیں اپنی کتاب میں پڑھکر ہم سے بیان کیا کرتے تھے تو رافع بن حرملہ اور وہب بن یہودا نے کہا کہ ہمنے تم سے یہ کب کہا تھا بلکہ اصلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی کتاب ہی نہیں بھیجی اور نہ کسی ڈرانے اور خوشخبری سنانیوالے کو رسول بنا کر ان کے بعد بھیجا تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ١٢ توضیح الکلام۔ ؁ قولہ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ الخ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد دوسرے انبیاء دین الٰہی کی اصلاح کے لئے لگاتار آسے پھر حضرت مسیح کے بعد چھ سو برس تک کسی نبی کے نہ آنے سے دینی خرابیاں بہت ہو گئیں اس وقت رحمت الٰہی نے تقاضا کیا کہ کوئی رسول حق بیان کرنیوالا بھیجا جائے تاکہ پھر کوئی یہ عذر نہ کرسکے کہ اتنے عرصہ میں ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں آیا ١٢ ؁ قولہ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ الخ ایک نعمت یہ یاد دلائی کہ تمہارے اندر بہت سے نبی ہو چکے ہیں جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام وغیرہم ؁ قولہ یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الخ ان نعمتوں اور احسانوں کا تقاضا یہ ہے کہ تم کو جو اس جہاد کے متعلق خدا تعالیٰ کا حکم ہوا ہے اس پر آمادہ ہو اور اس بابرکت ملک یعنی ملک شام کی دارالحکومت میں جہاں پر عمالقہ حکمراں ہیں جہاد کے ارادہ سے داخل ہو جاؤ کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں لکھ دیا ہے اس لئے مقصد کرنے کا فتح ہو گی اور پیچھے اپنے وطن کی طرف واپس نہ ہونا ورنہ بالکل خسارے میں پڑ جاؤ گے دنیا میں تو ایک اور ملک حاصل کرنے سے محروم رہو گے اور آخرت میں ترک فرض جہاد پر عذاب پاؤ گے ملک شام کی زمین کو بابرکت کہنا اس وجہ سے ہے کہ وہاں نبیوں کی کثرت تھی اگرچہ اس وقت ظالم لوگ سکونت پذیر تھے اور اسی سے یہ بھی سمجھ میں آگیا کہ اگر کوئی

عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غٰلِبُونَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ

اوپر ان کے دروازے میں سے پس جب داخل ہو گئے تم اس میں پس تحقیق تم غالب ہو اور اوپر اللہ کے

سو جس وقت تم دروازہ میں قدم رکھو گے اسی وقت غالب آجاؤ گے اور اللہ پر

فَتَوَكَّلُوْٓا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى إِنَّا لَنْ

پس توکل کرو تم اگر ہو تم ایمان والے کہا انھوں نے اے موسیٰ تحقیق ہم ہرگز نہ داخل

نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہم تو ہرگز کبھی بھی وہاں قدم

نَّدْخُلَهَآ أَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقٰتِلَآ

ہوں گے اس میں کبھی جب تک رہیں گے وہ اس میں پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم

نہ رکھیں گے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں تو آپ اور آپ کے اللہ میاں چلے جایئے

إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّيْ لَآ أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِيْ

دونوں تحقیق ہم یہیں بیٹھے ہیں کہا موسیٰ نے اے رب میرے تحقیق میں نہیں مالک مگر جان اپنی کا

اور دونوں لڑ بھڑ لیجئے ہم تو یہاں سے سرکتے نہیں۔ موسیٰ دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار میں اپنی جان اور اپنے بھائی پر البتہ

وَأَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ فَإِنَّهَا

اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور درمیان قوم فاسقوں کے کہا پس تحقیق وہ

اختیار رکھتا ہوں سو آپ ہم دونوں کے اور اس بے حکم قوم کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے ارشاد ہوا تو

مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا

زمین حرام کی گئی ہے اوپر ان کے چالیس برس سرگرداں پھریں گے بیچ زمین کے پس

ملک ان کے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگے گا یوں ہی زمین میں سر مارتے پھریں گے سو

تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ اٰدَمَ

مت غم کھا اوپر قوم فاسقوں کے اور پڑھ اوپر ان کے خبر دو بیٹوں آدم کی

آپ اس بے حکم قوم پر غم نہ کیجئے اور آپ ان اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ

بِالْحَقِّ ۘ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ

ساتھ حق کے جس وقت کہ نیاز لائے دونوں کچھ نیاز پس قبول کی گئی ایک کی ان دونوں میں سے اور نہ قبول کی گئی

صحیح طور پر پڑھ کر سنایئے جبکہ دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی اور ان میں سے ایک کی تو مقبول ہو گئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی

مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ

دوسرے سے کہا اس نے البتہ مار ڈالوں گا میں تجھ کو کہا اس نے سوائے اس کے نہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ

وہ دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھ کو ضرور قتل کر دوں گا۔ اس ایک نے جواب دیا کہ خداتعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول

الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ أَنَا

پرہیزگاروں سے البتہ اگر دراز کرے گا تو طرف میری ہاتھ اپنا تو کہ مار ڈالے مجھ کو نہیں میں

کرتے ہیں۔ اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لئے دست درازی کرے گا تب بھی

بِبَاسِطٍ يَّدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۚ إِنِّيْٓ أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ

دراز کرنے والا ہاتھ اپنا طرف تیری تو کہ مار ڈالوں میں تجھ کو تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ پروردگار

میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں۔ میں تو خدائے پروردگار عالم سے

توضیح الکلام۔ ؎۱ قولہ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ الخ اس کا تفصیلی واقعہ یہ ہے کہ حضرت حوا علیہا السلام کے ایک حمل میں دو بچے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوا کرتے تھے اس وقت ضرورت کے باعث بھائی بہن کا آپس میں بھی نکاح جائز تھا لیکن آدم علیہ السلام احتیاطاً ایک پیٹ کے بھائی کا دوسرے پیٹ کی بہن سے نکاح کرتے تھے قابیل کیساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ نہایت حسینہ تھی اس کا نکاح آدم علیہ السلام نے اپنے قاعدہ کے موافق ہابیل سے کرنا چاہا تو قابیل نے حسد کیا اور کہا کہ اس سے تو میرا نکاح کرو خاطر داری کے لئے حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم دونوں خدا کی نیازیں چڑھاؤ غرض ہابیل جو نبی کے حکم پر قائم تھے جب نیاز چڑھانے گئے تو قبول ہو گئی اور آگ غیب سے جلا گئی لیکن قابیل کی نیاز کو چھوڑ گئی اس پر قابیل نے دلی حسد کے باعث ہابیل کو مارنا چاہا اور آخر ش مار ہی ڈالا چند دنوں تک وہ لاش جنگل میں پڑی رہی آخر یہ ڈرا اور اس کے تابوت کو سال بھر تک اپنی کمر پر لادے پھرا کیونکہ وہ پہلی موت تھی جو زمین پر واقع ہوئی تھی کسی کو میت کا دفن کرنا نہ آتا تھا آخر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو دوسرے کوے سے لڑا اور اس کو مار کر اپنی چونچ اور پنجوں سے زمین کھود کر اس کو گڑھے میں دبا دیا جب قابیل نے اپنی حیرت ناک حالت پر افسوس کیا اور اس سے دفن کرنا سیکھ کر اسی طرح بھائی کی لاش دفن کی اور اپنے فعل سے پشیمان ہوا ۱۲

ع ۴ / ۸

وقف لازم

النصف

خواص الکلام۔ ؎۱ قولہ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ سے فَقَتَلَهُ تک جب تم کسی ظالم کے ہلاک ہونے کا ارادہ کرو تو اس کی ایک ناقص تصویر بنا کر اس کے سینہ میں یہ آیت لکھو اور اس ظالم کا نام اس تصویر کی پشت پر لکھو اور اپنے ہاتھ میں ایک خنجر لے کر اس تصویر پر اس جگہ لگاؤ کہ جہاں اس کا نام لکھا ہے اور یہ پڑھو فَاقْتُلُوْا الْقَلِيْمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تقترب الرقاب اور یہ عمل مہینہ کے اخیر پیر کے دن ہونا چاہیئے اور بعد میں کہنا چاہیئے کہ خدائے ذوالجلال فلاں شخص کو ہلاک کر دینا چاہتے تو یہ خنجر اس کے بدن میں واقع ہو اور ہرگز سلامت نہ رہ سکے گا بلکہ حکم خدا سے ہلاک ہو جائے گا لہٰذا اس کے عامل کو خدا سے ڈر کر یہ کام کرنا چاہیے کیونکہ اس کا گناہ اس کے نفع سے بڑا ہے ۱۲ مجربات و تفاسیر

الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ

عالموں کے سے تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ پھر جاوے تو ساتھ گناہ میرے کے اور گناہ اپنے کے پس ہو جاوے

ڈرتا ہوں میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے پھر تو

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ○ فَطَوَّعَتْ

تو رہنے والوں آگ کے سے یہ ہے بدلا ظالموں کا پس رغبت دلائی

دوزخیوں میں شامل ہو جاوے اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی سو اس کے جی نے

لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اس کو نفس اس کے نے مار ڈالنا بھائی اپنے کا پس مار ڈالا اس کو پس ہو گیا ٹوٹا پانے والوں سے

اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا پھر اس کو قتل ہی کر ڈالا جس سے بڑے نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو گیا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ

پس بھیجا اللہ نے ایک کوا کہ کریدتا تھا بیچ زمین کے تو کہ دکھلا دے اس کو کیونکر ڈھانکے

پھر اللہ تعالے نے ایک کوا بھیجا کہ وہ زمین کو کھودتا تھا تاکہ وہ اس کو تعلیم کر دے کہ اپنے

سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ

لاش بھائی اپنے کو کہا اے وائے مجھکو کیا عاجز ہوا میں اس سے یہ کہ ہوں میں مانند

بھائی کی لاش کو کس طریقہ سے چھپاوے کہنے لگا افسوس میری حالت پر کیا میں اس سے بھی گیا گذرا کہ اس

هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ

اس کوے کے پس ڈھانک دوں میں لاش بھائی اپنے کی پس ہو گیا

کوے ہی کے برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا سو بڑا

النّٰدِمِيْنَ ○ ڔ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

پشیمانوں سے اسی واسطے لکھا ہم نے اوپر بنی اسرائیل کے

شرمندہ ہوا اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ

یہ کہ جو کوئی مار ڈالے جی کو بغیر بدلے جی کے یا بغیر فساد کے بیچ زمین کے

کہ جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے یا بدون کسی فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو

فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا

گویا کہ مار ڈالا لوگوں کو سب کو اور جس نے جلا دیا اس کو پس گویا کہ جلا دیا

قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی شخص کو بچا لیوے تو گویا اس نے تمام

النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ

اس نے لوگوں کو سب کو اور البتہ تحقیق آئے ہیں ان کے پاس رسول ہمارے ساتھ دلیلوں ظاہر کے

آدمیوں کو بچا لیا اور بنی اسرائیل کے پاس ہمارے بہت سے پیغمبر بھی دلائل واضحہ لے کر آئے

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ○

پھر تحقیق بہت ان میں سے پیچھے اس کے بیچ زمین کے حد سے نکل جانے والے ہیں

پھر اس کے بعد بھی بہتیرے ان میں سے دنیا میں زیادتی کرنے والے ہی رہے۔

ربط الکلام۔ ۵۱ قولہ مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ الخ اس قصہ کا ایک جز تو وہ تھا جس کے اعتبار سے اس کا تعلق پہلی آیت کے ساتھ ہو گیا یعنی یہ کہ محض نسبت کسی نبی کی طرف ہو جانا انسان کی نجات کے لئے کافی نہیں چنانچہ دیکھو کہ قابیل نبی (آدمؑ) کا بیٹا تھا لیکن یہ بات اس کے بالکل کام نہ آئی دوسرا جز اس قصہ کا یہ ہے کہ کسی کو ناحق قتل کرنا بہت بڑی بات ہے اسی وجہ سے قابیل کو دیکھو کس قدر خسارہ میں پڑ گیا اس جز کے اعتبار سے اس آیت کو اس قصہ کے بعد ذکر کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ ناحق قتل کرنا نہایت مضر چیز ہے اس لئے ہم نے شریعتوں میں اس کی ممانعت بہت اہتمام سے کی چنانچہ بنی اسرائیل کی شریعت میں بھی یہ حکم رکھا جن کا ذکر اوپر سے چلا آ رہا ہے اور آئندہ بھی عنقریب پھر آوے گا ۱۲ توضیح الکلام ۵۲ قولہ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ الخ تمام لوگوں کو قتل کرنے کی مثل گناہ اس لحاظ سے ہے کہ جس نے ایک آدمی کو ناحق قتل کیا اس نے خدا تعالے کی نافرمانی پر جرأت کی اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوا اس لئے دنیا میں اس کو سزاوار قصاص ٹھیرایا اور آخرت میں دوزخ کا مستحق اور جو شخص ایک ہزار یا ایک لاکھ آدمیوں کو ناحق قتل کرے اس کو بھی یہی دونوں سزائیں ہیں اگرچہ کچھ سختی اور نرمی میں دونوں کا فرق دوزخ کے اندر ہو لیکن نفس دوزخ میں دونوں شریک ہیں اور قصاص میں بھی دونوں برابر اور بِغَيْرِ نَفْسٍ اور بغیر فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ کی قید کا فائدہ ظاہر ہے کہ قصاص میں قاتل کو قتل کرنا درست ہے ایسے ہی اگر رہزنی کرے تو بھی جیسا کہ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مع ٥

قرآن شریف میں آگے مذکور ہے اور فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ میں کافر حربی بھی داخل ہے اس کا قتل بھی درست ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے ۱۲ ۵۳ قولہ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ الخ کثیر کی قید اس وجہ سے لگائی کہ بعضے سلیم اور فرمانبردار بھی تھے ۱۲ فقہ الکلام۔ ۵۰ قولہ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ الخ روح المعانی میں اس قصہ کی تکمیل کے لئے لکھا ہے کہ اس کے بعد قابیل کی عقل مسخ ہو گئی اور اس کا دل قابو میں نہ رہا مخبوط الحواسی کی حالت میں مر گیا یہ تو اس کے لئے دنیوی خسارہ تھا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ بقیہ آئندہ

إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں

فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ

فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں

أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ

یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیے جائیں یا زمین پر سے نکال دیے جائیں۔

ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ

یہ ان کے لیے دنیا میں سخت رسوائی ہے اور ان کو آخرت میں عذاب

عَظِيمٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا

عظیم ہوگا ہاں مگر جو لوگ قبل اس کے کہ تم ان کو گرفتار کرو

عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

توبہ کر لیں تو جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ بخش دیں گے مہربانی فرماویں گے اے ایمان والو

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کیا کرو۔

فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ

امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے یقیناً جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس

أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا

تمام دنیا بھر کی چیزیں ہوں اور ان چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تاکہ وہ اس کو دے کر روز

بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ

قیامت کے عذاب سے چھوٹ جاویں تب بھی وہ چیزیں ہرگز ان سے قبول نہ کی جاویں گی۔ اور ان کو دردناک عذاب

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ

ہوگا اس بات کی خواہش کریں گے کہ دوزخ سے نکل آویں

بقیہ صفحہ ۱۵۹ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت تک جتنے خون ناحق ہونے ہیں تو قابیل ہی کے برابر گناہ اس قابیل کے نامۂ اعمال میں بھی بوجہ اسکے بانی قتل ہونے کے لکھا جاتا ہے یہ اخروی خسارہ ہے اور پھر مضاعف اعاذنا اللہ منہ ۱۲

صفحہ ہذا۔ نزول الکلام۔ ۱ قولہ انما جزاؤا الذین الخ اہل عرینہ جب مسلمان ہو کر ہجرت کر گئے اور مدینہ میں آرہے تو مدینہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی بیمار ہو گئے تو کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق ہے ہم کو کوئی علاج بتلائیے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ جو جنگل میں چرنے جاتے ہیں انکے ساتھ چلے جایا کرو اور اُن کا دودھ اور پیشاب پیا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا چند ہی روز میں تندرست ہو گئے اور چرواہے کو قتل کر کے تمام اونٹ ہنکالے گئے ان کے بارہ میں یہ آیت اُتری ۱۲

ع ۵ ۸ ۹

تحقیق الکلام۔ اگرچہ پیشاب کا پینا حرام ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہوتی لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ علاج وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوا تھا اور اللہ پاک نے ان لوگوں کو اپنے پیارے رسول کی زبانی اجازت دلوائی تھی اس لئے ان اہل عرینہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ جانوروں کا پیشاب حلال ہو گیا تھا اور اس میں قدرتی طور پر خاص ان چند لوگوں کے لئے شفا کا اثر پیدا ہو گیا تھا بعض فقہا نے اہل عرینہ کے اس قصہ سے دلیل پکڑی ہے کہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے اونٹ گائے بکری وغیرہ ان کا پیشاب بھی پاک ہے لیکن صحیح یہ ہی ہے کہ اس سے پیشاب کا پاک ہونا معلوم نہیں ہوتا ۱۲

توضیح الکلام۔ ۲ قولہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ الخ وسیلہ سے طاعت مراد ہے کیونکہ طاعت سے آدمی اپنے مولا کے قریب ہو جاتا ہے خواہ فرض ہو یا نفل جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بندہ بذریعہ نوافل کے مجھ سے نزدیک ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو دوست بنا لیتا ہوں اور جب میں اس کو دوست بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے آخر حدیث تک۔ پس آیت میں تقویٰ سے مراد تو مخالفتوں کا چھوڑنا ہے اور وسیلہ سے مراد طاعتوں کا بجا لانا اور یہ بھی ممکن ہے کہ تقویٰ بقیہ آئندہ

بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ وَالسَّارِقُ وَ

نکل جانے والے اس سے اور واسطے ان کے عذاب ہے ہمیشہ اور چور اور

اور وہ اس سے کبھی نہ نکلیں گے اور ان کو عذاب دائمی ہوگا اور جو مرد چوری کرے اور جو

السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ

چورنی پس کاٹو ہاتھ ان دونوں کے سزا بدلے اس کے جو کمایا انھوں نے عبرت خدا کی طرف سے

عورت چوری کرے سو ان دونوں کے (دا ہنے) ہاتھ (گٹے سے) کاٹ ڈالو ان کے کردار کے عوض میں بطور سزا کے اللہ کی طرف سے اور اللہ

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ

اور اللہ غالب حکمت والا ہے پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے اور

تعالے بڑے قوت والے ہیں (جو سزا چاہیں مقرر فرمائیں)، بڑے حکمت والے ہیں (کہ مناسب ہی سزا مقرر فرماتے ہیں) پھر جو شخص توبہ کر دا پنی اس زیادتی

اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اَلَمْ

نیکی کرے پس تحقیق اللہ پھر آتا ہے اوپر اس کے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا

کے پیچھے اور اعمال کی درستی رکھے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرماویں گے، بیشک خدا تعالیٰ بڑے مغفرت والے ہیں (کہ اس کا گناہ معاف کر دیا) بڑی رحمت

تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ

نہ جانا تو نے یہ کہ اللہ واسطے اس کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی عذاب کرتا ہے جس کو

والے ہیں (کہ آئندہ بھی مزید عنایت کی) کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لئے ثابت ہے حکومت سب آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جس کو چاہیں

مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

چاہتا ہے اور بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے

سزا دیں اور جسکو چاہیں معاف کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری

قَدِيْرٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ

قادر ہے اے رسول نہ غمگین کریں تجھ کو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہیں

قدرت ہے اے رسول جو لوگ کفر میں دوڑ دوڑ گرتے ہیں آپ کو مغموم نہ کریں

فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ

بیچ کفر کے ان لوگوں میں سے کہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ مونھوں اپنوں کے اور نہ ایمان لائے

خواہ وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دل یقین لائے

قُلُوْبُهُمْ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۚۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ

دل ان کے اور ان لوگوں میں سے کہ یہودی ہوئے سننے والے ہیں واسطے جھوٹ کے

نہیں اور خواہ وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو کہ یہودی ہیں۔ یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں آپ کی باتیں دوسری

سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ

سننے والے ہیں واسطے قوم دوسری کے کہ نہ آئی تیرے پاس بدل ڈالتے ہیں باتوں کو

قوم کی خاطر سے کان دھر دھر سنتے ہیں جس قوم کے یہ حالات ہیں کہ وہ آپ کے پاس نہیں آئے کلام کو بعد اس کے کہ وہ اپنے موقع

بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ

پیچھے ٹھکانوں ان کی سے کہتے ہیں اگر دئے جاؤ تم یہ پس لے لو اس کو اور اگر

پر ہوتا ہے بدلتے رہتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ حکم ملے تب تو اس کو قبول کر لینا اور اگر

بقیہ صفحہ ۱۶۰ سے مراد مامورات پر عمل کرنا اور ممنوعات سے بچنا ہوا اور وسیلہ سے مراد ہر وہ چیز جو خدا سے قریب کر دے جیسے محبت انبیاء علیہم السلام اور محبت اولیائے کرام اور خدا کے دوستوں کی زیارت اور دعا کی کثرت اور صلہ رحمی اور ذکر کی کثرت وغیرہ تو خلاصہ آیت کا یہ ہوا کہ جو چیز تمکو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرے اسکو عمل میں لاؤ اور جو دور کرے اس کو ترک کرو ۱۲ صفحہ ہذا۔

نزول الکلام۔ ف ۱ قولہ فمن تاب الخ ایک عورت نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چوری کی اور گرفتار ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیقات کے بعد ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمادیا چنانچہ اس کا ہاتھ چوری کی سزا میں کاٹ دیا گیا اس کے بعد وہ عورت خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ یا رسول خدا میرے گناہ کی توبہ بھی قبول ہو گی یا نہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ف ۲ قولہ یایہا الرسول الخ خیبر کے شریف لوگوں میں ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا اور چونکہ توریت میں سنگساری کا حکم تھا لیکن اللہ کی نافرمان قوم یعنی قوم یہود شرفا قوم کی ان کی شرافت کے باعث رعایت چاہتی تھی اس لئے اس امید پر کہ احمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کے تعزز کے باعث انکی کچھ رعایت کر جائیں گے مقدمہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے جانا چاہا اور پہلے یہ تفتیش کی کہ مقدمہ لے جانے سے پہلے پیغمبر علیہ السلام کی رائے معلوم کر لیں کہ وہ مقدمہ کس کے مطابق طے کریں گے آخر کار مقدمہ حضور میں گیا اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے توریت کے حوالہ سے دونوں مرد و عورت کو سنگسار کرنے کا حکم صادر فرمایا اس پر یہودیوں کو ناگوار گزرا اور کہنے لگے کہ سنگساری کے حکم میں توریت کا حوالہ دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ توریت میں رجم کا حکم ہی نہیں آخرش توریت منگوائی گئی تو وہ رجم کا حکم چھپانے لگے غرض چوری پکڑی گئی اور ابن صوریا سے جو بڑے دست عالم تھا قسم دے کر پوچھا گیا تو اس نے بیان کیا کہ بیشک یہی حکم ہے لیکن جب زنا کی کثرت اور دنیا داری کا مادہ ہم لوگوں میں زیادہ ہو گیا تو ہم شریفوں سے طمع دنیاوی کے باعث سنگساری موقوف کرنے لگے اور سو درے مار کر منہ کالا کر کے شہر میں پھرا دیتے ہیں غرض ان دونوں کو مسجد

مع ۳

حضرات المتقین [illegible] ۱۲

لم یؤتوہ فاحذروا ومن یرد اللہ فتنتہ فلن تملک لہ

تو بچے جاؤ تم وہ پس بچو ۔ اور جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا اس کا پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو واسطے اس کے

اگر تم کو یہ حکم نہ ملے تو احتیاط رکھنا ۔ اور جس کا خراب ہونا خدا ہی کو منظور ہو تو اس کے لئے اللہ سے تیرا کچھ زور نہیں

من اللہ شیئا اولٰئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر

اللہ کی طرف سے کچھ یہ وہ لوگ ہیں کہ نہ ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ پاک کرنے والوں ان

چل سکتا یہ لوگ ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو ان کے دلوں کا پاک کرنا

قلوبہم لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاٰخرۃ عذاب

کے کو واسطے ان کے ہے بیچ دنیا کے رسوائی اور واسطے ان کے بیچ آخرت کے عذاب ہے

منظور نہیں ہوا۔ ان لوگوں کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے سزا ہے

عظیم ۝ سمّٰعون للکذب اکّٰلون للسحت فان

بڑا سننے والے ہیں جھوٹ کو بہت کھانے والے ہیں حرام کو پس اگر آویں

عظیم ہے یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں بڑے حرام کے کھانے والے ہیں تو اگر یہ لوگ آپ کے

جاءوک فاحکم بینہم او اعرض عنہم وان تعرض

تیرے پاس پس حکم کر درمیان ان کے یا منہ پھیر ان سے اور اگر منہ پھیرے

پاس آویں تو خواہ آپ ان میں فیصلہ کر دیجئے یا ان کو ٹال دیجئے اور اگر آپ ان کو ٹال ہی دیں

عنہم فلن یضروک شیئا وان حکمت فاحکم بینہم

تو ان سے پس ہرگز نہ ضرر پہنچا سکیں گے تجھ کو کچھ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان ان کے

تو ان کی مجال نہیں کہ آپ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان میں عدل کے موافق فیصلہ

بالقسط ان اللہ یحب المقسطین ۝ وکیف

ساتھ انصاف کے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو اور کیونکر

کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور وہ آپ

یحکّمونک وعندہم التورٰۃ فیہا حکم اللہ ثم

حکم کریں تجھ کو اور پاس ان کے توراۃ ہے بیچ اس کے حکم ہے اللہ کا پھر ۵۴

سے کیسے فیصلہ کراتے ہیں حالانکہ ان کے پاس توراۃ ہے جس میں اللہ کا حکم ہے پھر اس کے بعد

یتولون من بعد ذلک وما اولٰئک بالمؤمنین ۝

پھر جاتے ہیں پیچھے اس کے اور نہیں ۵۵ یہ لوگ ایمان لانے والے

جاتے ہیں اور یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہیں

انا انزلنا التورٰۃ فیہا ہدی ونور یحکم بہا النبیون

تحقیق اتارا ہم نے توراۃ بیچ اس کے ہدایت ہے اور روشنی ہے حکم کرتے تھے ساتھ اس کے پیغمبر

ہم نے توریت نازل فرمائی تھی جس میں ہدایت تھی اور وضوح تھا انبیاء جو کہ اللہ تعالیٰ کے

الذین اسلموا للذین ہادوا والربّٰنیون والاحبار

وہ جو مطیع تھے واسطے ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے تھے خدا کے لوگ اور عالم ساتھ اس چیز

مطیع تھے اس کے موافق یہود کو حکم دیا کرتے تھے اور اہل اللہ اور علماء بھی بوجہ اس کے

توضیح الکلام ۔ ۱ھ قولہ فاحذروا الخ جن لوگوں نے ان کو جاسوسی اور تفتیش کے لئے روانہ کیا تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال معلوم کریں انہیں چند خرابیاں ہوئیں اول تکبر و عداوت جو سبب ہے خود حاضر نہ ہونے کا، دوسرے طلب حق نہ ہونا بلکہ حق کو محرف اور متغیر کرکے اس کی تائید کی فکر ہونا تیسرے اوروں کو بھی قبول حق سے روکنا یہاں تک تو آنے والوں اور بھیجنے والوں کی الگ الگ برائی تھی اس سے آگے ان سب کی برائی ہے ۱۲ ۵۲ قولہ ان یطہر قلوبہم الخ خدا تعالیٰ کو ان کے دلوں کا پاک کرنا اس وجہ سے منظور نہیں ہوا کہ وہ اسکا قصد ہی نہیں کرتے بلکہ خود خراب رہنے کا عزم رکھتے ہیں اور عزم کے بعد اس فعل کو پیدا کرنا خدا تعالیٰ کی عادت ہے، اور خدا تعالیٰ جس چیز کو پیدا کرے اس کو کوئی دوسرا روک نہیں سکتا پھر ایسے لوگوں کے راہ پر آنے کی توقع کیا کی جائے، اس سے اور بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہوگئی ۵۳ قولہ فی الدنیا خزی الخ دنیا کی رسوائی یہ ہوئی کہ انمیں سے بعض کو قتل اور بعض کو قید اور بعض کو جلا وطن کیا گیا اور آخرت میں جو عذاب ہوگا اس کے تو بتلانے کی ضرورت ہی نہیں ۱۲ ۵۴ قولہ ثم یتولون الخ یعنی اول تو اس حالت میں فیصلہ لانے ہی سے تعجب ہوتا تھا لیکن اس احتمال سے یہ تعجب دور ہو سکتا تھا کہ شاید آپ کا برسرِ حق ہونا ان کو واضح ہوگیا ہو اس لئے آگئے ہوں لیکن جب اس فیصلہ کو بھی نہ مانا تو وہ تعجب پھر تازہ ہوگیا کہ اب تو وہ احتمال بھی نہ رہا پھر کیا سبب ہوگا جس لئے یہ فیصلہ لائے عقلمند لوگ اسی سے پا گئے ہوں گے کہ ان لوگوں کا یہاں آنا اعتقاد سے نہ تھا بلکہ صرف اپنے مطلب کے لئے آئے تھے اور جب فیصلہ کو نہ مانا حق تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کہ ۵۵ قولہ وما اولٰئک بالمؤمنین، عدم اعتقاد کی دلیل ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو اعتقاد نہیں اسی طرح اپنی کتاب کے ساتھ بھی پورا اعتقاد نہیں ورنہ اس کو چھوڑ کر کیوں آتے غرض دونوں طرف سے مارے گئے نہ اعتقاد توریت وانجیل پر رہا نہ قرآن کریم پر ۱۲

ع ٦ ٩ ١٠

بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ

لئے کہ یاد رکھوائے گئے تھے کتاب اللہ کی سے اور تھے اوپر اس کے گواہ

کہ ان کو اس کتاب اللہ کی نگہداشت کا حکم دیا تھا اور وہ اس کے اقراری ہوگئے تھے سوتم

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِيْ

پس مت ڈرو لوگوں سے اور ڈرو مجھ سے اور مت مول لو بدلے نشانیوں

بھی لوگوں سے اندیشہ مت کرو اور مجھ سے ڈرو اور میرے احکام کے بدلے میں متاع قلیل

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

میری کے مول تھوڑا اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے پس یہ لوگ

مت لو۔ اور جو شخص خداتعالےٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ

وہ ہیں کافر اور لکھا ہے ہم نے اوپر ان کے بیچ اس کے یہ کہ جان

کافر ہیں اور ہم نے ان پر یہ بات فرض کی تھی کہ جان

بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ

بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان

بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان

بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ

بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ہے پس جو کوئی

بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص اس

تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ

معاف کر ڈالے ساتھ اس کے پس وہ کفارہ ہے واسطے اس کے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے

کو معاف کردے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو جاوے گا۔ اور جو شخص خداتعالےٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے

اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

کہ اتاری ہے اللہ نے پس یہ لوگ وہ ہیں ظالم اور پیچھے بھیجا ہم نے اوپر پیروان ان کے

سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں اور ہم نے ان کے پیچھے

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪

کے عیسیٰ بیٹے مریم کے کو سچا کرنے والا اس چیز کو کہ آگے اس کے تھی توراۃ سے

عیسیٰ بن مریم کو اس حالت میں بھیجا کہ وہ اپنے سے قبل کی کتاب یعنی توریت کی تصدیق

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا

اور دی ہم نے اس کو انجیل بیچ اس کے ہدایت اور روشنی اور سچا کرنے والی اس چیز کو کہ

فرماتے تھے۔ اور ہم نے ان کو انجیل دی جس میں ہدایت تھی اور وضوح تھا اور وہ اپنے سے قبل کی کتاب

بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

آگے اس کے ہے توراۃ سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے

یعنی توریت کی تصدیق کرتی تھی اور وہ سراسر ہدایت اور نصیحت تھی خدا سے

توضیح الکلام ۵۱ قولہ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ الخ یعنی جب یہ بات ہے کہ علماء یہود اور اللہ والے اور انبیاء اس وجہ سے کہ ان کو توریت پر عمل کرنے اور کرانے کی دیکھ بھال کا حکم تھا یہود کو توریت کے موافق حکم دیا کرتے تھے اور وہ خود ان تمام احکام کی پابندی ہمیشہ کرتے رہے تو تم جو اس زمانہ کے یہود کے سردار اور علماء ہو اپنے گذشتہ بزرگوں کا خلاف مت کرو اور رسالت محمدیہ کی تصدیق میں جس کا حکم توریت کے اندر موجود ہے لوگوں سے کوئی خوف نہ کرو کہ ہم تصدیق کریں گے تو عام لوگوں کی نظر میں ہماری عزت وجاہ میں فرق آجائے گا اور صرف مجھ سے ڈرو کہ اگر تصدیق رسالت نبی آخرالزماں نہ کی تو سزا دوں گا اور میرے احکام کے بدلہ میں دنیا کی تھوڑی سی پونجی جو تم کو اپنے عوام سے وصول ہوتی ہے نہ خریدو کیونکہ یہی عزت اور مال کی محبت تم کو تصدیق رسالت نہیں کرنے دیتی اور یاد رکھو کہ جو شخص ہمارے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے بلکہ غیر حکم شرعی کو حکم شرعی بتلا کر اس کے موافق حکم دے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں ۱۲ ۵۲ قولہ وَقَفَّيْنَا الخ جب توریت ایسی کتاب تھی اور یہود کی یہ حالت تھی تو ان کی اصلاح کے لئے خداتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل شریف دیکر بھیجا اس لئے فرماتا ہے کہ ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو اس حالت میں بھیجا کہ وہ اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتے تھے اور ہم نے ان کو انجیل شریف دی اس میں صاف بیان ہے کہ انجیل وہ آسمانی کتاب ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اور جس میں یہ پانچ صفتیں تھیں کہ اس میں ہدایت اور نور اور تصدیق اور نصیحت تھی اور اسی انجیل پر اہل اسلام کا ایمان ہے۔ ہذا آج کل جو اناجیل اربعہ چار شخصوں کی تاریخ میں پائی جاتی ہیں درحقیقت یہ وہ انجیل نہیں جو آسمان سے اُتری تھی کیونکہ یہ چاروں تاریخیں حضرت مسیح علیہ السلام سے بھی بہت زمانہ کے بعد لکھی گئی ہیں ۱۲ ربط الکلام ۵۲ قولہ وَقَفَّيْنَا الخ اوپر کی آیت میں توریت کا اپنے زمانہ میں حجت ہونا مذکور تھا اس آیت میں انجیل کی یہ ہی صفت مذکور ہے ۱۲ نزول الکلام ۵۰ قولہ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ الخ بعض مفسرین نے اس کے شان نزول میں بنو قریظہ اور بنو نضیر کا باہم قصاص و خون بہا میں انصاف پر قائم نہ رہنا جیسا کہ مذکور ہوا بیان کیا ہے

(حاشیہ: [illegible])

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَمْ

اور چاہیے کہ حکم کریں اہل انجیل ساتھ اس چیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے بیچ اس کے اور جو کوئی نہ

اور انجیل والوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انہیں نازل فرمایا ہے اسکے موافق حکم کیا کریں اور جو شخص خدا تعالیٰ کے

يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ وَ

حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے پس یہ لوگ وہی ہیں فاسق اور

نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے تو ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنے والے ہیں اور

أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

اتاری ہم نے طرف تیری کتاب ساتھ حق کے سچا کرنے والی اس چیز کو کہ آگے اس کے ہے

ہم نے یہ کتاب آپ کے پاس بھیجی ہے جو خود بھی صدق کے ساتھ موصوف ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں ہیں انکی بھی تصدیق کرتی

مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ

کتاب سے اور نگہبان اوپر اس کے پس حکم کرو درمیان انکے ساتھ اس چیز کے کہ اتاری

ہے اور ان کتابوں کی محافظ ہے تو ان کے باہمی معاملات میں اسی بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے اور

اللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ

اللہ نے اور مت پیروی کر خواہشوں ان کی کی پھر کر اس چیز سے کہ آئی ہے تیرے پاس حق سے واسطے ہر ایک

یہ جو سچی کتاب آپ کو ملی ہے اس سے دور ہو کر ان کی خواہشوں پر عملدرآمد نہ کیجئے تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے خاص

جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ

کے کیا ہم نے تم میں سے گھاٹ اور راہ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تم کو

شریعت اور خاص طریقت تجویز کی تھی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو تم سب

أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا

امت ایک ولیکن تو کہ آزمادے تم کو بیچ اس چیز کے کہ دی تم کو پس دوڑ کرو

کو ایک ہی امت کر دیتے لیکن ایسا نہیں کیا تاکہ جو جو دین تم کو دیا ہے اس میں تم سب کا امتحان فرما دیں۔ تو

الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

بھلائیوں کو طرف اللہ کی ہے پھر جانا تمہارا سب کا پس خبر دے گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ

مفید باتوں کی طرف دوڑو۔ تم سب کو خدا ہی کے پاس جانا ہے پھر وہ تم سب کو جتلا دے گا جس میں تم اختلاف کیا کرتے

فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○ وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَ

تھے تم بیچ اس کے اختلاف کرتے اور یہ کہ حکم کر درمیان ان کے ساتھ اس چیز کے کہ اتاری اللہ نے اور

تھے اور ہم (کرر) حکم دیتے ہیں کہ آپ انکے باہمی معاملات میں اسی بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے اور ان کی خواہشوں پر عملدرآمد

لَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ

مت پیروی کر خواہشوں ان کی کی اور ڈر ان سے یہ کہ بہکا دیں تجھ کو بعض اس چیز سے کہ اتاری ہے

نہ کیجئے اور ان سے یعنی انکی اس بات سے احتیاط رکھیے کہ وہ آپ کو خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی حکم سے بھی

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ

اللہ نے طرف تیری پس اگر پھر جاویں پس جان تو سوائے اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے

بچلا دیں۔ پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں تو یقین کر لیجئے کہ بس خدا ہی کو منظور ہے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الخ چونکہ توریت کی بربادی کے بعد خدا تعالیٰ نے انجیل نازل کی تھی اسی طرح انجیل کے معدوم ہو جانے اور حضرت مسیح کے دین میں افراط و تفریط ہو جانے کے سبب قرآن مجید نازل کیا جس میں خدا تعالیٰ نے تمام کتب سابقہ کے مضامین و مطالب ہدایت افزا کو جمع کر دیا اس لئے فرماتا ہے اور چونکہ قرآن مجید توریت و انجیل کی اس بات میں تصدیق کرتا ہے کہ وہ برحق اور من اللہ تھیں اور ان کے عمدہ مضامین قرآن کریم میں ہیں اس لئے وہ ان کا مہیمن یعنی محافظ ہے، کیونکہ جب وہ مضامین قرآن شریف میں آئے تو اب ان میں کسی طرح کی تبدیل و تحریف ناممکن ہے ۱۲

خواص الکلام۔ ۵۲ قولہ مُہَیْمِنًا الخ غسل کرکے دو رکعت نفل پڑھے اور ۲۹ بار خلوت میں بحضور دل اس اسم شریف کو پڑھے تو عالی ہمتی پیدا ہو اور اسی کے ہم معنی اسم رَقِیْبٌ ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم شریف کو رات دن بلا ناغہ چند ماہ تک پڑھتا رہے تو اس کے واسطے یقین کا پردہ کھل جائے اور خدا تعالیٰ اس کو وحوش و طیور کا کلام سکھا دے اور اس کو آدمیوں کے دلوں کی باتیں بتلا دے ۱۲ مجربات و خموس و معالم و کبیر و لباب۔

نزول الکلام۔ ۵۳ قولہ وَاَنِ احْکُمْ الخ کعب بن اسید اور عبداللہ بن صوریا اور شاس بن قیس نے باہم مشورہ کیا کہ چلو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو دین سے بہکا دیں اور خلاف حکم خدا کسی معاملہ میں حکم کرا دیں غرض تینوں یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آکر کہنے لگے کہ اے محمد تم جانتے ہو کہ ہم یہود میں شرفا اور سردار مانے جاتے ہیں پس اگر ہم مسلمان ہو گئے تو سارے یہود ایک دم مسلمان ہو جائیں گے اس لئے ہم میں اور ہماری قوم میں ایک جھگڑا ہے اس کے فیصلہ کو ہم آپ کے پاس آئیں گے آپ ہمارے مطابق اس میں حکم دیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دغابازوں کا کلام سنکر صاف انکار کر دیا اصغر یا اکبر چاہئے کوئی ایمان لاوے یا نہ لاوے مجھ سے تو اللہ تعالیٰ کے خلاف ہرگز نہ ہو سکے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔۔۔ بنسبت ہرگز اپنی عاقبت خراب نہیں کی جاتی ہیں تو خدا تعالیٰ کا تابعدار بنا ہوں کہ اس کے احکام لوگوں کو پہنچا دوں ۔۔۔ پاس کوئی مقدمہ آیا تو میں جیسا حکم آتی کے مطابق حکم

اللّٰهُ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ

اللہ یہ کہ پہونچا دے ان کو سزا ساتھ بعضے گناہوں ان کے کے اور تحقیق بہت لوگوں

کہ ان کے بعضے جرموں پر ان کو سزا دیں اور زیادہ آدمی تو

النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ

میں سے البتہ فاسق ہیں پس کیا حکم جاہلیت کا چاہتے ہیں اور کون شخص

بے حکم ہی ہوتے ہیں یہ لوگ پھر کیا زمانہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور فیصلہ کرنے میں

اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

بہتر ہے اللہ تعالے سے حکم میں واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں اے لوگو جو

اللہ سے کون اچھا ہوگا یقین رکھنے والوں کے نزدیک اے ایمان

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ

ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود اور نصاریٰ کو دوست بعضے ان کے

والو تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بنانا وہ ایک دوسرے

اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ

دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی دوست پکڑے ان کو تم میں سے پس تحقیق وہ انہیں میں سے ہے تحقیق

کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ ان میں ہی سے ہوگا بیشک اللہ تعالے

اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِیْنَ

اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو پس دیکھتا ہے تو ان لوگوں کو

سمجھ نہیں دیتے ان لوگوں کو جو اپنا نقصان کر رہے ہیں۔ اسی لئے تم ایسے لوگوں کو جن کے

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى

کہ بیچ دلوں ان کے بیماری ہے جلدی جاتے ہیں بیچ ان کے کہتے ہیں ڈرتے ہیں

دل میں مرض ہے دیکھتے ہو کہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھستے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اندیشہ ہے

اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىِٕرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ

ہم یہ کہ پہونچ جاوے ہم کو گردش زمانے کی پس شتاب ہے اللہ یہ کہ لے آوے فتح کو یا کچھ

کہ ہم پر کوئی حادثہ پڑ جاوے سو قریب امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل فتح کا ظہور فرما دے یا

اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ

بات اپنے پاس سے پس ہو جاویں اوپر اس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلوں اپنے

کسی اور بات کا خاص اپنی طرف سے پھر اپنے پوشیدہ دلی خیالات

نٰدِمِیْنَ ۝ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ

کے پشیمان اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کیا یہی ہیں وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے

نادم ہوں گے اور مسلمان لوگ کہیں گے ارے کیا یہ وہی لوگ ہیں کہ بڑے مبالغہ

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ

ساتھ اللہ کے سخت قسمیں اپنی کہ تحقیق وہ البتہ ساتھ تمہارے ہیں

سے قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ناپید ہوئے عمل ان کے پس ہو گئے ٹوٹا پانے والے اے لوگو جو

ان لوگوں کی ساری کارروائیاں غارت گئیں جس سے ناکام رہے اے

اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ

ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے گا تم میں سے دین اپنے سے پس ابھی لاوے گا اللہ

ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالے بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کر دیگا

بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ

ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے ان کو اور پیار کرتے ہیں وہ اس کو نرمی کرنے والے ہیں اوپر مسلمانوں کے سختی کرنے

جن سے اللہ تعالی کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالے سے محبت ہوگی مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر تیز ہوں گے

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا

والے ہیں اوپر کافروں کے جہاد کریں گے بیچ راہ اللہ کے اور نہ

کافروں پر جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے

يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

ڈریں گے ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالے کی بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے اس کو جس کو

کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے اللہ تعالی کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا

مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ

چاہے اور اللہ کشایش والا ہے جاننے والا سوائے اس کے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ

فرمائیں اور اللہ تعالے بڑے وسعت والے ہیں بڑے علم والے ہیں۔ تمہارے دوست تو اللہ تعالی اور اس کے

وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

ہے اور رسول اس کا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے وہ لوگ کہ قائم کرتے ہیں نماز کو

رسول اور ایماندار لوگ ہیں جو کہ اس حالت سے نماز کی پابندی رکھتے ہیں

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ

اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ رکوع کرنے والے ہیں اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو

اور زکوۃ دیتے ہیں کہ ان میں خشوع ہوتا ہے اور جو شخص اللہ سے دوستی

وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ

اور رسول اس کے کو اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے پس تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں

رکھے گا اور اس کے رسول سے اور ایماندار لوگوں سے سو اللہ کا گروہ بلا شک

الْغٰلِبُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ

غالب اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو ان لوگوں کو

غالب ہے اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے ہیں کہ

اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

جو پکڑتے ہیں دین تمہارے کو ٹھٹھا اور کھیل ان لوگوں میں سے کہ دیئے گئے ہیں کتاب

انھوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور دوسرے کفار کو

نزول الکلام۔ ۱ قولہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الخ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک مرتبہ نفل نماز میں مشغول تھے کہ ایک سائل نے سوال کیا کہ اللہ واسطے مجھ مسکین محتاج کو کچھ خیرات دو سائل کا سوال سنکر حضرت علیؓ نے فوراً اپنے ہاتھ سے رکوع میں ہی انگوٹھی اتار کر سائل کیطرف پھینک دی اسی وقت یہ آیت اتری لہذا اس شان نزول کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہوا کہ زکوۃ یعنی صدقہ دیتے ہیں حالت رکوع میں ۱۲۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبادہ یہود سے بیزار ہوئے اور انھوں نے اللہ و رسول کو اپنی دوستی کے لئے مخصوص کر لیا اس وقت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الخ سے لیکر وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تک نازل ہوئی اس صورت میں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے مراد عبادہ بن صامت اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگے کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہماری قوم قریظہ اور نضیر نے ہم کو چھوڑ دیا اور ہم سے جدائی اختیار کرلی اور ہمارے ساتھ بیٹھنے کی قسم کھالی تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی تو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے رسول خدا ہم اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو دوست بنانیکے ساتھ رضامند ہوئے۔ اور ابو جعفر محمد بن علی باقر فرماتے ہیں کہ آیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الخ سب ایمان والوں کے بارہ میں نازل ہوئی پھر ان سے کہا گیا کہ لوگ تو کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی اس کے جواب میں

ع ۸ ۶ ۱۲

انھوں نے کہا کہ وہ بھی ایمان والوں ہی میں سے ایک ایمان والے ہیں ۱۲ توضیح الکلام۔ ۲ قولہ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ۔ خدا تعالی نے مسلمانوں کے لئے قابل ولایت جن مومنوں کو قرار دیا ہے ان کی تین صفات بیان فرمائے ہیں ۱ یہ کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں یہ بدنی اور روحانی عبادت کا اصل اصول ہے، ۲ اور زکوۃ دیتے ہیں یہ مالی عبادت کا رکن اعظم ہے ۳ اور وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ابو مسلم فرماتے ہیں کہ رکوع سے مراد خضوع اور خشوع ہے کہ یہ باتیں نہایت خشوع و خضوع سے کرتے ہیں ۱۲

مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ
پہلے تم سے اور نہ کافروں کو دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم
دوست مت بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا
ایمان والے اور جب پکارتے ہو تم طرف نماز کی پکڑتے ہیں اس کو
ایماندار ہو اور جب تم نماز کے لئے اعلان کرتے ہو تو وہ لوگ اس کے

هُزُوًا وَّلَعِبًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ قُلْ
ٹھٹھا اور کھیل یہ بسبب اس کے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے کہہ دے
ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ بالکل عقل نہیں رکھتے آپ کہیے

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
اے اہل کتاب نہیں عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ
کہ اے اہل کتاب تم ہم میں کونسی بات معیوب پاتے ہو بجز اس کے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور

وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ
کے اور اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف ہماری اور جو اتاری گئی ہے پہلے اس سے اور یہ کہ بہت تمہارے
اس پر جو ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر جو پہلے بھیجی جا چکی ہے باوجود اس کے کہ تم میں اکثر

فٰسِقُوْنَ ○ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً
فاسق ہیں کہہ کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بدتر کے اس سے جزا میں
لوگ ایمان سے خارج ہیں آپ کہیے کہ کیا میں تم کو ایسا طریقہ بتلاؤں جو اس سے بھی خدا کے یہاں پاداش ملنے

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ
نزدیک اللہ کے وہ شخص کہ لعنت کی اس کو اللہ نے اور غضب ہوا اوپر اس کے اور کیے
میں زیادہ برا ہو۔ وہ ان اشخاص کا طریقہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دور کر دیا ہو اور ان پر غضب فرمایا ہو اور

مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰۤئِكَ شَرٌّ
ان میں سے بندر اور سور اور بندگی کی شیطان کی یہ لوگ بدتر ہیں
ان کو بندر اور سور بنا دیا ہو اور انھوں نے شیطان کی پرستش کی ہو ایسے اشخاص مکان کے

مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ○ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ
جگہ میں اور بہت بہکے ہوئے ہیں راہ سیدھی سے اور جب آتے ہیں تمہارے پاس
اعتبار سے بھی بہت برے ہیں اور راہ راست سے بھی بہت دور ہیں اور جب یہ لوگ تم لوگوں کے

قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ
کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہیں ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکل گئے ہیں ساتھ اس کے اور
پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ وہ کفر ہی کو لے کر آئے تھے اور کفر ہی کو لیکر چلے گئے اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ○ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ چھپاتے ہیں اور دیکھتا ہے تو بہتوں کو ان میں سے
تو خوب جانتے ہیں جس کو یہ پوشیدہ رکھتے ہیں اور آپ ان میں بہت آدمی

نزول الکلام ۔ ۵۸ قولہ واذا نادیتم الی الصلوٰۃ الخ امام سدی فرماتے ہیں کہ یہ آیت مدینہ کے ایک اعرابی کے بارہ میں نازل ہوئی اس کا یہ طریقہ تھا کہ جب موذن کو یہ کہتے سنتا کہ اشہد ان محمدا رسول اللہ تو وہ کہتا کہ جھوٹا جل جائے تو ایک دن رات کے وقت اس کا خادم آگ لیکر گھر میں آیا اور وہ اور اس کی بیوی بچے وہاں سو رہے تھے اچانک آگ میں سے ایک چنگاری اڑی اور ظالم مع اپنے گھر والوں کے جل کر راکھ ہو گیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ۵۹ قولہ قل یااہل الکتٰب الخ یہود کی ایک جماعت کہ جن میں ابو یاسر بن اخطب اور نافع بن ابی نافع اور غازی بن عمر بھی موجود تھے ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے محمد تم کس کس چیز پر ایمان لائے ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور تمام انبیاء ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب موسےٰ عیسیٰ علیہم السلام سب کو مانتا ہوں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام آیا تو یہ لوگ بولے کہ ہم عیسیٰ کو نہیں مانتے اور جو شخص عیسیٰ کو مانے ہم اس کو بھی نبی نہیں سمجھتے اس وقت ان کے بارہ میں یہ آیت اتری ۱۲ اور طبرانی میں مروی ہے کہ کفار نے کہا کہ ہم کسی دین کو تمھارے دین سے زیادہ برا نہیں جانتے اور یہ ہو سکتا ہے کہ ایک آیت چند موقعوں اور کئی حادثوں کے وقت اترے ۱۲ توضیح الکلام ۵ قولہ اتخذوھا الخ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب اذان ہوتی اور مسلمان نماز شروع کرتے تو یہود کہتے کہ یہ کھڑے ہوئے ہیں خدا کرے کبھی کھڑا ہونا نصیب نہ ہو اور جب ان کو رکوع سجدہ کرتے دیکھتے تو ہنستے اور مسخرہ پن کرتے ۱۲ ۶ قولہ قل یااہل الکتٰب الخ یہود و نصاریٰ جو اسلامی

عبادت اذان و نماز پر ٹھٹھا کرتے تھے اب اُن سے بطور الزام کے فرماتے ہیں کہ کیوں صاحب ہم پر ٹھٹھا کرنے کا صرف یہی سبب ہے کہ ہم اللہ اور اس کے انبیاء پر نازل کی ہوئی کتابوں پر ایمان لائے ہیں اور تم میں اکثر نماز و روزہ سے غافل اور فاسق ہیں سو یہ کوئی عیب اور برائی کی بات نہیں ہاں عیب اور برائی کے قابل وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ نے لعنت کی اور اُن کی صورتوں کو بندر اور سؤر کی صورتوں میں مسخ کر دیا اور انھوں نے طاغوت یعنی شیطان کی پرستش یعنی پیروی کی چونکہ یہود میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی تھیں

يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ○ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ وَلَوْ

نزول الکلام۔ سلہ قولہ وقالت الیہود الخ جب یہود نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور ایمان نہ لائے تو ان پر اللہ تعالے کی طرف سے رزق کی تنگی ہوئی اور جو پہلے بڑے مالدار تھے اب مفلس ہونے لگے، آمدنی کم ہو گئی، اس پر فخاص جو یہودی بنی قینقاع کا سردار تھا کہنے لگا کہ خدا کا ہاتھ تنگ ہو گیا اور اس کہنے پر دوسرے یہودی خوش ہوئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام۔ سلہ قولہ وقالت الیہود الخ اگرچہ یہ قول سب یہودیوں کا نہ تھا بلکہ صرف فخاص کا تھا لیکن چونکہ باقی یہود نے اس کو منع نہ کیا بلکہ اس کہنے سے وہ بھی راضی تھے اس لئے ان سب کو اللہ تعالیٰ نے اس قول میں شریک فرما کر قالت الیہود فرما دیا ید اللہ مغلولۃ۔ یعنی معاذ اللہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ بند ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں فرمایا کہ غلت ایدیہم یعنی ان ہی کے ہاتھ بند ہیں پس جس عیب میں خود مبتلا ہیں اس عیب سے اللہ تعالےٰ کو موصوف بتلاتے ہیں ہاتھ کا بند ہونا بخل کی طرف اشارہ ہے، ان کی اس بدکلامی کا انجام یہ ہوا کہ وہ رحمت الٰہی سے دور کر دیئے گئے اور جو اس کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے وہ دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوتا ہے چنانچہ یہ لوگ دنیا میں قید اور قتل کئے گئے اور آخرت میں ان کے لئے عذاب دوزخ ہے اور اللہ تعالیٰ تو اس عیب کے احتمال سے بھی بری ہے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں یعنی بڑے سخی ہیں مگر چونکہ حکیم بھی ہیں اس لئے جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں لہذا یہود کے رزق میں جو تنگی ہوئی وہ ضرور کسی حکمت کے ماتحت ہے اور وہ حکمت ان کے کفر کا وبال اُن کو چکھانا ہے بخل کی وجہ سے ایسا نہیں کیا ۱۲

سلہ قولہ ولیزیدن الخ یعنی اگر اتنا کلام اللہ تعالیٰ کا سنکر اور اپنے کلام کا باطل ہو جانا جانکر اگر توبہ کر لیتے تو بھی غنیمت تھا کہ پھر ان کو معافی دیدی جاتی لیکن ان میں یہ بات بھی نہیں بلکہ اور برعکس جس قدر مضمون اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہو کر آپ کے پاس آتا ہے اس سے یہود کے اکثر لوگ زیادہ سرکش اور کافر ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے جو ان کو رحمت سے دور کر دیا اوس کا ایک دنیوی ثمرہ یہ ہے کہ اون کے آپس میں قیامت کے لیے ہم نے بغض اور عداوت ڈالدی چنانچہ اون کے مذہب مختلف فرقے موجود ہیں اور ہر فرقہ دوسرے

أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ

قایم رکھتے تورات کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا گیا ہے طرف ان کی پروردگار

توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی ہے اسکی

لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ

ان کی سے البتہ کھاتے اوپر اپنے سے اور نیچے پاؤں اپنے کے سے بعضے ان میں سے ایک جماعت ہے

پوری پابندی کرتے تو یہ لوگ اوپر سے اور نیچے سے خوب فراغت سے کھاتے ان میں ایک جماعت

مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

بیچ کی راہ کی اور بہت ان میں سے بُرا ہے جو کچھ کرتے ہیں اے رسول پہونچا دے

راہ راست پر چلنے والی ہے اور زیادہ ان میں ایسے ہی ہیں کہ ان کے کردار بہت بڑے ہیں اے رسول

بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے اور اگر نہ کرے تو پس نہ پہونچایا تو نے

جو حکم آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ سب پہونچا دیجئے اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام بھی

رِسَالَتَهُ ۚ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

پیغام اس کا اور اللہ بچا دے گا تجھ کو لوگوں سے تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا

نہیں پہونچایا اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا یقیناً اللہ تعالیٰ ان کافر لوگوں کو

الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ

قوم کافروں کو کہہ اے اہل کتاب نہیں تم اوپر کسی چیز کے

راہ نہ دیں گے آپ کہئے کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر بھی نہیں

حَتّٰى تُقِيمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن

یہاں تک کہ قایم کرو تورات کو اور انجیل کو اور جو کچھ اتارا جاتا ہے طرف تمہاری پروردگار

جب تک کہ توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے اس کی بھی پوری پابندی

رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

تمہارے سے اور البتہ زیادہ کرے گا بہتوں کو ان میں سے جو اتارا گیا ہے طرف تیری رب تیرے سے

نہ کرو گے اور ضرور جو مضمون آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ ان میں سے بہتوں کی

طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝ إِنَّ

سرکشی اور کفر پس مت غم کھا اوپر قوم کافروں کے تحقیق

سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب ہو جاتا ہے تو آپ ان کافر لوگوں پر غم نہ کیا کیجئے یہ تحقیقی

الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصّٰبِئُونَ وَالنَّصٰرٰى

جو لوگ کہ ایمان لائے اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے اور بے دین اور نصاریٰ

بات ہے کہ مسلمان اور یہودی اور فرقہ صابئین اور نصاریٰ جو شخص

مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَلَا خَوْفٌ

جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور کام کرے اچھے پس نہیں خوف

یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر اور کارگذاری اچھی کرے ایسوں پر نہ کسی طرح کا

نزول الکلام۔ ٥١ قولہ وان لم تفعل الخ آیت یا ایہا الرسول سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام احکام لوگوں تک پہونچانے کا حکم ہوا تو آپ نے مقتضائے بشریت اس بھاری بوجھ کے کما حقہ پورے طور پہ بجا نہ سکنے کا احتمال اور خیال کر کے عرض کیا کہ الٰہی میں تنہا ہوں اور چاروں طرف دشمن بھرے ہوئے ہیں میں کیونکر تعمیل کروں گا اس وقت وان لم تفعل الخ نازل ہوا ١٢

ع ٩ / ١٠ / ١٣

٥٢ قولہ واللّٰہ یعصمک الخ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کافروں کے خوف سے رات کے وقت اپنی حفاظت کراتے اور حضرت عباس وغیرہ صحابہ باری باری رات کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے آرام کے وقت پہرا دیا کرتے تھے اللہ رب العزت نے جب یہ آیت نازل فرما دی تو آپ نے قبۂ مبارک سے سر نکال کر ارشاد فرمایا کہ لوگو اپنے اپنے گھر چلے جاؤ اب میری حفاظت میرے مولا نے اپنے ذمہ لے لی ١٢

٥٣ قولہ قل یا اہل الکتاب الخ رافع اور سلام بن مشکم اور مالک ابن صیف نے ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم تو اپنے آپ کو ملت ابراہیمی پر بتلاتے ہو اور ہماری کتاب پر بھی ایمان رکھنے کو کہتے ہو پھر ہم کو کافر کیوں بتلاتے ہو آپ نے فرمایا بیشک لیکن تم نے اپنی کتاب بدل دی اور اللہ تعالیٰ کے احکام چھپا لئے اس پر وہ لوگ بولے کہ نہیں ہم تو حق اور ہدایت اور اپنے دین پر قائم ہیں ان کی تردید میں یہ آیت اتری ١٢ لباب

توضیح الکلام

٥٢ قولہ واللّٰہ یعصمک الخ یعنی خدا تعالیٰ آپ کو اس سے محفوظ رکھے گا کہ کفار مقابل ہو کر آپ کو قتل کر ڈالیں اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو اس طرح قتل کرنے کی راہ نہیں دیں گے چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اگرچہ بعض جہادوں میں آپ زخمی ہو گئے اور یہود نے نامردوں کی طرح آپ کو زہر بھی دیا لیکن کبھی جمع ہو کر مقابلہ میں آپ کا کچھ نہیں کر سکے اور اس پیشین گوئی کا صادق ہونا آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔ تو جنگ اُحد وغیرہ میں جو ایذائیں آپ کو دیں اوّل تو وہ قتل اور ہلاکت کے درجہ تک نہ تھیں دوسرے بعض کا یہ قول ہے کہ جنگ اُحد اور جن جہادوں میں جناب کو کوئی ایذا ہوئی تھی ان واقعات کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہے اور بعض نے اس آیت کا یہ مطلب بھی بیان کیا ہے اگرچہ وہ مرجوح ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے لوگوں میں آپکی بعثت کے بعد صرف آپ ہی کو

[illegible] کو شہید [illegible] عنقریب [illegible] معصوم نہیں [illegible]

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ

أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ○ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ

فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ

مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ

هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا

اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ○

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا

مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ

لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

توضیح الکلام۔ ٥١ قولہ وَحَسِبُوا الخ یعنی جب کافروں کو ان کی بدعملی پر فوری سزا کسی حکمت کے باعث نہیں دی گئی تو وہ یہ گمان کر بیٹھے کہ سزا کچھ بھی نہ ہوگی مگر یہ گمان ان کا بالکل غلط تھا چنانچہ ان کو وقتاً فوقتاً سزا بھی بعد میں ہوئی مگر ان کا شیوہ پھر بھی یہ ہی رہا حتی کہ اب وہ لوگ آپ کے ساتھ تکذیب اور مخالفت کا برتاؤ کر رہے ہیں، جو رسول احکام جدید لیکر آئے ان کے ساتھ تو ان لوگوں کا عقائد میں بھی خلاف ممکن ہے اور جو رسول صرف احکام توریت کی بعینہ تعلیم دینے آئے تھے ان کا خلاف صرف عملی تھا کیونکہ اعتقاد کی رو سے تو توریت کے موافق تھے کہ اس کو کتاب خدا کی مانتے تھے لیکن اعمال اس کے خلاف تھے اور جو سزائیں کہ اہل کتاب کو دنیا میں دی گئیں وہ مشہور ہیں جیسا کہ کئی بار بیان گذر چکا ہے ۱۲ ٥٢ قولہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ الخ پہلے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ کا حکم فرمایا اس کے بعد اہل کتاب کی توہین کی کہ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ تم دونوں ٹھیک نہیں حَتّٰى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ جب تک کہ توریت اور انجیل پر پورا پورا عمل نہ کروگے اس آیت سے تفصیل کے ساتھ ہر ایک کے عقیدے کو باطل کرتا ہے چونکہ عیسائی لوگ اپنے مذہب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کا عطر بتلاتے تھے اور اس کو روحانی مذہب جانتے تھے اور یہ خیال ان کا بیشک اس وقت تک ٹھیک تھا کہ اس مذہب میں ادل بدل کچھ نہیں ہوا تھا حضرت مسیح علیہ السلام کے کچھ ہی بعد پولوس اور اس کے پیرووں کی افراط و تفریط سے اس دین میں اس قدر خلط ملط ہوگیا کہ اس کی اصلاح بدون خاتم پیغمبران نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ناممکن تھی اسلئے سب سے پہلے ان کی غلطی کا اظہار فرماتے ہیں اور غلطی بھی اعتقادی اور پھر اس درجہ کی کہ جس سے روح تاریک ہوئے بغیر رہ ہی نہ سکے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو کفر کے ساتھ تعبیر فرمایا یعنی مسیح کو الٰہ ماننا کفر ہے چونکہ یہ عقیدہ ظاہر البطلان تھا اس لئے اور عقلی دلائل کی ضرورت نہ سمجھ کر صرف نقلی دلیل یعنی قول مسیح علیہ السلام پر اکتفا کیا اور فرمایا ٥٣ قولہ قَالَ الْمَسِيحُ الخ یعنی مسیح جنکے معبود ہونے کے مدعی ہیں وہ خود کہہ رہا ہے کہ بنی اسرائیلو تم اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا دونوں کا رب ہے کیونکہ جو اس کے سوا دوسرے کو پوجے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ

کیا پس نہیں توبہ کرتے طرف اللہ کی اور نہیں بخشش مانگتے اس سے اور اللہ

کیا پھر بھی خدا تعالیٰ کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس سے معافی نہیں چاہتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ

بخشنے والا مہربان ہے نہیں مسیح بیٹا مریم کا مگر پیغمبر

بڑی مغفرت کرنیوالے بڑی رحمت فرمانے والے ہیں۔ مسیح ابن مریم کچھ بھی نہیں صرف ایک پیغمبر ہیں

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ

تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر اور ماں اس کی صدیقہ تھی

جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گذر چکے ہیں۔ اور ان کی والدہ ایک ولی بی بی

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ

یعنی ولیہ تھی وہ دونوں کھاتے کھانا دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم واسطے

ہیں دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھئے تو ہم کیونکر دلائل ان سے بیان

الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ أَتَعْبُدُونَ

ان کے نشانیاں پھر دیکھ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم

کررہے ہیں پھر دیکھئے وہ الٹے کدھر جارہے ہیں آپ فرمائیے کیا خدا کے سوا

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَ

سوائے خدا کے اس چیز کو کہ نہیں اختیار میں رکھتے واسطے تمہارے ضرر اور نہ نفع اور

ایسے کی عبادت کرتے ہو جو کہ تم کو نہ کوئی ضرر پہونچانے کا اختیار رکھتا ہو اور نہ نفع پہونچانے کا اور

اللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

اللہ وہی ہے سننے والا جاننے والا کہہ اے اہل کتاب

حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سنتے ہیں سب جانتے ہیں آپ فرمائیے کہ اہل کتاب

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا

مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے اور مت پیروی کرو

تم اپنے دین میں ناحق کا غلو مت کرو اور ان لوگوں کے خیالات پر مت

أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا

خواہشوں اس قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوئے پہلے اس سے اور گمراہ کیا بہتوں کو

چلو جو پہلے خود بھی غلطی میں پڑ چکے ہیں اور بہتوں کو غلطی میں ڈال چکے ہیں اور

وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ لُعِنَ الَّذِينَ

اور بہک گئے سیدھی سے راہ لعنت کئے گئے وہ

وہ لوگ راہ راست سے دور ہو گئے تھے

كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ

لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل سے اوپر زبان داؤد کے اور

بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے ان پر لعنت کی گئی تھی داؤد اور

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ الخ یہاں سے ایک ایسی دلیل یہود و نصاریٰ کے عقیدہ کو باطل کرنے کے لئے ذکر فرماتے ہیں اور ہراس شخص کے عقیدہ کو باطل کرنے کے لئے جو شرک کرتا ہو کہ اسکی رو سے کوئی چیز خدا کے سوا قابل عبادت نہیں ہو سکتی اس لئے کہ معبود صرف وہی ہو سکتا ہے جو نفع نقصان کا مالک ہو اور اسی بنا پر کسی کو معبود بنایا جا سکتا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام اور مشرکوں کے فرضی خدا کسی کو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر کیونکہ یہ لوگ اپنے ہی ضرر کو دفع نہ کر سکے کیونکہ بقول نصاریٰ جب حضرت مسیح کو سولی چڑھایا گیا تو وہ چیخے اور ایلی ایلی کہتے کہتے اُن کی جان نکلی ۱۲ ۵۲ قولہ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ الخ یہاں سے اہل کتاب کو خطاب ہے کہ تم اپنے دین میں غلو زیادتی نہ کرو اور نہ اپنے سے پہلے گمراہ قوموں کی پیروی کرو جو خود بھی گمراہ ہو چکیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتی تھیں جیسا کہ حور اور بابل اور نینوا کے بت پرست اور در اصل ان ہی قوموں کے رسم و رواج نے اہل کتاب کو تباہ کیا اور ادھر یونان اور روم کے بت پرست قوموں کی صحبت نے عیسائیوں کو خراب کیا اس کے بعد بنی اسرائیل کے اوپر جو انبیا علیہم السلام کی طرف سے پھٹکار پڑی اس کو جتلاتا ہے اور اس سے مقصد یہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ سے سرکش اور بگڑے ہیں ۱۲ ۵۳ قولہ لُعِنَ الَّذِیْنَ الخ جمہور مفسروں کے نزدیک زبان داؤد پر ملعون کئے جانے سے مراد اصحاب سبت پر لعنت کرنا ہے جنھوں نے ہفتہ کے روز ایلہ کے قریب سمندر کے کنارہ زمانہ داؤد علیہ السلام میں شکار کیا جس سے ان پر پھٹکار پڑی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان یہود پہ لعنت ہوئی کہ جو مائدہ کا آسمان سے نازل ہونا دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے حضرت داؤد کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ تک یہ حالت تھی کہ نافرمان اور حد سے تجاوز کرنیوالے اور ہر برے کام کو کرتے تھے ۱۲

ع ۱۰ / ۱۱ / ۱۴

ربط الکلام ۵۳ قولہ لَتَجِدَنَّ الخ اوپر کی آیت میں عیسائیوں کے ذکر سے پہلے جس طرح یہود کا ذکر تھا اس آیت میں پھر یہود ہی کا تذکرہ ہے اور اس تذکرہ کے ختم پر یہود کی زیادتی تعصب کے مقابلہ میں نصاریٰ کا عموماً تعصب میں کم ہونا اور ان میں سے ایک خاص نو مسلموں کی ..... جماعت کا خاص کر حق کے سامنے سر جھکانا بیان فرما کر اس .....

عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

عیسےٰ بیٹے مریم کے یہ بسبب اس کے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے

عیسےٰ ابن مریم کی زبان سے یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ اُنھوں نے حکم کی مخالفت کی اور

يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ

حد سے نکل جاتے ایک دوسرے کو منع نہ کرتے تھے بُرے کام سے کہ کرتے تھے اس کو

حد سے نکل گئے جو بُرا کام اُنھوں نے کر رکھا تھا اس سے باز نہ آتے تھے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ

البتہ بُرا تھا جو کچھ کہ تھے کرتے دیکھتا ہے تو بہت کو اُن میں سے

واقعی اُن کا فعل بے شک بُرا تھا آپ ان میں بہت آدمی دیکھیں گے کہ

يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ

دوستی کرتے ہیں اُن لوگوں کی کہ جو کافر ہوئے البتہ بُرا ہے جو کچھ کہ آگے بھیجا ہے واسطے اُن کے

کافروں سے دوستی کرتے ہیں جو کام اُنھوں نے آگے کے لیے کیا ہے

اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ

جانوں اُن کی نے یہ کہ ناخوش ہوا اللہ اوپر اُن کے اور بیچ عذاب کے وہ

وہ بے شک بُرا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن پر ناخوش ہوا اور یہ لوگ عذاب میں

خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ

ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اگر ہوتے ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نبی کے اور اس چیز کے جو اُتاری گئی ہے

دائم رہیں گے اور اگر یہ لوگ اللہ پر ایمان رکھتے اور پیغمبر پر اور اُس کتاب پر جو اُن کے پاس بھیجی گئی تھی

اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ

طرف اس کی نہ پکڑتے ان کو دوست و لیکن بہت اُن میں سے

تو ان کو کبھی دوست نہ بناتے لیکن ان میں زیادہ لوگ ایمان سے

فٰسِقُوْنَ ۝ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

فاسق ہیں البتہ پاوے گا تو زیادہ سب لوگوں سے عداوت میں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں

خارج ہی ہیں تمام آدمیوں سے زیادہ مسلمانوں سے عداوت رکھنے والے آپ ان

الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً

یہود کو اور ان لوگوں کو کہ شریک کرتے ہیں اور البتہ پاوے گا تو نزدیک ان کا دوستی میں

یہود اور ان مشرکین کو پاویں گے اور ان میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب تر

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ

واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں ان لوگوں کو کہ کہتے ہیں تحقیق ہم نصارے ہیں یہ اس واسطے ہے کہ بعضے

ان لوگوں کو پاویں گا جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ

مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

ان میں سے پڑھے ہیں اور عبادت کرنیوالے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں تکبر کرتے

ان میں بہت سے علم دوست عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا درویش ہیں اور اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ متکبر نہیں ہیں

نزول الکلام۔ ۵ قولہٗ لَتَجِدَنَّ الخ جب مسلمانوں کو کفار مکہ نے طرح طرح کی ایذائیں پہونچانی شروع کیں کسی کو دھوپ میں ڈالکر کوڑوں سے پٹوایا اور کسی کو قتل اور کسی کو زخمی کیا کسی کا گوشت کاٹا، حضرت عمار ابن یاسر کو عذاب دے رہے تھے کہ اتنے میں ابوجہل نے آکر حضرت عمار کی والدہ سمیہ کی پیشاب گاہ میں ایسا نیزہ چلایا کہ وہ شہید ہوگئیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نیک دل منصف حاکم ہے اس کی عملداری میں چلے جاؤ چنانچہ گیارہ مرد اور چار عورتیں جن میں محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ اور ان کے خاوند حضرت عثمان بن عفان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر ابن عوام بھی تھے ہجرت کر گئے یہ پہلی ہجرت کہلائی پھر دوسرے دہلہ میں حضرت جعفر طیار بن ابی طالب چند دیگر مسلمان مرد و عورت کے ساتھ حبشہ میں پناہ گزیں ہوئے یہاں تک کہ یہ اسی مہاجر حبشہ میں جمع ہوگئے باوجودیکہ بیچارے مسلمانوں نے جلاوطنی اختیار کی لیکن کافروں نے اس پر بھی ان کو چین نہ لینے دیا وہاں بھی قریش نے نجاشی سے جاکر چغلیاں کھائیں کہ یہ بے دین عیسیٰ علیہ السلام کو غلام کہتے اور فساد کرتے پھرتے ہیں نجاشی نے جو خود عیسائی مذہب رکھتا تھا لیکن نہایت مستقل مزاج اور انصاف پسند سب مسلمانوں کو پاس بلاکر حبشہ میں ان کے چلے آنے کی وجہ دریافت کی حضرت جعفر طیار رضی سب کے وکیل بنے اور ترجمان کے ذریعہ اپنے مذہب اسلام کی سچائی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت ظاہر کرتے رہے اور یہ بھی ظاہر کیا کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام یعنی قرآن مجید نازل ہوتا ہے نجاشی نے قرآن شریف کا کچھ حصہ سُننا چاہا حضرت جعفر رضی نے خاص عربی لہجہ سے نہایت خوش الحانی اور سنجیدگی سے قرآن شریف پڑھکر خصوصاً سورۂ مریم سُنائی اور اپنے عقائد ظاہر کئے اس پر نجاشی اور اُس کے درباری سب رو دئے اور اسلام کی صداقت کے معتقد ہوگئے، نجاشی آخر میں اسلام لے آئے اُن کے مرنے کی خبر ملنے پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی ١٢ لباب النقول حدیث الکلام۔ ۵ قولہٗ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ الخ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب کبھی دو

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى

اور جب سنتے ہیں جو کچھ اتارا گیا ہے طرف

اور جب وہ اس کو سنتے ہیں جو کہ رسول کی طرف

الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ

رسول کی دیکھتا ہے تو آنکھوں اُن کی کو کہ بہتی ہیں آنسوؤں سے اُس چیز سے کہ پہچانا ہے اُنھوں نے

بھیجا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انھوں نے حق کو

الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا

حق سے کہتے ہیں اے رب ہمارے ایمان لائے ہم پس لکھ ہم کو ساتھ شاہدوں کے اور کیا ہے

پہچان لیا یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم مسلمان ہو گئے تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لیجئے جو تصدیق کرتے ہیں اور ہمارے

لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ

ہم کو کہ نہ ایمان لاویں ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہمارے پاس حق سے اور طمع رکھتے ہیں ہم یہ کہ

پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو حق ہم کو پہونچا ہے اس پر ایمان نہ لاویں اور اس بات کی امید رکھیں کہ

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا

داخل کرے ہم کو رب ہمارا ساتھ قوم صالحوں کے پس ثواب دیا ان کو اللہ نے بدلے اُس کے

ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی معیت میں داخل کردے گا سو ان کو اللہ تعالیٰ ان کے

قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَ

جو کہا تھا انھوں نے بہشتیں چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُن کے اور

قول کی پاداش میں ایسے باغ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور

ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

یہ ہے بدلہ نیکی کرنے والوں کا اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو

نیکوکاروں کی یہی پاداش ہے اور جو لوگ کافر رہے اور ہماری آیتوں کو جھوٹا کہتے رہے

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا

یہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو

وہ لوگ دوزخ والے ہیں اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے

طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

پاکیزہ اُس چیز کو کہ حلال کیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے اور مت نکل جاؤ حد سے تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے

حلال کی ہیں ان میں لذیذ چیزوں کو حرام مت کرو اور حدود سے آگے مت نکلو بیشک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو

الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا

حد سے نکل جانے والوں کو اور کھاؤ اس چیز کو کہ دیا تم کو اللہ نے حلال پاکیزہ اور ڈرو

پسند نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے

اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ

اللہ سے وہ جو تم ساتھ اس کے ایمان لانے والے ہو نہیں پکڑے گا تم کو اللہ ساتھ بے قصد کے

ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرماتے تمہاری قسموں میں

توضیح الکلام ۵۱ قولہ ... الجزء السابع ...

... وسلم پر نازل ہوئی تو سن کر بعض کو جان لینے کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جب بعض حق کو پہچان لینے کی وجہ سے وہ حضرات روئے تو اگر کل حق کو جان لیتے تو کیا حال ہوتا ۱۲ ۵۲ قولہ ربنا اٰمنا الخ یعنی اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو ہم نے سُنا اور ہم گواہ ہیں کہ وہ حق ہے ۵۳ قولہ فاکتبنا مع الشٰہدین الخ پس اے خدا ہم کو گواہوں کے ساتھ لکھ لیجئے گواہوں سے مراد اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ان کو شاہد اس وجہ سے کہا کہ وہ بھی حق (قرآن مجید) کی گواہی دیتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شہداء کے لفظ سے بھی تعبیر کیا ہے ارشاد ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ الخ ۵۴ قولہ وَمَا لَنَا الخ یعنی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول اور کتاب پر ایمان بھی نہ لائیں اور پھر یہ امید رکھیں کہ ہم کو ہمارا رب صالحین لوگوں کے ساتھ جمع کردے مطلب یہ کہ ان دونوں باتوں میں باہم ضد ہے۔ ایمان نہ لانا اور قوم صالحین کے ساتھ داخل ہونا جمع نہیں ہوسکتا ۱۲ نزول الکلام ۵۵ قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا الخ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حالات قیامت سُنے تو ان بابرکت حضرات کے قلوب دنیا سے بالکل بے رغبت ہوگئے اور دس حضرات نے جن میں حضرت ابوبکر و علی و ابن مسعود، مقداد، ابوذر، اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہم بھی تھے حضرت عثمان بن مظعون کے گھر میں جمع ہو کر اس بات پر بالاتفاق قسم کھائی کہ باقی چند روزہ عمر راہبوں کی طرح گذاریں یعنی دن بھر روزہ رکھیں اور رات بھر نماز پڑھیں گوشت اور گھی وغیرہ نہ کھائیں فرش پر نہ سوویں عورتوں سے بالکل علیحدہ رہیں کمبل اور ٹاٹ بدن پر لپیٹ لیا کریں خدا تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور مسلمانوں کو اس سے منع کرنے کے لئے یہ آیت نازل کی ۱۲ خواص الکلام۔ ۵۶ قولہ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ سے تمام تک سیبی پر لکھ کر قبل طلوع آفتاب شہد خام سے دھو کر جو شخص کسی کے عشق یا کسی مصیبت و غم میں مبتلا ہو اس پر تین دن متواتر وہ پانی چھڑکا جائے انشاء اللہ تعالیٰ نجات ۱۲

ع ۹ ۱۱ ۱

فِيٓ أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ

بیچ قسموں تمہاری کے اور لیکن پکڑتا ہے تم کو ساتھ اس چیز کے کہ گرہ باندھی تم نے قسموں کی پس کفارہ اس کا

لغو قسم پر لیکن مواخذہ اس پر فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو مستحکم کرو سو اس کا کفارہ

إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ

کھلا دینا دس فقیروں کا درمیان سے اس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم لوگوں اپنوں کو

دس محتاجوں کو کھانا دینا اوسط درجہ کا جو اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیا کرتے ہو

أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ

یا پہنانا اُن کا یا آزاد کرنا ایک گردن کا پس جو کوئی نہ پاوے پس روزے تین دن کے

یا ان کو کپڑا دینا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا اور جن کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں

ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوٓا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ

یہ ہے کفارہ قسموں تمہاری کا جب قسم کھاؤ تم اور حفاظت کیا کرو قسموں اپنی کی اسی طرح

یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب کہ تم قسم کھالو اور اپنی قسموں کا خیال رکھا کرو اسی طرح

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا

بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی تو کہ تم شکر کرو اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اللہ تعالےٰ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتے ہیں تاکہ تم شکر کرو اے ایمان والو بات

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ

سوائے اسکے نہیں کہ شراب اور جوا اور تھان بتوں کے اور تیر فال کے ناپاک ہیں کام

یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی

الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ

شیطان کے سے پس بچو اس سے تو کہ تم فلاح پاؤ سوائے اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے شیطان

کام ہیں سو ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح ہو شیطان تو یوں چاہتا ہے

أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ

یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے عداوت اور بغض بیچ شراب کے اور جوئے کے اور

کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کردے اور

يَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَوٰةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ○

بند کرے تم کو یاد خدا کی سے اور نماز سے پس کیا ہو تم باز رہنے والے

اللہ تعالےٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آؤ گے

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ

اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور ڈرو پس اگر پھر جاؤ تم

اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو اور اگر اعراض کروگے

فَاعْلَمُوٓا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○ لَيْسَ عَلَى

پس جانو یہ کہ اوپر پیغمبر ہمارے کے پہونچانا ہے ظاہر نہیں اوپر

تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہونچا دینا تھا ایسے لوگوں پر

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ الخ چند صحابہ کی جن میں حضرت سعد بن وقاص بھی شامل تھے حضرت عتبان بن مالکؓ کے گھر دعوت تھی شراب اسوقت تک حلال تھی اس لئے بعد میں شراب کا دور چلا جب نشہ نے زور کیا تو ایسی حالت میں حضرت سعد نے ایک شعر پڑھا کہ جس میں انصار کی بُرائی تھی یہ سُنکر مجلس میں سے ایک شخص اُٹھا اور اس نے حضرت سعد کے سر پر چوٹ لگائی اور جلسہ درہم برہم ہوگیا جب اس جنگ کی خبر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو اس وقت دربار نبوت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر تھے انھوں نے دربار الٰہی میں عاجزانہ دعا کی کہ بار الٰہا شراب کے بارہ میں کوئی قطعی حکم فرمادے کیونکہ یہ تو مسلمانوں میں باہم نااتفاقی کا سبب بننے لگی اُسی دم شراب کی قطعی حُرمت بیان کرنے کو یہ آیت اُتری ۱۲ حدیث شریف میں ہے کہ اس کے نازل ہونے کے بعد صحابہؓ نے کہا کہ ہم باز آگئے اور جس قدر شراب اس وقت موجود تھیں سب پھینک دیں۔ دوسرا شان نزول لباب میں نسائی اور بیہقی کی روایت کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انصار کے دو قبیلوں نے جمع ہوکر شراب پی جب شراب کی مستی چڑھی تو بعض نے کھیلنا شروع کیا جب ہوش میں آئے تو انھوں نے اپنے چہرہ اور سر اور ڈاڑھی میں کچھ نشانات پائے تو کہنے لگے کہ یہ حرکت میرے ساتھ میرے فلاں بھائی نے کی ہے اور وہ سب باہم بے کینہ بھائی تھے لیکن اب وہ یہ کہنے لگے کہ اگر فلاں شخص میرے ساتھ مہربان اور رحم کھانے والا ہوتا تو ہرگز ایسی حرکت میرے ساتھ نہ کرتا اس وقت ان کے دلوں میں کینہ پڑگیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

۵۲ قولہ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ الخ جب شراب کی حرمت نازل ہوچکی تو بعض صحابہؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شراب پینے کو شیطانی حرکت اور ناپاک کام بتلاتا ہے حالانکہ بہت سے صحابہ جنگ اُحد اور بدر میں پہلے ہی شہید ہوچکے یا یوں ہی انتقال کرگئے اور ان کے پیٹوں میں شراب موجود تھی کیونکہ اس وقت شراب کا پینا شربت اور پانی کی طرح حلال تھا تو اب نہ معلوم ان کا کیا حال ہوا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ خواص الکلام۔ ۵۱ قولہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ سے الْمُبِیْنُ تک جو شخص ہمیشہ اس کو پڑھا کرے اس کا مال بیہودہ موقع میں صرف نہ ہو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا

ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے گناہ بیچ اس چیز کے کہ کھایا انھوں نے جس وقت کہ

جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جب کہ

اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ

پرہیزگاری کریں اور ایمان لاویں اور کام کریں اچھے پھر پرہیزگاری کریں اور ایمان لاویں پھر پرہیزگاری کریں اور

وہ لوگ پرہیز کرتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہیں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور

اَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

احسان کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو

خوب نیک عمل کرتے ہوں اور اللہ تعالےٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں اے ایمان والو

لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ

البتہ آزماوے گا تم کو اللہ ساتھ ایک چیز کے شکار سے کہ پہونچتے ہیں اس کو ہاتھ تمہارے اور نیزے تمہارے

اللہ تعالےٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہونچ سکیں گے

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

تو کہ جانے اللہ اس شخص کو کہ ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے پس جو کوئی حد سے نکل جاوے پیچھے اس کے

تاکہ اللہ تعالےٰ معلوم کرے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے سو جو شخص اس کے بعد حد سے نکلے گا

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ

پس واسطے اس کے ہے عذاب درد دینے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت مار ڈالو شکار کو

اس کے واسطے دردناک سزا ہے اے ایمان والو وحشی شکار کو قتل مت کرو

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا

اور تم احرام میں ہو اور جو کوئی مار ڈالے اس کو تم میں سے جان کر پس بدلا اس کا ہے مانند اس کی جو

جبکہ تم حالت احرام میں ہو اور جو شخص تم میں اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر پاداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی

قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ

مارا ہے جان کے جانوروں سے حکم کریں ساتھ اس کے دو صاحب عدالت تم میں سے قربانی ہو پہونچنے والی

اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں خواہ وہ پاداش خاص چوپایوں سے ہو بشرطیکہ نیاز کے طور پر کعبہ تک

الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا

کعبہ کی یا کفارہ کھلانا مسکینوں کا یا برابر اس کے روزے

پہونچائی جاوے اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جاوے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لیے جاویں

لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ

تو کہ چکھے وبال کام اپنے کا معاف کیا اللہ نے اس چیز کو کہ گذرا اور جو کوئی پھر کرے گا

تاکہ اپنے کیے کی شامت کا مزہ چکھے اللہ تعالےٰ نے گذشتہ کو معاف کردیا اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کرے گا

فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ

پس بدلا لیوے گا اللہ اس سے اور اللہ غالب ہے بدلا لینے والا حلال کیا گیا واسطے تمہارے

تو اللہ تعالےٰ انتقام لیں گے اور اللہ تعالےٰ زبردست ہیں انتقام لے سکتے ہیں تمہارے لیے دریا کا

ع ۷ / ۲ ۱۲

توضیح الکلام۔ عـــہ قولہ واللہ یحب المحسنین یعنی ان کا اس خاص طریقہ کے ساتھ نیکوکار ہونا صرف اسی بات کو تقاضا نہیں کرتا کہ وہ گناہوں سے بچے رہیں بلکہ ان میں اس صفت سے بڑھ کر یہ صفت موجود ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں ۱۲ عـــہ قولہ تنالہ ایدیکم ورماحکم کا مطلب یہ تھا کہ حالت احرام میں وحشی جانوروں کے شکار کو تم پر حرام کر کے جیسا آگے تصریحاً آتا ہے ان وحشیوں کو تمہارے آس پاس پھراتے رہیں گے تاکہ خدا تعالیٰ معلوم کرے کہ کون شخص اس سے یعنی اس کے عذاب سے بن دیکھے ڈرتا ہے اور وہ حرام کام جو سبب ہے عذاب کا نہیں کرتا اور اس ابتلا کی خبر دینے سے حرام ہونا شکار کا سمجھ میں آگیا ۱۲ عـــہ قولہ وانتم حرم۔ داخل ہے یہی حکم اس وقت بھی ہے کہ جب وہ شکار حرم میں ہو اگرچہ شکار کرنے والا احرام باندھے ہوئے نہ ہو ۱۲ عـــہ قولہ احل لکم الخ اس سے احرام و حرم میں دریائی شکار کی اجازت دینا مقصود ہے صید البحر عام ہے خواہ کھانے کی چیزیں ہوں یا نہ ہوں جیسا کہ صدف نکالنا یا بعض دریائی جانوروں کو انکے دانت یا ہڈیوں کے لئے شکار کرتے ہیں اور طعام سے مراد کھانے کی چیزیں ہیں ۱۲

نزول الکلام۔ عـــہ قولہ یایہا الذین الخ عمرہ حدیبیہ میں جبکہ اسلامی لشکر مکہ معظمہ سے باہر مقام حدیبیہ پر پڑا تھا اور کفار مکہ میں اندر آنے سے منع کرتے تھے اس وقت شکاری جانور ان کے خیموں میں گھس گھس آتے تھے یہ لوگ احرام کی حالت میں تھے مگر چونکہ ہاتھوں اور نیزوں سے بآسانی شکار کر سکتے تھے اس لئے ان کو پکڑنے اور شکار کرنے کا قصد ہو ہی گیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ عـــہ قولہ ومن قتلہ الخ اسی حدیبیہ کے سال جبکہ مکہ سے باہر مسلمانوں کا پڑاؤ تھا اور مشرکین مکہ میں داخل ہونے سے منع کر رہے تھے اور شکاری جانوروں کی خوب کثرت تھی ایک جنگلی گائے سامنے سے ظاہر ہوئی ابو الیسر نے اس پر حملہ کیا یہاں تک کہ اس کا شکار کر لیا لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے حالت احرام میں شکار کیا سخت نازیبا حرکت کی اس وقت یہ پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ احدیث الکلام۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو اسی دن حرم بنا دیا تھا کہ جس دن آسمان و زمین کو پیدا فرمایا تھا ۱۲

صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ

شکار کرنا دریا کا اور کھانا اس کا فائدہ واسطے تمہارے اور واسطے مسافروں کے اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے

شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے تمہارے انتفاع کے واسطے اور مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا

صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○

شکار کرنا جنگل کا جب تک کہ رہو تم احرام میں اور ڈرو اللہ سے وہ جو طرف اس کی اکٹھے کیے جاؤ گے

تمہارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس جمع کیے جاؤ گے

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

کیا اللہ نے کعبہ کو اس گھر حرمت والے کو باعث قائم رہنے کا واسطے لوگوں کے اور مہینوں

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دے دیا اور عزت والے مہینہ

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَاۗىِٕدَ ۭ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

حرمت والوں کو اور قربانیاں اور گلے میں پٹے والیاں یہ کہ جانو تم یہ کہ اللہ جانتا ہے

کو بھی اور حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے ہوں یہ اسلیے تاکہ تم اس بات کا یقین کر لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور یہ کہ اللہ ساتھ ہر چیز کے دانا ہے

تمام آسمانوں اور زمین کے اندر کی چیزوں کا علم رکھتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو خوب جانتے ہیں

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

جانو تم یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے اور یہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

تم یقین جان لو کہ اللہ تعالیٰ سزا بھی سخت دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والے بھی ہیں

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا

نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہونچا دینا اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو

رسول کے ذمہ تو صرف پہونچانا ہے اور اللہ تعالیٰ سب جانتے ہیں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ

تَكْتُمُوْنَ ○ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ

چھپاتے ہو تم کہہ نہیں برابر ہوتا ناپاک اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو

پوشیدہ رکھتے ہو آپ فرما دیجیے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو تجھ کو ناپاک کی

كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

بہتایت ناپاک کی پس ڈرو اللہ سے اے صاحبو عقل کے تاکہ تم

کثرت تعجب میں ڈالتی ہو تو خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔـلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ

فلاح پاؤ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو اُن چیزوں سے کہ اگر

کامیاب ہو اے ایمان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر

تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔـلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

ظاہر کی جاویں واسطے تمہارے ناخوش لگیں تم کو اور اگر سوال کرو گے اُن سے جب کہ اُتارا جاتا ہے قرآن

تم سے ظاہر کردی جاویں تو تمہاری ناگواری کا سبب ہوں اور اگر تم زمانۂ نزول قرآن میں ان باتوں کو پوچھو

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الخ یہاں سے کعبہ اور اس کی ہدی اور ماہ حج کی عزت وحرمت بیان فرماتا ہے کہ ہم نے کعبہ اور ماہ حرام کو لوگوں کے قیام کا باعث بنایا کہ اس جگہ اور ان ایام میں کوئی کسی سے تعرض نہیں کرتا اسی طرح وہ لوگ ہدی اور قلائد کو بھی ہاتھ نہیں لگاتے تھے (ہدی) قربانی کا جانور (قلائد) وہ جانور جن کے گلے میں پٹے ہوں، اس سے تجارتی اور فقراء و مساکین مکہ کے فائدے ملحوظ ہیں ۱۲ **۵۲** قولہ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ الخ یعنی ان احکام مذکورہ کی پوری پوری تعمیل کرو، اگر بتقاضائے بشریت کوئی کام خلاف ان احکام کے تم سے ہو جائے تو توبہ کرلو کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تو صرف احکام کا پہونچانا ہے عمل کرنا تمہارا کام ہے اور عمل نہ کرنے کی بازپرس صرف تم ہی سے ہوگی ان سے نہ ہوگی اور عمل بھی دل سے ہونا چاہیے یہ نہیں کہ نیت غلط ہو اور تعمیل کرو کیونکہ وہ تمہارے ظاہر اور باطن دونوں کا جاننے والا ہے ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۳ قولہ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الخ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب شراب حرام ہونے کا ذکر فرمایا تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر بولا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری سوداگری شراب ہی سے تھی اس سے میں نے کچھ مال جمع کیا ہے کیا اگر میں اس مال کو خدا تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کروں تو کچھ فائدہ ہوگا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ ہی چیز کو قبول فرماتا ہے اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی تصدیق کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ شاید یہ روایت اس سوداگری کے بارہ میں ہے جو شراب حرام ہونیکی بعد کی تھی لیکن جو جمہور مفسرین نے فرمایا ہے وہ زیادہ بہتر ہے اور ممکن ہے کہ یہ واقعہ اس آیت کے نزول کا نہ ہو بلکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت کو اس موقعہ پر استدلال کے لئے پڑھا ہو حاضرین نے یہ خیال کیا کہ شاید آیت نازل ہی اس واقعہ میں ہوئی ہے ۱۲ **۵۴** قولہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ جب لوگوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں پوچھنا شروع کیں کہ اگر ان کا جواب مل جاتا تو ان پر بڑی مشقت پڑ جاتی یا ان کو برا معلوم ہوتا مثلاً جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کی فرضیت بیان کی

ع ۷ ۱۳ ۳

تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا

ظاہر کیا جاوے گا واسطے تمہارے معاف کیا اللہ نے اُن سے اور اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے تحقیق پوچھا تھا اُن کو

تم سے ظاہر کر دی جاویں سوالات گذشتہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیئے اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑے حلم والے ہیں ایسی باتیں

قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ

ایک قوم نے پہلے تم سے پھر ہو گئے ساتھ اس کے کافر نہیں مقرر کیے اللہ نے

تم سے پہلے اور لوگوں نے بھی پوچھی تھیں پھر ان باتوں کا حق نہ بجالائے اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو

بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کان پھٹی اور نہ سانڈھ اور نہ اونٹنی سے اونٹنی ملنے والی اور نہ دس بچے جنانے والا اونٹ اور لیکن وہ لوگ کہ کافر ہیں

مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حامی کو لیکن جو لوگ کافر ہیں

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ

باندھ لیتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ اور بہت ان کے نہیں سمجھتے اور جب کہا جاتا ہے

وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور اکثر کافر عقل نہیں رکھتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے

لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا

واسطے ان کے آؤ طرف اس چیز کے کہ اتاری اللہ نے اور طرف رسول کے کہتے ہیں کفایت ہے ہم کو جو کچھ کہ

کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر

وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ

پایا ہے ہم نے اوپر اس کے باپوں اپنوں کو کیا اگرچہ تھے باپ ان کے نہیں جانتے کچھ اور

ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا ہے کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور

لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا

نہ راہ پاتے اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے ذمے پر لو جانوں اپنیوں کو نہیں

نہ ہدایت رکھتے ہوں اے ایمان والو اپنی فکر کرو

يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا

قائم رہو احکام الٰہی پر نقصان کریگا تم کو جو کوئی گمراہ ہو جاوے جب راہ پاؤ تم طرف خدا کی ہے پھر جانا تمہارا سب کا

جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے تو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں اللہ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ

پس خبر دیگا تم کو ساتھ اس کے جو تھے تم کرتے اے لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی

پھر وہ تم سب کو جتلا دیں گے جو کچھ تم سب کیا کرتے تھے اے ایمان والو تمہارے آپس میں دو شخصوں کا وصی ہونا

بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ

درمیان تمہارے جب حاضر ہو ایک کسی کو تم میں سے موت وقت وصیت کے دو شخص ہیں

مناسب ہے جب کہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے جب وصیت کرنے کا وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں

ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ

صاحب انصاف تم میں سے یا اور دو سوا تمہارے اگر تم چلتے ہو

کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر قوم کے دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو

توضیح الکلام ۵ قولہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ الخ یعنی یہ جاہل لوگ جو تمہارا کہنا نہیں مانتے ہیں اس کی تم کچھ پروا نہ کرو تم اپنی فکر کرو کسی کا گمراہ ہونا تمہارے لئے کچھ مضر نہیں دیکھا جو کریگا بھر یگا یاں حتی المقدور وعظ و نصیحت میں کمی نہ کرو بلکہ سنن اور ابن جریر وغیرہ کی روایت میں تو یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اس آیت کو غیر معنی پر محمول کرتے ہو حالانکہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنا کہ جب لوگ کسی بُری بات کو دیکھ کر اس کو دور نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ عنقریب سب پر بلا عام نازل فرمائے گا ۱۲

تنزیل الکلام ۵ قولہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَھَادَۃُ الخ تمیم داری اور اس کا بھائی عدی عیسائی تھے بدیل عمرو بن عاص کے غلام سلمان مہاجر کے ساتھ مل کر ملک شام میں تجارت کو گئے وہاں جا کر بدیل کا وقت اخیر آیا تو کل اسباب کی فہرست لکھ کر اسباب میں خفیہ رکھ دی اور اسباب کو ان دونوں بھائیوں کے حوالہ کیا اور وصیت کی کہ میرے وارثوں کو دیدینا۔ اس اسباب میں ایک چاندی کا پیالہ بھی تھا جس پر سنہری کام تھا جس کی قیمت تین سو مثقال تھی وہ تو مر گیا اور انھوں نے مدینہ میں آکر سب اسباب دیدیا اور پیالہ رکھ لیا وارثوں نے فہرست دیکھ کر پیالہ کا مطالبہ کیا اس وقت یہ قصہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش ہوا اس میں یہ آیت اتری ۱۲ کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لَمِنَ الْاٰثِمِیْنَ تک ورثہ کو ان دونوں آدمیوں پر ہی شبہ تھا جب ان سے پیالہ کے متعلق پوچھا انھوں نے صاف انکار کر دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وارثوں سے ان دونوں شخصوں کے امانت میں خیانت کرنے کے ثبوت کے لئے گواہ طلب کئے گواہ کوئی تھا نہیں آخر آپ نے ان دونوں سے اس بات پر قسم لی کہ نہ ہم نے خیانت کی اور نہ ہم نے پیالہ چھپایا اور دعوی کو خارج کر دیا اس کے بعد ان وارثوں نے وہ پیالہ مکہ میں کسی کے پاس پایا اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کہاں سے ملا اس نے کہا میں نے تمیم اور عدی سے خریدا ہے پھر بنی سہم نے تمیم اور عدی سے پوچھا کہ وہ پیالہ تم نے فلاں شخص کے ہاتھ فروخت کیا ہے انھوں نے کہا کہ کیا ہے ہم نے تو میت سے خرید لیا تھا وہ بولے کہ اس وقت تو تم نے اس بات پر قسم کھائی تھی بقیہ آئندہ

فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ

زمین کے پس پہونچے تم کو مصیبت موت کی بند کر رکھو ان دونوں کو

پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جاوے تو تم ان دونوں کو

بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ

نماز کے پیچھے نماز عصر کے پس قسم کھاویں دونوں ساتھ اللہ کے اگر شک میں پڑو تم نہ مول لیویں گے ہم بدلے اس قسم کے

بعد نماز کے روک لو پھر دونوں خدا کی قسم کھاویں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے

ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ

کچھ مول اور اگرچہ ہو صاحب قرابت اور نہ چھپاویں گے ہم گواہی اللہ کی تحقیق ہم اس وقت البتہ

اگرچہ قرابت دار بھی ہوتا اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کریں گے ہم اس حالت میں

الْاٰثِمِيْنَ ۝ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ

گنہگاروں سے ہیں پس اگر خبر ہوئی اوپر اس بات کے کہ ان دونوں نے حق ثابت کیا ہے گناہ سے پس اور دو شخص

سخت گنہگار ہوں گے پھر اگر اس کی اطلاع ہو کہ وہ دونوں (وصی) کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان لوگوں میں سے

يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

کھڑے ہو دیں گے جگہ ان کی ان لوگوں میں سے کہ حق ثابت کیا تھا اوپر ان کے انھوں نے جو نزدیک اس کے تھے

جن کے مقابلہ میں گناہ کا ارتکاب ہوا تھا اور دو شخص جو سب میں قریب تر ہیں جہاں وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے یہ دونوں کھڑے ہوں

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ

پس قسم کھاویں ساتھ اللہ کے کہ البتہ گواہی ہماری بہت سچی ہے گواہی ان دونوں کی سے اور نہیں حد سے نکل گئے ہم

پھر دونوں خدا کی قسم کھاویں کہ بالیقین ہماری یہ قسم ان دونوں کی اس قسم سے زیادہ راست ہے اور ہم نے ذرا تجاوز نہیں کیا

اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ

تحقیق ہم اس وقت البتہ ظالموں سے ہیں پیچھے مرنے والے یہ بہت نزدیک ہے اس سے کہ لے آویں گواہی

ورنہ ہم اس حالت میں سخت ظالم ہوں گے یہ قریب ذریعہ ہے اس امر کا کہ وہ لوگ ٹھیک طور پر واقعہ کو ظاہر کریں

عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا

اوپر طرح اس کی کے یا ڈریں یہ کہ پھیری جاویں گی قسمیں پیچھے قسموں ان کی کے اور ڈرو

یا اس بات سے ڈر جاویں کہ ان سے قسمیں لینے کے بعد قسمیں متوجہ کی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ سے

اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ يَوْمَ

اللہ سے اور سنو اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو جس دن

ڈرو اور سنو اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو رہنمائی نہ کریں گے جس روز

يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ

اکٹھا کرے گا اللہ پیغمبروں کو پس کہے گا کیا جواب دیے گئے تھے تم کہیں گے نہیں علم ہم کو

اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو (مع ان کی امتوں کے) جمع کریں گے پھر ارشاد فرمائیں گے کہ تم کو (ان امتوں کی طرف سے) کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے کہ (ظاہری جواب

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

تحقیق تو ہی ہے جاننے والا غیبوں کا جس وقت کہے گا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے

تو ہم کو معلوم ہے لیکن باطن کی) ہم کو کچھ خبر نہیں (اس کو) آپ ہی جانتے ہیں کیونکہ آپ تو پوشیدہ باتوں کے بھی پورے جاننے والے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم

بقیہ صفحہ ۱۷۷ ، کہ پیالہ کی ہم کو اصلا خبر ہی نہیں کہنے لگے کہ چونکہ ہمارے خریدنے کا کوئی گواہ نہ تھا اس لئے ہم نے یہ قصہ چھپا لیا تھا آخر کار یہ مقدمہ دوبارہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا اور اس وقت بعد کی آیت فان عثر سے آخر تک نازل ہوئی تفاسیر بحر مواہب قدسیہ اور بخاری و ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ تمیم اور عدی کے پاس کوئی گواہ نہ تھا اس لئے آپ نے بنی سہم کے دو شخصوں سے جو وارث ہونے میں سبھی سے زیادہ نزدیک رشتہ دار تھے قسم لی اور قسم کے موافق مقدمہ ختم ہو گیا اور پیالہ ان ہی کو دلا دیا ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام ۱ ؎ قولہ اذ قال اللہ یعیسی ابن مریم الخ یہاں سے لطیف طریقہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ولادت سے لے کر موت تک کا حال جو ان کے بندہ ہونے کی دلیل ہے بیان فرماتے ہیں اس ضمن میں آٹھ انعام شمار کراتے ہیں۔ پہلا انعام یہ ہے کہ روح القدس سے ان کی تائید کی تھی جس سبب سے وہ لڑکپن میں بھی کلام کرتے تھے کہ جس وقت عادۃً لڑکے کلام نہیں کر سکتے ورنہ پھر تائید روح القدس کی اور کلام کرنے کی خصوصیت کیا ہے ۲ یہ کہ حضرت عیسیٰ ۳ توریت اور انجیل کو اور حکمت الٰہیہ اسرار و رموز کو جانتے تھے ۴ مٹی کے جانور بنا کر ان میں پھونک مارتے تھے اور وہ زندہ ہو کر اڑ جاتے تھے ۵ اندھوں اور کوڑھیوں کو خدا کے حکم سے شفا دیتے تھے ۶ وہ خدا ہی کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے ۷ خدا تعالیٰ نے یہودی کے شر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو محفوظ رکھا، آپ نے معجزات دکھائے اہل نے اس کو جادو بتلایا اور قتل کا

ع ۸ ۱۴

قصد کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا ۸ خدا تعالیٰ نے حواریوں کے دلوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق دی اس میں اختلاف ہے کہ یہ حضرات نبی تھے یا نہ تھے ۹ آسمان سے بدعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دسترخوان نازل فرمایا ۱۲ **خواص الکلام** اس ترتیب سے قرآن شریف پڑھنا دعا کی قبولیت میں بہت مؤثر ہے کہ جمعہ کے دن سورۂ بقر سے سورۂ مائدہ تک پڑھے اور سنیچر کے دن سورۂ انعام سے آخر سورۂ توبہ تک اور اتوار کے دن سورۂ یونس سے بقیہ آئندہ

اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ ۘ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ

یاد کر نعمت میری اوپر اپنے اور اوپر ماں اپنی کے جس وقت کہ قوت دی میں نے تجھ کو ساتھ جان

میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے جب کہ میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی

الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ

پاک کے باتیں کرتا تھا تو لوگوں سے بیچ جھولے کے اور ادھیڑ اور جس وقت کہ سکھائی میں نے تجھ کو

تم آدمیوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب کہ میں نے تم کو

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ

کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت بناتا تھا تو

کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور توریت اور انجیل تعلیم کیں اور جب کہ تم گارے سے ایک شکل

الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا

مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونکتا تھا بیچ اس کے پس ہو جاتا تھا پرندہ

بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے میرے حکم سے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا

بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ

ساتھ حکم میرے کے اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھوں کو اور سفید داغ والوں کو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت نکالتا تھا تو

میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے

الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم

مردوں کو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب لایا تھا تو

میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے (یعنی تمہارے قتل وہلاک سے) باز رکھا جب تم ان کے پاس

بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ

ان کے پاس دلیلیں پس کہا ان لوگوں نے جو کافر تھے ان میں سے نہیں یہ مگر جادو

دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں جو کافر تھے انھوں نے کہا تھا کہ یہ بجز کھلے جادو کے اور کچھ بھی

مُّبِينٌ ۝ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَ

ظاہر اور جس وقت دل میں ڈالا میں نے طرف حواریوں کے یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور

نہیں اور جب کہ میں نے حواریین کو حکم دیا کہ تم مجھ پر اور

بِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝ إِذْ قَالَ

ساتھ پیغمبر میرے کے کہا انھوں نے ایمان لائے ہم اور شاہد رہ تو ساتھ اس کے کہ ہم مسلمان ہیں جس وقت کہا

میرے رسول پر ایمان لاؤ انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور آپ شاہد رہیے کہ ہم پورے فرمانبردار ہیں وہ وقت قابل ذکر ہے

الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ

حواریوں نے اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہے پروردگار تیرا یہ کہ اتارے

جب کہ حواریوں نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ کے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

اوپر ہمارے خوان آسمان سے کہا ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے

آسمان سے کچھ کھانا نازل فرمائیں آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو

بقیہ ص ۱۷۸ لے کر اخیر سورہ مریم تک پڑھے اور پیر کے دن سورہ طٰہٰ سے اخیر سورہ قصص تک اور منگل کے دن سورہ عنکبوت سے اخیر سورہ ص تک اور بدھ کے دن سورہ زمر سے اخیر سورہ رحمٰن تک اور جمعرات کے دن سورہ واقعہ سے اخیر قرآن کریم تک پھر جب ختم کر چکے تو سجدہ کرے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی ۱۲

وقف لازم

صفحہ ہذا

خواص الکلام. لہ قولہ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ سے خیر الرّازقین تک کی آیتیں وسعت رزق اور برکت اور دفع بھوک کے واسطے ہیں چاہئے کہ مٹی کے برتن میں ان کو باوضو لکھ کر اپنے پاس رکھے جب ضرورت ہو اس میں پانی بھر کر جس گھر یا کھیت یا باغ میں برکت حاصل کرنا منظور ہو وہ پانی چھڑکے اور اگر دل چاہے تو تین ہفتہ متواتر وہ پانی پیے انشاء اللہ تعالیٰ جان و مال میں برکت ہوگی ۱۲

توضیح الکلام لہ قولہ اذ قال الحواریون الخ اس سے مراد وہ واقعہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریا طبریہ کے پاس دعا کی تو خدا نے پانچ ہزار آدمیوں کو پانچ روٹیوں اور دو تلی ہوئی مچھلیوں سے شکم سیر کر دیا بعض مفسر کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ قصہ ہے کہ جب حواریوں کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ تھا اس وقت انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا اللہ ایسا کر سکتا ہے اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خفا ہو کر فرمایا کہ اگر تم کو ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو پھر انھوں نے عرض کیا کہ محض اطمینان اور اپنے کھانے کے لئے یہ سوال ہے ورنہ اسکی قدرت میں کچھ کلام نہیں تب حضرت عیسیٰ نے بھی دعا کی آلہی آسمان سے مائدہ نازل کر تاکہ ہمارے اول و آخر کے لئے عید یعنی باعث خوشی ہو اور تیری طرف کی نشانی ہو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں مائدہ تو نازل کرتا ہوں مگر یہ یاد رہے کہ اس کے بعد جو ناشکری کریگا اسکو ایسا عذاب دوں گا جو جہان میں کسی کو نہ دوں گا اس پر آسمان سے سُرخ دسترخوان کہ اس کے اوپر بھی ایک بدلی اور نیچے بھی ایک بدلی تھی نازل ہوا اس کو کھول کر دیکھا تو اس میں تلی ہوئی مچھلی اور پانچ روٹیاں اور ترکاریاں رکھی ہوئی تھیں، بعض کہتے ہیں کہ ہر قسم کی نعمتیں اس میں تھیں پھر بعض کہتے ہیں کہ صرف ایکبار ایسا ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ چالیس دن تک نازل ہوتا رہا ایک دن چھوڑ کر آتا تھا پھر جب لوگوں نے سحر سمجھا . . .

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ○ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ○

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا

وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جاوے اور ہمارا یہ یقین اور بڑھ جاوے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جاویں۔ عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمائیے کہ وہ ہمارے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد ہیں سب کے لیے ایک خوشی کی بات ہو جاوے اور آپ کی طرف سے ایک نشان ہو جائے اور آپ ہم کو عطا فرمائیے اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماویں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار دے لو۔ عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ توبہ توبہ میں تو آپ کو (شریک سے) منزہ سمجھتا ہوں مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہی ہیں۔ میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ کی بندگی

توضیح الکلام۔ ۱؎ قولہ عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا الخ حاضرین کی خوشی تو کھانے سے اور معروضہ قبول ہونے سے اور بعد والوں کی خوشی اپنے سلف پر انعام ہونے سے یہ علت تو مومنوں کے ساتھ خاص ہوئی اور آپ کیطرف سے ایک نشانی ہو جاوے تاکہ مومنوں کا یقین بڑھ جائے اور منکرین حاضرین یا غائبین پر حجت ہو جاوے اور یہ غرض مومن اور غیر مومن سب کو شامل ہے ۱۲ ۲؎ قولہ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور آپ سب دینے والوں سے اچھے ہیں کیونکہ سب کا دینا اپنے نفع کے لئے ہے اور آپ کا دینا مرزوق (جس کو دیا گیا ہے) اس کے نفع کے لئے ہے اس لئے ہم اپنے نفعوں کو پیش کر کے آپ سے مائدہ کی درخواست کرتے ہیں ۱۲ ۳؎ قولہ وَاِذْ قَالَ الخ یہ وہ کلام ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن کیا جائیگا جس پر وہ عاجزی سے کہیں گے کہ میں ہرگز ایسی بات نہیں کہہ سکتا تھا میں نے تو خاص تیری عبادت کرنے کا حکم دیا تھا اور اپنی زندگی بھر یہی کہتا رہا پھر میرے بعد کی تجھے خبر ہے اب آپ کو اختیار ہے اگر عذاب کرے تو تیرے بندہ ہیں اور معاف کرے تو تو بڑا حکیم زبردست ہے

ربط الکلام۔ ۱؎ قولہ قَالَ اللّٰهُ الخ اوپر دونوں رکوعوں میں قیامت کے دن اعمال اور احوال کی تفتیش ہونے کا بیان تھا اور اسی لئے نزول مائدہ کا قصہ بھی تاکید کے لئے ذکر فرمایا تھا جیسا کہ اوپر آیت یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ کی وجہ ربط الکلام میں گذرا اس آیت میں اس تفتیش اور محاسبہ کا نتیجہ مذکور ہے ۱۲ ۲؎ قولہ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ الخ اس سے پہلی آیت وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الخ میں قیامت کے دن کی گفتگو کا تذکرہ تھا اسی طرح اس آیت میں بھی جب ہی کا قصہ ہے اور درمیان میں نزول مائدہ کا ذکر جس کا وقوع دنیا میں ہوا اس لئے آگیا تھا کہ تاکہ ان دونوں واقعوں سے جو قیامت میں ہوں گے اہل کتاب کی غلطی افراط اور تفریط ثابت ہو جائے پھر اس سے یہ ثابت ہو کہ یہ لوگ اس کی سزا میں عذاب کے مستحق ہیں اور نزول مائدہ کے واقعہ سے ان لوگوں کے سزا کے مستحق ہونے کی تاکید ہے ۱۲ متعلقات الکلام۔ ۱؎ قولہ قَالَ سُبْحٰنَکَ الخ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ تو شریک اور اولاد اور بیوی سے پاک ہے حدیث میں ہے کہ عرض کرتے وقت کانپتے ہوں گے اور آنکھ سے ہر پلک سے قطرہ خون کا نکلتا ہوگا ۱۲

الربع

ع ۱۵ ۵

اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ

اللہ کو پروردگار میرے کو اور پروردگار اپنے کو اور تھا میں اوپر ان کے شاہد جب تک رہا میں بیچ ان کے

اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب آپ نے

فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ

پس جب قبض کیا تو نے مجھ کو تو تھا تو ہی نگہبان اوپر ان کے اور تو اوپر ہر

مجھ کو اٹھا لیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری

شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ

چیز کے گواہ ہے اگر عذاب کرے گا تو ان کو پس وہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخشدے تو

خبر رکھتے ہیں اگر آپ ان کو سزا دیں گے تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف

لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ

ان کو پس تحقیق تو ہی ہے غالب حکمت والا کہے گا اللہ یہ دن ہے کہ فائدہ دیوے گا

فرما دیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماویں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ جو

الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

سچوں کو سچ ان کا واسطے ان کے جنتیں ہیں چلتی ہیں نیچے ان کے سے

لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آوے گا ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے ہمیشہ راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ

ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اللہ تعالےٰ ان سے راضی اور خوش ہوا

عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اس سے یہی ہے مراد پانا بڑا واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی

اور یہ اللہ تعالےٰ سے راضی اور خوش ہیں یہ بڑی بھاری کامیابی ہے اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی

وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

اور زمین کی اور جو کچھ بیچ ان کے ہے اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے

اور زمین کی اور ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتے ہیں

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰیَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورہ انعام مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو پینسٹھ یا چھیاسٹھ آیت اور بیس رکوع ہیں

حروفھا ۱۲۹۳۵ کلماتھا ۳۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو کہ نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرا

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے لائق ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں کو

خواص الکلام۔ ۵۱ قولہ علی کل شیء شہید۔ اس آیت کو ہر نماز کے بعد اس کے عدد کے برابر چند ماہ پڑھے پھر جب اس پر کوئی ظلم کرے تو کہے یا شہید خذ حقی من فلان الذی ظلمنی وتعدی علی تو خدا تعالیٰ اس سے بدلہ دلوا دے گا اور جب کبھی کسی مخلوق سے انتقام لینا چاہے گا اور اس طرف رجوع کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجابت پائے گا واللہ تعالیٰ اعلم شموس الانوار، کبیر، معالم، صاوی

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ رضی اللہ عنہم الخ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی خوش ہے اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی خوش ہیں اور جو شخص ایسا ہو اس کو ایسی ہی نعمتیں ملتی ہیں اور یہ جو کچھ ذکر کیا گیا بڑی بھاری کامیابی ہے کہ دنیا کی کوئی کامیابی اس کے برابر نہیں ہو سکتی یہ حال تو سچوں کا ہوا اور اس کے مقابلہ سے جھوٹوں کا یعنی کافروں کا بھی حال معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ مستحق سزا ہوں گے اور چونکہ یہ سزا ہو سکنا کل شیء قدیر کے عموم میں داخل تھی اس وجہ سے اس کو صراحۃً ذکر نہیں فرمایا ۱۲ **۵۳** قولہ للہ ملک السموات الخ یعنی جھوٹے لوگ یہ نہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی دارو گیر اور پکڑ پر قوت نہ ہو گی کیونکہ زمین و آسمان کی ساری بادشاہتیں اسی کی ہیں اور جو کچھ آسمان و زمین کے اندر ہے سب اسی کی ملک ہے تو وہ ہر ایک چیز کی قدرت اور قوت والا ہے لہٰذا یہ بھی اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے کہ ان جھوٹوں کو سزا دے۔ **فضائل الکلام** صرف یہی ایک سورت ایسی ہے کہ سب اکٹھی نازل ہوئی اور جب یہ نازل ہوئی تو رات کا وقت تھا اور ستر ہزار فرشتے جن سے کنارے آسمان پڑتے اور وہ تسبیح اور الحمد للہ وغیرہ کلمات کے آوازے نعرے بلند کر رہے تھے اس کی معیت میں تھے

ع ۱۶ ۵ ۶

جس وقت یہ نازل ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی سبحان ربی العظیم دو بار فرمایا اور سجدہ میں گر گئے ۱۲ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورت کو پڑھتا ہے ستر ہزار فرشتے رات دن اس کے لیے دعا کرتے ہیں ۱۲ **خواص الکلام۔** اگر پوری سورۂ انعام لکھ کر مواشی کے گلے میں باندھ دیں تو ان کو تندرستی اور تمام آفتوں سے امن حاصل ہو ۱۲ **۵۵** قولہ الحمد للہ سے یعدلون تک جو شخص اس آیت کو صبح و شام سات بار پڑھ کر اپنے بدن پر ہاتھ پھیرے تمام درد و آفات سے محفوظ رہے

وَالنُّوْرَ ۵ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ

اور اجالا — پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے کسی کو برابر کرتے ہیں — وہی ہے جس نے

اور نور کو بنایا ہے پھر بھی کافر لوگ اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں وہ ایسا ہے جس نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ

پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر مقرر کی اجل اور ایک اجل مقرر کی ہوئی ہے نزدیک اس کے پھر تم

تم کو مٹی سے بنایا پھر ایک وقت معین کیا اور دوسرا معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے پھر بھی تم

تَمْتَرُوْنَ ○ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

شک کرتے ہو اور وہی ہے اللہ بیچ آسمانوں کے اور بیچ زمین کے جانتا ہے پوشیدہ بولنا تمہارا

شک رکھتے ہو اور وہی ہے معبود برحق آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی

جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ○ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ

اور پکار کر بولنا تمہارا اور جانتا ہے جو کچھ کماتے ہو تم اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نشانی نشانیوں پروردگار ان کے سے

اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتے ہیں اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتے ہیں اور ان کے پاس کوئی نشانی بھی ان کے رب کی نشانیوں میں سے نہیں آتی

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ

مگر ہوتے ہیں اس سے منہ پھیرنے والے پس تحقیق جھٹلایا انہوں نے حق کو جب آیا ان کے پاس

مگر وہ اس سے اعراض ہی کیا کرتے ہیں سو انہوں نے اس سچی کتاب کو بھی جھوٹا بتلایا جب کہ وہ ان کے پاس ہو پہنچی

فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ

پس البتہ آویں گی ان کے پاس خبریں اس چیز کی کہ تھے وہ ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے کیا نہ دیکھا انہوں نے کتنے

سو جلدی ہی ان کو خبر مل جاوے گی اس چیز کی جس کے ساتھ یہ لوگ استہزاء کیا کرتے تھے کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ

ہلاک کیے ہیں ہم نے پہلے ان سے قرنوں سے مقدور دیا تھا ہم نے ان کو بیچ زمین کے جو کچھ کہ مقدور نہ دیا

ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی

لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ

تم کو اور بھیجا تھا ہم نے مینہ آسمان سے اوپر ان کے برسنے والا اور کیں ہم نے نہریں چلتی ہیں

اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں اور ہم نے ان کے نیچے سے نہریں جاری

مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ ۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

نیچے ان کے سے پس ہلاک کیا ہم نے ان کو ساتھ گناہوں ان کے کے اور پیدا کیا ہم نے پیچھے ان کے قرن

کیں پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور ان کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا

اٰخَرِيْنَ ○ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ

یعنے مردمان دیگر اور اگر اتارتے ہم اوپر تیرے کتاب بیچ کاغذ کے پس ٹٹولتے اس کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے

کردیا اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے پھر اس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے

لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ

البتہ کہتے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں نہیں یہ مگر جادو ظاہر اور کہا انہوں نے کیوں نہ

تب بھی یہ کافر لوگ یوں کہتے کہ یہ کچھ بھی نہیں مگر صریح جادو ہے اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان کے پاس

توضیح الکلام۔ ۱ قولہ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا الخ اس خبر سے مراد عذاب ہے جس کی خبر قرآن شریف میں سنکر ہنستے تھے جس سے قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی تھی اس کی خبر ملنے کا مطلب یہ ہے کہ جب عذاب نازل ہوگا اس کی خبر آنکھوں سے دیکھ لینگے اور اگر عذاب کو بعید سمجھتے ہیں تو ان کی غلطی ہے ۱۲ ۲ قولہ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ الخ ان ہلاک کی ہوئی جماعتوں سے مراد عاد و ثمود وغیرہ ہیں جو قسم قسم کے عذابوں سے ہلاک کیے گئے چونکہ ان کی ہلاکت کے آثار نمایاں تھے اسلیے ان کے دیکھنے کو ہلاکت کا دیکھنا فرمایا اور جس عذاب سے موجودہ کافروں کو ڈرایا اس سے مراد یا تو دنیوی عذاب ہے جیسا کہ قتل اور قید کیے گئے اور یا مراد عذاب آخرت ہے کیونکہ وہ بھی قریب ہی ہے کہ موت کے ساتھ اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ۳ قولہ اَنْشَاْنَا الخ یہ فرمانا اس غرض سے ہے کہ ان کفار کو ہلاک کرنے سے حقیقت میں تو بھلا ہمارا کیا حرج ہوتا ظاہر میں بھی تو ہمارے ملک کے اندر کوئی کمی نہیں آئی کیونکہ دنیا ویسی ہی آباد رہی اور نہ دوسرے کو نقصان پہونچانے سے اپنا بھی کوئی نقصان ہوتا ہے تو یہ بات دوسرے کو نقصان پہونچانے سے مانع ہو جاتی ہے۔ اور رہی یہ بات کہ قیامت میں سب فنا ہو جائیں گے سو وہ دنیا کی آبادی کے ختم کا وقت ہی ہے جب کوئی چیز اپنی میعاد پر ختم ہوا کرتی ہے تو اسکو ظاہری ضرر بھی نہیں کہا جا سکتا خاص کر اس صورت میں کہ جب ارادہ اور قصد کے ساتھ ہو اور حقیقی ضرر جو نفی سے مقصود اصلی ہے وہ تو ہر حال میں معدوم ہے ۱۲

نزول الکلام۔ ۴ قولہ وَلَوْ نَزَّلْنَا الخ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ابن امیہ مخزومی ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور کہا کہ اے محمد ہم تم پر ایمان نہ لاویں گے تاوقتیکہ کوئی فرشتہ کھلم کھلا آسمان سے نہ اترے جس کے پاس ایک کتاب ہو اور اس میں تمہاری تصدیق ہو کہ تم بیشک اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہو اور وہ فرشتہ بھی گواہی دے کہ ہاں محمد اللہ کا پیغمبر ہے ان کے جواب میں یہ آیت اتری ۱۲ **ربط الکلام** ۵ قولہ وَلَوْ نَزَّلْنَا الخ اوپر کی آیت میں کفار کی تکذیب اور اعراض کا بیان تھا جس کا تعلق توحید اور آیات سے تھا اب اس آیت میں ان لوگوں کی تکذیب اور عناد پر قائم رہنے کا بیان ہے جس کا تعلق توحید و آیات کے علاوہ رسالت کے ساتھ بھی تھا اور یہ دونوں مضمون جو ترتیب کے ساتھ مذکور ہیں واقع میں بھی آپس میں بھی درجے

اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ○

اتارا گیا اوپر اس کے فرشتہ اور اگر اتارتے ہم فرشتہ البتہ فیصل کیا جاتا کام ان کا پھر نہیں ڈھیل دیے جاتے

کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیجدیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا پھران کو ذرا مہلت نہ دی جاتی

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ○

اور اگر کرتے ہم اس کو فرشتہ البتہ کرتے ہم اس کو بصورت مرد کے اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر ان کے جو شبہ کرتے ہیں اب

اور اگر ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اس کو آدمی ہی بناتے اور ہمارے اس فعل سے پھر ان پر وہی اشکال ہوتا جو اب اشکال کر رہے ہیں

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا

اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا ان لوگوں کو کہ ٹھٹھا کرتے تھے

اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی استہزا کیا گیا ہے پھر جن لوگوں نے ان سے تمسخر کیا تھا

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۟ ع ○ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

ان میں سے اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے کہہ کہ سیر کرو بیچ زمین کے

ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا تمسخر اڑاتے تھے آپ فرما دیجئے کہ ذرا زمین میں چلو پھرو

ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ قُلْ لِّمَنْ

پھر دیکھو کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانے والوں کا کہہ واسطے کس کے ہے

پھر دیکھ لو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا آپ کہیے کہ جو کچھ

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

جو کچھ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے کہہ واسطے اللہ کے ہے لکھی ہے اس نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی

آسمانوں اور زمین میں موجود ہے یہ سب کس کی ملک ہے. آپ کہہ دیجئے کہ سب اللہ ہی کی ملک ہے اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمانا اپنے

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ

البتہ اکٹھا کرے گا تم کو طرف دن قیامت کے نہیں شک بیچ اس کے جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو

اوپر لازم فرما لیا ہے تم کو خدا تعالیٰ قیامت کے روز جمع کریں گے اس میں کوئی شک نہیں جن لوگوں نے اپنے کو ضائع کر دیا ہے

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ

پس وہ نہیں ایمان لاتے اور واسطے اسی کے ہے جو کچھ بستا ہے بیچ رات کے اور دن کے اور وہ ہے

سو وہ ایمان نہ لاویں گے اور اللہ ہی کی ملک ہے سب جو کچھ رات اور دن میں رہتے ہیں اور وہی ہے

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ

سننے والا جاننے والا کہہ کیا سوا خدا کے پکڑوں گا میں دوست وہ جو پیدا کرنے والا آسمانوں کا

بڑا سننے والا بڑا جاننے والا آپ کہئے کہ کیا اللہ کے سوا جو کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

اور زمین کا ہے اور وہی کھلاتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا کہہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ ہوں میں

اور جو کہ کھانے کو دیتے ہیں اور ان کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا کسی کو معبود قرار دوں. آپ فرما دیجئے کہ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے

اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ قُلْ اِنِّيْٓ

اول اس شخص کا جو مسلمان ہوا ہے اور ہرگز مت ہو تو شریک لانے والوں سے کہہ تحقیق میں

کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کروں اور تم مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا آپ کہہ دیجئے کہ میں

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ ولقد استھزئ الخ اس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہیں کہ ان لوگوں کی بیہودہ گوئی سے ملول و خاطر نہ ہوجئے کیونکہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ آپ سے پہلے جو انبیاء گذرے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کیا گیا ہے۔ ۵۲ قولہ قل سیروا الخ فرماتے ہیں کہ دنیا میں پھر کر دیکھو کہ نبیوں کے جھٹلانے والوں کو کیا نتیجہ ملا ہے بہت سے قبائل ایسے پاؤ گے کہ جو دولت و حشمت میں کامل اور دنیوی تجمل میں اپنے ہم عصروں پر فائق تھے لیکن اپنی بت پرستی اور انبیاء علیہم السلام کے انکار اور گستاخی سے سب جاہ و حشم خاک میں مل گیا اور اب سوائے مٹی کے ڈھیر کے وہاں کچھ نظر نہیں آتا۔ ۵۳ قولہ قل لمن ما الخ چونکہ ان کفار و مشرکین کو اس میں بھی کلام تھا کہ ان بستیوں کو ان کے گناہوں کے باعث اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ہے اس لئے اس امر کا بھی یقین دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم بتلاؤ کہ آسمان و زمین کی سب چیزوں پر کس کا اختیار ہے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہے تو پھر اگر اس نے ان بستیوں کو زمین میں ان کے گناہوں کی وجہ سے گاڑ دیا ہو تو کیا بعید ہے۔ ۵۴ قولہ کتب علی نفسہ الرحمۃ الخ اس میں اللہ تعالیٰ تسلی بخش کلمات بیان فرماتا ہے کہ ہمارے ان بستیوں کو ہلاک کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم محض قہار ہی ہیں بلکہ ہم نے تو اپنے اوپر بندوں کیلئے رحمت کرنا لازم کر لیا ہے دنیا میں تم اس کا ظہور دیکھ رہے ہو مگر یہ واضح رہے کہ رحمت کے لئے شرط اقرار توحید ہی ہے، پھر کیوں اس کو اختیار نہیں کرتے اور اگر توحید کو تم نے اختیار نہیں کیا تو پھر سزا بھی بھگتنی پڑے گی. کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سب کو قیامت کے دن قبروں سے زندہ کر کے میدان حشر میں جمع کریں گے اور پھر حساب لیں گے جیسا جس کا عمل ہوگا اس کو اسی کے مطابق جزا اور سزا دیں گے اور قیامت کا دن کوئی مشکوک چیز نہیں اس کا آنا بالکل یقینی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ خواہ کتنا ہی ان لوگوں کو ڈرائیے اور کتنی ہی رغبت ان لوگوں کو دیجئے اور رحمت کا وعدہ اور عذاب کی وعید سنائیے لیکن جو لوگ اپنی عقل کی پونجی کھو بیٹھے بھلا ان کی سمجھ میں کب آسکتا ہے۔

ع ١٠

خواص الکلام۔ ۵۵ قولہ ولہ ما سکن سے السمیع العلیم تک تسکین غیظ و غضب و دفع تشنگی و رنج کے لئے ہے اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے اور بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاوے اور پڑھتا ہے۔

أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ

اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جس شخص سے

عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝ وَإِنْ

اس روز وہ عذاب ہٹا دیا جاوے گا تو اس پر اللہ تعالے نے بڑا رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہے اور اگر

يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ

تجھ کو اللہ تعالے کوئی تکلیف پہونچاویں تو اس کا دور کرنے والا سوا اللہ کے اور کوئی نہیں اور اگر تجھ کو کوئی نفع پہونچاویں

بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ

تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں اور وہی اللہ تعالے اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ

اور وہی بڑی حکمت والے اور پوری خبر رکھنے والے ہیں۔ آپ کہیے کہ سب سے بڑھ کر چیز گواہی دینے کے لئے کون ہے آپ کہیے کہ میرے

شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ

اور تمہارے درمیان اللہ تعالے گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے

بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً

تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہونچے ان سب کو ڈراؤں کیا تم سچ مچ یہی گواہی دوگے کہ اللہ تعالے کے ساتھ کچھ اور معبود بھی

أُخْرَىٰ ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ

ہیں آپ کہہ دیجئے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا آپ فرما دیجئے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بیشک میں تمہارے

مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا

شرک سے بیزار ہوں جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ لوگ رسول کو پہچانتے ہیں جس طرح

يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جن لوگوں نے اپنے کو ضائع کر لیا ہے سو وہ ایمان نہ لاویں گے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ

اور اس سے زیادہ اور کون بے انصاف ہوگا جو اللہ تعالے پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ تعالے کی آیات کو جھوٹا بتلادے بیشک

خواص الکلام ۔ ۵۱ قولہ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ سے اَلْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ تک یہ آیتیں اخیر شب میں کاغذ پر لکھ کر جس شخص کو ذات الجنب یا دل یا ہاتھوں میں درد ہو اس کے باندھ دیں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی اور جس شخص کو کثرت سے رنج و غم یا تنگدلی ہو خواہ اس کا سبب معلوم ہو یا نہ ہو ان آیتوں کو سوتے وقت سات مرتبہ پڑھکر سو رہے جس وقت جاگے گا رنج و غم سب رفع ہوا معلوم ہو گا ۱۲ معالم کبیر، اعمال وغیرہا۔

توضیح الکلام ۔ ۵۲ قولہ وَہُوَ الْقَاہِرُ الخ کبھی انسان اللہ کے سوا دوسرے کو اس وجہ سے پوجتا ہے کہ اس غیر میں وہ صفات تصور کرتا ہے اور وہ کمالات مانتا ہے جو خدا تعالیٰ کے اوصاف اور کمالات کے ہم پہلو ہوتے ہیں عیسائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھتے ہیں وہ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس آیت میں اپنے اندر ایسی صفات بیان فرماتا ہے کہ جن کو کوئی شخص بجز اس کے کسی مخلوق میں نہیں پا سکتا تاکہ انسان پر واضح ہو جائے بجز ذات الٰہی کے اور کوئی قابل عبادت نہیں خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ معبود بننے کے واسطے تین قسم کی صفتوں کا ہونا ضروری ہے ۱ قدرت کاملہ کہ اس کا سب پر زور ہو اور اس پر کسی کا زور نہ چلے ۲ علم کہ کوئی چیز اس کے باہر نہ ہو ۳ حکمت کہ سارے عالم کا سلسلہ نظام اسی کا قائم کیا ہوا ہو اور یہ تینوں صفتیں کماحقہٗ اسی ذات پاک میں پائی جاتی ہیں پہلی صفت کی طرف اشارہ وَہُوَ الْقَاہِرُ میں ہے اور دوسری کی طرف الخبیر میں اور تیسری کی طرف الحکیم میں ۱۲

نزول الکلام ۔ ۵۳ قولہ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ الخ ایک مرتبہ کفار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ ہم کو ایسا شخص بتلادو جو تمہاری نبوت و صداقت کی گواہی دیتا ہو کیونکہ ہم کو کوئی ایسا شخص نہیں ملتا اور اس زمانہ کے اہل علم یہود و نصاریٰ سے ہم نے آپ کے متعلق دریافت کیا تھا تو انھوں نے جواب دیا کہ ہماری کتابوں میں تو ان کا کوئی تذکرہ ہے نہیں تو اس وقت یہ آیت اتری کہ آپ اُن سے یہ فرما دیجئے کہ کون سی چیز گواہ ہونے میں اللہ سے بڑی ہو سکتی ہے اگر وہ اس کا کچھ جواب دیں جب تو خیر ورنہ آپ خود فرما دیجئے کہ اللّٰہُ شَہِیْدٌ بَیْنِیْ ۱۲

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

نہیں بھلا پاتے ظالم ۔ اور جس دن کر اکٹھا کرینگے ہم ان سب کو پھر کہیں گے ہم واسطے ان لوگوں کے

بے انصافوں کو رستگاری نہ ہوگی۔ اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم ان تمام خلائق کو جمع کرینگے پھر ہم مشرکین سے

اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

جو شریک لاتے تھے کہاں ہیں شریک تمھارے جن کو تھے تم دعوے کرتے پھر نہیں ہوگا

(او) بطور توبیخ کے کہیں گے کہ (بتلاؤ) تمھارے وہ شرکاء جن کے معبود ہونے کا تم دعویٰ کرتے تھے کہاں گئے پھر انکے شرک

فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ اُنْظُرْ

بہانہ ان کا مگر یہ کہ کہیں گے قسم ہے اللہ پروردگار ہمارے کی نہ تھے ہم شریک لانے والے دیکھ

کا انجام اسکے سوا اور کچھ بھی نہ ہوگا کہ وہ یوں کہیں گے کہ قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے ذرا دیکھو تو

كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَ

کیونکر جھوٹ بولا انھوں نے اوپر جانوں اپنی کے اور کھو یا گیا ان سے جو تھے باندھتے جھوٹ

کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئیں

مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ کان دھرتا ہے طرف تیرے اور رکھے ہیں ہم نے اوپر دلوں اُن کے کے پردے اس سے کہ

اور ان میں بعضے ایسے ہیں کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر حجاب ڈال رکھے ہیں اس سے کہ وہ اس کو

يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ

سمجھیں اس کو اور بیچ کانوں ان کے کے بوجھ اور اگر دیکھیں سب نشانیاں نہ ایمان لاویں ساتھ ان کے

سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے اور اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ لیں ان پر بھی ایمان نہ لاویں۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

یہاں تک کہ جب آویں تیرے پاس جھگڑا کرتے تجھ سے کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں یہ مگر

یہاں تک کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں یہ لوگ جو کافر ہیں یوں کہتے ہیں کہ

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ

کہانیاں پہلوں کی اور وہ منع بھی کرتے ہیں اس سے اور دور بھی رہتے ہیں اس سے اور نہیں

یہ تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے چلی آ رہی ہیں اور یہ لوگ اس سے اوروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے

يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي

ہلاک کرتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ کھڑے کئے جاوینگے

دور رہتے ہیں اور یہ لوگ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور کچھ خبر نہیں رکھتے اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جبکہ یہ

النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ

اوپر آگ کے پس کہیں گے اے کاش کہ ہم پھیرے جاویں اور نہ جھٹلاویں نشانیوں رب اپنے کی کو اور ہو دیں ہم

دوزخ کے پاس کھڑے کئے جاوینگے تو کہیں گے ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیے جاویں اور اگر ایسا ہو جاوے تو ہم اپنے رب کی آیات کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ

ایمان والوں سے بلکہ ظاہر ہو گیا واسطے انکے جو تھے چھپاتے پہلے اس سے اور

جھوٹا نہ بتاویں اور ہم ایمان والوں سے ہو جاویں۔ بلکہ جس چیز کو اس کے قبل دبایا کرتے تھے وہ انکے سامنے آ گئی ہے۔ اور

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ ویوم نحشرہم الایہ ان سے مشرکوں کے ساتھ حشر میں جو معاملہ ہوگا اس کا ذکر فرماتے ہیں کہ حشر میں ہم سب کو جمع کرکے مشرکوں سے پوچھیں گے کہ تمھارے وہ معبود کہاں ہیں جن کو تم پوجتے اور ان پر بڑا بھروسہ رکھتے تھے تو وہاں بجز اس کے اور کچھ جواب بن نہ پڑیگا کہ قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کسی کو بھی خدا کا شریک نہیں کرتے تھے ۱۲ نزول الکلام ۔ ۵۲ قولہ ومنہم من یستمع الایہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سفیان بن حرب اور ولید بن مغیرہ اور نضر بن حرث اور عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور امیہ اور ابی ابن خلف نے جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول تھے کان لگا کر سنا پھر سب کے سب نضر سے بولے کہ اے ابو قتیلہ محمد کیا کہتے ہیں تو نضر نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے کعبہ کو اپنا گھر بنایا میں تو سمجھتا نہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں بجز اس کے کہ انکے ہونٹ ہلتے دیکھتا ہوں اور کچھ کلام کرتے سمجھتا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پرانی کہانیاں سناتے ہیں جس طرح میں تم کو گذشتہ زمانہ والوں کے قصے سنایا کرتا تھا اور نضر گذشتہ واقعات بہت بیان کیا کرتے تھے اور جس وقت قریش سے وہ اس قسم کے قصے بیان کیا کرتے تھے تو قریش ان کو خوب کان لگا کر سنا کرتے تھے تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ ۔ ۵۳ قولہ وہم ینہون عنہ الخ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دس چچا ایسے تھے جو مشرکین کی ایذا دہی سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا کرتے تھے لیکن خود ایمان نہیں لاتے تھے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بقول بعض صرف ابو طالب کے بارہ میں اتری جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی حفاظت کرتے تھے لیکن مسلمان نہیں ہوتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے یہ تین شعر ابو طالب کے مشہور ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کس قدر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا پاس اور آپ کے دین کی حمایت مقصود تھی شعر

ولقد علمت بان دین محمد ＊ من خیر ادیان البریۃ دینا ＊ لولا الملامۃ او حذاری سبۃ ＊ لوجدتنی سمحا بذاک مبینا ＊ فاصدع بامرک ما علیک غضاضۃ ＊ حتی اوسد فی التراب دفینا ＊ یعنی میں

قسمیہ کہتا ہوں کہ محمد کا دین ساری مخلوق کے دینوں میں بہتر دین ہے اگر ملامت کا خوف اور گالی کا ڈر نہ ہوتا تو آپ مجھے اس دین کو قبول کرنیوالا اور اس کی اشاعت کرنیوالا پاتے لہذا اے [illegible]

رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ وَقَالُوْٓا اِنْ

اگر پھیرے جاویں البتہ پھر جاویں طرف اس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اس سے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں اور کہا انھوں نے نہیں ہے

اگر یہ لوگ پھر واپس بھی بھیجد یئے جاویں تب بھی یہ وہی کام کریں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ

هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ

مگر زندگانی ہماری دنیا کی اور نہیں ہم اٹھائے جانے والے اور کاش کہ دیکھے تو

جینا اور کہیں نہیں صرف یہی فی الحال کا جینا ہے اور ہم زندہ نہ کئے جاویں گے اور اگر آپ اسوقت دیکھیں جبکہ

وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ

جس وقت کہ کھڑے کئے جاویں گے اوپر رب اپنے کے کہیگا کیا نہیں یہ حق کہیں گے البتہ ہے قسم پروردگار کی

یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جاویں گے اور اللہ تعالیٰ فرمادیگا کیا یہ امر واقعی نہیں ہے وہ کہیں گے بے شک قسم اپنے رب کی اللہ تعالیٰ

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ ع قَدْ خَسِرَ

کہے گا پس چکھو عذاب بدلے اسکے جو تھے تم کفر کرتے تحقیق ٹوٹا پایا

فرمادے گا تو اب اپنے کفر کے عوض عذاب چکھو بے شک خسارے میں

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

ان لوگوں نے کہ جھٹلایا ملاقات اللہ کی کو یہاں تک کہ جب آوے گی ان کے پاس قیامت ناگہاں

پڑے وہ لوگ جنھوں نے اللہ سے ملنے کی تکذیب کی یہاں تک کہ جب وہ معیّن وقت ان پر دفعۃً آپہونچے گا کہنے لگیں گے

قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى

کہیں گے اے افسوس ہم کو اوپر اسکے کہ تقصیر کی ہم نے بیچ اسکے اور وہ اٹھادیں گے بوجھ اپنے اوپر

کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہوئی اور حالت ان کی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بار اپنی کمر پر لادے ہوں گے

ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ

پیٹھوں اپنی کے خبردار ہو برا ہے جو کچھ بوجھ اٹھاتے ہیں اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر کھیل

خوب سن لو کہ بری ہوگی وہ چیز جس کو لادیں گے اور دنیاوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو و لعب

لَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

اور مشغولہ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں کیا پس نہیں سمجھتے ہو تم

لہو کے اور پچھلا گھر متقیوں کے لئے بہتر ہے کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ

تحقیق جانتے ہیں ہم تحقیق وہ البتہ غمگین کرتا ہے تجھکو جو کچھ کہ کہتے ہیں پس تحقیق وہ نہیں جھٹلاتے تجھ کو

ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان کے اقوال مغموم کرتے ہیں سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے

لٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ

ولیکن ظالم نشانیوں اللہ کی کو انکار کرتے ہیں اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر

لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں

مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ

پہلے تجھ سے پس صبر کیا انھوں نے اوپر اس کے کہ جھٹلائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہاں تک کہ آئی ان کے پاس مدد

ان کی بھی تکذیب کی جا چکی ہے سو انھوں نے اس پر صبر ہی کیا کہ ان کی تکذیب کی گئی اور ان کو ایذائیں پہونچائیں گئیں یہاں تک کہ ہماری امداد

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ الخ یعنی اور یہ منکرین کہتے ہیں کہ جینا اور کہیں نہیں صرف یہی فی الحال کا جینا ہے اور ہم اس زندگی کے ختم ہونے کے بعد پھر زندہ نہ کئے جاویں گے جس طرح انبیا علیہم السلام خبر دیتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اور اگر آپ ان کو اس وقت دیکھیں تو بڑا عجیب واقعہ نظر آوے جبکہ یہ لوگ اپنے رب کے سامنے حساب کے لئے کھڑے کئے جاویں گے یہ کھڑا کیا جانا وہی ہے جس کا ذکر پہلے آیت میں آچکا ہے کیونکہ یہ حساب کے لئے کھڑا کیا جانا دوزخ ہی کے قریب ہوگا ۱۲ ۵۲ قولہ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ الخ سے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ تک اس سے بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ لوگ قیامت تک جھٹلاتے رہیں گے حالانکہ موت سے جھٹلانا ختم ہو جائے گا تو یا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پورا پورا انکشاف قیامت کے دن ہوگا اگرچہ انکشاف کی ابتدا موت سے ہی ہو جائے گی تو گویا جھٹلانے کی بالکل بندش قیامت ہی کے دن ہوگی اور بعض مفسرین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ موت کو بھی قیامت کہہ سکتے ہیں اس اعتبار سے کہ موت بھی قیامت کے مقدمات میں سے ہے اور حدیث شریف سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ جو مرگیا اس کی قیامت قائم ہوگئی یعنی قیامت کی ابتدا ہوگئی ۱۲ ۵۳ قولہ قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا الخ یعنی جس وقت ان کی موت آئے گی تو چونکہ آخرت کا ان کو یقین نہ تھا اس لئے وہاں کا کوئی سامان تو کیا ہوا ہوگا ہی نہیں کیونکہ قاعدہ یہ ہی ہے کہ جس چیز کا یقین نہیں ہوتا اسکے لئے کوئی سامان کافی نہیں کیا جاتا لہذا ان لوگوں نے دنیوی زندگی کو اسی دنیا کے عیش کے سامان بہم پہونچانے میں ختم کر دیا اور جب اچانک موت آگئی تو ایسے لوگوں کی حسرت کا کیا ٹھکانا تو جس قدر حسرت و افسوس کا انبار ہوگا اور جس قدر گناہ کمائے ہوں گے سب کچھ ان کی پیٹھ پر لدا ہوگا اور اس سے زیادہ برا بوجھ کیا ہو سکتا ہے۔ بعض مفسر فرماتے ہیں کہ انسان کے اعمال مرنے کے بعد اچھی بری شکل و صورت میں نظر آویں گے اچھے اعمال اچھی صورتوں میں اور برے بری میں ہوں گے ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۴ قولہ قَدْ نَعْلَمُ الخ ابو جہل نے ایک دفعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد ہم نے تم سے کبھی جھوٹ نہیں سنا ہم تم کو جھوٹا نہیں سمجھتے بلکہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے اور صرف نبوت کے دعوے میں

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ

اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ کے پاس بعض پیغمبروں کے بعض قصص پہنچ چکے ہیں

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ

اور اگر آپ کو ان کا اعراض گراں گذرتا ہے تو اگر آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ

نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ

یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو پھر کوئی معجزہ لے آؤ تو کرو اور اگر

اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ اِنَّمَا

اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان سب کو راہ پر جمع کر دیتا سو آپ نادانوں میں سے نہ ہو جیے وہی

يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ وَالْمَوْتٰی يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ

لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ کر کے اٹھا دیں گے پھر سب اللہ ہی

يُرْجَعُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ

کی طرف لائے جاویں گے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ فرما دیجئے

اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

کہ اللہ تعالیٰ کو بیشک پوری قدرت ہے اس پر کہ وہ معجزہ نازل فرماویں لیکن ان میں اکثر بے خبر ہیں

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ

اور جتنے قسم کے جانور زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں

اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی

ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمہاری ہی طرح کے گروہ نہ ہوں ہم نے دفتر (لوح محفوظ) میں کوئی چیز نہیں چھوڑی پھر سب اپنے

رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ

اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جاویں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں تو وہ بہرے اور گونگے ہو رہے ہیں

فِی الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰی

طرح طرح کی ظلمتوں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں بے راہ کر دیں اور وہ جس کو چاہیں

توضیح الکلام ۵۲ قولہ فان استطعت ان تبتغی الخ یعنی اے نبی اگر آپ کو ان کا اعراض گراں شاق معلوم ہوتا ہو اگرچہ خدا تعالیٰ کو ان ازلی گمراہوں کی کچھ بھی پروا نہیں آپ ان سے ایمان کی امید نہ رکھئے۔ آسمان میں سیڑھی بنانے اور زمین میں سرنگ لگانے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح عادۃً یہ دونوں باتیں محال ہیں اسی طرح بلا حکم حق تعالیٰ ان لوگوں کو کوئی نشان دکھانا محال ہے ۱۲ ۵۳ قولہ ولو شاء اللہ الخ اس آیت میں اللہ تعالیٰ تسلی کے لئے پھر ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ ہی کو منظور نہیں ورنہ اگر وہ چاہتا تو سب کو سیدھے راستہ پر لگا دیتا ۱۲ ۵۳ قولہ انما یستجیب الذین الخ اس آیت میں اپنے نہ چاہنے کی وجہ بیان فرماتا ہے کہ ان لوگوں میں ہدایت کی صلاحیت ہی نہیں۔ یہی یہ گمراہ ازلی ہیں ان کی روحانی زندگی جاتی رہی فرماتا ہے کہ انما یستجیب الخ یعنی انہیں سننے اور ماننے کی قابلیت ہی نہ رہی جس طرح مُردوں میں یہ طاقت نہیں ہے۔ ہاں اب ان مردوں کا زندہ کرنا اسی کے اختیار میں ہے سو ان کو دنیا میں تو زندہ کرے گا نہیں نہ ان کو ایمان قبول کرنے کی قابلیت عطا فرمائے گا البتہ حشر کے دن کی زندگی باقی ہے سو وہ اس روز زندہ کرے گا پھر اسی وقت وہ لوگ مجبوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے دنیا میں تو کچھ کرتے نظر نہیں آتے جیسا کوئی حاکم کہے کہ یوں تو ہمارے پاس نہیں آتے مگر گرفتار ہو کر آویں گے ۱۲ ۵۴ قولہ ما فرطنا فی الکتاب الخ یعنی قرآن مجید میں ہر قسم کے اسرار و دلائل ودیعت رکھے ہیں، مگر کفار اندھے بہرے ہیں ان کو وہاں تک رسائی نہیں ۱۲

خواص الکلام ۵۳ قولہ انما یستجیب الذین سے یرجعون تک جس کی آنکھ میں کچھ نقصان ہو یا کسی عضو میں ڈھیلا پن ہو تو تین دن متواتر روزہ رکھے اور وہ شکر سے افطار کرے اور آدھی رات کے وقت اٹھ کر نہانے کے قلم سے زعفران اور گلاب سے اپنے بائیں دوسرے مریض کے دائیں ہاتھ پر لکھ کر چاٹ لے تین روز تک ایسا ہی کرے ۱۲ دیگر اگر کسی کے عضو تناسل میں سستی خاص ہو جائے اس کے لئے بھی اسی صورت سے لکھ کر چاٹنا تین دن تک بہت مفید ہے ۱۲

متعلقات الکلام ۵۰ قولہ فلا تکونن الخ یہاں من الجاہلین کا لفظ اللہ تعالیٰ نے وعظ و شفقت کے طور پر فرمایا ہے لہٰذا اس کے معنی جاہل اور جہالت کے نہ کرنے چاہئیں کیونکہ

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ

(ویں) سیدھی راہ کے — کہہ کیا دیکھا ہے تم نے اپنے تئیں اگر آوے تمہارے پاس عذاب اللہ کا یا آوے

سیدھی راہ پر لگا دیں — آپ کہیے کہ اپنا حال تو بتاؤ کہ اگر تم پر خدا کا کوئی عذاب آ پڑے یا تم پر

السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ

قیامت — کیا غیر خدا کے کو پکارو گے تم — اگر ہو تم سچے — بلکہ

قیامت ہی آ پہنچے تو کیا خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو — بلکہ

اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ

اسی کو پکارو گے — پس کھول دے گا جو کچھ کہ بلاتے ہو طرف اس کی — اگر چاہے — اور بھول جاؤ گے جو کچھ

اسی کو پکارنے لگو — پھر جس کے لیے تم پکارو اگر وہ چاہے تو اس کو ہٹا بھی دے — اور جن جن کو تم

مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ

شریک مقرر کرتے تھے — اور تحقیق بھیجا ہم نے — طرف — امتوں کی — پہلے تجھ سے یعنی پیغمبر — پس پکڑا ہم نے ان کو

شریک ٹھہراتے ہو ان سب کو بھول بھال جاؤ اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے ہو چکے ہیں پیغمبر بھیجے تھے سو ہم نے ان کو

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ

ساتھ فقر کے اور — مرض کے — تو کہ وہ — عاجزی کریں — پس کیوں نہ جب وقت آیا ان کے پاس

تنگدستی اور — بیماری سے پکڑا تاکہ وہ ڈھیلے پڑ جاویں — سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو وہ

بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

عذاب ہمارا عاجزی کی — ولیکن سخت ہو گئے دل ان کے — اور زینت دی واسطے ان کے شیطان نے

ڈھیلے کیوں نہ پڑے — لیکن ان کے قلوب تو سخت رہے — اور شیطان ان کے اعمال کو ان کے خیال میں

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

جو کچھ تھے وہ کرتے — پس جب بھول جو کچھ کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اس کے کھول دیے ہم نے اوپر ان کے

آراستہ کر کے دکھلاتا رہا — پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر

اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

دروازے ہر چیز کے — یہاں تک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دیے گئے پکڑا ہم نے ان کو یکبارگی

ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیے — یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ

پس ناگہاں وہ — ناامید تھے — پس کاٹی گئی جڑ — اس قوم کی کہ جو — ظلم کرتے تھے

پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے — پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ

اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے پروردگار عالموں کا — کہہ کیا دیکھا تم نے — اگر لے اللہ

اور اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے — آپ کہیے کہ یہ بتلاؤ — اگر اللہ تعالیٰ تمہاری

سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

شنوائی تمہاری اور بینائی تمہاری — اور مہر کر دے اوپر دلوں تمہارے کے کون معبود ہے سوائے خدا کے

شنوائی اور بینائی بالکل لے لے — اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود ہے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ فَيَكْشِفُ الخ یعنی جب کوئی عذاب خدا کا یا قیامت آجائے تو سوائے اس کے اور کسی کو نہ پکارو پھر وہ چاہے تو اس کو ہٹا بھی دے اور نہ چاہے تو نہ ہٹا دے اور جن جن چیزوں کو تم خدا کا شریک مانتے ہو سب کو اس وقت بھول جاؤ اس سے بھی یہی سمجھا گیا کہ جب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا قادر مختار نہیں تو عبادت کا مستحق بھی اس کے سوا اور کوئی نہیں اس آیت کے ظاہر معنی سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ عذاب اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو ٹل جائے گا لیکن دوسری دلیلوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دنیوی عذاب میں تو دونوں احتمال ہیں ٹلنا چاہے یا نہ چاہے اور قیامت کے مصائب میں سے بہت زمانہ تک میدان قیامت میں ٹھہرے رہنا تو شفاعت کبریٰ سے موقوف ہو جائے گا اور یہ شفاعت کبریٰ میدان قیامت والوں ہی کی درخواست پر ہوگی لیکن دوسرے عذاب قیامت کے کافروں سے نہیں ٹلیں گے ۱۲ ۵۲ قولہ فَاَخَذْنٰهُمْ الخ یعنی پھر ان پر بیماری اور قحط اور بدامنی کی بلائیں بھی نازل ہوئیں تاکہ عاجزی اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں ۱۲ ۵۳ قولہ قُلْ اَرَءَيْتُمْ الخ یہاں خدا تعالیٰ پھر اپنی وحدانیت کی دلیل دیتا ہے کہ خیال تو کرو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری شنوائی اور بینائی چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے کہ پھر کسی بات کو سمجھ ہی نہ سکو تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا معبود ایسا ہے جو یہ چیزیں تم کو واپس لا دے جب تم خود مقر ہو کہ کوئی ایسا نہیں تو بھلا پھر کیوں اس کے سوا دوسرے کو عبادت کے لائق جانتے ہو۔ آگے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو دیکھو اپنی توحید کے لئے کیسے مختلف پہلوؤں سے دلائل دیتا ہے مگر مشرک لوگ ہیں کہ راہ راست پر نہیں آتے تاکہ ان میں غور کر کے سوجھ بوجھ جائیں ۱۲

ع ۱۱ / ۱۰

خواص الکلام۔ ۵۱ قولہ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا سے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تک اگر ظالموں کی خانہ ویرانی اور ان کی جماعت کی پراگندگی مقصود ہو تو ان آیتوں کو کسی مذبوح جانور کی پرانی ہڈی پر لکھ کر پھر اس کو باریک کوٹ کر اس گھر میں ڈال دو دیگر تانبے کے طشت میں آب ریحان سے لکھ کر اور آب زیرہ سے جس کو عشاء سے صبح تک جگو یا ہو دھو کر اس گھر میں پھر اور پسوز یادہ ہوں چند بار چھڑکے وہ سب دفع ہو جاویں۔ کذا فی الاعمال و الاول ایضاً فی مجربات الدیربی مع تفسیر بسیر ۱۲

یَاْتِیْکُمْ بِهٖ اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ ○

کر لا دیوے تم کو وہ دیکھ کیونکر طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں پھر وہ پھر رہتے ہیں

کہ یہ تم کو پھر دیوے آپ دیکھئے تو ہم کس طرح دلائل کو مختلف پہلوؤں سے پیش کر رہے ہیں پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں

قُلْ اَرَءَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰىکُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ

کہہ کیا دیکھا تم نے اگر آ دے تم کو عذاب اللہ کا بیچارگی یا آشکارا کیا

آپ کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آ پڑے خواہ بے خبری میں یا خبرداری میں تو کیا

یُهْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا

ہلاک کئے جاویں گے مگر قوم ظالموں کی اور نہیں بھیجتے ہم پیغمبروں کو مگر

بجز ظالم لوگوں کے اور بھی کوئی ہلاک کیا جاوے گا اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ

مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ

بشارت دینے والے اور ڈرانے والے پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے پس نہیں ڈر اوپر ان کے اور

بشارت دیں اور ڈراویں پھر جو شخص ایمان لے آوے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور

لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

نہ وہ غم کھاویں گے اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو لگے گا ان کو عذاب بسبب

نہ وہ مغموم ہوں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاویں ان کو عذاب لگتا ہے بوجہ

کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ○ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ

اس کے کہ کرتے فسق کرتے کہہ نہیں کہتا میں تم کو نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہ

اس کے کہ وہ دائرہ سے نکلتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں اور

اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی

میں جانتا ہوں غیب کو اور نہ کہتا ہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی

میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے

اِلَیَّ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ ○

کی گئی ہے طرف میری۔ کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور آنکھوں والا کیا پس نہیں فکر کرتے تم

اس کا اتباع کر لیتا ہوں۔ آپ کہیے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے سو کیا تم غور نہیں کرتے

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ

اور ڈرا ساتھ اس کے ان لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس سے کہ اکٹھے کئے جاویں طرف پروردگار اپنے کے نہیں واسطے ان کے

اور ایسے لوگوں کو ڈرائیے جو اس بات سے اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت سے جمع کئے جائیں گے کہ جتنے غیر اللہ ہیں

مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○ وَلَا تَطْرُدِ

سوائے اس کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا تو کہ وہ بچیں اور مت ہانک دے

سب ان کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی شفیع ہوگا اس امید پر کہ وہ ڈر جاویں اور ان لوگوں کو نہ نکالیے

الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ

ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اس کا

جو صبح شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں جس سے خاص اس کی رضا ہی کا قصد رکھتے ہیں

توضیح الکلام ۔ ۱۵ قولہ الا مبشرین و منذرین الخ یعنی ہم پیغمبروں کو امتوں کی طرف صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ ایمان اور طاعت قبول کرنے والوں کو رضاء الٰہی کی خوشخبری دیں اور کفر و معصیت کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کی ناخوشی سے جس پر کبھی دنیا میں بھی اور آخرت میں ہمیشہ عذاب کا استحقاق مرتب ہوتا ہے ڈراویں اور اس لئے نہیں بھیجتے ہیں کہ جو کچھ بھی ان سے واہی تباہی فرمائشیں سرزد ہوں وہ سب کو پورا کریں جس طرح یہ منکرین محض عناد کی وجہ سے بیہودہ فرمائشیں کر رہے ہیں پھر مومن کا حال جو ان انبیاء کے ڈرانے اور خوشخبری دینے پر ایمان قبول کر لیتے ہیں ان کا حال یہ ہے کہ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ الخ اور جو نہیں مانتے اور ایمان سے گریز ہی کئے رہتے ہیں ان کا حال یہ ہے کہ وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا الخ ۵۲ قولہ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۔ یعنی جن کی سوائے رضائے مولیٰ کے اور کوئی غرض مال و جاہ کی نہیں یعنی ان میں عبادت کے ساتھ اخلاص کی بھی صفت ہے جس کی وجہ سے ان پر زیادہ مہربانیاں ہونی چاہئیں اور اگرچہ ہر عبادت میں ان کے اخلاص کا علم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ہو مگر چونکہ اصل عبادت میں اخلاص ہے لہٰذا جب تک عدم اخلاص کی کوئی دلیل نہ ہو کبھی غیر اخلاص کا گمان نہ کرنا چاہیے ۱۲

ع ۵ ۹ ۱۱

نزول الکلام ۔ ۵۳ قولہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ الخ حضرت بلال عمار بن یاسر سالم ابن مسعود صہیب اور واقد رضی اللہ عنہم وغیرہم فقراء صحابہ کو مکہ کے کافروں نے ذلیل سمجھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اے محمد اگر تم ان ردی اور ذلیل لوگوں کو اپنے پاس نہ آنے دو تو ہم تمہاری مجلس میں آ بیٹھیں اور جب آمد و رفت ہونے لگے گی تو تمہاری باتیں سن سن کر ہمارے ایمان لے آنے کی بھی امید ہے ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اللہ کے مسلمان بندوں کو اپنے پاس آنے سے نہیں روک سکتا یہ جواب سن کر وہ لوگ کہنے لگے کہ اچھا ایک دن ان کا مقرر کر دو اور ایک روز ہمارا کیونکہ ہم کو ان بے قدر لوگوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے شاید ہم بھی مسلمان ہو جاویں ایک روایت میں ہے کہ اس بات کو سن کر کچھ خیال آپ کو ہو چلا تھا یہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر عہد و پیمان لکھوانے کا ارادہ کر لیا اس وقت بیچارے فقراء صحابہ چپکے سے بقیہ آئندہ

مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ

نہیں اوپر تیرے حساب ان کے سے کچھ اور نہ حساب تیرے سے اوپر ان کے

ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو

شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ

پس ہانک دے ان کو پس ہو جاوے تو ظالموں سے اور اسی طرح فتنہ میں ڈالا ہے ہم نے بعض

نکال دیں اور آپ نامناسب کام کرنے والوں میں ہو جائیں گے اور اسی طور پر ہم نے ایک کو دوسروں کے

بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ

ان کے کو بعض کے ساتھ تو کہیں کیا یہی ہیں کہ احسان کیا ہے اللہ نے اوپر ان کے ہم میں سے کیا نہیں اللہ جاننے والا

ذریعہ سے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں سے ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کیا یہ بات نہیں

بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ

شکر کرنے والوں کو اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ نشانیوں ہماری کے

کہ اللہ تعالیٰ حق شناسوں کو خوب جانتا ہے اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

پس کہہ سلامتی ہے اوپر تمہارے لکھی ہے رب تمہارے نے اوپر ذات اپنی کے رحمت یہ کہ جو کوئی عمل کرے تم میں سے برا

کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں سے کوئی برا کام کر بیٹھے

سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ساتھ نادانی کے پھر توبہ کرے پیچھے اس کے اور نیکیاں کرے پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے

جہالت سے پھر وہ اسکے بعد توبہ کرلے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ قُلْ

اور اسی طرح جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ ظاہر ہو جاوے راہ گناہگاروں کی کہہ تحقیق

اور اسی طرح ہم آیات کو تفصیل کرتے رہتے ہیں اور تاکہ مجرمین کا طریقہ ظاہر ہو جاوے آپ کہہ دیجئے

اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ

میں منع کیا گیا ہوں اس سے کہ عبادت کروں ان کی کہ پکارتے ہو تم سوائے خدا کے کہہ نہیں

کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کی تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو آپ کہہ دیجئے کہ میں

اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ قُلْ

پیروی کرتا میں خواہشوں تمہاری کی تحقیق گمراہ ہو جاؤں میں اسوقت اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں سے کہہ تحقیق

تمہارے خیالات کا اتباع نہ کروں گا کیونکہ اس حالت میں تو میں بے راہ ہو جاؤں گا اور راہ پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا آپ کہہ دیجئے

اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ

میں اوپر دلیل روشن کے ہوں پروردگار اپنے کی طرف سے اور جھٹلایا تم نے اسکو نہیں میرے پاس وہ جو جلدی کرتے ہو ساتھ

کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے اور تم اسکی تکذیب کرتے ہو جس چیز کا تم تقاضہ کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں

بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝

اس کے نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے بیان کرتا ہے حق کو اور وہ اچھا فیصل کرنے والا ہے

حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنیوالا وہی ہے

بقیہ ص ۱۸۹۔ ایک گوشہ میں جا بیٹھے اور فوراً یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ درخواست ان لوگوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب سے پیش کرائی تھی جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی تھی کہ یارسول اللہ ایسا بھی کر دیکھئے معلوم ہو جائیگا کہ ان لوگوں کا مقصد اصلی کیا ہے۔ بہرحال اس کی ممانعت میں یہ آیت اُتری ۱۲

صفحہ ہذا۔ نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ واذا جاءک الخ ایک مرتبہ چند مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور ہم بڑے گنہگار بندے ہیں ہمیں کوئی توبہ کی صورت بتائیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر وحی کا انتظار کیا اسی وقت انکو امید دلانے میں یہ آیت اتری ۱۲

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ قل انی نہیت الخ پہلے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ہم گنہگاروں کا رستہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو اس رستہ کو اس کلام سے بیان فرماتا ہے کہ ان مشرکوں سے آپ فرما دیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی چیز کے پوجنے کی ممانعت کر دی گئی ہے ان سے یہ کہہ دو کہ بلا دلیل اپنے باطل وہموں کی بنا پر جو تم نے سیکڑوں معبود بنا رکھے ہیں میں تمہارا اس بات میں ہرگز کہا نہ مانونگا اگر ایسا کروں تو گمراہ ہو جاؤں، اس مضمون کا زیادہ تعلق توحید سے تھا اور ۵۳ قولہ قل انی علے بینۃ الخ کا زیادہ تعلق رسالت سے ہے یعنی ان سے یہ بھی کہہ دو کہ توحید پر جو میں قائم ہوں تو میرے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے دلیل ہے جس کو تم نہیں جانتے وہ یہ کہ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ سب اس کا محتاج ہے اور یا اس دلیل سے مراد قرآن مجید ہے جو میرا معجزہ ہے اور جس سے میری تصدیق ہوتی ہے اور تم بلا وجہ اس کو جھٹلاتے ہو ۱۲

ع ۶ ۵ ۱۲

۵۴ قولہ ما عندی الخ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کی بت پرستی پر ان سے عذاب الٰہی کا آنا ذکر فرمایا کرتے تھے اس کو سنکر وہ جھوٹ جان کر یہ کہتے تھے کہ اچھا ابھی وہ عذاب آجاوے چونکہ خدا کے ہاں ہر بات کا وقت مقرر ہے کیونکہ اسی میں مصلحت انتظام عالم ہے۔ یہ نہیں کہ جہاں بندوں نے سرکشی کی اور آسمان سے پتھر برسے تاکہ فوراً سب ہلاک ہو جاویں سلئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے آپ فرما دیجئے۔ ملخص قلو

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ

کہہ اگر تحقیق میرے پاس ہوتی وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اسکو البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہارے

آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کا تم تقاضہ کر رہے ہو تو میرا اور تمہارا باہمی قصہ فیصل ہو چکا ہوتا

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا

اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور نزدیک اسکے ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا ان کو مگر وہ

اور ظالموں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اللہ ہی کے پاس ہیں خزانے تمام مخفی اشیاء کے انکو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے

هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ

اور جانتا ہے جو کچھ بیچ جنگل کے ہے اور دریا کے ہے اور نہیں گرتا کوئی پات مگر جانتا ہے اسکو اور

اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسکو بھی جانتا ہے

لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ

نہیں گرتا کوئی دانہ بیچ اندھیروں زمین کے اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب

اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب

مُّبِیْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

بیان کرنے والی کے اور وہی ہے جو قبض کرتا ہے تم کو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو کماتے ہو تم بیچ دن کے

مبین میں ہیں اور وہ ایسا ہے کہ رات میں تمہاری روح کو ایک گونہ قبض کر دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اسکو جانتا ہے

ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

پھر اٹھاتا ہے تم کو بیچ اسکے تو کہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا پھر طرف اس کی پھر جانا ہے تمہارا پھر

پھر جگا اٹھاتا ہے تاکہ میعاد معین تمام کر دی جاوے پھر اسی کی طرف تم کو جانا ہے پھر تم کو

یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ

خبر دے گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور وہی ہے غالب اوپر بندوں اپنوں کے اور بھیجتا ہے

بتلا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے اور وہی اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں اور تم پر

عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ

اوپر تمہارے نگہبان یہاں تک کہ جب آتی ہے ایک کو تم میں سے موت قبض کرتے ہیں اسکو بھیجے ہوئے

نگہداشت رکھنے والے بھیجتے ہیں یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آ پہنچتی ہے اسکی روح ہمارے بھیجے ہوئے

هُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ

ہمارے اور وہ نہیں کمی کرتے پھر پھیرے جاتے ہیں طرف اللہ کے جو کارساز ان کا ہے حق خبردار ہو واسطے اسی کے ہے

قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لائے جاویں گے خوب سن لو کہ فیصلہ اللہ ہی کا ہو

وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ۝ قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

حکم اور وہ جلد حساب لینے والا ہے کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تم کو اندھیروں جنگل کے سے اور دریا کے سے

اور وہ بہت جلد حساب لے لیگا آپ کہیئے کہ وہ کون ہے جو تم کو خشکی اور دریا کی ظلمات سے اس حالت میں

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

پکارتے ہو تم اس کو عاجزی سے اور چھپا کر اگر نجات دے گا ہمکو اس آفت سے البتہ ہوں گے ہم

نجات دیتا ہے کہ تم اسکو پکارتے ہو تذلل ظاہر کر کے اور چپکے چپکے کہ اگر آپ ہمکو ان سے نجات دیدیں تو ہم ضرور حق شناس حالوں سے

توضیح الکلام۔ ۵ قولہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ الخ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مفاتح الغیب پانچ چیزیں ہیں جنکو بجز حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا ۱ جو کچھ رحموں کے اندر نر ہے یا مادہ حیوان ہے یا انسان ۲ یہ کہ کل کیا ہوگا بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا ۳ یہ بات کہ بارش کب ہوگی سوائے حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا ۴ کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کس زمین میں وفات پائے گی ۵ قیامت کب قائم ہوگی خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی کو ہر چیز کا علم تھا بجز مفاتح غیب کے کہ اس کا علم نہ تھا اور مفاتح غیب کی تفسیر میں اور بھی مختلف قول ہیں ۱۲ اور لفظی تحقیق مفاتح کی اس طرح ہے کہ اگر یہ مفتح میم کے زبر کیساتھ کی جمع ہے تو اس کے معنی خزانہ کے ہیں اور اگر مِفتح میم کے زیر کے ساتھ کی جمع ہو تو اسکے معنی کنجی کے ہیں اس صورت میں مفاتح الغیب کا مطلب یہ ہوگا کہ غیب کی کنجیاں یعنی وہ اسباب جن سے وہ پوشیدہ چیزوں کو جو مقفل اشیاء کے مانند ہیں کھولتے اور ظاہر کرتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں جب چاہیں اور جس صورت سے چاہیں ان میں تصرف کر سکتے ہیں۔ ۵۲ قولہ هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ الخ یعنی وہ خدا ہے جو تمہاری روزانہ سونیکے وقت روحیں قبض کر لیتا ہے یہاں بحالت نوم (نیند) روح کے قبض کر لینے کو اس بنا پر فرمایا کہ انسان کے لئے دو روحیں ہیں جب آدمی سو جاتا ہے تو ایک روح ان میں سے قبض کر لیتا ہے اور دوسری روح جس کو روح الحیوۃ کہتے ہیں باقی رہتی ہے اور جب کسی کو مارنے کا ارادہ کرتا ہے تو دونوں روحوں کو قبض کر لیتا ہے

ع ۵ / ۱۳ / ۷

خواص الکلام۔ ۵ قولہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ سے اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ تک اگر کتان کے کپڑے میں لکھ کر سرہانے رکھ کر سو رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ فلاں مشتبہ کام جس کی وضاحت مقصود ہو مجھ کو خواب میں معلوم ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا انکشاف ہو جائے گا۔ دیگر اسی آیت کو باوضو لکھ کر بازو پر باندھ لے اور پاک بستر پر سو رہے مجھ کو جو شخص اس سے ملیگا کوئی عجیب بات کرے گا ۔ ۵ قولہ قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ سے شٰکرین تک اگر دریا میں جوش اور طغیانی زیادہ ہو تو یہ آیتیں لکھ کر دریا میں ڈالنے سے اسکو سکون

۱۲ محرم ۱۴۶۷ ہجری

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ

شکر کرنے والوں سے کہہ اللہ نجات دیتا ہے تم کو اس سے اور ہر سختی سے پھر تم

ہو جاویں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو ان سے نجات دیتا ہے اور ہر غم سے پھر بھی

تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ

شریک کرتے ہو کہہ کہ وہ قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر

شرک کرنے لگتے ہو آپ کہہ دیجئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے

فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ

تمہارے سے یا نیچے پاؤں تمہارے کے سے یا ملا دیوے تم کو گروہیں مختلف کر کر اور چکھاوے بعض تمہارے کو

بھیجدے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کرکے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی

بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝

لڑائی بعض کی دیکھ کیونکر طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں تو کہ وہ سمجھیں

لڑائی چکھادے۔ آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جاویں

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ لِكُلِّ

اور جھٹلایا اس کو قوم تیری نے اور وہ سچ ہے کہہ نہیں میں اوپر تمہارے داروغہ واسطے

اور آپ کی قوم اس کی تکذیب کرتی ہے حالانکہ وہ یقینی ہے آپ کہہ دیجئے کہ میں تم پر تعینات نہیں کیا گیا ہوں ہر خبر کے

نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ

ہر خبر کے وقت ہے قرار پکڑنے کا اور البتہ جان لوگے اور جب دیکھے تو ان لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں

وقوع کا ایک وقت ہے اور جلدی ہی تم کو معلوم ہو جاوے گا۔ اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات میں عیب جوئی

فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا

بیچ نشانیوں ہماری کے پس منہ پھیر لے ان سے یہانتک کہ بحث کریں بیچ بات کے سوا اس کے اور اگر

کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جا یہانتک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جاویں اور اگر تجھ کو

يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ

بھلا دے تجھ کو شیطان پس مت بیٹھ پیچھے یاد آنے کے ساتھ قوم

شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے

الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

ظالموں کے اور نہیں اوپر ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں حساب ان کے سے کچھ

پاس مت بیٹھ اور جو لوگ احتیاط رکھتے ہیں ان پر ان کی بازپرس کا کوئی اثر نہ پہونچےگا

وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ

و لیکن نصیحت کرنا ہے تو کہ وہ بچیں اور چھوڑ دے ان لوگوں کو کہ پکڑتے ہیں دین اپنے کو

و لیکن ان کے ذمہ نصیحت کر دینا ہے شاید وہ بھی احتیاط کرنے لگیں اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ جنھوں نے اپنے دین

لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ

کھیل اور تماشہ اور فریب دیا ہے ان کو زندگانی دنیا کی نے اور نصیحت کر ساتھ اس کے اس سے کہ پکڑا جاوے

کو لہو و لعب بنا رکھا ہے اور دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتا رہ تاکہ

توضیح الکلام **۵۱** قولہ ثم انتم تشرکون الخ یعنی جب انسان اس ہلاکت سے نجات پاتا ہے تو اپنی پہلی حالت کو بھول جاتا ہے اور اسباب ظاہرہ کی طرف نسبت کرکے مشرک ہو جاتا ہے ۱۲ **۵۲** قولہ قل ھو القادر الخ یہاں سے یہ فرماتا ہے کہ ہمارے مذکور بیان سے یہ خیال نہ کر لینا کہ ہم تم کو صرف صحراؤں اور دریاؤں ہی میں نجات دیتے ہیں اور شہر و وطن میں نجات دینے والا کوئی اور ہے۔ کیونکہ جس طرح بحر و بر ہمارے قبضۂ قدرت میں ہیں اسی طرح وطن اور آبادیاں بھی سب ہمارے ید قدرت میں ہیں وہاں بھی اگر ہم چاہیں تو کسی طریقہ سے تم کو ہلاک کر سکتے ہیں مثلاً اس طریقہ سے کہ آسمان سے کوئی عذاب نازل کرے پھر پتھر برسائے اولے ڈالدے بجلی سے تباہ کر دے یا نیچے سے عذاب بھیجدے کہ زلزلے سے شہر الٹ جائیں جس طرح ۱۳۴۴ھ میں پٹنہ اور اس کے اطراف میں ہزارہا آدمی مکانوں سے دبکر ہلاک ہو گئے۔ اور یا زمین میں دھنسا دو اور یا تم میں باہم پھوٹ ڈالدے کہ ایک دوسرے کو عذاب چکھاوے ۱۲ **۵۳** قولہ وکذب بہ الخ ان خوف اور عذاب کی باتوں کو سنکر بجائے تصدیق و عبرت کے مکہ کے لوگ اور جھٹلاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب آنے کا عذر لیتے تھے کہ اگر فلاں دن عذاب آجائے تو ہم آپ کی مان لیں، اور مسلمان ہو جائیں اس کے جواب میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ان حق باتوں کو آپکی قوم نے جھٹلا دیا اور آپ پر یہ واجب نہیں کہ وہ لوگ ضرور ہدایت قبول کریں آپ ان کے ذمہ دار نہیں اور یہ بھی نہیں کہ ہم ان کے کہنے پر عذاب یا قیامت بھیجدیں اس لئے کہ ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر ہے جو بہت سی مصلحتوں اور عالم کے انتظام کے اعتبار سے ایک وقت پر منحصر ہے تمہارے کہنے سے اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ آسمان سے پتھر برسا کر یا آندھی یا زلزلہ کے صدمہ سے نسل کی ہی بنیاد کھود دے ۱۲ **۵۴** قولہ واذا رایت الذین الخ مشرکین مکہ جھٹلانے کے علاوہ قرآن شریف اور ارکان اسلام کے ساتھ تمسخر بھی کرتے تھے ایک مسخرہ کی ابتدا کرتا تھا دس بیس اس کے ہمراہی ہو کر اس تمسخر پر قہقہے لگاتے تھے مسلمانوں کو جو ان کی مجلسوں میں اتفاقیہ جا بیٹھتے تھے بہت رنج اور صدمہ پہونچتا تھا اس لئے حکم آیا کہ وہاں آپ نہ بیٹھو اٹھ کھڑے ہو اگر دیکھو کہ اتنی تو قدرت نہیں کہ ان کو روکیں یا منع کریں لہذا وہاں بیٹھ کر بقیہ آئندہ

نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا

کوئی شخص اپنے کردار کے سبب اس طرح نہ پھنس جاوے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ

ہو بناجاوے ہر ایک جی بسبب اس چیز کے کہ کمایا ہے نہ ہو واسطے اس کے سوا اللہ کے دوست اور نہ

شَفِيعٌ ۚ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولٰٓئِكَ

شفاعت کرنے والا اور اگر بدلا دیوے سارے بدلے نہ لیا جاوے گا اس سے یہی لوگ ہیں کہ

اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے نہ لیا جائے یہ ایسے ہی ہیں کہ اپنے سفارشی ہو

الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَّعَذَابٌ

ہلاک ہیں بسبب اس کے جو کمایا ہے واسطے ان کے پینا ہے گرم پانی سے اور عذاب ہے

کردار کے سبب پھنس گئے ان کے لئے نہایت تیز پانی پینے کے لئے ہوگا اور دردناک سزا ہوگی

أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ قُلْ أَنَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا

درد دینے والا بسبب اس کے کہ تھے کفر کرتے کہہ کیا پکاریں ہم سوائے اللہ کے اس چیز کو کہ

اپنے کفر کے سبب آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ کے سوا ایسی چیز کی عبادت کریں کہ وہ

لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

نہ نفع دے ہمکو اور نہ ضرر دے ہم کو اور کیا پھیرے جاویں ہم اوپر ایڑیوں اپنی کے پیچھے اسوقت کے کہ ہدایت کی ہمکو اللہ

نہ ہم کو نفع پہنچا دے اور نہ وہ ہمکو نقصان پہنچا دے اور کیا ہم الٹے پھر جاویں بعد اسکے کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے ہدایت کر دی ہے

كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ

مانند اس شخص کے کہ ڈال دیا ہے اس کو شیطانوں نے بیچ زمین کے سراسیمہ واسطے اس کے یار ہیں کہ پکارتے ہیں

جیسے کوئی شخص ہو کہ اس کو شیطانوں نے کہیں جنگل میں بے راہ کر دیا اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو

أَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ

اس کو طرف ہدایت کی کہ چلا آ ہمارے پاس کہہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہے

اس کے کچھ ساتھی بھی تھے کہ وہ اسکو ٹھیک رستہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ہمارے پاس آ آپ کہہ دیجئے کہ یقینی بات ہے کہ راہ راست وہ

الْهُدٰى ۗ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ

ہدایت اور حکم کئے گئے ہیں ہم یہ کہ مطیع ہوویں واسطے پروردگار عالموں کے اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو

خاص اللہ ہی کی راہ ہے اور ہمکو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پورے مطیع ہو جاویں پروردگار عالم کے اور یہ کہ نماز کی پابندی کرو

وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِيْٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور ڈرو اس سے اور وہی ہے وہ شخص کہ طرف اسکی اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہی ہے وہ شخص جس نے پیدا کیا آسمانوں کو

اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ

اور زمین کو ساتھ حق کے اور جس دن کہتا ہے کہ ہو پس ہو جاتا ہے بات اسی کی سچ ہے

اور زمین کو باقاعدہ پیدا کیا اور جسوقت اللہ تعالیٰ اتنا کہدے گا کہ (حشر) تو ہو جا بس وہ ہو پڑے گا اسکا کہنا باثر ہے

وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۗ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۗ

اور واسطے اسی کے ہے بادشاہی جس دن کہ پھونکا جاوے گا بیچ صور کے جاننے والا ہے غیب کا اور ظاہر کا

اور جبکہ صور میں پھونک ماری جاویگی ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا

بقیہ صـ ۱۹۲ ان کی محفل میں شریک ہونا اور اسلام کا مسخرہ اڑانا ناجائز ہے جب تک کہ وہ اور باتوں میں نہ لگ جائیں یا یہ مطلب کہ ان کی مجلس ہی میں نہ بیٹھو تاکہ اس کے بعد وہ اور دوسری بات میں تمسخر نہ شروع کریں اور جو بھولے سے بیٹھ جاؤ تو جب یاد آجاوے تو ان کے پاس سے کھڑے ہو جایا کرو ۱۲ صفحہ ہذا

نزول الکلام ۔ لـه

قولہ قل اندعوا الخ ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے سدی سے روایت کی ہے کہ مشرکوں نے مومنوں سے کہا کہ تم لوگ دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرا راستا اختیار کر لو اس وقت یہ آیت اتری اس شان نزول کے لحاظ سے آیت کو مناسبت آیت سابقہ سے اور بھی قوی ہو گئی کہ اوپر کی آیت میں لفظ ذکری اور لفظ ذکرہا میں حکم فرمایا تھا کہ مشرکوں کو اسلام کی طرف بلاویں اور اس آیت میں یہ بیان ہے کہ مشرک لوگ اور الٹا مسلمانوں کو ترک اسلام کی طرف بلاتے ہیں ۱۲

توضیح الکلام لـه قولہ قل اندعوا الخ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو سیدھا راستہ دکھلایا، اور پاک مذہب اسلام کی توفیق دی پھر اب اگر ہم اس سیدھی بنیا کو چھوڑ بیٹھیں تو یہ دیوانہ پن ہے اسلام قبول کرنے کے بعد شیطانی اغوا سے کافر ہو جانے والے مرتد لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے عقل اور سمجھ آنے کے بعد کسی آدمی کو آسیب کا خلل ہو جائے اور کوئی جن اس کو جنگل و بیابان میں راستہ بھلا دے اور وہ حیران و پریشان رہ جائے اب اگر اس کی سمجھ کسی کام کی ہو تو کوئی اس بدنصیب سے پوچھے کہ تو اپنے دشمن کے دھوکہ میں آیا کیوں اس کے کچھ ساتھی بھی ہیں جو اس کو پکار رہے ہیں سو اگر اب بھی اس نے عقل سے کام لیا اور ان کی آواز پر لگ لیا تو ممکن ہے کہ جان بچالے جائے ورنہ کہیں ضرور کنوئیں کھاتی میں گر کر ہلاک ہو جائیگا اسی طرح کفر والوں کو اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے اگر سنبھل گئے اور اسلام کے دھوکہ سے بچ نکلے تب تو خیر ہے ورنہ اسی طرح مارے مارے پھریں گے اور آخرت میں سزا بھگتیں گے ۱۲ **خواص الکلام لـه** قولہ قل اندعوا من دون اللہ سے لرب العلمین تک چور اور بھاگے ہوئے کے لئے ہے کسی پرانی مشک کا ٹکڑا یا کدو خشک کا چھلکا لیکر پرکار سے اس پر دائرہ کھینچو اور دائرہ کے اندر یہ آیت اور دائرہ سے باہر چور یا بھاگے ہوئے کا نام

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ

اور وہی ہے حکمت والا خبردار اور جب کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آزر کے کیا پکڑتا ہے تو

اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا۔ اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کیا تو

اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَ

بتوں کو معبود تحقیق میں دیکھتا ہوں تجھ کو اور تیری قوم کو بیچ گمراہی ظاہر کے اور

بتوں کو معبود قرار دیتا ہے بیشک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح غلطی میں دیکھتا ہوں اور

كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور تاکہ ہووے

ہم نے ایسے ہی طور پر ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھلائیں تاکہ وہ عارف ہو جائیں اور تاکہ کامل

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا

یقین لانے والوں سے پس جب ڈھانپ لیا اس کو رات نے دیکھا ایک تارے کو کہا یہ ہے

یقین کرنے والوں سے ہو جاویں پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا

رب میرا پس جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپ جانے والوں کو پس جب دیکھا چاند کو روشن

رب ہے سو جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ

کہا یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کرے گا مجھ کو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤں گا

تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے سو جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو میرا رب ہدایت نہ کرتا رہے تو میں گمراہ

مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا

میں قوم گمراہوں سے پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا یہی ہے

لوگوں میں شامل ہو جاؤں پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا یہ میرا

رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

پروردگار میرا یہ ہے سب سے بڑا پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ

رب ہے یہ تو سب میں بڑا ہے سو جب وہ غروب ہو گیا آپ نے فرمایا اے قوم بیشک میں تمہارے شرک سے

تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ

شریک کرتے ہو تم تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اس کے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور

بیزار ہوں میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں کو اور

الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ

زمین کو توحید کرنے والا ہو کر اور نہیں میں شریک کرنے والوں سے اور جھگڑا کیا اس سے قوم اس کی نے

زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔ اور ان سے ان کی قوم نے حجت کرنا شروع کی

قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا

کہا کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے بیچ اللہ کے اور تحقیق راہ دکھائی اس نے مجھ کو اور نہیں ڈرتا میں اس چیز سے کہ

آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کے معاملہ میں مجھ سے حجت کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھ کو طریقہ بتلا دیا ہے اور میں ان چیزوں سے جن کو تم اللہ کا

توضیح الکلام سلہ قولہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام شہر بابل یا اس کے اطراف کے باشندے تھے جس کے کھنڈرات اب تک بغداد سے چالیس میل کے فاصلہ پر سیاحوں کو ٹیلوں میں دبے ہوئے نظر آتے ہیں آپ کے والد کا نام تارخ اور آزر لقب ہے یا برعکس ہے اور یہ کہنا کہ آزر چچا تھے اور تارخ باپ کیونکہ کسی نبی کا باپ مشرک نہیں گذرا محض تکلف ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے جو حالات قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بت پرستی بھی کرتے تھے اور ستاروں کو بھی عالم میں تصرف کرنے والا جانتے تھے گویا وہ لوگ دو طرح کے مشرک تھے ایک تو بتوں کی خدائی کا اعتقاد رکھتے تھے، دوسرے ستاروں کو رب جانتے تھے اسی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مناظروں میں دونوں باتوں کی تردید مذکور ہے۔ یوں تو وہ لوگ سونے اور چاندی اور دوسری دھاتوں کے بھی بت تیار کرتے تھے، لیکن پتھروں کے بت جو وہ تراشتے تھے وہ نہایت عجیب ہوتے تھے سلطان روم نے وہاں کے بعض مقامات کو جو کھدوایا تو سنگ مرمر کے عجیب وغریب بت مختلف صورتوں کے برآمد ہوئے ہیں جو وہاں بطور نمائش رکھے ہوئے ہیں (حقانی) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اس ملک اور اس قوم میں پیدا کیا بعض مفسر کہتے ہیں کہ یہ رات جس کا تذکرہ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ میں ہے پہلی رات تھی جو آپ نے دنیا میں دیکھی تھی کیونکہ اس سے پہلے آپ ایک غار میں پرورش پاتے رہے اور رات کے دیکھنے کا اتفاق ہی نہیں ہوا کیونکہ اس زمانہ میں بادشاہ نمرود کو نجومیوں نے یہ اطلاع دی تھی کہ ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا کہ اس کی وجہ سے تم ہلاک کئے جاؤ گے یہ سن کر وہ اس خاندان کی حاملہ عورتوں کی احتیاط رکھتا تھا لڑکوں کو قتل کر ڈالتا تھا اس لئے حضرت ابراہیم کو ان کے والدین نے کسی غار یا تہ خانہ میں چھپا رکھا تھا جو سن تمیز تک وہیں رہے اور یہ مناظرہ اسی جگہ والدین سے شروع کیا اور بعض مفسر اس غار کے رہنے کے واقعہ کو بے ثبوت بتلاتے ہیں بقول اول غار ہی میں ماں باپ سے آپ نے یہ گفتگو شروع کر دی جس کو قرآن شریف میں وَاِذْ قَالَ سے لے کر فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تک بیان فرمایا ہے پھر جب شہرت ہو گئی اور آپ اس غار سے **بقیہ آئندہ**

تُشْرِكُونَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ

شریک لاتے ہو ساتھ اس کے مگر یہ کہ چاہے رب میرا کچھ سما لیا رب میرے نے ہر چیز کو

شریک بناتے ہو نہیں ڈرتا ہاں لیکن اگر میرا پروردگار ہی کوئی امر چاہے میرا پروردگار ہر چیز کو اپنے علم میں گھیرے ہوئے ہے

عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ

علم میں کیا پس نصیحت نہیں پکڑتے ہو تم اور کیونکر ڈروں میں اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہیں ڈرتے ہو تم

کیا تم پھر خیال نہیں کرتے اور میں ان چیزوں سے کیسے ڈروں جن کو تم نے شریک بنایا ہے حالانکہ تم اس بات

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ

یہ کہ تحقیق تم شریک مقرر کرتے ہو تم ساتھ اللہ کے اس چیز کو کہ نہیں اتاری اللہ نے ساتھ اس کے اوپر تمہارے دلیل پھر کونسا دونوں

سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرایا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی سو ان دو

الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ

فرقوں میں سے بہت لائق ہے ساتھ امن کے اگر ہو تم جانتے وہ لوگ جو ایمان

جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے اگر تم خبر رکھتے ہو جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ

لائے اور نہیں ملایا انھوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے انھیں کے ہے امن اور

رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور

هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ

وہی راہ پائے ہوئے ہیں اور یہ دلیل ہماری ہے دی تھی ہمنے وہ ابراہیم کو اوپر قوم اس کی کے

وہی راہ پر چل رہے ہیں اور یہ ہماری حجت تھی وہ ہمنے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلہ میں دی ہم جس کو چاہتے ہیں

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا

بلند کرتے ہیں ہم درجوں میں جس کو چاہتے ہیں تحقیق رب تیرا حکمت والا علم والا ہے اور دیئے ہمنے

مرتبوں میں بڑھا دیتے ہیں بیشک آپ کا رب بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے اور ہمنے ان کو

لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ

واسطے اس کے اسحق اور یعقوب ہر ایک کو ہدایت کی ہمنے اور نوحؑ کو ہدایت کی ہمنے پہلے اس سے

(ایک بیٹا) اسحق دیا اور (ایک پوتا) یعقوب (دیا)، ہر ایک کو طریق حق کی ہمنے ہدایت کی اور (ابراہیم سے) پہلے زمانے میں ہمنے نوح کو

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى

اور اولاد اس کی میں سے داؤدؑ کو اور سلیمانؑ کو اور ایوبؑ کو اور یوسفؑ کو اور موسےؑ کو

ہدایت کی اور ان (ابراہیمؑ) کی اولاد میں سے داؤدؑ کو اور سلیمانؑ کو اور ایوبؑ کو اور یوسفؑ کو اور موسےؑ کو

وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى

اور ہارونؑ کو اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو اور زکریاؑ کو اور یحییٰؑ کو

اور ہارونؑ کو (طریق حق کی ہدایت کی) اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں اور نیز زکریاؑ کو اور یحییٰؑ کو

وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ

اور عیسیٰؑ کو اور الیاسؑ کو ہر ایک صالحوں میں سے تھا اور اسمٰعیلؑ کو اور الیسعؑ کو

اور عیسیٰؑ کو اور الیاسؑ کو اور یہ سب حضرات پورے شائستہ لوگوں میں تھے۔ اور نیز ہمنے طریق حق کی ہدایت کی اسمٰعیلؑ کو اور الیسع کو

بقیہ صـ ۱۹۴ لوگوں کے روبرو باہر لائے گئے تو آفتاب غروب ہو چلا تھا مگر جس طرح خدا تعالیٰ نے ان کی نظروں میں ماں باپ کی وہ بت پرستی حقیر و بے عزت کر دکھائی تھی، اسی طرح ملکوت سمٰوات یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ انمیں اسرار ہیں آپ کے دل پر منکشف کر دیئے تھے وکذالک نری ابراہیم الخ میں یہ ہی مضمون ہے جب رات زیادہ ہو گئی تو زہرہ ستارہ چمکتا دیکھ کر ان بت پرستوں سے جو حجتیں کرنے کے لئے آپ کے ارد گرد جمع تھے بطور تعریض فرمایا کہ ہٰذا ربی یعنی تمہارے خیال کے مطابق میرا رب یہ ہے پھر جب وہ غروب ہوا تو الزام دینے کے لئے فرمایا کہ ایسی چھپ جانے والی چیزوں کو میں پسند بھی نہیں کرتا پھر جب چاند نکلا تو فرمایا کہ یہ رب ہے جب وہ بھی چھپ گیا تو ان کے خیال کو قبول کرنے کی صورت میں تہدیداً اپنے آپ کو ہی گمراہ ہونا فرمایا کیونکہ باوجود بڑے کے چھوٹے کو خدا بنانا اور پھر بڑے کا بھی ڈوب جانا خدا ہونیکے خلاف ہے۔ پھر جب صبح ہوئی اور آفتاب جگمگاتا ہوا نکلا تو کہا یہ سب سے بڑا ہے یہ رب ہے پھر جب شام کو وہ بھی غروب ہو گیا تو ان کے معبود اکبر کا بے بنیاد اور مجبور ہونا دکھا کر صاف صاف کہدیا کہ میں تو اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس نے آسمان و زمین اور ان سب کو بنایا اور شرک سے بیزار ہوں پھر لوگوں کے دل آپ کو اگر بتوں سے ڈرانے لگے آپنے فرمایا کہ ان سے مجھ کو کوئی ضرر نہیں پہونچتا بلکہ تم سب کو میرے خدا سے ڈرنا چاہیئے ۱۲ صفحہ ہٰذا

وقف غفران

ع ۱۳ ۹ ۱۵

خواص الکلام ـ ۵۱ قولہ حکیم علیم ان اسمار حسنیٰ کے پڑھنے سے علم و فن میں ترقی ہو اور اگر ان کے ساتھ عظیم اور جتنے اسماء کے درمیان میں حرف یا ہے سب کو لکھ کر نہار منہ دھو کر پیئے تو شہوت جسمانیہ کو سکون ہو اور اگر ان اسماء کو بل پر باوضو لکھ کر قلبہ رانی کی جائے تو کھیت میں بڑی برکت ہو اور اگر اس کو کدال یا پھاوڑے پر لکھ کر کنواں کھودا جائے تو پانی آسانی سے نکلے ۱۲ ماخوذ از تفاسیر و کتب وظائف ۱۲ توضیح الکلام ۵۲ قولہ وکذالک نجزی الخ یعنی جب یہ حضرات ہدایت پر چلے تو ہم نے ان کو جزا خیر بھی دی جیسے ثواب اور زیادت قرب اور جس طرح نیک کاموں پر ان کو جزا دی اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو مناسب جزا

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَمِنْ آبَائِهِمْ

اور یونسؑ کو اور لوطؑ کو اور ہر ایک کو بزرگی دی ہم نے اوپر عالموں کے اور باپوں ان کے سے

اور یونسؑ کو اور لوطؑ کو اور ان میں سے ہر ایک کو دنیا جہان والوں پر (نبوت کی) فضیلت دی اور نیز ان کے کچھ باپ دادوں کو

وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ

اور اولادوں ان کی سے اور بھائیوں ان کے سے اور پسند کیا ہم نے ان کو اور ہدایت کی ہم نے ان کو طرف راہ

اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو (طریق حق کی ہم نے ہدایت کی) اور ہم نے ان (سب) کو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو راہ راست کی ہدایت کی

مُسْتَقِيمٍ ۝ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ

سیدھی کے یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اس کے جس کو چاہے بندوں

اللہ کی ہدایت وہ یہی (دین) ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اسکی ہدایت کرتا ہے

عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ أُولَٰئِكَ

اپنے سے اور اگر شریک کرتے البتہ کھوئے جاتے ان سے جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے یہ لوگ ایسے وہ جو

اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کیا کرتے تھے ان سے سب اکارت ہوجاتے۔ یہ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ

دی ہم نے ان کو کتاب اور حکم اور نبوت پس اگر کفر کریں ساتھ اسکے یہ لوگ پس

مجموعہ کو کتاب (آسمانی) اور حکمت (کے علوم) اور نبوت عطا کی تھی سو اگر یہ لوگ نبوت کا انکار کریں تو ہم نے اسکے لئے ایسے بہت

فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

تحقیق مقرر کیا ہے ہم نے ساتھ اسکے اس قوم کو کہ نہیں ہیں ساتھ اس کے کفر کرنے والے یہ لوگ ہیں جن کو

لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں یہ حضرات ایسے تھے جن کو

هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ

ہدایت کی اللہ نے پس ساتھ ہدایت ان کی کے پیروی کر تو کہہ کہ نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اسکے بدلا

اللہ تعالیٰ نے (صبر کی) ہدایت کی تھی سو آپ بھی انہی کے طریق پر چلئے آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغ قرآن) پر کچھ معاوضہ نہیں چاہتا

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

نہیں یہ مگر نصیحت واسطے عالموں کے اور نہ قدر کی اللہ کی حق قدر اس کے کا

یہ قرآن تو صرف تمام جہان والوں کیواسطے ایک نصیحت ہے اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی

إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ

جس وقت کہا انہوں نے نہیں اتارا اللہ نے اوپر کسی آدمی کے کچھ کہہ کس نے اتارا ہے کتاب کو

جبکہ یوں کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی چیز بھی نازل نہیں کی آپ کہئے کہ وہ کتاب کس نے

الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ

وہ جو لایا تھا اس کو موسیٰ روشنی اور ہدایت واسطے لوگوں کے کرتے ہو تم اس کو ورق ورق ظاہر کرتے ہو

نازل کی ہے جس کو موسیٰ لائے تھے جس کی یہ کیفیت ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لئے وہ ہدایت ہے جس کو تم نے متفرق ورق

تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا

تم اسکو اور چھپاتے ہو بہت اور سکھائے گئے ہو وہ جو کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ

کر رکھا ہے جنکو ظاہر کر دیتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی باتیں تعلیم کی گئیں جنکو تم جانتے تھے اور نہ

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ ولو اشرکوا الخ یعنی شرک ایسی بُری چیز ہے کہ اگر ان بزرگوں سے بھی اس کا صدور ہوتا تو باوجودیکہ یہ ہمارے دوست حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں مگر پھر بھی ہماری نظر رحمت ان سے ہٹ جاتی، اور ان کے سب کام بیکار ہوجاتے، خلاصہ یہ نکلا کہ تم لوگ جو اپنے اگلوں کے بھروسہ پر بھول کر یہ تمام کام گناہ کے کرتے ہو اور شرک کی ناپاکی میں خود بھی مبتلا ہو اور سارے شہر مکہ کو اس سے گندہ بنا رکھا ہے یہ محض تمہاری خام خیالی ہے اس سے بچو اور راہ راست اختیار کرو ۱۲ ۵۲ قولہ فان یکفر الخ یعنی اگر اہل مکہ آیات قرآنی یا ان مذکورہ نعمتوں کو نہ مانیں اور ان کی قدر و منزلت نہ کریں تو کچھ پروا کی بات نہیں اپنا ہی کچھ کھودیں گے ہم نے ان نعمتوں پر ان سے بہتر لوگ یعنی مسلمان مقرر کر دیئے ہیں جو ان کافروں کی طرح ان نعمتوں کے ناقدر شناس اور قرآن کی آیتوں کے منکر نہیں ہیں بلکہ وہ ایمان لاتے اور کلام الٰہی سمجھ کر اطاعت کرتے ہیں ۱۲ ۵۳ قولہ وعلمتم ما لم تعلموا الخ اس میں بھی یہود کو خطاب ہے کہ توریت کے بہت سے معانی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت و شریعت کی پیشین گوئی کے متعلق تھے کہ جن کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پیشتر نہ تم سمجھ سکتے نہ تمہارے باپ دادا اب وہ تم کو بتلائے گئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ عرب کو خطاب ہو کہ تم اور تمہارے باپ دادا جاہل تھے سو یہ علم شریعت و توحید و مبدء و معاد تم کو خدا کی نازل کی ہوئی کتاب قرآن مجید کے سبب سے معلوم ہوئے پھر بھی کہتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا لہذا تم نے خدا کی قدر نہ کی جو قدر کرنی چاہئے تھی ۱۲ نزول الکلام

ع ۱۰ ۸ ۱۶

۵۰ قولہ وما قدروا اللہ الخ مالک بن صیف یہودی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ مذہبی گفتگو کرنے لگا دوران کلام میں جوش کے ساتھ کہنے لگا کہ کسی بشر پر اللہ تعالیٰ نے کوئی کتاب نازل نہیں کی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ یہودی نے کہا کہ واللہ آسمان سے کوئی کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ایک روایت میں ہے کہ یہ جوش اس یہودی کو اس بات پر آیا تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مالک تجھے اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ پر توریت نازل کی، سچ بتا تو نے توریت میں یہ بھی پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ موٹے اور نفقہ آسودہ

اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا

باپ تمہارے کہہ اللہ نے پھر چھوڑ دے ان کو بیچ بحث اپنی کے کھیلتے اور یہ

تمہارے بڑے آپ کہدیجے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے پھر ان کو ان کے مشغلہ میں بیہودگی کیساتھ لگا رہنے دیجیے اور یہ بھی

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ

کتاب ہے اتارا ہے ہمنے اسکو برکت والی سچا کرنے والی اس چیز کو کہ آگے اس کے ہے اور تو کہ ڈراوے تو

ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہمنے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور تاکہ آپ مکہ والوں کو

اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

مکہ والوں کو اور ان کو کہ گرد اس کے ہیں اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ آخرت کے

اور اس پاس والوں کو ڈرادیں اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ

ایمان لاتے ہیں ساتھ اسکے اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتے ہیں اور کون ہے بہت ظالم

ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر مداومت رکھتے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ

اس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ یا کہتا ہے وحی کی گئی طرف میری اور نہ وحی کی گئی

ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹی تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی

اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ

طرف اسکی کچھ اور جو کہتا ہے نازل کروں گا میں بھی مانند اس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے اور کاش

وحی نہیں آتی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ

تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا

کہ دیکھے تو جو وقت کہ ظالم بیچ شدتوں موت کے اور فرشتے کھول رہے ہیں

اسی وقت دیکھیں جبکہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے

اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

ہاتھ اپنے نکالو جانیں اپنی کو آج کے دن بدلا دیے جاؤ گے تم عذاب رسوائی کا

ہاں اپنی جانیں نکالو آج تم کو ذلت کی سزا دی جاوے گی اس سبب سے

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ

بسبب اس کے کہ تھے تم کہتے اوپر اللہ کے سوائے حق کے اور تھے تم نشانیوں اس کی سے

کہ تم اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں بکتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے

تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ

تکبر کرتے اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے جیسا پیدا کیا تھا ہمنے تم کو

تکبر کرتے تھے اور تم ہمارے پاس تنہا تنہا آگئے جس طرح ہمنے اول بار

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ

پہلی بار اور چھوڑ دیا تم نے جو دیا تھا ہم نے تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے اور نہیں دیکھتے ہم ساتھ تمہارے

تم کو پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہمنے تم کو دیا تھا اسکو اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے اور ہم تو تمہارے ہمراہ تمہارے ان

بقیہ صـ ۱۹۶ ذریہ عالم کو دوست نہیں رکھتا (مطلب یہ کہ جس کو چوبیس گھنٹہ آخرت کا خوف لگا ہوا ور اسی کی فکر میں ہر وقت رہتا ہو اس کو موٹاپے اور فربہی سے کیا غرض) اس پر اس کو غصہ آیا اور کلام مذکور اپنی زبان سے ادا کیا ۱۲

صفحہ ہٰذا۔ نزول الکلام

ف۱ قولہ وَمَنْ اَظْلَمُ الخ مالک بن صیف یہودی مذکور کے بارہ میں اور اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ الخ مسیلمہ کذاب کے بارہ میں جس نے دعویٰ نبوت کا کیا تھا نازل ہوئی ۱۲ ف۲ قولہ وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ الخ عبداللہ بن سعید بن سرح کاتب کے بارہ میں اتری جو وحی لکھا کرتا تھا اس کا قصہ یہ ہوا کہ جب وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ الخ نازل ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن سعید کو اس آیت مقدسہ کے لکھوانے میں مشغول ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حرف بحرف بتلاتے جاتے تھے اور عبداللہ کاتب وحی لکھتا جاتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ اٰخَرَ خَلْقًا آخر پر پہونچے اور عبداللہ نے اس لفظ کو لکھ لیا تو اس سے پہلے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم آیت کا آخر کلمہ یعنی فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ زبان سے ظاہر فرماویں عبداللہ بن سرح کی زبان پر تتمہ کلام کے طور پر فَتَبَارَكَ اللّٰهُ الخ جاری ہوگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہی لکھو یہی نازل ہوا ہے وہ کم بخت مرتد ہوگیا اور کہنے لگا کہ اگر محمدؐ پر وحی اترتی ہے تو مجھ پر بھی وحی اترتی ہے اور اگر محمد پر وحی نازل نہیں ہوتی بلکہ یہ خود ہی تصنیف کر لیتے ہیں تو اب میں بھی ایسا قرآن بنا سکتا ہوں یہ کفر کے کلمے کہے اور مدینہ سے روانہ ہو مکہ کے کفار قریش سے جا ملا۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ نضر بن حارث کے بارہ میں نازل ہوئی جو قرآن کے معارضہ اور کلام الٰہی کے مقابلہ میں وَالطَّاحِنَاتِ طَحْنًا وَالْعَاجِنَاتِ عَجْنًا فَالْخَابِزَاتِ خَبْزًا بنا کر لایا تھا (معالم و مدارک) لیکن عبداللہ بن سعید کاتب کے بارہ میں مفسروں نے لکھا ہے کہ مرتد ہوجانے کے بعد جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح مکہ کے لئے مقام مرالظہران میں مقیم تھے تو قبل فتح مکہ کے وہ دوبارہ مسلمان ہوگئے تھے ۱۲ خواص الکلام۔ ف۳ قولہ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ سے تَزْعُمُوْنَ تک دشمن کی ویرانی و خانہ بربادی کے لئے ہے جس کا کوئی دشمن ہو اور اس کی ایذا رسانی کے درپے ہو تو تین پتہ درخت بید کے اتوار کے دن (بقیہ آئندہ)

شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ

شفاعت کرنیوالوں تمہاروں کو جنکو دعوی کرتے تھے تم یہ کہ وہ بیچ تمہارے شریک ہیں البتہ تحقیق کٹ گیا علاقہ

شفاعت کرنیوالوں کو نہیں دیکھتے جنکی نسبت تم دعوے رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں واقعی تمہارے آپس میں تو قطع تعلق

بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۟ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ

تمہارا اور کھو یا گیا تم سے جو کچھ تھے تم دعوی کرتے تحقیق اللہ پھاڑنے والا ہے دانوں کو

ہو گیا اور وہ تمہارا دعوی سب تم سے گیا گزرا ہوا بیشک اللہ تعالی پھاڑنے والا ہے دانوں کو اور گٹھلیوں کو وہ جاندار چیز

وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَىِّ ؕ

اور گٹھلیوں کا نکالتا ہے زندے کو مردے سے اور نکالنے والا ہے مردے کو زندہ سے

کو بیجان (چیز) سے نکال لاتا ہے (جیسے نطفہ سے آدمی پیدا ہوتا ہے) اور بیجان (چیز) کو جاندار (چیز) سے نکالنے والا ہے جیسے آدمی کے بدن سے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۟ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ

یہی ہے اللہ پس کہاں سے پھرے جاتے ہو پھاڑنے والا ہے صبح کا اور کیا ہے رات کو

نطفہ ظاہر ہوتا ہے اللہ یہی ہے (جسکی ایسی قدرت ہے) سو تم کہاں اُلٹے چلے جا رہے ہو وہ (اللہ تعالی) صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے رات

سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۟

آرام اور سورج اور چاند کو گردش والے یہ ہے اندازہ غالب علم والے کا

راحت کی چیز بنائی ہے اور سورج اور چاند (کی رفتار) کو حساب سے رکھا ہے یہ ٹھہرائی ہوئی بات ہے ایسی ذات کی جو کہ قادر ہے بڑے علم

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ

اور وہ ہے جس نے کیا ہے واسطے تمہارے تاروں کو تو کہ راہ پاؤ تم ساتھ انکے بیچ اندھیروں جنگل کے

والا ہے۔ اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدہ کے) لئے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں خشکی میں بھی اور دریا میں

وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۟ وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَكُمْ

اور دریا کے تحقیق مفصل بیان کیں ہمنے نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں اور وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو

بھی رستہ معلوم کر سکو بیشک ہمنے (یہ) دلائل خوب کھول کھول بیان کر دیئے ہیں ان لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے تم (سب) کو

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا

جان ایک سے پس واسطے تمہارے جگہ رہنے کی ہے اور جگہ سونپنے کی تحقیق بیان کیں ہمنے

(اصل میں) ایک شخص سے پیدا کیا پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے اور ایک جگہ چندے رہنے کی بیشک ہمنے یہ دلائل (بھی توحید و انعام کے) خوب

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۟ وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور وہ ہے جس نے اتارا آسمان سے پانی

کھول کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کیلئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے آسمان (کی طرف) سے پانی برسایا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ

پس نکالیں ہمنے ساتھ اس کے بوٹیاں ہر چیز کی پس نکالا ہمنے اس سے سبزہ نکالتے ہیں ہم اس میں سے

پھر ہمنے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات کو نکالا پھر ہمنے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے

حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّ

دانے ایک پر ایک چڑھا ہوا اور کھجوریں میں سے گابھے اس کے سے خوشے ہیں جھکے ہوئے اور

دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گپھے میں سے خوشے ہیں جو مارے بوجھ کے نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور

بقیہ صفحہ ۱۹۷ طلوع آفتاب سے پہلے اس طرح سے کہ اس کو کوئی نہ دیکھے اور ہر پتہ کے ایک رُخ پر یہ آیت لکھے اور دوسرے رُخ پر ان لوگوں کے نام لکھے مگر لکھتے وقت بھی کوئی نہ دیکھے پھر ہر روز ایک پتہ ان کے پینے کے پانی میں ڈالدے یا ان کے گھر میں جس جگہ موقع ہو رکھدے ۱۲ از صاوی و معالم و مدارک و مجربات وغیرہا۔

ع ۱۱ ‏۱۷

صفحہ ہذا۔ خواص الکلام

لہ قولہ اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ سے آخر آیت تک کھیت کی عمدگی اور تمام حیوانات سے حفاظت کے لئے اور درختوں کی پیداوار عمدہ طور پر پھل نکلنے کے لئے کسی پاک برتن میں زعفران اور کافور سے لکھ کر اور کنوئیں کے پانی سے دھو کر جو تخم یا غلہ بونا ہو اس میں بھگو کر بو دیں یا وہ پانی درخت کی جڑ میں چھوڑا کریں انشاء اللہ تعالی برکت و حفاظت اور پھلوں میں خوبی و شیرینی حاصل ہوگی ۱۲

ٹہ قولہ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ سے یَعْلَمُوْنَ تک اس آیت کو جمعہ کے روز با وضو ساکھو کے تختہ پر یا کسی اور لکڑی پر لکھ کر کندہ کر کے کشتی کے آگے باندھ دینے سے تمام آفات سے کشتی محفوظ رہے گی دیگر اگر لاجورد کے نگین پر بدھ کے دن کندہ کر کے انگوٹھی پہنے ہر طرح کی حاجت روائی ہو اور قبولیت اور محبت اور ہیبت لوگوں کی نظر میں پیدا ہو ۱۲ از معالم و مدارک و صاوی و اعمال وغیرہ ۱۲

ٹہ قولہ وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ سے يُّؤْمِنُوْنَ تک اس آیت کو کھجور کی کلی کے غلاف میں جب اول اول نکلے جمعہ کے روز لکھ کر آبپاشی کے کنوئیں میں ڈالدے پھر اس کا پانی جس درخت یا پھل کو دیا جائے اسمیں برکت ہو اور پاکیزگی اور تمام جنات و انسانوں کی نظر بد اور سب آفات سے محفوظ رہے ۱۲

توضیح الکلام ع ہ قولہ

وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَكُمْ الخ یعنی تم سب کو اللہ تعالی نے ایک ہی باپ آدم سے پیدا کیا اور پیدائش کی سلسلہ وار صورت یہ ہوتی ہے تاکہ توالد اور تناسل جاری رہے کہ تم میں سے ہر ایک کیلئے مادہ (یعنی نطفہ) کے مرتبہ میں ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے یعنی ماں کا رحم اور ایک جگہ کچھ مدت رہنے کی یعنی باپ کی پشت جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ الخ خلاصہ یہ ہے کہ آدمی بصورت نطفہ اول تو باپ کی پشت میں ٹھیرتا ہے پھر ماں کے رحم کے سپرد کر دیا جاتا ہے تاکہ دنیا کے اثر رفتہ رفتہ اپنے اندر پیدا کرے اور جب دنیا میں بقیہ آمدہ

جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ

نکالتے ہیں باغ انگوروں کے اور زیتون اور انار کے یکساں اور غیر یکساں

(اسی پانی سے ہم نے) انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جو کہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے

اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

دیکھو طرف پھل اس کے کی جب پھل لادے اور طرف پکنے اس کے کی تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے

ملتے جلتے نہیں ہوتے (ذرا) ہر ایک کے پھل کو تو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور (پھر) اس کے پکنے کو دیکھو ان میں بھی دلائل توحید کے موجود ہیں ان لوگوں کیلئے

يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا

کہ ایمان لاتے ہیں اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہے انکو اور باندھ لئے ہیں واسطے

جو ایمان لانے کی فکر رکھتے ہیں اور لوگوں نے شیاطین کو اللہ کا شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگوں کو خدا نے پیدا کیا ہے اور ان لوگوں نے

لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

اسکے بیٹے اور بیٹیاں بغیر علم کے پاک ہے وہ اور بلند ہے اس چیز سے کہ صفت بیان کرتے ہیں اسکی

اللہ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں محض بلا سند تراش رکھی ہیں وہ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جن کو یہ لوگ بیان کرتے ہیں

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ

پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا کیونکر ہو واسطے اسکے اولاد اور نہ تھی

وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اللہ کے اولاد کہاں ہو سکتی ہے حالانکہ اسکے

تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ

واسطے اس کے جورو اور پیدا کیا ہر چیز کو اور وہ ساتھ ہر چیز کے

کوئی بی بی تو ہے نہیں۔ اور اللہ تعالے نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو

عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ

جاننے والا ہے۔ یہی ہے اللہ پروردگار تمھارا نہیں کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا

خوب جانتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمھارا رب۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا

فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ

پس عبادت کرو اس کو اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے نہیں پاتیں اس کو نظریں

تو تم لوگ اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے اس کو تو کسی کی نگاہ محیط

وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ قَدْ جَآءَكُمْ

اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو اور وہی ہے باریک دیکھنے والا خبردار تحقیق آئی ہیں تمھارے

نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے اب بلا شبہ تمھارے رب کی

بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِىَ

پاس دلیلیں پروردگار تمھارے سے پس جس نے دیکھ لیا پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی اندھا ہوا

جانب سے حق بینی کے ذرائع پہونچ چکے ہیں سو جو شخص دیکھ لیگا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو شخص اندھا رہے گا

فَعَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ

پس اوپر جان اس کی کے اور نہیں ہیں میں اوپر تمھارے نگہبان اور اسی طرح بیان کرتے ہیں

وہ اپنا نقصان کرے گا اور میں تمھارا نگران نہیں ہوں اور ہم اس طور پر دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان

بقیہ صـ ۱۹۸ آیا تو ایک وقت مقرر تک زمین کے اوپر رہتا اور بستا ہے اور پھر مرنے کے بعد قبر کو سونپ دیا جاتا ہے تاکہ آہستہ آہستہ آخرت کے اثر اپنے اندر پیدا کرے، پھر آخرت میں جا ٹھیرے گا پھر دوزخ کے سپرد کر دیا جائے گا اور یا جنت کے ۱۲ صفحہ ہٰذا۔

نزول الکلام۔ لـه قولہ وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ الخ کلبی کہتے ہیں کہ یہ آیت بددینوں کے بارہ میں نازل ہوئی جنھوں نے صفت خلق میں ابلیس کو شریک کیا تھا اور وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالی نے نور اور آدمی اور چوپائے پیدا کئے ہیں اور ابلیس نے ظلمت اور درندے اور سانپ بچھو اور یہ ایسے ہی جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا، کیونکہ ابلیس بھی تو جنات ہی میں سے ہے ۱۲

ع ۶ ۱۲ ۱۸

لـه توضیح الکلام۔ قولہ وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ الخ تمام عالم نباتات سے لے کر فلکیات تک کو اپنا پیدا کیا ہوا ثابت کر کے اور سارے عالم میں اپنا ہی تصرف اور قبضہ دکھلا کر مشرکوں کی حماقت ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے خدا کا جس کی صفات اوپر مذکور ہوئیں ان لوگوں نے جنات کو شریک ٹھیرایا اور اس کے لئے بیٹیاں بھی تجویز کیں اور بیٹے بھی قرار دیئے اور یہ سب کچھ ناسمجھی سے کیا کیونکہ وہ خدا ان خانہ ساز باتوں سے پاک ہے پھر اس پر چند دلیلیں ذکر فرماتا ہے اول بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ الخ کہ وہ بغیر کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے، یعنی جو کچھ موجود ہے اس کا بنایا ہوا ہے پھر وہ اہرمن شیطان کون ہے اس نے کیا بنایا ہے کیا وہ ساری مخلوقات سے الگ ہے اور ایسے قادر مختار کو بیٹوں اور بیٹیوں کی کیا ضرورت ہے ۱۲

الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○

ہم نشانیاں اور تو کہ کہیں وہ کہ پڑھ لیا تو نے اور تو کہ بیان کریں ہم اسکو واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں

کرتے ہیں تاکہ آپ سب کو پہنچا دیں اور تاکہ یہ یوں کہیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے اور تاکہ ہم اسکو دانشمندوں کے لئے خوب ظاہر کر دیں

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ

پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے طرف تیرے رب تیرے سے نہیں کوئی معبود مگر وہ اور منہ پھیر لے

آپ خود اس طریقہ پر چلتے رہئے جس کی وحی آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں

عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ○ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ

شرک کرنے والوں سے اور اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے اور نہیں کیا ہم نے تجھ کو

اور مشرکین کی طرف خیال نہ کیجئے اور اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپ کو ان کا

عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ○ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ

اوپر ان کے نگہبان اور نہیں ہے تو اوپر ان کے داروغہ اور مت برا کہو ان لوگوں کو

نگراں نہیں بنایا اور نہ آپ ان پر مختار ہیں اور دشنام مت دو ان کو جن کی یہ لوگ

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ

کہ پکارتے ہیں سوائے خدا کے پس برا کہنے لگیں گے خدا کو زیادتی سے بے سمجھے

خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر وہ براہ جہل حد سے گذر کر اللہ تعالےٰ کی شان میں گستاخی کریں گے

كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ

اسی طرح زینت دی ہم نے واسطے ہر ایک فرقے کے عمل انکے کو پھر طرف پروردگار انکے کی ہے پھر جانا ان کا

ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے

فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ

خبر دے گا ان کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے عمل کرتے اور قسم کھائی تھی انھوں نے ساتھ اللہ کے سخت قسموں

سو وہ ان کو جتلا دے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے اور ان (منکر) لوگوں نے قسموں میں بڑا زور لگا کر اللہ کی

اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا

اپنی کی البتہ اگر آوے گی ان کے پاس کوئی نشانی البتہ ایمان لاویں گے وہ ساتھ اسکے کہہ سوا اس کے نہیں کہ

قسم کھائی کہ اگر ان کے (یعنی ہمارے) پاس کوئی نشانی آجاوے تو وہ (یعنی ہم) ضرور ہی ایمان لے آویں گے آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ

الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا

نشانیاں نزدیک اللہ کے ہیں اور کیا چیز معلوم کرواتی ہے تم کو یہ کہ وہ جب آوے گی نہیں

نشانیاں سب خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں اور تم کو اس کی کیا خبر (بلکہ ہم کو خبر ہے) کہ وہ نشان جس وقت آجاویں گے یہ لوگ جب بھی

یُؤْمِنُوْنَ ○ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا

ایمان لاویں گے اور پھیر دیں گے ہم دلوں ان کے کو اور نظروں ان کی کو جیسا کہ نہ ایمان لائے تھے

ایمان نہ لاویں گے اور ہم بھی ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ لوگ اس پر

بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ○

ساتھ اس کے پہلی بار اور چھوڑ دیں گے ہم ان کو بیچ سرکشی ان کی کے بہکتے

پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں حیران رہنے دیں گے

ربط الکلام

لے قولہ وَلَا تَسُبُّوا الخ اوپر کی آیتوں میں مشرکوں کے طریقے کو باطل کیا تھا اور اوپر کے مضامین کی تبلیغ کا حکم بھی دیا تھا یہاں سے تبلیغ دین کی حدیں قائم کرتے ہیں کہ مخالفین اسلام سے بہ نیت اشاعت دین مناظرہ تو جزو تبلیغ ہے لیکن انکے مقتداؤں کو برا بھلا کہنا یا گالی دینا منع ہے کیونکہ اس صورت میں وہ اسلام کے مقتداؤں کو گالی دینگے تو اس کا سبب مسلمان ہی بنیں گے ۱۲

توضیح الکلام

لے وَلَا تَسُبُّوا الخ اس سے یہ نکلا کہ امر مباح اگر حرام کا سبب بن جائے تو وہ بھی حرام ہے کیونکہ بتوں کو برا کہنا فی نفسہ مباح ہے مگر چونکہ یہ جناب باری تعالےٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا سبب ہوا اسلئے ممنوع قرار دیا گیا اور بعض گزشتہ مضامین توحید و رسالت پر جو کفار اللہ تعالےٰ کی شان میں گستاخی کرتے تھے تو اسکی وجہ سے وہ مضامین ترک نہ کیے جائیں گے کیونکہ اُن مضامین کی اشاعت اور اُن کا بیان واجب ہے بخلاف بتوں کو گالی دینے کہ یہ صرف مباح ہے لہذا ان کو اسپر قیاس کرکے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مضامین بھی بیان نہ کیے جائیں کیونکہ وہ جناب باری تعالیٰ کی گستاخی کا سبب نہیں بنیں گے ۱۲ لے قولہ وَنُقَلِّبُ الخ اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ اللہ تعالےٰ ہی نے ان کو حق قبول کرنے سے ہٹا دیا پھر مواخذہ اور الزام کیا جواب یہ ہے کہ اس تقلیب (پھیر دینے) کا سبب ان کا خود کا اعراض ہے یہ نہیں کہ ان کے دل حق کی طرف پہلے سے متوجہ تھے اور پھر ہٹا دیے گئے ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ توجہ کی صورت میں تو یہ وعدہ ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا الخ جو لوگ ہمارے دین قبول کرنے میں کوشاں ہیں ان کو ہم ضرور راہیاب کر دینگے۔ از تفسیر ابن جریر و روح المعانی و معالم و مدارک۔ محمد حیات غفرلہ

ع ۱۳ / ۱۰ / ۱۹

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ

اور اگر ہم اتارتے طرف ان کی فرشتے

اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے

وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

اور بولتے ان سے مردے اور اکٹھا کر لاتے ہم اوپر ان کے ہر چیز کو مقابل نہ ہوتا کہ

اور ان سے مردے باتیں کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات (غیبیہ) کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لاکر جمع کر دیتے تب بھی

لِيُؤْمِنُوْٓا إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝ وَ

ایمان لاویں مگر یہ کہ چاہے اللہ ولیکن اکثر ان کے جاہل ہیں اور

یہ لوگ ایمان نہ لاتے ہاں اگر خدا ہی چاہے تو اور بات ہے لیکن ان میں زیادہ لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ

اسی طرح سے کئے ہم نے واسطے ہر ایک نبی کے دشمن شیاطین آدمیوں کے اور جنوں کے

اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے کچھ آدمی اور کچھ جن

يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ وَلَوْ شَآءَ

جی میں ڈالتے ہیں بعض ان کا طرف بعض کے ملمع کی ہوئی بات فریب دینے کو اور اگر چاہتا

جن میں سے بعضے دوسرے بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈالدیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا

رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰٓى إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ

پروردگار تیرا نہ کرتے اس کو پس چھوڑ دے ان کو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں اور تو کہ جھکیں طرف اس کی دل

تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افترا پردازی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجئے اور تاکہ اس کی طرف ان لوگوں کے قلوب

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ

ان لوگوں کے کہ نہ ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور تو کہ پسند کریں اسکو اور تو کہ کر لیویں جو کچھ کہ وہ

مائل ہو جاویں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور تاکہ اسکو پسند کر لیں اور تاکہ مرتکب ہو جاویں ان امور کے

مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ

کرنے والے ہیں کیا پس غیر خدا کے چاہوں میں حکم کرنے والا اور وہ ہے جس نے اتاری ہے

جن کے وہ مرتکب ہوتے تھے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں حالانکہ وہ ایسا ہے کہ اس نے

إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ

طرف تمہاری کتاب مفصل اور جو لوگ کہ دی ہم نے ان کو کتاب جانتے ہیں یہ کہ وہ

ایک کتاب کامل تمہارے پاس بھیجدی ہے اس کی حالت یہ ہو کہ اسکے مضامین خوب صاف صاف بیان کئے گئے ہیں اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے

مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ وَ

اتاری ہوئی ہے رب تیرے کی طرف سے ساتھ حق کے پس مت ہو شک لانے والوں سے اور

آپ کے رب کی طرف سے واقعیت کے ساتھ بھیجا گیا ہے سو آپ شبہ کرنے والوں میں نہ ہوں اور

تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ

پوری ہوئی بات رب تیرے کی راستی میں اور انصاف میں نہیں کوئی بدلنے والا بات اس کی کو

آپ کے رب کا کلام واقعیت اور اعتدال کے اعتبار سے کامل ہے اس کے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں

توضیح الکلام

ل۵ قولہ ولو اننا نزلنا الخ یعنی اگر ہم ایک فرمائشی نشان کیا بلکہ کیا بلکہ بڑے بڑے نشان فرمائشی بھی ظاہر کر دیتے مثلاً یہ کہ ان کے پاس ہم فرشتے بھی بھیج دیتے اور مردے ان سے باتیں بھی کرلیں اور آنکھ سامنے مری ہوئی چیزیں زندہ بھی ہو جاتیں مطلب یہ کہ بڑے سے بڑا معجزہ ان کو دکھایا جائے بلکہ تمام چھپی ہوئی چیزوں کو جنت دوزخ وغیرہ ان کے پاس ان کی آنکھوں کے سامنے لاکر جمع کردیں تاکہ ان سب اشیا کو کھلم کھلا دیکھ لیں تب بھی یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں ہاں مگر خدا ہی چاہے اور ان کی تقدیر پلٹ جائے اور خدا تعالیٰ اپنی رحمت کے صابن سے ان کے دلوں کا میل دھو دے تو یہ اور بات ہے تو جب ان کے عناد اور شرارت کی یہ کیفیت ہے اور خود بھی وہ اسکو جانتے ہیں کہ ہماری نیت اور خواہش بھی ایمان لانے کی نہیں تو ان کیلئے مناسب یہ تھا کہ نشانوں کی فرمائش نہ کرتے کیونکہ یہ محض بیکار فرمائش ہے ہم کو بھی ایسے جھکیوں کی فرمائش پوری کرنے کی کیا پڑی ہے ایسے جاہل بہتیرے پھرتے ہیں۔ اور لکن اکثرھم میں اکثر کی قید اس وجہ سے لگائی کہ بعض لوگوں کا ایمان قبول کرنا خدا تعالیٰ کے علم میں پہلے سے ثابت تھا ۱۲۔

ل۶ قولہ وکذلک الخ یعنی ہر نبی کے دشمن آدمی اور جنوں میں سے سرکش اور نافرمان ہوتے آئے ہیں جو وہ نبی کے برخلاف لوگوں کو ملمع کاری کی باتیں سکھا کر گمراہ کیا کرتے ہیں سو ان کا کہنا وہی مانتے ہیں جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی ان سے خوش ہوتے ہیں ان ملمع کاری کی باتوں سے مراد کفر اور مخالفت کی باتیں ہیں کہ ظاہر میں نفس کو بھلی معلوم ہوتی ہیں اور باطن میں وہ باتیں ہلاک کرنے والی ہیں اور یہ غرور اور دھوکہ وہی ہے جب یہ کوئی نئی بات نہیں تو اس کا غم نہ کیجئے کہ آپ کے ساتھ یہ لوگ ایسا معاملہ کیوں کرتے ہیں اصل یہ ہے کہ اسمیں کچھ حکمتیں ہیں اس وجہ سے ان کو ایسی باتوں پر قدرت بھی ہو گئی ہے ۱۲

ل۷ قولہ ولتصغی الخ یعنی ایک تو اس لئے ان کو اس قسم کی باتوں پر قادر کیا کہ تاکہ وہ فریب آمیز بات کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہو جائیں جو آخرت پر جیسا چاہیے ویسا یقین نہیں رکھتے یعنی کفار خواہ مشرک ہوں یا اہل کتاب اس لئے کہ اہل کتاب کو بھی جیسا چاہیے ویسا یقین نہیں ورنہ انکار نبوت پر جو قیامت کے دن سزا کا باعث ہوگا کبھی جرات نہ کرتے ۱۲۔

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ

اور وہ ہے سننے والا جاننے والا اور اگر کہا مانے گا تو اکثر ان لوگوں کا کہ بیچ زمین کے ہیں

اور وہ خوب سن رہے ہیں خوب جان رہے ہیں اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں

يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ

گمراہ کر دیں گے تجھکو راہ خدا کی سے نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں وہ

تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل

إِلَّا يَخْرُصُونَ ○ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ

مگر اٹکل کرتے تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ گمراہ ہو رہا ہے راہ اس کی سے

قیاسی باتیں کرتے ہیں بالیقین آپ کا رب ان کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بے راہ ہو جاتا ہے

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

اور وہی خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو پس کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اس کے

اور وہ ان کو بھی خوب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ پر چلتے ہیں سو جس جانور پر اللہ کا نام لیا جاوے اس میں سے کھاؤ

إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ○ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا

اگر ہو تم ساتھ نشانیوں اس کی کے ایمان لاتے اور کیا ہے واسطے تمہارے یہ کہ نہ کھاؤ اس چیز سے کہ

اگر تم اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہو۔ اور تم کو کون امر اس کا باعث ہو سکتا ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جس پر

ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اس کے اور تحقیق مفصل بیان کر دیا ہے واسطے تمہارے جو کچھ کہ حرام کیا ہے اوپر تمہارے

اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتلا دی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے

إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ

مگر جو ناچار ہو تم طرف اس کی اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں

مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جاوے تو حلال ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے غلط خیالات پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے ہیں

بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ○

ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے تحقیق پروردگار تیرا وہی جانتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ

اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کا اور باطن اس کا تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہیں

اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ دو بلا شبہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں

الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ○ وَلَا تَأْكُلُوا

گناہ البتہ جزا دیے جاویں گے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے اور مت کھاؤ

ان کو ان کے کیے کی عنقریب سزا ملے گی اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ

اس چیز سے کہ نہیں یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اس کے اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے اور تحقیق

جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ امر بیحکمی ہے اور یقیناً

نزول الکلام

لہ قولہ فکلوا الخ کافر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تعجب ہے تم باوجودیکہ خدا کے معبود ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور پھر اپنے ہاتھ سے چھری کے ذبح کئے ہوئے کھا لیتے ہو اور اس کا ذبح کیا ہوا یعنی مردار جس کو اسنے مارا ہے نہیں کھاتے اس پر یہ آیت اتری اور ابوداؤد و ترمذی کی روایت ہے کہ یہ شبہ مسلمانوں نے کافروں سے سنکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تب یہ آیت اتری۔ کہ مسلمانو تم تو اللہ کے احکام کو مان اور پر لازم کر چکے ہو اور اسنے حلال و حرام کی تفصیل تبلا ہی دی ہے لہذا اسی پر چلتے رہو حلال کے حرام اور حرام کے حلال ہونے کا شبہ نہ کرو اور مشرکوں کے وسوسوں کی طرف ذرا توجہ نہ کرو کیونکہ انکا مقصد محض مجادلہ ہے اور اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ حلت کا دار و مدار دو باتیں ہیں ایک تو ذبح کرنا کیونکہ ذبح کرنے سے نجس خون نکل جاتا ہے جو حلال ہونے سے مانع ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور یہ جو برکت کا فائدہ بخشتا ہے اور برکت ان جانوروں کے حلال ہونے کے لئے جن میں خون ہوتا ہے شرط ہے پس یہ دونوں باتیں جب تک موجود نہ ہوں حلت موجود نہیں ہوگی۔ اور جو حیوان کھائے جاتے ہیں اگر ان میں خون نہیں ہے جیسے مچھلی اور یا حیوان ہی نہیں ہیں بلکہ دوسری کھانے کی چیزیں ہیں جیسے میوے اور ترکاریاں تو ان میں پاک کرنے کے لئے اس برکت کے داخل کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ اس شرط ذبح اور بسم اللہ کی بغیر حلال ہیں۔

توضیح الکلام

لہ قولہ ولا تاکلوا الخ اور ایسے جانوروں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو جس طرح مشرک لوگ کھاتے ہیں اس میں جھٹکا اور مردار سب داخل ہیں۔ اور ایسے جانوروں کو کھانا عدول حکمی ہے اور ان کافروں کے سوالات اور شبہات اس وجہ سے قابل توجہ نہیں کہ یہ لوگ اصل میں اپنے آپ صحیح طور پر بہ نیت ازالہ شبہ یہ شبہات پیش نہیں کرتے بلکہ شیطان ان کو یہ سوالات بیہودہ سجھا رہے ہیں تاکہ بلا وجہ یہ لوگ تم سے مجادلہ اور جھگڑا کرتے رہیں اور اگر خدانخواستہ کہیں تم ان لوگوں کے کہنے میں آ جاؤ اور اپنے اعمال و عقائد ان کے سے کر لو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ کیونکہ ایسا کرنے سے تم خدا تعالیٰ کی تعلیم پر غیر اللہ کی تعلیم کو ترجیح دینے والے بن جاؤ گے جب کسی دوسرے کو برابر سمجھنا بھی شرک تھا خلاصہ یہ کہ ان لوگوں کی اطاعت اس درجہ بری چیز ہے اس لئے اس کے مقدمات یعنی توجہ اور میلان سے بھی بچنا ضروری ہے۔ ۱۲

الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ

شیاطین البتہ وسوسہ ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کی تو کہ جھگڑیں تم سے اور اگر

شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم کر رہے ہیں تاکہ یہ تم سے (بیکار) جدال کریں اور اگر اعداء مشرکوں

اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ

فرمانے کہا مانا ان کا تحقیق تم ہی البتہ مشرک ہو کیا جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہم نے اس کو

تم ان لوگوں کی اطاعت (عقائد و اعمال میں) کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسکو زندہ بنا دیا

وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى

اور کی ہم نے واسطے اس کے روشنی چلتا ہے ساتھ اس کے بیچ لوگوں کے مانند اس شخص کی کہ صفت اس کی یہ ہے

اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دیدیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسکی حالت یہ ہو

الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ

بیچ اندھیروں کے نہیں نکلنے والا اس سے اسی طرح سے زینت دیا گیا ہے واسطے کافروں کے

کہ وہ تاریکیوں میں ہے ان سے نکلنے ہی نہیں پاتا اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال مستحسن

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ

جو کچھ کہ تھے وہ کرتے اور اسی طرح کئے ہیں ہم نے بیچ ہر بستی کے بڑے

معلوم ہوا کرتے ہیں اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں ہی کو

مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۚ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا

گنہگار ان کے تاکہ مکر کریں بیچ اس کے اور نہیں مکر کرتے مگر ساتھ جانوں اپنی کے اور نہیں

جرائم کا مرتکب بنایا تاکہ وہ لوگ وہاں شرارتیں کیا کریں اور وہ لوگ اپنے ہی ساتھ شرارت کر رہے ہیں اور ان کو

يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى

سمجھتے اور جس وقت آتی ہے ان کے پاس کوئی نشانی کہتے ہیں ہرگز نہ ایمان لاویں گے ہم یہاں تک کہ دیئے جاویں ہم

ذرا خبر نہیں اور جب ان کو کوئی آیت پہونچتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے جب تک کہ ہمکو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جاوے

مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

مانند اس کی جو دیئے گئے ہیں پیغمبران خدا کے اللہ خوب جانتا ہے کہ کس جگہ رکھے پیغمبری اپنی کو

جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے اس موقع کو تو خدا ہی خوب جانتا ہے جہاں اپنا پیغام بھیجتا ہے

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ

البتہ پہونچے گی ان لوگوں کو کہ گناہ کرتے ہیں ذلت نزدیک اللہ کے سے اور عذاب

عنقریب ان لوگوں کو جنھوں نے یہ جرم کیا ہے خدا کے پاس پہونچ کر ذلت پہونچے گی اور سزائے

شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ

سخت بسبب اس کے کہ تھے مکر کرتے پس جس کو ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ

سخت ان کی شرارتوں کے مقابلے میں سو جس شخص کو اللہ تعالے

يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ

ہدایت کرے اس کو کھول دیتا ہے سینہ اس کا واسطے مسلمانی کے اور جس کو ارادہ کرتا ہے یہ کہ گمراہ کرے اس کو

رستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتے ہیں اور جس کو بے راہ رکھنا چاہتے ہیں

نزول الکلام

۱ے قولہ اومن کان الخ یہ آیت حضرت حمزہ اور ابوجہل کے بارہ میں اتری اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جعلنا لہ نورا سے مراد حضرت حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور کمن مثلہ فی الظلمات سے مراد ابوجہل بن ہشام ہے اور اس کا قصہ یہ ہوا کہ ایک مرتبہ ابوجہل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گوبر پھینک کر مارا حضرت حمزہ اوسوقت اپنے شکار سے واپس آرہے تھے کمان اونکے ہاتھ میں تھی اور ابھی تک مشرف باسلام نہیں ہوے تھے کسی نے اونسے ابوجہل کی اس ناشایستہ حرکت کی اطلاع اون کو کر دی حضرت حمزہ کو غصہ آیا اور ابوجہل کے کمان کھینچ کر ماری ابوجہل ان کے سامنے عاجزی کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ای ابو یعلی تمکو معلوم ہے کہ محمد کیسی عجیب بات بیان کرتے ہیں جس سے ہماری عقلوں کو بیہودہ اور ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہکر ذلیل اور ہمارے باپ دادوں کے دین کی پوری مخالفت کرتے ہیں حضرت حمزہ نے جواب میں فرمایا کہ تم سے زیادہ بیوقوف کون ہوگا تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر پتھر پوجتے ہو میں تو گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے بندے اور رسول ہیں تب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور ضحاک کا قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر اور ابوجہل کے بارہ میں نازل ہوئی اور عکرمہ اور کلبی یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت عمار بن یاسر اور ابوجہل کے بارہ میں نازل ہوئی۔

ع ۱۴ / ۱۱ ا

وقف لازم — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

توضیح الکلام

۲ے قولہ واذا جاءتھم الخ یعنی کافر لوگ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز اوسوقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ویسی ہی وحی اور کتاب نہ اترے جیسی کہ اللہ تعالی کے رسولوں پر اُتاری گئی ہے کیونکہ اون میں کیا بات ہم سے زیادہ ہے ہمیں کیوں معجزے والا نبی نہ بنایا اسکے جواب میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نبوت کے لئے ازل میں نفوس قدسیہ پیدا کئے گئے ہیں وہی مناسب جانکر وحی اور نبوت قائم کرتا ہے سو عنقریب ان متکبروں کو دنیا میں یا آخرت میں تکبر کے عوض ذلت اور نجات کے بدلے میں سخت عذاب ہوگا۔ اور بعض مفسرین نے اسوجہ سے کہ کفار نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانیکو اسبات پر معلق کیا کہ اونکو بھی وحی اور کتاب دیجائے اون کے اس کلام کا مطلب یہ بیان کیا کہ ہمکو ایسی وحی اور کتاب ملنی چاہیے جسمیں ہمکو آپ پر ایمان لانے کا حکم ہو اور اس کلام کا گناہ عظیم ہونا ظاہر ہے کہ تکذیب اور عناد اور تکبر و گستاخی سب ہیں۔

يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ
کرتا ہے سینہ اس کے کو تنگ بند گویا کہ زور سے چڑھتا ہے آسمان میں
اس کے سینہ کو تنگ بہت تنگ کردیتے ہیں جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○
اسی طرح کرتا ہے اللہ ناپاکی اوپر ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے
اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ
اور یہ ہے راہ پروردگار تیرے کی سیدھی تحقیق مفصل بیان کیں ہم نے نشانیاں
اور یہی تیرے رب کا سیدھا رستہ ہے ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے ان آیتوں کو

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ
واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہیں واسطے ان کے ہے گھر سلامتی کا نزدیک رب اپنے کے اور وہ
صاف صاف بیان کردیا ان لوگوں کے واسطے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ

وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ
دوست ہے ان کا بسبب اس کے کہ تھے کرتے اور جس دن اکٹھا کرے گا ان کو سب کو
ان سے محبت رکھتا ہے ان کے اعمال کی وجہ سے اور جس روز اللہ تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کریں گے

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ
ای جماعت جنوں کی تحقیق بہت لے لئے ہیں تم نے آدمیوں میں سے اور کہا
ای جماعت جنات کی تم نے انسانوں (کے گمراہ کرنے میں) بڑا حصہ لیا اور جو انسان ان کے ساتھ

اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ
دوستوں ان کے نے آدمیوں میں سے اے رب ہمارے فائدہ اٹھایا بعضے ہمارے نے بعضوں ان کے سے اور
تعلق رکھنے والے تھے وہ (اقرارًا) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا

بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ
پہونچے ہم وعدے اپنے کو جو مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارے کہے گا آگ ہے ٹھکانا تمہارا
ہم اپنی اس معین میعاد تک آپہونچے جو آپ نے ہمارے لئے معین فرمائی (یعنی قیامت) اللہ تعالیٰ (سب کفار جن و انس) سے فرمائیں گے کہ تم سب کا ٹھکانا

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○
ہمیشہ رہوگے بیچ اس کے مگر جو چاہا اللہ نے تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا جاننے والا ہے
دوزخ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہوگے ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے۔ بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا اور بڑا علم والا ہے

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا
اور اسی طرح دوست کردیتے ہیں ہم بعض ظالموں کو بعضوں کا بسبب اس کے کہ تھے
اور اسی طرح بعض کفار کو بعض کے قریب رکھیں گے

يَكْسِبُوْنَ ○ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ
کماتے اے جماعت جنوں کی اور آدمیوں کی کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر
ان کے اعمال کے سبب اے جماعت جنات اور انسان کی کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر

توضیح الکلام

۱؎ قولہ ربنا استمتع الخ شیاطین نے تو انسانوں سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان پر حکومت کی اور ان کو اپنی نذر بھینٹ اور پوجا پتری پر آمادہ کیا اور جنوں سے انسان نے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان سے غیب کی باتیں پوچھیں اور دوسرے ڈرانے دھمکانے کے کام لئے اور دنیا میں چین سے گذاری اور خواہشات کی لذتوں کے مزے اڑائے
وبلغنا اجلنا الذی الخ یہاں تک کہ قیامت کا یہ وقت موعود آ گیا۔ غرض جب کسی شیطان یا آدمی سے کوئی ٹھیک جواب بن نہ سکیگا تو اللہ تعالیٰ سب کو ایک ساتھ جہنم میں جھونک کر فرمائیگا کہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہو۔ ۱۲

۲؎ قولہ الا ما شاء اللہ اس کا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کے عذاب کو اوس کے چاہنے سے ہمیشگی ہے وہ چاہے تو موقوف کردے لیکن ایک چیز چاہ چکا اب ہرگز موقوف نہ ہوگا لہٰذا اب کوئی شخص الا ما شاء اللہ سے یہ شبہ نہ کرے کہ یہ جہنمی کافر شاید کسی وقت دوزخ سے نجات بھی پا جائیں گے اور جیسا صاحب مدارک بیان فرماتے ہیں کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ کافر ہمیشہ آگ میں رہینگے البتہ بعض اوقات آگ کے عذاب سے منتقل ہو کر زمہریر یعنی سردی انتہائی کے عذاب میں گرفتار ہونگے ۱۲

۳؎ قولہ یمعشر الجن الخ یہاں تک تو جنات اور انسانوں کو باہم ایک دوسرے کے معاملات اور حالات کے لحاظ سے خطاب تھا اب یہاں سے ہر ایک کو اپنے ذاتی اور مخصوص حالات کی بنا پر خطاب ہے کہ اے گروہ جنات اور انسانوں کے کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم سے میرے احکام عقائد و اعمال کے متعلق بیان کیا کرتے تھے اور تمکو اس روز قیامت کے آنے کی خبر بھی دیا کرتے تھے پھر کیا وجہ ہے کہ تم کفر و انکار سے باز نہ آئے وہ سب عرض کرینگے کہ ہم اپنے اوپر جرم کا اقرار کرتے ہیں ہمارے پاس کوئی وجہ عذر اور بری الذمہ ہونے کی نہیں ہے اب فرماتے ہیں وغرتہم الحیوٰۃ الخ کہ اون کے پاس اس مصیبت کے پیش آنے کا سبب یہ ہے کہ اون کو یہاں دنیوی زندگی نے دھوکہ اور بھول میں ڈال رکھا ہے یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ زندگی سے یہی دنیا کے مزے اڑانا مقصود ہے آخرت کا ذرہ برابر خیال نہیں اور اس کا نتیجہ ہے کہ ان کو وہاں اقرار ہی کرنا پڑیگا کہ ہم منکر تھے اور بہت خطا کار تھے لیکن وہاں کے اقرار سے کوئی فائدہ نہیں اگر دنیا میں ذرہ برابر غفلت دور کرکے ہوش سے کام لیں تو اس روز بد کا کیوں سامنا ہو ۱۲

ع ۱۵ | ۸ | ۲

مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تم میں سے بیان کرتے تھے اوپر تمہارے نشانیاں میری اور ڈراتے تھے تم کو ملاقات اس دن تمہارے کی

نہیں آئے تھے جو تم سے پہلے احکام بیان کیا کرتے تھے اور تم کو اس آج کے دن کی خبر دیا کرتے تھے

هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

یہ کہا انھوں نے گواہی دی ہم نے اوپر جانوں اپنی کے اور فریب دیا تھا ان کو زندگانی

وہ سب عرض کریں گے کہ ہم اپنے اوپر (جرم کا) اقرار کرتے ہیں اور ان کو دنیاوی زندگانی نے بھول میں ڈال رکھا ہے

الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○ ذٰلِكَ

دنیا کی نے اور گواہی دی انھوں نے اوپر جانوں اپنی کے یہ کہ وہ تھے کافر یہ اس واسطے

اور یہ لوگ مقر ہوں گے کہ وہ کافر تھے یہ اس وجہ سے ہے

اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ○

کہ نہیں ہے پروردگار تیرا ہلاک کرنے والا بستیوں کا ساتھ ظلم کے اور لوگ اس کے غافل ہوں

کہ آپ کا رب کسی بستی والوں کو کفر کے سبب ایسی حالت میں ہلاک نہیں کرتا کہ اس بستی کے رہنے والے بے خبر ہوں

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○

اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں اس چیز سے کہ کیا ہے انھوں نے اور نہیں پروردگار تیرا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہیں

اور ہر ایک کے لئے درجے ملیں گے ان کے اعمال کے سبب اور آپ کا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ

اور پروردگار تیرا بے پروا ہے مہربانی والا اگر چاہے لے جاوے تم کو اور جگہ پر بٹھاوے

اور آپ کا رب بالکل غنی ہے رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو اٹھالیوے اور

مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ؕ○

پیچھے تمہارے جو کچھ چاہے جیسا پیدا کیا تم کو اولاد قوم اور سے

تمہارے بعد جس کو چاہے تمہاری جگہ آباد کرے جیسا تم کو ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

تحقیق جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہو تم البتہ آنے والا ہے اور نہیں تم عاجز کرنے والے کہہ اے قوم میری عمل کرو

جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بیشک آنے والی چیز ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے آپ یہ فرما دیجئے کہ اے میری قوم

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

اوپر جگہ اپنی کے تحقیق میں بھی عمل کرنے والا ہوں پس البتہ جانو گے تم کون شخص ہے کہ ہوگا واسطے

تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو میں بھی عمل کر رہا ہوں سو اب جلدی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس عالم کا انجام کار کس کے لئے

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

اس کے آخر اس گھر کا تحقیق نہیں فلاح پانے کے ظالم اور کیا انھوں نے واسطے اللہ کے

نافع ہوگا یہ یقینی بات ہے کہ حق تلفی کرنے والوں کو کبھی فلاح نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے

مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ

اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے کھیتوں سے اور جانوروں سے ایک حصہ پس کہا انھوں نے یہ واسطے اللہ کے ہے

جو کھیتی اور مواشی پیدا کئے ہیں ان لوگوں نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا اور بزعم خود کہتے ہیں

توضیح الکلام

ا۔ قولہ ذلک ان لم الخ یہاں سے رسولوں کے بھیجنے میں اپنی رحمت کا اظہار فرماتے ہیں کہ ہم کسی گاؤں کو بھی غفلت کی حالت میں مبتلائے عذاب نہیں کرتے بلکہ پہلے رسول یا اوسکے نائب صحابہؓ سے لیکر قیامت تک علمائے کرام بھیجکر متنبہ کر دیتے ہیں تاکہ اون کو جرموں کی اطلاع ہو جائے اور پھر جس کو عذاب ہو استحقاق کی وجہ سے ہو پھر اس اطلاع کے بعد فرماتے ہیں کہ جو کچھ عالم آخرت میں سختی و نرمی جنت و دوزخ اور ان میں ثواب و عذاب کے مختلف درجے ہونگے اس میں کچھ ہماری کسی پر بیرحمی یا ظلم و زیادتی یا کوئی ذاتی بغض و نفرت نہیں بلکہ یہ سب درجے ان کے اعمال کے سبب ہونگے اور سب کے اعمال کو وہ کما حقہ جانتا ہے پھر اعمال کے مطابق جزا اور سزا اوسکو کیا دشوار ہے ۳۔

۲۔ قولہ وربک الغنی الخ اور رسولوں کو بھیجنا کرنا اس لئے تو ہے نہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ تمہاری عبادت کا محتاج ہے بلکہ وہ بالکل غنی ہے کسی کی ریاضت یا عبادت کا محتاج نہیں بلکہ اس لئے بھیجتا ہے کہ وہ ذو الرحمۃ الخ رحمت والا بھی ہے اپنی رحمت سے رسولوں کو بھیجدیا تاکہ اون کو ذریعہ سے لوگوں کو اون کے نفع نقصان کی باتیں معلوم ہو جائیں پھر نفع کی باتوں کو حاصل کریں اور ضرر کی باتوں سے بچیں ۱۲۔

۳۔ قولہ وجعلوا اللہ سے ساء ما یحکمون تک دو رسموں کا بیان اور ان کی تردید ہے پہلی یہ کہ پھل اور غلہ کی پیداوار کے دو حصے کرتے ایک اللہ کے نام کا دوسرا بتوں کے پھر اگر اتفاق سے اللہ کے حصہ میں سے کچھ بتوں کے حصہ میں مل جاتا تو اوسکو تو ملا رہنے دیتے اور اگر بتوں کے حصہ میں سے اللہ تعالیٰ کے حصہ میں مل جاتا تو اوسکو نکالکر پھر بتوں کے حصے میں ملا دیتے اور بہانہ یہ کرتے کہ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اوسکا حصہ کم ہو جانے سے اوسکو کوئی ضرر نہیں اور اسکے شریک بت محتاج ہیں اون کے حصے میں کمی نہ آنی چاہیے۔ دوسری رسم یہ کہ جانوروں کو بتوں کے نام چھوڑ دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے ہے اسمیں بھی بتوں کا حصہ یہ ہوا کہ عبادت اونکی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حصہ یہ ہوا کہ خوشنودی اللہ تعالیٰ کی سمجھتے تھے۔ حق تعالیٰ ان دونوں رسموں کی تردید اصلاح فرماتا ہے کہ ساء ما یحکمون ان لوگوں نے یہ بری تجویز نکالی ہے کیونکہ اول تو اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا دوسرے کے نام کیوں جائے دوسرے پھر اللہ تعالیٰ کا حصہ تو نکالا پر اسمیں سے بھی گھٹ جاوے اور اگر اسکی وجہ محتاج اور غنی ہونا ہے ......

بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ

إِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا

يَحْكُمُونَ ۝ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ

أَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا هٰذِهٖ

أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَن نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ

حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا مَا فِي

بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰى

أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ

وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا

توضیح الکلام

۱ قولہ وکذلک زین الخ سے فذرہم وما یفترون تک تیسری رسم اور اس کی برائی کا بیان ہے اور وہ یہ تھی کہ وہ لوگ اپنے فرضی معبودوں سے اولاد کا سوال کیا کرتے تھے اور جب کئی اولاد ہو چکتیں تو ان میں سے ایک کو بتخانہ کے پاس لیجا کر اس بت کے نام سے ذبح کر دیتے تھے جس طرح ہندو بتوں پر جانوروں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں یہ رسم بابل اور نینوی میں بھی جاری تھی اور پھر کہیں ایک دن مقرر تھا جس میں ایک قسم کی نذریں ادا ہوتی تھیں یعنی بے زبان معصوم بچے آگ میں ڈالے جاتے تھے کہیں ذبح کئے جاتے تھے ہندوؤں میں بھی یہ رسم تھی جن کی صحبت سے جاہل مسلمان ایک بیٹے کو بجائے ذبح کرنے کے اولیاء اللہ کی خانقاہوں میں چڑھا دیتے ہیں اور کہیں اولیاء اللہ کے نام سے ان کے سر پر چوٹی رکھتے ہیں جسکو وہاں لیجا کر ایک معین وقت پر مونڈتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولو شاء اللہ ما فعلوہ الخ یعنی اے رسول برحق آپ ان کی بیجا حرکتوں سے غمگین نہ ہو جیئے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کو ان کا بھلا منظور ہوتا تو ایسا کام نہ کرتے مگر ان کی قسمت ہی پھوٹی ہوئی ہے تو آپ ان کو اور جو کچھ یہ غلط باتیں بنا رہے ہیں کہ ہمارا یہ فعل بہت اچھا ہے یوں ہی رہنے دیجئے کچھ فکر نہ کیجئے ہم آپ سمجھ لینگے

۲ قولہ وقالوا ما فی الخ سے حکیم علیم تک آٹھویں اور نویں رسم کا بیان ہے آٹھویں رسم یہ تھی کہ بعض خاص مواشی جانوروں کے پیٹ سے اگر زندہ بچہ پیدا ہوتا تھا تو اسکو خالص اپنے مردوں کے لئے حلال جانتے تھے اور عورتوں پر اسکا کھانا حرام کر رکھا تھا اور جو بچہ مردہ پیدا ہوتا تھا تو اسکے کھانے میں عورت مرد سب شریک رہتے تھے اور نویں رسم یہ تھی کہ بعض چوپایوں کے دودھ کو بھی مردوں کے لئے حلال اور عورتوں کے لئے حرام سمجھتے تھے اب سیجزیہم وصفہم الخ سے ان نالائق حرکتوں کی تردید فرماتا ہے کہ ابھی جلد ہی خدا تعالیٰ ان کو ان کی غلط بیانی کی سزا دے دیتا ہے غلط بیانی اسکو اس وجہ سے فرمایا کہ ان تمام باتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث جانتے تھے اور اس سزا کا جلد ہونا اس اعتبار سے ہے کہ قیامت کا دن کچھ دور نہیں ہے علاوہ ازیں سزا کی ابتدا مرنے ہی سے ہو جاتی ہے اور موت سے زیادہ نزدیک کیا چیز ہوگی۔ رہا یہ کہ زندگی میں کیوں سزا نہیں دیتا اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ حکیم بھی ہے کسی حکمت سے مہلت دے رکھی ہے اور تاکہ نی الحال سزا نہ دینے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اسکو ان کے جرموں سے آگاہی نہیں یہ فرما دیا کہ وہ علیم بھی ہے سب چیز کی خبر رکھتا ہے ۳ قولہ وقالوا ہذہ الخ سے بزعمہم تک اسکے اندر چوتھی اور پانچویں رسم کا بیان ہے چوتھی رسم یہ تھی کہ

اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً

اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے اور حرام کیا اس چیز کو کہ دیا تھا ان کو اللہ نے جھوٹ باندھ کر

اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی سند کے قتل کر ڈالا اور جو (حلال) چیزیں ان کو اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کو دی تھیں ان کو حرام کر لیا

عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْۤ

اوپر اللہ کے تحقیق گمراہ ہوئے اور نہ ہوئے راہ پانے والے اور وہ وہی ہے

محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر۔ بیشک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوئے۔ اور وہی اللہ پاک ہے

اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَ

جس نے پیدا کئے باغ ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجوریں اور

جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں (جیسے انگور) اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت

الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ

کھیتیاں مختلف ہیں کھانے کی چیزیں ان میں کی اور زیتون اور انار یکساں اور غیر

اور کھیتی جس کی کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون کو اور انار کو (انار انار) باہم اور (زیتون زیتون باہم) ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور

مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ

یکساں کھاؤ پھل اس کے سے جب کہ پھل لاوے اور دو حق اس کا دن

(کبھی) ایک دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے ان سب کا پیداوار کھاؤ جب وہ نکل آوے اور اس میں جو حق (شرع سے) واجب ہے وہ اس کے

حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَمِنَ

کاٹنے اس کے کے اور مت بیجا خرچ کرو تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا بیجا خرچ کرنیوالوں کو اور

کاٹنے (توڑنے) کے دن (مسکینوں کو) دیا کرو اور حد سے مت گزرو یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں اور

الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

پیدا کئے چارپایوں میں سے بوجھ اٹھانے والے اور زمین کو لگے ہوئے کھاؤ اس چیز سے کہ رزق دیا ہے تم کو اللہ نے اور مت پیروی کرو

مواشی میں اونچے قد کے اور چھوٹے قد کے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے کھاؤ اور

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ثَمٰنِيَةَ

قدموں شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر آٹھ

شیطان کے قدم بقدم مت چلو بلاشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے (اور یہ مواشی) آٹھ

اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ

جوڑے بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو کہہ

نر و مادہ (پیدا کئے) یعنی بھیڑ (اور دنبہ) میں دو قسم (نر و مادہ) اور بکری میں دو قسم (نر و مادہ) آپ (ان سے) کہئے کہ

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کیا دو نروں کو حرام کیا ہے یا دو مادہ کو یا اس کو جو گھیر لیا ہے اوپر اس کے بچے دان

کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس (بچہ کو جسکو دونوں مادہ اپنے) پیٹ میں

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمِنَ

ان دو مادہ کے نے خبر دو مجھکو ساتھ علم کے اگر ہو تم سچے اور

لئے ہوئے ہیں تم مجھکو کسی دلیل سے تو بتلاؤ اگر تم سچے ہو اور

توضیح الکلام

۱ قولہ ولا تتبعوا الخ یعنی چھوٹے یا بڑے قد والے جانوروں میں سے جو کچھ خدا تعالیٰ نے تمکو دیا ہوا ور شریعت میں اسکا حلال ہونا ثابت ہوا اس کو کھاؤ اور اپنی طرف سے ان کو حرام بنا کر شیطان کے قدم بقدم نہ چلو بلاشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب ہی تو باوجود واضح دلیلوں کے حق سے گمراہ ہو رہے ہو چھوٹے قد کے جانوروں سے بھیڑ بکری وغیرہ مراد ہیں اور بڑے قد والوں سے اونٹ بیل گدھا وغیرہ۔۱۲

۲ قولہ ثمنیۃ ازواج الخ عرب میں لوگوں کے پاس چار قسم کے جانور زیادہ تھے بھیڑ بکری اونٹ گائے بھیڑ میں دنبہ بھی داخل ہے اور یہی چار چیزیں چارپایوں میں سے حلال کرنے اور نیاز چڑھانے کی تھیں اور ان ہی میں وہ ناجائز رسموں کو دخل دیتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کی تصریح فرما دی کہ اللہ نے چاروں جانور جبکہ ہر ایک کو نر اور مادہ لیا جائے آٹھ قسم کے پیدا کئے ہیں جسکو ثمانیۃ ازواج فرمایا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ ان احمقوں سے پوچھئے کہ ان میں سے خدا تعالیٰ نے نر کو حرام کیا ہے یا مادہ کو یا پیٹ کے بچہ کو غرض تم جو مختلف صورتوں سے تحریم کے مدعی ہو تو مجھے بتلاؤ کہ کس قسم کی تحریم اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے اور چھوٹے قد کے جانور ہوں یا بڑے دونوں میں یہی سوال ہے جو کچھ جواب دو اس پر کوئی دلیل ضرور پیش کرو اور دلیل کے دو طریقے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ کسی رسول اور فرشتہ کے واسطے سے ہو مگر چونکہ تم کو ان دونوں سے انکار ہے کیونکہ وحی کے تم قائل نہیں نبوت کے تم منکر ہو لہٰذا اس شق کو تو اختیار کر نہیں سکتے اب دوسرا طریقہ اس کے لئے منحصر ہو گیا وہ یہ کہ خود خدا تعالیٰ نے بلا واسطہ یہ احکام تم کو دیے ہوں جب جواب اسی میں منحصر ہو گیا تو اس پر یہ استفسار بالکل باموقع ہے کہ کیا تم اس وقت حاضر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس تحریم و تحلیل کا حکم دیا تھا اور ظاہر ہے کہ حاضر ہونے کا دعویٰ بھی ممکن نہیں تو بس ثابت ہو گیا کہ ان کے پاس اس تحلیل و تحریم کی کوئی دلیل نہیں۔ اب جب ان لوگوں کا اپنے دعوے میں جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا تو یہ فرمانا باموقع ہے کہ ۱۲

ع ۱۱ / ۳

الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

اونٹ میں سے دو اور گائے سے دو کہہ کیا دونروں کو حرام کیا ہے

اونٹ میں دو قسم اور گائے (کی جنس) میں دو قسم آپ پوچھئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے

أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ

یا دو مادہ کو یا جس کو گھیر لیا ہے اور اس کے بچہ دان ان دو مادہ کے کیا

یا دونوں مادہ کو یا اس (بچہ) کو جس کو دونوں مادہ (اپنے) پیٹ میں لئے ہوئے ہوں کیا

كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ

تھے تم گواہ جس وقت کہ حکم کیا تم کو اللہ نے ساتھ اس کے پس کون شخص بہت ظالم ہے اس شخص سے

تم (اسوقت) حاضر تھے جسوقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس (تحریم و تحلیل) کا حکم دیا تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو

افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ

باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے تحقیق اللہ

اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹ تہمت لگائے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے یقیناً اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ

نہیں راہ دکھاتا قوم ظالموں کو کہہ نہیں پاتا میں بیچ اس چیز کے کہ وحی کی گئی ہے

ظالم لوگوں کو (جنت کا) راستہ (آخرت میں) نہ دکھاویں گے آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی

إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا

طرف میری حرام کیا اوپر کسی کھانے والے کے کہ کھاوے اس کو مگر یہ کہ ہو مردار یا لہو ڈالا ہوا

میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھاوے مگر یہ کہ وہ مردار (جانور) ہو یا بہتا

مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ

رگوں میں سے یا گوشت سور کا پس تحقیق وہ ناپاک ہے یا فسق ہے کہ نام لیا گیا ہو واسطے غیر

بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو (جانور) شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر

اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ

خدا کے ساتھ اس کے پس جو کوئی بے بس ہو نہ چاہنے والا اور نہ زیادہ حاجت سے کھانے والا پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنے والا

اللہ کے نام زد کر دیا گیا ہو پھر جو شخص بیتاب ہو جاوے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو (قدر ضرورت سے) تو واقعی آپ کا رب غفور رحیم ہے

رَحِيمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ

مہربان ہے اور اوپر ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے حرام کیا ہم نے ہر ناخن والا جانور اور

اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور

الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا

گائے سے اور بھیڑ بکری سے حرام کیں ہم نے اوپر ان کے چربیاں ان کی مگر جو اٹھا رہی ہو پیٹھ ان کی

گائے اور بکری (کے اجزاء) میں سے ان دونوں کی چربیاں ان پر ہم نے حرام کر دی تھیں مگر وہ جو ان کی پشت پر

أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَ

یا انتڑیاں یا جو لپٹ رہا ہو ساتھ ہڈی کے یہ ہے بدلہ دیا ہم نے ان کو بسبب سرکشی ان کی کے اور

یا انتڑیوں میں لگی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزا دی تھی اور

توضیح الکلام

ف ۱ قولہ فمن اظلم الخ اوس شخص سے زیادہ ظالم کون جو خدائے تعالیٰ پر بلا دلیل حرام اور حلال کرنے کے بارہ میں جھوٹ تہمت لگائے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے یعنی یہ ہی سب سے زیادہ ظالم ہے ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کا راستہ نہ دکھلاویں گے۔

ف ۲ قولہ قل لا اجد الخ بیان سے دوسرے طریقہ سے مشرکون کے قول کی تردید فرماتا ہے کیونکہ انھوں نے معیشت کا دائرہ تنگ کرنے کے لئے بہت سی چیزوں کو از خود حرام کر رکھا تھا اور اس میں وہ اپنے معبودوں کی خوشنودی سمجھتے تھے وہ یہ کہ حرام کرنا کسی چیز کا خدائے تعالیٰ کا کام ہے جو بندوں کی مصلحت پر نظر کر کے بذریعہ وحی اوسکے حرام ہونے کی نبی کی معرفت خبر دیتا ہے اس لئے اس آیت میں نبی علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ آپ کہدو جو کچھ مجھ پر وحی کیا گیا یعنی قرآن مجید اوس میں تو کھانے کی چیزوں میں سے بجز ان چار چیزوں کے اور کوئی حرام نہیں پاتا اول میتۃ یعنی مردار اس میں سینگ سے مارا ہوا اور اوپر سے گر کر مرا ہوا اور درندوں کا پھاڑا ہوا اور لٹھ سے مارا ہوا یعنی سب بلا ذبح کئے ہوئے آ گئے اسلئے کہ ہر ایک مردار ہے دوم دم مسفوح یعنی وہ خون جو بہکر جانور میں سے نکلتا ہے بوقت ذبح یا زخم یا کاٹنے سے اور وہ خون جو گوشت کے ساتھ لگا ہوتا ہے یا جما ہوا جسم میں ہوتا ہے جیسے تلی اور کلیجی وہ حرام نہیں اسے حدیث شریف میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مستثنیٰ کر دیا جس طرح میتہ سے مچھلی اور ٹڈی کو مستثنیٰ کر دیا سوم لحم الخنزیر یعنی سور کا گوشت اب ان سب کے حرام ہونیکی وجہ بیان فرماتا ہے فانہ رجس کہ یہ ناپاک ہے یعنی علت حرمت ناپاکی ہے جس سے پیغمبر علیہ السلام نے اور بھی ناپاک جانوروں اور ناپاک چیزوں کو جو اس آیت میں پوشیدہ تھیں ظاہر کر دیا جانور ہزاروں ہیں کس کس کے نام لئے جاتے عام قاعدہ بتلا دیا کہ پرندوں میں جو چونچ اور پنجہ سے شکار کرے اور صحرائی جانوروں میں جو درندہ ہو جیسے کچلیاں ہوں شیر کتا بھیڑیا گیدڑ وغیرہ اور اسی طرح ناپاک چیزوں میں گوہ موت شراب داخل ہیں کیونکہ ان کو صاف طور سے قرآن شریف میں ناپاک فرمایا ہے چہارم فسق یعنی وہ قربانیاں جو بتوں کے نام سے ذبح کیجاویں اسکے بعد سورہ مائدہ نازل ہوئی جس میں موقوذہ اور متردیہ و نطیحہ کی حرمت بھی آ گئی خلاصہ کلام یہ ہے

حرام گوشت میں ... چیزوں کی نسبت ... حرام ... داخل ہے

اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ

تحقیق ہم سچے ہیں پس اگر جھٹلادیں تجھ کو پس کہہ پروردگار تمہارا صاحب رحمت
ہم یقیناً سچے ہیں پھر اگر یہ آپ کو کاذب کہیں تو آپ فرمادیجئے کہ تمہارا رب بڑی وسیع

وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ سَيَقُوْلُ

کشادہ کا ہے اور نہیں پھیرا جاتا عذاب اس کا قوم گنہگاروں سے البتہ کہیں گے
رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرم لوگوں سے نہ ٹلے گا یہ مشرک

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا

وہ لوگ جو شریک لاتے ہیں اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ
یوں کہنے کو ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ہم نہ شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ

حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى

حرام کرتے ہم کچھ اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے یہاں تک
ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے اسی طرح جو کافر لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انھوں نے بھی (رسولوں کی) تکذیب کی تھی یہاں تک

ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ

کہ چکھا انھوں نے عذاب ہمارا کہہ کیا ہے تمہارے پاس کچھ علم پس نکالو گے تم اسکو واسطے ہمارے
کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا آپ کہئے کہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو اس کو ہمارے روبرو ظاہر کرو

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ○

نہیں پیروی کرتے تم مگر گمان کی اور نہیں تم مگر اٹکل کرتے
تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

کہہ پس واسطے اللہ کے ہے دلیل پہونچی ہوئی پس اگر چاہتا ہدایت کرتا تم کو سب کو
آپ کہئے کہ بس پوری حجت اللہ ہی کی رہی پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لے آتا

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ

کہہ لے آؤ گواہوں اپنوں کو وہ جو گواہی دیتے ہیں یہ کہ اللہ نے حرام کیا ہے
آپ کہئے کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس بات پر (باقاعدہ) شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (مذکورہ) چیزوں کو حرام کر دیا ہے

هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

یہ پس اگر گواہی دیویں پس مت گواہی دے تو ساتھ ان کے اور مت پیروی کر خواہشوں
پھر اگر وہ گواہی دیدیں تو آپ اس شہادت کی سماعت نہ فرمایئے اور (اے مخاطب) ایسے لوگوں کے باطل خیالات کا اتباع مت کرنا

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ

ان لوگوں کی کہ جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور ان کی کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور
جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور

هُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ

وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہیں کہہ آؤ پڑھوں میں اوپر تمہارے جو حرام کیا ہے رب تمہارے نے
وہ اپنے رب کے برابر دوسروں کو ٹھہراتے ہیں۔ آپ (ان سے) کہئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جنکو تمہارے رب نے تم پر حرام

توضیح الکلام۔ ۱؎ قولہ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ الخ یعنی عنقریب مشرک لوگ ایسا کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا نہ شرک کرتے اور نہ کسی چیز کو از خود حرام کرتے اس کی تردید فرماتا ہے کہ یہ تو انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانا ہے اور یہ ان ہی لوگوں پر موقوف نہیں، بلکہ ان سے پہلے لوگ بھی اسی طرح انبیاء کو جھٹلاتے آئے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا پھر فرماتا ہے کہ ہَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ الخ یعنی تمہارے پاس اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں سے خوش ہے بلکہ کوئی نہیں صرف تم قیاس لڑاتے رہو اس کے بعد اس مشیت خداوندی کے بارہ میں تحقیقی جواب دیتا ہے اس لئے پہلے اس کی تمہید میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی حجت قوی اور کامل ہے اور وہ جواب یہ ہے کہ دنیا میں جس طرح بندہ کو قضا و قدر نے اپنے ازلی نوشتہ کا تابع کر رکھا ہے اسی طرح کچھ اختیار بھی دے رکھا ہے جسکو موقع پر استعمال میں نہ لانے سے بندے کو الزام دیا جاتا ہے اس لئے بہت سے لوگ دنیا میں برخلاف کرتے ہیں اور تقدیر الٰہی میں ان کا جہنمی ہونا بھی لکھا ہوا ہے اسلئے ان سے ان افعال کا ہونا بھی لکھا ہے اور اسی لئے ان سے ان افعال کو ان ہی کے اختیار سے سرزد ہونے بھی دیتا ہے تاکہ دنیا میں ہدایت یافتہ اور گمراہوں میں امتیاز ہو جاوے اس سے کچھ اس کی خوشنودی اور رضامندی نہیں سمجھی جاتی

ع ۶ ۱۸ ۵

۲؎ قولہ فَاِنْ شَهِدُوْا الخ یعنی اگر اتفاق سے کسی کو فرضی جھوٹا گواہ بنا کر بھی لاویں اور وہ گواہ اکی گواہی بھی دیدیں تو چونکہ وہ شہادت قطعاً بے قاعدہ اور محض بناوٹی ہوگی کیونکہ مشاہدہ بھی نہیں اور مشاہدہ کے برابر کوئی دوسری چیز بھی نہیں لہٰذا وہ شہادت محض جعلی اور بناوٹی ہوئی ہے پس آپ اس شہادت کی سماعت نہ فرمایئے اور جب ان لوگوں کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا اور یہ بھی کہ یہ منکر آخرت ہیں پہلا امر لَا حَرَّمْنَا الخ اور وَكَذٰلِكَ كَذَّبَ الخ سے اور دوسرا امر بہت سی آیتوں سے نیز یہ ثابت ہو چکا کہ یہ لوگ مشرک ہیں اس دلیل سے کہ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا الخ تو ہر مخاطب کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ ایسے لوگوں کے باطل بقیہ آئندہ

عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ

اوپر تمہارے یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اس کے کچھ اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا
فرمایا ہے وہ یہ کہ (۱) اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ (۲) اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو (۳) اور

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ

مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے ہم روزی دیتے ہیں تم کو اور ان کو
اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کیا کرو ہم ان کو اور تم کو رزق (مقدر) دیں گے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا

اور مت نزدیک جاؤ بےحیائیوں کے جو کچھ ظاہر ہے اس میں سے اور جو کچھ کہ چھپا ہے اور مت
(۴) اور بےحیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہو اور خواہ پوشیدہ ہو (۵) اور جس کا

تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ

مار ڈالو اس جی کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ بات
خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اس کا

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ

نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اس کے تو کہ تم سمجھو اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے
تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو (۶) اور یتیم کے مال کے پاس مت جاؤ

اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ

مگر ساتھ اس طرح کے کہ وہ بہت اچھی ہے یہاں تک کہ پہونچے جوانی اپنی کو اور پورا کرو ناپ
مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہونچ جاوے (۷) اور ناپ اور تول

وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا

اور تول ساتھ انصاف کے نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اس کی کے اور جب
پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے (۸) اور جب

قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ

بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب قرابت اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو
تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو (۹) اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا کرو اس کو پورا کیا کرو

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا

یہ بات نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اس کے تو کہ تم نصیحت پکڑو اور یہ کہ یہ
ان سب کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو (اور عمل کرو) اور یہ کہ یہ

صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

راہ میری سیدھی ہے یعنی متابعت پیغمبروں کی پس پیروی کرو اس کی۔ اور مت پیروی کرو اور راہوں کی
دین میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

پس متفرق کر دیں گے تم کو راہ اس کی سے یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اس کے تو کہ تم
وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم (اس راہ کے خلاف کرنے سے)

بقیہ صفحہ ۲۰۹ خیالات کا جو دلیلوں کے ساتھ باطل ہو چلے اتباع نہ کرنا جو ہماری آیتوں کو بھی جھٹلاتے اور آخرت پر بھی ایمان نہیں رکھتے اور دوسروں کو اپنے رب کی برابر قابل پرستش جانتے ہیں یعنی مشرک ہیں ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۱ قولہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ الخ یعنی اپنی اولاد کو قتل نہ کرو جسطرح عرب کے لوگ فقر و فاقہ کے خوف سے اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ ان کو کھانے کو کہاں سے دیں گے اور بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے کہ ان کی شادی کرنی پڑیگی جس کے لئے خرچ کی ضرورت ہے پھر ہم کو کسی کو داماد بنانا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمادیا کہ روزی کی فکر نہ کرو سب کے روزی رساں تو ہم ہیں ماں باپ کے بعد اولاد کا حق بیان کیا معلوم ہوا کہ ماں باپ کے بعد اولاد کا حق ہے اور یاد رکھو کہ اولاد کی تربیت نہ کرنا اور دینی و دنیوی تعلیم سے ان کی خبر نہ لینا بھی مار ڈالنے ہی کے حکم میں ہے، فحش کام نہ کرو اس میں زنا اور ناچ گانا گلوچ سب داخل ہیں، جس جان کا مارنا خدا نے منع کیا ہے اُسے نہ مارو یعنی ناحق خون نہ کرو یتیم کا مال بلا اجازت شرعی نہ کھاؤ، ناپ تول میں کمی نہ کرو، جب کوئی بات کہو انصاف سے کہو کسی کی رو رعایت نہ کرو، اللہ کے عہد کو پورا کرو، توحید رسالت تہذیب اخلاق سیاست تمدن تدبیر منزل کے اصول ان باتوں میں جمع ہیں ۱۲ ۲ قولہ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا الخ یہاں خدا کے عہد سے مراد قسم یا نذر لی ہے مگر پورا کرنا صرف اسی قسم یا نذر کا ضروری ہے جس کی شریعت نے اجازت دی ہو اور اگر ناجائز بات کی قسم کھائی ہو تو اسمیں حانث ہو کر کفارہ دیدینا چاہئے۔ اور اگر قسم یا نذر شریعت میں حلال ہو تو اُس کو نہ پورا کرنا حرام ہے۔ آگے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تم کو ان باتوں کی وصیت فرمادی ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان باتوں کا حکم ساری آسمانی کتابوں میں ہے ان میں سے کوئی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا اور یہ تمام باتیں سارے بنی آدم پر ہمیشہ حرام رہی ہیں اور ام الکتاب یعنی قرآن شریف میں اصلی احکام یہ ہی ہیں جس نے ان پر عمل کیا جنت میں داخل ہوا اور جس نے ان کو ترک کر دیا دوزخ میں گیا ۱۲ نزول الکلام۔ ۵ قولہ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا الخ جب پہلی آیت میں ناپ تول بقیہ آئندہ

تَتَّقُوْنَ ○ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْٓ
بچو — پھر دی تھی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب پورا کرنا نعمت کا اوپر اس شخص کے کہ
احتیاط رکھو — پھر ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر نعمت

اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
نیکی کرتا ہے اور تفصیل کرنا واسطے ہر چیز کے اور ہدایت اور رحمت تو کہ وہ
پوری ہو اور سب احکام کی تفصیل ہوجاوے اور رہنمائی ہو اور رحمت ہو تاکہ وہ لوگ

بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ○ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے ایمان لادیں اور یہ کتاب ہے اتاری ہے ہمنے اس کو برکت والی
اپنے رب کے ملنے پر یقین لادیں۔ اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جسکو ہمنے بھیجا بڑی خیر و برکت والی

فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ لا اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
پس پیروی کرو اس کی اور پرہیزگاری کرو تو کہ تم رحم کئے جاؤ ایسا نہ ہو کہ کہو تم سوائے اس کے نہیں
سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو کبھی تم لوگ یوں کہنے لگے

اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ص وَاِنْ كُنَّا
کہ اتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے ہم سے اور تحقیق تھے ہم
کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے جو دو فرقے تھے ان پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے

عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ○ لا اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
پڑھنے ان کے سے البتہ غافل یا کہو تم اگر اُتاری جاتی اوپر ہمارے
پڑھنے پڑھانے سے محض بے خبر تھے یا یوں کہتے کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل

الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ج فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
کتاب البتہ ہوتے ہم بہت راہ پانے والے ان سے پس تحقیق آئی ہے تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے
ہوئی تو ہم ان سے بھی زیادہ راہ پر ہوتے۔ سو اب تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے ایک کتاب واضح

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ج فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ
اور ہدایت اور مہربانی پس کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ جھٹلادے نشانیوں اللہ کی کو اور
اور رہنمائی کا ذریعہ اور رحمت آچکی ہے۔ سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو ہماری ان آیتوں کو جھوٹا بتلادے اور

صَدَفَ عَنْهَا ط سَنَجْزِی الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ
پھر رہے ان سے البتہ جزا دیں گے ہم ان لوگوں کو جو پھر رہتے ہیں نشانیوں ہماری سے بڑا
اس سے رُکے ہم ابھی ان لوگوں کو جو کہ ہماری آیتوں سے روکتے ہیں

الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ○ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
عذاب بسبب اس کے کہ تھے پھر رہتے نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ
ان کے اس روکنے کے سبب سخت سزا دیں گے۔ یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں

تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِیَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ط
آویں ان کے پاس فرشتے یا آوے حکم پروردگار تیرے کا یا آویں بعض نشانیاں پروردگار تیرے کی
کہ ان کے پاس فرشتے آویں یا ان کے پاس آپ کا رب آوے یا آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آوے

بقیہ صفحہ ۲۱۰ کے اندر عدل یعنی برابری کا حکم آیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کتنی ہی احتیاط کریں ترازو کے دونوں پلڑوں کا ایسا برابر ہوجانا کہ بال برابر بھی فرق نہ ہو ہماری قدرت سے باہر ہے اس وقت یہ آیت اُتری کہ جہاں تک ہوسکے پورا تولو باقی جس پر قادر نہیں نہ تم اسکے مکلف اور نہ اس پر تم سے مؤاخذہ ہو ۱۲

ع ۱۹ / ۶

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ لے قولہ وھٰذا کتٰبٌ الخ عرب کا یہود و نصاریٰ سے مدت سے میل جول تھا ان سے توریت و انجیل کا حال سُنکر دل میں آرزو کیا کرتے تھے کہ کاش ہم پر کوئی کتاب نبی کی معرفت آتی تو ہم ان سے بھی زیادہ ہدایت پر ہوجاتے اس لئے توریت مقدسہ کا ذکر کرکے فرماتا ہے کہ وھٰذا کتابٌ اَنزلنٰہُ الخ یہ کتاب یعنی قرآن شریف ہمنے نازل کردیا ہے جو بڑی بابرکت کتاب ہے سو اس پر چلو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر خدا کی رحمت ہو اور اس کتاب قرآن کریم سے تمہارا عذر بھی باقی نہ رہا کہ ہم سے پہلے دو قوموں یہود اور نصاریٰ پر کتاب اتری اور ہم کو بسبب غیر زبان ہونے کے ان کے معنی مطلب سے خبر نہ ہوئی اور اب اس بات کے کہنے کا موقع بھی نہ رہا کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم بہت زیادہ ہدایت قبول کرتے کیونکہ اب تو تمہارے پاس خدا تعالیٰ کی جانب سے بیّنہ یعنی دلیل واضح آچکی ہے جس نے حق اور باطل کو کھولدیا اور نیز دنیاوی اور دینی تعلیم و ترقی کے لئے یہ کتاب ہُدیٰ یعنی سچا ہادی اور برحق مرشد و رہنما اور عالم قدس کی بادشاہت حاصل کرنے کے لئے رحمت ہے ۱۲

لے قولہ فمن اظلم الخ یعنی بھلا اس سے زیادہ ظالم و بدنصیب کون ہوگا جو خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلادے اور ان سے رُکے حالانکہ اس نے تو بلا غرض تم پر عنایت و مہربانی کی ہے، ذرہ برابر بھی اپنا فائدہ ملحوظ نہیں رکھا پس جو لوگ ایسی نعمت کی قدر نہیں کرتے عنقریب ان کو عذاب پہونچے گا ۱۲ ربط الکلام۔ ۵۳ قولہ ہل ینظرون الا الخ کی آیت میں مکذبوں کا ظالم اور مستوجب عذاب ہونا بیان فرمایا ہے اس آیت میں بس ان مکذبین کو ایمان نہ لانے پر توبیخ اور تہدید ہے ۱۲

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

جس دن آویں گی بعض نشانیاں رب تیرے کی نہ نفع دے گا کسی جی کو ایمان اس کا کہ نہ تھا

جس روز آپ کے رب کی بڑی نشانی آپہونچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آوے گا

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا

ایمان لایا پہلے اس سے یا نہ کمایا تھا بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کو کہہ منتظر رہو

جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔ آپ فرما دیجئے کہ تم منتظر رہو

اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا

تحقیق ہم بھی منتظر ہیں تحقیق جن لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہو گئے گروہ گروہ

ہم بھی منتظر ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے

لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا

نہیں تو ان میں سے بیچ کسی چیز کے سوائے اس کے نہیں کہ حکم ان کا طرف اللہ کے ہے پھر خبر دیگا ان کو ساتھ اس چیز کے

آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے پھر ان کو ان کا کیا ہوا

كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ

کہ تھے کرتے جو کوئی لاوے بھلائی پس واسطے اس کے ہے دس برابر اس کے اور

جتلا دیں گے جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس حصے ملیں گے اور

مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

جو کوئی لاوے برائی پس نہیں بدلا دیا جاوے گا مگر مانند اس کی اور وہ نہیں ظلم کئے جاویں گے

جو شخص برے کام کرے گا سو اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ

کہہ تحقیق ہدایت کی مجھ کو رب میرے نے طرف راہ سیدھی کے دین استوار دین

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا رستہ بتلا دیا ہے دین ہے مستحکم طریقہ ہے

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ

ابراہیم حنیف کا اور نہ تھا شریک لانے والوں سے کہہ تحقیق

ابراہیم کا جس میں ذرا بھی کجی نہیں اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے آپ فرما دیجئے کہ بالیقین

صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا

نماز میری اور عبادتیں میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے نہیں

میری نماز اور میری ساری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے جہان کا

شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ

شریک واسطے اس کے اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہوں اور میں اول مسلمانوں کا ہوں کہہ

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں آپ فرما دیجئے

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

کیا سوائے خدا کے ڈھونڈھوں میں پروردگار اور وہ پروردگار ہر چیز کا ہے اور نہیں کماتا کوئی جی

کہ کیا میں خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کیلئے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے

توضیح الکلام۔ لہ قولہ قل ان صلاتی الخ اسمیں اس پسندیدہ دین کی جس کے اوصاف بیان ہو چکے کچھ تفصیل ہے اور وہ اس مناسبت سے ہے کہ پہلے اس دین کو شرک سے پاک ہونا بیان فرمایا تھا اب اس آیت میں یہ ظاہر فرماتے ہیں کہ شرک سے علیحدگی اس طرح ہوتی ہے کہ آدمی کی جو عبادت ہو وہ خاص اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہو کسی دوسرے کو دکھانا یا کسی دوسرے کی تعظیم مد نظر نہ ہو قربانی بھی ہو تو خاص اللہ ہی کو راضی کرنے کے لئے ہو ہمارے زمانہ کے جاہل اب بھی غیر اللہ کے نام پر نذر اور قربانی کرتے ہیں شیخ سدو کے نام کا بکرا اور سید سالار کے نام کا مرغا علی ہذا اور بہت سے چڑھاوے چڑھاتے ہیں جو سب حرام ہیں کیونکہ زمانہ جاہلیت میں عربی لوگ بتوں کے نام پر قربانی کیا کرتے تھے اور یہ جو اوصاف دین حق کے بیان فرمائے ان کے مجموعہ سے یہ نکلا کہ وہ دین دین اسلام ہے کیونکہ اس دین کو شرک سے پاک ہونا بیان فرمایا اور اسلام کے علاوہ تمام دینوں میں شرک ہے اور پھر اسلام کے فرقوں میں سے اہلسنت والجماعت کے فرقہ کا مذہب ہے کیونکہ اس دین کا ہر قسم کی کجی سے پاک ہونا بیان کیا اس لئے تمام طریقے بدعت کے خارج ہو گئے کیونکہ ان سب میں کجی ہے اور اوصاف دین حق کی جو تفصیل قل ان صلاتی الخ سے بیان فرمائی اس کے اندر نماز اور تمام عبادات جو نسک کا مصداق ہیں اور ان امور میں سے ہیں جو احکام شرع سے ہیں اور آدمیوں کو ان کا مکلف بنایا گیا ہے اور محیا و ممات زندگی اور موت امور تکوینیہ سے ہیں جو خدا تعالےٰ کے انتظامی تصرفات ہیں پہلی قسم بندہ کے اختیاری امور میں سے ہے اور دوسری غیر اختیاری لہذا پہلی قسم کا اللہ کے لئے ہونا اس طرح ہوگا کہ ان کو خدا تعالیٰ کی عبادت ہونے کے ارادہ سے ادا کرے اور دوسری کا اللہ کیلئے ہوتا اسطرح ہوگا کہ ان کو محض خدا تعالیٰ ہی کا حکم جانے اور کسی کے اختیار کو ان میں دخیل نہ مانے، خلاصہ یہ ہوا کہ عبادت کے استحقاق میں بھی کوئی خدا کا شریک نہیں اور اس کے تصرفات میں بھی اس کا کوئی ساجھی نہیں اور اس کے مجموعہ ہی کا نام توحید ہے جو اسلام کی بڑی تعلیم ہے اور یہ جو فرمایا کہ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ ہمیں دوسروں کو نہایت لطیف طریقہ سے دعوت ہے

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ

اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے پھر جانا تمہارا
گر اوپر اپنے
وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھاوے گا پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

پس خبر دے گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اس کے اختلاف کرتے اور وہ ہے جس نے کیا تم کو
پھر وہ تمکو جتلا دیں گے جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو

خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ

جانشین زمین کا اور بلند کیا بعضے تمہارے کو اوپر بعضے کے درجے ہیں تو کہ آزماوے تم کو
زمین میں صاحب اختیار بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ (ظاہراً) تم کو آزماوے ان چیزوں میں

فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ ع

بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے تم کو تحقیق رب تیرا جلد عذاب کرنے والا ہے اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہے
جو کہ تمکو دی ہیں بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا (بھی) ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنیوالا مہربانی کرنیوالا (بھی) ہے

سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ آيَاتٍ وَأَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورۂ اعراف مکہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں
کلماتہا ۳۳۸۶ حروفہا ۱۴۶۳۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمٓصٓ ○ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

کتاب ہے کہ اتاری گئی ہے طرف تیری پس نہ ہووے بیچ سینے تیرے کے تنگی
یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اس لئے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے ڈرائیں سو آپ کے دل میں

مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ

اس سے تو کہ ڈراوے تو ساتھ اس کے اور نصیحت واسطے ایمان والوں کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتاری گئی
اس سے بالکل تنگی نہ ہونا چاہیئے اور یہ نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے پاس

إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا

طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور مت پیروی کرو سوائے اس کے دوستوں کی تھوڑی سی
تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کا اتباع مت کرو تم لوگ بہت ہی کم

مَّا تَذَكَّرُونَ ○ وَكَم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا

نصیحت پکڑتے ہو اور بہت سی بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہم نے ان کو پس آیا ان کے پاس عذاب ہمارا
نصیحت مانتے ہو اور بہت بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا اور ان پر ہمارا عذاب

بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ○ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُم

رات کو سوتے یا دوپہر کو سوتے تھے پس نہ تھا پکارنا ان کا جب آیا ان کے پاس عذاب ہمارا
رات کے وقت پہنچا یا ایسی حالت میں کہ وہ دوپہر کے وقت آرام میں تھے سو جس وقت ان پر عذاب آیا اس وقت ان کے منہ سے

توضیح الکلام ۱؎ قولہ ھو الذی جعلکم الخ یہ تو نعمت عامہ ہے جس میں تمام انسان برابر ہیں وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو زمین میں صاحب اختیار بنایا۔ قولہ ورفع بعضکم الخ اور ایک کا دوسرے پر مختلف چیزوں میں رتبہ بڑھایا یہ وہ نعمت ہے جس میں لوگ کم و بیش ہیں اور وہ نعمت مثل ہے رتبہ ہے روزی ہے حسن و جمال ہے صحت و قوت ہے اب یہ تمام چیزیں ان لوگوں کے لئے جو ان صفات میں فوقیت رکھتے ہیں ظاہر ہے کہ نعمت ہیں جو لوگ ان صفات میں گھٹے ہوئے ہیں ان کے لئے ان کا نعمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ جب کوئی شخص ان میں سے کسی صفت میں کم ہوتا ہے مثلاً روزی یا تندرستی وغیرہ میں تو ضرور اس کے لئے اس میں کوئی فائدہ ہوتا ہے خواہ دنیوی کہ کسی بڑے وبال سے بچ جاتا ہے اور یا اخروی کہ اس کے مراتب بلند ہو گئے ہیں اور بعض احادیث سے اس کا ثبوت موجود ہے ۱۲

ع ۲۰ — ع ۱۱ — رکوع

ربط الکلام ۱؎ المص کتاب الخ پہلی سورت کے آخر میں آیۃ قل اننی ہدانی الخ سے دین حق کی تلقین فرمائی تھی کہ وہ دین جس کی تعریف پہلے ہو چکی ہے وہ دین ابراہیمی ہے جس میں یہ یہ صفتیں ہیں اس کے بعد ھو الذی خلقکم میں ترغیب و ترہیب آخرت کے ثواب و عذاب کے اعتبار سے بیان کی گئی تھی اب اس سورت کے اول میں کتاب انزل الخ میں اس دین حق کی تبلیغ کا حکم ہے اور فلنسئلن الذین الخ میں آخرت کے معاملات حساب اور وزن اعمال اور جزا سزا کا بیان ہے لہٰذا وہ دونوں مضمون ان دونوں مضمونوں سے باہم مناسب ہو گئے۔ اس سورت کو سورۂ اعراف اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اعراف جو جنت اور دوزخ کے مابین مقام کا نام ہے اس سورت میں ان کا ذکر ہے جو وہاں رہیں گے ۳؎ قولہ وکم من قریۃ الخ اوپر کی آیت میں قرآن مجید کا حق اور واجب الاتباع ہونا بیان کیا تھا اس آیت میں یہ مضمون ہے کہ جو شخص قرآن شریف کا انکار یا اس کی مخالفت کرے گا اس کے لئے عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۱۲ ۔ ۲؎ بعض علماء نے ان حروف مقطعات کی بابت یہ لکھا ہے کہ الف سے اشارہ اللہ کی طرف اور ل سے لطف الٰہی

بَأْسُنَآ إِلَّآ أَن قَالُوٓا۟ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ۝ فَلَنَسْـَٔلَنَّ ٱلَّذِينَ

أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ ٱلْمُرْسَلِينَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم

بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا غَآئِبِينَ ۝ وَٱلْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ ٱلْحَقُّ ۚ فَمَن ثَقُلَتْ

مَوَٰزِينُهُۥ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ

فَأُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا يَظْلِمُونَ ۝

وَلَقَدْ مَكَّنَّٰكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَٰيِشَ ۗ قَلِيلًا

مَّا تَشْكُرُونَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا

لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ

ٱلسَّٰجِدِينَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ

أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِى مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ مِن طِينٍ ۝

قَالَ فَٱهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَٱخْرُجْ

توضیح الکلام ؎ قولہ فلنسئلن الذین الخ اسکے اندر آخرت کا نتیجہ اور اس کے ضمن میں پیش آنے والی حالتیں بھی بیان فرماتا ہے پہلا حال تو یہ ہے کہ ہم ان لوگوں سے جنکے پاس رسول یا ان کے نائب آئے اور انہوں نے نہ مانا بازپرس کریں گے اور رسولوں سے بھی سوال کریں گے کہ کیا تم نے کچھ احکام پہونچانے میں تو کمی نہیں کی تھی یا یہ کہ تمہاری امت نے تمہارا کہنا مانا تھا یا نہیں۔ اگرچہ اللہ تعالے عالم الغیوب ہے اور اسے سب خبر ہے اسوقت بھی وہ موجود تھا لیکن صرف تنبیہ کے لئے یہ دریافت فرمائیگا چنانچہ خدا تعالیٰ فرتا ہے ہم سب وہ باتیں کھولدیں گے جن کو وہ آج چھپا رہے ہیں امتیوں سے سوال کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے جو دوسری جگہ ہے کہ ماذا اجبتم المرسلین اور رسولوں سے سوال کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے کہ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم۔ اور یہ دونوں سوال توبیخ اور بازپرس کے طور پر ہونگے عزت واحترام کا سوال وہاں کسی سے نہ ہوگا کیونکہ دوسری جگہ فرمایا لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان۔ کہ اپنی گناہ سے نہ کوئی انسان سوال کیا جائے گا اور نہ کوئی جن یعنی باطل عذروں میں ان کی کوئی بات نہ پوچھی جائے گی دوسرا حال یہ ہے کہ اس روز اعمال کا وزن ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کو ترازوئے عمل قائم ہوگی ایک پلہ میں نیکی اور دوسرے میں بدی رکھی جائے گی ؎ قولہ فمن ثقلت الخ پس جن کے نیک اعمال کے وزن بھاری ہوں گے یہ ہی لوگ کامیاب ہیں عالم آخرت میں ہمیشہ کی زندگی کے مستحق ہیں اور جن کے وزن ہلکے ہوں گے وہ لوگ خسارہ میں پڑیں گے اور یہ خسارہ میں پڑنا اپنے ہاتھوں حاصل کیا اگر آیات الہٰی کو نہ جھٹلاتے تو ایسا کیوں ہوتا ؎ قولہ ولقد مکنکم الخ اس سے پہلے لوگوں کو انبیا کی فرمانبرداری کا حکم دیا تھا اور درصورت مخالفت عذاب دنیوی و اخروی اور سوال اور وزن اعمال سے ڈرایا تھا اور انسان کی عادت ہے کہ وہ کبھی ڈر سے مسخر ہوتا ہے اور کبھی انعامات و احسانات سے اسلئے خوف دلانیکے بعد اب نبی آدم اور ان کے بزرگ جد امجد حضرت آدم علیہ السلام پر جو کچھ انعامات و احسانات کئے انکو یاد دلاتا ہے کہ ہمنے تمکو زمین میں بسا کر تمہیں ... پر مسلط کیا

إِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِينَ ۞ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۞

تحقیق تو ذلیلوں سے ہے کہا ڈھیل دے تو مجھ کو اس دن تک کہ قبروں سے اٹھائے جاویں

بیشک تو ذلیلوں میں شمار ہونے لگا وہ کہنے لگا کہ مجکو مہلت دیجیے قیامت کے دن تک

قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۞ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ

کہا تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہے کہا پس قسم ہے اس کی کہ گمراہ کیا تو نے مجکو البتہ بیٹھوں گا میں

اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تجکو مہلت دی گئی وہ کہنے لگا بسبب اس کے کہ آپ نے مجکو گمراہ کیا ہے میں قسم

لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۞ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ

واسطے ان کے راہ تیری سیدھی پر پھر البتہ آوں گا میں پاس ان کے آگے ان کے سے

کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھوں گا پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی

وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ

اور پیچھے ان کے سے اور داہنے ان کے سے اور بائیں ان کے سے اور نہیں پاوے گا تو

اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے

أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۞ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ

اکثر ان کے کو شکر کرنے والے کہا نکل اس سے برے حال سے راندہ ہوا

اکثروں کو احسان ماننے والا نہ پاےٗ گا اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل

لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ۞ وَ

البتہ جو کوئی پیروی کرے گا تیری ان میں سے البتہ بھر دوں گا میں دوزخ کو تم سب سے اور

جو شخص ان میں سے تیرا کہنا مانے گا میں ضرور تم کو جہنم سے بھر دوں گا اور

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ

اے آدم رہ تو اور جورو تیری بہشت میں پس کھاؤ جہاں سے چاہو تم اور

ہم نے حکم دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر جس جگہ سے چاہو دونوں آدمی کھاؤ اور

لَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۞ فَوَسْوَسَ

مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے ظالموں سے پس وسوسہ دیا

اس درخت کے پاس مت جاؤ کبھی ان لوگوں کے شمار میں آجاؤ جن سے نامناسب کام ہوجایا کرتا ہے پھر شیطان نے ان دونوں کے

لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا

ان دونوں کو شیطان نے تو کہ ظاہر کر دیوے واسطے ان کے جو کچھ کہ چھپایا گیا تھا ان سے شرمگاہوں ان کی سے

دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کا پردہ کا بدن جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھا دونوں کے روبرو بے پردہ کر دے

وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا

اور کہا نہ منع کیا تم کو پروردگار تمہارے نے اس درخت سے مگر اس خطرہ سے کہ ہو جاؤ تم

اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا مگر محض اسوجہ سے کہ تم دونوں کہیں

مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۞ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا

دو فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ رہنے والوں سے اور قسم کھائی ان دونوں کے آگے کہ البتہ میں

فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ اور ان دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانیے

متعلقات الکلام

۱؎ قولہ اسکن انت و زوجک الخ اس میں مفسروں کا اختلاف ہے کہ یہ سکونت کا حکم آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل ہونے کے بعد دیا یا پہلے اگر دخول جنت سے پہلے دیا تو سوال یہ ہے کہ اس وقت تک حضرت حوا پیدا کہاں ہوئی تھیں حضرت حوا تو اس وقت پیدا ہوئیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں رہنے سہنے لگے تو وہاں ان کو چلتے ہوئے وحشت ہوتی تھی اسلئے جب آپ سو گئے تو بائیں پہلو کی چھوٹی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا گیا جب آپ جاگے تو آپ ان کی طرف متوجہ اور مائل ہونے لگے فرشتوں نے کہا ٹھہرئے اے آدمؑ جب تک اسکا مہر نہ ادا کر دو پوچھا کہ مہر کیا ہے فرمایا کہ تین یا بیس بار درود شریف بھیجو ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس میں اسطرف اشارہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی بڑی سے بڑی نعمت ملنے کے لئے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہی ذریعہ اور واسطہ ہیں اور جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا حضرت حوا کو خطاب فرمانا قبل پیدائش اپنے علم کے اعتبار سے ہے کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ حوا پیدا ہوں گی اور بعض نے کہا کہ دخول جنت اور پیدائش حوا کے بعد یہ حکم دیا کہ اے آدم تو اور تیری بیوی حوا دونوں جنت ہی میں رہا کرو ۱۲ حوا کو حوا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ حی یعنی زندہ سے پیدا ہوئیں ۲؎ قولہ ہٰذہ الشجرۃ - وہ درخت بقول بعض گیہوں کا اور بقول بعض درخت انگور یا انجیر یا بید مشک یا لیمو کا تھا ۱۲ ۳؎ قولہ فوسوس الخ وسوسہ یا تو جنت کے باہر رہ کر ہی ڈالا خدا تعالیٰ نے شاید اس میں ایسی قوت پیدا کی ہو اور یا کسی حیلہ سے جنت میں اندر پہونچ گیا - جیسا کہ مشہور ہے کہ سانپ کے اندر ہو کر چلا گیا ۱۲ ۴؎ قولہ ما وری عنہما یعنی لباس اتار دیا گیا اور پردہ کا بدن ظاہر ہونے لگا - اس لباس میں اختلاف ہے کس چیز کا اور کیا لباس تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ناخن کا لباس تھا اب ہوا تو پیروں کی انگلیوں میں ناخن میں اسی میں سے بچے ہوئے ہیں اسیوجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہنسی کے وقت ناخنوں کو دیکھنا ہنسی کو بند کر دیتا ہے مگر صحیح یہ قول معلوم ہوتا ہے کہ کوئی لباس جنت کا تھا - خواص الکلام ۱؎ قولہ ظلمنا الخ سے من الخاسرین تک جو شخص اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ایکبار پڑھکر مغفرت کی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۙ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ

واسطے تمہارے خیر خواہ ہوں سے ہوں پس کھینچ لیا ان کو ساتھ فریب کے پس جب چکھا ان دونوں نے اس درخت سے ظاہر ہوگئیں

کہ میں آپ دونوں کا خیر خواہ ہوں پس ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا پس ان دونوں نے جو درخت کو چکھا دونوں کی شرمگاہیں

لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَ

واسطے ان دونوں کے شرمگاہیں ان کی اور شروع کیا ان دونوں نے ملانا اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے اور

ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہوگئیں اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اور

نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ

پکارا ان کو پروردگار ان کے نے کیا نہ منع کیا تھا میں نے تم کو اس درخت سے اور نہ کہا تھا میں نے تم کو

ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے ممانعت نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا تھا

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ

کہ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر کہا دونوں نے اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے

کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے دونوں کہنے لگے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا

اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

جانوں اپنی کو اور اگر نہ بخشے گا تو ہم کو اور نہ رحم کرے گا تو ہم کو البتہ ہو جاویں گے ہم ٹوٹا پانیوالوں سے

اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جاوے گا اور

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ

کہا اترو تم بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم باہم بعضے دوسرے بعضوں کے دشمن رہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ

ٹھکانا ہے اور ایک فائدہ ہے ایک مدت تک کہا بیچ اس کے جیو گے تم اور بیچ اس کے مرو گے تم

رہنے کی جگہ ہے اور نفع حاصل کرنا ایک وقت تک فرمایا کہ تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے

وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ

اور اسی سے نکالے جاؤ گے تم اے بیٹو آدم کے تحقیق اتارا ہم نے اوپر تمہارے پہناوا کہ ڈھانکتا ہے

اور اسی میں سے پھر پیدا ہونا ہے اے اولاد آدم کی ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو کہ تمہارے پردہ دار بدن کو بھی چھپاتا ہے

سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ

شرمگاہ تمہاری کو اور اتارا پہناوا زینت کا اور پہناوا پرہیزگاری کا یہ بہتر ہے یہ نشانیوں

اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس اس سے بڑھ کر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں

اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ

اللہ کی سے ہے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں اے بیٹو آدم کے نہ بہکا دے تم کو شیطان

میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں اے اولاد آدم کی شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈالدے جیسا اس نے

كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا

جیسے نکال دیا ماں باپ تمہارے کو بہشت سے اتار لیتا تھا ان سے لباس ان کا تو کہ دکھلا دیوے ان کو

تمہارے دادا دادی کو جنت سے باہر کرادیا ایسی حالت سے کہ ان کا لباس بھی ان سے اتروا دیا تاکہ ان کو ان کے پردہ کا بدن

توضیح الکلام ۵۱ قولہ ولکم فی الارض الخ یعنی تم کو زمین ہی میں رہنا ہوگا اور وہیں اسباب زندگی سے موت تک نفع اٹھانا ہے چنانچہ حضرت آدم جنت سے آکر زمین ہی پر رہے اور ثابت بنانی رحمہ سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو فرشتوں نے آنکو گھیر لیا حضرت حوا علیہا السلام فرشتوں کے گرد گھومنے لگیں آپ نے ان سے فرمایا کہ میرے پروردگار کے فرشتوں سے الگ ہو جاؤ کیونکہ جو کچھ مجھکو مصیبت پہونچی وہ تمہاری ہی بدولت پہونچی اور جب آپ کی وفات ہوگئی تو فرشتوں نے پانی بیری کے پتوں سے گرم کرکے تین بار غسل دیا اور مرکب خوشبو لگا کر طاق کپڑوں میں ان کو کفن کرکے قبر کھودی اور سرانذیپ ملک ہند میں دفن کیا اور فرشتوں نے آپکی اولاد کو حکم دیا کہ یہ ہی طریقہ کفن و دفن کا تمہارے لئے سنت ہے ۱۲ ۵۲ قولہ فیہا تحیون الخ اسی زمین میں زندگی بسر کروگے یعنی اصلی مسکن اور عادت کے مطابق زمین ہی ہوگی اگر کسی عارض سے اس عادت کے خلاف ہو جائے تو اسکی نفی نہیں ہے پس اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ جانے اور رہنے کی نفی پر استدلال بالکل غلط ہے ۱۲ ۵۳ قولہ یبنی آدم الخ یعنی بھیجے تم پر لباس نازل کیا یعنی لباس کے اسباب بارش کے ذریعہ نازل کئے کیونکہ بارش کے ذریعہ نباتات اگتے ہیں جن سے لباس بنتا ہے جیسے روئی اور کتان اور نباتات ہی سے حیوانات زندہ رہتے ہیں جن سے صوف اون بال اور ریشم پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۵۴ قولہ وریشا الخ اس کا لباسا

ع ۱۵ ۹

پر عطف ہے اور لباس کو ریش سے باس وجہ تعبیر کیا کہ ریش پرندے کے لئے زینت ہوتا ہے ریش پر کو کہتے ہیں اور لباس بھی آدمیوں کے لئے زینت ہوتا ہے مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے لئے دو قسم کا لباس پیدا فرما کر احسان کیا ایک وہ لباس جو ان کے عیوب کو چھپاتا ہے دوسرا لباس زینت کہ بدن کو اس سے آرائش ہو اور اگر ریشا کا عطف لباسا یواری پر ہو تب بھی صحیح ہے اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ لباس کی دو صفتیں ہیں ایک یہ کہ وہ پردہ کی چیز ڈھکی چھپاتا ہے دوسری یہ کہ اسی سے تمہاری زینت ہے ۱۲

سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا

شرمگاہ ان کی — تحقیق وہ دیکھتا ہے تم کو وہ — اور کنبہ اس کا — اس طرح سے کہ نہیں دیکھتے تم ان کو — تحقیق

دکھلائی دینے لگے — اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے — کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو — ہم

جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا فَعَلُوْا

کیا ہمنے — شیطانوں کو — دوست واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے — اور جب وقت کہ کرتے ہیں

شیطانوں کو — انھیں لوگوں کا رفیق ہونے دیتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے — اور وہ لوگ جب کوئی فحش

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ

بے حیائی — کہتے ہیں — پایا اور ہمنے اوپر اس کے باپوں اپنوں کو اور اللہ نے حکم کیا ہم کو ساتھ اس کے — کہہ تحقیق

کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمنے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ تعالےٰ نے بھی ہم کو یہی بتلایا ہے — آپ کہہ دیجئے کہ

اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ

اللہ نہیں — حکم کرتا — ساتھ بے حیائی کے — کیا کہتے ہو — اوپر اللہ کے جو کچھ نہیں جانتے — کہہ حکم

اللہ تعالےٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا — کیا خدا کے ذمے ایسی بات لگاتے ہو جس کی تم سند نہیں رکھتے — آپ کہہ دیجئے

اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ

کرتا ہے پروردگار میرا ساتھ انصاف کے — اور سیدھا کرو منہ اپنے کو — نزدیک ہر نماز کے — اور

کہ میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کرنے کا — اور یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو — اور اللہ کی عبادت اس

ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ فَرِيْقًا

پکارو اس کو — خالص کر کر دو واسطے اس کے عبادت — جیسے پہلے پیدا کیا تم کو پھر آؤ گے — ایک فرقے کو

طور پر کرو کہ اس عبادت کو خالص اللہ ہی کے واسطے رکھا کرو تم کو اللہ تعالےٰ نے جسطرح شروع میں پیدا کیا تھا اسیطرح تم پھر دوبارہ پیدا ہوگے بعض

هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ

ہدایت کی — اور ایک فرقے کو کہ ثابت ہوئی اوپر ان کے گمراہی — تحقیق انھوں نے پکڑا شیطان کو

لوگوں کو تو اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی ہے اور بعض پر گمراہی کا ثبوت ہو چکا ہے — ان لوگوں نے شیطانوں کو

اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ

دوست — سوائے خدا کے اور گمان کرتے ہیں — کہ وہ راہ پانے والے ہیں — اے بیٹو

رفیق بنایا — اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر اور خیال کرتے ہیں — کہ وہ راہ پر ہیں — اے اولاد آدم کی

اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا

آدم کے — لو زینت اپنی — نزدیک ہر نماز کے — اور کھاؤ اور پیو — اور مت

تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو — اور خوب کھاؤ اور پیو — اور حد سے

تُسْرِفُوْا ښ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ

حد سے نکل جاؤ تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا ہے حد سے نکلنے والوں کو — کہہ کس نے حرام کی ہے — زینت اللہ کی

مت نکلو بیشک اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو — آپ فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ کے پیدا کیے ہوئے کپڑوں کو

الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ

جو نکالی ہے واسطے بندوں اپنے کے — اور پاکیزہ چیزوں رزق سے — کہہ وہ واسطے ان لوگوں کے ہے

جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ یہ اس طور پر کہ قیامت کے

توضیح الکلام لہ و زمرہ ان اللہ لا [illegible] اس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم ہے کہ آپ کافروں کو یہ جواب دیجئے کہ خدا تعالےٰ فحش بات کی اجازت ہی نہیں دیتا یہ سب اس کے ذمہ تہمتیں لگاتے ہو جسکی کوئی سند تمہارے پاس نہیں ۱۲ ٢ قولہ عند کل مسجد [illegible] وادعوہ الخ قل امر ربی سے لہ الدین تک شریعت کے تمام احکام موجود اجمالاً آگئے بالقسط میں تو سارے حقوق العباد داخل ہیں اور اقیموا عند کل مسجد میں اعمال اور طاعات سب داخل ہیں کیونکہ سجدہ ہر عبادت کو شامل ہے اور لفظ مخلصین میں عقائد سب داخل ہیں خلاصہ یہ ہے کہ یہ احکام خداوندی ہیں ان کو مانو کیونکہ تم کو یہ احکام دیکر چھوڑ نہیں دیا جائے گا بلکہ ایک وقت حساب وکتاب کے لئے بھی آنے والا ہے یعنی قیامت جسکا بیان اس جملہ میں ہے کہ ٣ قولہ بدأکم تعودون الخ یعنی جس طرح تم لاشئ محض تھے پھر تم کو دنیا میں اپنی قدرت سے پیدا کر دیا اسی طرح پھر موت کے بعد تم کو زندہ کریگا مجاہد اور حسن کے نزدیک یہی تفسیر ہے یا یہ مطلب کہ جس طرح صحیح سالم دنیا میں پیدا ہوئے تھے اسیطرح قیامت کے دن دوسری بار اٹھوگے حدیث شریف میں ہے کہ جس حال میں جو کوئی مرا ہے اسی میں اٹھے گا اگر شرابی تھا تو مست ومخمور اٹھے گا اور خدا پرست تھا تو شاد وبامسرت اٹھیگا ۱۲ نزول الکلام ٤ قولہ یبنی آدم الخ مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتیں برہنہ طواف کیا کرتی تھیں اس پر یہ آیت اور آیت قل من حرم الخ نازل ہوئی اور رصادی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ اہل عرب خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کیا کرتے تھے۔ مرد تو دن میں اور عورتیں رات میں اور یہ کہا کرتے تھے کہ ہم ان کپڑوں میں کیسے طواف کریں جن میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر چکے ہیں اور ایام حج میں صرف اتنا کھاتے تھے کہ جس سے جان بچی رہے اور گوشت اور چربی بالکل نہ کھاتے تھے اس بات کو اپنے حج کی تعظیم کا باعث جانتے تھے۔ مسلمانوں نے بھی قصد کیا کہ ہم بھی ایسے ہی کریں اسوقت یہ آیت اتری اور یہ کہ کلوا واشربوا ۱۲ ٥ قولہ قل من حرم الخ ابو الشیخ نے ابن زید سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگ بکری کے دودھ اور گوشت کو حرام کر لیتے تھے اسپر یہ آیت اتری - ابن عباس رض سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت بعض حلال...

ع ٦ — ١٠

اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

کہ ایمان لائے، بیچ زندگانی دنیا کے | خالص ہیں | دن قیامت کے | اسی طرح مفصل بیان

دنیوی زندگی میں | خاص اہل ایمان ہی کے لئے ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو

روز بھی خالص رہیں

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ

کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں | کہہ سوائے اس کے نہیں کہ حرام کی ہیں پروردگار میرے نے

سمجھداروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں | آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ

بے حیائیاں | جو ظاہر ہیں ان میں سے | اور جو چھپی ہیں | اور گناہ | اور سرکشی | ساتھ

تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی | اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو

الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ

ناحق کے | اور یہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز | کہ نہ اتاری | ساتھ اس کے دلیل | اور

اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی | اور

اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ

یہ کہ کہو | اوپر اللہ کے | جو کچھ کہ نہیں جانتے | اور واسطے ہر ایک امت کے ایک

اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمے ایسی بات لگا دو جس کی تم سند نہ رکھو | اور ہر گروہ کے لئے ایک میعاد

اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا

وقت ہے مقرر | پس جب آتا ہے وقت ان کا نہیں پیچھے رہ جاتے ہیں | ایک ساعت | اور نہ ۵۳

معین ہے | سو جس وقت ان کی میعاد معین آجاوے گی اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے | اور نہ آگے

یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

آگے نکل جاتے ہیں | اے بیٹو آدم کے | اگر آویں | تمہارے پاس | رسول | تم میں سے

بڑھ سکیں گے | اے اولاد آدم کی | اگر تمہارے پاس پیغمبر آویں | جو تم ہی میں سے ہوں گے

یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ

بیان کریں | اوپر تمہارے نشانیاں میری | پس جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اصلاح کرے پس نہیں ڈر اوپر

جو میرے احکام تم سے بیان کریں گے | سو جو شخص پرہیز رکھے | اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ

عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا

ان کے | اور نہ وہ غمگین ہوں گے | اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو

اور نہ وہ غمگین ہوں گے | اور جو لوگ ہمارے ان احکام کو جھوٹا بتاویں گے

وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور تکبر کیا ان سے | یہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے | وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں

اور ان سے تکبر کریں گے | وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے | وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

پس کون شخص ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ | یا جھٹلا دے نشانیوں

سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے | یا اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلاوے

توضیح الکلام ۵۱ قولہ انما حرم الخ یعنی آپ ان ہی لوگوں سے یہ بھی فرما دیں کہ یہ چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے حرام کی نہیں جیسا کہ تم دعویٰ کرتے ہو البتہ میں بتلاتا ہوں کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں اُن میں سے اکثر یہ ہیں ایک تو جس قدر بے حیائیاں ہیں ان سبکو حرام کیا ہے جن میں سے بعض علانیہ ہیں مثلاً برہنہ طواف کرنا اور بعض پوشیدہ ہیں جیسے بدکاری۔ یہ تفسیر ابو الشیخ نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور ہر گناہ کی بات کو حرام کیا ہے اور والبغی بغیر الحق کسی پر ناحق ظلم کرنے کو اور اور اس کو کہ تم اللہ کے ساتھ اس چیز کو شریک کرو جسکے شریک ہونے کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ بھی حرام کیا ہے کہ تم اللہ پر جھوٹی تہمت رکھو کہنے لگو کہ اس نے فلاں فلاں چیزیں حرام کی ہیں اور جو واقع میں حرام کی ہیں ان کو حلال بتلاؤ ۱۲ ۵۲ قولہ ولکل امة اجل الخ حلال و حرام اور تکلیف (مکلف ہونے کے) اجمالی بیان فرمانے کے بعد یہ بتلاتا ہے کہ ہر ایک آدمی کے لئے ایک میعاد معین ہے کہ جس سے آگے پیچھے ہونا ناممکن ہے اور جب وہ میعاد آجائے گی مر جائے گا اور مقصود ڈرانا ہے تاکہ آدمی اپنے فرائض ادا کرنے میں سستی نہ کرے اور اجل سے بقول بعض عذاب نازل ہونیکی میعاد مراد ہے چنانچہ ابن عباس اور حسن وغیرہما کا یہی قول ہے اور اس آیت کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر امت کو جس نے اپنے رسول کو جھٹلایا ایک وقت معین تک مہلت دی پھر جب تک وہ وقت نہیں آیا اسوقت تک عذاب ان پر نازل نہیں کیا اور جب وہ وقت آپہونچا اسی وقت انکو ہلاک کر دیا اور بقول بعض اجل سے عمر مراد ہے یعنی جب زندگی کا پیالہ لبریز ہو جاتا ہے تو قبض روح میں ایک لمحہ کے لئے بھی تاخیر اور تقدیم نہیں ہو سکتی۔ لیکن پہلا قول بہتر ہے۔ ۱۲

۵۳ قولہ ولا یستقدمون الخ بظاہر اس پر شبہہ ہوتا ہے کہ جب وقت مقرر آجائے گا تو اسوقت سے تقدیم عقلاً بھی ممتنع ہے پھر اس کے فرمانے سے کیا فائدہ لیکن جواب ہے کہ اذا جاء اجلهم سے یہ مراد نہیں کہ جب عین وقت آجائے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب وہ وقت قریب پہونچے عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی چیز قریب آجاتی ہے تو اسکو یہی بولتے ہیں کہ وہی چیز آگئی جیسے جاء الشتاء

بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى

اس کی کو - یہ لوگ پہونچے گا ان کو - حصہ ان کا - لکھے میں سے - یہاں تک کہ جب

ان لوگوں کے نصیب کا جو کچھ ہے وہ ان کو مل جاوے گا یہاں تک کہ جب ان کے پاس

اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

آویں گے ان کے پاس بھیجے ہوئے ہمارے قبض کرتے ہوئے انکو کہیں گے کہاں ہیں جن کو تھے تم

ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان قبض کرنے آویں گے تو کہیں گے وہ کہاں گئے جن کی تم

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا

پکارتے سوائے خدا کے کہیں گے کھوئے گئے ہم سے اور گواہی دیں گے

خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ ہم سے سب غائب ہو گئے اور اپنے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا

اوپر جانوں اپنی کے یہ کہ وہ تھے کافر کہے گا داخل ہو

کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ

فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِى

بیچ ان جماعتوں کے کہ تحقیق گذری ہیں پہلے تم سے جنوں سے اور آدمیوں سے بیچ

جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں جنات میں سے بھی اور آدمیوں میں سے بھی انکے ساتھ تم بھی دوزخ میں

النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا

آگ کے جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کرے گی بہن اپنی کو یہاں تک کہ جب

جاؤ جس وقت بھی کوئی (کفار کی) جماعت داخل (دوزخ) ہوگی اپنی جیسی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں

ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

ملجاویں گے بیچ اس کے سب کہیں گے پچھلے ان کے واسطے اگلوں کے اے رب ہمارے

سب جمع ہو جاویں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬

انہوں نے گمراہ کیا تھا ہم کو پس دے ان کو عذاب دوگنا آگ سے

ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا سو ان کو دوزخ کا عذاب (ہم سے) دوگنا دیجئے

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ

کہیگا واسطے ہر ایک کے دوگنا ہے ولیکن نہیں جانتے تم اور کہا اگلوں ان کے نے

اللہ تعالیٰ فرماویں گے کہ سب ہی کا دوگنا ہے لیکن (ابھی) تم کو (پوری) خبر نہیں۔ اور پہلے لوگ

لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا

واسطے پچھلوں کے پس نہ ہوئی واسطے تمہارے اوپر ہمارے کچھ زیادتی پس چکھو

پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ پھر تم کو ہم پر کوئی فوقیت نہیں سو تم بھی اپنے کردار کے مقابلہ میں

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

عذاب کو بسبب اس کے کہ تھے تم کماتے تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا

عذاب کا مزہ چکھتے رہو جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا

ع ۴ ۸ ۱۱

توضیح الکلام ے قولہ قالت اخراہم الخ یعنی پچھلے زمانہ کے لوگ اگلے زمانہ والوں کی نسبت کہیں گے کہ اے پروردگار یہی لوگ اگلے بری رسمیں نکال گئے تھے لہذا ان کو تو دوگنا عذاب ہونا چاہیئے ایک تو خود ان کی گمراہی کا دوسرا ہمارے گمراہ بنانے کا اور اگلے لوگ پچھلوں سے بیزاری ظاہر کرتے ہوئے کہیں گے کہ تم کو ہم سے کونسی اچھائی اور برتری ہے جس کی بنا پر ہم کو دوگنا عذاب ہو کیونکہ کچھ ہماری وجہ سے تو تم کافر نہیں ہوئے تم نے خود کفر اختیار کیا ہم نے کفر پر تم کو مجبور نہیں کیا تھا اس لئے کہ کفر ایسی چیز نہیں کہ آدمی کسی وجہ سے اختیار کرے بلکہ جب کوئی کافر بنتا ہے اپنی خوشی سے بنتا ہے کفر تو قلب کی صفت ہے اور قلب پر کسی غیر کی حکومت نہیں چلتی۔ اللہ جل شانہ فرمائے گا کہ بلا تخصیص سب ہی پر دوگنا کیا جائے گا۔ پچھلوں کو کیوں ہو اگلوں کو تو اسی وجہ سے جو تم نے بیان کی کہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور تمکو یعنی پچھلوں کو اس وجہ سے کہ وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسرے اس وجہ سے کہ انہوں نے گمراہوں کی تقلید اور اتباع کیا۔ اور ان کے حالات سے عبرت نہ پکڑی ۱۲ ے قولہ ان الذین کذبوا الخ آسمانوں میں اس کے انوار ظاہر ہیں اور اوپر کے اجسام میں اس کی تجلیات ہیں سحاب میں آفتاب ماہتاب ستارے سب نورانی چیزیں اسی لئے افلاک سے متعلق ہیں اور اسی لئے فرشتوں اور ارواح مقدسہ کے لئے افلاک مسکن قرار پایا ہے اور بعد موت کے پاک روحیں اور نفوس طاہرہ اس پر فضا اور روشن گلشن کی طرف چڑھتی ہیں اور پلید نفس بدنوں سے جدا ہو جانے کے بعد اسی عالم سفلی کی طرف جو اس کے مقابلہ میں تیرہ و تار ہے ان کی طبعی مناسبت کے باعث پھینکے جاتے ہیں اس لئے ارشاد ہوتا ہے کہ ان الذین کذبوا الخ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

خواص الکلام عه قال ادخلوا سے لاتعلمون تک جس شخص کا ظالم دشمن قید میں ہو اور اس کی قید کی میعاد بڑھانا منظور ہو تو اس آیۃ کو سرخ رنگ کے بکری کے بچے کی جھلی پر لکھے اور اس شخص کا نام مع اس کی والدہ کے لکھے اور قید خانہ کے دروازہ پر دفن کر دے انشاء اللہ قید دراز ہو جائے ۱۲

بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ

نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا ان سے نہ کھولے جائیں گے واسطے ان کے دروازے آسمان کے

بتلاتے ہیں اور ان (کے ماننے) سے تکبر کرتے ہیں اور ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور

لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ

نہ داخل ہوں گے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہو جاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور

وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جاویں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جاوے اور

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ

اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم گنہگاروں کو واسطے ان کے دوزخ سے بچھونا ہے اور

ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ان کے لئے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور

فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

اوپر ان کے سے بالاپوش ہیں اور اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم ظالموں کو اور جو لوگ کہ

اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا۔ اور ہم ایسے ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز

کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے نہیں تکلیف دیتے ہم کسیکو مگر طاقت اس کی پر

ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کوئی کام نہیں بتلاتے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا

یہ لوگ رہنے والے ہیں بہشت کے وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں اور کھینچ لیا ہمنے

اور ایسے لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور جو کچھ

فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا

جو کچھ بیچ سینوں ان کے کے تھا ناخوشی سے چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں اور کہا

ان کے دلوں میں غبار تھا ہم اسکو دور کر دیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ لوگ کہیں گے اللہ کا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ

انہوں نے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے ہدایت کیا ہمکو طرف اس کی اور نہ تھے ہم کہ راہ پاویں اگر نہ

لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہونچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر

اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْا

راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے اور پکارے

اللہ تعالیٰ ہمکو نہ پہونچاتے واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے اور ان سے پکار کر

اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَنَادٰٓى

جاویں گے کہ یہ ہے بہشت وارث کئے گئے ہو تم اس کے بسبب اس کے کہ تھے تم کرتے اور پکاریں گے

کہا جاوے گا کہ یہ جنت تمکو دی گئی ہے تمہارے اعمال کے بدلے اور اہل جنت

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

رہنے والے بہشت کے رہنے والوں دوزخ کو یہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھ وعدہ دیا تھا ہم کو

اہل دوزخ کو پکاریں گے کہ ہمسے جو تمہارے رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم نے اس کو

توضیح الکلام ۵ قولہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ جبکہ بدنصیبوں کا انجام بیان ہو چکا تو اسکے بعد نیک بختوں کا ذکر فرماتے ہیں اگرچہ پہلی آیت میں کچھ حال ان کا بیان کر بھی چکے ہیں کہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ جیسا کہ کافروں کا بھی اجمالاً حال بتلا دیا تھا کہ اُولٰٓئِكَ اصحابُ النار الخ لیکن پھر بھی کچھ تفصیلی حالات سننے کا شوق لگا ہوا تھا کہ ان دونوں فریقوں کا کچھ اور حال بھی سنا جاوے اس لئے کفار کے حال کی تفصیل فرما کر اب مومنوں کے حال کی تفصیل فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام بھی کئے اور اچھے کاموں کا ذکر آیا تھا تو اسلئے کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ شاید وہ نیک کام بہت ہی سخت دشوار ہوں گے کہ ان کی بجا آوری امکانی قوت سے باہر ہوگی بطور دفع دخل جملہ معترضہ لاکر ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم کسیکو اس کی طاقت سے زیادہ کا تو حکم دیتے ہی نہیں۔ ایسے لوگ جنتی ہیں پھر شبہ تھا کہ چند روز جنت کی نعمتیں اور لذتیں استعمال کر کے شاید دنیا کی طرح پھر وہ فنا ہو جائیں یا جنت سے آدم علیہ السلام کی طرح نکال دئے جائیں اسکے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ فرما کر اس شبہ کو بھی دور کر دیا کہ ہمیشہ وہیں رہا کریں گے کبھی اس جاودانی عیش میں کدورت تک بھی نہ ہو گا۔ ۱۲ ۵ قولہ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ الخ یعنی جو کچھ ان کے دلوں میں کسی معاملہ کی وجہ سے دنیا میں طبعی تقاضے سے غبار اور رنج تھا ہم اسکو بھی دور کر دینگے تاکہ آپس میں خوب میل جول سے رہیں ۱۲ ۳ قولہ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ الخ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس عالم آخرت کی کامیابی محض اس مولا کی مہربانی اور فضل سے اور اسوجہ سے ہے کہ اس نے ہمکو یہاں تک پہونچنے کا جو طریقہ تھا ایمان اور اعمال وہ ہمکو بتلایا اور پھر اس پر چلنے کی توفیق دی اگر ہم خود اپنی سعی سے اس مرتبہ تک پہونچنے کا دعویٰ کریں تو محض غلط ہے ۱۲ نزول الکلام ۵ وَنَزَعْنَا نے شکر در ہم الخ حضرت حسن نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے قسم کھا کر کہا کہ واللہ ہم اہل بدر ہی کی بابت یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بھی حضرت علی نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان لوگوں میں سے ہونگے جنکی بابت خدا تعالیٰ نے فرمایا وَنَزَعْنَا [?]

عن ابن عساکر ۱۲ [?]

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوْا نَعَمْ ۚ

رب ہمارے نے سچ پس کیا پایا تم نے بھی جو کچھ وعدہ دیا تھا پروردگار تمہارے نے سچ کہیں گے ہاں

واقع کے مطابق پایا سو تم سے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسکو مطابق واقع کے پایا

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ

پس پکارے گا ایک پکارنے والا درمیان ان کے یہ کہ لعنت خدا کی اوپر ظالموں کے

وہ کہیں گے ہاں پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان میں پکارے گا کہ اللہ کی مار ہو ان ظالموں پر

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ

جو لوگ کہ بند کرتے ہیں راہ خدا کی سے اور چاہتے ہیں واسطے اسکے کجی اور

جو اللہ کی راہ سے اعراض کیا کرتے تھے اور اس میں کجی تلاش کرتے رہتے تھے اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۘ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

وہ ساتھ آخرت کے کافر ہیں اور درمیان ان کے ایک پردہ ہوگا اور اوپر اعراف کے

وہ لوگ آخرت کے بھی منکر تھے اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہوگی اور اعراف کے اوپر

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

مرد ہوں گے پہچانتے ہیں ہر ایک کو چہرے ان کے سے اور پکاریں گے رہنے والوں بہشت کے کو کہ

بہت سے آدمی ہوں گے وہ لوگ ہر ایک کو ان کے قیافہ سے پہچانیں گے اور اہل جنت کو پکار کر کہیں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ وَاِذَا صُرِفَتْ

سلامتی ہے اوپر تمہارے وہ ابھی نہ داخل کئے گئے بہشت میں اور وہ امید رکھتے ہیں اور جب پھیری جاتی ہیں

السلام علیکم۔ ابھی یہ اہل اعراف جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور اس کے امیدوار ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ

نظریں ان کی طرف رہنے والوں آگ کے کہتے ہیں اے رب ہمارے مت کر ہم کو ساتھ

اہل دوزخ کی طرف جا پڑیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو ان ظالم لوگوں کے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا

قوم ظالموں کے اور پکاریں گے رہنے والے اعراف کے مردوں کو کہ

ساتھ نہ شامل کیجیو اور اہل اعراف بہت سے آدمیوں کو جن کو ان کے قیافہ سے

يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا

پہچانتے ہیں ان کو ساتھ چہروں ان کے کہیں گے نہ کفایت کیا تم سے جمع تمہارے نے اور یہ کہ

پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ

تھے تم تکبر کرتے آیا یہ لوگ جن پر قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچا دے گا

کام نہ آیا کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت

اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ

اللہ ان کو رحمت کہا گیا ان کو داخل ہو بہشت میں نہیں ڈر اوپر تمہارے اور نہ تم

نہ کرے گا ان کو یوں حکم ہو گیا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم

توضیح الکلام سلہ قولہ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ الخ اگرچہ جنت اور دوزخ کے درمیان بہت کچھ فاصلہ ہے مگر تاہم عالم قدس اور عالم ظلمات کے درمیان ایک حد فاصل ضرور ہے جسکو حجاب اور دیوار سے تعبیر کیا ہے یہ مراد نہیں کہ انکے درمیان اینٹ گارے کی دیوار چنی ہوگی جسطرح اس پاس کے دو گھروں میں دیوار ہوتی ہے اس کا ذکر ایک اور آیت میں بھی ہے کہ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ غرض جو لوگ وہاں ہونگے وہ اہل جنت کو مبارکبادی کے طور پر کہینگے کہ سلام علیکم اتم پر خدا کی سلامتی ہو یہ لوگ ابھی جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر داخلہ کی توقع ضرور کرتے ہوں گے اور جب اس مقام سے آنکھ دوزخیوں کی طرف پھرے گی تو خدا کی پناہ مانگیں گے کہ الٰہی تو ہم کو اس ظالم گروہ سے دور رکھیو ۱۲ سلہ قولہ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ الخ یعنی اہل اعراف دوزخیوں میں سے بہت سے کافروں کو کہ جنہیں ان کے چہروں کی بدحالی اور بدصورتی سے ان کا کافر ہونا پہچان لیں گے پکار کر کہینگے کہ نہ تمہارا جتھا کام آیا نہ مال جمع کرنا اور نہ حق قبول کرنے سے تکبر کرنا اور نہ مسلمانوں کو حقیر جاننا کہ جس کی بناء پر یہ کہا کرتے تھے کہ یہ مسلمان بیچارے کیا فضل و کرم کے مستحق ہونگے چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا کفار کہا کرتے تھے کہ کیا ہم تمام میں سے ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔ اور قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر خدا تعالیٰ کی رحمت نہ ہوگی لو اب تو خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت ہوئی ان کیلئے حکم ہو گیا کہ جاؤ جنت میں جہاں نہ تم پر کوئی اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہوگے۔ ۱۲

وقف لازم

ع ۵ — ۸ — ۱۲

خواص الکلام متعلق صفحہ ۲۲۰۔ قولہ دَبْرَ عَنَّا مَا بِي سے تَعْمَلُوْنَ تک نو تراشیدہ قلم سے مٹھائی پر لکھ کر جن لوگوں میں بعض و عداوت و نااتفاقی ہو، ان لوگوں کو کھلانے سے الفت و محبت و اتفاق پیدا ہو جائے اسی طرح خرما یا انجیر یا بیر پر لکھ کر کھلانے سے بھی اثر ہوتا ہے ۱۳۰ نیز مٹی کے کورے برتن پر جب وہ آوہ سے تازہ نکلا ہو لکھ کر کنوئیں کے پانی سے دھو کر پینے سے دل کے درد کو شفا ہوتی ہے ۱۲۔

تحزنون ○ ونادى اصحب النار اصحب الجنة ان

غمگین ہوگے　اور پکاریں گے　رہنے والے آگ کے　رہنے والوں　بہشت کے کو

مغموم ہوگے　دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے　کہ ہمارے اوپر　تھوڑا پانی ہی

افيضوا علينا من الماء او مما رزقكم الله ط قالوا ان

ڈالو　اوپر ہمارے پانی سے　یا کہ اس چیز سے کہ روزی دی ہے تم کو اللہ نے　کہیں گے　تحقیق

ڈالدو　یا اور ہی کچھ دے دو　جو اللہ تعالےٰ نے تمکو دے رکھا ہے　جنت والے کہیں گے

الله حرمهما على الكفرين ○ الذين اتخذوا دينهم

اللہ نے　حرام کیا　ان دونوں کو　اوپر کافروں کے　جنہوں نے　پکڑا　دین اپنا

کہ اللہ تعالےٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کر رکھی ہے　جنھوں نے　دنیا میں　اپنے دین کو

لهوا ولعبا وغرتهم الحيوة الدنيا ج فاليوم ننسهم

تماشا　اور کھیل　اور فریب دیا ان کو　زندگانی　دنیا کی نے　پس آج بھول جاویں گے ہم ان کو

لہو و لعب بنا رکھا تھا　اور جن کو دنیوی زندگانی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا　سو ہم بھی آج کے روز ان کا نام نہ لیں گے

كما نسوا لقاء يومهم هذا لا وما كانوا بايتنا يجحدون ○

جیسا کہ بھول گئے تھے　وہ ملاقات دن اپنے کی یہ ہے　اور جیسا تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے

جیسا انھوں نے اس دن کا نام تک نہ لیا　اور جیسا یہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے

ولقد جئنهم بكتب فصلنه على علم هدى ورحمة

اور البتہ　تحقیق لائے ہیں ہم ان کے پاس کتاب کہ مفصل بیان کیا ہے ہمنے اسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت کے اور رحمت کے واسطے

اور ہمنے ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب پہونچادی ہے جس کو ہمنے اپنے علم کامل سے بہت ہی واضح کرکے بیان کردیا ہے ذریعہ ہدایت

لقوم يؤمنون ○ هل ينظرون الا تاويله ط يوم ياتي

اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں　نہیں انتظار کرتے　مگر ظاہر ہونے حقیقت اس کے کی جسدن آوے گی

اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آئے ہیں ان لوگوں کو اور کسی بات کا انتظار نہیں صرف اس کے اخیر نتیجہ کا انتظار ہے جس روز اسکا اخیر

تاويله يقول الذين نسوه من قبل قد جاءت

حقیقت اس کی کہیں گے وہ لوگ کہ بھول گئے تھے　اس کو پہلے اس سے　تحقیق آئے تھے

نتیجہ پیش آوے گا　اس روز جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے تھے یوں کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی

رسل ربنا بالحق ج فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا

بھیجے ہوئے پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے۔ پس آیا ہیں واسطے ہمارے سفارش کرنے والے پس شفاعت کریں　واسطے

سچی باتیں　لائے تھے　سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے کہ وہ ہماری سفارش کردے　یا کیا ہم

او نرد فنعمل غير الذي كنا نعمل ط قد خسروا

ہمارے یا پھیرے جاویں ہم پس عمل کریں سوائے اس کے　جو تھے ہم عمل کرتے　تحقیق ٹوٹا دیا انھوں نے

پھر واپس بھیجے جاسکتے ہیں تاکہ ہم لوگ ان اعمال کے جن کو ہم کیا کرتے تھے　برخلاف دوسرے اعمال

انفسهم وضل عنهم ما كانوا يفترون ○ ان ربكم

جانوں اپنی کو　اور کھویا گیا ان سے　جو کچھ تھے　باندھ لیتے　تحقیق پروردگار تمھارا

کریں بے شک ان لوگوں نے اپنے کو خسارے میں ڈالدیا اور یہ جو جو باتیں تراشتے تھے سب گم ہوگیا　بیشک تمھارا رب

توضیح الکلام ۱؎ قولہ الذین الخ یہاں سے ان دوزخیوں کی صفات بیان فرماتے ہیں پہلی صفت الذین اتخذوا دینہم الخ یہ ہے کہ انھوں نے اپنا دین دنیا میں کھیل کو بنا رکھا تھا بیش قیمت عمر کو کس لہو لعب میں صرف کیا دوسری صفت غرتہم الحیوۃ الدنیا الخ ان کی دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈالدیا تھا کہ بجز درازی عمر اور عیش و تلذذ کے اور کوئی ان کی آرزو نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب دنیا میں ان کی یہ کیفیت رہی تو آج ہم بھی ان سے یوں ہی پہلو تہی کریں گے جیسا کہ وہ کرتے تھے۔ اور جسطرح انھوں نے دنیا میں اس دن کا نام نہیں لیا اسی طرح آج ہم بھی انکا نام نہ لیں گے اور کھانے پینے کو کچھ بھی نہ دیں گے ۱۲ ۵۲ قولہ ولقد جئنہم الخ اہل جنت کے درجات اور اہل اعراف کی گفتگو عالم الغیب کی خبروں میں سے ہے کہ بغیر عالم الغیب کے خبر دینے کے عقل کسی طرح دریافت نہیں کرسکتی اور ہادی برحق کا ایسی باتیں بتادینا اس کی انتہائی مہربانی ہے تاکہ انسان اپنے انجام سے آگاہ ہوجائے اور سعادت آخرت حاصل کرنے کا مشتاق بن جائے اس لئے اس آیت میں فرماتا ہے کہ اے لوگو تم ان باتوں کو یوں ہی ناقابل اعتبار نہ سمجھنا کیونکہ ہمنے تمھارے پاس ایک ایسی کتاب یعنی قرآن کریم بھیجا ہے کہ جس میں کمال علم سے ہمنے ہر ایک بات کی تفصیل اور توضیح کردی منجملہ ان کے عالم آخرت کے یہ حالات بھی ہیں منکرین حشر نشی کور باطن ہی ہیں جو ان پر یقین نہیں لاتے خوش نصیب ہیں وہ ایمان والے جو اس کتاب کو ہدایت اور رحمت جان کر اس کی برکتوں سے حصہ پاتے اور اس کی کسی بات میں کبھی شک نہیں لاتے ہیں ان منکروں کے سامنے بارہا کہا جاتا ہے کہ یہ نعمتیں اور یہ عیش ونشاط کے سامان چھوڑ کر کسی اور جہان میں جانا اور ہمیشہ وہیں رہنا ہے اپنے اعمال کی جزا سزا کے لئے ضرور ایک دن مرکر دوبارہ زندہ ہونا ہے بدنصیبوں کو اس عالم میں نعمتوں کی جگہ زقوم سرد پانی کی جگہ کھولتا پانی پینا اور دہکتی آگ میں جلنا ہے لیکن یہ کب سنتے ہیں اور سنتے بھی ہیں تو کہہ دیتے ہیں۔ جب دیکھیں گے تو مانیں گے اسی کو اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ قولہ ہل ینظرون الا تاویلہ الخ یہ سب خیالی باتیں ہیں ۱۲

ع ۶ / ۱۳

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ

اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے

اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ قف یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ

پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے ڈھانک دیتا ہے رات کو دن پر ڈھونڈھتا ہے اس کو

پھر عرش پر قایم ہوا چھپا دیتا ہے شب سے دن کو ایسے طور پر کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے

حَثِیْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا

شتاب شتاب اور پیدا کیا سورج کو اور چاند کو اور تارے مسخر کئے ہوئے ساتھ حکم اس کے کے خبردار ہو

آلیتی ہے سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں یاد رکھو اللہ ہی

لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُدْعُوْا

واسطے اس کے ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا بہت برکت والا ہے اللہ پروردگار عالموں کا پکارو

کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں کے بھرے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ جو تمام عالم کے پروردگار ہیں تم لوگ اپنے

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ج وَلَا

پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکلجانے والوں کو اور مت

پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی (البتہ یہ بات ملحوظ رہے کہ) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں جو

تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ

فساد کرو بیچ زمین کے پیچھے درستی اس کی کے اور پکارو اس کو ڈر سے اور

(دعا میں) حد (ادب) سے نکل جاویں اور دنیا میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَهُوَ

طمع سے تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہے نیکی کرنے والوں سے اور وہ ہے

خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنیوالوں سے اور وہ

الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۭ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ط حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ

جو کہ بھیجتا ہے باؤں کو خوش خبری دینے والی آگے رحمت اس کی کے یہانتک کہ جب اٹھاتی ہیں بادل

(اللہ) ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا

بھاری کو ہانک لے جاتے ہیں ہم کو طرف شہر مردہ کی پس اتارتے ہیں ہم اس سے پانی پس نکالتے ہیں ہم اس سے

کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لیجاتے ہیں پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے

بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ط كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

ہر طرح کے میوے اسی طرح نکالیں گے ہم مردوں کو تو کہ تم نصیحت پکڑو

ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ج وَالَّذِیْ خَبُثَ

اور شہر پاکیزہ نکلتی ہے کھیتی اس کی ساتھ حکم پروردگار اس کے کے اور جو خبیث ہے

اور جو سرزمین ستھری ہوتی ہے اس کی پیداوار تو خدا کے حکم سے خوب نکلتا ہے اور جو خراب ہے

توضیح الکلام ۱؎ قولہ ادعوا ربکم الخ یعنی اس کی عبادت اور اس سے دعا گڑگڑا کر اور چپکے چپکے لوگوں سے پوشیدہ کرو تاکہ نمود اور ریا کا احتمال نہ ہو چیخ چیخ کر دعا مانگنا حد سے بڑھنا ہے وہ ہر وقت بندوں کے پاس موجود ہے سب کے دلوں کی بات جانتا ہے اور سب کی ہر جگہ سنتا ہے پھر چیخنے اور چلا کر باتیں کرنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ ۲؎ قولہ ولا تفسدوا الخ یعنی اسلام اور دینداری کے باعث سطح ارض کی اصلاح اور ملک دنیا کے درست ہو جانے کے بعد کفر اور شرک کر کے فساد اور خرابی نہ مچاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور شرک کی رسموں سے خدا کا غصہ نازل ہوتا ہے بارش بند قحط نمودار اور وبا ظاہر اور جنگ وجدال جاری اور تمام انسان وحیوان برباد اور ہلاکت ہوتی ہے اور اسکی رحمت کے امیدوار ہو کر اس سے دعائیں مانگو کیونکہ اس کی رحمت نیک لوگوں کے ہر وقت نزدیک ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے دردناک عذاب سے بھی ڈرتے رہو۔ نہ تو نڈر ہو جاؤ اور نہ بالکل ناامید اس لئے کہ جس طرح اس سے بیخوفی گمراہی ہے اسی طرح اس کی رحمت سے ناامیدی کفر ہے ۱۲ ۳؎ قولہ وہو الذی یرسل الخ یعنی بارش سے پہلے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں وہی اللہ بھیجتا ہے جو مینہ کی آمد کا پیام دیتی ہیں اور بارش برسنے کی خوش خبری لوگوں کو پہونچاتی ہیں ۱۲ خواص الکلام ۵؎ وہو الذی یرسل الخ سے تذکرون تک یہ آیت درخت کو ہر قسم کی آفات کیڑا اور نقص اور ٹڈی اور چوہا اور تمام موذی جانوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے مفید ہے زیتون کی لکڑی پر سیب اور زعفران کے پانی اور عرق انگور سے لکھ کر اور آب انگور سے دھو کر تھوڑا سا درخت کی جڑ میں چھوڑ دیں اور اوپر سے خالص پانی بھر دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس درخت کی حالت درست ہو جائے گی ۱۲ ۶؎ ثم استویٰ۔ بعض باطل فرقوں نے اس لفظ کو اپنے حقیقی معنی پر محمول کر کے خدا تعالیٰ کے لئے عرش یعنے تخت پر بیٹھنا ثابت کیا ہے مگر یہ غلط ہے اسلئے کہ اگر اسکو حقیقی معنی پر محمول کیا جائے تو بہت خرابیاں لازم آتی ہیں مثلاً وجہ اللہ اور ید اللہ کے الفاظ بھی قرآن پاک میں ہیں لہٰذا لازم آئیگا کہ اس کے چہرہ بھی ہو اور ہاتھ بھی اسی طرح اس سے باری تعالیٰ کے لئے خصوصیت عرش کی باطل ہوتی ہے کیونکہ جب

دو کا ہر ایک بات صفات متشابہات سے ہے اور ان کے ظاہری معنی کا جاننا ضروری نہیں جیسے مراد ہو ۱۲

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝

نہیں نکلتی کھیتی اسکی مگر تھوڑی اسی طرح سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ شکر کرتے ہیں

اس کا پیدا اور اگر نکلا بھی بہت کم نکلتا ہے اسی طرح ہم (ہمیشہ) دلائل کو طرح طرح سے بیان کرتے رہتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو قدر کرتے ہیں

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نوح ؑ کو طرف قوم اس کی کے پس کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کو نہیں واسطے تمہارے

ہمنے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا سو انھوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

کوئی معبود سوا اس کے تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے

اس کے سوا کوئی (تمہارا معبود ہونے کے قابل) نہیں مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب کا اندیشہ ہے

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ

کہا سرداروں نے قوم اس کی سے تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھ کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہا

ان کی قوم کے آبرودار لوگوں نے کہا کہ ہم تمکو صریح غلطی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اے قوم میری نہیں مجھکو گمراہی ولیکن بھیجا ہوا ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے

اے میری قوم مجھ میں تو ذرا بھی غلطی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا رسول ہوں تم کو اپنے پروردگار

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا

پہونچاتا ہوں تم کو پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور خیرخواہی کرتا ہوں تمہاری اور جانتا ہوں اللہ کی باتوں میں سے

کے احکام پہونچاتا ہوں اور تمہاری خیرخواہی کرتا ہوں اور میں خدا کی طرف سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جنکی تم کو

تَعْلَمُوْنَ ۝ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

جو کچھ تم نہیں جانتے کیا تعجب کرتے ہو تم یہ کہ آئی تمہارے پاس نصیحت رب تمہارے کی طرف سے اوپر ایک مرد کے

خبر نہیں اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ

تم میں سے تو کہ ڈراوے تم کو اور تو کہ بچو تم اور تو کہ تم رحم کیے جاؤ پس جھٹلایا اسکو

معرفت جو تمہاری ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آ گئی تاکہ وہ شخص تم کو ڈراوے اور تاکہ تم ڈر جاؤ اور تاکہ تم پر رحم کیا جاوے سو وہ لوگ انکی

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

پس نجات دی ہمنے اسکو اور ان لوگوں کو کہ ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے اور ڈبا دیا ہمنے ان لوگوں کو کہ جھٹلاتے تھے

تکذیب ہی کرتے رہے تو ہمنے نوح ؑ کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں تھے بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہمنے

بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

نشانیوں ہماری کو تحقیق وہ تھے قوم اندھے اور بھیجا طرف عاد کی بھائی ان کے

غرق کر دیا بیشک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے اور ہمنے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

ہود کو کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی سوائے اس کے

ہود کو بھیجا انھوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں

توضیح الکلام ۵ قولہ لَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ حضرت نوح علیہ السلام کا نام عبدالغفار بن ملک ہے جب چالیس برس کے ہوئے تو نبی بنائے گئے اور نو سو پچاس برس اپنی قوم کو تبلیغ اور ہدایت کا کام انجام دیتے رہے جب طوفان آیا تو بعد میں ڈھائی سو برس اور زندہ رہے اس حساب سے کل عمر آپ کی ایک ہزار دو سو چالیس سال کی ہوئی آپ قوم سے بخار (درودگر) بڑھئی تھے دو سال میں خود کشتی تیار کی تھی۔ اور نوح آپ کا لقب اسوجہ سے تھا کہ نوح کے معنی بہت نوحہ کرنے والے کے ہیں تو چونکہ آپ کی بددعا سے آپ کی قوم ہلاک ہوئی تھی اسوجہ سے آپ بہت رویا کرتے تھے یوں آپ کو نوح سے ملقب کیا گیا۔ اور اس کے علاوہ اور وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔ ۱۲

ع ۵ / ۱۴

ربط الکلام ۵ قولہ لَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ شروع سورت سے یہاں تک نبوت اور معاد اور توحید کا اثبات تھا اور ایسی باتیں تھیں جن سے اتباع حق کی طرف رغبت اور مخالفت سے ڈر پیدا ہو اور ابلیس کے گمراہ کرنے کا بیان تھا اس آیت میں ان ہی مضامین کے مناسب چند قصے حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کے مذکور ہوئے ہیں تو ان قصوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے تو مناسبت ظاہر ہے کہ جب اور بھی انبیاء علیہم السلام ہو چکے ہیں تو آپ کی نبوت پر تعجب کیسا اور توحید سے ان قصوں کو یہ مناسبت ہے کہ یہ تمام انبیاء توحید ہی کی تعلیم دیا کرتے تھے اور مخالفت حق سے ڈرانے کے ساتھ یہ مناسبت ہے کہ ان قصوں میں مختلف عذابوں کے نازل ہونے کا ذکر ہے ان کو سنکر مخاطبوں کو بھی خوف پیدا ہوتا ہے اور یہی بات حق کی پیروی کے لئے رغبت بھی دلاتی ہے کیونکہ اگر یہ گذشتہ امتیں جنپر عذاب آیا اگر حق کی پیروی کرتیں تو عذاب سے محفوظ رہتیں۔ اور معاد (عالم آخرت) کا ذکر خود بعض انبیاء علیہم السلام کے کلام میں آنے والا ہے دوسرے معاد پر ان قصوں سے اس طرح بھی استدلال کیا جا سکتا ہے کہ امتوں کو چند ایام کے لئے مہلت دیا جانا اس بات کی دلیل نہ ہوتی کہ ان کو عذاب نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر تم کو زیادہ مہلت بھی مل جائے تو عذاب آخرت سے بیخوف نہ ہونا۔ ۱۲

ع ۶ / ۱۵

أَفَلَا تَتَّقُونَ ○ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا

کیا پس نہیں ڈرتے کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے تھے قوم اس کی سے تحقیق ہم

سو کیا تم نہیں ڈرتے ان کی قوم میں جو آبرو دار کافر تھے انھوں نے کہا کہ ہم تم کو

لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ○ قَالَ

دیکھتے ہیں تجھ کو بیچ بیوقوفی کے اور البتہ گمان کرتے ہیں ہم تجھ کو جھوٹوں سے کہا

کم عقلی میں دیکھتے ہیں اور ہم بے شک تم کو جھوٹے لوگوں میں سے سمجھتے ہیں انھوں نے

يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

اے قوم میری نہیں مجھ کو بے وقوفی ولیکن میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے

فرمایا کہ اے میری قوم مجھ میں ذرا بھی کم عقلی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ○ أَوَعَجِبْتُمْ

پہونچاتا ہوں میں تم کو پیغام رب اپنے کی طرف سے اور میں واسطے تمھارے خیر خواہ ہوں امانت والا کیا تعجب کیا تم نے

تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہونچاتا ہوں اور میں تمھارا سچا خیر خواہ ہوں اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۚ وَ

یہ کہ آئی تمھارے پاس نصیحت رب تمھارے کی طرف اوپر ایک مرد کے تم میں سے تو کہ ڈراوے تم کو اور

کہ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت جو تمھاری ہی جنس کا بشر ہے کوئی نصیحت کی بات آگئی تاکہ وہ شخص تمکو ڈراوے

اذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي

یاد کرو کہ جب کیا تم کو جانشین پیچھے قوم نوح ع کے اور زیادہ کیا تم کو بیچ

اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ نے تم کو قوم نوح کے بعد آباد کیا اور ڈیل ڈول میں تم کو

الْخَلْقِ بَصْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ قَالُوا

پیدائش کے پھیلاؤ پس یاد کرو نعمتیں اللہ کی تو کہ تم فلاح پاؤ کہا انھوں نے

پھیلاؤ (بھی) زیادہ دیا سو خدا تعالیٰ کی (ان) نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم کو فلاح ہو وہ لوگ کہنے لگے

أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۚ

کیا آیا ہے تو ہمارے پاس اس واسطے کہ عبادت کریں ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑ دیں ہم جو کچھ تھے عبادت کرتے باپ ہمارے

کہ کیا آپ ہمارے پاس اسواسطے آئے ہوں گے کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کیا کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ قَالَ قَدْ

پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ کہ تو وعدہ دیتا ہے ہم کو اگر ہے تو سچوں سے کہا کہ تحقیق

اور ہم کو جس عذاب کی دھمکی دیتے ہو اس کو ہمارے پاس منگوا دو اگر تم سچے ہو انھوں نے فرمایا کہ بس اب

وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَادِلُونَنِي

واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے سے عذاب اور غصہ کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے

تم پر خدا کی طرف سے عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے

فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ

بیچ ناموں کے کہ رکھ لیے ہیں وہ نام تم نے اور باپوں تمھارے نے نہیں اتاری اللہ نے

بارے میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے (آپ ہی) ٹھیرا لیا ہے اور ان کے معبود ہونے کی خدا تعالیٰ نے

متعلقات الکلام سلہ قولہ فی سفاہۃ الخ قوم ہود علیہ السلام نے حضرت ہود کو سفیہ کا خطاب دیا اور قوم نوح نے حضرت نوح کو گمراہ کا اس میں حکمت یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو طوفان سے ڈرایا اور وہ کشتی بنانے میں مصروف ہوئے تو انکی قوم نے ان کو ضلال (گمراہی) کے ساتھ موصوف کیا کہ جس زمین میں پانی کا نشان تک نہیں وہاں کشتی بناکر اپنی جان کو دکھ دے رہے ہیں گویا اس کام کو کرکے بے راہ چل رہے ہیں اور حضرت ہود علیہ السلام نے ان لوگوں کو بت پرستی سے منع کیا اور جو ان کو پوجے اس کو سفیہ (بیوقوف) تبلایا اس لئے ان لوگوں نے بھی آپ کو یہی سفیہ (بیوقوف) کا خطاب دیا - ۱۲ سلہ قولہ نا لکم ناصح امین الخ سچے خیر خواہ اسوجہ سے ہیں کہ توحید اور ایمان کی تعلیم جو دیتے ہیں اس میں تمھارا ہی نفع ہے اور چونکہ اس زمانہ کے کافر حضرت ہود علیہ السلام کی نبوت کا انکار اس وجہ سے کرتے تھے کہ انکا عقیدہ یہ تھا کہ بشر کبھی نبی نہیں ہو سکتا جس طرح اس زمانہ میں ایک گروہ مسلمانوں میں ایسا ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے کو منع کرتا ہے العیاذ باللہ کتنی بڑی تہمت ہے اللہ پر اور قرآن پر اور رسول پر یہ عقیدہ ان ہی کفار کے عقیدہ سے ملتا ہوا ہے اسلئے حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا سلہ قولہ او عجبتم الخ یعنی تم اس بات سے تعجب نہ کرو کہ تمھارے پاس آدمی کی معرفت تمھارے پروردگار کیطرف سے کوئی نصیحت کی بات آگئی تاکہ وہ تم کو عذاب الٰہی سے ڈرادے کیونکہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بشر ہونا نبی ہونے کے خلاف ہرگز نہیں ہے - ۱۲

سلہ قولہ رجس وغضب الخ یعنی عذاب و غضب خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہی چاہتا ہے لہٰذا تم نے جو اس کے عذاب آنے میں شبہہ کیا ہے اسکا جواب تو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کیونکہ اس کے آنے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لیکن دوسرا تمھارا شبہہ جو توحید کے متعلق ہے کہ اجئتنا لنعبد اللہ الخ اور اسی شبہہ کی بنا پر ان بتوں کو معبود کہتے ہو جنکا نام معبود رکھا ہے اور حقیقت میں انکے معبود ہونیکی کوئی دلیل نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ کیا تم مجھ سے ایسے بے حقیقت ناموں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو جن کے محض نام ہی نام ہیں اور مسمیٰ کچھ بھی نہیں - ۱۲ ؛

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝

واسطے کچھ ان کے دلیل پس منتظر رہو تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے منتظر رہنے والوں سے ہوں

کوئی دلیل (نقلی یا عقلی) نہیں بھیجی سو تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں

فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ

پس نجات دی ہم نے اس کو اور ان لوگوں کو کہ ساتھ اس کے تھے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور کاٹ ڈالی ہم نے جڑ ان لوگوں کی

غرض ہم نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ (تک) کاٹ دی

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَاِلٰی ثَمُوْدَ

کہ جھٹلایا تھا نشانیوں ہماری کو اور نہ تھے ایمان والوں سے اور بھیجا طرف ثمود کی

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ایمان والے نہ تھے اور ہم نے ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

بھائی ان کے صالح کو کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود

ان کے بھائی صالح کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں

غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ

سوائے اس کے تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے یہ ہے اونٹنی اللہ کی

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل آ چکی ہے یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے

لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اس کو کھاوے بیچ زمین اللہ کے اور مت ہاتھ لگاؤ اس کو ساتھ

دلیل ہے سو اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا

بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ

برائی کے پس پکڑے گا تم کو عذاب درد دینے والا اور یاد کرو جس وقت کیا تم کو

کبھی تم کو دردناک عذاب آ پکڑے اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ

جانشین پیچھے عاد کے اور جگہ دی تم کو بیچ زمین کے بناتے ہو

عاد کے بعد آباد کیا اور تم کو زمین پر رہنے کا ٹھکانا دیا کہ نرم زمین پر

مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا

نرم زمین اس کی سے محل اور تراش لیتے ہو پہاڑوں کو گھر پس یاد کرو

محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے ہو سو خدا تعالیٰ کی

اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ قَالَ

نعمتیں اللہ کی اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے کہا

نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ ان کی قوم میں

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا

سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے قوم اس کی سے واسطے ان لوگوں کے کہ ناتوان گنے جاتے تھے واسطے ان کے

جو متکبر سردار تھے انہوں نے غریب لوگوں سے جو کہ ان میں سے

توضیح الکلام لے قولہ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ الخ ہود علیہ السلام کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بہت ہی کم تعداد میں تھے یہ لوگ ایک حجرہ میں گھس گئے وہاں امن میں رہے جو ہوا ان کو پہونچتی تھی وہ بجائے تکلیف کے ان کو راحت پہونچاتی تھی پھر ہوا بند ہو جانیکے بعد یہ لوگ حضرت ہود کی معیت میں مکہ معظمہ چلے گئے اور وہیں حق تعالیٰ کی عبادت کرتے کرتے وفات پا گئے ۱۲

ع ۹ / ۸ / ۱۶

ے قولہ وَقَطَعْنَا دَابِرَ الخ یعنی ان کی جڑ ہی کاٹ دی گئی کہ ان میں سے کوئی کافر **وقف لازم** نہ بچا اس سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ان کی نسل بالکل ہی جاتی رہی۔ ان کے نزدیک عاد اخری ان کی نسل سے نہ ہوں گے ۱۲ آگے فرمایا اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا الخ جس میں اس طرف اشارہ کر دیا کہ اے مخاطب تو ان کے استیصال سے کوئی غم نہ کر اس لئے کہ ان میں ہماری آیتوں کے جھٹلانیکی صفت موجود تھی لہذا یہ لوگ اسی قابل تھے۔ نیز اس صفت تکذیب کے ذکر کرنے سے جانا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی ذات سے عداوت نہیں جو کچھ عذاب و ثواب دیتا ہے وہ بندوں کے افعال اور صفات کی بنا پر دیتا ہے۔ ۱۲ ∴

(تیسیر قصہ حضرت صالح ع کی امت قوم ثمود کا) سے قولہ ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ الخ عاد کے تھوڑے ہی دنوں بعد عرب کے شمالی اور مشرقی حصے میں جسکو حجر کہتے تھے اور جو مدینہ اور ملک شام کے مابین واقع ہے ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح کی اولاد بس گئی اور یہ قوم ثمود کے نام سے مشہور ہوئی ہجرت کے نویں سال جب جہاد کے لئے تبوک تک حضور تشریف لیگئے تو راستہ میں قوم ثمود کے یہ مقامات بھی وادی قری کے اطراف میں ملے تھے۔ جہاں آپ نے حکم دیا تھا کہ محل غضب الٰہی ہے یہاں کوئی نہ ٹھہرے اور اس سے پناہ مانگتا ہوا نکل چلے قوم ثمود نے پہاڑ کھود کر عجیب عجیب مکانات بنائے تھے اور اسیطرح پہاڑوں کے نیچے نرم زمین میں بھی عجیب و غریب محل بنائے تھے۔ گرمی اور سردی کے الگ الگ مکانات تھے۔ بڑے خوشحال اور متمول لوگ تھے۔ مگر بت پرستی اور رہزنی اور علانیہ بدکاریوں میں مصروف رہتے تھے۔ ان لوگوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا انھوں نے توحید اور عبادت الٰہی کی تعلیم (بقیہ صفحہ ۲۲۸ پر)

لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط قَالُوْٓا

جو ایمان لائے تھے ان میں سے کیا تمھیں یقین ہے یہ کہ صالح بھیجا ہوا ہے رب اپنے کی طرف سے کہا انھوں نے

ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں انھوں نے کہا کہ

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا

تحقیق ہم ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہے صالح ساتھ اس کے ایمان لانے والے ہیں۔ کہا ان لوگوں نے کہ تکبر کیا تھا تحقیق ہم ساتھ اس

بیشک ہم تو اس پر پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے وہ متکبر لوگ کہنے لگے

بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ

چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اس کے کفر کرنے والے ہیں پس پاؤں کاٹے اونٹنی کے اور سرکشی کی حکم رب

کہ تم جس چیز پر یقین لائے ہو ہم تو اس کے منکر ہیں غرض اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی

اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

اپنے کے سے اور کہا انھوں نے اے صالح لے آ ہمارے پاس جو وعدہ دیتا ہے تو ہم کو اگر ہے تو پیغمبروں سے

اور کہنے لگے کہ اے صالح جس کی آپ ہمکو دھمکی دیتے تھے اسکو منگوائیے اگر آپ پیغمبر ہیں

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ فَتَوَلّٰى

پس پکڑا ان کو زلزلے نے پس ہو رہے بیچ گھروں اپنے کے زانوں پر گرے ہوئے پس منھ پھیرا

پس آ پکڑا ان کو زلزلے نے سو اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے اسوقت صالح ان سے منھ موڑ کر

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ

ان سے اور کہا اے قوم میری البتہ تحقیق پہونچا دیا تھا میں نے تم کو پیغام پروردگار اپنے کا اور خیر خواہی کی میں نے واسطے

چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم میں نے تمکو اپنے پروردگار کا حکم پہونچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ○ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ

تمہارے ولیکن تم نہیں دوست رکھتے خیر خواہی کرنے والوں کو اور بھیجا لوط کو جس وقت کہا اس نے واسطے قوم اپنی کے کیا کرتے ہو تم

خیرخواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے تھے اور ہمنے لوط کو بھیجا جبکہ انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا فحش

الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ

بے حیائی کہ نہیں کیا پہلے تم سے اس کو کسی نے عالموں میں سے تحقیق تم

کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے کسی دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا یعنی، تم

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

آتے ہو مردوں کے پاس شہوت سے سوائے عورتوں کے بلکہ تم قوم ہو حد سے

مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم حد (انسانیت) ہی سے

مُّسْرِفُوْنَ ○ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ

نکل جانے والے اور نہ تھا جواب قوم اس کی کا مگر یہ کہ کہتے تھے نکالدو ان کو

گذر گئے ہو اور ان کی قوم سے کوئی جواب نہ بن پڑا بجز اس کے کہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو

مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ج اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ

بستی اپنی سے تحقیق وہ ہی ایک لوگ ہیں کہ بہت پاک رکھتے ہیں آپ کو پس نجات دی اسکو اور لوگوں اسکے کو

تم اپنی بستی سے نکالدو یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں سو ہمنے لوط کو اور ان کے متعلقین کو بچالیا

متعلقات الکلام سلہ
قولہ فعقروا الخ یہاں اس کا بھی کچھ ذکر نہیں کہ اونٹنی کی کونچیں کیوں اور کس نے کاٹیں دوسری جگہ قرآن مجید میں یہ ضرور فرمایا ہے کہ اس قوم میں سب سے زیادہ شقی تھا اور اس نے اس کی کونچیں کاٹ دیں لیکن تاریخ والوں نے اس کی تفصیل لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اس اونٹنی سے مویشی بھاگنے لگے اور پانی بھی مویشیوں کو پہلے کی نسبت کم ملنے لگا اور اس قوم میں دو عورتیں صدوق بنت محیا اور عنیزہ بنت غنم سب سے زیادہ مویشی پالتی تھیں عنیزہ اگرچہ خود بوڑھیا تھی مگر اس کی بیٹیاں جوان جوان نہایت خوبصورت تھیں اس نے قدار سے جو اس قوم میں نہایت شریر اور سینہ زور تھا یہ کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو مار ڈالے تو ان لڑکیوں میں سے جونسی تجھے پسند و مرغوب ہو وہ تیری رہی اور صدوق بنت محیا خود بھی نوجوان مہ جبین تھی اسکے شوہر ضیم حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لا چکے تھے عورت اس سبب سے ان سے ناراض تھی آخر کار طلاق لے لی اس کے بعد مصدع نامی سرکش اور بدمعاش کیطرف مائل ہوگئی۔ مگر اپنے وصال کی اس نے یہ شرط پیش کی کہ اگر تو اونٹنی کا کام تمام کردے تو میں تیرے کام آسکتی ہوں پس دونوں بدمعاش آمادہ ہوگئے اور اپنے ہمراہ اور بھی سات بدمعاشوں کو شریک کیا جنھوں نے ایکبار یہ مشورہ گانٹھا کر چلو رات کے وقت حضرت صالح علیہ السلام کے گھر میں گھس جاؤ اور حضرت صالح علیہ السلام کو قتل کرکے منکر ہو جاؤ پس سب سے پہلے قدار نے تلوار سے اونٹنی کے پاؤں زخمی کئے پھر دوسرے نے وار کیا تو وہ زمین پر گر گئی پھر سب نے ملکر ذبح کر ڈالا اور اسکا گوشت لے گئے۔ اسکے بعد اس اونٹنی کا بچہ یہ حال دیکھکر آسمان کی طرف منھ اٹھا کر زار زار روتا رہا پھر وہ بھی پہاڑ میں جاکر غائب ہوگیا حضرت صالح علیہ السلام کو اس واقعہ سے سخت ملال ہوا اور اپنی قوم کو آپ نے اطلاع دیدی کہ بس اب تمہاری زندگی کے ایام ختم ہوگئے اب قہر الٰہی کا انتظار کرو ۱۲

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۶ کا) اور منادی کرنی شروع کی اور اپنی ایک اونٹنی کا معجزہ دکھا کر یہ کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے نشانی ہے اسکو کوئی تکلیف نہ پہونچانا ورنہ عذاب الیم میں مبتلا ہوجاؤ گے اس قوم کو بھی دنیوی زندگی کے .... ایام ختم ہونے کو تھے جو اپنے ہادی اور مصلح

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ

گر عورت اسکی کہ تھی پیچھے رہ جانے والوں سے اور برسایا ہم نے اوپر ان کے مینہ پتھروں کا

بجز ان کی بیوی کے کہ وہ ان ہی لوگوں میں رہیں جو عذاب میں رہ گئے تھے اور ہم نے ان پر ایک نئی طرح کا مینہ برسایا کہ (وہ پتھروں کا تھا)

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَاِلٰى مَدْيَنَ

پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام گنہگاروں کا اور بھیجا طرف مدین کی

سو دیکھو تو سہی ان مجرموں کا انجام کیسا ہوا اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

بھائی ان کے شعیب کو کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کو نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے

انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا

اس کے تحقیق آئی ہے تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے پس پورا کرو پیمانہ اور تول اور مت

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا ان کی

تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ

کم دو لوگوں کو چیزیں ان کی اور مت فساد کرو بیچ زمین کے بعد

چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے

اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا

درستی اس کی کے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے اور مت بیٹھا کرو

فساد مت پھیلاؤ یہ تمہارے لئے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو اور تم سڑکوں پر

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

ہر راہ میں کہ ڈراتے ہو اور بند کرتے ہو راہ خدا کی سے اسکو جو ایمان لایا ساتھ

اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور

بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ص وَ

اس کے اور چاہتے ہو واسطے اسکے کجی اور یاد کرو جس وقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تم کو اور دیکھو

اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو اور اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم کم تھے پھر اللہ تعالٰی نے تمکو زیادہ کر دیا

انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ

کیونکر ہوا ہے آخر کام فساد کرنے والوں کا اور اگر ہے ایک جماعت تم میں سے

اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا اور اگر تم میں سے بعضے اس حکم پر جسکو دیکر

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اس کے اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی ایمان لائی

مجھ کو بھیجا گیا ہے ایمان لائے ہیں اور بعضے ایمان نہیں لائے تو ذرا ٹھہر جاؤ

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

پس صبر کرو یہاں تک کہ حکم کرے اللہ درمیان ہمارے اور وہ بہتر حکم کرنے والوں کا ہے۔

یہاں تک کہ ہمارے درمیان میں اللہ تعالٰی فیصلہ کئے دیتے ہیں اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہیں

ع ۱۰ / ۱۲ / ۱۷

توضیح الکلام ۱ قولہ فاوفوا الکیل الخ مدین اور اس کے پاس دوسرا گاؤں گنجان درختوں سے گھرا ہوا (ایکہ) بڑی شہر یا اور بت پرست قوموں سے آباد تھا جو ناپ تول میں بھی کمی کرتے تھے اور معاملات میں دغابازی ان کا عام دستور تھا زمین میں ہر طرح سے فساد مچاتے پھرتے تھے اور سڑکوں پر بیٹھ کر لوگوں کو ڈراتے اور رہزنی کرتے تھے اور قسم قسم کی تکالیف پہونچاتے تھے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی آپ کے پاس جانے سے روکتے تھے ان سب باتوں کی اصلاح کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام نے بڑے اچھے طریقہ پر وعظ و پند فرمایا کیونکہ وعظ کی عمدگی میں آپ اسقدر مشہور تھے کہ خطیب الانبیاء آپ کا لقب تھا ۱۲ ۲ قولہ واذکروا الخ چونکہ انسان احسان کا بندہ ہے اس لئے احکام خداوندی بیان فرمانے کے بعد اس کے بعض احسانوں کا ذکر بھی مناسب ہوا اس لئے فرماتے ہیں کہ تم لوگ اس کو یاد رکھو کہ تم پردیسی مدین کی نسل سے تھے جو پردیسی یعنی ملک عرب میں آرہے ہیں پھر خدا تعالٰی نے تمہاری اسقدر کثرت کر دی کہ بادیہ و شاید اور بڑا مالدار قوت و سطوت والا کر دیا اسی لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب وہ مصر سے بھاگ کر آئے تھے حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنے پاس ٹھہرا لیا اور ان کا ڈرا طمینان سے بدل دیا اور یہ فرمایا کہ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ یعنی خوف کچھ نہ کر یہاں فرعون کا بس نہیں چلتا اور آرام و اطمینان سے رہتے جاؤ اس کلام میں تو ان کو ایمان لانے کی رغبت دی اور آگے جو فرماتے ہیں کہ فانظروا کیف کان الخ اس میں ترہیب ہے کہ اگر تم نے بھی اس بے ایمانی اور بد افعالی کے فساد کو ترک نہ کیا تو تمہارا حال بھی وہی ہوگا جو قوم نوح و عاد و ثمود کا ہوا آگے فرماتے ہیں کہ وان کان طآئفۃ منکم الخ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ بات تم کو عذاب کی طرف سے اطمینان دلا رہی ہو کہ ہم دیکھتے ہیں بعض لوگ تم پر ایمان لائے ہیں اور بعض نہیں پھر بھی دونوں فریق ایک سے ہی معلوم ہوتے ہیں یہ نہیں ہوا کہ ایمان نہ لانے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا گیا ہو تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ (بقیہ صفحہ ۲۲۹ پر)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ

کہا سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے

ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا

قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ

قوم اس کی سے البتہ نکال دیں گے ہم تجھ اے شعیبؑ اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ تیرے بستی اپنی سے

کہ اے شعیب ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ ہو

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۚ۟ قَدِ

یا پھر آؤ گے تم بیچ دین ہمارے کے کہا اگرچہ ہو دین ہم ناخوش رکھنے والے تحقیق

کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ شعیبؑ نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجاویں گے گو ہم اس کو ذلیل ح

افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا

باندھ لیا ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹ اگر پھر آویں ہم بیچ دین تمہارے کے پیچھے اس کے کہ نجات دی

ہم تو اللہ پر بڑی جھوٹی تہمت لگانے والے ہو جاویں اگر (خدا نکرے) ہم تمہارے مذہب میں آجاویں (خصوصاً) بعد اس کے کہ اللہ تعا

اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ

ہم کو اللہ نے اس سے اور نہیں لائق ہم کو یہ کہ پھر آویں ہم بیچ اس کے مگر جو چاہے اللہ پروردگار

نے ہم کو اس سے نجات دی ہو اور ہمسے ممکن نہیں کہ تمہارے مذہب میں پھر آجائیں لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا

ہمارا سما لیا ہے رب ہمارے نے ہر چیز کو علم میں اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اے پروردگار ہمارے

ہے (ہمارے) مقدر میں کیا ہو ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے پروردگار

افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۟ وَ

حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ حق کے اور بہتر حکم کرنے والا ہے اور

ہمارے اور ہماری (اس) قوم کے درمیان میں فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں اور

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا

کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے تھے قوم اسکی سے اگر پیروی کرو گے تم شعیبؑ کی

ان کی قوم کے (ان ہی مذکور) کافر سرداروں نے کہا کہ اگر تم شعیبؑ کی راہ پر چلنے لگو گے تو بیشک

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۟ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ

تحقیق تم اسوقت البتہ ٹوٹا پانے والوں سے ہو پس پکڑا ان کو زلزلے نے پس فجر اٹھے بیچ

بڑا نقصان اٹھاؤ گے پس ان کو زلزلے نے آپکڑا سو اپنے گھر میں

دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۟ۚۛ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۛۚ

گھروں اپنے کے زانو کے بل گرے ہوئے جنہوں نے جھٹلایا شعیبؑ کو گویا کہ نہ بستے تھے بیچ اس کے

اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے جنہوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہو گئی جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی

اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ۟ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَ قَالَ

جنہوں نے جھٹلایا شعیبؑ کو ہوئے وہی ٹوٹا پانے والے پس منہ پھیرا ان سے اور کہا

نہ تھے۔ جنہوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی تھی وہی خسارہ میں پڑ گئے شعیبؑ ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے

توضیح الکلام بقیہ ف ٢٣٣ عذاب وغیرہ کچھ آنے والا نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ فوراً عذاب نہ آنے سے کیسے معلوم ہوا کہ عذاب بالکل نہ آئے گا۔ ذرا صبر کرو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ اللہ تعالی دونوں فریقوں میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ ان سے زیادہ بہتر فیصلہ کن کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔ یہ اس صورت میں ہے کہ مخاطب صرف کفار ہوں اور اگر دونوں فریق مخاطب ہوں تو صبر کا حکم مسلمانوں کو تو اس لئے ہے کہ بعد میں ان کو فتح اور غلبہ نصیب ہوگا اور کفار کو اس لئے کہ ان کا انجام خراب ہوگا اور عذاب سے تباہ و برباد ہونگے ۱۲ از ابو السعود و کبیر و معالم و مدارک

۵۱ قولہ قال الملأ الخ حضرت شعیب علیہ السلام پر جو لوگ ایمان لائے تھے بیشتر وہ غریب تھے اسلئے ایک روز وہاں کے سرداروں نے متفق ہو کر حضرت شعیبؑ سے کہا کہ یا تو آپ معہ اپنے پیرووں کے پھر ہمارے مذہبی طریقہ کو اختیار کریں ورنہ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اگرچہ ابتداء عمر ہی سے حضرت شعیب علیہ السلام ان کے مذہب و ملت اور بت پرستی سے الگ تھے مگر نبوت اور تبلیغ سے پہلے ان کو وہ لوگ اپنے مذہب و ملت میں خیال کرتے تھے اسلئے ان لوگوں نے جو ان کی قوم کے متکبر تھے یہ کہا کہ یا تو پھر ہمارے دین میں لوٹ آؤ ورنہ یاد رکھنا تم کو اور جو تمہارے ساتھ مومن ہیں ان کو اپنے گاؤں سے نکال باہر کریں گے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو جواب دیا کہ ہم کو تمہارے

اس مذہب سے نفرت ہو تو بھی آملیں یعنی ہمسے ایسا نہ ہوگا اگر ہم ایسا کرلیں تو ہمنے اللہ تعالی پر بڑا ہی جھوٹ باندھا سمجھو۔۱۲ ۵۲ قولہ ربنا افتح الخ پھر حضرت شعیبؑ نے دعا کی کہ اے اللہ ہم میں اور ہماری قوم میں فیصلہ کر دے جو ہمیشہ حق کے موافق ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالی کا فیصلہ حق کے موافق ہونا لازمی چیز ہے۔ مطلب یہ کہ کلام کے اعتبار سے تو فیصلہ ہو ہی چکا دلائل سے ثابت کر دیا کہ ایمان حق ہے اور کفر باطل مگر اب عملی فیصلہ بھی فرما دیجئے کہ حق کا حق اور باطل کا باطل ہونا واضح ہو جائے۔۱۲

يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ

اے قوم میری تحقیق پہونچائے میں نے تم کو پیغام رب اپنے کے اور خیر خواہی کی واسطے تمہارے پس کیوں کر

اے میری قوم میں نے تمکو اپنے پروردگار کے احکام پہونچا دئے تھے اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی : پھر میں ان کافر

اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ

غم کھاؤں میں اوپر قوم کافروں کے اور نہیں بھیجا ہم نے بیچ کسی بستی کے کوئی نبی مگر

لوگوں پر کیوں رنج کروں اور بھیجے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر

اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝

پکڑا ہمنے لوگوں اس کے کو ساتھ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کریں

وہاں کے رہنے والوں کو ہمنے محتاجی اور بیماری میں نہ پکڑا ہو تاکہ وہ ڈھیلے پڑ جائیں

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ

پھر بدل ڈالی ہمنے جگہ برائی کے بھلائی یہاں تک کہ زیادہ ہوئے اور کہنے لگے تحقیق

پھر ہمنے اس بدحالی کی جگہ خوشحالی بدل دی یہاں تک کہ ان کو خوب ترقی ہوئی (اور اسوقت براہ کج فہمی) کہنے لگے کہ ہمارے

مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

لگی تھی باپوں ہمارے کو سختی اور راحت پس پکڑا ہمنے ان کو ناگہاں اور وہ نہیں

آباء اجداد کو بھی تنگی اور راحت پیش آئیں تھیں تو ہمنے ان کو دفعتًا پکڑ لیا اور ان کو

يَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

جانتے تھے اور اگر لوگ ان بستیوں کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ کھولتے

خبر بھی نہ تھی اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیز کرتے تو ہم ان پر

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

ہم اوپر ان کی برکتیں آسمان سے اور زمین سے ولیکن جھٹلایا انہوں نے پس پکڑا

آسمان اور زمین کی برکتیں کھولدیتے لیکن انھوں نے تو (پیغمبروں کی) تکذیب کی تو ہمنے (بھی) ان کے

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ

ہمنے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ کماتے کیا پس نڈر ہوگئے ہیں رہنے والے بستیوں کے یہ کہ آدے ان کے پاس

اعمال (بد) کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہوگئے ہیں کہ ان پر

بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ ط اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ

عذاب ہمارا رات کو اور وہ سوتے ہوں کیا نڈر ہوگئے ہیں رہنے والے بستیوں کے یہ کہ آدے ان کے

(بھی) ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جب وقت وہ پڑے سوتے ہوں اور کیا ان (موجودہ) بستیوں کے رہنے والے اس بات سے

يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ

پاس عذاب ہمارا دن چڑھے اور وہ کھیلتے ہوں کیا پس نڈر ہوگئے مکر خدا کے سے

بے فکر ہوگئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن دوپہری آپڑے جب وقت کہ وہ اپنے لا یعنی قصوں میں مشغول ہوں ہاں تو کیا اللہ تعالیٰ کی اس ناگہانی

فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ع اَوَلَمْ يَهْدِ

پس نڈر نہیں ہوتے مکر خدا کے سے مگر قوم ٹوٹا پانے والی کیا نہیں راہ دکھائی

پکڑ سے بیفکر ہوگئے سو (سمجھ رکھو) خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا اور ان (گزشتہ ازمین پر

توضیح الکلام [۱] قولہ ولو ان اہل القریٰ الخ یہاں سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نے جو ان لوگوں کو ایسے عذابوں سے ہلاک کیا سو اس کی وجہ کوئی ان سے ذاتی عداوت نہ تھی کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کی ذات سے عداوت رکھے بلکہ اس کا سبب محض ان کا کفر اور مخالفت تھی ورنہ اگر یہی لوگ ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم انپر آسمانوں اور زمین کی برکتیں کھول دیتے اور آسمان و زمین کی آفتوں سے محفوظ کر دیتے آسمان سے پانی اور زمین سے غلہ ترکاریاں پھل پھول جسقدر پیداوار ہوتی ہے اس میں برکت عطا فرما دیتے اور اگرچہ اس ہلاکت سے پہلے ان کو خوشحالی ایک حکمت سے دیگئی لیکن اس خوشحالی میں برکت نہ تھی کیونکہ انپر وہ خوشحالی وبال جان ہوگئی بخلاف ان نعمتوں کے جو ایمان اور اطاعت کی حالت میں آدمی کو ملتی ہیں کہ ان میں یہ خیر و برکت ہوتی ہے کہ وہ انجام میں وبال جان نہیں ہوتیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں اور اس برکت کی حقیقت بعض نے یہ بیان کی ہے کہ جو کچھ اس عالم میں ہو رہا ہے اس کے دو سبب ہیں ایک فاعلی اور دوسرا مادی فاعلی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیدا کرنے سے آسمانی جسموں کی طرف سے زمین پر تاثیریں پہونچتی ہیں آفتاب گرمی پہونچاتا ہے اور چاند رطوبت اور برودت علیٰ ہذا القیاس ہر ستارہ اور فلک کی ہر گردش سے ایک خاص اثر پہونچتا ہے اور مادی یہ ہے کہ زمین اور دوسرے عناصر پانی ہوا وغیرہ پر جو جو تاثیریں اوپر سے پڑتی ہیں یہ ان کو اپنے مادہ اور استعداد کے مطابق قبول کر لیتے ہیں پس عناصر کے مرکب ہونے سے نباتات جمادات حیوانات سب چیزیں پیدا ہوتی ہیں اب برکت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام اسباب کو بندوں کے فائدہ کے موافق کر دے اور بے برکتی یہ کہ ان کے موافق نہ کرے۔ ۱۲ متعلقات الکلام [۵] قولہ وہم لا یشعرون الخ اگر کوئی کہے کہ انکو انبیا نے خبر دیدی تھی پھر بیخبر کہاں ہوئے جواب یہ ہے کہ بیشک انبیا نے خبر دیدی تھی، مگر وہ اس خبر کو غلط سمجھتے تھے اور عیش و آرام میں بھولے رہتے تھے اس لئے ان کو گمان نہ تھا ۱۲ - از تفاسیر معتبرہ ۱۲

ع ۱۱ ۹

ع ۱۲ ۶

لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ

واسطے ان لوگوں کے کہ وارث ہوئے ہیں زمین کے پیچھے رہنے والوں اس کے کے یہ کہ اگر چاہیں ہم پکڑیں

رہنے والوں کے بعد جو لوگ (اب) زمین پر بجائے ان کے رہتے ہیں کیا ان واقعات مذکورہ نے ان کو یہ بات (ہنوز) نہیں

اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○

ہم ان کو ساتھ گناہوں ان کے کے اور مہر رکھیں ہم اوپر دلوں ان کے کے پس وہ نہیں سنتے

بتلائی کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے جرائم کے سبب ہلاک کر ڈالتے اور ہم ان کے دلوں پر بند لگائے ہوئے ہیں اس سے وہ سنتے نہیں

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ

یہ بستیاں بیان کرتے ہیں ہم اوپر تیرے بعضی خبریں ان کی اور تحقیق آئے تھے ان کے پاس

ان مذکورہ بستیوں کے کچھ کچھ قصے ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں اور ان سب کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ

پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں کے پس نہ تھے کہ ایمان لاویں ساتھ اس چیز کے کہ جھٹلایا اس سے پہلے

ان کے پیغمبر معجزات لے کر آئے تھے پھر جس چیز کو انہوں نے اول (وہلہ) میں (ایکبار) جھوٹا کہہ دیا یہ بات نہ ہوئی کہ پھر

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ○ وَمَا وَجَدْنَا

اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر دلوں کافروں کے اور نہیں پایا ہم نے

اس کو مان لیتے اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتے ہیں اور اکثر

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ○

واسطے بہتوں کے ان سے قایم رہنا اوپر عہد کے اور تحقیق پایا ہمنے بہتوں ان کے کو البتہ فاسق

لوگوں میں ہمنے وفائے عہد نہ دیکھا اور ہم نے اکثر لوگوں کو بے حکم ہی پایا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

پھر بھیجا ہمنے پیچھے ان سب کے موسیٰؑ کو ساتھ نشانیوں اپنی کی طرف فرعون کی اور سرداروں اسکے کی

پھر اس کے بعد ہمنے موسیٰؑ کو اپنے دلائل دے کر فرعون کے اور اس کے امرا کے پاس بھیجا سو ان

فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَ

پس ظلم کیا ساتھ ان کے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام مفسدوں کا اور

لوگوں نے ان کا بالکل حق ادا نہ کیا سو دیکھئے ان مفسدوں کا کیا انجام ہوا اور

قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لا

کہا موسیٰ نے اے فرعون تحقیق میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار عالموں کی طرف سے

موسیٰ نے فرمایا اے فرعون میں رب العالمین کی طرف سے پیغمبر ہوں

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ

ثابت ہوں اوپر اس بات کے کہ نہیں کہتا ہوں میں اوپر اللہ کے مگر سچ تحقیق آیا ہوں میں پاس تمہارے ساتھ دلیل کے

میرے لئے بھی شایاں ہے کہ بجز سچ کے خدا کی طرف کوئی بات منسوب نہ کروں میں تمہارے پاس

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ○ قَالَ اِنْ كُنْتَ

رب تمہارے سے پس بھیجدے ساتھ میرے بنی اسرائیل کو کہا اگر ہے تو آیا

تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی دلیل بھی لایا ہوں سو تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیجدے فرعون نے کہا کہ اگر آپ کوئی معجزہ

توضیح الکلام ۱۰۱ قولہ تلک القریٰ الخ یہاں سے سارے مضمون کا خلاصہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے ارشاد ہے کہ جن بستیوں کے حالات ہم سنا چکے وہی تو ہیں جو سوداگری کے لئے آتے جاتے راستوں میں اجڑی ہوئی تم کو ملتی ہیں ان کے پاس ہمارے رسول معجزے لیکر آئے اور ان کو خوب سمجھایا مگر وہ ایسے کب تھے کہ جس بات کا ایک دفعہ انکار کر چکے پھر اس پر ایمان لاتے یعنی بڑے ہٹیلے، وجہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی اور وہ کافروں کے دلوں پر ایسی ہی مہر کر دیتا ہے ۱۰۳ قولہ موسیٰ الخ حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ایکسو بیس برس زندہ رہے اور حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیاں چار سو برس کا فاصلہ تھا اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان سات سو برس کا ۱۰۳ قولہ بآیٰتنا الخ ان آیات اور نشانیوں اور دلیلوں سے مراد یا تو عصا اور ید بیضا کے دونوں معجزے ہیں جن کا ذکر آگے آرہا ہے اور یا وہ سب معجزے جو یہاں سے دور کوع بعد مذکور ہیں آیۃ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ الخ میں اور اگرچہ یہ تمام معجزے بتدریج مختلف اوقات میں واقع ہوئے ہیں لیکن یہاں ان تمام اوقات کے مجموعہ کا اعتبار کر کے اجمالاً یہ فرمادیا ۱۰۳ قولہ ملائہ الخ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام فرعونیوں کے اور سب بنی اسرائیل کیلئے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے لیکن اس میں تخصیص کی گئی کہ فرعون کے سرداروں کی طرف بھیجے گئے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ سردار تھے باقی لوگوں کو ان کے تابع کر دیا اور رہے بنی اسرائیل سو ان کی طرف مبعوث ہونا دوسری آیت میں مذکور ہے اور ان دو قوموں کی طرف مبعوث ہونے سے آپکی بعثت کا عام ہونا لازم نہیں آتا اسوجہ سے کہ مکلف صرف یہی دو قومیں نہیں تھیں اور بھی تھے اور ان کی طرف حضرت موسیٰؑ ہی بنا کر بھیجے نہیں گئے اور دوسری آیتوں میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت ہارون کو بھی آپ کے ساتھ میں بھیجا شاید اسجگہ اسوجہ سے ذکر نہیں کیا کہ وہ حضرت موسیٰؑ کے ذکر میں ضمناً مذکور ہو گئے۔ اسوجہ سے کہ وہ تابع تھے۔ حضرت ہارونؑ آپکے حقیقی بھائی تھے آپکی بہت محبت اور عزت کرتے تھے بعض لوگ انکو آپکا رضاعی بھائی کہتے تھے مگر بنی اسرائیل میں عموماً یہ بات معلوم تھی کہ موسیٰ ہارون کے حقیقی بھائی ہیں

ب تفسیر ۱۲ ... ۱۰

جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ فَأَلْقَىٰ

ساتھ نشانی کے — پس لے آ اس کو — اگر ہے تو — سچوں سے — پس ڈالدیا

معجزہ لے کر آئے ہیں تو اس کو اب پیش کیجئے اگر آپ سچے ہیں پس آپ نے

عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ○ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ

عصا اپنا — پس ناگہاں وہ اژدھا تھا — ظاہر — اور نکال لیا — ہاتھ اپنا — پس ناگہاں — وہ سفید تھا

فوراً اپنا عصا ڈالدیا سو دفعۃً وہ صاف ایک اژدھا بن گیا اور اپنا ہاتھ باہر نکال لیا سو وہ یکایک سب دیکھنے

لِلنَّاظِرِينَ ○ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ

واسطے دیکھنے والوں کے — کہا سرداروں نے — قوم فرعون سے — تحقیق یہ البتہ جادوگر ہے

والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہو گیا قوم فرعون میں جو سردار لوگ تھے انھوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر

عَلِيمٌ ○ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ○

بڑا دانا — چاہتا ہے یہ کہ نکالدے تم کو — زمین تمھاری سے — پس کیا حکم کرتے ہو تم

جادوگر ہے۔ (ضرور) یہ (ہی) چاہتا ہے کہ تم کو تمھاری (اس) سرزمین سے باہر کردے سو تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو

قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ يَأْتُوكَ

کہا انھوں نے ڈھیل دے اس کو اور بھائی اس کے کو اور بھیج — بیچ — شہروں کے — اکٹھا کرنے والے تاکہ

انھوں نے کہا کہ آپ ان کو اور ان کے بھائی (ہارون) کو چندے مہلت دیجئے اور شہروں میں چپڑاسیوں کو بھیج دیجئے کہ وہ سب ماہر

بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ○ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا

لے آویں تیرے پاس ہر جادوگر داناکو — اور آئے — جادوگر — فرعون کے پاس کہا انھوں نے — تحقیق واسطے

جادوگروں کو آپ کے پاس لاکر حاضر کردیں۔ (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) اور وہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے کہنے لگے اگر ہم

لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ○ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ○

ہمارے کچھ بدلا ہے اگر ہوں — ہم — غالب — کہا البتہ — اور تحقیق تم — البتہ مقربوں سے ہوگے

غالب آئے تو ہم کو کوئی بڑا صلہ ملے گا فرعون نے کہا کہ ہاں (بڑا انعام ملے گا) اور مزید براں تم مقرب لوگوں میں داخل ہو جاؤ گے

قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ

کہا اے موسیٰؑ — یا تو ڈالدے — اور یا ہوں گے — ہمیں

ساحروں نے عرض کیا کہ اے موسیٰؑ خواہ آپ ڈالئے اور یا ہم ہی

الْمُلْقِينَ ○ قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ

ڈالنے والے — کہا تمہیں ڈالو — پس جب ڈالا انھوں نے جادو کردیا — آنکھوں پر لوگوں کے

ڈالیں موسیٰؑ نے فرمایا کہ (پہلے) تم ہی ڈالو۔ پس جب انھوں نے (اپنی رسیوں کو اور لاٹھیوں کو) ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کردی

وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ○ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ

اور ڈرایا ان کو — اور لائے — سحر — بڑا — اور وحی کی ہمنے طرف

اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھایا اور ہمنے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ سے حکم دیا کہ آپ

مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ○

موسیٰؑ کے — یہ کہ ڈالدے — عصا اپنا — پس ناگہاں وہ نگل جاتا ہے — جو کچھ باندھ لیتے تھے۔

اپنا عصا ڈالدیجئے۔ سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے (اژدہا بنکر) ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔

متعلقات الکلام سے ۵ قولہ یموسیٰ اما ان تلقی الخ جادوگروں کا یہ کہنا یا تو اس لئے تھا کہ انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ادب کیا اور اس تقدیر پر تعجب نہیں کہ اس ادب ہی کی وجہ سے اُن کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی توفیق دی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ جادوگروں کو اپنے غالب ہونے کا یقین تھا اسلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرواہ نہ کی اور یہ کہدیا کہ اما ان تلقی الخ ۱۲

ع ۹ / ۳

۵ قولہ سحروا اعین الناس الخ یعنی نظر بندی کی اور آگے اسکو سحر عظیم فرمایا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انتہا جادو کی یہی ہے کہ نظر بندی ہو جائے بلکہ بعض قسمیں جادو کی ایسی بھی ہیں کہ ان سے حقیقت بدل جاتی ہے اور اس کے محال ہونے پر کسی کے پاس کوئی دلیل نہیں اور رہا یہ کہ اسکو عظیم فرمایا سو عظیم کے اوپر اعظم کا مرتبہ بھی تو ہے اور عظیم کے کئی رکھی مراتب مختلف ہیں ہو سکتا ہے کہ کسی مرتبہ میں یہ بھی عظیم ہو اور اس سے بڑے درجہ میں وہ جادو عظیم ہو جس سے حقیقت چیز کی بدلجاتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اُن جادوگروں کے نزدیک ہی بڑا ہو یا ان تماش بینوں کے نزدیک یہ ہی عظیم ہو سو اس سے فی الواقع عظیم ہونا لازم نہیں آتا ۱۲

۵ قولہ واوحینا الی الخ یعنی جب جادوگر اپنی رسیاں اور لاٹھیاں سانپ بنا چکے تو حضرت جبرئیل کے ذریعہ موسیٰؑ کو حکم آیا کہ اپنی لاٹھی ڈالدو جب لاٹھی ڈالدی تو جو کچھ سانگ انھوں نے بنایا تھا سب کو نگلنے لگی۔ بس جادوگر وہاں پسپا ہوئے اور خوب ذلیل یہ مقام شہر اسکندریہ تھا اور جس میدان میں مقابلہ ہوا وہ ایک میل مربع تھا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا اور وہ سانپ بنا اس کی دم دریا پار پہونچی اور اسّی ہاتھ کا لمبا منھ کھولکر ان کی رسیوں اور لاٹھیوں کو ایک ایک کرکے نگل گیا پھر اسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ لگایا تو پھر عصا کا عصا رہ گیا۔ جادوگروں نے فوراً یقین کیا کہ یہ کوئی آسمانی تصرف ہے جادو نہیں ہے فوراً سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ اگر موسیٰ نے جادو کیا ہوتا تو ہماری رسیاں اور لاٹھیاں تو ضرور باقی رہتیں جن میں تین سو اونٹوں کا بوجھ تھا لیکن ان کا بالکل معدوم ہونا بغیر قدرت خداوندی کے

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ

پس واقع ہوا حق اور باطل ہوا جو کچھ کہ تھے کرتے پس مغلوب ہو گئے اس جگہ

پس اس وقت حق کا حق ہونا ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب آج جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے

وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ۚ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۚ قَالُوا

اور پھر گئے ذلیل اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں کہا انہوں نے

اور خوب ذلیل ہوئے اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ (اور پکار پکار کر) کہنے لگے

آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۙ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۙ قَالَ

ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں کے ساتھ پروردگار موسیٰ اور ہارون کے کہا

کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے

فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ

فرعون نے ایمان لائے تم ساتھ اس کے پہلے اس کے کہ حکم کروں میں تم کو تحقیق یہ البتہ مکر ہے

فرعون کہنے لگا کہ ہاں تم موسیٰ پر ایمان لائے ہو بدون اس کے کہ میں اجازت دوں بیشک یہ ایک کارروائی تھی

مَكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ

کہ کیا تم نے وہ کر بیچ شہر کے تا کہ نکالدو اس سے لوگوں اس کے کو پس البتہ

جس پر تمہارا عملدرآمد ہوا ہے اس شہر میں کہ تم سب اس شہر سے وہاں کے رہنے والوں کو باہر نکالدو۔ سو ابھی تم کو حقیقت

تَعْلَمُونَ ۝ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ

جانو گے تم البتہ کاٹوں گا میں ہاتھ تمہارے اور پاؤں تمہارے مخالف طرف سے

معلوم ہوئی جاتی ہے میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا

ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۚ

پھر سولی دوں گا میں تم کو سب کو کہا انہوں نے تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کی پھر جانے والے ہیں

پھر تم سب کو سولی پر ٹانگ دوں گا انہوں نے جواب دیا کہ کچھ پرواہ نہیں، ہم مر کر اپنے مالک کے پاس ہی جاویں گے

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ

اور نہیں عیب پکڑتا تو ہم سے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ نشانیوں رب اپنے کی جب آئیں ہمارے پاس اے رب ہمارے ڈال

اور تو نے ہم میں کونسا عیب دیکھا بجز اس کے کہ ہم اپنے رب کے احکام پر ایمان لے آئے جب وہ احکام ہمارے پاس آئے اے ہمارے رب

عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ

اوپر ہمارے صبر اور مار ہم کو مسلمان کر کر اور کہا سرداروں نے قوم

ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکالئے اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا

فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

فرعون کی سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو اور قوم اس کی کو تا کہ فساد کریں بیچ زمین کے

کہ کیا آپ موسیٰ کو اور ان کی قوم کو یوں ہی رہنے دیں گے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں

وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي

اور چھوڑ دے تجھ کو اور معبودوں تیرے کو کہا البتہ قتل کریں گے ہم بیٹوں ان کے کو اور جیتا رکھیں گے

اور وہ آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کئے رہیں فرعون نے کہا کہ ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کر دیں اور

خواص الکلام ۔ ۵۱ زد وقوع سے بیکر ہا اور کو بکم اور سورہ یونس کی دو آیتیں کو ع ہشتم کے آخر کی فلما القوا سے آخر تک اور ایک آیت سورہ طہ کی انما صنعوا سے حیث اتی تک ان سب کو پانی پر دم کر کے جادو کئے ہوئے آدمی کے سر پر چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ ایسے جادو کا اثر جاتا رہیگا

توضیح الکلام ۔ ۵۲ قولہ اٰمنّا برب العالمین جادوگر بولے کہ تو جو ہم سے خفا ہے وہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیاں دیکھکر ایمان لے آئے اور یہ کوئی خفگی کی بات نہیں جس پر تو ہم کو سزا دینے کے لئے کہتا ہے اور اگر ظلم ہی پر آمادہ ہے اور ضرور ایسا کر ہی گزریگا تو ہم کو اسکی پرواہ نہیں کیونکہ جس پر ہمارا ایمان ہے وہ ہم کو صبر کی بھی توفیق دیگا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ سے صبر کی دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب ہم پر صبر کا فیضان کر کہ اگر یہ لوگ سختی کریں تو ہم اسمیں ثابت قدم رہیں اور ایسا نہ ہو کہ انکی تکلیفوں سے کوئی کلمہ ایمان کے خلاف نکل جائے اور خاتمہ کامل ایمان پر نہ ہو ۵۳ قولہ وقال الملأ الخ جب جادوگروں نے ایمان قبول کر لیا تو بنی اسرائیل کے ہزاروں آدمی بھی مشرف بایمان ہو گئے اور کچھ فرعونیوں میں سے بھی ایمان لانے ہونگے لیکن جو کفر پر اڑے رہے انہوں نے فرعون کو ابھارا اور ایسی باتیں کہیں جس سے وہ آمادہ قتل ہو جائے یعنی صلاح دی کہ موسیٰ کو قتل کر دینا چاہئے تاکہ زمین فتنہ سے محفوظ رہے اور یہ بھی پڑھائی کہ اگر آپ موسیٰ اور اسکی قوم کو ایسی ہی آزاد چھوڑ رکھیں گے تو وہ ضرور اپنے مذہب کی تعلیم دیتے رہیں گے اور رفتہ رفتہ اگر یہ سب لوگ ادھر ہی چلے گئے تو آپ کو اور

۱۴ ع ۱۸ ۴

آپ کے معبودوں کو کون پوچھیگا۔ دوسرے جب وہ سب ایک ہی ملت پر ہوں گے تو آپ کے ملک کی کیا خیر ہے ضرور اس پر قابض بننے کے لئے آپ کی بغاوت کریں گے فرعون والا کا سر صرف تو میں یہ تدبیر مناسب جانتا ہوں کہ ابھی موسیٰ کو تو قتل کر دوں نہیں ان لوگوں کے بیٹوں کا قتل شروع ہو جائے تاکہ ان کی جماعت قوت نہ پکڑے اور تعداد زیادہ نہ ہو۔ اور چونکہ عورتوں کے بڑھنے سے کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ دوسرے عورتوں کی خدمت کیلئے ہمیں ضرورت بھی ہے اس لئے عورتوں کو ہم زندہ رہنے دیں اور ہم کو بقیہ آئندہ

نِسَاءَهُمْ ۚ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

بیٹیوں ان کی کو اور تحقیق ہم ان پر غالب ہیں کہا موسیٰؑ نے واسطے قوم اپنی کے

کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں اور ہم کو ہر طرح کا ان پر زور ہے موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ

اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ

مدد چاہو ساتھ اللہ کے اور صبر کرو تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہے وارث کرتا ہے اس کا جس کو

خدا تعالےٰ کا سہارا رکھو اور مستقل رہو (گھبراؤ مت) یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جس کو چاہیں مالک (وحاکم) بنا دیں

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ قَالُوا أُوذِينَا

چاہے بندوں اپنے سے اور آخر کام کا واسطے پرہیزگاروں کے ہے کہا انھوں نے ایذا دیئے گئے ہیں ہم

اپنے بندوں میں سے اور آخر کامیابی ان ہی کو ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ قوم کے لوگ کہنے لگے کہ ہم تو ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے

مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ

پہلے اس سے کہ آوے تو ہمارے پاس اور پیچھے اس سے کہ آیا تو ہمارے پاس کہا شتاب ہے پروردگار تمہارا

آپ کی تشریف آوری کے قبل بھی اور آپ کی تشریف آوری کے بعد بھی۔ موسیٰؑ نے فرمایا بہت جلد اللہ تعالیٰ

أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ

یہ کہ ہلاک کرے دشمن تمہارے کو اور خلیفہ کرے تم کو بیچ زمین کے پس دیکھے

تمہارے دشمن کو ہلاک کر دیں گے اور بجائے ان کے تم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیں گے پھر تمہارا

كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَ

کیونکر عمل کرتے ہو تم اور البتہ تحقیق پکڑا ہم نے قوم فرعون کی کو ساتھ قحط کے اور

طرز عمل دیکھیں گے اور ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا قحط سالی میں اور

نَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ فَإِذَا جَاءَتْهُمُ

کمی میووں کی سے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں پس جب آئی ان کو

پھلوں کی کم پیداواری میں تاکہ وہ (حق بات کو) سمجھ جاویں سو جب ان پر خوش حالی

الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا

نیکی کہتے واسطے ہمارے ہے یہ اور اگر پہونچتی ان کو برائی شوم پکڑتے

آجاتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی چاہئے اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آتی

بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ ۗ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ

ساتھ موسیٰؑ کے اور جو ساتھ اس کے تھے خبردار ہو سوائے اس کے نہیں کہ شوم انکا نزدیک خدا کے ہے اور لیکن

تو موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے یاد رکھو کہ ان کی نحوست اللہ کے علم میں ہے لیکن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ

بہت ان کے نہیں جانتے اور کہا انھوں نے جو کچھ لاوے گا تو ہمارے پاس اس کو نشانیوں سے

ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے تھے اور یوں کہتے کہ خواہ کیسی ہی عجیب بات ہمارے سامنے لاؤ

لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ فَأَرْسَلْنَا

تو کہ جادو کرے ہم کو ساتھ اس کے پس نہیں ہم واسطے تیرے ماننے والے پس بھیجا ہم نے

کہ اس کے ذریعہ سے ہم پر جادو چلاؤ۔ جب بھی ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے پھر ہم نے

بقیہ ص ۲۳۳ ہر طرح کا ان پر زور ہے اس تدبیر پر عمل کر نہیں ہم عاجز نہیں ہیں اس مجلس شورے کی تجویز سے بنی اسرائیل بھی آگاہ ہو گئے بمقتضائے بشریت کچھ ڈرے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ ایسا سُننے میں آیا ہے اور فرعون کا یہ قصد ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تسلی کیلئے فرمایا کہ صبر کرو انجام کار نیک بختوں ہی کو فلاح ہوتی ہے لہذا تم لوگ ایمان وتقویٰ پر قائم رہو انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلطنت تم ہی کو مل جائے گی، تھوڑے دنوں انتظار کرو کیونکہ ملک سب اللہ جل شانہ کا ہے وہ اسے اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں دیسکتے ہیں اگر اس وقت یہ ملک فرعون کے پاس ہے تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہمیشہ اُسی کے پاس رہے گا ۱۲ صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام۔

ع ۱۵ ۳ ۵

لـه قولہ فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الخ باوجودیکہ قحط سالی اور میووں کی کمی کی سزا ان کو ملی لیکن اُن کی شرارت کا تو اندازہ کرو کہ پھر بھی راہ راست پر نہ آئے بلکہ یہ حالت تھی کہ جب اُن پر ارزانی اور پیداواری آجاتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی تھا کیونکہ ہم خوش نصیب نیکبخت ہیں یہ نہیں کہ ارزانی کو دیکھکر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے لگتے اور اگر قحط یا پیداوار کی کمی پیش آتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہیوں کی نحوست بتلاتے یہ نہیں کہ اُس کو اپنی شامت اعمال جانکر بداعمالیوں سے توبہ کرتے حالانکہ درحقیقت یہ اُن کی شامت اعمال ہی تھی کیونکہ ان کی نحوست کا سبب یعنی اعمال کفریہ اللہ تعالیٰ کے علم میں موجود تھا لہذا یہ نحوست اُن ہی اعمال کی سزا تھی۔ مگر اُن میں کے اکثر لوگ اپنی بے تمیزی سے جانتے نہیں کہ یہ نحوست کس کی ہے اکثر کا لفظ اس وجہ سے زیادہ کیا کہ بہت کم لوگ ایسے بھی تھے جو جانتے تھے کہ فرعون جھوٹ بولتا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں مگر عناد اور بغض کی وجہ سے ایمان قبول نہیں کرتے تھے ۱۲ لغات الکلام۔ لـه قولہ بِالسِّنِينَ۔ سنۃ کی جمع ہے قحط کے سال کو کہتے ہیں اس کا اعراب جمع مذکر سالم کا سا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ کفار پر بددعا کے وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا تو ان پر قحط کے سال مسلط فرما جیسے

عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ

اوپر ان کے طوفان مینھ کا اور ٹڈیاں اور چچڑیاں اور مینڈک اور لہو

ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون

اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَ

نشانیاں جُدا جُدا پس تکبر کیا اور تھے قوم گنہگار اور

کہ سب کھلے کھلے معجزے تھے سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ اور

لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

جب پڑتا اوپر ان کے عذاب کہتے اے موسیٰ دعا کر واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے ساتھ اس چیز کے کہ اقرار کر رکھا ہے

جب ان پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو یوں کہتے اے موسیٰؑ ہمارے لئے اپنے رب سے اس بات کی دعا کر دیجئے جس کا اس نے آپ سے عہد

عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

نزدیک تیرے اگر کھول دے گا تو ہم سے عذاب البتہ ایمان لاویں گے ہم واسطے تیرے اور البتہ بھیجدیں گے ہم

کر رکھا ہے اگر آپ اس عذاب کو ہم سے اٹھا دیں تو ہم ضرور ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آویں گے اور ہم

مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى

ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو پس جب کھول دیا ہم نے ان سے عذاب ایک

بنی اسرائیل کو بھی رہا کر کے آپ کے ہمراہ کر دیں گے پھر جب ان سے اس عذاب کو ایک وقت خاص تک

اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

مدت تک کہ وہ پہونچنے والے تھے اسکو ناگہاں وہ عہد توڑ ڈالتے تھے پس بدلہ لیا ہم نے ان سے

کہ اس تک ان کو پہونچنا تھا ہٹا دیتے تو وہ فوراً ہی عہد شکنی کرنے لگتے پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝

پس ڈبو دیا ہم نے اُن کو بیچ دریا کے بسبب اسکے کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو اور تھے اُن سے غافل

یعنی اُن کو دریا میں غرق کر دیا اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے بالکل ہی بے توجہی کرتے تھے

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ

اور وارث کیا ہم نے اس قوم کو کہ وہ تھے ناتواں گنے جاتے مشرقوں

اور ہم نے ان لوگوں کو جو کہ بالکل کمزور شمار کئے جاتے تھے اُس سرزمین کے پورب

الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ

زمین کو اور مغربوں اس کے کو وہ جو برکت رکھی ہے ہم نے بیچ اس کے اور پوری ہوئی بات

پچھم کا مالک بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے رب کا

رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا

پروردگار تیرے کی اچھی اوپر بنی اسرائیل کے بسبب اس کے کہ صبر کیا انھوں نے اور خراب کیا ہم نے

نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا اور ہم نے

مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝

جو کچھ کہ تھے بناتے فرعون اور قوم اُس کی اور جو کچھ کہ تھے چڑھاتے

فرعون کے اور اسکی قوم کے ساختہ پرداختہ کارخانوں کو اور جو کچھ وہ اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے سب کو درہم برہم کر دیا

توضیح الکلام سلہ قولہ فانتقمنا منہم ۱۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے اس بات پر چالیس برس مقابلہ رہا کہ بنی اسرائیل کو ملک شام جانے دو جو اُن کا اصلی وطن ہے مگر فرعون نے مانا ہی نہیں آخرش موسیٰ علیہ السلام نے پریشان ہوکر بددعا کی جس سے وہ بلائیں مذکورہ طوفان ٹڈی قحط سالی وغیرہ ایک ایک ہفتہ کے فصل سے آئیں اوّل حضرت موسیٰؑ فرعون سے کہدیتے تھے کہ حق تعالیٰ کی جانب سے اب تم پر یہ بلا آئے گی وہی بلا آجاتی پھر مجبور ہوکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوشامد کرنے لگتے تھے اور یہ وعدہ کرتے تھے کہ ابکی دفعہ یہ بلا دور ہو جائے تو ہم ضرور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ کردیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے اصرار کی وجہ سے یہ خیال کرکے کہ شاید اب کی دفعہ یہ وعدہ کو پورا کردیں حق تعالیٰ سے دعا فرمادیتے تھے وہ بلا دور ہوجاتی تھی مگر اُس کا دور ہونا ہوتا تھا اور ان کا منکر ہونا کہ ہم تو نہیں بھیجتے بالآخر ایک وبا پڑی کہ جس سے آدھی رات کو ہر شخص کا پہلوٹا بیٹا مرگیا وہ لوگ تو مردوں کے غم میں لگے، بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو موقع مل گیا کہ آپ معہ تمام بنی اسرائیل کے شہر سے نکل چلے پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا اور حضرت موسیٰؑ کو معہ بنی اسرائیل دریائے قلزم پر پکڑ لیا وہاں سے حضرت موسیٰؑ مع بنی اسرائیل تو صحیح وسلامت گذر گئے لیکن فرعون مع فوج غرق ہوگیا ۱۲ **سلہ** قولہ ودمرنا ما کان یصنع فرعون الخ اس جملہ میں اجمالاً فرعون کا سارا قصہ بیان فرمادیا بعض مفسرین نے تاریخ یا اہل کتاب کی کتابوں کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب بیٹوں کے مرنے سے سارے شہر میں کہرام مچ گیا تو لوگوں نے فرعون سے کہا کہ شہر غارت ہو چلا ہے انھیں جہاں کہیں اپنی قربانی کرنے جاتے ہیں جانے دیجئے بنی اسرائیل غسیس سے عورت ومرد مال اسباب لیکر قربانی کے بہانے سے نکلے جب کئی منزل شرقی جانب طے کی تو بحر قلزم پر آگئے خدا تعالیٰ نے انکو یہاں سے پار کر دیا اور فرعون وہاں آکر غرق ہوگیا ۱۲ **متعلقات الکلام سلہ** قولہ الیٰ اجل ہم بالغوہ الخ اس مدت سے مراد دوسری بلا کی آمد سے پہلے پہلے کا وقت ہے کہ اس وقت تک وہ

الربع

وَجَاوَزْنَا بِبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ

اور پار اُتار دیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پس آئے اوپر ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اُتار دیا پس اُن لوگوں کا ایک قوم پر گذر ہوا جو اپنے

عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ

اوپر بتوں اپنے کے کہنے لگے اے موسیٰ ع بنا دے ہمکو بھی معبود جیسے واسطے ان کے ہیں

چند بتوں کو لگے بیٹھے تھے۔ کہنے لگے اے موسیٰ ع ہمارے لئے بھی ایک (مجسم) معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے

اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا

معبود کہا تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل تحقیق یہ لوگ باطل ہیں دین میں

یہ معبود ہیں آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔ یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں یہ (منجانب اللہ بھی) تباہ

هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ

کردہ بیچ اس کے ہیں اور باطل ہے جو کچھ تھے کرتے کہا کیا سوائے خدا کے

کیا جاوے گا اور (فی نفسہ بھی) ان کا یہ کام محض بے بنیاد ہے اور فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا

اَبْغِیْکُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَاِذْ اَنْجَیْنٰکُمْ

چاہوں میں واسطے تمہارے معبود اور اُسی نے بزرگی دی تم کو اوپر عالموں کے اور جب نجات دی ہم نے تم کو

اور کسی کو تمہارا معبود تجویز کر دوں حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی ہے اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ یُقَتِّلُوْنَ

لوگوں فرعون کے سے پہونچاتے تھے تم کو برا عذاب مار ڈالتے تھے

فرعون والوں (کے ظلم و ایذا) سے بچا لیا جو تم کو بڑی سخت تکلیفیں پہونچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو بکثرت

اَبْنَآءَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ

بیٹوں تمہارے کو اور جیتا چھوڑتے تھے بیٹیوں تمہاری کو اور بیچ اسکے آزمائش تھی پروردگار تمہارے کی طرف سے

قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی بیگار اور خدمت کے لئے) زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس واقعہ میں بڑی بھاری آزمائش

عَظِیْمٌ ۝ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ

بڑی اور وعدہ دیا ہم نے موسیٰ ع کو تیس رات کا اور پورا کیا اس کو ساتھ دس کے

تھی اور ہم نے موسیٰ ع سے تیس شب کا وعدہ کیا اور دس شب کو اُن تیس راتوں کا تتمہ بنایا

فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ

پس پورا ہوا وعدہ پروردگار اسکے کا چالیس رات اور کہا موسیٰ ع نے واسطے بھائی اپنے

سو ان کے پروردگار کا وقت پورے چالیس شب ہو گیا اور موسیٰ ع نے اپنے بھائی ہارون ع

هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ

ہارون ع کے خلیفہ ہو میرا بیچ قوم میری کے اور سنواریو کام کو اور مت پیروی کیجیو راہ

سے کہہ دیا تھا کہ میرے بعد ان لوگوں کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بد نظم کی رائے پر

الْمُفْسِدِیْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

مفسدوں کی اور جب آیا موسیٰ ع واسطے وعدے ہمارے کے اور کلام کیا اس سے رب اسکے نے

عمل مت کرنا۔ اور جب موسیٰ ع ہمارے وقت (موعود) پر آئے اور ان کے رب نے ان سے بہت ہی لطف و عنایت کی باتیں کیں

توضیح الکلام۔ ۱ف

قولہٗ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی الخ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ جب خدا تعالیٰ ہمارے دشمن فرعون کو ہلاک کر دیگا تو میں ایک کتاب خدا تعالیٰ کے پاس سے لاؤنگا جس کے اندر تمام وہ کام ہونگے جنکو کیا جائے یا چھوڑا جائے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کر دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ اب وہ کتاب نازل فرما دے جسکا بنی اسرائیل سے وعدہ کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے ایکو تیس روزے رکھنے کا حکم دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ روزے رکھے جب پورے ہوگئے تو اپنے منہ کی بدبو ناگوار جانکر درخت خرنوب (جنگ جس کے دانے باقلے کے دانے کے برابر ہوتے ہیں) کی لکڑی سے مسواک کر لی اور بقول بعض اُسی درخت کے پتے چاب لئے تو فرشتوں نے کہا کہ آپ کے منہ سے ہم کو مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی وہ مسواک کرنے سے جاتی رہی تب اللہ تعالیٰ نے ماہ ذی الحجہ کے دس روزے رکھنے کا حکم دیا۔ ۲ف قولہٗ ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً الخ تیس راتیں فرمایا حالانکہ روزے دن میں رکھے جاتے ہیں اس لئے تیس دن کا لفظ ارشاد فرمانا چاہئے تھا سو وجہ یہ ہے کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن دنوں رات دن روزہ رکھتے تھے جسکو صوم وصال کہتے ہیں اور صوم وصال غیر انبیاء کے لئے حرام ہے اگر ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا فرماتے تو یہ شبہ ہوتا کہ اور لوگوں کی طرح صرف دن ہی میں روزہ رکھتے ہوں گے غرض چالیس روزے کوہ طور پر جاکر پورے کئے اور جانے سے قبل اپنے بھائی ہارون ع کو اپنا خلیفہ بنا گئے اور یہ وصیت فرما گئے کہ مفسدوں کے راستہ پر کبھی نہ چلنا وہاں پہونچنے کے بعد بقول بعض مفسرین آپ کو طور پر چڑھتے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل کیا جو پہاڑ کو ہر طرف سے چار چار فرسخ گھیرے ہوئے تھا اور شیطان اور زمین کے کیڑوں کو وہاں سے بھگا دیا اور آسمان و عرش سے ان کو اس قدر نزدیک کر دیا کہ لوحوں پر قلم چلنے کی آواز سننے لگے اور حضرت جبریل علیہ السلام باوجودیکہ ہمراہ تھے انھوں نے وہ کلام نہیں سنا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہ کلام بہت ہی شیریں اور پُر لطف معلوم ہوا لہذا دیکھنے کا شوق ظاہر کیا۔ ۱۲

ع ۱۶ / ۱۲ / ۶

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ

کہا اے رب میرے دکھلاوے تو مجھ کو دیکھوں میں طرف تیری کہا اللہ نے ہرگز نہ دیکھ سکے گا تو مجھ کو و لیکن نظر کر

تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اپنا دیدار مجھ کو دکھلا دیجئے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو (دنیا میں) ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن

اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

طرف پہاڑ کی پس اگر قائم رہے جگہ اپنی پر پس البتہ دیکھ سکے گا تو مجھ کو پس جب تجلی کی

تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو سو اگر اپنی جگہ پر برقرار رہا تو (خیر) تم بھی دیکھ سکو گے پس ان کے رب نے جو

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ

پروردگار اس کے نے طرف پہاڑ کی کیا اس کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بیہوش پس جب ہوش میں آیا

اس پر تجلی فرمائی (تجلی نے) اس (پہاڑ) کے پرخچے اڑا دیے اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر جب افاقہ میں آئے تو

قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ قَالَ

کہا پاکی ہے تجھ کو توبہ کی میں نے طرف تیری اور میں اول ایمان لانے والا ہوں کہا

عرض کیا بیشک آپ کی ذات منزہ (اور رفیع) ہے میں آپکی جناب میں معذرت کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں اس پر یقین کرتا ہوں ارشاد ہوا

یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ ۖؗ

اے موسیٰ تحقیق میں نے برگزیدہ کیا تجھ کو اوپر لوگوں کے ساتھ پیغاموں اپنے کے اور ساتھ کلام اپنے کے

کہ اے موسیٰ (یہی بہت ہے کہ) میں نے پیغمبری اور اپنی ہمکلامی سے اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے

فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی

پس پکڑ جو کچھ دیا میں نے تجھ کو اور ہو شکر کرنے والوں سے اور لکھا ہم نے واسطے اسکے بیچ

تو (اب) جو کچھ تم کو میں نے عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی

الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ

تختیوں کے ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل واسطے ہر چیز کے

(ضروری) نصیحت اور (احکام ضروریہ کے متعلق) ہر چیز کی تفصیل ان کو لکھ کر دی

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ

پس پکڑ اس کو ساتھ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کریں ساتھ بہتر اس کے کے شتاب دکھلاؤنگا میں تمکو

تو انکو کوشش کیساتھ (خود بھی) عمل میں لاؤ اور اپنی قوم کو بھی حکم کرو کہ ان کے اچھے اچھے احکام پر عمل کریں میں اب بہت جلد تم لوگوں کو ان بے حکموں کا

دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ

گھر فاسقوں کا البتہ پھیر دونگا میں نشانیوں اپنی سے ان لوگوں کو کہ تکبر کرتے ہیں

مقام دکھلاتا ہوں میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں

فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ

بیچ زمین کے ناحق اور اگر دیکھیں سب نشانیاں نہ ایمان لاویں ساتھ اس کے

جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لاویں

وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا

اور اگر دیکھیں راہ بھلائی کی نہ پکڑیں اس کو راہ اور اگر دیکھیں

اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بناویں اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھ لیں

توضیح الکلام ۵۱

قولہ رب ارنی انظر الیک الخ دیکھنے کا شوق کیسے نہ ہوتا جبکہ کلام ہی میں وہ لطف اور حظ تھا کہ جس کو تحریر میں کوئی نہیں لاسکتا۔ دو باتیں عجیب اس کلام میں یہ تھیں کہ ایک تو ہر جانب سے سُنا جاتا تھا دوسرے اس میں یہ نہ تھا کہ ٹکڑے ہوں اور درمیان میں سکوت ہوتا جاتا ہو کیونکہ خدا تعالٰی کی صفت تکلم سکوت اور آفت کے منافی ہے اور کسی روایت باسند سے یہ بات معلوم نہیں ہو سکی کہ اللہ تعالٰی نے اس وقت آپ سے کیا کلام کیا اور دیکھنے کی درخواست کسی ناجائز بات کی درخواست نہ تھی اس لئے کہ جب خدا تعالٰی نے کلام سُننے کا حجاب ان سے دور کر دیا تو ذات دیکھنے کے حجاب کو بھی دور کر سکتا تھا کیونکہ قوت سامعہ اور باصرہ میں کوئی حاسہ ہونیمیں فرق نہیں ہے جب ایک حاسہ کا پردہ اٹھ گیا تو دوسرے کا بھی اٹھ سکتا ہے اور جس کے کلام کو سننا جائز ہے اس کی ذات کو دیکھنا بھی درست ہے ارشاد ہوا کہ لن ترانی کہ دنیا میں تم کو مجھے دیکھنے کی طاقت نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اگر خدا تعالٰی اپنے نور کے پردوں میں سے ایک پردہ بھی اٹھا دے تو اس کی ذات کی تجلیات سارے عالم کو جلا دیں (اوکما قال) مگر اس سے یہ لازم نہیں آیا کہ اس کو دیکھنے میں کوئی عقلی استحالہ ہے یعنی بالکل امکان سے باہر ہے ورنہ اپنے دیدار کو پہاڑ کے ٹھہر جانے پر جو امر ممکن ہے معلق نہ فرماتے جیسا کہ معلق فرمایا کہ فان استقر الخ کیونکہ امر محال امر ممکن پر معلق نہیں ہوتا لیکن فرماتے ہیں کہ اے موسیٰ تمہاری تسکین کے لئے ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو جس کا زبیر نام ہے اور اس اطراف میں سب بڑا ہے اگر ہماری جھلک پڑنے کے وقت یہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو تم بھی دیکھ لوگے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اس پہاڑ کی طرف نظر جما کر دیکھتے رہے ۱۲

۵۲ قولہ فلما تجلی ربہ الخ جس وقت انکے رب نے اس پہاڑ پر تجلی فرمائی یعنی اپنے عرش کی بزرگی کا نور ڈالا ایک روایت کے مطابق اپنے عرش کا نور ظاہر کیا کیونکہ ساتوں آسمان کے فرشتوں نے بحکم الٰہی اس عرش کو اٹھا کر ظاہر کر دیا تو پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے اور اسی وجہ سے صور پھونکنے کے وقت بیہوش نہ ہونگے جس وقت سارا عالم بیہوش ہوگا اور جب ہوش میں [illegible]

سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

راہ گمراہی کی پکڑیں اس کو راہ یہ بسبب اس کے کہ انھوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو

تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں (اور یہ اس سبب سے ہے) کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلایا

وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ○ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ

اور تھے ان سے غافل اور جنھوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور ملاقات

اور اُن سے غافل رہے اور یہ لوگ جنھوں نے ہماری آیتوں کو اور قیامت کے پیش آنے کو

الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا

آخرت کی کو ناپید ہوئے عمل ان کے نہ جزا دیے جاویں گے مگر جو کچھ کہ تھے

جھٹلایا ان کے سب کام غارت گئے اور ان کو وہی سزا دی جاوے گی جو کچھ یہ

يَعْمَلُونَ ○ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ

کرتے اور پکڑا قوم موسیٰؑ کی نے پیچھے اس کے گہنے اُن کے سے

کرتے تھے اور موسیٰؑ کی قوم نے اُن کے بعد اپنے (مقبوضہ) زیوروں کا ایک بچھڑا بنایا

عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ

بچھڑا اک دھڑ تھا واسطے اس کے آواز تھی گائے کی کیا نہ دیکھا انھوں نے کہ وہ نہ بولتا ہے ان سے اور نہ دکھاتا ہے انکو

جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی۔ کیا انھوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات تک نہیں کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ

سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ○ وَلَمَّا سُقِطَ فِي

راہ پکڑ لیا اس کو اور تھے وہ ظالم اور جب پشیمان ہوئے بیچ

بتلاتا تھا اس کو انھوں نے معبود قرار دیا اور بڑا بے ڈھنگا کام کیا اور جب نادم ہوئے

أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ

ہاتھوں اپنے کے اور دیکھا انھوں نے یہ کہ وہ تحقیق گمراہ ہوئے کہا انھوں نے اگر نہ رحم کرے گا ہم کو رب ہمارا اور

اور معلوم ہوا کہ واقعی وہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور

يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ

نہ بخشے گا ہم کو البتہ ہو جاویں گے ہم ٹوٹا پانے والوں سے اور جب پھر آیا موسیٰؑ طرف

ہمارا (یہ) گناہ معاف نہ کرے تو ہم بالکل گئے گذرے اور جب موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف

قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي ۖ

قوم اپنی کے غصے سے پچھتاتا ہوا کہا بُرا ہے جو کچھ جانشینی کی تم نے میری پیچھے میرے سے

واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی

أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ

کیا شتابی کی تم نے حکم رب اپنے سے اور ڈال دی تختیاں اور پکڑا سر بھائی اپنے کا

کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کرلی اور جلدی سے تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر

يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَ

کھینچتا تھا اس کو طرف اپنی کہا اے بیٹے ماں میری کے تحقیق اس قوم نے ناتواں سمجھا مجھ کو اور

پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے ہارونؑ نے کہا کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور

توضیح الکلام ۔ ۵۷ قولہ فی آیہ کریمہ الخ یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام لوٹ آئے اور انھوں نے ہوشیار اور متنبہ کیا اور لوگ اپنی حرکت پر نادم ہوئے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ واقعی ہم گمراہ ہو گئے تو ندامت کی حالت میں معذرت کرتے ہوئے بولے کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمارا یہ گناہ معاف نہ فرمائے تو ہم بالکل جاتے رہے جس پر توبہ کا ایک خاص طریقہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُن کو بتلایا گیا جس کا ذکر پہلے آچکا یعنی فاقتلوا انفسکم الخ سورہ بقرہ میں ۱۲

ع ۱۷ ۶

۵۸ قولہ ولما رجع موسیٰ الخ بنی اسرائیل کی اس بدعملی کی اطلاع پہلے ہی حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیدی تھی چنانچہ سورہ طٰہٰ میں ہے کہ فانا قد فتنا قومک من بعدک الخ اس لئے آپ کوہ طور سے رنج اور غصہ میں بھرے ہوئے لوٹے تو بولے کہ تم لوگوں نے میرے کوہ طور پر چلے جانے کے بعد بہت بڑی حرکت کر بیٹھے کیا میری جانشینی اور نیابت کا یہی تقاضا تھا میں تو صرف چالیس دن کے لئے توریت لینے کی غرض سے گیا ہوا تھا اس مدت کا بھی تم نے انتظار نہ کیا ایسی جلدی کی کہ پروردگار عالم کے حکم کا انتظار کئے بغیر جھٹ پٹ بچھڑا بنا کر پوجنے لگے اور غصہ کے مارے توریت کی تختیاں جو کوہ طور سے لائے تھے پھینک دیں اور اپنے بھائی ہارونؑ کے سر کے بال پکڑ کر کھینچنے لگے کہ تم نے بچھڑا بنانے وقت کیوں نہ روکا۔ اس پر ہارونؑ نے پیار سے الفاظ میں بڑے بھائی کا غصہ دور کیا کہ اے میرے ماں جائے بھائی میرا کہنا کسی نے نہ سنا۔ اور میرے قتل کے درپے ہو گئے اب جو اس زمانہ کی توریت میں لکھا ہے کہ (معاذ اللہ) ہارون نے یہ کام کیا اگر اس کی کوئی تاویل ممکن ہے تب تو خیر ورنہ محض غلط اور یہود کا اضافہ ہے ہارون جیسے خدا کے برگزیدہ سے یہ بت پرستی بالکل بعید ہے۔ اور حضرت ہارونؑ نے کہا کہ آپ مجھ پر سختی کر کے دشمنوں کو نہ ہنسوائیے اور مجھ کو برتاؤ سے ان ظالم لوگوں کے ذیل میں مت شمار کرو کہ انکی سی ناخوشی مجھ سے بھی برتنے لگو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے رب میری خطا اگرچہ وہ اجتہادی تھی اور غلبہ غضب کی حالت میں ایک طرح سے بے اختیاری بھی تھی اور غضب بقیہ آئندہ

كَادُوا يَقْتُلُونَنِي ۘ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي

نزدیک تھے کہ مار ڈالیں مجھ کو پس مت خوش کر ساتھ میرے دشمنوں میرے کو اور مت کر مجھ کو

قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں تو تم مجھ پر (سختی کر کے) دشمنوں کو مت ہنسواؤ اور مجھ کو ان

مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَ

ساتھ قوم ظالموں کے کہا اے پروردگار میرے بخش مجھ کو اور بھائی میرے کو اور

ظالم لوگوں کے ذیل میں مت شمار کرو۔ موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب میری خطا معاف فرما دے اور میرے بھائی کی بھی اور

أَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

داخل کر ہم کو بیچ رحمت اپنی کے اور تو بہت رحم کرنیوالا ہے سب رحم کرنیوالوں سے تحقیق جنہوں نے

ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرمائیے۔ اور آپ سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے ہیں جن لوگوں نے

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ

پکڑا بچھڑا البتہ پہونچے گا ان کو غصہ پروردگار ان کے سے اور ذلت

گوسالہ پرستی کی ہے ان پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝ وَ

بیچ زندگانی دنیا کے اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم جھوٹ باندھنے والوں کو اور

اس دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی اور ہم افترا پردازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں اور

الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا

جنھوں نے عمل کئے برے پھر توبہ کی پیچھے اس کے اور ایمان لائے

جن لوگوں نے گناہ کے کام کئے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آویں

إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ

تحقیق پروردگار تیرا پیچھے اس کے البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب چپکا ہوا

تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا رحمت کر دینے والا ہے اور جب موسیٰؑ کا

مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَ

موسیٰؑ سے غصہ لیں تختیاں اور بیچ لکھے ان کے کی ہدایت تھی اور

غصہ فرو ہوا تو ان تختیوں کو اٹھا لیا اور ان کے مضامین میں ان لوگوں کے لئے

رَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ

رحمت تھی واسطے ان کے کہ وہ پروردگار اپنے سے ڈرتے ہیں اور چن لئے موسیٰؑ نے قوم اپنی سے

جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ہدایت اور رحمت تھی اور موسیٰؑ نے ستر آدمی اپنی قوم

سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ

ستر مرد واسطے وعدے ہمارے کے پس جب پکڑا اُن کو زلزلہ نے کہا موسیٰؑ نے اے رب میرے

میں سے ہمارے وقت معین پر لانیکے لئے منتخب کئے۔ سو جب اُنکو زلزلہ (وغیرہ) نے آپکڑا تو موسیٰؑ عرض کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار

لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

اگر چاہتا تو ہلاک کرتا اُن کو پہلے اس سے اور مجھ کو بھی کیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو ساتھ اس چیز کے کہ کیا

اگر آپ کو یہ منظور ہوتا تو آپ اس کے قبل ہی اُنکو اور مجھ کو ہلاک کر دیتے۔ کہیں آپ ہم میں کے چند بیوقوفوں کی حرکت پر سب کو

بقیہ صٓ ۲۳۸ بھی دین کے لئے تھا لہٰذا قابل اعتراض اور باعث مواخذہ نہ تھا مگر پھر بھی بوجہ حسنات الابرار سیئات المقربین کے لحاظ سے قابل استغفار تھا لہٰذا درخواست ہے کہ معاف فرمائیے اور میرے بھائی کی بھی جو کچھ اس معاملہ میں کوتاہی ہوئی مثلاً یہ ہی کہ ان کمبختوں کو چھوڑ کر کہیں بھاگ جاتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقولہ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ما منعک اذا رایتہم ضلوا الا تتبعن الخ اور ہم دونوں کو اپنی رحمت خاصہ میں داخل فرمائیے اور آپ سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے ہیں اسلئے ہم بڑی توقع رکھتے ہیں کہ اپنی رحمت سے ہماری یہ دعا قبول ہو ہی جائے گی ۱۲

ع ۱۸ / ۸

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام

۵۸ قولہ واختار موسیٰ الخ یہ وہی باقی قصہ کا بیان ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے نیچے اُتر کر بنی اسرائیل کے پاس آئے اور کہا تم نہا کر پاک صاف ہو لو تیسرے دن تم پر اللہ تعالیٰ جلال ظاہر فرمائے گا چنانچہ سب لوگ پہاڑ کے نیچے جا کھڑے ہوئے اور وہاں اُن پر خدا کی تجلی ہوئی اُس کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تو اور ہارون بھی اسرائیل کے ستر بزرگوں کے ساتھ اوپر چڑھ تب موسیٰؑ ان لوگوں کو لیکر اوپر گئے اور موسیٰؑ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے اور ایک بدلی نے پہاڑ کو ڈھانپ لیا اور کڑک شروع ہوئی اور خدا کا جلال کوہ سینا پر آیا اور موسیٰؑ چالیس دن رات وہاں رہے اور کتاب توریت ملی۔ (خروج باب ۲۴) اور مفسرین قرآن مجید کا اس بات میں اختلاف ہے کہ ان ستر بزرگوں کو بچھڑا پوجنے کے بعد عذر خواہی کے لئے ہمراہ لے گئے تھے یا یہ پہلی بار کا ذکر ہے قوی یہ ہی ہے کہ اول دفعہ کا معاملہ ہے ان لوگوں کو ساتھ اس لئے لے گئے تھے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کی تجلی دیکھ کر بنی اسرائیل کے سامنے جو کچھ موسیٰؑ نے پایا اس کے برحق ہونے کی گواہی دیں مگر جب وہاں جا کر اُنھوں نے یہ کہا کہ ہم تو جب مانیں گے جبکہ خدا کو کھلم کھلا آنکھوں سے دیکھ لیں اُسوقت اُن کو رجفہ نے پکڑا

(از عمادی و روح المعانی و معالم)

متعلقات الکلام۔ ۵۸ قولہ سینالہم غضب الخ چنانچہ اُن لوگوں کی توبہ یہ قرار پائی کہ قتل کئے جاویں اور پھر وبا بھی آئی اور نیز چالیس برس بیابان میں حیران پھرتے رہے ۱۲

السُّفَهَاءُ مِنَّا ۚ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ۖ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَ

بیوقوفوں نے ہم میں سے نہیں یہ مگر فتنہ تیرا یعنی آزمایش تیری گمراہ کرتا ہے ساتھ اس کے جس کو چاہے

ہلاک کردیں گے۔ یہ واقعہ محض آپ کی طرف سے ایک امتحان ہے ایسے امتحانات سے جس کو آپ چاہیں گمراہی میں ڈال دیں

تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنْتَ

راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے تو ہے دوست ہمارا پس بخش ہم کو اور رحم کر ہم کو اور تو

جس کو آپ چاہیں ہدایت پر قائم رکھیں آپ ہی تو ہمارے خبر گیراں ہیں ہم پر مغفرت اور رحمت فرمائیے اور آپ

خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

بہتر بخشنے والا ہے اور لکھ واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی اور بیچ

سب معافی دینے والوں سے زیادہ ہیں اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دیجئے اور

الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ

آخرت کے تحقیق ہم نے توبہ کی طرف تیری کہا عذاب میرا پہونچاتا ہوں میں اس کو جس کو چاہوں

آخرت میں بھی ہم آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب تو اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَ

اور رحمت میری نے سما لیا ہر چیز کو پس البتہ لکھونگا میں اس کو واسطے ان لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اور

اور میری رحمت تمام اشیاء کو محیط ہو رہی ہے تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام تو ضرور ہی لکھوں گا جو کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور

يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ

دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ نشانیوں ہماری کے ایمان لاتے ہیں وہ لوگ جو

زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں جو لوگ کہ

يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا

پیروی کرتے ہیں رسول کی جو نبی ہے ان پڑھا وہ جو پاتے ہیں اس کو لکھا ہوا

ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

نزدیک اپنے بیچ توریت کے اور انجیل کے حکم کرتا ہے ان کو ساتھ بھلائی کے

توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں (جنکی صفت یہ بھی ہے) وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں

وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ

اور منع کرتا ہے ان کو نامعقول چیز سے اور حلال کرتا ہے واسطے ان کے پاکیزہ چیزیں اور حرام کرتا ہے

اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو انکے لئے حلال بتلاتے ہیں اور گندی چیزوں کو (بدستور)

عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي

اوپر ان کے ناپاک چیزیں اور اتار رکھتا ہے ان سے بوجھ ان کے اور طوق جو

ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے

كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَ

تھے اوپر ان کے پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس کے اور قوت دی اس کو اور مدد کی اس کی اور

ان کو دور کرتے ہیں سو جو لوگ اس نبی (موصوف) پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور انکی مدد کرتے ہیں اور

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ الخ منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابلیس بہت خوش ہوا، کہنے لگا کہ میں شے ہوں لہذا رحمت مجھ کو بھی ضرور شامل ہوگی لیکن جب یہ نازل ہوئی فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ تب مایوس ہو گیا پھر یہود خوش ہو کر کہنے لگے کہ ہم اس رحمت کے مصداق ہیں کیونکہ ہم باایمان ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں تو خدا تعالیٰ نے یہ نازل فرما کر الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ الخ ان کو اس کے مصداق سے نکال دیا جیسا کہ نزول الکلام میں آئیگا ۱۲ اور ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں تیرے لئے زمین کو مسجد اور پاکی دینے والا بناؤں گا کہ جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھا کرنا اور توریت کو حفظ کرنے کی طاقت دونگا کہ بغیر دیکھے پڑھا کرو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ذکر کیا تو وہ بولے کہ ہم تو بجز عبادتخانوں کے اور کہیں نماز پڑھنا نہیں چاہتے اور نہ ہم کو توریت حفظ پڑھنے کی قوت ہے ہم تو دیکھ کر ہی پڑھا کریں گے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا ہم یہ سب انعامات ان لوگوں کے لئے لکھے دیتے ہیں جو ایسے ہونگے اور ایسے چنانچہ یہ سب باتیں خدا تعالیٰ نے امت محمد علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے بخشدیں ۱۲ **۵۲** قولہ الْخَبَائِثَ الخ اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو یہود پر ان کی شرارت اور سرکشی کے باعث حرام ہو گئی تھیں اور درحقیقت وہ پاک و حلال تھیں۔ اس شریعت میں ان کی حلت اور پاکیزگی کے مطابق پھر عملدرآمد ہوا اور وہ چیزیں یہ تھیں اونٹ کا گوشت بکری کی چربی ایسے ہی بھیڑ اور گائے کی چربی وغیرہ ۱۲ **۵۳** قولہ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ الخ یعنی پس جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے جسکی صفتیں ہیں جن کا ذکر ہو چکا اور اسکی حمایت اور مدد کی اور اُس نور کی پیروی کی جو اُس نبی کیساتھ بھیجا گیا ہے (یعنی قرآن مجید) تو وہی لوگ کامیاب ہیں دنیا اور آخرت میں ۱۲ **نزول الکلام۔ ۵۱** قولہ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الخ جب یہود نے اس سے پہلی آیت سنی کہ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ تو رحمت الٰہی کے آرزومند ہو کر بولے کہ ہم بھی اللہ کی آیتوں یعنی توریت پر یقین رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں لہذا ہم بھی اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت میں شامل ہیں اس پر یہ آیت اتری اور رحمت کاملہ کو امت محمدیہ

اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

پیروی کی اُس نور کی کہ اُتارا گیا ہے ساتھ اُس کے یہ لوگ وہ ہیں فلاح پانے والے
اُس نور کا اتباع کرتے ہیں جو اُن کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانیوالے ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨ الَّذِيْ

کہہ اے لوگو تحقیق میں پیغمبر ہوں اللہ کا طرف تمہاری سب کی وہ جو
آپ کہہ دیجئے کہ اے (دنیا جہان کے) لوگو میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں جس کی

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠

واسطے اُس کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
بادشاہی ہے تمام آسمانوں اور زمین میں اسکے سوا کوئی عبادت کے لایق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُس کے کے جو نبی ہے اَن پڑھا وہ جو ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے
سو (ایسے) اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے (ایسے) نبی امی پر (بھی) جو کہ (خود) اللہ پر اور اُن کے احکام پر ایمان

وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى

اور باتوں اُس کی کے اور پیروی کرو اُس کی تو کہ تم راہ پاؤ اور قوم موسیٰؑ کی سے
رکھتے ہیں اور اُن (نبی) کا اتباع کرو تاکہ تم راہ (راست) پر آجاؤ اور قوم موسیٰؑ میں ایک

اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ

ایک جماعت ہے کہ ہدایت کرتی ہے ساتھ حق کے اور ساتھ اُس کے عدل کرتے ہیں اور کاٹے ہم نے اُن میں سے بارہ
جماعت ایسی بھی ہے جو دین حق کے موافق ہدایت کرتے ہیں اور اُسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں اور ہمنے انکو بارہ خاندانوں میں

عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

قبیلے بڑی بڑی جماعتیں اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰؑ کی جب پانی مانگا اُس سے
تقسیم کرکے سب کی الگ الگ جماعت مقرر کردی۔ اور (ایک انعام یہ کیا کہ) ہمنے موسیٰؑ کو حکم دیا جب کہ اُن کی قوم نے اُن سے

قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا

قوم اُس کی نے یہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو پس پھوٹے اُس میں سے
پانی مانگا کہ اپنے اس عصا کو فلاں پتھر پر مارو بس (مارنے کی دیر تھی) فوراً اُس سے

عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا

بارہ چشمے تحقیق جان لیا ہر شخص نے گھاٹ اپنا اور سایہ بان کیا ہمنے
بارہ چشمے پھوٹ نکلے (چنانچہ) ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع معلوم کرلیا اور (ایک انعام یہ کیا کہ) ہم نے اُن پر

عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا

اوپر اُن کے بادل کا اور اُتارا ہم نے اوپر اُن کے من اور سلویٰ کھاؤ
ابر کو سایہ افگن کیا اور (ایک انعام یہ کیا کہ) اُن کو ترنجبین اور بٹیریں پہونچائیں (اور اجازت دی کہ) کھاؤ

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

پاکیزہ اس چیز سے کہ دیا ہمنے تم کو اور نہ ظلم کیا اُنھوں نے ہم پر ولیکن تھے
نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں اور انھوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ الخ یہاں سے یہ بتلاتے ہیں کہ نبی اُمی موصوف بہ صفات مذکورہ کے ساتھ ایمان لانا کوئی انجیل و توریت والے اہل کتاب ہی کیواسطے باعث نجات نہیں، بلکہ ہر وہ شخص کہ ایمان لاوے خواہ وہ کسی ملت یا کسی ملک کا ہو اس کے لئے اسمیں کامیابی ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک ناس کا لفظ تمام انسانوں کے علاوہ جنات کو بھی شامل ہے اس وجہ سے کہ عرف عام میں ناس کا اطلاق جن پر بھی آتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ تو اس میں ناس کا بیان جن اور آدمی دونوں کو لائے ہیں اس سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام جہان کے جنات و انسان کے لئے نبی ہونا ثابت ہوا اور اس کے لئے اور بھی بہت سی آیات ہیں اور یہودی و نصرانی کے متعلق تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ کوئی یہودی یا نصرانی کہ میری خبر پاکر مجھ پر ایمان نہ لائیگا جہنم میں جائے گا ۱۲ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات بیان فرمائیں کہ آسمان و زمین کا سب ملک اُسی کا ہے اور اس کے سوا کوئی دوسرا قابل عبادت نہیں کیونکہ زندہ بھی وہی کرتا ہے اور مارتا بھی وہی ہے اور جب رسولؐ ایسا ہے اور جسکی طرف سے رسول ہے وہ ایسا تو اس کا لازمی نتیجہ یہی حکم ہونا چاہئے کہ ۵۲ قولہ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ الخ یعنی جب تم کو ثابت ہوگیا کہ محمدؐ تمام مخلوق کے نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ مالک آسمان و زمین ہے اور وہی معبود ہے زندہ بھی وہی کرتا ہے اور مارتا بھی وہی تو اب تم پر ضرور ہے کہ ایسے اللہ اور ایسے رسولؐ پر ایمان لاؤ ۱۲

۱۹ ع ۶ ۹

۵۳ قولہ وَقَطَّعْنٰهُمُ الخ یعنی دریائے قلزم سے پار اُتر جانے کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کے انتظام کے لئے بارہ فرقے مقرر کردیے ہر ایک کو اسباط کہتے ہیں، یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے ان میں سے ہر ایک کی اولاد ایک سبط جداگانہ تھا ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى الخ یہ آیت حضرت عبداللہ ابن سلام اور ان کے ہمراہیوں کے بارہ میں اُتری جو یہودی تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے ۱۲

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ

جانوں اپنی کو ظلم کرتے اور جب کہا گیا واسطے اُن کے رہو تم اس

اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب اُن کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ اس آبادی میں

الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَ

بستی میں اور کھاؤ اس میں سے جہاں چاہو تم اور کہو جھاڑ تو گناہ ہمارے اور

جاکر رہو اور کھاؤ اس سے جس جگہ تم رغبت کرو اور زبان سے یہ کہتے جانا کہ توبہ ہے توبہ ہے اور

ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ

داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے بخشیں گے ہم خطائیں تمہاری البتہ زیادہ دیں گے ہم

(عاجزی سے) جھکے جھکے دروازہ میں داخل ہونا ہم تمہاری (پچھلی) خطائیں معاف کردیں گے (یہ تو سب کیلئے ہوگا اور) جو لوگ نیک کام کریں گے

الْمُحْسِنِينَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ

احسان کرنے والوں کو پس بدل ڈالا جنھوں نے ظلم کیا تھا ان میں سے بات کو سوائے

اُن کو مزید براں اور دیں گے سو بدل ڈالا اُن ظالموں نے ایک اور کلمہ جو خلاف تھا

الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ

اس کے جو کہی گئی تھی واسطے اُن کے پس بھیجا ہم نے اوپر ان کے عذاب آسمان سے

اس کلمہ کے جس کی اُن سے فرمائش کی گئی تھی اس پر ہم نے اُن پر ایک آفت سماوی بھیجی

بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي

بسبب اس چیز کے کہ تھے ظلم کرتے اور سوال کر اُن کو بستی سے جو

اس وجہ سے کہ وہ حکم کو ضائع کرتے تھے۔ اور آپ ان (اپنے ہمعصر یہودی) لوگوں سے بطور تنبیہ اُس بستی (والوں) کا جو کہ

كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ

تھی اوپر کنارے دریا کے جب تعدی کرتے تھے بیچ ہفتے کے جب آتی تھیں اُن کے پاس

دریائے شور کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھئے جب کہ وہ ہفتے کے بارہ میں حد (شرعی) سے نکل رہے تھے جب اُن کے

حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا

مچھلیاں اُن کی جس دن ہفتہ کرتے تھے ظاہر اور جس دن نہ ہفتہ کرتے تھے نہ

ہفتے کے روز تو اُن کے دریا کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر اُن کے سامنے آتی تھیں اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو اُن کے سامنے نہ

تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ وَ

آتی تھیں اُن کے پاس اسی طرح آزمایش کرتے تھے ہم اُن کی بسبب اس کے کہ تھے فسق کرتے اور

آتی تھیں۔ ہم اُن کی اسی طرح پر (شدید) آزمایش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ (پہلے سے) بے حکمی کیا کرتے تھے اور

إِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ

جب کہا ایک جماعت نے اُن میں سے کیوں نصیحت کرتے ہو اُس قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنے والا ہے اُن کو

اُس وقت کا حال پوچھئے جبکہ اُن میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کئے جاتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ بالکل ہلاک کرنے والے ہیں

أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ

یا عذاب کرنے والا ہے اُن کو عذاب سخت کہا انھوں نے واسطے عذر کرنے کے طرف رب تمہارے کی

یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ تمہارے (اور اپنے) رب کے روبرو عذر کرنے کے لئے

توضیح الکلام ۔ ۵ قولہ وَاِذْ قِیْلَ لَھُمُ اسْکُنُوْا الخ یہ قصہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ کا ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے بہت بعد کا جبکہ بنی اسرائیل ملک شام میں آگئے اور یہاں کی بادشاہت ان کی قوم میں قائم ہو چکی تھی ۱۲ ۔ ۵۲ قولہ عن القریۃ اس قریہ سے مراد وہ گاؤں ہے جہاں یہ واقعہ گذرا ہے جس کو تاریخ دان حضرات ایلہ کہتے ہیں اور اس گاؤں سے سوال کرنے سے مراد اُن لوگوں کے حال سے سوال کرنا ہے اور سوال کس سے کرے بنی اسرائیل یعنی یہود سے جو آنحضرت علیہ السلام کے مقابل تھے اور سوال کرنیکا جو حضرت کو حکم دیا تو یہ کوئی فرض واجب کے طور پر نہیں بلکہ مقصد یہ تھا کہ یہ واقعہ یہود کو خوب معلوم ہے اگر جی چاہے تو اُن سے پوچھ دیکھئے حقیقت میں پوچھنا مقصود نہیں گویا یہ بتلانا ہے کہ مخاطب اس کے مقر ہیں منکر نہیں ہیں یہ ایک محاورہ ہے کہ ایسے موقعہ پر پوچھنے کا حکم دیا جاتا ہے اور مقصود حقیقت پوچھنا نہیں ہوتا اور غرض اس قصہ سے یہود کی پرانی سرکشی ظاہر کرنا ہے

نزول الکلام ۔ ۵ قولہ وسئلھم عن القریۃ الخ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود کو ان کے کفر پر جھڑکا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تم نے انبیاء کے ساتھ کفر کرنے میں اپنے باپ دادوں کی پیروی کی تو وہ جواب دیا کرتے تھے کہ ہمارے اصول یا باپ دادوں نے نہ کبھی اپنے رب کی مخالفت کی اور نہ اپنے نبیوں کیساتھ کفر کیا اور جو کچھ اس قریہ میں واقعہ گذرا اس کو یہ لوگ خوب جانتے تھے لیکن چھپاتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ اس واقعہ کی کسی دوسرے کو مطلقاً خبر نہیں ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس واقعہ کی اطلاع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی جس کو سُنکر دنگ ہو گئے اگر کوئی کہے کہ یہ سورت تو مکہ میں اُتری اور خطاب مدینہ والوں کو ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ سورت بیشک مکی ہے مگر یہ آٹھ آیتیں جن کا شروع یہ ہے کہ وسئلھم الخ مدنی ہیں ۱۲ واللہ تعالیٰ اعلم از تفاسیر معتبرہ مثلاً صاوی و معالم وروح

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ

اور شاید کہ وہ بچیں پس جب بھول گئے جو کچھ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اس کے نجات دی ہمنے اُن لوگوں کو

اور ڈر اسلئے کہ شاید یہ ڈر جاویں۔ سو آخر جب وہ اُس امر کے تارک ہی رہے جو انکو سمجھایا جاتا تھا (یعنی نہ مانا) تو ہمنے ان لوگوں کو بچا لیا

يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ

کہ منع کرتے تھے برائی سے اور پکڑا ہم نے اُن کو جو وہ ظلم کرتے تھے ساتھ عذاب

جو اُس بری بات سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو (حکم مذکور میں) زیادتی کرتے تھے

بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ○ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا

بُرے کے بسبب اس کے کہ تھے فسق کرتے پس جب سرکشی کی اُس چیز سے کہ منع کئے گئے تھے

ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا یعنی جب وہ جس کام سے اُن کو منع کیا گیا تھا

عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ○ وَإِذْ تَأَذَّنَ

اُس سے کہا ہمنے اُن کو ہو جاؤ بندر ذلیل اور جب پکار دیا

اُس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے اُن کو (براہ قہر) کہدیا کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ۔ اور وہ وقت یاد کرنا چاہئے کہ جب

رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ

پروردگار تیرے نے البتہ بھیجے گا اوپر ان کے تا روز قیامت وہ شخص کہ پہونچاوے اُن کو بُرا

آپکے رب نے یہ بات بتلادی کہ وہ ان یہود پر قیامت (کے قریب) تک ایسے (کسی نہ کسی) شخص کو ضرور مسلط کرتا رہیگا جو اُن کو سزائے شدید کی

الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ

عذاب تحقیق پروردگار تیرا البتہ جلد عذاب کرنے والا ہے اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا

تکلیف پہونچاتا رہے گا۔ بلاشبہ آپکا رب واقعی (جبچاہے) جلدی ہی سزا دیدیتا ہے اور بلاشبہ وہ واقعی اگر کوئی باز آجائے (تو) بڑی مغفرت

رَحِيمٌ ○ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ

مہربان ہے اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے انکو بیچ زمین کے جماعتیں بڑی بعضے اُن میں سے نیک کار ہیں

اور بڑی رحمت والا (بھی) ہے۔ اور ہمنے دنیا میں اُن کی متفرق جماعتیں کر دیں بعضے اُن میں نیک تھے

وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ

اور بعضے انمیں سے سوائے اسکے یعنی بد کار اور آزمایا ہمنے انکو ساتھ بھلائیوں کے اور برائیوں کے تو کہ وہ

اور بعضے انمیں اور طرح کے تھے (یعنی بد) اور ہم انکو خوشحالیوں (صحت و غنا) اور بدحالیوں (بیماری و فقر) سے آزماتے رہے کہ شاید

يَرْجِعُونَ ○ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ

پھر آویں پھر جگہ پر بیٹھے اُن کے پیچھے اُن سے بُرے جانشین کہ وارث ہوئے کتاب کے

اسکے سے باز آجاویں۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ان کے جانشین ہوئے کہ کتاب (توراۃ) کو

يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا

لے لیتے ہیں اسباب جو ناقص ہے یعنی حرام اور کہتے ہیں البتہ بخشا جاویگا واسطے ہمارے

اُن سے حاصل کیا اس دنیائے دنی کا مال متاع لے لیتے ہیں اور (اس گناہ کو حقیر سمجھ کر) کہتے ہیں کہ ہماری ضرور مغفرت ہوجاوے گی

وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ

اور اگر آوے اُن کے پاس اسباب مانند اس کے لے لیویں اس کو کیا نہیں لیا گیا اوپر اُن کے

حالانکہ اگران کے پاس (پھر) ویسا ہی مال متاع (دین فروشی کے عوض) آنے لگے تو اُس کو لے لیتے ہیں کیا اُن سے اُس کتاب کے

اُس کو پڑھ بھی لیا تھا مگر اس کے باوجود اپنی دنیوی آمدنی فوت ہونے کے خوف سے امر حق یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر اور صفات چھپاتے ہیں اور آخرت کو دنیا کے بدلہ میں کھو بیٹھے ہیں حالانکہ دنیا سے آخرت کا گھر بہتر ہے جہاں سدا رہنا ہے لیکن یہ احمق سمجھتے نہیں مگر اب بھی جو ان میں سے راہ راست پر قائم ہیں یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم کرکے مسلمان بنتے ہیں اور عقیدۂ توحید و رسالت کے ساتھ اعمال کی بھی درستی کرتے ہیں مثلاً نماز کے پابند ہیں سوا ایسے لوگوں کے اجر ہم ضائع نہ

توضیح الکلام۔ ۱ە قولہ وَاِذْ تَاَذَّنَ الخ ان گزشتہ واقعات سُننے کے بعد یہودی یہ خیال کرتے تھے کہ جو کچھ ہوا ہم سے پہلے لوگوں پر ہوا ہم پر کچھ نہ ہوگا بلکہ ہم سے خدا تعالیٰ کا عہد ہے کہ ہم کو فائدہ ہی بخشے گا اس آیت میں انکے فاسد خیال کا رد ہے کہ یہ عہد نیک لوگوں اور انبیا علیہم السلام کے فرمانبرداروں کی نسبت ہے نہ بدکاروں کے لئے کیونکہ اس وقت کو یاد کرو کہ جب خدا تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل کی معرفت یہ اعلان کردیا تھا کہ اگر تم بدی کروگے تو وہ ابد تک تمہارے دشمنوں کے ہاتھوں میں دیدے گا جو تم کو سخت تکلیف میں مبتلا رکھیں گے ۱۲ ۲ە قولہ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ یعنی پھر اُن گزشتہ لوگوں کے بعد ایسے لوگ اُن کے جانشیں بنے کہ سلف سے کتاب توریت کے تو وارث و مالک ہو بیٹھے مگر لوگوں سے دین کی بات پر رشوت لیتے اور کہتے ہیں کہ خدا معاف کردیگا اس لئے کہ ہم اُس کے بیٹے اور دوست ہیں ایسے گناہ ہماری محبوبیت اور محبوبیت کے مقابلہ میں کیا ہستی رکھتے ہیں پھر اس معصیت کے کرنے میں اسقدر بیباک اور بیباکی پر قائم دائم ہیں کہ آئندہ بھی وہی مقصد رکھتے ہیں کہ اگر پھر دین فروشی کے عوض مال متاع آنے لگے تو اسی لاپروائی کے ساتھ لے لیں حالانکہ اُن سے عہد لیا گیا تھا کہ خدا کی طرف بجز حق اور واقعی بات کے اور کسی بات کی نسبت نہ کریں اور عہد بھی کوئی اجمالی عہد نہیں لیا گیا تھا کہ اُن کو یہ خبر نہ ہوئی ہو کہ یہ خاص مضمون یعنی رشوت لیکر حق بات چھپانے کی ممانعت اس کتاب میں ہے یا نہیں بلکہ عہد تفصیلی لیا گیا تھا چنانچہ اُنھوں نے اس کتاب میں جو کچھ لکھا تھا

کرینگے ۱۲ جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور [illegible]

مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا

عہد کتاب میں یہ کہ نہ بولیں اوپر اللہ کے مگر سچ اور پڑھا اُنھوں نے

اس مضمون کا عہد نہیں لیا گیا کہ خدا کی طرف بجز حق بات کے اور کسی بات کی نسبت نہ کریں اور اُنھوں نے اس کتاب میں جو کچھ تھا اس کو

مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا

جو کچھ کہ بیچ اس کے ہے اور گھر پچھلا بہتر ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں کیا پس نہیں

پڑھ (بھی) لیا۔ اور آخرت کا گھر اُن لوگوں کیلئے (اس دنیا سے) بہتر ہے جو (ان عقائد و اعمال قبیحہ سے) پرہیز رکھتے ہیں پھر کیا (اے یہود)

تَعْقِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا

سمجھتے تم اور جو لوگ محکم پکڑتے ہیں کتاب کو اور قائم رکھتے ہیں

تم نہیں سمجھتے۔ اور (ان میں سے) جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی

الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ

نماز کو تحقیق ہم نہیں ضائع کرتے ثواب نیکی کرنے والوں کا اور جب اُٹھا لیا ہمنے پہاڑ کو

کرتے ہیں ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کریں گے۔ اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہمنے پہاڑ کو اٹھا کر

فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

اوپر اُن کے گویا کہ وہ سائبان ہے اور جانا اُنھوں نے یہ کہ وہ گر پڑے گا اُن پر کہا ہمنے لو جو کچھ دیا ہمنے تم کو

چھت کیطرح انکے اوپر معلق کر دیا اور اُن کو یقین ہوا کہ اب اُن پر گرا اور کہا کہ (جلدی) قبول کرو جو کتاب ہمنے دی ہے (یعنی توراۃ اور)

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ

ساتھ قوت کے اور یاد کرو جو کچھ کہ بیچ اس کے ہے تو کہ تم بچو اور جب لیا پروردگار تیرے نے

مضبوطی کے ساتھ (قبول کرو) اور یاد رکھو جو احکام اسمیں جس سے توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔ اور جب آپ کے رب نے

مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي

بیٹوں آدم کے سے پیٹھوں اُن کی سے اولاد اُن کی کو اور گواہ کیا اُن کو اوپر

اولاد آدم کی پشت سے اُن کی اولاد کو نکالا اور اُن سے انھیں کے متعلق

اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ڔ شَهِدْنَا ڔ اَنْ

جانوں اُن کی کے کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا کہا اُنھوں نے البتہ تو ہے شاہد ہوئے ہم ایسا نہ ہو

اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے جواب دیا کہ کیوں نہیں ہم سب (اس واقعہ کے) گواہ بنتے ہیں تاکہ

تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ۙ اَوْ تَقُوْلُوْٓا

کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اس سے غافل یا کہو

تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس (توحید) سے محض بے خبر تھے یا یوں کہنے لگو

اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ

سوائے اس کے نہیں کہ شریک کیا تھا باپوں ہمارے نے پہلے اس سے اور تھے ہم اولاد پیچھے ان کے سے

کہ (اصل) شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا تھا اور ہم تو اُن کے بعد اُن کی نسل میں ہوئے

اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

کیا پس ہلاک کرتا ہے ہم کو ساتھ اس چیز کے کہ کیا جھوٹوں نے اور اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم

سو کیا اُن غلط راہ (نکالنے) والوں کے فعل پر آپ ہمکو ہلاکت میں ڈالے دیتے ہیں۔ ہم اسی طرح آیات کو صاف صاف بیان

توضیح الکلام۔ ۱ قولہ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ الخ اس درمیانی مضمون کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا واقعہ جو کوہ سینا کے پاس گذرا تھا یہ بات بتلانے کے لئے بیان فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل سے انکے سروں پر پہاڑ اُٹھا کر عہد لیا گیا تھا اس پر بھی وہ اس عہد کے پابند نہ رہے یہ جو فرمایا کہ کَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ یعنی پہاڑ چھت کی مانند ہو گیا اس سے یہ مراد نہیں کہ چھت کی طرح معلق ہو گیا کہ نہ زمین میں تھا اور نہ آسمان میں بلکہ سر کے اوپر ہونے میں چھت کی مانند تھا یہ مراد ہے کذا فی البیان اور بعض مفسر یہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ پہاڑ زمین سے اُکھڑ کر بنی اسرائیل کے سروں پر آ کھڑا ہوا انکے سروں سے بقدر قامت اونچا تھا اور ایک فرسخ مربع میں لشکر تھا اتنی ہی جگہ میں پہاڑ پھیل گیا جب سبھوں نے اپنے اوپر پہاڑ دیکھا تو سجدہ میں گر پڑے اور ہر شخص نے بائیں رخسارہ اور بائیں ابرو پر سجدہ کیا، اور دائیں آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتا رہا کہ کہیں گر نہ پڑے اس لئے یہود جب سجدہ کرتے ہیں تو اپنے چہرہ کی بائیں جانب سے کرتے ہیں یعنی دائیں جانب چہرہ کی زمین سے اٹھی رہتی ہے واللہ اعلم۔ (صاوی) پھر مفسرین اسمیں مختلف ہیں کہ یہ پہاڑ کونسا تھا۔ لیکن سورۂ نساء میں کوہ طور کی تصریح ہے لہذا یہی محقق ہے اور پہاڑ اسی لئے اٹھایا گیا تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توریت لا کر ان لوگوں کو سنائی تو اس کے احکام سخت پا کر اس پر عمل کرنے سے منکر ہو گئے اللہ تعالیٰ نے پہاڑ اٹھا کر ڈرایا تب عہد کیا کہ ہم اُس پر ضرور عمل کریں گے پہاڑ ہمارے سر سے ہٹا لیجئے ۱۲

ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ الخ اوپر کی آیات میں انبیاء علیہم السلام اور ادوار گذشتہ اُمتوں کے بیان سے مقصود اعظم نبوت کے مسئلہ کو ثابت کرنا تھا چنانچہ اس سورت کے ربط الکلام میں اس کا بیان ہو چکا ہے پھر مسئلہ نبوت کے ضمن میں توحید کا مسئلہ بھی ثابت ہو گیا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت و تبلیغ کا بڑا حصہ یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بقیہ آئندہ

ع ۲۱ / ۹ / ۱۱

مع ۷

الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ

نشانیاں اور تو کہ وہ پھر آویں اور پڑھ اوپر ان کے قصہ اس شخص کا کہ دیں ہم نے اُس کو

کیا کرتے ہیں اور تاکہ وہ باز آجاویں۔ اور اُن لوگوں کو اُس شخص کا حال پڑھ کر سنایئے کہ اُس کو ہم نے اپنی

اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○

نشانیاں اپنی پس نکل گیا اُن میں سے پس پیچھے لگایا اُس کو شیطان نے پس ہو گیا گمراہوں سے

آیتیں دیں پھر وہ اُن سے بالکل ہی نکل گیا پھر شیطان اُس کے پیچھے لگ گیا سو وہ گمراہ لوگوں میں داخل ہو گیا

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ

اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے ہم اُس کو ساتھ انکے یعنی نشانیوں کے ولیکن وہ لگ گیا طرف زمین کی اور پیروی کی

اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ

خواہش اپنی کی پس مثال اس کی مانند مثال کتے کی ہے اگر بوجھ رکھے تو اوپر اس کے زبان لٹکا دے یا

کرنے لگا سو اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا

تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

چھوڑ دے اُسکو زبان لٹکا دے یہ ہے مثال اُس قوم کی کہ جھٹلایا نشانیوں ہماری کو

اُس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے یہی حالت (عام طور پر) اُن لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ سَآءَ مَثَلَا

پس بیان کر قصے تو کہ وہ فکر کریں بڑی ہے مثال

سو آپ اس حال کو بیان کر دیجئے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں (حقیقت میں) اُن لوگوں کی حالت

اِۨلْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ○

اُس قوم کی جنھوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور جانوں اپنی کو تھے ظلم کرتے

بھی بُری حالت ہے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور (اس تکذیب سے) وہ اپنا (ہی) نقصان کرتے ہیں

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

جس کو راہ دکھاوے اللہ پس وہی راہ پانے والا ہے اور جس کو گمراہ کرے پس یہ لوگ وہی

جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے سو ہدایت پانے والا وہی ہوتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کر دے سو ایسے ہی لوگ (ابدی)

الْخٰسِرُوْنَ ○ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ

ٹوٹا پانے والے ہیں اور البتہ تحقیق پیدا کئے ہم نے واسطے دوزخ کے بہت جنوں سے اور آدمیوں سے

خسارہ میں پڑ جاتے ہیں اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَ

واسطے ان کے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے ساتھ ان کے اور واسطے اُن کے آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ساتھ ان کے اور

جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور

لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ

واسطے اُن کے کان ہیں کہ نہیں سنتے ساتھ ان کے یہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں بلکہ وہ زیادہ تر گمراہ ہیں

جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ لوگ زیادہ بے راہ ہیں

بقیہ صـ ۲۴۴ ایک ہونیکو ثابت کیا کرتے ہیں اس آیت میں عالم ارواح کے عہد کا بیان ہے جس سے مقصود اعظم توحید کو ثابت کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تنہا معبود جاننے کا ہم سے ازل میں عہد بھی لیا جا چکا ہے، اور اس کے ضمن میں رسالت کا مسئلہ بھی ثابت ہو جائیگا کیونکہ اُس دن کے عہد و پیمان کی خبر رسول ہی کے ذریعے ہوئی اور اسی لئے حدیثوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے رسول تم کو اس عہد کے یاد دلانے کے لئے تمہارے پاس آئیں گے پس گویا گذشتہ قصوں اور اس واقعہ میں دونوں میں توحید اور رسالت کا اثبات ہے اگرچہ ان دونوں مسئلوں میں سے ہر ایک مسئلہ ایک جگہ مقصودی اور دوسری جگہ ضمنی ہے ۱۲ صفحہ ہٰذا

نزول الکلام ۔ ۵

قولہ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ الخ ابوعامر راہب نے کہ جس نے مسجد ضرار تعمیر کی تھی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت پہلی آسمانی کتابوں میں دیکھی تو ایمان لے آیا اس کے بعد اغوائے شیطانی سے منکر و کافر بن گیا اس کی حالت کے اظہار کے لئے یہ آیت نازل ہوئی اور بقول بعض مفسرین بلعم بن باعور کا حال سنانے کے لئے اور بقول بعض امیہ بن صلت کا قصہ سنانے کے لئے۔ اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ جس شخص کا واقعہ سنانے کا حکم اس آیت میں ہوا ہے وہ بنی اسرائیل میں کا ایک شخص بسوس نام والا ہے اُس کا مختصراً واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے واسطے اجازت دی کہ تین دعائیں تمہاری قبول ہیں جو چاہو مانگو ان کی بیوی نے جس کے اولاد بھی تھی کہا کہ ان میں سے ایک میرے لئے مانگ دیجئے آپ نے فرمایا کیا چاہتی ہے اس نے کہا کہ سارے بنی اسرائیل کی عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہو جاؤں چنانچہ انھوں نے دعا کی وہ ایسی ہی خوبصورت ہو گئی جب اُس کو معلوم ہوا کہ میں سب بنی اسرائیل کی عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہوں تو اس نے اپنے شوہر بسوس سے منھ پھیرا اُن کو جو غصہ آیا تو بددعا کی کہ الٰہی اس کی صورت کتیا کی طرح کر دے کہ بھونکتی پھرے پس دو دعائیں تو اس کی بیوی پر صرف ہو گئیں، جب اس کے بیٹوں نے اس کی صورت کتیا کی سی دیکھی تو کہنے لگے بقیہ آئندہ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا

یہ لوگ وہ ہیں غافل ۔ اور واسطے اللہ کے ہیں نام اچھے پس پکارو اُس کو ساتھ اُن کے

یہ لوگ غافل ہیں۔ اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کیلئے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو

وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا

اور چھوڑ دو ان کو جو کج راہی کرتے ہیں بیچ ناموں اُس کے البتہ جزا دیے جاویں گے جو تھے کرتے

اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور

يَعْمَلُونَ ۝ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝

اور جن لوگوں سے کہ پیدا کیا ہم نے ایک جماعت ہے کہ راہ دکھاتے ہیں ساتھ حق کے اور ساتھ اسی کے عدل کرتے ہیں

سزا ملے گی۔ اور ہماری مخلوق جن و انس میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق (یعنی اسلام) کے موافق ہدایت کرتے ہیں اور اُسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ

اور جنھوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو البتہ درجہ بدرجہ کھینچیں گے ہم ان کو گمراہی میں جس طرح سے کہ

اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم اُن کو بتدریج لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ اُن کو

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ أَوَلَمْ

نہیں جانتے اور ڈھیل دوں گا میں اُن کو تحقیق کر میرا مضبوط ہے کیا نہیں

خبر بھی نہیں۔ اور اُن کو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ کیا اُن لوگوں نے اس بات میں

يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ

فکر کرتے نہیں ہے واسطے صاحب اُنکے کے کچھ جنون سے نہیں وہ مگر ڈرانے والا

غور نہ کیا کہ اُن کا جن سے سابقہ ہے اُن کو ذرا بھی جنون نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف (عذاب سے)

مُّبِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

ظاہر کیا نہیں نظر کرتے بیچ بادشاہی آسمانوں کے اور زمین کے اور جو کچھ

ڈرانے والے ہیں اور کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا آسمانوں اور زمین کے عالم میں اور دیگر دوسری چیزوں میں

خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ

پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی چیز سے اور یہ شتاب ہے یہ کہ نزدیک ہوئی ہو اجل اُن کی

جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ اور اس بات میں (بھی غور نہیں کیا) کہ ممکن ہے کہ اُن کی اجل قریب ہی آ پہونچی ہو

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝ مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا

پس ساتھ کونسی بات کے پیچھے اس کے ایمان لاویں گے جس کو گمراہ کرے اللہ تعالےٰ پس نہیں

پھر قرآن کے بعد کونسی بات پر یہ لوگ ایمان لاویں گے جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اُس کو کوئی

هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ يَسْأَلُونَكَ

راہ دکھانیوالا واسطے اس کے اور چھوڑتا ہے اُن کو بیچ سرکشی اُن کی کے سرگرداں سوال کرتے ہیں تجھ کو

راہ پر نہیں لا سکتا (پھر غم لاحاصل) اور اللہ تعالےٰ اُن کو اُن کی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے یہ لوگ آپ سے

عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ

قیامت سے کہ کب ہے وقت قائم ہونے اُس کے کا کہہ سوائے اس کے نہیں کہ علم اُس کا نزدیک

قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اُس کا وقوع کب ہوگا آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے

بقیہ صـ ۲۴۵ کہ ہماری اس میں بڑی ذلّت ہے آپ دعا کیجئے کہ جیسی سب سے پہلے اس کی صورت تھی ویسی ہی ہو جائے چنانچہ بسوس نے دعا کی وہ جیسی تھی ویسی ہی ہوگئی، تو سب دعائیں بیکار گئیں زیادہ مشہور قول یہ ہے کہ اس میں بلعم باعور کا تذکرہ ہے اور قتادہؒ یہ فرماتے ہیں کہ کوئی معین آدمی مراد نہیں بلکہ جو شخص بھی دین حق کا تارک ہوا ہو ۱۲

۲۲ ع ۱۰

صفحہ ہذا ۱۲

خواص الکلام

۵ وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی الخ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ناموں کو یاد کرے اُس کے لئے جنت کی خوش خبری ہے حدیث میں آیا ہے کہ ان مبارک ناموں کے وسیلہ سے دعا مانگنا قبولیت کا سبب ہے ترمذی وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام آئے ہیں اور قرآن مجید میں اس ترتیب سے مذکور ہیں سورۃ بقرہ میں ۲۶ نام محیط قدیر علیم حکیم تواب بصیر واسع بدیع سمیع کافی رؤف شاکر الٰہ واحد غفور حلیم قابض باسط لا الٰہ الا ہو حی قیوم علی عظیم ولی غنی حمید آل عمران میں تین قائم وہاب سریع الحساب اور سورۂ نساء میں سات رقیب حسیب شہید غافر غفور مقیت وکیل انعام میں پانچ باطن قاہر قادر لطیف خبیر اعراف میں دو محی ممیت انفال میں دو نعم المولیٰ نعم النصیر ہود میں سات حفیظ قریب مجیب قوی مجید ودود فعال لما یرید رعد میں دو کبیر متعال ابراہیم میں ایک منان حجر میں بھی ایک خلاق مریم میں دو صادق وارث حج میں ایک باعث مومن میں ایک کریم نور میں تین حق مبین فرقان میں ایک ہادی سبا میں بھی ایک فتاح طٰہٰ میں ایک شکور مومن میں چار غافر قابل التوب شدید العقاب ذو الطول ذاریات میں تین رزاق ذو القوۃ متین طور میں ایک برّ اقترب میں ایک مقتدر رحمٰن میں ذو الجلال والاکرام حدید میں چار اوّل آخر ظاہر باطن حشر میں دس قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر خالق باری مصور بروج میں دو مبدی معید اخلاص میں دو احد صمد۔ اور اکثر علما کے نزدیک اسم اعظم الحی القیوم ہے اور بقول بعض ذو الجلال والاکرام ۱۲ از معتبرات

نزول الکلام ۵ وَذَرُوا الَّذِیْنَ الخ مشرکین اللہ پاک کو ایسے ناموں کے ساتھ پکارتے تھے جن کی بابت شریعت بقیہ آئندہ

رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ

رب میرے کے ہے نہ ظاہر کریگا اسکو وقت اس کے پر مگر وہی بھاری ہے بیچ آسمانوں کے اور

رب ہی کے پاس ہے اُس کے وقت پر اُس کو سوائے اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کریگا وہ آسمان اور زمین میں بڑا بھاری

الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ

زمین کے نہیں آوے گی تم پر مگر ناگہاں سوال کرتے ہیں تجھ سے گویا کہ تو بحث کرنیوالا ہے اس سے

حادثہ ہوگا اسلئے وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اُس کی تحقیقات کر چکے ہیں

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

کہہ سوائے اسکے نہیں کہ علم اُس کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے

آپ فرما دیجئے اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ

کہہ نہیں اختیار رکھتا میں واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ اور اگر

آپ کہہ دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی کہ جتنا خدا تعالیٰ نے چاہا اور اگر

كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِیَ

ہوتا میں جانتا غیب کو البتہ بہت لے لیتا میں بھلائی سے اور نہیں لگتی مجھ کو

میں غیب کی باتیں جانتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیا کرتا اور کوئی مضرت ہی مجھ پر واقع نہ ہوتی

السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ ع هُوَ

برائی نہیں میں مگر ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں وہی ہے

میں تو محض (احکام شرعیہ بتلا کر ثواب کی) بشارت دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں اُن لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ ایسا

الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

جس نے پیدا کیا تم کو جان ایک سے اور کیا اُس سے جوڑا اُس کا

(قادر و منعم) ہے جس نے تم کو ایک تن واحد (آدم) سے پیدا کیا اور اُسی سے اُس کا جوڑا (حوا) بنایا

لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ

تاکہ آرام پکڑے طرف اُس کی پس جب ڈھانکا اُس نے اُس کو اُٹھا لیا اُس نے بوجھ ہلکا پس چلے گئی

تاکہ وہ اُس اپنے جوڑے سے اُنس حاصل کرے پھر جب میاں نے بیوی سے قربت کی تو اُسکو حمل رہ گیا ہلکا سا سو وہ اُسکو لئے ہوئے چلتی پھرتی رہی

بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا

ساتھ اُس کے پس جب بوجھل ہوگئی دعا مانگی دونوں نے اللہ پروردگار اپنے سے اگر دے گا ہم کو تندرست

پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں میاں بیوی اللہ سے جو کہ اُن کا مالک ہے دعا کرنے لگے کہ اگر آپ نے ہم کو صحیح و سالم اولاد دیدی

لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ

البتہ ہوں گے ہم شکر کرنے والوں سے پس جب دیا اُن کو تندرست کیا واسطے اُس کے

تو ہم خوب شکر گذاری کریں گے۔ سو جب اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کو صحیح و سالم اولاد دیدی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں

شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ اَیُشْرِكُوْنَ

شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا تھا اُن کو پس بلند ہے اللہ اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں کیا شریک لاتے ہیں

وہ دونوں اللہ کے شریک قرار دینے لگے سو اللہ پاک ہے اُن کے شرک سے کیا ایسوں کو شریک ٹھیراتے ہیں

بقیہ صـ۲۴۶ نے اجازت نہیں دی تھی مثلاً کفار عرب یا ابا الکرام یا ابیض

وقف لازم

وقف منزل

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الوجہ کہہ کر پکارتے تھے اور نصاریٰ یا ابا المسیح یا ابا الملائکہ کہتے تھے اور حکماء فلاسفہ علت اولیٰ بولتے تھے اللہ پاک نے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام

لـہ قولہ لا تاتیکم الا بغتۃ الخ یعنی اچانک اور یکا یک بے خبری میں آپڑے گی شاید اس میں حکمت یہ ہو کہ جس طرح قیامت اجسام پر بھاری ہے کہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے اور پرزے پرزے کر دیگی اسی طرح دلوں پر بھی اس کا بھاری اثر ہو اور پہلے سے بتلا دینے میں یہ بات نہیں بنتی ۱۲ عزیز النفاسیر ۱۲

مع ۸

ع ۲۳ ۷ ۱۳

لـہ قولہ قل لا املک الخ منکرین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یہ شبہ کیا کرتے تھے کہ اگر آپ نبی ہیں تو آپ ہمارے کہنے کے مطابق کیوں ہماری دنیوی ضرر دور نہیں کر دیتے تھے کہ ہم محتاج ہیں غنی کر دو ہمارے فلاں عزیز و اقارب قریب مرگ ہیں یا مر گئے ہیں ان کو تندرست یا زندہ کر دو اور ہم کو غیب کی باتیں کیوں نہیں بتلا دیتے کہ ہم کو اس سال میں نفع ہوگا یا نقصان مینہ کب برسے گا فلاں شخص گم شدہ کہاں ہے کب آئیگا کوئی گم شدہ اونٹ کو دریافت کرتا کہ کہاں ہے اور اسی قسم کے طعن کیا کرتے تھے چنانچہ جب غزوہ بنی المصطلق سے آپ واپس آئے تو راستہ میں ایسی آندھی آئی کہ جس سے لوگوں کے جانور بھاگ گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رفاعہ کا مدینہ میں مرنا بھی بیان فرمایا کہ لو آج وہ مر گیا

اتنے میں ایک اونٹنی کو تلاش کرنیکا حکم فرمایا یہ سنکر عبد اللہ بن اُبی نے ہنسکر کہا کہ خوب، مدینہ جو اسقدر دور ہے وہاں کے آج کے واقعہ کی خبر تو دیتے ہیں مگر چار قدم پر اپنی اونٹنی کا حال معلوم نہیں کہ کہاں ہے اُس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ نے خود فرمایا کہ فلاں جگہ فلاں درخت میں اسکی مہار اٹکی ہوئی ہے جاؤ لے آؤ چنانچہ لوگ گئے تو وہیں پایا اُن کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ مجھے عالم قضا و قدر میں اختیار ہے نہ میں غیب جاننے والا ہوں میں تو صرف خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانیوالا ہوں اور آخرت کے ثواب اور نیکی اور ...

بقیہ تفسیر ... غزوۂ بنی المصطلق ... عزیز النفاسیر و الاکلیل ۱۲

مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ

اُس چیز کو کہ نہیں پیدا کرتے کچھ اور وہ پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں کر سکتے واسطے اُن کے

جو کسی چیز کو نہ بنا سکیں اور وہ خود ہی بنائے جاتے ہوں اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد (بھی) نہیں

نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى

مدد اور نہ اپنی جانوں کو وہ مدد کرتے ہیں اور اگر بلاؤ تم اُن کو طرف

دے سکتے اور وہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے اور اگر تم اُن کو کوئی بات بتلانے کو پکارو

الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ

ہدایت کی نہ پیروی کریں تمہاری برابر ہے اوپر تمہارے کیا پکارو تم اُن کو یا تم

تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں تمہارے اعتبار سے دونوں امر برابر ہیں خواہ تم اُن کو پکارو اور یا تم

صَامِتُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ

چپکے رہو تحقیق جن کو پکارتے ہو سوائے اللہ کے بندے ہیں

خاموش رہو واقعی تم خدا کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں

اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

مانند تمہارے پس پکارو تم اُن کو پس چاہیے کہ جواب دیں تم کو اگر ہو تم

تم اُن کو پکارو پھر اُن کو چاہیے کہ تمہارا کہنا کر دیں اگر تم

صٰدِقِيْنَ ○ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ

سچے کیا واسطے اُن کے پاؤں ہیں کہ چلتے ہیں ساتھ اُن کے یا واسطے اُن کے ہاتھ ہیں

سچے ہو کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یا اُن کے ہاتھ ہیں

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ

کہ پکڑتے ہیں ساتھ اُن کے یا واسطے اُن کے آنکھیں ہیں کہ دیکھتے ہیں ساتھ اُن کے یا واسطے اُن کے

جن سے کسی چیز کو تھام سکیں یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں یا اُن کے

اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ

کان ہیں کہ سنتے ہیں ساتھ اُن کے کہہ بلاؤ شریکوں اپنوں کو پھر مکر کرو مجھ سے

کان ہیں جن سے وہ سنتے ہوں۔ آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ تم اپنے سب شرکاء کو بلا لو پھر میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو

فَلَا تُنْظِرُوْنِ ○ اِنَّ وَلِیَّ ۦ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَ

پس مت ڈھیل دو مجھ کو تحقیق دوست میرا ہے اللہ جس نے اتاری ہے کتاب اور

پھر مجھ کو ذرا مہلت مت دو یقیناً میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی اور

هُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

وہی دوستی کرتا ہے صالحوں سے اور جن کو کہ پکارتے ہو سوائے اُس کے

وہ عموماً نیک بندوں کی مدد کیا کرتا ہے اور تم جن لوگوں کی خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○ وَ

نہیں کر سکتے مدد تمہاری اور نہ جانوں اپنی کو مدد دیتے ہیں اور

وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اُن کو

توضیح الکلام۔ ۵۱ آیت ۔ کونِ مَا لَا يَخْلُقُ الخ یہاں تک تو معبودِ حقیقی کے اوصاف کا ذکر ہو چکا اب باطل معبودوں کے عیوب ذکر کرتے ہیں تاکہ ان کا عبادت کے لائق نہ ہونا ثابت ہو۔ **۵۲** قولہ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى الخ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تم اُن کو پکارو کہ وہ تم کو کوئی بات بتلائیں تو تمہارا کہنا نہ کریں یعنے نہ بتلادیں دوسرا مطلب یہ کہ تم ان کو پکارو کہ آؤ ہم تم کو کچھ بتلادیں تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں یعنی تمہاری بتلائی ہوئی بات پر عمل نہ کر سکیں۔ اُن کے نزدیک تمہارا بولنا اور خاموش رہنا دونوں برابر ہیں کیونکہ وہ سنتے ہی نہیں اور جب وہ سننے ہی سے عاجز ہیں تو جو اس سے مشکل ہے کہ اپنی حفاظت کریں اور پھر جو اس سے بھی مشکل ہے کہ دوسروں کی امداد کریں اور پھر جو ان سب سے دشوار ہے کہ کسی شے کو پیدا کریں اُن سے تو بدرجۂ اولےٰ عاجز ہوں گے پھر بتاؤ وہ عبادت کے قابل کب ہو سکتے ہیں ۱۲

ہندوستانی مسلم نما مشرک

جس طرح عرب کے بت پرست اپنے بتوں کی مخالفت میں ڈرتے تھے کہ مبادا کوئی ضرر پہونچ جائیں ایسے ہی ہندوستان کے مسلمان جاہل بت پرست ہیں کوئی کہتا ہے کہ ہر سال میرے گھر سے محرم کے مہینہ میں تعزیہ پر مہندی چڑھتی آئی ہے اگر میں چھوڑ دوں گا تو مجھ پر کوئی زوال آجائے گا کوئی کہتا ہے کہ شادی میں اگر میرا بیٹا نوشہ فلاں پیر کی قبر پر سلام کرنے نہیں گیا تو شادی نامبارک ہوگی اور اگر اس سال عرس کے موقعہ پر فلاں پیر کی قبر پر چادر نہیں چڑھا دُنگا تو وہ ناراض ہو جائیں گے پھر نہ معلوم بیٹا مر جائے یا تجارت پر زوال آجائے کوئی شیخ سدو سے ڈرتا ہے اور کوئی زین خاں کالی بھوانی سے حالانکہ اس قسم کے بدخیالات کو اسلام نے اوّل و نعوذ مٹایا ہے پھر بتلاؤ کہ ایسے مسلمان صرف ظاہری مسلمان اور حقیقت میں مشرک ہیں یا نہیں ۱۲ از عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی

نزول الکلام ۵۳ قولہ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ الخ جب پہلی آیت بتوں کی برائی میں نازل ہوئی تو قریش نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے بتوں سے ڈرایا اور بولے کہ اے محمد ہمارے بتوں کو برا نہ کہا کرو مبادا تم پر کوئی آفت نازل نہ ہو جائے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

إِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ

اگر بلاؤ تم ان کو طرف ہدایت کی نہ سنیں گے اور دیکھتا ہے ان کو آنکھیں کر رہے ہیں

اگر کوئی بات بتلانے کو پکارو تو اس کو نہ سنیں اور ان کو آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں

إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ

طرف تیری اور وہ نہیں دیکھتے پکڑ لے درگذر کو اور حکم کر ساتھ بہتر کے اور

اور وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے سرسری برتاؤ کو قبول کر لیا کیجئے اور نیک کام کی تعلیم کر دیا کیجئے اور

أَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ

منہ پھیر لے جاہلوں سے اور اگر وسوسہ کرے تجھکو شیطان کی طرف سے وسوسہ ڈالنے والا

جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جایا کیجئے۔ اور اگر کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے تحقیق وہ ہے سننے والا جاننے والا تحقیق جو لوگ کہ

تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ

اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ

پرہیزگاری کرتے ہیں جب لگتا ہے ان کو وسوسہ شیطان سے یاد کر لیتے ہیں پس ناگہاں وہ

خدا ترس ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آ جاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں سو یکایک ان کی

مُبْصِرُونَ ۝ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ۝

دیکھنے لگتے ہیں اور بھائی ان کے کھینچتے ہیں ان کو بیچ گمراہی کے پھر نہیں تھمتے

آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور جو شیاطین کے تابع ہیں وہ ان کو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پس وہ باز نہیں آتے

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا

اور جب نہیں لاتا تو ان کے پاس نشانی کہتے ہیں کیوں نہ کھینچ لایا تو اس کو کہہ سوائے اسکے نہیں کہ میں پیروی کرتا ہوں

اور جب آپ کوئی معجزہ ان کے سامنے ظاہر نہیں کرتے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ یہ معجزہ کیوں نہ لائے آپ فرما دیجئے کہ میں اسکا اتباع کرتا ہوں

يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَ

اُس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میری رب میرے سے یہ دلیلیں ہیں پروردگار تمہارے سے اور ہدایت اور

جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے گویا بہت سی دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور

رَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ

رحمت واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اور جب پڑھا جاوے قرآن پس سنو اس کو

رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو

وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ

اور چپکے رہو تو کہ تم رحم کئے جاؤ اور یاد کر پروردگار اپنے کو بیچ جی اپنے کے

اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔ اور (اے ہر شخص سے یہ بھی کہدیجئے کہ) اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں

تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ

عاجزی سے اور ڈر سے اور کم آواز سے بات سے صبح کو اور

عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور

توضیح الکلام

۵۱ قولہ خذ العفو الخ یعنی لوگوں کے سرسری نظر میں جو برتاؤ معقول اور مناسب معلوم ہوں اونکو آپ قبول کر لیا کیجئے اونکی تہ اور حقیقت کی تلاش نہ کیجئے آپ تو کسی کے کام کو یہ دیکھکر کہ بظاہر میں اچھا ہے بھلائی پر محمول کر دیا کیجئے باطن کا حال تو بجز اللہ تعالیٰ اور کوئی جانتا ہی نہیں اسکی ٹٹول آپکا کام نہیں کہ اس عمل میں اخلاص کامل اور شرائط قبولیت کے موجود ہیں یا نہیں خلاصہ یہ ہے کہ معاشرت میں نرمی سے کام لیجئے تشدد نہ کیجئے یہ تو اچھے کاموں کی بابت ہے اور برے کام کسی سے صادر ہوتے دیکھو تو اس حالت میں یہ ملحوظ رکھو کہ اونکو نیک کام کی تعلیم کر دیا کیجئے اور جو اس تعلیم کے بعد بھی نہ مانے تو ایسے جاہلوں کے سر نہ ہوا کیجئے بلکہ ایک کنارہ ہو جایا کیجئے۔ طرح دے جایا کیجئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس کے معنی دریافت کئے جبرئیل نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دریافت کر کے بتلاؤنگا۔ پھر دریافت کر کے یہ بتلایا کہ اے محمد آپ کا پروردگار آپکو یہ حکم دیتا ہے کہ جو تم سے قطع تعلق کرے تم اوس سے ملو اور جو تم پر ظلم کرے تم اسکو معاف کر دو اور جو تم کو نہ دے تم اوسکو دو حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مکارم اخلاق کی تعلیم کے بارہ میں اس سے بڑھکر اور کوئی آیت نہیں اور نہ کوئی جملہ ہو سکتا ہے۔

۵۲ قولہ واما ینزغنک الخ یعنی اگر شیطان کے اغوا سے کوئی برا وسوسہ دل میں آ جائے تو اللہ سے پناہ مانگ لیا کیجئے کیونکہ وہ سمیع علیم ہے پرہیزگار لوگوں کی عوام الناس میں سے یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جب اونکے دل میں کوئی شیطانی خیال آتا ہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اوسکی صفات کا نقشہ سامنے کھینچتے ہیں تو جسمانیت کی اس تاریکی سے باہر آکر دفعتاً بینا ہو جاتے ہیں یعنی یکایک آنکھیں سی کھل جاتی ہیں اور شیاطین کے بھائیوں کی یہ کیفیت ہے کہ اونکے لئے کوئی غصہ اور غضب ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ جس بری بات میں پڑتے ہیں تو اون کے بھائی شیطان خواہ جن ہوں یا انسان سرکشی میں اور بڑھا دیتے ہیں یہاں تک کہ پھر کمی نہیں کرتے۔ ۱۲

۵۳ قولہ واذا لم تاتہم الخ یعنی جب اونکی خواہش کے مطابق آپ اونکو معجزہ نہیں دکھاتے تو کہتے ہیں ÷ بقیہ بر صفحہ آئندہ

الْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ

شام کو اور مت ہو غافلوں سے تحقیق جو لوگ کہ نزدیک رب تیرے کے
شام (یعنی علی الدوام) اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا۔ یقیناً جو ملائکہ تیرے رب کے نزدیک

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ○

ہیں نہیں تکبر کرتے بندگی اس کی سے اور تسبیح کرتے ہیں واسطے اُس کے اور اُسی کو سجدہ کرتے ہیں
(مقرب) ہیں وہ اسکی عبادت سے (جسمیں اصل عقائد ہیں) تکبر نہیں کرتے اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں (جوکہ طاعت لسانی ہے) اور اسکو سجدہ کرتے ہیں (جوکہ طاعات ابدانی سے ہے)

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ انفال مدینہ میں نازل ہوئی اس میں پچھتر آیت اور دس رکوع ہیں

کلماتہا ۱۲۵۳ حروفہا ۵۵۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والے مہربان کے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ

سوال کرتے ہیں تجھکو لوٹوں سے کہہ لوٹیں واسطے اللہ کے ہیں اور رسول کے
یہ لوگ آپ سے (خاص) غنیمتوں کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ یہ غنیمتیں اللہ کی ہیں اور رسول کی ہیں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

پس ڈرو اللہ سے اور درست کرو معاملے آپس کے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور
سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ کی اور

رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ

رسول اس کے کی اگر ہو تم ایمان والے سوائے اس کے نہیں کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں
اس کے رسولوں کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو (کیونکہ) بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ

کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہیں دل ان کے اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں اس کی
کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں انکو پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں

زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ ۚ الَّذِيْنَ

زیادہ کرتی ہیں ان کو ایمان اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں وہ لوگ کہ
اُن کے ایمان کو اور زیادہ (مضبوط) کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (اور) جو کہ

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ ؕ اُولٰٓئِكَ

قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اُس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے انکو خرچ کرتے ہیں یہ لوگ
نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں (بس)

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ

وہ ہیں ایمان والے ساتھ حق کے واسطے انکے درجے ہیں نزدیک پروردگار ان کے کے اور بخشش ہے
سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور (انکے لئے) مغفرت ہے

بقیہ صفحہ سابقہ

لولا اجتبیتہا کہ تم از خود کیوں نہیں بنا لاتے یا تم نے اللہ تعالیٰ سے کہکر اس معجزہ کو کیوں پورا نہ کرالیا اللہ تعالیٰ اسکے جواب میں ارشاد فرماتا ہے کہ آپ اونسے کہدیجئے میں صرف اللہ تعالیٰ کی وحی کا اتباع کرتا ہوں اپنی جانب سے کوئی درخواست نہیں کر سکتا۔ ہر امر میں جہاں ضرورت پڑتی ہے وحی کا منتظر رہتا ہوں نہ مجھے اس کی ضرورت ہے کہ تمھاری خواہشوں کی پیروی کروں قرآن مجید خود ایسا معجزہ ہے جس کے برابر کوئی معجزہ نہیں ہو سکتا۔ جب تم اسی کو نہیں مانتے تو پھر اور کس معجزے کے قائل ہوگے یہاں قرآن مجید کی تعریف میں تین لفظ ارشاد فرمائے ایک بصائر یہ اس وجہ سے فرمایا کہ قرآن مجید کی وجہ سے توحید اور نبوت اور معاد کا حال معلوم ہو جاتا ہے ایسے ہی انبیاء سابقین اور اون کے مطیع و نافرمانوں کے حالات کے لئے یہ قرآن آئینہ ہے اس لئے اسکو بصائر کہنا صحیح ہے مگر یہ اون ہی لوگوں کے لئے ہے جو علم کے اس درجہ کو پہونچے ہوں کہ اونکو ان امور کا مشاہدہ سا ہو جائے اور جن لوگوں کا علم صرف دلیل ہی کے درجہ تک رہتا ہے اون کے لئے قرآن شریف ہدایت ہے یہ اوسکی دوسری صفت ہے اور عام مومنوں کے لئے یہ قرآن مجید رحمت ہے یہ اوسکی تیسری صفت ہے اور تقوم لیومنون میں تینوں گروہ داخل ہیں ۱۲

ع ۱۸ / ۱۴ / ۲۴

صفحہ ہذا

۱؎ قولہ یسئلونک الخ اس آیت میں یہ بتلاتے ہیں کہ مال غنیمت حقیقت میں اللہ کا ہے جس طرح رسول کو وہ تعلیم دے اوس طرح وہ تقسیم کرے چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کو برابر تقسیم کر دیا۔ جیساکہ حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے آگے فرماتے ہیں کہ اللہ سے ڈرو آپس میں سلوک رکھو غنیمت پر جھگڑا نہ ڈالو ہر بات میں اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کا کہا مانو اگر ایمان دار ہو اسکے بعد حقیقی ایماندار کی صفات بیان فرماتے ہیں کہ اونمیں یہ پانچ باتیں ہوتی ہیں ۱۔ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو محبت اور خوف سے اونکے دل کانپنے لگتے ہیں ۲۔ جب اوسکی آیتیں انکو سنائی جاتی ہیں تو سنکر اونکا ایمان اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے ۳۔ وہ لوگ ہر کار و بار میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں یہ تینوں صفتیں تو قوت نظریہ سے متعلق تھیں آگے قوت عملیہ کے متعلق دو صفتیں بیان فرماتے ہیں ۱۔ نماز پڑھتے ہیں

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ

اور رزق ہے باکرامت جس طرح سے نکالا تجھ کو رب تیرے نے گھر تیرے سے ساتھ حق کے

اور عزت کی روزی جیسا آپ کے رب نے آپ کے گھر (اور بستی) سے مصلحت کیساتھ آپ کو (بدر کیطرف) روانہ کیا

وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ۝ يُجَادِلُونَكَ

اور تحقیق ایک فرقہ مسلمانوں میں سے البتہ ناخوش رکھتے تھے جھگڑا کرتے تھے تجھ سے

اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کو گراں سمجھتی تھی (اور وہ اس مصلحت (کے کام) میں

فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ

بیچ حق کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوا گویا کہ ہانکے جاتے ہیں طرف موت کی

بعد اس کے کہ اسکا ظہور ہو گیا تھا (اپنے بچاؤ کیلئے) آپ سے (بطور مشورہ) اسطرح جھگڑ رہے تھے کہ گویا کوئی انکو موت کیطرف ہانکے لئے جاتا ہے

وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ

اور وہ دیکھتے ہیں اور جب وعدہ کرتا تھا تم کو اللہ ایک کا دو جماعتوں میں سے

اور وہ دیکھ رہے ہیں اور تم لوگ اسوقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے ان دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کرتے تھے

أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ

یہ واسطے تمہارے ہے اور تم دوست رکھتے تھے یہ کہ بن شوکت والا ہی ہووے واسطے تمہارے

کہ وہ تمہارے ہاتھ آجاوے گی اور تم اس تمنا میں تھے کہ غیر مسلح جماعت (یعنی قافلہ) تمہارے ہاتھ آجاوے

وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ

اور ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ باتوں اپنی کے اور کاٹے جڑ

اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کا حق ہونا (عملاً) ثابت کردے اور ان کافروں کی بنیاد (اور قوت)

الْكَافِرِينَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝

کافروں کی تو کہ سچا کرے دین کو اور جھوٹا کرے باطل کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں گناہ گار

کو قطع کردے تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا (عملاً) ثابت کردے گو یہ مجرم لوگ ناپسند ہی کریں

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ

جس وقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے پس قبول کیا واسطے تمہارے یہ کہ میں مدد دوں گا تم کو

اسوقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار

بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا

ساتھ ہزار کے فرشتوں سے پیچھے سے اور لانے والے اور نہیں کیا اس کو اللہ نے مگر

فرشتوں سے مدد دوں گا جو سلسلے وار چلے آویں گے اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس (حکمت) کیلئے کی

بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ

خوشخبری اور تو کہ آرام پکڑیں ساتھ اس کے دل تمہارے اور نہیں مدد مگر

کہ (غلبہ کی) بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو (اضطراب سے) قرار ہو جاوے اور (واقع میں تو) نصرت (اور غلبہ) صرف

عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ

نزدیک اللہ کے سے تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا جب کہ ڈھانکتا تھا تم کو اونگھ سے

اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والے ہیں۔ اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ تم پر اونگھ کو طاری کر رہا تھا

توضیح الکلام

لے قولہ لکرھون الخ یعنی مسلمانوں کی ایک جماعت اپنی شمار اور سامان جنگ کو دیکھکر ابوجہل کے لشکر کے مقابلہ پر نکلنے کو گراں سمجھتی تھی اور باوجودیکہ اوس لشکر کے مقابلہ میں جانے کا حق ہونا معلوم ہو چکا تھا مگر پھر بھی وہ لوگ بطور مشورہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمیں جھگڑا کرتے تھے کہ بچ جائیں تو اچھا ہی ہے اور مقابلہ میں جانے کو موت کی طرف کھینچکر لیجانا سمجھتے تھے لیکن آخر کار مقابلہ پر نکلے یہ پہلا انعام اللہ تعالیٰ کا اُنپر ہوا اور مختصر واقعہ اس کا یہ ہے کہ آنحضرت کو بذریعہ وحی معلوم ہوا کہ ایک قافلہ تھوڑے سے سوداگران مکہ کا ملک شام سے مکہ کو واپس جارہا ہے اور مال و اسباب اوسکے ہمراہ کافی ہے آپنے صحابہ کو خبر دی تو صحابہ نے یہ خیال کرکے کہ آدمی تو ہیں تھوڑے اور اسباب زیادہ لوٹنے کے لئے مدینہ سے چل پڑے اسکی خبر مکہ پہونچی تو ابوجہل وہاں کے سرداروں اور فوج کیساتھ اوس قافلہ کی مدد کو نکلا قافلہ تو سمندر کے کنارے کنارے ہو لیا اور ابوجہل دوسرے راستہ سے مقام بدر آکر ٹھیر گیا اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وادی دجران میں مقیم تھے آپکو ابوجہل کا مقام بدر میں آجانا وحی سے معلوم ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا کہ ان دونوں گروہ قافلہ اور لشکر ابوجہل میں سے آپکو ایک گروہ پر غلبہ ضرور ہوگا آپنے صحابہ سے مشورہ کیا چونکہ صحابہ بارادہ قتل و قتال نہ آئے تھے اس لئے جنگ کا کافی سامان اونکے ساتھ نہ تھا اور آدمی بھی تین سو سے کچھ ہی زیادہ تھے اور ابوجہل کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے اس لئے بعض کو فکر ہوئی اور رائے دی کہ اس لشکر کا مقابلہ نہ کرنا چاہیئے بلکہ قافلہ ہی کو چلکر پکڑ لینا مناسب ہے آپکو ملال سا ہوا تو حضرت ابوبکر و عمر حضرت مقداد حضرت سعد بن معاذ و جلیل القدر صحابہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ یا حضرت ہم غلام آپ کے امت موسیٰ کی طرح ہونا نہیں چاہتے کہ آپکو جنگ کے لئے جانے دیں اور ہم بیٹھے رہیں بلکہ ہم ہر طرح تابعدار ہیں اور ہمیشہ اتباع حکم کے لئے حاضر ہیں اوسوقت آپ بدر کیطرف روانہ ہوئے ۱۲ **لے قولہ** واذ یعدکم اللہ الخ اس انعام کا خلاصہ یہ ہے کہ تم تو مقابلہ کفار سے بچتے ہی تھے لیکن بہتری اسی میں تھی لہٰذا یہ ہمارا انعام تھا کہ ہم نے تم کو مقابلہ کے لئے آمادہ کیا اور اوس کا انجام بخیر ہوا ۱۲۔

ع ۱۰ | ۱۵

اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ

امن اس کی طرف سے اور اُتارتا تھا اوپر تمھارے آسمان سے پانی تو کہ پاک کرے تم کو ساتھ اس کے اور

اپنی طرف سے چین دینے کے لئے اور (اس کے قبل) تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا تاکہ اس پانی کے ذریعے تمکو حدث اصغر واکبر سے پاک کردے

يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

دور کرے تم سے نجاست شیطان کی اور تو کہ باندھ دیوے اوپر دلوں تمھارے کے اور ثابت رکھے

تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کردے اور تمھارے دلوں کو مضبوط کردے اور تمھارے

بِهِ الْاَقْدَامَ ۝ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ

بسبب اس کے قدموں تمھارے کو جس وقت وحی پہونچاتا تھا رب تیرا طرف فرشتوں کی یہ کہ میں ساتھ تمھارے ہوں

پاؤں جمادے اسوقت کو یاد کرو جب کہ آپ کا رب (ان) فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمھارا ساتھی (و مددگار) ہوں

فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

پس ثابت رکھو ان لوگوں کو جو ایمان لائے البتہ ڈالوں گا میں بیچ دلوں ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے

سو (مجھکو مددگار سمجھ کر) تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ میں ابھی کفار کے قلوب میں

الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ

رعب پس مارو اوپر گردنوں کے اور مارو ان میں سے ہر

رعب ڈالے دیتا ہوں سو تم (کفار کی) گردنوں پر مارو اور ان کے

بَنَانٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ

پورے پر یہ اس واسطے ہے کہ انھوں نے خلاف کیا اللہ کا اور رسول اس کے کا اور جو کوئی خلاف کرے

پور پور کو مارو یہ اس بات کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اور جو اللہ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ

اللہ کا اور رسول اس کے کا پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے یہ ہے پس چکھو اس کو

اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ (اس کو) سخت سزا دیتے ہیں سو یہ سزا چکھو

وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

اور تحقیق واسطے کافروں کے عذاب ہے آگ کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ

اور جان رکھو کہ کافروں کے لئے جہنم کا عذاب مقرر ہی ہے اے ایمان والو جب تم کافروں سے

لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ

ملاقات کرو تم ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے لشکر باندھ کر پس مت پھیرو ان سے پیٹھ کو اور جو کوئی

(جہاد میں) دوبدو مقابل ہوجاؤ تو ان سے پشت مت پھیرنا اور جو شخص ان سے

يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى

پھیر دے ان سے اس دن پیٹھ اپنی مگر حرفت کرنے والا واسطے لڑائی کے یا جگہ پکڑنے والا طرف

اس موقع پر (مقابلہ کے وقت) پشت پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لئے پینترا بدلتا ہو یا اپنی جماعت کیطرف

فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

جماعت کی پس تحقیق پھر آیا ساتھ غصے کے اللہ کی طرف سے اور جگہ رہنے اس کے کی دوزخ ہے۔ اور بری جگہ ہے

پناہ لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے۔ باقی اور ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آجاویگا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے

توضیح الکلام

۱ قولہ اذ یوحی الخ یہ پانچواں انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے روز وحی بھیجی کہ اے فرشتو میں تمھارے ساتھ ہوں تم نے مسلمانوں کو ثابت قدم کردیا ظاہر میں اون کے شریک حال رہو کیونکہ جب کوئی اپنے ساتھ مددگاروں کی جماعت دیکھتا ہے تو دل قوی ہوجاتا ہے یا اس طور سے کہ جس طرح شیطانوں کو دل میں وسوسہ ڈالنے کا قابو دیا ہے اسی طرح ملائکہ کو نیک خیال پیدا کرنے کا بھی جسکو لمہ اور الہام کہتے ہیں اب مفسرین کا تو اس میں اتفاق ہے کہ جنگ بدر میں آسمان سے مسلح ہوکر مسلمانوں کی مدد کو فرشتے نازل ہوئے جو مسلمانوں کو بھی دکھائی دیے مگر اس میں اختلاف ہے کہ انھوں نے جنگ کی یا نہیں بعض حدیثوں سے و نیز ظاہر آیت کلام اللہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انھوں نے جنگ کی جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ ایک شخص ایک مشرک پر حملہ کرکے دوڑا تو اوسکے مارنے سے پہلے ہی وہ زمین پر مرا پڑا تھا اور اوسکے منھ پر کوڑے کا نشان تھا اور کوڑے کی آواز بھی آئی تھی اور اوس آواز کے ساتھ یہ آواز بھی سنائی دی تھی کہ اقدم حیزوم یعنی اے حیزوم گھوڑے آگے بڑھا بعض مفسر کہتے ہیں کہ جنگ نہیں کی صرف مسلمانوں کے اطمینان کے لئے نازل ہوئے تھے جیسا کہ اس جملہ میں وما جعلہ اللہ الا بشری لکم الخ سے پایا جاتا ہے اور آیت ہذا کے اندر کلمہ سالقی الخ کا مطلب یہ تبلاتے ہیں کہ ملائکہ کو حکم ہوا کہ اہل ایمان کی اس طرح تثبیت کرو کہ انکے دلوں میں فرشتہ کے تصرف کیطرح یہ تصرف کرو کہ اوس میں اطمینان اور قوت ڈالدو ۱۲ تو جو لوگ فرشتوں کے جنگ کرنیکے قائل ہیں وہ فاضربوا اور واضربوا کا حکم فرشتوں کے لئے بتلاتے ہیں اور جو جنگ سے انکار کرتے ہیں اونکے نزدیک ان دونوں حکموں کے مخاطب مسلمان یعنی صحابہؓ ہیں اس کے بعد ذلک بانہم شاقوا اللہ الخ میں کفار کی رسوائی کا سبب بیان فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول کی نافرمانی کی تھی جسکا یہ مزہ چکھا اور آئندہ جو نافرمانی کریگا سزا پاویگا ۱۲

۲ قولہ یا ایہا الذین الخ چونکہ اس جنگ بدر میں کامیابی بظاہر اسوجہ سے ہوئی تھی کہ مسلمان مستقل اور ثابت قدم رہے تھے اس لئے ہمیشہ کیواسطے مسلمانوں کو ہر ایک جنگ میں صبر و استقلال کا حکم دیتا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ جب جہاد میں کافروں سے تمھارا مقابلہ ہوجائے تو وہاں سے بھاگنا تمھارے لئے درست نہیں بجز دو صورتوں کے ایک یہ کہ حیلہ اور داؤ مقصود ہو کہ بظاہر

الْبَصِيرُ ○ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ

پھر جانے کی پس نہ مارا تم نے ان کو ولیکن اللہ نے مارا ان کو اور نہ پھینکا تھا تو نے

سو تم نے ان کو قتل نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے (بیشک) ان کو قتل کیا اور آپ نے خاک کی مٹھی

إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً

جس وقت کہ پھینکا ولیکن اللہ نے پھینکا تھا اور تو کہ آزمایش کرے ایمان والوں کو ساتھ نعمت کے اپنی طرف کی

نہیں پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی اور تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے ان کی محنت کا خوب عوض دے

حَسَنًا ط إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ ذٰلِكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ مُوهِنُ

آزمایش نیک تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے بات یہ ہی اور یہ کہ اللہ سست کرنے والا ہے

بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ان مومنین کے اقوال کے) خوب سننے والے (اور ان کے افعال و احوال کے) خوب جاننے والے ہیں ایک بات تو یہ ہوئی

(اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی)

كَيْدِ الْكٰفِرِينَ ○ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ج وَ

مکر کافروں کا اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آتی ہے تمہارے پاس فتح اور

کافروں کی تدبیر کا کمزور کرنا تھا اور اگر تم لوگ فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تو تمہارے سامنے آموجود ہوا اور

إِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ج وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ

اگر باز رہتے ہو پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اور اگر پھر آؤ تم پھر آئیں گے ہم اور ہرگز نہ کفایت کرے گی

اگر باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے نہایت خوب ہے اور اگر تم پھر وہی کام کرو گے تو ہم بھی پھر یہی کام کریں گے

عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ لا وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ○ ع

تم سے جماعت تمہاری کچھ اور اگرچہ بہت ہو اور یہ کہ اللہ ساتھ مسلمانوں کے ہے

اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ آدیگی گو کتنی ہی زیادہ ہو اور واقعی بات یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ اصل میں ایمان والوں کے ساتھ ہے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی اور مت پھرو

اے ایمان والو اللہ کا کہنا مانو اور اس کے رسول کا اور اس کا کہنا ماننے سے روگردانی مت کرو

عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ○ ج صلے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا

اس سے اور تم سنتے ہو اور مت ہو مانند ان لوگوں کی کہ کہتے ہیں

اور تم (اعتقاد سے) سن تو لیتے ہی ہو اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ

سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ○ إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ

سنا ہم نے اور وہ نہیں سنتے تحقیق بدتر چلنے والوں کے نزدیک

ہم نے سن لیا حالانکہ وہ سنتے سناتے کچھ نہیں بے شک بدترین خلائق اللہ کے نزدیک

اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ○ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ

اللہ کے بہرے گونگے ہیں وہ جو نہیں سمجھتے اور اگر جانتا اللہ

وہ لوگ ہیں جو بہرے ہیں گونگے ہیں جو کہ ذرا نہیں سمجھتے اور اگر اللہ تعالیٰ

فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ط وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

بیچ ان کے بھلائی البتہ سناتا ان کو اور اگر اب سنا دے ان کو البتہ پھر جاویں اور وہ

ان میں کوئی خوبی دیکھتے تو ان کو سننے کی توفیق دیتے اور اگر ان کو اب سنا دیں تو ضرور روگردانی کریں گے

توضیح الکلام

بقیہ سابقہ بھاگنا معلوم ہو مگر مقصود یہ ہو کہ الٹ کر ماروں گا دوسری یہ کہ بھاگ کر اسلام کے لشکر میں آملنا مقصود ہو ۱۲۔

۱ قولہ فلم تقتلوہم الخ اس میں بھی ایک قصہ کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ آپ نے جنگ بدر کے روز ایک مٹھی کنکریوں کی اٹھا کر کافروں کی طرف پھینک دی کہ اس سے ہر ایک کی آنکھ میں کچھ نہ کچھ ریزے گرے اور اپنی آنکھیں ملنے لگا مسلمانوں نے ان کا کام تمام کر دیا اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جب تم کو معلوم ہوا کہ ایسے ایسے نادر واقعات پیش آئے کہ فرشتے امداد کے لئے آترے اور ایک مٹھی کنکریوں سے سب کے سب اندھے ہو گئے تو اس سے معلوم ہوا کہ تاثیر حقیقی کے طور پر تم نے ان کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے کیا ایسے آپ کی ایک مٹھی کنکریوں کی ان کی جانب پھینکنا حقیقت میں موثر نہ تھا بلکہ تاثیر حقیقی کے اعتبار سے تو آپ نے پھینکی ہی نہیں خدا تعالیٰ نے پھینکی اور اس کے باوجود جو اس قتل وغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے بندہ کی طرف منسوب فرمایا سو اس کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ مسلمانوں کو اپنی جانب سے ان کی محنت کا خوب عوض دے اور عوض آدمی کے اپنے اختیاری فعل پر ملتا ہے لہذا یہ فعل بندہ ہی کا بتلایا گیا ۱۲

۲ ع ۹ ۱۶

۲ قولہ وان تستفتحوا الخ عام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں خطاب کافروں کو ہے فرماتے ہیں کہ اگر تم لوگ فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تو تمہارے سامنے آموجود ہوا کہ جو حق پر تھا اس کو غلبہ ہو گیا اور اب اگر حق واضح ہو جانے کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے باز آجاؤ تو تمہارے لئے یہ نہایت خوب ہے اور اگر اب بھی باز نہ آئے بلکہ تم پھر وہی کام کرو گے یعنی مخالفت تو ہم بھی پھر یہی کام کریں گے یعنی تم کو مغلوب اور مسلمانوں کو غالب کر دینا اور اگر تم کو اپنی کثرت مردم شماری کا گھمنڈ ہو اور یہ خیال کرتے ہو کہ ابکی دفعہ اس سے بھی زیادہ آدمی اکٹھے کر کے مقابلہ پر آئیں گے تو یاد رکھو کہ تمہاری کثرت مردم شماری ذرہ برابر بھی کام نہ آئے گی گو کتنی ہی کثرت ہو اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقت میں مسلمانوں ہی کے ساتھی ہیں لہذا اگر کسی وقت کسی عارض کی وجہ سے غلبہ کفار کو ہو جائے تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کفار کا خدا تعالیٰ مددگار رہے ۱۲۔

مُّعْرِضُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ

الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا

تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۤصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ

اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ

اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ

عَظِيْمٌ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ

نزول الکلام

۱؎ قولہ یاایہا الذین آمنوا لا تخونوا الآیۃ ابولبابہ یعنی مروان بن عبد المنذر کے بارہ میں نازل ہوئی جسکا واقعہ یہ ہوا کہ یہود بنی قریظہ کا اکیس ۲۱ دن تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا۔ جب انھوں نے صلح کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ جو حکم کریں اس کے مطابق صلح ہونی چاہیے اس کو انھوں نے نہ مانا اور کہا کہ ابولبابہ کو ہمارے یہاں بھیجیے، چونکہ ابولبابہ کے بال بچے گھر بار قبیلہ بنی قریظہ ہی میں تھا تو یہ لوگ سمجھے کہ وہ ضرور ہی خیر خواہی کریں گے غرض جب ابولبابہ آئے تو بنی قریظہ نے ان سے مشورہ کیا کہ سعد بن معاذ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انھوں نے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ وہ تو تمھارے قتل ہی کی رائے دیں گے لہذا کبھی ایسا نہ کرنا کہ سعد بن معاذ کے حکم پر فیصلہ کرو ابولبابہ کہتے ہیں کہ یہ بات کہنے کے بعد ابھی تک میرے قدم اس جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میں جان گیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی خیانت کی بس فوراً منھ کے بل گھسکر مسجد نبوی تک آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کی اور اپنے آپ کو مسجد کے ایک کھنبہ سے بندھوا دیا اور قسم کھائی کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہوگی اُسوقت تک زبان پر کوئی چیز نہ رکھونگا اور کھانا پینا سب چھوڑ دیا سات دن اسی طرح گذر گئے تب بیہوش ہو کر گر پڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس سیدھا چلا آتا تو میں اوس کے لئے حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا اور جب اوس نے اپنی ذاتی رائے سے یہ حرکت کی ہے تو اس میں میں کچھ دخل نہیں دے سکتا اور نہ کھول سکتا ہوں جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہ کرے۔ پھر حق تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی اور ابولبابہ کو بطور خوشخبری خبر سنائی گئی کہ خدا تعالیٰ نے تمھاری توبہ قبول فرمالی ابولبابہ نے کہا کہ میں کبھی ہرگز اپنے آپکو اوسوقت تک نہ کھولونگا جبتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف لاکر مجھے اپنے دست مبارک سے نہ کھولیں چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم ہی نے تشریف لاکر اون کو کھولا۔ ابولبابہ نے قبول توبہ کے شکریہ میں دو باتیں اپنے لئے اختیار کیں ایک تو یہ عہد کیا کہ آئندہ ہمیشہ کے لئے میں اپنی قوم کی بستی ترک کر چکا کہ اب کبھی وہاں نہ جاؤنگا باقی صفحہ

ع ۳ ۹ ۱۷

فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

امتیاز اور دور کرے گا تم سے برائیاں تمہاری اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل

فیصلہ کی چیز دیگا اور تم سے تمہارے گناہ دور کردیگا اور تمکو بخشدیگا اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل

الْعَظِيْمِ ۝ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ

بڑے کا ہے اور جس وقت مکر کرتے تھے ساتھ تیرے وہ لوگ کہ کافر ہوئے تاکہ بند کر رکھیں تجھکو یا مار ڈالیں تجھکو

والا ہے اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے جبکہ کافر لوگ آپ کی نسبت (بڑی بڑی) تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آیا آپکو قید کرلیں یا آپکو قتل کر ڈالیں

اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

یا نکال دیں تجھ کو اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ نیک مکر کرنے والوں کا ہے

یا آپ کو خارج وطن کردیں اور وہ تو اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ (میاں) اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ

اور جس وقت پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری کہتے ہیں تحقیق سنا ہم نے اگر چاہیں ہم البتہ کہہ لیویں مانند

اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اگر ہم ارادہ کریں تو اس کے برابر ہم بھی کہلا دیں

هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ

اس کی نہیں یہ مگر کہانیاں پہلوں کی اور جب کہا انھوں نے یا اللہ

یہ تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے منقول چلی آرہی ہیں۔ اور جب کہ ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ

اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً

اگر ہے یہ حق نزدیک تیرے سے پس برسا اوپر ہمارے پتھر

اگر یہ قرآن آپ کی طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایئے

مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

آسمان سے یا لے آ ہم پر عذاب درد دینے والا اور نہیں تھا اللہ کہ عذاب کرے ان کو

یا ہم پر (اور) کوئی دردناک عذاب واقع کر دیجئے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کریں گے کہ ان میں آپکے ہوتے ہوئے

وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

اور تو بیچ ان کے تھا اللہ نہیں تھا عذاب کرنے والا ان کو اور وہ ہوں بخشش مانگتے

ان کو (ایسا) عذاب دیں اور (نیز) اللہ تعالیٰ ان کو (ایسا) عذاب نہ دیں گے جس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے رہتے ہیں

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ

اور کیا ہے واسطے ان کے یہ کہ نہ عذاب کرے ان کو اللہ اور وہ بند کرتے ہیں مسجد حرام

اور (دیگر) ان کا کیا استحقاق ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بالکل ہی سزا (بھی) نہ دے حالانکہ وہ لوگ مسجد حرام سے روکتے ہیں

الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ

سے اور نہیں وہ لائق والی ہونے اس کے کے نہیں لائق والی ہونے اس کے کے مگر پرہیزگار

حالانکہ وہ لوگ اس مسجد کے متولی بننے کے بھی لائق نہیں اس کے متولی تو سوا متقیوں کے اور کوئی بھی اشخاص نہیں

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ

ولیکن بہت ان کے نہیں جانتے اور نہیں ہے نماز ان کی نزدیک

ولیکن ان میں اکثر لوگ علم (ہی) نہیں رکھتے اور ان کی نماز

بقیہ سابقہ

دوسری یہ کہ میں اپنا سارا مال خدا تعالیٰ کے راستہ میں دیدوں گا آپنے فرمایا کہ صدقہ کرنے کے لئے صرف ایک تہائی مال کافی ہو سب مال صدقہ نہ کرو اس واقعہ میں یہ آیت لا تخونوا اللہ وتخونوا سے الفضل العظیم تک نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام

لے قولہ لو نشاء لقلنا مثل ہذا الخ نضر بن حارث مشرک سوداگر تھا سوداگری کی مد میں ملک فارس اور حیرہ جاتا رہتا تھا اور وہاں رستم اور اسفندیار اور دوسرے اہل عجم کے واقعات اور کہانیاں سنا کرتا تھا اور یہود و نصاریٰ پر گذرتا تھا تو اون کو رکوع و سجدہ کرتے دیکھتا تھا یا توریت و انجیل کی تلاوت کرتے اور جب مکہ معظمہ آتا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نماز پڑھتے اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے دیکھا تب نضر بولا کہ اگر ہم چاہیں تو ایسا کلام ہم بھی بنا سکتے ہیں کیونکہ اس میں بھی گذشتہ امتوں کے واقعات اور قصے ہیں اور ایسے قصے ہم کو بھی معلوم ہیں جب نضر نے یہ الفاظ اپنی زبان سے کہے تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیکھ خدا سے ڈر محمد جو کچھ کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اسکے جواب میں اوس نے کہا کہ میں بھی تو سچ ہی کہتا ہوں تو عثمان بولے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو یہ کہتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ تو وہ بولا کہ میں کہتا ہوں لا الٰہ الا اللہ لیکن اس کے ساتھ یہ اور کہتا ہوں کہ یہ بت خدا کی بیٹیاں ہیں پھر کہنے لگا کہ اے خدا اگر جو کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں وہی حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور دردناک عذاب لا تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وما کان اللہ لیعذبہم الخ حضرت سعید بن جبیر یہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن خدا تعالیٰ کے پیچھے رسول نے تین آدمیوں کو باندھکر قتل کیا ایک طعیمہ بن عدی دوسرا عقبہ بن ابی معیط تیسرا نضر بن حارث تو اس اعتبار سے گویا اُسنے دنیا میں بھی عذاب دیکھ لیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بات کا کہنے والا نضر نہیں بلکہ ابو جہل تھا۔ بہر حال اس کا جواب وما کان اللہ الخ نازل ہوگیا۔ ۱۲

نزول الکلام ےہ قولہ وما کان صلاتہم الخ حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں نماز پڑھتے تھے تو دو آدمی آپکی دائیں طرف اور دو بائیں طرف مشرکوں میں سے کھڑے ہو جاتے دائیں طرف والے تو سیٹی بجاتے اور بائیں طرف والے تالیاں اور غرض یہ ہوتی تھی کہ آپکو نماز میں غلطی ان پڑے اور نماز صحیح طریقہ سے ادا [illegible]

الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

کعبے کے مگر سیٹیاں بجانی اور تالیاں پس چکھو عذاب کو بسبب اس کے کہ تھے

خانہ کعبہ کے پاس صرف یہ تھی سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا سو اس عذاب کا مزہ چکھو اپنے

تَكْفُرُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا

تم کفر کرتے تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے خرچ کرتے ہیں مال اپنے کو تو کہ بند کریں

کفر کے سبب بلاشک یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لئے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

راہ خدا کی سے پس البتہ خرچ کریں گے ان کو پھر ہوگا اوپر ان کے افسوس

سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے (مگر) پھر وہ مال ان کے حق میں باعث حسرت ہو جاینگے

ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ○

پھر مغلوب کئے جاویں گے اور وہ لوگ جو کافر ہیں طرف دوزخ کی اکٹھے کئے جاویں گے

پھر آخر مغلوب ہی ہو جاویں گے اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جاوے گا

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ

تو کہ جدا کرے خدا ناپاک کو پاک سے اور کرے ناپاک کو بعض اس کا

تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک (لوگوں) کو پاک (لوگوں) سے الگ کر دے اور (ان) ناپاکوں کو ایک کو

عَلٰي بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اوپر بعض کے پس تو وہ کرے اس کو اکٹھا پس کرے اس کو بیچ دوزخ کے یہ لوگ

دوسرے سے ملا دے یعنی ان سب کو پھر ان سب کو جہنم میں ڈالدے

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا

وہ ہیں ٹوٹا پانے والے کہہ واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے ہیں اگر باز آویں بخشا جاویگا واسطے ان کے

ایسے ہی لوگ پورے خسارہ میں ہیں۔ آپ ان کافروں سے کہدیجئے کہ اگر یہ لوگ (اپنے کفر سے) باز آجاویں گے تو ان کے گناہ سارے

قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ○

جو کچھ کہ گذرا اور جو پھر کریں پس تحقیق گذری ہے عادت پہلوں کی

جو (اسلام سے) پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیئے جاویں گے اور اگر اپنی وہی (کفر کی) عادت رکھیں گے تو (انکو سنا دیجئے) کہ کفار سابقین کے حق میں قانون نافذ

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰي لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ یعنی غلبہ کفار کا اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے

اور تم ان (کفار عرب) سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ (یعنی شرک) نہ رہے اور دین خالص اللہ ہی کا ہو جاوے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ وَاِنْ تَوَلَّوْا

پس اگر باز رہیں پس تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں دیکھنے والا ہے اور اگر پھر جاویں

پھر اگر کفر سے باز آجاویں تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھتے ہیں اور اگر روگردانی کریں

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○

پس جانو یہ کہ اللہ دوست ہے تمہارا اچھا دوست ہے اور اچھا مدد دینے والا

تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رفیق ہے وہ بہت اچھا رفیق ہے اور بہت اچھا مددگار ہے

نزول الکلام

۱ے قولہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ جب قریش کو جنگ بدر میں شکست ہوئی اور مکہ کو واپس چلے گئے تو عبداللہ بن ابی ربیعہ عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ وغیرہ وہ لوگ کہ جن کے عزیز و اقارب لڑائی میں مارے گئے تھے۔ ابو سفیان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے قریش ہماری سنو ہمارے بڑے جو ہم میں بہتر سمجھے جاتے تھے اون کو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کر دیا اب ہم کس کے سہارے اپنی زندگی کے دن بسر کریں ہماری روپیہ پیسہ سے امداد کرو شاید ہم اپنے بڑوں کا بدلہ محمد سے لے لیں انھوں نے ان لوگوں کی یہ درخواست منظور کر کے ان کی مالی اعانت کی اور ان لوگوں کی معاش کا انتظام کر دیا اسپر یہ آیت یحشرون تک نازل ہوئی۔

توضیح الکلام

۲ے قولہ لیمیز اللہ الخبیث الخ پاک اور ناپاک مال میں امتیاز اس طرح ہوتا ہے کہ ناپاک شیطانی کاموں میں اور پاک رحمانی کاموں میں صرف ہوا کرتا ہے پھر اس کل ناپاک مال کا تودہ لگا کر جہنم میں ڈالدیا جائے گا اور اس تجارت میں اونکو سخت خسارہ ہوگا کیونکہ نفع کے لئے صرف کیا تھا الٹا نقصان دارین حاصل ہوا۔۱۲

ع ۹ ۱۸ ۴

۳ے قولہ قل للذین الخ اس آیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ کفار کو اعلان کے ساتھ فرما دیں کہ اگر تم اپنی شرارتوں اور کفر کی باتوں سے باز آجاؤ اور اسلام قبول کر لو تو خراب بھی کچھ نہیں گیا ہے کیونکہ اس میں خطاب ان لوگوں کو ہے جو جنگ بدر کے بعد مشرکون میں سے قتل سے بچے تھے جیسے ابو سفیان وغیرہ یعنی دنیا میں جب تک زندہ ہو اگر اسلام کو مشرف ہو گئے تو تمہارے کفر کی حالت کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اگر اپنی اسی حالت پر قائم رہو گے تو یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی عادت جاری ہے کہ وہ جماعت انبیا کو بمقابلہ کفار سرسبز کیا کرتا ہے نمرود و فرعون سب ہلاک ہو گئے تو جو حشر اون کا ہوا وہی تمہارا ہوگا پھر مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ تم ان کافروں سے جنگ کیے جاؤ یہاں تک کہ کفر و معصیت کا فتنہ ملیامیٹ ہو جائے اور دنیا میں پر امن ہی امن ہو اگر اس جنگ کے دوران میں بھی وہ باز آگئے تو خیر ورنہ تم اطمینان رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہارا حامی اور مددگار ہے اور اوس سے بہتر حامی اور مددگار کوئی دوسرا ہو نہیں سکتا۔۱۲

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

اور جان لو تم یہ کہ جو کچھ لوٹ لو کسی چیز سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے

اور اس بات کو جان لو کہ جو شئے (کفار سے) بطور غنیمت تم کو حاصل ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ کل کا

خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَ

پانچواں حصہ اس کا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابتیوں رسول کے اور واسطے یتیموں کے اور فقیروں کے اور

پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول کا ہے اور (ایک حصہ) آپ کے قرابت داروں کا ہے اور (ایک حصہ) یتیموں کا ہے اور (ایک حصہ) غریبوں کا ہے

ابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

مسافروں کے اگر ہو تم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور جو کچھ کہ اتارا ہم نے اوپر بندے اپنے کے

اور (ایک حصہ) مسافروں کا ہے اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس چیز پر جس کو ہم نے اپنے بندہ (محمدؐ) پر

يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

دن فیصلے کے جس دن کہ ملیں تھیں دو جماعتیں اور اللہ اوپر ہر چیز کے

فیصلہ کے دن یعنی جس دن کہ (بدر میں) دونوں جماعتیں (مومنین و کفار کی) باہم مقابل ہوئی تھیں نازل فرمایا تھا اور اللہ (ہی) ہر شئے پر پوری قدرت

قَدِيْرٌ ۝ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى

قادر ہے جس وقت کہ تھے تم کنارے ورے پر اور وہ تھے کنارے پرلے پر

رکھنے والے ہیں اور یہ وہ وقت تھا کہ جب تم اس میدان کے ادھر والے کنارہ پر تھے اور وہ لوگ (یعنی کفار) اس میدان کے ادھر والے کنارے پر تھے

وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ

اور سوار نیچے تھے تم سے اور اگر وعدہ مقرر کرتے تم البتہ اختلاف کرتے بیچ وعدے کے

اور وہ قافلہ (قریش کا) تم سے نیچے کی طرف کو (بچا ہوا) اور اگر تم اور وہ کوئی بات ٹھیراتے تو ضرور اس سے تم میں اختلاف ہوتا

وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۬ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ

ولیکن تو کہ تمام کرے اللہ تعالیٰ اس کام کو کہ تھا کرنا تو کہ ہلاک ہو جاوے وہ شخص جو ہلاک ہوا ہے

ولیکن تاکہ جو بات اللہ کو کرنا منظور تھا اس کی تکمیل کر دے یعنی تاکہ جس کو برباد (گمراہ) ہونا ہے وہ نشان آئے پیچھے

عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

دلیل سے اور جیتا رہے جو شخص کہ جیتا ہے دلیل سے اور تحقیق اللہ البتہ سننے والا جاننے والا ہے

برباد ہو اور جس کو زندہ (ہدایت یافتہ) ہونا ہے (وہ بھی) نشان آئے پیچھے زندہ ہو اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَّلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

جس وقت دکھلاتا تھا ان کافروں کو اللہ بیچ خواب تیرے کے تھوڑے اور اگر دکھلاتا تجھ کو وہ بہت البتہ سستی کرتے تم

وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپکے خواب میں آپکو وہ لوگ کم دکھلائے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ آپکو وہ لوگ زیادہ دکھلا دیتے تو تمہاری ہمتیں

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اور البتہ جھگڑتے تم بیچ کام کے ولیکن اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا تحقیق وہ جاننے والا ہے سینے والی

ہار جاتیں اور اس امر میں تم میں باہم نزاع (و اختلاف) ہو جاتا لیکن تقرر کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے (اس کمہمتی و اختلاف سے) بچا لیا بیشک وہ دلوں کی باتوں کو

الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

بات کو اور جس وقت کہ دکھلاتا تھا تم کو ان کافروں کو جب ملے تم بیچ آنکھوں تمہاری کے تھوڑے

خوب جانتا ہے اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ تم کو جب کہ تم مقابل ہوئے وہ لوگ تمہاری نظر میں کم کر کے دکھلا رہے تھے

نزول الکلام ۱ ؎ قولہ واعلموا الخ

شرح الجامع اس آیت کے نزول میں اختلاف ہے صاحب کشاف اور صاحب بیضاوی نے کہا کہ یہ جنگ بدر میں نازل ہوئی اور بعض نے کہا جنگ بدر سے ایک مہینہ تین دن بعد یعنی پندرہ ماہ شوال کو جبکہ ہجرت کا بیسواں مہینہ شروع تھا اور غزوہ بنی قینقاع واقع ہو رہا تھا

توضیح الکلام ۱ ؎ قولہ واعلموا الخ چونکہ کفار کے ساتھ جب تک کہ فتنہ نہ مٹ جائے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا اور نصرت اور مدد خدائی کا وعدہ ہوا تھا جس سے کفار پر فتح اور غلبہ اور ان کے مال پر قبضہ ہونا سمجھا جاتا تھا اس لئے اس کے بعد اس مال کی تقسیم اور اس کے حصے بیان کرنے کی بھی ضرورت پڑی اس لئے فرمایا کہ مسلمانو جو چیز کفار سے تم کو بطور غنیمت حاصل ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے کل پانچ حصے کئے جاویں جن میں سے چار حصے تو مقاتلین کا حق ہے اور ایک حصہ یعنی کل کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا جنمیں سے ایک تو اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسولؐ کا ہے یعنی وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ملے گا جن کو دینا ایسا ہے کہ جیسے حق تعالیٰ کے حضور میں پیش کر دیا۔ اور ایک حصہ آپ کے قرابتداروں کا ہے اور ایک حصہ یتیموں کا اور ایک حصہ غریبوں کا اور ایک حصہ مسافروں کا اگر تم اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہو اور اس شے پر یقین رکھتے ہو جس کو ہم نے اپنے بندہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر فیصلہ کے دن یعنی جس دن کہ بدر میں دونوں جماعتیں مومن اور کافروں کی باہم مقابل ہوئیں تھیں نازل فرمایا اس سے امداد غیبی پر یقین رکھنا مراد ہے یعنی اگر ہمارے الطاف غیبیہ پر یقین رکھتے ہو تو اس حکم کو جان رکھو اور عمل کرو اس لئے بڑھا دیا کہ خمس یا پانچواں حصہ نکالنا دشوار نہ رہے اور یہ سمجھ لیں کہ یہ ساری غنیمت اللہ تعالیٰ ہی کی امداد سے تو ہاتھ آئی پھر اگر ہمکو ایک پانچواں حصہ اس میں کا نہ ملا تو کیا ہوا وہ چار پانچویں حصے بھی تو ہماری قدرت سے باہر تھے بلکہ محض قدرت خداوندی سے حاصل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں اگر وہ بالکل بھی نہ دیتے تو ہم اس کا کیا کر لیتے ۱۲ **۲ ؎ قولہ** یوم الفرقان الخ اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے جنگ بدر کا دن مراد ہے اور علامہ واقدی کا اسمیں اختلاف ہے ان کے نزدیک اس سے غزوہ بنی قینقاع مراد ہے واللہ اعلم ۱۲ اور اس دن کو فرقان اس وجہ سے کہا کہ حق و باطل میں اس روز فرق کر دیا [illegible] اسلام [illegible] رمضان المبارک [illegible] ۱۲

وَيُقَلِّلُكُمْ فِيٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَ

اور تھوڑا دکھلاتا تھا تم کو بیچ آنکھوں ان کی کے تو کہ تمام کرے اللہ وہ کام کہ تھا کرنا اور

اور (اسی طرح) ان کی نگاہ میں تم کو کم کرکے دکھلا رہے تھے تاکہ جو بات اللہ کو کرنا منظور تھا اس کی تکمیل کر دے اور

اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً

طرف اللہ تعالیٰ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب ملاقات کرو ایک جماعت سے

سب مقدمے اللہ ہی کی طرف رجوع کئے جائیں گے اے ایمان والو جب تم کو کسی جماعت سے (جہاد میں) مقابلہ کا اتفاق ہوا کرے تو (ان آداب کا لحاظ

فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

پس ثابت رہو اور یاد کرو اللہ کو بہت تو کہ تم چھٹکارا پاؤ اور فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی

رکھو ایک یہ کہ) ثابت قدم رہو اور اللہ کا خوب کثرت سے ذکر کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو (٣) اور اللہ اور اس کے رسول کی

وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ

اور رسول اُس کے کی اور مت جھگڑو آپس میں پس سست ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی ہوا تمہاری اور

اطاعت (کا لحاظ) کیا کرو (٢) اور نزاع مت کرو (نہ اپنے امام سے نہ آپس میں) ورنہ کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی (٤) اور

اصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

صبر کرو تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے اور ٥٢ مت ہو مانند ان لوگوں کی

صبر کرو (٣) بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ (٥) اور اُن (کافر) لوگوں کے مشابہ مت ہونا کہ جو (اسی واقعہ بدر میں

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ

کہ نکلے گھروں اپنے سے اِترا کر اور دکھانے کو لوگوں کے اور بند کرتے تھے

اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھلاتے ہوئے نکلے اور لوگوں کو اللہ کے رستے

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ

راہ خدا تعالیٰ کی سے اور اللہ تعالیٰ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں گھیرنے والا ہے اور جب ٥٣ زینت دی واسطے اُن کے

(دین) سے روکتے تھے اور اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کو (اپنے علم میں) احاطہ میں لئے ہوئے ہے اور اُس وقت کا اُن سے ذکر کیجئے جبکہ شیطان نے اُن (کفار)

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ

شیطان نے عملوں اُن کے کو اور کہا نہیں غالب تم پر آج کے دن کوئی لوگوں میں سے اور

کو اُن کے اعمال خوشنما کرکے دکھلائے اور کہا کہ لوگوں میں سے آج کوئی تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں اور

اِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَ

تحقیق میں حمایتی ہوں تمہارا پس جب نمودار ہوئیں دونوں جماعتیں پھر گیا اوپر دونوں ایڑیوں اپنی کے اور

میں تمہارا حامی ہوں پھر جب دونوں جماعتیں (کفار و مسلمین کی) ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگا اور

قَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ

کہا تحقیق میں بیزار ہوں تم سے تحقیق میں دیکھتا ہوں جو کچھ نہیں دیکھتے تم تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے

یہ کہا کہ میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں میں اُن چیزوں کو دیکھ رہا ہوں جو تم کو نظر نہیں آتیں (مراد فرشتے) میں تو خدا سے ڈرتا ہوں

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ۧ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے جس وقت کہ کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ

اور اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ جب منافقین اور جن کے

توضیح الکلام۔ ۵١ قولہ وَيُقَلِّلُكُمْ فِيٓ اَعْيُنِهِمْ الخ اور جس طرح کفار مسلمانوں کو کم کرکے دکھلائے ایسی ہی کافروں کی نظروں میں مسلمان کم نظر آتے تھے حضرت سدی فرماتے ہیں کہ بعض مشرکوں نے کہا کہ قافلہ تو سلامت نکل گیا تم بھی واپس چلے چلو ابوجہل نے سنکر کہا کہ محمدؐ اور اس کے دوست آج تمہارے مقابلہ میں آئے ہیں ہم تو جب تک ان کا فیصلہ نہ کر دیں گے واپس نہ جائیں گے وہ چند آدمی ہیں ان کو قتل نہ کیا کرو گے پکڑ کر باندھ دو اگر کافروں کی نظروں میں مسلمان زیادہ تعداد میں نظر آتے تو کافر بھاگ جاتے اور لڑائی نہ ہوتی مگر خدا تعالیٰ کو تو ایک بات جو مقدر ہو چکی تھی پوری کرنی تھی اور سب باتیں اسی کے قبضہ میں ہیں ١٢

ع ٥ / ٧ / ١

نزول الکلام۔ ۵٢ قولہ وَلَا تَكُوْنُوْا الخ قریش جب مکہ سے مدینہ کی طرف نکلے تاکہ بدر میں جنگ کریں تو ناچ رنگ کا سامان بھی ساتھ لیکر چلے راستہ میں ابوسفیان کا قاصد ملا اور بولا کہ جس قافلہ کی مدد کو تم آئے تھے وہ تو صحیح سلامت راستہ کترا کر نکل گیا اب تم واپس لوٹ چلو ابوجہل بولا کہ نہیں تاوقتیکہ بدر میں فتح پاکر ناچ رنگ کی مجلس گرم نہ ہو اور شراب کا دور نہ چلے اونٹ ذبح ہو کر دعوت نہ دوں واپس نہ ہوں گا وہاں پہونچے تو بجائے شراب کے موت کے گھونٹ حلق سے اُتارنے پڑے اور ناچ رنگ کی جگہ نوحوں کی آوازیں اور بجائے سامان عیش کشتوں کے پشتے لگے دکھائی دئے اہل اسلام کو اترانے کی ممانعت میں یہ آیت اتری ١٢ ۵٣ قولہ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الخ یہ آیت اس واقعہ کو ظاہر کرنے کیلئے نازل ہوئی کہ قریش اور بنی کنانہ میں کچھ رنج چلا آتا تھا جب کفار قریش مکہ سے مسلمانوں کے مقابلہ کو چلنے لگے تو بنی کنانہ کی طرف سے ایک طرح کا اندیشہ ہوا اور جانے میں پس و پیش کرنے لگے اس وقت ابلیس بصورت سراقہ بنی کنانہ کے ظاہر ہوا اور کہا کہ تم اندیشہ مت کرو میں بنی کنانہ کی طرف سے تمہارا ذمہ دار ہوں سب یہی سمجھے کہ یہ سراقہ ہے اور سب باطمینان بدر میں پہونچے جب لڑائی کا وقت آیا اور فرشتے نازل ہونا شروع ہوئے اس وقت اس کا ہاتھ حارث کے ہاتھ میں تھا چھڑا کر بھاگا حارث نے پوچھا تو جواب دیا اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ الخ غرض لوگوں میں سراقہ کی بدنامی کا چرچا ہوا سراقہ نے سنکر قسم کھائی کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں ١٢ از درمنثور

ع ٦ / ٤ / ٢

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

دلوں اُن کے کے بیماری ہے فریب دیا ہے اُن کو دین اُن کے نے اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے

دلوں میں (شک کی) بیماری تھی یوں کہتے تھے کہ ان (مسلمان) لوگوں کو ان کے دین نے بھول میں ڈال رکھا ہے اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا ۙ

تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کو قبض کرتے ہیں (یعنی روحیں) ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے

تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست ہیں (اور) حکمت والے (بھی) ہیں۔ اور اگر آپ (اُس وقت کا واقعہ) دیکھیں جب کہ فرشتے ان (موجودہ) کافروں کی جان قبض کرتے

الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

فرشتے مارتے ہیں منہ اُن کے اور پیٹھیں اُن کی اور کہتے ہیں چکھو تم عذاب

(اور) ان کے منہ پر اور ان کی پشتوں پر مارتے جاتے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں کہ (ابھی کیا ہے آگے چل کر) آگ کی

الْحَرِیْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ

جلنے کا یہ بسبب اس چیز کے ہے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں تمہارے نے اور یہ کہ اللہ نہیں ظلم کرنے والا

سزا جھیلنا (اور) یہ عذاب ان اعمال (کفریہ) کی وجہ سے ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں اور یہ امر ثابت ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم

لِّلْعَبِیْدِ ۝ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا

واسطے بندوں کے مانند عادت قوم فرعون کی اور وہ لوگ کہ پہلے اُن سے تھے کافر ہوئے

کرنے والے نہیں۔ انکی حالت ایسی ہے جیسے فرعون والوں کی اور ان سے پہلے کے (کافر) لوگوں کی حالت تھی

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ

ساتھ نشانیوں اللہ کے پس پکڑا اُن کو اللہ نے ساتھ گناہوں اُن کے کے تحقیق اللہ زور آور ہے سخت

کہ انھوں نے آیات الٰہیہ کا انکار کیا سو خدا تعالیٰ نے اُن کے (ان) گناہوں پر ان کو پکڑ لیا بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوت والے سخت سزا

الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ

عذاب کرنے والا یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ نہیں تھا بدلنے والا نعمت کو کہ انعام کی تھی وہ اوپر کسی قوم کے

دینے والے ہیں یہ بات اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالے کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے

حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ۙ كَدَاْبِ

یہاں تک کہ بدل ڈالیں وہ اُس چیز کو کہ جو کچھ بیچ جی اُن کے کے ہے اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے جیسے عادت

جب تک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے اور یہ امر ثابت ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے جاننے والے ہیں ان کی حالت

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ

لوگوں فرعون کی اور ان لوگوں کی کہ پہلے ان سے تھے جھٹلایا انھوں نے نشانیوں پروردگار اپنے کو

فرعون والوں اور ان سے پہلے والوں کی سی ہے کہ انھوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا

پس ہلاک کیا ہم نے انکو ساتھ گناہوں ان کے کے اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کی کو اور سب تھے

اس پر ہم نے اُن کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور فرعون والوں کو غرق کر دیا اور وہ سب

ظٰلِمِیْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ

ظالم تحقیق بدتر چلنے والوں کے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ لوگ ہیں کہ کافر ہوئے پس وہ

ظالم تھے بلاشبہ بدترین خلائق اللہ کے نزدیک یہ کافر لوگ ہیں تو یہ

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ کدأب الخ بظاہر اس لفظ میں تکرار ہے پہلے بھی کدأب الخ آچکا ہے اور یہ دوبارہ مذکور ہے مگر حقیقت میں تکرار نہیں کیونکہ پہلے کدأب الخ میں ان لوگوں کی حالت کو فرعونیوں کی حالت سے کفر میں مشابہ ہونا بیان کیا تھا اور یہاں ان کافروں کی حالت کو فرعونیوں وغیرہ کی حالت سے تغیر و تبدل میں مشابہ ہونا بیان کیا ہے یعنی جس طرح انھوں نے اپنی حالت کو بدلا تو خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتیں ان سے چھین لیں ایسے ہی یہ کافر بھی کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ کر رہے ہیں ۵۲ قولہ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ الخ بظاہر اس آیت پر یہ شبہ وارد ہوتا ہے کہ پہلے بھی اس سورت کے تیسرے رکوع میں ان ہی الفاظ کے ساتھ ایک آیت گذر چکی ہے جو مشرکوں کے بارہ میں تھی پس جب بدترین چوپائے اللہ تعالے مشرکوں کو قرار دے چکا تو اب اہل کتاب کو بدترین چوپائے کیوں قرار دیتا ہے، جواب یہ ہے کہ جس قدر کافر ہیں خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین سب دوسرے گناہگاروں سے جو کافر نہیں ہیں بدتر ہیں پس شَرَّ الدَّوَآبِّ دونوں کو کہہ دینے میں کوئی تعارض نہیں ۱۲ ۵۳ قولہ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ الخ یہ پیشین گوئی ایمان نہ لانیکی ان ہی لوگوں کے اعتبار سے ہے جو علم الٰہی میں عمر بھر کافر رہنے والے تھے ۱۲ خواص الکلام۔ ۵ قولہ قَوِیٌّ اگر کم ہمت پڑھے باہمت ہو جائے اگر کمزور پڑھے زور آور ہو جائے اور مظلوم پڑھے تو اس کا ظالم مغلوب ہو جائے اور جو شخص اس اسم کو اس کے عددوں کی برابر یا دونا ہر دن پڑھا کرے تو اسکے اعضا عبادت پر قوی ہو جائیں یہاں تک کہ اگر رات بھر قیام کرے اور دن کو روزہ رکھے تو بھی نہ تھکے اور اس کا رتبہ یقین کا بڑھ جائے ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ الخ یہود کی چھ جماعتوں کے بارہ میں نازل ہوئی ان ہی میں ابن تابوت بھی تھا ۱۲ ربط الکلام۔ ۵ قولہ وَلَوْ تَرٰۤى الخ اوپر کی آیت میں کافروں کا دنیوی عذاب مقتول اور مغلوب ہونا مذکور تھا اس آیت میں عالم برزخ اور آخرت کے عذاب اور ان تمام عذابوں کی علت کا جو مخالفت حق تعالیٰ کی ہے بیان ہے ۱۲ ۵۲ قولہ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ الخ اوپر کی آیتوں میں مشرک کافروں کے احوال اور قتال کا بیان تھا اس آیت میں اہل کتاب کفار کے احوال اور قتال کا بیان ہے جیسا کہ سورت کے ربط الکلام میں بھی اسطرف اشارہ کر دیا گیا ہے ۱۲

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ

نہیں ایمان لاتے وہ لوگ کہ عہد باندھا تو نے اُن سے پھر توڑ ڈالتے ہیں

ایمان نہ لاویں گے جن کی یہ کیفیت ہے کہ آپ ان سے (کئی بار) عہد لے چکے ہیں (مگر) پھر (بھی) وہ

عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي

عہد اپنا بیچ ہر بار کے اور وہ نہیں بچتے پس اگر پاوے تو اُن کو بیچ

ہر بار اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں اور وہ (عہد شکنی) سے ڈرتے نہیں سو اگر آپ لڑائی میں ان لوگوں پر

الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِمَّا

لڑائی کے پس بھگادے بسبب مارنے ان کے ان لوگوں کو کہ پیچھے ان کے ہیں تو کہ وہ نصیحت پکڑیں اور اگر

قابو پائیں تو ان (پر حملہ کر کے اس) کے ذریعہ سے اور لوگوں کو جو کہ ان کے علاوہ ہیں منتشر کر دیجئے تاکہ وہ لوگ سمجھ جاویں اور اگر آپ کو

تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ

ڈرے تو کسی قوم کی خیانت سے پس پھینکدے عہد انکا طرف اُن کی اوپر برابر کے تحقیق اللہ

کسی قوم سے خیانت (یعنی عہد شکنی) کا اندیشہ ہو تو آپ وہ عہد ان کو اسطرح واپس کر دیجئے کہ آپ اور وہ (اس اطلاع میں) برابر ہو جاویں بلاشبہ اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ

نہیں دوست رکھتا خیانت کرنے والوں کو اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں کہ آگے نکل گئے

خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور کافر لوگ اپنے کو یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ گئے۔ یقیناً وہ لوگ (خدائے تعالیٰ کو)

إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۝ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَ

تحقیق وہ نہیں عاجز کرنے والے اور تیار رکھو واسطے اُن کے جو کچھ کر سکو تم قوت سے اور

عاجز نہیں کر سکتے اور ان کافروں کے لئے جس قدر تم سے ہو سکے ہتھیار سے اور

مِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ

باندھنے گھوڑوں کے سے ڈراؤ گے تم ساتھ اُس کے دشمنوں اللہ کے کو اور دشمنوں اپنے کو اور

پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو اور اُسکے ذریعہ سے تم اپنا رعب جمائے رکھو ان پر جو کہ (کفر کی وجہ سے) اللہ کے دشمن ہیں اور تمہارے دشمن ہیں

آخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا

اوروں کو پرے اُن سے کہ نہیں جانتے تم اُن کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اُن کو اور جو کچھ خرچ کرو

اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی جن کو تم (بالیقین) نہیں جانتے ان کو اللہ ہی جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں

مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝

کسی چیز سے بیچ راہ خدا کے پورا پہونچایا جاوے طرف تمہاری اور تم نہ ظلم کئے جاؤ گے

جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ تم کو پورا پورا دیدیا جاوے گا اور تمہارے لئے کچھ کمی نہ ہوگی

وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ

اور اگر جھکیں واسطے صلح کے پس جھک تو واسطے اُس کے اور توکل کر اوپر اللہ تعالیٰ کے تحقیق وہی

اور اگر وہ (کفار) صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی اُس طرف جھک جایئے اور اللہ پر بھروسہ رکھیئے بلاشبہ وہ

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ

سننے والا جاننے والا ہے اور اگر ارادہ کریں یہ کہ فریب دیں تجھ کو پس تحقیق

خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے اور اگر وہ لوگ آپ کو دھوکا دینا چاہیں تو اللہ تعالیٰ

نزول الکلام ۵۱ قولہ اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ الخ یہود بنی قریظہ کے بارہ میں نازل ہوئی ان سے مسلمانوں کا عہد و پیمان ہو گیا تھا کہ ہمارے مقابلہ میں کفار کو مدد نہ دینا انھوں نے عہد توڑ دیا اور جنگ بدر میں ہتھیاروں سے دشمنوں کو مدد دی اس کے بعد کہنے لگے کہ ہم بھول گئے تھے پھر دوسری بار عہد ہوا کہ آئندہ ہم مسلمانوں کے دشمنوں کو ہرگز ہرگز مدد نہ پہونچائیں گے لیکن جنگ خندق میں کفار سے پھر اتفاق کر کے دوسری بار عہد توڑا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۵۲ قولہ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ الخ یہ آیت ان کافروں کے بارہ میں اُتری جو مشرکوں میں سے جنگ بدر کے دن جان بچا کر بھاگ گئے تھے اور حقیقت اس آیت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینا منظور ہے اس وجہ سے کہ صحابہ رضی کا مقصود تو یہ تھا کہ ان کافروں کی بیخ کنی کر دی جاوے اور یہ مقصد حاصل نہ ہوا بلکہ بہت سے کافروں کی جانیں بچ گئیں، کہ نہ وہ قتل ہوئے اور نہ قید ۱۲

ع ۱۰ ۳

۵۳ قولہ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ الخ امام زاہد نے بیان کیا کہ یہ آیت بعض صحابہ کے حق میں اتری جنھوں نے یہ کہا تھا کہ کیوں جہاد میں ہم خرچ کریں ہمیں اس میں کسی ثواب کا وعدہ تو دیا ہی نہیں گیا ہم تو صرف زکوٰۃ میں صرف کریں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ثواب کا وعدہ فرما دیا کہ جہاد میں جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے اس کا پورا پورا اجر خدا تعالیٰ کے پاس سے ملے گا ۱۲

توضیح الکلام ۵۱ قولہ اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ الخ سب سے بدتر کافروں کی ایک صفت تو بیان فرما چکا یعنی کفر اب ان کی دوسری صفت بیان فرماتا ہے کہ وہ اپنے عہد کو ہر بار توڑ ڈالتے ہیں اس قسم کی کچھ بھی رعایت نہیں کرتے جب یہ دو صفتیں بری انکی تم کو معلوم ہو چکیں تو اب فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ برتنا چاہیئے

خواص الکلام ۵۴ قولہ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا سے عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تک جو شخص رمضان شریف کے اوّل جمعہ میں ظہر اور عصر کے درمیان اس آیت کو باوضو صوف یا ریشم کے تین رنگ سبز زرد سرخ ٹکڑوں پر لکھ کر وہ ٹکڑے ٹوپی کی گوٹ میں لگا کر احتیاط سے رکھ چھوڑے، ضرورت کے وقت پہنکر جہاں جاوے عزت و ہیبت و محبت سے لوگ پیش آویں اور تہمتوں سے بری ہو اور سب حالت میں درست رہیں مگر ریشم کی ٹوپی پہننا شرعًا درست نہیں ۱۲

حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾
کفایت کرنیوالا تیرا اللہ ہے وہی ہے جس نے قوت دی تجھ کو ساتھ مدد اپنی کے اور ساتھ مسلمانوں کے
آپ کے لئے کافی ہیں اور وہی ہے جس نے آپ کو اپنی (غیبی) امداد (ملائکہ) سے اور (ظاہری امداد) مسلمانوں سے قوت دی

وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
اور الفت ڈالی درمیان دلوں اُن کے کے اگر خرچ کرتا تو جو کچھ بیچ زمین کے ہے سب
اور اُن کے قلوب میں اتفاق پیدا کر دیا اور اگر آپ دنیا بھر کا مال خرچ کرتے تب بھی

مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ
نہ الفت ڈالتا درمیان دلوں اُن کے کے ولیکن اللہ تعالے الفت ڈالی درمیان اُن کے تحقیق وہ غالب ہے
ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ ہی نے ان میں باہم اتفاق پیدا کر دیا بیشک وہ زبردست ہیں

حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
حکمت والا اے نبی کفایت ہے تجھ کو اللہ تعالے اور جس نے پیروی کی تیری
حکمت والے ہیں اے نبی آپ کیلئے اللہ کافی ہے اور جن مومنوں نے آپ کا اتباع کیا ہے

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ
مسلمانوں میں سے اے نبی رغبت دے مسلمانوں کو اوپر لڑائی کے
وہ کافی ہیں اے پیغمبر آپ مومنین کو جہاد کی ترغیب دیجئے

اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَ
اگر ہووینگے تم میں سے بیس صبر کرنے والے غالب آویں دو سو پر اور
اگر تم میں کے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجاویں گے۔ اور (اسی طرح)

اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ
اگر ہوویں تم میں سے سو غالب آویں ہزار پر اُن لوگوں سے کہ کافر ہوئے بسبب اس کے
اگر تم میں کے سو آدمی ہوں گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آجاویں گے اس وجہ سے کہ وہ ایسے لوگ

قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ
کہ وہ قوم ہیں کہ وہ نہیں سمجھتے اب تخفیف کی اللہ نے تم سے اور جانا یہ کہ بیچ تمہارے
ہیں جو (دین کو) کچھ نہیں سمجھتے اب اللہ تعالے نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں ہمت کی

ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَ
ناتوانی ہے پس اگر ہوویں تم میں سے سو صبر کرنے والے غالب آویں گے دو سو پر اور
کمی ہے سو اگر تم میں کے سو آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجاویں گے اور

اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ
اگر ہوویں تم میں سے ہزار غالب آویں دو ہزار پر ساتھ حکم خدا کے اور اللہ ساتھ
اگر تم میں کے ہزار ہوں گے تو دو ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آجاویں گے اور اللہ تعالے

الصّٰبِرِیْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى
صبر کرنیوالے کے ہے نہ تھا لائق واسطے نبی کے یہ کہ ہوویں واسطے اس کے بندیوان یہاں تک کہ
صابرین کے ساتھ ہیں نبی کی شان کے لائق نہیں کہ ان کے قیدی باقی رہیں (بلکہ قتل کر دیئے جائیں) جب تک کہ

نزول الکلام۔ ۵ل قولہ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ الخ جب انتالیس مرد اور چھ عورتیں ایمان لے آئیں تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اس پر مشرکوں نے افسوس کیا کہ ہماری قوم کی حضرت عمر کے نکل جانے سے آدھی جماعت رہ گئی اور اہل اسلام کی تعداد چالیس ہو گئی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس صورت میں آیت مکی ہوئی اور سورت مدنی ہے اور بقول بعض یہ آیت جنگ بدر میں نازل ہوئی اور مومنوں سے مراد وہ مومن ہیں جو جنگ کے وقت حاضر تھے تو اس کلام میں مومنوں کی بہت بڑی تعریف نکلے گی اور یہ آیت مومنوں کے شرف کی دلیل ٹھیرے گی اور اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ جب مسلمان ایکدل ہوں تو کبھی رسوا اور ذلیل نہ ہوں اور اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ جب مومنوں کی طرف توجہ کی گئی تو غیر اللہ پر اعتماد ہو گیا کیونکہ مومنوں کی طرف توجہ کرنا ان کے ایمان کی وجہ سے کیگئی ہے اور ایمان کی طرف توجہ کرنا اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنا ہے اس شان نزول کے مطابق باقی سورت کی طرح یہ آیت بھی مدنی ہے ۱۲ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ آیت دو دفعہ اُتری ہو ایک دفعہ مکہ میں جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور دوسری دفعہ مدینہ میں جب جنگ بدر واقع ہوئی ۱۲ **۵ل** قولہ مَاکَانَ لِنَبِیٍّ الخ جنگ بدر میں ستر آدمی قید ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آئے جنہیں عباسؓ اور عقیل ابن ابی طالب بھی تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ان کے بارہ میں مشورہ کیا ابوبکرؓ نے عرض کیا حضور یہ قیدی آپ کے رشتہ ناتے کے لوگ ہیں ان پر احسان کیجئے کسی دن ان کے بھی دولت ہدایت سے مالا مال ہو جانے کی اُمید ہے سردست ہر ایک کو کچھ مال بطور فدیہ لیکر آزاد کر دیجئے تاکہ وہ فدیہ کسی اسلامی مصرف کے کام میں آوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ یارسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لوگ جو قید میں ہاتھ لگے ہیں کفر کے پیشوا اور سردار ہیں اور کفار میں سردار اور بڑے کہلائے جاتے ہیں فدیہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مستغنی کر دیا ہر ایک کا عزیز ہر ایک کے حوالے کیجئے تاکہ آپ کی سامنے اس کی گردن اڑا دے میں بھی اپنے اس عزیز کو مارے ڈالتا ہوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کیا اور ان تمام قیدیوں کو معاوضہ لیکر چھوڑ دیا اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ آیت عتاب آمیز نازل ہوئی اور جب اس کے نازل ہونے پر مسلمانوں نے مال غنیمت کے لینے میں بھی حرج سمجھا تو اس کو

يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ط تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ق صلے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ

خونریزی کرے بیچ زمین کے ارادہ کرتے ہو تم اسباب دُنیا کا اور اللہ ارادہ کرتا ہے

وہ زمین میں اچھی طرح (کفار کی) خونریزی نہ کریں۔ تم تو دنیا کا مال اسباب چاہتے ہو اور اللہ تعالےٰ آخرت (کی مصلحت) کو

الْاٰخِرَةَ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ

آخرت کا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے کہ پہلے ہو چکا

چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ بڑے زبردست بڑی حکمت والے ہیں اگر خدائے تعالیٰ کا ایک نوشتہ مقدر نہ ہو چکتا

لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ

البتہ لگتا تم کو بیچ اس چیز کے کہ لیا تھا تم نے عذاب بڑا پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت کیا ہے تم نے

تو جو امر تم نے اختیار کیا ہے اس کے بارہ میں تم پر کوئی بڑی سزا واقع ہوتی سو جو کچھ تم نے لیا ہے اس کو

حَلٰلًا طَيِّبًا ز صلے وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ع يٰٓاَيُّهَا

حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے

حلال پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑی رحمت والے ہیں اے

النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى لا اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ

نبی کہہ واسطے ان لوگوں کے کہ بیچ ہاتھ تمہارے کے ہیں بندیوان اگر جانے گا اللہ بیچ

پیغمبر آپ کے قبضہ میں جو قیدی ہیں آپ ان سے فرما دیجئے اگر اللہ تعالیٰ کو تمہارے قلب میں ایمان معلوم ہوگا

قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ

دلوں تمہارے کے بھلائی دیوے گا تم کو بھلائی اس چیز سے کہ لیا گیا ہے تم سے اور بخشے گا تم کو اور اللہ

تو جو کچھ تم سے (فدیہ میں) لیا گیا ہے (دنیا میں) اس سے بہتر تم کو دیدیگا اور (آخرت میں) تم کو بخشدے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ

بخشنے والا مہربان ہے اور اگر ارادہ کریں خیانت تیری کا پس تحقیق خیانت کی تھی اللہ سے پہلے

مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔ اور اگر (بالفرض) یہ لوگ آپکے ساتھ خیانت (نقض عہد) کرنیکا ارادہ رکھتے ہوں (تو کچھ فکر نہ کیجئے) اس سے پہلے انھوں نے اللہ کے

قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

اس سے پس قادر کیا اُن پر اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور

ساتھ خیانت کی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے انکو گرفتار کرا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں بڑی حکمت والے ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور

هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

وطن چھوڑا اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ کے اور

انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے رستے میں جہاد بھی کیا اور

الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط وَ

جن لوگوں نے کہ جگہ دی اور مدد کی یہ لوگ بعضے ان کے دوست بعض کے ہیں اور

جن لوگوں نے رہنے کو جگہ دی اور مدد کی یہ لوگ باہم ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ع

جو لوگ ایمان لائے اور نہ وطن چھوڑا نہیں واسطے تمہارے کارسازی اُن کی سے کچھ

جو لوگ ایمان تو لائے اور ہجرت نہیں کی تمہارا اُن سے میراث کا کوئی تعلق نہیں

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ الخ جب بدر کے قیدیوں میں حضرت عباسؓ و عقیل اور نوفل بن الحارث بھی قید ہو کر آئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے ان کا اور دونوں بھتیجوں عقیل و نوفل کا فدیہ طلب کیا عباس بولے کہ کیا تم مجھکو فقیر بنا دینا چاہتے ہو کہ قریش کے آگے ساری عمر ہاتھ پھیلاتا رہوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سونا جو چلتے وقت اپنی بیوی ام الفضل کے حوالے کر آئے تھے اور کہہ آئے تھے کہ خدا جانے لڑائی میں کیا صورت پیش آوے اگر معاملہ دگرگوں ہوا تو اپنے بیٹوں عبداللہ عبیداللہ اور فضل اور قثم اور تیرے خرچ کو یہ سونا سونپتا ہوں حضرت عباسؓ یہ سنکر حیرت میں رہ گئے اور کہنے لگے کہ اے محمدؐ تمکو اس کی خبر کس نے دی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پروردگار بزرگ نے مجھے بتلا دیا تو حضرت عباسؓ نے اُسی وقت کلمہ پڑھ دیا اور کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ محمدؐ تم بالکل سچے ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور تم اس کے بندے اور رسولؐ ہو اس پوشیدہ واقعہ کی بجز اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو خبر نہ تھی جب آپ نے اس واقعہ کو بتلا دیا معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ ہی نے آپ کو خبر دی ہے اللہ پاک نے اُن سے وعدۂ خیر فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

ع ۹ ۵ ۵

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی خدا تعالیٰ نے ان قیدیوں سے جو جنگ بدر میں قید کئے گئے تھے دو وعدے فرمائے ایک یہ کہ جو کچھ تم سے فدیہ میں لیا گیا ہے اس سے بہتر تمکو دیا جائے گا دوسرے یہ کہ تمھاری مغفرت فرمائے گا اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے وہ قابل ذکر ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے فدیہ میں چالیس اوقیہ لئے گئے تھے ہر اوقیہ چالیس درہم یعنی تخمیناً دس روپیہ کا ہوتا ہے تو چالیس اوقیہ تقریباً دو ہزار روپیہ کے ہوئے اور آج میرے پاس بیس غلام ہیں ہر غلام کے پاس بکثرت مال ہے اور ایکدفعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اتنا مال دیا تھا جتنا یہ اٹھا سکے اور فرماتے ہیں کہ ایک وعدہ کا تو خدا کی طرف سے وفا ہو گیا اور دوسرے وعدہ مغفرت کا مجھے انتظار ہے اور امید ہے کہ ضرور پورا ہوگا ۱۲ **۵۳** قولہ وَاِنْ یُّرِیْدُوْا الخ اس آیت میں خیانت سے اس عہد کو توڑ دینا مراد ہے جو انھوں نے آپ سے کیا تھا کہ آپکے دشمن کے ساتھ یا اکیلے آپ سے کبھی جنگ کریں گے اور نہ کسی اور بات میں **بقیہ آئندہ**

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ

یہاں تک کہ وطن چھوڑ دیں اور اگر مدد چاہیں تم سے بیچ دین کے پس اوپر تمہارے ہے

جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں اور اگر وہ تم سے دین کے کام میں مدد چاہیں تو تمہارے ذمہ مدد کرنا

النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مدد کرنا مگر اوپر اس قوم کے کہ درمیان تمہارے اور درمیان اُن کے عہد ہے اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو

واجب ہے مگر اس قوم کے مقابلہ میں نہیں کہ تم میں اور ان میں باہم عہد (وصلح) کا ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو

بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ

دیکھنے والا ہے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے بعضے ان کے دوستدار بعضے کے ہیں اگر نہ کرو

دیکھتے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ باہم ایک دوسرے کے وارث ہیں اور اس (حکم مذکور) پر عمل نہ کرو گے

تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

اے مسلمانو اس کام کو ہوگا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور

تو دنیا میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پھیلے گا اور جو لوگ (اول) مسلمان ہوئے اور

هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا

وطن چھوڑا اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگوں نے کہ جگہ دی اور مدد کی

انھوں نے (ہجرت نبویہ کے زمانہ میں) ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے، اور جن لوگوں نے (ان مہاجرین کو) اپنے یہاں ٹھیرایا اور ان کی مدد کی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

یہ لوگ وہی ہیں ایمان والے سچے واسطے اُن کے بخشش ہے اور رزق ہے

یہ لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں اُن کے لیے (آخرت میں) بڑی مغفرت اور (جنت میں) بڑی معزز

كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

باکرامت اور جو لوگ کہ ایمان لائے پیچھے اس کے اور وطن چھوڑ آئے اور جہاد کیا

روزی ہے اور جو لوگ (ہجرت نبویہ کے) بعد کے زمانہ میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا سو یہ لوگ (گو فضیلت میں تمہارے برابر

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

ساتھ تمہارے پس یہ لوگ تم میں سے ہیں اور قرابت والے بعضے اُن کے نزدیک تر ہیں

نہیں، لیکن تاہم) تمہارے ہی شمار میں ہیں۔ اور جو لوگ رشتہ دار ہیں کتاب اللہ میں ایکدوسرے (کی میراث)

بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝

ساتھ بعض کے بیچ کتاب کے یعنی لکھے اللہ کے تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

کے زیادہ حقدار ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِىَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ توبہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

کلماتہا ۲۵۳۷ حروفہا ۱۱۳۶ ا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ

بیزاری ہے خدا کی طرف سے اور رسول اس کے کی طرف سے طرف اُن لوگوں کی کہ عہد باندھا تم نے

اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے اُن مشرکین (کے عہد) سے دست برداری ہے جن سے تم نے (بلاتعین مدت) عہد

بقیہ صـ ۲۶۲ آپ کے بالمقابل مشرکوں کو مدد دیں گے اور اس فرمانے سے کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ اللہ تعالےٰ کو ان لوگوں کے ایمان میں شک تھا یا معاذ اللہ خدا تعالےٰ کو دونوں (کفر اور ایمان) کا احتمال تھا کیونکہ اِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ الخ فرمانے سے اس بات کا ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خیانت کرنے پر جو کفر ہے یہ نتیجہ دیا کہ ان کو اپنے قابو میں کرلیا، یعنی مسلمانوں کی قید میں گرفتار کرادیا۔ سو آیندہ بھی اگر انھوں نے خیانت کی تو ایسا ہی ہوگا تاکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیجائے کہ خیانت کے لوازمات سے ہے قید میں گرفتار کرنا ۱۲ صفحہ ہٰذا۔

نزول الکلام۔ ف۱ قولہٗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ ایک مسلمان نے کہا کہ ہم اپنے ان اقارب کی میراث بھی لیں اس پر یہ آیت اُتری کہ دین میں جدائی وراثت سے محرومی کا باعث ہے ازحواشی جلالین وکبیر ولباب ف۲ قولہٗ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ الخ شروع اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار ومہاجرین میں ایک ایک کو ملاکر مواخات یعنی بھائی چارہ کرادیا تھا اسکے باعث ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے حضرت زبیر بن العوام اور کعب بن مالک میں بھی مواخات کردی گئی تھی حضرت کعب جنگ اُحد میں زخمی ہوئے حضرت زبیر نے دل میں کہا کاش یہ مرجاتے اور میں ان کا وارث ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مواخات پر توارث منسوخ کرکے قرابتداروں کے لیے منحصر کردیا ۱۲

الربع

فضائل الکلام ف۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورہ براءت اپنے پڑھنے والے کو نفاق سے بچاتی ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر سارا قرآن ایک ایک آیت اور ایک ایک حرف کرکے نازل ہوا بجز قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور اس سورت کے کہ یہ دونوں اکٹھی نازل ہوئیں اور ان کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتوں کی صفیں تھیں (خازن وصاوی) ۱۲ **خواص الکلام۔** ف۱ جو کوئی اس سورت کو لکھ کر اپنے اسباب میں رکھ لے تو انشاء اللہ تعالےٰ وہ اسباب چوری سے محفوظ رہے ۱۲ (مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) ف۲ جو شخص اس سورت کو خواب میں دیکھے وہ نیک لوگوں کا محب ہو اور سورہ انفال کا خواب میں دیکھنے والا عزت وکامیابی کا تاج بنایا جائے **نزول الکلام سورہ براءۃ۔** اس سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ آٹھویں برس فتح مکہ ہوا تو بہت سی قومیں مسلمان ہوئیں بقیہ آئندہ

الْمُشْرِكِينَ ○ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ

مشرکوں سے پس پھرو بیچ زمین کے چار مہینے اور جانو یہ کہ تم

کر رکھا تھا سو تم لوگ اس سرزمین میں چار مہینے چل پھر لو اور یہ (بھی) جان رکھو کہ تم

غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ○ وَأَذَانٌ مِنَ

نہیں عاجز کرنے والے اللہ کو اور تحقیق اللہ رسوا کرنے والا ہے کافروں کو اور پکارنا ہے اللہ کی طرف

خدا تعالے کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ (بھی جان رکھو) کہ بیشک اللہ تعالی کافروں کو (آخرت میں) رسوا کریں گے اور اللہ اور رسول کی

اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ

سے اور رسول اس کے کیطرف سے طرف لوگوں کی دن حج بڑے کے یہ کہ اللہ بیزار ہے

طرف سے بڑے حج کی تاریخوں میں عام لوگوں کے سامنے اعلان کیا جاتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول دونوں دست بردار

الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ

مشرکوں سے اور رسول اُس کا بھی پس اگر توبہ کرو تم پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اور اگر

ہوتے ہیں ان مشرکین کو امن دینے سے پھر اگر تم (کفر سے) توبہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نے

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا

پھر جاؤ تم پس جانو یہ کہ تم نہیں عاجز کرنے والے اللہ کو اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو کہ کافر ہیں

(اسلام سے) اعراض کیا تو یہ سمجھ رکھو کہ تم خدا کو عاجز نہیں کر سکو گے اور ان کافروں کو ایک دردناک

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ

ساتھ عذاب درد دینے والے کے مگر وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا تم نے مشرکوں میں سے پھر

سزا کی خبر سنا دیجئے ہاں مگر وہ مشرکین مستثنے ہیں جن سے تم نے عہد لیا پھر

لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ

نہ کم کیا انھوں نے تم سے کچھ اور نہ مدد کی اوپر تمہارے کسی کو پس پورا کرو طرف اُن کی

انھوں نے تمہارے ساتھ ذرا کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی کی مدد کی سو اُن کے معاہدہ کو

عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ○ فَإِذَا

عہد اُن کا مدت اُن کی تک تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو پس جب

اُن کی مدت (مقررہ) تک پورا کر دو، واقعی اللہ تعالی (بدعہدی سے) احتیاط رکھنے والوں کو پسند کرتے ہیں سو جب

انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ

تمام ہو جاویں مہینے امن کے پس مارو مشرکوں کو جہاں

شہر حرم گذر جاویں تو (اُس وقت) ان مشرکین کو جہاں

وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ

پاؤ اُن کو اور پکڑو اُن کو اور گھیرو اُن کو اور بیٹھو واسطے اُن کے ہر

پاؤ مارو اور پکڑو باندھو اور داؤ گھات کے موقعوں پر اُن کی

مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا

گھات کی جگہ پس اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز کو اور دیں زکوٰۃ کو پس چھوڑ دو

تاک میں بیٹھو پھر اگر (کفر سے) توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو اُن کا

بقیہ صفحہ ۲۶۳ اور بہت سی قوموں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کر لیا کہ ہم آپ سے اور آپ کے حلیفوں سے جنگ نہ کریں گے مدد کے موقع پر مدد بھی دیں گے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن سے عہد کیا تھا۔ جب نویں سال ہجری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شام کی طرف غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے تو پیچھے بہت سی قوموں نے بدعہدی کی منافقوں نے بہت افواہیں اڑائیں وہاں سے لوٹنے کے بعد یہ سورت نازل ہوئی جس میں ان بدعہدوں کی اور غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونے والوں اور غلط باتیں اڑانیوالوں کی سرزنش ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سال حاجیوں کا قافلہ سالار ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کیا اور بعد میں علی رضؓ کو اپنی اونٹنی پر سوار کر کے بھیجا کہ وہاں مجمع عام میں یہ آیتیں لوگوں کو سُنا دیں کہ آئندہ سے ہم سے کسی مشرک کا کوئی عہد باقی نہیں رہا پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے احکام حج تعلیم کئے علی رضی اللہ عنہ دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبیٰ کے پاس کھڑے ہو کر ان لوگوں کو اس سورت کی تیس یا چالیس آیتیں اور بقول مجاہد تیرہ آیتیں سنائیں اور کہہ دیا کہ سال آئندہ میں خانہ کعبہ میں کوئی مشرک نہ آوے اور نہ کوئی برہنہ ہو کر اس کا طواف کرے اور اب ہر عہد والے کا عہد تمام ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اے علیؓ اپنے بھائی سے کہہ دیجئو کہ ہم نے خود عہد کو پس پشت ڈالدیا اب تلوار ہے یا تیر ۱۲

صفحہ ہٰذا۔ توضیح الکلام

ف قولہ فَإِذَا انْسَلَخَ الخ خلاصہ یہ ہے کہ اس مدت کے بعد کہ جب تک ان کا عہد ہے یہ طریقہ عمل تم پر لازم ہے کہ جو کوئی کہیں مل جائے قتل کیا جائے یا غلام بنایا جائے ان کا محاصرہ کیا جائے ان کے راستے روکے جائیں اگر توبہ کریں چھوڑ دیے جائیں مگر ان میں سے جو کوئی کلام الٰہی سُننے کے لئے آوے وہ قتل نہ کیا جائے بلکہ امن کی جگہ میں پہونچا دیا جائے جبکہ کلام الٰہی سُن چکے ۱۲

فقہ الکلام ف فَإِذَا انْسَلَخَ الخ وَجَدْتُمُوهُمْ سے یہ مراد ہے کہ خواہ حل میں ہو یا حرم میں اور اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ الخ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تارک نماز اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو قتل سے باز نہ رکھا جائیگا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں اس کا ذکر کہیں نہیں لیکن فقہ میں یہ بات مشہور ہے کہ اگر کسی شہر کے باشندے نماز کو چھوڑ دیں اور زکوٰۃ نہ دیں تو امام المسلمین کو ان سے جہاد کرنا درست ہے اور اس سے اس بات پر دلیل نہ پکڑی جائے کہ کافر

سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ

راہ اُن کی تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر کوئی

راستہ چھوڑ دو واقعی اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنیوالے بڑی رحمت کرنیوالے ہیں اور اگر کوئی شخص

الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ

مشرکوں میں سے پناہ مانگے تجھ سے پس پناہ دے اُس کو یہاں تک کہ سُنے کلام اللہ کا پھر

مشرکین میں سے آپ سے پناہ کا طالب ہو تو آپ اس کو پناہ دیجئے تاکہ وہ کلام الٰہی سُن لے پھر

أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ۝ كَيْفَ

پہنچادے اس کو جگہ امن کی میں یہ اسواسطے ہے کہ وہ ایک قوم ہے کہ نہیں جانتے کیونکر

اُس کو اس کے امن کی جگہ میں پہنچا دیجئے یہ حکم اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ پوری خبر نہیں رکھتے ان

يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا

ہو واسطے مشرکوں کے عہد نزدیک اللہ کے اور نزدیک رسولؐ اُس کے کے مگر

مشرکین (قریش) کا عہد اللہ کے نزدیک اور اس کے رسولؐ کے نزدیک کیسے (قابل رعایت) رہے گا مگر

الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا

جن لوگوں سے عہد کیا تھا تم نے نزدیک مسجد حرام کے پس جب تک سیدھے رہیں

جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد لیا ہے سو جب تک یہ لوگ تم سے سیدھی طرح رہیں

لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ كَيْفَ وَ

واسطے تمہارے پس سیدھے رہو تم واسطے ان کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو کیونکر نہ ماریے کافروں کو

تم بھی اُن سے سیدھی طرح رہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بدعہدی سے احتیاط رکھنے والوں کو پسند کرتے ہیں کیسے (ان کا عہد قابل

إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم

اور اگر غالب آویں اوپر تمہارے نہ رعایت کریں بیچ تمہارے قرابت کی اور نہ عہد کی خوش کرتے ہیں تم کو

ان کی حالت یہ ہے کہ اگر وہ تم پر کہیں غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارے میں نہ قرابت کا پاس کریں اور نہ قول و قرار کا۔ یہ لوگ تم کو اپنی زبانی باتوں سے

بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ۝ اشْتَرَوْا

ساتھ منہوں اپنے کے اور انکار کرتے ہیں دل اُن کے اور اکثر اُن کے فاسق ہیں مول لیتے ہیں

راضی کر رہے ہیں اور ان کے دل (ان باتوں کو) نہیں مانتے اور اُن میں زیادہ آدمی شریر ہیں انہوں نے احکام الٰہیہ

بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ

بدلے نشانیوں اللہ کے مول تھوڑا پس باز رکھتے ہیں راہ اُس کی سے تحقیق وہ

کے عوض (دنیا کی) متاع ناپائیدار کو اختیار کر رکھا ہے سو یہ لوگ اللہ کے رستے سے ہٹے ہوئے ہیں (اور) یقیناً یہ

سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَ

بُرا ہے جو کچھ کہ تھے وہ کرتے نہیں رعایت کرتے ہیں بیچ کسی مسلمان کے قرابت کو اور

اُن کا عمل بہت ہی بُرا ہے یہ لوگ کسی مسلمان کے بارے میں (بھی) نہ قرابت کا پاس کریں اور

لَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا

نہ عہد کو اور یہ لوگ وہی ہیں حد سے نکل جانے والے پس اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں

نہ قول و قرار کا۔ اور یہ لوگ بہت سی زیادتی کر رہے ہیں سو اگر یہ لوگ (کفر سے) توبہ کرلیں اور نماز

رکوع ۶ / ۱

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ کیف یکون الخ اس آیت میں ان کے عہد کو تمام کرنیکا سبب بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک مشرکوں کا عہد کیونکر باقی رہ سکتا ہے بجز ان لوگوں کے کہ جن سے تم نے مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کے پاس سال حدیبیہ میں عہد کیا تھا یعنی قریش کا ایک گروہ جن سے بنو حمزہ اور بنو کنانہ مراد ہے جن کو پہلی آیت الا الذین عاہدتم من المشرکین الخ میں مستثنیٰ کیا تھا ان کے سوا اور کسی کا عہد باقی نہیں رہا۔ اور یہ بھی جب تک اپنے عہد پر قائم رہیں اس وقت تک تم بھی اپنے عہد پر قائم رہو۔ ۵۲ قولہ کیف وان یظہروا الخ یہاں سے ان کی ایسی صفتیں بیان فرماتا ہے جن کی بنا پر ان کے اندر عہد کو پورا کرنیکی صفت رہ ہی نہیں سکتی اول یہ کہ اگر وہ تم پر قابو پاویں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا۔ ۵۳ قولہ الا ولا ذمۃ الخ میں ان کے پہلے عیب اور بُری عادت کا بیان ہے کہ اگر قابو پاویں تو نہ قرابت کا لحاظ رکھیں نہ عہد کا اور یرضونکم الخ میں دوسری عادت کا بیان ہے کہ وہ تم سے زبانی چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں مگر دل میں کاوش رکھتے ہیں اور واکثرھم الخ میں تیسری عادت کی طرف اشارہ ہے کہ اگرچہ سب کافر فاسق ہیں مگر بعض کافر اپنے مذہب کی رو سے پرہیزگار بات کے پورے ہوتے ہیں مگر یہ عہد شکن ایسے بھی نہیں اور اشتروا الخ میں ان کی چوتھی بُری خصلت کا بیان ہے کہ انھوں نے تھوڑی سی دنیا پر آیات الٰہی کو بیچ ڈالا یعنی فوائد دنیا کو دین پر مقدم رکھا اسمیں یہود بنی قریظہ کی طرف بھی اشارہ ہے جو بدعہدی میں شامل تھے اور لا یرقبون الخ میں پانچویں خصلت کا بیان ہے کہ کسی مومن کے بارہ میں یہ عہد کا لحاظ رکھتے ہیں نہ قرابت کا۔ ۵۴ قولہ فان تابوا الخ پس اگر وہ توبہ کریں نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں ورنہ جنگ کے مستحق ہیں ۱۲

متعلقات الکلام۔ ۵۱ قولہ کیف یکون للمشرکین الخ یہاں لفظ للمشرکین فرما کر عہد پورا نہ کرنے کی علت کی طرف اشارہ کر دیا کہ شرک ہے اور اس سے سمجھا گیا کہ انسان کے تمام اخلاق اور سب خوبیوں کے غارت کرنے کے لئے ایک شرک کافی ہے جو جہل اور حب دنیا اور خود غرضی اور مالک حقیقی کی احسان فراموشی پر مبنی ہے ۱۲

حاشیہ: عادت، ہے اگا [illegible]

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ

نماز کو اور دیں زکوٰۃ کو پس بھائی تمہارے ہیں بیچ دین کے اور مفصل بیان کرتے ہیں ہم

پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہو جاویں گے اور ہم سمجھدار لوگوں کے لئے

الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ مِّنْ

نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں اور اگر توڑ دیں قسمیں اپنی پیچھے

احکام کو خوب تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور اگر وہ لوگ عہد کرنے کے بعد

بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَىِٕمَّةَ

عہد اپنے سے اور طعن کریں بیچ دین تمہارے کے پس لڑو تم سرداروں

اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین (اسلام) پر طعن کریں تو تم لوگ اس قصد سے کہ یہ باز آجاویں ان پیشوایان کفر سے

الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ ○ اَلَا

کفر کے سے تحقیق وہ لوگ نہیں قسمیں واسطے اُن کے تو کہ وہ باز رہیں کیا

(خوب) لڑو کیونکہ (اس صورت میں) ان کی قسمیں (باقی) نہیں رہیں تم ایسے لوگوں سے کیوں

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ

نہ لڑو گے تم اس قوم سے کہ توڑا انھوں نے قسموں اپنی کو اور قصد کیا نکال دینے پیغمبر کا

نہیں لڑتے جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسولؐ کے جلا وطن کر دینے کی تجویز کی

وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

اور وہ شروع کیا انھوں نے تم سے پہلی بار کیا ڈرتے ہو تم اُن سے پس اللہ بہت حقدار ہے کہ

اور انھوں نے تم سے خود پہلے چھیڑ نکالی۔ کیا اُن سے (لڑنے میں) ڈرتے ہو سو اللہ تعالےٰ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ

تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ

ڈرو تم اُس سے اگر ہو تم ایمان والے لڑو اُن سے کہ عذاب کرے اُن کو

کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو اُن سے لڑو اللہ تعالےٰ (کا وعدہ ہے کہ) اُن کو

اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَیُخْزِهِمْ وَیَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ وَیَشْفِ

اللہ ساتھ ہاتھوں تمہارے کے اور رسوا کرے اُن کو اور مدد دیوے تم کو اوپر اُن کے اور شفا دیوے

تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور اُن کو ذلیل (وخوار) کرے گا اور تم کو اُن پر غالب کرے گا اور بہت سے

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۙ○ وَیُذْهِبْ غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ

سینے قوم ایمان والے کے کو اور دور کرے غصہ دلوں اُن کے کا اور

(ایسے) مسلمانوں کے قلوب کو شفا دے گا اور ان کے قلوب کے غیظ (وغضب) کو دور کرے گا اور

یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ○ اَمْ

پھر آتا ہے اللہ اوپر جس کے چاہتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے کیا

جس پر منظور ہوگا اللہ تعالیٰ توجہ (بھی) فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں کیا

حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا

گمان کرتے ہو تم یہ کہ چھوڑے جاؤ اور حالانکہ ابھی نہیں جانا اللہ نے ان لوگوں کو کہ جہاد کرتے ہیں

تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے (ظاہر طور پر) ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنھوں نے تم میں سے

توضیح الکلام۔ ۱۵ قولہ ویخزہم الخ اسلام ابتدائی حالت نہایت کمزور تھا اس وقت مسلمان اس قدر مجبور رہتے کہ دیس چھوڑ کر پردیس میں جانا پڑا، اول اول ملک حبشہ ہجرت کی اخیر میں مدینہ طیبہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی مجبوراً مدینہ طیبہ کو ہجرت کر کے تشریف لیگئے ہجرت کرکے پانچ برس مدینہ طیبہ رہے چھٹے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارادۂ عمرہ مدینہ سے مکہ معظمہ کو سفر کیا ابھی مکہ میں داخل نہ ہونے پائے تھے کہ مکہ سے باہر مقام حدیبیہ میں آپ کو روکدیا گیا کافروں کے اس زور وظلم کے مقابلہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی کچھ نہ کہہ سکے مجبوراً صحابہ بمعیت وہیں ٹھیر گئے اور اہل مکہ سے باہم صلح و آشتی کا پیام سلام جاری ہو گیا اور آخر کار صلح ہوئی لیکن مغلوبانہ کیونکہ اول تو بلا عمرہ ادا کئے واپس آنا پڑا اور یہ قرار پایا کہ مسلمان آئندہ برس اس عمرہ کی جس کا قصد کر کے آئے ہیں قضا کرلیں مگر جب آئندہ اس کی قضا کو آئیں تو یہ حالت ہو کہ تلواریں میانوں کی ہوئی ہوں اور تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں اور اس مدت کے اندر اندر اگر کوئی مکہ کا رہنے والا مسلمانوں میں جا ملے تو وہ واپس کو مکہ کو بھیجدیں اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ میں آجائے تو مسلمان اس کا مطالبہ نہ کریں کوئی فریق دوسرے فریق کے مصالح اور بھلائی سے نہ لڑے اور نہ کوئی فریق دوسرے فریق کے دشمنوں کو مدد دے مسلمان یہ صلح دیکھکر سٹ پٹائے کہ اس میں تو سراسر اسلام کو دبایا جا رہا ہے لیکن مہبط وحی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دور اندیشی اور انجام بینی سے اس صلح کو اسی شرط کے ساتھ منظور فرما کر مدینہ واپس تشریف لیگئے اس قول و قرار کے بعد بھی قریش اپنی کاوش وکینہ سے نہ باز آئے بلکہ خفیہ طور پر مسلمانوں کی بیخکنی کے درپے رہے اور ان کے دشمنوں سے ساز باز لگانے میں کوئی کمی نہیں کی آخر کار جب مسلمانوں کو مصائب برداشت کرتے کرتے بیس برس کا عرصہ گذر گیا اور اہل مکہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور سوائے بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے سب عہد صلح کو توڑ بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرما کر کفار کو صاف جواب دیدیا اور عہد صلح توڑ کر کھلم کھلا بیزاری اور جنگ کا اعلان اور قتل و محاصرہ کا حکم صادر فرما دیا ہجرت کے نویں سال یہ سورت نازل ہوئی اور اسی سال ۱۰ ذی الحجہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما بقیہ آئندہ

مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا

تم میں سے اور نہیں پکڑتے سوائے اللہ کے اور نہ رسول اُس کے اور نہ

(ایسے موقع پر) جہاد کیا اور اللہ اور رسولؐ اور مومنین کے سوا کسی کو خصوصیت کا

الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ مَا

ایمان والوں کے دوست دلی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو نہیں

دوست نہ بنایا ہو اور اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے تمہارے سب کاموں کی مشرکین کی

كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ

لائق واسطے مشرکوں کے یہ کہ آباد کریں مسجدوں اللہ کی کو حالانکہ گواہی دیتے ہیں

یہ لیاقت ہی نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جس حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر

عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ وَ

اوپر جانوں اپنی کے ساتھ کفر کے یہ لوگ ناپید ہوئے عمل اُن کے اور

کفر کی باتوں کا اقرار کر رہے ہیں ان لوگوں کے سب اعمال اکارت ہیں اور

فِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ

بیچ آگ کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ آباد کرتے ہیں مسجدوں اللہ کی کو وہ لوگ

دوزخ میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے ہاں اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو

آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ

کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو

اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاویں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں

وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ

اور نہیں ڈرتے مگر اللہ سے پس نزدیک ہے یہ لوگ یہ کہ ہوں راہ

اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں سو ایسے لوگوں کی نسبت توقع (یعنی وعدہ) ہے کہ اپنے مقصود تک

الْمُهْتَدِينَ ۝ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ

پانے والوں سے کیا کیا ہے تم نے پانی پلانا حاجیوں کا اور خدمت کرنا مسجد

پہونچ جاویں گے کیا تم لوگوں نے حجاج کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو

الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي

حرام کا مانند اس شخص کی کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور جہاد کیا بیچ

اس شخص کی برابر قرار دے لیا جو کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں

سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

راہ خدا کے نہیں برابر ہوتے نزدیک اللہ کے اور اللہ نہیں ہدایت کرتا

جہاد کیا ہو یہ لوگ برابر نہیں اللہ کے نزدیک اور جو لوگ بے انصاف ہیں اللہ تعالیٰ

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

قوم ظالموں کو جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور ہجرت کی اور جہاد کیا

اُن کو سمجھ نہیں دیتا جو لوگ ایمان لائے اور (اللہ کے واسطے) انھوں نے ترک وطن کیا اور اللہ کی

بقیہ ص ٢٦٦ مکہ کے کافروں کو اس سورت کے احکام سنوا دیئے جیسا کہ پہلے اس کا تذکرہ ہو چکا اور جنھوں نے عہد صلح نہیں توڑا اس کی صلح مدت صلح تک باقی رکھی اور جنھوں نے توڑ دیا ان کے لئے حکم دیدیا کہ وہ مسلمانوں کی اطاعت اختیار کریں یا لڑنے کو تیار ہو جائیں ورنہ وطن چھوڑ کر بھاگ جائیں ۱۲ صفحہ ہذا۔

ع ٢ — ١٠

نزول الکلام ـ ۵ا قولہ ما کان للمشرکین الخ جب حضرت عباسؓ بدر میں قید ہو کر آئے تو صحابہ کرام اُن کو کفر و شرک اور قطع رحم پر جبر کرنے لگے اسپر وہ بولے کہ ہماری بدیوں کے ساتھ نیکیوں کا بھی تو ذکر کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عباسؓ کیا شرک کی حالت میں کوئی نیکی بھی کی ہے کہنے لگے کیوں نہیں ہم مسجد حرام کو آباد رکھتے تھے حاجیوں کو پانی پلاتے تھے خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے قیدیوں کو رہا کراتے رہے ان کے جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ آیت اُتری کہ شرک کی حالت کا کیا کرایا کام سب اکارت گیا ۵۲ قولہ اجعلتم الخ طلحہؓ نے فخر کیا کہ میرے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے میں اس کا مجاور ہوں اور عباسؓ نے اسپر فخر کیا کہ میں صاحب سقایہ ہوں حاجیوں کو آب زمزم پلاتا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے ایمان لایا اور تمام لوگوں سے پہلے نماز پڑھی اور حضرتؐ کے ساتھ جہاد کئے اللہ پاک نے حضرت علیؓ کے مناقب و اوصاف میں یہ آیت نازل کی ۱۲

توضیح الکلام ـ ۵ا قولہ ما کان للمشرکین الخ خلاصہ یہ ہے کہ مشرکوں کا کام مساجد الٰہی کو آباد کرنا نہیں ہے کیونکہ وہ تو شرک و کفر پر قائم ہیں اور یہ کام یا ان کی تعمیر یا ان میں عبادت کرنا خلوص اور توحید پر مبنی ہے سو وہ اُن میں کہاں بلکہ ان کے کفر و شرک نے ان کے اچھے کاموں تعظیم والدین مہمان نوازی وغیرہ کو بھی اپنی تاریکی میں ڈھانک لیا لہٰذا ان کے یہ کام کالعدم ہو گئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ساجد کی تعمیر تو ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے نماز پڑھتے زکوٰۃ دیتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ہیں سو اُن کے لئے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ ہدایت پر ہیں یعنی ان کا راہ ہدایت پر ہونا قرین قیاس ہے ۱۲

وقف لازم

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً

بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بڑے ہیں درجے میں

راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا وہ درجہ میں اللہ کے نزدیک

عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم

نزدیک اللہ کے اور یہ لوگ وہی ہیں مراد پانے والے بشارت دیتا ہے اُن کو رب اُن کا

بہت بڑے ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں ان کا رب ان کو بشارت دیتا ہے

بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۝

ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے اور رضامندی کے اور بہشتوں کے واسطے اُن کے بیچ اُن کے نعمت ہے پائدار

اپنی طرف سے بڑی رحمت اور بڑی رضامندی اور جنت کے ایسے باغوں کی کہ ان کے لئے اُن باغوں میں دائمی نعمت ہوگی

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا

ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے ہمیشہ تحقیق اللہ نزدیک اس کے ہے ثواب بڑا اے

(اور) ان میں یہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے بلاشبہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ

لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپوں اپنے کو اور بھائیوں اپنے کو دوست

ایمان والو اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو (اپنا) رفیق مت بناؤ

إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ

اگر دوست رکھیں کفر کو اوپر ایمان کے اور جو کوئی دوست رکھے اُن کو تم میں سے

اگر وہ لوگ کفر کو بمقابلہ ایمان کے (ایسا) عزیز رکھیں (کہ اُن کے ایمان لانے کی امید نہ رہے) اور جو شخص تم میں سے اُن کے ساتھ رفاقت رکھے گا

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَ

پس یہ لوگ وہی ہیں ظالم کہہ اگر ہوویں باپ تمہارے اور

سو ایسے لوگ بڑے نافرمان ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور

أَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ

بیٹے تمہارے اور بھائی تمہارے اور جوروئیں تمہاری اور قبیلہ کنبہ تمہارا اور مال

تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال

اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ

جو کمائے ہیں تم نے اور سوداگری جو ڈرتے ہیں مندا ہو جانے اس کے سے اور گھر

جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر

تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي

جو پسند کرتے ہو اُن کو بہت پیارے ہیں طرف تمہارے اللہ سے اور رسول اُس کے سے اور جہاد سے بیچ

جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد

سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

راہ اس کی کے پس انتظار کرو یہاں تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا اور اللہ نہیں ہدایت کرتا

کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (سزائے ترک ہجرت کا) بھیجدیں اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنیوالے لوگوں کو

توضیح الکلام۔ لـه قولہ یٰایّھا الّذین الخ جہاد میں بھی اکثر اوقات صحابہؓ کو اپنے عزیز قریب سے اس کے کفر کے سبب لڑنا پڑتا تھا بلکہ بعض اوقات اپنی اولاد کے مقابلہ میں تلوار اٹھانی پڑتی تھی اور ہجرت میں بھی اپنے بال بچوں کنبہ برادری کے لوگوں سے جدائی ہوتی تھی اور تجارت کا خاتمہ ہوتا تھا افلاس دیکھنا پڑتا تھا اس لئے اس آیت میں باپ دادوں بھائی بندوں سے محبت رکھنے کی ممانعت فرماتے ہیں اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیں اور اگر تم کو اپنے اقارب وغیرہ اللہ اور رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے بہتر اور پیارے معلوم ہوں تو دیکھو پھر خدا کیا کرتا ہے یعنی تم پر بھی بلاء آسمانی نازل ہوتی ہے ۱۲

نزول الکلام لـه قولہ یٰایّھا الّذین آمنوا الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو مدینہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم فرمایا تو بعض مسلمان اس وجہ سے ہجرت سے محروم رہے کہ ان کے بال بچے ان کو لپٹ گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں کیوں برباد کئے جاتے ہو اور اللہ کی قسمیں ان کو کھلائیں ان کے دل بھی اس قدر عاجزی کو دیکھ کر پگھل گئے انکے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لـه قولہ قل ان کان الخ یہ آیت ان مسلمانوں کے بارہ میں نازل ہوئی جنھوں نے ہجرت نہیں کی اور یہ کہا کہ اگر ہم ہجرت کریں گے تو ہمارے مال اور سوداگری جاتی رہے گی اور مکانات ویران ہو جائیں گے اور رشتے ٹوٹ جائیں گے، اور کبابا میں مذکور ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مکہ معظمہ میں آکر ایسے مسلمانوں سے ہجرت کرکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جانے کی وجہ دریافت کی تھی اس وقت ان لوگوں نے یہ عذر کیا تھا ۱۲

ربط الکلام۔ لـه قولہ یٰایّھا الّذین الخ اوپر کی آیت میں ہجرت کا ذکر تھا جس میں وطن اور رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑتا اور اموال واملاک سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے جو کہ طبعاً شاق معلوم ہوتا ہے اور کبھی یہ سختی ترک ہجرت کا بھی سبب بن جاتی ہے اس لئے اس آیت میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان چیزوں سے گہرا تعلق ہی نہ رکھو تاکہ چھوڑنا اور ان سے قطع تعلق دشوار ہو ۱۲

متعلقات الکلام۔ لـه قولہ حتّٰی یاتی اللہ الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے فتح مکہ معظمہ مراد ہے، لیکن اس پر یہ اعتراض ہے کہ (بقیہ آئندہ)

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ

قوم فاسقوں کو البتہ تحقیق[۵۱] مدد دی تم کو اللہ نے بیچ جگھوں

اُن کے مقصود تک نہیں پہونچاتا تم کو خدا تعالیٰ نے (لڑائی کے) بہت موقعوں میں (کفار پر)

كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

بہت کے اور دن حنین کے جس وقت خوش لگی تم کو بہتایت تمہاری

غلبہ دیا اور حنین کے دن بھی جبکہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے غرہ ہوگیا تھا

فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ

پس نہ کفایت کیا تم سے کچھ اور تنگ ہوگئی اوپر تمہارے زمین

پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کارآمد نہ ہوئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی

بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ

باوصف اس کے کہ کشادہ تھی پھر پھر گئے تم پیٹھ پھیر کر پھر اُتاری اللہ نے

پھر (آخر) تم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوئے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے

سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ

تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے اور اُتارے

اپنے رسول (کے قلب) پر اور دوسرے مومنین (کے قلوب) پر اپنی (طرف سے) تسلی نازل فرمائی اور (مدد کے لئے) ایسے لشکر

جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ

لشکر نہیں دیکھا تم نے اُن کو اور عذاب کیا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور یہی ہے

نازل فرمائے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو سزا دی اور یہ کافروں کی

جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ

سزا کافروں کی پھر پھر آوے گا اللہ پیچھے

(دنیا میں) سزا ہے پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ جس کو

ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا

اس کے اوپر جس کے چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے

چاہیں توبہ نصیب کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنیوالے بڑی رحمت کرنیوالے ہیں اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا

لوگو جو ایمان لائے ہو سوائے اس کے نہیں کہ مشرک ناپاک ہیں پس نہ نزدیک آویں

ایمان والو مشرک لوگ (بوجہ عقائد خبیثہ) نرے ناپاک ہیں سو یہ لوگ

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ

مسجد حرام کے پیچھے برس اُن کے کے جو یہ ہے اور اگر[۵۳] ڈرو تم

اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آنے پاویں اور اگر تم کو مفلسی کا

عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ

فقر سے پس البتہ دولتمند کرے گا تم کو اللہ فضل اپنے سے اگر[۵۴] چاہے گا

اندیشہ ہو تو (تم خدا پر توکل رکھو) خدا تم کو اپنے فضل سے اگر چاہے گا (ان کا) محتاج نہ رکھے گا

بقیہ صفحہ ۲۶۸ یہ سورت فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی، البتہ جواب اس طرح ممکن ہے کہ کچھ حصہ سورت کا فتح مکہ سے پہلے نازل ہوا اور سورت کے نزول کی تامی بعد فتح مکہ کے ہوئی اور اس میں کوئی استحالہ نہیں ہے ۱۲

ع ۸ / ۹ / ۳

ربط الکلام۔ صفحہ ہذا۔ ۵۱ قولہ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ الخ اوپر کی آیت میں فتح مکہ کے جہاد کا ذکر تھا اس آیت میں جنگ حنین کا ذکر ہے اور فتح مکہ کو جنگ حنین کے ساتھ مناسب ہونا ظاہر ہے علاوہ ازیں ایک مناسبت یہ بھی ہے کہ اوپر کی آیت میں ماسوی اللہ سے تعلقات قطع کرنیکا بیان تھا اسی لئے فرمایا کہ لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ الخ اور جنگ حنین کے قصہ سے اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ وہاں غیر اللہ پر نظر کی تو ضرر پہونچا اور محض اللہ تعالیٰ ہی کا تعلق کافی اور مفید ہوا ۱۲ ۵۲ قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا الخ اوپر سورت کے شروع میں براءت کا اعلان تھا اس آیت میں اس اعلان کا تتمہ مذکور ہے یعنی سال کے اندر اندر مشرکین کا خارج حدود کر دینا اور اس اخراج کے حکم سے جو مسلمانوں کو تردد ہوا تھا کہ مال کی آمد بند ہو جائیگی اس کے متعلق مومنوں کو تسلی بھی ساتھ ہی مذکور ہے ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۳ قولہ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً الخ مکہ میں مشرکین بیت الحرام تک آتے جاتے اور تجارتی مال کھانے پینے کا دور دور سے لایا کرتے تھے جب ان کو پچھلی آیت سے یہاں تک آنے کی ممانعت ہوگئی تو مسلمانوں نے کہا کہ اب کھانے پینے کا سامان کون لائے گا اور گذارا کیونکر ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ گھبراؤ مت جس مدبر نے ان ناپاکوں سے اس پاک جگہ کو خالی کر دیا وہی تمہاری معاش کا انتظام کر دے گا اور تم کو ایسا بے پرواہ کر دے گا کہ ان کافروں کی حاجت نہ رہیگی ۱۲

توضیح الکلام۔ ۵۴ قولہ اِنْ شَاۗءَ الخ یہ لفظ اس لئے نہیں کہ تاکہ وعدہ کا یقینی نہ ہونا بتلایا جائے بلکہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس وعدہ کے پورا کرنے کے لئے کوئی لمبے چوڑے سامان کرنے کی حاجت نہیں بلکہ صرف اس کا چاہنا کافی ہے چنانچہ پھر فوراً اس وعدہ کا ایفا اس طرح فرمایا کہ سوداگر قوموں کو مسلمان بنادیا وہ سب طرح کا مال مکہ معظمہ میں لانے لگے صنعاء اور جدہ اور تبالہ اور جرش کے باشندے سب مشرف باسلام ہوگئے اور یہ سب مقامات تجارت کے ہیں ۱۲

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
تحقیق اللہ جاننے والا حکمت والا ہے لڑائی کرو ان لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے
بیشک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے بڑا حکمت والا ہے اہل کتاب جو کہ نہ خدا پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ
ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے اور نہیں حرام جانتے اس چیز کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے اور
اور نہ قیامت کے دن پر اور نہ اُن چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے حرام

رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
رسول اس کے نے اور نہیں قبول کرتے دین سچے کو اُن لوگوں سے جو دیئے گئے ہیں
بتلادیا ہے اور نہ سچے دین (اسلام) کو قبول کرتے ہیں اُن سے

الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝
کتاب یہاں تک کہ دیویں جزیہ ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہوں
یہاں تک لڑو کہ وہ ماتحت ہوکر اور رعیت بنکر جزیہ دینا منظور کریں

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى
اور کہا یہود نے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے
اور یہود (میں سے بعض) نے کہا کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ (میں سے اکثر) نے کہا

الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ
مسیح بیٹا اللہ کا ہے یہ ہے بات اُن کی ساتھ منھوں اپنے کے مشابہ ہوتے ہیں
کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں یہ اُن کا قول ہے اُن کے منھ سے کہنے کا یہ بھی اُن لوگوں کی سی

قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى
بات سے اُن لوگوں کے جو کافر ہوئے پہلے ان سے ماریو ان لوگوں کو اللہ کہاں سے
باتیں کرنے لگے جو ان سے پہلے کافر ہو چکے ہیں خدا اُن کو غارت کرے یہ کدھر

يُؤْفَكُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
پلٹائے جاتے ہیں پکڑا اُنھوں نے عالموں اپنوں کو اور درویشوں اپنوں کو پروردگار
اُلٹے جارہے ہیں انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو (باعتبار طاعت کے)

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا
سوائے اللہ کے اور مسیح بیٹے مریم کے کو اور نہیں حکم کیے گئے
رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریمؑ کو بھی حالانکہ ان کو صرف یہ حکم کیا گیا ہے

اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا
مگر یہ کہ بندگی کریں معبود ایک کو نہیں کوئی معبود مگر وہ پاکی ہے اس کو اس چیز سے
کہ فقط ایک معبود (برحق) کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ ان کے شرک سے

يُشْرِكُوْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ
کہ شریک کرتے ہیں ارادہ کرتے ہیں کہ بجھادیں روشنی اللہ کی کو ساتھ منھوں اپنے کے اور
پاک ہے وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منھ سے بجھادیں

نزول الکلام: ۵۱ قولہ قاتلوا الذین الخ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی کہ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روم کے قتال کا حکم دیا چنانچہ جب نازل ہوچکی تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے واسطے متوجہ ہوئے ۱۲ ۵۲ قولہ وقالت الیہود الخ سلام بن شکم نعمان بن اوفی محمد بن وحیہ شاس بن قیس مالک بن صیف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر بولے کہ اے محمدؐ ہم تمہارا کیونکر اتباع کریں تم نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا ہماری طرح عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں کہتے ہر بات میں مخالفت کے درپے ہو پھر تمکو مانیں تو کیونکر مانیں اس پر یہ آیت اُتری ۱۲

ع ۵ ۱۰ ۴

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ وقالت الیہود الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود نے حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا اس بنا پر کہا کہ اُس زمانہ میں توریت اور تابوت کے یہی لوگ امین اور حامل تھے جب توریت کو انھوں نے بیکار کر دیا اور اسکے خلاف ناحق پر عمل کرنے لگے تو اللہ تعالےٰ نے تابوت کو اُن سے اُٹھا لیا اور توریت ان سے بھلادی اور ان کے سینوں سے محو کردی حضرت عزیر نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی توریت مجھے یاد کرادے تو ایک دفعہ نہایت خشوع سے آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک نور آسمان سے نازل ہو کر آپ کے شکم میں داخل ہوگیا فوراً توریت یاد ہوگئی آپنے اپنی قوم کے لوگوں کو اعلان کردیا کہ خدا تعالےٰ نے توریت مجھے پھر یاد کرادی ہے لہذا تم سب مجھ سے آکر سیکھو بہت سے لوگوں نے آپ سے سیکھی چند مدت کے بعد خدا تعالیٰ نے تابوت بھی نازل کردیا جسمیں توریت رہتی تھی اب جو حضرت عزیر کی سکھائی ہوئی توریت کو اُس اصلی توریت سے ملایا تو ایک حرف کا بھی فرق نہ نکلا اسوقت یہودی کہنے لگے کہ حضرت عزیر کو اس طرح توریت کا ملنا اور کسی وجہ سے نہیں ہوسکتا بجز اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں (مگر یہ قول سب یہود کا نہ تھا) ان میں سے ایک فرقہ کا تھا ۱۲ ۵۳ قولہ المسیح ابن اللہ الخ نصاریٰ کے حضرت مسیح کو خدا کہنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک شخص بولص یہودی نصاریٰ کا بڑا دشمن تھا بہت سے عیسائیوں کو اس نے قتل کیا بعد میں اُسے توبہ کا خیال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ندا دی کہ جب تک نصرانی نہ ہوگا اس وقت تک توبہ قبول نہ ہوگی چنانچہ وہ نصرانی ہوگیا اور ایک حجرہ میں اس نے قیام کیا اور ایک سال تک حجرہ سے باہر بقیہ آئندہ

يَأْبَى اللّٰهُ إِلَّآ أَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ هُوَ

نہیں قبول رکھتا اللہ مگر یہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر وہی ہے

حالانکہ اللہ تعالیٰ بدون اس کے کہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا دے مانیگا نہیں گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں (چنانچہ) وہ اللہ

الَّذِيْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

جس نے بھیجا رسول ؐ اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تو کہ غالب کرے اس کو

ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول ؐ کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام (بقیہ)

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ

اوپر دین سب کے اور اگرچہ ناخوش رکھیں مشرک اے لوگو جو

دینوں پر غالب کر دے گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں اے ایمان والو

اٰمَنُوْٓا إِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُوْنَ

ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالموں میں سے اور فقیروں میں سے البتہ کھا جاتے ہیں

اکثر احبار اور رہبان لوگوں کے مال نامشروع طریقہ

أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

مال لوگوں کے ساتھ جھوٹ کے اور بند کرتے ہیں راہ خدا

سے کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے باز رکھتے

اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

کی سے اور جو لوگ کہ جمع کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں

ہیں اور (غایت حرص سے) جو لوگ سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور اُن کو

يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ○ ۙ

خرچ کرتے اُس کو بیچ راہ اللہ کے پس خوش خبری دے اُن کو ساتھ عذاب درد دینے والے کے

اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ اُن کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سُنا دیجئے

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ

جس دن کہ گرم کیا جاوے گا اوپر اس کے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوینگے ساتھ اس کے ماتھے اُن کے

کہ اس روز واقع ہوگی کہ اُن کو دوزخ کی آگ میں (اوّل) تپا دیا جاوے گا پھر اُن سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی

وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا

اور کروٹیں اُن کی اور پیٹھیں اُن کی یہ ہے کہ جو جمع کیا تھا تم نے واسطے جانوں اپنی کے پس چکھو

کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جاویگا یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کر کے رکھا تھا سو اب

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ

جو کچھ کہ تھے تم جمع کرتے تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک اللہ کے

اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو یقیناً شمار مہینوں کا (جوکہ) کتاب الٰہی میں

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

مہینے ہیں بیچ کتاب اللہ کے جس دن پیدا کیا آسمانوں کو

اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قمری) ہیں جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان

بقیہ صفحہ ۲۷۰ نہ نکلا جب نکلا تو انجیل کا عالم ہو کر نکلا اور بولا کہ اب میری تو بہ قبول ہونیکی خوشخبری مجھے مل گئی نصاریٰ اس کے بہت معتقد ہو گئے پھر اُس نے تین شخصوں کو اپنا شاگرد بنایا ایک نسطورا دوسرا یعقوب تیسرا ملکان تو اس نے نسطورا کو تو یہ سکھلایا کہ عیسیٰ اور مریم اور خدا تین خدا ہیں اور یعقوب کو یہ تعلیم دی کہ حضرت عیسیٰ انسان نہیں ہیں بلکہ وہ خدا کے بیٹے ہیں اور ملکان کو یہ سکھایا کہ حضرت عیسیٰ خود اللہ ہی ہیں جو کبھی فنا نہ ہوں گے جب یہ باتیں ان تینوں شاگردوں کے دلمیں خوب جم گئیں تب اس نے ہر ایک کو تنہائی میں بلا کر کہا کہ اب تو میرا خالص و مخلص شاگرد ہے تجھے چاہئے کہ جو کچھ میں نے تجھے سکھایا ہے اس کی لوگوں کو تعلیم دینا اور تبلیغ کرنا۔ پھر اس نے یہ وصیت کی کہ میں اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ کے نام پر ذبح کرونگا اور وہ مذبح میں گیا اور جا کر اپنے آپ کو ذبح کر دیا۔ اور یہ تینوں شاگرد مختلف جانبوں کو چلے گئے، ایک روم کو گیا اور ایک بیت المقدس کو اور تیسرا تیسری طرف ۱۲ صفحہ ہذا۔

انصف

نزول الکلام ۱۵ قولہ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الخ بعض نے کہا کہ اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ سے صرف اہل کتاب مراد ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ان مسلمانوں کے بارہ میں نازل ہوئی جو زکوٰۃ اور دوسرے واجبات مالیہ ادا نہیں کرتے تھے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارہ میں نازل ہوئی جو زکوٰۃ نہیں دیتے خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا مسلمان منقول ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس آیت کے بارہ میں اختلاف ہوا کہ معاویہؓ نے کہا کہ آیت اہل کتاب کے بارہ میں نازل ہوئی اور ابوذرؓ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں اور اہل کتاب دونوں کے بارہ میں نازل ہوئی، تو حضرت معاویہؓ نے جبکہ وہ شام کے حاکم تھے خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوذر کی شکایت لکھ بھیجی تو حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوذر کو لکھا کہ تم مدینہ آؤ ابوذر مدینہ آگئے لوگوں کا ان کے پاس ہجوم ہو گیا جیسے ان کو کبھی نہ دیکھا ہو حضرت عثمانؓ نے حضرت معاویہ کی شکایت جو ابوذر کے متعلق تھی ابوذر سے بیان کی پھر ابوذر سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو وہاں سے چلے آؤ اور ہمارے قریب ہی آ کر رہو چنانچہ پھر ابوذر ربذہ مقام میں سکونت پذیر ہو گئے ۱۲

وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا

اور زمین کو اُن میں سے چار مہینے حرام ہیں یہ ہے دین قائم پس مت

اور زمین پیدا کئے تھے (اُسی روز سے اور) انہیں چار خاص مہینے ادب کے ہیں یہی (امر مذکور) دین مستقیم ہے سو تم

تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً

ظلم کرو بیچ اُن کے آپس میں اور لڑو مشرکوں سے اکٹھے

ان سب مہینوں کے بارے میں (دین کے خلاف کر کے) اپنا نقصان مت کرنا اور ان مشرکین سے سب سے لڑنا

كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

جیسا لڑتے ہیں تم سے وہ اکٹھے اور جانو یہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے

جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ساتھی ہے

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ

سوائے اس کے نہیں کہ آگے پیچھے کر لینا زیادتی ہے بیچ کفر کے گمراہ کئے جاتے ہیں ساتھ اس کے وہ لوگ

ہٹا دینا کفر میں اور ترقی ہے جس سے (اور عالم) کفار گمراہ کئے جاتے کہ وہ اس حرام مہینے کو کسی سال (نفسانی غرض سے)

كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا

جو کافر ہوئے حلال کرتے ہیں اس کو ایک برس اور حرام کرتے ہیں اس کو ایک برس تو کہ موافقت کریں

حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال (جب کوئی غرض نہ ہو) حرام سمجھتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو مہینے

عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ

گنتی کو اس چیز کے کہ حرام کیا ہے اللہ نے پس حلال کریں وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے زینت دیے گئے ہیں

حرام کئے ہیں (صرف) ان کی گنتی پوری کر لیں پھر اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اُن کی

لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

واسطے اُن کے بُرے عمل اُن کے اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم

بداعمالیاں اُن کو مستحسن معلوم ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو ہدایت (کی توفیق)

الْكٰفِرِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ

کافروں کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہے واسطے تمہارے جس وقت کہ کہا جاتا ہے

نہیں دیتا اے ایمان والو تم لوگوں کو کیا ہوا کہ جب تم سے کہا جاتا ہے

لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ

واسطے تمہارے کہ نکلو بیچ راہ اللہ کے بوجھل ہو جاتے ہو طرف زمین کے

کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم زمین کو لگے جاتے ہو

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ

کیا راضی ہوئے ہو تم ساتھ زندگانی دنیا کے آخرت سے پس نہیں فائدہ

کیا تم نے آخرت کے عوض دنیا کی زندگی پر قناعت کر لی سو دنیاوی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا

زندگانی دنیا کا بیچ آخرت کے مگر تھوڑا اگر نہ نکلو گے

زندگی کا تمتع تو کچھ بھی نہیں بہت قلیل ہے اگر تم نہ نکلو گے

نزول الکلام ۔ ۱؎ قولہ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ الخ قمری مہینوں میں موسم کے لحاظ سے تو کمی بیشی ہوتی رہتی ہے وہی مہینے جو کبھی جاڑوں میں پڑتے ہیں تو کبھی گرمیوں میں آپڑتے ہیں تو کبھی ایسا ہو جاتا تھا کہ امن اور عزت و بزرگی کے چار مہینوں میں سے کوئی مہینہ باہم لڑائی کے وقت آپڑتا تھا تو مشرک لوگ اپنی مرضی کے مطابق ان مہینوں کو ہٹا اور سرکا دیتے تھے محرم کو صفر بنا کر کہتے لو اب کے صفر پہلے آگیا محرم بعد میں آوے گا اور اس حیلہ سے ماہ حرام میں برابر لڑتے جاتے تھے اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی

۲؎ قولہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ عرب کے عیسائیوں نے ہرقل شاہ روم کو ہجرت کے نویں سال لکھا کہ مدعی نبوت محمد صاحب کا انتقال ہو گیا اور ان کے ہمراہیوں کو قحط نے ہلاک کر رکھا ہے اس غلط افواہ پر اس کو ملک عرب زیر کرنے کا حوصلہ ہوا اور اپنے خاص مصاحب کی ماتحتی میں چالیس ہزار فوج روانہ کی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یہ خبر پانے پر حضرت علیؓ کو اہل بیت پر خلیفہ اور ابن ام مکتوم کو امامت کے لئے تجویز فرما کر اس طرف متوجہ ہوئے چونکہ گرمی بہت سخت پڑ رہی تھی سفر دور و دراز کا اور دشمن قوی نظر آیا و نیز معاش کا سامان یعنی کھجوروں کی فصل بالکل تیار کھڑی تھی کاٹنے کا وقت آلگا تھا ادھر ابھی فتح مکہ اور جنگ حنین سے فارغ ہوئے تھے منافق لوگ حیلے اور بہانے کرنے لگے اور کچھ مسلمان بھی حالت کو دیکھ کر جھجکے اس وقت یہ آیت اللہ تعالیٰ نے ان کو چست کرنے کے لئے نازل فرمائی

ع ۵ / ۸ / ۱۱

متعلقات الکلام ۔ ۲؎ قولہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ تبوک ملک شام میں ایک مقام ہے، جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ اور غزوہ حنین وغیرہا سے فارغ ہوئے تو آپکو خبر معلوم ہوئی کہ روم کا نصرانی بادشاہ مدینہ پر فوج بھیجنی چاہتا ہے اور وہ فوج تبوک میں جو اس کی عملداری کے حدود میں ہے جمع کی جاوے گی آپ نے خود ہی بقصد سفر کا مقابلہ کے لئے فرمایا اور مسلمانوں میں اس کا اعلان عام کر دیا چونکہ وہ زمانہ گرمی کی شدت کا تھا اور مسلمانوں کے پاس سامان بہت کم تھا اور سفر بھی دور دراز تھا اس لئے اس غزوہ میں جانا بڑی ہمت کا کام تھا اس لئے ان آیات میں اس کی بہت ترغیب دی گئی ہے اور چونکہ منافق لوگ بقیہ آئندہ

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

عذاب کرے گا تم کو عذاب دردوینے والا اور بدل لادے گا قوم

تو اللہ تعالیٰ تم کو سخت سزا دیگا (یعنی تم کو ہلاک کر دے گا) اور تمہارے بدلے دوسری قوم پیدا کر دے گا

غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

سوائے تمہارے اور ضرر نہ کرو گے اس کو کچھ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے

اور اُن سے اپنا کام لیگا) اور تم اللہ کے (دین کو) کچھ ضرر نہ پہنچا سکو گے اور اللہ کو ہر چیز پر پوری

قَدِيرٌ ۝ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ

قادر ہے اگر نہ مدد دو گے تم اُس کو پس تحقیق مدد دی ہے اُس کو اللہ نے جس وقت نکال دیا تھا اُس کو

قدرت ہے اگر تم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ آپکی مدد اس وقت کر چکا ہے جبکہ آپ کو کافروں نے

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ

اُن لوگوں نے کہ کافر ہوئے دوسرا دو میں کا جس وقت کہ وہ دونوں بیچ غار کے تھے جس وقت کہ

جلاوطن کر دیا تھا جب کہ دو آدمیوں میں ایک آپ تھے جس وقت کہ دونوں غار میں تھے جب کہ

يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنْزَلَ

کہتا تھا واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے پس اُتاری

آپ اپنے ہمراہی سے فرمارہے تھے کہ تم (کچھ) غم نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ہمراہ ہے سو اللہ تعالیٰ نے

اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا

اللہ نے تسکین اپنی اوپر اس کے اور قوت دی اس کو ساتھ لشکروں کے کہ نہیں دیکھا تم نے اُن کو

آپ (کے قلب) پر اپنی تسلی نازل فرمائی اور آپ کو ایسے لشکروں سے قوت دی جن کو تم لوگوں نے نہیں دیکھا

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ

اور کی بات اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے نیچی اور بات

اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات (اور تدبیر) نیچی کر دی (کہ وہ ناکام رہے) اور اللہ ہی کا

اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ انْفِرُوا خِفَافًا

اللہ کی وہی ہے بلند اور اللہ غالب حکمت والا ہے نکلو ہلکے

بول بالا رہا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے نکل پڑو (خواہ) تھوڑے سامان سے

وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ

اور بھاری اور جہاد کرو ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے

(ہو) اور (خواہ) زیادہ سامان سے (ہو) اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

بیچ راہ اللہ کے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے

جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم یقین رکھتے ہو (تو دیر مت کرو)

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَ

اگر ہوتا اسباب نزدیک اور سفر میانہ البتہ پیچھے ہو لیتے تیرے

اگر کچھ لگتے ہاتھ ملنے والا ہوتا اور سفر بھی معمولی سا ہوتا تو یہ (منافق) لوگ ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے

بقیہ صفحہ ۲۷۲ باوجود عدم ایمان وعدم اخلاص کے اس میں طرح طرح کے بہانے پیش لائے اور ان کی طرح طرح کی خباثتیں ظاہر ہوئیں اس لئے ان آیات میں ان پر بھی بہت تشنیع ہوئی ہے غرض آپ اس مقام تبوک تک تشریف لے جاکر لشکر نصارٰی کے منتظر رہے مگر وہ ایسے مرعوب ہوگئے کہ انکا حوصلہ نہ پڑا اور آپ وہاں ایک عرصہ تک مقیم رہکر خیر وعافیت کے ساتھ مدینہ منورہ تشریف لائے اور یہ واقعہ رجب ۹ھ میں ہوا اور یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اخیر غزوہ ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس جہاد میں دس ہزار دینار اور نو سو اونٹ اور ایکسو گھوڑے اور دس ہزار اشرفی کا دوسرا ساز وسامان اپنے پاس سے محض خدا تعالےٰ کے واسطے دیا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال لاکر رکھدیا گھر میں کچھ بھی نہ چھوڑا اور حضرت عمرؓ نے نصف مال اور عبداللہ بن عوف اور حضرت عباسؓ اور حضرت طلحہؓ وغیرہم نے بھی بہت بہت خرچ کیا اور اس غزوہ کے دوران میں شاہ ایلہ کی آپسے ملاقات ہوئی اس نے آپ کو ایک خچری تحفۃً دی۔ آپنے اس کے عوض اپنی چادر مبارک اُس کو اوڑھادی آپنے اس پر اسلام پیش کیا لیکن اسنے انکار کر دیا مگر جزیہ دینے پر راضی ہوگیا اور عام مسلمانوں کی حالت اس وقت نہایت تنگدستی کی تھی حتی کہ دو دو آدمی صرف ایک ایک چھوہارے پر گذارا کرتے تھے ۱۲ صفحہ ہذا۔

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ سکینتہ الخ یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ پر اطمینان نازل فرمایا اور ملائکہ کی فوج سے مدد کی کہ غار ثور میں کفار نہ دیکھ سکے اور غزوات میں کفار کو انھوں نے قتل کیا اور کفار کے دلوں میں ایمان کی عمدگی دکھا دکھا کر کفر سے پھیر لیا آخر کار کافروں کی بات پست ہوئی اور خدا کا بول بالا ہوا اور بالآخر جو نور فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا تھا سارے عالم میں پھیل گیا وہ بڑی عزت وحکمت والا ہے ۱۲ تنزیل الکلام۔ ۵۲ قولہ انفروا الخ جب جنگ تبوک میں جانے وقت بعض نے کھیتی باڑی مال متاع ضائع ہونے کا عذر کیا اور کسی نے بوڑھاپے اور بیماری کا بہانہ کیا تو سبکے عذر حیلے نامقبول ہوئے اور یہ آیت آئی کہ طوعاً کرہاً خوشی ناخوشی جسطرح ہو لڑنے کو چلو ہلکے بے ہتھیار بھاری ہتھیار دار ۵۳ قولہ لو کان عرضا الخ جو منافق حیلے بہانے جھوٹے بنا کر جنگ تبوک میں نہ گئے اور مدینہ ہی میں پڑے رہے اُن کے

لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُوْنَ

لیکن ان کو تو مسافت ہی دور دراز معلوم ہونے لگی اور ابھی خدا کی قسمیں کھا جاویں گے

بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ

اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ

الْكٰذِبِيْنَ ○ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ وَ

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ

فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ○ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ

لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ○ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ

مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ

نہ زیادہ کرتے تم کو مگر فساد اور البتہ گھوڑے دوڑاتے درمیان تمہارے چاہتے واسطے تمہارے

تو سوائے اس کے کہ اور دونا فساد کرتے اور کیا ہوتا اور تمہارے درمیان فتنہ پردازی کے فکر میں دوڑے دوڑے

الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ○

فتنہ اور بیچ تمہارے بعضے لوگ ماننے والے ہیں واسطے ان کے اور اللہ جانتا ہے ظالموں کو

پھرتے اور (اب بھی) تم میں ان کے کچھ جاسوس موجود ہیں اور ان ظالموں کو اللہ خوب سمجھے گا

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ

البتہ تحقیق چاہا تھا انہوں نے فتنہ پہلے اس سے اور الٹ پلٹ کیا تھا واسطے تیرے کاموں کو

انھوں نے تو پہلے (جنگ احد وغیرہ میں) بھی فتنہ پردازی کی فکر کی تھی اور آپ کیلئے کارروائیوں کی الٹ پھیر کرتے ہی رہے

حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ○ وَ

یہاں تک کہ آیا حق اور ظاہر ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے اور

یہاں تک کہ سچا وعدہ آگیا اور (اس کا آنا یہ کہ) اللہ کا حکم غالب رہا اور ان کو ناگوار ہی گذرتا رہا اور

مِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي

بعض ان میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے پروانگی دو مجھ کو اور مت فتنہ میں ڈالو مجھ کو خبردار ہو بیچ

ان منافقین متخلفین میں بعضا شخص وہ ہے جو کہتا ہے کہ مجھ کو اجازت دیدیجئے اور مجھ کو خرابی میں نہ ڈالیے خوب سمجھ لو کہ

الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ○

فتنہ کے گر پڑے اور تحقیق دوزخ البتہ گھیر رہی ہے کافروں کو

یہ لوگ خرابی میں تو پڑ ہی چکے اور یقیناً دوزخ (آخرت میں) ان کافروں کو گھیرے گی

إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ

اگر پہونچے تجھ کو بھلائی ناخوش کرتی ہے ان کو اور اگر پہونچے تجھ کو مصیبت

اگر آپ کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو وہ ان کے لئے موجب غم ہوتی ہے اور اگر آپ پر کوئی حادثہ آپڑتا ہے

يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ

کہتے ہیں تحقیق پکڑ لیا تھا ہم نے کام اپنا پہلے سے اور پھر جاتے ہیں اور وہ

تو (خوش ہوکر) کہتے ہیں کہ ہم نے تو (اسی لئے) پہلے سے اپنا احتیاط کا پہلو اختیار کر لیا تھا اور (یہ کہکر) وہ خوش

فَرِحُونَ ○ قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ۚ

خوش ہوتے ہیں کہہ کہ ہرگز نہ پہونچے گا ہم کو مگر جو کچھ لکھا اللہ تعالیٰ نے واسطے ہمارے

ہوتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے (۱) ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑ سکتا مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے

هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○

وہی ہے کارساز ہمارا اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے

وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ کے تو سب مسلمانوں کو اپنے سب کام سپرد رکھنے چاہئیں

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَ

کہہ کہ تم نہیں منتظر واسطے ہمارے مگر ایک دو بھلائیوں میں سے اور

آپ فرما دیجئے کہ تم تو ہمارے حق میں دو بہتریوں میں سے ایک بہتری ہی کے منتظر رہتے ہو اور

نزول الکلام ۔ لے قولہ ومنہم من یقول الخ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کا قصد کیا تو جد بن قیس منافق کو بھی جس کی شدت نفاق کا یہ حال تھا کہ بیعت رضوان میں جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت کے نیچے صحابہ سے بیعت لی تھی اس نے بیعت نہیں دی اور اپنی اونٹنی کے پیٹ کی آڑ میں چھپا رہا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں چلنے کو کہا اس نے جواب دیا کہ آپ کو معلوم ہے میں عورتوں پر بہت لٹو ہوں اور گویا شیدائی جس وقت روم کی خوبصورت عورتیں دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہیں ہوسکیگا بلا میں پھنس جاؤں گا مجھ کو یہیں رہنے کی اجازت دیجئے البتہ اس کے عوض مال سے پیچھے مالی اعانت خوب کردوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کی مالی اعانت نامقبول ہونے کے بارہ میں آیہ قل انفقوا طوعا الخ نازل ہوئی ۱۲ ۲ قولہ وان تصبک الخ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ صرف مال خرچ کر کے غزوہ میں شریک نہ ہوئے مدینہ طیبہ ہی میں مقیم رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بری خبریں اڑا دیا کرتے تھے چنانچہ ایک یہ خبر بھی یہ اڑائی کہ محمد اور ان کے اصحاب تو سفر میں مصیبت اٹھا اٹھا کر ہلاک بھی ہوگئے پھر ساتھ ہی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق اسی بد خبری کا جھوٹ ہونا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مع صحابہ کے امن و عافیت میں ہونا ثابت و محقق ہوا تو یہ بات ان کو بری لگی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام ۔ لے قولہ فی الفتنۃ سقطوا خرابی میں یہ لوگ پڑ ہی چکے وجہ یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور کفر سے بڑھ کر اور کونسی خرابی ہوگی ۱۲

خواص الکلام ۔ لے قولہ قل لن یصیبنا الخ حضرت کعب سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب میں یہ سات آیتیں پڑھ لیتا ہوں تو پھر مجھے کسی بات کا اندیشہ نہیں رہتا اول یہ ہے قل لن یصیبنا سے المؤمنون تک دوم وان یمسسک اللہ بضر سے الغفور الرحیم تک سوم وما من دابۃ فی الارض سے مبین تک چہارم انی توکلت علی اللہ سے مستقیم تک پنجم وکاین من دابۃ لا تحمل سے السمیع العلیم تک ششم ما یفتح اللہ سے الحکیم تک ہفتم ولئن سالتہم من خلق سے المتوکلون تک ۱۲

نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ

ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے یہ کہ پہونچاوے تم کو اللہ تعالیٰ عذاب اپنے

ہم تمہارے حق میں اس کے منتظر رہا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تم پر کوئی عذاب واقع کرے گا (خواہ) اپنی طرف سے

عِنْدِهٖٓ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوٓا إِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُونَ ۝

پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے پس منتظر رہو تحقیق ہم بھی ساتھ تمہارے منتظر ہیں

(دنیا یا آخرت میں) یا ہمارے ہاتھوں سے سو تم (اپنے طور پر) انتظار کرو (اور) ہم تمہارے ساتھ (اپنے طور پر) انتظار میں ہیں

قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ

کہہ خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی سے ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا تم سے تحقیق

آپ فرما دیجئے کہ تم خواہ خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے کسی طرح (خدا کے نزدیک) مقبول نہیں (کیونکہ)

كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِينَ ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ

ہو تم قوم فاسق اور نہیں منع کیا اُن کو اس بات سے کہ قبول کئے جاویں اُن سے

بلاشبہ تم عدول حکمی کرنے والے لوگ ہو اور ان کی خیر خیرات قبول ہونے سے اور کوئی چیز

نَفَقٰتُهُمْ إِلَّآ أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهٖ وَلَا يَأْتُونَ

خرچ اُن کے مگر یہ کہ انھوں نے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ رسول اس کے کے اور نہیں آتے

بجز اس کے مانع نہیں کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ لوگ

الصَّلٰوةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ

نماز کو مگر اور وہ کاہلی کرتے ہیں اور نہیں خرچ کرتے ہیں مگر اور وہ

نماز نہیں پڑھتے مگر ہارے جی سے اور خرچ نہیں کرتے مگر

كٰرِهُونَ ۝ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا

ناخوش رکھتے ہیں پس نہ خوش لگے تجھ کو مال اُن کے اور نہ اولاد اُن کی سوائے اسکے نہیں

ناگواری کے ساتھ سو ان کے اموال اور اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں اللہ کو صرف

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ عذاب کرے اُن کو ساتھ ان چیزوں کے بیچ زندگانی دنیا کے اور نکل جاویں

یہ منظور ہے کہ ان (مذکورہ) چیزوں کی وجہ سے دنیوی زندگی میں (بھی) ان کو گرفتار عذاب رکھے اور ان کی

أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُونَ ۝ وَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ

جانیں اُن کی اور وہ کافر ہوں اور قسم کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے تحقیق وہ

جان کفر ہی کی حالت میں نکل جاوے اور یہ (منافق) لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ

لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُونَ ۝ لَوْ

البتہ تم ہی سے ہیں اور نہیں وہ تم میں سے ولیکن وہ ایک قوم ہیں کہ ڈرتے ہیں اگر

تم میں کے ہیں حالانکہ (واقع میں) وہ تم میں کے نہیں لیکن (بات یہ ہے کہ) وہ ڈرپوک لوگ ہیں ان لوگوں کو اگر

يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغٰرٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ

پاویں وہ جگہ پناہ یا کوئی گڑھا یا جگہ داخل ہونے کی البتہ پھر جاویں طرف اس کی اور وہ

کوئی پناہ کی جگہ مل جاتی یا غار یا کوئی گھس بیٹھنے کی ذرا جگہ (مل جاتی) تو یہ ضرور

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَلَا يُنْفِقُونَ الخ یعنی جو کچھ خرچ کرتے ہیں وہ ناگواری ہی کے ساتھ کرتے ہیں اس وجہ سے کہ دل میں اطمینان تو ہے نہیں جس سے اُمید ثواب ہو اور اس اُمید سے رغبت ہو محض بدنامی سے بچنے کے لئے ایسا کرتے ہیں ۵۲ قولہ فَلَا تُعْجِبْكَ الخ کفار کی بُری باتیں اور دار آخرت سے محرومی ذکر فرما کر ان کے مال و اولاد کا انجام کار ذکر فرماتا ہے کہ جن پر دنیا داروں کو بہت ہی فخر و ناز ہوتا ہے فرماتے ہیں کہ اس نافرمانی پر جو ان کو مال اور اولاد کی ترقی ہے اس سے حیرت نہ کرو کہ نافرمانی کی حالت میں کیوں پھلتے اور پھولتے ہیں اس لئے کہ یہ اولاد اور مال انکے لئے وبال ہے حب دنیا کیلئے دنیا میں مال و اولاد کا عذاب ہونا لازم ہے اوّل اسکی تحصیل و تمنا میں کیسی کیسی کوفت جسمانی روحانی اُٹھانا پڑتی ہے پھر حصول کے بعد ذرا نقصان ہوگیا ذرا مرض ہوگیا بس ایک کوہ غم سر پر سوار ہے سب حالتیں طبیعت کے موافق بھی ہوں تو اس کا اندیشہ کہ کوئی امر ناگوار پیش نہ آجاوے پھر مفارقت کے وقت کس بلا کی حسرت اور صدمہ کہ خدا کی پناہ اور آخرت میں تو ظاہر ہے کہ کافر پر جتنی دنیوی نعمتیں ہوں گی اس کا کفر دونا بڑھے گا جس پر عذاب آخرت کا وعدہ ہے ۱۲ ۵۳ قولہ وَيَحْلِفُونَ الخ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کفار کی چند اور بُری خصلتیں بیان فرماتا ہے اوّل یہ کہ وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم تم میں سے ہیں حالانکہ وہ جھوٹے ہیں اور اگر ان کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے تو وہیں چلے جائیں ۱۲ متعلقات الکلام۔ ۵۰ قولہ إِلَّآ أَنَّهُمْ كَفَرُوا الخ یعنی ان لوگوں کے خرچ کئے ہوئے مال مقبول نہ ہونگی تین باتوں کے سوا اور کوئی وجہ نہیں اوّل ان کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنا دوم نماز کو سستی اور کاہلی کے ساتھ پڑھنا سوم مال کو ناگواری کے ساتھ خرچ کرنا ۱۲ ۵۱ قولہ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ الخ اگر کوئی کہے کہ مال اور اولاد کا عذاب ہونا معنی مذکور کے اعتبار سے کوئی کافری کے ساتھ تو خاص نہیں بلکہ مومن کے لئے بھی یہی بات ہے تو جواب یہ ہے کہ مومن کو آخرت میں ہونیکا تو راحت ملیگی یعنی اولاد اور مال کی وجہ سے جو مصیبت بندہ مومن کو اُٹھانی پڑتی ہے اس کے عوض آخرت میں اجر اور عیش ملے گا اور منافق کیلئے یہ بات نہیں ہے بلکہ اس کو جس طرح دنیا میں اولاد و مال کی وجہ سے مصیبت ہوا آخرت میں اس سے

يَجْمَحُونَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ

سرکشی کرتے ہوں اور بعضے ان میں سے وہ ہیں کہ عیب پکڑتے ہیں تجھ کو زکوٰۃ خیرات بانٹنے میں سو اگر

تو اُٹھا کر اُدھر چل دیتے اور انہیں بعض وہ لوگ ہیں جو صدقات (تقسیم کرنے) کے بارہ میں آپ پر طعن کرتے ہیں سو اگران صدقات میں سے

أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ۝

دیے جاویں اس میں سے خوش ہوں اور اگر نہ دیے جاویں اُس میں سے ناگہاں وہ ناخوش ہو جاتے ہیں

(انکی خواہش کے موافق) انکو مل جاتا ہے تو وہ راضی ہو جاتے ہیں اور اگران صدقات میں سے انکو (انکی خواہش کے موافق) نہیں ملتا تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ

اور اگر وہ راضی ہو جاتے اس چیز سے کہ دی ہے اُن کو اللہ نے اور رسول اس کے نے اور کہتے کفایت ہے ہم کو اللہ

اوران کیلئے بہتر ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی رہتے جو کچھ ان کو اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے دیا تھا اور یوں کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے

سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ۝

شتاب دیوے گا ہم کو اللہ فضل اپنے سے اور رسول اُس کا تحقیق ہم طرف اللہ کی رغبت کرنے والے ہیں

آئندہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہم کو اور دے گا اور اس کے رسول دیں گے ہم (اول سے) اللہ ہی کی طرف راغب ہیں

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

سوائے اس کے نہیں کہ خیرات واسطے فقیروں کے اور محتاجوں کے اور عمل کرنے والوں کے اوپر تحصیل اس کے

صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور جو کارکن ان صدقات پر متعین ہیں

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ

اور جن کو کہ الفت دلائے جاتے ہیں دل اُن کے اور بیچ آزاد کرنے گردنوں کے اور قرضداروں کے اور بیچ راہ

اور جن کی دلجوئی کرنا (منظور) ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرضداروں کے قرضہ میں اور جہاد میں

اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

خدا کے اور مسافروں کو فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ جاننے والا

اور مسافروں میں یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے

حَكِيمٌ ۝ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ

حکمت والا ہے اور بعضے اُن میں سے وہ ہیں کہ ایذا دیتے ہیں نبیؐ کو اور کہتے ہیں کہ وہ ہر کسی کی بات سننے

بڑی حکمت والے ہیں اُن (منافقین) میں سے بعضے ایسے ہیں کہ نبی کو ایذائیں پہونچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ہر بات کان دیکر سن لیتے ہیں

أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ

تک جانیوالا ہے کہہ سُننے والا بھلائی کا ہے واسطے تمہارے ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باور کرنے والا ہے

آپ فرما دیجئے کہ وہ نبی کان دیکر تو وہی بات سنتے ہیں جو تمہارے حق میں (وہی خیر) ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور

لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ

واسطے مسلمانوں کے اور رحمت ہے واسطے اُن کے جو ایمان لائے ہیں تم میں سے اور جو لوگ کہ

مومنین کا یقین کرتے ہیں اور آپ ان لوگوں کے حال پر مہربانی فرماتے ہیں جو تم میں ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور جو لوگ

يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ

ایذا دیتے ہیں رسول اللہؐ کے کو واسطے اُن کے عذاب ہے درد دینے والا قسمیں کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے

رسول اللہ کو ایذائیں پہونچاتے ہیں ان لوگوں کے لئے دردناک سزا ہوگی۔ یہ لوگ تمہارے سامنے (جھوٹی) قسمیں کھاتے ہیں

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ الخ یہ آیت ابوالجواظ منافق کے بارہ میں اُتری جس نے کہا کہ تم اپنے صاحب یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ تمہارے صدقات بکریاں چرانے والوں کو بانٹے دیتے ہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ میں عدل کرتا ہوں اور بعض نے کہا کہ جب جنگ حنین سے مال غنیمت آیا تو حضور تقسیم کرتے وقت اہل مکہ کو ان کے دل لبھانے کی غرض سے زیادہ دیتے تھے ابوالخویصرہ خارجیوں کا سردار آیا اور کہنے لگا کہ محمد عدل کرو عدل آپ نے فرمایا کہ کمبخت اگر میں ہی عدل نہ کرونگا تو اور کون کریگا اس پر یہ آیت اُتری ۱۲ ۵۲ قولہ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ الخ منافقین یہ کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم صدقات اپنے لئے رکھ لیتے ہیں اور اپنے گھر والوں کے لئے تو یہ آیت اسکی تردید میں نازل ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان صدقات کے مستحق صرف یہ آٹھ ہی قسمیں ہیں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر تو آپ کی شرافت اور طہارت کی وجہ سے یہ صدقات حرام ہیں پس تمہارا یہ کہنا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان صدقات کو اپنے اور اپنے اہل بیت کے صرف میں لاتے ہیں بالکل جھوٹ ہے ۱۲ ۵۳ قولہ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ الخ منافقوں کی ایک جماعت کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی جو رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں گستاخانہ کلام کیا کرتے تھے ایک دفعہ جو اس طرح بعض نے نامناسب کلام کیا تو ان ہی میں سے کچھ لوگ کہنے لگے کہ ارے چپ جاؤ کہیں اگر ان کو اس کی خبر پہونچ گئی تو یاد رکھو بڑی مصیبت میں پڑ جاؤ گے تو جُلاس بن سُوید بولا کہ ہم جو کچھ چاہیں گے کہیں گے اور پھر اپنے کہے ہوئے سے منکر ہو جائیں گے اور قسم کھالیں گے کہ ہم نے تو یوں نہیں کہا وہ ضرور ہماری قسم کا یقین کرلیں گے کیونکہ محمدؐ تو کان ہیں جس سے جو بات سنتے ہیں اس کا یقین فوراً کر لیتے ہیں یہ اُذُن کا لفظ عربی میں کان کے معنی میں ہے اور اُردو میں کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص کانوں کا کچا ہے کہ ہر شخص کی بات سُنکر یقین کر لیتا ہے ۱۲ ربط الکلام۔ ۵۱ قولہ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ الخ یہ بھی ان حالات میں سے ہے جو بعض منافقوں کے ساتھ خاص ہیں یعنی سارے منافق اس بدعملی میں شریک نہیں ہیں ۱۲

ع ۷ / ۱۷ / ۱۳

لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ

واسطے تمہارے تو کہ راضی کریں تم کو اور اللہ اور رسول اُس کا بہت حقدار ہیں اس کے کہ راضی کریں اسکو اگر

تاکہ تم کو راضی کرلیں (جس میں مال و جان محفوظ رہے) حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حق رکھتے ہیں کہ اگر یہ لوگ سچے

كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللّٰهَ وَ

ہیں ایمان والے کیا نہیں جانا انھوں نے یہ کہ جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور

مسلمان ہیں تو اُس کو راضی کریں کیا ان کو خبر نہیں کہ جو شخص اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا

رَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ

رسول اُس کے کا پس یہ کہ واسطے اس کے ہے آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنے والا بیچ اس کے یہ ہے رسوائی

(جیسا کہ یہ لوگ کر رہے ہیں) تو یہ بات ٹھیر چکی ہے کہ ایسے شخص کو دوزخ کی آگ اس طور پر نصیب ہوگی کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیگا (اور) یہ بڑی

الْعَظِيمُ ۝ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ

بڑی ڈرتے ہیں منافق یہ کہ اُتاری جاوے اوپر ان کے ایک سورت

رسوائی ہے منافق لوگ (طبعًا) اس سے اندیشہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی ایسی سورت (مثلاً یا آیۃ) نازل نہ ہو جاوے

تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَا

کہ خبر دیوے اُن کو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ دلوں انکے کے ہے کہہ کہ ٹھٹھا کرو تحقیق اللہ نکالنے والا ہے اس چیز کا

جو انکو ان منافقین کے مافی الضمیر پر اطلاع دیدے۔ آپ فرما دیجئے کہ اچھا تم استہزا کرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر کے رہیگا جس (کے اظہار) سے

تَحْذَرُونَ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ

کہ ڈرتے ہو نکالنے اُس کے سے اور البتہ اگر پوچھے تو اُن سے البتہ کہیں گے سوائے اس کے نہیں کہ ہم بحث کرتے تھے

تم اندیشہ کرتے تھے اور اگر آپ اُن سے پوچھئے تو کہدیں گے کہ ہم تو محض مشغلہ اور خوش طبعی

وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝

اور کھیلتے تھے کہہ کیا ساتھ اللہ کے اور نشانیوں اس کی کے اور رسول اُس کے کے ہو تم ٹھٹھا کرنے والے

کر رہے تھے۔ آپ (ان سے) کہدیجئے گا کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ تم ہنسی کرتے تھے

لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ

مت عذر کرو تم تحقیق کافر ہوئے تم پیچھے ایمان اپنے کے اگر معاف کریں ہم

تو اب (یہ بیہودہ) عذر مت کرو تم تو اپنے کو مومن کہہ کر کفر کرنے لگے اگر ہم تم میں سے

طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ ع

ایک جماعت کو تم میں سے عذاب کریں گے ایک جماعت کو بسبب اس کے کہ تھے وہ گناہ گار

بعض کو چھوڑ بھی دیں تاہم بعض کو تو (ضرور ہی) سزا دیں گے بسبب اس کے کہ وہ (علم ازلی میں) مجرم تھے

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ

منافق مرد اور منافق عورتیں بعضے اُن کے بعضوں سے ہیں حکم کرتے ہیں

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک طرح کے ہیں کہ بُری بات

بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ

ساتھ نامعقول کے اور منع کرتے ہیں معقول سے اور بند کرتے ہیں ہاتھوں اپنے کو

(یعنی کفر و مخالفت اسلام) کی تعلیم دیتے ہیں اور اچھی بات (یعنی ایمان و اتباع نبوی) سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں

نزول الکلام ۵۱ قولہ یحذر المنافقون الخ منافقین آپس میں اللہ کے رسولؐ اور قرآن شریف کی آیتوں پر ٹھٹھے اُڑاتے اور ہنسا کرتے تھے ایک منافق نے کہا کہ کاش ہمارے سو سو درے مارلئے جاتے اور آسمان سے کوئی ایسی سورت نہ اُترتی جس سے ہمارے دلی خیالات تک مسلمانوں کو بتلا دیے جاتے ہیں اس سے ہمکو لوگوں میں رسوا ہونا پڑتا ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ۵۲ قولہ ولئن سألتہم الخ غزوہ تبوک میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے اور منافقوں کا ایک رسالہ آگے تھا کہنے لگا دیکھو تو محمد شام کے قلعے اور محل فتح کرنے جاتے ہیں بھلا کہاں یہ اور کہاں وہ قلعے بھلا یہ منہ اور اتنی بڑی بات یا ایسی ردی حالت اور یہ عالی خیالات اور بلند ارادے بھلا اس بے سر و سامانی پر کامیابی ہوسکتی ہے اللہ پاک نے اپنے حبیبؐ کو اس لغو کلام سے آگاہ فرما دیا آپنے ان سے پوچھا کہ تم نے ایسا بڑا کلمہ زبان سے نکالا انھوں نے جواب دیا کہ یا رسول خدا بخدا آپکا اور آپ کے اصحاب کا تو کچھ بھی ذکر نہ تھا ہم تو یوں ہی باتیں ہنسی مذاق کی کر رہے تھے تاکہ راستہ طے ہو جاتے اور تکان معلوم نہ دے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ توضیح الکلام ۵۳ قولہ ان نعف عن طائفۃ الخ منافق کئی طرح کے تھے ایک تو بالکل اسلام کے منکر مگر کسی مصلحت سے اسلام قبول کر لیا تھا یہی تمسخر اور نئے نئے طعن کرتے تھے اور دوسرے شکی کہ کچھ اسلام کو بھی برحق جانتے تھے وہ کمبخت ان اول قسم کے منافقوں کے کہے سُننے میں آکر ان کی باتوں میں شریک ہو جایا کرتے تھے پھر جب ان پر تنبیہ ہوئی تو حیلے بہانے اور عذر کرنے لگے کہ یوں تھا اور یہ تھا فرماتا ہے خیر اچھا اگر ہم نے تمہارے عذرات پھر قبول کر لئے تو اس سے تو وہی لوگ معاف کئے جاویں گے جو دوسروں کے کہے سُننے میں آکر شریک ہو گئے تھے مگر وہ لوگ جو بانی مبانی اور دل میں اسلام لانے کے بدخواہ ہیں ضرور ہی سزا پاویں گے اپنے جرم کے بدلہ میں ۱۲ ۵۴ قولہ بعضہم من بعض الخ یعنی یہ سب آپس میں ایک ہیں سب کے سب کج طبع اور بد باطن ہیں اچھے کاموں کے بدلہ بُری اپسند کرتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں عذاب ہیں۔

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

بھول گئے خدا کو پس بھول گیا ان کو اللہ (یعنی محروم رکھا رحمت سے) تحقیق منافق وہی ہیں فاسق

انھوں نے خدا کا خیال نہ کیا پس خدا نے ان کا خیال نہ کیا بلاشبہ یہ منافق بڑے ہی سرکش ہیں

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ

وعدہ کیا ہے اللہ نے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور کافروں کو آگ دوزخ کا

اللہ تعالٰی نے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں اور (علانیہ) کفر کرنیوالوں سے دوزخ کی آگ کا عہد کر رکھا ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

ہمیشہ رہنے والے ہوں گے بیچ اس کے وہی کفایت ہے انکو اور لعنت کی ہے ان کو اللہ نے اور واسطے ان کے عذاب ہے ۵۲

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ ان کے لئے (سزا سے) کافی ہے اور اللہ تعالٰی ان کو اپنی رحمت سے دور کر دے گا اور ان کو عذاب

مُّقِيْمٌ ○ لا كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ

دائم مانند ان لوگوں کی کہ تھے پہلے تم سے اشد تم سے قوت میں اور

دائمی ہوگا (اے منافقو) تمھاری عادت اُن لوگوں کی سی ہے جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں جو شدت قوت میں اور

اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ

زیادہ مال میں اور اولاد میں پس فائدہ اٹھایا انھوں نے ساتھ حصے اپنے کے پس فائدہ اٹھایا تم نے بھی

کثرت اموال و اولاد میں تم سے بھی زیادہ تھے تو انھوں نے اپنے (دنیوی) حصہ سے خوب فائدہ حاصل کیا سو تم نے بھی اپنے (دنیوی) حصہ سے

بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ

ساتھ حصے اپنے کے جیسا فائدہ اٹھایا ان لوگوں نے جو پہلے تم سے تھے ساتھ حصے اپنے کے

خوب فائدہ حاصل کیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصے سے فائدہ حاصل کیا تھا

وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

اور بحث کی تم نے جیسے بحث کی تھی انھوں نے یہ لوگ کھوئے گئے عمل اُن کے ۵۳

اور تم بھی بُری باتوں میں ایسے ہی گھسے جیسا وہ لوگ گھسے تھے اور ان لوگوں کے اعمال (حسنہ)

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ اَلَمْ

بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور یہ لوگ وہ ہیں ٹوٹا پانے والے کیا نہیں

دنیا اور آخرت میں ضائع گئے اور وہ لوگ بڑے نقصان میں ہیں کیا

يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۵ لا

آئی ان کو خبر اُن لوگوں کی کہ پہلے اُن سے تھے قوم نوحؑ کی اور عاد کی اور ثمود کی

ان لوگوں کو (ان کے عذاب ہلاک کی) خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے ہوئے ہیں قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود

وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ

اور قوم ابراہیمؑ کی اور رہنے والوں مدین کی اور بستیوں اُلٹی گئیوں یعنی قوم لوط کی آئے انکے پاس

اور قوم ابراہیمؑ اور اہل مدین اور اُلٹی ہوئی بستیاں کہ ان کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

پیغمبر اُن کے ساتھ دلیلوں کے پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اُن لوگوں کو ۵۵ و لیکن

انکے پیغمبر صاف نشانیاں (حق کی) لیکر آئے (لیکن نہ ماننے سے برباد ہوئے) سو (اس بربادی میں) اللہ تعالٰی نے تو ان پر ظلم نہیں کیا لیکن

توضیح الکلام ۵۱ قولہ نسوا اللہ الخ یہاں نسیان سے حقیقت نسیان مراد نہیں ہو سکتا ایک تو اس وجہ سے کہ نسیان آدمی کی وسعت سے باہر ہے اور خدا تعالٰے نے آپکی اُمت سے نسیان و خطا کو اُٹھا دیا کہ اس کا گناہ نہیں لکھا جاتا لہٰذا اس صورت میں وہ لوگ مستحق وعید نہیں ہو سکتے دوسرے یہ کہ نسیان خدا تعالٰی کے حق میں محال ہے اس بنا پر اس آیت کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ انھوں نے خدا کے احکام کو چھوڑ کر ایسا کر دیا جیسا کوئی بھولی ہوئی چیز لہٰذا خدا تعالٰی نے بھی ان کو ایسا بدلہ دیا کہ ان کو ایسا کر دیا کہ گویا وہ اس کے ثواب و رحمت سے بھلائے ہوئے ہیں سو دوسرا مطلب کہ یہاں نسیان سے مراد ذکر خدا کو ترک کرنا ہے پس اس کی جزا میں نسیان سے مراد رحمت اور احسان کے ذکر کو ترک کر دینا ہے ۱۲ ۵۲ قولہ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ط ظاہراً اس لفظ کے لانے میں تکرار معلوم ہوتی ہے اس اعتبار سے کہ مقیم کے معنی دائم کے ہیں اور خالدین سے بھی دوام ہی معلوم ہوا جواب یہ ہے کہ عذاب مقیم سے مراد دنیاوی عذاب ہے جس میں وہ مبتلا ہیں مثلاً نفاق کی مصیبت برداشت کرنا اور ہر دم یہ کھٹکا لگا رہنا کہ کہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے اندرونی معاملات کی اطلاع نہ ہو جائے اور ہمیشہ قسم قسم کے رسوائیوں سے خائف رہنا ۱۲ ۵۳ قولہ وخضتم کالذی الخ جب خدا تعالٰے ان منافقوں کو گذشتہ کافروں کے ساتھ دنیا کی طلب اور آخرت سے روگردانی میں مشابہ ہونا بیان فرما چکا تو یہاں سے یہ بیان فرماتا ہے کہ یہ دونوں گروہ انبیا علیہم السلام کے جھٹلانے اور مکاری اور دھوکہ دہی اور غداری میں بھی باہم ایک دوسرے کے مشابہ ہیں جب مشابہت دونوں کی کامل ہو چکی تو اب دونوں کے لئے حکم بھی ایک ہی سے ہے ۱۲ ۵۵ قولہ فما کان اللہ الخ یعنی اللہ تعالٰے نے جو ان کافروں کو ہلاک کیا تو یہ ان پر ظلم نہیں کیا کہ بلا خطا ان کو ہلاک کیا ہو بلکہ اگر بالفرض بلا گناہ بھی ان کو ہلاک کرتا تو یہ ظلم نہ ہوتا کیونکہ ظلم یہ ہے کہ کوئی دوسرے کی ملک میں اس کی بلا اجازت ناجائز تصرف کرے اور خدا تعالٰے کی ملکیت میں کوئی شریک نہیں وہ اکیلا سب کا مالک ہے، یہ خدا تعالٰی کا احسان و فضل ہے کہ بلا گناہ کے کسی کو عذاب نہیں دیتا اور شرعاً آخرت میں کسی کو بلا خطا عذاب دینا اللہ تعالٰی کے لئے ناروا ہے اگرچہ عقلاً جائز ہے ۱۲

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ

تھے جانوں اپنی کو ظلم کرتے اور ایمان والے اور ایمان والیاں

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

بعض ان کے دوست ہیں بعض کے حکم کرتے ہیں ساتھ بھلائی کے اور منع کرتے ہیں

آپس میں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

برائی سے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیدیتے ہیں زکوٰۃ کو اور

منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

فرمانبرداری کرتے ہیں اللہ کی اور رسول اس کے کی یہ لوگ شتاب رحم کرے گا ان کو اللہ تحقیق

اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانتے ہیں ان لوگوں پر ضرور اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا بلاشبہ

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اللہ غالب ہے حکمت والا وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو

اللہ تعالیٰ قادر (مطلق) حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

بہشتیں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے اور

ایسے باغوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور

مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

گھر پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور رضامندی طرف اللہ تعالیٰ کی سے

نفیس مکانوں کا جو کہ ان ہمیشگی کے باغوں میں ہوں گے اور (ان سب نعمتوں کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب (نعمتوں) سے

اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

بہت بڑی ہے یہ وہ ہے مراد پانا بڑا اے نبی جہاد کر

بڑی چیز ہے یہ (جزائے مذکور) بڑی کامیابی ہے اے نبی کفار (سے بالسنان)

الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

کافروں سے اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر ان کے اور جگہ رہنے ان کے کی دوزخ ہے

اور منافقین سے (باللسان) جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے (دنیا میں تو یہ اس کے مستحق ہیں) اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا

اور بری ہے جگہ پھر جانے کی قسم کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے کہ نہیں کہا اور البتہ تحقیق کہا ہے انھوں نے

اور وہ بری جگہ ہے وہ لوگ قسمیں کھا جاتے ہیں کہ ہم نے فلانی بات نہیں کہی حالانکہ یقیناً انھوں نے

كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ

کلمہ کفر کا اور کافر ہوئے پیچھے اسلام اپنے کے اور قصد کیا اس چیز کا کہ نہ پہنچے اسکو

کفر کی بات کہی تھی اور وہ بات کہکر اپنے اسلام (ظاہری) کے بعد (ظاہر میں بھی) کافر ہو گئے اور انھوں نے ایسی بات کا ارادہ کیا تھا جو ان کے ہاتھ نہ لگی

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ اس سے پہلے جملہ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ کے اندر جو مضمون مجملاً تھا اس میں تفصیل ہے قولہ جَنّٰتٍ الخ ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے لئے الگ جنت ہوگی یعنی باغ کہ اس میں کوئی دوسرا شریک نہ ہوگا قولہ فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ یعنی ایسے باغ ہوں گے کہ جن میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہوگا اور مَسٰكِنَ طَيِّبَةً سے مراد یہ ہے کہ نفوس ان کو اچھا جانیں گے اور ان میں وہ وہ نعمتیں ملیں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گذر ہوا ۱۲ قولہ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ یعنی حق تعالیٰ کی تھوڑی سی رضامندی بھی بہت بڑی ہے اور بڑی رضامندی کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے، کیونکہ جنت کی نعمتیں بھی اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں ۱۲ ۵۲ قولہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ الخ ان آیتوں میں ان ازلی گمراہوں کے شجر حیات کو قطع و برباد کر دینے کا حکم دیتا ہے کہ جن میں کسی قسم کا مادۂ اصلاح باقی نہیں رہا، اس لئے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے جہاد کیجئے اور نرمی ان پر ذرا نہ کیجئے جیسا کہ آپ کی عادت حمیدہ ہر شخص سے نرمی اور لطف کی ہے کفار سے جہاد تلوار کے ساتھ کیجئے اور منافقوں سے زبان کے ساتھ یہاں سے ثابت ہوا کہ اس زمانہ کے ملحدوں کے ساتھ بحث و مناظرہ بھی جہاد کی ایک قسم ہے ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۳ قولہ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ الخ غزوہ تبوک سے منافقوں کے پیچھے رہ جانے پر برابر قرآن کریم نازل ہوتا رہا اور منافقوں کے خوب پوشیدہ حالات کھولے گئے اور ان کی برائیاں اور سزائیں بیان کی گئیں اس پر جلاس بن سوید نے کہا کہ جنکی برائیاں بیان کی جاتی ہیں وہ تو ہمارے سردار اور بڑے ہیں اگر محمد اس بات میں سچے ہیں کہ وہ بڑے ہیں تو ہم تو گدھے سے بھی بدتر ہوئے عامر بن قیس بولے کہ بیشک محمد عالم سچے ہیں اور تو گدھے سے بھی بدتر ہے اور یہ خبر حضور صلے اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچائی آپ نے جلاس کو بلا کر پوچھا تو وہ قسم کھا گیا کہ بخدا میں نے نہیں کہا عامر نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ خدایا آیت نازل فرما جو سچ کو جھوٹ سے الگ کر دے فوراً یہ آیت اتری ۱۲ ربط الکلام ۵۰ تا الْمُؤْمِنُوْنَ الخ اوپر کی آیتوں میں منافقوں کے عیبوں کا ذکر تھا اس آیت میں زیادہ وضاحت کیلئے اور اس لئے کہ منافقوں کی

وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ج

اور نہ عیب کیا مگر اس بات کو کہ دولت مند کیا ان کو اللہ نے اور رسول اس کے نے فضل اپنے سے

اور یہ انھوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا ہے کہ اُن کو اللہ نے اور اس کے رسول نے رزق خداوندی سے مالدار کر دیا

فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ج وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ

پس اگر توبہ کریں ہوگا بہتر واسطے اُن کے اور اگر پھر جاویں عذاب کرے گا اُن کو

سو اگر (اس کے بعد بھی) توبہ کریں تو ان کے لئے (دونوں جہان میں) بہتر ہو گا اور اگر روگردانی کی تو

اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَمَا لَهُمْ

اللہ عذاب درد دینے والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نہیں واسطے اُن کے

اللہ تعالےٰ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک سزا دے گا اور اُن کا

فِي الْأَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ

بیچ زمین کے کوئی دوست اور نہ مددگار اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ عہد کیا ہے

دنیا میں نہ کوئی یار ہے اور نہ مددگار اور ان (منافقین) میں بعض آدمی ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ

اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ

اللہ سے اگر دے گا ہم کو فضل اپنے سے البتہ خیرات دیں گے ہم اور البتہ ہوں گے ہم

سے عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالےٰ ہم کو اپنے فضل سے (بہت سا مال) عطا فرمادے تو ہم خوب خیرات کریں اور ہم (اس کے ذریعہ سے) خوب

الصّٰلِحِينَ ۝ فَلَمَّا اٰتٰهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَ

صالحوں سے پس جب دیا اُن کو فضل اپنے سے بخیلی کی ساتھ اس کے اور

نیک نیک کام کیا کریں. سو جب اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے فضل سے (بہت سا) مال دیدیا تو وہ اسمیں بخل کرنے لگے (کہ زکوٰۃ نہ دی) اور

تَوَلَّوْا وَّهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ

پھر گئے اور وہ منھ پھیرنے والے ہیں پس اثر دے گیا اُن کو نفاق بیچ دلوں ان کے کے

(اطاعت سے) روگردانی کرنے لگے اور وہ تو روگردانی کے (پہلے ہی سے) عادی ہیں سو اللہ تعالیٰ نے ان کی سزا میں ان کے دلوں میں

إِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا

اس دن تک کہ ملاقات کریں گے اُس سے بسبب اس کے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اُس سے اور بسبب اس کے

نفاق (دائم) کر دیا جو خدا کے پاس جانیکے دن تک رہیگا اس سبب کہ اُنھوں نے خدا تعالیٰ سے اپنے وعدہ میں خلاف کیا اور اس سبب سے کہ وہ

كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ

کہ تھے جھوٹ بولتے کیا نہیں جانتے یہ کہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے بھید اُن کا اور

(اس وعدہ میں شروع ہی سے) جھوٹ بولتے تھے کیا ان کو خبر نہیں کہ اللہ تعالےٰ کو ان کے دل کا راز اور ان کی سرگوشی

نَجْوٰهُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ج ۝ اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ

مصلحت اُن کی اور یہ کہ اللہ تعالےٰ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا وہ لوگ کہ عیب پکڑتے ہیں

سب معلوم ہے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ تمام عیب کی باتوں کو خوب جانتے ہیں یہ (منافقین) ایسے ہیں کہ

الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِينَ

رغبت کرنے والوں کو مسلمانوں میں سے بیچ خیراتوں کے اور ان لوگوں کو

نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور (خصوص) ان لوگوں پر

نزول الکلام ۔ ۵

ومنھم من عٰھد اللہ الخ ثعلبہ بن حاطب نام کا ایک شخص مسلمان تھا اور بڑا صحابی حاضر باش کہ جمعہ اور جماعت میں ہمیشہ موجود رہتا تھا لیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر کہ یہ نماز پڑھکر فوڑا ہی چلا جاتا ہے، اس پر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ منافقوں کا سا کام تو کیوں کرتا ہے کہ ادھر سلام پھیرا اُدھر تو بھاگا اس نے عرض کیا کہ یا رسول خدا میں نہایت فقیر آدمی ہوں میرے اور میری بیوی کے لئے صرف یہ ایک ہی کپڑا ہے جب میں نماز پڑھکر جاتا ہوں تو یہ کپڑا اُس کو اُتار دیتا ہوں جب وہ نماز ادا کرتی ہے آپ میری وسعت رزق کیلئے دعا فرما دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ تھوڑا مال جس کا شکر ادا کیا جائے اس بہت سے مال سے بہتر ہے جس کی ناشکری کی جائے، جو خدا تعالیٰ سے غافل بنادے لیکن وہ نہ مانا بلکہ پھر مالداری کی دعا کی درخواست کی آپنے پھر وہی جواب دیا اور یہ بھی فرمایا کہ کیا تو میری پیروی نہیں کرتا اور میرے طریقہ پر نہیں چلتا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں چاہوں تو یہ پہاڑ میرے ساتھ چاندی سونے بنکر چلیں اس نے تیسری بار وہی عرض کیا اور ساتھ میں یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم اگر خدا تعالےٰ مجھے مال دیگا تو میں ہر حقدار کو اس کا حق دیتا رہوں گا تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے دعا فرمائی کہ اے خدا تو ثعلبہ کو مالدار کر دے چنانچہ اس نے بکریاں پالیں ان کے اندر اسقدر زیادتی ہوئی کہ مدینہ ان کے رکھنے کو کافی نہ ہوا مجبورًا وہاں سے ہٹاکر بکریوں کو مدینہ کی کسی وادی میں لے گیا اور بکریوں میں برابر زیادتی ہوتی جاتی تھی چند مدت کے بعد

اس کی مشغولیت بکریوں کے ساتھ اتنی بڑھ گئی کہ صرف نماز ظہر اور عصر تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھتا تھا اور باقی نمازیں بکریوں کی جگہ۔ پھر اور بھی زیادہ ہوگئیں تو بجز جمعہ کے نماز کے اور کسی وقت نہیں آتا تھا پھر اور بھی بڑھ گئیں تو مدینہ سے اور زیادہ دور دراز مقام میں جاکر سکونت پذیر ہوگیا اور اب نہ جمعہ کی نماز میں شریک ہوتا تھا اور نہ کسی اور وقت کی جماعت میں اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ جمعہ کے دن جو لوگ آپ سے ملاقات کیا کرتے تھے تو آپ ان سے واقعات دریافت کیا کرتے اور لوگوں کے حالات پوچھا بقیہ آئندہ

لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ

کو نہیں پاتے مگر محنت اپنی پس ٹھٹھا کرتے ہیں اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے اللہ

(اور زیادہ) جن کو بجز مزدوری (کی آمدنی) کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا یعنی اُن سے تمسخر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اس تمسخر کا (خاص) بدلہ دے گا اور

مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ

اُن سے اور واسطے اُن کے عذاب ہے درد دینے والا بخشش مانگ واسطے ان کے یا نہ بخشش مانگ

(مطلق عطیہ کا یہ بدلہ ملے ہی گا کہ) انکے لئے دردناک (آخرت میں) سزا ہوگی آپ خواہ ان (منافقین کیلئے) استغفار کریں یا ان کے لئے استغفار نہ کریں

لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ

واسطے ان کے اگر بخشش مانگے واسطے ان کے ستر بار پس ہرگز نہ بخشے گا اللہ تعالیٰ

اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہ بخشے گا

لَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

واسطے ان کے یہ اس واسطے ہے کہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور اللہ نہیں ہدایت کرتا

یہ اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ تعالیٰ ایسے سرکش لوگوں کو

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ○ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ

قوم فاسقوں کو خوش ہوئے پیچھے چھوڑے گئے ساتھ بیٹھ رہنے اپنے کے پیچھے

ہدایت نہیں کرتا یہ پیچھے رہ جانے والے خوش ہو گئے رسول اللہ کے (جانے کے) بعد

رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

رسول اللہ کے اور ناخوش رکھا یہ کہ جہاد کریں ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے

اپنے بیٹھے رہنے پر اور ان کو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے اور کہا انھوں نے مت نکلو بیچ گرمی کے کہہ آگ دوزخ کی

جہاد کرنا ناگوار ہوا اور (دوسروں کو بھی) کہنے لگے کہ تم گرمی میں مت نکلو آپ فرما دیجئے کہ جہنم کی آگ (اس سے بھی)

أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ○ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَ

اشد ہے گرمی میں اگر ہوتے سمجھتے پس چاہیئے کہ ہنسیں تھوڑا اور

زیادہ گرم ہے کیا خوب ہوتا اگر وہ سمجھتے سو تھوڑے دنوں (دنیا میں) ہنس لیں اور

لْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ فَإِنْ رَجَعَكَ

روویں بہت بدلے اس چیز کے کہ تھے کماتے پس اگر پھیر لے جاوے تجھ کو

بہت دنوں (آخرت میں) روتے رہیں ان کاموں کے بدلہ میں جو کچھ (کفر و نفاق و خلاف) کیا کرتے تھے تو اگر خدا تعالیٰ آپ کو

اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ

اللہ تعالیٰ طرف ایک جماعت کے ان میں سے پس اذن مانگیں تجھ سے واسطے نکلنے کے پس کہہ ہرگز

(اس سفر سے مدینہ کو صحیح سالم) ان کے کسی گروہ کی طرف واپس لائے پھر یہ لوگ (کسی جہاد میں) چلنے کی اجازت مانگیں تو آپ یوں کہہ دیجئے کہ تم

تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ

نکلو گے تم ساتھ میرے کبھی اور ہرگز نہ لڑو گے ساتھ میرے کسی دشمن سے تحقیق تم

کبھی بھی میرے ساتھ نہ چلو گے اور نہ میرے ہمراہ ہو کر کسی دشمن (دین) سے لڑو گے تم نے پہلے ہی

بقیہ صد ۲۸۱ کرتے تھے ایک دفعہ آپ نے ثعلبہ کا تذکرہ فرمایا لوگوں نے اس کا تمام قصہ سنایا تب آپ نے اس پر بہت ہی افسوس کیا پھر جب زکوٰۃ لینے کی آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ اس اس تفصیل کے ساتھ ثعلبہ بن حاطب اور بنی سلیم کے فلاں آدمی سے زکوٰۃ لیکر آؤ چنانچہ ان دونوں نے ثعلبہ کے پاس آکر اس کے مال کی زکوٰۃ طلب کی تو ثعلبہ بولا کہ یہ تو بعینہ جزیہ یا جزیہ کا بھائی ہے اچھا تم جب دوسروں سے وصول کر چکو تو لوٹ کر میرے پاس آنا وہ اس کے پاس سے آگے کو چلدیئے سلیمی کو جو خبر لگی تو فوراً اس نے کھرے کھرے اونٹ زکوٰۃ میں دینے کے لئے الگ کرنے شروع کر دیئے اور جب سب اونٹ چھانٹ چکا تو ان دونوں عاملوں کے سامنے لا حاضر کئے کہ اپنی زکوٰۃ کے اونٹ جو مجھ پر واجب تھے یہ لو انھوں نے کہا کہ تجھ پر ایسے کھرے واجب نہیں ہیں وہ بولا تم یہی لیجاؤ میری یہی خوشی ہے پھر اور لوگوں سے صدقات وصول کرتے کراتے واپسی میں پھر ثعلبہ کے پاس آئے اور زکوٰۃ کا تقاضا کیا وہ بولا کہ اچھا مجھے زکوٰۃ کی تفصیل کا کاغذ تو دکھاؤ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھ کر دیا ہے انھوں نے دکھایا تو پڑھکر یہی بولا کہ یہ تو سراسر جزیہ ہو گیا جو کافروں پر مقرر کیا جاتا ہے تم دونوں اس وقت تو چلے جاؤ میں اس بارہ میں غور کر دیکھوں وہ دونوں واپس آ گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہی فرمانے لگے ہائے افسوس ثعلبہ پر افسوس ثعلبہ پر اور سلیمی کے لئے دعا کی بعد میں ان دونوں نے حقیقت سنایا تو آپ نے اسکی زکوٰۃ قبول کرنے سے منع فرمایا وہ لایا بھی مگر آپ نے نہیں لی اور نہ آپ کے

ع ۱۰ / ۸ / ۱۶

بعد خلفاء میں سے کسی نے لی یہاں تک کہ خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس کا انتقال ہو گیا ۱۲ صفحہ ہذا، نزول الکلام ۵۱ ولا تستغفر لهم الخ عبداللہ بن ابی منافق بیمار ہوا تو اس کے بیٹے کہ اس کا نام بھی عبداللہ ہی تھا اور سچے مسلمان تھے بولے کہ یا حضرت میری گذارش ہے کہ آپ میرے باپ کیلئے دعائے مغفرت فرما دیجئے شاید اس کی بخشش ہو جائے آپ نے دعا کی تو یہ آیت اتری ۱۲ ۵۲ فرح المخلفون الخ جب غزوۂ تبوک کیلئے لشکر اسلام روانہ ہونے لگا تو منافق اصرار کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر رکنے لگے اور

رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ۝

راضی ہوئے ساتھ بیٹھ رہنے کے پہلی بار پس بیٹھ رہو ساتھ پیچھے رہنے والوں کے

بیٹھے رہنے کو پسند کیا تھا تو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے رہو جو (دائمی) پیچھے رہ جانے کے لائق بھی ہیں

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ

اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے ان میں سے کہ مر جاوے کدھی اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اس کی کے

اور ان میں کوئی مر جاوے تو اس (کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھئے اور نہ (دفن کیلئے) اس کی قبر پر کھڑے ہوجئے

إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝ وَ

تحقیق وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور مر گئے اور وہ فاسق تھے اور

(کیونکہ) انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالتِ کفر ہی میں مرے ہیں اور

لَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم

نہ خوش لگیں تجھ کو مال ان کے اور نہ اولاد ان کی سوائے اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ عذاب کرے اُن کو

ان کے اموال اور اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں اللہ کو صرف یہ منظور ہے کہ ان (مذکورہ) چیزوں کی وجہ سے

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ وَإِذَا

ساتھ اس کے بیچ دنیا کے اور نکل جاویں جانیں ان کی اور وہ کافر ہیں اور جس وقت

دنیا میں (بھی) ان کو گرفتار عذاب رکھے اور ان کا دم حالتِ کفر میں ہی نکل جاوے اور جب

أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ

کہ اتاری جاتی ہے کوئی سورت یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور جہاد کرو ساتھ رسول اس کے کے

کوئی ٹکڑا قرآن کا اس مضمون میں نازل کیا جاتا ہے کہ تم (خلوص دل سے) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ ہو کر جہاد کرو

اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ

پروانگی مانگتے ہیں تجھ سے صاحب دولت کے ان میں سے اور کہتے ہیں کہ چھوڑ دے ہم کو ساتھ

تو ان میں کے مقدور والے آپ سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم بھی یہاں

الْقَاعِدِينَ ۝ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ

بیٹھنے والوں کے راضی ہوئے ساتھ اس کے کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے والیوں کے اور مہر رکھی گئی

ٹھیرنے والوں کیساتھ رہ جاویں وہ لوگ (غایت بے حمیتی سے) خانہ نشین عورتوں کے ساتھ رہنے پر راضی ہو گئے اور

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ

اوپر دلوں ان کے کے پس وہ نہیں سمجھتے لیکن رسول اور جو لوگ

ان کے دلوں پر مہر لگ گئی جس سے وہ (حمیت بے حمیتی کو) سمجھتے ہی نہیں ہاں لیکن رسول اور آپ کی

آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ

کہ ایمان لائے ساتھ اس کے جہاد کیا انھوں نے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اور یہ لوگ

ہمراہی میں جو مسلمان ہیں انھوں نے (اس حکم کو مانا اور) اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور انھیں کے لئے

لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ

واسطے انہیں کے ہیں بھلائیاں اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے تیار کی ہیں اللہ نے

ساری خوبیاں ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں اللہ تعالے نے

نزول الکلام۔ ۹۱ قولہ وَلَا تُصَلِّ الخ عبداللہ بن اُبی منافق کے مرنے پر اُس کے بیٹے حضرت عبداللہ نے حضورؐ سے باپ کے کفنانے کو کرتہ مانگا اور جنازہ کی نماز پڑھانیکی درخواست کی رحمۃ للعالمین نے کرتہ دیدیا اور نماز جنازہ کے وقت نماز پڑھانے کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باصرار عرض کیا کہ یا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم منافق کی نماز جنازہ نہ پڑھنی چاہیئے فرمایا اے عمرؓ اللہ تعالیٰ نے ستر بار کے لئے فرمایا ہے کہ منافقوں کے حق میں یہاں تک تمھاری دعا نہ سنوں گا تو میں ستر سے زیادہ بار دعا کروں گا شاید دعا قبول ہو، اُس وقت یہ آیت اُتری پھر کبھی آپ نے منافق کی نماز نہ پڑھی ۱۲ ربط الکلام۔ ۹۱ قولہ وَلَا تُصَلِّ الخ اوپر کی آیت میں منافقوں کے ساتھ دنیوی زندگی میں برتاؤں کا بیان تھا اس آیت میں اُنکے مرنے کے بعد ان کے ساتھ برتاؤں کا بیان ہے ۱۲ ۹۲ قولہ وَلَا تُعْجِبْكَ الخ اوپر کی آیت سے ان کا خدا تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ہونا معلوم ہوا اس آیت میں یہ بتلاتے ہیں کہ انکے پاس جو مال و اولاد ہے یہ دلیل ان کے محبوب ہونے کی نہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ یہ آلے ہیں عذاب کے یہ بھی مبغوض ہونے ہی کا ثمرہ ہے ۱۲ ۹۳ قولہ وَإِذَا أُنزِلَتْ الخ اوپر غزوۂ تبوک کے متعلق مخالفوں کے پیچھے رہ جانے اور باطل عذر کو پیش کر کے پیچھے رہنے کی اجازت لینے کا بیان تھا اس آیت میں ان کی اس عادت کا دائمی اور قدیمی ہونا بیان فرماتے ہیں کہ ہر غزوہ میں ان کی یہی حالت ہے اور ان کے مقابلہ میں اہلِ ایمان کی جانبازی اور اس کی فضیلت بیان فرماتے ہیں ۱۲ توضیح الکلام ۹۴ قولہ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ الخ یعنی ان ہی لوگوں کے لئے دونوں جہان کی بہتریاں ہیں دنیا میں فتح اور مال غنیمت اور آخرت میں عزت اور جنت آگے فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے لئے آخرت میں جنتیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں تیار کر چھوڑی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جنت اس وقت پیدا کی ہوئی بنا ہے ۱۲ فقہ الکلام۔ مسئلہ کافر کے جنازہ پر نماز اور اس کیلئے استغفار درست نہیں ۱۲ مسئلہ اور چونکہ کافر کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت کی دلیل انکا کفر بیان فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ ایماندار مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیئے ۱۲

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ

واسطے ان کے بہشتیں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے یہ ہے

انکے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ کو رہیں گے اور یہ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

مراد پانا بڑا اور آئے عذر کرنے والے گنواروں سے

بڑی کامیابی ہے اور کچھ بہانہ باز لوگ دیہاتیوں میں سے آئے

لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ

تو کہ اذن دیا جاوے واسطے ان کے اور بیٹھ رہے وہ لوگ کہ جھوٹ بولے اللہ سے اور رسول اس کے سے شتاب پہونچے گا

تاکہ ان کو (گھر رہنے کی) اجازت مل جائے اور (ان دیہاتیوں میں سے) جنھوں نے خدا سے اور اسکے رسول سے (دعویٰ ایمان میں) بالکل ہی جھوٹ بولا تھا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَ

ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے تھے ان میں سے عذاب درد دینے والا نہیں اوپر ناتوانوں کے اور

وہ بالکل ہی بیٹھ رہے ان میں جو (آخرت تک) کافر رہیں گے انکو دردناک عذاب ہوگا کم طاقت لوگوں پر کوئی گناہ نہیں اور

لَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

نہ اوپر بیماروں کے اور نہ اوپر ان لوگوں کے کہ نہیں پاتے وہ چیز کہ خرچ کریں

نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جن کو خرچ کرنے کو میسر نہیں

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ

تنگی جب خیر خواہی کریں واسطے اللہ کے اور رسول اس کے کے نہیں اوپر احسان کرنے والوں کے کچھ راہ عتاب کی

جب کہ یہ لوگ اللہ اور رسولؐ کے ساتھ (اور احکام میں) خلوص رکھیں ان نکو کاروں پر کسی قسم کا (الزام (عائد) نہیں

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہیں اوپر ان لوگوں کے کہ جس وقت آتے ہیں تیرے پاس تو کہ سواری دے تو ان کو

اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں۔ اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ و الزام ہے کہ جس وقت وہ آپکے پاس اسواسطے آتے ہیں کہ آپ انکو کوئی سواری دیدیں

قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ

کہا تو نے نہیں پاتا میں وہ چیز کہ سوار کروں میں تم کو اوپر اس کے پھر گئے اور آنکھیں ان کی بہتی تھیں

(اور آپ انکو یہ) کہدیتے ہیں کہ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں جس پر میں تمکو سوار کردوں تو وہ (ناکام) اس حالت سے واپس چلے جاتے ہیں کہ انکی آنکھوں سے

مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ۭ اِنَّمَا السَّبِيْلُ

آنسوؤں سے بسبب غم کے کہ نہیں پاتے وہ چیز کہ خرچ کریں سوائے اس کے نہیں کہ راہ عتاب کی

آنسو رواں ہوتے ہیں اس غم میں کہ (افسوس) ان کو خرچ کرنے کو کچھ بھی میسر نہیں پس الزام (اور مواخذہ) تو صرف

عَلَي الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

اوپر ان لوگوں کے ہے کہ اذن مانگتے ہیں تجھ سے اور وہ دولت مند ہیں راضی ہوئے ساتھ اس بات کے کہ ہو دیں

ان لوگوں پر ہے جو باوجود اہل سامان (و قوت ہونے) کے گھر رہنے کی اجازت چاہتے ہیں وہ لوگ (غایۃ بے حمیتی سے) خانہ نشین عورتوں کے ساتھ

مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

ساتھ پیچھے رہنے والیوں کے اور مہر رکھی اللہ نے اوپر دلوں ان کے کے پس وہ نہیں جانتے

رہنے پر راضی ہوگئے اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی جس سے وہ (گناہ و ثواب کو) جانتے بھی نہیں

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ الخ قبیلہ اسد اور غطفان کے لوگ آئے اور مشقت و کثرت اہل و عیال کا عذر کر کے اجازت چاہی کہ ہمکو بال بچوں میں رہنے دیجئے اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ ۵۲ قولہ لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ الخ زید بن ثابت کاتب وحی سورۂ براءت لکھ رہے تھے کہ قتال و جہاد کا حکم ہوا اس وقت ایک نابینا نے آکر عرض کیا کہ یا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کیا حکم ہے اُسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور معذور نابینا لوگوں اور اپاہجوں کو مستثنیٰ فرماکر جہاد معاف کر دیا گیا ۱۲ توضیح الکلام۔ ۵۳ قولہ لَا يَجِدُوْا الخ یعنی اس غم میں روتے ہیں کہ ان کو سامان جہاد کی تیاری میں خرچ کرنیکو کچھ میسر نہیں نہ خود ہی نہ دوسری جگہ سے ملا غرض ان معذوروں پر جن کا ذکر ہوچکا کوئی مواخذہ نہیں ۱۲ ۵۴ قولہ اِنَّمَا السَّبِيْلُ الخ یعنی الزام اور مواخذہ صرف ان لوگوں پر ہے جو باوجود اہل سامان و قوت ہونے کے گھر رہنے کی اجازت چاہتے ہیں وہ لوگ غایت (انتہائی) بے توجہی سے خانہ نشین عورتوں کے ساتھ رہنے پر رضامند ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کردی جس سے وہ گناہ و ثواب کو جانتے نہیں ۱۲ ۵۵ قولہ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی یہ لوگ جن کا بیان ابھی گذرا کہ جھوٹا دعویٰ اسلام کا کر کے اپنے کو مسلم کہلاتے تھے اور اس قدر سست اور بزدل اور آرام طلب تھے کہ جہاد میں جانیکو اپنی موت جانتے تھے اسی لئے طرح طرح کے حیلے اور بہانے پیش کر کے رخصت اور اجازت مانگتے تھے کہ جہاد میں چلنے سے ہم یوں معذور ہیں کہ فلاں کام ضروری در پیش ہے یہی لوگ ہیں جو جہاد کے دیوی اور اُخروی فائدوں سے بے خبر اور بے علم ہیں اس سورت میں انھیں لوگوں پر عتاب ہو رہا ہے اور ان کے حیلے اور بہانے اور رخصت مانگنے پر انکی سست اعتقادی اور بزدلی اور آرام طلبی پر جو بمقابلہ درجات آخرت کے تھی تشنیع کیجا رہی ہے اور ان سچے ایمانداروں جانبازوں کی جنھوں نے دار آخرت اور خدا اور رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے میں کوشش کی مدح اور ان کے درجات اور فضائل بیان ہو رہے ہیں۔ خلفاء اربعہ اور جلیل القدر صحابہ انصار و مہاجران ہی میں داخل ہیں جن کو شیعہ، بردستی اسلام اور نیکی سے خارج کرتے ہیں اور باہمی خلاف کے

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ

عذر لادیں گے طرف تمہاری جب پھر آؤ گے

یہ لوگ تمہارے (سب کے) سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس

اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ

طرف ان کی کہہ مت عذر لاؤ ہرگز نہ مانیں گے واسطے تمہارے تحقیق بتلادی ہیں اللہ نے بعضی

واپس جاؤ گے (سوائے محمد) آپ (سب کی طرف سے صاف) کہدیجئے کہ یہ عذر پیش مت کرو ہم کبھی تمکو سچا نہ سمجھیں گے اللہ تعالیٰ ہم کو تمہاری

اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى

خبریں تمہاری اور اب دیکھے گا اللہ عمل تمہارے اور رسول اس کا پھر پھیرے جاؤ گے طرف

(واقعی حالت کی) خبر دے چکے ہیں اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری کارگزاری دیکھ لیں گے پھر ایسے کے پاس لوٹائے جاؤ گے جو

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پس خبر دے گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے

پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے پھر وہ تم کو بتلادے گا جو جو کچھ تم کرتے تھے

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ

شتاب قسمیں کھاویں گے ساتھ اللہ کے واسطے تمہارے جس وقت پھر جاؤ گے تم طرف ان کی تو کہ منہ پھیرو ان سے

ہاں وہ اب تمہارے سامنے قسمیں کھا جائیں گے (کہ ہم معذور تھے) جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تاکہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو

فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءً ۢ

پس منہ پھیر لو اُن سے تحقیق وہ پلید ہیں اور جگہ رہنے ان کے کی دوزخ ہے بدلے

سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور (آخر میں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ان کاموں کے بدلے میں جو کچھ وہ

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ

اس چیز کے کرتے تھے کماتے قسمیں کھاویں گے واسطے تمہارے تو کہ راضی ہو ان سے پس اگر

(نفاق و خلاف وغیرہ) کیا کرتے تھے یہ اس لئے قسمیں کھاویں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ سو اگر

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

راضی ہو گے ان سے پس تحقیق اللہ نہیں راضی ہوتا قوم فاسقوں سے

تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو (ان کو کیا نفع کیونکہ) اللہ تعالیٰ تو ایسے شریر لوگوں سے راضی نہیں ہوتا

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ

گنوار بہت سخت ہیں کفر میں اور نفاق میں اور بہت لائق ہیں کہ نہیں جانتے حدیں اس چیز کی

(ان منافقین میں جو) دیہاتی لوگ (رہیں وہ) کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں اور (ان کا ایسا ہی) ہونا چاہئے کہ ان کو ان احکام کا علم نہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ

کہ اتارا ہے اللہ نے اوپر رسول اپنے کے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور بعض گنواروں سے

اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔ اور ان دیہاتیوں میں سے بعض بعض ایسا ہے

مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ

وہ شخص ہے کہ پکڑتے ہیں اس چیز کو کہ خرچ کرتے ہیں ڈانڈ اور انتظار کرتے ہیں ساتھ تمہارے گردشوں زمانے کی کو

کہ جو کچھ وہ خرچ کرتا ہے اس کو جرمانہ سمجھتا ہے اور تم مسلمانوں کے واسطے (زمانہ کی) گردشوں کا منتظر رہتا ہے

نزول الکلام۔ سلہ قولہ يَعْتَذِرُوْنَ الخ یہ آیت جد بن قیس اور معتب بن قشیر اور ان کے ساتھیوں کے بارہ میں اتری جو شمار میں اسی منافق تھے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب غزوہ تبوک سے مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے تو آپ نے حکم لگایا کہ نہ ان کے پاس بیٹھو اور نہ ان سے گفتگو کرو اور مقاتل نے فرمایا کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی انصاری کے بارہ میں نازل ہوئی جس نے قسم کھائی تھی کہ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اب کبھی کسی غزوہ میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا اور مقصود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنا تھا اور اس کے ساتھ یہ بھی نازل ہوا کہ يَحْلِفُوْنَ لِتَرْضَوْا الخ

توضیح الکلام۔ سلہ قولہ يَعْتَذِرُوْنَ الخ یعنی مذکورہ چاروں قسموں کے علاوہ جو تندرست و غنی تھے ان کے رہ جانے پر عتاب فرماتا ہے کہ اُن پر گناہ ہے اور خبر دیتا ہے کہ جب تم غزوہ سے واپس آؤ گے تو تم سے عذر کرنے آویں گے تو کہدینا کہ مت عذر کرو تمہارا حال معلوم ہو چکا اور بقیہ آئندہ معلوم ہو جاوے گا کہ کیا کرتے ہو۔ **سلہ قولہ** سَيَحْلِفُوْنَ الخ چونکہ جھوٹ بولنا زمانہ سازی کرنا منافقوں کا کام ہے خدا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ بوقت واپسی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھائیں گے اور حیلے اور بہانے ملائیں گے تاکہ آنحضرتؐ اور مسلمان اُنسے درگذر کریں اور راضی ہو جاویں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واپس ہوئے تو ایسا ہی ہوا کہ جد بن قیس وغیرہ شتر یا اسی منافق آ کر عذر کرنے لگے قسمیں کھانے لگے انکی نسبت فرماتا ہے کہ یہ قسمیں کھانا ان کا اس لئے ہوگا کہ تاکہ تم اُن کو انکی حالت پر چھوڑ دو اور ملامت وغیرہ نہ کرو لہٰذا مومنوں کو ارشاد ہے کہ تم اُن کا مطلب پورا کر دو یعنی ان ناپاکوں سے منہ پھیر لو اور ان کو منہ نہ لگاؤ اس فانی اور نفسانی مطلب کے حاصل ہونے سے ان کا کچھ بھلا نہ ہوگا کیونکہ وہ لوگ بالکل ناپاک اور اخیر انجام اُن کا دوزخ ہے نفاق اور خلاف کے بدلہ میں جیسے وہ عمل میں لاتے تھے دوسری وجہ ان کو ان کے حال پر چھوڑنے کو یہ بھی چاہتی ہے کہ کسی کے پیچھے گھنا اس وقت مناسب ہوا کرتا ہے کہ جب اس کی اصلاح کا امکان یا توقع ہو اور جب ان کے خبث باطن سے اس کی امید

[illegible]

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ

اوپر ان کے ہے گردش برائی کی اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے اور بعضے گنواروں میں سے

برا وقت انھیں (منافقین) پر پڑنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں اور بعض اہل دیہات

مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ

وہ ہیں کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور پکڑتے ہیں جو کچھ خرچ کرتے ہیں نزدیکیاں نزدیک

ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسکو عنداللہ قرب حاصل ہونیکا

اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ

اللہ کے اور دعائے خیر پیغمبر کی خبردار ہو تحقیق وہ نزدیکی ہے واسطے ان کے البتہ شتاب داخل کرے گا ان کو اللہ

ذریعہ اور رسول کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بیشک انکے لئے موجب قربت ہے ضرور ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں

فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ع وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ

بیچ رحمت اپنی کے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور آگے بڑھ جانے والے پہلے

داخل کرلیں گے اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں اور جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے)

مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ

ہجرت کرنے والوں سے اور مدد دینے والوں سے اور وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں انکی ساتھ نیکی کے

سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا

راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے اور تیار کی ہیں واسطے ان کے بہشتیں چلتی ہیں نیچے ان کے

اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس (اللہ) سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمِمَّنْ

نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ ان کے ہمیشہ یہ ہے مراد پانا بڑا اور ان لوگوں سے

نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے اور کچھ تمہارے

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ ؔ

کہ گرد تمہارے ہیں گنواروں سے منافق ہیں اور بعضے لوگ مدینہ کے بھی

گرد و پیش والوں میں اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کی حد کمال پر پہونچے ہوئے ہیں

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ

سرکشی کرتے ہیں اوپر نفاق کے تو نہیں جانتا ان کو ہم جانتے ہیں ان کو شتاب عذاب کریں گے ہم ان کو

کہ آپ (بھی) اُن کو نہیں جانتے (کہ یہ منافق ہیں پس) انکو ہم ہی جانتے ہیں ہم ان کو (اور منافقین کو آخرت سے پہلے) دُہری سزا دیں گے

مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝ج وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا

دو بار پھر پھیرے جاویں گے طرف عذاب بڑے کے اور اور لوگ ہیں کہ اقرار کرتے ہیں

(ایک نفاق کی دوسرے کمال نفاق کی) پھر آخرت میں (وہ بڑے بھاری عذاب کی طرف بھیجے جاوینگے اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے

بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ

ساتھ گناہوں اپنے کے ملا دیا ہے عمل اچھا اور اور بُرا شتاب ہے اللہ یہ کہ

مقر ہو گئے جنھوں نے ملے جلے عمل کئے تھے کچھ بھلے اور کچھ بُرے (سو) اللہ سے امید ہے کہ اُن (کے حال) پر (رحمت کے ساتھ)

توضیح الکلام۔ ۹۱ قولہ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ الخ اسمیں ادھر اشارہ فرمادیا کہ جو شخص بغیر وساطت اور بغیر توسل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تک رسائی کا مدعی بنے اس کی تمام کوشش برباد ہے کیونکہ آپ ہر نعمت کیلئے واسطۂ عظمیٰ ہیں دربار خداوندی کا صدر دروازہ آپ ہی ہیں جو اس دروازہ سے الگ ہوگا کبھی دربار میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ۹۲ قولہ وَالسّٰبِقُوْنَ الخ یہاں سے صحابہ انصار و مہاجرین کی تعریفیں بیان فرماتے ہیں جو مسلمانوں کے پیشوا ہیں اُن کی دو قسمیں ہیں اول سابقون اولون سو مہاجرین میں سے تو ابو بکر صدیق اور علی مرتضیٰ وغیرہم، وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے سعید و قتادہ و ابن سیرین کہتے ہیں کہ سابقون اولون سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی شعبی کے نزدیک بیعت رضوان والے اور انصار میں سے عقبہ اولیٰ والے سات آدمی اور عقبہ ثانیہ والے ستر اور پھر وہ جو مصعب بن عمیرؓ کی تعلیم سے مسلمان ہوئے دوم وہ جو ان کے علاوہ صحابہ اور مہاجرین ہیں ان کو اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ کے الفاظ سے بیان فرمایا بعض کہتے ہیں اس میں وہ بھی شامل ہیں جو قیامت تک ایمان و ہجرت و نصرت دین میں ان کے پیرو ہیں، اور اشرف العلماء فرماتے ہیں کہ سابقون اولون میں سب مہاجرین و انصار آگئے اور الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ میں تبع تابعین جن میں اول درجہ تو ان لوگوں کا ہے جو صحابہ ہیں اگرچہ مہاجر و انصار نہیں کیونکہ اخیر میں ہجرت فرض نہیں رہی تھی اور دوسرا درجہ تابعین کا ہے پھر صحابہ اور تابعین کے سوا دوسرے لوگوں کا پھر جس طرح صحابہ میں مہاجرین و انصار کو فضیلت ہے اسی طرح اخیر درجہ میں بھی تبع تابعین فضیلت میں اوروں سے اعلیٰ ہیں اور سابقون کے ساتھ قید احسان کی اس وجہ سے نہیں لگائی کہ ان کا مہاجر اور ناصر ہونا احسان کی کافی دلیل ہے ۱۲ نزول الکلام ۹۳ قولہ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا الخ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانیوالے لوگوں میں چھ مسلمان تھے یہ بعد میں نادم و پشیمان ہوئے گر افسوس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور بقیہ آئندہ

ع ۱۲ / ۱۰ / ۱

ع ۵ — وقف لازم — نصف القرآن

يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

پھر آوے اوپر ان کے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے لے مال ان کے سے

توجہ فرماویں (یعنی توبہ قبول کرلیں) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں۔ آپ انکے مالوں میں سے صدقہ (جسکو یہ لائے ہیں) لے

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ

خیرات کہ پاک کرے تو ان کو یعنی ظاہر میں اور پاکیزہ کرے تو ان کو ساتھ اسکے یعنی باطن میں اور دعا کر اوپر ان کے تحقیق دعا تیری

جس کے (لینے کے) ذریعہ سے آپ انکو (گناہ کے آثار سے) پاک وصاف کردیں گے اور ان کے لئے دعا کیجئے اور بلاشبہ آپ کی دعا

سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ

تسکین ہے واسطے اُن کے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے کیا نہیں جانا انھوں نے یہ کہ اللہ وہی ہے کہ قبول کرتا ہے

ان کے لئے موجب اطمینان (قلب) ہے اور اللہ تعالیٰ (انکے اعتراف کو) خوب سنتے ہیں (اور انکی ندامت کو) خوب جانتے ہیں۔ کیا ان کو خبر نہیں کہ اللہ ہی

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

توبہ بندوں اپنے سے اور لیتا ہے خیراتیں اور یہ کہ اللہ وہی ہے پھر آنے والا

اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور (کیا ان کو) یہ (خبر نہیں) کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے (کی صفت)

الرَّحِيْمُ ۝ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَ

مہربان اور کہہ کہ عمل کرو پس البتہ دیکھے گا اللہ عمل تمہارے اور رسول اس کا اور

اور رحمت کرنے (کی صفت) میں کامل ہے اور آپ کہہ دیجئے کہ (جو چاہو) عمل کئے جاؤ (سو) ابھی دیکھے لیتا ہے تمہارے عمل کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اور

الْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

ایمان والے اور البتہ پھیرے جاؤ گے تم طرف جاننے والے غیب کے اور ظاہر کے پس خبر دے گا تم کو

اہل ایمان اور ضرور تم کو ایسے کے پاس جانا ہے جو تمام کھلی اور چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے سو وہ تم کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ۚ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ

ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور کئی شخص ہیں کہ ڈھیل دئے گئے ہیں واسطے حکم اللہ کے یا عذاب کرے گا ان کو

تمہارا سب کیا ہوا بتلا دے گا۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ خدا کے حکم آنے تک ملتوی ہے کہ ان کو سزا دے گا

وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

اور یا پھر آوے گا اوپر ان کے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جن لوگوں نے پکڑی ہے

یا انکی توبہ قبول کرے گا اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے (اور) حکمت والا ہے۔ اور بعضے ایسے ہیں جنھوں نے ان اغراض کے لئے

مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا

مسجد ضرر پہونچانے کو اور کفر کرنے کو اور جدائی ڈالنے کو درمیان ایمان والوں کے اور گھات لگانے کو

مسجد بنائی ہے کہ (اسلام کو) ضرر پہونچائیں اور (اسمیں بیٹھ بیٹھ کر) کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے

لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ

واسطے اس شخص کے کہ لڑائی کر رہا ہے اللہ سے اور رسولؐ اس کے سے پہلے سے اور البتہ قسمیں کھاویں گے یہ کہ نہ ارادہ کیا تھا ہم نے

قیام کا سامان کریں جو اس کے قبل سے خدا اور رسولؐ کا مخالف ہے اور قسمیں کھا جاویں گے کہ بجز بھلائی کے

اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ

مگر بھلائی کا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ البتہ جھوٹے ہیں مت کھڑا ہو تو بیچ اس کے

اور ہماری کچھ نیت نہیں اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں آپ اسمیں کبھی (نماز کے لئے) کھڑے نہ ہوں

بقیہ صـ ۲۸۶ ہمارے بھائی مسلمان سفر و جہاد کی دشواری برداشت کرنے اور اللہ کے راستہ میں جانیں لڑانے کو نکل کھڑے ہوئے اور ہم بال بچوں اور بیبیوں میں عیش کر رہے ہیں تو ان میں سے ابو لبابہ اوس بن خذام ثعلبہ بن ودیعہ تینوں حضرات نے اپنے آپ کو مسجد نبویؐ کے ستون سے باندھکر قسم کھائی کہ جب تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود ہم کو نہ کھولیں گے ہم ہرگز نہ کھلیں گے جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ سے واپس ہوئے اور حسب عادت شریفہ مسجد میں تشریف لائے تو ان تینوں کا قصہ معلوم ہوا آپنے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوگا میں تو کھولنے کا نام نہ لوں گا جب ان کی معافی میں یہ آیت اُتری تب آپنے کھولدیا اس کے بعد تینوں نے مال لاکر حاضر کیا کہ یا رسول خدا اسی نے ہکو شرکت جہاد سے روکا لہذا آپ اسکو قبول فرماکر خیرات کر دیجئے آپنے فرمایا کہ مال لینے کا تو مجھ کو حکم نہیں ہوا، اس وقت آیت خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ الخ نازل ہوئی باقی کعب بن مالک مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ کا معاملہ پچاس دن تک ملتوی رہا اخیر میں انکی توبہ کی قبولیت کے متعلق بھی حکم نازل ہوگیا ۱۲ صفحہ ہذا نزول الکلام

ا قولہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا الخ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص ابو عامر تھا اس نے روس پہنچکر عیسائیوں سے کچھ پرانی کتابیں توریت وانجیل پڑھ لی تھیں، اور ان کے مذہب باطل کے اوہام اور خیالات خام اس کے دل پر نقش حجر ہو گئے تھے جس پر اس کو عرب میں پیشوا بننے کا خبط سمایا تھا مگر جب نبی آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تو پھر آفتاب جہاں تاب کے مقابلہ میں ذرہ کو کیا رتبہ اسلئے رشک وحسد میں آکر آنحضرتؐ کا مقابلہ کیا حالانکہ اس کا بیٹا ابو حنظلہ اسلام میں وہ برگزیدہ صحابی تھا جسکو فرشتوں نے غسل دیا تھا جنگ اُحد میں بھی ابو عامر نے یہ کہا تھا کہ جو قوم تیرے مقابلہ کے لائق اے محمدؐ میں پاؤں گا ان کے ساتھ ہوکر تجھ سے لڑوں گا چنانچہ عرب کے قبائل کو اُبھارتا رہا آخر جب قبیلہ ہوازن نے بھی اسلام سے شکست پائی تو اب یہ عرب سے نا امید ہوگیا اور شام کی طرف نکل گیا وہاں بھی کچھ منصوبے باندھتا رہا وہیں سے اس نے مدینہ کے منافقوں سے کہلا بھیجا کہ قوت اور ہتھیار بہم پہونچاؤ اور ایک مکان بشکل مسجد بھی بنا رکھو میں قیصر روم کے ہاں سے ایک لشکر لاتا ہوں جس سے محمدؐ اور اس کے یاروں کو شکست دیکر مدینہ سے بقیہ آئندہ

أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ

کدھی البتہ وہ مسجد کہ بنیاد رکھی گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے بہت لایق ہے یہ کہ

البتہ جس مسجد کی بنیاد اوّل دن سے تقوے پر رکھی گئی ہے (مراد مسجد قبا) وہ (واقعی) اس لایق ہے کہ آپ اس میں (نماز کے لئے)

تَقُوْمَ فِيْهِ ۚ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۚ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

کھڑا ہو تو بیچ اس کے بیچ اس کے مرد ہیں کہ دوست رکھتے ہیں یہ کہ پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے

کھڑے ہوں اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونیوالوں کو

الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ

پاکی کرنے والوں کو کیا پس جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت اپنی کی اوپر تقوی کے اللہ سے اور

پسند کرتا ہے پھر آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت (یعنی مسجد) کی بنیاد خدا سے ڈرنے پر اور

رِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ

رضامندی کے بہتر ہے یا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت اپنی کے اوپر کنارے کھائی گرنے والی کے

خدا کی خوشنودی پر رکھی ہو یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی (یعنی غار) کے کنارہ پر جو کہ گرنے ہی کو ہو رکھی ہو

فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

پس لے گرے اس کو بیچ آگ دوزخ کے اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو

پھر وہ (عمارت) اس (بانی) کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو (دین حق کی) سمجھ ہی نہیں دیتا

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ

ہمیشہ رہے گی عمارت ان کی جو بنائی ہے انہوں نے شک بیچ دلوں ان کے مگر یہ کہ ٹکڑے ٹکڑے کٹ جاویں

ان کی یہ عمارت جو انھوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں (کانٹا سا) کھٹکتی رہے گی ہاں مگر ان کے (وہ) دل ہی اگر فنا ہو جاویں تو

قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

دل اُن کے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے تحقیق اللہ نے مول لیں ہیں مسلمانوں سے

خیر، اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور

أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۗ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جانیں ان کی اور مال ان کے بدلے اس کے کہ واسطے ان کے بہشت ہے لڑیں گے بیچ راہ اللہ کے

ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَ

پس ماریں گے اور مارے جاویں گے وعدہ ہے اوپر اس کے سچا بیچ توریت کے اور انجیل کے اور

جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت میں (بھی) اور انجیل میں (بھی) اور

الْقُرْاٰنِ ۗ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

قرآن مجید کے اور کون شخص بہت پورا کرنیوالا ہے عہد اپنے کو اللہ سے پس خوش وقت ہو تم ساتھ سوداگری اپنی کے

قرآن میں (بھی) اور (یہ مسلم ہے کہ) اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنیوالا ہے تو تم لوگ اپنی اس بیع پر

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّآئِبُوْنَ

جو سوداگری کی ہے تم نے ساتھ اس کے اور یہ وہی ہے مراد پانا بڑا توبہ کرنے والے ہیں

جس کا تم نے (اللہ تعالیٰ سے) معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ وہ ایسے ہیں جو (گناہوں سے) توبہ کرنے والے ہیں

بقیہ صفحہ ۲۸۷ نکال دو نگا ۱۲ منہ

کے منافقوں میں سے بارہ کم عقلوں نے ایک مسجد ان ہی فاسد اغراض سے بنائی جس کو اسلام میں مسجد ضرار کہتے ہیں یہ مسجد اس مسجد کے مقابلہ میں بنائی تھی جو تقوٰی اور دینداری پر مقام قبا میں اس جگہ قائم کی گئی تھی جہاں ہجرت کر کے سب سے پہلے آپ نے قیام فرمایا تھا اور اپنی نماز اس جگہ ادا کیا کرتے تھے اور اس کا نام مسجد قوت اسلام تھا اس کی تعمیر سے یہ لوگ ان دنوں میں فارغ ہوئے تھے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کے لئے سفر کی تیاری کر رہے تھے آ کر خواستگار ہوئے کہ آپ بھی ایک روز وہاں چل کر نماز پڑھا دیجئے آپ نے ان سے اس جدید مسجد کی تعمیر کا سبب پوچھا تو وہ بولے کہ ہماری نیت بالکل نیک ہے محض عام مسلمانوں کی آسائش کی غرض سے بنائی ہے کہ ایک مسجد سے گرمی سردی میں سب کو آرام نہیں مل سکتا تھا آپ نے فرمایا میں بر سر سفر ہوں انشاء اللہ تعالیٰ واپس آ کر اس میں نماز پڑھونگا جب آپ واپس آئے تو ان لوگوں نے پھر درخواست کی اتنے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں جن میں مسجد ضرار کی برائی بیان ہوئی اور انکے رازسے آگاہی دی گئی جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مالک بن دخشم و معن بن عدی و عامر بن سکن کو حکم دیا کہ جا کر اس کو ڈھا دو چنانچہ انھوں نے اس میں آگ لگادی اور جلا کر کوڑا گھر بنا دیا اب بھی قبا میں مسجد ضرار کی جگہ پر کوڑا کرکٹ پڑا رہتا ہے ۱۲ صفحہ ہذا نزول الکلام

ع ۱۳ / ۱۱ / ۲

قولہ اِنَّ اللہَ اشتریٰ الخ بیعت عقبہ میں ستر حضرات نے بیعت کی تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بولے کہ یارسول خدا اللہ تعالےٰ کے لئے اور اپنے لئے ہم سے شرط کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے لئے تو یہ شرط ہے کہ اس کی عبادت کئے جاؤ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور میرے لئے یہ شرط ہے کہ جس طرح اپنی جان و مال کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح میری حفاظت کرو بولے کہ اگر ایسا کریں تو کیا بدلہ ملے گا آپ نے فرمایا جنت، تو بولے کیا خوب سودا ہے ہم ایسی بیع کو کبھی نہ توڑیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشخبری دینے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ خواص الکلام

قولہ اِنَّ اللہَ اشتریٰ الخ سے الفوز العظیم تک ان آیتوں کو لکھ کر اگر مال تجارت میں رکھ دیا جائے تو مال میں ترقی ہو اور سبب خیر و برکت کا بنے ۱۲ از بیضاوی و معالم و قصادی

الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ

عبادت کرنے والے ہیں — اللہ کی تعریف کرنیوالے ہیں — خدا کی راہ میں پھرنے والے ہیں — رکوع کرنیوالے ہیں — سجدہ کرنے والے ہیں

اور اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں — (اور) حمد کرنے والے — رکوع کرنے والے — (اور) سجدہ کرنے والے

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ

حکم کرنے والے ہیں ساتھ بھلائی کے — اور منع کرنے والے ہیں نامعقول سے — اور نگاہ رکھنے والے ہیں

نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا (دینی احکام کا) خیال رکھنے والے ہیں

لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ

حدود اللہ کی کو — اور بشارت دے ایمان والوں کو — نہیں تھا لائق واسطے نبیؐ کے اور واسطے ان لوگوں کے

اور ایسے مومنین کو (جن میں جہاد اور یہ صفات ہوں) آپ خوشخبری سنا دیجئے — پیغمبرؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں

اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ

کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے — اور اگرچہ ہوں صاحب قرابت کے پیچھے

کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں — اگرچہ وہ رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہوں

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

اس کے کہ ظاہر ہوا واسطے ان کے یہ کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہیں — اور نہیں تھا بخشش مانگنا

اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں — اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے

اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ

ابراہیمؑ کا واسطے باپ اپنے کے مگر بسبب وعدے کے کہ وعدہ کیا تھا اُس سے یہ — پس جب ظاہر ہوا واسطے اُس کے

دعائے مغفرت مانگنا وہ (بھی) صرف وعدہ کے سبب سے تھا جو انھوں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ وَمَا كَانَ

یہ کہ وہ دشمن ہے واسطے خدا کے بیزار ہوا اُس سے — تحقیق ابراہیم البتہ دردمند تھا تحمل والا — اور نہیں شان ۵۲

پھر جب اُن پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ خدا کا دشمن ہے یعنی کافر ہو کر مرا تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے واقعی ابراہیمؑ بڑے رحیم المزاج حلیم الطبع تھے، اور

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ

اللہ تعالیٰ کی کہ گمراہ ٹھیرا دیوے قوم کو پیچھے اس کے کہ ہدایت کیا ہے اُن کو یہاں تک کہ بیان کرے واسطے اُن کے کہ کس چیز سے بچیں

اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت کئے پیچھے گمراہ کر دے جبتک کہ ان چیزوں کو صاف صاف نہ بتلا دے جن سے وہ بچتے رہیں

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے — تحقیق اللہ واسطے اس کے ہے پادشاہی آسمانوں کی اور

بےشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں — (اور) بلاشبہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ

زمین کی — زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے — اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی دوست اور

زمین میں — وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے — اور تمہارا اللہ کے سوا نہ کوئی یار ہے اور

لَا نَصِيْرٍ ۝ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

نہ مددگار — تحقیق ساتھ رحمت کے پھر آیا اللہ اوپر نبیؐ کے اور وطن چھوڑنے والوں پر اور مدد دینے والوں پر

نہ مددگار ہے — اللہ تعالیٰ نے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہٗ ماکان للنبی الخ اس آیت کے شان نزول میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ جب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ایمان سے مایوس ہو گئے اور یہ اس وقت کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت نزدیک آ گیا تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے دیکھا کہ ان کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود ہیں آپ نے فرمایا کہ اے چچا لاالٰہ الا اللہ پڑھ لو اسکی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کے پاس تمہاری بخشش کیلئے جھگڑ سکونگا تو عبداللہ اور ابوجہل فوراً ابوطالب کی طرف دیکھکر بولے کہ ہائیں کیا عبدالمطلب کے دین سے منھ پھیرتے ہو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو وہی بات فرماتے رہے اور یہ دونوں انکو بہکاتے رہے آخرکار ابوطالب نے اُن دونوں کے کہنے کو مانا اور کہا میں دین عبدالمطلب پر ہوں اور لاالٰہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا تب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک مجھ کو ممانعت نہ ہو گی اس وقت تک تمہاری مغفرت کی دعا مانگتا رہوں گا ان کے مرنے کے بعد بھی آپ نے انکے لئے استغفار کیا صحابہ نے جو دیکھا تو بولے کہ ہم اپنے عزیز و اقارب مشرکین و کفار کے لئے کیوں نہ مغفرت کی دعا مانگیں نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو اپنے باپ مشرک کے لئے استغفار کیا تھا تو اس کی ممانعت کے لئے یہ آیت اُتری ۱۲ **۵۲** قولہٗ وَمَا کَانَ اللّٰہُ الخ بعض صحابہؓ اپنے باپ دادوں کے لئے استغفار کرتے تھے جو بحالت کفر مر گئے تھے مگر اس وقت تک استغفار کی ممانعت کی آیت نازل نہیں ہوئی تھی، اور ممانعت کی آیت اس وقت نازل ہوئی کہ جب یہ صحابہؓ وفات پا گئے اس لئے بعض صحابہؓ کا یہ خیال ہوا کہ جو صحابیؓ اپنے باپ دادوں کیلئے استغفار کرتے کرتے وفات پا گئے خدا تعالیٰ ان سے مواخذہ فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس خیال کی تردید فرما دی کہ ہم کسی بات پر اسوقت تک مواخذہ نہیں کرتے کہ جب تک اس بات کے گناہ ہونے کو پہلے نہ بیان کر دیں ۱۲ **توضیح الکلام۔ ۵۱** قولہٗ وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ الخ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ ہماری شریعت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت ایک ہے پھر انھوں نے کیوں اپنے باپ آزر کیلئے استغفار کی اس کا جواب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنے باپ کے لئے استغفار کی تھی وہ دراصل ایک وعدہ کا **بقیہ آئندہ**

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ

جنھوں نے پیروی کی اس کی بیچ وقت سختی کے پیچھے اس کے کہ نزدیک تھا کہ کج ہو جاویں

جنھوں نے ایسی تنگی کے وقت میں پیغمبرؐ کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے

قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ وَّ

دل ایک جماعت کے اُن میں سے پھر پھر آیا اوپر ان کے تحقیق وہ ساتھ انکے شفقت کرنیوالا مہربان ہے اور

دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے اُن (گروہ) کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے اور

عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ

اوپر تین شخصوں کے جو کہ پیچھے چھوڑے گئے تھے یہاں تک کہ جب تنگ ہو گئی اوپر ان کے زمین

ان تین شخصوں کے حال پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب (انکی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی کہ) زمین باوجود اپنی

بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ

ساتھ اس کے کہ کشادہ تھی اور تنگ ہو گئی اوپر ان کے جانیں ان کی اور جانا انھوں نے کہ نہیں پناہ اللہ سے

فراخی کے تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ خدا (کی گرفت) سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی

اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

مگر طرف اس کی پھر پھر آیا اوپر ان کے تو کہ پھر آویں وہ تحقیق اللہ وہ ہے پھر آنے والا

طرف رجوع کیا جاوے (اسوقت وہ خاص توجہ کے قابل ہوئے) پھر انکے حال پر (بھی خاص) توجہ فرمائی تاکہ وہ آئندہ بھی رجوع رہا کریں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت

الرَّحِيْمُ ۠ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

مہربان اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ سچوں کے

بڑے رحم کرنیوالے ہیں اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور (عمل میں) سچوں کے ساتھ رہو

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ

نہیں تھا لایق واسطے رہنے والوں مدینے کے اور وہ لوگ کہ گرد ان کے ہیں گنواروں میں سے یہ کہ

مدینے کے رہنے والوں کو اور جو دیہاتی اُن کے گرد و پیش (رہتے) ہیں اُن کو یہ

يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ

پیچھے رہ جاویں رسول خدا کے سے اور نہ یہ کہ رغبت کریں بیچ آرام جان اپنی کے چھوڑ کر جان اس کی کو

زیبا نہ تھا کہ رسول اللہؐ کا ساتھ نہ دیں اور نہ یہ (زیبا تھا) کہ اپنی جان کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِیْ

یہ اس واسطے ہے کہ نہیں پہونچتی اُن کو پیاس اور نہ محنت اور نہ بھوک بیچ

(اور) یہ (ساتھ جانے کا ضروری ہونا) اس سبب سے ہے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو ماندگی پہونچی اور

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ

راہ خدا کے اور نہیں چلتے ایسی جگہ چلنے کی کہ غصے میں لاوے کافروں کو اور نہیں لیتے

جو بھوک لگی اور جو چلنا چلے جو کفار کے لئے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی

مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ

دشمنوں سے کچھ لینا مگر لکھا جاتا ہے واسطے ان کے اسکے سبب اس کے عمل نیک تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا

جو کچھ خبر لی ان سب پر ان کے نام ایک ایک نیک کام لکھا گیا یقیناً اللہ تعالیٰ مخلصین کا

بقیہ صـ ٢٨٩ پورا کرنا تھا جو انھوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ میرا باپ کفر پر مرا ہے تو علیحدگی اختیار کر لی کیونکہ خدا کے سپاہی کو اپنے بیگانے سے کوئی سروکار نہیں اس کا کام تو اپنے آقا کے حکم کی پیروی ہے ١٢ صفحہ ہذا۔

نزول الکلام۔ ١٥ قولہٗ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الخ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مسجد میں قدم رنجہ فرمایا کچھ اوپر اسی آدمیوں نے جھوٹے عذر حیلے حوالے پیش کئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کے عذروں کو قبول فرما کر دلی حالات اللہ کے حوالے کر دیئے کعب بن مالک مرارہ بن ربیع ہلال بن امیہ بھی حاضر خدمت ہوئے اور سچی سچی بات عرض کر دی کہ یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم خطادار ہیں بلاوجہ کاہلی کے باعث ہم جہاد سے رہ گئے آپ نے ان لوگوں کا معاملہ وحی پر ملتوی رکھا اور تمام صحابہ کو ان سے بات چیت تک کی ممانعت فرما دی جب چالیس دن گذرے تو آپ نے ان تینوں شخصوں کی بیبیوں کو بھی ان سے الگ رہنے کا حکم دیدیا البتہ ہلال بن امیہ کی بیوی کے لئے اتنی اجازت دی کہ وہ اپنے شوہر کی دوسری خدمتیں کر سکتی ہے کیونکہ اس کی بیوی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا تھا کہ ہلال بن امیہ بہت بوڑھا پھونس آدمی ہے اس کو ہر کام کے لئے خدمتگار کی حاجت ہے اور میرے سوا کوئی اور اس کا کام کرنے والا نہیں، اب یہ تینوں آدمی نہایت پریشان حالی میں رہتے تھے جدھر جاتے ادھر کوئی ان کی طرف توجہ نہ کرتا جس سے بولتے بات نہ کرتا یہاں تک کہ جان سے عاری آ گئے اور عالم تیرہ و تار یک نظر آنے لگا جب پورے پچاس دن گذر گئے تو یہ آیت توبہ قبول ہونے کی

بشارت میں اتری جس وقت کعب بن مالک کو سب سے پہلے حمزہ اسلمی نے یہ خوش خبری دی کہ تمھاری خطا معاف ہو گئی فوراً اپنے بدن سے دونوں کپڑے خوشی میں اُتار کر حمزہ اسلمی کو دیدئے اور مانگے ہوئے کپڑوں سے بدن چھپائے پھر اسی قبول توبہ کے شکرانہ میں اپنا خیبر کا حصہ رکھ چھوڑا باقی سب خیرات کیلئے لا حاضر کیا ١٢ توضیح الکلام۔ ٥٢ قولہٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ یعنی پیچھے رہ جانا اس لئے نامناسب ہے کہ جہاد میں ایسے ایسے فضائل ہیں کہ بھوک پیاس سفر کی تکان اور دشمن پر فتحیابی ہر حال میں ان کے لئے اجر اور یہ کام نیک ہے سعادت کے دفتر

أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً وَّ

ثواب نیکی کرنے والوں کا اور نہیں خرچ کرتے خرچ کرنا چھوٹا اور نہ بڑا اور

اجر ضائع نہیں کرتے اور (نیز) جو کچھ چھوٹا بڑا انھوں نے خرچ کیا اور

لَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا

نہیں کاٹتے کسی جنگل کو مگر لکھا جاتا ہے واسطے اُن کے تو کہ جزا دیوے ان کو اللہ بہتر اس چیز کی

جتنے میدان ان کو طے کرنے پڑے یہ سب بھی ان کے نام (نیکیوں میں) لکھا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے (ان سب)

كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا

جو تھے کرتے اور نہ تھے مسلمان کہ نکل جاویں سارے پس کیوں نہ

کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے اور (ہمیشہ کیلئے) مسلمانوں کو یہ (بھی) نہ چاہئے کہ (جہاد کے واسطے) سب کے سب (ہی) نکل کھڑے ہوں سوا لیسا

نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ

نکلے ہر فرقے سے اُن میں سے ایک جماعت تو کہ سمجھ سیکھیں بیچ دین کے اور

کیوں نہ کیا جائے کہ نکل ہر ہر بڑی جماعت میں سے ایک ایک چھوٹی جماعت (جہاد میں) جایا کرے تاکہ (یہ) باقیماندہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں

لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ○ (ع) يَا أَيُّهَا

تو کہ ڈرا دیں قوم اپنی کو جب پھر جاویں طرف اُن کی شاید کہ وہ بچیں اے

تاکہ یہ لوگ اپنی (اُس) قوم کو جبکہ وہ اُن کے پاس واپس آویں ڈراویں تاکہ وہ (ان سے دین کی باتیں سُنکر بُرے کاموں سے) احتیاط رکھیں اے

الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا

لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو اُن لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں کافروں میں سے اور چاہئے کہ پاویں

ایمان والو اُن کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس (رہتے) ہیں اور اُن کو تمہارے اندر

فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ○ وَإِذَا مَا

بیچ تمہارے سختی اور جانو یہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے اور جب

سختی پانا چاہئے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ (کی امداد) متقی لوگوں کے ساتھ ہے (پس ان سے ڈرو مت) اور جب کوئی

أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ إِيمَانًا ۚ

اُتاری جاتی ہے کوئی سورت پس بعضے ہیں اُنمیں سے وہ ہیں کہ کہتے ہیں کہ کس کو تم میں سے زیادہ کیا اُس نے ایمان

سورۃ (جدید) نازل کیجاتی ہے تو بعض منافقین (غرباء مسلمین سے بطور تمسخر) کہتے ہیں کہ (کہو) اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں ترقی دی

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○

پس جو لوگ کہ ایمان لائے پس زیادہ کیا اُن کو ایمان اور وہ خوش وقت ہوتے ہیں

سو (سنو) جو لوگ ایماندار ہیں اس سورت نے اُن کے (تو) ایمان میں ترقی دی ہے اور وہ (اس ترقی کے ادراک سے) خوش ہو رہے ہیں

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ

اور اما جو لوگ کہ بیچ دلوں اُن کے بیماری ہے پس زیادہ کی ان کو نجاست ساتھ نجاست ان کی کے

اور جن کے دلوں میں (نفاق) کا آزار ہے اس سورت نے ان میں ان کی (پہلی) گندگی کے ساتھ اور (نئی) گندگی بڑھادی

وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ○ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ

اور مرگئے اور وہ کافر ہیں کیا نہیں دیکھتے یہ کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں بیچ ہر

اور وہ حالت کفر ہی میں مرگئے اور کیا انکو نہیں دکھلائی دیتا کہ یہ لوگ ہر سال میں ایک بار دو بار کسی نہ کسی آفت میں

نزول الکلام۔ ۱۵ قولہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ الخ غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے والوں پر جب سخت سخت عتاب ہوئے تو ان کے بعد جب کوئی فوج کا دستہ کسی جانب روانہ کیا جاتا تو سب مسلمان جانے کو تیار ہو جاتے اور حضور کی خدمت میں رہکر علم حاصل کرنا دین میں سمجھ پیدا کرنی جو فرض کفایہ ہے چھوڑنے کا قصد کرتے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام۔ ۱۵ قولہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ الخ یعنے مومنوں کے دو فریق ہوکر ایک تو جہاد میں چلا جایا کرے اور ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہکر مسائل دینیہ وحی نازل شدہ سیکھا کرے جب جہاد والے واپس آویں تو یہ لوگ اُن کو جو کچھ پیچھے سیکھا ہے بتادیا کریں اس تفسیر کی بنا پر یہ آیت پہلی آیت کا تتمہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جس طرح جہاد اور ہجرت فرض ہوئی اسی طرح تفقہ یعنی دینی مسائل سیکھنے کا بھی اس آیت میں حکم ہوا اور اس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مدینہ طیبہ آنا ہوتا تھا اور چونکہ سب لوگوں کے آنے میں بہت دشواری تھی اس لئے فرمادیا کہ ایک گروہ جاکر سیکھ آئے اور انکو آکر سکھاوے اس تفسیر کی صورت میں یہ کلام مستقل ہوگا، کہ پہلی آیت کا جزو نہ ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت سریہ کے بارہ میں ہے یعنی جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود جنگ میں تشریف نہ لیجائیں اور پہلی آیت غزوہ کے بارہ میں تھی کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے جائیں تو تم میں سے کوئی پیچھے نہ رہے ۱۲

۱۵ ع ۴

الربع

۵۲ قولہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الخ اس آیت میں مسلمانوں کو آئندہ تخلف یعنی پیچھے رہنے سے منع کرکے عام جہاد کا حکم دیتا ہے اور قریب والوں سے شروع کرتا ہے کہ پہلے ان سے نبٹو پھر بقایا میں جو سب سے پاس کے ہوں اور علیٰ ہذا القیاس اور اس ترتیب کے عکس میں جو خرابیاں ہیں وہ ظاہر ہیں چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو باختیار خود غزوات کئے اور صحابہؓ نے بھی، سب میں یہی ترتیب ملحوظ رہی۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنی قوم سے جہاد کیا پھر عرب کے دوسرے قبیلوں سے پھر اہل کتاب سے پھر روم سے اور شام سے اور آپ کی وفات کے بعد صحابہؓ نے عراق کے باشندوں سے اسیطرح [illegible] ۱۲

عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَ

برس کے ایک بار یا دو بار پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں اور

بتلے رہتے ہیں (مگر) پھر بھی (اپنی حرکات شنیعہ سے) باز نہیں آتے اور نہ وہ کچھ سمجھتے ہیں (جس سے باز آنے کی آئندہ امید ہو) اور

اِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ

جس وقت نازل کی جاتی ہے کوئی سورت نظر کرتے ہیں بعضے اُن کے طرف بعض کے کیا دیکھتا ہے تم کو

جب کوئی سورۃ (جدید) نازل کیجاتی ہے تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں (اور اشارہ سے باتیں کرتے ہیں) کہ تم کو

مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ

کوئی پھر پھر جاتے ہیں پھیر دیا اللہ نے دلوں اُن کے کو سبب اس کے کہ وہ ایک قوم ہیں

کوئی (مسلمان) دیکھتا تو نہیں پھر چلدیتے ہیں (یہ لوگ مجلس نبوی سے کیا پھرے) خدا تعالیٰ نے انکا دل (ہی ایمان سے) پھیر دیا اس وجہ سے کہ وہ محض بے سمجھ لوگ ہیں

لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا

کہ نہیں سمجھتے البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر نفس تمہارے سے شاق ہے اوپر اس کے یہ کہ

کر اپنے نفع سے بھاگتے ہیں۔ (اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جنکو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے

عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ

ایذائیں پاؤ تم حرص کرنیوالا ہے اوپر بھلائی تمہاری کے ساتھ مسلمان کے شفقت کرنے والا مہربان ہے پس اگر

جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں پھر اگر یہ

تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ

پھر جاویں پس کہہ کفایت ہے مجھ کو اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اوپر اس کے توکل کیا میں نے اور

روگردانی کریں تو آپ کہدیجئے (میرا کیا نقصان ہے) کہ میرے لئے (تو) اللہ تعالیٰ (حافظ و ناصر) کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود ہونیکے لائق نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کرلیا اور

وَاٰيَاتٍ تِسْعٌ وَّ عَشْرُ رُكُوْعًا	هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝	سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ
ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں	وہ ہے پروردگار تخت بڑے کا	سورہ یونس مکہ میں نازل ہوئی ایمین
حروفہا ۷۳۳	وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے	کلماتہا ۱۸۶۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

یہ ہیں نشانیاں کتاب حکمت والی کی کیا ہوا واسطے لوگوں کے تعجب یہ کہ

یہ پُر حکمت کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں کیا ان (مکہ کے) لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ

اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

وحی بھیجی ہم نے طرف ایک مرد کے اُن میں سے یہ کہ ڈرا لوگوں کو اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو

ہم نے اُن میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیجدی کہ سب آدمیوں کو (احکام خداوندی کے خلاف کرنے پر) ڈرائیے اور جو ایمان لے آئے اُن کو

اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؔؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ واسطے اُن کے ہے قدم راستی کا یعنی مرتبہ نزدیک پروردگار انکے کے کہا کافروں نے

یہ خوشخبری سنائیے کہ ان کے رب کے پاس (پہونچکر) ان کو پورا مرتبہ ملے گا کافر کہنے لگے

فضائل الکلام ۵۱ تولہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ سے الْعَظِيْمِ تک، جو کوئی ان آیتوں کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ حشر کے روز رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور جس مصیبت میں پڑھے گا سہولت ہوگی۔ ابو بکر مجاہد نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے ابو بکر کل تیرے پاس ایک جنتی آئے گا اس کی تعظیم کرنا سو حضرت شبلیؒ آئے انھوں نے ان کی بہت تعظیم کی دوسری بار خواب میں پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ابو بکر کو دعا دے رہے ہیں کہ تم نے شبلیؒ کی تعظیم کی اللہ تمہاری تعظیم کرائیگا۔ شبلیؒ کے اس قدر اعزاز کی وجہ ابو بکر نے آپ سے دریافت کی تو فرمایا اسی برس سے ہر نماز کے بعد یہ شخص آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ سے الْعَظِيْمِ تک پڑھا کرتا ہے ۱۲ اور جو شخص ہر نماز کے بعد دونوں آیتوں کو پڑھا کرے اس کا ہر کام خدا بنائے ضعیف ہو تو قوی ہو جائے ذلیل ہو تو عزت دار ہو جائے مقروض ہو تو قرضہ ادا ہو جائے غم دور ہو جائے قید میں اکتالیس بار روزانہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ نجات پائے

ع ۱۶ ۷ ۵

خواص الکلام ۵۱ تولہ لَقَدْ جَآءَكُمْ سے الْعَظِيْمِ تک اور فَاِنْ تَوَلَّوْا سے اخیر سورت تک جو شخص ان دونوں آیتوں کو کسی دن پڑھے اس دن اس کو موت نہ آئے اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی دن خدا تعالیٰ نے اس کی موت مقدر کی ہوگی تو اس روز ان آیتوں کے پڑھنے کی اس کو توفیق نہ ہوگی اور ان دونوں آیتوں کا پڑھنے والا مقتول نہ ہوگا اور نہ آہنی سلاح سے اس کو کوئی مار سکے گا ۱۲ ۵۲ تولہ فَاِنْ تَوَلَّوْا سے اخیر سورت تک حضرت ابو درداءؓ سے منقول ہے کہ جو کوئی اس آیت کو ہر دن سات بار پڑھے تمام مہمات دنیا و آخرت کیلئے اس کو کافی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص دبکر مرنے اور ڈوب کر مرنے اور جل کر مرنے سے اور اچانک موت سے محفوظ رہے گا ۱۲ اور لیث بن سعد سے منقول ہے کہ کسی کی ران میں ضرب آگئی تھی جس سے ٹوٹ بھی گئی تھی کوئی شخص اس کے خواب میں آیا اور کہا کہ جس ہو جگہ درد ہے اس جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر یہ آیت پڑھو بس اسکی ران اچھی ہو گئی اور اس آیت کی خاصیت ہے کہ اس کو لکھ کر باندھ کر جس حاکم کے روبرو جس کام کے لئے جاوے

السورۃ التاسعۃ والعاشرۃ

إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ۝ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

تحقیق یہ البتہ جادوگر ہے ظاہر تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو

کر (نعوذ باللہ) یہ شخص تو بلاشبہ صریح جادوگر ہے بلاشبہ تمہارا رب (حقیقی) اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو

وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ

اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہے

اور زمین کو چھ روز (کی مقدار) میں پیدا کر دیا پھر عرش (یعنی تخت شاہی) پر قایم ہوا وہ ہر کام کی (مناسب)

الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

کام کی نہیں کوئی سفارش کرنیوالا مگر پیچھے حکم اس کے کے یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا

تدبیر کرتا ہے (اُس کے سامنے) کوئی سفارش کرنیوالا (سفارش) نہیں (کر سکتا) بدون اس کی اجازت کے، ایسا اللہ تمہارا رب (حقیقی) ہے

فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا

پس بندگی کرو اس کی کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم طرف اُس کی ہے پھر جانا تمہارا سب کا

سو تم اسکی عبادت کرو (اور شرک مت کرو) کیا تم (ان دلائل کے سننے کے بعد) پھر بھی نہیں سمجھتے۔ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے

وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ

وعدہ کیا ہے اللہ نے سچا تحقیق وہی پہلی بار کرتا ہے پیدایش پھر دوبارہ کریگا اس کو تو کہ جزا دیوے اُن لوگوں کو

اللہ نے (اس کا) سچا وعدہ کر رکھا ہے، بیشک وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی (قیامت کو) پیدا کرے گا تاکہ ایسے لوگوں کو جو کہ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ

جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے ساتھ انصاف کے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے واسطے ان کے

ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک کام کئے انصاف کے ساتھ (پوری پوری) جزا دے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے واسطے

شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ هُوَ

پینا ہے آب گرم سے اور عذاب ہے درد دینے والا بسبب اس کے کہ تھے کفر کرتے وہی ہے

(آخرت میں) کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا ان کے کفر کی وجہ سے، وہ اللہ ایسا ہے

الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ

جس نے کیا سورج کو چمکتا یعنی روشن ورخشندہ اور چاند کو اُجالا اور مقرر کیں واسطے اس کے منزلیں

جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو (بھی) نورانی بنایا اور اس کی (رچال) کے لئے منزلیں مقرر کیں

لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا

تو کہ جانو تم گنتی برسوں کی اور حساب نہیں پیدا کیا اللہ نے اس کو مگر

تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں بے فائدہ نہیں

بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ

ساتھ حق کے مفصل بیان کرتا ہے نشانیوں کو واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں تحقیق بیچ آنے جانے

پیدا کیں، یہ دلائل ان لوگوں کو صاف صاف بتلا رہے ہیں جو دانش رکھتے ہیں بلاشبہ رات اور دن کے

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ

رات کے اور دن کے اور جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ نے بیچ آسمانوں کے اور زمین کے البتہ نشانیاں ہیں

یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے اُن سب میں اُن لوگوں کے واسطے

بقیہ صفحہ ۲۹۲ سورۂ یونس علیہ السلام - تانبے کی طشت پر لکھ کر آب بستہ سے جو جاری نہ ہو دھو کر اس میں آٹا گوندھے اور اس پر سب لوگوں کا نام پڑھکر دم کرے جن پر چوری کا شبہ ہو اور اس کی روٹی پکا کر ان لوگوں کی شمار کے موافق اسکے ٹکڑے کرکے ان لوگوں کو کھلادے چور اس کو نہ کھا سکے گا مگر اس پر یقین کرنا درست نہیں البتہ اس قرینہ کے بعد اپنے دوسرے طریقہ سے سراغ لگادے محض اس عمل پر اعتماد کرکے بدگمانی یا تہمت یا تشدد کرنا درست نہیں **قولہ الٓرٰ** سے أَفَلَا تَذَكَّرُونَ تک جو شخص چاہے کہ لوگ میرے مطیع اور تابعدار ہوں تو شعبان کے مہینہ میں ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ کو روزے رکھے آخر کا روزہ سرکہ اور ساگ اور جَو کی روٹی اور نمک سے افطار کرے اور مغرب سے عشا تک ذکر اللہ اور درود شریف میں مشغول رہے پھر یہ آیتیں آب آس اور زعفران سے ایک کاغذ پر لکھ کر سر کے نیچے رکھ کر سورہے صبح کو نماز پڑھکر اس پرچہ کو لیکر جس کے پاس جاویگا وہ اسکی قدر و منزلت کریگا اور جو بات کہے گا وہ درست ہوگی ۱۲

صفحہ ہذا - توضیح الکلام

ف۱ قولہ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ الخ یعنی جس قدر زمانہ چھ دن میں ہوتا ہے اس مدت میں آسمان و زمین بنادیئے اور اس ملک کا دربار عرش کو ٹھیرایا کہ ہر کام کا انتظام وہیں سے ہوتا ہے حالانکہ خدا تعالےٰ کو قدرت تھی کہ آن کی آن میں یہ سب کارخانہ عالم بنا کر کھڑا کر دیتا مگر چھ دن میں تیار کرنے سے بندوں کو سبق پڑھا دیا کہ کسی کام میں جلدی نہ کیا کرو کیونکہ جلدی کام شیطان کا ہے ۱۲ **ف۲** قولہ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الخ یہاں سے جو کچھ مخلوق آسمان و زمین کے مابین ہے اس کے اندر اپنی قدرت و کمال کے دلائل اپنے حیرت انگیز تصرفات سے ثابت کرکے امکان حشر اور اپنے وجود و صفات کا ثبوت اور شرک کا رد فرمانا ہے کہ وہی تو ہے جس نے آفتاب کو روشنی عطا کی ورنہ مادۂ اجسام تو ایک ہی ہے پھر یہ خصوصیت کہاں سے از خود آ گئی ہے اور چاند کو اس کے منازل پر چلایا! اس میں اپنی قدرت بھی دکھا دی اور اس سے بندوں کا فائدہ بھی کر دیا کہ برسوں کا اندازہ اور ہر شئی کی عمر کا حساب اس سے ہوتا ہے اور اسی طرح رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ آسمان و زمین میں اس نے پیدا کیا ہے اس میں خدا سے ڈرنے والوں کیلئے بہت سی قدرت کی نشانیاں ہیں نہ ان لوگوں کے لئے جو دنیا کی لذتوں اور ان کے نشے میں

لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ

واسطے اُس قوم کے کہ ڈرتے ہیں ۔ تحقیق جو لوگ کہ نہیں اُمید رکھتے ملاقات ہماری کی اور راضی ہوئے ساتھ زندگانی

(توحید کے) دلائل ہیں جو (خدا کا) ڈر مانتے ہیں ۔ جن لوگوں کو ہماری پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں

الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ○

دنیا کے اور آرام پکڑا ساتھ اس کے اور جو لوگ کہ وہ نشانیوں ہماری سے غافل ہیں

(آخرت کی طلب اصلا نہیں کرتے) اور اسمیں جی لگا بیٹھے ہیں (آئندہ کی کچھ فکر نہیں) اور جو لوگ ہماری آیتوں سے بالکل غافل ہیں

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ

یہ لوگ جگہ رہنے ان کے کی آگ ہے بسبب اس کے کہ تھے کماتے ۔ تحقیق وہ لوگ کہ

ایسے لوگوں کا ٹھکانا اُن کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے ۔ (اور) یقیناً جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ

ایمان لائے اور عمل کئے نیک راہ دکھا دیگا اُن کو رب اُن کا بسبب ایمان اُن کے کے چلیں گی

ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے اُن کا رب اُن کو بوجہ ان کے مومن ہونے کے ان کے مقصد (یعنی جنت) تک

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ

نیچے اُن کے سے نہریں بیچ بہشتوں نعمت کے ۔ پکارنا اُن کا ہے بیچ اس کے پاکی ہے تجھ کو

پہونچا دے گا ان کے (مسکن کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی چین کے باغوں میں ۔ اُن کے مُنھ سے یہ بات نکلے گی کہ سبحان اللّٰہ

اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

یا اللہ اور دعا ملاقات اُن کے کی بیچ اس کے سلام ہے اور آخر پکارنا ان کا یہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے

اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا السّلام علیکم اور ان کی (اسوقت کی ان باتوں میں) اخیر بات یہ ہوگی الحمد للہ رب العالمین

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ

پروردگار عالموں کا ۔ اور اگر شتاب دیوے اللہ لوگوں کو برائی جیسا جلدی مانگتے ہیں یہ بھلائی کو

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر (ان کے جلدی مچانے کے موافق) جلدی سے نقصان واقع کر دیا کرتا جس طرح وہ فائدے کے لئے جلدی مچاتے ہیں

لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ

البتہ پوری کیجادے طرف ان کی اجل اُن کی پس چھوڑ دیتے ہیں ہم ان لوگوں کو کہ نہیں امید رکھتے ملاقات ہماری کی بیچ

تو اُن کا وعدہ عذاب کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا سو (اسلیے) اُن لوگوں کو جن کو ہمارے پاس آنیکا کھٹکا نہیں ہے ان کے حال پر (بلا عذاب چند روز)

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا

سرکشی اپنی کے سرگرداں ہوتے ہیں ۔ اور جب لگتی ہے آدمی کو برائی پکارتا ہے ہم کو

چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو ہم کو پکارنے لگتا ہے

لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ

اوپر کروٹ اپنی کے یا بیٹھے یا کھڑے ۔ پس جب کھول دیتے ہیں ہم اُس سے ایذا اس کی چلا جاتا ہے جیسے کہ

لیٹے بھی بیٹھے بھی کھڑے بھی پھر جب ہم اس کی وہ تکلیف اُس سے ہٹا دیتے ہیں تو پھر اپنی پہلی حالت پر آ جاتا ہے کہ گویا جو تکلیف اُس کو

لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا

نہ پکارا تھا ہم کو طرف ایذا کی کہ لگی تھی اس کو ۔ اسی طرح زینت دیا گیا ہے واسطے حد سے نکلجانیوالوں کے جو کچھ

پہنچی تھی اس کے ہٹانے کیلئے کبھی ہم کو پکارا ہی نہ تھا ۔ ان حد سے نکلنے والوں کے اعمال (بد) ان کو اسی طرح مستحسن معلوم ہوتے ہیں

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ دعوٰىهم الخ مفسرین کا بیان ہے کہ جب جنتی خدمتگاروں سے کھانا طلب کریں گے تو سبحانک اللّٰھم کہیں گے خدمتگار فوراً جنتیوں کی خواہش کے مطابق بہت سے دسترخوانوں پر کھانے چُن دیں گے ہر دسترخوان پر ستر ہزار پیالے ہوں گے اور ہر پیالہ میں جداگانہ کھانا ہوگا اور جب کھانے سے فراغت پائیں گے تو خدا تعالیٰ کی تعریف بیان کریں گے اسی لئے فرمایا کہ آخر دعوٰىهم ان الحمد للّٰہ الخ اور بعض نے کہا کہ اول عجیب عجیب نعمتیں دیکھ کر سبحانک اللّٰھم بول اٹھیں گے پھر جب جنت میں بیٹھ لیں گے تو اس کی لذت پاکر الحمد للّٰہ کہیں گے اور باہم ملاقات کے وقت السلام علیکم کا طریقہ وہاں بھی جاری ہوگا ۱۲ ۵۲ قولہ ولو یعجل اللّٰہ الخ یعنی جس طرح لوگ فائدوں کے لئے دعا کیا کرتے ہیں کوئی روزی مانگتا ہے کوئی اولاد کوئی رحمت اور پھر اسمیں جلدی بامراد ہو جانے کی خواہش کیا کرتے ہیں اور ہم انکی دعا قبول کرکے جلد فائدہ اور بھلائی تک پہنچا دیتے ہیں اسی طرح اگر ہم ان کے گناہوں پر جلد پکڑ کرنے لگتے تو کبھی کے ہلاک و تباہ ہو جاتے یا اسیطرح لوگ جو غصہ کی حالت میں بد دعا کیا کرتے ہیں کہ مجھے موت آ جائے یا سانپ ڈس لے یا اپنی اولاد و گھر کے آدمیوں کے لئے موت کی یا کسی اور بلا کی بد دعا کیا کرتے ہیں اگر انکی یہ بد دعائیں بھی جلد ہی سے قبول کرنے لگتے تو یقیناً برباد ہو جاتے مگر ہمارا تحمل اور فضل و کرم ہے جو ان کو ڈھیل دے رہا ہے کہ دعا خیر تو قبول ہو جاتی ہے اور دعا شر جلد قبول نہیں ہوتی لیکن آخر کار جب نہیں مانتے ہیں تو ایکدم پکڑ لیتے ہیں

ع ۱۰

نزول الکلام ۵۲ قولہ ولو یعجل اللّٰہ الخ یہ آیت نضر بن حارث وغیرہ کے بارہ میں نازل ہوئی جب انھوں نے یہ دعا مانگی کہ الٰہی اگر یہ دین جس کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم لیکر آئے ہیں تیرے پاس سے آیا ہوا سچا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے ۱۲

خواص الکلام ۔ ۵۳ قولہ واذا مس الانسان سے یعملون تک مٹی کے کورے پاک برتن میں اس آیت کو سیاہی سے لکھ کر اور اس برتن کو روغن زیتون سے بھر کر اس سے حرف دھو کر اس روغن کو ہلکی آنچ پر گرم رکھ کر گرم کرکے اس روغن کو مالش کرنے سے پنڈلیوں اور پسلیوں کا درد جاتا رہتا ہے ۱۲

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا

کرتے وہ کرتے اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہے ہمنے قرنوں کو پہلے تم سے جب

(جس طرح ہمنے ابھی بیان کیا ہے) اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے گروہوں کو (انواع عذاب سے) ہلاک کر دیا ہے جب کہ

ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ

ظلم کیا انھوں نے اور آئے تھے ان کے پاس پیغمبر اُن کے ساتھ دلیلوں کے اور نہ تھے کہ ایمان لاویں

انھوں نے ظلم کیا (یعنی کفر و شرک) حالانکہ انکے پاس انکے پیغمبر بھی دلائل لیکر آئے اور وہ (بوجہ غایت عناد کے) ایسے کب تھے کہ ایمان لے آتے ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى

اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم قوم گنہ گاروں کو پھر کیا ہم نے تم کو جانشین بیچ

مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (جیسا ہمنے ابھی بیان کیا ہے) پھر ان کے بعد ہمنے دنیا میں بجائے اُن کے تم کو

الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ وَاِذَا تُتْلٰى

زمین کے پیچھے ان کے تو کہ دیکھیں ہم کیونکر عمل کرتے ہو اور جب پڑھی جاتی ہیں

آباد کیا تاکہ (ظاہری طور پر) ہم دیکھ لیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو اور جب ان کے سامنے

عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ

اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ کہ نہیں اُمید رکھتے ملاقات ہماری کی لے آ

ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنیکا کھٹکا نہیں ہے (آپ سے) یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

قرآن سوائے اس کے یا بدل ڈال اس کو کہہ کہ نہیں ممکن واسطے میرے یہ کہ بدل ڈالوں میں اُس کو

(پورا) دوسرا قرآن (ہی) لائیے یا (کم سے کم) (اسمیں کچھ ترمیم کر دیجیے (آپ یوں کہدیجئے کہ مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں اپنی طرف سے

تِلْقَآئِ نَفْسِىْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ

طرف جی اپنی کے سے نہیں پیروی کرتا ہوں میں مگر اس چیز کی کہ وحی کیگئی ہے طرف میری تحقیق ڈرتا ہوں میں اگر

اس میں ترمیم کر دوں بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے اگر میں اپنے رب کی

عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ

نافرمانی کروں میں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے کے سے کہہ اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا میں اُس کو

نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے بھاری دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں آپ یوں کہدیجئے کہ اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا تو نہ تو میں

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ

اوپر تمہارے اور نہ جتاتا اللہ تم کو ساتھ اس کے پس تحقیق رہا تھا میں بیچ تمہارے ایک عمر پہلے اس سے

تم کو یہ (کلام) پڑھکر سناتا اور نہ اللہ تمکو اس کی اطلاع دیتا کیونکہ اس سے پہلے بھی تو میں ایک بڑے حصے عمر تک تم میں رہ چکا ہوں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

کیا پس نہیں سمجھتے پس کون شخص بہت ظالم ہے اس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ یا

پھر کیا تم اتنی عقل نہیں رکھتے سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ

جھٹلاوے نشانیوں اس کی کو تحقیق بات یہ ہے کہ نہیں چھٹکارا پاتے گنہ گار اور عبادت کرتے ہیں

اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلاوے یقیناً ایسے مجرموں کو اصلا فلاح نہ ہوگی (بلکہ معذب ابدی ہوں گے) اور یہ لوگ (اللہ کی توحید) کو

توضیح الکلام۔ **۵۱** قولہ الْقُرُوْنَ الخ اس کسے قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہم مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ دو باتوں کے سبب ہم نے ان گذشتہ جماعتوں کو ہلاک کیا ایک تو ظلم دوسرے کفر ایسے ہی ہم تمکو بھی اے کفار مکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے انکار کے باعث ہلاک کر سکتے ہیں آگے فرماتے ہیں کہ تم بھی اگر ویسی ہی حرکتوں کے مرتکب ہوگے تو تم کو بھی ویسا ہی عذاب دیا جانا سنت کے خلاف بھی نہیں کیونکہ **۵۲** قولہ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ الخ ہم نے تم کو ان کے بعد جانشیں مقرر کیا ہے تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیا کام کرتے ہو یہاں دیکھنے سے ظاہری طور کا دیکھنا مراد ہے کیونکہ حق تعالیٰ کو تو ہر ایک چیز کا علم اس کے پیدا ہونے سے بھی پہلے سے ہے ۱۲ **۵۳** قولہ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَا الخ یعنے کوئی دوسرا قرآن لے آئے جس میں لات و عزیٰ کی عبادت کو منع نہ کیا گیا ہو اور نہ اُن کو بُرائی کے ساتھ یاد کیا گیا ہو اور اگر خدا تعالےٰ کوئی قرآن شریف ایسا نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے ہی بنا لائیے یا اس قرآن میں کچھ تبدیلی کر دیجئے کہ جہاں آیت عذاب ہو وہاں رحمت کی آیت رکھ دیجئے اور جہاں رحمت کی آیت ہو وہاں عذاب کی کر دیجئے یا حرام کی جگہ حلال اور حلال کی جگہ حرام رکھ دیجئے ۱۲ **۵۴** قولہ قُلْ مَا يَكُوْنُ الخ خلاصہ جواب یہ ہے کہ آپ فرما دیجئے کہ میرا کام نازل شدہ وحی میں تبدیلی کرنیکا نہیں ہے میں خود اس کا پیرو ہوں جو میرے پاس وحی کے ذریعہ آتا ہے اور اس کے خلاف کرنے میں مجھے خود عذاب عظیم کا ڈر ہے اور اگر خدا تعالیٰ اس قرآن شریف کو نازل کرنا نہ چاہتا تو میری کیا طاقت تھی کہ میں اپنی جانب سے اس کی تلاوت کرتا اور تمکو پڑھکر سناتا اور میں ہی کیا بلکہ اور کسی نبی کے ذریعہ بھی اس سے تم کو مطلع اور باخبر نہ کرتا ۱۲

نزول الکلام۔ **۵۷** قولہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ الخ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مشرکوں کو قرآن شریف کی وہ آیتیں سناتے جن میں اُن کے بتوں اور بت پرستی کی بُرائی ہوتی تو ولید بن مغیرہ اور دوسرے مشرک لوگ کہتے کہ اگر تم کو ہمیں یہ قرآن شریف سنوانا ہے تو اس میں سے اس قسم کی آیتیں جن کے اندر ہمارے بتوں کی مذمت ہے بدل ڈالئے۔ اور اس کہنے سے ان کا مقصد یہ تھا کہ خود حضور ہی کا اگر بنایا ہوا یہ قرآن ہے تو ہماری خاطر سے اس میں ضرور کچھ رد و بدل کر دیں گے اور اگر (بقیہ آئندہ)

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ

سوائے اللہ کے اُس چیز کو کہ نہیں ضرر دیتی ان کو اور نہ نفع دیتی ہے ان کو اور کہتے ہیں کہ یہ

چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس

شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ

شفاعت کرنیوالے ہیں ہمارے نزدیک خدا کے کہہ خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں جانتا بیچ آسمانوں کے

ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہدیجئے کہ کیا تم خدا تعالیٰ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو خدا تعالیٰ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں

وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ

اور نہ بیچ زمین کے پاکی ہے اُس کو اور بلند ہے اس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے ہیں اور نہ تھے

اور نہ زمین میں وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے اور تمام

النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

لوگ مگر جماعت ایک پس اختلاف کیا اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے ہو گئی ہے

آدمی ایک ہی طریقہ کے تھے پھر (اپنی گمراہی سے) انھوں نے اختلاف پیدا کر لیا۔ اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ

پروردگار تیرے سے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اُن کے بیچ اس چیز کے کہ بیچ اس کے اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں

پہلے ٹھہر چکی ہے تو جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا قطعی فیصلہ (دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ

کیوں نہ اُتاری گئی اوپر اُس کے نشانی پروردگار اُس کے سے پس کہہ سوائے اس کے نہیں کہ علم غیب واسطے خدا کے ہی پس انتظار میں ہو

کہ ان پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوا۔ سو آپ فرما دیجئے کہ غیب کی خبر صرف خدا کو ہے (مجھ کو نہیں) سو تم منتظر رہو

اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ع وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً

تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والوں سے ہوں اور جس وقت چکھاتے ہیں ہم لوگوں کو رحمت

میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہم لوگوں کو بعد اس کے کہ ان پر

مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ

پیچھے سختی کے کہ لگی ہو اُن کو ناگہاں اُن کو مکر ہوتا ہے بیچ نشانیوں ہماری کے کہہ کہ اللہ بہت جلد کرنیوالا ہے

کوئی مصیبت پڑ چکی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو فوراً ہی ہماری آیتوں کے بارے میں شرارت کرنے لگتے ہیں آپ کہدیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس شرارت کی سزا

مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ

مکر کا تحقیق بھیجے ہوئے ہمارے لکھتے ہیں جو کچھ کہ مکر کرتے ہو تم وہی ہے جو چلاتا ہے تم کو

بہت جلد دیگا۔ بالیقین ہمارے فرشتے تمہاری سب شرارتوں کو لکھ رہے ہیں وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ

بیچ جنگل کے اور دریا کے یہاں تک کہ جب ہوتے ہو تم بیچ کشتیوں کے اور جاری ہوتی ہیں کشتیاں ساتھ ان کے ساتھ باد

دریا میں لئے لئے پھرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب (بعض اوقات) تم کشتی میں (سوار) ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے

طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ

اچھی کے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ اس کے آجاتی ہے اُن کشتیوں کو باد تند اور آتی ہے اُن کو موج

لیکر چلتی ہیں اور وہ لوگ اُن (کی رفتار) سے خوش ہوتے ہیں (اس حالت میں دفعۃً) اُن پر ایک جھونکا (مخالف) ہوا کا آتا ہے

بقیہ ص ۲۹۵ واقعی خدا تعالیٰ ہی نے اس کو نازل فرمایا ہے تو ہرگز آپ ایسا نہ کریں گے۔ یا محض مسخرے پن سے یہ بات کہتے تھے بہرحال اللہ تعالیٰ نے انکے رد میں یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

صفحہ ہٰذا

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ بما لا یعلم الخ یعنی خدا تعالیٰ کو ان چیزوں کے شفیع یا معبود بحق ہونے کے وقوع یا امکان کا علم نہیں اور خدا تعالیٰ کا علم تمام اشیاء کو محیط ہے پس جب ان کا علم نہیں تو معلوم ہوا کہ ان کا وقوع یا امکان باطل ہے پس عدم اور استحالہ حق ہے اس سے عقیدۂ شرک کا بطلان لازم آگیا۔ اب رہا وہ جو یہ کہتے تھے کہ ہم ان غیر اللہ کو بالذات معبود نہیں جانتے بلکہ چونکہ ہم اپنے کو اس قدر کمتر تر میں سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جیسی بڑی ذات کی عبادت کے قابل بھی نہیں جانتے اس وجہ سے ان بتوں کی عبادت کرتے ہیں کہ ان ہی کے ذریعہ سے ہمارا قرب حق تعالیٰ سے ہو جائے اور انکی شفاعت ہمارے کام آوے اور آخرت میں انکی شفاعت کے فرضا قائل تھے کیونکہ درحقیقت تو وہ لوگ آخرت ہی کے منکر تھے تو اس کے دو جواب آیت قل اتنبئون الخ میں بیان فرما دیئے ایک تو یہ کہ یہ لوگ شفیع ہی نہیں دوسرا یہ کہ شفیع ہوں بھی تو شفیع کی عبادت نہیں ہو سکتی ۱۲ ۵۲ قولہ وما کان الخ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں سب ایک ہی طریقہ پر تھے قابیل کے قتل کرنے کے وقت سے اختلاف ہو گیا اور بقول بعض آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ تک خدائے واحد کی پرستش ہوتی رہی لیکن نوحؑ کی اُمت میں غیر اللہ کو پوجنے والے ظاہر ہوئے چنانچہ ارشاد ہے کہ ولا تذرن ودا ولا سواعا الخ ان لوگوں پر طوفان کا عذاب آیا اس کے بعد خدائے واحد کی عبادت ہوتی رہی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا ان کی اُمت میں بت پرستی شروع ہوئی خدا تعالیٰ نے مچھروں کا عذاب ان پر بھیجا پھر خدا تعالیٰ اکیلے کی پرستش ہونے لگی تو عمرو بن لحی ظاہر ہوا جس نے سانڈ اور بتوں کے نام جانور آزاد کرنے شروع کئے اس کے بعد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اگر نوشتہ ازلی یوں ہی نہ ہوتا تو ابھی فیصلہ ہو جاتا ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۳ قولہ واذا اذقنا الخ اہل مکہ سات برس گرانی اور قحط سالی کے عذاب میں مبتلا رہے بقیہ آئندہ

ع ۲ ۱۰

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ

ہر مکان سے اور جانتے ہیں یہ کروہ گھیرا گیا اس نے اُن کو پکارتے ہیں اللہ کو

اور ہر طرف سے اُن پر موجیں اُٹھی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (بُرے) آگھرے (اُس وقت) سب خالص اعتقاد

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

خالص کرکر واسطے اُس کے عبادت اگر نجات دے گا تو ہم کو اس سے البتہ ہوں گے ہم

کرکے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں (کہ اے اللہ) اگر آپ ہم کو اس (مصیبت) سے بچالیں تو ہم ضرور

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۞ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ

شکر کرنے والوں سے پس جب نجات دی اُن کو ناگہاں وہ سرکشی کرتے ہیں بیچ زمین کے

حق شناس (موحد) بن جاویں پھر جب اللہ تعالیٰ اُن کو (اس مہلک سے) بچالیتا ہے تو فوراً ہی وہ (اطراف واقطار) زمین میں ناحق کی

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ

ناحق اے لوگو [۱ھ] سوائے اس کے نہیں کہ سرکشی تمہاری اوپر جانوں تمہاری کے ہے لو فائدہ زندگانی

سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو (سن لو) یہ سرکشی تمہاری تمہارے لئے وبال (جان) ہونے والی ہے (بس) دنیوی زندگی میں (چندے اس سے)

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

دنیا کا پھر طرف ہماری ہے پھر آنا تمہارا پس خبر دینگے ہم تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے

حظ اُٹھا رہے ہو۔ پھر ہمارے پاس تم کو آنا ہے پھر ہم سب تمہارا کیا ہوا تم کو جتلادیں گے

تَعْمَلُوْنَ ۞ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ

تم کرتے سوائے اس کے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی مانند [۵۲] پانی کی ہے کہ اُتارا ہم نے اُس کو

(اور اس کی سزا دیں گے) بس دنیوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے

السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ

آسمان سے پس مل گئی ساتھ اس کے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کھاتے ہیں لوگ اور

پانی برسایا پھر اُس (پانی) سے زمین کی نباتات جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں گنجان ہو کر

الْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَ

چارپائے یہاں تک کہ جب پکڑتی ہے زمین بناؤ اپنا اور زینت پکڑتی ہے اور

نکلے یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اس کی خوب زیبائش ہوگئی اور اس (زمین) کے

ظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا

جانتے ہیں لوگ اُس کے یہ کہ وہ قادر ہیں اوپر اس کے آتا ہے اس پر حکم ہمارا رات کو یا دن کو

مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو چکے تو (ایسی حالت میں) دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حادثہ آپڑا (جیسے پالا یا خشکی یا اور کچھ)

فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ

پس کردیتے ہیں ہم اس کو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بستے تھے کل کو اسی طرح

سو ہم نے اس کو ایسا صاف کردیا کہ گویا کل (یہاں) وہ موجود ہی نہ تھی اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى

مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیوں کو واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور [۵۳] اللہ پکارتا ہے طرف

آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو سوچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دار البقاء کی طرف

بقیہ صلہ ۲۹۶ رحمت ربانی رافت رحمانی نے جوش مارا اور بارش برسائی قحط دور ہوتے ہی آیات قرآنیہ کا انکار اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مکر و فریب کرنے لگے انکا حال بیان کرنے کو یہ آیت اُتری ۱۲ صفحہ ہذا

توضیح الکلام ـ سلہ قولہ یٰاَیُّهَا النَّاسُ الخ یعنی تمہاری سرکشی کا وبال تم ہی کو پہونچیگا اللہ تعالےٰ کو اس سے کوئی ضرر نہ ہوگا جیسا کہ فرمانبرداری کی اطاعت سے اس کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا اہل معرفت فرماتے ہیں کہ کسی مشرک کے شرک سے اللہ تعالےٰ کے واسطے کوئی شریک ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ محض افتراء اور جھوٹ ہے اور اس کا وبال محض مشرک ہی پر ہے اور کسی موحد کی توحید سے اللہ تعالےٰ کے لئے وحدت ثابت نہیں ہوتی بلکہ وہ ازلاً اور ابداً خود بخود ثابت ہے پس اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے رب کو واحد کہا یا بتلایا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی وحدت اور یکتائی میرے دل کو لگی اور سینہ میں سمائی یہ مطلب نہیں ہے کہ میں نے اس کے لئے وحدت کو ثابت کیا جو ثابت نہ تھی کیونکہ ایسا عقیدہ کفر ہے ۱۲ ۵۲ قولہ كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ الخ پانی جب زمین میں پیوست ہوتا ہے تو اس سے نباتات اُگتے ہیں جنکو انسان اور مویشی کھاتے ہیں آسمان کے پانی کی مثال ایسی ہے جیسے شوہر کا پانی اور زمین عورت کے رحم کی طرح ہے۔ پھر جس طرح نباتات اُگ کر لہلہاتے ہیں ایسے ہی انسان جوانی کے عالم میں بارونق معلوم ہوتا ہے اور پھر جس طرح اس گھاس وغیرہ پر فنا کا وار چلتا ہے تو زرد ہو کر گر جاتی ہے بعد میں ریزہ ریزہ ہو کر ہواؤں میں اُڑ جاتی ہے اور رفتہ رفتہ پس کر خاک ہی بن جاتی ہے ایسے ہی انسان کی جوانی پر فنا طاری ہوتی ہے تو بڑھاپا نمودار ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ موت کے گھاٹ لگ کر خاک میں جا ملتا ہے پھر خواہ کتنے ہی اور کیسے ہی اور کتنے ہی زمانے تک عیش و نشاط کے لطف اٹھائے ہوں لیکن کہیں ان کا پتہ اور نشان تک بھی نہیں رہتا ۱۲ ۵۳ قولہ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا الخ جب حق تعالیٰ دنیا کی بے ثباتی اور اس پر ریجھنے والوں کی کم عقلی اور ناعاقبت اندیشی بیان فرما چکے تو اب اس کے بالمقابل آخرت اور اس کی نعمتوں کی طرف رغبت دلاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ تم کو دار السلام یعنی جنت کی طرف بلا رہا ہے جو سلامتی کا گھر ہے نہ وہاں بقیہ آئندہ

دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

گھر سلامتی کے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے طرف راہ سیدھی کے

گھر کو بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دے دیتا ہے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ ؕ وَ لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ

واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کرتے ہیں نیکی ہے اور زیادتی ہے اور نہ ڈھانکے گی منہ ان کے کو

جن لوگوں نے نیکی کی ہے اُنکے واسطے خوبی (یعنی جنت) ہے اور مزید براں (خدا کا دیدار) بھی۔ اور ان کے چہروں پر نہ کدورت (غم کی)

قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

سیاہی اور نہ ذلت یہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہیں وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں

چھاوے گی اور نہ ذلت یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَ الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَ

اور جن لوگوں نے کہ کمائیں برائیاں بدلا برائی کا مانند اس کی ہے اور

اور جن لوگوں نے بدکام کئے ان کی بدی کی سزا اس کے برابر ملے گی اور

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ

ڈھانکے گی ان کو ذلت نہیں واسطے ان کے اللہ سے کوئی بچانے والا گویا کہ اوڑھائے گئے ہیں

ان کو ذلت چھائے گی۔ ان کو اللہ (کے عذاب) سے کوئی نہ بچا سکے گا ان کے چہروں کی کدورت کی ایسی حالت ہو گی کہ

وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

منہ ان کے ٹکڑے رات اندھیری کے یہ لوگ رہنے والے آگ کے ہیں

گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ دیئے گئے ہیں یہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ

وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں اور جس دن اکٹھا کریں گے ہم ان کو سب کو پھر کہیں گے ہم

وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب (خلائق) کو (میدان قیامت میں) جمع کریں گے پھر

لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا

واسطے ان لوگوں کے کہ شریک لائے تھے کھڑے رہو مکان اپنے پر تم اور شریک تمہارے پس قسم قسم جدا کریں گے ہم

مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان (عابدین و معبودین) کی آپس میں پھوٹ

بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝ فَكَفٰى

درمیان ان کے اور کہا شریکوں ان کے نے نہیں تھے تم ہم کو عبادت کرتے پس کفایت ہے

ڈالیں گے اور ان کے وہ شرکاء ان سے خطاب کرکے کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے، سو ہمارے تمہارے درمیان

بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق تھے ہم عبادت تمہاری سے

خدا کافی گواہ ہے کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی

لَغٰفِلِيْنَ ۝ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا

غافل اس جگہ آزمائے گا ہر ایک جی جو پہلے کیا تھا اور پھیرے جاویں گے

نہ تھی اس مقام پر ہر شخص اپنے اگلے کئے ہوئے کاموں کا امتحان کریگا۔ اور یہ لوگ اللہ (کے عذاب) کی طرف جو

بقیہ صفحہ ۲۹۷ کوئی دُکھ ہو اور نہ درد مگر روح انسانی کی بلادت کو غور کرو کہ جس طرح ماں کے پیٹ کو عمدہ جگہ سمجھ کر اس پرفضا میدان میں آ جانے پر رو رہا تھا اسی طرح اس تنگ و تاریک دنیا سے عالم نور و سرور کی طرف جانے میں کوتاہی کر رہا ہے ۱۲

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام۔

ف۱ قولہ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الخ اس میں یہ بیان فرماتا ہے کہ یہ عالم آخرت کے لئے کشت کاری کا میدان ہے جو تخم ریزی یہاں کی ہے اس جہاں میں اسی کے مناسب پھل ملے گا نیک لوگوں اور نیکی کا تخم بونے والوں کے لئے وہاں بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ اور بدی کا بیج بونیوالوں کے واسطے برائی ہے یعنی عذاب دائمی اور روسیاہی ۱۲ ف۲ قولہ وَزِیَادَۃٌ الخ حُسنیٰ اور زیادۃ کے معنی میں اقوال اور بھی بہت ہیں مگر جو ہم ذکر کر چکے یعنی حسنیٰ جنت اور زیادۃ دیدار الٰہی اعتماد اسی پر ہے اور بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ لوگ جنت میں ہفتہ کے اندر جمعہ کے دن اور سال کے اندر عید کے دن حق سبحانہ تعالےٰ کو دیکھا کریں گے، یہ دیدار تو عام ہو گا جو سب اہل جنت کو حاصل ہو گا اور خواص کے مراتب اس بارہ میں مختلف ہیں بعض کو ہر روز صبح و شام دیدار ہو گا اور بعض کو پنجگانہ نماز کے اوقات میں اور بعض کو ہر وقت دیدار ہو گا کسی حالت میں حجاب نہ ہو گا کیونکہ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کچھ آدمی جنت میں ایسے ہوں گے کہ اگر ایک لحظہ کے لئے بھی دیدار الٰہی ان کو نہ ہو گا تو وہ جنت سے باہر ہونے کی آرزو کریں گے ۱۲ ف۳ قولہ کَاَنَّمَآ اُغْشِیَتْ الخ یعنی ان کے منھ ایسے کالے کلوٹے ہوں گے گویا کہ شب تاریک کی چادر کو پھاڑ کر اس کے ٹکڑے ان کے منھوں پر اوڑھا دیئے ہیں ۱۲ ف۴ قولہ وَیَوْمَ نَحْشُرُھُمْ الخ یہ پہلے ہی مضمون کا تتمہ ہے یعنی ان بت پرستوں کے ساتھ حشر کے روز یہ کیا جاوے گا کہ جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو پوجتے ہیں خواہ فرشتوں خواہ جنوں اور ارواح انبیاء و اولیاء کو خواہ عناصر پانی آگ ہوا زمین کو خواہ ان کے نام کی مورتیں بنا کر یوں ہی ان کو پکارتے ہر کاروبار میں اُن کو حاجت روا مشکل کشا جانتے ہیں انکی نذر بھینٹ کرتے ہیں جیسا کہ مکہ اور عرب کی قومیں کرتی تھیں سو یہ چیزیں انکی شرکا یعنی فرضی معبود ہیں اور بڑا حیلہ ان کی پرستش کا یہ تھا کہ ان چیزوں کو اللہ تعالےٰ کے پاس اپنا سفارشی خیال کرتے تھے اب جو حشر کے دن اُن کا باہم معاملہ درپیش ہو گا اس کا ذکر خدا تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے ۱۲

إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

طرف اللہ کی مالک اپنے حق کی اور کھویا جاویگا اُن سے جو کچھ کہ تھے باندھ لیتے

اُنکا مالک حقیقی ہے لوٹائے جاویں گے اور جو کچھ معبود تراش رکھے تھے سب اُن سے غائب (اور گم) ہو جاویں گے (کوئی بھی تو کام نہ آوے گا)

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ

کہہ کہ کون شخص رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے یا کون شخص ہے کہ مالک ہے سننے کا

آپ (ان مشرکین سے) کہئے کہ (بتلاؤ) وہ کون ہے جو تمکو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا (یہ بتلاؤ) وہ کون ہے جو (تمہارے) کانوں اور آنکھوں پر پورا

وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

اور دیکھنے کا اور کون شخص نکالتا ہے زندے کو مُردے سے اور نکالتا ہے مُردے کو

اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو جاندار (چیز) کو بے جان (چیز) سے نکالتا ہے اور بے جان (چیز) کو جاندار سے

مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا

زندے سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی پس البتہ کہیں گے اللہ پس کہہ آیا پس نہیں

نکالتا ہے، اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے (ان سے یہ سوالات کیجئے) سو ضرور وہ (جواب میں) یہی کہینگے کہ (ان سب افعال کا فاعل) اللہ (ہے)

تَتَّقُونَ ۝ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا

ڈرتے پس یہی ہے اللہ پروردگار تمہارا حق پس کیا ہے پیچھے حق کے مگر

پرہیز کرتے۔ سو یہ ہے اللہ جو تمہارا رب حقیقی ہے (اور جب امر حق ثابت ہوا) پھر (امر) حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے

الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

گمراہی پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو اسی طرح ثابت ہوئی بات پروردگار تیرے کی

پھر (حق کو چھوڑ کر) کہاں (باطل کی طرف) پھیرے جاتے ہو اسی طرح آپ کے رب کی یہ (ازلی) بات کہ یہ ایمان نہ لاویں گے تمام متمرد (سرکش)

عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ قُلْ هَلْ مِن

اوپر ان لوگوں کے جو فاسق ہوئے یہ کہ وہ نہیں ایمان لانے کے کہہ کہ کیا ہے

لوگوں کے حق میں ثابت ہو چکی ہے۔ آپ (ان سے) یوں (بھی) کہئے کہ کیا تمہارے (تجویز کئے ہوئے)

شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ

شریکوں تمہارے میں سے وہ شخص کہ پہلی بار کرے پیدائش پھر دوبارہ کریگا اس کو کہہ کہ اللہ ہی پہلی بار کرتا ہے

شرکاء میں کوئی ایسا ہے جو پہلی بار بھی مخلوق کو پیدا کرے پھر (قیامت میں) دوبارہ بھی پیدا کرے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم

پیدائش پھر دوبارہ کرتا ہے اُس کو پس کہاں سے پلٹائے جاتے ہو کہہ کہ آیا ہے شریکوں تمہارے میں سے

پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا سو پھر تم کہاں (حق سے) پھرے جاتے ہو (اور) آپ (ان سے یوں بھی) کہئے کہ کیا تمہارے شرکاء میں کوئی

مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَن

وہ شخص کہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کی کہہ اللہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کی کیا پس وہ شخص

ایسا ہے کہ امر حق کا رستہ بتلاتا ہو۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی امر حق کا رستہ (بھی) بتلاتا ہے، تو پھر آیا جو شخص

يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن

کہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کی بہت لائق ہے اس بات کا کہ پیروی کیا جاوے یا وہ شخص کہ آپ ہی نہیں راہ پاتا مگر یہ کہ

امر حق کا رستہ بتلاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو بے بتلائے خود ہی رستہ

توضیح الکلام ـ ۵۱ قولہ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ الخ دوسری آیتوں میں اس آیت کی تفسیر اور توضیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نطفہ سے علقہ (خون بستہ) بنایا اور علقہ سے مضغہ (پارۂ گوشت) بنایا اور آسمانوں اور زمین اور ان کے اندر کی چیزوں کو کسطرح سے بنایا اور پھر کیونکر ان سب چیزوں کو دوبارہ پیدا کرے گا اس لئے اس آیت میں اجمال اور استفہام ہی پر اکتفا فرمایا اور یہ قاعدہ ہے کہ مخاطب کے نزدیک جو بات ظاہر ہو یا اس میں غور کرنے سے اس کو یقین ہو سکتا ہو تو فصحاء اور بلغاء اسکو بطور استفہام کے ذکر کیا کرتے ہیں جس سے مخاطب کے دل پر بڑا اثر پڑتا ہے اگرچہ یہ لوگ اعادہ یعنی دوبارہ پیدا کرنیکے قائل نہ تھے اور حشر و نشر سب کے منکر تھے مگر جبکہ دلائل سے ثابت کر دیا گیا تو گویا اقرار ہی کر لیا اس لئے اس کو بھی انکے مسلمات میں سے قرار دے کر استفہام میں داخل کیا گیا ۱۲

۵۲ قولہ مَن يَهْدِي الخ ہدایت کا فیض بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا عام ہے کہ انسان سے لیکر چرند و پرند تک بلکہ نباتات تک بھی اس سے فائدہ حاصل کئے ہوئے ہیں دنیاوی اُمور اس کے معاش کی اصلاح مضرات کے دفع کرنے کی تدبیریں وہی سمجھاتا ہے ہر نوع کو اسکے متعلق ہزارہا علوم اسی نے سکھائے ہیں دیکھو مکڑی کیسا سفید کپڑے کی طرح اپنا خیمہ (گھر) بناتی ہے کیسی ترکیبوں سے مختلف نباتات اور ان کے پھول پھلوں سے عرق چوس کر مکھیاں شہد بناتی ہیں انسان کو دیکھو کیسے کل پرزے تیار کر کے مشینیں طرح طرح کی بناتا ہے یہ سب کچھ اُسی کا سکھایا ہوا ہے ایسے ہی امور آخرت اور خدا پرستی کی رہنمائی بھی اُسی کا کام ہے۔ پھر اس ہدایت کی حاجت ہر انسان کو ہے خواہ عامی ہو یا خاص جیسے ولی نبی ان کو بھی خدا ہی ہدایت کرتا ہے تو ہوتی ہے جب دنیا اور آخرت کے زبردست سے زبردست اہل عقل ہدایت میں خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں تو بھلا بتوں اور قبروں اور تعزیوں کو خود مختاری کیسے مل سکتی ہے بس جو لوگ ان کو پوجتے اور ان سے اپنی مرادیں طلب کرتے ہیں ان کو غور کرنا چاہئے کہ کہاں تک ان میں انصاف ہے اگر ذرہ برابر بھی انصاف سے کام لیتے تو ایک آن میں ان تمام پرستشوں کو چھوڑ کر محض خدا پرستی کے دائرہ میں محصور ہو جاتے ۱۲

ع ۱۰ ۳ ۸ النصف

يَهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ قف كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ

راہ بنایا جاوے پس کیا ہے تم کو کیونکر حکم کرتے ہو اور نہیں پیروی کرتے اکثر اُن کے

نہ سوجھے تو (اے مشرکین) تم کو کیا ہو گیا تم کیسی تجویزیں کرتے ہو۔ اور ان میں اکثر لوگ صرف بے اصل خیالات پر

اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مگر گمان کی تحقیق گمان نہیں کفایت کرتا حق سے کچھ تحقیق اللہ

چل رہے ہیں (اور) یقیناً بے اصل خیالات امر حق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں (غرض) یہ جو کچھ

عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى

جانتا ہے جو کچھ کرتے ہیں اور نہیں ہے یہ قرآن کہ باندھ لیا جاوے

کر رہے ہیں یقیناً اللہ کو سب خبر ہے (وقت پر سزا دیدیگا) اور یہ قرآن افترا کیا ہوا نہیں ہے کہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

سوائے اللہ کے سے ولیکن سچا کرنے والا ہے اس چیز کا کہ آگے اس کے ہے اور

غیر اللہ سے صادر ہوا ہو بلکہ یہ قرآن کتابوں کی تصدیق کرنیوالا ہے جو اسکے قبل (نازل) ہو چکی ہیں اور احکام ضروریہ (الٰہیہ) کی

تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

تفصیل کرنے والا ہے کتاب کی نہیں شک بیچ اس کے پروردگار عالموں کی طرف سے ہے کیا یہ کہتے ہیں کہ

تفصیل بیان کرنے والا ہے (اور) اسمیں کوئی بات شک (و شبہ) کی نہیں (اور وہ) رب العالمین کیطرف سے (نازل) ہوا ہے۔ کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

باندھ لیا ہے اس کو کہہ پس لے آؤ ایک سورت مانند اس کی اور پکارو جس کو سکو

کہ آپ نے اس کو افترا کر لیا ہے۔ آپ کہدیجئے کہ تو پھر تم اس کے مثل ایک ہی سورۃ (بنا) لاؤ اور (اکیلے نہیں) جن جن غیر اللہ کو بلا سکو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ

سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے بلکہ جھٹلایا اس چیز کو کہ نہیں

ان کو (مدد کے لئے) بلالو اگر تم سچے ہو بلکہ ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جس کے صحیح و مستقیم ہونے کو

يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

گھیرا علم اس کے کو اور نہیں آئی انکے پاس تحقیق حجت اس کی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے

اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے اور ہنوز انکو اس (قرآن کی تکذیب) کا اخیر نتیجہ نہیں ملا جو کافر لوگ ان سے پہلے ہوئے ہیں اسیطرح انھوں نے بھی (امور حقہ کو)

مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَمِنْهُمْ

کہ پہلے تھے ان سے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کار ظالموں کا اور بعضے اُن میں سے

جھٹلایا تھا سو دیکھ لیجئے اُن ظالموں کا انجام کیسا (بُرا) ہوا (اسی طرح اُن کا ہوگا) اور اُن میں سے بعضے

مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ

وہ ہیں کہ ایمان لاوینگے ساتھ اس کے اور بعضے اُن میں سے وہ ہیں کہ نہ ایمان لاوینگے ساتھ اس کے اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہے

ایسے ہیں جو اس (قرآن) پر ایمان لے آویں گے اور بعضے ایسے ہیں کہ اس پر ایمان نہ لاویں گے اور آپ کا رب (ان) مفسدوں کو

بِالْمُفْسِدِيْنَ ○ ع وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ

مفسدوں کو اور اگر جھٹلا دیں تجھ کو پس کہہ واسطے میرے عمل میرا ہے اور واسطے تمہارے

خوب جانتا ہے۔ اور (ان دلائل کے بعد بھی) اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو (بس اخیر بات) یہ کہدیجئے کہ (اچھا صاحب) میرا کیا ہوا مجھ کو ملیگا اور تمہارا کیا ہوا

توضیح الکلام ۔ ۹۱ قولہ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ الخ یعنی اکثر لوگ گمان کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ یوں کہتے ہیں کہ جب ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی راستہ پر پایا ہے تو ہم تو اسی کے قدم بقدم چلیں گے اور اکثر کی قید اس وجہ سے لگا دی کہ کم لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ خدا تعالٰے کو ہر عیب سے منزہ اور ہر کمال کے ساتھ موصوف جانتے ہیں اور بااینہمہ عناداً کفر کرتے ہیں ۹۲ قولہ اِنَّ الظَّنَّ الخ یہاں ظن سے مراد تحقیق کا خلاف ہے جس میں شک اور وہم بھی داخل ہے اور یہ ارشاد کفار کی بابت ہے جو کفر کے اندر دوسروں کی پیروی کرتے تھے کہ ان کا یہ عذر دنیا اور آخرت میں مقبول نہیں اور مومن خالص جس کا دل ایمان سے لبریز ہے اگر وہ بذات خود ایمان کی حقانیت پر کوئی دلیل قائم نہ کر سکے اور اس نے اسلام قبول کرنے میں کسی ایسے شخص کی پیروی کی ہو جو اس کے حق ہونے کی دلیلیں جانتا ہے سو وہ اس میں داخل نہیں بلکہ وہ قطعاً مومن ہے کیونکہ اس کے پاس گمان نہیں ہے بلکہ یقین ہے جو واقع کے مطابق ہے اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ یہی شخص جو کسی عالم کی پیروی سے ایمان لایا ہے اگر اس پیروی اور تصدیق کو برابر جاری رکھتا ہے تو توحید میں مقام اعلٰی و افضل تک پہونچ جاتا ہے یہاں تک کہ اپنے مقتدا سے بھی بڑھ جاتا ہے ۱۲ ۹۳ قولہ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ الخ قرآن کریم کے مضامین خود اپنے مِنْ جانب اللہ ہونے پر بیّن دلیل کرنے کے لئے یہ تین باتیں بیان فرماتے ہیں ایک تو یہ ہے کہ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ الخ کہ محمد علیہ السلام کہ معظمہ میں پیدا ہوئے وہیں جوان ہوئے وہاں نہ کوئی اہل علم تھا نہ کوئی کتب خانہ آپ نے کسی سے نہ کچھ پڑھا نہ اس کے لئے کبھی آپ نے سفر کیا بااینہمہ ایسا قرآن مجید آپ سے صادر ہونا جس میں حق تعالٰی کی ذات و صفات و ملائکہ و دیگر اصول دینیہ و قصص انبیاء سابقین اس کثرت سے ہوں اور پھر بھی ان امور میں پہلے انبیاء اور ان کی کتابوں سے مخالف نہ ہو بلکہ ان کی تصدیق کرنے والا یہ بات بغیر الہام ربانی و وحی الٰہی ممکن نہیں ۱۲ دوسری بات یہ کہ تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ الخ یعنی یہ قرآن شریف کتاب فطری یا لوح محفوظ کی تفصیل ہے بیشمار علوم الٰہیہ اور اعمال کا اس میں ٹھیک ٹھیک اور صحیح طور پر ہونا اس کے مِنَ اللّٰہ ہونے کی کھلی دلیل ہے اس لئے اس کی نسبت مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہنا بہت صحیح ہے بقیہ آئندہ

ع ۱۰ ۹

عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

عمل تمہارا ہے تم بے تعلق ہو اس چیز سے کہ کرتا ہوں میں اور میں بے تعلق ہوں اس چیز سے

ہم کو ملے گا۔ تم میرے کئے ہوئے کے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے کئے ہوئے کا جوابدہ نہیں ہوں اور (آپ ان کے ایمان کی

تَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

کہ کرتے ہو تم اور بعضے اُن میں سے وہ ہیں کہ کان رکھتے ہیں طرف تیری کیا پس تو

زنج چھوڑ دیجئے کیونکہ) ان میں (دو) بعض ایسے (بھی) ہیں جو (ظاہر میں) آپ کی طرف کان لگا لگا بیٹھے ہیں کیا آپ

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ

سُناتا ہے بہروں کو اور اگرچہ ہوں نہ سمجھتے اور بعضے اُن میں سے وہ ہیں کہ دیکھتے ہیں

بہروں کو سُنانا (کرانے سے ماننے کا انتظار کرسکتے ہیں گو اُن کو سمجھ بھی نہ ہو اور (اسیطرح) اُنہیں بعض ایسے ہیں کہ (ظاہراً) آپکو (مع معجزات وکمالات

اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

طرف تیری کیا پس تو راہ دکھاتا ہے اندھوں کو اور اگرچہ ہوں نہ دیکھتے

دیکھ رہے ہیں پھر کیا آپ اندھوں کو رستہ دکھلانا چاہتے ہیں گو اُن کو بصیرت بھی نہ ہو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ

تحقیق اللہ نہیں ظلم کرتا لوگوں کو کچھ و لیکن لوگ جانوں اپنی کو

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ کو

يَظْلِمُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً

ظلم کرتے ہیں اور جس دن اکٹھا کرے گا اُن کو گویا کہ نہ رہے تھے مگر ایک ساعت

تباہ کرتے ہیں۔ اور انکو وہ دن یاد دلایئے جسمیں اللہ تعالیٰ انکو اس کیفیت سے جمع کریگا کہ (وہ ایسا سمجھیں گے کہ) گویا وہ (دنیا یا برزخ میں) سارے دن کی

مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

دن سے ایک دوسرے کو پہچانیں گے آپس میں تحقیق زیاں پایا اُن لوگوں نے

ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے (بھی) واقعی (اس وقت سخت) خسارہ میں پڑے وہ لوگ جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ وَاِمَّا

کہ جھٹلایا ملاقات اللہ کی کو اور نہ ہوئے راہ پانے والے اور اگر

اللہ پاک کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ (دنیا میں بھی) ہدایت پانے والے نہ تھے۔ اور جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا

دکھلادیں ہم تجھ کو بعضی چیز کہ وعدہ دیتے ہیں ہم اُن کو یا قبض کر لیویں تجھ کو پس طرف ہماری ہے

اسمیں سے کچھ تھوڑا سا (عذاب) اگر ہم آپ کو دکھلا دیں یا (اس سے نزول کے قبل ہی) ہم آپ کو وفات دیدیں سو ہمارے پاس تو

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَلِكُلِّ

پھر آنا اُن کا پھر اللہ شاہد ہے اوپر اُس چیز کے کہ کرتے ہیں اور واسطے ہر

اُن کو آنا ہی ہے پھر (سب کو معلوم ہے کہ) اللہ ان کے سب افعال کی اطلاع رکھتا ہے۔ اور ہر ہر امت کیلئے ایک حکم

اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

ایک امت کے پیغمبر ہے پس جب آتا ہے وہ پیغمبر اُن کا فیصل کیا جاتا ہے درمیان ان کے ساتھ انصاف کے

پہنچانیوالا (ہوا) ہے۔ سو جب ان کا وہ رسول (انکے پاس) آچکتا ہے (اور احکام پہنچا دیتا ہے اسکے بعد) ان کا فیصلہ انصاف کیساتھ کیا جاتا ہے

بقیہ صفحہ ۳۰۰ پھر فرماتا ہے جبھی اس کو جھوٹا بتلاکیں تو آپ کہہ دو کہ تم اس کی ایک سورت کی برابر تو بنا کر دکھا دو اور جس سے چاہو مدد بھی لے لو پھر فرماتا ہے کہ ان کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی اس لئے اپنی نادانی سے اس کو جھٹلاتے ہیں ۱۲ اور قرآن شریف کی خبریں پوری ہونے کا تو ابھی وقت بھی نہ آیا تھا پہلے سے جھٹلا دیا پھر جھٹلانے والوں کا انجام بھی بہت بُرا ہوتا ہے ۱۲ صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام

۵۱ قولہ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْکَ الخ یعنی کان لگا لگا کر بیٹھتے ہیں لیکن دل میں ارادہ ایمان اور حق طلبی کا نہیں ہے لہٰذا اس اعتبار سے ان کا سُننا نہ سُننا برابر ہوا اسلئے ان کی حالت بہروں کی سی ہوئی

۵۲ قولہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ الخ یعنی بعض لوگ ان میں سے ظاہراً آپ کو معجزات وکمالات کے ساتھ دیکھ رہے ہیں لیکن طلب حق نہ ہونے سے ان کی حالت اندھوں کی سی ہے ۱۲

۵۳ قولہ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ الخ گو ان کو بصیرت بھی نہ ہو اس اگر بصیرت ہوتی تو اندھے پن میں بھی کام چل جاتا ۱۲

۵۴ قولہ وَلٰكِنَّ النَّاسَ الخ یہ اس لئے فرمایا کہ آدمیوں کا فعل ان ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے اختیار سے اسکو کرتے ہیں لہٰذا خدا تعالیٰ بدبخت کو اس کی اس بدفعلی پر عذاب دے گا جو اس نے اپنے اختیار سے کمائی اگر کوئی کہے کہ پھر کسب اور اختیار کا پیدا کرنیوالا بھی تو خدا ہی ہے تو جواب یہ ہے کہ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وہ جو چاہتا ہے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا ۱۲

۵۵ قولہ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ الخ یعنی جس وقت حق تعالےٰ مشرکوں کا جو بعث کے منکر ہیں حق تعالےٰ اکٹھا فرمائے گا اور وہ دن قیامت کا ہوگا تو بعض لوگ بعض کو پہچانیں گے اور اس دن کی ہیبت اور ہول کے مارے یہ حالت ہوگی کہ گویا دنیا یا قبر میں زیادہ سے زیادہ کوئی گھڑی بھر رہے ہوں گے چاہے ہزاروں برس ہی کیوں نہ رہے ہوں۔ لیکن یہ تعارف صرف تھوڑی دیر کا ہوگا بعد میں جب مصیبتوں اور مشکلوں کا سامنا اچھی طرح ہو جائے گا تو سب جان پہچان خاک میں مل جائے گی۔ لیکن یہ واضح رہے کہ وہ پہچاننا ہوگا بالکل بے فائدہ کہ کوئی کسی اپنے جاننے پہچاننے والے کی مدد نہیں کر سکیگا اس سے ان کو اور بھی زیادہ رنج وصدمہ ہوگا کیونکہ جان پہچان والوں سے نفع کی توقع ہوا کرتی ہے ۱۲

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ

اور وہ نہیں ظلم کئے جاتے اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر

اور اُن پر (ذرا) ظلم نہیں کیا جاتا۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اے نبی اور اے مسلمانو) یہ وعدہ (عذاب کا) کب (واقع) ہوگا اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

ہو تم سچے کہہ نہیں اختیار رکھتا ہوں واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدے کا

تم سچے ہو (تو واقع کیوں نہیں کرا دیتے) آپ فرما دیجئے کہ میں (خود) اپنی ذات خاص کیلئے تو کسی نفع رکھنے حاصل کرنے کا اور کسی ضرر کے دفع کرنے کا اختیار

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا

مگر جو چاہے اللہ واسطے ہر اُمت کے وقت مقرر ہے جب آتا ہے وقت اُن کا پس نہیں

مگر جتنا (اختیار) خدا کو منظور ہو ہر اُمت کے (عذاب کے) لئے (اللہ کے نزدیک) ایک معین وقت ہے (سو) جب اُن کا وہ معین وقت

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

پیچھے رہتے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھتے ہیں کہہ کیا دیکھا تم نے

آپہنچتا ہے تو (اُس وقت) ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے سرک سکتے ہیں۔ آپ (ان کے متعلق ان سے) فرما دیجئے کہ

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

اگر آوے تم کو عذاب اُس کا رات کو یا دن کو کس چیز کی جلدی کرتے ہیں اس میں سے

یہ تو بتلاؤ کہ اگر تم پر خدا کا عذاب رات کو آپڑے یا دن کو تو (یہ بتلاؤ کہ) عذاب میں کون چیز ایسی ہے کہ مجرم لوگ اُس کو جلدی

الْمُجْرِمُوْنَ ○ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْئٰنَ وَقَدْ

گنہگار کیا پھر جس وقت ہو پڑے گا ایمان لاؤ گے تم ساتھ اس کے کیا اب لائے ایمان اور تحقیق

مانگ رہے ہیں۔ کیا پھر جب وہ (اصل موعود) آہی پڑے گا (اُس وقت) اس کی تصدیق کرو گے۔ ہاں اب مانا حالانکہ (پہلے سے) تم

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

تھے تم ساتھ اس کے جلدی کرتے پھر کہا جاوے گا واسطے اُن لوگوں کے کہ ظلم کرتے تھے چکھو

(بقصد تکذیب) اس کی جلدی مچایا کرتے تھے۔ پھر ظالموں (یعنی مشرکوں) سے کہا جاوے گا کہ

عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○

عذاب ہمیشہ کا نہیں جزا دیئے جاؤ گے مگر ساتھ اُسی چیز کے کہ تھے کماتے

ہمیشہ کا عذاب چکھو تم کو تو تمہارے ہی کئے کا بدلہ ملا

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَآ

اور خبر پوچھتے ہیں تجھ سے کیا سچ ہے وہ کہہ ہاں قسم ہے پروردگار میرے کی تحقیق وہ البتہ حق ہے اور نہیں

اور وہ (غایت تعجب و انکار سے) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ عذاب کیا واقعی امر ہے آپ فرما دیجئے کہ ہاں قسم میرے رب کی کہ وہ واقعی امر ہے اور

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي

تم عاجز کرنے والے اور اگر ہو واسطے ہر جی کے جس نے ظلم کیا ہے جو کچھ بیچ

تم کسی طرح خدا کو عاجز نہیں کر سکتے (کہ وہ عذاب دینا چاہے اور تم بچ جاؤ) اور اگر ہر ہر مشرک شخص کے پاس (اتنا مال) ہو کہ ساری زمین میں

الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

زمین کے ہے البتہ بدلہ دیوے ساتھ اس کے اور چھپاویں گے پشیمانی کو جب دیکھیں گے عذاب کو

بھر جاوے تب بھی اُسکو دیکر اپنی جان بچانے لگے اور جب عذاب دیکھیں گے تو (بمزید فضیحت کے خوف سے) پشیمانی کو (اپنے دل ہی میں) پوشیدہ رکھیں گے

نزول الکلام ۵۱ قولہ وَيَقُوْلُوْنَ الخ جب پہلی دو آیتیں یعنی اِمَّا نُرِيَنَّكَ سے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ تک تو کفار کہنے لگے کہ ہمیں یقین نہیں یہ وعدہ کب ہوگا، اگر عذاب جلد لا نازل کرو تو ہم ایمان لے آویں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ۵۲ قولہ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ الخ ہجرت سے پہلے حیی بن اخطب یہودی مدینہ سے تجارت کرتا ہوا مکہ معظمہ آیا تو دعوت اسلام کا شہرہ ہوا اُسی وقت خدمت اقدس جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر بولا کہ اے محمد کیا یہ کلام جو تم پڑھتے ہو سچ ہے، اور اس سے اس کمبخت یہودی کا مقصد استہزا اور ٹھٹھا مذاق تھا نہ تلاش حق اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ توضیح الکلام ۵۲ قولہ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ الخ یعنی یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا بعد مٹی ہو جانیکے پھر مردے قبروں سے زندہ ہو کر باہر نکلیں گے تو آپ فرما دیں کہ ہاں یہ بات سچ مچ ہوگی اور تم چاہو کر بھاگ کر عذاب سے بچ جاؤ سو یہ حیلہ تمہارا کچھ نہ چلے گا وہ عذاب بہر حال تم کو پکڑ لیگا ۱۲ ۵۳ قولہ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ الخ یعنی قیامت کے دن کافر یہ چاہے گا کہ کاش زمین بھر کر میں مال و دیدیتا تو اس عذاب سے بچ جاتا اسوقت پشیمانی اور ندامت ایمان نہ لانے پر بیحد ہوگی جس کا اظہار نہ کرینگے بلکہ پوشیدہ رکھیں گے کیونکہ حالت بہت سخت ہوگی ان کو کلام کرنے تک کی طاقت نہ ہوگی اور ساری بہادری خاک میں رل جائے گی ۱۲ اور بخاری و مسلم میں حضرت انس کی روایت سے اس آیت کی تفسیر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمائی ہے کہ دنیا میں وہ نجات آخرت جو دنیا بھر کے مقابلہ میں گراں ہے

وقف النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۵ ع ۱۳ ۱۰

تھوڑی سی فرمانبرداری خدا و رسولؐ میں مل سکتی ہے جو اس سوداگری سے غافل رہا اُس نے بڑا خسارہ اُٹھایا اور ٹوٹا پایا ۱۲ ۵۱ قولہ قُلْ اَرَءَيْتُمْ الخ یعنی وہ وقت اچانک آجائیگا پھر تم کیا کر سکو گے اسوقت کا ایمان لانا بھی فائدہ نہ دیگا اور مَاذَا يَسْتَعْجِلُ الخ میں اظہار تعجب ہے کہ بھلا عذاب میں کونسی ایسی چیز ہے جس کے سبب اس کو مانگنے میں جلدی کر رہے ہو پھر فرماتے ہیں کہ اسوقت تو اسکے آجانے میں جلدی کر رہے ہیں لیکن جب وقت آہی جلئے گا تو اس وقت ایمان لانا پڑیگا لیکن اسوقت جواب یہ دیا جائیگا کہ یہ ایمان قبول نہیں اس وقت ایمان لانے ہو

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَا

اور فیصل کیا جاویگا درمیان ان کے ساتھ انصاف کے اور وہ نہ ظلم کئے جاویں گے خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ

اور ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا اور اُن پر (ذرا) ظلم نہ ہوگا یاد رکھو کہ جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ

بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے خبردار ہو تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہے ولیکن

زمین میں ہیں سب اللہ ہی کی ملک ہیں یاد رکھو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے (پس قیامت ضرور آوے گی) لیکن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

بہت ان کے نہیں جانتے وہی جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے

بہت سے آدمی یقین ہی نہیں کرتے۔ وہی جان ڈالتا ہے اور وہی جان نکالتا ہے اور تم سب اسی کے پاس لائے جاؤ گے (اور حساب کتاب ہوگا)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ

اے لوگو تحقیق آئی ہے تمہارے پاس نصیحت پروردگار تمہارے کے سے اور تندرستی

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو (بُرے کاموں سے روکنے کیلئے) نصیحت ہے اور دلوں میں جو (بُرے کاموں سے)

لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ○ قُلْ

واسطے اس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے اور ہدایت اور رحمت واسطے مسلمانوں کے کہہ

روگ (ہوجاتے) ہیں اُن کے لئے شفا ہے اور رہنمائی کرنیوالی ہے اور رحمت (اور ذریعہ ثواب) ہے (اور یہ سب برکات) ایمان والوں کیلئے آپ (اُن سے)

بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۭ هُوَ خَيْرٌ

ساتھ فضل اللہ کے اور ساتھ رحمت اس کی کے پس ساتھ اسی کے پس چاہئے کہ خوش ہوں وہ بہتر ہے

(کہ جب قرآن ایسی چیز ہے) تو پس لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ وہ اس (دنیا) سے بدرجہا بہتر ہے

مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○ قُلْ أَرَءَيْتُمْ مَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ

اس چیز سے کہ اکٹھا کرتے ہیں کہہ کیا دیکھا تم نے جو کچھ اُتارا ہے اللہ نے واسطے تمہارے

جس کو جمع کر رہے ہیں۔ آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ یہ تو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے (انتفاع کے) لئے جو کچھ

رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ

رزق سے پس کیا تم نے اس میں سے حرام اور حلال کہہ کیا خدا نے حکم دیا ہے واسطے تمہارے

رزق بھیجا تھا پھر تم نے (اپنی تجویز سے) اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حلال قرار دے لیا۔ آپ (ان سے) پوچھئے کہ کیا تمکو خدا نے حکم دیا ہے یا (محض)

أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ ○ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى

یا اوپر اللہ کے باندھ لیتے ہو اور کیا گمان ہے ان لوگوں کا کہ باندھ لیتے ہیں اوپر

اللہ پر (اپنی طرف سے) افترا ہی کرتے ہو اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا

اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى

اللہ کے جھوٹ دن قیامت کے تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر

باندھتے ہیں اُن کا قیامت کی نسبت کیا گمان ہے واقعی اللہ کا لوگوں پر بڑا ہی

النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ○ وَمَا تَكُونُ فِي

لوگوں کے ولیکن بہت ان کے نہیں شکر کرتے اور نہیں ہوتا تو بیچ

فضل ہے لیکن اکثر آدمی بے قدر ہیں (ورنہ توبہ کر لیتے) اور آپ (خواہ) کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان

خواص الکلام۔ ۱ قولہ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ الخ مُحیی اور مُمیت حق تعالیٰ کے دو نام ہیں جس کسی کو کسی کی مفارقت کا اندیشہ ہو وہ مُحیی کو بکثرت پڑھے اور جس کو اسراف کی عادت ہوگئی ہو یا نفس طاعت پر آمادہ نہ ہوتا ہو تو وہ اسم مُمیت کی کثرت کرے ۱۲ ۲ قولہ یٰاَیُّہَا النَّاسُ سے یَجْمَعُوْنَ تک یہ سب آیتیں پیٹ کے ہر قسم کے درد کیلئے مفید ہیں جس شخص نے کبھی صحبت نہ کی ہو اس سے کاغذ لے کر سیاہی سے لکھ کر کسی سبز پھل کے عرق سے دھو کر کسی قدر اس میں مصری اضافہ کرکے مریض کو پلایا جائے یہ خفقان اور اختلاج قلب کو بھی نافع ہے ۱۲ توضیح الکلام۔ ۳ قولہ مَوْعِظَۃٌ الخ موعظت سے مراد قرآن مجید ہے کیونکہ جو کوئی قرآن مجید کو پڑھتا یا سنتا ہے اور اس کے معنی مطلب کو سمجھتا ہے وہ اس سے نصیحت پاتا ہے ۱۲ ۴ قولہ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ الخ جس طرح آدمی کے بدن کیلئے حق تعالیٰ نے طرح طرح کی بیماریاں پیدا کی ہیں اسی طرح بداعتقادی سے انسان کے دل میں کفر، نفاق، حسد، کینہ، ریا وغیرہ امراض باطنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح طب کی کتابوں میں امراض جسمانی کے واسطے مختلف علاج اور دوائیں لکھی ہیں اسی طرح قرآن شریف اور سنت رسول میں ان باطنی امراض کے علاجات بیان کئے ہیں اسی سبب سے حق تعالیٰ نے قرآن شریف اور خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کو دل کی تندرستی کا باعث قرار دیا اوپر کی آیت میں یہ تذکرہ تھا کہ اگر کافر ساری دنیا کی پونجی بھی دینا چاہے تو عذاب سے اس کی جان کو نجات نہ دی جائے گی اُس کی مناسبت سے اب یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ۵ قولہ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ الخ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام دنیا کی جمع پونجی سے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ اور کتاب آسمانی بھیجنے کی رحمت بہتر ہے، دنیا کا قیام محض چند روزہ ہے اور یہ چند روز کی کمائی بھی یہیں رہ جائے گی، رسولؐ اور کتاب اللہ کی فرمانبرداری اگر تم کروگے تو یہ کمائی تمہارے ساتھ جائے گی اور وہ آخرت میں تم کو نجات دلائے گی جو دنیا بھر کو خرچ کرنے سے بھی اس دن نہیں مل سکتی، اس لئے اس رحمت الٰہی کی خوشی کرو اور دنیا بھر کے مال و متاع سے اس رحمت الٰہی کو بہتر جانو ۱۲

ع ۷ — ۶ — ۱۱

شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ

کسی حال گے اور نہیں تلاوت کرتا اللہ کی طرف سے کچھ قرآن اور نہیں کرتے تم سب لوگ کچھ کام

احوال کے آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور (اسی طرح اور لوگ بھی جتنے ہوں) تم جو کام بھی کرتے ہو

اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ

مگر ہوتے ہیں ہم اوپر تمہارے حاضر جو جب تم شروع کرتے بیچ اس کے اور نہیں چھپتی

ہم کو سب کی خبر رہتی ہے جب تم اس کام کو کرنا شروع کرتے ہو اور آپ کے رب (کے علم) سے

عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

پروردگار تیرے سے کچھ چیز برابر بھنگے کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے

کوئی چیز ذرہ برابر بھی غائب نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں (بلکہ سب اس کے علم میں حاضر ہیں)

وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَلَآ

اور نہ کوئی چیز چھوٹی اس سے اور نہ بڑی مگر بیچ کتاب بیان کرنے والی کے خبردار ہو

اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب (بوجہ احاطہ علم الٰہی کے) کتاب مبین (یعنی لوح محفوظ) میں (مرقوم) ہے یاد رکھو

اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ج

تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ (ناک واقعہ پڑنے والا) ہے اور نہ وہ (کسی مطلوب کے فوت ہونے پر) مغموم ہوتے ہیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ط لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے واسطے ان کے ہے خوشخبری بیچ زندگانی

وہ اللہ کے دوست ہیں جو ایمان لائے اور (معاصی سے) پرہیز رکھتے ہیں۔ ان کے لئے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

دنیا کے اور بیچ آخرت کے نہیں بدلتا کلام خدا کے کو یہ ہی ہے

(منجانب اللہ خوف و حزن سے بچنے کی) خوشخبری ہے (اور) اللہ کی باتوں میں (یعنی وعدوں میں) کچھ فرق ہوا نہیں کرتا یہ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ط وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ

مراد پانا بڑا اور نہ غمگین کرے تجھ کو بات ان کی تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہے

(بشارت جو مذکور ہوئی) بڑی کامیابی ہے اور آپ کو ان کی باتیں غم میں نہ ڈالیں۔ تمامتر غلبہ (اور قدرت بھی) خدا ہی کے لئے

جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

ساری وہی سننے والا جاننے والا ہے خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے

(ثابت) ہے وہ (ان کی باتیں) سنتا ہے (اور انکی حالت) جانتا ہے (وہ آپکا بدلہ ان سے خود لے لیگا) یاد رکھو کہ جتنے کچھ آسمانوں میں ہیں اور جتنے

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور نہیں پیروی کرتے وہ لوگ جو کہ پکارتے ہیں

زمین میں ہیں (یعنی جن وانس اور فرشتے) یہ سب اللہ ہی کے (مملوک) ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاء کی عبادت

دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

سوائے اللہ کے شریکوں کو نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں وہ مگر

کر رہے ہیں (خدا جانے) کس چیز کا اتباع کر رہے ہیں محض بے سند خیال کا اتباع کر رہے ہیں اور محض قیاسی باتیں

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ الخ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اپنے مخلص اور سچے دوستوں کا بیان فرمایا ہے کہ اور لوگوں کو دنیا کے چھوٹ جانے کا اور دنیا میں بے فائدہ عمر بسر کرنے کا آخرت میں غم اور رنج ہوگا اللہ تعالیٰ کے ولی جو ایمان اور تقویٰ میں کامل ہیں اس طرح زندگی بسر کرتے ہیں کہ ان کا حال دیکھنے سے دیکھنے والوں کو خدا یاد آتا ہے ان کو آخرت میں کچھ غم و رنج نہیں ہے ایسے لوگ قیامت کے دن جب اور لوگوں کو خوف ہوگا تو یہ لوگ بے خوف اور خوشحال ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی بڑی عزت فرمائے گا اس آیت کے ان الفاظ سے کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ثابت ہوا کہ ولی وہ نہیں ہے جس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات صادر ہو گو ڈاڑھی منڈایا اور خلاف شریعت اور خلاف سنت کام کرنے والا ہو بلکہ ولی وہ ہے کہ ایمان اور تقویٰ میں کامل ہو اگرچہ کوئی اچنبھے کی بات اس سے صادر نہ ہو فاسق فاجر سے کوئی خلاف عادت کام ہو جائے تو اس کو استدراج کہیں گے اور متقی مومن سے صادر ہو تو اسکو کرامت کہیں گے۔ غرض دنیا میں ولایت کا خطاب دیکھ بھال کر دینا چاہیے۔ قرون ثلٰثہ میں تو ہر مومن ولی ہوتا تھا جن کی بہتری کی شہادت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی کہ خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ الخ ان کے بعد سیدنا عبدالقادر جیلانی رح اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند وغیرہم بہت سے اولیاء اس امت میں گذرے ہیں جو خلاف عادت کاموں کے دکھانے میں جن کو کرامت کہتے ہیں انبیاء بنی اسرائیل کے ہم پلہ تھے ۱۲

وقف لازم

۵۲ قولہ وَلَا يَحْزُنْكَ الخ جو مخالفین اپنی شوکت و ہیبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دھمکاتے تھے ان کی نسبت فرماتا ہے کہ آپ ان کی باتوں سے غم نہ کیجئے کیونکہ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ الخ عزت و آبرو اسی کے ہاتھ میں ہے اس نے بڑے بڑے مشرکوں کو خاک میں ملا دیا ہے پھر اسکی تائید کے لئے فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ الخ کہ جب آسمان و زمین کے اندر سب مخلوقات اسی کی ملک ہے تو اس کے سوا دوسرا کون ہوگا جس کے ہاتھ میں عزت و ذلت ہو ۱۲ **خواص الکلام۔** ۵۱ قولہ لَهُمُ الْبُشْرٰى سے الْعَظِيْمُ تک جس شخص کو بدخوابی ہوتی ہو اور پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اس آیت کو لکھ کر گلے میں ڈال لے یا سوتے وقت پڑھ لیا کرے

يَخْرُصُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ

اٹکل کرتے | وہی ہے جس نے | کیا واسطے تمہارے رات کو | تو کہ آرام پکڑو بیچ اُس کے | اور

تیاسی باتیں کر رہے ہیں | وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی | تاکہ تم اس میں آرام کرو | اور

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○

دن کو دکھانے والا | تحقیق بیچ اس کے | البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ سنتے ہیں

دن بھی اس طور پر بنایا کہ (وہ بصورت روشن ہونیکے) دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے، اس (بنانے) میں دلائل (توحید) ہیں ان لوگوں کیلئے جو (تدبر کیسا تھ ان مضامین کو)

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

کہتے ہیں پکڑی ہے اللہ نے اولاد | پاکی ہے اُس کو | وہی ہے بے احتیاج | واسطے اُس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے

وہ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے سبحان اللہ (کیسی سخت بات کہی) وہ تو کسی کا محتاج نہیں اور سب اسکے محتاج ہیں اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے | نہیں تمہارے پاس کوئی | دلیل | ساتھ اُس کے | کیا کہتے ہو

اور جو کچھ زمین میں ہے تمہارے پاس (بجز بیہودہ دعوے کے) اس (دعوی) پر کوئی دلیل (بھی) نہیں (تو) کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى

اوپر اللہ کے | جو کچھ کہ نہیں جانتے | کہہ تحقیق وہ لوگ | کہ باندھ لیتے ہیں | اوپر

جس کا تم (کسی دلیل سے) علم نہیں رکھتے | آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر | جھوٹ افترا کرتے ہیں

اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○ ؕ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

اللہ کے جھوٹ | نہیں چھٹکارا پاتے کے | فائدہ ہے بیچ | دنیا کے | پھر طرف ہماری ہے پھر آنا اُن کا

(جیسے مشرکین) وہ (کبھی) کامیاب نہ ہوں گے۔ یہ دنیا میں (چند روزہ) تھوڑا سا عیش ہے جو بہت جلد ختم ہو جاتا ہے پھر مر کر ہمارے ہی پاس انکو آنا ہے

ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○ وَ

پھر چکھا دیں گے ہم اُن کو | عذاب سخت | بسبب اس کے کہ تھے کفر کرتے | اور

پھر (آخرت میں) ہم اُن کو اُن کے کفر کے بدلے سزائے سخت (کا مزا) چکھا دیں گے | اور آپ اُن کو نوح (علیہ السلام) کا قصہ

اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ

پڑھ اوپر اُن کے | خبر نوح کی | جس وقت کہا واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری | اگر ہے | دشوار

پڑھ کر سنائیے (جو کہ اُس وقت واقع ہوا تھا) جبکہ انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم کو میرا رہنا (یعنی وعظ گوئی کی حالتیں)

عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

اوپر تمہارے رہنا میرا | اور نصیحت کرنی میری | ساتھ نشانیوں اللہ کے | پس اوپر اللہ کے توکل کیا میں نے

اور احکام خداوندی کی نصیحت کرنا بھاری (اور ناگوار) معلوم ہوتا ہے | تو میرا تو خدا ہی پر | بھروسہ ہے

فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً

پس مقرر کرو تم | کام اپنے کو اور جمع کرو شریکوں اپنے کو | پھر نہ ہووے | کام تمہارا | اوپر تمہارے | چھپا ہوا

سو تم (میرے ضرر پہنچانے کے متعلق) اپنی تدبیر (جو کچھ کر سکو) مع اپنے شرکا (یعنی بتوں) کے پختہ کر لو پھر تمہاری وہ تدبیر تمہاری گھٹن (اور دل تنگی)

ثُمَّ اقْضُوْا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ○ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ

پھر تمام کر ڈالو اس کام کو طرف میری اور مت ڈھیل دو مجھ کو | پس اگر پھر جاؤ تم | پس نہیں مانگتا میں تم سے

کا باعث نہ ہونا چاہئے پھر میرے ساتھ (جو کچھ کرنا ہے) کر گزرو اور مجھکو (اصلا مہلت نہ دو) پھر بھی اگر تم اعراض ہی کیے جاؤ تو (یہ سمجھ کہ) میں نے تم سے (اس تبلیغ پر)

توضیح الکلام [۱] قولہ ہو الذی جعل سے لا یفلحون تک کا خلاصہ مطلب صرف یہی ہے کہ خالق لیل و نہار بھی ہم ہی ہیں تو پھر جو تم اس کے سوا اور معبودوں کو پوجتے ہو علاوہ بد عقل ہونیکے ذلیل بھی ہو جو مالک کو چھوڑ کر غلام کے آگے ہاتھ جوڑتے ہو اور ان معبودوں کو بجز غلام اور مخلوق اور بندہ ہونیکے اس کے ساتھ فرزندی یا برادری یا شرکت کوئی بھی نسبت نہیں کہ کم سے کم رات دن کا بنانا بھی جو تمہارے فائدوں کے لئے ہے کسی کے قبضہ میں نہیں اور بعض شخصوں کی نسبت جو تم نے بعض باتیں چھانٹ رکھی ہیں جیسے اہل عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور نصاریٰ مسیح علیہ السلام کو اُس کا بیٹا، جب آسمان و زمین میں سب کچھ اس کے ہیں تو بیٹے کی ضرورت ہی کیا اس اعتقاد پر کوئی بھی دلیل اُن کے پاس موجود نہیں محض قیاسی ڈھکوسلے ہیں اور ایسے افترا پردازوں کی سزا جہنم ہے ان کو آخرت میں کامیابی نہیں ۱۲

ع ۱۲ — رکوع ۱۲ — وقف لازم

[۲] قولہ متاع فی الدنیا الخ جب کافروں کی افترا پردازی اللہ تعالیٰ پر ثابت ہو چکی تو اب ایسے لوگوں کیلئے وعید سنائی جاتی ہے کہ دنیا میں چند روزہ عیش ہے اسکے بعد ہمارے ہی طرف لوٹ ہوگی پھر ہم اُن کو آخرت میں عذاب شدید کا مزہ چکھائیں گے پھر ان کو اپنے کفر کا نتیجہ معلوم ہوگا۔ [۳] قولہ و اتل علیہم الخ اسمیں اس طرف اشارہ ہے کہ اگر یہ افترا پرداز اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو دنیا ہی میں اُن کو خوف کرنا چاہئے کہ کہیں قوم نوح کی طرح یہ بھی تباہ و برباد نہ ہو جائیں اس آیت میں حق تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے طوفان سے ہلاک ہونیکا تذکرہ کیا ہے طوفان آنے سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کی کفار کے مقابلہ میں پختگی کا تو اندازہ کرو کہ جب کفار نے آپکی نبوت کا انکار کیا تو آپنے فرمایا کہ اے قوم اگر تم کو میرا یہاں رہنا اور نصیحت کرنا گوارا ہے تو مزہ ہے کہ تم میرے ساتھ زیادتی کا قصد کرو گے کیونکہ میں اکیلا ہوں اور تم ایک جم غفیر ہو لہذا کر دیکھو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر بھروسہ کر چکا اب تم مع اپنے معبودوں کے میرے ضرر کی فکر کر لو اور اسکی کچھ حاجت نہیں کہ تم خفیہ کاروائی سے پریشانی اٹھاؤ بلکہ صاف صاف علانیہ کر گزرو جو کچھ بھی کرنا چاہو اور کچھ دیر کی بھی

مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

مزدوری نہیں مزدوری میری مگر اوپر اللہ کے اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ ہوں میں

کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا اور میں تم سے کیوں مانگتا کیونکہ میرا معاوضہ تو صرف (حسب وعدہ کرم) اللہ ہی کے ذمہ ہے اور چونکہ مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں طاعت گزاروں

الْمُسْلِمِیْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّیْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ

فرمانبرداروں سے پس جھٹلایا اس کو پس نجات دی ہم نے اس کو اور انکو جو ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے اور

میں رہوں سو باوجود اس موعظت بلیغہ کے بھی وہ لوگ انکو جھٹلاتے رہے پس اس پر عذاب طوفان کا مسلط ہوا اور ہم نے (اس عذاب سے) انکو اور جو انکے ساتھ کشتی میں تھے

جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ

کیا ہم نے اُن کو جانشین اور ڈبو دیا ہم نے ان لوگوں کو کہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو پس دیکھ

ان کو زمین پر آباد کیا اور دبائی جو لوگ رہ گئے تھے) جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو (اس طوفان میں) غرق کر دیا سو دیکھنا چاہیے

كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ○ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا

کیونکر ہوئی عاقبت ڈرائے گیوں کی پھر بھیجے ہم نے پیچھے اُس سے پیغمبر

کیسا برا انجام ہوا اُن لوگوں کا جو (عذاب الٰہی سے) ڈرائے جا چکے تھے پھر نوح (علیہ السلام) کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا

اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا

طرف قوم اُن کی کے پس آئے ان کے پاس ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس نہ تھے کہ ایمان لاویں ساتھ اس چیز کے کہ جھٹلایا تھا

سو وہ ان کے پاس معجزات لیکر آئے (مگر) پھر (بھی اُن کی ضد اور ہٹ کی یہ کیفیت تھی کہ) جس چیز کو انھوں نے اول اول میں (ایکبار) جھوٹا کہہ دیا

بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ○ ثُمَّ

اس کو پہلے اس سے اسی طرح مہر رکھتے ہیں ہم اوپر دلوں حد سے نکل جانے والوں کے پھر

یہ نہ ہوا کہ پھر اسکو مان لیتے (اور جیسے یہ لوگ دل کے سخت تھے) اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتے ہیں پھر

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی وَ هٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ

بھیجا ہم نے پیچھے اُن سے موسیٰ کو اور ہارون کو طرف فرعون کی اور سرداروں اُس کے کے

ان (مذکورین) پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو فرعون اور اسکے سرداروں کے پاس اپنے معجزات (عصا اور ید بیضا)

بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ○ فَلَمَّا جَآءَهُمُ

ساتھ نشانیوں اپنی کے پس تکبر کیا انھوں نے اور تھے وہ لوگ قوم گناہگار پس جب آیا اُن کے پاس

دیکر بھیجا سو انھوں نے (دعوے کے ساتھ ہی انکی تصدیق کرنے سے) تکبر کیا اور وہ لوگ جرائم کے خوگر تھے (اسلئے طاعت نہ کی) پھر جب (بعد دعوے کے) انکو ہمارے

الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ○ قَالَ

حق نزدیک ہمارے سے کہا اُنھوں نے تحقیق یہ البتہ جادو ہے ظاہر کہا

پاس سے (نبوت موسویہ پر) صحیح دلیل پہونچی تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یقیناً یہ صریح جادو ہے موسیٰ (علیہ السلام)

مُوْسٰۤی اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَ لَا یُفْلِحُ

موسیٰ نے کیا کہتے ہو تم واسطے حق کے جب آیا تمھارے پاس کیا جادو ہے یہ اور نہیں چھٹکارا پاتے

نے فرمایا کیا تم اس صحیح دلیل کی نسبت جبکہ وہ تمھارے پاس پہنچی ایسی بات کہتے ہو (کہ یہ جادو ہے) کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر کامیاب

السّٰحِرُوْنَ ○ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ

جادوگر کہا انھوں نے کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دے ہمکو اس چیز سے کہ پایا ہے ہم نے اوپر اس کے

نہیں ہوا کرتے وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اسلئے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے

توضیح الکلام ۵۱ قوله وامرت ان اکون الخ یعنی مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے اوامر کی بجا آوری اور اس کے ممنوعات سے پرہیز کروں اور دوسروں کو اس کی ہدایت اور تبلیغ کروں ۵۲ قوله فنجینه الخ حضرت نوح علیہ السلام کے ہمراہ چالیس مرد اور چالیس عورتیں بچ رہیں جو کشتی میں سوار تھیں یہاں بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوا ہے کہ جب سارے جہاں کا خلاصہ اس زمانہ میں یہی چالیس نفر تھے اور ان سب کے نبی حضرت نوح علیہ السلام ہی تھے تو حضرت نوح کی نبوت اور بعثت عام ہو گئی لہذا عموم بعثت رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ مخصوص نہ رہی۔ جواب یہ ہے کہ عموم بعثت کے معنی یہ ہیں کہ جب مختلف امتیں موجود ہوں اُس وقت آپ کی بعثت سب کی طرف ہو گی اور دوسرے نبیوں کی خاص خاص قوموں کی طرف۔ اور یہ خصوصیت بجز رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو حاصل نہیں کیونکہ بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں مختلف قومیں ہی کب موجود رہی تھیں۔ ۵۳ قوله ثم بعثنا الخ یعنی پھر قوم نوح کے بعد اور قومیں اور ان کے رسول دنیا میں آئے جن کا نام نہیں لیا اور ان سے مراد حضرات ہود اور صالح اور ابراہیم اور لوط اور شعیب علیہم السلام ہیں اور ہر ایک نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے بھی قوم نوح ہی کا طریقہ اختیار کیا کہ انبیا کی باتیں نہ مانیں اور ان کے معجزوں کو جھٹلایا اور اس بات سے عبرت نہ حاصل کی کہ قوم نوح اپنے نبی کا کہنا نہ ماننے سے تباہ و برباد ہو چکی ہے ۱۲ ۵۴ قوله ثم بعثنا موسیٰ وھارون الخ یعنی خدا تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون دونوں کو فرعون اور اسکی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا یہاں سے تو صرف اتنا ہی معلوم ہوا مگر دوسری جگہ سے ثابت ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وزیر اور ان کے معین تھے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْ اور اگر رسول بھی ہوں اور معین بھی تو اس میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ لہذا جو شخص ان میں سے کسی کی رسالت کا بھی انکار کریگا وہ کافر ہو گا ۱۲

أَبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا

باپوں اپنوں کو اور ہووے واسطے تمہارے بڑائی بیچ زمین کے اور نہیں ہم واسطے تمہارے

اپنے بزرگوں کو دیکھا ہے اور (اسلئے آئے ہو کہ) تم دونوں کو دنیا میں ریاست اور سرداری مل جاوے اور (تم خوب سمجھ لو کہ) ہم تم دونوں کو

بِمُؤْمِنِينَ ○ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ○

ایمان لانے والے اور کہا فرعون نے لے آؤ میرے پاس ہر جادوگر دانا کو

کبھی نہ مانیں گے۔ اور فرعون نے (اپنے سرداروں سے) کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو (جو ہماری قلمرو میں ہیں) حاضر کرو

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ○

پس جب آئے جادوگر کہا واسطے اُن کے موسیٰ نے ڈالو جو کچھ ہو تم ڈالنے والے

(چنانچہ جمع کیے گئے) سو جب وہ آئے (اور موسیٰؑ سے مقابلہ ہوا) موسیٰؑ نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم کو (میدان میں) ڈالنا ہے۔

فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ

پس جب ڈالا انھوں نے کہا موسیٰؑ نے جو لائے ہو تم جادو ہے تحقیق اللہ شتاب باطل کرتا ہے اُسکو

سو جب انھوں نے (اپنا جادو کا سامان) ڈالا تو موسیٰؑ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم دکھا کر لائے ہو یہ جادو ہے یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو ابھی درہم برہم

إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ○ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ

تحقیق اللہ نہیں سنوارتا کام مفسدوں کا اور ثابت کرے گا اللہ حق کو

(کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ دلیل صحیح (یعنی معجزہ) کو اپنے وعدوں کے موافق

بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ○ ع فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ

ساتھ باتوں اپنی کے اور اگرچہ ناخوش رکھیں گنہگار پس نہ ایمان لائے واسطے موسیٰؑ کے مگر اولاد

ثابت کر دیتا ہے گو مجرم (اور کافر) لوگ کیسا ہی ناگوار سمجھیں پس (جب عصا کا معجزہ ظاہر ہوا تو) موسیٰ (علیہ السلام) پر (شروع شروع میں) ان کی

مِنْ قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَنْ يَفْتِنَهُمْ ۚ

قوم اس کی کی اوپر ڈر کے فرعون سے اور سرداروں اُن کے سے اس سے کہ عذاب کرے اُن کو

قوم میں سے صرف قدرے قلیل آدمی ایمان لائے وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں (ظاہر ہونے پر) ان کو تکلیف (نہ) پہنچا دے

وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ○

اور تحقیق فرعون البتہ چڑھا ہوا ہے بیچ زمین کے اور تحقیق وہ البتہ بے باکوں سے ہے

اور واقع میں (ڈرنا اُن کا بیجا نہ تھا کیونکہ) فرعون اُس ملک میں زور (سلطنت) رکھتا تھا اور یہ بھی بات تھی کہ وہ حد (انصاف) سے باہر ہو جاتا تھا

وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا

اور کہا موسیٰؑ نے اے قوم میری اگر ہو تم ایمان لائے ساتھ اللہ کے پس اوپر اسی کے توکل کرو

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم (سچے دل سے) اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو سوچ بچار مت کرو بلکہ اُسی پر توکل کرو

إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ○ فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا

اگر ہو تم فرمانبردار پس کہا انھوں نے اوپر اللہ کے توکل کیا ہم نے اے رب ہمارے مت

اگر تم اس کی اطاعت کرنے والے ہو انھوں نے (جواب میں) عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا اے ہمارے پروردگار

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

کر ہم کو فتنہ واسطے قوم ظالموں کے اور نجات دے ہم کو ساتھ رحمت اپنی کے

ہم کو ان ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت کا صدقہ ان

توضیح الکلام سلسلۃ اللہ تعالیٰ از فرعون ۱۲

جب فرعون اور اس کی قوم کے آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر کہنے لگے تو فرعون اپنے خیال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جادو کو توڑنے کیلئے بولا کہ میری قلمرو کے ماہر جادوگروں کو بلا لاؤ چنانچہ سب جمع ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کی ٹھیری تو آپ نے فرمایا ڈالو جو کچھ تم کو میدان میں ڈالنا ہے اگر کوئی شبہ کرے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیسے اسکو جادو کا حکم دیا حالانکہ جادو کفر ہے اور کفر کا حکم بھی کفر ہے جواب یہ ہے کہ حقیقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو پیش کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ رسیاں اور لاٹھیاں جن کو وہ ساتھ لیکر آئے تھے میدان میں ڈالنے کا حکم بایں غرض دیا کہ تاکہ مخلوق پر واضح ہو جائے کہ جو کچھ ان لوگوں نے پیش کیا عمل فاسد اور سبھی باطل ہے اور درحقیقت مقصد آپکا یہ تھا کہ تم جو میرے افعال کو جادو بتلاتے ہو یہ محض غلط ہے بلکہ تم جو عمل کرو گے یہ جادو ہے جو باطل محض ہے آگے فرمایا کہ ابھی تم پر واضح ہوا جاتا ہے کہ جو کچھ تم لائے ہو وہ باطل ہے جسے اللہ تعالیٰ میٹ دیگا اور میں جو کچھ پیش کرونگا وہ جادو نہیں بلکہ حق محض ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو ثابت کرے گا۔

ع ۸ — ۱۲ — ۱۳

خواص الکلام سے تولہ

فلما جاء السحرة سے المفسدین تک سخت جادو کے دفع کرنے کے لئے نافع ہے۔ ایک گھڑا بارش کے پانی کا ایسی جگہ سے لے جہاں برسنے کے وقت نظر نہ پڑی ہو، اور ایک گھڑا ایسے کنویں کا پانی لے جس میں کوئی پانی نہ بھرتا ہو پھر جمعہ کے دن ایسے سات درختوں کے پتے لے جس کا پھل کھایا نہ جاتا ہو پھر دونوں پانی ملا کر ساتوں پتے ڈالدے پھر آیتوں کو لکھ کر اس پانی سے دھو کر مسحور کو کنارۂ دریا پر لے جا کر پانی میں اس کو کھڑا کر کے رات کے وقت اس پانی سے اس کو غسل کراویں انشاء اللہ تعالیٰ سحر باطل ہو گا ۔ اور فلما القوا سے المجرمون تک کسی نے کسی پر جادو کیا ہو تو ایک برتن میں پانی بھر کر رکھ لے پھر اس آیت کو اور آیت وتقع الحق کو چار آیتوں کے اخیر تک اور آیت انما صنعوا کید ساحر کو آخر آیت تک پڑھے اور پانی پر دم کرے پھر اُس پانی کو مسحور کے سر پر ڈالدے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی۔ ۱۲

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

قوم کافروں سے اور وحی بھیجی ہم نے طرف موسیٰ کے اور بھائی اس کے کے یہ کہ مقرر کرو

کافروں سے نجات دے۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور انکے بھائی (ہارون) کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کیلئے (بدستور) مصر

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا

واسطے قوم اپنی کے بیچ مصر کے گھر اور کرو گھروں اپنوں کو یعنی مسجدیں بناؤ اور قائم رکھو

ہی میں گھر برقرار رکھو اور (نماز کے اوقات میں) تم سب اپنے انہیں گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو اور (یہ ضروری ہے کہ) نماز کے پابند رہو

الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ

نماز کو اور بشارت دے ایمان والوں کو اور کہا موسیٰ نے اے رب ہمارے تحقیق تو نے

اور (اے موسیٰ) آپ مسلمانوں کو بشارت دیدیں۔ اور موسیٰ نے (دعا میں) عرض کیا کہ اے ہمارے رب ہم کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ

اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا

دیا ہے فرعون کو اور سرداروں اُس کے کو آرائش اور مال بیچ زندگانی دنیا کے اے رب ہمارے

آپ نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان تجمل اور طرح طرح کے مال دنیوی زندگی میں اے ہمارے رب

لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ

تو کہ گمراہ کریں راہ تیری سے اے رب ہمارے میٹ ڈال اوپر مالوں ان کے کے اور سختی ڈال

اسی واسطے دیے ہیں کہ وہ آپ کی راہ سے (لوگوں کو) گمراہ کریں۔ اے ہمارے رب ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دیجئے اور ان کے دلوں کو

عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○

اوپر دلوں اُن کے کے پس نہ ایمان لاویں یہاں تک کہ دیکھیں عذاب درد دینے والا

(زیادہ) سخت کر دیجئے (جس سے ہلاکت کے مستحق ہو جاویں) سو یہ ایمان نہ لانے پاویں یہاں تک کہ عذاب الیم (کے مستحق ہو کر اس) کو دیکھ لیں

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰۗنِّ سَبِيْلَ

کہا تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری پس مستقیم رہو تم اور ہر گز مت پیروی کیجو راہ

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی سو تم (اپنے منصبی کام یعنی تبلیغ پر) مستقیم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ

ان لوگوں کی کہ نہیں جانتے اور اُتار لے گئے ہم بنی اسرائیل کو دریا سے

جن کو علم نہیں اور ہم نے بنی اسرائیل کو (اس) دریا سے پار کر دیا

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ

پس پیچھا کیا اُن کا فرعون نے اور لشکروں اُس کے نے سرکشی سے اور تعدی سے یہاں تک کہ جب پا لیا اُس کو

پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون مع اپنے لشکر کے ظلم اور زیادتی کے ارادے سے (دریا میں) چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا اور (عذاب کے) ملائکہ نظر آنے لگے

الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ

غرق نے کہا کہ ایمان لایا میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ جو ایمان لائے ہیں ساتھ اُس کے بنی اسرائیل

تو دہشت زدہ ہو کر کہنے لگا میں ایمان لاتا ہوں کہ بجز اس کے کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں کوئی معبود نہیں

وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ اٰۗلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ

اور میں فرمانبرداروں سے ہوں۔ کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور تحقیق نافرمانی کر چکا پہلے اس سے اور تھا تو

اور میں مسلمانوں میں داخل ہوتا ہوں۔ جواب دیا گیا کہ اب ایمان لاتا ہے اور پہلے سے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا اب نجات

توضیح الکلام قولہ تبوّا الخ جب فرعون کے ہلاک ہونے کا وقت قریب پہونچا تو حکم ہوا کہ اپنی قوم کو ان میں شامل نہ رکھو اپنا محلہ جدا بساؤ اور مکانات رو بقبلہ بناؤ کہ وہی مسجد قرار پاویں اور ان ہی میں نمازیں پڑھو کذا فی الموضح و قال مولانا اجعلوا الخ کا حاصل یہ ہے کہ پہلی امتوں میں بجز مسجدوں کے اور جگہ نماز نہ ہوتی تھی مگر خوف میں ان کو اجازت دیگئی پھر اس میں بھی گھر کے ہر جزو میں درست نہ ہو گی بلکہ موضع معین کرنا پڑے گا اس بنا پر بھی امت محمدیہ ان سے خصوصیت میں ممتاز رہی کہ ان کے لئے اس تعین کی بھی ضرورت نہیں ۱۲ قولہ واقیموا الصلوٰۃ الخ شاید یہ حکم اقامت صلوٰۃ کا اس طور پر دیا ہے جیسے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اس صورت میں یہ قول آیت قال موسیٰ لقومہ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ الخ کی تفصیل ہو جائے گی۔ اور یہ سب احکام آثار قبول دعا سے اس سبب سے ہیں کہ تبوا کے حکم سے سفر کی پریشانی سے بچا دیا اور اجعلوا بیوتکم میں خروج الصلوٰۃ سے جو سبب اظہار کا ہوتا معاف کر دیا اور اقیموا الصلوٰۃ میں نجات کی تدبیر بتلا دی اور بشر میں وعدۂ نجات کر دیا اور ان سب باتوں میں دعا کی قبولیت کا دخل ظاہر ہے ۱۲ قولہ وقال موسیٰ الخ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے اور وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا کہ یہ کمبخت ایمان لانے والے نہیں ہیں تو ان پر عذاب نازل ہونے کی بد دعا کی۔ ہارون علیہ السلام آمین کہتے جاتے تھے اللہ پاک نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو دعا کی قبولیت سے مطلع کر دیا لیکن فرما دیا کہ عذاب کا وقت معین ہے جلدی نہ کرنا اور نا صبری کی مصلحت سے انجان نہ بننا آخر کار فرعون اور اس کے ساتھی چالیس برس بعد دریائے نیل میں ڈبوئے گئے اور کفر ہی کی حالت میں مرے اور ان کا مال و زر سب یک لخت پتھر بن گیا ۱۲ قولہ وقد عصیت الخ یعنی اسوقت کہ جب تو آخرت کا سامنا کر چکا ایمان لانا کچھ مفید نہیں اور بعض روایتوں میں جو یہ آیا ہے کہ جب فرعون لا الٰہ الا اللہ الخ کہہ رہا تھا تو حضرت جبرئیل اسکے منہ میں مٹی ٹھونستے تھے اسکی توجیہ یہ ہو کہ تاکہ دنیا کی رحمت حق تعالیٰ کی نہ ہو جائے گو آخرت میں تو اس وقت کا ایمان لانا یقیناً فائدہ مند نہ تھا مگر یہ شبہ تھا کہ شاید حق …

الْمُفْسِدِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ

مفسدوں سے پس آج نجات دینگے ہم تجھ کو ساتھ بدن تیرے کے تو کہ ہو تو واسطے اُن لوگوں کے

جا بنا ہی سو (بجائے نجات مطلوبہ کے) آج ہم تیری لاش کو (دریا میں تہ نشین ہونے سے) نجات دینگے تاکہ تو اُن کیلئے جو تیرے بعد (موجود) ہیں موجب عبرت ہو

خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝

کہ پیچھے تیرے ہیں نشانی اور تحقیق بہت لوگوں میں سے نشانیوں ہماری سے البتہ غافل ہیں۔

تیرے بعد (موجود) ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ (پھر بھی) بہت سے آدمی ہماری (ایسی ایسی) عبرتوں سے غافل ہیں۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ

اور البتہ تحقیق جگہ دی ہم نے بنی اسرائیل کو جگہ دینا راستی کا اور رزق دیا ہم نے ان کو

اور مخالفت احکام الٰہیہ سے نہیں ڈرتے) اور ہم نے (غرق فرعون کے بعد) بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانا رہنے کو دیا اور ہم نے انکو نفیس چیزیں (جنات و

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ

پاکیزہ چیزوں سے پس نہ اختلاف کیا انہوں نے یہاں تک کہ آیا ان کے پاس علم تحقیق

کھانے کو دیں انہوں نے (جہل کی وجہ سے) اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ انکے پاس احکام کا علم پہنچ گیا۔ یقینی بات ہے کہ آپ کا

رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

پروردگار تیرا فیصل کرے گا درمیان ان کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اس کے اختلاف کرتے

رب اُن (اختلاف کرنے والوں) کے درمیان قیامت کے دن اُن امور میں فیصلہ (عملی) کریگا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ

پس اگر ہو تو بیچ شک کے اُس چیز سے کہ نازل کی ہم نے طرف تیرے پس سوال کر اُن لوگوں سے

پھر اگر بالفرض آپ اُس (کتاب) کی طرف سے شک (و شبہ) میں ہوں جسکو ہم نے آپکے پاس بھیجا ہے تو آپ اُن لوگوں سے پوچھ دیکھئے جو آپ سے

يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

کہ پڑھتے ہیں کتاب پہلے تجھ سے تحقیق آیا ہے تیرے پاس حق پروردگار تیرے سے

پہلی کتابوں کو پڑھتے ہیں (مراد توریت و انجیل ہیں تو وہ قرآن کو سچ بتلائیں گے) بیشک آپکے پاس آپکے رب کی طرف سے سچی کتاب آئی ہے۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

پس مت ہو شک لانے والوں سے اور مت ہو اُن لوگوں سے کہ جھٹلاتے ہیں نشانیوں

آپ ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہوں اور (نہ شک کرنیوالوں سے بڑھ کر) اُن لوگوں میں ہوں جنھوں نے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ

اللہ کی کو پس ہو جاوے گا ٹوٹا پانے والوں سے تحقیق وہ لوگ کہ ثابت ہوئی

اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا کہیں آپ (نعوذ باللہ) تباہ نہ ہو جاویں یقیناً جن لوگوں کے حق میں آپکے رب کی (یہ ازلی) بات کہ ایمان

عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ

اوپر اُن کے بات پروردگار تیری کی نہیں ایمان لاویں گے اور اگرچہ آویں اُن کے پاس سب نشانیاں

نہ لاویں گے ثابت ہو چکی ہے وہ (کبھی) ایمان نہ لاویں گے۔ گو اُن کے پاس تمام دلائل (ثبوت حق کے) پہنچ جاویں

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ

یہاں تک کہ دیکھیں عذاب درد دینے والا پس کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لائی ہو

جب تک کہ عذاب دردناک کو نہ دیکھ لیں سو (مگر اس وقت ایمان نافع نہیں ہوتا) چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی

توضیح الکلام سورہ متعلقات

سلہ قولہ مُبَوَّاَ صِدْقٍ الخ یعنی بہت اچھا ٹھکانا مکان کی صفت صدق لائے کیونکہ عرب کی عادت ہے کہ جب وہ کسی چیز کی تعریف کرتے ہیں تو اس چیز کو صدق کی طرف مضاف کر دیتے ہیں بولتے ہیں قدم صدق اور رجل صدق اور اس جگہ کی تعیین تفسیروں میں شام اور مصر کے ساتھ کی ہے ۱۲

سلہ قولہ فَسْـَٔلِ الخ اس میں ظاہرا تو رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے مگر مقصود دوسروں کو خطاب کرنا ہے اور آپکو خطاب کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ دلیل بہت کافی ہے قرآن شریف کے منزل من اللہ ہونیکی اس لئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے یہ بتلایا کہ اگر آپ نبی ہو کر توریت و انجیل پڑھنے والوں سے اسکی تصدیق چاہیں تو کر سکتے ہیں وہ آپکو بتلادیں گے کہ توریت و انجیل میں اس کے نزول کی اطلاع ہے اور اُن کا تصدیق کر دینا آپکی تصدیق کیلئے کافی ہو سکتا ہے حالانکہ آپکی گفتگو بالذات حق تعالیٰ سے اور بذریعہ جبریل کے ہوا کرتی ہے تو بھلا ان لوگوں کی تصدیق کے لئے کیسے کافی نہ ہوگا جنکی گفتگو کسی طور بھی حق تعالیٰ سے نہیں ہوتی ان کیلئے تو بدرجہ اولیٰ کافی ہوگا اور فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرنیکا یہ فائدہ ہے کہ جب ایسے شخص کو شک لانے سے منع کر دیا گیا جس سے شک لانے کا احتمال بھی نہ تھا یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو جن لوگوں کے شک لانیکا احتمال ہو انکو تو اس شک لانیکی ممانعت بدرجہ اولیٰ نکلیگی اور حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپنے فرمایا کہ نہیں شک لاؤں اور نہ سوال

کروں اس سے سمجھ میں آگیا کہ مقصود آپ کو خطاب کرنا نہ تھا ۱۲ سلہ قولہ فَمَا اخْتَلَفُوْا الخ اختلاف کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ باوجود نبوت کے حق ماننے کے اور کسی نبی کی نبوت تسلیم کرتے ہوئے اس کے حکموں میں حیلے اور حجتیں نکالتے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی قوم نے گائے کے بارہ میں کیا تھا اور دوسرا یہ کہ بعض انبیاء کی تصدیق نہیں کرتے تھے چنانچہ یہود ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے تھے اور یہ انعامات کہ اچھا ٹھکانا دیا اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں اگرچہ ان کے آباؤ اجداد پر کئے تھے مگر باپ . . .

سلہ قولہ تحقیق جگہ دی ہم نے (حاشیہ عمودی) [illegible]

ع ۹ ۱۰ ۱۴

فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

پس نفع دیا ہوا اسکو ایمان اُسکے نے — مگر قوم یونسؑ کی — جب ایمان لائے کھول دیا ہم نے اُن سے

کہ ایمان لانا اسکو نافع ہوتا، ہاں مگر یونس (علیہ السلام) کی قوم — جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝

عذاب — رسوائی کا — بیچ زندگانی دنیا کے — اور فائدہ دیا ہم نے انکو ایک مدت تک

عذاب کو دنیوی زندگی میں اُن پر سے ٹال دیا اور انکو ایک وقت خاص (یعنی وقت موت) تک (خیرو خوبی کے ساتھ) عیش دیا۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ

اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ ایمان لاتے — جو کوئی بیچ زمین کے ہیں — سب — سارے۔

اور (اُن اقوام وقری کی کیا تخصیص ہے) اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام روئے زمین کے لوگ سب کے سب ایمان لے آتے۔

اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ

آیا پس تو زبردستی کرتا ہے لوگوں کو — یہاں تک کہ ہو جاویں — مسلمان — اور نہیں ممکن

سو جب یہ بات ہے تو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں جس میں وہ ایمان ہی لے آویں۔ حالانکہ کسی شخص کا ایمان لانا

لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى

کسی جی کو — یہ کہ ایمان لاوے — مگر ساتھ حکم خدا کے — اور کر دیتا ہے — پلیدی — اوپر

بدون خدا کے حکم (یعنی مشیت) کے ممکن نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بے عقل لوگوں پر (کفر کی)

الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ان لوگوں کے کہ نہیں سمجھتے — کہہ کہ دیکھو کیا کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے

گندگی واقع کر دیتا ہے — آپ کہدیجئے کہ تم غور کرو (اور دیکھو) کہ کیا کیا چیزیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں

وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَهَلْ

اور نہیں کفایت کرتیں نشانیاں اور ڈرانے والے اُس قوم سے کہ نہیں ایمان لاتے — پس نہیں

اور جو لوگ (عناداً) ایمان نہیں لاتے اُن کو دلائل اور دھمکیاں کچھ فائدے نہیں پہنچاتیں (یہ بیان ہوا انکے عناد کا) سو وہ لوگ (بدلالت حال)

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ

انتظار کرتے — مگر مانند — دنوں اُن لوگوں کے کہ گذرے ہیں پہلے اُن سے — کہہ

صرف اُن لوگوں کے سے واقعات کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَ

پس منتظر رہو — تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والوں سے ہوں — پھر نجات دیں گے ہم پیغمبروں اپنوں کو اور

کہ اچھا تو تم (اسکے) انتظار میں رہو میں بھی تمہارے ساتھ (اُسکے) انتظار کرنے والوں میں ہوں — پھر ہم اس عذاب سے اپنے پیغمبروں کو اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ

اُن لوگوں کو جو ایمان لائے — اسی طرح — ثابت ہوا اوپر ہمارے نجات دینا مسلمانوں کا — کہہ

ایمان والوں کو بچا لیتے تھے (جسطرح ان مومنین کو ہمنے نجات دی تھی ہم اسی طرح سب ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں یہ (حسب وعدہ) ہمارے ذمہ ہے۔ آپ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ

اے لوگو — اگر ہو تم بیچ شک کے — دین میرے سے — پس نہیں عبادت کرتا میں

کہ اے لوگو اگر تم میرے دین کی طرف سے شک (اور تردد) میں ہو تو میں اُن معبودوں کی عبادت نہیں کرتا

توضیح الکلام

ل قولہ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ الخ یعنی اللہ تعالےٰ چاہتا تو دنیا جہاں کے لوگ سب کے سب ایمان پر مجبوراً متفق ہو کر مسلمان بن جاتے لیکن اس نے آزمایش کیلئے حق اور باطل کو کھول کر بیان کر دیا اب چاہتا یہ ہے کہ اپنے اختیار اور رضامندی سے حق کی طرف چلیں اور ایمان لاویں تو جنھوں نے ایمان اختیار کیا مقبول ہے اور جنھوں نے کفر اختیار کیا مردود ہے ۱۲

ل قولہ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ آسمانوں میں ستارے وغیرہ اور زمین میں بے انتہا مخلوق نظر آتی ہے یعنی ان میں غور کرنے سے توحید کی دلیل عقلی حاصل ہو گی یہ بیان ہوا ان کے مکلف ہونے کا ۱۲

ل قولہ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ الخ یعنی باوجود دلائل اور وعیدوں کے جو ایمان نہیں لاتے تو انکی حالت اس شخص کے مشابہ ہے جو ایسے عذاب کا منتظر ہو جو کہ پہلی قوموں پر آیا تھا ۱۲

ل قولہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ پس اسی طرح اگر ان کفار پر کوئی اُفتاد پڑی تو مسلمان اس سے محفوظ رہیں گے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں، آخرت میں تو مومنوں کا عذاب سے بچنا ظاہر ہے اور پہلے عذابوں میں دنیوی عذاب بھی بچنا ظاہر ہے کہ ان سے وہ ہلاک نہیں ہوئے صرف کافر ہی ہلاک ہوئے اور اس اُمت کے کافروں پر جو دنیوی عذاب ہے یعنی قتل و قید وغیرہ اس سے بھی مسلمان بچے ہوئے ہیں کیونکہ اگر کوئی مسلمان کسی کافر کے ہاتھ سے شہید ہو جاتا ہے تو یہ مسلمان کے لئے عذاب نہیں ہوتا ۱۲

ع ۱۰ — ۱۱ — ۱۵

ل قولہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ الخ توحید اور مسائل معاد پر ہر قسم کے دلائل قائم کر کے اب خاتمہ سورت میں حجت تمام کرتا ہے کہ اے نبی لوگوں سے کہدو کہ اب بھی تمھیں میرے دین میں شک باقی ہے تو اس کی طمع نہ رکھنا کہ میں تمہارے دین کو اختیار کر لوں گا بلکہ مجھے توحید پر مستقیم رہنے کا حکم دیا گیا ہے پھر دین کے اصل الاصول یعنی اُس کی پرستش کرنا خدا تعالیٰ کی صفات کمال کے ضمن میں بیان فرماتا ہے اور طبعاً ان کی بت پرستی پر بھی تعریض فرماتا ہے کہ یہ چیزیں قابل پرستش نہیں۔ پہلی صفت تو یہ ہے الذی یتوفکم الخ اسکی تفسیر صفحہ ۳۱۱ میں پڑھئے ۱۲

الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِي

ان کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوائے اللہ کے ولیکن عبادت کرتا ہوں میں اللہ کو وہ جو

جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو لیکن ہاں اس معبود کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری

يَتَوَفّٰىكُمْ ج وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ وَأَنْ أَقِمْ

قبض کرتا ہے تم کو اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ ہوں میں ایمان والوں سے اور یہ کہ سیدھا کر

جان قبض کرتا ہے اور مجھ کو (منجانب اللہ) یہ حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانیوالوں میں سے ہوں ۰ اور یہ کہ اپنے آپ کو اس دین

وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ج وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○

منہ اپنے کو واسطے دین کے حنیف ہو کر اور مت ہو مشرکوں سے

(مذکور توحید خالص) کی طرف اس طرح متوجہ رکھنا کہ اور سب طریقوں سے علیحدہ ہو جاؤ اور (مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ) کبھی مشرک مت بننا۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ج فَإِنْ

اور مت پکار سوائے اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے تجھ کو اور نہ ضرر دے تجھ کو پس اگر

اور یہ حکم ہوا ہے کہ خدا (کی توحید) کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا کہ جو تجھ کو نہ (عبادت کرنیکی حالت میں) کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ (ترک عبادت کی

فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظّٰلِمِينَ ○ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ

کیا تو نے پس تحقیق تو اس وقت ظالموں سے ہے اور اگر لگا دیوے تجھ کو اللہ

(بالفرض) ایسا کیا (یعنی غیر خدا کی عبادت کی) تو تم اس حالت میں (اللہ کا حق ضائع کرنیوالوں میں سے ہو جاؤ گے اور (مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ) اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی

بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ج وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ

برائی پس نہیں کھولنے والا واسطے اس کے مگر وہی اور اگر ارادہ کرے ساتھ تیرے بھلائی کا پس نہیں کوئی پھیرنے والا

تکلیف پہنچاوے تو بجز اس کے اور کوئی اس کا دور کرنیوالا نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانیوالا نہیں

لِفَضْلِهِ ط يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ط وَهُوَ

فضل اس کے کو پہنچا دیتا ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور وہ

بلکہ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں مبذول فرمائیں اور وہ

الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

بخشنے والا مہربان ہے کہہ اے لوگو تحقیق آیا ہے تمہارے پاس حق پروردگار

بڑی مغفرت بڑی رحمت والے ہیں۔ آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ اے لوگو تمہارے پاس (دین) حق رب کی طرف سے (بدلیل)

رَبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ج وَمَنْ

تمہارے سے پس جس نے راہ پائی پس سوائے اس کے نہیں کہ راہ پاتا ہے واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی

پہنچ چکا ہے سو (اس کے پہنچ جانیکے بعد) جو شخص راہ راست پر آجاوے گا سو وہ اپنے نفع کے واسطے راہ راست پر آوے گا اور جو شخص (اب بھی)

ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ط وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ○ ط وَ

گمراہ ہوا پس سوائے اسکے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر اس کے اور نہیں میں اوپر تمہارے داروغہ اور

بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا (یعنی اس کا وبال بھی) اسی پر پڑیگا۔ اور میں تم پر (کچھ بطور ذمہ داری کے) مسلط نہیں کیا گیا۔ اور آپ

اتَّبِعْ مَا يُوحٰى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ج وَهُوَ

پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے اور صبر کر یہاں تک کہ حکم کرے اللہ اور وہ

اس کا اتباع کرتے رہئے جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور ان کی کفر و ایذا پر صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (ان کا) فیصلہ کر دیں گے اور وہ

توضیح الکلام

لہ قولہ الّذِی یتوفّٰکم الخ

یہ اس لئے بیان فرمایا کہ موت سے زیادہ کوئی مسئلہ انسان کے نزدیک مسلم الثبوت نہیں جس میں کسی کو بھی شک و شبہ نہیں اور جو نہایت خوفناک چیز ہے اور جو دار آخرت کی کلید ہے وہ اسی کے قبضہ قدرت میں ہے تو پھر اوروں کی پرستش بے فائدہ بات ہے اس سے قطع نظر کر کے کہ جب ہم تنہائی کے وقت آج سے سو برس تک کا گذرا ہوا زمانہ دھیان اور خیال میں لاتے ہیں اور اس زمانہ کے نامور باکمال اہل مال یا اہل جمال لوگوں کے تذکرہ بھی دوسری آنکھ کے سامنے رکھ لیتے ہیں تو دل میں ایک دھواں سا اٹھتا ہے اور یہ عالم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دریا ہے جو موجیں مارتا ہوا بہا چلا جاتا ہے کہ یا رب اس زمانہ کے حسینوں شہزادوں رئیسوں نوابوں بادشاہوں غریبوں حکیموں عالموں وغیرہم میں سے آج ایک بھی باقی نہیں کہ جس سے اس زمانہ کا حال پوچھئے ہر رات کو اس کا نمونہ سوتے میں دیکھ لیتے ہیں کہ اس وقت سناٹا ہوتا ہے کہیں سے آواز بھی نہیں آتی بازار اور شہر اجاڑ معلوم ہوتے ہیں اسی لئے یتوفّی مضارع کا صیغہ ذکر کیا جس میں زمانہ حال بھی داخل ہے اور دوسری صفت یہ ہے کہ ۲ قولہ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ الخ نفع نقصان دینے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں اس عالم میں پتہ بھی اس کے بلا حکم نہیں ہلتا ۱۲

خواص الکلام

لہ قولہ

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ سے الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ تک کعب احبار سے منقول ہے کہ سات آیتیں ہیں جب میں انکو پڑھ لیتا ہوں تو کسی بات کا خوف نہیں رہتا ایک تو یہی آیت اور دوسری آیت قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا سے المومنون تک تیسری وما من دابۃ سے مبین تک چوتھی انی توکلت علی اللہ سے مستقیم تک پانچویں وکاین من دابۃ سے السمیع العلیم تک چھٹی ما یفتح اللہ سے الحکیم تک ساتویں ولئن سالتہم من خلق السموات سے المتوکلون تک ۱۲

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ — خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

سورہ ہود مکہ میں نازل ہوئی اور اسمیں ایکسو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں — بہتر ہے سب حکم کرنے والوں کا — سب فیصلہ کرنیوالوں میں اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

کھا تیا ۱۹۳۶ — حروفہا ۹۲۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ

ایک کتاب ہے کہ ثابت کی گئیں آیتیں اُس کی پھر جدا کی گئی ہیں نزدیک حکمت والے

حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ

خبردار کے سے یہ کہ مت عبادت کرو مگر اللہ کو تحقیق میں واسطے تمہارے اُس سے

نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ

ڈرانے والا ہوں اور خوش خبری دینے والا ہوں اور یہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پھر

تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ

توبہ کرو طرف اُس کے فائدہ دے گا تم کو فائدہ اچھا ایک وقت مقرر تک اور دے گا

كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ

ہر بڑائی والے کو بڑائی اُس کی اور اگر پھر جاؤ تم پس تحقیق میں ڈرتا ہوں

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى

اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے طرف اللہ کے ہے پھر جانا تمہارا اور وہ اوپر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

ہر چیز کے قادر ہے خبردار ہو کہ تحقیق وہ لپیٹتے ہیں سینے اپنے کو

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا

تو کہ چھپ جاویں اُس سے خبردار ہو جس وقت لپیٹتے ہیں کپڑے اپنے جانتا ہے جو کچھ

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو
سب جانتا ہے جو کچھ چھپکے چھپکے باتیں کرتے ہیں اور جو کچھ وہ باتیں ظاہر کرتے ہیں (کیونکہ) بالیقین وہ (تو) دلوں کے اندر کی باتیں جانتا ہے

توضیح الکلام سلہ تو آگاہ۔ یہ سورت اسوقت اتری کہ جب جہالت اور بت پرستی کا بازار گرم تھا خدا پرستی کا نام لینے والے پر صرف انگلیاں ہی اٹھتی تھیں بلکہ زہر آلود تیروں کا نشانہ بنایا جاتا تھا اس سورت میں منجملہ دیگر حالات انبیاء علیہم السلام کے حضرت ہود علیہ السلام کا قصہ نہایت عبرت انگیز ہے جس لئے ان کے نام سے یہ سورت نامزد کی گئی ہے اس آیت میں بہت سے پوشیدہ امور کی طرف اشارہ فرماکر کہ جن کو اس کا رسول کریم ہی سمجھتا تھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اول تو قرآن مجید کی خوبی اور اس کا منجانب اللہ ہونا بیان فرماتا ہے کہ قولہ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ الخ یعنی یہ کتاب قرآن وہ ہے جسکی آیات محکم ہیں جن میں عقل سلیم اور فہم مستقیم کو غور کرنے سے کوئی بھی خرابی اور نقصان معلوم نہیں ہوتا اسکے واقعات عبرت انگیز اسکی دی ہوئی خبریں سچی ہیں اس کے احکام ایسے ہیں کہ تہذیب اخلاق ہی کے ذمہ دار نہیں بلکہ سیاست ملک اور عالم آخرت میں سعادت عظمیٰ حاصل کرانے کیلئے حکماء کا دستور العمل ہیں ۱۲

نزول الکلام سلہ اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ الخ بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت اس مسلم شخص کے بارہ میں اتری جو آسمان کے نیچے قضاء حاجت اور جماع کرنے سے شرم کرتا تھا ۱۲ اور بعض تفاسیر میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت شریق کے بیٹے اخنس کے بارہ میں اتری جو مکہ کے منافقوں میں سے ایک منافق تھا نہایت چرب زبان کشادہ روئی سے بولنے والا دیکھنے میں بڑا بھلا آدمی اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا تو بڑی ہی محبت اور پسندیدگی کی باتیں کرتا لیکن دل میں برائی رکھتا تھا اور بقول بعض ایک کافر تھا جو اپنے گھر میں داخل ہوتا تو دروازہ پر پردہ ڈال دیتا اور اپنی پشت جھکا کر خود کو کپڑے میں چھپا لیتا اور کفر کی باتیں بکتا اور یہ خیال کرتا کہ اب میری اس کیفیت کی خبر خدا تعالیٰ کو نہیں ہوئی ۱۲ **خواص الکلام** سورۂ ہود علیہ السلام۔ ہرن کی جھلی پر لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے اُسے قوت و نصرت عطا ہو اگر سو آدمیوں سے مقابلہ ہو سب پر ہیبت غالب ہو جاوے اور اسکے خلاف کوئی گفتگو اس سے نہ کر سکے اور اگر اس کو زعفران سے لکھ کر تین

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ

اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے

اور کوئی (رزق کھانے والا) جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں

إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ

مگر اوپر اللہ کے ہے رزق اُس کا اور جانتا ہے جگہ قرار اُس کے کی اور جگہ سونپے اُس کے کی ہر ایک

کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ کو اور چندروزہ رہنے کی جگہ کو جانتا ہے سب چیزیں

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

بیچ کتاب بیان کرنے والی کے ہے اور وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو

کتاب مبین (یعنی لوح محفوظ) میں (بھی منضبط اور مندرج) ہیں۔ اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ سب آسمان اور زمین کو

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ

بیچ چھ دن کے اور تھا تخت اُس کا اوپر پانی کے تو کہ آزماوے تمکو کون تم میں سے بہتر ہے

چھ دن (کی مقدار) میں پیدا کیا اور اُس وقت اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ تمکو آزماوے کہ دیکھیں تم میں اچھا عمل کرنے والا

عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ

عمل میں اور اگر کہے تو البتہ تم اُٹھائے جاؤ گے پیچھے موت کے

کون ہے اور اگر آپ (لوگوں سے) کہتے ہیں کہ یقیناً تم لوگ مرنیکے بعد (قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کیے جاؤ گے، تو

لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ○ وَلَئِنْ

البتہ کہیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں ہے یہ مگر جادو ظاہر اور اگر

(ان میں) جو لوگ کافر ہیں وہ (قرآن کی نسبت جس میں بعث کی خبر ہے) کہتے ہیں کہ یہ تو نرا صاف جادو ہے اور اگر تھوڑے دنوں تک

أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ

ڈھیل دیویں ہم اُن سے عذاب کو ایک مدت گنی ہوئی تک البتہ کہیں گے کس چیز نے بند رکھا ہے اُس کو

(مراد دنیوی زندگی ہے) ہم اُن سے عذاب (موعود) کو ملتوی رکھتے ہیں (کہ اسمیں حکمتیں ہیں) تو (بطور انکار و استہزاء کے) کہنے لگتے ہیں کہ اس عذاب کو کون چیز روک

أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

خبردار ہو جس دن آویگا اُنکے پاس نہ پھیرا جاوے گا اُن سے اور گھیر لیوے گی وہ چیز کہ تھے ساتھ اُس کے

یاد رکھو جس دن (وقت موعود پر) وہ (عذاب) (ان پر) آ پڑیگا تو پھر کسی کے ٹالے نہ ٹلے گا اور جس (عذاب) کے ساتھ یہ استہزاء کر رہے تھے

يَسْتَهْزِئُونَ ○ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا

ٹھٹھا کرتے اور اگر چکھا دیں ہم آدمی کو اپنی طرف سے رحمت پھر کھینچ لیویں ہم اُس سے

وہ ان کو آگھیرے گا اور اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھا کر اُس سے چھین

مِنْهُ ۚ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ○ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ

اُس کو تحقیق وہ البتہ نا اُمید ناشکرا ہے اور اگر چکھا دیں ہم اُس کو نعمت پیچھے سختی کے

لیتے ہیں تو وہ نا اُمید اور ناشکر ہو جاتا ہے اور اگر اُس کو کسی تکلیف کے بعد جو کہ اُس پر واقع ہوئی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیں تو

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ○

کہ لگی تھی اُس کو البتہ کہے گا گئیں بُرائیاں مجھ سے تحقیق وہ خوشیاں کرنے والا شیخی خورا ہے۔

(ایسا اتراتا ہے کہ) کہنے لگتا ہے کہ میرا سب دردو دکھ رخصت ہوا (اب کبھی نہ ہوگا) بس (وہ اترانے لگتا ہے، شیخی بگھارنے لگتا ہے

توضیح الکلام

٥١ قولہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ الخ یہ اپنے ماقبل کی دلیل ہے کہ سطح دنیا پر کوئی ایسا جاندار نہیں کہ جس کو وہ روزی نہ دیتا ہو اور یہ اُسی کا کام ہے جو علم رکھتا ہو اس میں دوسری صفت رازقیت کا بھی ثبوت ہو گیا اور یہ جو فرمایا کہ اللہ پر ہے روزی اس کی اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ پر اس کی روزی واجب ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس نے اپنے ذمہ لازم کر لی ہے کبھی اس کا خلاف نہیں کرتا تو لفظ علیٰ بمعنی من ہے اس کو علیٰ کے ساتھ تعبیر اس لیے کیا ہے کہ تاکہ بندہ کو وثوق اور پورا اعتماد ہو جائے کیونکہ التزام کے لئے لفظ علیٰ بولا جاتا ہے۔ اور یہ یقین اور بھروسہ خدا کی ذات سے رکھے کہ وہ ضرور روزی پہونچائیگا اگرچہ اسباب روزی میں مشغول ہو لیکن اطمینان یہ ہی ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی روزی عطا فرمائے گا اور اسباب کے ساتھ مشغول ہونا محض حق تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لیے ہو کیونکہ خدا تعالےٰ بیکار آدمی کو بُرا جانتا ہے اور یہاں زمین کے جانداروں کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ آسمان کے جاندار جیسے فرشتے اور حوریں رزق کے محتاج نہیں ہیں بلکہ ان کی روزی محض تسبیح اور تہلیل ہے ١٢ ٥٢ قولہ وَكَانَ عَرْشُهُ الخ اور اس کا عرش پانی پر تھا کیونکہ پانی اور عرش پہلے ہی پیدا کر دئے تھے ٥٣ قولہ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الخ کفار جو یہ کہتے تھے کہ اگر عذاب کوئی چیز ہوتی تو اب تک ہو چکتا جب نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں حق تعالیٰ اس کا جواب دیتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ باوجود استحقاق کے کہ وہ لوگ اس عذاب کے لائق ہیں پھر بھی جو اس کے وقوع میں تاخیر ہے وہ محض اس لئے ہے کہ بعض حکمتوں سے اس کا ایک وقت معین ہے پھر اسوقت ساری کسر نکل جائیگی ٥٤ قولہ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الخ اوپر فرمایا تھا کہ منکروں سے جو مرنے کے بعد زندہ ہونیکا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور ان کے اس کفر کی سزا یعنی عذاب کو جو ہم نے اُن پر ابھی نہیں بھیجا ذکر کیا جاتا ہے تو کس قدر دلیری سے کہتے ہیں کہ وہ آتا کیوں نہیں اور اس کو کس نے روک رکھا ہے ١٢

ع ٨

اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ

مگر جن لوگوں نے کہ صبر کیا اور کام کئے اچھے یہ لوگ واسطے اُن کے بخشش ہے

مگر جو لوگ مستقل مزاج ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہ ایسے نہیں ہوتے ایسے لوگوں کے لئے بڑی مغفرت

وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۞ فَلَعَلَّکَ تَارِکٌۢ بَعۡضَ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡکَ وَ ضَآئِقٌۢ

اور ثواب بڑا پس شاید کہ تو چھوڑ دینے والا ہے بعضی وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیری اور تنگ ہوجاتا ہے

اور بڑا اجر ہے۔ سو شاید آپ (تنگ ہوکر) اُن احکام میں سے جو کہ آپکے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجے جاتے ہیں بعض کو (کہ وہ تبلیغ) چھوڑ دینا

بِہٖ صَدۡرُکَ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ کَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَہٗ

ساتھ اس کے سینہ تیرا اس واسطے کہ کہیں وہ کیوں نہ اُتارا گیا اوپر اس کے خزانہ یا کیوں نہ آیا ساتھ اُس کے

چاہتے ہیں اور آپکا دل اس بات سے تنگ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ (اگر یہ نبی ہیں تو) ان پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا ان کے ہمراہ کوئی

مَلَکٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ نَذِیۡرٌ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ ۞ اَمۡ

فرشتہ سوائے اس کے نہیں کہ تو ڈرانیوالا ہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے کیا

فرشتہ (جو ہمسے بھی بولتا جاتا) کیوں نہیں آیا آپ تو (ان کفار کے اعتبار سے) صرف ڈرانیوالے ہیں اور پورا اختیار رکھنے والا ہر شے پر (تو) اللہ ہے کیا (اسکی نسبت)

یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِہٖ مُفۡتَرَیٰتٍ وَّ

کہتے ہیں یہ کہ باندھ لیا ہے اُس کو کہہ پس لے آؤ دس سورتیں مانند اس کی باندھی ہوئی اور

یوں کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) آپنے اسکو (اپنی طرف سے) خود بنا لیا ہے آپ (جواب میں) فرما دیجئے کہ (اگر یہ میرا بنایا ہوا ہے تو اچھا) تم بھی اس جیسی دس سورتیں (جو)

ادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۞

پکارو جس کو پکار سکو تم سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے

اپنی مدد کے لئے جن جن غیر اللہ کو بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

فَاِلَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَکُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰہِ وَ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ

پس اگر نہ قبول کریں واسطے تمہارے پس جانو تم یہ کہ اُتارا گیا ہے ساتھ علم خدا کے اور یہ کہ نہیں کوئی معبود

پھر یہ کفار اگر تم لوگوں کا کہنا (کہ اسکی مثل بنا لاؤ) نہ کر سکیں تو تم (ان سے کہدو کہ اب تو) یقین کر لو کہ یہ قرآن اللہ ہی کے علم (اور قدرت) سے اُترا ہے اور یہ (بھی یقین)

اِلَّا ہُوَ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۞ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَ

مگر وہ پس آیا ہو تم فرمانبرداری کرنے والے جو کوئی ہے ارادہ کرتا زندگانی دنیا کا اور

اور معبود نہیں تو پھر اب بھی مسلمان ہوتے ہو (یا نہیں) جو شخص (اپنے اعمال خیر سے) محض حیات دنیوی (کی منفعت) اور اُس کی رونق

زِیۡنَتَہَا نُوَفِّ اِلَیۡہِمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فِیۡہَا وَ ہُمۡ فِیۡہَا لَا یُبۡخَسُوۡنَ ۞

آرایش اس کی کا پورا دیں گے ہم طرف اُن کے عمل اُن کے بیچ اُس کے اور وہ بیچ اُس کے نہ کمی کئے جاویں گے۔

(کا حاصل کرنا) چاہتا ہے تو ہم اُن لوگوں کے (اُن) اعمال (کی جزا) اُنکو دُنیا ہی میں پورے طور سے بھگتا دیتے ہیں اور ان کیلئے دنیا میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَیۡسَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ ۫ۖ وَ حَبِطَ مَا

یہی ہیں وہ لوگ کہ نہیں واسطے اُن کے بیچ آخرت کے مگر آگ اور کھویا گیا جو کچھ

یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کیلئے آخرت میں بجز دوزخ کے اور کچھ (ثواب وغیرہ) نہیں اور انہوں نے جو کچھ کیا تھا وہ آخرت میں سب (کا سب)

صَنَعُوۡا فِیۡہَا وَ بٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۞ اَفَمَنۡ کَانَ عَلٰی

کیا تھا اُنھوں نے بیچ اس کے اور جھوٹا ہوا جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے آیا پس جو شخص کہ ہو اوپر

ناکارہ (ثابت) ہوگا اور (واقع میں تو) جو کچھ کر رہے ہیں وہ (اب بھی) بے اثر ہے۔ کیا منکر قرآن ایسے شخص کی برابری کر سکتا ہے جو

نزول الکلام ۵۱ قولہ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الخ

اس کے سبب نزول میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کے بارہ میں نازل ہوئی اور بعض کہتے ہیں منافقوں کے بارہ میں نازل ہوئی یہ وہ لوگ تھے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غنیمتوں کے ارادہ سے جہاد میں جایا کرتے تھے اور آخرت اور آخرت کے ثواب کی ذرہ برابر بھی اُمید نہیں کرتے تھے اور بقول بعض ریاکاروں کے بارہ میں اُتری لیکن اولیٰ یہ ہے کہ عام رکھا جاوے کہ اس میں کافر اور منافق اور مومن ریاکار سب داخل ہوں (صاوی)، مگر حضرت اشرف العلماء فرماتے ہیں کہ اولیٰ یہ ہے کہ آیت کو کفار کے ساتھ خاص کیا جاوے کیونکہ آیت میں اخیر جملہ اولٰئک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار الخ اس کا قرینہ ہے۔ اگرچہ تاویل کرکے یہ جملہ اُن مسلمانوں پر بھی صادق آسکتا ہے جو کار خیر محض دنیا ہی کے ارادہ سے کرتے ہیں وہ یہ کہ اُن کو ان اعمال کے بدلہ میں صرف آگ ہی ملے گی مگر تاویل بعید ہے نیز ایمان کی وجہ سے احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ریاکاری کو معاف فرما دے اور مومن ریاکاروں کے لئے اور حدیثیں وعید کی موجود ہیں۔ اور جو کار آخرت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے کار خیر کرتے ہیں وہ بھی اس میں داخل نہیں کیونکہ ان کا حکم دوسری جگہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ اعمال قبول ہونے کے لئے ایمان ہونا شرط ہے انتہیٰ ۱۲ اور بعض کا قول یہ ہے کہ آیت صرف ریاکار مومنوں کے بارہ میں اُتری اور (اولٰئک الذین الخ کا یہ مطلب ہے کہ پہلے اپنی ریاکاری کے بدلہ میں دوزخ کے اندر رہیں گے بعد میں اس کا بدلہ پاکر جنت میں جائیں گے ۱۲

توضیح الکلام ۵۲ قولہ اَفَمَنۡ کَانَ الخ جب اہل دنیا کے (جو آخرت سے غافل ہیں اور اپنے انجام پر ان کو ذرا بھی توجہ نہیں) اوصاف بیان فرما چکے تو اب اہل آخرت کی صفتیں بیان فرماتے ہیں جن کا اپنے اعمال سے مقصد صرف ذات حق تعالیٰ ہوتی ہے ۱۲

بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى

دلیل کے پروردگار اپنے سے اور پیچھے پیچھے آتا ہے اُسکے ایک شاہد اسکی طرف سے اور پہلے اس سے کتاب ہے موسیٰ کی

قرآن پر قائم ہو جو کہ اُسکے رب کی طرف سے آیا ہے اور اُس (قرآن) کیساتھ ایک گواہ تو اُسی میں موجود ہے اور ایک اس سے پہلے (یعنی) موسیٰ (علیہ السلام

اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ

پیشوا اور رحمت یہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس کے اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اُس کے

جو کہ احکام بتلانیکے اعتبار سے) امام ہے اور رحمت ہے ایسے لوگ اُس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور دکافر کا حال یہ ہے کہ) جو شخص دوسرے فرقوں میں سے

الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ

گروہوں میں سے پس آگ ہے جگہ وعدے اُس کے کی بس مت ہو بیچ شک کے اس سے تحقیق وہ

اس قرآن کا انکار کریگا تو دوزخ اسکے وعدہ کی جگہ ہے سو (اے مخاطب) تم قرآن کی طرف سے شک میں مت پڑو بلاشک وشبہ وہ

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ

سچ ہے پروردگار تیرے سے ولیکن بہت لوگ نہیں ایمان لاتے اور کون شخص ہے

سچی کتاب ہے تمہارے رب کے پاس سے (آئی ہے) لیکن (باوجود دلائل کے غضب ہے کہ) بہت سے آدمی ایمان نہیں لاتے اور ایسے شخص سے زیادہ

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى

بہت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ یہ لوگ روبرو لائے جاویں گے اوپر

کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ ایسے لوگ (قیامت کے روز) اپنے رب کے سامنے پیش کئے جاویں گے

رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ

رب اپنے کے اور کہیں گے گواہ یہ لوگ ہیں کہ جھوٹ بولتے تھے اوپر پروردگار اپنے کے

اور (اعمال کے) گواہ فرشتے (علی الاعلان) یوں کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے اپنے رب کی نسبت جھوٹی باتیں لگائی تھیں

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ

خبردار ہو لعنت ہے اللہ کی اوپر ظالموں کے وہ جو بند کرتے ہیں

سب سن لو کہ ایسے ظالموں پر خدا کی (زیادہ) لعنت ہے۔ جو کہ (اپنے کفر و ظلم کے ساتھ) دوسروں کو بھی خدا کی راہ (یعنی دین)

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

راہ خدا کی سے اور چاہتے ہیں ساتھ اس کے کجی اور وہ ساتھ آخرت کے وہی ہیں کافر

سے روکتے تھے اور اُس (راہ) میں کجی (اور شبہات نکالنے کی تلاش (اور فکر) میں رہا کرتے تھے (تاکہ دوسروں کو گمراہ کریں) اور وہ آخرت کے بھی منکر تھے

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ

یہ لوگ نہ تھے عاجز کرنے والے بیچ زمین کے اور نہ تھا واسطے اُن کے

یہ لوگ (تمام) زمین (کے تختہ پر بھی) خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے تھے اور نہ اُن کا خدا کے سوا کوئی مددگار ہوا

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا

سوائے اللہ کے کوئی دوست دوگنا کیا جاوے گا واسطے اُن کے عذاب نہ

(کہ بعد گرفتاری کے چھڑا لیتا) ایسوں کو (اوروں سے) دونی سزا ہوگی۔ یہ لوگ

كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

تھے کر سکتے سننا اور نہ تھے دیکھتے یہ لوگ ہیں

سن نہ سکتے تھے اور نہ (غایت عناد سے راہ حق کو) دیکھتے تھے یہ وہ لوگ

توضیح الکلام لے قولہ یُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ الخ اس آیت میں خدا تعالیٰ کی عدالت میں ان کا پیش کیا جانا اور گواہوں کا ان کی تکذیب کرنا یعنی جھٹلانا بیان فرماتا ہے۔ گواہوں سے مراد مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ فرشتے ہیں جو اعمال لکھتے ہیں لیکن قتادہ اور مقاتل کے نزدیک عوام الناس مراد ہیں چنانچہ بولتے ہیں کہ یہ بات علی رؤس الاشہاد ہوئی اور دوسرے مفسروں کے نزدیک انبیاء علیہم السلام مراد ہیں پھر جب عدالت آسمانی میں ان کا جھوٹ ثابت ہو جائے گا تو اعلان کر دیا جائیگا کہ الا لعنة اللہ الخ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے یہ الا لعنة اللہ الخ حق تعالیٰ کا مقولہ ہے جسکو قیامت کے دن فرمائے گا اور اس دن وہ اس کی رحمت سے دور کر دیے جائیں گے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لوگ دنیوی رحمت سے بھی دور کر دیئے گئے ہیں ۲ قولہ اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ الخ یہاں سے ان لوگوں کے کچھ حالات اور اوصاف بیان فرماتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ ان اوصاف سے اپنے آپ کو دور رکھیں پہلی صفت اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے بیان فرمائی کہ اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ الخ یہ آپ تو گمراہ ہیں ہی دوسروں کو بھی اللہ کے رستہ سے روکتے ہیں دوسری صفت یہ کہ يَبْغُوْنَهَا الخ یعنی سچے دین میں کجی اور شبہات نکالنے کی تلاش اور فکر میں رہا کرتے ہیں جیسا کہ آجکل مخالفین اسلام عیسائی اور آریہ سماج اسلام پر نکتہ چینیاں کرتے اور ہر صورت سے سادے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانستے ہیں تیسری صفت یہ ہے کہ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ الخ یعنی آخرت کے منکر ہیں چوتھی صفت اس آیت سے یہ نکلی کہ یہ لوگ اپنے مال و اسباب کے زور میں اور اپنی کامیابیوں کے نشہ میں آکر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت سے باہر ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرما دیا کہ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اس نے عذاب بھیجنے میں جو دیر کر رکھی ہے وہ کسی مصلحت اور اپنے علم کی وجہ سے ہے، پانچواں حال ان کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں انکا کوئی فرضی معبود جس کو

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

جنھوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو اور کھویا گیا اُن سے جو کچھ کہ تھے باندھ لیتے

ہیں جو اپنے آپ کو برباد کر بیٹھے اور جو معبود انھوں نے تراش رکھے تھے (آج) اُن سے سب غائب (اور گم) ہو گئے (کوئی بھی تو کام نہ آیا) بس

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ

نہیں شک یہ کہ وہ بیچ آخرت کے وہی ہیں ٹوٹا پانے والے تحقیق جو لوگ کہ

لازمی بات ہے کہ آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ میں یہی لوگ ہوں گے بے شک جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور عاجزی کی طرف پروردگار اپنے کی یہ لوگ رہنے والے

ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے کام کئے اور (دل سے) اپنے رب کی طرف جھکے ایسے لوگ اہل جنت

الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ

بہشت کے ہیں وہ بیچ اُس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں مثال دونوں فرقوں کی جیسے ایک اندھا ہو

ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ رہا کریں گے۔ دونوں فریق (مذکورین یعنی مومن و کافر) کی حالت ایسی ہے جیسے ایک شخص ہو اندھا بھی

وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا

اور بہرا ہوا اور دوسرا دیکھنے والا ہوا اور سُننے والا ہوا کیا برابر ہوتے ہیں مثال میں کیا پس نہیں

اور بہرا بھی اور ایک شخص ہو کہ دیکھتا بھی ہو اور سُنتا بھی ہو (اسکو سمجھنا بہت آسان) کیا یہ دونوں شخص حالت میں برابر ہیں۔ کیا تم

تَذَكَّرُونَ ○ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ

نصیحت پکڑتے ہو تم اور تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اس کی کے تحقیق میں واسطے تمہارے

(اس تفاوت کو) سمجھتے نہیں۔ اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اُنکی قوم کے پاس رسول بنا کر (یہ پیغام دیکر) بھیجا کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

ڈرانے والا ہوں ظاہر یہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کو تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے

مت کرو میں تم کو (در صورت عبادت غیر اللہ کے) صاف صاف ڈراتا ہوں۔ میں تمہارے حق میں ایک بڑے تکلیف دینے

عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ○ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ

عذاب دن درد دینے والے کے سے پس کہا سرداروں نے جو لوگ کہ کافر ہوئے تھے قوم اُس کی سے

والے دن کے عذاب کا اندیشہ کرتا ہوں سو اُن کی قوم میں جو کافر سردار تھے وہ (جواب میں) کہنے لگے

مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ

نہیں دیکھتے ہم تجھ کو مگر آدمی مانند اپنی اور نہیں دیکھتے ہم تجھ کو کہ پیروی کی ہو تیری مگر اُن لوگوں نے

کہ ہم تو تم کو اپنا ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں، اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا اتباع انھیں لوگوں نے کیا ہے

هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ

کہ وہ رذالے ہمارے ہیں ظاہر سمجھ اور نہیں دیکھتے ہم واسطے تمہارے اوپر اپنے کچھ بڑائی سے

جو ہم میں بالکل رذیل ہیں (جنکی عقل اکثر خفیف ہوتی ہے پھر وہ اتباع بھی محض سرسری رائے سے)۔ ہم تم لوگوں میں (یعنی تم میں اور مسلمانوں میں) کوئی بات اپنے

بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ○ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ

بلکہ گمان کرتے ہیں ہم تم کو جھوٹے کہا اے قوم میری کیا دیکھا تم نے اگر ہوں میں

بلکہ ہم تم کو (بالکل) جھوٹا سمجھتے ہیں۔ نوح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے قوم میری بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی جانب سے

توضیح الکلام ۵۱ قولہ الَّذِينَ خَسِرُوا الخ یہ ان لوگوں کا حال ہے جس کو انجام کہنا چاہیے کہ یہ لوگ آخرت میں زیانکار ہیں ان کے یہ فرضی ڈھکوسلے وہاں کچھ بھی وجود نہ رکھیں گے نہ عیسائی فرقہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت و تثلیث و کفارہ پر ایمان لانا نجات دیگا اور نہ ہندوستان کے بت پرست آریہ اور سناتن وغیرہ کو گائے کی دُم پکڑے رہنا دوزخ سے پار کریگا اور نہ کسی غیر اللہ کی نذر و نیاز کام آئے گی۔ ۵۲ قولہ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا الخ جب کفار کے حالات حق تعالیٰ بیان فرما چکے اور انکا انجام، تو اب مومنوں کے حالات اور انجام بیان فرماتے ہیں کہ وہ ہمیشہ جنت میں رہا کریں گے، پھر ان دونوں فریق کا باہم فرق بیان فرمانے کے لئے ایک مثال بیان فرماتے ہیں کہ ۵۳ قولہ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ الخ یعنی اہل ایمان و کفر کا فرق ایسا ہے جیسے ایک فریق اندھا اور بہرہ دوسرا دیکھنے اور سننے والا برابر نہیں ہو سکتے پہلا فریق کفار اور مشرکوں کا سمجھو اور دوسرا ایمان والوں اور نیکوں کا ۵۴ قولہ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ الخ اور جو بت تم نے قرار دے رکھے ہیں وَدّ اور سُواع اور یغوث اور یعوق اور نسر ان سب کو چھوڑ دو ۵۵ قولہ بَادِيَ الرَّأْيِ الخ یعنی اول تو ان کی عقل ہی صائب نہیں غور کے بعد بھی غلطی کرتے ہیں دوسرے پھر غور بھی نہیں کیا اس لئے ایسے لوگوں کا تم کو نبی سمجھ لینا یہ کوئی حجت نہیں بلکہ بالعکس ہمارے اتباع سے مانع ہے کہ ان کی سمجھ کا کام ہماری سمجھ کے خلاف ہے جو وہ کریں گے ہم نہیں کرینگے نیز یہ لوگ بھی دل سے ایمان نہیں لائے کیونکہ یہ کم حوصلہ لوگ ہیں جن کی غرض مال حاصل کرنا ہے یا بلند مرتبہ ہو جانا لہٰذا یہ بھی دل سے مومن نہیں ہوئے۔ اس بات کا جواب اس قول میں ہے کہ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ الخ ترجمہ دیکھو۔ **متعلقات الکلام** ۵۶ قولہ مِن فَضْلٍ الخ یعنی ہم تم کو اپنے سے بہتر نہیں دیکھتے یہ ان کی سخت جہالت تھی کہ یہ بات بعید جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کو فضیلت بخشے اور یہ خیال کرتے تھے کہ رسول تو فرشتہ ہوتا ہے ۱۲

عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ

اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور دی ہو مجھ کو رحمت یعنی نبوت نزدیک اپنے سے پس چھپا لی گئی اوپر تمہارے

دلیل پر قائم رہوں (جس سے میری نبوت ثابت ہوتی ہے) اور اس نے مجھکو اپنے پاس سے رحمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہو پھر وہ (نبوت یا اسکی دلیل) تم کو نہ سوجھتی ہو

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ

کیا لگا دیویں گے ہم تم کو وہ رحمت اور تم اس کو ناخوش رکھنے والے ہو اور اے قوم میری نہیں مانگتا میں تم سے

تو (میں) کیا کروں مجبور ہوں (کیا ہم اس دعوی یا دلیل) کو تمہارے گلے مڑھ دیں اور تم اس سے نفرت کئے چلے جاؤ اور (اپنی بات اور ندا مد فرمائی)، اے میری قوم میں

عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ

اوپر اس کے کچھ مال نہیں بدلہ میرا مگر اوپر اللہ کے اور نہیں میں ہانک دینے والا ان لوگوں کو

تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ مال نہیں مانگتا میرا معاوضہ تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور میں تو ان ایمان والوں کو نکالتا نہیں

اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ وَ

کہ ایمان لائے تحقیق وہ ملنے والے ہیں رب اپنے سے ولیکن میں دیکھتا ہوں تم کو ایک قوم ہو کہ جہالت کرتے ہو اور

کیونکہ یہ لوگ اپنے رب کے پاس (عزت و مقبولیت کیساتھ) جانیوالے ہیں لیکن واقعی میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ (خواہ مخواہ کی) جہالت کر رہے ہو اور بے ڈھنگی

يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اے قوم میری کون شخص مدد دے گا مجھ کو اللہ سے اگر ہانک دوں میں ان کو کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے

اور (بالفرض والتقدیر) اگر میں ان کو نکال بھی دوں تو (یہ بتلاؤ) مجھ کو خدا کی گرفت سے کون بچالے گا کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ

اور نہیں کہتا ہوں میں تم سے کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو اور نہیں

اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے تمام خزانے ہیں اور نہ میں (یہ کہتا ہوں) کہ تمام غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ

اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ

کہتا میں کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں اور نہیں کہتا میں واسطے ان لوگوں کے کہ حقیر دیکھتی ہیں ان کو آنکھیں تمہاری ہرگز

یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نگاہوں میں حقیر ہیں میں ان کی نسبت (تمہاری طرح) یہ نہیں کہہ سکتا کہ

يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ

نہ دیوے گا ان کو اللہ بھلائی اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ جیوں ان کے کے ہے تحقیق میں اس وقت البتہ

اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو ثواب نہ دیگا ان کے دل میں جو کچھ ہو اس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے میں تو (اگر ایسی بات کہدوں تو) اس صورت

الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا

ہو جاؤں ظالموں[۵۳] سے کہنے لگے اے نوحؑ تحقیق جھگڑا کیا تو نے ہم سے پس بہت کیا تو نے جھگڑا ہم سے

میں ستم ہی کروں۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے نوحؑ تم ہم سے بحث کر چکے پھر بحث بھی بہت کر چکے سو (اب ہم بحث و حجت نہیں کرتے)

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا

پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ وعدہ دیتا ہے تو ہم کو اگر ہے تو سچوں سے کہا سوائے اس کے نہیں کہ

جس چیز سے تم ہم کو دھمکایا کرتے ہو (کہ عذاب آجا دے گا) وہ ہمارے سامنے لے آؤ انہوں نے فرمایا کہ اس کو

يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ

لے آدیگا اس کو تمہارے پاس اللہ اگر چاہے گا اور نہیں تم عاجز کرنے والے اور نہیں فائدہ دیگی تم کو

اللہ تعالیٰ بشرطیکہ اس کو منظور ہو تمہارے لا دیگا اور (اسوقت پھر) تم اس کو عاجز نہ کر سکو گے اور میری خیرخواہی تمہارے

توضیح الکلام [۵۱] قولہ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا الخ مطلب یہ کہ تمہارا یہ کہنا کہ تمہاری نبوت ہماری سمجھ میں نہیں آتی محض نبوت کو بعید جاننا ہے اس بات کی کوئی دلیل تمہارے پاس موجود نہیں کہ بشر ہونا نبوت کے خلاف ہے کہ کوئی بشر نبی نہ ہو سکے اور میرے پاس دلیل موجود ہے کہ میں باوجود بشر ہونے کے اپنی نبوت پر دلیل معجزات پیش کرتا ہوں۔ یہ دلیل میں پیش نہیں کرتا کہ یہ لوگ جو دنیا میں حقیر ہیں، مجھ پر ایمان لائے ہیں اس سے ان کی اس بات کا بھی جواب ہو گیا کہ ان کا ایمان قبول کرنا ہمارے لئے دلیل نہیں [۵۲] قولہ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ یعنی اسی سے آخرت میں معاوضہ کا طلبگار ہوں اسی طرح اور بھی کوئی غرض نہیں رکھتا ہوں تو جب میری ذاتی کوئی غرض نہیں تو مجھ کو جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ خلاصہ یہ کہ نبوت کے دعوے کے جھوٹ ہونے کو کوئی چیز مقتضی نہیں اور اس کے سچے ہونے پر دلیل قائم ہے تو پھر نبوت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے ۱۲ از بیان و صادی وغیرہما [۵۳] قولہ لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ الخ کیونکہ کسی بات کا بلا دلیل دعوی کرنا سخت گناہ کی بات ہے مجھے کیا علم ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں اخلاص نہیں ہے ممکن ہے کہ ہو، پھر میں ایسی بات کیوں کر کہہ دوں اور جب حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی باتوں کا پورا پورا جواب دیا جن کا جواب پھر ان سے بن نہ پڑا تو عاجز ہو کر بولے قَالُوْا يٰنُوْحُ الخ

متعلقات الکلام [۵۱] قولہ وَلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ الخ حضرت نوح علیہ السلام نے پہلے تو جملہ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا تا تجہلون الخ فرما کر ضعیف مومنوں کا اخلاص ثابت کیا تھا پھر یہ جملہ فرما کر کہ وَلَآ اَقُوْلُ الخ ان کے عدم اخلاص کے ثابت نہ ہونے پر اکتفا کیا یہ دعوت و تبلیغ میں عمدگی و پاکیزگی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تم لوگ ان کے اخلاص کے معتقد نہیں ہو تو عدم اخلاص کے بھی تو بلا دلیل معتقد نہ بنو ۱۲

نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُّ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيدُ

نصیحت میری اگر ارادہ کروں میں یہ کہ نصیحت کروں میں تم کو اگر ہو اللہ ارادہ کرتا
کام نہیں آسکتی گو میں تمہاری کیسی ہی خیر خواہی کرنا چاہوں جب کہ اللہ ہی کو تمہارا

أَنْ يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ أَمْ يَقُولُونَ

یہ کہ گمراہ کرے تم کو وہ پروردگار تمہارا ہے اور طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے کیا کہتے ہیں کہ
گمراہ کرنا منظور ہو وہی تمہارا مالک ہے اور اسی کے پاس تم کو جانا ہے کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے

افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا

باندھ لیا ہے اس کو کہہ اگر باندھ لیا ہے میں نے اس کو پس اوپر میرے ہے گناہ میرا اور میں بے تعلق ہوں اس چیز سے
(نعوذ باللہ) یہ قرآن تراش لیا ہے آپ (جواب میں) فرما دیجیے کہ اگر (بالفرض) میں نے تراشا ہوگا تو میرا یہ جرم مجھ پر (عائد) ہوگا (اور تم میرے جرم سے بری الذمہ رہوگے)

تُجْرِمُونَ ○ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

کہ گناہ کرتے ہو تم اور وحی کی گئی طرف نوح کے یہ کہ وہ ہرگز نہ ایمان لاویں گے قوم تیری سے
اور میں تمہارے اس جرم سے بری الذمہ ہوں گا اور نوح کے پاس وحی بھیجی گئی کہ سوائے جو اس وقت تک ایمان لاچکے ہیں اور کوئی شخص تمہاری

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○ وَ

مگر جو تحقیق ایمان لا چکے پس غم مت کھا ساتھ اس چیز کے کہ ہیں کرتے اور
ایمان نہ لاوے گا سو جو کچھ یہ لوگ (کفر و ایذا و استہزاء) کر رہے ہیں اس پر کچھ غم نہ کرو اور تم (اس طوفان سے بچنے کیلئے)

اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ

بنا کشتی ساتھ آنکھوں ہماری کے اور وحی ہماری کے اور مت گفتگو کر بیچ ان لوگوں کے
ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر لو اور (یہ سن لو کہ) مجھ سے کافروں (کی نجات) کے بارہ میں کچھ گفتگو مت کرنا

ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ○ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ

کہ ظلم کرتے ہیں تحقیق وہ ڈبائے جاویں گے اور بناتا تھا نوح کشتی کو اور جب گذرتے
(کیونکہ) وہ سب غرق کئے جاویں گے اور وہ کشتی تیار کرنے لگے اور (اثنائے تیاری میں) جب کبھی

عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا

اوپر اس کے سردار قوم اس کی سے ٹھٹھا کرتے اس سے کہا اگر تم ٹھٹھا کرتے ہو ہم سے پس ہم بھی
ان کی قوم میں سے کسی رئیس گروہ کا ان پر گذر ہوتا تو ان سے ہنسی کرتے آپ فرماتے کہ اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم

نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۗ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ

ٹھٹھا کریں گے تم سے جیسے ٹھٹھا کرتے ہو تم پس البتہ جانو گے تم کون شخص ہے کہ آوے گا اس کے پاس
تم پر ہنستے ہیں جیسا تم ہم پر ہنستے ہو۔ سو ابھی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ وہ کون شخص ہے جس پر (دنیا میں)

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ○ حَتَّىٰ إِذَا

عذاب کہ رسوا کرے گا اس کو اور اترے گا اوپر اس کے عذاب ہمیشہ رہنے کا یہاں تک کہ جب
ایسا عذاب آیا چاہتا ہے جو اس کو رسوا کر دیگا۔ اور (بعد مرگ) اس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے یہاں تک کہ (جب ہمارا) حکم

جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ

آیا حکم ہمارا اور جوش مارا پانی نے تنور سے کہا ہم نے چڑھا لے بیچ اس کے ہر قسم سے
(عذاب کا قریب) آپہونچا اور زمین میں سے پانی ابلنا شروع ہوا ہم نے (نوح علیہ السلام سے) فرمایا کہ ہر قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک نر اور ایک ایک

توضیح الکلام ۵۱ قولہ ان کان اللہ الخ یعنی جبکہ اللہ ہی کو تمہارا گمراہ کرنا منظور ہو اور اس کو گمراہی منظور ہونے کی وجہ تمہاری دشمنی اور تکبر ہے مطلب یہ کہ جب تم ہی اپنی بدقسمتی سے اپنے لئے نفع حاصل کرنا اور نقصان سے بچانا نہ چاہو تو میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے ۱۲ ۵۲ قولہ ھو ربکم الخ یعنی وہی تمہارا مالک ہے اور تم مملوک تو تم پر اس کے تمام حقوق واجب ہیں اور تم ان کو عناد کے سبب بیکار کرکے مجرم بن رہے ہو اور اسی کے پاس تم کو جانا ہے وہ تمہارے اس سارے عناد و کفر کی کسر نکال دے گا ۵۳ قولہ فلا تبتئس الخ غم نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ غم تو خلاف توقع سے ہوتا ہے جب ان سے بجز مخالفت کے کوئی توقع ہی نہیں پھر کیوں غم کیا جائے ۱۲

روایت الکلام ۵۴ قولہ واصنع الفلک الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم ہوا تو آپ بہت گھبرائے اور عرض کرنے لگے کہ الٰہی میں تو نہیں جانتا کہ کشتی کیونکر بنے گی اور اس کا نقشہ کیا ہوگا حکم ہوا کہ شکل تو اس کی سینہ مرغ کی سی ہوگی اور ہمارے فرشتے تم کو بتاتے جائیں گے تم بنانے جانا اس کے واسطے آپ لکڑی تلاش کر رہے تھے حکم ہوا کہ ساگوان کے درخت بو دو آپ نے تعمیل حکم کی اور ساگوان کے درخت بوئے حتیٰ کہ وہ درخت بڑھ گئے اور جو لوگ آپ کے بولے کہ وقت بالکل بچے تھے وہ جوان ہو گئے آپ نے اُن کو سمجھانا چاہا لیکن وہ بھی نہ سمجھے، اور ایمان نہیں لائے ۱۲ از معالم و صاوی و کبیر وغیرہ

متعلقات الکلام ۵۵ قولہ وَوَحْيِنَا الخ باعيننا کا مطلب تو یہ ہے کہ ہمارے علم اور حفاظت کے ساتھ اور وحینا کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے حکم کے ساتھ پہلے لفظ میں ملزوم بول کر لازم مراد لیا ہے کیونکہ کسی شے کے آنکھوں کے ساتھ ہونے کو لازم ہے کہ اس شے کی حفاظت اور نگہداشت میں مبالغہ ہو اور اس مجاز کے اختیار کرنے کی ضرورت یہ پیش آئی کہ اللہ تعالیٰ میں آنکھوں کا ہونا جیسا کہ انسان میں ہے محال ہے ۱۲

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ

جوڑا دو عدد اور اہل اپنے کو مگر جن پر چل چکی پہلے سے بات اور

یعنی دو عدد اس (کشتی) میں چڑھا لو اور اپنے گھر والوں کو بھی (چڑھا لو) باستثناء اُسکے جس پر (غرق ہونیکا) حکم نافذ ہو چکا ہے اور (گھر والوں کے

مَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ○ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا

ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور نہ ایمان لائے تھے ساتھ اس کے مگر تھوڑے اور کہا نوحؑ نے کہ سوار ہو بیچ اس کے

دوسرے) ایمان والوں کو بھی اور بجز قلیل آدمیوں کے ان کے ساتھ کوئی ایمان نہ لایا تھا اور نوح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ (آؤ) اس کشتی میں

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَهِيَ

ساتھ نام اللہ کے ہے چلنا اُس کا اور تھمنا اُس کا تحقیق رب میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ بھی

سوار ہو جاؤ (اور کچھ اندیشہ مت کرو کیونکہ) اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا (سب) اللہ ہی کے نام سے ہے بالیقین میرا رب غفور ہے رحیم ہے اور وہ کشتی

تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۙ قف وَنَادٰى نُوْحُ ِۨ ابْنَهٗ وَكَانَ

چلتی تھی ساتھ اُن کے بیچ موجوں کے مانند پہاڑوں کی اور پکارا نوحؑ نے بیٹے اپنے کو اور تھا وہ

ان کو لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے (ایک سگے یا سوتیلے) بیٹے کو پکارا اور وہ

فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ○

بیچ کنارے کے اے بیٹے میرے چڑھ لے ساتھ ہمارے اور مت ہو ساتھ کافروں کے

(کشتی سے) علیحدہ مقام پر تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور (عقیدہ میں) کافروں کے ساتھ مت ہو

قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ

کہا شتاب جگہ پکڑ لیتا ہوں میں طرف پہاڑ کے کہ بچا لے گا مجھ کو پانی سے کہا نہیں بچانے والا

وہ کہنے لگا کہ میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھ کو پانی (میں غرق ہونے) سے بچا لیگا۔ نوح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ آج اللہ کے

الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ

کچھ آج کے دن حکم خدا کے سے مگر جس کو رحم کرے اللہ اور حائل ہو گئی درمیان اُن دونوں کے موج پس ہو گیا

قہر سے کوئی بچانے والا نہیں نہ پہاڑ نہ کوئی اور چیز لیکن جس پر وہی رحم کرے اور دونوں (باپ بیٹوں) کے بیچ میں ایک موج حائل ہو گئی

مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ

ڈوبنے والوں سے اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر

(پس) وہ بھی مثل دوسرے کافروں کے غرق ہو گیا اور (جب کفار سب غرق ہو چکے تو) حکم ہو گیا کہ اے زمین اپنا پانی (جو کہ تیری سطح پر موجود ہے) نگل جا اور

اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ

یعنی تھم اور خشک کیا گیا پانی اور تمام کیا گیا کام اور لگی وہ کشتی اوپر جودی پہاڑ کے

اے آسمان (برسنے سے) تھم جا چنانچہ دونوں امر واقع ہو گئے اور پانی گھٹ گیا اور قصہ ختم ہوا اور کشتی (کوہ) جودی پر آ ٹھہری

وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ

اور کہا گیا لعنت ہو جیو واسطے قوم ظالموں کے اور پکارا نوحؑ نے پروردگار اپنے کو پس کہا

اور کہہ دیا گیا کہ کافر لوگ رحمت سے دور اور جب نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور عرض کیا

رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ ۚ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ

اے پروردگار میرے تحقیق بیٹا میرا اہل میری سے ہے اور تحقیق وعدہ تیرا سچ ہے اور تو

کہ اے میرے رب میرا یہ بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور آپ کا (یہ) وعدہ بالکل سچا ہے اور آپ

خواص الکلام ۱ے قولہ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا الخ سے رَحِيْمٌ تک ساکھو کے تختہ پر اس آیت کو کندہ کر کے کشتی کی اگلی جانب میں اس کو جڑ دیا جاوے ہر قسم کی آفت سے کشتی محفوظ رہے گی اور اس آیت کو سوار ہوتے وقت پڑھنا اس طرح آیت وَقَالَ ارْكَبُوْا اللّٰہ سے لَیْسَ کُن تک پڑھنا بھی بہت مفید ہے ۲ے قولہ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا سے رحیم تک جب کشتی یا کسی دوسری سواری پر سوار ہونے لگے تو اس آیت کو پڑھ لے انشاء اللہ راستہ کی آفتوں سے محفوظ رہے گا اور جس کو سردی سے بخار آتا ہو وہ اس کو بیری کی لکڑی پر لکھ کر گلے میں ڈالے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی ۱۲ اعمال

متعلقات الکلام۔ ۳ے قولہ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ الخ بعض مفسرین نے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس نے ایک اونچے پہاڑ سے ٹھکانا پکڑا اور اس کے ایک غار میں گھس کر ہر جانب سے اُس کے راستے بند کر دئے تو اپنے پیشاب پاخانہ میں ڈوب کر مر گیا ۱۲ ۴ے قولہ یٰۤاَرْضُ الخ یعنی خدا تعالیٰ نے زمین کو یہ حکم دیا مقصد یہ ہے کہ اس کی قدرت پانی کو زمین سے دور کرنے کے متعلق ہوئی اور جس دن حق تعالیٰ نے یہ حکم دیا وہ دسویں تاریخ ماہ محرم کی تھی اور جس دن حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تھے وہ دسویں تاریخ ماہ رجب کی تھی تو کل مدت کشتی میں قیام کی چھ ماہ ہوئے اور جب کشتی والوں نے طوفان سے نجات پائی تو سب نے دسویں محرم کے دن خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے روزہ رکھا حتی کہ چرند اور پرندے نے بھی اور کشتی کعبۃ اللہ کی طرف سے گذری تو وہاں سات بار اس نے طواف کیا اور اللہ تعالیٰ نے حجر اسود جبل ابوقبیس میں ودیعت رکھا اور مروی ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنے باپ آدم کو کشتی میں ساتھ لے لیا تھا۔ ۵ے بلعی ماءک اپنا پانی نگل جا تو وہ زمین صرف اس پانی کو اپنے اندر جذب کر گئی جو اس میں سے نکلا تھا اور جو پانی آسمان سے برسا تھا اُس کی نہریں اور دریا بن گئے ۱۲ خواص الکلام۔ ۶ے قولہ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ سے وَقُضِيَ الْاَمْرُ تک اور قِيْلَ الحمد سے السمیع العلیم تک

الربع

أَحْكَمُ الْحٰكِمِينَ ○ قَالَ يٰنُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ

بہتر حکم کرنیوالا ہے سب حکم کرنیوالوں سے کہا اے نوح تحقیق وہ نہیں ہے اہل تیرے سے تحقیق اس کا

احکم الحاکمین اور بڑی قدرت والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے نوح یہ شخص (ہمارے علم ازلی میں) تمہارے (ان) اہل والوں میں نہیں (جو

عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ ۖ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي

عمل ہے ناشائستہ پس مت سوال کر مجھ سے اُس چیز کا کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اس کے علم تحقیق میں

ایمان لاکر نجات پاوینگے بلکہ) یہ (خاتمہ تک) تباہ کار (یعنی کافر رہنے والا) ہے سو مجھ سے ایسی (مہمل چیز) کی درخواست مت کرو جسکی تمکو خبر نہیں میں تم کو

أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجٰهِلِينَ ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ

نصیحت کرتا ہوں تجھ کو یہ کہ ہو جاوے تو جاہلوں سے کہا اے پروردگار میرے تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں

نصیحت کرتا ہوں کہ تم (آئندہ) نادان نہ بن جاؤ (یعنی ایسی دعا ناوانی کی بات ہے) انھوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں اس امر سے آپ کی پناہ

بِكَ أَنْ أَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَ

ساتھ تیرے یہ کہ سوال کروں میں تجھ سے وہ چیز کہ نہیں مجھ کو ساتھ اُس کے علم اور اگر نہ بخشے گا تو مجھ کو اور نہ

مانگتا ہوں کہ (آئندہ) آپ سے ایسے امر کی درخواست کروں جس کی مجھ کو خبر نہ ہو اور (گذشتہ کو معاف کر دیجئے کیونکہ) اگر آپ میری مغفرت نہ فرمادیں گے اور

تَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخٰسِرِينَ ○ قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِنَّا

رحم کرے گا تو مجھ کو ہو جاؤں گا میں ٹوٹا پانے والوں سے کہا گیا اے نوح اُتر ساتھ سلامتی کے ہماری طرف سے

مجھ پر رحم نہ فرمادیں گے تو میں تو بالکل تباہ ہی ہو جاؤں گا۔ کہا گیا کہ اے نوح (اب جودی پر سے زمین پر) اترو ہماری طرف سے سلام اور برکتیں لیکر

وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ

اور برکتوں کے اوپر تیرے اور اوپر امتوں کے ان لوگوں سے کہ ساتھ تیرے ہیں اور امتیں ہوں گی کہ البتہ فائدہ دیں گے ہم اُن کو پھر

جو تم پر نازل ہوں گی اور اُن جماعتوں پر کہ تمہارے ساتھ ہیں اور بہت سی ایسی جماعتیں بھی ہوں گی کہ ہم اُنکو دنیا میں چندروزہ عیش دینگے

يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا

لگے گا اُن کو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا یہ خبروں غیب کی سے ہے کہ وحی کرتے ہیں ہم اُن کو

پھر (آخرت میں) اُن پر ہماری طرف سے سزائے سخت واقع ہوگی۔ یہ قصہ (آپکے اعتبار سے) منجملہ اخبار غیب کے ہے جس کو ہم وحی کے ذریعہ سے آپ کو

إِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ

طرف تیرے نہ تھا تو جانتا اُن کو تو اور نہ قوم تیری پہلے اس سے پس صبر کر

پہنچاتے ہیں اس (قصہ) کو اس (ہمارے بتلانے) کے قبل نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم سو صبر کیجئے

إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ○ وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ

تحقیق آخر کار واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور طرف عاد کے بھائی اُن کے ہود کو کہا

یقیناً نیک انجامی متقیوں ہی کے لئے ہے اور ہم نے (قوم) عاد کی طرف ان کے (برادری یا وطن کے) بھائی (حضرت) ہود (علیہ السلام) کو پیغمبر

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا

اے قوم میری عبادت کرو اللہ کو نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے نہیں تم مگر

(بنا کر بھیجا) انھوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا اے میری قوم تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (ہونے کے قابل) نہیں

مُفْتَرُونَ ○ يٰقَوْمِ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا

جھوٹ باندھ لینے والے اے قوم میری نہیں سوال کرتا ہوں میں تم سے اوپر اس کے مزدوری کا نہیں مزدوری میری مگر

تم محض مفتری ہو۔ اے میری قوم میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو صرف اس (اللہ) کے ذمہ ہے

توضیح الکلام مع متعلقات

۵۴ قولہٗ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُھُمْ الخ یعنی جو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے ہمراہ ہیں ان کی اولاد میں بعض ایمان والے ہوں گے ان پر تو سلامتی ہے اور بعض کافر ہوں گے وہ دنیا میں کچھ دن متاع حاصل کریں گے پھر اُن کو آخرت میں عذاب دردناک پہونچے گا اور یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بجز حضرت نوحؑ کے تین بیٹوں کے اور کسی کی اولاد نہیں چلی اس لحاظ سے حضرت نوح علیہ السلام دوسرے آدم ہوئے ۱۲

۵۵ قولہٗ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا اَنْتَ الخ یعنی نہ آپ جانتے تھے نہ آپکی قوم اس اعتبار سے غیب تھا اور بجز وحی کے دوسرے سب اسباب علم کے یقیناً معدوم ہیں پس ثابت ہو گیا کہ آپکو وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے اور یہی نبوت ہے لیکن یہ لوگ بعد ثبوت نبوت کے بھی آپ سے مخالفت کرتے ہیں اس لئے صبر کیجئے جیسا اس قصہ نوحؑ میں ان کا صبر کرنا آپ کو معلوم ہوا ہے۔ یقینی بات ہے کہ نیک انجام صبر کرنے والوں ہی کے لئے ہے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں معلوم ہوا کہ کفار کا انجام برا اور مسلمانوں کا اچھا ہوا اسی طرح ان کفار کا چندروزہ زور و شور ہے پھر اخیر میں غلبہ حق ہی کو ہوگا

۵۶ قولہٗ وَ اِلٰی عَادٍ الخ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ہود علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ بیان فرمایا کیونکہ ہود علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہوئے ہیں کیونکہ حضرت ہود علیہ السلام سام بن نوح کی اولاد سے ہیں اور ہودؑ اور نوحؑ میں آٹھ سو برس کا فاصلہ ہے اور عاد ایک قبیلہ کا نام ہے جو اپنے باپ عاد کی طرف منسوب ہے اور عاد سام بن نوح کی اولاد سے تھا اور ہودؑ کی نسبت عاد کی جانب اس اعتبار سے ہے کہ ہود علیہ السلام اسی کے قبیلہ سے ہیں جیسا کہ نسب نامہ سے معلوم ہو سکتا ہے اور حضرت ہود علیہ السلام چار سو چونسٹھ برس زندہ رہے ۱۲

(حاشیہ: ع ۴ — عند المتقدمین ۱۲، عند المتاخرین ۹)

عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا

اوپر اس شخص کے کہ پیدا کیا مجھ کو کیا پس نہیں سمجھتے تم اور اے قوم میری بخشش مانگو

جس نے مجھ کو (عدم محض سے) پیدا کیا پھر کیا تم (اس کو) نہیں سمجھتے۔ اور اے قوم میری تم اپنے گناہ (کفر و شرک وغیرہ) اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَّ

پروردگار اپنے سے پھر توبہ کرو طرف اس کے بھیج دیوے گا آسمان کو اوپر تمہارے برسنے والا اور

معاف کراؤ (یعنی ایمان لاؤ اور) پھر (ایمان لاکر) اس کی طرف متوجہ رہو وہ تم پر خوب بارشیں برساوے گا اور (ایمان و عمل کی برکت سے) تمکو اور قوت دیکر

يَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ قَالُوا يٰهُودُ

زیادہ دے گا تم کو زور طرف زور تمہارے کے اور مت پھر جاؤ گناہ گار ہوکر کہا انھوں نے اے ہود

تمہاری قوت (موجودہ) میں ترقی کردیگا پس ایمان لے آؤ اور مجرم رہ کر (ایمان سے) اعراض مت کرو۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ اے ہود

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَ

نہیں لایا تو ہمارے پاس کچھ دلیل ظاہر اور نہیں ہم چھوڑنے والے معبودوں اپنے کو کہنے تیرے سے اور

آپنے ہمارے سامنے کوئی دلیل تو پیش کی نہیں اور ہم آپ کے (محض) کہنے سے تو اپنے معبودوں (کی عبادت) کو چھوڑنے والے ہیں نہیں اور

مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ

نہیں ہم واسطے تیرے ایمان لانے والے نہیں کہتے ہم مگر یہ کہ آسیب پہونچایا ہے تجھ کو بعضے

ہم کسیطرح آپکا یقین کرنیوالے نہیں (اور) ہمارا قول تو یہ ہے کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے آپ کو کسی خرابی میں (مثل جنون

آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي

معبودوں ہمارے نے ساتھ برائی کے کہا کہ میں شاہد کرتا ہوں اللہ کو اور تم بھی شاہد رہو تحقیق میں بھی

وغیرہ کے) مبتلا کردیا ہے ہود (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں (علی الاعلان) اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی (سن لو اور) گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے

بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ

بیزار ہوں اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم سوائے اس کے پس مکر کرو تم مجھ سے سب پھر

(بالکل) بیزار ہوں جن کو تم خدا کے سوا شریک (عبادت) قرار دیتے ہو سو تم (اور وہ) سب مل کر میرے ساتھ (ہر طرح کا) داؤ گھات کرلو (اور) پھر

لَا تُنظِرُونِ ۝ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا

مت ڈھیل دو مجھ کو تحقیق میں نے توکل کیا اوپر اللہ کے پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے نہیں

ذرا مجھ کو مہلت نہ دو میں نے اللہ پر توکل کرلیا ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے جتنے

مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ

کوئی چلنے والا مگر وہ پکڑ رہا ہے پیشانی اس کی تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ

روئے زمین پر چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اس نے پکڑ رکھی ہے یقیناً میرا رب صراط مستقیم پر (چلنے سے

مُّسْتَقِيمٍ ۝ فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ

سیدھی کے ہے پس اگر پھر جاؤ تم پس تحقیق پہنچا دی ہے میں نے تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا تھا میں ساتھ اس کے

ملتا) ہے پھر اگر (اس بیان بلیغ کے بعد بھی) تم (راہ حق سے) پھرے ہوگے تو میں تو (معذور سمجھا جاؤنگا کیونکہ) جو پیغام دیکر مجھ کو بھیجا گیا تھا وہ

إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ

طرف تمہاری اور جانشین کرڈالے گا رب میرا کسی قوم کو سوائے تمہارے اور نہ ضرر کروگے اس کو کچھ

تمکو پہنچا چکا ہوں اور تمہاری جگہ میرا رب دوسرے لوگوں کو زمین میں آباد کردیگا اور اس کا تم کچھ نقصان نہیں کررہے

توضیح الکلام مع متعلقات

لہ قولہ بِبَیِّنَۃٍ الخ اس سے مراد معجزہ ہے اور جس معجزہ سے ان لوگوں پر حجت قائم ہوئی وہ یہ تھا کہ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم سب اکٹھے ہوکر میری ہلاکت کی تدبیر کرو اور خفیہ سازش سے مجھے تکلیف پہونچاؤ اور مہلت نہ دو لیکن وہ لوگ آپ کا کچھ بھی نہ کرسکے ایسے ہی حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ جس سے کہ انھوں نے اپنی قوم پر حجت قائم کی یہ تھا کہ فرمایا کہ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ الخ اور ہوا اور طوفان کا عذاب جو نازل ہوا تھا تو یہ بھی معجزہ لیکن اس میں وہ لوگ ہلاک ہوگئے لہذا حجت قائم کرنے کا معجزہ یہ نہ تھا کیونکہ جب وہ زندہ ہی نہ رہے تو حجت کس پر قائم کی جائے ۱۲ از حواشی جلالین شریف وغیرہ

ٹہ قولہ مِّمَّا تُشْرِكُونَ الخ سو میری عداوت اوّل تو پہلے سے ظاہر ہے اور اب اس بیزاری سے اور زیادہ ظاہر اور موکد ہوگئی پس اگر ان بتوں میں کچھ قوت ہے تو تم سب مل کر میرے ساتھ ہر طرح کا داؤ گھات کرلو ۱۲

ٹہ ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ الخ یعنی مجھے ذرا مہلت نہ دو اور کوئی کسر نہ چھوڑو دیکھوں تو میرا کیا کریں گے اور جب وہ مع تمہارے کچھ نہیں کرسکتے تو اکیلے تو کیا خاک کرسکتے ہیں اور میں یہ دعوے اس لئے دل کھول کر کررہا ہوں کہ بت تو محض عاجز ہیں ان سے تو اس لئے نہیں ڈرتا۔ رہ گئے تم سو گو تم کو کچھ قدرت ہے لیکن میں تم سے اس لئے نہیں ڈرتا کہ میں نے اللہ تعالے پر توکل کرلیا ہے ۱۲

خواص الکلام لہ قولہ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ سے صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تک اگر کوئی لونڈی یا غلام سرکش ہو تو اسکی پیشانی کے بال پکڑ کر تین مرتبہ اس آیت کو پڑھو اور اس پر دم کرو انشاء اللہ تعالیٰ تابعدار ہوجائے گا ۱۲ نیز یہی آیت حَفِیْظٌ تک جس کو کسی ظالم آدمی یا موذی جانور کا اندیشہ ہو اس کو کثرت سے پڑھا کرے جب بستر پر لیٹے جب سووے جب جاگے صبح کے وقت شام کے وقت اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا دیگر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنے سے جسقدر امراض بچوں کے ہوتے ہیں ان سب سے حفاظت رہے گی ۱۲

إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا

تحقیق پروردگار میرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے اور جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہم نے ہود کو

بالیقین میرا رب ہر شے کی نگہداشت کرتا ہے اور (سامان عذاب شروع ہوا) سو جب ہمارا حکم (عذاب کیلئے) پہنچا ہم نے ہود (علیہ السلام) کو

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝

اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اس کے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور نجات دی ہم نے ان کو عذاب گاڑھے سے

اور جو ان کے ہمراہ اہل ایمان تھے انکو اپنی عنایت سے (اس عذاب سے) بچا لیا اور ان کو کیسی چیز سے بچا لیا (ایک بہت ہی سخت عذاب سے بچا لیا)

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا

اور یہ تھے عاد کہ انکار کیا انھوں نے ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے اور نافرمانی کی پیغمبروں اُسکے کی اور پیروی کی انھوں نے

اور یہ (جن کا ذکر ہوا) قوم عاد تھی جنھوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا اور اُس کے رسولوں کا کہنا نہ مانا اور تمام تر ایسے لوگوں کے

أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

حکم ہر سرکش عناد کرنے والے کی اور پیچھے ان کے بھیجی گئی بیچ اس دنیا کے لعنت

کہنے پر چلتے رہے جو ظالم (اور) ضدی تھے۔ اور (ان افعال کا نتیجہ یہ ہوا کہ) اس دنیا میں بھی لعنت اُن کے ساتھ ساتھ رہی

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ

اور دن قیامت کے خبردار ہو تحقیق عاد نے کفر کیا ساتھ پروردگار اپنے کے خبردار ہو لعنت ہے واسطے عاد کے

اور قیامت کے دن بھی۔ خوب سُن لو قوم عاد نے اپنے رب کیساتھ کفر کیا۔ خوب سُن لو۔ رحمت سے دوری ہوئی (دونوں جہان میں) عاد کو جو کہ

قَوْمِ هُودٍ ۝ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا

قوم ہود کے اور طرف ثمود کی بھائی اُن کے صالح کو کہا اے قوم میری عبادت کرو

ہود (علیہ السلام) کی قوم تھی اور ہم نے (قوم) ثمود کے پاس اُنکے بھائی صالح (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا انھوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا اے میری قوم تم

اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَ

اللہ کو نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اُسکے اُس نے پیدا کیا تم کو زمین سے اور

(صرف) اللہ کی عبادت کرو اُسکے سوا کوئی تمہارا معبود (ہونیکے قابل) نہیں اُس نے تم کو زمین (کے مادہ) سے پیدا کیا اور تم کو اُس (زمین) میں

اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي

آباد کیا تم کو بیچ اُس کے پس بخشش مانگو اس سے پھر پھر آؤ طرف اُس کے تحقیق پروردگار میرا

آباد کیا تو تم اپنے گناہ (شرک وکفر وغیرہ) اُس سے معاف کراؤ پھر (ایمان لاکر) اُس کی طرف (عبادت سے) متوجہ رہو۔ بیشک میرا رب (اُس شخص سے)

قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

نزدیک ہے دعا قبول کرنے والا کہا انھوں نے اے صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے اُمید رکھا گیا پہلے

قریب ہے قبول کرنے والا ہے وہ لوگ کہنے لگے کہ اے صالح تم تو اس کے قبل ہم میں ہونہار (معلوم ہوتے) تھے۔ کیا تم ہم کو اُن چیزوں

هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ

اس سے کیا منع کرتا ہے تو ہم کو اس سے کہ عبادت کریں ہم اس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہیں

کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے بڑے کرتے چلے آئے ہیں (یعنی تم اس سے منع مت کرو) اور جس دین کیطرف تم ہم کو بلا رہے ہو

مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ

اس چیز سے کہ پکارتا ہے تو ہم کو طرف اُسکے قلق میں ڈالنے والی کہا اے قوم میری کیا دیکھا تم نے اگر ہوں میں

(یعنی توحید) واقعی ہم تو اسکی طرف سے بڑے (بھاری) شبہ میں ہیں جس نے ہم کو تردد میں ڈال رکھا ہے (جواب میں) فرمایا اے میری قوم بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر میں

خواص الکلام لہ قولہ حَفِيظٌ

روحانیہ میں سے اس کے خادم کا نام طشیائیل ہے اور اس اسم شریف کے لئے حفاظت کی خاصیت ہے اور اس کا خادم اس کے صاحب کو آنکھوں سے چھپا دیتا ہے اور اس کے عمل کی ترکیب یہ ہے کہ آدمی کو آبادی سے دور خلوت میں رہنا چاہئے ترک حیوانات بھی ضروری ہے اور بغیر نیند غالب ہوئے سونا جائز نہیں اور بلا ناغہ اس اسم شریف کو دن رات پڑھے جب اسی طرح چالیس دن پورے ہو جائیں تو اس کا مربع نقش کرے اور ایک پیالہ میں اسم مبارک حَفِيظٌ شتری یا شمس کے عمل میں لکھے اور اسکو مشک وعنبر سے مخلوط کرکے لوبان کی دھونی دے اور اکتالیسویں روز سے سات دن تک روزانہ اس اسم مبارک کے ورد میں زیادتی کرے سینتالیسویں دن ایک شخص لمبے قد کا نمودار ہوگا جس کا چہرہ نظر نہ آئے گا مگر اس کا کلام اس زور کے ساتھ سُنائی دیگا جیسے بجلی کڑکتی ہے وہ تمکو اگر پہلے سلام کریگا اور کہیگا کہ اے مخلوق خدا کیا چاہتا ہے تم پہلے اس کے سلام کا جواب دینا بعد میں کہنا کہ جو شے تمہارے سر پر ہے یہ چاہتا ہوں تم اس چیز کے ذریعہ سلمانوں کی بےحرمتی نہ کرنا اگر تم نے ایسا کیا تو خوف ہے کہ اندھے ہو جاؤ وہ تمکو چند شرطیں لیکر وہ چیز دیدیگا تم اسکو لے لینا اور جس وقت تم اس کو اپنے سر پر رکھو گے دیکھنے والوں کی آنکھوں سے چھپ جاؤ گے اور کوئی جاندار تم کو دیکھ نہ سکے گا اور نہ کوئی کان تمہارے چلنے کی آواز سُن سکے گا اس پر تم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہنا اور وہ مربع یہ ہے

ط	ی	ف	خ
۷۹	۹	۷۹۹	۱۱
۱۰	۸۳	۸	۷۹۸
۹	۱۹۷	۱۱	۸۲

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ هُوَ أَنشَأَكُم الخ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ ہی مستحق عبادت ہے اس کے سوا کوئی دوسرا مستحق نہیں ۱۲ قولہ مِّنَ الْأَرْضِ الخ یا تو بالذات مٹی ہی سے جیسے ہمارے باپ آدم علیہ السلام کو یا بالواسطہ جیسے انسانی نطفوں کے مادے ۵۳ قولہ وَاسْتَعْمَرَكُمْ یعنی تمکو زمین میں خلیفہ بنایا اور ہو سکتا ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو اس زمین کا آباد کرنیوالا بنایا جب کہ وہ ویران ہو چکی تھی ۱۲

عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰنِىْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِىْ

اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور دی اس نے مجھکو اپنی طرف سے رحمت پس کون مدد دے گا مجھ کو

دلیل پر (قائم) ہوں اور اُس نے مجھ کو اپنی طرف سے رحمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہو سو (اس حالت میں) اگر میں خدا کا کہنا نہ مانوں تو

مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِىْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ○ وَ

خدا سے اگر نافرمانی کروں میں اُس کی پس نہ زیادہ کرو گے تم مجھ کو سوائے ٹوٹا دینے کے اور

(یہ بتلاؤ کہ) پھر مجھ کو خدا (کے عذاب) سے کون بچالے گا تو تم تو سراسر میرا نقصان ہی کر رہے ہو۔ اے

يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِىْٓ اَرْضِ

اے قوم میری یہ ہے اونٹنی اللہ کی واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اُس کو کہ کھائی پھرے بیچ زمین

میری قوم یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے سو اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی

اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ○ فَعَقَرُوْهَا

اللہ کے اور مت ہاتھ لگاؤ اس کو ساتھ برائی کے پس پکڑے گا تم کو عذاب نزدیک پس پاؤں کاٹ ڈالے اسکے

پھرا کرے اور اسکو بُرائی (اور تکلیف دہی) کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تمکو فوری عذاب آپکڑے سو انھوں نے اس (اونٹنی) کو

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِىْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

پس کہا فائدہ اُٹھاؤ بیچ گھر اپنے کے تین دن یہ وعدہ ہے نہیں

تو صالح (علیہ السلام) نے فرمایا (خیر) تم اپنے گھروں میں تین دن اور بسر کر لو یہ ایسا وعدہ ہے جس میں ذرا

مَكْذُوْبٍ ○ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جھوٹ کیا گیا پس جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو ایمان لائے تھے

جھوٹ نہیں سو جب ہمارا حکم (عذاب کیلئے) آپہونچا ہمنے صالح (علیہ السلام) کو اور جو اُن کے ہمراہ اہل ایمان تھے

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْىِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

ساتھ اس کے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور رسوائی اُس دن کی سے تحقیق پروردگار تیرا وہی ہے

انکو اپنی عنایت سے (اُس عذاب سے) بچا لیا۔ اور اُس دن کی بڑی رسوائی سے بچا لیا بے شک آپ کا رب ہی

الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ○ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

زور آور غالب اور پکڑا اُن لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے آواز تند نے پس فجر وہ تھے

قوت والا غلبہ والا ہے اور اُن ظالموں کو ایک نعرہ نے آ دبایا جس سے وہ

فِىْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟

بیچ گھروں اپنے کے زانو پر گرے ہوئے گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اُن کے خبردار ہو تحقیق ثمود نے

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے خوب سُن لو (قوم) ثمود نے

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ○ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ

کفر کیا تھا ساتھ رب اپنے کے خبردار ہو سنت ہو جو ثمود کو اور البتہ تحقیق آئے بھیجے ہوئے ہمارے

اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ خوب سُن لو رحمت سے ثمود کو دوری ہوئی اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (بشکل بشر)

اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ

ابراہیم کے پاس ساتھ خوشخبری کے کہنے لگے سلام بھیجتے ہیں ہم کہا سلام ہے پس نہ دیر کی

ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لیکر آئے اور (آنیکے وقت) انھوں نے سلام کیا ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی سلام کیا پھر دیر نہیں لگائی

توضیح الکلام مع متعلقات

ا؎ قولہ غیر تخسیر الخ یعنی اگر خدا نخواستہ جو کچھ تم کہتے ہو اسکو میں اگر قبول کر لوں کہ توحید کی تبلیغ ترک کر دوں تو بجز نقصان کے اور کیا ہاتھ آوے پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ مجھے بتلاؤ اگر میں اپنے رب کی جانب سے ثبوت نبوت پر ہوں تو اس حالت میں اگر میں تمہاری پیروی کروں اور اس خدا کا نافرمان ہو جاؤں تو مجھے اُس کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا اور اس صورت میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے حقانیت عطا فرمائی ہے اُن سب کو کھو بیٹھوں گا اور کیا تم نے کوئی نبی دیکھا ہے جو معاذ اللہ کافر ہو گیا ہو ہرگز نہیں ۱۲

۲؎ قولہ ہٰذہٖ ناقۃ اللہ الخ چونکہ ان لوگوں نے رسالت کے ثبوت کے واسطے معجزہ کی بھی درخواست کی تھی اسلئے فرمایا کہ اے میری قوم تم جو معجزہ چاہتے تھے سو یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل بنا کر ظاہر کی گئی ہے اور اسی لئے اللہ کی اونٹنی کہلائی کیونکہ اللہ کی دلیل ہے ان لوگوں کی درخواست کا خلاصہ یہ ہے کہ اس پتھر سے ہمارے سامنے بالوں والی دس ماہ کی گابھن اونٹنی نکالئے آپنے حق تعالیٰ سے دعا کی تو اس پتھر نے ایسی آواز کی جیسے درد زہ والی عورت کیا کرتی ہے اور ولادت کے وقت جس طرح چلاتی ہے چنانچہ اس پتھر سے بعینہ ویسی ہی اونٹنی برآمد ہوئی جیسی کہ انھوں نے چاہی تھی پھر وہ اونٹنی فوراً ایک بچہ جنی جو جثہ میں اونٹنی ہی کی طرح تھا ۱۲ ۳؎ قولہ فذروہا تاکل الخ یعنی علاوہ اس بات کے کہ یہ اونٹنی میرے رسول ہونیکی

دلیل ہے خود اس کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں گھاس چارہ وغیرہ کھاتی پھرا کرے ایسے ہی اپنی باری کے دن پانی پیتی رہے ۱۲ خواص الکلام ۴؎ قولہ القوی الخ اگر کم ہمت پڑھے باہمت ہو جائے اگر کمزور پڑھے زوردار ہو جائے اگر مظلوم اپنے ظالم کو مغلوب کرنے کیلئے پڑھے تو ظالم مغلوب ہو جائے ۱۲ توضیح الکلام ۵؎ قولہ الصیحۃ یعنی چیخ کے ساتھ زلزلہ بھی تھا کہ اُس سے اُن کے دلوں کے ٹکڑے اُڑ گئے اور یہ چیخ سے مراد حضرت جبرئیل کی چیخ ہے جو انھوں

اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ○ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ

کہ لے آیا گائے کا بچہ تلا ہوا پس جب دیکھے ہاتھ اُن کے کہ نہیں پہونچتے طرف اُس کی

کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے سو جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دیکھا کہ اُن کے ہاتھ اُس کھانے تک نہیں بڑھتے

نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ

انجان ہوا اُن سے اور جی میں چھپایا اُن سے ڈر کہا انھوں نے مت ڈر تحقیق ہم

تو اُن سے متوحش ہوئے اور اُن سے دل میں خوف زدہ ہوئے وہ فرشتے کہنے لگے ڈرو مت ہم

اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ○ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ

بھیجے گئے ہیں طرف قوم لوط کے اور بی بی اُس کی کھڑی تھی پس ہنسی

قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم (علیہ السلام) کی بی بی (حضرت سارہ کہیں) کھڑی (سن رہی) تھیں پس ہنسیں

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ○ قَالَتْ

پس بشارت دی ہم نے اُس کو ساتھ اسحٰق کے اور پیچھے سے اسحٰق کے یعقوب کی کہا

سو ہم نے اُن کو (بشارت دی اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی اور اسحٰق سے پیچھے یعقوب کی کہنے لگیں

يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا

اے وائے مجھ کو کیا جنوں گی میں اور میں بڑھیا ہوں اور یہ خاوند میرا بوڑھا ہے۔ تحقیق یہ

ہائے خاک پڑے اب میں بچہ جنوں گی بڑھیا ہو کر اور یہ میرے میاں (بیٹھے) ہیں بالکل بوڑھے واقعی یہ بھی

لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ○ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ

بات ہے تعجب کی کہا انھوں نے کیا تعجب کرتی ہے تو حکم خدا کے سے رحمت ہے

عجیب بات ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا تم خدا کے کاموں میں تعجب کرتی ہو (اور خصوصاً) اس خاندان کے لوگوں پر اللہ کی (خاص) رحمت

اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اللہ کی اور برکتیں اُس کی اوپر تمہارے اے اس گھر والو تحقیق وہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے

اور اس کی (انواع قسم کی) برکتیں (نازل ہوتی رہتی) ہیں بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) تعریف کے لائق (اور) بڑی شان والا ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا

پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اُس کو خوش خبری جھگڑنے لگا ہم سے

پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) کا وہ خوف زائل ہو گیا اور اُن کو خوشی کی خبر ملی (کہ اولاد پیدا ہوگی) تو ہم سے لوط (علیہ السلام) کی قوم کے

فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ○ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ○ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ

بیچ قوم لوط کے تحقیق ابراہیم البتہ تحمل والا دردمند رجوع کرنے والا ہے اے ابراہیم

بارہ میں جدال کرنا شروع کیا۔ واقعی ابراہیم بڑے حلیم الطبع رحیم المزاج رقیق القلب تھے۔ اے ابراہیم

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ

منہ پھیرے اس بات سے تحقیق اب آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا اور تحقیق وہ لوگ آنے والا ہے اُن کو

اس بات کو جانے دو تمہارے رب کا حکم (اس کے متعلق) آچکا ہے اور (اسکے سبب) ان پر ضرور ایسا عذاب

عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ○ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْٓءَ بِهِمْ

عذاب نہ پھیرا جاوے گا اور جب آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ اُن کے

آنے والا ہے جو کسی طرح ہٹنے والا نہیں اور جب ہمارے وہ فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے تو لوط (علیہ السلام) اُن (کے آنے) کی وجہ سے (اس لئے)

توضیح الکلام ۱۵ قولہ لَا تَخَفْ الخ یعنی تو رومت ہم آدمی نہیں ہیں فرشتے ہیں آپ کے پاس خوش خبری لیکر آئے ہیں کہ آپ کے ایک فرزند پیدا ہوگا اسحٰق اور اس کے پیچھے ایک فرزند ہوگا یعقوب اور بشارت اس لئے فرمایا کہ اوّل تو اولاد خوشی کی چیز ہی ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے بہت ہو گئے تھے بی بی بھی بہت بوڑھی تھیں امید اولاد کی نہ رہی تھی ۱۶ قولہ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ الخ یعنی اللہ تعالیٰ تعریف کے لائق اور بڑی شان والا ہے وہ بڑے سے بڑا کام کرسکتا ہے پس تعجب کی جگہ اس کی تعریف اور شکر میں مشغول ہو ۱۷ قولہ يُجَادِلُنَا الخ اس جدال کی تفصیل دوسری آیت میں موجود ہے کہ آپ نے فرمایا تم اُن کو ہلاک کرنا چاہتے ہو حالانکہ وہاں لوط علیہ السلام بھی موجود ہیں اس لئے عذاب نہ ہونا چاہئے ورنہ لوط جیسے مسلمان کو بھی تکلیف پہونچیگی اس فرمانے سے آپ کا اصلی مقصد یہ ہوگا کہ اسی بہانہ سے قوم لوط ہلاکت سے بچ جاوے جیسا کہ فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ فرمانے سے ظاہر ہوتا ہے اور شاید حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوم لوط کے مسلمان ہو جانے کی اُمید ہوگی جو ایسا خیال فرمایا چنانچہ حق تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ قولہ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ الخ یعنی اے ابراہیم گو لوط علیہ السلام کا بہانہ ہے مگر اصل مطلب مجھے معلوم ہو گیا کہ قوم کی سفارش منظور ہے سو اس بات کو جانے دو یہ ایمان نہیں لاویں گے ۱۸ قولہ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ الخ یعنی جب ان کے لئے عذاب مقرر ہو چکا ہے کہ کسی طرح ٹل ہی نہیں سکتا تو اس بارہ میں کچھ کہنا سننا سب بیکار ہے رہی یہ بات کہ حضرت لوط علیہ السلام اُسی قوم کے درمیان رہتے ہیں سو اُن کو اور سب اہل ایمان کو وہاں سے علیحدہ کر دیا جاوے گا جس کے بعد عذاب آئیگا تاکہ اُنکو کوئی تکلیف نہ ہونے پائے چنانچہ اس کلام پر بات ختم ہوگئی۔ **خواص الکلام** ۱۵ قولہ مَّجِيْدٌ الخ اگر کوئی برص کی بیماری والا ایام بیض* تیرہ چودہ پندرہ تاریخ کو روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اسکو کثرت سے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اچھا ہو جائے گا ۱۲

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ

اور تنگ ہوا ساتھ اُن کے اور کہا یہ دن ہے سخت اور آئی اُس کے پاس

اور اس وجہ سے اُن کے (آنیکے سبب تنگدل ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بہت بھاری ہے اور اُنکی قوم اُن کے پاس

قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ

قوم اُس کی دوڑتی ہوئی طرف اُس کی اور پہلے اس سے تھے کرتے بُرائیاں

دوڑی ہوئی آئی اور پہلے سے نامعقول حرکتیں کیا ہی کرتے تھے۔

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا

کہا اے قوم میری یہ ہیں بیٹیاں میری وہ بہت پاکیزہ ہیں واسطے تمہارے پس ڈرو اللہ سے اور مت

لوط فرمانے لگے کہ اے میری قوم یہ میری (بہو) بیٹیاں موجود ہیں وہ تمہارے (نفس کی کامرانی کے) لئے (اچھی) خاصی ہیں سو اللہ سے ڈرو اور

تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا

رسوا کرو مجھ کو بیچ مہمانوں میرے کے کیا نہیں تم میں سے کوئی مرد اچھا کہا اُنھوں نے

میرے مہمانوں میں مجھ کو فضیحت مت کرو کیا تم میں کوئی بھی (معقول آدمی اور) بھلا مانس نہیں، وہ لوگ کہنے لگے کہ

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝

البتہ تحقیق جانتا ہے تو کہ نہیں واسطے ہمارے بیچ بیٹیوں تیری کے کچھ حق اور تحقیق تو جانتا ہے جو کچھ ارادہ کرتے ہیں ہم

آپ کو معلوم ہے کہ ہم کو آپ کی ان (بہو) بیٹیوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور آپکو تو معلوم ہے (یہاں آنیسے) جو ہمارا مطلب ہے۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ قَالُوْا

کہا کاش کہ ہوتا واسطے میرے ساتھ تمہارے زور یا جگہ پکڑتا میں طرف قلعہ محکم کی کہا اُن مہمانوں نے

لوط فرمانے لگے کیا خوب ہوتا اگر میرا تمہارے اوپر کچھ زور چلتا یا کسی مضبوط پایہ کی پناہ پکڑتا فرشتے کہنے لگے

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

اے لوط تحقیق ہم بھیجے ہوئے ہیں رب تیرے کے ہرگز نہ پہنچ سکیں گے طرف تیری پس لے جا لوگوں اپنے کو

کہ اے لوط ہم تو آپکے رب کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں آپ تک (بھی) ہرگز اُنکی رسائی نہیں ہوگی سو آپ رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لیکر

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ

ایک ٹکڑے رات کے سے اور نہ منہ پیچھے پھیرے تم میں سے کوئی مگر جورو تیری تحقیق وہ

(یہاں سے باہر) چلے جایئے اور تم میں کوئی پیچھا پھر کر بھی نہ دیکھے ہاں مگر آپکی بیوی (بوجہ مسلمان نہ ہونیکے) نہ جاوے گی اُس پر

مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ

پہونچنے والا ہے اُس کو جو کچھ پہونچا اُن کو تحقیق وقت وعدے اُن کے کا صبح ہے کیا نہیں

بھی وہی آفت آنے والی ہے جو اور لوگوں پر آوے گی۔ ان کے (عذاب کے) وعدہ کا وقت صبح ہے کیا صبح کا

الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ

صبح نزدیک پس جب آیا حکم ہمارا کیا ہم نے اوپر اُس کا نیچے اُس کے اور

وقت قریب نہیں سو جب ہمارا حکم (عذاب کیلئے) آپہونچا تو ہم نے اُس زمین (کو اُلٹ کر اُس) کا اوپر کا تختہ تو نیچے کر دیا اور

اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً

برسائے ہم نے اوپر اُس کے پتھر کنکر سے تہ بہ تہ نشان کیے ہوئے

اُس زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کیے جو لگاتار گر رہے تھے۔ جن پر آپ کے رب کے پاس کا (یعنی عالم غیب میں)

توضیح الکلام [۵] قولہ یَوْمٌ عَصِيْبٌ الخ یعنی آج کا دن بہت بھاری ہے کیونکہ ان کی صورتیں تو ایسی حسین ہیں اور قوم کی یہ حرکتیں ہیں کہ کسی حسین لڑکے کو نہیں چھوڑتے اور میں تن تنہا ہوں دیکھئے کیا ہوتا ہے [۶] قولہ لَا تُخْزُوْنِ الخ یعنی ان مہمانوں کو کچھ کہنا مجھ کو شرمندہ اور رسوا کرنا ہے اگر ان کی رعایت نہیں کرتے کہ مسافر ہیں تو میرا تو خیال کرو کہ تم میں رہتا سہتا ہوں افسوس اور تعجب ہے ۱۲ [۷] قولہ اِلَّا امْرَاَتَكَ الخ یعنی آپکی بیوی بوجہ مسلمان ہونے کے باقی رہے اور اُس پر وہی عذاب پڑیگا جو اوروں پر آنے والا ہے آگے اسکی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ پچھلے رات کے وقت نکل جانے کو کیوں کہا اسلئے کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ان کے عذاب کے وعدہ کا وقت صبح کا وقت ہے حضرت لوط علیہ السلام بہت پریشان ہو چکے تھے فرمانے لگے کہ جو کچھ ہونا ہو ابھی ہو جائے چنانچہ صبح ہوئی تو عذاب کا سامان شروع ہوا ۱۲

خواص الکلام [۸] قولہ جَعَلْنَا عَالِيَهَا سے بِبَعِيْدٍ تک منگل کے دن اخیر ماہ میں سات ٹھیکریوں پر اس آیت کو لکھ کر جس جگہ دفن کی جائیں یا جس گھر میں پھینکی جائیں تو وہ گھر اور وہ جگہ سنگسار کیجائیگی اور وہ پتھر پھر اُٹھ نہ سکیں گے اور اگر یہ آیت لکھ کر ہانڈی میں رکھی جائے اور اس کے ساتھ اُس شخص کا نام بھی لکھا جائے اور وہ ہانڈی آگ پر رکھی جائے یہاں تک کہ اس کو جوش آ جائے تو وہ شخص جس کے نام سے وہ ہانڈی آگ پر رکھی ہے بخار میں جلنے لگے گا اور پھر اچھا نہ ہو سکے گا لیکن ناحق سے بچنا چاہیئے ورنہ اُسکا وبال عامل پر ہوگا اور ایک کتاب میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص کسی جگہ کو سنگسار کرنا چاہے تو یہ آیت اخیر منگل کو شام کے وقت سات ٹھیکریوں پر لکھ کر ایک ٹھیکری اس شخص کے دروازہ کے پاس ڈالدے اور دوسری توڑ کر اس جگہ پھینکدے اور باقی کو بکھیر کر اس جگہ کے ستونوں میں پھینکدے تو خدا تعالیٰ چاہیگا تو ایسا ہی ہو جائیگا اور اگر یہ آیت ہانڈی میں کسی شخص کے نام کے ساتھ لکھدی جائے پھر اس ہانڈی کو آگ پر رکھ کر جوش دیا جائے تو معمول پر فوراً بخار آوے اور اس آیت کے لکھنے کی ترکیب صفحہ ۳۲۶ میں درج ہے وہاں دیکھئے ۱۲

عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿ع﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ

نزدیک پروردگار تیرے کے اور نہیں وہ ظالموں سے دور اور طرف مدین کی

خاص نشان بھی تھا اور یہ بستیاں (قوم لوطؑ کی) ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں اور ہم نے مدین (والوں) کی طرف

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

بھائی اُن کے شعیب کو کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کو نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود

اُنکے بھائی شعیبؑ کو بھیجا انہوں نے (اہل مدین سے) فرمایا کہ اے میری قوم تم (صرف) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود

غَيْرُهٗ ۖ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ

سوائے اُس کے اور مت کم کرو پیمانہ کو اور تول کو تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو بیچ بھلائی کے

بننے کے قابل نہیں اور تم ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو کیونکہ میں تم کو فراغت کی حالت میں دیکھتا ہوں

وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا

اور تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب دن گھیرنے والے کے سے اور اے قوم میری پورا کرو

اور مجھ کو تم پر اندیشہ ہے ایسے دن کے عذاب کا جو انواع مصائب کا جامع ہوگا اور اے میری قوم تم

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

پیمانہ کو اور تول کو ساتھ انصاف کے اور مت کم دو لوگوں کو چیزیں اُن کی

ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا اُنکی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور (شرک اور نقص حقوق کرکے

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ

اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرنے باقی رکھا ہوا اللہ کا بہتر ہے

زمین میں فساد کرتے ہوئے حد (توحید و عدل) سے مت نکلو۔ اللہ کا دیا ہوا جو کچھ (حلال مال) بچ جائے وہ تمہارے لئے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ قَالُوْا

واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور نہیں میں اوپر تمہارے نگہبان کہا انھوں نے

(اِس حرام کمائی سے) بدرجہا بہتر ہے اگر تمکو یقین آوے (تو مان لو) اور میں تمہارا پہرہ دینے والا تو ہوں نہیں وہ لوگ (یہ تمام نصائح سنکر) کہنے لگے

يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ

اے شعیبؑ کیا نماز تیری حکم کرتی ہے تجھ کو یہ کہ چھوڑ دیں ہم اُس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے یا

کہ اے شعیبؑ کیا تمہارا (مصنوعی) اور وہمی) تقدس تمکو (ایسی ایسی باتوں کی) تعلیم کر رہا ہے کہ ہم ان چیزوں (کی پرستش) کو چھوڑ دیں جنکی پرستش ہمارے بڑے

اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

یہ کہ کریں ہم بیچ مالوں اپنے کے جو کچھ چاہیں تحقیق تو البتہ تحمل والا

یا اس بات کو چھوڑ دیں کہ ہم اپنے مال میں جو چاہیں تصرف کریں واقعی آپ ہیں بڑے عقلمند دین پر

الرَّشِيْدُ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

بھلائی والا ہے کہا اے قوم میری کیا دیکھا تم نے اگر ہوں میں اوپر دلیل ظاہر کے

چلنے والے شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی جانب سے دلیل پر (قائم) ہوں اور

رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ

پروردگار اپنے سے اور دیا ہو مجھ کو اپنی طرف سے رزق نیک اور نہیں ارادہ کرتا میں یہ کہ مخالفت کروں میں تمہاری

اُس نے مجھ کو اپنی طرف سے ایک عمدہ دولت (یعنی نبوت) دی ہو تو پھر کیسے تبلیغ نہ کروں اور میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ تمہارے برخلاف اُن کاموں

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ بِبَعِيْدٍ الخ لہٰذا اہل مکہ کو چاہیے کہ اس قصہ سے عبرت پکڑیں کیونکہ ع ۱۵ ہمیشہ ملک شام کو جاتے آتے اُن کی بربادی کے آثار دیکھتے ہیں پس اُن کو اللہ و رسول کی مخالفت سے ڈرنا چاہیے ۱۱ ۵۲ قولہ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ الخ پھر تمکو ناپ تول میں کمی کرنے کی کیا ضرورت پڑی ہے اگرچہ حقیقۃً تو کسی کو بھی ضرورت نہیں ہوتی ۵۳ قولہ وَاِنِّيْٓ اَخَافُ الخ یعنی علاوہ اس کے کہ ناپ تول میں کمی نہ کرنا حق تعالیٰ کی نعمتوں کا تقاضا ہے خود ضرر کا ڈر بھی اسی کو تقاضا کرتا ہے کیونکہ اس میں مجکو تم پر اندیشہ ہے ۵۴ قولہ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ الخ کیونکہ حرام میں اگرچہ وہ کتنا ہی زیادہ ہو برکت نہیں اور اُس کا انجام دوزخ ہے اور حلال میں اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو برکت ہوتی ہے اور اُس کا انجام حق تعالیٰ کی رضامندی ہے ۵۵ قولہ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ الخ یعنی جن باتوں سے تم ہم کو منع کرتے ہو دونوں میں کوئی بُرائی نہیں کیونکہ ایک کی دلیل تو نقلی ہے کہ ہمارے بڑوں سے بت پرستی ہوتی آئی ہے دوسرے کی دلیل عقلی ہے کہ اپنا مال ہے ہمیں اسمیں ہر طرح کا اختیار ہے پس ہمکو منع نہ کرنا چاہیے اور حلیم و رشید کہنا تمسخر سے تھا جیسا بد دینوں کی عادت ہوتی ہے دینداروں سے یوں ہی کہا کرتے ہیں اور نقلی اور عقلی دلیلوں کا فاسد ہونا بدیہی ہے

پچھلے صفحہ کی آیت کے لکھنے کی ترکیب

۵۶ قولہ رِزْقًا حَسَنًا الخ جس وجہ سے ان احکام کی تبلیغ مجھ پر واجب ہے یعنی توحید و عدل کا حق ہونا بھی ثابت اور ان کی تبلیغ بھی واجب تو پھر کیسے تبلیغ نہ کروں اور میں جس طرح ان باتوں کی تم کو تعلیم کرتا ہوں تو دبھی تو اس پر عمل کرتا ہوں ۱۲ ۵۱ یہاں اخوت سے نسب کی اخوت مراد ہے نہ دین کی کیونکہ حضرت شعیبؑ میکائیل کے اور میکائیل یشجر کے اور یشجر مدین کے اور مدین

إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا

طرف اُس چیز کی کہ منع کرتا ہوں تمکو اُس سے نہیں ارادہ کرتا میں مگر کام سنوارنا جب تک کر سکوں میں اور نہیں

جن سے تم کو منع کرتا ہوں۔ میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے اور مجھ کو جو کچھ (علم و اصلاح کی)

تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○ وَيَا قَوْمِ لَا

توفیق میری مگر ساتھ اللہ کے اوپر اسی کے توکل کیا میں نے اور طرف اُسی کے رجوع کرتا ہوں میں اور اے قوم میری نہ

توفیق ہو جاتی ہے صرف اللہ ہی کی مدد سے ہو اسی پر میں بھروسا رکھتا ہوں اور اُسی کی طرف (تمام امور میں) رجوع کرتا ہوں اور اے میری قوم میری ضد

يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ

باعث ہو تم کو مخالفت میری یہ کہ پہونچ جاوے تم کو مانند اُس چیز کے کہ پہونچ گیا تھا قوم نوح کی کو یا

اور عداوت تمہارے لئے اسکا باعث نہ ہو جاوے کہ تم پر بھی اُسی طرح کی مصیبتیں آ پڑیں جیسے قوم نوح یا

قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ○ وَاسْتَغْفِرُوا

قوم ہود کی کو یا قوم صالح کی کو اور نہیں قوم لوط کی تم سے دور اور بخشش مانگو

قوم ہود یا قوم صالح پر پڑی تھیں اور قوم لوط تو (ابھی) تم سے (بہت) دور (زمانہ میں) نہیں ہوئی اور تم اپنے رب سے اپنے گناہ (یعنی شرک

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ○ قَالُوا يَا شُعَيْبُ

پروردگار اپنے سے پھر پھر آؤ طرف اس کے تحقیق رب میرا مہربان ہے دوستدار کہا انھوں نے اے شعیب

معاف کراؤ پھر (اطاعت وعبادت کیساتھ) اُسکی طرف متوجہ ہو بلاشک میرا رب بڑا مہربان بڑی محبت والا ہے وہ لوگ کہنے لگے کہ اے شعیب

مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا

نہیں سمجھتے ہم بہت جو کچھ کہ کہتا ہے تو اور تحقیق البتہ دیکھتے ہیں ہم تجھ کو درمیان اپنے ناتواں اور اگر نہ ہوتی

بہت سی باتیں تمہاری کہی ہوئی ہماری سمجھ میں نہیں آئیں۔ اور ہم تمکو اپنے (مجمع) میں کمزور دیکھ رہے ہیں اور اگر تمہارے خاندان کا (کہ ہمارے ہم مذہب

رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ○ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي

برادری تیری البتہ سنگسار کر ڈالتے ہم تجھ کو اور نہیں تو اوپر ہمارے غالب کہا اے قوم میری آیا برادری میری

تو ہم تم کو (کبھی کا) سنگسار کر چکے ہوتے اور ہماری نظر میں تمہاری کچھ توقیر ہی نہیں۔ شعیب (علیہ السلام) نے (جواب میں) فرمایا کہ اے میری قوم

أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا

بہت عزیز ہے اوپر تمہارے اللہ سے اور پکڑا تم نے اُس کو پیچھے پیٹھ اپنی کے ڈالا ہوا۔ تحقیق پروردگار میرا ساتھ اُس چیز کے

تمہارے نزدیک (نعوذ باللہ) اللہ سے بھی زیادہ با توقیر ہے اور اُسکو (یعنی اللہ تعالیٰ کو) تم نے پس پشت ڈال دیا یقیناً میرا رب تمہارے سب اعمال کو

تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ

کہ کرتے ہو تم گھیرنے والا ہے اور اے قوم میری عمل کرو اوپر جگہ اپنی کے تحقیق میں بھی عمل کرنیوالا ہوں البتہ

(اپنے علم میں) احاطہ کئے ہوئے ہے اور اے میری قوم تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو میں بھی (اپنے طور پر) عمل کر رہا ہوں (سو اب

تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَ

جانو گے تم کون شخص ہے کہ آ دیگا اُس کو عذاب کہ رسوا کرے اُس کو اور کون شخص ہے کہ وہ جھوٹا ہے اور

جلدی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ وہ کون شخص ہے جس پر ایسا عذاب آیا چاہتا ہے جو اُس کو رسوا کریگا اور وہ کون شخص ہے جو جھوٹا تھا اور

ارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ○ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا

منتظر رہو تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے منتظر ہوں اور جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہم نے شعیب کو

تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہمارا حکم (عذاب کیلئے) آ پہونچا (تو) ہم نے اُس عذاب سے شعیب (علیہ السلام) کو

توضیح الکلام ۱ قولہ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ الخ خلاصہ یہ کہ توحید و عدل کے وجوب پر دلیل بھی قائم اور بحکم خداوندی اس کی تبلیغ اور ناصح ایسا دلسوز اور مصلح پھر بھی نہیں مانتے بلکہ اُلٹے مجھ سے اُمید رکھتے ہو کہ میں کہنا چھوڑ دوں اور چونکہ اس تقریر میں دلسوزی اور اصلاح کی اپنی طرف نسبت کی ہے اس لئے وَمَا تَوْفِيقِي الخ فرمادیا یہاں تک تو اُن کے قول کا جواب ہو گیا آگے ترہیب اور ترغیب فرماتے ہیں ۲ قولہ قَوْمَ نُوحٍ الخ یعنی اگر قوم نوح وہود وغیرہ قوموں کے قصے پرانے ہو چکے ہیں اس لئے اُن سے متاثر نہیں ہوتے تو قوم لوط کا زمانہ تو کچھ دور دراز نہیں گذرا یہ تو تم سے نزدیک ہی ہے یہاں تک کا مضمون ترہیبی ہے ڈرانے کے لئے اس کے آگے ترغیب کا مضمون ہے کہ اگر تم ایمان لاؤ تو سارے گناہ معاف ہو جائیں اور طاعت وعبادت کے ساتھ اس کی طرف توجہ کرو یقیناً وہ گناہوں کو معاف فرماتا اور عبادت کو قبول کرتا ہے ۱۲ ۳ قولہ أَرَهْطِي الخ یعنی افسوس اور تعجب ہے کہ میری جو نسبت اللہ عزوجل کے ساتھ ہے کہ میں اس کا نبی ہوں اس نسبت کے باعث تو تم میرے ہلاک کرنے سے باز نہ رہے اور جو نسبت میرے خاندان کے ساتھ ہے کہ ان کا قرابتدار ہوں اس نسبت کے باعث تم مجھے مار ڈالنے سے رُکے تو اس سے تو یہ لازم آیا کہ تم خاندان کا لحاظ اللہ عزوجل سے بھی زیادہ کرتے ہو ۱۲

خواص الکلام ۱ قولہ رَحِيمٌ الخ جو شخص اس اسم شریف کو سو بار روزانہ پڑھے اس کے دل میں رقت اور شفقت پیدا ہو اور جس کسی کو ناگوار بات کا اندیشہ ہو الرحمن الرحیم کی کثرت کرے یا لکھ کر باندھے اور اگر اس کو لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈالدیں اس کے پھل میں برکت پیدا ہو اور اگر کسی کو گھول کر پلادے اس کے دل میں لکھنے والے کی محبت پیدا ہو اسی طرح اگر طالب ومطلوب کا نام مع والدہ کے لکھے مطلوب اسکی محبت میں سرگرداں ہو بشرطیکہ محبت جائز ہو قولہ وَدُودٌ الخ اگر اس اسم شریف کو کھانے پر ایک ہزار بار پڑھکر بی بی کیساتھ کھاوے تو بیوی خاوند پر فریفتہ اور فرمانبردار ہو جاوے ۱۲ محمد حیات عفرلہ جامع فوائد ترجمہ

وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

اور اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اُسکے ساتھ رحمت کے ہماری طرف سے اور پکڑا ان لوگوں کو کہ جنھوں نے ظلم کیا تھا

اُو جو اُنکے ہمراہی میں اہل ایمان تھے ان کو اپنی عنایت (خاص) سے بچا لیا اور ان ظالموں کو ایک سخت آواز نے (کہ نعرہ جبریل تھا)

الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

کڑک نے پس صبح کو اُٹھے بیچ گھروں اپنے کے زانو پر گرے ہوئے گویا کہ نہ بستے تھے

آ پکڑا سو اپنے گھروں کے اندر اوندھے گرے رہ گئے (اور مر گئے) جیسے کبھی ان گھروں میں بسے ہی

فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

بیچ اُن کے خبردار ہو دوری ہے مدین کو جیسے کہ دوری ہوئی ثمود کو اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے

نہ تھے خوب سن لو اور عبرت پکڑ لو مدین کو رحمت سے دوری ہوئی جیسا ثمود رحمت سے دور ہوئے تھے اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھی

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

موسیٰ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے اور معجزے ظاہر کے طرف فرعون کی اور سرداروں اُس کے کی

اپنے معجزات اور دلیل روشن دے کر فرعون اور اُس کے سرداروں کے پاس بھیجا

فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝ يَقْدُمُ

پس پیروی کی اُنھوں کے حکم فرعون کی اور نہیں حکم فرعون کا درست آگے چلے گا

سو وہ لوگ (بھی) فرعون ہی کی رائے پر چلتے رہے اور فرعون کی رائے کچھ صحیح نہ تھی وہ (فرعون) قیامت کے دن

قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝

قوم اپنی کے دن قیامت کے پس جا کھڑا کریگا اُنکو آگ پر اور بُرا ہے گھاٹ لا کھڑا کیا گیا

اپنی قوم سے آگے آگے ہوگا پھر اُن (سب) کو دوزخ میں جا اُتاریگا اور وہ (دوزخ) بہت ہی بُری جگہ ہے اُترنے کی جس میں یہ لوگ اُتارے

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ

اور پیچھے کر دیئے گئے بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے بُری ہے بخشش کہ بخشش دی گئی

اور اس دنیا میں بھی لعنت اُن کے ساتھ ساتھ رہی اور قیامت کے دن بھی بُرا انعام ہے جو اُن کو

الْمَرْفُوْدُ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا

وہ لعنت یہ ہیں بعضی خبریں بستیوں کی کہ بیان کرتے ہیں ہم اُسکو اوپر تیرے بعضے اُن میں سے

دیا گیا۔ اُن (غارت شدہ) بستیوں کے بعض حالات تھے جنکو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں (سو) بعضی بستیاں تو ان میں (اب بھی)

قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

قائم اور بعضے جڑ سے کٹے ہوئے اور نہیں ظلم کیا تھا ہم نے اُن کو و لیکن ظلم کیا تھا اُنھوں نے جانوں اپنی کو

قائم ہیں اور بعض کا بالکل خاتمہ ہوگیا اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا لیکن اُنھوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا

فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

پس نہ کفایت کیا اُن سے معبودوں اُن کے نے جو پکارتے تھے سوائے اللہ کے

سو اُن کے وہ معبود جن کو وہ خدا کو چھوڑ کر پوجتے تھے اُن کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے

مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝

کچھ جب آیا حکم پروردگار تیرے کا اور نہ زیادہ کیا اُنھوں نے اُن کو سوائے ہلاک کرنے کے

جب آپ کے رب کا حکم (عذاب کے لئے) آ پہنچا (کہ اُن کو عذاب سے بچا لیتے) اور الٹا اُن کو نقصان ہی پہنچایا

متعلقات الکلام ۔ ۵۱ قولہ الصَّيْحَةُ الخ چیخ کے عذاب سے ان کی ہلاکت ہوئی اور صورت یہ ہوئی کہ جس وقت یہ لوگ سب کے سب نہایت عیش و آرام میں سو رہے تھے اُس وقت آدھی رات کے قریب ایک ہیبت ناک آواز آئی جس سے اُن کے کلیجے پھٹ گئے اور سوتے کے سوتے ہی رہ گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کوئی دو قومیں ایک عذاب سے ہلاک نہیں ہوئیں بجز قوم ثمود اور قوم شعیب کے اور اس مقام پر قوم شعیب کی ہلاکت چیخ کے عذاب سے بتلائی اور نویں پارہ کے شروع میں رجفہ زلزلہ سے بتلائی لیکن ہوسکتا ہے کہ دونوں ہوئے ہوں جسطرح قوم ثمود کے بارہ میں بھی یہی بات ہے کہ پہلے اُن کے لئے بھی رجفہ کے عذاب کا ذکر ہوچکا ہے اور یہاں صیحہ کا عذاب مذکور ہے تو یہ دونوں قومیں ان دونوں عذابوں میں شریک ہیں اور مفسرین نے کما بعدت کی وجہ شبہ بھی یہی بیان کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ ۵۲ قولہ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ الخ سلطن مبین سے مراد یا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ید بیضا ہے جو اُن نو نشانیوں میں کہ جن کا تذکرہ نویں پارہ کے ربع پر گذر چکا ہے سب سے بڑی نشانیاں ہیں اور یا اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بلاغت آمیز تقریر مراد ہے جو توحید کے متعلق آپ نے فرعون کے سامنے بیان فرمائی تھی ۱۲ محمد حیات غفرلہ ۱۲ ۵۳ قولہ مِنْهَا قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ الخ یعنی جن جن شہروں پر عذاب نازل ہوئے اُن میں سے بعض تو بعد ہلاکت کے بھی پھر آباد ہیں جیسے مصر کو فرعون کو ہلاک کرنے کے بعد بھی موجود ہے اور بعض کا نام و نشان بھی نہ رہا جیسے موتفکات، حضرت لوط کی قوم کی بستیاں۔ ان دونوں قسموں کے مقامات کو کھیتی کے ساتھ تشبیہ دیکر فرمایا کہ بعض کھیتی کھڑی ہے یہ مثال آباد شہروں کی ہے اور بعض کٹکر سطح زمین سے فنا ہو جاتی ہے یہ مثال اجڑے اور مٹے ہوئے شہروں کی ہے ۱۲ ۵۴ قولہ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ الخ یعنی معبودان باطل اپنے عابدوں کو فائدہ تو کیا پہنچاتے کہ انکو خدا تعالیٰ سے بچا لیتے اور سبب نقصان کے ہوئے کہ وہ انکی پوجا پاٹ کی بدولت سزا کے سزاوار ہوئے ۱۲

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ

اور اسی طرح پکڑنا ہے پروردگار تیرے کا جب پکڑے بستیوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں تحقیق

اور آپکے رب کی دارو گیر ایسی ہی (سخت) ہے جب وہ کسی بستی والوں پر دارو گیر کرتا ہے جبکہ وہ ظلم (و کفر) کیا کرتے ہوں۔ بلاشبہ اُس کی دارو گیر

اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ

پکڑنا اُس کا درد دینے والا ہے سخت ۱۔ تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہے

بڑی الم رساں (اور) سخت ہے۔ ان واقعات میں اُس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے

عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ

عذاب آخرت کے سے یہ ایک دن ہے کہ اکٹھے کئے جاوینگے واسطے اُسکے لوگ اور یہ دن ہے

عذاب سے ڈرتا ہو وہ (آخرت کا دن) ایسا دن ہوگا کہ اس میں تمام آدمی جمع کئے جاویں گے اور وہ سب کی

مَّشْهُوْدٌ ۝ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ؕ يَوْمَ يَاْتِ

حاضر کیا گیا۔ اور نہیں ڈھیل کرتے ہیں ہم اُس کو مگر واسطے ایک وقت گنے ہوئے کے جس دن آوے گا

حاضری کا دن ہے اور ہم اُسکو صرف تھوڑی مدت کیلئے (بعض مصلحتوں سے) ملتوی کئے ہوئے ہیں (پھر) جس وقت وہ دن آوے گا

لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا

نہ بولے گا کوئی جی مگر ساتھ حکم اُس کے کے پس بعضے انہیں سے بدبخت ہیں اور بعضے نیکبخت ہیں پس جو لوگ

کوئی شخص بدون خدا کی اجازت کے بات تک (بھی) نہ کر سکیگا پھر (آگے) انہیں یہ فرق ہوگا کہ بعضے تو شقی (یعنی کافر) ہونگے اور بعضے سعید (یعنی مومن)

الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ

کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ کے ہیں واسطے اُنکے بیچ اس کے چلانا ہے آواز باریک سے اور آواز موٹی سے ہمیشہ رہنے والے

لوگ شقی ہیں وہ تو دوزخ میں ایسے حال سے ہوں گے کہ اسمیں اُن کی چیخ پکار پڑی رہے گی (اور) ہمیشہ ہمیشہ کو

فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

بیچ اس کے جب تک کہ رہیں آسمان اور زمین مگر جو چاہے پروردگار تیرا

اُس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں۔ ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي

تحقیق پروردگار تیرا کرنے والا ہے جو ارادہ کرتا ہے اور جو لوگ کہ نیکبخت کئے گئے ہیں پس بیچ

(کیونکہ) آپ کا رب جو کچھ چاہے اُسکو پورے طور سے کر سکتا ہے اور رہ گئے وہ لوگ جو سعید ہیں سو وہ جنت میں ہوں گے

الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

بہشت کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے جب تلک کہ رہیں آسمان اور زمین مگر

(اور) وہ اس میں (داخل ہونے کے بعد) ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں ہاں اگر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ

جو چاہے پروردگار تیرا بخشش ہے نہ کاٹی گئی پس مت ہو بیچ شک کے

خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے وہ غیر منقطع عطیہ ہوگا۔ سو (اے مخاطب) جس چیز کی یہ پرستش کرتے ہیں اُس کے

مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ

اُس چیز سے کہ عبادت کرتے ہیں یہ نہیں عبادت کرتے مگر جیسا عبادت کرتے تھے باپ اُن کے

بارہ میں ذرا شبہ نہ کرنا یہ لوگ بھی اسی طرح (بلا دلیل، بلکہ خلاف دلیل) عبادت (غیر اللہ کی) کر رہے ہیں جسطرح اُنکے قبل اُنکے باپ دادا

توضیح الکلام منہ متعلقا

۱۔ قولہ الیم شدید الخ ایک تو اس سے تکلیف بہت سخت پہونچتی ہے دوسرے اس سے کوئی کا فرنچ نہیں سکتا۔ بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری نے کہا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اُس کو پکڑ لیتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا اس کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ الخ ڈھیل دینے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کی عمر دراز کرتا اور روزی خوب دیتا اور دنیا میں اُس کو حکومت بھی دیتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس آیت کو پڑھنے سے اس طرف اشارہ منظور ہے کہ جو شخص ظلم کر بیٹھے اُس کو فوراً توبہ کر لینی چاہیے اور مظلوم کے حق کو اُس سے معاف کرانا یا دیدینا چاہیے تاکہ اس وعید عظیم کا مصداق نہ بن جائے۔ کیونکہ یہ آیت گذشتہ اُمتوں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر ظالم کے لئے عام ہے صرف گذشتہ اُمتوں اور اُمت محمدیہ میں اس قدر فرق ہے کہ اُمت محمدیہ علی صاحبها الصلوٰۃ والسّلام پر بہ برکت نبی اُمّی صلے اللہ علیہ وسلم ایسا عذاب نہیں آئیگا جس سے اس اُمت کی بیخ کنی ہو جائے جس طرح اگلی اُمتوں پر ایسے عذاب آچکے ہیں ۱۲

۲۔ قولہ فلا تک الخ جب دوسری اُمتوں میں کے مخالفین اسلام کا ذکر فرما چکے تو اب اس اُمت کے مخالفین اسلام کا ذکر فرماتے ہیں اور اس کلمہ فلا تک میں خطاب تو رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مراد آپ کے سوا اُمت کے لوگ ہیں۔

یعنی ان منکروں کے انکار سے کچھ دل میں شک نہ لانا چاہیے یہ جاہل لوگ تو محض اپنے باپ دادا کی تقلید اور پیروی سے بُت پرستی کیا کرتے ہیں کوئی عقل و فہم کی بات نہیں اور وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ الخ کا یہ مطلب کہ ان کی بُت پرستی اور بدکاری پر فراغ دستی دیکھ کر تعجب نہ کرو دنیا میں جو کچھ اُن کے حصے میں لکھدیا وہ پورا ملتا ہے یا یہ مطلب کہ آخرت میں اپنے عذاب کا پورا حصہ پا دیں گے ۱۲

مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝ وَلَقَدْ

پہلے اُن سے اور تحقیق ہم البتہ پورا دینے والے ہیں اُنکو حصّہ اُن کا نہ کم کیا ہوا اور البتہ تحقیق

عبادت کرتے تھے اور ہم یقیناً (قیامت کو) اُن کا حصّہ (عذاب کا) اُن کو پورا پورا بے کم و کاست پہونچا دیں گے اور ہم نے

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

دی ہم نے موسےؑ کو کتاب پس اختلاف کیا گیا بیچ اس کے اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے گذری تھی

موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی توریت) دی تھی سو اُسمیں (بھی مثل قرآن کے) اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپکے رب کیطرف سے پہلے

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝

پروردگار تیرے سے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اُنکے اور تحقیق وہ البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے قلق میں

تو (انکار قطعی) فیصلہ (دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا۔ اور یہ لوگ اُس کی طرف سے ایسے شک میں رہتے ہیں جس نے اُنکو تردد میں ڈال رکھا

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور تحقیق ہر ایک ان میں سے جب جاویگا روبرو البتہ پورا دیگا انکو رب تیرا عمل ان کے تحقیق وہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں

اور بالیقین سب کے سب ہی ہیں کہ آپ کا رب اُن کو ان کے اعمال کی جزا کا پورا پورا حصہ دیگا وہ بالیقین اُن کے سب اعمال کی

خَبِيْرٌ ۝ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ

خبردار ہے پس سیدھا رہ جس طرح سے حکم کیا گیا ہے اور جس نے توبہ کی ساتھ تیرے اور مت سرکشی کرو

پوری خبر رکھتا ہے تو آپکو حکم ہوا ہے (راہ دین پر) مستقیم رہئے اور وہ لوگ بھی (مستقیم رہیں) جو کفر سے توبہ کرکے آپکے ہمراہ ہیں اور دائرہ دین

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

تحقیق وہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے اور مت جھکو طرف اُن لوگوں کی کہ ظلم کرتے ہیں

یقیناً وہ تم سب کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے اور (اے مسلمانو) ان ظالموں کی طرف مت جھکو

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ

پس لگے گی تم کو آگ اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی دوست پھر

کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے اور (اُس وقت) خدا کے سوا تمہارا کوئی رفاقت کرنے والا نہ ہو پھر

لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ

نہیں مدد دئے جاؤگے اور قائم کر نماز کو دونوں طرف دن کی اور کتنی ساعتیں رات سے

حمایت تو تمہاری ذرا بھی نہ ہو۔ اور (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اوّل و آخر میں) اور رات کے

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝

تحقیق نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنے والوں کے

بیشک نیک کام (نامۂ اعمال سے) مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو۔ یہ بات ایک (جامع) نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَلَوْلَا كَانَ

اور صبر کر پس تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا ثواب نیکی کرنے والوں کا پس کیوں نہ ہوئے

اور صبر کیا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ نکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ تو جو اُمتیں تم سے پہلے ہو گذری ہیں

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

ان قرنوں میں سے کہ پہلے تم سے تھے صاحب شعور کے کہ منع کرتے فساد سے

اُن میں ایسے سمجھدار لوگ نہ ہوئے جو کہ (دوسروں کو) ملک میں فساد (یعنی کفر و شرک) پھیلانے سے منع کرتے

توضیح الکلام متعلقات ۹ ع ۱۴ ۹

لـه قوله وَلَقَدْ اٰتَيْنَا الخ پہلے کفار عرب کا توحید کے انکار پر اصرار کرنا بیان فرمایا تھا اسی طرح اس آیت میں آنحضرت علیہ السلام کی نبوت کے انکار پر اصرار کرنا بیان فرماتے ہیں اور مقصود اصلی آپ کو تسلی دینا ہے کہ ان لوگوں کے انکار سے آپ مغموم نہ ہوں کیونکہ ان کا انکار کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے کیونکہ عرصہ ہوا ہمنے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل کی تھی سو اسکو کب سب نے تسلیم کر لیا تھا بلکہ اس میں اختلاف ہوا کہ بنی اسرائیل نے مانا دوسری قوموں نے انکار کیا اس میں یہ بھی رمز ہے کہ خود بنی اسرائیل کا اس کی تعمیل اور عدم تعمیل میں اور... خود توریت میں بھی اختلاف ہو کر بے شمار فرقے پیدا ہو گئے اس کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے یہاں یہ بات طے نہ ہو چکی تھی کہ ہم قیامت میں ان کے درمیان فیصلہ کریں گے تو ابھی فیصلہ کر دیتے یا یہ مطلب ہے کہ اگر آخرت میں عذاب دینا اور دنیا میں بسانا نوشتہ ازلی نہ ٹھہر گیا ہوتا تو منکروں کا فیصلہ کر دیتے۔ ۱۲

نزول الکلام ۵۲ قوله اَقِمِ الصَّلٰوةَ الخ ابو الیسر رضی اللہ عنہ چھوارے فروخت کر رہے تھے ایک عورت نہایت حسینہ جمیلہ چھوارے خریدنے آئی۔ یہ حیلہ کرکے کہ اندر چھوارے نہایت عمدہ رکھے ہوئے ہیں مکان میں لے گئے اور بوسہ لے لیا وسوسۂ شیطانی سے گناہ صغیرہ کر تو بیٹھے لیکن خوف الٰہی طاری ہوا اور فوراً روتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور قصہ عرض کیا۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ابو الیسر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ کیا حضور یہ آیت خاص میرے ہی لئے ہے فرمایا نہیں بلکہ جو کوئی میری اُمت میں صغیرہ گناہ کر بیٹھے نماز اس کا کفارہ ہو جائے گی ۱۲ ۵۳ قوله يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ سیئات سے صغیرہ گناہ مراد ہیں کبیرہ نہیں کیونکہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز روزہ صغیرہ گناہ کے کفارہ ہیں جبکہ کبیرہ گناہ سے پرہیز کیا ہو ۱۲ کذا فی التوضیح مولانا محمد حیات عم فیوضہ

فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ

بیچ زمین کے مگر تھوڑے ان لوگوں میں سے کہ نجات دی ہم نے اُن میں یعنی گمراہی سے اور پیروی کی اُن لوگوں نے

بجز چند آدمیوں کے کہ جن کو اُن میں سے ہم نے (عذاب سے) بچا لیا تھا اور جو لوگ نافرمان تھے

ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ○ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

کہ ظالم تھے اس چیز کی کہ دولت دیئے گئے تھے بیچ اس کے اور تھے گناہگار اور نہ تھا پروردگار تیرا

وہ جس ناز و نعمت میں تھے اُسی کے پیچھے پڑے رہے اور جرائم کے خوگر ہو گئے اور آپ کا رب ایسا نہیں

لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ○ وَلَوْ شَاءَ

کہ ہلاک کرے بستیوں کو ساتھ ظلم کے اور اہل اُن کے نیکوکار ہوں اور اگر چاہتا

کہ بستیوں کو کفر کے سبب ہلاک کر دے اور ان کے رہنے والے (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح میں لگے ہوں اور اگر اللہ کو منظور ہوتا

رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (۱۱)

رب تیرا البتہ کرتا لوگوں کو اُمت ایک اور ہمیشہ رہیں گے اختلاف کرنے والے

تو سب آدمیوں کو ایک ہی طریقہ کا بنا دیتا اور (آئندہ بھی) ہمیشہ اختلاف ہی کرتے رہیں گے۔

إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ

مگر جن کو رحم کیا پروردگار تیرے نے اور واسطے اس کے پیدا کیا ہے اُن کو اور پوری ہوئی بات

مگر جس پر آپ کے رب کی رحمت ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسی واسطے پیدا کیا ہے اور آپ کے رب کی یہ بات

رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○ وَ

پروردگار تیرے کی البتہ بھر دوں گا دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے سب سے اور

پوری ہو گی کہ میں جہنم کو جنات سے اور انسانوں سے دونوں سے بھر دوں گا اور

كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ

ہر ایک چیز کو بیان کرتے ہیں ہم اوپر تیرے خبروں پیغمبروں کی سے وہ چیز کہ ثابت کرتے ہیں ہم ساتھ اس کے دل تیرے کو

پیغمبروں کے قصوں میں سے یہ سارے (مذکورہ) قصے ہم آپ سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں

وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ○

اور آیا ہے تیرے پاس بیچ اس کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے ایمان والوں کے

اور ان قصوں میں آپ کے پاس ایسا مضمون پہنچا ہے جو خود بھی راست (اور واقعی) ہے اور مسلمانوں کیلئے نصیحت ہے اور یاددہانی ہے

وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا

اور کہہ واسطے اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے عمل کرو اوپر جگہ اپنی کے تحقیق ہم بھی

اور جو لوگ باوجود ان حجج قاطعہ کے بھی) ایمان نہیں لاتے اُن سے کہہ دیجئے کہ (بس تم سے الجھتا نہیں) تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو ہم بھی

عَامِلُونَ ○ وَانتَظِرُوا ۚ إِنَّا مُنتَظِرُونَ ○ وَلِلَّهِ غَيْبُ

عمل کرنے والے ہیں اور منتظر رہو تحقیق ہم بھی منتظر رہنے والے ہیں اور واسطے اللہ کے ہیں پوشیدہ چیزیں

(اپنے طور پر) عمل کر رہے ہیں اور (ان اعمال کے نتیجہ کے) تم بھی منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں عنقریب حق و باطل کھل جاوے گا اور آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ

آسمانوں کی اور زمین کی یعنی علم ان کا اور طرف اُسی کی پھیرا جاتا ہے کام سارا پس عبادت کر اس کی

اور زمین میں جتنی غیب کی باتیں ہیں ان کا علم خدا ہی کو ہے اور سب امور اُسی کی طرف رجوع ہوں گے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ الخ یعنی ظالم لوگ اپنی جسمانی خواہشوں اور دنیاوی کروفر میں ہمہ تن غرق ہو گئے تھے اور ہرگز اس سے باز نہ آئے خلاصہ مطلب یہ کہ نافرمانی تو ان میں عام طور پر رہی اور منع کرنے والا کوئی ہوا نہیں اس لئے سب ایک ہی عذاب میں مبتلا ہوئے ورنہ کفر کا عذاب عام ہوتا اور فساد کا خاص اب بوجہ منع نہ کرنے کے غیر مفسد بھی مفسد ہونے میں شریک کر دیئے گئے اس لئے جو عذاب مجموعہ کفر و فساد پر نازل ہوا وہ بھی عام رہا ۱۲ ۵۲ قولہ أُمَّةً وَاحِدَةً الخ یعنی سب کو مومن کر دیتا لیکن بعض حکمتوں سے ایسا منظور نہ ہوا اس لئے بہت سے فرقے دین کے خلاف مختلف طریقوں پر ہو گئے ۵۳ قولہ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ الخ یعنی آپ ان لوگوں کے اختلاف کا کوئی غم و فکر نہ کیجئے کیونکہ ان کو اسی اختلاف کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس اختلاف کے لئے پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ حق تعالیٰ کو اپنی بات پوری کرنی ہے کہ وہ دوزخ کو جنات اور انسانوں سے ضرور بھرے گا اور اس حکمت کی حکمت یہ ہے کہ جسطرح مرحومین میں صفت رحمت کا ظہور ہوا مغضوبین میں غضب کی صفت ظاہر ہو پھر اس ظہور کی حکمت یا اس حکمت کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے الغرض اس حکمت سے بعض کا جہنم میں جانا ضروری ہے اور جہنم میں جانے کے لئے وجود کفار کا بطور تکوین کے ضروری ہے اور وجود کفار کے لئے اختلاف لازم ہے جو ہے سب کے مسلمان نہ ہونے کی اور اس آیت پر بظاہر یہ شبہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس آیت کے خلاف ہے جس میں فرمایا ہے کہ سب لوگ پہلے زمانہ میں ایک ہی دین (اسلام) پر تھے۔ لیکن جواب یہ ہے کہ اس آیت میں جس اختلاف کا ذکر ہے اس سے مراد وہ اختلاف ہے جو اتفاق کے بعد ہوا لہذا تعارض کچھ نہیں کیونکہ دونوں کا زمانہ مختلف ہے ۱۲

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور توکل کر اوپر اس کے اور نہیں پروردگار تیرا بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو

اُسی کی عبادت کیجئے (جسمیں تبلیغ بھی داخل ہے) اور اُسی پر بھروسہ رکھئے اور آپ کا رب ان باتوں سے بےخبر نہیں جو کچھ تم لوگ کرتے ہو

سُورَةُ يُوسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

سورہ یوسف مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

کلماتہا ۱۸۰۸ حروفہا ۷۱۶۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓرٰ ۚ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

الٓرٰ یہ آیتیں کتاب بیان کرنے والی کی ہیں تحقیق اُتارا ہے ہم نے اس کو قرآن عربی

الٓرٰ یہ آیتیں ہیں ایک کتاب واضح کی ہمنے اس کو اُتارا ہے قرآن عربی زبان کا

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

تو کہ تم سمجھو ہم بیان کرتے ہیں اوپر تیرے بہت اچھی طرح بیان کرنا

تاکہ تم (بوجہ اہل لسان ہونیکے) اول سمجھو (اور تمہارے واسطہ سے اور لوگ سمجھیں) ہم نے جو یہ قرآن آپکے پاس بھیجا ہے

بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ صلے وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ

اس طرح سے کہ وحی کیا ہمنے طرف تیری یہ قرآن اور تحقیق تھا تو پہلے اس سے

اس کے بھیجنے کے ذریعہ سے ہم آپسے ایک بڑا عمدہ قصہ بیان کرتے ہیں اور اس (ہمارے بیان کرنے) کے قبل آپ (اس سے)

لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ

البتہ غافلوں سے جس وقت کہا یوسفؑ نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے تحقیق دیکھے میں نے

محض بیخبر تھے (وہ وقت قابل ذکر ہے) جبکہ یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والد (یعقوب علیہ السلام) سے کہا کہ ابا میں نے (خواب میں)

اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝

خواب میں گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھا میں نے اُن کو واسطے اپنے سجدہ کرنے والے

گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اُن کو اپنے روبرو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے.

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

کہا اے چھوٹے بیٹے میرے مت بیان کیجو خواب اپنے کو اوپر بھائیوں اپنے کے پس مکر کریں گے

انھوں نے (جواب میں) فرمایا کہ بیٹا اپنی اس خواب کو اپنے بھائیوں کے روبرو بیان مت کرنا پس (وہ سمجھ کر) وہ تمہاری (ایذارسانی) کے لئے

لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَ

واسطے تیرے کچھ مکر تحقیق شیطان واسطے آدمی کے ہے دشمن ظاہر اور

کوئی خاص تدبیر کریں گے. بلاشبہ شیطان آدمی کا صریح دشمن ہے اور

كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

اسیطرح پر گزیدہ کریگا تجھ کو پروردگار تیرا اور سکھلا دے گا تجھ کو تعبیر بتانی باتوں کی

اسیطرح تمہارا رب تم کو منتخب کرے گا اور (تم کو علوم دقیقہ بھی دے گا مثلاً) تم کو خوابوں کی تعبیر

فضائل الکلام۔ اس سورہ یوسف علیہ السلام میں بے گنتی فوائد ہیں جن کا احاطہ نہیں ہوسکتا اسی لئے حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سورہ یوسف اور سورہ مریم علیہما السلام کو جنتی لوگ جنت میں اس طور پر پڑھا اور سُنا کریں گے جسطرح دنیا میں کھانا کھانیکے بعد میوہ جات کھاکر ذائقہ درست اور لذت حاصل کی جایا کرتی ہے اور حضرت عطاؒ نے فرمایا کہ کوئی غمگین سورہ یوسف علیہ السلام کو نہیں پڑھتا مگر وہ اس سے راحت پاتا ہے یعنی اُس کا غم دور ہو جاتا ہے ۱۲

ع ۱۴ ۱۰ ۱۰

نزول الکلام۔ سورہ یوسف۔ روح المعانی میں جلال الدین سیوطی رح سے نقل کیا ہے کہ صحابہ نے آپ سے درخواست کی کہ ہم کو کوئی قصہ آپ سُناتے تو بہت اچھا ہوتا اس پر سورہ یوسف نازل ہوئی اور اسی لئے صاحب روح نے فرمایا کہ یہ قصہ پورا پورا بیان فرمایا تاکہ صحابہ کا مقصد یعنی استیعاب حاصل ہو اور اس کی تکمیل سے صحابہؓ کو راحت اور سیری ہو اور بعض مفسرین رح فرماتے ہیں کہ غالباً اسی وجہ سے اس قصہ کو مکرر نہیں ذکر فرمایا کیونکہ اور قصے تو ضرورت کے مطابق ٹکڑے ٹکڑے کرکے بیان کئے گئے ہیں اور یہ ایک جگہ مکمل ذکر کردیا گیا ہے۔ اور اکثر مفسرین اس کا شان نزول یہ لکھتے ہیں کہ مکہ کے کافروں سے یہود نے یہ کہلا بھیجا کہ محمدؐ جو عاد و ثمود کے حالات بیان کرتا ہے سو یہ کچھ مشکل بات نہیں کیونکہ یہ عرب کے مشہور تاریخی واقعات میں سے ہیں ہاں اس سے یہ پوچھو کہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد مصر میں کیوں گئی تھی اور یوسف اور اس کے بھائیوں میں کیا معاملہ گذرا اور یوسفؑ کنعاں کا باشندہ مصر میں کیسے پہونچا۔ یہود نے یہ سوال اسلئے چھانٹا تھا کہ وہ جانتے تھے کہ بجز مورخین اہل کتاب کے اَن پڑھ آدمی خصوصًا مکہ کا رہنے والا کہ جہاں ان باتوں سے کان بھی آشنا نہیں ہرگز نہ بتلا سکے گا چنانچہ اہل مکہ نے حضرت سے سوال کیا جس پر یہ سورت نازل ہوئی جسکو یہود نے سنکر دلمیں اقرار کیا اور الہام کے قائل ہوئے مگر زبان سے کب اقرار کرتے تھے ۱۲

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى

اور پوری کریگا نعمت اپنی اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوبؑ کے جیسا پورا کیا تھا اس کو اوپر

کا علم دے گا اور (نعمتیں دیگر بھی) تجھ پر اور یعقوبؑ کے خاندان پر اپنا انعام کامل کریگا جیسا اس کے قبل تمہارے

اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ

دو باپ تیرے کے پہلے اس سے ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کے یعنی دو دادوں تیرے کے تحقیق پروردگار تیرا جاننے والا

دادا پڑدادا یعنی ابراہیمؑ و اسحٰق (علیہما السلام) پر اپنا انعام کامل کر چکا ہے۔ واقعی تمہارا رب بڑا علم

حَكِيْمٌ ۝ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝

حکمت والا ہے البتہ تحقیق تھیں بیچ یوسفؑ کے اور بھائیوں اسکے کے نشانیاں واسطے پوچھنے والوں کے

و حکمت والا ہے یوسف (علیہ السلام) اور اُنکے (علاتی) بھائیوں کے قصہ میں دلائل موجود ہیں اُن لوگوں کیلئے جو (آپ سے انکا قصہ) پوچھتے ہیں

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ

جس وقت کہا انھوں نے البتہ یوسف اور بھائی اُس کا بہت پیارے ہیں طرف باپ ہمارے کی ہم سے اور ہم ہیں جماعت

جبکہ ان (علاتی) بھائیوں نے (باہم بطور مشورہ کے) یہ گفتگو کی کہ (یہ کیا بات ہے کہ) یوسف اور انکا بھائی (دنیا میں) ہمارے باپ کو ہم سے

عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۚۖ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ

زبردست تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ غلطی ظاہر کے ہے مار ڈالو یوسفؑ کو

ہم ایک جماعت کی جماعت ہیں واقعی ہمارے باپ (اس مقدمہ میں) کھلی غلطی میں ہیں۔ یا تو یوسفؑ کو قتل کر ڈالو یا ان کو کسی

اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ

یا ڈال دو اس کو کسی زمین میں کہ خالی ہو جاوے واسطے تمہارے توجہ باپ تمہارے کی اور ہو جاؤ تم پیچھے

(دور دراز سرزمین میں ڈال آؤ تو پھر) تمہارے باپ کا رُخ خالص تمہاری طرف ہو جاوے گا اور تمہارے

بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا

اس کے قوم صلاحیت والی کہا ایک کہنے والے نے ان میں سے مت مارو

سب کام بن جاویں گے۔ انھیں میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسفؑ کو قتل مت کرو

يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

یوسفؑ کو اور ڈال دو اُس کو بیچ گہراؤ کنوئیں کے اُٹھا لیوے اُس کو کوئی راہ گیر

(اسکی صورت یہ ہے کہ اُن کو کسی (ایسے) اندھیرے کنوئیں میں ڈال دو تاکہ ان کو کوئی راہ چلتا نکال لے جاوے

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ

اگر ہو تم کرنے والے کہا انھوں نے اے باپ ہمارے کیا ہے واسطے تیرے کہ نہیں امین جانتا تو ہمکو اوپر یوسفؑ کے

اگر تم کو (یہ کام) کرنا ہے۔ سب نے (ملکر باپ سے) کہا کہ ابا اس کی کیا وجہ ہے کہ یوسف کے بارہ میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے

وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا

اور تحقیق ہم واسطے اُس کے البتہ خیر خواہ ہیں بھیجدے اُس کو ساتھ ہمارے کل کو شکم سیر کھا دے اور کھیلے اور ہم

حالانکہ ہم اُن کے (دل وجان سے) خیر خواہ ہیں۔ آپ اُنکو کل کے روز ہمارے ساتھ (جنگل کو) بھیجئے کہ ذرا کھادیں کھیلیں اور ہم اُنکی

لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ

واسطے اسکے البتہ محافظت کرنیوالے ہیں کہا یعقوبؑ نے تحقیق البتہ غمگین کرتا ہے مجھ کو یہ کہ لیجاؤ تم اُس کو اور ڈرتا ہوں

پوری محافظت رکھیں گے یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ مجھ کو یہ بات غم میں ڈالتی ہے کہ اسکو تم لیجاؤ اور (خوف یہ کہ) میں یہ اندیشہ کرتا ہوں

توضیح الکلام معہ متعلقات

لہ قولہ لِلسَّآئِلِيْنَ الخ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں آپکی نبوت اور خدا تعالیٰ کی قدرت کی دلیلیں اس وجہ سے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ایسی بے کسی اور بے بسی کی حالت سے اس سلطنت اور رفعت پر پہونچا دینا حق تعالیٰ ہی کا کام تھا اس سے ان مسلمانوں کو جو کسی قصہ کے خواہشمند اور طالب تھے عبرت اور قوت ایمانیہ حاصل ہوگی اور یہود کو جنھوں نے تخصیص کرکے اس قصہ کی تفصیل دریافت کی تھی نبوت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر دلیل واضح مل سکتی ہے مگر غور شرط ہے اور غور سے بھی کیا ہوتا ہے جب تک کہ انصاف نہ ہو ۱۲ لہ قولہ اَحَبُّ الخ حضرت یوسف علیہ السلام جو حضرت یعقوب علیہ السلام کو سب سے زیادہ پیارے تھے اسکی وجوہات مختلف بیان کی گئی ہیں لیکن ان سب میں عقل سے قریب تر یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو نبوت کی فراست و دانائی سے یہ بات سمجھ میں آچکی تھی کہ یوسف اپنے سب بھائیوں میں ہونہار ہے اور خواب سننے کے بعد اس خیال کی اور بھی تقویت ہو گئی جیسا کہ آپ کے کلام وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ الخ سے یہ بات سمجھی جاتی ہے ۱۲ لہ قولہ لَفِيْ ضَلٰلٍ الخ چونکہ حضرت یوسفؑ کے بھائی یہ سمجھ چکے تھے کہ حضرت یوسفؑ کو ہمارے باپ کا زیادہ پیارا جاننا اور زیادہ چاہنا ان کی اجتہادی خطا ہے جسکو ضلال سے تعبیر کردیا کیونکہ مجتہد کو اجتہاد میں خطا ہو ہی جاتی ہے اور اجتہاد میں خطا ہو جانا شان نبوت کے خلاف نہیں ہے اور اگر ضلال کے یہ معنی نہ لیے جائیں تو نبی کی نسبت گمراہی کا عقیدہ کرنا کفر ہے اور یہ سب بھائی یقیناً مومن تھے اگرچہ ان کا نبی ہونا پایہ ثبوت کو نہیں پہونچا ۱۲

خواص الکلام ۔ سورۂ یوسف علیہ السلام جو شخص اسکو لکھ کر پیوے اس کا رزق بڑھے اور ہر شخص کے نزدیک باقدر ہو دیگر اگر اس سورت کا تعویذ بنا کر کوئی شخص اپنے پاس رکھے اس کی بیوی اس کو بہت چاہنے لگے دیگر۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو اسطرح لکھ کر کہ کوئی حرف مٹا کٹا نہ ہو حاملہ عورت کے گلے میں ڈالدے تو وہ نہایت حسین نیک بخت گناہوں سے بچنے والا لڑکا جنے ۱۲

ع ۱۱ ۶

أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ۝ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ

یہ کہ کھا جاوے اُس کو بھیڑیا اور تم اس سے غافل ہو کہا انہوں نے اگر کھا جاوے اُس کو
کہ اس کو کوئی بھیڑیا کھا جاوے اور تم (اپنے مشاغل میں) اُس سے بے خبر رہو۔ وہ بولے کہ اگر ان کو بھیڑیا کھا جاوے

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ

بھیڑیا اور ہم جماعت ہیں زبردست تحقیق اُسوقت ہم زیاںکاروں سے ہوں پس جب لے گئے اُس کو
اور ہم ایک جماعت کی جماعت (موجود) ہوں تو ہم بالکل ہی گئے گذرے ہوئے۔ سو جب اُن کو لے گئے

وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ

اور مقرر کیا یہ کہ کردیں اُس کو بیچ گہراؤ کنویں کے اور وحی بھیجی ہم نے طرف اُس کی
اور سب نے پختہ عزم کرلیا کہ اس کو کسی اندھیرے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اُن کے پاس وحی بھیجی

لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ

کہ البتہ خبر دیگا تو اُن کو ساتھ اس کام اُن کے کے اور وہ نہ سمجھتے ہوں گے اور آئے باپ اپنے کے پاس
کہ تم ان لوگوں کو یہ بات جتلاؤ گے اور وہ تم کو پہچانیں گے بھی نہیں اور (اُدھر) وہ لوگ اپنے باپ کے پاس

عِشَاءً يَبْكُونَ ۝ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

اندھیر پڑے روتے ہوئے کہا انہوں نے اے باپ ہمارے تحقیق گئے تھے ہم دوڑتے ہوئے اور چھوڑ گئے تھے ہم
عشا کے وقت روتے ہوئے پہونچے کہنے لگے کہ ابا ہم سب تو آپس میں دوڑنے میں لگ گئے اور یوسفؑ کو ہم نے

يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ

یوسفؑ کو نزدیک اسباب اپنے کے پس کھا گیا اُس کو بھیڑیا اور نہیں تو ہرگز یقین کرنیوالا واسطے ہمارے اور
اپنی چیز بست کے پاس چھوڑ دیا بس (اتفاقاً) ایک بھیڑیا (آیا اور) اُن کو کھا گیا اور آپ تو ہمارا کاہے کو یقین کرنے لگے

لَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۝ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ

اگرچہ ہوں ہم سچے اور لے آئے اوپر کرتے اُس کے لہو جھوٹا کہا
گو ہم کیسے ہی سچے (کیوں نہ) ہوں اور یوسف کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے تھے۔ یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ

بلکہ بنالی ہے واسطے تمہارے جی تمہارے نے ایک بات پس صبر بہتر ہے اور اللہ سے
کہ بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے سو (خیر) صبر ہی کرونگا جس میں شکایت کا نام نہ ہوگا اور جو باتیں تم بناتے ہو اُن میں اللہ

الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ

مدد مانگی گئی ہے اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم اور آیا قافلہ پس بھیجا انہوں نے آگے چلنے والے اپنے کو
ہی مدد کرے اور ایک قافلہ آ نکلا (جو مصر کو جاتا تھا) اور انہوں نے اپنا آدمی پانی لانے کے واسطے (یہاں کنویں پر) بھیجا

فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَ

پس لٹکایا اُس نے ڈول اپنا کہا اے خوش وقتی کہ یہ لڑکا ہے اور چھپا رکھا اس کو پونجی کرکر اور
اور اس نے اپنا ڈول ڈالا۔ کہنے لگا کہ ارے بڑی خوشی کی بات ہے یہ تو بڑا اچھا لڑکا نکل آیا اور انکو (مال) تجارت قرار دیکر (اس خیال سے)

اللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ

اللہ جانتا تھا جو کچھ کہ وہ کرتے تھے اور بیچا اس کو بھائیوں نے ساتھ قیمت ناقص کے درہم تھے کئی ایک گنے ہوئے
اللہ کو ان کی سب کارگذاریاں معلوم تھیں۔ اور یہ (دیکھکر) اُن کو بہت ہی کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ یعنی گنتی کے چند درہم کے عوض

توضیح الکلام ۔ قولہ بل سولت الخ حضرت یعقوب علیہ السلام کا یہ کہنا کہ بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے قول مشہور تو یہ ہے کہ کرتہ کو صحیح و سالم دیکھنے کی بنا پر تھا کہ اگر بھیڑیے نے اس کو پھاڑا ہوتا تو کرتہ بھی تو پھٹ جاتا اور اگر وہ روایت درجہ ثبوت کو نہ پہونچے تو یہ کہیں گے کہ دل کی گواہی اور ذوق اجتہاد سے آپنے یہ فرمایا جو انبیا علیہم السلام کے اندر اکثر واقع کے مطابق اور کبھی کبھی خلاف واقع بھی ہوجاتا ہے چنانچہ بنیا مین کے ماخوذ ہوجانے کے متعلق بھی یہی قول بعینہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا آیا ہے حالانکہ اس واقعہ میں ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات بات بنانے کی نہ تھی تو اس موقع پر آپ کا اجتہاد خلاف واقع ہوگیا اگر کوئی کہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کے اس کہنے کا کہ بھیڑیے نے پھاڑ کھایا ہے یقین نہ آیا تو تلاش کیوں نہ کیا اور ایسا صبر کیا کہ جس سے اس امر کا ظن الثلثۃ ہوتا تھا کہ یوسف علیہ السلام ان کے نزدیک تلف ہوگئے اور نہیں ہوئے ہوں تو تلف ہوجانا کچھ بعید نہیں تو جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو بذریعہ وحی کے اجمالاً معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ تلف تو نہیں ہوں گے لیکن میری قسمت میں ایک دراز جدائی مقدر ہے تلاش کرنے کے بعد بھی نہیں ملیں گے ۱۲ × × × ۵۲ قولہ المستعان الخ مدد اس بات کی کہ اس وقت تو مجھے اُن کی جدائی کی سہار ہو اور آئندہ وہ مجھے مل جائیں جس سے تمہارا جھوٹ ظاہر ہو غرض حضرت یعقوب علیہ السلام صبر کر کے بیٹھ رہے ۱۲

اُدھر حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ قصہ گذرا کہ مصر کو جانے والے قافلے میں سے ایک آدمی اس کنوئیں پر پانی بھرنے گیا جوں ہی اُس نے ڈول ڈالا تو یوسف علیہ السلام نے اس ڈول کو پکڑ لیا۔ جب ڈول باہر آیا تو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر اس کو بڑی خوشی ہوئی پھر قافلہ والوں کو خبر ہوئی وہ بھی بہت خوش ہوئے اور حضرت کو مال سوداگری کا قرار دے کر چھپا لیا کہ کسی مہر کہیں کا قبضہ نہ ہو نفع پر بیچیں گے چنانچہ مصر میں زلیخا کے ہاتھ بیچا ۱۲

وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن

اور تھے بیچ اس کے بے رغبت اور کہا اس شخص نے کہ مول لیا تھا اس کو مصر سے

اور وہ لوگ کچھ اُن کے قدردان تو تھے ہی نہیں۔ اور جس شخص نے مصر میں اُن کو خریدا تھا (یعنی عزیز مصر)

مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ

واسطے بی بی اپنی کے باحرمت رکھنا اُس کو شاید یہ کہ نفع دے ہم کو یا پکڑیں ہم اُس کو

اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو خاطر سے رکھنا کیا عجب ہے کہ (بڑا ہو کر) ہمارے کام آوے یا ہم اُس کو

وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن

فرزند اور اسی طرح قدرت دی ہم نے واسطے یوسفؑ کے بیچ زمین کے اور تو کہ سکھادیں ہم اس کو تاویل

بیٹا بنالیں اور ہمنے اسیطرح یوسف (علیہ السلام) کو اس سرزمین (مصر) میں خوب قوت دی (مراد اس سے سلطنت ہے) اور تا کہ ہم انکو خوابوں کی

تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

باتوں کی یعنی تعبیر خوابوں کی اور اللہ غالب ہے اوپر کام اپنے کے و لیکن بہت لوگ

تعبیر دینا بتلادیں اور اللہ تعالےٰ اپنے (چاہے ہوئے) کام پر غالب (اور قادر) ہے (جو چاہے کرے) لیکن اکثر آدمی (اس بات کو)

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ

نہیں جانتے اور جب پہونچا جوانی اپنی کو دیا ہم نے اُس کو حکم اور علم اور اسی طرح

نہیں جانتے اور جب وہ اپنی جوانی کو پہونچے ہم نے اُن کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں کو

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَ

جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو اور بہلایا اس عورت نے جو وہ بیچ گھر اُس کے کے تھا جان اُس کی سے اور

اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت کے گھر میں یوسف (علیہ السلام) رہتے تھے وہ ان پر مفتون ہوگئی اور ان سے اپنا مطلب حاصل

غَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ

بند کئے دروازے اور کہنے لگی آ کہتی ہوں میں تجھ کو کہا پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی تحقیق وہ

(کرنے) کو سارے دروازے بند کر دئے اور (اُن سے) کہنے لگی کہ آجاؤ تم ہی سے کہتی ہوں یوسف (علیہ السلام) نے کہا اللہ بچائے (دوسرے) وہ

رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ

رب میرا ہے اچھی طرح سے کیا اُس نے رکھنا میرا تحقیق نہیں فلاح پاتے ظالم اور البتہ تحقیق قصد کیا اُس عورت نے

(یعنی تیرا شوہر) میرا مربی (اور محسن) ہے کہ مجھ کو کیسی اچھی طرح رکھا ایسے حق فراموشوں کو فلاح نہیں ہوا کرتی اور اس عورت کے دل میں تو انکا خیال

بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ

ساتھ یوسفؑ کے اور قصد کیا یوسف نے ساتھ اس کے اگر نہ تا یہ کہ دیکھی دلیل رب اپنے کی اسی طرح کیا ہمنے تو کہ پھیر دیں ہم اُس سے

اور انکو بھی اس عورت کا کچھ کچھ خیال ہو چلا تھا اگر اپنے رب کی دلیل کو انھوں نے نہ دیکھا ہوتا تو زیادہ خیال ہو جانا عجب نہ تھا ہمنے اسیطرح اُن کو

السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۝ وَاسْتَبَقَا

بُرائی اور بے حیائی تحقیق وہ بندوں ہمارے میں خالص کئے گیوں سے تھا اور دوڑے دونوں

صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو دور رکھیں وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے اور دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف کو دوڑے

الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ

دروازے کو اور پھاڑا اُس نے کرتا یوسفؑ کا پیچھے سے اور پایا اُن دونوں نے خاوند اس کے کو نزدیک دروازے کے

اور اُس عورت نے انکا کرتا پیچھے سے پھاڑ ڈالا اور دونوں نے (اتفاقاً) اس عورت کے شوہر کو دروازے کے پاس (کھڑا) پایا

توضیح الکلام۔ ۱۵ قولہ وَقَالَ الَّذِی الخ جس شخص نے مصر میں آپ کو خریدا تھا اُس کا نام مالک بن دعرخزاعی ہے یہ ریان شاہ مصر کا وزیر تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان لے آیا تھا اور حضرت یوسفؑ ہی کی زندگی میں مر گیا تھا حضرت یوسف علیہ السلام بک جانے کے بعد اس کے گھر میں تیرہ برس رہے اور جب آپکی عمر تیس برس کی ہوئی تو ریان بادشاہ مصر نے آپکو اپنا وزیر بنا لیا تھا اور جب آپ تینتیس برس کے ہوئے تو خوب علم و حکمت سے آپ کو حق تعالیٰ نے مزین فرمادیا ۲ قولہ اَوْ نَتَّخِذَہٗ الخ یہ اس لئے کہا کہ مشہور یوں ہے کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی بعض کہتے ہیں کہ عورتوں کے کام ہی کا نہ تھا اور بقول بعض نجوٹا تھا ۳ قولہ وَکَذٰلِکَ الخ یعنی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو اس اندھیرے کنوئیں سے نجات دی اسی طرح ہم نے انکو سلطنت دی اور جس طرح نجات دینا اسی سلطنت دینے کے لئے تھا ایسے ہی اس نجات سے ہماری غرض یہ بھی تھی کہ ہم ان کو خوابوں کی تعبیر کا کامل فن دیدیں تاکہ آپ دولت ظاہری اور باطنی دونوں سے مالا مال ہو جائیں ۱۲ ۴ قولہ لَا یَعْلَمُوْنَ الخ کیونکہ ایمان و یقین والے لوگ ہیں ہی کم۔ یہ بات درمیان قصہ میں جملہ معترضہ کے طور پر ارشاد فرمادی تاکہ بیع و شراء کے ساتھ اول ہی سے سامعین کو معلوم ہو جاوے کہ گو یہ اس وقت ایسی بری حالت میں ہیں مگر ہم نے ان کو دراصل سلطنت رفیعہ و علوم بدیعہ کے لئے نجات دی ہے اور یہ حالتیں جو ظاہرا بری معلوم ہوتی ہیں ان مقاصد کے لئے زینہ اور ذریعہ ہیں کیونکہ سلطنت تک آپ کی ترقی عزیز ہی کے گھر آکر ہوئی اور واردات قلبیہ اور علوم کا سبب یہ مشقتیں اور مصیبتیں ہی تو ہوئیں اس لحاظ سے علوم کے فیضان میں بھی اس کو دخل ہوا اور مشترک طور پر امراء کے گھر پرورش پانا سلیقہ اور تجربہ سکھاتا ہے جس کی ضرورت سلطنت اور علوم دونوں میں ہے خاص کر علم تعبیر میں ۱۲

۲ ع ۱۴ ۱۲

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ

کہا اس عورت نے کیا سزا ہے اس کی جو ارادہ کرے ساتھ جورو تیری کے بُرائی کا مگر یہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب

عورت بولی کہ جو شخص تیری بی بی کیساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اسکی سزا بجز اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ جیل خانہ بھیجا جاوے یا اور کوئی

اَلِيْمٌ ۝ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا

درد دینے والا کہا یوسف نے اس نے بہلایا تھا مجھ کو جان میری سے گواہی دی گواہ نے اہل اُس کے سے

دردناک سزا ہو۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو مجھ کو پھسلاتی تھی اور (اس واقعہ پر) اس عورت کے خاندان میں ایک

اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

اگر ہو کرتہ اُس کا پھٹا ہوا آگے سے پس سچ بولی یہ عورت اور وہ ہے جھوٹوں سے

کہ اُن کا کرتہ دیکھو کہاں سے پھٹا ہے، اگر آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی اور یہ جھوٹے

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اور اگر ہے کرتہ اُس کا یعنی یوسف ؑ کا پھٹا ہوا پیچھے سے پس جھوٹی ہے یہ عورت اور وہ ہے سچوں سے

اور اگر وہ کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو (عادۃً یقینی ہے کہ) عورت جھوٹی اور یہ سچے

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ

پس جب دیکھا کرتہ اس کا پھٹا ہوا پیچھے سے کہا تحقیق یہ مکر تمہارے سے ہے تحقیق ۵۲

سو جب (عزیز نے) اُن کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا (عورت سے) کہنے لگا کہ یہ تم عورتوں کی چالاکی ہے بے شک

كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ

مکر تمہارا بڑا ہے اے یوسف منہ پھیر لے اس بات سے اور بخشش مانگ اے عورت

تمہاری چالاکیاں بھی غضب ہی کی ہوتی ہیں اے یوسفؑ اس بات کو جانے دو اور (عورت سے کہا) اے عورت تو (یوسف سے) اپنے

لِذَنْۢبِكِ ۚ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ۝ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ

واسطے گناہ اپنے کے تحقیق تو ہے تو خطاکاروں سے اور کہا کتنی بی بیوں نے بیچ شہر کے

قصور کی معافی مانگ بے شک سر تا سر تو ہی قصوروار ہے۔ اور چند عورتوں نے جو کہ شہر میں رہتی تھیں یہ بات کہی

امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا

عورت عزیز کی بہلاتی ہے جوان یعنی غلام اپنے کو جان اس کی سے تحقیق بیٹھ گیا دل بیچ اسکے کے یوسف از روئے محبت کے تحقیق ہم

کہ عزیز کی بی بی اپنے غلام کو اُس سے اپنا دنیا ناجائز مطلب حاصل کرنے کیواسطے پھسلاتی ہے اس غلام کا عشق اسکے دل میں جگہ کر گیا ہے ہم تو

لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

البتہ دیکھتے ہیں اس کو بیچ گمراہی ظاہر کے پس سُنا اس عورت نے مکر اُن کا آدمی بھیجا

اُس کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں۔ سو جب اس عورت نے اُن عورتوں کی بدگوئی (کی خبر) سُنی تو کسی کے ہاتھ اُن کو بلا بھیجا

اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ

طرف اُن کی اور تیار کیں واسطے اُن کے مسندیں اور دیے ہر ایک کو اُن میں سے

(کہ تمہاری دعوت ہے) اور اُن کے واسطے مسند تکیہ لگایا اور ہر ایک کو اُن میں سے ایک ایک

سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ

چاقو اور کہا نکل اے یوسف ؑ اوپر اُن کے پس جب دیکھا انھوں نے اُسکو بڑا جانا انھوں نے اُس کو

چاقو (بھی) دیدیا اور کہا کہ ذرا اُن کے سامنے تو آجاؤ سو عورتوں نے جو اُن کو دیکھا تو (ان کے جمال سے) حیران رہ گئیں

توضیح الکلام ۵۱ قولہ شاہد الخ حسن اور عکرمہ اور قتادہ اور مجاہدؒ کا قول تو یہ ہے کہ یہ گواہ بالغ مرد حکیم تھا کہ اپنی عقل و دانائی سے اس نے یہ فیصلہ کیا لیکن سعید بن جبیر اور ضحاک کا یہ قول ہے کہ یہ شاہد ایک شیر خوار بچہ تھا جو حضرت یوسف علیہ السلام کے معجزہ سے بول پڑا اور حضرت کے بری ہونے کی گواہی دی اور اگرچہ اتنی عمر کے بچہ کا صرف بول پڑنا ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی تصدیق کے لئے اچھا خاصا ثبوت تھا مگر اس کے بولنے کے ساتھ ایسی عقلمندی کی بات کہنا دوسرا معجزہ آپ کا تھا اور اس قول کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے جو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ گود میں چار بچوں نے کلام کیا جبکہ وہ شیر خوار تھے ایک فرعون کی بیٹی کی خدمت گار کے لڑکے نے دوسرے شاہد یوسف علیہ السلام نے تیسرے جریج کے صاحب نے چوتھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ بچہ اس عورت (زلیخا) کا ماموں زاد تھا ۱۲ ۵۲ قولہ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ الخ اس مکر سے مراد وہی مکر ہے جو جماع اور شہوت سے تعلق رکھتا ہے ورنہ کہیں عورتیں مرد کے برابر مکر کر سکتی ہیں اور یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ عورتوں کے مکر کو تو عظیم فرمایا اور شیطان کے مکر کو دوسری جگہ ضعیف چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا الخ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کا مکر شیطان کے مکر سے اس وجہ سے قوی ہے کہ عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں لہذا اُن کا مکر شیطان کے مکر سے ملا ہوا ہے اس لحاظ سے عورتوں کا ایک مکر حقیقت میں دو مکر ہیں اور شیطان کا جو مکر ہے وہ صرف اس کا اکیلے کا ہے اس لئے بعض لوگوں کا قول ہے کہ میں شیطان کے مکر سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا کہ عورتوں کے مکر سے ڈرتا ہوں ۵۳ قولہ اَعْرِضْ الخ یعنی اے یوسف اس بات کا تذکرہ کسی سے نہ کرنا ورنہ شہرت ہو جائے گی اور بدنامی ہوگی یا یہ مطلب کہ چلو جانے دو اس بات کا کچھ خیال نہ کرو ہم کو معلوم ہو گیا کہ تمہاری خطا نہیں ہے ۱۲

ع ۹ ۳ ۱۳

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط اِنْ

اور کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے اور کہا پاکی ہے واسطے اللہ کے نہیں یہ آدمی نہیں

اور (اس حیرت میں) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں حاشا للہ یہ شخص آدمی ہرگز نہیں یہ تو

هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ○ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ط

یہ مگر فرشتہ بزرگ کہا اس عورت نے پس یہی شخص ہے جو ملامت کرتی ہو تم مجھ کو بیچ اس کے

کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔ وہ عورت بولی تو (دیکھو) وہ شخص یہی ہے جس کے بارہ میں تم مجھ کو برا بھلا کہتی تھیں (کہ اپنے غلام کو چاہتی ہے)

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ط وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا

اور البتہ تحقیق بہلایا میں نے اس کو جان اس کی سے پس تھام رکھا اس نے اپنے تئیں اور البتہ اگر نہیں کرے گا جو

اور واقعی میں نے اس سے اپنا مطلب حاصل کرنیکی خواہش کی تھی مگر یہ پاک صاف رہا اور اگر آئندہ کو میرا کہنا نہ کریگا (جیسا اب تک نہیں کیا)

اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ○ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

جو کہتی ہوں میں اس کو البتہ قید کیا جاوے گا اور البتہ ہوگا ذلیلوں سے کہا اے پروردگار میرے قید بہت محبوب ہے

تو بیشک جیلخانہ بھیجا جائیگا اور بے عزت بھی ہوگا۔ یوسف (علیہ السلام) نے دعا کی کہ اے میرے رب جس (واہیات) کام

اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ج وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ

طرف میرے اس چیز سے کہ پکارتی ہیں مجھ کو طرف اسکی اور اگر نہ پھیرے گا مجھ سے مکر ان کا جھک جاؤں گا

کیطرف یہ عورتیں مجھ کو بلا رہی ہیں اس سے تو جیلخانہ میں جانا ہی مجھ کو زیادہ پسند ہے اور اگر آپ ان کے داؤ پیچ کو مجھ سے دفع نہ کریں گے تو انکی

اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ

طرف ان کی اور ہو جاؤں گا جاہلوں سے پس قبول کیا واسطے اسکے رب اس کے نے پس پھیر دیا اس سے

(اصلاح کی) طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانی کا کام کر بیٹھوں گا سو ان کی دعا ان کے رب نے قبول کی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ کو ان سے

كَيْدَهُنَّ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ

مکر ان کا تحقیق وہی ہے سننے والا جاننے والا پھر ظاہر ہوا واسطے ان کے پیچھے اس کے

دور رکھا۔ بیشک وہ (دعاؤں کا) بڑا سننے والا (اور ان کے احوال کا) خوب جاننے والا ہے پھر مختلف نشانیاں دیکھنے کے بعد ان لوگوں کو (یعنی عزیز کو)

مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ط

کہ دیکھا انہوں نے نشانیوں کو کہ البتہ قید کریں اس کو ایک مدت تک اور داخل ہوئے ساتھ اس کے قید میں دو جوان

اور اسکے متعلقین کو) یہی مصلحت معلوم ہوا کہ ان کو ایک وقت (خاص) تک قید میں رکھیں اور یوسف (علیہ السلام) کیساتھ (یعنی اسی زمانہ میں) اور بھی دو

قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ج وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ

کہا ایک نے ان دونوں میں سے تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں نچوڑتا ہوں شراب اور کہا دوسرے نے تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں

(غلام) جیلخانہ میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے خواب میں (کیا) دیکھتا ہوں کہ (جیسے) شراب نچوڑ رہا ہوں، دوسرے نے کہا کہ میں اپنے کو اسطرح دیکھتا ہوں کہ (جیسے)

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ج اِنَّا

کہ اٹھا رہا ہوں اوپر سر اپنے کے روٹیاں کہ کھاتے جاتے ہیں جانور اس میں سے خبر دے ہمکو ساتھ تعبیر اس کی کے تحقیق ہم

اپنے سر پر روٹیاں لئے جا رہا ہوں (اور) اس میں سے پرندے (نوچ نوچ کر) کھاتے ہیں۔ ہمکو اس خواب کی تعبیر بتلایئے، آپ ہم کو

نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا

دیکھتے ہیں تجھ کو احسان کرنے والوں سے کہا نہیں آوے گا تمہارے پاس کھانا کہ دیے جاؤ گے تم وہ مگر

نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ (دیکھو) جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جو کہ تمکو کھانے کیلئے (جیلخانہ میں) ملتا ہے

توضیح الکلام لـ قولہ وَقُلْنَ حَاشَ الخ مطلب یہ کہ ایسا حسن و جمال آدمی میں کہاں ہوتا ہے فرشتے البتہ ایسے نورانی ہوتے ہیں اور بعض نے اس کا یہ مطلب بتلایا ہے کہ عورتوں نے جب آپ پر نظر ڈالی تو آپکی نبوت اور صلاح کا ان پر ایسا رعب پڑا کہ مرعوب ہو کر بیہوش ہو گئیں اور بولیں کہ اس قدر نیک صالح کہ عورتوں کیجانب ذرا بھی توجہ نہ کرے اور نیچی نگاہ کئے ہوئے نکلجائے کوئی انسان تو نہیں دیکھا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی فرشتہ ہے غرض اس نے اس واقعہ سے اپنے اوپر سے بدنامی دھو دی کہ غلام پر مرتی ہے ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ غلام کیسا جو ہر جرا ہے اور قائل ہو گئیں ۱۲ لـ قولہ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ الخ زلیخا نے موقع محل مناسب پاکر ڈرانے دھمکانے کیلئے کہا کہ جسطرح اب تک اس نے میرا کہنا نہیں کیا اگر آگے کو بھی نہیں کریگا تو ضرور جیلخانہ جائیگا ادھر وہ سب عورتیں بھی سفارش کرنے لگیں کہ یوسف تم کو اپنی محسنہ سے ایسی بے اعتنائی ہرگز مناسب نہیں جو یہ کہے تم کو ماننا چاہئے ۱۲ لـ قولہ قَالَ رَبِّ الخ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سب باتیں سن لیں اور سمجھ لیا کہ یہ عورت تو میرا پیچھا نہیں چھوڑیگی اور دوسری عورتیں بھی اسی کی طرف سے سفارش کرتی ہیں تب حق تعالی سے یہ دعا کی رَبِّ السِّجْنُ الخ یہاں یہ سوال ہے کہ جب آپ نبی تھے اور نبی کی دعا قبول ہوتی ہے تو آپ نے یہ دعا کیوں کی کہ مجھے جیلخانہ اس کام سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے بالکل صاف نجات کی دعا کیوں نہ مانگی کہ مجھے اس عورت سے بلا تکلیف نجات عطا فرما جواب یہ ہے کہ یہ بات آپ کو پہلے سے معلوم ہو چکی تھی کہ میرے لئے جیلخانہ حتمی ہے جس سے کسی طرح مفر نہیں ۱۲ لـ قولہ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا الخ حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر بیان کرنے سے پہلے ان کو دین حق کی تعلیم دی اور پہلے بطور تمہید کے ارشاد فرمایا کہ خواب ہی کی تعبیر پر کیا موقوف ہے اللہ تعالی نے مجھے اور بہت سی باتوں پر مطلع کیا ہے ادنی مرتبہ یہ ہے کہ جو تم کو قید میں کھانا ہر روز دیا جاتا ہے میں اس کے آنے سے پہلے اس کا حال تم سے بیان کر دوں گا کہ وہ کس قسم کا اور کتنا ہوگا۔ اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ کھانا آنے سے پہلے میں تمہارے خواب کی تعبیر بیان کر چکوں گا اس نصیحت کرنے میں دیر ہونے سے نہ گھبراؤ ۱۲

ع ٤ / ٦ / ١٤

نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي

خبر دوں گا میں تم کو ساتھ تاویل اس کی کے پہلے اس سے کہ آوے تمہارے پاس یہ اس چیز سے ہے کہ سکھلایا ہے مجھ کو رب میرے نے

میں اسکے آنے سے پہلے اسکی حقیقت تمکو بتلادیا کرتا ہوں یہ بتلادینا اُس علم کی بدولت ہے جو مجھ کو میرے رب نے تعلیم فرمایا ہے

إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ

تحقیق میں نے چھوڑ دیا ہے دین اس قوم کا کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور وہ ساتھ آخرت کے وہی

میں نے اُن لوگوں کا مذہب (پہلے ہی سے) چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر

كَافِرُونَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

کافر اور پیروی کی میں نے دین باپوں اپنے کی ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی

ہیں۔ اور میں نے اپنے ان بزرگوار باپ دادوں کا مذہب اختیار کر رکھا ہے ابراہیمؑ کا اور اسحاقؑ کا اور یعقوبؑ کا

مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

نہیں روا واسطے ہمارے یہ کہ شریک لاویں ساتھ اللہ کے کوئی چیز یہ فضل اللہ کے سے ہے

ہم کو کسی طرح زیبا نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی شئے کو شریک (عبادت) قرار دیں (اور) یہ عقیدہ توحید ہم پر اور دوسرے لوگوں پر بھی

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

اوپر ہمارے اور اوپر لوگوں کے ولیکن اکثر لوگ نہیں شکر کرتے

خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے لیکن اکثر لوگ اس نعمت کا شکر (ادا) نہیں کرتے

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ

اے دو یار قید خانے کے کیا خاوند متفرق بہتر ہیں یا اللہ اکیلا غالب

اے قید خانہ کے رفیقو متفرق معبود اچھے یا ایک معبود برحق جو سب سے زبردست ہے وہ اچھا (اس کا جواب

الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا

بہتر ہے نہیں عبادت کرتے تم سوائے اس کے مگر ناموں کو کہ نام دھر لیا ہے اُن کو

ظاہر ہے) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف چند بے حقیقت ناموں کی عبادت کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے

أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا

تم نے اور باپوں تمہارے نے نہیں اُتاری اللہ نے واسطے اُن کے کوئی دلیل نہیں حکم مگر

(آپ ہی) ٹھیرا لیا ہے خدا تعالیٰ نے تو اُن (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل (عقلی یا نقلی) بھیجی نہیں (اور) حکم (دینے کا اختیار) صرف خدا ہی

لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

واسطے اللہ کے حکم کیا ہے یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر اسی کی یہی ہے دین سیدھا ولیکن بہت

کا ہے (اور) اس نے یہ حکم دیا ہے کہ بجز اس کے اور کسی کی عبادت مت کرو یہی (توحید کا) سیدھا طریقہ ہے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي

لوگ نہیں جانتے اے دو یار قید خانے کے ایک تم میں کا پس پلاوے گا

لوگ نہیں جانتے اے قید خانے کے رفیقو تم میں ایک تو (جرم سے بری ہو کر) اپنے آقا کو بدستور

رَبَّهُ خَمْرًا ۖ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ ۚ

خاوند اپنے کو شراب اور جو دوسرا ہے پس سولی دیا جاویگا پس کھاویں گے جانور سر اس کے سے

شراب پلایا کرے گا اور دوسرا (مجرم قرار پاکر) سولی دیا جاویگا اور اس کے سر کو پرندے (نوچ نوچ) کھاویں گے

توضیح الکلام ۵۱ قولہ مما علمنی الخ یعنی مجھ کو وحی سے معلوم ہو جاتا ہے پس یہ معجزہ ہوا جو کہ دلیل نبوت ہے اور شاید اس معجزہ کی تخصیص اس مناسبت سے فرمائی کہ جس واقعہ میں انھوں نے آپ سے رجوع کیا وہ واقعہ بھی طعام کا ہے تو یہ معجزہ اس وقت ان کے حال کے مناسب زیادہ ہوا واللہ تعالیٰ اعلم ۵۲ قولہ انی ترکت الخ جب نبوت کا اثبات کر چکے تو اب توحید کو ثابت فرماتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ جب میری نبوت اور میرا کمال تمہارے نزدیک ثابت ہو گیا تو اب تم کو چاہیے کہ جو طریق میں اختیار کروں اور جس کو میں صحیح بتلاؤں اسی کو تم بھی حق جانو۔ امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں نبوت ملی اور چالیس برس کی عمر سے پہلے نبوت ملنے میں کوئی اعتراض کی بات نہیں کیونکہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام بھی ابتداء عمر میں نبی ہو چکے تھے حضرت یوسفؑ کی عمر قید خانہ میں تیس برس کی تھی ۵۳ قولہ ما کان لنا الخ یعنی ہم انبیاءؑ کے گروہ کو یہ ہرگز زیبا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں حالانکہ اس نے ہمکو ایسے عظیم الشان انعاموں کے لئے منتخب کیا کہ نبوت عطا فرمائی اور اس کے علاوہ ان انعامات میں بھی شریک کیا جو دوسرے لوگوں کو دیئے زندگی کے سامان اور عیش کے اسباب اس میں اشارہ تھا کہ تم سب لوگ بھی شرک چھوڑ دو بندۂ عاجز کے لئے زیبا نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو پوجے جس کا وہ محتاج نہیں اور اس کو چھوڑے جس کا ہر چیز میں محتاج ہے ۵۴ قولہ یصاحبی السجن الخ ان ہی دونوں قیدیوں کو جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ہمراہ قید خانہ میں داخل ہوئے تھے اور جن میں سے ایک کا نام جو ساقی تھا شرہم تھا اور دوسرے کا جو باورچی تھا برہم نام تھا مخاطب فرما کر پہلے تو خدائے وحدہٗ لاشریک کا واحد حقیقی ہونا اس طور پر کہ کوئی اس کا شریک نہیں بیان فرمایا اس کے بعد ان کے بتوں کا نہایت اعلیٰ طرز کلام میں توہین کی اور یہ بتلایا کہ بتوں کے پوجنے کی جس طرح کوئی عقلی دلیل نہیں ایسے ہی کوئی نقلی دلیل بھی نہیں بلکہ حق تعالیٰ ہی کا حکم قابل تسلیم ہے اور اس نے صاف کہدیا ہے کہ میرے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور دین مستقیم یہی خلاصہ ہے جس پر میں قائم ہوں اور بعد میں انکے خوابوں کی تعبیر شروع کی کہ تین خوشوں سے مراد تین روز ہیں سو تین روز کے بعد تو فرعون کو شراب پلانے کے عہدہ پر مقرر ہوگا اور دوسرا

قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ۝ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ

مقرر کیا گیا وہ کام جس بیچ اس کے سوال کرتے تھے اور کہا واسطے اس شخص کے کہ گمان کیا تھا کہ وہ
جس بارے میں تم پوچھتے تھے وہ اسی طرح مقدر ہو چکا اور جس شخص پر رہائی کا گمان تھا اس سے

نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ

نجات پاوے گا ان میں سے یاد کیجیو مجھ کو نزدیک خاوند اپنے کے پس بھلا دیا اس کو شیطان نے یاد کرنا خاوند اپنے کے پاس
یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا بھی تذکرہ کرنا پھر اس کو اپنے آقا سے یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کرنا شیطان نے بھلا دیا

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ

پس رہا بیچ قید خانے کے کتنے برس اور کہا بادشاہ نے تحقیق میں دیکھتا ہوں
تو اس وجہ سے (قید خانہ میں) اور بھی چند سال ان کا رہنا ہوا۔ اور بادشاہ (مصر) نے کہا کہ میں (خواب میں کیا) دیکھتا ہوں

سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ

سات بیل موٹے کھائے جاتے ہیں ان کو سات دُبلے اور سات بالیں
کہ سات گائیں فربہ ہیں جن کو سات لاغر گائیں کھا گئیں اور سات بالیں سبز ہیں

خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن

سبز اور سات سوکھی اے سردارو جواب دو مجھ کو بیچ خواب میری کے اگر
اور ان کے علاوہ (سات) اور ہیں جو کہ خشک ہیں اے دربار والو اگر تم (خواب کی) تعبیر دے سکتے ہو تو

كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۝ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ

ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے کہا انھوں نے یہ ہیں پریشان خواب اور نہیں ہم
میرے اس خواب کے بارے میں جواب دو وہ لوگ کہنے لگے کہ یونہی پریشان خیالات ہیں اور وہ ہم لوگ (کہ صرف امور سلطنت

بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَ

ساتھ تعبیر خوابوں پریشان کے جاننے والے اور کہا اس شخص نے کہ نجات پائی تھی ان دونوں میں سے اور
میں ماہر ہیں) خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں رکھتے اور ان (مذکورہ) دو قیدیوں میں سے جو رہا ہو گیا تھا وہ (مجلس میں حاضر تھا) اس نے کہا اور مدت کے

ادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ۝ يُوسُفُ أَيُّهَا

یاد کیا بعد مدت کے میں خبر دوں گا تم کو ساتھ تعبیر اس کی کے پس بھیجو مجھ کو اے یوسف اے
بعد اس کو خیال آیا۔ میں اس کی تعبیر کی خبر لائے دیتا ہوں آپ لوگ مجھ کو ذرا جانے کی اجازت دیجئے اے یوسف اے

الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

بڑے سچے جواب دے ہمارے تئیں بیچ سات بیل موٹوں کے کھاتے ہیں ان کو سات
صدق مجسم آپ ہم لوگوں کو اس (خواب) کا جواب (یعنی تعبیر) دیجئے کہ سات گائیں موٹی ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا گئیں

عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى

دُبلے اور سات بالیں سبز اور سات خشک تو کہ پھر جاؤں میں طرف
اور سات بالیں ہری ہیں اور اس کے علاوہ (سات) خشک بھی ہیں تاکہ میں ان لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا

لوگوں کی تو کہ وہ جانیں کہا کھیتی کرو گے تم سات برس محنت سے
اور بیان کروں تا کہ ان کو بھی معلوم ہو جائے آپ نے فرمایا کہ تم سات سال متواتر (خوب) غلہ بونا

توضیح الکلام ۱؎ قولہ قُضِیَ الامر الخ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے خانساماں کو اسی سخت بدخبری سنائی تو وہ فوراً کہنے لگا کہ میں نے خواب واب کچھ نہیں دیکھا ہے یوں ہی ایک بات گھڑلی تھی یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ بس اب کچھ نہیں ہو سکتا جو کچھ تم سوال کرنے تھے اس کے متعلق اسی طرح مقدر ہو چکا اس کے خلاف نہیں ہو گا ۲؎ قولہ وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ الخ اگر یہ خواب کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے اجتہاد سے دی تھی تب تو ظن کرنیوالے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اور اگر تعبیر خواب وحی سے معلوم ہوئی تھی تو ظن کا فاعل ساقی ہے کیونکہ وحی کی خبر یقینی ہوتی ہے کوئی مسلمان اس کو مظنون نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ نبی۔ اور ساقی کافر تھا اس لئے وہ ظن کہہ سکتا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو ساقی سے کہہ دیا تھا کہ فرعون سے ہمارا حال بھی کہنا کہ ایک غریب پردیسی کو جس کو بھائیوں نے غلام بنا کر بیچ ڈالا اور وہ مصر میں تیرے عزیز کے ہاتھ آ کر بکا۔ عزیز کی جورو نے اس پر تہمت لگا کے قید خانہ میں ڈلوا رکھا ہے سو اس میں ان پر کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ نبی ہو کر کیوں اس سے ایسی بات بادشاہ کے پاس کہلا کر بھیجی کیونکہ یہ اسباب عادیہ میں سے ہے جن کا استعمال درست ہے اور توکل کے بھی اسباب کا استعمال کرنا خلاف نہیں ہے ۳؎ قولہ فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ الخ ساقی یہاں سے جا کر ایسا مست ہوا کہ بادشاہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کا پیام کہنا بھول گیا جس وجہ سے آپ کو چند سال اور بھی قید خانہ میں رہنا پڑا کیونکہ ظاہری صورت کوئی دوسری قید سے رہائی کی بھی نہیں تو فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ الخ بطور عتاب کے ارشاد نہیں ہوا کہ نبی ہو کر تم نے کیوں انسان سے اپنے رہا ہونے کی سعی کی اور کرائی اس لئے کہ یہ تو اس وقت کہہ سکتے تھے کہ نبی کے واسطے اسباب ظاہریہ کا استعمال ناجائز ہوتا بلکہ ساقی کے اس پیام کو پہونچانا بھول جانے پر پھر اس بات کو بھی فرمایا کہ اگر وہ کہہ دیتا آپ جب ہی چھوٹ جاتے وہ کہنا بھول گیا اسلئے کچھ سال اور بھی رہنا ہوا بضع کا لفظ عربی میں تین سے دس تک کے درمیان کیلئے آتا ہے اسلئے اس درمیان میں جتنے عدد ہیں سب مراد ہو سکتے ہیں لیکن مفسرین کا اس عدد کی تعیین میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سات برس اور رہے اور بعض نو برس بتلاتے ہیں اور سے کچھ لوگ ہیں اور زمانہ قید دراز ہو نہیں جسقدر رکھتیں اور مصلحتیں ہیں انکا شمار نہیں ہو سکتا ہے۔

ع ۵ / ۷ / ۱۵

فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآىِٕنِيْنَ ۝

مقصود زیادہ تر نزاہت یوسف علیہ السلام کا اثبات سمجھے ہوں اور وہ حاصل ہو گیا باز لیخا کے روبرو ہونے سے حیا یا احتمال عداوت مانع ہوا ہو ﴿۵۱﴾ قولہ لمن الصادقین الخ اور غائبا ایسے امر کا اقرار کرینا زلیخا کو مجبوری ہی کی حالت میں پیش آیا غرض تمام صورت مقدمہ اور اظہارات اور ثبوت نزاہت یوسف علیہ السلام کا ان کے پاس کہلا کر بھیجا اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمام اہتمام جو میں نے کیا محض اسی واسطے تھا تاکہ عزیز یہ جان لے کہ میں پاک صاف ہوں خائن نہیں ہوں۔

الجزء الثالث عشر ۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ

اور نہیں پاک کرتا میں جان اپنی کو تحقیق جی
اور (بھائی) میں اپنے نفس کو (بالذات) بری (اور پاک) نہیں بتلاتا (کیونکہ) نفس تو

لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ

البتہ حکم کرنیوالا ہے ساتھ برائی کے مگر جو رحم کرے رب میرا تحقیق رب میرا بخشنے والا مہربان ہے اور کہا
(ہر ایک کا) بری ہی بات بتلاتا ہے بجز اس (نفس) کے جس پر میرا رب رحم کرے بلاشبہ میرا رب بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے اور (بادشاہ نے)

الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ

بادشاہ نے لے آؤ میرے پاس اس کو چھانٹوں میں اس کو واسطے جان اپنی کے پس جب باتیں کیں اس سے کہا
بادشاہ نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ میں ان کو خاص اپنے (کام کے) لئے رکھوں گا پس جب بادشاہ نے ان سے باتیں کیں تو

اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ

تحقیق تو آج نزدیک ہمارے مرتبے والا امانت والا ہے کہا کہ مقرر کر میرے تئیں اوپر خزانوں
بادشاہ نے ان سے کہا کہ تم ہمارے نزدیک آج (سے) بڑے معزز اور معتبر ہو یوسفؑ نے فرمایا کہ ملکی خزانوں پر مجھ کو

الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَ کَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی

زمین کے تحقیق میں نگہبانی کرنیوالا خوب جاننے والا ہوں اور اسی طرح جگہ دی ہم نے یوسفؑ کو بیچ
مامور کر دو میں (ان کی) حفاظت (بھی) رکھونگا اور خوب واقف ہوں اور ہم نے ایسے (عجیب طور پر یوسف (علیہ السلام) کو

الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ

زمین کے کہ جگہ پکڑتا تھا اس میں سے جہاں چاہتا تھا پہونچا دیتے ہیں ہم رحمت اپنی جس کو چاہیں
با اختیار بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں سہیں ہم جس پر چاہیں اپنی عنایت متوجہ کر دیں

وَ لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

اور نہیں ضائع کرتے ہم ثواب نیکی کرنے والوں کا اور البتہ ثواب آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے
اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے اور آخرت کا اجر کہیں زیادہ بڑھ کر ہے ایمان اور

وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ جَآءَ اِخۡوَۃُ یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡہِ فَعَرَفَہُمۡ

اور تھے پرہیزگاری کرتے اور آئے بھائی یوسفؑ کے پس داخل ہوئے اوپر اس کے پس پہچانا ان کو
تقوی والوں کے لئے اور (کنعان میں بھی قحط ہوا تو) یوسفؑ کے بھائی آئے پھر یوسفؑ کے پاس پہنچے یوسفؑ نے ان کو پہچان لیا

وَ ہُمۡ لَہٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَہَّزَہُمۡ بِجَہَازِہِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ

اور وہ واسطے اس کے ناشناس تھے اور جب تیار کیا واسطے ان کے سامان ان کا کہا کہ لے آؤ میرے پاس بھائی
اور انہوں نے یوسفؑ کو نہیں پہچانا اور جب یوسفؑ نے انکا سامان (غلہ کا) تیار کر دیا تو (چلتے وقت) فرمایا کہ اپنے علاتی بھائی کو بھی

لَّکُمۡ مِّنۡ اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡکَیۡلَ وَ اَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۵۹﴾

اپنا جو باپ تمہارے سے ہے کیا نہیں دیکھتے تم کہ میں پورا دیتا ہوں پیمانہ اور میں بہتر مہمانی کرنے والا ہوں
(ساتھ) لانا (تاکہ اس کا حصہ بھی دیا جا سکے) تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں سب سے زیادہ مہمان نوازی کرتا ہوں

فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِہٖ فَلَا کَیۡلَ لَکُمۡ عِنۡدِیۡ وَ لَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا

پس اگر نہ لاؤ گے تم اس کو میرے پاس پس نہیں پیمانہ واسطے تمہارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے کہا انھوں نے
اور اگر تم (دوبارہ آئے اور) اس کو میرے پاس نہ لائے تو نہ میرے پاس تمہارے نام کا غلہ ہوگا اور نہ تم میرے پاس آنا وہ بولے

توضیح الکلام ۵۳ قولہ وما ابرئ نفسی الخ حضرت یوسف علیہ السلام نے کسر نفسی کے طور پر فرمایا کہ میں اس بات سے کچھ اپنا تفاخر نہیں چاہتا۔ بندہ بشر ہے نفس ساتھ لگا ہوا ہے اللہ تعالی ہی جس کو چاہتا ہے اس کے شر سے محفوظ رکھتا ہے یعنی اس نفس سے برائی کا مادہ نکال باہر کرتا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام کے نفوس ہوتے ہیں مطمئنہ اور ان ہی نفسوں میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نفس بھی داخل ہے ۵۳ قولہ غفور رحیم الخ اوپر کی تقریر سے معلوم ہوا کہ نفس کی دو قسمیں ہیں ایک امارہ اور دوسرا مطمئنہ سو امارہ اگر توبہ کر لے تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور توبہ کے مرتبہ میں اس امارہ کو لوامہ کہتے ہیں اور نفس مطمئنہ کے اندر جو بہتری ہے وہ اس کی خودساختہ نہیں ہے بلکہ عطائے مولی ہے اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے تو خلاصہ یہ ہوا کہ نفس امارہ کے لوامہ ہو جانے پر غفور کا ظہور ہوتا ہے اور نفس مطمئنہ میں رحیم کا اس لئے یہ دونوں صفتیں حق تعالے کی اس مقام پر مناسب ہوئیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اپنی نزاہت کے اس طریقہ کو رہائی سے پہلے اختیار کیا حالانکہ بعد رہائی بھی ایسا ممکن تھا سو اسکی حکمت یہ ہے کہ جتنا یقین اس طریقہ نزاہت کو رہائی سے پہلے عمل میں لانے سے ہو سکتا ہے بعد میں نہیں ہو سکتا۔

ع ۷ / ۱

خواص الکلام ۵۴ قولہ وقال الملک سے المحسنین تک جس شخص کو روزگار نہ ملتا ہو یا روزگار سے معطل ہو گیا ہو مہینہ میں جو جمرات اور جمعہ اول آوے اسمیں روزہ رکھے اور جمعہ کی شب کو بستر پر لیٹتے وقت یہ آیت پڑھے پھر جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان اس آیت کو لکھے پھر افطار کر کے اس آیت کو پڑھے اور سو بار لا الہ الا اللہ اور سو بار اللہ اکبر اور سو بار الحمد للہ اور سو بار سبحان اللہ اور سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھ کر سوئے جب صبح ہو گھر سے نکل کر لکھی ہوئی آیت کو تعویذ بنا کر باندھے اور پختہ عہد اور نیت کرے کہ کسی پر ظلم نہ کروں گا اور نہ اپنے حق سے زیادتی کرونگا انشاء اللہ تعالے اسی ہفتہ میں یا کچھ زیادہ مدت میں برسر روزگار ہو جائے۔ جو شخص پڑھنا نہ جانتا ہو وہ لکھے ہوئے کو سر کے نیچے رکھ لے باقی لا الہ الا اللہ وغیرہ بدستور پڑھے ۱۲ از اعمال و تفاسیر

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ○ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا

ہم بہلاویں گے اس سے باپ اسکے کو اور ہم البتہ کرنیوالے ہیں اور کہا واسطے جوانوں اپنے کے رکھ دو

(وہ بولے) ہم (اپنے حد امکان تک تو) اس کے باپ سے اس کو مانگیں گے اور ہم اس کام کو ضرور کریں گے اور یوسف نے اپنے نوکروں سے کہدیا کہ انکی

بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَى

پونجی ان کی بیچ شلیتوں ان کے کے شاید کہ وہ پہچانیں اس کو جب پھر جاویں طرف

جمع پونجی ان ہی کے اسباب میں (چھپا کر) رکھدو تاکہ جب اپنے گھر جاویں تو اس کو پہچانیں شاید (یہ احسان و کرم دیکھ کر)

أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا

لوگوں اپنے کی شاید کہ وہ پھر آویں پس جب پھر آئے طرف باپ اپنے کی کہا انہوں نے

پھر دوبارہ آویں۔ غرض جب لوٹ کر اپنے باپ (یعقوب علیہ السلام) کے پاس پہنچے کہنے لگے

يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ

اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہے ہم سے پیمان پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارے کو پیمان کر لاویں ہم اور ہم واسطے اسکے

اے ابا ہمارے لئے (مطلقاً) غلہ کی بندش کردی گئی سو آپ ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم (پھر) غلہ لاسکیں اور ہم

لَحَافِظُونَ ○ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَى

البتہ نگہبان ہیں کہا کہ نہیں امانت دار جانتا میں تم کو اوپر اس کے مگر جیسا امانت دار جانتا تھا میں نے تم کو اوپر

اسکی پوری حفاظت رکھیں گے یعقوب نے فرمایا کہ بس (رہنے دو) میں اسکے بارہ میں بھی تمہارا ویسا ہی اعتبار کرتا ہوں جیسا کہ اس سے پہلے اسکے

أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○

بھائی اس کے کے پہلے اس سے پس اللہ بہتر محافظت کرنے والا ہے اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہے سب رحم کرنے والوں سے

بھائی (یوسف) کے بارہ میں تمہارا اعتبار کرچکا ہوں سو اللہ کے سپرد (وہی) سب سے بڑھ کر نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا

اور جب کھولا انھوں نے اسباب اپنا پائی پونجی اپنی پھیری گئی ہے طرف انہیں کی کہا انھوں نے

اور (اس گفتگو کے بعد) جب انھوں نے اپنا اسباب کھولا تو (اسمیں) ان کو انکی جمع پونجی (بھی) ملی کہ انہیں کو واپس کردی گئی کہنے لگے

يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَ

اے باپ ہمارے کیا چاہیں ہم یہ ہے پونجی ہماری پھیری گئی طرف ہماری اور اناج لاوینگے ہم واسطے لوگوں اپنے کے اور

کہ اے ابا لیجئے اور ہم کو کیا چاہئے یہ ہماری جمع پونجی بھی تو ہم ہی کو لوٹادی گئی اور اپنے گھر والوں کیواسطے (اور) رسد لاویں گے اور

نَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ○ قَالَ

محافظت کرینگے ہم بھائی اپنے کی اور زیادہ لاویں گے ہم پیمان ایک اونٹ کا یہ پیمان ہے آسان کہا

اپنے بھائی کی خوب حفاظت رکھینگے اور ایک اونٹ کا بوجھ کا غلہ اور زیادہ لاویں گے یہ تو تھوڑا سا غلہ ہے۔ یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا

لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ

کہ ہرگز نہ بھیجوں گا اس کو ساتھ تمہارے یہاں تک کہ دو تم مجھ کو قول اللہ کا البتہ لے آؤ گے تم اس کو میرے پاس

کہ اسوقت تک ہرگز اسکو تمہارے ہمراہ نہ بھیجوں گا جبتک کہ اللہ کی قسم کھا کر مجھ کو پکا قول نہ دو گے کہ تم اس کو ضرور لے ہی آؤ گے

إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ

مگر یہ کہ گھیرے جاؤ تم سب پس جب دیا انھوں نے اس کو عہد اپنا کہا اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم

ہاں اگر گھر ہی جاؤ تو مجبوری ہے (چنانچہ سب نے اس پر قسم کھائی) سو جب وہ قسم کھا کر اپنے باپ کو قول دیچکے تو انھوں نے فرمایا کہ جو کچھ بات چیت

توضیح الکلام ۵۵ قولہ لعلہم یرجعون الخ چونکہ یوسف علیہ السلام کو ان کا دوبارہ آنا اور ان کے بھائی کا لانا منظور تھا اس لئے کئی طرح سے اس کی تدبیر کی اول وعدہ کیا کہ اگر اس کو لاؤ گے تو اس کا بھی حصہ ملیگا دوسرے وعید سنادی کہ اگر ابکی بار اس کو نہ لائے تو اپنا حصہ بھی نہ پاؤ گے تیسرے دام جو کہ نقد کے علاوہ کوئی اور چیز تھی واپس کردی دو خیال سے ایک یہ کہ اس سے احسان و کرم پر استدلال کرکے پھر آویں گے دوسرے اس لئے کہ شاید انکے پاس اور دام نہ ہوں اور اسلئے پھر نہ آسکیں اور جب یہ دام ہوں گے تو ان ہی کو پھر لیکر آسکتے ہیں ۵۶ قولہ الا ہنستکم الخ مطلب یہ ہے کہ دل تو میرا گواہی دیتا نہیں مگر تم کہتے ہو کہ بغیر اس کے گئے ہوئے آئندہ غلہ نہ ملے گا اور اسباب عادیہ کے اعتبار سے بلا غلہ کے جینا مشکل ہے لہذا اس کو لانا بھی فرض ہے سو خیر اگر لے ہی جاؤ گے تو اللہ کے سپرد ہے ۵۷ قولہ ولما فتحوا الخ جس وقت سب بھائی اپنے باپ یعقوب علیہ السلام کے پاس پہونچکر بادشاہ مصر (یوسفؑ) کے احسان و اکرام کی تعریف کررہے تھے تاکہ حضرت یعقوب علیہ السلام گرویدہ ہوکر اپنے صاحبزادہ بنیامین کو بھیجدیں کہ اتنے میں اسباب کھولکر دیکھتے ہیں کہ اس غلہ کی جو قیمت تھی وہ بھی واپس کی ہوئی اسی غلہ میں رکھی ہے تب سب کے سب بالاتفاق کہنے لگے کہ کس قدر کریم بادشاہ ہے اور کس عنایت کا انتظار کریں یہ کیا عنایت کم ہے کہ ہماری قیمت بھی ہم کو واپس دیدی اس عنایت کا تقاضا بھی یہ ہی ہے کہ ہم ایسے کریم بادشاہ کے پاس دوبارہ جاویں اور وہ بغیر بھائی بنیامین کے ساتھ لے جائے ناممکن ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اب جب مصر جاؤ تو اس بادشاہ سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ہمارے باپ نے تم کو تمہاری عنایت و اکرام کا شکریہ ادا کیا ہے اور وہ آپ کیلئے دعا کرتے ہیں۔ خواص الکلام۔ ۵۷ قولہ فاللہ خیر حافظا ہے الرحمین۔ جس کو دشمن سے خوف ہو یا کسی اور طرح کی بلا و مصیبت کا ڈر ہو وہ اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ دشواری دور ہوجائے گی ۱۲ ۵۸ قولہ اللہ علی ما نقول الخ یعنی خدا ہمارے اس قول و قرار کا گواہ ہے کہ سن رہا ہے اور وہی اس قول کو پورا کرسکتا ہے پس اس کہنے سے ترغیب اور تنبیہ دونوں غرضیں حاصل ہوگئیں ۱۲

وَكِيلٌ ۝ وَقَالَ يَٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا۟ مِنۢ بَابٍ وَٰحِدٍ وَ

کارساز ہے اور کہا اے بیٹو میرے مت داخل ہوجیو دروازے ایک سے اور

سب اللہ ہی کے حوالے ہے اور چلتے وقت یعقوب (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کہ اے میرے بیٹو تم سب ایک ہی دروازے سے مت جانا

ادْخُلُوا۟ مِنْ أَبْوَٰبٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَآ أُغْنِى عَنكُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن

داخل ہوجیو دروازوں متفرق سے اور نہیں کفایت کرتا میں تم کو خدا کی طرف سے

بلکہ علیحدہ علیحدہ دروازوں سے جانا اور میں خدا کے حکم کو تم پر سے نہیں ٹال سکتا

شَىْءٍ ۖ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

کچھ نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے اوپر اسی کے توکل کیا میں نے اور اوپر اسی کے پس چاہئے کہ توکل کریں

حکم تو بس اللہ ہی کا (چلتا) ہے (باوجود اس تدبیر ظاہری کے دل سے) اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی پر اور بھروسہ کرنے والوں کو

ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا۟ مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا

توکل کرنے والے اور جب داخل ہوئے جیسے حکم کیا تھا ان کو باپ ان کے نے نہ

بھروسہ رکھنا چاہیے اور جب (مصر پہنچ کر) جس طرح ان کے باپ نے کہا تھا (اسی طرح شہر کے) اندر داخل ہوئے تو باپ کا ارمان پورا ہو گیا (باقی اللہ) باپ

كَانَ يُغْنِى عَنْهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِى نَفْسِ يَعْقُوبَ

تھا کہ کفایت کرے ان کو خدا سے کچھ مگر ایک خطرہ تھا بیچ دل یعقوب کے

ان سے وہ تدبیر بتلا کر خدا کا حکم ٹالنا مقصود نہ تھا لیکن یعقوب (علیہ السلام) کے جی میں (درجہ تدبیر میں) ایک ارمان (آیا) تھا جس کو انھوں نے

قَضَىٰهَا ۚ وَإِنَّهُۥ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَٰهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ

کہ کر ڈالا اس کو اور تحقیق وہ البتہ صاحب علم تھا واسطے اس چیز کے کہ سکھایا تھا ہم نے اس کو ولیکن اکثر لوگ

ظاہر کر دیا اور وہ بلاشک بڑے عالم تھے بایں وجہ کہ ہم نے ان کو علم دیا تھا لیکن اکثر لوگ اس کا

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا۟ عَلَىٰ يُوسُفَ ءَاوَىٰٓ إِلَيْهِ أَخَاهُ ۖ قَالَ

نہیں جانتے اور جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے جگہ دی طرف اپنی بھائی اپنے کو کہا

علم نہیں رکھتے اور جب یہ لوگ (برادران یوسف) یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انھوں نے اپنے بھائی کو اپنے ساتھ ملا لیا (اور تنہائی میں)

إِنِّىٓ أَنَا۠ أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ۝ فَلَمَّا جَهَّزَهُم

کہ تحقیق میں ہوں بھائی تیرا پس مت غمگین ہو ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے پس جب تیار کیا واسطے ان کے

کہا میں تیرا بھائی یوسف ہوں سو یہ لوگ جو کچھ (بدسلوکی) کرتے رہے ہیں اس کا رنج مت کرنا۔ پھر جب یوسف (علیہ السلام) نے

بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ ٱلسِّقَايَةَ فِى رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ

سامان ان کا رکھدیا ایک پیالہ مرصع پانی پینے کا بیچ شلیتے بھائی اپنے کے پھر پکارا ایک

ان کا سامان تیار کر دیا تو پانی پینے کا برتن اپنے بھائی کے اسباب میں رکھدیا پھر ایک پکارنے والے نے

مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا ٱلْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَٰرِقُونَ ۝ قَالُوا۟ وَأَقْبَلُوا۟ عَلَيْهِم

پکارنے والے نے اے قافلے والو تحقیق تم البتہ چور ہو کہا انھوں نے اور منہ پھیرے ہوئے اوپر ان کے

پکارا کہ اے قافلہ والو تم ضرور چور ہو وہ ان (تلاش کرنے والوں) کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے

مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا۟ نَفْقِدُ صُوَاعَ ٱلْمَلِكِ وَلِمَن جَآءَ بِهِۦ

کیا چیز کھوئی گئی ہے تمہاری کہا انھوں نے کھو یا گیا ہے پیالہ بادشاہ کا اور واسطے اس شخص کے کہ لے آوے

کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے انھوں نے کہا کہ ہم کو بادشاہی پیمانہ نہیں ملتا (وہ غائب ہے) اور جو شخص اس کو (لاکر) حاضر کرے اس کو

توضیح الکلام لے قولہ وَمَآ أُغْنِى عَنكُم الخ یعنی جس وقت یعقوب علیہ السلام نے ان کو متفرق جانے کی وصیت کی تو اسی کے ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کو کوئی تدبیر ٹال بھی نہیں سکتی اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اسی کو حق تعالیٰ نے اگلی آیت مَا كَانَ يُغْنِى الخ میں ارشاد فرمایا کہ یہ صرف یعقوبؑ کے دل کی شفقت پدری کے طور سے ایک خواہش تھی ورنہ وہ بڑے خدا پر توکل رکھنے والے صاحب علم تھے یہاں ایک سوال ہے کہ بظاہر الفاظ قرآن کریم مَا كَانَ يُغْنِى الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کی تدبیر نافع نہیں ہوئی حالانکہ بالیقین حسد و نظر بد وغیرہ کچھ نہیں ہوا جس لئے آپ نے الگ الگ جانے کا حکم دیا تھا اور اس سے ثابت ہوا کہ یہ تدبیر مفید پڑی اور اس سے بظاہر قرآن شریف کے دو مضمون باہم متعارض ہوئے جاتے ہیں جواب یہ ہے کہ نافع نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اصل مقصود یعقوب علیہ السلام کا یہ تھا کہ ان پر کوئی حادثہ واقع نہ ہو کچھ تخصیص حسد وغیرہ کی نہ تھی لیکن ان کے ذہن میں وہ امور آئے جو واقع ہونیوالے نہ تھے اور ان ہی کی تدبیر بتلادی اور جو امور مقدر تھے وہ ذہن میں بھی نہ آئے اور واقع ہوئے پس تدبیر کا نافع نہ ہونا باعتبار اصل مقصود کے صحیح ہوا۔ سے قولہ وَلَمَّا دَخَلُوا۟ عَلَىٰ يُوسُفَ الخ جب یہ سب لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہونچے تو انھوں نے کہا کہ یہی ہمارا وہ بھائی ہے جس کے ہمراہ لانے کا آپ نے ہمکو حکم دیا تھا یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا اور اس کی جزا تم کو میرے پاس ملے گی پھر ان کو اپنے پاس اتارا اور خوب خاطر تواضع کی اور دو دو آدمیوں کو ایک

ع ۸ | ۱۱ | ۲

ایک دسترخوان پر بٹھلایا بنیامین اکیلے رہ گئے تب رو کر بولے کہ اگر میرا بھائی یوسف زندہ ہوتا تو وہ مجھ کو اپنے پاس بٹھلاتا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمہارہ گیا ہے اس لئے اس کو میں اپنے ساتھ بٹھلاتا ہوں چنانچہ بنیامین کو اپنے ہمراہ کھلانا شروع کیا جب رات ہوئی تو سونے کے لئے بھی اسی طرح سے دو دو کو ایک ایک جگہ مقرر کیا اور بنیامین اکیلے رہ گئے تو ان کو اپنے ساتھ سلایا اور صبح تک انکے ساتھ خوب پیار محبت سے وقت گذارا صبح ہوئی تو فرمایا کہ چونکہ یہ بھائی اکیلے ہیں اسلئے انکو میں اپنے ساتھ اپنی جگہ

حِمْلُ بَعِيرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيمٌ ○ قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ

اور جو ہے اونٹ کا اور میں ساتھ اس کے ضامن ہوں کہا انھوں نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق جانتے ہو تم کہ نہیں آئے ہم تو کہ فساد کریں

ایکبار شتر غلہ ملیگا اور میں اس (کے دلانے) کا ذمہ دار ہوں۔ یہ لوگ کہنے لگے کہ بخدا تمکو خوب معلوم ہے کہ ہم لوگ ملک میں فساد پھیلانے نہیں آئے

فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ○ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ

بیچ زمین کے اور نہیں ہم چور کہا انھوں نے پس کیا ہے سزا اس کی اگر ہو تم

اور ہم لوگ چوری کرنے والے نہیں ان (ڈھونڈنے والے) لوگوں نے کہا اچھا اگر تم جھوٹے نکلے تو اس (چور) کی

كٰذِبِينَ ○ قَالُوا جَزَاؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِي رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَاؤُهٗ ؕ

جھوٹے کہا انھوں نے سزا اس کی یہ ہے جو شخص کہ پایا جاوے بیچ شلیتے اس کے کے پس وہی ہے بدلہ اس کا

کیا سزا انھوں نے جواب دیا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس شخص کے اسباب میں ملے بس وہی شخص اپنی سزا ہے

كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ ○ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاۗءِ اَخِيْهِ

اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم ظالموں کو پس شروع کیا ساتھ شلیتوں ان کے کے پہلے شلیتے بھائی اپنے کے سے

ہم لوگ ظالموں (یعنی چوروں) کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائی (کے اسباب) کے تھیلے سے قبل تلاشی کی ابتدا اول دوسرے

ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاۗءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ؕ مَا كَانَ

پھر نکال لیا اس کو شلیتے بھائی اپنے کے سے اسی طرح مکر کیا ہم نے واسطے یوسف کے نہیں تھا

(آخر میں) اس (برتن) کو اپنے بھائی کے (اسباب کے) تھیلے سے برآمد کر لیا۔ ہم نے یوسف (علیہ السلام) کی خاطر سے اسطرح تدبیر فرمائی، یوسف

لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

کہ لے سکے بھائی اپنے کو بیچ دین بادشاہ کے مگر یہ کہ چاہے اللہ بلند کرتے ہیں ہم درجوں میں

اپنے بھائی کو اس بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے نہیں لے سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ ہی کو منظور تھا ہم جسکو چاہتے ہیں (علم میں) خاص درجوں تک

مَّنْ نَّشَاۗءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ○ قَالُوٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ

جس کو چاہیں اور اوپر ہر جاننے والے کے جاننے والا ہے کہا انھوں نے اگر چرا دے یہ پس تحقیق

بڑھا دیتے ہیں اور تمام علم والوں سے بڑھکر ایک بڑا علم والا ہے۔ کہنے لگے کہ (صاحب) اگر اس نے چوری کی تو (کچھ) تعجب نہیں کیونکہ

سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا

چرایا تھا ایک بھائی اس کے نے پہلے اس سے پس چھپایا اس کو یوسف نے بیچ جی اپنے کے اور نہ ظاہر کیا اس کو

اس کا ایک بھائی (تھا وہ بھی) (اسیطرح) اس سے پہلے چوری کر چکا ہے پس یوسف (علیہ السلام) نے اس بات کو (جو آگے آتی ہے) اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور

لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ○ قَالُوا

واسطے ان کے کہا کہ تم بُرے ہو جگہ میں اور اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ بیان کرتے ہو تم کہا انھوں نے

یعنی دل میں یوں کہا کہ اس (چوری) کے درجہ میں تم تو اور بھی بُرے ہو اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس (کی حقیقت) کا اللہ ہی کو خوب علم ہے کہنے لگے

يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا

اے سردار تحقیق ہے واسطے اس کے باپ بوڑھا بزرگ پس لے لے ایک کو ہم میں سے جگہ اس کی تحقیق ہم

اے عزیز اس (بنیامین) کے ایک بہت بوڑھا باپ ہے سو آپ (ایسا کیجئے کہ) اسکی جگہ ہم میں سے ایک کو رکھ لیجئے (اور اپنا مکوک بنا لیجئے)

نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ

دیکھتے ہیں تجھ کو احسان کرنے والوں سے کہا پناہ ہے اللہ کی کرے کیوں ہم سوائے اس شخص کے

ہم آپ کو نیک مزاج دیکھتے ہیں (یوسف علیہ السلام) نے کہا کہ ایسی (بے انصافی کی) بات سے خدا بچائے کہ جس کے پاس ہم نے

توضیح الکلام۔ لہ قولہٗ فی دین الملک الخ کیونکہ بادشاہ کے دین میں چور کے واسطے یہ حکم نہ تھا کہ اسی کو چوری کے جرم میں رکھ لیں۔ درِ منثور میں حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مصر کا بادشاہ مسلمان ہو گیا تھا لیکن ماکان لیاخذ الخ سے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ورنہ اسلام کے بعد اپنا قانون غیر شرعی کیوں جاری رکھتا البتہ اگر یہ کہا جاوے کہ عام رعایا سے مغلوب رہا ہو اسلئے شرعی قانون جاری نہ کر سکا ہو تو ممکن ہے پھر اس پر یہ اعتراض ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنا شرعی قانون جاری کرنے کے مختار نہ تھے تو عہدہ حکومت کیوں لیا جواب یہ ہے کہ قانون شرعی جاری کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ شریعت کے خلاف قانون جاری کرتے ہوں اور اعتراض کی قابل بات یہی ہے یعنی خلاف شریعت احکام جاری کرنا اس کے علاوہ یہ بات ہے کہ اگر کسی معاملہ میں از روئے شریعت حد لازم آتی ہو اور از روئے قانون معمولی سزا جسکو تعزیر کہتے ہیں اور اسکی کوئی تعیین نہیں ہوتی تو اس صورت میں اس تعزیر کا جاری کرنا شریعت کے خلاف نہ ہوگا لہذا اس کے جاری نہ کرنے سے جاری کرنا بہتر ہے کیونکہ حد شرعی اس کو متضمن ہے ۲ے قولہ الا ان یشاء اللہ الخ اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے دل میں تدبیر آئی اور ان لوگوں کے منھ سے یہ فتویٰ نکلا اور اس مجموعے سے یہ تدبیر راست آگئی اور چونکہ یہ حقیقتاً غلام بنانا نہ تھا بلکہ بنیامین کی خوشی سے غلام بنانے کی صورت تھی اسلئے یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ آزاد کو غلام بنا لیا اور اگرچہ حضرت یوسف علیہ السلام بڑے عالم عاقل تھے مگر پھر بھی ہمارے القاء تدبیر کے محتاج تھے ۳ے قولہ وفوق کل ذی علم علیم الخ علیم سے مراد خدا تعالیٰ ہے کیونکہ اس کا علم ذاتی ہے دوسری فوقیت اس میں یہ ہے کہ وہ محیط کل ہے تو جب علم مخلوق ناقص ٹھیرا اور علم خالق کامل تو ضرور مخلوق اپنے علم و تدبیر میں محتاج ہوگا خدا تعالیٰ کے القاء و تعلیم کا ۱۲ ۴ے قولہ انتم شر مکانا الخ یعنی ہم دونوں بھائیوں سے حقیقت چوری کی صادر نہیں ہوئی اور تم نے تو اتنا بڑا کام کیا کہ کوئی مال غائب کیا کرتا ہے تم نے آدمی غائب کر دیا کہ مجھ کو باپ سے جدا کر دیا اور ظاہر ہے کہ آدمی کی چوری مال کی چوری سے زیادہ بری ہے ۱۲

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا

کو پائی ہے ہم نے چیز اپنی نزدیک اس کے تحقیق ہم اس وقت البتہ ظالموں سے ہوں پس جب نا امید ہوئے

اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا دوسرے شخص کو پکڑ کے رکھ لیں اس حالتیں تو ہم بڑے بے انصاف سمجھے جاویں گے پھر جب انکو یوسف علیہ السلام

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ

اس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کرتے ہوئے کہا بڑے ان کے نے کیا نہیں جانتے تم یہ کہ باپ تمہارے نے تحقیق

کو بنیامین کو دینے تو (اس جگہ سے) علٰحدہ ہو کر باہم مشورہ کرنے لگے ان سب میں جو بڑا تھا اُسنے کہا کہ کیا تمکو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ تم سے

اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِىْ يُوْسُفَ ۚ

لیا تھا اوپر تمہارے عہد خدا کا اور پہلے اس سے کیا تقصیر کی تھی بیچ یوسف ؑ کے

خدا کی قسم کھلا کر پکا قول لے چکے ہیں اور اس سے پہلے یوسف ؑ کے بارے میں کس قدر کوتاہی کر ہی چکے ہو

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْۤ اَبِىْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ ۚ وَ

پس ہرگز نہ ٹلوں گا میں اس زمین سے یہاں تک کہ پروانگی دے مجھ کو باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے اور

سو میں تو اس زمین سے ٹلتا نہیں تاوقتیکہ میرے باپ مجھ کو (حاضری کی) اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ اس مشکل کو سلجھا دے اور

هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ

وہ بہتر حکم کرنے والا ہے پھر جاؤ طرف باپ اپنے کی پس کہو اے باپ ہمارے تحقیق

وہی خوب سلجھانے والا ہے۔ تم واپس اپنے باپ کے پاس جاؤ اور (جاکر ان سے) کہو کہ اے ابا آپ کے صاحبزادے (بنیامین)

ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ

بیٹے تیرے نے چوری کی ہے اور نہ شاہدی دی تھی ہم نے مگر جو کچھ کہ ہم جانتے تھے اور نہ تھے ہم واسطے غیب کے

نے چوری کی (اس لئے گرفتار ہوئے) اور ہم تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہم کو (مشاہدے سے) معلوم ہوا ہے اور ہم غیب کی باتوں کے تو

حٰفِظِيْنَ ۝ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِىْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِىْۤ اَقْبَلْنَا

نگہبان اور پوچھ لو اس بستی سے کہ تھے ہم بیچ اس کے اور اس قافلہ سے کہ آئے ہم

حافظ تھے نہیں۔ اور اس بستی (یعنی مصر) والوں سے پوچھ لیجئے جہاں ہم (اسوقت) موجود تھے اور اس قافلہ والوں سے پوچھ لیجئے جن میں ہم

فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ

بیچ اس کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں کہا بلکہ بنا لی ہے واسطے تمہارے جی تمہارے نے ایک بات

اور یقین جانئے ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔ یعقوب ؑ فرمانے لگے بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنا لی ہے

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ

پس صبر بہتر ہے شتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ لے آوے میرے پاس ان سب کو اکٹھا تحقیق وہی ہے

سو صبر ہی کروں گا جس میں شکایت کا نام نہ ہوگا (مجھ کو) اللہ سے امید ہے کہ ان سب کو مجھ تک پہنچا دے گا (کیونکہ) وہ خوب

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ

جاننے والا حکمت والا اور منہ پھیرا اُن سے اور کہا اے افسوس اوپر یوسف ؑ کے

واقف ہے بڑی حکمت والا ہے اور ان سے دوسری طرف رخ کر لیا اور کہنے لگے ہائے یوسف ؑ افسوس اور غم سے

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا

اور سفید ہو گئیں آنکھیں اس کی یعنی یعقوب ؑ کی غم سے پس وہ غم سے بھرا ہوا تھا کہا انھوں نے قسم ہے خدا تعالیٰ کی کہ ہمیشہ رہے گا تو

روتے روتے ان کی آنکھیں سفید پڑ گئیں اور وہ (غم سے جی ہی جی میں) گھٹا کرتے تھے۔ بیٹے کہنے لگے بخدا (معلوم ہوتا ہے) تم سدا کے سدا

توضیح الکلام ۱۵ قولہ خَلَصُوْا نَجِيًّا الخ یعنی علٰحدہ ہو کر باہم مشورہ کرنے لگے کہ کیا کرنا چاہئے پھر اکثر کی رائے یہ ہوئی کہ مجبوری ہے ہندا واپس ہو جانا چاہئے لیکن ان سب میں جو بڑا تھا اور جس سے مراد اگر عمر کے اعتبار سے بڑا ہے تو وہ روبیل تھے اور اگر رائے و عقل کے اعتبار سے بڑا ہے تو وہ شمعون تھے غرض جو ہوں وہ بولے کہ تم سب واپس چلنے کا مشورہ کر رہے ہو کیا تم کو خبر نہیں کہ تمہارے باپ تم سے یہ عہد لے چکے ہیں کہ بنیامین کو اپنے ہمراہ لانا لیکن اگر تمہیں پھنس ہی جاؤ تو وہ دوسری شکل ہے سو ہم سب تو پھنسے اور گھرے نہیں ہیں تاکہ ایسی سخت مجبوری ہو کہ بدون واپس چلنے کے اور کوئی تدبیر ہی نہ ہو اس لئے رہ کر حتی الامکان کوئی تدبیر کرنا چاہئے ۵۲ قولہ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ الخ یعنی یوسف علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ برتاؤ ہوا اس سے باپ کے حقوق بالکل ضائع ہوئے سو وہ پرانی ہی شرمندگی کیا کم ہے جو ایک نئی شرمندگی لے کر جاویں ۵۳ قولہ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ الخ یعنی کسی تدبیر سے بنیامین خود چھوٹ جاوے یا والد صاحب اجازت دیدیں یا اللہ پاک حکم فرما دے کہ میں مر جاؤں اور یا لڑ کر میں بنیامین کو ان سے چھین لوں اسوقت تک میں اس جگہ سے نہ ٹلونگا۔ ۵۴ قولہ فَقُوْلُوْا الخ یعنی سچا سچا واقعہ والد صاحب سے جا کر کہو کہ بنیامین نے شاہی پیالہ چورایا لہٰذا اس کے بدلہ مجرم بنا کر غلام کر لیا گیا اور ہم نے جو عہد و پیمان کیا تھا تو اپنے علم پر کیا تھا چوری کی خبر نہ تھی یا یہ مطلب ہے کہ چور کی سزا اسی کو غلام بنا رکھنا ہم نے اپنے دین کے موافق عزیز مصر کو بتا دیا

تھا ہمیں غیب کی کیا خبر تھی کہ یہ ہمارا چھوٹا بھائی ہی چور ہے۔ آپ کو یقین نہ ہو تو اس بستی میں جس میں ہم تھے یعنی مصر یا وہ قصبہ جہاں منادی سے روک لیے گئے کسی کو بھیج کر دریافت کرا لیجئے اور اہل قافلہ سے پوچھ لیجئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کنعان سے اور بھی لوگ غلہ لینے گئے ہوں گے اور یقین کیجئے کہ ہم سچ کہتے ہیں چنانچہ بڑے بھائی کو تو انھوں نے وہیں چھوڑا اور آ کر سارا واقعہ والد صاحب سے عرض کیا آپ نے سنکر یہی فرمایا کہ تم سب یہ اپنی طرف سے بات بنا لائے ہو اور

ع ۱۱ / ۳ ۹

[illegible] (یعنی بنیامین) کو [illegible]

[illegible] اس سے [illegible]

تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ○

یاد کرتا یوسف کو یہاں تک کہ ہو جاوے تو مضمحل یا ہو جاوے تو ہلاک ہونے والوں سے

یوسف کی یادگاری میں لگے رہوگے یہاں تک کہ گھل گھل کر دم بلب ہو جاؤ گے یا یہ کہ بالکل مر ہی جاؤ گے

قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا

کہا سوائے اس کے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں بیقراری اپنی کی اور غم اپنے کی طرف اللہ تعالیٰ کے اور جانتا ہوں میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو

یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں تو اپنے رنج و غم کی صرف اللہ سے شکایت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں

لَا تَعْلَمُوْنَ ○ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَ اَخِیْهِ

کچھ کہ تم نہیں جانتے اے بیٹو میرے جاؤ پس خبر لو یوسف سے اور بھائی اس کے سے

تم نہیں جانتے اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف اور ان کے بھائی کی تلاش کرو

وَ لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا

اور مت ناامید ہو رحمت اللہ تعالیٰ کی سے تحقیق نہیں ناامید ہوتے رحمت خدا تعالیٰ کی سے مگر

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ

قوم کافروں کی پس جب داخل ہوئے اوپر اس کے کہا انھوں نے اے عزیز

جو کافر ہیں۔ پھر جب یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے کہنے لگے اے عزیز ہم کو

مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا

لگی ہم کو اور اہل ہمارے کو سختی اور لائے ہیں ہم پونجی حقیر یعنی تھوڑی پس پورا دے ہم کو

اور ہمارے گھر والوں کو (قحط کی وجہ سے) بڑی تکلیف پہونچ رہی ہے اور ہم کچھ یہ نکمی چیز لائے ہیں سو آپ پورا غلہ

الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ○

پیمانہ اور خیرات کر اوپر ہمارے تحقیق اللہ ثواب دیتا ہے صدقہ دینے والوں کو

دیدیجئے اور ہم کو خیرات (سمجھ کر) دیدیجئے بیشک اللہ تعالیٰ خیرات دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ

کہا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کیا کیا تھا تم نے ساتھ یوسف کے اور بھائی اس کے کے جب تم تھے

یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا (کہو) وہ بھی تم کو یاد ہے جو کچھ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ (برتاؤ) کیا تھا جبکہ تمہاری

جٰهِلُوْنَ ○ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَ

جاہل کہا انھوں نے کیا تحقیق تو ہی ہے یوسف کہا کہ میں ہوں یوسف اور

جہالت کا زمانہ تھا کہنے لگے کیا سچ مچ تم ہی یوسف ہو انھوں نے فرمایا (ہاں) میں یوسف ہوں اور

هٰذَاۤ اَخِیْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ فَاِنَّ

یہ بھائی میرا ہے تحقیق احسان کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر ہمارے تحقیق جو کوئی پرہیزگاری کرے اور صبر کرے پس تحقیق

یہ بنیامین میرا (حقیقی) بھائی ہے ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا واقعی جو شخص گناہوں سے بچتا ہے اور صبر کرتا ہے تو

اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ

اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرتا ثواب احسان کرنے والوں کا کہا انھوں نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق پسند کیا تجھ کو

اللہ تعالیٰ ایسے نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔ وہ کہنے لگے کہ بخدا کچھ شک نہیں تمکو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضیلت

توضیح الکلام ١ قولہ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ الخ ان باتوں سے مراد یا تو لطف و کرم و رحمت الٰہی ہے اور یا مراد الہام ہے کہ ان سے ملاقات ہوگی یا تو تعبیر اس بات کا الہام یا اس ذریعہ سے اس بات کا الہام ہوا ہو کہ حضرت یوسف کی خواب سچ ہے جس کی تعبیر ابتک واقع نہیں ہوئی اور اس کا واقع ہونا بڑی ضروری شے ہے ١٢ ٢ قولہ یٰبَنِیَّ الخ یعنی اے بیٹو، اظہار غم تو صرف اللہ کی جناب میں کرتا ہوں مسبب الاسباب وہی ہیں لیکن ظاہری تدبیر تم بھی کرو کہ ایک بار پھر سفر میں جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی بنیامین کی تلاش کرو یعنی ایسی تدبیر سوچو جس سے یوسف کا نشان ملے اور بنیامین کو رہائی ہو یہاں تیسرے بھائی کا کچھ ذکر نہیں فرمایا حالانکہ اس وقت وہ بھی غائب تھے وجہ یہ کہ وہ اپنے اختیار سے رہ گئے تھے کسی آفت میں تو مبتلا نہیں ہوئے تھے ان کی تلاش کی حاجت کچھ نہ تھی کیونکہ وہ تو جب چاہتے آسکتے تھے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ تیسرے بھائی کے ساتھ تو باقی بھائیوں کی موافقت ہی تھی ان کے ڈھونڈنے اور لانے کا کام تو یہ خود ہی کریں گے، ضرورت تو بنیامین اور یوسف کے متعلق کہنے کی تھی کیونکہ یہ لوگ ان سے رنج رکھتے تھے ٣ قولہ فَلَمَّا دَخَلُوْا الخ حضرت یعقوب علیہ السلام کے حکم کے مطابق کہ انھوں نے فرمایا تھا تلاش کرو تینوں مصر کو چلے کیونکہ بنیامین کو مصر ہی میں چھوڑا تھا یہ خیال ہوا ہوگا کہ جس کا نشان معلوم ہے پہلے اس کے لانے کی تدبیر کرنی چاہیے کہ بادشاہ سے مانگیں پھر یوسف بے نشان کو ڈھونڈیں گے غرض مصر پہنچکر یوسف علیہ السلام کے پاس (جن کو یہ لوگ عزیز مصر سمجھ رہے تھے) آگئے اور غلہ کی بھی حاجت تھی تو یہ خیال کیا کہ غلہ کے بہانہ سے عزیز کے پاس چلیں اور اس کے خریدنے میں کچھ باتیں خوشامد کی بھی کریں جب اس کی طبیعت میں نرمی دیکھیں اور مزاج خوش پائیں تو بنیامین کی درخواست کریں اس لئے پہلے غلہ لینے کی گفتگو شروع کی اور بعض نے کہا کہ مصر میں عزیز کے پاس آنا حضرت یوسف کی تلاش کے حکم کی بھی تعمیل ہے کیونکہ انھوں نے یہ سمجھا کہ ہم عزیز کے پاس چلکر اپنی تنگدستی اور سخت محتاجی کا حال عرض کریں گے اگر ہماری اس عاجزی پر ان کے دل میں کچھ نرمی آئیگی تو ظن ہوگا کہ شاید وہ ہی یوسف ہوں پھر مزید تحقیق کے بعد یقین بھی ہو جائیگا اور اگر نرم نہ ہوئے تو معلوم ہو جائیگا کہ یوسف نہیں ہیں ١٢

اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ ○ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ

اللہ تعالیٰ نے اوپر ہمارے اور تحقیق تھے ہم البتہ خطادار[۱] کہا نہیں سرزنش اوپر تمہارے

عطا فرمائی اور بیشک ہم (اس میں) خطادار تھے۔ یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم پر آج کوئی الزام نہیں

الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ ز وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ اِذْھَبُوْا

آج کے دن بخشے گا اللہ واسطے تمہارے اور وہ بہتر رحم کرنیوالا ہے سب رحم کرنیوالوں سے[۲] لے جاؤ

اللہ تعالیٰ تمہارا قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے اب تم میرا یہ

بِقَمِیْصِیْ ھٰذَا فَاَلْقُوْہُ عَلٰی وَجْہِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ج وَ

کرتا[۳] میرا یہ پس ڈال دو اس کو اوپر منہ باپ میرے کے آوے گا بینا ہو کر اور

کرتہ (بھی) لیتے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو (اس سے) ان کی آنکھیں روشن ہو جاویں گی اور

اْتُوْنِیْ بِاَھْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ ع وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ

لے آؤ میرے پاس اہل[۴] اپنے کو سب کو اور جب جدا ہوا قافلہ کہا

اپنے (باقی) گھر والوں کو (بھی) سب کو میرے پاس لے آؤ اور جب قافلہ چلا تو ان کے باپ نے کہنا

اَبُوْھُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ○ قَالُوْا

باپ ان کے نے تحقیق میں پاتا ہوں بو یوسفؑ کی اگر نہ بہکا ہوا کہو مجھ کو کہنے لگے

شروع کیا کہ اگر تم مجھ کو بڑھاپے میں بہکی باتیں کرنیوالا نہ سمجھو تو ایک بات کہوں کہ مجھ کو تو یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے وہ (پاس والے) کہنے لگے

تَاللّٰہِ اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ ○ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ

قسم اللہ کی تحقیق تو البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہے پس جب[۵] آیا خوشخبری لانے والا

کہ بخدا آپ تو اپنے اسی پرانے غلط خیال میں مبتلا ہیں۔ پس جب خوش خبری لانے والا آپہنچا تو (آتے ہی) اس نے

اَلْقٰہُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ج قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ ج

ڈالدیا اس کرتے کو اوپر منہ اس کے کے پس ہو گیا بینا کہا کیا نہ کہا تھا میں نے واسطے تمہارے

وہ کرتہ ان کے منہ پر لا کر ڈالدیا پس فوراً ہی انکی آنکھیں کھل گئیں آپ نے (بیٹوں سے) فرمایا کیوں میں نے تم سے کہا نہ تھا

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ

تحقیق میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو کچھ تم نہیں جانتے کہا انھوں نے اے باپ ہمارے بخشش مانگ

کہ اللہ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ سب بیٹوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ ہمارے لئے (خدا سے)

لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ ○ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ

گناہوں ہمارے کی تحقیق ہم ہی تھے خطا کرنے والے کہا البتہ بخشش مانگوں گا میں واسطے تمہارے

ہمارے گناہوں کی دعائے مغفرت کیجئے ہم بیشک خطادار تھے یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا عنقریب تمہارے لئے اپنے رب

رَبِّیْ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ

رب اپنے سے تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے پس جب داخل[۶] ہوئے اوپر یوسفؑ کے

سے دعائے مغفرت کروں گا بیشک وہ غفور رحیم ہے پھر جب یہ سب کے سب یوسفؑ کے پاس پہونچے

اٰوٰٓی اِلَیْہِ اَبَوَیْہِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

جگہ دی طرف اپنی ماں باپ اپنے کو اور کہا کہ داخل ہو مصر میں اگر چاہا ہے خدا تعالیٰ نے

تو انھوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس (تعظیماً) جگہ دی اور کہا سب مصر میں چلئے (اور) خدا کو منظور ہے تو (وہاں)

توضیح الکلام [۱] قولہ لَخٰطِئِیْنَ الخ ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ ذکر کیا ثلاثی مزید سے نہیں اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہم نے عمداً گناہ کیا تھا اخطار اور خطا میں یہی فرق ہے کہ اول نادانی سے گناہ کرنے کے لئے آتا ہے اور خطار دانستہ گناہ کرنے کیلئے۔ [۲] قولہ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ الخ کہ توبہ کرنیوالے کے قصور کو معاف فرما ہی دیتا ہے اسی دعا سے یہ بھی سمجھ میں آگیا کہ میں نے بھی معاف کر دیا اگرچہ اس سے قبل لَا تَثْرِیْبَ سے بھی معافی جا چکی ہے۔ [۳] قولہ بِقَمِیْصِیْ الخ اس قمیص سے مراد وہ قمیص ہے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابراہیم خلیل اللہ کو جب وہ آگ میں برہنہ ڈالے گئے تھے جنت سے ریشمی لا کر پہنایا تھا جبتک آپ زندہ رہے اسوقت تک تو آپکے پاس رہا پھر حضرت اسحاق علیہ السلام کو ورثہ کی صورت سے پہونچا ان کی وفات کے بعد حضرت یعقوبؑ کو ملا حضرت یعقوبؑ نے چاندی کی نلکی بنا کر اس میں اس کرتہ کو رکھ کر منہ بند کر دیا اور حضرت یوسف کے گلے میں اس وجہ سے لٹکا دیا کہ تا کہ نظر بد سے محفوظ رہیں جب آپ کنوے میں برہنہ کر کے ڈالے تو یہ کرتہ نلکی سے نکال کر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو پہنا دیا ۱۲ [۴] قولہ بِاَھْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ الخ جب حضرت یوسف نے اپنے آپکو ظاہر فرما دیا تو سب بھائی آپس میں ایکدوسرے سے گلے لگ کر خوب روئے پھر بھائیوں نے شرمندگی کی مارے سر نیچا کر لیا اور یوسفؑ نے انکی خطا معاف کی اور تسلی آمیز کلمات ارشاد فرمائے [۵] قولہ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ الخ کہتے ہیں کہ جس جگہ سے اس بشیر نے اپنے ہاتھ میں قمیص لیا وہاں سے حضرت یعقوب علیہ السلام اسی فرسخ کے فاصلہ پر تھے لیکن سات روز میں جو اپنے ہمراہ لیکر چلے تھے وہ ختم ہونے نہ پائی تھیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس پہونچ گئے جس وقت یہ خوش خبری دینے والا حضرت یعقوب علیہ السلام کو جا کر خوشخبری سنانے لگا تو آپ نے اس کو اس قسم کی خوشخبری کے وقت چند کلمات تعلیم کئے جو ان کو ان کے والد حضرت اسحاق علیہ السلام سے اور ان کو اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہونچے تھے وہ یہ کہ یا لطیفًا فوق کل لطیف الطف بی فی اموری کلھا کما احب و رضنی بی فی دنیای و اٰخرتی ۱۲ خواص الکلام [۶] قولہ فَلَمَّا دَخَلُوْا سے الحکیم تک اگر کوئی

اٰمِنِيْنَ ۝ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ

امن سے — اور چڑھایا ماں باپ اپنے کو اوپر تخت کے اور گرے واسطے اس کے یعنی یوسفؑ کے سجدہ کرتے ہوئے اور

امن چین سے رہئے اور اپنے والدین کو تخت (شاہی) پر اونچا بٹھایا اور سب کے سب یوسفؑ کے آگے سجدہ میں گر گئے اور

قَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا

کہا اے باپ میرے یہ ہے تعبیر خواب میرے پہلے کی تحقیق کر دیا اس کو

یوسفؑ نے کہا اے میرے باپ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر جو پہلے زمانہ میں دیکھا تھا جس کو میرے رب نے

رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَ

پروردگار میرے نے سچ اور تحقیق احسان کیا ساتھ میرے جس وقت نکالا مجھ کو قید خانے سے اور

سچا کر دیا اور خدا نے میرے ساتھ احسان کیا کہ ایک تو اس نے مجھے قید سے نکالا اور

جَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَ

لے آیا تم کو جنگل سے پیچھے اس سے کہ جھگڑا ڈال دیا تھا شیطان نے درمیان میرے اور

دوسرا یہ کہ تم سب کو جنگل سے یہاں لایا (یہ سب کچھ) بعد اس کے ہوا کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان

بَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ

درمیان بھائیوں میرے کے تحقیق پروردگار میرا لطف کرنے والا ہے جس چیز کو چاہے تحقیق وہی ہے جاننے والا

میں فساد ڈلوایا تھا بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے اس کی عمدہ تدبیر کرتا ہے بلاشبہ وہ بڑے علم اور

الْحَكِيْمُ ۝ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ

حکمت والا — اے پروردگار میرے تحقیق دی تو نے مجھ کو کچھ بادشاہی اور سکھائی تو نے مجھ کو

حکمت والا ہے — اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو سلطنت کا حصہ دیا اور مجھ کو خوابوں کی

تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ

تعبیر باتوں کی یعنی خوابوں کی — اے پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے تو ہی ہے دوست یعنی کارساز میرا

تعبیر دینا تعلیم فرمایا (جو کہ علم عظیم ہے) اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو میرا کارساز ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

بیچ دنیا کے اور آخرت کے — قبض کر مجھ کو مطیع اپنا اور ملا دے مجھ کو ساتھ صالحوں کے

دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی مجھ کو پوری فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اٹھا لے اور مجھ کو خاص نیک بندوں میں شامل کر لے

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

یہ ہے خبروں غیب کی سے کہ وحی کرتے ہیں ہم طرف تیری اور نہیں تھا تو نزدیک ان کے

(اے محمدؐ) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم نے وحی کے ذریعہ تم کو بتایا کیونکہ تم یوسفؑ کے بھائیوں کے پاس اس وقت موجود نہ تھے

اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ

جس وقت کہ مقرر کیا انھوں نے کام اپنا اور وہ مکر کرتے تھے — اور نہیں بہت لوگ

جبکہ انھوں نے اپنا ارادہ پختہ کر لیا تھا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے — اور اکثر لوگ

وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا تَسْـَٔــلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ

اگرچہ حرص کرے تو ایمان لانے والے — اور نہیں مانگتا تو ان سے اوپر اس کے کچھ بدلا

ایمان نہیں لاتے گو آپ کا کیسا ہی جی چاہتا ہو — اور آپ ان سے اس پر کچھ معاوضہ تو چاہتے نہیں

خواص الکلام — ۱۵ تا ۱۹

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ الخ لطیف اسماء حسنیٰ میں سے ہے اسکی خاصیتیں بہت زیادہ ہیں کچھ تھوڑی سی یہاں درج کیجاتی ہیں۔ اگر کسی شخص پر سختیاں اور مصیبتیں پڑ جائیں تو وہ اس کو ایک ہزار دفعہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ سب دور ہو جائیں گی دیگر اگر کوئی قیدی اس اسم شریف کو ہر نماز کے بعد پڑھے اور سونے کے وقت لفظ یا اس پر زیادہ کر کے اس قدر پڑھے کہ پڑھتے پڑھتے سو جائے جب جاگے پھر پڑھنا شروع کرے اور بیشمار پڑھے تو وہ قید سے بہت جلد خدا تعالیٰ کی مہربانی سے رہائی پاوے اور اگر سزائے موت کا حکم ہو گیا ہو تو اس اسم شریف کی برکت سے وہ حکم بھی اٹھ جائے گا ۱۲ دیگر اگر کسی شخص کی کوئی حاجت ہو تو وہ اس اسم شریف کو نو ہزار بار پڑھے اس کے بعد یہ پڑھے قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ سے اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ تک دو سو ستر بار اور قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ دو سو ستر بار اور درمیان تلاوت میں کسی سے کلام نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا اور اس کی مصیبت دور فرما دیگا ۱۲ دیگر اسم لطیف میں چار تصرف ہیں ایک تو اس سے رزق کثیر حاصل ہوتا ہے دوسرے حاجات پوری ہوتی ہیں تیسرے قیدی قید سے نجات پاتا ہے چوتھے آدمی ظالموں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو جاتا ہے ترکیب یہ ہے کہ پہلے اپنا لباس اور وہ جگہ پاک کرو جہاں بیٹھو گے پھر اس اسم کو سولہ ہزار چھ سو اکتالیس بار پڑھو اور ہر انکیسو انتیس بار کے بعد وہ آیت پڑھو جس کے لئے تم یہ عمل پڑھتے ہو مثلاً اگر کثرت رزق کیلئے پڑھتے ہو تو یہ آیت پڑھو کہ اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاۗءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ پھر یہ دعا پڑھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَاسِعًا طَیِّبًا مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اور اگر کوئی دوسری حاجت پورا کرانا منظور ہو تو یہ آیت اور دعا پڑھے کہ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَتِیْ عَنْ فُلَانٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور اگر قید سے خلاصی مقصود ہو تو یہ آیت پڑھے کہ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَاۗءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ اور اگر ظالموں کی نظروں سے پوشیدہ ہونا چاہے تو یہ آیت پڑھے کہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۵۲ موت کا اشتیاق اگر مولیٰ کی ملاقات کے شوق میں ہو تو مباح ہے اور دنیا سے تنگ آکر ہو تو مکروہ ہے۔ (البدایہ)

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ

نہیں یہ مگر نصیحت واسطے سارے جہان کے اور کتنی نشانیاں ہیں بیچ آسمانوں کے

(قرآن) تو صرف تمام جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے اور بہت سی نشانیاں ہیں آسمانوں میں

وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ○ وَمَا

اور زمین کے کہ گذرتے ہیں اوپر ان کے اور وہ ان سے منہ پھیرنے والے ہیں اور نہیں

اور زمین میں جن پر ان کا گذر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان کی طرف (اصلا) توجہ نہیں کرتے اور اکثر لوگ

يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ

ایمان لاتے اکثر ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مگر اور وہ شرک لانے والے ہیں۔ کیا پس نڈر ہوئے اس بات سے

جو خدا کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں سو کیا پھر بھی اس بات سے

تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

کہ آوے ان کے پاس ڈھانکنے والا عذاب خدا تعالیٰ کے سے یا آوے ان کے پاس قیامت

مطمئن ہوئے بیٹھے ہیں کہ ان پر خدا کے عذاب کی کوئی ایسی آفت آپڑے جو ان کو محیط ہو جاوے یا ان پر اچانک قیامت

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا

ناگہاں اور وہ نہ جانتے ہوں کہہ کہ یہ ہے راہ میری پکارتا ہوں میں

آجاوے اور ان کو (پہلے سے) خبر بھی نہ ہو آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں لوگوں کو توحید خدا کی طرف

اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ

طرف اللہ کی اوپر بینائی کے میں اور جس نے متابعت کی میری اور پاکی بیان کرتا ہوں میں واسطے اللہ کے اور

اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں میں بھی اور میرے ساتھ والے بھی اور اللہ (شرک سے) پاک ہے اور

مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا

نہیں ہوں شریک لانے والوں سے اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے مگر

میں مشرکین میں سے نہیں ہوں اور ہم نے آپ سے پہلے مختلف بستی والوں میں سے جتنے (رسول)

رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي

مرد کہ وحی بھیجتے تھے طرف ان کی رہنے والے بستیوں کے سے کیا پس نہیں سیر کی بیچ

بھیجے سب آدمی ہی تھے (کوئی بھی فرشتہ نہ تھا اور یہ لوگ جو بے فکر ہیں) تو کیا یہ لوگ ملک میں (کہیں) چلے پھرے نہیں

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

زمین کے پس دیکھتے ہو کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے

کہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا کیسا (برا) انجام ہوا جو ان سے پہلے (کافر) ہو گذرے ہیں

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ حَتّٰٓى

اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں کیا پس نہیں سمجھتے تم۔ یہاں تک کہ

اور البتہ عالم آخرت ان لوگوں کے لئے نہایت بہبودی کی چیز ہے جو احتیاط رکھتے ہیں سو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ یہاں تک کہ

اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ

جب ناامید ہوئے پیغمبر اور گمان کیا انہوں نے یہ کہ ان سے لوگوں نے جھوٹ بولا آئی ان کے پاس

پیغمبر (اس بات سے) مایوس ہوگئے اور ان پیغمبروں کو گمان غالب ہوگیا کہ ہمارے فہم نے غلطی کی ان کو

توضیح الکلام ۱۰ قولہ اِلَّا رِجَالًا الخ اس آیت میں کفار کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ نبی انسان نہیں ہو سکتا وہ فرشتہ ہونا چاہئے اور اس آیت کے اخیر میں ان کافروں کے لئے کھلی ہوئی وعید ہے جو توحید و رسالت کے منکر ہیں۔

ع ۱۱ / ۱۱ / ۵

آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ سے پہلے جس قدر رسول ہم نے بھیجے ان میں سے کوئی بھی فرشتہ نہ تھا اور جنہوں نے ان کو نہ مانا اور اسی قسم کے بے تکے شبہات کرتے رہے ان کو سزائیں دی گئیں، اسی طرح ان کافروں کو بھی عذاب ہوگا خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں ۱۱ قولہ وَظَنُّوْٓا الخ اگر یہ ظن اس مدت سے پہلے ہے جو عذاب آنے کی ذہن میں مقرر تھی تب تو اس ظن سے مراد گمان غالب ہوگا کیونکہ عذاب سے پہلے کچھ آثار ہوا کرتے ہیں ان کے نہ ہونے سے یہ گمان غالب ہوگا کہ عذاب نہ آئے گا لیکن یقین کے معنی میں نہیں ہوگا اس لئے کہ ابھی مدت تو نہیں آئی ہو سکتا ہے کہ بلا آثار کے عذاب اپنی مدت پر آ جائے اور اگر مدت مقررہ گذر جانے کے بعد ہے تو اس ظن سے مراد یقین ہے ایسے ہی مادہ سے جو اِذَا اسْتَيْئَسَ الخ سے سمجھی گئی دو قسم پر ہے پہلی صورت میں ظنی اور دوسری میں یقینی۔ اور كُذِبُوْا کے یہ معنی لینا کہ ان کی فہم نے غلطی کی بہت بہتر تفسیر ہے اس لئے کہ انبیا علیہم السلام سے اجتہادی غلطی ہو جانا جائز ہے حدیثوں میں اس کی تصریح ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سال حدیبیہ میں خواب دیکھنا کہ طواف کر رہے ہیں مکہ گئے ہیں اور اس ارادہ سے چلنا اور کامیاب نہ ہونا رسولوں کی اجتہادی خطا کی ایک نظیر ہے ۱۲

وقف النبی علیہ السلام

بقیہ ص ۳۴۸ اور مِنَ الْمُلْكِ یعنی حصہ سلطنت کا اس وجہ سے فرمایا کہ آخر ساری دنیا کی سلطنت تو آپ کے تحت میں نہ تھی اور چونکہ یہ حق تعالےٰ کا آپ پر انعام تھا اور انعامات اس کے سوا اور بھی آپ پر تھے اسلئے یوں کہنا چاہیے کہ اس انعام کا ذکر آپ نے مثال کے طور پر کیا اور بقول بعض یہ دعا طلب موت کے لئے نہ تھی بلکہ مقصد یہ تھا کہ الٰہی جب وفات ہو تو اسلام اور صلاح پر ہو اور ہر حالت میں انبیاء علیہم السلام کا اگرچہ اسلام اور صلاح پر وفات پانا یقینی ہے لیکن اس کے مراتب مختلف ہیں اور [illegible]

نصرنا فنجی من نشاء ولا یرد باسنا عن القوم المجرمین ○

مدد ہماری پس نجات دیا گیا جو شخص کہ چاہتے تھے ہم اور نہیں پھیرا جاتا عذاب ہمارا قوم گنہگار سے

ہماری مدد پہنچی پھر اس عذاب سے ہم نے جس کو چاہا وہ بچا لیا گیا اور ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے نہیں ہٹتا

لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان

البتہ تحقیق ہے بیچ قصوں اُن کے کے نصیحت واسطے صاحبوں عقل کے نہیں

ان (انبیاء و امم سابقین) کے قصہ میں سمجھ دار لوگوں کیلئے (بڑی) عبرت ہے یہ قرآن (جس میں یہ قصے ہیں) کوئی تراشی ہوئی

حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ و

بات کہ باندھ لی جاوے ولیکن سچا کرنے والی اس چیز کو کہ آگے اس کے ہے اور

بات تو ہے نہیں (کہ اس سے عبرت نہ ہوتی) بلکہ اس سے پہلے جو (آسمانی) کتابیں ہو چکی ہیں یہ ان کی تصدیق کرنے والا ہے اور

تفصیل کل شیء وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ○ ع

تفصیل ہر چیز کی اور ہدایت اور رحمت واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں

ہر (ضروری) بات کی تفصیل کرنے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے ذریعہ ہدایت اور رحمت ہے

سورۃ الرعد مدنیۃ وھی ثلث واربعون ایۃ وست رکوعات

سورۃ رعد مکہ میں نازل ہوئی اس میں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

کلماتہا ۸۶۳ حروفہا ۳۶۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

المر تلک ایت الکتب والذی انزل الیک من ربک

المر یہ ہیں آیتیں کتاب کی اور وہ چیز کہ اتاری گئی ہے طرف تیری رب تیرے سے

المر (جو آپ سن رہے ہیں) آیتیں ہیں ایک بڑی کتاب (یعنی قرآن) کی اور جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے

الحق ولکن اکثر الناس لا یؤمنون ○ اللہ الذی

سچ ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں ایمان لاتے اللہ تعالیٰ ہے وہ شخص جس نے

یہ بالکل سچ ہے ولیکن بہت سے آدمی ایمان نہیں لاتے اللہ ایسا (قادر) ہے کہ اس نے

رفع السموت بغیر عمد ترونہا ثم استوی علی العرش

بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم ان کو پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے

آسمانوں کو بدون ستون کے اونچا کھڑا کر دیا چنانچہ تم ان (آسمانوں) کو (اسی طرح) دیکھ رہے ہو پھر عرش پر قائم ہوا

وسخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمی یدبر

اور مسخر کیا سورج کو اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے واسطے وعدے مقرر کے تدبیر کرتا ہے

اور آفتاب و ماہتاب کو کام میں لگا دیا ہر ایک ایک وقت معین پر چلتا رہتا ہے وہی (اللہ) ہر کام کی تدبیر کرتا ہے

الامر یفصل الایت لعلکم بلقاء ربکم توقنون ○ و

کام کی تفصیل سے بیان کرتا ہے نشانیاں تو کہ تم ساتھ ملاقات رب اپنے کے یقین کرو اور

(اور) دلائل کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کے پاس جانے کا یقین کر لو اور

خواص الکلام۔ سورۃ رعد کن لولہ الی آخرہ۔ اس سورت کو کسی بڑی نئی رکابی پر شب تاریک میں جس میں رعد و برق ہو لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اندھیری رات میں اس پانی کو حاکم ظالم کے دروازہ پر چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ اسی روز معزول ہو جاوے گا امام رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص اس سورت کو عشاء کے بعد اندھیری رات میں آگ کی روشنی میں لکھ کر اسی وقت بادشاہ ظالم یا حاکم ظالم کے دروازہ پر ڈال دے اس کی رعایا اور لشکر اس سے برگشتہ ہو جاویں گے اور کوئی اس کا کہنا نہ مانیں گے اور بہت ہی دل تنگ ہوگا ۱۲ دیگر اگر کسی ظالم کا ہلاک کرنا چاہو تو دن روزے رکھو اس طرح کہ پہلا دن اتوار کا ہو پھر ایک روٹی لیکر اس کے پانچ ٹکڑے برابر برابر کرو اور ہر ٹکڑے پر ان پانچ حرفوں میں سے ایک حرف لکھو ا ج ھ ز ط پھر پہلا ٹکڑا جس پر الف لکھا ہے لو اور اس پر یہ سورت ایکبار اتوار کے دن پڑھو اور جب پڑھکر فارغ ہو جاؤ تو یہ کہو کہ یا خوف الالیف خذ فلان بن فلانۃ اور ایسے ہی باقی حرفوں کا نام لیکر بعد میں کہنا چاہئے پھر پیر کے دن روزہ کی نیت کے ساتھ صبح کرو اور قرات ترک کرو یعنی اس روز نہ پڑھو پھر منگل کے دن بھی روزہ کیساتھ صبح کرو اور روٹی کا دوسرا ٹکڑا جس پر حرف جیم لکھا ہے لیکر اس پر یہ سورت جیم کے عدد کے برابر یعنی تین بار پڑھو اور پہلے ٹکڑے کے برابر رکھو پھر بدھ کے دن بھی روزہ کی نیت کرو اور کچھ نہ پڑھو پھر جمعرات کے روز تیسرا ٹکڑا جس پر حرف ھا لکھا ہے لیکر اس پر اس سورت کو ہا کے عددوں کے برابر یعنی پانچ بار پڑھو اور پہلے دونوں ٹکڑوں کے برابر رکھدو پھر جمعہ کے دن ناغہ کردو اور سنیچر کے دن چوتھا ٹکڑا جس پر حرف زا لکھا ہے لیکر اسپر یہ سورت زا کے عددوں کے برابر یعنی سات بار پڑھو اور اتوار کے دن پڑھنا ملتوی رکھو پیر کے دن پانچواں ٹکڑا جس پر حرف طا لکھا ہے لے کر اس پر یہ سورت اس کے عددوں کے برابر یعنی نو بار پڑھو پھر پانچوں ٹکڑے لے کر شہر کے باہر جاؤ وہاں چند کالے کتے تلاش کرکے یہ روٹی ان کو کھلاؤ اور یہ پڑھو کہ ایتہا الکلاب الشوذ کلوا لحم فلان بن فلانۃ وعظامہ انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا ۱۲ ۲ ملخصا سے بیٹھکر دن تک چار پتوں پر زیتون کے لکھ کر دکان یا باغ کے چاروں کونوں

هُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَ

اور وہی ہے جس نے کھینچا زمین کو اور کئے بیچ اس کے پہاڑ اور نہریں اور

وہ ایسا ہے کہ اس نے زمین کو پھیلایا اور اس زمین میں پہاڑ اور نہریں پیدا کیں اور

مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ

ہر میوے سے کئے بیچ اس کے جوڑے دو قسم کے ڈھانک دیتا ہے رات کو

اس میں ہر قسم کے پھلوں سے دو دو قسم کے پیدا کئے شب (کی تاریکی) سے دن (کی روشنی) کو

النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وَفِي الْأَرْضِ

دن سے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور بیچ زمین کے

چھپا دیتا ہے ان امور (مذکورہ) میں سوچنے والوں کے (سمجھنے کے) واسطے (توحید پر) دلائل (موجود) ہیں اور زمین میں

قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ

قطعے ہیں نزدیک ایک دوسرے کے اور باغ ہیں انگوروں سے اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں

پاس پاس (اور پھر) مختلف قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں جن میں بعضے تو ایسے ہیں

صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا

ایک تھانولے ہیں کئی گئی اور سوا کئی گئیں یعنی ایک تھانولے میں اکیلی کھجور پلائی جاتی ہیں پانی ایک اور بزرگی دیتے ہیں ہم بعض انکے کو

کہ ایک تنے سے اوپر جا کر دو تنے ہو جاتے ہیں اور بعضے دو تنے نہیں ہوتے سب کو ایک ہی طرح کا پانی دیا جاتا ہے اور ہم ایک کو

عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

اوپر بعضوں کے بیچ میوے کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم

دوسرے پر پھلوں میں فوقیت دیتے ہیں ان امور (مذکورہ) میں (بھی) سمجھداروں کے واسطے (توحید کے) دلائل

يَعْقِلُونَ ○ وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا

کہ سمجھتے ہیں اور اگر تعجب کرے تو پس عجب ہے بات ان کی کیا جب ہو جاویں گے ہم مٹی کیا مقرر ہوں گے

(موجود) ہیں اور (اے محمدؐ) اگر آپ کو تعجب ہو تو (واقعی) ان کا یہ قول تعجب کے لائق ہے کہ جب ہم خاک ہو گئے کیا ہم پھر

لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ

ہم البتہ بیچ پیدائش نئی کے یہ لوگ ہیں کہ کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے اور یہ لوگ ہیں

از سر نو (قیامت کے روز) پیدا ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور ایسے لوگوں کی

الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ

کہ طوق ہیں بیچ گردنوں ان کی کے اور یہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے وہ

گردنوں میں (دوزخ میں) طوق ڈالے جاویں گے اور ایسے لوگ دوزخی ہیں (اور) وہ

فِيهَا خَالِدُونَ ○ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں اور شتابی کرتے ہیں تجھ سے ساتھ برائی کے پہلے

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ لوگ عافیت (کی میعاد) سے پہلے آپ سے مصیبت (کے نزول) کا

الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ

بھلائی کے اور تحقیق گذر چکی ہیں پہلے ان سے عقوبتیں اور تحقیق پروردگار تیرا

تقاضا کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (اور کفار پر) واقعات عقوبت گذر چکے ہیں اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ آپ کا رب

توضیح الکلام ۔ قولہ و ان تعجب الخ ان کا یہ قول تعجب کے لائق اس وجہ سے ہے کہ جو ذات ایسی ایسی چیزیں پیدا کرنے والی ہے اور ان کو ابتداءً اس نے پیدا کیا ہے تو اس کو ان کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل بات ہے اور اس سے اس بات کا بھی جواب ہو گیا کہ بعث و حشر بعید چیز ہے اور نبوت کوئی چیز نہیں کیونکہ نبی تو ایسی خلاف عقل خبریں دیتے ہیں معلوم ہوا نبی بھی کچھ نہیں ہیں اور نبوت کوئی چیز نہیں لیکن جب اس کا بعید سمجھنا محض غلطی ہے تو نبوت کا انکار بھی خطا ہے ۔ قولہ و یستعجلونک الخ یعنی وہ بدبخت برائی کے خواستگار ہیں بھلائی سے پہلے چاہئے تھا کہ نبی کا اتباع کرکے اس کے دونوں جہان کی برکتیں حاصل کرتے نہ یہ کہ اپنے لئے خرابی مانگتے حالانکہ پہلی امتوں کا ہلاک ہونا ان کو خوب معلوم ہے قولہ و ان ربک الخ مگر ہم بڑے رحیم و کریم ہیں جلدی عذاب بھی سخت دیتے ہیں دوسرے معجزات پر معجزات دیکھے جاتے اور مکرے جاتے ہیں اور دوسرے معجزوں کے طلبگار ہوتے جاتے ہیں آیت و یقول الذین الخ کا یہی مطلب ہے اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ انما انت منذر الخ یعنی آپ کا کام خبردار کر دینا ہے اور ہدایت کرنا ہادی کا کام ہے یعنی ہمارا یا یہ مطلب ہے کہ یہ ہدایت کرنا اور خبردار کرنا کوئی نئی بات نہیں جس پر بار بار معجزے طلب کرتے ہیں بلکہ ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے آیا ہے اور ان کے مناسب معجزات بھی دکھاتا آیا ہے سو تم کو فصاحت بلاغت کے متعلق معجزہ دکھایا جو تمہاری طبیعت کے مناسب ہے ۱۲

نزول الکلام ۔ قولہ و یستعجلونک الخ نضر بن حارث وغیرہ ہنسی مذاق کے طور پر عذاب کی جلدی مچاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اے محمدؐ عذاب لاتا ہے تو جلد لا نازل کر و اس وقت یہ آیت اتری ۱۲

متعلقات الکلام ۔ قولہ و ان ربک الخ اللہ تعالیٰ کا غفور اور رحیم ہونا منکران کو مغرور نہ ہونا چاہئے کہ اب ہم کو عذاب نہ ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ صرف غفور اور رحیم ہی نہیں اور بھی تو سب کیلئے نہیں بلکہ دونوں باتیں اپنے اپنے موقع پر ظاہر ہوتی ہیں یعنی اس میں دونوں صفتیں ہیں اور ہر ایک کے ظہور کی شرطیں اور اسباب ہیں پس اگر کوئی بلا سبب اپنے آپکو مستحق رحمت و مغفرت ...

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ

البتہ صاحب بخشش کا ہے واسطے لوگوں کے اوپر ظلم ان کے کے اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ سخت

لوگوں کی خطائیں باوجود ان کی بیجا حرکتوں کے معاف کر دیتا ہے اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ آپ کا رب سخت

الْعِقَابِ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ

عذاب کرنیوالا ہے اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں کیوں نہ اتاری گئی اوپر اس کے نشانی پروردگار

سزا دیتا ہے۔ اور یہ کفار یوں (بھی) کہتے ہیں کہ ان پر خاص معجزہ (جو ہم چاہتے ہیں) کیوں نہیں نازل کیا گیا

رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا

اس کے سے سوائے اسکے نہیں کہ تو ڈرانیوالا ہے اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کہ

آپ صرف ڈرانے والے (نبی) ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہوتے چلے آئے ہیں اللہ تعالیٰ کو سب خبر رہتی ہے

تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ

اٹھاتی ہے ہر عورت اور جو کچھ کہ کم کرتے ہیں رحم اور جو کچھ بڑھاتے ہیں اور ہر

جو کچھ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور جو کچھ رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے اور ہر

شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ

چیز نزدیک اس کے اندازے پر ہے جاننے والا ہے پوشیدہ کا اور ظاہر کا بڑا

شے اللہ کے نزدیک ایک خاص انداز سے (مقرر) ہے وہ تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے سب سے بڑا

الْمُتَعَالِ ۝ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ

بلند برابر ہے تم میں سے جو شخص کہ چھپا دے بات کو اور یا جو کوئی پکار کر کے اس کو

(اور) عالی شان ہے تم میں سے جو شخص کوئی بات چپکے سے کہے اور جو پکار کر کہے

وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

اور جو شخص کہ وہ چھپنے والا ہے رات کو اور راہ چلنے والا ہے دن کو واسطے اس کے چوکیدار ہیں

اور جو شخص رات میں کہیں چھپ جاوے اور جو دن میں چلے پھرے یہ سب برابر ہیں ہر شخص (کی حفاظت) کیلئے کچھ فرشتے

مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ

ایک کے پیچھے ایک آگے اس کے سے اور پیچھے اس کے سے محافظت کرتے ہیں اس کو حکم خدا تعالیٰ کے سے

(مقرر) ہیں جن کی بدلی ہوتی رہتی ہے کچھ اس کے آگے اور کچھ اس کے پیچھے کہ وہ بحکم خدا اسکی حفاظت کرتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ

تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا ہے اس معاملت کو کہ ساتھ کسی قوم کے ہے یہاں تک کہ بدل ڈالیں وہ جو کچھ بیچ جی انکے ہے اور جس وقت

واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت میں تغیر نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی (صلاحیت کی) حالت کو نہیں بدل دیتے اور جب

اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ

ارادہ کرتا ہے خدا تعالیٰ ساتھ کسی قوم کے برائی کا بس نہیں پھیرنا واسطے اسکے اور نہیں ہے واسطے انکے سوائے اس کے کوئی

اللہ تعالیٰ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا تجویز کر لیتا ہے تو پھر اسکے ہٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں اور کوئی خدا کے سوا ان کا مددگار

وَّالٍ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ

کارساز وہی ہے جو دکھلاتا ہے تم کو بجلی ڈر سے اور طمع سے اور پیدا کرتا ہے

نہیں رہتا وہ ایسا ہے کہ تم کو بجلی دکھلاتا ہے جس سے ڈر بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے اور وہ بادلوں کو (بھی)

خواص الکلام۔ ۵۱ قولہ اللّٰہ یعلم ما تحمل سے بمقدار تک اگر حمل گر جانے کا خوف ہو یا حمل نہ ٹھیرتا ہو تو اس آیت اور اوپر والی آیت کو لکھ کر عورت کے رحم پر باندھے انشاء اللہ حمل محفوظ رہیگا اور اگر نہ ٹھیرتا ہو گا تو قرار پائیگا ۱۲

دیگر اسی آیت کو المتعال تک جو شخص کسی پوشیدہ شے کا حال دریافت کرنا چاہے مثلاً یہ کہ حاملہ کے شکم میں کیا ہے یا دفینہ کہاں ہے یا کوئی چیز دفن کر کے بھول گیا اس کا موقع دریافت کرنا ہے یا غائب کب تک آجائیگا یا مریض کب تک اچھا ہو جائیگا تو وضو کر کے عطر لگاوے اور پیر کے دن روزہ رکھے اور رات کو باوضو سووے اور صبح منگل کے روز قبل طلوع آفتاب ان آیتوں کو ایک سبز کپڑے پر زعفران اور گلاب خالص سے لکھے پھر اس کپڑے کو عود اور عنبر سے دھونی دے کر اس کو ایک ڈبہ کے اندر رکھ کر اس کو بند کر دے اس طرح کہ نہ کوئی آدمی اس کو دیکھے اور نہ چاند سورج کا سامنا ہو جب بدھ کی رات ہو تو عشا کی نماز پڑھکر اس ڈبہ کو ہاتھ میں لیکر یوں کہے یا عالم الخفیات فی الامور یا من ھو علی کل شیء قدیر اطلعنی علی کل ما ارید انک علی کل شیء قدیر۔ پھر ذکر الٰہی کرتا ہوا سو جاوے خواب میں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی شخص امر مقصود و مطلوب بتلا جاوے گا اگر اس شب کو نظر نہ آوے تو جمعرات کے دن روزہ رکھ کر شب جمعہ میں اسی طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی خواب میں اس کو خبر دیگا ۱۲ اعمال

توضیح الکلام

۵۲ قولہ هُوَ الَّذِيْ الخ ان آیتوں میں اپنی قدرت کی چند دلیلیں بیان فرماتا ہے اول بجلی کا چمکنا جس سے مینھ کی امید اور جل جانیکا اندیشہ ہوتا ہے بادلوں میں پانی بھرا ہوتا ہے انہیں سے ایسی آگ اور روشنی پیدا کرنا اسی کا کام ہے دوم اور ہر میں پانی کے بھرے ہوئے بادلوں کا اٹھانا جو مہینوں برستے ہیں حالانکہ پانی کا حیز طبعی پستی ہے سوم رعد یعنی گرج اور کڑک بادل نرم اجسام ایسے نہیں کہ ان کے باہم گھسنے سے یہ ہیبتناک آواز پیدا ہو مگر وہ پیدا کرتا ہے چہارم بجلی کا جہاں چاہنا گرا دینا یہ تمام اس کی جبروت و قدرت کے نشانات ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے معاملے میں

السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

بادل بھاری اور تسبیح کرتا ہے گرجنے والا ساتھ تعریف اس کی کے اور فرشتے

بلند کرتا ہے جو پانی سے بھرے ہوتے ہیں اور رعد (فرشتہ) اس کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بیان کرتا ہے اور دوسرے فرشتے بھی

مِنْ خِيفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ

ڈر اس کے سے اور بھیجتا ہے گرنے والی بجلیاں پس پہونچا دیتا ہے اس کو جس کو چاہے

اس کے خوف سے اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہے گرا دیتا ہے

وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۝ لَهٗ دَعْوَةُ

اور وہ جھگڑتے ہیں بیچ اللہ تعالی کے اور وہ سخت عذاب والا ہے واسطے اس کے ہے پکارنا

اور وہ لوگ اللہ کے باب میں جھگڑتے ہیں حالانکہ وہ بڑا شدید القوت ہے سچا پکارنا اسی کے لئے

الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ

سچا اور جن لوگوں کو پکارتے ہیں سوائے اس کے نہیں جواب دیتے ان کو

خاص ہے اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ ان کی درخواست کو اس سے زیادہ منظور نہیں کر سکتے

بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۚ

ساتھ کسی چیز کے مگر جیسے کھولنے والا دونوں ہتھیلیاں اپنی کو طرف پانی کی تو کہ پہونچے منہ اس کے کو اور نہیں وہ پہونچنے والا اس کو

جتنا پانی اس شخص کی درخواست کو منظور کرتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو تاکہ وہ اسکے منہ تک (اڑ کر) آ جاوے اور وہ

وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي

اور نہیں دعا کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے اور واسطے خدا تعالی کے سجدہ کرتا ہے جو کوئی بیچ

اور کافروں کی درخواست (ان معبود باطلہ سے) کرنا محض بے اثر ہے اور اللہ ہی کے سامنے سب سر خم کئے ہیں جتنے

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ

آسمانوں کے اور زمین کے ہے خوشی سے اور ناخوشی سے اور پرچھائیاں ان کی صبح کو اور

آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں خوشی سے اور مجبوری سے اور ان کے سائے بھی صبح اور

الْاٰصَالِ ۩ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللّٰهُ ۚ قُلْ

شام کو کہہ کون ہے پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا کہہ کہ اللہ کہہ

شام کے وقتوں میں آپ کہئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے آپ (ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ ہے (پھر) آپ یہ کہئے

أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهٖ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ

کیا پس پکڑے ہیں تم نے سوائے اس کے کارساز کہ نہیں اختیار میں رکھتے واسطے جانوں اپنی کے نفع اور

کہ کیا پھر بھی تم نے خدا کے سوا دوسرے مددگار قرار دے رکھے ہیں جو خود اپنی ذات کے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے

ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ ۙ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي

ضرر کہہ کہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھنے والا کیا برابر ہوتے ہیں

آپ یہ (بھی) کہئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے یا کہیں تاریکی اور روشنی

الظُّلُمٰتُ وَالنُّورُ ۚ أَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ

اندھیرے اور اجالا کیا مقرر کیا ہوا انہوں نے واسطے خدا تعالی کے شریک کہ پیدا کیا انہوں نے مانند پیدائش اسکی کے پس مل گئی

برابر ہو سکتی ہے یا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک قرار دے رکھے ہیں کہ انہوں نے بھی (کسی چیز کو) پیدا کیا ہو جیسا خدا پیدا کرتا ہے پھر ان کو

سے قولہ لَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ الخ یعنی خدا تعالی کے سوا دوسرے معبودان باطل اپنی ذات کے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور جب شرک کا ابطال اور توحید کا اثبات کر چکے تو اب توحید و شرک اور اہل توحید و اہل شرک کے درمیان فرق ظاہر کرنے کو بیان فرماتے ہیں کہ مثل ہَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی الخ ۔ سے قولہ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ الخ یعنی ان کافروں نے خدا کے ایسے شریک بنا رکھے ہیں کہ اللہ کی سی مخلوقات انھوں نے بھی پیدا کر رکھی ہے کہ جس سے پیدائش مل جل کر خلط ملط ہو گئی اور شبہ پڑ گیا کہ یہ کس کی پیدا کی ہوئی ہے بھلا اللہ

نزول الکلام سلہ قولہ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ الخ لبید بن ربیعہ عامری کے بھائی اربد نے جو عامر بن طفیل کو اپنے ہمراہ لیکر نبی کریم علیہ السلام کے قتل کے ارادے سے آیا تھا کہا کہ اے محمدؐ اپنے پروردگار کا کچھ حال تو بتاؤ چاندی سونے کا بنا ہوا ہے یا کانسی لوہے کا اسی وقت آسمان سے بجلی اس کمبخت پر ٹوٹ پڑی یہ تو یوں جل کر خاک ہوا اور عامر طاعون سے ہلاک ہوا ۱۲

خواص الکلام سلہ قولہ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ رعد اور برق کے وقت اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالی محفوظ رہے گا ۱۲

توضیح الکلام سلہ قولہ لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ الخ دلائل بیان فرما کر تمام عالم کا قضا و قدر کے آگے مسخر ہونا بیان فرماتا ہے سجدہ سے تسخیر ہی مراد ہے کا فر مومن حیوان نباتات بے اختیار کسی فاعل مختار کے ہاتھ میں ہیں جوانی بڑھاپا تندرستی مرض گھٹنا بڑھنا مرضی کے موافق اور مخالف باتیں ان کے سفر کی منزلیں ہیں کہ جن میں بے اختیار کھنچے چلے آتے ہیں خواہ دل چاہے یا نہ چاہے اور صبح و شام جو ہر چیز کا سایہ

السجدۃ زمین پر زیادہ پڑتا معلوم ہوتا ہے وہ بھی اللہ تعالی کے آگے سجدہ کرتا ہے ظاہری سجدہ بھی آیت میں مراد ہو سکتا ہے کہ ایماندار اور فرشتے خوشی سے ادا کرتے ہیں اور منکرین مصائب کے وقت گردن پکڑ کر جھکا دیے جاتے ہیں مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ سے ارواح اور نفوس کی طرف اشارہ ہے جو انوار ذات کی تجلی سے شوق میں آ کر اسکی طرف جھکتے ہیں اور ان کے ظلال سے اجسام مراد ہیں جو طبعاً آفتاب وجود کے طلوع و غروب کے وقت سجدہ کرتے ہیں یا اعیان ثابتہ ۱۲

اَلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ

پیدائش اوپر ان کے | کہہ کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے پیدا کرنے والا ہر چیز کا | اور وہی ہے اکیلا

پیدا کرنا ایک سا معلوم ہوا ہو | آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے | اور وہی واحد ہے

الْقَهَّارُ ۝ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا

غالب | اتارا ہے اس نے آسمان سے پانی | پس بہے نالے | ساتھ اندازے اپنے کے

غالب ہے | اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر نالے (بھر کر) اپنی مقدار کے موافق چلنے لگے

فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ

پس اٹھا لیا رو نے | جھاگ چڑھا ہوا | اور اس چیز سے کہ دھونکتے ہیں اوپر اس کے | بیچ آگ کے

پھر وہ سیلاب خس و خاشاک کو بہا لایا جو اس (پانی) کے اوپر (آرہا) ہے اور جن چیزوں کو آگ کے اندر زیور اور اسباب بنانے کی غرض سے

ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ

واسطے چاہنے گہنے کے | یا اسباب کے | جھاگ ہیں مانند اس کی | اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ | حق

تپاتے ہیں اس میں بھی ایسا ہی میل کچیل (اوپر آجاتا) ہے۔ اللہ تعالیٰ حق (یعنی ایمان وغیرہ) اور باطل (یعنی کفر وغیرہ) کی اسی طرح کی

وَالْبَاطِلَ ۬ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ

اور باطل | پس جو کہ جھاگ ہے | پس جاتا رہتا ہے | ناکارہ | اور جو کہ وہ چیز ہے کہ نفع دیتی ہے لوگوں کو

مثال بیان کر رہا ہے | سو جو میل کچیل تھا | وہ تو پھینک دیا جاتا ہے | اور جو چیز لوگوں کے کار آمد ہے

فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ لِلَّذِيْنَ

پس رہتی ہے بیچ زمین کے | اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ مثالیں | واسطے ان لوگوں کے

وہ دنیا میں (نفع رسانی کے ساتھ) رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح (ہر ضروری مضمون میں) مثالیں بیان کیا کرتے ہیں | جن لوگوں نے

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا

کہ قبول کیا واسطے پروردگار اپنے کے | نیکی ہے | اور جن لوگوں نے کہ نہ قبول کیا واسطے اس کے اگر ہو واسطے ان کے جو کچھ کہ

اپنے رب کا کہنا مان لیا ان کے واسطے اچھا بدلہ ہے | اور جن لوگوں نے اس کا کہنا نہ مانا ان کے پاس اگر تمام دنیا بھر کی چیزیں

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ

بیچ زمین کے ہے | سارا | اور مانند اس کے ساتھ اس کے | البتہ بدلہ دیوینگے ساتھ اس کے | یہ لوگ واسطے ان کے ہے | برا

(موجود) ہوں اور (بلکہ) اس کے ساتھ اسی کی برابر اور بھی ہو تو وہ سب اپنی رہائی کے لئے دے ڈالیں ان لوگوں کا سخت

الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ

حساب | اور جگہ رہنے ان کے کی دوزخ ہے | اور برا ہے | بچھونا | کیا پس جو شخص کہ جانتا ہے یہ کہ جو کچھ

حساب ہوگا | اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے | اور وہ برا قرار گاہ ہے | جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا

اتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے | سچ ہے | مانند اس کے ہے کہ وہ اندھا ہے | سوائے اسکے نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب

آپکے رب کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے وہ سب حق ہے کیا ایسا شخص اسکی طرح ہو سکتا ہے جو کہ اندھا ہے پس نصیحت تو سمجھدار ہی لوگ

الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝

عقل کے | وہ لوگ کہ پورا کرتے ہیں عہد اللہ تعالیٰ کے کو | اور نہیں توڑتے | عہد کو

قبول کرتے ہیں | اور یہ (سمجھدار) لوگ ایسے ہیں کہ اللہ سے جو کچھ انہوں نے عہد کیا ہے اسکو پورا کرتے ہیں اور (اس) عہد کو توڑتے نہیں

توضیح الکلام ؎ قولہ زبد مثلہ الخ یعنی ان دو مثالوں میں دو چیزیں ہیں ایک کارآمد کہ اصل پانی اور اصل مال ہے اور ایک ناکارہ چیز یعنی کوڑا کرکٹ اور میل کچیل ہے اور خلاصہ دونوں مثالوں کا یہ ہے کہ جس طرح ان مثالوں میں میل کچیل برائے چندے اصلی چیز کے اوپر نظر آتا ہے لیکن انجام کار وہ پھینک دیا جاتا ہے اور اصلی چیز رہ جاتی ہے اسی طرح باطل گو برائے چندے حق کے اوپر غالب نظر آوے لیکن آخرکار باطل محو اور مغلوب ہو جاتا ہے اور حق باقی اور ثابت رہتا ہے ۱۲ اسی طرح قرآن مجید ابر رحمت کی طرح آسمان سے نازل ہوا اور اس سے نالے بہے بڑے بڑے عالم اٹھے اور حسب استعداد فیض پایا مگر اب ذہن پر بیٹھ گیا ہے اور ابد تک میں نفع دینے کے لئے رہیگا اصل چیز کی طرح جڑ پکڑ گیا جھاگ اور کوڑا کرکٹ نہیں ہے کہ بہہ جائے اس میں ضمناً اس طرف اشارہ بھی ہے کہ دین اسلام نے اپنی جڑ زمین میں گاڑ لی ہے اس کے خلاف چاہے کیسے ہی باطل مذہب بظاہر بلندی اور ارتفاع کے ساتھ آئیں لیکن اس کو کوئی ضرر نہیں دے سکیگا بلکہ وہی خود جھاگ اور میل کچیل کی طرح چند ایام اپنی بہار دکھا کر پست اور مضمحل بلکہ ملیامیٹ ہو جائے گا ۱۲

وقف النبی علیہ السلام

النصف ع ۲ ۸

خواص الکلام ؎ قولہ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا سے بئس المہاد تک اور اگلی آیت وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ سے سوء الدار تک جو شخص اپنے دشمن کو ہلاک کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ مہینہ کی ۲۸ تاریخ کو روزہ رکھے اور اگر اتفاق سے ہفتہ کا دن پڑ جاوے تو بہت خوب ہے پھر جو کی روٹی سے افطار کرے پھر آدھی رات کے وقت اٹھ کر جنگل میں جا کر یا خالی گھر کی چھت پر جا کر کندر اور سندروس کی دھونی سلگا کر یہ دونوں آیتیں سات مرتبہ پڑھے اور اس کی ہلاکت کے لئے بد دعا کرے مگر حد شرعی سے تجاوز نہ کرے یعنی جس قدر نقصان پہنچا ہو اس کو شرعاً جائز ہو اس سے زیادہ بد دعا نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن ذلیل و خوار ہوگا ۱۲ اعمال و مدارک و بیضاوی

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

اور وہ لوگ کہ ملاتے ہیں اس چیز کو کہ حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے یہ کہ ملائی جاوے اور ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے

اور یہ ایسے ہیں کہ اللہ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم کیا ہے ان کو قائم رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں

وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

اور ڈرتے ہیں برائی حساب کی سے اور وہ لوگ ہیں کہ صبر کرتے ہیں واسطے چاہنے رضامندی رب اپنے کے

اور سخت عذاب کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ اپنے رب کی رضامندی کے جویاں رہ کر مضبوط رہتے ہیں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّ

اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور خرچ کرتے ہیں اس چیز سے کہ دی ہم نے ان کو پوشیدہ اور ظاہر اور

اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو روزی دی ہے اس میں سے چپکے بھی اور ظاہر کر کے بھی خرچ کرتے ہیں

يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ جَنّٰتُ

دفع کرتے ہیں ساتھ نیکی کے برائی کو یہ لوگ واسطے انھیں کے ہے پچھاڑی گھر کی بہشتیں ہیں

اور بد سلوکی کو حسن سلوک سے ٹال دیتے ہیں اس جہاں میں نیک انجام ان لوگوں کے واسطے ہے یعنی ہمیشہ رہنے کی

عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

ہمیشہ رہنے کی کہ داخل ہونگے انمیں وہ اور جو کوئی کہ لائق ہیں باپوں ان کے سے اور بی بیوں انکی سے اور اولاد ان کی سے

جنتیں جن میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے اور انکے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق ہونگے وہ بھی داخل ہونگے

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اور فرشتے داخل ہوں گے اوپر ان کے ہر دروازے سے سلامتی ہے اوپر تمہارے

اور فرشتے ان کے پاس ہر دمست کے دروازہ سے آتے ہوں گے (اور یہ کہتے ہونگے) کہ تم صحیح سلامت رہو گے بدولت اسکے

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ

بہ سبب اس کے کہ صبر کیا تم نے پس اچھی ہے پچھاڑی گھر کی اور جو لوگ کہ توڑتے ہیں

کہ تم (دین حق پر) مضبوط رہے تھے سو اس جہاں میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

عہد خدا کا پیچھے مضبوطی اس کی کے اور کاٹتے ہیں اس چیز کو کہ حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے بیچ اسکے یہ کہ

معاہدوں کو ان کی پختگی کے بعد توڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم فرمایا ہے اس کو قطع

يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ

ملائی جاوے اور فساد کرتے ہیں بیچ زمین کے یہ لوگ واسطے ان کے ہے لعنت اور

کرتے ہیں اور دنیا میں فساد کرتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہوگی اور

لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۞ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

واسطے ان کے ہے برائی گھر کی اللہ تعالیٰ کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہے اور

ان کیلئے اس جہاں میں خرابی ہوگی اللہ جس کو چاہے رزق زیادہ دیتا ہے اور

يَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي

تنگ کرتا ہے اور خوش ہوئے یہ ساتھ زندگانی دنیا کے اور نہیں ہے زندگانی دنیا کی بیچ

تنگی کر دیتا ہے اور یہ (کفار) لوگ دنیوی زندگی پر اتراتے ہیں اور یہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں

متعلقات الکلام ۱؎ قولہ سُوْٓءَ الْحِسَابِ الخ یعنی ان لوگوں سے حساب لیتے وقت مناقشہ کیا جائے گا حدیث میں ہے کہ جس سے مناقشہ کیا گیا وہ عذاب دیا گیا ۲؎ قولہ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً الخ سِرًّا میں نفلی خیر خیرات آگئی کیونکہ اس کو چھپا کر دینا چاہئے اور علانیہ میں فرض زکوٰۃ صدقہ فطر وغیرہ داخل ہیں کیونکہ فرض صدقوں کا کھلم کھلا دینا بہتر ہے تاکہ کوئی تہمت نہ لگائے کہ فرض صدقے بھی یہ ادا نہیں کرتے ۳؎ قولہ بِالْحَسَنَةِ الخ اس کے اندر آٹھ بھلائیاں آگئیں۔ ۱؎ یہ کہ اگر کوئی ان سے گالی کے ساتھ بات کرتا ہے تو وہ مہذب بات کرتے ہیں ۲؎ اگر کوئی شخص ان کو محروم رکھتا ہے تو وہ اس کو دیتے ہیں ۳؎ جب ان پر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ اس کو معاف کر دیتے ہیں ۴؎ جب کوئی ان سے رشتہ ناتہ توڑتا ہے تو وہ اسکو جوڑتے ہیں ۵؎ جب ان سے کسی گناہ کا صدور ہوتا ہے تو وہ توبہ کر لیتے ہیں ۶؎ جب کسی عبادت سے بھاگ جاتے ہیں تو فوراً لوٹ بھی آتے ہیں ۷؎ جب کوئی ناجائز بات دیکھتے ہیں تو اس کو نہ کرنے کا حکم دیتے ہیں ۸؎ جب کوئی ان کے ساتھ کسی قسم کی برائی کرتا ہے تو وہ اس کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں یہ کل آٹھ کام ہوئے اور جنت کے دروازہ بھی آٹھ ہیں ۱۲ توضیح الکلام ۵؎ قولہ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الخ یعنی جب رزق کو فراخ کرنا خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے کہ اپنی کسی حکمت سے فراخ اور تنگ کرتا ہے اس کی رحمت اور غضب کا یہ معیار (کسوٹی) نہیں تو ان کافروں کی ظاہری ثروت اور دولت دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا چاہئے کہ یہ لوگ بمد رحمت ہیں اس کے بعد کفار کے لئے تنبیہ ہے کہ وہ اپنے اس عیش و عشرت پر ناز نہ کریں کیونکہ دنیوی زندگی اور اس کا سارا عیش آخرت اور اس کے عیش کے بالمقابل ایسا ہے جیسے کوئی چھوٹی برابر کوئی چیز ہوتی ہے ۱۲ ربط الکلام ۵؎ قولہ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ الخ اوپر کی آیات میں کفار کا ملعون یعنی رحمت سے بعید ہونا مذکور ہوا ہے چونکہ اکثر کفار باعتبار ثروت دنیوی کے خوشحال تھے اسلئے خدا کو یا دوسرے دیکھنے والوں کو یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اگر یہ لوگ رحمت سے بعید ہوتے تو آثار رحمت [illegible]

الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

آخرت کے مگر اسباب تھوڑا اور کہتے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے کیوں نہ اتاری گئی اوپر اس کے
بجز ایک متاع قلیل کے اور کچھ بھی نہیں اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی معجزہ ان کے رب کی طرف سے

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ

نشانی رب اس کے سے کہہ تحقیق اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی
کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ آپ کہہ دیجئے کہ واقعی اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گمراہ کر دیتے ہیں اور جو شخص انکی طرف متوجہ ہوتا ہی اسکو اپنی

مَنْ اَنَابَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ

اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے جو لوگ کہ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہیں دل انکے ساتھ یاد اللہ تعالیٰ کے
طرف ہدایت کر دیتے ہیں۔ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

خبردار ہو ساتھ یاد اللہ تعالیٰ کے آرام پکڑتے ہیں دل جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے
خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام

الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ

اچھے خوشحالی ہے واسطے ان کے اور اچھی ہے جگہ پھر جانے کی اسی طرح بھیجا ہم نے تجھ کو
کئے ان کے لئے خوش حالی اور نیک انجامی ہے (اور) اسی طرح ہم نے آپ کو ایک ایسی امت میں رسول بنا کر

فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ

بیچ امت کے تحقیق کہ گذر گئی ہیں پہلے اس سے بہت امتیں تو کہ پڑھے تو اوپر ان کے وہ چیز کہ وحی کی ہم نے
بھیجا ہے کہ اس (امت) سے پہلے اور بہت سی امتیں گذر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو وہ کتاب پڑھ کر سنادیں جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعے

اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

طرف تیری اور وہ کفر کرتے ہیں ساتھ رحمن کے کہہ وہی ہے پروردگار میرا نہیں کوئی معبود مگر وہ
بھیجی ہے اور وہ لوگ ایسے بڑے رحمت والوں کی ناسپاسی کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ میرا مربی (اور نگہبان) ہے اسکے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ

اوپر اسی کے توکل کیا میں نے اور طرف اسی کی ہے توبہ کرنا میرا اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلائے جاتے ساتھ اس کے
میں نے اسی پر بھروسہ کر لیا اور اسی کے پاس مجھ کو جانا ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جسکے ذریعہ سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیے جاتے

الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ

پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھ اس کے زمین یا بلائے جاتے ساتھ اس کے مردے تو بھی نہ ایمان لاتے بلکہ
یا اس کے ذریعہ سے زمین جلدی جلدی طے ہو جاتی یا اسکے ذریعہ سے مردوں کیساتھ کسی کو باتیں کرا دیجاتیں تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے بلکہ

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْـــــَٔـسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ

واسطے خدا کے ہے کام سارا۔ کیا پس نہیں جا نکر ناامید ہوئے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ اگر چاہتا
سارا اختیار خاص اللہ ہی کو ہے کیا پھر بھی ایمان والوں کو اس بات میں دلجمعی نہیں ہوئی کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا

اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللہ تعالیٰ البتہ ہدایت کرتا لوگوں کو سب کو اور ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں
تو تمام (دنیا بھر کے) آدمیوں کو ہدایت کر دیتا۔ اور یہ (مکہ کے) کافر تو ہمیشہ (آئے دن) اس حالت میں رہتے ہیں

ع ۳ ۸ ۹

توضیح الکلام ۵۱ قولہ ویقول الذین الخ اہل مکہ بار بار وہی شبہ کرتے تھے کہ کوئی معجزہ کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کہنے کے موافق ظاہر نہیں کرتے اس کا جواب اگرچہ پہلے بھی دیا جاچکا ہے مگر چونکہ انھوں نے پھر سوال یہ ہی کیا تھا اس وجہ سے اور عمدہ طریق سے جواب دیا اول ان اللہ یضل من یشاء یعنی تمہاری ایسی بیہودہ فرمایشوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہیں گمراہ کر دیتے ہیں وجہ معلوم ہونیکی ظاہر ہے کہ باوجود معجزات کافیہ کے جن میں سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے پھر بھی فضول باتیں کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قسمت ہی میں گمراہی لکھی ہے یا یوں کہو کہ ہدایت و گمراہی اسی کی طرف سے ہے معجزہ دیکھنے سے کیا ازلی گمراہ ہدایت پر آجاتے ہیں بلکہ جو انکی نیک ہیں اور من اناب میں داخل ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں وہی ہدایت پاتے ہیں سو ان کو ظاہری معجزہ کی کچھ بھی ضرورت نہیں ان کے لئے تو ایک باطنی معجزہ ہر وقت موجود ہے وہ یہ کہ تطمئن قلوبہم ان کے دل اللہ کا ذکر سننے سے مطمئن ہو جاتے ہیں گویا انکی چشم باطن پیغمبر کے فرمودوں کا مشاہدہ کر لیتی ہے کوئی کھٹکا اور خطرہ ان کے دل میں باقی نہیں رہتا ۵۲ قولہ ولو ان قرآنا الخ یہ تیسرا جواب ہے کافروں کے شبہ کا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو کوئی معجزہ ہمارے کہنے کے موافق کیوں نہیں ظاہر کرتے کہ اگر ان کے کہنے سے قرآن کریم میں یہ بھی اثر ہو کہ مکہ کے پہاڑ ٹل جائیں زمین کشادہ ہو جائے زمین سے چشمے بھی پھوٹ نکلیں مردے بھی زندہ ہو کر ان سے وہاں کا حال کہہ دیں اس میں بھی ضد اور وہم کریں گے اور نہ مانیں گے اور وہم یہ سب باتیں کر سکتے ہیں ۵۳ قولہ ولا یزال الذین الخ اس آیت میں کفار مکہ سے ان کی سرکشی کی سزا میں ان پر مصیبت نازل ہونے کا وعدہ فرماتا ہے کہ ایک نہ ایک ان پر بلا پڑتی رہیگی یا ان کے دروازوں پر آپڑیگی یعنی قریب یہ وقوع ہوگی جبتک کہ خدائی وعدہ آوے یعنی مکہ معظمہ فتح ہو۔ غرض عذاب کا آنا ضروری ہے اگرچہ بعض دفعہ کچھ توقف کے ساتھ ہی ۱۲

خواص الکلام ۵۷ قولہ الذین آمنوا سے تطمئن القلوب تک ہول دل کے واسطے مفید ہے جو کوئی بکثرت اس کو پڑھا کرے وہ اس مرض سے ہمیشہ امان میں رہے ۱۲

تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ
پہنچتی جاوے گی انکو بسبب اسکے جو کرتے ہیں مصیبت یا اترے گی نزدیک گھر ان کے سے
کہ ان کے (بد) کرداروں کے سبب ان پر کوئی نہ کوئی حادثہ پڑتا رہتا ہے یا ان کی بستی کے قریب نازل ہوتا رہتا ہے

حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ وَلَقَدِ
یہاں تک کہ آوے وعدہ اللہ تعالے کا تحقیق اللہ تعالے نہیں خلاف کرتا وعدہ اور البتہ تحقیق
یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ جاوے گا یقیناً اللہ تعالے وعدہ خلاف نہیں کرتے اور بہت سے

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ
ٹھٹھا کیا گیا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس ڈھیل دی میں نے واسطے ان لوگوں کے جو کافر ہوئے پھر
پیغمبروں کیساتھ جو آپکے قبل ہو چکے ہیں استہزاء ہو چکا ہے پھر میں ان کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر

أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ
پکڑ لیا میں نے ان کو پس کیونکر تھا عذاب میرا کیا پس جو شخص کہ وہ کھڑا ہے اوپر ہر
میں نے ان پر داروگیر کی سو میری سزا کس طرح تھی پھر (بھی) کیا جو (خدا) ہر شخص کے اعمال پر

نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ
ہر جان کے یعنی خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کماتے ہیں اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے شریک کہہ نام رکھو ان کے کیا
مطلع ہو اور ان لوگوں کے شرکاء برابر ہو سکتے ہیں اور ان لوگوں نے خدا کیلئے شرکاء تجویز کئے ہیں آپ کہئے کہ (ذرا) ان (شرکاء) کا نام تو لو کیا

تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ
خبردار کرتے ہو تم اسکو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں جانتا بیچ زمین کے یا ساتھ ظاہری کے بات سے بلکہ
تم اللہ تعالیٰ کو ایسی بات کی خبر دیتے ہو کہ دنیا بھر میں اس (کے وجود) کی خبر اللہ تعالیٰ کو نہ ہو یا محض ظاہری لفظ کے اعتبار سے انکو شریک

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن
زینت دیا گیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے مکر ان کا اور بند کئے گئے راہ سے اور جس کو
کہتے ہو بلکہ کافروں کو اپنے مغالطہ کی باتیں مرغوب معلوم ہوتی ہیں اور (اسی وجہ سے) یہ لوگ راہ (حق) سے محروم رہ گئے ہیں اور جس کو

يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَ
گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا واسطے ان کے عذاب ہے بیچ زندگانی دنیا کے اور
خدا تعالے گمراہی میں رکھے اس کا کوئی راہ پر لانیوالا نہیں ان کے لئے دنیوی زندگانی میں بھی عذاب ہے اور

لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ۝ مَّثَلُ الْجَنَّةِ
البتہ عذاب آخرت کا بہت شاق ہے اور نہیں واسطے ان کے اللہ سے کوئی بچانے والا صفت اس بہشت کی
آخرت کا عذاب اس سے بدرجہا زیادہ سخت ہے اور اللہ (کے عذاب) سے ان کا کوئی بچانے والا نہیں ہوگا اور جس بہشت کا

الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَ
کہ وعدہ کئے گئے ہیں پرہیزگار چلتی ہے نیچے ان کے سے نہریں میوہ اس کا ہمیشہ ہے اور
متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس (کے عمارات واشجار) کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی اس کا پھل اور اس کا سایہ دائم

ظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ
سایہ اس کا یہ ہے آخر ان لوگوں کا کہ پرہیزگار ہیں اور آخر کام کافروں کا
رہے گا یہ تو انجام ہوگا متقیوں کا اور کافروں کا انجام

ع ۵ ۱۰

توضیح الکلام۔ ؎۵۱ قولہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ الخ یہ بھی پہلے جواب کا تتمہ ہے کہ وہ جو آپ سے معجزے طلب کرتے ہیں طالب حق نہیں بلکہ محض تمسخر اور ہنسی کرتے ہیں پھر یہ کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی انبیا علیہم السلام کے ساتھ ان کی امتوں کے لوگ تمسخر اور ہنسی کرتے آئے ہیں چونکہ ہم رحیم وکریم ہیں فوراً بدلہ لینا ہماری عادت نہیں ہم نے ان کو مہلت دی پھر دیکھو وہ کیسے برباد اور تباہ ہوئے کہ ان کے مکانات کے کھنڈرات اب تک ناظرین کے سامنے زبان حال سے حسرت و افسوس ظاہر کر رہے ہیں۔ ؎۵۲ قولہ اَفَمَنْ هُوَ الخ یہاں سے اپنا قادر و قہار ہونا ظاہر کرکے ارشاد فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ بندوں کے سب کاموں سے واقف ہے اور ان کاموں کے موافق ہر ایک کو بدلہ دے سکتا ہے کیا وہ بھی بتوں کی طرح ہے جن کی یہ کیفیت ہے کہ نہایت درجہ عاجز اور بے خبر ہیں، اگر گر جائیں تو خود کھڑے نہ ہوسکیں یہ سب باتیں جانتے ہوئے افسوس ہے کہ خدا کو چھوڑ کر ان بتوں کو پوجتے ہیں ؎۵۳ قولہ قُلْ سَمُّوهُمْ الخ یعنی جس طرح خدا تعالے کے نام حی رازق خالق سمیع بصیر علیم ہیں اس قسم کے نام بتوں کے بھی تو بتاؤ یا یوں ہی راہی تباہی باتیں بناتے ہو اور اس کو ایسی بات کی خبر دیتے ہو جس کا اس کو علم نہیں اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالے اس کو موجود مانتے ہیں جو واقع میں بھی موجود ہو اور معدوم کو موجود نہیں مانتے کیونکہ اس سے علم کا غلط ہونا لازم آتا ہے غرض ان کو حقیقی شریک کہنے سے علم کا غلط ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال ہے پس ان کا شریک ہونا بھی محال ہے یا محض ظاہری لفظ کے اعتبار سے ان کو شریک کہتے ہو اور واقعی مصداق اور وجود ان کا کچھ نہیں ہے صرف زبانی ہی لاف و گزاف کرتے ہو ؎۵۴ قولہ بَلْ زُيِّنَ الخ یعنی جو کچھ خیال ان کافروں نے اپنے دلوں میں باندھ لیا ہے ظاہر باطل اور نبی علیہ السلام بھی ان کے حق میں کوئی خلاف عقل مضرت پہونچانے والی بات نہیں فرماتے پھر بھی جو ان کی یہ کیفیت ہے کہ نہیں مانتے اور الٹے بات بات پر معجزے طلب کرتے ہیں سو اس کی اصلی وجہ یہی ہے کہ ان کی حرکات ناشائستہ اور خیالات فاسدہ پشت در پشت چلے آنیکی وجہ سے

النَّارُ ○ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ

آگ ہے اور جو لوگ کہ دی ہم نے ان کو کتاب خوش ہوتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہو طرف تیری اور

دوزخ ہوگا اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (کتاب) سے خوش ہوتے ہیں جو آپ پر نازل کی گئی ہے اور

مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْکِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

بعضی جماعتوں میں سے وہ شخص ہے کہ انکار کرتا ہے بعضے اس کے کو کہہ سوائے اس کے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ عبادت کروں اللہ تعالیٰ کی

ان ہی گروہ میں سے بعضے ایسے ہیں کہ اس کے بعض حصہ کا انکار کرتے ہیں آپ فرمایئے کہ مجھ کو صرف یہ حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں

وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبِ ○ وَکَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

اور نہ شریک لاؤں ساتھ اس کے طرف اسی کی پکارتا ہوں اور طرف اسی کے ہے پھر جانا میرا اور اسی طرح اتارا ہے ہم نے اس قرآن کو

اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤں میں اللہ ہی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھ کو جانا ہے اور اسی طرح ہم نے اس کو اس طور پر نازل کیا کہ وہ ایک خاص

حُکْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ

حکم عربی اور اگر پیروی کرے گا تو خواہشوں ان کی کی پیچھے اس چیز سے کہ آئی تیرے پاس

حکم ہے عربی زبان میں اور اگر آپ بفرض محال انکے نفسانی خیالات کا اتباع کرنے لگیں بعد اسکے کہ آپکے پاس علم (صحیح) پہونچ چکا ہے

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ○ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

علم سے نہیں واسطے تیرے اللہ تعالیٰ سے کوئی دوست اور نہ بچانے والا اور البتہ تحقیق بھیجے ہم نے

تو اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا اور ہم نے یقیناً آپ سے

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً ؕ وَمَا کَانَ

پیغمبر پہلے تجھ سے اور کیں ہم نے واسطے ان کے بی بیاں اور اولاد اور نہ تھا

پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بی بیاں اور بچے بھی دیے اور کسی پیغمبر کے اختیار میں

لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ ○

واسطے کسی پیغمبر کے یہ کہ لے آوے کوئی نشان مگر ساتھ حکم اللہ کے واسطے ہر ایک وعدے کے ایک لکھت ہے

یہ امر نہیں کہ ایک آیت بھی بدون خدا کے حکم کے لا سکے ہر زمانہ کے مناسب خاص خاص احکام ہوتے ہیں

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ ○ وَاِنْ مَّا

مٹا ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور نزدیک اس کے ہے اصل کتاب اور اگر دکھلاویں

خدا تعالیٰ ہی (جس حکم کو چاہیں موقوف کر دیتے ہیں اور جس حکم کو چاہیں قائم رکھتے ہیں اور اصل کتاب تو ان ہی کے پاس ہے اور جس بات کا

نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ

ہم تجھ کو بعض وہ چیز جو وعدہ دیتے ہیں ہم ان کو یا قبض کر لیویں تجھ کو پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پیغام پہنچانا ہے

ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس میں کا بعض واقعہ اگر ہم آپکو دکھا دیں خواہ ہم آپکو وفات دیدیں بس آپکے ذمہ تو صرف (احکام کا) پہونچانا ہے

وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ○ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ

اور اوپر ہمارے ہے حساب لینا کیا نہیں دیکھا انہوں نے یہ کہ ہم چلے آتے ہیں زمین کو گھٹاتے ہوئے کنارے

اور دارو گیر کرنا تو ہمارا کام ہے کیا اس امر کو نہیں دیکھ رہے کہ ہم زمین کو ہر چہار طرف سے برابر کم کرتے چلے آتے ہیں

اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِیْعُ

اس کے سے اور اللہ حکم کرتا ہے نہیں پھاڑی کرنیوالا واسطے حکم اس کے کے اور وہ جلدی لینے والا ہے

اور اللہ (جو چاہتا ہے) حکم کرتا ہے اس کے حکم کو کوئی ہٹانیوالا نہیں اور وہ بڑی جلدی

توضیح الکلام ۱ے قولہ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ الخ کیونکہ اس کی خبر اپنی کتابوں میں پاتے ہیں اور خوش ہو کر مان لیتے ہیں اور ایمان لے آتے ہیں جیسے یہود میں حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی اور نصاریٰ میں نجاشی اور ان کے بھیجے ہوئے لوگ جن کا تذکرہ اور آیات میں بھی ہے ۲ے قولہ وَاِلَیْهِ مَاٰبِ الخ یعنی بڑے بڑے اصول یہ ہی تین باتیں ہیں اور ان میں سے ایک بھی قابل انکار نہیں چنانچہ توحید سب کے نزدیک مسلم ہے جیسا کہ اسی مضمون کو دوسری آیت میں بیان فرمایا ہے کہ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ الخ اور نبوت میں اپنے لئے مال و جاہ نہیں چاہتا ہوں جس پر انکار کی گنجائش ہو محض خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں سو ایسے لوگ پہلے بھی ہوئے ہیں جسے تم بھی تسلیم کرتے ہو ۳ے قولہ عَرَبِیًّا الخ عربی کی تصریح سے اشارہ ہو گیا کہ دوسرے انبیا کی زبانیں اور تھیں اور جب زبانیں مختلف ہونا ثابت ہوا تو اس سے یہ بھی نکل آیا کہ امتیں بھی مختلف تھیں تو خلاصہ جواب کا یہ ہوا کہ فروع کا اختلاف امتوں کے اختلاف کی وجہ سے ہوا کیونکہ امتوں کی مصلحتیں ہر زمانہ میں جداگانہ ہوتی ہیں تو شریعتوں کا یہ فروعی اختلاف اس بات کو تقاضا نہیں کرتا کہ ان میں مخالفت ہے چنانچہ خود ان شریعتوں میں بھی ایسا اختلاف فروعی پایا گیا جو تم کو تسلیم ہیں پھر تمہارے انکار یا مخالفت کی کہاں گنجایش ہے ۴ے قولہ وَلَا وَاقٍ الخ جب نبی کو ایسا خطاب کیا جا رہا ہے تو اور لوگ انکار کر کے کہاں رہیں گے سو اس میں تعریض ہے اہل کتاب کے ساتھ پس دونوں شقوں پر منکرین اور مخالفین کا جواب ہو گیا ۵ے قولہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسول کیا بیوی بچوں سے رغبت نہیں رکھتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دیکھتے چلے آؤ یہ بات تو بشریت کے لوازمات سے ہے کمال روحانی کے منافی نہیں

نزول الکلام ۵ے قولہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ کفار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات کہتے تھے کہ یہ نبی کیسے۔ انکو تو بیبیوں بچوں کے ساتھ شغل رہتا ہے اس پر یہ آیت اتری ۶ے قولہ یَمْحُوا اللّٰهُ الخ جب پہلی آیت مَا کَانَ الخ نازل ہوئی تو قریش نے کہا کہ اے محمد تمہارے اختیار میں تو کچھ بھی نہیں جو ہونا تھا وہ ہو چکا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲۔

ع ۵ ۶ ۱۱

الْحِسَابِ ○ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ

حساب کا — اور تحقیق مکر کیا ان لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے پس واسطے خدا کے ہے مکر

حساب لینے والا ہے۔ اور ان سے پہلے جو (کافر) لوگ ہو چکے ہیں انھوں نے تدبیریں کیں سو اصل تدبیر تو خدا ہی کی ہے

جَمِيعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى

تمام — جانتا ہے جو کماتا ہے ہر جی اور شتاب جان لیویں گے کفار واسطے کس کے ہے پچھاڑی

اس کو سب خبر رہتی ہے جو شخص جو کچھ بھی کرتا ہے اور ان کفار کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس عالم میں نیک انجامی کس کے

الدَّارِ ○ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

گھر کی — اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں تو بھیجا ہوا کہہ کفایت ہے اللہ ہے

حصہ میں ہے — اور یہ کافر لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ (نعوذ باللہ) آپ پیغمبر نہیں آپ فرما دیجئے کہ میرے اور تمھارے

شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤﴾

اللہ گواہی دینے والا درمیان میرے اور درمیان تمھارے اور وہ شخص کہ پاس اس کے ہے علم کتاب کا

درمیان (میری نبوت پر) اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پاس کتاب (آسمانی) کا علم ہے کافی گواہ ہیں

سُورَةُ اِبْرٰهِيمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ اٰيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ ابراہیم — مکہ میں نازل ہوئی — اس میں باون آیتیں — اور سات رکوع ہیں

کل ۸۴۵ — حروفہا ۳۶۰۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓرٰ ۚ قف كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

الٓر یہ کتاب ہے اتارا ہم نے اس کو طرف تیری تو کہ نکالے تو لوگوں کو اندھیروں سے

الرا۔ یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جسکو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے تا کہ آپ تمام لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے تاریکیوں سے

اِلَى النُّورِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۙ○

طرف اجالے کی ساتھ حکم پروردگار ان کے کے طرف راہ عزت والے تعریف کئے گئے

روشنی کی طرف یعنی خدائے غالب ستودہ صفات کی راہ کی طرف لادیں

اللّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ

اللہ تعالیٰ کی جو کہ واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور وائے ہے

وہ ایسا خدا ہے کہ اسی کی ملک ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بڑی خرابی

لِّلْكٰفِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدِ ۙ○ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ

واسطے کافروں کے عذاب سخت سے وہ لوگ جو دوست رکھتے ہیں

یعنی بڑا سخت عذاب ہے ان کافروں کو جو دنیوی زندگانی کو

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَ

زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور بند کرتے ہیں راہ خدا تعالیٰ کی سے اور

آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور (بلکہ) اللہ کی راہ (مذکور) سے روکتے ہیں اور

توضیح الکلام ١ے قولہ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ۔ اس سے مراد علماء اہل کتاب ہیں جو منصف تھے اور نبوت کی پیشین گوئی دیکھ کر ایمان لے آئے تھے مطلب یہ ہوا کہ میری نبوت کی دو دلیلیں ہیں عقلی اور نقلی عقلی تو یہ کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو معجزات عطا فرمائے جو دلیل نبوت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گواہ ہونے کے یہی معنی ہیں اور نقلی یہ کہ کتب سماویہ سابقہ میں اس کی خبر موجود ہے اگر یقین نہ آوے منصف علماء سے پوچھ لو وہ ظاہر کر دیں گے پس دلائل نقلیہ و عقلیہ کے ہوتے ہوئے نبوت کا انکار کرنا بجز شقاوت کے اور کیا ہے کسی عاقل کو اس سے شبہ نہ ہونا چاہئے ١٢

ع ٦ — ٦ — ١٢

٢ے قولہ الرا الخ اس سورت کا نام ابراہیم اس وجہ سے ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ مذکور ہے اور وجہ تسمیہ کے لئے جامع مانع ہونا شرط نہیں، کہ کوئی کہنے لگے کہ حضرت ابراہیم کا قصہ تو اور سورتوں میں بھی ہے ان کا نام سورہ ابراہیم کیوں نہ رکھا اس کے اخیر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مناجات اس خوبی کیساتھ مذکور ہے کہ جس سے قدیم زمانہ کے خدا پرست لوگوں کا اپنے رب کے ساتھ عجز و نیاز اور سچا توکل ان لوگوں کے دلوں پر کہ جن پر بت پرستی یا الحاد کا دھبہ نہیں لگا، عجب اثر پیدا کرتا ہے اس سورت میں اصول مذہب بیان فرمائے ہیں اصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا بھر میں بھی کوئی فرقہ خدا پرست نہ تھا اہل کتاب میں سے یہود کی ابتری تو ظاہر ہے اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام ان کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ان کو بھی نہ مانا بلکہ آمادہ فساد و جنگ ہوئے اور اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اور بھی بگڑ گئے، رہے عیسائی سو تین سو برس کے بعد تو ان کے مذہب میں یہاں تک تثلیث اور الوہیت مسیح اور صلیب پرستی نے رواج پایا تھا کہ بت پرست قومیں بھی ان سے پیچھے رہ گئی تھیں عرب اور روم اور ہند و ایران و چین کی بت پرستی کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا تمام عالم تاریکی کفر و الحاد و بت پرستی میں چھپا ہوا تھا ١٢ **خواص الکلام** سورۂ ابراہیم علیہ السلام سفید ریشم کے ٹکڑے پر با وضو لکھ کر لڑکے کے باندھ دے تو رونا اور ڈرنا نظر بد سب دور ہو جاویں اور دودھ چھوڑنا آسان ہو ١٢

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا

چاہتے ہیں واسطے اس کے کجی یہ لوگ بیچ گمراہی دور کے ہیں اور نہیں بھیجا ہم نے

اس میں کجی (یعنی شبہات) کے متلاشی رہتے ہیں ایسے لوگ بڑی دور کی گمراہی میں ہیں اور ہم نے تمام (پہلے)

مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ

کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان قوم اس کی کے تو کہ بیان کرے واسطے ان کے پس گمراہ کرتا ہے اللہ

پیغمبروں کو (بھی) ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ ان سے (احکام الٰہیہ کو) بیان کریں پھر جس کو اللہ تعالےٰ چاہیں

مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَ

جس کو چاہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے اور وہ ہے غالب حکمت والا اور

گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہیں ہدایت کرتے ہیں اور وہی (سب امور پر) غالب ہے (اور) حکمت والا ہے اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے یہ کہ نکال قوم اپنی کو اندھیروں سے

ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی

اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ

طرف اجالے کی اور نصیحت دے انکو ساتھ دنوں یعنی کاموں خدا کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ہر

کی طرف لاؤ۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے معاملات (نعمت اور نقمت کے) یاد دلاؤ بلاشبہ ان معاملات میں عبرتیں ہیں ہر

صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ

صبر کرنیوالے اور شکر کرنیوالے کے اور جب کہا موسیٰؑ نے واسطے قوم اپنی کے یاد کرو نعمت اللہ

صابر شاکر کے لیے۔ اور اس وقت کو یاد کیجئے کہ جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ تعالےٰ کا انعام

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ

کی کو اوپر اپنے جس وقت نجات دی انکو لوگوں فرعون کے سے پہونچاتے تھے تم کو برا

اپنے اوپر یاد کرو جب کہ تم کو فرعون والوں سے نجات دی جو تم کو سخت تکلیفیں

الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ

عذاب اور ذبح کرتے تھے بیٹوں تمہاروں کو اور زندہ رکھتے تھے بیبیوں تمہاری کو اور بیچ

پہنچاتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اسمیں

ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ

اس کے آزمائش تھی پروردگار تمہارے کی طرف سے بڑی اور جب پکار دیا پروردگار تمہارے نے اگر

تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑا امتحان تھا۔ اور وہ وقت یاد کرو جبکہ تمہارے رب نے تم کو اطلاع فرما دی کہ اگر

شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝

شکر کرو تم البتہ زیادہ دونگا میں تم کو اور اگر کفر کرو گے تم تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہے

تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو (یہ سمجھ رکھو) کہ میرا عذاب بڑا سخت ہے

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ

اور کہا موسیٰؑ نے اگر کفر کرو گے تم اور جو کوئی بیچ زمین کے ہیں سب

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (یہ بھی) فرمایا کہ اگر تم اور تمام دنیا بھر کے آدمی سب کے سب ملکر بھی ناشکری کرنے لگو

نزول الکلام ۱ے قولہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ الخ کفار کہتے تھے کہ قرآن مجید تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان میں اُترا ہے جس سے ہمارا یہ خیال ہے کہ خود بنالائے ہیں اگر کسی دوسری زبان میں اُترتا تو ہم ایمان لے آتے اس کے جواب میں یہ آیت اتری ۱۲

توضیح الکلام۔ قولہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ الخ یہاں سے ایک شبہ کا جواب ہے جو کفار کو اس قرآن شریف کے منزل من اللہ ہونے میں ہوا تھا کہ یہ عربی زبان میں کیوں ہے جس سے احتمال ہوتا ہے کہ خود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے تصنیف کر لیا ہوگا عجمی زبان میں کیوں نہیں تاکہ یہ احتمال ہی نہ ہوتا اور ساتھ ہی یہ بات بھی ہو جاتی کہ قرآن مجید دوسری آسمانی کتابوں کے ساتھ عجمی ہونے میں موافق ہو جاتا تو یہ شبہ محض لغو ہے خلاصہ یہ ہے کہ ہر ایک نبی اپنی قومی زبان میں بات چیت کرتا ہے اس میں مصلحت یہی ہے کہ اپنی قوم کو اچھی طرح احکام اور مسائل سمجھا سکے اگر قرآن مجید اردو یا فارسی زبان میں ہوتا تو اہل عرب کیا سمجھتے کیونکہ آپ کی قوم عرب ہیں اگرچہ اُمت سب ہیں یہ حکمت ہے عربی میں آنے اور عجمی میں نہ آنے کی اور سورۂ فصلت میں ایک اور وجہ بھی مذکور ہے وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا الخ اب اس پر یہ شبہ کہ چونکہ عربی آپ کی مادری زبان ہے تو شاید خود بنالیا ہو اس کی تردید اس آیت سے فرما دی کہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ الخ ۲ے قولہ وَاِذْ تَاَذَّنَ الخ یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام ہے گویا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر اس نعمت کو بھی یاد کرو کہ جب تمہارے رب نے تم کو مطلع کیا ۳ے قولہ لَاَزِيْدَنَّكُمْ الخ یعنی نعمت پر نعمت دونگا تو گویا یوں کہنا چاہئے کہ شکر نعمت موجودہ کے لئے زنجیری ہے کہ وہ کہیں جا نہیں سکتی اور نعمت غیر موجودہ کیلئے جال ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر تم کوشش کے ساتھ طاعت میں شکر کرو گے تو میں ثواب دینے میں کوشش کی زیادتی کرونگا ۴ے قولہ لَشَدِيْدٌ الخ یعنی اس شخص کیلئے جو بری نعمت کا کفر کرے دنیا میں تو یہ عذاب ہے کہ اسکی نعمت میں چھین لونگا اور آخرت میں یہ کہ پے در پے مصیبتیں اس پر پڑیں گی ۱۲

ع ۱ | ۶ | ۱۳

فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ○ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

پس تحقیق اللہ البتہ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا کیا نہیں پہونچی تم کو خبر ان لوگوں کی کہ پہلے تم سے تھے

تو اللہ تعالیٰ بالکل بے احتیاج ستودہ صفات ہیں (اے کفار مکہ) کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں یعنی

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا یَعْلَمُهُمْ

قوم نوح علیہ السلام کی اور عاد کی اور ثمود کی اور ان لوگوں کی کہ پیچھے ان کے تھے نہیں جانتا ان کو

قوم نوح اور عاد (قوم ہود) اور ثمود (قوم صالح) . اور جو لوگ ان کے بعد ہوئے ہیں جن کو بجز اللہ تعالیٰ کے

اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ

مگر اللہ آئے تھے ان کے ساتھ پیغمبران کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس پھیرے گئے ہاتھ اپنے بیچ

کوئی نہیں جانتا ان کے پیغمبران کے پاس دلائل لے کر آئے سو ان قوموں نے اپنے ہاتھ ان پیغمبروں کے

اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِیْ شَكٍّ

مونہوں اپنے کے اور کہا انھوں نے تحقیق کفر کیا ہم نے ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہیں

منہ میں دیدئے اور کہنے لگے کہ جو حکم دیکر تمکو بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور جس امر کیطرف تم ہمکو بلاتے ہو ہم تو اس کی جانب سے

مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ○ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ

اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم ہمکو طرف اسکی قلق ڈالنے والی کہا پیغمبروں ان کے نے کیا بیچ اللہ کے شک ہے

بہت بڑے شبہ میں ہیں جو ہمکو تردد میں ڈالے ہوئے ہے ان کے پیغمبروں نے کہا کیا تمکو اللہ کے بارے میں شک ہے

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ

بنانے والا آسمانوں کا اور زمین کا پکارتا ہے تم کو تو کہ بخشے واسطے تمھارے بعضے

جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے وہ تم کو بلا رہا ہے تا کہ تمھارے گناہ معاف کر دے اور

ذُنُوْبِكُمْ وَیُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ

گناہ تمھارے اور ڈھیل دیوے تم کو ایک وقت مقرر تلک کہا انھوں نے نہیں تم

معین مدت تک تم کو (خیر و خوبی کے ساتھ) حیات دے انھوں نے کہا کہ تم محض

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ

مگر آدمی مانند ہماری ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ بند کرو تم ہم کو اس چیز سے کہ تھے

ایک آدمی ہو جیسے ہم ہیں تم یوں چاہتے ہو کہ ہمارے آباواجداد جس چیز کی عبادت کرتے تھے (یعنی بت)

یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ○ قَالَتْ لَهُمْ

عبادت کرتے باپ ہمارے پس لے آؤ ہمارے پاس دلیل ظاہر کہا واسطے ان کے

اس سے ہم کو روک دو سو کوئی صاف معجزہ دکھلاؤ ان کے رسولوں نے

رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰى

پیغمبروں ان کے نے نہیں ہم مگر آدمی مانند تمھاری ولیکن اللہ احسان کرتا ہے اوپر

اس کے جواب میں، کہا کہ ہم بھی تمھارے جیسے آدمی ہی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے

مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ

جس کے چاہے بندوں اپنے سے اور نہیں واسطے ہمارے یہ کہ لے آویں تمھارے پاس کوئی دلیل

جس پر چاہے (وہ) احسان فرمادے اور یہ بات ہمارے قبضہ کی نہیں کہ ہم تم کو کوئی معجزہ دکھلا سکیں

توضیح الکلام لے قولہ حمید الخ اگرچہ حمد کرنے والے اس کی حمد نہ کریں تب بھی وہ قابل ستایش اور محمود ہے البتہ ترک حمد سے تم نے اپنے نفسوں ہی کو ضرر دیا کہ ان کو اس خیر سے محروم کر دیا جسکی ان کو ضرورت تھی سے قولہ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ الخ یعنی انکی تعداد اسقدر زیادہ ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عدنان اور حضرت اسمٰعیلؑ کے درمیان تیس باپ ہیں جن کی شہرت نہیں ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر آپ نے فرمایا کہ نسب بیان کرنے والے جھوٹے ہیں ۱۲ سے قولہ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ الخ یعنی اپنی انگلیوں کے پورے دانتوں سے تعجباً پکڑ لئے یا غصہ میں انکو کاٹنے لگے یا یہ مطلب ہے کہ ان لوگوں نے انبیا علیہم السلام کے منھوں میں اپنے ہاتھ دیدیے تاکہ جن باتوں کے پہونچانے کو دنیا میں تشریف لاتے ہیں وہ باتیں نہ بول سکیں سے قولہ لِیَغْفِرَ لَكُمْ الخ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو اسلام اور ہدایت اور نیک اعمال کی طرف اسلئے دعوت دیتا ہے کہ تاکہ تمھارے گناہوں کو بخشدے بعض نے اس لفظ مِن کو تبعیضیہ کہا ہے اس صورت میں یہ اعتراض ہے کہ یہ بات کہ آدمی کے لئے نیک اعمال کو اختیار کرنا بعض گناہوں کے لئے کفارہ ہو جاتا ہے صحیح ہے لیکن جو شخص کافر سے مسلمان ہوا ہو اس میں صحیح نہیں معلوم ہوتی اس وجہ سے کہ ایسے شخص کے بارہ میں تو یہ وارد ہے کہ اَلْاِسْلَامُ یَجُبُّ مَا قَبْلَهٗ کہ مسلمان ہو جانا اس سے پیشتر کے سب گناہ دور کر دیتا ہے اگرچہ حقوق العباد ہی کیوں نہ ہوں تو جواب یہ ہے کہ مِن یہاں بدل کے معنی میں ہے یعنی تاکہ تمھارے گناہوں کی سزا کے بدلہ تم کو بخشدے یا یہ کہا جائے کہ یَغْفِر بمعنی یُخَلِّص ہے اور مِن اس کا صلہ ہے یعنی تاکہ تم کو تمھارے گناہوں سے نجات دے سے قولہ وَیُؤَخِّرَكُمْ الخ یعنی دو وجہ سے تم کو دعوت اسلام دیتا ہے ایک تو مغفرت ذنوب جو لِیَغْفِرَ لَكُمْ میں بیان فرمایا دوسری وجہ یہ کہ تاکہ معین مدت تک تمکو خیر و خوبی کے ساتھ زندہ رکھے یعنی جب تک دنیا میں رہو رسوائی اور خسف اور مسخ سے سلامت اور محفوظ رہو اور جب بحالت ایمان ہی مر جاؤ تو آخرت میں جنت پاؤ ۱۲

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ وَمَا

مگر ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے اور کیا ہے

بغیر خدا کے حکم کے اور اللہ ہی پر سب ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے اور ہم کو

لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ

واسطے ہمارے یہ کہ نہ توکل کریں اوپر اللہ کے اور تحقیق دکھلائیں اس نے ہمکو راہیں ہماری اور البتہ صبر کریں گے ہم

اللہ پر بھروسہ نہ کرنیکا کون امر باعث ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے ہمکو ہمارے (منافع دارین کے) راستے بتلادیے اور ستانے جو کچھ ہمکو

عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ وَ

اوپر اس کے کہ ایذا دیتے ہو تم ہم کو اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کریں توکل کرنے والے اور

ایذا پہونچائی ہے ہم اس پر صبر کریں گے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ

کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے تھے واسطے پیغمبروں اپنے کے البتہ نکال دینگے ہم تم کو زمین اپنی سے یا

ان کفار نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال دیں گے یا یہ ہو

لَتَعُوْدُنَّ فِىْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

البتہ پھر آؤ گے تم بیچ دین ہمارے کے پس وحی بھیجی طرف ان کی پروردگار ان کے نے البتہ ہلاک کرینگے ہم

کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ پس ان رسولوں پر ان کے رب نے (تسلی کیلئے) وحی نازل فرمائی کہ ہم (ہی) ان ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ○ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ

ظالموں کو اور البتہ بسا دیں گے ہم تم کو زمین میں پیچھے ان کے یہ واسطے

ضرور ہلاک کردیں گے۔ اور ان کے (ہلاک کرنے کے) بعد تم کو اس سرزمین میں آباد رکھیں گے (اور) یہ

لِمَنْ خَافَ مَقَامِىْ وَخَافَ وَعِيْدِ ○ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ

اس شخص کے کہ ڈرتا ہے کھڑے ہونیسے روبرو میرے اور ڈرتا ہے ڈرانے میرے سے اور فتح مانگی انھوں نے اور نامراد ہوا

ہر اس شخص کیلئے (عام) ہے جو میرے روبرو کھڑے ہونیسے ڈرے اور میرے وعید سے ڈرے اور کفار فیصلہ چاہنے لگے اور جتنے سرکش

كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ○ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ

ہر ایک سرکش عناد کرنے والا یعنی دشمن آگے اس کے جہنم ہے اور پلایا جاوے گا پانی

(اور) ضدی (لوگ) تھے وہ سب بے مراد ہوئے اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو (دوزخ میں) ایسا پانی پینے کو دیا جاویگا

صَدِيْدٍ ○ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ

کہ وہ پیپ ہے ایک ایک گھونٹ پیئے گا اس کو اور نہ نزدیک ہو گا کہ گلے سے اتار سکے اور آوے گی اس کو موت

جو کہ پیپ لہو کے مشابہ ہوگا جس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیوے گا اور گلے سے آسانی کیساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ

ہر جگہ سے اور نہیں وہ مرنے والا اور آگے اس کے ہے عذاب

اور ہر (چہار) طرف سے اسپر (سامان) موت کی آمد ہوگی اور وہ کسی طرح مریگا نہیں اور اس کو اور سخت عذاب کا سامنا

غَلِيْظٌ ○ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

گاڑھا صفت ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے عمل ان کے مانند راکھ کی ہیں

ہوگا۔ جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کی حالت باعتبار عمل کے یہ ہے جیسے کچھ راکھ ہو

خواص الکلام لے قولہ وَمَا لَنَآ اَلَّا سے الْمُتَوَكِّلُوْنَ تک جس کے ہاتھ پیروں میں درد رہتا ہو یا اس کو نظر ہو اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ اچھا ہو جاویگا دیگر جس کسی آدمی یا جن کی نظر ہو تو ایک گھڑا کنوئیں سے بھر کر یہ آیت پڑھکر اس پر دم کردے اور جس کو نظر لگی ہو اس کو شب کے وقت چوراہے پر لیجا کر اس پانی سے غسل کرادے تین شب تک اسی طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ نظر جاتی رہے گی ۱۲ دیگر پسوؤں کے دفع کرنے کے لئے پانی پر سات مرتبہ اس آیت کو پڑھے اور سات مرتبہ یوں کہے کہ اے پسوؤں اگر تم اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہو تو ہم کو مت ستاؤ اور خوابگاہ کے گرد اس پانی کو چھڑک دے رات بھر محفوظ رہے ۱۲

ع ۲ / ۶ / ۱۴

تفسیر الکلام لے قولہ وَمَا لَنَا الخ یعنی کیونکر ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اس نے ہم کو ایسی چیز عطا فرمائی جس نے ہم پر لازم کردیا کہ ہم اس پر توکل کریں وہ یہ کہ اس نے ہم میں سے ہر ایک کو وہ راستہ دکھلایا جس پر دین میں چلنا واجب ہے ابو تراب کا قول ہے کہ توکل اسے کہتے ہیں کہ آدمی اپنا بدن تو عبودیت میں ڈالدے اور دل ربوبیت کے ساتھ متعلق رہے اور عطا کے وقت شکر کرے اور بلا کے وقت صبر ۱۲ ۵۴ قولہ الْمُتَوَكِّلُوْنَ الخ اس سے مراد یہ ہے کہ توکل کرنے والے توکل پر قائم اور ثابت رہیں ۵۵ قولہ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ الخ یعنی کفار نے اپنے رسولوں سے کہا کہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو ہم تم کو اپنے ملک سے نکالدیں گے اور یا تم ہمارے دین میں ہو جاؤ اور پھر اس کو قسم سے مؤکد کیا یہاں بظاہر عود کے معنی صحیح نہیں ہوتے کیونکہ رسول معاذاللہ کبھی شرک نہیں کر سکتا اس لئے مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں عود اپنے لغوی معنی میں نہیں ہے بلکہ اس سے صیرورت یعنی ہوجانا مراد ہے پھر یہ شبہ ہے کہ یہاں جمع کا لفظ کیوں لائے حالانکہ جس قوم نے اپنے زمانہ کے رسول کا انکار کرنے کے لئے یہ کلمات کہے ہوں گے تو ایک ہی رسول مخاطب ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ ہر زمانہ کے کافروں نے اپنے رسول اور اس کے ساتھ جو کچھ ایمان والے تھے ان کو خطاب کیا ۱۲ بقیہ برصفحہ آئندہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

توضیح الکلام بقولہ مَثَلُ الَّذِیْنَ الخ مطلب یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر اگر یہ خلاب ہوگا کہ جن اعمال کو وہ دنیا میں اپنے لئے تعلیم انبیا کے برخلاف آخرت میں فائدہ مند سمجھ کر کرتے تھے اہیں شقت اٹھاتے تھے وہاں ان کا کچھ بھی اثر نہ ہوگا جیسا کہ سخت آندھی کے دن ہوا راکھ کو اڑا لے جاتی ہے اسی طرح وہ اڑ جائیں گے نہ وہاں بتوں کی پرستش اور گنگا کا اشنان اور گئو دان کام آئیگا جس کے بھروسہ پر وہ سرگ کے مستحق بنے بیٹھے تھے نہ وہ غیر اللہ کی نذر نیاز کام آئے گی نہ تثلیث والوہیت مسیح کا اعتقاد فائدہ دیگا حوض میں غوطہ لگانا عشار ربانی کھانا نفع دیگا مال اور بیوی بچوں کو جو نظر اٹھا کر دیکھے گا ان کو بھی شریک غم نہ پاوے گا سو اس کمائی کے برباد ہو جانے پر سخت حسرت کریگا پچھتائے گا ہاتھ ملے گا اور رالکھ

(صفحہ ہذا)

قولہ ہُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ الخ ارشاد ہے کہ جس کو پرلے درجہ کی گمراہی اور بھول کہنا چاہئے یہ ہے نیکی برباد گناہ لازم اور اس سے زیادہ کیا گمراہی ہو سکتی ہے کہ گمان تو ہو کہ ہمارے عمل نیک اور نافع ہیں اور پھر ظاہر ہوں بد اور مضر جیسے عبادت اصنام یا غیر نافع جیسے غلاموں کو آزاد کرنا اور صلہ رحمی اور چونکہ حق سے اس کو بہت دوری ہے اسلئے بعید کہا گیا پس اس طریق سے تو نجات کا احتمال نہ رہا اور اگر ان کا یہ زعم ہو کہ قیامت ہی کا وجود محال ہے اور اس صورت میں عذاب کا احتمال نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ الخ آگے ترجمہ دیکھو قولہ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الخ یہاں سے قیامت کا جانگداز ذکر کرتا ہے تاکہ انبیا علیہم السلام کے طریقہ کو چھوڑ کر شیطانی

ع ۳ — ۹ — ۱۵

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا

کہ سخت چلے ساتھ اس کے باؤ بیچ دن آندھی والے کے نہیں قدرت پاویں گے اس میں سے کہ کمایا ہے

جس کو تیز آندھی کے دن میں تیزی کے ساتھ ہوا اڑالے جائے ان لوگوں نے جو کچھ عمل کئے تھے ان کا کوئی حصہ ان کو

عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

اوپر کسی چیز کے یہ وہی ہے گمراہی دور کیا نہ دیکھا تو نے تحقیق اللہ نے

حاصل نہ ہوگا یہ بھی بڑی دور دراز کی گمراہی ہے کیا اے مخاطب تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَ

پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اگر چاہے لے جاوے تم کو اور

يَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝ وَبَرَزُوا

لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ

شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا

أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ۝ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا

قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ

فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ

دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا

پکارا تھا میں نے تم کو پس قبول کر لیا تم نے واسطے میرے پس نہ ملامت کرو مجھ کو اور ملامت کرو اپنے تئیں نہیں ہوں

میں نے تم کو بلایا تھا سو تم نے (باختیار خود) میرا کہنا مان لیا تو تم مجھ پر (ساری) ملامت مت کرو (زیادہ) ملامت اپنے آپ کو کرو نہ میں

راستہ پر چلنے کا مزہ معلوم ہو فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور اس مصیبت میں دنیا کے غریب لوگ اپنے سرداروں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے وہاں فرمانبردار تھے آج تم ہمارے کچھ کام آ سکتے ہو عذاب دفع کر سکتے ہو وہ کورا جواب دیں گے پھر فیصلہ کے بعد جہنم میں جب شیطان اور اس کے پیرو ڈالدئے جاویں گے تو شیطان کہے گا کہ میرا وعدہ تم سے غلط تھا مگر اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا تھا اب تم مجھے کچھ ملامت نہ کرو ۱۲

بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ

فریاد کو پہونچنے والا تمہارا اور نہ تم فریاد کو پہونچنے والے ہو میرے تحقیق میں نے کفر کیا ساتھ اس کے کہ شریک کیا تھا تم نے مجھ کو

تمہارا مددگار ہو سکتا ہوں اور نہ تم میرے مددگار ہو سکتے ہو۔ میں خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اس کے قبل

مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ وَاُدْخِلَ

پہلے سے تحقیق ظالم[۵۲] واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا اور داخل کئے جاویں گے

مجھ کو (خدا کا) شریک قرار دیتے تھے یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب (مقرر) ہے اور جو ایمان لائے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے

اور انہوں نے نیک کام کئے وہ ایسے باغوں میں داخل کئے جاویں گے جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ○ اَلَمْ تَرَ

نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے دعا ملاقات ان کی بیچ اس کے سلام ہے کیا نہ دیکھا تو نے

جاری ہوں گی (اور) وہ ان میں اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہاں انکو سلام اس لفظ سے کیا جائیگا السلام علیکم۔ کیا آپ کو

كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا

کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال بات پاکیزہ کی مانند درخت پاکیزہ کے جڑ اس کی

معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کلمۂ طیبہ (یعنی کلمۂ توحید) کی کہ وہ مشابہ ہے ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ خوب گڑی ہوئی ہو

ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۙ ○ تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ

محکم ہے اور ڈالیاں اس کی بیچ آسمان کے دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم

اور اس کی شاخیں اونچائی میں جا رہی ہوں وہ خدا کے حکم سے ہر فصل میں اپنا پھل دیتا

رَبِّهَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ○

پروردگار اپنے کے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں واسطے لوگوں کے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں

ہے اور اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کے واسطے اس لئے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ خوب سمجھ لیں

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ۟ اجْتُثَّتْ مِنْ

اور مثال بات ناپاک کی مانند درخت ناپاک کے ہے کہ جسم پکڑ گیا ہے

اور گندہ کلمہ کی (یعنی کلمۂ کفر و شرک کی) مثال ایسی ہے جیسے ایک خراب درخت ہو کہ وہ زمین کے اوپر ہی اوپر سے

فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ○ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اوپر سے زمین کے نہیں واسطے اس کے قرار ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں

اکھاڑ لیا جاوے اس کو کچھ ثبات نہ ہو اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ

ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور گمراہ کرتا ہے

اس پکی بات (یعنی کلمۂ طیبہ کی برکت) سے دنیا اور آخرت میں مضبوط رکھتا ہے اور ظالموں کو

اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَی

اللہ ظالموں کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے کیا نہ دیکھا تو نے طرف

بھلا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

توضیح الکلام ۵۱ قولہ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ الخ اگر کوئی شبہ کرے کہ بت پرستوں نے شیطان کو خدا کا شریک کب کیا تو جواب یہ ہے کہ شرک شیطان کا مطلب یہ ہے کہ بتوں وغیرہ کے پوجنے میں اس کا ایسا کہنا مانتے تھے جس طرح کہ خدا تعالیٰ کا اس کے احکام میں کہنا ماننا چاہیے ۱۲ ۵۲ قولہ الظّٰلِمِیْنَ الخ یعنی اپنے ظلم کا نتیجہ بھگتو اور جو میں نے کیا تھا میں بھگتوں گا مجھے ملامت کرنے سے کوئی فائدہ نہیں لہٰذا گفتگو بند کر دیہ ابلیس کے جواب کا حاصل ہوا جس غیر اللہ کو بھی معبود دیں انکا بھروسہ بھی جاتا رہا جوان معبودوں کی عبادت کا اصل بانی اور محرک یعنی (شیطان) ہے اسکا بھی اور حقیقت غیر اللہ کی عبادت سے وہی زیادہ راضی ہوتا ہے چنانچہ اس بنا پر قیامت کے دن دوزخ میں اہل دوزخ اسی سے کہیں سنیں گے اور خدا کے سوا جن چیزوں کو پوجتے تھے ان میں سے کسی سے کچھ بھی نہ کہیں گے جب اس نے صاف جواب دیدیا تو اوروں سے کیا امید ہو سکتی ہے اسی سے نجات کفار کے سب طریقے مسدود ہو گئے ۵۳ قولہ اَصْلُهَا ثَابِتٌ الخ اس سے مراد اسلام اور ایمان ہے کہ اسکی جڑ مضبوط ہے اور وہ اعتقاد ہے جو مومن کے دل میں استحکام کے ساتھ جگہ پکڑنے والا ہے اور اسکی کچھ شاخیں ہیں یعنی اعمال صالحہ جو ایمان پر مرتب ہوتے ہیں جو بارگاہ قبولیت میں آسمان کی طرف لے جائے جاتے ہیں پھر ان پر رضا رداکی کا ثمرہ مرتب ہوتا ہے ۱۲ خواص الکلام قولہ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ سے قرار تک ظالموں کی ویرانی اور تباہی کے لئے بدھ کے روز مٹی کی ایک تختی مربع قبل طلوع آفتاب تیار کرکے اس کو سایہ میں خشک کرے پھر اگلے بدھ کو اس پر یہ آیت چوب برنوف کے قلم سے لکھے پھر اس تختی کو باریک پیسکر ظالم کے گھر یا کھیت یا باغ میں چھڑک دے اگر ہفتہ کے دن ذبیحہ کے مذبوح چمڑے پر نزول ماہ میں لکھ کر وہ چمڑا اس کے پانی میں ڈال دے وہ بیمار ہو جاوے اور ہلاک ہو لیکن یہ مکرر یاد دلایا جاتا ہے کہ سزائے شرعی سے تجاوز جائز نہیں ۱۲ ربط الکلام ۵۵ قولہ وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ الخ اوپر کی آیت میں کفار کے عذاب کا ذکر تھا اس آیت میں مضمون کو مکمل کرنے کے لئے اہل ایمان کا ذکر ہے ۱۲ نزول الکلام ۵۴ قولہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ الخ یہ آیت ان کافروں کے بارہ میں نازل ہوئی جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے ۱۲

ع ۶ / ۱۶

توضیح الکلام ۵۲ قولہ جَهَنَّمَ الخ یعنی ان لوگوں کے لئے صرف اسی جہان میں چند روز عیش و آرام کرنے کی مہلت ہے ورنہ پھر تو جہنم ہی ٹھکانا ہے **۵۲ قولہ** قُلْ لِّعِبَادِیَ الخ اس آیت میں ایمانداروں کو ان کے برخلاف شکرگذاری کی تعلیم ہے اور وہ شکرگذاری یہ ہے کہ نماز پڑھا کریں جس میں ہاتھ پاؤں زبان و دل سے اسکی تعظیم وستایش ہے اور یہ کہ ہمارے دیئے میں سے دیا کریں۔ فقیر مسکین اپنے بیگانے کو ظاہر کر کے چھپا کے، اور اس میں دیر نہ کریں یہ ہی جہان عمل کا مکان ہے جو کرنا ہے کرلیں ورنہ پھر ایک دن آنیوالا ہے کہ جسمیں نہ اعمال صالحہ خریدے جاویں گے نہ کوئی دوستی محبت میں نیک عمل دیگا ۱۲۔ اس آیت میں ایمانداروں کی کئی طرح تعریف ہوگئی ایک یہ کہ ان کو اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرمایا پھر ان کو عِبَادِیْ فرما کر اپنی طرف منسوب کیا یعنی میرے بندے، اسمیں اضافت تشریفی ہے کہ مضاف الیہ سے مضاف میں شرافت آگئی پھر ان کو براہ عنایت شکر کی ترغیب دے کر کفران کی بہت بڑی آفت سے بچا دیا اور خلال کے لفظ سے جو وہاں دوستی کی نفی کی اس سے مقصود یہ ہے کہ یہ بالاستقلال نافع نہیں ہے نہ یہ کہ ایمان کے ہوتے ہوئے بھی جبکہ حب فی اللہ ہو نافع نہیں ہے ۱۲ **۵۳ قولہ** اَللّٰهُ الَّذِیْ الخ یعنی اللہ منعم حقیقی تو وہ ہے کہ جس نے تمہارے لئے یہ یہ کام کئے ہیں (۱) آسمانوں اور زمین کو تمہارے فائدہ کے لئے تیار کیا (۲) بادلوں سے مینہ برسایا اور آیت میں جو آسمان سے مینہ برسانیکا مذکور ہے اس پر بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوا ہے کہ بعض اوقات اونچے پہاڑوں پر کھڑے ہونے سے نیچے برستا ہوا نظر آتا ہے اور یہ شخص خشک کھڑا رہتا ہے اگر آسمان سے پانی برستا تو اس شخص کے اوپر بھی برستا مگر جب سما کا ترجمہ بادل کے ساتھ کیا جائے تو یہ شبہ دور ہو جاتا ہے کیونکہ سما کے معنی ہر بلند چیز کے ہیں اور چونکہ اس صورت میں بھی پانی ابر سے برسا ہے جو زمین سے بلند ہے تو کوئی مخالفت آیت کے ساتھ لازم نہ آئی ۱۲ **خواص الکلام ۵۳ قولہ** اَللّٰهُ الَّذِیْ سے کفار تک جو شخص اس کو صبح و شام اور سوتے وقت یا کہیں جاتے وقت پڑھے تمام آفات دریائی اور خشکی سے محفوظ رہے اور مال اور کھیت اور مواشی وغیرہ میں برکت ہو ۱۲

الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ
ان لوگوں کی کہ بدل ڈالا انھوں نے نعمت اللہ کی کو کفر سے اور اتارا قوم اپنی کو گھر
جنھوں نے بجائے نعمت الٰہی کے کفر کیا اور جنھوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنی جہنم

الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ وَ
ہلاک کے میں کہ دوزخ ہے داخل ہوں گے اس میں اور بری ہے جگہ قرار کی اور
میں ہو پہنچایا وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ رہنے کی بری جگہ ہے اور

جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا
مقرر کئے واسطے خدا کے شریک تو کہ بہکا دیں راہ اس کی سے کہہ کہ فائدہ اٹھاؤ یعنی دنیا میں
ان لوگوں نے اللہ کے ساجھی قرار دیئے تاکہ (دوسروں کو بھی) اس کے دین سے گمراہ کریں آپ کہہ دیجئے کہ چندے عیش کرلو

فَاِنَّ مَصِیْرَكُمْ اِلَی النَّارِ ۝ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
پس تحقیق پھر جانا تمہارا طرف آگ کی ہے کہہ واسطے بندوں ۵۲ میرے کے جو ایمان لائے
کیونکہ اخیر انجام تمہارا دوزخ میں جانا ہے جو میرے خالص ایمان والے بندے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ وہ

یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً
قائم رکھیں نماز کو اور خرچ کریں اس چیز سے کہ دی ہم نے انکو پوشیدہ اور ظاہر
نماز کی پابندی رکھیں اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے ان میں سے پوشیدہ اور آشکارا خرچ کیا کریں

مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ اَللّٰهُ الَّذِیْ
پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہیں بیچنا ہے بیچ اس کے اور نہ دوستی اللہ وہ ہے جس نے
ایسے دن کے آنے سے پہلے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی اللہ ایسا ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ
پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا آسمان سے پانی پس نکالا
آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی (یعنی مینہ) برسایا پھر اس

بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ
ساتھ اس کے میووں سے رزق واسطے تمہارے اور مسخر کیں واسطے تمہارے کشتیاں تو کہ چلتی رہیں
پانی سے پھلوں کی قسم سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا اور تمہارے نفع کیواسطے کشتی (اور جہاز) کو مسخر بنایا کہ وہ خدا کے حکم (و قدرت)

فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ
بیچ دریا کے ساتھ حکم اس کے کے اور مسخر کیا واسطے تمہارے نہروں کو اور مسخر کیا واسطے تمہارے سورج
سے دریا میں چلے اور تمہارے نفع کے واسطے نہروں کو اپنی قدرت کا مسخر بنایا اور تمہارے نفع کے واسطے سورج اور چاند کو

وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ
اور چاند کو ہمیشہ پھرنے والے اور مسخر کیا واسطے تمہارے رات اور دن کو اور دیا تم کو بعضے ہر چیز سے
اپنی قدرت کا مسخر بنایا جو ہمیشہ چلنے ہی میں رہتے ہیں اور تمہارے نفع کیواسطے رات اور دن کو اپنی قدرت کا مسخر بنایا اور جو جو چیز تم نے مانگی

مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ
جو سوال کرتے ہو تم اس کو اور اگر گنو نعمتیں اللہ کی نہ پورا گن سکو ان کو تحقیق
تم کو ہر چیز دی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اگر (ان کو) شمار کرنے لگو تو شمار میں نہیں لاسکتے (مگر) سچ یہ ہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ

انسان البتہ ظلم کرنے والا ہے کفر کرنے والا اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے رب میرے کر

کہ آدمی بہت ہی بے انصاف بڑا ہی ناشکرا ہے اور جبکہ ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب اس شہر

هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝

اس شہر کو امن والا اور ایکطرف کر مجھ کو اور بیٹوں میروں کو اس سے کہ عبادت کریں ہم بتوں کو

(مکہ) کو امن والا بناد یجئے اور مجھ کو اور میرے خاص فرزندوں کو بتوں کی عبادت سے بچائے رکھئے

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ

اے پروردگار میرے تحقیق انھوں نے گمراہ کیا ہے بہتوں کو لوگوں میں سے پس جو کوئی پیروی کرے میری پس تحقیق وہ

اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہتیرے آدمیوں کو گمراہ کر دیا پھر جو شخص میری راہ چلے گا وہ تو میرا

مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَآ

مجھ سے ہے اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے اے رب میرے

ہے ہی اور جو شخص (اس بات میں) میرا کہنا نہ مانے سو آپ تو کثیر المغفرت (اور) کثیر الرحمت ہیں اے ہمارے رب

اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ

تحقیق میں نے بسائی ہے بعضی اولاد اپنی بیچ میدان بن کھیتی والے کے نزدیک

میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک (کف دست) میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں

بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ

گھر تیرے باحرمت کے اے پروردگار میرے تو کہ قائم رکھیں نماز کو پس کر

آباد کرتا ہوں اے رب ہمارے تاکہ وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں تو آپ کچھ لوگوں

اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

دل کتنے لوگوں کے کہ جھکتے ہوں طرف ان کی اور رزق دے ان کو میووں سے

کے قلوب ان کی طرف مائل کر دیجئے اور ان کو (محض اپنی قدرت سے) پھل کھانے کو دیجئے

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا

تو کہ وہ شکر کریں اے رب ہمارے تحقیق تو جانتا ہے جو چھپاتے ہیں ہم اور جو

تاکہ یہ لوگ (ان نعمتوں کا) شکر کریں اے ہمارے رب آپ کو سب کچھ معلوم ہے جو ہم اپنے دل میں رکھیں اور جو

نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا

ظاہر کرتے ہیں ہم اور نہیں پوشیدہ اوپر اللہ کے کچھ بیچ زمین کے اور نہ

ظاہر کر دیں اور اللہ تعالیٰ سے (تو) کوئی چیز بھی مخفی نہیں نہ زمین میں اور نہ

فِي السَّمَاۗءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ

بیچ آسمان کے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے بخشا مجھ کو اوپر بڑھاپے کے

آسمان میں تمامی حمد و (ثنا) خدا کے لئے (سزاوار) ہے جس نے مجھ کو بڑھاپے میں

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ رَبِّ

اسمٰعیل اور اسحاق تحقیق پروردگار میرا البتہ سننے والا دعا کا ہے اے رب میرے

اسمٰعیل اور اسحاق (دو بیٹے) عطا فرمائے۔ حقیقت میں میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے اے میرے رب

توضیح الکلام [۱] قولہ رَبِّ اِنَّهُنَّ الخ یعنی یہ بت بہت سے آدمیوں کی گمراہی کا سبب ہو گئے اس لئے ڈر کر آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں جس طرح اولاد کے بچنے کی دعا کرتا ہوں اسی طرح ان کو بھی کتاستغفار ہوگا۔ [۲] قولہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ الخ یعنی آپکی رحمت اور مغفرت کثیر ہے آپ ان کی مغفرت کا سامان بھی کر سکتے ہیں وہ یہ کہ انکو ہدایت کر دیں اس دعا سے مقصود مومنوں کے لئے شفاعت اور غیر مومنوں کے لئے طلب ہدایت ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ غیر مومنوں کے لئے بھی مغفرت ہی کی دعا کی لیکن اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ مشرک کی مغفرت نہیں ہے اور بعض نے کہا کہ یہاں عصا کے اندر شرک کی معصیت مراد نہیں ہے بلکہ شرک کے سوا دوسرے معاصی مراد ہیں ۱۲ [۳] قولہ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ الخ ذریت سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ہاجرہ مراد ہیں اور ان کو اس جگہ آباد کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کی لونڈی تھیں جن کو آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیدیا حضرت ابراہیمؑ سے ان کے شکم سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت سارہ علیہا السلام کو اس پر رشک ہوا کیونکہ ان کے کوئی اولاد نہ ہوئی تھی حضرت سارہؓ نے قسم کھائی کہ ان ماں بیٹے کو ضرور نکالکر چھوڑوں گی حق تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے حکم دیا کہ ان دونوں کو مکہ پہونچادو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیل حکم کی اور ان دونوں کو اس مقام پر جہاں چاہ زمزم ہے لاکر چھوڑ دیا اس زمانہ میں نہ وہاں کوئی عمارت تھی نہ آبادی نہ پانی جب آپ وہاں پہونچا کر واپس تشریف لے جانے لگے تو حضرت ہاجرہ آپ کے پیچھے دوڑیں کہ ہم کو یہاں تنہا کیوں چھوڑے جاتے ہو کیا اللہ کا حکم ہے آپ نے فرمایا ہاں خدا ہی کا حکم ہے تو حضرت ہاجرہ نے فرمایا کہ جب اس کا حکم ہے تو وہ مجھے ہلاک نہ کرے گا اور فوراً واپس لوٹ آئیں اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ الخ ۱۲

ع ۵ / ۱۷

اجعلنى مقيم الصلوة ومن ذريتى ربنا وتقبل

کر مجھ کو قائم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری سے اے رب میرے اور قبول کر

مجھ کو بھی نماز کا (خاص) اہتمام رکھنے والا رکھئے اور میری اولاد میں بھی بعضوں کو اے ہمارے رب اور میری (یہ) دعا قبول

دعاء ○ ربنا اغفر لى ولوالدى وللمؤمنين يوم

دعا میری اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور ماں باپ میرے کو اور سب ایمان والوں کو جس دن

کیجیے اور اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مومنین کی بھی حساب

يقوم الحساب ○ ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل

قائم ہووے حساب اور ہرگز مت گمان کر اللہ کو کہ بے خبر ہے اس چیز سے کہ کرتے ہیں

قائم ہونے کے دن اور (اے مخاطب) جو کچھ یہ ظالم (کافر) لوگ کر رہے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کو بے خبر

الظلمون ۵ انما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الابصار ○

ظالم سوائے اس کے نہیں کہ ڈھیل دیتا ہے ان کو واسطے اس دن کے کہ چڑھ جاویں گی بیچ اس کے نظریں

مت سمجھو (کیونکہ) ان کو صرف اس روز تک مہلت دے رکھی ہے جس میں ان لوگوں کی نگاہیں پھٹی رہ جاویں گی

مهطعين مقنعى رءوسهم لا يرتد اليهم طرفهم و

دوڑتے ہوئے اونچا کئے ہوئے سر اپنوں کو نہ پھر آویں گی طرف ان کی نظریں ان کی اور

دوڑتے ہوں گے اپنے سر اوپر اٹھا رکھے ہوں گے (اور) ان کی نظر ان کی طرف ہٹ کر نہ آوے گی اور

افئدتهم هواء ○ وانذر الناس يوم ياتيهم العذاب

دل ان کے گرے ہوئے ہوں گے اور ڈرا لوگوں کو اس دن سے کہ آوے گا ان کو عذاب

انکے دل بالکل بدحواس ہوں گے اور آپ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جس دن ان پر عذاب آ پڑے گا

فيقول الذين ظلموا ربنا اخرنا الى اجل قريب لا

پس کہیں گے وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے اے رب ہمارے ڈھیل دے ہم کو ایک وقت نزدیک تک کہ

پھر یہ ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ایک مدت قلیل تک ہم کو (اور) مہلت دے دیجئے

نجب دعوتك ونتبع الرسل ط اولم تكونوا اقسمتم من

قبول کر لیویں ہم پکارنے تیرے کو اور پیروی کریں رسولوں کی کیا نہ تھے تم کہ قسم کھاتے تھے

ہم آپ کا سب کہنا مان لیں گے اور پیغمبروں کا اتباع کریں گے کیا تم نے اس کے قبل قسمیں نہ کھائی تھیں پہلے

قبل ما لكم من زوال ○ وسكنتم فى مسكن الذين

اس سے کہ نہیں واسطے تمہارے کچھ زوال اور رہے تھے تم بیچ گھروں ان لوگوں کے کہ

کہ تم کو کہیں جانا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ تم ان (پہلے) لوگوں کے رہنے کی جگہوں میں رہتے تھے جنہوں نے

ظلموا انفسهم وتبين لكم كيف فعلنا بهم وضربنا

ظلم کیا تھا انہوں نے جانوں اپنی کو اور ظاہر ہوا تھا واسطے تمہارے کیونکر کیا ہم نے ساتھ ان کے اور بیان کیں ہم نے

اپنی ذات کا نقصان کیا تھا اور تم کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ہم نے انکے ساتھ کیونکر معاملہ کیا تھا اور ہم نے تم سے

لكم الامثال ○ وقد مكروا مكرهم وعند الله مكرهم ط

واسطے تمہارے مثالیں اور تحقیق مکر کیا تھا انہوں نے مکر اپنا اور نزدیک خدا تعالیٰ کے ہے مکر ان کا

مثالیں بیان کیں۔ اور ان لوگوں نے اپنی سی بہت ہی بڑی بڑی تدبیریں کی تھیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں

توضیح الکلام ۱۴ قولہ لیوم تشخص الخ مکہ کے کفار کو کہ جو دعا حضرت ابراہیم کی وجہ سے امن میں رہ کر مغرور رہتے یہ سنانا ہے کہ تم یہ نہ سمجھ لینا کہ ظالم جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر ہے ان کو سزا نہ دے گا۔ سزا تو ابھی دیتا مگر اپنی مصلحت سے اس دن کے لئے چھوڑ رکھا ہے کہ جس میں قبروں سے نکل کر موقف کی طرف دوڑے چلے آ رہے ہوں گے اور ہیبت کے مارے آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی سر آسمان کی طرف ہوں گے نہایت بدحواس ہوں گے یعنی قیامت کے دن اور تمہاری یہ سب تدبیریں ہم سے پوشیدہ نہیں ۱۲ ۱۵ قولہ وافئدتهم الخ یعنی انکے دل خالی ہیں حضرت قتادہ رض نے فرمایا کہ ان لوگوں کے دل ان کے سینوں سے نکل کر ان کے حلق تک آ گئے اور حلق میں آ کر رکے ہوئے ہیں کہ منہ کی راہ سے نکلتے نہیں اور نہ اپنی اصلی جگہ کو لوٹتے ہیں، پس ان کے دل خالی ہیں جس طرح آسمان و زمین کے مابین ہوا ہوتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اس دن مارے ڈر کے یہ حال ہو گا کہ دل اپنی جگہ سے ہٹے ہوں گے اور آنکھیں پھٹی ہوں گی ۱۲ ۱۶ قولہ یوم یاتیهم العذاب الخ مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے قیامت کے دن کا عذاب مراد ہے بعض کہتے ہیں کہ موت کا عذاب مراد ہے جس سے کوئی بغیر ایمان و عمل صالح بچ ہی نہیں سکتا بعض کہتے ہیں دنیاوی مصیبتیں مراد ہیں جو کفر اور بدکاری کی وجہ سے آتی ہیں فیقول الذین الخ اس میں یہ ظالم لوگ اس دن کہیں گے اس کا بیان ہے کہ اے ہمارے رب ذرا سی مہلت ہم کو دیجئے تاکہ آپ کے رسولوں کا کہنا مان لیں یعنی ایمان لے آویں اور توبہ کر لیں مگر بجائے مہلت کے یہ جواب ملیگا کہ ۱۷ قولہ اولم تکونوا اقسمتم الخ یعنی کیا تم نے قسمیں کھا کھا کر بڑی مضبوطی سے متکبرانہ انداز میں یہ نہیں کہا تھا کہ ہم کو تو کبھی زوال نہیں نہ ہماری سلطنت اور دولت جانے والی ہے نہ زندگی نہ یہ عیش و نشاط ہم نے ان کے قیام و دوام کی تدبیر کر لی ہے بعض تو صاف صاف زبان سے یہ کہتے تھے اور بعض کا حال کہتا اور جتلاتا تھا اور اس کہنے کے علاوہ کیا تم ان لوگوں کے ملک اور شہر اور مکانوں میں نہیں بسے کہ جو تم سے پہلے تھے اور انکی تدبیریں جو در اصل مکر میں بہت بڑی قوی تھیں جن سے پہاڑ ٹل جائیں پھر

وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○ فَلَا تَحْسَبَنَّ

اور نہ تھا کہ اُن کا کہ ٹل جاویں اس سے پہاڑ پس ہرگز مت گمان کر

اور واقعی اُن کی تدبیریں ایسی تھیں کہ اُن سے پہاڑ بھی ٹل جاویں پس اللہ تعالیٰ کو

اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○

اللہ تعالیٰ کو کہ خلاف کرنیوالا ہے وعدے اپنے کو پیغمبروں اپنے سے تحقیق اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا نہ سمجھنا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا زبردست (اور) پورا بدلہ لینے والا ہے

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا

اُس دن کہ بدلی جاوے گی زمین سوائے اُس زمین کے اور بدلے جاویں گے آسمان اور روبرو ہوں گے

جس روز دوسری زمین بدل دی جاویگی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی اور سب کے سب ایک زبردست

لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ

سب لوگ واسطے اللہ تعالیٰ اکیلے غالب کے اور دیکھے گا گنہگاروں کو اُس دن جکڑے ہوئے

اللہ کے روبرو پیش ہوں گے اور تو مجرموں (یعنی کافروں) کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے

فِي الْأَصْفَادِ ○ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ

بیچ زنجیروں کے کرتے اُن کے گندھک کے ہوں گے اور ڈھانک لیگی منہ ان کے کو

دیکھے گا (اور ان کے) کرتے قطران کے ہوں گے اور آگ اُن کے چہروں پر

النَّارُ ○ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ

آگ تو کہ جزا دیوے اللہ تعالیٰ ہر جی کو جو کچھ کمایا ہے تحقیق

لپٹی ہو گی تاکہ اللہ تعالیٰ ہر (مجرم) شخص کو اس کے کئے کی سزا دے یقیناً

اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○ هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ

اللہ تعالیٰ جلد لینے والا ہے حساب کا یہ پہونچا دینا ہے واسطے لوگوں کے اور تو کہ ڈرائے جاویں ساتھ اس کے

اللہ تعالیٰ بڑی جلد حساب لینے والا ہے یہ (قرآن) لوگوں کیلئے احکام کا پہونچانا ہے اور تاکہ اسکے ذریعہ سے (عذاب سے)

وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ○ ع

اور تو کہ جانیں سوائے اسکے نہیں کہ وہی ہے معبود اکیلا اور تو کہ نصیحت پکڑیں صاحب عقلوں کے

ڈرائے جاویں اور تاکہ اس بات کا یقین کر لیں کہ وہی ایک معبود برحق ہے اور تاکہ دانشمند لوگ نصیحت حاصل کریں

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورہ حجر مکہ میں نازل ہوئی اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

حروفہا ۲۹۰۷ کلماتہا ۶۶۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ○

؎ یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور قرآن بیان کرنے والے کی

الرا یہ آیتیں ہیں ایک کامل کتاب اور قرآن واضح کی

توضیح الکلام ۵۱ قولہ فلا تحسبن اللہ الخ اس کے بعد رسول کو اطمینان دلاتا ہے کہ ہم اپنے رسولوں کی معرفت جو وعدے کر چکے ہیں کبھی انکا خلاف کرنے والے نہیں اور ہم زبردست ہیں انتقام لئے بغیر نہیں چھوڑتے ۱۲ ۵۲ قولہ یوم تبدل الخ یعنی اس دن یہ زمین و آسمان بدل جائیں گے اور سب لوگ قبروں سے نکلکر خدائے قہار کے سامنے آجاوینگے اور گناہگار زنجیروں میں جکڑے ہوئے نظر آویں گے ۱۲

خواص الکلام۔ قولہ ذو انتقام اسم شریف منتقم جتنے اس اسم کے عدد ہیں اتنے دنوں تک اس کو اس کے عددوں کے برابر پڑھنے سے سونے میں اس کا موکل عامل کے پاس آتا ہے اور ایک سیاہ پتھر اس کو دے جاتا ہے جو اُسے سوتے سے اُٹھ کر صبح کو سرہانے رکھا ہوا ملتا ہے اس پتھر کو اپنے پاس رکھے اور جس وقت کوئی آدمی اس سے عداوت کرے اور کوئی ضرر پہونچاوے اس وقت اس کا استعمال کرے اس طرح کہ اس پتھر پر اس آدمی کا نام لکھے اور آگ میں ڈالدے فوراً اس شخص کو تکلیف پہونچے گی ۱۲ شموس الانوار ۷

ع ۱۱ / ۱۹

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ ابراہیم اور دوسری رکعت میں سورہ حجر تو اس کو فقر اور جنون اور مصیبت نہ آوے ۱۲ از بعض حمائل و تفاسیر منتخبہ دیگر جو شخص زعفران سے لکھ کر یہ سورت کسی عورت کو پلادے اس کا دودھ بڑھ جائے دیگر جو شخص اس کو لکھ کر جیب میں رکھے اس کی کمائی میں برکت ہو اور معاملات میں کوئی شخص اس کی مرضی کے خلاف اور عدول نہ کرے ۱۲ اعمال قرآنی

توضیح الکلام ۵۳ قولہ الر الخ اس سورت کا نام حجر ہے یہ ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان چونکہ اس سورت میں وہاں کے باشندوں کا تذکرہ ہے اس لئے اس کا یہ نام ہے اور اس سورت کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے قرآن کی حقانیت کفار کو عذاب ہونا رسالت کی تحقیق اثبات توحید بعض انعامات کا ذکر مطیعین و فرمانبرداروں کی جزا کا ذکر مخالفوں کی سزا کا بعض قصے جزا و سزا کے نمونہ کے طور پر حقیقت قیامت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی ۱۲

الجزء الرابع عشر ١٤

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ○

بہت وقت دوست رکھیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے کاش کہ ہوتے مسلمان

کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے کہ کیا خوب ہوتا اگر وہ (یعنی ہم دنیا میں) مسلمان ہوتے

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○

چھوڑ دے اُن کو کہ کھاویں اور فائدہ اٹھاویں اور غافل کرے اُن کو آرزو دراز پس البتہ جانیں گے

آپ اُنکو اُنکے حال پر رہنے دیجئے کہ وہ (خوب) کھالیں اور چین اُڑالیں اور خیالی منصوبے اُنکو غفلت میں ڈالے رکھیں اُنکو ابھی حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے

وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ○ مَا تَسْبِقُ

اور نہیں ہلاک کی ہم نے کوئی بستی مگر واسطے اس کے لکھا ہوا ہے معلوم نہیں آگے نکل جاتی

اور ہم نے جتنی بستیاں ہلاک کی ہیں ان سب کے لئے ایک معین وقت نوشتہ ہوتا رہا ہے کوئی اُمت اپنی

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ

کوئی جماعت وقت اپنے سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ہیں اور کہا کافروں نے اے وہ شخص کہ

میعاد مقررسے نہ پہلے ہلاک ہوئی ہے اور نہ پیچھے رہی ہے۔ اور اُن کفار (مکہ) نے یوں کہا کہ اے وہ شخص جس پر

نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ○ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ

اُتارا گیا ہے اوپر اس کے ذکر تحقیق تو البتہ دیوانہ ہے کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس فرشتوں کو

قرآن نازل کیا گیا ہے تم مجنوں ہو (اور نبوت کا غلط دعوے کرتے ہو ورنہ) اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ

اگر ہے تو سچوں سے نہیں اُتارا کرتے ہم فرشتوں کو مگر ساتھ حق کے

فرشتوں کو کیوں نہیں لاتے۔ ہم فرشتوں کو صرف فیصلہ ہی کے لئے نازل کیا کرتے ہیں (اور اگر ایسا ہوتا تو

وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ○ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ

اور نہ ہوں گے اس وقت ڈھیل دیے گئے تحقیق ہم نے اُتارا ہے ذکر یعنی قرآن اور ہم ہیں واسطے اس کے

اس وقت ان کو مہلت بھی نہ دی جاتی ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ اور

لَحٰفِظُوْنَ ○ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ○

البتہ نگہبان اور البتہ تحقیق بھیجے تھے ہم نے پیغمبر پہلے تجھ سے بیچ اُمتوں پہلوں کے

نگہبان ہیں اور ہم نے آپ کے قبل بھی پیغمبروں کو اگلے لوگوں کے بہت سے گروہوں میں بھیجا تھا

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ كَذٰلِكَ

اور نہیں آتا تھا ان کے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے اسی طرح

اور کوئی رسول ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انھوں نے استہزا نہ کیا ہو اسی طرح

نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ

چلا دیتے ہیں ہم اُس کو یعنی اس انکار کو بیچ دلوں گناہگاروں کے نہیں ایمان لاتے ساتھ اس کے اور تحقیق

ہم یہ استہزا ان مجرموں کے قلوب میں ڈالدیتے ہیں (جس کی وجہ سے) یہ لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور یہ دستور

خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ

گذر گئی ہے عادت پہلوں کی اور اگر کھول دیں ہم اوپر اُن کے دروازے آسمان سے

پہلوں سے ہی ہوتا آیا ہے (پس آپ غمگین نہ ہوں) اور اگر ہم اُن کے لئے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں

توضیح الکلام لے قولہ رُبَمَا الخ یعنی جب قیامت کا دن ہوگا اور کافروں پر طرح طرح کا غضب ہوگا اس وقت کفار بار بار تمنا کریں گے کہ ہم دنیا میں مسلمان ہوتے بار بار اس لئے کہ جب کوئی نئی تکلیف اور سختی ہوا کرے گی اور ان کو معلوم ہوگا کہ یہ کفر کے سبب ہے تب ہی اسلام قبول نہ کرنے پر تازہ حسرت کیا کریں گے۔ رب کے معنی بعض کہتے ہیں کہ بہت کے ہیں کہ بہت حسرت کریں گے اور بقول بعض کم کے ہیں۔ لیکن یہاں معنی بہت کے ہیں کیونکہ عرب کی عادت ہے کہ کبھی کبھی کثیر الوجود چیز کو یقین دلانے کے لئے بلفظ قلیل ذکر کرتے ہیں جیسا کہ اس شخص کی نسبت کہ جس کی ہر وقت یا اکثر اوقات یاد کرنے کی توقع کی جائے کہا کرتے ہیں کہ کبھی تو ہمیں یاد کرو گے ۲ے قولہ ذَرْهُمْ الخ یہ بھی کفار کے اس کلام کا رد ہے جو وہ کہا کرتے تھے کہ اگر پیغمبر سچا ہے تو ہم پر کوئی آسمانی عذاب کیوں نہیں آتا ہم تو ویسے کے ویسے ہی مزے اُڑاتے پھرتے ہیں جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مہلت چند روزہ ہے اس میں ان کو مزے اُڑا لینے دو ان کی لمبی چوڑی آرزوئیں دنیا کی کاروبار کی بابت کریں کرنیکے ان کو خود غفلت میں ڈالے ہوئے ہیں اور یہ ہی طول امل غفلت کا پردہ ہے پھر ان کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ ہائے ہم کس غفلت میں پڑے ہوئے تھے خاصکر جس وقت اپنے بداعمال کا بُرا نتیجہ دیکھیں گے اس میں رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک قسم کی تسلی ہے کہ آپ دنیا میں ان کے کفر پر کچھ غم نہ کیجئے چند روزہ زندگی ہے اس کے ختم ہوتے ہی ان کو معلوم ہوا جاتا ہے اب سوال یہ پیدا ہوا کہ پھر دنیا ہی میں ان کو سزا کیوں نہیں دیدیجاتی اس کا جواب اس آیت میں ہے کہ ۳ے قولہ وَمَآ اَهْلَكْنَا الخ یعنی پہلے بھی بہت سی قومیں ہلاک ہوئی ہیں مگر ان کا ایک وقت مقرر تھا اس لئے وہ اس سے آگے اور پیچھے نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ ہمارا قاعدہ ہی یہ ہے کہ ہم کسی کو اس کے اس وقت سے جو اسکی تباہی و بربادی کیواسطے مقرر ہے آگے پیچھے برباد نہیں کرتے ہیں اسیطرح انکا بھی ایک وقت مقرر ہے چنانچہ کچھ تو بلا میں ہلاک کئے گئے اور کچھ قحط شدید میں مبتلا ہوگئے اور اسطرح پیشین گوئی صادق آئی ۱۲

فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ

پس دن کو ہو جاویں گے بیچ اس کے چڑھتے ہوئے البتہ کہیں گے سوائے اسکے نہیں کہ مست ہو گئی ہیں آنکھیں ہماری بلکہ

پھر یہ دن کے وقت اس میں سے (آسمان کو) چڑھ جاویں تب بھی یوں کہدیں کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی تھی بلکہ

نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ۝ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَّ

ہم ایک قوم ہیں سحر کئے ہوئے اور البتہ تحقیق کئے ہم نے بیچ آسمان کے برج اور

ہم لوگوں پر تو بالکل جادو کر رکھا ہے اور بیشک ہم نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے پیدا کئے

زَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ۝ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝

زینت دی ہمنے انکو واسطے دیکھنے والوں کے اور محفوظ رکھا ہمنے اسکو ہر ایک شیطان راندے گئے سے

اور دیکھنے والوں کیلئے اس کو آراستہ کیا اور اس کو ہر شیطان مردود سے محفوظ فرمایا

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ۝ وَالْأَرْضَ

مگر جس نے چرا لیا سننے کو پس پیچھے لگتا ہے اس کے شعلہ نکا ہر اور زمین کو

ہاں مگر کوئی بات (فرشتوں کی) چوری چھپے سن بھاگے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ ہو لیتا ہے اور ہم نے زمین کو

مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ

بچھایا ہمنے اس کو اور ڈالے ہمنے بیچ اس کے پہاڑ اور اُگائی ہم نے بیچ اس کے ہر ایک چیز

پھیلایا اور اس میں بھاری بھاری پہاڑ ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی (ضرورت کی نباتی) چیز ایک معین مقدار

مَّوْزُونٍ ۝ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ

وزن دالی اور کیں ہمنے واسطے تمہارے بیچ اس کے معیشتیں اور اس کو کہ نہیں تم واسطے اس کے

سے اُگائی اور ہمنے تمہارے واسطے اس میں معاش کے سامان بنائے اور ان کو بھی معاش دی کہ جنکو تم روزی

بِرَازِقِينَ ۝ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا

رزق دینے والے اور نہیں کوئی چیز مگر نزدیک ہمارے ہیں خزانے اس کے اور نہیں اتارتے ہم اس کو مگر

نہیں دیتے۔ اور جتنی چیزیں ہیں ہمارے پاس سب کے خزانے کے خزانے (بھرے پڑے) ہیں اور ہم اس (چیز) کو ایک

بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

ساتھ اندازہ معلوم کے اور بھیجا ہم نے باؤ کو بوجھل کرنیوالی پس اُتارا ہم نے آسمان سے پانی

معین مقدار سے اُتارتے رہتے ہیں۔ اور ہم ہواؤں کو بھیجتے ہیں جو کہ بادل کو پانی سے بھر دیتی ہیں پھر ہم ہی آسمان سے پانی برساتے ہیں

فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ

پس پلایا ہمنے تم کو وہ اور نہیں تم اس کو ذخیرہ کرنے والے اور تحقیق ہم جلاتے ہیں اور مارتے ہیں

پھر وہ پانی تم کو پینے کو دیتے ہیں اور تم اتنا پانی جمع کر کے نہ رکھ سکتے تھے۔ اور ہم ہی ہیں کہ زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں

وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ

اور ہم وارث ہیں اور البتہ تحقیق ہم جانتے ہیں آگے بڑھ جانے والوں کو تم میں سے اور البتہ تحقیق

اور (سب کے مرنیکے بعد) ہم ہی (باقی) رہجاوینگے۔ اور ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور ہم تمہارے

عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ

ہم جانتے ہیں پیچھے رہنے والوں کو۔ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی اکٹھا کرے گا ان کو تحقیق وہ

پچھلوں کو بھی جانتے ہیں۔ اور بیشک آپ کا رب ہی ان سب کو (قیامت میں) محشور فرمائے گا۔ بیشک وہ

توضیح الکلام ۱ قولہ وَلَقَدْ جَعَلْنَا الخ بروج کی تفسیر کواکب (ستاروں) کے ساتھ مجاہد اور قتادہ سے اور بڑے ستاروں کے ساتھ ابو صالح سے در منثور میں منقول ہے مجازًا ان کو بروج کہدیا گیا۔ ۲ قولہ مُبِينٌ الخ اور اس کے اثر سے وہ شیطان ہلاک یا بدحواس ہو جاتا ہے اور رجیم اس معنی کو باعتبار مآل کے کہ آئندہ سنگسار یا مردود ہو گا ابھی مردود سے فرمادیا اب اسی لئے وہ آسمانی خبر کسی دوسرے تک نہیں پہونچتی آسمان کی حفاظت سے یہی مقصود ہے ۳ قولہ وَأَنبَتْنَا الخ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ پہاڑوں کے اندر جو معادن اور نباتات پیدا کئے ہیں انکے منافع بآواز بلند اپنے خالق یکتا کی توحید وصناعی پر گواہی دے رہے ہیں موزون سے مراد اندازہ کی ہوئی چیز یعنی پہاڑوں یا زمین میں یہ جڑی بوٹیاں اس کے اندازۂ علمی سے باہر نہیں یا یہ مراد کہ وہ وزن رکھتی ہیں یعنی بے فائدہ اور عبث نہیں، عمدہ اور متناسب چیز کو موزون کہتے ہیں جیسے بولتے ہیں کہ یہ کلام بڑا موزوں ہے ۴ قولہ وَجَعَلْنَا لَكُمْ الخ عالم سفلی کے اعتبار سے توحید کی دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ہم نے صرف بندوں ہی کی معاش اور روزی زمین پر نہیں پیدا کی بلکہ چوپائے اور تمہارے نوکر چاکر بال بچے جن کو تم اپنے زعم میں روزی دیتے ہو ان کی روزی بھی اسی نے پیدا کی نہ تم نے یا یہ مطلب کہ ساری مخلوقات جو ظاہرًا بھی تمہارے ہاتھ روزی نہیں پاتے اس کی روزی بھی اسی نے پیدا کی اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے نوکر چاکر اور چوپائے وغیرہ جن کے تم روزی رساں نہیں ہو ان کو بھی اسی نے تمہارے فائدوں کے لئے پیدا کیا ۱۲

نزول الکلام ۵ قولہ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الخ ایک نہایت حسین عورت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف میں آکھڑی ہوئی بعض لوگ اگلی صف میں بڑھ گئے تاکہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور نماز خشوع کے ساتھ پوری ہو بعض پچھلی صف میں آکھڑے ہوئے تاکہ رکوع میں بغلوں کے نیچے سے نظر بازی کا موقعہ ملے اس پر یہ آیت اتری ۱۲

حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ

حکمت والا جاننے والا ہے — اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو — بجنے والی مٹی سے — جو

حکمت والا اور علم والا ہے — اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی

حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ

بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے — اور جنوں کو پیدا کیا ہم نے ان کو — پہلے اس سے — آگ

بنی تھی پیدا کیا — اور جن کو اس کے قبل آگ سے کہ وہ ایک گرم ہوا تھی پیدا

السَّمُوْمِ ۝ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ

لوؤں کی سے — اور جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں آدمی کو

کر چکے تھے — اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب آپکے رب نے ملائکہ سے (ارشاد) فرمایا کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی

صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ

بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے — پس جب درست کرلوں میں اسکو اور پھونک دوں بیچ اس کے

سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں۔ سو میں جب اسکو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی (طرف سے)

مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

روح اپنی سے پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے — پس سجدہ کیا فرشتوں — سب سارے

جان ڈالدوں تو تم سب اس کے روبرو سجدہ میں گر پڑنا۔ سو سارے کے سارے فرشتوں نے (آدمؑ کو)

اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝

نے — مگر ابلیس نے نہ مانا — یہ کہ ہو ساتھ — سجدہ کرنے والوں کے

سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے کہ اس نے اس بات کو قبول نہ کیا کہ سجدہ کرنے والوں کیساتھ شامل ہو

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ لَمْ

کہا اے ابلیس کیا ہے واسطے تیرے یہ کہ نہ ہوا تو ساتھ سجدہ کرنے والوں کے — کہا کہ میں نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس تجھ کو کون امر باعث ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں

اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ

لائق اس بات کے کہ سجدہ کروں واسطے بشر کے کہ پیدا کیا اس کو مٹی بجنے والی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی

کہ بشر کو سجدہ کروں جس کو آپ نے بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہے

مَّسْنُوْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ

سے — کہا پس نکل اس میں سے پس تحقیق تو راندہ ہوا ہے — اور تحقیق اوپر تیرے

پیدا کیا ہے — ارشاد ہوا تو (اچھا پھر) آسمان سے نکل کیونکہ بیشک تو مردود ہو گیا اور بیشک تجھ پر (میری)

اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

لعنت کی — دن قیامت تک — کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھ کو اس دن تک کہ

لعنت رہے گی قیامت کے دن تک — کہنے لگا تو پھر مجھ کو (مرنے سے) مہلت دیجئے قیامت کے

يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ

زندہ کئے جاویں گے — کہا پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہے — دن وقت

دن تک — ارشاد ہوا تو (جا) تجھ کو معین وقت کی تاریخ تک مہلت

توضیح الکلام ١ قولہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ الخ یہ بھی ایک اور دلیل ہے اس کی توحید پر اس سے پہلے تو عام حیوانات کے پیدا کرنے سے اپنی توحید کو ثابت کیا تھا ان آیتوں میں انسان اور جن کے پیدا کرنے کا ذکر فرما کر اپنی توحید ثابت فرماتا ہے جب یہ ثابت ہو چکا کہ حوادث کا سلسلہ غیر متناہی نہیں ضرور اس کی کوئی ابتدا ہوتی ہے تو یہ انسانی سلسلہ بھی ضرور اپنی ابتدا رکھتا ہوگا یعنی سب سے پہلا انسان بے ماں باپ پیدا ہوا ہوگا ۱۲ لہذا ارشاد ہے کہ ہم نے انسان اول یعنی آدم علیہ السلام کو سڑے ہوئے گارے کی مٹی سے بنایا اور پھر یہ ہی ایک عجیب بات نہیں کہ آدم کو اسطرح پیدا کر دیا بلکہ اس سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں برس پہلے جنات کا مبدا یعنی پہلا جن یعنی جان کو آگ سے پیدا کر چکے ہیں ۱۲ ٢ قولہ اِلَّآ اِبْلِيْسَ الخ اگرچہ حضرت آدمؑ خاک سے بنائے گئے لیکن ان میں وہ اسرار حکمت رکھے گئے تھے کہ جن کی نہ فرشتوں کو خبر تھی نہ جنات کو اس لئے اس کے پیدا کرنے سے پہلے فرشتوں کو اطلاع کر دی اور حکم دیدیا کہ جب وہ بنکر تیار ہو جائے تو سب کے سب اس کے آگے تعظیم کیلئے جھک جانا فرشتوں نے تو ایسا ہی کیا مگر ابلیس نے اس کے مادہ خاکی پر نظر کرکے اس کو کمتر اور اپنے آپ کو اچھا سمجھا اور تکبر کی وجہ سے حکم الٰہی کی تعمیل نہ کی اسکی سزا میں نکالا گیا پھر بنی آدم کے بہکانے گمراہ کرنے کا بیڑا اٹھایا اس لیے حشر تک زندہ رہنے کی دعا کی مگر وہاں سے وقت معین یعنی صور پھونکنے تک کی منظوری ہوئی موت سے چارہ نہ ہوا اور فرما دیا کہ میرے خالص بندوں پر تیرا بس نہ چلے گا اور جو تیرے کہنے میں آئے گا جہنم میں جائیگا جس کے سات دروازے یا طبقے ہیں یعنی جہنم بھی بڑی لمبی چوڑی تیار کر رکھی ہے ٣ قولہ خَلَقْتَهٗ الخ یعنی آدم حقیر و ذلیل مادہ سے بنایا گیا ہے کیونکہ میں نورانی مادہ آتش سے پیدا ہوا ہوں تو نورانی ہو کر ظلمانی کو کیسے سجدہ کروں ٤ قولہ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ الخ تاکہ آدمؑ اور آدم کی اولاد سے خوب بدلا لے اس لیے یہ درخواست کی اور اسمیں یہ غرض بھی پوشیدہ تھی کہ مجھے موت نہ آئے کیونکہ بعث کے دن سے پہلے پہلے سب مرجائیں گے اس کے بعد موت نہیں اور نہ اس روز موت ہے ۱۲

ع ۱۰ ۲ ۲

الْمَعْلُوْمِ ○ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ

معلوم تک کہا اے رب میرے بسبب اس کے کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو البتہ زینت دونگا میں واسطے انکے بیچ زمین کے

دیگئی۔ کہنے لگا اے میرے رب بسبب اسکے کہ آپنے مجھے (بحکم تکوینی) گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں دنیا میں انکی نظر میں

وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ○

اور البتہ گمراہ کردونگا میں ان کو سب کو مگر بندے تیرے ان میں سے جو خالص کئے گئے ہیں

معاصی کو مرغوب کرکے دکھاؤنگا اور ان سب کو گمراہ کرونگا۔ بجز آپ کے ان بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ○ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ

کہا کہ یہ راہ ہے اوپر میرے سیدھی تحقیق بندے میرے نہیں واسطے تیرے

ارشاد ہوا کہ (ہاں) یہ ایک سیدھا رستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے واقعی میرے ان بندوں پر تیرا ذرا بھی

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○ وَاِنَّ

اوپر ان کے غلبہ مگر جس نے پیروی کی تیری گمراہوں میں سے اور تحقیق

بس نہ چلے گا ہاں مگر جو گمراہ لوگوں میں تیری راہ پر چلنے لگے (تو چلے) اور (جو تیری

جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ

دوزخ جگہ وعدے ان کے کی ہے سب کی واسطے اس کے سات دروازے ہیں واسطے ہر ایک دروازے کے

راہ پر چلیں گے) ان سب سے جہنم کا وعدہ ہے۔ جسکے سات دروازے ہیں ہر دروازے (میں سے جانے) کے لئے

مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ○ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ ط

ان میں سے ایک حصہ ہے قسمت کیا ہوا تحقیق پرہیزگار بیچ بہشتوں کے اور چشموں کے ہیں

ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔ بے شک خدا سے ڈرنیوالے (یعنی اہل ایمان) باغوں اور چشموں میں (بستے) ہوں گے

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ○ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ

کہیں گے انکو داخل ہوا ان میں ساتھ سلامتی کے امن سے۔ اور نکال ڈالا ہمنے جو کچھ بیچ سینوں ان کے کے تھا ناخوشی

تم ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو۔ اور ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دور کردیں گے کہ سب

غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ

سے بھائی ہو جاویں گے اوپر تختوں کے آمنے سامنے نہیں لگے گی ان کو بیچ اس کے محنت

بھائی بھائی کیطرح (الفت و محبت سے) اپنے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہونچے گی

وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ○ نَبِّئْ عِبَادِيْۤ اَنِّيْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ

اور نہیں وہ اس سے نکالے گئے ہوں گے خبر دے بندوں میرے کو یہ کہ تحقیق میں ہی ہوں بخشنے والا

اور نہ وہ وہاں سے نکالے جاویں گے (اے محمدؐ) آپ میرے بندوں کو اطلاع دیدیجئے کہ میں بڑا مغفرت اور رحمت والا

الرَّحِيْمُ ○ لا وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ○ وَنَبِّئْهُمْ

مہربان اور یہ کہ تحقیق عذاب میرا وہ ہے عذاب درد دینے والا اور خبر دے ان کو

بھی ہوں اور (نیز) یہ کہ میری سزا دردناک سزا ہے اور آپ ان (لوگوں) کو

عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ○ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ط

مہمانوں ابراہیمؑ کے سے جس وقت داخل ہوئے اوپر اس کے پس کہا انھوں نے کہ سلام

ابراہیمؑ کے مہمانوں (کے قصہ) کی بھی اطلاع دیدیجئے جبکہ وہ ان کے پاس آئے پھر (آکر) انھوں نے السلام علیکم کہا

نزول الکلام[۱] قولہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ الخ اس سے پہلے آیت وَاِنَّ جَهَنَّمَ الخ نازل ہوئی تو جہنم اور عذاب الٰہی کا خوف حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے دل پر ایسا پڑا کہ دیوانہ وار تین دن تک بھاگے پھرے آخرکار حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں لائے گئے تو عرض کیا کہ یارسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت نے تو میرے دل کے ٹکڑے کر دئے اسی وقت مومنوں کو خوشخبری دینے کے لئے یہ آیت اتری ۱۲ قولہ نَبِّئْ عِبَادِيْ الخ ایکروز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ کی طرف سے مسجد حرام میں تشریف لائے تو بعض صحابہؓ کو ہنستے ہوئے دیکھا پس فرمایا کہ لوگو جنت دوزخ کے تذکرے سنتے رہتے ہو پھر بھی ہنستے ہو۔ اس کو صحابہ رضؓ نے عتاب سمجھ کر استغفار کیلئے ہاتھ اٹھائے حضور صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود تک نہ پہونچے تھے کہ جبرئیل امین یہ آیت لے کر آئے کہ میرے بندوں کو میری رحمت سے مایوس نہ بناؤ ۱۲

ع ۳ ۱۹ ۳

توضیح الکلام[۱] قولہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ الخ یہ لوگ جنت میں خواہ اول ہی سے بستے ہوں گے یا معافی کے بعد اور یا معاصی کی سزا بھگتنے کے بعد کیونکہ متقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان ہیں ان کو متقی اس وجہ سے کہا کہ یہ لوگ شرک سے بچنے والے ہیں اور بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ کا یہ مطلب ہے کہ ان کو اس وقت بھی ہر گروہ سے سلامتی ہے اور آئندہ بھی کسی شر کا احتمال نہیں ۱۲ قولہ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ الخ یہ اطلاع اس لئے دیجائے کہ تاکہ اس سے مطلع ہو کر ایمان اور تقوے کی رغبت اور کفر و معصیت کا ڈر ہو ۱۲ قولہ فَقَالُوْا سَلٰمًا

وقف لازم

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ الخ فرشتوں نے آکر السلام علیکم کہا ابراہیم علیہ السلام ان کو مہمان سمجھ کر فوراً ان کے لئے کھانا تیار کرکے لائے مگر چونکہ وہ فرشتے تھے انھوں نے کھایا نہیں تب حضرت ابراہیم علیہ السلام دل میں ڈرے کہ یہ لوگ کھانا کیوں نہیں کھاتے کیونکہ وہ فرشتے بشکل آدمی تھے آپ نے ان کو انسان ہی سمجھا اور کھانا نہ کھانے سے شبہ ہوا کہ یہ لوگ کہیں دشمن نہ ہوں کیونکہ دشمن دشمن کے گھر کا کھانا نہیں کھاتا ۱۲

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ○ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ

کہا تحقیق ہم تم سے ڈرتے ہیں۔ کہا انھوں نے مت ڈر تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھ کو ساتھ لڑکے

ابراہیمؑ کہنے لگے کہ ہم تو تم سے خائف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آپ خائف نہ ہوں ہم آپ کو ایک فرزند کی بشارت دیتے ہیں

عَلِيْمٍ ○ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

علم والے کے۔ کہا کیا بشارت دی تم نے مجھ کو اوپر اس بات کے کہ لگا ہے مجھ کو بڑھاپا پس ساتھ کس چیز کے

جو بڑا عالم ہوگا۔ ابراہیمؑ کہنے لگے کہ کیا تم مجھ کو اس حالت پر فرزند کی بشارت دیتے ہو کہ مجھ پر بڑھاپا آگیا سو کس چیز کی

تُبَشِّرُوْنَ ○ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ○

بشارت دیتے ہو مجھ کو۔ کہا انھوں نے بشارت دیتے ہیں ہم تجھ کو ساتھ حق کے پس مت ہو نا امیدوں سے

بشارت دیتے ہو۔ وہ (فرشتے) بولے کہ ہم آپ کو امر واقعی کی بشارت دیتے ہیں سو آپ ناامید نہ ہوں

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ○ قَالَ

کہا اور کون ناامید ہوتا ہے رحمت پروردگار اپنی کی سے مگر گمراہ۔ کہا

ابراہیمؑ نے فرمایا کہ بھلا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے بجز گمراہ لوگوں کے۔ فرمانے لگے

فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ

پس کیا ہے مہم تمھاری اے بھیجے ہوؤ۔ کہا انھوں نے تحقیق ہم بھیجے ہوئے ہیں طرف قوم

کہ تو یہ بتلاؤ کہ اب تم کو کیا مہم درپیش ہے اے فرشتو۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں

مُّجْرِمِيْنَ ○ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ اِلَّا امْرَاَتَهٗ

گنہگار کی۔ مگر کنبہ لوطؑ کا تحقیق ہم البتہ نجات دینے والے ہیں ان سب کو۔ مگر عورت اس کی

(مراد قوم لوطؑ ہے) مگر لوط (علیہ السلام) کا خاندان کہ ہم ان سب کو بچالیں گے۔ بجز ان کی (یعنی لوط علیہ السلام کی) بی بی کے کہ اس کی نسبت ہم نے

قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ○

مقرر کر رکھا ہے ہم نے یہ کہ وہ البتہ پیچھے رہنے والوں سے ہے۔ پس جب آئے کنبے لوطؑ کے پاس بھیجے ہوئے

تجویز کر رکھا ہے کہ وہ ضرور اسی قوم مجرم میں رہ جاوے گی۔ پھر جب وہ فرشتے خاندان لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ○ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ

کہا تحقیق تم قوم ہو ناپہچان۔ کہا انھوں نے بلکہ آئے ہیں ہم تیرے پاس ساتھ اس چیز کے کہ تھے بیچ اس کے

کہنے لگے کہ تم تو اجنبی آدمی (معلوم ہوتے) ہو۔ انھوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم آپ کے پاس وہ چیز لیکر آئے ہیں جس میں یہ لوگ

يَمْتَرُوْنَ ○ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ فَاَسْرِ

شک کرتے۔ اور آئے ہیں ہم تیرے پاس ساتھ حق کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں۔ پس لے چل

شک کیا کرتے تھے۔ اور ہم آپ کے پاس یقینی ہونیوالی چیز لیکر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔ سو آپ رات کے کسی حصہ میں

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

اہل اپنے کو بیچ ایک ٹکڑے کے رات سے اور پیروی کر پیچھاڑی ان کی کی اور نہ پھر کر دیکھے تم میں سے

اپنے گھر والوں کو لیکر (یہاں سے) چلے جایئے اور آپ سب کے پیچھے ہو لیجئے اور تم میں سے کوئی پیچھا پھر کر بھی نہ دیکھے

اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ○ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ

کوئی شخص اور چلے جاؤ جہاں حکم کئے جاتے ہو۔ اور مقرر کر دیا ہم نے طرف اس کی اس بات کو کہ

اور جس جگہ (جانے کا) تم کو حکم ہوا ہے اس طرف سب چلے جانا۔ اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کے پاس یہ حکم بھیجا کہ

توضیح الکلام [۱] **قولہ** عَلِيْمٍ الخ یعنی نبی ہوگا کیونکہ آدمیوں میں سب سے زیادہ علم انبیاء علیہم السلام کو ہوتا ہے مراد اس فرزند سے حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں ۱۲ [۲] **قولہ** فَلَا تَكُنْ الخ یعنی اپنے بوڑھاپے پر نظر نہ کیجئے کیونکہ ایسے اسباب عادیہ پر نظر کرنے سے ناامیدی کے وسوسے غالب ہوتے ہیں ۱۲ [۳] **قولہ** اِلَّا الضَّآلُّوْنَ الخ یعنی میں نبی ہو کر گمراہوں کی صفت سے کب موصوف ہو سکتا ہوں محض مقصود اس امر کا عجیب ہونا ہے باقی اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور مجھ کو امید سے بڑھ کر اس کا کامل یقین بعد اس کے فراست نبوت سے آپ کو معلوم ہوا کہ ان فرشتوں کے آنے سے علاوہ بشارت کے اور بھی کوئی مہم عظیم مقصود ہے اس لئے فرمانے لگے کہ جب قرائن سے مجھے معلوم ہو گیا کہ تمہارے آنے کا کچھ اور بھی مقصود ہے تو یہ بتلاؤ کہ اب تم کو کیا مہم درپیش ہے ۱۲

ربط الکلام [۱] **قولہ** فَلَمَّا جَآءَ الخ حضرت لوط علیہ السلام کے قصہ کی تکمیل ہے ۱۲

ع ۱۶

خلاصۃ الکلام [۱] **قولہ** فَلَمَّا جَآءَ الخ بحیرہ مردار جو ایک شمال عرب و جنوب شام میں جھیل شور ہے اس کے کنارے پر چند بستیاں تھیں سدوم و عمورہ وغیرہ ان کی ہدایت کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کو بھیجا لوطؑ کی بیوی ان ہی بستیوں کی تھی دو بیٹیوں کے سوا اور کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی تھی ان بستیوں کے لوگوں میں علاوہ کفر اور بت پرستی کے اغلام کی بھی سخت عادت تھی حضرت لوطؑ وعظ و پند کرتے تھے مگر وہ کب ماننے والے تھے آخر ان کی ہلاکی کے لئے فرشتے لڑکوں کی صورت میں حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کے پاس سے ہو کر لوطؑ کے پاس بھی آئے لوطؑ قوم کی عادت سے واقف تھے اول تو ان مہمانوں کے آنے سے ناخوش ہوئے مگر جب گھبرائے گئے قوم نے بارادۂ بد گھر کو آ گھیرا حضرت لوطؑ اور ان کی دونوں بیٹیاں اور بیوی فرشتوں کے حکم کے مطابق بستی چھوڑ کر باہر نکلے مگر آخر میں بیوی کو وطن اور قوم کی محبت نے مڑ مڑ کر پیچھے دیکھنے پر مجبور کیا وہ بھی نمک کا کھمبہ بن گئی اور صبح ہوتے ہی تمام بستی غارت ہو گئی ۱۲

أَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ۝ وَجَآءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

تحقیق جڑ ان کی کاٹی جاوے گی صبح ہوتے اور آئے اس شہر والے

صبح ہوتے ان کی بالکل جڑ ہی کٹ جاوے گی (یعنی بالکل ہلاک ہو جاویں گے) اور شہر کے لوگ خوب خوشیاں

يَسْتَبْشِرُونَ ۝ قَالَ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ۝

خوشیاں کرتے ہوئے کہا تحقیق یہ لوگ مہمان میرے ہیں پس مت فضیحت کرو مجھ کو

کرتے ہوئے پہونچے لوط نے فرمایا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھ کو فضیحت مت کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ ۝ قَالُوٓا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝

اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور مت رسوا کرو مجھ کو۔ کہا انھوں نے کیا نہیں منع کیا ہم نے تجھ کو سارے جہان سے

اور اللہ سے ڈرو اور مجھ کو رسوا مت کرو۔ وہ کہنے لگے کیا ہم آپ کو دنیا بھر کے لوگوں سے منع نہیں کر چکے

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيٓ إِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِينَ ۝ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي

کہا کہ یہ ہیں بیٹیاں میری اگر ہو تم کرنے والے قسم ہے زندگی تیری کی تحقیق وہ البتہ بیچ

لوط نے فرمایا کہ یہ میری (بہو) بیٹیاں موجود ہیں اگر تم میرا کہنا کرو آپ کی جان کی قسم وہ اپنی

سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۝

مستی اپنی کے سرگرداں تھے پس پکڑا ان کو آواز تند نے سورج نکلتے ہوئے

مستی میں مدہوش تھے پس سورج نکلتے نکلتے ان کو آواز سخت نے آ دبایا

فَجَعَلْنَا عٰلِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ

پس کیا ہم نے اوپر اس کے کو نیچے اس کے اور برسایا ہم نے اوپر ان کے پتھروں کو

پھر ہم نے ان بستیوں کا اوپر کا تختہ تو نیچے کر دیا اور ان لوگوں پر کنکر کے پتھر برسانا شروع

سِجِّيلٍ ۝ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ وَإِنَّهَا

کنکر سے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے پہچاننے والوں کے اور تحقیق وہ بستی

کئے اس واقعہ میں کئی نشانیاں ہیں اہل بصیرت کے لئے اور یہ بستیاں

لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنْ

البتہ بیچ راہ چلتے کے ہے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے ایمان والوں کے اور تحقیق تھے

ایک آباد سڑک پر ملتی ہیں ان بستیوں میں اہل ایمان کے لئے بڑی عبرت ہے اور بن والے

كَانَ أَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ لَظٰلِمِينَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا

رہنے والے بن کے البتہ ظالم پس بدلہ لیا ہم نے ان سے اور تحقیق وہ دونوں

(یعنی شعیب علیہ السلام کی امت بھی) بڑے ظالم تھے۔ سو ہم نے ان سے (بھی) بدلہ لیا اور دونوں (قوموں کی بستیاں)

لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۝

البتہ بیچ راستے ظاہر کے ہیں اور البتہ تحقیق جھٹلایا رہنے والے حجر کے نے پیغمبروں کو

صاف سڑک پر (واقع) ہیں اور حجر والوں نے (بھی) پیغمبروں کو جھوٹا بتلایا

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ وَكَانُوا

اور دیں ہم نے ان کو نشانیاں اپنی پس ہوئے ان سے منہ پھیرنے والے اور تھے

اور ہم نے ان کو اپنی (طرف سے) نشانیاں دیں سو وہ لوگ ان سے روگردانی (ہی) کرتے رہے اور وہ لوگ

فضیحت ۵۰ قولہ انہم لفی سکرتہم الخ یعنی آپ کی عمر کی قسم وہ لوگ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے ہیں بھلا بدمست اور سرشار حضرت لوط علیہ السلام کی کیا سنتے۔ حقیقت میں جب کسی قوم پر ادبار الٰہی نازل ہونے کو ہوتا ہے تب وہ بدعقلی میں ایسے اندھے ہو جاتے ہیں کہ کسی کی نہیں سنتے آج کل امراء اسلام کی عجیب حالت افسوسناک ہے شراب خوری عیاشی کاہلی بدعقلی میں ایسے اندھے ہو رہے ہیں کہ ان کو اپنی زمینداری کی پرواہ نہ تجارت کی نہ ملک کا انتظام نہ بیدار مغزی ہر کام میں ہوشیاری تو درکنار ملت و مذہب سے بھی ایسے غافل ہیں کہ یہ بھی نہیں سمجھ میں آتا کہ ان کا مذہب کیا ہے نہ مسلمانوں کی سی صورت نہ سیرت نہ کسی اسلامی فریضہ کی پابندی اسپر بے دین ملحدوں کی صحبت جو اسلام کی پابندی کو بربادی کا ذریعہ بتلاتے ہیں ۱۲ توضیح الکلام

۵۲ قولہ وانہا لبسبیل الخ یعنی وہ گاؤں الٹے ہوئے قریش کو جبکہ ملک شام میں تجارت کیلئے جاتے ہیں تو سیدھے رستہ پر ملتے ہیں ان کے کھنڈرات کے آثار موجود ہیں پھر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے

۵۳ قولہ وان کان اصحٰب الایکۃ قصہ اصحاب ایکہ کا ہے ایکہ درختوں کے بن کو کہتے ہیں یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہے جو مدین کے گرد بسی ہوئی تھی اس کی تائید روح المعانی کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدین اور اصحاب ایکہ دو گروہ (قومیں) تھیں جنکی طرف اللہ تعالےٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو نبی بناکر بھیجا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ مدین کے پاس درختوں کا جھنڈ تھا اسی وجہ سے اہل مدین ہی کو اصحاب ایکہ کہتے ہیں مدین قلزم کے کنارہ پر عرب کے گوشہ مشرق وشمال میں آباد تھا وہاں کے لوگ بہت بدکردار تھے حضرت شعیب علیہ السلام کا کہنا نہیں مانتے تھے تب خدا تعالےٰ نے اس قوم بد سے انتقام لیا پہلے زلزلہ کی ہیبت ناک آواز محسوس ہوئی اور زمین سے مادہ آتشیں اور گرم بخارات نکل کر دھواں سا ابر کی طرح نمودار ہوا اسی لیے ان کی ہلاکت کے دن کو یوم الظلہ کہتے تھے اس حادثہ میں وہ قوم نیست و نابود ہو گئی ۱۲

وقف لازم — ع ۵ ۱۹ ۵

يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

تراشتے پہاڑ سے گھر امن چاہنے والے پس پکڑا ان کو آواز تند نے

بناتے وہ لوگ پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے تھے کہ امن میں رہیں سو ان کو صبح کے وقت آواز سخت نے

مُصْبِحِينَ ۝ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَمَا

صبح ہوتے پس نہ کفایت کیا ان سے اس چیز نے کہ تھے کماتے اور نہیں

آ پکڑا سو ان کے (دنیوی) ہنر ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور

خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ

پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور اس چیز کو کہ درمیان انکے ہے مگر ساتھ حق کے اور تحقیق

ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان کی درمیانی چیزوں کو بغیر مصلحت کے نہیں پیدا کیا اور ضرور

السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

قیامت البتہ آنے والی ہے پس درگذر کر درگذر کرنا نیک تحقیق رب تیرا وہ ہے

قیامت آنے والی ہے سو آپ خوبی کے ساتھ درگذر کیجئے بلاشبہ آپ کا رب

الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَ

پیدا کرنے والا جاننے والا اور البتہ تحقیق دیں ہم نے تجھ کو سات چیزیں کہ دوہرائی جاتی ہیں اور

بڑا خالق بڑا عالم ہے اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو (نماز میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں اور

الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ

قرآن بڑا مت لمبی کر دونوں آنکھیں اپنی طرف اس چیز کی کہ فائدہ دیا ہے ہم نے ساتھ اسکے

قرآن عظیم دیا آپ اپنی آنکھ اٹھا کر بھی اس چیز کو نہ دیکھئے جو کہ ہم نے مختلف قسم کے کافروں کو

أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

کتنی قسموں کو ان میں سے اور مت غم کھا اوپر ان کے اور نیچے کر بازو اپنے کو واسطے ایمان والوں کے

برتنے کے لئے دے رکھی ہے اور ان پر غم نہ کیجئے اور مسلمانوں پر شفقت رکھئے

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۝ كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ۝

اور کہہ تحقیق میں ڈرانے والا ہوں ظاہر جس طرح اتارا ہم نے اوپر بانٹنے والوں کے

اور کہہ دیجئے کہ میں کھلم کھلا (تم کو عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں۔ جیسا ہم نے (وہ عذاب) ان لوگوں پر نازل کیا ہے۔

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ

جنہوں نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے پس قسم ہے رب تیرے کی البتہ سوال کریں گے ہم ان سے

جنہوں نے حصے کر رکھے تھے یعنی آسمانی کتاب کے مختلف اجزاء قرار دے رکھے تھے۔ سو آپ کے پروردگار کی قسم ہم ان

أَجْمَعِينَ ۝ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ

سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے پس آشکارا کر اس چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہے تو

ان سب سے ان کے اعمال کی ضرور باز پرس کریں گے غرض آپ کو جس بات کا حکم کیا گیا ہے اسکو (تو) صاف صاف سنا دیجئے

أَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ الَّذِينَ

اور منہ پھیر لے مشرکوں سے تحقیق ہم نے کفایت کیا تجھ کو ٹھٹھا کرنے والوں سے وہ جو

اور ان مشرکین کی پرواہ نہ کیجئے یہ لوگ جو ہنستے ہیں (اور) اللہ تعالے

نزول الکلام ۸۳ فاخذتہم الصیحۃ الخ ایک مرتبہ قریش کے سات قافلے مال اسباب سے لدے ہوئے مگر مسلمانوں کے آئے ان کو دیکھ کر بعض صحابہ نے کہا کہ اگر یہ مال ہمارے پاس ہوتا تو ہم خوب خیرات کرتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر مبارک میں بھی کچھ داعیہ گذرا کہ دیکھو کفار اور مشرک لوگ کیسے خوش عیش ہیں کہ زندگی مزے سے گذارتے ہیں اور مسلمان بیچارے کھانے کپڑے تک سے محتاج ہیں اس وقت تسلی خاطر کیلئے یہ آیت اتری ۱۲ توضیح الکلام ۸۵ قولہ الا بالحق الخ بلکہ اس مصلحت سے پیدا کیا کہ اُن کو دیکھ کر صانع عالم کے وجود اور وحدت اور عظمت پر استدلال کریں اس کے احکام کی اطاعت کریں اور جو استدلال کر کے بھی جو اطاعت احکام الٰہی نہ کرے اس کو عذاب دیا جائے ۸۵ قولہ فاصفح الصفح الجمیل الخ یعنی اس غم میں نہ پڑئیے اور اس کا خیال ملال ذرا نہ کیجئے اور خوبی یہ کہ شکوہ شکایت بھی نہ کیجئے کیونکہ پروردگار عالم کو سب کا حال معلوم ہے آپ کے صبر کا بھی ان کی شرارت کا بھی اس لئے اُن سے پورا پورا بدلہ لے لیگا اور خالق ہونے کا ذکر اس جگہ بطور استدلال کیا کیونکہ خالق ہونا دلیل ہے عالم ہونیکی چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے الا یعلم من خلق الخ ۸۷ قولہ سبعا الخ یعنی آپ ان کے معاملہ کو اپنے ساتھ نہ دیکھئے کیونکہ یہ غم کا باعث ہوتا ہے بلکہ جو کچھ ہمارا معاملہ آپ کے ساتھ ہے اس کو دیکھئے کہ ہم کس قدر لطف و عنایت کرتے ہیں کہ ہم نے تم کو سات آیتیں جو نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور جو اپنے مضامین کی جامعیت کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ ان کے دینے کو یوں کہا جا

الربع

کر قرآن عظیم دیا اور ان سے سورۂ فاتحہ مراد ہے جو اپنی عظمت کے سبب ام القرآن سے ملقب ہے تو آپ تو اس نعمت کی طرف دیکھئے اور اس انعام کے دینے والے کی طرف نگاہ رکھئے اس سے فرحت اور سرور ہوگا اور لوگوں کے عناد و خلاف اپنی نفوس کی مالی ثروت پر نگاہ نہ ڈالئے ان لوگوں کے سات قافلوں سے یہ سات آیتیں بدرجہا افضل ہیں ۸۸ قولہ ولا تمدن الخ یعنی ان مخالفوں کے مال و متاع کیطرف نظر اٹھا کر نہ دیکھئے نہ اس لحاظ سے کہ ان پر دشمن خدا سمجھ کر غصہ کرو کہ یہ نعمتیں انکے پاس نہ ہوتیں ۱۲

یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ ج فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○ وَلَقَدْ نَعْلَمُ

مقرر کرتے ہیں ساتھ اللہ کے معبود اور پس البتہ جانیں گے اور البتہ تحقیق جانتے ہیں ہم

کے ساتھ دوسرا معبود قرار دیتے ہیں ان سے آپ کیلئے ہم کافی ہیں سو ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے اور واقعی ہم کو معلوم ہے

اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ ○ لا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَ

یہ کہ تو تنگ ہو جاتا ہے سینہ تیرا ساتھ اس چیز کے کہ کہتے ہیں۔ پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے اور

کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں اس سے آپ تنگدل ہوتے ہیں سو اسکا علاج یہ ہے کہ آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتے رہئے

کُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ○ لا وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ○ ع

ہو سجدہ کرنے والوں سے اور عبادت کر پروردگار اپنے کو یہاں تک کہ آوے تجھ کو موت

اور نماز پڑھنے والوں میں رہئے اور آپ اپنے رب کی عبادت کرتے رہئے یہاں تک کہ آپ کو موت آجاوے

سُوْرَۃُ النَّحْلِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّسِتَّۃَ عَشَرَ رُکُوْعًا

یہ سورہ نحل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

کلماتہا ۱۸۴۱ وحروفہا ۷۹۰۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ ط سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا

آیا حکم اللہ کا پس مت جلدی کرو اس کو پاک ہے وہ اور بلند ہے اس چیز سے

خدائے تعالیٰ کا حکم آپہونچا سو تم اس میں جلدی مت مچاؤ وہ لوگوں کے شرک سے پاک اور

یُشْرِکُوْنَ ○ یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی

کہ شریک کرتے ہیں اتارتا ہے فرشتوں کو ساتھ روح کے حکم اپنے سے اوپر

برتر ہے۔ وہ فرشتوں (کی جنس یعنی جبرئیل ع) کو وحی یعنی اپنا حکم دے کر

مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا

جس کے چاہتا ہے بندوں اپنے سے یہ کہ ڈراؤ ساتھ اس بات کے کہ نہیں کوئی معبود مگر میں

اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں (یعنی انبیاء پر) نازل فرماتے ہیں یہ کہ خبردار کردو کہ میرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں

فَاتَّقُوْنِ ○ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط تَعٰلٰی عَمَّا

پس ڈرو مجھ سے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے بلند ہے اس چیز سے

سو مجھ سے ڈرتے رہو آسمانوں کو اور زمین کو حکمت سے بنایا وہ ان کے شرک سے

یُشْرِکُوْنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ فَاِذَا ھُوَ خَصِیْمٌ

کہ شریک لاتے ہیں پیدا کیا انسان کو نطفے سے پس ناگہاں وہ جھگڑنے والا ہے

پاک ہے (اور) انسان کو نطفہ سے بنایا پھر وہ یکایک کھلم کھلا

مُّبِیْنٌ ○ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَھَا لَکُمْ فِیْھَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْھَا

ظاہر اور چارپایوں کو پیدا کیا انکو واسطے تمہارے بیچ اسکے اسباب گرمی کا اور فائدے ہیں اور اسمیں سے

جھگڑنے لگا۔ اور اسی نے چوپایوں کو بنایا ان میں تمہارے جاڑے کا بھی سامان ہے اور بھی بہت فائدے ہیں اور ان میں سے

توضیح الکلام ۱۲ قولہ حتی یاتیک الیقین الخ یعنی مرتے دم تک ذکر و عبادت میں مشغول رہئے اس میں علاوہ مامور بہ اور ماجور علیہ ہونیکے یہ بھی فائدہ ہے کہ اپنے آپ کو عبادت ہی میں مشغول رکھنے سے دوسرا شغل جس سے آپ کے سینہ میں تنگی ہو دور یا کم ہو جائے گا ۱۲

ع ۶ / ۲۰ / ۶

سورۃ النحل اس سورت کا نام نحل اس وجہ سے ہے کہ اس میں شہد کی مکھی کا جس کو عربی میں نحل کہتے ہیں قصہ مذکور ہے جس سے بہت بڑی عبرت منکرین خدا کے واسطے ہے اور اس سورت کا ایک نام سورہ نعم بھی ہے کیونکہ اس میں بہت نعمتیں اللہ تعالیٰ کی مذکور ہیں اور اس سورت سے بڑا مقصد اللہ تبارک و تعالیٰ کی تنزیہ اور ہر صفت کمال کے ساتھ موصوف ہونے کو بیان کرنا ہے ۱۲

نزول الکلام ۱۲ قولہ اتی امر اللہ الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اقتربت الساعۃ وانشق القمر نازل ہوا تو کفار آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ شخص مدعی ہے کہ قیامت قریب آگئی اسلئے کچھ بداعمالیاں کم کرو اور حالت درست کرنے کی فکر کرو یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ ہوتا کیا ہے جب انھوں نے سمجھ لیا کہ کچھ ہوتا ہوا تا نہیں تو بولے کہ میاں ہم کو تو قیامت وغیرہ کچھ بھی نظر نہیں آتی اس پر یہ آیت اتری کہ اقترب للناس حسابہم الخ تو وہ لوگ پھر ڈرے جب کچھ زیادہ دن گذر گئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جن باتوں سے تم ہم کو ڈرایا کرتے ہو ہم نے تو اس کا کوئی نشان اب تک پایا نہیں اسوقت یہ نازل ہوا کہ اتی امر اللہ الخ تو سب حاضرین گھبرا گئے اور نظریں آسمان کی جانب اٹھالیں اور خیال کیا کہ حقیقۃً آہی گیا پھر نازل ہوا کہ فلا تستعجلوہ اس وقت اطمینان ہوا ۱۲

خواص الکلام ۱۲ سورۂ نحل اگر یہی سورت کو لکھ کر کسی باغ میں رکھ دے تو تمام درختوں کے پھل جاتے رہیں اور کسی مجمع میں رکھدے سب پراگندہ اور تباہ ہو جاویں اور اس وجہ سے بجز ظالم کے دوسرے کے لئے یہ عمل کرنا جائز نہیں اور ظالم کو بھی اسی قدر تکلیف دینا درست ہے کہ جس قدر اس کا ظلم ہے ۱۲

تَأْكُلُونَ ○ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ

اور واسطے تمہارے بیچ اس کے جمال ہے جس وقت کہ شام کو چگا لاتے ہو اور جب چگانے کو نکالتے ہو — کھاتے ہو

کھاتے بھی ہو اور ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے جبکہ (ان کو) شام کے وقت لاتے ہو اور جب کہ (انکو) صبح کے وقت چھوڑ دیتے ہو

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ

اور اٹھا لیجاتے ہیں بوجھ تمہارے طرف کسی شہر کی کہ نہ تھے تم پہنچنے والے اس کے مگر ساتھ آدھی جان کے

اور وہ تمہارے بوجھ بھی (لاد کر) ایسے شہر کو لیجاتے ہیں جہاں تم بدوں جان کو محنت میں ڈالے ہوئے (خود بھی) نہیں پہنچ سکتے تھے

إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ

تحقیق پروردگار تیرا البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے — اور پیدا کئے گھوڑے اور خچریں اور گدھے

واقعی تمہارا رب بڑی شفقت اور رحمت والا ہے — اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کیے

لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ وَعَلَى اللَّهِ

تاکہ چڑھو ان پر اور واسطے زینت کے اور پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ نہیں جانتے تم — اور اوپر اللہ کے

تاکہ تم ان پر سوار ہو اور نیز زینت کیلئے بھی اور وہ ایسی ایسی چیزیں بناتا ہے جن کی تم کو خبر بھی نہیں — اور سیدھا

قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ○

ہے بیچ سیدھی راہ اور بعضی ان میں سے کج ہے اور اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تم کو سب کو

رستہ اللہ تک پہنچتا ہے اور بعضے رستے ٹیڑھے بھی ہیں اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو (منزل) مقصود تک پہونچا دیتا

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ

وہی ہے جس نے اتارا آسمان سے پانی واسطے تمہارے اس میں سے پینا ہے اور اس میں سے درخت ہیں

وہ ایسا ہے جس نے تمہارے واسطے آسمان سے پانی برسایا جس سے تم کو پینے کو ملتا ہے اور اس (کے سبب) سے درخت (پیدا ہوتے)

فِيهِ تُسِيمُونَ ○ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَ

کہ بیچ اس کے چراتے ہو — اگاتا ہے واسطے تمہارے ساتھ اس کے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور

ہیں جن میں تم چرنے چھوڑ دیتے ہو — (اور) اس (پانی) سے تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور

الْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ

انگور اور ہر ایک میووں سے — تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے اس قوم کے

انگور اور ہر قسم کے پھل (زمین سے) اگاتا ہے۔ بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے (توحید کی)

يَتَفَكَّرُونَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَ

کہ فکر کرتے ہیں — اور مسخر کیا واسطے تمہارے رات اور دن اور سورج اور چاند اور

دلیل (موجود) ہے — اور اس نے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو (اپنا) مسخر (قدرت) بنایا اور

النُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○

تارے مسخر ہیں ساتھ حکم اس کے کے — تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں

ستارے (بھی) اس کے حکم سے مسخر ہیں — بیشک اس میں (بھی) عقلمند لوگوں کے لئے چند دلیلیں (موجود) ہیں

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

اور جو کچھ پھیلا دیا ہے واسطے تمہارے بیچ زمین کے کہ مختلف ہیں رنگ اس کے — تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے

اور ان چیزوں کو بھی (بنایا) جن کو تمہارے لئے اس طور پر پیدا کیا کہ ان کی اقسام مختلف ہیں — بیشک اس میں (بھی) سمجھدار لوگوں کے لئے

توضیح الکلام لہ قولہ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ الخ اس آیت میں جانوروں میں سے صرف ان ہی کے ساتھ استدلال ہے جو خاص کر سواری ہی کے کام آتے ہیں اور زینت بھی دیتے ہیں اور ان آیتوں سے اس پر دلیل پکڑ سکتے ہیں کہ جمال اور زینت درست ہے اور اس میں اور تکبر و تفاخر میں فرق یہ ہے کہ جمال اور زینت تو اپنا دل خوش کرنے کے لئے ہوتی ہے یا اس لئے کہ تا کہ اللہ تعالے کی نعمت ظاہر ہو اور دل میں یہ خیال ہو کہ نہ میں اس نعمت کا مستحق ہوں اور نہ دوسروں کو میں حقیر سمجھتا ہوں بلکہ اس کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ یہ سب انعامات منعم حقیقی کی طرف سے ہیں اور جس زینت میں کہ دوسروں کو حقیر اور اپنے آپکو دوسروں سے شان میں اونچا ظاہر کرنا اور اپنے آپ کو اس زینت کا مستحق سمجھنا پایا جاوے اس کو تکبر اور تفاخر کہتے ہیں جو ناجائز بلکہ حرام ہے ان چند چیزوں کو شمار کر کے آگے فرمایا کہ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ اس میں ان تمام چیزوں کی طرف اشارہ کر دیا جو اس وقت تک ظہور میں نہیں آئی تھیں بلکہ آئندہ آنیوالی تھیں جیسے ریل گاڑی دخانی جہاز ہوائی جہاز وغیرہ کیونکہ عرب اس وقت تک ان چیزوں کو کیا جانتے تھے لیکن خدا تعالے کا علم سب چیزوں کو محیط ہے ۱۲

ع ۹ / ۷

لہ قولہ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ الخ اس کے دو مطلب بیان کئے گئے ہیں ایک تو یہ کہ جب تم خدا تعالیٰ کا ایک ہونا بدلائل یقین کر چکے تو اب یہ جاؤ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے کہ وہ سیدھا راستہ بتلا دے چنانچہ اس نے انبیا بھیجے اور دلیلیں اور معجزات ظاہر کئے مگر کچھ رستے ٹیڑھے بھی ہیں جو خدا تعالے کی طرف سے نہیں اگر کوئی کہے کہ اس نے ٹیڑھے رستے کیوں پیدا ہونے دئے جواب یہ ہے کہ یہ اس کی مشیت ہے جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے اگر وہ چاہتا تو سب کو ہدایت کر دیتا لیکن باایں ہمہ ذکر کرنے میں اس کی کوئی مصلحت ہے ۱۲ بعض مفسرین نے اس آیت کا یہ مطلب لیا ہے کہ دلائل اور معجزات سے جو رستہ سیدھا دین کا ثابت ہوتا ہے وہ خاص اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اور بعض رستے بدین کے خلاف ہیں وہ ٹیڑھے بھی ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ تک رسائی نہیں ہو سکتی اور بعض تو سیدھے رستے پہنچتے ہیں اور بعض ٹیڑھے پر اور اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا لیکن صراط مستقیم تک اسی کو پہونچاتے ہیں جو اس کا طالب ہی ہو چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا الخ لہذا تم لوگوں کو چاہئے کہ ان … دلائل میں غور کرو اور ان سے نفع حاصل کرو … ۱۲

لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ○ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا

واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہیں اور وہ ہے جس نے مسخر کیا دریا کو تو کہ کھاؤ اس میں سے گوشت

دلیل (توحید موجود) ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس نے دریا کو (بھی) مسخر بنایا کہ اس میں سے تازہ تازہ گوشت

طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ج وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ

تازہ اور نکالو اس میں سے گہنا کہ پہنتے ہو اس کو اور دیکھتا ہے تو کشتیوں کو پانی پھاڑنے والی

کھاؤ اور اس میں سے (موتیوں کا) گہنا نکالو جس کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ اس (دریا) میں

فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ وَأَلْقَىٰ فِي

بیچ اس کے اور تو کہ ڈھونڈو فضل اس کے سے اور تو کہ تم شکر کرو اور ڈالے بیچ

(اس کا) پانی چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہیں اور تاکہ تم خدا کی روزی تلاش کرو اور شکر کرو اور اس نے

الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ

زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہل جاوے ساتھ تمہارے اور نہریں اور راہیں تو کہ تم

زمین میں پہاڑ رکھ دئے تاکہ وہ (زمین) تم کو لیکر ڈگمگانے (اور ہلنے) نہ لگے اور اس نے نہریں اور رستے بنائے تاکہ منزل مقصود

تَهْتَدُونَ ○ وَعَلَامَاتٍ ط وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ○ أَفَمَنْ يَخْلُقُ

راہ پاؤ اور نشانیاں راہ کی اور ساتھ تاروں کے وہ راہ پاتے ہیں آیا پس جو شخص کہ پیدا کرتا ہے

تک پہنچ سکو اور بہت سی نشانیاں بنائیں اور تاروں سے بھی لوگ رستہ معلوم کرتے ہیں سو کیا جو شخص پیدا کرتا ہو وہ

كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ط أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ

مانند اس کی ہے کہ نہیں پیدا کرتا کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم اور اگر گنو تم نعمتیں اللہ کی

اس جیسا ہو جاویگا جو پیدا نہیں کر سکتا۔ پھر کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو

لَا تُحْصُوهَا ط إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ

نہ پورا گن سکو اس کو تحقیق اللہ البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہو تم

(کبھی) نہ گن سکو واقعی اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے پوشیدہ اور

وَمَا تُعْلِنُونَ ○ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ

اور جو ظاہر کرتے ہو تم اور ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں سوائے اللہ کے نہیں پیدا کرتے

ظاہر احوال سب جانتے ہیں اور جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں

شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○ ط أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ج وَمَا يَشْعُرُونَ لا

کچھ اور وہ پیدا کئے جاتے ہیں مردے ہیں نہیں زندے اور نہیں جانتے

کر سکتے اور وہ خود ہی مخلوق ہیں۔ وہ (معبود بے جان) مردے (بے جان) ہیں۔ زندہ نہیں۔ اور ان کو خبر نہیں کہ وہ مردے

أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ○ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ج فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

کب اٹھائے جاویں گے معبود تمہارا معبود اکیلا ہے پس جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے

کب اٹھائے جاویں گے تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ○ لَا جَرَمَ أَنَّ

ساتھ آخرت کے دل ان کے انکار کرنے ہیں اور وہ تکبر کرنے والے ہیں نہیں شک ہے کہ

لاتے۔ ان کے دل (معقول بات سے) منکر ہو رہے ہیں اور وہ (قبول حق سے) تکبر کرتے ہیں۔ (اور) ضروری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ

توضیح الکلام ۵۱ قولہ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ الخ پہلی بار حق تعالیٰ نے اپنی ذات کا ثبوت اجسام سماویہ سے کیا تھا پھر انسان کے بدن اور نفس سے پھر عجیب الخلقت حیوانات سے پھر نباتات کے عجیب حالات سے اب اپنے وجود پر اس صفت سے دلیل پکڑتے ہیں جو عناصر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ان میں سب سے پہلے پانی کا ذکر ہے آیت میں بحر سے سمندر مراد ہے جو زمین کے چاروں طرف محیط ہے اور تقریباً چوتھائی زمین کھلی ہوئی ہے جہاں انسانوں اور حیوانوں کی آبادی ہے تو ذرا اس پانی پر غور کرو کہ کہاں سے آیا اور کس نے اس کو پیدا کیا۔ پھر یہ سوچو کہ اس قدر گہرا پانی انسان نے کیسے رام کیا یہ سب اسی خالق حکیم کے کرشمے ہیں کہ انسان کے آرام کے واسطے ان سب چیزوں کو اس کے لئے مسخر اور تابعدار بنا دیا تاکہ بڑے بڑے جہاز اس پر چلا کر ایک جزیرہ سے دوسرے جزیرہ میں پہونچیں اور تاکہ اس سے مچھلی پکڑ کر کھائیں اور پھر یہ لطف دیکھو کہ پانی تو سمندر کا کھاری لیکن اس میں مچھلی کا گوشت بجائے کھاری کے بالکل تیار اور اس سمندر میں غوطہ لگا کر کس قدر اطمینان سے زیور نکالتے ہو حالانکہ سینکڑوں گز گہرے پانی میں گھس کر زندہ نکل آنا ہی ایک اچنبھے کی بات ہے نہ کہ اس سے کارآمد چیز بھی ساتھ نکال کر لانا۔ زیور سے مراد موتی اور مونگا ہے جن کو زیور بنا کر عورتیں پہنتی ہیں ۱۲ ۵۲ قولہ وَتَرَى الْفُلْكَ الخ یعنی کشتیوں کو دیکھو جو ہوا کے زور سے چلتی ہیں اور پانی کو چیر پھاڑ کر کس قدر تیزی کے ساتھ آتی جاتی ہیں اس سے ہوا اور آگ کا مسخر ہونا بھی معلوم ہو گیا پھر ان کشتیوں میں مال لاد کر لاتے اور لیجاتے ہیں اس سے مالداری حاصل ہوتی ہے جس کو وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ میں بیان فرمایا لہٰذا ان سب امور سے نکلا کہ وہی خدا تعالیٰ مستحق شکر ہے یہاں معاملہ برعکس کر رکھا ہے کہ بجائے اس کا شکر گذار ہونے کے اپنی کاریگری اور سائنس دانی پر اترا ناز کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو بھولے ہوئے ہیں ۱۲

ع ۲ ۱۲ ۸

۵۳ قولہ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ الخ یعنی بعض کو علم ہی نہیں اور بعض کو تعیین معلوم نہیں اور معبود کے لئے علم محیط چاہیئے خاص کر بعث کا کیونکہ اس پر جزا ہوگی عبادت اور عدم عبادت کی اس لئے اس کا علم معبود کے لئے بہت ہی مناسب ہے تو یہ معبودان باطل علم میں خدا تعالیٰ کی برابر نہیں ہو سکتے ۱۲

اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡتَکۡبِرِیۡنَ ○

اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ نہیں دوست رکھتا تکبر کرنے والوں کو

ان کے سب احوال پوشیدہ و ظاہر جانتے ہیں یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے

وَاِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّکُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ○

اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے کیا اتارا ہے پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں کہانیاں ہیں پہلوں کی

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا چیز نازل فرمائی ہے تو کہتے ہیں وہ تو محض بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے چلی آرہی ہیں

لِیَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَہُمۡ کَامِلَۃً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِیۡنَ

تو کہ اٹھاویں بوجھ اپنے پورے دن قیامت کے اور بعضے گناہ ہوں ان لوگوں کے سے

نتیجہ اس (کہنے) کا یہ ہوگا کہ ان لوگوں کو قیامت کے دن اپنے گناہوں کا پورا بوجھ اور جن کو یہ لوگ

یُضِلُّوۡنَہُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوۡنَ ○ قَدۡ مَکَرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ

کہ گمراہ کرتے ہیں ان کو بغیر علم کے خبردار ہو برا ہے جو کچھ بوجھ اٹھاتے ہیں تحقیق مکر کیا تھا ان لوگوں نے جو

بے علمی سے گمراہ کر رہے تھے ان کے گناہوں کا بھی کچھ بوجھ اپنے اوپر اٹھانا پڑے گا خوب یاد رکھو کہ جس گناہ کو یہ اپنے اوپر لاد رہے

قَبۡلِہِمۡ فَاَتَی اللّٰہُ بُنۡیَانَہُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیۡہِمُ السَّقۡفُ

پہلے ان سے تھے پس آیا عذاب اللہ کا عمارت ان کی کے پاس بنیادوں سے پس گر پڑی اوپر ان کے چھت

ہیں وہ برا بوجھ ہے جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں انھوں نے بڑی بڑی تدبیریں کیں سو اللہ تعالیٰ نے ان کا بنا بنایا گھر جڑ بنیاد سے ڈھا دیا پھر اوپر سے

مِنۡ فَوۡقِہِمۡ وَاَتٰىہُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ○ ثُمَّ

اوپر ان کے سے اور آیا ان کے پاس عذاب اس جگہ سے کہ نہیں جانتے تھے پھر

ان پر چھت آپڑی (یعنی ہوا) اور (علاوہ ناکامی کے) ان پر (خدا کا) عذاب ایسی طرح آیا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا پھر

یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یُخۡزِیۡہِمۡ وَیَقُوۡلُ اَیۡنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ کُنۡتُمۡ

دن قیامت کے رسوا کرے گا ان کو اور کہے گا کہاں ہیں شریک میرے وہ جو تھے تم

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور یہ کہے گا کہ میرے شریک جن کے بارے میں تم

تُشَآقُّوۡنَ فِیۡہِمۡ ؕ قَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡیَ الۡیَوۡمَ

جھگڑتے بیچ ان کے کہیں گے وہ لوگ کہ دیئے گئے تھے علم تحقیق رسوائی آج کے دن

بڑا جھگڑا کرتے تھے (وہ اب) کہاں ہیں جاننے والے کہیں گے کہ آج پوری رسوائی

وَالسُّوۡٓءَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰىہُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡۤ

اور برائی اوپر کافروں کے ہے قبض کرتے تھے ان کو فرشتے اس حالت میں کہ ظلم کرنے والے تھے

اور عذاب کافروں پر ہے جن کی جان فرشتوں نے حالت کفر پر قبض کی تھی یعنی آخر وقت تک

اَنۡفُسِہِمۡ ۪ فَاَلۡقَوُا السَّلَمَ مَا کُنَّا نَعۡمَلُ مِنۡ سُوۡٓءٍ ؕ بَلٰۤی اِنَّ اللّٰہَ

جانوں اپنی کو پس ڈالی انھوں نے صلح نہ تھے ہم کرتے کچھ برائی یوں نہیں تحقیق اللہ

کافر رہے پھر کافر لوگ صلح کا پیغام ڈالیں گے کہ ہم تو کوئی برا کام نہ کرتے تھے کیوں نہیں بیشک اللہ تعالیٰ کو

عَلِیۡمٌۢ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ

جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے پس داخل ہو دروازوں دوزخ کے میں ہمیشہ رہنے والے

تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے سو جہنم کے دروازوں میں (سے جہنم میں) داخل ہو جاؤ (اور) اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہو

نزول الکلام ۔ ۵۱ قولہ واذا قیل الخ یہ آیت نضر بن حارث کے بارہ میں نازل ہوئی کیونکہ اس کے پاس تاریخ کی کتابیں تھیں اور یہ دعویٰ رکھتا تھا کہ میرا کلام اس کلام سے بہتر ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے

توضیح الکلام ۵۲ قولہ ومن اوزار الذین الخ یعنی کچھ گناہ ان لوگوں کا بھی اٹھانا پڑے گا جن کو گمراہ کیا۔ گمراہ کرنے سے مراد یہ ہی کہنا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے چلی آرہی ہیں کیونکہ اس کہنے سے دوسرے آدمی کا اعتقاد خراب ہوتا ہے اور جو شخص کسی کو گمراہ کیا کرتا ہے اس گمراہ کو تو گمراہی کا گناہ ہو جاتا ہے اور اس گمراہ کرنے والے کو اس کی گمراہی کے سبب بن جانے کا۔ اس سبب بن جانے کے گناہ کو کچھ بوجھ فرمایا اور اپنے گناہ کا پورا پورا اٹھانا ظاہر ہے ۱۲

ع ۴ ۹ ۳

۵۳ قولہ فخر علیہم السقف الخ ایسے ہی ان لوگوں نے جو گمراہ کرنے کی یہ تدبیر نکالی ہے کہ ایسی باتیں کر کے بہکاتے ہیں سو یہ تدبیریں حق کے مقابلہ میں نہ چلیں گی بلکہ خود ان ہی پر ان کا وبال و عذاب ہوگا اور جس طرح چھت آپڑنے سے سب دبکر رہ جاتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بالکل خائب و خاسر ہوئے ۱۲

۵۴ قولہ من حیث لا یشعرون الخ کیونکہ توقع تو اس تدبیر میں کامیابی کی تھی خلاف توقع ان پر ناکامی سے بڑھ کر عذاب آگیا جو کوسوں بھی ان کے ذہن میں نہ تھا ۱۲

۵۵ قولہ الذین تتوفٰہم الملٰئکۃ الخ یہ کفار کی رسوائی اور قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ اس روز ان سے خدا تعالیٰ پوچھیگا کہ جنکو تم نے دنیا میں میرا شریک بنا رکھا تھا وہ کہاں ہیں جواب کچھ نہ آئے گا سرنگوں ہو جائیں گے ان کو جھڑکنے کے لئے علما و انبیاء ملائکہ کہیں گے کہ یہ بڑے بدنصیب اور قابل سزا ہیں مرتے دم تک یعنی اس وقت تک کہ فرشتے جان نکالنے آئے اپنی اسی بت پرستی اور بدکاری میں اپنی جانوں پر ستم ڈھا رہے تھے اس وقت بھی ان کو توبہ نصیب نہ ہوئی اس پر وہ بدبخت سر نیچا کر کے ان اہل علم کے جواب میں کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کوئی بھی برا کام نہیں کرتے تھے ان کے جھوٹ بولنے پر فرشتے کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو تمہارے اعمال حق تعالیٰ کو معلوم ہیں اسکے بعد انکو فیصلہ سنایا جائیگا کہ چلو جہنم کے دروازوں میں گھسو جہاں تمکو سدا رہنا ہوگا اس کے بعد ارشاد ہے

فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا

بیچ اس کے پس البتہ بُری ہے جگہ تکبر کرنے والوں کی اور کہا گیا ہے واسطے ان لوگوں کے جو پرہیزگاری کرتے ہیں کیا

غرض تکبر کرنے والوں کا وہ بُرا ٹھکانا ہے اور جو لوگ شرک سے بچتے ہیں ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا

أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا

کیا اُتارا ہے پروردگار تمہارے نے کہا انھوں نے بھلائی واسطے ان لوگوں کے کہ احسان کرتے ہیں بیچ اس دنیا کے

چیز نازل فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ بڑی خیر نازل فرمائی ہے جن لوگوں نے نیک کام کئے ہیں ان کے لئے اس دنیا میں بھی

حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ○ جَنَّاتُ

بھلائی ہے اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے اور البتہ بہتر ہے گھر پرہیزگاروں کا بہشتیں ہیں

بھلائی ہے اور عالم آخرت تو اور زیادہ بہتر ہے اور واقعی وہ شرک سے بچنے والوں کا اچھا گھر ہے وہ گھر ہمیشہ

عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ

ہمیشہ رہنے کی داخل ہوں گے اُن میں چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں واسطے انکے ہے بیچ اُن کے جو چاہیں

رہنے کے باغ ہیں جن میں یہ داخل ہوں گے اُن باغوں کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جس چیز کو انکا جی چاہیگا وہاں انکو ملے گی

كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ○ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ

اسی طرح جزا دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جو لوگ کہ قبض کرتے ہیں اُن کو فرشتے

(غرض) اسی طرح کا عوض اللہ تعالیٰ سب شرک سے بچنے والوں کو دے گا جن کی روح فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (شرک سے)

طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ

اس حالت میں کہ پاکیزہ ہیں کہتے ہیں فرشتے سلامتی ہے اوپر تمہارے داخل ہو بہشت میں بسبب اس کے کہ تھے تم

پاک ہوتے ہیں وہ فرشتے کہتے جاتے ہیں السلام علیکم تم جنت میں چلے جانا اپنے اعمال کے

تَعْمَلُونَ ○ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ

عمل کرتے نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ آویں اُن کے پاس فرشتے یا آوے

سبب یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس (موت کے) فرشتے آجاویں یا آپ کے پروردگار

أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ

حکم پروردگار تیرے کا اسی طرح کیا تھا ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے اور نہیں ظلم کیا تھا انکو اللہ نے

کا حکم (یعنی قیامت) آجاوے۔ ایسا ہی ان سے پہلے جو لوگ تھے انھوں نے بھی کیا تھا اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ذرا ظلم نہیں کیا

وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا

ولیکن تھے جانوں اپنوں کو ظلم کرتے پس پہونچیں ان کو بُرائیاں اس چیز کی کہ کیا تھا انھوں نے

لیکن وہ آپ ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے آخر اُن کے اعمال بد کی ان کو سزائیں ملیں

وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا

اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے اور کہا ان لوگوں نے جو شرک لاتے ہیں

اور جس عذاب پر وہ ہنستے تھے ان کو اسی نے آگھیرا اور مشرک لوگ یوں کہتے ہیں کہ

لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَ

اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوائے اس کے کسی چیز کو ہم اور نہ باپ ہمارے اور

اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو خدا کے سوا کسی چیز کی نہ ہم عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور

توضیح الکلام ۵۱ قولہٗ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا الخ کافروں کے مقابلہ میں مومنوں کا ذکر فرماتا ہے کہ ان سے جو قرآن کریم کا حال پوچھا جاتا ہے تو اس کو بہتر اور عمدہ بتلاتے ہیں ۱۲ ۵۲ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا الخ بعض مفسر اس کو أَحْسَنُوا کے ساتھ متعلق کرتے ہیں انکے نزدیک آیت کا یہ مطلب ہے کہ جنھوں نے اس دنیا میں نیکی کمائی ہو ان کے لئے دار آخرت میں نیک بدلہ ہے اور اکثر مفسر حسنۃ سے متعلق کرتے ہیں اور یہی قوی ہے یعنی نیکوں کو اس دنیا میں بھلائی ہے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی کچھ ہے اور دنیا کی بھلائی عام ہو خواہ نیک نامی ہو یا فراخدستی و خوشحالی یا مخالفوں پر فتحیابی یا روح کی مسرت و فرحت ۱۲ ۵۳ قولہٗ جَنَّاتُ عَدْنٍ الخ یعنی دار آخرت کا اجر کیا ہے جنت جس میں یہ یہ نعمتیں ہیں اس کے بعد الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الخ سے نیکوں کی صفات بیان فرماتے ہیں کہ فرشتے جو ان کی جان قبض کرنے آتے ہیں تو اس وقت وہ طیب ہوتے ہیں یہ بھی بہت معنی کو شامل لفظ ہو سکتا ہے کہ گناہوں کے میل کچیل سے صاف و پاک مراد ہوں یا یہ کہ اس وقت انکا دل علائق دنیوی سے دور ہوتا ہے اور اصلی گھر میں جانے کی خوشی اور شوق دیدار الٰہی کے باعث فرشتے ان سے سلام علیکم کہتے ہیں اور جنت کی خوشخبری دیتے ہیں ۱۲ ۵۴ قولہٗ هَلْ يَنظُرُونَ الخ یہاں سے یہ بتلاتے ہیں کہ منکر لوگ بجز موت کے فرشتوں کو دیکھنے یا عذاب الٰہی دیکھنے کے نہیں مانیں گے برخلاف ایمانداروں کے کہ وہ پہلے ہی سے ایمان رکھتے ہیں سو یہ کچھ نئی بات نہیں پہلے بھی ایسا ہی کرتے تھے جو بلا میں پڑے تھے ۵۵ قولہٗ وَقَالَ الَّذِينَ الخ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کفار کو ان کی بُری باتوں سے منع کرتے اور عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے تو وہ یہ بھی جواب دیا کرتے تھے کہ ہمارا یہ شرک کرنا بت پوجنا اور اسی طرح بتوں کے نام کی چیزوں کو تعظیماً حرام سمجھنا جیسا کہ بحیرہ اور سائبہ ہے کچھ آج سے نہیں بلکہ باپ دادا کے زمانہ دراز سے چلا آتا ہے اگر یہ بات اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوتی تو ایسا ہمیں کیوں کرنے دیتا کیونکہ بندہ تو اس کے بالکل بس میں ہے اب اس کو یا ہمیں اے رسول تمہاری معرفت منع کرنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲

ربط الکلام ۱۵ قولہٗ هَلْ يَنظُرُونَ الخ اوپر آیات میں مومنوں کے ذکر سے پہلے کفار کے گمراہ ہونے اور دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذکر تھا مومنوں کا ذکر مقابلہ کی وجہ سے درمیان میں مضمون کی تکمیل کیلئے آگیا

ع ۹ ۴ ۱۰

لَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

نہ حرام کر ڈالتے ہم سوائے اس کے یعنی بن کہے اس کے کسی چیز کو اسی طرح کیا ان لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے

نہ ہم اس کے بدون (حکم کے) کسی چیز کو حرام کہہ سکتے جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہوئے ہیں ایسی ہی حرکت انھوں نے بھی کی تھی

فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ

پس آیا ہے اوپر پیغمبروں کے مگر پہونچا دینا ظاہر اور البتہ تحقیق بھیجے ہیں ہم نے بیچ ہر ایک

سو پیغمبروں کے ذمہ تو صرف (احکام کا) صاف صاف پہونچا دینا ہے اور ہم ہر امت میں کوئی نہ کوئی

أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُمْ

امت کے پیغمبر یہ کہ عبادت کرو اللہ کو اور ایک طرف رہو بتوں سے پس بعضے ان میں سے

پیغمبر بھیجتے رہے ہیں کہ تم (خاص) اللہ کی عبادت کرو اور شیطان (کے رستہ) سے بچتے رہو۔ سو ان میں بعضے وہ ہوئے

مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا

وہ تھے کہ ہدایت کی ان کو اللہ نے اور بعضے ان میں سے وہ ہیں کہ ثابت ہوئی اوپر ان کے گمراہی پس سیر کرو

کہ جن کو اللہ نے ہدایت دی اور بعضے ان میں وہ ہوئے جن پر گمراہی کا ثبوت ہو گیا تو (ذرا) زمین

فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ إِنْ

بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانے والوں کا اگر

میں چلو پھرو پھر (آثار سے) دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا (برا) انجام ہوا ان کے

تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُمْ

حرص کرے تو اوپر ہدایت ان کی کے پس تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا اس شخص کو کہ گمراہ کرتا ہے اور نہیں واسطے ان کے

راہ راست پر آنے کی اگر آپ کو تمنا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہدایت نہیں کرتا جس کو گمراہ کرتا ہے اور ان کا

مِنْ نَاصِرِينَ ۝ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ

کوئی مددگار اور قسم کھائی انھوں نے ساتھ اللہ کے سخت قسم اپنی کہ نہ اٹھاوے گا اللہ

کوئی حمایتی نہ ہوگا اور یہ لوگ بڑے زور لگا لگا کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ زندہ

مَنْ يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

اس کو جو مر جاتا ہے ہاں وعدہ کیا ہے اوپر اپنے ثابت و لیکن اکثر لوگ نہیں

نہ کرے گا کیوں نہیں زندہ کرے گا اس وعدے کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے ولیکن اکثر لوگ یقین

يَعْلَمُونَ ۝ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ

جانتے تو کہ بیان کرے واسطے ان کے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہیں بیچ اس کے اور تو کہ جانیں

نہیں لاتے تاکہ جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے ان کے روبرو اس کا (بطور معائنہ کے) اظہار کر دے اور

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ۝ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا

وہ لوگ کہ کافر ہوئے یہ کہ وہ ہیں جھوٹے سوائے اس کے نہیں کہ کہنا ہمارا واسطے کسی چیز کے کہ جب

تاکہ کافر لوگ (پورا) یقین کر لیں کہ وہی جھوٹے تھے ہم جس چیز کو (پیدا کرنا) چاہتے ہیں پس اس سے

أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي

ارادہ کرتے ہیں ہم اس کو یہ کہ کہتے ہیں ہم اس کو کہ ہو پس ہو جاتی ہے اور جن لوگوں نے کہ وطن چھوڑا بیچ

ہمارا اتنا ہی کہنا کافی ہوتا ہے کہ تو (پیدا) ہو جا پس وہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان لوگوں نے اللہ کے واسطے اپنا وطن (مکہ)

توضیح الکلام ۵۱ قولہ کذٰلک فعل الخ یعنی گو یہ مسئلہ جبر وقدر بہت باریک مسئلہ تھا جو ان کی سمجھ میں نہیں آسکتا تھا کہ تھوڑا بہت بندہ کو بھی اختیار دیا گیا ہے نیز ان کی یہ حجت معاندانہ بھی تھی جس سے مقصود نبوت کا انکار تھا اس لئے فرماتے ہیں کہ ان سے پہلے جاہل لوگ بھی یوں ہی حجت کرتے آئے ہیں انبیا کا سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے ان کا کام صرف سمجھا دینے کا ہے اور ہر قوم میں رسول آکر بت پرستی سے منع کرتے آئے ہیں اور توحید کا حکم دیتے آئے ہیں جس طرح آج تم میں سے جواز لی نیک ہیں رسول کے مطیع اور بدبخت ازلی رسول کے نافرمان ہیں وہ بھی ایسے ہی سمجھتے یہ کہاں سے ثابت کر لیا کہ خدا تعالیٰ تمہارے اس کام سے خوش ہے اگر ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کی عادت یوں جاری نہ ہوتی کہ وہ انبیا بھیجکر بری باتوں سے منع کرتا تو اس کا ثبوت رضامندی پر حجت کرنے کا حاصل ہو کہ ہمیشہ سے ہر جگہ رسول بری باتوں سے منع کرتے آئے ہیں ان کا کام حکم پہونچا دینا تھا پہونچا دیا لیکن گمراہوں نے نہ مانا سو تم بھی ان کی پیروی کرتے ہو خدا تعالیٰ تمہارے اس کام سے خوش نہیں اب تم زمین پر پھر کر دیکھو کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا کسی پر کچھ مصیبت آئی کسی پر کچھ گاؤں اور شہر اجڑے پڑے ہیں ان کے آثار اور بقیہ علامات ان کے حال پر حسرت کے آنسو بہا رہے ہیں یہ دلیل ہے اس بات کی کہ پہلوں کی بری باتیں بھی قابل نفرت تھیں

نزول الکلام ۵۲ قولہ واقسموا الخ ایک مسلمان کا کافر پر کچھ قرض لازم تھا ایک مرتبہ اس نے تقاضے کو جو آئے تو درمیان گفتگو میں یہ الفاظ زبان سے نکل گئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی ملاقات کا امیدوار ہوں اور بعد مرنے کے اس کے حضور میں حاضر ہونا ہے اس پر وہ کافر بولا کہ کیا تو مر کر پھر زندہ ہو جائیگا قائل ہے خدا کی قسم ایسا ہرگز نہ ہوگا جو مر گیا وہ دوبارہ ہرگز زندہ نہ ہوگا۔

۵۳ قولہ والذین ہاجروا الخ یہ آیت ان اصحاب کے بارہ میں نازل ہوئی جنھوں نے قریش کے مظالم سے تنگ آکر اپنا دین بچانے کی غرض سے گھر بار چھوڑ چھاڑ حبشہ جا کر بس گئے اور ان ہی اصحاب میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جعفر بن ابی طالب بھی تھے اور بعض کا قول ہے یہ آیت حضرت بلال اور صہیب اور ابو جندل اور خباب رضی اللہ عنہم کے بارہ میں اتری جو مکہ میں قید تھے اور قوم ان کو ایذا میں کفار رکھ کر جان سے اٹھاتے

ع ۵ | ۱۱

لِلّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ

راہ اللہ کے پیچھے اس کے کہ ظلم کئے گئے البتہ جگہ دیں گے ہم ان کو نہ بیچ دنیا کے اچھی یعنی مہاجرین کو اور البتہ ثواب

چھوڑ دیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہم ان کو دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا ثواب

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ

آخرت کا بہت بڑا ہے کاش کہ ہوتے جانتے جن لوگوں نے صبر کیا اور اوپر رب اپنے کے

بدرجہا بڑا ہے کاش ان (کافروں) کو (بھی) خبر ہوتی وہ ایسے ہیں جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

توکل کرتے ہیں اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے مگر مرد کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف ان کی

بھروسا رکھتے ہیں اور ہم نے آپ کے قبل (بھی) صرف آدمی ہی رسول بنا کر معجزات اور کتابیں دیکر بھیجے ہیں

فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ

پس سوال کرو یاد والوں سے اگر ہو تم نہیں جانتے یعنی بھیجا تھا ان کو ساتھ دلیلوں کے اور کتابوں کے

کہ ان پر وحی بھیجا کرتے تھے سو اگر تم کو علم نہیں تو (دوسرے) اہل علم سے پوچھ دیکھو اور آپ پر بھی یہ قرآن اتارا ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ

اور اتارا ہم نے طرف تیری ذکر کہ بیان کرے تو واسطے لوگوں کے وہ چیز کہ اتاری گئی ہے طرف ان کی اور تو کہ وہ

تاکہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے ان کو آپ ان سے ظاہر کریں اور تاکہ وہ (ان میں)

يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ

فکر کریں کیا پس نڈر ہو گئے وہ لوگ جو مکر کرتے ہیں برائیاں یہ کہ دھسا دیوے اللہ

فکر کیا کریں۔ جو لوگ بری بری تدبیریں کرتے ہیں کیا ایسے لوگ پھر بھی اس بات سے بےفکر ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

ساتھ ان کے زمین کو یا آوے ان کے پاس عذاب اس جگہ سے کہ نہیں جانتے

زمین میں دھسا دے یا ان پر ایسے موقع سے عذاب آپڑے جہاں سے ان کو گمان بھی نہ ہو۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي

یا پکڑے ان کو بیچ چلنے پھرنے ان کے کے پس نہیں وہ عاجز کرنے والے یا پکڑے ان کو اوپر

یا ان کو چلتے پھرتے (کسی آفت میں) پکڑلے سو یہ لوگ خدا کو ہرگز (بھی) نہیں ہرا سکتے یا ان کو گھٹاتے گھٹاتے

تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ

ڈرانے کے پس تحقیق پروردگار تمہارا البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے کیا نہیں دیکھا انہوں نے طرف اس کی کہ پیدا کیا اللہ نے

پکڑلے سو تمہارا رب شفیق مہربان بڑا ہے کیا (ان) لوگوں نے اللہ کی ان پیدا کی ہوئی

مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

ہر چیز سے پھرتے ہیں سائے اس کے داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ

چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے کبھی ایک طرف کو کبھی دوسری طرف کو اس طور پر جھکتے جاتے ہیں کہ (بالکل) خدا کے (حکم کے) تابع ہیں اور وہ

دٰخِرُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ

ذلیل ہیں اس کے آگے اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتے ہیں جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہیں

چیزیں بھی عاجز ہیں اور اللہ کی مطیع ہیں جتنی چیزیں چلنے والی آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں

توضیح الکلام۔ ۵ قولہ من بعد ما ظلموا الخ یہ اس لئے فرما دیا کہ ایسی مجبوری میں وطن چھوڑنا نہایت شاق گذرتا ہے ۱۲ ۵ حسنۃ یعنی ان کو مدینہ پہونچا کر خوب امن و راحت دیں گے چنانچہ کچھ ہی دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں پہونچا دیا اور **وقف لازم** اس کو وطن اصلی قرار دیا گیا اسی لئے اس کو ٹھکانا فرمایا اور ہر طرح کی دال سے ترقی ہوئی اس لئے حسنہ کہا گیا اور حبشہ کا قیام عارضی تھا اس لئے اس کے متعلق ٹھکانے کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ۱۲ ۵ قولہ الذین صبروا الخ یہاں ان حضرات کی دو صفتیں ایسی بیان فرمائیں جن کی دو جہان کو دو انعام دئے گئے ایک دنیا میں اچھا ٹھکانا دوسرا اجر آخرت یعنی سرور جاودانی اور حیات ابدی اور وہ دو صفتیں یہ ہیں ایک صبر یعنی مخالفوں کی ایذائیں سہنا اور حق پر ثابت قدم رہنا دوسری صفت توکل یعنی اس خدا پر بھروسہ کرنا جو اپنے رب سے بہتری کی امید پر ہجرت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے۔ صبر تو ظلموا سے متعلق ہے اور توکل ہاجروا سے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ کچھ کفار کے ستم اٹھا کر ہجرت کرنے ہی پر یہ وعدہ الٰہی منحصر نہیں بلکہ صبر و توکل پر جہاں کہیں ہو اور کسی بات میں ہو خواہ گناہوں کے ترک کرنے پر اور نفس ظالم کے صدمات اٹھا کر اس کو اس کی بری خواہشوں سے روکنے پر یا دین الٰہی میں کوئی محنت و مشقت کا کام اختیار کرنے پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر خواہ کفر و بت پرستی چھوڑ کر خدا کی طرف آنے میں گویا یہ آیت جس طرح اس کی راہ میں صبر و توکل کرنے والوں کیلئے انعام الٰہی کا پروانہ ہے اسی طرح اس باب کے لئے بھی اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ سے رابطہ کر کے کوئی بھی مہیل نہیں ہے اس رستہ میں بڑا مستحکم ہو کر مصائب پر صبر کرنا چاہئے ۱۲ ۵ قولہ وما ارسلنا الخ اس میں کفار کے اس شبہ کا جواب ہے کہ

النصف

اگر خدا تعالیٰ کو ہمیں سیدھے راستہ پر لانا اور راہ ہدایت دکھانا ہی مقصود تھا تو ہمارے پاس آسمان سے فرشتہ کیوں نہیں نازل کیا جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت مصلحتیں اس کو مقتضی ہوئیں کہ ہمیشہ رسول انسان ہی ہوتے آئے اور وہ ہی خدا تعالیٰ کے بھیجے اور معجزات لائے اگر تم کو یہ بات معلوم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ لو ۱۲ **ربط الکلام۔** ۵ قولہ افامن الذین الخ اوپر آیت [illegible] کفار کو عذاب آخرت سے ڈرایا تھا اس آیت میں عذاب دنیوی سے ڈراتے ہیں ۱۲

دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ

چلنے والوں سے اور فرشتے اور وہ نہیں تکبر کرتے ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے

اور (بالخصوص) فرشتے (بھی) اور وہ تکبر نہیں کرتے اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں

فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ۛ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا

اوپر اپنے سے اور کرتے ہیں جو کچھ حکم کئے جاتے ہیں اور کہا اللہ نے مت پکڑو

جو ان پر بالادست ہے اور ان کو جو کچھ حکم کیا جاتا ہے وہ اس کو کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دو (یا زیادہ)

اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ○ وَلَهٗ مَا

دو معبود سوائے اس کے نہیں کہ وہ معبود اکیلا ہے پس مجھ ہی سے ڈرو۔ اور واسطے اسکے ہے جو

معبود مت بناؤ بس ایک معبود وہی ہے تو تم لوگ خاص مجھ ہی سے ڈرا کرو اور اسی کی (ملک)

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے اور واسطے اسی کے ہے عبادت لازم کیا پس غیر خدا کے سے

ہیں سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور لازمی طور پر عبادت بجالانا اسی کا حق ہے تو کیا پھر بھی اللہ کے سوا

تَتَّقُوْنَ ○ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

ڈرتے ہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے نعمت سے پس اللہ کی طرف سے ہے پھر جب لگتی ہے تم کو سختی

اوروں سے ڈرتے ہو اور تمہارے پاس جو کچھ بھی نعمت ہے وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب تم کو (ذرا) تکلیف پہنچتی ہے

فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ○ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ

پس طرف اسی کے فریاد کرتے ہو پھر جب کھول دیتا ہے سختی کو تم سے ناگہاں ایک فرقہ تم میں سے

تو اسی سے فریاد کرتے ہو پھر جب تم سے اس تکلیف کو ہٹا دیتا ہے تو تم میں کی ایک جماعت

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ○ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ

ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتا ہے تو کہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے ہم نے ان کو پس اٹھالو فائدہ پس البتہ

اپنے رب کیساتھ شرک کرنے لگتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہماری دی ہوئی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں خیر چندروز عیش اڑا لو اب جلدی

تَعْلَمُوْنَ ○ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ

جانو گے اور مقرر کرتے ہیں واسطے اس چیز کے کہ نہیں جانتے ایک حصہ اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے ان کو

خبر ہوئی جاتی ہے اور یہ لوگ ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے اُن (معبودوں) کا حصہ لگاتے ہیں جن کے متعلق ان کو کچھ علم نہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ○ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ

قسم اللہ کی البتہ سوال کئے جاؤ گے تم اس چیز سے کہ تھے تم باندھ لیتے اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں

قسم ہے خدا کی تم سے تمہاری ان افترا پردازیوں کی ضرور باز پرس ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں

سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ○ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى

پاکی ہے اس کو اور واسطے ان کے ہے جو کچھ کہ چاہتے ہیں اور جب خبر دیا جاتا ہے ایک اُن کا ساتھ بیٹی کے

سبحان اللہ اور اپنے لئے چاہیتی چیز اور جب ان میں کسی کو بیٹی کی خبر دی جاوے

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ۚ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ

ہو جاتا ہے منہ اس کا سیاہ اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہے چھپا پھرتا ہے قوم سے یعنی لوگوں سے

تو سارے دن اس کا چہرہ بے رونق رہے اور دل ہی دل میں گھٹتا رہے (اور) جس چیز کی اس کو خبر دی گئی ہو اسکی عار سے لوگوں سے

حدیث الکلام لہ قولہ یخافون ربہم الخ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ بات دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ بات سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان

السجدۃ ۳ ع ۱۲

چیختا ہے اور اس کے لئے چیخنا سزاوار ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ آسمان کے اندر چار انگشت برابر کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ فرشتہ وہاں خدا تعالیٰ کی بزرگی بیان نہ کر رہا ہو اگر تم وہ بات جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت اٹھانا چھوڑ دیتے اور پہاڑوں اور ٹیلوں پر چڑھ کر پروردگار عالم سے پناہ مانگتے۔ یہ سنکر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش میں درخت ہوتا کہ کاٹ دیا جاتا ۱۲ توضیح الکلام۔

تـ۵ قولہ وما بکم من نعمۃ الخ یعنی جو کچھ نعمتیں تمہارے پاس ہیں سب اللہ کی طرف سے ہیں اول تو اس لئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور دوسروں کے پاس رکھا ہی کیا ہے جو تم کو دے۔ دوسرے جب تم پر کوئی مصیبت آجاتی ہے تو فطرت انسانیہ اللہ ہی کی طرف مجبور کرکے فریاد کراتی ہے اس وقت اپنے معبودوں کو بھول جاتے ہو عوارض جہالت اٹھ جاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بنی آدم کے دلوں میں بھی اصلی اعتقاد اسی بات کا ہے مگر جب وہ وقت نکل جاتا ہے اور جہالت و خرستی کے پردے نور فطرت پر کائی کی طرح پھر آپڑتے ہیں تو وہ پھر اپنے فرضی معبودوں یا اسباب کے استقلال اور اپنی تدبیر کی درستی پر تکیہ کرنے لگتے ہیں اور یہ پوری نمک حرامی اور کامل ناشکری ہے جس کا برا نتیجہ عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا یا تو دنیا ہی میں یا دوبارہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو کر یا دار آخرت میں منجملہ ناشکریوں کے ایک یہ بھی ہے کہ جن معبودوں کی اصل حقیقت بھی ان کو معلوم نہیں ان کے لئے ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے حصہ مقرر کرتے ہیں کھیتی میں سے ایک حصہ اور اولاد میں سے کوئی آدھ بیٹا بتوں کے نام سے نامزد کر دیتے ہیں اور بتوں پر اولاد مواشی کی قربانیاں کرتے ہیں ان کے نام سے سانڈ اور جانور چھوڑتے ہیں اس پر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ان بے حقیقت چیزوں کو خدائی کارخانہ میں کیا دخل ہے اور ان کو اس سے کیا تعلق رکھتے ہیں تو مشرک لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی لاڈلی بیٹیاں

سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِکُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ

برائی اس چیز کی سے کہ بشارت دیا گیا ہے ساتھ اسکے آیا نگاہ رکھے اس کو اوپر ذلت کے یا گاڑ دے اس کو بیچ مٹی کے

چھپا چھپا پھرے آیا اس کو ذلت پر لئے رہے یا اس کو (زندہ یا مار کر) مٹی میں گاڑ دے

اَلَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

خبردار ہو برا ہے جو کچھ کہ حکم کرتے ہیں واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے صفت

خوب سن لو ان کی یہ تجویز بہت ہی بری ہے جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کی

السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَوْ یُؤَاخِذُ

بری ہے اور واسطے اللہ کے ہے صفت بلند اور وہ ہے غالب حکمت والا اور اگر پکڑے

بری حالت ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے تو بڑے اعلیٰ درجہ کے صفات ثابت ہیں اور وہ بڑے زبردست ہیں بڑے حکمت والے ہیں اور اگر

اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَکَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰکِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ

اللہ لوگوں کو ساتھ ظلم ان کے کے نہ چھوڑے اوپر روئے زمین کے کوئی چلنے والا و لیکن ڈھیل دیتا ہے ان کو

اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے ظلم کے سبب دار و گیر فرماتے تو سطح زمین پر کوئی (حس و) حرکت کرنیوالا نہ چھوڑتے لیکن ایک میعاد

اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً

ایک وقت مقرر تک پس جب آوے گا وقت ان کا نہ پیچھے رہیں گے ایک ساعت

معین تک مہلت دے رہے ہیں۔ پھر جب ان کا وقت معین آ پہونچے گا اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے

وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ یَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَکْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ

اور نہ پہلے چلیں گے اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ کہ ناخوش رکھتے ہیں اور بیان کرتی ہیں

اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے وہ امور تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں اور اپنی

اَلْسِنَتُهُمُ الْکَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰی ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ

زبانیں ان کی جھوٹ یہ کہ واسطے ان کے ہے اچھی چیز نہیں شک یہ کہ واسطے ان کے ہے آگ

زبان سے جھوٹے دعوے کرتے جاتے ہیں کہ ان کے (یعنی ہمارے) لئے ہر طرح کی بھلائی ہے لازمی بات ہے کہ ان کے لئے دوزخ ہے

وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ

اور یہ کہ وہ آگے چلائے گئے ہیں قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر طرف امتوں کی پہلے تجھ سے

اور بیشک وہ لوگ سب سے پہلے (دوزخ میں) بھیجے جاوینگے۔ بخدا آپ سے پہلے جو امتیں ہو گذری ہیں ان کے پاس بھی ہم نے رسولوں کو بھیجا

فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ وَ لَهُمْ

پس زینت دی واسطے ان کے شیطان نے عملوں ان کے کو پس وہی ہے دوست ان کا آج کے دن اور واسطے ان کے

سو ان کو بھی شیطان نے ان کے اعمال (کفریہ) مستحسن کر کے دکھلائے پس وہ آج ان کا رفیق تھا اور ان کے واسطے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ

ہے عذاب درد دینے والا اور نہیں اتاری ہم نے اوپر تیرے کتاب کو مگر تو کہ بیان کرے تو

دردناک سزا (مقرر) ہے اور ہم نے آپ پر یہ کتاب صرف اس واسطے نازل کی ہے کہ جن امور (دین) میں لوگ

لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۙ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ

واسطے ان کے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہیں بیچ اس کے اور ہدایت اور رحمت واسطے اس قوم کے

اختلاف کر رہے ہیں آپ (تمام) لوگوں پر اس کو ظاہر فرما دیں اور ایمان والوں کی ہدایت (خاصہ) اور رحمت کی

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ اَمْ یَدُسُّہٗ الخ قبیلہ مضر اور خزاعہ اور بنو تمیم داماد بنانے کے عار اور محتاجی کے خوف سے لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے اور بعض لوگ عرب کے ایسا کرتے تھے کہ جب ان کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی اور وہ اس کو زندہ رکھنا چاہتے تو اس کو اون کا جبہ پہنا کر اونٹ اور بکریاں جنگل میں چروایا کرتے تھے اور اگر قتل کرنے کا مقصد کرتے تو اس کو یوں ہی بیکار چھوڑے رکھتے جب وہ چھ برس کی ہو جاتی تو اس کی ماں سے کہتے کہ اس کو آراستہ کر دو میں اسے اس کی سسرال میں لیجاؤں اور جنگل میں ایک گڑھا پہلے سے کھود کر تیار کرائے تھے جب اس گڑھے کے پاس اس کو لیجا کر کھڑا کرتے تو اس سے کہتے کہ اس گڑھے کو دیکھ جس وقت وہ اس طرف نظر کرتی فوراً پیچھے کر دھکا دیدیتے جب وہ نیچے جا پڑتی تو فوراً اس کو مٹی سے دبا دیتے اور مٹی ملا کر زمین سے ہموار کر دیتے تو اس آیت سے یہی مراد ہے ۱۲ از معالم و مدارک و بیضاوی **ربط الکلام۔** ۵۲ قولہ وَلَوْ یُؤَاخِذُ الخ اوپر کی آیت میں شرک کا رد مذکور تھا اور اس آیت کے بعد پھر وہی مضمون مذکور ہے اور اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ شرک چونکہ نہایت درجہ بری چیز ہے اس لئے اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ سزا جلدی ملے لیکن کسی حکمت کے باعث اسکی سزا کو مؤخر کر دیا گیا ہے اور جو میعاد اس کی مقرر کی گئی ہے اس پر اس کا وقوع ضروری ہے جس کی طرف آیت سابقہ کے اخیر کلمات یعنی وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ میں اس طرف اشارہ ہو چکا ہے ۱۲ ۵۳ قولہ وَیَجْعَلُوْنَ الخ اس آیت میں پھر شرک اور اہل شرک کی برائی ہے اور اس سے مقصد اس بات کا بیان کرنا ہے کہ باوجود شرک مذموم کے پھر ان کا دعویٰ نجات کرنا کس قدر بری بات ہے ۱۲ ۵۴ قولہ تَاللّٰهِ الخ اوپر کی آیتوں میں کفار کی جہالتوں اور کفر کی باتوں کا بیان تھا چونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے صدمہ ہوتا تھا اس لئے اس آیت میں آپ کی تسلی فرماتے ہیں جس کے ضمن میں قرآن شریف کی حقانیت اور رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی ثابت ہوتی ہے ۱۲ **نزول الکلام** ۵۵ قولہ وَیَجْعَلُوْنَ الخ کافر کہا کرتے تھے کہ اول تو مرنے کے بعد کوئی جیئے گا نہیں اور اگر بالفرض زندہ ہوئے بھی تو ہم کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا رتبہ ملے گا اس کے رد میں یہ آیت اتری ۱۲

ع ۱۰ ۱۳

يُؤْمِنُوْنَ ○ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا

کہ ایمان لاتے ہیں اور اللہ نے اتارا ہے آسمان سے پانی پس زندہ کیا

غرض سے اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

ساتھ اس کے زمین کو پیچھے موت اس کی سے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے اس قوم کے

زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کیا اس میں ایسے لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے

يَّسْمَعُوْنَ ○ وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ

کہ سنتے ہیں اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایوں کے البتہ عبرت ہے پلاتے ہیں ہم تم کو

جو سنتے ہیں اور (نیز) تمہارے لئے مواشی میں بھی غور درکار ہے (دیکھو) ان کے پیٹ میں

مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا

اس چیز سے کہ بیچ پیٹوں ان کے کے ہے درمیان سے گوبر اور لہو کے دودھ خالص آسانی

جو گوبر اور خون (کا دہ) ہے اس کے درمیان میں سے صاف اور گلے میں آسانی

سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَ

سے حلق میں گذرنیوالا واسطے پینے والوں کے اور میوے کھجوروں کے اور

سے اُترنیوالا دودھ (بنا کر) ہم تم کو پینے کو دیتے ہیں اور (نیز) کھجور اور

الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ

انگوروں کے سے پیتے ہو تم اس سے مست کرنے والی چیزیں اور رزق اچھا

انگوروں کے پھلوں سے تم لوگ نشہ کی چیز اور عمدہ کھانے کی چیزیں بناتے ہو

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ وَاَوْحٰی رَبُّكَ

تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور وحی بھیجی پروردگار تیرے نے

بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں اور آپ کے رب نے

اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ

طرف مکھی شہد کی یہ کہ پکڑ لے پہاڑوں سے گھر اور درختوں سے

شہد کی مکھی کے جی میں یہ بات ڈالی کہ تو پہاڑوں میں گھر بنالے اور درختوں میں (بھی)

وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ○ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ

اور اس چیز سے کہ بلند کرتے ہیں پھر کھا سب میووں سے پس چل راہوں

اور لوگ جو عمارتیں بناتے ہیں اُن میں پھر ہر قسم کے پھلوں سے چوستی پھر پھر

سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ

پروردگار اپنے کی مسخر کی ہوئی نکلتی ہیں پیٹوں ان کے سے پینے کی چیزیں کہ مختلف ہیں

اپنے رب کے رستوں میں چل جو آسان ہیں اُس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کی رنگتیں مختلف

اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

رنگ اس کے بیچ اس کے شفا ہے واسطے لوگوں کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے اُس قوم کے

ہوتی ہیں کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے اس میں (بھی) ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے

توضیح الکلام۔ سلہ قولہ مِنۡ بَیۡنِ فَرۡثٍ تو یعنے باوجودیکہ دودھ جانور کے خون اور گوبر کے درمیان میں سے پیدا ہوتا ہے پھر بھی ایسا خالص اور صاف کہ اس میں نہ تو خون کا رنگ اور نہ گوبر کی بدبو آسانی سے پینے والے پی جاتے ہیں پھندا بھی نہیں لگتا اسی طرح کھجور اور انگور کا شیرہ تمہارے لئے حلال ہوتا ہے جب سڑ جائے اور نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی قدرت ہے کہ سڑنے سے اس میں ایسی کیفیت پیدا ہو جائے کہ عقل زائل کر دے اور اگر عقل زائل نہ ہو بلکہ شربت انگور رہے یا سرکہ ہو جائے تو وہ بدستور تمہارے لئے حلال ہے سلہ قولہ وَاَوْحٰی رَبُّكَ الخ خدا کی شان ہے کہ شہد کی مکھیاں پہاڑوں درختوں اور اونچے اونچے مکانات کی چھتوں اور اونچی اونچی ٹٹیوں پر جو انگور وغیرہ کی بیلیں چڑھانے کو چھتری نما ڈال لی جایا کرتی ہیں اپنے چھتے بناتی اور موسم بہار میں پتے اور کلیاں چاٹتی ہیں وہ پیٹ میں جا کر شہد بن جاتا ہے اس کو اپنے عجیب اصول ریاضی کے مطابق بنے ہوئے چھتہ میں جا ڈالے یعنی موسم خزاں کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھ چھوڑتی ہیں شہد کا رنگ موسم اور مکھیوں کی عمر کے اختلاف سے سرخ زرد سیاہ ہوتا ہے کوئی مکھی اپنا چھتہ کبھی نہیں بھولتی اگرچہ کوسوں دور نکل جائے اور یہ بھی اُسی کی قدرت سے ہے کہ سب مکھیاں مل کر ایک مکھی کو جو جثہ میں سب سے موٹی بڑی ہوتی ہے سردار بناتی ہیں اسکو عربی میں یعسوب کہتے ہیں پھر ہر ایک مکھی اس کی اطاعت کرتی ہے اور یہ بھی عجیب قدرت ہے کہ اس کے خانے جو برابر کے ہوتے ہیں اور ان سے ایک مسدس شکل متساوی الاضلاع بنتی ہے ایسے انتظام سے ہوتے ہیں کہ ہر خانہ پر ایک چوکیدار رہتا ہے کہ بجز اس خانہ والی مکھی کے غیر مکھی کو اندر نہیں جانے دیتا ۱۲ حدیث الکلام۔

سلہ قولہ مِنۡ بَیۡنِ فَرۡثٍ الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب جانور گھاس چارہ وغیرہ کھاتا ہے اور وہ اس کی اوجھڑی میں جا کر جمع ہو جاتا ہے اور وہاں اس کا طحن ہوتا ہے تو اس کے نیچے گوبر درمیان میں دودھ اوپر خون ہوتا ہے جگر جو اس کے اوپر مسلط کر دیا گیا ہے وہ اس کی بحکم خدا تعالیٰ تقسیم کرتا ہے کہ خون کو تو رگوں میں بہا دیتا ہے اور دودھ کو تھنوں میں اور گوبر

ع ۸ ۵ ۱۴

يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ

فکر کرتے ہیں اور اللہ نے پیدا کیا تم کو پھر متبض کرے گا تم کو اور بعض تم میں سے وہ شخص ہے

جو سوچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم کو (اول) پیدا کیا پھر تمہاری جان قبض کرتا ہے اور بعضے تم میں وہ ہیں

يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ

کہ پھیرا جاتا ہے طرف ناکارہ عمر کی تو کہ نہ جانے پیچھے جاننے کے کچھ تحقیق

جو ناکارہ عمر تک پہنچائے جاتے ہیں جس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو جاتا ہے بے شک

اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ

اللہ جاننے والا ہے قدرت والا اور اللہ نے بزرگی دی بعضے تمہارے کو اوپر بعض کے

اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی قدرت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم میں بعضوں کو بعضوں پر رزق میں فضیلت

فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا

بیچ رزق کے پس نہیں وہ لوگ کہ بزرگی دئے گئے ہیں پھیر دینے والے رزق اپنے کو اوپر اس کے جو

دی ہے سو جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے حصہ کا مال اپنے غلاموں کو اس طرح کبھی دینے والے

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے پس وہ بیچ اس کے برابر ہوں کیا پس ساتھ نعمت اللہ کے انکار کرتے ہیں

نہیں کہ وہ (مالک و مملوک) سب اس میں برابر ہو جاویں کیا پھر بھی خدائے تعالیٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

اور اللہ نے پیدا کیں واسطے تمہارے جنس تمہاری سے جوروئیں اور پیدا کئے واسطے تمہارے

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں میں سے تمہارے لئے بیبیاں بنائیں اور (پھر) ان بیبیوں سے

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ

بیبیوں تمہاری سے بیٹے اور پوتے اور رزق دیا تم کو پاکیزہ چیزوں سے

تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تم کو اچھی اچھی چیزیں کھانے (پینے) کو دیں

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝

کیا پس ساتھ باطل کے ایمان لاتے ہیں اور ساتھ نعمت اللہ کے وہ کفر کرتے ہیں

کیا پھر بھی بے بنیاد چیزوں پر ایمان رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے رہیں گے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ

اور عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اس چیز کو کہ نہیں اختیار رکھتے واسطے ان کے رزق کا

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے رہیں گے جو ان کو نہ آسمان میں سے رزق

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـــًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ فَلَا

آسمانوں سے اور زمین سے کچھ اور نہیں طاقت رکھتے پس مت

پہونچانے کا اختیار رکھتی ہیں اور نہ زمین میں سے اور نہ قدرت رکھتی ہیں سو تم

تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

بیان کرو واسطے اللہ کے مثالیں تحقیق اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں مت گھڑو اللہ تعالیٰ (خوب) جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے

توضیح الکلام ـ ۱ۛ۵ قولہ وَاللّٰهُ وَمَفَضِّلُ الخ جب حق تعالیٰ پہلی آیت میں انسان کی پیدائش کا عجیب وغریب طریقہ بیان فرما کر اپنی قدرت وکمال پر استدلال کر چکا تو اب اس سے استدلال کرتا ہے کہ انسانوں میں کوئی غنی ہے کوئی فقیر یہ بھی اس کی ہی طرف سے ہے اگر یہ بات عقل وعلم پر موقوف ہوتی تو کوئی بدعقل جاہل مالدار اور عالم و دانا خوار نہ ہوتا حالانکہ معاملہ برعکس ہے ۱۲

۹ ع ۵ ۱۵

۵۲ قولہ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا الخ اس سے یہ ثابت کرتا ہے کہ ہر طرح سے روزی رزق ہم دیتے ہیں مگر بایں ہمہ تم اپنے نوکروں غلاموں کو اپنا مساوی اور برابر کا اس میں کرنا نہیں چاہتے پھر خدا تعالیٰ کیونکر اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنے برابر کر دیگا لیکن تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کر کے ان نعمتوں کو فرضی معبودوں کی طرف منسوب کرتے ہو کہ تندرستی فلاں دیوتا نے عطا کی بیٹا فلاں بزرگ نے دیا یہ کام فلاں ستارہ کی تاثیر سے ہوا یا یہ معنی کہ باوجودیکہ روزی میں تم اور تمہارے غلام برابر ہیں کچھ ان کو تم نہیں دیتے بلکہ ہم دیتے ہیں مگر پھر ہمنے تم کو فضیلت دے رکھی ہے اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے ۵۳ قولہ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ الخ یعنی جو لوگ تم میں سے مال کے اندر فضیلت دئے گئے ہیں وہ لوگ اپنے حصہ کا مال اپنے غلاموں کو اس طرح کبھی دینے والے نہیں کہ وہ مالک و مملوک سب اسمیں برابر ہو جاویں کیونکہ اگر غلام رکھکر دیا تو مال ان کی ملک ہی نہ ہوگا بلکہ بدستور یہ ہی مالک رہیں گے اور اگر آزاد کر کے دیا مساوات ممکن ہے مگر وہ غلام نہ رہیں گے پس غلامی اور مساوات ممکن نہیں اسی طرح یہ بت وغیرہ جب مشرکوں کے اقرار سے مملوک ہیں تو باوجود مملوک ہونیکے معبودیت میں خدا تعالیٰ کے مثل کیسے ہو سکتے ہیں

اس میں مشرک کی انتہا درجہ کی برائی ہے کہ جب تمہارے غلام تمہارے شریک رزق نہیں ہو سکتے تو اللہ تعالیٰ کے غلام اس کے شریک الوہیت کیسے ہو سکتے ہیں ۱۲ نصیحت اللہ تعالیٰ کے سوا جس قدر اس کی مخلوقات ہے کہ جس کو مشرکین پوجتے ہیں اور نئے نئے طریقوں سے ان کو حاجت برآری کا ذریعہ جان کر ان کو پکارتے اور ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں جیسا کہ عرب میں دستور تھا سب اس کے آگے اس غلام کی طرح محتاج ہیں کہ جس کو اس کی اجازت بغیر کچھ بھی قدرت نہیں نہ لینے کی نہ دینے کی اور امیر با اختیار کی مثال اللہ قدیر کی ہے جس کو لقیہ اسند

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ

بیان کی اللہ نے مثال طرح ایک غلام کی پرائے بس میں نہیں قدرت پاتا اوپر کسی چیز کے اور

اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتے ہیں کہ (فرض کرو) ایک (تو) غلام ہے (کسی کا) مملوک کہ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک شخص ہے

مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ

وہ شخص کہ دیا ہم نے اس کو اپنی طرف سے رزق اچھا پس وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے چھپے اور

جس کو ہم نے اپنے پاس سے خوب روزی دے رکھی ہے تو وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتا ہے۔ کیا اس

جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

ظاہر کیا برابر ہوتے ہیں سب تعریف واسطے اللہ کے ہے بلکہ اکثر ان کے نہیں

قسم کے شخص آپس میں برابر ہو سکتے ہیں۔ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے لائق ہیں بلکہ ان میں اکثر تو

يَعْلَمُوْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ

جانتے اور بیان کی اللہ نے مثال دو مردوں کی ایک ان دونوں کا گونگا ہے

جانتے ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان فرماتے ہیں کہ دو شخص ہیں جن میں ایک تو گونگا (بھی) ہے

لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ

نہیں قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے اور وہ بوجھ ہے اوپر مالک اپنے کے جدھر بھیجے اس کو

کوئی کام نہیں کر سکتا اور وہ اپنے مالک پر ایک وبال جان ہے وہ اس کو جہاں بھیجتا ہے کوئی کام

لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ

نہیں لاتا بھلائی کیا برابر ہوتا ہے وہ اور جو شخص کہ حکم کرتا ہے ساتھ انصاف کے

درست کر کے نہیں لاتا، کیا یہ شخص اور ایسا شخص باہم برابر ہو سکتے ہیں جو اچھی باتوں کی تعلیم کرتا ہو

وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ع وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ

اور وہ اوپر راہ سیدھی کے ہے اور واسطے اللہ کے ہے علم غیب آسمانوں کا

اور خود بھی معتدل طریقہ پر (چلتا) ہو اور آسمانوں اور زمین کی (تمام) پوشیدہ باتیں اللہ ہی کے

وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ

اور زمین کا اور نہیں حال قیامت کا مگر مانند جھپکنے پلک کے یا وہ

ساتھ خاص ہیں اور قیامت کا معاملہ ایسا (جھٹ پٹ) ہوگا جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ اس سے

اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ

زیادہ نزدیک ہے تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور اللہ نے نکالا تم کو

بھی جلدی یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم کو

مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ

پیٹوں ماؤں تمہاری کے سے نہیں جانتے تھے تم کچھ اور کیا واسطے تمہارے

تمہاری ماؤں کے پیٹ سے اس حالت میں نکالا کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے اور اس نے تم کو

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

کان اور آنکھیں اور دل تو کہ تم شکر کرو

کان دیئے اور آنکھ اور دل تاکہ تم شکر کرو (اور استدلال علی القدرت کے لئے)

بقیہ صفحہ ۳۸۶ ہر طرح کے تصرف کی قدرت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے پھر کیسی بے وقوفی ہے کہ گھر کے مالک کو جو بڑا داتا اور کریم بھی ہو چھوڑ کر اس کے ایسے بے بس غلام سے سوال کیا جائے ۱۲ از معالم واحمدی ومدارک وبیضاوی ۱۲

ملہ صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام قولہ الحمد للہ الخ یعنی اگر اس مثال کے بعد وہ لوگ یہ جواب دیں کہ ہرگز برابر نہیں ہو سکتے اور یہی دیں گے تو اس پر فرماتے ہیں کہ الحمد للہ اس قدر سمجھ تو ہے کہ دونوں برابر نہیں یا یہ مطلب کہ درحقیقت تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہیں کیونکہ کامل الذات والصفات وہی ہے اسلئے معبود بھی وہی ہو سکتا ہے مگر تعجب ہے کہ مشرک لوگ پھر بھی بتوں کی عبادت نہیں چھوڑتے بلکہ ان میں سے اکثر تو ایسے ہیں کہ تدبر نہ کرنے کی وجہ سے جانتے ہی نہیں کہ کامل الصفات والذات کون ہے اور عبادت کس میں منحصر ہونی چاہئے ۱۲

ملہ قولہ وضرب اللہ الخ یہ دو شخصوں کی مثال ہے جن میں سے ایک شخص تو گونگا ہو اور اپاہج اور نکما بھی جہاں جائے کوئی کام بنا کر نہ لائے دوسرا حکیم و دانا ہو کہ لوگوں کو بھی نیکوکاری عدل وانصاف کا حکم دیتا ہو اور خود بھی راہ مستقیم پر قائم ہو بھلا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں پہلے شخص سے ان کے معبود دوسرے سے وہ خدائے قادر حکیم مراد ہے مشرکین دو قسم کے تھے بلکہ اب بھی ہیں ایک وہ جو پتھر یا دیگر چیزوں کو پوجتے تھے ان کے معبودوں کی مثال اخیر میں ذکر کی اور ایک وہ جو بزرگوں کو پوجتے تھے ان کے لئے مثال اوّل ہے ۱۲

ع ۱۰ / ۱۶

ملہ قولہ وما امر الساعۃ الخ قیامت کے معاملہ سے مراد مردوں میں جان پڑنا ہے اور اس کا جلدی ہونا ظاہر ہے کیونکہ آنکھ جھپکنا حرکت ہے اور حرکت زمانہ میں ہوا کرتی ہے اور جان آن میں پڑ جاتی ہے اور آن ظاہر ہے کہ زمانہ سے زیادہ جلد ہوتی ہے اور اس پر تعجب نہ کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور قدرت کا بیان قیامت کیساتھ مخصوص اس لئے ہے کہ قیامت ان علوم غیبوں میں سے ایک غیب ہے جن کی تعیین کا علم بجز حق تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں لہٰذا یہ مسئلہ قیامت جس طرح قدرت کی دلیل ہے اس طرح علم کی بھی ہے کیونکہ قیامت کے وقوع سے پہلے تو علم کی دلیل ہے اور وقوع کے بعد قدرت کی اور اس پوری آیت سے اللہ تعالیٰ مشرکوں کے معبودوں کے مقابلہ میں کہ جن کو دو مثالوں میں عاجز نادر کم ور ثابت کیا تھا اپنے کمال قدرت ...

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ

کیا نہیں دیکھا انھوں نے طرف پرند جانوروں کی کہ مسخر کئے گئے ہیں بیچ ادھر آسمان کے نہیں تھام رکھتا ان کو

کیا لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کے (تلے) میدان میں مسخر ہو رہے ہیں ان کو کوئی نہیں تھامتا

إِلَّا اللَّهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَاللَّهُ

مگر اللہ تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اور اللہ نے

بجز اللہ کے اس میں ایمان والے لوگوں کے لئے چند دلیلیں (موجود) ہیں اور اللہ تعالیٰ نے

جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ

کی واسطے تمہارے گھروں تمہارے سے ایک جگہ رہنے کی اور کی واسطے تمہارے چمڑے جانوروں

تمہارے واسطے تمہارے گھروں میں رہنے کی جگہ بنائی اور تمہارے لئے جانوروں کی کھال کے گھر

الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ

کے سے گھر کہ ہلکا جانتے ہو تم اس کو دن سفر اپنے کے اور دن

(خیمے) بنائے جن کو تم اپنے کوچ کے دن اور مقام (کرنے) کے دن ہلکا (پھلکا)

إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا

مقام اپنے کے اور بالوں بھیڑوں کے اور بالوں اونٹوں کے اور بالوں بکریوں کے سے

پاتے ہو اور ان کی اون اور ان کے روؤں اور ان کے بالوں سے

أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ

اسباب اور فائدہ ہے ایک مدت تک اور اللہ نے کئے واسطے تمہارے اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے

گھر کا سامان اور فائدے کی چیزیں ایک مدت تک کیلئے بنائیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی بعض مخلوقات کے

ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ

سائے اور کئے واسطے تمہارے پہاڑوں سے ساتھ اور کئے واسطے تمہارے

سائے بنائے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں پناہ کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے ایسے

سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ

کرتے بڑے کہ بچاتے ہیں تم کو گرمی سے اور کرتے ہیں کہ بچاتے ہیں تم کو لڑائی تمہاری سے اسی طرح

کرتے بنائے جو گرمی سے تمہاری حفاظت کریں اور ایسے کرتے بنائے جو تمہاری لڑائی سے تمہاری حفاظت کریں اللہ تعالیٰ تم پر

يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا

پورا کرتا ہے نعمت اپنی کو اوپر تمہارے تاکہ تم مطیع ہو پس اگر پھر جاویں

اسی طرح (کی) اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم فرماں بردار ہو پھر اگر یہ لوگ (ایمان سے) اعراض کریں

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ

پس سوائے اس کے نہیں کہ اوپر تیرے ہے پہنچا دینا ظاہر پہچانتے ہیں نعمت اللہ کی پھر

تو آپ کے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے وہ لوگ خدا کی نعمت کو تو پہچانتے ہیں پھر

يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ

انکار کرتے ہیں اس کا اور اکثر ان کے کافر ہیں اور جس دن کہ کھڑا کریں گے ہم

اس کے منکر ہوتے ہیں اور زیادہ ان میں سے ناسپاس ہیں اور جس دن ہم ہر ہر امت میں سے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ متاعًا الیٰ حین الخ یہ اس لئے ارشاد فرمایا کہ عادۃً یہ سامان بہ نسبت روئی کے کپڑوں کے دیرپا ہوا کرتا ہے ۱۲ ۵۲ قولہ ظلٰلا احسانات کے موقعہ پر سایوں کا ذکر اس وجہ سے فرمایا کہ عرب کے ملک میں گرمی بہت سخت پڑتی ہے لہٰذا وہ سایوں کے اور ان چیزوں کے کہ جن کا سایہ پڑتا ہے زیادہ محتاج ہیں ۱۲ ۵۳ قولہ اکنانًا الخ جیسے غار وغیرہ جہاں گرمی سردی بارش موذی دشمن آدمی جانور سے محفوظ رہ سکتے ہیں ۱۲ ۵۴ قولہ تقیکم الحر الخ یہاں کرتوں کے ذکر میں ان کی صفت گرمی سے بچانا بیان فرمائی حالانکہ وہ سردی بھی بچاتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ شروع سورت میں لکم فیہا دفءٌ کے اندر سردی سے بچانا مذکور ہو چکا ہے اور اکثر ملکوں میں سردی کے زمانہ میں پوستین اور اونی کپڑوں کا استعمال اور گرمیوں میں روئی کا اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ وہاں سردی کے بچاؤ کا ذکر ہو کیونکہ وہاں جانوروں کا ذکر ہے جو اون والے ہوتے ہیں ۱۲ اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ گرمی کے تقابل سے سردی سمجھی جاتی ہے اس لئے ایک کے ذکر کو دوسرے کے لئے کافی سمجھا لہٰذا دوسرے کو ترک کر دیا اس کو فن معانی میں اکتفاء کہتے ہیں ۵۵ قولہ لعلکم تسلمون الخ اور اگرچہ ان اشیاء مذکورہ میں بعض ایسی چیزیں بھی ہیں جن کو بندے بناتے ہیں لیکن چونکہ مادہ ان سب چیزوں کا خدا تعالیٰ ہی کا بنایا ہوا ہے اور پھر ان کی ترکیب کا سلیقہ بھی اسی کا بتایا ہوا ہے اس وجہ سے منعم حقیقی وہی ہوئے ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۶ قولہ یعرفون الخ ایک دہقانی آدمی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کو ایمان کی ترغیب میں اللہ تعالیٰ کے احسانات جتلائے اور آیت واللہ جعل لکم سے دور تک پڑھکر سنائیں وہ دہقانی ان احسانات کا اقرار کرتا گیا لیکن جب آپ نے لعلکم تسلمون پڑھا تو وہ منہ موڑ چلتا بنا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ع ۱۱ / ۱۷

لغات الکلام۔ ۵۷ قولہ ظعنکم الخ ظعن کے معنی سفر کرنے اور کوچ کرنے کے ہیں اور اصواف اور اوبار اور اشعار کے معانی پہلے صفحہ میں مذکور ہوئے قولہ اثاثًا جو چیز بچھائی جائے اور پہنی جائے قولہ متاعًا جس چیز کی تجارت کی جائے اور بعض نے کہا کہ متاع کا مفہوم اثاث سے عام ہے کہ تجارت اور زینت وغیرہ سب کو شامل ہے ۱۲

كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ

ہر امت سے گواہ پھر نہ اذن دیا جائے گا واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور نہ وہ
ایک ایک گواہ قائم کریں گے پھر اُن کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ اُن کو

يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا

عذر قبول کئے جاویں گے اور جب دیکھیں گے وہ لوگ کہ ظالم ہیں عذاب کو پس نہ
حقتعالیٰ کے راضی کرنے کی فرمائیش کیجاویگی اور جب ظالم (یعنی کافر) لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ عذاب نہ

يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا

ہلکا کیا جاوے گا اُن سے اور نہ وہ ڈھیل دیئے جاویں گے اور جب دیکھیں گے وہ لوگ جو شریک لاتے ہیں
اُن سے ہلکا کیا جاوے گا اور نہ وہ کچھ مہلت دیئے جاویں گے اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو

شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ

شریکوں اپنوں کو کہیں گے کہ اے پروردگار ہمارے یہ ہیں شریک ہمارے وہ جو
دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار وہ ہمارے شریک یہی ہیں کہ آپ کو

كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ

تھے ہم پکارتے سوائے تیرے پس ڈالیں گے طرف اُن کی بات تحقیق تم
چھوڑ کر ہم اُن کو پوجا کرتے تھے سو وہ ان کی طرف کلام کو متوجہ کریں گے کہ تم

لَكَاذِبُونَ ۝ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ

البتہ جھوٹے ہو اور ڈالیں گے طرف اللہ کی اس دن صلح اور کھوئی جاوے گی
جھوٹے ہو اور یہ (مشرک اور کافر) لوگ اس روز اللہ کے سامنے اطاعت کی باتیں کرنے لگیں گے اور جو کچھ

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

ان سے وہ چیز کہ تھے باندھتے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا
افترا پردازیاں کرتے تھے وہ سب گم ہو جاویں گی جو لوگ کفر کرتے تھے اور اللہ کی

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا

انھوں نے راہ خدا کی سے زیادہ دیں گے ہم ان کو عذاب اوپر عذاب کے بسبب اس کے
راہ سے روکتے تھے اُن کے لئے ہم ایک سزا پر دوسری سزا بمقابلہ اُن کے

كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا

کہ تھے فساد کرتے اور جس دن کہ کھڑا کریں گے ہم بیچ ہر امت کے گواہ
فساد کے بڑھا دیں گے اور جس دن ہم ہر امت میں ایک ایک گواہ جو اُن ہی میں

عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ

اوپر ان کے جانوں ان کی سے اور لاویں گے ہم تجھ کو گواہ اوپر ان لوگوں کے
کا ہوگا اُن کے مقابلے میں قائم کریں گے اور ان لوگوں کے مقابلہ میں آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً

اور اتاری ہم نے اوپر تیرے کتاب بیان کرنے والی ہر چیز کی اور ہدایت اور رحمت
اور ہم نے آپ پر قرآن اتارا ہے کہ تمام (دین کی) باتوں کا بیان کرنے والا ہے اور (خاص) مسلمانوں کے واسطے

توضیح الکلام۔ ف۱ قولہ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ الخ اصلی مطلب ان کا یہ ہوگا کہ ہمارا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں جس سے مقصود اپنی حفاظت ہے اب خواہ یہ مطلب ان کا صحیح ہو جیسا کہ اس صورت میں کہ مقبولین مثلاً فرشتے اور انبیا علیہم السلام یہ بات کہیں چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ اور خواہ یہ غلط ہو جیسا کہ خود شیاطین ہی کہنے لگیں اور خواہ انکو صحیح اور غلط ہونیکی کوئی تمیز ہی نہ ہو جیسے اگر بت پتھر ہوں یا درخت وغیرہ جواب دینے لگیں اور خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ بتوں کو پوجنے والے قیامت کے دن بتوں کو دیکھ کر کہیں گے کہ الٰہی ہم جن کی عبادت کیا کرتے تھے وہ بت یہی ہیں اس وقت خدا تعالیٰ ان کو قوت گویائی دیگا تو بت ڈر کر کہیں گے کہ اے اللہ ہم نے ان سے نہیں کہا تھا کہ تم ہمکو پوجیو بلکہ یہ خود اپنی نفسانی خواہشات کی بنا پر ایسا کرتے تھے، جب پوجنے والے دیکھیں گے کہ ہم جن بتوں کو پوجتے تھے آج انھوں نے بھی کورا جواب دیدیا تو اللہ کے سامنے عاجزی کرنے لگیں گے اور اپنے کئے کی معافی مانگیں گے لیکن خدا تعالیٰ معاف نہیں فرمائیگا کیونکہ اس وقت کی توبہ قبول نہیں کیجاتی ہے ۱۲ ف۲ قولہ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا الخ دوسرا عذاب ان کو اس وجہ سے ہوگا کہ ایک تو انھوں نے خود کفر کیا دوسرے اور لوگوں کو راہ خدا سے روکا ۱۲ ف۳ قولہ هٰؤُلَاءِ الخ اس سے یا تو آپکی امت مراد ہے اس صورت میں آیت کے اندر تکرار ہے کیونکہ اس کا ذکر پہلے بھی آچکا مگر ہاں اگر شہادت سے مراد اس امت کی توثیق اور تعدیل لی جائے تو تکرار نہیں اور ایک تفسیر یہ ہے کہ ہٰؤلاء سے مراد انبیا ہوں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت تمام انبیا علیہم السلام کی شریعت کو جامع ہے ۱۲ ف۴ قولہ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ الخ کل شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی دین میں حاجت ہے پھر اس پر اگر کوئی کہے کہ بہت سے احکام ہمکو کتاب اللہ قرآن مجید میں نہیں ملتے مثلاً عدد رکعات نماز اور کتنے مال پر کس قدر زکوٰۃ واجب ہے تو جواب یہ ہے کہ بعض احکام حدیث شریف سے معلوم ہوتے ہیں اور بعض اجماع سے اور بعض قیاس سے اور ان تینوں چیزوں کا مستند اور مستدل ہونا قرآن مجید میں بیان فرما دیا تو گویا جو چیزیں ان سے ثابت ہیں وہ بھی قرآن ہی سے ثابت ہیں ۱۲

وَبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿ع﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

بڑی ہدایت اور بڑی رحمت اور خوشخبری سنانے والا ہے۔ بے شک اللہ تعالےٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم اس کو (تخصیصاً یا تعمیماً) اپنے ذمہ کرلو اور قسموں کو بعد ان کے مستحکم کرنے کے مت توڑو اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو بے شک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور تم اس عورت کے مشابہ مت بنو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے بوٹی بوٹی کرکے نوچ ڈالا کہ (اسکی طرح) تم (بھی) اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ بنانے لگو محض اس وجہ سے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ جاوے بس اس سے اللہ تعالیٰ تمہاری آزمایش کرتا ہے اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے رہے قیامت کے دن ان سب کو تمہارے سامنے (عملاً) ظاہر کردے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو تم سب کو ایک ہی طریقے کا بنا دیتے لیکن جس کو چاہتے ہیں بے راہ کردیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں راہ پر ڈال دیتے ہیں اور تم سے تمہارے سب اعمال کی ضرور باز پرس ہوگی

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ وَاَوْفُوْا الخ ایک جماعت نے مکہ معظمہ میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایمان پر قائم رہنے کا قول وقرار کیا تھا جب بظاہر قریش کا غلبہ اور اہل اسلام کا ضعف دیکھا تو شیطان نے دل میں وسوسے ڈالے اور عہد توڑاکر گمراہ کرنا چاہا اس وقت ان کو وفاداری کے رستہ پر قائم اور ثابت قدم رہنے کے حکم میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ع ۶ — ۱۲ — ۱۸

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ وَلَا تَكُوْنُوْا الخ یعنی قسم کھاکر نہ توڑو جس طرح کوئی بیوقوف عورت سوت کات کر توڑ ڈالے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ قریش میں ایک ایسی عورت (ربطہ بنت سعد بن تیم مراد ہے) تھی کہ سارے دن تو سوت کاتا کرتی تھی اور جب شام ہوتی تو اس کو توڑ تاڑ کے الگ کرتی اور بعض کے نزدیک محض مثال ہے کسی خاص عورت کی طرف اشارہ نہیں ۱۲

۵۳ قولہ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ الخ یعنی مثلاً کافروں کے دو گروہ آپس میں مخالف ہوں اور تمہاری ان میں سے ایک کے ساتھ صلح ہو جاوے پھر جس وقت یہ دیکھو کہ دوسرا گروہ بھاری ہوگیا ہے تو اس گروہ سے جس کے ساتھ صلح تھی غداری کرکے دوسرے گروہ سے میل کر جاؤ یا مثلاً کوئی کافر مسلمان ہوا لیکن جب دیکھا کہ کفار کا زور ہے تو اسلام ترک کرکے کفار میں جا ملا اور عرب جاہلیت میں عام دستور تھا کہ ایک قوم سے ہم قسم ہو چکے بعد جب ان کے مقابلہ میں دوسری زیادہ قوم کو دیکھتے تھے تو قسم توڑ کر ان کے ساتھ ہو جاتے تھے اس سے آیت میں منع فرما دیا کہ یہ جو ایک گروہ دوسرے سے بڑھا ہوا ہوتا ہے یا دوسری کسی جماعت کے شامل ہونے سے بڑھ جاتا ہے تو یہ آزمایش کا مقام ہوتا ہے ۱۲

۵۴ قولہ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ پہلے یہ فرمایا تھا کہ جس چیز میں تم اختلاف کر رہے ہو کہ بعض تم میں سے اپنے طریقہ کو اچھا اور بعض اس کو برا کہتا ہے اس سے سوال ہوگا اس پر ناظرین کو حق تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ یہ اختلاف بھی قضا وقدر سے ہے ورنہ خدا چاہتا تو سب کو امت واحدہ یعنی متفق العقائد اور متفق المذہب کر دیتا مگر یہ ہدایت اور گمراہی اس کے ہاتھ میں ہے پھر اس پر اس سے کون سوال کر سکتا ہے کہ تو نے یوں کیوں کیا بلکہ اور تم ہی سے سوال ہوگا کہ تم کیا کیا کرتے تھے ۱۲

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ

مت پکڑو قسموں اپنی کو دخل دینے والیں درمیان اپنے پس ڈگ جاوے گا قدم تمہارا پیچھے
تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ مت بناؤ کبھی قدم جمنے کے بعد

ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ

ثابت ہونے اس کے کے اور چکھو گے تم برائی بہ سبب اس کے کہ بند کیا تم نے راہ اللہ کی سے اور
نہ پھسل جاوے پھر تم کو اس سبب سے کہ تم راہ خدا سے مانع ہوئے تکلیف بھگتنا پڑے اور

لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

ہو گا واسطے تمہارے عذاب بڑا اور مت مول لو بدلے عہد اللہ کے مول تھوڑا سا
تم کو بڑا عذاب ہو گا اور تم لوگ عہد خداوندی کے عوض میں (دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ مت حاصل کرو۔

اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا

تحقیق وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے جو کچھ
بس اللہ کے پاس کی جو چیز ہے وہ تمہارے لئے بدرجہا بہتر ہے اگر تم سمجھنا چاہو اور جو کچھ

عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا

نزدیک تمہارے ہے تمام ہو جاتا ہے اور جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے باقی رہنے والا ہے اور البتہ جزا دیں گے ہم ان لوگوں کو کہ صبر کرتے ہیں
تمہارے پاس (دنیا میں) ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہیگا اور جو لوگ ثابت قدم ہیں ہم ان کے

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

ثواب اُن کا ساتھ بہتر اس چیز کے کہ تھے کرتے جو کوئی کرے کام اچھا
اچھے کاموں کے عوض میں اُن کا اجر ان کو ضرور دیں گے جو شخص کوئی نیک کام کرے گا

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ

مردوں سے ہو یا عورتوں سے اور وہ ہو ایمان والا پس البتہ زندہ کریں گے ہم اس کو زندگی پاکیزہ
خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو (دنیا میں) بالطف زندگی دیں گے

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَاِذَا

اور البتہ بدلہ دیں گے ہم اُن کو ثواب اُن کا بہتر اس چیز کے کہ تھے عمل کرتے پس جب
اور (آخرت میں) ان کے اچھے کاموں کے عوض میں اُن کا اجر دیں گے۔ تو جب

قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے
آپ قرآن پڑھنا چاہیں تو شیطان مردود (کی شر) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

تحقیق شیطان نہیں واسطے اس کے غلبہ اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور اوپر پروردگار اپنے کے
یقیناً اس کا قابو ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر (دل سے)

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَ

وہ توکل کرتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ غلبہ اس کا اوپر ان لوگوں کے ہے کہ دوستی کرتے ہیں اس کی اور
بھروسہ رکھتے ہیں بس اس کا قابو تو صرف اُن ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس سے تعلق رکھتے ہیں اور

توضیح الکلام۔ ۱ قولہ فتزل قدم الخ یعنی نقض عہد ونقض قسم میں دو قسم کے ضرر ہیں ایک حسی جن کا بیان پہلے ہو چکا اور دوسرا معنوی اس کا بیان اس آیت میں ہے کہ اگر تم نے عہد شکنی کی اور تمہاری دیکھا دیکھی دوسروں نے بھی عہد شکنی کی تو اس راہ خدا (وفائے عہد) سے دوسروں کے واسطے تم ہی مانع قرار پاؤ گے کیونکہ انکے نقض عہد کا سبب تم ہی بنے اور یہ ہی ضرر معنوی ہے کہ دوسروں کو بھی ناقض عہد بنایا لہذا اس کا خمیازہ تم کو بھگتنا پڑیگا اور وہ یہ ہو گا کہ تم کو بڑا عذاب ہو گا ۱۲ ۲ قولہ ولا تشتروا الخ یعنی اگر کوئی شخص نقض عہد اس غرض سے کرے کہ گروہ غالب میں شامل ہو کر جاہ حاصل کرے اس کی ممانعت تو پہلی آیت میں ذکر کی جا چکی یہاں سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس لئے نقض عہد کرے کہ تاکہ مالدار ہو جاوے یہ بھی منع ہے اور خدا کے عہد سے مراد دین اور خدا کے رسولؐ کی فرمانبرداری کا اقرار ہے جو ازل میں ہر ایک نے کیا تھا اور نیز دنیا میں بھی زبان سے لوگ حضرت رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کرتے تھے اور خدا تعالیٰ کے نام پاک کی قسم کھا کر اقرار کرنا یہ بھی عہد الٰہی ہے پھر اس عہد کو بہت سے لوگ دنیوی طمع میں آکر یا اس پر قائم رہنے میں مال کا نقصان جانکر توڑ ڈالتے تھے اس کو تھوڑے سے داموں پر فروخت کرنا فرمایا اگرچہ ساری دنیا ہی ہو کیونکہ دنیا باوجود کثیر ہونے کے بھی قلیل ہے اور آخرت کی جو چیز ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر کچھ سمجھ رکھتے ہو ۱۲ ۳ قولہ فاذا قرأت الخ پہلے فرمایا تھا کہ من عمل صالحا الخ اور نیک کاموں میں سب سے بڑھیا کام قرآن مجید کا پڑھنا ہے اور انسان جب قرآن مجید پڑھتا ہے تو اسکی قوت ملکیہ غالب ہوتی ہے اور بہیمیہ کمزور تب شیطان اسکی اعانت کیلئے اس عمل میں خلل ڈالتا ہے لہذا اس کو دور کرنیکے لئے خدا تعالیٰ سے پناہ لینی چاہیے جس جملہ بہت سے خللوں کے ایک خلل یہ ہے کہ آدمی کو اس کے نیک کاموں پر مغرور بنا دیتا ہے کہ اسے اپنی بھلائی اور عمدگی نظر آنے لگتی ہے اور دوسرے کو اپنے سے گھٹیا جاننے لگتا ہے ۱۲

نزول الکلام ۵ قولہ ولا تشتروا الخ ضعیف مسلمانوں کو قریش مکہ مال و منال کے بڑے بڑے لالچ دکھاتے اور کہتے تھے کہ اگر پھر ہمارا دین قبول کر لو تو ہم تم کو امیر بقیہ آئندہ

الَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ○ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ

وہ لوگ کہ وہ ساتھ خدا کے شریک کرتے ہیں اور جب بدل ڈالتے ہیں ہم ایک آیت کو جگہ

اُن لوگوں پر جو اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور جب ہم کسی آیت کو بجائے دوسری آیت کے

آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ ۚ

ایک آیت کی اور اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ اُتارتا ہے کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ تو باندھ لینے والا ہے

بدلتے ہیں اور حالانکہ اللہ تعالیٰ جو حکم بھیجتا ہے اس کو وہی خوب جانتا ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ افترا کرنے والے ہیں

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ

بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے کہہ کہ اُتارا ہے اس کو جان

بلکہ انہیں میں اکثر لوگ جاہل ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس کو روح القدس

الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا

پاک نے پروردگار تیرے کی طرف سے ساتھ حق کے تو کہ ثابت رکھے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے

آپکے رب کی طرف سے حکمت کے موافق لائے ہیں تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور ان مسلمانوں کے لئے

وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ○ وَلَقَدْ نَعْلَمُ

اور ہدایت اور خوشخبری واسطے مسلمانوں کے اور البتہ تحقیق جانتے ہیں ہم

ہدایت اور خوشخبری (کا ذریعہ) ہو جاوے اور ہم کو معلوم ہے

أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي

یہ کہ وہ کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ سکھاتا ہے اس کو آدمی زبان اس شخص کی

کہ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کو تو آدمی سکھلا جاتا ہے جس شخص کی طرف

يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ○

کہ کجراہی کرتے ہیں طرف اس کی عجمی ہے اور یہ زبان عربی ہے ظاہر

اس کی نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی ہے

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۙ لَا يَهْدِيهِمُ

تحقیق وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے ساتھ نشانیوں اللہ کی کے نہ ہدایت کرے گا اُن کو

جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ان کو اللہ تعالیٰ کبھی راہ پر نہ لادیں گے

اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ

اللہ اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا سوائے اس کے نہیں کہ باندھ لیتے ہیں جھوٹ

اور ان کے لئے دردناک سزا ہوگی بس جھوٹ افترا کرنے والے تو یہی لوگ ہیں

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ○

وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ نشانیوں اللہ کے اور یہ لوگ وہی ہیں جھوٹے

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور یہ لوگ ہیں پورے جھوٹے

مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ

جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے پیچھے ایمان اپنے کے مگر وہ شخص کہ زبردستی کیا گیا

جو شخص ایمان لائے پیچھے اللہ کے ساتھ کفر کرے مگر جس شخص پر زبردستی کی جاوے

بقیہ ص ٣٩١ بنادیں اس پر اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرما کر متنبہ فرمادیا کہ دیکھو ایمان بہت بڑا مال ہے دنیا کی مال و متاع حقیر اور فانی ہے دائمی اخروی نعمت کو اس کے لالچ میں آکر ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا ١٢

ع ١٣ | ١١ | ١٩

متعلق صفحہ ہذا

نزول الکلام ۔ ۵ قولہ وَاِذَا بَدَّلْنَا آیَۃً الخ جب کسی مصلحت یا اقتضائے وقت سے کوئی آیت منسوخ ہو کر دوسرا حکم نازل ہوتا تھا تو کافر کہنے لگتے تھے کہ محمدؐ تو مذاق کرتے ہیں آج ایک کام کرنے کو کہا کل اس کی ممانعت کر دی یہ تو جو چاہا اپنی طرف سے بنا کر لا سنایا اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی ١٢ ۔ ۵ قولہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ الخ عامر بن حضرمی کا ایک غلام جبر رومی کتب آسمانی کا عالم تھا اور محبت سے اللہ تعالیٰ کا کلام سننے کیلئے خدمت اقدس میں آبیٹھا کرتا تھا کفار کہتے تھے کہ محمدؐ کو یہ جبر ہی سکھا جاتا ہے پھر وہ اس کو اللہ کا کلام کہکر لوگوں کو سنانا شروع کر دیتے ہیں اس کی تردید کے لئے یہ آیت اُتری ١٢ ۔ ۵ قولہ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ الخ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ہجرت کا قصد فرمایا تو قریش نے کمزور و ناتواں نفر اصحابہ خباب بلال عمار بن یاسر کو معہ ان کے والدین یاسر اور سمیہ سب کو پکڑ لیا اور طرح طرح کی ایذائیں دینی شروع کیں یہاں تک کہ عمار کے والدین حضرت یاسر اور سمیہ کو سخت تکلیف کے ساتھ شربت شہادت پلایا حضرت عمار ضعیف البدن اور بے طاقت ہونے کے باعث تکالیف کا تحمل نہ کر سکے اور تقیہ کے طور پر جان بچانے کے لئے زبان سے ان کی منشا کے مطابق کفر کا کلمہ بولدیا لوگوں نے کہا کہ عمار معاذ اللہ مرتد ہوگئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنا تو فرمایا ہرگز نہیں وہ تو سر سے پیر تک سرا ایمان کی روشنی سے منور ہے اور اس کے گوشت و پوست میں ایمان سرایت کئے ہوئے ہے اس کے بعد حضرت عمار روتے ہوئے حاضر خدمت بابرکت ہوئے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تسلی دے کر خود آنکھوں سے آنسو پونچھ کر فرمایا کہ کچھ حرج نہیں آئندہ پھر کبھی ایسا موقع ہو تو پھر تقیہ کر تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اجازت ہے ایسے جان جوکھوں کے موقعہ پر تقیہ کرنا جائز ہے اطمینان کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ١٢

وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ
اور دل اس کا آرام میں ہے ساتھ ایمان کے ولیکن جو شخص کہ کھول گیا
بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو لیکن ہاں جو جی کھول کر

بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ ج وَلَهُمْ
ساتھ کفر کے سینہ اس کا پس اوپر ان کے ہے غصہ اللہ کا اور واسطے ان کے
کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہوگا اور ان کو

عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَوٰةَ
ہے عذاب بڑا یہ اس واسطے ہے کہ انھوں نے دوست رکھا زندگانی
بڑی سزا ہوگی (اور) یہ (غضب اور عذاب) اس سبب سے ہوگا کہ انھوں نے دنیوی زندگی کو

الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ لا وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
دنیا کو اوپر آخرت کے اور تحقیق کہ اللہ نہیں ہدایت ۵۲ کرتا قوم
آخرت کے مقابلے میں عزیز رکھا اور اس سبب سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو ہدایت

الْكَافِرِينَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَ
کافروں کو یہ لوگ وہ ہیں کہ مہر رکھی اللہ نے اوپر دلوں ان کے کے اور
نہیں کیا کرتا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور

سَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ج وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ○ لَا
کانوں ان کے کے اور آنکھوں ان کی کے اور یہ لوگ وہی ہیں بے خبر نہیں
کانوں پر اور آنکھوں پر مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ (انجام سے) بالکل غافل ہیں (اس لئے)

جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ ۵۳
شک کہ وہ بیچ آخرت کے وہی ہیں ٹوٹا پانے والے پھر تحقیق پروردگار تیرا
لازمی بات ہے کہ آخرت میں یہ لوگ بالکل گھاٹے میں رہیں گے پھر بے شک آپ کا رب

لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِن بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَ
واسطے ان لوگوں کے کہ وطن چھوڑ جاتے ہیں پیچھے اس کے کہ ایذا دئے گئے پھر جہاد کیا انھوں نے اور
ایسے لوگوں کیلئے کہ جنھوں نے مبتلائے کفر ہونے کے بعد (ایمان لاکر) ہجرت کی پھر جہاد کیا اور

صَبَرُوا لا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۵۴ ○ ع يَوْمَ ۵۵
صبر کیا تحقیق پروردگار تیرا پیچھے اس کے البتہ بخشنے والا مہربان ہے اس دن
(ایمان پر) قائم رہے تو آپ کا رب ان (اعمال) کے بعد بڑی مغفرت کرنے والا بڑی رحمت کرنے والا ہے جس روز

تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا
کہ آوے گا ہر جی جھگڑتا ہوا جان اپنی کی طرف سے اور پورا دیا جاوے گا ہر جی کو جو کچھ
ہر شخص اپنی ہی طرفداری میں گفتگو کرے گا (اور دوسرے کو نہ پوچھے گا) اور ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا بدلہ

عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا ۵۶
کیا ہے اور نہ وہ ظلم کئے جاویں گے اور بیان کی اللہ نے مثال
ملے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جاوے گا اور اللہ تعالیٰ ایک بستی والوں کی حالت عجیبہ بیان

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ مطمئن الخ یعنی عقیدہ میں فتور نہ آوے اور اس قول و فعل کو برا سمجھتا ہو تو وہ شخص ارتداد کی وعید آئندہ سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اسکو ظاہری کفر کا مرتکب ہونا درست ہے ۱۲ ۵۲ قولہ لا یہدی الخ حاصل یہ ہے کہ چونکہ عزم فعل کے بعد عادت اللہ جاری ہے کہ خلق فعل ہو جاتا ہے اور اس خلق پر صدور فعل مرتب ہوتا ہے تو صدور فعل قبیح کا سبب عادی مجموعہ عزم و خلق ہے تو استحبوا میں عزم کی طرف اشارہ ہے اور لا یہدی میں خلق کی طرف ۱۲

نزول الکلام ۔ ۵۳ قولہ ثم ان ربک الخ ابتدا میں حضرت صہیب عمار بن یاسر بلال عامر بن فہیرہ ابو فکیہ وغیرہم صحابہ کو قریش نے سخت سخت ایذائیں دیں جن کے بیان سے بھی رونگٹا کھڑا ہوتا ہے ان کی بشارت میں یہ آیت نازل ہوئی یہ روایت لباب میں ہے اور روح المعانی میں حضرت حسن اور عکرمہ سے مروی ہے کہ یہ آیت عبد اللہ بن سرح کے بارہ میں نازل ہوئی جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے اور شیطان کے لغزش دینے سے مرتد ہو گئے تھے اور پھر فتح مکہ کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو پناہ دی (یہ پناہ اسی لئے ہوگی کہ انھوں نے پھر اسلام اختیار کیا ہوگا ۱۲

۱۴ ع ۱۰ ۲۰

متعلقات الکلام ۵۴ قولہ لغفور رحیم الخ اگرچہ مغفرت اور نفس رحمت کا استحقاق محض ایمان لانے سے ہو جاتا ہے مگر رحمت کاملہ کے بلند درجے اس پر موقوف ہیں کہ ایمان کے علاوہ اعمال صالحہ بھی ہوں اور اگر آیت میں نفس رحمت مراد لی جائے تب بھی مغفرت اور رحمت کیلئے ایمان اور اعمال کا مجموعہ سبب ہونا اس کو مستلزم نہیں کہ یہ دونوں بھی الگ الگ شرط ہوں پس مطلب آیت کا یہ ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ کی برکت سے ان کے سب گناہ گذشتہ کفر وغیرہ معاف ہو جاویں گے اور رحمت الٰہیہ سے ان کو جنت اور اسمیں بڑے بڑے درجے ملیں گے ۔ ربط الکلام ۔ ۵۵ قولہ یوم تاتی الخ اوپر کی آیت میں کفار کے حق میں وعید اور مومنوں کے حق میں وعدہ مذکور ہے اس آیت میں اس وعدہ وعید کے ظہور کا وقت بتلاتے ہیں ۱۲ ۵۶ قولہ وضرب اللہ الخ اوپر کی آیت میں کفر پر عذاب اُخروی کی وعید ہے اس آیت میں یہ بتلاتے ہیں کہ کفر پر دنیوی آفتوں کا نزول بھی بعید نہیں ۱۲

قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا

ایک بستی کی کہ تھی امن والی چین والی آتا تھا اس کو رزق اس کا با فراغت

فرماتے ہیں کہ وہ (بڑے) امن واطمینان میں (رہتے) تھے (اور) ان کے کھانے پینے کی چیزیں بڑی فراغت سے

مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ

ہر جگہ سے پس کفر کیا ساتھ نعمتوں اللہ کے پس چکھایا اس کو اللہ نے

ہر چہار طرف سے ان کے پاس پہنچا کرتی تھیں سو انھوں نے خدا کی نعمتوں کی بیقدری کی اس پر اللہ تعالیٰ

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

پہناوا بھوک کا اور ڈر کا بہ سبب اس کے کہ تھے کرتے

نے ان کو ان حرکات کے سبب ایک محیط قحط اور خوف کا مزہ چکھایا

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ

اور البتہ تحقیق آیا تھا ان کے پاس ایک پیغمبر ان میں سے پس جھٹلا دیا اس کو پس پکڑا ان کو

اور ان کے پاس ان ہی میں کا ایک رسول بھی (منجانب اللہ) آیا سو اس (رسول) کو (بھی) انھوں نے جھوٹا بتایا تب ان کو عذاب الٰہی

الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

عذاب نے اور وہ ظالم تھے پس کھاؤ اس چیز سے کہ دیا ہے تم کو

نے پکڑا جب کہ وہ بالکل ہی ظلم پر کمر باندھنے لگے سو جو چیزیں اللہ نے تم کو حلال اور

اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

اللہ نے حلال پاکیزہ اور شکر کرو نعمت اللہ کی کا اگر ہو تم

پاک دی ہیں ان کو کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم

اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ

اسی کو عبادت کرتے سوائے اس کے نہیں کہ حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور لہو

اسی کی عبادت کرتے ہو تم پر تو صرف مردار کو حرام کیا ہے اور خون کو

وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ آواز بلند کیجا دے واسطے غیر خدا کے ساتھ اس کے پس جو کوئی بے بس ہو

اور خنزیر کے گوشت (وغیرہ) کو اور جس چیز کو غیر اللہ کے نامزد کردیا گیا ہو پھر جو شخص کہ بالکل بے قرار ہو جاوے

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَا

نہ حد سے نکل جانے والا اور نہ اور سے چھین لینے والا پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور مت

بشرطیکہ طالب لذت نہو اور نہ حد (ضرورت) سے تجاوز کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ بخشدینے والا مہربانی کرنے والا ہے اور جن چیزوں

تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا

کہو واسطے اس چیز کے کہ بیان کرتی ہیں زبانیں تمہاری جھوٹ یہ

کے بارے میں محض تمہارا جھوٹا زبانی دعویٰ ہے ان کی نسبت یوں مت کہدیا کرو کہ فلانی چیز

حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ

حلال ہے اور یہ حرام ہے تو کہ باندھ لو اوپر اللہ کے جھوٹ تحقیق

حلال ہے اور فلانی چیز حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹی تہمت لگادوگے بلاشبہ

متعلقات الکلام

۵۱ قولہ فکلوا الخ کفار کا کفران نعمت اور اس پر زوال نعمت اور نزول عذاب بیان فرماکر مسلمانوں کو اپنی نعمتوں کے کھانے کی اجازت دیتا ہے کہ تم ہماری نعمتوں کو شوق سے کھاؤ پیو مگر شکر کرو کہ نزول عذاب نعمتوں کے کھانے سے نہیں بلکہ کھاکر ناشکری کرنے پر وابستہ ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات ہے کہ نعمتوں کے کھانے پینے میں شتر بے مہار نہ ہو جاؤ بلکہ فلاں فلاں چیزیں جو مضر ہیں ان کو حتی المقدور نہ کھاؤ پھر جو چیزیں منع ہیں انکا بیان فرماتے ہیں ۱۲ ۵۲ قولہ وما اہل لغیر اللہ بہ الخ بعض مفسروں نے اسکے بعد عند الذبح کی قید زیادہ کی ہے یعنی ذبح کے وقت جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جاوے وہ حرام ہے لیکن اس مطلق کو مقید کرنے کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہاتھ آئی محض مفسروں کے مقید کرنے سے یہ قید تسلیم نہیں کی جاسکتی کیونکہ مطلق کو مقید کرنا تو ایک نسخ ہے جس کے لئے کوئی آیت یا حدیث مشہور چاہیے اور وہ ہے نہیں اس لئے ان مفسروں کی قید کو احترازی نہ کہا جائے بلکہ اظہار واقعہ پر محمول کیا جائے کہ چونکہ اس زمانہ میں اکثر بت پرست ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ بتوں پر جانوروں کو ان کے نام سے ذبح کیا کرتے تھے پس خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز پر خواہ وہ جانور ہو یا غیر جانور بہ مقصد عبادت غیر اللہ کا نام پکارا جاوے عام ہے کہ ذبح کے وقت یا اس سے پہلے کہ یہ جانور فلاں کے لئے ہے تو وہ حرام ہے خواہ وہ جانور اصل میں حلال تھا جیسے بکری وغیرہ یا نہ تھا اب وہ نجاست اللہ کا نام لینے سے دور نہیں ہوتی البتہ اپنے اس فعل سے سچی توبہ کرکے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر اسی جانور کو ذبح کرے تب اس کی وہ گندگی دور ہو اور حلال بنے بشرطیکہ وہ جانور اصل میں حلال بھی ہو ۱۲ نکتہ ۵۳ قولہ حلالا طیبا الخ حلال کے بعد طیب کے لفظ میں اشارہ ہے کہ جو چیزیں حلال ہیں وہ طیب بھی ہیں یعنی پاکیزہ اور ستھری ان میں جسمانی یا روحانی کوئی بھی ناپاکی نہیں اور جن میں ناپاکی ہے ان ہی کو حکیم مطلق نے منع کردیا ہے چنانچہ ڈاکٹروں نے ثابت کیا ہے کہ سور کے انچ بھر گوشت میں ہزار سے زیادہ کیڑے خورد بین سے دکھائی دئے جو صحت جسمانی کے لئے سخت مضر ہیں ۱۲

الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝

جو لوگ کہ باندھ لیتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ نہیں فلاح پانے کے

جو لوگ اللہ پر جھوٹ لگاتے ہیں وہ فلاح نہ پاویں گے

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِينَ

فائدہ ہے تھوڑا سا اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا اور اوپر ان لوگوں کے

یہ (دنیا میں) چندروزہ عیش ہے۔ اور (مرنے کے بعد) ان کے لئے دردناک سزا ہے اور صرف یہودیوں پر

هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا

کہ یہودی ہوئے حرام کی ہم نے وہ چیز کہ بیان کی ہم نے اوپر تیرے پہلے اس سے اور نہ

ہم نے وہ چیزیں حرام کردی تھیں جن کا بیان ہم اس کے قبل آپ سے کر چکے ہیں اور ہم نے

ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّ

ظلم کیا ہم نے ان کو و لیکن تھے جانوں اپنی کو ظلم کرتے پھر تحقیق

ان پر کوئی زیادتی نہیں کی لیکن وہ خود ہی اپنے اوپر زیادتی کیا کرتے تھے پھر آپ کا

رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا

پروردگار تیرا واسطے ان لوگوں کے کہ کرتے ہیں برائی ساتھ نادانی کے پھر توبہ کرتے ہیں

رب ایسے لوگوں کے لئے جنھوں نے جہالت سے برا کام کر لیا پھر اس کے بعد توبہ کرلی

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا

پیچھے اس کے اور نیکی کرتے ہیں تحقیق پروردگار تیرا پیچھے اس کے

اور (آیندہ کے لئے) اپنے اعمال درست کرلئے تو آپ کا رب اس کے بعد

لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا

البتہ بخشنے والا مہربان ہے تحقیق ابراہیم تھا پیشوا فرماں بردار

بڑی مغفرت کرنیوالا بڑی رحمت کرنیوالا ہے بیشک ابراہیم بڑے مقتدا تھے اللہ تعالے کے فرماں بردار تھے

لِلّٰهِ حَنِيفًا ۖ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ شَاكِرًا

واسطے اللہ کے پھر آنیوالا طرف راہ سیدھی کے اور نہ تھا شریک لانے والوں سے شکر کرنے والا تھا

بالکل ایک طرف کے ہورہے تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے اللہ کی نعمتوں کے

لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

واسطے نعمتوں اس کی کے برگزیدہ کیا تھا اس کو اور راہ دکھائی تھی اس کو طرف راہ سیدھی کے

شکرگذار تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو منتخب کرلیا تھا اور ان کو سیدھے رستہ پر ڈالدیا تھا

وَآتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ

اور دی ہم نے اس کو بیچ دنیا کے نیکی اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ

اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبیاں دی تھیں اور آخرت میں بھی اچھے لوگوں

الصّٰلِحِينَ ۝ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ

صالحوں سے ہے پھر وحی بھیجی ہم نے طرف تیری یہ کہ پیروی کر دین ابراہیم

میں ہوں گے پھر ہم نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ آپ ابراہیمؑ کے طریقے پر جو کہ بالکل ایک طرف کے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ اَلَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ الخ جس طرح پہلی آیت میں چند اشیاء سے روکا تھا اسی طرح اس آیت میں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم جھوٹ موٹ بلا علم یہ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ چیز حرام یہ حلال ہے کس لئے کہ اشیاء کی حلت وحرمت خدا تعالیٰ ہی کے سپرد ہے جاہلیت میں مشرکین اور ان کے گرد حلال اشیاء کو اپنے اوپر خدا تعالیٰ کی عبادت سمجھ کر حرام کر لیتے تھے سائبہ بحیرہ وغیرہ... بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے ان کو بھی حرام سمجھتے تھے بتوں کی عزت و تعظیم کے لئے کیونکہ ایسا کرنے میں حق تعالیٰ پر بہتان باندھنا ہے اور خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنے والے فلاح نہیں پاتے ان کا آخرت میں انجام برا ہے دنیا میں چندروزہ مزے اڑالیں اس کے بعد تو دردناک عذاب ہے اور کلمہ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ میں اس طرف تنبیہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے نہیں بچتے یا اس کی حلال نعمتیں کھا کر شکر ادا نہیں کرتے اور پوری شکرگذاری یہ ہے کہ ایمان قبول کریں ان کو حق تعالیٰ کے ایسے عذاب سے ڈرنا چاہیے ۱۲ ۵۲ قولہ وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا الخ تحریم اشیاء کے بعد یہود پر ان چیزوں کے حرام ہونے کا مسئلہ اس لئے مذکور ہوا کہ تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو کہ تحریم دو قسم کی ہے ایک یہ کہ خود ان اشیاء میں کوئی ضرر ہے حکیم نے شفقت سے منع کر دیا۔ دوسری یہ کہ ان میں کوئی ضرر تو نہیں بلکہ ان کی سرکشی کی وجہ سے ان کو ان چیزوں کے استعمال سے روک دیا تاکہ اس ورزش میں ان کے نفس بد کی تیزی ٹوٹے جیسا کہ روزے میں ہوتا ہے مسلمانوں پر جو چیزیں حرام ہوئی ہیں، تو قسم اول کی تحریم ہے برخلاف یہودیوں کے کہ

۱۵ ع ۹ ۲۱

ان پر دوسری قسم کی بھی تحریم تھی یہ مسلمانوں پر احسان ہے کہ ان پر اس قسم کی تحریم جاری نہیں فرمائی ۱۲ ۵۳ قولہ ثُمَّ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ الخ یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کوئی نیا مذہب نہیں نکالا جو تم اس کے قبول کرنے میں پس و پیش کرتے ہو یہ تو اسی برگزیدہ نبی کا رستہ ہے کہ جس کے اتباع کا تم کو دعویٰ ہے ہاں تم نے اس طریقہ و بگاڑ دیا مشرکین نے تو شرک کر کے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہرگز مشرک نہ تھے یہود نے دوسری رسوم باطلہ سے ۱۲

حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّمَا جُعِلَ

حنیف کی اور نہیں تھا وہ شریک لانے والوں سے سوائے اس کے نہیں کہ مقرر کی گئی تھی

ہو رہے تھے چلنے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے پس ہفتہ کی تعظیم تو

السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ

تعظیم ہفتے کی اوپر ان لوگوں کے کہ اختلاف کرتے تھے بیچ اس کے اور تحقیق رب تیرا

صرف ان ہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے اسمیں خلاف کیا تھا بے شک آپ کا رب

لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

البتہ حکم کرے گا درمیان ان کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اس کے

قیامت کے دن ان میں باہم فیصلہ کر دے گا جس بات میں یہ

يَخْتَلِفُونَ ۝ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ

اختلاف کرتے بلا طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت کے اور

اختلاف کیا کرتے تھے آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور

الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ

نصیحت نیک کے اور جھگڑا کر ان سے ساتھ اس چیز کے کہ وہ بہت بہتر ہے

اچھی نصیحتوں کے ذریعہ سے بلائیے اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بحث کیجئے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ

تحقیق رب تیرا وہی بہت جاننے والا ہے اس شخص کے کہ گمراہ ہو گیا راہ اس کی سے اور وہی

آپ کا رب خوب جانتا ہے اس شخص کو بھی جو اس کے رستہ سے گم ہوا اور وہی

أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ

خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو اور اگر بدلہ لو تم پس بدلہ لو برابر اس چیز سے

راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے اور اگر بدلہ لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا

مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝

کہ ایذا دیے گئے ہو تم ساتھ اس کے اور البتہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالوں کے

تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے اور اگر تم صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی اچھی بات ہے

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

اور صبر کر اور نہیں صبر تیرا مگر ساتھ اللہ کے اور مت غم کھا اوپر ان کے

اور آپ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا خاص خدا ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کیجئے

وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝ إِنَّ

اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہیں تحقیق

اور جو کچھ یہ تدبیریں کیا کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو جئے اللہ تعالے

اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۝ ع

اللہ ساتھ ان لوگوں کے ہے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اور ساتھ ان کے کہ وہ احسان کرنیوالے ہیں

ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں اور جو نیک کردار ہوتے ہیں

توضیح الکلام۔ ۱؎ قولہ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ الخ یہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض بھی کرتے تھے کہ آپ طریقہ ابراہیم علیہ السلام کے کیونکر پابند ہو سکتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کے دین میں یوم السبت یعنی ہفتہ کے دن کی تعظیم خاص تھی وہ آپ نے ترک کی اس کی جگہ جمعہ کا دن مقرر کیا اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ سبت کا دن ابراہیم علیہ السلام پر مقرر نہ ہوا تھا بلکہ ان ہی یہود پر موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں کہ جنھوں نے اس میں اختلاف کیا یعنی اس کی تعظیم بجا نہ لائے بہت نے ان کے بزرگوں میں سے اس کی بے حرمتی کی اس دن میں کاروبار اور شکار کیا جس پر مبتلائے بلا ہوئے اِخْتَلَفُوا فِيهِ میں ایک قسم کی تعریض ہے کہ یہ جو آج اس کی تعظیم کا دم بھرتے ہیں ان ہی نے اس میں اختلاف بھی کیا اختلفوا فیہ کے یہ ہی معنی ہیں کہ بالاتفاق سب نے اس کی تعظیم برابر نہیں کی ۱۲ ۲؎ قولہ اُدْعُ الخ یعنی صرف اتنا کام آپ کے کرنے کا ہے اسے کئے جائے اس کے بعد آپ اس تحقیق میں نہ پڑیے کہ کس نے مانا کس نے نہیں مانا کیونکہ یہ کام خدا تعالےٰ کا ہے ۱۲ ۳؎ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ الخ یہاں تک تو علمی جدال کا تذکرہ تھا اور اگر کفار اس سے بڑھکر عملی جدال تک پہونچ جائیں اور ہاتھ یا زبان سے تکلیف دیں تو اس صورت میں آپ کو یا آپ کے پیروؤں کو بدلہ لینا بھی درست ہے یعنی رخصت ہے اور صبر کرنا بھی درست ہے یعنی عزیمت کے طور پر۔ پس اگر شق اول اختیار کرو یعنی بدلہ ہی لو تو اس کے لئے ارشاد ہے کہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ الخ ۴؎ قولہ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ الخ صبر کرنا اچھی بات اس وجہ سے ہے کہ مخالف پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے اور دیکھنے والوں پر بھی اور آخرت میں باعث اجر عظیم ہے ۱۲ ۵؎ قولہ وَاصْبِرْ الخ یعنی صبر کرنا عموماً سب کے لئے عزیمت ہے جس کا بڑا درجہ ہے لیکن خصوصاً آپ کے لئے بوجہ اعظمیت شان کے اوروں سے زیادہ عزیمت ہے اس لئے اس آیت میں آپ کو خصوصیت کے ساتھ حکم صبر کا فرماتے ہیں ۱۲ ۶؎ قولہ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ الخ کیونکہ ان کی ان مکارانہ تدبیروں سے آپ کا کچھ بگڑتا نہیں وجہ یہ کہ آپ تقویٰ اور احسان کے ساتھ موصوف ہیں اور خدا تعالیٰ متقی اور محسن لوگوں کے ساتھ ہے ۱۲

۱۶ ع ۹ ۲۲

سورۃ بنی اسرآءیل مکیۃ وھی مائۃ واحدی عشرۃ آیۃ واثنا عشر رکوعًا

سورہ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ آیت اور ١٢ رکوع ہیں

کلماتہا ١٥٨٢ — حروفہا ٦٧١٠

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ

پاکی ہے اُس شخص کو کہ لے گیا بندے اپنے کو رات کو

وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو شب کے وقت

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کی وہ جو برکت دی ہمنے گرد اسکے کو

مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جسکے گرداگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ وَاٰتَیْنَا مُوْسَی

تو کہ دکھلا دیں ہم اس کو نشانیوں اپنی سے۔ تحقیق وہ جو سننے والا دیکھنے والا اور دی ہم نے موسیٰ کو

لے گیا تاکہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات قدرت دکھلا دیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں اور ہم نے

الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ

کتاب اور کیا ہم نے اس کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے یہ کہ نہ پکڑو تم سوائے

موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی توریت) دی اور اس نے اس کو بنی اسرائیل کے لئے (آلہ) ہدایت بنایا کہ تم میرے سوا اپنا

دُوْنِیْ وَكِیْلًا ○ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا

میرے کارساز اے اولاد ان لوگوں کی کہ چڑھائے تھے ہم نے ساتھ نوح کے۔ تحقیق وہ تھا بندہ

کوئی کارساز مت قرار دو اے ان لوگوں کی نسل جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ سوار کیا تھا وہ نوح ع

شَكُوْرًا ○ وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

شکر کرنے والا اور حکم کیا ہم نے طرف بنی اسرائیل کی بیچ کتاب کے البتہ فساد کرو گے تم

بڑے شکرگزار بندے تھے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں یہ بات (بطور پیشین گوئی) ابتلا دی تھی کہ تم سرزمین (شام) میں

فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ○ فَاِذَا جَآءَ

بیچ زمین کے دوبار اور البتہ بلندی پکڑو گے تم بلندی بڑی پس جب آیا

دوبار خرابی کرو گے اور بڑا زور چلانے لگو گے پھر جب

وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ

وعدہ پہلا ان دونوں میں کا بھیجے ہمنے اوپر تمہارے بندے واسطے ہمارے لڑائی والے سخت

ان دو بار میں سے پہلی بار کی میعاد آوے گی ہم تم پر اپنے ایسے بندوں کو مسلط کریں گے جو بڑے جنگجو ہوں گے

فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ○ ثُمَّ رَدَدْنَا

بیچ گھروں کے اور تھا وعدہ پورا کیا گیا پھر پھیر دیا ہم نے

پھر وہ گھروں میں گھس پڑیں گے اور یہ ایک وعدہ ہے جو ضرور ہو کر رہے گا پھر ہم پھیر ان پر

خواص الکلام۔ سورۂ بنی اسرائیل: سفید ریشم کے ٹکڑے پر لکھ کر کمان پر لپیٹ کر سی دیں تو کوئی تیر نشانہ سے خطا نہ کرے ١٢ دیگر اور اگر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر لڑکی کو پلا دیں جسکی زبان نہ چلتی ہو تو زبان چلنے لگے ١٢ توضیح الکلام۔

ف قولہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ الخ مختصر قصہ معراج کا یوں ہے کہ آپ حطیم کعبہ یا سنگ اسود کے پاس لیٹے تھے کہ جبریل امین نے آکر آپکا سینہ چاک کیا اور سونے کے طشت میں جو ایمان سے بھرا تھا دھو کر پھر ویسا ہی کر دیا اور براق جو گدھے سے بڑا خچر سے چھوٹا تھا رنگ سفید نورانی تھا اور اُس کا قدم منتہائے نظر پر پڑتا تھا آپ کی سواری کے لئے آیا جس پر سوار ہو کر آپ تشریف لے چلے آپ فرماتے ہیں راستہ میں ایک بڑھیا ملی اور ایک اور چیز جو میری طرف جھک کر مجھ کو پکارتی تھی اور ایک مخلوق نے مجھ کو سلام کیا جبریل نے کہا ان کو جواب دو پھر دوسرا گروہ ملا پھر تیسرا اور اُن کے جواب کی بھی اجازت ملی پھر پانی اور دودھ اور شراب پیش کی گئی میں نے دودھ پی لیا جبریل نے کہا کہ آپ نے فطرت یعنی اسلام کو پا لیا اگر پانی یا شراب پیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی پھر کہا کہ وہ بوڑھیا دنیا تھی کیونکہ اسکی عمر اسی قدر باقی ہے جتنی بڑھیا کی ہوتی ہے اور وہ مائل ہونیوالا شیطان لعین تھا اور مجھے راستہ میں تین جگہ نماز پڑھوائی ملا مدینہ میں اور فرمایا کہ یہ آپکی ہجرت کی جگہ ہے ملا طور سینا پر اور کہا یہ مقام کلام موسیٰ علیہ السلام ہے ملا بیت اللحم میں اور کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی جگہ ہے پھر بیت المقدس میں میرا براق اُس پتھر سے باندھا جہاں انبیاء علیہم السلام کی سواریاں بندھا کرتی تھیں اور اذان کہی گئی جبریل علیہ السلام نے مجھے امام بنایا سب نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر وہاں سے آسمان اول پر تشریف لے گئے پھر دوسرے اور تیسرے اور چوتھے پر ایسے ہی ساتوں تک اور ہر آسمان پر پوچھا گیا جس وقت دروازہ کھلوایا گیا کہ کون ہو کہا جبریل پھر پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں جبریل نے آپ کا

بقیہ آئندہ

لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ

واسطے تمہارے غلبہ اوپر اُن کے اور مدد دی ہم نے تم کو ساتھ مالوں کے اور بیٹوں کے اور کیا ہم نے تم کو
تمہارا غلبہ کر دیں گے اور مال اور بیٹوں سے ہم تمہاری امداد کریں گے اور ہم تمہاری

أَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ قف وَإِنْ

زیادہ لشکر میں اگر بھلائی کرو گے تم بھلائی کرو گے واسطے جانوں اپنی کے اور اگر
جماعت بڑھا دیں گے اور اچھے کام کرتے رہو گے تو اپنے ہی نفع کے لئے اچھے کام کرو گے اور اگر (پھر)

أَسَأْتُمْ فَلَهَا ط فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَ

برائی کرو گے بس واسطے اسی کے ہے بس جب آیا وعدہ دوسرا بھیجے اور بندے تو کہ برا کر دیں منہ تمہارے کو اور
تم بُرے کام کرو گے تو بھی اپنے ہی لئے پھر جب پچھلی بار کی میعاد آ دے گی۔ پھر ہم دوسروں کو مسلط کریں گے تاکہ (ار مار کر)

لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا

تو کہ پیٹھ جاویں مسجد میں جیسا کہ پیٹھ گئے اس میں پہلی بار اور تو کہ ویران کریں جس پر غالب ویں
تمہارے منہ بگاڑ دیں۔ اور جس طرح وہ لوگ مسجد (بیت المقدس) میں گھسے تھے یہ لوگ بھی اسمیں گھس پڑیں اور جس جس پران کا زور

تَتْبِيْرًا ۝ عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ ج وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا م وَ

ویران کرنا نزدیک ہے پروردگار تمہارا یہ کہ رحم کرے تم کو اور اگر پھر آ دو گے تم پھر آ دیں گے ہم اور
چلے سب کو برباد کر ڈالیں۔ عجب نہیں کہ تمہارا رب پھر رحم فرما دے اور اگر پھر وہی (شرارت) کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کرینگے

جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ تحقیق یہ قرآن
اور ہم نے جہنم کو (ایسے) کافروں کا جیل خانہ بنا (ہی) رکھا ہے بلاشبہ یہ قرآن

يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

راہ دکھاتا ہے طرف اُس راہ کی کہ وہ بہت سیدھی ہو اور بشارت دیتا ہے مسلمانوں کو وہ جو عمل کرتے
ایسے طریقہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے (یعنی اسلام) اور ان ایمان والوں کو جو نیک کرتے ہیں

الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيْرًا ۝ لا وَّأَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ہیں اچھے یہ کہ واسطے اُن کے ہے ثواب بڑا اور یہ کہ وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے
یہ خوشخبری دیتا ہے کہ اُن کو بڑا بھاری ثواب ملے گا اور یہ بتلاتا ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۝ ع وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ

ساتھ آخرت کے تیار کیا ہم نے واسطے اُن کے عذاب دردینے والا اور دعا مانگتا ہے آدمی
ہم نے اُن کے لئے ایک دردناک سزا تیار کر رکھی ہے اور (بعضا) انسان بُرائی (یعنی عذاب) کی ایسی درخواست

بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ط وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝ وَجَعَلْنَا

ساتھ بُرائی کے مانند دعا کرنے اُسکے کی ساتھ نیکی کے اور ہے آدمی جلدکار اور کئے ہم نے
کرتا ہے جس طرح بھلائی کی درخواست۔ اور انسان (کچھ طبعاً ہی) جلد باز (ہوتا) ہے اور ہم نے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَا اٰيَةَ النَّهَارِ

رات کو اور دن کو دو نشانی پس مٹا دیں ڈالدی ہم نے نشانی رات کی ہیں اور کی ہم نے نشانی دن کی
رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا سو رات کی نشانی کو تو ہم نے دھندلا بنایا اور دن کی نشانی کو ہم نے

بقیہ صفحہ ۳۹۷ نام ہی بتلایا اس میں اس طرف اشارہ تھا کہ ترقی مدارج باطنی اور مقامات معرفت طے کرنے کے لئے ہر جگہ روک ٹوک اور رہبر لازم ہے آسمانوں پر انبیاء علیہم السلام سے ملاقاتیں ہوئیں ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور سے تکیہ لگائے ہوئے دیکھا آپ فرماتے ہیں بیت المعمور میں میں نے نماز پڑھی یہ وہ مقام ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کا روزانہ طواف کرتے ہیں جنکی پھر کبھی باری نہیں آتی ۱۲

صفحہ ہذا توضیح الکلام

ف۱ قولہٗ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ الخ یعنی جو کچھ تم بھلائی کرو گے اُس کا فائدہ تم ہی کو ملیگا کیونکہ یہ بات محال ہے کہ کسی بندہ کی طاعت کا فائدہ اللہ تعالیٰ کو پہونچے یا اس کی نافرمانی کا ضرر اس کو پہونچے اس لئے کسی انسان کو لائق نہیں کہ اپنی عبادت پر فخر کرے بلکہ طاعت و عبادت اس اُمید پر کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو مقبول فرمالے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو نہ تم مجھے کوئی ضرر دے سکو نہ نفع جو کچھ تم عمل کرتے ہو میں اُن کو محفوظ رکھتا ہوں پھر اُنکا عوض تم کو پورا پورا دوں گا پس جو اپنے اعمال بہتر دیکھے خدا تعالیٰ کی حمد کرے اور اگر بد دیکھے تو سوائے اپنے اور کسی دوسرے کو ملامت نہ کرے ۱۲

وقف لازم

ع ۱۰ ۱

ف۲ قولہٗ عَسٰى رَبُّكُمْ الخ اس میں یا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کیطرف خطاب ہے کہ اب بھی وقت ہے اگر تم نے نبی آخر الزماں علیہ السلام کی اطاعت کر لی تو خدا تعالیٰ پھر تم پر رحم کریگا تمہارا برگشتہ زمانہ جا کر پہلے دن آجائیں گے اور اگر پھر بھی وہی شرارت کرو گے تو دنیا میں ہم تم پر کوئی آفت لائیں گے اور آخرت میں تو جہنم منکروں کا جیلخانہ تیار ہے یہود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شرارت کی اور بھی رہی سہی عزت برباد گئی دنیا بھر میں ایک انچ زمین کے مالک نہیں جہاں ہیں محکوم اور ذلیل ہیں ۱۲ ف۳ قولہٗ اَجْرًا كَبِيْرًا الخ اگر اجر کبیر سے مراد جنت ہے تب تو يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ کے قید کے سبب ہونے سے اُس کا شرط ہونا لازم نہیں آتا اور اگر مراد درجات عالیہ جنت کے ہیں تو شرط ہونا بھی صحیح ہے اور لَا يُؤْمِنُوْنَ میں آخرت کی تخصیص اس لئے کہ ہر واجب الایمان چیز کا ظہور اس میں ہو جائیگا ۱۲

مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ

دکھلانے والی تو کہ چاہو تم فضل پروردگار اپنے کے سے اور تو کہ از تم گنتی برسوں کی اور

روشن بنایا تاکہ (دن کو) اپنے رب کی تلاش کرو اور تاکہ برسوں کا شمار اور

الْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝ وَكُلَّ اِنْسَانٍ

حساب اور ہر چیز کو مفصل بیان کیا ہمنے اُس کو مفصل بیان کرنا اور ہر آدمی کو لگا دیا ہم نے

حساب معلوم کرلو اور ہم نے ہر چیز کو خوب تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور ہم نے ہر انسان کا عمل

اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ

اُس کو عمل نامہ اُس کا بیچ گردن اُن کی کے اور نکالیں گے ہم واسطے اُس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھے گا

اُس کے گلے کا ہار کر رکھا ہے اور (پھر) قیامت کے دن ہم اس کا نامۂ اعمال اُس کے واسطے نکال کر سامنے کر دیں گے جس کو

مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ۭ

اُس کو کھلی ہوئی پڑھ کتاب اپنی کفایت ہے جان تیری آج اوپر تیرے حساب لینے والی

وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا اپنا نامۂ اعمال (خود) پڑھ لے آج تو خود اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

جس نے راہ پائی پس سوائے اس کے نہیں کہ راہ پاتا ہو واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی گمراہ ہوا پس سوائے

جو شخص (دُنیا میں) راہ پر چلتا ہے وہ اپنے نفع کے لئے راہ پر چلتا ہے اور جو شخص بے راہی کرتا ہے سو وہ بھی اپنے ہی نقصان کیلئے

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ

اس کے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہو اوپر اپنے۔ اور نہیں بوجھ اُٹھاتا کوئی بوجھ اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور نہیں ہم عذاب کرنے والے

بے راہ ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہ اُٹھائے گا اور ہم (کبھی) سزا نہیں دیتے

حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا

یہاں کہ بھیجیں پیغمبر اور جب ارادہ کرتے ہیں ہم یہ کہ ہلاک کریں کسی بستی کو حکم کرتے ہیں ہم

جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اُسکے خوش عیش لوگوں کو

مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝

دولتمندوں اُس کے کو۔ پس نافرمانی کرتے ہیں بیچ اُس کے پس ثابت ہوتی ہے اوپر اُس کے بات عذاب کی پس ہلاک کرتے ہیں ہم

حکم دیتے ہیں پھر (جب) وہ لوگ وہاں شرارت مچاتے ہیں تب اُن پر حجت تمام ہو جاتی ہے پھر اُس بستی کو تو تباہ اور غارت کر ڈالتے ہیں

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ

اُس کو ہلاک کرنا اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے قرنوں سے پیچھے نوح کے اور کفایت ہے پروردگار تیرا ساتھ

اور ہم نے بہت سی اُمتوں کو نوح (علیہ السلام) کے بعد کفر و معصیت کے سبب ہلاک کیا ہے اور آپ کا رب

بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ

گناہوں بندوں اپنے کے خبردار دیکھنے والا جو کوئی ارادہ کرتا ہے دنیا کا شتاب دیتے ہیں

اپنے بندوں کے گناہوں کا جاننے والا دیکھنے والا کافی ہے جو شخص دنیا (کے نفع) کی نیت رکھے گا ہم ایسے شخص کو دنیا میں

عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ

ہم اُس کو بیچ اُس کے جو چاہتے ہیں ہم واسطے جس کے کہ چاہیں ہم پھر کرتے ہیں ہم واسطے اُس کے دوزخ

جتنا چاہیں گے جس کے واسطے چاہیں گے فی الحال ہی دیدیں گے پھر ہم اُس کے لئے جہنم تجویز کریں گے

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ مَنِ اہْتَدٰی الخ ولید بن مغیرہ کفار سے کہا کرتا تھا کہ بھائیو میرا اتباع کئے جاؤ تم سب کے گناہ میں اُٹھالوں گا، اُس وقت یہ آیت اُتری کہ کوئی کسی کا گناہ نہیں اُٹھاتا اپنی اپنی کرنی اور اپنی اپنی بھرنی ۱۲ اور لباب النقول میں ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مشرکوں کے نابالغ بچے جنتی ہیں یا دوزخی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپ کے حکم میں ہیں ان کے باپ جس بُرے حال میں ہوں گے یہ اولاد بھی اسی حال میں ہوگی پھر دوسری بار فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں ان کے جیسے عمل تھے اس کے مطابق معاملہ ہوگا پھر اسلام کے مستحکم ہو جانے کے وقت سوال کیا تو یہ آیت اُتری کہ نا سمجھ اولاد پر عذاب نہیں ہو سکتا دوسرے کے کئے پر کیسے پکڑ ہو سکتی ہے ۱۲ توضیح الکلام۔

۵۲ قولہ وَاِذَآ اَرَدْنَآ الخ دنیا میں جو بلائیں رسولوں کا خلاف کرنے سے آتی ہیں اُن کا ذکر یہاں سے فرماتا ہے کہ جب قضا و قدر میں کسی قوم یا شہر کے برباد ہونے کے دن نزدیک آتے ہیں تو پہلے اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا وہاں کے سرداروں دولتمندوں کو رسولوں یا انکے نائبوں کی معرفت سمجھایا جاتا ہے وہ انکی نافرمانی کرنے لگتے ہیں اسلئے برباد ہو جاتے ہیں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اَمَرْنَا کے معنی یہ ہیں کہ ازلی نوشتہ کے موافق وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بُرائی پر مامور ہوتے ہیں اس کے بعد فرماتا ہے کہ نوح کے عہد سے لیکر ابتک دیکھو کس قدر قرون امم یعنی قومیں ہلاک ہوئی ہیں ۱۲ اور یہ بات قابل تحقیق ہے کہ امر دو قسم کا ہوتا ہے ایک تکوینی دوسرا تشریعی۔ تکوینی میں تو مامور مجبور ہوتا ہے کہ ہرگز خلاف امر اُس سے صادر ہی نہیں آسکتا اس کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ دوسرا امر یعنی تشریعی یا تکلیفی ہے اس کی تعمیل میں جبر اور رضائے الٰہی ہوتی ہے اور ترک میں غضب اور دونوں امروں میں یہ بھی فرق ہے کہ پہلا امر خیر اور شر سب کو عام ہوتا ہے اور دوسرا امر صرف خیر ہی کے متعلق ہوا کرتا ہے اور دوسری قسم میں مامور مضطر اور مجبور نہیں ہوتا اور آیت میں مُتْرَفِيْهَا کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ جس قدر اُن میں غفلت اور بقیہ آئندہ

يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا

داخل ہوگا اُس میں بڑے حال سے راندہ ہوا اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے آخرت کا اور سعی کرتا ہے واسطے اس کے

وہ اُس میں بدحال راندہ (درگاہ) ہوکر داخل ہوگا اور جو شخص آخرت (کے ثواب) کی نیت رکھے گا اور اسکے لئے جیسی سعی کرنی چاہئے

سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا

جو سعی اُس کی ہے اور وہ ایمان والا ہو پس یہ لوگ ہیں سعی اُن کی قدر دانی کی گئی ہے ہر ایک کو

ویسی ہی سعی کا بشرطیکہ وہ شخص مومن بھی ہو سو ایسے لوگوں کی یہ سعی مقبول ہوگی آپ کے رب کی

نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ

مدد دیتے ہیں ہم اُن کو اور اُن کو بخشش پروردگار تیرے کی سے اور نہیں ہے بخشش

(اس) عطا (دنیوی) میں سے تو ہم ان کی بھی امداد کرتے ہیں اور ان کی بھی اور آپ کے رب کی (یہ) عطا (دنیوی کسی پر)

رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ

پروردگار تیرے کی بند کی گئی دیکھ کیونکر بزرگی دی ہم نے بعضے اُن کے کو اوپر بعض کے اور

بند نہیں آپ دیکھ لیجئے ہم نے ایک کو دوسرے پر کس طرح فوقیت دی ہے اور

لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

البتہ آخرت بڑی ہے درجوں میں اور بڑی ہے بزرگی دینے میں مت مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود

البتہ آخرت درجوں کے اعتبار سے بہت بڑی ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے۔ اللہ برحق کے ساتھ کوئی اور معبود

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا

اور پس بیٹھ رہے گا تو مذمت کیا گیا ہلاک میں سونپا ہوا اور حکم کیا پروردگار تیرے نے یہ کہ

مت تجویز کر ورنہ تو بدحال بے یار و مددگار ہوکر بیٹھ رہے گا اور تیرے رب نے حکم کردیا ہے کہ بجز

تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ

نہ عبادت کرو مگر اُسی کی یعنی اللہ کی اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا اگر پہونچے نزدیک تیرے

اس کے کسی کی عبادت مت کرو اور تم (اپنے) ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اگر تیرے پاس ان میں سے

الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَ

بڑھاپے کو ایک اُن دونوں میں سے یا دونوں پس مت کہہ اُن کو اُف اور مت ڈانٹ ان کو اور

ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کو پہونچ جاویں سو ان کو کبھی (ہاں سے) ہوں بھی مت کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور

قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ

کہہ واسطے اُن دونوں کے بات تعظیم کی اور بچھا واسطے اُن دونوں کے بازو ذلت کا

اُن سے خوب ادب سے بات کرنا اور اُن کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ

مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ؕ رَبُّكُمْ

مہربانی سے اور کہہ اے پروردگار میرے رحم کر ان دونوں کو جیسا کہ پالا اُن دونوں نے مجھ کو چھوٹا رب تمہارا

اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا انھوں نے مجھ کو بچپن میں پالا پرورش کیا ہے تمہارا رب

اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ

خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ بیچ جیوں تمہارے کے ہے اگر ہوگے صالح پس تحقیق وہ ہے

تمہارے مافی الضمیر کو خوب جانتا ہے اگر تم سعادت مند ہو تو وہ

بقیہ ص ۳۹۹ بغاوت کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اُسی قدر نافرمانی کرنے میں اُن پر غصہ زیادہ ہوتا ہے اور بقول بعض مفسرین امرنا کے معنی یہ ہیں کہ ہم امرا کو ان کی شمار اور سامان عیش کے اعتبار سے بڑھا دیتے ہیں جسکو استدراج کہتے ہیں یہاں تک کہ اُن کو خوب غفلت اور انہماک ہوجاتا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ حتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا الخ ۱۲ صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ط قولہ تَفْضِيْلًا الخ اس کی تائید میں یہ حدیث جو ابن کثیر نے ذکر کی ہے مناسب ہے کہ بلند درجہ کے بہشتی علیین والوں کو اسطرح دیکھیں گے جس طرح کوئی ڈوبتا ہوا ستارہ آسمان کے کنارے پر نظر آئے ڈوبتے ہوئے تارہ سے اس لئے تشبیہ دی کہ وہ چھوٹا اور بے نور ہوتا ہے اور یہ علامت ہے انتہا درجہ کے دور ہونے کی اس میں دلیل ہے کہ آخرت کی بھلائی والے بڑے درجہ اور مرتبہ والے ہیں اس لئے اس کے بالمقابل ارشاد فرمایا کہ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ الخ جس کا خلاصہ یہ کہ شرک کے لوازم سے رسوائی اور مذمت ہے ۱۲

ع ۱۲ ۲ ۲

ط قولہ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا الخ یہاں تک آخرت کی سعی کا اجمالی ذکر تھا یہاں سے اسکی تفصیل ہے جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ دار آخرت میں سب سے پہلے ضروری چیز یہ ہے کہ منعم کا شکر ادا کرے اور وہ اللہ تعالےٰ ہے جس نے ہمکو پیدا کیا بیشمار نعمتیں عطا فرمائیں اور اسکی شکرگذاری کا حق اس طرح ادا ہوتا ہے کہ اُس کے ساتھ کسی کو خدائی میں شریک نہ کرے خالص اُسی کی عبادت کرے اُسکے بعد دنیا میں بندہ کے وجود کا سبب مجازی اور منعم و محسن ماں باپ ہیں اس لئے دوسرا حکم دیا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا فرمایا اور کسی قدر شرح کیلئے اِمَّا يَبْلُغَنَّ الخ ارشاد فرمادیا اور ماں باپ کے بڑھاپے کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ یہ زمانہ بڑی بیکسی کا ہوتا ہے اور نیز ان کے سب زور و قوت اُس زمانہ میں جاتے رہتے ہیں ۱۲ ایسے وقت آدمی کا دماغ بھی خراب ہوجاتا ہے لہذا ضرورت ہے کہ ایسے ہی وقت میں ان کی باتوں کا تحمل کرے خصوصاً جب ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں تو اولاد جوان ہوتی ہے اور وہ بھی بڑے نشہ کا وقت ہے کہ آدمی کسی کی بھلائی برائی کو نہیں سوچتا ہے کسی کی برائی سے متاثر نہیں ہوتا ورنہ ہر حالت میں ماں باپ کی اطاعت

لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ○ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ

واسطے رجوع کرنیوالوں کے طرف اپنی بخشنے والا اور دے قرابت والے کو حق اُس کا اور مسکین کو اور

توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے اور قرابت دار کو اُس کا حق (مالی و غیر مالی) دیتے رہنا اور محتاج اور

السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ○ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ

مسافر کو اور مت بیجا خرچ کر بیجا خرچ کرنا تحقیق بیجا خرچ کرنے والے ہیں بھائی

مسافر کو بھی دیتے رہنا اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا (کیونکہ) بے شک بے موقع اڑانے والے

الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ○ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ

شیطانوں کے اور ہے شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے والا اور اگر منہ پھیرے تو

شیطانوں کے بھائی بند ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور اگر اپنے رب کی طرف سے

عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ○

اُن سے واسطے چاہنے رحمت پروردگار اپنے کے کہ اُمید رکھتا ہے تو اسکی پس کہہ واسطے ان کے بات آسانی کی

جس رزق کے آنے کی اُمید ہو اُس کے انتظار میں تجھ کو اُن سے پہلو تہی کرنا پڑے تو اُن سے نرمی کی بات کہہ دینا

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ

اور مت کر ہاتھ اپنے کو بندھا ہوا طرف گردن اپنی کی اور مت کھول دے اُس کو

اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہئے اور نہ بالکل ہی

الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ○ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

نہایت کھول دینا پس بیٹھ رہے گا تو ملامت کیا ہوا پچھتاتا ہوا تحقیق پروردگار تیرا کھولتا ہے رزق کو

کھول دینا چاہئے ورنہ الزام خوردہ تہیدست ہو کر بیٹھ رہو گے۔ بلاشبہ تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے

لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ○ وَ

واسطے جس کے چاہے اور بند کرتا ہے تحقیق وہ ہے ساتھ بندوں اپنے کے خبردار دیکھنے والا اور

اور وہی تنگی کر دیتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے دیکھتا ہے اور

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ

مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے ہم رزق دیتے ہیں اُن کو اور تم کو

اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشہ سے قتل مت کرو (کیونکہ) ہم اُن کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی

اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ○ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ

تحقیق مار ڈالنا ان کا ہے خطا بڑی اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق

بے شک اُن کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو بلاشبہ

كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ○ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

وہ ہے بے حیائی اور بُری ہے راہ اور مت مار ڈالو اُس جان کو جو

وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور بُری راہ ہے اور جس شخص (کے قتل) کو اللہ تعالےٰ نے

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا

حرام کیا ہے اللہ نے یعنے مسلمان کو مگر ساتھ حق کے اور جو کوئی مارا جاوے مظلوم پس تحقیق کیا ہے ہم نے واسطے

حرام فرمایا ہے اُس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اور جو شخص ناحق قتل کیا جاوے تو ہم نے اسکے

نزول الکلام

لہ قولہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ الآخ چند صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے طالب ہو کر آئے تو آپنے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے کہ تمکو اوسپر سوار کر دوں وہ لوگ غمگین ہو کر واپس ہوئے اور اسوقت یہ آیت اتری ۱۲۔

لہ قولہ وَلَا تَجْعَلْ الآخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت درجہ کے سخی تھے ایک عورت نے جس کی سوکن یہودن تھی اس بات کے ظاہر کرنے کو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ سخی ہیں اپنے بیٹے کو بھیجا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بدن مبارک کا کرتہ مانگ لا آپ نے کرتہ فوراً اتار اوسکے حوالہ کیا ۔ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز + مگر باشہدان لا الٰہ الا اللہ + برہنگی کے سبب دولتکدہ ہی میں چھپے بیٹھے رہے اذان ہو جانے پر بھی باہر تشریف نہ لا سکے اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲

ع ۸ | ۳ | ۳

توضیح الکلام معہ متعلقات الکلام

لہ قولہ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا الآخ اس میں میانہ روی کی ہدایت ہے کہ نہ تو ہاتھ سکوڑ کر مٹھی بند کر کے گلے میں رکھ لو کہ بخیل ہو بیٹھو اور نہ یہ کرو کہ ہاتھ کو بالکل کھول دو کہ سب کچھ ایک ہی روز میں دے بیٹھو اور خود محتاج مفلس ہو جاؤ اور دوسروں سے مانگتے پھرو کیونکہ دنیا میں فقیر بھی خدا ہی نے پیدا کئے ہیں آپ کا یہ کام نہیں کہ سب کو غنی کر دو غنی اور فقیر وہی کرتا ہے اور اسکی مصلحت وہی جانتا ہے اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ الآخ بعض فقیر ایسے بھی ہیں کہ اگر اون کے پاس دولت ہو تو آفت مچا دیں ۱۲ اس سے کوئی شخص یہ نہ سمجھ جاوے کہ آیت میں ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری سے ممانعت ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ دوسرے کے نفع کے لئے اپنے آپ کو دینی ضرر پہونچانا یا ایسا دنیوی ضرر برداشت کرنا جس کا انجام دینی ضرر ہو منع ہے اگر ایسی حالت میں بہت جوش آوے تو یہ سمجھ لے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ الآخ ۱۲

لہ قولہ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ الآخ زمانہ جاہلیت میں بعض آدمی بیٹیوں کو خوف فقر سے مار ڈالتے تھے جیسا قتادہ رح سے منقول ہے لہذا اولاد سے مراد بیٹیاں ہونگی اور بیٹیوں کو اولاد کے لفظ سے تعبیر کرنا اس لئے ہے کہ تاکہ تعلق اور خصوصیت ظاہر ہو اور ترحم کا جوش ہو ۱۲

لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝

والی اُس کے کے غلبہ پس چاہئے کہ نہ زیادتی کرے بیچ قتل کے تحقیق وہ ہے یعنی وارث مقتول کا مدد دیا گیا

وارث کو اختیار دیا ہے سو اُس کو قتل کے بارے میں حد (شرع) سے تجاوز نہ کرنا چاہئے وہ شخص طرفداری کے قابل ہے

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے مگر اس نیت سے کہ وہ بہت اچھی ہے یہاں تک کہ پہونچے جاوے

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو

اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَاَوْفُوا

اپنی کو اور پورا کرو عہد کو تحقیق عہد ہے سوال کیا گیا اور پورا کرو

پہونچ جاوے اور عہد (شرعی) کو پورا کرو۔ بیشک (ایسے) عہد کی بازپرس ہونیوالی ہے اور جب

الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ

پیمان کو جب پیمان کرو اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے یہ

ناپ تول کرو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تول کر دو یہ (فی نفسہ) بھی

خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ

بہتر ہے اور اچھا ہے بازگشت میں اور مت پیچھے چل اس چیز کے کہ نہیں تجھکو ساتھ اُس کے علم

اچھی بات ہے اور انجام بھی اسکا اچھا ہے اور جس بات کی تجھکو تحقیق نہ ہو اس پر عمل درآمد مت کیا کر

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝

تحقیق کان اور آنکھ اور دل ہر ایک اُن میں کا ہے گا اُس سے سوال کیا گیا

کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ

اور مت چل بیچ زمین کے اکڑتا ہوا تحقیق تو ہرگز نہ پھاڑے گا زمین کو اور

اور زمین پر اتراتا ہوا مت چل (کیونکہ) تو نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ (بدن کو تان کر)

لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ

ہرگز نہ پہونچے گا پہاڑوں کو لنبائی میں یہ سب باتیں ہیں کی بری نزدیک

پہاڑوں کی لنبائی کو پہونچ سکتا ہے۔ یہ سارے برے کام تیرے رب کے نزدیک

رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ

پروردگار تیرے کے ناپسند یہ اُس چیز سے ہے کہ وحی کی ہے طرف تیری رب تیرے نے حکمت سے

(بالکل) ناپسند ہیں یہ باتیں اُس حکمت میں کی ہیں جو خدا تعالیٰ نے آپ پر وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہیں

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝

اور مت مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود اور پس ڈالا جاوے گا بیچ دوزخ کے ملامت کیا ہوا راندا ہوا

اور اللہ برحق کے ساتھ کوئی اور معبود تجویز مت کرنا ورنہ تو الزام خوردہ اور راندہ ہوا ہو کر جہنم میں پھینک دیا جاوے گا۔

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ

کیا پسند کیا ہے تم کو پروردگار تمہارے نے ساتھ بیٹوں کے اور پکڑیں آپ فرشتوں میں سے بیٹیاں

تو کیا تمہارے رب نے تم کو تو بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ہے اور خود فرشتوں کو (اپنی) بیٹیاں بنائی ہیں

توضیح الکلام

معہ متعلقات الکلام

۱ے قولہ لولیہ الخ ولی سے مراد وہ شخص ہے جسکو حق قصاص ہو اگر کوئی وارث موجود ہو تو وہ ورنہ سلطان کیونکہ وارث حکمی سے یہی مراد ہے ۱۲۔

۲ے قولہ بالعہد الخ عہد میں تمام احکام الٰہیہ اور تمام عقود جو بندوں کے مابین ہوتے ہیں داخل ہو گئے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے کہ ہر وہ عقد جو کسی امر کی توثیق اور تاکید کے لئے عمل میں آیا ہو عہد ہے اور تفسیر خازن میں یہ تفسیر کی ہے کہ جو کچھ انسان اپنی ذات پر لازم کرلے وہ عہد ہے اس تفسیر کی بنا پر وعدہ بھی عہد میں داخل ہے لیکن وعدہ کا وجوب دیانۃً تو ہے قضاءً نہیں اور وعدہ وعہد وہی واجب الوفا ہے جو شرعًا درست ہے اور وعدہ کو پورا کرنا اسوقت واجب ہے کہ جب اوسکے پورا کرنے میں کوئی عذر نہو ورنہ معذور ہے اور وجوب ساقط ہے ۱۲۔

۳ے قولہ کل اولئک کان عنہ الخ یعنی یہ سوال ہوگا کہ کان کا استعمال کہاں کیا اور آنکھ کا کہاں دل سے بے دلیل بات کا کیوں خیال جمایا لہذا بے تحقیق بات پر وثوق کرکے اوسپر عملدرآمد مت کرو ۱۲۔

۴ے قولہ ذٰلک مما اوحی الخ یہ جملہ سب باتوں کی طرف اشارہ ہے ان احکام میں جو کچھ اسرار رکھے گئے ہیں جن سے انسان کی روح اور اوسکے اخلاق کی صفائی اور تدبیر منزل و انتظام عالم کی خوبی وابستہ ہے اور پھر اون کے بیان اور ترتیب میں جو کچھ لطف رکھا گیا ہے اگر اوسپر کوئی آگاہ ہوجاوے تو اوس کو حکمت الٰہیہ کے جواہر اور الہام ربانی کے وہ نادر موتی ملے گا جو بنی اسرائیل کے اُن احکام عشرہ سے بدرجہا بہتر ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لوحوں پر کندہ کرکے عطا ہوئے تھے ان احکام کی ابتدا بھی توحید سے ہوئی تھی اور اخیر میں بھی اسی بات کی تاکید کے لئے اعادہ فرمایا ۱۲

۵ے قولہ افاصفٰکم الخ جیساکہ عرب کے بعض جاہلوں کا خیال تھا پس وجہ انکار دو ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد قرار دی حالانکہ وہ اس عیب سے پاک ہے دوسرے اولاد بھی وہ جو اپنے لئے ناکارہ سمجھی جاوے پس اس کلام میں اللہ تعالیٰ کی طرف دو نقصانوں کا نسبت کرنا لازم آیا ۱۲۔

ع ۱۰ / ۴

إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا

تحقیق تم البتہ کہتے ہو بات بڑی اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس

بے شک تم بڑی (سخت) بات کہتے ہو اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان کیا ہے

الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗ

قرآن کے تو کہ نصیحت پکڑیں اور نہیں زیادہ کرتا ان کو مگر نفرت کہہ اگر ہوتے ساتھ

تاکہ (اس کو) اچھی طرح سے سمجھیں اور ان کو نفرت ہی بڑھتی جاتی ہے آپ فرمائیے کہ اگر اسکے ساتھ

اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝

اس کے بہت معبود جیسا کہتے ہیں یہ کافر اسوقت البتہ ڈھونڈھتے طرف صاحب عرش کی راہ

اور معبود بھی ہوتے جیسا یہ لوگ کہتے ہیں تو اس حالت میں عرش والے تک انھوں نے رستہ

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ

پاک ہے وہ اور بلند ہے اُس چیز سے کہ کہتے ہیں بلندی بڑی تسبیح کرتے ہیں واسطے اسکے آسمان

ڈھونڈھ لیا ہوتا۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور بہت زیادہ برتر ہے تمام ساتوں آسمان

السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ

ساتوں اور زمین اور جو کوئی کہ بیچ ان کے ہیں اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے

اور زمین اور جتنے ان میں ہیں اس کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

ساتھ تعریف اس کی کے ولیکن نہیں سمجھتے تم تسبیح اُن کی تحقیق وہ ہے تحمل والا

اس کی پاکی (قالاً یا حالاً) بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان کی پاکی بیان کرنے کو سمجھتے نہیں ہو وہ بڑا حلیم ہے

غَفُوْرًا ۝ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ

بخشنے والا اور جو وقت پڑھتا ہے تو قرآن کو کر دیتے ہیں ہم درمیان تیرے اور درمیان

بڑا غفور ہے اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَّجَعَلْنَا

اُن لوگوں کے کہ ایمان نہیں لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپا ہوا اور کر دیتے ہیں ہم

اُن کے درمیان میں ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں اور (وہ پردہ یہ ہے کہ) ہم ان کے دلوں پر

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَ

اوپر دلوں ان کے پردہ ایسا نہو کہ سمجھیں اُن کو اور بیچ کانوں اُن کے کے بوجھ ہے اور

حجاب ڈالدیتے ہیں اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں اور اُن کے کانوں میں ڈاٹ دیتے ہیں اور

اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ

جس وقت کہ یاد کرتا ہے تو پروردگار اپنے کو بیچ قرآن کے اکیلا پھر جاتے ہیں اوپر پیٹھوں اپنی کے

جب آپ قرآن میں صرف اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پشت پھیر کر چل دیتے ہیں

نُفُوْرًا ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ

بھاگتے ہوئے ہم خوب جانتے ہیں اُس نیت کو کہ سنتے ہیں ساتھ اس کے جس وقت کہ کان رکھتے ہیں طرف تیری

جس وقت یہ لوگ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو ہم خوب جانتے ہیں جس غرض سے یہ سنتے ہیں اور جس وقت یہ لوگ

خواص الکلام

۱؎ قولہ وَاِذَا قَرَاْتَ سے نفوراً تک کسی خوف زدہ پر جو خیالات فاسدہ میں مبتلا ہو پڑھکر دم کر دی جاوے تو اوس کا خوف جاتا رہے دیگر کوئی بھوت پریت کسی کے سر ہو گیا ہو تو نیلے پشمینہ پر یا کاغذ پر لکھکر اوسکے بازو میں باندھ دی جاوے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھوت دفع ہو جاوے گا ۱۲۔

توضیح الکلام

۲؎ قولہ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا الخ یعنی کفار قرآن شریف نہیں سمجھتے اور یہ نہ سمجھنا اس لئے ہے کہ جب آپ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں تو اونکی ازلی گمراہی کے پردے بیچ میں حائل ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے مضامین میں غور و تامل نہیں کر سکتے اور جو کوئی اونکو دوسرا سمجھا دے تو سنتے بھی نہیں اور اون کے حواس بیکار ہو جانے کی دلیل یہ ہے کہ جب قرآن مجید میں توحید کا ذکر اور شرک کی برائی سنتے ہیں تو بدک کر بھاگ جاتے ہیں۔ یہ مشرکین مکہ کا حال ہے اور اس میں شک بھی نہیں کہ جب انسان پر گمراہی اور بدبختی سوار ہوتی ہے تو نہ اوسکا دل و دماغ درست رہتا ہے نہ عقل کتنا ہی سمجھاؤ نہیں سمجھتا اور اسی کو پردے اور حجاب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس آیت کا ظاہری مطلب بعض مفسرین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جب آپ تلاوت قرآن مجید کرتے ہیں تو ہم آپکے اور کفار کے (مابین حجاب) آڑ کر دیتے ہیں کہ آپکو وہ دیکھ نہیں سکتے تاکہ ایذا رسانی نہ کر سکیں چنانچہ ابن کثیر اور کبیر میں اس قسم کی چند روایتیں لکھی ہیں جن سے اس کی تائید ہوتی ہے جنکو ہم طوالت کی وجہ سے یہاں نہیں لکھ سکتے ہیں جنکو شوق ہو وہاں دیکھے

۳؎ قولہ نَحْنُ اَعْلَمُ الخ اول تو مکہ کے مشرک قرآن مجید سنتے ہی نہ تھے اور اگر کبھی مجلس میں ٹھیر گئے تو اس غرض سے کہ کچھ اس میں سے یاد کر کے پھر اوس کا مذاق اڑائیں۔ چنانچہ دس دس پانچ پانچ آدمیوں کی ٹولی اکٹھی ہوتی اور آپس میں یہ کہا کرتے کہ یہ لوگ جو اس نبی کے تابع ہوئے ہیں احمق ہیں یہ تو خود ہی جادو کا مارا ہوا ہے اسی لئے تو دیوانوں سڑیوں کی سی باتیں کرتا ہے حق تعالیٰ اس آیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین دیتے ہیں کہ دیکھو یہ بدنصیب دیر کیا بے اصل عیب لگاتے ہیں

بقیہ صفحہ آئندہ

وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

اور جس وقت کہ وہ مصلحت کرتے ہیں جس وقت کہ کہتے ہیں ظالم نہیں پیروی کرتے تم مگر مرد

آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں جبکہ یہ ظالم یوں کہتے ہیں کہ تم لوگ محض ایسے شخص کا ساتھ دے رہے ہو جس پر

مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

جادو کئے گئے کی دیکھ کیونکر بیان کیں ہیں واسطے تیرے مثالیں بس گمراہ ہوئے بس نہیں

جادو کا اثر ہوگیا ہے آپ دیکھئے تو یہ لوگ آپ کے لئے کیسے کیسے القاب تجویز کرتے ہیں سو یہ لوگ گمراہ ہوگئے تو

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا

پاسکتے راہ اور کہتے ہیں آیا جب ہو جاویں گے ہم ہڈیاں اور گلے ہوئے کیا ہم

رستہ نہیں پاسکتے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مرکر) ہڈیاں اور چورا ہوجاویں گے

لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝

پھر اٹھائے جاویں گے پیدائش نئی میں کہہ ہو جاؤ تم پتھر یا لوہا

تو کیا ہم از سر نو پیدا اور زندہ کئے جاویں گے آپ (جواب میں) فرمادیجئے کہ تم پتھر یا لوہا

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ

یا اور پیدائش اس قسم سے کہ بڑی لگے بیچ سینوں تمہارے کے بس البتہ کہیں گے کون پھیر لاوے گا ہم کو

یا اور کوئی مخلوق ہو کر دیکھو جو تمہارے ذہن میں بہت ہی بعید ہو اس پر پوچھیں گے کہ وہ کون ہے جو دوبارہ ہم کو زندہ کرے گا

قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ

کہہ وہی ہے جس نے پیدا کیا تھا تم کو پہلی بار بس ہلا دیں گے وہ طرف تیری سر اپنے کو

آپ فرما دیجئے کہ وہ ہے جس نے تم کو اول بار میں پیدا کیا تھا اس پر آپ کے آگے سر ہلا ہلا کر کہیں گے کہ (اچھا بتلاؤ)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ

اور کہیں گے کب ہوگا یہ کہہ شتاب ہے کہ ہو نزدیک جس دن بلاوے گا تم کو

یہ کب ہوگا آپ فرما دیجئے کہ عجب نہیں کہ یہ قریب ہی آ پہونچا ہو یہ اس روز ہوگا کہ

فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَ

بس جواب دو گے ساتھ تعریف اس کی کے اور جانو گے کہ نہیں رہے تھے تم مگر تھوڑا اور

اللہ تعالیٰ تم کو پکارے گا اور تم (بالاضطرار) اس کی حمد کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے اور تم یہ خیال کرو گے کہ تم بہت ہی کم رہے

قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ

کہہ واسطے بندوں میرے کے کہ کہیں وہ بات کہ وہ بہت اچھی ہے تحقیق شیطان وسوسہ ڈالتا ہے

تھے اور آپ میرے مسلمان بندوں سے کہہ دیجئے کہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو شیطان لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے

بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝

درمیان ان کے تحقیق شیطان ہے واسطے آدمی کے دشمن ظاہر

واقعی شیطان انسان کا صریح دشمن ہے

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ

پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے تم کو اگر چاہے رحم کرے تم کو یا اگر چاہے عذاب کرے تم کو

تم سب کا حال تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر وہ چاہے تم پر رحمت فرماوے یا اگر چاہے تو تم کو عذاب دینے لگے

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ سابقہ

اور کوئی بات تو عیب کی ملتی نہیں یہاں بعض لوگوں کو یہ شبہہ ہوا ہے کہ وہ حدیث جس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کا ہونا ثابت ہوتا ہے غلط ہے کیونکہ آیت سے معلوم ہوا کہ کفار آپ کو جادو کیا ہوا کہتے تھے اور کفار کا قول باطل ہے لہذا جادو آپ پر نہیں ہوا مگر اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حدیث بالکل صحیح ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ کفار آپ کو مسحور کہتے تھے لیکن مراد ان کی مجنون کہنا تھا اور مجنون وہ ہوتا ہے جس کے خیالات اور باتیں سب بڑ اور توہمات ہوتے ہیں اور وحی کو بھی وہ اسی قبیل (توہمات) سے بتلاتے تھے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جو جادو ہوا تھا اوس سے آپ کے دنیوی معاملات میں بھی کوئی خلل نہیں آیا چہ جائیکہ دینی میں تو خلاصہ یہ ہے کہ آیت میں سحر کے اثر خاص یعنی جنون کا انکار ہے اور حدیث میں مطلق سحر کا اثبات ہے اور خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہیں آتی پس آیت اور حدیث میں کوئی تعارض نہ رہا

الربع

ع ۵ ۱۲ ۵

سے قولہ وقالوا ءاذا کنا الخ یہاں سے وہ بات بیان فرماتا ہے کہ جسکو منکر کفار بکتے تھے یعنی جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرماتے تھے کہ مرکر پھر قیامت میں زندہ ہوں گے تو وہ کہتے تھے کہ جب ہم مٹی میں مل جاویں گے ہڈیوں کا چورا ہوجائے گا تو پھر کیونکر زندہ ہو سکتے ہیں اس کے جواب میں حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے نزدیک جو چیز قابل زندگی نہیں لوہا یا پتھر یا کوئی اور چیز اگر تم وہ بھی ہو جاؤ جس نے تمکو اول بار پیدا کیا ہے وہ دوبارہ پھر پیدا کرنے پر قادر ہے پھر جب وہ قیامت میں بارگاہ عدالت کے اندر طلب کرے گا تو تم زندہ ہوکر اوس کے خوف کے مارے تسبیح وتحلیل کرتے ہوئے جرم کا انکار اور بت پرستی سے بیزاری ثابت کرتے ہوئے فوراً حاضر ہو جاؤ گے اور یہ سمجھو گے کہ دنیا میں یا مرنے کے بعد حشر تک قبروں میں بہت ہی کم ٹھیرے تھے کہ وہ عرصہ دراز اس عدالت آسمانی کے خوف سے بہت ہی کم معلوم ہوگا ۱۲

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ○ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي

اور نہیں بھیجا ہمنے تجھ کو اوپر ان کے داروغہ اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہے ان لوگوں کو کہ بیچ

اور ہم نے آپ (تک) کو ان کا داروغہ بنا کر نہیں بھیجا اور آپ کا رب خوب جانتا ہے ان کو جو کہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى

آسمانوں کے اور زمین کے ہیں اور البتہ تحقیق بزرگی دی ہم نے بعضے نبیوں کو اوپر

آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے

بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ○ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

بعض کے اور دی ہم نے داؤد کو زبور کہہ کہ لاؤ ان لوگوں کو کہ دعوی کرتے ہو تم

اور ہم داؤد (علیہ السلام) کو زبور دے چکے ہیں آپ فرما دیجئے کہ جن کو تم خدا کے سوا (معبود) قرار دے رہے ہو

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ○

سوائے اس کے بس نہیں اختیار رکھتے کھولنا برائی کا تم سے اور نہ بدل ڈالنا

ذرا ان کو پکارو تو سہی سو (یقیناً) وہ نہ تم سے تکلیف کو دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اسکے بدل ڈالنے کا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ

یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں ڈھونڈتے ہیں طرف پروردگار اپنے کی وسیلہ کون ان میں سے

یہ لوگ کہ جن کو مشرکین پکار رہے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب بنتا ہے

اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ

بہت نزدیک ہو اور امید رکھتے ہیں رحمت اس کی کے اور ڈرتے ہیں عذاب اسکے سے تحقیق عذاب

اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اسکے عذاب سے ڈرتے ہیں واقعی آپ کے رب کا عذاب

رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ○ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا

پروردگار تیرے کا ہے خوف کیا گیا اور نہیں کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنے والے ہیں

ہے بھی ڈرنے کے قابل اور (کفار کی) ایسی کوئی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ

اس کے پہلے دن قیامت کے یا عذاب کرنے والے ہیں ہم اس کے عذاب سخت ہے یہ

یا (قیامت کے روز) اس کو سخت عذاب نہ دیں یہ بات

فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ○ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ

بیچ کتاب کے لکھا ہوا اور نہ منع کیا ہمارے تئیں یہ کہ بھیجیں ہم نشانیاں مگر

کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے اور ہم کو خاص (فرمائشی) معجزات کے بھیجنے سے یہی امر مانع ہوا کہ پہلے

اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً

یہ کہ جھٹلایا تھا ساتھ اسکے پہلوں نے اور دی ہمنے ثمود کو اونٹنی دلیل

لوگ ان کی تکذیب کر چکے ہیں اور ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی دی تھی جو کہ بصیرت کا

فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ○ وَاِذْ قُلْنَا

پس ظلم کیا انھوں نے اسپر اور نہیں بھیجتے ہم نشانیوں کو مگر واسطے ڈرانے کے اور جس وقت کہا ہم نے

ذریعہ تھی سو ان لوگوں نے اسکے ساتھ ظلم کیا۔ اور ہم ایسے معجزات کو صرف ڈرانے کیلئے بھیجا کرتے ہیں اور آپ وہ وقت یاد کیجئے جبکہ

توضیح الکلام معہ متعلقات الکلام

ا۔ قولہ وربک اعلم الخ یعنی وہ مختار ہے جسکو چاہے فضیلت دے خود انبیاء علیہم السلام میں اوس نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی یہاں حضرت داؤد اور زبور کے ذکر میں یہود کو یہ بات بھی بتلانا مقصود ہے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی نبی ہیں جن کی داؤد علیہ السلام نے خبر دی کہ جسکو شوکت و سلطنت بھی دی جائے گی قرآن مجید میں اس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر الآیۃ اور زبور میں بھی یہ مضمون موجود ہے ۱۲۔

۲۔ قولہ قل ادعوا الذین الخ مشرک لوگ دلائل توحید سنکر اپنے معبودوں کے فضائل بیان کیا کرتے تھے کہ وہ یوں کر سکتے ہیں اور یہ دے سکتے ہیں اس کے جواب میں حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اچھا انکو پکارو تو سہی دیکھیں وہ تمھاری کون سی مصیبت میں کام آتے ہیں مشرک لوگ پہلے فرشتوں یا انبیاء علیہم السلام یا صالحین کو پوجتے تھے اور ان ہی کے نام کی مورتیں بنا رکھی تھیں فرماتا ہے کہ جنکو تم پکارتے ہو اونکا خود یہ حال ہے کہ وہ اپنے رب کے لئے وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں کہ کسی ذریعہ سے ہمکو قرب ہو جاوے یعنی خود ہی عبادت و طاعت میں مشغول رہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی میسر ہو جاوے پس جب یہ خود ہی اس کی عبادت کرتے ہیں تو معبود کیونکر ہو سکتے ہیں اور جب وہ خود ہی رحمت میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں تو اوروں کو وہ کیا نفع پہونچا سکتے ہیں اسی طرح جب وہ خود ہی مضرت یعنی عذاب سے بچنے میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں تو اوروں سے مضرت کو کیا دور کر سکتے ہیں لہٰذا ایسوں کو معبود بنانا محض باطل ہوگا ۱۲۔

۳۔ قولہ وان من قریۃ الخ مشرکین مکہ اسپر یہ کہتے تھے کہ اچھا اگر یوں ہے تو پھر ہمارے شہر پر خدا تعالیٰ بلا کیوں نہیں نازل کرتا انکے جواب میں ارشاد ہے کہ شہر ہی کی کیا خصوصیت ہے ہر ایک بستی قیامت سے پہلے ہلاک ہو جاوے گی اپنے اپنے موقع پر نیک موت سے یا بڑے عذاب سے یا یہ مطلب کہ جن بستیوں کا قیامت سے پہلے ہلاک ہونا لکھا ہے وہ کتاب یعنی لوح محفوظ میں درج ہے اپنے وقت پر ہو گا گناہ کرنے سے ہم جلدی نہیں کرتے ۱۲۔

لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ

واسطے تیرے تحقیق رب تیرے نے گھیر لیا ہے لوگوں کو اور نہیں کیا ہم نے وہ نمود یعنی خواب جو دکھلائی تجھ کو

جبکہ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کا رب اپنے علم سے تمام لوگوں پر محیط ہو رہا ہے۔ اور ہم نے جو تماشا آپ کو دکھلایا تھا اور جس درخت کی

اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ

مگر آزمائش واسطے لوگوں کے اور اسی طرح اس درخت کو کہ لعنت کیا گیا ہے بیچ قرآن کے اور ڈراتے ہیں ہم ان کو

قرآن میں مذمت کی گئی ہے ہم نے تو ان دونوں چیزوں کو ان لوگوں کے لئے موجب گمراہی کر دیا اور ہم ان کو ڈراتے رہتے ہیں

فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا

پس نہیں زیادہ کرتا ان کو مگر سرکشی بڑی اور جس وقت کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو

لیکن ان کی بڑی سرکشی بڑھتی چلی جاتی ہے اور جبکہ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝

آدم علیہ السلام کو پس سجدہ کیا انھوں نے مگر ابلیس نے کہا کیا سجدہ کروں میں واسطے اس شخص کے کہ پیدا کیا ہو تو نے مٹی سے

سوان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (نہ کیا اور) کہا کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے بنایا ہے۔

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ

کہا کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ بڑائی دی اوپر میرے اگر ڈھیل دے گا تو مجھ کو دن قیامت تک

کہنے لگا کہ اس شخص کو جو آپ نے مجھ پر فوقیت دی ہے تو بھلا بتلائیے تو خیر اگر آپ نے مجھکو قیامت کے زمانہ تک مہلت دیدی تو

الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ

البتہ ہلاک کروں گا میں اولاد اس کی کو مگر تھوڑے کہا جا پس جو کوئی

میں (بھی) بجز قدرے قلیل لوگوں کے اس کی تمام اولاد کو اپنے بس میں کروں گا۔ ارشاد ہوا جا جو شخص

تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ

پیروی کرے گا تیری ان میں سے پس تحقیق دوزخ ہے جزا تمہاری جزا پوری اور بہکا

ان میں سے تیرے ساتھ ہو لے گا سو تم سب کی سزا جہنم ہے سزا پوری اور ان میں سے

مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ

جس کو بہکا سکے ان میں سے ساتھ آواز اپنی کے اور کھینچ لا اوپر ان کے سواروں اپنوں کو

جس جس پر تیرا قابو چلے اپنی چیخ پکار سے اس کا قدم اکھاڑ دینا اور ان پر اپنے سوار

رَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا

اور پیادوں اپنوں کو اور شریک ہو ان کا بیچ مالوں ان کے کے اور اولاد ان کی کے اور وعدہ دے ان کو اور نہیں

اور پیادے چڑھا لانا اور ان کے مال اور اولاد میں اپنا ساجھا کر لینا اور ان سے وعدہ کرنا اور

يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

وعدہ دیتا ان کو شیطان مگر فریب کا تحقیق بندے میرے نہیں واسطے تیرے اوپر ان کے

شیطان ان لوگوں سے بالکل جھوٹے وعدے کرتا ہے میرے خاص بندوں پر تیرا ذرا قابو نہ چلے گا

سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ

غلبہ اور کفایت ہے پروردگار تیرا کارساز رب تمہارا وہ ہے جو چلاتا ہے واسطے تمہارے

اور آپ کا رب کافی کارساز ہے تمہارا رب ایسا (منعم) ہے کہ تمہارے لئے

نزول الکلام

۱؎ قولہ وما جعلنا الرؤیا الخ شب معراج کی صبح کو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا واقعہ بیان فرمایا تو کفار نے مذاق شروع کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تصدیق کی غرض سے علامت اور نشانی طلب کی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کا پورا نقشہ کھینچ دکھایا اور پوشیدہ امور ظاہر کئے اسپر ولید بن مغیرہ بولا کہ محمد تو جادوگر ہے اوس وقت یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول

۲؎ قولہ والشجرۃ الملعونۃ الخ جب ان شجرۃ الزقوم الخ نازل ہوا کہ گنہگاروں کو کھانے کے لئے تھوہر ملیگا تو کافر بولے واہ جہنم پتھر تک تو جلا دیتی ہے اوس میں درخت کا کیا کام بھلا نباتات اوس میں کیسا رہ سکتے ہیں اسپر یہ آیت اتری ۱۲

توضیح الکلام

۳؎ قولہ ربکم الذی الخ یہاں سے پھر دلائل توحید شروع فرماتے ہیں اور مشرکوں کی ناپسندیدہ عادت اور ساتھ میں یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد رکھا کرو اور پہلے جو فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا کارساز ہے اب اس کارسازی کا جو نہایت بے بسی کی حالت میں ظاہر ہوتی ہے بیان فرماتا ہے عرب کے لوگ یا دریا میں سفر کرتے تھے یا خشکی میں اور ظاہر ہے کہ دریا کا سفر کشتی کے ذریعہ ہوتا ہے خواہ ہوائی ہو یا دخانی جو سمندر کی پہاڑ سی موجوں میں ایک تنکے کی برابر معلوم ہوتی ہے اور جو مسافروں یا تجارتی مال کو لیکر آتی جاتی ہے اوسکو اوسی کا ید قدرت چلاتا ہے آگے فرماتے ہیں کہ دریا میں چلتے چلتے جس وقت پانی کی موج یا ہوا کا طوفان آجاتا ہے تو اوس وقت جتنے غیر اللہ تم پوجتے تھے ایک بھی موجود نہیں ہوتا نہ خیال میں کہ تم کو اوس وقت اون کا تصور ہوتا ہو اور نہ ظاہر میں کہ اون کی کوئی مدد تم کو پہونچے ایسی حالت میں تمہارا حال دمقال شرک کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے لیکن انسان ہے بڑا ناشکرا کہ جب اوس مصیبت سے مولائے حقیقی اون کو نجات دیتا اور کشتی خشکی تک پہونچا دیتا ہے تو پھر اون ہی جھوٹے معبودوں کو سر پے بیٹھتے ہیں۔ مسلمانو ہماری حالت بھی اس زمانہ میں یہ ہی ہے کہ جب کسی بلا میں مبتلا ہوتے ہیں مثلاً طاعون یا … باقی آئندہ صفحہ

الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ؕ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝

کشتیاں بیچ دریا کے تو کہ چاہو فضل اس کے سے تحقیق وہ ہے ساتھ تمہارے مہربان

کشتی کو دریا میں لے چلتا ہے تاکہ تم اس کے رزق کی تلاش کرو بے شک وہ تمہارے حال پر بہت مہربان ہے

وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۚ

اور جب پہونچتی ہے تم کو سختی بیچ دریا کے کھوئے جاتے ہیں جن کو پکارتے ہو مگر وہی

اور جب تم کو دریا میں کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو بجز خدا کے اور جتنوں کی تم عبادت کرتے تھے سب غائب ہو جاتے ہیں

فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ۝

پس جب نجات دیتا ہے تم کو طرف جنگل کی منھ پھیر لیتے ہو اور ہے آدمی ناشکر گزار

پھر جب تم کو خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم پھر پھر جاتے ہو اور (واقعی) انسان ہے بڑا ناشکر

أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ

کیا پس نڈر ہو تم اس سے کہ دھسا دیوے تم کو طرف جنگل کی یا بھیجدیوے اوپر تمہارے

تو کیا تم اس بات سے بےفکر ہو بیٹھے ہو کہ تم کو خشکی کی جانب میں لا کر زمین میں دھسا دیوے یا تم پر کوئی ایسی

حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ۝ أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ

مینھ پتھروں کا پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے کوئی کارساز یا نڈر ہو تم اس سے کہ پھیجاوے تم کو بیچ اسکے

تند ہوا بھیجدے جو کنکر پتھر برسانے لگے پھر تم کسی کو اپنا کارساز نہ پاؤ یا تم اس سے بے فکر ہو گئے ہو کہ

تَارَةً أُخْرَى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا

اور بار پس بھیجے اوپر تمہارے کشتی توڑنے والی ہوا سے پس ڈبا دیوے تم کو سبب

خدا تعالیٰ پھر تم کو دریا ہی میں دوبارہ لے جاوے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیجدے پھر تم کو تمہارے کفر کے سبب

كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ۝ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا

اس کے کہ کفر کیا تم نے پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے اوپر ہمارے بدلے اس کے پیچھا کرنے والا اور البتہ تحقیق عزت دی ہم نے

غرق کر دے پھر اس بات پر کوئی ہمارا پیچھا کرنے والا تم کو نہ ملے اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی

بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ

بنی آدم کو اور چڑھایا ہم نے ان کو سواریوں پر بیچ جنگل کے اور دریا کے اور رزق دیا ہم نے ان کو پاکیزہ سے اور

اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور نفیس نفیس چیزیں ان کو عطا فرمائیں اور

فَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝ يَوْمَ نَدْعُوا

بزرگی دی ہم نے ان کو اوپر بہتوں کے ان لوگوں سے کہ پیدا کئے ہیں ہم نے بزرگی دینا جس دن بلاویں گے ہم

ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت دی جس روز ہم تمام آدمیوں کو

كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ

سب لوگوں کو ساتھ پیشوا ان کے کے۔ پس جو کوئی دیا گیا اعمال نامہ اپنا بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پس وہ لوگ

ان کے نامۂ اعمال سمیت بلاویں گے پھر جس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا ایسے لوگ

يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ وَمَنْ كَانَ فِي

پڑھیں گے اعمال نامہ اپنا اور نہ ظلم کئے جاویں گے تاگے برابر اور جو کوئی ہے بیچ

اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جاوے گا اور جو شخص دنیا میں

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ گذشتہ

یا ہیضہ کی بیماری پڑجاتی ہے یا کوئی طوفان یا زلزلہ وغیرہ آجاتا ہے تو اس وقت سوا اوسکے اور کسی کی مدد کام نہیں آتی اور جب یہ وقت نکل جاتا ہے تو پھر وہی انانیت ہے اور وہی سانگ ہے ناچ باجے ہیں اور طرح طرح کا فسق و فجور ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ افامنتم الخ کیا تم کو اس بات سے پورا اطمینان ہو گیا کہ اس حالت میں خدا تعالیٰ تم پر دوسری قسم کی بلا نہیں بھیج سکتا زمین میں دھنسا نہیں سکتا آسمان سے پتھر برسا نہیں سکتا اور کیا بعید ہے کہ تم کو دوبارہ سفر دریا پیش آئے اور وہ پھر تم کو اوسی بلا (طوفان و موج) میں پھنسا کر ہلاک کر دے بنی آدم کا تو یہ حال ہے اور خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارا یہ حال ہے کہ

۱ے قولہ ولقد کرمنا الخ کہ ہم نے ذات میں جسم میں صورت میں اوصاف میں علم میں اوسکو مخلوقات پر عزت دی و حملنا ہم اور دریا اور خشکی کے سفر میں سواری دی دریا میں کشتی اور خشکی میں اونٹ گھوڑے گاڑی موٹر ریل وغیرہ اور سفر و حضر وغیرہ میں کھانے کو عمدہ چیزیں دیں اور اپنی بہت سی ۷ مخلوقات پر اون کو بزرگی بخشی ع ۱۰ انسان کے اندر بعض صفات خاصہ ایسی ہیں ۷ کہ اور حیوانات میں نہیں مثلاً حسن صورت جس میں قد کا سیدھا ہونا بھی آگیا اور عقل اور ایجاد مصنوعات وغیرہ اور ان میں ساری نعمتیں آگئیں اور اس اعتبار سے بنی آدم سے سارے آدمی مراد ہیں۔ اور چونکہ کرمنا مجمل تھا جس سے شبہہ ہو سکتا تھا کہ ان صفات میں یہ سب سے افضل ہے حالانکہ یہ بات نہیں کیونکہ ان اوصاف سے فرشتوں پر انسان کو فضیلت نہیں ہو سکتی اور جن صفات کی وجہ سے آدمی کو فرشتہ پر فضیلت ہے وہ سب آدمیوں میں موجود نہیں اس لئے فضلنا فرما کر اس اشتباہ کو دور کر دیا کہ ہماری مراد اس فضیلت سے صرف حیوانات پر فضیلت ہے اور اون پر جو حیوانات سے کم درجہ ہیں لہٰذا آیت میں فرشتوں پر آدمی کی فضیلت ہونے نہ ہونے یا اوسکے اطلاق اور تقلید سے خاموشی ہے اور متکلمین کا اس میں اختلاف بھی ہے ملائکہ افضل ہیں یا بشر یا بعض ملائکہ یا بعض بشر ۱۲

هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ وَاِنْ

كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِىْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِىَ عَلَيْنَا

غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ

كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔـا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ

الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ وَ

اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا

لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا

قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً

لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ وَقُلْ رَّبِّ

توضیح الکلام

ا؎ قولہ اعمیٰ فہو الخ یعنی جو شخص دنیا میں گمراہ رہا وہ آخرت میں بھی گمراہ رہیگا بلکہ آخرت میں دنیا کی نسبت گمراہی زیادہ ہوگی کیونکہ دنیا میں تو اس گمراہی کا ازالہ ممکن بھی تھا کہ ایمان لے آتا اور اعمال صالحہ اختیار کرتا مگر وہاں یہ بات ممکن نہ ہوگی اور ایسے شخص کو بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا ۱۲ اس سے آنکھوں کا اندھا مراد نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس مومن کی پیاری آنکھوں کو اللہ تعالیٰ نے چھین لیا اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں مگر صبر کرنا شرط ہے ۱۲

۲؎ قولہ لقد کدت ترکن الخ اس آیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تنزیہ میں انتہائی مبالغہ ہے کیونکہ اول تو دکون ولی خیالات اور وسوسوں کا پہلا اور بہت ادنیٰ اور ہلکا مرتبہ ہے جو عزم نہیں پھر اسکو بھی یہ نہیں فرمایا کہ واقع ہوگیا بلکہ قریب کے قریب تھا اور واقع نہیں ہوا تھا اور یہ ارشاد عتاب نہیں ہے بلکہ اس میں محبوبیت کا اظہار ہے کہ آپ ایسے محبوب ہیں کہ ہم نے تھوڑے سے میلان کے قرب سے بھی آپکو بچالیا اور آیت وان کادوا لیفتنونک کے شان نزول میں مفسرین کا اختلاف بہت ہے ابو سعود نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی ثقیف کے بارہ میں نازل ہوئی انھوں نے کہا آپ ہماری کچھ باتیں مانیں تو ہم مسلمان ہوجائیں اس بات سے ہم کو سارے عرب پر فخر ہوجائے آپ یہ فرمادیں کہ خدا تعالیٰ کا یہی حکم ہے ۱؎ ہم پر جس کا سود باقی ہے وہ ساقط اور ہمارا جس پر ہو وہ واجب الادا رہے ۔ ۲؎ لات بت سے ایک سال ہم نفع اوٹھائیں ۳؎ ہمارا جنگل وادی مکہ کی طرح حرام ہوجائے آپنے ایمان کے لالچ سے سکوت فرمایا اوسوقت یہ آیت اتری ۱۲ اور معالم میں اسکے علاوہ تیسرا شان نزول بیان کیا ہے اور زبدۃ الکلام میں جو لکھا گیا بعض علماء نے اسکو کمزور کہا ہے اسوجہ سے کہ آیت مکی ہے اور اس میں یہود مدینہ کا تذکرہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

خواص الکلام ۳؎ قولہ تعالیٰ وقل رب ادخلنی سے تفسیر اتک بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ مسافر کسی شہر میں داخل ہوتے وقت یہ آیت پڑھے تو جبتک وہاں مقیم رہے کوئی پریشانی اور تکلیف

أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ

داخل کر مجکو داخل کرنا سچا اور نکال مجکو نکالنا سچا اور

مجکو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجکو خوبی کے ساتھ لیجائیو اور

اجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ۝ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ

کر واسطے میرے نزدیک اپنے سے غلبہ مدد دینے والا اور کہہ آیا حق

مجکو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو اور کہہ دیجئے کہ حق آیا

وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ

اور گم ہوا باطل تحقیق باطل تھا گم ہوجانے والا اور اُتارتے ہیں ہم

اور باطل گیا گذرا ہوا (اور) واقعی باطل چیز تو یونہی آتی جاتی رہتی ہے اور ہم

الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ

قرآن میں سے وہ چیز کہ وہ شفا ہے اور رحمت ہے واسطے ایمان والوں کے اور نہیں زیادہ کرتا ظالموں کو

قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہیں اور اس سے

إِلَّا خَسَارًا ۝ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ

مگر ٹوٹا اور جب نعمت بھیجتے ہیں ہم اوپر انسان کے منہ پھیر لیتا ہے اور دور کر لیتا ہے کروٹ اپنی

اور اُلٹا نقصان بڑھتا ہے۔ اور آدمی کو جب ہم نعمت عطا کرتے ہیں تو منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ پھیر لیتا ہے

وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا ۝ قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ

اور جب لگتی ہے اُس کو بُرائی ہوتا ہے نا اُمید کہہ ہر ایک عمل کرتا ہے اوپر طریق اپنے کے

اور جب اُس کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو نا اُمید ہوجاتا ہے آپ فرما دیجئے کہ ہر شخص اپنے طریقے پر کام کر رہا ہے

فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

پس پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے اُس شخص کو کہ وہ بہت پانیوالا ہے راہ کو اور سوال کرتے ہیں تجھ کو

سو تمہارا رب خوب جانتا ہے جو زیادہ ٹھیک رستہ پر ہو اور یہ لوگ آپ سے

الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا

جان سے کہہ جان حکم پروردگار میرے کے سے ہے اور نہیں دیئے گئے تم علم سے مگر

روح کو (امتحاناً) پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے بنی ہے اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے

قَلِيلًا ۝ وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ

تھوڑا اور اگر چاہیں ہم البتہ لیجاویں وہ چیز کہ وحی کی ہم نے طرف تیری پھر

اور اگر ہم چاہیں تو جس قدر آپ پر وحی بھیجی ہے سب سلب کر لیں پھر

لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ

نہ پاوے تو واسطے اپنے ساتھ اُسکے اوپر ہمارے کارساز مگر مہربانی پروردگار تیرے کی طرف سے تحقیق

اس کے (واپس لانے کے) لئے آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ ملے۔ مگر (یہ) آپکے رب ہی کی رحمت ہے (کہ ایسا نہیں کیا) بیشک

فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۝ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ

فضل اُس کا ہے اوپر تیرے بڑا کہہ البتہ اگر اکٹھے ہوویں آدمی

آپ پر اس کا بڑا فضل ہے آپ فرما دیجئے کہ اگر تمام انسان

توضیح الکلام

۱؎ قولہ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ الخ۔ اس میں فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے حدیث شیخین میں آیا ہے کہ آپ فتح مکہ کے روز یہ آیت پڑھکر بتوں کو گرا رہے تھے اور باطل کو جو زہوق فرمایا اس سے عام مراد ہے کہ اب یا پھر یا یہ کہ باطل فی نفسہ مٹنے والا ہوتا ہے خواہ اوس کا ظہور نہ ہوا ہو اس سے اگر باطل چند دن رہے تو کچھ شبہہ نہ رہا ۱۲

خواص الکلام

۲؎ قولہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ سے خسارا تک آیات شفا میں سے ایک آیت ہی اس کو پڑھکر مریض پر دم کرنا یا لکھکر پلانا ہر مرض کے لئے نافع ہے دیگر کسی کنجے پر یہ آیت پڑھکر تھتکار دیا گیا تھا وہ اچھا ہوگیا ۱۲

توضیح الکلام

۳؎ قولہ یسئلونک عن الروح الخ۔ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی روح کے متعلق سوال تھا جس سے انسان زندہ ہے کیونکہ جب روح کا لفظ بلا کسی قید کے بولا جاتا ہے تو اوس سے یہی روح مراد لی جاتی ہے اور جواب سے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ نصوص میں اس کی حقیقت ظاہر نہ کرنے کی وجہ بتلائی ہے اور ضروری عقیدہ اوس کے حادث ہونے کا ظاہر کر دیا گیا ہے اب یہ بات کہ کسی دوسرے طریقہ سے اس کا انکشاف ہو سکتا ہے یا ہوتا ہے آیت نہ اس کا ثبوت دیتی ہے نہ نفی کرتی ہے اور یہاں جو علم کو قلیل فرمایا سو وہ علم الٰہی کے اعتبار کر ہے کیونکہ اس کا علم بے پناہ ہے ۱۲ اور جس جگہ علم کو خیر کثیر فرمایا ہے سو وہ سامان دنیا کے اعتبار سے ہے کیونکہ علم دین کے مقابلہ میں ساری دنیا کا ساز و سامان بھی ہیچ ہے ۱۲

ع ۹ / ۹

۴؎ قولہ وَلَئِن شِئْنَا الخ۔ مطلب یہ ہے کہ آپ نبوت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو یاد کر کے خوش رہیئے اور کسی کی مخالفت کا غم نہ کیجئے ۱۲ ۵؎ قولہ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الخ۔ شاید جن کا ذکر اس لئے کیا ہو کہ وہ لوگ جنات کو معبود ٹھیراتے تھے لہذا مطلب یہ ہوا کہ اگر تمہارے خدا بھی آجاویں تب بھی اوس کی مثل نہ بنا سکو یا یہ کہا جائے کہ چونکہ جنات بھی مکلف ہیں اس واسطے آیت میں اون کا ذکر ہوا اور شان نزول اسکا یہ ہے کہ نضر بن حارث کہا کرتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو اس قرآن جیسا کلام بنالوں اسپر یہ آیت اتری ۱۲

وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ

اور جن اوپر اس بات کے کہ لاویں مانند اس قرآن کی نہ لاسکیں گے مانند اس کی

اور جنات سب اس بات کے لئے جمع ہو جاویں کہ ایسا قرآن بنا لاویں تب بھی ایسا نہ لاسکیں گے

وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ○ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ

اور اگرچہ ہوویں بعضے ان کے واسطے بعضوں کے مددگار اور البتہ طرح طرح سے بیان کیا ہم نے واسطے لوگوں کے

اگرچہ ایک دوسرے کا مددگار بھی بن جاوے اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر قسم کا عمدہ

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوْرًا ○

بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے پس انکار کیا اکثر لوگوں نے مگر کفر کرنا

مضمون طرح طرح سے بیان کیا ہے پھر بھی اکثر لوگ بے انکار کئے ہوئے نہ رہے

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ○ اَوْ

اور کہا انھوں نے ہرگز نہ مانیں گے ہم واسطے تیرے یہاں تک کہ پھاڑ دیوے تو واسطے ہمارے زمین میں سے چشمہ یا

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لاویں گے جبتک آپ ہمارے لئے (مکہ کی) زمین سے کوئی چشمہ نہ جاری کردیں

تَکُوْنَ لَکَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا

ہووے واسطے تیرے باغ کھجوروں کا اور انگوروں کا پس پھاڑ لاوے تو نہریں درمیان اُس کے

یا خاص آپ کے لئے کھجور اور انگوروں کا کوئی باغ نہ ہو پھر اس باغ کے بیچ بیچ میں جگہ جگہ بہت سی نہریں آپ جاری کردیں

تَفْجِیْرًا ○ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ کَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا کِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ

پھاڑ لانے کر یا ڈالدے تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے تو اوپر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آوے

یا جیسا کہ آپ کہا کرتے ہیں آپ آسمان کے ٹکڑے ہم پر نہ گرادیں یا آپ

بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ قَبِیْلًا ○ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ

تو اللہ کو اور فرشتوں کو مقابل یا ہووے واسطے تیرے ایک گھر سونے کا

اللہ کو اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے نہ لا کھڑا کردیں یا آپ کے پاس کوئی سونے کا بنا ہوا گھر نہ ہو

اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ ط وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا

یا چڑھ جاوے تو بیچ آسمان کے اور ہرگز نہ مانیں گے ہم چڑھ جانے تیرے کو یہاں تک کہ اُتار لاوے اوپر ہمارے

یا آپ آسمان پر (ہمارے سامنے) نہ چڑھ جاویں۔ اور ہم تو آپکے (آسمان پر) چڑھنے کا کبھی کبھی باور نہ کریں جبتک کہ (وہاں سے) آپ ہمارے پاس

کِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ط قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ○

کتاب کہ پڑھیں ہم اُسکو کہہ کہ پاک ہے پروردگار میرا ۵۲ نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہونچانے والا

ایک نوشتہ نہ لاویں جسکو ہم پڑھ بھی لیں۔ آپ فرما دیجئے کہ سبحان اللہ میں بجز اس کے کہ آدمی ہوں (مگر) پیغمبر ہوں

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓی اِلَّآ اَنْ

اور نہیں منع کیا لوگوں کو یہ کہ ایمان لاویں جس وقت آئی اُن کے پاس ہدایت مگر یہ کہ

اور کیا ہوں اور جس وقت ان لوگوں کے پاس ہدایت پہونچ چکی اُسوقت ان کو ایمان لانے سے بجز اسکے اور کوئی (قابل التفات)

قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ○ قُلْ لَّوْ کَانَ فِی الْاَرْضِ

کہا انھوں نے کیا بھیجا اللہ نے آدمی کو پیغام پہونچانے والا کہہ اگر ہوتے بیچ زمین کے

بات مانع نہیں ہوئی کہ انھوں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر زمین پر

نزول الکلام

۱ے قولہ وقالوا الخ ابوجہل عبداللہ بن ابی امیہ ولید اسود ابوالبختری وغیرہ کفار ایک بار آئے اور بولے کہ محمد تم نے اپنی برادری اور کنبہ کے بہت دل دکھائے ہمارے بڑوں کو گالیاں دیں معبودوں کو برا کہا ہر طرح کی مذمتیں کیں اب باز آجاؤ اگر مال چاہتے ہو تو ہم تم کو سب سے زیادہ امیر بنادیں اور عزت وجاہ کے طالب ہو تو سردار کرلیں اور اگر تمہارا یہ کلام کسی بدخواہی کے باعث ہے تو تمکو لکھا پڑھا کر تندرست کریں کیونکہ ان پڑھ جاہلوں پر بھوت پریت تے اثر زیادہ ہوا کرتے ہیں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارا خیال ہی خیال ہے میں تو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں وہ فوراً بولنے کہ اگر آپ اللہ کے سچے رسول ہیں تو گرد و نواح کے پہاڑ سرکا کر اس شہر میں بھی ملک شام و عراق کی طرح نہریں جاری کردو ہمارے مرے ہوئے باپ دادوں کو زندہ کر اٹھاؤ ایسا نہ کرسکو تو اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک فرشتہ تمہاری تصدیق کو اترے ہمکو پرفضا باغ سونے اور چاندی کے محل اور خزانے دلادو یہ بھی نہ ہوسکے تو تم جیسا کہا کرتے ہو کہ میرا رب دم بھر میں جو چاہے کرے آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے سروں پر لاگراؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ واہیات باتیں سنکر وہاں سے کھڑے ہوگئے تو عبداللہ بن امیہ آپ کے ساتھ ہوا اور بولا کہ اے محمد تمہاری قوم نے تم سے جو جو کہا تم نے کچھ بھی نہ مانا جب تک تم آسمان تک سیڑھی لگا کر میرے سامنے اوپر نہ چڑھو گے اور وہاں سے چار فرشتے اپنے ساتھ گواہ اور ایک کتاب جس میں تمہاری تصدیق ہو نہ لاؤ گے اسوقت تک میں تم کو کبھی تو یانوں گا ہی نہیں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم وہاں سے رنجیدہ ہوکر تشریف لے گئے اسوقت فوراً یہ آیت بشرا رسولا تک نازل ہوئی ۱۲

ع ۹ ۱۰ ۱۰

متعلقات الکلام معہ توضیح الکلام ۵۲ے قولہ ہل کنت الا الخ یعنی میں بشر کے سوا اور کچھ نہیں کہ ان چیزوں اور فرمائشوں کا پورا کرنا میرے قبضۂ قدرت ہو تو ان فرمائشوں کے پورا کرنے سے عاجزی کی دلیل کہ بشر یت کی موجود ہے اور دوسری کوئی چیز ان پر قدرت ثابت کرنیوالی موجود نہیں ۱۲

مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا

فرشتے چلا کرتے آرام سے البتہ اُتارتے ہم اوپر ان کے آسمان سے فرشتے کو

فرشتے (رہتے) ہوتے کہ اس میں چلتے بستے تو البتہ ہم ان پر آسمان سے فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے

رَّسُوْلًا ۝ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

پیغام پہونچانیوالا کہہ کفایت ہے اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے تحقیق وہ ہے

آپ (اخیر بات) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے (کیونکہ) وہ

بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ

ساتھ بندوں اپنے کے خبردار دیکھنے والا اور جس کو ہدایت کرے اللہ پس وہ ہے راہ پانے والا اور جس کو

اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے خوب دیکھتا ہے اور اللہ جس کو راہ پر لادے وہی راہ پر آتا ہے اور جس کو وہ

يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ

گمراہ کرے پس ہرگز نہ پاوے گا تو واسطے اُن کے دوست سوا اُس کے اور اکٹھا کریں گے ہم اُن کو دن

بے راہ کردے تو خدا کے سوا آپ کسی کو بھی ایسوں کا مددگار نہ پاویں گے اور ہم

الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا

قیامت کے اوپر منہوں اپنے کے اندھے اور گونگے اور بہرے جگہ رہنے اُن کے کی دوزخ ہے جب بجھنے لگے گی

قیامت کے روز ان کو اندھا گونگا بہرا کرکے منہ کے بل چلا دیں گے (پھر) اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے وہ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی

خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

زیادہ کریں گے ہم واسطے اُن کے آگ دہکانا یہ ہے سزا اُن کی بسبب اس کے کہ کفر کیا انھوں نے ساتھ نشانیوں ہماری کے

تب ہی ہم ان کے لئے اور زیادہ بھڑکا دیں گے یہ ہے ان کی سزا اس سبب سے کہ انھوں ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا اور

قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝

اور کہا کیا جب ہو جاویں گے ہم ہڈیاں اور بوسیدہ کیا ہم البتہ اُٹھائے جاویں گے پیدائش نئی میں

یوں کہا تھا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سرِ نو پیدا کرکے (قبروں سے) اُٹھائے جاویں گے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ

کیا نہیں دیکھا انھوں نے یہ کہ اللہ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو قادر ہے اوپر اس کے کہ

کیا ان لوگوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جس اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کئے وہ اس بات پر (بدرجۂ اولیٰ) قادر ہے کہ وہ

يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ

پیدا کرے مانند ان کی اور مقرر کرے واسطے اُن کے ایک وقت کہ نہیں شک بیچ اس کے بس انکار کیا ظالموں نے

ان جیسے آدمی دوبارہ پیدا کر دے اور ان کے لئے ایک میعاد معین کر رکھی ہے کہ اس میں ذرا بھی شک نہیں اس پر بھی بے انصاف

اِلَّا كُفُوْرًا ۝ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ

مگر کفر کرنا کہہ اگر ہو تم مالک خزانوں رحمت پروردگار میرے کے اُس وقت البتہ بند رکھو تم

لوگ بے انکار کئے نہ رہے آپ فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت (یعنی نبوت) کے خزانوں (یعنی کمالات) کے مختار ہوتے

خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى

ڈر خرچ ہو جانے کے سے اور ہے آدمی تنگی کرنے والا اور البتہ تحقیق دیں ہم نے موسیٰ ؑ کو

تو اس صورت میں تم (اُس کے) خرچ کرنے کے اندیشہ سے ضرور ہاتھ روک لیتے اور آدمی ہے بڑا تنگدل۔ اور ہم نے موسیٰ ؑ کو

توضیح الکلام

معہ متعلقات الکلام

لہ قولہ علی وجوہہم الخ اس آیت میں فرماتے ہیں کہ ان گمراہوں کا حشر میں یہ حال ہوگا کہ وہ منہ کے بل اندھے گونگے بہرے چلتے ہونگے منہ کے بل چلنا ذلیل اور سرنگوں ہونے سے کنایہ ہے کہ دنیا کے تکبر کا بدلہ ان کو یہ ملیگا۔ لیکن حدیث ترمذی شریف اور بخاری ومسلم میں اس کی تصریح ہے کہ کفار منہ کے بل چلیں گے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت میں تین طور سے لوگ چلیں گے ایک پاپیادہ دوم سوار ہوکر سوم منہ کے بل سوال ہوا منہ کے بل کیونکر چل سکیں گے فرمایا جس نے پاؤں کے بل چلایا وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے ۱۲۔ پہلی صورت میں علی وجوہہم معنی مجازی پر محمول ہوگا اور دوسری صورت میں حقیقت پر اور علی وجوہہم کے معنی حقیقی ہونگے تو اوسکے برابر کے الفاظ عمیا وصما وبکما بھی معنی حقیقی پر محمول ہونگے چنانچہ دوسری آیت میں اس کی تصریح ہے کہ لم حشرتنی اعمی الخ یعنی تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں بینا تھا کافر خدا تعالیٰ سے کہے گا۔ البتہ اسپر یہ شبہ ہوتا ہے کہ دوسری آیتوں سے کفار کا سننے دیکھنے والا ہونا یا سر اونچا ہونا معلوم ہوتا ہے اون کا کیا جواب ہے تو بہتر جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ عین حشر کے وقت ذلت کے لئے یہ حالت ہوگی بعد میں جب حساب کا وقت آئیگا تو یہ حواس اُن کے صحیح ہو جائیں گے ۱۲

تنبیہ

ع ۷ / ۱۱

۲ے قولہ اولم یروا الخ اللہ تعالیٰ اس آیت میں اپنی قدرت کاملہ کو ثابت فرماکر موت کے بعد زندگی کے شبہہ کو دور کرتا ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمانوں کو بنایا ہے پھر کیا وہ قادر تم کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا ۱۲ اور اگر کسی کو شبہہ ہو ... کہ ہزاروں مر گئے مگر اب تک یہ وعدہ بعث عام کا پورا نہیں ہوا تو اوس کا رفع ان الفاظ سے فرما دیا کہ وجعل لہم اجلا الخ یعنی ان کے دوبارہ پیدا کرنے کے لئے ایک میعاد معین کر رکھی ہے کہ اوس میعاد کے آنے کے وقت دوبارہ یقینا پیدا کر دے گا ۱۲ ۳ے قولہ قل لو انتم الخ اوس دلیل پر ظالموں نے اقرار نہیں کیا تو اب دوسری دلیل حشر کے ثبوت میں دیتا ہے۔ بقیہ آیندہ

تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ

نو نشانیاں ظاہر پس سوال کر بنی اسرائیل سے جب آیا اُن کے پاس پس کہا واسطے اُس کے

کھلے ہوئے نو معجزے دیے جب کہ وہ بنی اسرائیل کے پاس آئے تھے سو آپ بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھئے تو

فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ

فرعون نے تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں میں تجھکو اے موسیٰ جادو کیا ہوا کہا البتہ تحقیق جانا ہے تو نے کہ نہیں

فرعون نے اُن سے کہا کہ اے موسیٰ میرے خیال میں تو ضرور تجھ پر کسی نے جادو کر دیا ہے موسیٰ نے فرمایا تو خوب جانتا ہے

اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ

اُتارا اُن نشانیوں کو مگر پروردگار آسمانوں اور زمین کے نے واسطے دکھانے کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں

خوب جانتا ہے کہ یہ عجائبات خاص آسمان اور زمین کے پروردگار نے بھیجے ہیں جو کہ بصیرت کیلئے (کافی) ذرائع ہیں اور میرے خیال میں ضرور

يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ

تجھکو اے فرعون ہلاک کیا گیا پس ارادہ کیا یہ کہ بھگا دیوے ان کو یعنی نکال دے زمین سے پس غرق کیا ہم نے اُسکو

تیری کمبختی کے دن آگئے ہیں۔ پھر اُس نے چاہا کہ بنی اسرائیل کا اس سرزمین سے قدم اُکھاڑ دے سو ہم نے اُس (ہی) کو اور

وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۝ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا

اور جو لوگ کہ ساتھ اُس کے تھے سب کو اور کہا ہم نے پیچھے اُس کے واسطے بنی اسرائیل کے رہو تم

جو اُس کے ساتھ تھے سب کو غرق کر دیا اور اسکے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو کہدیا کہ (اب) تم

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝ؕ وَبِالْحَقِّ

زمین میں پس جب آ دے گا وعدہ آخرت کا لے آویں گے ہم تمکو لپیٹ کر اور ساتھ حق کے

اس سرزمین میں رہو سہو پھر جب آخرت کا وعدہ آجاویگا تو ہم سب کو جمع کر کے حاضر لا کریں گے اور ہم نے

اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَ

اُتارا ہم نے اُس کو اور ساتھ حق کے اُترا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور

اس قرآن کو راستی ہی کے ساتھ نازل کیا اور وہ راستی ہی کے ساتھ نازل ہو گیا۔ اور ہم نے آپکو صرف خوشی سنانیوالا اور ڈرانیوالا

قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ قُلْ

قرآن کو جدا جدا کیا ہم نے اُس کو تو کہ پڑھے تو اُس کو اوپر لوگوں کے اوپر آہستگی کے اور اُتارا ہم نے اُس کو اُتارنا آہستہ آہستہ۔ کہہ

بنا کر بھیجا ہے اور قرآن میں ہم نے جا بجا فصل رکھا تاکہ آپ اُس کو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اسکو اُتارنے میں بھی

اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا

ایمان لاؤ تم ساتھ اُس کے یا نہ ایمان لاؤ تم تحقیق وہ لوگ کہ دیے گئے ہیں علم پہلے اس سے جب

تدریجاً اُتارا۔ آپ کہدیجئے کہ تم اس قرآن پر خواہ ایمان لاؤ خواہ ایمان نہ لاؤ۔ جن لوگوں کو قرآن سے پہلے علم دیا گیا تھا

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

پڑھا جاتا ہے اوپر اُن کے گر پڑتے ہیں ٹھوڑیوں پر سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے ہیں پاکی ہے رب ہمارے کو

یہ قرآن جب اُن کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب (وعدہ خلافی سے)

اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ

تحقیق ہے وعدہ رب ہمارے کا البتہ کیا گیا اور گر پڑتے ہیں اوپر ٹھوڑیوں کے روتے ہوئے

پاک ہے۔ بیشک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہی ہوتا ہے اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے

توضیح الکلام

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

جس سے نبوت بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان سے کہدو آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں ہماری کیسی فیاضی ہے کہ ان کو وجود دیا اور ان کے اندر بسنے والوں کو رات دن بیشمار چیزیں عطا کرتے رہتے ہیں پھر مرنے کے بعد دوبارہ وجود عطا کرنا ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتیں دینے کے لئے ہماری فیاضی سے کیا بعید ہے تم اپنے اوپر قیاس نہ کرو کیونکہ تمھاری طبیعت میں تو اس قدر بخل ہے کہ اگر تمھارے ہاتھ میں رحمت کے خزانے بھی آجاویں تو تم اس ڈر سے کہ کہیں کم نہ ہو جاویں صرف کرنے سے ہاتھ روک لو اور کسی کو نہ دو اگرچہ وہ چیز ایسی بھی ہو کہ دینے سے نہ گھٹے جس طرح بعض عالم کرتے ہیں کہ بعض علم کی باتوں کو چھپایا کرتے ہیں حالانکہ بتلانے سے ان کے علم میں کمی نہیں آتی اور آدمی تو ہے ہی فطرۃً تنگدل کہ نہ گھٹنے والی چیز بھی دینا نہیں چاہتا ۱۲

۱ وقف لازم

قولہ فاذا جاء وعد الاٰخرۃ اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے دوسرا وعدہ مراد ہے جس کا ذکر اول سورت میں تھا یعنی تم دو بار سرکشی کروگے اور دو بار تم پر آفت آویگی اب یہاں بتلایا جاتا ہے کہ بربادی کے بعد تم کو پھر ایک جگہ ہم جمع کرینگے چنانچہ بابل کی اسیری کے بعد پھر بنی اسرائیل جمع ہوئے۔ اور بعض مفسرین کے نزدیک یہاں سے کلام جداگانہ ہے اور مسئلہ حشر کی بابت کلام شروع ہے وہ کہتے تھے کہ جب ہڈیوں کا چورا ہو جائے گا تو ہم کیونکر زندہ ہونگے انکے جواب میں ارشاد ہے کہ جب آخرت کا وعدہ آئیگا تو تمھارے مختلف اجزا کو جمع کر کے لے آئیں گے اور تم تو کیا ہو تمھارے اگلے پچھلوں کو بھی سمیٹ لائیں گے ۱۲

۲ قولہ وقرآنا فرقناہ الخ یعنی قرآن شریف کو ہم نے خود تھوڑا تھوڑا کر کے اس مصلحت سے نازل کیا ہے کہ تاکہ آپ لوگوں کو ٹھیر ٹھیر کر سنا دیں تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکیں کیونکہ لمبی تقریر مسلسل بعض اوقات ضبط میں نہیں آتی ہے یا یہ مطلب کہ اگر سب یکبارگی نازل کیا جاتا تو سب کو ایک دفعہ ہی سنانا پڑتا اور عرب کے لوگ زیادہ تعداد میں ان پڑھ تھے اکبارگی اتنی بڑی کتاب کی ان سے محافظت بھی نہ ہو سکتی تھی لامحالہ تحریف اور تبدیل کرنی پڑتی اس لئے حاجات اور واقعات ضرورت کے لحاظ کے ٹھیر ٹھیر کر سنائی گئی ۱۲

وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۩ ○ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا

اور زیادہ کرتا ہے اُن کو عاجزی کرنا — کہہ پکارو — اللہ کو — یا پکارو — رحمٰن کو — جس کو

اور یہ قرآن اُن کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے — آپ فرما دیجئے کہ خواہ اللہ کہکر پکارو یا رحمٰن کہکر پکارو۔ جس نام سے بھی

تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

پکارو گے تم — پس واسطے اسی کے ہیں نام بہت اچھے — اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے — اور نہ

پکارو گے سو اُس کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں — اور اپنی نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے — اور نہ

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

بہت آہستہ کر ساتھ اُس کے — اور ڈھونڈھ درمیان اُس کے راہ — اور کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے

بالکل ہی چپکے چپکے پڑھئے — اور دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کر لیجئے — اور کہہ دیجئے کہ تمام خوبیاں اُسی اللہ (پاک)

الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَ

جس نے نہیں پکڑی — اولاد — اور نہیں ہے واسطے اُس کے شریک — بیچ — بادشاہی کے — اور

کے لئے (خاص) ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اُس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے — اور

لَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ○ ع

نہیں ہے واسطے اُس کے دوست بچانے والا ذلت سے — اور بڑائی کر اُس کی بڑائی کرنا

نہ کمزوری کی وجہ سے اُس کا کوئی مددگار ہے — اور اُس کی خوب بڑائیاں بیان کیا کیجئے

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعَشْرُ آيَاتٍ وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

ف سورۂ کہف — مکہ میں نازل ہوئی — اس میں ایک سو دس آیتیں — اور بارہ — رکوع ہیں

کلماتہا ۱۲۰۱ — حروفہا ۶۶۲۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ — بخشش کرنے والے — مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اُتاری — اوپر بندے اپنے کے — کتاب — اور نہ کی واسطے اُس کے

تمام خوبیاں اُس اللہ کے لئے ثابت ہیں جس نے اپنے (خاص) بندے پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اُس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی

عِوَجًا ۜ ○ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ

کجی — درحالیکہ وہ قائم رکھنے والی ہے ہمیشہ دین کو — تو کہ ڈراوے عذاب سخت سے — پاس اُس کے سے — اور بشارت دے

بالکل استقامت کے ساتھ موصوف بنایا تاکہ وہ ایک سخت عذاب سے جو کہ منجانب اللہ ہوگا ڈرائے — اور اُن اہل ایمان کو

الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا

ایمان والوں کو — جو عمل کرتے ہیں — اچھے — یہ کہ واسطے اُن کے ہے ثواب

جو نیک کام کرتے ہیں یہ خوشخبری دے کہ — اُن کو اچھا اجر ملے گا

حَسَنًا ○ مَّاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ○ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ

اچھا — رہنے والے — بیچ اُس کے ہمیشہ — اور ڈراوے اُن لوگوں کو کہ کہتے ہیں پکڑی ہے

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے — اور تاکہ اُن لوگوں کو ڈرائے جو یوں کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ)

خواص الکلام

السجدۃ ۴ — ۱ قولہ قل ادعوا اللہ سے آخر سورت تک چوری سے امن کا باعث ہے اور قل الحمد سے آخر تک اس آیت کا نام آیۃ العز ہے ہر رنج کے لئے دافع ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کبھی مجکو کوئی رنج وغم پیش آیا تو فوراً حضرت جبریل نے آکر کہا کہ اے محمد پڑھو قل الحمد للہ اخیر سورت تک ۱۲

۲ قولہ سورۃ الکھف جو شخص اس سورت کو لکھکر ایک بوتل میں رکھکر گھر میں رکھے وہ محتاجی اور قرضہ سے بیخوف رہے اور اس کے گھر والوں کو کوئی آزار نہ دے سکے اور جو اناج کی کوٹھی میں رکھدے تو سب خطروں سے محفوظ رہے ۱۲

ع ۱۱ — ۱۲

۳ قولہ وینذر الذین سے مجرب ہے ایک دشمن وظالم کی تباہی اور خرابی کے لئے کوم کے اول سنیچر کے روز آفتاب نکلنے کے قبل سات جگہوں سے ایک ایک مٹھی خاک لے نمبر ۱ مسجد غیر آباد نمبر ۲ بقعہ غیر آباد نمبر ۳ مکان خالی نمبر ۴ حمام غیر آباد نمبر ۵ مزار وہ غیر آباد نمبر ۶ جس مکان میں جنازہ ہو نمبر ۷ چوراہہ اور ہر مٹھی پر سات سات مرتبہ یہ آیتیں پڑھے اور اپنے مطلب کا تصور رکھے پھر سب خاکیں ملاکر اس کے گھر یا باغ یا نہر میں ڈالدے سات ہفتہ تک اسی طرح کرے اذن شرعی کی یہاں بھی ضرورت ہے ۱۲ اور اس سورہ کہف کے سبب دردسر اور درد دل اور جذام اور تمام بلاؤں سے حفاظت رہتی ہے ۱۲ از اعمال وغیرہ

فضائل الکلام

سورۂ کہف حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس آیتیں اول سورہ کہف پڑھا کرے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے اور ایک روایت میں اخیر سورہ کہف کے متعلق ہے ۱۲ مسلم شریف اور ترمذی شریف میں ہے کہ جو شخص تین آیتیں اول سورہ کہف کی پڑھے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے اور جمعہ کے دن اس سورت کے پڑھنے کی بہت فضیلتیں حدیثوں میں وارد ہیں اور بخاری ومسلم میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رات کو اپنے گھر میں یہ سورت پڑھ رہا تھا اور گھوڑا بھی پاس بندھا ہوا تھا بقیہ صفحہ ۴۱۴

اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

اللہ نے اولاد نہیں اُن کو ساتھ اُس کے کچھ علم اور نہ باپوں اُن کے کو بڑی بات ہو جو نکلتی ہے

اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے نہ تو اس کی کوئی دلیل اُن کے پاس ہے اور نہ اُن کے باپ دادوں کے پاس تھی بڑی بھاری بات ہے

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ

مونہوں اُن کے سے نہیں کہتے مگر جھوٹ بس شاید کہ تو ہلاک کرنے والا ہے

جو ان کے منہ سے نکلتی ہے (اور) وہ لوگ بالکل ہی جھوٹ بکتے ہیں (اور آپ جو ان پر اتنا غم کرتے ہیں) سو شاید آپ ان کے پیچھے اگر یہ لوگ

نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ اِنَّا

جان اپنی کو اوپر پچھاڑی ان کی کے جو نہ ایمان لاویں ساتھ اس بات کے مارے غم کے تحقیق

اس مضمون (قرآنی) پر ایمان نہ لائے تو غم سے اپنی جان دے دیں گے (یعنی اتنا غم نہ کریں کہ قریب بہ ہلاکت کر دے)

جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝

ہم نے کیا ہے جو کچھ اوپر زمین کے ہے زینت واسطے اُس کے تو کہ آزماویں اُن کو کہ کونسا ان میں سے بہتر ہو عمل میں

ہم نے زمین پر کی چیزوں کو اُس کے لئے باعث رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؕ ۝ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ

اور تحقیق ہم البتہ کرنے والے ہیں اس چیز کو کہ اوپر اُس کے ہے زمین بنجر ناقابل زراعت کے کیا گمان کیا ہے تو نے یہ کہ رہنے والے

اور ہم زمین پر کی تمام چیزوں کو ایک صاف میدان (یعنی فنا) کر دیں گے کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار والے

الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى

غار کے اور اس کھودی ہوئی تختی کے تھے نشانیوں ہماری سے تعجب انگیز جس وقت کہ جگہ پکڑی ان جوانوں نے طرف

اور پہاڑ والے ہماری عجائبات میں سے کچھ تعجب کی چیز تھے وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ ان جوانوں نے

الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

غار کی بس کہا انھوں نے اے رب ہمارے دے ہمکو پاس اپنے سے رحمت اور تیار کر واسطے ہمارے کام

اس غار میں جاکر پناہ لی۔ پھر کہا کہ ہمارے پروردگار ہم کو اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمایئے اور ہمارے لئے

رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ لا

ہمارے سے بھلائی بس پردہ مارا ہم نے اوپر کانوں ان کے کے یعنی سلا دیا ان کو بیچ غار کے برس گنتی ایک

(اس) کام میں درستی کا سامان مہیا کر دیجئے سو ہم نے اس غار میں اُن کے کانوں پر سالہا سال تک نیند کا پردہ ڈال دیا

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ۝ ع نَحْنُ

پھر اُٹھایا ہمنے ان کو تو کہ ظاہر کریں ہم کونسا دونوں جماعتوں میں سے خوب گننے والا تھا اس چیز کو کہ رہے تھے مدت سے

پھر ہمنے اُن کو اُٹھایا تاکہ ہم معلوم کریں کہ ان دونوں گروہ میں کونسا گروہ اُن کی رہنے کی مدت سے زیادہ واقف تھا

نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ

ہم بیان کریں گے اوپر تیرے قصہ اُن کا ساتھ حق کے تحقیق وہ تھے جوان تھے کہ ایمان لائے ساتھ رب اپنے کے اور زیادہ

ہم اُن کا واقعہ آپ سے ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں وہ لوگ چند جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے اُن کی

هُدًى ۝ ق صلے وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ

کی تھی ہمنے اُنکو ہدایت اور باندھ دیا تھا اوپر دلوں ان کے کے جس وقت کہ کھڑے ہوئے پس کہا انھوں نے پروردگار ہمارا پروردگار

ہدایت میں اور ترقی کر دی تھی اور ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیے جبکہ وہ (دین میں) پختہ ہو کر کہنے لگے کہ ہمارا رب تو وہ ہے جو

فضائل الکلام

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

گھوڑا بدکنے لگا اس نے اوپر سر اٹھاکر جو دیکھا تو ایک نور بادل کی طرح سایہ کئے ہوے دکھائی دیا صبح کو اوس نے اس کا تذکرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے کہا تو اسکو پڑھا کر یہ سکینہ (اور اطمینان ہے) جو اوسکے پڑھنے سے نازل ہوئی تھی اور یہ بھی فرمایا کہ اگر تو اوس وقت اوس کی تلاوت بند نہ کرتا اور صبح ہو جاتی تو اور لوگ بھی اوس نور کو دیکھتے ۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں اس سورت کی تلاوت کیا کرے تو اوس شخص کو اپنے پڑھنے کے مقام سے مکہ معظمہ تک ایک نور عطا ہوگا اور دوسرے جمعہ تک مع تین دن زیادہ اوس کے گناہ معاف ہونگے اور ستر فرشتے اس کی مغفرت کے لئے دعا کرینگے ۱۲

توضیح الکلام

۴ قولہ فلعلک باخع الخ یعنی باوجودیکہ خدا تعالیٰ اون لوگوں کو خوف دلا چکا جو ینذر الذین قالوا الخ سے سمجھا گیا پھر بھی لوگوں کو خیال باطل پر اڑے دیکھکر آپ انتہا درجہ کی شفقت کے باعث بہت ہی غم و رنج کھاتے تھے جس طرح مشفق باپ اولاد کی بری حرکتوں پر کھایا کرتا ہی اسپر خدائے رحیم و قہار اپنے رسول کی تسلی کے لئے ارشاد فرماتا ہے کہ کیا آپ ان ناہنجاروں پر کڑھ کڑھ کے مر جائیں گے یعنی ایسا نہ کرو تمھارا جو کام تھا وہ کر چکے اس کے بعد یہ بات باقی تھی کہ ایماندار اول کو بعض اوقات یہ خلجان پڑ سکتا تھا کہ حق کے منکر اور خدا تعالیٰ کے لئے نامناسب چیزیں مثلاً اولاد وغیرہ ثابت کرنے والے تو دنیا میں سرسبز و صاحب دولت ہوں اور ہم خدا پرستی کے باوجود اس تباہ حالی میں ہیں کہ دنیا کے مصائب کا شکار ہیں تو جس طرح اپنے رسول کو تسلی دی تھی اسی طرح ایمانداروں کی بھی تسلی و تسکین فرماتا ہے کہ ۵ قولہ انا جعلنا ما علی الارض الخ یہ جو کچھ سامان ہم نے پیدا کیا ہے یہ دنیا کی زینت کے لئے بنایا ہی جو چند روزہ ہے اور دنیا اس کے بغیر مزین نہیں ہوتی اور اس سب کا بنانا محض اس لئے ہے کہ اچھے برے کا امتحان ہو جائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا

آسمانوں کا اور زمین کا ہے ہرگز نہ پکاریں گے ہم سوائے اس کے کسی معبود کو البتہ تحقیق کہی ہم نے اُس وقت

آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم تو اس کو چھوڑ کر کسی معبود کی عبادت نہ کریں گے کیونکہ اس صورت میں ہم نے

شَطَطًا ۝ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ

بات زیادہ اس قوم ہماری نے پکڑے ہیں سوائے اُس کے معبود کیوں نہیں لاتے

یقیناً بڑی ہی بیجا بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے اُنھوں نے خدا کو چھوڑ کر اور ہی معبود قرار دے رکھے ہیں یہ لوگ ان معبودوں پر کوئی

عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ۝

اوپر اُن کے دلیل ظاہر پس کون شخص ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ

کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے تو اس شخص سے زیادہ کون غضب ڈھانے والا ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگا دے

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ

اور جب ایک گوشہ ہو جاؤ تم اُن سے اور اُس چیز سے کہ عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے پس جگہ پکڑو طرف غار کی

اور جب تم ان لوگوں سے الگ ہو گئے ہو اور اُن کے معبودوں سے بھی مگر اللہ سے تو تم (فلاں) غار میں چل کر پناہ لو

يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝

کہ پھیلائے واسطے تمہارے رب تمہارا رحمت اپنی طرف سے اور تیار کرے واسطے تمہارے کام تمہارے سے سبک رام کا

تم پر تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا دے اور تمہارے لئے تمہارے اس کام میں کامیابی کا سامان درست کردے گا

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ

اور دیکھے تو آفتاب کو کہ جب طلوع کرتا ہے جھک جاتا ہے غار ان کے سے داہنی طرف اور

اور اے مخاطب جب دھوپ نکلتی ہے تو تو اس کو دیکھے گا کہ وہ داہنی جانب کو بچی رہتی ہو اور

اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ

جب غروب کرتا ہے کترا جاتا ہے اُن سے بائیں طرف اور وہ بیچ میدان کشادہ کے ہیں اُس سے

جب وہ چھپتی ہے تو بائیں طرف ہٹی رہتی ہے اور وہ لوگ اُس غار کے ایک فراخ موقع میں تھے

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

یہ نشانیاں اللہ کی سے ہے جس کو ہدایت کرے اللہ پس وہی ہے راہ پانے والا اور جس کو گمراہ کرے پس ہرگز

یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو وہ بے راہ کردے تو

تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ ع وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ ق وَّ

نہ پاوے گا تو واسطے اُس کے کوئی دوست راہ بتانے والا۔ اور گمان کرے تو ان کو جاگتے اور وہ ہیں سوتے اور

آپ اس کے لئے کوئی مددگار راہ بتانے والا نہ پاویں گے اور اے مخاطب تو ان کو جاگتا ہوا خیال کرتا تھا حالانکہ وہ سوتے تھے اور

نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ ق وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ

کروٹیں بدلواتے ہیں ہم اُن کو داہنی طرف اور بائیں طرف اور کتا ان کا پھیلا رہا ہے دونوں ہاتھ اپنے

ہم ان کو (کبھی) داہنی طرف اور (کبھی) بائیں طرف کروٹ دیدیتے تھے اور اُن کا کتا دہلیز پر اپنے

بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

بیچ دہان غار کے اگر جھانکے تو اوپر ان کے البتہ پھیرے تو اُن سے بھاگ کر اور البتہ بھر جاوے تو اُن سے

دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر (اے مخاطب) تو ان کو جھانک کر دیکھتا تو اُن سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا اور تیرے اندر

توضیح الکلام

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

اور یہاں تو اوس دن کہ جب سے نئی زندگانی کا آغاز ہوگا تو اوس کے آغاز ہی میں اوس سب سامان کی صحیح تعیین بیان کردی ۱۲ **۱۵ قولہ** وتری الشمس الخ یہاں سے اون کے غار میں رہنے کی کیفیت ارشاد فرماتا ہے کہ غار میں وہ اس موقع پر سوئے کہ طلوع کے وقت آفتاب یعنی دھوپ اون کے دائیں طرف سے ہوکر گذر جاتی ہے اور غروب کے وقت یعنی پچھلی پہر اون کی بائیں طرف رہتی ہے اور وہ غار میں کروٹیں بدلتے رہتے ہیں اس قسم کے مکان کا نقشہ کہ جہاں اول دن دھوپ دائیں طرف رہے اور اخیر دن بائیں طرف علماء کرام نے کئی طور بیان کیا ہے اول یہ کہ غار کا منھ شمال کی جانب ہی طلوع کے وقت تو دھوپ اون کی دائیں طرف سے اور غروب کیوقت بائیں طرف سے ہوکر گذر جاتی ہے جیساکہ شمال رویہ مکانوں میں ہوتا ہے بیضاوی شریف میں مؤلف نے غار کے دروازہ کو بنات النعش ستاروں کے پیچھے قرار دیا ہے اور علم ہیئت کے مطابق ایک تقریر کی ہے جسکو عام آدمی نہیں سمجھ سکتے اہل علم وہاں دیکھ سکتے ہیں اس لئے یہاں ذکر نہیں کی گئی اور بعض کہتے ہیں کہ خواہ غار کا منھ کسی رُخ ہو اور کسی ستارہ اور برج کے مقابل ہو مگر خداتعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اون کو آفتاب کی شعاع سے بچاتا ہے اسی لئے اوسکو بعد ذٰلک من آیات اللہ فرمایا کہ یہ خداتعالیٰ کی عجائبات قدرت سے ہے۔

ع ۵ ۲ ۱۴

مولٰنا تھانوی مدظلہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ غار کی دائیں اور بائیں جانب یا تو اوس میں داخل ہونیوالے کے اعتبار سے ہے یا نکلنے والے کے اعتبار سے پہلی صورت میں وہ غار شمال رویہ ہوگا اور دوسری صورت میں جنوب رویہ اور شرق رویہ ہونے میں طلوع کے وقت اوپر دھوپ پڑتی اور غرب رویہ ہونے میں غروب کے وقت اور اس فرمانے سے مقصد یہ ہے کہ وہ جگہ محفوظ ہے ۱۲ **۱۶ قولہ** ایقاظا الخ جاگتے نظر آنے کی توجیہ میں مفسرین کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس لئے وہ جاگتے نظر آتے ہیں کہ اون کی آنکھیں کھلی ہیں اور بقول بعض اس وجہ سے کہ کروٹیں لیتے رہتے ہیں اور بدن اور سانس میں (بقیہ صفحہ ...)

رُعْبًا ۝ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ

رعب کر — اور اسی طرح اُٹھایا ہم نے اُن کو تاکہ سوال کریں — ایک دوسرے سے آپس میں۔ کہا ایک کہنے والے نے انہیں سے

ان کی دہشت سما جاتی۔ اور اسی طرح ہم نے اُن کو جگا دیا تاکہ وہ آپس میں پوچھ پاچھ کریں اُنہیں سے ایک کہنے والے نے

كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ

کتنا رہے تم — کہا انھوں نے رہے ہم ایک دن یا تھوڑا دن میں سے — کہا انھوں نے پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے جتنا رہے تم

کہا کہ تم کس قدر رہے ہوگے بعضوں نے کہا کہ (غالباً) ایک دن یا ایک دن سے بھی کچھ کم رہے ہوں گے دوسرے بعضوں نے کہا کہ یہ تو تمہارا

فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى

پس بھیجو ایک اپنے کو ساتھ روپے اپنے کے جو یہ ہے طرف شہر کی پس چاہئے کہ دیکھے کونسا ان میں پاکیزہ ہے

خدا ہی کو خبر ہے کہ تم کس قدر رہے۔ اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دیکر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ تحقیق کرے کہ کونسا کھانا حلال ہے

طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ

کھانا — پس لے آوے تمہارے پاس رزق اس میں سے اور چاہئے کہ نرم گوئی کرے اور نہ جتاوے ساتھ تمہارے

سو اس میں سے تمہارے پاس کچھ کھانا لے آوے اور (سب) کام خوش تدبیری سے کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے

اَحَدًا ۝ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ

کسی کو — تحقیق وہ اگر غالب آویں گے اوپر تمہارے سنگسار کریں گے تم کو یا پھیر لے جاویں گے تم کو بیچ

(کیونکہ) اگر وہ لوگ کہیں تمہاری خبر پا جاویں گے تو تم کو یا تو پتھروں سے مار ڈالیں گے یا تم کو (جبراً) اپنے طریقہ میں پھیر لیں گے

مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا

دین اپنے کے اور ہرگز نہ چھوٹو گے تم اُس وقت کبھی — اور اسی طرح مطلع کیا ہم نے اوپر ان کے تو کہ جانیں

اور ایسا ہوا تو تم کو کبھی فلاح نہ ہوگی — اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ وہ لوگ

اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ

یہ کہ وعدہ اللہ کا سچ ہے اور یہ کہ قیامت نہیں شک بیچ اُس کے — جس وقت کہ جھگڑتے تھے وہ

اس بات کا یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں — وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ

بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ

آپس میں بیچ کام اپنے کے پس کہا انھوں نے بناؤ اوپر ان کے عمارت پروردگار ان کا خوب جانتا ہے ان کو — کہا

اس زمانہ کے لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑ رہے تھے سو ان لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے پاس کوئی عمارت بنوا دو ان کا رب ان کو خوب جانتا تھا

الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُوْلُوْنَ

اُن لوگوں نے کہ غالب آئے تھے اوپر کام اپنے کے البتہ بنا دیں گے ہم اوپر ان کے مسجد — البتہ کہیں گے کہ وہ

جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے انھوں نے کہا کہ ہم تو ان کے پاس ایک مسجد بنا دیں گے — بعضے لوگ تو کہیں گے کہ وہ

ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا

تین ہیں چوتھا ان کا کتا ان کا ہے اور کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا ان کا ہے۔ بانڈ پھینکتے ہیں

تین ہیں چوتھا ان کا کتا ہے اور بعضے کہیں گے کہ پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا ہے (اور) یہ لوگ بے تحقیق بات کو

بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ

بن دیکھے اور کہیں گے سات ہیں اور آٹھواں اُن کا کتا ان کا ہے کہہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے

ہانک رہے ہیں اور بعضے کہیں گے کہ وہ سات ہیں آٹھواں اُن کا کتا ہے آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کا شمار خوب صحیح صحیح

توضیح الکلام

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

کوئی علامت نیند کی معلوم نہیں ہوتی اور محض آنکھوں کا بند ہونا سونے کی نشانی ہے نہیں ۱۲

لہ قولہ یومًا او بعض یوم الخ اس اندازہ کے لئے سورج وغیرہ کے دیکھنے کی ضرورت نہیں اکثر لوگ سوکر جب اُٹھتے ہیں نیند بھرنے نہ بھرنے سے اندازہ وقت کا رائے سے کر لیا کرتے ہیں ۱۲ اور یہ بھی ممکن ہے جیسا بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جس وقت غار میں گئے تو صبح کا وقت تھا اور جب اُٹھے تو پچھلا پہر تھا اس سے انھوں نے خیال کیا کہ ایک دن یا کچھ کم سوتے رہے ہیں ۱۲ لیکن جب کوئی بات تحقیق نہیں ہو سکی تو اس مدت کے علم کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیا جیسا کہ اکثر ہوتا ہے کہ جب کوئی بات اختلاف میں پڑ جاتی ہے اور طے ہوتے نہیں۔ باقی تو اس کو خدا کے حوالہ کر دیتے ہیں یہاں اس کی حاجت نہیں کیوں کہیں کہ ان کے بال اور ناخن بڑھ گئے تھے جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے۔ اور بالوں کے بڑھنے نہ بڑھنے کے متعلق کوئی تصریح موجود نہیں ایک یا دو چار دس پانچ دن میں تو اختلاف کیا اور یہ خبر نہ ہوئی کہ یہاں تین سو نو برس سوتے میں گذر گئے جب بھوک پیاس محسوس ہوئی تو بولے کہ کسی کو شہر کی طرف روپیہ دیکر بھیجو غار سے تقریباً تین میل یہ شہر طرسوس کہ جس کو افسوس کہتے ہیں واقع تھا کہ جہاں سے یہ بھاگ کر آئے اور یہاں آکر چھپے تھے چاہیئے کہ پاک اور عمدہ حلال کھانا لیکر آوے کیونکہ جس زمانہ میں یہ غار میں جا کر چھپے تھے بتوں کے نام کے ذبیحہ کا زیادہ دستور تھا اور ہدایت کی کہ اس طرح چھپکر جاوے کہ کسی کو معلوم نہو ورنہ خرابی آجاویگی بعض مفسرین کے نزدیک اس

تلہ قولہ ولن تفلحوا اذا ابدا الخ اگرچہ بحالت اکراہ بات کفر کہنا جبکہ دل میں ایمان کی طرف سے اطمینان ہو درجہ جواز کا رکھتا ہے لیکن اگر اس کی آدمی عادت ڈال لے تو رفتہ رفتہ اغواء شیطانی سے کفر کی محبت ہو جاتی ہے پھر دل کھول کر آدمی کفر کرنے لگتا ہے چنانچہ بعض نو مسلم کافروں کے دباؤ سے ان کے گروہ میں چلے جاتے ہیں اول اول دل تنگی سے گذر کرتے ہیں ؎ بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ

وليتلطف نصف القرآن بعدد الحروف

بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪

گنتی اُن کی نہیں جانتے ان کو مگر تھوڑے پس مت جھگڑا کر بیچ اُن کے مگر جھگڑا ظاہر

ان کو بہت قلیل لوگ جانتے ہیں سو آپ ان کے بارے میں بجز سرسری بحث کے زیادہ بحث نہ کیجئے

وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ

اور مت سوال کر بیچ اُن کے ان میں سے کسی کو اور ہرگز مت کہیو کسی چیز کو کہ البتہ

اور آپ ان کے بارے میں ان لوگوں میں سے کسی سے بھی نہ پوچھئے اور آپ کسی کام کی نسبت یوں نہ کہا کیجئے کہ میں

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۬ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ

کرنے والا ہوں میں یہ کل کو مگر یہ کہ چاہے اللہ اور یاد کر پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے

اس کو کل کردوں گا مگر خدا کے چاہنے کو ملا دیا کیجیا اور جب آپ بھول جاویں تو اپنے رب کا ذکر کیا کیجئے

وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝ وَلَبِثُوْا

اور کہہ شتاب ہے یہ کہ ہدایت کرے مجھ کو رب میرا طرف نزدیک زیادہ کی اس سے بھلائی میں اور رہے وہ

اور کہہ دیجئے کہ مجھ کو امید ہے کہ میرا رب مجھ کو (نبوت کی) دلیل بننے کے اعتبار سے اس سے بھی نزدیک تر بات بتلا دے اور وہ

فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ

بیچ غار اپنے کے تین سو برس اور زیادہ رہے نو برس کہہ اللہ خوب جانتا ہے

لوگ اپنے غار میں تین سو برس تک رہے اور نو برس اوپر اور رہے آپ کہہ دیجئے کہ

بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا

اس مدت کو کہ رہے واسطے اسی کے ہے علم غیب آسمانوں کا اور زمین کا کیا خوب دیکھنے والا ہے ساتھ اس کے اور کیا خوب سننے والا ہے

خدا تعالیٰ ان کے رہنے کی مدت کو زیادہ جانتا ہے تمام آسمانوں اور زمین کا علم غیب اُسی کو ہے۔ وہ کیا کچھ دیکھنے والا اور کیا کچھ سننے والا ہے۔

لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۬ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ۝ وَ

نہیں واسطے اُن کے سوائے اُس کے کوئی دوست اور نہیں شریک کرتا بیچ حکم اپنے کے کسی کو اور

اُن کا خدا کے سوا کوئی بھی مددگار نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے حکم میں شریک کرتا ہے اور

اتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَ

پڑھ جو کچھ وحی کی گئی ہے طرف تیری کتاب پروردگار تیرے سے نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اس کی کو اور

آپ کے پاس جو آپ کے رب کی کتاب وحی کے ذریعے سے آئی ہے وہ پڑھ دیا کیجئے۔ اس کی باتوں کو (یعنی وعدوں کو) کوئی بدل نہیں سکتا

لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ

ہرگز نہ پاوے گا تو سوائے اُس کے جگہ پناہ کی اور روک رکھ جان اپنی کو ساتھ ان لوگوں کے

اور آپ خدا کے سوا اور کوئی جائے پناہ نہ پاویں گے اور آپ اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ

کہ پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو صبح کو اور شام کو چاہتے ہیں رضامندی اُسی کی اور نہ پھر جاویں

مقید رکھا کیجئے جو صبح و شام (یعنی علی الدوام) اپنے رب کی عبادت محض اُس کی رضا جوئی کے لئے کرتے ہیں۔ اور دنیوی

عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ

دونوں آنکھیں تیری اُن سے۔ ارادہ کرے تو بناؤ زندگانی دنیا کا اور مت کہا مان اُس شخص کا

زندگانی کی رونق کے خیال سے آپ کی آنکھیں (یعنی توجہات) اُن سے ہٹنے نہ پاویں اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے

توضیح الکلام

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ پھر مساوات ہوجاتی ہے اور اسکے بعد بچہ کافر ہوجاتے ہیں نعوذ باللہ منہ ۱۲

ع ۵ / ۳ / ۱۵

سلہ قولہ بعدتہم الخ یہ بطور جملہ معترضہ اللہ تعالیٰ نے اوسی زمانہ کے یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں کا اختلاف اصحاب کہف کی شمار کے متعلق بیان فرمایا چنانچہ یہود اور نجران کے نصاریٰ یہ کہتے تھے کہ وہ کل تین آدمی ہیں اور چوتھا اون کا کتا ہے اور عرب کے بعض عیسائی یہ کہتے تھے کہ وہ پانچ آدمی ہیں اور چھٹا کتا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں گروہوں کی تردید فرما دی کہ یہ سب باتیں اٹکل پچو رجماً بالغیب ہیں اور تیسرا قول اہل اسلام کا بیان فرمایا کہ وہ سات آدمی تھے اور آٹھواں کتا اور یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تھا اللہ تعالیٰ اس کی تائید فرماتا ہے کہ مایعلمھم الا قلیل الخ بجز تھوڑے سے آدمیوں کے اور کوئی تحقیق نہیں جانتا قلیل سے اہل اسلام مراد ہیں اور چونکہ اخیر قول کی تردید نہیں فرمائی اس سے اوس کی صحت مفہوم ہوتی ہے اور درمنثور میں ابن ابی حاتم سے روایت ہے کہ ابن عباس اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما کا یہ قول ہے کہ انا من القلیل ہم بھی اوس قلیل میں داخل ہیں جنکو اصحاب کہف کی تعداد کا صحیح علم تھا وہ سات تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اون کے یہ نام منقول ہیں ۱ یملیخا ۲ مکشلینیا ۳ مشلینیا یہ تینوں تو بادشاہ کے دائیں جانب والوں میں سے تھے اور ۴ مرنوش ۵ برنوش ۶ شاذنوش بائیں طرف والوں میں سے اور بادشاہ ان سے مشورہ لیا کرتا تھا اور ساتواں ایک چرواہا تھا جو راستہ میں ان کے ساتھ ہو لیا تھا اور اُن کے کتے کا نام قطمیر اور ان کے شہر کا نام انسوس تھا ۱۲ بیضاوی شریف اس شہر کو طرسوس بھی کہتے ہیں ایشیاء کوچک کا ایک شہر ہے اس میں ارتمیس دیوی کا ایک ایسا مندر تھا جو دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا تھا جس رات سکندر رومی پیدا ہوا اوس رات کو ایک شخص نے اپنی شہرت کے لئے اس میں آگ لگا دی اس شہر سے تین کوس کے فاصلہ پر یہ غار ہے اب یہ شہر ویران ہے

بقیہ صفحہ آئندہ ۱۲

أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ○

کہ غافل کیا ہے ہم نے دل اُس کے کو یاد اپنی سے اور پیروی کی اُس نے خواہش اپنی کی اور ہے کام اُس کا حد سے نکلا ہوا اول

جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہش پر چلتا ہے اور اس کا (یہ) حال حد سے گذر گیا ہے

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَّمَن شَاءَ

اور کہہ حق ہے پروردگار تمہارے کی طرف سے پس جو کوئی چاہے پس ایمان لاوے اور جو کوئی چاہے

اور کہہ دیجئے کہ (یہ دین) حق تمہارے رب کی طرف سے (آیا) ہے سو جس کا جی چاہے ایمان لے آوے۔ اور جس کا جی چاہے

فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا

پس کفر کرے تحقیق تیار کر رکھی ہے ہم نے واسطے ظالموں کے آگ کہ گھیر لیا ہے اُن کو پردوں اس کے نے

کافر رہے بے شک ہم نے ایسے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے کہ اس آگ کی قناتیں ان کو گھیرے ہوں گی

وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ

اور اگر فریاد کریں فریاد کو پہونچے جاویں گے ساتھ پانی کے مانند تانبے گلے ہوئے کی کہ بھون ڈالتا ہے مونہوں کو برا پینا ہے

اور اگر (پیاس سے) فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی فریادرسی کیجاوے گی جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا مونہوں کو بھون ڈالیگا۔ کیا ہی برا پانی ہوگا

الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور بری ہے وہ آگ فائدہ اٹھانے میں تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے

اور وہ دوزخ (بھی) کیا ہی بری جگہ ہوگی بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے

إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ○ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ

تحقیق ہم نہیں ضائع کرتے ثواب اُس کا کہ اچھا کرتا ہے عمل یہ لوگ واسطے ان کے ہیں باغ

تو ہم ایسوں کا اجر ضائع نہ کریں گے جو اچھی طرح کام کو کرے (پس) ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں

عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ

ہمیشہ رہنے کے چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں گہنا پہنائے جاویں گے بیچ اُس کے کنگن سونے کے سے

ان کے (مساکن کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جاویں گے

مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

اور پوشاک پہنیں گے کپڑے سبز لاہی کے اور تافتے کے

اور سبز رنگ کے کپڑے باریک اور دبیز ریشم کے پہنینگے اور وہاں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ○

تکیہ کیے ہوئے بیچ اُس کے اوپر تختوں کے اچھا ہے ثواب اور اچھی ہے بہشت فائدہ اٹھانے میں

کیا ہی اچھا صلہ ہے اور (بہشت) کیا ہی اچھی جگہ ہے

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ

اور بیان کر واسطے ان کے مثال دو مردوں کی کہ کئے ہم نے واسطے ایک کے ان میں سے دو باغ

اور آپ ان لوگوں سے دو شخصوں کا حال بیان کیجئے ان دو شخصوں میں سے ایک کو ہم نے دو باغ

أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ○ كِلْتَا

انگوروں سے اور گھیرا ہمنے اُن دونوں کو ساتھ کھجوروں کے اور کی ہم نے درمیان اُن دونوں کے کھیتی دونوں

انگور کے دے رکھے تھے اور ان دونوں (باغوں) کا کھجور کے درختوں سے احاطہ بنا رکھا تھا اور ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا رکھی تھی (اور)

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ سابقہ

الثلثة حرف ایک قصبہ سابائی جو سلطان روم خلد اللہ ملکہ کے قبضہ میں پہلے تھا اب خبر نہیں یہ واقعہ اصحاب کہف کا ۲۴۹ء کے بعد کاڈی تیشس دوقیانوس قیصر کے عہد میں ہوا ہے۔ جب اوس کے ساتھ تین سو نو برس سونے کے ملا لئے جائیں تو پانسو اٹھاون برس ہوتے ہیں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تخمیناً ۵۷۰ء پانسو ستر عیسوی میں پیدا ہوئے تو اس حساب سے ان کی بیداری آپکی ولادت شریفہ سے بارہ برس پیشتر معلوم ہوتی ہے پھر یہ بات کہ اب وہ زندہ ہیں یا وفات پا گئے اور یہ جو مشہور ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مع خلفائے اربعہ کے اون کی ملاقات کو غار پر تشریف لے گئے اس کی سند قرآن وحدیث میں نہیں پائی جاتی۔ ۱۲

۱ قولہ وَاضْرِبْ لَهُم الخ پھر دنیا کی بے ثباتی اور اوس کے اسباب وتجمل پر غرور کر کے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور الحاد (بددینی) کا برا نتیجہ جو کبھی دنیا ہی میں ظاہر ہوتا ہے دو شخصوں کی تمثیل سے بیان فرماتا ہے

ع ۴ ۹ ۱۶

بعض کہتے ہیں کہ یہ دو شخص بنی اسرائیل میں سے دو بھائی تھے کہ ایک نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کیا تھا دوسرا دنیادار اور مشرک اور دار آخرت کا منکر تھا اس نے دو باغ اپنے تمام مال سے ایسے تیار کرائے تھے کہ ان میں نہر بھی جاری تھی اور بیچ میں انگور اور آس پاس کھجور کے درخت بھی تھے اور وقت پر پھل بھی عمدہ آتے تھے اسپر اس کی اولاد اور خدمتگار نوکر چاکر بھی زیادہ تھے ایک روز وہ اپنے غریب مومن بھائی کے ساتھ باغ میں گیا اور وہاں بجائے شکر گذاری کے تکبر کیا اور دنیوی ترقی پر قیاس کر کے آخرت میں بھی تجمل اور آرایش پانے کا استحقاق ظاہر کیا اور آخرت کا انکار بھی اوس کے کلام سے ظاہر ہوا او سکے بھائی نے سمجھایا تلقین کی لیکن نہ مانا آخر اوسپر آسمانی بلا نازل ہوئی کہ تمام باغ اجاڑ ہوگیا جس پر وہ ندامت وحسرت کرنے لگا تب معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۲۔

الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝

باغوں نے دیا میوہ اپنا اور نہ کم کیا اُس میں سے کچھ اور بہا دی ہم نے درمیان ان دونوں کے نہر

دونوں باغ اپنا پورا پھل دیتے تھے اور کسی کے پھل میں ذرا بھی کمی نہ رہتی تھی اور ان دونوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ

اور تھا واسطے اُسکے میوہ پس کہا اُس نے واسطے ہمنشیں اپنے کے اور وہ سوال وجواب کرتا تھا اس سے زیادہ تر ہوں تجھ سے

اور اس شخص کے پاس اور بھی تمول کا سامان تھا سو (ایکبار) اپنے اُس (دوسرے) ملاقاتی سے (ادھر اُدھر کی) باتیں کرتے کرتے کہنے لگا کہ میں تجھ سے

مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ

مال میں اور زیادہ عزت والا ہوں آدمیوں سے۔ اور داخل ہوا باغ اپنے میں اور وہ ظلم کرنے والا تھا جان اپنی پر کہا کہ

مال میں بھی زیادہ ہوں اور مجمع بھی میرا زبردست ہے۔ اور وہ اپنے اوپر جرم (کفر) قائم کرتا ہوا اپنے باغ میں پہونچا (اور) کہنے لگا کہ

مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ

میں نہیں گمان کرتا یہ کہ ہلاک ہووے یہ باغ کبھی اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونے والی اور

میرا تو خیال نہیں ہے کہ یہ باغ (میری مدت حیات میں) کبھی بھی برباد ہو اور میں قیامت کو نہیں خیال کرتا کہ آوے گی اور

لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ قَالَ لَهٗ

اگر پھیرا گیا میں طرف پروردگار اپنے کی البتہ پاؤں گا میں بہتر اُس سے جگہ پھر جانے کی کہا واسطے اُسکے

اگر میں اپنے رب کے پاس پہونچایا گیا تو ضرور اس باغ سے بہت زیادہ اچھی جگہ مجھکو ملے گی۔ اس سے اُس کے

صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ

ہمنشیں اُسکے نے اور وہ جواب سوال کرتا تھا اس سے آیا کفر کرتا ہے تو ساتھ اُس شخص کے کہ پیدا کیا ہے تجھکو مٹی سے

ملاقاتی نے (جو کہ دیندار اور غریب تھا) جواب کے طور پر کہا کیا تو اُس ذات (پاک) کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھکو (اول) مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝ؕ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ

پھر منی سے پھر تندرست کیا تجھکو مرد لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ہے اللہ رب میرا اور نہیں

پھر نطفہ سے پھر تجھکو صحیح وسالم آدمی بنایا۔ لیکن میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہ یعنی اللہ تعالی میرا رب (حقیقی) ہے اور میں اسکے ساتھ

اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ

شریک لاتا میں ساتھ رب اپنے کے کسی کو اور کیوں نہ جس وقت کہ داخل ہوا تو بیچ باغ اپنے کے کہا تو نے جو چاہا

کسی کو شریک نہیں ٹھیراتا۔ اور تو جس وقت اپنے باغ میں پہونچا تھا تو تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے

اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ۚ

خدا نے نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے اگر دیکھتا ہے تو مجھکو کمتر آپ سے مال میں اور اولاد میں

وہی ہوتا ہے اور بدون خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں۔ اگر تو مجھکو مال اور اولاد میں کمتر دیکھتا ہے

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

پس شتاب ہے رب میرا یہ کہ دیوے مجھکو بہتر باغ تیرے سے اور بھیجے اوپر اُس کے عذاب

تو مجھکو وہ وقت نزدیک معلوم ہوتا ہے کہ میرا رب مجھکو تیرے باغ سے اچھا باغ دیدے اور اس (تیرے باغ) پر کوئی تقدیری آفت

مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝ۙ اَوْ يُصْبِحَ مَاۗؤُهَا غَوْرًا

آسمان سے پس ہو جاوے زمین پھسلنی یا ہو جاوے پانی اُس کا خشک

آسمان سے بھیجدے جس سے وہ باغ دفعۃً ایک صاف میدان ہو کر رہجاوے یا اُس سے اُس کا پانی بالکل اندر زمین میں (اُتر کر) خشک ہو

خواص الکلام

۱ قولہ وقال لصاحبہ سے اعزنفرا تک جو شخص دشمن موذی کو تباہ کرنا چاہے جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے جب سنیچر کی آدھی رات ہو ایک پرانی کنگھی پر جو کوڑے سے اٹھائی گئی ہو اس آیت کو لکھے اور کسی راہب کے کرتہ کے کپڑے میں لپیٹ کر اس شخص کے رہنے کی جگہ دفن کر دے ۱۲ اعمال

توضیح الکلام

۲ قولہ اکفرت الخ اس آیت میں لاقوۃ الا باللہ تک مومن بھائی کی طرف سے اوس کے دو دعووں کا رد ہے ایک انکار توحید دوسرا انکار قیامت کیونکہ ان دونوں چیزوں کا انکار کفر ہے اور کفر کو اس میں باطل کر دیا اور لکنا ہو اللہ ربی الخ میں توحید کا اثبات صراحۃً ہے اور قیامت کا دلالۃً جیسا کہ ربی کا لفظ اس پر دلالت کر رہا ہے کیونکہ ربوبیت کے قابل وہی ہو سکتا ہے جو از سر نو بھی پیدا کرے اور فنا کر کے دوبارہ بھی زندہ کرنے پر قدرت رکھے ورنہ رب ہونے کے قابل نہیں ہو سکتا اور جب توحید ثابت ہو گئی تو اوسکے لئے یہ عقیدہ بھی لازم ہے کہ وہ ہر امر پر قدرت رکھتا ہے اور منجملہ امروں کے ایک امر یہ بھی ہے کہ وہ ان تمام اسباب کو بیکار کر دے نہر کا پانی سبزی اور شادابی کا سبب نہ رہے اور کارکن اوس باغ کو آفات اور بلاؤں سے نہ بچا سکیں اس لئے کہا کہ تجھکو باغ میں پہونچکر یہ کہنا چاہیئے تھا کہ جو کچھ حق تعالی کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور خدا تعالے کی مدد کے بغیر کسی میں کچھ بھی قوت نہیں چنانچہ یہ باغ جب تک اللہ تعالی چاہے گا قائم رکھے گا اور جب چاہیگا ویران ہو جائے گا ۱۲

۳ قولہ ان ترن الخ اس میں اوس کے دوسرے دونوں دعووں کا رد ہے ایک تو یہ کہ کثرت مال اولاد سے اوس نے دعوی کیا کہ کفر کوئی بری چیز نہیں ورنہ مجھے اتنا مال اور اولاد کیوں ملتی دوسرا دعوی اسپر متفرع ہے کہ میں خدا تعالی کے نزدیک باعزت ہوں خلاصہ یہ ہے کہ تو کثرت مال واولاد سے اپنے اچھے ہونے اور خدا تعالی کے نزدیک مکرم ہونے پر استدلال نہ کر کیونکہ یہاں کے مال واولاد کا کچھ اعتبار نہیں ۶ بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ

فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ

پس ہرگز نہ کر سکے تو واسطے اُس کے طلب کرنا اور گھیر لیا گیا میوہ اُس کا پس ہو گیا ملتا تھا ہتھیلیاں اپنی

پھر تو اس کی کوشش بھی نہ کر سکے اور اُس شخص کے سامان تمول کو آفت نے آگھیرا پھر اُس نے جو کچھ اس باغ پر خرچ کیا تھا

عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ

اوپر اُس چیز کے کہ خرچ کیا تھا بیچ اُس کے اور وہ گرے ہوئے تھے اوپر چھتوں اپنی کے اور کہتا تھا اے کاش کریں نہ

اُس پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا پڑا تھا اور کہنے لگا کیا خوب ہوتا کہ میں

اُشْرِكْ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

شریک لایا ہوتا ساتھ رب اپنے کے کسی کو اور نہ ہوئی واسطے اس کے کوئی جماعت کہ مدد دیوے اُس کو سوائے اللہ کے

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراتا اور اُس کے پاس کوئی ایسا مجمع نہ ہوا کہ خدا کے سوا اُس کی مدد کرتا

وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ؕ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ

اور نہ ہوا بدلا لینے والا اس جگہ حکم چلانا واسطے اللہ کے ہے ثابت وہ بہتر ہے ثواب دینے میں اور

اور نہ وہ خود (ہم سے) بدلا لے سکا ایسے موقع پر مدد کرنا اللہ برحق ہی کا کام ہے اُسی کا ثواب سب سے اچھا اور

خَيْرٌ عُقْبًا ۝ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ

بہتر ہے انجام لانے میں اور بیان کر واسطے اُن کے مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے اُتارا ہم نے اس کو

اُسی کا نتیجہ سب سے اچھا ہے اور آپ ان لوگوں سے دنیوی زندگی کی حالت بیان فرمایئے کہ وہ ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا ہو

مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ

آسمان سے پس مل گئی ساتھ اس کے روئیدگی زمین کی پس ہو گیا چورہ چورہ اڑاتی ہیں اس کو

پھر اُس کے ذریعے سے زمین کی نباتات خوب گنجان ہو گئی ہوں پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاوے کہ اسکو ہوا اڑائے لئے پھرتی ہو

الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ

بادیں اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے قادر مال اور بیٹے

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں مال اور اولاد

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

آرائش ہیں زندگانی دُنیا کی اور باقی رہنے والیاں نیکیاں بہتر ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب میں

حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالح باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں

وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ

اور بہتر ہیں آرزو رکھنے میں اور جس دن کہ چلاویں گے ہم پہاڑوں کو اور دیکھے گا تو زمین کو صاف نکلی ہوئی اور

اور اُمید کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں ۔ اُس دن کو یاد کرنا چاہئے جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے اور

حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ج وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

اکٹھا کریں گے ہم اُن کو پس نہ چھوڑیں گے ہم اُن میں سے کسی کو اور روبرو لائے جاویں گے اوپر پروردگار تیرے کے صف باندھ کر

ہم ان سب کو جمع کر دیں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے اور سب کے سب آپکے رب کے روبرو برابر کھڑے کر کے پیش کئے جاویں گے

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

تحقیق آئے تم ہمارے پاس جیسا پیدا کیا ہم نے تم کو پہلی بار بلکہ گمان کیا تھا تم نے یہ کہ نہ کریں گے ہم واسطے

دیکھو آخر تم ہمارے پاس آئے بھی جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا بلکہ تم یہی سمجھتے رہے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وقت موعود

توضیح الکلام

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

میں اگرچہ دنیا میں اولاد اور مال کے اعتبار سے تجھ سے کم ہوں لیکن عنقریب یا دنیا ہی میں ورنہ آخرت میں مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ عنایت فرمائے گا آیت میں کافر کی اولاد کا کچھ ذکر نہ فرمایا اور نہ اوس کی کھیتی کا کچھ ذکر کیا صرف باغ کے برباد ہو جانے کا ذکر فرمایا سو اوس کی وجہ بعض نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اولاد بھی جب ہی اچھی لگتی ہے کہ جب مال ہو ورنہ اور وبال جان ہوتی ہے اور کھیتی کا مدار پانی پر ہے اور جب پانی ہی خشک ہو گیا تو کھیتی کیا رہ سکتی ہے حاصل یہ ہے کہ اس دولت و ثروت سے جو تجھکو شبہہ ہو گیا ہے یہ تیری بڑی بھاری غلطی ہے ۱۲

ع ۱۳ ۱۷ ۵

ے قولہ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا الخ یعنی جب اوس پر تباہی آئی تو کوئی اللہ کے سوا اوسکا مددگار نہ بنا اس قصہ کو تفصیل کے ساتھ مدارک میں یوں بیان کیا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں ایک شخص مالدار مرا دونوں بیٹوں فرطوس اور تملیخا نے ترکہ کے آٹھ ہزار دینار بانٹ لئے فرطوس کافر تھا اور تملیخا مسلمان صالح فرطوس نے ایک ہزار دینار میں باغ لگانے کو زمین خریدی تملیخا نے یہ کہکر کہ الٰہی میں تجھ سے جنت کی زمین خریدتا ہوں ایک ہزار دینار خیرات کر دیئے فرطوس نے ایک ہزار دینار میں عالیشان مکان خریدا تو تملیخا بولا کہ بار الٰہا میرے بھائی نے دنیا کا گھر مول لیا ہے میں تجھ سے جنت کا گھر مول لیتا ہوں غرض دوسرا ہزار بھی صدقہ کر دیا فرطوس نے ایک ہزار میں نکاح کیا اور ایک ہزار میں دو سرا کر دنیوی آرایش و آسایش کا سامان خریدا تو تملیخا نے کہا کہ خدایا میں ایک ہزار جنت کی حور کا مہر مقرر کرتا ہوں اور اونکو بھی خیرات کر دیا اور ایک ہزار اور خیرات کرکے کہا کہ ان سے میں بہشتی خدمتگار خریدتا ہوں الغرض جب فرطوس بڑے تزک و احتشام سے خوب بن ٹھنکر سیر کیلئے بازار کو نکلا بیچارہ تملیخا مفلس و فقیر سامنے آگیا تو فرطوس نے بھائی کو دھتکارا اور خیرات کرنے پر لعنت ملامت کی پس جو کچھ دونوں بھائیوں میں گفتگو ہوئی اوس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے ۱۲ مدارک

لَكُمْ مَّوْعِدًا ○ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ

تمہارے وعدہ گاہ — اور رکھی جاوے گی کتاب — پس دیکھے گا تو — گنہگاروں کو — ڈرتے

نہ لائیں گے. — اور نامہ اعمال رکھدیا جاوے گا — تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ انہیں جو کچھ ہے اوس سے ڈرتے ہوں گے

مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً

وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ

رَبُّكَ اَحَدًا ○ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ

وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ

بَدَلًا ○ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ

اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ○ وَيَوْمَ

يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ○ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا

اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ○ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا

وہ گرنے والے ہیں اُس میں اور نہ پاویں گے — اُس سے جگہ پھر جانے کی — اور البتہ بتحقیق طرح طرح سے بیان کیا

وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اُس سے کوئی بچنے کی راہ نہ پاویں گے — اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کیواسطے

توضیح الکلام

سلہ قولہ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا الخ یعنی خدا تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ بے کیا ہوا گناہ لکھ لے یا کی ہوئی نیکی نہ لکھے خلاصہ یہ کہ روءساء مشرکین جس چیز پر فخر کرتے ہیں انھوں نے اوس کا حال اور اوس کا انجام سن لیا اور جن غربا کو حقیر سمجھتے ہیں اونکے باقیات صالحات کا دولت لازوال ہونا معلوم کرلیا اب بھی اگر نہ سمجھے تو اوس کی عقل پر پتھر پڑ گئے ۱۲

ع ۶ / ۵ / ۱۸

سلہ قولہ وَاِذْ قُلْنَا الخ دنیا کی طرف میلان اور عالم آخرت سے غفلت کا سبب دو ہی چیزیں ہیں اول مال و اسباب و اولاد کہ جس کے نشہ میں وہ ایسا سرشار رہتا ہے کہ نہ اوس کو اوس عالم کیطرف جانے کی فکر اور نہ وہاں کے لئے زادِ راہ تیار کرنے کی دنیا کمانے سے فرصت اور ان چیزوں کا بہت جلد مٹنے والا ہونا تو بیان فرما چکے دوسری چیز شیطان ہے اور اوس کی ذریت اولاد یا اوس کے پیرو انسان اسکے خطرات انسانوں کے دلوں پر ایسا برا اثر ڈالتے ہیں کہ ہمیشہ اوسکو بری باتوں ہی کی طرف لگاتے ہیں پھر جب ان خطرات اور وسواس پر ایک زمانہ گذر جاتا ہے تو وہ رسم بنجاتے ہیں اور اس رسم کو لوگ نسلاً بعد نسل چلے آنے سے دین و مذہب قرار دے لیتے ہیں جو اون کو نہایت سچا ہوا فلاح دارین کا باعث خیال کرتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے پیغمبروں سے لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور انسان کے توہمات باطلہ بھی شیطان رجیم کی ذریت ہیں کہ اوس کے قائم مقام ہوکر اسی کا کام دیتے ہیں اس لئے ان آیات میں پھر کچھ حال

ع ۷ / ۴ / ۱۹

شیطان کا بیان فرمانا پڑا کہ اوس کا تعلق بنی آدم کے ساتھ اس واقعہ کی وجہ سے جو انسان کے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے سے پیدا ہوا ہے وہ دشمنی اور عداوت کا علاقہ ہے جس کو حضرت آدم علیہ السلام کی اولادِ ناخلف اپنا دوست سمجھ کر دل سے اس کی پیروی کرتے ہیں ۱۲

نزول الکلام سلہ قولہ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ الخ کفار کا ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ جنات کو علم غیب ہے اس کی نفی میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

پیچ اس قرآن کے واسطے لوگوں کے ہر مثال سے اور ہے آدمی

ہر قسم کے (ضروری) عمدہ مضامین طرح طرح سے بیان فرمائے ہیں اور (اس پر بھی منکر) آدمی جھگڑے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اور لوگوں کو بعد

اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ

زیادہ سب چیز سے جھگڑنے میں اور نہ منع کیا لوگوں کو اس سے کہ ایمان لاویں جب آئی اُن کے پاس

اس کے کہ اُن کو ہدایت پہونچ چکی ایمان لانیسے اور اپنے پروردگار سے (کفر وغیرہ کی)

الْهُدٰى وَیَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ

ہدایت اور بخشش مانگیں رب اپنے سے مگر یہ کہ آوے اُن کے پاس عادت پہلوں کی

مغفرت مانگنے سے اور کوئی امر مانع نہیں رہا بجز اس کے کہ ان کو اس کا انتظار ہو کہ اگلے لوگوں (وغیرہ) کا سا معاملہ

اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا

یا آوے اُن کے پاس عذاب سامنے [۱] اور نہیں بھیجتے ہیں ہم پیغمبروں کو مگر

انکو بھی پیش آئے۔ یا یہ کہ عذاب (الٰہی) روبرو ان کے سامنے آکھڑا ہو اور رسولوں کو تو ہم صرف بشارت دینے والے اور

مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَۚ وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ

خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور جھگڑا کرتے ہیں [۲] وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ باطل کے

ڈرانے والے بنا کر بھیجا کرتے ہیں اور کافر لوگ ناحق کی باتیں پکڑ پکڑ کر جھگڑے نکالتے ہیں

لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝

تو کہ پھسلا دیویں ساتھ اُس کے حق کو اور پکڑا انھوں نے نشانیوں میری کو اور اُس چیز کو کہ ڈرائے گئے تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا

تا کہ اُس کے ذریعہ سے حق بات کو پھسلا دیں اور اُنھوں نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے اُن کو ڈرایا گیا تھا اُس کو دل لگی بنا رکھا ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ

اور کون شخص ہے بہت ظالم اُس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے پس منہ پھیر لیا اُن سے اور بھول گیا

اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو اُس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جاوے پھر وہ اس سے روگردانی کرے اور جو کچھ اپنے ہاتھوں

مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

جو کچھ آگے بھیجا ہے ہاتھوں اُس کے نے تحقیق کیا ہے ہم نے اوپر دلوں ان کے کے پردہ اس سے کہ

(گناہ) سمیٹ رہا ہے اُس (کے نتیجہ) کو بھول جائے [۳] ہم نے اس (حق بات) کے سمجھنے سے اُن کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں اور ان کے سننے سے

یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًاؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى

سمجھیں اُس کو اور بیچ کانوں اُن کے بوجھ ہے اور اگر بلاوے تو اُن کو طرف ہدایت کی

ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے اور (اسی وجہ سے) اگر آپ اُن کو راہ راست کی طرف بلا دیں

فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِؕ لَوْ

پس ہرگز نہ راہ پاویں گے اسوقت کبھی اور پروردگار تیرا بخشنے والا رحمت والا ہے اگر

تو ایسی حالت میں ہرگز کبھی راہ پر نہ آویں اور آپ کا رب بڑا مغفرت کرنیوالا (اور) بڑا رحمت والا ہے اگر

یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ

پکڑے ان کو بسبب اُس چیز کے کہ کماتے ہیں البتہ جلد لادے واسطے اُن کے عذاب بلکہ واسطے اُن کے وعدہ ہے

ان سے ان کے اعمال پر دار و گیر کرنے لگتا تو ان پر فوراً ہی عذاب واقع کر دیتا (مگر ایسا نہیں کرتا) بلکہ ان کے واسطے ایک معین وقت ہے

توضیح الکلام

[۱] **قولہ** قُبُلًا الخ مطلب یہ ہے کہ کیا اس لئے ایمان نہیں لاتے کہ ایسے امور کا وقوع ہو تب ایمان لاوینگے جیسا ان کے حال سے سمجھا جاتا ہے اور کبھی زبان سے بھی کہہ دیتے تھے کہ ایسے امور کیوں واقع نہیں ہوتے تو اب جو یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو بجز اس کے اور کیا ہوگا کہ یا تو قدیم لوگوں کے مطابق ان پر عذاب آئے گا یا مر کر جہنم میں جاوینگے ہدایت آچکی رسول نے پیام پہونچا دیا اور انبیا کا یہی کام ہے ان کے دلوں سے کفر نکالکر پھینک دینا ان کا کام نہیں ۱۲

[۲] **قولہ** وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ الخ یعنی ایمان نہ لانا تو ایک جرم تھا ہی اس پر زیادتی یہ ہے کہ وہ منکر لوگ غلط اور لغو دلیلیں پیش کر کے جھگڑا مچاتے ہیں تاکہ اس سے حق کو پست کریں اسلام پر غالب آجائیں اوسکو مٹا ڈالیں اور اوس پر بھی طرہ یہ ہے کہ میری نشانیوں کو جو اون میں بھی موجود ہیں مثلاً جوانی اور بچپن کے تغیر اور بوڑھاپے اور موت کا وجود تنگدستی اور مالداری وغیرہ اور عالم میں بھی موجود ہیں جیسے رات دن کا تغیر اور زمانہ کے حوادث اور جن جن چیزوں کا اون کو ڈر سنایا گیا تھا مثلاً دنیا میں ہلاک ہو جانا اور مرنے کے بعد دوزخ میں جانا سب کو ہنسی اور دل لگی بنا رکھا ہے اونکا مذاق اوڑاتے ہیں ۱۲

[۳] **قولہ** اِنَّا جَعَلْنَا الخ ان کی اس بدبختی کا اصلی سبب یہ ہے کہ ان کے دلوں پر حق سمجھنے سے حجاب اور پردے پڑے ہوے ہیں اور دوسروں کا حال سنکر بھی عبرت نہیں پکڑتے کیونکہ کانوں میں بھی قدرت نے ثقل پیدا کر دیا ہے ایسی باتیں سنتے ہی نہیں انسان جب حق کو نہیں مانتا اور عبرت و نصیحت سُنکر نہیں قبول کرتا تو اس کی اس حالت کو اس سے تعبیر کیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں پر پردے کانوں میں گٹھے ٹھونک دئے ہیں یعنی ان میں ہدایت پذیر ہونے کی جو قابلیت دی گئی تھی انھوں نے وہ زائل کر دی ہے اس لئے آپ چاہے ان کو کتنا ہی ہدایت کی طرف بلائیے کبھی بھی ہدایت قبول نہ کریں گے ان کی سزا تو یہی ہے کہ یہ بیکار گھانس باغ ہستی سے اکھیڑ کر پھینک دی جائے ۱۲۔

لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ

ہرگز نہ پاویں گے سوائے اُس کے پناہ اور یہ بستیاں کہ ہلاک کیا ہم نے اُن کو

(یعنی یوم قیامت) کہ اس سے اِس طرف (یعنی پہلے) کوئی پناہ کی جگہ نہیں پاسکتے اور یہ بستیاں (جن کے قصے مشہور و مذکور ہیں) جب اُنہوں نے

لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

جب ظلم کیا انھوں نے اور کیا ہم نے واسطے ہلاک اُن کے کے وعدہ گاہ اور جب کہا موسیٰؑ نے

(یعنی ان کے باشندوں نے) شرارت کی تو ہم نے اُن کو ہلاک کردیا اور ہم نے اُن کے ہلاک ہونیکے لئے وقت معین کیا تھا۔ اور وہ وقت یاد کرو جبکہ موسیٰؑ نے اپنے خادم سے فرمایا

لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝

واسطے جوان اپنے کے کہ نہ ٹلوں گا میں یہاں تک کہ پہونچوں بیچ جگہ ملنے دو دریا کی یا چلا جاؤں برسوں تک

کہ میں (اس سفر میں) برابر چلا جاؤں گا یہاں تک کہ اس موقع پر پہونچ جاؤں جہاں دو دریا آپس میں ملے ہیں یا یونہی زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ

پس جب پہونچے دونوں جگہ ملنے کی درمیان اُن دونوں کے بھول گئے مچھلی اپنی پس پکڑی اس نے راہ اپنی

پس جب (چلتے چلتے) دونوں دریاؤں کے جمع ہونیکے موقع پر پہونچے اس اپنی مچھلی کو دونوں بھول گئے اور مچھلی نے دریا میں اپنی راہ لی اور جلدی

فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا

بیچ دریا کے خشک پس جب گذر گئے اُس سے کہا واسطے جوان اپنے کے دے ہم کو کھانا ہمارا صبح کا

پھر جب دونوں (وہاں سے) آگے بڑھ گئے تو موسیٰؑ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ ہمارا ناشتہ تو لاؤ

لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا

البتہ تحقیق ملے ہم اس سفر اپنے سے رنج کو کہا کیا دیکھا تو نے جب جگہ پکڑی تھی ہم نے

ہم کو تو اس سفر میں (یعنی آج کی منزل میں) بڑی تکلیف پہونچی خادم نے کہا کہ لیجیے دیکھیے (عجب بات ہوئی) جب ہم اس پتھر کے قریب

إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ

طرف پتھر کی پس تحقیق میں بھول گیا مچھلی کو اور نہ بھلادی مجھ کو وہ مچھلی مگر شیطان نے

ٹھیرے تھے سو میں اُس مچھلی (کے تذکرہ) کو بھول گیا اور مجھ کو شیطان ہی نے بھلادیا

أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ قَالَ

یہ کہ ذکر کروں اُس کا اور پکڑی اُس نے راہ اپنی بیچ دریا کے عجیب کہا

کہ میں اُس کو ذکر کرتا اور (وہ قصہ یہ ہوا کہ) اُس مچھلی نے (زندہ ہونیکے بعد) دریا میں عجیب طور پر اپنی راہ لی موسیٰؑ نے

ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ۝

یہی ہے جو تھے ہم چاہتے پس پھر آئے دونوں اوپر نشانوں پاؤں اپنے کے نقش دیکھتے

کہ یہی وہ موقع ہے جس کی ہم کو تلاش تھی سو دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے اُلٹے لوٹے۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَ

پس پایا ایک بندے کو بندوں ہمارے سے کہ دی تھی ہم نے اُس کو رحمت نزدیک اپنے سے اور

سو وہاں پہونچکر، انھوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جن کو ہم نے اپنی خاص رحمت (یعنی مقبولیت) دی تھی اور

عَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ

سکھایا تھا ہم نے اُس کو اپنے پاس سے علم کہا واسطے اُس کے موسیٰؑ نے کیا پیروی کروں میں تیری

ہم نے ان کو اپنے پاس سے ایک خاص طور کا علم سکھایا تھا۔ موسیٰؑ نے ان کو سلام کیا اور اُنسے فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں

توضیح الکلام

۱ قولہ وَاِذْ قَالَ مُوسٰی الخ یہ دوسرا واقعہ ہے پہلا اصحاب کہف کا تھا اس میں یہود پر تعریض ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جملہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دیتے تھے اور تمام علوم کا ان ہی کو خزینہ خیال کرتے تھے اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کے اندر ان سے بھی بڑھکر باکمال موجود تھے کیونکہ یہ کچھ ضرور نہیں کہ جو کچھ ان کی کتاب میں نہ ہو وہ غلط ہے علوم الٰہی کا خاتمہ نہیں ہوگیا ۱۲

ع ۸ ۶ ۲۰

حدیث بخاری کے مطابق موسیٰ و خضر علیہما السلام کا مختصر قصہ

حضرت ابی بن کعبؓ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں وعظ فرمارہے تھے کہ کسی نے پوچھا سب سے زیادہ عالم کون ہے آپنے فرمایا میں یہ بات حق تعالیٰ کو ناگوار معلوم ہوئی کیونکہ سب سے زیادہ عالم ہونا اللہ تعالیٰ کی نسبت کیوں نہ کہا یا اس کے علم کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کیوں نہ کیا اسپر حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ جاؤ مجمع البحرین پر تمکو ہمارا ایک بندہ ملیگا جو تم سے بھی زیادہ عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہاں تک پہونچنے کی کیا صورت ہے فرمایا کہ اپنے تھیلے میں ایک تلی ہوئی مچھلی رکھ لو پھر جہاں وہ مچھلی گم ہوجائے وہ شخص وہیں ملیں گے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام مچھلی تھیلے میں ڈال کر یوشع بن نون کو ہمراہ لیکر چلے چلتے چلتے ایک موقعہ پر سمندر کے کنارے پہونچے وہاں ایک پتھر پر سر رکھکر سو گئے مچھلی اس تھیلے سے تڑپ کر دریا میں جاگری اور جہاں تک وہ جاتی تھی پانی میں ایک سوراخ سا ہوتا جاتا تھا حکم الٰہی سے پانی ادھر کا ادھر ملنے نہیں پاتا تھا پھر بیدار ہوئے تو حضرت یوشع کو یاد دلانا یاد نہ رہا کہ فلاں مقام پر مچھلی گم ہوئی ہے اس لیے رات دن برابر چلا کئے یہاں تک کہ جب اگلے روز صبح کا وقت آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مرید و شاگرد یوشع سے کھانا مانگا چونکہ مقام مطلوب کو چھوڑ کر آگے بڑھ چلے تھے مچھلی کو دیکھا تو نادم ہو یوشع نے عذر کیا کہ کمبخت شیطان نے مجھے یاد دلانا بھلا دیا مچھلی تو فلاں پتھر کے پاس گر

عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ○ قَالَ اِنَّكَ لَنْ

اوپر اس کے کہ سکھادے تو مجھکو اُس چیزسے کہ سکھایا گیا ہے تو بھلائی کہا تحقیق تو ہرگز نہ

اس شرط سے کہ جو علم مفید آپکو (منجانب اللہ) سکھلایا گیا ہے اُس میں سے آپ مجھکو بھی سکھلادیں۔ ان بزرگ نے جواب دیا کہ آپ سے میرے ساتھ رہکر

تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ○ وَكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ

کر سکے گا ساتھ میرے صبر اور کیونکر صبر کرے گا تو اوپر اُس چیز کے نہیں گھیرا تو نے اُس کو

(میرے افعال پر) صبر نہ ہو سکے گا اور بھلا ایسے امور پر آپ کیسے صبر کریں گے جو آپ کے احاطۂ واقفیت سے

بِهٖ خُبْرًا ○ قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ

ساتھ اس کے خبر کہا البتہ پاوے گا تو مجھکو اگر چاہا اللہ نے صبر کرنے والا اور نہ

باہر ہیں موسیٰؑ نے فرمایا انشاء اللہ آپ مجھ کو صابر (یعنی ضابط) پاویں گے اور

اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ○ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ

نافرمانی کروں گا میں واسطے تیرے کسی حکم کی کہا پس اگر پیروی کرے تو میری پس مت سوال کیجیو مجھ سے

میں کسی بات میں آپ کے خلاف حکم نہ کروں گا ان بزرگ نے فرمایا کہ (اچھا) اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو (اتنا خیال رہے کہ) مجھ سے کسی بات کی نسبت

عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۠ ○ فَانْطَلَقَا ۫

کسی چیز سے یہاں تک کہ شروع کروں میں واسطے تیرے اُس کا مذکور پس چلے دونوں

کچھ پوچھنا نہیں جبتک کہ اس کے متعلق میں خود ہی ابتداءً ذکر نہ کردوں پھر دونوں کسی طرف چلے

حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا

یہاں تک کہ جب سوار ہوئے[1] بیچ کشتی کے پھاڑا اُس کو کہا کیا پھاڑا تو نے اُس کو

یہاں تک کہ جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو ان بزرگ نے اُس کشتی میں چھید کردیا موسیٰؑ نے فرمایا کہ کیا آپ نے اس کشتی میں اسلئے

لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ○ قَالَ اَلَمْ

تو کہ ڈبا دیوے لوگوں اس کے کو البتہ تحقیق لایا تو ایک چیز بھاری کہا کیا نہ

چھید کیا ہوگا کہ اس کے بیٹھنے والوں کو غرق کردیں۔ آپنے بڑی بھاری (یعنی خطرہ کی) بات کی اُن بزرگ نے کہا کہ کیا میں نے کہا نہیں تھا

اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ○ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ

کہا تھا میں نے یہ کہ تو ہرگز نہ کر سکے گا ساتھ میرے صبر کہا مت پکڑ مجھ کو

کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا موسیٰؑ نے فرمایا کہ (مجھ کو یاد نہ رہا تھا سو) آپ میری

بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ○ فَانْطَلَقَا ۫

ساتھ اس چیز کے کہ بھول گیا میں اور مت ڈال اوپر میرے کام میرے سے تنگی یعنی دشواری پس چلے دونوں

گرفت نہ کیجئے اور میرے اس معاملہ میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالئے پھر دونوں (کشتی سے اتر کر آگے) چلے

حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا

یہاں تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے پس مار ڈالا اُس کو کہا کیا مار ڈالا تو نے جان[2]

یہاں تک کہ جب ایک (کم سن) لڑکے سے ملے تو ان بزرگ نے اس کو مار ڈالا۔ موسیٰؑ (گھبرا کر) کہنے لگے آپ نے ایک بیگناہ جان کو مار ڈالا

زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ○

پاک کو بغیر بدلے جان کے البتہ تحقیق لایا تو چیز بُری[3]

(اور وہ بھی) بے بدلے کسی جان کے بے شک آپ نے (یہ تو) بڑی بے جا حرکت کی

توضیح الکلام

۱؎ قولہ اِذَا رَکِبَا الخ اور غالباً حضرت یوشع علیہ السلام بھی ساتھ ہوں گے مگر چونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابع تھے اس لئے متبوع کا ذکر تابع کے ذکر سے بے پروا کرنے والا ہوگیا اس سے بعض علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ عام باتوں میں مامور کا اعتبار نہیں آمر کا اعتبار ہے جیسے مسافر کا مقیم ہوجانا وغیرہ ۱۲

۲؎ قولہ نفساً زکیۃ بغیر نفس الخ اس سے معلوم ہوا کہ قصاص میں قتل کرنا شرائع سابقہ میں بھی تھا مگر چونکہ اس میں زکیۃ کی قید لگائی ہے اس سے سمجھا گیا کہ قصاص کے علاوہ اور باتوں سے بھی قتل جائز ہے جیسے کافر اور باغی کا قتل اور یہ جو فرمایا کہ

ع ۹ ۱۱ ۲۱

۳؎ قولہ جئت شیئاً نکرا اس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو یہ نابالغ کا قتل تھا جس کو قصاص میں بھی قتل نہیں کیا جاتا ہے پھر اوس نے تو کوئی فعل موجب قصاص بھی نہیں کیا تھا اور اس لڑکے کا نابالغ ہونا زیادہ قوی ہے ایک تو اس وجہ سے کہ حدیث مسلم میں یہ الفاظ ہیں کہ لو ادرک اگر بالغ ہوتا تو یہ کام کرتا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اوسوقت بالغ نہ تھا دوسرے اس وجہ سے کہ آئندہ اس کے قتل کی وجہ آیت میں حضرت خضر علیہ السلام کی بیان کی ہوئی جو آئے گی وہ یہ ہے کہ اس کے سبب اس کے ماں باپ کے بگڑنے کا اندیشہ تھا ورنہ اگر یہ بالغ اور ڈاکو ہوتا جیسا کہ بعض اس کے قائل ہوئے ہیں تو عذر میں یہ ہی بات بیان کرنا زیادہ اچھا ہوتا کہ یہ ڈاکو ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے اون کو لکھا کہ اوس لڑکے کا قتل کیسے جائز ہوا حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھ بھیجا کہ اگر بچوں کے احوال کا علم تم کو بھی اس درجہ کا حاصل ہو جاوے کہ جس درجہ کا علم عالم موسیٰ (خضر) کو تھا تو تمہارے لئے بھی ان کو قتل کرنا درست ہے ۱۲-

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ

مَعِيَ صَبْرًا ○ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا

تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ○ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ

اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا

فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ

لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ○ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ

بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ○ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ

مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ○ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ○ فَاَرَدْنَآ اَنْ

يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ○ وَاَمَّا الْجِدَارُ

توضیح الکلام

۱ قولہ من لدنی عذرا الخ یعنی آپ نے بہت درگذر کی اگر اب ساتھ نہ رکھیں گے تو آپ معذور رہیا اور چونکہ اس دفعہ نسیان کا عذر نہیں کیا اس سے جانا گیا کہ اس بار بھولے نہ تھے بلکہ قصداً ایسا کیا کیونکہ اب ترک صحبت کا قصد کر لیا ہوگا ۱۲

۲ قولہ اہل قریۃ الخ اس قریہ سے مراد بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ انطاکیہ ہے اور بقول ابن سیرین ایلہ ہے اور ایلہ آسمان سے بہ نسبت تمام مقامات زمین کی دور ہے اور بقول بعض برقہ ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اندلس میں ایک شہر ہے ۱۲

۳ قولہ فابوا ان یضیفوھما الخ مروی ہے کہ ان دونوں صاحبوں نے اون لوگوں کی مجلس میں جا کر کھانا طلب کیا انھوں نے نہیں دیا بلکہ سارے گاؤں میں پھر کر وہاں کے باشندوں سے کھانا طلب کیا لیکن پھر بھی کسی نے پروا نہ کی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدترین گاؤں وہ ہے جو مہمان کی مہمان نوازی نہ کرے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردوں سے کھانا ملنے کی امید باقی نہ رہی تو اہل بربر کی ایک عورت نے ان کو کھانا دیا اس لئے اُن کی عورتوں کے لئے دعا خیر دی اور اون کے مردوں پر لعنت ڈالی ۱۲

۴ قولہ فاقامہ الخ حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے اوس کو سیدھا کر دیا

اور سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیوار پر ہاتھ پھیر دیا تو وہ سیدھی ہوگئی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دیوار کو پہلے ڈھا دیا اوس کے بعد اوس کو بنا دیا ۱۲ ۵ قولہ لتخذت علیہ اجرا الخ یعنی اگر آپ چاہتے تو اس دیوار کے سیدھا کرنے پر مزدوری لے سکتے تھے کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم بھوکے رہے اور ان لوگوں نے کھانا دینے کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کی لہذا ایسے لوگوں کے ساتھ احسان مفت نہیں کرنا چاہیے ۱۲

فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا

پس تھی واسطے دو لڑکوں یتیم کے بیچ شہر کے اور تھا نیچے اُس کے گنج واسطے اُن دونوں کے

سو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں رہتے ہیں اور اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال مدفون تھا ان کے

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَ

اور تھا باپ اُن دونوں کا نیک بخت پس ارادہ کیا رب تیرے نے یہ کہ پہونچیں جوانی اپنی کو اور

اور اُن کا باپ (جو مرگیا ہو وہ) ایک نیک آدمی تھا سو آپ کے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی (کی عمر) کو پہونچ جاویں اور

يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ

نکالیں گنج اپنا رحمت کر پروردگار اپنے سے اور نہیں کیا میں نے یہ کام اپنے حکم سے

اپنا دفینہ نکال لیں اور یہ سارے کام میں نے بالہام الٰہی کیے ہیں (اُن میں سے) کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا۔

ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنْ

یہ ہے حقیقت اس چیز کی کہ نہ کرسکا تو اوپر اُس کے صبر اور سوال کرتے ہیں تجھ کو

بس یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا۔ یہ لوگ آپ سے

ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ۭ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي

ذوالقرنین سے کہہ شتاب پڑھوں گا میں اوپر تمہارے اس میں سے کچھ مذکور تحقیق ہمنے قدرت دی تھی اسکو بیچ

ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ میں اس کا ذکر ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہمنے ان کو روئے زمین پر حکومت

الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ ج

زمین کے اور دی تھی ہم نے اس کو ہر چیز سے راہ پس پیچھے چلا ایک راہ کے

دی تھی اور ہم نے اُن کو ہر قسم کا سامان (کافی) دیا تھا۔ چنانچہ وہ (بارادۂ فتوحات ملک مغرب کی) ایک راہ پر ہولئے۔

حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ

یہاں تک کہ جب پہونچا جگہ ڈوبنے سورج کے پایا اُس کو ڈوبتا تھا بیچ چشمے

یہاں تک کہ جب غروب آفتاب کے موقع پر پہونچے تو آفتاب ان کو ایک سیاہ رنگ کے پانی میں ڈوبتا ہوا دکھلائی دیا

حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ

کیچڑ کے اور پایا نزدیک اُس کے ایک قوم کو کہا ہم نے اے ذوالقرنین یا یہ کہ

اور اس موقع پر انھوں نے ایک قوم دیکھی ہم نے (الہاماً) یہ کہا اے ذوالقرنین خواہ

تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

عذاب کرے تو ان کو اور یا یہ کہ پکڑے تو بیچ اُن کے بھلائی کہا اما جو شخص ظالم ہے

سزا دو اور خواہ ان کے بارے میں نرمی کا معاملہ اختیار کرو ذوالقرنین نے عرض کیا کہ (بہت اچھا اول دعوت ایمان ہی کروں گا) لیکن

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَ

پس البتہ عذاب کریں گے ہم اس کو پھر پھیرا جاوے گا طرف رب اپنے کی پس عذاب کرے گا اُس کو عذاب بڑا اور

جو ظالم رہے گا سو اسکو تو ہم لوگ سزا دیں گے۔ پھر وہ اپنے مالک حقیقی کے پاس پہونچایا جاویگا۔ پھر وہ اس کو (دوزخ کی) سخت سزا دے گا۔ اور

اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ

اما جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پس واسطے اُس کے بطریق جزا کے ہر نیکی اور البتہ کہیں گے ہم اسکو

جو شخص ایمان لے آوے گا اور نیک عمل کرے گا تو اُس کے لئے (آخرت میں بھی) بدلے میں بھلائی ملے گی۔ اور ہم بھی (دنیا میں) اپنے برتاؤ میں اسکو

توضیح الکلام

ل قوله صَالِحًا الخ پس اُس کے نیک ہونے کی برکت سے خداتعالیٰ نے اوس کی اولاد کے مال کو محفوظ فرمانا چاہا اور دیوار گرتے سے لوگ مال لوٹ لے جاتے اور غالباً جو ان لڑکوں کا سرپرست تھا اور اوسکو اس دفینہ کا علم ہوگا وہ یہاں موجود نہوگا جو انتظام کرلیتا ۱۲

ل قوله يَسْتَخْرِجَا الخ یعنی دونوں لڑکے اپنا خزانہ بڑے ہوکر نکال لیں اور اون کے بڑے ہونے سے پہلے کسی دوسرے شخص کو دست اندازی کا موقع نہ ملے عرائس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خزانہ کچھ اوراق تھے جن میں علوم لکھے ہوئے تھے حضرت حسن اور جعفر صادق نے کہا سونے کی تختیاں تھیں اور بعض نے کہا کہ دوسرا مال تھا ۱۲۔

ع ۱۰ / ۱۲

ل قوله عَلَيْهِ صَبْرًا الخ جس کو میں حسب وعدہ بتا چکا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اون سے رخصت ہوئے ۱۲۔

ل قوله وَيَسْـَٔلُوْنَكَ الخ یہ تیسرے سوال کا جواب ہے اور ذوالقرنین کے بارہ میں کئی قول ہیں بعض نے کہا یہ دارا کی طرف منسوب ہیں اور بعض فیلقوس رومی کا بیٹا بتلاتے ہیں اور بعض نے کہا کہ یہ اولاد حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے ہیں اور بعض نے کہا کہ ذوالقرنین دو تھے ایک حضرت خلیل اللہ کے زمانہ میں جن کے حضرت خضر وزیر تھے دوسری وہ جن کا وزیر ارسطو تھا صاحب تفسیر کبیر کے نزدیک یہی پچھلے ذوالقرنین مراد ہیں جن کا نام سکندر ہے بہرحال یہ ذوالقرنین جن کا تذکرہ اس آیت میں ہے بعض کے نزدیک پیغمبر اور بعض کے نزدیک صرف مرد صالح باخدا تھے ابن کثیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی مروی ہے کہ ایک نیک بندے خدا کے تھے اپنی قوم کو دعوت حق کی لوگوں نے ایک طرف مارا تو مرگئے پھر اللہ تعالیٰ نے جلایا پھر دعوت حق کی لوگوں نے دوسری جانب مارا پھر مرگئے اس لئے ذوالقرنین (یعنی دو قرنوں والے) کہلائے بزرگیا اور شعبہ سے منقول ہے کہ مشرق سے مغرب تک سیر کی اس وجہ سے ذوالقرنین کہتے ہیں ۱۲۔

مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

کام اپنے سے آسانی پھر پیچھے چلا اور راہ کے یہاں تک کہ جب پہونچا جگہ نکلنے

آسان (اور نرم) بات کہیں گے۔ پھر ایک (دوسری) راہ پر ہولئے یہاں تک کہ جب (مسافت قطع کرکے) طلوع آفتاب کے موقع پر پہونچے

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ

سورج کی پایا اس کو کہ نکلتا ہے اوپر ایک قوم کے کہ نہیں کیا ہم نے واسطے اُن کے

تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب کے اوپر کوئی آڑ نہیں رکھی

دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَیْهِ خُبْرًا ۝

ورے اس سے پردہ اسی طرح تھا اور تحقیق گھیر لیا تھا ہم نے ساتھ اُس چیز کے کہ نزدیک اسکے تھی خبرداری کو

یہ قصہ اسی طرح ہے اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ (سامان وغیرہ) تھا ہم کو اس کی پوری خبر ہے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ

پھر پیچھے پڑا اور راہ کے یہاں تک کہ جب پہونچا درمیان دو دیوار کے پایا ورے

پھر (مشرق و مغرب فتح کرکے) ایک اور راہ پر ہولئے۔ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان میں پہونچے تو اُن پہاڑوں سے اس طرف

دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ

اُن دونوں سے ایک قوم کو کہ نہیں نزدیک تھے کہ سمجھیں بات کو کہا انھوں نے اے ذوالقرنین

ایک قوم کو دیکھا جو کوئی بات سمجھنے کے قریب بھی نہیں پہونچتے۔ انھوں نے (ذوالقرنین سے) عرض کیا کہ اے ذوالقرنین

اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ

تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں بیچ زمین کے پس آیا کردیں ہم

قوم یاجوج و ماجوج (جو اس گھاٹی کے اُس طرف رہتے ہیں ہماری) اس سرزمین میں (کبھی کبھی) بڑا فساد مچاتے ہیں سو کیا ہم لوگ

لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ

واسطے تیرے کچھ مال اوپر اس بات کے کہ کردیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان اُن کے ایک دیوار کہا جو کچھ قدرت دی ہے مجھ کو

آپ کے لئے کچھ چندہ جمع کردیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور اُنکے درمیان میں کوئی روک بنادیں (کہ وہ پھر آنے نہ پاویں) ذوالقرنین نے جواب دیا کہ جس مال میں

فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ

بیچ اس کے رب میرے نے بہتر ہے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے کردوں میں درمیان تمہارے اور درمیان اُن کے

میرے رب نے مجھکو اختیار دیا ہے وہ بہت کچھ ہے سو (مال کی تو مجھے ضرورت نہیں البتہ) ہاتھ پاؤں سے میری مدد کرو (تو) تمہارے اور ان کے درمیان میں خوب مضبوط

رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ

دیوار موٹی لاؤ میرے پاس ٹکڑے لوہے کے یہاں تک کہ جب برابر کردیا درمیان دونوں پہاڑوں کے

دیوار بنادوں (اچھا تو) تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب (ردے ملاتے ملاتے) انکے دونوں سروں کے بیچ کے خلا کو برابر کردیا تو

قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ

کہا پھونکو یعنی دھونکو یہاں تک کہ جب کردیا اُس کو آگ کہا لے آؤ میرے پاس ڈالوں

حکم دیا کہ دھونکو (دھونکنا شروع ہوگیا) یہاں تک کہ جب اُسکو لال انگارا کردیا تو اُسوقت حکم دیا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ (جو پہلے سے تیار کرالیا ہوگا) کہ

عَلَیْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا

اوپر اُس کے تانبا گلا ہوا پس نہ کرسکیں کہ چڑھ آویں اوپر اُس کے اور نہ کرسکیں کہ سوراخ کریں

اُس پر ڈال دوں سو نہ تو یاجوج ماجوج اس پر چڑھ سکتے ہیں اور (غایت استحکام کے باعث) نہ اُس میں نقب دے سکتے ہیں

توضیح الکلام

۱ے قولہ وَقَدْ اَحَطْنَا الخ یہ اس مضمون کی تاکید اور تحقیق ہے کہ ہم جو کچھ بیان کررہے ہیں علم کے سے کہہ رہے ہیں اور ہمارا علم مطابق واقع کے ہے اور کذٰلک میں ذٰلک کا مشار الیہ یا صرف واقعہ سفر مشرق ہو یا پہلا واقعہ سفر مغرب بھی شاید اس فرمانے سے نبوت محمدیہ پر اور زیادہ متنبہ کرنا مقصود ہو کہ دیکھو گذشتہ خبریں جو مٹ چکی ہیں دیکھو ان کو ہم کس طرح ٹھیک ٹھیک بیان فرماتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ ہم ہی بتلاتے ہیں ۱۲-

۲ے قولہ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا الخ چونکہ آبادی شمالی حصہ میں زیادہ ہے اس لئے غالبًا گمان یہ ہے کہ اس سے شمال ہی کی سمت مراد ہے اور مفسرین نے یہی سمت لکھی بھی ہے ۱۲-

۳ے قولہ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ الخ یعنی غیر زبان ہونے کی وجہ سے تو بات نہیں سمجھتے اور وحشی اور قلیل الفہم ہونے کی وجہ سے سمجھنے کے قریب بھی نہیں پہونچتے ورنہ عاقل آدمی رموز و قرائن سے کچھ قریب قریب سمجھ لیتا ہے ۱۲-

۴ے قولہ لَكَ خَرْجًا الخ اوس قوم نے ذوالقرنین سے یاجوج و ماجوج کی سرکشی اور فساد کا حال بیان کرکے اس گھاٹی کے بند کرنیکی درخواست کی کہ جس سے گذر کر یہ دونوں قومیں ان کے ملک میں قتل و غارت کرتے تھے اور اسپر اُنھوں نے کچھ روپیہ پیدا دینا کیا ذوالقرنین نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ دے رکھا ہے تم صرف جسمانی مدد دو کہ لوہے کے تختے میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ لوگ لائے پھر جب پہاڑوں کی چوٹیوں تک درے کو لوہے اور پتھروں سے چن دیا تو گرم کرکے یعنی پگھلا کر اسپر کسی حکمت سے تانبا یا سیسا ڈالدیا جس سے وہ دیوار ایک ذات ہوگئی سب جو مستحکم ہوگئے کہ نہ تو اوس کی بلندی کی وجہ سے یاجوج وماجوج اسپر چڑھ سکتے ہیں نہ اوس میں مضبوطی کے باعث سوراخ کرسکتے ہیں ذوالقرنین نے کہا کہ یہ تعمیر خدا تعالیٰ کی رحمت ہے اس کے گرنے کا ایک وقت اوس نے مقرر فرما رکھا ہے جب وہ وقت آویگا تو گر جاویگی یہ (اس لئے کہا کہ شکرگذاری بھی کرتے رہیں اور ڈرتے بھی رہیں ۱۲-

لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۝ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا

توضیح الکلام

۱ے قولہ وَعَرَضْنَا جَہَنَّمَ الخ ابن کثیر میں ہے کہ جب قیامت کے ڈر سے جنات اور انسان سب خلط ملط ہوجائیں گے تو ابلیس کہے گا کہ میں تم کو اس کی خبر دیتا ہوں پھر مشرق کی طرف جائے گا اور دیکھیگا کہ ملائکہ نے زمین کو چھپالیا پھر مغرب و شمال و جنوب میں زمین یوں ہی پائیگا تو کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہیں نہیں اسی اضطراب میں اوسے ایک تاریک راستہ ملیگا جس سے مع اپنی ذریات کے دوزخ پر جا نکلیگا پاسبان جہنم الزام کہیں گے کیا تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جگہ نہ دی تھی شیطان کہے گا کہ یہ دن الزام وعتاب کا نہیں آج اللہ تعالیٰ مجھ پر جو کام بھی فرض کرے تو اوسے میں کرنے کو تیار ہوں فرشتے جواب دینگے کہ اللہ تعالیٰ نے آج تجھ پر یہ فرض کیا ہے کہ تو آگ میں چلا جا تو وہ روئے گا اور دوزخ میں مع ذریت پھینک دیا جائیگا

ع ۱۱ ۱۹ ۲

۲ے قولہ اَلَّذِیْنَ کَانَتْ الخ جن کافروں کو جہنم کے لئے مقرر فرمایا ہے اون کی تعیین فرماتا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں وہ ہیں جن کی آنکھوں پر دنیا میں پردے پڑے ہوئے تھے کہ خدا تعالے کی نشانیوں اور آیات قدرت کو دیکھکر اس کو یاد نہیں کرتے تھے اور جب خود یہ بات حاصل نہ تھی تو نبیوں کے وعظ ونصیحت کو بھی نہیں سنتے تھے ۱۲

۳ے قولہ نُزُلًا دوزخ کا دعوت ہونا بطور تہکم اور زجر وطعن کے لئے فرمایا ورنہ یہ مطلب نہیں کہ اون کی دوزخ میں مہمانی ہوگی جس سے تکریم سمجھی جائے اور وہم ہو کہ وہ ہمیشہ نہ رہیں گے ۱۲۔

۴ے قولہ فَلَا نُقِیْمُ الخ یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ حقارت وذلت میں اون کے اعمال ہوں گے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کا وزن کچھ بھی نہیں مطلب یہ کہ عزت نہیں اور دوسری آیت میں جو اعمال کی ترازو قائم ہونے کا ذکر ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ اعمال کی ترازو اہل ایمان کے لئے قائم ہوگی تاکہ اون کو اون کے اعمال حسنہ اور سیئہ کی تعداد معلوم ہوجائے نہ کفار کے لئے پس بظاہر دونوں آیتوں میں جو تعارض سمجھا جاتا ہے وہ دور ہوگیا ۱۲۔

اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا ○ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نشانیوں میری کو اور پیغمبروں میرے کو ٹھٹھا — تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے

(پکڑا) میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا — بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا

ہیں واسطے اُن کے بہشتیں فردوس کی مہمانیاں — ہمیشہ رہیں گے بیچ اُن کے نہیں

اُن کی مہمانی کے لئے فردوس (یعنی بہشت) کے باغ ہوں گے — جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نہ اُن کو (کوئی نکالے گا اور نہ وہ)

یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ○ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ

چاہیں گے اس سے جگہ بدلنا — کہہ اگر ہووے دریا سیاہی واسطے باتوں پروردگار میرے کے

وہاں سے کہیں اور جانا چاہیں گے — آپ (انسے) کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کیلئے سمندر (کا پانی) روشنائی (کی جگہ) ہو تو

لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ

البتہ تمام ہو جاوے دریا پہلے اس سے کہ تمام ہوں باتیں رب میرے کی — اور اگرچہ لادیں ہم برابر اُس کے

میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جاوے (اور باتیں احاطہ میں نہ آویں) — اگرچہ اس سمندر کی مثل ایک دوسرا سمندر (اس کی)

مَدَدًا ○ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ

مدد — کہہ سوائے اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہاری وحی کی جاتی ہے طرف میری یہ کہ معبود تمہارا

مدد کے لئے ہم لے آویں (اور) آپ (یوں بھی) کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس بس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (برحق)

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

معبود ایک ہے — پس جو کوئی ہے اُمید رکھتا ملاقات رب اپنے کی پس چاہئے کہ عمل کرے عمل اچھے

ایک ہی معبود ہے — سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے

سُوْرَةُ مَرْیَمَ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ ثَمَانٌ	وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ○ ع	تِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

اور نہ شریک لاوے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسی کو

اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

كٓهٰیٰعٓصٓ ○ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ○ اِذْ

یاد کرنا ہے رحمت پروردگار تیرے کا بندے اپنے زکریا کو جس وقت کہ

کہیعص۔ یہ تذکرہ ہے آپکے پروردگار کے مہربانی فرمانے کا اپنے بندے زکریا پر جبکہ

نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ○ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ

پکارا اُس نے پروردگار اپنے کو پکارنا آہستہ — کہا اے پروردگار میرے تحقیق میں سست ہو گئی ہیں ہڈیاں

انھوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا (جس میں یہ) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں (بوجہ پیری کے کمزور) ہو گئیں

مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ○

میری اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے کا — اور نہ تھا میں بیچ پکارنے تیرے کے اے رب میرے بدنصیب

اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی — اور (اس کے قبل کبھی میں) آپ سے مانگنے میں اے میرے رب ناکام نہیں رہا ہوں۔

خواص الکلام

۱ قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر سورت تک جو شخص رات کو کسی وقت اُٹھنا چاہے تو اوسکو چاہئے کہ اس سورت کی آخر آیتیں پڑھکر سورہے جسوقت بیدار ہونے کی نیت کریگا وسی وقت آنکھ کھل جائیگی ۱۲۔

۲ قولہ قُلْ اِنَّمَا سے آخر سورت تک جو شخص اس کو پڑھکر سورہے گا تو اوس کے بستر سے مکہ تک نور چمکیگا کہ جس میں فرشتے بھرے ہوئے ہوں گے اور وہ اس کے اُٹھنے تک برابر اُسپر رحمت نازل ہونے کی دعا کرتے رہیں گے اور جو شخص اس تمام سورت کو پڑھے گا وہ آٹھ دن تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اس سورت کے ختم پر یہ دعا پڑھے یَا حَافِظَ الْغُلَامِ مِنْ بَصَلَاحِ اَبِیْهِ اِحْفَظْنِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَبَوَایَ وَاَصْحَابِیْ وَاَحْبَابِیْ وَاَقْرِبَائِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّالنَّبِیِّ تَوَسَّلْتُ اِلَیْكَ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِیْفَةِ اَنْ تَحْفَظَنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَالْبَلِیَّاتِ وَالْمِحَنِ وَالشَّدَائِدِ وَالْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاَمْرَاضِ وَمِنْ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّاَنْ تَجْعَلَ غَدًا لِیْ مَعْهُوْدِیْنَ مَنْظُوْرِیْنَ وَاَنْ تُیَسِّرَ لِیْ جَمِیْعَ اُمُوْرِیْ وَاَنْ تَكْفِیَ هُمُوْمِیْ وَاَنْ تُغْنِیَنِیْ عَنْ سِوَاكَ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ فِی الدَّارَیْنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

ع ۱۲ — ۹ — ۳

توضیح الکلام معہ متعلقات الکلام

۳ قولہ وَلَمْ اَكُنْ الخ یعنی اگرچہ اس بڑھاپے کی حالت کا مقتضا تو یہ ہے کہ میں اس حالت میں اولاد کی درخواست نہ کروں مگر چونکہ آپ کی قدرت و رحمت بڑی کامل ہے اور میں اوس قدرت و رحمت کے ظہور کا خوگر ہمیشہ سے رہا ہوں چنانچہ اس کے قبل کبھی آپ سے کوئی چیز مانگنے میں اے میرے رب میں ناکام نہیں رہا اس بنا پر بعید سے بعید مقصود بھی طلب کرنا مضائقہ نہیں اور اس اولاد کے طلب کرنے کی طرف رغبت اس بات نے دلائی ہے کہ میں اپنے مرنے کے بعد اپنے رشتہ داروں کی طرف سے یہ اندیشہ رکھتا ہوں کہ میری مرضی کے مطابق شریعت اور دین کی خدمت پوری نہ کر سکیں اسی لئے اوس اولاد مطلوبہ میں ایسی صفتیں چھانٹ چھانٹ کے ذکر کیں جن سے دین کی خدمت کی توقع پائی جائے ۱۲۔

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَاءِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا

اور میں اپنے بعد (اپنے) رشتہ داروں (کی طرف) سے اندیشہ رکھتا ہوں اور میری بی بی بانجھ ہے

فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ

سو آپ مجھ کو خاص اپنے پاس سے ایک ایسا وارث (یعنی بیٹا) دے دیجئے کہ وہ (میرے علوم خاصہ میں) میرا وارث بنے اور (میرے جد) یعقوب کے خاندان کا وارث بنے

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ

اور اس کو اے میرے رب (اپنا) پسندیدہ بنائیے اے زکریا ہم تم کو ایک فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام

يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ

یحییٰ ہوگا کہ اس کے قبل ہم نے کسی کو اس کا ہم صفت نہ بنایا ہوگا زکریا نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرے اولاد کس طرح ہوگی

لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝

حالانکہ میری بی بی بانجھ ہے اور (ادھر) میں بڑھاپے کے انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہوں

قَالَ كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن

ارشاد ہوا کہ حالت (موجودہ) یونہی رہیگی (اور پھر اولاد ہوگی اے زکریا) تمہارے رب کا قول ہے کہ یہ (امر) مجھ کو آسان ہے اور میں نے تم کو پیدا کیا حالانکہ تم (پیدائش کے قبل)

قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۚ قَالَ

کچھ بھی نہ تھے (جب) زکریا نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرے لئے کوئی علامت مقرر فرما دیجئے. ارشاد ہوا کہ

آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ فَخَرَجَ عَلَىٰ

تمہاری (وہ) علامت یہ ہے کہ تم تین رات (اور تین دن تک) آدمیوں سے بات نہ کر سکو گے حالانکہ تندرست ہوگے

قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً

پس حجرے میں سے اپنی قوم کے پاس برآمد ہوئے اور ان کو اشارے سے فرمایا کہ تم لوگ صبح اور شام خدا کی پاکی بیان کیا کرو.

وَعَشِيًّا ۝ يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ

اے یحییٰ کتاب کو مضبوط ہو کر لو اور ہم نے ان کو (ان کے) لڑکپن ہی میں (دین کی سمجھ)

صَبِيًّا ۝ وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً ۖ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَبَرًّا

اور خاص اپنے پاس سے رقت قلب اور پاکیزگی (اخلاق کی) عطا فرمائی تھی اور وہ بڑے پرہیزگار

خواص الکلام

۱ قولہ وَاِنِّیْ خِفْتُ سے یُبَشِّرُ حَتِیًّا تک جس عورت کو حمل نہ رہتا ہو میاں بیوی جمعہ کے دن روزہ رکھیں اور شکر اور بادام اور روٹی سے روزہ افطار کریں اور پانی بالکل نہ پیویں اور یہ آیتیں شیشہ کے جام پر شہد سے جس کو آگ نہ پہونچی ہو لکھکر آب شیریں پاک سے دھوکر سفید چنے دو سو چوبیس دانہ لیکر اور ہر دانہ پر یہ آیتیں پڑھکر اوس پانی کو ہنڈیا میں ڈال کر وہ چنے اوس میں ڈال دیں اور خوب تیز آنچ کردیں پھر عشا کی نماز پڑھکر سورہ مریم پڑھیں جب چنے خوب پک جاویں تو پانی سے نکال لیں اور اس میں تھوڑا سا انگور کا پانی اضافہ کرکے آدھا آدھا دونوں میاں بیوی پیویں اور تھوڑی دیر سو رہیں پھر اٹھکر مباشرت کریں انشاء اللہ تعالیٰ اوسی روز حمل رہ جاویگا اور اگر تین شب غذا کھانے سے پہلے اسی طرح کریں تو اولاد بہت اچھی ہو ۱۲-

توضیح الکلام

۲ قولہ وَلَمْ تَكُ الخ یعنی پیدائش کے وقت تم کچھ بھی نہ تھے اور اسی طرح اسباب عادیہ بھی کوئی چیز نہ تھے جب معدوم کو موجود کرنا آسان ہے تو ایک موجود سے دوسرا موجود کر دینا کیا مشکل ہے یہ سب ارشاد اس لئے تھا کہ ان کی امید قوی ہو کسی شبہہ کو دور کرنے کے لئے نہ تھا اس لئے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو کوئی شبہہ نہ تھا جب حضرت زکریا علیہ السلام کو امید قوی ہوگئی تب انھوں نے عرض کیا کہ ۳ قولہ رَبِّ اجْعَل الخ اے میرے رب وعدہ پر تو اطمینان ہو گیا اب اس وعدہ کے قرب وقوع یعنی حمل کی بھی میرے لئے کوئی علامت مقرر فرما دیجئے تاکہ زیادہ شکر کروں کیونکہ اس وعدہ کا وقوع تو محسوس چیزوں میں سے ہے اوس کی علامت کی حاجت نہیں ۱۲ ۴ قولہ فَاَوْحٰی الخ یعنی زبان سے تو بول نہ سکتے تھے اشارہ سے کہا کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتا تم خود حسب دستور صبح وشام اپنی نماز پڑھ لو یہ دو نمازیں بنی اسرائیل میں زیادہ موکد تھیں اور ان کی نماز تسبیح و تقدیس تھی اور یہ کہنا یا تو حسب معمول تھا کہ ہمیشہ یاد دہانی کے لئے زبان سے کہا کرتے تھے باقیہ صفحہ

بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ○ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ

ساتھ ماں باپ اپنے کے | اور نہ تھا | سرکش | نافرمان | اور سلام ہے | اوپر اُس کے جس دن | پیدا ہوا

اپنے والدین کے خدمت گذار تھے اور وہ (خلق کے ساتھ) سرکشی کرنے والے (یا حق تعالیٰ کی) نافرمانی کرنے والے نہ تھے اور انکو (اللہ تعالیٰ کا) سلام پہونچے جس دن کہ وہ پیدا ہوئے

وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ○ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ

اور جس دن مرا | اور جس دن اُٹھے گا زندہ ہوکر | اور یاد کر بیچ | کتاب کے | مریم کو

اور جس دن کہ وہ انتقال کریں گے اور جس دن (قیامت میں) زندہ ہوکر اُٹھائے جاویں گے اور (اے محمد صلعم) اس کتاب میں مریمؑ کا بھی ذکر کیجئے

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○ لا فَاتَّخَذَتْ مِنْ

جب | جا پڑی | لوگوں اپنے سے | مکان | شرقی میں | پس پکڑا | ورے

جبکہ وہ اپنے گھر والوں سے علٰحدہ (ہوکر) ایک ایسے مکان میں جو مشرق کی جانب میں تھا (غسل کے لئے) گئیں پھر اُن (گھر والے) لوگوں کے سامنے سے

دُوْنِهِمْ حِجَابًا قف فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○

اُن سے | پردہ | پس بھیجا ہم نے طرف اس کی | روح اپنی کو | پس صورت پکڑی واسطے اُسکے آدمی تندرست کی

اُنھوں نے پردہ ڈال لیا پس (اس حالت میں) ہمنے اُنکے پاس اپنے فرشتہ جبرئیلؑ کو بھیجا اور وہ اُن کے سامنے ایک پورا آدمی بنکر ظاہر ہوا۔

قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ○ قَالَ اِنَّمَآ

کہنے لگی | تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمٰن کے | تجھ سے | اگر ہے تو پرہیزگار | کہنے لگا | سوائے اسکے نہیں

کہنے لگیں کہ میں تجھ سے (اپنے خدائے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (کچھ) خدا ترس ہے (تو یہاں سے ہٹ جاویگا) فرشتہ نے کہا کہ میں

اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ق صلے لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○ قَالَتْ اَنّٰى

کہ میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار تیرے کا | تو کہ بخش جاؤں تجھ کو | لڑکا | پاکیزہ | کہا | کیونکر | ہوگا

تمہارے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں۔ تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ وہ (تعجباً) کہنے لگیں کہ (بھلا) میرے لڑکا کس طرح ہوجاویگا

يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ○ قَالَ كَذٰلِكِ ج

واسطے میرے | لڑکا | اور نہیں ہاتھ لگایا مجکو | کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار | کہا | اسی طرح

حالانکہ مجکو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں فرشتہ نے کہا کہ یونہی (اولاد) ہوجاوے گی.

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ج وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً

کہا پروردگار تیرے نے | وہ | اوپر میرے آسان ہے | اور تو کہ کریں ہم اُس کو نشانی واسطے لوگوں کے | اور مہربانی

تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجکو آسان ہے (اور ہم اِسلئے پیدا کرینگے) تاکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی (قدرت کی) بنادیں اور باعث رحمت بنائیں

مِّنَّا ج وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ○ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا

اپنی طرف سے | اور ہے | کام | مقرر کیا ہوا | پس حاملہ ہوگئی ساتھ اُس کے پس جا پڑی ساتھ اُس کے مکان دور میں

اور یہ ایک طے شدہ بات ہو (جو ضرور ہوگی) پھر اُن کے پیٹ میں لڑکا رہگیا پھر اس حمل کو لئے ہوئے (اپنے گھر سے) کسی دور جگہ میں الگ

قَصِيًّا ○ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ج قَالَتْ

یعنی جنگل میں | پس لے آیا اُس کو | دردزہ | طرف | تنے | درخت خرما کے | کہا اے کاش کہ

چلی گئیں. پھر دردزہ کے مارے کھجور کے درخت کی طرف آئیں (گھبراکر) کہنے لگیں کہ کاش میں اس (حالت) سے پہلے ہی

يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ○ فَنَادٰىهَا

میں مرگئی ہوتی | پہلے اس سے | اور ہوتی میں | بھولی | بھولائی | پس پکارا اُس کو

مرگئی ہوتی اور ایسی نیست ونابود ہوجاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی پھر جبرئیلؑ نے اُنکے (اس) پائین (مکان) سے پکارا کہ

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ سابقہ

آج اشارہ سے کہا اور یا اس تازہ نعمت کے شکریہ میں خود بھی تسبیح کی کثرت کی اور اوروں کو بھی اسی طور پر حکم فرمایا غرض پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور بقول صاحب معالم تین برس کے ہوئے اور بقول بعض مفسرین تین سال کی قید نہیں بلکہ جبوقت سن شعور کو پہونچے تو اون کو حکم ہوا کہ اے یحییٰ کتاب یعنی توریت کو کیونکہ اوس وقت شریعت کی وہی کتاب رائج تھی اور انجیل اوس کے بعد اتری مضبوط ہوکر لو یعنی اوسپر خود بھی عمل کرو اور دوسرں کو اوسپر عمل کرنے کا حکم دو اور اس میں خوب کوشش کرو ۱۲ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کتاب سے مراد کوئی صحیفہ ہو جو حضرت یحییٰ کو عطا ہوا ہو لیکن مصائب کے وقت وہ گم ہوگیا ہو ۱۲۔

ع ۱۵ / ۴

الربع ۱ قولہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ الآیۃ مریم علیہا السلام حضرت عمران کی بیٹی ہیں یہ عمران حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد نہیں بلکہ اور شخص تھے ان کی بیوی حنہ نے جو بڑی نیک عورت تھیں نذر مانی تھی کہ الٰہی اس حمل سے جو مجھے ہے اگر لڑکا پیدا ہوگا تو میں تیری نذر کردوں گی جب لڑکی پیدا ہوئی تو ان کو بہت افسوس ہوا کہ لڑکا ہوتا تو بیت المقدس کی خدمت کرسکتا تھا لیکن حضرت مریمؑ کو باوجود لڑکی ہونے کے بھی ان کی والدہ بیت المقدس میں چھوڑ گئیں ان کے خالو زکریا علیہم السلام جو بیت المقدس کے امام تھے ان کی پرورش کے لئے مقرر ہوئے زکریا علیہ السلام نے مریم کے لئے بیت المقدس کے مکانات میں سے ایک جدا مکان تجویز کردیا اور یہ ہی ان کے پاس کھانا پانی پہونچایا کرتے تھے اون کا قصہ بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوکر بیت المقدس کے پورب کی طرف گئیں سدی نے کہا کہ حائضہ ہوئی تھیں اس لئے مسجد سے باہر گئیں اور بعض نے کہا کہ غسل کے لئے بہرحال لوگوں کی طرف سے انھوں نے ایک پردہ ڈال لیا۔ اوس وقت ایک خوبصورت آدمی کی شکل میں خدا کا فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) نظر آیا مریم گھبرا گئیں اور کہا (بقیہ صفحہ آئندہ) ۱۲۔

مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ○ وَ

نیچے اُس کے سے یہ کہ مت غم کھا تحقیق کردیا ہے پروردگار تیرے نے نیچے تیرے چشمہ اور

تم مغموم مت ہو تمہارے رب نے تمہاری پائیں میں ایک نہر پیدا کردی ہے اور

هُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ○

ہلا طرف اپنی تنے کھجور کے کو ڈالے گا اوپر تیرے کھجور تازی

اس کھجور کے تنہ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ اس سے پختہ خرمے تروتازہ جھڑ پڑیں گے

فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ

پس کھا اور پی اور ٹھنڈی رکھ آنکھوں کو پس اگر دیکھے تو آدمیوں سے کسی کو

پھر (اس پھل کو) کھاؤ اور (وہ پانی) پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو بھی (اعتراض کرتا) دیکھو تو

فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ۚ ○

پس کہہ تحقیق میں نے نذر کیا ہے واسطے باری تعالیٰ کے روزہ پس ہرگز نہ بولوں گی آج کے دن کسی آدمی سے

کہدینا میں نے تو اللہ کے واسطے روزے کی منت مان رکھی ہے سو آج میں کسی آدمی سے نہیں بولوں گی

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا ○

پس آئی ساتھ اُس کے قوم اپنی میں گود میں لیے ہوئے اس کو کہنے لگے اے مریم تحقیق لائی تو ایک چیز عجیب

پھر وہ ان کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں لوگوں نے کہا اے مریم تم نے بڑے غضب کا کام کیا

یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ

اے بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا آدمی برائی کا اور نہ تھی ماں تیری

اے ہارون کی بہن تمہارے باپ کوئی بُرے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں بدکار تھیں

بَغِیًّا ○ ۚۖ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ؕ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی

بدکار پس اشارت کی طرف اس کی کہا انھوں نے کیونکر کلام کریں ہم اُس شخص سے کہ ہو بیچ

پس مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کردیا وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی

الْمَهْدِ صَبِیًّا ○ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ

گود کے لڑکا کہا تحقیق میں بندہ اللہ کا ہوں دی ہے مجھکو کتاب

گود میں بچہ ہے وہ بچہ (خود ہی) بول اُٹھا کہ میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں اُس نے مجھکو کتاب (یعنی انجیل) دی

وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ○ ۙ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ۖ وَاَوْصٰنِیْ

اور کیا ہے مجھ کو نبی اور کیا ہے مجھ کو برکت والا جہاں ہوں میں اور حکم کیا ہے مجھ کو

اور اُس نے مجھ کو نبی بنایا (یعنی بناویگا) اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اُس نے مجھکو

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ○ ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ

ساتھ نماز کے اور زکوٰۃ کے جب تک رہوں میں جیتا اور خوش سلوک ساتھ ماں اپنی کے اور نہیں

نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جبتک میں (دنیا میں) زندہ رہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے

یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ○ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ

کیا مجھ کو سرکش بدبخت اور سلامتی ہے اوپر میرے جس دن پیدا ہوا میں اور جس دن

مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر (اللہ کی جانب سے) سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ سابقہ

میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو خدا ترس ہے فرشتہ نے کہا میں انسان نہیں خدا کا بھیجا ہوا ہوں اس لئے آیا ہوں کہ تجھکو پاک فرزند دوں مریم نے کہا یہ کیونکر ہوگا میرا اب تک کسی سے نکاح نہیں ہوا اور نہ میں حرام کار ہوں فرشتہ نے کہا کہ خدا یوں ہی اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کرسکتا ہے تب فرشتہ نے ان کے کرتہ کے گریبان میں دم کردیا یعنی پھونک ماردی جب فرشتہ نے گریبان میں پھونک ماردی تو اوس کے بعد سے اونکو حمل معلوم ہونے لگا مریم علیہا السلام لوگوں سے گوشہ اور کنارہ کے مکان میں جارہیں مکاناً قصیاً سے دور کی جگہ جنگل یا پہاڑ میں مراد ہے اور عجب نہیں کہ اس سے مراد بیت اللحم ہو جو وہاں سے کئی میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں تھا جو آجکل شہر ہے پھر جب پیدائش کا خاص وقت ہوا تو وہاں سے ایک ویران جگہ میں آئیں جہاں کھجور کا خشک درخت تھا اور پانی نہ تھا

خواص الکلام

لہ قولہ وھزی الیک الی جنیا تک درخت خرما کو جلدی اور عمدہ پھل آنے کیلئے اور آفت سے محفوظ رکھنے کے لئے کھجور کے تین پتے مختلف رنگ کے زرد سبز سرخ لیکر نے قلم سے یہ آیتیں لکھکر ایک ایک پتہ اوسکی ایک شاخ میں باندھ دیں خوب پھل آئیگا

توضیح الکلام لہ قولہ وھزی الیک الخ اس ارشاد میں حضرت مریم علیہا السلام کی تسکین اور بھوک کا سامان ہے جس طرح پہلے ارشاد میں پیاس کا سامان تھا علاوہ ازیں اس میں فال نیک بھی ہے یعنے درخت خشک سے تازہ کھجور اور زمین خشک سے چشمہ جاری عرائس میں ہے کہ یہ درخت خشک تھا ماوردی سے منقول ہے کہ جب عورت کو ولادت میں سختی پیش آئے تو خرمے سے بہتر کوئی شئی مفید نہیں کیونکہ کھجور کثیر الغذا خون پیدا کرنے والی فربہی لانیوالی گردہ اور کمر کو قوت دینے والی جوڑوں کو طاقت بخشنے والی ہے اور زیادتی حرارت سے جو ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے سو اول تو تر میں حرارت کم ہوتی ہے دوسرے پانی سے اوس کی اصلاح ہوسکتی ہے پھر مزیدار پھل ہے اس کے کھانے میں لذت جسمانی اور چونکہ بطور معجزہ ہے اس لئے اوسکے حصول میں لذت روحانی بھی

(بقیہ صفحہ آئندہ)

أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ○ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ

مروں گا میں اور جس دن اٹھونگا میں زندہ ہوکر یہ ہے عیسیٰ بیٹا مریم کا بات

مروں گا اور جس روز (قیامت میں) زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا یہ ہیں عیسیٰؑ بن مریمؑ میں (بالکل) سچی بات

الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ○ مَا كَانَ لِلّٰهِ أَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ

حق کی وہ جو بیچ اس کے شک کرتے ہیں نہیں لائق واسطے اللہ کے یہ کہ پکڑے

کہہ رہا ہوں جس میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ (کسی کو) اولاد اختیار کرے

وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ إِذَا قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ○ ؕ

اولاد پاک ہے اُس کو جب مقرر کرتا ہے کچھ کام پس سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے اُس کو ہو پس ہو جاتا ہے

وہ (بالکل) پاک ہے۔ وہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو بس اس کو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہوجا سو وہ ہو جاتا ہے

وَإِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○

اور تحقیق اللہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اُس کی یہ ہے راہ سیدھی

اور بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے سو (صرف) اس کی عبادت کرو یہی (دین کا) سیدھا رستہ ہے

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

پس اختلاف کیا فرقوں نے درمیان اپنے پس ویل ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے

سو (پھر بھی) مختلف گروہوں نے (اس بارے میں) باہم اختلاف ڈال لیا۔ سو ان کافروں کے لئے ایک بڑے دن کے آنے سے

مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ ۙ یَوْمَ یَأْتُوْنَنَا

حاضر ہونے دن بڑے کے سے کیا خوب سنتے ہوں گے اور کیا خوب دیکھتے ہونگے جس دن آوینگے ہمارے پاس

بڑی خرابی (ہونے والی) ہے جس روز یہ لوگ (حساب و جزا کے لئے) ہمارے پاس آویں گے کیسے کچھ شنوا اور بینا ہو جاویں گے

لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ وَأَنْذِرْهُمْ یَوْمَ

لیکن ظالم آج کے دن بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں اور ڈرا ان کو دن

لیکن ظالم آج (دنیا میں کیسی) صریح غلطی میں ہیں اور آپ ان لوگوں کو

الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِیَ الْأَمْرُ ۘ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○

پچھتانے کے جس وقت مقرر کیا جاوے گا کام اور وہ بیچ غفلت کے ہیں اور وہ نہیں ایمان لانے والے

حسرت کے دن سے ڈرائیے جبکہ (جنت دوزخ کا) اخیر فیصلہ کردیا جاویگا اور وہ لوگ (آج دنیا میں) غفلت میں ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں لاتے

إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَإِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ○ ع وَ

تحقیق ہم وارث ہوں گے زمین کے اور اُس کسی کے کہ اوپر اُسکے ہے اور طرف ہماری پھیرے جاویں گے اور

(لیکن آخر ایک دن مریں گے اور) تمام زمین اور زمین کے رہنے والوں کے ہم ہی وارث (یعنی آخر مالک) رہ جاویں گے اور یہ سب ہمارے ہی پاس لوٹائے جاوینگے اور

اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ إِبْرٰهِیْمَ ؕ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ○

یاد کر بیچ کتاب کے ابراہیم کو تحقیق وہ تھا بہت سچا نبی

اس کتاب میں ابراہیمؑ کا (قصہ) ذکر کیجئے۔ وہ بڑے راستی والے تھے وہ بڑے راستی والے پیغمبر تھے

إِذْ قَالَ لِأَبِیْهِ یٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَ

جس وقت کہا اُس نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے کیوں عبادت کرتا ہے اُس چیز کو کہ نہ سنے اور نہ دیکھے اور

جبکہ انھوں نے اپنے باپ سے (جو کہ مشرک تھا) کہا کہ اے میرے باپ تم ایسی چیز کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ کچھ سنے اور نہ کچھ دیکھے اور

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ سابقہ

اوس کے ساتھ موجود ہے اور اگلے جملہ میں جو کھانے پینے کا حکم ہے وہ بظاہر اباحت کے لئے ہے اور آنکھ کو ٹھنڈا کرنا بچہ کے دیکھنے سے حاصل ہے

۱ قولہ ذٰلِكَ عِیْسَى الخ حضرت عیسیٰ اور مریم کے قصہ کو تمام کرکے فرماتا ہے کہ اصل حقیقت حضرت عیسیٰ بن مریم کی یہ ہے سچا واقعہ جس میں وہ جھگڑتے ہیں نہ وہ جو یہود کہتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ زنا سے پیدا ہوے تھے اور مکار و فریبی تھے اور نہ وہ جو عیسائی کہتے ہیں کہ وہ خدا کے بیٹے تھے خدا اون کی شکل میں ظاہر ہوا تھا یہود کا قول تو بالکل ہی ظاہر البطلان تھا اس لئے اوس کے رد کرنے کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور عیسائیوں کے قول کو رد کرنے کی حاجت تھی اس لئے فرمایا کہ ما کان اللہ ان یتخذ الخ ۱۲

۲ قولہ یَوْمَ الْحَسْرَةِ الخ اس آیت میں خدا تعالیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرماتا ہے کہ ان غافلوں کو حسرت کے دن سے آگاہ فرما دیجئے تاکہ خوف کریں اس کے بعد یوم الحسرۃ کی کچھ اور تشریح فرماتا ہے کہ اذ قضی الامر الخ یکایک اون کے لئے عذاب کا حکم دیا جاویگا اور وہ دنیا میں غفلت میں پڑے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے

خوف ۵ وقف ۲ ع ۲۵ ۵

بظاہر یوم الحسرۃ سے قیامت کا دن مراد ہے کیونکہ جنھوں نے دنیا میں نیکی نہ کی ہوگی وہاں اون کی حسرت کا کیا ٹھکانا ہے مگر اگر آیت کو عام رکھا جاوے کہ یوم الحسرۃ قیامت اور موت دونوں دنوں کو شامل مانا جائے تو اور بھی زیادہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ جب ساری عمر آدمی کی نیکیوں سے غفلت میں کٹی ہو اور دفعتہً موت کا حکم آجائے کہ ایک نیکی بھی پھر آدمی نہ کر سکے تو اوس سے زیادہ بھی کوئی حسرت کا دن ہوگا قرآن شریف کی دوسری آیت اور حدیث شریف کے مضمون سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ انسان نے اپنی دنیوی زندگی میں جو کچھ مال و زر زمین و باغات بڑی محنت کے ساتھ حاصل کئے تھے وہ سب یہیں پڑے رہ گئے ان سب کا اللہ تعالیٰ ہی وارث اور اخیر مالک رہیگا اور سب ایک روز خدا تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے ۱۲ اور بعض مفسرین نے اذ قضی الامر سے یہ مراد لی

لَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ○ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا

نہ کفایت کرے تجھ سے کچھ اے باپ میرے تحقیق میں تحقیق آیا ہے میرے پاس علم سے جو کچھ کہ نہیں

نہ تمہارے کچھ کام آسکے اے میرے باپ میرے پاس ایسا علم پہونچا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا

لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ○ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ

آیا تیرے پاس پس پیروی کر میری دکھاؤں گا میں تجھ کو راہ سیدھی اے باپ میرے مت عبادت کر

تو تم میرے کہنے پر چلو تم کو سیدھا رستہ بتلاؤں گا اے میرے باپ تم شیطان کی پرستش

الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ○ يَا أَبَتِ إِنِّي

شیطان کی تحقیق شیطان ہے واسطے اللہ کے نافرمان اے باپ میرے تحقیق

مت کرو بیشک شیطان رحمٰن کا نافرمانی کرنے والا ہے اے میرے باپ

أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ

میں ڈرتا ہوں یہ کہ لگ جاوے تجھکو عذاب اللہ کی طرف سے پس ہو جاوے تو شیطان کا

میں اندیشہ کرتا ہوں کہ تم پر رحمٰن کی طرف سے کوئی عذاب نہ آپڑے پھر تم (عذاب میں) شیطان کے ساتھی ہو جاؤ

وَلِيًّا ○ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن

دوست کہا کیا اعراض کرتا ہے تو معبودوں میرے سے اے ابراہیم البتہ

باپ نے جواب دیا کہ کیا تم میرے معبودوں سے پھرے ہوئے ہو اے ابراہیم

لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ○ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ

اگر باز نہ آوے گا تو البتہ سنگسار کروں گا میں تجھ کو اور چھوڑ جا مجھکو مدت تک کہا سلام ہے اوپر تیرے

اگر تم باز نہ آئے تو میں ضرور تم کو مارے پتھروں کے سنگسار کروں گا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مجھ سے برکنار رہو۔ (ابراہیم نے) کہا میرا سلام لو

سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ○ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا

البتہ بخشش مانگوں گا میں واسطے تیرے رب اپنے سے تحقیق وہ ہے ساتھ میرے مہربان اور چھوڑ دوں گا میں تم کو اور اس

اب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کروں گا بیشک وہ مجھپر بہت مہربان ہیں اور میں تم لوگوں سے اور جن کی تم

تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ

چیز کو کہ پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے اور پکاروں گا میں رب اپنے کو شتاب ہے کہ نہ ہوں میں ساتھ پکارنے

خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو ان سے کنارہ کرتا ہوں اور (علیحدہ ہو کر اطمینان سے) اپنے رب کی عبادت کروں گا۔ امید ہے کہ اپنے رب کی عبادت

رَبِّي شَقِيًّا ○ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

رب اپنے کے بے نصیب پس جب چھوڑ دیا ان کو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے وہ سوائے خدا کے

کرکے محروم نہ رہوں گا پس جب ان لوگوں سے اور جن کی وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سے علیحدہ ہو گئے

وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ○ وَوَهَبْنَا لَهُم

دیا ہم نے اس کو اسحٰق اور یعقوب اور ہر ایک کو کیا ہم نے نبی اور دی ہم نے ان کو

ہم نے اس کو اسحٰق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمایا اور ہم نے (ان دونوں میں) ہر ایک کو نبی بنایا اور ان سب کو ہم نے

مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ○ وَاذْكُرْ

رحمت اپنی سے اور کی ہم نے واسطے اُن کے زبان راستی کی بلند اور یاد کر

اپنی رحمت کا حصہ دیا اور (آئندہ نسلوں میں) ہم نے ان کا نام نیک اور بلند کیا اور

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ سابقہ

جنت اور دوزخ والوں کو دکھلا کر اون کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائیگا اور پھر حکم سنا دیا جائیگا کہ اب موت نہیں ہمیشہ ہمیشہ یہیں رہنا جو جہاں ہے اور ظاہر ہے کہ اوس وقت کی حسرت کا کیا حال ہوگا ١٢

١ے قولہ شقیا الخ یعنی یقین ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کرکے محروم نہ رہونگا جس طرح بت پرست اپنے باطل معبودوں کی عبادت کرکے محروم رہتے ہیں ١٢ غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر بت تراش کو بڑی نرمی سے محبت آمیز لفظوں میں ہر دفعہ ابا کے لفظ سے پکار کر اور ہر جگہ ادب کو ملحوظ رکھکر ایمان کی ترغیب دی جب وہ بدبخت ازلی نہ مانا اور بیٹے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نکالدیا تو رخصتی سلام کرکے سب کو چھوڑ الگ ہو بیٹھے اور بقول بعض مفسرین اون سے اس طرح علیحدہ ہوئے کہ ملک شام کی طرف ہجرت کرکے چلے گئے اللہ پاک نے اس کے عوض حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انسیت کی غرض سے ایک نیکبخت بیٹے حضرت اسحٰق اور پوتے حضرت یعقوب مرحمت فرمائے اور سب کو نبوت کی زینت سے مزین فرمایا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی آپ کے بیٹے تھے لیکن اون کا ذکر اسلئے یہاں نہ فرمایا کہ یہ حضرت اسحٰق علیہ السلام سے پہلے ہی پیدا ہو چکے تھے تو حضرت اسحٰق کے ذکر سے خود ہی سمجھ میں آگیا کہ وہ بھی دیئے جاچکے ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ اونکا ذکر مستقل طور پر آئندہ قریب ہی آنیوالا ہے تیسری وجہ یہ کہ ابراہیم علیہ السلام کے ذکر سے اہل عرب کے دلوں

ع ١٠ ٦

کو مائل کیا گیا ایسے ہی مناسب ہوا کہ حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہما السلام کے ذکر سے اہل کتاب کے دلوں کو مائل کیا جائے اور اسی مناسبت سے بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اوس کے بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ذکر آنیوالا ہے ١٢ یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ذکر ہوا اور اس سے یہ فائدہ مقصود ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ عرب کے مشرکوں کو یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ تم جو باپ دادا کی تقلید کرکے بت پرستی کرتے ہو ایسا نہ چاہیئے کیونکہ

بقیہ صفحہ آیندہ ١٢٥

فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ وَ

بیچ کتاب کے موسیٰ ؑ کو تحقیق وہ تھا خالص کیا گیا اور تھا پیغمبر نبی اور

اس کتاب میں موسیٰ ؑ کا بھی ذکر کیجئے وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے خاص کیے ہوئے (بندے) تھے وہ رسول بھی تھے نبی تھے اور

نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ○ وَوَهَبْنَا

پکارا ہم نے اُس کو کنارے طور کے سے جو بہت برکت والا تھا اور نزدیک کیا ہم نے اسکو باتیں کرتے ہوئے۔ اور دیا ہم نے

ہم نے اُن کو کوہ طور کی داہنی جانب سے آواز دی اور ہم نے ان کو راز کی باتیں کرنے کے لئے مقرب بنایا۔ اور ہم نے ان کو

لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ○ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اُس کو مہربانی اپنی سے بھائی اُس کا ہارون پیغمبر اور یاد کر بیچ کتاب کے

اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بناکر عطا کیا اور اس کتاب میں

اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ وَ

اسمٰعیل کو تحقیق وہ تھا سچا وعدے کا اور تھا پیغمبر نبی اور

اسمٰعیل ؑ کا بھی ذکر کیجئے بلاشبہ وہ وعدے کے (بڑے) سچے تھے اور وہ رسول بھی تھے نبی بھی تھے اور

كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ○

تھا حکم کرتا اہل اپنے کو ساتھ نماز کے اور زکوٰۃ کے اور تھا نزدیک پروردگار اپنے کے پسندیدہ

اپنے متعلقین کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے رہتے تھے اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ وَّرَفَعْنٰهُ

اور یاد کر بیچ کتاب کے ادریس کو تحقیق وہ تھا سچا نبی اور چڑھایا ہم نے اسکو

اور اس کتاب میں ادریس ؑ کا بھی ذکر کیجئے۔ بیشک وہ بڑے راستی والے نبی تھے اور ہم نے انکو (کمالات میں)

مَكَانًا عَلِيًّا ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

مکان بلند میں یہ لوگ ہیں وہ کہ انعام کیا اللہ نے اوپر ان کے پیغمبروں سے

بلند رتبہ تک پہونچایا یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے (خاص) انعام فرمایا ہے منجملہ دیگر انبیاء کے

مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ

اولاد آدم کی سے اور ان لوگوں سے کہ چڑھالیا ہم نے ساتھ نوح کے اور اولاد ابراہیم کی اور

آدم ؑ کی نسل سے اور ان لوگوں کی نسل سے جن کو ہم نے نوح ؑ کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم ؑ اور

اِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ

اسرائیل کی سے اور اُن لوگوں سے کہ ہدایت کی ہم نے اور کھینچ لیا ہم نے ان کو اپنی طرف جب پڑھی جاتی ہیں اوپر اُن کے نشانیاں

یعقوب ؑ کی نسل سے اور (یہ سب حضرات) اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو ہم نے ہدایت فرمائی اور ان کو مقبول بنایا جب ان کے سامنے حضرت رحمٰن کی آیتیں

الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

رحمٰن کی گر پڑتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے پس جانشین ہوئے پیچھے اُن کے بڑے لوگ کہ ضائع کیا انھوں نے

پڑھی جاتی تھیں تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے (زمین پر) گرجاتے تھے پھر انکے بعد (بعضے) ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○

نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی پس البتہ ملاقات کریں گے غی کی

نماز کو برباد کیا اور (نفسانی ناجائز) خواہشوں کی پیروی کی سو یہ لوگ عنقریب (آخرت میں) خرابی دیکھیں گے

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ گذشتہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام جنکو تم بھی بزرگ مانتے ہو انھوں نے باپ کا کہنا نہ مانا اون کی تقلید نہ کی اور نیز یہ بھی کہ اگر باپ دادا کی تقلید کرنی ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور اون کی اولاد کی کیوں نہیں کرتے ۱۲-

۱ قولہ النبیین الخ یہ آیت تمام نوع انسانی کے نیک لوگوں کو شامل ہے اس طرح کہ من النبیین میں آدم داخل ہیں اور ادریس اور نوح اور وہ پیغمبر جو نوح سے پہلے گذرے (ذریۃ آدم) میں اور ابراہیم اور تمام پیغمبر جو اون کے وقت تک ہوے (حملنا) میں اور حضرت اسمٰعیل و اسحٰق وغیرہ (ذریۃ ابراہیم) میں اور انبیاء بنی اسرائیل (ذریۃ اسرائیل) میں اور تمام صلحا اور انبیاء اون کے سوا (ہدینا واجتبینا) میں داخل ہیں اور اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اون کو خدا جانتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو لوگ ان کی نسبت فسق و فحش کی باتیں منسوب کرتے ہیں جیسا کہ کتب یہود و نصاری میں ہے وہ بھی غلطی پر ہیں انکا یہ قرب خدا تعالیٰ کی اطاعت سے ہوا ۱۲

۲ قولہ فخلف من بعدہم الخ پھر ان کے بعد ناخلف پیدا ہوے جو نماز و عبادت چھوڑ کر خواہش نفسانی کے درپے ہو گئے بجز کھانے پینے جماع کرنے کے اور کوئی بات اون میں نہ رہی انھوں نے طریق بگاڑ دیا سو وہ اپنے کئے کا برا نتیجہ دیکھیں گے اور جو توبہ کر گئے اور نیک ہو گئے وہ جنت میں رہیں گے جس کے یہ اوصاف ہیں کہ وہاں کوئی خراب بات دل شکن رنج دینے والی اونکی یا اونکے عزیز و اقارب کی موت یا وہاں سے نکالے جانے کی یا کسی نعمت کے زائل ہونے کی خبر یا گالی گلوج بدکلامی غیبت بدگوئی سنائی نہ دے گی سلام سلام کی آوازیں سنائی دیں گی آپس کا تحیہ سلام سلام یا فرشتوں کی طرف سے سلامتی کا مژدہ یعنی تعظیم اور تکریم کے کلمات دوسرے بلا محنت و مشقت ہر وقت خاصکر صبح و شام اون کو تیار روزی ملیگی روحانی و جسمانی پھر یہ بہشت ہر ایک کا حصہ اور ورثہ نہیں بلکہ ہمارے بندوں میں سے صرف ان ہی کا ہے جو پرہیزگار ہیں دراصل وہی آدم کے حقیقی فرزند ہیں اور جنت آدم کو ملی تھی ہے یہی اپنے جد امجد کا ورثہ پانے کے مستحق ہیں ۱۲

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیا اچھا پس یہ لوگ داخل ہوں گے بہشت میں

ہاں مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا سو یہ لوگ جنت میں جاویں گے

وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ

اور نہ ظلم کیے جاویں گے کچھ بہشتیں ہمیشہ رہنے کی وہ جو وعدہ کیا ہو رحمٰن نے بندوں اپنے سے

اور اُن کا ذرا نقصان نہ کیا جاوے گا وہ ہمیشہ رہنے کے باغ جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا ہے

بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا

ساتھ غیب کے تحقیق ہے وعدہ اُس کا لایا ہوا نہیں سنیں گے بیچ اُس کے بیہودہ مگر

(اور) اس کے وعدے کی ہوئی چیز کو یہ لوگ ضرور پہونچیں گے۔ اس (جنت) میں وہ لوگ کوئی فضول بات نہ سننے پاویں گے

سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي

سلام اور واسطے اُن کے ہو رزق اُن کا بیچ اُس کے صبح اور شام یہ وہ بہشت ہو کہ

بجز سلام کے اور ان کو ان کا کھانا صبح و شام ملا کرے گا یہ جنت (جس کا ذکر ہوا) ایسی ہے کہ

نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا ۝ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ

وارث کرتے ہیں ہم اس کا بندوں اپنے میں سے اُس شخص کو کہ ہو پرہیزگار اور نہیں اُترتے ہم[1] مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے

ہم اپنے بندوں میں سے اس کا مالک ایسے لوگوں کو بنادیں گے جو کہ خدا سے ڈرنیوالا ہو اور ہم (یعنی فرشتے) بدون آپ کے رب کے حکم کے

لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

واسطے اُس کے ہے جو آگے ہمارے ہو اور جو کچھ پیچھے ہمارے ہو اور جو کچھ درمیان اُسکے ہو اور نہیں ہے پروردگار تیرا

وقتاً فوقتاً نہیں آسکتے اسی کی (ملک) ہیں ہمارے آگے کی سب چیزیں اور ہمارے پیچھے کی سب چیزیں اور جو چیزیں انکے درمیان ہیں اور آپکا رب

نَسِيًّا ۝ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ

بھولنے والا پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور اُس چیز کا کہ درمیان انکے ہو پس عبادت کر اسی کی اور صبر کر

بھولنے والا نہیں وہ رب ہو آسمانوں اور زمین کا اور اُن سب چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان میں ہیں سو (مخاطب) تو اسکی عبادت کیا کر اور اسکی عبادت

لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ۝ وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا

واسطے عبادت اسکی کے کیا جانتا ہو تو واسطے اُسکے ہمنام[2] اور کہتا ہے آدمی کیا جب

پر قائم رہ بھلا تو کسی کو اس کا ہم صفت جانتا ہو اور انسان (منکر بعث) یوں کہتا ہو کہ میں جب

مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ۝ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ

مرجاؤں گا میں البتہ نکالا جاؤں گا میں زندہ کیا نہیں یاد کرتا انسان یہ کہ ہمنے پیدا کیا تھا اس کو

مرجاؤں گا تو کیا پھر زندہ کرکے (قبر سے) نکالا جاؤں گا۔ کیا (یہ) انسان اس بات کو نہیں سمجھتا کہ ہم اسکو اسکے قبل (عدم سے وجود میں

مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ

پہلے اس سے اور نہ تھا کچھ پس قسم ہے رب تیرے کی البتہ اکٹھا کرینگے ہم انکو ساتھ شیطانوں کے

لاچکے ہیں اور یہ (اسوقت) کچھ بھی نہ تھا سو قسم ہے آپ کے رب کی ہم ان کو (اسوقت میں) جمع کریں گے اور شیاطین کو بھی

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ

پھر البتہ حاضر کریں گے ہم ان کو گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوئے پھر البتہ کھینچ لیویں گے ہم ہر

پھر ان کو دوزخ کے گرداگرد اس حالت سے حاضر کریں گے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے پھر (ان کفار کے) ہر

توضیح الکلام

[1] قولہ وَمَا نَتَنَزَّلُ الآیۃ یعنی ہم خود نہیں آتے بلکہ تمہارے رب کے حکم سے آیا کرتے ہیں وہ مصلحت وقت سے خوب واقف ہو اوس کو آگے پیچھے کا سب حال معلوم ہے یعنی ابتدا اور انتہا اور حال سب جانتا ہے وہ جب مصلحت جانتا ہے ہمکو بھیجتا ہے دیر کرنے آنے میں کوئی یہ خیال نہ کرے کہ خدا تعالیٰ آپکو بھول گیا کیونکہ وہ بھولنے والا نہیں ۱۲ اور تفسیر کبیر میں ہے کہ ہو سکتا ہو کہ یہ قول جنتیوں کا ہو کہ جب جنت میں نازل ہونگے تو کہیں گے کہ ہمارا یہاں آنا خدا کی عنایت و مہربانی سے ہے اعمال کے عوض یا تدبیر انسانی کا نتیجہ نہیں ہے ۱۲-

[2] قولہ وَيَقُولُ الْإِنسَانُ الخ یہاں سے اون ناخلفوں کے عقاید بیان فرماتے ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا تھا انسان سے کسی خاص آدمی کی طرف اشارہ نہیں بلکہ عموماً حشر کے منکر مراد ہیں وہ تعجب سے کہتے تھے کہ کیا جب ہم مرجائیں گے تو پھر زندہ ہون گے اس بات کو محال اور خدا تعالےٰ کی قدرت سے باہر جانتے تھے اس لئے رسول کو جھٹلاتے تھے اس کے جواب میں ارشاد ہے کہ ابن آدم کو یہ بات یاد نہیں کہ وہ کچھ بھی نہ تھا ہم نے اسکو موجود کردیا پس جو اوس چیز کو جو محض نیست ہو موجود کردیتا ہے اسکے نزدیک دوبارہ زندہ کردینا کیا مشکل ہے اس دلیل کے بعد قسم کھا کر وعدہ مستحکم فرماتے ہیں کہ ہم ادن کو مرنے کے بعد ضرور جمع کریں گے اور شیاطین کو بھی جو ادنھیں گمراہ کرتے ہیں اس کے بعد ان سب کو جہنم کے کنارہ پر حاضر کریں گے اور یہ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے جس طرح غم و فکر میں بیٹھتے ہیں پھر کفار کے ہر فریق سے متکبر اور گمراہ کرنے والوں کو چھانٹ چھانٹ کر بہت خواری کے ساتھ جہنم میں داخل کریں گے اور متکبر اور گمراہ سب کافر ہیں اس لئے سب ہی دوزخ میں جائیں گے یا یہ مطلب کہ کفار میں سے ایسوں کو الگ کرکے اول اون کو پھر دوسرے کفار کو دوزخ میں داخل ... کریں گے اور یہ ترتیب دخول میں ہے اور بقاء میں کوئی ترتیب نہیں کیونکہ سب کفار ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۱۲-

ع ۵

شِيعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ

جماعت سے جو نسا ان میں سے اشد ہو اوپر باری تعالیٰ کے سرکشی میں پھر البتہ ہم خوب جانتے ہیں اُن لوگوں کو زیادہ

گروہ میں سے ان لوگوں کو جدا کریں گے جو ان میں سب سے زیادہ اللہ سے سرکشی کیا کرتا تھا پھر ہم (خود) ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں

هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى

لائق ہیں ساتھ اُسکے داخل ہونے میں اور نہیں کوئی تم میں سے مگر گذرنے والا ہو اوپر اُس کے ہے اوپر

جانیکے زیادہ (یعنی اول) مستحق ہیں اور تم میں سے کوئی بھی نہیں جسکا اس پر سے گذر نہ ہو۔

رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ

پروردگار تیرے کے لازم ادا کیا گیا پھر نجات دینگے ہم اُن کو جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور چھوڑ دیں گے ہم ظالموں کو

یہ آپکے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو (ضرور) پورا ہو کر رہے گا۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیدیں گے جو خدا سے ڈرکر ایمان لاتے، اور ظالموں کو اسی حالت میں رہنے دیں گے کہ

فِيْهَا جِثِيًّا ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بیچ اس کے گرے ہوئے اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے

(مارے رنج و غم کے گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور جب ان (منکر) لوگوں کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو یہ کافر لوگ

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝

واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں کونسا دو فرقوں میں سے بہتر ہے جگہ میں اور بہتر ہے مجلس میں

مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں مکان کس کا زیادہ اچھا ہے اور محفل کس کی اچھی ہے

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝

اور کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے اُن سے قرن وہ بہتر تھے اسباب میں اور نمود میں

اور ہم نے اُن سے پہلے بہت سے ایسے ایسے گروہ ہلاک کئے ہیں جو سامان اور نمود میں ان سے بھی (کہیں) اچھے تھے۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ

کہہ جو شخص کہ ہے بیچ گمراہی کے پس چاہیے کہ کھینچ لیجاوے اس کو رحمٰن خوب کھینچنا

آپ فرما دیجئے کہ جو لوگ گمراہی میں ہیں (یعنی تم) رحمٰن ان کو ڈھیل دیتا چلا جارہا ہے

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ

یہاں تک کہ جب دیکھیں جو وعدہ دیے جاتے ہیں یا عذاب کا اور یا قیامت کا

یہاں تک کہ جس چیز کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے اس کو دیکھ لیں گے خواہ عذاب کو (دنیا میں) خواہ قیامت کو (دوسرے عالم میں) سو

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَيَزِيْدُ

پس البتہ جانیں گے کونسا بد تر ہے مکان میں اور بودا ہے لشکر میں اور زیادہ دیتا ہے

(اُس وقت) اُن کو معلوم ہو جاوے گا کہ بُرا مکان کس کا ہے اور کمزور مددگار کس کے ہیں اور

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ

اللہ اُن لوگوں کو کہ راہ پائی ہے راہ پانا اور باقی رہنے والیاں نیکیاں بہتر ہیں

اللہ تعالیٰ ہدایت والوں کو ہدایت بڑھاتا ہے اور جو نیک کام ہمیشہ کے لئے باقی رہنے والے ہیں وہ تمہارے

عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ

نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب میں اور بہتر ہیں پھر آنے میں آیا پس دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ نشانیوں ہماری کے اور

رب کے نزدیک ثواب میں بھی بہتر ہیں اور انجام میں بھی بہتر ہیں۔ بھلا آپنے اُس شخص (کی حالت) کو بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کیساتھ کفر کرتا ہے اور

توضیح الکلام

۱ے قولہ وَاِنْ مِّنْكُمْ الخ چونکہ جہنم کا وجود ایسا یقینی ہے کہ اوس کا معاینہ ہر مومن اور کافر کو کرایا جائے گا گو صورت اور غرض معاینہ کی مختلف ہوگی کفار کو تو اوس میں داخل کرنے اور ہمیشہ کا عذاب دینے کے واسطے اور مومنوں کو پل صراط سے گذرنے کے لئے اور اس لئے کہ جب جنت میں داخل ہوں تو زیادہ شکر کریں کیونکہ راحت کا مزہ تکلیف کے مقابلہ میں ہوا کرتا ہے اور بہت خوش ہوں کہ ہم کو اوس نے ایسی ہلاکت و بربادی کی جگہ سے نجات دی اور بعض گنہگار مومنوں کو اس لئے کہ اون کو چند روز سزا دیکر پاک کر دیا جائے اس لئے ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اوس پر گذر نہ ہو ۱۲۔

۲ے قولہ وَاِذَا تُتْلٰى الخ حشر کی ان دلیلوں کے بعد مشرکین عرب یہ کہا کرتے تھے کہ اگر ایسا بھی ہوا تو وہاں بھی ہم ہی اچھے رہیں گے۔ جس طرح کہ یہاں مسلمانوں سے زیادہ ہم کو راحت و ثروت ہے وہاں بھی ہوگی اس کے جواب میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ان سے بھی زیادہ دولتمند قومیں تھیں جن کو ہم نے ہلاک کیا جس سے یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ دولت دنیا کچھ خدا تعالیٰ کے نزدیک عزت کی بات نہیں ۱۲

۳ے قولہ خَيْرٌ مَّقَامًا الخ یعنی ظاہر ہے کہ ٹھاٹ بھی اور مجلسی ساز و سامان اور اہل اور مددگاروں میں ہم بڑھے ہوئے ہیں یہ مقدمہ تو حسی ہے اور دوسرا مقدمہ عرفی ہے کہ محبوب کو نعمت دیا کرتے ہیں ان دونوں مقدموں سے ثابت ہوا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول ہیں اور تم مغضوب اور مخذول ۱۲

۴ے قولہ اَضْعَفُ جُنْدًا الخ یعنی دنیا میں جو اپنے اہل مجلس کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں اور فخر کرتے ہیں وہاں معلوم ہوگا کہ ان میں کتنا زور ہے کیونکہ وہاں تو زور میں اتنی کمی ہوگی کہ بالکل زور نہ ہوگا اور لفظ اضعف چونکہ اسم تفضیل ہے اس سے کسی کو یہ شبہہ نہ ہو کہ اوس جند (لشکر) میں وہاں قوت تو ہوگی مگر کم کیونکہ ضعف کا انتہا یہ ہے کہ بالکل قوت نہ رہے تو خالی از قوت پر بھی اضعف صادق آتا ہے ۱۲۔

قَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ

کہا البتہ دیا جاؤں گا میں مال اور اولاد کیا جھانک آیا ہے غیب کو یا لیا ہے نزدیک

کہتا ہے کہ مجکو (آخرت میں) مال اور اولاد ملیں گے کیا یہ شخص غیب پر مطلع ہو گیا ہے کیا اُس نے

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ

اللہ کے سے عہد ہرگز نہیں یہ البتہ لکھیں گے ہم جو کہتا ہے وہ اور لمبا کریں گے ہم اُس کو

اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد (اس بات کا) لیلیا ہو ہرگز نہیں (محض غلط کہتا ہے اور) ہم اس کا کہا ہوا بھی لکھے لیتے ہیں اور اُس کے لئے

الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝ وَاتَّخَذُوْا

عذاب سے لمبا کرنا اور وارث کریں گے ہم اُس کو اس چیز کا کہ کہتا ہے اور آویگا ہمارے پاس اکیلا۔ اور پکڑتے ہیں

عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اور اسکی کہی ہوئی چیزوں کے ہم مالک رہجاویں گے اور وہ ہمارے پاس (مال و اولاد سے) تنہا ہو کر آوے گا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُوْنَ

وہ سوائے اللہ کے معبود تو کہ ہوویں واسطے ان کے عزت ہرگز نہیں یہ البتہ کفر کریں گے

اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود تجویز کر رکھے ہیں تا کہ انکے لئے وہ (عند اللہ) باعث عزت ہوں (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا بلکہ) وہ تو ان کی عبادت ہی کا

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا

ساتھ عبادت ان کی کے اور ہوویں گے وہ بت اوپر ان کے مخالف کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے

انکار کر بیٹھیں گے اور ان کے مخالف ہو جاویں گے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم نے

الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا

شیطانوں کو اوپر کافروں کے بہکاتے ہیں انکو بہکانا کر پس مت جلدی کر اوپر اُن کے سوائے اسکے

شیاطین کو کفار پر (ابتلاءً) چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کو (کفر و ضلال پر) خوب اُبھارتے رہتے ہیں سو آپ اُن کے لئے جلدی نہ کیجئے

نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَّ

نہیں کہ گنتے جاتے ہیں ہم واسطے اُن کے گنتے جانا اُس دن کہ جمع کریں گے ہم پرہیزگاروں کو طرف رحمٰن کی مہمان اور

ہم ان کی باتیں خود شمار کر رہے ہیں (اور) جس روز ہم متقیوں کو رحمٰن (کے دار النعیم) کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے اور

نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

ہانکیں گے ہم گنہگاروں کو طرف دوزخ کی پیاسے نہیں اختیار پاویں گے شفاعت کا مگر

مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسا ہانکیں گے (وہاں) کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا مگر ہاں

مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝

جس نے کہ لیا ہوگا نزدیک اللہ کے عہد اور کہا انھوں نے پکڑی ہو اللہ نے اولاد

جس نے رحمٰن کے پاس سے اجازت لی ہے اور یہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد (بھی) اختیار کر رکھی ہے

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ

البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری نزدیک ہیں آسمان کہ پھٹ جاویں اس سے اور پھٹ جاوے

(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) تم نے جو یہ (بات کہی تو) ایسی سخت حرکت کی ہو کہ اسکے سبب کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کے

الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا

زمین اور گر پڑے پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انھوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا اور نہیں

ٹکڑے اُڑ جائیں اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں اس بات سے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں حالانکہ

توضیح الکلام

۱ قولہ عہدا الخ یعنی اس دعویٰ کا علم کیا بلا واسطہ اسباب ہوا ہے کہ علم غیب ہے یا بواسطہ اسباب ہوا ہے پھر چونکہ وہ دعویٰ حکم عقلی تو ہے نہیں بلکہ امر نقلی ہے اس لئے صرف دلیل نقلی کہ اخبار خداوندی ہے اس کی دلیل ہو سکتی ہے سو دونوں طریق مفقود ہیں اول کو عقل بھی منع کرتی ہے اور دوسرے کا وقوع نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ نہ تو اوس کے پاس علم غیب اور نہ خدا تعالیٰ سے اوس کا معاہدہ بلکہ وہ دنیا کا سب مال و اسباب چھوڑ کر تنہا ہمارے پاس آویگا

ع ۵ / ۱۷

اور جس طرح یہاں اوسکو مال پر مال دیا جاتا ہے اوس کی ناشکری کے عوض وہاں عذاب پر عذاب دیا جاویگا اور اس مال و اولاد کی زیادتی کو بتوں اور غیر اللہ کی پرستش کا نتیجہ سمجھتے ہیں اس لئے اون سے آخرت کی بھلائی کی بھی اُمید رکھتے ہیں اور وہاں بھی عزت کے اون سے طلبگار ہیں حالانکہ اون کا یہ خیال سراسر غلط ہے جس طرح

وقف لازم

دنیا میں خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عالم پر تصرف نہیں رکھتا ایسے ہی اوس عالم میں عزت دینا

وقف لازم

تو در کنار اون کے فرضی معبود اونکی عبادت ہی کا انکار کر دینگے اور کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے بلکہ اور اون کے مخالف ہوں گے زبان سے بھی کہ عبادت کا انکار کریں گے جیسا کہ گذرا اور حال سے بھی کیونکہ عزت کی بجائے ذلت کا سبب بن جائیں گے ان معبودوں میں اصنام (بت) بھی ہونگے سو اونکا کلام کرنا کوئی زیادہ بعید نہیں اسلئے کہ آدمی کے اعضا بھی اوس روز کلام کریں گے ۲ قولہ الم تر انا الخ یعنی یہ محض شیطانی خیالات ہیں جو ان مشرکون کے دلوں میں شیطان ڈالتے ہیں اور ان کو بت پرستی کی طرف اکساتے رہتے ہیں اس نکرامی کی سزا کا انکے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے اے نبی اس کی جلدی نہ کیجئے اور شاید حضور صلی اللہ علیہ کا اونکے ایمان سے مایوس ہو جانیکے بعد عذاب میں جلدی فرمانا سوجھے ہو کہ انکا فر رکفر دوسروں تک نہ پہونچ جائے پس اس ارادے سے عذاب میں جلدی کرنا شان رحمت کے کچھ خلاف نہیں

يَنۢبَغِىْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؕ اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ

لائق واسطے رحمٰن کے یہ کہ پکڑے اولاد نہیں کوئی شخص کہ بیچ آسمانوں اور

خدا تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے (کیونکہ) جتنے بھی کچھ آسمانوں اور

الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ؕ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ

زمین کے ہے مگر آتا ہے رحمٰن کے پاس بندہ ہوکر البتہ تحقیق گھیر لیا ہے ان کو اور گن لیا ہے ان کو

زمین میں ہیں سب خدا تعالیٰ کے روبرو ہو غلام ہوکر حاضر ہوتے ہیں (اور) اس نے سب کو (اپنی قدرت میں) احاطہ کر رکھا ہے اور

عَدًّا ؕ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

گن گن کر اور سب وہ آنیوالے ہیں دن قیامت کے اکیلے ہوکر تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور

شمار کر رکھا ہے اور قیامت کے روز سب کے سب اس کے پاس تنہا تنہا حاضر ہوں گے بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

کام کئے اچھے البتہ کرے گا واسطے ان کے رحمٰن محبت پس سوائے اس کے نہیں کہ آسان کیا ہم نے

انھوں نے اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے محبت پیدا کر دے گا سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی)

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ وَكَمْ

بیچ اس قرآن کو ساتھ زبان تیری کے تو کہ بشارت دے ساتھ اس کے پرہیزگاروں کو اور ڈراوے ساتھ اس کے قوم جھگڑنے والوں کو اور بہت

میں اسلئے آسان کیا ہے کہ آپ اس سے متقیوں کو خوشخبری سنا دیں اور (نیز) اس سے جھگڑالو آدمیوں کو خوف دلا دیں اور

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ

ہلاک کئے ہم نے پہلے اس سے قرن کیا دیکھتا ہے تو ان میں سے کسی کو

ہم نے ان کے قبل بہت سے گروہوں کو (عذاب قہر سے) ہلاک کر دیا ہے (سو) کیا آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں یا

تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ ع

سنتا ہے واسطے ان کے کھٹکا

ان کی کوئی آہستہ آواز سنتے ہیں

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمٰنُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اسمیں یکسو پینتیس ۱۳۵ آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

طٰهٰ ۝ ج مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۝ لا اِلَّا تَذْكِرَةً

طٰہٰ نہیں اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن تو کہ رنج کھینچے مگر نصیحت

طٰہٰ (کے معنی تو اللہ کو معلوم ہیں) ہم نے آپ پر قرآن (مجید) اسلئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں مگر ایسے شخص کی نصیحت کے لئے

لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ لا تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ

واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہو اتارنے کو اس کی طرف سے کہ جس نے پیدا کیا زمین اور آسمانوں

(اتارا ہے) جو (اللہ سے) ڈرتا ہو۔ یہ اس (ذات) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے

الْعُلٰى ؕ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

بلند کو وہ رحمٰن ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے

(اور) وہ بڑی رحمت والا عرش پر قائم ہے اسی کی ملک ہیں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں

توضیح الکلام

۱ قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ یہاں سے ایمان اور اعمال صالحہ کی ایک خوبی بیان فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کی نیکوں میں خدا تعالیٰ باہمی محبت پیدا کر دیگا یا یہ مطلب کہ ان کی محبت مخلوق کے دل میں ڈالے گا یہ تفسیر حدیث میں موجود ہے اور یہ بہت بڑی نعمت ہے اس لئے کہ یہ بہت بڑا ذریعہ راحت اور امن کا ہے اور اس کا کوئی یہ مطلب نہ سمجھے کہ اوس کے کسی کو بغض نہ ہوگا بلکہ مقصود قرآن و حدیث کا یہ ہے کہ عام مخلوق جن کا نہ کوئی نفع اس مومن سے متعلق ہے نہ کوئی ضرر وہ اس سے محبت کرتے ہیں چنانچہ یہ بات دیکھی جاری ہے کہ نیکوکار مومن سے کسی کو کاوش نہیں ہوتی حتیٰ کہ کفار بھی اوس کا اعتبار کرتے ہیں اور اوس کے سامنے جھکتے ہیں اوس کو سلام کرتے ہیں ۱۲

۲ قولہ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ الخ اہل مکہ کہا کرتے تھے کہ قرآن شریف عربی میں کیوں اترا اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس لئے عربی میں اترا تاکہ ان جھگڑالوؤں کو سمجھایا جائے اگر عربی زبان نہ ہوتی تو عرب کچھ بھی نہ سمجھتے اسکے بعد وَكَمْ اَهْلَكْنَا الخ میں فرماتے ہیں کہ ہم نے ان سے بھی بڑھ بڑھ کر قومیں غارت کر دیں بھلا اون کا کوئی بھی نام و نشان باقی ہے یہ کفار کے لئے دنیوی عذاب ہے اور وہ اسکے مستحق ہیں اگرچہ کسی مصلحت سے کسی کافر کے لئے اس کا ظہور نہ ہو ۱۲

النصف ۱۹

خواص الکلام

۳ سورۂ طٰہٰ کو ریشم کے سبز کپڑے میں لپیٹ کر پاس رکھے اگر نکاح کا پیام بھیجے کامیابی ہو اگر دو آدمیوں یا دو لشکروں میں صلح کرانا چاہے انکار نہ کریں اگر اس کو پی لے تو بادشاہ سے مطلب برآری ہو اور جس عورت کی شادی نہ ہوتی ہو وہ اسکو اس کے پانی سے غسل دیں تو نکاح آسان ہو ۱۲

۴ قولہ طٰہٰ سے لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى تک کوئی شخص مرمر یا چینی یا بلور کے برتن میں مشک و کافور و گلاب سے لکھکر روغن بان سے دھو کر اس میں تھوڑا عنبر و کافور اضافہ کرکے خوشبودار بنا کر پیشانی اور ابروؤں پر مل کر جس کے سامنے ہوگا وہ اس کی عزت و آبرو کرے گا ۱۲ فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ○ وَإِن تَجْهَرْ

اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہو اور جو کچھ نیچے گیلی مٹی کے ہو اور اگر پکار کر کہے تو

اور جو چیزیں زمین میں ہیں اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں اور جو چیزیں تحت الثریٰ میں ہیں اور اعلیٰ کی شان یہ ہو کہ اگر تو پکار کر بات کہو تو

بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ○ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ

تو بات پس تحقیق وہ جانتا ہے چھپے بھید کو اور بہت چھپے کو اللہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ واسطے اسی کے ہیں

وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور اس سے زیادہ خفی کو جانتا ہے (وہ) اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ○ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ○ إِذْ رَأَىٰ

نام اچھے اور کیا[1] آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ کی جس وقت دیکھی اُنے

اچھے اچھے نام ہیں اور کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام کے قصہ) کی خبر بھی پہونچی ہے جبکہ انھوں نے (مدین سے آتے ہوئے راہ) کو

نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا

آگ پس کہا واسطے اہل اپنے کے رہجاؤ تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤں میں تمہارے پاس اُس میں سے

ایک آگ دیکھی سو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم ٹھیرے رہو میں نے آگ دیکھی ہے شاید اس میں سے تمہارے پاس کوئی شعلہ لاؤں

بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ○ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ (١١)

انگارا یا پاؤں اوپر آگ کے راہ بتانے والا پس جب آیا اُس کے پاس پکارا گیا اے موسیٰ

یا (وہاں) آگ کے پاس رستہ کا پتہ مجھکو مل جاوے سو وہ جب اس (آگ) کے پاس پہونچے تو (ا نکو منجانب اللہ) آواز دیگئی کہ اے موسیٰ

إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۖ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (١٢)

تحقیق میں ہوں پروردگار تیرا پس اُتار ڈال دونوں جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اُس کا طویٰ ہے

میں تمہارا رب ہوں پس تم اپنی جوتیاں اُتار ڈالو (کیونکہ) تم ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں ہو (یہ اس کا نام ہے)

وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ○ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ

اور میں نے پسند کیا تجھ کو پس سن جو کچھ کہ وحی کی جاتی ہے تحقیق میں[3] ہی ہوں اللہ نہیں کوئی معبود

اور میں نے تم کو (نبی بنانے کیلئے) منتخب فرمایا ہے سو (اسوقت) جو کچھ وحی کیجارہی ہے اسکو سن لو (وہ یہ ہے کہ) میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں

إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ○ إِنَّ السَّاعَةَ

مگر میں پس عبادت کر میری اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میری کے تحقیق قیامت آنے والی ہے

تم میری ہی عبادت کیا کرو اور میری ہی یاد کی نماز پڑھا کرو (دوسری بات یہ سنو کہ) بلاشبہ قیامت آنیوالی ہے

آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ○ فَلَا يَصُدَّنَّكَ

نزدیک ہے کہ چھپا ڈالوں میں اُس کو تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی ساتھ اس چیز کے کہ کرتا ہے پس نہ بند کرے تجھ کو اُس سے

میں اس کو (تمام خلائق سے) پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اُس کے کئے کا بدلہ مل جاوے۔ سو تم کو قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پاوے

عَنْهَا مَن لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ○ وَمَا تِلْكَ

وہ شخص کہ نہیں ایمان لاتا ساتھ اس کے اور پیروی کرتا ہو خواہش اپنی کی پس ہلاک ہو جاوے تو اور کیا ہے بیچ داہنے

جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتا ہو کہیں تم (اس بیفکری کی وجہ سے) تو تباہ نہ ہو جاؤ۔ اور یہ تمہارے داہنے

بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ○ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَ

ہاتھ تیرے کے اے موسیٰ کہا یہ عصا میرا ہے تکیہ کرتا ہوں میں اوپر اس کے اور

ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ؟ انھوں نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے (میں دکھیں) اس پر سہارا لگاتا ہوں اور

توضیح الکلام

[1] **قولہ** وَهَلْ أَتَاكَ الخ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل ہونے سے کفار بہت سخت متعجب ہیں تھے اس لئے خدا تعالیٰ اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان فرماتا ہے کہ دیکھو ان کو کس طرح سے الہام ہوا آگ لینے گئے نبوت مل گئی یہ **وقف لازم** اس کے فضل کی بات ہے پس اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ نے سارے عالم کو تاریکی کے پردوں سے نکالنے کے لئے قرآن کریم نازل کیا تو کیا تعجب ہے ۱۲

[2] **قولہ** إِذْ رَأَىٰ نَارًا یہ اوس وقت کا ذکر ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے اپنی بیوی کو لیکر مصر جارہے ہیں راستہ میں رات کے وقت بیوی کو سردی معلوم ہوئی حضرت موسیٰ کو دور سے آگ کا شعلہ نظر آیا یہ آگ لینے وہاں گئے اور یہ بھی سمجھے کہ ضرور یہاں کوئی آدمی ہوگا جس سے راستہ کا بھی پتہ چلیگا مگر جب وہاں پہونچے تو ایک سبز درخت سے شعلہ نظر آیا جسکو دیکھکر تعجب ہوا اور دراصل وہ آگ نہ تھی بلکہ نور الٰہی کی تجلی تھی تب حضرت موسےٰ علیہ السلام کو آواز دی گئی خواہ فرشتے نے دی یا خدا تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوئی جیسی ندا اوس کی ذات کے لائق ہو۔

[3] **قولہ** إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ الخ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس موقعہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے دین کے یہ اصول تعلیم فرمائے کہ میں ہی ایک معبود ہوں میرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں یہ توحید ہوئی پھر توحید پر اس حکم کو متفرع فرمایا کہ جب میں ہی معبود ہوں تو میری ہی عبادت کرنا اور عبادت لفظ عام ہے جس میں ذکر مراقبہ دعا اور قضاء حاجات کے لئے پکارنا مدد مانگنا زکوٰۃ خیرات اور وہ دس حکم بھی اسی میں آگئے جنکی بابت کوہ طور پر تاکید ہوئی تھی اور یہ حکم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ فَاعْبُدْنِي اور فَلَا يَصُدَّنَّكَ محض تاکید استقامت کے لئے ہے اور دوسروں کو سنانے کے لئے بھی کہ جب خاصان درگاہ کو یہ احکام سنائے جاتے ہیں تو اور کس شمار میں ہیں ۱۲ - لفظ طٰہٰ کے معنی لطیف اور چودہویں رات کے چاند کے ہیں کیونکہ اس کے عدد چودہ ہیں ۱۲

أَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ○ قَالَ أَلْقِهَا

پتے جھاڑتا ہوں میں ساتھ اس کے اوپر بکریوں اپنی کے اور میرے تئیں بیچ اسکے فائدے ہیں اور کہا ڈالدے اس کو

(کبھی) اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اسمیں میرے اور بھی کام نکلتے ہیں ارشاد ہوا کہ اسکو (زمین پر) ڈال دو

يَا مُوسَىٰ ○ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ○ قَالَ خُذْهَا وَ

اے موسیٰ پس ڈال دیا اُس کو پس ناگہاں وہ سانپ تھا دوڑتا کہا پکڑ لے اس کو اور

اے موسیٰ سو انھوں نے اس کو ڈالدیا یکایک وہ (خدا کی قدرت سے) ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا ارشاد ہوا کہ اسکو پکڑ لو اور

لَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ○ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ

مت ڈر ابھی پھیر دیویں گے ہم اُس کو طرح پہلی میں اور ملالے ہاتھ اپنا طرف

ڈرو نہیں ہم ابھی اس کو اس کی پہلی حالت پر کر دیں گے اور تم اپنا داہنا ہاتھ اپنی (بائیں)

جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ○ لِنُرِيَكَ

بازو اپنے کے نکل آوے گا سفید بغیر برائی کے نشانی اور تو کہ دکھلاویں ہم

بغل میں دے لو (پھر نکالو) وہ بلا کسی عیب (یعنی بلا کسی مرض برص وغیرہ) کے نہایت روشن ہو کر نکلے گا کہ یہ دوسری نشانی ہوگی تاکہ ہم تمکو

مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ○ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ○ قَالَ

تجھ کو نشانیوں اپنی بڑی میں سے جا طرف فرعون کی تحقیق اُسنے سرکشی کی ہے کہا

اپنی (قدرت کی) بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دکھلائیں (اب یہ نشانیاں لیکر) تم فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت حد سے نکل گیا ہے۔ عرض کیا

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ○ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○ وَاحْلُلْ

اے رب میرے کھولدے واسطے میرے سینہ میرا اور آسان کر واسطے میرے کام میرے اور کھولدے

اے رب میرے میرا حوصلہ فراخ کر دیجئے اور میرا (یہ) کام (تبلیغ کا) آسان فرما دیجئے اور

عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ○ يَفْقَهُوا قَوْلِي ○ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا

گرہ زبان میری سے تو کہ سمجھیں بات میری اور کر واسطے میرے وزیر

میری زبان پر سے بستگی (لکنت کی) ہٹا دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے واسطے میرے کنبہ میں سے

مِّنْ أَهْلِي ○ هَارُونَ أَخِي ○ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ○ وَأَشْرِكْهُ

اہل میرے سے ہارون بھائی میرا مضبوط کر ساتھ اسکے قوت میری کو اور شریک کر اسکو

ایک معاون مقرر کر دیجئے۔ یعنی ہارون کو کہ میرے بھائی ہیں ان کے ذریعہ سے میری قوت کو مستحکم کر دیجئے اور ان کو

فِي أَمْرِي ○ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ○ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ○ إِنَّكَ

بیچ کام میرے کے تو کہ پاکی بیان کریں ہم تیری بہت اور یاد کریں ہم تجھ کو بہت تحقیق تو ہے

میرے (اس تبلیغ کے) کام میں شریک کر دیجئے تاکہ ہم دونوں آپکی خوب کثرت سے پاکی (شرک و نقائص سے) بیان کریں اور آپ کا خوب کثرت سے ذکر کریں بیشک آپ

كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ○ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ○ وَ

ہم کو دیکھنے والا کہا کہ تحقیق دیا گیا تو سوال اپنا اے موسیٰ اور

ہم کو خوب دیکھ رہے ہیں ارشاد ہوا کہ تمہاری (ہر) درخواست منظور کی گئی اے موسیٰ ؑ اور

لَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ○ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ○

البتہ تحقیق احسان کیا تھا ہم نے اوپر تیرے ایک بار اور جس وقت کہ وحی ڈالی ہم نے طرف ماں تیری کے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے

ہم تو اور دفعہ اور بھی (اسکے قبل بے درخواست ہی) تم پر احسان کر چکے ہیں جبکہ ہمنے تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتلائی جو الہام سے بتلانے کی تھی

خواص الکلام

[۱] **قولہ** رَبِّ اشْرَحْ سے قولی تک ترقی علم اور کشادگی ذہن کے لئے، ہر روز نماز صبح کے بعد اکیس بار پڑھا کرے مجرب ہو اور جس کی زبان میں لکنت ہو اوس کو اس آیت مقدسہ کا ورد کثرت سے کرنا مفید ہے اور چاہیئے کہ ایک چھوٹی کنکری اپنے منھ میں ڈالے رکھے ۱۲۔ اعمال و کبیر و معالم و مدارک۔

توضیح الکلام

[۲] **قولہ** اِذْ اَوْحَيْنَا الخ جن دنوں فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالتا تھا اسی شورش میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ان کی ماں ڈریں کہ فرعون کے ملازم خبر پائیں گے تو اس لڑکے کو تو ماری ڈالیں گے اور اس کے علاوہ ہم پر بھی اطلاع نہ دینے کے جرم میں آفت آئیگی اسپر اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو خواب میں یا بذریعہ الہام موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالدینے کا حکم دیا اور وعدہ فرمایا کہ عنقریب تمھارا بچہ تمھاری گود میں آجائے گا ماں نے اون کو ایک صندوق میں روئی بچھا کر لٹا دیا اور صندوق دریائے نیل میں بہادیا نیل کی ایک نہر فرعون کے محل میں جاتی تھی فرعون اپنی بی بی آسیہ کے ساتھ بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا صندوق نظر پڑا فوراً نکلوا کر کھولا گیا تو نہایت حسین صورت لڑکا لیٹا ہوا دیکھا اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت عطا فرمائی تھی کہ جو دیکھتا محبت کرنے لگتا تھا فرعون نے اپنی ذاتی محبت اور آسیہ کی خواہش سے موسیٰ علیہ السلام کو متبنی کر لیا اور دودھ پلانے والی عورت کی تلاش ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی عورت کی چھاتی منھ میں نہ لی آخر موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیر مریم نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے ٹوہ لگاتی ہوئی فرعون کے گھر آئی ہوئی تھیں دایہ تجویز کرنے کا ذمہ لے لیا اور فوراً اپنی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو لے آئیں حضرت موسیٰ نے اون کی پستان منھ میں لے لی اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرما کر موسیٰ علیہ السلام کو اون کی ماں کے حوالہ کیا اور شاہی اعزاز سے اپنے لاڈلے پیغمبر کو دشمن کے ہاتھوں سے پلوایا ۱۲۔

ع ۴۴

اَنِ اقۡذِفِیۡهِ فِی التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِیۡهِ فِی الۡیَمِّ فَلۡیُلۡقِهِ الۡیَمُّ

اے یہ کر ڈالدے اس کو بیچ صندوق کے پس ڈالدے اس کو بیچ دریا کے پس چاہیے کہ ڈالدے اس کو

(وہ) یہ کہ موسیٰ کو (جلادوں کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے) ایک صندوق میں رکھو پھر انکو دریا میں ڈالدو پھر انکو (مع صندوق کے) دریا کنارے پر لا ڈالے

بِالسَّاحِلِ یَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّیۡ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلۡقَیۡتُ عَلَیۡكَ

کنارے پر لے لیوے اس کو دشمن میرا اور دشمن اس کا اور ڈالدی میں نے اوپر تیرے

کر (آخرکار) انکو ایک شخص پکڑ لیگا جو (کافر ہونیکی وجہ سے) میرا بھی دشمن ہے اور انکا بھی دشمن ہے اور میں نے تمہارے اوپر اپنی طرف سے

مَحَبَّةً مِّنِّیۡ ۚ۬ وَ لِتُصۡنَعَ عَلٰی عَیۡنِیۡ ۘ اِذۡ تَمۡشِیۡۤ اُخۡتُكَ فَتَقُوۡلُ

محبت اپنی طرف سے اور تو کہ پرورش کیا جاوے تو اوپر آنکھوں میری کے جسوقت کہ چلتی تھی بہن تیری پس کہتی تھی

ایک اثر محبت ڈالدیا۔ تاکہ جو تم کو دیکھے پیار کرے) اور تاکہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ (یہ قصہ اسوقت کا ہے) جبکہ تمہاری بہن چلتی ہوئی آئیں پھر کہنے لگیں

هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰی مَنۡ یَّكۡفُلُهٗ ؕ فَرَجَعۡنٰكَ اِلٰۤی اُمِّكَ كَیۡ تَقَرَّ

کیا دلالت کروں میں تم کو اوپر اس شخص کے کہ پالے اس کو پس پھیر لائے ہم تجھ کو طرف ماں تیری کے تو کہ ٹھنڈی ہوں

کیا تم لوگوں کو ایسے شخص کا پتہ دوں جو اس کو (اچھی طرح) پالے رکھے پھر (اس تدبیر سے) ہمنے تم کو تمہاری ماں کے پاس پھر پہونچا دیا تاکہ انکی آنکھیں

عَیۡنُهَا وَ لَا تَحۡزَنَ ؕ۬ وَ قَتَلۡتَ نَفۡسًا فَنَجَّیۡنٰكَ مِنَ الۡغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ

آنکھیں اس کی اور نہ غم کھاوے اور مارا تھا تو نے ایک جان کو پس نجات دی ہم نے تجھ کو غم سے اور آزمایا ہم نے تجھ کو

ٹھنڈی ہوں اور ان کو غم نہ رہے اور تم نے (غلطی سے) ایک شخص (قبطی) کو (جان سے) مار ڈالا پھر ہمنے تم کو اس غم سے نجات دی اور ہمنے تم کو خوب خوب

فُتُوۡنًا ۬ۚ فَلَبِثۡتَ سِنِیۡنَ فِیۡۤ اَهۡلِ مَدۡیَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئۡتَ عَلٰی

آزمانا پس رہا تو کئی برس بیچ لوگوں مدین کے پھر آیا تو اوپر

محنتوں میں ڈالا پھر (مدین پہونچے اور) مدین والوں میں کئی سال رہے۔ پھر ایک خاص وقت پر تم (یہاں) آئے

قَدَرٍ یّٰمُوۡسٰی ۝ وَ اصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِیۡ ۚ ۝ اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَ

اندازے کے اے موسیٰ اور پسند کرلیا میں نے تجھ کو واسطے ذات اپنی کے جا تو اور

اے موسیٰ ع اور (یہاں آنے پر) میں نے تم کو اپنے لئے منتخب کیا (سو اب) تم اور

اَخُوۡكَ بِاٰیٰتِیۡ وَ لَا تَنِیَا فِیۡ ذِكۡرِیۡ ۚ ۝ اِذۡهَبَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ

بھائی تیرا ساتھ نشانیوں میری کے اور مت سستی کرو بیچ یاد میری کے جاؤ تم دونوں طرف فرعون کے تحقیق اس نے

تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں (یعنی معجزات) لیکر جاؤ اور میری یادگاری میں سستی مت کرنا دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت

طَغٰی ۚ ۖ ۝ فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوۡ یَخۡشٰی ۝ قَالَا

سرکشی کی پس کہو اسکو بات نرم شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے کہا دونوں نے

نکل چلا ہے پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید وہ (برغبت) نصیحت قبول کرے یا (عذاب الٰہی سے) ڈرجاوے دونوں نے عرض کیا کہ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ یَّفۡرُطَ عَلَیۡنَاۤ اَوۡ اَنۡ یَّطۡغٰی ۝ قَالَ لَا تَخَافَاۤ

اے رب ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہیں یہ کہ جلدی کرے اوپر ہمارے یا یہ کہ سرکشی کرے کہا مت ڈرو

اے ہمارے پروردگار ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ (کہیں) وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ زیادہ شرارت نہ کرنے لگے ارشاد ہوا کہ تم اندیشہ نہ کرو

اِنَّنِیۡ مَعَكُمَاۤ اَسۡمَعُ وَ اَرٰی ۝ فَاۡتِیٰهُ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّكَ

تحقیق میں ہوں ساتھ تمہارے سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں پس جاؤ اسکے پاس پس کہو تحقیق ہم دونوں بھیجے ہوئے ہیں رب تیرے کے

(کیونکہ) میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب سنتا دیکھتا ہوں سو تم اس کے پاس جاؤ اور (اس سے) کہو کہ ہم دونوں تیرے پروردگار کے فرستادے ہیں

توضیح الکلام

١ قولہ وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا الخ یہ مقتول ایک قبطی کا فرد ظالم تھا جو سہواً اسبطی مظلوم کی امداد کے وقت آپ کے گھونسے سے مرگیا اور اسی وجہ سے آپ مصر سے پوشیدہ نکلکر مدین چلے گئے وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی سے نکاح کیا اور ان کے پاس کئی برس رہے تو اس واقعہ قتل میں غم دو قسم کا تھا ایک عذاب اخروی دوسرا انتقام فرعون کی جانب سے تو عذاب آخرت سے تو اس طرح نجات دی کہ اوسکو حق تعالیٰ نے معاف فرمادیا اور انتقام سے اس طرح نجات دی کہ مصر سے مدین پہونچا دیا جہاں فرعون کی عملداری نہ تھی ١٢

٢ قولہ فَتَنّٰكَ الخ اسکی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں کہ کس چیز سے آپ کو آزمایا گیا تو آپ کا اوس سال پیدا ہونا کہ جس سال فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرتا تھا یا فرعون کے مختلف امتحانوں سے بچنا گھر بار چھوٹنا پھر جنگل میں اہل وعیال چھوڑ کر فرعون سے مقابلہ وغیرہ ١٢

٣ قولہ قَالَا رَبَّنَا الخ یعنی فرعون کا ڈر حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کو ہوا اس لئے عرض کیا کہ الٰہی ہم کو خوف ہے کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کرے مثلاً جس وقت تبلیغ کر رہے ہوں اوسوقت خاص میں یہ شرارت کرنے لگے کہ خود ہی بکنے جائے نہ خود ہماری سنے اور نہ کسی دوسرے کو سننے دے جس سے وہ تبلیغ کالعدم رہے اب اگر کسی کو یہ شبہہ ہو کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ پر حق تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمادیا کہ اُوۡتِیۡتَ سُؤۡلَكَ یٰمُوۡسٰی تو اب خوف کی کوئی وجہ ہی نہ رہی کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میرے معاملہ تبلیغ میں آسانی فرما خدا تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ تیری سب درخواستیں منظور پھر ڈر کس بات کا رہا۔ جواب یہ ہے کہ وہاں جس سوال کی منظوری ہوئی وہ یہ تھا کہ موسیٰ نے کہا میرے اندر کوئی مانع تبلیغ کا موجود نہ رہے سو وہ منظور ہوگیا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مخاطب میں بھی کوئی مانع تبلیغ سے نہ رہا ہو ١٢

٤ قولہ فَاۡتِیٰهُ الخ یعنی اے موسیٰ وہارون تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بقیہ صفحہ آئندہ ١٢

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۵ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ

پس بھیج ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو اور مت عذاب کر اُن کو تحقیق ہم لائے ہیں تیرے پاس نشانی

اگر ہم کو نبی بنا کر بھیجا ہے سو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور اُن کو تکلیفیں مت پہونچا ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ

رب تیرے سے اور سلامتی اوپر اُس شخص کے ہے کہ پیروی کرے ہدایت کی تحقیق وحی کی گئی ہے طرف ہماری

(اپنی نبوت کا) نشان (یعنی معجزہ بھی) لائے ہیں اور ایسے شخص کے لئے سلامتی ہے جو (سیدھی) راہ پر چلے۔ ہمارے پاس یہ حکم پہونچا ہے کہ

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝

یہ کہ عذاب اوپر اُس شخص کے ہے کہ جھٹلاوے اور منہ پھیرے کہا فرعون نے پس کون ہے پروردگار تمہارا اے موسیٰ

(اللہ کا) عذاب اس شخص پر ہوگا جو (حق کو) جھٹلاوے اور (اس سے) روگردانی کرے۔ وہ کہنے لگا پھر (یہ بتلاؤ کہ) تم دونوں کا رب کون ہے اے موسیٰ

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝ قَالَ فَمَا

کہا موسیٰ نے رب ہمارا وہ شخص ہے جس نے دی ہر چیز کو پیدایش اُسکی پھر راہ دکھائی کہا فرعون نے پس کیا ہے

موسیٰ نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب بناوٹ عطا فرمائی پھر رہنمائی فرمائی فرعون نے کہا کہ اچھا

بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا

حال قرنوں پہلوں کا کہا کہ علم اُن کا نزدیک پروردگار میرے کے ہے بیچ کتاب کے نہیں

تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا موسیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر (اعمال) میں (محفوظ) ہے

يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝ز الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ

بھٹک جاتا ہے رب میرا اور نہ بھول جاتا ہے جس نے کیا واسطے تمہارے زمین بچھونا اور

میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے وہ (رب) ایسا ہے جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا اور اس (زمین)

سَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ

چلائیں واسطے تمہارے بیچ اُس کے راہیں اور اُتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہم نے ساتھ

میں تمہارے (چلنے کے) واسطے راستے بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعے

اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ

اُس کے اقسام روئیدگی کے مختلف کھاؤ اور چراؤ جانوروں اپنوں کو تحقیق بیچ

اقسام مختلف کے نباتات پیدا کئے (اور تم کو اجازت دی کہ خود (بھی) کھاؤ اور اپنے مواشی کو (بھی) چراؤ ان سب چیزوں میں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ع مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے صاحبوں عقل کے اس سے پیدا کیا ہم نے تم کو اور بیچ اس کے دوبارہ لیجاویں گے ہم تمکو

اہل عقل کے واسطے (قدرت الٰہی کی) نشانیاں ہیں ہم نے تمکو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تمکو (بعد موت) لیجاویں گے اور (قیامت کے روز)

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا

اور اسیں سے نکالیں گے ہم تمکو ایک بار اور اور البتہ تحقیق دکھلائیں ہم نے اسکو نشانیاں اپنی سب

پھر دوبارہ اسی سے ہم تمکو نکالیں گے اور ہم نے اس (فرعون) کو اپنی (وہ) سب ہی نشانیاں دکھلائیں

فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ

پس جھٹلایا اور نہ مانا کہا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہ نکال دیوے ہم کو زمین ہماری سے ساتھ جادو اپنے کے

سو وہ (جب بھی) وہ جھٹلاتا ہی گیا اور انکار کرتا رہا اور کہنے لگا کہ اے موسیٰ تم ہمارے پاس اسواسطے آئے ہو کہ ہمارے ملک سے اپنے جادو کے

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ سابقہ

اوس سے کہو ہم تیرے پروردگا کے پاس سے پیغام بر بنکر آئے ہیں تجھے چاہیے کہ بنی اسرائیل پر ظلم وعذاب نہ کر اور اون کو اپنی غلامی سے آزاد کر کے میرے ساتھ کر اس میں اخلاق کی اصلاح ہے اور اصلاح عقیدہ کے لئے توحید کا بھی ذکر فرمایا تھا لیکن اس جگہ اوس کی تصریح نہیں ہے دوسری آیت میں تصریح ہے اور ہم جو دعوی پیغمبری کا کرتے ہیں تو یوں خالی خولی نہیں بلکہ ہم اپنے دعوے کی تصدیق میں تیرے رب کے پاس سے دلیلیں بھی لائے ہیں یعنی عصا اور ید بیضا اور تصدیق اور قبول حق کا ثمرہ اس قاعدہ کلیہ سے معلوم ہوگا کہ جو کوئی ہدایت یعنی حکم رسول کی پیروی کرے اوسپر سلامتی ہے کہ دنیا میں تو مجاہدین کی تلوار سے صحیح وسلامت رہیگا اور آخرت میں جہنم کی آگ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسرے مذہب والوں کے بادشاہوں کو فرمانات لکھا کرتے تھے تو یہ ہی جملہ تحریر فرمایا کرتے تھے کہ والسلام علی من اتبع الھدی اور اگر کوئی شخص ہمکو جھٹلائے اور ہماری بات کو ٢ جو حق ہے نہ مانے اوسکا ثمرہ اس قانون سے سمجھ لو جو ہم کو اللہ تعالی کی طرف سے پہونچا ہے کہ اللہ تعالی کا قہر اوس شخص پر ہوگا جو اوس کے رسول کو جھٹلائے اور اوس کے احکام سے منہ پھیرلے قول لین کا مصداق یہ ہی الفاظ ہیں واقعی نرمی سے پر ہیں تبلیغ رسالت کس نرم طریقہ سے فرمائی ہے کہ سب کچھ سمجھا دیا اور کچھ بھی نہیں کہا ہمارے واعظوں کو بھی یہ ہی پیرایہ اختیار کرنا چاہیے ١٢

ع ٣ ١١

١ قولہ الذی جعل الخ یہاں سے چند صفات خدا تعالی کی ایسی بیان کیں جن سے فرعون کو یہ معلوم ہوجائے کہ دراصل رب اور ہی کوئی ہے جس نے زمین بنائی رستے نکالے پانی برسایا مختلف اقسام کی سبزیاں اگائیں کچھ انسانوں کے لئے اور کچھ جانوروں کے لئے اور زمین ہی سے انسانوں کو پیدا کیا اور بعد موت اوسی میں ملا دیا اور بعث کے دن اوسی سے بنا کر پھر ظاہر کریگا ١٢ فقہ الکلام ٢ قولہ منھا خلقنکم سے اُخری تک مشائخ سے منقول ہے کہ اگر میت پر :: بقیہ صفحہ آئندہ

يٰمُوسٰى ○ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ

اے موسیٰ — پس البتہ لاویں گے ہم تیرے پاس جادو مانند اس کی — پس مقرر کر درمیان ہمارے — اور درمیان اپنے

(کے زور) سے نکال باہر کرو۔ سو اب ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لاتے ہیں تو ہمارے اور اپنے درمیان میں

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ○ قَالَ

ایک وعدہ گاہ کہ نہ خلاف کریں اس کا ہم — اور نہ تو — مکان — ہموار — کہا

ایک وعدہ مقرر کرو جس کو نہ ہم خلاف کریں اور نہ تم خلاف کرو۔ کسی ہموار میدان میں (تاکہ سب دیکھ لیں) موسیٰ ؑ نے فرمایا

مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ○ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ

وعدہ گاہ تمہارا دن زینت کا ہے — اور یہ کہ اکٹھے کئے جاویں گے لوگ دن چڑھے — پس پھر گیا فرعون

تمہارے (مقابلہ کے) وعدہ کا وقت وہ دن ہے جس میں (تمہارا) میلہ ہوتا ہے اور اجسمیں، دن چڑھے لوگ جمع ہو جاتے ہیں غرض (یہ سنکر) فرعون (دربار سے)

فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ○ قَالَ لَهُمْ مُّوسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى

پس جمع کیا مکر اپنا — پھر آیا — کہا واسطے اُن کے موسیٰ ؑ نے — اے وائے تم کو مت باندھو — اوپر

لوٹ گیا۔ پھر اپنا مکر کا (یعنی جادو کا) سامان جمع کرنا شروع کیا۔ پھر آیا (اسوقت) موسیٰ ؑ نے ان (جادوگر) لوگوں سے فرمایا کہ ارے کمبختی مارو اللہ تعالیٰ پر

اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ○

خدا کے جھوٹ — پس فنا کر دے گا تم کو ساتھ عذاب کے — اور تحقیق نامراد ہوا جس نے جھوٹ باندھا

جھوٹ افترا مت کرو کبھی خدا تعالیٰ تم کو کسی قسم کی سزا سے بالکل نیست و نابود ہی کر دے اور جو جھوٹ باندھتا ہے وہ (آخر کو) ناکام رہتا ہے

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ○ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ

پس جھگڑنے لگے کام اپنے میں درمیان اپنے — اور چھپایا مصلحت کو — کہا انھوں نے تحقیق یہ

پس جادوگر (یہ بات سنکر) باہم اپنی رائے میں اختلاف کرنے لگے اور خفیہ گفتگو کرتے رہے (آخر یہ نتیجہ سب متفق ہو کر) کہنے لگے کہ بیشک یہ

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

جادوگر ہیں — چاہتے ہیں — کہ نکالدیں تم کو — زمین تمہاری سے — ساتھ جادو اپنے کے — اور لے جاویں

دونوں جادوگر ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہاری سرزمین سے نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ (مذہبی)

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ○ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ

راہ تمہاری — بہتر کو — پس مقرر کرو مکر اپنا یعنی تدبیر — پھر آؤ صف باندھ کر — اور

طریقہ کا دفتر ہی اُٹھا دیں سو اب تم مل کر اپنی تدبیر کا انتظام کرو اور صفیں آراستہ کر کے (مقابلہ میں) آؤ اور

قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ○ قَالُوْا يٰمُوسٰٓى اِمَّآ اَنْ

تحقیق فلاح پائی آج کے دن اُس شخص نے کہ غالب آیا — کہا انھوں نے اے موسیٰ — یا یہ کہ

آج وہی کامیاب ہے جو غالب ہوا — پھر انھوں نے کہا اے موسیٰ ؑ آپ (اپنا عصا) پہلے

تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ○ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

تو ڈالدے — اور یا ہوں ہم — اول ڈالنے والے — کہا بلکہ ڈالو تم — پس ناگہاں

ڈالیں گے — یا ہم پہلے ڈالنے والے بنیں — آپ نے فرمایا نہیں تم ہی پہلے ڈالو — بس یکایک

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ○

رسیاں ان کی اور لاٹھیاں ان کی — خیال بندھا تھا طرف اس کی — جادو ان کے سے — یہ کہ وہ دوڑتے ہیں

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کی نظر بندی سے موسیٰ ؑ کے خیال میں ایسی معلوم ہونے لگیں جیسے (سانپ کی طرح) چلتی دوڑتی ہوں

بقیہ صفحہ سابقہ
دفن کے وقت تین بار اس آیت کو پڑھکر مٹی دیوے تو اوسکا ہمزاد شیطان بھی اوس کے ساتھ دفن ہو جاتا ہے ۱۲ از اعمال۔

توضیح الکلام

ا؎ قولہ يَوْمُ الزِّيْنَةِ الخ باہمی گفتگو کے بعد فرعون نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے دیکھے تو کہا کہ جادوگر ہے جادو کے زور سے لوگوں کو یہاں سے باہر لے جانا چاہتا ہے سو ہم بھی اس کے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لا دینگے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مقابلہ کی ٹھیری اور وقت مقرر کرایا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یوم الزینۃ یعنی جشن کا دن مصریوں کے ہاں سال بھر کے بعد ایک بڑا جشن ہوتا تھا جس طرح ہندوؤں کے میلے ہوتے ہیں اور بتوں کی پوجا کرتے ہیں یہ دن اس لئے تجویز فرمایا کہ کفار کثیر تعداد میں جمع ہونگے سب کو حق کی تبلیغ ہو جائیگی اور دلیل سے پورا ثبوت سب لوگ سمجھ لینگے اس زمانہ میں طلسم اور نیرنگیوں کا از حد چرچہ تھا جیسا کہ مصر کی تاریخ اور فراعنہ کے تعمیر کردہ مکانات سے معلوم ہوتا ہے غرض فرعون کے حکم سے بڑے بڑے ماہر جادوگر جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کرنے لگے کوئی کہتا تھا یہ مقدس شخص ہے اس کے چہرہ سے معلوم ہوتا ہے کوئی کہتا تھا کہ یہ بھی ہمارے علم کا ماہر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مقابلہ کے وقت انھیں سمجھایا کہ بدنصیبو ایسی باتیں نہ کرو اور اس بت پرستی کو خدا تعالیٰ کی طرف نسبت نہ کرو کہ اوس نے اس کا حکم دیدیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بنانے والا کامیاب نہیں ہوتا آخرکار مجمع عام میں جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ یا تو آپ اپنے عصا کا کچھ کرشمہ دکھائیے کیونکہ یہ معلوم ہو چکا تھا کہ فرعون کے دربار میں موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ سے جب عصا ڈالا تو وہ اژدہا بن گیا۔ یا ہم ڈالیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم ہی ڈالو ان کے ڈالنے سے ان کی وہ رسیاں اور لکڑیاں طلسم یا کسی شعبدہ کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو حرکت کرتی ہوئی دکھائی دینے لگیں اور موسیٰ علیہ السلام دل میں ڈر گئے خدا تعالیٰ نے فرمایا مت ڈر ۱۲۔

فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی ○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ

بس چھپایا بیچ جی اپنے کے ڈر موسیٰ نے کہا ہم نے مت ڈر تحقیق

سو موسیٰ کے دل میں تھوڑا سا خوف ہوا ہم نے کہا کہ تم ڈرو نہیں

اَنْتَ الْاَعْلٰی ○ وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا

تو ہے غالب اور ڈال جو بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے ہے نگل جاوے گا اس چیز کو جو بنایا ہے انھوں نے تحقیق جو کچھ

تم ہی غالب رہو گے اور (اس کی صورت یہ ہو کہ) یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (عصا) ہے اسکو ڈال دو ان لوگوں نے جو (سانگ) بنایا ہے یہ (عصا) سبکو نگل جاوے گا

صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی ○ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ

بنایا ہے انھوں نے مکر جادوگر کا ہے اور نہیں فلاح پاتا جادوگر جہاں آتا ہے بس ڈالے گئے جادوگر

یہ جو کچھ بنایا ہے جادوگروں کا سانگ ہے اور جادوگر کہیں جاوے (معجزے کے مقابلہ میں کہیں) کامیاب نہیں ہوتا۔ سو جادوگر

سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی ○ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ

سجدہ کرتے ہوئے۔ کہنے لگے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار ہارون اور موسیٰ کے کہا ایمان لائے تم واسطے اس کے

سجدے میں گر گئے (اور آواز بلند) کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے ہارون اور موسیٰ ع کے پروردگار پر۔ فرعون نے کہا کہ بدون اسکے کہ میں تم کو اجازت دوں

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

پہلے اس سے کہ حکم کروں میں تم کو تحقیق وہ البتہ بڑا تمہارا ہے جس نے سکھایا ہے تم کو جادو

(یعنی میری خلاف مرضی) تم موسیٰ پر ایمان لے آئے واقعی (معلوم ہوتا ہے کہ) وہ (سحر میں) تمہارے بھی بڑے ہیں کہ انھوں نے تم کو سحر سکھلایا ہے۔

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ

بس البتہ کاٹوں گا میں ہاتھوں تمہارے کو اور پاؤں تمہارے کو خلاف سے اور البتہ سولی دونگا میں تم کو

سو میں تم سب کے ہاتھ پاؤں کٹواتا ہوں ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کا پاؤں۔ اور تم سب کو کھجوروں کے درختوں پر ٹنگواتا ہوں

فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰی ○

بیچ تناحول کھجور کے اور البتہ جانو گے تم کون ہم میں سے اشد ہے عذاب میں اور بہت باقی رہنے والا ہے

اور یہ بھی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ ہم دونوں میں (یعنی مجھ میں اور رب موسیٰ میں) کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالَّذِیْ فَطَرَنَا

کہا انھوں نے ہرگز نہ اختیار کریں گے ہم تجھ کو اوپر اس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس دلیلوں سے اور اوپر اس شخص کے کہ پیدا کیا اس نے ہمکو

اُن لوگوں نے صاف جواب دیدیا کہ ہم تجھ کو کبھی ترجیح نہ دیں گے بمقابلہ اُن دلائل کے جو ہم کو ملے ہیں اور بمقابلہ اُس ذات کے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے

فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؕ ○

بس حکم کر جو کچھ تو حکم کرنے والا ہے سوائے اسکے نہیں کہ حکم کریگا تو بیچ اس زندگانی دنیا کے

تجھ کو جو کچھ کرنا ہو (دل کھول کر) کر ڈال تو بجز اس کے کہ اس دنیاوی زندگانی میں کچھ کرے اور کر ہی کیا سکتا ہے

اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ

تحقیق ہم ایمان لائے ساتھ پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تو نے ہم کو اوپر اس کے

بس اب تو ہم اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے تاکہ ہمارے پچھلے گناہ (کفر وغیرہ) معاف کر دیں۔ اور تو نے جو جادو کے مقدمہ میں ہم پر زور ڈالا اسکو بھی معاف کر دیں

السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ○ اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ

جادو سے اور اللہ بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والا ہے تحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی آوے رب اپنے کے پاس گنہگار ہو کر پس تحقیق

اور اللہ تعالیٰ (بمقابلہ تیرے) بہتر ہے (جزا دینے میں) اور زیادہ بقا والے ہیں جو شخص (بغاوت کا) مجرم ہو کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوگا سو

توضیح الکلام

۱ قولہ قُلْنَا لَا تَخَفْ الخ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ مت ڈرو تم ہی تو غالب رہو گے اور اپنا عصا تم بھی اپنے ہاتھ سے ڈال دو چنانچہ ڈالتے ہی اژدہا بن گیا اور ان کے سب سانپوں کو لقمہ کر گیا فرماتا ہے کہ ساحر کہیں حق کے مقابلہ میں کامیابی اور فلاح ہوتی ہے جادوگروں نے جب یہ دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کا یہ کام جادو اور طلسم کی قوت سے بڑھکر ہے اور ہر فن کو اس کا اہل ہی خوب جانا کرتا ہے اور اس لئے ہر زمانہ کے موافق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس قسم کے معجزات دیئے گئے تھے تو سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ہم ایمان لائے رب ہارون اس لئے کہا کہ وہ معبود حقیقی کو جھوٹے معبودوں سے امتیاز کر دیں کس لئے کہ ان کے عقائد میں بہت سے رب ٹھیرے ہوئے تھے فرعون بھی مصر کا رب کہلاتا تھا اس بات پر فرعون سخت ناخوش ہوا کہ میری اجازت بغیر تم کیوں ایمان لائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے اور موسیٰ کے درمیان باہم سازش اور جنگ زرگری تھی وہ بڑا جادوگر تمہارا استاد معلوم ہوتا ہے۔ اسی نے تمکو جادوگری سکھائی ہے فرعون کا یہ قول عوام کو فریب دینے کے لئے تھا ورنہ موسیٰ علیہ السلام سے اونکی بے تعلقی وہ بھی جانتا تھا فرعون بولا پہلے تو میں تمہارے ہاتھ پاؤں کٹوا دونگا اس طرح کہ دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا برعکس تاکہ دونوں طرفین نکمی ہو جاویں شاید اوس زمانہ میں مجرموں کے ہاتھ پاؤں اسی طرح سے کاٹے جاتے ہونگے چنانچہ چوری کی سزا اس شریعت محمدیہ کے اندر بھی مکرر چوری کرنے پر ایسا ہی کیا جاتا ہے پہلی بار میں دایاں ہاتھ اور دوسری بار میں بایاں پاؤں اور اسکے بعد میں تمھیں کھجور کے بلند درختوں میں لٹکا دوں گا کہ تڑپ تڑپ کر وہیں جان نکلے جادوگروں نے کہ جن کے دلوں میں ایمان کی حلاوت اثر کر گئی تھی کہا اس کی ہم کو کچھ پرواہ نہیں یہ تو دنیا کی سزا ہے جو تھوڑی ہی دیر میں ختم ہو جائیگی مگر اس کے ڈر سے ہم اپنے پیدا کرنے والے کو اور ان دلائل کو یعنی معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اوس کے دین کو نہ چھوڑیں گے ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لا چکے ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ ۱۲۵

لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ○ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا

واسطے اُس کے دوزخ ہے نہ مرے گا بیچ اُس کے اور نہ جیئے گا اور جو کوئی آوے اُس کے پاس ایمان والا ہو کر

اس کے لئے دوزخ (مقرر) ہے اس میں نہ مرے گا اور نہ جیئے گا اور جو شخص رب کے پاس مومن ہو کر حاضر ہوگا

قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ○ جَنّٰتُ

تحقیق عمل کئے ہوں اچھے پس یہ لوگ واسطے ان کے ہیں درجے بلند بہشتیں

جس نے نیک کام بھی کئے ہوں سو ایسوں کے لئے بڑے اونچے درجے ہیں جنتیں

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ

ہمیشہ رہنے کی چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے اور یہی ہے

ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور جو شخص

جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ○ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ

بدلا اُس شخص کا جو پاک ہوا اور البتہ تحقیق وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کی یہ کہ رات کو لے چل

(کفر و معصیت سے) پاک ہوا اسکا یہی انعام ہو۔ اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارے (ان) بندوں (یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے) راتوں رات

بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ

بندوں میرے کو پس مار واسطے اُن کے راہ بیچ دریا کے خشک نہ ڈرے گا تو پا لینے سے اور

باہر لے جاؤ پھر ان کے لئے دریا میں (عصا مار کر) خشک رستہ بنا دینا نہ تم کو کسی کے تعاقب کا اندیشہ ہوگا اور

لَا تَخْشٰى ○ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا

نہ خطر کرے گا پس پیچھے لگا اُن کے فرعون ساتھ لشکروں اپنے کے پس ڈھانک لیا اُن کو دریا میں سے اس چیز نے

نہ اور کسی قسم کا خوف ہوگا پس فرعون اپنے لشکروں کو لیکر ان کے پیچھے چلا تو دریا ان پر جیسا ملنے کو تھا آ ملا

غَشِيَهُمْ ؕ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ○ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

کہ ڈھانک لیا اُن کو اور گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو اور نہ راہ دکھائی اے بنی اسرائیل

اور فرعون اپنی قوم کو بری راہ لایا اور نیک راہ اُن کو نہ بتلائی اے بنی اسرائیل

قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ

تحقیق نجات دی ہم نے تم کو دشمن تمہارے سے اور وعدہ کیا ہم نے تم کو کنارے طور برکت والے کا اور

(دیکھو) ہم نے تم کو تمہارے (ایسے بڑے) دشمن سے نجات دی اور ہم نے تم سے (یعنی تمہارے پیغمبر سے) کوہ طور کی داہنی جانب آنے کا وعدہ کیا اور

نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ○ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اتارا ہم نے اوپر تمہارے من اور سلویٰ کھاؤ پاکیزہ اُس چیز سے کہ دی ہے ہم نے تم کو

(وادی تیہ میں) تمہارے اوپر من و سلویٰ نازل فرمایا اور اجازت دی کہ ہم نے جو نفیس چیزیں تم کو دی ہیں اُن کو کھاؤ

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ

اور مت سرکشی کرو بیچ اُس کے پس اُترے گا اوپر تمہارے غضہ میرا اور جو کوئی کہ اُترے اوپر اُس کے غضہ میرا

اور اس (کھانے) میں حد (شرعی) سے مت گذرو کہیں میرا غضب تم پر واقع ہو جائے اور جس شخص پر میرا غضب واقع ہوتا ہے وہ بالکل گیا گذرا ہوا

فَقَدْ هَوٰى ○ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

پس تحقیق گرا وہ اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں واسطے اُس شخص کے کہ پھر آیا اور ایمان لایا اور عمل کئے اچھے

اور (نیز اسکے ساتھ یہ بھی ہو کر) میں ایسے لوگوں کے لئے بڑا بخشنے والا بھی ہوں جو توبہ کریں اور ایمان لے آویں اور نیک عمل کریں

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ گذشتہ

اُمید ہے کہ وہ ہمارے گناہ معاف کرے اور اس کو بھی جو تو نے زور ڈالکر ہم سے جادو کرایا معاف کرے اللہ تعالیٰ کا انعام بہتر ہے وہ بندہ پر بیشمار انعام کرتا ہے اور وہ انعام ابدی بھی ہے بخلاف تیرے عذاب کے جس سے تو ہم کو اب ڈراتا ہے اور نکلا تیرے انعام کے جس کا وعدہ تو نے ہم سے کیا تھا کہ یہ دونوں چند روزہ ہیں اور خدا تعالیٰ کے ہر ثواب اور عقاب کو بقا ہے اور ہمکو دائمی ثواب درکار ہے ۱۲

ع ۲۲ ۳

۱ے قولہ جَنّٰتُ عَدْنٍ الخ وہ ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی کیونکہ جادوگروں پر علم غیب کا نور اور اوس کا ازلی فیض پر تو افگن ہو گیا تھا اور ایسی حالت میں اونکو یہ بات معلوم ہو جانی کچھ مشکل نہیں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سنا ہو گا قصہ جب یہ ہو چکا اور جادوگروں کو فرعون نے اذیت سے قتل کیا تو اس کے بعد اور بھی موسیٰ نے معجزات دکھائے آخر کار اس موذی نے بنی اسرائیل کو عید کرنے کی اجازت دی اس بہانہ سے بنی اسرائیل مرد و عورت معہ مال و اسباب بلکہ فرعونیوں کے زیور بھی مانگ کر دور کے میدان میں نکلے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ اب ان کو راتوں رات ملک شام کی طرف لے نکلو چنانچہ وہ سب چلے ادھر فرعون کو خبر ملی تو وہ بڑا لشکر لیکر پیچھے سے تعاقب کرتا ہوا آیا اور دریائے قلزم پر آلیا بنی اسرائیل گھبرائے خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ یہی عصا دریا پر مارو عصا کے مارتے ہی دریا کی دونوں طرفین دیواروں کی طرح کھڑی رہ گئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل سمیت صاف نکل گئے پیچھے سے فرعون اور اوس کا لشکر جو اوسی رستہ سے آیا اوپر دریا مل گیا پانی نے انکو ڈھانک لیا وہ سب غرق ہو گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل جن کی تعداد اوس وقت لاکھوں تک تھی قلزم نے اس پار صحیح وسلامت اتر آئے اور اوس بیابان میں پڑ گئے جو عرب کے مغرب اور شمال اور شام کے جنوب میں واقع ہے جس کو تیہ کہتے ہیں اور یہیں کوہ طور بھی ہے ۱۲

ع یہ صاحب تفسیر حقانی کا قول ہے [illegible]

ثُمَّ اهْتَدٰى ۝ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ هُمْ

پھر راہ پائی ۔ اور کیا چیز جلد لے آئی تجھ کو ۔ قوم تیرے سے اے موسیٰ ۔ کہا کہ وہ

پھر (اسی) راہ پر قائم (بھی) رہیں ۔ اور اے موسیٰ ہو آپ کو اپنی قوم سے آگے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا انھوں نے (اپنے گمان کے مطابق)

اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ قَالَ فَاِنَّا قَدْ

یہ ہیں اوپر نقش قدم میرے کے ۔ اور جلد آیا میں طرف تیری رب میرے تو کہ راضی ہو تو ۔ کہا پس تحقیق ہم نے

عرض کیا کہ وہ لوگ بھی تو ہیں میرے پیچھے پیچھے (آ رہے ہیں) ، اور میں آپکے پاس جلدی سے اسلئے چلا آیا کہ آپ زیادہ خوش ہونگے ۔ ارشاد ہوا کہ

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ۝ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى

آزمائش کی ہے قوم تیری کو پیچھے تیرے ۔ اور گمراہ کیا ان کو سامری نے ۔ پس پھر آیا موسےٰ

تمہاری قوم کو تو ہم نے تمہارے (چلے آنے کے) بعد ایک بلا میں مبتلا کردیا اور اُن کو سامری نے گمراہ کردیا ۔ غرض موسیٰ ؑ (بعد انقضاء میعاد کے)

اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا

طرف قوم اپنی کے ۔ غصے میں ۔ غمگین ۔ کہا اے قوم میری ۔ کیا نہ وعدہ دیا تھا تم کو پروردگار تمہارے نے وعدہ

غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور) فرمانے لگے کہ اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا

حَسَنًا ۥ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

اچھا ۔ کیا پس لمبا ہوا ۔ اوپر تمہارے ۔ وقت ۔ یا ارادہ کیا تم نے یہ کہ ۔ اتر آوے ۔ اوپر تمہارے

کیا پھر (میعاد مقررہ پر) زیادہ زمانہ گذر گیا تھا ۔ یا تم کو یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ۝ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا

غصہ پروردگار تمہارے کا ۔ پس خلاف کیا تم نے وعدے میرے کو ۔ کہا انھوں نے نہیں خلاف کیا ہم نے

غضب واقع ہو اس لئے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اُس کو خلاف کیا ۔ وہ کہنے لگے کہ ہم نے جو آپ سے

مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا

وعدے تیرے کو ساتھ اختیار اپنے کے ۔ ولیکن اُٹھوائے گئے تھے ہم بوجھ ۔ گہنوں قوم فرعون کے سے ۔ پس پھینکدیا ہم نے اُسکو

وعدہ کیا تھا اُس کو اپنے اختیار سے خلاف نہیں کیا ۔ ولیکن قوم (قبط) کے زیور میں سے ہمپر بوجھ لد رہا تھا سو ہمنے اسکو (سامری کے کہنے سے آگ میں) ڈالدیا ۔

فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِىُّ ۝ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ

پس اسی طرح ڈالا سامری نے ۔ پس نکالا واسطے اُن کے بچہ گائے کا کہ ایک بدن ہے واسطے اسکے آواز ہے گائے کی

پھر اسی طرح سامری نے (بھی) ڈال دیا ۔ پھر اُس (سامری) نے اُن لوگوں کے لئے ایک بچھڑا (بناکر) ظاہر کیا کہ وہ ایک قالب تھا جسمیں ایک (بھینی) آواز تھی

فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ فَنَسِىَ ۝ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا

پس کہا انھوں نے یہ ہے معبود تمہارا اور معبود موسیٰ ؑ کا پس بھول گیا ہے موسیٰ ؑ ۔ کیا پس نہیں دیکھا انھوں نے یہ کہ نہیں

سو وہ (احمق) لوگ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ تمہارا اور موسیٰ ؑ کا معبود تو یہ ہے موسیٰ تو بھول گئے ۔ کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے تھے کہ وہ نہ تو

يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۥ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝ وَلَقَدْ

پھیرتا وہ طرف ان کی جواب ۔ اور نہیں اختیار رکھتا واسطے اُن کے ضرر اور نہ فائدہ ۔ اور البتہ تحقیق

ان کی کسی بات کا جواب دیسکتا ہے اور نہ اُن کے کسی ضرر یا نفع پر قدرت رکھتا ہے ۔ اور ان لوگوں سے

قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ

کہا تھا واسطے ان کے ہارون نے پہلے اس سے اے قوم میری سوائے اسکے نہیں کہ آزمائے گئے ہو تم ساتھ اسکے اور تحقیق پروردگار تمہارا

ہارون نے (موسیٰ علیہ السلام کے لوٹنے سے) پہلے بھی کہا تھا کہ اے میری قوم تم اس (گوسالہ) کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو اور تمہارا رب حقیقی

توضیح الکلام

۱ قولہ وَمَآ اَعْجَلَكَ الخ کوہ طور پر توریت لینے یا کلام ربانی سننے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ستر آدمی چلے حضرت موسیٰ علیہ السلام شوق میں سب سے آگے تنہا جا پہونچے بقول بعض مفسرین دوسرے لوگ اپنی جگہ ہی رہگئے کوہ طور کی جانب جانیکا قصد ہی نہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم اپنی قوم سے کیوں جلدی آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے گمان کے مطابق عرض کیا کہ وہ یہ ہی تو ہیں میرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں اور میں اون کے آگے اس لئے آگیا ہوں تاکہ تو مجھ سے زیادہ خوش ہو غرض حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پاس کوہ طور پر چالیس دن رات رہے اتنے ہی عرصہ میں بنی اسرائیل نے شور مچا دیا کہ حضرت موسیٰ کہاں گئے کسی نے کہا مر گئے اور کسی نے اور کچھ کہا اس میں ایک شخص نے کہ جس کا نام سامری تھا لوگوں سے کہا کہ آؤ میں تم کو تمہارا معبود دکھاؤں جو تم کو مصر سے نکال کر لایا ہے تم میرے پاس سونے کا زیور لاؤ اوس نے اون سب کو ایک جگہ پگھلا کر ایک بچھڑے کی شکل کا کالبد ڈھال لیا اور اوس میں ہوا کے آنے جانے کا ایسا رستہ رکھدیا کہ جس سے گائے بیل کی سی آواز برآمد ہوتی تھی لیکن صرف یہ راستہ ہی اوس کی آواز کا سبب نہ تھا بلکہ اصل وجہ اوسکی خود قرآن مجید سے ثابت ہوگی جو آگے آیت میں آنیوالا ہے یہ دیکھکر بنی اسرائیل جو مصر میں مصریوں کو گائے بیل پوجتے دیکھا کرتے تھے اسپر گرویدہ ہوگئے قربانیاں چڑھانے اور اس کی عبادت کرنے لگے حضرت ہارون علیہ السلام نے ہر چند سمجھایا مگر وہ کب مانتے تھے اس بات سے خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خبردار کیا کہ دیکھ تیرے پیچھے تیری قوم گمراہ ہوگئی سامری نے اون کو گمراہ کردیا یہ سنکر حضرت موسیٰ علیہ السلام غصہ سے بھرے ہوئے اون کے پاس آکر اون کو ملامت کرنے لگے ۱۲ از معالم و مدارک و کبیر و روح وغیرہ

۴ ع ۱۳ ۱۳

۲ قولہ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا الخ لوگوں نے عذر کیا کہ ہم کو سامری نے گمراہ کیا ہے ہم تو قوم قبط سے زیور مانگ لائے تھے جس طرح ہم اُسکو (بقیہ صفحہ آئندہ)

الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِىْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِىْ ○ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ

رحمٰن ہے پس پیروی کرو میری اور مانو حکم میرا کہا اُنھوں نے ہمیشہ رہیں گے ہم اوپر اس کے

رحمٰن ہے سو تم میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو انھوں نے جواب دیا کہ ہم تو جبتک موسیٰ ہمارے پاس

عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ○ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ

معتکف یہاں تک کہ پھر آوے طرف ہماری موسیٰ کہا اے ہارون کس چیز نے منع کیا تجھکو جس وقت کہ

واپس (ہوکر) آئیں (کی عبادت) پر برابر جمے بیٹھے رہیں گے (موسیٰ نے، کہا اے ہارون جب تم نے (ان کو) دیکھا تھا کہ یہ (بالکل)

رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ○ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِىْ ○ قَالَ يَبْنَؤُمَّ

دیکھا تو نے ان کو گمراہ ہوئے اس سے کہ نہ پیروی کرے میری کیا پس نافرمانی کی حکم میرے کی کہا اے بیٹے ماں میری کے

گمراہ ہو گئے تو (اس وقت) تم کو میرے پاس چلے آنے سے کون امر مانع ہوا تھا سو کیا تم نے میرے کہنے کے خلاف کیا ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے

لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِىْ وَلَا بِرَاْسِىْ ۚ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ

مت پکڑ داڑھی میری اور نہ سر میرا تحقیق میں ڈرا یہ کہ کہے تو جدائی ڈال دی

تم میری داڑھی مت پکڑو اور نہ سر کے بال پکڑو مجھکو یہ اندیشہ ہوا کہ تم کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان میں تفرقہ ڈالدیا

بَيْنَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِىْ ○ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ

درمیان بنی اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا بات میری کا کہا پس کیا ہے حال تیرا

اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا (پھر سامری کی طرف متوجہ ہوئے) کہا اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے

يٰسَامِرِىُّ ○ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً

اے سامری کہا کہ دیکھا میں نے اس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا لوگوں نے اس کو پس پکڑ لی میں نے ایک مٹھی خاک قدم

اُس نے کہا کہ مجھ کو ایسی چیز نظر آئی تھی جو اوروں کو نظر نہ آئی تھی۔ پھر میں نے اس فرستادہ (خداوندی کی سواری) کے نقش قدم سے

مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِىْ نَفْسِىْ ○ قَالَ

بھیجے ہوئے کے سے پس ڈالدیا میں نے اُسکو یعنی گائے کے بچے کے پیٹ میں اور اسی طرح اچھا دکھایا مجھکو جی میرے نے کہا

ایک مٹھی (بھر خاک) اُٹھالی تھی۔ سو میں نے وہ مٹھی (اس قالب کے اندر) ڈالدی اور میرے جی کو یہی بات پسند آئی آپنے فرمایا

فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِى الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ

پس جا پس تحقیق واسطے تیرے ہے بیچ زندگانی کے یہ کہ کہا کرے تو نہیں ہاتھ لگانا اور تحقیق

تو بس تیرے لئے اس (دنیوی) زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو یہ کہتا پھرا کرے گا کہ مجھکو کوئی ہاتھ نہ لگانا اور

لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِىْ ظَلْتَ عَلَيْهِ

واسطے تیرے ایک جگہ ہے وعدے کی ہرگز نہ پیچھے چھوڑا جاویگا اس سے اور دیکھ طرف معبود اپنے کے وہ جو ہو گیا تھا تو اوپر اس کے

تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں (یعنی آخرت میں جدا عذاب ہوگا) اور تو اپنے اس معبود (باطل) کو دیکھ جسپر تو جما ہوا

عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِى الْيَمِّ نَسْفًا ○ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ

معتکف ابھی جلا دیں گے ہم اس کو پھر اُڑا دیں گے ہم اُسکو بیچ دریا کے اُڑا کر سوائے اسکے نہیں کہ معبود تمہارا اللہ ہے

بیٹھا تھا (دیکھ) ہم اس کو جلا دینگے پھر اس (کی راکھ) کو دریا میں بکھیر کر بہادیں گے پس تمہارا (حقیقی) معبود تو صرف اللہ ہے

الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ○ كَذٰلِكَ نَقُصُّ

وہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ سمالیا ہے ہر چیز کو علم میں اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم

جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ (اپنے) علم سے تمام چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے (جسطرح ہمنے موسیٰ ع کا قصہ بیان کیا اسی طرح)

توضیح الکلام

بقیہ صفحہ سابقہ

آگ میں ڈالا کرتے ہیں اور چیزیں ڈھال کر بنا لیتے ہیں ایسے ہی سامری نے بھی ڈھالکر بچھڑا بنا دیا جس میں آواز بھی تھی اور کہدیا کہ یہ ہے تمہارا اور موسیٰ کا معبود موسیٰ اس کو بھول کر کوہ طور پر خدا سے ملنے گئے ہیں ۱۲

لے قوله اَنْ تَقُوْلَ الخ موسیٰ علیہ السلام چلتے وقت اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب بناکر وصیت کر گئے تھے کہ قوم میں اتفاق قائم رکھیو اب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کا حال دگرگوں دیکھا اور کہا جو کچھ کہا تو حضرت ہارون نے جواب میں یہ عرض کیا کہ آپ ہی کا تو حکم تھا کہ صلح قائم رکھنا میں نے اونکو گوسالہ پرستی سے بہت منع کیا جب نہ مانے تو چپکا الگ ہو بیٹھا اور اگر میں مقابلہ کرتا تو کچھ لوگ میرے ساتھ ہوتے اور کچھ سامری کے لہذا آپس میں نااتفاقی پھیل جاتی ۔ ۱۲

ٹے قوله فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِىُّ الخ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے اوس نے کہا میں نے رسول کی پاؤں کی مٹی لیکر اس میں ڈالدی تھی جس سے وہ بولنے لگا رسول سے حضرت جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں اسپر اگر کسی کو یہ سوال ہو کہ اوس نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کیونکر پہچانا تو اوس کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو روایت منقول ہے بیان کر دینا کافی ہے کہ جب فرعون بچوں کو قتل کرتا تھا تو سامری کی ماں نے اوس کو ایک غار میں چھپا دیا تھا تاکہ ذبح ہونے سے محفوظ رہے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اوسکو پرورش کرایا اس لئے وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اوس صورت سے پہچانتا تھا اگر اسپر بھی کسی کو شبہہ ہو کہ وہ تو قریہ سامرہ کی طرف منسوب ہے اور ذبح مخصوص تھا بنی اسرائیل کیساتھ جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اوسکا باپ یا دادا قریہ سامرہ سے بنی اسرائیل میں آ بسا ہو اور بعد بنی اسرائیل میں آ جانیکے ان ہی میں شمار ہونے لگا ہو اور اوسکو یہ معلوم ہوناکہ جبرئیل کے گھوڑے کے سم تلے کی خاک میں یہ تاثیر ہے اوسی روایت کی بنا پر ہے جسکا ذکر ہو چکا اور بقول بعض راویان اس بنا پر ہے کہ اوس نے کہا میرے دل میں خود بخود یہ بات آئی کہ اس میں تحسیس زندگی کا اثر ہوگا۔ یہ روایات درمنثور اور روح المعانی میں موجود ہیں ۱۲

عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ۝

اور پر تیرے خبروں اُس چیز کی سے کہ تحقیق پہلے گذری اور تحقیق دیا ہم نے تجھ کو اپنے پاس سے ذکر

ہم آپ سے اور واقعات گذشتہ کی خبریں بیان کرتے رہتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہو (یعنی قرآن)

مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝ خَالِدِينَ

جو کوئی منہ پھیرے اُس سے بس تحقیق وہ اُٹھاوے گا دن قیامت کے بوجھ ہمیشہ رہنے والے

جو لوگ اس سے روگردانی کریں گے سو وہ قیامت کے روز بڑا بھاری بوجھ (عذاب کا) لادے ہوں گے (اور) وہ اُس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے

فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَ

بیچ اُس کے اور بُرا ہے واسطے اُن کے دن قیامت کے بوجھ اُس دن کہ پھونکا جاوے گا بیچ صور کے اور

اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لئے بُرا (بوجھ) ہوگا۔ جس روز صور میں پھونک ماری جاوے گی (جس سے مُردے زندہ ہو جاویں گے) اور

نَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ

اکٹھا کریں گے ہم گنہگاروں کو اُس دن کیری آنکھوں سے آہستہ کہتے ہوں گے درمیان اپنے نہیں رہے تم

ہم اُس روز مجرم (یعنی کافر) لوگوں کو (میدان قیامت میں) اس حالت سے جمع کریں گے کہ آنکھوں سے اندھے ہوں گے چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم لوگ

إِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً

مگر دس دن ہم خوب جانتے ہیں اُس چیز کو کہ کہتے ہیں جس وقت کہے گا بہتر اُن کا راہ میں

(قبروں میں) صرف دس روز رہے ہو گے جس (مدت) کی نسبت وہ بات چیت کریں گے اُس کو ہم خوب جانتے ہیں (کہ وہ کس قدر ہو) جبکہ ان سب میں کا زیادہ

إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا

نہ رہے تھے تم مگر ایک روز اور سوال کرتے ہیں تجھ کو پہاڑوں سے پس کہہ اُڑا دے گا اُن کو

صائب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ نہیں تم تو ایک ہی روز (قبر میں) رہے ہو اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں انکا کیا حال ہوگا) سو آپ فرما دیجیو

رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا

رب میرا اُڑا دینا کر بس چھوڑ دیوے گا اس زمین کو میدان صاف نہیں دیکھے گا تو بیچ اُس کے کجی

کہ میرا رب ان کو بالکل اُڑا دے گا پھر زمین کو ایک میدان ہموار کر دے گا کہ جس میں تو (اے مخاطب)

وَلَا أَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ

اور نہ اونچان یعنی ٹیلہ اُس دن پیچھے چلیں گے پکارنے والے کے نہیں کجی واسطے اُس کے اور نیچی ہو جاویں گی

نہ ناہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی دیکھے گا اس روز سب کے سب (خدائی) بلانے والے (یعنی صور پھونکنے والے فرشتے) کے کہنے پر ہو لیں گے اسکے سامنے

الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝ يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ

آوازیں واسطے رحمن کے پس نہ سنے گا تو مگر آواز آہستہ اُس دن نہ فائدہ دے گی شفاعت

(کسی کا) کوئی ٹیڑھا پن نہ رہے گا۔ اور تمام آوازیں اللہ کے سامنے (مارے ہیبت کے) دب جاویں گی سو تو (اے مخاطب) بجز پاؤں کی آہٹ کے اور کچھ نہ سنے گا اس روز کسی کو

إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

مگر اس کو کہ اذن دیا ہے واسطے اُسکے رحمن نے اور پسند کیا ہو واسطے اُسکے کہنا جانتا ہے جو کچھ آگے اُنکے ہے

کسی کی سفارش نفع نہ دے گی۔ مگر ایسے شخص کو کہ جسکے واسطے اللہ تعالیٰ نے اجازت دیدی ہو اور اُس شخص کیواسطے بولنا پسند کر لیا ہو۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کے اگلے پچھلے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ

اور جو کچھ پیچھے اُنکے ہے اور نہیں گھیرتے اُس کو علم کر اور ذلیل ہو گئے منہ واسطے زندہ

احوال کو جانتا ہے اور اس کو ان کا علم احاطہ نہیں کر سکتا اور اس روز تمام چہرے اس حی و قیوم کے سامنے جھکے ہوں گے

کہ جس کے لئے رحمان اجازت دیگا اور اس کے حق میں سفارش پسند کریگا اس کے لئے شفاعت کارگر ہوگی نہ کسی دوسرے کیلئے اور وہ رحمان والے لوگ ہیں اور وہ رحمان والے لوگ ہیں کہ ان کی شفاعت حق کو پسند ہوگی اور کفار کے لئے شفاعت کی کسی کو اجازت ہی نہ ہوگی ۱۲ خواص الکلام۔ ۵ قولہ ویسئلونک عن الجبال سے آشنا ہمک دنبل اور زخموں کیلئے اور جو پھوڑا پھنسی وغیرہ مدل میں ہو جاوے اُس کو ایک پاک برتن میں فارسی سیاہی سے لکھ کر روغن بنفشہ سے دھو کر اس جگہ ملے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو ۱۲ از اعمال

نزول الکلام۔ ۵ قولہ ویسئلونک عن الجبال الخ بنی ثقیف کے سفر کوں نے رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پہاڑوں کا باوجود ان کی عظمت اور سختی کے قیامت کے دن کیا حال ہوتا ہے اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ توضیح الکلام۔ ۵ قولہ ویسئلونک عن الجبال الخ یعنی لوگ آپ سے پہاڑ جیسی سخت اور بڑی جسم والی شے کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس دن اُن کا کیا حال ہوگا تو آپ اُن سے جواباً ارشاد فرمادیجئے کہ میرے پروردگار کی بے شمار قوت کے سامنے انکی کیا حقیقت ہے وہ تو ان کو گرد و غبار کیطرح بنا کر چو طرفا اس طرح بکھیر دیگا کہ روئی کے گالے کیطرح اُڑتے اُڑتے پھریں گے اور جہاں پہاڑ تھے اس زمین کو صاف چٹیل میدان بنادے گا غرض اس قدر اونچی اور مضبوط چیز کو ایسا نابود اور دیگا کہ نشان تک باقی نہ رہے گا ع

۵ ع ۱۵ ۴

کف دست میدان صفصف زمین ۵ قولہ وخشعت الاصوات الخ قیامت کے دن اُس پتھر پر جو بیت المقدس میں ہے حضرت اسرافیل علیہ السلام کھڑے ہو کر بلند آواز سے اسطرح پکاریں گے کہ اے بوسیدہ ہڈیو اور اے گوشتو اور اے بکھری ہوئی کھالو رحمن کے حضور میں چلو تمھاری پیشی ہے تو اُس دن سب لوگ بغیر اس کے کہ ادھر اودھر کو مڑیں سیدھے اس آواز پر لگ لیں گے اور میدان حشر میں جمع ہو جائیں گے کہ خوف کے مارے کسی کی آواز زور سے نہ نکلے گی ۱۲ اور اُس دن بجز اُس شخص کے جسکو شفاعت کی اجازت ملی ہوگی اور اُس کی بات بھی پسندیدہ خدا ہوگی اور کسی کی شفاعت کارگر نہ ہوگی نہ ان معبودوں کی جن کو فرضی طور پر اُس دن کام آنے کی اُمید پر پوجتے ہیں یا یہ مطلب

الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ

قائم رہنے والے کے اور تحقیق نامراد ہوا جس نے اٹھایا ظلم اور جو کوئی عمل کرے نیکیوں میں سے اور

اور ایسا شخص تو (ہر طرح) ناکام رہے گا جو ظلم (یعنی شرک) لیکر آیا ہوگا اور جس نے نیک کام کئے ہوں گے اور

هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ○ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا

وہ مومن ہو پس نہیں ڈرے گا ظلم سے اور نہ توڑنے سے اور اسی طرح اتارا ہے ہمنے اس کو قرآن

وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا سو اس کو (کامل ثواب ملے گا) نہ کسی کا زیادتی کا اندیشہ ہوگا اور نہ کمی کا اور ہمنے اسی طرح اس کو عربی قرآن کرکے نازل کیا

عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ

عربی اور طرح طرح سے بیان کیا ہے ہمنے بیچ اس کے ڈرانا تاکہ وہ ڈریں یا پیدا کرے واسطے ان کے

اور اسمیں ہم نے طرح طرح سے وعید بیان کی ہے تاکہ وہ (سننے والے) لوگ ڈر جائیں یا یہ قرآن ان کے لئے کسی قدر (تو)

ذِكْرًا ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ

یاد پس بہت بلند مرتبہ ہے اللہ بادشاہ برحق اور مت جلدی کر ساتھ قرآن کے پہلے اس سے

سمجھ پیدا کردے۔ سو اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے بڑا عالیشان ہے۔ اور قرآن (پڑھنے) میں قبل اسکے کہ آپ پر اسکی وحی پوری

اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ؗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ

کہ تمام کی جاوے طرف تیری وحی اس کی اور کہہ اے رب میرے زیادہ دے مجھکو علم اور البتہ تحقیق عہد کیا تھا ہمنے

نازل ہوچکے عجلت نہ کیا کیجئے اور آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے اور اس سے (بہت زمانہ) پہلے ہم

اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ع ○ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

طرف آدم کی پہلے اس سے پس بھول گیا اور نہ پایا ہمنے واسطے اس کے قصد خلاف کا اور جب کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے

آدم کو ایک حکم دے چکے تھے سو ان سے غفلت (اور بے احتیاطی) ہوگئی اور ہم نے ان میں پختگی نہ پائی اور وہ وقت یاد کرو جبکہ ہم نے فرشتوں سے

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ○ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ

سجدہ کرو واسطے آدم کے پس سجدہ کیا انھوں نے مگر ابلیس نے نہ مانا پس کہا ہم نے اے آدم تحقیق

ارشاد فرمایا کہ آدم کے سامنے سجدہ (تحیت) کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے (کہ) اسنے انکار کیا۔ پھر ہمنے آدم سے کہا کہ اے آدم (یاد رکھو)

هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ○

یہ دشمن ہے واسطے تیرے اور واسطے جورو تیری کے پس نہ نکالدیوے تم دونوں کو بہشت سے پس محنت میں جا پڑے تو

یہ بلاشبہ تمہارا اور تمہاری بی بی کا (اسوجہ سے) دشمن ہے اگر تمہارے معاملہ میں یہ مردود ہوا) سو کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے پھر تم مصیبت میں پڑجاؤ

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ○ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا

تحقیق واسطے تیرے ہے یہ کہ نہ بھوکا رہے تو بیچ اسکے اور نہ ننگا رہے تو اور یہ کہ نہ پیاسا رہے تو بیچ اس کے اور نہ

یہاں جنت میں تو تمہارے لئے یہ (آرام) ہے کہ تم نہ کبھی بھوکے رہوگے اور نہ ننگے رہوگے اور نہ یہاں پیاسے ہوگے اور نہ

تَضْحٰى ○ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى

دھوپ کھاوے پس وسوسہ کیا طرف اس کی شیطان نے کہا اے آدم آیا دلالت کروں میں تجھکو اوپر

دھوپ میں تپوگے پھر ان کو شیطان نے بہکایا کہنے لگے کہ اے آدم کیا میں تم کو ہیشگی (کی خاصیت) کا

شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ○ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا

درخت ہمیشہ رہنے کے اور ایسی بادشاہی کے کہ نہ پرانی ہو پس کھایا دونوں نے اسمیں سے پس ظاہر ہوگئی ان کو شرمگاہ ان دونوں کی

درخت بتلادوں اور ایسی بادشاہی کہ جسمیں کبھی ضعف نہ آوے سو اس سکھانے سے دونوں نے اس درخت سے کھالیا تو ان دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الخ یعنی یہ قرآن اس خوبی کے ساتھ اس نے اسلئے نازل کیا ہے کہ جو بخل وجہل وغیرہ اوصاف سے بری ہے اسمیں اس کا کوئی نفع و نقصان نہیں وہ ان باتوں سے پاک ہے اور حق ہے اس کی ملک اور ذات دائم قائم ہے اس لئے اس نے انکی بہبودی کے لئے ایسا قرآن نازل کیا ۱۲ ۵۲ قولہ وَلَا تَعْجَلْ الخ یعنی جس طرح قرآن شریف پر عمل کرنا اور اس کی نصیحت ماننا جس کا ذکر اوپر ہوچکا تبلیغ کے متعلق ایک حق ہے کہ اس کی تعمیل ہر مکلف کیلئے ضروری ہے اسی طرح بعض آداب بھی ہیں جن کا تعلق قرآن پاک اور اس کے نازل کرنے سے ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ آپ جبرئیل کے ساتھ ساتھ نہ پڑھا کیجئے اور اس کا اندیشہ نہ کیا کیجئے کہ شاید آپ بھول جاویں اگرچہ اس سے پہلے سورۂ قیامت میں بھی منع فرماکر تسلی کردی تھی کہ ہم تمکو قرآن شریف بھولنے نہ دینگے اس کا یاد رکھوانا اور لوگوں تک پہونچوانا ہمارا ذمہ ہے لیکن بندہ بشر ہے شاید حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہوں لہٰذا یاد دلاکر پڑھنے اور سیکھنے کا طریقہ تعلیم فرمادیا اور بھول چوک پر حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کی بھول کی حکایت بیان فرمائی سورۂ قیامت میں اس مضمون کی آیت یہ ہے کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ الخ آگے فرماتے ہیں کہ البتہ اپنی علم کی زیادتی کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہا کرو تاکہ وحی آتی رہے اور آپ کے علم میں زیادتی ہو وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اسمیں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ خزانہ ہمارے پاس ہے اسمیں سے جس قدر ہم جس کو چاہتے ہیں عطا کر دیتے ہیں بندہ علام الغیوب نہیں ہوسکتا ۱۲

ع ٦ ۔ ١١ ۔ ١٥

۵۳ قولہ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ الخ یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام کی عصمت اور برات کی عمدہ دستاویز ہے حق سبحانہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ ہمارے علم میں ان کا ارادہ گناہ کرنا آیا ہی نہیں اور جو شے خدا تعالیٰ کے علم میں نہ ہو وہ عدم محض ہے ۱۲ نزول الکلام ۵۲ قولہ وَلَا تَعْجَلْ الخ حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لایا کرتے تھے تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ کہیں وحی کا کوئی لفظ بھول نہ جاویں جلدی جلدی جبرئیل کے ساتھ ہی ساتھ خود بھی پڑھنے لگتے تھے اس پر اس کی ممانعت کے لئے یہ آیت نازل ہوگی ۱۲

يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؗ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ۖ

اور شروع کیا دونوں نے گانٹھنے اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے اور نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس گمراہ ہو گیا

اور (اپنا بدن ڈھانکنے کو) دونوں اپنے اوپر جنت کے (درختوں کے) پتے چپکانے لگے۔ اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا سو غلطی میں پڑ گئے۔

ثُمَّ اجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا

پھر برگزیدہ کیا اُس کو رب اُس کے نے پس پھر آیا اوپر اُس کے اور راہ دکھائی کہا اُترو تم اُس سے

پھر جب انہوں نے معذرت کی تو) اُن کو ان کے ربّ نے (زیادہ) مقبول بنا لیا سو اُن پر توجہ فرمائی اور راہ راست پر (ہمیشہ) قائم رکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں

جَمِيْعًا ۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۵

اکٹھے بعضے تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں پس اگر آوے تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت

کے دونوں جنت سے اترو اور دنیا میں) ایسی حالت سے (جاؤ) کہ ایک کا دشمن ایک ہوگا۔ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ

پس جس نے پیروی کی ہدایت میری کی پس نہ گمراہ ہوگا اور نہ ایذا کھینچے گا اور جس نے منہ پھیرا

(کا ذریعہ یعنی رسول یا کتاب) پہونچے تو (تم میں) جو شخص میری اس ہدایت کا اتباع کرے گا تو وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) شقی (دوزخی) ہوگا اور جو شخص

ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝

یاد میری سے پس تحقیق واسطے اُس کے معیشت ہو تنگ اور اٹھاویں گے ہم اُس کو دن قیامت کے اندھا

میری اس نصیحت سے اعراض کریگا تو اسکے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز ہم اس کو اندھا کر کے (قبر سے) اٹھائیں گے وہ (تعجب)

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ

کہے گا اے رب میرے کیوں اُٹھایا مجھکو اندھا اور تحقیق تھا میں دیکھنے والا کہے گا اسی طرح

کہے گا اے میرے رب آپنے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اُٹھایا میں تو (دنیا میں) آنکھوں والا تھا۔ ارشاد ہوگا کہ ایسا ہی

اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ

آئی تھیں تیرے پاس نشانیاں ہماری پس بھول گیا تو انکو اور اسی طرح آج بھلا یا جاوے گا تو اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم

(تجھ سے عمل ہوا تھا اور یہ کہ تیرے پاس ہمارے احکام پہونچے تھے پھر تو نے ان کا کچھ خیال نہ کیا اور ایسا ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جاویگا اور اسی طرح ہر شخص کو

مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ

اُس شخص کو کہ حد سے نکل گیا اور نہ ایمان لایا ساتھ نشانیوں رب اپنی کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور

ہم (مناسب عمل کی) سزا دیں گے جو حد (طاعت) سے گذر جاوے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لاوے اور واقعی آخرت کا عذاب ہے بڑا سخت اور

اَبْقٰى ۝ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ

بہت باقی رہنے والا ہو کیا پس نہیں راہ دکھاتا ان کو یہ کہ کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے اُن سے قرنوں سے کہ چلتے ہیں

بڑا دیر پا کیا ان لوگوں کو (ابتک) اس سے بھی ہدایت نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر چکے ہیں کہ ان (میں سے بعض) کے

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ۝ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

بیچ گھروں ان کے کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے صاحبوں عقل کے اور اگر نہ ہوتی ایک بات

رہنے کے مقامات میں یہ لوگ بھی چلتے (پھرتے) ہیں اسمیں تو اہل فہم کے لئے (کافی) دلائل موجود ہیں۔ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ؕ فَاصْبِرْ عَلٰى

کہ پہلے ہو چکی پروردگار تیرے کی طرف سے البتہ ہوتا عذاب چمٹ جانے والا اور اگر نہ ہوتا مدہ مقرر پس صبر کر اوپر

پہلے سے فرمائی ہوئی نہ ہوتی اور (عذاب کے لئے) ایک میعاد معین نہ ہوتی (کہ وہ قیامت کا دن ہے) تو عذاب لازمی طور پر ہوتا سو جب عذاب کا ہونا یقینی ہو تو

توضیح الکلام ۔ ے قولہ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ الخ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام باغ سے نکالے گئے تھے یا جب توبہ کی تھی اُسی وقت آدم سے کہدیا تھا کہ دنیا میں تمہارے پاس یعنی تمہاری اولاد کے پاس ہدایت آیا کرے گی رسول اور آسمانی کتابیں پھر جو اس ہدایت پر چلے گا وہ اس سیدھے رستہ سے جو انسان کو دارالخلد تک پہونچاتا ہے نہ بہکے گا نہ خراب ہوگا اور جو اس ہدایت سے منھ موڑیگا اس کے واسطے دو سزائیں ہونگی ایک دنیوی فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً الخ کہ اس کیلئے زندگی تنگ ہوگی اکثر مفسرین نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کو دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اس پر ضرور یہ شبہ ہوگا کہ کفار تو بڑی فراخ زندگی بسر کرتے ہیں جواب یہ ہے کہ کافر مال اور جاہ کا بڑا حریص ہوتا ہے جس سے اس کو ہر گھڑی اسی کی پریشانی اور فکر رہتی ہے اگرچہ حلال و حرام کی تمیز اسکو نہ ہو سکے باعث یہاں کافر جنت میں ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے اور ظاہر ہے کہ حریص کو کبھی سیری نہیں ہوتی برخلاف مومن کے کہ اسکی نظر دار آخرت پر ہوتی ہو اسکو کسی تکلیف میں تکلیف معلوم نہیں ہوتی اور یہ بات بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت چھوڑ دینے سے دنیا میں بلائیں اُترتی ہیں سیکڑوں قومیں ایسی ہیں کہ ان کی بربادی اور تباہی اسی بنا پر ہوگئی چنانچہ اسی کی تاکید کے لئے فرمایا کہ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا الخ اور بقول بعض مفسرین اس تنگی سے قبر کی تنگی یا آخرت کی تنگی مراد ہے دوسری سزا ایسے شخص کیلئے یہ ہوگی کہ اس کو قیامت کے دن اندھا اُٹھایا جائیگا وہ کہیگا کہ میں تو اچھا خاصا آنکھوں والا تھا مجھ کو تو نے آج مجھے اندھا کیوں اُٹھایا

ع ۱۳ ‏ ۱۶

جواب ملے گا کہ تو بھی تو ہماری آیتوں سے دنیا میں اندھا بنا ہوا تھا آخرت میں اندھا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ جسمانی تاریکی میں مبتلا کیا جائے گا اُسکو نور روحانی نصیب نہ ہوگا۔
بعض مفسرین پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا کہ رَاَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ اور فرمایا اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ اور ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ انہیں
دیکھنے کی قوت ہوگی تو اندھے کیا ہوئے تو جواب یہ ہے کہ قبر سے جس وقت اٹھیں گے اُس وقت وہ لوگ اندھے ہوں گے اور یہ اندھا پن کچھ دیر کے بعد دور ہو جائیگا لبقیہ آئندہ

مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج

اُس چیز کے کہ کہتے ہیں اور تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور پہلے ڈوبنے اُس کے سے

آپ اُن کی دکھ آمیز باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد (و ثنا) کے ساتھ (اُس کی) تسبیح کیجئے (اسمیں نماز بھی آگئی) آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً نماز فجر) اور اس کے غروب سے پہلے

وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ○ وَلَا

اور کچھ گھڑیوں رات کی سے پس تسبیح کر اور کناروں دن کے سے شاید کہ تو راضی ہو اور نہ دراز کر

(مثلاً نماز ظہر و عصر) اور اوقات شب میں (بھی) تسبیح کیا کیجئے (مثلاً نماز مغرب و عشا) اور دن کے اول و آخر میں تاکہ (آپ کو ثواب ملے) آپ (اس سے) خوش ہوں اور

تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ

ہرگز دونوں آنکھوں اپنی کو طرف اُس چیز کی کہ فائدہ دیا ہے ہم نے ساتھ اُس کے لوگوں کو اُن میں سے آرائش زندگانی

ان چیزوں کی طرف آپ آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھئے جن سے ہم نے کفار کے مختلف گروہوں کو ان کی آزمائش کے لئے متمتع کر رکھا ہے کہ وہ (محض) دنیوی زندگی

الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ وَاْمُرْ

دنیا کی تو کہ آزمادیں ہم ان کو بیچ اُسکے اور رزق پروردگار تیرے کا بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والا ہے اور حکم کر

رونق ہے اور آپکے رب کا عطیہ (جو آخرت میں ملیگا) بدرجہا بہتر ہے اور دیرپا ہے اور اپنے متعلقین کو (یعنی اہل خاندان کو یا مومنین کو) بھی نماز کا حکم

اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ

لوگوں اپنوں کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اوپر اُس کے نہیں سوال کرتے ہم تجھ سے رزق ہم

کرتے رہئے اور خود بھی اس کے پابند رہئے. ہم آپ سے معاش (کموانا) نہیں چاہتے

نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ

رزق دیتے ہیں تجھ کو اور عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور کہا انھوں نے کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس کوئی نشانی

معاش تو آپکو ہم دیں گے. اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے اور وہ لوگ (عناداً) یوں کہتے ہیں کہ یہ (رسول) ہمارے پاس کوئی نشانی (نبوت کی)

رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ وَلَوْ

رب اپنے سے کیا نہیں آئی ان کے پاس دلیل اس چیز کی کہ بیچ کتابوں پہلی کے ہے اور اگر

کیوں نہیں لاتے. (جواب یہ ہے کہ) کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کے مضامین کا ظہور نہیں ہو چکا اور اگر

اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ

ہم ہلاک کرتے اُن کو ساتھ عذاب کے پہلے اس سے البتہ کہتے اے پروردگار ہمارے کیوں نہ

ہم ان کو قبل قرآن آنے کے (سزائے کفر میں) کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ (بطور عذر کے) یوں کہتے کہ اے ہمارے رب آپنے

اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ

بھیجا تو نے طرف ہماری پیغمبر پس پیروی کرتے ہم نشانیوں تیری کی پہلے اس سے

ہمارے پاس کوئی رسول (دنیا میں) کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم آپ کے احکام پر چلتے قبل اس کے کہ ہم (یہاں خود)

نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ○ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ج

کہ ذلیل ہوتے اور رسوا ہوتے کہہ کہ ہر ایک انتظار کرنے والا ہے پس انتظار کرو تم

بےقدر ہوں اور (دوسروں کی نگاہ میں) رسوا ہوں. آپ کہہ دیجئے کہ (ہم) سب انتظار کر رہے ہیں سو (چندے) اور انتظار کر لو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ○ ع

پس البتہ جانو گے تم کون ہیں صاحب راہ سیدھی کے اور کس نے راہ پائی

اب عنقریب تم کو (بھی) معلوم ہو جاویگا کہ راہ راست والے کون ہیں اور وہ کون ہے جو (منزل) مقصود تک پہونچا

بقیہ صـ ۴۵۱ اہذا النارس آیات میں رہا اور خدا گشت تصیر اسب کا نہیں کہیں گے کیونکہ بعض کافر دنیا میں بھی تو اندھے ہیں۔ اور بعض مفسرین نے اس آیت لم حشرتنی اعمٰی الخ کی یہ تفسیر کی ہے کہ الٰہی میں تو دنیا میں بڑا زبان آور تھا یہ کیا ہوا کہ یہاں بالکل گونگا بے زبان ہو گیا نہ کوئی بات سوجھتی ہے اور نہ بولا جاتا ہے ١٢

صفحہ ہٰذا

نزول الکلام۔ لـه قولہ ولا تمدن عینیک الخ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دولتکدہ میں ایک روز کوئی مہمان آنازل ہوئے اُس وقت کوئی سامان اُسکی ضیافت کا موجود نہ تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کو ایک یہودی کے پاس کچھ آٹا قرض لینے روانہ فرمادیا اور کہلا بھیجا کہ میں اس کی قیمت رجب کا چاند نظر آنے تک ادا کر دونگا یہودی نے کہا کہ میں محمدؐ سے قرض کا معاملہ نہیں کرتا البتہ کوئی چیز گروی رکھ جاؤ تو آٹا لے جاؤ اس وقت فوراً تسلی خاطر مبارک کیلئے یہ آیت نازل ہوئی اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ گروی رکھوا کر آٹا منگوایا اور مہمان کے آداب پورے فرمائے ١٢

خواص الکلام۔ لـه قولہ ولا تمدن سے للتقوٰی تک لکھ کر باندھ لے تو اگر شادی نہ ہوتی ہو تو شادی ہو جائے بھول چوک دور ہو جائے مریض ہو تو شفا پائے فقیر ہو تو تونگر ہو جائے ١٢

توضیح الکلام لـه قولہ وامر اہلک الخ چونکہ احتمال تھا کہ شاید کفار کی زیب و زینت اور انکے دنیوی ساز و سامان دیکھ کر دل پر کچھ حسرت پیدا ہوتی ہو اس لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنے متعلقین کو توشۂ آخرت یعنی نماز کی تاکید کرو اور خود بھی اس پر جمے رہو اور ہم آپ سے اُن کا رزق طلب نہیں کرتے لہذا اُن کے واسطے ایسے رزق کی فکر نہ کیجئے جس کی تحصیل میں مشغول رہنا ضروری طاعات سے مانع ہو کیونکہ روزی دینے والے تو ہم ہیں خلاصہ یہ کہ اصلی مقصود دنیا کمانا نہیں ہے بلکہ دین کمانا مقصود ہے اگر دین ہی کو کماتے ہوئے اس طرح دنیا کمائی جائے کہ دین کے کمانے میں ذرا خلل نہ ہو تو اس کی اجازت ہے بلکہ بعض اوقات ضروری ہے۔ اور عاقبت کی بہتری پرہیزگاری پر منحصر ہے اس لئے پرہیزگاری میں کوشش بلیغ کرنا چاہئے ١٢ **لـه** قولہ قل کل الخ یعنی ان سے کہو کہ ذرا انتظار کرو مرنیکے بعد تم کو آپ معلوم ہو جائیگا

ع ٨ / ١٧

کہ کون کامیاب ہوا اور کون ناکام رہا ١٢

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۤءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشَرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ الانبیاء مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

حروفہا ۵۱۵۴ کلماتہا ۱۱۸۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ

نزدیک آیا ہے واسطے لوگوں کے حساب اُن کا اور وہ بیچ

ان (منکر) لوگوں سے ان کا (وقت) حساب نزدیک آپہونچا اور یہ (ابھی)

غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ○ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا

غفلت کے منہ پھیرے ہیں نہیں آیا ان کے پاس کچھ ذکر پروردگار ان کے سے نیا مگر

غفلت میں (پڑے) ہیں (اور) اعراض کئے ہوئے ہیں ان کے پاس اُن کے رب کی طرف سے جو نصیحت تازہ (حسب حال) آتی ہے

اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ○ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى

سنتے ہیں اُس کو اور کھیلتے ہیں غفلت میں ہیں دل ان کے اور چھپا کرے مصلحت کی

یہ اُس کو ایسے طور سے سنتے ہیں کہ (اُس کے ساتھ) ہنسی کرتے ہیں (اور) ان کے دل متوجہ نہیں ہوتے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ

اُن لوگوں نے کہ ظلم کیا تھا نہیں یہ مگر آدمی مانند تمہاری کیا پس آتے ہو سحر کے پاس

اور یہ (لوگ) یعنی ظالم (اور کافر لوگ) (آپس میں) چپکے چپکے سرگوشی کرتے ہیں کہ یہ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) محض تم جیسے ایک (معمولی) آدمی ہیں تو

وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ○ قُلْ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ

اور تم دیکھتے ہو کہا پیغمبر نے پروردگار میرا جانتا ہے بات بیچ آسمان کے اور زمین کے

کیا تم پھر بھی جادو کی بات سننے کو (اُن کے پاس) جاؤ گے حالانکہ تم جانتے ہو پیغمبر نے فرمایا کہ میرا رب ہر بات کو (خواہ) آسمان میں (ہو) اور (خواہ) زمین میں

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ

اور وہ ہے سننے والا جاننے والا بلکہ کہا انھوں نے پریشان خیال ہیں بلکہ

(ہو) جانتا ہے اور خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے بلکہ یوں (بھی) کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خیالات ہیں بلکہ انھوں نے

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ○ مَآ

باندھ لیا ہے اُس کو بلکہ وہ شاعر ہے پس چاہیے کہ لاوے ہمارے پاس کوئی نشانی جیسے بھیجے گئے پہلے پیغمبر نہیں

(یعنی پیغمبر نے) اس کو تراش لیا ہے بلکہ یہ ایک شاعر شخص ہیں تو ان کو چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی نشانی لاویں جیسا پہلے لوگ رسول بنائے گئے تھے

اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنَا

ایمان لائی تھی پہلے اُن کے کوئی بستی کہ ہلاک کیا ہم نے اُس کو کیا پس وہ ایمان لاویں گے اور نہیں بھیجے ہم نے

پہلے کوئی بستی والے جن کو ہم نے ہلاک کیا ہے ایمان نہیں لائے سو کیا یہ لوگ ایمان لے آویں گے اور ہم نے آپ سے

قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ

پہلے تجھ سے مگر مرد کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف ان کی پس سوال کرو اہل ذکر والوں سے اگر ہو تم

قبل صرف آدمیوں ہی کو پیغمبر بنایا جن کے پاس ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو اگر تم کو یہ بات

خواص الکلام سورۂ انبیاء علیہم السلام

جس کی نیند بوجہ بیماری یا کسی فکر و خوف کے جاتی رہی ہو یہ سورت ہرن کی جھلی پر لکھ کر اس کی کمر میں باندھو انشاء اللہ تعالیٰ خوب نیند آئے گی کہ بغیر تعویذ کھولے آنکھ نہ کھلے گی ۱۲ از اعمال توضیح الکلام۔

الجزء السابع عشر (۱۷)

قولہ اقترب الخ یعنی انسان کے حساب کا وقت تو قریب آ لگا اور وہ غفلت ہی میں پڑا ہوا خدا تعالیٰ کے فرستادوں سے منہ موڑ رہا ہے اور جو کوئی نئی بات وعظ و پند کی اس کے کانوں میں پڑتی ہے تو اس کی طرف کھیل کود میں توجہ بھی نہیں کرتا مفسرین کے نزدیک حساب سے قیامت کے دن کا حساب مراد ہے اور گو وہ ابھی صدہا ہزار برس کے بعد آئے لیکن چونکہ آنیوالی چیز ہر گھڑی قریب ہی ہوتی جاتی ہے اس لئے فرمایا کہ اقترب جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ آنیوالی شے سے زیادہ نزدیک کوئی چیز نہیں اور گذر جانیوالی چیز سے دور کوئی شے نہیں ۱۲

قولہ واسرّوا النجوی الخ یہاں سے لوگوں کی عادات رذیلہ اور اعراض و غفلت اور کھیل و کود کا بیان ہی فرماتے ہیں یہ لوگ چپکے چپکے سرگوشی کرتے ہیں یعنی یہ باتیں جن کا ذکر آگے آتا ہے باہم پوشیدہ طور سے کرتے تھے نہ اس وجہ سے کہ ان کو کچھ مسلمانوں کا اندیشہ اور خوف تھا اس لئے کہ مکہ معظمہ میں مسلمان ضعیف تھے اُن کا ڈر ہی کیا ہوتا بلکہ اس لئے کہ اسلام کی اشاعت نہ ہونے ...

... ہو نہ ہیبت ازدہشت جیسا ہے ۱۲ مترجم (ل) الکلام۔ قولہ ... ہیں تو کوہ صفا کو سونے کا پہاڑ بنا دیجیے حضرت جبرئیل امین اسی وقت نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمدؐ اگر تم چاہو تو ایسا کر دیا جائے لیکن ...

لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا

نہیں جانتے — اور نہیں کیا تھا ہم نے اُن کو ایسا بدن کہ نہ کھاتے کھانا — اور نہ تھے

معلوم نہ ہو تو اہل کتاب سے دریافت کرلو اور ہم نے ان رسولوں کے ایسے بدن نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں (یعنی فرشتہ نہ بنایا تھا)

خٰلِدِينَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا

ہمیشہ رہنے والے — پھر سچا کیا ہم نے ان سے — وعدہ — پس نجات دی ہم نے ان کو — اور جس کو چاہا — اور ہلاک کیا ہم نے

اور وہ حضرات ہمیشہ رہنے والے نہیں ہوئے۔ پھر ہم نے جو اُنسے وعدہ کیا تھا اسکو سچا کیا یعنی ان کو اور جن جن کو (نجات دینا) منظور ہوا ہم نے نجات دی

الْمُسْرِفِينَ ۝ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ (ع)

حد سے نکل جانے والوں کو — البتہ تحقیق اُتاری ہم نے طرف تمہاری کتاب بیچ اس کے مذکور ہے تمہارا — کیا پس نہیں سمجھتے تم

اور حد (اطاعت) سے گزرنے والوں کو ہلاک کیا۔ ہم تمہارے پاس ایسی کتاب بھیج چکے ہیں کہ اس میں تمہاری نصیحت کافی (موجود ہے)۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا

اور کتنی ہلاک کیں ہم نے بستیاں — کہ تھیں — ظلم کرنے والیاں — اور پیدا کی ہم نے پیچھے ان کے — قوم

(اور نہیں سمجھتے) اور ہم نے بہت سی بستیاں جہاں کے رہنے والے ظالم (یعنی کافر) تھے غارت کر دیں اور اُن کے بعد دوسری قوم پیدا کر دی

اٰخَرِينَ ۝ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ (ط) لَا تَرْكُضُوا

اور — پس جب دیکھا انھوں نے عذاب ہمارا ناگہاں وہ اس میں سے دوڑنے لگے — مت دوڑو

سو جب ان ظالموں نے ہمارا عذاب آتا دیکھا تو اس بستی سے بھاگنا شروع کیا — بھاگو مت

وَارْجِعُوا إِلٰى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُونَ ۝ قَالُوا

اور پھر جاؤ طرف اُس جگہ کی کہ آرام دیے گئے تم بیچ اسکے اور گھروں اپنے کی۔ تو کہ تم سوال کیے جاؤ — کہا انھوں نے

اور اپنے سامان عیش کی طرف اور اپنے مکانوں کی طرف (ابھی) چلو شاید تم سے کوئی پوچھے پاچھے وہ لوگ (نزول عذاب کے وقت) کہنے لگے کہ

يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ

اے وائے ہم کو تحقیق ہمیں تھے ظالم — پس ہمیشہ رہی یہی پکار ان کی — یہاں تک کہ کر دیا ہم نے اُن کو

ہائے ہماری کم بختی بیشک ہم لوگ ظالم تھے سو ان کی یہی پکار رہی حتی کہ ہم نے ان کو ایسا (نیست و نابود) کر دیا جس طرح

حَصِيدًا خٰمِدِينَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

جڑ سے کٹے ہوئے — بجھے ہوئے — اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو — اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے

کھیتی کٹ گئی ہو اور آگ ٹھنڈی ہو گئی ہو اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے

لٰعِبِينَ ۝ لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا ۖ إِنْ كُنَّا

ہے کھیلتے ہوئے — اگر ارادہ کرتے ہم تو یہ کہ بناویں مشغولہ یعنی بچاؤ البتہ بنا لیتے اس کو اپنے پاس سے — اگر ہوتے ہم

اس کو اس طور پر نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث کرنے والے ہوں (اور) اگر ہم کو مشغلہ ہی بنانا منظور ہوتا تو ہم خاص اپنے پاس کی چیز کو مشغلہ بناتے اگر ہم

فٰعِلِينَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ

کرنے والے — بلکہ پھینکتے ہیں ہم — حق کو — اوپر باطل کے — پس توڑتا ہے سر اس کا پس ناگہاں وہ

یہ کرنا ہوتا بلکہ ہم حق بات کو باطل پر پھینک مارتے ہیں سو وہ (حق) اس (باطل) کا بھیجا نکال دیتا ہے (یعنی اسکو مغلوب کر دیتا ہے) سو وہ (مغلوب ہو کر) دفعتاً

زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

فنا ہو جاتا ہے — اور واسطے تمہارے خرابی ہے اس چیز سے کہ بیان کرتے ہو تم — اور واسطے اسی کے ہے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور

جاتا رہتا ہے اور تمہارے لئے اس بات سے بڑی خرابی ہوگی جو تم گڑھتے ہو اور (حق تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ) جتنے کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ لا ترکضوا الخ۔ معالم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت اہل حصورا کے بارہ میں اتری جو یمن کے متصل ہے یہ لوگ عربی تھے خدا تعالیٰ نے ان کی ہدایت کو پیغمبر بھیجا اُسے جھٹلایا قتل کیا اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو مسلط کیا جس نے عموماً قید و قتل شروع کیا لوگ بھاگے فرشتوں نے آواز دی نہ بھاگو بلکہ اپنے عیش گاہ اور سامان عیش کی طرف پھرو تم سے وہاں سوال کیا جائیگا اتنے میں بخت نصر پہونچ گیا اور تلواروں نے اُن کو گھیر لیا آسمان سے پکارنے والے نے پکارا اے اللہ کے پیغمبروں کے قتل کرنے والو یہ دیکھ کر نادم ہوئے ۱۲۔ ۵۲ قولہ لعلکم تسئلون الخ اُن سے سوال ہونے سے یہ مراد ہے کہ تمہارے اموال اور مکانات کے ساتھ ہلاک ہونے سے کل آئندہ آنے والے لوگ سوال کریں گے یہ کون لوگ تھے اور کیونکر ہلاک ہوئے یا یہ معنی کہ جاؤ تمہارے نوکر چاکر بخت (نصر) لگ تم سے پوچھ پاچھ کر کام کریں گے جیسا کہ تمہاری بحالی کے وقت میں کیا کرتے تھے یعنی کہاں بھاگ کر جاتے ہو وہیں جاؤ تا جائز ویسی ہی حکومت چلاؤ ۱۲۔ ۵۳ قولہ قالوا یویلنا الخ پھر اُنھوں نے پکارنا شروع کیا کہ افسوس خرابی ہے ظلم کرنیوالوں کیلئے اور ہلاک ہو چکنے تک یوں ہی پکارا کئے مگر اس وقت کی پکار اور یہ دُہائی کیا کام دے سکتی تھی آخر کار پیسے گئے نیست و نابود ہو گئے۔ معالم میں ہے کہ اس وقت جب اہل حصورا کا وہ واقعہ گذرا اُس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یہودا کی اولاد سے یوحنا بن برخیا زندہ تھے انھوں نے بخت نصر کو مطلع کیا کہ عرب کو قتل کر پھر یوحنا کو حکم ہوا کہ تم سعد بن عدنان کی حفاظت کرو جو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں حضرت یوحنا طی ارض کے ذریعہ عرب پہونچے اور وہاں سے سعد بن عدنان کو ایک ساعت میں نجران لے آئے اور جب تک بخت نصر زندہ رہا اس وقت تک عرب کے لوگ قید اور پریشان رہے جب بخت نصر مر گیا تو سعد بن عدنان سے انبیاء بنی اسرائیل کعبہ شریف میں لے آئے اور بعض مفسرین نے یہ واقعہ اہل حصورا کا نہیں بیان کیا بلکہ ملک سدوم اور قوم لوط کی بستیاں مراد لی ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کو عام رکھا جائے کیونکہ بقیہ آئندہ

الْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿١٩﴾

زمین کے ہے اور وہ جو نزدیک اس کے ہیں نہیں تکبر کرتے بندگی اس کی سے اور نہیں تھکتے

سب اسی کے ہیں اور (ان میں سے) جو اللہ کے نزدیک (بڑے مقبول و مقرب) ہیں وہ اس کی عبادت سے عار نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿٢٠﴾ أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِنَ الْأَرْضِ

پاکی بیان کرتے ہیں رات اور دن نہیں تھکتے کیا مقرر کیے ہیں انھوں نے معبود زمین میں سے

شب و روز (اللہ کی) تسبیح کرتے ہیں (کسی وقت) موقوف نہیں کرتے۔ کیا (باوجود ان دلائل توحید کے) ان لوگوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں

هُمْ يُنْشِرُونَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ

کہ وہ پیدا کرتے ہیں اگر ہوتے بیچ ان دونوں کے معبود سوائے اللہ کے البتہ بگڑ جاتے پس پاکی ہے

جو کسی کو زندہ کرتے ہوں۔ زمین (میں) یا آسمان میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود (واجب الوجود) ہوتا تو دونوں درہم برہم ہو جاتے سو (ان تقریرات سے ثابت ہے)

اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ

اللہ پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں نہیں سوال کیا جاتا اس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ ان سب امور سے پاک ہے جو کچھ یہ لوگ بیان کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا اور اوروں سے

يُسْأَلُونَ ﴿٢٣﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ

سوال کیے جاتے ہیں یا پکڑے ہیں ورے اس سے معبود کہہ لاؤ دلیل اپنی

باز پرس کی جا سکتی ہے۔ کیا خدا کو چھوڑ کر انھوں نے اور معبود بنا رکھے ہیں (ان سے) کہیے کہ تم اپنی دلیل (اس دعوے پر) پیش کرو

هَٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۙ

یہ ہے ذکر ان لوگوں کا کہ ساتھ میرے ہیں اور ذکر ان لوگوں کا کہ پہلے مجھ سے تھے بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے ہیں

یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب (یعنی قرآن) اور مجھ سے پہلے لوگوں کی کتابیں (یعنی توراۃ و انجیل وغیرہ) موجود ہیں بلکہ ان میں زیادہ وہی ہیں جو امر حق کا یقین

الْحَقَّ ۖ فَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٤﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ

حق کو پس وہ منہ پھیرتے ہیں اور نہ بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبر

نہیں کرتے سو اس وجہ سے وہ اعراض کر رہے ہیں اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے

إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

مگر وحی کرتے تھے ہم طرف اس کی یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر میں پس عبادت کرو مجھ کو اور کہا انھوں نے کہ پکڑی ہے

یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود (ہونے کے لائق) نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو اور یہ (مشرک) یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ

رحمن نے اولاد پاک ہے وہ بلکہ بندے ہیں عزت دیے گئے نہیں آگے چلتے اس سے بات میں

نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھی ہے وہ (اللہ تعالیٰ اس سے) پاک ہے بلکہ (وہ فرشتے اس کے) بندے ہیں (ہاں) معزز وہ اس سے آگے بڑھ کر بات نہیں

وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ

اور وہ ساتھ حکم اس کے کے عمل کرتے ہیں جانتا ہے جو کچھ آگے ان کے ہے اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے اور نہیں شفاعت کرتے

اور وہ اسی کے حکم کے موافق عمل کرتے ہیں (وہ جانتے ہیں کہ) اللہ تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے احوال کو جانتا ہے اور وہ بجز اس کے جس کے لیے

إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَقُلْ

مگر واسطے اس کے جو پسند کرے اور وہ ڈر اس کے سے ڈرنے والے ہیں اور جو کوئی کہے

شفاعت کریگی۔ خدا تعالیٰ کی مرضی ہو اور کسی کی سفارش نہیں کر سکتے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو شخص

بقیہ صفحہ ۴۵۴

ایسے بہت سے ہیں جو زلزلہ یا آسمانی پتھر یا طغیانی یا وبا یا ہوا یا آتش پہاڑ کے آتشی مادے یا کسی اور آفت سے جو سموں کی آنکھوں بالاسے برباد ہوئے ہیں اور ان قوموں کا نام و نشان نہیں ان کی جگہ دوسرے لوگ آباد ہیں ۱۲ **توضیح الکلام** قولہ لا یسئل الخ اس میں اس بات کی تصریح ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام افعال محمود اور عدل سے موصوف اور قبح و ظلم سے بری ہیں اور یا اس طرف اشارہ ہے کہ وہ مالک مستقل ہے کسی دوسرے کو حق نہیں کہ اس کے کسی فعل پر کوئی کلام کرے، اور جب یہ بات ہے تو عظمت میں کوئی اس کا شریک نہیں پھر معبود ہونے میں کوئی اس کا شریک کیسے ہو سکتا ہے یہاں تک تو ابطال اور نقض اور استلزام محال کے طور پر کلام تھا، آگے بطور منع اور سوال کے کلام ہے، کہ کوئی اس پر سند یا دلیل پیش کرو اگر کوئی سند یا دلیل نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ یہ دعویٰ محض وہم فاسد اور خیال باطل ہے ۱۲ **ف** قولہ ہٰذا ذکر من معی الخ یہاں تک تو سوال اور دلیل عقلی سے شرک کا ابطال تھا اب دلیل نقلی سے استدلال ہے کہ اگر تمہارے پاس کوئی عقلی دلیل اس بات پر نہیں تو نقلی ہی پیش کرو نقلی دلیل کتاب الٰہی سے ہو تو مسلم ہے ورنہ نہیں اور کتاب الٰہی جو میرے ساتھ والوں کا یعنی میری اُمت کا ذکر یعنی فہمائش کرنے والی ہے وہ قرآن مجید ہے اور مجھ سے پہلے لوگوں کا ذکر توراۃ و انجیل و زبور و صحف انبیاء بھی دنیا میں آ چکے ہیں پھر کسی میں تو دکھاؤ کہ اور بھی خدا تعالیٰ کے سوا معبود ہیں حضرت سعید بن جبیر اور قتادہ اور سدی فرماتے ہیں کہ یہ ذکر من قبلی قرآن مجید کی صفت ہے کہ اس قرآن میں میری اُمت کا اور مجھ سے پہلے لوگوں کا ذکر ہے

اب اس کتاب سے بڑھ کر اور کونسی جامع کتاب ہوگی جسے مانو گے۔ اور یہ لوگ جو اس سے اعراض کرتے ہیں اس سے کچھ کتاب الٰہی کا قصور نہ سمجھنا چاہیے بلکہ ان میں کے اکثر ہیں ہی نادان اور جاہل نا حق شناس ہیں سو اعراض کرتے اور منہ موڑتے ہیں ۱۲ **خواص الکلام** **ف** قولہ وما ارسلنا من قبلک سے انطلقین تک شبرِ ظالم کو تباہ کرنے کے لیے چار قبروں کی مٹی لے ایک مسلمان کی دوسری یہودی کی تیسری نصرانی کی چوتھی مجوسی کی اور ایک کسی متکبر کی پرانی قبر کی اور ایک کسی ویران گھر کی اور ایک گرے ہوئے بقیہ آئندہ

مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى

ان میں سے تحقیق میں معبود ہوں ورے اس سے پس وہ شخص جزا دیتے ہیں ہم اسکو دوزخ اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم
دفرشتوں کے کہ میں علاوہ خدا کے معبود ہوں سو ہم اس کو سزائے جہنم دیں گے (اور) ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا

الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

ظالموں کو کیا نہیں دیکھا انھوں نے کہ کافر ہوئے یہ کہ آسمان اور زمین تھے
دیا کرتے ہیں کیا ان کافروں کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ آسمان اور زمین (پہلے) بند تھے

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ؕ اَفَلَا

ملے ہوئے پس جدا کیا ہمنے ان دونوں کو اور کیا ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا پس نہیں
پھر ہمنے دونوں کو (اپنی قدرت سے) کھول دیا۔ اور ہمنے (بارش کے) پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے کیا (ان باتوں کو سنکر) پھر بھی ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا

ایمان لاتے اور کئے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہل جاوے ساتھ ان کے اور کئے ہم نے
نہیں لاتے اور ہمنے زمین میں اس لئے پہاڑ بنائے کہ زمین ان لوگوں کو لیکر ہلنے لگے اور ہم نے اس (زمین) میں

فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا

بیچ اس کے کشادہ رستے توکہ وہ راہ پاویں اور کیا ہم نے آسمان کو چھت
کشادہ کشادہ رستے بنائے تاکہ وہ لوگ (انکے ذریعہ سے) منزل (مقصود) کو پہنچ جائیں۔ اور ہمنے (اپنی قدرت سے) آسمان کو (مثل) ایک چھت کے بنایا

مَّحْفُوْظًا ۚ وَهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ

محفوظ اور وہ نشانیوں اس کی سے منہ پھیرنے والے ہیں اور وہ ہے جس نے پیدا کیا
جو محفوظ ہے۔ اور یہ لوگ اس (آسمان کے اندر) کی (موجودہ) نشانیوں سے اعراض کئے ہوئے ہیں (یعنی انہیں تدبر نہیں کرتے) اور وہ ایسا ہے کہ جس نے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ وَمَا

رات کو اور دن کو اور سورج اور چاند ہر ایک بیچ آسمان کے تیرتے ہیں اور نہیں
رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے (وہ نشانیاں یہی ہیں) ہر ایک ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں اور ہم نے

جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝

کیا ہمنے واسطے کسی آدمی کے پہلے تجھ سے ہمیشہ رہنا کیا پس اگر تو مرجاوے گا پس یہ ہمیشہ رہیں گے
آپ سے پہلے بھی کسی بشر کے لئے ہمیشہ رہنا تجویز نہیں کیا پھر اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا

ہر جی چکھنے والا ہے موت کا اور آزماتے ہیں ہم تم کو ساتھ برائی اور بھلائی کے آزمائش کر اور طرف ہماری
ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا۔ اور ہم تم کو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں اور پھر (اس زندگی کے ختم پر) تم سب ہمارے

تُرْجَعُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

پھیرے جاؤ گے اور جس وقت دیکھتے ہیں تجھ کو وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں پکڑتے تجھ کو مگر ٹھٹھا
پاس چلے آؤ گے اور یہ کافر لوگ جب آپکو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے ہنسی کرنے لگتے ہیں (اور آپس میں کہتے ہیں) اکہ

اَهٰذَا الَّذِىْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

کیا یہی ہے جو ذکر کرتا ہے معبودوں تمہارے کا اور وہ ساتھ ذکر اللہ کے وہی کافر ہیں
کیا یہی ہیں جو تمہارے معبودوں کا (برائی سے) ذکر کیا کرتے ہیں اور (خود) یہ لوگ (حضرت) رحمٰن کے ذکر پر انکار کیا کرتے ہیں

بقیہ ص ۴۵۵ وقف شدہ مکان کی یہ ساتوں مٹیاں لیکر برتن پر یہ آیت سات سات بار پڑھکر کسی مہینے کے آخری بدھ میں وہ مٹیاں ملاکر اس شخص کے گھر میں اوپر سے ڈالدیں پھر قدرت کا تماشہ دیکھیں ۱۲ از اعمال صفحہ ہذا خواص الکلام۔

ع ۲ ۱۹ ۲

لہ قولہ اَوَلَمْ یَرَ سے لَا یُؤْمِنُوْنَ تک جو عورت دردزہ میں مبتلا ہو اس کے پیٹ پاکر پر اس کو پڑھ کر دم کرے یا لکھ کر باندھ دے تو ولادت میں آسانی ہو ۱۲ از اعمال نزول الکلام

لہ قولہ وَمَا جَعَلْنَا الخ کفار کہا کرتے تھے کہ یہ شورش جو محمد ص پھیلا رہے ہیں ان ہی تک محدود ہے جہاں ان کو وفات ہوئی تو پھر کچھ نہیں امن وامان اور چین ہو جائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ بیضاوی شریف اور بقول بعض جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آلگا اور اس کی اطلاع آپ کو دی گئی تو اگرچہ انتقال امر رنج کے لئے شاداں اور فرحاں تیار تھے لیکن امت مرحومہ کے بے والی اور بے وارث رہ جانے کا خیال تھا اس لئے فرمایا کہ ان بیچاروں کا کون ہوگا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول

لہ قولہ وَاِذَا رَاٰکَ الخ ایک بار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ابوجہل پر ہوا تو کم بخت ہنسا اور بنظر حقارت دیکھ کر بولا کہ لیجئے صاحب بنی عبد مناف کے نبی یہ آرہے ہیں اسوقت یہ آیت اتری ۱۲ مدارک

توضیح الکلام لہ قولہ وَمَا جَعَلْنَا الخ آفتاب و ماہتاب اور دیگر دار دنیا کے ارکان بیان فرماکر کہ جنہیں غور کرنے سے اس گھر کے بنانے والے کا وجود ثابت ہوتا ہے یہ بات بیان فرماتا ہے کہ کسی کو سدا اس گھر میں رہنا نہیں ہے اے محمد تم سے پہلے کوئی ہمیشہ رہنے والا نہیں بنایا نہ تم کو ہمیشگی ہے اور نہ تمہارے بعد ہمیشہ یہ رہیں گے جو تمہارے مرنے کی آرزو کرتے ہیں ۱۲ اس دنیا میں تمھارا آنا امتحان کے لئے ہوا ہے کہ تاکہ نیکی کرکے دار آخرت کی خوبیوں کے مستحق بنو اور ہمارے پاس ہر ایک کو ضرور آنا ہے پھر ہر ایک کو اپنی نیکی بدی کا بدلہ ملنا ہے ۱۲ لہ قولہ وَاِذَا رَاٰکَ الَّذِیْنَ الخ مگر اب ان دار آخرت سے غافلوں اور دنیا کے مفتونوں کا یہ حال ہے کہ بجائے اس کے کہ دار آخرت کے ہادی کا اتباع کرتے اس سے ہر وقت تمسخر اور ٹھٹھا کرکے کہتے ہیں کہ کیا یہ ہی تمہارے بتوں کو برائی سے یاد کرتا ہے یعنی ان کی خدائی باطل کرتا ہے ۱۲

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝

پیدا کیا گیا ہے آدمی جلدی سے شتاب دکھاؤنگا میں تم کو نشانیاں اپنی پس مت جلدی کرو مجھ سے

انسان جلدی ہی (کے خمیر) کا بنا ہوا ہے ہم عنقریب (اسکے وقت آنے پر) تمکو اپنی نشانیاں (قہر کی یعنی سزائیں) دکھائے دیتے ہیں پس تم مجھ سے جلدی

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ

اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کاش کہ جانیں وہ لوگ جو

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کس وقت آوے گا اگر تم (وقوع عذاب کی خبر میں) سچے ہو کاشکہ ان کافروں کو

كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ

کافر ہوئے اس وقت کہ نہ روک سکیں گے منہ اپنے سے آگ اور نہ پیٹھ اپنی سے

اس وقت کی خبر ہوتی جبکہ یہ لوگ (اس) آگ کو نہ اپنے سامنے سے روک سکیں گے اور نہ اپنے پیچھے سے

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

اور نہ وہ مدد کئے جاویں گے بلکہ آجاوے گی انکے پاس ناگہاں پس بھیچکا کر دیگی انکو پس نہ سکے گی

اور نہ انکی کوئی حمایت کریگا بلکہ وہ آگ (تو) ان کو ایک دم سے آلیگی سو ان کو بدحواس کر دیگی پھر نہ اس کے ہٹانے کی ان کو

رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

پھیر دینا اس کا اور نہ وہ ڈھیل دیے جاویں گے اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا گیا تھا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے

قدرت ہوگی اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ اور آپ سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں ان کے ساتھ بھی (کفار کی طرف سے) تمسخر کیا گیا تھا

فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ

پس گھیر لیا اُن لوگوں کو کہ ٹھٹھا کرتے تھے ان میں سے اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے کہہ کون

سو جن لوگوں نے ان سے تمسخر کیا تھا ان پر وہ عذاب واقع ہو گیا جس کے ساتھ وہ استہزا کرتے تھے (اور یہ بھی ان سے) کہدیجئے

يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ

نگہبانی کرتا ہے تمہاری رات اور دن اللہ سے بلکہ وہ یاد پروردگار اپنے کی سے

کہ وہ کون ہے جو رات میں اور دن میں رحمٰن (کے عذاب) سے تمہاری حفاظت کرتا ہو بلکہ وہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے

مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

منہ پھیرنے والے ہیں کیا واسطے انکے معبود ہیں کہ منع کرتے ہیں اُن کو ورے ہم سے نہیں کر سکتے

روگرداں (رہی) ہیں کیا انکے پاس ہمارے سوا اور ایسے معبود ہیں کہ (عذاب مذکور سے) انکی حفاظت کر لیتے ہوں وہ خود اپنی حفاظت کی قدرت نہیں رکھتے

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ

مدد جانوں اپنی کو اور نہ وہ ہماری طرف سے رفاقت کئے جاتے ہیں بلکہ فائدہ دیا ہم نے ان کو اور باپوں اُن کے کو

اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی اور ان کا ساتھ دے سکتا ہے۔ بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا کا) خوب سامان دیا

حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

یہاں تک کہ دراز ہو گئی اوپر اُن کے عمر کیا پس نہیں دیکھتے یہ کہ ہم آتے ہیں زمین پر گھٹاتے اُس کو

یہانتک کہ ان پر (اسی حالت میں) ایک عرصہ دراز گذر گیا۔ کیا انکو یہ نظر نہیں آتا کہ ہم (ان کی) زمین کو (بذریعہ فتوحات اسلامیہ کے) ہر چہار طرف سے برابر

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَ

کناروں اُس کے سے کیا پس وہ غالب ہیں کہہ سوائے اس کے نہیں کہ ڈراتا ہوں میں تمکو ساتھ وحی کے اور

گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ لوگ غالب آویں گے آپ کہدیجئے کہ میں تو صرف وحی کے ذریعہ سے تمکو ڈراتا ہوں اور

توضیح الکلام ۔ ١٥ قولہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ الخ اس کی تفسیر میں مفسروں کے کلام مختلف ہیں صاحب تفسیر کبیر کے نزدیک اولٰے یہ ہے کہ انسان جلدباز پیدا کیا گیا ہے عجلت اس کی سرشت میں داخل ہے معالم میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت آدمؑ کی آنکھ اور سر میں روح پھونکی گئی آپنے جنت کے پھل دیکھے اور اس سے پہلے کہ پاؤں میں روح آئے کھڑے ہونے کا عزم کیا تو گر پڑے ۱۲ ۵۲ قولہ سَاُورِیْکُمْ الخ چونکہ انسان جلدباز ہے اس لئے عذاب جلدی مانگتا ہے اور اگر اسمیں دیر ہوتی ہے تو اس کو عدم وقوع کی دلیل سمجھتا ہے اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ اے کافرو یہ تمہاری غلطی ہے کیونکہ اس کا وقت معین ہے ذرا صبر کرو ہم عنقریب اُس کا وقت آنے پر تم کو اپنی نشانیاں یعنی سزائیں دکھائے دیتے ہیں، تو جلدی نہ مچاؤ اور جب یہ لوگ سنتے ہیں کہ وقت مقررہ پر عذاب آئیگا تو رسول اور مومنوں سے یہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کس وقت آئے گا اگر تم وقوع عذاب کی خبر میں سچے ہو تو توقف کیوں ہے جلدی سے کیوں نہیں کر دیا جاتا اصل میں ان لوگوں کو ابھی اُس مصیبت کی خبر نہیں اسی لئے ایسی باتیں کرتے ہیں ۱۲ ۵۳ قولہ لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ الخ یعنی کاشکہ ان کفار کو خبر ہو جاتی جبکہ ان کو سب طرف سے دوزخ کی آگ گھیرے گی اور یہ لوگ اُس آگ کو نہ اپنے سامنے سے روک سکیں گے نہ اپنے پیچھے سے اور نہ ان کی کوئی حمایت کرے گا پس اگر اس مصیبت کا ان کو علم ہوتا تو ایسی باتیں نہ بناتے اور یہ جو دنیا ہی میں دوزخ کے عذاب کی فرمائش کر رہے ہیں سو یہ ضرور نہیں کہ ان کی فرمائش کے مطابق عذاب نازل کیا جائے ۱۲

ع ٣ ١٢ ٣

خواص الکلام ۔ ۵۴ قولہ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ الخ اگر زمین پیمائش ہوتے وقت یہ اندیشہ ہو کر محصول (لگان) زیادہ لگا دیا جائیگا تو اس عمل سے زمین پیمائش میں گھٹ جاتی ہے یہ چار آیتیں چار پرچوں پر لکھ کر چار کونوں پر دفن کر دیے جائیں ایک آیت تو یہ ہے دوسری آیت یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ تیسری اَلَمْ تَرَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا چوتھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ سے یُشْرِكُوْنَ تک پ ٢٤ ع ١٦۔ اور دفن کرتے وقت یہ پرچے کپڑے میں لپٹے ہونے چاہئیں اور جب کام ہو چکے فوراً نکال لینا چاہئے تاکہ کلام الٰہی کی بے ادبی نہ ہو ١٢

لَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ○ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ

نہیں سنتے بہرے پکارنا جب ڈرائے جاتے ہیں اور اگر لگ جاوے ان کو

یہ بہرے جس وقت ڈرائے جاتے ہیں سنتے ہی نہیں۔ (ان کی عالی ہمتی کی کیفیت یہ ہے کہ) اگر ان کو آپ کے

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ وَ

ایک بو عذاب پروردگار تیرے کے سے البتہ کہیں گے اے وائے ہم کو تحقیق ہم تھے ظالم اور

رب کے عذاب کا ایک جھونکا بھی ذرا لگ جاوے تو یوں کہنے لگیں کہ ہائے ہماری کم بختی واقعی ہم خطادار تھے

نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَ

رکھیں گے ہم ترازو ئیں عدل کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ اور

قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کریں گے (اور سب کے اعمال کا وزن کریں گے) سو کسی پر اصلاً ظلم نہ ہوگا اور

اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○

اگر ہووے گا عمل آدمی کا برابر ایک دانے رائی کے لے آویں گے ہم اس کو اور کفایت ہیں ہم حساب لینے والے

اگر (کسی کا) عمل رائی کے دانہ کی برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو (وہاں) حاضر کردیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ○

اور تحقیق دیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو معجزہ اور روشنی اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے

اور ہمنے (آپ کے قبل) موسیٰؑ اور ہارونؑ کو ایک فیصلہ کی اور روشنی کی اور متقیوں کیلئے نصیحت کی چیز (یعنی توریت) عطا فرمائی تھی

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ○

وہ جو ڈرتے ہیں رب اپنے سے بن دیکھے اور وہ قیامت سے ڈرتے ہیں

جو (متقی) اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ قیامت سے (بھی) ڈرتے ہیں

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ

اور یہ ذکر ہے برکت والا اُتارا ہے ہمنے اس کو کیا پس تم اس کے منکر ہو اور البتہ تحقیق دی ہم نے

اور یہ (قرآن بھی) ایک کثیر الفائدہ نصیحت (کی کتاب) ہے جس کو ہمنے نازل کیا ہے تو کیا پھر بھی تم اس سے منکر ہو اور ہمنے اس (زمانہ موسیٰ) سے

اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ

ابراہیمؑ کو ہدایت اس کی پہلے اس سے اور تھے ہم اس کو جاننے والے۔ جب کہا اُسنے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے

پہلے ابراہیمؑ کو انکی (شان کے مناسب) خوش فہمی عطا فرمائی تھی اور ہم انکو خوب جانتے تھے (انکا وہ وقت یاد کرنیکے قابل ہے) جبکہ انہوں نے اپنے باپ

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ○ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

کیا ہیں یہ صورتیں کہ تم واسطے ان کے اعتکاف کرنے والے ہو۔ کہا انھوں نے پایا ہمنے باپوں اپنوں کو

اور اپنی برادری سے فرمایا کہ یہ کیا (واہیات) مورتیں ہیں جن (کی عبادت) پر تم جمے بیٹھے ہو۔ وہ لوگ (جواب میں) کہنے لگے کہ ہمنے اپنے بڑوں کو

لَهَا عٰبِدِيْنَ ○ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

واسطے انکے عبادت کرنیوالے کہا البتہ تحقیق تھے تم اور باپ تمہارے بیچ گمراہی ظاہر کے

انکی عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ بیشک تم اور تمہارے باپ دادے (انکو لائق عبادت سمجھتے ہیں) صریح غلطی میں ہو

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ

کہا اُنھوں نے کیا لایا ہے تو ہمارے پاس حق یا ہے تو کھیلنے والوں سے کہا بلکہ پروردگار تمہارا

وہ کہنے لگے کہ کیا تم (اپنے نزدیک اچھی بات) سمجھ کر ہمارے پاس پیش کر رہے ہو یا دل لگی کر رہے ہو۔ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ نہیں (دل لگی نہیں) بلکہ تمہارا رب

توضیح الکلام

۱۵ قولہ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ الخ بس اسی ہمت پر عذاب کی فرمایش ہے واقعی اُن کی اس شرارت کا تو یہی تقاضا تھا کہ دنیا ہی میں فیصلہ کر دیتے مگر ہم بہت سی حکمتوں سے دنیا میں سزائے موعود دینا نہیں چاہتے لیکن آخرت میں تو وہ اپنے اعمال کے بدلہ سے ہرگز بچ ہی نہیں سکتے ۱۲

۱۶ قولہ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ الخ یعنی ہمارے اس وزن اور حساب کے بعد پھر کسی حساب کتاب کی ضرورت نہ رہے گی بلکہ اسی پر سب فیصلہ ہو جاویگا۔ پس وہاں اُن لوگوں کی شرارتوں کی بھی سزائے مناسب و کافی جاری کر دی جائے گی ۱۲

۱۷ قولہ لَقَدْ كُنْتُمْ الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام شہر بابل یا اہواز کے باشندے تھے اس عہد میں صابیوں کا مذہب مروج تھا جو ستاروں اور دوسرے پیکر نورانی کی پرستش کیا کرتے تھے اور انکے مناسب اُن کی مورتیں بنا کر پوجا کرتے تھے وہاں اُن کا ایک عالیشان مندر بھی تھا جسکی بلندی سے حیرت ہوتی تھی جب

ع ۴ / ۹ / ۴

آپ نے قوم سے مناظرہ کیا تو پہلے ستاروں کے طلوع و غروب سے ان کی اُلوہیت باطل کرکے قوم کو الزام دیا پھر کہا اُٹھکے کہ میں تمھارے معبودوں کو بھی ٹھیک کر دونگا چنانچہ جب لوگ سب کے سب شہر سے باہر اپنی عید کے لئے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بیماری کا عذر کرکے پیچھے رہ گئے اور ان کے بت خانہ میں جا کر انکے چھوٹے چھوٹے بتوں کو توڑ ڈالا اور ایک مورت کو جو سب سے بڑی تھی رہنے دیا جب وہ لوگ واپس آئے اور یہ حال دیکھا تو بڑے طیش میں آئے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ ابراہیمؑ کا کام ہے کیونکہ کسی نے کہا کہ آج قوم بھر میں وہی اُن کی اہانت کیا کرتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مجلس قومی میں پیش کیا گیا اور اُن سے سوال کیا کہ یہ کام کس ظالم نے کیا فرمایا کہ یہ تمہارے معبود ہیں انہیں ہر قسم کی قدرت موجود ہے خود ان ہی سے دریافت کر لو الزام دینا مقصود تھا کہ یہ کیسے معبود ہیں کہ جن کو کسی نے توڑ ڈالا یہ کچھ نہ کر سکے اور پھر اب بیان بھی نہیں کر سکتے ان میں باہم لڑائی ہوئی ہو بڑے نے چھوٹوں کو مار ڈالا اس پر اور بھی وہ نادم ہوئے اور یہ مشورہ کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دو چونکہ ان وحشی قوموں میں سخت جرم کی یہی بقیہ آئندہ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ

پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا ہے جس نے پیدا کیا اُن کو اور میں اوپر اس بات کے

وہ ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان سب کو پیدا (بھی) کیا اور میں اس (دعوے) پر دلیل بھی

الشّٰهِدِیْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا

شاہدوں سے ہوں اور قسم ہے اللہ کی البتہ میں بدی کروں گا بتوں تمہاروں سے پیچھے اس کے کہ پھر جاؤ تم

رکھتا ہوں اور خدا کی قسم میں تمہارے ان بتوں کی گت بناؤں گا جب تم (ان کے پاس سے) چلے جاؤ گے تو

مُدْبِرِیْنَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ۝

پیٹھ پھیر کر پس کیا اُن کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑے اُن کے کو تو کہ وہ طرف اس کی پھر آدیں

(انکے چلے جانیکے بعد) انھوں نے ان بتوں کو (تبر وغیرہ سے) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا بجز انکے ایک بڑے بُت کے کہ شاید وہ لوگ ابراہیم کیطرف (دریافت کرنیکے لیے)

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا

کہا انھوں نے کس نے کیا یہ ساتھ معبودوں ہمارے کے تحقیق وہ البتہ ظالموں سے ہے۔ کہا انھوں نے کہ سُنا ہے ہم نے

کہنے لگے کہ یہ ہمارے بتوں کے ساتھ کس نے کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے بڑا ہی غضب کیا۔ بعضوں نے کہا کہ

فَتًی یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِیْمُ ۝ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤی اَعْیُنِ

ایک جوان کو کہ ذکر کرتا تھا اُن کا کہتے ہیں اس کو ابراہیم کہا انھوں نے پس لے آؤ اس کو روبرو آنکھوں

ہم نے ایک نوجوان آدمی کو جس کو ابراہیم کرکے پکارا جاتا ہے ان بتوں کا (برائی سے) تذکرہ کرتے سُنا ہے (پھر) وہ لوگ بولے کہ (جب یہ بات ہے)

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا

لوگوں کے تو کہ وہ دیکھیں کہا انھوں نے کیا تو نے کیا ہے یہ ساتھ معبودوں ہمارے کے

تو اچھا ان کو سب آدمیوں کے سامنے حاضر کرو تاکہ وہ لوگ (اس اقرار کے) گواہ ہو جاویں (غرض وہ سبکے روبرو آئے) ان لوگوں نے کہا کہ کیا ہمارے بتوں کیساتھ تُنے

یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۝ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا

اے ابراہیم کہا بلکہ کیا ہے اس کو بڑے اُن کے نے کہ یہ ہے پس پوچھو اُن سے اگر ہیں

اے ابراہیم انھوں نے (جواب میں) فرمایا کہ نہیں بلکہ ان کے اس بڑے (گرو) نے کی ہے سو ان (ہی) سے پوچھ لو (نا) اگر یہ

یَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَجَعُوْۤا اِلٰۤی اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْۤا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (۱۱)

بولتے پس پھر آئے طرف جی اپنے کے پس کہا انھوں نے تحقیق تم ہی ہو ظالم

بولتے ہوں۔ اس پر وہ لوگ اپنے جی میں سوچے پھر (آپس میں) کہنے لگے کہ حقیقت میں تم ہی لوگ ناحق پر ہو اگر جو ایسا عاجز ہو وہ کیا معبود ہو گا

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ یَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ

پھر اُلٹے کئے گئے اوپر سروں اپنے کے البتہ تحقیق جانتا ہے تو کہ نہیں یہ بولتے کہا

پھر (شرمندگی کے مارے) اپنے سروں کو جھکا لیا (اور یہ بولے کہ) اے ابراہیم تمکو تو یہ معلوم ہی ہے کہ یہ بُت (کچھ) بولتے نہیں ابراہیم نے فرمایا

اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یَضُرُّكُمْ ۝

کیا پس عبادت کرتے ہو تم سوائے اللہ کے اس چیز کو کہ نفع دے تمکو کچھ اور نہ ضرر دے تم کو

تو کیا خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ کچھ نفع پہنچا سکے اور نہ کچھ نقصان پہنچا سکے

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا

تف ہے تم کو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوائے اللہ کے کیا پس نہیں عقل پکڑتے کہا انھوں نے

تف ہے تم پر (کہ باوجود وضوح حق کے باطل پر مصر ہو) اور اُن پر جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے (آپسمیں) وہ لوگ کہنے لگے

بقیہ صفحہ ۴۵۸ وحشیانہ سزائیں تھیں آگ میں ڈالا اللہ تعالیٰ نے آگ کو حضرت ابراہیم پر سرد اور راحت کر دیا صحیح سلامت اُس میں سے نکل آئے تب تو اور بھی لوگوں کو حیرت ہوئی اور اُنکے بھتیجے لوط علیہ السلام بھی ایمان لے آئے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۱ے قولہ فجعلهم جذٰذا الخ عرائس میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام راستہ سے بت خانہ کی طرف گئے دیکھا کہ بتوں کے سامنے کھانے رکھے تھے ابراہیم علیہ السلام نے بتوں سے بطور استہزا فرمایا کہ کھاتے کیوں نہیں جب کچھ جواب نہ ملا تو کہا کیوں نہیں بولتے پھر چھوٹے چھوٹے بتوں کو تیشہ سے توڑا اور بڑے بُت کے ہاتھ میں وہ تیشہ لٹکا دیا تاکہ وہ سمجھیں کہ اس بڑے زبردست بت نے کھانے کے لالچ میں ان سب کو توڑا ہے ۱۲ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس بُت شکنی کے واقعہ سے کوئی شخص اس مسئلہ فقہیہ پر شبہ نکرے کہ ذمی کے بت کا ضمان توڑنے والے پر لازم آتا ہے کیونکہ وہ مسئلہ ذمی کے لئے ہے اور یہ لوگ ذمی نہ تھے بلکہ حربی تھے ۱۲

۲ے قولہ بل فعلہ کبیرھم الخ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ساری عمر میں صرف تین بار جھوٹ بولا ایک بار تو اس وقت کہ جب انکی قوم نے ان سے میلے میں چلنے کو کہا تو وہ بولے کہ میں بیمار ہوں دوسرے جب بتوں کے توڑنے کو اُن سے جو اُن کی قوم نے پوچھا تو جواب میں فرمایا کہ جو ان سے بڑا ہے اُس نے توڑے ہیں تیسرے جب آپکی بیوی کو ظالم بادشاہ نے آگھیرا تو آپنے فرما دیا کہ یہ میری بہن ہے اس حدیث میں جو ان باتوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جھوٹ کہا گیا ہے وہ صرف صورت کے اعتبار سے ورنہ حقیقت میں ان میں سے کوئی بات بھی جھوٹ نہ تھی کیونکہ انبیاء علیہم السلام جھوٹ سے معصوم ہوتے ہیں حقیقت میں یہ تعریض اور توریہ کی قسم سے تھے جو جھوٹ نہیں ہوتا اور جھوٹ ان کو مجازاً کہہ سکتے ہیں۔ درحقیقت بیمار کہنے کی مراد دل کی بیماری ہے یعنی میں تمہاری گمراہی کے باعث حزین اور غمگین ہوں اور دوسرے جملہ سے کہ ان کے بڑے نے ان کو توڑا ہے اپنی ذات کو مراد لیا جو بلاشبہ بڑے تھے اور تیسرے جملہ میں کہ بیوی کو بہن کہا دینی بہن مراد ہے کیونکہ اس وقت بجز ان دونوں میاں بیوی کے اور کوئی مسلمان نہ تھا ۱۲

حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ

جلاؤ تم اس کو اور مدد دو معبودوں اپنوں کو اگر ہو تم کرنے والے کہا ہم نے اے آگ ہو جا تو

کہ انکو آگ میں جلاؤ اور اپنے معبودوں کا (ان سے) بدلہ لو اگر تمکو کچھ کرنا ہے (جب انھوں نے متفق ہوکر آگ میں ڈالدیا تو اسوقت) ہمنے آگ کو حکم دیا کہ اے آگ

بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝

ٹھنڈی اور سلامتی اوپر ابراہیمؑ کے اور ارادہ کیا ساتھ اس کے مکر کا پس کیا ہمنے انھیں کو زیاں پانیوالے

تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا ابراہیمؑ کے حق میں۔ اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ برائی کرنا چاہا تھا سو ہم نے انھیں لوگوں کو ناکام کر دیا

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا

اور نجات دی ہمنے اس کو اور لوطؑ کو طرف اس زمین کی کہ برکت دی تھی ہم نے بیچ اس کے واسطے عالموں کے اور دیا ہم نے

اور ہمنے ابراہیمؑ کو اور (انکے برادرزادے) لوطؑ کو ایسے ملک (یعنی شام) کیطرف بھیجکر بچالیا جسمیں ہمنے دنیا جہان والوں کیواسطے (خیر و) برکت رکھی ہے اور

لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ

اُس کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ زیادتی اور ہر ایک کو کیا ہم نے صالح اور کیا ہمنے اُن کو

(ہجرت کے بعد) ہمنے انکو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا کیا اور ہم نے ان سب کو (اعلیٰ درجہ کا) نیک کیا اور ہم نے اُن کو

اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ

پیشوا ہدایت کرتے تھے ساتھ حکم ہمارے کے اور وحی کی ہمنے طرف اُن کی کرنا بھلائیوں کا اور برپا رکھنا

مقتدا بنایا کہ ہمارے حکم سے (خلق کو) ہدایت کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس نیک کاموں کے کرنے کا اور (خصوصاً)

الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ

نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور تھے وہ واسطے ہمارے عبادت کرنیوالے اور لوطؑ کو دیا ہم نے اُس کو

نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا اور وہ (حضرات) ہماری عبادت (خوب) کیا کرتے تھے۔ اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت اور علم

حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ

حکم اور علم اور نجات دی ہمنے اس کو اس بستی سے کہ کرتے تھے کام گندے تحقیق وہ

(جو شان انبیاء کے مناسب ہوتا ہے) عطا فرمایا اور ہمنے انکو اس بستی سے نجات دی جسکے رہنے والے گندے گندے کام کیا کرتے تھے بلاشبہ وہ لوگ

كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

تھے قوم بری بدکار اور داخل کیا ہمنے اس کو بیچ رحمت اپنی کے تحقیق وہ صالحوں سے تھا

بڑے بد ذات بدکار تھے۔ اور ہم نے لوطؑ کو اپنی رحمت میں داخل کیا (کیونکہ) بلاشبہ وہ بڑے نیکوں میں تھے

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ

اور نوحؑ کو ہدایت کی جو وقت کہ پکارا پہلے اس سے پس قبول کیا ہمنے واسطے اس کے پس نجات دی ہمنے اس کو اور اہل اس کے کو

اور نوحؑ (کے قصہ) کا تذکرہ کیجیے جبکہ اس (زمانۂ ابراہیمی) سے (بھی) پہلے انھوں نے دعا کی سو ہمنے انکی دعا قبول کی اور ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری

الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ

سختی بڑی سے اور مدد دی ہمنے اس کو اس قوم سے کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو تحقیق وہ

غم سے نجات دی۔ اور (نجات اس طرح دی کہ) ہمنے ایسے لوگوں سے انکا بدلہ لیا جنھوں نے ہمارے حکموں کو (جو کہ نوحؑ لائے تھے) جھوٹا بتایا تھا بلاشبہ وہ لوگ

كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ

تھے قوم بری پس ڈبو دیا ہم نے ان سب کو اور داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو ہدایت دی جس وقت

بہت بُرے تھے اس لئے ان سب کو ہمنے غرق کر دیا اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام کے قصہ) کا تذکرہ کیجئے جبکہ

خواص الکلام۔ لہ قولہ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ سے عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ تک جس کو گرمی سے بخار آتا ہو وہ اس آیت کو نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھا کرے ۱۲ از عمال توضیح الکلام۔ لہ قولہ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ الخ اس آتش میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سرد ہو گئی چند احتمال ہیں ایک یہ کہ اس میں حرارت و احتراق نہ رہا ہو اور روشنی اور اُجالا رہا ہو دوسرے یہ کہ آگ کی شکل رہی ہو مگر اسکی حقیقت پلٹ گئی ہو مثلاً ہوا بن گئی ہو تیسرے یہ کہ آگ ہی رہی ہو مگر موذی نہ رہے اور لفظ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ کی قید سے اظہر احتمال ثالث ہے گو خارق ہر حالت میں ہے ۱۲ سلہ قولہ بٰرَكْنَا فِيْهَا الخ برکت دنیوی بھی کہ میوہ جات اور غلے وغیرہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی اس سے منتفع ہو سکتے ہیں اور دینی بھی کہ بکثرت وہاں انبیاء علیہم السلام ہوئے جن کی شریعتوں کی برکت دور دور عالم میں پھیلی یعنی اُنھوں نے ملک شام کی طرف باذن الٰہی ہجرت فرمائی ۱۲ سلہ قولہ الْخَبٰٓئِثَ بعض نے اس لفظ سے صرف لواطت مراد لی ہے اور جمع لانا اس وجہ سے ہے کہ جب فاعل چند ہونگے تو فعل بھی متعدد ہوں گے مگر اکثر نے کہا کہ جن جن بُرے فعلوں کی اُن کو عادت تھی ان میں سب سے بدتر تو لواطت تھی اور اس سے کم درجہ میں یہ افعال تھے کہ ڈھیلے پھینکتے تھے کبوتر بازی کرتے تھے گانا بجانا کیا کرتے تھے شراب خوری کے عادی تھے ڈاڑھی کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے تھے سیٹی بجایا کرتے تھے ریشمی لباس پہنا کرتے تھے ۱۲ سلہ قولہ وَنُوْحًا الخ یہ تیسرا قصہ حضرت نوح علیہ السلام کا ہے کہ جب اُن کی قوم نے انکو سخت تکلیف پہونچائی اور اُنھوں نے ہمکو کرب عظیم کے وقت پکارا تو اس کو اور اس کے کنبہ کو کشتی میں سوار کرکے اس بلائے عظیم سے نجات دی باقی تمام قوم پر قہر الٰہی ٹوٹ پڑا سب کے سب پانی میں ڈوب گئے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پہلی اُمتوں نے اپنے اپنے نبیوں کو ایسی ایسی تکلیفیں دی ہیں آخر جس کے وبال میں پکڑے گئے تمہارے مخالف اس ڈھیل پر ناز نہ کریں ۱۲ معالم میں ہے کہ کرب سے تکذیب اور انکار اور مخالفت قوم بھی مراد ہو سکتی ہے اور غرق اور شدت طوفان بھی ۱۲

ع ٥ ٢٥ ٥

يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ج وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ

حکم کرتے تھے دونوں بیچ کھیتی کے جس وقت کہ چگ گیا بیچ اس کے ریوڑ ایک قوم کا اور تھے ہم واسطے حکم ان کے کے

دونوں کسی کھیت کے بارے میں فیصلہ کرنے لگے جبکہ اس (کھیت) میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت جا پڑیں (اور اسکو چر گئیں) اور ہم اس فیصلہ کو جو لوگوں کے متعلق

شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ج وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ز وَّ

شاہ بس سمجھا دیا ہم نے وہ سلیمان ؑ کو اور ہر ایک کو دیا ہم نے حکم اور علم اور

ہوا تھا دیکھ رہے تھے سو ہمنے اس فیصلہ کی سمجھ سلیمان ؑ کو دی اور یوں تو ہمنے دونوں کو حکمت اور علم عطا فرمایا تھا اور ہمنے

سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ط وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ

سخر کیا ہمنے ساتھ داؤد کے پہاڑوں کو تسبیح کہتے تھے اور جانوروں کو اور تھے ہم کرنے والے۔ اور سکھائی ہمنے اسکو

داؤد کیساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ (انکی تسبیح کیساتھ) وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور کرنے والے ہم تھے۔ اور ہم نے ان کو

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ج فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝

کاریگری ایک پہناوے تمہارے کی تو کہ بچاوے تم کو لڑائی تمہاری سے بس کیا ہو تم شکر کرنے والے

زرہ (بنانے) کی صنعت تم لوگوں کے (نفع کے) واسطے سکھلائی تاکہ وہ (زرہ) تمکو لڑائی (میں) (ایکدوسرے کی) زد سے بچائے سو تم شکر کرو گے بھی (یا نہیں)

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ط

اور واسطے سلیمان ؑ کے باد تند کو سخر کیا چلتی تھی ساتھ حکم اس کے کے طرف اس زمین کی کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے

اور ہمنے سلیمان علیہ السلام کا زور کی ہوا کو تابع بنا دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے اس سرزمین کیطرف چلتی جس میں ہمنے برکت رکھی ہے (مراد ملک شام ہے)

وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ

اور ہیں ہم ہر چیز کو جاننے والے اور شیطانوں میں سے مسخر کئے وہ جو غوطہ مارتے تھے واسطے اس کے اور

اور ہم ہر چیز کو جانتے ہیں اور بعضے بعضے شیطان ایسے تھے کہ سلیمان ؑ کے لئے (دریاؤں میں) غوطہ لگاتے تھے (تاکہ موتی نکالکر دیں) اور

يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ج وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝ وَاَيُّوْبَ اِذْ

کرتے تھے کام بہت سوائے اس کے اور تھے ہم واسطے اس کے نگہبان اور ایوب ؑ کو ہدایت دی جس وقت

وہ اور اور کام بھی اس کے علاوہ کیا کرتے تھے اور ان کے سنبھالنے والے ہم تھے۔ اور ایوب ؑ کا تذکرہ کیجئے جبکہ انھوں نے

نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ج فَاسْتَجَبْنَا

پکارا اس نے رب اپنے کو تحقیق مجھ کو پہونچی ہے ایذا اور تو بہت مہربان ہے سب مہربانی کرنیوالوں سے بس قبول کیا ہم نے

(بعد مبتلا ہونے مرض شدید کے) اپنے رب کو پکارا کہ مجھکو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔ ہمنے ان کی دعا قبول کی

لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً

واسطے اسکے پس کھولدی ہمنے جو کچھ تھی اس کو ایذا اور دی ہمنے اس کو اولاد اس کی اور مانند ان کی ساتھ ان کے مہربانی

اور انکو جو تکلیف تھی اسکو دور کر دیا اور (بلا استدعا) ہمنے انکو انکا کنبہ عطا فرمایا اور انکے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی اپنی رحمت خاصہ

مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا

اپنی طرف سے اور نصیحت واسطے عبادت کرنے والوں کے اور اسمٰعیل کو اور ادریس کو اور

کے سبب سے اور عبادت کرنیوالوں کیلئے یادگار رہنے کے سبب اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کا تذکرہ کیجئے

الْكِفْلِ ط كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ لا وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ط اِنَّهُمْ

ذوالکفل کو ہدایت دی وہ ہر ایک تھا صبر کرنے والوں سے اور داخل کیا ہمنے اُن کو بیچ رحمت اپنی کے تحقیق وہ تھے

(یہ) سب (احکام الٰہیہ پر) ثابت قدم رہنے والے لوگوں سے تھے۔ اور ہمنے ان کو اپنی رحمت (خاصہ) میں داخل کر لیا تھا۔ بیشک یہ کمال

توضیح الکلام ـ ۵ قولہ وَاَیُّوْبَ الخ اسمیں خداتعالے کے پاکباز اور راستباز بندے حضرت ایوب ؑ کے مصائب پر صبر کا قصہ مذکور ہے جسکو بروایت معتبر اس طرح لکھا ہے کہ ایکبار شیطان نے خداتعالیٰ سے کہا کہ ایوب ؑ کی جو تعریف کرتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ تو نے اس کو بہت سی نعمتیں دے رکھی ہیں اگر اس پر مصیبت پڑے اور پھر تیری شکایت نہ کرے تب میں بھی جانوں کہ ایوب ؑ کوئی صابر آدمی ہے خداتعالیٰ نے شیطان کو اختیار دیا ایوب ؑ کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں اور مال کی کثرت کا کچھ ٹھکانا نہ تھا ہزاروں کی تعداد میں بھیڑ بکریاں اونٹ بیل گدھے وغیرہ تھے ایک دن جبکہ یہ سب بہن بھائی ایک مکان میں کھانا کھا رہے تھے اور مویشی جنگلات میں چر رہے تھے اور بیل زمین جوتنے میں مصروف تھے اچانک سبا کے لوگ آدھمکے اور سارے گدھوں کو چھین لے گئے اور انکے محافظوں کو قتل کر گئے اور ایک آندھی اس زور کی چلی کہ مکان گر گیا بیٹے اور بیٹیاں سب اسی کی دبی رہ گئیں تمام قاصدوں نے ایک وقت میں لگاتار ان سب کے ہلاک ہو جانے کی خبریں پہونچائیں حضرت ایوب علیہ السلام نے ہر خبر پر سجدۂ شکر ادا کیا اور کہا کہ میں ماں کے پیٹ سے برہنہ خالی ہاتھ آیا تھا اور ایسے ہی خالی ہاتھ قبر میں جاؤں گا اسی کا دیا ہوا تھا اسی نے لے لیا اسکے بعد شیطان بولا کہ اب بھی جو ایوب ؑ صبر و شکر کرتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تندرستی کی نعمت سے خوش ہے اگر یہ بھی نہ رہے تب اس کے شکر و صبر کا امتحان ٹھیک ہو اس پر بھی خداتعالیٰ نے شیطان کو اجازت دی اس وقت حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم پر شیطان نے اثر ڈالنا شروع کیا جس سے آپ کے سارے بدن پر پھوڑے نکل آئے اور ٹھیکرا لیکر کھجلانے لگے اور سارا بدن خراب ہو کر پھوٹ نکلا لوگ گھن کھانے لگے گاؤں سے بھی ان کو نکال دیا باہر ایک جھونپڑی ڈالکر رہنے لگے بیوی کہیں سے محنت مزدوری کر کے لاتیں اور ان کو کھلاتی تھیں لیکن صبر کے خلاف ایک کلمہ نہیں بولے لوگوں کے طعن و تشنیع کی تکالیف الگ اٹھائیں دوستوں کی بے مہری دیکھی تب ایک روز حضرت ایوب ؑ خداتعالیٰ کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو دئے کہ اے میرے بقیہ آئندہ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ

صالحوں سے۔ اور مچھلی والے یعنی یونس کو ہدایت کی جس وقت گیا غصہ کھا کر پس جانا یہ کہ

صلاحیت والوں میں سے تھے۔ اور مچھلی والے (پیغمبر یعنی یونس) کا تذکرہ کیجئے جب وہ (اپنی قوم سے) خفا ہو کر چل دیئے اور انھوں نے یہ سمجھا کہ

لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

ہرگز نہ تنگ پکڑیں گے ہم اوپر اس کے پس پکارا بیچ اندھیروں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو

ہم ان پر (اس چلے جانے میں) کوئی دار و گیر نہ کریں گے پس انھوں نے اندھیروں میں پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ (سب نقائص سے)

اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ

تحقیق میں تھا ظالموں سے پس قبول کیا ہم نے واسطے اس کے اور نجات دی ہم نے اس کو غم سے اور

میں بے شک قصوروار ہوں سو ہم نے انکی دعا قبول کی اور ان کو اس گھٹن سے نجات دی اور

كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ

اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو۔ اور ہدایت دی ہم نے زکریا کو جس وقت کہ پکارا اُس نے پروردگار اپنے کو اے پروردگار میرے

ہم اسیطرح (اور) ایمان والوں کو (بھی کرب و بلا سے) نجات دیا کرتے ہیں اور زکریا کا تذکرہ کیجئے جبکہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھ کو

فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ

مت چھوڑ مجھ کو اکیلا اور تو بہتر وارثوں کا ہے پس قبول کیا ہم نے واسطے اسکے اور دیا ہم نے اس کو یحییٰ اور

لاوارث مت رکھیو (یعنی مجھ کو فرزند دیجئے کہ میرا وارث ہو) اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں سو ہم نے انکی دعا قبول کرلی اور ہم نے انکو یحییٰ فرزند عطا فرمایا اور

اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا

درست کر دیا ہم نے واسطے اس کے بی بی اس کی کو تحقیق وہ تھے جلدی کرتے بیچ بھلائیوں کے اور پکارتے تھے ہم کو

ان کی خاطر سے انکی بی بی کو (جو کہ بانجھ تھیں) اولاد کے قابل کر دیا یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور امید و بیم کے ساتھ ہماری عبادت

رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ○ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

رغبت سے اور ڈر سے اور تھے واسطے ہمارے عاجزی کرنیوالے اور ہدایت دی اس عورت کو کہ محافظت کی اُسنے شرمگاہ اپنی کی

کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے دبکر رہتے تھے اور اس بی بی (مریم) کا (بھی) تذکرہ کیجئے جنھوں نے اپنے ناموس کو مردوں سے بچایا (نکاح سے بھی اور

فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّ هٰذِهٖٓ

پس پھونکدیا ہم نے بیچ اس کے روح اپنی کو اور کیا ہم نے اس کو اور بیٹے اس کے کو نشانی واسطے عالموں کے تحقیق یہ ہے

پھر ہم نے انمیں (بواسطہ جبرئیل) اپنی روح پھونکدی اور ہم نے انکو اور انکے فرزند (عیسیٰ علیہ السلام) کو دنیا جہان والوں کیلئے (اپنی قدرت کاملہ کی) نشانی بنادی یہ ہے

اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ○ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ

امت تمھاری امت ایک اور میں ہوں پروردگار تمھارا پس عبادت کرو میری اور کاٹ لیا انھوں نے کام اپنا

تمھارا طریقہ کہ (جس پر تمکو رہنا واجب ہے) وہ ایک ہی طریقہ ہے اور میں تمھارا رب (حقیقی) ہوں سو تم میری عبادت کیا کرو اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف

بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ○ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

درمیان اپنے ہر ایک طرف ہماری پھر آنے والے ہیں پس جو کوئی کام کرے اچھے اور وہ ایمان والا ہو

پیدا کر لیا (سو اسکی سزا دیکھیں گے کیونکہ) سب ہمارے پاس آنیوالے ہیں سو جو شخص نیک کام کرتا ہو گا اور وہ ایمان والا بھی ہو گا

فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ○ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ

پس نہیں ناقدردانی واسطے سعی اس کی کے اور تحقیق ہم واسطے اسکے لکھنے والے ہیں اور لازم ہے اوپر اس بستی کے کہ ہلاک کیا ہم نے اس کو

سو اسکی محنت اکارت جانیوالی نہیں اور ہم اس کو لکھ لیتے ہیں۔ اور ہم جن بستیوں کو (عذاب یا موت سے) فنا کر چکے ہیں ان کیلئے یہ بات ناممکن ہے کہ

بقیہ ص ۴۶۱ معبود اپنے غلام پر رحم فرما میرے زخمی دل کی طرف نظر ترحم فرما مجھ سے لوگ نفرت کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ پر رحمت کی اُن کو بہ نسبت پہلے کے دونی دولت عطا فرمائی وَاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ الخ کا یہی مطلب ہے۔ ابن عباس اور مقاتل اور قتادہ کے نزدیک خدا تعالیٰ نے ایوبؑ کے مرے ہوئے کنبہ کو پھر زندہ کر دیا اور عکرمہ کے نزدیک یہ مطلب ہے کہ اتنی ہی اولاد بعد تندرستی کے اور پیدا ہوئی حضرت ایوبؑ اسکے سو چالیس برس تک زندہ رہے اور ایوبؑ کے زمانہ وجود میں مورخوں کا اختلاف ہے اور اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ ایوبؑ عرب کے باشندے تھے لیکن کس بستی کے باشندے تھے یہ متعین نہیں اور ایام مصیبت کی تعداد میں بھی اختلاف ہے کسی نے سات برس اور کسی نے کم و بیش بتلائے ہیں ۱۲ صفحہ ہذا

خواص الکلام۔ ف۱

قولہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ الخ اس میں اسم اعظم مخفی ہے، جس مصیبت و بلا میں اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا فائدہ ہو ۱۲ **ف۲** قولہ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ سے الْوٰرِثِيْنَ تک جس کو اولاد سے مایوسی ہو ہر نماز کے بعد یہ آیت تین بار پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہو جائے گا یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام کی ہے ۱۲ از اعمال و معالم و مدارک و غیرہا ۱۲

توضیح الکلام۔ ۶

ف۳ قولہ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ الخ اس میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کا قصہ ہے اور جملہ وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً الخ میں اس بات کی تصریح ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلا باپ کے پیدا ہوئے تھے جب ہی تو ان کی پیدائش کو تمام جہاں کے لئے قدرت حقتعالیٰ کی نشانی فرمایا ورنہ مطلق اور معمولی پیدائش تو ایسی چیز نہیں ۱۲ **ف۴** قولہ وَتَقَطَّعُوْٓا الخ اس میں یہود و نصاریٰ پر الزام ہے کہ باوجود اتحاد کے متفرق ہوگئے اور الزام ہے مسلمانوں کی آنیوالی جماعت کو بھی جو اختلاف کر کے ستر بہتر فرقے بنے گی کہ سب کو یہیں آنا ہے ایک راہ پر کیوں نہ رہے ۱۲ **ف۵** قولہ وَهُوَ مُؤْمِنٌ الخ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان بغیر کوئی عمل کام نہیں آسکتا اور مومن کا کوئی عمل بیکار نہیں ہو سکتا یا تو اس سے مراتب میں ترقی ہو گی اور یا گناہ کا کفارہ، فائدہ ضرور ہو گا

ع ۶ / ۱۸ / ۶

اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ

کہ وہ نہیں پھرتے یہاں تک کہ جب کھولے جاویں یاجوج اور ماجوج اور وہ

وہ (دنیا میں) پھر لوٹ کر آویں۔ یہانتک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیے جاویں گے اور وہ (غایت کثرت کی وجہ سے) ہر بلندی سے

كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ○ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ

ہر اونچان سے دوڑتے ہوں گے اور نزدیک آوے وعدہ سچا پس ناگہاں وہ چڑھ رہی ہیں

(جیسے پہاڑ اور ٹیلہ) نکلتے (معلوم) ہوں گے اور (وہ رجوع و بعث کا) سچا وعدہ نزدیک آپہونچا ہوگا تو بس پھر ایکدم سے یہ قصہ ہوگا کہ منکروں کی

اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ

آنکھیں ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے کہتے ہونگے اے وائے ہمکو تحقیق تھے ہم بیچ غفلت کے اس سے بلکہ

نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جاویں گی (اور یوں کہتے نظر آوینگے) کہ ہائے کمبختی ہماری ہم اس (امر) سے غفلت میں تھے بلکہ (واقعی بات یہ ہے کہ)

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ

تھے ہم ظالم تحقیق تم اور جس چیز کو عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے ایندھن ہیں

ہم ہی قصوروار تھے۔ بلاشبہ تم (اے مشرکین) اور جنکو تم خدا کو چھوڑ کر پوج رہے ہو سب جہنم میں جھو کے جاؤ گے (اور)

جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ○ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَاۤءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَ

دوزخ کے تم اس کے پاس آنے والے ہو اگر ہوتے یہ معبود نہ آتے اس پاس اور

تم سب اسمیں داخل ہوگے (اور یہ بات سمجھنے کی ہے کہ) اگر یہ (تمہارے معبود) واقعی معبود ہوتے تو اس (جہنم) میں کیوں جاتے اور سب (عابدین و معبودین)

كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ○ اِنَّ

ہر ایک بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ واسطے انکے بیچ اس کے چلانا ہے اور وہ بیچ اس کے نہ سنیں گے تحقیق

اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔ (اور) ان کا اس میں شور ہوگا اور وہاں (اپنے غل شور میں کسی کی) کو بات سنیں گے بھی نہیں (یہ تو دوزخیوں کا حال ہوا)

الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○ لَا

وہ لوگ کہ پہلے ہو چکا ہے واسطے ان کے ہماری طرف سے وعدہ نیک یہ لوگ اس سے دور رکھے گئے ہیں

جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے۔ وہ اس (دوزخ) سے (اس قدر) دور رکھے جاویں گے (کہ)

يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ○ ج

نہیں سنیں گے کھٹکا اس کا اور وہ بیچ اس چیز کے کہ چاہیں گے جی ان کے ہمیشہ رہنے والے ہیں

اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ

نہ غمگین کرے گا ان کو ڈر بڑا اور لینے آویں گے ان کو فرشتے یہ ہے دن تمہارا

(اور) انکو بڑی گھبراہٹ (یعنی نفخہ ثانیہ سے زندہ ہونیکی) غم میں نہ ڈالیگی اور (قبر سے نکلتے ہی) فرشتے انکا استقبال کرینگے اور (کہینگے) کہ یہ ہے تمہارا وہ دن

الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ

جو تھے تم وعدہ دیے جاتے جس دن لپیٹ لیویں گے ہم آسمان کو جیسا لپیٹتا ہے طومار رقعوں کو

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا وہ دن (بھی) یاد کرنیکے قابل ہے جس روز ہم (نفخہ اولی کے وقت) آسمان کو اسطرح لپیٹ دینگے جسطرح لکھے ہوئے مضمون کا کاغذ

كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ وَ

جیسے شروع کی تھی ہم نے پہلی پیدائش دوبارہ کرینگے اس کو وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر تحقیق ہم ہیں کرنے والے اور

(اور) ہم نے جسطرح اول بار پیدا کرنیکے وقت (ہر چیز کی) ابتدا کی تھی اسیطرح (آسانی سے) اسکو دوبارہ پیدا کردینگے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے (اور) ہم ضرور اس کو

توضیح الکلام۔ ؎ قولہ حَصَبُ جَهَنَّمَ الخ جن مشرکوں کا ذکر آیت تَقَطَّعُوْا الخ میں گذر چکا اُن کے لئے اس آیت میں وعید سُنائی جارہی ہے کہ تم تو تم تمہارے ساتھ میں تمہارے معبودان باطل بھی دوزخ میں جھونکے جاویں گے البتہ اگر اُن معبودوں میں سے کوئی معبود ایسا ہوگا کہ اسمیں کوئی صفت ایسی پائی جاتی ہوگی جو دوزخ میں ڈالنے سے مانع ہوگی تو اسکو دوزخ سے الگ رکھا جاویگا اور اسپر معبود بنائے جانے کا کوئی اثر نہ ہوگا مثلاً انبیاء اور ملائکہ کو اگر کسی نے معبود بنایا ہوگا تو وہ چونکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک مقبول ہیں اس وجہ سے وہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے چنانچہ عقل میں بھی یہ بات آتی ہے اور اسکی تاکید کے لئے آگے آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ الخ بھی آرہی ہے پس اس حکم میں اصنام اور شیاطین ہی باقی رہ گئے اصنام میں تو صرف یہ بات موجود ہے کہ وہ معبود مشرکین ہیں اور سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى میں داخل نہیں اور شیاطین میں علاوہ معبود باطل ہونیکے خود کفر بھی موجب دخول دوزخ موجود ہے ١٢ ؎ قولہ اَلْفَزَعُ الْاَكْبَرُ اس کی مراد میں مفسرین کا اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اخیر نفخہ مراد ہے اور حضرت حسن بصریؒ کے نزدیک وہ وقت کہ جب بندوں کو دوزخ میں جانیکا حکم ہوگا اور ابن جریج کے نزدیک جب موت کو ذبح کیا جاویگا ١٢ **نزول الکلام۔** ؎ قولہ اِنَّ الَّذِيْنَ الخ اللہ تبارک و تعالیٰ نے پہلی آیت یعنی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ الخ نازل فرماکر بت پرستوں کو متنبہ کیا کہ وہ بت جن کو تم اپنے ہاتھوں سے گھڑ کر پرستش کرنے لگے یہ سب تمہارے ساتھ جہنم کا ایندھن بنیں گے

تو ابن الزبعری یہ بات سُنکر بولا کہ حضرت عزیر حضرت عیسیٰ اور فرشتوں کی بھی تو پرستش ہوئی ہے اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اُن کو بھی معبود بنایا ہے، کیا اُن کو بھی

دوزخ میں جھونکا جائے گا اس کے جواب میں یہ آیت اُتری ١٢ لباب النقول **خواص الکلام۔** ؎ قولہ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ سے تُوْعَدُوْنَ تک بخار اور تمام امراض

اور دردوں میں اس آیت کو سیاہی سے لکھ کر کنوئیں کے پانی سے جو دھوپ نہ آتی ہو دھو کر تین گھونٹ مریض کو پلادے اور درد کی شدت کے وقت باقی اس کی کمر پر

لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ

البتہ تحقیق لکھ دیا ہمنے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے یہ کہ زمین کے وارث ہوں گے اس کے میرے بندے

ہم (سب آسمانی) کتابوں میں لوح محفوظ (میں) لکھنے کے بعد لکھ چکے ہیں کہ اس زمین (جنت) کے مالک میرے نیک بندے

الصَّالِحُونَ ○ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ○ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

صالح تحقیق بیچ اس کے البتہ مطلب کو پہونچا دینا ہے واسطے قوم عبادت کرنیوالی کے اور نہیں بھیجا ہمنے تجھ کو

ہونگے۔ بلاشبہ اس (قرآن) میں (ہدایت کا) کافی مضمون ہے ان لوگوں کیلئے جو بندگی کرنیوالے ہیں۔ اور ہمنے (ایسے مضامین نافعہ دیکر) آپکو اور کسی بات کیواسطے

إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ○ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ

مگر رحمت واسطے عالموں کے۔ کہہ سوائے اسکے نہیں کہ وحی کیجاتی ہے طرف میری یہ کہ معبود تمہارا معبود ایک ہے اکیلا

مگر دنیا جہان کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کیلئے۔ آپ (بطور خلاصہ کے مکرر) فرما دیجئے کہ میرے پاس تو صرف یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود (حقیقی) ایک ہی

فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنْتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ

پس آیا ہو تم اطاعت کرنے والے پس اگر پھر جاویں پس کہہ خبر دار کر دیا میں نے تم کو اوپر برابری کے اور نہیں

سو اب بھی تم مانتے ہو (یا نہیں یعنی اب تو مان لو) پھر (بھی) اگر یہ لوگ سرتابی کریں تو (بطور اتمام حجت کے) آپ فرما دیجئے کہ میں تمکو نہایت صاف اطلاع کر چکا ہوں اور

أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَا تُوعَدُونَ ○ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ

جانتا میں کہ نزدیک ہے یا دور جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تحقیق وہ جانتا ہے پکارنے کو بات سے

یہ جانتا ہوں کہ جس (سزا) کا تمسے وعدہ ہوا ہے آیا وہ قریب ہے یا دور دراز ہے (البتہ وقوع ضرور ہوگا کیونکہ) اللہ کو (تمہاری) پکار کر کہی ہوئی بات کی بھی خبر ہے

وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ○ وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ

اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو تم اور نہیں جانتا میں شاید کہ وہ آزمایش ہے واسطے تمہارے اور فائدہ ہے ایک مدت تک

اور جو (بات) تم دلمیں رکھتے ہو اسکی بھی خبر ہے اور میں (بالیقین) نہیں جانتا (کہ کیا مصلحت ہے) شاید وہ (تاخیر عذاب) تمہارے لئے (صورۃً) امتحان ہو اور ایک وقت (معین)

قَالَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ○

کہا پیغمبر نے اے رب میرے حکم کر ساتھ حق کے اور پروردگار ہمارا مہربان مدد مانگا گیا ہے اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم

پیغمبر نے (باذن الٰہی) کہا کہ اے میرے رب فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق اور (پیغمبر نے کفار سے یہ بھی فرمایا کہ) ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے ان باتوں کے مقابلہ میں مدد چاہی جاتی

سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○	وَسَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ
سورۂ حج مدینہ میں نازل ہوئی اسمیں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں
کلمات ۱۲۸۳	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں	حروف ۵۳۷۵

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ○ يَوْمَ

اے لوگو[ع۲] ڈرو پروردگار اپنے سے تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز ہے بڑی جس دن

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن کا) زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی جس روز

تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ

دیکھیں گے اس کو بھول جاوے گی ہر دودھ پلانے والی جس کو دودھ پلایا تھا اور ڈال دے گی ہر

تم لوگ اس (زلزلہ) کو دیکھو گے اس روز تمام دودھ پلانے والیاں (مارے ہیبت کے) اپنے دودھ پیتے کو بھول جاوینگی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل

حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ

حمل والی حمل اپنا اور دیکھے گا تو لوگوں کو مست اور نہیں وہ مست یعنی بے حواس ولیکن

(پورے دن ہونے سے پہلے) ڈال دینگی اور (اے مخاطب) تجھکو لوگ نشہ کی سی حالتیں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ (واقع میں) نشہ میں نہ ہوں گے ولیکن

توضیح الکلام۔ ۱۵ قولہ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ الخ اس آیت میں تین باتیں بتلائیں اوّل یہ کہ جہر اور خفی کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے یعنی تم نفاق سے اسلام ظاہر کرو یا حسد اور طمع کی وجہ سے حق کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور قیامت کا وقت بھی اُس کو معلوم ہے یا قیامت کا وقت پوشیدہ رکھنے میں جو مصلحت ہے وہ اُس کو معلوم ہے دوسری بات یہ کہ وقت قیامت کو مخفی کرنے میں امتحان اور آزمایش ہے اور وہ اس طرح کہ اس سے ایمان بالغیب کے قوی اور ضعیف ہونے کا اندازہ پورے طور کیا جا سکتا ہے۔ تیسری بات وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ سے نکلی کہ یک لخت عذاب نہ آنا بلکہ قیامت تک تاخیر کرنا اور پھر قیامت کا وقت نہ بتانا اس لئے ہے کہ تاکہ تم لوگ کچھ دنوں دنیا میں اور جی لو ورنہ فوراً سزا مل جاتی اور قیامت کا تعیینی علم ہوتا تو زندگی دوبھر ہو جاتی ۱۲

۲ قولہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ الخ اس آیت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے ہولناک واقعہ کی خبر کس ہیبت ناک عنوان سے بیان فرماتا ہے اور اس میں بھی سب سے پہلے رب سے ڈرنے اور تقوے کرنے کا حکم دیتا ہے کہ لوگو تم کو اپنے رب سے ڈرنا چاہئے کیونکہ جب ہر قسم کی دیکھبھال اُس نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے تو اس کا ڈر پورا ہے ابھی دیکھ بھال میں کمی کردی آدمی تباہ اور دفنا ہو جائے لیکن اسکے بعد بہت سخت مصیبت آنیوالی کا ذکر فرما کر اس ڈر کو اور بھی مضبوط فرماتا ہے وہ یہ کہ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ اور جب قیامت کا زلزلہ بڑی بھاری مصیبت کی شے ہے تو ایسے آڑے وقت میں انسان کو تقویٰ ہی امن دے سکے گا

رکوع ۱۹ / ۷

اس کے بعد اس دن کی کچھ خاص خاص علامات بیان فرماتا ہے یعنی قیامت کا ہولناک زلزلہ لوگوں کو بدحواس بنا دیگا خوف کے مارے ایسے بدحواس اور بیعقل ہو جائیں گے کہ متوالے اور مست معلوم ہوں گے اس کی دہل سے حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور مارے ڈر کے دودھ پلانیوالی اپنے دودھ پیتے بچے تک کو بھول جائے گی حالانکہ وہ اس کو سب سے زیادہ عزیز ہے اس لئے لوگو ہر وقت اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہو اور نیک بندے پرہیزگار بن جاؤ یہ دونوں آیتیں بقیہ آئندہ

عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ

عذاب اللہ کا سخت ہے اور بعضے لوگ وہ شخص ہیں کہ جھگڑتے ہیں بیچ توحید خدا کے بغیر

اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز۔ اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں (یعنی ذات یا صفات میں) بے جانے بوجھے جھگڑا

عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ

علم کے اور پیروی کرتے ہیں ہر شیطان سرکش کی لکھا گیا ہے اوپر اس کے یہ کہ جس کی دوستی کرے وہ یعنی شیطان پس تحقیق وہ

کرتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہو لیتے ہیں جس کی نسبت (خدا کے یہاں سے) یہ بات لکھی جا چکی ہے کہ جو شخص اس سے تعلق رکھیگا (یعنی اس کا اتباع

يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ

گمراہ کرتا ہے اس کو اور راہ دکھاتا ہے طرف عذاب دوزخ کے اے لوگو اگر ہو تم

وہ اس کو (راہ حق سے) بے راہ کر دیگا اور اس کو عذاب دوزخ کا رستہ دکھلا دیگا اے لوگو اگر تم (قیامت کے روز)

فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

بیچ شک کے پھر جی اٹھنے سے پس تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تم کو مٹی سے پھر نطفے سے پھر

دوبارہ زندہ ہونے سے شک (و انکار) میں ہو تو ہم نے (اول) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر

مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ

لہو جمے ہوئے سے پھر بوٹی صورت بنی ہوئی سے اور بن بنی ہوئی سے تو کہ بیان کریں واسطے تمہارے

خون کے لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کہ (بعضی) پوری ہوتی ہے اور (بعضی) ادھوری بھی تاکہ ہم تمہارے سامنے (اپنی قدرت) ظاہر کر دیں

وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ

اور ٹھہراتے ہیں ہم اس کو بیچ رحم کے جتنا چاہیں ایک وقت مقرر تک پھر نکالتے ہیں تم کو بچہ پھر

اور ہم (ماں کے) رحم میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معین (یعنی وقت وضع) تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر ہم تمکو بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر

لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ

تاکہ پہنچو جوانی اپنی کو اور بعض تم میں سے وہ شخص ہے کہ قبض کیا جاتا ہے اور بعض تم میں وہ ہے کہ پھیرا جاتا ہو طرف ناکارہ

تاکہ تم اپنی بھری جوانی (کی عمر) تک پہنچ جاؤ اور بعضے تم میں وہ بھی ہیں جو (جوانی سے پہلے ہی) مرجاتے ہیں اور بعضے تم میں وہ ہیں جو نکمی عمر (یعنی زیادہ بڑھاپے)

الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً

عمر کی تاکہ نہ جانے پیچھے جاننے کے کچھ اور دیکھتا ہے تو زمین کو خشک

تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا اثر یہ ہو کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو جاتا ہے اور (آگے دوسرا استدلال ہے کہ اے مخاطب) تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک (پڑی) ہے

فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ

پس جس وقت اتارتے ہیں ہم اوپر اس کے پانی ہلتی ہے اور پھولتی ہے اور اگاتی ہے ہر قسم

پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کے خوشنما نباتات

بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى

نفیس سے یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ وہی ہے حق اور یہ کہ وہی جلاتا ہے مردوں کو اور یہ کہ وہ اوپر

اگاتی ہے یہ (سب) اس سبب سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور وہی بے جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

ہر چیز کے قادر ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے نہیں شک بیچ اس کے اور یہ کہ اللہ

ہر چیز پر قادر ہے اور (نیز اس سبب سے ہوا کہ) قیامت آنے والی ہے اس میں ذرا شبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ

بقیہ صفحہ ۴٦۴ غزوہ بنی المصطلق میں بوقت شب نازل ہوئیں اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سنائیں تو صحابہ میں نالہ و زاری کا کہرام مچ گیا عذاب الٰہی کے خوف میں اس قدر روئے کہ ساری عمر میں کبھی اس قدر رونے کا اتفاق نہ ہوا تھا ۱۲ کذا فی المدارک صفحہ ہذا

نزول الکلام۔ ۵

قولہ وَمِنَ النَّاسِ الخ نضر بن حارث ملعون کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی یہ کمبخت کٹر کافر اور بڑا جھگڑالو تھا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتا اور قرآن مجید کو اگلوں کے قصے کہانیاں بتاتا اور حشر و نشر کا انکار کرتا تھا ۱۲ از مدارک

توضیح الکلام۔ ۵

قولہ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ الخ یعنی بعض مشرک اس بات کو سنکر جھگڑتے ہیں کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے اور جھگڑا بھی بے دلیل یہ محض شیطانی وسوسہ ہے کہ وہ ہر ایک شیطان راندۂ درگاہ کی پیروی کرتا ہے اس میں ان کے گمراہ کرنے والے بھی داخل ہیں اور ابلیس بھی جس کے لئے یہ ثابت ہے کہ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ جو اس کو یار بنائیگا تو یہ اس کو راہ راست سے ہٹا کر دوزخ کی طرف لے جائیگا پھر اس کمبخت کو کیا ہو جو ہادی برحق سے جھگڑ کر گمراہ کرنیوالے کی پیروی کرتا ہے ۱۲ **۵**

قولہ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ الخ مضمون سابق کا اس آیت میں تتمہ ہے جس سے اور بھی زیادہ قدرت خدا تعالیٰ کی ظاہر ہوتی ہے کہ ہم ماں کے رحم میں جس نطفہ کو چاہتے ہیں ایک مدت معین تک ٹھہرائے رکھتے ہیں یعنی جبتک وضع کا وقت آئے اور جس کو اس وقت تک ٹھہرانا نہیں چاہتے اس کو وہیں اسقاط کر دیتے ہیں پھر اس مدت معینہ کے بعد ہم نے تمکو جب ماں کے پیٹ سے نکالا تو تم بالکل ناسمجھ ناتواں بچے تھے نہ چلنا نہ پھرنا نہ بولنا نہ سمجھنا پھر تمکو پروان چڑھایا دن بدن قوت دی جوانی کو پہونچایا کسی کی روح قبض کر لی اور کسی کو اس سے بھی آگے بڑھایا دن بدن قوت گھٹی بچوں کی طرح کمزور ہو گیا ہر عضو ناتواں ہر حس ضعیف ہر وقت بک بک بات بات پر ضد اور بچوں کی سی ہٹ ہر لحظہ بکواس دوسرے کے دست نگر محتاج اب وہی بچہ ہے کہ سٹھیا کر یہ حالت ہو گئی کہ جان بوجھ کر ناسمجھ بن گیا کیسی صاحب قدرت ذات ہے کہ ہر عیب سے پاک اور بے نیاز

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ

اٹھادیگا اُن لوگوں کو کہ بیچ قبروں کے ہیں اور بعض لوگوں سے وہ ہے جو جھگڑتا ہے بیچ خدا کے

(قیامت میں) قبر والوں کو دوبارہ پیدا کردیگا۔ اور بعضے آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں بدون واقفیت (یعنی علم ضروری) اور بدون دلیل

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ

بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور نہ کتاب روشن کے موڑنے والا شانے اپنے کو تو کہ گمراہ کرے

(یعنی علم استدلال عقلی) اور بدون کسی روشن کتاب (یعنی علم استدلال نقلی) کے تکبر کرتے ہوئے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے (یعنی دین حق سے)

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ

راہ خدا کی سے واسطے اس کے بیچ دنیا کے رُسوائی ہے اور چکھادیں گے ہم اُسکو دن قیامت کے عذاب

بے راہ کردیں اور ایسے شخص کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اُس کو جلتی آگ کا عذاب

الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ع

جلنے کا یہ بسبب اس کے ہے کہ آگے بھیجا تھا دونوں ہاتھ تیرے نے اور یہ کہ اللہ نہیں ظلم کرنیوالا واسطے بندوں اپنے کے

چکھاویں گے (اور اس سے کہا جاویگا کہ یہ تیرے ہاتھ کے کئے ہوئے کاموں کا بدلہ ہے اور یہ بات ثابت ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں (ہیں)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۣاطْمَاَنَّ

اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ بندگی کرتا ہے اللہ کی اوپر کنارے کے پس اگر پہونچے اس کو بھلائی آرام پکڑے

اور بعض آدمی اللہ کی عبادت (ایسے طور پر) کرتا ہے (جیسے کسی چیز کے) کنارے پر (کھڑا ہو) پھر اگر اس کو (دنیوی) نفع پہنچے گا تو اس کی وجہ سے

بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ڗ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ

ساتھ اس عبادت کے اور اگر پہونچے اس کو فتنہ پلٹ جاوے اوپر مُنھ اپنے کے ڈوبے ہیں دیا دنیا اور

(ظاہری) قرار پالیا اور اگر اس پر کچھ آزمایش ہوگئی تو منھ اُٹھا کر (کفر کی طرف) چلدیا (جس سے) دنیا اور آخرت

الْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

آخرت کو یہ ہے وہ ٹوٹا پانا ظاہر پکارتا ہے سوائے اللہ کے اس چیز کو

دونوں کو کھو بیٹھا یہی کھلا نقصان (کہلاتا) ہے۔ خدا (کی عبادت) کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرنے لگا جو

لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ۚ يَدْعُوْا لَمَنْ

کہ نہ ضرر دے اُس کو اور نہ نفع دے اس کو یہ وہ ہے گمراہی دور پکارتا ہے اُس شخص کو

نہ اس کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ اس کو نفع پہنچا سکتا ہے یہ انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔ وہ ایسے کی عبادت کر رہا ہے کہ اس (کی عبادت) کا

ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰي وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ اِنَّ

کہ ضرر اس کا نزدیک ہے نفع اُس کے سے البتہ بُرا ہے دوست اور بُرا ہے ہم صحبت تحقیق

کا ضرر بہ نسبت اس کے نفع کے زیادہ قریب الوقوع ہے ایسا کارساز بھی بُرا اور ایسا رفیق بھی بُرا بلاشبہ

اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اللہ داخل کرے گا ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے بہشتوں میں چلتی ہیں

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے (بہشت کے) ایسے باغوں میں داخل فرمادیں گے جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ

نیچے ان کے سے نہریں تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے جو شخص کہ گمان کرتا ہے یہ کہ

نیچے نہریں جاری ہوں گی اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتا ہے کر گزرتا ہے جو شخص (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ مخالفت کرکے) اس بات کا خیال کر رہا

نزول الکلام ۔ ۱ے قولہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ الخ یہ آیت ابو جہل مردود کے بارہ میں نازل ہوئی، کذا فی المدارک اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے بارہ میں ہے، کذا فی الاتقان ۱۲ ۔ ۲ے قولہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ الخ اعراب کی ایک جماعت مدینہ منورہ میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئی تو ان میں سے جس کو فائدہ پہونچا یعنی اولاد ہوئی، مال بڑھا تندرست رہا تو کہنے لگا کہ دین اسلام بڑا اچھا مذہب ہے مجھے اس میں فائدہ ہی فائدہ ملا اور جو بیمار ہوا اور اولاد نہ ہوئی مالی نقصان ہوا تو جدھر سے آیا اُدھر ہی لوٹ گیا اور مرتد ہوکر کہنے لگا کہ مجھے یہ دین اسلام (معاذ اللہ) نامبارک ہے میرا تو نقصان ہی نقصان ہوتا رہا کذا فی المدارک و قریب منہ فی البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲

ع ۱۰

توضیح الکلام ۔ ۱ے قولہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ الخ قیامت کی دلیلیں بیان کرکے پھر اُن ہی بیہودہ لوگوں کی جاہلانہ حجت و مجادلہ کا ذکر فرماتا ہے جب کوئی آدمی کسی مقصد پر کوئی حجت قائم کرتا ہے یا کوئی عقیدہ اپنے دل میں جماتا ہے تو یا تو بدیہیات کے علم سے کام لیکر اور یا استدلال اور قیاس کے ذریعہ اور یا وحی اور الہام سے کوئی بات نکالکر اور جو ان تینوں میں سے کسی دلیل سے بھی کام نہ لے اور اس پر اُلٹا جھگڑے وہ سخت ترین نادان ہوا اسلئے یہاں تینوں باتوں کا انکار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں جھگڑا تو کرتا ہے اور دلیل کوئی نہیں رکھتا کچھ علم نہیں تاکہ بدیہیات سے فائدہ اُٹھاتا ہدایت نہیں تاکہ نظری اور استدلالی دلیل ہاتھ لگتی، کتاب منیر سے نہیں کہتا تاکہ الہام اور وحی سے اس کا قول مدلل ہو جاتا جب اُن میں سے کچھ بھی نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ جھگڑا محض اس وجہ سے ہے کہ اپنے آپ کو بڑا جانتا ہے اور حقیقت میں لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ اس شخص کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں جہنم کے عذاب کو چکھے گا چنانچہ تاریخ والوں کو معلوم ہے کہ نضر بن حارث اور ابوجہل کس ذلت کے ساتھ بدر کی لڑائی میں مارے گئے اور کتوں کی طرح سے ان کی لاشیں کھنچوا کر ایک گڑھے میں ڈال دی گئیں ۱۲

لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ

ہرگز نہ مدد دے گا اس کو اللہ بیچ دنیا کے اور آخرت کے پس چاہیے کہ کھینچ لے جاوے ایک رسّی طرف آسمان کے

کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کی دنیا اور آخرت میں مدد نہ کرے گا تو اس کو چاہیے کہ ایک رسی آسمان تک تان لے پھر (اس کے ذریعے سے آسمان پر

ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝ وَكَذٰلِكَ

پھر چاہیے کہ کاٹ ڈالے اس کو پھر دیکھے کیا لے جاوے گا مکر اس کا اس چیز کو کہ غصے میں لاتی ہے اسے اور اسی طرح

پہنچ کر اگر ہو سکے) اس وحی کو موقوف کرا دے تو پھر (اب) غور کرنا چاہیے آیا اسکی (یہ) تدبیر اسکی ناگواری کی چیز کو (یعنی وحی کو) موقوف کر سکتی ہے اور

اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

اتارا ہے ہمنے اس کو نشانیاں ظاہر اور یہ کہ اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے تحقیق جو لوگ کہ

ہم نے اتارا ہے جسمیں کھلی کھلی دلیلیں (یقین حق کی) ہیں اور بات یہ (ہی) ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے (حق کی) ہدایت کرتا ہے اسمیں کوئی شبہ نہیں

اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ

ایمان لائے اور وہ لوگ کہ یہودی ہوئے اور بے دین اور نصارے اور مجوس اور وہ لوگ

کہ مسلمان اور یہود اور صابئین اور نصارے اور مجوس اور

اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

کہ شرک کرتے ہیں تحقیق اللہ فیصل کر دیگا درمیان اُن کے دن قیامت کے تحقیق اللہ اوپر ہر

مشرکین اللہ تعالیٰ ان سبکے درمیان میں قیامت کے روز (عملی) فیصلہ کر دیگا (مسلمانوں کو جنت میں داخل کر دیگا اور کافروں کو دوزخ میں) بیشک خدا تعالیٰ

شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

چیز کے حاضر ہے کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں واسطے اس کے جو کوئی بیچ آسمانوں کے اور جو کوئی

واقف ہے اے مخاطب کیا تجھ کو (عقل سے یا مشورہ سے) یہ بات معلوم ہے کہ اللہ کیسا منے (اپنی اپنی حالت کے مناسب) سب عاجزی کرتے ہیں جو کہ آسمانوں میں

فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَ

بیچ زمین کے ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور

ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور

الدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ

جانور اور بہت آدمیوں میں سے اور بہت ہیں کہ ثابت ہوا اوپر ان کے عذاب اور جس کو

چوپائے اور بہت سے (تو) آدمی بھی۔ اور بہت سے ایسے ہیں جن پر (بوجہ منقاد نہ ہو سکنے کے) عذاب ثابت ہو گیا ہے اور (سچ یہ ہی) کہ جس کو

يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ۚ هٰذٰنِ

ذلیل کرے اللہ پس نہیں واسطے اس کے کوئی عزت دینے والا تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یہ دو

خدا ذلیل کرے (اور اسکو توفیق ہدایت نہ ہو) اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں (اور) اللہ تعالیٰ (کو اختیار ہے) جو چاہے کرے۔ یہ (جن کا اوپر آیت میں ذکر ہوا) دو

خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِىْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ

جھگڑنے والے جھگڑے بیچ پروردگار اپنے کے پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے بیونتے جاویں گے واسطے اُن کے کپڑے

فریق ہیں جنھوں نے دربارے اپنے رب کے (دین کے باہم) اختلاف کیا سو جو لوگ کافر تھے انکے (پہننے کے لئے (قیامت میں) آگ کے کپڑے قطع کر

مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِىْ

آگ کے ڈالا جاوے گا اوپر سروں ان کے کے گرم پانی گلایا جاویگا ساتھ اس کے جو کچھ بیچ

جاویں گے (اور) ان کے سر کے اوپر سے تیز گرم پانی چھوڑا جاوے گا۔ (اور) اس سے ان کے پیٹ میں کی چیزیں

توضیح الکلام سلہ قولہ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ الخ چونکہ ہر ایک چیز کا سجدہ اُس کے مناسب حال ہوتا ہے اس لئے انسان کے علاوہ اور چیزیں شمس و قمر وغیرہ جو مکلف نہیں ہیں انکا سجدہ ان کے مناسب مسخر اور تابعدار ہو جانا ہے اور یہ بات انسان میں بھی موجود ہے اور انسان چونکہ مکلف بھی ہے اس لئے اس میں علاوہ منقاد اور مسخر ہونے کے شرعی اختیاری سجدہ یعنی سر کو زمین پر رکھنا بھی پایا جا سکتا ہے پس خلاصہ یہ ہے کہ ساری مخلوق خواہ انسان ہو یا غیر انسان سب خدا تعالیٰ کے سامنے مسخر اور تابع ہیں کہ جب انکو کوئی حکم تکوینی کرتا ہے تو کسی کو سرتابی کی تاب نہیں ہوتی مثلاً اگر کسی انسان کو بیمار یا غریب یا امیر بنانا چاہتا ہے تو کوئی اس کا خلاف نہیں کر سکتا اور سجدہ شرعی صرف انسان ہی کے ساتھ خاص ہے مگر چونکہ اس کو کرنے والے سب انسان نہیں ہیں اسلئے کثیر کی قید لگادی یعنی مسلمان اور کافر اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲

سلہ قولہ ہٰذَانِ خَصْمٰنِ الخ یہ دونوں فریق یعنی ایک تو ذلیل جو اپنی مثل مخلوق کو پوجتے ہیں دوسرے عزت دار جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو نہیں پوجتے آپس میں اپنے رب کے معاملہ میں باہم اختلاف کرتے ہیں ذلیل فریق تو خدا تعالیٰ میں عجز اور حدوث کے ناپاک اوصاف اپنے قیاس سے ثابت کرتا ہے کہ وہ سب کام آپ نہیں کر سکتا اُس نے ان ان اشخاص اور اشیاء کو یہ کام بانٹ دیے ہیں اس لئے ہم اُن کو پوجتے اور پکارتے ہیں دوسرا فریق جو عزت دار ہے وہ اس کو قادر مطلق اور سارے کاموں کا کرنے والا سمجھتا ہے وہی علام الغیوب

السجدۃ ۶

ہے ہر ایک کی پکار بھی وہی سنتا ہے اور منکر حاجات بھی پوری فرماتا ہے کیونکہ وہ علیم بھی ہے رحیم بھی ۱۲ تنزول الکلام۔ سلہ قولہ ہٰذَانِ خَصْمٰنِ الخ ایک دفعہ اہل کتاب مسلمانوں سے مناظرہ کرنے وقت بولے کہ مسلمانو ہم کو اپنے اللہ تعالیٰ سے بہ نسبت تمہاری زیادہ تعلق ہے ہمارا پیغمبر تمہارے پیغمبر سے مقدم ہے اور ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے نازل ہوئی ہے مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہم تو اپنے پیغمبر اور تمہارے پیغمبر دونوں کو سچا کہتے اور اپنے قرآن اور تمہاری کتاب یعنی توریت و انجیل

بقیہ آئندہ

بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ○ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ○ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا

پیٹوں ان کے کے ہے اور چمڑا اور واسطے ان کے ہتوڑے ہیں لوہے کے جس وقت ارادہ کریں گے

(یعنی انتڑیاں) اور (انکی) کھالیں سب گل جاوینگی۔ اور ان کے (مارنے کے لئے) لوہے کے گرز ہونگے۔ وہ لوگ جب (دوزخ میں) گھٹے گھٹے (گھبرا جاینگے اور)

اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○

کہ نکلیں اس کے غم سے پھیرے جاویں بیچ اس کے اور چکھو عذاب جلنے کا

اس سے باہر نکلنا چاہینگے تو پھر اسی میں ڈھکیل دیے جاوینگے اور (انکو کہا جاویگا کہ) جلنے کا عذاب (ہمیشہ کے لئے) چکھتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

تحقیق اللہ داخل کرتا ہے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے بہشتوں میں کہ چلتی ہیں

(اور) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے (بہشت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ

نیچے ان کے سے نہریں پہنائے جاویں گے بیچ اس کے کنگن سونے سے اور موتی

نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ (اور) ان کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے

وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا

اور لباس اُن کا بیچ اس کے ریشمی ہے اور راہ دکھلائے گئے طرف پاکیزگی کی بات سے اور راہ دکھلائے گئے

اور پوشاک انکی وہاں ریشم کی ہوگی اور (یہ سب انعام انکے لئے اسلئے ہیں کہ دنیا میں) انکو کلمۂ طیبہ (کے اعتقاد) کی ہدایت ہوگئی تھی اور انکو اس (خدا) کے رستہ کی

اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

طرف راہ تعریف کئے گئے کے تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کرتے ہیں راہ خدا

ہدایت ہوگئی تھی جو لائق حمد ہے (وہ رستہ اسلام ہی) بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور (مسلمانوں کو) اللہ کے رستہ سے

اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ

کی سے اور مسجد حرام سے وہ جو مقرر کیا ہے ہم نے اس کو واسطے لوگوں کے برابر ہیں رہنے والے بیچ اس کے

اور مسجد حرام (یعنی حرم) سے روکتے ہیں جسکو ہم نے تمام آدمیوں کے واسطے مقرر کیا ہے کہ اس میں سب برابر ہیں اسمیں رہنے والا بھی

وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

اور باہر سے آنیوالے اور جو کوئی ارادہ کرے بیچ اس کے گمراہی کا ساتھ ظلم کے چکھاویں گے اس کو عذاب درد دینے والے سے

اور باہر سے آنیوالا بھی۔ یہ (روکنے والے لوگ معذب ہونگے اور جو شخص اسمیں (یعنی حرم میں) کوئی خلاف دین کا قصد ظلم (یعنی شرک و کفر) کیساتھ کریگا توہم

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْــــًٔا وَّ

اور جس وقت جگہ مقرر کردی ہم نے واسطے ابراہیم کے مکان کعبے کا اس شرط پر کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو اور

اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو خانہ کعبہ کی جگہ بتلادی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا (یہ انکے بعد والوں کو سُنانا ہے) اور

طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ وَاَذِّنْ

پاک رکھ گھر میرے کو واسطے گرد پھرنیوالوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع سجدہ کرنیوالوں کے اور پکار دے

اور میرے اس گھر کو طواف کرنیوالوں کے اور (نماز میں) قیام و رکوع و سجدہ کرنیوالوں کے واسطے پاک رکھنا۔ اور (ابراہیم سے یہ بھی کہا گیا کہ)

فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ

بیچ لوگوں کے ساتھ حج کے آویں گے تیرے پاس پیادے اور اوپر ہر اونٹ دُبلے کے آویں گے

لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو لوگ تمہارے پاس (حج کو) چلے آویں گے پیادہ بھی اور دُبلی اونٹنیوں پر بھی

بقیہ ص ٤٦٧ سب پر ایمان لاتے ہیں اور تم باوجودیکہ ہمارے رسولؐ اور قرآن دونوں کے صدق سے آگاہ ہوچکے ہو پھر بھی حسد کے مارے ایمان نہیں لاتے تو اب دیکھو کہ حق ہماری جانب ہے یا تمہاری طرف اس سے ان دونوں فریق کا حال بیان کرتے ہیں یہ آیت آخری ١٢ حمائل مطبوعہ اور تفسیر اتقان میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حمزہ عبیدہ بن الحارث علی بن ابی طالب عتبہ بن ابی شیبہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں نازل ہوئی ١٢

ع ٢ ١٢ ٩

صفحہ ہٰذا

توضیح الکلام۔ ١؎ قولہ اِنَّ اللّٰہَ الخ میں دوسرے فریق عزت دار کے انجام کا ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کو بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اس میں جڑاؤ زیور اور موتی اور ریشمی لباس پہنے ہوں گے ١٢ ٢؎ قولہٗ وَھُدُوْٓا اِلَی الطَّیِّبِ الخ یہاں سے ایمان والوں کے اس عیش میں ہونے کی وجہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نعمتیں اُن کو اس وجہ سے نصیب ہوں گی کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو اچھی بات اور عمدہ رستہ کی ہدایت کی گئی تھی کلمہ پاک لا الٰہ الا اللہ تو اچھی بات ہے اور عمدہ رستہ اسلام اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طیب قول سے مراد جنت میں جاکر اچھی باتیں کہنا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا گویا اس جملہ میں روحانی نعمتوں کیطرف اشارہ ہے ١٢ ٣؎ قولہ لِلنَّاسِ سَوَآءَ الخ یعنی اس مسجد حرام کو ہم نے سب لوگوں کے لئے بنایا ہے اس میں وہاں کا رہنے والا اور باہر سے آنے والا سب برابر ہیں کسی کو اس میں داخل ہونے سے روکنے کا حق نہیں ١٢

ع ٣ ٣ ١٠

نزول الکلام۔ ٤؎ قولہٗ وَمَنْ یُّرِدْ الخ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو ایک انصاری اور ایک مہاجر کے ساتھ کسی طرف روانہ فرمایا راستہ میں یہ لوگ ایک دوسرے پر نسب اور خاندان کے لحاظ سے فخر کرنے لگے اسی بحث مباحثہ میں عبداللہ بن انیس کو غصہ زیادہ آگیا اور اس نے انصاری کو قتل کر دیا اور عبداللہ مرتد ہو کر مکہ بھاگ گیا اس پر یہ آیت اُتری ١٢ اور کبیر میں ہے کہ یہ آیت ابو سفیان وغیرہ کے حق میں اُتری جنھوں نے حضور کو عمرہ سے روکا تھا ١٢

كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

ہر راہ دور سے تو کہ حاضر ہوں واسطے فائدوں اپنے کے اور یاد کریں نام اللہ کا

جو کہ دور دراز رستوں سے پہنچی ہوں گی۔ تاکہ اپنے (دینیہ و دنیویہ) فوائد کیلئے آموجود ہوں اور (اسلئے آویں) تاکہ ایام مقررہ (یعنی ایام قربانی) میں ان

فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا

بیچ دنوں معلوم کے اوپر اس چیز کے کہ دیا ہے ان کو چوپایوں پالے ہوؤں سے پس کھاؤ

مخصوص چوپایوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہیں) جو اللہ تعالیٰ نے انکو عطا کئے ہیں سو ان (قربانی کے جانوروں) میں سے

مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا

اس میں سے اور کھلاؤ بھوکے فقیر کو پھر چاہئے کہ دور کریں میل اپنا اور پوری کریں

تم کو بھی (اجازت مع الاستحباب ہے کہ) کھایا کرو اور (مستحب یہ ہے کہ) مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو۔ پھر لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں

نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ذَٰلِكَ ۖ وَمَن يُعَظِّمْ

نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے بات یہ ہے اور جو کوئی تعظیم کرے

پورا کریں اور (ان ہی ایام معلومات میں) اس مامون گھر (یعنی خانہ کعبہ) کا طواف کریں۔ یہ بات تو ہو چکی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے محترم احکام

حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا

حرمتوں اللہ کی کو پس وہ بہتر ہے واسطے اس کے نزدیک پروردگار اسکے کے اور حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے پالے ہوئے

وقعت کریگا سو یہ (وقعت کرنا) اسکے حق میں اسکے رب کے نزدیک بہتر ہے اور ان مخصوص چوپاؤں کو باستثناء ان (بعض بعض) کے جو تمکو پڑھکر سنا دیئے ہیں

مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا

جو پڑھا جاتا ہے اوپر تمہارے پس بچتے رہو ناپاکی بتوں کی سے اور بچتے رہو

تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے تو تم لوگ گندگی سے یعنی بتوں سے (بالکل) کنارہ کش رہو اور جھوٹی بات سے

قَوْلَ الزُّورِ ۝ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ

بولنے جھوٹ کے سے توحید کرنے والے اللہ کو نہ شریک لانیوالے ساتھ اس کے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے

کنارہ کش رہو اس طور سے کہ اللہ ہی کی طرف جھکے رہو (اور) اسکے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے

فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ

پس گویا گر پڑا آسمان سے پس اچک لیجاتے ہیں اس کو جانور یا پھینک دیتی ہے اس کو ہوا

تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر پرندوں نے اس کی بوٹیاں نوچ لیں یا اس کو ہوا نے کسی دور دراز جگہ میں

فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ ذَٰلِكَ ۖ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن

بیچ مکان دور کے بات یہ ہے اور جو کوئی تعظیم کرے نشانیوں خدا کی کو پس تحقیق وہ

لے جا پھینکا۔ یہ بات بھی ہو چکی اور (قربانی کے جانور کے متعلق اور بھی سن لو کہ) جو شخص دین خداوندی کے ان (مذکورہ) یادگاروں کا پورا لحاظ رکھیگا تو انکا یہ لحاظ

تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا

پرہیزگاری دلوں کے سے ہے۔ واسطے تمہارے بیچ اس کے فائدے ہیں ایک وقت مقرر تک پھر جگہ حلال ہونے ان کے کی

دل کیساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔ تمکو ان سے ایک معین وقت تک فوائد حاصل کرنا جائز ہے پھر (بعد ہدی بننے کے) اس کے ذبح حلال ہونیکا موقع

إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا

طرف کعبے کے ہے اور واسطے ہر امت کے مقرر کی ہے ہمنے طرح عبادت کی تو کہ یاد کریں

بیت عتیق کے قریب ہے۔ اور (جتنے اہل شرائع گذرے ہیں ان میں سے) ہمنے ہر امت کے لئے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا

توضیح الکلام۔ **ف۱** قولہ لِّيَشْهَدُوا الخ یہاں سے حج کے فوائد شمار کرتے ہیں چنانچہ اس جملہ میں بہت سے فائدوں کی طرف اشارہ ہو گیا جیسے تمام اہل مذہب کا ایک جگہ جمع ہو کر میل جول ایک کا دوسرے سے علم سیکھنا ایک ملک کے دوسرے ملک والوں کو حالات معلوم ہونا اس سے تجارت کے فوائد حاصل کرنا اخوت اور اتحاد کا قوی ہونا سفر کا عادی ہونا خشکی اور دریا میں قدرت خدا تعالیٰ کے کرشمے دیکھنا وغیرہ وغیرہ **ف۲** قولہ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ الخ خانہ کعبہ مراد ہے کیونکہ سب سے پہلے سطح زمین پر اسی گھر کی بنا رکھی گئی ہے یا عتیق کے معنی کریم باعزت یا عتیق یعنی آزاد چونکہ ظالموں کے پنجوں سے آزاد رہا مثلاً اصحاب فیل اس پر قبضہ نہ کر سکے اس لئے عتیق لقب دیا گیا مطلب یہ ہے کہ قربانی کے خاص تین دنوں یعنی ذی الحجہ کی دسویں گیارہویں بارہویں تاریخ کو اونٹ یا گائے یا بکری بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر دو اور اگر یہ قربانی کسی قصور یا گستاخی کا بدلہ نہیں ہے بلکہ شکرانہ کی ہے تو تم خود بھی کھاؤ اور فقیروں کو بھی کھلاؤ اس کے بعد دسویں تاریخ کو وہ میل کچیل جو احرام کے دنوں میں بدن پر جم گیا تھا دور کرو نہاؤ دھو و حجامت بنواؤ کپڑے پہنکر خانہ کعبہ کی زیارت کو جاؤ مانی ہوئی منتیں پوری کرو اس پر حج ختم ہے ۱۲ **ف۳** قولہ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ الخ غرض ہر طرح ہلاک ہوا اسیطرح جو شرک کرتا ہے یا تو کسی کے ہاتھ سے مارا گیا یا کسی وقت موت طبعی سے مرگیا ہر حالت میں دارالبوار ہلاکت کے مقام میں پہنچا اور یوں بغیر ہوا کے جھونکوں کے بھی ضرور گرتا لیکن اس صورت میں اور زیادہ کلفت ہوگی چنانچہ جب اپنی طبعی موت سے مشرک مرگیا تو فرشتوں کے دھکے کے بھی اوپر سے کھائے گا ۱۲ **ف۴** وَلِكُلِّ أُمَّةٍ الخ یعنی اوپر کی آیت میں جو قربانی کا حرم میں ذبح کرنے کا حکم ہے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مقصود اصلی حرم کی تعظیم ہے بلکہ اصل مقصود اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم اور اس کے ساتھ تقرب ہے اور مذبوح جانور اور جائے ذبح اس کا ایک آلہ اور ذریعہ ہے اور یہ جو جگہ اور جانوروں کی تخصیص ہے وہ محض بعض حکمتوں کی وجہ سے ہے اور اگر یہ تخصیصات مقصود اصلی ہوتیں تو کسی شریعت میں نہ بدلتیں مگر ان کا بدلنا ظاہر ہے پس معلوم ہوا کہ اصلی مقصود ذبح سے اللہ کی تعظیم ہے ۱۲

ع ۸ — ۱۱

اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ

نام اللہ کا اوپر اس چیز کے کہ دی ہے ان کو چارپایوں پالے ہوؤں سے پس معبود تمہارا معبود ایک ہے

کہ وہ ان مخصوص چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو عطا فرمائے تھے، سو اس سے یہ بات نکل آئی کہ تمہارا معبود (حقیقی) ایک ہی خدا ہے تو تم ہمہ تن

فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ

پس واسطے اسی کے مطیع ہو اور خوشخبری دے عاجزی کرنے والوں کو ۔ وہ جو جس وقت یاد کیا جاتا ہے اللہ ڈر جاتے ہیں

اسی کے ہو کر رہو (یعنی موحد خالص رہو) اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (ایسے احکام اٰلٰہیہ کے سامنے) گردن جھکا دینے والوں کو (جنت وغیرہ کی) خوشخبری

قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

دل ان کے اور صبر کرنے والے اوپر اس چیز کے کہ پہونچی ہے ان کو اور قائم رکھنے والے نماز کو اور اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے ان کو

سنا دیجئے جو ایسے ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جو ان مصیبتوں پر کہ ان پر پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو دیا ہے اس سے

يُنفِقُونَ ۝ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ

خرچ کرتے ہیں اور اونٹ قربانی کے کیا ہم نے انکو واسطے تمہارے نشانیوں اللہ کی سے واسطے تمہارے بیچ اسکے خوبی ہے

(بقدر حکم اور توفیق کے) خرچ کرتے ہیں اور قربانی کے اونٹ اور گائے (اور اسیطرح بھیڑ اور بکری کو بھی) ہم نے اللہ کے دین کی یادگار بنایا ہے ان جانوروں

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا

پس یاد کرو نام اللہ کا اوپر ان کے قطار باندھے ہوئے پس جس وقت گر پڑیں کروٹیں ان کی پس کھاؤ

سو تم ان پر کھڑے کر کے ذبح کرنیکے وقت اللہ کا نام لیا کرو پس جب وہ (کسی) کروٹ کے بل گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جائیں) تو تم خود بھی کھاؤ

مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ

ان میں سے اور کھلاؤ بے سوال فقیر کو اور سوال کرنے والے کو اسی طرح مسخر کیا ہم نے انکو واسطے تمہارے تو کہ تم

اور بے سوال اور سوالی (محتاج) کو بھی کھانے کو دو۔ (اور) ہم نے ان جانوروں کو اس طرح تمہارے زیر حکم کر دیا تاکہ تم (اس پر اللہ تعالیٰ کا)

تَشْكُرُونَ ۝ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ

شکر کرو ہرگز نہ پہونچے گا اللہ کو گوشت ان کا اور نہ لہو ان کا ولیکن پہونچے گی اس کو

شکر کرو اللہ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون ولیکن اس کے پاس

التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ

پرہیزگاری تمہاری اسی طرح مسخر کیا ان کو واسطے تمہارے تاکہ تم بڑائی کہو اللہ کی اوپر اس کے کہ ہدایت کیا تم کو

تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارا زیر حکم کر دیا تاکہ تم (اللہ کی راہ میں انکو قربانی کر کے) اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس

وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ

اور بشارت دے نیکی کرنے والوں کو تحقیق اللہ دفع کرتا ہے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے تحقیق اللہ

اور (اے محمد) اخلاص والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ان مشرکین کے غلبہ وغیرہ کو) ایمان والوں سے (عنقریب) ہٹا دیگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۝ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ

نہیں دوست رکھتا ہر خیانت کرنیوالے کفر کرنیوالے کو۔ اذن دیا گیا واسطے ان لوگوں کے کہ لڑائی کیے جاتے ہیں بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہیں

کسی دغاباز کفر کرنیوالے کو نہیں چاہتا۔ (داب) لڑنے کی ان لوگوں کو اجازت دیدی گئی جن سے (کافروں کیطرف) لڑائی کیجاتی ہے اسوجہ سے کہ ان پر (بہت) ظلم کیا گیا ہے

وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم

اور تحقیق اللہ اوپر مدد ان کی کے البتہ قادر ہے وہ لوگ کہ نکالے گئے گھروں اپنے سے

اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے غالب کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے (آگے انکی مظلومیت کا بیان ہے) جو اپنے گھروں سے بے وجہ نکالے گئے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ ینفقون۔ یعنی توحید خالص ایسی بابرکت چیز ہے کہ اسکی بدولت کمالات نفسانیہ اور بدنیہ اور مالیہ سب حاصل ہو جاتے ہیں ۱۲ ۵۲ قولہ من شعائر اللہ الخ اس اعتبار سے کہ ان کے متعلق جو احکام مقرر کئے گئے ہیں ان کے جاننے اور ان پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور دین کی وقعت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ یہ جانور جب خدا تعالیٰ کے نام سے نامزد ہو گئے تو انسان جو مالک مجازی ہے اس کی رائے کا اعتبار کچھ نہ رہا اس سے انسان کا عبد اور مولیٰ کا معبود ہونا پوری توضیح کے ساتھ ثابت ہو گیا ۱۲ ۵۳ قولہ فاذکروا اسم اللہ الخ یہ صرف اونٹوں کے اعتبار سے فرمایا کہ ان کا اس طرح ذبح کرنا اس وجہ سے کہ اس طرح ذبح کرنے میں آسانی ہے بہتر ہے پس اس سے تو اخروی فائدہ یعنی ثواب حاصل ہوا اور نیز اللہ تعالیٰ کی عظمت ظاہر ہوتی کہ اس کے نام پر ایک جان قربان ہوتی جس سے اس کا خالق اور اس کا مخلوق ہونا ظاہر کر دیا گیا ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۴ قولہ لن ینال اللہ الخ حج کی رسم اسلام کے پہلے بھی تھی مگر اس میں کفار نے بہت سی بیہودہ باتیں اور شرک کے گندے طریقے داخل کر لئے تھے منجملہ ان کے یہ بھی تھا کہ جب قربانی کرتے تو بیت اللہ پر گوشت لتھیڑتے اور خون دیواروں پر لیپتے تھے اسلام نے تمام بیہودہ رسموں کو دور کر کے نجاست سے پاک بنا کر عبادت کے ایجاب حروف رنگ میں رنگ دیا اور جب اسی شوق و ولولہ سے مسلمانوں نے برراہ نفعیت ہو ۱۲ حج میں اسی طریقہ پر خانہ کعبہ کو گوشت وخون سے لیپنا چاہا تو ممانعت میں یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول ۵۵ قولہ اذن للذین الخ کفار کی ایذا دہی حد بر ہونچ گئی تھی بیچارے مظلوم صحابہؓ زخمی ہو ہو کر خدمت عالیہ میں فریاد کرتے تھے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیتے تھے کہ صبر کرو مجھ کو لڑنے اور جہاد کرنے کا حکم نہیں ہے الغرض جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو بدلہ لینے اور جہاد کرنے کی اجازت میں یہ آیت اتری ۱۲ مدارک

الثلثۃ ۵ ع ۵ ۱۲

بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

ناحق مگر یہ کہ کہا اُنھوں نے پروردگار ہمارا اللہ ہے اور اگر نہ ہوتا دور کرنا اللہ کا لوگوں کو بعضے ان کے کو

محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ (ہمیشہ سے) لوگوں کا ایک کا دوسرے (کے ہاتھ) سے

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ

بعض سے البتہ ڈھائے جاتے خلوت خانے درویشوں کے اور عبادتخانے نصاریٰ کے اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدیں کہ لیا جاتا ہے

زور نہ گھٹواتا رہتا تو اپنے اپنے زمانوں میں) نصاریٰ کے خلوتخانے اور عبادتخانے اور یہود کے عبادتخانے اور (مسلمانوں کی) وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام

فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ

بیچ اُن کے نام اللہ کا بہت اور البتہ مدد دے گا اللہ اس کو کہ مدد دیتا ہے اس کو تحقیق اللہ البتہ زور آور ہے

بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے بیشک اللہ تعالےٰ اس کی مدد کریگا جو اللہ (کے دین) کی مدد کریگا بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا (اور)

عَزِيْزٌ ۝ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

غالب وہ لوگ کہ اگر قدرت دیں ہم ان کو بیچ زمین کے قائم رکھیں نماز کو اور دیں

غلبہ والا ہے (وہ جسکو چاہے غلبہ اور قوت دیسکتا ہے) یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم انکو دنیا میں حکومت دیدیں تو یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور

الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ

زکوٰۃ کو اور حکم کریں ساتھ بھلائی کے اور منع کریں نامعقول سے اور واسطے اللہ کے ہے آخر

زکوٰۃ دیں اور دوسروں کو بھی نیک کاموں کے کرنیکو کہیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام تو خدا ہی کے

الْاُمُوْرِ ۝ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ

سب کاموں کا اور اگر جھٹلاویں تجھ کو پس تحقیق جھٹلایا تھا پہلے ان سے قوم نوح کی نے اور

اختیار میں ہے۔ اور یہ (مجادل) لوگ اگر آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو (آپ مغموم نہ ہوجئے کیونکہ) ان لوگوں سے پہلے قوم نوح اور

عَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَ

قوم عاد اور ثمود کی نے اور قوم ابراہیم کی نے اور قوم لوط کی نے اور رہنے والے مدین کے نے اور

عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط اور اہل مدین بھی (اپنے اپنے انبیاء علیہم السلام کی) تکذیب کر چکے ہیں اور

كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ

جھٹلایا گیا موسیٰ ؑ پس ڈھیل دی میں نے کافروں کو پھر پکڑا میں نے اُن کو پس کیونکر تھا

موسیٰ ؑ کو بھی (قبط کی طرف سے) کاذب قرار دیا گیا سو (تکذیب کے بعد) میں نے (ان) کافروں کو (چندے) مہلت دی پھر میں نے انکو (عذاب میں) پکڑ لیا سو

نَكِيْرِ ۝ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ

عذاب میرا پس بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہمنے انکو اور وہ ظالم تھیں پس وہ گری ہوئی ہیں

(دیکھو) میرا عذاب کیسا ہوا۔ غرض کتنی بستیاں ہیں جنکو ہمنے (عذاب سے) ہلاک کیا جن کی یہ حالت تھی کہ وہ نافرمانی کرتی تھیں (سو اب انکی یہ کیفیت ہے کہ)

عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

اوپر چھتوں اپنی کے اور بہت کنوئیں ناکارہ پڑے ہوئے اور بہت محل ہیں بلند کئے ہوئے کیا پس نہیں سیر کی اُنھوں نے

وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور (اسیطرح ان بستیوں میں) بہت سے بیکار کنوئیں اور بہت سے قلعی چونے کے محل ہیں سو کیا یہ (منکر) لوگ ملک میں

فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ

بیچ زمین کے پس ہوئے واسطے ان کے دل کہ سمجھے ساتھ اس کے اور کان

چلے پھرے نہیں جس سے ان کے دل ایسے ہو جاویں کہ ان سے سمجھنے لگیں یا ان کے کان ایسے ہو جاویں

توضیح الکلام۔ ۵ قولہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ الخ اس میں جہاد کے مشروع ہونیکی حکمت کا بیان ہے لیکن کوئی شخص اس حکمت سے یہ شبہ نہ کرے کہ بعض دفعہ جہاد میں اہل حق مغلوب بھی تو ہو جاتے ہیں کیونکہ حق کو اتنا غلبہ ہر ایک حال میں رہتا ہے کہ حق بالکل نہ مٹ جائے ۱؎ اور اس حکمت سے مقصود بھی یہی ہے کہ حق بالکل نہ مٹے ۱۲ ۲؎ قولہ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ، اگر کسی کو شبہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کو مشروع کر کے صوامع کی حفاظت کا بھی قصد کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ اپنے اپنے زمانہ مشروعیت کے اعتبار سے انکی حفاظت بلاشبہ مقصود ہے کیونکہ جہاد تو ہمیشہ سے جاری ہے صرف اسلام ہی کے زمانہ میں مشروع ہوا ہو ایسا نہیں ہے ۱۲ ۳؎ قولہ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ الخ یعنی دین کی حمایت کے بدلہ میں جب خدا تعالیٰ کسی قوم کو کسی ملک پر قابض اور مسلط کرے تو انکو یہ باتیں عمل میں لانا چاہئیں ۱؎ نمازیں پڑھیں ۲؎ زکوٰۃ دیا کریں ۳؎ نیک کاموں کا حکم دیا کریں ۴؎ بُری باتوں سے لوگوں کو منع کیا کریں نہ یہ کہ اور عیاشی اور فسق و فجور میں مبتلا ہو جائیں۔ کیونکہ ان کو زمین پر غلبہ دینے سے اللہ تعالیٰ کا یہی مقصد ہے کہ زمین پر نیکی اور عدل و انصاف قائم رہے اس لئے اس بات کو بطور پیشین گوئی بیان فرمایا کہ وہ ضرور ایسا کریں گے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفاء اربعہ نے دین الٰہی کی مدد کی خدا تعالیٰ نے ان کو جہاد کے ذریعہ زمین کا بادشاہ بنایا انھوں نے پیشین گوئی کے مطابق مذکورہ بالا افعال عمل میں لاکر دکھا دیا اور آخرت میں نام پیدا کیا اب اگر مخالف اُن پر کوئی نکتہ چینی کرتے ہیں تو جھک مارتے ہیں کیونکہ یہ صریح قرآن کی مخالفت ہے ۱۲ اور چونکہ خدا تعالےٰ ہر ایک شئے کے انجام کو جانتا ہے اس لئے اس نے اس بادشاہت (خلافت) کے واسطے مقرر اور نامزد بھی ایسے حضرات کو کیا تھا جن کو انجام میں وہ اس کا اہل جانتا تھا ۱۲ خواص الکلام۔ ۴؎ قولہ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ سے القصد ورنہ ظالم کی ہلاکی اور ویرانی بقیہ آئندہ

وقف منزل
اگرچہ دریں موضع علامت وقف نیست اما ایستادن چوں وقف منزل اولیٰ است زیرا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دریں جا توقف کردہ است ۱۲ ادرۃ الفریدہ

يَّسْمَعُونَ بِهَا ۚ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ

کہ سنتے ساتھ ان کے پس تحقیق وہ نہیں کہ اندھی ہو جاتی ہیں آنکھیں ولیکن اندھے ہو جاتے ہیں دل
جن سے سننے لگیں بات یہ ہے کہ (نہ سمجھنے والوں کی کچھ) آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں

الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ

وہ جو بیچ سینوں کے ہیں اور جلدی مانگتے ہیں تجھ سے عذاب کو اور ہرگز نہ خلاف کرے گا
وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ (نبوت میں شبہ نکالنے کیلئے) ایسے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کبھی اپنا وعدہ خلاف

اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝

اللہ وعدے اپنے کو اور تحقیق ایک دن نزدیک پروردگار تیرے کے مانند ہزار برس کی ہوتا ہے ان دنوں سے کہ گنتے ہو تم
نہ کریگا اور آپکے رب کے پاس کا ایکدن (یعنی قیامت کا دن امتداد میں یا اشتداد میں) برابر ایک ہزار سال کے ہے تم لوگوں کے شمار کے موافق

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَ

اور بہت [۵۵] بستیاں ہیں کہ ڈھیل دی میں نے اُن کو اور وہ ظلم کرنے والیاں تھیں پھر پکڑا میں نے اُن کو اور
اور بہت سی بستیاں ہیں جن کو میں نے (انکی طرح) مہلت دی تھی اور وہ (ان ہی کی طرح) نافرمانی کرتی تھیں پھر میں نے ان کو (عذاب میں) پکڑ لیا اور

إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝

طرف میری ہے پھر آنا کہہ [۵۳] اے لوگو سوائے اس کے نہیں کہ میں واسطے تمہارے ڈرانیوالا ہوں ظاہر
(سب کو) میری ہی طرف لوٹنا ہوگا (اور) آپ (یہ بھی) کہدیجئے کہ اے لوگو میں تو صرف تمہارے لئے ایک آشکارا ڈرانے والا ہوں

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

پس وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے ان کے بخشش ہے اور رزق ہے حرمت کا
سو جو لوگ اس ڈر کو سنکر) ایمان لے آئے اور اچھے کام کرنے لگے ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ وَمَا

اور جن لوگوں نے سعی کی بیچ نشانیوں ہماری عاجز کرنے کو یہ لوگ ہیں رہنے والے دوزخ کے اور نہیں
اور جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق (انکے ابطال کی) کوشش کرتے رہتے ہیں (نبی کو اور اہل ایمان کو) ہرانے کیلئے ایسے لوگ دوزخ (میں رہنے) والے ہیں اور

أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى

بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جس وقت آرزو کرتا تھا ڈالدیتا تھا
(اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپکے قبل کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس کو یہ قصہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اس نے (اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے

الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ

شیطان بیچ آرزو اس کی کے پس موقوف کردیتا ہے اللہ جو ڈالتا ہے شیطان پھر محکم کرتا ہے
کچھ پڑھا تب ہی اشیطان نے اسکے پڑھنے میں (کفار کے قلوب میں) شبہ ڈالا پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو (جوابات شافیہ سے) نیست و نابود

اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ

اللہ نشانیوں اپنی کو اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا تو کر دیوے اُس چیز کو کہ ڈالتا ہے شیطان
اللہ تعالیٰ اپنی آیات (کے مضامین) کو زیادہ مضبوط کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب علم والا خوب حکمت والا ہے (اور یہ سارا قصہ اسلئے کیا ہی) تاکہ اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے

فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ

آزمائش واسطے اُن لوگوں کے کہ بیچ دلوں اُن کے کے مرض ہے اور جو کہ سخت ہیں دل اُن کے اور تحقیق
ایسے لوگوں کیلئے آزمائش (کا ذریعہ) بنائے جن کے دلوں میں (شک کا) مرض ہے اور جن کے دل (بالکل ہی) سخت ہیں اور واقعی

یاایہا الناس الخ اُن سے یہ بھی کہدیجئے کہ لوگو اس عذاب کے جس کا ذکر ہوا نازل کرنے میں میرا کوئی اختیار نہیں ہے اور نہ کبھی میں نے دعویٰ کیا تاکہ اس کے واقع نہ کرسکنے سے مجھے جھٹلا دیا جاوے بلکہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں آخر آیت تک ترجمہ دیکھو ۱۲ **متعلقات الکلام۔ ۵۴** قولہ من رسول ولا نبی، نبی کے رسول پر عطف کرنے سے یہ ظاہر ہے کہ نبی اور رسول میں مغائرت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کل تعداد انبیاء کی ایک لاکھ چوبیس ہزار بتلائی ہے اور رسولوں کی اُن میں سے صرف

بقیہ صفحہ ۴۷۱ کیلئے ایسے درخت کے جو جنگی وصول کرنے والے کی ملک ہو سات پتے اس طور پر لے کہ ہفتہ سے شروع کرے اور ایک پتہ ہر روز قبل طلوع آفتاب لیا کرے اور یہ آیت اس کے دونوں طرف لکھ کر سایہ میں جہاں دھوپ نہ آتی ہو خشک کرے پھر سب پتوں کو باریک کوٹے اور کوٹنے کے وقت اس شخص کا نام لیتا رہے اور اس کے گھر میں ڈالدے ۱۲ از اعمال۔

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام

۵۱ قولہ ویستعجلونک الخ اس کو سنکر منکرین عذاب کے خواستگار ہوتے تھے اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز اپنا وعدہ خلاف نہیں کریگا اور عذاب کے لئے جلدی کرنا اور اس کے انتظار کی مدت کو بہت شمار کرنا عبث ہے ہاں عذاب کے ایام البتہ بڑے سخت ایام ہیں وہاں کا ایک دن بوجہ سختی اور تکلیف کے جو منکروں پر ہوگی ارشاد ہے کہ وان یوما عند الخ تمہارے ہزار برس کی برابر ہوگا مصیبت کے ایام کی درازی ضرب المثل ہے اور بقول بعض مفسرین وان یوما الخ کے یہ معنی ہیں کہ مہلت دینے میں ایک دن اور ہزار برس دونوں برابر ہیں کیونکہ وہ قادر ہے جب چاہے مواخذہ کرے تاخیر سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ واقع نہ ہوگا ۱۲ از تفاسیر متداولہ **۵۲** قولہ من قریۃ الخ یعنی ایسی بہت سی بستیاں ہیں جن کو ہمنے مہلت دی اور توبہ اور ندامت اور تدبیر کے موقعے بھی دیے حالانکہ وہ ظلم اور دوسرے گناہوں میں مبتلا تھیں پھر کچھ انتظار اور فمائش کے بعد ہمنے اُن کو پکڑ لیا اور پھر بھی ہماری ہی طرف لوٹ کر آئیں گے اُس وقت کفر کی پوری پوری سزا پائیں گے ۱۲ **۵۳** قولہ قل

ع ۶ / ۱۰ / ۱۳

الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

ظالم البتہ بیچ خلاف دور کے ہیں اور تو کہ جانیں وہ لوگ کہ دیے گئے ہیں علم

(یہ) ظالم لوگ بڑی مخالفت میں ہیں اور تاکہ جن لوگوں کو فہم (صحیح) عطا ہوا ہے وہ (ان اجر یہ اور نور ہدایت سے)

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ

یہ کہ وہ سچ ہے پروردگار تیرے کیطرف سے پس ایمان لاویں ساتھ اس کے پس عاجزی کریں واسطے ان کے دل اُن کے اور

اس امر کا زیادہ یقین کرلیں کہ یہ (جو نبی نے پڑھا ہے) وہ آپکے رب کیطرف سے حق ہے سو ایمان پر زیادہ قائم ہوجاویں پھر اسکی طرف انکے دل اور بھی جھک

اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَلَا يَزَالُ

تحقیق اللہ البتہ راہ دکھانے والا ہے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں طرف راہ سیدھی کے اور ہمیشہ رہیں گے

جاویں اور ان ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی راہ راست دکھلاتا ہے اور (رہ گئے) کافر لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ

وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں بیچ شک کے اس سے یہاں تک کہ آوے ان کے پاس قیامت ناگہاں یا

(سو وہ) ہمیشہ اس (پڑھے ہوئے حکم) کی طرف سے شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ اُن پر دفعۃً قیامت آجاوے یا

يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ

آوے اُن کے پاس عذاب دن نحس کا بادشاہی اُس دن واسطے اللہ کے ہے حکم کرے گا درمیان اُن کے

اُن پر کسی بے برکت دن کا (کہ قیامت کا دن ہے) عذاب آپہونچے۔ بادشاہی اُس روز اللہ ہی کی ہوگی۔ وہاں سب (مذکورین) کے درمیان (عملی) فیصلہ فرماویگا

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ

پس وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے بیچ بہشتوں نعمت کے ہیں اور وہ لوگ

سو جو لوگ ایمان لائے ہونگے اور اچھے کام کیے ہوں گے وہ چین کے باغوں میں ہوں گے اور جنھوں نے

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ۧ وَالَّذِيْنَ

کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو پس یہ لوگ واسطے ان کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا اور جن لوگوں نے

کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا تو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہوگا (وہ فیصلہ یہ ہوگا) اور جن لوگوں نے

هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا

وطن چھوڑا بیچ راہ اللہ کے پھر مارے گئے یا مرگئے البتہ رزق دیویگا اُن کو اللہ رزق

اللہ کی راہ میں (یعنی دین کے لئے) اپنا وطن چھوڑا پھر وہ لوگ (کفر کے مقابلہ میں) قتل کئے گئے یا مرگئے البتہ ضرور اُن کو ایک عمدہ رزق

حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا

اچھا اور تحقیق اللہ البتہ وہ ہے بہتر روزی دینے والا البتہ داخل کرے گا اُن کو اس جگہ

دیگا۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب دینے والوں سے اچھا دینے والا ہے (اور رزق حسن کیساتھ) اللہ تعالیٰ اُن کو ایسی جگہ لے جاکر داخل کرے گا

يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ

کہ پسند کریں گے اس کو اور تحقیق اللہ جاننے والا تحمل والا ہے بات یہی ہے اور جو کوئی بدلا لیوے

جسکو وہ (بہت ہی) پسند کرینگے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ہر بات کی مصلحت کو) خوب جاننے والا ہے بہت حلم والا (بھی) ہے۔ یہ (مضمون تو) ہو چکا اور جو شخص (دشمن کو) اس قدر

بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

برابر اس کے کہ زیادتی کی گئی ہے اوپر اس کے پھر تعدی کیجاوے اوپر اس کے البتہ مدد دیوے گا اس کو اللہ تحقیق

تکلیف پہنچاوے جسقدر (اس دشمن کیطرف سے) اسکو تکلیف پہنچائی گئی تھی (اور) پھر اس شخص پر زیادتی کیجاوے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضرور امداد کریگا

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۔ عقیم لغت میں بانجھ عورت کو کہتے ہیں جسکے بچہ پیدا نہ ہو لیکن یہاں اس سے قیامت کا دن مراد ہے اسلئے کہ اس دن کوئی خیر پیدا نہیں ہو سکتی یعنی کوئی نیکی حاصل نہیں ہو سکتی جو کچھ کرنا تھا وہ کرلیا اور بقول بعض مفسرین موت کا دن اور بقول بعض جنگ بدر کا دن مراد ہے کیونکہ اس دن کفار کے لئے کوئی راحت یا کشادگی حاصل نہ ہو سکی اور قیامت کا دن مراد لینے کی تقدیر پر ساعۃ سے اس دن کے مقدمات مراد ہوں گے ۱۲ اور اَوْ يَاْتِيَهُمْ میں کلمہ اَوْ اس لئے ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے ایک نہ ایک تو ضرور ہوگی اور دونوں ہوجائیں تو کوئی استحالہ نہیں جیسا کہ واقع میں دونوں ہی ہوں گی جو اور بھی زیادہ مصیبت کی بات ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ لوگ بغیر عذاب مشاہدہ کئے ہوئے کفر سے باز نہ آوینگے مگر اس وقت کفر سے باز آنا نفع نہ دیگا ۱۲

ع ۷ ۹

نزول الکلام ۔ ۵۲ قولہ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا الخ چند صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہیں وہ تو شہید ہو کر اعلیٰ مرتبے حاصل کرتے ہیں اور ہم زندہ واپس آتے ہیں اگر اپنی موت مرگئے اور کہیں شہید نہ ہوئے تو ہمارا کیا حال ہوگا اسوقت حق تعالیٰ نے یہ دو آیتیں نازل فرماکر تسلی دیدی کہ چونکہ نیتیں تمہاری سب کی جہاد میں متحد ہیں اسلئے ہماری بارگاہ سے تم سب کو رزق حسن ملے گا ۱۲ ۵۳ قولہ وَمَنْ عَاقَبَ الخ اتفاق سے محرم کی اٹھائیس تاریخ کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بھیجے ہوئے لشکر سے مشرکین کا سامنا ہوگیا تو مشرکین نے باہم مشورہ کرکے اہل اسلام سے لڑنا چاہا انھوں نے بہتیرے اللہ کے واسطے اور قسمیں دیں کہ محرم حرمت کا ماہ ہے اس میں ہم سے نہ لڑو لیکن وہ کافر ملعون باز نہ آئے اور زیادتی کرنی شروع کردی تو بمجبور اسلمانوں کو بھی لڑنا پڑا اور انجام کار فتحیاب ہوئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول فقہ الکلام ۔ ۵۳ قولہ وَمَنْ عَاقَبَ الخ چونکہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ انتقام اور قصاص میں مماثلت مشروط ہے اور منتقم کو علاوہ انتقام کے زیادتی ناجائز ہے اس لئے علماء حنفیہ کے نزدیک جان کا قصاص جان کیساتھ

اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰہَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ

اللہ البتہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے — یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے

اللہ تعالیٰ کثیر العفو کثیر المغفرت ہے (ایسے وقائق پر دارو گیر نہیں کرتا) یہ (مومنین کا غالب کر دینا) اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے اجزاء کو دن میں

وَیُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَاَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ○ ذٰلِكَ

اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور یہ کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے — یہ

اور دن کے اجزاء کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور (نیز) اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ (ان سب احوال و اقوال کی) خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے یہ (نصرت)

بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَ

بسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے حق اور یہ کہ جو پکارتے ہیں سوا اس کے وہ ہے

اس سبب سے (بھی) ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں کی اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں وہ بالکل ہی

الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ○ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ

باطل اور یہ کہ اللہ وہ ہے بلند مرتبہ بڑا — کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے

لچر ہیں اور اللہ ہی عالیشان اور (سب سے) بڑا ہے — اور (اے مخاطب) کیا تجھ کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ز فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّۃً ط اِنَّ اللّٰہَ

اُتارا آسمان سے پانی پس ہو جاتی ہے زمین سبز تحقیق اللہ

آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین سرسبز ہو گئی — بے شک اللہ تعالیٰ

لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ○ ج لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِنَّ

باریک دیکھنے والا خبردار ہے — واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور تحقیق

بہت مہربان (اور) سب باتوں کی خبر رکھنے والا ہے — سب اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (یعنی وہ سب کا مالک ہے) اور بیشک

اللّٰہَ لَھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ○ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی

اللہ البتہ وہ ہے بے پروا تعریف کیا گیا — کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے تمہارے جو کچھ بیچ

اللہ ہی ایسا ہے جو کسی کا محتاج نہیں (اور) ہر طرح کی تعریف کے لائق ہے — (اور اے مخاطب) کیا تجھ کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے کام میں لگا رکھا

الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ط وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ

زمین کے ہے اور مسخر کیا کشتیوں کو چلتی ہیں بیچ دریا کے ساتھ حکم اس کے کے اور تھام رکھتا ہے آسمان کو اس سے

زمین کی چیزوں کو اور کشتی کو (بھی) کہ وہ دریا میں اس (خدا) کے حکم سے چلتی ہے اور وہی آسمانوں کو زمین پر

تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

کہ گر پڑے اوپر زمین کے مگر ساتھ حکم اس کے کے — تحقیق اللہ ساتھ لوگوں کے البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے

گرنے سے تھامے ہوئے ہے ہاں مگر اسی کا حکم ہو جائے تو خیر — بالیقین اللہ تعالیٰ لوگوں (کے حال) پر بڑی شفقت اور رحمت فرمانے والا ہے۔

وَھُوَ الَّذِیْٓ اَحْیَاکُمْ ز ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ط اِنَّ الْاِنْسَانَ

اور وہی ہے جس نے جلایا تم کو پھر مارے گا تم کو پھر زندہ کرے گا تم کو — تحقیق آدمی

اور وہی ہے جس نے تم کو زندگی دی۔ پھر (وقت موعود پر) تم کو موت دیگا پھر (قیامت میں دوبارہ) تم کو زندہ کریگا — واقعی انسان ہے

لَکَفُوْرٌ ○ لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْہُ فَلَا یُنَازِعُنَّكَ

البتہ ناشکر ہے — واسطے ہر ایک امت کے کی ہے ہم نے طرح عبادت کی کہ وہ عبادت کرتے ہیں اس کو پس نہ جھگڑیں تجھ سے

بڑا ناقدر (یعنی ناشکر) — جتنی امتیں اہل شرائع گذری ہیں ہم نے (ان میں) ہر امت کے واسطے ذبح کرنے کا طریق مقرر کیا ہے کہ وہ اسی طریق پر ذبح کیا کرتے تھے سو ان (ذخر)

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ الخ یعنی یہ صفت حق تعالیٰ کی کہ اس خاص طرز پر رات اور دن کو پیدا کرتا ہے اور اس خاص اور انوکھے طریقہ پر لوگوں کو دیکھتا اور ان کی باتیں سنتا ہے اس وجہ سے ہے کہ وہی ایک ایسی ذات ہے کہ جسکی خدائی اور معبودیت ثابت اور اس کے سوا جو معبود مخلوق کے گڑھے ہوئے ہیں باطل ہیں کیونکہ ذات حق کی شان ایسی ہی ہونی چاہیے اور بھلا اس کے سوا اور کس میں ایسی صفت ہے تو دوسروں کی خدائی کا بطلان تو خود اسی صفت نے کر دیا ۱۲

۵۲ قولہ لِکُلِّ اُمَّۃٍ الخ اسمیں بقول بعض مفسرین اس بات کا جواب دیتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ ایسا رحیم کریم منعم ہے اور اس کی رحمت اور اسکے فیض سے کوئی خالی نہیں تو پھر بندوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت پابندی شریعت و احکام کی کیوں تکلیف دی ہے خلاصہ جواب یہ ہے کہ ہمنے بندوں کی بھلائی کے لئے ہر امت کیواسطے ان کے مناسب انبیاء اور ہادیوں کی معرفت جیسا کہ فرمایا کہ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ایک رستہ اور طریق شریعت مقرر فرما دیا ہے اور فلاح دارین کے واسطے ایک قانون دیا ہے جس کے وہ پابند تھے لہٰذا تم کو اے نبیؐ اس امر میں جھگڑا کرنا مناسب نہیں ۱۱ اور تفسیر مدارک سے جو شان نزول ہم اس آیت کا آگے بیان کریں گے اس کے مطابق اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہمنے ہر امت کیلئے حلال جانور ذبح کرنے کا خاص قاعدہ مقرر کر رکھا ہے علیٰ ہٰذا اہل اسلام کیلئے بھی ذبح کا خاص قاعدہ معین ہے تو کفار کو اسمیں جھگڑا اور عقلی تیر چلانے نہ چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرو ذبیحہ کھاؤ مردار نہ کھاؤ ۱۲ پہلی

تفسیر اس تقدیر پر بھی کہ منسک کے معنی شریعت اور طریق کے لئے جاویں اور دوسری اس تقدیر پر کہ منسک کے معنی ذبح کے لئے جاویں اور اس آیت میں جو کافروں کو جھگڑا کرنے سے منع کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اس چیز کو دل سے مانتے ہیں جو قدیم سے چلا آتا ہو چنانچہ اسی بنا پر تو شرک اور بت پرستی کے عقیدہ کو وہ نہیں چھوڑتے تھے کہ اسکو قدیمی طریقہ بتلاتے ہیں تو جب کسی غلط طریقہ کو جو قدیم سے چلا آتا ہے تسلیم کر لیا اور اس پر اعتقاد جما لیا تو بھلا صحیح طریقہ کو جو قدیم سے چلا آتا ہے کیوں تسلیم نہ کرینگے ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ جل اٰیتہٗ الخ مشرکین

فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَ

بیچ حکم کے اور پکار طرف پروردگار اپنے کے تحقیق تو البتہ اوپر راہ سیدھی کے ہے اور

اور آپ (ان کو) اپنے رب (یعنی اس کے دین) کیطرف بلاتے رہیے (کیونکہ) یقیناً آپ صحیح رستہ پر ہیں۔ اور اگر (اس پر بھی) یہ لوگ

اِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

اگر جھگڑیں تجھ سے پس کہہ کہ اللہ خوب جانتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اللہ حکم کرے گا درمیان تمہارے

آپ سے جھگڑا نکالتے رہیں تو آپ (اخیر بات یہ) فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان قیامت کے روز

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اس کے اختلاف کرتے کیا نہیں جانتا تو یہ کہ اللہ جانتا ہے

عملی فیصلہ فرما دیگا جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے تھے (آگے اسکی تائید ہے کہ) اے مخاطب کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جانتا ہے

مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى

جو کچھ بیچ آسمان اور زمین کے ہے تحقیق یہ بیچ کتاب کے ہے تحقیق یہ اوپر

جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ یقینی بات ہے کہ یہ (سب انکا قول و فعل) نامۂ اعمال میں ہے (پس) یقیناً (ثابت ہو گیا کہ) یہ (فیصلہ کرنا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

اللہ کے آسان ہے اور عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اس چیز کو کہ نہیں اتاری ساتھ اسکے کوئی دلیل

بہت آسان ہے۔ اور یہ (مشرک) لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن (کے جواز عبادت پر) اللہ تعالیٰ نے کوئی حجت (اپنی کتب میں)

وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى

اور اس چیز کو کہ نہیں واسطے اُن کے ساتھ اسکے علم اور نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مدد دینے والا اور جس وقت پڑھی جاتی ہیں

نہیں بھیجی اور نہ اس کے پاس اس کی کوئی (عقلی) دلیل ہے اور ان ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا اور جب ان لوگوں کے سامنے

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ

اوپر ان کے نشانیاں ہماری روشن پہچانتا ہے تو بیچ منہوں ان لوگوں کے کہ کافر ہیں ناخوشی کو

ہماری آیتیں جو کہ (اپنے مضامین میں) خوب واضح ہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان کافروں کے چہروں میں (بوجہ ناگواری باطنی کے) برے آثار دیکھتے ہیں

يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ

نزدیک ہیں کہ حملہ کریں ساتھ ان لوگوں کے کہ پڑھتے ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری کہہ کیا پس خبر دوں میں تم کو

قریب ہو کہ یہ ان لوگوں پر حملہ کر بیٹھیں (کہ) جو ہماری آیتیں انکے سامنے پڑھ رہے ہیں آپ (ان مشرکین سے) کہیے کہ کیا میں تم کو اس (قرآن) سے

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ

ساتھ بدتر کے اس سے آگ ہے وعدہ کیا ہے اس کا اللہ نے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور بری ہے جگہ

زیادہ ناگوار چیز بتلا دوں وہ دوزخ ہے (کہ) اس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ برا

الْمَصِيْرُ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

پھر جانے کی اے لوگو بیان کی گئی ہے مثال پس سنو اس کو تحقیق

ٹھکانا ہے۔ اے لوگو ایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو (وہ یہ ہے کہ) اس میں کوئی شبہ نہیں

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا

کہ جن کو پکارتے ہو سوائے اللہ کے ہرگز نہ پیدا کر سکیں گے ایک مکھی اور اگرچہ اکٹھے ہو لیں

کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک (ادنیٰ) مکھی کو تو پیدا کر ہی نہیں کر سکتے گو سب کے سب بھی (کیوں نہ) جمع ہو جائیں

بقیہ صفحہ ۴۷۴ دھوکہ میں ڈالنے کی غرض سے اہل اسلام سے کہتے تھے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ کے ذبح کئے ہوئے جانور کو تو کھا لیتے ہو اور خود اللہ تعالیٰ کے ذبح کئے ہوئے یعنی مردار کو نہیں کھاتے ان کے قول کی تردید میں یہ آیت اتری ہے

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام

۵ا قولہ اَلَمْ تَعْلَمْ الخ یعنی اے مخاطب تو خود جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو آسمان زمین کی سب باتیں معلوم ہیں اور یہ جو کچھ ہوتا ہے سب کا سب لوح محفوظ میں موجود ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ دشوار نہیں بلکہ بہت آسان ہے مگر اس کے باوجود ان لوگوں کی عقل کو دیکھئے کہ انبیاء کے طریقہ اور انکی شریعت کو بگاڑ کر ایسی چیزوں کو پوجا کرتے ہیں کہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ کیطرف سے کوئی بھی سند نہیں یعنی یہ جو کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ خدا تعالیٰ کے گھر کے مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں قیامت میں ہمارے لئے سفارش کریں گے اس بات پر ان کے پاس خدا تعالیٰ کے ہاں سے کیا دلیل ہے محض خیالی بات ہے اور اس سے بھی بڑھ کر ان چیزوں کو پوجتے ہیں کہ جنھیں جانتے بھی نہیں انکی ماہیت کا حقیقی علم تک نہیں رکھتے جیسا کہ ہزاروں معبود خیالی ہندوؤں کے موجود ہیں یہی حال عرب کی اقوام کا تھا۔ قیامت کے دن جب ان کے شرک پر سزا ہونے لگیگی تو ان ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا نہ بات کر سکیں کہ ان کے فعل کے اچھے ہونے پر کوئی حجت پیش کر سکے اور نہ عملاً کہ ان کو عذاب سے بچالے ۱۲

ع ۹ / ۸ / ۱۶

خواص الکلام۔ ۵ا قولہ اَلَمْ تَعْلَمْ سے بستر تک جس کا غلام بھاگ گیا ہو یا کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو عشاء کی نماز کے بعد اس آیت کو ہزار بار پڑھے خدا تعالیٰ چاہے تو غلام واپس آجائیگا اسی طرح گمشدہ چیز بحکم الٰہی مل جائے گی ۱۲ از مجربات دیربی و نفائس

۵ا قولہ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ سے عزیز حکیم تک یہ آیت بھی ظالم کی ویرانی اور ہلاکت کے لئے درخت خرنوب کی لکڑی لے جو نہایت سبز اور چکنے پتے والا ہوتا ہے اور اسکے دانے باقلا کے دانہ کی طرح ہوتے ہیں اور اس لکڑی کو خراد کرا کر ہفتہ کے دن پانی میں قدرے شربت گھول کر اس پانی سے یہ آیت اس لکڑی پر قبل طلوع آفتاب لکھے اور

لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْــــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ

واسطے اس کے اور اگر چھین لے ان سے مکھی کچھ نہ چھڑا سکیں اس کو اس سے بودا ہے

اور (پیدا کرنا تو بڑی بات ہے) وہ ایسے عاجز ہیں کہ) اگر ان سے مکھی کچھ چھین لیجائے تو اس کو (تو) اس سے چھڑا (ہی) نہیں سکتے ایسا عابد بھی لچر

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ

مانگنے والا اور جو مانگا گیا ہے نہ قدر جانی اللہ کی حق قدر اس کے کا تحقیق اللہ البتہ زبردست ہے

اور ایسا معبود بھی لچر (افسوس ہے) ان لوگوں نے اللہ کی جیسی تعظیم کرنا چاہئے تھی (کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے) وہ نہ کی (کہ شرک کرنے لگے حالانکہ)

عَزِيْزٌ ۝ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ

غالب اللہ پسند کر لیتا ہے فرشتوں میں سے پیغام پہونچانے والے اور آدمیوں میں سے تحقیق

سب پر غالب (بھی) ہے اللہ تعالیٰ (کو اختیار ہے) رسالت کیلئے جسکو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے فرشتوں میں (جن فرشتوں کو چاہے احکام پہنچانیوالے (مقرر فرماتا ہے)

اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى

اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے جانتا ہے جو کچھ آگے ان کے ہے اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے اور طرف

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے (یعنی) وہ ان (سب فرشتوں اور آدمیوں) کی آئندہ اور گذشتہ حالتوں کو (خوب) جانتا ہے اور تمام کاموں کا

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَا

اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور

مدار اللہ ہی پر ہے (یعنی وہ مالک مستقل بالذات ہے) اے ایمان والو تم رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور

عْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا

عبادت کرو پروردگار اپنے کو اور کرو بھلائی تو کہ تم فلاح پاؤ اور محنت کرو

اپنے رب کی عبادت کیا کرو اور (تم ایسے) نیک کام (بھی) کیا کرو امید (یعنی وعدہ ہے) کہ تم فلاح پاؤ گے اور اللہ کے کام میں

فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي

بیچ راہ اللہ کے حق محنت اس کی کا اس نے برگزیدہ کیا تم کو اور نہیں کی اوپر تمہارے بیچ

خوب کوشش کیا کرو جیسا کوشش کرنیکا حق ہے اس نے تم کو (اور امتوں سے) ممتاز فرمایا اور (اس نے) تم پر دین (کے احکام) میں کسی قسم کی

الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ

دین کے کچھ تنگی دین باپ تمہارے ابراہیم کا اسی نے نام رکھا ہے تمہارا

تنگی نہیں کی تم اپنے باپ ابراہیم کی (اس ملت پر (ہمیشہ) قائم رہو۔ اس (اللہ) نے تمہارا لقب

الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ ھٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا

مسلمان پہلے سے اور بیچ اس کتاب کے بھی تو کہ ہو پیغمبر گواہ

مسلمان رکھا ہے (نزول قرآن سے) پہلے بھی اور اس (قرآن میں) بھی تا کہ تمہارے (قابل شہادت اور معتبر ہونیکے) رسول (صلے اللہ علیہ وسلم)

عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

اوپر تمہارے اور ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے پس قائم رکھو نماز کو اور دو

اور (اس شہادت رسول کے قبل) تم لوگوں کے مقابلہ میں گواہ (تجویز) ہو سو تم لوگ (خصوصیت کے ساتھ) نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ع

زکوٰۃ کو اور محکم پکڑو ساتھ اللہ کے وہی ہے دوست تمہارا پس بہت اچھا دوست ہے اور اچھا مددگار

دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا کارساز ہے (کسی کی مخالفت تمکو حقیقۃً ضرر نہ کریگی) سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ ما قدروا اللہ الخ مالک بن صیف اور کعب بن اشرف نے دوسرے یہود کے ہمراہ ان کر کہا کہ اللہ پاک نے تمام عالم کو چھ روز میں پیدا کیا لیکن چونکہ تھک گیا تھا اس وجہ سے ساتویں روز بروز ہفتہ تھکن ماندگی اُتاری اُن کی جہالت کا اظہار کرنے کے لئے آیت نازل فرمائی ۱۲ توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ الخیر الخ ہر ایک نیکی کر واسمیں صلہ رحمی خیرات صدقات مکارم اخلاق دنیا کی بہاری اچھی باتیں آگئیں لعلکم تفلحون تاکہ تم کو کامیابی ہو ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور امام شافعی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اس آیت کے بعد سجدہ کرنا لازم ہے اور سفیان ثوری اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس جگہ سجدہ تلاوت نہیں ہے ۱۲ ۵۳ قولہ وجاہدوا الخ

اکثر مفسروں کے نزدیک جہاد سے مراد دشمنان دین سے جنگ کرنا ہے اور حق جہادہ سے مراد پورے طور پر خوب کوشش اور سعی کے ساتھ کہ خالص	السجدۃ نزد امام شافعی و احمد ایں جا سجدہ است پس نزد ایشاں دریں سورت دو سجدہ باشد و نزد ابی حنیفہ و مالک سجدہ نیست پس نزد ایشاں دریں سورۃ یک سجدہ اول بود ۱۲

خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہو اور بقول بعض وہ جہاد جس میں اور خدا تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہ ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک تلوار سے دوسرا زبان سے اور اس حکم کو سب کے اخیر میں لانا اس بات کو بتلاتا ہے کہ نماز اور عمل خیر سے بڑھکر یہ کام ہے کیونکہ جب تک دشمنوں کی شرارت سے بخوبی نہ ہوگی اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کے بندے فراغت قلب کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکیں گے اور نہ کوئی دوسرا نیک کام کر سکیں گے اور بقول بعض مفسرین عام طور سے ہر دین کی بات میں دل سے کوشش کرنا مراد ہے خواہ قتال ہو یا تعلیم علوم دینیہ یا دوسرے نیک کام اس صورت میں یہ جملہ پہلے کلام کی تاکید ہوگا ۱۲ ربط الکلام۔ ۵۴ قولہ اللہ یصطفی الخ اوپر کی آیت میں توحید کی تحقیق تھی اس آیت میں رسالت کے متعلق مشرکوں کے ایک خاص کلام کا جواب ہے وہ کہتے تھے کہ رسول کو کوئی فرشتہ ہونا چاہئے تھا بشر اور پھر بشر میں بھی آپ کو بظاہر حشمت اور شوکت کچھ بھی نہیں رکھتے رسالت کے

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ المؤمنون مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

کلماتہا ۱۰۷۰ — حروفہا ۴۵۳۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ

تحقیق فلاح پائی ایمان والوں نے وہ جو بیچ

باتحقیق ان مسلمانوں نے آخرت میں فلاح پائی جو اپنی

صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○

نماز اپنی کے زاری کرنے والے ہیں اور وہ جو بیفائدہ بات سے اور کام سے منہ پھیرنے والے ہیں

نماز میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو لغو باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی) برکنار رہنے والے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

اور وہ جو واسطے زکوٰۃ کے ادا کرنیوالے ہیں اور وہ جو واسطے شرمگاہ اپنی کے

اور جو (اعمال و اخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت

حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ

محافظت کرنیوالے ہیں مگر اوپر بی بیوں اپنی کے یا جن کے مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے پس تحقیق وہ

رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بی بیوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں)

غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ وَ

نہیں ملامت کئے گئے پس جو کوئی چاہے سوائے اس کے پس یہ لوگ وہی ہیں حد سے گزرنے والے اور

کوئی الزام نہیں۔ ہاں جو اسکے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی کا) طلبگار ہو ایسے لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور

الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى

وہ جو امانتوں اپنی کو اور عہد اپنے کو رعایت کرنے والے ہیں اور وہ جو اوپر

جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی

صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ

نمازوں اپنی کے محافظت کرنیوالے ہیں یہ لوگ وہی ہیں وارث جو وراثت لیویں گے

نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (پس) ایسے ہی لوگ وارث ہونیوالے ہیں جو فردوس کے

الْفِرْدَوْسَ ۖ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ

بہشت وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں اور تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو

وارث ہوں گے (اور) وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ

سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ

نتھری ہوئی یعنی بجتی مٹی سے پھر پیدا کیا ہم نے اس کو ایک قطرہ منی کا بیچ جگہ مضبوط کے پھر

(یعنی غذا) سے بنایا۔ پھر ہم نے اس کو نطفے سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک) ایک محفوظ مقام (یعنی رحم) میں رہا پھر

فضائل الکلام ۔ قوله قد افلح المؤمنون الخ ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر دس آیتیں ایسی اتری ہیں کہ جو شخص ان پر عمل کرے جنت میں داخل ہو پھر آپ نے اس آیت سے دس آیتوں تک تلاوت کیں۔

الجزء الثامن عشر

توضیح الکلام ۔ قوله قد افلح المؤمنون الخ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے سعادتمند اور مقبول بندوں کے اوصاف بیان فرمائے ہیں اور ابتدا خطاب میں بغرض اظہار کمال خوشنودی سنا دیا کہ بلاشک عذاب و مصائب سے نجات پا گئے اپنی حاجات میں کامیاب ہوئے پہلی صفت یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرتے ہیں معالم میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خشوع سے مراد خوف ہے اور حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تواضع اور فروتنی مراد ہے اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنکھیں نیچی رکھنا اور ادھر ادھر نہ دیکھنا مراد ہے اور دوسرے مفسرین نے اور اور معانی بیان فرمائے ہیں دوسری صفت یہ ہے کہ وہ لوگ لغو سے اعراض کرتے ہیں لغو کہ بیفائدہ بات کو کہتے ہیں حدیث شریف میں وارد ہے کہ بہتر اسلام آدمی کا یہ ہے کہ بیفائدہ بات کو چھوڑ دے پھر لغو کے اندر مختلف مراتب ہیں اعلیٰ درجہ والے کو ادنیٰ درجہ کا نفع لغو معلوم ہوتا ہے اہل ظاہر جن کاموں کو موجب ثواب و نجات سمجھتے ہیں دل کی آنکھوں والے حضرات ان کاموں کو بے سود جانتے ہیں انکی نظر میں سوائے ذات حضرت باریتعالیٰ سب لغو ہے اور ذات باقیہ کے علاوہ ہر فانی عبث اور بیکار ہے تیسری صفت ان حضرات کی یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اس سے اس مال کی برائیاں اور بلائیں دور ہو گئیں چوتھی صفت یہ ہے کہ وہ ایمان والے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں کہ بجز اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے اور کسی پر ان کو ظاہر نہیں کرتے مطلب یہ ہے کہ حرام سے تجاوز کر کے حرام کاری زناکاری نہیں کرتے کیونکہ بقیہ آئندہ

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ

پیدا کیا ہم نے منی کو لہو جما ہوا پس پیدا کیا ہمنے لہو جمے ہوئے کو بوٹی گوشت کی پس پیدا کیا ہمنے بوٹی کو

ہمنے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر ہمنے اس خون کے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنا دیا پھر ہمنے اس بوٹی (کے بعض اجزاء) کو

عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ

ہڈیاں پھر پہنا دیا ہمنے ہڈیوں کو گوشت پھر پیدا کیا ہمنے اس کو پیدائش اور ہیں بہت برکت والا ہے اللہ

ہڈیاں بنا دیا پھر ہمنے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔ پھر ہمنے (اسمیں روح ڈالکر) اسکو ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا دیا سو کیسی بڑی شان

اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ

بہتر پیدا کرنے والوں کا پھر تحقیق تم پیچھے اس کے البتہ مرنے والے ہو پھر تحقیق تم

اللہ کی جو تمام صناعوں سے بڑھ کر ہے۔ پھر تم بعد اس (تمام قصہ عجیبہ) کے ضرور ہی مرنے والے ہو پھر تم

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا

دن قیامت کے اٹھائے جاؤ گے اور البتہ تحقیق پیدا کئے ہمنے اوپر تمہارے سات طبق راہوں والے اور نہیں

قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور ہم

كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ

ہیں ہم پیدائش سے غافل اور اتارا ہمنے آسمان کی طرف سے پانی ساتھ اندازے کے

مخلوق (کی مصلحتوں) سے بے خبر نہ تھے اور ہم نے آسمان سے (مناسب) مقدار کے ساتھ پانی برسایا

فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝

پس رکھا ہم نے اس کو بیچ زمین کے اور تحقیق ہم اوپر لے جانے اس کے کے البتہ قادر ہیں

پھر ہمنے اس کو (مدت تک) زمین میں ٹھیرایا اور ہم اس (پانی) کے معدوم کر دینے پر (بھی) قادر ہیں

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ

پس نکالے ہمنے واسطے تمہارے ساتھ اس کے باغ کھجوروں کے اور انگوروں کے واسطے تمہارے بیچ اس کے میوے ہیں

پھر ہمنے اس (پانی) کے ذریعہ سے باغ پیدا کئے کھجوروں کے اور انگوروں کے تمہارے واسطے ان میں بکثرت میوے

كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ

بہت اور بعض ان میں سے کھاتے ہو اور پیدا کیا درخت کہ نکلتا ہے پہاڑ طور سینا سے کہ اگتا ہے

بھی ہیں اور انہیں سے کھاتے بھی ہو اور (اسی پانی سے) ایک زیتون کا درخت بھی (ہمنے پیدا کیا) جو کہ طور سینا میں (بکثرت) پیدا ہوتا ہے جو اگتا ہے

بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ

چکنائی کو اور سالن واسطے کھانے والوں کے اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایوں کے البتہ نشانی ڈر کی ہے

تیل لئے ہوئے اور کھانیوالوں کیلئے سالن لئے ہوئے اور تمہارے لئے مواشی میں (بھی) غور کرنے کا موقع ہے

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا

پلاتے ہیں تم کو بعض چیز کہ بیچ پیٹوں ان کے کے ہے اور واسطے تمہارے بیچ اس کے منافع ہیں بہت اور اس میں سے

کہ ہم تمکو انکے جوف میں کی چیز (یعنی دودھ) پینے کو دیتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت فائدے ہیں اور (بعض) ان میں سے

تَاْكُلُوْنَ ۝ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

کھاتے ہو اور اوپر ان کے اور اوپر کشتیوں کے سوار کئے جاتے ہو اور البتہ بھیجا ہم نے

بعض کو کھاتے بھی ہو اور ان پر اور کشتی پر لدے لدے پھرتے (بھی) ہو اور ہمنے نوحؑ کو انکی قوم کی طرف

بقیہ صفحہ ۴۷۷ آدمی کیلئے مباشرت صرف انہی دو عورتوں سے حلال ہے ایک بیوی دوسری لونڈی اور جو لوگ ان کے علاوہ اور جگہ مباشرت کے لئے تلاش کرتے ہیں وہ شرعی حد سے تجاوز کرنیوالے ہیں، قیامت کے دن جو لوگ عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے ان میں سے ایک گروہ ان حضرات کا بھی ہے جو زنا سے بچتے ہیں اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے لئے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں اصحابؓ نے عرض کیا کہ وہ چھ چیزیں کیا ہیں تو آپنے فرمایا ۱ نماز ۲ زکوٰۃ ۳ امانت داری ۴ شرمگاہ کی حفاظت ۵ لقمہ حرام سے بچنا ۶ زبان کو جھوٹ سے بچانا ۱۲

خواص الکلام۔ ۵۲ قولہ ولقد خلقنا الانسان الخ سے احسن الخالقین تک عورت کے حاملہ ہونے کے واسطے یہ آیتیں زعفران آتر جی کے ساتھ پتوں پر لکھ کر عورت حمل کو ایک ایک پتہ کرکے نگل جاوے اور ہر پتہ پر زرد رنگ کی گائے کا دودھ ایک ایک گھونٹ پی جاوے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو حمل قرار پاویگا دیگر لوگوں کی نظر میں مقبول ہونے کے لئے باریک کپڑے پر جو آب توت میں غوطہ دیا ہوا ہو لکھ کر عمامہ کے نیچے اور اگر عورت ہو تو عصابہ (سر بند) کے نیچے رکھے ۱۲ صفحہ ہذا۔

وقف لازم

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ احسن الخالقین الخ جمع کے صیغہ سے کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ معلوم ہوتا ہے خالق اور بھی ہیں مگر ان سب میں بہتر خالق حق تعالیٰ ہے اس لئے کہ اس قسم کی جمع عرب میں بکثرت مستعمل ہے

ع ۲۲ ۱ ۱

یہ مراد نہیں ہوتا کہ کوئی خالق اور بھی ہے یا جس صفت کا صیغہ ہو اس صفت والے اور بھی موجود ہیں دوسرے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اگر بالفرض اور خالق ہوتے تو یہ ان سب سے بہتر ہے اگرچہ ہیں نہیں اور بلا شک انسانی شکل ایسی ہی حسین اور خوبصورت ہے کہ اس سے زیادہ خوبصورت شکل کسی عالی سے عالی مصور کے وہم و خیال میں بھی نہیں آسکتی ۱۲ ۵۲ منافع الخ علاوہ دودھ کے دوسرے فائدے بھی بہت ہیں مثلاً اون اور بوجھ لادنا اور چمڑے سے چیزیں بنانا وغیرہ ۱۲

نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

نوح کو طرف قوم اس کی کے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کو نہیں واسطے تمہارے کوئی سوائے اُس کے

پیغمبر کرکے بھیجا سو انھوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اس کے سوا کوئی تمہارے لئے معبود بنانے کے لائق نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ

کیا پس نہیں ڈرتے ہو تم پس کہا سرداروں نے وہ جو کافر ہوئے تھے قوم اس کی سے نہیں یہ

پھر کیا تم (دوسروں کو معبود بنانے سے) ڈرتے نہیں ہو پس (نوح کی یہ بات سنکر) انکی قوم میں جو کافر رئیس تھے (عوام سے) کہنے لگے کہ یہ شخص بجز اس کے کہ تمہاری

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

مگر آدمی مانند تمہاری چاہتا ہے یہ کہ بڑائی کرے اوپر تمہارے اور اگر چاہتا اللہ

طرح کا ایک (معمولی) آدمی ہے اور کچھ نہیں (اس دعوے سے) اس کا مطلب یہ ہے کہ تم سے برتر ہو کر رہے اور اگر اللہ کو (رسول بھیجنا) منظور ہوتا

لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ اِنْ

البتہ اُتارتا فرشتے نہیں سُنا ہم نے یہ بیچ باپوں اپنے پہلوں کے نہیں

تو فرشتوں کو بھیجتا ہم نے یہ بات اپنے پہلے بڑوں میں نہیں سُنی بس

هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ رَبِّ

وہ مگر ایک مرد کہ اُس کو جنون ہے پس انتظار کرو اس کو ایک مدت تک کہا اس نے اے رب میرے

یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے سو ایک وقت خاص (یعنی اسکے مرنیکے وقت) تک اس (کی حالت) کا اور انتظار کر لو نوح نے عرض کیا کہ اے

انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ

مدد دے مجھ کو بدلے اس کے کہ جھٹلاتے ہیں مجھ کو پس وحی بھیجی ہم نے طرف اس کی یہ کہ بنا کشتی کو ساتھ آنکھوں ہماری کے اور

میرا بدلہ لے بوجہ اسکے کہ انھوں نے مجھ کو جھٹلایا ہے پس ہم نے انکی دعا قبول کی اور ان کے پاس حکم بھیجا کہ تم کشتی تیار کر لو ہماری نگرانی میں اور

وَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ

وحی ہماری کی پس جس وقت آئے حکم ہمارا اور جوش مارے تنور پس بٹھا لے بیچ اس کے ہر قسم سے

ہمارے حکم سے پھر جس وقت ہمارا حکم (عذاب کا قریب) آپہنچے اور (علامت اسکی یہ ہے کہ زمین سے پانی ابلنا شروع ہو تو (اس وقت) ہر قسم (کے جانوروں) میں سے

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَ

جوڑا دو عدد اور لوگوں اپنوں کو مگر وہ شخص کہ گذری ہے اوپر اس کے بات ان میں سے اور

ایک ایک نر اور ایک مادہ یعنی دو دو عدد اس (کشتی) میں داخل کر لو اور اپنے گھر والوں کو بھی (سوار کر لو) باستثناء اس کے جس پر انمیں سے (غرق ہونیکا) حکم نافذ ہو چکا

لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ

مت کہہ مجھ سے بیچ اُن لوگوں کے کہ ظلم کرتے ہیں تحقیق وہ غرق کئے جاویں گے پس جس وقت سوار ہو

ہو سُن لو کہ (مجھ سے کافروں (کی نجات) کے بارے میں کچھ گفتگو مت کرنا (کیونکہ) وہ سب غرق کئے جاویں گے پھر جس وقت تم

اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا

تو اور جو کوئی ساتھ تیرے ہے اوپر کشتی کے پس کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے نجات دی ہم کو

اور تمہارے ساتھی (مسلمان) کشتی میں بیٹھ چکو تو یوں کہنا شکر ہے خدا کا جس نے ہم لوگوں کو کافر لوگوں سے

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ

قوم ظالموں کی سے اور کہہ کہ اے رب میرے اُتار مجھ کو اُتارنا مبارک اور

(یعنی ان کے افعال اور تکالیف سے) نجات دی۔ اور یوں کہنا کہ اے میرے رب مجھ کو (زمین پر) با برکت کا اُتارنا اُتاریو اور

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ الخ اگر جنون سے کامل جنون مراد لیا جائے تو کفار کے کلام میں تناقض اور تعارض ہے اس لئے کہ جو شخص مجنون ہوگا وہ یہ ارادہ کب کرسکتا ہے کہ دوسرے پر بڑھکر رہے کیونکہ مجنوں کا تو کوئی قصد ہی نہیں ہوتا لہذا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ اور يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ میں تعارض ہے اور اگر جنون سے کامل جنون مراد نہ لیا جائے تو دونوں باتیں اکٹھی ہو سکتی ہیں اور کفار کی اس قسم کی باتوں کا جواب اس مقام پر اس لئے نہیں دیا کہ اُن کا کلام صراحۃً باطل ہے جواب کی حاجت نہیں ۱۲ ۵۲ قولہ بِاَعْيُنِنَا الخ یہاں اعین سے حقیقۃً آنکھیں مراد نہیں بلکہ حضور اور نگرانی مراد ہے اور یہ کلمہ متشابہات سے ہے اس سے جو کچھ مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی جانے حضور و نگرانی ایک ظنی تاویل ہے اور گو خدا تعالیٰ کے لئے آنکھوں کا ہونا ثابت ہے لیکن اُن آنکھوں کی حقیقت ہمکو معلوم نہیں کہ کیسی ہیں ۱۲ ۵۳ قولہ وَفَارَ التَّنُّوْرُ الخ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے کہ یہ لفظ وقت صبح سے کنایہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک زمین سے پانی اُبلنا مراد ہے حضرت قتادہ رضؓ نے فرمایا کہ اونچی جگہ مراد ہے اور حضرت حسن رضؓ نے فرمایا کہ تنور سے یہی تنور مراد ہے جس میں روٹیاں پکتی ہیں یہ تنور حضرت نوح ؑ کو حضرت آدم علیہ السلام سے میراث میں ملا تھا اور اسی سے پانی اُبلا تھا سدی نے کہا کہ یہ تنور نواحی کوفہ میں تھا اور کشتی نوح علیہ السلام کی مسجد کوفہ میں ہے جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور تنور باب کندہ کے دائیں طرف تھا حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تنور ملک شام میں کسی مقام پر تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تنور ہندوستان میں تھا ۱۲

خواص الکلام ۔ ۵۴ قولہ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ سے الْمُنْزِلِيْنَ تک کشتی میں آدمی سوار ہوتے وقت اس آیت کو پڑھنے سے ہلاکت اور کشتی تمام آفات سے محفوظ رہتی ہے اور نیز گھر میں پڑھنے سے چور اور دشمن اور جن وغیرہ سے حفاظت رہتا ہے ۱۲ ۵۵ قولہ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ سے الْمُنْزِلِيْنَ تک جب کسی شہر میں داخل ہو تو داخل ہوتے ہی یہ آیت پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ جب تک اس شہر میں رہیگا نہایت آرام سے زندگی بسر ہوگی اور کسی قسم کی تکلیف نہ اٹھائیگا ۱۲

أَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّإِنْ كُنَّا

تو بہتر اُتارنے والا ہے ۔ تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں اور تحقیق ہیں ہم

آپ سب اُتارنے والوں سے اچھے ہیں۔ اس (واقعہ مذکورہ) میں بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم (ان نشانیوں معلوم کراکر اپنے بندوں کو)

لَمُبْتَلِينَ ۝ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِينَ ۝ فَأَرْسَلْنَا

البتہ آزمائش کرنے والے ۔ پھر پیدا کئے ہم نے پیچھے ان سے قرن اور ۔ پس بھیجا ہم نے

آزماتے ہیں۔ پھر ہم نے قوم نوح کے بعد دوسرا گروہ پیدا کیا ۔ پھر بھیجے اُن میں

فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ أَفَلَا

بیچ ان کے رسول ان میں سے یہ کہ عبادت کرو اللہ کو نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اُس کے کیا پس نہیں

ایک پیغمبر کو بھیجا جو ان ہی میں کے تھے (ان پیغمبر نے کہا) کہ تم لوگ اللہ ہی کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا اور کوئی معبود (حقیقی) نہیں کیا تم (شرک سے)

تَتَّقُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ

ڈرتے ۔ اور کہا سرداروں نے قوم اُس کی سے جو کافر ہوئے تھے اور جھٹلاتے تھے ملاقات

ڈرتے نہیں ہو۔ اور (ان پیغمبر کی یہ بات سنکر) ان کی قوم میں جو رئیس تھے جنھوں نے (خدا اور رسول کیساتھ) کفر کیا تھا اور آخرت کے

الْاٰخِرَةِ وَأَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

آخرت کی کو اور دولت دی تھی ہم نے اُنکو بیچ زندگانی دنیا کے ۔ نہیں یہ مگر آدمی مانند تمہاری

آنے کو جھٹلایا تھا اور جنھے ان کو دنیوی زندگانی میں عیش بھی دیا تھا کہنے لگے کہ بس یہ تو تمہاری طرح ایک (معمولی) آدمی ہیں

يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ۝ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ

کھاتا ہے اُس چیز سے کہ کھاتے ہو تم اُس میں سے اور پیتا ہے اُس چیز سے کہ پیتے ہو تم ۔ اور اگر اطاعت کروگے تم

(چنانچہ) یہ وہی کھاتے ہیں جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتے ہیں جو تم پیتے ہو ۔ اور اگر تم اپنے جیسے ایک

بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُونَ ۝ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَ

ایک آدمی مانند اپنے کے تحقیق تم اس وقت البتہ زیاں پانے والے ہو ۔ کیا وعدہ دیتا ہے تم کو یہ کہ تم جس وقت مرجاؤگے اور

(معمولی) آدمی کے کہنے پر چلنے لگو تو بیشک تم (عقل کے) گھاٹے میں ہو ۔ کیا یہ شخص تم سے کہتا ہے کہ جب تم مرجاؤگے اور

كُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا أَنَّكُمْ مُّخْرَجُونَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا

ہو جاؤگے تم مٹی اور ہڈیاں یہ کہ تم نکالے جاؤگے ۔ دور ہے دور ہے جو کچھ

(مرکر) مٹی اور ہڈیاں ہوجاؤگے تو دوبارہ زندہ کرکے زمین سے نکالے جاؤگے ۔ بہت ہی بعید اور بہت ہی بعید ہے جو بات

تُوعَدُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا

وعدہ دیئے جاتے ہو تم ۔ نہیں یہ مگر زندگانی ہماری دنیا کی مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم اور نہیں

تم سے کہی جاتی ہے ۔ بس زندگی تو یہی ہماری دنیوی زندگی ہے کہ ہم میں کوئی مرتا ہے اور کوئی پیدا ہوتا ہے اور ہم

نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

ہم اُٹھائے جاویں گے ۔ نہیں وہ مگر ایک مرد کہ باندھ لیا ہے اُس نے اوپر اللہ کے جھوٹ

دوبارہ زندہ نہ کئے جاویں گے ۔ بس یہ ایک ایسا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے

وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝

اور نہیں ہم واسطے اُس کے ایمان لانیوالے ۔ کہا اے پروردگار ہمارے مدد دے مجکو بیچ اس چیز کے کہ جھٹلاتے ہیں مجھ کو

اور ہم تو ہرگز اس کو سچا نہ سمجھیں گے ۔ پیغمبر نے دعا کی کہ اے میرے رب میرا بدلہ لے اس وجہ سے کہ اُنھوں نے مجھ کو جھٹلایا۔

توضیح الکلام ۱۵ قولہ وکذبوا الخ جب اُس رسول نے اپنی قوم کو توحید اور خداپرستی کا حکم دیا اور یہ وعدہ دیا کہ تمکو ایک دن مرنیکے بعد ضرور زندہ ہونا ہے اس بات پر جو اس قوم کے سردار آخرت کا انکار اور توحید و رسالت کی مخالفت کرنیوالے تھے اور دنیا میں خدا تعالیٰ نے اُن کو مالدار بنایا تھا اپنی دولت و ثروت کے گھمنڈ میں اُن کی رسالت کے دعوے پر یہ اعتراض کرنے لگے کہ یہ رسول تو بالکل ہماری طرح ہے جو ہم کھاتے ہیں وہ یہ کھاتا ہے اور جو ہم پیتے ہیں وہ یہ پیتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر تمنے اپنے جیسے آدمی کو اپنا مطاع اور مخدوم بنایا تو یقیناً یہ بڑے ٹوٹے کی بات ہے کیونکہ جب وہ بھی ہماری طرح کھانے پینے وغیرہ کا حاجتمند ہے تو بھلا یہ ہمکو کیا دے سکتا ہے اس لئے ان کا یہ خیال تھا کہ رسول انسان کی قوم سے نہیں ہوتا بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور نوع ہونا چاہئے ۱۲

ع ۲ / ۱۰

۵۲ قولہ ایعدکم الخ یعنی یہ شخص جو کہتا ہے کہ مرکر اور بوسیدہ ہوکر بھی لوگ زندہ ہوں گے تو یہ بہت بعید بات ہے کیونکہ جب گوشت کے اجزا خاک ہوجاتے ہیں تو ہڈیاں بے گوشت رہ جاتی ہیں پھر چند روز کے بعد وہ بھی خاک ہوجاتی ہیں تو یہ شخص کہتا ہے کہ جب اس حالت پر پہونچ جاؤگے پھر دوبارہ زندہ کرکے زمین سے نکالے جاؤگے بھلا ایسا کہنے والا آدمی بھی اس قابل ہوسکتا ہے کہ اسکی اطاعت اور پیروی کیجائے

۵۳ قولہ ان ہی الا الخ موت اور زندگی صرف دنیا ہی کی ہے یہ شخص جھوٹا ہے اسکی بات پر ہم کو یقین نہیں آتا کہ اس کو خدا تعالیٰ نے رسول بناکر بھیجا ہو اور یہ کہ سوا خدا تعالیٰ کے اور دوسرا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ قیامت آنیوالی ہے تب رسول نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میری مدد کر حکم ہوا کہ ابھی یہ اپنے کئے پر نادم ہوں گے چنانچہ اُن پر عذاب نازل ہوا اور ہیبتناک آواز آئی جس سے وہ مرکر رہ گئے چونکہ دوسری آیتوں میں صراحۃً یہ بات بیان کی گئی ہے کہ صیحہ (چیخ) کے عذاب سے قوم ثمود ہلاک کی گئی اس قرینہ سے بعض مفسروں نے اس کو ثمود کا قصہ سمجھا ہے اور چونکہ اکثر جگہ بعد قوم نوح کے عاد کا قصہ آیا ہے اس قرینہ سے بعض مفسروں نے اس کو عاد کا قصہ بتلایا ہے اور صیحہ سے مراد عذاب ہولناک اور سخت لیا ہے جیسا کہ بعض بقیہ آئندہ

قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ۞ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

کہا اس چیز سے تھوڑی دیر میں البتہ ہو جاویں گے پشیمان پس پکڑا اُن کو آواز تند نے

ارشاد ہوا کہ یہ لوگ عنقریب پشیمان ہوں گے۔ چنانچہ اُن کو ایک سخت آواز نے (یعنی عذاب نے) موافق وعدہ برحق کے آپکڑا

بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۞ ثُمَّ أَنْشَأْنَا

ساتھ حق کے پس کر دیا ہمنے ان کو ریزہ ریزہ پس لعنت ہے واسطے قوم ظالموں کے پھر پیدا کئے ہمنے

(جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے) پھر ہمنے ان کو خس و خاشاک (کیطرح پامال) کر دیا سو خدا کی مار کافر لوگوں پر پھر ان (عاد یا ثمود) کے (ہلاک ہو چکنے

مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ۞ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا

پیچھے ان سے قرن اور نہیں آگے نکل جاتی کوئی اُمت وقت اپنے سے اور نہ

بعد ہمنے اور امتوں کو پیدا کیا۔ کوئی اُمت (ان امتوں میں سے) اپنی مدت معینہ سے (ہلاک ہونیسے) نہ پیشدستی کر سکتی تھی اور نہ (اس مدت سے)

يَسْتَأْخِرُونَ ۞ ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا

پیچھے رہ جاتی ہے پھر بھیجا کئے ہمنے پیغمبر اپنے پے درپے جب آتا تھا کسی اُمت کے پاس پیغمبر اس کا

وہ (اُس سے) پیچھے ہٹ سکتے تھے۔ پھر (ان کے پاس) ہمنے اپنے پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے (ہدایت کیلئے) بھیجا۔ جب کبھی کسی امت کے پاس امت کا (خاص)

كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا

جھٹلاتے تھے اس کو پس پیچھے کیا ہمنے بعضوں کو بعضوں کے یعنی ہلاک کرنے میں اور کیا ہم نے اُن کو باتیں پس لعنت ہے

انھوں نے اس کو جھٹلایا سو ہمنے (بھی ہلاک کرنیمیں) ایک کے بعد ایک کا نمبر لگا دیا اور ہم نے ان کی کہانیاں بنا دیں سو خدا کی مار ان لوگوں پر

لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۞ ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا

واسطے اس قوم کے کہ نہیں ایمان لاتے پھر بھیجا ہمنے موسیٰؑ کو اور بھائی اس کے ہارون کو ساتھ نشانیوں اپنی کے

جو انبیاء کے سمجھانے پر بھی ایمان نہ لاتے تھے پھر ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کو اپنے احکام اور کھلی دلیل

وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۞ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا

اور معجزے ظاہر کے طرف فرعون کی اور سرداروں اس کے کی پس تکبر کیا انھوں نے اور تھے

دیکر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (بھی پیغمبر بنا کر) بھیجا سو ان لوگوں نے (ان کی تصدیق و اطاعت سے) تکبر کیا اور وہ لوگ تھے ہی

قَوْمًا عَالِينَ ۞ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا

قوم سرکش پس کہا اُنھوں نے کیا ایمان لاویں ہم واسطے دو آدمی کے مانند ہماری اور قوم اُن کی واسطے ہمارے

متکبر۔ چنانچہ وہ (باہم) کہنے لگے کہ کیا ہم ایسے دو شخصوں پر جو ہماری طرح کے آدمی ہیں ایمان لے آویں (اور انکے مطیع بن جاویں)

عَابِدُونَ ۞ فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۞ وَلَقَدْ

بندگی کرنیوالے ہیں پس جھٹلایا ان دونوں کو پس ہو گئے ہلاک کئے گیوں سے اور البتہ تحقیق

حالانکہ انکی قوم کے لوگ (تو خود) ہمارے زیر حکم ہیں۔ غرض وہ لوگ ان دونوں کی تکذیب ہی کرتے رہے پس ہلاک کئے گئے اور ان کے ہلاک

آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۞ وَجَعَلْنَا ابْنَ

دی ہمنے موسیٰؑ کو کتاب تو کہ وہ ہدایت پاویں اور کیا ہم نے بیٹے

ہونیکے بعد ہمنے موسیٰؑ کو کتاب (یعنی توراۃ) عطا فرمائی تاکہ (اس کے ذریعہ سے) وہ لوگ (یعنی قوم موسیٰ بنی اسرائیل) ہدایت پاویں اور ہمنے مریم کے بیٹے

مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۞ يَا أَيُّهَا

مریم کے کو اور ماں اس کی کو نشانی اور جگہ دی ہمنے دونوں کو طرف زمین بلند کی جگہ رہنے کی اور پانی جاری کی اے

(عیسیٰ علیہ السلام) کو اور انکی ماں (حضرت مریمؑ) کو بڑی نشانی بنایا اور ہمنے ان دونوں کو ایک ایسی بلند زمین پر لیجا کر پناہ دی جو (بوجہ غلات اور میوہ جات

ہیں کہ تمھاری قوم ہماری خدمتگار ہے جس سے تمھارا ہمارے مقابلہ میں ذلیل ہونا بھی ثابت ہوتا ہے آخر کار ان کو نہ مانا انکار ہی کیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ہلاک ہوئے ان لوگوں نے دین کی سرداری کو دنیا کی سرداری پر قیاس کیا کہ جسطرح ہمکو دنیا کی سرداری حاصل ہے ایسی ہی دین کی بھی حاصل ہونی چاہیے اور جب ان کو دنیا کی سرداری نہیں تو دین کی کیسے ہوگی اس باطل قیاس نے انکو تباہ کیا اور باطل قیاس کرنا کفار کو ان کے جد امجد ابلیس سے وراثت میں پہونچا ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ اول

بقیہ صفحہ ۴۸۰ استعمالات عرب میں صیحہ سے عذاب سخت مراد لیا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ قوم عاد پر بھی صیحہ چیخ کا عذاب کا آیا ہو اور آیات میں کسی جگہ صرصر (آندھی) اور کسی جگہ صیحہ کا ذکر اس لئے ہو کہ تاکہ سامعین سمجھ لیں کہ اگر ہم ان دونوں میں صرف ایک بھی بھیجدیں تو ان کی ہلاکت کے واسطے کافی تھا ۱۲

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام

قولہ فَاَتْبَعْنَا الخ یعنی جب ان قرن والوں کے پاس ان کا رسول آیا یہ بھی تکذیب سے پیش آئے تو ہمنے بھی یکے بعد دیگرے ہر ایک قرن کو ہلاک کیا اور اس جملہ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ پہلی امت کی طرح دوسری امت کا بھی تکذیب میں وہی دستور رہا وہ ان ہی کی چال چلے ۱۲

۵۲ قولہ وَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ الخ یعنی ہمنے ان کو یہاں تک ہلاک کیا کہ بجز قصوں اور کہانیوں کے اُن کا کوئی دوسرا نشان ہی باقی نہ رہا فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ سو ایسے بے ایمان لوگوں پر پھٹکار ہے اس آیت میں اجمالی طریقہ پر بہت سے انبیاء کا تذکرہ آگیا ۱۲

۵۳ قولہ ثُمَّ اَرْسَلْنَا الخ یہاں تک تو اجمالاً ان پیغمبروں کے واقعات تھے جو حضرت نوح علیہ السلام کے بعد اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے گذرے ہیں جیسے لوط اور صالح اور ہود اور شعیب علیہم السلام اب یہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا تذکرہ ہے کہ ہمنے ان کو معجزات اور سلطان مبین کے ساتھ فرعون مصر اور ان کی قوم کے پاس بھیجا تھا لیکن وہ سرکش لوگ تھے کہنے لگے کہ تم میں کونسا سرخاب کا پر لگا ہے جیسے ہم آدمی ہیں ایسے ہی تم ہو اور ہم تم سے اس بات میں بڑھے ہوئے

۳ ع ۱۸ ۳

الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پیغمبرو کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے اور کام کرو اچھے تحقیق میں ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم

پیغمبرو (اور تمہاری امتیں) نفیس چیزیں کھاؤ اور نیک کام (یعنی عبادت) کرو (اور) میں تم سب کے کئے ہوئے کاموں کو

عَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝

جاننے والا ہوں اور تحقیق یہ امت تمہاری امت ایک ہے اور میں ہوں پروردگار تمہارا پس ڈرو مجھ سے

خوب جانتا ہوں اور (ہم نے ان سب سے یہ بھی کہا کہ) یہ ہے تمہارا طریقہ کہ وہ ایک ہی طریقہ ہے اور (حاصل اس طریقہ کا یہ کہ) میں تمہارا رب ہوں سو تم

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

پس کاٹ لیا انہوں نے کام اپنا درمیان اپنے ٹکڑے ٹکڑے ہر ایک گروہ ساتھ اس چیز کے کہ پاس ان کے ہے خوش ہیں

سو ان لوگوں نے اپنے دین میں اپنا طریق الگ الگ کر کے اختلاف پیدا کر لیا ہر گروہ کے پاس جو دین ہے وہ اسی سے خوش ہے

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ

پس چھوڑ دے ان کو بیچ غفلت ان کی کے ایک مدت تک کیا گمان کرتے ہیں یہ کہ جو کچھ مدد دیتے ہیں ہم ان کو

سو آپ ان کو ان کی (اسی) جہالت میں ایک خاص وقت تک رہنے دیجئے کیا یہ لوگ یوں گمان کر رہے ہیں کہ ہم ان کو جو کچھ

بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا

ساتھ اس کے مال سے اور بیٹوں سے شتابی کرتے ہیں واسطے ان کے بیچ بھلائیوں کے بلکہ نہیں

مال و اولاد دیتے چلے جاتے ہیں تو ہم ان کو جلدی جلدی فائدے پہنچا رہے ہیں (یہ بات ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ (اس کی وجہ)

يَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝

سمجھتے تحقیق جو لوگ کہ وہ ڈر پروردگار اپنے کے سے ڈرنے والے ہیں

نہیں جانتے اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا

اور جو لوگ کہ وہ ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ کہ وہ ساتھ پروردگار اپنے کے

اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ (اس ایمان میں) اپنے رب کے ساتھ شرک

يُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ

نہیں شریک لاتے ہیں اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل ان کے ڈرتے ہیں اس سے کہ وہ

نہیں کرتے ہیں۔ اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور (باوجود دینے کے) ان کے دل اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ وہ

اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ

طرف پروردگار اپنے کے پھر جانے والے ہیں یہ لوگ جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے اور وہ

اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ یہ لوگ (البتہ) اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ

لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ

طرف انکی آگے نکل جانیوالے ہیں ف۳ اور نہیں تکلیف دیتے ہیں ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اس کی کے اور نزدیک ہمارے کتاب ہے

ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ اور ہم (تو) کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ کام کرنے کو نہیں کہتے (پس جو کام بتلا رکھے ہیں سب آسان ہی ہیں اور)

يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ

کہ بولتی ہے ساتھ حق کے اور وہ نہیں ظلم کئے جاتے بلکہ دل ان کے بیچ غفلت کے ہیں

ہمارے پاس ایک دفتر (نامہ اعمال کا محفوظ) ہے جو ٹھیک ٹھیک (سب کا حال) بتا دیگا اور لوگوں پر ذرا ظلم نہ ہوگا بلکہ ان کفار کے قلوب

توضیح الکلام ف۱ قولہ فذرہم الخ یعنی یہ جو ہر ایک فرقہ اپنے تراشیدہ خیالات پر خوش ہے مثلاً یہود اپنے آپکو اور نصاریٰ اپنے آپکو اور مشرکین و مجوس اپنے آپ کو راہ راست پر بتلاتے ہیں تو آپ ان سے کوئی حجت و تکرار نہ کیجئے بلکہ ان کو اپنی غفلتوں کے دریا میں ڈوبا رہنے دیجئے لیکن ہمیشہ کیلئے نہیں بلکہ ایک وقت تک بعض علماء کے نزدیک وہ وقت مراد ہے کہ جب اسلام اپنی پوری شوکت دنیا میں ظاہر کریگا اس کے بعد تہدید اور تنبیہ کے ذریعہ انکو بیدار و ہوشیار کر دیا جاویگا اور بقول بعض علماء موت یا عذاب الٰہی کا وقت مراد ہے کیونکہ اُس وقت اُن کو خود ہی معلوم ہو جاویگا ۱۲ ف۲ قولہ ایحسبون الخ یعنی یہ لوگ دنیا کی ثروت اور مالداری اور اولاد کی کثرت کو اپنے مذہب کے حق ہونے کی دلیل بتلاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا یہ خیال ہے کہ یہ زیادتی مال و اولاد اُن پر ہماری مہربانی کے باعث ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ بے حس لوگ ہیں انکو اتنی بھی خبر نہیں کہ یہ دنیوی آسائش تو ایسی چیز ہے کہ حیوانات کو بھی حاصل ہے اور ہم بتلا دیں کہ کس پر ہماری مہربانی ہے اُن لوگوں پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور علاوہ ازیں ان میں یہ صفات بھی ہیں کہ ۱ وہ اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، ۲ اور وہ شرک نہیں کرتے اور ۳ وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں دیتے ہیں مگر انکے دل اس ڈر سے ڈرپوک ہوتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہ ہو اور ان کو یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ دیکھئے وہاں جا کر ان صدقات کا کیا ثمرہ ظاہر ہو ایسا نہ ہو کہ حکم کے موافق نہ دیا گیا ہو مثلاً مال

حلال نہ ہو یا نیت خالص نہ ہو اور یا بوجہ باریکی اور یا عدم توجہ کے اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو تو الٹا مواخذہ ہونے لگے سو جن میں یہ صفات ہوں وہ ہیں جن کو یہ کہنا چاہئے کہ وہ بھلائیوں کے حاصل کرنے میں جلدی کرنے والے ہیں کہیں کفار اس کے لائق ہیں ۱۲ ف۳ قولہ ولا نکلف الخ جب اہل ایمان کی چند صفات حمیدہ بیان فرما دیں تو اب مخالفوں کو اس دین کے قبول کرنے کی رغبت دلاتے ہیں کہ طاقت سے زیادہ بوجھ تو ہم ڈالتے ہی نہیں یعنی ایسے سخت احکام کا مامور ہم نہیں کرتے جن سے بندے

مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ○

اس سے اور واسطے ان کے عمل ہیں سوائے اس کے کہ وہ اس کو کرنے والے ہیں

اس دین کی طرف سے جہالت (اور شک) میں ہیں اور اس کے علاوہ ان لوگوں کے اور بھی (بڑے بڑے) عمل ہیں جنکو یہ کرتے رہتے ہیں

حَتّٰىٓ اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ○ لَا تَجْـَٔرُوا

یہاں تک کہ جب پکڑا ہم نے دولت مندوں ان کے کو ساتھ عذاب کے ناگہاں وہ زاری کرتے ہیں مت زاری کرو

یہاں تک کہ جب ہم انکے خوش حال لوگوں کو عذاب (بعد الموت) میں دھر پکڑینگے تو فوراً چلا اٹھیں گے (اس وقت ان سے کہا جاویگا کہ) اب مت چلاؤ

الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ○ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

آج تحقیق تم ہم سے نہیں مدد دیے جاؤ گے تحقیق تھیں آیتیں میری کہ پڑھی جاتی تھیں اوپر تمہارے

ہماری طرف سے تمہاری مطلق مدد نہ ہوگی میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر (رسول کی زبانی)

فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ○ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا

پس تھے تم اوپر ایڑیوں اپنی کے پھر جاتے تکبر کرتے ہوئے ساتھ اس کے افسانہ گوئی

سنائی جایا کرتی تھیں تو تم الٹے پاؤں بھاگتے تھے تکبر کرتے ہوئے، قرآن کا مشغلہ بناتے ہوئے (اس قرآن کی شان میں)

تَهْجُرُوْنَ ○ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ

کرتے ہوئے بیہودہ بکتے تھے۔ کیا پس نہیں فکر کی انھوں نے بات میں یا آیا ہے ان کے پاس جو کچھ کہ نہ آیا تھا باپوں ان کے

بیہودہ بکتے ہوئے، تو کیا ان لوگوں نے اس کلام (الٰہی) میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جو انکے پہلے بڑوں کے پاس

الْاَوَّلِيْنَ ○ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ اَمْ

پہلوں کے پاس یا نہیں پہچانا انھوں نے پیغمبر اپنے کو پس وہ واسطے اس کے انکار کرنے والے ہیں یا

نہیں آئی تھی یا یہ لوگ اپنے رسول سے واقف نہ تھے اس وجہ سے ان کے منکر ہیں۔ یا یہ لوگ آپ کی نسبت

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○

کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے بلکہ لایا ہے ان کے پاس حق اور اکثر ان کے حق کو ناخوش رکھنے والے ہیں

جنون کے قائل ہیں (سو یہ بھی نہیں تو کوئی وجہ بھی معقول نہیں) بلکہ (انکی تکذیب کی اصلی وجہ یہ ہے کہ) یہ رسول انکے پاس حق بات لیکر آئے ہیں اور انہیں اکثر

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ

اور اگر پیروی کرے حق خواہشوں ان کی کی البتہ بگڑ جاویں آسمان اور زمین اور

اور (بفرض محال) اگر دین حق ان کے خیالات کے تابع ہو جاتا تو تمام آسمان اور زمین اور

مَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

جو کوئی بیچ ان کے ہے بلکہ لائے ہیں ہم انکے پاس ذکر ان کا پس وہ ذکر اپنے سے منہ پھیرنے والے ہیں

جو ان میں (آباد) ہیں سب تباہ ہو جاتے بلکہ بھیجے ان کے پاس انکی نصیحت کی بات بھیجی سو یہ لوگ اپنی نصیحت (نامہ) سے بھی روگردانی کرتے ہیں

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ وَ

یا مانگتا ہے تو ان سے مال پس مال پروردگار تیرے کا بہتر ہے اور وہ بہتر ہے رزق دینے والا اور

یا یہ ان سے کچھ آمدنی چاہتے ہیں تو آمدنی تو آپ کے رب کی سب سے بہتر ہے اور وہ سب دینے والوں سے اچھا ہے اور

اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

تحقیق تو بلاتا ہے ان کو طرف سیدھی کے اور وہ لوگ کہ

خلاصہ انکی حالت کا یہ ہے کہ آپ تو ان کو سیدھے رستہ کی طرف (جس کو دین حق کہا ہے) بلا رہے ہیں اور ان لوگوں کی جو کہ

توضیح الکلام۔ له

قولہ لا تجئروا الیوم الخ اس لئے کہ یہ دارالجزا ہے دارالعمل نہیں ہے کہ چلانا اور عاجزی کرنا کچھ مفید ہو جائے جس عالم میں تمکو رونا اور چلانا مفید ہو سکتا تھا وہاں بجائے رونے اور چلانے کے یہ کام کیا کہ

له تتلی علیکم الخ جب تم کو ہمارے رسول کی زبانی آیات پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تکبر کے ساتھ یہ کہتے ہوئے الٹے پاؤں بھاگتے تھے کہ کوئی قرآن شریف کو جادو بتلاتا تھا اور کوئی شعر پس تم لوگوں نے دارالعمل میں جیسا کیا۔ آج دارالجزا میں اس کا بھگتان بھگتو ۱۲

له قولہ ما لم یات الخ یعنی یہ بات بھی نہیں ہوئی کہ ان رسول پر یہ وحی جدید آئی ہو بلکہ شریعتیں تو رسولوں کے ذریعہ ہمیشہ سے نازل ہوتی آئی ہیں جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے ما کنت بدعا من الرسل میں کوئی اچھنبے کا نرالا رسول تو ہوں نہیں لہٰذا جھٹلانے کی یہ وجہ بھی باطل ٹھہری ۱۲

له قولہ ام لم یعرفوا الخ یعنی اس خدا ترسی اور راستبازی کے باوجود سیکڑوں تکلیفیں اٹھا کر دنیوی منافع پر لات مار کر قوم کو آنیوالی مصیبتوں سے بچانا اور توحید و راستبازی کی اشاعت کرنا کسی دیوانہ آدمی کا کام نہیں پھر کیا انھوں نے رسول کو دیوانہ سمجھا تھا ہرگز نہیں بلکہ یقین کرو کہ وہ تو حق ہی لیکر آئے تھے لیکن بات اصلی یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ ایسے ہیں کہ انکو حق بات سے ہی نفرت ہے بھلا اس کا کیا علاج ۱۲

له قولہ و لو اتبع الحق الخ یعنی اصلی وجہ کفار کے اس قرآن کریم کو جھٹلانے اور حق کا اتباع نہ کرنیکی وہی ہے جو ذکر کی گئی یہاں سے یہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے حق کی پیروی کی توکیا توقع وہ تو برعکس یہ چاہتے ہیں کہ

الربع

وہ دین حق ہی ان کے خیالات کے تابع کر دیا جاوے اور جو مضامین قرآن شریف میں ان کے خلاف ہیں ان کو خارج یا ان میں کچھ تبدل و تغیر کر دیا جاوے اور اگر بالفرض ایسا ہو جاتا تو تمام عالم میں کفر اور شرک و ضلال پھیل جاتا اور اس کا اثر یہ ہوتا کہ حق تعالیٰ کا غضب تمام عالم پر متوجہ ہوتا اور اس سے یہ لازم آتا کہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب ہلاک اور برباد ہو جاتا جس طرح قیامت میں عموم گمراہی سے خدا تعالیٰ کا غضب عام ہو گا اور غضب کے عام ہونے سے ہلاکت عام ہو گی ۱۲

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ○ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ

نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے راہ سے البتہ مڑ جانے والے ہیں اور اگر مہربانی کریں ہم اوپر ان کے اور

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یہ حالت ہے کہ اس (سیدھے) رستے سے ہٹتے جاتے ہیں اور اگر ہم ان پر مہربانی فرما دیں اور

كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ وَلَقَدْ

کھول دیں ہم جو کچھ ساتھ ان کے ہے سختی سے البتہ استادگی کریں بیچ سرکشی اپنی کے سرگرداں ہوتے ہوئے اور البتہ تحقیق

ان پر جو تکلیف ہے اس کو ہم دور بھی کر دیں تو وہ لوگ (پھر) اپنی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے اصرار کرتے ہیں اور ہمنے ان کو

اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ○

پکڑا تھا ہمنے ان کو ساتھ عذاب کے پس نہ گڑگڑائے وہ طرف پروردگار اپنے کی اور نہ عاجزی کی

گرفتار عذاب بھی کیا ہے سو ان لوگوں نے نہ اپنے رب کے سامنے (پورے طور سے) فروتنی کی اور نہ عاجزی اختیار کی

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ

یہاں تک کہ جب کھولدیا ہم نے اوپر ان کے دروازہ عذاب سخت کا ناگہاں وہ بیچ اس کے

یہاں تک کہ ہم جب ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اس وقت بالکل حیرت زدہ

مُبْلِسُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

نا امید ہیں اور وہی ہے جس نے پیدا کی واسطے تمہارے شنوائی اور بینائی اور

رہ جائیں گے اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور

الْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي

دل تھوڑا سا شکر کرتے ہو اور وہ ہے جس نے پھیلایا تم کو بیچ

دل بنائے تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے

الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ

زمین کے اور طرف اسی کی اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور واسطے اسی کے

اور تم سب (قیامت میں) اسی کے پاس لائے جاؤ گے اور وہ ایسا ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کے اختیار

اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا

ہے پھر آنا رات کا اور دن کا کیا پس نہیں سمجھتے تم بلکہ کہا انھوں نے جیسا

میں ہے رات اور دن کا گھٹنا بڑھنا ہو کیا تم (اتنی بات) نہیں سمجھتے بلکہ یہ بھی ویسی ہی بات کہتے ہیں جو

قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ○ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

کہا تھا پہلوں نے کہتے ہیں کیا جب مر جاویں گے ہم اور ہو جاویں گے ہم مٹی اور ہڈیاں کیا ہم

اگلے (کافر) لوگ کہتے چلے آئے (یعنی یوں کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جاویں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں رہ جاویں گے تو کیا ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ

اٹھائے جاویں گے البتہ تحقیق وعدہ دیے گئے ہیں ہم اور باپ ہمارے یہ بات پہلے اس سے

دوبارہ زندہ کئے جاویں گے۔ اس کا تو ہم سے اور (ہم سے) پہلے ہمارے بڑوں سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ

نہیں یہ مگر کہانیاں پہلوں کی کہہ واسطے کس کے ہے زمین اور جو کوئی

یہ کچھ نہیں محض بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آئی ہیں۔ آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ (اچھا یہ بتلاؤ کہ) یہ زمین اور جو

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہٗ ولقد اخذنٰھم الخ جب اہل مکہ پر قحط سالی کی تکلیف انتہا کو پہونچگئی اور مُردار وں اور خون تک کھانے کی نوبت آگئی تب ابوسفیان رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونیکے لئے مدینہ طیبہ میں آئے پھر حاضر ہو کر عارض مدعا ہوئے کہ اے محمد تم تو اپنے آپ کو رحمۃ للعالمین کہتے ہو پھر تمہاری اس رحمت عامہ سے اہل مکہ کیوں محروم ہیں تم اپنے بڑوں کو تلوار سے قتل کرتے اور چھوٹوں کو بھوک اور قحط کی آگ سے جلاتے ہو اس حال کے اظہار میں یہ آیت اتری ۱۲ بیضاوی و معالم

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہٗ وما یتضرعون۔ پس جب یہ مصیبت میں اور مصیبت بھی ایسی سخت جس کو عذاب کہا جا سکے جیسے قحط جو مکہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ہوا تھا انھوں نے عاجزی اختیار نہیں کی تو مصیبت دور ہونے کے بعد تو بدرجہ اولےٰ ان سے اسکی توقع نہیں مگر انکی یہ ساری بے پروائی اور بے باکی ان مصیبتوں تک ہے جن کی ان کو عادت ہے اور جو مصیبت عادت کے خلاف ان پر پڑیگی خواہ دنیا میں یا آخرت میں اُسوقت ہوش آئیگا کہ ہائیں یہ کیا ہوگیا اب اس سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں اور یہ بات توقعی نہیں کہ استکانت اور تضرع بالکل نہ ہو بلکہ انکو استکانت اور تضرع ہوتا تھا مگر ناتمام اس لئے کہ اس پر اُس کا اثر جو اسلام کو قبول کرنا ہے مرتب نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ خاص عذاب کے وقت میں بھی تو اسلام قبول کرنے کا صرف وعدہ ہی کر دیتے تھے ۱۲ ۵۳ قولہٗ قلیلاً ما تشکرون الخ آیت میں یا تو قلت سے مراد نفی ہے اور یا یہ کہ خدا تعالیٰ کو فاعل اور خالق ماننے والا طبعاً شکر کیا کرتا ہے لیکن چونکہ شکر کی فرد کامل جو کہ ایمان تھی وہ لوگ اس سے محروم تھے اس وجہ سے شکر قلیل رہا اور یہ بھی ممکن ہے کہ قلت کو اپنے معنی میں رکھ کر آیت کو کافر و مومن سب کے لئے عام رکھا جائے اس لئے کہ اس کی نعمتوں کے مقابلہ میں شکر قلیل ہے جس قدر اس کی نعمتیں ہیں اس قدر شکر کون ادا کر سکتا ہے کیونکہ نعمتوں کی تو کوئی شمار نہیں اور شکر بے شمار کون ادا کر سکتا ہے اور ہر عضو کا شکر یہ ہے کہ اسکو حرام کام سے بچا دے اور جو کام (بقیہ آئندہ)

فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

بیچ اس کے ہے اگر ہو تم جانتے۔ شتاب کہیں گے واسطے اللہ کے کہہ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے

اس پر رہتے ہیں کس کے ہیں اگر تم کو کچھ خبر ہے۔ وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کی ہیں۔ (تو) ان سے کہئے کہ پھر کیوں نہیں غور کرتے

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

کہہ کون ہے پروردگار آسمانوں ساتوں کا اور پروردگار عرش بڑے کا

(اور) آپ یہ بھی کہئے کہ (اچھا یہ بتلاؤ کہ) ان سات آسمانوں کا مالک اور عالیشان عرش کا مالک کون ہے۔ (اس کا بھی) وہ ضرور یہی

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ

شتاب کہیں گے واسطے اللہ کے ہے کہہ کیا پس نہیں ڈرتے کہہ کون شخص ہے کہ بیچ ہاتھ اس کے کے ہے بادشاہی

جواب دیں گے کہ یہ بھی (سب) اللہ کا ہے (اسوقت) آپ کہئے کہ پھر تم (اس سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ آپ (ان سے) یہ بھی کہئے کہ (اچھا) وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں

كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

ہر چیز کی اور وہی پناہ دیتا ہے اور نہیں پناہ دیا جاتا برخلاف اس کے اگر ہو تم جانتے

تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دیسکتا اگر تمکو کچھ خبر ہے (تب بھی جواب میں)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ

البتہ کہیں گے واسطے اللہ کے ہے کہہ پس کہاں سے سحر کئے جاتے ہو بلکہ لائے ہیں ہم ان کے پاس حق اور

وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں آپ (اسوقت) کہئے کہ پھر تمکو کیسا خبط ہو رہا ہے بلکہ ہمنے ان کو سچی بات پہنچائی ہے اور

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ

تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں نہیں پکڑی اللہ نے اولاد اور نہیں ہے ساتھ اس کے کوئی

یقیناً یہ جھوٹے ہیں اللہ نے کسی کو اولاد نہیں قرار دیا اور نہ اس کے ساتھ کوئی

اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي

معبود اس وقت البتہ لے جاتا ہر ایک معبود اس چیز کو کہ پیدا کیا ہے اور البتہ چڑھائی کرتے بعضے ان کے اوپر

اور خدا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو (تقسیم کرکے) جدا کر لیتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا

بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

بعضوں کے پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں جاننے والا ہے غیب کا اور حاضر کا

اللہ ان (مکروہ) باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ (اسکی نسبت) بیان کرتے ہیں جاننے والا ہے سب پوشیدہ اور آشکارا کا

فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ○

پس بلند ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں کہہ اے رب میرے اگر دکھلاوے مجھ کو جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہیں یہ

غرض ان لوگوں کے شرک سے وہ بالاتر ہے۔ آپ (حق تعالیٰ سے) دعا کیجئے کہ اے میرے رب جس عذاب کا ان کافروں سے وعدہ کیا جارہا ہے

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَاِنَّا عَلٰٓي اَنْ نُّرِيَكَ

اے پروردگار میرے پس مت کیجو مجھ کو بیچ قوم ظالموں کے اور تحقیق ہم اوپر اس کے کہ دکھلاویں تجھ کو

اے میرے رب مجھ کو ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجئے اور ہم اس بات پر کہ جو ان سے

مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ○ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ط

جو وعدہ دیتے ہیں ہم ان کو البتہ قادر ہیں دور کر ساتھ اس چیز کے کہ وہ بہت اچھی ہے برائی کو

وعدہ کر رہے ہیں آپ کو بھی دکھلا دیں قادر ہیں۔ آپ ان کی بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کر دیا کیجئے جو بہت ہی اچھا (اور نرم ہو)

ع ۱۵ ۵ ۵

بقیہ صفحہ ۴۸۴ مشروع اور مستحب یعنی پسندیدہ شریعت ہوں ان میں صرف کرے اور تمام شکروں میں اصل شکر یہ ہے کہ آدمی منعم کے پسند کئے ہوئے دین کو قبول کرے اور اس کی بعث پر قادر ہونے کا انکار نہ کرے ۱۲

صفحہ ہٰذا۔ توضیح الکلام۔

ف۱ قولہ افلا تتقون الخ یعنی کیا اتنے بڑے رب سے جو ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب خالق اور مالک ہے ڈر کر شرک کو ترک نہیں کرتے یا یہ مطلب کہ اس کیلئے بعث پر قدرت ثابت نہیں مانتے اور اس انکار سے باز نہیں آتے حالانکہ تم اقرار کرتے ہو کہ ساتوں آسمان اور ان سب سے بڑا عرش اسی کی قدرت سے بنا ہوا ہے ۱۲

ف۲ قولہ فانّٰی تسحرون الخ اور خبط کی وجہ یہ ہے کہ مقدمات تو سب تسلیم کرتے ہو لیکن نتیجہ کو کہ توحید اور بعث کے حق ہونیکا اعتقاد ہے نہیں مانتے ۱۲

ف۳ قولہ بل اتینٰھم الخ یہاں تک تو مقصود اور دعوے پر دلیل تھی اس آیت میں انکی دلیل کے ایک مقدمہ یعنی ان ھٰذا الا اساطیر الاولین کا ابطال اور رد ہے یعنی یہ جو ان کو بتلایا جارہا ہے کہ بعث ہوگا یہ اساطیر الاولین نہیں ہے بلکہ آخر تک ترجمہ دیکھو ۱۲

ف۴ قولہ ما اتخذ اللہ الخ یہاں تک بات چیت ختم ہوچکی اور دونوں دعوے توحید اور بعث کا حق ہونا ثابت ہوگیا مگر ان دونوں مسئلوں میں چونکہ مسئلہ توحید زیادہ مہتم بالشان اور درحقیقت مسئلہ بعث کا بھی مبنی تھا، اور اس میں کلام کی بھی زیادہ گنجایش تھی اس لئے اب اسی سے کلام کا اختتام مستقل طور پر اس کا ذکر کرکے فرماتے ہیں اور اِذًا لذھب کے اندر جو ملازمہ ہے وہ بعینہ ایسا ہے جیسے لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا میں ہے اور یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی لو کان معہ الٰہ اور جملہ وما کان معہ من الٰہ اس کا قرینہ ہے یعنی اگر معبود برحق کے ساتھ بالفرض اگر کوئی اور خدا بھی ہوتا تو ہر ایک اپنی مخلوق کو لیکر الگ ہو بیٹھتا تاکہ ہر ایک کی ملک دوسرے کی ملک سے ممتاز اور جدا رہے جیسا کہ دنیا کے بادشاہوں میں دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک کی ملک الگ ہوتی ہے اور ہر ایک دوسرے کی ملک پر غلبہ کا ارادہ رکھتا ہے اور ہم خدا تعالیٰ کی ملک کوئی الگ نظر نہیں آتی اور کوئی علامت علیحدگی کی معلوم نہیں

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ۝ وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ

ہم خوب جانتے ہیں اس چیز کو کہ بیان کرتے ہیں اور کہہ اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے وسوسوں

ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ (آپ کی نسبت) کہا کرتے ہیں۔ اور آپ یوں دعا کیجئے کہ اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان کے

الشَّيَاطِينِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ

شیطانوں کے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہوں پاس میرے یہاں تک کہ جب آوے

وسوسوں سے اور اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس بھی آویں یہاں تک کہ جب ان میں سے

أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ ۝ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا

ایک کو ان میں سے موت کہتا ہے اے رب میرے پھیر میرے تئیں طرف دنیا کی شاید کہ میں عمل کروں نیک

کسی کے سر پر موت آ (کھڑی ہو) تی ہے اُس وقت کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ کو (دنیا میں) پھر واپس بھیج دیجئے تاکہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں

فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ

بیچ اس جگہ کے کہ چھوڑ آیا ہوں ہرگز نہیں تحقیق یہ ایک بات ہے کہ وہ کہنے والا ہے اس کا اور ورے اُن سے پردہ ہے

ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا) یہ (اس کی) ایک بات ہی بات ہے جس کو یہ کہے جا رہا ہے اور ان لوگوں کے آگے ایک (چیز) آڑ (کی آنیوالی) ہے

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ

اُس دن تک کہ وہ اُٹھائے جاویں گے پس جب پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس نہیں نسب درمیان اُن کے

(مراد اس سے موت ہی) قیامت کے دن تک۔ پھر جب (قیامت میں) صور پھونکا جاوے گا تو ان میں (جو) باہمی رشتے ناتے (تھے)

يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۝ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ

اُس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا پس جو شخص کہ بھاری ہوا پلہ اس کا پس یہ لوگ

اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا سو جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا تو ایسے لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ

وہی ہیں فلاح پانے والے اور جو شخص کہ ہلکا ہوا پلہ اُس کا پس یہ لوگ ہیں جنھوں نے

کامیاب (یعنی ناجی) ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے

خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَ

ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہیں گے جھلس دیوے گی منہ ان کے کو آگ اور

اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے ان کے چہروں کو (اس جہنم کی) آگ جھلستی ہوگی اور

هُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ۝ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا

وہ بیچ اس کے تیوری چڑھائے ہیں کیا نہ تھیں نشانیاں میری پڑھی جاتیں اوپر تمہارے پس تھے تم اُن کو

اس (جہنم) میں ان کے منہ بگڑے ہوں گے کیوں کیا تم کو میری آیتیں (دنیا میں) پڑھ کر سنائی نہیں جایا کرتی تھیں اور تم ان کو

تُكَذِّبُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا

جھٹلاتے کہیں گے اے رب ہمارے غالب آئی اوپر ہمارے بدبختی ہماری اور ہوئے ہم قوم

جھٹلایا کرتے تھے (یہ اس کی سزا مل رہی ہے) وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب (واقعی) ہماری بدبختی نے ہم کو گھیر لیا تھا اور بیشک ہم

ضَالِّينَ ۝ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ۝

گمراہ اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو اس سے پس اگر پھر کریں گے ہم پس تحقیق ہم ظالم ہیں

گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے رب ہم کو اس (جہنم) سے (اب) نکال دیجئے پھر اگر ہم دوبارہ (ایسا) کریں تو ہم بیشک پورے قصوروار ہیں

خواص الکلام۔ ف۱ قولہ رَبِّ أَعُوذُ سے أَن يَحْضُرُونِ تک جس کے دل میں وسوسہ شیطانی بہت پیدا ہوں وہ اس کو بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ ان وسوسوں سے محفوظ رہیگا ۱۲

توضیح الکلام۔ ف۲ قولہ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ الخ یہاں سے فرماتے ہیں کہ تعجب ہے وہی کفار جو بعث کے منکر ہیں جب موت ان کے سامنے آتی ہے تو دنیا کی طرف واپسی کی دعا کرتے ہیں گویا اس آیت میں ان کی دنیوی غفلتوں کا انجام ہے کہ وہ مرنے تک تو اسی حالت میں پڑے رہتے ہیں اور جب موت آتی ہے اور دوسرے جہاں کا راز کھلتا ہے تو وہ دوسری بار دنیا میں آنے کی دعا کرتے ہیں بھلا یہ کب ہوا یہ دعا جو اپنے منہ سے کرتے ہیں ان ہونی بات ہے مرنے کے بعد اس دنیا میں آنے کے لئے قدرتی طور پر ایک بڑا پردہ پڑا ہوا ہے پھر اس پردہ کو اٹھا کر کوئی ادھر نہیں آسکتا قیامت تک یہی حال رہتا ہے اس سے تناسخ (آواگون) کا خوب رد ہوگیا ۱۲ **ف۳** قولہ فَإِذَا نُفِخَ الخ یہاں سے پھر قیامت کی کیفیت ظاہر فرماتا ہے کہ جس دن صور پھونکا جائیگا اس روز نہ تو انسان کا نسب کام آوے گا جیسا کہ دنیا میں رشتہ کا لحاظ ہوتا ہے کہ یہ فلاں شخص ہے اور فلاں کی اولاد اور فلاں قوم اول تو وہاں نفسی نفسی ہوگی کسی ایک کا نسبی علاقہ بھی دوسرے کے کچھ کام نہ آئیگا اگر کوئی کام کی چیز وہاں ہوگی تو وہ ایمان ہوگا ۱۲ **ف۴** قولہ أَلَمْ تَكُنْ الخ یعنی کفار کے رونے چلانے پر فرشتے کہیں گے کہ دنیا میں کیا تم کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں نہ سنائی جایا کرتی تھیں کہ جن کو تم جھٹلایا کرتے تھے وہ کہیں گے ہماری بدبختی تھی اور ہم گمراہ تھے اب ہم کو اس آگ سے نکال دو اور دنیا میں بھیجدو، پھر اگر ایسا کرینگے تو ہم ظالم ہوں گے وہاں سے جواب ملیگا یہیں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو اور بات نہ کرو ۱۲

ربط الکلام۔ ف۲ قولہ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ الخ اور یہ آیت وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اور آیت أَبَلْ قَالُوا (بَلِ) كَذَّبُوا ... میں صراحۃً اور جس قدر آیات استحقاق عذاب کی ہیں اُن میں دلالۃً معاد کا اثبات ہے ۱۱ اس آیت میں أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي سے تُكَذِّبُونَ تک جو کہ قریب ختم سورت کے ہے بطور تفصیل اور تتمیم کے اس کا اور اس کے وقت دوسوال و واقعات کا ذکر ہے ۱۲

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ

کہے گا دور ہو بیچ اس کے اور مت کلام کرو مجھ سے تحقیق تھا ایک فرقہ بندوں میرے سے

ارشاد ہوگا کہ اسی (جہنم) میں راندے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔ میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو (ہم سے)

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم پس بخش ہم کو اور رحم کر ہم کو اور تو بہتر رحم کرنے والا ہے

عرض کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمایئے اور آپ سب رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالے

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ

پس پکڑا تم نے ان کو مسخرہ یہاں تک کہ بھلا دیا تم کو انھوں نے یاد میری سے اور تھے تم ان سے

سو تم نے ان کا مذاق مقرر کیا تھا (اور) یہاں تک (اس کا مشغلہ کیا) کہ مشغلہ نے تم کو ہماری یاد بھی بھلا دی اور تم ان سے

تَضْحَكُوْنَ ۝ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ

ہنستے تحقیق میں نے جزا دی ان کو آج بسبب اس کے کہ صبر کرتے تھے یہ کہ وہی ہیں

ہنسی کیا کرتے تھے میں نے ان کو آج ان کے صبر کا یہ بدلہ دیا ہے کہ وہی

الْفَآئِزُوْنَ ۝ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا

مراد پانے والے کہے گا حق تعالیٰ کتنا رہے تھے تم بیچ زمین کے گنتی برسوں کی کہیں گے

کامیاب ہوئے ارشاد ہوگا کہ اچھا یہ بتلاؤ تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین پر رہے ہو گے وہ جواب دیں گے

لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ۝ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا

رہے تھے ہم ایک دن یا ٹکڑا دن کا پس پوچھ لے گنتی والوں سے کہے گا نہ رہے تھے تم مگر

ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے (اور سچ یہ ہے کہ ہمکو یاد نہیں) سو گننے والوں سے پوچھ لیجئے۔ ارشاد ہوگا کہ تم (دنیا میں) تھوڑی ہی

قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا

تھوڑے اگر ہوتے تم جانتے کیا پس گمان کیا ہے تم نے یہ کہ پیدا کیا ہے ہمنے تم کو بے فائدہ

مدت رہے (لیکن) کیا خوب ہوتا کہ تم (یہ بات دنیا میں) سمجھتے ہوتے۔ ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہمنے تمکو یونہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا

وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اور یہ کہ تم طرف ہماری نہیں پھر آؤ گے پس بہت بلند ہے اللہ بادشاہ حق نہیں کوئی معبود مگر

اور یہ خیال کیا تھا کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔ سو (اس سے کامل طور پر ثابت ہو گیا کہ) اللہ تعالیٰ بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے

هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا

وہ پروردگار عرش کرامت والے کا اور جو کوئی بلاوے ساتھ اللہ کے معبود اور کوئی نہیں

لائق عبادت نہیں (اور وہ) عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور جو شخص (اس امر پر دلیل قائم ہونیکے بعد) اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے

بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

دلیل واسطے اس کے ساتھ اس کے پس سوائے اس کے نہیں کہ حساب اس کا نزدیک پروردگار اس کے کے ہے تحقیق نہیں فلاح پاتے

کہ جس کے معبود ہونے پر اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اس کا حساب اسی کے رب کے یہاں ہوگا جس کا نتیجہ لازمی یہ ہوگا کہ یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی

الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

کافر اور کہہ اے پروردگار میرے بخش اور رحم کر اور تو بہتر رحم کرنے والوں کا ہے

(بلکہ ابدالآباد معذب رہیں گے) اور آپ یوں کہا کریں کہ اے میرے رب (میری خطائیں) معاف کر اور رحم کر اور تو رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے

ع ۶ ۔ ۲۶

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ ان لبثتم الا الخ دنیا میں کافر لوگ عذاب کی جلدی مچایا کرتے تھے اب جبکہ عذاب سامنے آموجود ہوگا تو انکو دنیا کا رہنا نہایت قلیل معلوم ہوگا گویا زیادہ سے زیادہ ایک دن ہے کاش ہمیں سمجھ لیتے کہ جو چیز آنیوالی ہے وہ بہت ہی قریب ہے اور آخرت کا ہولناک عذاب اور اس جاودانی سرائے کی بے انتہا مدت کے مقابلہ میں واقعی دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی جس کے لئے انسان ایسی تدبیریں اور سامان کرتا پھرتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے ہمیشہ یہیں رہیگا اور بعض علماء کا قول ہے کہ کم لبثتم میں مرنے کے بعد قبر میں رہنے کی مدت سے سوال ہے کہ آخرت کے مقابلہ میں اس کو بہت ہی قلیل تصور کرینگے ۱۲ ۵۲ قولہ افحسبتم الخ یہاں سے ایک تہدید آمیز کلام فرماتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے اندر قیامت قائم ہونے پر دلیلیں بھی قائم کی جاتی ہیں کہ اگر قیامت قائم نہ ہو تو نیک و بد کو کامل سزا جزا نہ ملے اور جب جزا نہ ملے تو آدمی کو نہ نیکی مطلوب ہو نہ بدی سے نفرت اور اس سے انسان کا عبث اور بیکار ہونا لازم آوے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا کوئی مطلب ہی نہیں لہذا حق تعالیٰ اس آیت میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تمنے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہمنے تمکو بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم پھر ہمارے پاس نہ آؤ گے فتعالی اللہ، اللہ تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ وہ عبث پیدا کرے مگر اس سے یہ بھی نہ سمجھ لینا کہ وہ ہمارا محتاج ہے کیونکہ وہ بے نیاز بادشاہ ہے اس کی بادشاہی ثابت اور قائم ہے کبھی زائل نہ ہوگی لا الٰہ الا ھو، وہ اکیلا ہے اور وہ بادشاہ عرش یعنی باعزت تخت کا مالک ہے بعض مفسرین کے نزدیک عرش سے مراد ساتوں آسمان ہیں اور بعض کے نزدیک حقیقۃً عرش مراد ہے ۱۲

خواص الکلام ۔ ۵۲ کسی مریض کے کان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کچھ پڑھ کر دم کیا فوراً ہی اس کو افاقہ ہو گیا، سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابن مسعود کیا پڑھا تھا ابن مسعود نے عرض کیا کہ حضور افحسبتم سے لیکر آخیر سورت تک پڑھ کر دم کر دیا تھا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سچے دل سے اس آیت کو پہاڑ پر پڑھا جاوے تو وہ بھی یقیناً اپنی جگہ بقیہ آئندہ

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نور مدینہ میں نازل ہوئی اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

کلماتہا ۱۳۲ ... حروفہا ۱۴۱ ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ سورت ہے کہ اتارا ہے ہمنے اسکو اور لازم کیا ہے ہمنے اسکو اور اتاریں ہیں ہمنے بیچ اس کے نشانیاں بیان کرنے والیاں تاکہ تم

یہ ایک سورۃ ہے جس کو (کے الفاظ) کو بھی ہم ہی نے نازل کیا ہے اور اس (کے معانی یعنی احکام) کو بھی ہم ہی نے مقرر کیا ہے اور ہمنے اس (سورت)

تَذَكَّرُوْنَ ○ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

نصیحت پکڑو زنا کرنیوالی اور زنا کرنیوالا پس مارو ہر ایک کو ان دونوں میں سے

میں صاف صاف آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو (اور عمل کرو) زنا کرنیوالی عورت اور زنا کرنے والا مرد سو ان میں ہر ایک کے

مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

سو درے اور نہ پکڑے تم کو بیچ حق ان کے مہربانی بیچ دین خدا کے اگر ہو تم

سو درے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہیے اگر تم

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور چاہیے کہ حاضر ہو عذاب کرنے پر ان دونوں کے ایک جماعت

اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ

مسلمانوں میں سے زنا کرنے والا نہیں نکاح کرتا مگر زنا کرنے والی کو یا بت پرست کو اور زنا کرنے والی

حاضر رہنا چاہیے زانی نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زانیہ یا مشرکہ کے اور (اسی طرح) زانیہ کے ساتھ بھی

لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○

نہیں نکاح کرتا اس کو مگر زنا کرنے والا یا بت پرست اور حرام کیا گیا ہے یہ اوپر مسلمانوں کے

اور کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے اور یہ (یعنی ایسا نکاح) مسلمانوں پر حرام (اور موجب گناہ) کیا گیا ہے

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے ہیں پاک دامنوں کو پھر نہیں لاتے چار شاہد

اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں پاکدامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ (اپنے دعوے پر) نہ لا سکیں

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

پس مارو ان کو اسی کوڑے اور مت قبول کرو ان کی شہادت کبھی

تو ایسے لوگوں کو اسی درے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی قبول مت کرو (یہ تو دنیا میں ان کی سزا ہوئی)

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

اور یہ لوگ وہی ہیں فاسق مگر جنھوں نے توبہ کی پیچھے اس کے

اور یہ لوگ (آخرت میں بھی سخت سزا ہیں اس وجہ سے کہ) فاسق ہیں۔ لیکن جو لوگ اس (تہمت لگانے) کے بعد (خدا کے سامنے) توبہ کریں

بقیہ صفحہ ۴۸۷ سے ٹل جاوے ثابت ہوا کہ یہ آیت کریمہ ہر مرض ہر مصیبت رنج وغم تکلیف صدمہ امید حاجت کے لئے تیر بہدف ہے البتہ خلوص نیت اور یقین وصدق شرط ہے، دیگو جس شخص پر آسیب ہو ان آیتوں کو تین بار پڑھ کر منہ پر چھینٹا دیوے یا کان میں دم کر دیوے انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دور ہو جائے گا ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ سلہ قولہ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا الخ یعنی یہ سورت ہم ہی نے نازل کی ہے اور اس کے احکام بھی ہمنے فرض اور واجب کئے ہیں اور ہم ہی نے اس کے اندر احکام مفیدہ نازل کئے ہیں جن کے مفید ہونے میں کسی کو بھی شبہ نہیں کسی اور نے نہیں نازل کئے ہیں اس سے آپکی نبوت کو ثابت کرنا مقصود ہے کہ بشر اور وہ بھی ان پڑھ اور اس ملک کا جس میں تہذیب و شایستگی مفقود ہو نہ اس کی معین کوئی قانونی جماعت بیان کرے تو نبوت کے بغیر نہیں کر سکتا ۱۲

نزول الکلام۔ سلہ قولہ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ الخ ام مہزول نامی ایک عورت بڑی مالدار اور سخت فاحشہ اور بدکار تھی اس کا قول تھا کہ جو اس سے نکاح کرے گا اس کے تمام خرچ اخراجات کی یہ کفیل ہو جائے گی ایک مسلمان نے اس سے نکاح کرنا چاہا اور چونکہ ایسی خبیث عورتیں مسلمانوں کے لائق نہیں بلکہ بدنامی کا باعث ہوتی ہیں، اس لئے ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ کذا فی ابن کثیر اور ترمذی شریف میں یہ روایت مذکور ہے کہ مرثد ابن ابی مرثد رضی اللہ عنہ صحابی مکہ معظمہ میں جا کر کفار کے قبضہ سے قیدی مسلمان اڑا لاتے تھے ایک مرتبہ کسی قیدی کو لینے گئے تو زمانہ جاہلیت کی محبوبہ عناق جو انتہا درجہ کی فاحشہ عورت تھی مل گئی بڑی خوش ہوئی اور بولی کہ آج تو ہمارے ہی پاس شب باشی کرنا ہوگی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی نے جواب دیا کہ بس وہ ہوا و ہوس گئی خدا تعالیٰ نے زنا کو حرام کر دیا یہ سنکر جل گئی اور چلا کر بولی کہ ارے خیموں والو ہوشیار ہو جاؤ یہ ہے تمہارا چور جو قیدیوں کو اٹھالے جایا کرتا ہے چنانچہ کفار نے ان کا پیچھا کیا مگر مرثد نے بھاگ کر کسی جگہ پناہ لی اور جب کفار واپس ہو گئے تو دوبارہ اگر مسلمان قیدی کو جس سے ان کا وعدہ ہو چکا تھا اٹھا کر مدینہ منورہ لے گئے حضور

وَاَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○ وَالَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَهُمۡ

اور سنور گئے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں جوروؤں اپنیوں کو

اور اپنی (حالت کی) اصلاح کرلیں سو (اس حالت میں) اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت کرنیوالا رحمت کرنیوالا ہے۔ اور جو لوگ اپنی (منکوحہ) بی بیوں کو (زنا کی) تہمت لگائیں

وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهُمۡ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُهُمۡ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمۡ اَرۡبَعُ

اور نہیں ہیں واسطے ان کے شاہد مگر جانیں ان کی پس گواہی ایک کی ان میں سے چار بار

اور ان کے پاس بجز اپنے (ہی دعوی کے) اور کوئی گواہ نہ ہوں (جن کا عدد میں چار ہونا چاہیے) تو ان کی شہادت

شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ○ وَالۡخَامِسَةُ اَنَّ لَعۡنَتَ

گواہیاں ساتھ قسم اللہ کے تحقیق وہ شخص البتہ سچوں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہ لعنت

(جو کہ دافع حبس یا حد قذف ہو) یہی ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہدے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر

اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ○ وَيَدۡرَؤُا عَنۡهَا الۡعَذَابَ

خدا کی ہے اوپر اس کے اگر ہو یہ جھوٹوں سے اور دفع کرتا ہے اس سے عذاب کو

خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں اور (اس کے بعد) اس عورت سے سزا (یعنی حبس یا حد زنا)

اَنۡ تَشۡهَدَ اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ○ وَ

یہ کہ گواہی دیوے چار گواہیاں ساتھ قسم خدا کے تحقیق یہ البتہ جھوٹوں میں سے ہے اور

اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار بار قسم کھا کر کے کہ بے شک یہ مرد جھوٹا ہے اور

الۡخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيۡهَاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ○

پانچویں بار یہ کہ غضب خدا کا اوپر اس کے اگر ہو یہ شخص سچوں سے

پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کا غضب ہو اگر یہ سچا ہو (اور اے مردو اور عورتو)

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيۡمٌ ○ ع

اور اگر نہ ہو تفضل خدا کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے

اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اسکا کرم ہے (کہ ایسے ایسے احکام مقرر کئے ہیں) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنیوالا (اور) حکمت والا ہے تو تم بڑی مضرتوں

اِنَّ الَّذِيۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡكِ عُصۡبَةٌ مِّنۡكُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡهُ

تحقیق جو لوگ کہ لائے ہیں طوفان جماعت ہیں تمہیں میں سے مت گمان کرو اس کو

جن لوگوں نے یہ طوفان (حضرت صدیقہؓ کی نسبت) برپا کیا ہے (اے مسلمانو) وہ تمہارے میں کا ایک (چھوٹا سا) گروہ ہے تم اس (طوفان بندی کو)

شَرًّا لَّكُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ لِكُلِّ امۡرِئٍ مِّنۡهُمۡ مَّا اكۡتَسَبَ

برا واسطے اپنے بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے واسطے ہر شخص کے ہے ان میں سے جو کچھ کمایا

اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ باعتبار انجام کے تمہارے حق میں بہتر ہی بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کو جتنا کسی نے کچھ کیا تھا

مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَالَّذِىۡ تَوَلّٰى كِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ○

گناہ سے اور جو شخص کہ متولی ہوا بڑی بات کا ان میں سے واسطے اس کے عذاب ہے بڑا

گناہ ہوا اور ان میں جس نے اس (طوفان) میں سب سے بڑا حصہ لیا اس کو سخت سزا ہوگی۔ (آگے ان تمام مومنین کو ناصحانہ ملامت ہے)

لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ

کیوں نہ جس وقت سنا تم نے اس کو گمان کیا ہوتا مسلمانوں نے اور مسلمانیوں نے

جب تم لوگوں نے یہ بات سنی تھی تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے آپس والوں کے ساتھ

بقیہ ص ۴۸۸

نزول الکلام سورۂ نور

سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کو تشریف لیجاتے تو امہات المومنین میں قرعہ ڈال لیا کرتے تھے جس کے نام کا قرعہ نکلتا اس کو ساتھ لیجاتے تھے چنانچہ ہجرت کے پانچویں برس غزوہ مریسیع کے لئے جاتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے نام کا قرعہ نکلا اور وہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئیں واپسی میں مدینہ تھوڑی دور باقی رہ گیا تھا کہ ایک جگہ مقام ہوا حضرت عائشہ رضہ تقضاء حاجت کو تشریف لے گئی تھیں وہاں ان کا ہار جو اپنی بہن یعنی حضرت اسماء سے مانگ کر لے گئی تھیں گم ہو گیا، حضرت عائشہ رضہ جب جگہ پر واپس آئیں تب خبر ہوئی اس کے ڈھونڈنے کو پھر واپس گئیں ڈھونڈنے میں ذرا دیر لگ گئی اس وجہ سے لوٹ کر آنے نہ پائیں کہ لشکر روانہ ہو گیا، حضرت عائشہ چونکہ ہلکے بدن کی تپلی دبلی تھیں ساربان یہ سمجھا کہ حضرت عائشہ رضہ اپنے کجاوہ میں ہیں بند کجاوہ ویسے ہی اونٹ پر لاد دیا، جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا واپس ہوئیں تو میدان صاف دیکھا، جنگل بیابان نہ آدم نہ آدم زاد حیرت میں رہ گئیں آخر یہ خیال کرکے کہ جب میرا کجاوہ مجھ سے خالی پایا جائیگا تو ضرور کوئی نہ کوئی ڈھونڈنے مجھ کو یہاں آئے گا اسی جگہ بیٹھ گئیں لشکر کے پیچھے ایک آدمی لشکر کی گری پڑی چیز اٹھا لینے کی غرض سے ذرا فاصلہ پر رہا کرتا ہے اس سفر میں اتفاق سے وہ شخص صفوان بن معطل تھے جب وہ یہاں تک پہونچے تو دور سے آدمی کی پرچھائیں دیکھی قریب آکر معلوم کیا کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نامحرم شخص آتا دیکھ کر چادر سے منھ ڈھانپ لیا صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے فوراً اونٹ سے اتر کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کو اونٹ پر سوار کر لیا اور مہار ہاتھ میں لیکر آگے آگے ہوئے بات تو صرف اتنی تھی اس پر منافقوں نے عیب لگانا شروع کیا اور ایک ماہ برابر اس کا چرچا رہا اس میں سب سے بڑا حصہ لینے والا کمبخت عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین تھا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا تو سخت رنجیدہ ہو کر بی بی عائشہ رضہ سے کشیدگی اختیار فرمائی حضرت عائشہ رضہ کو بھی اس ناگفتہ بہ واقعہ کی خبر لگی تو ایک تو بیماری سے بھی

بقیہ آئندہ

بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ

ساتھ آپس اپنے کے اچھا اور کیوں نہ کہا انھوں نے یہ طوفان ہے ظاہر کیوں نہیں لائے اوپر اس کے

گمان نیک کیوں نہ کیا اور زبان سے) یوں کیوں نہ کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے (آگے اس حسن ظن اور افک کے وجوب کیوجہ ارشاد ہو کہ) یہ (قاذف) لوگ

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ

چار شاہد پس جس وقت نہ لائے شاہدوں کو پس یہ لوگ نزدیک اللہ کے

چار گواہ کیوں نہ لائے سو جس صورت میں یہ لوگ (موافق قاعدہ کے) گواہ نہیں لائے تو بس اللہ کے نزدیک

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی

وہی ہیں جھوٹے اور اگر نہ ہوتا فضل خدا کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی بیچ

یہ جھوٹے ہیں اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا کرم و فضل نہ ہوتا دنیا میں

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

دنیا کے اور آخرت کے البتہ لگتا تم کو بیچ اس چیز کے کہ شروع کیا تھا تم نے بیچ اس کے عذاب بڑا

اور آخرت میں تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ

جس وقت لیتے تھے تم اس کو ساتھ زبانوں اپنی کے اور کہتے تھے ساتھ منہوں اپنے کے وہ چیز کہ نہیں واسطے تمہارے ساتھ اس کے

جبکہ تم اس (جھوٹ) کو اپنی زبانوں سے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی تمکو کسی دلیل سے اصلاً خبر نہیں

عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَلَوْلَآ اِذْ

علم اور گمان کرتے تھے اس کو آسان اور وہ نزدیک اللہ کے بڑا ہے اور کیوں نہ جس وقت

اور تم اس کو ہلکی بات (یعنی غیر موجب گناہ) سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات ہے۔ اور تم نے جب اس (بات) کو

سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا

سنا تم نے اس کو کہا ہوتا تم نے نہیں لایق ہم کو کہ بولیں یہ بات پاکی ہے تجھ کو یہ

(اول) سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات منہ سے بھی نکالیں معاذ اللہ یہ تو

بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ

بہتان ہے بڑا نصیحت کرتا ہے تم کو اللہ اس سے کہ پھر کرو تم ایسا کام کبھی اگر

بڑا بہتان ہے اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ پھر ایسی حرکت مت کرنا اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

ہو تم ایمان والے اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اور اللہ جاننے والا

تم ایمان والے ہو اور اللہ تعالیٰ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا

حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِيْنَ

حکمت والا ہے تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہیں یہ کہ پھیلے بے حیائی بیچ مسلمانوں کے

بڑا حکمت والا ہے۔ جو لوگ (بعد نزول ان آیات کے بھی) چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں چرچا ہو

اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ

واسطے اُن کے ہے عذاب درد دینے والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور اللہ جانتا ہے اور

ان کے لئے دنیا اور آخرت میں سزائے دردناک (مقرر) ہے اور (اس امر پر سزا کا تعجب مت کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور

بقیہ صفحہ ۴۸۹ تھیں اس رنج و صدمہ میں اور بھی نڈھال ہو گئیں اور اجازت لیکر میکے چلی گئیں اور تین دن برابر روتے روتے دم نہ لیا تمام تمام رات آنکھوں میں گزر جاتی اور کسی وقت آنکھ کا آنسو نہ تھما سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جسقدر تحقیق و تفتیش فرمائی پاک بی بی کی عفت اور پاک دامنی ہی ثابت ہوئی آخرکار پیشوائے اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عائشہ تیری طرف سے مجھ کو ایسی ایسی خبر ملی ہے اگر واقع میں تو بری ہے اور یہ محض لوگوں کا اتہام ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ تیری پاکی نازل فرماوے گا اور اگر یہ اتہام نہیں ہے بلکہ ایسا واقعہ سرزد ہو گیا ہے تو انسان خطا کا پتلا ہے تجھ کو گناہ سے توبہ کرنی چاہئے بی بی عائشہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے صرف اتنا تو کہا کہ میں اس کے سوا کہ یوسف علیہ السلام کے باپ کی طرح فصبر جمیل کہہ کر چپ ہوں اور کیا کہہ سکتی ہوں اگر اپنے آپ کو سچا کہوں تو تمکو یقین نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون سچا ہے اور رنج کی ماری روتی ہوئی پلنگ پر جا لیٹیں اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے بڑے زور شور سے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاک و صاف ہونے میں پورے دو رکوع نازل فرمائے اس آفت میں بہت سے لوگ پھنس گئے تھے چرچا ہوتے ہی بعض مسلمانوں نے تو صاف اس خبر کو جھٹلا دیا اور بول پڑے کہ یہ صریح طوفان ہے اور بہت مسلمان سنکر چپ رہے اور بعض لوگ ہنس ہنس کر اس کا ذکر کرتے اور بعض افسوس کے ساتھ ذکر کرتے تھے تو ان لوگوں کے سوا جنھوں نے صاف طور پر اس خبر کو جھوٹا بہتان کہا تھا باقی سب کو الزام دیا گیا اور حرم محترم کے تہمت لگانیوالوں کو حد قذف (تہمت کی حد) میں اسّی دُرے مارے گئے ۱۲ لباب النقول صفحہ ہذا فقہ الکلام۔ ف۵ قولہ افک مبین الخ جب ایک مومن دوسرے مومن کو بُرا کہے تو کس کی طرف گمان بد کرنا چاہئے جواب یہ ہے کہ اول تو دونوں کی طرف بہتر تاویل کرے اور تاویل نہ بن سکے تو سکوت اولیٰ ہے اور عذر درست ہو تو جس کا الزام خفیف ہو اس کو اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے دل میں استغفار کرتا رہے، مسئلہ قاذف محدود کو کاذب کہنا درست ہے اگرچہ دوسرے مسلمانوں کو

أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ

تم نہیں جانتے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی اور یہ کہ

تم نہیں جانتے۔ اور (اے تابعین) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل و کرم ہے (جس سے تم کو توفیق توبہ کی دی) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

اللہ شفقت کرنے والا مہربان ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پیروی کرو قدموں

بڑا شفیق بڑا رحیم ہے تو تم بھی (اس وعیدسے) نہ بچتے اے ایمان والو تم شیطان کے قدم بقدم مت چلو (یعنی اس کے اغوا پر

الشَّيْطٰنِ ۗ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ

شیطان کی اور جو کوئی پیروی کرے گا قدموں شیطان کی پس تحقیق وہ حکم کرتا ہے ساتھ بےحیائی کے

عمل مت کرو) اور جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم چلتا ہے تو وہ تو (ہمیشہ ہر شخص کو) بےحیائی اور نامعقول ہی کام

وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ

اور نامعقول کے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی نہ پاک ہوتا تم سے

کرنے کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی کبھی بھی (توبہ کرکے)

مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

کوئی کبھی ولیکن اللہ ہی پاک کرتا ہے جس کو چاہے اور اللہ سننے والا

پاک وصاف نہ ہوتا ولیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے (توبہ کی توفیق دیکر) پاک وصاف کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا ہے

عَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا

جاننے والا ہے اور نہ قسم کھاویں صاحب بزرگی کے تم میں سے اور کشائش کے یہ کہ دیویں

سب کچھ جانتا ہے اور جو لوگ تم میں (دینی) بزرگی اور (دنیوی) وسعت والے ہیں وہ

اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ

صاحب قرابت کو اور فقیروں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ کے

اہل قرابت کو اور مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۗ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا نہیں دوست رکھتے تم یہ کہ بخشدیوے اللہ تم کو اور اللہ

اور چاہیے کہ معاف کردیں اور درگذر کریں کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ

بخشنے والا مہربان ہے تحقیق وہ لوگ کہ تہمت لگاتے ہیں پاک دامنوں کو بےخبر

غفور رحیم ہے (آگے منافقین کی وعید کی تفصیل ہے) جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں کو جو پاکدامن ہیں (اور) ایسی باتوں (کے کرنے) سے (بالکل)

الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

ایمان والیوں کو لعنت کی گئی ان کو بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور واسطے ان کے عذاب ہے بڑا

(اور) ایمان والیاں ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کیجاتی ہے اور ان کو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا

اس دن کہ گواہی دیں گے اوپر ان کے زبانیں ان کی اور ہاتھ ان کے اور پاؤں ان کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے

جس روز ان کے خلاف میں ان کی زبانیں گواہی دینگی اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں بھی (گواہی دیں گے) ان کاموں کی جو کہ یہ لوگ

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ ولا یاتل الخ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک مفلس حاجتمند عزیز جس کا نام مسطح تھا جو جنگ بدر میں شرکت کرچکا تھا، اور مہاجرین کی فہرست میں بھی اس کا نام درج تھا وہ بھی شامت اعمال سے اس بہتان کے چرچے میں شامل تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمیشہ اسکی روپیہ پیسہ سے امداد فرمایا کرتے تھے لیکن اس واقعہ کے بعد..... اس کو کچھ دینے دلانے سے دست کش ہوکر آپ نے قسم کھالی کہ اسکو کبھی کچھ نہ دونگا اللہ تعالے نے اس کی سفارش میں یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ آیت مقدسہ کے نازل ہوتے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو للہیت میں از سرتاپا غرق تھے بدستور امداد جاری فرماکر قسم کھائی کہ اس سے کبھی ہاتھ نہ روکوں گا ۱۲ لباب

ع ۸ / ۱۰ نصف

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ ولا یاتل الخ یعنی اگر ایسی قسم کسی نے کھائی ہو تو اس پر قائم نہ رہیں بلکہ توڑ ڈالیں ورنہ قسم تو ہو ہی چکی تھی اب قسم نہ کھانا کیسے متحقق ہوسکتا تھا یعنی یہ صفات مسکین اور قرابت دار اور اہل ہجرت ہونا اس بات کو چاہتی ہیں کہ اس کی امداد کی جائے خاص کر وہ شخص جس میں یہ سب صفات پائی جائیں جیسے حضرت مسطح کیونکہ وہ حضرت ابوبکرؓ کے نزدیکی رشتہ دار بھی تھے اور مسکین مہاجر بھی ۱۲

۵۲ قولہ المحصنٰت الغٰفلٰت الخ یعنی جن خواتین کی پاکدامنی نص قطعی سے ثابت ہوچکی ہے اور جمع لانا اس وجہ سے ہے کہ سب ازواج مطہرات کو شامل ہوجاوے کیونکہ کلمہ الطیبٰت سے جو قرآن شریف میں دوسری جگہ وارد ہے ان سب کی طہارت ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے لوگ جو ایسی مطہرات کو تہمت لگادیں کافر اور منافق ہی ہوسکتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی جاتی ہے یعنی خدا تعالیٰ کی رحمت خاصہ سے دونوں جہاں میں بوجہ کفر کے دور ہوں گے ۱۲ ربط الکلام۔ ۵۱ قولہ ولا یاتل اولوا الفضل الخ جن لوگوں نے اس واقعہ میں بہکایا گیا تھا ان میں بعض حاجتمند بھی تھے ان کی امداد جاری رکھنے اور ان کا قصور معاف کردینے کے متعلق اس آیت میں ارشاد ہے ۱۲

يَعْمَلُونَ ○ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ

کرتے ۔ اس دن پوری دے گا ان کو اللہ جزا حق ان کے کی اور جان لیویں گے یہ کہ

کرتے تھے۔ اس روز اللہ تعالیٰ ان کا واجبی بدلہ پورا پورا دیگا اور (اس روز ٹھیک ٹھیک) ان کو معلوم ہوگا کہ اللہ ہی ٹھیک فیصلہ کرنیوالا ہے

اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ○ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ

اللہ وہی ہے حق بیان کرنے والا خبیث عورتیں واسطے خبیث مردوں کے ہیں اور خبیث مرد

(اور) بات (کی حقیقت) کو کھولدینے والا ہے۔ (اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ) گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور گندے مرد

لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ

واسطے خبیث عورتوں کے ہیں اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں یہ لوگ

گندی عورتوں کے لائق ہوتے ہیں اور ستھری عورتیں ستھرے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور ستھرے مرد ستھری عورتوں کے لائق ہوتے ہیں یہ

مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا

پاک ہیں اس چیز سے کہ کہتے ہیں واسطے ان کے بخشش ہے اور روزی ہے باکرامت اے

اس بات سے پاک ہیں جو یہ (منافق) بکتے پھرتے ہیں ان (حضرات) کیلئے (آخرت میں) مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ

لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھروں میں سوائے گھروں اپنوں کے یہاں تک کہ اذن لو اور

ایمان والو تم اپنے (خاص رہنے کے) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جبتک کہ (ان سے) اجازت حاصل نہ کرلو اور (اجازت کے قبل)

تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

سلام کرو اوپر رہنے والوں ان کے کے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے تو کہ تم نصیحت پکڑو

ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے (یہ بات تمکو اسلئے بتلائی ہے) تاکہ تم خیال رکھو اور اس پر عمل کرو)

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ

پس اگر نہ پاؤ بیچ ان کے کسی کو پس مت داخل ہو ان میں یہاں تک کہ اذن دیا جاوے واسطے تمہارے اور

پھر اگر ان گھروں میں تم کو کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو (بھی) ان گھروں میں نہ جاؤ جبتک کہ تمکو (مختار اذن کی جانب سے) اجازت نہ دی جائے اور

اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

اگر کہا جاوے واسطے تمہارے پھر جاؤ پس پھر جاؤ وہ پاکیزہ ہے واسطے تمہارے اور اللہ ساتھ اُس چیز کے

اگر تم سے (اجازت لینے کے وقت) یہ کہدیا جائے کہ (اسوقت) لوٹ جاؤ تو تم لوٹ آیا کرو یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا

کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہے نہیں [۲] اوپر تمہارے گناہ یہ کہ داخل ہو گھروں میں

اعمال کی سب خبر ہے (اگر خلاف کروگے سزا کے مستحق ہوگے) تم کو ایسے مکانات میں چلے جانے کا گناہ نہ ہوگا جن میں

غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ

کہ کوئی نہ رہتا ان میں بیچ ان کے دھرا ہے اسباب تمہارا اور اللہ جانتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور

(گھر کے طور پر) کوئی نہ رہتا ہو ان میں تمہاری کچھ برت ہو اور تم جو کچھ علانیہ کرتے ہو اور جو پوشیدہ طور پر کرتے ہو

مَا تَكْتُمُوْنَ ○ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ

جو کچھ چھپاتے ہو کہہ واسطے مسلمان مردوں کے کہ بند کریں آنکھیں اپنی اور

اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے آپ مسلمان مردوں سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور

توضیح الکلام۔ [۱] قولہ والطیبون للطیبٰت الخ اسکے ساتھ ایک مقدمہ اور ملادیا جائے جو بدیہی ہے کہ اُسپر دلیل قائم کرنے کی حاجت نہیں اور وہ یہ ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز آپ کی شان کے لائق اور مناسب ہی دیگئی ہے پس جب آپ ستھرے ہیں تو ضرور اس قیاس اور دلیل کی رو سے آپ کی بی بی بھی ستھری ہیں اور اُنکے ستھرے ہونیسے اس تحت خاص سے حضرت صفوان کا منزہ اور پاک ہونا بھی لازم آیا اسلئے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ اس بات سے پاک ہیں جو یہ منافق بکتے پھرتے ہیں اگر اس پر کسی کو یہ شبہ ہو کہ حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویاں تو کافر تھیں تو پاک مرد کے لئے پاک بیوی کہاں ہوئیں تو جواب یہ ہے کہ بیشک کافر تو وہ ضرور تھیں لیکن زنا کی خباثت سے پاک تھیں کیونکہ در منثور کی روایت میں ہے جسکو انھوں نے ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ یہ دونوں بیویاں کافر اور مخالف تھیں مگر نبی کی زوجیت میں کوئی عورت زنا نہیں کرسکتی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نبی کی عورت نے کبھی زنا نہیں کیا اور اس میں نکتہ یہ ہے کہ کفر زوجہ کا اس سے نفرت پیدا نہیں کرتا کہ آدمی اس سے مجامعت نہ کرے اور زناکار ہونا عورت کا اس سے نفرت پیدا کرتا ہے اور انبیاء علیہم السلام ایسی چیزوں سے منزہ ہیں جو نفرت پیدا کریں اگر کسی کو شبہ ہو کہ حضرت علی جیسے جلیل القدر صحابی نے اس واقعہ افک میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ اگر آپ طلاق دیدیں تو عورتیں بہت ہیں جواب یہ ہے کہ ان کو بدظنی اور بدگمانی نہ تھی بلکہ اس مشورے سے مقصود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسکین اور غم میں تخفیف کرنا تھا ۱۲

ع ۹ ۶ ۱۴

انزول الکلام۔ [۲] قولہ لیس علیکم الخ جب پہلی آیت سے عام طور پر دوسرے گھروں میں بلا اجازت جانا منع ہوگیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اکثر تجارت کو مکہ اور مدینہ کے درمیان آتے جاتے، چوپال اور سرای کی طرح ایسے غیر آباد مکانات میں ٹھیرنا ہوتا ہے جہاں نہ کوئی آدمی ہوتا ہے نہ آدم زاد وہاں بھلا کس کی اجازت لیں اور کس کو سلام علیک کریں اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول

يَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

حفاظت کریں شرمگاہوں اپنی کی یہ بہت پاکیزہ ہے واسطے ان کے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ

اور کہہ واسطے مسلمان عورتوں کے کہ بند کریں آنکھیں اپنی اور شرمگاہ

اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے (بھی) کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی

فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ

اپنی کی اور نہ ظاہر کریں بناؤ اپنا مگر جو ظاہر ہے اس میں سے اور چاہئے کہ ڈالیں

حفاظت کریں اور اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس (موقع زینت) میں سے (غالباً) کھلا رہتا ہی (جس کے ہر وقت چھپانے میں ہرج ہے)

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ

اوڑھنیاں اپنی اوپر گریبانوں اپنوں کے اور نہ ظاہر کریں بناؤ اپنا مگر واسطے خاوندوں اپنے کے

اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت (کے مواقع مذکورہ) کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر

اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ

یا باپوں اپنے کے یا واسطے باپوں خاوندوں اپنے کے یا بیٹوں اپنے کے یا بیٹوں خاوندوں اپنے کے یا

یا اپنے (محارم پر یعنی) باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر یا اپنے (حقیقی علاتی اور اخیافی)

اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ

بھائیوں اپنے کے یا بیٹوں بھائیوں اپنے کے یا بیٹوں بہنوں اپنی کے یا بیبیوں اپنی کے یا

بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی (حقیقی علاتی اور اخیافی) بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ

جن کے مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے یا جو ساتھ رہنے والے ہیں غیر حاجت والے

اپنی لونڈیوں پر یا ان مردوں پر جو طفیلی (کے طور پر رہتے) ہوں اور ان کو ذرا توجہ

الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَ

مردوں سے یا لڑکوں سے جو نہیں واقف اوپر چھپی باتوں عورتوں کے اور

نہ ہو یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے ابھی ناواقف ہیں (مراد غیر مراہق ہیں) اور

لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا

نہ ماریں پاؤں اپنے تو کہ جانا جاوے جو کچھ کہ چھپاتی ہیں زینت اپنی سے اور توبہ کرو

اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اور مسلمانو

اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَنْكِحُوا

طرف اللہ کے سب اے مسلمانو تو کہ تم فلاح پاؤ اور نکاح کرو

(تم سے جو ان احکام میں کوتاہی ہو گئی ہو تو) تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور تم میں (یعنی احرار میں)

الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ

رانڈوں کو اپنے میں سے اور لائق والوں کو غلاموں اپنے میں سے اور لونڈیوں اپنی میں سے اگر

جو بے نکاح ہوں انکا نکاح کر دیا کرو اور (اسی طرح) تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو اس (نکاح کے) لائق ہو اس کا بھی اگر

توضیح الکلام، ۱ھ قولہ اِلَّا مَا ظَهَرَ الخ یعنی عورتوں کو چاہیئے کہ سر سے پاؤں تک اپنا سارا بدن چھپائے رکھیں مگر زینت کی جگہوں میں سے جو جگہ غالباً کھلی ہی رہتی ہے اور اس کے چھپانے میں ہر وقت تکلیف ہے اس سے چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم مراد ہیں کیونکہ چہرہ تو پیدائشی طور پر محل زینت ہے اگر بعض زینتیں اس میں قصداً بھی کی جاتی ہیں جیسے سُرمہ اور ناک میں زیور پہننا وغیرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور انگلیاں چھلے انگوٹھی مہندی وغیرہ سے زینت کی جگہ ہیں، علیٰ ہذا دونوں قدم، مَا ظَهَرَ الخ کی تفسیر حدیث شریف میں تو محض چہرے اور ہتھیلیوں کے ساتھ آئی ہے لیکن فقہا نے قیاس کر کے دونوں قدموں کو بھی اس میں داخل کر لیا ہے ۱۲ ۲ھ قولہ وَلْيَضْرِبْنَ الخ عورتیں دوپٹہ اوڑھتے وقت اس کا ایک پلہ دوسری طرف کو پس پشت لٹکا لیا کرتی تھیں اور گریبان بڑے بڑے ہونے کے باعث تمام سینہ اور اردگرد کھلا رہتا تھا اس کی ممانعت میں یہ آیت اُتری اور حکم ہوا کہ آگے کو لٹکائیں اور دوپٹہ کا پلہ گریبانوں پر ڈالیں تاکہ سینہ بھی چھپ جائے ۱۲ ۳ھ قولہ اَوْ نِسَآئِهِنَّ الخ یعنی اپنی دین کی شریک بہنوں پر بھی ظاہر ہونے دیں اس سے کافر عورتیں نکل گئیں کیونکہ کافر عورت کا حکم اجنبی مرد کی مانند ہے ایسی ہی اپنی لونڈیوں پر بھی زینت کا اظہار کر سکتی ہیں اگرچہ کافر ہی ہوں کیونکہ غلام کا حکم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک اجنبی مرد کی مانند ہے ۱۲ ۴ھ اَوِ التّٰبِعِيْنَ الخ یعنی اُن مردوں پر بھی اپنی زینت کو ظاہر ہونے دیں جو محض کھانے پینے کے واسطے طفیلی کے طور پر رہتے ہوں اور ان کو بوجہ حواس درست نہ ہونے کے عورتوں کی طرف توجہ ذرا نہ ہو تابعین (طفیلی) کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ اُس وقت ایسے لوگ موجود تھے ورنہ ہر مسلوب العقل کے لئے ایسا ہی حکم ہے کیونکہ مدار حکم کا حواس کے مسلوب ہونے پر ہے تابع (طفیلی) ہونے پر نہیں مگر چونکہ اس وقت مسلوب العقل والحواس ایسے ہی (تابع) تھے اس لئے اس صفت کا تذکرہ فرمایا قولہ اَوِ الطِّفْلِ اس سے مراد لڑکے ہیں جو مراہق نہ ہوں ۱۲ نزول الکلام ۵ھ قولہ وَلَا يَضْرِبْنَ الخ عورتیں پاؤں میں کڑے اور پازیب وغیرہ پہنکر چلنے میں پاؤں ایسے زور سے زمین پر رکھتی تھیں کہ دھماکے سے ان کے بجنے کی آواز سنائی دیتی تھی اس کی ممانعت

يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

ہوں گے فقیر حاجت روائی کریگا اُن کی اللہ فضل اپنے سے اور اللہ کشایش والا جاننے والا ہے

وہ لوگ مفلس ہوں گے تو خدا تعالیٰ (اگر چاہیگا) ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے خوب جاننے والا ہے

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ

اور چاہیے کہ پاک دامنی کریں وہ لوگ کہ نہیں مقدور پاتے نکاح کا یہاں تک کہ غنی کرے گا ان کو اللہ

اور ایسے لوگوں کو جن کو نکاح کا مقدور نہیں انکو چاہیے کہ (اپنے نفس کو) ضبط کریں یہانتک کہ اللہ تعالیٰ (اگر چاہے) انکو اپنے فضل سے غنی کردے

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

فضل اپنے سے اور وہ لوگ کہ چاہتے ہیں لکھت آزادی کی کچھ دے کر ان لوگوں میں سے کہ مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ تمہارے

(پھر نکاح کر لیں) اور تمہارے مملوکوں میں سے جو مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں تو (بہتر ہے کہ) ان کو مکاتب بنا دیا کرو

فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ

پس لکھ دو ان کو اگر جانو تم بیچ ان کے بھلائی اور دو ان کو مال خدا کے سے

اگر ان میں بہتری (کے آثار) پاؤ اور اللہ کے (دیے ہوئے) اس مال میں سے ان کو بھی دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے

الَّذِيٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا

جو دیا ہے تم کو اور مت جبر کرو لونڈیوں اپنیوں کو اوپر بدکاری کے اگر چاہیں بچے رہنا

(تاکہ جلدی آزاد ہو سکیں) اور اپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو زنا کرنے پر مجبور مت کرو اور بالخصوص جب وہ پاکدامن رہنا چاہیں

لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ

تو کہ طلب کرو تم اسباب زندگانی دنیا کا اور جو کوئی جبر کریگا اُن کو پس تحقیق اللہ

محض اس لئے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ (یعنی مال) تم کو حاصل ہو جائے اور جو شخص اُن کو مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ

بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ

پیچھے جبر کرنے کے ان پر بخشنے والا مہربان ہے اور البتہ تحقیق اتاری ہیں ہم نے طرف تمہاری نشانیاں

ان کے مجبور کئے جانے کے بعد (ان کے لئے) بخشنے والا مہربان ہے اور ہم نے تمہارے پاس کھلے کھلے احکام

مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً

بیان کرنے والیاں اور مثالیں ان لوگوں کی کہ گذرے پہلے تم سے اور نصیحت

بھیجے ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گذرے ہیں انکی بعض حکایات اور (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے نصیحت کی باتیں

لِّلْمُتَّقِينَ ۝ اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ مَثَلُ نُورِهٖ

واسطے پرہیزگاروں کے اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثال نور اس کے کی

(بھیجی ہیں)۔ اللہ تعالیٰ نور (ہدایت) دینے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اس کے نور (ہدایت) کی حالت عجیبہ ایسی ہے

كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ

مانند طاق کی ہے کہ بیچ اس کے چراغ ہو وہ چراغ بیچ قندیل شیشہ کے ہے وہ قندیل شیشہ کا

جیسے (فرض کرو) ایک طاق ہے (اور) اسمیں ایک چراغ (رکھا ہے) اور وہ چراغ ایک قندیل میں ہے (اور وہ قندیل طاق میں رکھا ہے اور) وہ قندیل

كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ

گویا کہ وہ تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون کے سے کہ نہ مشرق کی طرف ہے

(ایسا صاف شفاف) ہے جیسے ایک چمکدار ستارہ ہو (اور) وہ چراغ ایک نہایت مفید درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے کہ وہ زیتون (کا درخت) ہے جو نہ کسی

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الخ خویطب بن عبد العزی کے غلام اصبح نے مکاتبت چاہی تھی خویطب نے انکار کیا اُسوقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب ۵۲ قولہ وَلَا تُكْرِهُوا الخ عبد اللہ بن ابی کے پاس چھ باندیاں تھیں جن کو وہ زنا کرانے پر مجبور کرتا تھا اور جو کچھ زنا کی خرچی لاتی تھیں وہ اپنے خرچ میں لاتا تھا ان میں سے دو باندیوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو اس پر ممانعت کے لئے یہ آیت اُتری ۱۲ توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ فَكَاتِبُوهُمْ الخ شرع میں مکاتبت اسکو کہتے ہیں کہ غلام اپنے مالک سے کہے کہ میں آپ کو محنت مزدوری سے کما کر اتنا روپیہ دیدوں گا وہ قبول کرکے اُسے آزاد کردیں تو اگر اس غلام میں راہ یابی اور ہدایت کا مادہ ہو تو مستحب ہے کہ اس کی درخواست قبول کرکے مال لیکر آزاد کردیا جائے پھر ایسے غلام کے مال سے مدد کرنا بھی ثواب واجر کی بات ہے ۱۲ ۵۲ قولہ وَلَا تُكْرِهُوا الخ خلاصہ یہ ہے کہ زنا فعل حرام ہے اسکا خود مرتکب ہونا یا دوسرے کو اسکے ارتکاب پر مجبور کرنا دونوں کبیرہ گناہ ہیں اس لئے تمہاری لونڈیاں اگر پاکدامن رہنا چاہیں تو تم دنیوی فائدہ یعنی اسکی خرچی کے لالچ سے ان کو حرام کاری پر مجبور نہ کرو ایسا کروگے تو سارا وبال تم پر پڑیگا وہ بیچاریاں بے گناہ رہیں گی یا ان کی خطا کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیگا اور چونکہ مجبور کرنیکی صورت یہی تھی کہ باندیاں اس زنا سے بچنا چاہتی تھیں اور انکے آقا ان پر زور ڈالکر زنا کراتے تھے اسلئے یوں ارشاد فرمایا کہ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا اگر باندیاں پاکدامنی کا ارادہ کریں ورنہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر لونڈیاں پاکدامنی کا قصد نہ کریں تو ان کو زنا پر مجبور کرنا درست ہے کیونکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے کہ لونڈی زنا کا قصد کرے اور مولا اس کو زنا پر مجبور کرے۔ ایسی حالت میں تو لونڈی کو مجبور کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ۱۲ فقہ الکلام۔ ۵۲ قولہ وَلَا تُكْرِهُوا الخ زنا پر لونڈیوں کو مجبور کرنا یقیناً حرام اور دوسروں کو مجبور کرنا یا کسی اور فعل ممنوع پر علاوہ زنا کے مجبور کرنا اس نص پر قیاس کرکے حرام ہے ۲۔ مسئلہ جو مجبور ہو کہ کوئی ممنوع کام کرے اس پر گناہ نہیں اور زنا کرے تو اسکی حد لازم نہیں ۱۲

ع ۸ / ۱۰

وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى

اور نہ مغرب کی طرف ہے نزدیک ہے تیل اس کا روشن ہو جاوے اگرچہ نہ لگے اس کو آگ روشنی اوپر

اور نہ پچھم رخ ہے اس کا تیل (اسقدر صاف اور سلگنے والا ہو کہ) اگرچہ اسکو آگ بھی نہ چھوئے تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود جل اٹھیگا (اور جب آگ بھی

نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

روشنی کے راہ دکھاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کی جس کو چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں

لگ گئی تب تو) نور علی نور ہے (اور) اللہ تعالیٰ اپنے (اس) نور (ہدایت) تک جس کو چاہتا ہے راہ دیدیتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں (کی ہدایت) کیلئے (یہ) مثالیں

لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ

واسطے لوگوں کے اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے بیچ گھروں کے کہ حکم کیا اللہ نے یہ کہ

بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ وہ ایسے گھروں میں (جا کر عبادت کرتے ہیں جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ

تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ

بلند کئے جاویں اور یاد کیا جاوے بیچ ان کے نام اس کا تسبیح کرتے ہیں واسطے اس کے بیچ ان کے صبح کو اور شام کو

ان کا ادب کیا جائے اور انمیں اللہ کا نام لیا جائے ان (مسجدوں) میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ کی پاکی (نمازوں میں) بیان کرتے ہیں

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ

وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور نہ بیچنا یاد خدا کی سے اور قائم کرنے نماز کے سے

جن کو اللہ کی یاد سے اور (بالخصوص) نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہے

وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ

اور دینے زکوٰۃ کے سے ڈرتے ہیں اس دن سے کہ پھر جاویں گے بیچ اس کے دل اور

اور نہ فروخت (اور) وہ ایسے دن (کی دار و گیر) سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جاوینگی

الْاَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ

آنکھیں تو کہ جزا دیوے ان کو اللہ تعالیٰ بہتر اس چیز کی کہ کی ہے انھوں نے اور زیادہ دیوے ان کو

(انجام ان لوگوں کا) یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ دے گا (یعنی جنت) اور (علاوہ جزا کے)

فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۙ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

فضل اپنے سے اور اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار اور جو لوگ کہ کافر ہوئے

ان کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دیگا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بے شمار دیدیتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں

اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا

عمل ان کے مانند ریت کے ہیں بیچ میدان کے گمان کرتا ہے اس کو پیاسا پانی یہاں تک کہ جب

انکے اعمال ایسے ہیں جیسے ایک چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت کہ پیاسا (آدمی) اس کو (دور سے) پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب

جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ

آیا اس کے پاس نہ پایا اس کو کچھ اور پایا اللہ کو نزدیک اس کے پس پورا دیا اس کو حساب اس کا اور

انکے پاس آیا تو اس کو (جو سمجھ رکھا تھا) کچھ بھی نہ پایا اور قضاء الٰہی کو پایا سو اللہ تعالیٰ نے اس (کی عمر) کا حساب اسکو برابر سرابر چکا دیا (یعنی عمر کا خاتمہ کر دیا) اور

اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ

اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا یا مانند اندھیروں کے ہیں بیچ دریائے عمیق کے ڈھانکتی ہے اس کو موج

اللہ تعالیٰ دم بھر میں حساب کر دیتا ہے۔ یا وہ ایسے ہیں جیسے بڑے گہرے سمندر کے اندرونی اندھیرے کہ اسکو بڑی لہر نے ڈھانک لیا ہو

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہٗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا الخ عتبہ بن ربیعہ بن امیہ ظہور نور اسلام اور بعثت سید الانام سے پہلے پہلے سچے دین کا طالب اور گوشہ نشین عابد خلوت نشین راہب (تارک الدنیا) بن کر ریاضت شاقہ کیا کرتا تھا جب اسلام چمکا اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے تو اس ازلی بدنصیب نے توفیق اسلام نہ پائی اور ایمان قبول نہ کیا اس کے تمام اعمال برباد ہونے کے بیان میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ **توضیح الکلام۔**

۵۱ قولہٗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا الخ مثل کا خلاصہ یہ ہے کہ کافر کے جس قدر اعمال نیک ہیں وہ سب محض بیکار اور دھوکے کی ٹٹی ہیں جیسے چمکتا ہوا ریت کہ دور سے پیاسے مسافر کو پانی سا معلوم ہوتا ہے اور جب وہ پانی پینے اور پیاس بجھانے کی امید پر اس کے پاس آتا ہے تو وہاں کچھ بھی نہیں پاتا اسی طرح کفار کے سب نیک اعمال بظاہر مفید نظر آتے ہیں لیکن جب مر گیا تو آنکھیں کھلیں کہ ایکدم اللہ تعالیٰ کے فرشتے آموجود ہوئے اور اعمال کا حساب ہونے لگا ۱۲

۵۲ قولہٗ اَوْ كَظُلُمٰتٍ الخ یہ دوسری مثال ہے کفار کے حال کی، پہلی مثال میں تو یہ بتلایا گیا تھا کہ ان کے اعمال اگر اچھے بھی ہیں تو عقائد صحیحہ نہ ہونے کی وجہ سے سراب (ریت) کی مانند ہیں آخرت میں ان سے کوئی نفع نہ ہوگا اور اگر برے ہیں تو وہ ظلمات ہیں یا یوں کہو کہ پہلی مثال میں ان کے اعمال کا بیان تھا کہ بالکل بے سود ہیں اور اس مثال میں انکے عقیدوں کا بیان ہے کہ وہ تاریکیوں سے مشابہ ہیں ۱۲ اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ اول تو گہرے دریا کی تلی میں خود ہی اندھیرا ہوتا ہے پھر جب اس پر موجوں کا تلاطم ہوتا ہے تو اور بھی اندھیرا زیادہ ہو جاتا ہے اور جب موجوں پر گہرا بادل آگھرتا ہے تو انتہا درجہ کی اندھیری ہو جاتی ہے کہ ایسی حالت میں ہاتھ تک بھی دکھائی نہیں دیتا ایسے ہی کافرین اندھیریوں میں مبتلا ہیں اول بداعتقادی کا اندھیرا جو گہرے دریا کے مشابہ ہے اور چونکہ عقیدوں کی جگہ دل ہے اس لئے اس کو مختلف موجیں مارنے اور خطرات و خواہشات کے تلاطم میں بڑی مناسبت ہے تو دوسری اندھیری قول بد کی ہے جو انکی زبان سے نکل کر دریا کی طرح موجیں مارتا ہے تیسری تاریکی عمل بد کی ہے جو بادل کی طرح محیط ہے اور تطبیق مثال

مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ

اوپر اس کے اور موج ہے اوپر اس کے بادل ہے اندھیرے ہیں بعض ان کے

اس (لہر) کے اوپر دوسری لہر اس کے اوپر بادل (ہے غرض) اوپر تلے بہت سے اندھیرے (ہی اندھیرے) ہیں کہ اگر

بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ

بعضوں کے جس وقت نکال لیوے ہاتھ اپنا نہیں نزدیک کہ دیکھے اس کو اور جو کوئی کہ نہ کرے اللہ واسطے اس کے

(کوئی ایسی حالت میں) اپنا ہاتھ نکالے (اور دیکھنا چاہے) تو دیکھنے کا احتمال بھی نہیں اور جس کو اللہ ہی نور (ہدایت) نہ دے اسکو کہیں سے بھی

نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

نور پس نہیں واسطے اس کے کچھ نور کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو تسبیح کرتا ہے واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانوں کے ہے

نور نہیں (میسر ہو سکتا اے مخاطب) کیا تجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں میں

وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ

اور زمین کے ہے اور جانور پرند پر کھولے ہوئے ہر ایک تحقیق جانتا ہے نماز اس کی اور تسبیح اس کی

اور زمین میں (مخلوقات) ہیں اور (بالخصوص) پرندے جو پر پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں سب کو اپنی اپنی دعا اور اپنی تسبیح معلوم ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ کرتے ہیں اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی

اور اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کے سب افعال کا پورا علم ہے اور اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ

اور طرف اللہ کے ہے پھر جانا کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ چلاتا ہے بادلوں کو پھر ملاپ ڈالتا ہے

اور اللہ کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے، کیا تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ (ایک) بادل کو (دوسرے بادل کی طرف) چلتا کرتا ہے اور پھر اس

بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ

درمیان ان کے پھر کر دیتا ہے ان کو تہ بتہ پس دیکھتا ہے تو مینھ کو نکلتا ہے درمیان اس کے سے اور

بادل (کے مجموعہ) کو باہم ملا دیتا ہے پھر اس کو تہ بتہ کرتا ہے پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ اس (بادل) کے بیچ میں سے نکلتی ہے اور

يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ

اتارتا ہے آسمان کی طرف سے پہاڑوں سے کہ بیچ ان کے ہے سردی اولوں کی پس پہونچاتا ہے اس کو

اسی بادل سے یعنی اس کے بڑے بڑے حصوں میں سے اولے برساتا ہے پھر ان کو جس (جان) پر (یا مال) پر چاہتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ

جس کو چاہتا ہے اور پھیر دیتا ہے اس کو جس سے چاہتا ہے نزدیک ہے چمک بجلی اس کی کہ لے جاوے

گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اس کو ہٹا دیتا ہے (اور) اس بادل کی بجلی کی چمک کی یہ حالت ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا

بِالْاَبْصَارِ ۝ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

آنکھوں کو پھیرتا ہے اللہ رات کو اور دن کو تحقیق بیچ اس کے البتہ سمجھنے کی جگہ ہے

اس نے اب بینائی لی (اور نیز) اللہ تعالیٰ رات اور دن کو بھی بدلتا رہتا ہے اس (سب مجموعہ) میں اہل دانش کے لئے

لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ

واسطے سوجھ والوں کے اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے پس بعض ان میں سے

استدلال (کا موقع) ہے اور اللہ (تعالیٰ ہی) نے ہر چلنے والے جانور کو (بری ہو یا بحری) پانی سے پیدا کیا ہے پھر ان میں بعضے تو

توضیح الکلام۔ ۱؎ قولہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ الخ جب مومنوں کے دلوں کے انوار اور کفار کے دلوں کی تاریکیوں کا بیان ہو چکا تو یہاں سے توحید کی دلیلیں شروع کرتے ہیں چنانچہ یہ ان میں سے پہلی دلیل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان ہی پر کیا موقوف ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے فرشتے روحانیات اور جو کچھ زمین پر ہے انسان اور حیوانات حجر اور شجر اور جو کچھ آسمان و زمین اور ان کے درمیان میں ہے مثلاً پرند جو ہوا میں پر کھولے ادھر میں اڑتے پھرتے ہیں سب اسکی تسبیح کیا کرتے ہیں ۱۲ ۲؎ قولہ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ الخ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مبدأ اور معاد کے مسئلہ کو واضح فرمایا ہے کہ جب ہر ایک چیز کا وجود اسی کی طرف سے ہے اور اسی کی طرف سب کا لوٹنا ہے تو ہر ذرہ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہوا اور جب یہ ہے تو تسبیح و تقدیس کا حق اسی کو حاصل ہے ۱۲ ۳؎ قولہ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الخ یہ تیسری دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی رات دن کو بدلتا ہے، رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات لاتا ہے اور پھر ہر ایک کو چھوٹا بڑا بھی کرتا ہے، اگرچہ یہ سب کچھ ظاہراً آفتاب کی حرکت سے ہوتا ہے مگر اس کی حرکت بھی تو اسی کی قدرت کا کرشمہ ہے اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً الخ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ان دلائل سے بانی عالم کا وجود باکمال وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو چشم بصیرت رکھتے ہیں اور ان چیزوں سے صفات کاملہ سمجھنے کے بعد یہ بھی وہی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سب نعمتیں اسی کے پاس سے آئی ہیں اور کبھی ناشکری کے وقت یہ نعمت اور رحمت زحمت بھی ہو جاتی ہے اس لئے کہ جس طرح بادلوں میں رحمت کی بارش موجود ہے ایسے ہی اس میں بجلی اور اولے بھی ہیں جو بربادی کا ساماں ہیں اسی طرح آدمی کے حالات کا تفاوت دن کے تغیر کی مانند اسی مقلب اللیل والنہار کی طرف سے ہے کہ کبھی تندرست ہے کبھی بیمار، کبھی مالدار کبھی نان شبینہ کو محتاج ۱۲ ۴؎ قولہ وَاللّٰهُ خَلَقَ الخ یہ چوتھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا پھر کسی کو پیٹ کے بل کو کسی کو دو پاؤں پر کسی کو چار پاؤں پر چلایا یہ اختلاف بھی اسی حکیم کارساز کی حکمت کا ایک ادنیٰ ظہور ہے ۱۲

مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى بَطۡنِهٖ‌ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى رِجۡلَيۡنِ‌ۚ وَ

مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰٓى اَرۡبَعٍ‌ؕ يَخۡلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ‌ؕ وَاللّٰهُ يَهۡدِىۡ

مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝ وَيَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ

بِالرَّسُوۡلِ وَاَطَعۡنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ‌ؕ

وَمَاۤ اُولٰۤٮِٕكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ وَاِذَا دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ

لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝ وَاِنۡ يَّكُنۡ

لَّهُمُ الۡحَـقُّ يَاۡتُوۡۤا اِلَيۡهِ مُذۡعِنِيۡنَ ؕ‏ ۝ اَفِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَمِ

ارۡتَابُوۡۤا اَمۡ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يَّحِيۡفَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ وَرَسُوۡلُهٗ‌ؕ بَلۡ

اُولٰۤٮِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝ اِنَّمَا كَانَ قَوۡلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذَا

دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا سَمِعۡنَا

نزول الکلام

لہ قولہ واذا دعوا الخ بشر منافق کا ایک یہودی سے کسی حصۂ زمین پر جھگڑا ہو گیا یہودی تو بولا کہ چل سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم دونوں کا فیصلہ فرما دیں لیکن منافق بکمبخت بولا کہ نہیں محمد تو (معاذ اللہ) ہم پر ظلم کریں گے اس لیے میں وہاں نہیں جاؤں گا اس لیے چلو کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرا لیں اس پر یہ آیت اُتری ۱۲ مدارک

توضیح الکلام لہ قولہ واذا دعوا الخ یعنی جب ان کو کسی مقدمہ میں فیصلہ کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو ان میں کا ایک گروہ ٹال دیتا ہے اور اگرچہ یہ بلانا محض رسول ہی کی طرف ہوتا ہے مگر چونکہ آپ کا فیصلہ حکم خداوندی کے موافق ہوتا ہے اس وجہ سے الی اللہ کا اضافہ کر دیا گیا خلاصہ یہ ہے کہ جس فریق کے ذمہ کسی کا حق لازم ہوتا ہے وہ خدمت نبوت میں حاضر ہونا پسند نہیں کرتا کیونکہ جانتا ہے وہ تو حق کریں گے اور مجھ سے حقدار کا حق دلوائیں گے، اور اگر ان کا حق کسی پر چاہتا ہو تو بے تکلف آپ کے پاس چلے آئیں کیونکہ اسوقت اطمینان ہوتا ہے کہ ہمارا حق ہمکو ضرور دلوایا جائے گا ۱۲ لہ قولہ افی قلوبہم الخ یہاں سے ان کے منہ موڑنے کے اسباب کی چند شقیں یعنی احتمالات بیان کرکے ان کی نفی کرتے ہیں اور ایک سبب کو متعین فرماتے ہیں تاکہ اعراض کے سبب کی تحقیق ہو جاوے چنانچہ فرماتے ہیں کیا اس وجہ سے یہ وہاں حاضر ہونے سے بچتے ہیں کہ ان کے دلوں میں قطعی کفر کی بیماری ہے کہ آپ کے نبی ہونے کا ان کو یقین نہ، یا اس وجہ سے کہ انکے دلوں میں آپ کی نبوت یقینی نہیں، یا

ع ۱۰ ۶ ۱۲

اس وجہ سے حضوری سے بچتے ہیں کہ اُن کو یہ شبہ ہے کہ شاید اللہ اور رسول ہم پر ظلم کریں اور حقدار کا حق نہ دلوائیں آگے فرماتے ہیں کہ ان تینوں احتمالات میں سے کچھ بھی نہیں ہے بلکہ اصلی وجہ مقدمہ سرکار نبوت میں نہ لے جانے کی یہ ہے کہ اس معاملہ میں یہ ظالم ہیں دوسرے کا حق دبائے ہوئے ہیں جانتے ہیں کہ اگر مقدمہ وہاں گیا تو بغیر حق دیے نہ بنے گی اگر کوئی کہے کہ کیا یہ لوگ کافر نہ تھے جواب یہ ہے کہ بے شک ان لوگوں کے دلوں میں کفر اور شک سب کچھ یقیناً تھا لیکن مقدمہ وہاں نہ لیجانیکا باعث بقیہ آئندہ

وَاَطَعۡنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

اور فرمانبرداری کی ہم نے اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور

اور اس کو مان لیا اور ایسے لوگ (آخرت میں) فلاح پائیں گے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا

رَسُوۡلَهٗ وَيَخۡشَ اللّٰهَ وَيَتَّقۡهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ۝ وَ

رسول اس کے کی اور ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور پرہیزگاری کرے پس یہ لوگ وہی ہیں مراد پانے والے اور

کہنا مانے اور اللہ سے ڈرے اور اس کی مخالفت سے بچے بس ایسے لوگ بامراد ہوں گے اور

اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ اَمَرۡتَهُمۡ لَيَخۡرُجُنَّ ؕ قُلۡ

قسم کھائی انہوں نے ساتھ اللہ کے سخت قسمیں اپنی البتہ اگر حکم کرے گا تو ان کو نکل جاویں گے کہہ

وہ لوگ بڑا زور لگا کر قسمیں کھایا کرتے ہیں کہ واللہ (ہم ایسے فرمانبردار ہیں کہ) اگر آپ ان کو (یعنی ہمکو) حکم دیں تو وہ (ابھی) نکل کھڑے ہوں آپ

لَّا تُقۡسِمُوۡا ۚ طَاعَةٌ مَّعۡرُوۡفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝

مت قسم کھاؤ مطلب ہمارا فرمانبرداری ہے معقول تحقیق اللہ تعالیٰ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو

(ان سے) کہدیجئے کہ بس قسمیں نہ کھاؤ (تمہاری) فرمانبرداری (کی حقیقت) معلوم ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے

قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡهِ

کہہ فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی پس اگر پھر جاؤ پس سوائے اس کے نہیں کہ اوپر

آپ کہیے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم لوگ (اطاعت سے) روگردانی کروگے تو سمجھ رکھو کہ رسول کے

مَا حُمِّلَ وَعَلَيۡكُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَاِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا ؕ وَ

ذمے اس کے ہے جو کچھ اٹھوایا گیا وہ اور اوپر تمہارے ہے جو کچھ اٹھوائے گئے تم اور اگر فرمانبرداری کرو اس کی راہ پاؤ اور

ذمہ وہی (تبلیغ) ہے جس کا ان پر بار رکھا گیا ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جس کا تم پر بار رکھا گیا ہے، اور اگر تم نے انکی اطاعت کرلی تو راہ پر جا لگو گے اور

مَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ

نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہونچا دینا ظاہر وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو کہ

(بہر حال) رسول کے ذمہ صرف صاف طور پر پہونچا دینا ہے (اے مجموعہ امت) تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور

اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ

ایمان لائے ہیں تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا ان کو بیچ زمین کے

نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو (اس اتباع کی برکت سے) زمین میں حکومت عطا فرمائے گا

كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ

جیسا کہ خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے اور البتہ ثابت کر دے گا واسطے ان کے

جیسا ان سے پہلے (اہل ہدایت) لوگوں کو حکومت دی تھی اور جس دین کو (اللہ تعالیٰ نے) ان کے لیے

دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ

دین ان کا جو پسند کر دیا ہے واسطے ان کے اور البتہ بدل دے گا ان کو پیچھے ڈر ان کے سے

پسند کیا ہے (یعنی اسلام) اس کو ان کے (نفع آخرت کے) لیے قوت دیگا اور ان کے اس خوف کے بعد اس کو مبدل بامن

اَمۡنًا ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـئًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ

امن عبادت کریں گے میری نہیں شریک لاویں گے ساتھ میرے کچھ اور جو کوئی کفر کرے پیچھے

کردے گا بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں (اور) میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں اور جو شخص بعد (ظہور) اس (وعدے) کے

بقیہ ص ۴۹۷

یہ ہرگز نہ تھا کیونکہ اگر یہ باعث ہوتا تو جس صورت میں کہ یہ حقدار ہوتے اس وقت بھی مقدمہ نہ لے جاتے اور خوف ظلم نہ ہونا بھی ظاہر ہے اسلیے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدق اور امانت داری موافقین اور مخالفین سب کو تسلیم تھی تو پہلی دو شقیں جو بیان فرمائیں یعنی بیماری اور ریب ان کی تو ذات ہی کی نفی مقصود نہیں بلکہ انکے اعراض سبب ہونے کی نفی مراد ہے اور تیسری شق یعنی خوف ظلم اسکی ذات ہی کی نفی منظور ہے کہ کسی کو بھی آپ کی ذات سے ظلم کا خوف اور ڈر نہیں ۱۲ اور ان کے ظالم ہونے کا سبب ہونا حاضر نہ ہو .... کے لیے ظاہر ہے کیونکہ جب مظلوم ہوتے ہیں تو مقدمہ لے آتے ہیں ۱۲

صفحہ ھذا

نزول الکلام ؎ قولہ وعد اللہ الذین الخ جب فقراء مہاجرین کفار کی ایذا دہی کے باعث مکہ معظمہ چھوڑ کر مدینہ طیبہ آرہے تب بھی مفسد کافروں نے چین نہ لینے دیا ہمیشہ قبائل عرب سے مل مل کر جنگ کی تیاریاں کرتے اور فتنہ انگیز پیغام دیکر ڈراتے اور دھمکاتے تھے اس خوف سے مہاجرین بہت دفعہ مسلح بہتھیار ہو جاتے تھے اسی خوف و ہراس کے وقت ایک دن کہنے لگے کہ دیکھیے ہمارے دن کب پھرینگے اور کس دن امن و عافیت کی زندگی میسر ہوا اس وقت یہ آیت خوش خبری میں تسلی دینے کے لیے نازل ہوئی کہ اب وہ وقت نزدیک آچکا ہے کہ سلطنت تمہاری ہی ہوگی ۱۲

توضیح الکلام

ع۵ قولہ و اقسموا باللہ الخ اس تنبیہ کے بعد وہ منافقین قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اگر آپ ہم کو وطن سے نکل جانے کا بھی حکم دیں گے تو ہم اس کی تعمیل کریں گے مطلب یہ تھا کہ ہم لوگ دل سے فرمانبردار ہیں اس کی تردید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ان سے کہہ دیجیو جھوٹی قسمیں کھاتے ہو وطن سے نکلنے کا حکم کوئی نہیں دیتا دستور کے مطابق عبادت اور اطاعت تمکو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے اس پر قائم رہو اور اس پر بھی قائم نہ رہوگے تو رسول کا کچھ نہیں اس کا کام تو احکام پہونچانا تھا سو پہونچا چکا اب اس کا بار تم ہی پر ہے ۱۲

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ لَا تَحْسَبَنَّ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ

الْمَصِيْرُ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ

اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ

قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ

وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى

بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

ع ۷ ۱۳

نزول الکلام

سلہ قولہٗ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ ایک بار سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت عمرؓ کے بلانے کے لیے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو ٹھیک دوپہر کے وقت بھیجا تو مدلج بن عمرو بلا اجازت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ میں داخل ہو گیا اتفاق ایسا ہوا کہ اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے ملاعبت میں مشغول تھے اس لیے بلا تامل غلام کا ایسے وقت اندر چلا آنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت ہی برا معلوم ہوا اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ الٰہ العالمین اسطرح غلاموں کے اندر چلے آنے کی ممانعت کا حکم فرما دے حضرت عمر کی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ اور دوسری روایت میں ہے کہ زینب بنت مرثد کا غلام ایسے وقت میں آ جاتا تھا جس وقت آنا اُن کو ناگوار ہوتا تھا انھوں نے اس کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اس پر یہ آیت اُتری ۱۲ معالم التنزیل

توضیح الکلام

سلہ قولہٗ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ الخ یعنی یہ اوقات چونکہ عادۃً تنہائی اور آرام کے ہیں اور ان میں اکثر آدمی بے تکلفی سے رہتے ہیں اس لیے اپنے غلاموں اور نابالغ بچوں کو سمجھا دو کہ بے اطلاع اور بے اجازت لیے ہوئے تمھارے پاس نہ آیا کریں اور وجہ اس حکم کی وہی ہے کہ استیذان (اجازت لینے) کا حکم پہلے ہو چکا ہے ۱۲ سلہ قولہٗ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ الخ حنفیہ کے مسلک کے مطابق اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ غلام تو تمھارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں نہ کہ عورتوں کے پاس کیونکہ غلام کا حکم غیر محرم مرد کا سا ہے اور لونڈیاں کے ہیں نہیں اس لیے انھیں عورتوں کے پاس بھی اور اسی طرح نابالغ بچے سب جگہ آتے جاتے ہیں پس ہر وقت اجازت لینے میں بہت بڑی دقت ہے اور چونکہ اوقات پردہ کے اعضاء مستورہ کو چھپائے رکھنا کچھ مشکل نہیں پس مرد کو تو یہ چاہیے کہ غلام کے سامنے ناف سے زانو تک چھپائے رکھے اور اس چھپانے میں کوئی دشواری نہیں لہٰذا انکا بلا اجازت آنا درست ہوا اور نابالغ بچہ کے سامنے مرد صرف زانو سے ناف تک اور عورت باستثنار مواقع زینت کے سب چھپائے رکھے یہ بھی دشوار نہیں اور ہر وقت

بقیہ آئندہ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا

جاننے والا حکمت والا ہے اور بیٹھ رہنے والیاں عورتوں میں سے وہ جو نہیں امید رکھتیں نکاح کی

جاننے والا حکمت والا ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو (کسی کے) نکاح (میں آنے) کی کچھ امید نہ رہی ہو

فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ

پس نہیں اوپر ان کے گناہ یہ کہ اتار رکھیں کپڑے اپنے نہ ظہور کرنے والیاں

ان کو (البتہ) اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے اتار رکھیں بشرطیکہ زینت (کے مواقع) کا اظہار نہ کریں

بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ساتھ بناؤ کے اور اگر بچیں اس سے بہتر ہے واسطے ان کے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

اور (ہر چند کہ بوڑھیوں کو منہ کھولنے کی اجازت ہے لیکن اگر) اس سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے اور زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سنتا ہے (سب کچھ) جانتا ہے

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى

نہیں اوپر اندھے کے تنگی اور نہ اوپر لنگڑے کے تنگی اور نہ اوپر

نہ تو اندھے آدمی کیلئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ لنگڑے آدمی کے لیے کچھ مضائقہ ہے اور نہ بیمار کے لیے

الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ

بیمار کے تنگی اور نہ اوپر آپس تمہارے کے یہ کہ کھاؤ تم گھروں اپنوں سے

کچھ مضائقہ ہے اور نہ خود تمہارے لیے اس بات میں (کچھ مضائقہ ہے) کہ تم اپنے گھروں سے (جن میں بی بی اور اولاد کے گھر بھی آ گئے) کھانا کھاؤ

أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ

یا گھروں باپوں اپنے کے سے یا گھروں ماؤں اپنی کے سے یا گھروں بھائیوں اپنے کے سے یا

یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا

بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ

گھروں بہنوں اپنی کے سے یا گھروں چچاؤں اپنے کے سے یا گھروں پھوپھیوں اپنی کے سے یا

اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا

بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ

گھروں ماموؤں اپنے کے سے یا گھروں خالاؤں اپنی کے سے یا جن کے کہ مالک ہوئے ہو کنجیوں اس کی کے

اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں

أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ

یا آشناؤں اپنے کے سے نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ کھاؤ اکٹھے یا

یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (پھر اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب مل کر کھاؤ یا

أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً

متفرق پس جس وقت کہ داخل ہو تم گھروں میں پس سلام بھیجو اوپر آپس اپنے کے دعا مقرر کی ہوئی

الگ الگ (کھاؤ) پھر (یہ بھی معلوم رکھو کہ) جب تم اپنے گھروں میں جانے لگا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کر لیا کرو (جو کہ) دعا کے طور پر (ہے اور)

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ

نزدیک خدا کے سے برکت والی پاکیزہ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں

جو خدا کی طرف سے مقرر ہے (اور) برکت والی عمدہ چیز ہے (خدا تعالیٰ نے جس طرح یہ احکام بتلائے) اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے (اپنے) احکام فرماتا ہے

بقیہ ص ۴۹۹

اجازت لینے کس وقت ہے کیونکر بچہ کی آمد و رفت بھی بہت ہے اور اس کی علت بھی ظاہر ہے کہ اس میں پردہ کی کوئی علت نہیں اور ان تین وقتوں کے سوا بھی اگر کوئی عارض مانع ہو تو بھی استیذان واجب ہوگا تو ان ہی تین وقت کی تخصیص عادت کے اعتبار سے ہے کہ عادۃً ان اوقات میں پردہ کی حاجت ہوتی ہے ۱۲

صفحہ ھٰذا

نزول الکلام

لہ قولہ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ الخ بہت مرتبہ کوئی شخص لولے لنگڑے اپاہج کو کھانا کھلانے بلاتکلف اپنے قرابتی خالہ ماموں کے گھر لے جاتا تو وہ اپاہج اسکو برا سمجھتے کہ یہ لوگ تو ہم کو دوسروں کے گھروں میں لے جایا کرتے ہیں تو اس کی اجازت میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول فی اسباب النزول۔

اور درمنثور میں یہ روایت منقول ہے کہ پہلے اہل مدینہ میں اہل عرب کی عادت کے مطابق کھانے پینے کے بارہ میں بہت بے تکلفی تھی کہ میں نے تمہارے گھر کھا لیا تم نے میرے گھر کھا لیا بلکہ کبھی دوسرے محتاج غریبوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے اور کسی عزیز و قریب یا دوست کے گھر اس کو بھی کھلا دیتے چونکہ اس بے تکلفی میں لوگ حد سے بڑھ گئے تھے کہ کبھی ظلم اور اتلاف حق کی بھی نوبت آ جاتی تھی لہذا اس افراط سے باز رکھنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ الخ اس آیت کو سنکر صحابہؓ ڈر گئے اور بہت ہی کوشش کے ساتھ اس میں احتیاط برتنے لگے کہ جن کی یقینی رضامندی معلوم تھی اور وہاں شرعاً بھی ممانعت نہ تھی تو بھی اذن صریح نہ ہونے کے سبب احتیاط کرتے تھے اور کسی کے گھر نہ کھاتے تھے اسی طرح محتاج معذور اندھے لنگڑے بیمار ایسے موقعوں پر جانے سے پرہیز کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ اس شخص کو دوسرے کے گھر لے جا کر کھلانے کا کیا حق ہے اور لوگ خاص کر ان معذوروں کے ساتھ کھانے میں اس وجہ سے احتیاط کرتے تھے کہ مثلاً اندھے کو نظر آتا نہیں ممکن ہے کہ کوئی اچھا لقمہ ہم کھا لیں اور اس کے ہاتھ ویسا لقمہ نہ آوے۔ اور لنگڑا مثلاً تکلف کر کے بیٹھتا ہے لہذا اس کو کھانا کھانے میں بھی تکلف ہو گا یا مجمع کھانا شروع کر دے اور لنگڑے کو دسترخوان پر آنے میں کچھ دیر ہو اور کچھ حصہ سے وہ محروم رہ جائے علیٰ ہذا القیاس بیمار بقیہ آئندہ

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

تو کہ تم سمجھو سوائے اس کے نہیں کہ مسلمان وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور

تاکہ تم سمجھو (اور عمل کرو) پس مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان

رَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى

رسول اس کے کے اور جس وقت کہ ہوں ساتھ اس کے اوپر کام جمع کرنے والے کے نہ جاویں یہاں تک کہ

رکھتے ہیں اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام پر ہوتے ہیں جس کے لیے مجمع کیا گیا ہے (اور اتفاقاً وہاں سے جانیکی ضرورت پڑتی ہے)

يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اذن لے لیویں پیغمبر سے تحقیق وہ لوگ کہ اذن مانگتے ہیں تجھ سے یہ لوگ وہی ہیں کہ

تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں نہیں جاتے (اے پیغمبر) جو لوگ آپ سے (ایسے مواقع پر) اجازت لیتے ہیں پس وہی اللہ پر

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ

ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے پس جس وقت کہ اذن مانگیں تجھ سے واسطے بعضے کام اپنے کے

اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں تو جب یہ (اہل ایمان لوگ) ایسے مواقع پر اپنے کسی (ضروری) کام کیلئے آپ سے (جانیکی) اجازت طلب کریں

فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

پس حکم دے واسطے اس شخص کے کہ چاہے تو ان میں سے اور بخشش مانگ واسطے ان کے اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا

تو ان میں سے جس کے لیے آپ چاہیں اجازت دیدیا کریں اور (اجازت دیکر بھی) آپ انکے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجیے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ

مہربان ہے مت مقرر کرو پکارنا پیغمبر کا درمیان اپنے جیسا پکارنا بعضے تمہارے کا ہے

مہربان ہے تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا (معمولی بلانا) مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو

بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ

بعضوں کا تحقیق جانتا ہے اللہ ان لوگوں کو کہ چھپ کر نکل جاتے ہیں تم میں سے نظر بچا کر

بلا لیتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (خوب) جانتا ہے جو (دوسرے کی) آڑ میں ہو کر تم میں سے (مجلس نبوی سے) کھسک جاتے ہیں

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ

پس چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ کہ جو مخالفت کرتے ہیں حکم اس کے سے اس سے کہ پہونچ جاوے ان کو فتنہ

سو جو لوگ اللہ کے حکم کی (جو کہ بواسطہ رسول کے پہنچا ہے) مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر دنیا میں کوئی آفت (نہ آن پڑے)

اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

یا پہونچ جاوے ان کو عذاب درد دینے والا خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں

یا ان پر (آخرت میں) کوئی دردناک عذاب نازل (نہ) ہو جائے (اور یہ بھی) یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں (موجود) ہے سب

وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ

اور زمین کے ہے تحقیق جانتا ہے جو کچھ کہ ہو تم اوپر اس کے اور جس دن کہ پھیرے جاویں گے

خدا ہی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت کو بھی جانتا ہے جس پر تم (اب) ہو اور اللہ تعالیٰ اس دن کو بھی (جانتا ہے) جسمیں جب اسکے پاس

اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

طرف اس کی پس خبر دے گا ان کو ساتھ اس چیز کے کہ کیا ہے اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

(دوبارہ زندہ کرکے) لائے جاوینگے پھر وہ ان سب کو جتلا دے گا جو جو کچھ انھوں نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ (تو) سب کچھ جانتا ہے

بقیہ صفحہ ۵۰۰

کم کھاتا ہے اس لیے اس تنگی کو دور کرنے کے لیے یہ آیت اُتری ۱۲ اور روح المعانی میں یہ روایت بھی لکھی ہے کہ یہ معذور لوگ اس وجہ سے ساتھ کھانے میں حرج سمجھتے تھے کہ شاید تندرست لوگ ہمارے ساتھ کھانے سے نفرت کریں ۱۲ اور ہو سکتا ہے کہ یہ سب شان نزول صحیح ہوں کیونکہ ایک دوسرے کے معارض نہیں ہے ۱۲

ع ۴ / ۱۴

صفحہ ھذا

نزول الکلام

۱؎ قولہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الخ دشمنوں سے حفاظت کرنے کی غرض سے جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جان نثار مسلمانوں کے ساتھ مل کر مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودنی شروع کی تو منافق لوگ اوّل تو آتے ہی تھے الکساتے ہوئے اور اوپر سے یہ حرکت کرتے تھے کہ دکھاوے کے لیے ذرا سا کام کیا اور بلا اطلاع ادھر ادھر کھسک گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے فدائی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جان توڑ کر محنت کرتے تھے اور پوری جانکاہی سے پتھر اور کنکر زمین سے کھود کھود کر باہر ڈال رہے تھے البتہ جب کسی وقت کوئی واقعی سخت ضرورت پیش آتی تھی تو اس وقت آقائے نامدار سے اجازت لیکر ہو آتے تھے ان سچے مسلمانوں کی خوشخبری میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول اور دوسری روایت اس کے شان نزول میں ابو داؤد نے اپنے مراسیل میں نقل کی ہے کہ جمعہ اور عید وغیرہ میں جب کسی مسلمان کو کوئی ضرورت پیش آتی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر جاتا اور اگر آپ خطبہ میں ہوتے تو انگلی کے اشارہ سے اجازت لے لیتا اور جب وہ مسلمان اجازت سے کسی جگہ جانے لگتا تو کوئی کوئی منافق بلا اجازت ساتھ میں کھسک جاتا کیونکہ منافقوں کو نماز اور خطبہ گراں معلوم ہوا کرتا تھا ۱۲ ۲؎ قولہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ الخ بعض لوگ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دیتے تو یا محمدؐ یا ابا القاسم کے لفظ سے پکار لیتے تھے اس کی ممانعت میں یہ آیت اُتری ۱۲ ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطریق ضحاک اس کو نقل کیا ہے ۱۲

ع ۳ / ۹ / ۱۵

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فرقان مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

کلما تہا ۹۰۶ حروفہا ۳۹۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ

بہت برکت والا ہے جس نے اُتارا قرآن اوپر بندے اپنے کے تو کہ ہووے واسطے عالموں کے

بڑی عالیشان ذات ہے جس نے یہ فیصلہ کی کتاب (یعنی قرآن) اپنے بندہ خاص (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل فرمائی تاکہ وہ (بندہ) تمام دنیا جہان والوں کیلئے

نَذِيْرَا ۙ○ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا

ڈرانے والا وہ جو واسطے اس کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہ پکڑی اولاد

ڈرانے والا ہو ایسی ذات جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت حاصل ہے اور اس نے کسی کو (اپنی) اولاد قرار نہیں دیا

وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ

اور نہیں ہے واسطے اس کے شریک بیچ بادشاہی کے اور پیدا کیا ہر چیز کو پس اندازہ کیا اس کو

اور نہ کوئی اس کا شریک ہے حکومت میں اور اس نے (حکمتوں میں سے) ہر (موجود) چیز کو پیدا کیا پھر سب کا الگ الگ انداز رکھا اور (باوجود حق تعالیٰ کے

تَقْدِيْرًا ○ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ

اندازہ کرنا اور پکڑے ہیں سوائے اس کے معبود کہ نہیں پیدا کرتے کچھ اور وہ

ایسے یکتا ہونیکے) ان مشرکین نے خدا (کی توحید) کو چھوڑ کر اور ایسے معبود قرار دیے ہیں جو کسی چیز کے خالق نہیں اور (بلکہ) وہ خود

يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ

پیدا کیے جاتے ہیں اور نہیں مالک واسطے جان اپنی کے ضرر اور نہ نفع کے اور نہ اختیار میں رکھتے

مخلوق ہیں اور خود اپنے لیے نہ کسی نقصان (کے دفع کرنے) کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی نفع کے حاصل کرنے کا اور نہ کسی کے

مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ

موت کو اور نہ زندگی کو اور نہ پھر اٹھنے کو اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے نہیں

مرنیکا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی کے جینے کا اور نہ کسی کو (قیامت میں) دوبارہ جلانے کا۔ اور کافر (یعنی مشرک لوگ قرآن کے بارے میں) یوں کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) کچھ بھی نہیں

اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚۛ فَقَدْ جَاۗءُوْ

مگر طوفان کہ باندھ لیا ہے اسکو اور مدد کی ہے اس کی اوپر اس کے قوم اور نے پس تحقیق لائے

نرا جھوٹ ہے جس کو ایک شخص (یعنی پیغمبر) نے گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس (گھڑت) میں اسکی امداد کی ہے سو یہ لوگ بڑے

ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚۛ○ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى

ظلم اور جھوٹ اور کہا انہوں نے یہ کہانیاں ہیں پہلوں کی کہ لکھ لیا ہے ان کو پس وہ پڑھی جاتی ہیں

ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔ اور یہ (کافر) لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آئی ہیں جن کو اس شخص

عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي

اوپر اس کے صبح اور شام کہہ اتارا ہے اس کو اس شخص نے کہ جانتا ہے بھید کو بیچ

پھر وہ ان مضامین اسکو صبح و شام پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ آپ (اس کے جواب میں) کہہ دیجیے کہ اس (قرآن) کو تو اس ذات نے اتارا ہے جسکو سب چھپی

خواص الکلام

سورۂ فرقان اگر اس کو تین بار لکھ کر باندھ لے تو کوئی موذی جانور اژدہا وغیرہ ایذا نہ پہونچاوے اور اگر شریر لوگوں کے درمیان جا پہونچے تو ان کا مجمع متفرق ہو جائے اور کوئی شورہ ان کا درست نہ ہونے پاوے ۱۲ اور اس سورۃ کو خواب میں پڑھنا دلیل ہے کہ وہ شخص حق کو درست اور باطل کو برا جانتا ہے ۱۲

توضیح الکلام

لہ قولہ تبٰرک الذی الخ اس میں مشرکوں کے رسالت کے بارہ میں اس شبہ کا جواب ہے کہ خدا تعالیٰ کو کیا غرض ہے جو اس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی دوسرے اگر نازل ہی کرنا تھا تو اپنے کسی اس بابرکت شخص پر نازل کرنا تھا جس کو اس نے اپنی سلطنت کے اختیارات دے رکھے ہیں جیسا کہ ہمارے معبودلات و منات یا ملائکہ وغیرہ تیسرے یہ کہ اس قرآن سے فائدہ کیا ان سب باتوں کا جواب ان آیتوں میں دیئے ہیں پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ تبٰرک الذی الخ یعنی اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا ہے کہ بندوں کو خیر اور بھلائی پہنچانا اسی کا کام ہے تو اس نے بندوں کو بھلائی پہونچانے اور سعادت دارین تک پہنچانے کے لیے اپنے ایک بندہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر حق و باطل میں فرق کرنیوالی کتاب نازل کی اس میں ضرورت نزول قرآن کی طرف بھی اشارہ ہوگیا کہ لوگوں کے عقائد باطلہ دور کرنے اور عقائد حقہ پیدا کرنے کے لیے اس کا نزول ہوا ۱۲

مع ۱۰

سہ قولہ لیکون للعٰلمین الخ اس میں کفار کے تیسرے شبہ کا تفصیلی جواب ہے کہ اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ سب جہان کے لوگوں کو ہشیار کردے کہ تمہارے ان عقیدوں اور ان فعلوں کے دنیا و آخرت میں یہ سب مصیبتیں پیش آنیوالی ہیں ان سے الگ رہو اس زمانہ میں عرب، ہند، روم، شام سب ملکوں میں کفر و شرک کے دریا طغیانی پر تھے اس لیے سب کا نذیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا اس سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل عالم کے نبی ہیں انسانوں کے علاوہ جنات کے بھی ۱۲

سہ قولہ الذی لہ ملک السمٰوٰت الخ اس میں کفار کے دوسرے شبہ کا جواب ہے کہ جب وہ خدا اس قدر با اختیار ہے کہ آسمان و زمین بھی اس کے قبضہ و تحت تصرف بقیہ آئندہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا

آسمانوں کے اور زمین کے ہے تحقیق وہ ہے بخشنے والا مہربان اور کہا انھوں نے کیا ہے اس

آسمانوں میں ہو یا زمین میں خبر ہے، واقعی اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اور یہ (کافر) لوگ (رسول اللہ صلعم کی نسبت) یوں کہتے ہیں کہ

الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ اُنْزِلَ

پیغمبر کو کہ کھاتا ہے کھانا اور چلتا ہے بیچ بازاروں کے کیوں نہ اتارا گیا

اس رسول کو کیا ہوا کہ وہ (ہماری طرح) کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے پاس کوئی

اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ○ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ

طرف اس کی فرشتہ پس ہوتا ساتھ اس کے ڈرانے والا یا ڈالا جاوے طرف اس کی گنج یا ہووے

فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا کہ وہ اس کے ساتھ رہ کر ڈراتا یا اس کے پاس غیب سے کوئی خزانہ آپڑتا یا اس کے پاس کوئی

لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

واسطے اس کے باغ کہ کھاوے اس میں سے اور کہا ظالموں نے نہیں پیروی کرتے تم مگر ایک مرد

(غیبی) باغ ہوتا جس سے یہ کھایا کرتا اور (ایمانداروں سے) یہ ظالم یوں (بھی) کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک مسلوب العقل آدمی کی راہ پر

مَّسْحُوْرًا ○ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

جادو کیے گئے کی دیکھ کیونکر بیان کیں انھوں نے واسطے تیرے مثالیں پس گمراہ ہوئے پس نہیں

چل رہے ہو۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھیے تو یہ لوگ آپ کے لیے کیسی عجیب عجیب باتیں بیان کر رہے ہیں سو (ان خرافات سے) وہ (بالکل) گمراہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ○ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ

پا سکتے راہ بہت برکت والا ہے وہ شخص کہ اگر چاہے کرے واسطے تیرے

ہو گئے پھر وہ راہ نہیں پا سکتے۔ وہ ذات بڑی عالیشان ہے کہ اگر وہ چاہے تو آپ کو (کفار سے) اس (فرمائش) سے

خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ

بہتر اس سے باغ کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں اور کرے واسطے تیرے

(بھی) اچھی چیز دیدے یعنی بہت سے غیبی باغات جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں اور آپ کو بہت سے

قُصُوْرًا ○ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

محل بلکہ جھٹلاتے ہیں قیامت کو اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے اس شخص کے کہ جھٹلاتا ہے قیامت کو

محل دیدے۔ بلکہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھ رہے ہیں اور (انجام اس کا یہ ہوگا کہ) ہم نے ایسے شخص کے لیے جو قیامت کو جھوٹ سمجھے

سَعِيْرًا ○ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ

دوزخ جب دیکھے گی ان کو مکان دور سے سنیں گے واسطے اس کے غصہ کھانا اور

دوزخ تیار کر رکھی ہے وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ (دور ہی سے) اس کا جوش و خروش سنیں گے۔ اور وہ لوگ جب

زَفِيْرًا ○ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ

چلانا اور جب ڈالے جاویں گے اس میں سے مکان تنگ میں جکڑے ہوئے پکاریں گے اس جگہ

وہ اس (دوزخ) کی کسی تنگ جگہ میں ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیے جاویں گے تو وہاں موت موت

ثُبُوْرًا ؕ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ○

ہلاک کو مت پکارو آج ہلاک ایک کو اور پکارو ہلاک بہت کو

پکاریں گے ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو

بقیہ صہ ٥٠٢

ہیں اس کی بڑائی اور بزرگی میں کسی کو کچھ تھوڑا سا حصہ بھی ملا ہوا نہیں ہے تو پھر کسی کو کیا حق ہے کہ وہ اس کے اپنے کسی بندے پر کلام نازل کرنے پر کوئی اعتراض کر سکے اسمیں ضمنًا مسئلہ توحید پر بھی استدلال ہو گیا ۱۲

صفحہ ھذا

توضیح الکلام

لہ قولہ اِلَیْہِ مَلَکٌ الخ قالوا مالِ ھٰذا الرسول سے یہاں تک جو شبہ کافروں کا تھا اسی شبہ کی تائید میں یہ بھی ایک شبہ ہے کہ اس کی تصدیق کے لیے کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا تاکہ اس کے ساتھ وہ بھی پیام پہونچاتا اور لوگوں کو یقین آجاتا ۱۲

ع قولہ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ الخ یہ کفار کا ایک اور طعن تھا کہ جب اس کے پاس نہ خزانہ غیبی ہے نہ باغ تو یہ دیوانہ ہے اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے اس جادو کے مارے ہوئے دیوانہ کے لوگ تابع ہو گئے ہیں اسکے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا الخ یعنی دیکھو یہ کمبخت آپ کو کیا کیا کہتے ہیں گمراہ ہیں راہ راست نہیں پا سکتے، آپ ان بیہودہ بکنے والوں کا کچھ خیال نہ کریں۔ اگر کوئی شبہ کرے کہ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ الخ سے تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو نہیں ہوا حالانکہ جادو کا ہونا آپ پر صحیح اور ثابت ہے جواب یہ ہے کہ کفار کے اس قول سے مقصد جادو کی نفی نہ تھی بلکہ نبوت کا انکار مقصود تھا جیسا کہ حصر سے معلوم ہوتا ہے اور نبوت کا انکار باطل بات ہے اور آپ پر جادو کا ہونا نہ ہونا مسکوت عنہ ہے آیت میں اس سے کوئی تعرض نہیں ہے ۱۲

ع ۹ ۱ ۱۶

ع قولہ دَعَوْا ثُبُوْرًا الخ بہت سی موتوں کو پکارنے کی وجہ یہ ہے کہ موت کو پکارنا مصیبت کے سبب سے ہوا کرتا ہے اور مصیبت کی اس روز کوئی انتہا نہ ہوگی اور ہر مصیبت موت کے پکارنے کو چاہتی ہے تو پکاریں بھی بے انتہا ہوئیں ۱۲ اگر کوئی شبہ کرے کہ اِذَا رَاَتْھُمْ الخ سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دوزخ میں دیکھنے کی قوت ہے اور بعض دوسرے نصوص سے بھی ظاہرًا اس میں ادراک کا وجود معلوم ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے کہ اس کو ایسا ادراک یا اس کو دیکھنے کی قوت عطا فرما دے ۱۲

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ

کہہ کیا یہ بہتر ہے یا بہشت ہمیشہ رہنے کی کہ وعدہ دیے گئے ہیں پرہیزگار ہے

آپ (انکو یہ مصیبت سنا کر) کہیے کہ (یہ بتلاؤ کہ) کیا یہ (مصیبت کی حالت) اچھی ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کی جنت (اچھی ہے) جس کا خدا سے ڈرنے والوں سے وعدہ کیا گیا ہے

لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ

واسطے انکے بدلہ اور جگہ پھر جانے کی۔ واسطے انکے ہے بیچ اس کے جو کچھ چاہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہے

کہ وہ انکے لیے انکی طاعت کا صلہ ہے اور انکا (آخری) ٹھکانا (اور) انکو وہاں سب چیزیں ملیں گی جو کچھ وہ چاہیں گے (اور) وہ (اسمیں) ہمیشہ رہیں گے

عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ

اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ سوال کیا گیا اور جس دن اکٹھا کریگا ان کو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہیں

یہ ایک وعدہ ہے جو آپ کے رب کے ذمہ ہے اور قابل درخواست ہے اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کو اور جن کو وہ لوگ خدا کے سوا پوجتے تھے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِىْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ

سوائے خدا کے پس کہے گا کیا تم نے گمراہ کیا بندوں میروں کو ان کو یا

ان (سب) کو جمع کرے گا پھر (ان معبودین سے) فرمادے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خود ہی)

هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِىْ لَنَآ اَنْ

وہی بہک گئے راہ سے کہیں گے پاکی ہے تجھ کو نہیں تھا لائق ہم کو یہ کہ

راہ (حق) سے گمراہ ہوگئے تھے۔ وہ (معبودین) عرض کریں گے کہ معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے

نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

پکڑیں ہم سوائے تیرے کارساز ولیکن فائدہ دیا تو نے ان کو اور باپوں ان کے کو یہاں تک کہ

سوا اور کارسازوں کو تجویز کریں۔ ولیکن آپ نے تو ان کو اور ان کے بڑوں کو خوب آسودگی دی یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد کو

نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ

بھول گئے یاد تیری اور ہوئے قوم ہلاک ہونے والی پس تحقیق جھٹلایا تم کو بیچ اس چیز کے کہ کہتے تھے تم

بھلا بیٹھے اور یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے (اس وقت اللہ تعالیٰ ان عابدین کو اظہار جواب کرنے کیلیے فرمادیگا کہ) تمہارے ان معبودوں نے تو تمکو تمہاری باتوں میں

فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ

پس نہیں کر سکتے نہ عذاب کو پھیر دینا اور نہ مدد دینا اور جو کوئی ظلم کرے گا تم میں سے

جھوٹا ٹھہرا دیا سو (اب) تم نہ تو خود (عذاب کو) ٹال سکتے ہو اور نہ (کسی دوسرے کیطرف سے) مدد دیے جاسکتے ہو اور جو تم میں ظالم (یعنی مشرک) ہوگا

نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

چکھادیں گے ہم اس کو عذاب بڑا اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبر سب

ہم اس کو بڑا عذاب چکھادیں گے اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے سب

اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا

مگر تحقیق وہ البتہ کھاتے تھے کھانا اور چلتے تھے بیچ بازاروں کے اور کیا ہم نے

کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم کو (مجموعہ مکلفین) میں ایک کو دوسرے کے لیے

بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝ ع ٢

بعضوں تمہاروں کو واسطے بعضوں کے آزمایش آیا صبر کرتے ہو تم اور ہے پروردگار تیرا دیکھنے والا

آزمایش بنایا ہے کیا تم صبر کروگے (یعنی صبر کرنا چاہیے) اور آپ کا رب خوب دیکھ رہا ہے

توضیح الکلام

ف قولہ ءانتم اضللتم الخ مطلب یہ ہے کہ ان کافروں نے تمہاری عبادت کی وہ واقع میں گمراہی ہے تمہارے حکم اور تمہاری رضامندی سے کی تھی جیسا ان لوگوں کا خیال تھا کہ یہ معبود خوش ہوتے ہیں اور خوش ہو کر اللہ تعالیٰ سے شفاعت کریں گے یا اپنی فاسد رائے سے گھڑلی تھی ۱۲

ف قولہ ءاذ نبیا الخ یعنی ہم جب خدائی کو آپ کی ذات میں منحصر جانتے ہیں تو ہم شرک کرنے کا ان کو حکم یا اس پر رضامندی کیوں کرتے بلکہ یہ لوگ خود ہی گمراہ ہوئے اور گمراہ بھی ایسے نامعقول طور پر کہ شکر کے اسباب کو جو مال و متاع وغیرہ آپ کا دیا ہوا تھا کفر کے اسباب کر لیا یعنی اس مال و متاع کا اصلی تقاضا تو یہ تھا کہ منعم کو پہچان کر اس کا شکریہ ادا کرتے اس طرح کہ فرمانبردار رہتے اور اس سے آپ کا کیا بگاڑا یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے ۱۲

ف قولہ وما ارسلنا الخ یہاں سے ان کے شبہ کا شافی جواب دیا جاتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے پہلے جس قدر دنیا میں رسول آئے حضرت ابراہیم و اسحاق و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام وغیرہم کسی کے پاس بھی نہ خزانہ تھا نہ ایسا باغ نہ انکی تصدیق کے لیے ان کے ہمراہ فرشتہ رہتا تھا وہ دنیا میں کھانا بھی کھاتے تھے بازاروں میں خرید و فروخت کیلیے بھی جاتے تھے یعنی بشر اور غریب لوگ تھے رہ گئے دنیا کے تجملات اور امیری سو یہ تو ایک آزمائش کی چیز ہے کہ دیکھیں امیر و دولت مند شکر ادا کرتا ہے یا کفر و ناشکری اور غریب مفلس دنیا کی مصیبتوں پر برداشت کرتا ہے یا بے صبری سے کام لیتا ہے پس حق تعالیٰ نے کسی کو کچھ دیا اور کسی کو کچھ اسلیے آخر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے مسلمانو کیا صبر کرتے ہو یعنی تم کو صبر کرنا چاہیے اور تمہارا رب دیکھ رہا ہے آخرت میں اسکی جزا تم کو دیگا ۱۲ از معالم و کبیر و روح و مدارک و لباب وغیرہا

نزدل ازالکلام ف قولہ وما ارسلنا الخ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فاقہ کشی پر کفار قریش نے عار دلائی اور کہا کہ یہ محمد کیسے رسول ہیں جو ہماری طرح معاش کے محتاج اور روزی کے خواستگار اور طلبگار رہیں ہماری ہی طرح کاروبار کرتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے رنج و غم ہوا پس یہ آیت تسلی خاطر عاطر کے لیے نازل ہوئی

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا لَوْلَآ

اور کہا ان لوگوں نے کہ نہیں اُمید رکھتے ملاقات ہماری کی کیوں نہ
اور جو لوگ ہمارے سامنے پیش ہونیسے اندیشہ نہیں کرتے (بوجہ اسکے کہ اسکے منکر ہیں) وہ یوں کہتے ہیں

اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ

اُتارے گئے اوپر ہمارے فرشتے یا دیکھ لیویں ہم پروردگار اپنے کو تحقیق تکبر کیا اُنھوں نے بیچ
کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیں یہ لوگ اپنے دلوں میں اپنے کو بہت بڑا

اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰۗىِٕكَةَ لَا

جیوں اپنے کے اور سرکشی کی سرکشی بڑی جس دن دیکھیں گے فرشتوں کو نہیں
سمجھ رہے ہیں اور یہ لوگ حد (انسانیت) سے بہت دور نکل گئے ہیں جس روز یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اُس روز

بُشْرٰى يَوْمَىِٕذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَ

خوشی اس دن گنہگاروں کو اور کہیں گے بند کیے جاویں بند کیے جانا اور
مجرموں (یعنی کافروں) کے لیے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے کہ پناہ ہے پناہ ہے ہم (اُس روز)

قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاۗءً مَّنْثُوْرًا ۝

آئے ہم طرف اُس چیز کی کہ کیے تھے اُنھوں نے سب کاموں سے پس کیا ہم نے اس کو ریت پراگندہ
ان کے (یعنی کفار کے) ان (نیک) کاموں کی طرف جو کہ وہ (دنیا میں) کرچکے تھے متوجہ ہونگے سو ہم اسکو ایسا کردیں گے جیسے پریشان غبار

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَىِٕذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝

رہنے والے بہشت کے اُس دن بہتر ہیں ٹھکانے میں اور بہتر ہیں جگہ دوپہر کاٹنے میں
(البتہ) اہل جنت اُس روز قیام گاہ میں بھی اچھے رہیں گے اور آرام گاہ میں بھی خوب اچھے ہوں گے

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاۗءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ تَنْزِيْلًا ۝

اور جس دن کہ پھٹ جاوے گا آسمان ساتھ بدلی کے اور اُتارے جاویں گے فرشتے اُتارے جانے کر
اور جس روز آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جاوے گا اور فرشتے (زمین پر) بکثرت اُتارے جاویں گے

اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذِۨ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَي

بادشاہی اس دن ثابت ہے واسطے رحمٰن کے اور ہوگا وہ دن اوپر
(اور) اُس روز حقیقی حکومت (حضرت) رحمٰن (ہی) کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر

الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰي يَدَيْهِ يَقُوْلُ

کافروں کے سخت اور جس دن کہ کاٹ کاٹ کھاوے گا ظالم اوپر دونوں ہاتھوں اپنے کے کہے گا
بڑا سخت دن ہوگا۔ اور جس روز ظالم (یعنی کافر آدمی غایت حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھاویگا (اور) کہے گا

يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ

اے کاش کہ پکڑتا میں ساتھ رسولؐ کے راہ اے وائے ہے مجھ کو کاش کہ
کیا اچھا ہوتا میں رسولؐ کے ساتھ دین کی راہ پر لگ لیتا۔ ہائے میری شامت (کہ ایسا نہ کیا اور) کیا اچھا ہوتا

لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ

نہ پکڑتا فلانے کو دوست البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھ کو قرآن سے پیچھے
کہ میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا اُس (کمبخت) نے مجھ کو نصیحت آئے پیچھے

توضیح الکلام

ـلـه قولہ وَقَالَ الَّذِيْنَ الخ یہاں سے منکروں کا ایک اور شبہ بیان کرکے اس کا جواب دیتے ہیں کہ جن کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں یہ نہیں سمجھتے کہ مرکر اللہ تعالےٰ کے سامنے جانا ہے کیونکہ ایسی باتیں وہی کیا کرتے ہیں ایماندار و نکی تو مجال کیا ہے کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس کیوں آتے ہیں یا ایسا ہوتا کہ ہم خدا کو دیکھ لیتے پھر اس سے خود پوچھ لیتے کہ یہ تیرا رسول ہے کہ نہیں یا وہ فرشتے یا خدا ہم سے خود ہی فرما دیتا کہ واقعی ان کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات ہوتی تو ہم بھی تصدیق کرتے خدا تعالےٰ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے دلوں میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں کیونکہ یہ اپنے آپ کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ فرشتے ان پر نازل ہوں یا یہ حق تعالےٰ کو دیکھیں ۱۲

ـلـه قولہ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا الخ یعنی خاصکر رویت باری تعالےٰ کی فرمایش میں تو یہ لوگ حد انسانیت سے بھی بہت دور نکل گئے ہیں کیونکہ انسانوں اور فرشتوں میں تو کچھ دور کی شرکت بھی ہے مثلاً دونوں ایک خالق کے مخلوق ہیں لیکن حق تعالےٰ کے ساتھ تو کسی بات میں شرکت ہی نہیں اور فرشتوں کے دیکھنے کی درخواست میں بھی گو ان کی سرکشی پائی جاتی تھی اس لیے کہ فرشتے مخصوص لوگوں کے پاس آیا کرتے ہیں جنکی روحانیت انکے قریب قریب پہونچ گئی ہو اور وہ صرف انبیاء علیہم السلام ہیں مگر خدا تعالےٰ کے دیکھنے کی درخواست میں سرکشی حد سے بڑھ گئی چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۱۲

نزول الکلام

ـلـه قولہ وَيَوْمَ يَعَضُّ الخ عقبہ بن ابی معیط نے ایک بار لوگوں کی دعوت کی اس میں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بلایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو تیرا کھانا اسوقت تک ہرگز بھی نہ کھاؤں گا جبتک تو مسلمان نہو اس پر عقبہ ایمان لے آیا اور کلمہ پڑھ لیا غرض اس کے دوست ابی بن خلف کو جو اسکی خبر ملی تو فوراً عقبہ کے پاس آیا اور بولا کہ اے عقبہ میری تیری دوستی ختم ہوگئی جبتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ کریگا اس وقت تک میرا تجھ سے تعلق کچھ نہیں اس گفتگو کا اخیر انجام یہ ہوا کہ عقبہ ابی کے اغوا سے مرتد ہوگیا اُس کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم التنزیل

اِذْ جَآءَنِیْؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ وَ قَالَ

آئی تھی میرے پاس اور ہے شیطان آدمی کو ہلاکی میں سونپنے والا اور کہا

بہکا دیا (اور ہٹا دیا) اور شیطان تو انسان کو (عین وقت پر) مدد کرنے سے جواب دے ہی دیتا ہے اور (اس دن) رسول کہیں گے

الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ وَ

رسول نے اے رب میرے تحقیق قوم میری نے پکڑا ہے اس قرآن کو چھوڑا ہوا اور

اے میرے پروردگار میری (اس) قوم نے اس قرآن کو (جو کہ واجب العمل تھا) بالکل نظر انداز کر رکھا تھا اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ

اسی طرح کیا ہے ہم نے واسطے ہر نبی کے دشمن گنہگاروں میں سے اور کفایت ہے پروردگار تیرا

ہم اسیطرح (ہمیشہ) سے ہر نبی کے دشمن بناتے رہے ہیں (جو ولایت کرنے کو اور مدد کرنے کو) (مجرم لوگوں میں سے ہر بی کے دشمن بناتے رہے) یہ لوگ آپ سے عداوت کرتے ہیں

هَادِیًا وَّ نَصِیْرًا ۝ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ

ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے کیوں نہ اتارا گیا اوپر اس کے قرآن

آپ کا رب کافی ہے۔ اور کافر لوگ یوں کہتے ہیں کہ (ان پیغمبر) پر یہ قرآن دفعۃً واحدۃً کیوں نہیں نازل کیا گیا

جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ

اکٹھا ایک بار اسیطرح اتارا ہم نے تو کہ ثابت کریں ہم ساتھ اس کے دل تیرا اور تھم تھم کر پڑھا ہے اسکو

اس طرح (تدریجاً) اس لیے (ہمنے نازل کیا) ہے تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے آپکے دل کو قوی رکھیں اور (اسلیے) ہمنے اس کو بہت

تَرْتِیْلًا ۝ وَ لَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ

تھم تھم کر پڑھنا اور نہیں لاتے تیرے پاس کوئی مثل مگر لاتے ہیں ہم تیرے پاس حق کو اور بہت اچھا کھول کر

ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے۔ اور یہ لوگ کیسا ہی عجیب سوال آپکے سامنے پیش کریں مگر ہم (اس کا) ٹھیک جواب اور وضاحت میں بڑھا ہوا آپ کو

تَفْسِیْرًاؕ ۝ اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَۙ اُولٰٓىِٕكَ

بیان کرتے ہیں وہ لوگ کہ اکٹھے کیے جاویں گے اوپر منھوں اپنے کے طرف دوزخ کی یہ لوگ

عنایت کر دیتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جو اپنے منھوں کے بل جہنم کی طرف لیجائے جاویں گے یہ لوگ

شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا۠ ۝ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

بدتر مکان میں اور بہت بہکے ہوئے ہیں راہ میں اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور

جگہ میں بھی بدتر ہیں اور طریقہ میں بھی بہت گمراہ ہیں اور ہمنے بتحقیق موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی توریت) دی تھی اور

جَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ۝ۚۖ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ

کیا ہم نے ساتھ اس کے بھائی اس کے ہارونؑ کو وزیر بس کہا ہم نے جاؤ تم دونوں طرف اس قوم کی

ہمنے ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو (انکا) معین بنایا تھا پھر ہمنے (دونوں کو) حکم دیا کہ دونوں آدمی ان لوگونکے پاس جاؤ

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًاؕ ۝ وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا

کہ جھٹلایا ہے انھوں نے نشانیوں ہماری کو پس ہلاک کیا ہم نے ان کو ہلاک کرنا اور قوم نوحؑ کی کو جب

جنھوں نے ہماری (توحید کی) دلیلوں کو جھٹلایا ہے سو ہمنے ان کو (اپنے قہر سے) بالکل (ہی) غارت کر دیا اور قوم نوح کو بھی ہم ہلاک کر چکے ہیں جب

كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰیَةًؕ وَ اَعْتَدْنَا

جھٹلایا انھوں نے پیغمبروں کو غرق کیا ہم نے ان کو اور کیا ہم نے ان کو واسطے لوگوں کے نشانی اور تیار کیا ہم نے

انھوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمنے ان کو (طاعون سے) غرق کر دیا اور ہمنے ان کے واقعہ) کو لوگوں (کی عبرت) کیلئے ایک نشان بنا دیا۔ اور (آخرت میں) ہمنے

نزول الکلام

لہ قولہٗ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الخ ایک مرتبہ مشرکوں نے کہا کہ اچھا جس طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں اگر واقع میں سچے نبی ہیں تو اللہ پاک ان کو تھوڑی تھوڑی وحی نازل فرما کر بار بار تکلیف کیوں دیتا ہے ایکدم سارا قرآن کیوں نہیں نازل ہو گیا اسکے بارہ میں یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام

لہ قولہٗ وَقَالَ الَّذِیْنَ الخ یہ ان کا قرآن شریف پر ایک اور شبہ تھا کہ یہ تھوڑا تھوڑا اور وقتاً فوقتاً کیوں نازل ہوتا ہے ایک ہی دفعہ سب کیوں نہ نازل ہوا جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے اس طرح نازل کرنے میں چند حکمتیں ہیں جنکی طرف اجمالاً اس جملہ میں اشارہ فرمایا گیا ہے پہلی حکمت یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ لکھے پڑھے نہ تھے اگر ایکدم اتنی بڑی کتاب نازل ہوتی تو یاد کیسے رہتی لکھے ہوئے پر اعتماد نہ ہوتا لہذا کتب ماضیہ کی طرح اس میں بھی تحریف اور تبدیل ہوتی یا کسی حادثہ میں معدوم ہو جاتی تو بالکل صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی اور جب وہ تھوڑی تھوڑی نازل کی گئی تو حافظہ میں جمتی گئی اور ایسی یاد ہو گئی کہ اگر کتابت بالکل ہی نہ ہوتی تو اس کا صفحۂ ہستی سے مٹنا ممکن نہ تھا اور یہ ہی وجہ ہے کہ آج تک اس میں ایک نقطہ کا بھی فرق نہیں ہوا دوسری حکمت یہ ہے کہ سارے احکام اگر ایکبارگی نازل ہوتے تو قوم کو ان پر ثابت اور قائم رہنا بہت ہی دشوار ہوتا تیسری حکمت یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً نئے نئے حادثے پیش آتے رہتے تھے تو ہر حادثہ میں جبریل امین کا کلام الٰہی لے کر آنا آپ کے واسطے تقویت قلب کا باعث تھا چوتھی حکمت یہ تھی کہ ایک بارگی قرآن کریم نازل ہوتا تو کفار مقابلہ میں کہہ سکتے تھے کہ اتنی بڑی کتاب ہم کیونکر لا سکتے ہیں لیکن جب تھوڑا تھوڑا نازل ہوا اور کسی ٹکڑے کا بھی جواب نہ بن سکا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا دل قوی ہو گیا اور ان کا عذر جاتا رہا پانچویں حکمت یہ کہ حالت الہامی جو ایک عجیب حالت ہے تھوڑا تھوڑا نازل ہونے میں اخیر عمر تک جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل رہی جس سے آپ کے قلب مبارک میں تقویت رہی ۱۲

للظلمین عذابا الیما ۝ وعادا وثمودا واصحب الرس و

واسطے ظالموں کے عذاب درد دینے والا اور عاد کو اور ثمود کو اور رہنے والے کنوئیں کے کو اور

(ان) ظالموں کیلئے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے اور ہم نے عاد اور ثمود اور اصحاب الرس اور

قرونا بین ذلک کثیرا ۝ وکلا ضربنا له الامثال وکلا

قرنوں کو درمیان اس کے بہت کو اور ہر ایک کے واسطے بیان کیں ہم نے مثالیں اور ہر ایک کو

ان کے بیچ بیچ میں بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے (امم مذکورہ میں سے) ہر ایک (کی ہدایت) کے واسطے عجیب عجیب (یعنی موثر اور بلیغ)

تبرنا تتبیرا ۝ ولقد اتوا على القریة التی امطرت مطر

ہلاک کیا ہم نے ہلاک کرنے کر اور البتہ تحقیق آئے ہیں اوپر اس بستی کے کہ برسائی گئی ہے مینھ

مضامین بیان کئے۔ اور (جب نہ مانا تو) ہم نے سب کو بالکل برباد کر دیا اور یہ (کفار مکہ) اس بستی پر ہو کر گذرے ہیں جس پر بری طرح پتھر برسائے گئے

السوء افلم یکونوا یرونها بل کانوا لا یرجون نشورا ۝

برا کیا پس نہ تھے دیکھتے اس کو بلکہ تھے نہ اُمید رکھتے جی اُٹھنے کی

مراد قریہ قوم لوط کا ہے) سو کیا یہ لوگ اس کو دیکھتے نہیں رہتے۔ بلکہ یہ لوگ مر کر جی اُٹھنے کا احتمال ہی نہیں رکھتے (یعنی آخرت کے منکر ہیں)

واذا راوک ان یتخذونک الا هزوا اهذا الذی بعث

اور جس وقت کہ دیکھتے ہیں تجھ کو نہیں پکڑتے تجھ کو مگر ٹھٹھا کیا یہی ہے جس کو بھیجا

اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے تمسخر کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں) کہ کیا یہی ہیں جن کو خدا تعالے نے

الله رسولا ۝ ان کاد لیضلنا عن الهتنا لولا ان صبرنا

اللہ نے پیغمبر کر کر تحقیق نزدیک تھا کہ گمراہ کر دے ہمکو معبودوں ہمارے سے اگر نہ صبر کرتے ہم

رسول بنا کر بھیجا ہے اس شخص نے تو ہمکو ہمارے معبودوں سے ہٹا ہی دیا ہوتا اگر ہم ان پر (مضبوطی سے) قائم

علیها وسوف یعلمون حین یرون العذاب من اضل

اوپر ان کے اور البتہ جانیں گے جب دیکھیں عذاب کو کون شخص بہت گمراہ ہوا ہے

نہ رہتے اور (مرنے کے بعد) جلدی ہی ان کو معلوم ہو جاوے گا جب عذاب کا معائنہ کریں گے کہ کون شخص

سبیلا ۝ ارءیت من اتخذ الهه هوىه افانت تکون

راہ سے کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا اس نے معبود اپنا خواہش اپنی کو کیا پس ہوتا ہے تو

گمراہ تھا۔ اے پیغمبر آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے سو کیا آپ

علیه وکیلا ۝ ام تحسب ان اکثرهم یسمعون او

اوپر اس کے داروغہ کیا گمان کرتا ہے تو یہ کہ اکثر ان کے سنتے ہیں یا

اس کی نگرانی کر سکتے ہیں۔ یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں اکثر سنتے یا

یعقلون ان هم الا کالانعام بل هم اضل سبیلا ۝ الم

سمجھتے ہیں نہیں وہ مگر مانند چارپایوں کے وہ بہت بھولے ہوئے ہیں راہ کو کیا نہیں

سمجھتے ہیں یہ تو محض چوپاؤں کی طرح ہیں (کہ وہ بات کو نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں) بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ ہیں۔ (اے مخاطب) کیا تو نے

تر الى ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعله ساکنا ثم

دیکھا تو نے طرف رب اپنے کی کیونکہ پھیلاتا ہے سایہ کو اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اس کو تھما ہوا پھر

اپنے پروردگار کی اس قدرت پر نظر نہیں کی کہ اس نے سایہ کو کیونکر (دور تک) پھیلایا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو ایک حالت پر ٹھیرا یا ہوا رکھتا۔ پھر

توضیح الکلام

۵ قوله ان کاد لیضلنا الخ مطلب یہ ہے کہ یہ شخص رسول تو ہے نہیں کیونکہ اول تو رسالت کوئی چیز نہیں اور اگر کوئی چیز ہوتی بھی تو رسول کوئی رئیس ہوتا جس کی طرف دنیا کا میلان ہوتا دنیوی اعتبار سے اس کی عزت ہوتی البتہ یہ شخص جادو بیان ضرور ہے جس نے ہم کو ہمارے معبودوں سے ہٹا ہی دیا ہوتا اگر ہم مضبوطی سے ان پر جمے نہ رہتے یعنی ہم تو ہدایت پر ہیں اور یہ ہم کو گمراہ بنانا چاہتا تھا آگے خدا تعالیٰ ان کی تردید فرماتا ہے کہ ابھی اپنے منہ سے اپنے آپکو ہدایت پانے والا اور پیغمبر کو خلاف ہدایت جان رہے ہیں اور معاذ اللہ ان کو گمراہ اور گمراہ کن بتلا رہے ہیں مرنے کے بعد سب حال کھل جائیگا جس وقت عذاب کو دیکھیں گے کہ کون شخص گمراہ تھا وہ خود گمراہ تھے یا معاذ اللہ پیغمبر اس میں بھی اشارہ ہے جواب کی طرف کہ چونکہ صحیح دلیلوں سے ثابت ہے کہ نبوت مالداری کو مستلزم نہیں اس لیے اس بنا پر انکار کرنا محض گمراہی ہے مگر یہاں اپنی گمراہی اس وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی کہ وہ توجہ نہیں کرتے وہاں تو معاینہ ہی کریں گے اسلئے توجہ کی ضرورت ہی نہ پڑے گی یہ خلاصہ ہے سوف یعلمون حین یرون العذاب الخ کا ۱۲ ۵ قوله ام تحسب ان اکثرهم الخ مطلب یہ ہے کہ آپ ان لوگوں کی ہدایت نہ ہونے سے مغموم نہ ہوجیے کیونکہ آپ ان پر مسلط نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ انکو راہ پر لادیں اور نہ ہدایت کی ان سے توقع کیجیے کیونکہ یہ نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں اور اکثر کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ بعض کو عنایت ازلیہ سے خواہش کو اپنا معبود بنانے کے بعد ایمان کی توفیق ہوئی اور بعض باوجودیکہ سنتے اور سمجھتے تھے مگر مکابرہ کی وجہ سے ایمان نہ لاتے تھے ۱۲

ع ۱۰ / ۴ / ۲

نزول الکلام ۵ قوله ارءیت الخ مشرک لوگ لکڑی پتھر اور مٹی کی پوجا کیا کرتے تھے جب کبھی کوئی لکڑی خوبصورت دیکھی یا کوئی مٹی پتھر عمدہ پایا تو فوراً اس کو لے لیا اور اس کا بت بنا کر پوجنا شروع کر دیا پہلا پرانا بت چھوڑ دیا ان لوگوں کی شناعت اور قباحت حال بیان کرنے کیلئے یہ آیت اتری ۱۲ معالم التنزیل ۱۲

جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا

کیا ہم نے سورج کو اوپر اس کے نشانی پھر کھینچ لیا ہم نے اس کو طرف اپنی کھینچنا

ہم نے آفتاب کو اس (سایہ کی درازی اور کوتاہی) پر علامت مقرر کیا پھر ہم نے اس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ

يَّسِيرًا ۝ وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا

آہستہ آہستہ اور وہی ہے جس نے کیا واسطے تمہارے رات کو پردہ اور نیند کو آرام

سمیٹ لیا اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو راحت کی چیز بنایا

وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ

اور کیا دن کو وقت منتشر ہونے کا اور وہی ہے جس نے بھیجا باؤں کو خوشخبری دینے والیاں

اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ

بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۝ لِّنُحْیِۦَ

آگے مہربانی اپنی کے اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنے والا تو کہ زندہ کریں

(بارش کی امید دلا کر دل کو) خوش کر دیتی ہیں اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کرنے کی چیز ہے تاکہ اس کے ذریعہ کو

بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِىَّ كَثِيْرًا ۝

ساتھ اس کے شہر مردے کو اور پلاویں وہ پانی ان چیزوں میں سے کہ پیدا کیا ہم نے جانوروں کو اور آدمیوں کو بہت کو

مُردہ زمین میں جان ڈالدیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چارپایوں اور بہت سے آدمیوں کو سیراب کر دیں

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہم نے اسکو درمیان انکے تو کہ نصیحت پکڑیں پس انکار کیا اکثر لوگوں نے مگر کفر کرنا

اور ہم اس (پانی) کو (بقدر مصلحت) ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیتے ہیں تاکہ لوگ غور کریں سو چاہیے تھا کہ غور کر کے اس کا حق ادا کرتے لیکن) اکثر لوگ بے ناشکری کیے بدون

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

اور اگر چاہتے ہم البتہ بھیجتے ہم بیچ ہر ایک بستی کے ڈرانے والا پس مت کہا مان کافروں کا اور

اور اگر ہم چاہتے تو (آپکے علاوہ اسی زمانہ میں) ہر بستی میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے سو (اس نعمت کے شکریہ میں) آپ کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجئے اور

جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا

جھگڑا کران سے ساتھ اس کے جھگڑا بڑا اور وہ ہے جس نے ملائے دو دریا یہ

قرآن سے ان کا زور شور سے مقابلہ کیجئے (آگے پھر عود ہے دلائل توحید کی طرف) اور وہ ایسا ہے جس نے دریاؤں کو (صورةً) ملایا

عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ

میٹھا ہے پیاس بجھانے والا اور یہ کھاری ہے بھاتی جلانے والا اور کیا درمیان ان دونوں کے پردہ اور

جنمیں ایک (کا پانی) تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک (کا پانی) شور تلخ ہے اور ان کے درمیان میں (اپنی قدرت سے) ایک حجاب اور

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ

بند بندھا ہوا اور وہ ہے جس نے پیدا کیا پانی سے آدمی پس کیا واسطے اس کے

ایک مانع قوی رکھدیا اور وہ ایسا ہے جس نے پانی سے (یعنی نطفہ سے) آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو

نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ

نانا اور سسرال اور ہے پروردگار قادر اور عبادت کرتے ہیں سوائے

خاندان والا اور سسرال والا بنایا اور (اے مخاطب) تیرا پروردگار بڑی قدرت والا ہے۔ اور (باوجود اسکے) یہ (مشرک) لوگ (ایسے) خدا کو چھوڑ کر

توضیح الکلام

لہ قولہ ثم قبضنٰہ الینا الخ مطلب یہ ہے کہ جسوقت آفتاب افق مشرق سے برآمد ہوتا ہے تو ہر شے کا سایہ بہت لمبا ہوتا ہے پھر جوں جوں آفتاب اونچا ہوتا جاتا ہے ویسے ہی سایہ گھٹتا جاتا ہے یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کو ہر شے کا سایہ اُس کی جڑ میں آلگتا ہے پھر آفتاب کے مقابل دوسری جانب بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے شام کیوقت بالکل ناپید ہوجاتا ہے اور چونکہ اس کا ناپید ہونا محض قدرت الٰہیہ سے بلا شرکت غیرے ہے اور باوجود اُس سے غائب ہونے کے علم الٰہی سے غائب نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے الینا فرمایا تو سایہ کو زائد سے کم اور کم سے زائد کرنا دونوں اس کے صانع کے معبود ہونے کی دلیلیں ہیں اور جن سے اُس کے قادر ہونے پر استدلال کیا جاسکتا ہے ولو شاء لجعلہ ساکنا فرماکر اپنی قدرت کا کمال ظاہر فرمادیا کہ ہم نے سایہ کے بڑھنے کو آفتاب کی رفتار پر موقوف کر دیا ہے لیکن ہم میں یہ قدرت بھی ہے کہ سایہ کو ایسی چیز بنادیں کہ اُسکو آفتاب سے کچھ بھی تعلق نہ ہو کہ آفتاب نکلے اور دن بھر چڑھکر غروب بھی ہوجاوے اور سایہ اپنی ایک ہی جگہ قائم رہے اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ تمام چیزوں کے وجود اور ان کی حقیقتیں سب اس کے وجود حقیقی کے ظل یعنی پرتوے ہیں پھر ان کا دراز ہونا عالم عدم سے میدان وجود میں لانا ہے سو یہ بھی اس کی قدرت کا نمونہ ہے اگر وہ چاہتا تو ان تمام چیزوں کو عدم ہی میں برقرار رکھتا وجود میں نہ آنے دیتا یا آنے کے بعد ترقی اور کمال سے محروم رکھتا اور اس کے لیے عقل کا آفتاب دلیل بنادیا ہے کہ وہی ان چیزوں کو اس کا پرتو ہونا بتلاتی ہے ١٢

سلہ ولو شئنا لبعثنا الخ یعنی آپ اُن کی اور خاصکر اکثر کی ناشکری سنکر یا دیکھ کر تبلیغ میں سعی کرنیسے ہمت نہ ہاریئے کہ میں اکیلا ان سب کے مقابلہ میں کیسے کامیاب ہوں گا بلکہ آپ تنہا ہی اپنا کام کیے جائیے کیونکہ آپ کو تنہا ہی بنانے سے خود ہمارا مقصود یہ ہے کہ آپکا اجر اور قرب بڑھے اور اگر ہم چاہتے تو آپکے علاوہ اسی زمانہ میں ہر بستی کے اندر ایک ایک پیغمبر بھیجدیتے اور تنہا آپ پر سارا بوجھ نہ ڈالتے لیکن چونکہ آپ کا اجر بڑھانا مقصود ہے اسلیے ہمنے ایسا نہیں کیا تو اس طور پر اس قدر کام آپکے سپرد کرنا خدا تعالٰے کی ایک نو

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ

خدا کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے ان کو اور نہ ضرر دے ان کو اور ہے کافر اوپر رب اپنے کے

ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انکو کچھ نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ انکو کچھ ضرر پہنچا سکتی ہیں اور کافر تو اپنے رب کا

ظَهِيْرًا ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ

پیٹھ دینے والا اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا کہہ نہیں سوال کرتا میں تم سے

مخالف ہے۔ اور ہمنے آپ کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ (ایمان والوں کو جنت کی) خوشخبری سنائیں اور (کافروں کو دوزخ سے) ڈرائیں آپ کہدیجئے کہ میں تم سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ وَ

اوپر اس قرآن کے کچھ بدلہ مگر جو کوئی چاہے یہ کہ پکڑ لیوے طرف رب اپنے کی راہ اور

اس (تبلیغ) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا ہاں جو شخص یوں چاہے کہ اپنے رب تک (پہنچنے کا) رستہ اختیار کرے اور

تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ

توکل کر اوپر اس زندہ کے جو نہیں مرتا اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف اسکی کے اور کفایت ہے وہ

اس حی لایموت پر توکل رکھیے اور (اطمینان کے ساتھ) اس کی تسبیح و تحمید میں لگے رہیئے اور وہ (خدا) اپنے

بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝ ۚ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ساتھ گناہوں بندوں اپنے کے خبر دار جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو

بندوں کے گناہوں سے کافی (طور پر) خبردار ہے وہ ایسا ہے جس نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے

وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ

اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے وہ رحمٰن ہے

سب چھ روز (کی مقدار) میں پیدا کیا پھر تخت (شاہی) پر قائم ہوا وہ بڑا مہربان ہے

فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ

پس سوال کر اس کو خبر دار سے اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے کہ سجدہ کرو واسطے رحمٰن کے کہتے ہیں وہ اور

سو اسکی شان کسی جاننے والے سے پوچھنا چاہیے۔ اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو (وہ جہل و عناد کے) کہتے ہیں کہ

مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝ ۩ تَبٰرَكَ الَّذِيْ

کیا ہے رحمٰن کیا سجدہ کریں ہم جس کو حکم کرے تو اور زیادہ کرتا ہے ان کو بھاگنا بہت برکت والا ہے جس نے

رحمٰن کیا چیز ہے کیا ہم اس کو سجدہ کرنے لگیں جس کو تم سجدہ کرنے کیلئے ہمکو کہو گے اور اس سے ان کو اور زیادہ نفرت ہوتی ہے۔ وہ ذات بہت عالیشان ہے

جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝ وَ

کیے بیچ آسمان کے برج اور کیا بیچ اس کے چراغ یعنی سورج اور چاند روشن اور

جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس (آسمان) میں ایک چراغ (یعنی آفتاب) اور نورانی چاند بنایا۔ اور

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ

وہی ہے جس نے کیا رات کو اور دن کو آگے پیچھے آنے والے واسطے اسکے کہ ارادہ کرتا ہے یہ کہ نصیحت پکڑے

وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والے بنائے (اور یہ سب کچھ جو دلائل قدرت مذکور ہوئے) اس شخص کے

اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى

یا ارادہ کرتا ہے شکر کرنا اور بندے رحمٰن کے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں اوپر

(سمجھنے) کے لئے ہیں جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے۔ اور (حضرت) رحمٰن کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین میں عاجزی کے ساتھ

توضیح الکلام

۱ قولہٗ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا الخ یعنی آپ تو صرف خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے ہیں ان کے ایمان نہ لانے سے آپکا کیا نقصان ہے پھر آپ کیوں غم کریں اور نہ آپ اس مخالفت کو معلوم کر کے فکر کریں کہ جب یہ لوگ حق تعالیٰ کے مخالف ہیں تو میں جو حق تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں تو اس بلانیکو یہ لوگ خیرخواہی کیا سمجھیں گے بلکہ میری خودغرضی کو محمول کر کے ذرہ برابر توجہ نہ کریں گے تو ان کے گمان کی کیونکر اصلاح کی جاوے تاکہ مانع دور ہو سو اگر آپ کو ان کا یہ خیال قرینہ سے یا زبانی گفتگو سے معلوم ہو تو آپ جواب میں یہ کہدیجئے کہ مَآ اَسْئَلُكُمْ الخ ۱۲

۲ قولہٗ زَادَهُمْ نُفُوْرًا الخ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مشرکین کو معلوم نہ تھا کہ رحمان اللہ تعالیٰ کا نام ہے مگر یہ ٹھیک نہیں ہے اسلیے کہ رحمان عربی لفظ ہے بلکہ تکبر کے باعث خدا تعالیٰ کے انکاری تھے اور اس کے سامنے سجدہ کرنے سے تکبر کرتے تھے کیونکہ انکی عادت تکبر کی تھی ۱۲ اور ضحاک رضی اللہ عنہ سے اس جگہ یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ اور حضرت عثمان ابن مظعون اور عمرو بن عبسہ نے جو سجدہ کیا تو مشرک لوگ مسجد کے کنارے جا کر ہنسنے لگے تو زَادَهُمْ نُفُوْرًا سے یہی مراد ہے ۱۲

۳ قولہٗ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الخ یہاں سے ان پر تعریض ہے کہ تم رحمان کو کیا جانتے ہو تم تو رحمان کے بندے نہیں ہو شیطان کے بندے ہو اور رحمان کے بندے تو وہ لوگ ہیں جن میں یہ خوبیاں ہیں اسکے بعد انکی چند صفات بیان فرمائیں جس سے عام مسلمانوں کو بھی ان اوصاف کے حاصل کرنے کی ترغیب مقصود ہے کہ خالی باتیں بنانے سے رحمان کا بندہ خالص نہیں بنتا جب تک کہ ان باتوں کو اپنے اندر پیدا نہ کرے اور یوں تو رحمان کے سب ہی بندے ہیں مگر مراد خالص اور اچھے اور مقبول بندے ہیں ۱۲ ربط الکلام ۔ ۳ قولہٗ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الخ اوپر توحید کی دلیلوں کے ساتھ ساتھ کفار اور مشرکوں کا کفران اور مخالفت اور تنفر مع انکی برائی کے مذکور تھا اس آیت میں مقابلہ کے طور پر مومنوں کی تابعداری اور اطاعت و فرمانبرداری کی تفصیل مع انکی فضیلت کے مذکور ہے اور درمیان میں تبعًا اور اجمالاً بعض گناہوں کی سزا اور اس کے لیے

مع ۸ — منزل ۳ — ع ۵ — ۱۶ — ۳

الْأَرْضِ هَوْنًا وَّإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِيْنَ

زمین کے آہستہ اور جس وقت کہ بات کرتے ہیں ان سے جاہل کہتے ہیں کہ سلام ہے اور وہ لوگ

چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ (جہالت کی) بات (چیت) کرتے ہیں تو وہ رفع شر کی بات کہتے ہیں۔ اور جو راتوں کو

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

کہ رات کاٹتے ہیں واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے۔ اور وہ لوگ کہ کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے

اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام (یعنی نماز) میں لگے رہتے ہیں۔ اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار

اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ إِنَّهَا

پھیر دے ہم سے عذاب دوزخ کا تحقیق عذاب اس کا ہے لازم ہو جانے والا تحقیق وہ

ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھیے کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے بے شک وہ

سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ

بری ہے جگہ قرار کی اور رہنے کی اور وہ لوگ کہ جس وقت خرچ کرتے ہیں نہیں بیجا خرچ کرتے اور

جہنم برا ٹھکانا اور برا مقام ہے (یہ تو ان کی حالت طاعات بدنیہ میں ہے) اور (طاعت مالیہ میں ان کا یہ طریقہ ہے کہ) وہ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول

لَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ○ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ

نہیں تنگی کرتے اور ہوتی ہے درمیان اس کے معتدل گذران اور جو لوگ کہ نہیں پکارتے ساتھ

خرچ کرتے اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس (افراط و تفریط) کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی

اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ

اللہ کے معبود اور کو اور نہیں مار ڈالتے اس جان کو کہ حرام کیا ہے خدا نے مگر ساتھ حق کے اور

پرستش نہیں کرتے اور جس شخص (کے قتل کرنے) کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر اور

لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ○ يُّضٰعَفْ لَهُ

نہیں زنا کرتے اور جو کوئی کرے یہ کام ملے گا بڑے وبال سے دگنا کیا جاوے گا واسطے اس کے

وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسے کام کرے گا تو سزا سے اس کو سابقہ پڑیگا کہ قیامت کے روز اس کا

الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ○ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ

عذاب دن قیامت کے اور پڑا رہیگا ہمیشہ بیچ اس کے رسوا مگر جس نے توبہ کی اور

عذاب بڑھتا چلا جائے گا اور وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل (و خوار) ہو کر رہیگا۔ مگر جو (شرک و معاصی سے) توبہ کرلے اور

اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ

ایمان لایا اور کیا کام اچھا پس یہ لوگ بدل ڈالتا ہے اللہ برائیوں ان کی کو بھلائیوں سے

ایمان (بھی) لے آوے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے (گذشتہ) گناہوں کی جگہ نیکیاں عنایت فرماوے گا

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهٗ

اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے پس تحقیق وہ

اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اور جو شخص (جس معصیت سے) توبہ کرتا ہے اور نیک کام کرتا ہے تو وہ (بھی)

يَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَإِذَا

رجوع کرتا ہے طرف اللہ کے رجوع کرنا اور وہ لوگ کہ نہیں گواہی دیتے جھوٹی اور جس وقت

عذاب سے بچا رہیگا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کر رہا ہے۔ اور وہ ایسے ہیں کہ وہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر (اتفاقاً)

ربط الکلام

ف۱ قوله والذين لا يدعون الخ ایک دفعہ حضرت ابن مسعود رضی نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑا گناہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ سب سے بڑا گناہ تو یہ ہے کہ تو اس اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنادے کہ جس نے تجھے پیدا کیا اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو ناحق صرف اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے کھانے میں تیرے شریک ہوجائے گی حضرت ابن مسعود رضی نے عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اپنی پڑوسن سے زنا کرے اسوقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول ومعالم

توضیح الکلام

ف۲ قوله الا من تاب الخ یعنی جن مشرکوں نے اور معبودوں کو بھی پوجا اور ناحق قتل بھی کیا اور حرامکاری بھی کی تو ان کے لیے مغفرت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ توبہ کر کے ایمان قبول کر کے عمل صالح کریں تو خدا تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہوں کو مٹا کر یہ نیک کام ان کے نامۂ اعمال میں لکھ دیگا اور ممکن ہے کہ اپنے فضل سے ان کی حقیقت بدل دے ۱۲

روایات الکلام

ف۳ قوله فاولئک یبدل اللہ الخ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس شخص کا حال معلوم ہے جو سب سے اخیر میں دوزخ سے نکالا جائے گا اس کو قیامت کے دن خدا تعالیٰ سامنے حاضر کرکے ارشاد فرمائیگا کہ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس کے سامنے پیش کرو اور بڑے بڑے چھپالیے جائیں گے چنانچہ ان چھوٹے گناہوں کو اس کے روبرو رکھا جائے گا کہ تو نے یہ گناہ کیا یہ کیا یہ کیا وہ سب کی تصدیق کرتا جائیگا اور دلمیں بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ابھی تو چھوٹے ہی گناہوں کی فہرست ہے جب بڑے گناہوں کی فہرست کا وقت آئیگا تو کیا حال ہوگا پھر حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا اسکو اسکے ہر چھوٹے گناہ کے عوض ایک نیکی دو تو وہ بندہ خوش ہو کر فوراً کہیگا کہ میرے بڑے بڑے گناہ ابھی تو تھے وہ مجھے یہاں نظر نہیں آتے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا

گذرتے ہیں ساتھ بیہودہ کے گذرتے ہیں بزرگانہ - اور وہ لوگ جس وقت نصیحت دیے جاتے ہیں ساتھ نشانیوں رب اپنے کے نہیں گر پڑتے

بیہودہ مشغلوں کے پاس ہوکر گذریں تو سنجیدگی کیساتھ گذر جاتے ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ جسوقت ان کو اللہ کے احکام کے ذریعہ سے نصیحت کیجاتی ہے

عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ

اوپر ان کے بہرے اور اندھے ہوکر اور وہ لوگ کہ کہتے ہیں اے رب ہمارے بخشش ہم کو

تو ان (احکام) پر بہرے اندھے ہوکر نہیں گرتے - اور ایسے ہیں کہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری

اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○

جوروؤں ہماری سے اور اولاد ہماری سے خنکی آنکھوں کی اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا

بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا افسر بنا دے

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ

یہ لوگ بدلہ دیے جاویں گے بالاخانے بسبب اس کے کہ صبر کیا انھوں نے اور پہنچائے جاویں گے بیچ اسکے دعا زندگی اور

ایسے لوگوں کو (بہشت میں رہنے کو) بالاخانے ملیں گے بوجہ ان کے (دین وطاعت پر) ثابت قدم رہنے کے اور ان کو اس (بہشت) میں

سَلٰمًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ قُلْ مَا

سلامتی کو ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے اچھی جگہ قرار کی اور رہنے کی کہہ کہ نہیں

(فرشتوں کی جانب سے) بقا کی دعا اور سلام ملے گا (اور) اسمیں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے آپ (عام طور پر لوگوں سے)

يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ

اختیار دیتا تم کو رب میرا اگر نہ ہوتی التجا تمھاری پس تحقیق جھٹلایا تم نے پس البتہ ہوگا وبال اس کا

کہہ دیجئے کہ میرا رب تمھاری ذرا بھی پروا نہ کرے گا اگر تم عبادت نہ کروگے سو تم تو (احکام الٰہیہ کو) جھوٹا سمجھتے ہو تو عنقریب یہ (جھوٹا سمجھنا تمھارے لیے)

سُوْرَةُ الشُّعَرَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ	لِزَامًا ○	وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا
سورۂ شعراء مکہ میں نازل ہوئی	لگ جانے والا	اور اسمیں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں
کلماتہا ۱۳۴۷	وبال (جان) ہوگا	حروفہا ۵۶۸۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

طٰسٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

سہ یہ ہیں آیتیں کتاب بیان کرنے والی کی شاید کہ تو ہلاک کرنے والا ہے جان اپنی کو

طٰسم یہ (مضامین جو آپ پر نازل ہوتے ہیں) کتاب واضح (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں - شاید آپ انکے ایمان نہ لانے پر (رنج کرتے کرتے) اپنی جان دیدینگے

اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ

اس واسطے کہ نہیں ہوتے ایمان لانے والے اگر چاہیں ہم اتاریں اوپر ان کے آسمان سے

اگر ہم (ان کو مومن کرنا) چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک بڑی نشانی نازل کردیں

اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ○ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ

نشانی پس ہوجاویں گردنیں ان کی واسطے اس کے نیچی اور نہیں آتا ان کے پاس کچھ

پھر ان کی گردنیں اس نشانی سے پست ہوجاویں اور (انکی حالت یہ ہے کہ) انکے پاس کوئی تازہ فہمائش

توضیح الکلام

لے قولہ لم یخرّوا الخ یعنی جس طرح کفار کا دستور ہے کہ وہ قرآن پاک پر ایک نئی بات سمجھ کر تماشے کے طریقہ سے اور اس میں اعتراض پیدا کرنے کے لیے اس کے حقائق اور معارف سے بہرے اندھے ہوکر بے ڈھنگا ہجوم اور اژدحام کرلیتے تھے ایسے عباد الرحمٰن نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ عقل وفہم کے ساتھ قرآن شریف پر متوجہ اور اس کی طرف دوڑتے ہیں جس کا ثمرہ ایمان اور عمل باحکام کی زیادتی ہے تو اس آیت سے مقصود بہرے اور اندھے ہونے کی برائی ہے نہ کہ اسپر گر پڑنے اور اسکی طرف شوق کے ساتھ متوجہ ہونے کی کیونکہ شوق کے ساتھ متوجہ ہونا تو مقصود ہی ہے - اس سے ثابت ہوا کہ توجہ اور التفات کفار کو بھی تھا مگر وہ مخالفانہ اور معترضانہ تھا اس لیے اسکی برائی کی گئی ۱۲ سے قولہ قل ما یعبؤا الخ یعنی جو لوگ رحمان کو سجدہ کرنے سے نفرت کرتے ہیں ان کو بطور عتاب کہہ دو کہ میرے رب کو بھی تمھاری کچھ پروا نہیں جو تم اس کو نہیں پکارتے کیونکہ تم اس کو جھٹلا چکے قریب ہے کہ تم پر عذاب آتا ہے خواہ دنیا میں جیسا کہ جنگ بدر میں آچکا کہ کفار نے اس میں بڑی شکست کھائی یا آخرت میں اور وہ ظاہر ہے ۱۲ سے قولہ طٰسم - بعض مفسرین کا قول ہے کہ طا اشارہ ہے ذوالطول کی طرف یعنی صاحب سخا کی طرف اور سین اشارہ ہے قدوس کی طرف اور میم سے مراد رحمان ہے تو طٰسم کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ جو بڑے انعام واکرام والا ہر عیب سے پاک بڑا مہربان ہے ۱۲ از اتقان ہے قولہ تلک اٰیٰت الکتٰب المبین - یعنی یہ قرآن کی آیتیں جن میں عقل سلیم کو کچھ بھی تردد نہیں البتہ جو ازلی بدنصیب ہیں ان کو ان پر طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہیں ان کے دل میں یہ الہامی مضمون نہیں اترتا اس لیے وہ ایمان نہیں لاتے پھر جب وہ ایسے باطن کے اندھے ہیں تو اے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ان کے ایمان نہ لانے سے کچھ رنج نہ کرنا چاہیے پھر آپ کیوں دل میں کڑھتے اور گھٹتے ہیں ۱۲ نزول الکلام سورۂ شعراء جب قرآن جیسی بیمثل فصیح وبلیغ کتاب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور اسپر بھی کفار عرب ایمان نہ لائے تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جن کو اپنی قوم کے

الربع ۱۷ | ۶ | المنزل الخامس

ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ○ فَقَدْ

ذکر کی طرف سے اللہ نیا مگر ہوتے ہیں اس سے منہ پھیرنے والے پس تحقیق

(حضرت) رحمٰن کی طرف سے ایسی نہیں آتی جس سے یہ بے رُخی نہ کرتے ہوں سو (اس بے رُخی کی یہانتک نوبت پہنچی کہ) انھوں نے (دین حق کو)

كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَرَوْا

جھٹلایا انھوں نے پس شتاب آوینگی ان کو خبریں اس چیز کی کہ تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے۔ کیا نہیں دیکھا انھوں نے

جھوٹا بتلادیا سو اب عنقریب ان کو اس بات کی حقیقت معلوم ہو جاویگی جس کے ساتھ یہ استہزاء کیا کرتے تھے کیا انھوں نے

اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ○ اِنَّ فِيْ

طرف زمین کی کتنے اگائے ہیں ہم نے بیچ اس کے ہر قسم کے جوڑے نفیس سے تحقیق بیچ

زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کس قدر عمدہ عمدہ قسم کی بوٹیاں اگائی ہیں اس میں (توحید کی)

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ

اس کے البتہ نشانی ہے اور نہیں ہیں اکثر ان کے ایمان لانے والے اور تحقیق رب تیرا

ایک بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور بلاشبہ آپ کا رب

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ

البتہ وہ غالب ہے مہربان اور جس وقت پکارا پروردگار تیرے نے موسیٰ ؑ کو یہ کہ جا قوم

غالب ہے رحیم ہے اور (ان لوگوں سے اسوقت کا قصہ ذکر کیجیے) جب آپ کے رب نے موسیٰ ؑ کو پکارا (اور حکم دیا) کہ تم ان ظالم لوگوں کے

الظّٰلِمِيْنَ ○ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ○ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ

ظالموں کے پاس قوم فرعون کی کیا نہیں ڈرتے ہیں وہ کہا کہ اے رب میرے تحقیق میں

یعنی قوم فرعون کے پاس جاؤ (اور اے موسیٰ ؑ دیکھو) کیا یہ لوگ (ہمارے غضب سے) نہیں ڈرتے۔ انھوں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو

اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ○ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ

ڈرتا ہوں اس سے کہ جھٹلاویں مجھ کو اور تنگی کرتا ہے سینہ میرا اور نہیں چلتی

یہ اندیشہ ہے کہ وہ مجھ کو جھٹلانے لگیں۔ اور (طبعی طور پر ایسے وقت میں) میرا دل تنگ ہونے لگتا ہے اور میری زبان (اچھی طرح)

لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ○ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ

زبان میری پس وحی بھیج طرف ہارون ؑ کی بھی اور ان کو اوپر میرے ایک گناہ ہے پس ڈرتا ہوں

نہیں چلتی اس لیے ہارون ؑ کے پاس بھی وحی بھیج دیجیے۔ اور میرے ذمہ ان لوگوں کا ایک جرم بھی ہے سو مجھ کو یہ اندیشہ ہے

اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ○ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ

یہ کہ مار ڈالیں مجھ کو کہا کہ ہرگز نہ ماریں گے پس جاؤ تم دونوں ساتھ نشانیوں ہماری کے تحقیق ہم ساتھ تمھارے

کہ وہ لوگ مجھ کو (قبل تبلیغ رسالت کے) قتل کر ڈالیں۔ ارشاد ہوا کہ کیا مجال ہے سو (اب) تم دونوں ہمارے احکام لیکر جاؤ ہم (نصرت وامداد سے) تمھارے

مُّسْتَمِعُوْنَ ○ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

سننے والے ہیں پس جاؤ فرعون کے پاس پس کہو تحقیق ہم بھیجے ہوئے ہیں پروردگار عالموں کے

ساتھ ہیں سنتے ہیں سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور (اس سے) کہو کہ ہم رب العالمین کے فرستادہ ہیں

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ○ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا

کہ بھیج دے ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو۔ کہا کہ کیا نہیں پالا تھا ہم نے تجھ کو درمیان اپنے بچہ

کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے (دونوں حضرات گئے اور فرعون سے سب مضامین کہدیے) فرعون کہنے لگا کہ (اہا تم ہو) کیا ہم نے تمکو بچپن میں پرورش نہیں کیا

ع ۹ ۵

توضیح الکلام

۱؎ قولہ اَوَلَمْ یَرَوْا الخ یعنی یہ لوگ اگر نشانی دیکھیں تو ہر وقت دیکھ سکتے ہیں زمین کی جڑی بوٹیوں کو دیکھیں کہ صناع نے کس حکمت سے پیدا کی ہیں اس نباتات کے اگانے میں کئی طرح سے قدرت کے نمونے ہیں اول یہ کہ جس طرح ہر سال جڑی بوٹیاں برسات میں پیدا ہو جاتی ہیں اور موسم خزاں میں انکا نام ونشان بھی باقی نہیں رہتا دوسرے سال پھر وہی اسی طرح برآمد ہوتی ہیں اس میں حشر اور قیامت اور انسانی بقا کا پورا نمونہ ہے دوسرے جب عالم حسی میں اسکا ایک بار نہیں بلکہ بار بار یہ فضل ہے کہ وہ آسمانی پانی سے حیوانات خاصکر انسان کے واسطے کیا کیا مفید چیزیں پیدا کرتا ہے تو پھر وہ رحیم وکریم انسان کی دوسری زندگی کیلیے ابر رحمت یعنی نبوت کے فیض سے کیوں محروم کرتا ۱۲ ۲؎ قولہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ الخ یعنی یہ دلیل جو بیان کی گئی ہے تو اسی قابل ہے کہ اس سے استدلال کیا جائے اور عبرت لیجائے تاکہ خوف خدا پیدا ہو اور اس کے احکام اعتقادیہ اور عملیہ پر عمل کیا جائے اور شرک وکفر سے پرہیز کیا جائے مگر یہ لوگ باایں ہمہ ایمان نہیں لاتے اور حق تعالیٰ باوجودیکہ عذاب دینے پر قادر ہے مگر اپنی رحمت سے مہلت دیتا ہے اور اہتمام کی وجہ سے اس آیت کو ختم دفعہ موسیٰ کے ہر بھی مکرر ذکر فرمائینگے ۱۲ ۳؎ قولہ وَلَا یَنْطَلِقُ الخ یعنی چونکہ میری زبان بھی اچھی طرح نہیں چلتی اس لیے آپ میرے ساتھ ہارون کو بھی رسول بنادیجیے اس زبان کے نہ چلنے کے مضمون سے آپکی زبان میں لکنت کا ہونا مراد نہیں ہے اس لیے کہ اس لکنت کے دور ہوجانے کی دعا سورۂ طٰہٰ میں ان الفاظ کے ساتھ گذر چکی کہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ الخ اور ظاہر ہے کہ وہ دعا قبول ہوئی اور لکنت دور ہوگئی پس اگر رسالت ہارونؑ کی دعا کو عدم انطلاق پر مبنی کیا جائے تو رسالت ہارونؑ کی ضرورت ہی نہیں رہتی کیونکہ لکنت تو دور ہو گئی تو عدم انطلاق بھی دور ہو گیا۔ یا یوں کہو کہ جب عدم انطلاق کی وجہ سے رسالت ہارونؑ کی دعا اپنے مانگی تو لکنت دور ہونے کی دعا کی کیا حاجت ہوئی ۱۲ پس یہاں عدم انطلاق سے مراد گویانہ ہونا ہے کیونکہ آپ کے مزاج میں غصہ زیادہ تھا اور قاعدہ ہے کہ زیادہ غصہ والا کام تو کر جاتا ہے لیکن زبان اسکی یاد نہیں چلتی ۱۲

وَلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

اور رہا ہے تو درمیان ہمارے عمر اپنی سے کتنے برس اور کیا تو نے وہ کام اپنا

اور تم اپنی (اس) عمر میں برسوں ہم میں رہا سہا کیے۔ اور تم نے اپنی وہ حرکت کی تھی

الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا

جو کیا تو نے اور تو کافروں سے ہے۔ کہا موسیٰؑ نے کیا تھا میں نے وہ کام اس وقت اور میں

جو کی تھی (یعنی قبطی کو قتل کیا تھا) اور تم بڑے ناسپاس ہو۔ موسیٰؑ نے جواب دیا کہ (واقعی) اس وقت وہ حرکت میں کر بیٹھا تھا اور

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ

گمراہوں سے تھا پس بھاگ گیا تھا میں تم سے جب ڈرا تم سے پس دیا مجھ کو

مجھ سے غلطی ہو گئی تھی پھر جب مجھ کو ڈر لگا تو میں تمہارے ہاں سے مفرور ہو گیا پھر مجھ کو میرے رب نے دانشمندی

رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ

رب میرے نے حکم اور کیا مجھ کو پیغمبروں سے۔ اور یہ کیا نعمت ہے کہ احسان رکھتا ہے اس کا اوپر میرے

عطا فرمائی اور مجھ کو پیغمبروں میں شامل کر دیا اور (رہا احسان جتلانا پرورش کا سو) وہ یہ نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان رکھتا ہے

اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

یہ کہ غلام کر رکھا ہے تو نے بنی اسرائیل کو کہا فرعون نے اور کیا ہے پروردگار عالموں کا

کہ تو نے بنی اسرائیل کو سخت ذلت میں ڈال رکھا تھا فرعون (اس بات میں لاجواب ہوا اور سخن کا پہلو بدل کر اس) نے کہا کہ رب العالمین کی ماہیت (اور حقیقت) کیا ہے

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝

کہا پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے

موسیٰؑ نے جواب دیا کہ وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ (مخلوقات) انکے درمیان میں ہے اسکا اگر تم کو یقین کرنا ہو (تو یہ پتہ بہت ہے)

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ

کہا واسطے ان لوگوں کے کہ گرد اس کے تھے کیا نہیں سنتے تم کہا پروردگار تمہارا اور پروردگار باپوں تمہارے

فرعون نے اپنے ارد گرد (بیٹھنے) والوں سے کہا کہ تم لوگ (کچھ) سنتے ہو۔ (کہ سوال کچھ جواب کچھ) موسیٰؑ نے فرمایا کہ وہ پروردگار ہے تمہارا اور تمہارے

الْاَوَّلِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝

پہلوں کا ہے کہا تحقیق یہ پیغمبر تمہارا جو بھیجا گیا ہے طرف تمہاری البتہ دیوانہ ہے

پہلے بزرگوں کا۔ فرعون (نہ سمجھا اور) کہنے لگا کہ یہ تمہارا رسول جو (بزعم خود) تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہے مجنون (معلوم ہوتا) ہے

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

کہا پروردگار مشرق کا اور مغرب کا اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم سمجھتے

موسیٰؑ نے فرمایا کہ وہ پروردگار ہے مشرق کا اور مغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس کا بھی اگر تم کو عقل ہو (تو اس کو مان لو)

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝

کہا اگر پکڑے گا تو معبود سوا میرے البتہ کر دوں گا میں تجھ کو قیدیوں میں سے

فرعون (آخر جھلا کر) کہنے لگا کہ اگر تم میرے سوا کوئی اور معبود تجویز کرو گے تو تم کو جیل خانہ بھیجدوں گا

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ

کہا اگرچہ لاؤں میں تیرے پاس ایک چیز ظاہر کہا پس لے آ اس کو اگر ہے تو

موسیٰؑ نے فرمایا اگر میں کوئی صریح دلیل پیش کر دوں تب بھی (نہ مانے گا)۔ فرعون نے کہا کہ اچھا تو وہ دلیل پیش کرو اگر تم

توضیح الکلام

۵۱ قولہ فوہب لی ربی حکما الخ حکم سے دانائی اور فراست مراد ہے جو نبوت کے لوازمات سے ہے اسمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے اعتراض قتل قبطی کا جواب دیا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ میں پیغمبری کی حیثیت سے آیا ہوں جسمیں دبنے کی کوئی وجہ نہیں اور قتل جو صادر ہوا تھا وہ قصدًا تو تھا نہیں خطا سے تھا اور قتل خطا نبی ہونے کے منافی نہیں کہ جس کسی سے نبی ہونے سے پہلے خطا سے کوئی قتل ہو جائے تو وہ بعد میں نبی نہ ہو سکے ۱۲

۵۲ قولہ وتلک نعمۃ الخ اس جملہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو اس کے پرورش کرنے کے احسان جتلانے کا جواب دیتے ہیں کہ تو مجھ پر اس انعام (پرورش) کا اس وجہ سے احسان جتلاتا ہے کہ بنی اسرائیل پر تیرا اسقدر ظلم تھا کہ تو انکے لڑکوں کو قتل کرا دیا کرتا تھا جس کے ڈر سے میں صندوق میں رکھکر دریا میں ڈالا گیا اور تیرے ہاتھ لگ گیا اور تیری پرورش میں اس بنا پر رہا تو اس پرورش کی اصلی وجہ تو تیرا ظلم ہی ہے تو ایسی پرورش کا کیا احسان جتلاتا ہے بلکہ اس سے تجھ اپنی نالائق حرکتوں کو یاد کر کے شرمانا چاہیے، تو اس کلام سے اس کے احسان کا انکار مقصود نہیں بلکہ اسکے احسان جتلانے کی برائی ظاہر کرنا منظور ہے جو درحقیقت بھی برا طریقہ ہے اور خاصکر اس وقت کہ اس احسان کا سبب مدعی احسان کا ظلم و تعدی ہو ۱۲

۵۳ قولہ وما رب العٰلمین الخ فرعون نے کہا کہ رب العالمین کیا چیز ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آسمانوں اور زمین اور ان کے اندر جو کچھ ہے سب کا رب، فرعون نے تعجب سے درباریوں سے کہا کہ سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے یعنی اس نے اس بات کو عجیب جانا کہ ایک ہی شخص ایسا ہو کہ ساری چیزوں کا رب ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا بلکہ تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی رب اس پر اس کو تاب نہ رہی کہہ دیا یہ تو دیوانہ ہے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور ترقی کی کہ مشرق اور مغرب کے لوگوں کا رب، تمہارے باپ دادا کی کیا خصوصیت ہے اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو یعنی میں دیوانہ نہیں ہوں تم احمق ہو اس پر فرعون بولا کہ اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو رب بنایا تو یقیناً تجھے قید خانہ میں ڈلوا دوں گا فرعون کا قید خانہ بھی سخت تھا ۱۲ بقیہ آئندہ

الصّٰدِقِيْنَ ○ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ○ وَّنَزَعَ

سچوں سے — پس ڈال دیا عصا اپنا پس ناگہاں وہ تھا اژدہا اسی گز ظاہر اور بغل میں سے

موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالدی تو وہ دفعۃً ایک نمایاں اژدہا بن گیا۔ اور دوسرا معجزہ دکھلانے کے لئے

يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ○ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا

کھینچ لیا ہاتھ اپنا پس ناگہاں وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والوں کے۔ کہا واسطے سرداروں کے گرد اپنے تحقیق یہ البتہ

اپنا ہاتھ (گریبان میں دیکر) باہر نکالا تو وہ دفعۃً سب دیکھنے والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہو گیا۔ فرعون نے اہل دربار سے جو اسکے آس پاس بیٹھے

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ○ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا

تَاْمُرُوْنَ ○ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ○

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ○ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○ وَّ

قِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ○ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا

هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ○ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا

اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ○ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ

عِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ○ فَاَلْقٰى مُوْسٰى

عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ○ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○

عصا اپنا پس ناگہاں وہ نگل جاتا ہے جو کچھ جھوٹ باندھا تھا پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے

اپنا عصا ڈالا سو ڈالتے کیساتھ ہی (اژدہا بنکر) انکے تمام بنے بنائے دھندے کو نگلنا شروع کردیا سو یہ دیکھکر جادوگر ایسے متاثر ہوئے کہ سب سجدے میں

بقیہ صـ ٥١٣

نہایت ہی برا تھا کسی کنوئیں میں قیدیوں کو ڈالدیا کرتے تھے اوپر سے منھ بند کر دیتے تھے جیساکہ ہندو راجاؤں کے زمانہ میں دستور تھا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر میں تجھے اپنی کوئی نشانی ایسی دکھاؤں جس سے میری سچائی ثابت ہوجائے تب بھی تو مجھے قید خانہ میں ڈالدیگا وہ بولا کہ ایسی نشانی ضرور دکھاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بغل میں دبا کر نکالا تو آفتاب کی طرح چمکتا ہوا نکلا (یدبیضا) اس کے بعد عصا یعنی اپنے ہاتھ کی لکڑی کو ڈالا تو اسی کے دربار میں سانپ بنکر لہرانے لگا فرعون اور اس کے درباری مارے ڈر کے بھاگ پڑے اس کے خدا ہونے کی قلعی تو اسی جگہ کھل گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکو پکڑ لیا پھر وہی لکڑی کی لکڑی ہو گئی بدنصیب یہ معجزے دیکھنے کے بعد ایمان تو لائے نہیں اور یہ کہدیا کہ یہ بڑا جادوگر ہے جادو کے زور سے چاہتا ہے کہ تمہارا ملک لے لے ۱۲

صفحۂ ھذا
توضیح الکلام

لہ قولہ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ۔ فرعونیوں کی عید یا کسی اور میلہ کا دن تھا جسمیں سب لوگ شریک ہوا کرتے تھے وہ دن قرار پایا اور یوم معلوم سے یہی دن مراد ہے۔ اور میقات سے ضحی چاشت کا وقت جیساکہ دوسری آیت میں اسکی تصریح گذر گئی ہے یہ دن جمع ہونے کا اس لیے مقرر کیا گیا کہ تاکہ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عاجز ہونا ملاحظہ کریں چنانچہ اسدن وہ سب جادوگر اور طلسم والے آئے اور ایک میدان میں فرعون اور اس کے امراء اور عام لوگ جمع ہوئے وہاں حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام بھی تشریف لائے مقابلہ کی ٹھیری حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ڈالو کیا ڈالتے ہو یعنی پہلے تم اپنا کرتب دکھلا چکو انھوں نے اپنی رسیاں اور لکڑیاں ڈالیں تو وہ لوگوں کو زمین پر سانپ بنکر پھرتی ہوئی معلوم ہونے لگیں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا وہ اژدہا بن گیا اور جس قدر لکڑیاں اور رسیاں تھیں ان سب کو نگل گیا فرعون کے جادوگروں کو معلوم ہو گیا کہ یہ کام جادو کی طاقت سے باہر ہے یہ تو صرف حق تعالےٰ کی قدرت کی نشانی ہے فوراً ایمان لے آئے اور وہیں سجدہ میں گر پڑے فرعون بہت خفا ہوا اور بولا میرے حکم سے پہلے تم کیوں ایمان لے آئے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ○ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ

کہا انھوں نے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں کے پروردگار موسیٰؑ کے اور ہارونؑ کے۔ کہا ایمان لائے تم واسطے اس کے

(اور پکار پکار) کہنے لگے کہ ہم ایمان لے آئے رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا بھی رب ہے فرعون کہنے لگا کہ ہاں تم موسیٰ پر ایمان

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ

پہلے اس سے کہ پروانگی دوں میں تم کو تحقیق وہ بڑا تمہارا ہے جس نے سکھلایا تم کو جادو پس البتہ شتاب

لے آئے بدون اس کے کہ میں تمکو اجازت دوں ضرور (معلوم ہوتا ہے کہ) یہ (جادو میں) تم سب کا استاد ہے جس نے تمکو جادو سکھلایا ہے سو اب تم کو

تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

جانوگے تم البتہ کاٹوں گا میں ہاتھ تمہارے اور پاؤں تمہارے مخالف طرف سے اور

حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے (اور وہ یہ ہوگی کہ) میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور

لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ قَالُوْا لَا ضَیْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ○ ۱ے

البتہ سولی پر کھینچوں گا میں تم سب کو کہا انھوں نے نہیں ضرر ہمکو تحقیق ہم طرف رب اپنے کی پھر جانے والے ہیں

تم سب کو سولی پر ٹانگ دونگا (تاکہ اوروں کو عبرت ہو) انھوں نے جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں ہم اپنے مالک کے پاس جا پہنچیں گے

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ ع

تحقیق ہم امید رکھتے ہیں یہ کہ بخشدے واسطے ہمارے پروردگار ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہیں ہم اول ایمان لانے والے

(اور) ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطاؤں کو معاف کردے اس وجہ سے کہ ہم (اس موقع پر حاضرین میں) سب سے پہلے ایمان لائے ہیں

وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ○ فَاَرْسَلَ

اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰؑ کی یہ کہ رات کو لے چل بندوں میرے کو تحقیق تم پیچھا کیے جاؤ گے پس بھیجے لوگ

اور ہم نے موسیٰؑ کو حکم بھیجا کہ میرے (ان) بندوں کو شبا شب (مصر سے) باہر نکال لیجاؤ (اور فرعون کیجانب سے) تم لوگوں کا تعاقب کیا جاویگا۔ فرعون نے

فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآىِٕنِ حٰشِرِیْنَ ○ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ

فرعون نے بیچ شہروں کے جمع کرنے والے تحقیق یہ ایک جماعت ہے

(تعاقب کی تدبیر کیلئے) آس پاس کے شہروں میں چپراسی دوڑادیے (اور یہ کہلا بھیجا) کہ یہ لوگ (یعنی بنی اسرائیل ہماری نسبت)

قَلِیْلُوْنَ ○ وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآىِٕظُوْنَ ○ وَ اِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ○

تھوڑی اور تحقیق وہ ہم کو غصے میں لانے والے ہیں اور تحقیق ہم جماعت ہیں ترسناک

تھوڑی سی جماعت ہے۔ اور انھوں نے ہم کو بہت غصہ دلایا ہے۔ اور ہم سب ایک مسلح جماعت (اور باقاعدہ فوج) ہیں

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ○ وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ○

پس نکالا ہم نے ان کو باغوں سے اور چشموں سے اور گنجوں اور مکانوں پاکیزہ سے

غرض ہم نے ان کو باغوں سے اور چشموں سے اور خزانوں سے اور عمدہ مکانات سے نکال باہر کیا

كَذٰلِكَ ؕ وَ اَوْرَثْنٰهَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ○ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ ○

اسی طرح سے کیا اور وارث کردیا ہم نے ان کا بنی اسرائیل کو پس پیچھے لگے ان کے سورج نکلتے یعنی صبح کو

(ہم نے انکے ساتھ تو یوں کیا اور انکے بعد بنی اسرائیل کو انکا مالک بنایا (یہ جملہ معترضہ تھا آگے تتمہ ہے) غرض (ایک روز) سورج نکلنے کیوقت انکو پیچھے سے جا لیا

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ○

پس جب آپس میں دیکھنے لگیں دو جماعتیں کہا یاروں موسیٰؑ کے نے تحقیق ہم پائے گئے

پھر دونوں جماعتیں آپسمیں ایسی قریب ہوئیں کہ ایکدوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰؑ کے ہمراہی گھبرا کر کہنے لگے کہ اے موسیٰ اب ہم تو ہاتھ آگئے

ع ۳ / ۱۸

توضیح الکلام

۱ے قولہ قالوا لا ضیر الخ انھوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں دنیا کی تکلیف تو چند ساعت کی ہے جو جلد ہی ختم ہو جائیگی آخر کار ہم اپنے اللہ کے پاس جاویں گے ہمکو امید ہے کہ وہ ہمیں بخشدیگا کیونکہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رب پر سب سے پہلے ہم ایمان لائے چنانچہ تفسیر حقانی میں ہے کہ فرعون نے ایسا ہی کیا۔ بعض لوگوں کو ان کنا اول المؤمنین پر یہ شبہ ہوا ہے کہ حضرت آسیہ زوجہ فرعون اور مومن آل فرعون اور بنی اسرائیل تو ان سے بھی پہلے ایمان لاچکے تھے لیکن اس شبہ کا دفع یہ ہے کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ اس موقع پر جو لوگ حاضر ہیں ان میں سے سب سے اول ہم ایمان لائے ہیں اور بہرحال یہاں اول کی قید تفضل اور تفوق کے لیے ہے مدار نجات اولیت ہی پر ہونا مراد نہیں ہے بلکہ نجات کا مدار نفس ایمان ہے خواہ اولاً ہو یا آخراً ۱۲ ۲ے قولہ واوحینا الخ باقی قصہ حذف کرکے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سرگذشت مصر سے تعلق رکھتا تھا صرف بنی اسرائیل کے مصر سے جانیکا ذکر شروع فرمایا کیونکہ مقصود مقام جو ان کے کفر کا نتیجہ اور نشانی قدرت کاملہ کا بیان کرنا ہے صرف اتنے ہی سے ظاہر ہوجاتا ہے اس حکم کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میرے بندوں کو یعنی بنی اسرائیل کو رات میں لے نکل چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مع بیوی بچوں کے کسی عید کے بہانہ سے باجازت فرعون لے نکلے اور اسرائیلیوں نے فرعونیوں سے عید کے بہانہ سے زیورات بھی عاریۃً لیے تھے جب یہ سب نکل گئے تو فرعون کو خبر ملی کہ وہ نکل کر ملک شام چلے جارہے ہیں تو فرعون نے جابجا سپاہی بھیجدیے تاکہ امداد کیلئے لوگ آجاویں اور یہ بھی اعلان کردیا کہ کچھ ڈر خوف کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ یہ بنی اسرائیل تھوڑے سے لوگ ہیں اور ان لوگوں نے ہمکو ناخوش کیا ہے ایک تو ہماری حکومت سے نکلے جارہے ہیں دوسرے ہمارے زیورات لیگئے محض بنظر احتیاط تم کو کہلا بھیجا ہے کہ مدد کو آؤ چنانچہ فرعون اور اس کے ساتھ بہت سے لوگ ان کے تعاقب میں نکلے اور صبح ہی دن نکلتے وقت اسرائیلیوں کو دریائے قلزم کے قریب آلیا بنی اسرائیل ان کو دیکھ کر ڈر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے خدا تعالیٰ نے

بقیہ آئندہ

قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ

کہا ہرگز نہیں، تحقیق ساتھ میرے رب میرا ہے شتاب راہ دکھلا دیگا مجھ کو پس وحی بھیجی ہم نے طرف موسیٰ کی

موسیٰ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں کیونکہ میرے ہمراہ میرا پروردگار ہے وہ مجھ کو دریا سے نکلنے کا ابھی رستہ بتلادے گا۔ پھر ہم نے موسیٰ کو حکم

أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ

یہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے دریا کو پس پھٹ گیا پس ہوگیا ہر ٹکڑا مانند پہاڑ

کہ اپنی عصا کو دریا پر مارو چنانچہ (انھوں نے اس پر عصا مارا جس سے) وہ (دریا) پھٹ گیا اور ہر حصہ اتنا (بڑا) تھا جیسا

الْعَظِيمِ ۝ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن

بڑے کی اور نزدیک کردیا ہم نے اس جگہ دوسروں کو اور نجات دی ہم نے موسیٰ کو اور ان لوگوں کو

بڑا پہاڑ اور ہم نے دوسرے فریق کو بھی اس موقع کے قریب پہنچا دیا اور (انجام قصہ یہ ہوا کہ) ہم نے موسیٰ کو اور ان کے ساتھ والوں

مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

کہ ساتھ اس کے تھے سب کو پھر ڈبو دیا ہم نے دوسروں کو تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے

سب کو بچا لیا پھر دوسروں کو غرق کردیا (اور) اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ④

اور نہ تھے اکثر ان کے ایمان لانے والے اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہی ہے غالب مہربان

اور (باوجود اس کے) ان (کفار) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لائے۔ اور آپ کا رب بڑا زبردست ہے (اور) بڑا مہربان ہے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ

اور پڑھ اوپر ان کے قصہ ابراہیم کا جس وقت کہا واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے کس چیز کو عبادت کرتے ہو

اور آپ ان لوگوں کے سامنے ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کیجیے جبکہ انھوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس چیز کی عبادت کیا کرتے ہو

قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ۝ قَالَ هَلْ

کہا انھوں نے کہ عبادت کرتے ہیں ہم بتوں کی پس رہتے ہیں واسطے ان کے بیٹھے کہا کہ کیا

انھوں نے کہا کہ ہم بتوں کی عبادت کیا کرتے ہیں اور ہم ان ہی کی عبادت پر جمے بیٹھے رہتے ہیں۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کیا یہ

يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝ قَالُوا

سنتے ہیں تم سے جس وقت کہ پکارتے ہو تم یا نفع دیتے ہیں تم کو یا ضرر دیتے ہیں کہا انھوں نے

تمھاری سنتے ہیں جب تم ان کو پکارا کرتے ہو یا یہ تم کو کچھ نفع پہنچاتے ہیں یا یہ تمکو کچھ ضرر پہنچا سکتے ہیں ان لوگوں نے کہا

بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ

بلکہ پایا ہے ہم نے باپوں اپنوں کو اسی طرح سے کرتے تھے کہا کہ کیا پس دیکھا ہے تم نے اس چیز کو کہ ہو تم

کہ (نہیں بلکہ) ہم نے اپنے بڑوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیم نے فرمایا کہ بھلا تم نے ان کو (غور سے) دیکھا بھی

تَعْبُدُونَ ۝ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ۝ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي

عبادت کرتے تم اور باپ تمھارے پہلے پس تحقیق وہ دشمن ہیں واسطے میرے

جن کی تم عبادت کیا کرتے ہو۔ تم بھی اور تمھارے پرانے بڑے بھی کہ یہ (معبودین) میرے (اور تمھارے لئے) باعث ضرر ہیں

إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي

مگر پروردگار عالموں کا وہ شخص کہ جس نے پیدا کیا مجھ کو پھر وہی راہ دکھاتا ہے مجھ کو اور وہ جو

مگر ہاں رب العالمین جس نے مجھ کو (اور اسی طرح سب کو) پیدا کیا پھر وہی مجھ کو (میری مصلحتوں کی طرف) رہنمائی کرتا ہے اور جو کہ

بقیہ صد ۵۱۵

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ دریا پر اپنا عصا مارا اسکے مارنے سے دریا پھٹ گیا اور پانی کی باڑھ پہاڑ کی طرح سے دونوں طرف کھڑی ہو گئی بنی اسرائیل خشک زمین سے صحیح سلامت پار ہوگئے انکے پیچھے پیچھے جب اسی راہ سے فرعونی لوگ آئے تو درمیان میں سب کے پہونچنے کے بعد دریا مل گیا سب کے سب ڈوب کر مر گئے ۱۲

صفحہ ھذا

توضیح الکلام

۵ قولہ العزیز الرحیم الخ یعنی خداتعالیٰ بہت زبردست ہے کہ اگر چاہے تو دنیا ہی میں ان لوگوں کو سزا دیدے مگر ساتھ ہی مہربان بھی ہے اس وجہ سے عذاب میں مہلت دیدی ہے لہذا دنیا میں عذاب نہ آنے سے یا جلدی عذاب نہ آنے سے یہ خیال نکرنا چاہیے کہ وہ عذاب

وقف لازم

دے نہیں سکتا یا دیگا ہی نہیں ۱۳ قولہ واتل علیہم الخ یہ دوسرا قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے جس کے ذکر سے مقصود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد اور انکی ساری قوم گمراہی میں مبتلا تھی بت پرستی کیا کرتی تھی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے باپ کے جہنمی ہونے کا غم کیا کچھ کم تھا لیکن وہ بھی بجز دعا کے اور کچھ نہ کرسکے پھر آپ اے نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیوں اس قدر غم و فکر کرتے ہیں اور آپ پر مصیبتیں اور مظالم ان کافروں کی طرف سے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تو انکی قوم نے آگ تک میں ڈالا تاکہ جل کر راکھ ہوجائیں اور اسطرح ہمارا اس سے چھٹکارا ہوجائے مگر جب بفضل خداوندی سے آگ بھی انکا کچھ نہ بگاڑ سکی تو انکو مجبور

کیا اور آپ وطن چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعا میں جنت نعیم کی وراثت اور قیامت کی رسوائی سے پناہ کی درخواست کی تھی جس سے سمجھا گیا کہ جنت اور دوزخ اور مرنے کے بعد دوسری زندگی کے اے قریش مکہ تمھارے جد امجد ابراہیم بھی اعتقاد رکھنے والے تھے جنکی ملت پر ہونے کو تم فخر جانتے ہو اس مناسبت سے مسئلہ معاد یعنی حشر کی کیفیت بھی بیان فرمائی گئی کہ اس روز جہنم بدکاروں کے سامنے اور جنت ابرار کے سامنے لائی جائیگی اس دن مال و زر اولاد وغیرہ کچھ کام نہیں آئیگا بجز اس شخص کے جو خواہشات نفس کی محبت اور حرص

هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ وَ

کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو اور جب بیمار ہوتا ہوں پس وہی شفا دیتا ہے مجھ کو اور

مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں (جس کے بعد شفا ہو جاتی ہے) تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے اور

الَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ۝ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي

وہ جو مار ڈالے گا مجھ کو پھر جلاوے گا مجھ کو اور وہ شخص کہ امید رکھتا ہوں میں یہ کہ بخشے خطا میری

جو مجھ کو (وقت پر) موت دیگا اور (قیامت کے روز) مجھ کو زندہ کریگا اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری غلط کاری کو

خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي

دن قیامت کے اے پروردگار میرے بخش مجھ کو حکم اور ملادے مجھ کو

قیامت کے روز معاف کردے گا اے میرے پروردگار مجھ کو حکمت عطا فرما اور (مراتب قرب میں) (مجھکو اعلیٰ درجہ کے)

بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝

ساتھ صالحوں کے اور کر واسطے میرے زبان راستی کی بیچ پچھلوں کے

نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما اور میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں جاری رکھ

وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ

اور کر مجھ کو وارثوں بہشتوں نعمت کے سے اور بخش واسطے باپ میرے کے تحقیق وہ تھا

اور مجھ کو جنت النعیم کے مستحقین میں سے کر اور میرے باپ (کو توفیق ایمان کی دیکر اس) کی مغفرت فرما کہ وہ

الضَّالِّينَ ۝ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَ

گمراہوں سے اور مت رسوا کیجیو مجھ کو اس دن کہ اٹھائے جاویں گے جس دن کہ نہ نفع دے گا مال اور

گمراہ لوگوں میں ہے۔ اور جس روز سب زندہ ہو کر اٹھیں گے اس روز مجھ کو رسوا نہ کرنا۔ اس دن میں کہ (نجات کیلئے) نہ مال کام آویگا اور

لَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

نہ بیٹے مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس دل سلامت اور نزدیک کی جاوے گی بہشت

نہ اولاد۔ مگر ہاں (اسکی نجات ہوگی) جو اللہ کے پاس (کفر و شرک سے) پاک دل لیکر آویگا۔ اور (اس روز) خدا ترسوں (یعنی ایمان والوں)

لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۝ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ

واسطے پرہیزگاروں کے۔ اور ظاہر کی جاوے گی دوزخ واسطے گمراہوں کے۔ اور کہا جاویگا واسطے انکے کہاں ہے جو کچھ کہ تھے

کیلئے جنت نزدیک کردیجاویگی۔ اور گمراہوں (یعنی کافروں) کیلئے دوزخ سامنے ظاہر کیجاویگی۔ اور (اس روز) ان سے کہا جاویگا کہ وہ معبود کہاں گئے

تَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۝

تم عبادت کرتے سوا اللہ کے کیا مدد کرتے ہیں تمہاری یا بدلہ لیتے ہیں

جن کی تم خدا کے سوا عبادت کیا کرتے تھے۔ کیا (اسوقت) وہ تمہارا ساتھ دیسکتے ہیں یا اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝

پس اوندھے ڈالے جاویں گے بیچ اس کے وہ اور سب گمراہ اور لشکر ابلیس کا سب

پھر (یہ کہکر) وہ (معبودین) اور گمراہ لوگ اور ابلیس کا لشکر سب کے سب دوزخ میں اوندھے منھ ڈالدیے جاویں گے۔ وہ کفار دوزخ میں

قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

کہیں گے اور وہ بیچ اس کے جھگڑتے ہوں گے قسم ہے خدا کی تحقیق تھے ہم البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے

گفتگو کرتے ہوئے (ان معبودین سے) کہیں گے کہ بخدا بے شک ہم صریح گمراہی میں تھے

توضیح الکلام

۵۱ قولہ ربّ ہب لی الخ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لیے یہ دعا کی کہ اے میرے رب مجھے قوت مدرکہ عطا فرما جس سے حق کی سمجھ حاصل ہو اور پھر یہ ہی نہیں کہ صرف ادراک حاصل ہو جائے بلکہ ادراک محض تو بیکار ہے اس کے ساتھ میں عمل بھی ضرور چاہیے کیونکہ علم چندانکہ بیشتر خوانی، گر عمل در تو نیست نادانی۔ اس لیے یہ بھی فرما دیا کہ والحقنی بالصّٰلحین مجھے نیک اعمال کی توفیق عطا فرما کر نیکوں کے زمرہ میں کر دے صالحین سے بڑے درجہ کے انبیاء علیہم السلام مراد ہیں اور چونکہ ان دونوں دعاؤں کا نفع صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کی ذات تک محدود تھا اور بہترین آدمی وہ ہے جس سے دوسروں کو بھی نفع پہونچے اس لیے اس کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین یعنی مرنے کے بعد میرا نام سچائی اور خیر کے ساتھ باقی رکھ تاکہ لوگ میرے طرز عمل پر چلیں اور توحید اور صلاح عمل کا جو طریقہ میرا ہے میری نیکنامی کے سبب اس کو اچھا جانکر اس پر عمل کریں اور نجات پاویں پھر علم و عمل کا جو نتیجہ ہے اس کی دعا بھی فرمائی کہ واجعلنی من ورثۃ جنۃ النعیم۔ مجھ کو جنت نعیم کا وارث کیجیو اس میں محض سعادت اخروی کی دعا ہے ۱۲

۵۲ قولہ لابی الخ جب دنیا و آخرت کی سعادت کے سوال سے فارغ ہو چکے تو اب باپ کیلئے دعا کی کیونکہ اس کا وعدہ کر چکے تھے دوسرے یہ کہ عالی حوصلہ لوگ وہی ہیں جو نعمت میں دوسروں کو بھی شریک کرتے ہیں عرض کیا کہ الٰہی میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب دعائیں قبول ہوئیں مگر باپ کے حق میں قبول نہیں ہوئی ۱۲

۵۳ قولہ یوم لا ینفع الخ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لیے قیامت کے دن رسوا نہ ہونے کی بھی دعا کی تھی اس لیے کچھ احوال قیامت کے دن کا بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایسا دن ہے کہ اس روز مال و اولاد کچھ بھی کام نہ آئے گا البتہ جو شخص سرکار عالی میں قلب سلیم لے کر حاضر ہوا اسے مال بھی نفع دے گا اور اولاد بھی بشرطیکہ ان کی وفات پر صبر کیا ہو ان کی زندگی میں ان کی تعلیم و تربیت کی محنت اٹھائی ہو اور ان کو صحبت بد سے بچایا ہو اور راہ راست کی ان کو تلقین کی ہو ۱۲

إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ○ فَمَا لَنَا

جب برابر کرتے تھے ہم تمکو ساتھ پروردگار عالموں کے۔ اور نہیں گمراہ کیا ہم کو مگر گنہگاروں نے۔ پس نہیں واسطے ہمارے

جب کہ تم کو (عبادت میں) رب العالمین کے برابر کرتے تھے۔ اور ہمکو تو بس ان بڑے مجرموں نے (جو کہ بانی ضلالات تھے) گمراہ کیا۔ سو اب نہ ہمارا

مِن شَافِعِينَ ○ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ○ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ

شفاعت کرنے والے۔ اور نہ آشنا غم کھانے والا۔ پس کاش کہ ہوتا واسطے ہمارے پھر جانا پس ہوتے ہم

سفارشی ہے اگر چھڑالے، اور نہ کوئی مخلص دوست ہے کہ خالی دلسوزی ہی کرلے سو کیا اچھا ہوتا کہ ہم کو (دنیا میں) پھر واپس جانا ملتا

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم

ایمان لانے والوں سے۔ تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے اور نہیں ہیں اکثر ان کے

کہ ہم مسلمان ہوجاتے۔ بیشک اس واقعہ میں (بھی طالبان حق کیلئے) ایک بڑی عبرت ہے اور باوجود اس کے ان (مشرکین) میں

مُّؤْمِنِينَ ○ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○ كَذَّبَتْ قَوْمُ

ایمان والے۔ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب مہربان۔ جھٹلایا قوم

اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ بیشک آپ کا رب بڑا زبردست رحمت والا ہے۔ قوم نوح نے

نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ○ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ○ إِنِّي

نوح کی نے پیغمبروں کو جس وقت کہا واسطے ان کے بھائی ان کے نوح نے کیا نہیں ڈرتے ہو تم تحقیق میں

پیغمبروں کو جھٹلایا جب کہ ان سے ان کی برادری کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں

لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ○ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ○ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

واسطے تمہارے ہوں پیغمبر امانت دار۔ پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا۔ اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس کے

تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں سو اس کا مقتضا یہ ہے کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ اور (نیز) میں تم سے کوئی (دنیوی) صلہ

مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

کچھ بدلہ نہیں بدلہ میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے پس ڈرو اللہ سے اور

نہیں مانگتا، میرا صلہ تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے سو (میری اس بے غرضی کا مقتضا یہ ہے کہ) تم اللہ سے ڈرو اور

أَطِيعُونِ ○ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ○ قَالَ وَمَا عِلْمِي

کہا مانو میرا۔ کہا انہوں نے کیا ایمان لاویں ہم واسطے تیرے اور پیروی کی تیری رذالوں نے کہا اور کیا جانوں میں

میرا کہنا مانو۔ وہ لوگ کہنے لگے کیا ہم تم کو مانیں گے حالانکہ رذیل لوگ تمہارے ساتھ ہولئے ہیں۔ نوح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ ان کے

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ○ وَمَا أَنَا

کیا کرتے تھے وہ پہلے نہیں حساب ان کا مگر اوپر پروردگار میرے کے اگر سمجھو تم اور نہیں میں

(پیشہ ورانہ) کام سے مجھ کو کیا بحث۔ ان سے حساب کتاب لینا بس خدا کا کام ہے کیا خوب ہو کہ تم اس کو سمجھو اور میں

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ○ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ

نکال دینے والا ایمان والوں کو نہیں میں مگر ڈرانے والا ظاہر کر کر۔ کہا انہوں نے اگر نہ باز رہے گا تو

ایمانداروں کو دور کرنیوالا نہیں ہوں میں تو صاف طور پر ایک ڈرانے والا ہوں وہ لوگ کہنے لگے کہ اگر تم (اس کہنے سننے سے)

يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ○ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ○

اے نوح البتہ ہوگا تو سنگسار کئے گیوں سے کہا نوح نے اے رب میرے تحقیق قوم میری نے جھٹلایا مجھ کو

اے نوح باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کردیے جاؤ گے۔ نوح (علیہ السلام) نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری قوم مجھ کو (برابر) جھٹلا رہی ہے۔

توضیح الکلام

لہ قولہ ان فی ذلک لآیۃ الخ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنی قوم کے ساتھ مناظرہ کرنے میں حق کے طلبگار اور انجام کے سوچنے والوں کیلئے ایک عبرت ہے کہ یہ مضامین مناظرہ میں غور کرکے توحید کا اعتقاد کریں اور واقعات قیامت سے ڈریں اور ایمان لاویں لیکن اس کے باوجود ان مشرکوں میں سے اکثر لوگ تو بے ایمان ہی رہتے ہیں ۱۲

لہ قولہ قوم نوح الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ اگلا واقعہ بیان فرماتے ہیں اگرچہ یہ قصہ بھی پہلے مذکور ہوچکا ہے مگر چونکہ قرآن مجید کوئی تاریخ کی کتاب نہیں ہے جس میں ایک واقعہ کو دو دفعہ لانا برا سمجھا جاتا ہے بلکہ وعظ و نصیحت کی کتاب ہے اور وعظ کے قلم میں عبرتناک قصے مقام کے تقاضے سے مکرر ذکر کرنا عین حکمت ہے اس وجہ سے یہاں دوبارہ بیان فرماتے ہیں نیز حضرت نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کو ساڑھے نو سو برس تک وعظ و پند کرنا اور پھر انکا اتنی مدت دراز تک بھی برسر ہٹ رہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کامل تسلی کا باعث ہے اور ان کے آخر نتیجہ سے کہ غرق ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم وطن سرکشوں اور منکروں کو بڑی پوری دھمکی ہے کہ اگر تم بھی نہ مانوگے تو تمہارا انجام بھی یہی ہوگا کہ تباہ کردئے جاؤ گے ۱۲

لہ قولہ رسول امین الخ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہوں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا ہوں اور میں امانت دار بھی ہوں یعنی اس پیغام رسانی میں کچھ کمی زیادتی نہیں کرتا ہوں اور

ع ۳۶ ۹ نصف

جب یہ بات ہے تو فاتقوا اللہ الخ اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اس کے احکام کی مخالفت نہ کرو اور میرا کہا مانو ۱۲ لہ قولہ وما اسئلکم علیہ من اجر الخ یعنی میں تم سے اس پر کچھ اجر نہیں مانگتا ہوں بے غرض ہوں یہ اس لئے فرمایا کہ اکثر غرض مند آدمی کی بات میں لوگوں کو شک و شبہ رہا کرتا ہے اور یہ میں نہیں کہتا کہ میں اس تبلیغ کی کوئی اجرت بالکل نہیں چاہتا ہوں بلکہ اجرت ضرور چاہتا ہوں مگر وہ اجرت تم پر نہیں ہے پروردگار عالم پر ہے۔ اس کے بعد تاکید کے لیے پھر فرمادیا کہ فاتقوا اللہ واطیعون ۱۲

فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

پس حکم کر درمیان میرے اور درمیان ان کے حکم کرنے کا اور نجات دے مجھ کو اور ان لوگوں کو کہ ساتھ میرے ہیں ایمان والوں سے

سو آپ میرے اور انکے درمیان میں ایک (عملی) فیصلہ کر دیجیے اور مجھ کو اور جو ایماندار میرے ساتھ ہیں انکو (اس ہلاکت سے) نجات دیجیے

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۚ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ

پس نجات دی ہمنے اس کو اور انکو کہ ساتھ اس کے تھے بیچ کشتی بھری ہوئی کے پھر ڈبو دیا ہم نے پیچھے

تو ہمنے (انکی دعا قبول کی اور) ان کو اور جو ان کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں (سوار) تھے ان کو نجات دی پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو

الْبٰقِيْنَ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

باقیوں کو تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے اور نہیں ہیں اکثر ان کے ایمان لانے والے

غرق کر دیا اس (واقعہ) میں (بھی) بڑی عبرت ہے اور (باوجود اس کے) ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ ع كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ○ اِذْ

اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب مہربان جھٹلایا عاد نے پیغمبروں کو جس وقت

بے شک آپ کا رب زبردست (اور) مہربان ہے قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا جبکہ ان سے

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ فَاتَّقُوا

کہا واسطے ان کے بھائی ان کے ہود نے کیا نہیں ڈرتے تم تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر ہوں باامانت پس ڈرو

ان کی برادری کے بھائی ہود (علیہ السلام) نے کہا کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں ہو میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں سو تم اللہ سے

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

اللہ سے اور کہا مانو میرا اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس کے کچھ بدلے سے نہیں ہے بدلہ میرا مگر اوپر

ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی صلہ نہیں مانگتا بس میرا صلہ تو

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۙ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ

پروردگار عالموں کے کیا بنا لیتے ہو تم بیچ ہر زمین نرم کے ایک نشانی کھیلتے ہوئے اور بنا لیتے ہو تم مکان کاریگری کے

رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم ہر اونچے مقام پر ایک یادگار (کے طور پر عمارت) بناتے ہو جسکو محض فضول (بلا ضرورت) بناتے ہو اور بڑے بڑے

لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ ○ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

تو کہ تم ہمیشہ رہو اور جس وقت پکڑتے ہو تم پکڑتے ہو سرکش ہو کر پس ڈرو اللہ سے اور

محل بناتے ہو جیسے دنیا میں تمکو ہمیشہ رہنا ہے اور جب کسی پر دارو گیر کرنے لگتے ہو تو بالکل جابر (اور ظالم) بنکر دارو گیر کرتے ہو سو تم (کو چاہیے کہ) اللہ

اَطِيْعُوْنِ ۚ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ

کہا مانو میرا اور ڈرو اس شخص سے کہ مدد دی تم کو ساتھ اس چیز کے کہ جانتے ہو تم۔ مدد دی تم کو ساتھ چارپایوں کے اور

(چونکہ میں رسول ہوں اسلئے) میری اطاعت کرو اور اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی جنکو تم جانتے ہو (یعنی) مواشی اور بیٹوں

بَنِيْنَ ۚ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؕ

بیٹوں کے اور باغوں کے اور چشموں کے تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے

اور باغوں اور چشموں سے تمہاری امداد کی مجھ کو تمہارے حق میں (اگر تم ان حرکات سے باز نہ آئے) ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ○ اِنْ

کہا انہوں نے برابر ہے اوپر ہمارے کیا تو نصیحت کرے کیا نہ ہو تو نصیحت کرنے والوں سے نہیں

وہ لوگ بولے کہ ہمارے نزدیک تو دونوں باتیں برابر ہیں خواہ تم نصیحت کرو اور خواہ ناصح نہ ہو یہ تو بس

توضیح الکلام

ل قولہ اتبنون بکل ریع الخ یعنی تمہاری یہ حرکت لغوں اور عبث ہے کہ بڑے بڑے محل بنایا کرتے ہو حالانکہ دنیوی زندگی ان سے چھوٹوں میں بھی بسر ہو سکتی ہے گویا تم کو ہمیشہ دنیا ہی میں رہنا ہے یعنی اس قدر وسیع اور اسقدر اونچے اور مضبوط محل بنانا تو اس وقت ٹھیک تھا کہ دنیا میں ہمیشہ رہنا ہوتا کیونکہ جب ہمیشہ رہنا ہے تو کنبہ بڑھتا ہی رہیگا تو اگر چھوٹا مکان ہوگا تو بڑھتی ہوئی نسل کے لیے کیسے کفایت کرے گا ان کے لیے تنگی ہو جائے گی کیونکہ ہم بھی موجود ہوں گے اور وہ بھی اور اونچی عمارت بھی ہو تاکہ اگر نیچے کی منزل کفایت نہ کرے تو اوپر رہنے لگیں اور مضبوط بھی ہو تاکہ عمر دراز کے لیے وہی کافی ہو دوبارہ نہ بنانی پڑے اور جب ہمیشہ یہاں رہنا نہیں۔ موت سر پر سوار ہے تو پہلی ہی گذشتہ امتوں کی بنائی ہوئی یادگاریں بیکار پڑی ہیں ان کے بنانے والوں کا کوئی نام و نشان تک بھی نہیں جانتا اور اس پر گھمنڈ کرتے کرتے تمہاری سخت دلی اس درجہ تک ہو گئی ہے کہ اذا بطشتم بطشتم الخ اس میں ان کے اخلاق ذمیمہ کا بیان ہوا ١٢

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم عاد کی کسی زمانہ میں سلطنت بھی ہو چکی ہے اور اس سلطنت کو اس درجہ عروج بھی ہو گیا تھا کہ مصر اور ترکستان اور سندھ تک ان کا قلمرو تھا ان کی حالت تمول کی وجہ سے بیحد خراب ہو گئی تھی جس کی اصلاح کیلیے حضرت ہود علیہ السلام کو اللہ تعالٰی نے نبی بنا کر بھیجا جو اونچی اونچی عمارتیں یہ لوگ بنوایا کرتے تھے ان میں سے مصر کے اندر بعض بعض اونچے منارے اب تک انکی یادگار موجود ہیں اور بعض مفسرین نے ریع سے سڑک مراد لی ہے یعنی تم ہر سڑک پر کام کو اپنا کھلونا بناتے ہو ١٢ سلہ

۶ ع ١٨ ١٠

قولہ و اذا بطشتم بطشتم الخ اسمیں انکے جور و ستم کا بیان ہے کہ عدل و انصاف سے اس قدر دور ہو کہ جابروں اور ظالموں کا شیوہ تم نے لے لیا ہے مثلاً جس کو چاہا بیگار میں پکڑ لیا ذرا سا انکار کیا بس چلا لاکسی کا کچھ دینا ہوا دھمکا دیا یا مار کر نکالدیا کسی کی عورت یا عمدہ چیز کو جبرًا چھین لیا یہ باتیں جس قوم میں ہوتی ہیں وہ بہت جلد برباد ہو جاتی ہے مسلمانوں کو خدا تعالٰی کی تعلیم ہے کہ اگر تم ہفت اقلیم کے بادشاہ بھی ہو جاؤ تو عدل و انصاف کو ہاتھ سے جانے نہ دو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنا شیوہ بناؤ برے کام چھوڑ دو اچھے کاموں کو عمل میں لاؤ

هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ

یہ مگر عادت پہلوں کی اور نہیں ہم عذاب کیے گئے پس جھٹلایا اس کو

اگلے لوگوں کی ایک (معمولی) عادت (اور رسم) ہے اور (تم جو ہم کو عذاب سے ڈراتے ہو تو) ہم کو ہرگز عذاب نہ ہوگا۔ غرض ان لوگوں نے ہود علیہ السلام کو جھٹلایا

فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

پس ہلاک کیا ہم نے ان کو تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے اور نہ تھے بہت ان کے ایمان والے

تو ہم نے ان کو (آندھی کے عذاب سے) ہلاک کر دیا بیشک اس (واقعہ) میں بھی عبرت ہے اور (باوجود اس کے) ان میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اِذْ

اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہی ہے غالب مہربان جھٹلایا ثمود نے پیغمبروں کو جس وقت

اور بیشک آپ کا رب زبردست اور مہربان ہے قوم ثمود نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا جبکہ

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ○

کہا واسطے ان کے بھائی ان کے صالح نے کیا نہیں ڈرتے ہو تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر ہوں باامانت

ان سے ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ○ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ

پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس کے کچھ بدلہ نہیں ہے بدلہ میرا

سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس پر کچھ صلہ نہیں چاہتا بس میرا صلہ تو

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ ○ فِیْ

مگر اوپر پروردگار عالموں کے کیا چھوڑے جاؤ گے تم بیچ اس چیز کے کہ یہاں ہے امن سے بیچ

رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم کو ان ہی چیزوں میں بےفکری سے رہنے دیا جاویگا جو (یہاں دنیا میں) موجود ہیں یعنی

جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ○ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ○ وَتَنْحِتُوْنَ

باغوں کے اور چشموں کے اور کھیتوں کے اور کھجوروں کے کہ خوشہ ان کا ٹوٹا پڑتا ہے اور تراش لیتے ہو تم

باغوں میں اور چشموں میں اور کھیتوں اور ان کھجوروں میں جن کے گچھے خوب گوندھے ہوئے ہیں اور کیا (اسی غفلت کی وجہ سے)

مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ○ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ○ وَلَا

پہاڑوں سے گھر باتکلف پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا اور مت

تم پہاڑوں کو تراش تراش کر اتراتے (اور فخر کرتے) ہوئے مکان بناتے ہو۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو اور ان حدود (بندگی)

تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ

مانو حکم حد سے نکل جانے والوں کا وہ لوگ کہ فساد کرتے ہیں بیچ زمین کے اور

سے نکل جانے والوں کا کہنا مت مانو۔ جو سرزمین میں فساد کیا کرتے ہیں اور (کبھی) اصلاح (کی بات)

لَا یُصْلِحُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ○ مَآ اَنْتَ اِلَّا

نہیں اصلاح کرتے کہا انھوں نے سوائے اس کے نہیں کہ تو جادو کیے گیوں سے ہے نہیں تو مگر

نہیں کرتے۔ ان لوگوں نے کہا کہ تم پر تو کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے تم بس ہماری طرح کے ایک (معمولی) آدمی ہو

بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖۚ فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ قَالَ هٰذِهٖ

آدمی مانند ہماری پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچوں سے کہا

(اور آدمی نبی ہوتا نہیں) سو کوئی معجزہ پیش کرو اگر تم (دعوی نبوت میں) سچے ہو۔ صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ یہ

توضیح الکلام

۵۱ قولہ کذبت ثمود الخ اس میں حضرت صالح علیہ السلام کا واقعہ ہے، یہ لوگ قوم عاد کے بعد عرب کے شمالی حصّہ میں آباد تھے ان کے ہاں باغات اور کاشتکاری اور پانی کے جاری چشمے اور عمدہ کھجوریں پیدا ہوتی تھیں یک بہت سرسبز اور شاداب تھا اسی وجہ سے یہاں کے باشندے بڑی فراغبالی سے زندگی بسر کرتے تھے اور بڑے عیش کے ساتھ گذارتے تھے مگر خدا کی مار ان پر یہ تھی کہ بت پرستی کیا کرتے تھے رہزنی اور لوٹ مار چوری ڈاکہ ان کا شیوہ تھا ان کے علاوہ اور بھی بہت سی فواحشات میں مبتلا تھے قیامت کے بھی منکر تھے اور انھوں نے اپنا مقتدا بھی ایسے لوگوں کو بنا رکھا تھا جو نہایت درجہ مفسد تھے۔ شروع کا کلام اس میں بھی ویسا ہی ہے جیسا پہلے قصوں میں تھا ۱۲

ع ۱۸ / ۱۱ / ۷

۵۲ قولہ اتترکون الخ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ دنیا کی یہ ناز و نعمتیں پھل پھلواری کھیتی باڑی نہریں چشمے وغیرہ تمہارے واسطے ہمیشہ باقی رہیں گی اور تم امن سے اس میں مزے اڑاتے رہو گے اگرچہ یہ لوگ زبان سے نہ کہتے تھے کہ ہم ہمیشہ ان عیشوں میں زندہ رہیں گے مگر یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص دنیوی عیش اور لذت میں ایسا منہمک اور غرق ہو جاتا ہے کہ اس کے سوا اس کو کچھ دوسری بات سوجھتی ہی نہیں تو اس کو یہ ہی کہا جاتا ہے کہ اس کے خیال میں ہمیشہ اسی حالت میں رہنا ہوگا اسی لیے حضرت صالح علیہ السلام نے انکو ان الفاظ کے ساتھ خطاب فرمایا ۱۲ **۵۳ قولہ وتنحتون الخ** یہ دوسری بات ارشاد فرمائی کہ تم لوگ کیسے اتراتے ہوئے پہاڑوں میں گھر تراشتے ہو گویا ہمیشہ یہیں رہنے کا سامان کر رہے ہو ان جملوں سے آپ کا مقصود آخرت کا خیال دلانا اور دنیا سے بے رغبت کرنا ہے کیونکہ سارے گناہوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ كُلِّ خَطِیْئَةٍ حدیث میں وارد ہے ۱۲ **محقق الکلام** ضرورت سے زیادہ بے فائدہ عمارت بنانا اور اس سے ناموری اور فخر مقصود رکھنا اسراف اور حرام ہے البتہ ضرورت کے وقت جس قدر عمارت ہو جائز اور مباح ہے ۱۲

نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

اونٹنی ہے واسطے اس کے پانی پینا ہے اور واسطے تمہارے پانی پینا ہے ایک دن معلوم کا اور مت ہاتھ لگاؤ اس کو ساتھ برائی کے

ایک اونٹنی ہے پانی پینے کے لئے ایک باری اس کی ہے اور ایک مقرر دن میں ایک باری تمہاری (یعنی تمہارے مواشی کی) اور (ایک یہ کہ) اس کو برائی

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝

پس پکڑے گا تم کو عذاب دن بڑے کا پس پاؤں کاٹے اس کے پس ہو گئے پشیمان

(اور تکلیف دہی) کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو ایک بھاری دن کا عذاب آپکڑے سو انھوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر (جب آثار عذاب کے نمودار

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پس پکڑا ان کو عذاب نے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے اور نہ تھے اکثر ان کے

پھر (آخر) عذاب نے ان کو آلیا۔ بیشک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے اور (باوجود اسکے) ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ

ایمان والے اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہی ہے غالب مہربان جھٹلایا قوم لوطؑ کی نے

ایمان نہیں لاتے اور بیشک آپ کا رب بڑا زبردست بہت مہربان ہے (کہ باوجود قدرت کے مہلت دیتا ہے) قوم لوطؑ نے (بھی)

الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ

پیغمبروں کو جس وقت کہ کہا واسطے انکے بھائی ان کے لوطؑ نے کیا نہیں ڈرتے ہو تم۔ تحقیق میں واسطے تمہارے

پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جبکہ ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو میں تمہارا

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ

پیغمبر ہوں باامانت پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس کے کچھ بدلہ

امانت دار پیغمبر ہوں سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس پر کوئی صلہ نہیں چاہتا

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

نہیں بدلہ میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے کیا آتے ہو تم مردوں کے پاس عالموں میں سے

بس میرا صلہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تمام دنیا جہان والوں میں سے تم (یہ حرکت کرتے ہو کہ) مردوں سے فعل بد کرتے

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

اور چھوڑ دیتے ہو جو کچھ پیدا کیا ہے واسطے تمہارے رب تمہارے نے جوروؤں تمہاری سے بلکہ تم ایک قوم ہو

اور تمہارے رب نے جو تمہارے لیے بیبیاں پیدا کی ہیں ان کو نظر انداز کیے رہتے ہو بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم حد (انسانیت) سے

عٰدُوْنَ ۝ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝

حد سے نکلنے والے کہا انھوں نے اگر نہ باز رہے گا تو اے لوطؑ البتہ ہوگا تو نکالے گیوں سے

گذر جانیوالے ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے لوطؑ اگر تم (ہمارے کہنے سننے سے) باز نہیں آؤ گے تو ضرور (بستی سے) نکال دیے جاؤ گے

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

کہا کہ تحقیق میں عمل تمہارے کو ناخوش رکھنے والوں سے ہوں۔ اے پروردگار میرے نجات دے مجھ کو اور اہل میرے کو اس چیز سے کہ کرتے ہیں

لوطؑ نے فرمایا کہ میں تمہارے اس کام سے سخت نفرت رکھتا ہوں لوطؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھ کو اور میرے (خاص متعلقین کو) ان کے اس کام (کے وبال) سے نجات

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا

پس نجات دی ہم نے اس کو اور اہل اس کے کو سب کو مگر ایک بڑھیا پیچھے رہ جانے والوں میں سے پھر ہلاک کیا ہم نے

دے سو ہم نے ان کو اور ان کے متعلقین کو سب کو نجات دی بجز ایک بڑھیا کے کہ وہ (عذاب کے اندر) رہ جانے والوں میں رہ گئی پھر ہم نے اور سب کو

فی الغٰبرین الخ اس کا عذاب میں رہ جانا اس وجہ سے تھا کہ وہ کافرہ تھی اسی لیے رات کیوقت حضرت لوط علیہ السلام کیساتھ بستی سے باہر نہ نکلی اور حضرت لوط علیہ السلام اپنے رب کے حکم سے سوا اپنے گھر والوں کے تڑکے ہی شہر چھوڑ کر باہر چلے گئے اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ بیوی بھی اپکے ہمراہ چلی تھی مگر خدا تعالیٰ کا حکم یہ تھا کہ جب یہاں سے باہر جانے لگو تو پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا اس بیوی نے اس حکم پر عمل نہ کیا اس کو اپنے وطن والوں کے ساتھ دوستی تھی اس لیے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھ لیا یوں وہ بھی ہلاک ہوئی پھر اس شہر پر پتھروں کی بارش ہوئی

توضیح الکلام

۵۱ قولہ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ الخ اس کے دو مطلب ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ سارے جہان والوں میں سے ایک تمہارا گروہ یہ بیجا حرکت کرتا ہے کہ لونڈوں سے شہوت پوری کرتے ہو جہان میں اور کوئی گروہ ایسا نہیں کرتا دوسرا یہ مطلب کہ عالمین سے تاسس (آدمی) مراد لیے جائیں تو معنی یہ ہوں گے کہ آدمیوں میں سے مردوں مردوں کے ساتھ یہ حرکت کرتے ہو اور عورتوں کو چھوڑتے ہو یعنی اُن سے رغبت کم رکھتے ہو، پہلی صورت میں اس طرف اشارہ ہے کہ جانور تک بھی ایسا کام نہیں کرتے ۱۲

۵۲ قولہ وَتَذَرُوْنَ الخ یعنی توالد اور تناسل و تقضائے شہوت کے لیے اللہ تعالیٰ نے عورتیں پیدا فرمائی ہیں اور انکا استعمال بھی جائز طریقہ پر نکاح میں لاکر بی بی بنا کر ہونا چاہیے یہ تو بڑے ظلم کی بات ہے کہ تم لوگ حلال بیبیاں چھوڑ کر دنیا جہان کے لڑکوں پر گرے پڑے ہوتے ہو اور ان سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرتے ہو ۱۲

۵۳ قولہ مِنَ الْقَالِيْنَ الخ یعنی میں تمہاری اس حرکت سے بہت نفرت رکھتا ہوں جب یہ بات ہے تو بھلا اس سے بچنے کی نصیحت کیسے چھوڑ دوں گا اور مبالغہ ظاہر کرنے کے لیے مِنَ الْقَالِيْنَ فرمایا قَالٍ نہ فرمایا کیونکہ عربی زبان میں اگر کوئی شخص کسی عالم کے متعلق یہ کہے کہ فلاں شخص عالموں میں سے ہے تو اس میں بلاغت زیادہ سمجھی جاتی ہے بہ نسبت اس کے کہ یوں کہے کہ فلاں شخص عالم ہے کیونکہ پہلے جملہ سے یہ سمجھا گیا کہ فلاں شخص دوسرے عالموں کے ہم پلہ ہے اور یہ دوسرے جملہ سے نہیں سمجھا گیا۔ اور مِنَ الْقَالِيْنَ فرما کر اس معصیت کے سخت اور شدید ہونے کی طرف اشارہ کر دیا کیونکہ اس حرکت سے سخت نفرت ہونا حضرت نبی ہی کے اعتبار سے تو تھا ۱۲

۵۴ قولہ

۸ ع ۱۹ ۱۲

الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

اور دوں کو — اور برسایا ہم نے اوپر ان کے مینھ — پس برا ہوا مینھ ڈرائے گیوں کا

ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا (یعنی پتھروں کا) مینھ برسایا۔ سو کیا برا مینھ تھا جو ان لوگوں پر برسا جن کو (عذاب الٰہی سے) ڈرایا گیا تھا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ

تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے — اور نہ تھے اکثر ان کے ایمان والے — اور تحقیق پروردگار تیرا

بیشک اس (واقعہ) میں (بھی) عبرت ہے اور (باوجود اس کے) ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے — اور بیشک آپ کا رب

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــــَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ

البتہ وہی ہے غالب مہربان — جھٹلایا رہنے والوں بن کے نے پیغمبروں کو — جس وقت

بڑی قدرت والا بڑی رحمت والا ہے — اصحاب الایکہ نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا — جب کہ

قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝

کہا واسطے ان کے شعیب نے کیا نہیں ڈرتے — تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر ہوں باامانت

ان سے شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو — میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْــَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ

پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا — اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس کے کچھ بدلہ — نہیں

سو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو — اور میں تم سے اس پر کوئی صلہ نہیں چاہتا — بس

اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ

بدلہ میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے — پورا کرو پیمانہ کو اور مت ہو

میرا صلہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے — تم لوگ پورا ناپا کرو اور (صاحب حق کا) نقصان

الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا

نقصان دینے والوں سے — اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے — اور مت کم دو

مت کیا کرو۔ اور (اسی طرح تولنے کی چیزوں میں) سیدھی ترازو سے تولا کرو — اور لوگوں کا

النَّاسَ اَشْـيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاتَّقُوا

لوگوں کو چیزیں ان کی — اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے — اور ڈرو

انکی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو — اور سرزمین میں فساد مت مچایا کرو۔ اور اس (خدائے قادر) سے

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝

اس شخص سے کہ پیدا کیا اس نے تم کو اور خلقت پہلی کو — کہا انہوں نے سوائے اس کے نہیں کہ تو جادو کیے گیوں سے ہے

ڈرو جس نے تم کو اور تمام اگلی مخلوقات کو پیدا کیا — وہ لوگ کہنے لگے کہ بس تم پر تو کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ فَاَسْقِطْ

اور نہیں تو مگر آدمی مانند ہماری — اور البتہ گمان کرتے ہیں ہم تجھ کو جھوٹوں سے — پس ڈال دے

اور تم تو محض ہماری طرح کے ایک (معمولی) آدمی ہو اور ہم تو تم کو جھوٹے لوگوں میں خیال کرتے ہیں — سو اگر تم

عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّيْٓ

اوپر ہمارے ایک ٹکڑا آسمان سے — اگر ہے تو سچوں سے — کہا کہ پروردگار میرا

سچوں میں سے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو۔ شعیب (علیہ السلام) بولے کہ تمہارے اعمال کو

توضیح الکلام

لے قولہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً الخ پہلے کی طرح اس قصہ کے بعد بھی مشرکین مکہ کو متنبہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ میں بھی مخالفت کرنے والوں کے ڈرنے کی بڑی دلیل ہے کہ ان کو بھی خوف کرنا چاہیے کہ کہیں اسی طرح وہ بھی ہلاک نہ کر دیے جائیں مگر پھر بھی بہت ایمان نہیں لاتے فرماتے ہیں اِنَّ رَبَّکَ الخ یعنی آپ کے پروردگار کا بڑا غلبہ ہے اور اس کو ان پر عذاب نازل کرنے کی قدرت کاملہ موجود ہے مگر چونکہ اس میں صفت رحم بھی موجود ہے اس وجہ سے جلدی عذاب میں نہیں فرماتا لہذا اس وقت عذاب نہ آنے سے ان کافروں کو یہ خیال نہ ہونا چاہیے کہ عذاب ہوگا ہی نہیں ۱۲ ۲ے قولہ کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْئَیْکَۃِ الخ یہ ساتواں قصہ بن والوں کا ہے مدین کے قریب کچھ کنوئیں آبپاشی کے تھے وہاں درخت بھی گنجان تھے وہاں کے باشندوں کو اصحاب ایکہ کہتے ہیں انکے نبی حضرت شعیب علیہ السلام تھے یہ کمبخت بت پرست تھے اس پر کم تولنے اور لین دین میں فریب کرنے اور چوری اور ڈاکہ زنی اور بدکاری کے بھی بڑے ماہر اور عادی تھے حضرت شعیب علیہ السلام نے اور رسولوں کی طرح سے سب سے پہلے فرمایا کہ میں جو کچھ کہوں گا وہ پیام ہوگی حقیقی کا ہوگا اپنی جانب سے کچھ نہ کہوں گا اسیلے کہ میں اس کا امانت دار رسول ہوں لہذا اس کے عذاب سے ڈرنا اور میرا کہنا ماننا اور پھر شاید تم یہ سمجھو کہ میں کچھ تم سے لالچ رکھتا ہوں اور کسی نفع کی امید پر تمکو نصیحت کرتا ہوں ایسا نہیں ہے بلکہ بالکل بے طمع ہوں البتہ اس خدمت کا صلہ اللہ تعالیٰ سے لوں گا جس نے مجھے اس کام پر مامور کیا ہے ۱۲ ۳ے قولہ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ الخ بعض مفسرین نے اشیاء سے دراہم اور دینار مراد لیے ہیں یعنی ان کے دینے کے وقت کنارے نہ کتر لیا کرو شاید اس زمانہ میں لوگ ایسا کرتے ہوں گے مگر اگر اشیاء کو عام رکھا جائے تو بہتر ہے کہ دوسرے کی چیز میں کمی نہ کیا کرو جیسی اور جتنی ہو ویسے ہی اس کو اس کے پاس پہونچا دیا کرو ۱۲ ۴ے قولہ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ الخ یعنی زمین میں فساد کرتے نہ پھرو ان لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ رہزنی کرتے تھے جو برا فساد ہے اور لوگوں کی کھیتیاں اجاڑ دیتے تھے ان سب سے حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو منع کیا ۱۲

أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ

خوب جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم پس جھٹلایا اس کو پس پکڑا ان کو عذاب دن سائبان کے نے تحقیق وہ

میرا رب (ہی) خوب جانتا ہے۔ سو وہ لوگ (برابر) جھٹلاتے رہے پھر ان کو سائبان کے واقعہ نے آپکڑا بیشک وہ

كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

تھا عذاب دن بڑے کا تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے اور نہ تھے اکثر ان کے

بڑے سخت دن کا عذاب تھا (اور) اس (واقعہ) میں (بھی) بڑی عبرت ہے اور (باوجود اس کے ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ

مُؤْمِنِينَ ○ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ

ایمان والے اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہی ہے غالب مہربان اور تحقیق وہ البتہ اُتارا گیا ہے

ایمان نہیں لاتے اور بیشک آپ کا رب بڑی قوت والا اور بڑی رحمت والا ہے اور یہ قرآن رب العالمین کا

رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ○ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ

پروردگار عالموں کیطرف سے اترا ہے ساتھ اس کے روح الامین یعنی جبرئیل اوپر دل تیرے کے تو کہ ہو تو

بھیجا ہے اس کو امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے آپکے قلب پر صاف عربی زبان میں تاکہ آپ (بھی)

مِنَ الْمُنْذِرِينَ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ○ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ

ڈرانے والوں سے ساتھ زبان عربی بیان کرنیوالی کے اور تحقیق یہ قرآن البتہ مذکور ہے بیچ

منجملہ ڈرانے والوں کے ہوں۔ اور اس (قرآن) کا ذکر پہلی اُمتوں کی (آسمانی) کتابوں

الْأَوَّلِينَ ○ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

کتابوں پہلے پیغمبروں کے کیا نہیں ہے واسطے ان کے نشانی یہ کہ جانتے ہیں اس کو عالم بنی اسرائیل کے

میں (بھی) ہے۔ کیا ان لوگوں کے لیے یہ بات دلیل نہیں ہے کہ اس (پیشین گوئی) کو علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ○ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

اور اگر اُتارتے ہم اس کو اوپر بعض عجمیوں کے پس پڑھتا اس کو اوپر ان کے نہ ہوتے ساتھ اس کے

اور اگر (بالفرض) اس (قرآن) کو کسی عجمی (غیر عربی) پر نازل کر دیتے پھر وہ (عجمی) ان کے سامنے پڑھ بھی دیتا یہ لوگ (بوجہ غایت عناد کے)

مُؤْمِنِينَ ○ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ○ لَا يُؤْمِنُونَ

ایمان لانے والے اسی طرح چلاتے ہیں ہم اس کو بیچ دلوں گنہگاروں کے نہیں ایمان لاتے

تب بھی اس کو نہ مانتے۔ جیسے اسیطرح (شدت واصرار کے ساتھ) اس ایمان نہ لانے کو نافرمانوں کے دلوں میں ڈال رکھا ہے۔ یہ لوگ اس (قرآن) پر

بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا

ساتھ اس کے یہاں تک کہ دیکھیں عذاب درد دینے والا پس آوے ان کو عذاب ناگہاں اور وہ نہیں

ایمان نہ لاویں گے جب تک کہ سخت عذاب کو (مرنیکے وقت یا برزخ میں یا آخرت میں) نہ دیکھ لیں گے جو اچانک انکے سامنے آکھڑا ہوگا اور انکو پہلے سے

يَشْعُرُونَ ○ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ○ أَفَبِعَذَابِنَا

سمجھتے ہوں پس کہیں گے کیا ہم ہیں ڈھیل دیے گئے کیا پس عذاب ہمارے کو

خبر بھی نہ ہوگی۔ پھر (اسوقت جان کے بنے کو) کہیں گے کہ کیا (کسی طور پر) ہمکو (کچھ) مہلت مل سکتی ہے۔ کیا (ہمارے وعیدوں کو سنکر) یہ لوگ ہمارے

يَسْتَعْجِلُونَ ○ أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ○ ثُمَّ جَاءَهُمْ

جلدی کرتے ہیں کیا پس دیکھا تو نے اگر فائدہ دیں ہم ان کو کتنے برس پھر آوے انکے پاس

عذاب کی تعجیل چاہتے ہیں۔ اے مخاطب ذرا بتلاؤ تو اگر ہم ان کو چند سال تک عیش میں رہنے دیں۔ پھر جس (عذاب) کا ان سے

اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں موجود ہے علماء بنی اسرائیل اس کو خوب جانتے ہیں پھر اس پر بھی کفار نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ قرآن بھی بزبان عربی ہے اور پیغمبر کی زبان بھی عربی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہی قرآن شریف بناتے ہیں البتہ اگر کسی غیر زبان والے پر نازل ہوتا تو ہم مان لیتے اس واہی شبہ کا جواب اللہ پاک نے بیان فرمایا کہ اگر ہم ایسا بھی کرتے تو یہ لوگ اس وقت بھی ایمان نہ لاتے ان کو تو حسد اور کفر سے غرض ہے واہی تباہی شبہات نکالدینا انکی پیدائشی عادت ہے ۱۲

خواص الکلام

ف ۱ قولہ وانہ لتنزیل رب العالمین سے بنی اسرائیل تک اگر کسی جگہ دفینہ کا شبہ ہو اور اس کا دریافت کرنا منظور ہو تو ایک سفید مرغ نسلی بھجول والا یا تا جوار لیکر یہ آیتیں ایک کاغذ پر لکھ کر نا بالغہ لڑکی کے ہاتھ کے کاتے ہوئے سوت کے کپڑے میں سی کر اس مرغ کے بازو پر باندھ دے اتوار کے دن زوال آفتاب کے وقت شبہ کی جگہ چھوڑ دے دفینہ کی جگہ وہ مرغ جاکر کھڑا ہو جائے گا اور چونچ اور پنجہ سے اس جگہ کو کریدنا شروع کردے گا ۱۲ از اعمال قرآنی

ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

توضیح الکلام

ف ۱ قولہ وانہ لتنزیل رب العالمین الخ ساتوں قصوں کے بعد چند باتیں ثبوت نبوت اور رد منکرین کے لیے ذکر فرماتا ہے پہلی بات یہ ہے کہ یہ قرآن کریم پروردگار عالم کی اتاری ہوئی کتاب ہے یہاں رب العالمین دو باتوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے فرمایا اول یہ کہ جس طرح ہم تمہاری جسمانی پرورش کرتے ہیں روزی پہونچاتے ہیں اسی طرح روحانی تربیت بھی ہمارا کام ہے اور روحانی تربیت کا ذریعہ وحی اور پیغمبر پر کتاب نازل کرنا ہے دوسرے اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ تم جو اس نعمت آسمانی کا اے مشرکین مکہ مقابلہ کرتے ہو اور پھر اب تک تم اس عذاب سے بچے ہوئے ہو یہ ہی سبب ہے کہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جس کا شیوہ رحمت عام ہے اسی لئے ہر قصہ میں العزیز کے ساتھ الرحیم زیادہ کیا ہے ۱۲

ف ۲ قولہ بلسان عربی مبین یعنی قرآن شریف سلیس عربی زبان میں اس لیے نازل ہوا ہے کہ سمجھنا سمجھانا ممکن ہو اور اس کی صداقت کی کافی دلیل یہ ہے کہ اسکی پیشین گوئی

مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ مَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ۝ وَمَآ

جو کچھ تھے وعدہ دیے جاتے　کیا کفایت کرے گا ان سے　جو تھے فائدہ دیے جاتے

وعدہ ہے وہ ان کے سر پر آپڑے　ان کا وہ عیش کس کام آسکتا ہے۔　اور جتنی بستیاں (منکرین کی) ہم نے

أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ۝ ذِكْرٰى قف وَمَا كُنَّا

ہلاک کی ہم نے کوئی بستی　مگر واسطے اس کے ڈرانے والے تھے نصیحت دیتے ہیں ہم　اور نہیں تھے ہم

(عذاب سے) غارت کی ہیں سب میں نصیحت کے واسطے ڈرانے والے (پیغمبر) آئے (جب نہ مانا تو عذاب نازل ہوا) اور ہم (معاذ اللہ بھی)

ظٰلِمِينَ ۝ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِينُ ۝ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا

ظالم　اور نہیں اترے ساتھ اس کے شیطان　اور نہیں لایق　واسطے ان کے اور

ظالم نہیں ہیں　اور اس (قرآن) کو شیاطین لے کر نہیں آئے　اور یہ ان (کی حالت) کے مناسب ہی نہیں اور وہ

يَسْتَطِيعُونَ ۝ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ۝ فَلَا تَدْعُ مَعَ

نہیں کر سکتے　تحقیق وہ سننے اس کے سے البتہ باز رکھے گئے ہیں　پس مت پکار ساتھ

اس پر قادر بھی نہیں　کیونکہ وہ شیطان (وحی آسمانی) سننے سے روک دیے گئے ہیں۔ سوائے پیغمبر! تم خدا کے ساتھ کسی اور

اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ۝ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ

اللہ کے معبود اور کو　پس ہو جاوے گا تو عذاب کیے گیوں سے　اور ڈرا　قبیلے اپنے

معبود کی عبادت مت کرنا　کبھی تم کو عذاب ہونے لگے　اور (اس مضمون سے) آپ (سب سے پہلے) اپنے نزدیک

الْأَقْرَبِينَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

نزدیک والوں کو　اور نیچا کر　بازو　اپنا واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرتا ہے تیری

کے کنبہ کو ڈرائیے۔ اور ان لوگوں کے ساتھ (تو شفقانہ) فروتنی سے پیش آئیے جو مسلمانوں میں داخل ہو کر

الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَ

ایمان والوں میں سے　پس اگر نافرمانی کریں تیری پس کہہ تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ کرتے ہو تم　اور

آپ کی راہ پر چلیں۔ اور اگر یہ لوگ (جن کو آپ نے ڈرایا ہے) آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہارے افعال سے بیزار ہوں　اور

تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ الَّذِي يَرٰىكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ

توکل کر　اوپر اس غالب مہربان کے　جو دیکھتا ہے تجھ کو جس وقت کہ کھڑا ہوتا ہے تو　اور پھرنا تیرا

آپ خدائے قادر رحیم پر توکل رکھیے جو آپ کو جس وقت کہ آپ (نماز کیلئے) کھڑے ہوتے ہیں اور (پھر نماز شروع کرنیکے بعد) نمازیوں کے ساتھ

فِي السّٰجِدِينَ ۝ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ

بیچ سجدہ کرنے والوں کے　تحقیق وہی ہے　سننے والا　جاننے والا　کیا بتلاؤں میں تم کو　اوپر　کس کے

آپکی نشست و برخاست کو دیکھتا ہے۔ وہ خوب سننے والا　خوب جاننے والا ہے (اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دیجیے کہ) کیا میں تم کو بتلاؤں کس پر

تَنَزَّلُ الشَّيٰطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يُلْقُونَ السَّمْعَ

اترتے ہیں　شیطان　اترتے ہیں اوپر ہر جھوٹ باندھنے والے گنہگار کے　رکھتے ہیں شیطان کان اپنے

شیاطین اترا کرتے ہیں (سنو) ایسے شخصوں پر اترا کرتے ہیں جو دروغ گو بد کردار ہوں۔ اور جو (شیاطین کی خبریں سننے کیلئے) کان لگا دیتے ہیں

وَأَكْثَرُهُمْ كٰذِبُونَ ۝ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ

اور اکثر ان کے جھوٹے ہیں　اور شاعروں کی پیروی کرتے ہیں گمراہ　کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ وہ

اور وہ بکثرت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور شاعروں کی راہ تو بے راہ لوگ چلا کرتے ہیں اے مخاطب کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ (شاعر) لوگ (خیالی مضامین کے)

توضیح الکلام

[۱] قولہٗ فَلَا تَدْعُ الخ جب کفار کے تمام شبہات کا جواب ہو گیا اور قرآن شریف کا کلام الٰہی ہونا ثابت ہو چکا تو اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ان بت پرستوں کو شرک سے بچنے اور توحید کا اقرار کرنے کی تعلیم دیتا ہے اس تعلیم کے بعد خاص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ کہ اپنے قرابتداروں کو آپ ڈرائیے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر پکارا اور دور کے قبیلوں سے بلانا شروع کیا کہ اے بنی عدی اے فلاں یہاں تک کہ قریش کے سارے قبیلوں کا نام لیا اور سب جمع ہوئے اور جو کوئی خود نہ آسکا اس نے اپنی طرف سے کسی کو بھیجدیا چنانچہ قریش کے سب آدمی اور ابولہب بھی جب آگیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں خبر دوں کہ کسی وادی میں تم پر چھاپہ مارنے کو کوئی لشکر جمع ہو رہا ہے تو تم میری تصدیق کرو گے سب نے کہا کہ بیشک کریں گے کیونکہ ہمنے بارہا تجربہ کر لیا ہے کہ آپ کبھی جھوٹ بات نہیں کہتے تب آپ نے فرمایا کہ بس تو میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ ایک سخت عذاب آنیوالا ہے اس پر ابولہب بولا کہ تیرے ہاتھ ٹوٹیں کیا صرف اتنی سی بات کے لیے تو نے ہم کو جمع کیا تھا اور بخاری شریف ہی میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ آپ نے اسی وقت یہ بھی فرمایا کہ اے جماعت قریش تم اپنی نجات کا انتظام خود کر لو کیونکہ میں خدا تعالےٰ کا عذاب تمہارے اوپر سے نہیں ہٹا سکوں گا اے عبد مناف میں خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آسکوں گا اے عباس بن عبدالمطلب میں تیرے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کچھ مفید نہ ہوں گا اے صفیہ (یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی) میں تمہارے عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کچھ کام نہ آسکوں گا اے فاطمہ رضی دختر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو جو چاہے میری ملک سے لے سکتی ہے لیکن میں خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں تیرے کچھ کام نہ آؤں گا اس سے ان لوگوں کو عبرت چاہیے جو کسی بزرگ یا کسی صحابی یا خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہوں اور محض اولاد ہونے یا ان کے خاندان سے تعلق نسبی رکھنے کو اپنے واسطے باعث نجات جانتے ہیں　بقیہ آئندہ

فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۝ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ

بیچ ہر جنگل کے سرگرداں ہوتے ہیں اور یہ کہ وہ کہتے ہیں جو کچھ کہ نہیں کرتے مگر وہ لوگ کہ

ہر میدان میں حیران پھرا کرتے ہیں اور زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہاں مگر جو لوگ

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا

ایمان لائے اور کام کیے اچھے اور یاد کیا اللہ کو بہت اور بدلہ لیا پیچھے اس سے کہ

ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور انھوں نے (اپنے اشعار میں) کثرت سے اللہ کا ذکر کیا اور انھوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوچکا ہے

ظُلِمُوْا ؕ وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝

ظلم کیے گئے تھے اور شتاب جانیں گے وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہیں کونسی پھرنے کی جگہ پھر جاویں گے

(اس کا) بدلہ لیا۔ اور عنقریب ان لوگوں کو معلوم ہوجاوے گا جنھوں نے (حقوق اللہ وغیرہ میں) ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ جانا ہے

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّیَّةٌ وَّ هِیَ ثَلٰثٌ وَّ تِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّ سَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نمل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ترانوے ۹۳ آیتیں اور سات رکوع ہیں

کلماتہا ۱۱۶۷ حروفہا ۴۸۷۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ ۝ هُدًى وَّ بُشْرٰى

طٰس یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور کتاب روشن کی ہدایت ہے اور خوش خبری ہے

طٰس۔ یہ آیتیں (جو آپ پر نازل کیجاتی) ہیں اور ایک واضح کتاب کی یہ (آیتیں) ایمان والوں کے لیے (موجب) ہدایت

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ

واسطے ایمان والوں کے جو لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ

اور مژدہ سنانے والی ہیں۔ جو (مسلمان) ایسے ہیں کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَیَّنَّا

ساتھ آخرت کے وہی یقین رکھتے ہیں تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے زینت دی ہے ہم نے

آخرت پر (پورا) یقین رکھتے ہیں (یہ تو ایمان والوں کی صفت ہے اور) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے انکے اعمال (بد) ان کی نظر میں

لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ

واسطے ان کے عملوں ان کے کو پس وہ بھٹکتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں کہ واسطے ان کے ہے برائی عذاب کی

مرغوب کر رکھے ہیں سو وہ (اپنے اس جہل مرکب میں حق سے دور) بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے (مرنے کے وقت بھی) سخت عذاب ہے

وَ هُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وَ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ

اور وہ بیچ آخرت کے وہ ہیں ٹوٹا پانے والے اور تحقیق تو البتہ سکھایا جاتا ہے قرآن

اور وہ لوگ آخرت میں (بھی) سخت خسارہ میں ہیں (کہ کبھی نجات نہ ہوگی) اور آپ کو بالیقین ایک بڑے حکمت والے علم والے کیجانب سے قرآن

لَّدُنْ حَكِیْمٍ عَلِیْمٍ ۝ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ

نزدیک حکمت والے علم والے کے سے۔ یاد کر جس وقت کہا موسیٰ نے واسطے بی بی اپنی کے تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ

دیا جارہا ہے (لہٰذا آپ انکے کفار سے غمگین نہ ہوجیے اسوقت کا قصہ یاد کیجیے) جب کہ موسیٰ ؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے

ع ۳۶ / ۱۱ / ۱۵

بقیہ صفحہ ۵۲۴

اور اپنے مقابلہ میں کمزور اقوام کو ذلیل جانتے ہیں بھلا جو شخص دولت ایمان سے مالامال ہوگیا کون ہے جو اس کو ذلت کی نظر سے دیکھے، دیکھو یہ ہے تعلیم اسلام کہ خود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالے حکم دیتا ہے کہ واخفض جناحک لمن اتبعک الخ اے نبی آپ ہر اس شخص کے ساتھ فروتنی اور تواضع کا معاملہ رکھیے جو مسلمان ہونیکے بعد آپ کی پیروی کرے اس سے اندازہ کرو کہ ایمان اور اطاعت رسول کا کتنا بڑا رتبہ ہے کہ خود حضور کو ان کے ساتھ جن میں یہ دونوں وصف ہوں تواضع اور انکساری کا حکم دیا جاتا ہے اور اس میں کوئی تخصیص کسی قبیلہ خاندان کی نہیں ۱۲

صفحہ ھٰذا

نزول الکلام

ل قولہٗ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ جب پہلی آیت میں شاعروں کی برائی بیان فرمائی گئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم حاضر خدمت مبارک ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم بھی شعر کہتے ہیں اور آیت سے عام طور پر سب شاعروں کی برائی ظاہر ہورہی ہے تو ان کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول

خواص الکلام سورۂ نمل

جو شخص اس سورت کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر بچائے ہوئے چمڑے میں رکھ کر اپنے پاس رکھے تو کوئی نفعت اس کی بند نہ ہو اور اگر صندوق میں رکھ دے تو اس گھر میں سانپ بچھو چمگادڑ درندہ اور کوئی موذی جانور نہ آوے ۱۲ از اعمال قرآنی

ع ۴۰ / ۱

اور مجربات دیربی میں ہے کہ جو شخص اس سورت کو لکھ کر کسی باغ کی دیوار میں رکھ دے تو اس باغ میں کوئی درخت پھلوں سے لدا ہوا ایسا نہ رہیگا کہ جس کے پھل زمین پر نہ گر پڑیں اور اگر اس کاغذ کو کسی آباد مکان میں رکھدیا جائے تو وہ مکان ویران ہوجائے لیکن ایسا خوب سوچکر کرنا چاہیے کہیں غیر مستحق کے ساتھ ایسی حرکت نہ ہوجائے ۱۲ اور تعبیر الرویا لابن سیرین میں مذکور ہے کہ جو کوئی اس سورۃ کو خواب میں دیکھے وہ حق کو درست اور باطل کو برا جانے اور اپنی قوم کا سردار بنے اور اس کو بڑائی اور علم حاصل ہو ۱۲ از تعبیر الرویا و اعمال و مجربات و کتب تفاسیر معتبرہ

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○

شتاب لاؤں گا میں تمہارے پاس اس میں سے کچھ خبر یا لاؤں گا شعلہ انگارے کا تو کہ تم سینکو

پس ابھی (جاکر) وہاں سے (یا تو رستہ کی) کوئی خبر لاتا ہوں یا تمہارے پاس (وہاں سے) آگ کا شعلہ کسی لکڑی وغیرہ میں لگا ہوا لاتا ہوں تاکہ تم سینکو

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ

پس جب آیا اس کے پاس پکارا گیا یہ کہ برکت دیا گیا ہے جو کوئی کہ بیچ آگ کے ہے اور جو کوئی کہ گرد اس کے ہے اور

سو جب اس (آگ) کے پاس پہنچے تو انکو (منجانب اللہ) آواز دی گئی کہ جو اس آگ کے اندر ہیں (یعنی فرشتے) ان پر بھی برکت ہو اور جو اسکے پاس ہے (یعنی موسیٰ) اس پر بھی برکت ہو

سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

پاکی ہے اللہ پروردگار عالموں کے کو۔ اے موسیٰ بات یہ ہے کہ تحقیق میں ہی ہوں اللہ غالب

یہ دعا بطور تحیہ و سلام کے ہے اور رب العالمین پاک ہے۔ اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں (جو بے کیف کلام کر رہا ہوں) اللہ ہوں زبردست

الْحَكِيْمُ ○ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى

با حکمت اور ڈال دے عصا اپنا پس جس وقت کہ دیکھا اس کو ہلتا جاتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے پھر گیا

حکمت والا اور (اے موسیٰ) تم اپنا عصا (زمین) پر ڈال دو۔ سو جب انھوں نے اس کو اس طرح حرکت کرتے دیکھا جیسے سانپ ہو تو پیٹھ پھیر کر

مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ

پیٹھ پھیر کر اور نہ پیچھے پھرا پھر پکارا گیا اے موسیٰ مت ڈر تحقیق میں نہیں ڈرتے نزدیک میرے

بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی تو نہ دیکھا (ارشاد ہوا کہ) اے موسیٰ ڈرو نہیں اور ہمارے حضور میں

الْمُرْسَلُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ

پیغمبر مگر جو کوئی ظلم کرے پھر بدل ڈالے نیکی پیچھے برائی کے پس تحقیق میں

پیغمبر نہیں ڈرا کرتے۔ ہاں مگر جس سے کوئی قصور (یعنی لغزش) سرزد ہو جاوے پھر برائی (ہو جانے) کے بعد بجائے اسکے نیک کام کرے (یعنی توبہ کرے) تو

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ

بخشنے والا مہربان ہوں اور داخل کر ہاتھ اپنا بیچ گریبان اپنے کے نکلے گا سفید

میں مغفرت والا رحمت والا ہوں اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر لیجاؤ (اور پھر نکالو تو) وہ بلا کسی عیب (یعنی بلا کسی مرض برص وغیرہ) کے روشن ہو کر

غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

بغیر برائی کے بیچ نو نشانیوں کے طرف فرعون کی اور قوم اس کے کی تحقیق وہ تھے قوم

نکلے گا (نو معجزوں میں سے ہیں (جن کے ساتھ تم کو) فرعون اور اسکی قوم کیطرف (بھیجا جاتا ہے کیونکہ) وہ بڑے حد سے نکل جانے والے لوگ ہیں

فٰسِقِيْنَ ○ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

فاسق پس جب آئیں ان کے پاس نشانیاں ہماری دکھلانے والیاں کہنے لگے یہ ہے جادو

غرض ان لوگوں کے پاس جب ہمارے (دیے ہوئے) معجزے پہنچے جو نہایت واضح (تھے) تو وہ لوگ (ان سب کو دیکھکر بھی) بولے یہ صریح

مُّبِيْنٌ ○ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ

ظاہر اور انکار کیا ان کا اور یقین جان لیا تھا ان کو جی ان کے نے ظلم اور تکبر سے

جادو ہے اور (غضب تو یہ تھا کہ) ظلم اور تکبر کی راہ سے ان (معجزات) کے (بالکل) منکر ہو گئے حالانکہ انکے دلوں نے ان کا یقین کر لیا تھا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنے والوں کا اور البتہ تحقیق دیا ہم نے داؤد کو اور

سو دیکھئے کیسا (برا) انجام ہوا ان مفسدوں کا۔ اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو (شریعت اور ملک داری کا) علم

توضیح الکلام

۵۱ قولہ وَمَنْ حَوْلَهَا الخ یہ دعا بطور تحیہ اور سلام کے تھی جیسا کہ دستور ہے کہ آنیکے وقت آنے والا یا جس کے پاس کوئی آتا ہے وہ سلام کیا کرتا ہے چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جانتے نہ تھے کہ یہ نور انوار خداوندی ہیں سے ہے اس لیے خود سلام نہ کر سکے لہذا حق تعالیٰ کیطرف سے ان کو سلام ہوا تاکہ آپ کو انسیت ہو اور فرشتوں کو بھی شامل کر لیا جو مَنْ فِي النَّارِ سے مراد ہیں تاکہ اس بات پر دلیل ہو کہ جس قرب کے ساتھ فرشتے مورد سلام ہوتے ہیں وہی قرب یہاں بھی ہے ۱۲ ۵۲ قولہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الخ یہ جملہ اس لیے ارشاد فرمایا کہ تنبیہ ہو کہ یہ آگ جو وہاں شعلہ گیر ہو رہی تھی بعینہ ذات پروردگار عالم نہیں ہے کیونکہ یہ آگ تو محدود ہے اور جہت اور مکان میں ہے اور وہ ذات ان سب چیزوں سے پاک ہے۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذہن اس بات سے اس وقت خالی تھا تو اسکی تعلیم ہو جائے گی اور اگر ذہن میں پہلے سے موجود تھی تو اس فرمانے سے اس کے سمجھانے میں زیادتی ہو جائے گی ۱۲ ۵۳ قولہ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ الخ یہ اس لیے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبطی کے مارنے کا خوف دور ہو جائے اور دل میں اس گناہ کا کھٹکا نہ رہے کہ جو کوئی گناہ کرنے کے بعد نیک کام کرتا ہے میں اس کے لیے بخشنے والا بھی ہوں ۱۲ ۵۴ قولہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ الخ یہ دوسرا قصہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کا جس تفصیل اور وضاحت کے ساتھ اس قصہ کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے اہل کتاب کو بھی اس طرح کا علم نہ تھا فرماتے ہیں کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا اور ان کا علم و دانش مشہور بلکہ ضرب المثل ہے جس کے شکریہ میں وہ خدا تعالیٰ کی حمد کیا کرتے تھے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا الخ یہاں تک تو ان کے علم و دانش کا اجمالی بیان تھا آگے اس کی تفصیل فرماتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے وارث بنے یعنی جو جو کمالات ان کے باپ کو عطا ہوئے تھے وہی اس فرزند رشید کو بھی ملے یعنی سلیمان علیہ السلام کے کمالات کچھ نئے کمالات نہیں ہیں کہ ان ہی کو دیے گئے ہوں بلکہ خاندان سے چلے آتے ہیں خاندانی کمالات کو موروثی کمال عرف میں بولا کرتے ہیں ورنہ نبوت اور علم و دانش بقیہ آئندہ

ع ۱۴ ۱۶

سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ

سلیمان کو علم اور کہا دونوں نے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے بزرگی دی ہم کو اوپر بہتوں
عطا فرمایا اور ان دونوں نے (اپنے شکر کیلئے) کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے سزاوار ہیں جس نے ہم کو اپنے بہت سے

عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا

بندوں اپنے ایمان والوں کے اور وارث جیتی قائم مقام ہوا سلیمان داؤد کا اور کہا اے
ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔ اور داؤد (علیہ السلام کی وفات کے بعد ان) کے قائم مقام سلیمان ہوئے اور انھوں نے (اظہار شکر کیلئے) کہا کہ اے

النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ

لوگو سکھایا گیا ہوں ہم بول جانوروں کی اور دیے گئے ہیں ہم ہر چیز سے تحقیق
لوگو ہم کو پرندوں کی بولی (سمجھنے) کی تعلیم کی گئی ہے اور ہم کو (سامان سلطنت کے متعلق) ہر قسم کی (ضروری) چیزیں دیگئی ہیں واقعی

هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ

یہ البتہ وہی ہے بزرگی ظاہر اور اکٹھے کیے گئے واسطے سلیمان کے لشکر اس کے
یہ (اللہ تعالیٰ) کا صاف فضل ہے اور سلیمان کے لیے (جو) ان کا لشکر جمع کیا گیا (تھا ان میں)

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓي اِذَآ اَتَوْا عَلٰي

جنوں سے اور آدمیوں سے پس وہ مثل بمثل کھڑے کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب آئے اوپر
جن بھی (تھے) اور انسان بھی اور پرندے بھی (جو کسی بادشاہ کے مسخر نہیں ہوتے) اور (پھر تے بھی اس کثرت سے تھے کہ) انکو (چلنے کیوقت) روکا جاتا تھا یہاں تک

وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ

میدان چیونٹیوں کے کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو داخل ہو گھروں اپنوں میں
کہ جب چیونٹیوں کے ایک میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے اور دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ اے چیونٹیو اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ

نہ کچل ڈالے تم کو سلیمان اور لشکر اس کا اور وہ نہ جانتے ہوں پس مسکرایا
کہیں تم کو سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ کچل ڈالیں۔ سو سلیمان اس کی بات سے

ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

ہنستا ہوا بات اس کی سے اور کہا اے رب میرے توفیق دے مجھ کو کہ شکر کروں میں نعمت تیری کا
مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے میرے رب مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپکی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں

الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

جو نعمت رکھی ہے تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے اور یہ کہ عمل کروں میں نیک جو پسند کرے تو اس کو
جو آپنے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور (اس پر بھی مداومت دیجئے کہ) میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں

وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ

اور داخل کر مجھ کو ساتھ رحمت اپنی کے بیچ بندوں اپنوں صالحوں کے اور خبر لی پرند جانوروں کی
اور مجھ کو اپنی رحمت (خاصہ) سے اپنے (اعلیٰ درجے کے) نیک بندوں میں داخل رکھیے اور (ایک بار یہ قصہ ہوا کہ) سلیمان نے پرندوں کی حاضری لی

فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ڮ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَاۗىِٕبِيْنَ ۝

پس کہا کیا ہے مجھ کو کہ نہیں دیکھتا میں ہدہد کو یا ہے وہ غائبوں سے
تو ہدہد کو نہ دیکھ کر) فرمانے لگے کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا کہیں غائب ہو گیا ہے

بقیہ ص ۵۲۶

بھی وراثت میں ملا کرتی ہیں بلکہ یہ چیزیں تو محض خیب اپنی فضل و کرم سے دیا کرتا ہے ۱۲ وَقَالَ سے اس وراثت کی تفصیل ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ہم کو جانوروں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر ایک نعمت اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس سے ضرورت کی چیزیں مراد ہیں لفظ کل اپنے عموم پر نہیں ہے ۱۲

صفحہ ھذا

توضیح الکلام

ف ۱ قولہ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ الخ یہاں کثیر کا لفظ اس لیے فرمایا کہ بعض انبیاء علیہم السلام کو حق تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام پر فضیلت دی ہے جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ وَ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ۔ ف ۲ قولہ تعالیٰ عُلِّمْنَا الخ اس میں جمع کا صیغہ حضرت داؤد علیہ السلام کو شامل کرنے کیلئے نہیں ہے کیونکہ ان کا پرندوں کی گفتگو سمجھنا ثابت نہیں بلکہ جمع کا لفظ بولنا شاہی محاورہ ہے جس سے مقصد تکبر اور اپنی بڑائی نہیں بلکہ رعایا پر رعب جھلانا مقصود ہے تاکہ شریعت کی اطاعت سے باہر نہ ہوں اور آگے جو چیونٹی کا قصہ ذکر فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ صرف پرندوں ہی کی بولی نہیں بلکہ چوپایوں کی بھی سمجھتے تھے اور چونکہ کسی جانور کو اس سے مستثنیٰ نہیں کر سکتے اس لیے کہ اس کی کوئی تصریح وارد نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ وہ جانور آدمیوں کی بولی ان سے بولتے ہوں اس لیے سمجھتے ہوں یہ بات نہ تھی بلکہ جانوروں کی اپنی آوازوں کو سمجھتے تھے کہ اس نے یہ کہا ایسے ہی ضرورت کے وقت جانور حضرت سلیمان علیہ السلام کے کلام کو سمجھ لیتے تھے جیسا کہ چیونٹی اور ہدہد کے قصے سے معلوم ہوتا ہے اور ان دونوں قصوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضی باتیں جانور بھی جو عقل سے سمجھنے کی ہیں سمجھتے تھے اور چیونٹی کے اس کلام کے وقت یا تو آپ کا لشکر زمین پر چلتا تھا یا ہوا پر تھا لیکن اس چیونٹی کو خدا تعالیٰ کے الہام سے یہ بات معلوم ہو گئی ہوگی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر کا یہ ارادہ ہے اور قدرت خداوندی سے یہ کچھ بعید نہیں اور ضاحکًا سے کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قہقہہ کی نفی آئی ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہو کر ہنسے اسلیے کہ حدیث میں جو نفی ہے اس سے بالکل نفی مراد نہیں ہے بلکہ عادت کی نفی ہے۔ اور اگر کسی کو شبہ ہو کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام ساری دنیا کے بادشاہ تھے جیسا کہ

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ

البتہ عذاب کروں گا میں اس کو عذاب سخت یا ذبح کردوں گا میں اس کو یا لے آوے گا میرے پاس دلیل

پس اس کو (غیر حاضری پر) سخت سزا دونگا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا وہ کوئی صاف حجت (اور عذر غیر حاضری کا) میرے سامنے

مُّبِيْنٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ

ظاہر پس دیر کی اس نے تھوڑی سی پس کہا کہ میں نے احاطہ کیا اس جگہ کو کہ نہ احاطہ کیا تم نے ساتھ اسکے اور

پیش کرے۔ سو تھوڑی ہی دیر میں وہ آ گیا اور (سلیمان ؑ سے) کہنے لگا کہ میں ایسی بات معلوم کر کے آیا ہوں جو آپکو معلوم نہیں ہوئی (اور اجمالی بیان اس کا یہ ہے)

جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ۝ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ

لایا ہوں میں تمہارے پاس ملک سبا سے خبر سچی تحقیق میں نے پایا ایک عورت کو کہ بادشاہی کرتی ہے

میں آپ کے پاس قبیلہ سبا کی ایک تحقیقی خبر لایا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ ان لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے

وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝ وَجَدْتُّهَا وَ

اور دی گئی ہے ہر چیز سے اور واسطے اس کے ہے تخت بڑا پایا میں نے اس کو اور

اور اسکو (سلطنت کے لوازم میں سے) ہر قسم کا سامان میسر ہے اور اسکے پاس ایک بڑا (اور قیمتی) تخت ہے۔ میں نے اس کو اور اس (عورت) کی

قَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ

قوم اس کی کو سجدہ کرتے ہیں سورج کو سوائے خدا کے اور زینت دی ہے واسطے ان کے

قوم کو دیکھا کہ وہ خدا (کی عبادت) کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کے (ان) اعمال

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝

شیطان نے عملوں ان کے کو پس بند کیا ہے کو راہ سے پس وہ نہیں راہ پاتے

(کفریہ کو) ان کی نظر میں مرغوب کر رکھا ہے اور ان کو راہ (حق) سے روک رکھا ہے سو وہ راہ (حق) پر نہیں چلتے

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

یہ کہ سجدہ کریں واسطے اللہ کے وہ جو نکالتا ہے چھپی چیزوں کو بیچ آسمانوں کے اور زمین کے اور

کہ اس خدا کو سجدہ نہیں کرتے جو (ایسا قادر ہے کہ) آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو (جن میں بارش اور نباتات بھی ہے) باہر لاتا ہے اور

يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ پروردگار عرش

(ایسا عالم ہے کہ) تم لوگ جو کچھ (دلمیں) پوشیدہ رکھتے ہو اور جو (کچھ زبان وغیرہ سے) ظاہر کرتے ہو وہ سب کو جانتا ہے (پس اللہ ہی ایسا ہے کہ اسکے سوا کوئی لائق عبادت

الْعَظِيْمِ ۩ ۝ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

بڑے کا کہا سلیمان ؑ نے اب دیکھیں گے ہم کہ سچ کہا تو نے یا ہے تو جھوٹوں سے

مالک ہے سلیمان ؑ نے (یہ سنکر) فرمایا کہ ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں ہے

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا

لے جا کتاب میری یہ پس ڈالدے اسکو طرف ان کی پھر پھر آ ان کے پاس سے پس دیکھ کیا

(اچھا) میرا یہ خط لیجا اور اس کو اس کے پاس ڈالدینا پھر (ذرا وہاں سے) ہٹ جانا پھر دیکھنا کہ آپس میں کیا سوال و جواب

يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝

جواب دیتے ہیں کہا اے سردارو تحقیق ڈالی گئی ہے طرف میری کتاب بزرگ

کرتے ہیں۔ بلقیس نے (پڑھ کر اپنے سرداروں سے مشورہ کیلئے) کہا کہ اے اہل دربار میرے پاس ایک خط (جس کا مضمون نہایت) با وقعت (ہے) ڈالا گیا ہے

توضیح الکلام

ف قولہ فمکث غیر بعید الخ عرائس میں ہے کہ حکم سلیمانی بنام عقاب جاری ہوا کہ جا اور ہدہد کو حاضر کر عقاب اڑا اور ادھر ادھر دیکھا یمن کیطرف ہدہد نظر آیا لیکا اور ہدہد عقاب کو دیکھ کر سمجھا کہ خدا خیر کرے عقاب کی نظر پڑ ہی چلایا کہ اے عقاب تجھے قسم ہے اسکی جس نے تجھے قوت اور قدرت عطا کی رحم کر اور میرے حال سے تعرض نہ کر عقاب رکا اور بولا تیری ماں تجھے روئے اللہ تعالیٰ کے نبی سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی ہے کہ تجھ پر عذاب کریں پھر دونوں بارگاہ سلیمان ؑ کی طرف اڑے جب قریب آئے تو کرگس نے ہدہد سے کہا کہ تیری خرابی ہو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تیرے ذبح کرنے کی قسم کھائی ہے ہدہد نے پوچھا کہ کوئی استثنار بھی کیا ہے کرگس بولا کہ ہاں اگر تو اپنی غیر حاضری کی کوئی معقول وجہ پیش کرے جب دونوں حضرت سلیمان ؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو ہدہد نے نزدیک آ کر اپنا سر اٹھایا اور دم اور پروں کو عاجزی سے زمین پر گھسنے لگا حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہاتھ بڑھایا اور اس کا سر دبا کر فرمایا کہ تو کہاں تھا ہدہد نے عرض کیا کہ آپ قیامت کے دن خدائے جبار و قہار کے سامنے کھڑے ہونے کا نقشہ یاد کیجیے یہ سنکر حضرت سلیمان ؑ تھرانے لگے اور درگذر کی ہدہد نے عرض کیا کہ میں ایک عجیب خبر لایا ہوں کہ ایک عورت کو میں نے دیکھا کہ باشندگان ملک سبا پر حکومت کرتی ہے اور بادشاہت کے سب سامان اس کے پاس موجود ہیں اور ایک تخت اس کا بہت بڑا ہے اس عورت سے بلقیس مراد ہے عرائس میں مذکور ہے کہ ملک یمن میں شہر سبا کا بادشاہ حارث تھا اس نے اپنے بیٹے کا نکاح ایک جنات میں کی لڑکی ریحانہ سے کر دیا تھا اس سے بلقیس پیدا ہوئی اور وہ اپنے باپ کے بعد یمن کی حکمران بنی اس کا تخت نہایت قیمتی اور بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسی گز لمبا چوڑا تھا اس پر سات کوٹھریاں سونے اور جواہر کی بنی ہوئی تھیں ۱۲

السجدۃ

إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ أَلَّا تَعْلُوا

تحقیق وہ سلیمان ؑ کی طرف سے ہے اور تحقیق وہ ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے ہے یہ کہ مت سرکشی کرو

(وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس میں یہ (مضمون) ہے اول بسم اللہ الرحمن الرحیم (اور اس کے بعد یہ کہ) تم لوگ (یعنی بلقیس اور سب اعیان سلطنت) میرے مقابلہ میں سرکشی

عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي

اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر کہا اے سردارو جواب دو مجھ کو بیچ کام میرے کے

مت کرو اور میرے پاس مطیع ہو کر چلے آؤ۔ بلقیس نے کہا کہ اے اہل دربار تم مجھ کو اس معاملہ میں رائے دو کہ مجھ کو سلیمان کے ساتھ کیا معاملہ

مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿٣٢﴾ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَ

نہیں ہیں فیصل کرتی کسی کام کو یہاں تک کہ حاضر ہو تم میرے پاس کہا انھوں نے ہم صاحب قوت ہیں اور

کرنا چاہئے اور میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی جبتک کہ تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم بڑے طاقتور اور

أُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾

صاحب جنگ سخت ہیں اور حکم طرف تیری ہے پس دیکھ تو کیا حکم کرتی ہے

بڑے لڑنے والے ہیں اور (آئندہ) اختیار تم کو ہے سو تم ہی (مصلحت) دیکھ لو جو کچھ (تجویز کرکے) حکم دینا ہو

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ

کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جس وقت کہ داخل ہوتے ہیں کسی شہر میں خراب کرتے ہیں اس کو اور کرتے ہیں عزت والوں

بلقیس کہنے لگی کہ والیان ملک (کا قاعدہ ہے کہ) جب کسی بستی میں (مخالفانہ طور پر) داخل ہوتے ہیں تو اسکو تہ و بالا کر دیتے ہیں اور اسکے رہنے والوں میں جو عزت دار ہیں

أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم

اس کے کو ذلیل اور اسی طرح یہ بھی کریں گے اور تحقیق میں بھیجنے والی ہوں طرف ان کی

ان کو (انکا زور گھٹانے کیلئے) ذلیل کیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے اور میں ان لوگوں کے پاس کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں

بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ

تحفہ پس دیکھتی ہوں ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہیں بھیجے ہوئے پس جب آیا وہ بھیجا ہوا سلیمان ؑ کے پاس

پھر دیکھوں گی کہ وہ فرستادے (وہاں سے) کیا (جواب) لیکر آتے ہیں۔ سو جب وہ فرستادہ سلیمان ؑ کے پاس پہنچا

قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم

کہا سلیمان نے کیا مدد دیتے ہو مجھ کو ساتھ مال کے پس جو کچھ کہ دیا ہے مجھ کو اللہ نے بہتر ہے اس چیز سے کہ دیا ہے تم کو

اور تحفہ پیش کیا تو سلیمان ؑ نے فرمایا کیا تم لوگ (یعنی بلقیس وغیرہ) مال سے میری امداد کرتے ہو سو (سمجھ رکھو کہ) اللہ نے جو کچھ مجھ کو دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو

بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ

بلکہ تم ہی ساتھ تحفہ اپنے کے خوش ہوتے ہو۔ پھر جا ایلچی طرف ان کی پس البتہ آویں گے ہم ان پر ساتھ لشکروں کے

ہاں تم ہی اپنے اس ہدیہ پر اتراتے ہو گے (سو یہ سمجھ کر ہم نہ لیں گے)۔ تم (اے ایلچی) ان لوگوں کے پاس لوٹ جاؤ سو ہم ان پر ایسی فوجیں بھیجتے ہیں کہ

لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾

نہ مقابلہ ہو سکیگا ان کو ساتھ ان لشکروں کے اور البتہ نکال دیں گے ہم انکو اس شہر سے ذلیل کر کر اور وہ رسوا ہوں گے

ان لوگوں سے ان کا ذرا مقابلہ نہ ہو سکے گا ہم ان کو وہاں سے ذلیل کرکے نکال دیں گے اور وہ (ہمیشہ کے لئے) ماتحت ہو جاویں گے

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي

کہا سلیمان ؑ نے اے سردارو کونسا تم میں سے لے آتا ہے میرے پاس تخت اس کا پہلے اس سے کہ آویں میرے پاس

سلیمان ؑ کو وحی سے یا کسی خبر وغیرہ کے ذریعہ سے اس کا چلنا معلوم ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ اے اہل دربار تم میں کوئی ایسا ہے جو اس (بلقیس) کا تخت قبل اسکے

توضیح الکلام

۱ قولہ و انی مرسلۃ الخ اور کہنے لگی کہ پہلی دفعہ میں سلیمان علیہ السلام کے پاس جانا مصلحت کے خلاف ہے تحفہ تحائف دے کر ایلچیوں کو بھیجتی ہوں جس سے سلیمان کی پوری کیفیت کا اندازہ ہو جائے گا چنانچہ یہ بات سب کو پسند آئی اور بہت سے غلام اور بہت سی لونڈیاں اور سونا چاندی بھیجا اور امتحان کیلئے ایک سوتی بے سوراخ کا اور ایک موتی ٹیڑھے سوراخ کا تاگہ ڈالنے کے لیے بھیجا اور ان سے کہہ دیا کہ دیکھو اگر سلیمان علیہ السلام کے چہرہ سے رعب اور ہیبت ظاہر ہو تو جاننا کہ بادشاہ ہیں اور اگر اس کے برخلاف لطف و کرم کا ظہور ہو اور چہرہ سے نورانیت چمکے تو جاننا کہ نبی ہیں یہ سب باتیں سنکر ہُدہُد اڑا اور سب حالات سے مطلع کیا حضرت سلیمان ؑ کے حکم سے نو فرسخ کے میدان میں چاندی سونے کی اینٹیں بچھائی گئیں اور بہت کچھ سامان آرائش کا کیا گیا بلقیس کے ایلچی پہونچے تو سلیمانی زیب و زینت دیکھ کر ڈرے اور ڈرتے ہوئے نامۂ بلقیس پیش کیا آپ نے ان موتیوں کو طلب کیا جس میں سوراخ نہ تھا اس میں دیمک کے کیڑے کو حکم دیکر سوراخ کرایا اور جس کا سوراخ کج تھا اسمیں درخت بید کے کیڑے کو حکم دے کر تاگا ڈلوایا مگر چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد اس بت پرست شہزادی کو مسلمان بنانا اور برائی سے بچانا تھا اس لیے ان تحفوں کو کچھ دل میں جگہ نہ دی اور فرمایا کہ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس بہت کچھ ہے ایسے ہدیوں سے تمھیں خوش ہوتے جاؤ اور اس سے جاکر کہہ دو کہ سلے آئے لیا بر ۲ قولہ ارجع اتو حاضر ہو ورنہ میں ایسا بھاری لشکر بھیجتا ہوں کہ جس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا اور میں ان کو وہاں سے ذلیل و خوار کرکے نکالدوں گا ادھر تو ایلچی روانہ ہوئے ادھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے کہا کوئی ہے کہ اس کے آنے سے پہلے میرے پاس اس کا تخت اٹھا لاوے ایک بڑا قوت والا جن بولا کہ میں اس تخت کو حضور کے پاس آپ کے دربار برخاست ہونے سے پہلے لا دونگا میں قوی بھی ہوں اور امانتدار بھی مگر اس شخص نے کہ جس کو کتاب کا بھی علم تھا اسم اعظم جانتا تھا یہ کہا کہ میں آپکے پلک جھپکنے سے پہلے لے آتا ہوں چنانچہ اس۔

مُسْلِمِیْنَ ○ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ

مسلمان ہو کر کہا ایک بوئے جنوں میں سے میں لے آؤں گا تمہارے پاس اس کو پہلے

آویں حاضر کر دے۔ ایک قوی ہیکل جن نے جواب میں عرض کیا کہ میں اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ

اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ○ قَالَ

اس سے کہ اٹھو تم جگہ اپنی سے اور تحقیق میں اوپر اس کے البتہ زور آور ہوں امانت دار کہا

آپ اپنے اجلاس سے اٹھیں اور گو وہ بہت بھاری ہے مگر میں اس کے لانے پر طاقت رکھتا ہوں (اور گو وہ جواہر قیمتی مرصع جواہرات سے ہے مگر) امانتدار بھی ہوں

الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ

اس شخص نے کہ نزدیک اس کے تھا علم کتاب سے میں لے آؤں گا تمہارے پاس اس کو پہلے اس سے کہ پھر آوے

جس کے پاس کتاب کا علم تھا (غرض) اس (علم والے) نے (اس جن سے) کہا کہ میں اس کو تیرے سامنے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے

اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ

طرف تمہاری نظر تمہاری پس جب دیکھا اس کو ٹھیرا ہوا نزدیک اپنے کہا یہ

لا کر حاضر کر سکتا ہوں۔ جب سلیمان علیہ السلام نے اس کو اپنے روبرو رکھا دیکھا تو خوش ہو کر شکر کے طور پر کہنے لگے کہ یہ بھی

فَضْلِ رَبِّیْ ۫ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا

فضل پروردگار میرے کے سے تو کہ آزماوے مجھ کو کہ شکر کرتا ہوں میں یا کفر کرتا ہوں میں اور جو کوئی شکر کرے پس سوائے اس کے

میرے پروردگار کا ایک فضل ہے تاکہ وہ میری آزمائش کرے کہ میں شکر کرتا ہوں یا (خدانخواستہ) ناشکری کرتا ہوں اور (ظاہر ہے کہ) جو شخص شکر کرتا ہے

یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ○ قَالَ نَكِّرُوْا

نہیں کہ شکر کرتا ہے واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا بے پرواہ ہے کرم کرنے والا۔ کہا بدل ڈالو

وہ اپنے ہی نفع کیلئے شکر کرتا ہے (اللہ تعالیٰ کا کوئی نفع نہیں اور اسی طرح) جو ناشکری کرتا ہے میرا رب غنی ہے کریم ہے۔ (اس کے بعد) سلیمان نے (بلقیس کی

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ○

واسطے اس کے تخت اس کا کہ دیکھیں ہم آیا راہ پاتی ہے یا ہوتی ہے ان لوگوں سے کہ نہیں راہ پاتے

کہ اس کیلئے اس کے تخت کی صورت بدل دو ہم دیکھیں کہ اس کو اس کا پتہ لگتا ہے یا اسکا ان ہی میں شمار ہے جن کو (ایسی باتوں کا) پتہ نہیں لگتا (سلیمان نے یہ سب

فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ

پس جب آئی بلقیس کہا گیا کیا اسی طرح کا ہے تخت تیرا کہا بلقیس نے گویا کہ یہ وہی ہے اور

سو جب بلقیس آئی تو اس سے (تخت دکھا کر) کہا گیا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے وہ کہنے لگی ہاں ہے تو ویسا ہی اور

اُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ ○ وَصَدَّهَا مَا

دیے گئے تھے ہم علم پہلے اس سے اور ہوئے تھے ہم مسلمان اور بند کیا اس کو اس چیز نے

(یہ بھی کہا کہ) ہم لوگوں کو تو اس واقعہ سے پہلے ہی (آپکی نبوت کی) تحقیق ہو چکی ہے اور ہم اسیوقت سے دل سے مطیع ہو چکے ہیں اور اسکو (ایمان لانے سے)

كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ○

کہ تھی عبادت کرتی سوائے خدا کے تحقیق وہ تھی قوم کافروں سے

غیر اللہ کی عبادت نے (جس کی اس کو عادت تھی) روک رکھا تھا (اور وہ عادت اس لیے پڑ گئی تھی کہ) وہ کافر قوم میں کی تھی

قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ

کہا گیا واسطے اس کے داخل ہو محل میں پس جب دیکھا اس کو گمان کیا اس کو گہرا پانی اور

بلقیس سے کہا گیا کہ اس محل میں داخل ہو وہ چلیں راہ میں حوض آیا) تو جب اس کا صحن دیکھا تو اس کو پانی (سے بھرا ہوا) سمجھا اور

توضیح الکلام

۵۱ قولہ وَمَنْ شَكَرَ الخ اور یہ بھی کہدیا کہ جو کوئی خدا تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتا ہے تو اپنے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کا کچھ فائدہ نہیں پہونچتا بلکہ بندہ کو کہ وہ اور بھی نعمتیں اس کو عطا کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی پروا نہیں ۱۲ ۵۲ قولہ تعالیٰ نَكِّرُوْا الخ یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس کے تخت میں کچھ ایسا تغیر اور تبدل کرو کہ اسکی پہلی صورت بدل جاوے تاکہ میں جب بلقیس آوے تو اسکی عقل کا امتحان کرلوں کہ وہ دنیوی چیزوں میں جب اسقدر پہچان والی ہے تو خدا تعالیٰ اور اس کی ذات وصفات میں کیوں غلطی کی ۱۲ ۵۳ قولہ فَلَمَّا جَآءَتْ الخ یعنی بلقیس آئی اور اس سے پوچھا گیا کہ کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے وہ اس کو پہچان نہ سکی دھوکہ میں آگئی یہ کہا کہ ہاں میرا تخت بھی ایسا ہی ہے اس تخت کو اپنے تخت کے مشابہ بتلایا یہ نہیں کہا کہ یہ وہی ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد بلقیس کو معلوم ہوگیا کہ یہ وہی تخت ہے اس لیے اس نے معذرت کے طور پر کہا کہ ۵۴ قولہ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ الخ حضور ہم کو کیا آزماتے ہیں ہمکو تو اس حالت سے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ آپ بڑے طاقتور ہیں اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں اور بقول بعض مفسرین بلقیس کا یہ جواب کہ كَاَنَّهٗ هُوَ متانت اور فراست سے پُر تھا اگر یہ کہتی کہ یہ میرا ہی ہے یا میرا نہیں ہے تو اس کے جھٹلائے جانے کا احتمال تھا اور جب ایک گول بات کہی تو دونوں احتمال اپنے اختیار میں رہے اور چونکہ اس میں تبدیل بھی ہوگئی تھی اس لئے اسکو مثل کہنا نہایت مناسب ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب اس سے یہ جواب سُنا تو اس کی عقل کی نسبت آپ کو ایسی بدگمانی نہ رہی اور بعض مفسرین نے آیت وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ الخ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا کلام بتلایا ہے کہ ہم کو پہلے ہی معلوم تھا کہ تو بتلا نہ سکے گی اور ہم ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں ۱۲ ۵۵ قولہ وَصَدَّهَا الخ یہ جملہ معترضہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ بلقیس عقلمند ضرور ہے مگر چونکہ وہ قوم کفار سے تھی اور اس کے عقیدہ میں اس کے باپ دادوں کے کفریات گڑ گئے تھے اس لیے بت پرستی کرتی تھی اس بت پرستی نے خدا پرستی سے روک رکھا تھا ۱۲

كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيرَ ۗ

کھول دیا دونوں پنڈلیوں اپنی سے کہا سلیمان نے تحقیق یہ محل ہے منڈھا ہوا شیشے سے

اسکے اندر گھسنے کیلئے اپنی دونوں پنڈلیاں کھولدیں اسوقت سلیمان نے فرمایا کہ یہ تو ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے

قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ

کہا بلقیس نے اے پروردگار میرے تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے اللہ پروردگار

اسوقت بلقیس کہنے لگیں اے میرے پروردگار میں نے اب تک اپنے نفس پر ظلم کیا تھا کہ شرک میں مبتلا تھی اور میں اب سلیمان کیساتھ (یعنی انکے طریقہ پر)

الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ

عالموں کے اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے طرف ثمود کی بھائی ان کے صالح کو یہ کہ

ہو کر رب العالمین پر ایمان لائی۔ اور ہم نے (قوم) ثمود کے پاس انکے (برادری کے) بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا یہ (پیغام دے کر) کہ

اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَا قَوْمِ

عبادت کرو اللہ کو پس ناگہاں وہ دو فرقے تھے آپس میں جھگڑتے کہا اے قوم میری

تم اللہ کی عبادت کرو سو یکایک ان میں دو فرقے ہوگئے جو (دین کے بارہ میں) باہم جھگڑنے لگے۔ صالح نے فرمایا کہ اے بھائیو

لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ

کیوں جلدی کرتے ہو تم ساتھ برائی کے پہلے بھلائی کے کیوں نہیں بخشش مانگتے

تم نیک کام (یعنی توبہ و ایمان) سے پہلے عذاب کو کیوں جلدی مانگتے ہو تم لوگ اللہ کے سامنے (کفر سے) معافی کیوں نہیں چاہتے

اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ

اللہ سے تو کہ رحم کیے جاؤ کہا انھوں نے بدشگون دیکھا ہم نے تجھ کو اور ان لوگوں کو کہ ساتھ تیرے ہیں

جس سے توقع ہو کہ تم پر رحم کیا جاوے (یعنی عذاب سے محفوظ رہو) وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اور تمہارے ساتھ والوں کو منحوس سمجھتے ہیں

قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ

کہا حضرت صالحؑ نے کہ شگون بد تمہارا نزدیک خدا کے ہے بلکہ تم ایک قوم ہو کہ گرفتار کیے جاتے ہو اور تھے

صالحؑ نے (جواب میں) فرمایا کہ تمہاری (اس) نحوست (کا سبب) اللہ کے علم میں ہے بلکہ تم وہ لوگ ہو کہ (اس کفر کی بدولت) عذاب میں مبتلا ہو گے اور (کفر کے سبب)

فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَ

بیچ شہر کے نو شخص کہ فساد کرتے تھے بیچ زمین کے اور

اس بستی میں نو شخص تھے جو سرزمین میں (یعنی بستی سے باہر تک بھی) فساد کیا کرتے تھے اور

لَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ

نہ اصلاح کرتے تھے کہا انھوں نے کہ قسم کھاؤ آپس میں ساتھ اللہ کے البتہ شبخون ماریں گے ہم اسکو اور گھر والوں اس کے کو

(ذرا) اصلاح نہ کرتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ آپس میں سب (ا) پر اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم شب کیوقت صالحؑ اور انکے متعلقین (یعنی ایمان والوں) کو جا ماریں گے

ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا

پھر البتہ کہیں گے ہم واسطے وارثوں اس کے کو کہ نہ حاضر تھے ہم وقت ہلاک اہل اس کے کے اور ہم

پھر ہر وقت تحقیق ہم انکے وارث سے کہدینگے کہ ہم انکے متعلقین کے (اور خود انکے) مارے جانے میں موجود (بھی) نہ تھے اور ہم

لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾

البتہ سچے ہیں اور مکر کیا انھوں نے ایک مکر اور مکر کیا ہم نے بھی ایک مکر اور وہ نہیں جانتے تھے۔

بالکل سچے ہیں۔ اور (یہ مشورہ کر کے) انھوں نے ایک خفیہ تدبیر کی اور ایک غیبی تدبیر ہم نے کی اور (اس تدبیر کی) ان کو خبر بھی نہ ہوئی

توضیح الکلام

ل۵ قولہ وکان فی المدینۃ الخ یعنی شہر میں نو آدمی بڑے بدمعاش تھے بعض تفاسیر میں ان کے یہ نام بتلائے ہیں زعمی، زعیم، ہرمی، ہریم، داب، صواب، رباب، مسطح اور وہ شخص جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پیر کاٹے یعنی قدار بن سالف ان سب نے رات کے وقت آپس میں قسما قسمی کر کے ارادہ کیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کے گھر میں گھس کر صالح اور انکے کنبہ کو قتل کر دیا جائے، اسکے بعد اس کے وارثوں سے کہدیا جائے کہ ہم وہاں موجود ہی نہ تھے لیکن حق تعالیٰ نے انکے ظلم سے حضرت صالح علیہ السلام کو محفوظ رکھا اور خود ہی آسمانی بلا سے ہلاک ہوگئے انھوں نے داؤ تو زبردست کیا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی تدبیر ٹھیک اتری اور اس تدبیر کی ان لوگوں کو خبر تک بھی نہ ہوئی اور وہ یہ تھی کہ ایک پہاڑ سے پتھر کی چٹان لڑھک آئی جس سے یہ سب کے سب دب کر پس گئے اور بعض مفسروں نے یہ لکھا ہے کہ قدار مذکور اور اس کے ساتھیوں نے مسجد میں حضرت صالح علیہ السلام پر حملہ کیا ایک درخت باآواز بلند بولا کہ اے خدا کے نبی آپ اپنے گھر تشریف لیجائیے دشمنوں سے بچیے چنانچہ آپ تو گھر چلے گئے یہ بدنصیب مسجد سے نامراد واپس آ کر آپ کے گھر کو چلے راستہ میں فرشتے موجود تھے انھوں نے ان کو پر مار کر اندھا کر دیا آخر نہایت ذلت کے ساتھ موت کے گھاٹ اترے واللہ اعلم بالصواب۔ اور مدارک میں یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی پہاڑ کی گھاٹی میں ایک مسجد تھی جس میں نماز پڑھا کرتے تھے ان لوگوں نے کہا کہ حضرت صالح علیہ السلام ہم کو تین دن بعد عذاب سے ہلاک کر دیے جانے کی خبر دیتے ہیں تو ہم ان کو تین دن سے پہلے ہی ہلاک کر ڈالیں چنانچہ اس ارادہ سے یہ لوگ اس گھاٹی میں پہونچے اور یہ قصد کیا کہ ہم اسی جگہ کھڑے ہیں جس وقت وہ نماز کو آئیں گے قتل کر دینگے ان کو قتل کر کے پھر ان کے گھر والوں کو گھر جا کر قتل کر دیں گے۔ ایک بہت بڑی چٹان پتھر کی اوپر سے ان کے اوپر وہ گرتی ہوئی معلوم ہوئی اتنے میں انھوں نے کوشش کی کہ ہم گھاٹی سے باہر ہو جائیں لیکن پتھر نے پہلے ہی گر کر گھاٹی کا منہ بند کر دیا اور وہیں مر کر رہ گئے اور قوم کو خبر نہ لگی کہ وہ لوگ کہاں گئے پھر خدا تعالیٰ نے اس قوم کے لوگوں کو جو

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ

پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام مکر ان کے کا یہ کہ ہلاک کیا ہمنے ان کو اور قوم ان کی کو

سو دیکھئے ان کی شرارت کا کیا انجام ہوا کہ ہم نے ان کو (بطریق مذکور) اور (پھر) ان کی قوم کو سب کو (آسمانی عذاب سے)

اَجْمَعِيْنَ ۝ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ

سب کو پس یہ ہیں گھر ان کے خالی بسبب اس کے کہ ظلم کیا انھوں نے بیشک

غارت کر دیا سو یہ ان کے گھر ہیں جو ویران پڑے ہیں ان کے کفر کے سبب سے بلاشبہ

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ

بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں اور نجات دی ہمنے ان لوگوں کو

اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے دانشمندوں کے لیے اور ہم نے ایمان

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ

کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے۔ اور لوط کو جس وقت کہا اس نے واسطے قوم اپنی کے کیا کرتے ہو تم

اور تقوی والوں کو نجات دی اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا تھا جبکہ انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم

الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

بے حیائی اور تم دیکھتے ہو کیا آتے ہو تم مردوں کے پاس

بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ سمجھدار ہو کیا تم مردوں کے ساتھ

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ فَمَا

شہوت سے سوائے عورتوں کے بلکہ تم ایک قوم ہو کہ جہل کرتے ہو پس نہ

شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر (اور اس کی برائی میں کوئی شبہ نہیں) بلکہ (اس بات میں) تم (محض) جہالت کر رہے ہو سو

كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ

تھا جواب قوم اس کی کا مگر یہ کہ کہا انھوں نے نکال دو لوگوں لوط کے کو

(اس تقریر کا) ان کی قوم سے کوئی (معقول) جواب نہ بن پڑا بجز اس کے کہ آپس میں کہنے لگے کہ لوط کے لوگوں کو تم

قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ

بستی اپنی سے تحقیق وہ ایک لوگ ہیں کہ ستھرائی کرتے ہیں پس نجات دی ہمنے اس کو اور اہل اس کے کو

اپنی بستی سے نکال دو (کیونکہ) یہ لوگ بڑے پاک و صاف بنتے ہیں سو ہمنے (اس قوم پہ عذاب نازل کیا اور) لوط (علیہ السلام) کو اور ان کے متعلقین کو بچالیا

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

مگر عورت اس کی کو کہ مقرر کیا تھا ہمنے اس کو پیچھے رہنے والوں سے اور برسایا ہم نے اوپر ان کے

بجز ان کی بیوی کے کہ اس کو (بوجہ ایمان نہ لانے کے) ہمنے ان ہی لوگوں میں تجویز کر رکھا تھا جو عذاب میں رہ گئے تھے اور ہمنے ان پر ایک نئی طرح کا مینہ

مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ

ایک مینہ پس برا تھا مینہ ڈرائے گیوں کا کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور سلام

برسایا سو ان لوگوں کا کیا برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے تھے۔ آپ (بیان توحید کیلئے بطور خطبہ کے) کہیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے

عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

اوپر بندوں اس کے کے جن کو برگزیدہ کیا کیا اللہ بہتر ہے یا جس کو کہ شریک لاتے ہیں

سزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام (نازل) ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا ہے کیا اللہ بہتر ہے یا وہ چیزیں جن کو شریک ٹھہراتے ہیں

توضیح الکلام

۵۱ قولہ قدرنٰہا الخ حضرت لوط علیہ السلام کو حکم ہوا تھا کہ بڑی رات سے شہر چھوڑ کر چلے جانا اور مڑ کر نہ دیکھنا جو پیچھے رہے گا وہ ہلاک کیا جائے گا یہ بیوی پیچھے رہ گئی اس لیے ہلاک ہوئی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ازل میں ٹھیرا چکے تھے کہ یہ پیچھے رہے گی اور بعض مفسروں نے بیان کیا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے ساتھ چل تو پڑی تھی مگر راستہ میں جا کر قوم کو دیکھ لیا اس لیے کہ اس کی دلی محبت قوم کے ساتھ تھی اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس کو ہلاک کر دیا ۱۲

۵۲ قولہ وامطرنا علیہم الخ اس آیت میں اس عذاب کا بیان ہے جو ان کفار قوم لوط پر ہوا تھا یعنی وہ عذاب پتھروں کا مینہ تھا سو کس قدر برا مینہ تھا اور اصل میں پہلے ہی اس عذاب سے ان کو ڈرایا گیا تھا مگر انھوں نے اس طرف کچھ توجہ نہ کی اور اس سے بچنے کی تدبیر اختیار نہ کی ۱۲

۵۳ قولہ قل الحمد للہ الخ حضرات انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان فرما کر اور مخالفوں پر ہلاکت کا آنا ظاہر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب فرماتے ہیں کہ قل الحمد للہ الخ کہہ دیجیے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے جس نے اپنے پاکباز بندوں کو بچا لیا اور شریر سرکشوں کو ہلاک کیا اور ان تمام برگزیدوں پر سلام اور رحمت ہو جنھوں نے خدا تعالیٰ کے راستہ میں مخالفوں کے کیسے کیسے جور و ظلم برداشت کیے یہ کلام گویا پہلے قصوں کا خاتمہ ہے لیکن کس خوبی کا خاتمہ ہے کہ جس کا بیان نہیں اور نیز یہ کلام آیندہ باتوں کے لیے تمہید بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور برگزیدوں پر سلام کر کے کوئی نصیحت یا عمدہ کام شروع کرنا چاہیے پس گویا اس آیت میں تعلیم بھی ہے کہ آپ ہر کام کے آخر میں ہماری ہی حمد و ثنا کیجیے اور مومن بندوں کے حق میں دعاء خیر بھی کیا کیجیے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ مقبولان بارگاہ اور برگزیدگان حضرت حق جل و علا کے حق میں دعاء خیر اور ان کا ذکر جمیل پسندیدہ اور محبوب ہے پس جو لوگ اولیاء اللہ کی محبت اور ان کی تعظیم و تکریم سے کنارہ کش ہیں اور اس کو غیر اللہ کی طرف التفات بتلاتے ہیں باطل اور مردود ہیں البتہ یہ کہ تعظیم شرک سا اور کفر تک نہ پہنچے کوئی مسلم اسی وقت تک مسلمان رہ سکتا ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو حقیقۃً موثر نہ جانے ۱۲

ع ۱۴ ۱۹

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ

آیا کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور اُتارا

یا وہ ذات (بہتر ہے) جس نے آسمان اور زمین بنایا اور اس نے

لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا

واسطے تمہارے آسمان سے پانی پس اُگائے ہم نے ساتھ اس کے باغ رونق والے نہ

آسمان سے پانی برسایا پھر اس (پانی) کے ذریعہ سے ہم نے رونق دار باغ اُگائے (ورنہ) تم سے تو ممکن نہ تھا کہ

كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

قدرت تھی تم کو یہ کہ اُگاؤ درختوں ان کے کو آیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے بلکہ وہ ایک قوم ہیں

تم ان (باغوں) کے درختوں کو اُگا سکو (یہ سنکر بتلاؤ کہ) کیا اللہ تعالیٰ کیساتھ (عبادت میں شریک ہونیکے لائق) کوئی اور معبود ہے (مگر مشرکین پھر بھی نہیں مانتے)

يَعْدِلُوْنَ ۝ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَا

کہ پھر جاتے ہیں راہ راست سے آیا کس نے کیا ہے زمین کو ٹھکانا اور کیں درمیان اس کے

کہ (دوسرے کو) خدا کی برابر ٹھیراتے ہیں یا وہ ذات جس نے زمین کو (مخلوق کا) قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان درمیان

اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ

نہریں اور کیے واسطے اس کے پہاڑ اور کیا درمیان دو دریا کے پردہ

نہریں بنائیں اور اس (زمین) کے ٹھیرانے کیلئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان ایک حد فاصل بنائی

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ

آیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے آیا کون ہے کہ قبول کرتا ہے دعا مضطر کی

کیا اللہ کیساتھ کوئی اور معبود ہے (مگر مشرکین نہیں مانتے) بلکہ انمیں زیادہ تو (اچھی طرح) سمجھتے بھی نہیں۔ یا وہ ذات جو بیقرار آدمی کی سنتا ہے

اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ

جس وقت کہ پکارتا ہے اس کو اور کھول دیتا ہے بُرائی اور کرتا ہے تم کو جانشین زمین کا

جب وہ اس کو پکارتا ہے اور (اس کی) مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف بناتا ہے (یہ سنکر اب بتلاؤ)

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ

آیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے تھوڑے سے نصیحت پکڑتے ہو آیا کون ہے کہ راہ دکھاتا ہے تم کو بیچ

کیا اللہ کیساتھ کوئی اور معبود ہے (مگر) تم لوگ بہت ہی کم یاد رکھتے ہو (اچھا پھر اور کمالات سنکر بتلاؤ کہ بت بہتر ہیں) یا وہ ذات جو تم کو خشکی

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ

اندھیروں جنگل کے اور دریا کے اور کون بھیجتا ہے باؤں کو خوشخبری دینے والی آگے

اور دریا کی تاریکیوں میں رستہ سوجھاتا ہے اور جو کہ ہواؤں کو بارش سے پہلے بھیجتا ہے جو بارش کی اُمید دلا کر دلوں کو

رَحْمَتِهٖ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا

رحمت اس کی کے کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے بہت بلند ہے اللہ اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں یا کون پہلی بار کرتا ہے

خوش کر دیتی ہیں (یہ سنکر بتلاؤ کہ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (ہرگز نہیں بلکہ) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے شرک سے برتر ہے۔ یا وہ ذات جو مخلوقات کو

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۗ

پیدائش پھر دوبارہ کریگا اس کو اور کون رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے

اول بار پیدا کرتا ہو (جو کہ مسلم ہے) پھر اسکو دوبارہ زندہ کریگا اور جو کہ آسمان (سے پانی برسا کر) اور زمین سے (نباتات نکالکر) تم کو رزق دیتا ہو (یہ سنکر اب

توضیح الکلام

۵ قولہ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الخ

یعنی اے مشرکو یہ بتلاؤ کہ وہ بت اچھے ہیں جن کو تم اس کا شریک ٹھیراتے ہو یا وہ ذات جامع الکمالات جس نے آسمان و زمین پیدا کیے اور آسمان سے پانی اُتارا تو اس سے باغات اُگائے جو سرسبزی اور شادابی میں عجیب وغریب پر فضا منظر بنے ہوئے ہیں بھلا تمہاری یہ طاقت کب تھی کہ اسکے درخت اُگاتے کیا اب بھی اس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود ہے جو معبود ہونے میں اسکا ساتھی ہو ہرگز نہیں بلکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ حق سے عدول کرتے ہیں کہ راہ راست سے پھرے ہوئے ہیں ۱۲

تفسیر معالم میں یعدلون کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ وہ لوگ شرک کرتے ہیں یعنی بتوں کو سچے خدا کی برابر ٹھیراتے ہیں ۱۲

اور مدارک میں یعدلون کی دونوں تفسیریں لکھی ہیں ۱۲

۵ قولہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الخ یہ تیسری صفت ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بیقراری اور بے چینی کیوقت کہ جب کوئی چیز کام نہیں دے سکتی انسان کی فریادرسی وہی کرتا ہے بلکہ اور تم کو زمین کا خلیفہ بناتا ہے ایک کے بعد دوسرا وارث اور مالک ہوتا آتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس کا احسان تم پر پشتہا پشت سے چلا آتا ہے ۱۲

۵ قولہ اَمَّنْ یَّهْدِیْکُمْ الخ یہ چوتھی صفت ہے کہ تم کو جنگل اور دریا کی اندھیریوں میں رستہ وہی بتاتا ہے جنگل میں درختوں کی اندھیری پھر رات کی پھر ابر کی اسی طرح سمندر کے سفر میں جب راستہ بھول جاتے ہیں وہاں وہی راہ نمائی اور رہبری کرتا ہے ۱۲

۵ قولہ وَمَنْ یُّرْسِلُ الخ یہ پانچویں صفت ہے کہ بارش کے آنے سے پہلے نہایت خوشگوار ہوائیں وہی چلاتا ہے اب بتلاؤ کہ ان صفات

والے سچے خدا کے ساتھ کیا کوئی اور معبود بھی ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ شریکوں سے پاک اور منزہ ہے ۱۲ ۵ قولہ اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ الخ چھٹی صفت کا اس میں بیان ہے کہ ابتداءً بھی وہی پیدا کرتا ہے اور مر چکنے کے بعد بھی دوبارہ وہی پیدا کر کے نکالیگا پہلے تو معاش کا ذکر تھا جس سے انسان کی زندگی وابستہ ہے اب مبدا اور معاد کا تذکرہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی اسی کے قبضہ میں ہے ۱۲ ۵ قولہ وَمَنْ یَّرْزُقُکُمْ الخ یہ ساتویں صفت ہے کہ آسمان سے پانی کے ذریعہ اور زمین سے بواسطہ نباتات وہی تم کو روزی دیتا ہے ان سب باتوں کو ان سے دریافت کرو کہ کون

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے کہہ لاؤ تم دلیل اپنی اگر ہو تم سچے

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے آپ کہیے کہ (اچھا) تم (انکے استحقاق عبادت پر) اپنی دلیل پیش کرو اگر تم (اس دعوی میں) سچے ہو

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

کہہ نہیں جانتا کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے غیب کو مگر اللہ

آپ کہہ دیجیے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین (یعنی عالم) میں موجود ہیں (ان میں سے) کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي

اور نہیں جانتے کہ کس وقت اٹھائے جاویں گے بلکہ مختلف ہوا ہے علم ان کا بیچ

اور (اسی وجہ سے) (ان مخلوقات) کو یہ خبر نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ کیے جاویں گے بلکہ آخرت کے بارہ میں (خود) ان کا علم (بالوقوع ہی)

الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ○

آخرت کے بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں اس سے بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں

نیست ہو گیا بلکہ یہ لوگ اس سے شک میں ہیں بلکہ یہ اس سے اندھے بنے ہوئے ہیں

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○

اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے کیا جس وقت ہو جاویں گے ہم مٹی اور باپ ہمارے کیا ہم البتہ نکالے جاویں گے

اور یہ کافر یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم لوگ جب مر کر خاک ہو گئے اور (اسی طرح) ہمارے بڑے بھی تو کیا (پھر) ہم (زندہ کرکے قبروں سے) نکالے جاویں گے

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

البتہ تحقیق وعدہ دیے گئے ہیں ہم اس بات کا ہم اور باپ ہمارے پہلے اس سے نہیں یہ مگر

اس کا تو ہم سے اور ہمارے بڑوں سے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) پہلے سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے یہ بے سند باتیں ہیں جو

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

کہانیاں پہلوں کی کہہ پھرو بیچ زمین کے پس دیکھو

اگلوں سے نقل ہوتی چلی آئی ہیں آپ کہہ دیجیے کہ تم زمین میں چل پھر کر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ

کہ کیونکر ہوا آخر کام گنہگاروں کا اور مت غمگین ہو اوپر ان کے اور

کہ مجرمین کا انجام کیا ہوا اور (اگر باوجود ان مواعظ بلیغہ کے پھر بھی مخالفت پر کمربستہ رہیں تو) آپ ان پر غم نہ کیجیے اور

لَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

مت ہو بیچ تنگی کے اس چیز سے کہ مکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کب ہے یہ

جو کچھ یہ شرارتیں کر رہے ہیں اس سے تنگ نہ ہو جیے اور یہ لوگ (بینا کانہ) یوں کہتے ہیں کہ یہ وعدہ (عذاب و قہر کا)

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ

وعدہ اگر ہو تم سچے کہہ شتاب ہے یہ کہ ہو

کب ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) آپ کہہ دیجیے کہ عجب نہیں کہ جس عذاب کی تم جلدی مچا رہے ہو

لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ

تمہارے بعضی وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب فضل ہے

اس میں سے کچھ تمہارے پاس ہی آلگا ہو اور (اب تک جو دیر ہو رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ) آپ کا رب لوگوں پر (اپنا) بڑا فضل رکھتا ہے

توضیح الکلام

۵۱ قولہ قل لا یعلم الخ یعنی آسمان و زمین میں کوئی مخلوق ایسی نہیں کہ اس کو غیب کا علم ہو بجز اللہ تعالیٰ کے اور مخلوق کو یہ بھی علم نہیں کہ مر کر دوبارہ کب زندہ کیے جائیں گے اس آیت میں علم غیب کی نفی فرمائی اور بعث کے روز معین کے علم کی بھی نفی فرما دی اور یہ دونوں باتیں عقل بھی مانتی ہے اسلیے کہ مخلوق کا علم اسباب اور وسائل کے ذریعہ ہوتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جو علم اسباب اور وسائل کے ذریعہ ہوا کرتا ہے وہ غیب نہیں اور یوم بعث کا علم اگر ممکن ہو تو اس سے زمانہ کا فسانہ ہونا لازم آتا ہے اس لیے کہ جس قدر فاصلہ ساری مخلوق کے فنا ہونے اور دوبارہ پیدا کیے جانے کے درمیان ہے اگر معین ہے تو وہ زمانہ ہے اور زمانہ کا باقی رہنا باطل اور اگر غیر معین ہے تو وقت کا تعین باطل ۱۲ ۵۲ قولہ قل سیروا الخ یعنی جب قیامت کے ممکن ہونے پر عقلی دلیلیں اور اس کے وقوع پر نقلی دلیلیں جابجا بار بار تم کو سنا دی گئیں تو اب تم کو تکذیب سے باز آ جانا چاہیے ورنہ جو اور تکذیب کرنیوالوں کا حال ہوا ہے کہ ان پر عذاب نازل کیا گیا اور حق تعالیٰ ان سے سخت ناخوش ہوا وہی تمہارا ہو گا اور اگر ان تکذیب کرنیوالوں کی حالت میں شبہ ہو تو تم زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیا ہوا کیونکہ ان عذاب کیے ہوئے لوگوں کے کچھ نشانات موجود تھے جن کو عرب کے سیاح لوگ آنکھوں سے دیکھتے تھے ۱۲ الٹی ہوئی بستیاں اور بڑے بڑے محل جو منہدم ہو چکے تھے راستوں میں مسافروں کو نظر آتے تھے ۱۲ ۵۳ قولہ ولا تحزن الخ اس کلام سے شبہ تھا کہ شاید کفار مکہ پر بھی گذشتہ امتوں کی طرح عذاب آ جاوے اور اس سے آپ کو اپنی قوم کی طرف سے بڑا رنج و ملال ہو سکتا تھا کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اس لیے آپ کو اس آیت سے خدا تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ آپ ان ازلی بدنصیبوں پر کچھ رنج نہ کیجیے اور نہ ان کے مکر و فریب سے جو آپکے ساتھ کرتے ہیں کچھ تنگدل ہو جیے اس حیلہ الٰہی کو اپنی تدبیروں کی رتی بھر مٹی سے یہ لوگ بند نہ کر سکیں گے بلکہ اس سے تو وہ اور بھی چاروں طرف پھوٹ نکلیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ساری دنیا رفتہ رفتہ مسخر اسلام ہو گئی اور کفار مکہ کو جزا یاں ملا کہ کچھ بن نہ پڑی ۱۲ اور اسی وجہ سے بھی اس پر کوئی غم و رنج کرنیکی ضرورت نہیں کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہمیشہ سے انبیا علیہم السلام کی یوں ہی

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ

اوپر لوگوں کے لیکن بہت ان کے نہیں شکر کرتے اور تحقیق پروردگار تیرا

لیکن اکثر آدمی (اس بات پر) شکر نہیں کرتے اور آپ کے رب کو

لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ

البتہ جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ کرتے ہیں سینے ان کے اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں اور نہیں کوئی چیز پوشیدہ

سب خبر ہے جو کچھ ان کے دلوں میں مخفی ہے اور جس کو وہ علانیہ کرتے ہیں اور آسمان اور زمین

فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

بیچ آسمان کے اور زمین کے مگر بیچ کتاب بیان کرنے والی کے ہے تحقیق یہ قرآن

میں ایسی کوئی مخفی چیز نہیں جو لوح محفوظ میں نہ ہو بے شک یہ قرآن

يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

بیان کرتا ہے اوپر بنی اسرائیل کے اکثر اس چیز کا کہ وہ بیچ اس کے اختلاف کرتے ہیں

بنی اسرائیل پر اکثر ان باتوں (کی حقیقت) کو ظاہر کرتا ہے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ

اور تحقیق یہ قرآن البتہ ہدایت ہے اور رحمت واسطے ایمان والوں کے تحقیق رب تیرا فیصل کرے گا

اور بالیقین وہ ایمانداروں کے لیے (خاص) ہدایت اور (خاص) رحمت ہے۔ بالیقین آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے

بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

درمیان انکے ساتھ حکم اپنے کے اور وہی ہے غالب جاننے والا پس توکل کر اوپر اللہ کے

(وہ عملی) فیصلہ (قیامت کے دن) کریگا اور وہ زبردست اور علم والا ہے سو (جب وہ ایسا ہے تو) آپ اللہ پر توکل رکھیے

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا

تحقیق تو اوپر حق ظاہر کے ہے تحقیق تو نہیں سناتا مُردوں کو اور نہیں

یقیناً آپ صریح حق (طریقہ) پر ہیں آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ

تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ

سناتا بہروں کو پکارنا جس وقت کہ پھر جاویں پیٹھ پھیر کر اور نہیں تو

بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں (خصوصاً) جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور نہ اندھوں کو

بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ

راہ دکھانے والا اندھوں کو گمراہی ان کی سے نہیں سناتا تو مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے

ان کی گمراہی سے بچا کر راستہ دکھلانے والے ہیں آپ تو صرف ان ہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کا یقین

بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا

ساتھ نشانیوں ہماری کے پس وہ مطیع ہیں اور جس وقت آن پڑے گی بات اوپر ان کے نکالیں گے ہم

رکھتے ہیں (اور) پھر وہ مانتے (بھی) ہیں اور جب وعدہ (قیامت کا) ان پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم ان کے لیے

لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

واسطے ان کے ایک جانور زمین سے بولے گا اُن سے یہ کہ لوگ تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے

ایک (عجیب) جانور نکالیں گے کہ وہ ان سے باتیں کرے گا کہ (کافر) لوگ ہماری (یعنی اللہ تعالیٰ کی) آیتوں پر

توضیح الکلام

۵ے قولہ اِنّ ہٰذا القرآن الخ

اس میں علاوہ قرآن شریف کے معجزہ ہونیکے کہ اس کی مثل کوئی بنا کر نہ لاسکا دوسرے طریقہ سے قرآن کریم کی صداقت بیان فرماتے ہیں پس چونکہ اصلی غرض اس آیت سے قرآن کریم ہی کی صحت اور صداقت کو ثابت کرنا ہے اس لیے یہ آیت اس مضمون میں عبارۃ النص ہے مگر چونکہ قرآن کریم کی صداقت سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی ثابت ہوتی ہے اس لیے اس مضمون میں یہ آیت اشارۃ النص ہے اور اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء اہل کتاب کتب ماضیہ اور انبیاء سابقین اور ان کی شریعتوں کے جاننے کا بڑا دعویٰ رکھتے تھے اور عرب کے لوگ ان کو علم کا سرچشمہ کہا بھی کرتے تھے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ کسی مخلوق سے نہ کچھ پڑھا اور نہ لکھا اور پھر اپنے اوپر نازل شدہ قرآن شریف ایسے ایسے مطالب اور مضامین سے لبریز لوگوں کے سامنے رکھا کہ بنی اسرائیل کو بھی ان جگہوں میں کہ جہاں وہ باہم گرداب اختلاف میں غوطے لگا رہے تھے اور طرح طرح کے ترددات میں پڑے ہوئے تھے اس نے سچی اور صحیح رہنمائی کی اور حقیقت حال کھولکر رکھدی تو جب یہ مضامین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مخلوق سے نہیں سیکھے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا استفادہ آپ نے خدائے برتر سے کیا لہذا آپ صاحب وحی اور قرآن شریف وحی الٰہی ٹھیرا اور وحی کا سچا ہونا ضروری ہے پس قرآن شریف کی جو کہ وقوع قیامت کی خبر دیتا ہے صداقت اور سچائی بھی ثابت ہوئی اس لحاظ سے قیامت کا وقوع بھی جسکی خبر قرآن شریف نے دی ہے ثابت ہو گیا جن مسائل اور واقعات میں اہل کتاب کو اشتباہ یا باہم اختلاف تھا بہت ہیں مثال کے طور پر دو ایک یہاں لکھے جاتے ہیں مثلاً موجودہ توریت میں یہ مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین کو چھ دن میں بنایا اور ساتویں دن اس نے آرام کیا اور تازہ دم ہوا یعنی ان کے پیدا کرنے سے تھک گیا تھا حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے وہ خدا ہی کب ہے جو تھکے قرآن مجید نے صاف صاف بتلا دیا کہ چھ دن میں آسمان و زمین کو پیدا کرنا تو صحیح لیکن ساتویں روز آرام کرنا غلط فرما دیا کہ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوبٍ کہ ان کے بنانے میں کسی طرح کی تکان ہمکو لاحق نہیں ہوئی (بقیہ آئندہ)

لَا يُوقِنُونَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ

نہیں یقین لاتے اور جس دن کہ اُٹھاویں گے ہم ہر ایک اُمت میں سے جماعت اُن لوگوں سے کہ جھٹلاتے تھے

یقین نہ لاتے تھے اور جس دن (قبروں سے زندہ کرنیکے بعد) ہم ہر اُمت میں سے ایک ایک گروہ ان لوگوں کا (حساب کیلیے) جمع کرینگے جو ہماری آیتوں کو

بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي

نشانیوں ہماری کو پس وہ فرقے فرقے اکٹھے کیے جاویں گے۔ یہاں تک کہ جب آویں گے کہیگا حق تعالیٰ کیا جھٹلاتے تھے تم نشانیوں میری کو

جھٹلایا کرتے تھے پھر ان کو روکا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب (موقف میں) حاضر ہو جاویں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویگا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو

وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَوَقَعَ الْقَوْلُ

اور نہیں گھیرا احاطہ تم نے ان کو علم کر آیا کیا تھے تم کرتے اور آن پڑے گی بات

جھٹلایا تھا حالانکہ تم ان کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے بلکہ اور بھی کیا کیا کام کرتے تھے۔ اور (اب وہ وقت ہے کہ) ان پر وعدہ (عذاب کا)

عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا

اوپر ان کے بسبب ظلم ان کے کے پس وہ نہ بول سکیں گے کیا نہیں دیکھا انھوں نے یہ کہ کی ہم نے

پورا ہو گیا کہ (دنیا میں) انھوں نے (بڑی بڑی) زیادتیاں کی تھیں سو وہ لوگ بات بھی نہ کر سکینگے۔ کیا انھوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے رات بنائی

اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

رات تو کہ آرام پکڑیں بیچ اس کے اور دن کو دکھلانے والا تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں

تاکہ لوگ اسمیں آرام کریں (اور یہ آرام مشابہ موت کے ہے) اور دن بنایا جسمیں دیکھیں (اور یہ مشابہ حیات بعد الموت کے ہو پس) بلاشبہ اس میں بڑی دلیلیں ہیں

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي

واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اور جس دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈر جاوے گا جو کوئی بیچ

ان (ہی) لوگوں کیلیے جو ایمان رکھتے ہیں اور جس دن صور میں پھونک ماری جاویگی سو جتنے آسمان اور زمین میں

السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ

آسمانوں کے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے مگر جس کو چاہا ہے اللہ نے اور سب

ہیں سب گھبرا جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے (وہ اس گھبراہٹ سے اور موت سے محفوظ رہے گا) اور سب کے سب

أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ۝ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ

آویں گے آگے اس کے ذلیل۔ اور دیکھیگا تو پہاڑوں کو گمان کرتا ہے تو ان کو جمے ہوئے اور وہ چلے جاتے ہیں

اسی کے سامنے دبے جھکے رہیں گے۔ اور تو جن پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے ان کو خیال کر رہا ہے کہ یہ (اپنی جگہ سے) جنبش نہ کرینگے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح

مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا

مانند گذرنے بادلوں کے کاریگری اللہ کی جس نے محکم کیا ہر چیز کو تحقیق وہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے

اڑے اڑے پھرینگے یہ خدا کا کام ہوگا جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) مضبوط بنا رکھا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی

تَفْعَلُونَ ۝ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُم مِّن

کہ کرتے ہو جو کوئی لاوے نیکی پس واسطے اس کے ہے بہتر اس سے اور وہ

پوری خبر ہے جو شخص نیکی (یعنی ایمان) لاویگا سو اس شخص کو اس نیکی کے اجر سے بہتر (اجر) ملے گا اور وہ لوگ

فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۝ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

ڈر سے اس دن امن میں ہیں اور جو کوئی لاوے برائی پس ڈالے جاویں گے

بڑی گھبراہٹ سے اس روز امن میں رہیں گے۔ اور جو شخص بدی (یعنی کفر و شرک) لاوے گا تو وہ لوگ

بقیہ ص ۵۳۵

اور مثلاً توریت موجودہ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کی خبر خدا تعالیٰ نے دی تو اس کے الفاظ یہ تھے کہ کہا "ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنادیں"۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا مانند تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا قرآن شریف نے اس کی تردید صاف الفاظ میں کر دی کہ لیس کمثلہ شیء علیٰ ہذا القیاس حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اور ان کے آسمان پر زندہ چلے جانے وغیرہ کے واقعات اور اس قسم کے دوسرے بہت ہیں ۱۲

ع ۱۶ / ۲

الصفحۃ ہٰذا

توضیح الکلام

لے قولہ ویوم ینفخ الخ صور موافق حدیث ترمذی شریف ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا اس میں مفسرین کا بڑا اختلاف ہے کہ کئی مرتبہ صور پھونکا جائیگا چونکہ آیات میں کسی عدد کی تعیین تصریحاً نہیں ہے اس لیے کم از کم دو کا عدد یقینی ہے اور جسقدر واقعات متعدد نفخوں میں ہونے بیان کیے جاتے ہیں وہ سب ان دونوں میں آ سکتے ہیں لہذا تین چار نفخے ماننے کی ضرورت نہیں اور ظاہر آیت سے یہ نفخہ پہلی بار کا معلوم ہوتا ہے اور اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰہُ سے مراد ایک حدیث کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام ہو سکتے ہیں اور مفسرین نے ان لوگوں کی تعیین میں اختلاف کیا ہے معالم میں ہے کہ یہ نہ بیہوش ہونیوالے حضرات شہدا ہیں جو تلواریں لٹکائے ہوئے عرش کے گرداگرد ہونگے مگر یہ اسوقت کہ اس نفخہ سے پہلا نفخہ مراد لیا جائے اور اگر دوسرا نفخہ مراد ہے تو وہ چیزیں مستثنیٰ ہیں جن کے فنا ہونے میں اختلاف ہے جیسے عرش اور اسکے اٹھانیوالے فرشتے جنت اور دوزخ اور [illegible] بقول بعض جبریلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ مراد ہیں کیونکہ یہ نفخہ سے فنا نہ ہوں گے بلکہ جب سارا عالم فنا ہو جائے گا اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا کہ کون باقی ہے ملک الموت عرض کریں گے جبریلؑ اور میکائیلؑ و اسرافیلؑ اور میں۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اسرافیلؑ و میکائیلؑ کی روح قبض کرکے تو بھی مرجا پھر ارشاد ہوگا کہ اے جبریلؑ اب کون باقی ہے عرض کریں گے کہ ذات حی و قیوم اور یہ بندۂ فانی جبریلؑ۔ ارشاد ہوگا کہ مرنا ضرور ہے چنانچہ جبریلؑ بھی مرجائیں گے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ سب کے بعد ملک الموت کا انتقال ہوگا ۱۲

وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ ط هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

منہ ان کے بیچ آگ کے نہیں جزا دیے جاؤ گے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم کرتے

اوندھے منہ آگ میں ڈالدیے جاویں گے (اور ان سے کہا جاوے گا کہ) تم کو تو ان ہی عملوں کی سزا دی جا رہی ہے جو تم کیا کرتے تھے

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا

سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ عبادت کروں پروردگار اس شہر کے کی یعنی کہ جس نے حرمت دی اس کو

مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک (حقیقی) ہی کی عبادت کیا کروں جس نے اس (شہر) کو محترم بنایا ہے اور اسکی عبادت کروں نہ کہ ہیاں سے بت کی

وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ز وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○

اور واسطے اسکے ہے ہر چیز اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ ہوں میں مسلمانوں سے

وہ ایسا ہے کہ) سب چیزیں اسی کی (ملک) ہیں اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبردار رہوں اور (مجھ کو) یہ (بھی حکم ملا ہے)

وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ج فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي

اور یہ کہ پڑھوں میں قرآن پس جس نے راہ پائی پس سوائے اسکے نہیں کہ راہ پاتا ہے

کہ میں قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں سو (میری تبلیغ کے بعد) جو شخص راہ پر آویگا سو وہ اپنے ہی فائدہ کیلئے راہ پر آویگا اور

لِنَفْسِهِ ج وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ○

واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی گمراہ ہوا پس کہہ سوائے اسکے نہیں کہ میں ڈرانے والوں سے ہوں

جو شخص گمراہ رہے گا تو آپ کہہ دیجئے کہ میرا کوئی ضرر نہیں کیونکہ میں تو صرف ڈرانے والے پیغمبروں میں سے ہوں

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ط وَمَا

اور کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے البتہ دکھلاویگا تم کو نشانیاں اپنی پس پہچانو گے تم ان کو اور نہیں

اور آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ سب خوبیاں خالص اللہ ہی کیلئے ثابت ہیں وہ تم کو عنقریب اپنی نشانیاں (یعنی قیامت کے واقعات) دکھلاویگا

سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَثَمَانُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ | رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ ع

سورۂ قصص مکہ میں نازل ہوئی اسمیں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں | پروردگار تیرا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم

سو تم (وقوع کے وقت) ان کو پہچانو گے اور آپ کا رب ان کاموں سے بے خبر نہیں جو تم سب لوگ کر رہے ہو

کل ١٤٥٤ حروف ٦٠١١

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

طسم ○ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ○ نَتْلُوا عَلَيْكَ

یہ آیتیں ہیں کتاب بیان کرنے والی کی پڑھتے ہیں ہم اوپر تیرے کچھ

طسم یہ (مضامین جو آپ پر وحی کئے جاتے ہیں) کتاب واضح (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں ہم آپ کو

مِنْ نَبَإِ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○

قصے موسیٰ کے سے اور فرعون کے ساتھ حق کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں

موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کا کچھ قصہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر (یعنی نازل کرکے) سناتے ہیں ان لوگوں کے (نفع کے) لئے جو ایمان رکھتے

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا

تحقیق فرعون نے سرکشی کی تھی بیچ زمین کے اور کیا تھا لوگوں اس کے کو

فرعون سرزمین (مصر) میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور اس نے وہاں کے باشندوں کو

ربط الکلام

سله قوله إِنَّمَا أُمِرْتُ الخ اوپر سورت کے اندر جو تین مضمون بیان فرمائے تھے یعنی نبوت توحید و معاد اس آیت میں جو ختم سورت پر ہے پھر ان ہی کا بیان ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اول ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا اور اب یہاں ان کو اجمالاً بیان کیا ہے۔ ١٢

سه قوله سورۂ قصص اور کا سورت کے اخیر میں یہ مضمون بیان کیا تھا کہ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ یعنی جو شخص گمراہی کو اختیار کرے تو آپ کہہ دیں کہ میرے لیں کی کیا بات ہے میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اس سورت کے شروع میں بطور تمہید کے تو قرآن شریف کی حقانیت کا بیان ہے اس کے بعد نصف سورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ فرعون کے ساتھ اور اخیر سورت میں قارون کا قصہ اس مضمون کی گویا دلیل ہے اور درمیان میں اور دوسرے مضامین بھی مناسبت کے ساتھ مذکور ہیں۔ ١٢

توضیح الکلام

ع ١١ / ٣

سه قوله وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ الخ یعنی تم جو قیامت کا اس بنا پر انکار کرتے ہو کہ ابتک واقع نہیں ہوئی اگر ہونے والی ہوتی تو واقع ہوجاتی تو یہ تمہاری غلطی ہے کیونکہ اب تک واقع نہ ہونے سے یہ کیا لازم آیا ہو کہ آئندہ بھی نہ ہو اور مجھ سے جو اسکے وقوع کی درخواست کرتے ہو تو بھلا میں نے کب دعویٰ کیا تھا کہ اس کے واقع کرنے کی مجھ میں طاقت ہو بلکہ ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں جن میں قدرت بھی ہو اور علم بھی سو اپنی قدرت سے وہ جب چاہے گا اُس کو واقع کردے گا البتہ مجمل طریق سے اتنا مجھے بھی معلوم ہو کہ اسکے وقوع میں زیادہ مدت باقی نہیں ہے بلکہ عنقریب قیامت کے واقعات دکھا دیگا ١٢

سه قوله لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ الخ مؤمنوں کی تخصیص اس وجہ سے فرمائی کہ عبرت اور اسلام کی تعلیم اعتقاد، نبوت و توحید وغیرہ پر دلیل لانا مؤمنوں ہی کا کام ہے خواہ وہ حقیقۃً مؤمن ہوں یا حکماً کہ آئندہ ایمان لانے والے ہوں ١٢

خواص الکلام **سه قوله** وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ الخ سے اخیر سورت تک۔ کھرے کھوٹے روپیہ جدا ہوجانے کے لئے اس آیت کو پڑھ کر روپیوں کو الٹ پلٹ کرے کھوٹے الگ نکل آئیں گے ایسے ہی ہر چیز میں بھلا برا دریافت کرنے کے لئے یہ عمل کرے ١٢ از مجربات دیربی و در منثور و کبیر و معالم ١٢

شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

فرقے مختلف ضعیف جانتا تھا ایک فرقے کو ان میں سے ذبح کرتا تھا بیٹوں ان کے کو اور

مختلف قسمیں کر رکھا تھا کہ ان (باشندوں) میں سے ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا زور گھٹا رکھا تھا (اس طرح سے کہ) ان کے بیٹوں

يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَ

زندہ رہنے دیتا تھا عورتوں ان کی کو تحقیق وہ تھا مفسدوں سے اور

ذبح کراتا تھا اور ان کی عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو زندہ رہنے دیتا تھا واقعی وہ بڑا مفسد تھا (غرض فرعون تو اس خیال میں تھا) اور ہم کو یہ منظور تھا

نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَ

ارادہ کرتے تھے ہم یہ کہ احسان کریں ہم اوپر ان لوگوں کے کہ ناتواں کئے گئے تھے بیچ زمین کے اور

کہ جن لوگوں کا زمین (مصر) میں زور گھٹایا جا رہا تھا ہم ان پر (دنیوی و دینی) احسان کریں اور (وہ احسان یہ کہ) ان کو (دین

نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى

کریں ان کو پیشوا دین میں اور کریں ان کو وارث ملک کے اور قدرت دیں ان کو بیچ

میں) پیشوا بنا دیں اور (دنیا میں) ان کو (ملک کا) مالک بنائیں اور (مالک ہونے کے ساتھ) ان کو زمین میں حکومت

الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا

زمین کے اور دکھلا دیں فرعون کو اور ہامان کو اور لشکروں ان کے کو ان کے ہاتھ سے جو کچھ

دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے تابعین کو ان (بنی اسرائیل) کی جانب سے وہ (ناگوار) واقعات دکھلائیں جن سے

كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ج

تھے وہ ڈرتے اور وحی کی ہم نے طرف ماں موسیٰ کی یہ کہ دودھ پلا دے جا اس کو

وہ بچاؤ کر رہے تھے اور (جب موسیٰؑ پیدا ہوئے تو) ہم نے موسیٰؑ کی والدہ کو الہام کیا کہ تم ان کو دودھ پلاؤ

فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ج اِنَّا

پس جب ڈرے تو اوپر اس کے پس ڈال دے اس کو بیچ دریا کے اور مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم

پھر جب تم کو ان کی نسبت (جاسوسوں کے مطلع ہونے کا) اندیشہ ہو تو (بےخوف و خطر) ان کو دریا (نیل) میں ڈال دینا اور نہ تو (غرق سے) اندیشہ کرنا اور

رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَالْتَقَطَهٗۤ

پھیر لانے والے ہیں اس کو طرف تیری اور کرنے والے ہیں ہم اس کو پیغمبروں سے پس اٹھا لیا اس کو

نہ (مفارقت پر) غم کرنا (کیونکہ) ہم ضرور ان کو پھر تمہارے ہی پاس واپس پہنچا دیں گے اور (پھر اپنے وقت پر) ان کو پیغمبر بنا دیں گے۔ غرض فرعون کے لوگوں نے موسیٰؑ کو

اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ

لوگوں فرعون کے نے تو کہ ہو واسطے ان کے دشمن اور کڑھانے والا تحقیق فرعون اور

(مع صندوق کے) اٹھا لیا تاکہ وہ ان لوگوں کے لئے دشمن اور غم کا باعث بنیں۔ بلاشبہ فرعون اور

هَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ۝ وَقَالَتِ امْرَاَتُ

ہامان اور لشکر اس کے تھے خطا کرنے والے اور کہا عورت

ہامان اور ان کے تابعین (اس بارے میں) بہت چوکے اور فرعون کی بی بی (حضرت آسیہ) نے فرعون

فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ

فرعون کی نے ٹھنڈک آنکھوں کی ہے یہ واسطے میرے اور واسطے تیرے مت مارو اس کو شاید کہ

سے کہا کہ یہ (بچہ) میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل مت کرو۔ عجب نہیں کہ (بڑا ہو کر)

توضیح الکلام

ف۱ قولہ یستضعف طائفۃ الخ وہ گروہ جس کو ضعیف بنا رکھا تھا بنی اسرائیل کا تھا کہ اُن کی نرینہ اولاد کو مار ڈالتا تھا تاکہ موسیٰ علیہ السلام پیدا ہو کر زندہ نہ رہنے پائیں، کیونکہ نجومیوں نے اُس کو خبر دیدی تھی کہ اُن سے تیری سلطنت کا زوال ہوگا اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا اور دوسرے گروہ کا ذکر نہیں کیا وہ قبطیوں کا تھا کہ اُن کو معزز اور مقرب بنا رکھا تھا قرآن مجید میں اس گروہ کا تذکرہ مقصود نہ تھا۔ اس لئے چھوڑ دیا ۱۲

ف۲ قولہ الذین استضعفوا الخ اس آیت میں بنی اسرائیل کے چار وصف گنائے ایک تو اُن کا مظلوم اور کمزور ہونا دوسرا امام یعنی بادشاہ اور انبیا اور مقتدا اور جو اُن کے بعد ہوئے وہ اُن کے تابع ہوئے اور یہ دوسرا وصف کمالات خداوندی کی جامعیت کا باعث ہے، تیسرا وصف وراثت کا یہ اہل تقویٰ کا وصف ہے کیونکہ عاقبت ان ہی کی بہتر ہے چوتھا وصف ان کے ہاتھوں سے دشمن کو ہلاک کرنا جیسا کہ کلمہ منہم سے ظاہر ہے اور یہ سکون اور سرور قلب کا باعث ہو اور یہی چاروں وصف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی جمع تھے اس لحاظ سے اس قصہ میں مومنوں کے لئے فائدے ہوئے ۱۲

ف۳ قولہ خاطئین الخ یعنی ان لوگوں کو انجام کار کی خبر نہ تھی کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر کیا کرے گا یہ خیال کر کے بنی اسرائیل میں سے کسی نے خوف کے مارے اس معصوم کو پیدا ہوتے ہی دریا میں ڈال دیا ہے اور اگر ایک لڑکے کو قتل نہیں کیا تو کیا مضائقہ ہے اس لئے بیٹا بنانے کے گمان پر موسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا۔ حضرت آسیہ زوجۂ فرعون کے دل میں یہ خیال آیا اور انھوں نے ہی زور دیکر اس کو اپنی فرزندیت میں رکھ لیا۔ خدا تعالیٰ نے اس خدمت کے نتیجہ میں حضرت آسیہ کو ایمان نصیب کیا اور دنیا کی نیک کار عورتوں میں اُن کا نام ہمیشہ کے لئے زریں حروفوں سے لکھا گیا۔ معلوم ہوا کہ خاصان اور مقبولان خدا کی خدمت ضائع نہیں جاتی اور فرعون چونکہ اس خیال میں اُن کا شریک نہ تھا۔ اس لئے اُس کو محرومی رہی۔ ۱۲

يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَأَصْبَحَ

ہم کو کچھ فائدہ پہنچاوے یا ہم اس کو (اپنا) بیٹا ہی بنالیں اور ان لوگوں کو (انجام کی) خبر نہ تھی اور (ادھر یہ قصہ ہوا کہ)

فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ

موسیٰ کی والدہ کا دل (خیالات مختلفہ کے ہجوم سے) بےقرار ہوگیا (قریب تھا کہ وہ موسیٰ کا حال (سب پر) ظاہر کردیتیں اگر ہم ان کے دل کو

رَبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ

اس غرض سے مضبوط نہ کئے رہیں کہ یہ (ہمارے وعدہ پر) یقین کئے (بیٹھی) رہیں اور انھوں نے موسیٰ کی بہن (یعنی اپنی

قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَ

بیٹی) سے کہا کہ ذرا موسیٰ کا سراغ تو لگا سو انھوں نے موسیٰ کو دور سے دیکھا اور ان لوگوں کو (یہ) خبر نہ تھی (کہ یہ ان کی بہن ہے اور اس فکر میں آئی ہیں)

حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ

اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ پر دودھ پلائیوں کی بندش کر رکھی تھی سو وہ (اس موقع کو دیکھ کر) کہنے لگیں کیا میں تم لوگوں کو

عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝ فَرَدَدْنَاهُ

کسی ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس بچہ کی پرورش کریں اور وہ (دل سے) اس کی خیرخواہی کریں غرض ہم نے موسیٰ کو

إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ

ان کی والدہ کے پاس (اپنے وعدہ کے موافق) واپس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تاکہ (فراق کے) غم میں نہ رہیں اور تاکہ اس بات

حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ

کو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا (ہوتا) ہے لیکن (افسوس کی بات ہے کہ) اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں رکھتے اور جب (پرورش پاکر) اپنی بھری جوانی (کی عمر)

اسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

کو پہنچے اور (قوت جسمانیہ و عقلیہ سے) درست ہوگئے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں (یعنی عمل صالح

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا

سے فیضان علم میں ترقی ہوتی ہے) اور (ایک بار) موسیٰ شہر میں (یعنی مصر میں کہیں باہر سے) ایسے وقت پہنچے کہ وہاں کے (اکثر) باشندے بےخبر پڑے

رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ

سوتے تھے تو انھوں نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا ایک تو ان کی برادری میں کا تھا اور دوسرا مخالفین میں سے تھا

توضیح الکلام

۵ قولہ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ الخ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنی بیٹی موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ سے کہہ رکھا تھا کہ تو بھی اس صندوق کے ساتھ ساتھ دیکھتی جا کہ کدھر جاتا ہے اور تجھ کو کوئی نہ پہچانے پھر جب فرعون کے محل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پہنچ گئے اور دودھ پلانے کیلئے دائیاں تلاش کی گئیں تو جو دائی آتی تھی آپ اس کا دودھ نہیں پیتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خدا تعالیٰ نے ان سب کا دودھ حرام کردئے تھے تب انکی ہمشیرہ نے کہا کہو تو میں تم کو ایک دودھ پلانے والی عورت بتلادوں جو اس بچہ کو اچھی طرح سے دودھ پلائے اور دل سے پرورش کرے انھوں نے اس کو منظور کرلیا پھر موسیٰ علیہ السلام کی بہن اپنی والدہ کو بلا لائیں جب حضرت انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھاتی سے لگا کر دودھ پلانا چاہا حضرت موسیٰ علیہ السلام خوشی سے دودھ پینے لگے آخرکار حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر اپنی ماں کو مل گئے خدا تعالیٰ نے اپنی پیشین گوئی کے مطابق موسیٰ کی ماں کی آنکھیں ٹھنڈی کردیں اور رنج دور کردیا اور بتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہوتا ہے ۱۲۔

متعلقات الکلام

ع ۱ | ۱۳ | ۴

۱ قولہ وَلَمَّا بَلَغَ الخ یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بھرپور جوان ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ان کو حکم یعنی حکمت اور دانائی عطا کی اور عالم کیا مگر اس وقت تک نبوت عطا نہیں ہوئی تھی بعض کہتے ہیں اشد اور استوی کے ایک ہی معنی ہیں لیکن قوی بات یہی ہے کہ دونوں کے الگ الگ معنی ہیں اشد سے تو بالغ ہونا مراد ہے اور استوی جہاں تک بڑھنے کی حد ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اشد اٹھارہ برس سے تیس برس تک کا زمانہ ہے اور استوی تیس سے لے کر چالیس تک کا کذا فی تفسیر النیشاپوری ۱۲

خواص الکلام ۵ قولہ فَرَدَدْنَاهُ سے لَا يَعْلَمُونَ تک اگر کوئی شخص بھاگ گیا ہو اس آیت کو لکھ کر چرخہ میں باندھ کر ساٹھ مرتبہ ہر روز چالیس دن تک الٹا چلائے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے وہ شخص جلد ہی واپس آجائے گا۔ ۱۲

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ

پس فریاد کی اس نے کہ قوم اس کی سے تھا اوپر اس شخص کے کہ دشمن اس کے سے تھا

سو وہ جو ان کی برادری کا تھا اس نے موسیٰؑ سے اس کے مقابلہ میں جو ان کے مخالفین میں سے تھا مدد چاہی

فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

پس مکا مارا اس کو موسیٰؑ نے پس تمام کی زندگی اوپر اس کے کہا کہ یہ حرکت شیطان کی ہوئی

تو موسیٰؑ نے اس کو (ایک) گھونسا مارا سو اس کا کام ہی تمام کر دیا موسیٰؑ کہنے لگے کہ یہ تو شیطانی حرکت ہو گئی

إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

تحقیق وہ دشمن ہے گمراہ کرنے والا ظاہر کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی کو

بیشک شیطان (ہی آدمی کا) کھلا دشمن ہے غلطی میں ڈال دیتا ہے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ سے قصور ہو گیا آپ

فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ قَالَ رَبِّ بِمَا

پس بخش مجھ کو پس بخش دیا اس کو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے کہا اے رب میرے اس واسطے

معاف کر دیجئے سو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا بلاشبہ وہ بڑا غفور رحیم ہے موسیٰؑ نے (یہ بھی) عرض کیا کہ اے

أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ○ فَأَصْبَحَ فِي

کہ انعام کیا تو نے اوپر میرے پس ہر گز نہ ہوں گا میں پشتیبان گناہ گاروں کا پس ہو گیا بیچ

میرے پروردگار چونکہ آپ نے مجھ پر (بڑے بڑے) انعامات فرمائے ہیں سو کبھی میں مجرموں کی مدد نہ کروں گا پھر موسیٰؑ کو شہر میں

الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ

شہر کے ڈرتا ہوا خبر لیتا پس ناگہاں وہ شخص کہ جس نے مدد مانگی تھی اس سے کل

صبح ہوئی خوف اور دہشت کی حالت میں کہ اچانک (دیکھتے کیا ہیں کہ) وہی شخص جس نے کل گزشتہ میں ان سے

يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ ○ فَلَمَّا أَنْ

پکارتا ہے اس کو کہا واسطے اس کے موسیٰؑ نے تحقیق تو البتہ گمراہ ہے ظاہر پس جب

امداد چاہی تھی وہ پھر ان کو (مدد کے لئے) پکار رہا ہے موسیٰؑ اس سے فرمانے لگے بیشک تو صریح بدراہ (آدمی) ہے سو جب موسیٰؑ نے

أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَى أَتُرِيدُ

قصد کیا یہ کہ پکڑے اس شخص کو کہ وہ دشمن تھا ان دونوں کا کہا اے موسیٰؑ کیا چاہتا ہے تو

اس پر ہاتھ بڑھایا جو دونوں کا مخالف تھا وہ اسرائیلی کہنے لگا اے موسیٰؑ کیا (آج)

أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ

یہ کہ مار ڈالے مجھ کو جیسا کہ مار ڈالا تھا تو نے ایک جی کو کل نہیں ارادہ کرتا تو مگر یہ کہ ہو

مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کل ایک آدمی کو قتل کر چکے ہو (معلوم ہوتا ہے کہ) بس تم دنیا میں اپنا زور بٹھلانا

جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ○

سرکش بیچ زمین کے اور نہیں ارادہ کرتا تو یہ کہ ہو صلح کرنے والوں سے

چاہتے ہو اور صلح (اور ملاپ) کرانا نہیں چاہتے اور (اس مجمع میں)

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَى قَالَ يَا مُوسَى إِنَّ

اور آیا ایک مرد کنارے شہر کے سے دوڑتا ہوا کہا اے موسیٰؑ تحقیق

ایک شخص شہر کے (اس کنارہ سے (جہاں یہ مشورہ ہو رہا تھا) دوڑتے ہوئے آئے (اور) کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ

توضیح الکلام

٥١ قولہ قال یٰموسیٰ الخ

وہ اسرائیلی موسیٰ علیہ السلام کو کہنے لگا کہ کل تو آپ ایک آدمی مار ہی چکے ہیں آج مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہیں اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قاتل ہونے کو ظاہر کر دیا، ادھر اس خون کی تحقیقات جاری ہی تھی اور مشہور تھا کہ کسی اسرائیلی نے قبطی کو قتل کر ڈالا ہے اور قبطی لوگ اسرائیلیوں سے بے حد جل رہے تھے کسی فرعونی نے یہ خبر دربار تک پہنچا دی درباری لوگ اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی حرکتوں پر معترض رہتے تھے پہلے ہی سے حضرت موسیٰؑ سے خفا تھے، یہ واقعہ سن کر اور بھی آگ ہو گئے اور مشورہ کیا کہ حضرت موسیٰؑ کو قتل کر دینا چاہیئے ۱۲

٥٢ قولہ وجاء الخ

یعنی فرعونیوں میں سے ایک شخص حزقیل نامی گو فرعون کے ہی خاندان کے تھے لیکن خفیہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دوستی رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ پر ایمان لا چکے تھے وہ دوڑے ہوئے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی کہ فرعون کے درباری لوگ آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں لہذا آپ کو یہاں سے بھاگ جانا چاہیے حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی حالت میں نکل پڑے اور مدین کی طرف رخ کیا یترقب کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں ایک یہ کہ آپ خدا تعالیٰ کی امداد کا انتظار کر رہے تھے اور ایک یہ کہ لوگوں کی طرف سے کسی گزند اور تکلیف پہونچنے کے کھٹکے میں تھے عرائس میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت شہر کے کنارے جا کر سوچ رہے تھے کہ کہاں جاؤں اور کیا کروں، یکایک ایک فرشتہ گھوڑے پر سوار آیا وہ اپنے ساتھ شہر مدین کی طرف لے چلا مدین قلزم کے پار ایک بستی تھی جو فرعون کی عملداری سے باہر تھی جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ رہتے تھے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سمت کو محض توکل بخدا ہو لیے اور غیب سے اس سمت کو جانا القا کیا گیا مگر چونکہ رستہ سے واقف نہ تھے اس لئے دل کو ڈھارس بندھانے کے لئے آپ ہی آپ دل میں کہنے لگے کہ قولہ عسیٰ ربی الخ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو کسی مقام امن کا سیدھا رستہ چلا دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مدین جا پہونچے ۱۲

توضیح الکلام

ٱلْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَٱخْرُجْ إِنِّى لَكَ مِنَ

ٱلنَّٰصِحِينَ ۝ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِى

مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝ ع وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

عَسَىٰ رَبِّىٓ أَن يَهْدِيَنِى سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ

مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ ٱلنَّاسِ يَسْقُونَ ۝ وَوَجَدَ

مِن دُونِهِمُ ٱمْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا

لَا نَسْقِى حَتَّىٰ يُصْدِرَ ٱلرِّعَآءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۝ فَسَقَىٰ

لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰٓ إِلَى ٱلظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّى لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَىَّ

مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝ فَجَآءَتْهُ إِحْدَىٰهُمَا تَمْشِى عَلَى ٱسْتِحْيَآءٍ

قَالَتْ إِنَّ أَبِى يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُۥ

وَقَصَّ عَلَيْهِ ٱلْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ ٱلْقَوْمِ

متعلقات الکلام

غواص الکلام

الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ

ظالموں کی سے ۔ کہا ایک نے ان دونوں میں سے اے باپ ہمارے نوکر رکھ لے اس کو تحقیق بہتر جس کو

بچ آئے ۔ (پھر) ایک لڑکی نے کہا کہ ابا جان آپ ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ اچھا نوکر وہ

اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

نوکر رکھے تو زور آور ہے امانت والا ۔ کہا کہ تحقیق چاہتا ہوں میں یہ کہ نکاح کر دوں تجھ سے

شخص ہے جو مضبوط (بھی) ہو اور امانت دار (بھی) ہو ۔ وہ (بزرگ موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں

اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ

ایک کو دو بیٹیوں اپنی سے جو یہ ہیں اس پر کہ نوکری کرے تو میری آٹھ برس پس اگر

لڑکیوں میں سے ایک کو تمہارے ساتھ بیاہ دوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو پھر اگر تم

اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ

پورا کردے تو دس برس پس وہ نزدیک تیرے سے ہے اور نہیں ارادہ کرتا میں یہ کہ محنت ڈالوں اوپر تیرے

دس سال پورے کردو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے اور میں (اس معاملہ میں) تم پر کوئی مشقت ڈالنا نہیں چاہتا

سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ ذٰلِكَ

البتہ پاوے گا تو مجھ کو اگر چاہا ہے اللہ نے صالحوں سے ۔ کہا کہ یہ قرار

(اور) تم مجھ کو انشاء اللہ تعالیٰ خوش معاملہ پاؤ گے ۔ موسیٰ (علیہ السلام) رضامند ہو گئے (اور) کہنے لگے کہ (یہ بات)

بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَ

درمیان میرے اور درمیان تیرے جونسی دو مدتوں میں سے پورا کروں میں پس نہیں زیادتی اوپر میرے اور

یہ بات میرے اور آپ کے درمیان (ہو چکی) ان دونوں مدتوں میں سے جس (مدت) کو بھی پورا کردوں مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا اور

اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ

اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں کارساز ہے ۔ پس جب تمام کی موسیٰ نے مدت اور

ہم جو (معاملہ کی) بات چیت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا گواہ (کافی) ہے ۔ غرض جب موسیٰ اس مدت کو پوری کرچکے اور

سَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ

لے چلا بی بی اپنی کو دیکھی جانب طور کے سے آگ کہا بی بی اپنی کو

(بااجازت شعیب علیہ السلام کے) اپنی بی بی کو لیکر (مصر کو یا شام کو) روانہ ہوئے تو ان کو کوہ طور کی طرف سے ایک (روشنی مثل) آگ دکھلائی دی

امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ

ٹھہر جاؤ تم تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤں میں اس پاس سے خبر یا چنگاری

انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم (یہاں ہی) ٹھہرے رہو میں نے ایک آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید میں تمہارے پاس وہاں سے (رستہ کی)

مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ

آگ کی تو کہ تم سینکو ۔ پس جب آیا اس پاس پکارا گیا

کچھ خبر لاؤں یا کوئی انگارا آگ کا لے آؤں تاکہ تم سینکو ۔ سو وہ جب اس آگ کے پاس پہنچے تو ان کو اس میدان کی داہنی

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ

کنارے میدان برکت والے کے سے بیچ زمین مبارک کے طرف درخت کی سے

جانب سے (جو کہ موسیٰ کی داہنی جانب تھا) اس مبارک مقام میں ایک درخت میں سے آواز آئی

توضیح الکلام

لہ قولہ القوی الامین الخ ان دونوں صفتوں کے بیان کرنے کو نوکر رکھنے کی علت قرار دیا اس لئے کہ نوکر میں ان ہی دو صفتوں کی حاجت ہوتی ہے کہ قوی ہو کسی کام سے کسی وقت عاجز نہ رہے دوسرے امانت دار ہو کہ مال اور جان اور دوسرے امور میں خیانت نہ کرے اور ان کو کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں قوت اور امانت موجود ہے اس کیلئے مفسرین نے قصہ لکھا ہے کہ جب ایک لڑکی شرمائی ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے ہمراہ ہوئے لڑکی راستہ بتانے کی غرض سے آگے آگے ہولی اور جب ہوا کے جھونکے سے اس لڑکی کے بدن کا کپڑا اڑا تو جسم کا حصہ ظاہر ہونے لگا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم پیچھے پیچھے چلو اور زبان سے اپنے گھر کا راستہ بتاتی چلو اس سے اس نے حضرت موسیٰ کا امین ہونا یقین کیا اور چونکہ چالیس آدمیوں کے کھینچنے کا ڈول اکیلے حضرت موسیٰ نے کھینچ دیا تھا اس سے انہوں نے ان کا قوی ہونا سمجھا تھا

ع ۲

متعلقات الکلام

لہ قولہ قال انی ارید الخ حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ میں ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا تمہارے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہوں اس شرط کے ساتھ کہ تم آٹھ برس تک میرے بکریاں چراؤ اور دس برس پورے کر دو تو تمہاری مہربانی ہے اور میں آپ کو تکلیف نہ دوں گا آخر کار نکاح ہوا اور باہمی قول و قرار باللہ تعالیٰ کو ضامن کرکے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں رہنے لگے یہ آٹھ برس کی نوکری گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مہر تھا اس وقت بجائے مال اس

شریعت میں خدمات بھی مہر کا کام دیتی ہیں اس آیت کے بعض الفاظوں نے اس واقعہ سے اور بعض ان حدیثوں میں جنہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھانے پر نکاح کر دینا وارد ہوا ہے دلیل پکڑی ہے کہ اس قسم کا مہر مقرر کرنا درست ہے جیسا کہ ظاہر ہے کہتے ہیں لیکن ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مہر میں مال ہی ہونا ضروری قرار دیا ہے اور آیۃ ان تبتغوا باموالکم ... اور بکریوں کے چرانے کو مہر مقرر کر کے نکاح کرنا ہماری ملت میں بھی درست ہے جیسا کہ شامی میں موجود ہے اور اگر یہ بکریاں صاحبزادی کی تھیں تب تو ظاہر ہے کہ مہر بیوی ہی کو دیا گیا ...

أَنْ يَّمُوْسٰىٓ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ

یہ کہ اے موسیٰ تحقیق میں ہوں اللہ پروردگار عالموں کا اور یہ کہ ڈال دے عصا اپنا

کہ اے موسیٰ میں اللہ رب العالمین ہوں اور یہ (بھی آواز آئی) کہ تم اپنا عصا ڈال دو

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰىٓ

پس جب دیکھا اس کو ہلتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے پھر چلا پیٹھ پھیر کر اور نہ پیچھے پھر کر دیکھا اے موسیٰ

سو انھوں نے جب اس کو لہراتا ہوا دیکھا جیسا پتلا سانپ (تیز) ہوتا ہے تو پشت پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا

اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝ اُسْلُكْ يَدَكَ

آگے آ اور مت ڈر تحقیق تو امن والوں سے ہے پیٹھا ہاتھ اپنا

(حکم ہوا کہ) اے موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو مت تم (ہر طرح) امن میں ہو تم اپنا ہاتھ گریبان کے

فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ

بیچ گریبان اپنے کے نکل آوے گا سفید بغیر برائی کے اور ملا لے طرف اپنی

اندر ڈالو (اور پھر نکالو) وہ بلا کسی مرض کے نہایت روشن ہو کر نکلے گا اور خوف (رفع کرنے) کے واسطے اپنا (وہ) ہاتھ

جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى

بازو اپنے کو ڈر سے پس یہ دو دلیلیں ہیں پروردگار تیرے سے طرف

(پھر) اپنے گریبان اندر (بغل) سے بدستور (سابق) ملا لینا سو یہ (تمھاری نبوت کی) دو سندیں ہیں تمھارے رب کی طرف سے فرعون

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ

فرعون کی اور سرداروں اس کے کی تحقیق وہ ہیں قوم فاسق کہا اے رب میرے

اور اس کے سرداروں کے پاس جانے کے واسطے (جس کا تم کو حکم کیا جاتا ہے) کیونکہ وہ بڑے نافرمان لوگ ہیں، انھوں نے عرض کیا کہ اے میرے

اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ

تحقیق مار ڈالا ہے میں نے ان میں سے ایک شخص کو پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ مار ڈالیں مجھ کو اور بھائی میرا جو ہارون ہے

میں نے ان میں سے ایک آدمی کا خون کر دیا تھا سو مجھ کو اندیشہ ہے کہ (کہیں اول ہی دہلہ میں) وہ لوگ مجھ کو قتل کر دیں اور میرے بھائی ہارون

هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ز

وہ بہت فصیح ہے مجھ سے زبان میں پس بھیج اس کو ساتھ میرے مدد دینے والا کہ سچا کرے مجھ کو

کی زبان مجھ سے زیادہ رواں ہے تو ان کو بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ رسالت دے دیجیے کہ وہ میری تقریر کی تائید اور تصدیق

اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ

تحقیق میں ڈرتا ہوں یہ کہ جھٹلا دیں مجھ کو کہا البتہ محکم کریں گے ہم بازو تیرا

کریں گے کیونکہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ لوگ (یعنی فرعون اور اس کے درباری) میری تکذیب کریں ارشاد ہوا کہ (بہتر ہے) ہم ابھی تمھارے

بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ

ساتھ بھائی تیرے کے اور کریں گے واسطے تمھارے غلبہ پس نہیں پہونچ سکیں گے وہ لوگ طرف تمھاری

بھائی کو تمھارا قوت بازو بنائے دیتے ہیں (ایک درخواست تو یہ منظور ہوئی) اور ہم تم دونوں کو ایک خاص شوکت (و ہیبت) عطا کرتے ہیں

بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

ساتھ نشانیوں ہماری کے تم اور جو کوئی پیروی کرے تم دونوں کی غالب ہو پس جب آیا ان کے پاس

جس سے ان لوگوں کو تم پر دسترس نہ ہوگی (پس) ہمارے معجزے لے کر جاؤ تم دونوں اور جو تمھارا پیرو ہوگا ان لوگوں (پر) غالب ہو گے غرض جب ان لوگوں کے پاس

توضیح الکلام

۱ قولہ واضمم الیک الخ تفسیر مدارک میں اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس عجیب معجزے کے ظاہر ہونے سے جو خوف تھا اسے دل پر طاری ہو اس کو دور کرنے کے لیے اپنے بازو اپنے جسم سے ملا لو اور بعض مفسروں نے ضم جناح کے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ لاٹھی سانپ بن گئی تو آپ ڈر کر ہاتھ سے اس کو اپنے پاس سے ہٹانے لگے جیسا کہ ڈرنے والا کیا کرتا ہے اور اس کے ڈرنے کا برا اثر پڑنے کا خوف تھا اس لیے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب یہ لاٹھی سانپ بن جائے اور تم کو اس سے ڈر محسوس ہو تو اپنا ہاتھ اپنے بازو کے نیچے کر لینا اور پھر اس کو نکالنا تو وہ سفید روشن نکلے گا اس پر عمل کرنے سے دو فائدے حاصل ہوں گے ایک تو ڈرنے والی کی حالت طبعی کا تقاضا پورا ہو گا اور دشمنوں کو ڈر نا معلوم نہ ہو گا دوسرے ایک اور معجزہ ظاہر ہو گا اس تقریر پر اسلک یدک الخ اور واضمم الیک الخ کے ایک ہی معنی ہوں گے اختلاف عبارت اختلاف غرض پر مبنی ہو گا کیونکہ پہلے جملہ سے ید بیضا کا معجزہ دینا مقصود ہے اور واضمم الیک الخ سے یعنی دوسرے جملے سے خوف کا چھپانا مقصود ہے ۱۲

متعلقات الکلام

۲ قولہ قال سنشد الخ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دونوں درخواستیں قبول فرمائیں ایک درخواست جو بھائی کو ساتھ کر دیں رسول بنانے کی تھی اس کی قبولیت کی خوشخبری تو ان الفاظ میں بیان فرمائی کہ ہم ابھی تمھارے بھائی کو تمھارا قوت بازو بنائے دیتے ہیں آیت میں عضد بازو کی قوت سے ہاتھ کا قوی ہونا مراد لیا گیا ہے کیونکہ بازو قوی ہونے سے ہاتھ قوی ہو جاتا ہے اور ہاتھ کی قوت کنایہ ہوتا ہے آدمی کی ذات قوی ہونے سے لہٰذا آپکا

مطلب ہوا کہ ہم اے موسیٰ تم کو تمھارے بھائی سے قوت دیں گے اور دوسری درخواست یعنی رفع خوف کی منظوری کو ان الفاظ سے بیان فرمایا کہ فلا یصلون الیکما یعنی ہم تم دونوں کو ایک خاص شوکت اور رعب دیں گے جس کے باعث ان کو تم پر کسی طرح کا قابو نہ چلے گا بلکہ تم اور تمھارے پیرو ہی غالب ہوں گے اور غلبہ کا سبب ہمارے معجزے ہوں گے جو ہم نے تم کو دیئے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بآیٰتنا کی با محذوف کے متعلق ہو تو اس صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ پس ہمارے معجزے لے کر جاؤ اور یہ بھی ممکن ہے کہ با قسم کی ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے معجزوں کی قسم کھا کر فرمایا کہ ان کو تم پر قابو نہ چلے گا پس لا یصلون قسم کا جواب ہوگا جو قسم سے ...

مع ۲ عند المتأخرین ۱۲ وعلی الکلام ...

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى

موسیٰ ؑ ساتھ نشانیوں ہماری ظاہر کے کہا انھوں نے نہیں ہے یہ مگر جادو باندھ لیا ہوا

موسیٰ ؑ ہماری صریح دلیلیں لیکر آئے تو ان لوگوں نے (معجزات دیکھ کر) کہا کہ یہ تو محض ایک جادو ہے کہ (خواہ مخواہ خدا تعالیٰ پر) افترا کیا جاتا ہے

وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى

اور نہیں سنا ہم نے یہ بیچ باپوں اپنے پہلوں کے اور کہا موسیٰ ؑ نے

اور ہم نے ایسی بات کبھی نہیں سنی کہ ہمارے اگلے باپ دادوں کے وقت میں پہلے ہوئی ہو اور موسیٰ علیہ السلام نے اسکے جواب میں کہا

رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ

پروردگار میرا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ لایا ہے ہدایت نزدیک اس کے سے اور اس شخص کو

کہ میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا ہے جو صحیح دین اس کے پاس سے کر آیا ہے اور جس کا انجام اس عالم سے اچھا ہونے والا ہے۔

تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

کہ ہوگی واسطے اسکے پچھاڑی اس گھر کی تحقیق نہیں فلاح پاتے ظالم

(اور) بالیقین ظالم لوگ کبھی فلاح نہ پاویں گے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

اور کہا فرعون نے اے سردارو نہیں جانتا میں واسطے تمہارے کوئی معبود

اور (دلائل موسویہ دیکھ سن کر) فرعون کہنے لگا کہ اے اہل دربار مجھ کو تو تمہارا اپنے سوا کوئی خدا معلوم

غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَي الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ

سوائے اپنے پس آگ جلا واسطے میرے اے ہامان اوپر مٹی کے پس تیار کر واسطے میرے

نہیں ہوتا تو اے ہامان تم ہمارے لئے مٹی (کی اینٹیں بنوا کر ان) کو آگ میں (پزاوہ لگا کر پکواؤ پھر ان)

صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ

ایک محل تو کہ میں چڑھ جاؤں جھانکوں طرف معبود موسیٰ ؑ کی اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اسکو

پختہ اینٹوں سے) میرے واسطے ایک بلند عمارت بنواؤ تاکہ میں (اس پر چڑھ کر) موسیٰ کے خدا کو دیکھوں بھالوں اور میں تو (اس دعوے میں کہ

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ

جھوٹوں سے اور تکبر کیا اس نے اور لشکروں اس کے نے بیچ زمین کے

سا کوئی اور خدا ہے) موسیٰ ؑ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں اور فرعون اور اس کے تابعین نے ناحق دنیا میں سر اٹھا رکھا تھا

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝

ناحق اور گمان کیا انھوں نے یہ کہ وہ طرف ہماری نہیں پھیرے جاویں گے

اور یوں سمجھ رہے تھے کہ ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا نہیں ہے

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ

پس پکڑا ہم نے اس کو اور لشکروں اس کے کو پس ڈال دیا ہم نے ان کو بیچ دریا کے پس دیکھ

تو ہم نے (تکبر کی سزا میں) اس کو اور اس کے تابعین کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا (یعنی غرق کر دیا) سو دیکھے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ

کیونکر ہوا آخر کام ظالموں کا اور کیا ہم نے ان کو پیشوا کہ بلاتے تھے

ظالموں کا کیا انجام ہوا (اور موسیٰ علیہ السلام کے قول کا ظہور ہو گیا) اور ہم نے ان لوگوں کو ایسا رئیس بنایا تھا جو (لوگوں کو)

توضیح الکلام

لہ قولہ ربی اعلم الخ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ ہم میں اور تم میں کون ہدایت پر ہے اور کون ظالم و گمراہ اور کون ہے جس کا انجام بہتر ہے اور کون ہے جو کامیابی سے محروم ہے تو ہر ایک کی حالت اور ثمرہ کا جلد ہی مرنے کے ساتھ ظہور ہو جائیگا۔ ۱۲

قولہ من الکذبین الخ یعنی فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا کہ میں تو اپنے سوا تمہارا کوئی دوسرا معبود جانتا نہیں، اس لئے وزیر ہامان کو حکم دیا کہ اینٹوں کا بھٹہ لگا کر ایک اونچا محل تیار کر تاکہ میں اس پر چڑھ کر جھانک لوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معبود کیسا اور کون ہے کیسی قوت و طاقت والا ہے اور میرا خیال ہے کہ موسیٰ ؑ جھوٹ بولتا ہے معالم التنزیل میں ہے کہ حسب حکم فرعون، ہامان نے ایک بہت اونچا محل تیار کیا جو اس زمانہ کے لحاظ سے بے نظیر تھا فرعون اس پر چڑھا اور حکم دیا کہ آسمان پر تیر مارو ادھر سے جو تیر واپس آیا تو بحکم حق تعالیٰ خون آلود آیا یہ احمق پھول گیا کہ اب کیا ہے آسمان کے خدا اور اُسکے لشکر کو قتل کر ڈالا اور اسے خوشی کے کچھ ٹھکانا نہ رکھا تو حق تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین کو حکم دیا کہ ایک پر مار کر اس محل کے تین ٹکڑے کر دے، چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تعمیل ارشاد کی، ایک ہی پر میں اس محل کے تین ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا تو فرعون کے لشکر پر گرا جس سے دس لاکھ آدمی مر گئے اور دوسرا حصہ دریا میں گرا اور تیسرا مغرب میں اور جو آدمی اس کے بنانے میں شریک یا معین تھا ہلاک اور برباد ہوا۔ عرائس میں ہے کہ یہ محل سات برس میں تیار ہوا تھا پھر جن معماروں اور بڑھیوں نے اس کے بنانے میں کام کیا تھا ان کے ہاتھ سوکھ گئے اینٹ اور چونا پکانے والے جل کر مر گئے اور سب قسم کے کام کرنے والے ہلاک ہو گئے لیکن محل بننے اور اس کے ٹکڑے ہونے وغیرہ کی روایت مذکورہ کی کسی نے تصحیح کی ہو اس کا علم نہیں بلکہ بعض اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ فرعون کا مقصد محل بننے کے حکم سے یہ تھا کہ لوگوں کو دھوکا دے کہ اگر خدا اعلم ہوتا تو جسم ہوتا اور اعلم ہونے کی وجہ سے اس کا مقام ارفع اور بلند ہوتا اس لئے میں تحقیق کرکے آتا ہوں تاکہ لوگ اس کو بڑا محقق جانیں واللہ تعالیٰ اعلم لیکن روایت مذکورہ کچھ کم تفصیل کے ساتھ تفسیر مدارک میں بھی موجود ہے۔ ۱۲

اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَتْبَعْنٰهُمْ

طرف آگ کی اور دن قیامت کے نہ مدد دیے جاویں گے اور پیچھے لگائی ہم نے ان کے

دوزخ کی طرف بلاتے رہے اور (اسی واسطے) قیامت کے روز (ایسے بیکس ہو جاویں گے کہ) کوئی اُن کا ساتھ نہ دیگا۔ اور (یہ لوگ دونوں عالم میں مبتلائے خسران ہوئے چنانچہ)

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ

بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے وہ

دنیا میں بھی ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگادی اور قیامت کے دن بھی وہ

الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ

برائی کیے گیوں سے ہیں اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب پیچھے اس کے

بدحال لوگوں میں سے ہوں گے اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اگلی اُمتوں (یعنی قوم نوح وعاد وثمود) کے ہلاک کیے پیچھے

مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّ

کہ ہلاک کیے ہم نے قرن پہلے دلیلیں واسطے لوگوں کے اور ہدایت اور

کتاب (یعنی توریت) دی تھی جو لوگوں کے (یعنی بنی اسرائیل کے) لیے دانشمندیوں کا سبب اور ہدایت اور

رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ

مہربانی تو کہ وہ نصیحت پکڑیں اور نہ تھا تو طرف غربی طور کے جس وقت

رحمت تھی تاکہ وہ (اس سے) نصیحت حاصل کریں اور آپ (طور کی) مغربی جانب میں موجود نہ تھے جبکہ ہمنے

قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَلٰكِنَّآ

کر فیصل کیا ہم نے طرف موسیٰؑ کی حکم اور نہ تھا تو حاضروں سے ولیکن

موسیٰ (علیہ السلام) کو احکام دیے تھے اور (وہاں خاص تو کیا موجود ہوتے) آپ (تو) ان لوگوں میں سے (بھی) نہ تھے جو (اس زمانہ میں) موجود تھے۔ ولیکن

اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا

پیدا کیے ہم نے قرن پس دراز ہوئی اوپر ان کے عمر اُن کی اور نہ تھا تو رہنے والوں

(بات یہ ہوئی کہ ہمنے موسیٰ ع کے بعد) بہت سی نسلیں پیدا کیں پھر اُن پر زمانہ دراز گذر گیا اور آپ اہل مدین میں بھی قیام پذیر نہ تھے

فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝

مدین کے سے پڑھا کرتا اوپر ان کے آیتیں ہماری ولیکن ہیں ہم پیغمبر بھیجنے والے

کہ آپ ان کے حالات دیکھکر ان حالات کے متعلق ہماری آیتیں ان لوگوں کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہوں ولیکن ہم ہی (آپ کو) رسول بنانے والے ہیں

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ

اور نہ تھا تو بیچ کنارے طور کے جس وقت کہ پکارا ہم نے ولیکن رحمت

اور اسیطرح آپ طور کی جانب (غربی مذکور) میں اسوقت (بھی) موجود نہ تھے جب ہمنے (موسیٰ کو) پکارا تھا ولیکن (اس کا علم بھی اسی طرح ہوا کہ) آپ اپنے رب کی

رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

پروردگار اپنے کی سے بھیجا گیا تو کہ ڈراوے اُس قوم کو کہ نہیں آئے ان کے پاس ڈرانے والے پہلے تجھ سے تو کہ وہ

رحمت سے نبی بنائے گئے تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا (نبی) نہیں آیا کیا عجب ہے کہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

نصیحت پکڑیں اور اگر نہ ہوتا یہ کہ پہونچے ان کو مصیبت بسبب اس چیز کے کہ آگے بھیجا ہے

نصیحت قبول کریں۔ اور ہم رسول نہ بھی بھیجتے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان پر انکے کرداروں کے سبب (جوکہ عقلاً قبیح ہیں) کوئی مصیبت (دنیا یا آخرت میں)

توضیح الکلام

۵۱ قولہ وَاَتْبَعْنٰهُمْ الخ لعنت پیچھے لگادینے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو ظالموں کا فرعون وغیرہم پر لعنت لوگ کرتے ہیں تو ساتھ میں ان فرعونیوں پر بھی پڑتی ہے کیونکہ وہ بھی ان اوصاف سے موصوف تھے ۱۲ بلکہ اور کفر کے تو وہ پیشوا تھے کہ خود بھی کافر اور گمراہ تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ بناتے اور ان سے کفر کراکر دوزخ میں لیجانے تھے ۱۲ ۵۲ قولہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا الخ یعنی جب پہلے زمانہ والے ہلاک ہوچکے تو مخلوق کی رہنمائی کے لیے ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا اور ان کو معجزات بھی دیے کہ جنگل میں انکو ہمکلامی کا فخر ملا اور ید بیضا اور عصا اور کتاب توریت عطا ہوئی جس کے اندر لوگوں کیواسطے رہنمائی اور عمل کرنے کی صورت میں انکے لیے رحمت تھی اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب گمراہی کا ایک زمانہ دراز گذر گیا تو دوسرے دور میں مخلوق کی ہدایت و رہبری کے لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا ۱۲ ۵۳ قولہ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ الخ اس میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ارشاد ہے کہ آپ موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا ہونے کا علم یقینی بیان کر رہے ہیں حالانکہ ان کو عطا کیے جانے کے وقت آپ موجود نہ تھے تاکہ یہ علم مشاہدہ کا ہوتا اور اس علم کا عقل کے ذریعے سے ہونا عقلاً منتفی ہے کیونکہ یہ واقعہ علوم عقلیہ میں سے نہیں ہے بلکہ نقلی ہے اور نقلی باتوں میں ایک ذریعہ علم کا یہ بھی ہوتا ہے کہ آدمی اہل علم سے سنکر جان لیتا ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ بھی نہ تھا اس وجہ سے کہ نہ آپکا کسی اہل علم سے اس قسم کا میل تھا اور نہ آپنے کسی مدرسہ وغیرہ میں استادوں سے پڑھا تھا جو یہ کہہ سکیں کہ کتاب میں دیکھا ہوگا یا استاد سے سیکھ لیا ہوگا تو اب چوتھی صورت علم کی مقرر ہوگئی کہ بذریعہ وحی کے معلوم ہوا ہوگا غرض یہ کہ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت کا ملنا وحی کے ذریعہ جانا اور لوگوں کو بتلایا۔ جانب غربی سے مراد کوہ طور کی وادی ہے جیسا کہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے چونکہ عرب سے یہ غرب کی سمت میں ہے اس وجہ سے اس کو غربی فرمایا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسی کی (بنا)، مغربی جانب مراد لی جائے قولہ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسکی تفسیر میں منقول ہے کہ نہ آپ اس جگہ موجود تھے اور جو موجود بھی ہوتے تو ان واقعات کو ۔۔

ع ۱۴ ۷

أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ

ہاتھوں ان کے نے پس کہیں گے اے رب ہمارے کیوں نہ بھیجا تو نے طرف ہماری پیغمبر پس پیروی کرتے ہم

نازل ہوتی تو یہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم آپکے احکام کا اتباع کرتے

آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ

نشانیوں تیری کی اور ہوتے ہم ایمان والوں سے پس جب آیا ان کے پاس حق

اور (ان احکام اور رسول پر) ایمان لانے والوں میں ہوتے۔ سو جب ہماری طرف سے ان لوگوں کے پاس امر حق

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۚ أَوَلَمْ

ہمارے پاس سے کہا انھوں نے کیوں نہ دیا گیا یہ پیغمبر جیسا دیا گیا تھا موسیٰؑ کو کیا نہ

پہنچا تو (اسمیں شبہ نکالنے کے لیے یوں) کہنے لگے کہ ان کو ایسی کتاب کیوں نہ ملی جیسی موسیٰؑ کو ملی تھی کیا جو

يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۖ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا

کفر کرتے تھے ساتھ اس چیز کے کہ دیا گیا تھا موسیٰؑ کو پہلے اس سے کہتے تھے یہ دو جادوگر ہیں ایک دوسرے کا مددگار ہے

کتاب موسیٰؑ کو ملی تھی اس سے قبل یہ لوگ منکر نہیں ہوئے یہ لوگ تو یوں کہتے ہیں کہ دونوں جادوگر ہیں جو ایکدوسرے کے موافق ہیں

وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ ○ قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ عِنْدِ

اور کہتے تھے ہم ساتھ ہر ایک کے کافر ہیں کہہ پس لاؤ تم ایک کتاب نزدیک

اور یوں بھی کہتے ہیں کہ ہم تو دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں مانتے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اچھا تو علاوہ توراۃ و قرآن کے اور کوئی اور کتاب اللہ کے

اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ فَإِنْ

اللہ کے سے کہ وہ بہت راہ دکھانیوالی ہو ان دونوں سے پیروی کروں میں اس کی اگر ہو تم سچے پس اگر

پاس سے لے آؤ جو ہدایت کرنے میں ان دونوں سے بہتر ہو میں اسی کی پیروی کرنے لگونگا اگر تم (اس دعوے میں) سچے ہو۔ پھر اس استجاج کے بعد

لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَ

نہ قبول کریں واسطے تیرے پس جان تو کہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ پیروی کرتے ہیں خواہشوں اپنی کی اور

اگر یہ لوگ آپ کا (یہ) کہنا نہ کرسکیں تو آپ سمجھ لیجیے کہ یہ لوگ محض اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں اور

مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ

کون شخص ہے بہت گمراہ اس سے کہ پیروی کرتا ہے خواہش اپنی کی بغیر ہدایت کے خدا کی طرف سے تحقیق

ایسے شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اپنی نفسانی خواہش پر چلتا ہو بدون اس کے کہ منجانب اللہ کوئی دلیل (اس کے پاس) ہو (اور)

اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا

اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو اور البتہ تحقیق پے درپے کی ہم نے

اللہ تعالے ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔ اور ہم نے اس کلام (یعنی قرآن) کو ان لوگوں کے لیے وقتاً فوقتاً

لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

ان سے بات تو کہ وہ نصیحت پکڑیں وہ لوگ کہ دی ہم نے ان کو کتاب

یکے بعد دیگرے بھیجا تاکہ یہ لوگ (بار بار تازہ بتازہ سننے سے) نصیحت مانیں۔ اور جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے (آسمانی) کتابیں دی ہیں

مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ○ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا

پہلے اس سے وہ ساتھ اس کے ایمان لاتے ہیں اور جب پڑھا جاتا ہے اوپر ان کے قرآن کہتے ہیں

ان میں جو منصف ہیں وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور جب قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں

نزول الکلام

۱ قولہ فلما جاءھم الحق الخ کفار مکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات سنکر کہنے لگے کہ ایسے معجزے اگر محمدؐ پر نازل ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے اسکے بعد جب یہود سے پوچھا اور توریت کے احکام اسی قرآن کے موافق اور اپنی مرضی کے خلاف سنے مثلاً یہ کہ بت پرستی کفر ہے اور آخرت میں دوبارہ زندہ ہونا حق ہے اور جو جانور کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہ کیا جائے وہ مردار ہے تو دونوں کتابوں کا انکار شروع کر دیا اور بولے کہ نہ ہم اسے مانیں اور نہ اسے ۱۲ از حمائل و آن از موضح القرآن

۲ قولہ الذین اٰتینٰھم الکتٰب الخ ان اہل کتاب کے بارہ میں نازل ہوئی جو قرآن شریف پر بھی ایمان لے آئے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام

۱ قولہ بما اوتی موسیٰ الخ یعنی کفار جو کہتے ہیں کہ ان رسول امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ویسے معجزے کیوں نہ دیے گئے کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام کو دیے گئے تھے حق تعالیٰ نے ان کے اس شبہ کا یہ جواب دیا کہ کیا اس زمانہ کے لوگوں نے حضرت موسیٰؑ کا باوجود ان معجزات کے انکار نہ کیا تھا اور دونوں بھائیوں کو جادوگر نہ بتلایا تھا تو پھر کیسے یقین ہو کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ویسے معجزے دیے جاتے تو تم ان کو مان لیتے۔ یہ تفسیر و توضیح اس صورت میں ہے کہ سحران کو بمعنی ساحران لیا جائے اور ان سے حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ مراد ہوں ان کو سحر سے تعبیر کرنا مجازاً ہو جیسے زید کو عدل بمعنی عادل کہدیتے ہیں اور اگر سحران کو اپنے معنی میں رکھا جاوے اور اس سے مراد توریت اور قرآن لیا جاوے تو مطلب یہ ہوگا کہ کیا اس زمانہ کے لوگوں نے توریت کو اور اس زمانہ والوں نے قرآن کو جادو بتلایا کہ ایک کتاب اتحاد مضمون کے لحاظ سے دوسری کتاب کی تصدیق کرتی ہے۔ تظاہر لغت میں باہم مدد کرنے کو کہتے ہیں تو قرآن شریف توریت کا معین ہے اور توریت قرآن کی ۱۲ ۲ قولہ ولقد وصلنا الخ یہاں سے اس قرآن پاک کو یکلخت نہ بھیجنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ اسلیے اس کو تھوڑا تھوڑا وقتاً فوقتاً نازل کیا گیا تاکہ یہ لوگ بار بار تازہ بتازہ کلام خدا تعالیٰ سنکر نصیحت مانیں ورنہ یہ نہیں کہ ہمکو اس کے دفعۃً نازل کرنے پر قدرت نہ ہو بلکہ ان ہی کی مصلحت کیلیے ہم نے ۱۲

ع ۵ / ۷

النصف

آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ○

ایمان لائے ہم ساتھ اس کے تحقیق یہ سچ ہے رب ہمارے کی طرف سے تحقیق تھے ہم پہلے اس سے مسلمان

کہ ہم اس پر ایمان لائے بے شک یہ حق ہے (جو) ہمارے رب کیطرف سے (نازل ہوا ہے اور) ہم تو اس (کے آنے) سے پہلے بھی مانتے تھے

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ

یہ لوگ دیے جاویں گے ثواب دنیا دو بار بسبب اس کے کہ صبر کیا انھوں نے اور ٹالتے ہیں

ان لوگوں کو ان کی پختگی کی وجہ سے دوہرا ثواب ملے گا اور وہ لوگ نیکی (اور تحمل) سے

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○ وَإِذَا

یعنی بدل ڈالتے ہیں ساتھ بھلائی کے برائی کو اور اس چیز سے کہ دیا ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں اور جب

بدی (اور ایذا) کا دفعیہ کر دیتے ہیں اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور جب (کسی سے اپنی نسبت)

سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

سنتے ہیں بیہودہ بات اعراض کرتے ہیں اس سے اور کہتے ہیں واسطے ہمارے ہیں عمل ہمارے اور واسطے تمہارے

کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اسکو (بھی) ٹال جاتے ہیں اور (سلامت روی کے طور پر) کہدیتے ہیں کہ (ہم کچھ جواب نہیں دیتے) ہمارا کیا ہمارے سامنے آویگا اور تمہارا کیا

أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ○ إِنَّكَ

ہیں عمل تمہارے سلام رخصت کا ہے اوپر تمہارے نہیں چاہتے ہم جاہلوں کو تحقیق تو

تمہارے سامنے آویگا (بھائی) ہم تم کو سلام کرتے ہیں ہم بے سمجھ لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے آپ

لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

نہیں ہدایت کرتا جس کو چاہے و لیکن اللہ راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے

جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ جس کو چاہے ہدایت کر دیتا ہے

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ

اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو اور کہا انھوں نے اگر پیروی کریں ہم ہدایت کی

اور ہدایت پانے والوں کا علم (بھی) اسی کو ہے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپکے ساتھ ہو کر (اس دین کی) ہدایت پر چلنے لگیں

مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا

ساتھ تیرے اچکے جاویں زمین اپنی سے کیا نہیں جگہ دی ہم نے ان کو حرم

تو فی الفور اپنے مقام سے مار کر نکال دیے جاویں کیا ہم نے ان کو امن و امان والے

آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَ

امن والا کھینچے جاتے ہیں طرف اس کی میوے ہر چیز کے رزق ہماری طرف سے

حرم میں جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے پھل کھچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس سے (یعنی ہماری قدرت اور رزاقی سے) کھانے کو ملتے ہیں

لَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ

و لیکن اکثر ان کے نہیں جانتے اور بہت ہلاک کیں ہم نے بستیاں

و لیکن ان میں اکثر لوگ (اس کو) نہیں جانتے اور ہم بہت سی ایسی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں

بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن

کہ اترائی تھیں بیچ معیشت اپنی کے پس یہ ہیں گھر ان کے کہ کوئی نہ بسا ان میں

جو اپنے سامان عیش پر نازاں تھے سو (دیکھ لو) یہ ان کے گھر (تمہاری آنکھوں کے سامنے پڑے) ہیں کہ ان کے بعد

نزول الکلام

۵۱ قولہ انک لا تہدی الخ بخاری شریف میں اسکا نزول اس سبب سے لکھا ہے کہ جب حضرت ابو طالب کا وقت وفات نزدیک آیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے وہاں ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے آپ نے فرمایا اے چچا کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے سند پکڑوں گا ان دونوں نے ابو طالب سے کہا کہ ہائیں کیا ابو طالب تو عبد المطلب کے دین سے پھرا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو بار بار وہی کلمہ ارشاد فرماتے تھے اور یہ دونوں وہی کہتے تھے یہاں تک کہ آخیر میں ابو طالب نے یہ ہی کہدیا کہ میں تو عبد المطلب ہی کے مذہب پر ہوں اور کلمہ طیبہ نہ پڑھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے بہت رنج ہوا اور اس پر یہ آیت اتری۔ اور لباب النقول میں جو سبب نزول بیان کیا ہے اس میں ابو جہل اور عبد اللہ ابن ابی کا تذکرہ نہیں ہے اور ابو طالب کا یہ جواب دینا منقول ہے کہ اے محمد اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ قریش کی عورتیں مجھ کو عار دلائیں گی اور کہیں گی کہ ابو طالب نے موت سے ڈر کر بھتیجے کا آخیر وقت میں کلمہ پڑھ لیا تو میں کلمہ پڑھ کر ضرور تیرا دل خوش کر دیتا لیکن کیا کروں ننگ و عار کا خیال زبان نہیں ہلانے دیتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اسلام ابو طالب کے بارہ میں زیادہ کلام کرنے سے چونکہ اولاد علی رضی اللہ عنہ اور نیز خود حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی اذیت کا باعث ہے اسلیے اس سے احتیاط بہتر ہے اور اس آیت کا نزول صحیح مسلم شریف میں بھی ابو طالب ہی کا واقعہ ہے لیکن عموم الفاظ سے دوسروں کو بھی آیت شامل ہے۔ کذا فی روح المعانی

۵۲ قولہ و قالوا ان نتبع الهدىٰ الخ ایک بار حارث بن عثمان بن نوفل خدمت رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر ہو کر بولا کہ اے محمد ہم خوب جانتے ہیں کہ تمہارا اتباع ہمارے لیے سعادت دارین کا باعث ہے لیکن کیا کریں اگر تمہاری پیروی کریں تو تمام عرب ہمارا دشمن بن جائے گا اور سب سے مقابلہ کی ہم میں طاقت ہے نہیں اور اس صورت میں یقیناً ہم کو اہل عرب مکہ سے نکال باہر کریں گے اس وجہ سے ہم ایمان سے رکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کذا فی المعالم والمدارک

بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۚ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ○ وَمَا كَانَ

پیچھے ان کے مگر تھوڑے اور ہوئے ہم ہی وارث اور نہیں تھا

آباد ہی نہ ہوئے مگر تھوڑی دیر کے لیے اور آخر کار (انکے ان سب سامانوں کے) ہم ہی مالک رہے۔ اور آپ کا رب

رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا

پروردگار تیرا ہلاک کرنے والا بستیوں کا یہاں تک کہ بھیجے بیچ بڑے شہر ان کے پیغمبر

بستیوں کو (اول ہی بار میں) ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک کہ ان بستیوں کے صدر مقام میں کسی پیغمبر کو نہ بھیج لے

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا

کو پڑھے اوپر ان کے نشانیاں ہماری اور نہ تھے ہم ہلاک کرنے والے بستیوں کے مگر رہنے والے اس کے

کہ وہ ان لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے اور ہم ان بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر اسی حالت میں کہ وہاں کے باشندے

ظٰلِمُوْنَ ○ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ظالم تھے اور جو کچھ کہ دیے گئے ہو تم کسی چیز سے پس فائدہ زندگانی دنیا کا ہے

بہت ہی شرارت کرنے لگیں اور جو کچھ تم کو دیا دلایا گیا ہے وہ محض (چند روزہ) دنیوی زندگی کے برتنے کے لیے ہے

وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ۴

اور زینت اس کی ہے اور جو نزدیک اللہ کے ہے وہ بہت بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے کیا پس نہیں سمجھتے تم

اور یہیں کی (زیب و) زینت ہے اور جو (اجر و ثواب) اللہ کے ہاں ہے وہ بدرجہا اس سے بہتر ہے اور زیادہ (یعنی ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے کیا تم لوگ (اس تفاوت کو) نہیں سمجھتے

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ

آیا وہ شخص کہ وعدہ دیا ہے ہم نے اس کو وعدہ نیک پس وہ ملنے والا ہے اس سے مانند اس شخص کی کہ فائدہ دیا ہے اس کو

بھلا وہ شخص جس سے ہم نے ایک پسندیدہ وعدہ کر رکھا ہے پھر وہ شخص اس وعدہ کی چیز کو پانے والا ہے کیا اس شخص جیسا ہو سکتا ہے

مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○

فائدہ زندگانی دنیا کا پھر وہ دن قیامت کے حاضر کیے گیوں سے ہے

جس کو ہم نے دنیوی زندگی کا چند روزہ فائدہ دے رکھا ہے پھر وہ قیامت کے روز ان لوگوں میں سے ہوگا جو گرفتار کرکے لائے جاویں گے

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

اور جس دن کہ پکارے گا ان کو پس کہے گا کہاں ہیں شریک میرے جو تھے تم

اور (وہ دن قابل یاد کرنے کے ہے) جس دن خدا تعالیٰ ان کافروں کو (بتعاب) پکار کر کہے گا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کو تم (میرا شریک)

تَزْعُمُوْنَ ○ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ

دعوے کرتے کہیں گے وہ لوگ کہ ثابت ہوئی اوپر ان کے بات عذاب کی اے رب ہمارے یہ لوگ ہیں

سمجھ رہے تھے جن پر (بوجہ گمراہ کرنے کے) خدا کا ارشاد (یعنی استحقاق عذاب) ثابت ہو چکا ہوگا وہ بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار بیشک یہ

الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا

جن کو گمراہ کیا تھا ہم نے گمراہ کیا ہم نے ان کو جیسا گمراہ ہوئے تھے ہم بیزاری کی ہم نے ان سے متوجہ ہو کر طرف تیری نہ

وہی لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا ہم نے ان کو ویسا ہی (بلا جبر و اکراہ) بہکایا جیسا ہم خود بہکے تھے۔ اور ہم آپ کی پیشی میں ان (کے تعلقات) سے

كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ○ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

تھے ہم کو عبادت کرتے اور کہا جاوے گا بلاؤ شریکوں اپنوں کو

دستبرداری کرتے ہیں اور یہ لوگ (درحقیقت) ہم کو نہ پوجتے تھے اور اس وقت ان مشرکین سے کہا جاوے گا کہ (اب) اپنے ان شرکاء کو بلاؤ چنانچہ وہ

توضیح الکلام

۵ قولہ وما کان ربک الخ

یا تو یہ اس شبہ کا جواب ہے کہ کفار کہتے تھے کہ اگر خدا تعالیٰ کو یوں ہی شہروں کو غارت کرنا ہے تو اس کو نبی اور رسول بھیجنے کی کیا حاجت تھی اور یا کفار کو ایک اور شبہ مانع ایمان تھا اس کا جواب ہے کہ اگر ان مقامات مذکورہ کے باشندے اس وجہ سے ہلاک کر دیے گئے کہ وہ کفر کرتے تھے تو پھر ہم بھی تو کافر ہیں ہم کو کیوں ہلاک نہیں کیا جاتا علی ہذا اور بھی بہت سی بستیاں ایسی باقی ہیں کہ وہاں کے باشندے کفر و بد عملی میں مبتلا ہیں لیکن وہ ہلاک نہیں کیے گئے خدا تعالیٰ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ہماری یہ شان نہیں کہ کسی شہر کو یکایک یوں ہی برباد کر ڈالیں بغیر اس کے کہ ان کو ہمارا رسول آ کر ہماری آیتیں سنائے بلکہ ایک زمانہ دراز تک بار بار کی یاد دہانی اور وعظ و تذکیر سے بھی نصیحت حاصل نہ کریں اس وقت ہلاک کرتے ہیں چنانچہ جن بستیوں کی ہلاکت کا اوپر ذکر تھا وہ بھی اسی قانون کے مطابق ہلاک ہوئیں سو اسی قانون کے موافق تمہارے ساتھ عملدرآمد ہو رہا ہے اس لیے نہ رسول سے پہلے ہلاک کیا اور نہ بعد رسول کے ابھی تک ہلاک کیا مگر چند روز گذرنے دو اگر تمہارا اس وقت تک یہی عناد رہا تو سزا ضرور ہی ہوگی جیسا کہ جنگ بدر میں ہوئی خلاصہ یہ کہ جب رسول اور واعظ بھیج کر لوگوں کو خوب سنتہ اور احکام سے مطلع کر دیتے ہیں تو حجت پوری ہو جاتی ہے اور عذاب ہلاکت کا نازل کرنا بھرحق ہو جاتا ہے اور اس کے لیے بے خبری کا عذر باقی نہیں رہتا اس زمانہ کے مسلمانوں کو بھی گذشتہ لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑنا چاہیے کہ بداعمالیوں کا انجام کیا ہوا اور

کسی شخص کو یہ شبہ نہ ہو کہ پھر ہر شہر و قصبہ میں رسول آنا چاہیے کیونکہ صدر مقام پر رسول اور نبی کا بھیجنا اس کے ملحقات کیلئے کافی ہو سکتا ہے ۱۲ نزول الکلام۔ ۶ قولہ افمن وعدنٰہ الخ حقانیت دین، اسلام اور صداقت رسالت فخر الانام کے بارہ میں حضرت علی و حمزہ رضی اللہ عنہما کا ابوجہل سے بہت مناظرہ ہوا اس وقت مومن اور کافر میں تفاوت ظاہر کرنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ یہ تو حضرت کعبؓ کا قول ہے اور حضرت سدیؒ نے فرمایا کہ حضرت عمار بن یاسر اور ولید بن مغیرہ کے بارہ میں نازل ہوئی اور مجاہدؒ فرماتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّهُمْ

پس پکاریں گے ان کو پس نہ جواب دیں گے ان کو اور دیکھیں گے عذاب کو کاش کہ وہ

(نہایت حسرت سے بالاضطرار) انکو پکاریں گے سو وہ جواب بھی نہ دیں گے اور (اسوقت) یہ لوگ (اپنی آنکھوں) عذاب دیکھ لیں گے اے کاش یہ لوگ (دنیا میں)

كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ

ہوتے راہ پانے والے اور جس دن کہ پکارے گا ان کو پس کہے گا کیا ۵۱

راہ راست پر ہوتے (تو یہ مصیبت نہ دیکھتے)۔ اور جس دن ان کافروں سے پکار کر پوچھے گا کہ تم نے

اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ

جواب دیا تھا تم نے پیغمبروں کو پس اندھا دھند ہو جاویں گی اوپر ان کے خبریں اس دن

پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا سو اس روز ان (کے ذہن) سے سارے مضامین گم ہو جاوینگے تو وہ (نہ خود سمجھیں گے اور)

فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ

پس وہ ایک دوسرے کو نہ پوچھیں گے پس لیکن جس شخص نے کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیے

آپس میں پوچھ پاچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ البتہ جو شخص (کفر و شرک سے دنیا میں) توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام

صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝ وَرَبُّكَ

اچھے پس امید ہے کہ ہو فلاح پانے والوں سے اور پروردگار تیرا

کیا کرے تو ایسے لوگ امید ہے کہ (آخرت میں) فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے اور آپ کا رب

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ

پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے نہیں ہے ۵۲ واسطے ان کے اختیار پاکی ہے

جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جس حکم کو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے ان لوگوں کو تجویز (احکام) کا کوئی حق حاصل نہیں اللہ تعالٰے

اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

اللہ کو اور بہت بلند ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں اور پروردگار تیرا جانتا ہے جو کچھ کہ چھپاتے ہیں سینے ان کے

ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور آپ کا رب سب چیزوں کی خبر رکھتا ہے جو انکے دلوں میں پوشیدہ رہتا ہے

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى

اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں اور وہی ہے اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ واسطے اسی کے ہے سب تعریف بیچ

اور جس کو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ وہی (ذات کامل الصفات) ہے اس کے سوا کوئی معبود (ہونے کے قابل) نہیں حمد (و ثنا) کے لائق

الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ قُلْ

دنیا کے اور آخرت کے اور واسطے اسی کے ہے حکم اور طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے کہہ

دنیا اور آخرت میں وہی ہے۔ اور حکومت (قیامت میں) بھی اسی کی ہوگی اور تم سب اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ آپ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ

کیا دیکھا تم نے اگر کر دیوے اللہ اوپر تمہارے رات کو ہمیشہ تا روز

ان لوگوں سے کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالٰے تم پر ہمیشہ کے لیے قیامت تک رات ہی رہنے دے

الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝

قیامت کون ہے معبود سوائے خدا کے کہ لے آوے تمہارے پاس روشنی کیا پس نہیں سنتے تم

تو خدا کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لیے روشنی کو لے آوے تو کیا تم (توحید کے ایسے صاف دلائل کو) سنتے نہیں

توضیح الکلام

۵۱ قولہ ماذا اجبتم المرسلین نہ چونکہ اس ڈانٹ میں احتمال تھا کہ شاید کفار یہی کہہ دیں کہ ہمارے پاس پیغمبر نہیں آئے اس لیے اس سوال سے یہ بھی جتلا دیا جاوے گا کہ پیغمبر تو آئے تھے اور سمجھایا بھی تھا اس سے یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے گی کہ کوئی سمجھانے والا آیا ہی نہیں یعنی یہ نہیں پوچھا جاتا کہ کوئی پیغمبر تمہارے پاس آیا بھی تھا یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ اس پیغمبر کو تم نے جواب کیا دیا تھا تو اس کے جواب میں نہ تو خود کچھ سمجھ سکیں گے اور نہ کسی سے پوچھ کچھ کر سکیں گے۔ اس میں وہاں کی ہیبت اور دہشت کا کچھ نقشہ دکھلا دیا آگے آیت فاما من تاب الخ میں حشر کے دن کا فیصلہ بیان فرما دیا ۱۲

۵۲ قولہ وربک یخلق الخ یعنی خدا تعالٰی کو امور تکوینیہ کا بھی اختیار حاصل ہے کہ عالم میں اپنے ذاتی اختیار سے جو چاہے تصرف کرے کسی کو اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں جس کو چاہے بیمار کرے جس کو چاہے تندرست جسے چاہے موت دے جسے چاہے جلا دے اور بارش چاہے کرے اور چاہے خشکی کر دے وغیرہ وغیرہ اور اس کو امور تشریعیہ کا بھی اختیار ہے کہ جونسا حکم چاہے اتارے کوئی اس کا روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے اور بعض مفسرین نے یختار کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ انبیا میں سے جس کو چاہے برگزیدہ اور مختار بنائے چنانچہ اس نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی مختار بنا دیا سارے نبیوں میں وہی پسندیدہ اور مقبول ہیں۔ اس جملہ سے کفار کی کئی باتوں کا جواب دیدیا ایک تو انکی بت پرستی کو باطل کر دیا کہ وہ جن کو پوجتے ہیں ان میں نہ کچھ قدرت اور نہ اختیار، تو بھلا حشر کے دن ان سے کسی کو کیا نفع مل سکیگا اور اس میں اس وہم کو بھی دور فرما دیا کہ کیا بات ہے خدا تعالٰی نے کسی کو نبی کسی کو کافر کسی کو جنتی کسی کو دوزخی کیوں بنا دیا ۱۲

۵۳ قولہ ما کان لہم الخیرۃ الخ اس سے کوئی یہ وہم نہ کرے کہ انسان مختار نہیں حالانکہ اہل سنت اس کو صاحب ارادہ و قصد مانتے ہیں مجبور محض نہیں کہتے اس لیے کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو احکام شرعیہ کی تجویز کا اختیار نہیں کہ چاہیں تو شرک کو مثلاً تجویز کر لیں بلکہ احکام میں اسی کے جاری کیے ہونے کی پابندی لازم ہے ۱۲ اس کے بعد وربک یعلم الخ سے کچھ صفات باری تعالٰے کی ذکر کی گئی ہیں جن سے اس

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا

کہہ کیا دیکھا تم نے اگر کر دیوے اللہ اوپر تمہارے دن ہمیشہ

آپ کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لیے قیامت تک دن ہی رہنے دے

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ

دن قیامت تک کون ہے معبود سوائے خدا کے کہ لے آوے تمہارے پاس رات کو کہ آرام پکڑو

تو خدا کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لیے رات کو لے آوے جس میں تم آرام پاؤ

فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ

بیچ اس کے کیا پس نہیں دیکھتے اور مہربانی اپنی سے کیا واسطے تمہارے

کیا تم (اس شاہد قدرت کو) دیکھتے نہیں۔ اور (وہ منعم ایسا ہے کہ) اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

رات اور دن کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اس کے اور تو کہ چاہو فضل اس کے سے اور

رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام کرو اور تاکہ (دن میں) اس کی روزی تلاش کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ

تو کہ تم شکر کرو اور جس دن پکارے گا ان کو پس کہے گا کہاں ہیں

تاکہ (ان دونوں نعمتوں پر) تم (اللہ کا) شکر کرو اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو پکار کر فرماوے گا

شُرَكَآءِیَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

شریک میرے جو کہ تھے تم اٹکلیں کرتے اور کھینچ لیویں گے ہم ہر ایک امت میں سے

جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے وہ کہاں گئے۔ اور ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ نکال کر لائیں گے

شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ

گواہ پس کہیں گے ہم کہ لاؤ تم دلیل اپنی پس جان لیویں گے کہ تحقیق حق واسطے اللہ کے ہے اور

پھر ہم (ان مشرکین سے) کہیں گے کہ (اب) اپنی (کوئی) دلیل (صحت شرک کے دعویٰ پر) پیش کرو سو (اس وقت) انکو معلوم ہو جاویگا کہ سچی بات خدا ہی کی تھی اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ع اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ

کھویا جاوے گا ان سے جو کچھ تھے باندھ لیتے تحقیق قارون تھا قوم

(دنیا میں) جو کچھ باتیں گھڑا کرتے تھے (آج) کسی کا پتہ نہ رہے گا۔ قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی برادری میں سے تھا

مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ

موسیٰ کی سے پس سرکشی کی اوپر ان کے اور دیا تھا ہم نے اس کو خزانوں سے اس قدر کہ کنجیاں اس کی

سو وہ (کثرت مال کی وجہ سے) ان لوگوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے لگا اور (اس مال کی کثرت یہ تھی کہ) ہم نے اسکو اسقدر خزانے دیے تھے کہ

لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ

بھاری ہوتی تھیں ایک جماعت قوت والی پر جس وقت کہ کہا واسطے اس کے قوم اس کی نے مت خوش ہو

انکی کنجیاں کئی کئی زور آور شخصوں کو گرانبار کر دیتی تھیں جبکہ اسکو اسکی برادری نے (سمجھانے کے طور پر) کہا کہ تو (اس مال و حشمت پر) اترا مت

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ○ وَابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ

تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا خوش ہونے والوں کو اور طلب کر بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے تجھ کو اللہ نے

واقعی اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور (یہ بھی کہا کہ) تجھ کو خدا نے جتنا دے رکھا ہے اس میں

توضیح الکلام

۱ے قولہ اِنَّ قَارُوْنَ الخ قارون یصہر کا بیٹا ہے اور وہ قاہث کا اور وہ لاوی کا جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے اس لحاظ سے قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی ہوا اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا تھا اس کا علم و جمال بنی اسرائیل میں بے نظیر تھا تفسیر در منثور میں چچازاد بھائی ہونے کو لیا ہے اس نے اپنے زمانہ کے لوگوں پر بغاوت کی مفسرین نے اس بغاوت کے معنی میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ فرعون کی جانب سے بنی اسرائیل پر عامل مقرر تھا تو لوگوں پر ظلم کیا کرتا تھا اور بعض نے کہا کہ بغاوت سے صرف معصیت اور فتنہ و فساد مراد ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اس قدر متکبر تھا کہ فخر کے مارے اپنا کپڑا ایک بالشت لٹکا ہوا زیادہ رکھتا تھا اس لیے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی تکبر کی وجہ سے اپنا تہ بند یا کرتہ پاؤں کے ٹخنے سے نیچے تک رکھے گا خدا تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اس لیے تفسیر مدارک میں بغاوت سے تکبر مراد لیا ہے ۱۲

ع ۱۵ ۱۰

قولہ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ الخ یعنی مال اس کو اس قدر دے رکھا تھا کہ اس کے خزانوں کی کنجیاں ایک جماعت سے بھی بہ دقت اٹھتی تھیں مفاتح کے لفظ میں اختلاف ہوا ہے کہ یہ مفتح بکسر میم کی جمع ہے یا مفتح بفتح میم کی اول کے معنی کنجی کے اور دوم کے معنی خزانہ کے ہیں بعض مفسرین نے اس بات کو بہت بعید جانکر کہ کسی کے خزانوں کی کنجیاں اس قدر ہوں کہ ان کے اٹھانے کیلیے ایک جماعت بھی بدشواری کافی ہو کیونکہ اتنی کنجیوں کیلیے بحد و حساب خزانے چاہئیں اگر ایک شہر بھر کر سونا ہو تو اس کے لیے صرف ایک کنجی کافی ہو سکتی ہے یہ کہا کہ یہ مفتح بفتح میم کی جمع ہے جس کے معنی خزانہ کے ہیں لیکن حضرت ابن عباس اور حسن رضی اللہ عنہما نے مفاتح کو کنجیوں ہی کے معنی میں لیا ہے اور بلکہ مفسرین کی ایک جماعت یہ ہی کہتی ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کی کنجیاں بہت بڑی بڑی لوہے کی ہوں اور قارون نے ہر ایک چیز الگ صندوق میں بند کی ہو اور عصبہ کی تعیین میں اختلاف ہے مجاہد اور ابن عباس بقیہ ص ۵۵۱

الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ

گھر آخرت کا اور مت بھول حصّہ اپنا دنیا سے اور احسان کر طرف خلق کی

عالم آخرت کی بھی جستجو کیا کر اور دنیا سے اپنا حصّہ (آخرت میں لے جانا) فراموش مت کر اور جس طرح خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ

جیسا کہ احسان کیا اللہ نے طرف تیری اور مت چاہ فساد بیچ زمین کے تحقیق

تو بھی (بندوں کے ساتھ) احسان کیا کر اور دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو بیشک

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کرنے والوں کو کہا سوائے اس کے نہیں کہ میں دیا گیا ہوں ساتھ سبب علم کے

اللہ تعالیٰ اہل فساد کو پسند نہیں کرتا۔ قارون (یہ سنکر) کہنے لگا کہ مجھ کو یہ سب کچھ میری ذاتی

عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ

کہ میرے پاس ہے کیا نہ جانا اس نے یہ کہ اللہ نے تحقیق ہلاک کیے ہیں پہلے اس سے

ہنرمندی سے ملا ہے کیا اس (قارون) نے (اخبار متواترہ سے) یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے گذشتہ اُمتوں میں

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا

قرنوں میں سے جو وہ بہت زور آور تھے اس سے قوت میں اور بہت جماعت والے تھے اور نہیں

ایسے ایسوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت (مالی) میں (بھی) اس سے کہیں بڑھے ہوئے تھے اور مجمع (بھی) ان کا اس سے زیادہ تھا اور اہل جرم سے

يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ

پوچھے جاتے گناہوں اپنوں سے گنہگار پس نکلا اوپر قوم اپنی کے بیچ

ان کے گناہوں کا (تحقیق کرنے کی غرض سے) سوال نہ کرنا پڑیگا۔ پھر (ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ) وہ اپنی آرائش (اور شان) سے اپنی برادری

زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ

آرائش اپنی کے کہا ان لوگوں نے جو چاہتے تھے زندگانی دنیا کی اے کاش کہ ہو

کے سامنے نکلا۔ جو لوگ (اس کی برادری میں) دنیا کے طالب تھے (گو مومن ہوں) کہنے لگے کیا خوب ہوتا کہ ہم کو بھی

لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَ

واسطے ہمارے جیسا دیا گیا ہے قارون تحقیق وہ بڑے نصیب والا ہے اور

وہ ساز و سامان ملا ہوتا جیسا قارون کو ملا ہے واقعی وہ بڑا صاحب نصیب ہے اور

قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ

کہا ان لوگوں نے کہ دیے گئے تھے علم وائے ہے تم کو ثواب خدا کا بہتر ہے واسطے اس شخص کے

جن لوگوں کو دین کی فہم عطا ہوئی تھی وہ (ان حریصوں سے) کہنے لگے ارے تمہارا ناس ہو (تم اس دنیا پر کیا للچاتے ہو) اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب (اس دنیاوی

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝

کہ ایمان لاتا ہے اور کام کرتا ہے اچھے اور نہیں سکھائی جاتی یہ بات مگر صبر کرنے والوں کو

کر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور (پھر) وہ (ثواب کامل طور پر) ان ہی کو دیا جاتا ہے جو (دنیا کی حرص و طمع سے) صبر کرنے والے ہیں

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ

پس دھنسا دیا ہم نے اس کو اور گھر اس کے کو زمین میں پس نہ ہوئی واسطے اس کے کوئی جماعت

پھر ہم نے اس قارون کو اور اس کے محل سرائے کو (اسکی شرارت بڑھ جانے سے) زمین میں دھنسا دیا۔ سو کوئی ایسی جماعت نہ ہوئی

بقیہ ص ۵۵۰

کے نزدیک دس آدمیوں تک کو عصبہ کہتے ہیں اگرچہ بعض اقوال چالیس اور ستر کے بھی ہیں پس اگر دس آدمیوں کی تعداد عصبہ سے مراد لی جائے اور ایک ایک آدمی کے بیے پانچ پانچ سیر کا بوجھ فرض کیا جائے اور ہر کنجی دو تولہ کی فرض کی جائے اور سو تولہ کا ایک سیر مانا جائے تو فی کس ڈھائی سو کنجیاں اور کل ڈھائی ہزار کنجیاں ہوئیں اگر ایک ایک کنجی کا ایک ایک صندوق کی تسلیم کی جائے تو ڈھائی ہزار صندوق ہوئے اور خزانوں کے ڈھائی ہزار صندوق ہونا کوئی بعید بلکہ تعجب کی بات بھی نہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ جہاں قارون جاتا تھا اس کے ساتھ ساتھ خزانوں کی کنجیاں بھی جایا کرتی تھیں پہلے لوہے کی تھیں اس لیے ان کے لیے پھرنے میں دقت پڑیں یوں لکڑی کی بنائی پڑیں پھر جب وہ بھی بھاری نکلیں تو چمڑے کی بنائی گئیں اور تھیلوں کا ساتھ لیے پھرنا قارون کی کنجوسی سے کچھ بعید نہیں ۱۲

صفحہ ھذا

توضیح الکلام

لہ قولہ اَوَلَمْ يَعْلَمْ الخ وہ نصیحت آمیز کلام مسلمانوں کیجانب سے کہا گیا اور بہت ممکن ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے ان الفاظ کے ساتھ نصیحت کی ہو مسلمانوں نے اسکو سنکر دوبارہ اس سے اسیطرح نقل کیا ہو بہرحال اللہ تعالیٰ نے اسکی اس بری بات پر دھمکی دی آج کل بھی بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ کچھ تھوڑا سا تمول بھی انکو ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اور اسکے حقوق سے غافل ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ و صدقات واجبہ ٹیکس ہیں پھر کیوں دیں کیا ہمنے اپنے قوت بازو یا حسن تدبیر سے نہیں کمایا کوئی ان سے پوچھے کہ بازو میں قوت کس نے دی اور تدبیر میں حسن کس نے دی بعد کیا اگر وہ ہاتھ توڑ دیتا یا پاگل اور دیوانہ کر دیتا تو کیسے کماتے دھمکی یہ دی گئی کیا وہ قارون نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے کیسے کیسے مالداروں زور آوروں کو غارت اور تباہ کر دیا اور یہی نہیں کہ صرف دنیا ہی میں وہ تباہ ہو گئے ہوں بعد میں دار آخرت کے اندر انکی حالت اچھی رہے بلکہ اس جرم کفر پر آخرت میں بھی ان پر عذاب ہوگا وہاں مجرموں سے ان کے جرموں کے متعلق سوال کرنے کی بھی حاجت نہ ہوگی کیونکہ وہ عالم الغیب ہے سب کے احوال خوب جانتا ہے اور اگر سوال ہوگا جیساکہ باقی آئندہ

يَنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ○

کہ مددگار ہووے اس کی سوائے خدا کے اور نہیں ہوا بدلہ لینے والوں سے

جو اس کو اللہ (کے عذاب) سے بچالیتی اور نہ وہ خود ہی اپنے کو بچا سکا

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ

اور صبح اٹھے وہ لوگ کہ آرزو کرتے تھے مرتبے اس کے کی کل کو کہنے لگے تعجب ہے

اور کل (یعنی بچھلے قریب زمانہ میں) جو لوگ اس جیسے ہونے کی تمنا کر رہے تھے وہ (آج اسکو زمین میں دھنسا دیکھ کر) کہنے لگے بس جی یوں ہی معلوم ہوتا ہے

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ

کہ اللہ کھول دیتا ہے رزق جسے چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور تنگ کر لیتا ہے اگر نہ ہوتا

کہ اللہ اپنے بندوں سے جس کو چاہے زیادہ روزی دیدیتا ہے اور (جس کو چاہے) تنگی سے دینے لگتا ہے اگر ہم پر

اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

یہ کہ احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے دھسا دیتا ہم کو بھی تعجب ہے کہ ہرگز نہیں فلاح پاتے

اللہ تعالےٰ کی مہربانی نہ ہوتی تو ہم کو بھی دھنسا دیتا بس جی معلوم ہوا کافروں کو

الْكٰفِرُوْنَ ○ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا

کافر یہ ہے گھر پچھلا کرتے ہیں ہم اس کو واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں

فلاح نہیں ہوتی یہ عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں

يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ

چاہتے بلندی بیچ زمین کے اور نہ فساد اور آخرت

جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ

لِلْمُتَّقِيْنَ ○ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ

واسطے پرہیزگاروں کے ہے جو کوئی آوے ساتھ نیکی کے پس واسطے اس کے بہتر ہے اس سے اور جو کوئی

متقی لوگوں کو ملتا ہے۔ جو شخص (قیامت کے دن) نیکی لیکر آوے گا اس کو اس (کے مقتضا) سے بہتر (بدلہ) ملیگا اور جو شخص

جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا

آوے ساتھ برائی کے پس نہ جزا دیے جاویں گے وہ لوگ کہ کیں ہیں انھوں نے برائیاں مگر جو کچھ

بدی لے کر آوے گا سو ایسے لوگوں کو جو کہ بدی کے کام کرتے ہیں اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنا وہ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

تھے کرتے تحقیق جس شخص نے کہ مقرر کیا ہے اوپر تیرے حکم قرآن کا

کرتے تھے جس خدا نے آپ پر قرآن (کے احکام پر عمل اور اس کی تبلیغ) کو فرض کیا ہے وہ آپ کو (آپ کے)

لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ

البتہ پھیر لیجانے والا ہے تجھ کو طرف جگہ پھر جانے کی کہہ رب میرا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ آیا ہے ساتھ ہدایت کے اور

اصلی وطن (یعنی مکہ) میں پھر پہنچائے گا۔ آپ (ان سے) فرما دیجیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ (اللہ کی طرف سے) کون سچا دین لے کر آیا ہے اور

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ

اس شخص کو کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہے اور نہ تھا تو امیدوار اس بات کا کہ اُتاری جاوے طرف تیری

کون صریح گمراہی میں (مبتلا) ہے۔ اور آپ کو (اپنے نبی ہونے کے قبل) یہ توقع نہ تھی کہ آپ پر یہ کتاب نازل کیجاوے گی

بقیہ ص ۵۵۱

آیت و تسلسلتم اجمعین سے معلوم ہوتا ہے تو وہ زجر و توبیخ لیے ہو گا مطلب یہ ہے کہ اگر قارون کو اس کا علم ہوتا یا اس مضمون پر نظر کرتا تو ایسی جہالت کی بات ہرگز نہ کہتا کیونکہ دنیا میں ہلاک کر دینے سے تو یہ سمجھتا کہ حقیقۃً قدرت اسی کو حاصل ہے اور آخرت میں مواخذہ کرنے سے یہ جانتا کہ حقیقت میں حاکم وہی ہے ۱۲

صفحہ ھذا

توضیح الکلام

ف۵ قولہ تلک الدار الخ اسمیں یہ بتلاتے ہیں کہ اس دار آخرت کا مستحق کون ہے اور کن کن کاموں سے اس کا حصول ممکن ہے فرماتے ہیں کہ یہ دار آخرت ہم اسکو دیں گے جو دنیا میں سرکشی اور فساد کرنے کا قصد بھی نہ کرے گا خلاصہ یہ کہ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کا مرتکب ہو اس کیلیے آخرت کی بھلائی ہے معلوم ہوا کہ صرف تکبر اور فساد سے باز رہنا ہی باعث حصول آخرت نہیں ہے بلکہ ان کی ضدوں کو کرنا شرط ہے یہاں انکی ضدوں کے کرنے کو علو اور فساد کے ترک کرنے سے تعبیر اس لیے کیا ہے کہ فرعون اور قارون کہ جن کا ذکر اس سورت میں ہے ان ہی دونوں بلاؤں میں مبتلا ہونے سے برباد ہوئے اور اس علو اور فساد کے ارتکاب میں تفصیل ہے کہ اگر یہ حد کفر تک پہونچا ہو تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ملیگا اور جو حد کفر تک نہیں پہونچا ہے تو ثواب آخرت کا کامل حصہ نہ ملے گا ۱۱ ف۶ قولہ ان الذی فرض الخ خلاصہ یہ ہے کہ جس ذات نے آپ کو نبی اور صاحب وحی بنایا اور نبی سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقینی ہوا کرتا ہے اس لیے کہ وہ بذریعہ وحی کے ہوتا ہے اور ہر مضمون وحی کا قطعی ہے لہذا وعدہ بھی قطعی ہے وہی ذات تم سے یہ وعدہ کرتی ہے لہذا وہ ضرور واقع ہوگا وعدہ کیا ہے ظاہراً تو یہی کہ وہ آپ کو معاد یعنی دار آخرت میں پھیرے گا اور اشارۃً یہ کہ اس وقت تو یہ کفار آپ کو یہاں سے دوسرے مقام کو چلے جانے پر مجبور کر دیں پھر آپ کو اسی وطن مالوف کیطرف لوٹا دیں گے ۱۲ نزول الکلام ف۱ قولہ ان الذی فرض الخ جب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے باہر نکلے اور مقام جحفہ میں پہونچے تو شوق مکہ اور محبت وطن نے جوش مارا تو حضرت جبرئیل امین م م

الکتب الا رحمة من ربك فلا تکونن ظهيرا

کتاب مگر رحمت کرنے پروردگار تیرے کی طرف سے پس مت ہو پشتیبان

مگر محض آپ کے رب کی مہربانی سے اس کا نزول ہوا سو آپ ان کافروں کی

للکفرين ○ ولا يصدنك عن ايت الله بعد اذ انزلت

واسطے کافروں کے اور نہ باز رکھیں تجھ کو نشانیوں اللہ کی سے پیچھے اس کے کہ اتاری گئیں

ذرا تائید نہ کیجیے اور جب اللہ کے احکام آپ پر نازل ہو چکے تو ایسا نہ ہونے پاوے (جیسا اب تک بھی نہیں ہونے پایا) کہ یہ لوگ آپ کو ان احکام سے

اليك وادع الى ربك ولا تکونن من المشركين ○ و

طرف تیری اور پکار طرف پروردگار اپنے کی اور مت ہو شریک لانے والوں سے اور

روک دیں اور آپ (بدستور) اپنے رب (کے دین) کی طرف (لوگوں کو) بلاتے رہیے اور ان مشرکوں میں شامل نہ ہوجیے اور اسی طرح اب تک آپ شرک سے معصوم ہیں

لا تدع مع الله الها اخر لا اله الا هو كل شيء هالك

مت پکار ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں کوئی معبود مگر وہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے

اللہ کے ساتھ کسی معبود کو نہ پکارنا اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں (اسلئے کہ) سب چیزیں فنا ہونیوالی ہیں بجز اس کی ذات کے

الا وجهه له الحكم واليه ترجعون ○

مگر ذات اس کی واسطے اسی کے ہے حکم اور طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے

اسی کی حکومت ہو (جس کا ظہور کامل قیامت میں ہے) اور اسی کے پاس سب کو جانا ہے (پس سب کو اسکے کیے کی جزا دیگا)

سورة العنكبوت مكية وهي تسع وستون اية وسبع ركوعات

سورہ عنکبوت مکہ میں نازل ہوئی اس میں انہتر ٦٩ آیتیں اور سات رکوع ہیں

کلماتہا ٩٩٠ حروفہا ٤٤١٠

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

الم ○ احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم

کیا گمان کیا ہے لوگوں نے یہ کہ چھوڑے جاویں اتنے ہی پر کہ منہ سے کہہ لیویں ایمان لائے ہم اور وہ

الم (بعضے مسلمان جو کفار کی ایذاؤں سے گھبرا جاتے ہیں تو) کیا ان لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ جاویں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو

لا يفتنون ○ ولقد فتنا الذين من قبلهم فليعلمن

نہ آزمائے جاویں اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے پس البتہ ظاہر کردے گا

(قسم قسم کے مصائب) سے آزمایا نہ جاویگا۔ اور ہم تو (ایسے واقعات سے) ان لوگوں کو بھی آزما چکے ہیں جو ان سے پہلے (مسلمان) ہو گزرے ہیں سو

الله الذين صدقوا وليعلمن الكذبين ○ ام حسب

اللہ ان لوگوں کو کہ سچ بولے ہیں اور البتہ ظاہر کردے گا جھوٹوں کو کیا گمان کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (ظاہری علم سے) جان کر رہیگا جو (ایمان کے دعوی میں) سچے تھے اور جھوٹوں کو بھی جان کر رہیگا ہاں کیا جو لوگ

الذين يعملون السيات ان يسبقونا ساء ما

وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں یہ کہ چڑھ جاویں ہم سے برا ہے وہ

برے برے کام کررہے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم سے کہیں نکل بھاگیں گے ان کی یہ تجویز

خواص الکلام

لے یہ سورت یعنی سورۂ عنکبوت چوتھیا کے واسطے اسکو لکھ کر پانی میں دھو کر پیے دیگر غم اور کسل کے دور اور سرور و فرحت حاصل کرنے کے لیے بھی یہ سورت مفید ہے ١٢ جو شخص اپنے آپ کو خواب میں یہ سورت تلاوت کرتے دیکھے تو اسکی تعبیر یہ ہے کہ اس کے واسطے خوشخبری ہے کہ خدا تعالےٰ کبھی اس کو تنہائی کے غم میں مبتلا نہیں کرے گا ١٢ رؤیا صغیر و اعمال

وقف لازم

توضیح الکلام

لے قولہ اَحَسِبَ النَّاسُ الخ یعنی ایمان والوں کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ صرف لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینا اور صرف ایمان لا کر بیٹھے رہنا کافی ہے اور ان کی کوئی آزمائش نہیں ہوگی ضرور ہوگی کیونکہ پہلے جسقدر ایمان والے گزرے ہیں ان میں سے بھی بہت سوں کو گھر بار اور مال و اولاد اور جان کی تکلیفیں اٹھانی پڑی ہیں چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب ان کے حواری یا مرید روم میں پہونچے تو روم کے بادشاہوں نے کسی کو لوہے کے ستونوں سے گرم کرکے بندھوا دیا کسی کو آگ میں ڈلوا دیا کسی کو درندوں سے پھڑوا دیا مگر وہ ثابت قدم رہے اور اس سے مقصود خدا تعالےٰ کا آزمائش کرنا تھا جو حضرات صدق و اعتقاد سے مسلمان ہوتے تھے وہ امتحانات میں ثابت قدم رہتے تھے اور ان کا نام صادقین میں لکھ دیا جاتا تھا اور ایسے لوگ امتحان کے بعد اور بھی زیادہ پختہ ہو جایا کرتے ہیں اور جو لوگ دفع الوقتی کے لیے مسلمان ہوا کرتے ہیں وہ ایسے وقت اسلام کو بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں اور ان کا نام کاذبین میں لکھ دیا جاتا ہے اور یہ ایک حکمت ہے اس آزمائش کی کیونکہ صادق کا کاذب سے امتیاز بہت فائدہ پہونچاتا ہے ورنہ ملے جلے رہنے میں بہت سی مضرتیں ہوتی ہیں خاصکر ابتدائی حالت میں کہ جب اسلام کی اشاعت شروع ہو ١٢ **تنزیل الکلام** سے قولہ اَمْ حَسِبَ الخ بہت سے مسلمان ہجرت کر چکے تھے اور بہت سے نومسلم اسلام تو لا چکے تھے لیکن رہتے مکہ ہی میں تھے ان نومسلم باشندگان مکہ کو ان کے احباب و اقارب نے مدینہ سے لکھا کہ تاوقتیکہ تم ہجرت نہ کروگے اسوقت تک کامل الایمان نہ ہوگے اس تحریر پر وہ لوگ ...

يَحْكُمُونَ ○ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ

جو حکم کرتے ہیں جو کوئی اُمید رکھتا ہے ملاقات خدا کی پس تحقیق وعدہ اللہ کا البتہ آنے والا ہے

نہایت ہی بیہودہ ہے۔ جو شخص اللہ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہو سو (اس کو تو ایسے ایسے حوادث سے پریشان نہ ہونا چاہیے) کیونکہ اللہ تعالیٰ (سے ملنے) کا وہ معین وقت

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ

اور وہ ہے سننے والا جاننے والا۔ اور جو کوئی محنت کرتا ہے خدا کے کام میں پس سوائے اس کے نہیں کہ محنت کرتا ہے

جس سے سارے غم غلط ہو جائیں گے۔ اور وہ سب کچھ سنتا سب کچھ جانتا ہے اور جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی (نفع کے)

لِنَفْسِهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ○ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا

واسطے جان اپنی کے تحقیق اللہ البتہ بے پرواہ ہے عالموں سے اور جو لوگ کہ ایمان لائے

محنت کرتا ہے (ورنہ) خدا تعالیٰ کو (تو) تمام جہان والوں میں کسی کی حاجت نہیں۔ اور (وہ نفع جو طاعت سے پہنچتا ہے اسکا بیان یہ ہے کہ) جو لوگ ایمان لاتے ہیں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

اور کام کیے اچھے البتہ دور کریں گے ہم ان سے بُرائیاں اُن کی اور البتہ بدلہ دیویں گے ہم ان کو

اور نیک کام کرتے ہیں ہم ان کے گناہ ان سے دور کردیں گے اور ان کو انکے ان اعمال

أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ

بہتر اس چیز کا کہ تھے وہ کرتے اور حکم کیا ہم نے انسان کو

(ایمان و اعمال صالحہ) کا (استحقاق سے) زیادہ اچھا بدلہ دیں گے اور ہم نے انسان کو

بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں تجھ سے دونوں یہ کہ شریک لائے تو ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں

اپنے ماں باپ کیساتھ نیک سلوک کرنیکا حکم دیا ہے۔ اور (اسکے ساتھ یہ بھی کہدیا کہ) اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا

واسطے تیرے ساتھ اس کے علم پس مت کہا مان ان دونوں کا طرف میری ہے پھر آنا تمھارا پس خبر دوں گا میں تم کو ساتھ اس چیز کے

جس (کے معبود ہونے) کی کوئی (صحیح) دلیل تیرے پاس نہیں ہے تو تو ان کا کہنا نہ ماننا تم سب کو میرے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے سو میں تم کو تمہارے

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

کہ تھے تم کرتے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ داخل کریں گے ہم ان کو

سب کام (نیک ہوں یا بد) جتلا دوں گا۔ اور تم میں جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور نیک عمل کیے ہوں گے ان کو نیک بندوں (کے درجہ) میں

فِي الصّٰلِحِينَ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

بیچ صالحوں کے اور بعضے لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے

(کہ بہشت ہے) داخل کر دیں گے اور بعضے آدمی ایسے بھی ہیں جو کہد یتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے

فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ

پس جب ایذا دیا جاتا ہے بیچ راہ خدا کے کرتا ہے ایذا لوگوں کی کو مانند عذاب خدا کے

پھر جب ان کو راہ خدا میں کچھ تکلیف پہنچائی جاتی ہے تو لوگوں کی ایذا رسانی کو ایسا (عظیم) سمجھ جاتے ہیں جیسے خدا کا عذاب

وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ أَوَ

اور اگر آوے مدد پروردگار تیرے کی طرف سے البتہ کہیں گے تحقیق تھے ہم ساتھ تمھارے کیا

اور اگر (کبھی) مدد (مسلمانوں کی) آپ کے رب کی طرف سے آپہونچی ہے تو اسوقت کہتے ہیں کہ ہم تو (دین و عقیدے میں) تمھارے ساتھ تھے کیا

نزول الکلام

ف۱ قولہ ووصّینا الانسان الخ جب حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے تو انکی ماں حمنہ بنت ابی سفیان نے قسم کھائی کہ اے سعد جب تک میں زندہ رہونگی نہ کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی یہاں تک کہ تو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کفر کرے اور ان کی نبوت سے منکر ہو جائے اور یہ بھی تو جانتا ہے کہ ماں کی اطاعت کا ہر شخص کو حکم ہے حضرت سعدؓ نے سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سب ماجرا عرض کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم التنزیل

ف۲ قولہ ومن الناس من یقول الخ یہ آیت بھی ان ہی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو مکہ سے ایمان لا کر ہجرت کر کے چلے آئے تھے بعض رؤساء مکہ ان کو ہٹا لے گئے اور ان کو تکلیف پہونچائی اور وہ دین پر ثابت قدم نہ رہے ابن ابی حاتم کی روایت کے ساتھ اسکو سدی سے درمنثور میں روایت کیا ہے اور معالم التنزیل میں اس آیت کو خاص کسی فریق کے بارہ میں نہیں کہا بلکہ مجملاً ان لوگوں کے بارہ میں نازل ہونا تبلایا ہے کہ جو صرف زبان سے ایمان لائے تھے لیکن جب کسی قسم کی تکلیف پہنچی تو گھبرا کر استقامت سے ہٹ جاتے تھے ۱۲

توضیح الکلام

ف۱ قولہ ووصّینا الانسان الخ جب اعمال صالحہ کی خوبی معلوم ہو چکی تو مثال کے طور پر بعض ایسے اعمال صالحہ کا تذکرہ فرماتے ہیں جن کے صالح ہونے میں کسی کو بھی کلام نہیں یعنی انسان کو ہم نے حکم دیدیا ہے کہ وہ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کیا کرے کیونکہ یہ بڑے محسن ہیں لڑکپن میں جبکہ یہ کچھ بھی کما نہ سکتا تھا اس کو پالا پرورش کیا وغیرہ وغیرہ

ف۲ قولہ وعملوا الصّٰلحٰت الخ پہلے ایمان یعنی جو کچھ اللہ و رسولؐ نے فرمایا ہے اسکو سچ جاننا اور عمل صالح یعنی جسکی رغبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے دلائی ان دونوں کے انعام میں دو چیزیں عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا ایک تو لنکفرن الخ کہ ہم ان کی پہلی برائیاں مٹا دیں گے دوسری ولنجزینھم الخ کہ ان کے اعمال خیر کا بدلہ عمدہ یعنی جنت اور وہاں کی نعمتیں دیں گے اور کبھی دنیا میں بھی اسکا بدلہ مل جاتا ہے اس آیت میں مکرر تاکید کے لیے وعدہ فرماتے ہیں کہ ہم ایسے نیک اعمال والوں کو صالحوں کے زمرہ میں داخل کریں گے ۱۲

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعٰلَمِينَ ○ وَلَيَعْلَمَنَّ

نہیں خدا خوب جاننے والا اس چیز کو کہ بیچ سینوں عالموں کے ہے اور البتہ ظاہر کردے گا

اللہ تعالیٰ کو دنیا جہان والوں کے دلوں کی باتیں معلوم نہیں ہیں (یعنی ان کے دل ہی میں ایمان نہ تھا) اور (یہ واقعات اسلیے ہوتے رہتے ہیں کہ)

اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِينَ ○ وَقَالَ

اللہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور البتہ ظاہر کردے گا منافقوں کو اور کہا

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو معلوم کرکے رہے گا اور منافقوں کو بھی معلوم کرکے رہے گا۔ اور کفار

الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ

ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ہیں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے پیروی کرو راہ ہماری کی اور چاہیے کہ اٹھالیویں ہم

مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم (دین میں) ہماری راہ پر چلو اور (قیامت میں) تمہارے گناہ

خَطٰيٰكُمْ ط وَمَا هُمْ بِحٰمِلِينَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِنْ شَيْءٍ ط

گناہ تمہارے اور نہیں وہ اٹھانے والے گناہ ان کے سے کچھ

ہمارے ذمہ حالانکہ یہ لوگ ان کے گناہوں میں سے ذرا بھی نہیں لے سکتے

إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ○ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ

تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں اور البتہ اٹھادیں گے بوجھ اپنے اور بوجھ ساتھ

یہ بالکل جھوٹ بک رہے ہیں۔ اور (البتہ یہ ہوگا کہ) یہ لوگ اپنے گناہ اپنے اوپر لادے ہوں گے اور اپنے (ان) گناہوں کیساتھ (ہی) کچھ گناہ اور

أَثْقَالِهِمْ ز وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ ع

بوجھوں اپنے کے اور البتہ پوچھے جاویں گے دن قیامت کے اس چیز سے کہ تھے باندھ لیتے

(بھی لادے ہوں گے) اور یہ لوگ جیسی جیسی جھوٹی باتیں بناتے تھے قیامت میں ان سے باز پرس (اور پھر سزا) ضرور ہوگا

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوحؑ کو طرف قوم اس کی کے پس رہا بیچ ان کے ہزار برس

اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا سو وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار برس رہے (اور قوم کو سمجھاتے رہے)

إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ط فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُونَ ○

مگر پچاس برس پس پکڑا ان کو طوفان نے اور وہ ظالم تھے

پھر (جب اس پر بھی وہ باز نہ آئے تو) ان کو طوفان نے آدبایا اور وہ بڑے ظالم لوگ تھے

فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَصْحٰبَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنٰهَا آيَةً لِلْعٰلَمِينَ ○

پس نجات دی ہم نے اس کو اور کشتی والوں کو اور کیا ہم نے اس کو نشانی واسطے عالموں کے

پھر اس طوفان آنے کے بعد ہم نے ان کو اور کشتی والوں کو (اس طوفان سے) بچالیا اور ہم نے اس واقعہ کو تمام جہان والوں کیلیے موجب عبرت بنایا

وَإِبْرٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

اور بھیجا ہم نے ابراہیمؑ کو جس وقت کہا اس نے واسطے قوم اپنی کے کہ عبادت کرو اللہ کو اور ڈرو اس سے یہ بہتر ہے

اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا جبکہ انھوں نے اپنی قوم سے (جو کہ بت پرست تھے) فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو یہ

لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے سوائے اس کے نہیں کہ عبادت کرتے ہو سوائے

تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کو

توضیح الکلام

لے قولہ وقال الذین الخ یہاں سے ان ظالموں کافروں کی ایک اور مغرورانہ بات بیان فرماتے ہیں کہ وہ بدبخت کفار بیکس مسلمانوں کو ازحد ستاتے تھے پھر ان ہی سے کہتے تھے یہ تکالیف آخر کیوں برداشت کر رہے ہو کیوں یہ اسلام کو سلام نہیں کر دیتے اگر مسلمان اسکے جواب میں ان سے یہ کہتے تھے کہ ہمیں کفر کرنے میں آخرت کا خوف ہے اسکے جواب میں وہ کہتے تھے اجی تم اسکو چھوڑ چھاڑ کے دنیا کے مزے اڑاؤ تمہارے گناہ ہم اپنے سر لے لیں گے جیسا کہ آجکل بھی بعض جاہل مسلمان ایسی باتیں کہہ دیا کرتے ہیں کہ فلاں کام کر گزرو اس کا گناہ ہمارے سر پر رہے گا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ یہ کافر ان کا کوئی گناہ بھی نہ اٹھا سکیں گے وہ کافر اس دعوے میں جھوٹے ہیں اول تو اس جہان کی تکلیف یہاں کی سی نہیں کہ کوئی اسکو برداشت کرے پھر دوسرے کے بدلے کی تکلیف تو اور بھی اٹھانا دشوار ہوا کرتا ہے علاوہ ازیں حق تعالیٰ کا عدل کیسے اس کو روا رکھے گا کہ کسی کے گناہوں پر دوسرے کو سزا دے ۱۲

ع ۱ | ۱۳ | ۱۳

لے قولہ آیۃ للعالمین الخ یعنی جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے خود نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھی ایمانداروں کو ناقابل برداشت تکالیف دینا شروع کیں تو ان کو طوفان نے آلیا اس حالیکہ ان کی بدکاری اسی طریقہ اور رزور پر تھی پھر اس طوفان سے نوحؑ اور ان کے ہمراہی جو کشتی میں سوار تھے بیوی بیٹے اور چند بندے بچے رہے خدا تعالیٰ کی مہربانی نے ان کو اس سے محفوظ رکھا پھر اس کشتی کو قرنوں تک اپنی قدرت کا نمونہ دکھانے کے لیے باقی رکھا تاکہ لوگ اس کو دیکھ دیکھ کر عبرت گیر ہوں اور اسوقت کو یاد کرکے سرکشی نہ کریں اس کلام میں روئے سخن کفار مکہ کی طرف ہے کہ تمکو غرور نہ کرنا چاہیے جس طرح قوم نوح کو ہم نے ہلاک اور برباد کیا تم بھی ایک دن بلا میں پھنسو گے اور بعض مفسرین نے جعلنا کی ضمیر کشتی کی طرف راجع کرکے اسکا زمانہ دراز تک باقی رہنا بیان نہیں کیا بلکہ اس ضمیر کو واقعہ طوفان کی طرف لوٹا کر خود واقعہ کا عبرت خیز ہونا بتلایا ہے اور اچھا ہی معلوم ہوتا ہے گو یہ بات ہے کہ تاریخ سے اس کشتی کا زمانہ دراز تک باقی رہنا ثابت ہو تو صحیح پہلے معنی بھی ہو سکتے ہیں ۱۲

اللّٰہِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْکًا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ

اللہ کے بتوں کو اور بنا لیتے ہو جھوٹ تحقیق جن کو عبادت کرتے ہو تم

پوج رہے ہو اور (اس کے متعلق) جھوٹی باتیں تراشتے ہو تم خدا کو چھوڑ کر جن کو

دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ

سوائے خدا کے نہیں مالک واسطے تمہارے رزق کے پس ڈھونڈو نزدیک خدا کے

پوج رہے ہو وہ تم کو کچھ رزق بھی دینے کا اختیار نہیں رکھتے سو تم لوگ رزق خدا کے پاس سے تلاش کرو

الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ ؕ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَ

رزق اور عبادت کرو اس کو اور شکر کرو اس کا طرف اس کے پھیرے جاؤ گے اور

اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور

اِنْ تُکَذِّبُوْا فَقَدْ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ ؕ وَمَا عَلَی

اگر جھٹلاؤ تم پس تحقیق جھٹلایا تھا امتوں نے پہلے تم سے اور نہیں اوپر

اگر تم لوگ مجھکو جھوٹا سمجھو تو میرا کچھ نقصان نہیں کیونکہ تم سے پہلے بھی بہت سی امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھوٹا سمجھ چکی ہیں اور (ان کا بھی کچھ نقصان

الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ یُبْدِئُ

پیغمبر کے مگر پہونچا دینا ظاہر کیا نہیں دیکھا انھوں نے کہ کیونکر پہلی بار کرتا ہے

نہیں ہوا وجہ اسکی یہ ہے کہ) پیغمبر کے ذمہ تو صرف (بات کا) صاف طور پر پہنچا دینا ہے کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح

اللّٰہُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۝

اللہ پیدائش کو پھر دوبارہ کریگا اس کو تحقیق یہ اوپر اللہ کے آسان ہے

مخلوق کو اول بار پیدا کرتا ہے (کہ عدم محض سے وجود میں لاتا ہے) پھر وہی دوبارہ اس کو پیدا کرے گا یہ اللہ کے نزدیک بہت ہی آسان بات ہے

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ

کہہ سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کہ کیونکر شروع کیا ہے اللہ نے پیدائش کو پھر

آپ (ان لوگوں سے) کہیے کہ تم لوگ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور پر اول بار پیدا کیا ہے پھر

اللّٰہُ یُنْشِئُ النَّشْاَۃَ الْاٰخِرَۃَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

اللہ ہی پیدا کرے گا پیدائش پچھلی کو تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے

اللہ پچھلی بار بھی پیدا کرے گا بے شک اللہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ۝ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیْہِ

قادر ہے عذاب کرتا ہے جس کو چاہے اور بخشدیتا ہے جس کو چاہے اور طرف اسی کے

قادر ہے جس کو چاہیگا عذاب دیگا (یعنی جو اس کا مستحق ہوگا) اور جس پر چاہے رحمت فرماویگا (یعنی جو اسکا اہل ہوگا) اور تم سب اسی کے پاس

تُقْلَبُوْنَ ۝ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی

پھیرے جاؤ گے اور نہیں تم عاجز کرنے والے بیچ زمین کے اور نہ بیچ

لوٹ کر جاؤ گے اور تم نہ زمین میں (چھپ کر خدا کو) ہرا سکتے ہو اور نہ

السَّمَآءِ ز وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ ع

آسمان کے اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا

آسمان میں (اڑ کر) اور خدا کے سوا نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار

توضیح الکلام

۱؎ قولہ علی اللہ یسیر الخ اگرچہ حق تعالیٰ کی ذاتی قدرت کے اعتبار سے تو پہلے اور بعد میں دونوں وقت پیدا کرنا یکساں ہے لیکن بادی النظر میں عقل یہ بات باور کرتی ہے کہ بہ نسبت پہلی بار پیدا کرنے کے دوبارہ میں سہولت زیادہ ہے اور یہ کفار پہلی بار اس کے پیدا کرنیکا تو اقرار کر چکے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ اگر آپ ان لوگوں سے دریافت کریں کہ کس نے آسمان اور زمین پیدا کیے تو جواب یہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اور دوسری بار پیدا کرنا بھی تو پہلے ہی کے مانند ہے تو اس دلیل سے اسکا تحت قدرت ہونا بھی ثابت ہو گیا اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام کے بعد بطور جملہ معترضہ کے اس عقیدہ مذکورہ کی کہ مرنیکے بعد سب لوگوں کو دوبارہ زندہ ہونا ہے ایک دلیل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی نسل سے ہیں انکے اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین آٹھ پشت گزریں حضرت نوح علیہ السلام سے سینکڑوں برس بعد جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو لوگوں میں بت پرستی بہت بڑھ گئی تھی اور اکثر لوگ اس عہد میں ستاروں اور عناصر و یا نی ہوا آتش وغیرہ کے پوجنے والے تھے اور عالم آخرت کے قطعی منکر تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے آپ نے اپنے وعظ میں ان لوگوں کو ان بری حرکتوں سے باز آنے کی ہدایت کی اور چونکہ حشر کے وہ لوگ منکر تھے اس لیے اس کے اثبات کے واسطے دو دلیلیں پیش کیں ایک تو اَوَلَمْ یَرَوْا سے یسیر تک دوسری دلیل قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ سے آخر تک ۱۲۔

ع ۹
۲
۱۲

۲؎ قولہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یہ بطور نتیجہ کے فرمادیا کہ جب یہ دونوں دلیلیں تم سمجھ چکے تو اب یقین کرو کہ خدا تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے کہ اسی نے اول سب کو پیدا کیا اور وہی دوبارہ سب کو مٹانیکے بعد پیدا کر دے گا پہلی جو دلیل تھی اس میں تو پہلی بار پیدا کرنے کے مفہوم عقلی سے دوبارہ پیدا کر سکنے پر استدلال تھا اور دوسری دلیل میں پہلی بار پیدا کرنیکے مشاہدہ اور محسوس سے دوبارہ پیدا کر سکنے پر استدلال کیا اسی لیے پہلی دلیل میں اَوَلَمْ یَرَوْا اور دوسری میں فَانْظُرُوْا فرمایا کیونکہ نظر اور رویت میں فرق ہے ۱۲

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ

اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نشانیوں اللہ کے اور ملاقات اس کی کے یہ لوگ ناامید ہوئے

اور جو لوگ خدا کی آیتوں کے اور (بالخصوص) اس کے سامنے جانے کے منکر ہیں وہ لوگ (قیامت میں) میری رحمت سے

رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ

رحمت میری سے اور یہ لوگ واسطے ان کے ہے عذاب درد دینے والا پس نہ تھا جواب

ناامید ہوں گے اور یہی ہیں جنکو عذاب دردناک ہوگا۔ سو (ابراہیمؑ کی اس تقریر دلپذیر کے بعد) انکی قوم کا آخری جواب

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ

قوم اس کی کا مگر یہ کہ کہتے تھے مار ڈالو اس کو یا جلا دو اس کو پس نجات دی اس کو خدا نے

بس یہ تھا کہ (آپس میں) کہنے لگے کہ ان کو یا تو قتل کر ڈالو یا ان کو جلا دو (چنانچہ جلانیکا سامان کیا) سو اللہ نے ان کو اس آگ سے

النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَقَالَ

آگ سے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اور کہا ابراہیمؑ نے

بچالیا۔ بیشک اس واقعہ میں ان لوگوں کے لیے جو کہ ایمان رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے (وعظ میں یہ بھی)

اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ

سوائے اسکے نہیں کہ پکڑا ہے تم نے سوائے خدا کے بتوں کو دوستی سے درمیان اپنے

فرمایا کہ تم نے جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو (معبود) تجویز کر رکھا ہے بس یہ تمہارے باہمی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ

بیچ زندگانی دنیا کے پھر دن قیامت کے کافر ہو جاویں گے بعضے تمہارے

دنیا کے تعلقات کی وجہ سے ہے پھر قیامت میں (تمہارا یہ حال ہوگا کہ) تم میں ایک دوسرے کا

بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا

بعضوں سے اور لعنت کریں گے بعضے تمہارے بعضوں کو اور جگہ رہنے تمہارے کی آگ ہے اور نہیں

مخالف ہو جائیگا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا اور اگر تم اس بت پرستی سے باز نہ آئے تو تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور

لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ڭ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ

واسطے تمہارے کوئی مددگار پس ایمان لایا واسطے اس کے لوطؑ اور کہا ابراہیمؑ نے تحقیق میں وطن چھوڑنے والا ہوں

تمہارا کوئی حمایتی نہ ہوگا سو ان کے وعظ و پند پر بھی انکی قوم نے نہ مانا) صرف لوط (علیہ السلام) نے انکی تصدیق فرمائی اور ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ

طرف رب اپنے کی تحقیق وہی ہے غالب حکمت والا اور دیا ہم نے اس کو

کی (بتلائی ہوئی جگہ کی) طرف ترک وطن کر کے چلا جاؤنگا۔ بیشک وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور ہم نے (ہجرت کے بعد) ان کو

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ

اسحاق اور یعقوب اور کی ہم نے بیچ اولاد اس کی کے پیغمبری اور

اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عنایت فرمایا اور ہم نے ان کی نسل میں نبوت اور

الْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

کتاب اور دیا ہم نے اس کو ثواب اس کا بیچ دنیا کے اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے

کتاب (کے سلسلہ) کو قائم رکھا اور ہم نے ان کا صلہ ان کو دنیا میں بھی دیا اور وہ آخرت میں بھی (بڑے درجہ کے)

توضیح الکلام

لہ قولہ فما کان جواب الخ یہاں سے اس قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو جواب دیا اس کا ذکر ہے کہ ان لوگوں نے باہم مشورہ کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو دلیلیں ثبوت حشر میں پیش کیں ان میں سے کسی کا بھی جواب دو بلکہ دو کاموں میں سے ایک کام کر دیا تو اس کو تلوار سے قتل کر دو تو بہت ہی جلد اس تکلیف سے آرام میں ہو جاؤ گے یا آگ سے جلا ڈالو اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ یا تو وہ اس تکلیف کو برداشت نہ کر کے تمہارا دین قبول کریگا اور نہیں تو جلکر مر جائیگا تمہاری جان کا آزار تو جاتا رہیگا صحیح جواب تو ان سے بن نہ پڑا اسلیے یہ شورہ میں طے کیا بعد میں جلا دینے پر رائے قرار پاگئی سب نے متفق ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکدیا اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آپ کو نظر آئے اور عرض کرنے لگے کہ اے خدا کے خاص دوست کیا میں تمہاری مدد کروں آپ نے فرمایا کہ میرا رب خود میری مدد کرے گا جبریلؑ نے عرض کیا کہ اچھا آپ رب سے ہی مدد طلب کیجیے یعنی اس سے اس مصیبت سے نجات کی دعا ہی کیجیے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ وہ میری حالت کو جانتا ہے اس سے کہنے ہی کی کیا ضرورت ہے اسوقت اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ آگ اس حکم کے سنتے ہی ٹھنڈی ہوگئی اور آپ صحیح و سالم آگ سے باہر آگئے ۱۲

وقف غفران

۲ لہ قولہ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ الخ یقیناً حق تعالیٰ عزیز ہے یعنی غلبہ اور قوت والا لہذا وہ مجھے کوئی تکلیف نہیں پہونچنے دیگا اور حکیم بھی ہے لہذا اس ترک وطن میں مجھے ضرور کوئی نفع پہونچائیگا ۱۲ سہ قولہ

وَوَهَبْنَا لَهٗ الخ یہاں سے خدا تعالیٰ ان انعامات کو گنا تا ہے جو اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیے پہلا انعام تو یہ بتلاتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سعادت مند اور بلند اقبال بیٹا دیا جن کا نام اسحٰق ہے پھر ان کو یعقوب یعنی حضرت ابراہیمؑ کا پوتا عطا کیا پھر یہ انعام کتنا بڑا ہے کہ ایسا بختاور بیٹا اور پوتا ہوا کہ انھیں کی نسل سے نبوت چلی یہاں تک کہ چاروں مشہور کتابیں توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید ان ہی کی اولاد پر نازل ہوئیں کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور باقی سب انبیاء حضرت اسحٰقؑ کی اولاد سے ہوئے ۱۲

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ

البتہ صالحوں سے ہے اور بھیجا ہم نے لوطؑ کو جس وقت کہا اس نے واسطے قوم اپنی کے تحقیق تم

نیک بندوں میں ہوں گے اور بھیجے لوط (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا جبکہ انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم

لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ

کیا کرتے ہو تم بے حیائی نہیں پہلے کیا تم سے اس کو کسی نے

ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں

الْعٰلَمِيْنَ ○ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ

عالموں میں سے کیا تم تحقیق آتے ہو مردوں کے پاس اور کاٹتے ہو راہ

نہیں کیا۔ کیا تم مردوں سے فعل کرتے ہو (وہ بے حیائی کا کام یہی ہے) اور تم ڈاکے ڈالتے ہو

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

اور کرتے ہو بیچ مجلس اپنی کے بے حیائی پس نہ تھا جواب قوم اس کی کا

اور (غضب یہ ہے کہ) اپنی بھری مجلس میں نامعقول حرکت کرتے ہو سو ان کی قوم کا (آخری) جواب

اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

مگر یہ کہ کہتے تھے لے آ ہمارے پاس عذاب اللہ کا اگر ہے تو سچوں سے

بس یہ تھا کہ تم ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ اگر تم (اس بات میں) سچے ہو (کہ یہ افعال موجب عذاب ہیں)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَي الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَلَمَّا

کہا لوطؑ نے اے رب میرے مدد دے مجھ کو اوپر قوم مفسدوں کے اور جب

لوط (علیہ السلام) نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھ کو ان مفسد لوگوں پر غالب (اور ان کو عذاب سے ہلاک) کردے اور ہمارے (وہ)

جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا

آئے بھیجے ہوئے ہمارے ابراہیمؑ کے پاس ساتھ بشارت کے کہا انھوں نے تحقیق ہم ہلاک کرنے والے ہیں

بھیجے ہوئے فرشتے جب ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر پہونچے تو (اثنائے گفتگو میں) ان فرشتوں نے (ابراہیمؑ سے) کہا کہ ہم

اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ○

اہل اس بستی کے کو تحقیق رہنے والے اس کے ہیں ظالم

اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں کیونکہ وہاں کے باشندے بڑے شریر ہیں

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ

کہا تحقیق بیچ اس کے لوطؑ ہے کہا انھوں نے کہ ہم خوب جانتے ہیں اس شخص کو کہ بیچ اس کے ہے

ابراہیمؑ نے فرمایا کہ وہاں تو لوطؑ (بھی موجود) ہیں فرشتوں نے کہا کہ جو جو وہاں رہتے ہیں ہم کو سب معلوم ہیں

لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○

البتہ نجات دیں گے ہم اسکو اور اہل اس کے کو مگر جورو اس کی کہ ہے پیچھے رہنے والوں سے

ہم انکو اور انکے خاص متعلقین کو بچالیں گے بجز انکی بی بی کے کہ وہ عذاب میں رہنے والوں میں سے ہوگی (یہ گفتگو تو ابراہیمؑ سے ہوئی) اور

وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

اور جب ہوا یہ کہ آئے بھیجے ہوئے لوطؑ کے پاس ناخوش ہوا ساتھ ان کے اور تنگ ہوا ساتھ ان کے

(پھر وہاں سے فارغ ہوکر) جب ہمارے وہ فرستادے لوطؑ کے پاس پہنچے تو لوطؑ ان کے آنے کی وجہ سے مغموم ہوئے اور انکے سبب تنگدل ہوئے

توضیح الکلام

۱؎ قولہ قالوا انا الخ۔ اس سے پہلے اتنا قصہ محذوف ہے کہ جب حضرت لوطؑ کی دعا پر حق تعالیٰ نے فرشتے بھیجے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اسوقت جبکہ ٹھیک دوپہر تھی مقام بلوطون میں اپنے خیمہ کے اندر بیٹھے تھے کہ ان کو یہ فرشتے تین آدمیوں کی صورت میں نظر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھتے ہی انکی مہمانی کے لیے کچھ روٹیاں اور بچھڑا تلوا کر تیار کرایا جب کھانا مہمانوں کے سامنے رکھا گیا تو انھوں نے کھانے سے ہاتھ سکوڑ لیا حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے کیونکہ اسوقت جو کوئی کسی کے پاس بدارادہ سے جاتا تھا تو اسکے ہاں کھانا نہ کھاتا تھا فرشتوں نے کہا کہ خوف نہ کریے ہم آپ کو خوشخبری دینے آئے ہیں کہ آپ کی بیوی سارہ کے لڑکا پیدا ہوگا جب وہ فرشتے چلنے لگے تو اسوقت یہ کہا جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ ہم شہر سدوم کو غارت کرنے جاتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اس شہر میں تو حضرت لوط علیہ السلام بھی ہیں جو مومن ہیں وہاں عذاب نہ ہونا چاہیے کیونکہ ان کو بھی ضرور تکلیف پہونچے گی فرشتوں نے کہا کہ جو جو وہاں رہتے ہیں ان کو ہم جانتے ہیں حضرت لوطؑ اور انکے خاندان والوں اور جتنے مومن ہیں ان سب کو ہم بچالیں گے اسطرح پر کہ نزول عذاب سے پہلے ان کو بستی سے باہر لے جائینگے مگر انکی بیوی نہ بچے گی اسلیے کہ وہ چلتے وقت اس بستی کو پیچھے مڑ کر دیکھے گی انکے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوجائے گی شام کے وقت وہ فرشتے مقام سدوم میں آئے حضرت لوط علیہ السلام بستی کے دروازہ پر بیٹھے تھے ان کو مسافر جانکر اپنے گھر لے آئے مگر دل میں بہت رنجیدہ ہوئے کیونکہ فرشتے بہت حسین اور نوعمر لڑکوں کی صورت میں آئے تھے حضرت لوط علیہ السلام نے انکو آدمی سمجھا اور پھر اپنی قوم کی نامعقول حرکت کا خیال دل میں لائے مگر مہمان نوازی بھی ضروری تھی اسلیے یہ بھی ناممکن تھا کہ انکو گھر میں نہ لاتے خاطر مدارات نہ کرتے ابھی تک وہ مہمان سونیکے لیے لیٹے بھی نہ تھے کہ شہر کے مردوں نے جنہیں جوان اور بوڑھے سب تھے حضرت لوطؑ کا گھر آ گھیرا اور بولے کہ ان مہمانوں کو ہمارے حوالہ کر تاکہ ہم ان سے بدفعلی کریں حضرت لوط علیہ السلام کو اس دکھ لگا ان کے بقیہ آئندہ

ع ۳ / ۸ / ۱۵

ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ

دل میں اور کہا انھوں نے مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم نجات دینے والے ہیں تجھ کو اور اہل تیرے کو

(فرشتوں نے جو یہ حال دیکھا تو) وہ فرشتے کہنے لگے (کسی بات کا) آپ اندیشہ نہ کریں اور نہ مغموم ہوں ہم آپ کو اور آپ کے خاص متعلقین کو بچا لیں گے

اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ

مگر عورت تیری کو کہ ہے پیچھے رہنے والوں سے تحقیق ہم اتارنے والے ہیں

بجز آپ کی بی بی کے کہ وہ عذاب میں رہ جانے والوں میں ہوگی (اور آپ کو مع متعلقین اس سے بچا کر)

عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

اوپر رہنے والوں اس بستی کے عذاب آسمان سے بسبب اس کے کہ تھے

ہم اس بستی کے (بقیہ) باشندوں پر ایک آسمانی عذاب ان کی بدکاریوں کی سزا میں

يَفْسُقُوْنَ ○ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

وہ فسق کرتے اور البتہ تحقیق چھوڑا ہم نے اس میں سے نشانیاں ظاہر واسطے اس قوم کے

نازل کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے اس بستی کے کچھ ظاہر نشان (اب تک) رہنے دیئے ہیں ان لوگوں (کی عبرت) کے لیے جو

يَّعْقِلُوْنَ ○ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ

کہ جانتے ہیں اور طرف مدین کی بھائی ان کے شعیب ؑ کو پس کہا

عقل رکھتے ہیں۔ اور مدین والوں کے پاس ہم نے ان کی برادری کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا سو انھوں نے فرمایا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى

اے قوم میری عبادت کرو اللہ کو اور اُمیدوار ہو دن پچھلے کے اور مت پھرو بیچ

کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو (اور شرک چھوڑ دو) اور روز قیامت سے ڈرو اور سرزمین میں

الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

زمین کے فساد کرتے پس جھٹلایا اس کو پس پکڑا ان کو زلزلے نے

فساد مت پھیلاؤ سو ان لوگوں نے شعیب ؑ کو جھٹلایا پس زلزلے نے ان کو آپکڑا

فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ

پس صبح اٹھے بیچ گھروں اپنے کے زانو پر گرے ہوئے اور ہلاک کیا عاد کو اور ثمود کو اور تحقیق

پھر وہ اپنے گھروں میں اوندھے گر کر رہ گئے۔ اور ہم نے عاد اور ثمود کو بھی (ان کے عناد و خلاف کی وجہ سے) ہلاک کیا اور

تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ قف وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

ظاہر ہیں واسطے تمہارے گھر اُن کے۔ اور زینت دی تھی واسطے اُن کے شیطان نے عملوں اُن کے کو

یہ ہلاک ہونا تم کو ان کے رہنے کے مقامات سے نظر آرہا ہے اور (حالت انکی یہ تھی کہ) شیطان نے ان کے اعمال (بد) کو

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ (۱) وَقَارُوْنَ

پس بند کیا ان کو راہ سے اور تھے سب کچھ دیکھنے والے اور ہلاک کیا قارون کو

انکی نظر میں مستحسن کر رکھا تھا اور (اس ذریعہ سے) ان کو راہ (حق) سے روک رکھا تھا۔ اور وہ لوگ (دیسے) ہشیار رہتے تھے۔ اور ہم نے قارون

وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ قف وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور فرعون کو اور ہامان کو اور البتہ تحقیق آیا اُن کے پاس موسیٰ ؑ ساتھ دلیلوں ظاہر کے

اور فرعون اور ہامان کو بھی (انکے کفر کے سبب) ہلاک کیا۔ اور ان (تینوں) کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کھلی دلیلیں (حق کی) لے کر آئے تھے

بقیہ صفحہ ۵۵۸

پاس گئے اور بہت کچھ سمجھایا کہ یہ میرے مہمان ہیں تو لوگ کہنے لگے آپ نے یہاں تنگ کیا کہ اگر تم کو ایسی ہی خواہش ہے تو موجود ہیں جو میری بیٹیوں کی جگہ ہیں اس کام کیلئے بہت مناسب ہیں کہ ان سے نکاح کر کے حاجت پوری کرو آخر کار کہنے لگے کہ الگ ہٹ گیا تو اس شہر میں گزارا کرنے آیا ہے یہ حکومت کرنا چاہتا ہے اور کواڑ توڑ کر مکان میں داخل ہو گئے فرشتوں نے حضرت لوط ؑ کو تو ہاتھ بڑھا کے اندر کھینچ لیا اور دروازہ بند کر دیا اور ان لوگوں کو اندھا کر دیا کہ دروازہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے اسوقت مہمانوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے عرض کیا کہ سنو جی ہم فرشتے ہیں آپ کچھ غم اور خوف نہ کیجیے ہم کو حق تعالے نے اس شہر کی بربادی کیلئے بھیجا ہے یہاں کے باشندوں پر ہم عذاب نازل کریں گے مگر آپ کو اور آپکے متعلقین کو بچا لیں گے آپ صبح ہونے سے پہلے اپنے گھر والوں کو ساتھ لیکر باہر نکل جانا چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام باہر نکل گئے اور سورج نکلنے کے وقت اللہ تعالے نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ برسائی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے بھی ساتھ چلنا شروع کیا مگر تھوڑی دور چلکر پیچھے مڑ کر اپنی قوم کی طرف دیکھا وہ نمک کا کھمبا بن گئی اور اس شہر کے کچھ نشانات عبرت کیلئے باقی رہ گئے جنکو اہل مکہ سفر شام میں ان ویران مقامات کو ایک زمانہ تک دیکھتے رہے اور جو اہل عقل اور عبرت حاصل کرنیوالے تھے وہ اس سے فائدہ اٹھاتے رہے کہ ڈر کر ایمان لاتے ۱۲

صفحہ ھذا

توضیح الکلام

لہ قولہ وَزَيَّنَ لَهُمُ الخ یہاں سے اُن کی حالت کی تفصیل ہے کہ ان کے بُرے کام ان کو عمدہ معلوم ہوتے تھے اس لیے سیدھے راستے سے رک گئے حالانکہ وہ لوگ مجنون اور بے عقل نہ تھے سمجھ دار تھے دنیا کے کام بڑی ہوشیاری کے ساتھ کرتے تھے لیکن اس جگہ انھوں نے اپنی عقل سے کام نہ لیا اور جب آدمی کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اپنے بُرے کام کو وہ اچھا جاننے لگتا ہے تو وہ ایسی بیماری کا مریض ہو جاتا کہ جس کا کوئی علاج نہیں آخر کار اس کی روح مردہ ہو جاتی ہے ۱۲

فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ○ فَكُلًّا

پس تکبر کیا انھوں نے بیچ زمین کے اور نہیں تھے ہم سے آگے نکل جانے والے پس ہر ایک کو

پھر ان لوگوں نے زمین میں سرکشی کی اور (ہمارے عذاب سے) بھاگ نہ سکے تو ہم نے ہر ایک کو

أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَ

پکڑا ہم نے ساتھ گناہوں اس کے کے پس بعض ان میں سے وہ شخص ہے کہ بھیجا ہم نے اوپر اس کے مینہ پتھروں کا اور

اس کے گناہ کی سزا میں پکڑ لیا سو ان میں بعضوں پر تو ہم نے تند ہوا بھیجی اور

مِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ

بعض ان میں سے وہ ہے کہ پکڑا اس کو آواز سخت نے اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ دھنسا دیا ہم نے اس کو

ان میں بعضوں کو ہولناک آواز نے آدبایا اور ان میں بعضوں کو ہم نے زمین میں

الْأَرْضَ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ

زمین میں اور بعض انہیں سے وہ ہے کہ ڈبو دیا ہم نے اس کو اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے ان کو ولیکن

دھنسا دیا اور ان میں بعض کو ہم نے (پانی میں) ڈبو دیا اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن

كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ

تھے جانوں اپنی کو ظلم کرتے مثال ان لوگوں کی کہ پکڑتے ہیں

یہی لوگ (شرارتیں کرکے) اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے جن لوگوں نے خدا کے سوا

دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ

سوائے اللہ کے دوست مانند مکڑی کی ہے کہ بناتی ہے گھر اور تحقیق

اور کارساز تجویز کر رکھے ہیں ان لوگوں کی مثال مکڑی کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور کچھ شک نہیں

أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○

بہت سست گھروں میں البتہ گھر مکڑی کا ہے کاش کہ ہوتے جانتے

کہ سب گھروں میں زیادہ بودا مکڑی کا گھر ہوتا ہے اگر وہ حقیقت حال کو جانتے تو ایسا نہ کرتے

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ

تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ پکارتے ہیں سوائے خدا کے کسی چیز سے اور وہ ہے غالب

اللہ تعالیٰ (تو) ان سب چیزوں (کی حقیقت و ضعف) کو جانتا ہے جس جس کو وہ لوگ خدا کے سوا پوج رہے ہیں (پس وہ چیزیں تو نہایت ضعیف ہیں) اور وہ (اللہ تعالیٰ)

الْحَكِيمُ ○ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا

باحکمت اور یہ مثالیں ہیں کہ بیان کرتے ہیں ہم ان کو واسطے لوگوں کے اور نہیں

زبردست حکمت والا ہے اور ہم ان (قرآنی) مثالوں کو لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے بیان کرتے ہیں اور ان

يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ○ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ

سمجھتے ان کو مگر علم والے پیدا کیا اللہ نے آسمانوں کو

مثالوں کو بس علم والے ہی لوگ سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ○

اور زمین کو ساتھ حق کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے ایمان والوں کے

اور زمین کو مناسب طور پر بنایا ہے ایمان والوں کے لیے اس میں (اس کے استحقاق عبادت کی) بڑی دلیل ہے۔

توضیح الکلام

لہ قولہ وما کان اللہ الخ آگے یہ مضمون اسلیے لاتے ہیں کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ ان قوموں کو عذاب دینے میں حق تعالے نے ظلم کیا کیونکہ یہ اسکی شان ہی نہیں کہ کسی کو بلا وجہ سزا دے جو ظاہراً ظلم کے مشابہ ہے اگرچہ واقع میں اسکو بھی ظلم نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ اس کا اپنی ملک میں تصرف ہے اور کوئی اپنی ملک میں تصرف کرنے سے ظالم قرار نہیں پا سکتا بلکہ وہی لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرکے برباد ہوئے کیونکہ خود ہی برے کام کرکے عذاب کا مستحق اپنے آپ کو بنایا تو اس سے ضرر بجز اپنے دوسرے کس کو پہونچا یا ۱۲

لہ قولہ مثل الذین الخ یہاں سے اس ظلم کی تفصیل ہے جو ان لوگوں نے اپنی جانوں پر کیا کہ اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہوگا کہ خدا تعالے نے تو ان کو عقل دی ہوش و حواس دیے مگر انھوں نے ان انعامات کا عوض یہ دیا کہ ان نعمتوں ہی کو برباد کر دیا کہ اور کچھ نہیں تو اپنے ہاتھوں کے تراشے ہوئے بتوں ہی کو پوجنا شروع کر دیا جنکو نہ حس و حرکت نہ شعور اور نہ عقل ان کی یہ حرکت مکڑی کے جالے کیطرح بے بنیاد ہے کیونکہ جسطرح اس مکڑی نے اپنے کمزور خیال میں یہ گھر بارش اور سردی و گرمی اور دوسری زحمتوں سے حفاظت کا سامان بنایا ہے اور در واقع میں اس سے کچھ حفاظت نہیں بلکہ انتہائے ضعف کی وجہ سے وہ گھر کالعدم ہے ایسے ہی یہ مشرک باطل معبودوں کو اپنے زعم میں اپنی پناہ اور عذاب آخرت سے حفاظت کا سبب جانتے ہیں مگر درحقیقت وہ بت بوجہ غایت ضعف کے لاشئ محض ہیں البتہ مکڑی اس گھر سے اتنا فائدہ حاصل کرلیتی ہے کہ مکھی اور مچھر کا شکار کرلیتی ہے ایسے ہی یہ بت پرست اس بت پرستی سے کچھ دنیوی فائدہ لے لیتے ہونگے لیکن وہ سارا فائدہ مچھر اور مکھی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ خدا تعالے کے نزدیک تو ساری دنیا مچھر کے ایک پر کے برابر بھی باعزت نہیں ۱۲ روایات الکلام ۵۳ قولہ ان اوھن الخ ... مبارک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ اپنے گھروں کو مکڑی کے جالوں سے پاک و صاف رکھو کیونکہ اس سے فقر اور محتاجی آتی ہے ۱۲

وقف لازم — ع ۱۴ — ۱۶

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ

پڑھ جو کچھ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے کتاب سے اور
جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے آپ اُسے پڑھا کیجئے اور

اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

برپا رکھ نماز کو تحقیق نماز منع کرتی ہے بے حیائی سے اور نامعقول سے
نماز کی پابندی رکھئے بیشک نماز اپنی وضع کے اعتبار سے بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے

وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا

اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم اور مت جھگڑو
اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ تعالےٰ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے اور تم

اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

اہل کتاب سے مگر اس طرح کہ وہ بہت اچھی ہے مگر جو لوگ کہ ظلم کریں
اہل کتاب کے ساتھ بجز مہذب طریقہ کے مباحثہ مت کرو ہاں جو ان میں زیادتی

مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ

ان میں سے اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے طرف ہمارے اور اُتاری گئی ہے طرف تمہارے اور
کریں اور یوں کہو کہ ہم اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اور ان کتابوں پر بھی جو تم پر نازل ہوئیں اور

اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَ كَذٰلِكَ

معبود ہمارا اور تمہارا ایک ہے اور ہم واسطے اس کے مطیع ہیں اور اسی طرح
یہ تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم تو اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اسی طرح

اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ

اُتاری ہم نے طرف تیرے کتاب پس جو لوگ کہ دی ہم نے اُن کو کتاب ایمان لاتے ہیں ساتھ اس کے
ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب (کی نافع سمجھ) دی ہے وہ اس (آپ والی) کتاب پر ایمان لاتے ہیں

وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝

اور ان مکے والوں سے بعض وہ ہیں کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس کے اور نہیں انکار کرتے ساتھ نشانیوں ہماری کے مگر کافر
اور ان (اہل عرب مشرک) لوگوں میں سے بعض ایسے (منصف) ہیں کہ اس کتاب پر ایمان لے آتے ہیں اور ہماری آیتوں سے بجز (ضدی) کافروں کے

وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ

اور نہیں تھا تو پڑھتا پہلے اس سے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تو اس کو داہنے ہاتھ اپنے سے
اور کوئی منکر نہیں ہوتا اور آپ اس کتاب سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ

اس وقت البتہ دھوکا کرتے جھوٹے بلکہ وہ آیتیں ہیں روشن بیچ سینوں
کہ ایسی حالت میں یہ ناحق شناس لوگ کچھ شبہ نکالتے۔ بلکہ یہ کتاب خود بہت سی واضح دلیلیں ہیں ان لوگوں کے

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝

ان لوگوں کے کہ دیئے گئے ہیں علم اور نہیں جھگڑا کرتے ساتھ آیتوں ہماری کے مگر ظالم
ذہن میں جن کو علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں سے بس ضدی لوگ انکار کئے جاتے ہیں

نزول الکلام
۱ قولہ اتل ما اوحی الخ ایک غلام انصاری جو پنجوقتہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے لیکن کوئی گناہ ایسا نہیں تھا جس کے وہ مرتکب نہوں الغرض صورت حال سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اس کو عنقریب اس کی نماز گناہوں سے روک دے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا چند ہی دن گذرے تھے کہ وہ تمام نامناسب حرکتوں سے تائب ہوگئے اور بڑے پرہیزگار صحابی ہوگئے اُس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ مدارک

توضیح الکلام
۱ قولہ اتل ما اوحی الخ یعنی آپ قرآن مجید کے احکام ان لوگوں کو پڑھ کر سنایئے تاکہ تبلیغ کے حکم کی تعمیل ہو یا یہ مطلب ہے کہ اگر یہ جاہل اور سرکش آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ قرآن مجید پڑھئے اس میں آپ کو نوح اور ابراہیم اور موسیٰ علے نبینا وعلیہم السلام کے حالات ملیں گے ان سے معلوم ہوگا کہ کفار کا آپ کے کہنے کو نہ ماننا کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ پہلے سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ پہلے منکروں کافروں کا انکی سرکشی کی بدولت کیا حال ہوا اسی طرح ان مشرکوں کا حال ہوگا اگر شرک وکفر پر باقی رہے اور اس سب مضمون کے معلوم ہونے سے آپ کے دل کو تسلی اور تسکین ہوگی دوسری بات یہ بھی ہے کہ قرآن شریف پڑھنے سے دار آخرت کی رغبت اور دار دنیا سے نفرت ہوا کرتی ہے اس سے انسان کی روح کو روشنی حاصل ہوجاتی ہے اور دنیا کو بے ثبات جاننے لگتا ہے پھر اس کو کوئی رنج رنج نہیں معلوم ہوتا اور تلاوت کا حکم اس لئے دیا کہ سننے والے کو بھی فیض ہوتا ہے اسی لئے درمیانی درجہ کی آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ۱۲ ۲ قولہ ولا تجادلوا الخ یعنی جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت ثابت ہوگئی تو اب اے مسلمانو منکرین رسالت میں سے جو اہل کتاب ہیں ہم ان سے گفتگو کا طریقہ بتلاتے ہیں اور اہل کتاب کی تخصیص اس وجہ سے ہے کہ اول تو وہ بوجہ اہل علم ہونیکے بات کو سنتے ہیں اور مشرک لوگ تو بات سنتے ہی نہیں بلکہ سننے سے پہلے ایذا دینے پر تیار ہوجاتے ہیں دوسرے یہ کہ اہل علم کے ایمان لے آنے سے عوام کے بقیہ آئندہ

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ

اور کہا انھوں نے کیوں نہیں اُتاری گئیں اوپر اس کے نشانیاں رب اس کے سے کہہ سوائے اس کے نہیں کہ نشانیاں نزدیک

اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس پر ان کے رب کے پاس سے نشانیاں کیوں نہیں نازل ہوئیں آپ یوں کہہ دیجئے کہ وہ نشانیاں تو خدا کے قبضہ

اللَّهِ ۖ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ

خدا کے ہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ میں ڈرانیوالا ہوں ظاہر کیا نہیں کفایت کرتا ان کو یہ کہ اتاری ہم نے اوپر تیرے

میں ہیں اور میں تو صرف ایک صاف ڈرانے والا ہوں کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں ہوئی کہ ہم نے آپ پر کتاب

الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ

کتاب پڑھی جاتی ہے اوپر ان کے تحقیق بیچ اس کے البتہ رحمت ہے اور نصیحت ہے واسطے اس قوم کے کہ

نازل فرمائی جو ان کو سنائی جاتی رہتی ہے بلاشبہ اس کتاب میں ایمان لانے والوں کے لئے بڑی رحمت اور

يُؤْمِنُونَ ۝ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ

ایمان لاتے ہیں کہہ کہ کفایت ہے اللہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے گواہ جانتا ہے

نصیحت ہے آپ یہ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اس کو سب چیزوں کی خبر ہے

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَ

جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ جھوٹ کے اور

جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو لوگ جھوٹی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور

كَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ

کفر کیا ساتھ اللہ کے یہ لوگ وہ ہیں ٹوٹا پانے والے اور جلدی کرتے ہیں تجھ سے

اللہ کے منکر ہیں تو وہ لوگ بڑے زیاں کار ہیں اور یہ لوگ آپ سے عذاب کا

بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم

ساتھ عذاب کے اور اگر نہ ہوتا ایک وقت مقرر البتہ آتا ان کے پاس عذاب اور البتہ آئے گا ان کے پاس

تقاضا کرتے ہیں اور اگر (علم الٰہی میں عذاب آنے کی) میعاد معین نہ ہوتی تو ان پر عذاب آچکا ہوتا اور وہ عذاب ان پر

بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ

ناگہاں اور وہ نہیں جانتے ہوں گے جلدی کرتے ہیں تجھ سے ساتھ عذاب کے اور تحقیق

دفعۃً آپہونچے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی یہ لوگ آپ سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں اور اس میں

جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۝ يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِن

دوزخ البتہ گھیرنے والی ہے کافروں کو اس دن کہ ڈھانک لے گا ان کو عذاب اوپر

کچھ شک نہیں کہ جہنم ان کافروں کو گھیرے گا جس دن کہ ان پر عذاب

فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ

ان کے سے اور نیچے پاؤں ان کے سے اور کہے گا اللہ تعالیٰ چکھو جو کچھ تھے تم

ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے گھیر لے گا اور حق تعالیٰ فرماوے گا کہ جو کچھ کرتے رہے ہو

تَعْمَلُونَ ۝ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ

کرتے اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو تحقیق زمین میری کشادہ ہے

(اب اس کا مزہ) چکھو اے میرے ایماندار بندو میری زمین فراخ ہے

بقیہ صفحہ ۵۶۱ زمانہ آنے کی توقع زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ طریقہ یہ ہے کہ صرف مہذب طریقہ کے ساتھ ان سے مباحثہ کرو البتہ جو لوگ اُن میں سے زیادتی کریں تو ان کو ترکی بہ ترکی جواب دینے میں بھی مضائقہ نہیں اگرچہ افضل اس وقت بھی یہی ہے کہ مہذب طریقہ سے اُن کو جواب دیا جائے ۱۲

صفحہ ہذا۔ نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ اولم یکفہم الخ چند مسلمان کچھ ایسی کتابیں لائے کہ جن میں ان لوگوں نے ایسی باتیں لکھی تھیں جو یہود سے سُنی تھیں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو گمراہی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے نبی کی لائی ہوئی باتوں کو چھوڑ کر دوسروں کی لائی ہوئی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاویں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول ۵۶ قولہ لیعبادی الذین الخ ابتدائے اسلام میں بیچارے مسلمان اپنے کمزور اور تعداد میں کم ہونے کے باعث کفار کے نرغہ میں پھنسے ہوئے تھے اور وہ ان کو خدائے وحدہ لاشریک لہ کی عبادت سے مانع آتے تھے چنانچہ اکثر تو ہجرت کر کے حبشہ کو چلے گئے تھے اور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم معہ دوسرے اصحاب کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے لیکن بعض مسلمان تعلقات معاش و قلت زاد اور کمی استعداد کے باعث بدستور مکہ میں ٹھہرے رہے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ قل کفی باللہ الخ یہ کلام خدا تعالیٰ کی جانب سے منکروں کو جواب ہے مگر پھر اس میں اشارہ ہے دلیل کی طرف کیونکہ خدا تعالیٰ کی شہادت یہ بھی ہے کہ اس نے آپ کے صادق نبی ہونے پر دلیلیں قائم کیں ۱۲ ۵۳ قولہ بغتۃ الخ قیامت کا عذاب اچانک اس طرح ہو سکتا ہے کہ برزخ میں اگرچہ عذاب کا مشاہدہ ہے لیکن وہاں کا عذاب اور بھی زیادہ سخت ہوگا اور اس کا اب تک مشاہدہ نہیں کیا اگرچہ علم الیقین اس کے ہونے کا حاصل ہے گو عین الیقین تو اس کے دیکھنے ہی سے ہوگا اس لحاظ سے اس عذاب کو اچانک فرمایا قرآن شریف میں ہے کہ آگ کافروں پر صبح و شام دونوں وقت پیش کی جاتی ہے اور قیامت کے دن کہا جائے گا کہ اولاد فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو ۱۲

فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا

پس مجھ ہی کو تم عبادت کرو ہر جی چکھنے والا ہے موت کا پھر طرف ہماری

سو خاص میری ہی عبادت کرو ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہمارے پاس

تُرْجَعُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم

پھیرے جاؤ گے اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ جگہ دیں گے ہم اُن کو

آنا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ہم اُن کو جنت کے

مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

بہشت میں سے بالا خانوں میں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے

بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

بہت اچھا ہے ثواب عمل کرنے والوں کا جن لوگوں نے صبر کیا اور اوپر پروردگار اپنے کے

کام کرنے والوں کو کیا اچھا اجر ہے جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر

يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ

توکل کرتے ہیں اور کتنے چلنے والے ہیں بیچ زمین کے کہ نہیں اٹھاتے پھرتے رزق اپنا خدا ہی

توکل کیا کرتے تھے اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی

يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَلَئِن سَأَلْتَهُم

رزق دیتا ہے اُن کو اور تم کو اور وہ ہے سننے والا جاننے والا اور اگر پوچھے تو اُن سے

اُن کو (مقدر) روزی پہونچاتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سب کچھ سنتا ہے سب کچھ جانتا ہے اور اگر آپ ان سے دریافت کریں

مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور مسخر کیا ہے سورج کو اور چاند کو

کہ وہ کون ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور جس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے

لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن

البتہ کہیں گے اللہ نے پس کہاں سے پھیرے جاتے ہیں اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جسے

تو وہ لوگ یہی کہیں گے کہ وہ اللہ ہے پھر کدھر الٹے چلے جا رہے ہیں اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

چاہے بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اس کے تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک اللہ ہی سب چیز کے حال سے واقف ہے

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

اور اگر پوچھے تو ان سے کون شخص اُتارتا ہے آسمان سے پانی پس زندہ کرتا ہے ساتھ اس کے زمین کو

اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو بعد اس کے کہ

مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ

پیچھے موت اُس کی کے البتہ کہیں گے اللہ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے بلکہ اکثر ان کے

خشک پڑی تھی تروتازہ کر دیا تو وہ لوگ یہی کہیں گے کہ وہ بھی اللہ ہی ہے آپ کہئے کہ الحمد للہ بلکہ ان میں اکثر

نزول الکلام۔ ۵۱ قوله الذین الخ پہلی آیت ہجرت کے بارہ میں ترغیب دلانے کو نازل ہوئی تھی اس کو مسلمانان نے سنکر ہجرت کا پختہ ارادہ کر لیا لیکن طبیعت میں یہ خطرہ گذرا کہ وہاں مدینہ میں اسباب معاش مہیا نہ ہوئے تو کیسے گذرے گی اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ ۵۲ قوله وکاین من دابۃ الخ علامہ بغوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین کی گری ہوئی چند کھجوریں اُٹھا کر کھالیں اور ابن عمر سے فرمایا کہ تم بھی کھاؤ ابن عمر نے عرض کیا حضور مجھے بھوک نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ آج چوتھا دن ہے کہ صرف یہ کھجوریں میں نے کھائی ہیں ابن عمر نے انا للہ پڑھا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی سے امداد طلب کی جاتی ہے آپ نے فرمایا اے ابن عمر اگر میں خدا تعالیٰ سے درخواست کروں تو قیصر اور کسریٰ کے جس قدر ملک ہیں اللہ تعالیٰ مجھے ان سے کئی حصے زیادہ دے سکتا ہے لیکن میری آرزو یہی ہے کہ ایک دن بھوکا رہوں تاکہ خدا کی یاد کروں اور صبر کی دولت حاصل کروں دوسرے دن پیٹ بھروں تاکہ اس کا شکر ادا کروں اے ابن عمر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ کچھ لوگ ضعیف الیقین ایسے ہوں گے کہ سال بھر پہلے کھانے کا انتظام کر لیا کریں گے اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ توضیح الکلام۔ ۵۲ قوله وکاین من دابۃ الخ کہ بہت سے زمین پر ایسے جانور ہیں کہ اپنی روزی کا وہ آپ بندوبست نہیں کر سکتے تو جو کہ پرندوں اور زمین کے سوراخوں میں رہنے والوں کو وہی روزی دیتا ہے اور بعض مفسرین نے لاتحمل رزقہا کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ بہت سے جانور اپنی روزی اٹھا کر نہیں رکھتے یعنی جمع نہیں کرتے اور بعض جمع کرتے ہیں جیسے چونٹی وغیرہ اللہ تعالیٰ ہی ان کو بھی روزی پہونچاتا ہے اور تم کو بھی پھر ایسا وسوسہ مت لاؤ بلکہ دل قوی کر کے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو کیونکہ بھروسہ کے لائق صفات اسی میں پائی جاتی ہیں کہ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے اور علاوہ ازیں دوسری صفات میں بھی کامل ہے ۱۲ ۵۳ قوله لا یعلمون الخ جب وہ سب کے حالات سے واقف ہے تو جیسی مصلحت دیکھتا ہے ویسی روزی دیتا ہے خلاصہ یہ کہ رازق وہی ہے تو رزق کی غرض سے غیر کی [illegible] ...... بقیہ آئندہ

لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ط وَ

نہیں سمجھتے اور نہیں یہ زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور مشغولہ اور

سمجھتے بھی نہیں اور یہ دنیوی زندگی (فی نفسہ) بجز لہو و لعب کے اور کچھ بھی نہیں اور

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا

تحقیق گھر آخرت کا البتہ وہ ہے زندگانی اگر ہوتے جانتے پس جس وقت

اصل زندگی عالم آخرت ہے اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے پھر جب

رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ج فَلَمَّا

سوار ہوتے ہیں بیچ کشتی کے پکارتے ہیں اللہ کو خالص کر کر واسطے اس کے عبادت کو پس جب

یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کرکے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب

نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ج

نجات دیتا ہے ان کو طرف جنگل کی ناگہاں وہ شریک لاتے ہیں تاکہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ہم نے ان کو

ان کو نجات دیکر خشکی کیطرف لے آتا ہے تو وہ فوراً ہی شرک کرنے لگتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہمنے جو نعمت انکو دی ہے اسکی ناقدری کرتے ہیں

وَلِيَتَمَتَّعُوْا وقفہ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا

اور تو کہ فائدہ اٹھاویں پس البتہ جانیں گے کیا نہیں دیکھا انھوں نے یہ کہ کیا ہے ہم نے حرم کو

اور یہ لوگ چندے اور حظ حاصل کرلیں پھر قریب ہی ان سب کو خبر ہوئی جاتی ہے کہ ان لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہمنے امن والا

اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ط اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ

امن والا اور اچکے جاتے ہیں لوگ گرد اس کے سے کیا پس ساتھ جھوٹ کے ایمان لاتے ہیں

حرم بنایا ہے اور ان کے گرد و پیش میں لوگوں کو نکالا جارہا ہے پھر کیا یہ لوگ جھوٹے معبود پر تو ایمان لاتے ہیں

وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى

اور ساتھ نعمت اللہ کے کفر کرتے ہیں اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیا اس نے اوپر

اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون ناانصاف ہوگا جو اللہ پر

اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ط اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ

اللہ کے جھوٹ یا جھٹلایا سچ کو جب آیا اس کے پاس کیا نہیں بیچ دوزخ کے

جھوٹ افترا کرے اور جب سچی بات اس کے پاس پہونچے وہ اس کو جھٹلاوے کیا ایسے کافروں کا

مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ

جگہ رہنے کی واسطے کافروں کے اور جن لوگوں نے محنت کی بیچ راہ ہماری کے البتہ دکھاویں گے ہم ان کو

جہنم میں ٹھکانا نہ ہوگا۔ اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انکو اپنے (قرب و ثواب یعنی جنت کے) راستے ضرور

سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (ع)

راہ اپنی اور تحقیق اللہ البتہ ساتھ احسان کرنے والوں کے ہے

دکھادیں گے۔ اور بیشک اللہ تعالے (کی رضا و رحمت) ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہے

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ روم مکہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

کلماتہا ۸۲۷ — حروفہا ۳۵۴۷

بقیہ ص ۵۶۳ میں دوسری جگہ ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ یعنی یہ جو خدا تعالیٰ کے سوا باطل معبودوں کی تم پوجا کرتے ہو ہرگز یہ تمہاری روزی کے مالک نہیں روزی تو خدا تعالیٰ ہی کے پاس سے ڈھونڈو ۱۲ منہ ہذا توضیح الکلام۔

ع ۱۲ ۶ ۲ — وقف لازم

سلہ قولہ فاذا رکبوا الخ یہاں سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ جسطرح عالم کے تصرفات وجود اور رفتار کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونا یہ کفار مانتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ آسمان و زمین کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا اور پھر آسمان سے بارش برسا کر زمین کو بھی اسی نے سرسبز و شاداب بنایا ایسے ہی اس کے اکیلے معبود ہونے کو جو پہلی بات کے ماننے سے لازم آتا ہے نہیں مانتے مگر پھر بھی کبھی کبھی اس کا اقرار ان سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور طوفان کے سبب کشتی الٹ پلٹ ہونے لگتی ہے تو اس وقت اعتقاد کو خالص کرکے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ الخ اگر تو ہمکو اس ہلاکت سے نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گذار یعنی توحید کے ماننے والے ہو جائیں لیکن یہ حالت دیر تک قائم نہیں رہتی بلکہ دنیا کی انہماک سے یہ حالت ہوتی ہے کہ جب اس آفت سے نجات پا جاتے ہیں تو فوراً ہی ہاتھ کے ہاتھ شرک کرنے لگتے ہیں دنیوی طمع جس کو وہ بتوں کی طرف سے سمجھتے ہیں انکو برباد کر رہی ہے ۱۲

ع ۶ ۳

سلہ قولہ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الخ ایک عذر ان کا ایمان قبول کرنے سے وہ تھا جس کا ذکر ہو چکا کہ دنیا میں ایسے منہمک ہیں کہ کچھ نہیں سوجھتا دوسرا مانع ایمان سے یہ بتلایا کرتے تھے کہ اگر ہم ایمان لے آئیں گے تو اہل عرب ہمکو یہاں سے نکال باہر کردیں گے اس کا رد فرماتے ہیں کہ اس عذر اور حیلہ کا بے اصل ہونا تو خود ان کو واضح ہے اس لئے کہ یہ لوگ خوب جانتے ہیں کہ ہم نے ان کے شہر کو پُرامن بنایا ہے کہ جیسے اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور ادھر اُدھر کے باشندے جنگ و جدال میں مبتلا رہتے ہیں یہ لوگ اس لئے امن میں رہتے ہیں کہ عرب کے سارے قبیلے حرم مکہ کی تعظیم ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں ۱۲ فائدہ۔ سلہ قولہ لَهْوٌ وَّلَعِبٌ الخ اگر دنیا دین کے حاصل کرنے کا ذریعہ بن جاوے تو اُس وقت وہ لہو و لعب نہیں بلکہ ثمرہ کے اعتبار سے وہ بھی آخرت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

مغلوب ہوگئے ہیں رومی بیچ بہت نزدیک زمین کے اور وہ پیچھے
الم اہل روم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہوگئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب تین سال سے لے کر

غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ

مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آویں گے بیچ کئی ایک برس کے واسطے اللہ کے ہے حکم
نو سال تک کے اندر غالب آجاویں گے پہلے بھی اختیار اللہ ہی کو تھا

قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ

پہلے سب سے اور پیچھے سب سے اور اس دن خوش ہوں گے مسلمان ساتھ مدد
اور پیچھے بھی اور اس روز مسلمان اللہ تعالیٰ کی اس امداد پر خوش ہوں گے

اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ

خدا کے مدد کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہی ہے غالب مہربان وعدہ کیا ہے خدا نے
وہ جس کو چاہے غالب کر دیتا ہے اور وہ زبردست ہے رحیم ہے اس کا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے

لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

نہیں خلاف کرتا اللہ وعدہ اپنا و لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے
اپنے وعدہ کو خلاف نہیں فرماتا ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ

جانتے ہیں ظاہر کو زندگانی دنیا کی سے اور وہ آخرت سے
یہ لوگ صرف دنیوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے

هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

وہی ہیں غافل کیا نہیں فکر کیا انھوں نے بیچ جیوں اپنے کے کہ نہیں پیدا کیا ہے اللہ نے
بے خبر ہیں کیا انھوں نے اپنے دلوں میں یہ غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ

آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے مگر ساتھ حق کے اور وقت
آسمان اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہیں کسی حکمت ہی سے اور ایک میعاد معین کے لئے پیدا

مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝

مقرر کے اور تحقیق بہت لوگ ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے البتہ کافر ہیں
کیا ہے اور بہت سے آدمی اپنے رب کے ملنے کے منکر ہیں

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کیا نہیں سیر کی انھوں نے بیچ زمین کے پس دیکھیں کیونکر ہوا آخر کام
کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ

خواص الکلام سورۂ روم

اگر اس سورت کو لکھ کر ٹنگ لٹنے والے کانچ کے برتن میں رکھ کر کسی مکان میں رکھ دیں تو اس گھر کے سب آدمی بیمار ہو جائیں خواہ اس مکان کا مالک ہو یا کوئی دوسرا شخص وہاں کسی وجہ سے آگیا ہو غرض جو بھی سوت وہاں ہوگا بیمار ہو جائے گا ۱۲ دیگر اگر بارش کے پانی سے اس سورت کے لکھے ہوئے کاغذ کو دھو کر کسی مٹی کے برتن میں کر کے کسی دشمن کو پلا دو تو وہ بیمار ہو جائے اور اگر اس پانی سے کسی کا منہ دھو دیا جائے تو اس کو آشوب چشم ہو جائے یعنی آنکھیں دکھنے لگیں اور یہاں تک دکھیں کہ اندھے ہونے کا اندیشہ ہو جائے ۱۲ اگر کوئی شخص اس سورت کو خواب میں پڑھے تو معلوم ہوگا کہ اس کے قلب میں نفاق ہے اور اگر کوئی بادشاہ اس کو خواب میں پڑھے تو وہ ظالم ہوگا اور اگر کوئی قاضی یا سوداگر اپنے آپ کو یہ سورت پڑھتا دیکھے تو اس کو بہت فائدہ پہونچے ۱۲ رویا دیسرین و مجربات دیربی

نزول الکلام ۔ لـ

قولہ الٓمّٓ ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سلطنت روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھی اور ملک فارس پر آتش پرستوں کا قبضہ تھا خسرو پرویز فرمان روائے فارس نے اپنے دو سادر سرداروں شہرباز اور فرخان کی ماتحتی میں ایک لشکر جرار روانہ کر کے روم پر حملہ کیا اور روم کے سرحدی چند شہر فتح کر لئے الغرض روم نے شکست کھائی تو روم کی اس مغلوبیت پر اہل مکہ کو مسلمانوں پر آوازے کسنے کا موقع مل گیا اور مسلمانوں کو رومیوں کی شکست پر رنج ہوا اس لئے کہ رومی لوگ بھی اہل کتاب تھے اور اہل فارس کسی کتاب کے ماننے والے نہ تھے اور بے دین مشرکین مکہ کی مانند تھے کفار مکہ طعنے مارنے لگے اور ہنس ہنس کر کہنے لگے کہ مسلمانو یہ فارس کا روم پر جو غلبہ ہوا ہے تو اس میں ہمارے واسطے نیک فالی ہے جس طرح اہل فارس آتش پرست روم یعنی نصاریٰ اہل کتاب پر غالب ہوئے ایسے ہی کسی دن ہم بت پرست تم قرآن والوں پر غالب آویں گے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ لباب و روح و معالم وغیرہ

توضیح الکلام ۔ ۵ قولہ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ، یعنی اسی دن ایماندار بھی اللہ تعالیٰ کے فتح دینے سے خوش ہوں گے چنانچہ جس دن رومیوں کی فتح کی خبر آئی اسی دن بدر کی لڑائی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا

ان لوگوں کا کہ تھے پہلے ان سے تھے زیادہ ان سے قوت میں اور پھاڑا تھا انھوں نے

ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا۔ وہ ان سے قوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے اور انھوں نے زمین کو بھی بویا جوتا تھا اور

الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

زمین کو اور آباد کیا تھا اس کو زیادہ اس سے کہ آباد کیا انھوں نے اور آئے تھے ان کے پاس پیغمبر ان کے

جتنا انھوں نے اس کو آباد کر رکھا ہے اس سے زیادہ انھوں نے اس کو آباد کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے لیکر

بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ساتھ دلیلوں کے پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اُن کو ولیکن تھے جانوں اپنی کو

آئے تھے سو خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا ولیکن وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ؕ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى

ظلم کرتے پھر ہوا آخر کام ان لوگوں کا کہ بُرائی کرتے تھے بُرا

ظلم کر رہے تھے پھر ایسے لوگوں کا انجام جنھوں نے بُرا کام کیا تھا بُرا ہی ہوا

اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ

اس واسطے کہ جھٹلاتے تھے نشانیوں اللہ کی کو اور تھے ساتھ ان کے ٹھٹھا کرتے اللہ

اس وجہ سے کہ اُنھوں نے اللہ تعالے کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کی ہنسی اُڑاتے تھے اللہ تعالے

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَيَوْمَ

پہلی بار کرتا ہے پیدائش پھر دوبارہ کریگا اُس کو پھر طرف اُسی کے پھیرے جاؤ گے اور جس دن

خلق کو اول بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی اسکو پیدا کریگا پھر اُس کے پاس لائے جاؤ گے اور جس روز

تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ

برپا ہو گی قیامت ناامید ہوں گے گنہگار اور نہ ہوں گے واسطے ان کے

قیامت قائم ہو گی اُس روز مجرم لوگ حیرت زدہ رہ جائیں گے ان کے شریکوں میں سے

مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَ

شریکوں ان کے سے کوئی شفاعت کرنے والے اور ہو جاویں گے ساتھ شریکوں اپنے کے کافر اور

ان کا کوئی سفارشی نہ ہو گا اور یہ لوگ اپنے شریکوں سے منکر ہو جاویں گے اور

يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

جس دن قائم ہو گی قیامت اُس دن متفرق ہو جاویں گے پس جو لوگ کہ

جس روز قیامت قائم ہو گی اُس روز سب آدمی جُدا جُدا ہو جاویں گے یعنی جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝ وَ

ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس وہ بیچ باغ کے بناؤ کر وائے جاویں گے اور

ایمان لائے تھے اور اُنھوں نے اچھے کام کیے تھے وہ تو باغ میں مسرور ہوں گے اور

اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ

اے پر جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور ملاقات آخرت کی کو

جن لوگوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا

ع ۱۰ ۴

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ الخ یہاں سے حشر کا بیان شروع ہے اور وقوع حشر کو اس دلیل سے ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالے مخلوق کو شروع سے پیدا کرتا ہے پھر یہ نہیں کہ پیدا کر کے فراغت پا گیا ہو بلکہ اب بھی ہزاروں لاکھوں چیزیں روزانہ پیدا کرتا ہے البتہ بعض بھاری جسم تو ایسے ہیں کہ اُن کو ایک دفعہ پیدا کر دیا جیسے آسمان اور زمین آب و ہوا ستارے وغیرہ پس جس نے ان سب چیزوں کو سرے سے پیدا کیا وہ اس پر بھی قادر ہے کہ انکو دوبارہ پیدا کر دے اُس کے بعد لوگ عدالت کے دربار میں خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے ۱۲ ۵۲ قولہ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ الخ یہاں سے اس دن کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ جس دن قیامت قائم ہو گی اُس دن نافرمان اور مجرم لوگ مایوس ہو جائیں گے مجرموں سے مراد کفار اور مشرکین ہیں اور اہل اسلام میں سے فاسق اور بدکار اگرچہ مجرم ہیں لیکن آیت میں وہ مراد نہیں ہیں سو اُس روز کفار و مشرکین کا یہ حال ہو گا کہ جس قدر منصوبے اُنھوں نے دنیا میں گانٹھ رکھے تھے کہ کوئی کسی پر بھروسہ کئے تھا اور کوئی کسی پر وہ سب وہاں پہونچکر معدوم ہو جائیں گے مثلاً ہندو اپنے مہاتماؤں وغیرہ پر اور مشرکین مکہ لات و منات پر اور عیسائی پیغمبر پر اور صلیب پر اور اس زمانہ کے بعض مسلمان تعزیہ اور امام حسینؓ کے گھوڑے اور سالار مدار کے جھنڈوں پر اور بعض اجمیر اور پیران کلیر کی چھار دیواری پر غرض وہاں یہ سب جاویں گے تو کچھ بھی نہ پاویں گے ۱۲ ربط الکلام ۵۳ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ الخ اوپر کی آیت میں آخرت سے انکار کرنے پر زجر اور توبیخ تھی اس آیت میں آخرت کا واقع ہونا بیان فرما کر اُس پر ایمان لانے اور اس سے انکار کرنے کا انجام مذکور ہے ۱۲

فَاُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ

پس یہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کیے جاویں گے پس پاکی ہے اللہ کو جس وقت

لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو

تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ

کہ شام کرتے ہو تم اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو اور واسطے اسی کے ہے سب تعریف بیچ آسمانوں کے

شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمان و زمین میں اسی کی حمد

وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ

اور زمین کے اور تیسرے پہر اور جب ظہر کرتے ہو تم نکالتا ہے زندے کو

ہوتی ہے اور بعد زوال اور ظہر کے وقت وہ جاندار کو بے جان سے باہر

الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ

مُردے سے اور نکالتا ہے مُردے کو زندے سے اور جلاتا ہے زمین کو پیچھے

لاتا ہے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ

مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○ وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ

موت اس کی کے اور اسی طرح نکالے جاؤ گے تم اور نشانیوں اس کی سے ہے یہ کہ پیدا کیا تم کو

کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ نکالے جاؤ گے اور اسی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ○ وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ

مٹی سے پھر ناگہاں تم انسان ہو چلتے پھرتے اور نشانیوں اس کی سے ہے یہ کہ

مٹی سے پیدا کیا پھر تھوڑے ہی روزوں بعد تم آدمی بنکر پھیلے ہوئے پھرتے ہو۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ

پیدا کیا واسطے تمہارے آپس تمہارے سے جوڑا تو کہ آرام پکڑو تم طرف اس کی اور کیا

اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں تاکہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور

بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

درمیان تمہارے پیار اور مہربانی تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے

تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو

یَّتَفَكَّرُوْنَ ○ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

کہ فکر کرتے ہیں اور نشانیوں اس کی سے ہے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور

فکر سے کام لیتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا بنانا ہے اور

اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ○

اختلاف بولیوں تمہاری کا اور رنگوں تمہارے کا تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے عالموں کے

تمہارے لب و لہجہ اور رنگتوں کا الگ الگ ہونا ہے اس میں دانشمندوں کے لئے نشانیاں ہیں

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ

اور نشانیوں اس کی سے ہے سونا تمہارا بیچ رات کے اور دن کے اور ڈھونڈنا تمہارا فضل اس کے سے

اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا لیٹنا ہے رات میں اور دن میں اور اسی کی روزی کو تمہارا تلاش کرنا ہے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ الخ، وعدہ وعید کے بعد یہ بتلانا مناسب تھا کہ وہ کونسی باتیں ہیں کہ جن سے انعام کا استحقاق ہوتا ہے اور کون سی ایسی باتیں ہیں کہ جن کی وجہ سے آدمی دوزخ سے نجات پاسکتا ہے فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں حق تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو یہ جملہ اگرچہ ظاہر میں خبریہ ہے مگر معنی کے اعتبار سے یہ امر ہے اور جملہ انشائیہ اور اسکی تفسیر ایک یہ بھی ہوسکتی ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے جو بندوں کو اپنی فرمانبرداری پر نعمت کا وعدہ اور نافرمانی پر وعید فرمائی تو بعض کوتاہ فہموں کو یہ شبہ ہوسکتا تھا کہ شاید خدا تعالیٰ اپنی اطاعت کرانے کا محتاج ہے، جیسا کہ دنیا میں بادشاہوں کو اپنی اعانت اور خدمت رعیت سے کرانی پڑتی ہے اس لئے اس آیت سے اس خیال کی تردید فرماتے ہیں کہ وہ پاک ہے اس کو تمہاری بندگی اور طاعت کی حاجت بالکل نہیں بلکہ یہ اطاعت محض تمہارے فائدہ کے لئے کراتا ہے اس صورت میں یہ جملہ خبریہ ہی رہے تو ہوسکتا ہے، مگر اکثر مفسرین اس کو بمعنی امر لیتے ہیں یعنی اے لوگو اللہ تعالیٰ کی تسبیح شام اور صبح اور ظہر اور عصر کے وقت کرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پنجگانہ نماز ہے چونکہ نماز میں تسبیح اور تحمید ہوا کرتی ہے اس لئے جزو بولکر کل مراد لیا گیا تو تُمْسُوْنَ میں تو عشا اور مغرب کی نماز آگئی اور تُصْبِحُوْنَ میں صبح کی اور عَشِیًّا میں عصر کی اور تُظْهِرُوْنَ میں ظہر کی۔۱۲

ع ۹ — ۵

۵۲ قولہ یُخْرِجُ الْحَیَّ الخ بعث کے امکان پر یہ پہلی دلیل بیان فرمائی کہ وہ خدا نطفہ سے جو مُردہ یعنی بے جان شے ہے زندہ آدمی پیدا کرتا ہے پھر زندہ عورت سے مُردہ بچہ بھی پیدا کرتا ہے اور مثلاً زندہ جانور سے نطفہ پیدا کرتا ہے جو مُردہ چیز ہے اور مثلاً تخم سے درخت اور درخت سے تخم یا معدوم سے موجود اور موجود سے معدوم کرتا ہے ۱۲ ۵۳ قولہ وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ الخ یہ تیسری دلیل ہے کہ تم ہی میں سے تمہارے جوڑے پیدا کیے، مرد کا جوڑا عورت اور عورت کا مرد اگر یہ جوڑے آدمی کی جنس ہی کے نہ ہوتے تو کام نہ چل سکتا اور پھر ان میں باہم اس قدر الفت اور محبت دی کہ ایک کو دوسرے سے اطمینان اور تسلی ہوتی ہے اور ہر ایک کو دوسرے کے بغیر چین۔ ۱۲

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ

تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ سنتے ہیں۔ اور نشانیوں اُس کی سے ہے دکھلاتا ہے تم کو

اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے

الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ

بجلی ڈر سے اور اُمید سے اور اُتارتا ہے آسمان سے پانی پس زندہ کرتا ہے ساتھ اس کے

جس سے ڈر بھی ہوتا ہے اور اُمید بھی ہوتی ہے اور وہی آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اُسی سے زمین کو

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

زمین کو پیچھے مرنے اس کے کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ عقل پکڑتے ہیں

اُس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ

اور نشانیوں اُس کی سے ہے یہ کہ قائم ہیں آسمان اور زمین ساتھ حکم اُس کے کے پھر جب پکارے گا تم کو

اور اُسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اُس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو

دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۝ وَلَهُ مَنْ فِي

ایک بار پکارنا زمین میں سے ناگہاں تم نکل آؤ گے۔ اور واسطے اُس کے ہے جو کچھ بیچ

پکار کر زمین میں سے بلاوے گا تو تم یک بارگی نکل پڑو گے اور جتنے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ

آسمانوں کے اور زمین کے ہے سب واسطے اُس کے فرمانبردار ہیں اور وہی ہے جو پہلی بار کرتا ہے

آسمان اور زمین میں موجود ہیں سب اُسی کے تابع ہیں اور وہی ہے جو اوّل بار

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي

پیدائش کو پھر دوبارہ کریگا اُس کو اور وہ بہت آسان ہے اوپر اس کے اور واسطے اس کے ہے صفت بلند بیچ

پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اُس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان و زمین میں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ

آسمانوں کے اور زمین کے اور وہی ہے غالب حکمت والا بیان کی واسطے تمہارے مثال

اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم سے ایک مضمون عجیب تمہارے ہی حالات میں سے بیان

أَنْفُسِكُمْ ۖ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا

آپس تمہارے سے کیا ہے واسطے تمہارے اُس چیز سے کہ مالک ہیں داہنے ہاتھ تمہارے شریک بیچ اُس چیز کے کہ

فرماتے ہیں کیا تمہارے غلاموں میں کوئی شخص تمہارا اس مال میں جو ہم نے تم کو دیا ہے

رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ

دیا ہے ہم نے تم کو پس تم بیچ اس کے برابر ہو جاؤ ڈرو تم ان سے جیسا ڈرتے ہو تم آپس اپنے سے

شریک ہے کہ تم اور وہ اس میں برابر ہوں جن کا تم ایسا خیال کرتے ہو جیسا اپنے آپس کا خیال کرتے ہو

كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ

اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ عقل پکڑتے ہیں بلکہ پیروی کی ان لوگوں نے

ہم اسی طرح سمجھداروں کے لئے دلائل صاف صاف بیان کرتے رہتے ہیں بلکہ ان ظالموں نے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ الخ یعنی یہ تمام نظام عالم جو مذکور ہوا یعنی تمہارا سلسلہ توالد اور تناسل کا جاری ہونا اور باہم نکاح ہونا اور آسمان و زمین کا اس خاص ہیئت سے موجود رہنا اور زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف اور شب و روز کے اختلاف میں خاص خاص مصلحتوں کا ہونا اور بارش کا نزول اور اُس کے مبادی اور آثار کا ظہور یہ سب اسی پہلی زندگی کے سلسلہ کے باقی رہنے تک ہے اور جس دن یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا تو اُس وقت یہ ہوگا کہ جب تم کو پکار کر زمین سے بلاویگا تو سب نکل کر چلے آؤ گے ۱۲ ۵۲ قولہ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ الخ یعنی وہی اول بار بناتا ہے پھر اُس کو دوبارہ بنانا کیا مشکل ہے بلکہ انسانوں کی عادت کے مطابق تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ کسی چیز کو پہلی بار بنانے سے دوسری بار بنانا زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اُس کی شان بڑی ہونے سے مراد یہ ہے کہ نہ آسمان میں کوئی ایسا بڑا ہے اور نہ زمین میں، دونوں جگہ اُسی کی بڑائی اور برتری بڑھی ہوئی ہے اور وہ زبردست حکمت والا بھی ہے ۱۲ یہ قدرت و حکمت ہی کا تو باعث ہے کہ جو اُس نے کائنات میں ایسے ایسے تصرفات کئے ہیں پس اسی قدرت سے دوبارہ بھی ان چیزوں کو پیدا کر دیگا اور ان کو فنا کرنے میں جو توقف ہو رہا ہے تو یہ کسی حکمت اور مصلحت کے باعث ہے۔ اور جب وہ قدرت اور حکمت کے ساتھ پورے طریقہ پر موصوف ہے تو اس وقت حشر واقع نہ ہونے سے اس کے وقوع کا بالکل ہی انکار کر دینا جہالت محض ہے ۱۲

نزول الکلام ۵۲ قولہ وَهُوَ الَّذِي الخ جب مشرکین مکہ نے مُردوں کے دوبارہ زندہ ہونے پر تعجب کیا تو اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ۵۳ قولہ هَلْ لَكُمْ الخ مشرک لوگ جب حج کے موسم میں تلبیہ پکارتے تو اس طرح کہا کرتے تھے کہ (لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک) الخ یعنی ہم حاضر ہیں بار الٰہا ہم حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں مگر ہاں ایک ضرور ہے کہ وہ تیرا ہی ہے تو ہی اُس کا مالک ہے اور اسکی تمام املاک کا بھی تو ہی مالک ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول

ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ

کہ ظلم کیا انھوں نے خواہشوں اپنی کی بغیر علم کے پس کون ہدایت کرتا ہے اس شخص کو کہ گمراہ کرے اُس کو اللہ اور

بلا دلیل اپنے خیالات کا اتباع کر رکھا ہے سو جس کو خدا گمراہ کرے اُس کو کون راہ پر لاوے

مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ

نہیں واسطے ان کے کوئی مدد دینے والا پس سیدھا کر منھ اپنا واسطے عبادت کے اور کر دین ابراہیمؑ کے ہو کر لازم پکڑ

اور ان کا کوئی حمایتی نہ ہوگا سو تم یکسو ہو کر اپنا رُخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو

اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

پیدائش خدا کی کو جو پیدا کیا لوگوں کو اوپر اُس کے نہیں بدلنا ہے واسطے پیدائش خدا کے یہی ہے

جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہیئے پس

الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙۗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ ق۱۱ مُنِیْبِیْنَ

دین درست ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے رجوع کرنے والے ہیں

سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے تم خدا کی طرف رجوع ہو کر

اِلَیْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ ۱۱

طرف اس کی اور ڈرو اُس سے اور برپا رکھو نماز کو اور مت ہو شریک لانے والوں سے

فطرت الٰہیہ کا اتباع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو

مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ

ان لوگوں سے کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے انھوں نے دین اپنا اور ہو گئے فرقے فرقے ہر گروہ ساتھ اس چیز کے کہ پاس ان کے ہے

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو

فَرِحُوْنَ ۝ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ

خوش ہیں اور جب لگتی ہے لوگوں کو سختی پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو رجوع کرتے ہوئے طرف اس کی

ان کے پاس ہے اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتے ہیں

ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ۝ ۱۱

پھر جب چکھاتا ہے ان کو اپنی طرف سے مہربانی ناگہاں ایک فرقہ ان میں سے ساتھ رب اپنے کے شریک لاتے ہیں

پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے کچھ عنایت کا مزہ چکھاتا ہے تو بس ان میں سے بعضے لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں

لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۥ وقفة فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمْ اَنْزَلْنَا

تو کہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ہم نے ان کو پس لے لو فائدہ پس البتہ جانو گے کیا اُتاری ہم نے

جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں سو چند روزہ اور حاصل کر لو پھر جلدی تم معلوم کر لوگے کیا ہم نے

عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ یَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ یُشْرِكُوْنَ ۝ وَ اِذَاۤ

اوپر ان کے کوئی دلیل پس وہ بولتی ہے ساتھ اس چیز کے کہ تھے ساتھ اس کے شریک لاتے اور جس وقت

ان پر کوئی سند نازل کی ہے کہ وہ ان کو شرک کرنے کو کہہ رہی ہے اور ہم جب

اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا

چکھاتے ہیں ہم آدمی کو رحمت خوش ہوتے ہیں ساتھ اس کے اور اگر پہونچے اُن کو بُرائی بسبب اس کے

لوگوں کو کچھ عنایت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر ان کے اعمال کے بدلہ میں جو پہلے اپنے

توضیح الکلام

۵۱ قولہٗ فطرتَ اللّٰہِ الّتی الخ یعنی انسان کی فطرت اُس کی ایک اصلی حالت ہے کہ جس پر قائم رہنا انسان کا کمال ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ باطل تو ہمات اور رسم و عادات فطرت سے ہٹا کر ناموزوں حالات پر انسان کو لا ڈالتے ہیں تو انکو پھر اصلی حالات پر لانے کے لئے انبیاء علیہم السّلام کو دنیا میں بھیجا جاتا ہے یہاں اس فطرت سے مراد ایک خلقی مادہ ہے کہ جسکی بنا پر انسان حق کو سُنتا اور سمجھتا ہے اور اُس کے اتباع کا یہ مطلب کہ اس مادہ سے کام لے اور اس کے تقاضے کو پورا کرے کہ حق کو سُنے اور سمجھے تو دوسرے حیوانات کی طرح انسان کا بچہ بھی اخلاق و عادات و خیالات میں اپنی اصلی حالت پر پیدا ہوتا ہے اگر اس پر کسی بیرونی مؤثر کا اثر نہ پڑے تو وہ جوان ہو کر بھی اسی حالت پر رہے کہ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ جانے اور اپنے خالق و محسن کی تابعداری کرے ۱۲

۵۲ قولہٗ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ الخ یہاں سے انسان کے بعض جذبات کو دکھا کر اس کی فطرت میں خدا تعالےٰ کے اقرار کا ثبوت دیا جاتا ہے کہ جب انسان پر کوئی سخت مصیبت آپڑتی ہے جو اس کو بیرونی اثرات سے الگ کر دیتی ہے تو وہ پھر اپنی اسی طبعی اور فطری حالت پر آ کر اپنے رب کو پکارنے لگتا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ انکی اس مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور اپنی رحمت کا تھوڑا سا مزہ بھی چکھا دیتا ہے تو سب تو نہیں مگر بعض آدمی جن پہ بیرونی تاثیرات حاوی ہو جاتی ہیں تو اس مصیبت کے دور ہو جانے میں غیر اللہ کی شرکت بھی تسلیم کرنے لگتے ہیں کتنی بڑی ناشکری کی بات ہے کہ چاہئے تو تھا کہ تا زیست اس کے شکریہ سے سر نہ اُٹھاتے لیکن اُس کے بجائے ناشکری کرتے ہیں ۱۲

۵۳ قولہٗ اَمْ اَنْزَلْنَا الخ یعنی یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں خاصکر اُس وقت کہ پہلے توحید کا اقرار کر چکے تو اب ان سے کوئی پوچھے کہ آخر اس شرک کی کیا وجہ کیا ان پر ہم نے کوئی دلیل ایسی اُتاری ہے جو ان کو شرک کی رغبت دیتی ہو مطلب یہ کہ عقل کے اعتبار سے توحید ثابت ہی ہو نقل کے لحاظ سے کوئی دلیل موجود نہیں اور حالت اضطرار میں اُنکا اس ایک خدا کو پکارنا دلیل ہے کہ عقل صافی توحید ہی کو چاہتی ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ جو

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

کرآگے بھیجا ہے ہاتھوں ان کے نے ناگہاں وہ ناامید ہو جاتے ہیں کیا نہیں دیکھا انھوں نے یہ کہ اللہ
ہاتھوں کر چکے ہیں ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو بس وہ لوگ ناامید ہو جاتے ہیں کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالے

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کھول دیتا ہے رزق واسطے جس کے چاہے اور بند کر دیتا ہے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں
جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے کم دیتا ہے اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَ

واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں پس دے قرابت والے کو حق اس کا اور فقیر کو اور
جو ایمان رکھتے ہیں پھر قرابت دار کو اس کا حق دیا کر اور مسکین اور

ابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَ

مسافر کو یہ بہت بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ارادہ کرتے ہیں رضامندی خدا کی کا اور
مسافر کو بھی یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں اور

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ

یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم سود کو تو کہ بڑھے بیچ
ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو چیز تم اس غرض سے دوگے کہ وہ لوگوں کے

اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

مالوں لوگوں کے پس نہیں بڑھتا نزدیک اللہ کے اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ سے
مال میں پہنچکر زیادہ ہو جاوے تو یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ دوگے

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ اَللّٰهُ

کہ ارادہ کرتے ہو رضامندی اللہ کی کا پس یہ لوگ وہی ہیں دگنا کرنے والے اللہ
جس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہوگے تو ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے پاس بڑھاتے رہیں گے اللہ ہی

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ

وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو پھر رزق دیا تم کو پھر مارے گا تم کو پھر جلاوے گا تم کو کیا ہے
وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو جلائے گا کیا

مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

شریکوں تمہارے میں سے کوئی کہ کرے اس میں سے کچھ پاکی ہے اس کو اور بہت بلند ہے
تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے وہ ان کے شرک سے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي

اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں پھیل گیا فساد بیچ جنگل کے اور دریا کے سبب اس چیز کے کہ کمایا ہے ہاتھوں
پاک اور برتر ہے خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی

النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

لوگوں کے نے تو کہ چکھاوے ان کو بعض اس چیز کا کہ کرتے ہیں تو کہ وہ پھر آویں
ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھاوے تاکہ وہ باز آجاویں

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ اولم یروا ان اللہ الخ یا تو یہ کہا جائے کہ گذشتہ کلام میں جو ان مشرکوں کی ناامیدی کا جذبہ بیان کیا گیا اب اس کا علاج ہے اور یا یہ کہ یہاں سے ابطال شرک کی ایک اور دلیل بیان فرماتے ہیں، دلیل ہو تو مطلب یہ ہے کہ مشرکوں کو تسلیم ہے کہ روزی کا گھٹانا بڑھانا خدا ہی کا کام ہے اور ظاہر ہے کہ جو روزی کا گھٹانے بڑھانے والا ہو وہی عبادت کے لائق ہے اور علاج کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ جب تنگی اور فراخی سب اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہے تو ہر حالت میں توجہ اسی کی جانب ہونی چاہئے فراخ دستی ہو تو شکر کرنا چاہئے اور اترانا اور حقداروں کے حق کو مارنا نہ چاہئے اور تنگدستی ہو تو صبر کرنا چاہئے اور اسی کے فضل و کرم کا امیدوار رہنا چاہئے اگر آدمی دونوں حالتوں کو اسی خدائے واحد کی جانب سے یقین کریگا تو مصیبت کے وقت ناامیدی کی بیماری اس میں نہیں رہے گی ۱۲

۵۲ قولہ فآت ذا القربی الخ یعنی جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ رزق میں فراخی اور تنگی سب اسی خدائے واحد کی جانب سے ہے تو اس سے یہ بھی نکلا کہ بخل کرنا بری چیز ہے کیونکہ ایسا کرنے سے تقدیر سے زیادہ نہیں ہو سکتا تو جب یہ بات ہے تو بخل بالکل بے سود ہے تو اے اسلام و ایمان کو اختیار کرنے والو امور خیر میں خرچ کرنے سے بخل نہ کرو اور قرابت دار کو اس کا حق دیا کرو ایسے ہی مسکین اور مسافر کو بھی یہ ان لوگوں کیلئے جو رضائے مولیٰ کے طلبگار ہیں بہتر ہے کیونکہ جو لوگ اس کی رضا کے طالب نہیں ہیں ان کا امور خیر میں خرچ کرنا بھی کچھ کامیابی کا ذریعہ نہیں ہے، اس لئے کہ رضائے مولیٰ کی غرض کے سوا کسی اور غرض سے مال کا خرچ کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہی نہیں ۱۲

۵۳ قولہ وما آتیتم من زکوٰۃ الخ یہاں سے اس مال کی فضیلت بیان کرتے ہیں جو خاص خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے صرف کیا جاتا ہے مثلاً زکوٰۃ صدقہ خیرات وغیرہ۔ فرماتے ہیں کہ ایسا مال حق تعالیٰ کے نزدیک بڑھتا رہتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک چھوہارا جو خلوص کے ساتھ اللہ کے راستہ میں دیا جاتا ہے تو وہ بڑھتے بڑھتے خدا تعالیٰ کے پاس کوہ احد کے برابر ہو جاتا ہے ۱۲

ع ۱۳

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

کہہ سیر کرو بیچ زمین کے ۔ پس دیکھو کہ کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو

آپ فرما دیجئے کہ ملک میں چلو پھرو۔ پھر دیکھو کہ جو لوگ پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام

مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۞ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

پہلے اس سے تھے بہت ان کے شریک لانے والے پس سیدھا کر منہ اپنا واسطے دین

کیسا ہوا ان میں اکثر مشرک ہی تھے سو تم اپنا رخ اس دین راست کی طرف

الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ

درست کے پہلے اس سے کہ آوے ان کے پاس وہ دن کہ نہیں پھر جانا اس کو اللہ کی طرف سے اس دن

رکھو قبل اس کے کہ ایسا دن آجاوے جس کے واسطے پھر خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا اس دن سب لوگ

يَّصَّدَّعُوْنَ ۞ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

متفرق ہوں گے جو کوئی کفر کرے گا پس اوپر اس کے ہے کفر اس کا اور جو کوئی نیکی کرے

جدا جدا ہو جاویں گے جو شخص کفر کر رہا ہے اس پر تو اس کا کفر پڑے گا اور جو نیک عمل کر رہا ہے

فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۞ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پس واسطے جان اپنی کے جگہ کرتے ہیں تو کہ بدلہ دیوے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے

سو یہ لوگ اپنے لئے سامان کر رہے ہیں جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۞ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

اچھے فضل اپنے سے تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا کافروں کو اور نشانیوں اس کی سے

اپنے فضل سے جزا دیگا جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے واقعی اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے

اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ

ہے یہ کہ بھیجتا ہے باؤں کو خوش خبری دینے والیاں اور تو کہ چکھاوے تم کو مہربانی اپنی سے اور تو کہ جاری ہوویں

کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش خبری دیتی ہیں اور تاکہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاوے اور تاکہ کشتیاں

الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞

کشتیاں ساتھ حکم اس کے کے اور تو کہ ڈھونڈو فضل اس کے سے اور تو کہ تم شکر کرو

اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ

اور البتہ تحقیق بھیجے ہیں ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبر طرف قوم ان کی کے پس آئے ان کے پاس

اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر ان کی قوموں کے پاس بھیجے اور وہ ان کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا

ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس بدلہ لیا ہم نے ان لوگوں سے کہ گناہ کرتے تھے اور تھا لازم

دلائل لے کر آئے سو ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جو مرتکب جرائم ہوئے تھے اور اہل ایمان کا

عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ

اوپر ہمارے مدد دینا ایمان والوں کا اللہ وہ شخص ہے کہ بھیجتا ہے باؤں کو پس اٹھاتی ہیں

غالب کرنا ہمارے ذمہ تھا اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو

توضیح الکلام ۵۱ قولہ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ اَنْ یُّرْسِلَ الخ یعنی خدا تعالیٰ اتنا کریم و رحیم ہے کہ انسان باوجودیکہ اپنی بدکاریوں سے باز نہیں آتے پھر بھی حق تعالیٰ اس عالم کے نظام کو درہم برہم نہیں کرتا، بلکہ ہوائیں چلاتا ہے جس میں کئی فائدے ہیں۔ پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ اس کے چلنے سے انسان کے دل کو فرحت ہوتی ہے اور بارش سے پہلے جو سرد ہوا چلتی ہے تو گویا مینھ کا مژدہ لاتی ہے، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہواؤں کی وجہ سے انسان زندہ رہکر دنیا میں اسکی رحمت اور نعمت کے مزے لیتا ہے اور ان ہی سے پھل پھول کھیتی باڑی تیار ہوتی ہے یہی ہیں جو زمین سے تعفنات کو دور کرتی ہیں یہ دونوں فائدہ تو خشکی میں حاصل ہیں ۱۲ ۵۲ قولہ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ۔ یہ فائدے ہوا کے وہ ہیں جو دریا سے تعلق رکھتے ہیں یہ بھی دو ہیں پہلا یہ ہے کہ ہوا سے دریا میں کشتیاں چلتی ہیں اور دوسرا یہ کہ تم دریائی سفروں کی وجہ سے روزی کی تلاش کرتے ہو مثلاً مچھلی کا شکار کرتے ہو ۱۲ ۵۳ قولہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ یہاں سے سلسلہ نبوت کو کس لطف کے ساتھ ثابت فرمایا کہ جس طرح نظام عالم جسمانی درست رکھنے کے لئے ہوائیں ہم چلاتے ہیں اسی طرح روحانی نظام عالم ٹھیک رکھنے کے لئے اپنے فضل سے انبیاء بھیجے ہیں اور یہ سلسلہ پہلے ہی سے جاری ہے کچھ آپ کو نیا نبی نہیں بھیجا ہے اور جب ان انبیاء کی قوموں نے ان کے پیش کئے ہوئے معجزوں اور دلیلوں کو نہ مانا اس سے ہم نے انتقام لیا اور ایمان والوں کو غلبہ اور فتح دی ایسے ہی ان مکہ کے کافروں سے بھی انتقام لیا جاویگا خواہ دنیا میں خواہ بعد موت، یہ مضمون بطور جملہ معترضہ کے تسلی خاطر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا تھا اس کے بعد پھر ان ہی ہواؤں کے فائدہ کی تفصیل ہے ۱۲

۵۴ قولہ اَللّٰهُ الَّذِيْ الخ فرماتے ہیں کہ ایک دوسری نعمت بھی اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے جس پر جسمانی عالم کا نظام منحصر ہے وہ کیا کہ مینھ برساتا ہے اس طرح کہ ہوائیں بادل اٹھاتی ہیں اور وہ بادل کبھی تو ان ہواؤں کے چلنے سے پہلے بخارات اٹھ کر بادل بنے ہوئے ہیں اور کبھی وہ بخارات ان ہی ہواؤں سے اونچے ہو کر بادل بن جاتے ہیں۔ پہلی صورت میں تو ان بادلوں کو اٹھاتی ہیں جو اس وقت موجود ہوتے ہیں اور دوسری صورت میں ان کو جو آئندہ موجود ہو جائیں گے ۱۲

سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى

بادلوں کو پس پھیلاتا ہے اُس کو بیچ آسمان کے جس طرح چاہتا ہے اور کرتا ہے اُس کو تہ بتہ پس دیکھتا ہے تو
اُٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اُس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تم مینہ کو

الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ

مینہ کو نکلتا ہے درمیان اس کے سے پس جب پہونچاتا ہے اُس کو جس کو چاہتا ہے
دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے

عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ

بندوں اپنے سے ناگہاں وہ خوش وقت ہو جاتے ہیں اور تحقیق تھے پہلے اس سے کہ
پہونچا دیتا ہے تو بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ قبل اس کے کہ

يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ○ فَانْظُرْ إِلَى آثَارِ رَحْمَتِ

اُتارا جاوے اوپر ان کے پہلے اس سے البتہ نااُمید ہونے والے پس دیکھ طرف نشانیوں رحمت
ان کے خوش ہونے سے پہلے ان پر برسے ناامید تھے سو رحمت الٰہی کے آثار دیکھو

اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ

خدا کی کے کیونکر زندہ کرتا ہے زمین کو پیچھے موت اس کی کے تحقیق وہی ہے البتہ زندہ کرتا مُردوں کو
کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اُس کے مُردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کرتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا

اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور اگر بھیجیں ہم ایک باد پس دیکھیں اُس کو زرد ہوئی
اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور اگر ہم ان پر اور ہوا چلائیں پھر یہ لوگ کھیتی کو زرد ہوا دیکھیں

لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ○ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَ

البتہ ہو جاویں پیچھے اس کے کفر کرنے والے پس تحقیق تو نہیں سُناتا مُردوں کو اور
تو یہ اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں سو آپ مُردوں کو نہیں سُنا سکتے اور

لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ○ وَمَا أَنْتَ بِهَادِ

نہیں سُناتا بہروں کو پکارنا جس وقت کہ پھر جاتے ہیں پیٹھ پھیر کر اور نہیں تو راہ دکھانے والا
بہروں کو آواز نہیں سُنا سکتے جب کہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور آپ اندھوں کو

الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ

اندھوں کو گمراہی ان کی سے نہیں سُناتا تو مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھ نشانیوں ہماری کے پس وہ
ان کی بے راہی سے راہ پر نہیں لا سکتے آپ تو بس ان کو سُنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں پھر وہ

مُسْلِمُونَ ○ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ

مطیع ہو جاتے ہیں اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو ناتوانی سے پھر کی
مانتے ہیں اللہ ایسا ہے جس نے تم کو ناتوانی کی حالت میں بنایا پھر

مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَ

پیچھے ناتوانی کے قوت پھر کی پیچھے قوت کے ناتوانی اور
ناتوانی کے بعد توانائی عطا کی پھر توانائی کے بعد ضعف اور

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ لا تسمع الموتٰی الخ یہاں تک توحید ونبوت ومعاد کے مسائل کو بڑی پختہ دلیلوں سے ایسا ثابت کر دیا کہ کوئی تھوڑی سی عقل بھی رکھتا ہو تو سمجھ لے اور بیوقوف آدمی ان کی وضاحت کسی سے سُن کر مان لے مگر کفار ازلی بد قسمت تھے وہ کب ماننے والے تھے جب اس پر بھی نہ مانے تب ان کی نسبت یہ بھی صادق آیا کہ اُنکو انسانی زندگی کا کوئی حصہ ہی ملا ہوا نہیں بلکہ مُردہ ہیں اور نہ اُن کے حواس صحیح ہیں، بلکہ اندھے بہرے بھی ہیں اس سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیدی کہ اگر یہ لوگ نہ مانیں تو آپ کا قصور کیا ہے یہ تو مُردے ہیں اور بہرے اور بہرے ہونے کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔ اگر سامنے آتے تو بہروں کی طرح اُن کو اشارہ سے سمجھا سکتے تھے ان میں یہ بھی نہیں ہو سکتا اور پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے مراد یہ ہے کہ انھوں نے قصد کر لیا کہ ہم ہرگز نہیں مانیں گے آپ تو اُن کو سُنایئے جن میں ایمان لانے کا مادہ اور صلاحیت ہے اور یہ لوگ مُردوں اور اندھوں بہروں کی مانند ہیں ان سے ایمان کی توقع نہ رکھئے اور کوئی غم نہ کیجئے ۱۲

۵۲ قولہ اللہ الذی الخ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے تم کو ضعف یعنی آب و گِل سے پیدا کیا یا نیستی سے ہست کیا یا ضعف سے مراد لڑکپن ہے پھر ضعف کے بعد قوت عطا فرمائی یعنی وجود یا جسم یا جوانی پھر جوانی کے بعد ضعف بوڑھاپا پیدا کیا، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ ہر فعل کی مصلحت کو جانتا ہے اور بڑی قدرت والا ہے جو چاہے کرے تو اے انسان جب تیری ابتدا بھی ضعف ہے اور انتہا بھی ضعف پھر اُس قادر قیوم کے سامنے سرکشی اور بغاوت کس بوتے پر ہے ۱۲

ع ۵ / ۱۳ / ۸

نکات الکلام۔ ۵۰ قولہ اللہ الذی الخ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے شروع کیا تاکہ یہ بتلا دیں کہ یہ کام جس کا ہے وہ اللہ رب ہے نہ کہ تمہارا خیالی معبود، پھر یرسل الریح کو مقدم کیا کہ مینہ سے پہلے ہم کیسی ہوائیں چلاتے ہیں پھر وہ ہوائیں بدلیاں اُٹھا لاتی ہیں پھر اُس کو آسمان پر برابر بنا کر کس طرح پھیلاتے ہیں آگے کیف یشاء فرمایا کہ جس طرح [illegible] ہی کیا کرتے ہیں ۱۲

شَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۝ وَيَوْمَ

بڑھاپا پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور وہ ہے جاننے والا صاحب قدرت اور جس دن

بڑھاپا کیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ جاننے والا قدرت رکھنے والا ہے اور جس روز

تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ

قائم ہوگی قیامت قسم کھاویں گے گنہگار کہ نہیں رہے تھے سوائے ایک ساعت کے

قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھا بیٹھیں گے کہ وہ لوگ (یعنی ہم عالم برزخ میں) ایک ساعت سے زیادہ نہیں رہے

كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَ

اسی طرح تھے پھیرے جاتے اور کہیں گے وہ لوگ کہ دیے گئے ہیں علم اور

اسی طرح یہ لوگ الٹے چلا کرتے تھے اور جن لوگوں کو علم اور

الْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا

ایمان تحقیق دعدے پر رہے تھے تم بیچ کتاب اللہ کے دن زندہ کرنے تک پس یہ ہے

ایمان عطا ہوا ہے وہ کہیں گے کہ تم تو نوشتۂ خداوندی کے موافق قیامت کے دن تک رہے ہو سو

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ

دن زندہ کرنے کا ولیکن تم تھے نہیں جانتے پس اس دن نہ نفع دے گا

قیامت کا دن یہی ہے ولیکن تم یقین نہ کرتے تھے غرض اس دن ظالموں کو

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَلَقَدْ

ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے ہیں عذر ان کا اور نہ وہ توبہ قبول کیے جاویں گے اور البتہ تحقیق

ان کا عذر کرنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے خدا کی خفگی کا تدارک چاہا جاوے گا اور ہم نے

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِن

بیان کیا ہم نے واسطے لوگوں کے بیچ اس قرآن کے ہر ایک مثال کے اور اگر

لوگوں کے واسطے اس قرآن میں ہر طرح کے عمدہ مضامین بیان کیے ہیں اور اگر

جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا

لاوے تو ان کے پاس کوئی نشانی البتہ کہیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں تم مگر

آپ ان کے پاس کوئی نشانی لے آویں تب بھی یہ لوگ جو کہ کافر ہیں یہی کہیں گے کہ تم سب نرے

مُبْطِلُونَ ۝ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا

جھوٹے اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر دلوں ان لوگوں کے کہ نہیں

اہل باطل ہو جو لوگ یقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر یوں ہی مہر

يَعْلَمُونَ ۝ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ

جانتے پس صبر کر تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے اور نہ سبک کریں تجھ کو

کر دیتا ہے سو آپ صبر کیجیے بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ بدیقین لوگ آپ کو

سورۃ لقمٰن مکیۃ وھی اربع وثلثون آیۃ واربع رکوعات | الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝ | ع ۶

سورۂ لقمان مکہ میں نازل ہوئی | وہ لوگ کہ نہیں یقین لاتے / بے برداشت نہ کرنے پاویں | اور اسمیں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الخ یعنی جس طرح دنیا میں ان کی غلط پنداری کو اہل علم انبیاء علیہم السلام یا اُن کے نائب ظاہر کرکے راہ حق بتلانے کی کوشش کرتے تھے لیکن یہ اس سچ کو جھوٹ جانتے تھے اسی طرح دار آخرت میں اصلی بات بتلا دیں گے کہ تم اسی قدر مدت دنیا میں رہے ہو کہ جتنی مدت تک خدا تعالیٰ کے دفتر میں ٹھہرنا تمہارے لئے لکھا ہوا تھا۔ اور مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ میں بعض مفسروں کے نزدیک عالم برزخ میں ٹھہرنا مراد ہے دونوں صورتوں میں اہل علم کا یہ جواب ہے کہ بعث کے دن تک لوح محفوظ کی لکھی ہوئی مدت کے مطابق ٹھہرے رہے کیونکہ اُس وقت تک گو سارے کافر نہیں لیکن بہت سے کافر رہیں گے اور اگر برزخ کا قیام مراد ہے تو اسکے صحیح ہونے میں تو شک ہی نہیں کیونکہ تمام کفار اُس قدر زمانہ تک وہاں رہیں گے کہ جب تک بعث کے پہلے پہلے رہنا مقدر ہے اور یہ جھوٹ ان کا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ قیامت کے دن وہ یہ جھوٹ بولیں گے کہ وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ۔ خدائے رب کی قسم ہم مشرک نہ تھے ۵۲ قولہ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا الخ جب بعث کا مضمون بیان کر چکے تو اب کس لطف کے ساتھ مضمون رسالت پر کلام کو تمام کرتے ہیں اس کلام میں مسئلہ رسالت کے بارہ میں دو باتیں ارشاد فرمائیں ایک تو اس کتاب کی عمدگی اور خوبی ظاہر فرماتے ہیں جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کا دستور العمل بنا کر دی گئی اور اُس میں خوبی کا ہونا تھا بھی ضرور ورنہ کون کہتا کہ یہ خدا کا کلام ہے کلام خود بتلا دیا کرتا ہے کہ میں کس متکلم سے نکل کر آیا ہوں، اور وہ خوبی اس کلام میں کیا ہے یہ کہ اس میں ایسے مضامین ہیں جو اپنی بلاغت اور کمال کے باعث اس کو چاہتے ہیں کہ یہ کلام اس بات کا مدعی ہو کہ کوئی نفع کی بات ایسی نہیں جو مجھ میں نہ ہو اور کوئی ضرر کی بات ایسی نہیں جو مجھ میں نہ ہو یعنی ـــــ اچھی بات کا اس میں حکم اور ہر بری بات سے اس میں ممانعت ہے۔ اور پھر کلام اس قدر کھلا کھلا کہ ذرہ برابر اینچ پیچ اس میں نہیں بلکہ جتا دل کی مانند روشن مضمون والا کہ انسانی طبائع کو اُس کے سمجھنے میں ذرا بھی اشکال نہ ہو ۱۲ اور دوسری بات معجزات کے بارہ میں یہ ارشاد فرمائی کہ ان کفار مکہ کا انکار بقیہ آئندہ

ع ۷ / ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۙ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ

اَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہلجاوے ساتھ تمہارے اور پھیلائے بیچ اس کے ہر طرح کے

زمین میں پہاڑ ڈال رکھے ہیں کہ وہ تم کو لیکر ڈانواڈول نہ ہونے لگے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا رکھے

دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

جانور اور اُتارا ہم نے آسمان سے پانی پس اُگائے ہم نے بیچ اس کے ہر قسم کے جوڑے

ہیں اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس زمین میں ہر طرح کے عمدہ اقسام

كَرِيْمٍ ۝ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِىْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ

نفیس سے یہ ہے پیدائش خدا کی پس دکھلاؤ مجھ کو کیا پیدا کیا ہے ان لوگوں نے جو سوائے

اُگائے یہ تو اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں اب تم مجھ کو دکھاؤ کہ اس کے سوا جو ہیں انھوں نے کیا کیا چیزیں

دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ

اس کے ہیں بلکہ ظالم لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں اور البتہ تحقیق دی ہم نے لقمان کو

پیدا کیں بلکہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں اور ہم نے لقمان کو

الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ

حکمت یہ کہ شکر کرو واسطے اللہ کے اور جو کوئی شکر کرتا ہے پس سوائے اس کے نہیں کہ شکر کرتا ہے واسطے فائدے جان اپنی کے اور

دانشمندی عطا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور

مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ

جو کوئی کفر کرتا ہے پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا اور جس وقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ

جو ناشکری کریگا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز خوبیوں والا ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو

يَعِظُهٗ يٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ وَ

نصیحت کرتا تھا اس کو اے چھوٹے بیٹے میرے مت شریک لا ساتھ اللہ کے تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا اور

نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے اور

وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ

حکم کیا ہم نے انسان کو بیچ ماں باپ اس کے کے اٹھاتی ہے اس کو ماں اس کی سستی سے اوپر سستی کے اور

ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور

فِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِىْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَىَّ الْمَصِيْرُ ۝

دودھ چھڑانا اس کا بیچ دو برس کے یہ کہ شکر کرو واسطے میرے اور واسطے ماں باپ اپنے کے طرف میری ہے پھر آنا

دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گذاری کیا کر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ

اور اگر شدت کریں تجھ سے اوپر اس کے کہ شریک لا ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اس کے کچھ علم

اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھیرا جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو

فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ؗ وَّاتَّبِعْ

پس مت کہا مان ان دونوں کا اور صحبت رکھ ان سے بیچ دنیا کے اچھی طرح اور پیروی کر

تو ان کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنا اور اسی کی

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ الخ حضرت لقمٰن کی نصیحتیں یہود میں زیادہ تر مشہور تھیں اہل عرب جب کسی معاملہ میں یہود کی طرف رجوع کرتے تھے تو ان ہی کی نصیحتیں بطور ضرب المثل بیان کی جاتی تھیں اہل اسلام نے بھی چاہا کہ ان کی نصیحت معلوم کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائیں ۱۲ معالم

۵۲ قولہ وَاِنْ جَاهَدٰكَ الخ مفسرین نے اس کے نزول کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو اُن کی ماں نے قسم کھائی کہ نہ تو میں دھوپ سے اُٹھوں گی اور نہ کھانا کھاؤں گی جب تک کہ سعد اسلام کو ترک نہ کرے اُس نے یہ سمجھا تھا کہ ماں کی اطاعت مسلمانوں کے ہاں بھی فرض ہے تو یہ ضرور اس ترکیب سے معاذ اللہ مرتد ہو جائے لیکن سعد نے کہا کہ میں تو اب ہرگز کافر نہ ہونگا اس حالت میں اُس پر تین دن گذر گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر لگی تب یہ آیت اُتری ۱۲ الخ کہ اس کہنے میں ماں کی اطاعت نہ کرنا ۱۲

ع ۱۱ | ۱۰ | ۱

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ الخ یہ صاحب حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے اور باعورا کے بیٹے تھے ان کی عمر ایک ہزار برس کی ہوئی ان کی نبوت میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہی ہے کہ نبی نہیں تھے البتہ خدا تعالیٰ کے ایک مقبول بندہ تھے اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم و دانش اور کار آمد فراست عطا کی گئی تھی ان کی رائے ایسی صحیح اور ٹھیک ہوتی تھی کہ آسمانی وحی کے مطابق پڑتی تھی اُنھوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ پایا پہلے مفتی تھے کہ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی حکمت سے مسائل شرعیہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے اور بنی اسرائیل کے قاضی بھی یہ ہی تھے لیکن جب حضرت داؤد علیہ السلام نبی ہو گئے اُس وقت فتویٰ دینا موقوف کر دیا کیونکہ نبی کی موجودگی میں کسی دوسرے کو فتویٰ دینا درست نہیں اس لئے کہ ولی کبھی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا اور نبی جو کچھ کہتا ہے وہ سراسر حق ہوتا ہے کیونکہ اُس کا کلام وحی آسمانی کے خلاف نہیں ہوتا۔ مقاتل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ حضرت ایوبؑ کے خالہ زاد بھائی تھے اور اُس میں بعض کا قول یہ ہے کہ آپ سیاہ فام غلام تھے لیکن

بقیہ آئندہ

سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

راہ اس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے طرف میری پھر طرف میری ہے پھر آنا تمہارا پس خبر دوں گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے

راہ چلنا جو میری طرف رجوع ہو پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے پھر میں تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم

تَعْمَلُونَ ۝ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ

تم کرتے اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ چھوٹی چیز اگر ہوئی برابر ایک دانہ

کرتے تھے بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر

خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ

رائی کے پس ہو بیچ پتھر کے یا بیچ آسمانوں کے یا بیچ زمین کے لے آتا ہے

ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اس کو اللہ تعالیٰ

بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ

اس کو اللہ تحقیق اللہ باریک دیکھنے والا خبردار ہے اے چھوٹے بیٹے میرے قائم کر نماز کو اور حکم کر

حاضر کر دے گا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بیں باخبر ہے بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی

بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ

ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ پہونچے تجھ کو تحقیق

نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر یہ

ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ

یہ بڑے کاموں میں سے ہے اور مت موڑ گالوں اپنے کو لوگوں سے اور مت چل

ہمت کے کاموں میں سے ہے اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اور زمین پر

فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَ

بیچ زمین کے اترا کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہر تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو اور

اترا کر مت چل بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے اور

اقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ

بیچ کی راہ لے بیچ چال اپنی کے اور نرم کر آواز اپنی کو تحقیق بہت ناپسندیدہ

اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر بے شک

الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا

آواز البتہ آواز گدھے کی ہے کیا نہیں دیکھا تم نے یہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے تمہارے جو کچھ

آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ کیا تم لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو تمہارے کام میں

فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً

بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور پورا کیا اوپر تمہارے نعمتوں اپنی ظاہر

لگا رکھا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری

وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا

اور باطن کی کو اور بعض لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ جھگڑا کرتا ہے بیچ خدا کے بغیر علم کے اور بغیر

کر رکھی ہیں اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدون واقفیت اور بدون دلیل اور بدون کسی

بقیہ صفحہ ۵۷۵ مدارک میں بیان کیا ہے کہ آپ درزی کا پیشہ کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ بڑھئی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ واقدی و مدارک ۱۲ اور معالم میں ہے کہ بجز عکرمہ رضی اللہ عنہ کے اور کسی مفسر نے حضرت لقمان کو نبی نہیں کہا اور بعض مرفوع حدیثوں سے اُن کا نبی نہ ہونا ثابت ہے ۱۲ نوادر للترمذی صفحہ ہذا

خواص الکلام۔ ۵۱ قولہ یٰبُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ سے خَبِیْرٌ تک اگر کوئی شخص بھاگ گیا ہو تو اس آیت کو لکھ کر چرخہ میں باندھ کر ساٹھ مرتبہ ہر روز چالیس دن تک الٹا گھما دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس آیت کی برکت سے وہ شخص جلد واپس آ جائیگا ۱۲ اعمال۔ نیز اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو چاہئے کہ اول ایک سو انیس بار یا حفیظ پڑھے اور پھر ایک سو انیس بار اس آیت کو یَاْتِ بِھَا اللہُ تک پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ وہ کھوئی ہوئی چیز ضرور مل جائے گی مگر شمار میں کمی زیادتی نہ ہونے پاوے ۱۲ از حمائل

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ ظَاھِرَۃً الخ ظاہری نعمتیں تو وہ ہیں جو حواس سے ادراک کی جاتی ہیں اور باطنی وہ جو عقل سے ادراک کی جاتی ہیں اور نعمتوں سے بھی وہ نعمتیں مراد ہیں جو آسمان اور زمین کے مسخر کرنے پر مرتب ہوتی ہیں پس اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس آیت کے مخاطب صرف مسلمان ہی ہوں۔ ہاتھ پاؤں تندرستی وغیرہ ظاہری نعمتیں ہیں جو حواس سے محسوس ہیں اور انسانوں کے اندر جو باطنی قوتیں ہیں کہ حواس سے محسوس نہیں ہوتیں وہ باطنی نعمتیں ہیں ۱۲ اور مفسرین نے نعمت ظاہرہ اور باطنہ کے اور معانی بھی بیان کئے ہیں مثلاً نعمت ظاہرہ سے مراد ایمان اسلام اُس کا غلبہ اور قرآن اور اتباع پیغمبر اور تخفیف احکام اور حسن صورت اور رزق اور اخلاق اور نعمت باطنہ سے ایمان و معرفت اور اعتقاد اور شفاعت اور حب رسول اور حسن سیرت وغیرہ مراد لیا ہے ۱۲ ۵۳ قولہ وَمِنَ النَّاسِ الخ یہاں سے یہ بتلاتے ہیں کہ دنیا میں ایسے بھی ہیں کہ جو اپنی کوڑھ مغزی کے باعث خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کی بابت دلائل کو پس پشت ڈال کر انبیاء علیہم السلام اور اُن کے نائبوں سے جھگڑا کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے انبیاء اور ملائکہ وزیر ہیں اور بعض عناصر کو اُس کا معین اور وزیر بقیہ آئندہ

ع ۲ ۸ ۱۱

هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے کہ پیروی کرو اس چیز کی کہ اتاری ہے اللہ نے

روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کا اتباع کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے

قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ

کہتے ہیں بلکہ پیروی کریں گے اس چیز کی کہ پایا ہے ہم نے اوپر اس کے باپوں اپنوں کو کیا اگرچہ ہو شیطان

تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم اس کا اتباع کریں گے جس پر اپنے بڑوں کو پایا ہے کیا اگر شیطان

يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى

بلاتا ان کو طرف عذاب دوزخ کی اور جو کوئی مطیع کرے منہ اپنا طرف

ان کے بڑوں کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو تب بھی اور جو شخص اپنا رخ اللہ کی طرف

اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى

خدا کی اور وہ نیکی کرنے والا ہے پس تحقیق محکم پکڑا اس نے کڑا مضبوط اور طرف

جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا اور اخیر

اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا

اللہ کی ہے پچھاڑی سب کام کی اور جو کوئی کافر ہووے پس نہ غم میں ڈالے تجھ کو کفر اس کا طرف ہماری ہے

سب کاموں کا اللہ ہی کی طرف پہنچے گا۔ اور جو شخص کفر کرے سو آپ کیلئے اس کا کفر باعث غم نہ ہونا چاہیئے ان سب کو ہمارے ہی پاس

مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

پھر آنا ان کا پس خبر دیں گے ہم ان کو ساتھ اس چیز کے کہ کیا انھوں نے تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو

لوٹنا ہے سو ہم جتلا دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَلَئِنْ

فائدہ دینگے ہم ان کو تھوڑا پھر بے بس کریں گے ہم ان کو طرف عذاب گاڑھے کی اور اگر

ہم ان کو چند روزہ عیش دیے ہوئے ہیں پھر ان کو کشاں کشاں ایک سخت عذاب کی طرف لے آویں گے اور اگر

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

سوال کرے تو ان سے کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو البتہ کہیں گے اللہ نے کہہ

آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے آپ کہیئے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے

کہ الحمد للہ بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے

وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَلَوْ اَنَّ مَا فِى

اور زمین کے ہے تحقیق اللہ وہی ہے بے پروا تعریف کیا گیا اور اگر ہو یہ کہ جو کچھ بیچ

سب اللہ ہی کا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز سب خوبیوں والا ہے اور جتنے درخت

الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ

زمین کے ہے درختوں سے قلمیں اور دریا ہو سیاہی اس کی پیچھے اس کے ہوں سات

زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اس کے علاوہ سات سمندر

بقیہ ص ۵۷۶ کنے ہیں یہ سب اُس بالا اور برتر ذات کو دنیا کی بادشاہوں پر قیاس کر لیتے ہیں اور بعض روایات کے مطابق اس آیت کا نزول اُبی ابن خلف اور امیہ بن خلف اور نضر بن حارث اور اس کے مثل سرکش کافروں کو بتلایا ہے جو محض تعصب کی بنا پر جھگڑے کیا کرتے تھے ۱۲ کذا فی المعالم

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ یَدْعُوْھُمْ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ الخ مطلب یہ ہے کہ ایسے معاندہیں کہ باوجود اس کے کہ انکو دلیل کی طرف بلایا جاتا ہے مگر پھر بھی بلا دلیل بلکہ خلاف دلیل محض گمراہ باپ دادوں کی راہ پر چلتے ہیں یہ حالت تو گمراہوں کی ہوئی ۱۲ ۵۲ قولہ وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْھَہٗ اِلَی اللّٰہِ الخ اللہ تعالیٰ کی طرف رخ جھکانے سے مراد عقائد اور اعمال میں فرمانبرداری اختیار کرنا ہے یعنی اسلام اور توحید کو ماننا ۱۲ ۵۳ قولہ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ الخ یہاں سے یہ بات بتلاتا ہے کہ اس کی قدرت وکبریائی کا حال تو معلوم ہوگیا اب اس کے علم اور دوسری صفات اور شانوں کا حال سنو کہ دنیا بھر کے تمام درختوں کے قلم بنائے جائیں اور سات سمندروں کی سیاہی بنا کر اس کے اوصاف اور شانیں اور معلومات لکھی جاویں تو وہ کم ہو جاویں گے مگر وہ کلمات کہ جن سے اس کے معلومات اور شانوں کو تعبیر کیا جاوے کبھی کم نہ ہوں گے ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۳ قولہ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ الخ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے امتحاناً طور روح کا سوال کیا گیا اور آیت وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ الخ نازل ہو چکی تھی تو یہود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور بولے کہ اے محمد اس سے تم نے ہم کو مراد لیا ہے یا اپنی قوم کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب مراد ہیں کیونکہ سب ہی کو تھوڑا سا علم ملا ہے یہ سنکر یہود نے کہا کہ واہ تم خود قرآن میں پڑھتے ہو کہ ہم کو توریت ملی ہے اور اس میں ہر چیز کا بیان ہے تو پھر بھلا ہمارا علم کیونکر قلیل ہو سکتا ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک یہ ٹھیک ہے کہ توریت ہر چیز کی تبیان ہے لیکن علم الٰہی کے مقابلہ میں تمہارا علم بہر حال قلیل ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲

اَبۡحُرٍ مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝ مَا خَلۡقُكُمۡ

دریا ۔ تمام ہوویں کی باتیں اللہ کی تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا نہیں بنانا تمہارا

اور ہو جاویں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بیشک خداتعالیٰ زبردست حکمت والا ہے تم سب کو پیدا کرنا

وَلَا بَعۡثُكُمۡ اِلَّا كَنَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ ۝ اَلَمۡ تَرَ

اور نہ جلانا تمہارا مگر مانند ایک جان کی تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے کیا نہ دیکھا تو نے

اور زندہ کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا سب کچھ دیکھتا ہے اے مخاطب کیا

اَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ

یہ کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور حکم اپنے میں لگا رکھا ہے

تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے

الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجۡرِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا

سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک وقت مقرر تک اور یہ کہ اللہ ساتھ اس چیز کے

سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ ہر ایک مقرر وقت تک چلتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے

تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ

کہ کرتے ہو تم خبردار ہے یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے حق ثابت اور یہ کہ جو کچھ پکارتے ہیں

سب عملوں کی پوری خبر رکھتا ہے یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ ہی ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں کی اللہ کے سوا یہ لوگ

مِنۡ دُوۡنِهِ الۡبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ۝ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ

سوائے اس کے نابود ہو جانے والا ہے اور یہ کہ اللہ وہ ہے بلند مرتبہ بزرگ ع کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ

عبادت کر رہے ہیں بالکل ہی لچر ہیں اور اللہ ہی عالیشان اور بڑا ہے اے مخاطب کیا تجھ کو

الۡـفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمۡ مِّنۡ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ

کشتیاں چلتی ہیں بیچ دریا کے ساتھ نعمتوں اللہ کے تو کہ دکھلاوے تم کو نشانیوں اپنی سے تحقیق بیچ

(دلیل توحید کی) معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی نشانیاں دکھلائے اس میں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۝ وَاِذَا غَشِيَهُمۡ مَّوۡجٌ كَالظُّلَلِ

اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ہر صبر کرنیوالے شکر کرنے والے کے اور جب ڈھانکتی ہے ان کو موج مانند سائبانوں کے

نشانیاں ہیں ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو صابر و شاکر ہو اور جب ان لوگوں کو موجیں سائبانوں کی طرح گھیر لیتی ہیں

دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَـهُ الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰٮهُمۡ اِلَى الۡبَـرِّ فَمِنۡهُمۡ

پکارتے ہیں اللہ کو خالص کر کر واسطے اس کے دین کو یعنی عبادت کو پس جب نجات دیتا ہے ان کو طرف جنگل کی پس بعض ان میں سے

تو وہ خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں۔ پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے سو بعضے تو ان میں

مُّقۡتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجۡحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوۡرٍ ۝ يٰۤاَيُّهَا

بیچ کی راہ پر رہتے ہیں اور نہیں انکار کرتا ساتھ نشانیوں ہماری کے مگر ہر ایک عہد توڑنے والا کفر کرنے والا اے

اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کے بس وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جو بدعہد اور ناشکر ہیں اے

النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ وَاخۡشَوۡا يَوۡمًا لَّا يَجۡزِىۡ وَالِدٌ عَنۡ وَّلَدِهٖ وَ

لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کفایت کرے گا باپ بیٹے اپنے سے اور

لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ مطالبہ ادا کر سکے گا اور

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ عزیز حکیم ۱۲ کیونکہ وہ قدرت میں بھی کامل ہے اور علم میں بھی اور یہ دونوں صفتیں بلکہ چونکہ تمام صفات اور افعال سے متعلق ہیں شاید اس لئے بعد عموم کے اُن کو خصوصاً بیان فرمادیا اور اُس کمال صفت قدرت کی ایک فرع بعث بھی ہے جس کو بدفہم دشوار سمجھ رہے ہیں حالانکہ وہ ایسا قادر ہے ۱۲ ۵۲ قولہ العلی الکبیر ۱۲ اس لئے یہ سب تصرفات اُس کے ساتھ خاص ہیں البتہ اگر دوسرے موجودات باطل اور ہالک اور ممکن نہ ہوتے بلکہ نعوذ باللہ کوئی اور بھی واجب الوجود ہوتا تو پھر یہ تصرفات حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص نہ ہوتے چنانچہ ظاہر ہے پس حق تعالیٰ کا خاص کر واجب الوجود اور عالی اور کبیر ہونا یہ سب تصرفات اُس کے لئے مخصوص ہونے کی دلیل لمی ہے اسی لئے اس پر با داخل کیگئی کہ بان اللہ الخ فرمایا اور ان تصرفات کا اس خداتعالیٰ کے ساتھ خاص ہونا دلیل انی ہے اس بات کی کہ یہ سب کمالات اس کے ساتھ خاص ہیں ۱۲ و سا دیگر آیات سے اسی استدلال کا مقصود مقام ہونا ظاہر ہے تو اب یہ شبہ نہ رہا کہ اوپر تو اثبات توحید افعال کی وجہ سے ہے اور اس آیت میں اثبات افعال توحید کی وجہ سے ہے اصل یہ ہے کہ پہلا اثبات فی الذہن ہے اور دوسرا فی الخارج یعنی پہلا اثبات دلیل انی ہے اور دوسرا لمی ۱۲ ۵۳ قولہ صبار شکور الخ اس سے مراد مومن ہے کہ صبر و شکر میں کامل ہونا اسی کی صفت ہے نیز یہ بات ہے کہ صبر و شکر سے مدبر عالم یاد آتا ہے اور یاد آوری کے بغیر استدلال نہیں ہو سکتا اس لئے یہ دونوں وصف یہاں لانا نہایت مناسب ہوا خاص کر کشتی کی حالت کے اعتبار سے کہ موجوں کا اٹھنا محل صبر ہے اور سلامت کنارہ پر جا لگنا محل شکر ہے پس جو لوگ ان سب واقعات میں فکر کرتے رہتے ہیں اس استدلال کی توفیق اُن ہی کو ہوتی ہے ۱۲ خواص الکلام۔ ۵۵ قولہ الم تر ان الفلک سے شکور تک طوفان دریا کے واسطے سات پرچوں پر لکھ کر دریا میں مشرق کی جانب یکے بعد دیگرے ایک ایک کر کے ڈال دیا جاوے ۱۲ اعمال

لَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

نہ کوئی اولاد کفایت کرنے والی ہے باپ اپنے سے کچھ تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہے پس نہ

نہ کوئی بیٹا ہی ہے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ ادا کر دے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے سو

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَقفہ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ اِنَّ

فریب دے تم کو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تم کو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا تحقیق

تم کو دنیوی زندگانی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈالے بیشک

اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي

اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ بیچ

اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینھ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ

الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ

پیٹوں ماں کے ہے اور نہیں جانتا کوئی جی کیا کما دے گا کل کو اور نہیں جانتا

رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں

نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

کوئی جی کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے

جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سجدہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

کلماتہا ۳۷۴ — حروفہا ۱۵۷۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمّٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَمْ

۵۲ اتارنا اس کتاب کا نہیں شک بیچ اس کے کہ پروردگار عالموں کی طرف سے ہے کیا

الم یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اس میں کچھ شبہ نہیں رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہے اس نے بلکہ وہ حق ہے پروردگار تیرے کی طرف سے تو کہ ڈرا دے تو اس قوم کو کہ نہ

پیغمبر نے یہ اپنے دل سے بنا لیا ہے بلکہ یہ سچی کتاب ہے آپ کے رب کی طرف سے تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس

اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ اَللّٰهُ الَّذِيْ

آیا ان کے پاس کوئی ڈرانے والا پہلے تجھ سے تو کہ وہ راہ پاویں ۵۳ اللہ ہے جس نے

آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ لوگ راہ پر آجاویں اللہ ہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے بیچ چھ دن کے پھر

آسمان اور زمین کو اور اس مخلوق کو جو ان دونوں کے درمیان میں ہے چھ روز میں پیدا کیا پھر

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ الخ ایکبار حارث ابن عمرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا کہ اے محمد تم قیامت قیامت بہت کیا کرتے ہو مجھے بتاؤ کہ وہ قیامت کب آئیگی اور میں نے زمین میں تخم ریزی کی ہے یہ بتلاؤ کہ بارش کب ہوگی اور میری عورت حاملہ ہے یہ بتلاؤ کہ اس کے لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی اور یہ بتاؤ کہ میں کل کو کیا کیا کام کروں گا اور بتاؤ کہ میں کس زمین میں جا کر مروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ علم غیب ہے ان پانچوں باتوں کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ۱۲ ۵۲ قولہ الٓمّٓ تنزیل الخ وہ کفار قریش جو مکہ میں رہتے تھے ان گرد و نواح کے دیہاتی قصباتی آدمیوں سے جو مکہ میں آکر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت کچھ پوچھے گئے تھے اور تصدیق و تحقیق کی غرض سے پوچھا کرتے تھے کہ اصل بات معلوم ہو جائے۔ یہ کہا کرتے تھے کہ کچھ بھی نہیں بس ایک کتاب ہے جسے محمد اپنی طرف سے بنا لائے ہیں اور اسکو کلام الٰہی اور آسمانی وحی کہکر لوگوں کو سناتے اور بہکاتے ہیں اس پر یہ آیات نازل ہوگئیں ۱۲ معالم

ع ۴ ۱۳

فضائل الکلام۔ ۵۲ قولہ الٓمّٓ الخ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک کو رات کے وقت پڑھے اس کو شب قدر کے عمل کی برابر ثواب ملے ۱۲ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے اور فرمایا کہ جس گھر میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے اسمیں تین دن تک شیطان نہیں آتا اور حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ سورۂ سجدہ مانع ہے عذاب قبر سے ۱۲ مدارک

ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ الٓمّٓ تنزیل الخ پہلی سورت میں توحید اور معاد کے مضامین تھے اس سورت کے شروع میں قرآن کے حق ہونے کو ثابت کرتے ہیں اور رسالت توحید اور معاد کے ساتھ بڑا تعلق رکھتی ہے ۱۲ ۵۳ قولہ اَللّٰہُ الَّذِیْ الخ اور رسالت کو ثابت کیا تھا اس آیت میں توحید کو ثابت کرتے ہیں اور اس کے ثابت ہو جانے سے معاد بھی ثابت ہو جائے گی اس لحاظ سے دونوں کو باہم مناسبت ہو گئی ۱۲

خواص الکلام۔ سورۂ الم سجدہ۔ بخار اور درد سر تمام یا نصف اور مرگی کے لئے لکھ کر باندھی جائے ۱۲

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ

قرار پکڑا اوپر عرش کے نہیں واسطے تمہارے سوائے اس کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا

تخت پر قائم ہوا بدون اس کے نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ سفارش کرنے والا

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ

کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کے پھر

سو کیا تم سمجھتے نہیں ہو وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر امر کی تدبیر کرتا ہے پھر

يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○

چڑھ جاتا ہے طرف اس کی وہ کام بیچ ایک دن کے کہ ہے قدر اس کی ہزار برس ان برسوں سے کہ گنتے ہو تم

ہر امر اسی کے حضور میں پہونچ جاوے گا ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہاری شمار کے موافق ایک ہزار برس کی ہوگی

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ الَّذِيْۤ

یہ ہے جاننے والا غیب کا اور حاضر کا غالب مہربان

وہی ہے جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا زبردست رحمت والا جس نے

اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ○

اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا ہے اس کو اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے

جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ

پھر کی اولاد اس کی خلاصہ پانی حقیر سے پھر تندرست کیا اس کو اور

پھر اس کی نسل کو خلاصہ اخلاط یعنی ایک بے قدر پانی سے بنایا۔ پھر اس کے اعضا درست کیے اور

نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

پھونکا بیچ اس کے روح اپنی سے اور کیا واسطے تمہارے سننا اور دیکھنا اور

اس میں اپنی روح پھونکی اور تم کو کان اور آنکھیں اور

الْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي

دل تھوڑا سا شکر کرتے ہو اور کہا انہوں نے کیا جب کھوئے جاویں گے ہم بیچ

دل دیے تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو (یعنی نہیں کرتے) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود

الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ

زمین کے کیا ہونگے ہم بیچ پیدائش نئی کے بلکہ وہ ساتھ ملاقات رب اپنے کے

ہو گئے تو کیا ہم پھر نئے جنم میں آویں گے بلکہ وہ لوگ اپنے رب سے ملنے کے

كٰفِرُوْنَ ○ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ

کافر ہیں کہہ قبض کرے گا تم کو فرشتہ موت کا وہ جو مقرر کیا گیا ہے ساتھ تمہارے

منکر ہیں آپ فرما دیجئے کہ تمہاری جان موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے جو تم پر متعین ہے

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا

پھر طرف رب اپنے کی پھیرے جاؤ گے اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت گنہگار نیچے ڈالے ہوں گے

پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے اور اگر آپ دیکھیں تو عجب حال دیکھیں جبکہ یہ مجرم لوگ اپنے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ اَلْفَ سَنَةٍ الخ یہ آخرت کے بے شمار ایام میں سے پہلے دن یعنی قیامت کے روز کی مقدار ہے کہ تمہارے ایک ہزار برس کے برابر وہ دن ہوگا لیکن اس دن کی مقدار میں قرآن شریف کا بیان مختلف ہے کہ یہاں ایک ہزار برس اور سورۂ معارج میں پچاس ہزار برس بیان فرمائی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں وہ دن بہت سختی کا ہوگا اور یہ سختی اور وحشت ہر شخص کے اعتبار سے الگ ہوگی کیونکہ جس درجہ کا آدمی کا جرم ہوگا اسی درجہ کی سختی ہوگی اور قاعدہ ہے کہ جس درجہ کی مصیبت ہوا کرتی ہے اسی درجہ کی درازی دن میں معلوم ہوا کرتی ہے، تو وہ دن تو حقیقت میں معمولی ہوگا لیکن کفار کو پچاس ہزار برس کا معلوم ہوگا اور گنہگار مسلمانوں کو ہزار برس کی برابر اور نیک لوگوں کو ایک فرض نماز کے وقت کی برابر جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے اس اعتبار سے اس کی مقدار میں اختلاف بیانی ہے کہ بعض لوگوں کے لحاظ سے پچاس ہزار برس فرمایا اور بعض کے لحاظ سے ہزار برس اور بعض کے لحاظ سے حدیث صحیح میں ایک فرض نماز کا وقت آیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی عدد معین مراد نہ ہو بلکہ محض کثرت ۱۲

۵۲ قولہ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الخ چونکہ پہلے آخرت اور عالم امر کا ذکر آیا تھا اسکے لحاظ سے تو یہاں عٰلِمُ الْغَيْبِ اپنی صفت بیان کی کیونکہ آخرت اور عالم امر ہماری آنکھوں سے غائب ہے اور چونکہ پہلے دنیا اور خلق کا ذکر آچکا ہے اس کے لحاظ سے یہاں عٰلِمُ الشَّهَادَةِ اپنی صفت بیان کی اس وجہ سے کہ یہ دونوں چیزیں (دنیا اور خلق) محسوس ہیں اور آگے پھر دو صفتیں عزیز اور رحیم ایسی بیان فرمائیں کہ دونوں عالموں میں ان کی حاجت ہے ۱۲

ع ۱۱ ‏ ۱۴

۵۳ قولہ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ الخ اب چونکہ پہلے خدا تعالیٰ کی طرف لوٹنے کا تذکرہ بھی آیا تھا اس لئے یہاں سے اس لوٹنے کے وقت کچھ حال بیان فرماتے ہیں آگے ترجمہ دیکھو ۱۲ ع۵ خواص الکلام۔ قولہ اَلَّذِيْۤ اَحْسَنَ سے تَشْكُرُوْنَ تک جب بچہ کو پیدا ہوئے سترہ دن گذر جائیں تو ان آیتوں کو شیشہ میں لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر دو حصے کرے ایک حصہ اس بچہ کے کھانے کی چیز میں ملا دے اور ایک حصہ بوتل میں رکھ چھوڑے اور سات روز تک اس میں سے بچہ کو پلاویں اور اس کے

Scanned by CamScanner

رءوسهم عند ربهم ط ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل

سر اپنا نزدیک رب اپنے کے — اے رب ہمارے دیکھا ہم نے اور سنا ہم نے پس پھیر ہم کو کہ عمل کریں

رب کے سامنے سر جھکائے ہوں گے کہ اے ہمارے رب بس ہماری آنکھیں اور کان کھل گئے سو ہم کو پھر بھیج دیجے ہم

صالحا انا موقنون ○ ولو شئنا لاتينا كل نفس هدىها

اچھے تحقیق ہم یقین لانے والے ہیں — اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر ایک جی کو ہدایت اس کی

نیک کام کیا کریں گے ہم کو پورا یقین آگیا — اور اگر ہم کو منظور ہوتا تو ہم ہر شخص کو اس کا رستہ عطا فرماتے

ولكن حق القول مني لاملئن جهنم من الجنة والناس

ولیکن ثابت ہوئی بات میری طرف سے کہ البتہ بھروں گا میں دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے

ولیکن میری یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات اور انسان دونوں سے ضرور

اجمعين ○ فذوقوا بما نسيتم لقاء يومكم هذا ج انا

اکٹھے — پس چکھو بسبب اس کے کہ بھول گئے تھے تم ملاقات اس دن اپنے کی تحقیق ہم

بھروں گا — تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھول رہے تھے ہم نے

نسينكم وذوقوا عذاب الخلد بما كنتم تعملون ○ انما

بھول گئے تم کو اور چکھو عذاب ہمیشہ کا بسبب اس کے کہ تھے تم کرتے — سوائے اسکے نہیں کہ

تم کو بھلا دیا اور اپنے اعمال کی بدولت ابدی عذاب کا مزہ چکھو — بس

يؤمن بايتنا الذين اذا ذكروا بها خروا سجدا وسبحوا

ایمان لاتے ہیں ساتھ نشانیوں ہماری کے وہ لوگ کہ جب یاد دلائی جاتی ہیں ان کو گر پڑتے ہیں سجدہ میں اور پاکی بیان کرتے ہیں

ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح

بحمد ربهم وهم لا يستكبرون ○ تتجافى جنوبهم عن

ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور وہ نہیں تکبر کرتے — دور ہوتی ہیں کروٹیں ان کی

و تحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے — ان کے پہلو خوابگاہوں سے

المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ز ومما رزقنهم

بچھونوں سے پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو ڈر سے اور طمع سے اور اس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے ان کو

علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے

ينفقون ○ فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين

خرچ کرتے ہیں — پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپائی گئی ہے واسطے ان کے ٹھنڈک آنکھوں سے

خرچ کرتے ہیں — سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے

جزاء بما كانوا يعملون ○ افمن كان مؤمنا كمن كان

بدلہ اس چیز کا کہ تھے کرتے — کیا پس جو شخص کہ ہو ایمان والا مانند اس شخص کی ہے کہ ہو

یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے — تو جو شخص مومن ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو جاوے گا جو

فاسقا ط لا يستون ○ اما الذين امنوا وعملوا الصلحت

نافرمان نہیں برابر ہوتے — ہے پر جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے

بے حکم ہو وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے — جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے

توضیح الکلام. ۵۱ قولہ انما یؤمن بایتنا الخ یعنی جو بدنصیب کیا ایمان لاویں گے آیات خداوندی پر ایمان لانا تو ازلی نیک بختوں کا کام ہے اور ان ازلی نیک بختوں کے عادات یہ ہیں کہ جب ان کو آیات الٰہی سنا کر سمجھایا جاتا ہے تو خوف الٰہی کے مارے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اس کی تسبیح و تحمید پڑھتے ہیں یعنی سبحان اللہ و بحمدہ کہتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے نہ تو کسی آدمی کے مقابلہ میں تکبر سے پیش آتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے احکام کے مقابلہ میں ۱۲ ۵۲ قولہ تتجافی جنوبھم الخ اس سے مراد تہجد کی نماز ہے جس کو وہ حضرات اپنے بستروں اور خوابگاہوں سے اٹھ کر پڑھتے ہیں اور اسمیں خوف اور امید کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں یعنی دعا کرتے ہیں ۵۳ قولہ انما الذین امنوا الخ یہاں ان دونوں گروہوں کے برابر نہ ہونے کی توضیح فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان سے مشرف ہو کر نیک کار ہوئے ان کے واسطے جنت ٹھکانا ہے جو اس کا اصلی مقام ان کی مہمانی میں دیا جائے گا اور فساق و فجار کا ٹھکانا دوزخ ہے ۱۲ نزول الکلام. ۵۲ قولہ تتجافی جنوبھم الخ بعض انصار رضی اللہ عنہم کے مکان مسجد نبوی سے کچھ فاصلہ پر تھے تو وہ نماز مغرب سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو واپس نہ جاتے تھے بلکہ نماز عشا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گذارنے کے شوق میں مسجد ہی کے اندر ٹھیرے رہتے تھے اس وقت ان کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ وقف غفران لباب

اور کہا کہ اے علی میری بھال تمھاری بھال سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہے یہ سنکر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چپ رہ تو میری برابری کا دعوےٰ کرے اس وقت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تصدیق میں یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول ربط الکلام. ۵۲ قولہ تتجافی جنوبھم الخ
یہاں سے ان حضرات دیانتداروں کی بعض علامات بیان فرماتے ہیں کہ جن کو بعث اور جزا کے دن پر پورا یقین ہے ۱۲

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

پس واسطے ان کے بہشتیں ہیں رہنے کی مہمانی بہ سبب اس کے کہ تھے کرتے اور اما پر جو لوگ کہ
سو ان کے رہنے کا ٹھکانا جنتیں ہیں جو ان کے اعمال کے بدلے میں بطور ان کی مہمانی کے ہیں اور جو لوگ

فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ

فاسق ہیں پس جگہ رہنے ان کے کی آگ ہے جب ارادہ کریں یہ کہ نکلیں اس میں سے
بے حکم تھے سو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے وہ لوگ جب اس سے باہر نکلنا چاہیں گے

اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ

پھیرے جاویں گے بیچ اس کے اور کہا جاوے گا ان کو چکھو عذاب آگ کا جو تھے تم
تو پھر اسی میں دھکیل دیے جاویں گے اور ان کو کہا جاوے گا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ

ساتھ اس کے جھٹلاتے اور البتہ چکھاویں گے ہم ان کو عذاب نزدیک سے سوائے
جھٹلایا کرتے تھے اور ہم ان کو قریب کا (یعنی دنیا میں آنے والا) عذاب بھی اس

الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

عذاب بڑے کے تو کہ وہ پھر آویں اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھ
بڑے عذاب سے پہلے چکھاویں گے تاکہ یہ لوگ باز آویں اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ (ع)

ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے پھر منہ پھیر لیا اُن سے تحقیق ہم گنہگاروں سے بدلہ لینے والے ہیں
اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جاویں پھر وہ ان سے اعراض کرے ہم ایسے مجرموں سے بدلہ لیں گے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَ

اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب پس مت رہ تو بیچ شک کے ملاقات اس کی سے اور
اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی سو آپ اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور

جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً

کیا ہم نے اس کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے اور کیے ہم نے ان میں سے پیشوا
ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لئے موجب ہدایت بنایا تھا اور ہم نے ان میں جب کہ انھوں نے

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّ

کہ تھے ہدایت کرتے ساتھ حکم ہمارے کے جب صبر کیا انھوں نے اور تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے یقین لاتے تحقیق
صبر کیا بہت سے پیشوا بنا دیے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے بیشک

رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

پروردگار تیرا وہی فیصل کرے گا درمیان اُن کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اس کے اختلاف کرتے
آپ کا رب قیامت کے روز ان سب کے آپس میں فیصلہ ان امور میں کر دے گا جن میں یہ باہم اختلاف کرتے تھے

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ

کیا نہیں راہ دکھائی واسطے ان کے اس بات نے کہ کتنے ہلاک کیے ہیں ہم نے پہلے ان سے قرنوں سے کہ چلتے ہیں
کیا ان کو یہ امر موجب رہنمائی نہیں ہوا کہ ہم ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ

توضیح الکلام - ۵۱ قولہ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ الخ مطلب یہ ہے کہ ہم ان کفار مکہ کو قیامت کے بڑے عذاب سے پہلے کچھ تھوڑا سا عذاب دنیا میں ضرور دیں گے تاکہ یہ لوگ کچھ مار کھا کر سنبھل جائیں اور اپنی شرارت سے باز آکر ہماری طرف رجوع کریں چنانچہ قحط سالی کی سخت مصیبت میں سات برس تک یہ کفار مبتلا رہے اور بھوک کے مارے مُردار تک کھانے کی نوبت آگئی ۱۲ مدارک

۵۲ قولہ وَمَنْ اَظْلَمُ الخ یعنی ایسے شخص کے مستحق عذاب ہونے میں کیا شبہ ہے لہٰذا ایسے مجرم سے خدا تعالیٰ ضرور بدلہ لے گا کہ جس کو اسکی آیتوں سے سمجھایا جاتا ہو پھر وہ اس سے منہ پھیرے ۱۲

۵۳ قولہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا الخ مطلب یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو قطعاً آسمانی کتاب توریت ملی تھی اس لئے تم اے محمدؐ شک میں نہ رہنا بلکہ اس کو یقینی بات جانو اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کا وصال ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے جا ملے اے محمدؐ تم اس بات میں ذرہ برابر شک نہ کرو یا یہ مطلب ہے کہ حضرت موسیٰؑ سے جو ملاقات آپ کی اے محمدؐ شب معراج میں ہوئی تھی اُس ملاقات میں کوئی شک و شبہ نہ لاؤ بلکہ اُس وقت تمہاری یقیناً موسیٰؑ ہی سے ملاقات ہوئی تھی یا یہ مطلب کہ جس طرح حضرت موسیٰؑ کو توریت دی گئی ہے ایسے ہی تم کو قرآن مجید عطا کیا گیا ہے اس میں ذرہ برابر شک نہ کرو ۱۲ مدارک وغیرہ

۵۴ قولہ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الخ یعنی ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ذات یا توریت کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما بنایا اور بنی اسرائیل میں انبیا اور سلاطین اور علمائے حق نما پیدا کیے جو ہمارے حکم کے موافق حکم کرتے تھے اور یہ فضیلت انکو اسلئے حاصل ہوئی کہ وہ ہمارے حکم پر جان سے مال سے ترک خواہشات اور تحمل مصائب وغیرہ سے صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے تھے لہٰذا تم کو بھی اے اُمت محمدیہ ایسا ہی پیرو ہونا چاہیے اور تم میں ایسے ہی مجتہد علماء خدا کو یاد دلانیوالے اولیاء صاحب عدل و انصاف پیدا ہوں گے اسی طرح اس کلام میں بنی اسرائیل کو تنبیہ فرما دیا کہ جب ہم نے تمکو ایسی ایسی فضیلت عطا فرمائی ہے اور یہ احسانات ہمنے تم پر کیے ہیں تو تم بھی ہمارے حکم پر چلو یعنی قرآن شریف اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

فِیْ مَسٰکِنِہِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ۝ اَوَ

بیچ گھروں ان کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں کیا پس نہیں سنتے کیا

آتے جاتے ہیں اس میں صاف نشانیاں ہیں کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں کیا

لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِہٖ

نہیں دیکھا انہوں نے کہ ہم چلاتے ہیں پانی طرف زمین خالی یعنی بنجر کی پس نکالتے ہیں ساتھ اس کے

انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم خشک افتادہ زمین کی طرف پانی پہنچاتے ہیں پھر اسی کے ذریعے

زَرْعًا تَاْکُلُ مِنْہُ اَنْعَامُہُمْ وَاَنْفُسُہُمْ ؕ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ۝ وَ

کھیتی کھاتے ہیں اس میں سے جانور ان کے اور آپ وہ کیا پس نہیں دیکھتے اور

کھیتی پیدا کرتے ہیں جس سے ان کے مواشی اور وہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا دیکھتے نہیں ہیں اور

یَقُوْلُوْنَ مَتٰی ہٰذَا الْفَتْحُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ یَوْمَ

کہتے ہیں کب ہوگی یہ فتح اگر ہو تم سچے کہہ دن

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا آپ فرما دیجئے کہ

الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِیْمَانُہُمْ وَلَا ہُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝

فتح کے نہیں فائدہ دے گا ان کو جو کافر ہوئے ایمان ان کا اور نہ وہ ڈھیل دیے جاویں گے

اس فیصلہ کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور ان کو مہلت بھی نہ ملے گی

فَاَعْرِضْ عَنْہُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّہُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝ ع

پس منہ پھیر لے ان سے اور منتظر رہ تحقیق وہ بھی منتظر ہیں

سو ان کی باتوں کا خیال نہ کیجئے اور آپ منتظر رہیے یہ بھی منتظر ہیں

سورۃ الاحزاب مدنیۃ وہی ثلث وسبعون آیۃ وتسع رکوعات	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	آیاتہا ٧٣ رکوعاتہا ٩
سورۂ احزاب مدنی ہے اس میں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں	تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ؕ

اے نبی ڈرا کر اللہ سے اور مت کہا مان کافروں کا اور منافقوں کا

اے نبی اللہ سے ڈرتے رہئے اور کافروں کا اور منافقوں کا کہنا نہ مانئے

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝ لا وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ مِنْ

تحقیق اللہ ہے جاننے والا حکمت والا اور پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیری

بیشک اللہ تعالیٰ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے اور آپ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپ پر وحی

رَّبِّکَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ لا وَّتَوَکَّلْ عَلَی

رب تیرے سے تحقیق اللہ ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار اور توکل کر اوپر

کیا جاتا ہے اس پر چلئے تم لوگوں کے سب اعمال کی اللہ تعالیٰ پوری خبر رکھتا ہے اور آپ اللہ پر بھروسہ

اللّٰہِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ

اللہ کے اور کفایت ہے اللہ کارساز نہیں کیے اللہ نے واسطے کسی شخص کے

رکھئے اور اللہ کافی کارساز ہے اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینہ میں

نزول الکلام ١٥ قولہ ویقولون الخ ایک روز مسلمانوں نے کہا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ہم کو مشرکوں پر فتح اور غلبہ نصیب مرحمت فرمانے گا اور جلد ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ جس میں ہم کو عیش و آرام حاصل ہوگا اُس پر مشرک لوگ بولے کہ اچھا یہ بھی تو بتلاؤ کہ فتح ہوگی کب اُس پر یہ آیت اُتری ١٢ لباب

السلطان

١٥ قولہ یایہا النبی الخ جنگ اُحد کے بعد ابو سفیان اور عکرمہ ابن ابو جہل اور ابو الاعور اسلمی مدینہ میں آئے اور عبداللہ ابن اُبی کے مکان پر قیام کیا اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے امن لے کر بات چیت کی اور بولے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم ہمارے لات و منات بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دو اور یہ کہو کہ یہ بُت قیامت کے دن کام آدیں گے اور ضرور شفاعت کریں گے۔

ع ٨ ١٦

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس لغو کلام سے سخت صدمہ ہوا اُس پر منافق لوگ بولے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اشراف عرب کا قول رد نہ کیجئے اسی میں آئندہ کی بہبودی ہے، یہ بیہودہ کلام سُنکر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو حاضر مجلس نبوی تھے غصہ میں بیتاب ہو کر ان کو قتل کرنا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی ١٢ لباب و مدارک ١٥ قولہ ما جعل اللہ الخ ابو معمر یعنی حمید بن معمر ہذلی اپنی قوم میں بڑا فہیم و عقیل اور کثیر الحفظ تھا کہ جو کچھ ایکبار سُنتا اُس کو یاد کر لیتا تھا یہ کہا کرتا تھا کہ میرے سینہ میں دو دل ہیں ہر ایک میں عقل کا مادہ ہے جتنا محمد سمجھتے ہیں اس سے زیادہ تو میں اپنے دونوں دلوں میں ہر ایک سے سمجھ لیتا ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ١٢ لباب النقول اور ایک روایت یہ ہے کہ جنگ بدر میں جب منجملہ کفار کے یہ بھی بھاگا تو ایک جوتا اس کے ہاتھ میں تھا اور ایک پاؤں میں ابو سفیان ملا تو ہنسا اور کہا کہ اے ابو معمر کیا حال ہے اُس نے گھبرا کر جواب دیا کہ شکست ہوگئی اُس نے پوچھا کہ ایک جوتا ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں ہونے کا کیا سبب ہے تب یہ شرمایا اور کہا میں تو اتنی گھبراہٹ میں سمجھ رہا تھا کہ دونوں جوتے پاؤں ہی میں ہیں ایک بار نماز میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا تو منافق لوگوں نے طعن کیا اور مسلمانوں سے کہا کہ تمہارے پیغمبر کے دو دل ہیں ایک تو خدا تعالیٰ کی طرف رہتا ہے اور دوسرا تمہارے ساتھ مشغول ہے اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ١٢ لباب و خازن

قلبين في جوفه وما جعل ازواجكم الّٰئي تظهرون منهن

دو دل بیچ پیٹ اس کے کے اور نہیں کیا بیبیوں تمہاری کو جن کو ماں کہہ بیٹھو ان سے

دو دل نہیں بنائے اور تمہاری ان بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو

امهتكم وما جعل ادعياءكم ابناءكم ذلكم قولكم

مائیں تمہاری اور نہیں کیا لے پالکوں تمہارے کو بیٹے تمہارے یہ بات کہنا تمہارا

تمہاری ماں نہیں بنا دیا اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا (سچ مچ کا) بیٹا نہیں بنا دیا یہ صرف تمہارے منہ سے کہنے کی

بافواهكم والله يقول الحق وهو يهدي السبيل ۝

ساتھ منہوں تمہارے کے اور اللہ کہتا ہے سچ اور وہ دکھاتا ہے راہ

بات ہے اور اللہ حق بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ بتلاتا ہے

ادعوهم لابائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا

پکارو ان کو منسوب کر کر طرف باپوں ان کے کی وہ بہت انصاف ہے نزدیک اللہ کے پس اگر نہ جانو تم

تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو

اباءهم فاخوانكم في الدين ومواليكم وليس عليكم

باپوں ان کے کو پس بھائی تمہارے ہیں بیچ دین کے اور چیلے تمہارے ہیں اور نہیں اوپر تمہارے

نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں اور تم کو اس میں

جناح فيما اخطاتم به ولكن ما تعمدت قلوبكم و

گناہ بیچ اس چیز کے کہ خطا کرو تم ساتھ اس کے اور لیکن جو قصد کر کر کریں دل تمہارے اور

جو بھول چوک ہو جاوے تو اس سے تم پر کچھ گناہ نہ ہوگا لیکن ہاں دل سے ارادہ کر کے کرو اور

كان الله غفورا رحيما ۝ النبي اولى بالمؤمنين من

ہے اللہ بخشنے والا مہربان نبی بہت شفقت کرنے والا ہے مسلمانوں پر

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے نبی مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی

انفسهم وازواجه امهتهم واولوا الارحام بعضهم اولى

جانوں ان کی سے اور بیبیاں اس کی مائیں ہیں تمہاری اور قرابت والے بعضے ان کے نزدیک تر ہیں

زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار کتاب اللہ میں

ببعض في كتب الله من المؤمنين والمهجرين الا ان

بعضوں سے بیچ کتاب اللہ کے ایمان والوں سے اور ہجرت کرنے والوں سے مگر یہ کہ

ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ

تفعلوا الى اوليئكم معروفا كان ذلك في الكتب

کرو طرف دوستوں اپنے کی احسان ہے یہ بیچ کتاب کے

تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے یہ بات لوح محفوظ میں

مسطورا ۝ واذ اخذنا من النبين ميثاقهم ومنك و

لکھا ہوا اور جس وقت کہ لیا ہم نے نبیوں سے عہد ان کا اور تجھ سے اور

لکھی جا چکی تھی اور جب کہ ہم نے تمام پیغمبروں سے ان کا اقرار لیا اور آپ سے بھی اور

خواص الکلام بسورۂ احزاب

لڑکیوں کے پیغام کثرت آنے کے لئے اس کو ہرن کی جھلی یا کاغذ پر لکھ کر ایک ڈبہ میں بند کر کے گھر میں رکھدے، اور جو شخص اس سورت کو خواب میں دیکھے وہ اپنے اہل کا مداح اور عمر دراز ہو اور اپنے دوست پر بڑا فخر کرنے والا ہو ۱۲ اعمال

ورؤیا صغیر۔ نزول الکلام۔

ف قولہ وما جعل ازواجکم الخ کوئی مرد اپنی بیوی سے اس طرح کہدے کہ تیری پشت میرے لئے میری ماں کی پشت کی جگہ ہے اس کا نام ظہار ہے زمانہ جاہلیت میں یہ طلاق تھی اور یوں کہتے تھے کہ ایسا کہنے سے عورت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اسکی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ف قولہ ادعوھم الخ حضرت زید ابن حارثہ اصل میں عربی الاصل تھے جو اپنی ننہال قبیلہ بنی معن میں گئے ہوئے تھے کہ وہاں لوٹ مار ہوئی اور یہ گرفتار ہو کر سوق عکاظ میں بیچے گئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے برادر زادے حکیم بن حزام کو ایک ہوشیار غلام خریدنے کو کہہ رکھا تھا چنانچہ وہ ان کو خرید لائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ غلام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید کو آزاد کر کے بیٹا جیسا سمجھا اور باپ کی طرح ان کی تربیت فرمائی اس پر لوگ ان کو زید ابن محمد کہنے لگے اس کے بعد جب ان کی مطلقہ بی بی حضرت زینبؓ سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا تو منافقوں نے طعن کیا کہ بہو سے نکاح کر لیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ کذا فی الدر المنثور و الترمذی

توضیح الکلام۔ ف قولہ وما جعل ادعیاءکم الخ یعنی جسکو تم خوشی میں بیٹا کہہ لیتے ہو وہ درحقیقت تمہارے بیٹے نہیں بن جاتے جس طرح وہ عقد کی بات بیوی کو ماں نہیں کر دیتی یا جس طرح ایک آدمی کے سینہ میں دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی خوشی کی بات کہ کسی کو منہ بولا بیٹا بنا لو حقیقت میں اس کو بیٹا نہیں بنا دیتی یہ سب تمہارے کہنے کی باتیں ہیں ۱۲ **ف** قولہ ادعوھم لاٰبائھم الخ اس میں تیسری بات کی بابت سیدھا رستہ بتلا دیا کہ ان کو ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارو اور اگر ان کے باپوں کا علم نہ ہو تو بھائی یا مولیٰ فلاں کہکر پکارو یعنی اس کے آقا کا نام لیکر پکارو نظائر اور موالات کی تفسیر میں بہت تفصیل ہو سکتی ہے مگر بوجہ تطویل کے خوف کے ترک کی جاتی ہے ۱۲

مِنْ نُّوحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا

نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ بیٹے مریم کے سے اور لیا ہم نے

نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی اور ہم نے

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ لِّيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَ

ان سے عہد گاڑھا تو کہ سوال کرے سچوں کو راستی ان کی سے اور

ان سے خوب عہد لیا تاکہ ان سچوں سے ان کے سچ کی تحقیقات کرے اور

اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

تیار کیا ہے واسطے کافروں کے عذاب درد دینے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو

کافروں کیلئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو اللہ کا

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے جس وقت کہ آیا تمہارے اوپر لشکر پس بھیجی ہم نے اوپر ان کے باد

انعام اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی

وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِذْ

اور لشکر کہ نہ دیکھا تھا تم نے اس کو اور ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا جس وقت

اور ایسی فوج بھیجی جو تم کو دکھائی نہ دیتی تھی اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتے تھے جبکہ

جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ

کہ آئے تم پر اوپر تمہارے سے اور نیچے تمہارے سے اور جس وقت کہ کج ہو گئیں نظریں

وہ لوگ تم پر آ چڑھے تھے اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی اور جبکہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ

اور پہنچ گئے دل حلق کو اور گمان کرتے تھے تم ساتھ اللہ کے طرح طرح کے گمان اس جگہ

اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے اس موقع پر

ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

آزمائے گئے ایمان والے اور ہلائے گئے ہلایا جانا سخت اور جس وقت کہ کہتے تھے منافق

مسلمانوں کا امتحان کیا گیا اور سخت زلزلہ میں ڈالے گئے اور جبکہ منافقین اور وہ لوگ جن کے

وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

اور وہ لوگ کہ بیچ دلوں ان کے کے بیماری ہے نہیں وعدہ کیا تھا ہم کو اللہ نے اور رسول اس کے نے مگر فریب دینے کو

دلوں میں مرض ہے یوں کہہ رہے تھے کہ ہم سے تو اللہ نے اور اس کے رسول نے محض دھوکہ ہی کا وعدہ کر رکھا ہے

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ

اور جس وقت کہا ایک طائفہ نے ان میں سے اے لوگو مدینے کے نہیں جگہ رہنے کی واسطے تمہارے پس پھر جاؤ

اور جبکہ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے یثرب کے لوگو تمہارے لئے ٹھہرنے کا موقع نہیں سو لوٹ چلو

وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۭۛ وَ

اور اذن مانگتا تھا ایک فرقہ ان میں سے پیغمبر سے کہتے ہیں کہ تحقیق گھر ہمارے خالی ہیں اور

اور بعض لوگ ان میں نبی سے اجازت مانگتے تھے کہتے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ

ع ۱۷ ۸

نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الخ ہجرت کے چوتھے سال کفار قریش کا ایک لشکر عظیم دس ہزار حبشی و بنی کنانہ اہل تہامہ لیکر جن کا حاکم ابوسفیان تھا اور غطفان دس ہزار نجدی لے کر جن پر عیینہ بن حصین افسر تھا اور ہوازن اور یہود بنی قریظہ و بنی نضیر مدینہ پر چڑھ آئے یہ دیکھ کر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی اُس وقت مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی الغرض ایک مہینہ تک دور ہی دور سے تیراندازی ہوتی رہی آخرکار اللہ تعالیٰ کا آسمانی لشکر مدد کو آپہونچا اور کافروں پر ایک سخت آندھی بھی جس سے آگیں بجھ گئیں تمام خیمے اکھڑ گئے گھوڑے بدک کر بھاگ گئے اور تمام کافر پشیمان ہوکر شکست کھائے ہوئے بھاگ پڑے اُس پر یہ آیات اُتریں ۱۲ مدارک اور لباب النقول فی اسباب النزول میں اس کے متعلق بہت روایات لکھی ہیں جن کا اس جگہ لکھنا باعث تطویل ہے ۱۲ **۵۲** قولہ وَاِذْ یَقُوْلُ الخ اس خندق کے کھودنے میں خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی شریک تھے ایک پتھر نمودار ہوا اس پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کدال ماری جس سے وہ شق ہوگیا اور اُس سے ایسی چمک نکلی کہ جس سے شہر کے دونوں کنارے روشن ہوگئے رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز تکبیر بلند کی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی اللہ اکبر کہا پھر پتھر شق ہوا اور وہی روشنی نمودار ہوئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم و نیز صحابہ رض نے پھر تکبیر کہی اور تیسری ضرب ماری چنانچہ پھر چمک نکلی اور سب نے اللہ اکبر کہا اس کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول نور پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اے محمد حیرہ کے محلات اور کسریٰ کے شہر دکھائے دوسری چمک پر ارض روم کے محل نظر آئے پھر تیسری چمک کے وقت صنعاء کے محل نظر آئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ مژدہ سنایا کہ میری اُمت ان ممالک پر قابض ہوگی معتب بن قشیر بولا کہ محمد ہم کو کیسی کیسی باتیں سناتے اور امیدیں دلاتے ہیں ڈر کے مارے استنجا کر نیکو تو نکل نہیں سکتے سخوف کے باعث خندق کھود رہے ہیں اور ان کو یہاں بیٹھے بیٹھے صنعاء اور حیرہ کے محلات نظر آتے ہیں یہ سب دھوکہ ہے اور کام

مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ

نہیں وہ خالی نہیں ارادہ کرتے مگر بھاگنے کا اور اگر پیٹھ اور گھس آدیں مدینے میں اوپر ان کے

وہ غیر محفوظ نہیں ہیں یہ محض بھاگنا ہی چاہتے ہیں اور اگر مدینے میں اس کے اطراف سے

مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا

طرفوں اس کی سے پھر مانگی جاوے ان سے خانہ جنگی البتہ دیں گے اس کو اور نہ ڈھیل کریں گے اس میں مگر

ان پر کوئی آگھسے پھر ان سے فساد کی درخواست کی جاوے تو یہ اس کو منظور کرلیں اور ان گھروں میں بہت ہی

يَسِيرًا ۝ وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ

تھوڑا اور البتہ تحقیق تھے کہ عہد باندھا تھا اللہ سے پہلے اس سے کہ نہ پھیریں گے

کم ٹھیریں حالانکہ یہی لوگ پہلے خدا سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ

الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ۝ قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ

پیٹھ کو اور ہے عہد خدا کا سوال کیا گیا کہہ کہ ہرگز نہ فائدہ دے گا تم کو بھاگنا

نہ پھیریں گے اور اللہ سے جو عہد کیا جاتا ہے اس کی باز پرس ہوگی۔ آپ فرما دیجئے کہ تم کو بھاگنا کچھ نافع نہیں ہو سکتا

إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

اگر بھاگو تم موت سے یا قتل سے اور اس وقت نہ فائدہ دیئے جاؤ گے مگر تھوڑا

اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگتے ہو اور اس حالت میں بجز تھوڑے دنوں کے اور زیادہ متمتع نہیں ہو سکتے

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ

کہہ کون ہے وہ جو بچا دے گا تم کو اللہ سے اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے برائی کا یا ارادہ کرے

یہ بھی فرما دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو خدا سے بچا سکے اگر وہ تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے یا وہ کون ہے جو خدا کے فضل کو تم سے روک سکے

بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

ساتھ تمہارے رحمت کا اور نہ پاویں گے واسطے اپنے سوائے خدا کے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا

اگر وہ تم پر فضل کرنا چاہے اور خدا کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ

تحقیق جانتا ہے اللہ منع کرنے والوں کو تم میں سے اور کہنے والوں کو واسطے بھائیوں اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہماری

اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو مانع ہوتے ہیں اور جو اپنے (نسبی یا وطنی) بھائیوں سے یوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ

وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ

اور نہیں آتے لڑائی میں مگر تھوڑے بخیلی کرتے ہوئے اوپر تمہارے پس جب آوے

اور لڑائی میں بہت ہی کم آتے ہیں تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے سو جب خوف پیش

الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ

ڈر دیکھے گا تو ان کو کہ دیکھتے ہیں طرف تیری پھرتی ہیں آنکھیں ان کی مانند اس کے کہ غشی آتی ہے

آتا ہے تو ان کو دیکھتے ہو کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرائی جاتی ہیں جیسے کسی پر

عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ

اوپر اس کے موت سے پس جس وقت جاتا رہتا ہے ڈر بیٹھتے ہیں بیچ تمہارے ساتھ زبانوں

موت کی بیہوشی طاری ہو پھر جب وہ خوف دور ہو جاتا ہے تو تم کو تیز تیز زبانوں سے

توضیح الکلام ۵۱ قولہ لا تمتعون الا قلیلا الخ یعنی بھاگ کر عمر نہیں بڑھ سکتی کیونکہ اس کا وقت مقدر ہے اور جب مقدر ہے تو اگر نہ بھاگتے تو بھی وقت سے پہلے مر نہیں سکتے پس نہ قرار سے کوئی ضرر اور نہ بھاگنے سے کوئی نفع، پھر بھاگنا محض بے عقلی ہے ۱۲ **۵۲** قولہ قد یعلم اللہ الخ کچھ منافق ایسے بھی تھے کہ جو جنگ میں شریک ہونے سے حیلے بہانے کرتے تھے اور اس پر طرہ یہ کہ اپنے بھائیوں سے بھی کہتے تھے کہ ہماری طرف آؤ جنگ میں نہ جاؤ، یہ اُن کا شریک نہ ہونا اور تم کو روکنا ان کے بخل کی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتے ہیں اور جب کوئی خوف کا وقت آتا ہے تو اُن پر غشی سی طاری ہو جاتی ہے، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اے محمد تمہاری طرف دیکھتے ہیں مطلب یہ کہ آپ ہی کو اپنا ماویٰ اور ملجا جانتے ہیں اور جب خوف کا وقت ٹل جاتا ہے تو بھلائی میں شریک ہونے کے لئے بڑی چرب زبانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے اعمال برباد کر دیے اور وہ بڑے بے ایمان ہیں، بھلائی میں شرکت سے مراد یہ ہے کہ مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے دل خراش باتیں کرتے ہیں کہ کیوں ہم شریک نہ تھے ہماری ہی پشتی سے تم کو یہ فتح میسر ہوئی اور خدا تعالیٰ پر ان کے اعمال کا برباد کر دینا سہل ہے اس لئے کہ کوئی اس سے مزاحمت نہیں کر سکتا کہ ہم ان اعمال کا صلہ لیں گے اور یہ حالت تو ان کی اجتماع احزاب کے وقت تھی اور جب وہ احزاب اور گروہ چلے گئے اُس وقت بھی ان کی بزدلی کی بُری حالت تھی ۱۲

نزول الکلام ۵۲ قولہ قد یعلم اللہ الخ ایک شخص اتفاق سے لشکر گاہ سے واپس ہو کر شہر میں آگئے تو اپنے بھائی کو دیکھا کہ سامان نشاط مہیا اور شراب و کباب سامنے رکھا ہے بولے کہ حضرت تو لڑائی کے تفکرات میں اپنا کھانا کھانے کی خبر ہے نہ پینے کا ہوش اور تم کو عیش و طرب سوجھ رہا ہے اُس نے جواب دیا کہ تم بھی یہیں بیٹھ جاؤ محمد کو تو اس جھگڑے سے تمام عمر نجات ملتی نہیں تم دیدہ و دانستہ کیوں بلا میں پھنستے ہو یہ سُن کر وہ غصہ میں بھرے ہوئے لوٹے اور حاضر خدمت ہوئے تو یہ آیت پہلے ہی نازل ہو چکی تھی ۱۲

حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ

تیز کجبلی کرتے ہوئے اوپر بھلائی کے یہ لوگ نہ ایمان لائے تھے پس ناپید کر دیئے اللہ نے عمل ان کے

طعنے دیتے ہیں مال پر حرص لئے ہوئے یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو ان کے تمام اعمال اللہ نے بیکار کر رکھے ہیں

وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ

اور ہے یہ اوپر خدا کے آسان گمان کرتے ہیں جماعتوں کفار کی کو کہ نہیں گئیں

اور یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ (ابھی تک) لشکر گئے نہیں

وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ

اور اگر آویں وہ جماعتیں دوست رکھیں کاش کہ وہ جنگل میں رہتے بیچ گنواروں کے پوچھا کرتے

اور اگر (بالفرض) یہ (گئے ہوئے) لشکر (جو لوٹ کر) آجاویں تو (پھر تو) یہ لوگ (اپنے لئے) یہی پسند کریں کہ کاش ہم دیہاتیوں میں جا رہیں کہ

عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾ لَّقَدْ كَانَ

خبروں تمہاری کو اور اگر ہوتے درمیان تمہارے نہ لڑتے مگر تھوڑا البتہ تحقیق ہے

تمہاری خبریں پوچھتے رہیں اور اگر تم ہی میں رہیں تب بھی کچھ یوں ہی سا لڑیں تم لوگوں کے لئے

لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ

واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے خدا کی اور دن

یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو

الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا

پچھلے کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت اور جس وقت دیکھا ایمان والوں نے جماعتوں کافروں کی کو کہا

رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا اور جب ایمانداروں نے اُن لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے

هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ

یہ ہے جو وعدہ دیا ہے ہم کو اللہ نے اور رسول اس کے نے اور سچ کہا تھا اللہ نے اور رسول اس کے نے اور نہ زیادہ کیا ان کو

کہ وہی ہے جس کی ہم کو اللہ و رسول نے خبر دی تھی اور اللہ و رسول نے سچ فرمایا تھا اور اس سے ان کے ایمان

إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ

مگر ایمان اور اطاعت کرنا بعضے مسلمانوں میں سے وہ مرد ہیں کہ سچ کہا انھوں نے اس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے

اور اطاعت میں اور ترقی ہو گئی ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں

عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا

اوپر اس کے پس بعض ان میں سے وہ ہے کہ پورا کر چکا کام اپنا اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالی انھوں نے

سچے اترے پھر بعضے تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعضے ان میں مشتاق ہیں اور انھوں نے ذرا تغیر

تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ

کچھ بدل ڈالنا تو کہ بدلہ دے اللہ سچوں کو بدلے سچ ان کے کے اور عذاب کرے

تبدل نہیں کیا یہ واقعہ اس لئے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو

الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا

منافقوں کو اگر چاہے یا توبہ کرے اوپر ان کے تحقیق اللہ ہے بخشنے والا

چاہے سزا دے یا چاہے اُن کو توبہ کی توفیق دے بے شک اللہ غفور

توضیح الکلام ۔ ۱ — قولہ لقد کان لکم فی رسول اللہ ۔ بیان کرتے ہیں کہ لڑائی کے اندر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع ایمان کا مقتضا ہے تاکہ منافقوں کو شرم دلائی جاوے کہ دیکھو تم لوگوں نے باوجود دعویٰ ایمان کے اس چیز پر عمل نہ کیا جس کو ایمان چاہتا تھا اور اس کے برخلاف مخلص ایمانداروں کو خوش خبری ہو کہ یہ لوگ بلا شک کان یرجو اللہ الخ کے مصداق ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور روز قیامت سے ڈرنے والے اور کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے والے آدمی کیلئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا کہ جب آپ ہی جنگ میں شریک رہے تو آپ سے زیادہ کون پیارا ہے کہ وہ اقتدا نہ کرے اور اپنی جان بچائے ۱۲

ع ۲ — ۱۲ — ۱۸

۵۲ قولہ من المومنین رجال الخ — اس کلام میں جو مومنوں کی تقسیم ہے اُس کا یہ مطلب نہیں کہ بعض مومن ایسے بھی تھے کہ انھوں نے عہد کر کے اس کو پورا نہیں کیا بلکہ یہ تقسیم اس بنا پر ہے کہ بعض نے عہد ہی نہیں کیا تھا بلکہ بلا عہد کے ہی ثابت قدم رہے بلکہ اُن معاہدوں کے ذکر کی تصریح اوپر کی آیت کے مقابلہ میں ہے جو منافقوں کے حق میں تھی۔ حضرت عثمان بن عفان اور طلحہ اور سعد بن زید اور حمزہ اور مصعب رضی اللہ عنہم حضرات نے عہد کر لیا تھا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب بن کر جس لڑائی میں شریک ہوں گے اس میں پاؤں بچا کے رکھیں گے اور جب تک لڑتے لڑتے شہید نہ ہو جائیں گے اس وقت تک نہ ٹلیں گے چنانچہ حضرت مصعب اور حمزہ رضی اللہ عنہما کا عہد پورا ہوا کہ شربت شہادت نوش فرمایا اور حضرت عثمان و طلحہ وغیرہما شہادت کے منتظر تھے ۱۲

نزول الکلام ۔ ۵۲ قولہ من المومنین الخ حضرت انس بن نضر اتفاق سے بدر کی جنگ میں شریک نہ ہو سکے تو اس کا ان کو سخت صدمہ ہوا اور کہا کہ یہ پہلا ہی موقع تھا جس میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بذات خود شریک جنگ ہوئے اور میں غیر حاضر رہا اگر اب اللہ تعالیٰ کوئی اور ایسی جنگ دکھائے گا کہ جس میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی نصیب ہوئی تو سب دیکھ لیں گے کہ میں کیسی جان توڑ کوشش کرتا ہوں چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ کے اندر جنگ اُحد واقع ہوئی اور یہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ

رَحِيمًا ۝ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَ

مہربان اور پھیر دیا اللہ نے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے تھے ساتھ غصے ان کے کے نہیں پہونچے بھلائی کو اور

رحیم ہے اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ مراد بھی پوری نہ ہوئی اور

كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝ وَ

کفایت کیا اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی سے اور ہے اللہ زبردست غالب اور

جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کیلئے آپ ہی کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا بڑا زبردست ہے اور

أَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ

اتارا اللہ نے اُن لوگوں کو کہ مددگار ہوئے تھے اہل کتاب سے قلعوں ان کے سے

جن اہل کتاب نے اُن کی مدد کی تھی اُن کو اُن کے قلعوں سے نیچے اتار دیا

وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ

اور ڈالا بیچ دلوں اُن کے کے ڈر ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم اور بند کرتے ہو تم

اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیا بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید

فَرِيقًا ۝ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ

ایک فرقے کو اور وارث کیا تم کو زمین ان کی کا اور گھروں اُن کے کا اور مالوں اُن کے کا اور اس زمین کا کہ پاؤں نہ رکھا

کر لیا اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا تم کو مالک بنا دیا اور ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے

تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

تم نے اُس پر اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے قادر اے نبی ؐ کہہ

قدم نہیں رکھا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اے نبی ؐ آپ

لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

واسطے بیبیوں اپنی کے اگر ہو تم ارادہ کرتیاں زندگانی دنیا کا ... بناؤ اس کا پس آؤ کہ کچھ

اپنی بیبیوں سے فرما دیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی (کا عیش) اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال و متاع

أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

فائدہ دوں میں تم کو اور رخصت کر دوں میں تم کو رخصت کرنا اچھا اور اگر ہو تم ارادہ کرتیاں

(دنیوی) دیدوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کروں اور اگر تم اللہ کو

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ

خدا کا اور رسول اُس کے کا اور گھر پچھلے کا پس تحقیق اللہ نے تیار کیا واسطے نیکی کرنے والیوں کے تم میں سے

چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور عالم آخرت کو تو تم سے نیک کرداروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے

أَجْرًا عَظِيمًا ۝ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ

ثواب بڑا اے بیبیو نبی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بے حیائی ظاہر کے

اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے اے نبی ؐ کی بیبیو جو کوئی تم میں کھلی ہوئی بیہودگی کرے گی

يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۝

دوچند کیا جاویگا واسطے ان کے عذاب دو برابر اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان

اُس کو دوہری سزا دی جائے گی اور یہ بات اللہ کو آسان ہے

نزول الکلام ۵۱ قولہ یا ایہا النبی الخ فتح خیبر کے بعد ازواج مطہرات نے جب دیکھا کہ عوام آسودہ ہوتے جاتے ہیں تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نان نفقہ میں زیادتی چاہی، حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رنجیدہ ہو کر قسم کھالی کہ میں ایک مہینہ گھر میں قدم نہ رکھونگا الغرض انتیسویں روز یہ آیت نازل ہوئی اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم سے میں ایک بات کہتا ہوں تم جواب دینے میں جلدی نہ کرنا پہلے اپنے ماں باپ سے مشورہ لے لینا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ فرمایئے تب آپ نے یہ آیت سنائی جس کا منشا یہ ہے کہ تم کو دو باتوں میں اختیار دیا جاتا ہے اگر دنیا کا مال و متاع چاہتی ہو تو یہ لو اور اب اس کے بعد مجھ سے کوئی تعلق نہیں میری طرف سے طلاق ہے اور اگر میری زوجیت کا فخر حاصل کرنا چاہو تو میرے پاس تو وہی فقیرانہ سامان یعنی جو کی روٹی اور کبھی کبھی وقت ملتے ہیں یہ سنکر حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ بھلا اتنی صریح بات میں والدین سے کیا مشورہ کروں میں تو اے رسول خدا آپ ہی کو اختیار کرتی ہوں ان کے بعد باقی تمام ازواج سے یہی سوال ہوا اور سب نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو پسند کیا اُس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نو تھیں، عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت حجش جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن، لباب النقول مدارک وغیرہما

ع ۳ ۱۹

توضیح الکلام ۵۲ قولہ یا نساء النبی الخ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ان کو خود خطاب کر کے دو احکام فرمائے ہیں جو بصورت اختیار زوجیت واجب الاہتمام ہوں گے لہذا ارشاد ہے کہ اے نبی کی بیبیو جو کوئی تم میں سے کھلی ہوئی بیہودگی کرے اس سے مراد وہ معاملہ ہے جس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تنگ اور پریشان ہوں اور یضٰعف لہا العذاب الخ سے مراد یہ ہے کہ دوسرے شخص کو اس عمل پر جتنی سزا ملتی اُس سے دوہری سزا ہوگی اور اجر و عذاب کے دوچند ہونے کی علت شرف زوجیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے جو کلمہ یا نساء النبی سے مفہوم ہوا، اس لئے کہ جن سے کوئی خصوصیت ہوا کرتی ہے تو بقیہ آئندہ

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

اور جو کوئی فرمانبرداری کرے تم میں سے اللہ کی اور رسول اس کے کی اور
اور جو کوئی تم میں اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور

تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا

عمل کرے اچھے دیویں گے ہم اس کو ثواب اس کا دو بار اور تیار کیا ہم نے واسطے ان کے رزق
نیک کام کرے گی تو ہم اس کو اس کا ثواب دُہرا دیں گے اور ہم نے اس کے لئے ایک عمدہ روزی تیار

كَرِيْمًا ۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ

اچھا اے بیبیو نبیؐ کی نہیں تم مانند ہر ایک کی عورتوں میں سے اگر
کر رکھی ہے اے نبیؐ کی بیبیو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ

پرہیزگاری کرو تم پس مت نرمی کرو بات میں پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ دل اس کے کے
تم تقویٰ اختیار کرو تو تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں (جبکہ بضرورت بولنا پڑے) نزاکت مت کرو (اس سے) ایسے شخص کو (طبعاً) خیال

مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا

بیماری ہے اور کہو بات سیدھی اور ٹکی رہو بیچ گھروں اپنے کے اور مت
(فاسد پیدا) ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدہ (عفت) کے موافق بات کہو۔ اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ

تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ

بناؤ کرو بناؤ جاہلیت پہلی کا اور قائم کیا کرو نماز کو
جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور تم نمازوں کی پابندی رکھو

وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ

اور دیا کرو زکوٰۃ کو اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے
اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو اللہ تعالےٰ کو

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

اللہ تو کہ دور کرے تم سے پلیدی اے اس گھر والو اور پاک کرے تم کو
یہ منظور ہے کہ اے گھر والو تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو (ہر طرح ظاہراً و باطناً) پاک و

تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

خوب پاک کرنا اور یاد کیا کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے بیچ گھروں تمہارے کے نشانیوں اللہ کی سے
صاف رکھے اور تم ان آیات الٰہیہ کو اور اس علم (احکام) کو یاد رکھو جس کا تمہارے گھروں میں

وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ

اور حکمت سے تحقیق اللہ ہے لطف کرنے والا خبردار تحقیق مسلمان مرد
چرچا رہتا ہے بے شک اللہ تعالےٰ راز داں ہے پورا خبردار ہے بیشک اسلام کے کام کرنیوالے مرد

وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَ

اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور قرآن پڑھنے والے اور
اور اسلام کے کام کرنیوالی عورتیں اور ایمان لانیوالے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور

بقیہ ص ۵۸۸ اُنکی نافرمانی بھی اوروں کی نافرمانی سے زیادہ سخت ہوا کرتی ہے جس طرح اُن کی فرمانبرداری اوروں کی فرمانبرداری سے زیادہ مقبول ہوا کرتی ہے تو وعدہ اور وعید دونوں میں دوسروں سے ممتاز ہوا کرتے ہیں ۱۲

الربع

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام

۵۱ قولہٗ فلا تخضعن بالقول الخ یعنی نامحرم مردوں سے نزاکت کے ساتھ مت بولو اسکا یہ مطلب نہیں کہ اپنے قصد اور تصنع سے نزاکت مت کرو، کیونکہ اُس کا بُرا ہونا تو ظاہر بات ہے اور اس کی اُن سے توقع بھی نہ تھی بلکہ یہ مطلب ہے کہ جس طرح عورتوں کی باتیں فطرتاً ہوا کرتی ہیں کہ کلام میں نرمی کیا کرتی ہیں اسکو اپنے قصد سے دور کرو اور سادہ مزاج بنکر اس نزاکت و انداز سے بچی رہو اور ایسے طرز سے بات کرو کہ اس میں عفت زیادہ قریب ہو اور وہ طرز یہ ہے کہ کلام میں خشکی اور روکھا پن ہو کیونکہ اس سے پاکدامنی محفوظ رہتی ہے اور کوئی شخص اس کو بدخلقی نہ جانے اس لئے کہ بداخلاقی یہ ہے کہ آدمی کسی کے دل کو اذیت اور الم پہونچائے اور فاسد خیال کے آنے کے دروازہ کو بند کرنا موجب الم و اذیت بالکل نہیں، اور یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ جو عورتیں مہین مہین باتیں اور بڑے اخلاق سے ہنس ہنسکر کیا کرتی ہیں خواہ وہ اپنے دل سے پاک صاف ہی کیوں نہ ہوں مگر ناپاک آدمی کے دل میں گدگداہٹ اور باطل وسوسہ پیدا ہو ہی جاتا ہے ۱۲

ع ۴ ۷ ا

۵۲ نزول الکلام۔ قولہٗ اِنَّ المُسْلِمِيْنَ الخ حضرت ام عمارہ انصاریہ ایک بار حاضر خدمت رسالت ہو کر بولیں کہ میں قرآن شریف میں جہاں تک دیکھتی ہوں مردوں ہی کا ذکر آتا ہے بیچاری عورتوں کا کہیں کسی اجر و ثواب کے بارہ میں مذکور نہیں ہوتا اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ کذا فی اللباب۔ اور درمنثور میں یوں روایت ہے کہ جب آیت سابقہ میں ازواج مطہرات کا تذکرہ آیا تو اُن سے کسی عورت نے کہا کہ قرآن شریف میں تمہارا ذکر تو آیا مگر ہمارا نہیں آیا اُس وقت شرعی امور میں بھی عام عورتوں کا ذکر ہوا اور یہ آیت اُتری ۱۲

وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَ

قرآن پڑھنے والیاں اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں اور صبر کرنے والے اور
فرمانبرداری کرنیوالی عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور

الصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ

صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات دینے والے اور
صبر کرنیوالی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور

الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

خیرات دینے والیاں اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں اور نگہبانی کرنے والے
خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے مرد

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ

شرمگاہ اپنی کی اور نگہبانی کرنے والیاں اور یاد کرنے والے اللہ کو بہت اور
اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور

الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا

یاد کرنے والیاں تیار کیا ہے اللہ نے واسطے ان کے بخشش اور ثواب بڑا اور نہیں
یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے اور کسی

كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا

ہے لائق واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جس وقت کہ مقرر کرے خدا اور رسول اس کا کوئی کام
ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں ہے جب کہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیدیں

اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ

یہ کہ ہووے واسطے ان کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور
کہ (پھر) اُن کو اُن (مومنین) کے اس کام میں کوئی اختیار (باقی) رہے اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا

رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ

رسول اس کے کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر اور جس وقت کہ کہتا تھا تو واسطے اس شخص کے کہ
کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا اور جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ

نعمت رکھی ہے اللہ نے اوپر اس کے اور نعمت رکھی ہے تو نے اوپر اس کے تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو
اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنی بی بی (زینبؓ) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے

وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى

اور ڈر خدا سے اور چھپاتا تھا تو بیچ جی اپنے کے جو کچھ کہ اللہ ظاہر کرنیوالا ہے اس کا اور ڈرتا تھا تو
اور خدا سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ (بات بھی) چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ (آخر میں) ظاہر کرنیوالا تھا اور آپ لوگوں (کے طعن) سے

النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا

لوگوں سے اور اللہ بہت لائق ہے اس کا کہ ڈرے تو اس سے پس جب ادا کر لی زید نے اس سے
اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے زیادہ سزاوار ہے پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا

نزول الکلام ۔ ۱ے

قولہ وما کان لمؤمن الخ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے کرنا چاہا اور پیغام دیا، حضرت زینبؓ نے اوّل تو اس خیال پر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود مجھ سے اپنا نکاح کرنا چاہتے ہیں منظور کر لیا لیکن بعد میں جب اسکا علم ہوا کہ زید سے نکاح ہوتا ہے تو انھوں نے اور ان کے بھائی عبداللہ نے جو جحش کے بیٹے تھے اس کو اپنی ہتک عزت کا باعث جان کر انکار کر دیا اُس وقت یہ آیت اتری اور حضرت زینبؓ نے یہ رشتہ منظور کر لیا ۱۲ لباب النقول

ے۲ قولہ واذ تقول الخ جب حضرت زینبؓ حضرت زید کے نکاح میں آگئیں تو باہم میاں بیوی میں موافقت نہ ہوئی حضرت زیدؓ نے طلاق دینی چاہی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا مگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو روک دیا آخر جب کسی طرح موافقت نہ ہوئی اور حضور کو وحی سے معلوم ہو گیا کہ زید ضرور طلاق دیں گے تو قلب مبارک میں آیا کہ اگر زید نے طلاق دیدی تو پھر زینبؓ کی دلجوئی اس کے بغیر نہ ہوگی کہ وہ میرے نکاح میں آویں مگر اُس کے ساتھ ہی منافقوں کی بدگوئی کا اندیشہ تھا کہ یوں کہیں گے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا غرض زیدؓ نے زینبؓ کو طلاق دیدی اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نکاح کیلئے پیغام بھیجا تو حضرت زینبؓ خوشی کے مارے پھولی نہ سمائیں اور اسی وقت دو رکعت شکرانہ کی ادا کیں اور عرض کیا کہ خدایا تیرا حبیبؐ مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر میں اس قابل ہوں تو اس رشتہ کو منعقد کر دے چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینبؓ سے کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ بیضاوی و روح المعانی

توضیح الکلام ے۲ قولہ واذ تقول الخ اس آیت کے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو واقعہ گذشتہ یاد دلانے میں ایک تو محبت آمیز عتاب جھلکتا ہے کہ آپکو جب وحی کے ذریعہ زینب کا اپنے ساتھ نکاح ہونا معلوم تھا تو فہمائش زید کو کیوں کی مگر چونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کے نکاح ثانی کا وقت معلوم نہ تھا اس لحاظ سے وہ فہمائش اس وحی کے مخالف بھی نہ تھی کیونکہ آپ یہ چاہتے تھے کہ جب تک

وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ

حاجت بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اس کو تو کہ نہ ہووے اوپر ایمان والوں کے تنگی

ہم نے آپ کا اس سے نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیبیوں کے بارہ میں

فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ

بیچ بیبیوں لے پالکوں ان کے کے جب ادا کر لیں اُن سے حاجت اور ہے

(نکاح کے) بارہ میں کچھ تنگی نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) ان سے اپنا جی بھر چکیں اور

اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا

حکم خدا کا کیا گیا نہیں ہے اوپر نبی کے کچھ تنگی بیچ اس چیز کے

خدا کا یہ حکم تو ہونے والا تھا ہی اور ان پیغمبر کے لئے جو بات (گویا بالتشریع) خدا تعالیٰ نے مقرر کر دی تھی اس میں

فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ

کہ مقرر کی ہے اللہ نے واسطے اس کے راہ مقرر کی اللہ نے بیچ ان لوگوں کے کہ گذرے پہلے سے

ان پر کوئی الزام نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان (پیغمبروں) کے حق میں (بھی) یہی معمول کر رکھا ہے جو پہلے ہو گذرے ہیں

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ

اور ہے کام اللہ کا اندازے پر مقرر کیا ہوا وہ لوگ کہ پہونچاتے ہیں

اور اللہ کا حکم تجویز کیا ہوا (پہلے سے) ہوتا ہے یہ سب (پیغمبران گذشتہ) ایسے تھے کہ اللہ کے احکام

رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ

پیغام خدا کا اور ڈرتے ہیں اس سے اور نہیں ڈرتے کسی سے مگر اللہ سے اور

پہونچایا کرتے تھے اور (اس باب میں) اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے اور

كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ

بس ہے اللہ کفایت کرنے والا نہیں ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم باپ کسی کا

اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

مردوں تمہارے میں سے ولیکن پیغمبر خدا کا ہے اور ختم کرنے والا تمام نبیوں کا اور ہے اللہ

لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا

ہر چیز کو جاننے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا

ہر چیز کو خوب جانتا ہے (اور) اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے

كَثِیْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ

بہت اور پاکی بیان کرو اس کی صبح اور شام وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے

یاد کرو اور صبح و شام (یعنی علی الدوام) اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہو وہ ایسا (رحیم) ہے کہ وہ (خود) بھی اور اُس کے

عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

اوپر تمہارے اور فرشتے اس کے تو کہ نکالے تم کو اندھیروں سے طرف روشنی کی

فرشتے (بھی) تم پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں تاکہ حق تعالیٰ تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف لے آوے

نزول الکلام ـ ۵۱ قولہ ما کان محمد ابا احد الخ زینب کے واقعہ کے بعد جب منافقوں نے طعنہ زنی شروع کی کہ دیکھو جی محمد کہتے تو یہ ہیں کہ بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے اور خود نکاح کرتے ہیں اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ من بعض الکاتب

۵۲ قولہ ھو الذی یصلی الخ جب آیت ان اللہ وملٰئکتہ یصلون الخ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو کچھ بھلائی اللہ پاک آپ پر نازل فرماوے ہم بھی اُس میں شریک ہیں یا نہیں اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول معالم التنزیل اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ پر فرشتے درود بھیجتے ہیں جب آپ اندر آتے ہیں یا باہر جاتے ہیں یا بیٹھتے ہیں یا اُٹھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم بھی چاہو تو تم پر بھی فرشتے درود بھیجیں اور یہ آیت پڑھی ۱۲

توضیح الکلام ـ ۵۱ قولہ وخاتم النبیین، یہ دلیل ہے کہ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آنے کا اور آپ گو اولاد کے سوا دوسروں کے جسمانی باپ نہیں مگر روحانی ضرور ہیں اور آپ کے خاتم النبیین ہونے سے آپ کی روحانی باپ ہونے کی تقویت ہو گئی اس لئے کہ جس کی نبوت ہمیشہ کیلئے ہے اُس کی اُبوت (باپ ہونا) بھی علے التابید ہو گا اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کا نزول گو نبوت کے ساتھ ہو گا مگر وہ نبوت ایک تو مستقل نہ ہو گی دوسرے حادث نہ ہو گی بلکہ آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کی ہو گی ۱۲

ع ۵ / ۶ / ۲

۵۲ قولہ یایھا الذین آمنوا اذکروا اللہ الخ اس آیت میں دو جملے ہیں پہلا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یہ تو سارے اعمال اور طاعات کو شامل ہے اور دوسرا جملہ سبحوہ بکرۃ واصیلا یہ سارے اوقات کو شامل ہے لہذا دونوں کو ملانے کا خلاصہ یہ نکلا کہ نہ تو ایسا کیا کرو کہ کوئی حکم پورا کر لیا کوئی نہ کیا اور ایسا بھی نہ کیا کرو کہ کسی دن کوئی کام کر لیا (عبادات و طاعات میں سے) اور کسی دن نہ کیا اور چونکہ اُس کے بہت سے احسانات تم پر ہیں اس لئے وہ ہر دم مستحق ذکر و شکر ہی ہے ۱۲ ۵۳ قولہ ھو الذی یصلی الخ صلوٰۃ کا لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف جب منسوب ہوتا ہے تو اس سے مراد رحمت ہوتی ہے اور جب ملائکہ کی طرف بقیہ آئندہ

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ

اور ہے ساتھ ایمان والوں کے مہربان دعا ان کی جس دن ملاقات کرینگے اس سے سلام ہے

اور اللہ تعالیٰ مومنین پر بہت مہربان ہے وہ جس روز اللہ سے ملیں گے تو ان کو جو سلام ہوگا وہ یہ ہوگا کہ السلام علیکم

وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ○ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ

اور تیار کیا ہے واسطے ان کے ثواب بزرگ اے نبی تحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھ کو

اور اللہ تعالیٰ نے انکے لئے عمدہ صلہ (جنت میں) تیار کر رکھا ہے اے نبی ہم نے بیشک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ

گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا طرف اللہ کی ساتھ حکم اس کے کے اور

آپ گواہ ہوں گے اور آپ مومنین کے بشارت دینے والے ہیں اور کفار کے ڈرانیوالے ہیں اور سب کو اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانیوالے ہیں اور

سِرَاجًا مُّنِيْرًا ○ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

چراغ روشن اور خوشخبری دے ایمان والوں کو ساتھ اس کے کہ واسطے ان کے ہے اللہ کی طرف سے

آپ ایک روشن چراغ ہیں اور مومنین کو بشارت دیجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے

فَضْلًا كَبِيْرًا ○ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ

فضل بڑا اور مت کہا مان کافروں کا اور منافقوں کا اور چھوڑ دے ایذا دینا ان کا

بڑا فضل ہونے والا ہے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجئے اور ان کی طرف سے جو ایذا پہونچے اس کا خیال نہ کیجئے

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اور توکل کر اوپر اللہ کے اور کفایت ہے اللہ کام بنانے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ کافی کارساز ہے اے ایمان والو

اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

جس وقت کہ نکاح کرو تم ایمان والیوں کو پھر طلاق دو تم ان کو پہلے اس سے کہ

تم جب مسلمان عورتوں سے نکاح کرو (اور) پھر تم ان کو قبل ہاتھ لگانے کے (کسی اتفاق سے)

تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ

ہاتھ لگاؤ ان کو پس نہیں واسطے تمہارے اوپر ان کے گنتی دنوں کی کہ گنو اس کو پس کچھ فائدہ دو ان کو

طلاق دیدو تو تمہاری ان پر کوئی عدت (واجب) نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو تو ان کو کچھ (مال) متاع دیدو

وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ○ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ

اور رخصت کرو ان کو رخصت کرنا اچھا اے نبی تحقیق ہم نے حلال کیں واسطے تیرے

اور خوبی کے ساتھ ان کو رخصت کر دو اے نبی (۱) ہم نے آپ کے لئے آپ کی

اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

بیبیاں تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر ان کا اور جن کا کہ مالک ہوا ہے داہنا ہاتھ تیرا

یہ بیبیاں جن کو آپ ان کے مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں (۲) اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوکہ ہیں

مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ

اس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اللہ اوپر تیرے یعنی طرف تیری مال کفار سے اور بیٹیاں چچاؤں تیرے کی اور بیٹیاں پھوپھیوں تیری کی

جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں آپ کو دلوادی ہیں (۳) اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں

بقیہ صـ ۵۹۱ نسبت کیا جاتا ہے تو استغفار مگر اس جگہ ایک مشترک معنی مراد ہیں یعنی عنایت و توجہ اس میں اس طرف تنبیہ ہے کہ جب ہم ہمیشہ تمہارے حال پر متوجہ اور مہربان ہیں تو تم غلام ہو کر ہم کو بھولے رہو یہ کس قدر بے حیائی اور نمکحرامی ہے لہذا ایمان والو ہمارا ذکر اور تسبیح ہمیشہ لازم کرلو ۱۲ صفحہ ہذا

نزول الکلام۔ ـ۵ـ قولہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ جب آیت مَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ الخ نازل ہوئی جس کا مطلب یہ تھا کہ کہ مجھ کو خبر نہیں کہ میرے ساتھ قیامت کو کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا اس کے بعد لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ الخ نازل ہوئی یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کرنا چاہتا ہے، اُس وقت صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو حشر میں جو آپ کے ساتھ معاملہ ہونا ہے وہ تو اس آیت میں سب کو معلوم ہو گیا اگر فکر ہے تو صرف اس کا ہے کہ اللہ جانے ہمارا کیا ہونا ہے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام۔ ـ۵ـ قولہ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا الخ یعنی اے رسول آپ خود نہیں آئے بلکہ ہمنے آپکو شاہد یعنی نبی بنا کر بھیجا کہ لوگوں کو ان کے اچھے کاموں پر خوشخبری دینے والے (مبشر) اور بُرے کاموں سے ڈرانیوالے (نذیر) اور احکام الٰہی کی طرف بلانیوالے داعی اے اللہ آفتاب ہو کر تمام دنیا جو ظلمات اور اندھیریوں میں ٹکراتی پھرتی تھی اس آفتاب کے مکہ کی پہاڑیوں سے جلوہ گر ہونے پر مشرق و مغرب منور ہو گئے نبی کو شاہد اس وجہ سے کہا کہ وہ لوگوں کی عقلوں اور رایوں کے تعارض کے وقت اور عادات و رسوم کے اختلاف میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلی اور سچی بات کے حق ہونے کی شہادت اور گواہی دیتا ہے ۱۲ اور محاورہ عرب میں سراج منیر آفتاب کو کہتے ہیں ۱۲ اور یہ بھی ممکن ہے کہ شاہد سے مراد یہ لیا جائے کہ قیامت کے دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم اُمت کے حق میں سرکاری گواہ ہوں گے کہ آپکے بیان کے مطابق ان کا فیصلہ ہوگا جیسا کہ ارشاد ہے کہ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ الخ اور ظاہر ہے کہ اس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی عزت و عظمت ہے ۱۲ ـ۵ـ قولہ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ الخ یعنی ایسا نہ ہو کہ آپ اُن لوگوں کے طعن اور اعتراض کی وجہ سے اُن کو تبلیغ کرنا چھوڑ دیں کیونکہ یہی بقیہ آئندہ

وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ

اور بیٹیاں ماموں تیرے کی اور بیٹیاں خالاؤں تیری کی وہ جو وطن چھوڑ آئی ہیں ساتھ تیرے

اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کے خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ

اور حلال کی عورت ایمان والی اگر بخشدیوے یعنی بغیر مہر کے جان اپنی واسطے نبی کے اگر ارادہ کرے

(۴) اور اس مسلمان عورت کو بھی جو بلا عوض اپنے کو پیغمبر کو دیدے بشرطیکہ

النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

نبی یہ کہ نکاح کرے اُس کو خالص واسطے تیرے یعنی واسطے اپنے سوائے

پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہیں یہ سب امور آپ کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں نہ اور

الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ

مسلمانوں کے تحقیق جان لیا ہے ہم نے جو کچھ مقرر کیا ہے ہم نے اوپر ان کے بیچ حق بیبیوں ان کی کے

مومنین کے لئے ہم کو وہ احکام معلوم ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیبیوں

وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ ؕ وَ

اور بیچ حق اس چیز کے کہ مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے تو کہ نہ ہو اوپر تیرے تنگی اور

(۵) اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کئے ہیں تاکہ آپ پر کسی قسم کی تنگی واقع نہ ہو اور

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ

ہے اللہ بخشنے والا مہربان ڈھیل دیوے تو جس کو چاہے ان میں سے اور

اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے (۶) ان میں سے آپ جس کو چاہیں (اور جبتک چاہیں) اپنے سے دور رکھیں

تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ

جگہ دیوے طرف اپنی جس کو چاہے اور جس کو بلوا بھیجے تو ان میں سے کہ ایک کنارے کر دیا تھا اس کو

اور جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو دور رکھا تھا ان میں سے پھر کسی کو طلب کریں

فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا

پس نہیں گناہ اوپر تیرے یہ بہت نزدیک ہے اس بات سے کہ ٹھنڈی رہیں آنکھیں ان کی اور نہ

تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں اس میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور نہ

یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا

غم کھاویں اور راضی رہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیتا ہے تو اُن سب کو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ

غم کھاویں اور جو کچھ بھی آپ ان کو دیدیں گے اس پر سب کی سب راضی رہیں گی اور خدا تعالیٰ کو تم لوگوں کے دلوں کی

فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ۝ لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ

بیچ دلوں تمہارے کے ہے اور ہے اللہ جاننے والا تحمل والا نہیں حلال واسطے تیرے عورتیں

سب باتیں معلوم ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ (یہی کیا) سب کچھ جاننے والا ہے بردبار ہے ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے

مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ

پیچھے ان کے اور نہ یہ کہ بدل ڈالے تو ان سے اور بیبیاں اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو

حلال نہیں ہیں (۷) اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان (موجودہ) بیبیوں کی جگہ دوسری بیبیاں کرلیں۔ اگرچہ آپ کو ان (دوسریوں) کا

بقیہ صفحہ ۵۹۲ اُن کی خاص مرضی ہے اس صورت میں گویا آپ معاذ اللہ ان کی مرضی کے تابع ہو جائیں گے اور اگرچہ اس کے وقوع کا آپ سے احتمال نہیں مگر آپ کا رنجیدہ ہونا ایسا ہو جانے کا محتمل تھا اس لئے اس نہی سے احتیاط و تاکید اور اہتمام ہو گیا ۱۲

صفحہ ہذا۔ نزول الکلام

ف۱ قولہ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً الخ حضرت ام شریک بنت جابر رضی اللہ عنہا نے اپنے نفس کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور بلا مہر اپنے آپ کو زوجیت میں دینا چاہا آپ نے قبول فرمایا یہ سنکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ عورت کا اپنے آپ کو خود کسی مرد کو دے ڈالنا بھی کیسی نری کی بات ہے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب

ف۲ قولہ لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ الخ جب پہلی آیت میں امہات المومنین کو اختیار دیا گیا کہ یا دنیا کو اختیار کرو اور یا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلعم کو قبول کرو تو سب نے اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول ہی کو اختیار کیا اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام۔ ف

قولہ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا الخ مطلب یہ ہے کہ یہ احکام نکاح کے جو خاص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ہم نے بیان کئے ان میں باقی سب مومنین شریک نہیں ہیں کہ نہ تو وہ چار سے زیادہ نکاح کر سکتے ہیں اور نہ بغیر مہر کے نکاح باندھ سکتے ہیں بلکہ اُن پر جو کچھ ہم نے حقوق زوجیت مقرر کئے ہیں وہ ہمکو معلوم ہیں ہم اُن کو بھولے نہیں ہیں تاکہ اُن عام مومنوں کے مقررہ حقوق کو بھلا کر نبی کے ساتھ رعایتی احکام میں شریک کر دیا جائے۔ نبی علیہ السلام کی تو بزرگی مخصوص ہے جس سے اُن کے واسطے ہم نے ان احکام میں ان کی تخصیص رکھی ہے عام مومنین میں یہ بات کہاں ہے ۱۲ ف قولہ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ الخ یہ بھی ایک مخصوص حکم ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے کہ ازواج مطہرات میں سے جس کو آپ چاہیں اور جب چاہیں اپنے پاس بلائیں اور جسے چاہیں اور جب چاہیں اپنے سے الگ رکھیں اور یہ حکم اس لئے ہے کہ تاکہ اُمہات المومنین سمجھ لیں کہ دوسروں کی بیبیوں کی مانند اُن کے حقوق پیغمبر پر نہیں ہیں بس آپ جو کچھ بھی کسی کو مرحمت فرما دیں وہ آپکا احسان ہے کسی کا کچھ دعویٰ تو ہرگز نہیں فقط جو کچھ اُنکو ملیگا ...

حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

حسن اُن کا مگر جن کے مالک ہوگئے ہیں داہنے ہاتھ تیرے اور ہے اللہ اوپر

حسن بھا معلوم ہو مگر جو آپ کی مملوکہ ہو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز (کی حقیقت اور آثار و مصالح) کا

شَيْءٍ رَّقِيبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ

چیز کے نگہبان اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے

پورا نگراں ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں (بے بلائے) مت جایا کرو

اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ

مگر یہ کہ اذن دیا جاوے واسطے تمہارے طرف کھانے کی نہ انتظار کرنے والے پکنے اس کے کے ولیکن

مگر جس وقت تم کو کھانے کی اجازت دی جاوے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن

اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا

جب بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس جب کھا چکو پس متفرق ہو جاؤ اور مت

جب تم کو بلایا جاوے (کہ کھانا تیار ہے) تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور

مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ

بیٹھے ہو جی لگا رہنے والے واسطے باتوں کے تحقیق یہ کام ہے ایذا دیتا نبی کو

باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے

فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ

پس شرماتا ہے تم سے اور اللہ نہیں شرماتا حق بات سے اور جس وقت مانگا چاہو ان سے

سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف صاف بات کہنے سے (کسی کا) لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان سے

مَتَاعًا فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ

کچھ اسباب پس مانگ لو ان سے پیچھے پردے کے سے یہ بہت پاک کرنے والا ہے

کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو یہ بات (ہمیشہ کے لئے) تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے

لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ

واسطے دلوں تمہارے کے اور دلوں اُن کے کے اور نہیں لائق واسطے تمہارے یہ کہ ایذا دو رسول

پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تم کو جائز نہیں کہ رسول اللہ کو کلفت

اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ

خدا کے کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو بیبیوں اس کی کو پیچھے اس کے کبھی تحقیق

پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپ کے بعد آپ کی بیبیوں سے کبھی بھی نکاح کرو

ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـــًٔا اَوْ

یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ اگر ظاہر کرو تم کچھ چیز یا

یہ خدا کے نزدیک بڑی بھاری (معصیت کی) بات ہے اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا

تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ

پوشیدہ کرو اس کو پس تحقیق اللہ ہے ساتھ ہر چیز کے جاننے والا نہیں گناہ

اس کو پوشیدہ رکھو گے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں پیغمبر کی بیبیوں پر

ع ٦ / ١٢ / ٣

نزول الکلام ۔ ۵۱ قولہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا الخ حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوارے ستو اور بکری کا گوشت تیار کرا کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ لوگوں کو کھانے کیلئے بلاؤ غرض لوگ جوق جوق آنے شروع ہوئے لوگ کھاتے جاتے تھے اور دوسرے آکر بیٹھتے جاتے تھے یہاں تک کہ سب کھا چکے تو کھانا اٹھا لیا گیا اور سب لوگ چلے گئے مگر تین آدمی بیٹھے باتیں کرتے رہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی بار اٹھنے کا قصد کیا تاکہ یہ لوگ آپ کا ارادہ معلوم کر کے اٹھ کھڑے ہوں لیکن یہ نہ اٹھے آخر آپ خود کھڑے ہو گئے اور ازواج کے حجروں میں پھرے پھر آکر دیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اس لئے اپنے حرم محترم کے پاس جانے لگے اور واپس تشریف لے گئے پھر آئے تو دیکھا کہ وہ چلے گئے تب آپ حجرہ میں تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی ١٢ کذا فی المدارک، ایک روایت میں یہ ہے کہ بعض لوگ عین کھانا پکنے میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دولت خانہ میں جا بیٹھے اور پکنے کے انتظار میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور پردہ کا حکم فرما کر گھروں کے اندر جانے کی ممانعت ہو گئی ١٢ در منثور

روایات الکلام ۔ ۵۲ قولہ فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ الخ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ پردہ کا حکم نازل ہو جانے کے بعد ام المومنین حضرت سودہؓ نکلیں اور وہ جسیم تھیں پہچاننے والے پر چھپ نہ سکتی تھیں اس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور کہا کہ اے سودہ رضؓ تم ہم سے چھپی نہیں ہو خیال کرو کیونکر نکلتی ہو، اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ قول حضرت عمر رضؓ کا نزول حجاب سے پہلے کا ہے تاکہ پردہ کا حکم نازل ہو چنانچہ یہ سنکر حضرت سودہ رضؓ پھر بیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں شب کا طعام تناول فرما رہے تھے یہ قصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اُس وقت پردہ کے بارہ میں وحی نازل ہو گئی ابن کثیر میں ہے کہ تین باتوں میں حضرت عمر رضؓ کے مطابق وحی نازل ہوئی جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ بعض لوگوں نے ارادہ کیا کہ آپ کے بعد آپ کی کسی زوجہ سے نکاح کریں گے اس پر اس کی ممانعت نازل ہوئی اس ممانعت کے نزول بقیہ آئندہ

عَلَيْهِنَّ فِىْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ

اوپر ان کے بیچ باپوں ان کے کے اور نہ بیچ بیٹوں ان کے کے اور نہ بیچ بھائیوں ان کے کے اور نہ بیچ بیٹوں

اپنے باپوں کے بارے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے

اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ

بھائیوں ان کے کے اور نہ بیچ بیٹوں بہنوں ان کے کے اور نہ بیچ بیبیوں ان کی کے اور نہ بیچ اس چیز کے کہ مالک ہوئے

بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنی

اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

داہنے ہاتھ ان کے اور ڈرو اے عورتو اللہ سے تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے

لونڈیوں کے اور خدا سے ڈرتی رہو بیشک اللہ ہر چیز پر

شَهِيْدًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا

حاضر تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی ﷺ کے اے

حاضر ناظر ہے بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر ﷺ پر اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اس کے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا تحقیق جو لوگ کہ

ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو بیشک جو لوگ

يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ

ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول ﷺ اس کے کو لعنت کی ہے ان کو اللہ نے بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور

اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تیار کیا ہے واسطے ان کے عذاب رسوا کرنے والا اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو

ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی

وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ

اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس گناہ کے کہ برا کیا ہو انھوں نے پس تحقیق اٹھایا انھوں نے بہتان اور

عورتوں کو بدون اس کے کہ انھوں نے کچھ کیا ہو ایذا پہونچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور

اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ

گناہ ظاہر اے نبی ﷺ کہہ واسطے بیبیوں اپنی کے اور بیٹیوں اپنی کے اور

صریح گناہ کا بار لیتے ہیں اے پیغمبر ﷺ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے

نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ

بیبیوں مسلمانوں کی کے نزدیک کر لیں اوپر اپنے بڑی چادریں اپنی یہ

مسلمانوں کی بیبیوں سے بھی کہہ دیجئے کہ (سر سے) نیچے کر لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں اس سے

اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

بہت نزدیک ہے اس سے کہ پہچانی جاویں پس نہ ایذا دی جاویں اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

بقیہ ص ۵۹۴ کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص بہت نادم ہوا اور کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور پیادہ پا حج کیا اور دس اونٹ بھی خدا تعالیٰ کے راستہ میں دیئے تاکہ یہ گستاخی حق تعالیٰ معاف فرمائے ۱۲ عاجز محمد حیات غفرلہ سنبھلی جامع نقش

صفحہ ۱۸۱

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ الخ یعنی حق تعالیٰ اپنے حبیب پاک پر وہ رحمت خاصہ نازل فرماتا رہتا ہے جو آپ کی شان رفیع کے لائق ہے اور فرشتے اُس رحمت خاصہ کے آپ پر نازل ہونے کی حق تعالیٰ سے دعا کرتے رہتے ہیں پس اے مسلمانو تم بھی آپ پر اس رحمت خاصہ کے نازل ہونے کی حق تعالیٰ سے دعا کرتے رہو اسی کو ہماری اصطلاح میں درود کہتے ہیں اور اس دعا کرنے سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ میں بھی ترقی ہو سکتی ہے کیونکہ ترقی کی کوئی حد نہیں ہے چنانچہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اذان کے بعد والی دعا میں دعا وسیلہ کی تمام اُمتیوں کو تعلیم فرمائی اور حضرت عمر رضہ کو حکم فرمایا کہ ہمکو بھی دعا میں شریک کر ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الخ اُن منافقوں کے بارہ میں یہ آیت اُتری جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخیاں کیا کرتے تھے اور اس سے اللہ و رسول کو ایذا پہونچاتے تھے۔ اور یا اُن بدکار منافقوں کے بارہ میں نازل ہوئی جو راستوں میں لونڈیوں کو چھیڑا کرتے تھے اور بعض دفعہ لونڈیوں کے دھوکہ میں شریف زادیوں سے دل لگی کر لیتے تھے ۱۲ کذا فی المدارک والدر المنثور

۵۳ قولہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ الخ زمانہ رسالت میں بستی کے اندر پاخانے نہ ہونے کے باعث شریف زادیوں کو بھی کچھ اندھیرے سے پاخانہ پھرنے کی حاجت سے جنگل جانا پڑتا تھا بدوضع لوگ جب کسی کو آتے جاتے دیکھ پاتے تو ان کو چھیڑ بیٹھتے تھے جب اُنکو ڈانٹا جاتا تو کہدیتے کہ ہم نے تو لونڈی سمجھا تھا ایک بار حضرت سودہ رضہ کو بھی قضاء حاجت کیلئے بستی سے باہر جو جانا پڑا تو راستہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سودہ رضہ کو انکی جسامت سے پہچان لیا اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سودہ تم پہچان لی گئیں ذرا دیکھو پھر کس طرح سے گھر سے باہر نکلتی ہو یہ الٹے پاؤں واپس ہوئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۷ | ۶ | ۴

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا

يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا

اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا

مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ يَسْئَلُكَ

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ

الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ

فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَ

قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا

ربط الکلام ۵ قولہ یسئلک الناس الخ اوپر آیت ان الذین یؤذون اللہ میں ستانے والوں کے رسول کی مخالفت پر دنیا اور آخرت میں لعنت اور عذاب مہین کی وعید فرمائی تھی جونکہ اس میں قیامت کا بھی اثبات تھا اور بعض لوگ منافقین اسلام میں سے قیامت اور آخرت کے منکر تھے وہ ان وعیدوں کو سن کر پوچھا کرتے تھے کہ کہو جی وہ قیامت کا دن کب آئیگا اور اس سے مقصود انکار ہوتا تھا کہ قیامت کا وجود ہی نہیں اسلئے اس آیت میں اس انکار کا جواب اور ساتھ ہی تہدید بیان فرماتے ہیں اور لعنت مذکورہ

السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ

راہ سے ۔ اے رب ہمارے دے ان کو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر ان کو

کیا تھا ۔ اے ہمارے رب ان کو دُہری سزا دیجئے اور ان پر

لَعْنًا كَبِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا

لعنت بڑی ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگوں کی کہ ایذا دی انھوں نے

بڑی لعنت کیجئے ۔ اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنھوں نے (کچھ تہمت تراش کر)

مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ۝

موسیٰ ؑ کو پس پاک کیا اس کو اللہ نے اس چیز سے کہ کہتے تھے اور تھا وہ نزدیک اللہ کے آبرو والا

موسیٰ ؑ کو ایذا دی تھی سو ان کو خدا تعالےٰ نے بری ثابت کردیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو اللہ تعالےٰ (اس کے صلہ میں)

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ

سنوار دیگا واسطے تمہارے عمل تمہارے اور بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانے گا

تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے

اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ

اللہ کا اور رسول اُس کے کا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہونچنا بڑا تحقیق روبرو کیا تھا ہم نے امانت کو

رسول ؐ کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہونچے گا ہم نے یہ امانت (یعنی احکام جو بمنزلہ امانت کے ہیں)

عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا

اوپر آسمانوں کے اور زمین کے اور پہاڑوں کے پس انکار کیا سب نے یہ کہ اٹھاویں اس کو

آسمان و زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تھی سو انھوں نے اس کی ذمہ داری سے انکار کر دیا

وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ

اور ڈر گئے اس سے اور اُٹھا لیا اس کو انسان نے تحقیق وہ تھا

اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اپنے ذمہ لے لیا وہ

ظَلُومًا جَهُولًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ

بے باک نادان تو کہ عذاب کرے اللہ منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو

ظالم ہے جاہل ہے انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ منافقین اور منافقات

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اور شرک کرنے والوں کو اور شرک کرنے والیوں کو اور پھر آوے اللہ ساتھ رحمت کے اوپر ایمان والوں کے

اور مشرکین و مشرکات کو سزا دے گا اور مومنین و مومنات پر توجہ

وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

اور ایمان والیوں کے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

(و رحمت) فرمائے گا اور اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے

توضیح الکلام ۱۰

قولہ فبرّأہ اللہ الخ منافق لوگ تو رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچایا ہی کرتے تھے لیکن کچھ مسلمان بھی اپنی جہالت کے باعث بعض موقعوں میں ایسی بیہودہ باتیں کر جاتے تھے جس سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہوتی تھی۔ اس لئے یہاں یہ حکم دیا کہ سنبھل کر باتیں کیا کرو تاکہ تمہارے اعمال درست ہوں۔ بہت سی باتوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت تھی چنانچہ منجملہ انکے ایک یہ بات بھی مشابہت کی تھی کہ بعض نادان مسلمانوں نے بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے الزام لگائے تھے جو موسیٰ علیہ السلام پر انکے لوگوں نے لگائے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے الزام کا واقعہ تو بخاری ومسلم وغیرہما میں موجود ہے کہ ایک بار کہیں سے آئے ہوئے مال کو تقسیم فرمایا تو ایک انصاری نے اپنے کسی دوست سے کہا کہ محمد ؐ نے اس تقسیم میں عدل سے کام نہیں لیا بلکہ رو رعایت کی ہے جس کو سنکر آپ نے صبر کیا اور فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم نے اس سے بھی زیادہ ایذا دی ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایذاؤں کے دو واقعے اس جگہ مفسرین لکھتے ہیں ایک تو وہ جس کو بخاری نے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام باحیا شخص تھے بدن چھپائے رہتے تھے تو بنی اسرائیل نے یہ تہمت لگائی کہ انکے بدن میں برص ہے اور وہ یعنی فوتے بڑے ہونیکی بیماری ہے ایک دن آپ پتھر پر کپڑے رکھ کر غسل کر رہے تھے کہ پتھر حکم خداوندی سے کپڑے لے بھاگا، آپ اس کے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل کا مجمع کسی جگہ تھا انھوں نے آپ کے بدن کو صحیح وسالم پایا۔ دوسرا واقعہ وہ ہے جو ابن کثیر نے روایت کیا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ پر چڑھے تو وہاں حضرت ہارون ؑ کی وفات ہو گئی بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ ؑ کو ان کے قتل کا الزام لگایا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ان کے جسم کو پہاڑ سے بنی اسرائیل کے پاس لا منگایا اور پھر ان کو زندہ کر کے ان سے کہلوا دیا کہ میں اپنی موت سے مرا ہوں ۱۲

ع ۸ ۱۰ ۵
ع ۹ ۵ ۶

سُوْرَةُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ سبا مکہ میں نازل ہوئی اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

حروفہا ۳۶ ۳۶ — کلماتہا ۸۹۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

سب تعریف واسطے اللہ کے وہ جو واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے

تمام تر حمد (وثنا) اسی اللہ کو سزاوار ہے جس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○ يَعْلَمُ

اور واسطے اس کے ہے سب تعریف بیچ آخرت کے اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے

اور اسی کو حمد (وثنا) آخرت میں (بھی) سزاوار ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز

مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ

جو کچھ کہ داخل ہوتا ہے بیچ زمین کے اور جو کچھ کہ نکلتا ہے اس میں سے اور جو کچھ کہ اُترتا ہے آسمان سے

زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش) اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات) اور جو چیز آسمان سے اُترتی ہے

وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور جو کچھ کہ چڑھتا ہے بیچ اس کے اور وہی ہے مہربان بخشش کرنے والا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے ہیں

اور جو چیز اس میں چڑھتی ہے اور وہ اللہ رحیم (اور) غفور (بھی) ہے اور یہ کافر کہتے ہیں

لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ

نہ آوے گی ہمارے پاس قیامت کہہ کیوں نہیں قسم ہے رب میرے کی البتہ آوے گی تمہارے پاس جاننے والا پوشیدہ کا

کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی آپ فرما دیجئے کہ کیوں نہیں قسم اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آوے گی

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ

نہیں پوشیدہ اس سے برابر ایک بھنگے کے بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے

اس (کے علم) سے کوئی ذرہ برابر بھی غائب نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں

وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

اور نہ چھوٹا اس سے اور نہ بڑا مگر بیچ کتاب بیان کرنے والی کے ہے

اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں (مرقوم) ہے

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

تو کہ بدلہ دیوے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ لوگ واسطے ان کے

تاکہ ان لوگوں کو صلہ (نیک) دے جو ایمان لائے تھے اور انھوں نے نیک کام کئے تھے (سو) ایسے لوگوں کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

بخشش ہے اور رزق باکرامت اور جن لوگوں نے سعی کی بیچ نشانیوں ہماری کے

مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی روزی ہے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی

خواص الکلام ۔ ۵۱ سورہ سبا کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے تمام موذیات اور آفات سے امن رہے اور یرقان کے واسطے منہ پر پانی چھڑکنا بہت مفید ہے ۱۲ اعمال اور جو شخص اس سورت کو خواب میں تلاوت کرے وہ بہادر اور ہتھیار اُٹھانے کا شوقین ہو ۱۲

نزول الکلام ۔ ۵۲ قولہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ الخ ابو سفیان بن حرب اموی نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی پھر کہا کہ قیامت جس کے آنے کا محمدؐ بار بار ذکر کرتے ہیں ہرگز بھی نہ ہوگی کیونکہ جن اجزا میں زندگی کا ہونا بیان کیا جاتا ہے ان کا پتہ اور نشان بھی نہ رہے گا اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت وکمال کا اظہار کرنے والی دو آیتیں بطور تمہید بیان فرما کر اپنے حبیب کو تعلیم دی کہ تم اپنے پروردگار عالم الغیب کی قسم کھا کر کہہ دو کہ قیامت ضرور بالضرور پیش آنی ہے ۱۲

ربط الکلام ۵۳ قولہ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ الخ خدا تعالےٰ اس آیت میں اپنے علم وحکمت کو جتلاتا ہے کہ جو چیز زمین کے اندر جاتی ہے جیسے پانی مردے اور تخم وغیرہ میں اُن کو بھی جانتا ہوں اور جو چیزیں زمین سے باہر نکلتی ہیں جڑی بوٹیاں اور پانی وغیرہ ان کو بھی خوب جانتا ہوں۔ ایسے ہی جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے پانی اور فرشتے اور وحی و دیگر برکات وغیرہ اُن کو بھی جانتا ہوں اور جو کچھ آسمان کی طرف جاتا ہے مثلاً اعمال صالحہ اور فرشتے ان کو بھی جانتا ہوں ۱۲

۵۴ قولہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ اوپر کی آیت میں توحید کا ذکر تھا اس آیت میں قیامت کا ذکر ہے کہ منکرین توحید اس کے بھی منکر تھے و نیز منکرین توحید کے عذاب کا اصلی وقت بھی وہی ہے اور چونکہ قرآن شریف میں وقوع قیامت کا بھی ذکر ہے اس لئے درمیان میں قرآن شریف کے حق ہونے کا بھی ذکر ہے ۱۲

۵۵ قولہ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ الخ اس میں اپنی قدرت کاملہ کا ذکر فرماتا ہے کہ آسمان وزمین کی کوئی چیز اور کوئی ذرہ غائب نہیں سب کچھ اس کے پاس اور سامنے حاضر ہے تاکہ منکرین قیامت کی تردید فرماوے۔ جو ایسی قدرت والا ہے اس کے نزدیک قیامت واقع کرنا کیا دشوار ہے ۱۲

مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ○ وَیَرَى

عاجز کرنے والے ہو کر یہ لوگ واسطے ان کے عذاب ہے سخت قسم سے درد دینے والا اور جانتے ہیں

ہرانے کے لئے ایسے لوگوں کے واسطے سختی کا دردناک عذاب ہوگا اور جن لوگوں کو

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ

وہ لوگ کہ دئے گئے ہیں علم وہ جو اُتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے وہ ہے

(آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے ایسا سمجھتے ہیں کہ وہ

الْحَقَّ ۙ وَیَهْدِیْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ○ وَقَالَ الَّذِیْنَ

حق اور راہ دکھاتا ہے طرف راہ غالب تعریف کئے گئے کی اور کہا اُن لوگوں نے

حق ہے اور وہ خدائے غالب محمود (کی رضا) کا رستہ بتلاتا ہے۔ اور یہ کافر (آپس میں) کہتے ہیں

كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ

کہ کافر ہوئے کیا راہ بتاویں ہم تم کو اوپر اس شخص کے کہ خبر دیتا ہے تم کو جب ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تم نہایت

کہ کیا ہم تم کو ایسا آدمی بتائیں جو کہ تم کو یہ عجب خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو

مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ○ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

ریزہ ریزہ ہو جانا تحقیق تم البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہو کیا باندھ لیا ہے اس نے اوپر اللہ کے

(اس کے بعد قیامت کو) ضرور تم ایک نئے جنم میں آؤ گے معلوم نہیں اس شخص نے خدا پر (قصداً) جھوٹ

كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

جھوٹ یا اس کو جنون ہے بلکہ وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے

بہتان باندھا ہے یا اس کو کسی طرح کا جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے

فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ○ اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا بَیْنَ

بیچ عذاب کے اور گمراہی دور کے ہیں کیا پس نہیں دیکھا انھوں نے طرف اس چیز کے کہ

(وہی) عذاب اور دور دراز گمراہی میں (مبتلا) ہیں تو کیا انھوں نے آسمان اور زمین کی طرف نظر

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ

آگے ان کے ہے اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے آسمان سے اور زمین سے اگر چاہیں ہم

نہیں کی جو ان کے آگے بھی اور ان کے پیچھے (بھی) موجود ہیں اگر ہم چاہیں

نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ

دھنسا دیویں ساتھ ان کے زمین کو یا ڈال دیں اوپر ان کے ٹکڑا آسمان سے

تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ع ○ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ

تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے ہر بندے رجوع کرنے والے کے اور البتہ تحقیق دی ہم نے داؤد کو

اس (دلیل مذکور) میں (قدرت الٰہیہ کی) پوری دلیل ہے (مگر) اس بندہ کیلئے جو (خدا کی طرف متوجہ (بھی) ہو اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے

مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ۙ ○

اپنی طرف سے بزرگی اے پہاڑو رجوع سے تسبیح کرو ساتھ اس کے اور اُڑتے جانور اور نرم کیا ہم نے واسطے اس کے لوہا

بڑی نعمت دی تھی، اے پہاڑو داؤد کے ساتھ بار بار تسبیح کرو اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی حکم دیا اور ہم نے انکے واسطے لوہے کو (مثل موم) نرم کر دیا

توضیح الکلام ۵۱ قوله اَفَلَمْ یَرَوْا الخ مطلب یہ ہے کہ یہ جاہل جو اجزاء متفرقہ کے اکٹھے ہونے اور زندہ کئے جانے کو محال اور اس کی قدرت سے بعید جان رہے ہیں کیا یہ اسکی قدرت عظیمہ کے دلائل نہیں دیکھتے حالانکہ ان میں سے آسمان و زمین تو ایسی دلیلیں ہیں کہ جدھر کو بھی نظر گھماویں تو وہ نظر آ سکتے ہیں تو کیا اپنے بڑے جسموں کو ابتداءً پیدا کرنیوالا باقی چھوٹے چھوٹے جسموں کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا ۱۲ ۵۲ قوله اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ الخ یہاں سے منکرین بعث کو وعید سُناتے ہیں کہ یہ لوگ ایسی سچی اور صاف دلیلوں سے ثابت بات کا انکار کرکے ہیں تو اسی قابل کہ ان کو سزا دی جائے اور سزا بھی ان ہی چیزوں کے ذریعہ سے کہ جو ان کے لئے قدرت بعث پر ہادی ہونے کے اعتبار سے نعمت عظیمہ تھیں مگر بوجہ کفران کے خود اُن کو آلۂ عذاب بنا دیا جائے یعنی زمین میں انکو دھنسا دیا جائے اور آسمان کے ٹکڑے کرکے اُن پر گرا دئے جائیں، لیکن حکمت اس کو مقتضی ہے کہ عذاب میں کچھ مہلت دیجائے یوں ان چیزوں سے ان پر اس وقت عذاب نہیں ہوتا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اَفَلَمْ یَرَوْا الخ کو دلیل نہ ٹھیرایا جائے بلکہ ساری آیت وعید ہی پر محمول ہو کہ ان منکروں کو یہ ڈر نہیں لگتا کہ یہ آسمان و زمین جو انکو نظر آ رہا ہے ہم بنائے مخالفت میں اُن کے لئے آلۂ عذاب بنا دیں اس طرح کہ زمین میں تو اُن کو دھنسا دیں اور آسمان کو اُن پر گرا دیں اس وعید میں انابت والے بندوں کے لئے تو بڑی ہی عبرت ہے کہ آئندہ کبھی بعث کا انکار نہ کریں ۱۲ ۵۳ قوله وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ الخ فرماتے ہیں کہ داؤد ع پر ہم نے بڑا فضل کیا تھا کہ پہاڑ اور پرند

ع ۱ ۹ ۷

اُن کے تسبیح کرنے میں شریک ہوتے تھے یعنی جس وقت حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح پڑھتے تھے تو ان کے خلوص اور دلی سوز و گداز کا یہ اثر ہوتا تھا کہ پرندوں اور پہاڑوں پر بھی ایک حالت طاری ہو جاتی تھی اور وہ بھی ان کے ساتھ تسبیح کرنے میں شریک ہو جاتے تھے چونکہ اس سے آپکا کامل مخلص ہونا معلوم ہوتا ہے اس وجہ سے اس واقعہ کو آپکی مدح کے بیان میں ذکر کیا ۱۲ ۵۴ قوله وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ۔ اس میں حضرت داؤد علیہ السلام کی دوسری فضیلت کا ذکر ہے کہ انکے واسطے ہمنے لوہا نرم کر دیا کہ لمبی لمبی بقیہ آئندہ

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِى السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ

یہ کہ بنا زرہیں پوری اور اندازہ رکھ ایک دوسرے کے پرونے میں اور عمل کرو اچھے

(اور یہ حکم دیا) کہ تم پوری زرہیں بناؤ اور (کڑیوں کے) جوڑنے میں انداز رکھو اور تم سب نیک کام کیا کرو

اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا

تحقیق میں ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہوں اور واسطے سلیمان ؑ کے مسخر کیا باؤ کو کہ صبح کی سیر اس کی

میں تمہارے سب کے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ اور سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ

شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ

ایک مہینہ کی راہ اور شام کی سیر اس کی ایک مہینہ کی راہ اور بہایا ہم نے واسطے اس کے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور جنوں

بھر کی (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنات میں

الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ

میں سے ایک لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے آگے اس کے ساتھ حکم رب اس کے کے اور جو کوئی کجی کرے

بعضے وہ تھے جو ان کے آگے کام کرتے تھے ان کے رب کے حکم سے اور ان میں سے جو شخص

مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يَعْمَلُوْنَ

ان میں سے حکم ہمارے سے چکھاویں گے ہم اس کو عذاب دوزخ کے سے بناتے تھے

ہمارے (اس) حکم سے سرتابی کریگا ہم اس کو (آخرت میں) دوزخ کا عذاب چکھاویں گے۔ وہ جنات ان کے لئے وہ وہ چیزیں بناتے

لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

واسطے اس کے جو کچھ چاہتا تھا قلعوں سے اور ہتھیاروں سے اور تصویریں اور لگن مانند تالابوں کی

جو ان کو (بنوانا) منظور ہوتا بڑی بڑی عمارتیں اور مورتیں اور لگن (ایسے بڑے) جیسے حوض اور (بڑی بڑی) دیگیں جو ایک ہی

وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ

اور دیگیں ایک جگہ دھری رہنے والیں عمل کرو اے آل داؤدؑ کی واسطے شکر کے اور تھوڑے ہیں

جگہ جمی رہیں۔ اے داؤد ؑ کے خاندان والو تم سب شکریہ میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں

عِبَادِىَ الشَّكُوْرُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ

بندوں میرے سے شکر کرنے والے پس جب مقرر کیا ہم نے اوپر اس کے موت کو نہ خبردار کیا ان کو

شکر گذار کم ہی ہوتے ہیں پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے

عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ

اوپر موت اس کی کے مگر کیڑے نے گھن کے کہ کھاتا تھا عصا اس کا پس جب گر پڑا

ان کے مرنے کا پتہ نہ بتلایا مگر گھن کے کیڑے نے کہ وہ سلیمان ؑ کے عصا کو کھاتا تھا سو جب وہ گر پڑے

تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِى

جانا جنوں نے یہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہیں رہتے بیچ

تب جنات کو حقیقت معلوم ہوئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس

الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِىْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ

عذاب ذلیل کرنے والے کے البتہ تحقیق تھی واسطے قوم سبا کے بیچ گھروں ان کے کے نشانی

ذلت کی مصیبت میں نہ رہتے سبا کے (لوگوں) کیلئے ان کے وطن (کی مجموعی حالت) میں نشانیاں موجود تھیں

بقیہ ط ۵۹۹ زرہیں جن کی چوڑائی بھی خوب ہو تیار کرو اور بھی کہہ دیا کہ زرہ کے حلقے ایک اندازہ سے جوڑو چھوٹے بڑے نہ ہوں اس کے فرمانے سے یہ مطلب ہے کہ انکو ہم نے جنگ کا سامان بھی دیا تھا یعنی ان کی نبوت اور باخدا ہونے کی صفت کے ساتھ ساتھ جنگی قوت بھی ان کو عطا کی تھی ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ط ۵ قولہ لقد کان الخ سبا والوں کے قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ سبا ایک شخص کا نام ہے پھر اس کے تمام خاندان کو سبا کہنے لگے اس خاندان کے بہت سے قبائل علاقہ یمن شہر مارب میں بستے تھے اور ان میں بادشاہت بھی تھی کسی بادشاہ نے برساتی پانی روکنے کے لئے ایک مضبوط بند جس کی درازی کئی میل کی تھی باندھا دور دور کا پانی وہاں جمع ہونے لگا پھر اس میں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکالیں جن سے کھیتی باڑی اور باغ باغیچے سیراب کئے جانے لگے اور منزلوں تک سڑک کے دونوں طرف باغات کا سلسلہ تھا اور منزلوں بھی تک پاس پاس دیہات اور آبادیاں چلی گئی تھیں کہ مسافر جہاں اور جب چاہتا ٹھہر جاتا قرب آبادیات کے باعث نہ تو کسی کو لوٹ مار کا کھٹکا رہتا تھا اور نہ کھانے پینے کی تکلیف ہوتی تھی اور آب و ہوا کا اثر بھی نہایت اچھا تھا مگر یہاں کے باشندوں نے شامت سے بداعمالیاں شروع کر دیں اور بجائے شکر و اطاعت کے نافرمانی کرنے لگے حق تعالیٰ نے اپنی رحمت کو زحمت سے بدلنا شروع کر دیا ایک بار وہ بند ٹوٹ گیا اور بعض روایات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے چھچھوندر کو حکم دیا کہ اس بند میں سوراخ کر دے چنانچہ اس نے کر دیا پھر پانی اس میں سے رسنا شروع ہوا پانی کے بہاؤ سے سوراخ وسیع ہو گیا اور پانی کی رو اس قدر آئی کہ سارے باغات اور آبادیاں غرق ہو گئیں جب وہ پانی خشک ہوا تو بجز کچھ جھاڑ جھنکاڑ کے اور کچھ وہاں نہ تھا باشندگان تک کچھ تو ہلاک ہو گئے اور کچھ پریشان ہو کر اس ملک کو چھوڑ آئے اور کچھ پریشان ہو کر عمان مدینہ تہامہ مکہ شام و عراق وغیرہ میں آ بسے یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وجود میں آیا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سبا والوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے تیرہ نبی بھیجے سو یہ سب انبیاء وہ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل گذر چکے تھے جب فہمائش حد کو پہونچ گئی نزول قہر الٰہی کا وقت آگیا۔ اور تباہ

جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ ۵ کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَ

دو باغ داہنے طرف سے اور بائیں طرف سے کھاؤ رزق پروردگار اپنے سے اور

دو قطاریں تھیں باغ کے دائیں اور بائیں اپنے رب کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور

اشْکُرُوْا لَهٗ ط بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ○ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا

شکر کرو واسطے اس کے شہر ہے پاکیزہ اور پروردگار ہے بخشنے والا پس منہ پھیر لیا انھوں نے پس بھیجی ہم نے

اس کا شکر کرو (کہ رہنے کو) عمدہ شہر ہے اور بخشنے والا پروردگار ہے۔ سو انھوں نے سرتابی کی تو ہم نے ان پر

عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُکُلٍ

اوپر ان کے رو زور کی اور بدل دیا ہمنے ان کو بدلے دو باغوں ان کے کے دو باغ میووں والے

بند کا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے ان دو رویہ باغوں کے بدلے اور دو باغ دیدیے جن میں دو چیزیں

خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ○ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ

بد مزہ اور جھاؤ اور کچھ بیری سے تھوڑے یہ بدلا دیا ہمنے ان کو

رہ گئیں بد مزہ پھل اور جھاؤ اور قدرے قلیل بیری ان کو یہ سزا ہم نے

بِمَا کَفَرُوْا ط وَهَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْکَفُوْرَ ○ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَ

بسبب اس کے کہ کفر کیا انھوں نے اور نہیں جزا دیتے ہم مگر ناشکر کو اور کیا تھا ہم نے درمیان ان کے اور

ان کی ناسپاسی کے سبب دی اور ہم ایسی سزا بڑے ناسپاس ہی کو دیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے

بَیْنَ الْقُرَی الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْهَا قُرًی ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِیْهَا

درمیان ان گاؤں کے کہ برکت دی ہم نے بیچ ان کے بستیاں ظاہر اور مقرر کر دی تھیں ہمنے بیچ ان کے

درمیان میں جہاں ہمنے برکت کر رکھی ہے بہت سے گاؤں آباد کر رکھے تھے جو نظر آتے تھے اور ہم نے ان دیہات کے درمیان ان کے

السَّیْرَ ط سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ○ فَقَالُوْا رَبَّنَا

سرائیں اترنے کی چلو بیچ اس کے راتوں کو اور دنوں کو امن سے پس کہا انھوں نے اے رب ہمارے

چلنے کا ایک خاص انداز رکھا تھا کہ بے خوف و خطر ان میں راتوں کو اور دنوں کو چلو۔ سو وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار

بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ

دوری ڈال درمیان سفروں ہمارے کے اور ظلم کیا انھوں نے جانوں اپنی کو پس کر دیا ہم نے ان کو باتیں

ہمارے سفروں میں درازی کر دے اور (علاوہ اس ناشکری کے) انھوں نے (اور بھی نافرمانیاں کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا سو ہمنے ان کو افسانہ بنا دیا

وَمَزَّقْنٰهُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ

اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہم نے ان کو نہایت ٹکڑے ٹکڑے کرنا تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ہر صبر کرنے والے

اور ان کو بالکل تتر بتر کر دیا بے شک اس (قصہ) میں ہر صابر و شاکر (مومن) کے لیے بڑی بڑی

شَکُوْرٍ ○ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

شکر کرنیوالے کے اور البتہ تحقیق سچا کیا اوپر ان کے ابلیس نے گمان اپنا پس پیروی کی اس کی

عبرتیں ہیں اور واقعی ابلیس نے ان لوگوں کے بارہ میں اپنا گمان صحیح پایا کہ یہ سب اسی کی راہ پر ہو لیے

اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ وَمَا کَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ

مگر ایک فرقے نے ایمان والوں سے اور نہیں تھا واسطے اس کے اوپر ان کے کچھ

مگر ایمان والوں کا گروہ اور ابلیس کا ان لوگوں پر (جو) تسلط (بطور اغوا کے) ہے

توضیح الکلام - ۱ف

قولہٗ باعد بین اسفارنا الخ یعنی باشندگان سبا نے اُن نعمتوں کی جو ہمنے انکو دے رکھی تھیں قدر تو کی نہیں اور برعکس یہ درخواست کی کہ الٰہی یہ تو نے پاس پاس آبادیاں کر دیں جگہ جگہ پانی مہیا کر دیا اور سڑک پر منزلوں تک سایہ ہی سایہ کر دیا اسمیں سفر کا لطف ہمکو نہیں آتا وہ سفر ہی کیا کہ جس میں دھوپ کی کلفت اور پیاس کا تھکا اور منزلوں تک لق و دق جنگل بیابان اور اسمیں درندوں رہزنوں کا ڈر ہی نہ ہو اور ساتھ میں اور بھی طرح طرح کی بدکاریاں شروع کر دیں۔

۵۲ قولہٗ فجعلنٰهم احادیث الخ یعنی پھر ہم نے ان کو غارت کر دیا کہ صرف انکے تذکرے افسانے اور قصے کہانیاں ہی لوگوں کی زبان پر باقی رہگئیں اور ان کو جو زندہ رہے متفرق اور منتشر کر دیا ۱۲

۵۳ قولہٗ ولقد صدق الخ یعنی ابلیس نے اپنا گمان بنی آدم کے بارہ میں صحیح پایا اور اس گمان سے اس کا یہ کہنا مراد ہے کہ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا بجز تھوڑے سے آدمیوں کے سارے بنی آدم کو مغلوب کر لونگا اور اپنے دام ضلالت میں پھانس لونگا اور شاید اُس نے یہ بات اس سے اخذ کی ہو گی کہ یہ آدمی خاک سے پیدا ہیں اور میں آگ سے، اور آگ کے سامنے خاک ضعیف ہی سو اس کا وہ خیال صحیح نکلا کہ سوائے ایمان والوں کے سب ہی نے اسکی راہ اختیار کی اور ایمان والوں میں جو کامل الایمان ہیں انھوں نے تو اس کا کہا بالکل ہی نہ مانا اور جو ضعیف الایمان ہیں انھوں نے شرک وکفر میں تو اس کا کہا نہ مانا گو ان کے سوا دوسرے گناہوں میں مانا، اور غیر انابت والوں پر جو ابلیس کا تسلط ہوا اسکی وجہ یہ بیان فرمائی کہ تاکہ اس

امتحان سے واضح اور لائح ہو جائے گو اندرونی علم تو خدا تعالیٰ کو پہلے ہی سے ہے کہ کون مومن ہے اور کون کافر تاکہ مومن کو اجر و ثواب دیا جائے اور کافر کو عذاب اور بعض کو سزا دینا اسکی حکمت نے تعلق پر ضروری تھا لہٰذا معذب اور ناجور میں تمیز لازم تھی اس کا طریق یہ ہو گیا کہ بعض پر ابلیس کا تسلط ہوا اور بعض پر نہ ہوا اور یہ جو فرمایا کہ تاکہ ہم اوس شخص کو ممتاز طریقہ پر جان لیں جو آخرت پر ایمان لاتا ہے حالانکہ اور بھی بہت سی باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے انکو ذکر نہیں کیا اور آخرت کو

سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا

مگر تو کہ ظاہر کریں ہم اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھ آخرت کے جدا اس شخص سے کہ وہ اس آخرت سے

بجز اس کے اور کسی وجہ سے نہیں کہ ہمکو (ظاہری طور پر) ان لوگوں کو جو کہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان لوگوں سے الگ کرکے معلوم کرنا ہے جو اس کی طرف سے

فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ قُلِ ادْعُوا

بیچ شک کے ہے اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے کہہ کر پکارو تم

شک میں ہیں اور آپ کا رب ہر چیز کا نگراں ہے آپ فرمائیے کہ جن کو تم

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

ان لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم ان کو سوائے خدا کے نہیں مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے

خدا کے سوا (دخیل خدائی) سمجھ رہے ہو ان کو پکارو وہ ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہیں واسطے ان کے بیچ ان دونوں کے کچھ ساجھا

نہ آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں (کے پیدا کرنے) میں کوئی شرکت ہے

وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ

اور نہیں واسطے اس کے ان میں سے کوئی پشتیبان اور نہیں فائدہ دیتی شفاعت نزدیک اس کے

اور نہ ان میں سے کوئی (اللہ) کا اس کام میں مددگار ہے اور خدا کے سامنے (کسی کی) سفارش کسی کے کام نہیں آتی

اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓي اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ

مگر واسطے اس شخص کے کہ اذن دیوے وہ واسطے اسکے وہ منتظر رہتے ہیں حکم اس کے کے یہاں تک کہ جب دور کیا جاتا ہے اضطراب دلوں انکے سے کہتے ہیں کیا

مگر اس کے لئے جس کی نسبت (شفیع کو) وہ اجازت دیدے یہاں تک کہ جب انکے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ

قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ قُلْ مَنْ

کہا پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں کہ کہا حق اور وہ بلند ہے بڑا کہہ کہ کون

تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا وہ کہتے ہیں کہ (فلانی) حق بات کا حکم فرمایا اور وہ عالیشان سب سے بڑا ہی آپ (تحقیق توحید کیلئے یہ بھی) پوچھئے کہ

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ

رزق دیتا ہے تم کو آسمانوں سے اور زمین سے کہہ کہ اللہ اور ہم یا

(اچھا بتلاؤ) تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے آپ (ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ روزی دیتا ہے اور (یہ بھی کہئے کہ اس مسئلہ توحید میں

اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قُلْ لَّا تُسْـَٔــلُوْنَ

تم البتہ اوپر ہدایت کے ہیں یا بیچ گمراہی ظاہر کے کہہ اے محمد نہیں پوچھے جاؤ گے تم

بیشک ہم یا تم ضرور راہ راست پر ہیں یا صریح گمراہی میں ہیں۔ آپ یہ بھی فرما دیجئے کہ اگر ہم مجرم ہیں (تو) تم سے

عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔــلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا

اس چیز سے کہ گناہ کرتے ہیں ہم اور نہ پوچھے جاویں گے ہم اس چیز سے کہ کرتے ہو تم کہہ کہ جمع کرے گا ہم سب کو

ہمارے جرائم کی باز پرس نہ ہوگی اور ہم سے تمہارے اعمال کی باز پرس نہ ہوگی۔ (اور یہ بھی) کہہ دیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو

رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝ قُلْ

رب ہمارا پھر حکم کرے گا درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور وہ ہے حکم کرنے والا جاننے والا کہہ

(ایک جگہ) جمع کریگا پھر ہمارے درمیان میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ (عملی) کر دیگا اور وہ بڑا فیصلہ کرنیوالا جاننے والا ہے۔ آپ یہ بھی کہئے

توضیح الکلام

۵۱ قولہ حتی اذا فزع الخ یعنی اگر کوئی کافر یہ کہنے لگے کہ فرشتوں کی ہم بڑی تعظیم کرتے ہیں ان کو ہم خدا کی بیٹیاں جانتے ہیں اور ان کو معبودیت کے لائق سمجھتے ہیں تو اس کی تردید اس آیت میں کرتے ہیں کہ فرشتے کہاں شفاعت کرسکتے ہیں جن کا ہیبت خداوندی کے غلبہ سے یہ حال ہے کہ جب انکو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہوتا ہے تو اسی میں ہیبت کے مارے اس قدر گھبرا جاتے ہیں کہ حکم دینے کے وقت جو کچھ انھوں نے سنا یا سمجھا ہے اس پر کچھ بھی بھروسہ نہیں کرتے بلکہ جب حکم ختم ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھا کرتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا جب خوب تحقیق حکم کی کر چکتے ہیں تب اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کے انکو خطاب کرنے میں انکی ہیبت کا یہ حال ہے تو بھلا خود خطاب حق تعالیٰ کو یہ کیا کر سکتے ہیں۔

۵۲ قولہ او فی ضلٰل مبین الخ یعنی ہم اور تم میں عقائد کا بڑا بھاری اختلاف ہے لہذا دونوں تو حق پر ہو نہیں سکتے ضرور ایک فریق حق اور ہدایت پر ہے اور دوسرا صریح گمراہی میں، لیکن جب ہم تم سے ایک واضح اور معقول بات کہتے ہیں اور تم سے اس کا کچھ جواب بن نہیں سکتا تو تم ہی سمجھ لو کہ کون برسر ناحق رہا قائل ہونے کے بعد ٹالا ٹول کرنا تو ٹھیک ہے نہیں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رازق ہوتا تو تم ضرور اس کا نام لیتے اور اس کی رزاقی کو بڑے زور و شور سے بیان کرتے ۱۲

۵۳ قولہ ولا تسئلون عما تعملون الخ یعنی اے رسول جب یہ لوگ بوقت مناظرہ دلائل واضحہ کا خلاف کریں اور کسی صورت سے بھی حق بات کو نہ مانیں تو آخر درجہ کی بات یہ ہے کہ اگر ہم خطا پر اور مجرم ہیں تو تم سے ہماری خطاؤں کی پرسش نہ ہوگی اور ہم سے تمہارے اعمال کی باز پرس نہ ہوگی اس کلام میں بہت کچھ نرمی ہے کہ مخاطبوں کے اعمال کو جرم سے بیان نہ کیا بلکہ جرم کی نسبت اپنی طرف کی جیسا کہ اس سے پہلے جملہ وانا او ایاکم الخ میں بڑی نرمی یہ تھی کہ باوجود ہدایت یاب اور گمراہوں کے متعین ہونے کے اسطرح تردید کی کہ تم یا ہم ایک نہ ایک ضرور ہدایت یا گمراہی پر ہے تاکہ مخاطب کو اشتعال نہ ہو جائے ورنہ وہ تامل اور غور

أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ

دکھاؤ مجھ کو ان لوگوں کو کہ ملا دیا ہے تم نے ساتھ (خدا کے شریک مقرر کر کر) ہرگز نہیں بلکہ وہ ہے اللہ غالب

کہ مجھ کو ذرا وہ تو دکھلاؤ جن کو تم نے شریک بنا کر خدا کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں بلکہ (واقع میں) وہی ہے اللہ زبردست

الْحَكِيمُ ○ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَ

حکمت والا ۔ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر کافی واسطے سب لوگوں کے خوشخبری دینے والا اور

حکمت والا ۔ اور ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے (ایمان لانے پر انکو ہماری رضا و ثواب کی) خوشخبری سنانیوالے اور

نَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

ڈرانے والا ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے ۔ اور کہتے ہیں کہ کب ہے

(ایمان نہ لانے پر انکو ہمارے غضب و عذاب سے) ڈرانیوالے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۔ اور یہ لوگ (ایسے مضامین سنکر) کہتے ہیں کہ

هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ

وعدہ اگر ہو تم سچے ۔ کہہ کہ واسطے تمہارے وعدہ ہے ایک دن کا

یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم (یعنی نبی اور آپ کے اتباع) سچے ہو (تو بتلاؤ) ۔ آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے واسطے ایک خاص دن کا وعدہ (مقرر) ہے کہ

لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ○ وَقَالَ

نہیں پیچھے رہو گے اس سے ایک گھڑی اور نہ آگے بڑھو گے ۔ اور کہا

کہ اس سے نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو ۔ اور یہ کفار

الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي

ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے ہرگز نہ ایمان لاویں گے ہم ساتھ اس قرآن کے اور نہ ساتھ اس چیز کے

(دنیا میں تو خوب باتیں بناتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ اس قرآن پر ایمان لاویں گے اور نہ اس سے

بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ

کہ آگے اس کے ہے ۔ اور کاش کہ دیکھے تو جب کہ ظالم کھڑے کئے جاویں گے نزدیک

پہلی کتابوں پر ۔ اور اگر آپ ان کی اس وقت کی حالت دیکھیں (تو ایک ہولناک منظر نظر آوے) جب یہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے

رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ

پروردگار اپنے کے پھیریں گے بعضے ان کے طرف بعض کی بات کو ۔ کہیں گے وہ لوگ

کئے جاویں گے ایک دوسرے پر بات ڈالتا ہوگا (چنانچہ)

اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ○

کہ ناتواں کئے گئے تھے واسطے ان کے جو تکبر کرتے تھے اگر نہ ہوتے تم البتہ ہوتے ہم ایمان والوں سے

ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ (ہم تمہارے سبب برباد ہوئے) اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ

کہیں گے وہ لوگ کہ تکبر کرتے تھے واسطے ان کے جو ناتواں کئے گئے تھے کیا ہم نے

(اس پر) یہ بڑے لوگ ان ادنیٰ درجے کے لوگوں سے کہیں گے کہ کیا ہم نے

صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم ۖ بَلْ كُنتُم

بند کیا تھا تم کو ہدایت سے پیچھے اس کے کہ آئی تمہارے پاس بلکہ تھے تم

تم کو ہدایت (پر عمل کرنے) سے (زبردستی) روکا تھا بعد اس کے کہ وہ (ہدایت) تم کو پہونچ چکی تھی نہیں بلکہ تم ہی

توضیح الکلام ۵۱ قولہ وما ارسلناک الخ یعنی اے رسول ہم نے تو تم کو محض اس لئے بھیجا ہے کہ تم لوگوں کو برائی اور بھلائی سمجھا دو پھر جو شخص آپ سے الجھتا ہے وہ بے وقوف ہے ۱۲ ۵۲ قولہ ویقولون متی ھذا الوعد الخ یعنی وہ لوگ جو اس دن کو پوچھتے اور اسکے آنے کی جلدی مچاتے ہیں تو آپ ان سے کہدیجئے کہ اس کے آنے کا وعدہ یقینی ہے ضرور آکر رہیگا جلدی مچانا لاحاصل ہے کیونکہ جو چیز آنیوالی ہے وہ نزدیک ہی ہے البتہ کام کی بات یہ ہے کہ اس کے لئے سامان تیار کرو ۱۲ ۵۳ قولہ وقال الذین کفروا الخ اس میں یہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے روز حشر کیلئے کچھ سامان تیار کرنے کی تو توقع کیا ہوتی اور برعکس کفر بکتے ہیں کہتے ہیں کہ قرآن تو کیا ہم اس سے پہلی کسی کتاب کو بھی نہیں مانتے جیسا مکہ کے مشرک جہالت کے جوش میں آجاتے تھے تو یہ بکواس کیا کرتے تھے ۱۲ ۵۴ قولہ ولو تریٰ الخ یہاں سے روز حشر کی کچھ مصیبتیں بیان فرماتے ہیں کہ اے رسول اگر آپ ان لوگوں کی اس وقت کی حالت دیکھیں تو بہت ہی ہولناک منظر نظر آوے وہ ایسا وقت ہوگا کہ یہ ظالم خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے کئے جاوینگے تو اس وقت ایک دوسرے پر کام خراب ہو جانیکو ڈالتا اور ٹالتا ہوگا جیسا کہ دنیا میں بھی دستور ہے کہ جب چند آدمیوں سے کوئی کام بگڑ جاتا ہے تو ایکدوسرے پر رکھدیا کرتا ہے اور اسوقت ضعیف اور کمزور لوگ ان لوگوں سے جو مغرور تھے کہتے ہوں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہمارے مومن ہونے میں کچھ رکاوٹ نہ ہوتی یعنی تم ہی نے ہمکو ایمان لانے سے محروم رکھا ۱۲ ۵۵ قولہ قال الذین استکبروا الخ مغرور لوگ ان ضعیفوں کو ان کے طعن کا یہ جواب دیں گے کہ کیا ہم نے تم کو ایمان قبول کرنے سے زبردستی روکا تھا جبکہ ایمان اور ہدایت تمہارے پاس آ چکی تھی ہرگز نہیں بلکہ تم ہی قصوروار ہو کہ باوجود حق واضح ہو جانے کے تم نے اس کو قبول نہ کیا اور اب یہ خطا ہمارے سر دھرتے ہو ۱۲

ع ۳ — ۹ — النصف

مُجْرِمِيْنَ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

قوم گنہگار۔ اور کہیں گے وہ لوگ جو ضعیف کئے گئے تھے واسطے ان لوگوں کے کہ تکبر کرتے تھے
قصور وار ہو۔ اور (اس کے جواب میں) پست درجہ کے لوگ ان بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ (ہم زبردستی کو مانع) نہیں (رکھتے)

بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ

بلکہ مکر کرتے تھے تم رات کو اور دن کو جس وقت کہ تم حکم کرتے تھے ہم کو یہ کہ کفر کریں ہم ساتھ اللہ کے اور مقرر کریں ہم
بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے روکا تھا جب تم ہم کو فرمائش کرتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے لئے

لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا

واسطے اللہ کے شریک اور چھپاویں گے پشیمانی جس وقت کہ دیکھیں گے عذاب اور کردیں گے ہم
شریک قرار دیں اور وہ لوگ (اپنی اس) پشیمانی کو (ایک دوسرے سے) مخفی رکھیں گے جبکہ عذاب دیکھیں گے اور ہم

الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

طوق بیچ گردنوں ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے نہیں جزا دیے جاویں گے مگر جو کچھ
کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے جیسا کرتے تھے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا

کہ تھے وہ عمل کرتے اور نہیں بھیجا ہم نے بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانے والا مگر
ویسا ہی تو بھرا اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر

قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا

کہا دولتمندوں اس کے نے تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اس کے کافر ہیں اور کہا انہوں نے
وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو ان احکام کے منکر ہیں جو تم کو دے کر بھیجا گیا ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا

نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ قُلْ

ہم زیادہ تر ہیں مال میں اور اولاد میں اور نہیں ہم عذاب کئے گئے کہہ
کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو کبھی عذاب نہ ہوگا آپ کہہ دیجئے کہ

اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہتا ہے اور بند کرتا ہے ولیکن بہت
میرا پروردگار جس کو چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے ولیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ

لوگ نہیں جانتے اور نہیں مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری وہ جو
لوگ (اس سے) واقف نہیں۔ اور تمہارے مال و اولاد ایسی چیز نہیں جو درجے میں تم کو ہمارا مقرب بنا دے

تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز

نزدیک کرے تم کو نزدیک ہمارے نزدیک کر کر مگر جو شخص کہ ایمان لایا اور کام کئے اچھے
(یعنی موثر و علت قرب کی بھی نہیں) مگر ہاں جو ایمان لاوے اور اچھے کام کرے (یہ دونوں چیزیں البتہ سبب قرب ہیں)

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ

پس یہ لوگ واسطے ان کے ہے جزا دوگنی بسبب اس کے جو کیا انہوں نے اور وہ بیچ بالا خانوں کے
سو ایسے لوگوں کے لئے ان کے (نیک) عمل کا دونا صلہ ہے اور وہ (بہشت کے) بالا خانوں میں چین سے (بیٹھے)

نزول الکلام۔ ۱ؔ قولہٗ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ الخ دو شخص تجارت میں شریک تھے ان میں سے ایک تو مال تجارت لیکر ملک شام چلے گئے اور دوسرا یہیں رہا۔ یہ شخص جو ملک شام چلے گئے تھے اپنے ذاتی شوق سے آسمانی کتابیں دیکھا بھالا کرتے تھے جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود نے دنیا کو نور بخشا تو انھوں نے اپنے شریک کو لکھا کہ مدعی نبوت کا کیا حال ہے یہاں سے جواب گیا کہ اکثر قریش نے تو ان کو مانا نہیں البتہ ضعفا بست کچھ تابع ہو چکے ہیں اس نے یہ جواب پڑھکر فوراً اپنا کاروبار چھوڑا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بولا کہ آپ کا قول اور منشا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کر نیکو بلاتا ہوں اور بت پرستی و شرک سے منع کرتا ہوں یہ سنکر وہ ایمان لائے اور کہا کہ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کے پیرو ضعیف اور ایسے ہی لوگ ہوئے ہیں جن کو نیچے کے درجہ کا سمجھا جاتا ہے مگر سردار اور عزت دار لوگ سدا کفر و تکبر کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول

۲ؔ قولہٗ وَقَالُوْا نَحْنُ الخ کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے مال و اولاد مسلمانوں کی نسبت زیادہ دیا ہے یہ دلیل ہے اس کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم اور معزز ہیں ورنہ اگر ہم سے اللہ تعالیٰ یا ہمارے عقائد سے ناراض ہوتا تو مالدار اور صاحب اولاد کیوں بناتا اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ مدارک التنزیل

ع ۶ — ۱۰

توضیح الکلام۔ ۱ؔ قولہٗ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ الخ اس آیت میں حق تعالیٰ اپنے رسول کو تسلی دیتا ہے کہ یہ انکار کوئی نئی بات نہیں ہے ہر نبی سے پیٹ بھرے ایسا ہی کرتے آئے ہیں جو اپنے حق پر ہونے کی دلیل دنیوی جاہ و حشم بیان کرتے ہیں آپ کہدیجئے کہ حق تعالیٰ کے نزدیک قرب و مقبولیت کا دارومدار مال اور اولاد پر نہیں ہے یہ تو محض مشیت ہے کہ اپنی حکمت سے جس کو چاہے بکثرت عطا فرمائے چنانچہ بہتیرے مسلمان بھی مالدار اور صاحب اولاد ہیں اور بہت سے کافر بھی لاولد اور مفلس ہیں پس اس کو مقبولیت کی دلیل سمجھنا مشاہدہ کے بھی خلاف ہے البتہ قبولیت کا

اٰمِنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ

نڈر ہیں ۔ اور جو لوگ کہ سعی کرتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے واسطے عاجز کرنے کے یہ لوگ

ہوں گے ۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کر رہے ہیں (نبی کو) ہرانے کیلئے ایسے لوگ

فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

بیچ عذاب کے حاضر کئے جاویں گے ۔ کہہ کہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے رزق کو

عذاب میں لائے جاویں گے ۔ آپ (مومنین سے) فرما دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

واسطے جس کے چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اس کے اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے

جس کو چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے تنگی سے دیتا ہے ۔ اور جو چیز تم (موافق حکم الٰہی میں) خرچ کرو گے

فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

پس وہ بدلہ دیتا ہے اس کا اور وہ بہت بہتر رزق دینے والا ہے ۔ اور جس دن کہ جمع کرے گا اُن کو

سو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کا عوض دیگا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ۔ اور (وہ دن قابل ذکر ہے) جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو (میدان قیامت میں)

جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○

اکٹھے پھر کہے گا واسطے فرشتوں کے کیا یہ تم کو تھے عبادت کرتے

جمع فرماوے گا پھر فرشتوں سے ارشاد فرماوے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا

کہیں گے پاکی ہے تجھ کو تو کارساز ہمارا ہے سوائے ان کے بلکہ وہ تھے

وہ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں ہمارا تو آپ سے تعلق ہے نہ کہ ان سے بلکہ یہ لوگ

يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ

عبادت کرتے جنوں کو اکثر ان کے ساتھ جنوں کے ایمان رکھتے ہیں ۔ پس آج کے دن نہ اختیار میں رکھے گا

شیاطین کو پوجا کرتے تھے ان میں سے اکثر لوگ انہیں کے معتقد تھے ۔ سو (کافروں سے کہا جاوے گا) آج تم

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

بعض تمہارا واسطے بعضوں کے نفع کو اور نہ ضرر کو اور کہیں گے ہم واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کرتے تھے

(مجموعہ عابدین و معبودین) میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچانے کا ۔ اور (اس وقت) ہم ظالموں (یعنی کافروں سے) کہیں گے

ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ وَاِذَا تُتْلٰى

چکھو عذاب آگ کا وہ جو تھے تم اس کو جھٹلاتے ۔ اور جب پڑھی جاتی ہیں

کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو ۔ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں جو (حق اور ہادی ہونے کی صفت میں) صاف صاف ہیں

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ

اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں نہیں یہ مگر ایک مرد ہے کہ چاہتا ہے یہ کہ

پڑھی جاتی ہیں تو یہ لوگ (پڑھنے والے یعنی نبی صلعم کی نسبت) کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ محض ایسا شخص ہے جو یوں چاہتا ہے کہ تم کو ان چیزوں (کی عبادت) سے

يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ

بند کرے تم کو اس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے باپ تمہارے ۔ اور کہتے ہیں نہیں یہ مگر جھوٹ

باز رکھے جن کو (قدیم سے) تمہارے بڑے پوجتے تھے اور (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ محض ایک تراشا ہوا

توضیح الکلام ۵۱ قولہ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ یہ سوال قیامت میں مشرکوں کو خاموش کرنے کیلئے ہوگا جو فرشتوں اور غیر فرشتوں کو اس خیال سے پوجتے تھے کہ یہ راضی ہو کر ہماری شفاعت کریں گے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی دریافت کریگا کہ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ الخ تو پس یہ سوال اس غرض سے ہوگا کہ جواب سے مشرکوں کی غلطی ظاہر ہو جاوے سوال کا مطلب یہ ہے کہ کیا تمہاری رضامندی سے تمہاری عبادت کرتے تھے اور یہ رضامندی کی قید جواب سے سمجھی جاتی ہے کیونکہ جواب میں فرشتے اپنا تعلق محض خدا تعالیٰ سے ظاہر کریں گے اس لئے کہ جو صرف خدا تعالیٰ ہی کا مطیع ہو وہ اس بات سے کب راضی ہوگا جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو ۱۲

۵۲ قولہ يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ الخ یعنی فرشتے کہیں گے کہ جب یہ ہماری رضامندی سے ہماری پرستش نہیں کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ درحقیقت ہماری عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ شیطانوں کو پوجتے تھے کیونکہ شیاطین ہی اُن کو اس کی رغبت دیتے تھے اور وہ اس بات سے راضی بھی تھے اور جو شخص کسی کی پوری پوری رضامندی کا کام کرتا ہے کہ اس سے کسی دوسرے کی رضا مقصود نہ ہو گویا وہ اس کو پوجتا ہے اور ہماری رضامندی کا کام ہی یہ لوگ نہیں کرتے تو ہماری عبادت کہاں ہوئی ۱۲

۵۳ قولہ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ الخ یہاں یہ فرمانا کہ نہ کوئی کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان محض مبالغہ کے لئے ہے تاکہ معبود اور عابد دونوں کو ثابت ہو جاوے کہ جس طرح ہم عاجز ہیں ایسے ہی وہ بھی عاجز ہیں ورنہ مقصود صرف اُن عابدوں کو یہ جتلانا ہے کہ تمہارے معبود تمکو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے اور ضرر کا ذکر جو کر دیا گیا وہ محض اس لئے کہ تاکہ ہر اعتبار سے عاجز ہونا ثابت ہو جائے ۔ اور آیت میں خاص فرشتوں سے اُن کے عابدوں کا نفع نہ پانا اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ معبودان باطل میں سب سے افضل ہیں جب ان ہی کا یہ حال ہوگا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ دوسرے معبودوں کا بیکار ہونا بدرجہ اولیٰ ہے ۱۲

مُفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا

بادہ کیا ہوا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے واسطے حق کے جس وقت کہ آیا ان کے پاس نہیں یہ

جھوٹ ہے اور یہ کافر اس امر حق (یعنی قرآن) کی نسبت جبکہ وہ ان کے پاس پہنچا یوں کہتے ہیں کہ یہ محض

إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا

مگر جادو ظاہر اور نہیں دیں ہم نے ان کو کتابیں کہ پڑھتے ہوں ان کو اور نہیں

ایک صریح جادو ہے اور ہم نے ان کو کتابیں نہیں دی تھیں کہ ان کو پڑھتے پڑھاتے ہوں اور (اسی طرح)

أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن

بھیجا ہم نے طرف ان کی پہلے تجھ سے کوئی ڈرانے والا اور جھٹلایا تھا ان لوگوں نے کہ

ہم نے آپ سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (یعنی پیغمبر) نہیں بھیجا تھا۔ اور ان سے پہلے جو (کافر) لوگ تھے انھوں نے تکذیب کی تھی

قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ

پہلے ان سے تھے اور نہیں پہونچے یہ دسویں حصے کو اس چیز سے کہ دیا تھا ہم نے ان کو پس جھٹلایا تھا انھوں نے پیغمبروں میرے کو پس کیونکر

اور یہ (مشرکین عرب) تو اس سامان کے جو ہم نے ان کو دے رکھا تھا دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے غرض انھوں نے میرے رسولوں کی تکذیب کی سو (دیکھو)

كَانَ نَكِيرِ ۝ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ

ہوا تھا عذاب میرا کہہ سوائے اس کے نہیں کہ نصیحت کرتا ہوں میں تم کو ساتھ ایک بات کے یہ کہ کھڑے ہو واسطے اللہ کے

میرا ان پر کیسا عذاب نازل ہوا۔ آپ کہئے کہ میں تو صرف ایک بات سمجھاتا ہوں وہ یہ کہ تم (محض) خدا کے واسطے کھڑے ہو جاؤ

مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ

دو دو اور ایک ایک پھر فکر کرو نہیں یار تمہارے کو کچھ جنون نہیں

دو دو اور ایک ایک پھر سوچو کہ تمہارے اس ساتھی کو جنون (تو) نہیں ہے وہ تم کو

هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ قُلْ مَا

وہ مگر ڈرانے والا ہے واسطے تمہارے آگے عذاب سخت کے کہہ جو کچھ

ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے آپ کہدیجئے کہ

سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ

مانگا ہو میں نے تم سے کچھ بدلا پس وہ واسطے تمہارے ہے نہیں بدلا میرا مگر اوپر اللہ کے اور وہ

میں نے تم سے (اس تبلیغ پر) کچھ معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارا ہی رہا۔ میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہی

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ

اوپر ہر چیز کے حاضر ہے کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہے حق کو جاننے والا ہے

ہر چیز پر اطلاع رکھنے والا ہے آپ کہدیجئے کہ میرا رب حق بات (یعنی ایمان کو کفر پر) غالب کر رہا ہے (اور وہ)

الْغُيُوبِ ۝ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝

غیبوں کا کہہ کہ آیا حق اور نہ پہلی بار پیدا کرتا معبود باطل اور نہ دوبارہ کرتا ہے

علام الغیوب ہے آپ کہدیجئے کہ حق (دین) آگیا اور (دین) باطل نہ کرنے کا رہا نہ دھرنے کا۔

قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ

کہہ کہ اگر گمراہ ہو جاؤں میں پس سوائے اس کے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہوں اوپر جان اپنی کے اور اگر راہ پاؤں میں

آپ کہدیجئے کہ اگر (مثلاً و فرضاً) میں گمراہ ہو جاؤں تو میری گمراہی مجھ ہی پر وبال ہو گی اور اگر میں راہ (راست) پر رہوں

توضیح الکلام پ ۲۲

قولہ وما آتینٰھم من کتب الخ یعنی تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم کو جادو بتلاتے ہیں حالانکہ ان کو تو اس قرآن کریم کی بہت بڑی قدر کرنا چاہیے تھا کیونکہ ان کے لیے یہ بعض نعمت غیر مترقبہ تھی کیونکہ اس سے پہلے ان کو کوئی آسمانی کتاب جسے یہ پڑھتے پڑھاتے ہوں نہیں دی گئی تھی برخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ ان کو پہلے سے کتابیں ملتی آئی ہیں اور ظاہر ہے کہ آدمی کو کوئی نئی نعمت ملتی ہے تو اس کی قدر کیا کرتا ہے اور جس طرح ان کے حق میں قرآن شریف ایک نئی چیز تھی اسی طرح یہ نبی بھی نئی چیز تھے کہ ان سے پہلے کوئی نبی بھی ان کو نہیں دیا گیا تو چاہیے تھا کہ نبی کو نعمت عظمیٰ جانکر ان کی قدر کرتے خصوصاً جبکہ ان لوگوں کو ان نبی کی آرزو بھی تھی کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو ہم سب سے زیادہ ہدایت یاب ہوں گے مگر بجائے قدر کے اور نفرت کی اور تکذیب ۱۲

ع ۵ / ۹ / ۱۱

۵۲ قولہ وکذب الذین الخ فرماتے ہیں کہ یہ ان کا جھٹلانا اور انکار کرنا کوئی نئی بات نہیں ان سے پہلے بھی جھٹلانے والے جا چکے ہیں حالانکہ انکو اس قدر ثروت اور عمر ملی تھی کہ ان کا دسواں حصہ بھی انکو نہیں ملا پھر ان پر رسولوں کے جھٹلانے سے کیا بلا آئی تو بھلا یہ لوگ کیا چیز ہیں اور اس آیت کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ ان مشرکین عرب کو قرآن و معجزات ایسے کامل دیے گئے ہیں جو انکو اسکا دسواں حصہ بھی نہیں ملا تھا پھر انکار کرنے سے ان پر بلا آئی تو ان پر تو بھاری آئے گی ۱۲

۵۳ قولہ وھو علی کل شیء الخ یعنی جب وہ ہر بات کی اطلاع رکھتا ہے تو اس کو خود ہی معلوم ہے کہ میرے حال کے لائق کونسا

اجر ہے وہی مجھ کو دیدے گا معاوضہ کے لفظ سے مال اور جاہ و ریاست سب کی نفی ہو گئی مطلب یہ ہے کہ میں تم سے کسی غرض کا طالب نہیں ہوں جو شبہ ریاست کا کیا جائے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا طرز معاشرت اس قسم کا تھا کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ کا مقصود کسی بات سے بھی کوئی غرض نفسانی نہ تھی اور نہ ساری عمر کسی فائدہ کا قوم سے حاصل ہونے کا ثبوت ہوتا ہے بلکہ قوم ہی نے آپ سے ہر قسم کا فائدہ اٹھایا ۱۲

فَبِمَا يُوحِيٓ إِلَيَّ رَبِّيٓ ۚ إِنَّهٗ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝ وَلَوْ تَرٰىٓ إِذْ

پس ساتھ اس چیز کے کہ وحی کی ہے طرف میری رب میرے نے تحقیق وہ سننے والا ہے نزدیک اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ

تو بدولت اس قرآن کے ہے جس کو میرا رب میرے پاس بھیج رہا ہے وہ سب کچھ سنتا ہے (اور) بہت نزدیک ہے اور اگر آپ وہ وقت ملاحظہ کریں (تو آپ کو)

فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ وَقَالُوٓا

گھبرا دیں گے پس نہیں بھاگ سکیں گے اور وہ پکڑے جاویں گے مکان نزدیک سے اور کہیں گے

جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور پاس کے پاس ہی (یعنی فوراً) پکڑ لئے جاویں گے اور کہیں گے

اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَأَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَقَدْ

ایمان لائے ہم ساتھ اس کے اور کہاں ممکن ہے واسطے ان کے پکڑنا مکان دور سے اور تحقیق

ہم دین حق پر ایمان لے آئے اور اتنی دور جگہ سے (ایمان کا) ان کے ہاتھ آنا کہاں ممکن ہے حالانکہ

كَفَرُوا بِهٖ مِن قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ

کافر ہوئے تھے ساتھ اس کے پہلے سے اور پھینکتے تھے گمان بن دیکھے مکان

پہلے سے (دنیا میں) یہ لوگ اس کا انکار کرتے رہے اور بے تحقیق باتیں دور ہی دور سے

بَعِيدٍ ۝ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ

دور سے اور پردہ ڈالا گیا درمیان ان کے اور درمیان اس چیز کے کہ چاہتے تھے جیسا کیا گیا

ہانکا کرتے تھے اور ان میں اور ان کی (قبول ایمان کی) آرزو میں ایک آڑ کردی جاوے گی جیسا ان کے

بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ۝ ع ٤

ساتھ پیشواؤں ان کے کے پہلے اس سے تحقیق وہ تھے بیچ شک اضطراب میں ڈالنے والے کے

ہم مشربوں کے ساتھ (بھی یہی) (برتاؤ) کیا جاوے گا جو ان سے پہلے تھے کیونکہ یہ سب بڑے شک میں تھے جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا تھا

سُورَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝	وَأَرْبَعُونَ اٰيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ
سورہ فاطر مکی ہے اور اس میں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں
	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں	

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا کرنے والا فرشتوں کا

تمام تر حمد (اسی) اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے جو فرشتوں کو پیغام رساں

رُسُلًا أُولِيٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا

پیغام لانے والے پروں والے دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہے بیچ پیدائش کے جس کو

بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر وار بازو ہیں وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ

يَشَآءُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

چاہتا ہے تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے جو کچھ کہ کھولدیوے اللہ واسطے لوگوں کے

کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت (بارش وغیرہ) لوگوں کے لئے

مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ

رحمت سے پس نہیں بند کرنے والا واسطے اس کے اور جو کچھ بند کر لیوے پس نہیں چھوڑ دینے والا واسطے اس کے

کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں۔ اور جس کو بند کر دے سو اس کے (بند کرنے کے) بعد اس کا کوئی جاری

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ ذکر توحید و رسالت کا مسئلہ بیان کرنے کے بعد پھر حشر کا مسئلہ بیان فرماتا ہے کہ بوقت موت یا قیامت جب ان کا یہ حال ہوگا کہ جب وہ گھبرا جاویں گے تو بھلا پھر بھاگ کر کہاں جاویں گے اور دور تو جا ہی نہیں سکتے۔ بالکل قریب ہی سے پکڑ لئے جاویں گے اور کہیں گے کہ ہم دین حق پر ایمان لے آئے اور اس دین میں جتنی باتیں بتلائی گئی ہیں ہم نے سب کو مان لیا لہذا ہماری اس توبہ کو قبول کر لیجئے خواہ اس طرح کہ دنیا میں بھیج دیجئے یا بلا دنیا میں بھیجے یہیں کے یہیں قبول فرما لیجئے ۱۲ ۵۲ قولہ وانی لہم التناوش الخ فرماتے ہیں کہ بھلا وہاں اس قدر دور دراز جگہ سے ایمان کو کیسے پا سکتے ہیں یہ آرزو وہاں انہیں پوری نہ ہوگی کیونکہ وہ جزا کا عالم ہے ایمان اور عمل کا جہاں تو دنیا ہے وہاں تو کفر ہی کرتے رہے بھی اور وہ جہاں اس جہاں سے مسافت میں بے ٹھکانے دور ہے اور وہاں کا ایمان علاوہ دار الجزا ہونے کے اس وجہ سے بھی مقبول نہیں کہ ایمان وہ معتبر ہے جو غائب چیزوں کا ہو اور اس عالم میں جا کر کوئی چیز غائب ہی نہیں رہتی ۱۲ ۵۳ قولہ الحمد للہ الخ حمد کسی نہ کسی نعمت پر ہوا کرتی ہے اور خدا تعالیٰ کی نعمتیں دو قسم پر ہیں ایک دنیوی دوسری اخروی پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں ایک ان کا پیدا کرنا دوسرے ان کو پیدا کر کے باقی رکھنا اس سورت میں ہر قسم کی نعمت پر حمد ہے ۱۲ نزول الکلام۔ ۵ قولہ وقد کفروا الخ مشرکین مکہ نے ایک دفعہ کہا کہ اول تو قیامت ہوگی نہیں اور اگر ہوگی بھی تو ہم کو عذاب نہ ہوگا اس لئے کہ جس طرح ہم دنیا میں با وقعت رہے ایسے ہی ہم وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور باعزت ہوں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ مدارک

خواص الکلام ۵ سورۂ فاطر اس سورت کو لکھ کر جانور کے گلے میں باندھنے سے جانور ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے۔ اس سورت کا نام سورۂ ملائکہ بھی ہے اور یہ ان سورتوں کی اخیر سورت ہے جو الحمد سے شروع ہوئی ہیں اور جتنی سورتیں کہ الحمد سے شروع ہوتی ہیں ان سب میں بسم اللہ کی اخیر میم کو الحمد کے لام سے ملا کر پڑھنا چاہیے ۱۲ اور جو شخص اپنے آپ کو یہ سورت تلاوت کرتا دیکھے تو وہ خدا تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہو اور حق تعالیٰ کا دائمی

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذۡكُرُوۡا

پیچھے اس کے اور وہ غالب ہے حکمت والا اے لوگو یاد کرو

کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے اے لوگو تم پر جو اللہ کے

نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَيۡرُ اللّٰهِ يَرۡزُقُكُمۡ

نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے کیا ہے کوئی پیدا کرنے والا سوائے خدا کے کہ رزق دیوے تم کو

احسانات ہیں ان کو یاد کرو (شکر کرو اور غور کرو کہ) کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو

مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ۝ وَ

آسمان سے اور زمین سے نہیں کوئی معبود مگر وہ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو اور

آسمان و زمین میں سے رزق پہونچاتا ہو۔ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو تم (شرک کر کے) کہاں الٹے جا رہے ہو اور

اِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ

اگر جھٹلاویں تجھ کو پس تحقیق جھٹلائے گئے ہیں پیغمبر پہلے تجھ سے اور طرف اللہ کی

اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو (آپ غم نہ کریں کیونکہ) آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور سب امور اللہ ہی کے

تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

پھیرے جاتے ہیں سب کام اے لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہے پس نہ

روبرو پیش کئے جائیں گے اے لوگو اللہ تعالیٰ کا (یہ) وعدہ ضرور سچا ہے سو ایسا نہ ہو کہ

تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۥ وقفہ وَلَا يَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ۝ اِنَّ

فریب دے تم کو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تم کو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا تحقیق

یہ دنیوی زندگی تم کو دھوکے میں ڈالے رکھے۔ اور ایسا نہ ہو کہ تم کو دھوکے باز شیطان اللہ سے دھوکے میں ڈالدے

الشَّيۡطٰنَ لَكُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدۡعُوۡا حِزۡبَهٗ

شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے پس پکڑو اس کو دشمن سوائے اس کے نہیں کہ پکارتا ہے گروہ اپنے کو

شیطان بیشک تمہارا دشمن ہے سو تم اس کو (اپنا) دشمن (ہی) سمجھتے رہو۔ وہ تو اپنے گروہ کو محض اس لئے (باطل کی طرف) بلاتا ہے

لِيَكُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ؕ ۝ اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ

تو کہ ہوویں رہنے والوں دوزخ کے سے جو لوگ کہ کافر ہیں واسطے ان کے عذاب ہے

تاکہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے ہو جاویں (پس) جو لوگ کافر ہوگئے ان کے لئے سخت عذاب

شَدِيۡدٌ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ

سخت اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے ان کے بخشش ہے

ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے (معاصی کی) بخشش اور (ایمان پر)

وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ۝ ع اَفَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ

اور ثواب بڑا کیا پس وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اس کے برا عمل اپنی کا پس دیکھا اس کو اچھا

بڑا اجر ہے۔ تو کیا ایسا شخص جس کو اس کا عمل بد اچھا کر کے دکھایا گیا پھر وہ اسکو اچھا سمجھنے لگا (یعنی کافر) اور ایسا شخص جو صحیح کو صحیح سمجھتا ہے (یعنی مومن)

فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِيۡ مَنۡ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذۡهَبۡ

پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے پس نہ جاتا رہے

سو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے سو ان پر

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذۡكُرُوۡا الخ یعنی جب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کو ثابت کر چکا تو اب یہاں سے اپنی کاملہ نعمتیں بیان فرماتا ہے کہ لوگو تم پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اُن کو یاد کرو اور اُن کا شکر ادا کرو اور وہ شکر یہ ہے کہ توحید اختیار کرو اور شرک چھوڑ دو چنانچہ ہم تم کو اس وقت صرف دو ہی نعمتیں یاد دلاتے ہیں ایک تو یہ کہ کیا سوائے خدا کے اور کسی نے تم کو پیدا کیا ہے مطلب یہ کہ وہی تمہارا خالق اور موجد ہے صفت ایجاد اس کے ساتھ مخصوص ہے دوسری نعمت یہ ہے کہ تم کو موجود اور مخلوق کر کے وہی ہے جو تمکو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے یہ نعمت ابقا ہے یعنی رزق بھی وہی مہیا کرتا ہے جس سے تمہاری بقا ہے، جب اتنی بڑی نعمتوں کا مالک وہی حق تبارک و تعالیٰ ہے تو اس سے نتیجہ کے طور پر یہ نکلا کہ عبادت کے لائق اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں اور جب اُس کا معبود ہونا انحصار کے ساتھ ثابت ہوا تو تم اس کا شریک کر کے اُلٹے کہاں جا رہے ہو ۱۲

۵۲ قولہ اَفَمَنۡ زُيِّنَ الخ یعنی جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ مومن کا انجام مغفرت اور اجر کبیر ہے اور کافر منکر کا انجام عذاب شدید تو کیا یہ دونوں فریق برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں، بلکہ دونوں میں بڑا فرق ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ جو شیطان کے دام فریب میں آجاتے ہیں ایسے بھی ہیں کہ اُن کی مت پلٹ جاتی ہے کہ وہ بڑی باتوں کو اچھا جاننے لگتے ہیں بت پرستی کو باعث نجات اور ایذا و مخالفت پیغمبر کو اپنے لئے ذریعہ ثواب سمجھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب انسان ایسی تاریکی ضلالت میں پھنس جاتا ہے تو وہ اسکی

ع ۱ ۱۳

برابر کب ہو سکتا ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ اس گھٹا ٹوپ تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لایا ہو اور اُس کو نیک و بد میں پوری تمیز ہو ایسے وقت میں بجز ذات خداوندی کے اور کوئی ملجا اور ماویٰ نہیں وہی چاہے اس گمراہی سے نکال دے نہ چاہے تو اس گمراہی میں پڑا رہنے دے، ان دونوں حالتوں میں سے ایک حالت کی مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کر لینا اور دوسری حالت کی مثال ابو جہل کا کفر پر باقی رہنا ہے ۱۲ مدارک و معالم و کبیر و روح وغیرہ (مولانا محمد حیات عمر فاروقی)

نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَ

جی تیرا اوپر ان کے افسوس سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں اور

افسوس کر کے کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے اللہ کو ان کے سب کاموں کی خبر ہے اور

اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ

اللہ وہ شخص ہے کہ بھیجتا ہے باؤں کو پس اُٹھاتی ہیں بادلوں کو پس ہانک لاتے ہیں ہم اس کو طرف شہر

اللہ ایسا (قادر) ہے جو (بارش سے پہلے) ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک قطعہ زمین کی طرف

مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

مردے کی پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اس کے زمین کو پیچھے موت اس کی کے اسی طرح قبروں سے نکلنا ہے

ہانک لیجاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعہ سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح (قیامت میں آدمیوں کا) جی اُٹھنا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ

جو شخص کہ چاہتا ہے عزت پس واسطے اللہ کے ہے عزت ساری طرف اُسی کی چڑھتے ہیں

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہے تو تمام تر عزت خدا ہی کے لئے ہے اچھا کلام

الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ

کلمات پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہے اس کو اور جو لوگ کہ مکر کرتے ہیں

اسی تک پہونچتا ہے اور اچھا کام اس کو پہنچاتا ہے اور جو لوگ (اس کے خلاف)

السَّـيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ وَ

برائیوں کے واسطے ان کے عذاب ہے سخت اور مکر ان کا وہی ہلاک ہووے گا اور

بُری بُری تدبیریں کر رہے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور ان لوگوں کا مکر نیست و نابود ہو جائے گا اور

اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ

اللہ نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر نطفے سے پھر کئے واسطے تمہارے جوڑے

اللہ تعالیٰ نے تم کو (ضمناً) مٹی سے پیدا کیا ہے پھر (استقلالاً) نطفہ سے پیدا کیا پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ

اور نہیں اُٹھاتی کوئی عورت اور نہیں جنتی ہے مگر ساتھ علم اس کے کے اور نہیں عمر دیا جاتا

اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے اور (اسی طرح) نہ کسی کی عمر زیادہ

مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ

کوئی عمر دیا گیا اور نہ کم کیا جاتا ہے عمر اس کی سے مگر بیچ کتاب کے لکھا ہوا ہے تحقیق یہ

(مقرر) کی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم (مقرر) کی جاتی ہے مگر یہ سب لوح محفوظ میں ہوتا ہے سب

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

اوپر اللہ کے آسان ہے اور نہیں برابر ہوتے دو دریا یہ جو ہے شیریں ہے

اللہ کو آسان ہے اور دونوں دریا برابر نہیں ہیں (بلکہ) ایک تو شیریں پیاس بجھانے والا ہے

سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا

پیاس کھونے والا آسانی سے گذرنے والا ہے گلے میں سے پانی اس کا اور یہ کھاری ہے کڑوا اور ہر ایک سے کھاتے ہو تم گوشت

جس کا پینا بھی آسان اور ایک شور تلخ ہے اور تم ہر ایک (دریا) سے (مچھلیاں نکالکر ان کا) تازہ گوشت کھاتے ہو

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ اللہ الذی الخ یہاں سے پھر اصل مطلب یعنی اثبات حشر میں کلام ہوتا ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے ہوائیں بھیجیں ہواؤں نے بادل اٹھایا پھر اس بادل کو کسی مُردہ یعنی خشک ملک یا شہر کیطرف چلایا اور اس کی بارش سے زمین مُردہ و خشک کو زندہ کر دیا اسی طرح قیامت کے دن مُردے قبروں سے اُٹھائے جاویں گے آب حیات برسیگا جسم مرکب و مرتب ہو کر حیات تازہ پائیں گے یہ تماشا تو روزانہ دنیا میں دیکھتے ہو پھر لوگو کیوں تعجب کرتے اور منکر بنتے ہو کر مرنے کے بعد جینے کو مشکل اور محال بتلاتے ہو ۱۲ **۵۲** قولہ مَن کَانَ یُرِیدُ الخ یعنی چونکہ تمام عزت حقیقت میں حق تعالےٰ ہی کو حاصل ہے تو اب جس کو بھی عزت ملے گی اسی کے حکم اور مرضی سے ملیگی تو جو شخص عزت حاصل کرنی چاہے اس کو چاہیئے کہ حقتعالیٰ کو راضی کرے اور زبان اور ہاتھ پیر سے وہ کام کرے جو مولیٰ کو پسند ہیں تاکہ اس کی عمدہ باتیں مثلاً کلمۂ توحید اور ذکر الٰہی اور اعمال صالحہ مثلاً نماز روزہ وغیرہ اُس کے نزدیک مقبول ہوں اور وہ شخص باعزت بنا لیا جائے اور جو لوگ اُس کے خلاف رستہ اختیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور بداعمالیوں یا اسلام کے خلاف بڑی تدبیروں سے عزت حاصل کرنیکا باطل خیال جمائے ہوئے ہیں وہ بالکل احمق ہیں کیونکہ مکر اور بدعملی کا نتیجہ ذلت اور عذاب شدید ہے نہ کہ عزت اور قبولیت عند اللہ پس کسی آدمی کو کافر اور بددین کی عزت سے اشتباہ نہ ہو کیونکہ وہ دنیوی عزت ہے جو چند ایام میں بالکل مٹ جانیوالی ہے دوسرے وہ بھی صرف مُنھ دیکھے کی ہے کہ جب وہ پیٹھ پھیرتا ہے تو لوگ اُس کو ظالم بددین بے ایمان کہکر پکارتے ہیں لہٰذا یہ عزت کالعدم ہے عزت وہی قابل اعتبار ہے کہ سامنے اور پس پشت یکساں ہو جیسی کہ صلحاء اور اولیاء اللہ کو حاصل ہے ۱۲ **خواص الکلام ۔ ۵۳** قولہ اِلَیْہِ یَصْعَدُ سے یَرْفَعُہٗ تک مشائخ رحمہم نے اس سے یہ بات نکالی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز کے بعد کلمۂ توحید تین بار پڑھ لے تو انشاء اللہ تعالےٰ اس کی نماز مقبول ہو جائے گی ۱۲ **لغات الکلام ۵۴** قولہ یمکرون ، مکر کے معنی خفیہ تدبیر کے ہوتے ہیں اور بڑی تدبیر سے کفار کا رسول خدا صلے اللہ

طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ

تازہ اور نکالتے ہو گہنا کہ پہنتے ہو اس کو اور دیکھتا ہے تو کشتیاں بیچ اس کے

(یعنی) زیور (یعنی موتی) نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھتا ہے

مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ يُوْلِجُ

کہ پھاڑتی ہیں پانی کو تو کہ ڈھونڈھو فضل اس کے سے اور تو کہ تم شکر کرو داخل کرتا ہے

پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم (ان کے ذریعہ سے) اس کی روزی ڈھونڈھو اور تاکہ تم شکر کرو وہ رات کو

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ

رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور مسخر کیا ہے سورج کو اور چاند کو

دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور (مثلاً یہ کہ) اس نے سورج کو اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَ

ہر ایک چلتے ہیں وقت مقرر تک یہی ہے اللہ پروردگار تمہارا واسطے اسی کے ہے بادشاہی اور

ہر ایک وقت مقرر تک چلتے رہیں گے۔ یہی اللہ (جس کی یہ شان ہے) تمہارا پروردگار ہے اس کی سلطنت ہے اور

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ

جس کو پکارتے ہیں تم سوائے اس کے نہیں مالک ایک چھلکے کھجور کی گٹھلی کے اگر

اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے اگر

تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَ

پکارو تم ان کو نہ سنیں گے پکارنا تمہارا اور اگر سنیں گے نہیں جواب دیں گے تم کو اور

تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار (اول تو) سنیں گے نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کہنا نہ کریں گے اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ يٰٓاَيُّهَا

دن قیامت کے کفر کریں گے ساتھ شرک تمہارے کے اور نہ خبر دے گا تجھ کو مانند حق تعالیٰ خبردار کی اے

قیامت کے روز وہ (خود) تمہارے شرک کرنے کی مخالفت کریں گے اور تجھ کو خبر رکھنے والے کی برابر کوئی نہیں بتلاوے گا اے

النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

لوگو تم محتاج ہو طرف اللہ کی اور اللہ وہی ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا

لوگو تم (ہی) خدا کے محتاج ہو اور اللہ (تو) بے نیاز (اور خود تمام) خوبیوں والا ہے

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

اگر چاہے لے جاوے تم کو اور لے آوے پیدائش نئی اور نہیں یہ اوپر اللہ کے

اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ بات خدا کو کچھ

بِعَزِيْزٍ ۝ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى

مشکل اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا اور اگر پکارے کوئی جان بوجھ والی طرف

مشکل نہیں اور کوئی دوسرے کا بوجھ (گناہ کا) نہ اٹھاوے گا اور اگر کوئی بوجھ کا لدا ہوا (یعنی کوئی گنہگار) کسی کو اپنا بوجھ اٹھانے

حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ

بوجھ اپنے کی نہ اٹھایا جاویگا اس سے کچھ اور اگرچہ ہووے صاحب قرابت سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو

کے لئے بلاویگا (بھی) تب بھی اس میں سے کچھ بھی بوجھ نہ بٹایا جاوے گا اگرچہ وہ شخص قرابت دار ہی (کیوں نہ) ہو آپ تو صرف ایسے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وتعلکم تشکرون الخ یعنی دریا شور اور شیریں دونوں سے تم کو تو فائدہ حاصل ہے کہ مچھلی کھاتے ہو اور صرف دریائے شور سے یہ فائدہ ہے کہ اس میں سے حلیہ یعنی موتی اور مونگا نکالتے ہو جس کو تم اپنا لباس اور زیور بناتے ہو اور کشتی کو دیکھو کہ مسافروں اور مال کو لیکر پانی پھاڑتی چلی جاتی ہے تاکہ تم خدا تعالیٰ کا فضل تلاش کرو جو سفر دریا میں اس نے منافع رکھے ہیں اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو ۱۲ ۵۲ قولہ لاجل مسمی الخ یعنی چاند اور سورج کو مسخر تابع حکم کر دیا ہے چنانچہ وقت مقررہ تک یوں ہی چلتا رہے گا اس کا کوئی یہ مطلب نہ سمجھے کہ اس وقت سے پہلے اس رفتار میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا یا اس وقت کے بعد اس رفتار کا امکان نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس وقت مقررہ تک چاند اور سورج چلتے رہیں گے اگر اس چلنے میں وقت مقررہ سے پہلے کوئی بات خلاف عادت ہو جائے یا اس وقت کے بعد بھی جب تک خدا تعالیٰ چاہے جریان رہے تو یہ کلام اس کا محال ہونا لازم نہیں کرتا ۱۲ ۵۳ قولہ ما یملکون الخ یعنی ایسی ایسی قدرتوں والی ذات اللہ تعالیٰ ہے جو تمہارا حقیقی رب ہے عالم کے ذرہ ذرہ پر جس کی حکومت ہے برخلاف معبودان باطل کے کہ وہ گٹھلی کے چھلکے کے برابر چیز کے بھی مالک نہیں ۱۲ ۵۵ قولہ یایہا الناس الخ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ان لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانے میں اصرار ہوا اور ان کی طرف سے انکار میں سختی ہوئی اُس وقت کافر لوگ یہ کہنے لگے

ع ۲ / ۱۴

کہ شاید خدا تعالیٰ کو ہماری طاعت اور عبادت کی بہت سخت حاجت ہے جس لئے وہ اِس کا ہم کو بار بار حکم دیتا ہے اور ترک عبادت پر سزا سے ڈراتا ہے اس کے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو تم ہی خدا تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ جس کا نام ہے وہ بے پرواہ اور بڑی خوبیوں والی ذات ہے اُس کو کسی کی عبادت اور اطاعت کی حاجت نہیں تمہارے ہی بھلے کے لئے تم کو اپنی عبادت کا حکم دیتا ہے اور تم کو اس سے اعراض ہے ۱۲

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى

ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے بن دیکھے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کوئی ستھرائی کرے

لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے

فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِى

پس سوائے اس کے نہیں کہ ستھرائی کرتا ہے واسطے جان اپنی کے اور طرف اللہ کی ہے پھر جانا اور نہیں برابر ہوتا

وہ اپنے لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اندھا اور

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَ

اندھا اور دیکھنے والا اور نہ اندھیرا اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور

آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ تاریکی اور روشنی اور نہ چھاؤں اور

لَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ

نہ دھوپ اور نہیں برابر ہوتے زندے یعنی عالم اور نہ مُردے یعنی جاہل تحقیق اللہ سُنا دیتا ہے

دھوپ اور زندے اور مُردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا

جس کو چاہتا ہے اور نہ تو سُنانے والا ان شخصوں کو کہ بیچ قبروں کے ہیں نہیں تو مگر

سنوا دیتا ہے اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں (مدفون) ہیں آپ تو صرف

نَذِيْرٌ ۝ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ

ڈرانے والا تحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھ کو ساتھ حق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور نہیں کوئی اُمت

ڈرانیوالے ہیں۔ ہم ہی نے آپ کو دین حق دے کر خوشخبری سُنانیوالا اور ڈر سُنانیوالا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی

اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

مگر گزرا بیچ اس کے ڈرانیوالا اور اگر جھٹلاویں تجھ کو پس تحقیق جھٹلایا ہے ان لوگوں نے کہ

جس میں کوئی ڈر سُنانیوالا نہ گذرا ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاویں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں

قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝

پہلے ان سے تھے آئے تھے ان کے پاس پیغمبران کے ساتھ دلیلوں کے اور ساتھ چھوٹی کتابوں کے اور کتاب روشن کے

انہوں نے بھی جھٹلایا تھا (اور) ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

پھر پکڑا میں نے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے پس کیونکر ہوا عذاب میرا کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے

پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو (دیکھو) میرا کیسا عذاب ہوا اے مخاطب کیا تو نے اس بات پر

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَ

اُتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہم نے ساتھ اس کے میوے کہ مختلف ہیں رنگ ان کے اور

نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اس کے ذریعے سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور

مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ

پہاڑوں سے ٹکڑے ہیں سفید اور سرخ کہ مختلف ہیں رنگ ان کے اور بھجنگ ہیں

اسی طرح پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں (بعضے) سفید (بعضے) سرخ کہ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور (بعضے نہ سفید نہ سرخ بلکہ)

توضیح الکلام ۵۱ قولہ وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى الخ یعنی مومنوں کی مثال بینا اور کفار کی نابینا کی سی ہے کیونکہ مومن حق کو دیکھتا ہے اور کافر کو نہیں سوجھتا اور جب یہ بات ہے تو کیسے اُمید کی جائے کہ کفار بھی مومنوں کی طرح سمجھنے اور دیکھنے لگیں اور پھر اس سمجھنے سے مومنوں کی طرح یہ فائدہ اُٹھائیں کہ حق کی راہ قبول کریں اور پھر حق کو قبول کرنے کے ثمرات میں بھی یہ لوگ مومنوں کے شریک ہو جائیں ۱۲ غرض دونوں میں فرق ہے۔ ۵۲ قولہ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ الخ پھر فرماتے ہیں کہ مومنوں نے جس راہ ہدایت کو اختیار کیا ہے اسکی مثال نور اور کافروں نے جس راہ ضلالت کو اختیار کیا ہے اسکی مثال ظلمت کی سی ہے لہٰذا دونوں راستے بھی برابر نہیں ہو سکتے ۱۲ ۵۳ قولہ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ الخ پھر فرماتے ہیں کہ نور کو اختیار کرنے پر جو جنت وغیرہ کا ثمرہ مرتب ہو گا اس کی مثال ٹھنڈی چھاؤں کی سی ہے اور ظلمت کو اختیار کرنے پر جو جہنم وغیرہ مرتب ہو گا اسکی مثال جلتی دھوپ کی سی ہے لہٰذا ان دونوں راستوں کے ثمرے بھی برابر نہیں ہو سکتے ۱۲ ۵۴ قولہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ الخ یہاں سے توحید کی ایک اور دلیل فرمائی کہ پانی تو سب ایک آسمان سے اُترتا ہے اور بظاہر یہاں اور وہاں سب جگہ یکساں ہی ہوتا ہے پھر اس سے زمین مختلف رنگوں اور مختلف مزوں کے پھلدار درخت اُگاتی ہے یہ صاف اور کھلی دلیل ہے کہ اس میں کسی قادر مختار کا تصرف ہے اگر کوئی کہے کہ یہ اختلاف زمین کے اختلاف کی وجہ سے ہے کہ کوئی ٹکڑا بکثرت نباتات اُگاتا ہے اور کوئی کم اور کوئی بالکل ہی نہیں اُگاتا۔ جواب ظاہر ہے کہ زمین کے ٹکڑوں میں اس قسم کے اختلافات کا کیا باعث ۱۲ ۵۵ قولہ وَمِنَ الْجِبَالِ الخ یعنی پہاڑوں کو دیکھو تو کیسے مختلف رنگتوں کے ہیں اور کیسی کیسی دھاریاں ان اونچے پہاڑوں پر پڑی ہیں۔ کسی میں اوپر سے لیکر نیچے تک سفید پتھر دل کی بیچی ہوئی ہے جس کے باعث ایک سفید دھاری اس میں چمک رہی ہے اور اس کے ارد گرد اور رنگوں کے پتھر ہیں ایسے ہی کہیں سرخ رنگ ہے اور کہیں خوب کالا

ع ۳ ۱۲ ۱۵

سُوْدٌ ○ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ

کالے ○ اور لوگوں سے اور جانوروں سے اور چارپایوں سے کہ مختلف ہیں رنگ ان کے

بہت گہرے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں

كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اسی طرح سے سوائے اس کے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں اس کے میں سے عالم تحقیق اللہ غالب ہے

(اور) خدا سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اس کی عظمت کا) علم رکھتے ہیں واقعی اللہ زبردست

غَفُوْرٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

بخشنے والا تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور

بڑا بخشنے والا ہے جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت (مع العمل) کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور

اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○

خرچ کرتے ہیں اس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے انکو پوشیدہ اور ظاہر امید رکھتے ہیں سوداگری کی ہرگز نہ ہلاک ہوں گی

جو کچھ ہم نے انکو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہو گی

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○

تو کہ پورا دے ان کو ثواب ان کا اور زیادہ دے انکو فضل اپنے سے تحقیق وہ بخشنے والا قدردان ہے

تاکہ انکو انکی اجرتیں (بھی) پوری (پوری) دیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (بھی) دیں بیشک وہ بڑے بخشنے والے قدردان ہیں

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

اور وہ چیز کہ وحی کی ہے ہم نے طرف تیری کتاب سے وہ حق ہے سچا کرنیوالا اس چیز کو کہ

اور یہ کتاب جو ہم نے آپکے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی

بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌ ۢ بَصِيْرٌ ○ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ

آگے اس کے ہے تحقیق اللہ ساتھ بندوں اپنے کے البتہ خبردار ہے دیکھنے والا پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا

تصدیق کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی (حالت کی) پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھ میں

الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ

ان لوگوں کو کہ برگزیدہ کیا ہم نے بندوں اپنوں سے پس بعض ان میں سے ظلم کرنیوالا ہے واسطے جان اپنی کے اور

پہنچائی جن کو ہم نے اپنے (تمام دنیا کے) بندوں میں سے پسند فرمایا پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنیوالے ہیں اور

مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ ۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ

بعض ان میں سے میانہ رو ہے اور بعض انہیں سے آگے نکل جانیوالا ہے ساتھ بھلائیوں کے ساتھ حکم اللہ کے

بعضے ان میں سے متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں یہ

هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

وہ ہے بزرگی بڑی باغ ہیں ہمیشہ رہنے کے کہ داخل ہونگے ان میں گہنا پہنائے جاویں گے بیچ ان کے

بڑا فضل ہے۔ وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے (اور) ان کو سونے کے کنگن

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○ وَ

کنگن سونے کے اور موتی کے اور پوشاک ان کی بیچ ان کے ریشمی ہے اور

اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی اور

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ وَمِنَ النَّاسِ الخ یعنی نباتات اور جمادات ہی پر کیا موقوف ہے حیوانات میں بھی یہی اختلافات موجود ہیں، خود انسانوں کو غور کر کے دیکھو ایک ماں اور باپ کے ایک ہی ملک ایک ہی آب وہوا کے پھر دیکھو کہ ایک کالا ہے دوسرا گورا زمین کے چلنے والے کیڑے مکوڑوں سانپ اور بچھوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ ایک ہی قسم کے جانور ہیں مگر رنگ ان کے مختلف اور یہی حال چوپایوں کا ہے اور ایک ہی جانور میں کئی کئی رنگ موجود ہیں جو لوگ ان سب باتوں میں غور کرتے ہیں ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ سب تصرفات اسی فاعل مختار کے اختیار اور قدرت وجبروت پر دال ہیں اور اسی یقین کو ملحوظ کر کے اس سے ڈرتے ہیں وانما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا کا یہی مطلب ہے اس طریقہ کے لوگ ہمیشہ اسکی قدرت سے خائف رہتے ہیں کہ وہ چاہے تو انسان کی بجائے گدھے کی شکل کر دے یہ نہیں تو لولا لنگڑا اندھا وغیرہ بنا دے اگر کوئی شبہ کرے کہ بعض اہل علم کو خوف سے خالی دیکھا جاتا ہے تو جواب یہ ہے کہ اہل علم سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو باری تعالیٰ کی عظمت کا علم ہو اور یہ عظمت کا علم جس طریقہ کا ہوگا اسی طریقہ کا خوف ہوگا۔ اور علماء کے لفظ سے اصطلاحی علماء جو کسی درسگاہ کے سند یافتہ ہوں صرف مراد نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو عظمت باری کا جاننے والا ہو ۱۲ ۵۲ قولہ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ الخ اس میں اس قرآن کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ جس پر عمل کرنے کی برکت سے اجر اور فضل ملا۔ اجر تو عمل کا اور فضل وہ انعام جو اس نے اپنی طرف سے عنایت فرمایا کہ یہ کتاب واقعی قابل تعریف ہی ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ اس کے مضامین بالکل صحیح اور حق ہیں اور ساتھ ہی ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے خدا تعالیٰ کے پاس سے نازل ہوئی ہیں گو ان میں لوگوں نے تحریف اور تبدیل بعد میں کر دی، اور اس میں خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی بھی دلیل ہے اس وجہ سے کہ ایک امی شخص جس نے گذشتہ کتابوں کو پڑھا دیکھا نہ ہو وہ بغیر الہام الٰہی کے کب ان کے مطابق بیان کر سکتا ہے اور جب یہ کتاب ایسی کامل

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ

کہیں گے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے دور کیا ہم سے غم تحقیق پروردگار ہمارا البتہ بخشنے والا

کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے (رنج) غم دور کر دیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا

شَكُوْرُ ۙ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا

قدردان ہے جس نے اُتارا ہم کو بیچ گھر ہمیشہ رہنے کے مہربانی اپنی سے نہیں لگتی ہم کو

قدردان ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اُتارا جہاں ہم کو

فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۞ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ

بیچ اس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے ماندگی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے ان کے آگ ہے

نہ کوئی کلفت پہونچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہونچے گی۔ اور جو لوگ (برخلاف ان کے) کافر ہیں ان کے لئے

جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰی عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ

دوزخ کی نہ حکم کیا جاتا ہے اوپر ان کے پس مر جاویں اور نہ ہلکا کیا جاوے گا اُن سے عذاب ان کے سے

دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کو قضا آوے گی کہ مر ہی جاویں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی اُن سے ہلکا کیا جاوے گا

كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۞ وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَآ

اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم ہر کفر کرنے والے کو اور وہ چلاویں گے بیچ اس کے اے پروردگار ہمارے

ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور وہ لوگ اس دوزخ میں چلاویں گے کہ اے ہمارے پروردگار

اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ

نکال ہم کو عمل کریں ہم اچھے سوا اس کے کہ تھے ہم عمل کرتے کیا نہیں عمر دی تھی ہم نے تم کو

ہم کو (یہاں سے) نکال لیجئے ہم (اب خوب) اچھے (اچھے) کام کریں گے برخلاف اُن کاموں کے جو کیا کرتے تھے کیا ہم نے تمکو اتنی عمر نہ دی تھی

مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا

اس قدر کہ نصیحت پکڑے بیچ اس کے جو کوئی نصیحت پکڑتا ہے اور آیا تھا تمہارے پاس ڈرانے والا پس چکھو پس نہیں

کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہونچا تھا سو (اس نہ ماننے کا) مزہ چکھو کہ

لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ۞ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَ

واسطے ظالموں کے کوئی مددگار تحقیق اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور

ایسے ظالموں کا (یہاں) کوئی مددگار نہیں بیشک اللہ (ہی) جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی

الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ

زمین کی تحقیق وہ جاننے والا ہے بھیدوں والی بات کو وہی ہے جس نے کیا تم کو

پوشیدہ چیزوں کا بیشک وہی جاننے والا ہے دل کی باتوں کا وہی ایسا ہے جس نے

خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا یَزِیْدُ

جانشین بیچ زمین کے پس جو شخص کہ کفر کرے پس اوپر اس کے ہے کفر اس کا اور نہیں زیادہ کرتا

تم کو زمین میں آباد کیا سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اُسی پر پڑے گا اور کافروں کے لئے

الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ

کافروں کو کفر اُن کا نزدیک پروردگار ان کے کے مگر ناخوشی اور نہیں زیادہ کیا کافروں کو

ان کا کفر ان کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور (نیز) کافروں کے لئے انکا کفر

نزول الکلام ۵۱ قولہ لا یمسنا فیہا لغوب ایک شخص نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دنیا میں تکان اور ماندگی دور کرنے کیلئے نیند مقرر کی گئی ہے تو کیا جنت میں بھی نیند ہوگی آپ نے فرمایا کہ نیند موت کے مشابہ ہے تو جنت میں نیند کا کیا کام وہ شخص بولا کہ پھر نیند نہیں ہے تو وہاں راحت کا اور کیا سامان ہوگا آپ نے فرمایا کہ وہاں تکان اور ماندگی ہوگی ہی نہیں ہاں تو ہر کام راحت اور ہر وقت آرام ہی آرام ہے اسوقت اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت اُتاری ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام ۵۲ قولہ والذین کفروا الخ جب مومنین کا حال اور مآل بیان ہو چکا تو اب منکرین کا حال بیان کرتے ہیں کہ دوزخ کی آگ میں ڈالے جاویں گے جہاں نہ اُن کو موت آئے گی کہ مر کر چھوٹ جائیں اور نہ اُن کے عذاب میں کمی ہوگی وہ وہاں پر رونا پیٹنا بہت کچھ کریں گے اور پکار کر کہیں گے کہ یہاں سے نکال کر ہم کو دنیا میں دوبارہ بھیجدے تاکہ نیک کام کریں اور پہلے کی طرح کفر و شرک اور انبیاء علیہم السلام کی دل آزاری کے کام نہ کریں ارشاد ہوگا کہ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اس عمر سے بلوغ کی عمر مراد ہے جس میں بقدر ضرورت آدمی کو سمجھ آجاتی ہے اور اس سے بالغ احکام الٰہی کا مکلف ہو جاتا ہے اور اس پر بھی بس نہیں کیا بلکہ تمہارے پاس ہماری طرف سے ڈرانے والا پیغمبر بھی پہونچا مگر تم برابر ان ہی سرکشیوں میں منہمک رہے تو اب نافرمانیوں

ع ۴ ۱۱ ۱۶

کا مزہ چکھو تو ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔ ہم تو اس وجہ سے نہیں کہ ہم تم سے ناراض ہیں اور دوسرے کو اتنی قدرت ہی نہیں ۱۲ روایات الکلام

۵۱ قولہ و قالوا الحمد للہ الذی الخ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ظالم لنفسہ روک دیے جائیں گے یہاں تک کہ ان کے دلوں میں حزن اور ملال پیدا ہوگا پھر جب بہشت میں جائیں گے تو یہ کہیں گے کہ الحمد للہ الذی الخ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں لا الہ الا اللہ کہنے والوں بقیہ آئندہ

كفرهم الا خسارا ۝ قل ارءيتم شركاءكم الذين تدعون

کفر اُن کے نے مگر نقصان کہہ کیا دیکھا تم نے شریکوں اپنوں کو جن کو پکارتے ہو تم

خسارہ بھی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے آپ کہئے کہ تم اپنے قرارداد شریکوں کا حال تو بتاؤ جن کو تم

من دون الله اروني ماذا خلقوا من الارض ام لهم

سوائے خدا کے دکھلاؤ مجھ کو کیا کچھ پیدا کیا ہے انھوں نے زمین میں سے یا واسطے ان کے

خدا کے سوا پوجا کرتے ہو یعنی مجھ کو یہ بتلاؤ کہ انھوں نے زمین کا کونسا جزو بنایا ہے یا ان کا

شرك في السموت ام اتينهم كتبا فهم على بينت منه بل

ساجھا ہے بیچ آسمانوں کے یا دی ہے ہم نے اُن کو کوئی کتاب پس وہ اوپر دلیل ظاہر کے ہیں اس سے بلکہ

آسمان (بنانے) میں کچھ ساجھا ہے، یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی کسی دلیل پر قائم رہوں بلکہ

ان يعد الظلمون بعضهم بعضا الا غرورا ۝ ان الله

نہیں وعدہ دیتے ظالم بعضے ان کے بعضوں کو مگر فریب دینا تحقیق اللہ نے

یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکہ کی باتوں کا وعدہ کرتے آئے ہیں یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ

يمسك السموت والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسكهما

تھام رکھا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاویں اپنی جگہ سے اور اگر ٹل جاویں نہ تھامیگا ان دونوں کو

آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ نہ دیں اور اگر (بالفرض) وہ موجودہ حالت کو چھوڑ بھی دیں

من احد من بعده انه كان حليما غفورا ۝ واقسموا بالله

کوئی شخص پیچھے اس کے تحقیق وہ ہے تحمل والا بخشنے والا اور قسم کھائی انھوں نے ساتھ اللہ کے

تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا وہ حلیم غفور ہے۔ اور ان کفار (قریش) نے بڑی زوردار

جهد ايمانهم لئن جاءهم نذير ليكونن اهدى من احدى الامم

سخت قسم اپنی اگر آوے ان کے پاس ڈرانیوالا البتہ ہوں گے بہت راہ پانے والے ہر ایک اُمت سے

قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آوے تو وہ ہر ہر اُمت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں

فلما جاءهم نذير ما زادهم الا نفورا ۝ استكبارا في الارض ومكر

پس جب آیا ان کے پاس ڈرانیوالا نہ زیادہ کیا ان کو مگر بیزاری بسبب تکبر کرنے کے بیچ زمین کے اور مکر کرنے

پھر جب اُنکے پاس ایک پیغمبر آپہونچے تو بس ان کی نفرت ہی کو ترقی ہوئی، دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور انکی بری

السيئ ولا يحيق المكر السيئ الا باهله فهل ينظرون الا

برائی کے اور نہیں گھیرتا مکر برا مگر مکر کرنے والوں کو اس کے پس نہیں انتظار کرتے مگر

تدبیروں کو اور بری تدبیروں کا وبال (حقیقی) ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو

سنت الاولين فلن تجد لسنت الله تبديلا ولن تجد لسنت

عادت پہلوں کی کا پس ہرگز نہ پاوے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت

اگلے (کافر) لوگوں کیساتھ ہوتا رہا ہے سو آپ خدا کے (اس) دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پاویں گے۔ اور آپ خدا کے دستور کو کبھی منتقل

الله تحويلا ۝ اولم يسيروا في الارض فينظروا كيف كان عاقبة

اللہ کے پھیر دینا کیا نہیں سیر کی انھوں نے بیچ زمین کے پس دیکھیں کیونکر ہوا آخر کام

ہوتا ہوا نہ پاویں گے اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو (منکر) لوگ

بقیہ صفحہ ۶۱۳ کی قبروں میں کوئی وحشت نہیں دیکھتا اور نہ اُن کے قبروں سے اُٹھنے میں دیکھتا ہوں کیونکہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے اپنی قبروں سے اس طرح اُٹھیں گے کہ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے ہوں گے اور الحمد للہ الخ کہتے ہوں گے ۱۲ معالم و ابن کثیر و روح

صفحہ ہذا۔ توضیح الکلام۔

۵۱ قولہ قل ارءیتم الخ یہاں سے پھر مسئلہ توحید بیان فرماتے ہیں اور مشرکوں کو الزام دیتے ہیں کہ تم اُن شریکوں کا تو کچھ حال بتلاؤ جن کو تم نے اپنی جانب سے شریک تجویز کر رکھا ہے کہ انھوں نے آسمان و زمین سے کونسی چیز پیدا کی ہے یا ان کا آسمان پیدا کرنے میں کچھ ساجھا ہے اگر انہیں سے کوئی بات ثابت کر دیجیے تو دلیل عقلی اُن کے شرک پر قائم ہو جائے گی، اور اگر یہ ثابت نہ کر سکیں تو یہ ہی بتلائیں کہ کیا ہم نے ان کافروں کو کوئی کتاب دیدی ہے جس میں یہ لکھا ہو کہ شرک کا اعتقاد صحیح ہے اگر یہ ہی ثابت کر دیں گے تو دلیل نقلی اُن کے دعوی شرک کی قائم ہو جائے گی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ ان کے پاس کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی بلکہ ان کے بڑوں نے ان کو بے سند غلط بات بتلا دی کہ یہ معبود ہماری خدا کے پاس سفارش کریں گے حالانکہ واقع میں وہ محض بے اختیار اور بے بس ہیں لہذا عبادت کے بھی مستحق نہیں اور پورے اختیار والا وہی ایک وحدہ لا شریک لہ ہے لہذا سزاوار عبادت بھی وہی ہے ۱۲

ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ واقسموا الخ اوپر توحید و رسالت و بعث کے مضامین کے ضمن میں چند جگہ کفار کے انکار اور جھٹلانے کا ذکر ہو چکا ہے اس آیت میں اس انکار اور تکذیب پر کفار کو لعن طعن ہے اور اسی مضمون پر سورت ختم ہے ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ واقسموا الخ قریش بڑی زوردار قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اگر ہم میں کوئی نبی پیدا ہوا تو ہم ہر اُمت سے زیادہ اس کے فرمانبردار بنیں گے اور سب سے زیادہ اس کی آسمانی کتاب کو مضبوط پکڑیں گے مگر جب اس کا وقوع ہوا اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو قول و قرار سب بھول گئے اور کفر و انکار شروع کر دیا اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ

ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے اور تھے بہت سخت ان سے قوت میں اور نہیں ہے اللہ اس لایق کہ عاجز کرے اس کو

ان سے پہلے ہو گذرے ہیں انکا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز

مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ○ وَلَوْ

کوئی چیز بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے تحقیق وہ ہے جاننے والا قدرت والا اور اگر

(قوت والی) اس کو ہرا دے نہ آسمان میں اور نہ زمین میں (کیونکہ) وہ بڑا علم والا (اور) بڑی قدرت والا ہے اور اگر

يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن

پکڑے اللہ لوگوں کو ساتھ اس چیز کے کہ کماتے ہیں نہ چھوڑے اوپر پشت زمین کے کوئی چلنے والا و لیکن

اللہ تعالیٰ (ان) لوگوں پر انکے اعمال کے سبب (فوراً) دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک متنفس کو نہ چھوڑتا لیکن

يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ

ڈھیل دیتا ہے ان کو ایک وقت مقرر تک پس جب آویگا وقت مقرر اُن کا پس تحقیق اللہ ہے ساتھ بندوں اپنے کے

اللہ تعالیٰ انکو ایک میعاد معین (یعنی قیامت) تک مہلت دے رہا ہے سو جب ان کی وہ میعاد آپہونچے گی (اسوقت) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو

بَصِيرًا ○ ع	سورۃ یٰسٓ مکیۃ وھی ثلث	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○	وثمانون آیۃ وخمس رکوعات
دیکھنے والا	سورہ یٰس مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں
آپ دیکھ لے گا	کلماتہا ٧٢٩	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں	حروفہا ٣٠٩٠

يس ○ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ○ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ عَلَىٰ صِرَاطٍ

اے سید قسم ہے قرآن محکم کی تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے اوپر راہ

یٰس قسم ہے قرآن باحکمت کی کہ بیشک آپ منجملہ پیغمبروں کے ہیں (اور) سیدھے

مُّسْتَقِيمٍ ○ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ○ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ

سیدھی کے اُتارا ہے خدا غالب مہربان نے تو کہ ڈراوے تو اس قوم کو کہ نہیں ڈرائے گئے ہیں باپ انکے پس وہ

رستہ پر ہیں۔ یہ قرآن خدائے زبردست مہربان کیطرف سے نازل کیا گیا ہے کہ آپ (اول) ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے

غَافِلُونَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ إِنَّا جَعَلْنَا

بے خبر ہیں البتہ تحقیق سچ ہوئی بات اوپر بہتوں اُنکوں کے پس وہ نہیں ایمان لاتے تحقیق کیا ہم نے

سو اسی سے یہ بیخبر ہیں۔ انمیں سے اکثر لوگوں پر بات (تقدیری) ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ (ہرگز) ایمان نہ لاویںگے ہم نے ان کی

فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ○ وَجَعَلْنَا

بیچ گردنوں اُن کی کے طوق پس وہ ٹھوڑیوں تک ہیں پس وہ سر اونچا کر رہے ہیں اور کی ہم نے

گردنوں میں طوق ڈالدیے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک اڑ گئے ہیں جس سے انکے سر اوپر کو اُٹھ گئے اور ہمنے ایک آڑ

مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا

آگے ان کے سے ایک دیوار اور پیچھے ان کے سے ایک دیوار پس ڈھانکا ہمنے اُن کو پس وہ نہیں

اُن کے سامنے کر دی اور ایک آڑ اُن کے پیچھے کر دی جس سے ہمنے (ہر طرف سے) ان کو (پردوں سے) گھیر دیا سو وہ

يُبْصِرُونَ ○ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○

دیکھتے ہیں اور برابر ہے اوپر ان کے کیا ڈراوے تو اُن کو یا نہ ڈراوے تو اُن کو نہیں ایمان لانے کے

نہیں دیکھ سکتے اور اُن کے حق میں آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں یہ ایمان نہ لاویں گے

خواص الکلام ۵ سورہ یٰس بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر تنگی کے وقت سورہ یٰس پڑھنا چاہیے اس کی برکت سے تنگی دور ہو جاتی ہے حاجت پوری ہوتی ہے اور موت کیوقت پڑھنے سے میت کی روح آسانی سے نکلتی ہے اور ایمان نصیب ہوتا ہے اور جو شخص صبح کے وقت ایک بار پڑھ لے تو اس کا سارا دن خیریت اور فلاح سے گذرے اور اس سورت کے بہت ہی عجیب و غریب خواص ہیں اُن ہی میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو سات روز تک زعفران اور گلاب سے لکھ کر روزانہ پینے سے قوت حافظہ اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ جو سنے اُسکو یاد کرے اور جس سے گفتگو کرے اس پر غالب آئے اور یہ سورت لکھ کر پلانے سے بچہ والی عورت کا دودھ زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کو لکھ کر پاس رکھنے سے نظر بد اور ہر بیماری اور درد سے حفاظت رہتی ہے ۱۲ تلاش معاش کے لئے اس کے عمل کا مخصوص طریقہ ہے کہ اتوار کے دن جب چاندرات ہو یا مہینہ کا پہلا اتوار ہو تو اکتالیس بار اول درود پڑھے پھر اس سورت کو اول سے لفظ مبین تک پڑھے اور لفظ مبین سات بار کہہ کر شروع سے پھر پڑھے اور دوسرے لفظ مبین پر پہونچکر مبین کو سات مرتبہ کہے اور پھر شروع سے پڑھے تیسرے مبین پر پہونچکر پھر شروع کرے غرض ہر مبین پر پہونچکر مبین کے لفظ کو سات بار پڑھے اور پھر شروع سے شروع کرے ساتوں مبین پر اسی طرح کرنے کے بعد تمام سورت ایک مرتبہ پڑھے اور اکتالیس بار درود شریف پڑھ کر دعا مانگے ایسے ہی چالیس دن تک بعد نماز شروع کرے اور طلوع آفتاب سے پہلے ختم کرے غالب تو یہ ہے کہ اول چلہ ہی میں کامیاب ہو جائے گا، اگر نہ ہوا تو دوسرا چلہ اسی طرح کرے انشاءاللہ تعالیٰ المقصود پورا ہوگا اور اس کے خواص بہت زیادہ ہیں اس چھوٹی سی تالیف میں سب نہیں بیان ہو سکتے ۱۲

ع ۵ ۸ ۱۷

فضائل الکلام - دارمی و ترمذی و شعب الایمان میں مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے جو کوئی ایک بار اس سورت کو پڑھے گا دس بار قرآن شریف پڑھنے کا ثواب پائے گا حکیم ترمذی نے نوادر میں اس حدیث کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ...

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو اس شخص کو کہ پیروی کرے قرآن کی اور ڈرے خدا سے بن دیکھے پس خوشخبری دے اسکو ساتھ بخشش

پس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور خدا سے بے دیکھے ڈرے سو آپ اس کو مغفرت اور عمدہ عوض کی

وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَ

اور ثواب بزرگ کے تحقیق ہم زندہ کریں گے مُردوں کو اور لکھا ہے ہمنے جو آگے بھیجا ہے انھوں نے اور نشانیوں انکی کو اور

خوشخبری سنا دیجئے، بیشک ہم مردوں کو زندہ کرینگے اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جنکو لوگ آگے بھیجتے جاتے ہیں اور انکے وہ اعمال بھی جنکو پیچھے

كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ

ہر چیز شمار کر رکھا ہے ہم نے اُس کو بیچ لوح محفوظ کے اور بیان کر واسطے ان کے ایک مثال رہنے والے

چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر دیا تھا۔ اور آپ ان کے سامنے ایک قصہ یعنی ایک بستی والوں کا قصہ اس وقت کا

الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

گاؤں کے جس وقت کہ آئے ان کے پاس بھیجے ہوئے جب بھیجے ہمنے طرف ان کی دو پیغمبر

بیان کیجئے جبکہ اُس بستی میں کئی رسول آئے یعنی جبکہ ہم نے اُنکے پاس (اول) دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے (اول)

فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ۝ قَالُوا

پس جھٹلایا اُنھوں نے ان دونوں کو پس قوت دی ہمنے ساتھ تیسرے کے پس کہا انھوں نے تحقیق ہم طرف تمھاری بھیجے گئے ہیں کہا اُنھوں نے

دونوں کو جھوٹا بتلایا پھر تیسرے (رسول) سے تائید کی سو اُن تینوں نے کہا کہ ہم تمھارے پاس بھیجے گئے ہیں اُن لوگوں نے کہا

مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا

نہیں تم مگر آدمی مانند ہماری اور نہیں اُتاری رحمن نے کچھ چیز نہیں تم مگر

کہ تم تو ہماری طرح (محض معمولی) آدمی ہو اور خدائے رحمن نے (تو) کوئی چیز نازل (ہی) نہیں کی تم نرا

تَكْذِبُونَ ۝ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ۝ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا

جھوٹے کہا اُنھوں نے پروردگار ہمارا جانتا ہے تحقیق ہم طرف تمھاری البتہ رسولوں سے ہیں اور نہیں اوپر ہمارے مگر

جھوٹ بولتے ہو اُن رسولوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار علیم ہے کہ بیشک ہم تمھارے پاس بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ تو صرف

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ

پہونچا دینا پیغام ظاہر کہا اُنھوں نے تحقیق ہم بد جانتے ہیں رہنا تمھارا اگر نہ باز رہو گے تم البتہ سنگسار کریں گے ہم تم کو

واضح طور پر (حکم کا) پہونچا دینا تھا وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھروں سے تمھارا کام تمام کر دیں گے

وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ ۚ أَئِن ذُكِّرْتُم ۚ

اور البتہ لگے گا تم کو ہم سے عذاب درد دینے والا کہا انھوں نے بدی تمھاری ساتھ تمھارے ہے کیا نصیحت دیے جاتے ہو

اور تمکو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہونچے گی، ان رسولوں نے کہا کہ تمھاری نحوست تو تمھارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے کیا اسکو نحوست سمجھتے ہو کہ تمکو نصیحت

بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ

اور فال پکڑتے ہو تم بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانیوالے اور آیا کنارے دور اس شہر کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا

بلکہ تم (خود) حد (عقل و شرع) سے نکل جانیوالے لوگ ہو اور ایک شخص (مسلمان) اس شہر کے کسی دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ

يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝ اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝

اے قوم میری پیروی کرو بھیجے گیوں کی۔ پیروی کرو اس شخص کی کہ نہیں مانگتا تم سے مزدوری اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں

اے میری قوم ان رسولوں کی راہ پر چلو (ضرور) ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود راہ راست پر بھی ہیں

بقیہ ص۶۱۵ روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کے وقت اللہ تعالیٰ کیلئے اس سورت کو پڑھیگا تو صبح کو گناہوں سے پاک ہو کر اُٹھے گا اور امام احمد رح نے روایت کیا ہے کہ اس سورت کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو صفحہ ہذا۔

ف۱ قولہ انا نحن نحی الموتی الخ یعنی ان کافروں کیلئے اگرچہ دنیا میں سزا یاب ہونا ضروری نہیں لیکن یہ تو یقینی بات ہے کہ ہم ایک دن ان تمام مُردوں کو زندہ کریں گے لہذا اُسی دن اس سزا کا وقوع بھی ہو جائیگا معلوم ہوا کہ سزا ملنا یقینی بات ہے اور اس دن سزا کا دینا ہم پر اس لئے بھی دشوار نہیں ہے کہ بہت زمانہ مرے ہوئے ہو گیا ہو گا بھلا کس کو اعمال نیک و بد کا اندازہ یاد رہیگا اس لئے کہ ہم لوگوں کے اعمال برابر لکھتے چلے جا رہے ہیں ۱۲

ف۲ قولہ وکل شیء احصینٰہ الخ کسی کو شبہ ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو لکھنے کی کیا حاجت ہے اسلئے اس شبہ کو دور کرنے کے واسطے فرماتے ہیں کہ ہمکو لکھنے کی ضرورت نہیں جو ان گناہوں یا نیکیوں کے سرزد ہونے کے بعد صادر ہوئی کیونکہ ہم کو تو ہر ہر چیز جو قیامت تک ہونے والی ہے اس کے وقوع سے پہلے معلوم ہے کہ اُس کو لوح محفوظ میں پہلے ہی سے ضبط کر دیا گیا ہے بعد وقوع جو لکھت کرائی جاتی ہے اس میں کچھ حکمتیں ہیں جن کے باعث ایسا ہوتا ہے لہذا یہ بات یقینی طور پر ثابت ہے کہ ہمکو اعمال کا کافی علم ہے اور عمل کرنے والے لکھت کی وجہ سے انکار بھی نہیں کر سکتے بس سزا و جزا کا ہونا بھی یقینی ہے ۱۲

ف۳ قولہ واضرب لھم الخ اس قصہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بعد انکے حواری دین پھیلانے کو اطراف وجوانب میں پہونچے تو دو حواری اس شہر میں بھی آئے اور خدا تعالیٰ کی توحید کا بیان کیا، کرامات دکھلائیں لوگوں نے انکی تکذیب کی اور ان کو مارنے کے درپے ہو گئے ان دونوں کے بعد ایک تیسرا حواری بھی آ کر شامل ہو گیا اسی عرصہ میں ایک شخص اور بھی آیا اور ان کی تصدیق کرنے لگا اور لوگوں سے خوبی کے ساتھ کلام کیا اس کو لوگوں نے شہید کر ڈالا مرنے کے بعد اُس نے آواز کی کہ کاش میری بخشش کا حال اور میری خوش عیشی کا لطف میری قوم کو بھی معلوم ہو جاتا

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَ

اور کیا ہے میرے تئیں کہ نہ عبادت کروں میں اُس شخص کی کہ پیدا کیا مجھ کو اور

اور میرے پاس کونسا عذر ہے کہ میں اُس (معبود) کی عبادت نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ

طرف اُسی کی پھیرے جاؤ گے کیا پکڑوں میں سوائے اس کے معبود اگر چاہے خدا میرے تئیں

تم سب کو اُسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے کیا میں خدا کو چھوڑ کر اور ایسے ایسے معبود قرار دے لوں کہ اگر خدائے رحمٰن مجھ کو کوئی تکلیف

بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ ۝ إِنِّي إِذًا

ایک نقصان نہ کفایت کرے مجھ سے سفارش ان کی کچھ اور نہ چھوڑا دیں مجھ کو تحقیق میں اُس وقت

پہونچانا چاہے تو نہ اُن معبودوں کی سفارش میرے کام آوے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں اگر میں ایسا کروں تو

لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ۝ قِيلَ

البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوں تحقیق میں ایمان لایا ساتھ پروردگار تمھارے کے پس سنو بات میری کہا گیا

صریح گمراہی میں جا پڑا میں تو تمھارے پروردگار پر ایمان لا چکا سو تم (بھی) میری بات سُن لو ارشاد ہوا کہ

ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِي

اس کو داخل ہو بہشت میں کہا حبیب نے اے کاش کہ قوم میری جانتی ساتھ اس چیز کے کہ بخشا مجھ کو

جا جنت میں داخل ہو کہنے لگا کہ کاش میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جاتی کہ میرے پروردگار نے مجھ کو

رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن

پروردگار میرے نے اور کیا مجھ کو کرم کئے گیوں سے اور نہیں اُتارا ہم نے اوپر قوم اُس کی کے پیچھے

بخشدیا اور مجھ کو عزت داروں میں شامل کر دیا اور ہم نے اُس (شہید) کی قوم پر اس کے بعد

بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ۝ إِن كَانَتْ

اس کے سے کوئی لشکر آسمان سے اور نہیں تھے ہم اُتارنے والے نہیں تھا عذاب اُن کا

کوئی لشکر (فرشتوں کا) آسمان سے نہیں اُتارا اور نہ ہم کو اُتارنے کی ضرورت تھی وہ سزا بس

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝ يَا حَسْرَةً عَلَى

مگر ایک آواز تند پس اُس وقت وہ بجھے ہوئے تھے اے ارمان اوپر

ایک آواز سخت تھی اور وہ سب اسی دم (اس سے) بجھ کر (یعنی مر کر) رہ گئے افسوس (ایسے) بندوں کے

الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ أَلَمْ

ان بندوں کے کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے کیا نہیں

حال پر کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی اُنھوں نے ہنسی نہ اُڑائی ہو کیا ان لوگوں نے

يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝

دیکھے کہ کتنے ہلاک کئے ہم نے پہلے ان سے قرنوں سے اہل زمانہ سے یہ کہ وہ طرف ان کی نہ پھیرے جاویں گے

اس پر نظر نہیں کی کہ ہم ان سے پہلے بہت سی اُمتیں غارت کر چکے کہ وہ (پھر) ان کی طرف (دنیا میں) لوٹ کر نہیں آتے

وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ

اور نہیں ہیں مگر سب جمع ہو کر نزدیک ہمارے حاضر کئے گئے ہیں اور نشانی ہے واسطے اُن کے زمین

اور ان میں کوئی ایسا نہیں جو مجموعی طور پر ہمارے روبرو حاضر نہ کیا جاوے۔ اور ایک نشانی ان لوگوں کے لئے

توضیح الکلام ۔ ۱۵ قولہ وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الخ حبیب نجار نے الجزء الثالث والعشرون نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ ان لوگوں کو راہ حق کی تلقین کی بت پرستی کی بُرائی پُر اثر پیرایہ میں اور توحید کا اثبات کیا کہ بھلا جس نے مجھے پیدا کیا اور مر کر بھی پھر اُسی کے حضور میں سب کو جانا ہے اور وہ جو رحمان ہے کسی کو بلا خطا سزا نہیں دیتا اور اگر کسی کی بداعمالی پر کوئی ضرر دینے کا قصد کرے تو ان باطل معبودوں کا اپنی طاقت سے بچانا تو درکنار سفارش کے لئے لب تک نہیں ہلا سکتے اگر میں اُس کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنالوں تو میں تو کھلا ہوا گمراہ ہوں اُس کے بعد صاف کہدیا کہ بھائیو میں تمھارے رب پر ایمان لے آیا تم بھی میرا کہا مان لو جب علانیہ برسر اشخاص انھوں نے اپنے ایمان کا اظہار کر دیا تو اس پر گاؤں والے بگڑ گئے اور حبیب نجار کو پتھروں سے کچل کر یا آگ میں ڈالکر یا گلا گھونٹ کر جیسا کہ مختلف روایتوں میں آیا ہے شہید کر دیا حق تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ جاؤ جنت میں چلے جاؤ اُس پر بھی اُنکی ہمدردی کا یہ حال تھا کہ بعد شہادت بھی یہی آرزو کی کہ کاش میری قوم کو میرے بخشے جانے اور میری نعمتوں سے مالا مال ہونے کی خبر میری قوم کو معلوم ہو جاتی تاکہ وہ بھی راہ راست پر آکر ایسے ہی عیش پاتے ۱۲ بیضاوی شریف در منثور و معالم و مدارک وغیرہا ۲۵ قولہ یٰحَسْرَةً الخ فرماتا ہے کہ بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس جب کوئی رسول آیا تو اس کے ساتھ تمسخر سے پیش آئے اور یہ نہیں سمجھا کہ دنیا میں ہمیشہ نہ کوئی رہا ہے نہ رہے گا پہلے لوگ کہاں گئے کوئی لوٹ کر نہیں آیا معلوم ہوا کہ سب کے سب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس حاضر ہو چکے ہیں اور وہ سب اپنے کئے کا بدلہ پا رہے ہیں اور علیٰ ہذا سب پائیں گے ۱۲ ۵۳ قولہ وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الخ اب حق تعالیٰ اپنی قدرت کے دلائل بیان فرماتا ہے پہلی یعنی اس دلیل میں تو زمین کے حالات ہیں کہ ہم نے خشک زمین کو تر و تازہ کر کے اس میں ہر قسم کے میوے اور غلے پیدا کئے تاکہ تم لوگ کھاؤ مگر افسوس کہ تم اس پر بھی شکر نہیں کرتے یعنی خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال کرتے ہو اور [illegible]

وقف غفران ۱ — ع ۲۰ — ۱

الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝ وَجَعَلْنَا

مُردہ کہ زندہ کیا ہمنے اُسکو اور نکالا ہمنے اُس میں سے اناج پس اُسی سے کھاتے ہیں وہ اور کئے ہم نے

مُردہ زمین ہے. ہمنے اُسکو (بارش سے) زندہ کیا اور ہمنے اُس سے غلے نکالے سو ان میں سے لوگ کھاتے ہیں اور (نیز) ہم نے

فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝

بیچ اس کے باغ کھجوروں سے اور انگوروں سے اور جاری کئے ہمنے بیچ اس کے چشموں سے

اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور (نیز) اس میں چشمے جاری کئے

لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝

تو کہ کھاویں میووں اس کے سے اور نہیں کیا اس کو ہاتھوں ان کے نے کیا پس نہیں شکر کرتے

تا کہ لوگ باغ کے پھلوں میں سے کھائیں اور اس (پھل اور غلہ) کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا سو کیا شکر نہیں کرتے

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ

پاک ہے وہ جس نے پیدا کئے جوڑے سب چیز کے اس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین اور

وہ پاک ذات ہے جس نے تمام مقابل قسموں کو پیدا کیا نباتات زمین کے قبیل سے بھی اور (خود) ان

أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ

جانوں اُن کی سے اور اس چیز سے کہ نہیں جانتے اور نشانی ہے واسطے ان کے رات کہ کھینچتے ہیں ہم اس میں سے دن کو

آدمیوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے جنکو (عام لوگ) نہیں جانتے، اور ایک نشانی ان لوگوں کیلئے رات ہے کہ ہم اس (رات) پر سے دن کو اتار لیتے ہیں

فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ

پس ناگہاں وہ آنیوالے ہیں بیچ اندھیروں کے اور سورج چلتا ہے اُن مکانوں میں کہ مقرر ہیں واسطے اُس کے یہ حکم

سو یکایک وہ لوگ اندھیرے میں رہجاتے ہیں، اور (ایک نشانی) آفتاب (ہے کہ وہ) اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ

تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ

خداوند غالب جاننے والے کا ہے اور چاند کو مقرر کردیں ہمنے اس کی منزلیں یہاں تک کہ

باندھا ہوا ہے اُس (خدا) کا جو زبردست علم والا ہے اور چاند کے لئے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ

كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ

ہو جاوے مانند شاخ کھجور سوکھی کی نہیں سورج لایق ہے واسطے اس کے یہ کہ پالیوے چاند کو اور

ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پُرانی ٹہنی نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور

لَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا

نہ رات آگے بڑھنے والی ہے دن کے اور سب ستارے بیچ آسمان کے چلتے ہیں اور نشانی واسطے ان کے یہ کہ

نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور دونوں ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ

حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ

اٹھایا ہم نے باپ ان کے کو بیچ کشتی بھری ہوئی کے اور پیدا کیا ہمنے واسطے ان کے مانند اس کشتی کی

ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اور ہمنے ان کے لئے کشتی ہی جیسی ایسی چیزیں پیدا کیں جن پر یہ لوگ

مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ

جو سواری کریں اس پر اور اگر چاہیں غرق کردیں ہم ان کو پس نہیں مددگار واسطے ان کے اور نہ وہ

سوار ہوتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اُن کو غرق کردیں پھر نہ تو کوئی ان کا فریادرس ہو اور نہ یہ

توضیح الکلام ۔ ۵۱

قولہ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ الخ گو تخم ریزی اور آبپاشی بظاہر اُن ہی کے ہاتھوں ہوئی ہو مگر پھل اور غذا کی صورت پیدا کرنا خاص خدا ہی کا کام ہے پس اگر ان انعامات کا شکریہ کرتے تو پہلے توحید کے قائل ہوتے ۱۲ **۵۲** قولہ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الخ اس سے پہلے تو زمین سے دلیل دی تھی اور اب ایسی دلیل بیان کرتے ہیں کہ اس میں کوئی زمین ہی کی تخصیص نہیں بلکہ زمین اور غیر زمین سب کو عام ہے کہ وہ پاک ذات ہے جس نے جوڑے بنائے، جوڑوں سے مراد انواع و اقسام مختلفہ ہیں کہ نباتات ارضیہ میں پھل اور کھیتی اور پھر میٹھا اور کھٹا، بڑا اور چھوٹا اور طرح طرح کی بو اور رنگت اور مزہ والے اقسام اور خود انسان میں مرد اور عورت اور پھر بدصورت اور خوبصورت وغیرہ بہت سے اقسام ہیں اسی طرح بری و بحری مخلوقات جن کا انسان کو پتہ بھی نہیں مختلف اقسام پیدا فرمائے ہیں کہ ایکدوسرے کا مقابل ہے مطلب یہ کہ خدا تعالےٰ کے سوا جو کچھ ہے اسکا مثل اور جوڑا ضرور ہے مگر خدا تعالیٰ مثل اور جوڑے سے پاک ہے تو عبادت اور پرستش کے قابل وہی ہے ۱۲ **۵۳** قولہ وَالشَّمْسُ تَجْرِي الخ یعنی آفتاب کیلئے ہم نے ایک چال مقرر کردی ہے ہمیشہ اُس چال پر چلتا رہتا ہے کبھی اس کا خلاف نہیں کرتا اس میں وہ نقطہ بھی آگیا کہ جہاں سے چلکر پھر اُسی نقطہ پر سال بھر میں پہونچتا ہے اور اس نقطہ کو بھی شامل ہے کہ جہاں سے چلکر پھر اُسی نقطہ پر ایک دن رات ہوجاتا ہے اور یہ اس زبردست علم والے کا اندازہ ہے جو اپنے سارے انتظامات میں مصلحت اور حکمت کی رعایت کرتا ہے اور اپنی قدرت سے اُن انتظامات کو جاری فرماتا ہے ۱۲ **۵۴** قولہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ الخ یعنی چاند کی رفتار کیلئے ہم نے اٹھائیس منزلیں مقرر کردی ہیں کہ وسط ماہ میں تو وہ ایک گول ٹکیہ کی طرح نظر آتا ہے اس کے بعد جوں جوں مہینہ ختم ہونیکو آتا ہے اُسی قدر چاند بھی پتلا ہوتا جاتا ہے اور کمان کی شکل کی مانند ٹیڑھا ہوتے ہوتے آخر میں سوکھی ہوئی کھجور کی ٹہنی کے مانند ایسا خمدار اور باریک دکھائی دیتا ہے جیسا کہ وہ پہلی تاریخ میں نکلا تھا اس کے بعد ایک دو دن نظر سے غائب رہکر پھر نکلتا اور مقررہ منزلیں طے کرتا ہے اور اسی قاعدہ

يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ

چھڑائے جاویں گے مگر رحمت ہماری سے اور فائدہ پہونچانا اُن کو ایک وقت مقرر تک اور جب کہا جاتا ہو واسطے اُن کے

خلاصی دیے جاویں، مگر یہ ہماری مہربانی ہے اور ان کو ایک وقت معین تک فائدہ دینا (منظور) ہے اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ

اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَمَا

ڈرو اس عذاب سے کہ آگے تمہارے ہے اور جو پیچھے تمہارے ہے شاید کہ تم رحم کیے جاؤ اور نہیں

تم لوگ اس عذاب سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے (مرے) پیچھے ہے تاکہ تم پر رحمت کی جاوے تو وہ اصلا پرواہ نہیں

تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝

آتی پاس ان کے کوئی نشانی نشانیوں رب ان کے سے مگر تھے ان سے منہ پھیرنے والے

کرتے اور ان کے رب کی آیتوں میں سے کوئی آیت بھی ان کے پاس ایسی نہیں آتی جس سے وہ سرتابی نہ کرتے ہوں،

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے خرچ کرو اس چیز سے کہ دیا تم کو اللہ نے کہتے ہیں وہ جو کافر ہیں

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ تم کو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرو تو یہ کفار (ان) مسلمانوں سے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں کیا کھلادیں ہم اس شخص کو کہ اگر چاہتا اللہ کھانا دیتا اس کو نہیں تم اگر

یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو دیں جن کو اگر خدا چاہے تو (بہتیرا کچھ) کھانے کو دیدے تم نری

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

بیچ گمراہی ظاہر کے اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم

صریح غلطی میں (پڑے) ہو۔ اور یہ لوگ (بطور انکار) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم

صٰدِقِيْنَ ۝ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ

سچے نہیں انتظار کرتے مگر ایک آواز تند کا کہ پکڑے اُن کو اور وہ

سچے ہو یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں جو اُن کو آپکڑے گی اور وہ

يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ

بیچ جھگڑے کے ہوں پس نہ سکیں گے وصیت کرنا اور نہ طرف اہل اپنے کی

سب باہم لڑجھگڑ رہے ہوں گے سو نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس

يَرْجِعُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى

پھر جاویں گے اور پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف

لوٹ کر جاسکیں گے اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جاوے گا سو وہ یکایک قبروں سے نکل نکل (اپنے رب کی طرف

رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ

پروردگار اپنے کی دوڑیں گے کہیں گے اے وائے ہم کو کس نے اٹھایا ہم کو خوابگاہ ہماری سے

جلدی جلدی چلنے لگیں گے کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ

یہ ہے جو کہ وعدہ کیا تھا خدا نے اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے نہیں تھا یہ ہونا

یہ وہی (قیامت) ہے جس کا خدا سے رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے پس وہ

توضیح الکلام ۔ سلہ ۵ قولہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا الخ مطلب یہ ہے کہ جب چیز کی اچھائی اُن کو بھی مسلم ہے یعنی صدقہ خیرات وغیرہ تو جب خدا تعالےٰ کی نعمتوں کا یاد دلانا اسی بات میں انکے واسطے نافع نہ ہوا تو ایمان اور توحید کی اچھائی تو انکو تسلیم بھی نہیں ہے اس میں ان نعمتوں کا یاد دلانا کیا مفید ہوگا۔ اور اَنُطْعِمُ کے کہنے والے وہ لوگ تھے جو ضعیف حاجتمند تھے تو یہ کہنا بطور سوال کے تھا کیونکہ ضعفا اہل حاجت سائل بنکر مانگا ہی کرتے ہیں، اور وہ یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم مسلمان سے مانگ رہے ہیں یا کافر سے کیونکہ شدید ضرورت کے وقت سوال کے جواز میں کوئی کلام بھی نہیں اور اگر یہ کہنے والے محتاج لوگ نہ تھے تو وہ بطور سفارش کے تھا کہ ان حاجتمند غریبوں اپاہجوں کو تو دو اور کسی محتاج آدمی کیواسطے کسی کافر سے سفارش کر دینے میں بھی کوئی گناہ نہیں مگر ہر حال میں ان سرکش کافروں کا جواب طعن آمیز ہوتا تھا کہ کیا ہم اُن لوگوں کو کھلاویں کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو بہت کچھ کھانے کو دیدے مطلب یہ تھا کہ جب تم اللہ کو رزاق جانتے ہو تو ہم سے سوال کیوں یا سفارش کیوں کرتے ہو اگر بطور طعن اور اعتراض کے نہ ہوتا تو یہ کلام صحیح تھا کہ اگر خدا چاہے تو بہت کچھ کھانے کو دیدے مگر وہاں تو نیت ہی کچھ اور تھی دل صاف کب تھا!! ۵۲ قولہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ الخ یہاں تک یہ مضمون ہوا کہ ان کفار میں نہ تو تقویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت پہچانیں اور اس کی توحید وغیرہ کے قائل بنیں اور نہ خلق خدا پر رحم کا مادہ ہے اور یہی دو چیزیں ایسی ہیں کہ آدمی ان سے فرشتوں پر فوقیت لیجاتا ہے اور ان باتوں کے نہ ہونے پر طرہ یہ ہے کہ اس قدر نڈر ہیں کہ نہایت دلیری سے سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب آوے گی اس کے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے آنے کے وقت اس میں کچھ بھی دیر نہ لگے گی، صرف حضرت اسرافیلؑ کی ایک ہی چیخ ہوگی جس سے سب بیہوش ہو کر گر پڑیں گے نہ تو کچھ اپنے دل کی کہہ سکیں گے اور نہ گھر تک جاسکیں گے جو کوئی جس حال میں ہوگا اسی حال میں رہ جائیگا (بقیہ آسند)

وقف لازم ۲ ع ۱۴
وقف غفران
وقف منزل
وقف النبی ﷺ

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ○ فَالْيَوْمَ

مگر ایک آواز تند میں پس اُس وقت وہ سب نزدیک ہمارے حاضر ہونے والے ہیں پس آج کے دن

ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکایک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیے جاویں گے پھر اس دن

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِنَّ

نہ ظلم کیا جاوے گا کوئی جی کچھ اور نہ جزا دیے جاؤ گے مگر جو کچھ تھے تم کرتے تحقیق

کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے اہل جنت

أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿ج﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ

رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ ایک کام کے خوش ہیں وہ اور بیبیاں اُن کی

بے شک اُس دن اپنے شغلوں میں خوش دل ہوں گے وہ اور ان کی بیویاں

فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ○ ﴿ج﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ

بیچ سایوں کے اوپر تختوں کے تکیہ لگائے ہوئے واسطے اُن کے بیچ اُس کے میوہ اور واسطے اُن کے

سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اُن کے لئے وہاں ہر طرح کے میوے ہوں گے اور جو کچھ مانگیں گے

مَّا يَدَّعُونَ ○ ﴿ج﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ○ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ

ہیں جو کچھ چاہیں سلام کہا جاوے گا پروردگار مہربان کی طرف سے اور جدا ہو جاؤ آج کے دن

اُن کو ملے گا اُن کو پروردگار کی طرف سے سلام فرمایا جاوے گا اور اے مجرمو آج

أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا

اے گنہگارو کیا نہیں عہد کیا تھا میں نے طرف تمہاری اے بیٹو آدم کے یہ کہ نہ عبادت کرو تم

اہل ایمان سے الگ ہو جاؤ اے اولاد آدم کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی

الشَّيْطَانَ ﴿ج﴾ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ وَأَنِ اعْبُدُونِي ﴿ط﴾ هَٰذَا

شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر اور یہ کہ عبادت کرو میری یہ ہے

عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ﴿ط﴾ أَفَلَمْ تَكُونُوا

راہ سیدھی اور البتہ تحقیق گمراہ کیا تم میں سے خلق بہت کو یعنی شیطان نے کیا پس نہیں ہو تم

سیدھا رستہ ہے۔ اور وہ (شیطان) تم میں ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر چکا (ہے) سو کیا تم نہیں

تَعْقِلُونَ ○ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ○ اصْلَوْهَا

کہ سمجھو یہ دوزخ ہے وہ جو تھے تم وعدہ دیے جاتے داخل ہو اس میں

سمجھتے تھے یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا آج اس

الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ○ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا

آج کے دن بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے آج کے دن مہر ماریں گے اوپر منہوں اُن کے کے اور باتیں کریں گے

کفر کے بدلہ میں اس میں داخل ہو آج ہم ان کے منہوں پر مہر لگا دیں گے اور

أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ وَلَوْ نَشَاءُ

ہم سے ہاتھ ان کے اور گواہی دیں گے پاؤں ان کے بسبب اس کے کہ تھے کماتے اور اگر چاہیں ہم

ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے۔ اور اگر ہم چاہتے تو دنیا ہی میں

بقیہ صفحہ ۶۱۹ ہوگا اس آواز کے سننے ہی بیہوش ہو کر مر جاویگا پھر رفتہ رفتہ سب دنیا فنا ہو جاوے گی ۱۲ پہلے ذر میں مذکور ہے کہ لوگ اپنے اپنے کام اور باہمی تنازعات میں مشغول ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائیگا اور لوگ مرنے لگیں گے ۱۲

صفحہ ہذا

خواص الکلام ۔ ۵۱

قولہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ الخ اپنے نام کے عددوں کی برابر اس آیت کا روزانہ ورد صفائی قلب کے لئے مفید ہے ۱۲

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ سَلَامٌ الخ یعنی حق تعالیٰ خود فرماویں گے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ کما فی ابن ماجہ اور شغل کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے فرمایا کہ اس سے مراد باکرہ حورتوں سے ہم بستری کرنا ہے اور وہاں ہر عورت بعد فراغت باکرہ ہو جایا کریگی اور حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ شغل سے مراد اہل دوزخ سے یکسوئی اور بے پروائی اور تفسیر مظہری میں ہے کہ شغل سے

وقف غفران

مراد آپس کی ملاقاتیں اور اور اللہ تعالیٰ کی مہمانی ۱۲

۵۲ قولہ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ الخ جب نیک لوگوں کا بیان ہو چکا تو بدوں کا ذکر فرماتے ہیں کہ مجرموں کو سزا دینے کے لئے جماعت سے الگ کر دینے کا حکم ہوگا اور اُن کو شرمندہ کیا جائیگا کہ کہو ہمنے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آدمیوں شیطان کی پیروی نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور خاص میری ہی عبادت کرنا کیونکہ سیدھی راہ جو تم کو تمہارے مقصد تک پہنچاوے یہی ہے ۱۲

۵۳ قولہ وَلَقَدْ أَضَلَّ الخ اسمیں قیامت کے دن جو کچھ کلام کا فروں کے ساتھ ہوگا اس کی تکمیل ہے یعنی ان کو بطور الزام کے کہا جاوے گا کہ تم میں سے یہ شیطان بہت سی مخلوق کو گمراہ کر چکا تھا جن کے گمراہ اور بدعمل ہونے کے باعث دنیا میں بھی اُن پر بربادی آئی اور تم نے انکے نشانات دیکھے یا اُن کی صحیح خبریں سنیں مگر تم پھر بھی ہوشیار نہ ہوئے اب تمہارے واسطے دوزخ تیار ہے جس کا وعدہ تم سے دنیا میں کیا جاتا تھا مگر تم اس وعدہ کو جھوٹ سمجھا کرتے تھے آج اپنی اس بدعملی کے سبب اس میں جلو۔ اس کلام کے مخاطب وہ کافر نہ ہوں گے جو دنیا میں سب سے پہلے ہلاک ہوئے ۱۲

لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○ وَلَوْ

البتہ ناپید کر دیں آنکھیں اُن کی پس آگے پکڑیں گے ایک راہ پس کہاں سے دیکھیں گے اور اگر

ان کی آنکھوں کو ملیامیٹ کر دیتے پھر رستہ کی طرف دوڑتے پھرتے سو اُن کو کہاں نظر آتا اور اگر

نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ○ (ع)

چاہیں ہم البتہ مسخ کر دیں اُن کو اوپر جگہ ان کی کے پس نہ کر سکیں گزرنا اور نہ پھریں

ہم چاہتے تو ان کی صورتیں بدل ڈالتے اس حالت سے کہ یہ جہاں ہیں وہیں رہ جاتے جس سے یہ لوگ نہ آگے چل سکتے اور نہ پیچھے کو لوٹ سکتے

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ○ وَمَا عَلَّمْنٰهُ

اور جو شخص کہ عمر دیتے ہیں ہم اسکو نگونسار کرتے ہیں ہم اُسکو بیچ خلق کے کیا پس نہیں سمجھتے اور نہیں سکھایا ہمنے اُس کو

اور ہم جسکی زیادہ عمر کر دیتے ہیں تو اسکو طبعی حالتیں اُلٹا کر دیتے ہیں سو کیا وہ لوگ نہیں سمجھتے، اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا

الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ لِّيُنْذِرَ

شعر اور نہیں لائق اُس کے نہیں وہ مگر ایک نصیحت اور کتاب روشن تو کہ ڈراوے

اور وہ آپکے لئے شایاں بھی نہیں وہ تو محض نصیحت (کا مضمون) اور ایک آسمانی کتاب ہے جو احکام کی ظاہر کرنیوالی ہے تاکہ ایسے شخص کو

مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا

اُس شخص کو کہ ہے جیتا اور سچ یعنی ثابت ہوئی بات عذاب کی اوپر کافروں کے کیا نہیں دیکھتے کہ پیدا کیا

ڈراوے جو زندہ ہو اور تاکہ کافروں پر (عذاب کی) حجت ثابت ہو جاوے کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے

خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ○ وَذَلَّلْنٰهَا

ہمنے واسطے ان کے اس چیز سے کہ کئے ہم نے ساتھ ہاتھوں قدرت اپنی کے چار پائے پس وہ واسطے انکے مالک ہیں اور فرمانبردار کیا ہمنے

انکے (نفع کے) لئے اپنے ہاتھ کی ساختہ چیزوں میں سے مواشی پیدا کئے پھر یہ لوگ ان کے مالک بن رہے ہیں اور ہمنے اُن مواشی کو اُن کا

لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ○ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ

انکو واسطے ان کے پس بعض انہیں سے واسطے سواری انکی کے اور بعض انہیں سے کھاتے ہیں اور واسطے انکے بیچ اُن کے فائدے اور پینا ہے

تابع بنا دیا سو ان میں بعضے تو انکی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان میں ان لوگوں کیلئے اور بھی نفعے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی ہیں (یعنی دودھ)

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ○ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ (ع)

کیا پس نہیں شکر کرتے اور پکڑتے ہیں سوائے خدا کے معبود شاید وہ مدد کئے جاویں

سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔ اور انھوں نے خدا کے سوا اور معبود قرار دے رکھے ہیں اس امید پر کہ اُن کو مدد ملے

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ○ فَلَا

نہیں کر سکیں گے مدد اُن کی اور وہ واسطے اُن کے لشکر ہیں حاضر کئے گئے پس

(لیکن) وہ اُن کی کچھ مدد کر ہی نہیں سکتے اور وہ ان لوگوں کے حق میں ایک فریق (مخالف) ہو جاویں گے جو حاضر کئے جاویں گے تو ان لوگوں کی باتیں

يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَرَ

غمگین کریں تجھ کو باتیں اُن کی تحقیق ہم جانتے ہیں جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں کیا نہیں دیکھا

آپکے لئے آزردگی کا باعث نہ ہونا چاہئے بیشک ہم سب جانتے ہیں جو کچھ دل میں رکھتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں کیا آدمی کو

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○

آدمی نے یہ کہ پیدا کیا ہم نے اُس کو پانی منی کے سے پس ناگہاں وہ جھگڑنے والا ہے ظاہر

یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اُس کو نطفہ سے پیدا کیا سو وہ علانیہ اعتراض کرنے لگا

توضیح الکلام۔ ۱ قولہ و لو نشآء لمسخنٰھم الخ یعنی اگر ہم چاہیں تو ان کے کفر کی سزا میں دنیا ہی کے اندر انکو پتھر یا سور یا بندر بنا دیں اور وہ بھی معذور اپاہج کر چل پھر نہ سکیں ۱۲ کذا فی المدارک خلاصہ یہ کہ جب ہم نے تم کو ایسا نہیں کیا بلکہ دیکھنے اور چلنے پھرنے اور سوچنے سمجھنے کی توتیں سب عطا کی ہیں اور تم خود ہی گمراہ ہوئے تو پھر کیا وجہ کہ تم کو جہنم میں داخل کیا جائے اور ہاتھ پاؤں تمھارے خلاف گواہی نہ دیں، جو دنیا میں بالکل تمھارے حکم کے پابند تھے ۱۲ ۲ قولہ ومن نعمرہ ننکسہ الخ یہاں سے یہ بیان کرتے ہیں کہ انکی آنکھوں کے پٹ کرنے یا ان کو بندر سور وغیرہ بنانے کی قدرت کو کچھ عجیب نہ جاننا کیونکہ ہم اسکی تائید میں ایک نمونہ قدرت کا دکھائے دیتے ہیں کہ دیکھو ہم جس کی عمر زیادہ کر دیتے ہیں اور وہ بہت بوڑھا ہو جاتا ہے تو اُس کو ہم طبعی حالت میں الٹا کر دیتے ہیں طبعی حالت سے مراد اس کی سننے دیکھنے اور نمو اور ہضم وغیرہ کی قوتیں ہیں اور اُن کے الٹا کرنے سے مراد اُن کا پلٹ جانا ہے اور بدتر حالت کی طرف منتقل ہو جانا تو جب اس الٹ پلٹ پر ہم کو قوت ہے تو طمس اور مسخ بھی تو تمہاری ہی کیا اس نمونہ قدرت کو دیکھ کر بھی نہیں سمجھے کہ جس کو اس پر قدرت ہے وہ اُس پر بھی ضرور قادر ہے اگر سمجھتے تو کفر کو ضرور چھوڑ دیتے ۱۲ ۳ قولہ وما علمنٰہ الشعر الخ یعنی یہ کفار جو آپکو انکار نبوت کیلئے شاعر کہتے ہیں اور خیالات کی بندش کرنے والا بتلاتے ہیں جاہے وہ نظم نہ ہو سو محض غلط ہے کیونکہ آپ کو نہ علم شعر دیا اور بلا تعلیم کوئی فن حاصل نہیں ہو سکتا

اور تعلیم دو طرح کی ہوتی ہے کبھی اُستاد سے کبھی خدا تعالےٰ یوں ہی ہبہ کر دیتے ہیں یہاں دونوں کی نفی کر دی آگے فرمایا کہ فن شاعری آپ کی شان کے لائق بھی نہیں) اس لئے کہ آپ کی بات نہایت اعلیٰ درجہ کی محققانہ ہوتی ہے اور شعر کے مضامین کا مدار محض خیال کی بندش پر ہوتا ہے اور یہ دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئے گا اور یہ تو محال ہے لہذا تعلیم فن شاعری آپ کے لئے محال اور رہا نظم جو اس میں بھی اکثر خیالی ہی مضامین ہوا کرتے ہیں اس لئے اس میں بھی بقیہ انمدکا

ع ۱۷ ۳ ۴

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ

اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا پیدائش اپنی کہا کہ کون ہے زندہ کرے گا ہڈیوں کو اور

اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوص) جبکہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں

هِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ

وہ گل گئی ہوں گی کہہ زندہ کرے گا وہ ان کو کہ جس نے پیدا کیا ان کو پہلی بار اور وہ ساتھ سب

کون زندہ کرے گا آپ جواب دیدیجئے کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے اول بار میں ان کو پیدا کیا تھا اور وہ سب طرح کا

خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ

پیدا کئے گئے کے جاننے والا ہے جس نے پیدا کی واسطے تمہارے درخت سبز سے آگ پس اس وقت

پیدا کرنا جانتا ہے وہ ایسا (قادر) ہے کہ (بعض) ہرے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر

اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

تم اس میں سے روشن کرتے ہو کیا نہیں وہ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو

تم اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو اور جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں کیا وہ اس پر

بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڼ بَلٰي ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝

قدرت والا اوپر اس کے کہ پیدا کرے مانند ان کی البتہ اور وہی ہے پیدا کرنے والا جاننے والا

قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے ضرور وہ قادر ہے اور وہ بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا ہے

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

سوائے اس کے نہیں کہ حکم اس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہے واسطے اس کے کہ ہو پس ہو جاتی ہے

جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس ہو جاتی ہے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

پس پاکی ہے اس ذات پاک کو کہ بیچ ہاتھ اس کے ہے بادشاہی سب چیزوں کی اور طرف اسی کی پھیرے جاؤ گے

تو اس کی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے

سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ وھی مائۃ واثنتان وثمانون آیۃ وخمس رکوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

سورہ صافات مکی ہے اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

وَالصّٰۗفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ

قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف باندھتے ہیں صف باندھ کر پھر ڈانٹ دینے والوں کی ڈانٹ کر پھر تلاوت کرنیوالوں کی ذکر کر تحقیق

قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو بندش کرنے والے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو ذکر کی تلاوت کرنیوالے ہیں کہ

اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

معبود تمہارا ایک ہی ہے پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے اور پروردگار

تمہارا معبود (برحق) ایک ہے وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اور پروردگار ہے

الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۝ وَ

مشرقوں کا تحقیق ہم نے زینت دی آسمان دنیا کو ساتھ زینت کے کہ تارے ہیں اور

طلوع کرنے کے مواقع کا بھی ہم ہی نے رونق دی ہے اس طرف والے آسمان کو ایک عجیب آرائش یعنی ستاروں کے ساتھ اور

بقیہ صفحہ ۶۲۱ آپکو مہارت نہیں دی اور اگر کسی دوسرے شاعر کے شعر کو آپ نے نقل ہو یا بلا قصد شعر زبان سے کوئی کلام موزوں نکل گیا ہو تو اس کو شاعر ہونا نہیں کہتے ہیں ۱۲

صفحہ ہذا توضیح الکلام۔ ۱۵ قولہ الذی جعل لکم الخ یہاں سے ایک اور دلیل بیان فرماتا ہے کہ اللہ وہ قدرت والی ذات ہے کہ سبز درخت میں سے آگ نکال دیتا ہے چنانچہ تم نے دیکھا یا سنا ہوگا کہ بن میں ایک درخت کے دوسرے درخت سے رگڑ کھانے سے آگ پیدا ہو کر لگ جاتی ہے اور بہت بہت دنوں تک بن میں آگ لگی رہتی ہے اور عرب میں دو درخت ہوتے ہیں ایک کا نام عفار اور دوسرے کا مرخ ہے اس سے وہ لوگ چقماق کا کام لیتے تھے تو جب وہ اتنی بڑی قدرت والا ہے کہ پانی میں آگ پیدا کر دیتا ہے تو جماد میں زندگی پیدا کرنا اس کے نزدیک کتنی بڑی بات ہے کیونکہ وہاں تو پانی اور آگ جمع تھی اور یہاں زندگی اور جمادیت اکٹھی نہ رہے گی جب جماد میں جان نہیں پڑی اس وقت تک اس میں زندگی نہیں آئی اور جب زندگی آگئی تو جمادیت باقی نہ رہی ۱۲

خواص الکلام۔ یہ سورۃ ہفت شروع سے … آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کرنا نافع ہے اور جو شخص اس سورت کو خواب میں تلاوت کرتا ہوا اپنے آپکو دیکھے وہ حلال روزی دیا جاوے اور وہ لڑکے بھی اس کے گھر میں پیدا ہوں ۱۲

توضیح الکلام متعلقہ ۱۵ قولہ والصّٰفّٰت الخ مکہ کے بت پرست تو تھے ہی ستاروں کو بھی خدائی میں شریک جانتے تھے اور ان کو اور ان کے علاوہ جنات و شیاطین کو بھی معبود قرار دیتے تھے اور شیاطین جو جھوٹ ملا کر خبریں پہنچایا کرتے تھے تو اس لئے ان کو بھی دعوی تھا کہ ہم غیب دان ہیں اور قیامت کا انکار تو ان کا ایمان ہی تھا تو اللہ تعالی ان سب باتوں کو چند چیزوں کی قسمیں کھا کر رد فرماتا ہے پہلے صف باندھنے والوں کی، اس سے مراد حسب اختلاف علماء یا تو فرشتے ہیں جو خدا تعالی کے احکام کی تعمیل کے لئے صف بستہ کھڑے رہتے ہیں اور یا نیکوں کی جماعت جو جہاد میں جا کر صف بستہ بقیہ آئندہ

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى

واسطے محافظت کے ہر شیطان سرکش سے نہیں سُن سکتے ہیں طرف فرشتوں بلند کی

حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان سے وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ

اور پھینکے جاتے ہیں یعنی آگ ہر طرف سے واسطے بھگانے کے اور واسطے ان کے عذاب ہے لازم ہو جانے والا

اور وہ ہر طرف سے مار کر دھکے دیئے جاتے ہیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہوگا

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ

مگر جو کوئی اچک لے گیا ہے ایک بار اوچک لیجانا پس پیچھے لگتا ہے اس کے شعلہ چمکتا پس پوچھ ان سے

مگر جو شیطان کچھ خبر لے ہی بھاگے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اُس کے پیچھے لگ لیتا ہے تو آپ ان سے پوچھئے

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ

کیا وہ سخت ہیں پیدائش میں یا جو ہم نے پیدا کئے ہیں تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے اُن کو مٹی

کہ یہ لوگ بناوٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری یہ پیدا کی ہوئی یہ چیزیں (کیونکہ) ہمنے ان لوگوں کو چپکتی مٹی سے

لَّازِبٍ ۝ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ

چپکتی سے بلکہ تعجب کیا تو نے اور ٹھٹھا کیا انھوں نے اور جس وقت نصیحت دیجاتی ہے نہیں یاد رکھتے ہیں

پیدا کیا ہے بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں اور یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو یہ سمجھتے نہیں

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

اور جب دیکھتے ہیں کوئی نشانی ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں یہ مگر جادو

اور جب یہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو (خود) اُس کی ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح

مُّبِيْنٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَ

ظاہر کیا جب مرجائیں گے ہم اور ہو جاویں گے ہم مٹی اور ہڈیاں کیا ہم اُٹھائے جاویں گے یا

جادو ہے (کیونکہ) بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو کیا ہم (پھر) زندہ کئے جاویں گے اور کیا

اٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ

باپ ہمارے پہلے کہہ کہ ہاں اور تم ذلیل ہوگے پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ اُٹھانا ڈانٹنا ہے

ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔ آپ کہدیجئے کہ ہاں (ضرور زندہ ہوگے) اور تم ذلیل بھی ہوگے پس قیامت تو بس ایک للکار ہوگی

وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ

ایک بار پس ناگہاں وہ دیکھتے ہوں گے اور کہیں گے اے وائے ہم کو یہ ہے دن جزا کا

(یعنی نفخہ ثانیہ) سو سب یکایک دیکھنے بھالنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری کم بختی یہ تو وہی روز جزا (معلوم ہوتا) ہے

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اُحْشُرُوا

یہ ہے دن فیصل کرنے والا وہ جو تھے تم اس کو جھٹلاتے اکٹھا کرو

(ارشاد ہوگا کہ ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے جمع کر لو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ

ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے اور قسم قسم ان کی کو اور جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے سوائے

ظالموں کو اور ان کے ہم مشربوں کو اور اُن معبودوں کو جن کی وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت

ع ۲۱ / ٥

بقیہ صـ ٦٢٢ کھڑے ہو کر دشمنوں سے لڑتے ہیں ایسے ہی زاجرات یعنی ڈانٹنے والے بھی یا تو فرشتے ہیں جو شیطانوں کو انسانوں کے تکلیف دینے سے ڈانٹتے ہیں یا بادلوں کو ڈانٹتے اور ہانکتے ہیں ۱۲

صفحہ ہذا توضیح الکلام

۵ قولہ اذا رأوا آیۃً الخ یعنی اوپر جو بعث کا مضمون فرمایا گیا ہے اس کے دو جز ہیں ایک امکان بعث دوسرے اس کا وقوع ان میں سے پہلے دعوی کیلئے ان دلیلوں کا یاد دلانا کافی ہے جو بعث کیلئے ذکر کی گئیں اور ان میں سے ایک ابھی مذکور ہوئی ہے کہ اہم اشد الخ اور وقوع بعث کیلئے رسالت محمدیہ کا اثبات کافی ہے اور یہ لوگ ایسے کم سمجھ ہیں کہ جب اُن کو دلائل توحید سنائے جاتے ہیں تاکہ امکان بعث کا ثابت ہو تو یہ اُن کو سمجھتے نہیں اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اُس کو مانتے نہیں بلکہ اور اُس کی ہنسی اُڑاتے ہیں پھر نبوت کا ثبوت کیسے ہوتا کہ اُس کے ذریعہ بعث کو حق ثابت کیا جائے اور صرف اس پر بس نہیں کرتے بلکہ اس کو جادو بتلاتے ہیں کیونکہ اگر اس کا معجزہ ہونا مان لیں تو اس سے نبوت کا ثبوت ہو جائے گا اور نبوت کے ثابت ہونے سے بعث کے مدعی کا سچا ہونا لازم آئے گا اور یہ ہو نہیں سکتا کہ بعث کا دعوی صحیح ہو ۱۲

۵ قولہ قل نعم یہاں سے مشرکین منکرین بعث کے دوسرے اعتراض کا جواب دیتے ہیں کہ وہ جو یہ کہتے ہیں کہ جب ہم مرجاویں گے اور مر کر خاک ہو جاویں گے تو کیا ہم اور ہمارے باپ دادا زندہ کئے جاویں گے اس کے جواب کیلئے اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ تم کہدو کہ کیا اس کو تم اُس کی قدرت سے باہر جانتے

متعلقات الکلام ۵۳

ہو مگر زندہ کئے جاؤ گے اور اپنے کفر و بدعملی کی سزا پاتے ہوئے تم ذلیل ہوگے اور اس لئے تاکہ سزا سے بچ جاؤ تم بعث کا انکار کرتے ہو
قولہ ازواجہم ازواج کے معنی انواع اور اقسام کے ہیں مگر مراد حسب بیان علامہ بغوی حضرت قتادہ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص ہے جو اعمال میں برابر ہو ... چنانچہ شرابخور
ایک گروہ ہوں گے اور زنا کار ایک گروہ اور ضحاک نے فرمایا کہ اس سے مراد ان کے ہمزاد شیاطین ہیں کہ دونوں ایک ہی رسی میں بندھے ہوں گے ۱۲

اللّٰهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ○ وَقِفُوهُمْ ۖ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ○

کیا کرتے تھے پس ان سب کو دوزخ کا رستہ بتلاؤ۔ اور (اچھا) ان کو (ذرا) ٹھہراؤ ان سے کچھ پوچھا جاوے گا

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ○ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ○ وَأَقْبَلَ

کہ اب تم کو کیا ہوا۔ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ سب کے سب اس روز سرافگندہ (کھڑے) ہوں گے۔ اور وہ

بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ○ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر جواب سوال (یعنی اختلاف) کرنے لگیں گے (چنانچہ تابعین) کہیں گے کہ تم ہم پر تمہاری آمد

عَنِ الْيَمِينِ ○ قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ○ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم

بڑے زور کی ہوا کرتی تھی۔ متبوعین کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لاتے تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور

مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ○ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ

تو تھا ہی نہیں بلکہ تم خود ہی سرکشی کیا کرتے تھے سو ہم سب ہی پر ہمارے رب کی یہ (ازلی) بات محقق ہو چکی تھی

إِنَّا لَذَائِقُونَ ○ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ○ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ

کہ ہم سب کو مزا چکھنا ہے تو ہم نے تم کو بہکایا ہم خود ہی گمراہ تھے تو وہ سب کے سب اس روز

فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ○ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ○

عذاب میں (بھی) شریک رہیں گے (اور) ہم ایسے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُونَ ○ وَ

وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو تکبر کیا کرتے تھے اور

يَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ○ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ

کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں گے بلکہ ایک سچا دین لے کر آئے ہیں

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ○ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ○ وَمَا

اور دوسرے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں تم سب کو دردناک عذاب چکھنا پڑے گا اور تم کو

تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ○

اسی کا بدلہ ملے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہاں مگر جو اللہ کے خاص کئے ہوئے بندے ہیں

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ الخ یعنی اس دن اعلان کیا جائیگا کہ آج کیا بات ہے، کیوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے دنیا میں تو سردار بنکر اپنے نیچے کے لوگوں سے یہ کہا کرتے تھے کہ یہ شرک ہی کا راستہ بہت ٹھیک ہے اس میں کوئی حرج نہیں اب وہ ان کی امداد کیوں نہیں کرتے ۱۲ **۵۲** قولہ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ الخ یعنی تابع لوگ اپنے سرداروں سے کہیں گے کہ تم ہی تو ہم کو بہکانے کے لئے ہم پر چڑھے آتے اور بڑے زور کے ساتھ ہمارے گمراہ بنانے کی کوشش کیا کرتے تھے اور متبوعین جواب دیں گے کہ ہمارا تم پر کچھ زور تو تھا ہی نہیں تم تو خود ہی بے ایمان رہے اور ہمارا اس میں کیا قصور ہم تو وہی بات بتا سکتے تھے جس کا ہم کو علم تھا اور ہم گمراہ تھے لہذا ہم نے تم کو بھی وہی رستہ بتایا اگر تم کو عقل ہوتی تو ہمارا کہنا نہ مانتے چونکہ دایاں ہاتھ قوی ہوتا ہے اسلئے کوشش کے ساتھ گمراہ کرنے کو داہنی طرف سے آنے کیساتھ تعبیر کیا ۱۲ **۵۳** قولہ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ الخ یعنی ایسے اصول بتلاتے ہیں جس میں سب رسول متفق ہیں، پس معلوم ہوا کہ وہ اصول بہت سی دلیلوں کے جمع ہو جانے کی شہادت اور تائید سے حق ہیں، خیال کی بندش نہیں ہے اور حق بات جنون کب ہو سکتا ہے اور گو دوسری اُمتوں نے بھی اپنے رسولوں کے ساتھ اسی کے قریب قریب برتاؤ کیا لیکن یہاں بعض آیتوں میں خاص اس اُمت کے کافروں کا ذکر اس وجہ سے ہے کہ نزول قرآن شریف کے وقت یہ ہی مخاطب تھے ۱۲ **۵۴** قولہ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الخ اس سے مراد اہل ایمان ہیں جنھوں نے حق کی پیروی کی اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں اُن کو مقبول اور مخصوص فرما لیا اُن کے لئے جو کچھ وہاں عیش ہے اُس کا بیان فرماتے ہیں اور یہ ہی حقیقت میں انسان کی ساری نعمت کا خلاصہ ہے کہ عزت و چین اور بے فکری کے ساتھ منشا کے موافق کھانا پینا خدمتگار مسکن بی بی اور ہم خیال رفیق حاصل ہو سو جنت میں یہ سب سامان مہیا ہوگا کہ کھانے کو میوے پینے کو دودھ جیسی خراب جس کے پینے سے نہ تو کچھ عقل میں فتور آوے اور نہ دردسر کی شکایت ہو وغیرہ وغیرہ ۱۲

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ ۖ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ۝ فِي

یہ لوگ واسطے ان کے رزق ہے معلوم میوے اور وہ عزت دیے جاویں گے بیچ

اُن کے واسطے ایسی غذائیں ہیں جن کا حال (دوسری سورتوں میں) معلوم (ہو چکا) ہے یعنی میوے اور وہ لوگ بڑی عزت سے

جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ

باغوں نعمت کے اوپر تختوں کے آمنے سامنے پھرایا جاویگا اوپر ان کے پیالہ

آرام کے باغوں میں تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے، اُن کے پاس ایسا جام شراب لایا جاوے گا جو بہتی ہوئی

مِنْ مَعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا

شراب لطیف کا سفید مزہ دینے والا واسطے پینے والوں کے نہیں بیچ اس کے خرابی اور نہ

شراب سے بھرا جاوے گا سفید ہوگی پینے والوں کو لذیذ معلوم ہوگی نہ اس میں دردِ سر ہوگا اور نہ

هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ۝ كَأَنَّهُنَّ

وہ اس سے بیہودہ بکیں گے اور نزدیک انکے بیچی ہوں گی نیچی نظر رکھنے والیاں خوبصورت آنکھوں والیاں گویا کہ وہ

اس سے عقل میں فتور آوے گا۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی گویا وہ

بَيْضٌ مَكْنُونٌ ۝ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝

انڈے ہیں چھپائے ہوئے بس منہ کریں گے بعضے اُن کے اوپر بعض کے سوال کرتے ہوئے

بیضے ہیں جو چھپے ہوئے رکھے ہیں پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ

کہے گا ایک کہنے والا اُن میں سے تحقیق تھا واسطے میرے ایک ہمنشین دنیا میں کہتا تھا کیا تو قیامت کے

ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) میرا ایک ملاقاتی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تو بعث کے

الْمُصَدِّقِينَ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ۝

ماننے والوں میں سے ہے کیا جب مر جاویں گے ہم اور ہو جاویں گے ہم مٹی اور ہڈیاں کیا ہم جزا دیے جاویں گے

معتقدین میں سے ہے کیا جب مر جاویں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاویں گے تو کیا ہم جزا سزا دیے جاویں گے

قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝

کہے گا کیا تم جھانکنے والے ہو پس جھانکا پس دیکھا اس کو درمیان دوزخ کے

ارشاد ہوگا کہ کیا تم جھانک کر (اسکو) دیکھنا چاہتے ہو سو وہ شخص جھانکے گا تو اس کو وسط جہنم میں دیکھے گا

قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدْتَ لَتُرْدِينِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ

کہے گا قسم ہے خدا کی تحقیق نزدیک تھا کہ ہلاک کر ڈالے مجھ کو اور اگر نہ ہوتی نعمت پروردگار میرے کی البتہ ہوتا میں

کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھ کو تباہ ہی کرنے کو تھا اور اگر میرے رب کا مجھ پر فضل نہ ہوتا تو میں بھی

الْمُحْضَرِينَ ۝ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا

حاضر کیے گیوں سے عذاب میں کیا پس ہم نہیں مریں گے مگر موت ہماری پہلی اور نہیں

ماخوذ لوگوں میں ہوتا کیا ہم بجز پہلی بار مر چکنے کے اب نہیں مرنے کے اور نہ

نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ لِمِثْلِ

ہم عذاب کیے گئے تحقیق یہ البتہ وہی ہے مراد پانا بڑا واسطے ایسی ہی

ہم کو عذاب ہوگا یہ بے شک بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لیے

توضیح الکلام - ۵۱ قولہ وعندہم الخ یعنی پیش بھی وہاں ہوگا کہ شرمیلی طبیعت والی فرمانبردار خوبصورت نگاہ پاس جن کی صفائی کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دی جاتی ہے جو پروں کے نیچے چھپا رہتا ہے کی وجہ سے گرد و غبار داغ دھبے سے بالکل صاف و پاک ہوتا ہے۔ پھر خدمت کے لئے غلمان اور باتیں کرنے کے لئے اپنی ہی جیسے دوسرے جنتی اور روحانی بھائی کہ طبیعت کے اختلاف کا ذرہ برابر نام نہ ہوگا ۱۲

۵۲ قولہ قال قائل الخ یعنی یہ جنتی آدمی اپنے کافر ملاقاتی کو جو اس کے انکار قیامت کی بدعقیدگی کا طعن دیں گے کہ کیوں میاں کیا دنیوی موت کے بعد کوئی ایسی زندگی نہیں ہے جو تکلیف و مصیبت کے باعث موت سے بھی بدتر ہے جیسا کہ تم دنیا میں مدعی تھے اور کیا عذاب حق نہیں جس کو تم جھٹلاتے تھے ۱۲

۵۳ قولہ قرین الخ یعنی ایک جنتی اپنے دوست سے دنیا کا تذکرہ کرے گا کہ وہاں میرا ایک دوست تھا جو آخرت کا منکر تھا پھر وہ اپنے جنتی دوستوں سے کہیگا کہ کیا آپ اس کو دیکھنا چاہتے ہیں یا خدا تعالیٰ فرمائیگا بہرحال وہ جنتی اس کو جھانک کر دیکھے گا تو درمیان جہنم میں اس کو پڑا پائے گا اور اس سے کہے گا کہ اگر میں تیرے کہنے میں آجاتا تو میں بھی اسطرح ہلاک ہوتا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا ۱۲

متعلقات الکلام - ۵۴ قولہ افما نحن بمیتین الخ میں بعض مفسرین نے تو یہ قول نقل کیا ہے کہ جب جنتی موت کو ذبح ہوتا دیکھ لیں گے تو فرشتوں سے کہیں گے کہ کیا اب ہم نہ مریں گے وہی ہماری اگلی موت جو دنیا میں آ چکی تھی کافی ہو چکی اور پھر ہم کو عذاب بھی نہ ہوگا یہ تو بہت بڑی

کامیابی ہے اور یہ بھی ممکن ہے جیسا کہ تفسیر ابوالسعود وغیرہ میں بیان کیا کہ ان ہذا الخ سے پہلے پہلے تک جنتی کا قول ختم ہو گیا ہو اور یہاں سے حق تعالیٰ کا کلام ہو ۱۲

لغات الکلام - قولہ بکأس اکثر اہل لغت کا قول ہے کہ کأس اس پیالہ کو کہتے ہیں جو شراب سے پُر ہو اور اگر شراب اسمیں نہ ہو تو کاس کہنا اسکو مجازاً ہوتا ہے اور حقیقت کے اعتبار سے اس کو قدح کہتے ہیں قولہ معین یعنی چشمہ دار اسمیں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ شراب نہیں جو خم اور سبو میں ہوتی ہے بلکہ جاری پانی

هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○

چاہیے کہ عمل کریں عمل کرنے والے — کیا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت سینڈھ کا

عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے — بھلا یہ دعوت بہتر ہے یا زقوم کا درخت

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ○ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ

تحقیق کیا ہے ہم نے اس کو بلا واسطے ظالموں کے — تحقیق وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے جڑ

ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے موجب امتحان بنایا ہے — وہ ایک درخت ہے جو قعر دوزخ میں سے

الْجَحِيْمِ ○ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ○ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ

دوزخ کے — خوشے اس کے کہ گویا سر ہیں سانپوں کے — پس تحقیق وہ البتہ کھانے والے ہیں

نکلتا ہے — اس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن — تو وہ لوگ اس سے

مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ

اس میں سے پس بھرنے والے ہیں اس سے پیٹوں کو — پھر تحقیق واسطے ان کے اوپر اس کے ملونی ہے

کھاویں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے — پھر ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ میں) ملا کر

حَمِيْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ○ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ

آب گرم سے — پھر تحقیق پھر جانا ان کا البتہ طرف دوزخ کی ہے — تحقیق انھوں نے پایا تھا باپوں اپنوں کو

دیا جاوے گا — اور پھر آخر ٹھکانا ان کا دوزخ ہی کی طرف ہوگا — (کیونکہ) انھوں نے اپنے بڑوں کو گمراہی کی

ضَآلِّيْنَ ○ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ○ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ

گمراہ — پس وہ اوپر پیروان کے کے دوڑے جاتے ہیں — اور البتہ تحقیق گمراہ ہو گئے پہلے ان سے

حالت میں پایا تھا۔ پھر یہ ان ہی کے قدم بقدم تیزی کے ساتھ چلتے تھے — اور ان سے پہلے بھی اگلے لوگوں میں

اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ فَانْظُرْ

بہت پہلے لوگوں میں سے — اور البتہ تحقیق بھیجے تھے ہم نے بیچ ان کے ڈرانے والے — پس دیکھ

اکثر گمراہ ہو چکے ہیں — اور ہم نے ان میں بھی ڈرانیوالے (پیغمبر) بھیجے تھے — سو دیکھ لیجئے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

کیونکر ہوا آخر کام ڈرائے گیوں کا — مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے

ان لوگوں کا کیسا (برا) انجام ہوا جن کو ڈرایا گیا تھا — ہاں مگر جو خدا کے خاص کئے ہوئے بندے تھے

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ○ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ

اور البتہ تحقیق پکارا ہم کو نوح نے پس البتہ بہت اچھے جواب دینے والے تھے — اور نجات دی ہم نے اس کو اور اہل اس کے کو

اور ہم کو نوح نے پکارا سو ہم خوب فریاد سننے والے ہیں۔ اور ہم نے ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری

الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ○ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

سختی بڑی سے — اور کیا بیٹے اولاد اس کی کو وہی ہوئے باقی رہنے والے — اور چھوڑا ہم نے اوپر اس کے

غم سے نجات دی — اور ہم نے باقی انہیں کی اولاد کو رہنے دیا۔ اور پیچھے آنیوالے لوگوں میں ان کے لئے یہ بات

فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ

بیچ پچھلوں کے — سلام ہو اوپر نوح کے بیچ سب عالموں کے — تحقیق ہم اسی طرح

میں یہ بات رہنے دی — کہ نوح پر سلام ہو عالم والوں میں — ہم مخلصین کو ایسا ہی

نزول الکلام ۔ ۵۱

قولہ انہا شجرۃ الخ ابن زبعری نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ محمد ہم کو زقوم سے ڈرایا کرتے ہیں حالانکہ زقوم تو لغت بربر اور افریقیہ میں مسکہ اور چھوارے کو کہتے ہیں اور اس بات کی تصدیق کے لئے اس نے اپنے گروہ کو بلایا اور سب کو اپنے مکان پر لے گیا اور وہاں ہو چکر اپنی جیش لونڈی سے کہا کہ زقمینا یعنی اے لونڈی ہم کو زقوم کھلا۔ چنانچہ وہ فوراً چھوارے اور مسکہ لے آئی یہ دکھا کر بولا کہ دیکھو اگر ہم دوزخ میں بھیجے گئے تو وہاں یہ نعمتیں ملیں گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ مراد نہیں بلکہ جسکو قریش زقوم کہتے ہیں وہ مراد ہے جو نہایت بدمزہ درخت ہے اور جہنم کی تہ میں لگا ہوا ہے ۱۲ مدارک و معالم و لباب و روح المعانی و کبیر وغیرہا

روایات الکلام۔

حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر ایک قطرہ زقوم کے عرق کا زمین کے دریا میں ٹپکا دیا جائے تو سارے دریا کو متعفن کر دے اور ساری ہی زمین والوں کی زندگی تلخ ہو جائے العیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ ابن جریر و ترمذی و نسائی

ع ۲ ۵۳ ۶

توضیح الکلام۔ ۵۲

قولہ فانہم لاکلون الخ موجب کافروں کی بھوک کے مارے بری حالت ہوگی تو باوجود اس کے بدبودار اور نہایت درجہ بدمزہ ہونے کے بھی اسی کو کھائیں گے کیونکہ کچھ اور تو ہوگا ہی نہیں اور یہاں تک کھائیں گے کہ پیٹوں کو اس سے ٹھاٹ لیں گے پھر اس کی گرمی سے پیاس کی تڑپ ہوگی پھر پانی طلب کریں گے تو اول تو نہایت درجہ گرم تیز ان کی کچھ سنی ہی نہ جائے گی اسی بیتابی میں فریاد کرتے رہیں گے آخر کار پانی دیا جائیگا مگر وہ ایک تو پیپ ملا ہوا ہوگا دوسرے اسقدر کھولتا ہوا ہوگا کہ انکی آنتوں تک کے ٹکڑے اڑا دیگا اور منہ کی کھال کو جھلس دیگا اس کے بعد ان کے ساتھ اور کچھ نہ کیا جائے گا...... بلکہ انکو انکے اصلی ٹھکانے دوزخ کے طبقہ میں جھونک دیا جائیگا چنانچہ اس طرح مبتلائے عذاب رہیں گے کہ نہ بھوک پیاس بند ہوگی اور نہ زقوم اور پیپ سے ملے ہوئے پانی کے علاوہ اور کوئی دوسری غذا اور

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

بدلہ دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو ۔ تحقیق وہ بندوں ہمارے ایمان والوں سے تھا ۔ پھر ڈبو دیا ہم نے

صلہ دیا کرتے ہیں ۔ بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے ۔ پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو

الْآخَرِينَ ۝ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ

اوروں کو ۔ اور تحقیق تابعوں اس کے سے البتہ ابراہیم تھا ۔ جس وقت کہ آیا رب اپنے کے پاس

(یعنی کافروں کو) غرق کر دیا ۔ اور نوح کے طریقہ والوں میں سے ابراہیم بھی تھے ۔ جبکہ وہ اپنے رب کی طرف

بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝ أَئِفْكًا

ساتھ دل سلامت کے ۔ جس وقت کہ کہا اس نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے کس چیز کو عبادت کرتے ہو ۔ آیا جھوٹ باندھ کر

صاف دل سے متوجہ ہوئے ۔ جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس (واہیات) چیز کی عبادت کیا کرتے ہو ۔ کیا جھوٹ

آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَنَظَرَ

معبود سوائے اللہ کے چاہتے ہو ۔ پس کیا گمان ہے تمہارا ساتھ پروردگار عالموں کے ۔ پس نظر کی

موٹ کے معبودوں کو اللہ کے سوا چاہتے ہو ۔ تو تمہارا رب العالمین کے ساتھ کیا خیال ہے ۔ سو ابراہیم نے

نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝

اس نے ایک نظر بیچ تاروں کے ۔ پس کہا تحقیق میں بیمار ہوں ۔ پس پھر گئے اس سے پیٹھ پھیرتے

ستاروں کو ایک نگاہ بھر کر دیکھا ۔ اور کہہ دیا کہ میں بیمار ہونے کو ہوں ۔ غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے گئے

فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝

پس پوشیدہ گیا طرف معبودوں ان کے کے پس کہا کیا نہیں کھاتے تم ۔ کیا ہے تم کو نہیں بولتے

تو ان کے بتوں میں جا گھسے اور کہنے لگے کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو ۔ تم کو کیا ہوا تم تو بولتے بھی نہیں ہو

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ۝ قَالَ

پس پھر آیا اوپر ان کے مارتا ہوا ساتھ داہنے ہاتھ کے ۔ پس متوجہ ہوئے طرف اس کی دوڑتے ہوئے ۔ کہا

پھر ان پر قوت کے ساتھ جا پڑے اور مارنے لگے ۔ سو وہ لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے ۔ ابراہیم نے فرمایا

أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝

کیا عبادت کرتے ہو اس چیز کو کہ آپ ہی تراشتے ہو ۔ اور اللہ نے پیدا کیا تم کو اور جو کچھ کرتے ہو تم

کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو، حالانکہ تم کو اور تمہاری ان بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے

قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ۝ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا

کہا انہوں نے کہ بناؤ واسطے اس کے ایک عمارت پس ڈالدو اس کو بیچ دوزخ کے ۔ پس ارادہ کیا ساتھ اس کے مکر کا

وہ لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کیلئے ایک آتش خانہ تعمیر کرو اور اس کو اس دہکتی ہوئی آگ میں ڈالدو ۔ غرض ان لوگوں نے ابراہیم کے ساتھ برائی کرنی چاہی

فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۝ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي

پس کیا ہم نے ان کو نیچے ۔ اور کہا ابراہیم نے تحقیق میں جانے والا ہوں طرف پروردگار اپنے کی

سو ہم نے انہیں کو نیچا دکھایا ۔ اور ابراہیم کہنے لگے کہ میں تو اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہوں ۔ وہ مجھ کو

سَيَهْدِينِ ۝ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ

البتہ راہ دکھلاوے گا مجھ کو ۔ اے رب میرے بخش مجھ کو اولاد صالحوں میں سے ۔ پس بشارت دی ہم نے اس کو ساتھ ایک لڑکے

(اچھی جگہ) پہنچا ہی دے گا ۔ اے میرے رب مجھ کو ایک نیک فرزند دے ۔ سو ہم نے ان کو ایک حلیم المزاج فرزند کی

توضیح الکلام ۔ ولا و ان من شیعتہ الآ یہاں سے دوسرے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے آپ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت علاوہ کی مشابہتیں اور مناسبتیں ہیں فرماتے ہیں کہ ان ہی حضرت نوح کے دینی اصول میں متفق ہونیوالوں میں سے ایک صاحب حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام بھی ہیں ان کا اس وقت کا واقعہ قابل ذکر ہے کہ جب یہ اپنے دل کو بدعقیدگی اور ریاکاری وغیرہ سے صاف کر کے یعنی موحد اور مخلص بنکر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے اپنے باپ اور اس کی قوم کو بطور نصیحت فرمایا کہ تم جو ان بتوں کو پوجنے میں مشغول ہو کر اپنے جہانوں کے رب کو چھوڑ بیٹھے ہو تو تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے کیا اس کے معبود ہونے میں تم کو کوئی شبہ ہے اگر ہے تو اس کو مجھ سے دور کر لو اسی طرح مباحثہ کی کئی دفعہ نوبت آئی ایک دفعہ یہ ہوا کہ وہ لوگ عید کے لئے اپنے شہر سے باہر جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی ہمراہ لے جانا چاہا ابراہیم علیہ السلام کو یہ منظور تھا کہ تنہا رہ جاؤں تو ان کے بتوں کی پیچھے درگت بناؤں اس لئے توریہ کیا کہ ستاروں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میں تو بیمار ہوا چاہتا ہوں یہ لوگ آپ کے ستاروں کو دیکھنے سے سمجھے کہ کیا عجب ہو کہ یہ ابراہیم بھی علم نجوم جانتے ہوں جس سے اپنا آئندہ بیمار معلوم کر لیا ہو کیونکہ وہ خود تو ستارہ پرست تھے ہی اس لئے چھوڑ کر چلے گئے اور آپ کا یہ فرمانا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ اول تو قوم کی بدحالی اور کفر و بت پرستی دیکھ کر آپ کا دل دکھتا ہی تھا اس دکھن کو بیماری سے تعبیر فرمایا کہ تمہارے ہمراہ میلہ میں جاکر بیماری اور بڑھے گی غرض جب حضرت ابراہیم ان کے ہمراہ نہ گئے تو انکو موقع ہاتھ آگیا اور بت خانہ میں گھس کر بتوں کی پوری گت بنائی اول تو ان سے بطور مضحکہ کے پوچھا کہ مبتو چڑھاوے تو بہت سے چڑھے ہوئے ہیں مگر تم کھاتے کیوں نہیں اور بولتے بھی نہیں اس کے بعد اس کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ سب کو توڑ پھوڑ کر برابر کر دیا اور کلہاڑا سب سے بڑے بت کے (بقیہ آئندہ)

حَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى

تحمل والے کے پس جو وقت پہونچا ساتھ اس کے دوڑنے کو کہا اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق میں دیکھتا ہوں بیچ

بشارت دی سو جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہونچا کہ ابراہیمؑ کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیمؑ نے فرمایا کہ برخوردار میں خواب میں دیکھتا ہوں

الْمَنَامِ اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا

خواب کے کہ تحقیق میں ذبح کرتا ہوں پس دیکھ کیا دیکھتا ہے تو کہا اے باپ میرے کر جو کچھ

کہ میں تم کو (بامر الٰہی) ذبح کر رہا ہوں سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے وہ بولے کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ

تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا

حکم کیا جاتا ہے تو شتاب پاوے گا تو مجھ کو اگر چاہا ہے اللہ نے صبر کرنے والوں سے۔ پس جب مطیع ہوئے دونوں حکم الٰہی کے

دبلا تامل) کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ مجھ کو سہار کرنے والوں میں سے دیکھیں گے، غرض دونوں نے (خدا کے حکم کو) تسلیم کر لیا اور باپ نے بیٹے کو

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ۚ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ

اور پچھاڑا اس کو ماتھے پر اور پکارا ہم نے اس کو اے ابراہیمؑ تحقیق سچ کیا تو نے

(ذبح کرنے کیلئے) کروٹ پر لٹایا اور (چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں اس وقت) ہم نے انکو آواز دی کہ اے ابراہیمؑ (شاباش ہے) تم نے خواب کو خوب

الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا

خواب کو تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو تحقیق یہ بات وہی ہے آزمایش

سچ کر دکھایا وہ وقت بھی عجیب تھا ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا

الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى

ظاہر اور چھڑا لیا ہمنے اس کو بدلے قربانی بڑی کے اور چھوڑا ہم نے اوپر اس کے بیچ

امتحان اور ہمنے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض میں دیا اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں

الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پچھلوں کے سلامتی ہو جو اوپر ابراہیمؑ کے اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو

یہ بات اُن کے لئے رہنے دی کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ

تحقیق وہ بندوں ہمارے ایمان والوں سے تھا اور بشارت دی ہم نے اس کو ساتھ اسحٰقؑ کے جو نبی تھا

بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے اور ہمنے (ایک انعام اُن پر یہ کیا کہ) اُن کو اسحاق کی بشارت دی کہ نبی اور

الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

صالحوں سے اور برکت دی ہمنے اوپر اس کے اور اوپر اسحاقؑ کے اور اولاد ان دونوں کی سے

نیک بختوں میں سے ہوں گے اور ہمنے ابراہیم پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کیں اور (پھر آگے) ان دونوں کی نسل میں

مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝ع وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ

احسان کرنیوالے بھی ہیں اور ظلم کرنے والے بھی ہیں اپنی جان پر ظاہر اور البتہ تحقیق احسان کیا ہم نے اوپر موسیٰؑ کے اور

بعضے اچھے بھی ہیں اور بعضے ایسے بھی جو بدیاں کر کے صریح اپنا نقصان کر رہے ہیں اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر بھی

هٰرُوْنَ ۝ۚ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ۚ وَنَصَرْنٰهُمْ

ہارونؑ کے اور نجات دی ہمنے ان دونوں کو اور قوم انکی کو سختی بڑی سے اور مدد دی ہمنے اُن کو

احسان کیا اور ہم نے اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو بڑے غم سے نجات دی۔ اور ہمنے ان سب کی (فرعون کے مقابلہ میں)

بقیہ صـ ۶۲۷ کندھے پر رکھ کر خود الگ ہو بیٹھے جب وہ لوگ واپس آئے اور یہ حالت دیکھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن پر پہلے سے بھی بدگمانی تھی آتش خانہ بنا کر آگ میں جلانا چاہا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ آگ گلزار بن گئی ۱۲

صفحہ ہٰذا

متعلقات الکلام۔

لہ قولہٗ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ الخ اس کی تعیین میں بھی اختلاف ہے بقول بعض یہ ایک معمولی دنبہ تھا اور عظیم سے عظیم الجثہ مراد ہے اور بقول بعض یہ جنت سے بھیجا گیا تھا اور عظیم بمعنی عظیم المرتبہ ہے اور جب حجر اسود کا جنت سے آنا ثابت ہے تو حیوان کا وہاں سے آنا کیا بعید ہے اگر کسی کو شبہ ہو کہ جنت کی ہر چیز دائم اور باقی غیر فانی ہوگی تو اس دنبہ کی جان کیسے نکل گئی، جواب یہ ہے کہ جب وہ اس جہاں میں آگیا تو یہاں کی خاصیت اس میں آگئی اور ذبح کے بعد اس کی روح نکل گئی ۱۲ واللہ تعالیٰ اعلم روح المعانی مدارک معالم ابن کثیر ابن جریر

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہٗ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ الخ اور ان ہی بہت سی برکتوں میں سے ایک برکت نسل کی کثرت پھر اس نسل میں انبیاء علیہم السلام کی کثرت ہے ۱۲

۵۳ قولہٗ وَظَالِمٌ الخ اسمیں اس بات کی بھی تصریح ہوگئی کہ آباد کا نیک ہونا اولاد کے کچھ کام نہیں آسکتا بشرطیکہ اولاد ایمان سے محروم ہو اس سے علماء یہود کا جو اولاد انبیاء ہونے پر فخر کیا کرتے تھے ...... رد ہو گیا۔

۳ ع ۳۹ ک

۵۴ قولہٗ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الخ یہ تیسرا قصہ ہے، قصہ تو بہت بڑا ہے مگر اس جگہ اس میں سے صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ ان دونوں بھائیوں کو اور انکی برکت سے انکی قوم کو ایک بہت بڑی مصیبت سے رہائی دی، مصر کے بادشاہ کی بہت سخت قید میں محبوس تھے اور صرف یہ ہی نہیں کہ اُن کو اس بلا سے نجات دی ہو بلکہ فرعونیوں کے مقابلہ میں انکی مدد کی اور انکو غلبہ دیا اب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت کے ساتھ اس قصہ کو یوں مناسبت ہوئی کہ جس طرح وہاں موسیٰ و ہارون کی برکت سے انکی قوم کو غلبہ دیا ایسے ہی اے عرب کے باشندو اگر تم اپنے رسول کی پیروی کرو تو تم

فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۚ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۚ وَ

پس ہوئے وہی غالب اور دی ہمنے ان دونوں کو کتاب بیان کرنے والی اور

سو بھی لوگ غالب آئے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور

هَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۚ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ

دکھلائی ہم نے ان کو راہ سیدھی اور چھوڑا ہم نے اوپر ان کے بیچ پچھلوں کے

ہم نے ان دونوں کو سیدھے راستہ پر قائم رکھا اور ہمنے اُن دونوں کیلئے پیچھے آنیوالے لوگوں میں یہ بات رہنے دی

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۚ

سلام ہوجیو اوپر موسیٰ اور ہارون کے تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو

کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ہم مخلصین کو ایسی ہی صلہ دیا کرتے ہیں

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۗ

تحقیق وہ دونوں بندوں ہمارے ایمان والوں سے تھے اور تحقیق الیاسؑ تھا البتہ بھیجے گیوں سے

بے شک وہ دونوں ہمارے (کامل) ایماندار بندوں میں سے تھے اور الیاسؑ بھی (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے تھے

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ

جس وقت کہا اُس نے واسطے قوم اپنی کے کیا نہیں ڈرتے تم کیا پکارتے ہو تم بعل کو اور چھوڑ دیتے ہو

جبکہ اُنھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے کیا تم بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑے بیٹھے ہو

اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ۚ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۚ

بہتر سب سے پیدا کرنے والے کو اللہ کہ پروردگار تمہارا اور پروردگار باپوں تمہارے پہلوں کا ہے

جو سب سے بڑھ کر بنانے والا ہے (اور وہ) معبود برحق ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ داووں کا بھی رب ہے

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۚ وَ

پس جھٹلایا اُس کو پس تحقیق وہ البتہ حاضر کئے جاویں گے بیچ عذاب کے مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے اور

سو ان لوگوں نے اُن کو جھٹلایا سو وہ لوگ پکڑے جاویں گے مگر جو اللہ کے خاص بندے تھے اور

تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ

چھوڑا ہمنے اوپر اس کے بیچ پچھلوں کے سلامتی ہوجیو اوپر الیاس کے تحقیق ہم اسی طرح

ہم نے الیاس کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ الیاسین پر سلام ہو ہم مخلصین کو

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۚ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَاِنَّ لُوْطًا

جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو تحقیق وہ بندوں ہمارے ایمان والوں سے تھا اور تحقیق لوطؑ

ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بیشک وہ ہمارے (کامل) ایمانداروں میں سے تھے اور بیشک لوط (علیہ السلام)

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۗ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عَجُوْزًا

البتہ پیغمبروں سے تھا جس وقت کہ نجات دی ہمنے اس کو اور لوگوں اُس کے کو سب کو مگر ایک بڑھیا

بھی پیغمبروں میں سے تھے جبکہ ہمنے اُن کو اور ان کے متعلقین سب کو نجات دی بجز اُس بڑھیا (یعنی ان کی زوجہ) کے

فِي الْغٰبِرِيْنَ ۚ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۚ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ

کہ پیچھے رہنے والوں سے تھی پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو اور تحقیق تم البتہ گذرتے ہو اوپر ان کے

کہ وہ رہ جانے والوں میں رہ گئی پھر ہمنے اور سب کو ہلاک کر دیا اور تم تو اُن (کے دیار و مساکن) پر

توضیح الکلام ۵۱ قولہٗ وَاِنَّ اِلْيَاسَ الخ انکو ایلیاہ بھی کہتے اور الیاس بھی اور عرب کے لوگ الیاسین بھی کہدیتے ہیں جیسے سینا پہاڑ کو سینین بھی کہدیتے ہیں جب ان کے پیرؤوں کا لحاظ کرتے ہیں تو الیاسین کہتے ہیں ورنہ الیاس ۱۲ اور اس زمانہ میں بعل ایک بت تھا کسی عورت یا کسی اور چیز کے نام کا بت سے لوگ اسی کی پرستش کیا کرتے تھے اس زمانہ کا بادشاہ بھی بے ایمان اور اسی بلا میں گرفتار تھا بعلبک جو شہر مشہور ہے اور اب تک موجود ہے اسی کے نام سے نامزد ہے اس شہر کے رہنے والوں کے پاس حضرت الیاسؑ تشریف لیگئے اور آپنے اُن سے کہا کہ یہ فعل بُرا ہے اُنھوں نے نہ مانا آخر شکست سزا پائی تاریخوں سے ثابت ہے کہ یہ بائیس ہاتھ کا بت سونے کا یا کسی عمدہ دھات کا تھا چار سو پچاس پجاری تھے جو نبی کہلاتے تھے لوگوں کو غیب کی خبریں دیا کرتے تھے، خلقت اُن سے مدد مانگنے آتی تھی نذریں چڑھاتی تھی ایک بڑی پر تکلف درگاہ بنا رکھی تھی اور اس کی تعظیم و ادب کے قاعدے مقرر کر رکھے تھے اور دوسرے واقعات بھی تاریخوں میں موجود ہیں جن کو یہاں بخوف طوالت ذکر نہیں کیا جاتا ۱۲ ۵۲ قولہٗ وَاِنَّ لُوْطًا الخ یہ پانچواں قصہ حضرت لوط علیہ السلام کا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی بھتیجے تھے بحیرہ مردار کے پاس چند بستیاں تھیں، سدوم عمورہ وغیرہ وہاں حضرت لوط علیہ السلام رہے تھے ان لوگوں کو بدفعلی کی عادت تھی لڑکوں کے ساتھ لواطت کیا کرتے تھے حضرت لوطؑ نے بہت کچھ سمجھایا آخر نہ مانا خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا لوط علیہ السلام اور ان کا خاندان بجز بوڑھی کے سب بچ گئے اور باقی سب برباد ہو گئے وہ ساری بستیاں اُلٹ دی گئیں ۱۲ ۵۳ قولہٗ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ الخ قریش ملک شام میں تجارت کیلئے آیا جایا کرتے تھے یہ اُلٹی ہوئی بستیاں ان کو رستہ میں ملتی تھیں کبھی قافلہ کو رات وہاں پڑتی تھی کبھی صبح ہوتے قافلہ وہاں سے نکلتا تھا عرب کا دستور تھا کہ رات کو صبح تک چلتے تھے تو اگر قوم لوط کے گھروں کے قریب سے منزل شروع ہوئی تو رات کے وقت وہاں گذر ہوگا اور اگر ختم ہوئی تو صبح کو وہاں گذر ہوگا قرآن شریف میں اسلئے صبح اور رات کا ذکر فرمایا ۱۲

مُّصْبِحِينَ ۝ وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ

صبح کو اور رات کو کیا پس نہیں سمجھتے اور تحقیق یونس البتہ
صبح ہوتے اور رات میں گذرا کرتے ہو تو کیا پھر بھی نہیں سمجھتے ہو اور بیشک یونس (علیہ السلام) بھی

الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ

پیغمبروں سے تھا جس وقت بھاگ گیا طرف کشتی بھری ہوئی کے پھر قرعہ ڈالا پس ہو لیا
پیغمبروں میں سے تھے جب کہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہونچے سو یونس بھی شریک

مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ فَلَوْلَا

دھکیلے گیوں سے پس نگل گئی اس کو مچھلی اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا پس اگر نہ ہوتی
قرعہ ہوئے تو یہی ملزم ٹھیرے پھر ان کو مچھلی نے (ثابت) نگل لیا اور وہ اپنے کو ملامت کر رہے تھے سو اگر وہ

أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

یہ بات کہ ہو وہ تسبیح کرنے والوں سے البتہ رہتا بیچ پیٹ اس کے کے اس وقت تک کہ اٹھائے جاویں مُردے
(اُس وقت) تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک اُس کے پیٹ میں رہتے

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَأَنبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ۝

پس ڈالدیا ہم نے اس کو زمین بن گھاس والی میں اور وہ بیمار تھا اور اگا دیا ہم نے اوپر اس کے ایک درخت بیل والا یعنی کدو کا
سو ہم نے اُن کو ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ اُس وقت مضمحل تھے۔ اور ہم نے ان پر ایک بیلدار درخت بھی اگا دیا

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ

اور بھیجا ہم نے اُس کو طرف لاکھ آدمی کی بلکہ زیادہ کی پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہم نے اُن کو ایک
اور بھیجے انکو ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ آدمیوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا پھر وہ لوگ ایمان لے آئے تو ہم نے اُن کو ایک زمانہ تک

حِينٍ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ خَلَقْنَا

مدت تک پس پوچھ ان سے کیا واسطے رب تیرے کے بیٹیاں ہیں اور واسطے ان کے بیٹے ہیں کیا پیدا کیا ہے ہم نے
عیش دیا سو ان لوگوں سے پوچھئے کہ کیا خدا کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہاں کیا ہم نے

الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝

فرشتوں کو عورت اور وہ حاضر تھے خبردار ہو تحقیق وہ طوفان اپنے سے البتہ کہتے ہیں
فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور وہ (اُنکے بننے کے وقت) دیکھ رہے تھے خوب سن لو کہ وہ لوگ اپنی سخن تراشی سے کہتے ہیں

وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝ مَا

کہ جنا ہے خدا نے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں کیا پسند کر لیا ہے بیٹیوں کو اوپر بیٹوں کے کیا ہے
کہ (نعوذ باللہ) اللہ صاحب اولاد ہے اور وہ یقیناً (بالکل) جھوٹے ہیں کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں زیادہ پسند کیں۔ تم کو کیا ہو گیا

لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُّبِينٌ ۝

واسطے تمہارے کیونکر حکم کرتے ہو کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم یا واسطے تمہارے کوئی دلیل ہے ظاہر
تم کیسا (بیہودہ) حکم لگاتے ہو۔ پھر کیا تم سوچ سے کام نہیں لیتے ہو؟ ہاں کیا تمہارے پاس (اس پر) کوئی واضح دلیل موجود ہے

فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ

پس لے آؤ تم کتاب اپنی کو اگر ہو تم سچے۔ اور تحقیق ثابت کیا انھوں نے درمیان خدا کے اور درمیان جنوں کے
سو اگر اس میں سچے ہو تو اپنی وہ کتاب پیش کرو۔ ان لوگوں نے اللہ میں اور جنات میں (بھی) رشتہ داری قرار دی ہے اور جس جنکو یہ لوگ عذاب کا ...

ع ۲۵ / ۸

توضیح الکلام ۱ ولہ اذ ابق الی الفلک الخ حضرت یونس علیہ السلام بھی پیغمبر تھے اُن کا اس وقت کا قصہ یاد کرنیکے قابل ہے کہ انھوں نے اپنی قوم سے ایمان نہ لانے پر بحکم الٰہی عذاب کے آنیکا وعدہ کیا اور خود وہاں سے چلے گئے اور یوم موعود پر جب عذاب کے آثار نمودار ہونے لگے تو قوم کو ایمان لانیکے ارادہ سے حضرت یونس علیہ السلام کی تلاش ہوئی جب وہ نہ ملے تو سبنے متفقہ طور حق تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کی اور مجملاً ایمان لے آئے کیونکہ تفصیلی ایمان وہ جانتے ہی نہ تھے ایمان لے آنے کی برکت سے وہ عذاب ٹل گیا حضرت یونس علیہ السلام نے کسی ذریعہ سے یہ خبر معلوم کرکے خیال کیا کہ ان لوگوں کے سامنے مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے گی اس لئے اپنے اجتہاد سے خدا تعالیٰ کی صریح اجازت کے بغیر کسی دور جگہ چلے جانے کے ارادہ سے چلے، راستہ میں دریا پڑتا تھا اسمیں مسافروں سے بھری ہوئی کشتی روانگی کو تیار تھی کشتی چلتے ہی طوفان آیا کشتی والے بولے کہ ہم میں کوئی نئے قصور والا آدمی ہے اُسیا کو علیحدہ کرنا چاہئے لیکن اس شخص کی کوئی تعیین نہ تھی اس لئے قرعہ اندازی کی نوبت آئی قرعہ میں بھی اُن ہی کا نام نکلا ملاحوں نے اُن کو سمندر میں ڈالدیا مچھلی نے لقمہ کر لیا اس کے پیٹ میں جاکر خدا تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کی جس کے باعث ان کو مچھلی نے کنارہ پر اگل دیا اگر یہ دعا اور تسبیح نہ کرتے وہیں مر کر رہ جاتے اور قیامت تک کیلئے مچھلی کا پیٹ ان کی قبر بن جاتا مچھلی کے اندر تین دن رات رہنے سے بیمار ہوگئے تھے بدن کی کھال گل گئی تھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُن پر چھاؤں کرنے کیلئے کدو کی قسم سے ایک پیڑ اگا دیا ۱۲

۲ ولہ وجعلوا بینہ الخ عرب کے بعض قبیلے مجوس کے مذہب کو بھی مانتے تھے کہ شیطان کو معاذ اللہ خدا کا بھائی کہتے تھے چنانچہ نور محض اور خیر محض کو اللہ یعنی یزداں کہتے تھے اور جو ظلمت اور شر ہے اس کا نام اہرمن یعنی شیطان بتلاتے تھے جو جنات کی قسم سے ہے یا خالق نور کو یزداں اور خالق ظلمت کو اہرمن کہتے تھے اس آیت میں اس کا رد فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ اور جنات میں رشتہ کا ہونا بالکل صریح غلط ہے اور جنات کو خود **بقیہ آئندہ**

نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ فَاِنَّكُمْ وَمَا

تَعْبُدُوْنَ ۙ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ

الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ لَوْ اَنَّ

عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا

الْمُرْسَلِيْنَ ۚ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۪ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ

الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ

يُبْصِرُوْنَ ۝ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ وَّاَبْصِرْ

پس بری ہوگی صبح ڈرائے گیوں کی اور منہ پھیر لے ان سے ایک مدت تک اور دیکھ

اور آپ تھوڑے زمانہ تک ان کا خیال نہ کیجیے اور دیکھتے رہیے

یہاں سے پھر عرب کے مشرکوں کو الزام کرنا ہے کہ تم ہی تو بعثت خاتم الانبیاء سے پہلے یہود و نصاریٰ کی مخالفت حق دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے خاندان میں کوئی رسول مبعوث ہوتا تو ہم ہرگز ایسی نافرمانیاں نہ کرتے اور اس پر اگر کوئی کتاب توریت و انجیل جیسی نازل ہوتی تو ہم اس کو دستور العمل بنا لیتے اور جب خاتم الرسل کی بعثت اور آپ پر قرآن کا نزول ہوگیا تو منکر ہو بیٹھے اس انکار کا مزہ بھی بہت جلد چکھ لیں گے جو کچھ ہم نے رسولوں کی معرفت لوگوں کو پہونچایا ہے وہ ضرور سچ ہو کر رہے گا اور بقیہ آئندہ

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

پس البتہ دیکھ لیویں گے — پاکی بیان کر پروردگار اپنے پروردگار عزت والے کی اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں

اب عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے — آپ کا رب جو بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور سلامتی اوپر پیغمبروں کے — اور سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے

اور سلام ہو پیغمبروں پر — اور تمام تر خوبیاں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ خَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورہ ص مکہ میں نازل ہوئی اور کلمے ۷۰۸ — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — اسمیں ۸۸ آئتیں اور ۵ رکوع ہیں حروف ۳۱۰۷

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّ

قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی — بلکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں بیچ غلبے کے ہیں اور

ص۔ قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے پُر ہے — بلکہ (خود) یہ کفار (ہی) تعصب اور (حق کی) مخالفت

شِقَاقٍ ۝ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ

خلاف کے — کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے اُن سے قرنوں سے پس پکارنے لگے اور نہیں تھا

میں ہیں۔ ان سے پہلے بہت سی اُمتوں کو ہم (عذاب سے) ہلاک کر چکے ہیں سو انھوں نے (ہلاکت کے وقت) بڑی ہائے پکار کی اور وہ

حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ؗ وَقَالَ

وقت خلاص کا — اور تعجب کیا یہ کہ آیا ان کے پاس ڈرانے والا انہی میں سے اور کہا

وقت خلاصی کا نہ تھا۔ اور ان کفار (قریش) نے اس بات پر تعجب کیا کہ انکے پاس اُن (ہی) میں سے ایک (پیغمبر) ڈرانے والا آگیا اور کہنے لگے کہ

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ؕ

کافروں نے یہ جادوگر ہے جھوٹا — کیا کر دیا اس نے سب معبودوں کو معبود ایک

یہ شخص (خوارق میں) ساحر اور (دعوی نبوت میں) جھوٹا ہے (اور) کیا (یہ شخص سچا ہو سکتا ہے کہ) اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا

اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا

تحقیق یہ ایک چیز ہے بہت تعجب کی — اور چلے سردار اُن میں سے کہتے ہوئے کہ چلو

واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔ اور (توحید کا مضمون سنکر) ان کفار میں کے رئیس یہ کہتے ہوئے چلے کہ (یہاں سے) چلو

وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا

اور صبر کرو اوپر معبودوں اپنے کے — تحقیق یہ ایک چیز ہے کہ ارادہ کی جاتی ہے — نہیں سنی ہم نے

اور اپنے معبودوں (کی عبادت) پر قائم رہو یہ کوئی مطلب کی بات ہے — ہم نے تو

بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝

یہ بات بیچ دین پچھلے کے — نہیں ہے یہ مگر اپنے جی سے بنا لینا

یہ بات (اپنے) پچھلے مذہب میں نہیں سنی — (اس شخص کی) گھڑت ہے ہو نہ ہو

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ

کیا اُتارا گیا اوپر اس کے ذکر درمیان ہمارے سے — بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں

کیا ہم سب میں سے اسی شخص پر کلام الٰہی نازل کیا گیا بلکہ یہ لوگ (خود) میری وحی کی طرف سے شک

بقیہ صفحہ ۶۳۱ ہم نے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے کہ رسول اور ان کے ماننے والے ہی غالب رہیں گے کیونکہ وہ اہل حق ہیں اور ہمیشہ اہل حق ہونا غلبہ ہی کو مقتضی ہے پس اگر موقع پر عارض کی وجہ سے مغلوبیت ہوجائے تو وہ اس کے منافی نہیں ۱۲

ع ۵ — ۱۴۴ — ۹

صفحہ ہذا

نزول الکلام۔ سلہ

ص الخ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو یہ بات کفار کو گراں گذری اور سرداران قریش کے پچیس آدمی جمع ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور درخواست کی کہ تم اپنے بھتیجے کو بلا کر سمجھا دو اور ہمارا ان کیساتھ فیصلہ کرا دو ابو طالب نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ بھتیجے تمھاری قوم تم سے ایک درخواست کرتی ہے کہ تم اس کی حالت سے کچھ تعرض نہ کرو وہ اپنے معبود کو پوجا کریں اور تم اپنے ایک اللہ کی عبادت کیا کرو اب تم بتاؤ کہ تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو ان سے صرف ایک کلمہ چاہتا ہوں جس سے عرب اور عجم سب ان کے مطیع ہو جاویں انھوں نے پوچھا کہ وہ کلمہ کیا ہے آپ نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ یہ سنکر سب وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے کہ محمد نے تو سب معبودوں کو چھوڑ چھاڑ ایک ہی معبود کہا یہ تو بڑی تعجب خیز بات ہے ۱۲ اس پر یہ آیت اُتری ۱۲ مدارک

توضیح الکلام۔ سلہ قولہ کم اھلکنا الخ یعنی ان سے پہلے ہم بہت سی قوموں کو جیسے عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ ہم غارت کر چکے ہیں، کیونکہ انھوں نے اپنے زمانہ کے رسولوں کا مقابلہ کیا تھا ۱۲

سلہ قولہ و عجبوا ان جاءھم الخ کفار اس بات سے تعجب کرتے تھے کہ ان ہی کی قوم اور جنس سے ایک شخص خدا کا رسول کیونکر ہو گیا اسلئے کہ بشریت اور نبوت کبھی جمع نہیں ہو سکتیں اور جب انسان رسول نہیں ہو سکتا تو اُن کو لا محالہ کہنا پڑا کہ یہ معجزے اور خلاف عادت کام جو رسول دکھلاتے ہیں سب جادو ہے اور تمام معجزات میں بڑا معجزہ قرآن مجید ہے لہٰذا اس کو جادو اور جھوٹ کیوں نہ بتلاتے ۱۲

ذِكْرِي ۚ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ؕ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ

یاد دہری سے بلکہ نہیں چکھا انھوں نے عذاب میرا کیا نزدیک ان کے ہیں خزانے رحمت پروردگار

(یعنی انکار) میں ہیں (بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ) انھوں نے ابھی تک میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار زبردست

رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۚ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

تیرے غالب بخشنے والے کے کیا واسطے ان کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان ان کے ہے پس چاہیئے کہ

فیاض کی رحمت کے خزانے ہیں (جیسیں نبوۃ بھی داخل ہی) کیا انکو آسمان و زمین اور جو چیزیں ان کے درمیان ہیں ان کا اختیار حاصل ہے (اگر اختیار ہی)

بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ○ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ

چڑھ جاویں بیچ بستیوں آسمان کے لشکر بڑے بڑے اس جگہ شکست پاگئے ہیں گروہوں

تو انکو چاہیئے کہ سیڑھیاں لگا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں اس مقام پر ان لوگوں کی یوں ہی ایک بھیڑ ہے منجملہ (منجملہ) مخالفین رسل کے (گروہوں)

مِّنَ الْأَحْزَابِ ○ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو

میں سے جھٹلایا تھا پہلے ان سے قوم نوح کی نے اور عاد نے اور فرعون میخوں والے

کے جو شکست دئے جاوینگے ان سے پہلے بھی قوم نوح نے اور عاد اور فرعون نے جس (کی سلطنت) کے کھونٹے گڑ

الْأَوْتَادِ ○ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْـَٔيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

نے اور ثمود نے اور قوم لوط کی نے اور رہنے والوں بن کے نے یہ لوگ تھے بڑی بڑی

گئے تھے اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور اصحاب ایکہ نے تکذیب کی تھی (اور) وہ گروہ یہی لوگ ہیں

الْأَحْزَابُ ○ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ع وَمَا يَنظُرُ

جماعتیں نہیں تھے یہ سب مگر جھٹلاتے تھے پیغمبروں کو پس ثابت ہوا عذاب میرا اور نہیں انتظار

ان سب نے صرف رسولوں کو جھٹلایا تھا سو میرا عذاب (ان پر) واقع ہوگیا اور یہ لوگ بس

هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ○ وَقَالُوا رَبَّنَا

کرتے یہ لوگ مگر ایک آواز تند کا کہ نہیں اس کو کچھ ڈھیل اور کہا انھوں نے اے

ایک روز کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے) اور یہ لوگ

عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ○ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

پروردگار ہمارے جلد دے ہم کو چٹھی ہماری پہلے دن حساب کے سے صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں

کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہم کو روز حساب سے پہلے دیدے آپ ان لوگوں کے اقوال پر صبر کیجئے اور ہمارے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ○ إِنَّا سَخَّرْنَا

اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنے کرنیوالا تھا تحقیق مسخر کیا ہم نے

بندے داؤد کو یاد کیجئے جو بڑی قوت (اور ہمت) والے تھے وہ (خدا کی طرف) رجوع ہونے والے تھے ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا

الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ○ وَالطَّيْرَ

پہاڑوں کو ساتھ اس کے تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلے اور سورج نکلے اور جانور اکٹھے کئے ہوئے

تھا کہ ان کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کیا کریں اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی

مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ○ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ

ہر ایک واسطے اس کے جواب دینے والے تھے اور زبردست کی ہم نے سلطنت اس کی اور دی ہم نے اسکو حکمت

جو تسبیح کے وقت انکے پاس جمع ہوجاتے تھے سب انکی (تسبیح کی) وجہ سے مشغول ذکر رہتے اور ہم نے انکی سلطنت کو بڑی قوت دی تھی اور ہم نے انکو

توضیح الکلام۔ ۱ف

قولہٗ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ الخ یہ دوسرا جواب ہے کہ کیا ان کافروں کے پاس پروردگار عالم کی رحمت کے خزانے ہیں تاکہ نبوت بھی ان خزانوں میں موجود ہو اور یہ اپنی تجویز سے جس کو چاہیں اس کے لئے منتخب کردیں تاکہ ان کا کہنا قابل توجہ ہو کہ کسی میرآدمی کو ملنی چاہئے نہیں، بلکہ سب خزانے خدائے برتر کے ہاتھ میں ہیں جس کو وہ عطا کردے کسی کو چون کرنے کا یارا نہیں ہے ۱۲

۲ف قولہٗ اَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ الخ یہاں سے تیسرا جواب ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اجزاء عالم میں آسمانوں اور زمینوں کے سوا اور اجزا کا موجود ہونا کسی کے نزدیک مسلم نہ ہو تو کم سے کم ان آسمانوں اور زمینوں ہی پر نبوت دینے والے کا علم اور قدرت محیط ہو تب بھی قیاس میں آسکتا ہے کہ وہ شخص واقعی نبوت دینے کے قابل ہے مگر یہاں تو یہ بھی نہیں ۱۲

ع ۱۴ ۱ ۱۰

۳ف قولہٗ فَلْيَرْتَقُوا الخ یعنی اگر یہ لوگ ان چیزوں پر اپنے تسلط اور قبضہ کا دعویٰ کریں تو ان کو چاہیے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھ جاویں اور ظاہر ہے کہ ایسا نہیں کرسکتے کہ عرش تک پہونچ جاویں اور وہاں پہونچکر عالم کی تدبیر کریں اور جس کے پاس چاہیں وحی بھجوادیں اور جس کو آسمان تک پہونچنے کی بھی قدرت نہ ہو تو اس کو عالم میں تصرف کرنے اور نظام عالم مرتب کرنے کی کیا قابلیت ہوسکتی ہے اس لئے کہ وہ تو اس سے بھی زیادہ دشوار بات ہے ۱۲

نزول الکلام۔ ۴ف

قولہٗ وَقَالُوا رَبَّنَا الخ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت اور عذاب دوزخ کا ذکر فرمایا تو تکذیب اور تمسخر کے طور پر نظر بن حارث نے یہ کلمہ کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ قیامت کوئی چیز نہیں اور اگر ہے تو ہم کو عذاب ہی مطلوب ہے جب آپ مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری دیتے تب بھی بعض کافر مسخری کیا کرتے اور کہا کرتے تھے کہ مسلمان اپنا حصہ آخرت میں لیں گے ہمیں تو ہمارا حصہ دنیا ہی دیدو اس سے بھی مقصود قیامت کا انکار اور مسلمانوں ہی پر ہنسنا تھا کہ امید موہوم پر جی رہے ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قط سے مراد کتاب ہے جب سورۂ حاقہ میں یہ مضمون نازل ہوا کہ اہل ایمان کو نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں

وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا

اور فیصل کرنے والی بات — اور کیا آئی ہے تیرے پاس خبر جھگڑنے والوں کی جس وقت کہ دیوار پر چڑھ کر آئے عبادت

حکمت اور فیصلہ کرنے والی تقریر عطا فرمائی تھی۔ اور بھلا آپکو ان اہل مقدمہ کی خبر بھی پہنچی ہے جب وہ لوگ (داؤد کے) عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر داؤد

الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ

خانہ میں — جس وقت کہ داخل ہوئے اوپر داؤد کے — پس ڈرا ان سے — کہا انھوں نے مت ڈر ہم ہیں دو

کے پاس آئے تو وہ ان کے اس طرح آنے سے گھبرا گئے وہ لوگ کہنے لگے کہ آپ ڈریں نہیں ہم دو اہل معاملہ ہیں

خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا

جھگڑنے والے — زیادتی کی ہے بعضے ہمارے نے — اوپر بعض کے — پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ حق کے — اور مت

کہ ایک نے دوسرے پر کچھ زیادتی کی ہے سو آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے اور

تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ

زیادتی کر — اور راہ دکھا ہم کو طرف راہ سیدھی کی — تحقیق یہ ہے بھائی میرا واسطے اس

ہم کو (معاملہ کی) سیدھی راہ بتا دیجئے (پھر ایک شخص بولا صورت مقدمہ کی یہ ہے کہ) یہ شخص

تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا

کے ہیں ننانوے دنبیاں — اور واسطے میرے ہے ایک دنبی — پس کہا اس نے مجھ کو سونپ

میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس (صرف) ایک دنبی ہے سو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھکو دے ڈال

وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ

دے وہ بھی اور غلبہ کیا مجھ پر بیچ بات کے — کہا حضرت داؤد نے کہ ظلم کیا اس نے تجھ پر ساتھ مانگ لینے دنبی

اور بات چیت میں مجھکو دباتا ہے — داؤد نے کہا یہ جو تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کی درخواست کرتا ہے تو واقعی

إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ

تیری کے طرف دنبیوں اپنی کی اور تحقیق بہت شرکت والے زیادتی کرتے ہیں بعضے ان کے اوپر

تجھ پر ظلم کرتا ہے۔ اور اکثر شرکاء (کی عادت ہے کہ) ایک دوسرے پر (یوں ہی) زیادتی کیا کرتے ہیں

بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ۗ

بعض کے — مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے — اور کم ہیں وہ

مگر ہاں جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں — اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں

وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩

اور جانا داؤد نے کہ کچھ آزمایا ہے ہم نے اس کو پس بخشش مانگی رب اپنے سے اور گر پڑا عاجزی کرتا ہوا اور رجوع

اور داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے ان کا امتحان کیا ہے سو انہوں نے اپنے رب کے سامنے توبہ کی اور سجدے میں گر پڑے اور رجوع

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝ يَا دَاوُودُ

کیا تب پس بخشا ہم نے واسطے اسکے یہ — اور تحقیق واسطے اسکے نزدیک ہمارے مرتبہ ہے نزدیکی کا اور اچھی جگہ پھر جانے کی — اے داؤد

ہوئے سو ہم نے ان کو وہ (امر) معاف کر دیا۔ اور ہمارے یہاں انکے لئے (خاص) قرب اور (اعلیٰ درجہ کی) نیک انجامی ہے اے

إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ

تحقیق ہم نے کیا ہے تجھ کو نائب — بیچ زمین کے — پس حکم کر درمیان لوگوں کے

داؤد ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے — سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ

توضیح الکلام ۔ ۱؎ قولہ وَہَل اَتٰکَ نَبَؤُا الخَصمِ الخ اس آیت میں ایک عجیب و غریب قصہ بیان فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک دن مقدمات فیصلہ کرنے کا اور ایک بیبیوں کے پاس رہنے کا اور ایک دن خاص خلوت میں عبادت کا تجویز کر رکھا تھا عبادت کے دن دربان کسی کو اندر آنے نہیں دیتے تھے یہ اللہ تعالیٰ کے دو فرشتے حضرت جبرئیل اور میکائیل دیوار کے اوپر سے گذر کر حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے محراب میں آکھڑے ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام یہ سمجھ کر کہ مبادا دشمن ہوں، گھبرائے۔ ایک تو اسی وجہ سے کہ یہ دن کسی کے اندر آنے کا نہ تھا دوسرے ان دنوں فلسطینیوں سے اور آپ سے جنگ ہو رہی تھی مگر انھوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے مقدمہ کے فیصلہ کو آئے ہیں دشمن سمجھ کر کچھ خوف نہ کیجئے پھر انھوں نے اپنا بیان اس طرح شروع کیا کہ ایک بولا کہ یہ میرا دوست ہے اس سے میرا جھگڑا ہو گیا ہے اور اسی کی زیادتی ہے آپ ہمارے بے وقت آنے پر غصہ نہ کیجئے اور انصاف کر دیجئے اور واقعہ یہ بیان کیا کہ میرے اس بھائی کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک یہ۔ اس پر بھی مجھ سے چھین کر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور اس بارہ میں مجھ سے بڑی سخت گفتگو کرتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ واقعی تجھ پر اس نے ظلم کیا ہے اور آپس میں شریک ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۱۲

السجدۃ

توضیح الکلام ۔ ۲؎ قولہ وَظَنَّ دَاوٗدُ الخ حضرت داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ اس میں حق تعالیٰ نے میرے علم و انصاف کا امتحان لیا ہے کہ ان دو شخصوں کے بے قاعدہ آنے اور سخت زبانی کرنے پر بھی انصاف کرتا ہوں یا شاہی زور میں غصہ کر کے انکو جھڑکی یا مکان سے باہر نکلوا دیتا ہوں اور بادشاہوں کی تو یہ عادت ہوتی ہے کہ جو اہل مقدمہ انکے سامنے بے وقت آ جائے یا گستاخی سے بات کرے تو اس کے ساتھ وہ بری طرح پیش آیا کرتے ہیں مگر حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا اور نہایت ٹھنڈے دل سے اس مقدمہ کی سماعت کی اور فیصلہ دیا

بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنَّ

ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کردیوے گی تجھ کو راہ خدا کی سے تحقیق

فیصلہ کرتے رہنا اور آیندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا (اگر ایسا کروگے تو) وہ خدا کے رستہ سے تم کو بھٹکا دے گی

الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا

جو لوگ کہ گمراہ ہو جاتے ہیں راہ خدا کی سے واسطے ان کے عذاب ہے سخت بسبب اس کے کہ وہ بھول گئے

جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ روز حساب کو

نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

دن حساب کا اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے

بھولے رہے ۔ اور ہم نے آسمان و زمین کو اور جو چیزیں ان کے درمیان موجود ہیں ان کو خالی از حکمت نہیں پیدا

بَاطِلًا ط ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ

بے فائدہ یہ ہے گمان ان لوگوں کا کہ کافر ہوئے پس وائے ہے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے آگ

کیا یہ (یعنے ان کا خالی از حکمت ہونا) ان لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں سو کافروں کے لئے (آخرت میں) بڑی خرابی ہے

النَّارِ ط اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ

سے کیا کردیویں ہم ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے مانند مفسدوں کی

یعنی دوزخ ہاں تو کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کی برابر کردیں گے جو (کفر وغیرہ کرکے) دنیا میں فساد

فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ

بیچ زمین کے یا کردیویں گے ہم پرہیزگاروں کو مانند بدکاروں کی یہ کتاب ہے کہ اتاری ہم نے اس کو

کرتے پھرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کردیں گے ۔ یہ بابرکت کتاب ہے جسکو ہم نے آپ پر اس

مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿﴾ وَوَهَبْنَا

طرف تیری برکت والی تو کہ فکر کریں بیچ آیتوں اس کی کے اور تو کہ نصیحت پکڑیں صاحب عقل کے ۔ اور دیا ہم نے

واسطے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل فہم نصیحت حاصل کریں ۔ اور ہم نے

لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ

داؤد کو سلیمان بہت اچھا بندہ تھا تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا جس وقت کہ روبرو لائے گئے اوپر

داؤد کو سلیمان عطا کیا بہت اچھے بندے تھے کہ (خدا کی طرف) بہت رجوع ہونیوالے تھے (چنانچہ وہ قصہ ان کا یاد کرنے

بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ لا ﴿﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ

اسکے تیسرے پہر گھوڑے ایک پاؤں اٹھانے والے بہت خاصے پس کہا سلیمان نے تحقیق میں نے دوست رکھا محبت

کے قابل ہے) جبکہ شام کے وقت انکے روبرو اصیل (اور) عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے ۔ تو کہنے لگے کہ (افسوس) میں اس مال کی محبت میں (لگ کر) اپنے

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ج حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿﴾ وقفة رُدُّوْهَا عَلَيَّ ج

مال کی کو یاد پروردگار اپنے کی سے یہاں تک کہ چھپ گیا سورج پردے میں پھیر لاؤ ان کو اوپر میرے

رب کی یاد سے غافل ہو گیا یہاں تک کہ آفتاب پردہ (مغرب) میں چھپ گیا (پھر خدم کو حکم دیا کہ) ان گھوڑوں کو

فَطَفِقَ مَسْحًاۢ بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ

پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پاؤں پر اور گردنوں پر اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمان کو

ذرا پھر تو میرے سامنے لاؤ سو انھوں نے انکی پنڈلیوں اور گردنوں پر (تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کیا ۔ اور ہم نے سلیمان کو (ایک

توضیح الکلام ۵۱ قولہ ذٰلِکَ ظَنُّ الَّذِیْنَ الخ یعنی آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بیکار سمجھنا ان کور باطنوں کا کام ہے جن کو کافر کہا جاتا ہے ورنہ ہر ذی عقل کو یہ بات تسلیم ہے کہ وہ فاعل مختار حکیم ہے اور حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا سو ان کی کور باطنی پر پھٹکار اور دوزخ کی مار اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزیں اس نے بیکار پیدا نہیں کی ہیں تو اسکی تلاش چاہئے کہ پھر کیا غرض ان کے پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے چنانچہ تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ انسان تو عقل وادراک کے لحاظ سے سب سے اشرف ہے اور آسمان و زمین اس کے قیام و نفع کیلئے ہیں ان کے بنانے سے یہ مقصود ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچان کر نیکی اور فرمانبرداری کرے بری باتوں سے ڈرے غرض یہ جہان دار العمل ہے اور اعمال کی جزا و سزا کا عالم وہ ہے جو اس کے بعد آئے گا ۱۲

ع ۱۲ ۱۱

نزول الکلام ۵۲ قولہ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ الخ کفار نے مسلمانوں سے کہا کہ اول تو قیامت کا وجود ہی نہ ہوگا اور اگر بالفرض اسکا وقوع ہوا بھی تو ہم کو تم سے پہلے یا تمھارے برابر ساتھ ہی ساتھ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی جانب سے عطائیں ہوں گی ان کی تردید کے لئے یہ آیتیں اتریں ۱۲

خواص الکلام ۵۳ قولہ اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ سے اَعْنَاق تک یہ آیت حب کے عمل کی ہے جو شیرینی پر پڑھ کر دم کی جائے پھر وہ شیرینی مطلوب کو کھلاوے انشاء اللہ تعالے مطلوب حاصل ہوگا ۱۲ از اعمال

۵۴ قولہ وَلَقَدْ فَتَنَّا سے اَنَابَ تک جس شخص کو آسیب کا خلل ہوگیا ہو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھ کر پھونک دینے سے خلل دور ہو جاتا ہے ۱۲ دیگر نیز اگر کسی شریر ظالم کو شہر سے نکالنا منظور ہو تو ہر روز سات سرخ گھونگچی پر ایک بار سات دن تک یہ آیت پڑھے اور ہر روز پڑھ کر اس گھونگچی کو کنوئیں میں ڈالتا جائے انشاء اللہ تعالے وہ شخص اس شہر سے جلد چلا جائے گا ۔ اس عمل میں ترک حیوانات لازم ہے مگر اس کو ناجائز جگہ پر عمل میں نہ لاوے ورنہ نقصان اٹھائے گا ۱۲

وَأَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ○ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ

اور ڈالدیا ہم نے اوپر کرسی اس کی کے ایک بدن پھر رجوع کیا تھی کہا اے پروردگار میرے بخش مجھ کو اور

طرح بھی) امتحان میں ڈالا اور ہم نے ان کے تخت پر (ایک دھورا) دھڑ لا ڈالا پھر انھوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا دعا مانگی کہ اے میرے رب

هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ إِنَّكَ أَنْتَ

دے مجھ کو ملک کہ نہیں لایق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے تحقیق تو ہی ہے بخشنے

میرا (پچھلا) قصور معاف کر اور (آئندہ کے لئے) مجکو ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا میرے زمانہ میں کسی کو میسر نہ ہو۔ آپ بڑے دینے والے ہیں۔ سو ہم نے

الْوَهَّابُ ○ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِأَمْرِهٖ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ○

والا پس مسخر کیا ہم نے واسطے اس کے باد کو چلتی تھی ساتھ حکم اس کے ملایم جہاں پہونچنا چاہتا

ان کی دعا قبول کی اور (نیز) ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ انکے حکم سے جہاں وہ (جانا) چاہتے نرمی سے چلتی۔ اور جنات کو

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَّغَوَّاصٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي

اور مسخر کئے شیطان ہر ایک عمارت بنانے والا اور دریا میں غوطہ مارنے والا اور اور طرح کے جکڑے ہوئے بیچ

بھی انکے تابع کر دیا یعنی تعمیر بنانے والوں کو بھی اور غوطہ خوروں کو بھی اور دوسرے جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے

الْأَصْفَادِ ○ هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

زنجیروں کے یہ ہے بخشش ہماری پس بخشدے یا بند کر بغیر حساب کے

(اور ہم نے یہ سامان دیکر ارشاد فرمایا کہ) یہ ہمارا عطیہ ہے سو خواہ (کسیکو دو) یا نہ دو تم سے کچھ داروگیر نہیں اور (علاوہ انکے

وَإِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوْبَ

اور تحقیق اس کو نزدیک ہمارے مرتبہ ہے قرب کا اور اچھی ہے جگہ پھر جانے کی اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو

ان کے لئے ہمارے یہاں (خاص) قرب اور نیک انجامی ہے اور آپ ہمارے بندے ایوب کو یاد

إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ○

جب وقت کہ پکارا اس نے پروردگار اپنے کو یہ کہ ہاتھ لگایا ہے مجکو شیطان نے ساتھ ایذا کے اور عذاب کے

کیجئے جبکہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھ کو رنج اور آزار پہنچایا ہے

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ○ وَوَهَبْنَا

لات مار پاؤں اپنے سے یہ ہے جگہ نہانے کی ٹھنڈی اور پینے کی اور دیئے ہم نے اس کو

اپنا پاؤں مارو یہ نہانے کا ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کا اور ہم نے انکو انکا کنبہ

لَهٗ أَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ ○

اہل اس کے اور مانند ان کی ساتھ ان کے بوجہ رحمت یعنی مہربانی کے اپنی طرف سے اور یادگار واسطے عقلمندوں کے

عطا فرمایا اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی (دیئے) اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے اور اہل عقل کیلئے یادگار رہنے کے سبب

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ إِنَّا وَجَدْنٰهُ

اور لے بیچ ہاتھ اپنے کے جھاڑو پس مار ساتھ اس کے اور مت جھوٹی کر قسم اپنی تحقیق پایا ہم نے اسکو صبر

اور تم اپنے ہاتھ میں ایک مٹھا سینکوں کا لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو بے شک ہم نے ان کو صابر پایا

صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهٗ أَوَّابٌ ○ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَا إِبْرٰهِيْمَ وَ

کرنے والا اچھا بندہ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا بھی اور یاد کر بندوں ہمارے ابراہیم اور

اچھے بندے تھے کہ بہت رجوع ہوتے تھے اور ہمارے بندوں ابراہیم اور

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ و اٰخرین مقرنین الخ یعنی ہوا کے تابع کرنیکے علاوہ ایک بات خاص اُن کیواسطے یہ بھی کردی تھی کہ شیطانوں کو ان کے تابع فرمان بنا دیا تھا کچھ تو ان میں سے تعمیر کے کام میں مصروف تھے اور کچھ غوطہ لگا کر موتی نکالا کرتے تھے اور باقی قید میں پڑے ہوئے تھے اور جنات اگرچہ لطیف اجسام ہیں کہ بظاہر ان کو قید کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے مگر ہر چیز کی قید اس کے مطابق ہوتی ہے تو جنات جس طرح آج کل بھی اعمال وغیرہ کے ذریعہ تابع ہو جاتے ہیں ممکن ہے کہ اسی قسم کی کوئی صورت ان کے تابع ہونے کی ہو ۱۲ **۵۲** قولہ و اذکر عبدنا ایوب الخ یہ تیسرا قصہ صبر دلانے کے لئے حضرت ایوب علیہ السلام کا ہے جب وہ زیادہ بیمار ہوئے تو شیطان نے ان کی بیوی سے کہا میں طبیب ہوں اگر ایوب کو شفا ہو جاوے تو کہنا کہ میں نے شفا دی، میں اس کہنے کے سوا اور کچھ نذرانہ وغیرہ نہیں چاہتا ہوں اُنھوں نے حضرت ایوب علیہ السلام سے ذکر کیا آپنے فرمایا کہ بھلی آدمی وہ تو شیطان تھا میں عہد کرتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو شفا دیدے تو میں ایک سو کوڑے تیرے ماروں گا ۱۲ کذا فی مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ منقولاً عن الدر المنثور حضرت ایوب علیہ السلام کو اس بات سے بہت تکلیف ہوئی کہ میری بیماری کی بدولت شیطان کو یہاں تک موقع ملگیا کہ خاص میری بیوی ہی سے ایسے کلمات کہلوانا چاہتا ہے جن سے بظاہر شرک سمجھا جاتا ہے اگرچہ تاویل کرکے شرک نہ رہے اور یوں مرض کے ازالہ کی آپ پہلے ہی سے دعا کر رہے تھے مگر اس واقعہ سے زیادہ عاجزی کے ساتھ دعا شروع کی چنانچہ نصب اور عذاب دونوں لفظ کا اکٹھا کرنا اس کی دلیل ہے ۱۲ **۵۳** قولہ ارکض الخ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کی دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اپنا پاؤں زمین پر مار چنانچہ درمنثور میں ہے کہ احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپنے زمین پر پاؤں مارا تو وہاں سے ایک چشمہ جاری ہو گیا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تمھارے لئے نہانے کا بقیہ آئندہ

ع ۳ — ۹ — ۱۲

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ○ اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمْ

اسحٰق اور یعقوب کو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تحقیق ہم نے خالص کیا ان کو

اسحٰق اور یعقوب کو یاد کیجئے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ ہم نے انکو ایک خاص بات کے ساتھ مخصوص

بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ○ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ

ساتھ صفت خالص کے وہ یاد بھی آخرت کی اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے چنے ہوئے بہتر لوگوں میں سے

کیا تھا کہ وہ یاد آخرت کی ہے اور وہ (حضرات) ہمارے یہاں منتخب اور سب سے اچھے لوگوں

الْاَخْيَارِ ○ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ

اور یاد کر اسمٰعیل اور الیسع کو اور ذا الکفل کو اور ہر ایک

میں سے ہیں اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذو الکفل کو یاد کیجئے اور یہ سب بھی سب سے اچھے لوگوں میں سے

مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ○

بہتروں سے تھے یہ ہے نصیحت اور تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے البتہ اچھی ہے جگہ پھر جانے کی

ہیں ایک نصیحت کا مضمون تو یہ ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے (آخرت میں) اچھا ٹھکانا ہے یعنی

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ

بہشتیں ہیں ہمیشہ رہنے کی کھولے ہوئے ہونگے واسطے انکے دروازے ان کے تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے بیچ ان کے منگوا دینگے

ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے انکے واسطے کھلے ہوں گے۔ وہ ان باغوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے (اور) وہ وہاں

فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ○ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

بیچ ان کے میوے بہت اور پینے کی چیزیں اور نزدیک ان کے ہونگی بند رکھنے والیاں نظر کو اور طرف سے

(جنت کے خادموں سے) بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائینگے اور انکے پاس نیچی نگاہ والیاں ہم عمر ہونگی (اے مسلمانو) یہ وہ

اَتْرَابٌ ○ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ اِنَّ هٰذَا

ہم عمر یہ ہے جو وعدہ دیئے جاتے ہو تم واسطے دن حساب کے تحقیق یہ ہے

(نعمت) ہے جس کا تم سے روز حساب آنے پر وعدہ کیا جاتا ہے بے شک یہ ہماری عطا ہے

لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ○ هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ○

رزق ہمارا نہیں واسطے اس کے کم ہونا بات یہ ہے اور تحقیق واسطے سرکشوں کے بری جگہ ہے پھر جانے کی

اس کا کہیں ختم بھی نہیں یہ بات تو ہو چکی اور سرکشوں کے لئے برا ٹھکانا ہے یعنی دوزخ

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ

دوزخ داخل ہونگے اس میں پس برا ہے بچھونا یہ ہے عذاب پس چکھو اس کو گرم پانی اور

اس میں وہ داخل ہوں گے سو بہت ہی بری جگہ ہے یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے سو یہ لوگ اس کو

غَسَّاقٌ ○ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ○ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ

پیپ اور اسی کی جنس سے قسمیں بہت یہ جماعت ہے بیٹھنے والی ساتھ تمہارے

چکھیں اور (اس کے علاوہ) بھی اسی قسم کی (ناگوار) طرح طرح کی چیزیں ہیں یہ ایک جماعت ہے جو تمہارے ساتھ

مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۖ

نا خوشی ہو جو ساتھ ان کے تحقیق وہ داخل ہونے والے ہیں آگ میں کہیں گے بلکہ تم بھی

(عذاب میں شریک ہونے کے لئے دوزخ میں) گھس رہی ہے ان پر خدا کی مار یہ بھی دوزخ ہی میں آ رہے ہیں وہ (اتباع ان متبوعین سے)

ۨ وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ الخ یعنی اس قسم کی اُن کو اور بھی چیزیں ملیں گی جن کے کھانے پینے میں سخت تکلیف ہوگی بدمزہ بدبو بدا ثر سب باتیں اُس میں ہوں گی ۱۲ یہ تیسری بات کا بیان ہوا ۱۲ اور **روایات الکلام۔ ۵۰** قولہ لَّهُمُ الْاَبْوَابُ حضرت ابن مسعود رض نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی کہ توبہ کے دروازہ کے سوا اس وقت سارے دروازے جنت کے بند ہیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت کی کنجی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ہے ۱۲ صحاح

بقیہ ص ۳۳۶ ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کا بھی، مطلب یہ تھا کہ اسی پانی سے غسل کرو اور اسی کو پیو چنانچہ آپ نے نہائے اور پیا جس سے آپ تندرست ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے حضرت ایوب کو ان کے صبر کی بدولت یہ جزا دی کہ انکی مردہ اولاد زندہ ہو گئی اور دوسری اولاد بھی پیدا ہو گئی ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا الخ اس آیت میں وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ سے مِنْ نَّفَادٍ تک صاف صاف دار آخرت اور وہاں کی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے یعنی پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے کہ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے دروازے ان حضرات کے لئے پہلے سے کھلے ہوئے ہیں، انتظار اور تقاضے کی بھی تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان جنتوں کے اندر پر تکلف اور نرم و نازک فرش ہو گا جس پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور میوے اور شراب مانگتے ہونگے اور ان کے پاس نیچی نگاہوں والی شرمناک نازنین حوریں ہونگی جو آپس میں ہم عمر ہیں یعنی عالم میں ہے کہ سب کی عمر تینتیس تینتیس برس کی ہوگی ۱۲ **۵۲** قولہ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ الخ یہاں سے دوزخیوں کے بارہ میں چند باتیں بیان فرماتے ہیں ایک یہ کہ سرکشوں کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت ہی بُری جگہ ہے دوزخ کی زمین کو بچھونے کے ساتھ تشبیہ دیکر مہاد فرمایا کہ وہ آگ کے بستر پر بیٹھیں گے دنیا میں جو کچھ انھوں نے سرکشیاں کیں تھیں وہ سب وہاں آگ کی شکل میں نمودار ہوں گی، دوسری بات یہ کہ اُن سے کہا جائے گا کہ حمیم (کھولتا ہوا پانی) اور غساق (دوزخیوں کے زخموں کی پیپ) ہے اُن کو چکھو ۱۲ **۵۳** قولہ

التشابہ

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوا

ساتھ تمہارے، تم تحقیق تم ہی نے آگے تیار کر کے لائے واسطے ہمارے پس بُری ہے جگہ رہنے کی، کہنے لگے اے

کہیں گے بلکہ تمہارے ہی اوپر خدا کی مار کیونکہ تم ہی تو یہ مصیبت ہمارے آگے لائے سو (جہنم) بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ دعا کریں گے کہ

رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ وَ

رب ہمارے جس نے پہلے تیار کر کے بھیجا واسطے ہمارے یہ پس زیادہ دے اس کو عذاب دوگنا بیچ آگ کے، اور

اے ہمارے پروردگار جو شخص اس مصیبت کو ہمارے آگے لایا ہو اس کو دوزخ میں دونا عذاب دیجو، اور وہ لوگ کہیں گے

قَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنَاهُمْ

کہیں گے کیا ہے ہم کو کہ نہیں دیکھتے ہم ان مردوں کو کہ تھے ہم گنتے انکو شریروں سے، کیا کیا تھا ہم نے

کہ کیا بات ہے ہم ان لوگوں کو (دوزخ میں) نہیں دیکھتے جنکو ہم برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے، کیا ہم نے اُن لوگوں کی

سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ

ان کو زیر دست محکوم، یا کج ہو گئیں اُن سے آنکھیں ہماری، تحقیق یہ ہے البتہ حق، جھگڑنا

ہنسی کر رکھی تھی یا ان سے نگاہیں چکرا رہی ہیں۔ یہ بات یعنی دوزخیوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا بالکل سچی بات ہے، آپ

أَهْلِ النَّارِ ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ

دوزخ والوں کا، کہہ سوائے اسکے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہوں اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا

کہہ دیجئے کہ میں تو (تم کو عذاب خدا وندی سے) ڈرانے والا ہوں اور بجز اللہ واحد غالب کے

الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝

غالب، پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان انکے ہے، غالب بخشنے والا

کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور اُن چیزوں کا جو انکے درمیان ہیں (اور وہ) زبردست بڑا بخشنے والا ہے

قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝ مَا كَانَ لِيَ

کہہ وہ قیامت کی خبر بڑی ہے، تم اس سے منہ پھیرنے والے ہو، نہیں ہے مجھ کو کچھ علم

آپ کہہ دیجئے کہ یہ ایک عظیم الشان مضمون ہے جس سے تم (بالکل ہی) بے پروا ہو رہے ہو۔ مجھ کو عالم بالا

مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا

ساتھ فرشتوں سرداروں بلند کے، جس وقت کہ جھگڑتے تھے، نہیں وحی کی جاتی طرف میری مگر

کی بحث و گفتگو کی کچھ بھی خبر نہ تھی جبکہ وہ (تحقیق آدم کے بارے میں) جھگڑ رہے تھے میرے پاس (جو) وحی (آتی ہے تو) اس سبب سے آتی ہے کہ

أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ

یہ کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر، جس وقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنے والا

کہ میں منجانب اللہ صاف صاف ڈرانے والا کر کے بھیجا گیا ہوں۔ جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں گارے سے ایک انسان یعنی

بَشَرًا مِّن طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي

سو انسان کو مٹی سے، پس جب تمام درست کروں اسکو اور پھونکوں بیچ اس کے روح اپنی میں سے پس گر پڑو واسطے

اسکے پتلے کو بنانے والا ہوں۔ سو میں جب اسکو پورا بنا چکوں اور اس میں (اپنی طرف سے) جان ڈال دوں، تو تم سب اس کے آگے

فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝

اسکے سجدہ کرتے ہوئے، پس سجدہ کیا فرشتوں سب ساروں نے

سجدے میں گر پڑنا، سو (جب اللہ نے اسکو بنا لیا) تو سارے کے سارے فرشتوں

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ قالوا ربنا من قدم لنا الخ اس کے بعد جب ان میں سے ہر شخص دوسرے پر گمراہ کرنے کا الزام رکھنے لگے گا تو اس وقت پیرو لوگ اپنے سرداروں سے خطاب چھوڑ کر حق تعالےٰ سے خطاب کرتے کہیں گے کہ اے ہمارے رب جو شخص اس مصیبت کو ہمارے سامنے لایا ہو اسکو دگنا عذاب دیجیو ایک تو خود اس کے گمراہ ہونے کا دوسرے گمراہ کرنے کا ۱۲ ۵۲ قولہ وقالوا ما لنا لا نرى الخ یہ ایک اور حسرت کی بات ہوگی کہ جن غریب مسلمانوں سے یہ ملحد لوگ دنیا میں مذاق اور مسخرہ پن کیا کرتے تھے اور اُن کو گمراہ بتلایا کرتے تھے جب انکو اپنے ساتھ دوزخ میں نہ دیکھینگے تو کہینگے کہ وہ لوگ ہم کو نظر نہیں آتے اور وہ دوزخ میں کیوں ہوتے، لگے تھے سمجھ جائیں گے کہ وہ لوگ جنت میں پہونچے اس سے ان کا رنج دو بالا ہو جائے گا آگے فرمایا کہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا کوئی جھوٹی کہانی نہ جاننا بلکہ یہ صحیح بات ہے جو ضرور ہو کر رہے گی ۱۲ ربط الکلام ۔ ۵۳ قولہ قل انما انا الخ اس سے اوپر کی آیت میں توحید اور جزا و سزا اور رسالت کے متعلق تفصیلی کے ساتھ مضامین شروع تھے سو ان میں سے جزا سزا کی تفصیل یہاں تک ختم ہو چکی اور اب نبوت اور توحید کا مضمون شروع ہوتا ہے اور چونکہ مضمون رسالت سے توحید کا مضمون خوب محقق ہو جاتا ہے اس لئے اس کلام میں بھی رسالت کی طرف ایما زیادہ ہے ۱۲ ۵۴ قولہ اذ قال ربک الخ اور یہ مضمون تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عالم بالا میں فرشتوں کے اللہ تعالیٰ سے جھگڑنے کی خبر دی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں اس آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہیں جس میں فرشتوں کا بھی تذکرہ ہے اور یہ قصہ پہلے انبیاء کے قصوں کی طرح رسالت کی تاکید کرتا ہے البتہ اسمیں صبر کی تعلیم نہیں نکلتی اور پہلے قصوں سے صبر کی بھی تعلیم ہو پیدا تھی اور اس قصہ میں اگرچہ فرشتوں کے جھگڑا کرنے کا تو ذکر نہیں مگر جس زمانہ میں اُنھوں نے جھگڑا کیا تھا اس زمانہ کے واقعات مذکور ہیں گویا اس آیت میں ملاء اعلےٰ کے اختصام کا تو ذکر نہیں ہے مگر اختصام کے وقت کے بعض احوال کا تذکرہ ہے ۱۲

إِلَّآ إِبْلِيسَ ۭ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ○ قَالَ

مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا کافروں سے کہا اے

نے (آدم کو) سجدہ کیا مگر ابلیس نے کہ وہ غرور میں آگیا اور کافروں میں سے ہوگیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ

يٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ أَسْتَكْبَرْتَ

ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اس چیز کے کہ بنایا میں نے ساتھ دونوں ہاتھوں

اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں بنایا اسکو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی۔ کیا تو غرور میں

أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ○ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِي

اپنے کے کیا تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند مرتبے والوں سے کہا کہ میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے

آگیا (اور واقع میں بڑا نہیں ہے) یا یہ کہ تو (واقع میں) بڑے درجے والوں میں ہے کہنے لگا کہ (شق ثانی واقع ہے یعنی) میں اس سے

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ○ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

مجھکو آگ سے اور پیدا کیا ہے اس کو مٹی سے کہا پس نکل ان آسمانوں میں سے

بہتر ہوں (کیونکہ) آپ نے مجھکو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس (آدم) کو خاک سے پیدا کیا ہے ارشاد ہوا کہ تو (اچھا پھر) آسمان سے نکل

فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ○ وَّإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيٓ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ ○

پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے میری دن جزا تک

کیونکہ بیشک تو (اس حرکت سے) مردود ہوگیا۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی قیامت کے دن تک

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ

کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھکو اس دن تک کہ اٹھائے جاویں مُردے کہا کہ پس تحقیق تو ڈھیل

کہنے لگا تو پھر مجھکو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک ارشاد ہوا (کہ جب تو مہلت مانگتا

الْمُنْظَرِينَ ○ إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ

دیے گیوں سے ہے دن اس وقت معلوم تک کہا کہ پس قسم ہے عزت تیری

ہے تو جا) تجھ کو وقت معین کی تاریخ تک مہلت دی گئی کہنے لگا (جب مجھکو مہلت مل گئی

لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○ قَالَ

کی البتہ گمراہ کر دونگا میں انکو اکٹھے مگر بندے تیرے ان میں سے خالص کیے ہوئے کہا کہ

تو مجھکو بھی) تیری عزت کی قسم کہ میں ان سب کو گمراہ کر دونگا۔ بجز آپ کے ان بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں۔ ارشاد ہوا

فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۚ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

پس سچ بات یہ ہے اور سچ کہتا ہوں میں البتہ بھر دونگا میں دوزخ کو تجھ سے اور ان سے جو پیروی کرتے ہیں

کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو (ہمیشہ) سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو ان میں تیرا ساتھ دے

أَجْمَعِينَ ○ قُلْ مَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ○

تیری ان میں سے اکٹھے کہ نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس قرآن کے کچھ بدلا اور نہیں میں تکلیف کرنے والوں سے

ان سب سے دوزخ کو بھر دونگا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس قرآن کی (تبلیغ) پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنیوالوں

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ○ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ○ ع

نہیں یہ قرآن مگر نصیحت واسطے عالموں کے اور البتہ جان لوگے خبر اس کی پیچھے ایک مدت کے

میں ہوں۔ یہ قرآن تو (اللہ کا کلام اور) بس دنیا جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔ اور تھوڑے دنوں پیچھے تم کو اسکا حال معلوم ہو جائیگا

ع ۵ ۲۴ ۱۴

توضیح الکلام ۵۱ قولہ لأملأنّ الخ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو کوئی حکم خداتعالیٰ کی منشا کے خلاف کرتا ہے تو اس سے وہ خود ہی رسوا ہوتا ہے اور حکم خدائی تو جاری ہو کر ہی رہتا ہے۔ جیسے ہی ہمارا مقصود محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجنے سے توحید اور عمدہ اخلاق کا شائع کرنا ہے جو کوئی ہمارے اس مقصود سے سرتابی کریگا وہ خود ہی رسوا ہوگا اور منظور الٰہی پورا ہو کر رہے گا ۱۲ اور اس سے یہ بھی بتلاتا ہے کہ شیطان انسان کا دشمن ہے مگر افسوس کہ پھر بھی انسان اُسی کے پیرو زیادہ نظر آتے ہیں ۱۲

۵۲ قولہ قل ما اسئلکم الخ یعنی اے رسول آپ اخیری بات اس لئے فرما دیجئے کہ کل کو ان کے لئے کوئی حجت نہ رہے کہ میں جو تم کو قرآن شریف کی تبلیغ کر رہا ہوں اس پر مجھے کچھ تم سے معاوضہ تو لینا ہے نہیں تاکہ تمکو کسی قسم کی بدگمانی کا موقع مل سکے اور نہ قرآن شریف تمہارے سامنے پیش کرنا کسی بناوٹ سے ہے اور جھوٹی بات انہی دو وجہوں سے آدمی کہا کرتا ہے اور جب یہ دونوں نہیں تو ثابت ہوا کہ قرآن شریف اللہ تعالےٰ ہی کا کلام ہے اور سارے جہاں کے لئے اس میں نصیحت ہے اور اگر اس قدر کھلی دلیلیں پیش کرنے کے باوجود بھی نہ مانو تو کچھ زیادہ دن نہیں بلکہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جبکہ موت آجائے گی حقیقت کھل جائے گی کہ یہ ہی حق تھا اور اس کا انکار باطل لیکن اُس وقت اس کے ماننے کا کچھ نفع نہیں ہوگا ۱۲

ربط الکلام ۵۲ قولہ قل ما اسئلکم الخ اس سورت کا ربط جب بیان کیا تھا تو اس جگہ بتلا دیا تھا کہ اس سورت سے غرض اثبات رسالت بھی ہے چنانچہ سورت کے اندر اس پر مناظرانہ گفتگو کر کے ثبوت رسالت کا کر دیا گیا اب اس آیت میں رسالت ہی کے متعلق مشفقانہ اور خیرخواہانہ کلام ہے اور اسی پر سورت کو ختم کر دیا گیا ۱۲ ملہ ۵ قولہ من طین الخ اگر کوئی شبہ کرے کہ قرآن مجید میں کسی جگہ انسان کی پیدائش تراب لکھی ہے اور کہیں صلصال اور یہاں طین۔ تو جواب یہ ہے کہ ان میں کچھ تعارض نہیں اس لئے کہ ایک ہی چیز مختلف اوقات میں یہ سب چیزیں بن سکتی ہے ۱۲

سورۃ الزمر مکیۃ وھی خمس و سبعون آیۃ و ثمان رکوعات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ۝ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ۝ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُہُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلۡفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ فِیۡ مَا ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ۝ لَوۡ اَرَادَ اللّٰہُ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰی مِمَّا یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ ہُوَ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ یُکَوِّرُ الَّیۡلَ عَلَی النَّہَارِ وَ یُکَوِّرُ النَّہَارَ عَلَی الَّیۡلِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اَلَا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفَّارُ ۝ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَ اَنۡزَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ ثَمٰنِیَۃَ

خواص الکلام۔ ۱؎ سورۂ زمر۔ اس سورت کو لکھ کر پاس رکھنے سے خلق کی نظروں میں آدمی محبوب اور مقبول ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے آپ کو خواب میں یہ سورت پڑھتا دیکھے وہ بہت عمر پاوے یہاں تک کہ وہ اپنے پوتے بھی دیکھے اور یا کہیں سفر میں جاوے اور واپس نہ آوے ۱۲ اعمال دروپا صغیر

توضیح الکلام۔ ۲؎ قولہٗ من اللہ العزیز الحکیم الخ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن شریف محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے بنا کر پیش نہیں کیا بلکہ یاد رکھو یہ اس اللہ کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جو زبردست غلبہ والا ہے اور اس کے غالب اور زبردست ہونے کا تقاضا یہ تھا کہ اس قرآن کے انکار کرنے والوں کو ابھی تیس نیس کر دیتا مگر چونکہ حکیم ہے اس لئے اُن کو مہلت دینے میں کسی حکمت کا لحاظ فرماتا ہے یوں اس وقت عذاب نہیں دیتا یا یہ مطلب ہے کہ چونکہ وہ غالب زبردست ہے تمہارے اس کو ماننے کی پرواہ نہیں اگر نہ مانو گے جب بھی وہ اپنے اس کلام کی اشاعت کر کے رہے گا اور چونکہ وہ حکیم ہے اس لئے جو مضامین اس کلام میں لایا ہے وہ حکمت سے پُر ہیں اگر کوئی غور سے دیکھے اور ان کو مانے تو اس میں اسی کا فائدہ ہے ۱۲ ۳؎ قولہٗ فاعبد اللہ الخ اور جب یہ قرآن خدا تعالےٰ ہی کا نازل کیا ہوا ہے اور اس میں توحید کا بھی حکم موجود ہے لہذا توحید کا حق ہونا ثابت ہے پس آپ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس قرآن کی تعلیم کے مطابق خالص اعتقاد کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے رہیے اسمیں یہ اشارہ ہے کہ جب ہم اپنے رسول کو مخلصانہ عبادت کا حکم دے رہے ہیں تو دوسروں کو تو یہ اور بھی ضروری کرنا ہو گا ۱۲

نزول الکلام۔ ۴؎ قولہٗ والذین اتخذوا الخ قبیلہ عامر کنانہ بنی سلمہ کے بارہ میں نازل ہوئی جو بتوں کی عبادت کرتے اور فرشتوں کو اللہ تعالےٰ کی بیٹیاں بتاتے تھے ۱۲ لباب النقول اور ایک روایت میں یہ ہے کہ بتوں کی پرستش کرنے والے بھی مختلف فرقے تھے قبیلہ بنو ملیح تو فرشتوں کو پوجتا تھا یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور کچھ لوگ ستاروں کو پوجتے تھے بقیہ آئندہ

أَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي

جوڑے پیدا کرتا ہے تم کو بیچ پیٹوں ماؤں تمہاری کے ایک پیدائش پیچھے دوسری پیدائش کے بیچ

پیدا کئے تم کو ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے

ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ

اندھیروں تین کے یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا واسطے اس کے ہے بادشاہی نہیں کوئی معبود مگر وہ پس کہاں سے

تین تاریکیوں میں۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی سلطنت ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو (ان دلائل کے بعد) تم کہاں (حق سے)

تُصْرَفُونَ ﴿٦﴾ إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ

پھیرے جاتے ہو اگر کفر کرو تم پس تحقیق اللہ بے پروا ہے تم سے اور نہیں پسند کرتا واسطے بندوں اپنے کے

پھیرے جا رہے ہو اگر تم کفر کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا حاجت مند نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند

الْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ

کفر اور اگر شکر کرو تم اس کا پسند کرے گا اس کو واسطے تمہارے اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا

نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور کوئی کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھاتا

إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

پھر طرف پروردگار اپنے کی ہے پھر جانا تمہارا پس خبر دیگا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے تحقیق وہ جاننے والا ہے بیچ والی

پھر اپنے پروردگار کے پاس تم کو لوٹ کر جانا ہوگا سو وہ تم کو تمہارے سب اعمال جتلا دے گا وہ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا

الصُّدُورِ ﴿٧﴾ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ

بات کو اور جب وقت لگتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے پروردگار اپنے کو رجوع کر کر طرف اس کی پھر

ہے۔ اور (مشرک) آدمی کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو اس کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتا ہے پھر

إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ

جب دیتا ہے اس کو نعمت اپنے پاس سے بھول جاتا ہے جو کچھ کہ پکارتا تھا طرف اس کی پہلے اور مقرر کرتا ہے واسطے

جب اللہ تعالیٰ اسکو اپنے پاس سے نعمت (امن و آسائش) کی عطا فرما دیتا ہے تو جسکے لئے پہلے سے (خدا کو) پکار رہا تھا اسکو بھول جاتا ہے اور خدا

لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ

اللہ کے نزدیک تو کہ گمراہ کرے راہ اس کی سے کہہ فائدہ اٹھا ساتھ کفر اپنے کے تھوڑا تحقیق تو

کے شریک بنانے لگتا ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ سے (دوسروں کو) گمراہ کرتا ہے آپ (ایسے شخص سے) کہہ دیجئے کہ اپنے کفر کی بہار تھوڑے

مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا

رہنے والوں آگ کے سے ہے کیا جو شخص کہ وہ کرتا ہے بندگی وقت رات کے سجدے میں اور کھڑے

دنوں اور لوٹ لے (پھر آخر کار) تو دوزخیوں میں سے ہونے والا ہے بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام (یعنی نماز) کی حالت میں

يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ

ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے رحمت پروردگار اپنے کی کہہ کیا برابر ہوتے ہیں وہ لوگ کہ

کر رہا ہو آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو آپ کہئے کیا علم والے

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾ ع

جانتے ہیں اور وہ لوگ کہ نہیں جانتے سوائے اس کے نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل خالص کے

اور جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو اہل عقل (سلیم) ہیں آپ مومنین کو میری طرف سے

بقیہ صفحہ ۶۴۰ اور کوئی فرشتہ بچھڑے کی پوجا کرتا تھا اور کوئی درخت اور پتھر پوجتا تھا اور ہر ایک اپنے ہی آپ کو برسر حق سمجھتا تھا کے بارہ میں شروع سورت سے چند آیات نازل ہوئیں ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ف۱ قولہ یخلقکم فی بطون امھتکم الخ یعنی تم کو بتدریج ماں کے پیٹ میں بناتا ہے کہ اول نطفہ کا قطرہ تھا پھر لوتھڑا ہوا اس کے بعد بوٹی بنا اور پھر اس میں ہڈیاں اور کھال اور بال پیدا ہوتے ہیں پھر اس میں روح ڈال دی جاتی ہے اور تین اندھیروں سے پیٹ کا اندھیرا اور دوسرا رحم کا اور تیسرا جھلی کا مراد ہے اور وہ جھلی بچہ کے اوپر لپٹی ہوئی باہر بھی نکل آتی ہے ۱۲

ف۲ قولہ قل ہل یستوی الذین الخ یعنی اگر ان عبادتوں کے چھوڑنے کو یہ لوگ برا نہ جانتے ہوں اس وجہ سے اوپر جو دونوں فریقوں میں فرق بتلایا وہ ان لوگوں پر پوشیدہ رہے تو آپ ایک ایسے پیرایہ میں ان دونوں کا فرق بیان فرمائیے کہ اس پیرایہ کو یہ کفار بھی مانتے ہیں وہ یہ کہ علم اور جہل والے برابر نہیں ہو سکتے چونکہ جہالت ہر آدمی کے نزدیک بری شئے ہے اس لئے اس کے جواب میں وہ ضرور یہی کہیں گے کہ واقعی جہالت بڑی چیز ہے پس جاہل عالم کی برابر نہیں ہو سکتا اب اتنی بات باقی رہ جاتی ہے کہ عالم کون ہے اور جاہل کون سو یہ بات ذرا غور کرنے سے سمجھ میں آ جائیگی کہ جو شخص عمل کرتا ہے وہی علم والا ہے اور جو عمل سے منہ موڑتا ہے وہ جہالت والا ہے ۱۲

ع ۱ ۹ ۱۵

ف۳ قولہ انما یتذکر الخ یعنی گو ہمارے اس بیان سے وضاحت ہو گئی کہ کفر اور اہل کفر دونوں مذموم ہیں اور ایمان اور اہل ایمان دونوں قابل مدح مگر پھر بھی نصیحت وہی لوگ پکڑتے ہیں جو عقل سلیم رکھتے ہیں ۱۲

نزول الکلام۔ ف۱ قولہ و اذا مس الانسان الخ یہ آیت عتبہ بن ربیعہ اور حذیفہ بن ربیعہ کے بارہ میں اتری اور بقول بعض ہر کافر کے بارہ میں ۱۲ کذا فی المعالم

ف۲ قولہ امن ہو قانت الخ عطا کی روایت کے مطابق اس آیت کا نزول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ہوا، اور ضحاک نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ دونوں کے بارہ میں ہوا اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ عثمانؓ

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

کہدے اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو ڈرو پروردگار اپنے سے واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کرتے ہیں بیچ اس
کہئے کہ اے میرے ایمان والے بندو تم اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو جو لوگ اس دنیا میں

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ

دنیا کے نیکی ہے اور زمین اللہ کی کشادہ ہے سوائے اس کے نہیں کہ پورا دیئے جاویں گے صبر کرنے والے
نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک صلہ ہے اور اللہ کی زمین فراخ ہے مستقل مزاج رہنے والوں کو ان کا

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ

ثواب اپنا بے حساب کہہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ عبادت کروں اللہ کو خالص کر کر واسطے اس کے عبادت
صلہ بے شمار ہی ملے گا آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو منجانب اللہ حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اسی کے

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ

اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ ہوں میں پہلے مسلمان کہہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی
لئے خالص رکھوں اور مجھ کو یہ بھی حکم ہوا ہے کہ سب مسلمانوں میں اول میں ہوں آپ یہ بھی کہہ دیجئے اگر (بفرض محال) میں اپنے رب کا

اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

کروں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے کے سے کہہ اللہ ہی کو عبادت کرتا ہوں
کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ ہی کی عبادت اس طرح

مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ

خالص کر کر واسطے اس کے عبادت اپنی پس عبادت کرو جس کو چاہو تم سوائے اس کے کہہ تحقیق ٹوٹا پانے
کرتا ہوں کہ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص رکھتا ہوں سو خدا کو چھوڑ کر تمہارا دل جس چیز کو چاہے اس کی عبادت کرو آپ یہ بھی

الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ

والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو اور تابعوں اپنے کو دن قیامت کے خبردار ہو یہ
کہہ دیجئے کہ پورے زیاں کار وہی لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے قیامت کے روز خسارہ میں پڑے

هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ

بات وہی ہے ٹوٹا پانا ظاہر واسطے ان کے اوپر ان کے سائبان ہوں گے آگ سے اور نیچے
یاد رکھو کہ صریح خسارہ یہ ہے ان کے لئے ان کے اوپر سے بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے سے

تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝

ان کے سے سائبان ہوں گے یہ کہ ڈراتا ہے اللہ ساتھ اس کے بندوں اپنے کو اے بندو میرے پس ڈرو مجھ سے
بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے۔ وہی (عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو مجھ سے (یعنی میرے عذاب سے) ڈرو

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ

اور جن لوگوں نے پرہیز کیا بتوں سے یہ کہ عبادت کریں ان کو اور رجوع کرتے ہیں طرف خدا کی واسطے
اور جو لوگ شیطان کی عبادت سے بچتے ہیں (مراد غیر اللہ کی عبادت ہے) اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ مستحق خوشخبری

الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ

ان کے ہے خوشخبری پس خوشخبری دے بندوں میرے کو وہ جو سنتے ہیں بات کو پس پیروی کرتے ہیں
سنانے کے ہیں سو آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی

نزول الکلام ۔ ل

۵۱ قولہ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ الخ
جب ابو طالب کے انتقال کے بعد مکہ معظمہ کی ریاست کا بار حضرت عباسؓ پر آپڑا تو یہ اپنے علم اور بردباری کے سبب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور ضعیف مسلمانوں کو کفار کی ایذا رسانی سے نہ بچا سکے اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲

۵۲ قولہ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ الخ
کفار مکہ نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمدؐ تم کو کیا ہوگیا کہ ایک ایسے نئے دین و آئین کی ترویج کے درپے ہو رہے ہو جو ہمارے طریقہ کے خلاف ہے آخر دیکھو تو تمہاری قوم کے سمجھدار لوگ بھی لات و عزیٰ کے سامنے جھکتے اور ان کی پوجا کرتے ہیں تم ہماری مخالفت کیوں کرتے ہو اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ کذا فی المعالم

۵۳ قولہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الخ
زمانہ جاہلیت میں چند لوگ جیسے حضرت سلمان فارسیؓ اور ابو ذر غفاری زید بن عمر بن نوفل کفر و شرک سے بیزار ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہو چکے تھے انکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول و معالم التنزیل

۵۴ قولہ فَبَشِّرْ عِبَادِ الخ
پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دولت تصدیق سے سرفراز ہوئے تو عشرہ مبشرہ میں سے چھ حضرات یعنی عثمان و طلحہ و زبیر و سعید بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی ان حضرات نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اسلام کی حقیقت دریافت فرمائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اقوال سنکر مسلمان ہوگئے اُن کے بارہ میں یہ آیت اُتری ۱۲ معالم
اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب دوزخ کے متعلق یہ نازل ہوا کہ اُس کے سات دروازے ہیں تو انصار میں سے ایک نیک دل اُٹھے اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول خدا میرے پاس سات غلام ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہی ہیں پس میں ہر دروازہ سے نجات پانے کے لئے ایک ایک غلام آزاد کرتا ہوں اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ کذا فی لباب النقول فی اسباب النزول

أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾

بہتر اس کی کی — یہ لوگ ہیں — کہ جن کو ہدایت کی اللہ نے — اور یہ لوگ وہی ہیں اصحاب عقل خالص کے

باتوں پر چلتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی اور یہی ہیں جو اہل عقل ہیں بھلا جس شخص پر

أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾

کیا پس جو شخص کہ ثابت ہوئی اوپر اس کے بات عذاب کی — کیا پس تو خلاص کرلائے گا ان کو کہ بیچ آگ کے ہیں

عذاب کی (ازلی تقدیری) بات محقق ہوچکی تو کیا آپ ایسے شخص کو جو کہ (علم الٰہی میں) دوزخ میں ہے چھڑا

لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ

لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے واسطے انکے بالاخانے ہیں اوپر ان کے سے بالاخانے ہیں بنائے ہوئے

سکتے ہیں لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے انکے لئے (جنت کے) بالاخانے ہیں (اور) جن کے اوپر اور بالاخانے ہیں جو بنے بنائے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾

چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں — وعدہ کیا ہے اللہ نے — نہیں خلاف کرتا اللہ وعدے کو

تیار ہیں انکے نیچے نہریں چل رہی ہیں یہ اللہ نے وعدہ کیا ہے (اور) اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا (اے مخاطب)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ

کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس چلایا اسکو بیچ چشموں کے بیچ زمین کے

کیا تو نے اس (بات) پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالے نے آسمان سے پانی برسایا پھر اسکو زمین کی سوتوں میں داخل کردیتا ہے پھر جب وہ

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ

پھر نکالتا ہے اس سے کھیتی — مختلف ہیں رنگ اس کے — پھر زور کرتا ہے اوپر کو پس دیکھتا ہے تو اس کو زرد ہوگیا

ابلتا ہے تو اسکے ذریعہ سے کھیتیاں پیدا کرتا ہے جسکی مختلف قسمیں ہیں پھر وہ کھیتی خشک ہوجاتی ہے اسکو تو زرد دیکھتا ہے پھر

يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع

پھر کرتا ہے اس کو ریزہ ریزہ — تحقیق بیچ اس کے البتہ نصیحت ہے واسطے صاحبان عقل کے

اللہ تعالےٰ اس کو چورا چورا کردیتا ہے اس (نمونہ) میں اہل عقل کے لئے بڑی عبرت ہے سو جس

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ

کیا پس جو شخص کہ کھولا ہے اللہ نے سینہ اس کا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر نور کے ہے پروردگار اپنے سے پس وائے

شخص کا سینہ اللہ تعالےٰ نے اسلام (کے قبول کرنے) کیلئے کھولدیا اور وہ اپنے پروردگار کے (عطا کئے ہوئے) نور پر ہے

لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾

ہے واسطے ان لوگوں کے کہ سخت ہیں دل انکے یاد اللہ کی سے — یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

(کیا وہ شخص اور اہل قساوت برابر ہیں) سو جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے سو ان کیلئے بڑی خرابی ہے یہ لوگ

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ

اللہ نے اتاری ہے بہتر بات — کتاب ہے یکساں دوہرائی جانے والی — بال کھڑے ہوجاتے

کھلی گمراہی میں ہیں اللہ تعالےٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس سے

جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ

ہیں اس سے کھال پر ان لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے پھر نرم ہوجاتے ہیں چمڑے انکے اور دل ان کے

ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم (اور متعاد) ہو کر اللہ کے ذکر

توضیح الکلام۔ ۵۲ قولہ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ الخ یعنی وہ لوگ عقلمند نہیں ہیں جو حق بات کو نہیں مانتے چاہے کوئی لاکھ سمجھائے مگر ان کے دلوں پر اثر نہیں ہوتا ایسے لوگوں کے لئے علم الٰہی میں عذاب ثابت ہوچکا ہے ۱۲ ۵۳ قولہ اَفَأَنْتَ تُنْقِذُ الخ اس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتا ہے کہ اس میں آپکے بس کی کیا بات ہے کیا آپ کسی کو دوزخ سے باہر نکال لاسکتے ہیں جو ازلی نوشتہ کے مطابق جہنمی ہوچکا ہو ۱۲ ۵۳ قولہ لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا الخ اس آیت میں اُس جزا کا بیان ہے جس کا نیک لوگوں سے وعدہ ہے اور جن کی صفات اجتنبوا الطاغوت وغیرہ پہلے بیان ہوچکی ہیں کہ اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے جنت میں وہ بالاخانے عطا ہوں گے کہ جو ایک کے اوپر دوسرا بنتا چلا گیا ہے اور انہیں کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں اور ان مکانوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ظاہر ہے کہ جاری پانی پر ایسی عمدہ وضع کے مکانات کا کتنا لطف ہوتا ہے آگے فرمایا کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ یہ محض باتیں ہیں، ان کا وجود نہ ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا وعدہ فرماتا ہے جو اپنے وعدہ کا کبھی خلاف نہیں کرتا ۱۲ ۵۴ قولہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ الخ جب دار آخرت کی ایسی باتیں اللہ تعالیٰ بیان فرماچکا کہ جن سے وہاں کی رغبت ہو تو اب دنیا سے بے رغبت کرنے کے لئے اسکی بے ثباتی بیان فرماتے ہیں کہ آدمی کی دنیوی زندگی کی مثال پانی کی طرح ہے کہ اللہ اُس کو برسا کر زمین میں پیوست کرتا ہے وہ اس کو پی جاتی ہے پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں زرد سبز وغیرہ اُگتی ہیں پھر وہ تیار ہو کر خشک ہوجاتی ہیں جس سے ان کا رنگ زرد نظر آنے لگتا ہے پھر وہ کٹ کر روندی جاتی ہیں اور چورا چورا ہوجاتی ہیں ایسے ہی آدمی پانی کے قطرہ سے پیدا ہوتا ہے اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے پھر جوانی میں اُمنگ پر رہ کر بڑھاپے میں زرد ہوجاتا ہے پھر چند روز کے بعد اس کی زندگی کی رسی کٹ جاتی ہے اور وہ مر کر چورچور ہوجاتا ہے کہ جسم کے ذرے ہوا میں خاک بنکر اڑتے پھرتے ہیں ۱۲ معالم التنزیل وغیرہ

ع ۲ / ۱۲ / ۱٦

ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ

کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں یہ (قرآن) اللہ کی ہدایت ہے جسکو وہ چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے ہدایت کرتا ہے اور خدا جسکو

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ اَفَمَنْ يَّتَّقِىْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ

گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی ہادی نہیں بھلا جو شخص اپنے منہ کو قیامت کے روز سخت عذاب کی سپر

الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ كَذَّبَ

بنادے گا اور ایسے ظالموں کو حکم ہوگا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو تو کیا یہ (معذب اور جو ایمان سے ہو برابر

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

ہوسکتے ہیں) جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا تھا سو ان پر (خدا کا) عذاب ایسے طور پر آیا کہ انکو

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْىَ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ

خیال بھی نہ تھا سو اللہ تعالے نے انکو اسی دنیوی زندگی میں بھی رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب اور بھی بڑا اور سخت ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

کاش یہ لوگ سمجھ جاتے اور ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ ج قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِىْ

(ضروری) عمدہ مضامین بیان کئے ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں جنکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عربی قرآن ہے جس میں ذرا

عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ

کجی نہیں (اور) تاکہ یہ لوگ ڈریں اللہ تعالے نے (موحد و مشرک کے بارے میں) ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص کا

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

غلام ہے جس میں کئی ساجھی ہیں جنمیں باہم ضدا ضدی ہے اور ایک اور شخص ہے کہ پورا ایک ہی شخص کا غلام ہے کیا ان دونوں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

کی حالت یکساں (ہوسکتی) ہے الحمد للہ (یعنی ثابت ہوگیا) لیکن ان میں اکثر سمجھتے ہی نہیں آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے

مَّيِّتُوْنَ ○ ز ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ○ ع

پھر قیامت کے روز تم مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کروگے (اسوقت عملی فیصلہ ہوجاویگا)

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ ولقد ضربنا الخ مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف مسلم طور پر ہدایت کی کتاب ہے کیونکہ کسی کتاب کے ہادی ہونیکے لئے جن صفتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب کمال کے ساتھ اس میں پائی جاتی ہیں مثلاً مضامین کا عمدہ ہونا اور پھر اس کا عربی زبان میں ہونا کیونکہ اہل عرب اس کے پہلے مخاطب ہیں وہ اسکو خوب سمجھ کر دوسروں کو بہ آسانی سمجھا سکتے ہیں اور غیر ذی عوج کا یہ مطلب کہ نہ اس میں کوئی مضمون ایسا ہے کہ طبیعت سلیمہ اس سے انکار کرے اور نہ الفاظ و عبارت میں کوئی کجی ہے ۱۲ **۵۲** قولہ ضرب اللہ مثلاً الخ یہ مثال مشرک اور موحد کی ہے کہ جو ایک غلام کئی آدمیوں کا شرکت میں ہو وہ ضرور برباد ہوگا کیونکہ شرکا میں نہ کوئی اس کو سالم اپنا غلام سمجھیگا اور نہ پوری طرح اس کی خبر گیری کرے گا اور پھر شریک بھی ایسے ضدی اور بدخو کہ جن کی طبیعتیں آپس میں مختلف بھلا ایسا غلام تباہی سے کیسے بچ جائیگا برخلاف اس غلام کے جو سالم ایک آقا کا ہو کہ وہ ہر وقت اپنے مالک کی حفاظت اور محبت میں رہے گا ایسے ہی جو مشرک بندے کئی خدا اور چند آقا کے غلام بن کر رہنا چاہتے ہیں وہ تباہ ہوئے اور جو وحدہٗ لاشریک لہ کا ہو گیا وہ ہر مقصد میں کامیاب ہوا ۱۲ **۵۳** قولہ الحمد للہ الخ جب مطلوب یعنی توحید باری تعالیٰ کا دلائل سے اثبات ہوچکا تو اب اس فیصلہ کا تذکرہ فرماتے ہیں کہ جس سے کسی کو انکار ہی نہ ہوگا یعنی قیامت اور اس میں ایک قسم کی رسول خدا صلے اللہ کو تسلی اور تسکین بھی ہے کہ دنیا چند روزہ ہے ایک دن اے نبی کریم علیک السلام تم کو بھی مرنا ہے اور مر کر خدا تعالیٰ کے پاس جانا ہے پھر سب کے سب وہاں اللہ کے پاس جھگڑا کریں گے کہ چھوٹے تو بڑوں کو کہیں گے کہ تم نے گمراہ کیا اور بڑے اپنے گمراہ ہونے کی نسبت شیطانوں کی طرف کریں گے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو اپنی حجت پیش کردیں گے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے سارے احکام ان لوگوں تک پہونچا دیئے مگر انھوں نے ہی نہ مانا ۱۲

وقف لازم | ع ۱۰ | ۱۷ | ۳

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ

پس کون شخص بہت ظالم ہے اس شخص سے کہ جھوٹ باندھا اوپر اللہ کے اور
سو اس شخص سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور

كَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۭ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

جھٹلایا ہے سچ کو جس وقت آیا اس کے پاس کیا نہیں بیچ دوزخ کے جگہ رہنے کی
سچی بات کو (یعنی قرآن کو) جبکہ وہ اسکے پاس رسول کے ذریعہ سے پہونچی جھٹلاوے کیا (قیامت کے دن) جہنم میں ایسے کافروں کا

لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ أُولٰٓئِكَ

واسطے کافروں کے اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے اور جس نے مان لیا اس کو یہ لوگ
ٹھکانا نہ ہوگا اور جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور (خود بھی) اس کو سچ جانا تو یہ لوگ

هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ جَزٰۗؤُا

وہی ہیں پرہیزگار واسطے ان کے ہے جو چاہیں نزدیک پروردگار اپنے کے یہ ہے بدلا احسان
پرہیزگار ہیں (دن کا فیصلہ یہ ہوگا کہ) وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس سب کچھ ہے یہ صلہ ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ○ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ

کرنے والوں کا تو کہ دور کرے اللہ ان سے برائی وہ جو کی تھی انہوں نے اور بدلا دیوے
نیکوکاروں کا تاکہ اللہ تعالے ان سے ان کے برے عملوں کو دور کردے اور ان کے نیک

أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ

انکو ثواب ان کا ساتھ بہتر اس چیز کے کہ وہ کرتے تھے کیا نہیں ہے اللہ کفایت کرنے والا
کاموں کے عوض ان کو ان کا ثواب دے کیا اللہ تعالے اپنے بندہ خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت

عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

بندے اپنے کو اور ڈراتے ہیں تجھ کو ساتھ ان لوگوں کے کہ نیچے اس سے ہیں اور جسکو گمراہ کرے اللہ
کے لئے کافی نہیں اور یہ لوگ آپ کو ان (جھوٹے معبودوں) سے ڈراتے ہیں جو خدا کے سوا (تجویز کر رکھے) ہیں اور جسکو خدا گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ

پس نہیں واسطے اس کے کوئی راہ دکھانے والا اور جسکو راہ دکھائے اللہ پس نہیں واسطے اس کے کوئی گمراہ کرنے والا
اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسکو وہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ○ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کیا نہیں اللہ غالب بدلا لینے والا اور اگر تو پوچھے توان سے کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں
کیا خدا تعالے زبردست انتقام لینے والا نہیں ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو کس نے

وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اور زمین کو البتہ کہیں گے اللہ نے کہہ کر کیا پس دیکھا ہے تم نے اس چیز کو کہ پکارتے ہو سوائے
پیدا کیا ہے تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے آپ (ان سے) کہیئے کہ بھلا پھر یہ تو بتلاؤ کہ خدا کے سوا تم جن معبودوں کو پوجتے ہو

اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ أَوْ أَرَادَنِي

خدا کے اگر ارادہ کرے مجھکو اللہ ساتھ برائی کے کیا وہ کھولنے والے ہیں ضرر اس کی کو یا ارادہ کرے
اگر اللہ تعالی مجھ کو کوئی تکلیف پہونچانا چاہے کیا یہ معبود اسکی دی ہوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں یا اللہ

توضیح الکلام

۵۱ قولہ فمن اظلم الخ یعنی اس سے زیادہ ظالم اور ناحق پرست کون ہوگا جو اللہ تعالی پر جھوٹ باندھے کہ اس کے بیٹا اور بیوی ہے اور فلاں فلاں اس نے اپنے کارخانہ قضا و قدر کا اختیار دیگران کی پرستش کی اجازت دی ہے یا فلاں باتیں حرام اور فلاں حلال کی ہیں حالانکہ اس نے ایسا حکم نہیں دیا، چونکہ اختصام مذکور کے اہل یہ دونوں صفتیں اپنے اندر رکھتے تھے ایک کذب علی اللہ دوسری کذب بالصدق اس لئے ان دونوں صفتوں کا ذکر ساتھ ہیں فرمایا ورنہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی کے دوزخی ہونے کے لئے ان دونوں صفتوں کا ہونا ضروری ہے کہ بغیر دونوں کے دوزخی نہ ہو علی ہذا القیاس نجات کے لئے جو دو صفتیں بیان فرمائیں کہ ایک تو وہ سچی بات لوگوں کے پاس لایا ہو دوسرے خود بھی اس سچی بات کی اس نے تصدیق کی ہو ان دونوں پر نجات کا توقف نہیں بلکہ کذب اگر ان دونوں باتوں میں سے صرف ایک کی تکذیب کرے تب بھی دوزخی ہو جائے گا ایسے ہی اگر کوئی مصدق حق بات کی تصدیق کردے اور لوگوں کو اسکی دعوت نہ دے تب بھی جنتی بن جائے گا اور والذی جاء بالصدق کے مفہوم عام ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں مگر جاء بالصدق کو پہلے ذکر کرنے سے یہ بات سمجھی گئی کہ دعوت حق کا اجر محض تصدیق بہ حق کے اجر سے زیادہ ہے اور اس جملہ فمن اظلم الخ میں اشارہ یہ مضمون بتلانا مقصود ہے کہ اے لوگو اگر میں نے جھوٹا خدا تعالی کا نام لیا اور خلاف واقع اپنے کلام کو اس کی طرف منسوب کر کے اس کا کلام بتایا تو مجھ سے زیادہ برا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے اپنے ذاتی عناد اور کجروی کے سبب اس کو جھوٹا سمجھا تو تم سے بڑھ کر ظالم کون ہوا بیضاوی وغیرہ نزول الکلام ۵۲ قولہ الیس اللہ بکاف الخ کفار کہا کرتے تھے کہ اے محمد تو ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے باز آ ان بتوں کی برائی کرنی چھوڑ دے ورنہ ایک نہ ایک دن ضرور وہ تجھ کو نقصان پہونچائیں گے اور آسیب زدہ اور مخبوط الحواس بنا دیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ

مجھ کو ساتھ مہربانی کے کیا ہیں وہ بند کرنے والے مہربانی اس کی کو کہہ کہ کفایت ہے مجھ کو اللہ اوپر اس کے

تعالیٰ نے مجھ پر اپنی عنایت کرنا چاہے کیا یہ معبود اسکی عنایت کو روک سکتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اس سے ثابت ہو گیا کہ میرے لئے

يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

توکل کرتے ہیں سب توکل کرنے والے کہہ اے قوم میری عمل کرو تم اوپر جگہ اپنی کے تحقیق میں بھی عمل

خدا کافی ہے توکل کرنیوالے اسی پر توکل کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنی حالت پر عمل کئے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ

کرتا ہوں پس البتہ جان رہو گے تم کون شخص ہے کہ آوے گا اسکو عذاب کہ رسوا کریگا اس کو اور

سو اب جلدی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ وہ کون شخص ہے جس پر دنیا میں ایسا عذاب آیا چاہتا ہے جو اس کو

يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ

اتر پڑے گا اوپر اس کے عذاب ہمیشہ کا تحقیق ہم نے اتاری ہے اوپر تیرے کتاب واسطے لوگوں کے

رسوا کر دیگا اور بعد مرگ اسپر دائمی عذاب نازل ہوگا ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کے نفع کے لئے اتاری ہے جو حق کو

بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

ساتھ حق کے پس جس نے راہ پائی پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی گمراہ ہوا پس سوائے اس کے نہیں گمراہ ہوا

لئے ہوئے ہے سو جو شخص راہ راست پر آویگا تو اپنے نفع کیواسطے اور جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا (یعنی اسکا وبال)

عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (ع) اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ

اوپر جان اپنی کے اور نہیں تو اوپر انکے داروغہ اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو نزدیک موت

اسپر پڑیگا اور آپ پر کچھ بطور ذمہ داری کے مسلط نہیں کئے گئے اللہ ہی قبض (یعنی معطل) کرتا ہے (ان) جانوں کو ان کی موت کے

مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا

ان کی کے اور جو نہیں مرتے قبض کر لیتا ہے انکو بیچ نیند ان کی کے پس بند کر رکھتا ہے جن کو کہ مقرر کی ہے اوپر ان

وقت اور ان جانوں کو بھی جن کی موت نہیں آئی ان کے سونے کے وقت پھر ان جانوں کو تو روک لیتا ہے جن پر

الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کے موت اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وقت مقرر تک تحقیق بیچ اس کے

موت کا حکم فرما چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک میعاد معین تک کے لئے رہا کر دیتا ہے اس میں ان لوگوں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ

البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں کیا پکڑے ہیں انھوں نے سوائے اللہ کے سفارش کرنیوالے

کے لئے جو کہ سوچنے کے عادی ہیں دلائل ہیں ہاں کیا ان مشرک لوگوں نے خدا کے سوا دوسروں کو (معبود) قرار دے رکھا

قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ

کہہ کیا سفارش کرینگے وہ جو نہ اختیار رکھتے ہوں کسی چیز کا اور نہ سمجھتے ہوں کہہ واسطے اللہ کے

ہے (انکی) سفارش کرینگے آپ کہہ دیجئے کہ اگرچہ یہ کچھ بھی قدرت نہ رکھتے ہوں اور کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں آپ کہہ دیجئے کہ سفارش

الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ

ہے سفارش ساری واسطے اسی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر طرف اسی کی

تو تمام تر خدا ہی کے اختیار میں ہے تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے پھر تم اسی کی طرف

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ قل یٰقوم الخ بڑے ہولناک طریقہ سے نافرمانوں کے لئے آئندہ آنیوالی مصیبت سے متنبہ کیا گیا ہے کہ سنکر دجو تمہارا دل چاہے وہ کرے جاؤ مگر یاد رکھنا کہ عنقریب تمھیں معلوم ہوجائے گا کہ عذاب دائمی کس پر نازل ہوتا ہے یعنی بہت جلد عذاب الٰہی تم پر نازل ہوگا مگر وہ کم بخت بیدار ہونے والے کیا تھے آخرکار خدا تعالیٰ کے قہر میں آ گئے اور دنیا میں خوب ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہوگا ۱۲ **۵۲** قولہ انا انزلنا الخ یعنی اے نبی ہم لوگوں کی رہنمائی کیلئے آپ پر کتاب نازل کر دی ہے کتاب سے قرآن مجید مراد ہے جو سعادت اور شقاوت بیان کرنے میں نہایت صاف بیان ہے اور ساری ضرورتوں کے بیان کا ذمہ دار اور پھر اس قدر سچا کہ ہر غور کرنے والا اس کی سچائی کا یقین کر سکتا ہے اب اس کے بعد اگر کوئی سیدھے رستے آ گئے تو انہیں اسی کا فائدہ ہے اور نہ ملنے گمراہی اور محرومی اختیار کرے تو اپنے لئے کسی کا کیا بگاڑ یگا خود ہی برباد ہوگا آپ اس بات کے ذمہ دار نہیں ہیں آپ کا کام صرف تبلیغ ہے اور اس کو آپ بخوبی انجام دے چکے، چونکہ اس قسم کی آیات میں ان لوگوں کے ایمان نہ لانے پر جو غم آپ کو ہوا کرتا تھا اس سے تسلی دینا اور غم کو دور کرنا مقصود ہے اس لئے اس آیت کو منسوخ کہنے کی ضرورت نہیں جیسا کہ بعض مفسرین لکھا کرتے ہیں ۱۲ عاجز محمد حیات عفی اللہ جامع فوائد ہذا **۵۳** قولہ ولا یعقلون الخ مطلب یہ ہے کہ شفاعت کرنے والے میں کم از کم علم اور قدرت کی تو ضرورت ہے ہی اور یہ جماد محض ہیں کہ نہ علم رکھتے ہیں نہ عقل تو پھر بھی کیا انکو شفیع سمجھے جاؤ گے ۱۲

ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ انا انزلنا الخ اوپر کی آیات میں خدا تعالیٰ نے مشرکوں کے مذہب کو کبھی تو دلیلوں سے باطل کیا اور کبھی مثالیں بیان کر کے اور کبھی ان کو دنیا و آخرت کی بلاؤں اور عذاب سے ڈرایا مگر اس پر بھی وہ کور باطن نہ مانے، اور نبی علیہ السلام کو انکی اس قدر ہمدردی کہ دوزخ میں گرتے دیکھ کر سخت رنج ہوتا تھا اس لئے خدا تعالیٰ اس آیت میں آپکو اطمینان دلاتا ہے ۱۲

تُرْجَعُونَ ۝ وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ

پھیرے جاؤ گے اور جس وقت یاد کیا جاتا ہے اللہ اکیلا نفرت کرتے ہیں دل اُن لوگوں کے

لوٹ کر جاؤ گے اور جب فقط اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن لوگوں کے دل منقبض ہوتے ہیں جو کہ آخرت کا

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۚ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا

کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور جس وقت کہ یاد کئے جاتے ہیں وہ لوگ کہ سوائے اس کے ہیں ناگہاں

یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر آتا ہے تو اسی وقت وہ لوگ

هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ

وہ خوش ہو جاتے ہیں کہہ کہ اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں کے اور

خوش ہو جاتے ہیں آپ کہیئے کہ اے اللہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے

الْأَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ

زمین کے جاننے والے پوشیدہ کے اور ظاہر کے تو ہی حکم کرے گا درمیان

والے باطن اور ظاہر کے جاننے والے آپ ہی (قیامت کے روز) اپنے بندوں کے

عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ

بندوں اپنے کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے اور اگر ہو واسطے ان لوگوں کے کہ

درمیان ان امور میں فیصلہ فرما دیں گے جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے اور اگر ظلم (یعنی شرک وکفر) کرنے

ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَّمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ

ظلم کرتے ہیں جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا اور مانند اس کی ساتھ اسکے البتہ بدلہ دیویں

والوں کے پاس دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں اور ان چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تو وہ لوگ قیامت کے دن

مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ

اس کو برائی عذاب کی سے دن قیامت کے اور ظاہر ہو جاویگا واسطے ان کے اللہ کی

سخت عذاب سے چھوٹ جانے کے لئے (بے تامل) ان کو دینے لگیں۔ اور خدا کی طرف سے ان کو وہ معاملہ پیش

مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا

طرف سے جو کچھ کہ نہ تھے گمان کرتے اور ظاہر ہوگی واسطے ان کے برائیاں اس چیز کی

آوے گا جس کا انکو گمان بھی نہ تھا اور (اس وقت) انکو تمام اپنے بُرے اعمال ظاہر ہو جاویں گے

كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ فَإِذَا

کہ کماتے تھے اور گھیر لیا ان کو جو کچھ کہ تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے پس جب

اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ انکو گھیرے گا پھر جس وقت (اس مشرک)

مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا

لگتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے ہم کو پھر جب دیتے ہیں ہم اسکو نعمت اپنی طرف سے

آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیتے

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلٰى عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ

کہتا ہے سوائے اسکے نہیں دیا گیا ہوں میں اس کو اوپر علم کے بلکہ یہ آزمائش ہے ولیکن

ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھکو (میری) تدبیر سے ملی ہے بلکہ وہ ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ

توضیح الکلام ۵۱
قولہ قل اللّٰھم الخ ان کفار کے اصرار اور جہل پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے کا حکم دیا اور پیرایہ دعا اور اس کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے کا رکھا اور ارشاد فرمایا کہ اے ہمارے نبی یوں کہو کہ خدایا تو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کنندہ چھپی اور کھلی سب باتوں کا جاننے والا ہے دلوں کے راز تجھ پر آشکارا ہیں آج جس بات میں تیرے بندے جھگڑتے ہیں اُن کا تو فیصلہ کر دیگا کہ موحد اور مشرک میں کون برحق ہے اس قسم کے کلام میں یہی مخاطب کے دل پر بڑا اثر پڑتا ہے اپنا وثوق ظاہر ہو جاتا ہے۔
۵۲ قولہ ولو ان للذین الخ جب آخرت کے فیصلہ کا تذکرہ آیا تو اس کے بعد وہاں جو کچھ اُن پر پیش آویگا اس کا ذکر فرماتا ہے کہ ظالموں کے پاس اگر تمام دنیا کی نعمتیں ہوں اور ان کے ساتھ اسی قدر اور بھی ہوں تو ان سب کو دیکر عذاب قیامت سے چھٹکارا پانا غنیمت جانیں گے ۱۲
۵۳ قولہ دعانا الخ یعنی جب اس مشرک کو تکلیف پہونچتی ہے تو جن کے ناموں سے خوش ہوا کرتا تھا ان کو یک لخت چھوڑ کر صرف ہم کو پکارتا ہے اور یا پہلے ہمارے نام سے دل تنگ اور متنفر ہوتا تھا اور یہ اس مشرک کے کلام و فعل میں کھلا ہوا تخالف اور تناقض ہے جس سے اُس کی جہالت اور حماقت تو ظاہر ہوتی ہی ہے اس کے علاوہ اس کے مذہب کا باطل ہونا بھی سمجھ میں آتا ہے کیونکہ انکی ان دونوں باتوں میں سے ضرور ایک صحیح اور دوسری باطل ہے اور اس کا مذہب مجموعہ کا تھا اور ان دونوں میں سے توحید کے صحیح ہونے پر دلیلیں قائم ہیں پس شرک باطل ہے ۱۲

متعلقات الکلام ۵۱
قولہ قل اللّٰھم الخ حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس آیت کے سوا کوئی دوسری آیت ایسی نہیں جانتا کہ جب وہ پڑھکر دعا مانگی جائے اور وہ فوراً قبول ہو اور ربیع بن خثیم سے روایت ہے کہ وہ بہت کم کلام کیا کرتے تھے اتفاق سے ایک روز اُن کو قتل حسینؓ کی خبر ملی تو لوگ بولے کہ اب ضرور کچھ بولیں گے چنانچہ فوراً کہا کہ کیا واقعی لوگوں نے شہید کر دیا اس کے بعد یہ آیت پڑھی اور یہ بھی روایت ہے کہ آیت پڑھکر یہ بھی کہا کہ ہائے وہ شہید کر دیا گیا جس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں جھلایا

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا

اکثر ان کے نہیں جانتے تحقیق کہی تھی یہ بات ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے پس

سمجھتے نہیں یہ بات (بعض) ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں (جیسے قارون نے کہا تھا) سو ان

أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا

نہیں کفایت کی ان سے اس چیز نے کہ تھے کماتے پس پہونچی ان کو برائی اس چیز کی کہ

کی کارروائی اُن کے کچھ کام نہ آئی پھر ان کی تمام بداعمالیاں اپنر آپڑیں (اور سزایاب ہوئے)

كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ

کمانے تھے اور وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے ان میں سے شتاب پہونچے گی انکو برائی اس چیز

اور ان میں بھی جو ظالم ہیں ان پر بھی اُن کی بداعمالیاں ابھی پڑنے والی ہیں

مَا كَسَبُوا ۖ وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ○ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

کی کہ کماتے تھے اور نہیں وہ عاجز کرنے والے کیا نہیں جانتے یہ کہ اللہ

اور یہ (خدا تعالے کو) ہرا نہیں سکتے۔ کیا ان لوگوں کو (احوال میں غور کرنے سے) یہ معلوم نہیں ہوا کہ اللہ ہی

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جس کے چاہے اور بند کرلیتا ہے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں

جسکو چاہتا ہے زیادہ رزق دیدیتا ہے اور وہی (جسکے لئے چاہتا ہے) تنگی بھی کردیتا ہے۔ اس (بسط و قدر) میں ایمان

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا

واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں کہہ اے بندو میرے جنہوں نے زیادتی کی

والوں کے واسطے نشانیاں ہیں آپ کہدیجئے کہ میرے بندو جنہوں نے (کفر و شرک کرکے)

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ

اوپر جانوں اپنی کے مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے تحقیق اللہ بخشتا ہے

اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو بالیقین خدا تعالے تمام (گذشتہ)

الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ وَأَنِيبُوا

گناہ سارے تحقیق وہی ہے بخشنے والا مہربان اور رجوع کرو

گناہوں کو معاف فرمادے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔ اور تم اپنے رب کی طرف

إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ

طرف پروردگار اپنے کی اور مطیع رہو واسطے اس کے پہلے اس سے کہ آوے تم کو عذاب پھر

رجوع کرو (اور اسلام قبول کرنے میں) اسکی فرمانبرداری کرو قبل اس کے کہ تم پر عذاب (الٰہی) واقع ہونے لگے (اور) پھر

ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ○ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم

نہ مدد کئے جاؤ گے اور پیروی کرو بہتر اس چیز کی کہ اتاری گئی ہے طرف

(اسوقت کسی کی طرف سے) تمہاری کوئی مدد نہ کی جاوے۔ اور تم (کو چاہیئے کہ) اپنے رب کے پاس سے آئے ہوئے اچھے

مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَ

تمہاری پروردگار تمہارے سے پہلے اس سے کہ آوے تم کو عذاب ناگہاں اور

حکموں پر چلو قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آپڑے اور تم کو (اس کا)

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا الخ یہ بھی ایک دلیل ہے توحید کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت دفعہ ہم دیکھتے ہیں کہ دو آدمیوں کے پاس ایک سا سرمایہ ایک سا سلیقہ ایک سی تدبیر و تجربہ ہوتا ہے پھر بھی ایک کو فراخی اور دوسرے کو تنگی ہوتی ہے اگر کوئی کہے کہ ایک کی تدبیر کارگر ہوگئی ایک کی نہ ہوئی تو جواب ظاہر ہے کہ اگر تدبیر میں کامیابی آدمی کے اختیار میں تھی تو ایک کیوں ناکامیاب ہوا اور اگر اختیار میں نہیں تو اس سے ہمارا مقصود حاصل ہوگیا کیونکہ جب تدبیر میں کامیابی بندے کے اختیار میں نہیں تو روزی میں فراخی بھی اس کے اختیار میں نہیں ہوسکتی لہٰذا ثابت ہوا کہ روزی کا تنگ و فراخ ہونا کسی بااختیار فاعل کے ارادہ اور چاہنے پر موقوف ہے اور وہی اللہ ہے ۱۲

ع ۵ ۱۱ ۲

۵۲ قولہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ الخ یعنی اے گنہگار بندو خدا تعالی کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور یہ نہ سمجھو کہ تم زمانہ گذشتہ میں اتنا کفر اور شرک کرچکے ہو اب ایمان لانا کیا نفع دیگا نہیں تم ضرور ایمان لاؤ تمھارے پچھلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ الخ مشرکین جو حالت شرک میں اپنی خواہشات نفس میں مبتلا رہکر فسق و فجور اور کبائر گناہ قتل زنا اور دوسرے گناہ کیا کرتے تھے، ایک بار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے کہ اے محمد وہ ایمان و توحید جس کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو بیشک پسندیدہ اور برحق ہے لیکن اسکی خبر دو کہ ایمان لانے سے ہمارے پچھلے گناہ اور فسق و فجور بھی معاف ہو جائیں گے یا نہیں اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم۔ اور روح المعانی میں ابن جریر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے قریب روایت ہے اور لباب النقول میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ مشرک اگر اپنے دین کو چھوڑ کر مسلمان ہوجائے تب بھی اس کی توبہ مقبول نہیں پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ان لوگوں کے بارہ میں یہ آیت اُتری کہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ الخ ۱۲

أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَّحَسْرَتٰى عَلٰى مَا

تم نہیں جانتے ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ کہے کوئی جی اے افسوس اوپر اس کے کہ

خیال بھی نہ ہو ۔ کبھی (کل قیامت کو) کوئی شخص کہنے لگے کہ افسوس میری

فَرَّطْتُ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

تقصیر کی میں نے بیچ حق خدا کے اور تحقیق تھا میں البتہ ٹھٹھا کرنے والوں سے

اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی اور میں تو (احکام خداوندی پر) ہنستا ہی رہا

أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ أَوْ

یا کہے کہ اگر اللہ ہدایت کرتا مجھ کو البتہ ہوتا میں پرہیزگاروں سے یا

یا کوئی یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ (دنیا میں) مجھ کو ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا

تَقُولَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِيْ كَرَّةً فَأَكُوْنَ مِنَ

کہے جب دیکھے عذاب کو کاش کہ ہو واسطے میرے پھر جانا پس ہوں میں

کوئی عذاب کو دیکھ کر یوں کہنے لگے کہ کاش میرا (دنیا میں) پھر جانا ہو جاوے پھر میں نیک بندوں میں

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ

نیکی کرنے والوں سے ہاں نہیں بلکہ تحقیق آئیں تھیں تیرے پاس نشانیاں میری پس جھٹلایا اُن کو اور

ہو جاؤں ۔ ہاں بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہونچی تھیں سو تو نے اُن کو جھٹلایا اور جھٹلانا کسی شبہ سے

اسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى

تکبر کیا تو نے اور تھا تو کافروں سے اور دن قیامت کے دیکھے گا تو

نہ تھا بلکہ) تو نے تکبر کیا اور کافروں میں (ہمیشہ) شامل رہا اور آپ قیامت کے روز ان لوگوں کے

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ط أَلَيْسَ فِيْ

ان لوگوں کو کہ جھوٹ بولتے ہیں اوپر اللہ کے منہ اُن کے کالے ہیں کیا نہیں ہے بیچ

چہرے سیاہ دیکھیں گے جنھوں نے خدا پر جھوٹ بولا تھا کیا ان متکبرین کا ٹھکانا

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

دوزخ کے جگہ رہنے کی واسطے تکبر کرنے والوں کے اور نجات دیگا اللہ اُن لوگوں کو کہ پرہیزگاری کرتے تھے

جہنم میں نہیں ہے اور جو لوگ (شرک و کفر سے) بچتے تھے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو کامیابی کے ساتھ (جہنم سے)

بِمَفَازَتِهِمْ ز لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اللّٰهُ

ساتھ کامیابی اُن کی کے نہ لگے گی اُن کو برائی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ ہے

نجات دے گا اُن کو (ذرا) تکلیف نہ پہونچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے (کیونکہ جنت میں غم نہیں) اللہ ہی

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ز وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ

پیدا کرنے والا ہر چیز کا اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے ۔ واسطے اُسی کے ہیں کنجیاں

پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے ۔ (اور) اُسی کے اختیار میں ہیں کنجیاں

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ

آسمانوں کی اور زمین کی اور جنھوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں اللہ کے یہ لوگ

آسمانوں اور زمین کی اور جو لوگ (اس پر بھی) اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے وہ

توضیح الکلام ۔ لے قولہ لَا تَشْعُرُوْنَ الخ اس سے آخرت کا عذاب مراد ہے اور اگلا جملہ اَنْ تَقُوْلَ الخ اس کا قرینہ ہے کیونکہ یہ کہنا گناہگاروں کا آخرت میں بھی ثابت ہے کہ مجھے دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تو نیکی کروں اور اس عذاب آخرت کو اچانک فرمانا یا تو اس لئے ہے کہ پہلے نفخ میں سب مردے بیہوش ہو جائیں گے اور جب دوسری بار صور پھونکا جائیگا تو عذاب کا احساس ہونے لگے گا اور یا اس لئے کہ جیسا عذاب اُس وقت واقع ہوگا اس کے واقع ہونے سے پہلے اس کی حقیقت معلوم نہ تھی اور یہ گمان نہ تھا کہ اس درجہ کا عذاب ہوگا ۱۲ **۵۲** قولہ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ الخ یہاں سے اُن لوگوں کو جو کفر پر قائم دائم ہیں اُن کی سزا اور جو کفر سے توبہ کرنیوالے ہیں اُن کی جزا کا بیان ہے کہ اللہ پر جھوٹ بولنے والوں کا قیامت میں منہ کالا ہوگا خدا تعالےٰ پر جھوٹ بولنے سے مراد خدا تعالےٰ کی مرضی اور اصل واقعہ کے خلاف اُس کی نسبت کوئی خبر دینا مثلاً یہ کہنا کہ اُس کے بیٹا ہے یا معاذ اللہ جورو ہے یا یہ کہنا کہ اُس نے فلاں چیز حلال یا حرام کی ہے حالانکہ اُس نے ایسا نہیں کیا جیسا کہ مشرکین اور باطل دینوں والے کہا کرتے تھے ۱۲ **۵۳** قولہ اَللّٰهُ خَالِقُ الخ پہلی آیت میں اِتَّقَوْا سے مراد بعض مفسروں کے نزدیک خدا تعالےٰ پر جھوٹ بولنے سے بچنا ہے جو مشرکین بولا کرتے تھے اور مشرکوں کا بڑا جھوٹ اللہ تعالےٰ پر یہ تھا کہ وہ اُس کے لئے بیٹا اور بیوی ثابت کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ فلاں فلاں اس کے کارخانہ قدرت کے مختار ہیں اس لئے اس آیت میں حق تعالیٰ اُن کے خیال کی تردید فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے اور خاوند کی پیدا کی ہوئی بیوی اور باپ کا پیدا کیا ہوا بیٹا نہیں ہوتا اور جب خدا تعالیٰ نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے تو یہ دلیل ہے اِس بات کی کہ کوئی چیز نہ اُس کی بیوی ہے نہ بیٹا اور اگر کہا جائے کہ وہ بیٹا اور بیوی خود بخود پیدا ہوئے ہیں تو یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ اس صورت میں اُن کو بیٹا بیوی کیسے کہہ سکتے ہیں وہ تو خود برابر کے خدا ہوئے کیا وجہ کہ اُن کو بیٹا اور بیوی کہہ کر اُن کا رتبہ گھٹایا جائے اور بقول بعض مفسرین اس سے شرک کی بقیہ آئندہ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا

وہی ہیں ٹوٹا پانے والے کہہ کیا پس سوائے خدا کے حکم کرتے ہو تم مجھ کو کہ عبادت کروں اے

بڑے خسارہ میں رہیں گے۔ آپ (ان کے جواب میں) کہہ دیجئے کہ اے جاہلو کیا پھر بھی تم مجھ کو غیر اللہ کی عبادت کرنے کی فرمائش

الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ

جاہلو اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف تیری اور طرف اُن لوگوں کی کہ پہلے تجھ سے

کرتے ہو۔ اور آپ کی طرف بھی اور جو پیغمبر آپ سے پہلے ہو گذرے ہیں اُن کی طرف بھی یہ بات (وحی میں) بھیجی جا چکی ہے

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

تو اگر شرک لاوے گا البتہ کھوئے جاویں گے عمل تیرے اور البتہ ہوگا تو زیاں پانے والوں سے

اے عام مخاطب تو شرک کریگا تو تیرا کیا کرایا کام (سب) اکارت ہو جائیگا اور تو خسارہ میں پڑیگا (تو اے مخاطب کبھی شرک مت کرنا)

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

بلکہ اللہ ہی کو پس عبادت کر اور ہو شکر کرنے والوں سے اور نہ قدر پہچانی انھوں نے اللہ کی

بلکہ (ہمیشہ) اللہ ہی کی عبادت کرنا اور (اللہ کا) شکر گذار رہنا۔ اور (افسوس ہے کہ) ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی

حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

حق قدر اُس کے کا اور زمین ساری مٹھی میں ہے اُس کی دن قیامت کے اور

جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی حالانکہ (اس کی وہ شان ہے کہ) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور

السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

آسمان لپٹے ہوئے ہیں بیچ داہنے ہاتھ اس کے کے پاک ہے وہ اور بلند ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں

تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے اُن کے شرک سے

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

اور پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس بیہوش ہو جاویں گے جو کہ بیچ آسمانوں کے اور جو کہ بیچ

اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جاوے گی سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ

زمین کے ہیں مگر جس کو چاہے اللہ پھر پھونکا جاویگا بیچ اس کے دوسری بار پس ناگہاں وہ

اُڑ جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اُس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جاوے گی تو دفعتاً

قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ

کھڑے ہوں گے دیکھتے اور چمک جاوے گی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاویں گے

سب کے سب کھڑے ہو جاوینگے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور (بے کیف) سے روشن ہو جاویگی اور (سب کا) نامۂ اعمال

الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

عمل نامے اور لایا جاوے گا پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصل کیا جاوے گا درمیان اُن کے

(ہر ایک کے سامنے) رکھدیا جاوے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جاویں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جاویگا

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

ساتھ حق کے اور وہ نہیں ظلم کئے جاویں گے اور پورا دیا جاوے گا ہر ایک جی کو جو کچھ

اور اُن پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کا پورا بدلہ

بقیہ صـ ۶۴۹ نفی مقصود ہے کہ جس کی ایسی صفات ہوں کہ وہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا اور ہر چیز پر وکیل یعنی نگہبان اور محافظ ہو اور آسمان و زمین کی کنجیاں اُس کے پاس ہوں کہ جو چاہے تصرف کرے بھلا وہ شرکت کے عیب سے منزہ نہ ہوگا ۱۲

ع ۶ ۱۱ ۳

صفحہ ہذا

نزول الکلام ۔ ۵۱

قولہٗ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ الخ ایک بار مشرکوں نے کہا کہ اے محمدؐ افسوس ہے کہ تم اپنے بڑوں اور باپ دادوں تک کو گمراہ بتانے لگے ہمارے بتوں کو بُرا کہنے سے باز آجاؤ ہم تم کو اتنا مال دیں گے کہ بڑے مالدار بن جاؤ گے اور جس عورت سے کہو گے تمہارا نکاح کر دیں گے اور اگر یہ بھی نہ مانو تو ایک سال تم ہمارے معبودوں کی پوجا کرو اور ایک سال ہم تمہارے خدا کی عبادت کریں اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول و در منثور

۵۲ قولہٗ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ یہود اللہ پاک کی شان میں ایسے نازیبا کلمات استعمال کرتے تھے جو نہ اُنھوں نے کہیں سنے تھے اور نہ اُن کو اُن کا علم تھا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اُن کو ڈرانے اور اپنی عظمت شان دکھانے کے لئے احوال قیامت کا ذکر فرمایا ۱۲ لباب النقول فی اسباب النزول

توضیح الکلام ۔ ۵۲

قولہٗ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ یہاں سے حق تعالیٰ مشرکوں کی ناشکری کا شکوہ فرماتے ہیں کہ افسوس انھوں نے جیسا کہ اللہ کی قدر و منزلت عزت عظمت کرنی چاہیئے تھی ویسی نہ کی کیونکہ اس کے ساتھ اُس کی مخلوق کو بھی ملانے اور نفع و ضرر کے پہونچانیوالے سمجھنے لگے اس سے کوئی یہ سمجھے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ماننے والا ہو تو اس نے خدا تعالیٰ کی تعظیم کا حق ادا کر دیا خواہ اس کے احکام پر عمل کرے یا نہ کرے اس لئے کہ یہاں جو توحید کو حق تعظیم فرمایا وہ عقائد کے اعتبار سے ہے ورنہ حق تعظیم صرف توحید ہی میں منحصر نہیں اور کوئی اس سے یہ نہ سمجھے کہ جس نے شریعت کے سارے احکام پر عمل کر لیا اُس نے اُس کی ذات کے لایق جو تعظیم تھی وہ کر لی اس لئے کہ یہاں حق تعظیم سے مراد بندہ کی وسعت اور طاقت کے لحاظ سے ہے ورنہ اسکی ذات کاملہ کا حق تو کوئی بھی [illegible]

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کیا تھا اور وہ خوب جانتا ہے جو کچھ کرتے ہیں اور ہانکے جاویں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے تھے

دیا جاوے گا اور وہ سب کو کاموں کو خوب جانتا ہے اور جو کافر ہیں وہ جہنم کی طرف

اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

طرف دوزخ کی گروہ گروہ یہاں تک کہ جب آویں گے اُس کے پاس کھولے جاویں گے دروازے اُس کے اور کہیں گے

گروہ گروہ بنا کر ہانکے جاویں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہونچیں گے تو اُسوقت اُس کے دروازے کھولدیے جاوینگے اور ان

لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

واسطے اُنکے چوکیدار اُس کے کیا نہ آئے تھے تم پاس پیغمبر تم میں سے پڑھتے تھے اوپر تمھارے نشانیاں

دوزخ کے محافظ (فرشتے بطور ملامت کے) کہیں گے کیا تمھارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہ آئے تھے جو تمکو تمھارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا

رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ

پروردگار تمھارے کی اور ڈراتے تم کو ملاقات اس دن تمھارے کی سے کہیں گے ہنیں بلکہ آئے تھے

کرتے تھے اور تم کو تمھارے اُس دن کے پیش آنے سے ڈرایا کرتے تھے کافر کہیں گے کہ ہاں

لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ

ولیکن ثابت ہوئی بات عذاب کی اوپر کافروں کے کہا جاوے گا

لیکن عذاب کا وعدہ کافروں پر پورا ہو کر رہا (پھران سے) کہا جاوے گا

ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى

داخل ہو دروازوں میں دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے پس بُری ہے جگہ

(یعنی وہ فرشتے کہیں گے) کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو (اور) ہمیشہ اس میں رہا کرو غرض (خدا کے احکام سے)

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ

تکبر کرنے والوں کی اور ہانکے جاویں گے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہشت کی

تکبر کرنیوالوں کا بُرا ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کئے جاویں گے

زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

گروہ گروہ یہاں تک کہ جب آویں گے اُن کے پاس اور کھولے جاویں گے دروازے اس کے اور کہیں گے واسطے ان کے

یہانتک کہ جب اس (جنت) کے پاس پہونچیں گے اور اُسکے دروازے (پہلے سے) کھلے ہوئے ہونگے (تاکہ ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے محافظ (فرشتے)

خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا

چوکیدار اس کے سلامتی ہو جیو اوپر تمھارے خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو اس میں ہمیشہ رہنے والے اور کہیں گے

اُن سے کہیں گے السلام علیکم تم مزہ میں رہے سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جاؤ۔ اور (داخل ہو کر) کہیں گے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے سچا کیا ہم سے وعدے اپنے کو اور وارث کیا ہم کو زمین بہشت کا

کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیا

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَ

جگہ پکڑتے ہیں ہم بہشت میں جہاں چاہیں ہم پس بہت اچھا ہے ثواب عمل کرنے والوں کا اور

کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں غرض (نیک) عمل کرنے والوں کا اچھا بدلہ ہے اور

توضیح الکلام۔ ۵ قولہٗ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا الخ یہاں سے مومنوں کا حال ہے کیونکہ تقویٰ کا ابتدائی مرتبہ یہی ہے کہ آدمی ایمان اختیار کرے اور کفر کو چھوڑ دے پھر اسکے بھی مراتب مختلف ہیں اس لئے ہر مرتبہ کے گروہ کو الگ کر کے سب کو جنت کی طرف شوق دلا کر جلدی جلدی روانہ کیا جاوے گا جب وہ جنت کے پاس آویں گے تو اُس کے دروازے کھلے پاویں گے تاکہ ذرا بھی انتظار نکرنا پڑے اور اس میں اُن کا انتہائی اعزاز ہوگا اس لئے کہ جب کوئی واجب التعظیم مہمان آتا ہے تو اس کے لئے دنیا میں ایسا ہی کیا جاتا ہے اُسوقت فرشتے اُن کو سلام کہیں گے اور اُن کو وہاں ہمیشہ رہنے کی خوش خبری دیں گے چنانچہ جب متقی جنت میں داخل ہو جاویں گے تو وہاں خدا تعالیٰ کی حمد کریں گے کہ اُس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور سرزمین جنت کا ہم کو مالک بنا دیا کہ ہم اس میں جہاں چاہیں مقام کریں یعنی ہر شخص کو خوب فراغت کی جگہ ملی کہ خوب فراغت کے ساتھ رہیں سہیں اور چلیں پھریں اور بیٹھیں اُٹھیں، چنانچہ سیر کے طور پر دوسرے جنتیوں کے درجوں میں پھرنے چلنے کی ممانعت نہ ہوگی اور فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو یا خود اہل جنت ہی کا، اور عاملین کا لفظ فرما کر عمل صالح کا ضروری ہونا بیان کر دیا کہ اس اجر کیلئے اعمال صالحہ شرط ہیں ۱۲

روایات الکلام۔ الربع ۵ قولہٗ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ الخ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ متقی لوگ جب دوزخ سے پار نکلجاویں گے تو جنت اور دوزخ کے مابین ایک پُل ہوگا اُس پر روک لئے جاویں گے وہاں ایک کا دوسرے سے قصاص لیا جاویگا یہاں تک کہ جب آراستہ پیراستہ ہو جائیں گے تو جنت میں داخل کئے جاویں گے اور فرشتے یہ کہیں گے کہ طِبْتُمْ الخ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ جب جنتی جنت کے دروازہ پر پہونچیں گے تو وہاں ایک درخت دیکھیں گے جس کے تنہ کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہوں گے جب ایمان والا ان میں سے ایک میں غسل کریگا تو اس کا ظاہر پاک وصاف ہو جائیگا اور جب دوسرے چشمہ میں غسل کرے گا تو

تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

دیکھے گا تو فرشتوں کو گھیرے ہوں گے گرد عرش کے پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف

آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ (حساب کے اجلاس کیوقت) عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوں گے (اور) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے

رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

پروردگار اپنے کے اور فیصل کیا جاتا ہے درمیان انکے ساتھ حق کے اور کہا گیا سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے

اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائیگا اور کہا جاویگا کہ ساری خوبیاں خدا کو زیبا ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ مومن مکہ میں نازل ہوئی اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

کلماتہا ۱۲۴۲ حروفہا ۵۲۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ

اتارنا کتاب کا اللہ غالب جاننے والے کی طرف سے ہے بخشنے والا

حم (اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ گناہ کا بخشنے والا

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ

گناہ کا اور قبول کرنے والا توبہ کا سخت کرنے والا عذاب کا صاحب انعام کا

ہے اور توبہ کا قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا ہے قدرت والا ہے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ؕ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود مگر وہ طرف اسی کی ہے پھر جانا نہیں جھگڑتے بیچ نشانیوں اللہ کے

اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اسی کے پاس (سب کو) جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں میں (یعنی قرآن میں) وہی لوگ (ناحق کے)

إِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ

مگر وہ لوگ کہ کافر ہوئے پس نہ فریب میں ڈالے تجھ کو پھرنا ان کا بیچ شہروں کے جھٹلایا تھا

جھگڑے نکالتے ہیں جو (اس کے) منکر ہیں سو ان لوگوں کا شہروں میں (امن و امان سے) چلنا پھرنا آپکو اشتباہ میں نہ ڈالے۔ ان سے پہلے

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْأَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ

پہلے ان سے قوم نوحؑ کی نے اور گروہوں نے پیچھے ان سے اور قصد کیا ہر ایک

نوحؑ کی قوم نے اور دوسرے گروہوں نے بھی جو انکے بعد ہوئے (جیسے عاد و ثمود وغیرہم دین حق کو) جھٹلایا تھا اور ہر امت میں سے جو لوگ ایمان

أُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَأْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

امت نے ساتھ پیغمبر اپنے کے تو کہ پکڑ لیویں اس کو اور جھگڑا کرتے تھے ساتھ جھوٹ بات کے تو کہ ڈھلکا دیویں

لائے تھے انھوں نے اپنے پیغمبر کے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور ناحق کے جھگڑے نکالے تاکہ اس ناحق سے حق کو باطل

بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ

ساتھ اس کے حق بات کو پس پکڑ لیا میں نے ان کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا اور اسی طرح

کر دیں سو میں نے (آخر) ان پر دار و گیر کی سو (دیکھو) میری طرف سے (ان کو) کیسی سزا ہوئی اور اسی طرح

خواص الکلام۔ سورۂ مومن۔ جو شخص صبح کو سورۂ دخان اور اس سورت کے شروع کی آیات یعنی حٰمٓ سے اِلَیْهِ الْمَصِیْر تک اور آیۃ الکرسی پڑھے گا وہ شام تک ہر بلا سے محفوظ رہیگا اور جو شام کو پڑھیگا وہ صبح تک ہر آفت سے امن میں رہے گا ۱۲ اور جو شخص اپنے آپکو خواب میں یہ سورت پڑھتا دیکھے تو وہ شخص سالم الیقین ہوگا ۱۲

ع ۸ ۵ ۵

فضائل الکلام۔ ۱؎ قولہ حٰمٓ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حٰمٓ سات ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں تو ہر دروازہ پر ایک حٰمٓ ہوگی کہے گی یا اللہ جس نے مجھ کو پڑھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کو اس دروازے سے داخل نہ کریو ۱۲ بیہقی

نزول الکلام۔ ۲؎ قولہ مَا یُجَادِلُ فِیْ الخ یہ آیت حارث بن قیس کے بارہ میں اتری ۱۲ کذا فی اللباب اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کفار مکہ ملک شام و یمن میں بغرض تجارت آتے جاتے تھے اور خوب فائدے حاصل کرتے تھے اس وقت یہ آیت مسلمانوں کو سمجھانے کے لئے نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام۔ ۳؎ قولہ فَلَا یَغْرُرْکَ الخ اس آیت میں اگرچہ خطاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن سنانا دوسروں کو مقصود ہے کہ کہیں یوں خیال مت کر بیٹھنا کہ ان لوگوں کو تو کفر کی وجہ سے کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا بلکہ دن بدن معقول فائدے حاصل کر کے تونگر پر تونگر ہوتے جاتے ہیں سو ان کی چند روزہ اس کی زندگی اور تونگری سے دھوکا نہ کھانا یہ تو انکو ڈھیل دی جا رہی ہے جسمیں ان کا امتحان مقصود ہے کہ اب بھی اس نعمت کو اپنے لئے باعث خرابی سمجھ جاؤ اور تائب ہو کر اسلام میں آجاؤ ورنہ انجام ہلاکت اور دائمی عذاب ہے ۱۲ معالم التنزیل وغیرہ۔

۴؎ قولہ وَهَمَّتْ کُلُّ اُمَّةٍ الخ یعنی یہ سرتابی اور سرکشی کچھ ان کفار مکہ ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ ان سے پہلے قوم نوحؑ سے لیکر آپکے زمانہ تک بہت سی قوموں نے تکذیب رسل کی بلکہ ہر گروہ نے اپنے زمانہ کے رسول کو پکڑ کر قتل کرنا چاہا مگر ان کا انجام کیا ہوا کہ سخت ترین عذاب میں مبتلا کئے گئے وہی انجام ان کے لئے بھی رکھا ہوا ہے اگر

حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ

ثابت ہوئی بات پروردگار تیرے کی اوپر ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے یہ کہ وہ رہنے والے

تمام کافروں پر آپ کے پروردگار کا یہ قول ثابت ہوچکا ہے کہ وہ لوگ (آخرت میں) دوزخی

النَّارِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

آگ کے ہیں وہ لوگ جو اُٹھا رہے ہیں عرش کو اور جو کوئی کہ گرد اس کے ہیں پاکی بیان کرتے ہیں

ہوں گے۔ جو فرشتے کہ عرش (الٰہی) کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے اُس کے گرداگرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ

ساتھ تعریف رب اپنے کے اور ایمان لاتے ہیں ساتھ اُس کے اور بخشش مانگتے ہیں واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے

وتحمید کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے (اس طرح) استغفار کیا کرتے ہیں

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

اے پروردگار ہمارے سما لیا تو نے ہر چیز کو رحمت کر اور علم کر پس بخش واسطے اُن لوگوں کے

کہ اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت (عامہ) اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو اُن لوگوں کو بخش دیجئے جنھوں نے (شرک و کفر سے)

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَ

کہ توبہ کی اور پیروی کی راہ تیری کی اور بچا اُن کو عذاب دوزخ کے سے اے پروردگار ہمارے اور

توبہ کرلی ہے اور آپ کے رستہ پر چلتے ہیں اور اُن کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے اے ہمارے پروردگار اور

اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

داخل کر اُن کو بہشتوں ہمیشہ رہنے کی میں جو وعدہ دیا ہے اُن کو تو نے اور جو لائق بہشت کے ہیں۔

اُن کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے اُن سے وعدہ کیا ہے داخل کر دیجئے اور اُن کے ماں باپ اور

اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

باپوں اُن کے سے اور بیبیوں اُن کی سے اور اولاد اُن کی سے تحقیق تو ہی ہے غالب حکمت والا

بیبیوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق (یعنی مومن) ہوں اُنکو بھی داخل کر دیجئے۔ بلاشک آپ زبردست حکمت والے ہیں

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ

اور بچا اُن کو بُرائیوں سے اور جس کو بچایا تو نے برائیوں سے اُس دن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اُس کو

اور اُن کو (قیامت کے دن ہر طرح کی) تکالیف سے بچائیے اور آپ جس کو اُس دن تکالیف سے بچالیں تو اُس پر آپ نے (بہت) مہربانی فرمائی

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ

اور یہ بات وہی ہے مراد پانا بڑا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے پکارے جاویں گے

اور یہ بڑی کامیابی ہے جو لوگ کافر ہوئے (اُس وقت) اُن کو پکارا جاوے گا

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ

البتہ ناخوش رکھنا خدا کا بہت بڑا ہے ناخوش رکھنے تمھارے سے اپنے تئیں جس وقت کہ پکارے جاتے تھے تم

کہ جیسی تم کو (اس وقت) اپنے سے نفرت ہے اس سے بڑھ کر خدا کو تم سے نفرت تھی جبکہ تم (دنیا میں) ایمان کی طرف

اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ

طرف ایمان کی پس کفر کرتے تھے تم کہیں گے اے رب ہمارے مارا تو نے ہم کو دو بار اور

بُلائے جاتے تھے پھر تم نہیں مانا کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم کو دو بار مُردہ رکھا اور

توضیح الکلام

۵۱ قولہ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الخ پہلے یہ بیان ہوا تھا کہ ایسے زبردست بڑے علم والے کی نازل کی ہوئی کتاب (قرآن مجید) کی بابت کافر لوگ ناحق کا جھگڑا مچاتے ہیں اور یہ آرزو رکھتے ہیں کہ اس حق اور سچے کلام کو مٹا دیں اور اس آفتاب جہاں تاب کو بے نور کر دیں یہ انکی کمینگی اور سفلہ پن ہے یہاں فرماتے ہیں کہ اے نبی مکرم ان بدنصیبوں کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں اور نہ ان کی کچھ پرواہ کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کے خاص درباری جو عرش اعظم کو اُٹھائے ہوئے ہیں وہ بڑے شوق سے خدا تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے اور ایمان لاتے ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کافروں کے مٹائے یہ دین نہیں مٹے گا کیونکہ اسکی پاک و خاص بارگاہ کے اردلی اس کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور اس سے انسان کو شرم اور عار دلانا بھی مقصود ہے کہ وہ باوجود محتاجی کے اپنے فائدہ کی چیز سے عداوت رکھتا ہے اور فرشتے باوجود معصوم ہونیکے اس کی تسبیح و تقدیس میں لگے ہوئے ہیں اور کیا عجیب بات ہے کہ پیدائش آدم کے وقت فرشتے اس پر معترض تھے اور سفاکی کے جرم کی تہمت لگاتے تھے اور آج وہی فرشتے انسان کی خطاؤں کے لیے استغفار کرتے ہیں ۱۲

۵۲ قولہ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ الخ اس میں کئی باتوں کی طرف اشارہ ہے ایک یہ کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا نظر نہیں آتا ہے، ورنہ اُن کا ایمان لانا کوئی تعریف کی بات نہ ہوتی کیونکہ جو شے نظر آتی ہو اس کے اقرار کرنے میں کوئی کمال نہیں ہوتا اور اسی سے خدا تعالیٰ کے مجسم اور محدود ہونے کا شبہ بھی جاتا رہا، کیونکہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ تخت اس طور کا نہیں ہے کہ اس پر خدا تعالے بیٹھے ہوں اور فرشتے ان کی نگہبانی کرتے ہوں بلکہ اس تخت کی حقیقت بھی اُسی کو معلوم ہے صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس کی مخصوص تجلی کی جگہ ہے جس کی کیفیت احاطۂ بیان سے باہر ہے ۱۲

وقف لازم

وقف النبی علیہ السلام

ع ۹

أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ

جلایا تو نے ہم کو دو بار پس اقرار کیا ہم نے ساتھ گناہوں اپنے کے پس کیا ہے طرف نکلنے کی

دو بار زندگی دی سو ہم اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی

مِّن سَبِيلٍ ۝ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ

کوئی راہ یہ اس واسطے ہے کہ جب پکارا جاتا تھا اللہ اکیلا کفر کرتے تھے تم

کوئی صورت ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جب صرف اللہ کا نام لیا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے

وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝ هُوَ

اور اگر شریک لایا جاتا تھا ساتھ اس کے اقرار کرتے تھے تم پس حکم واسطے اللہ بلند بڑے کے ہے وہی ہے

اور اگر اُس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے سو (اس پر) یہ فیصلہ اللہ کا ہے جو عالیشان (اور) بڑے رتبہ والا ہے وہی ہے

الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا

جو دکھلاتا ہے تم کو نشانیاں اپنی اور اُتارتا ہے واسطے تمہارے آسمان سے رزق اور نہیں

جو تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور (وہی ہے جو) آسمان سے رزق بھیجتا ہے اور صرف

يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ۝ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

نصیحت پکڑتا مگر جو کہ رجوع کرتا ہے پس پکارو اللہ کو خالص کر کر واسطے اُس کے عبادت کو

وہی شخص نصیحت قبول کرتا ہے جو (خدا کی طرف) رجوع (کرنے کا ارادہ) کرتا ہے سو تم لوگ خدا کو خالص اعتقاد کر کے پکارو

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي

اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر بلند درجوں والا ہے صاحب عرش کا ڈالتا ہے

گو کافروں کو ناگوار (ہی) کیوں نہ ہو وہ رفیع الدرجات ہے وہ عرش کا مالک ہے وہ اپنے

الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ

روح کو حکم اپنے سے اوپر جس کے چاہتا ہے بندوں اپنے سے تو کہ ڈراوے دن

بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی یعنی اپنا حکم بھیجتا ہے تاکہ (وہ صاحب وحی لوگوں کو) اجتماع کے دن (یعنی قیامت کے دن) سے ڈراوے

التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ

ملاقات کے سے جس دن کہ وہ ظاہر ہوں گے نہیں چھپے گا اوپر اللہ کے اُن سے

جس دن سب لوگ (خدا کے) سامنے آموجود ہوں گے (کہ) ان کی بات خدا سے مخفی نہ رہے گی

شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ الْيَوْمَ

کچھ واسطے کس کے ہے بادشاہی اُس دن واسطے اللہ اکیلے غالب کے اُس دن

آج کے روز کس کی حکومت ہوگی بس اللہ ہی کی ہوگی جو یکتا (اور) غالب ہے آج

تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

بدلہ دیا جاوے گا ہر جی جو کچھ کہ کماتا ہے نہیں ظلم اُس دن تحقیق اللہ

ہر شخص کو اُس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا آج (کسی پر) کچھ ظلم نہ ہوگا اللہ تعالیٰ

سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ

جلد لینے والا ہے حساب کا اور ڈرا اُن کو دن قیامت سے جس وقت کہ دل

بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور آپ اُن لوگوں کو ایک قریب آنیوالے مصیبت کے دن سے (کہ روز قیامت ہے) ڈرائیے جس وقت کلیجے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہٗ فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ الخ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ہم تیری قدرت اور حشر کا یقین کرتے ہیں، الٰہی تو نے ہمکو دو بار زندگی اور دو بار موت دی دنیا میں جو یقین ہم کو نہ ہوا تھا اس گناہ کا اب ہم اقرار کرتے ہیں تو کیا اب کوئی صورت بھی چھٹکارے کی ہے، دو موتوں اور دو زندگیوں سے مراد یہ ہے کہ پہلے مٹی تھے یا نطفہ، بہرحال بے جان ہی تھے پھر اس میں جان پڑی تو زندہ ہوئے پھر مرنے کے بعد قبر میں دفن ہوئے پھر قیامت کو زندہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے ۱۲ بیضاوی۔ اگر کوئی شبہ کرے کہ یہاں سے تو دو موتوں کا ثبوت نکلا اور سورہ صافات میں مومنوں کے قول سے ایک ہی موت کا ثبوت ہے کہ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ الخ مگر جواب یہ ہے کہ مومنوں کے اس قول میں اماتت یا موت سے وہ مراد ہے جو زندہ ہونیکے بعد طاری ہوئی تھی سو وہ واقعی ایک ہی تھی اور اس کے بعد سے ان کو حیات ابدی نصیب ہو گئی ۱۲ **۵۲** قولہٗ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ الخ یہاں سے اپنی اور بھی چند صفات بیان فرمائی ہے جو اُس کی خدائی کی دلیل ہیں ان میں سے پہلی صفت یہ ہے کہ وہ تمام کمال و جلال کی صفات میں ساری موجودات سے بلندتر ہے اس کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہونچ سکتا نہ کسی کی زندگی اسکی زندگی کے برابر ہے اور نہ قدرت و علم وغیرہ، وہ واجب الوجود ہے اور کوئی نہیں اور سب اپنی ذات و صفات میں اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں یہ مطلب تو اس صورت میں ہو کہ رفع کو لازم لیا جائے یعنی بلند ہونا اور اگر متعدی لیا جائے یعنی بلند کرنا تو اس صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ وہ دنیا میں اولیاء اور انبیاء کے درجے بلند کرتا ہے یا عام مخلوق کے درجات بلند کرتا ہے کہ کسی کو علم زیادہ دیتا ہے اور کسی کو دولت، کسی کو عقل اور کسی کو یہ چیزیں کم دیتا ہے ایسے ہی سعادت اور شقاوت میں لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے ایک سے ایک کو بڑھاتا ہے ۱۲ کذا فی الخازن **۵۳** قولہٗ الْآزِفَةِ الخ اس میں قیامت کو قریب اس وجہ سے کہا کہ وہ روز بروز قریب ہی ہوتی جاتی ہے ۱۲ از روح و مدارک و معالم و در منثور وغیرہا از عاجز محمد ضیا غفرلہٗ

[illegible] ۱۲

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّ

نزدیک حلق کے ہوں گے غم کے بھرے ہوئے نہیں واسطے ظالموں کے کوئی دوست اور

منہ کو آجاویں گے (اور غم سے) گھٹ گھٹ جاویں گے (اس روز) ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا اور نہ کوئی

لَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ ۝ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝

نہ شفاعت کرنیوالا کہ کہا اُس کا مانا جاوے جانتا ہے خیانت آنکھوں کی اور جو کچھ چھپاتے ہیں سینے

سفارشی ہوگا جس کا کہا مانا جاوے، وہ (ایسا ہے کہ) آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان رباتوں) کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

اور اللہ حکم کرتا ہے ساتھ حق کے اور جو لوگ کہ پکارتے ہیں سوائے اُس کے

اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے گا اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ پکارا کرتے ہیں

لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

نہیں حکم کرتے ساتھ کسی چیز کے تحقیق اللہ وہی ہے سُننے والا دیکھنے والا

وہ کسی طرح کا بھی فیصلہ نہیں کرسکتے (کیونکہ) اللہ ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کیا نہیں سیر کی انھوں نے بیچ زمین کے پس دیکھیں کیونکر ہوا آخر کام

کیا ان لوگوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو (کافر) لوگ اُن سے

الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

اُن لوگوں کا کہ تھے پہلے اُن سے تھے وہ سخت زیادہ اُن سے بیچ قوت کے

پہلے ہو گذرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا وہ لوگ قوت اور ان نشانوں میں جو کہ زمین پر

وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا

اور نشانیوں کے بیچ زمین کے پس پکڑا اُن کو اللہ نے ساتھ گناہوں اُن کے کے اور نہیں

چھوڑے گئے ہیں ان سے بہت زیادہ تھے سو اُن کے گناہوں کی وجہ سے خدا نے اُن پر دارو گیر فرمائی اور اُن کا

كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ

تھا واسطے اُن کے اللہ سے کوئی بچانے والا یہ سبب اس کے ہے کہ وہ لوگ آتے تھے

کوئی خدا کے عذاب سے بچانے والا نہ ہوا یہ (مواخذہ) اس سبب سے ہوا کہ اُن کے پاس

تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ

اُن کے پاس پیغمبر اُن کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس کفر کیا انھوں نے پس پکڑا اُن کو اللہ نے تحقیق وہ

اُن کے رسول واضح دلیلیں لیکر آتے رہے پھر اُنھوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر مواخذہ فرمایا بے شک وہ

قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا

زور آور ہے سخت عذاب کرنے والا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے

بڑی قوت والا سخت سزا دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنے احکام

وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا

اور غلبے ظاہر کے طرف فرعون کی اور ہامان کی اور قارون کی پس کہا اُنھوں نے

اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو ان لوگوں نے کہا کہ

توضیح الکلام ۔ ۱۵

۵۱ قولہ یعلم خائنۃ الاعین الخ اس جملے سے حق تعالیٰ اپنے بندوں کو انتہائی ڈر کی بات سُناتے ہیں کہ جس حاکم کے سامنے اُس دن جانا ہوگا وہ ایسا ہے کہ آنکھ کی چوری اور دل کے خطرات اور وسوسوں کو بھی جانتا ہے کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں خواہ وہ ہاتھ پیر وغیرہ اعضا کا کیا ہوا ہو یا دل کا غرض بندوں کے تمام حرکات سے واقف ہے جس کی جزا سزا کے لئے ضرورت ہے ۱۲

۵۲ قولہ واللہ یقضی الخ یعنی جس اللہ کی یہ صفات مذکورہ کامل ہیں وہی اس روز فیصلہ ٹھیک ٹھیک کردیگا اور نہ کوئی فیصلہ کرتا تو بے انصافی کا وہم ہوسکتا تھا مگر چونکہ وہ خود ہی فیصلہ کرے گا اس لئے ظلم اور ناانصافی کا وہم و گمان نہیں ہوسکتا اور نہ کسی کی رو رعایت یا رشوت کا خیال ہوسکتا ہے نہ وہ کسی سے دب سکتا ہے وہ اُس دن دنیوی شرافت و رذالت کو بھی نہ دیکھے گا امیر و غریب شاہ و گدا، کالے گورے اس کے نزدیک اُس روز سب برابر ہوں گے ۱۲

۵۳ قولہ لا یقضون الخ مقابلے کے طور پر معبودانِ باطل میں اس فیصلہ کا نہ پایا جانا بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا جن کو یہ لوگ اس دن کی اُمید پر پکارتے ہیں کچھ بھی فیصلہ کرنے کے مجاز نہ ہونگے اور وہ صفتیں اور ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا باطل معبودوں میں موجود نہیں ایک یہ کہ وہ ہر بات کو سُنتا ہر کام کو دیکھتا ہے کوئی چیز اُس سے چھپی نہیں برخلاف اور معبودوں کے اور یہ چند صفات تو بطور نمونہ کے بیان کردی ہیں ورنہ اس میں اور بیشمار صفات ایسی ہیں کہ دوسرے معبودوں میں نہیں ہیں اس سے بھی فیصلہ کا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات میں ثابت ہونا اور مؤکد ہوگیا اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ معبودانِ باطل نہ تو اپنے عبادت گذاروں کی کچھ امداد کرسکتے ہیں اور نہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ خدا ہونے میں شرکت کے قابل ہیں ۱۲

۵۴ قولہ ذلک بانہم الخ یہ مصیبت اُن پر صرف اسلئے آئی کہ انکے رسول اُنکے پاس نشانہائے نبوت یعنی معجزات اور کھلی ہوئی دلیلیں لیکر آئے اُنھوں نے انکار کیا اور طرح طرح کی باتیں بناکر برابر بدی ہی پر تلے رہے اور بار کسی طور سے

[illegible]

سِحْرٌ كَذَّابٌ ○ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا

جادوگر ہے جھوٹا پس جب آیا اُن کے پاس ساتھ حق کے نزدیک ہمارے سے کہا اُنھوں نے

یہ جادوگر (اور) جھوٹا ہے۔ پھر (اس کے بعد) جب وہ (عام) لوگوں کے پاس دینِ حق جو ہماری طرف سے تھا لیکر آئے تو ان (مذکور) لوگوں نے (اہلِ

اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ

مار ڈالو بیٹے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اُس کے اور جیتا رکھو عورتوں اُن کی کو

کہ جو لوگ اُن کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں اُن کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دو

وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

اور نہیں مکر کافروں کا مگر بیچ گمراہی کے اور کہا فرعون نے

اور ان کافروں کی تدبیر محض بے اثر رہی اور فرعون نے (اہلِ دربار سے) کہا

ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ

چھوڑو مجھ کو مار ڈالوں میں موسیٰ کو اور چاہیئے کہ پکارے وہ رب اپنے کو تحقیق میں ڈرتا ہوں اس سے کہ

کہ مجھ کو چھوڑو میں موسیٰ ع کو قتل کر ڈالوں اور اُس کو چاہیئے کہ اپنے رب کو (مدد کے لئے) پکارے مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ (کہیں)

يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ○ وَقَالَ

بدل ڈالے دین تمھارے کو یا یہ کہ ظاہر کرے بیچ زمین کے فساد اور کہا

تمھارا دین (نہ) بدل ڈالے یا ملک میں کوئی خرابی (نہ) پھیلا دے اور موسیٰ ع نے

مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ

موسیٰ ع نے تحقیق میں نے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے ہر تکبر کرنے والے سے کہ نہیں ایمان لاتا

(جب یہ بات سُنی تو) کہا کہ میں اپنے اور تمھارے (یعنی سب کے) پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر خرد ماغ شخص (کے شر) سے

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

ساتھ دن حساب کے اور کہا ایک مرد نے یعنی خزقیل نجار ایمان والے نے لوگوں فرعون کے سے کہ

جو روزِ حساب پر یقین نہیں رکھتا۔ اور (اس مجلسِ مشورہ میں) ایک مومن شخص نے جو کہ فرعون کے خاندان سے تھے (اور اب تک)

يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ

چھپاتا تھا ایمان اپنے کو کیا مار ڈالو گے تم ایک مرد کو اس واسطے کہ کہتا ہے پروردگار میرا اللہ ہے اور تحقیق

اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے کہا کیا تم ایک شخص کو (محض) اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ

جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ

آیا ہے تمھارے پاس ساتھ دلیلوں ظاہر کے پروردگار تمھارے سے اور اگر ہے یہ جھوٹا پس اوپر اُسی کے ہے

تمھارے رب کی طرف سے (اس دعوے پر) دلیلیں (بھی) لیکر آیا ہے اور اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہے تو اُس کا جھوٹ

كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ

جھوٹ اُس کا اور اگر ہے سچا پہونچے گی تم کو بعض وہ چیز جو وعدہ دیتا ہے تم کو

اُسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہوا تو وہ جو کچھ پیشین گوئی کر رہا ہے اُس میں سے کچھ تو تم پر (ضرور ہی) پڑے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○ يٰقَوْمِ

تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا اُس شخص کو کہ وہ حد سے نکلنے والا ہے جھوٹا اے قوم میری

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مقصود تک نہیں پہونچاتا جو (اپنی) حد سے گذر جانیوالا بہت جھوٹ بولنے والا ہو اے میرے بھائیو

توضیح الکلام ۵۱ قولہٗ فلما جاءہم الخ پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعونیوں کے پاس دین حق لیکر آئے تو چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ اس کو مانتے لیکن بجائے ماننے کے اور یہ حکم دیدیا کہ ان بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کر ڈالو جو موسیٰ ع پر ایمان لائے ہیں اور انکی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دو تاکہ فرعونیوں کے کام آویں اور لڑکوں کے زندہ رہنے سے خوف ہے کہ کہیں ان کی جماعت کو قوت نہ ہو جائے جس سے ہماری بادشاہت جاتے رہنے کا اندیشہ ہے اور عورتوں سے اسکا احتمال نہیں اور مسلمانوں کی تباہی کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین برحق لانے کے بعد فرعون نے یہ قتل کا حکم دوبارہ دیا تھا مگر اس سے کیا ہوتا ہے کیونکہ کفار کا کوئی داؤ اور چال خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں آتیں ۱۲ معالم و مدارک وغیرہما ۵۲ قولہٗ وقال رجل مؤمن الخ فرعون کے چچازاد بھائی خزقیل حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خفیہ ایمان لے آئے تھے اُنھوں نے جب دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا قصد کیا جاتا ہے تو نہایت نرم طریقہ سے کہ جس سے اُن کو موسائی ہو جانے کا شبہ نہ ہو یوں کہا کہ ایسے شخص کو قتل نہ کرنا چاہیئے جو توحید کا قائل ہو اور اپنے دعویٰ کے ثبوت میں بہت سے معجزے اور دلیلیں بھی پیش کر چکا ہو اور اگر مان لیا جائے کہ وہ نبوت کے دعویٰ میں جھوٹا اور حق تعالیٰ پر بہتان باندھنے میں حد سے گذر گیا ہے تو چونکہ حق تعالیٰ ایسی ناپاک طبیعت کے آدمی کو کامیاب نہیں فرماتا اسلئے وہ خود اس کو خائب و خاسر کر دے گا تم کو قتل کرنے کی زحمت گوارا کرنا بالکل فضول ہے اور اگر وہ اس دعوے میں سچا ہوا جیسا کہ معجزات کے سبب کم از کم ہر شخص کو اس کا احتمال تو ہونا ہی چاہیئے تو بہت ممکن ہے کہ انکار کرنے والوں کو جس عذاب دنیا و آخرت کا خوف دلایا جاتا ہے۔ سب نہیں تو اس میں سے کچھ ضرور نازل ہو جائے یا کم سے کم دنیا ہی میں کوئی تباہی و بربادی لاحق ہو تو پھر حکومت کے خیال میں ایسے شخص کو قتل کرنا گویا خدا تعالیٰ کے عذاب کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے بہرحال عقل کا بقیہ آئندہ

لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا

واسطے تمھارے ہے باد شاہی آج کی غالب ہو بیچ زمین کے پس کون مدد دے گا ہم کو

آج تو تمھاری سلطنت ہے کہ اس سرزمین میں تم حاکم ہو سو خدا کے عذاب میں ہماری

مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا

عذاب خدا کے سے اگر آجاوے ہم پر کہا فرعون نے نہیں دکھلاتا میں تم کو مگر جو کچھ

کون مدد کرے گا۔ اگر (ان کے قتل کرنے سے) وہ ہم پر آپڑا فرعون نے (یہ تقریر سنکر جواب میں) کہا کہ میں تو تم کو وہی رائے دونگا جو

أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِي

کہ دیکھتا ہوں میں اور نہیں بتاتا میں تم کو مگر راہ بھلائی کی اور کہا اس شخص نے کہ

خود سمجھ رہا ہوں (کہ انکا قتل ہی مناسب ہے) اور میں تم کو عین طریق مصلحت بتلاتا ہوں اور اُس مومن نے کہا

آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۝

ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمھارے مانند دن اُن گروہوں کے سے

صاحبو مجھ کو تمھاری نسبت اور اُمتوں کے سے روز بد کا اندیشہ ہے

مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ

مانند عادت قوم نوحؑ کی اور عاد کی اور ثمود کی اور جو لوگ کہ پیچھے اُن سے تھے

جیسا قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں (یعنی قوم لوط وغیرہ) کا حال ہوا تھا

وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

اور نہیں اللہ ارادہ کرتا ظلم کا واسطے بندوں کے اور اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمھارے

اور خدا تعالیٰ تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور صاحبو مجھ کو تمھاری نسبت اس دن کا اندیشہ ہے

يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ

دن پکارنے کے سے اس دن کہ پھر جاؤ گے تم پیٹھ پھیر کر نہیں واسطے تمھارے اللہ سے کوئی

جس میں کثرت سے ندائیں ہوں گی۔ جس روز (موقف حساب سے) پشت پھیر کر (دوزخ کی طرف) لوٹو گے (اور اس وقت) انکو خدا سے کوئی

عَاصِمٍ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ

بچانے والا اور جس کو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اس کے کوئی راہ دکھانے والا اور البتہ تحقیق آیا تمھارے پاس

بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا ہی گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ اور اس کے قبل تم لوگوں کے پاس

يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُم

یوسفؑ پہلے اس سے ساتھ دلیلوں کے پس ہمیشہ رہے تم بیچ شک کے اس چیز سے کہ آیا تمھارے پاس

یوسف (علیہ السلام) دلائل (توحید و نبوت کے) لیکر آچکے ہیں سو تم ان امور میں بھی برابر شک ہی میں رہے جو وہ تمھارے پاس لیکر آئے

بِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ

ساتھ اس کے یہانتک کہ جب ہلاک ہوا کہا تم نے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ پیچھے اس سے کوئی پیغمبر

یہی حتی کہ جب اُن کی وفات ہوگئی تو تم لوگ کہنے لگے کہ بس اب اللہ کسی رسول کو نہ بھیجے گا

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۝ الَّذِينَ

اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ اُس شخص کو کہ وہ حد سے نکل جانیوالا ہے شک لانے والا ہے وہ جو

اسی طرح اللہ تعالیٰ آپے سے باہر ہوجانیوالوں (اور) اشبہات میں گرفتار رہنے والوں کو غلطی میں ڈالے رکھتا ہے جو بلا کسی سند کے

بقیہ حاشیہ ۶۵۶ تقاضا اور امن کی صورت یہی ہے کہ موسیٰ کے قتل کا قصد نہ کیا جائے ورنہ کسی مصیبت پڑنے کی کہ کسی کے دفع کرنے سے دفع نہیں ہوسکیگی ۱۲ خازن وغیرہ

۵۱ توضیح الکلام - قولہ ان جاءنا الخ یعنی آج تو تمھاری حکومت اور غلبہ ہے مگر اس پر گھمنڈ نہ کرنا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر اسکے مقابلہ کے سبب کوئی بلا آگئی تو کوئی بھی ہماری مدد کرنے والا نہ ہوگا ۱۲ ۵۲ قولہ قال فرعون الخ فرعون نے کہا جو میری رائے ہے تم پر ظاہر کرتا ہوں اور تم کو اچھا طریقہ اور عمدہ بات اور سیدھا رستہ بتاتا ہوں کہ اُس کا قتل ہی مناسب ہے ۱۲ ۵۳ قولہ انی اخاف الخ اُس مرد خدا تعالیٰ نے جو خفیہ ایمان لا چکے تھے کہا کہ گذشتہ اقوام عاد و ثمود وغیرہم اس وجہ سے کہ انھوں نے بُرے کام کئے تباہ و برباد ہوگئے مجھے تو ویسا ہی حال تمھارا بھی معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا انسان خود ہی اپنے سر میں کلہاڑی مار رہا ہے ۱۲ ۵۴ قولہ ولقد جاءکم یوسف الخ یہ بھی اُسی مومن کا کلام ہے اور بقول بعض حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے کہ موسیٰ کا نبی بنکر تمھارے پاس آنا کوئی نئی بات نہیں اُن سے کئی سو برس پہلے فرعون سابق کے عہد میں حضرت یوسف علیہ السلام تمھارے پاس معجزے اور دلیلیں لیکر آئے تھے انھوں نے بھی مصر والوں کو بہت کچھ سمجھایا بت پرستی سے منع کیا مگر نہ مانا آخر کار جب انکا انتقال ہوگیا تو کہنے لگے غرض کہ اب اُن کے بعد خدا تعالیٰ کسی ایسے رسول کو نہ بھیجے گا اُن کی زندگی میں تو اُن کے منکر رہے اور اُنکے بعد اور آئندہ آنے والے رسولوں کے منکر ہوگئے اور رسالت کے سلسلہ کا ہی خاتمہ کر بیٹھے کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا یا اس سے اُن کا مقصد یہ شرارت تھی کہ اول تو وہ بھی رسول نہ تھے اور اگر بالفرض تھے بھی تو ہم نے جب اُن ہی کو نہ مانا تو اللہ تعالیٰ اور رسول بھیجکر کیا کریں گے اصلی مقصد اس سے رسالت کی حد کا انکار تھا یہ گمراہی تو اُن لوگوں کی تھی اللہ تعالیٰ کا تو دستور ہی یہ ہے کہ وہ ہر حد سے باہر ہونیوالے اور حسد کرنیوالے کو یوں ہی گمراہ کیا کرتا ہے ۱۲

يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا

جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں اللہ کے بغیر دلیل کے کہ آگئی ہو ان کے پاس بہت بڑا ہے ناخوشی میں یہ

کہ ان کے پاس موجود ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں اس (کج بحثی) سے خدا تعالیٰ کو بھی

عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي

نزدیک اللہ کے اور نزدیک اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر

بڑی نفرت ہے اور مومنین کو بھی اور اسی طرح اللہ تعالیٰ

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ

دل ہر تکبر کرنے والے سرکش کے اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا واسطے میرے

ہر مغرور جابر کے پورے قلب پر مہر کر دیتا ہے اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے واسطے ایک بلند عمارت

صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ

ایک محل تو کہ جا پہونچوں میں رستوں کو رستوں آسمانوں کے پس جھانکوں میں

بناؤ شاید میں آسمان پر جانے کی راہوں تک پہونچ جاؤں پھر (وہاں جاکر) موسیٰؑ کے

اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ

طرف معبود موسیٰؑ کی اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اُس کو جھوٹا اور اسی طرح زینت دی گئی تھی

خدا کو دیکھوں بھالوں اور میں تو موسیٰؑ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں اور اسی طرح فرعون کی (اور)

لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ

واسطے فرعون کے بُرائی عمل اُس کے کی اور بند کیا گیا تھا راہ سے اور نہیں مکر

بدکرداریاں (بھی) اُسکو مستحسن معلوم ہوتی تھیں اور (سیدھے) رستہ سے رُک گیا اور فرعون کی

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

فرعون کا مگر بیچ ہلاک کے اور کہا اُس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنی نجار اے قوم میری پیروی کرو میری

(یہ) تدبیر غارت ہی گئی اور اس مومن نے کہا کہ اے بھائیو تم میری راہ پر چلو

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ

چلاؤں میں تم کو راہ بھلائی کی اے قوم میری سوائے اس کے نہیں کہ یہ زندگانی

میں تم کو ٹھیک ٹھیک رستہ بتلاتا ہوں اے بھائیو یہ دنیوی زندگانی

الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ

دنیا کی فائدہ ہے کم اور تحقیق آخرت وہی ہے گھر رہنے کا جس نے کی

محض حظ چند روزہ ہے اور اصل ٹھیرنے کا مقام تو آخرت ہے (جہاں جزا کا یہ قانون ہے کہ) جو شخص

سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ

بُرائی پس نہیں جزا دیا جاویگا مگر مانند اس کی اور جس نے کیا کام اچھا

گناہ کرتا ہے اس کو تو برابر سرابر ہی بدلہ ملتا ہے اور جو نیک کام کرتا ہے

ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

مرد ہو یا عورت ہو اور وہ ہو ایمان والا پس یہ لوگ داخل ہوں گے بہشت میں

خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو ایسے لوگ جنت میں جاویں گے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ کذٰلک یطبع اللّٰہ الخ فرماتے ہیں کہ جسطرح تمہارے دلوں پر مہر لگا رکھی ہے اللہ تعالیٰ ہر مغرور جابر کے پورے قلب پر مہر کر دیتا ہے کہ اس میں پھر حق بات کے جانے کی گنجائش ہی نہیں رہتی اس میں قریش مکہ کی طرف اشارہ ہے کہ اہل فرعون ہی پر کیا موقوف ہے تمہارا بھی تو یہی حال ہے لہذا جو انکا انجام ہوا وہی تمہارا بھی ہوگا، چنانچہ قریش مکہ قحط اور بلائے قتل بدر میں مبتلا ہوئے یہ کیا ضرور تھا کہ دریا ہی میں فرعونیوں کی طرح غرق ہوتے ۱۲ یہاں تک مومن کی تقریر ختم ہوئی جس سے ظاہر اور ثابت ہوگیا کہ یہ مستقر ایمان لاچکا ہے اور اصل میں انکا مقصود ایمان کو چھپانا تھا بھی نہیں بلکہ وہ ایک حکمت عملی تھی ۱۲ **۵۲** قولہ وقال الذی اٰمن الخ جب مومن آل فرعون نے دیکھا کہ فرعون سے کوئی معقول جواب بن نہ پڑا تو پھر دوبارہ فہمائش کی کہ بھائیو جو راستہ میں بتلاتا ہوں وہی صحیح ہے اُسی پر چلو، فرعون جو کہتا ہے کہ میں سبیل الرشاد بتلاتا ہوں تو اُس کا کہنا غلط ہے سبیل الرشاد صرف وہ ہے جس کو میں بتلاتا ہوں ۱۲ اور اس کے اس سارے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی اور جو باتیں نصیحت کی میں کر رہا ہوں اُن پر مجھے پورا بھروسہ ہے ۱۲ **۵۳** قولہ من عمل الخ جب آخرت کے دار قرار اور ہمیشہ کی قیام گاہ ہونیکو بتلا دیا تو اب یہ فرماتے ہیں کہ درحقیقت یہ دنیا آخرت کا مقدمہ ہے اور پیش خیمہ، جیسا کہ حدیث شریف میں اس کو مزرعۃ آخرت فرمایا ہے

ع ۴ ۱۰ ۹

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا دارالعمل ہے اور دارالجزا آخرت ہے وہاں آدمی کو اس کے ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا جس کی تفصیل اس کلام میں ہے کہ جو آدمی کوئی بُرائی کریگا اُس کو اُسی کے برابر بدلہ ملے گا اس بدلے میں کچھ زیادتی نہیں کی جائے گی اور جو کوئی نیک کام اس دنیا میں کریگا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو اس کا بدلہ جنت ملے گی جہاں انکو بیحساب روزی دیجائے گی اس مومن ہونیکی شرط سے سمجھا گیا کہ کفار خواہ کتنی ہی نیکیاں کریں انکو وہاں اُسکا کچھ عوض نہیں ملیگا جیسا کہ دوسری جگہ آیت

يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى

رزق دیے جاویں گے بیچ اس کے بے حساب اور اے قوم میری کیا ہے مجھ کو کہ پکارتا ہوں میں تم کو طرف

(اور) وہاں بے حساب اُن کو رزق ملے گا اور اے میرے بھائیو یہ کیا بات ہے کہ میں تو تم کو (طریق)

النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ

نجات کی اور پکارتے ہو تم مجھ کو طرف آگ کی پکارتے ہو تم مجھ کو اس واسطے کہ کفر کروں میں ساتھ اللہ کے اور

نجات کیطرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو، (یعنی) تم مجھ کو اس بات کی طرف بلاتے ہو کہ میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور

اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ز وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ

شریک لاوں میں ساتھ اس کے اس چیز کو کہ نہیں مجھ کو ساتھ اس کے کچھ علم اور میں پکارتا ہوں میں تم کو طرف غالب

ایسی چیز کو اس کا ساجھی بناؤں جس (کے ساجھی ہونے) کی میرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اور میں تم کو خدا زبردست خطا بخش کی طرف

الْغَفَّارِ ○ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي

بخشنے والے کی نہیں شک بیچ اس کے کہ جو پکارتے ہو تم مجھ کو طرف اُس کی نہیں واسطے اُس کے پکارنا بیچ

بلاتا ہوں۔ یقینی بات ہے کہ تم جس چیز (کی عبادت) کی طرف مجھ کو بلاتے ہو وہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے لائق ہے

الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ

دنیا کے اور نہ بیچ آخرت کے اور یہ کہ پھر جانا ہمارا طرف اللہ کی ہے اور یہ کہ

اور نہ آخرت ہی میں اور (یقینی بات ہے کہ) ہم سب کو خدا کے پاس جانا ہے اور جو لوگ دائرہ (عبودیت) سے

الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ○ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ

حد سے نکل جانیوالے وہی ہیں رہنے والے آگ کے پس البتہ یاد کرو گے تم جو کچھ کہتا ہوں میں

نکل رہے ہیں وہ سب دوزخی ہوں گے سو آگے چل کر تم میری بات کو یاد کرو گے

لَكُمْ ط وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○

واسطے تمہارے اور سونپتا ہوں میں کام اپنا طرف اللہ کی تحقیق اللہ دیکھنے والا ہے بندوں کو

اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں خدا تعالیٰ سب بندوں کا نگراں ہے

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ

پس بچا لیا اس کو اللہ نے برائی اُس چیز کی سے کہ مکر کرتے تھے اور گھیر لیا لوگوں فرعون کے کو

پھر خدا تعالیٰ نے اُسی (مومن) کو اُن لوگوں کی مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں پر (مع فرعون کے) موذی عذاب

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ج اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ج وَ

برائی عذاب کی نے وہ آگ ہے کہ حاضر کئے جاویں گے اوپر اُس کے صبح اور شام اور

نازل ہوا (جس کا آگے بیان ہے کہ) وہ لوگ (برزخ میں) صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور

يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ○

جس دن کہ قائم ہو گی قیامت کہا جاویگا کہ داخل کرو لوگوں فرعون کے کو سخت عذاب میں

جس روز قیامت قائم ہو گی (حکم ہو گا کہ) فرعون والوں کو (مع فرعون کے) نہایت سخت آگ میں داخل کرو

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ

اور جس وقت جھگڑیں گے بیچ آگ کے پس کہیں گے ناتواں واسطے اُن لوگوں کے

اور جب کہ کفار دوزخ میں ایکدوسرے سے جھگڑیں گے تو ادنی درجہ کے لوگ (یعنی تابعین) بڑے درجہ کے

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ فوقٰہ اللّٰہ الخ یہاں سے حق تعالیٰ اُس مومن آل فرعون کے ایمان کا نتیجہ بیان فرماتا ہے جو دنیا میں اسکے سامنے آیا اور ساتھ میں فرعونیوں کا بھی نتیجہ بتلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مومن آل فرعون کو فرعونیوں کے مکر و فریب سے بچا لیا اور وہ اُس کو مومن سمجھ کر جو ایذا دینا چاہتے تھے نہ دے سکے اور اللہ تعالیٰ نے اُس کی حفاظت کی اس تفسیر کے مطابق مومن آل فرعون کے شہید ہونے کی خبر صحیح نہیں چنانچہ اسی تفسیر کے مطابق صاحب مدارک نے لکھا ہے کہ وہ مومن وہاں سے نکلا اور سیکڑوں فرعونی اس کے پیچھے پکڑنے کو دوڑے اُن میں سے بعض کو تو پہاڑی جانوروں نے پھاڑ ڈالا اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آموجود ہوا اور بعض مفسروں نے فوقٰہ کی ضمیر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ لوگ کچھ نہ بگاڑ سکے اور بعض نے ضمیر تو مومن آل فرعون ہی کی طرف راجع کی ہے، مگر اُس کی حفاظت سے اخروی حفاظت مراد لی ہے یعنی فرعون اُس کو گمراہ نہ کر سکا اگرچہ محض دنیا میں شربت شہادت پی لیا کیونکہ منقول ہے کہ وہ جادوگروں کے ساتھ یا کسی دوسرے وقت نہایت بیرحمی سے اُن کو شہید کر ڈالا گیا ۱۲ ۵۲ قولہ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ الخ یعنی فرعونیوں پر بہت بڑا عذاب آپڑا کہ اول تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بد دعاؤں سے اُن پر طرح طرح کی مصیبتیں پڑیں اُن سب کے بعد نہایت ذلت بحر قلزم میں غرق ہو گئے اور مرنے کے بعد اُن کا یہ حال ہوا کہ صبح و شام دوزخ کی آگ کے سامنے کئے جاتے ہیں صبح و شام سے تو ہمہ وقت مراد ہے اور سامنے کئے جانے سے یہ مراد ہے کہ اُن کو وہ آگ دکھائی جاتی ہے اور بقول بعض آگ میں داخل ہونا ہی مراد ہے اس آیت سے عذاب قبر ثابت ہوا اور ابن کثیر نے جو اس پر سوال و جواب کیا ہے اُسکو ہم یہاں بخوف طوالت ذکر نہیں کرتے ۱۲ ۵۳ قولہ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ الخ یعنی ابھی تو آل فرعون کو ہلکا عذاب ہوتا ہے اور جس دن کہ قیامت قائم ہو گی اُس دن حکم ہو گا کہ فرعونیوں کو پوری سزا اور سخت عذاب میں پہنچا دو ۱۲

اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا

کو تکبر کرتے تھے تحقیق تھے ہم واسطے تمہارے تابع پس کیا ہو تم کفایت کرنے والے ہم سے
لوگوں سے کہیں گے کہ ہم (دنیا میں) تمہارے تابع تھے سو کیا تم ہم سے

نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ○ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا

ایک حصہ آگ کے سے کہیں گے وہ لوگ جو تکبر کرتے تھے تحقیق ہم سب ہی اس (آگ) کے
آگ کا کوئی جزو ہٹا سکتے ہو وہ بڑے لوگ کہیں گے کہ ہم سب ہی دوزخ میں ہیں

إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ○ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ

تحقیق اللہ نے تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندوں کے اور کہیں گے وہ لوگ کہ بیچ آگ کے ہیں
اللہ تعالےٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا اور (اس کے بعد) جتنے لوگ دوزخ میں ہوں گے

لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○

واسطے چوکیداروں دوزخ کے دعا کرو پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کرے ہم سے ایک دن عذاب سے
جہنم کے مؤکل فرشتوں سے (درخواست کے طور پر) کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے

قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ

کہیں گے وہ چوکیدار کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہیں گے کہ نہیں بلکہ آئے تھے
فرشتے کہیں گے کہ (یہ بتلاؤ) کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر معجزات لیکر نہیں آتے رہے، دوزخی کہیں گے کہ ہاں آتے تو رہے تھے

قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ○ ع إِنَّا

کہیں گے وہ چوکیدار پس تمہیں دعا کرو اور نہیں دعا کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے تحقیق ہم
فرشتے کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا محض بے اثر ہے ہم اپنے

لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ

البتہ مدد دیتے ہیں پیغمبروں اپنوں کو اور اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور اُس دن
پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیوی زندگانی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اُس روز بھی جس میں گواہی دینے والے

يَقُومُ الْأَشْهَادُ ○ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَ

کہ کھڑے ہوں گے گواہی دینے والے جس دن کہ نہ نفع دے گا ظالموں کو عذر اُن کا اور
(یعنی فرشتے جو کہ اعمالنامے لکھتے تھے) کھڑے ہونگے جس دن کہ ظالموں (یعنی کافروں کو) اُن کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی اور

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ○ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ

واسطے اُن کے لعنت ہے اور واسطے اُن کے بُرائی ہے گھر کی اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰؑ کو ہدایت
ان کے لئے لعنت ہوگی اور ان کے لئے اس عالم میں خرابی ہوگی۔ اور (آپ کے قبل) ہم موسیٰؑ کو ہدایت نامہ (یعنی توریت) دے چکے ہیں

وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ○ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي

اور وارث کیا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا ہدایت اور نصیحت واسطے صاحبوں
اور (پھر) ہم نے وہ کتاب بنی اسرائیل کو پہونچائی تھی کہ وہ ہدایت اور نصیحت (کی کتاب) تھی اہل عقل

الْأَلْبَابِ ○ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ

عقل کے پس صبر کر تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے
(سلیم) کے لئے۔ سو آپ صبر کیجئے بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (اس) گناہ کی (جس کو مجازاً گناہ کہہ دیا) معافی مانگئے

توضیح الکلام ف ۱
قولہ انا لننصر رسلنا الخ یعنی کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم ہی پر سلامتی اور امداد غیبی منحصر نہیں بلکہ ہم اپنے سب رسولوں اور اُن کے ماننے والوں کو دنیا اور آخرت میں کہ جس دن نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے اٹھکر گواہی دیں گے کہ رسولوں نے تبلیغ احکام کا فریضہ پورا کیا اور کفار نے اُن کی تکذیب کی اور جس دن ظالموں کا یہ حال ہوگا کہ وہ کوئی معذرت نہیں کر سکیں گے اور اگر کریں گے بھی تو وہ کچھ مفید نہ ہوگی (فتح اور غلبہ دینگے اور ظالموں کو رحمت سے دور کر دیا جائیگا منجملہ اُن انبیاء کے آپ اور آپ کی پیروی کرنے والے بھی منصور اور مظفر ہوں گے اور مخالفین مغلوب اور رسوا ہوں گے لہذا آپ تسلی رکھئے اور دل کو مغموم نہ کیجئے اور دنیا میں آپ کو فتح اس طرح ہوگی کہ آپ فتح پائیں گے اور ہمیشہ کے لئے بول بالا رہے گا اور لوگ ہمیشہ ہمیشہ بھلائی سے یاد کرتے رہیں گے بلاؤں سے آپ کو نجات ہوگی اور مخالفوں کے دلوں میں آپ کا رعب اور وقار ہوگا اس سے بہت بڑی خوشخبری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دی ہے اور کفار قریش کے کان کھول دیئے کہ دیکھو تمہارا کروفر فرعونیوں کے کروفر سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا ان کا انجام تو تم کو معلوم ہو گیا یہی حال تمہارا ہوگا ۱۲

ع ۵ / ۱۳ / ۱۰

ف ۲
قولہ لاولی الالباب الخ برخلاف بے عقلوں کے کہ انھوں نے اس سے کوئی نفع نہیں اٹھایا پس جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فتح ہوئی آپ بھی صاحب رسالت ہونے میں انکی مثل ہیں لہذا آپ بھی فتح پائیں گے اور بنی اسرائیل کی مانند اُمت محمدیہ ہے جو اُن کی طرح آپکی کتاب کی خدمت کریں گے اور جس طرح اُنمیں اہل عقل حضرت موسیٰؑ کے پیرو اور تابع ہوئے اور غیر اہل عقل منکر اور مخالف ایسے ہی آپ کی اُمت میں بھی دونوں قسم کے لوگ ہوں گے۔ اب جن کفار سے آپ کو ایذا پہونچا انکی ایذا پر صبر کیجئے اور اس صبر میں اگر بمقتضائے بشریت کچھ کمی رہ جائے تو کوئی گناہ تو نہیں مگر [illegible] ۱۲

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ○ إِنَّ الَّذِينَ

اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے تیسرے پہر اور صبح کو تحقیق وہ لوگ

اور شام و صبح اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے (اور) جو لوگ

يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِنْ فِي

کہ جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں اللہ کے بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اُن کے پاس نہیں بیچ

بلا کسی سند کے کہ اُن کے پاس موجود ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں ان کے دلوں میں

صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ

سینے اُن کے کے مگر تکبر نہیں وہ پہونچنے والے اُس کے پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے تحقیق

نری بڑائی (ہی بڑائی) ہے کہ وہ اُس تک کبھی پہونچنے والے نہیں سو آپ اللہ کی پناہ مانگتے رہیے بیشک وہی ہے

هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ

وہی ہے سُننے والا دیکھنے والا البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا بہت بڑا ہے

سب کچھ سُننے والا سب کچھ دیکھنے والا بالیقین آسمانوں اور زمین کا (ابتدائً) پیدا کرنا

مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَ

پیدا کرنے لوگوں کے سے ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور

آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے لیکن اکثر آدمی (اتنی بات) نہیں سمجھتے اور

مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۙ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

نہیں برابر ہوتا اندھا اور آنکھوں والا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے

بینا نابینا اور (ایک) وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے

الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَا تَتَذَكَّرُونَ ○ إِنَّ السَّاعَةَ

اچھے اور نہ بُرے کام کرنے والا تھوڑی ہے جو نصیحت پکڑتے ہو تحقیق قیامت

کام کیے اور (دوسرے) بدکار باہم برابر نہیں ہوتے تم لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہو قیامت تو ضرور ہی

لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ○

البتہ آنیوالی ہے نہیں شک بیچ اس کے ولیکن بہت لوگ نہیں ایمان لاتے

آکر رہے گی اُس (کے آنے) میں کسی طرح کا شک ہے ہی نہیں مگر اکثر لوگ نہیں مانتے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں گا واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ

اور تمھارے پروردگار نے فرمادیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمھاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ (صرف ا ع)

يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ○

تکبر کرتے ہیں عبادت میری سے شتاب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر

میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب (مرتے ہی) ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ

اللہ وہ شخص ہے جس نے کیا واسطے تمھارے رات کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اس کے اور دن کو

اللہ ہی ہے جس نے تمھارے (نفع کے) لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور اُسی نے دن کو (دیکھنے کے لئے)

توضیح الکلام ۔ ۵

قولہ وقال ربکم ادعونی الخ کفار توحید کے بارہ میں بھی جدال کیا کرتے تھے اور اسکے ساتھ دوسروں کی شرکت مانتے تھے اس آیت میں اُس کے متعلق ارشاد ہے یا یوں کہو کہ قیامت عالم آخرت میں کامیابی کا وسیلہ ہے اس لئے جو باتیں اس عالم میں نفع دینے والی ہیں اُن میں سے بعض کا یہاں ذکر فرماتے ہیں کہ تمھارا رب فرماتا ہے کہ اپنی حاجتوں کے پورا کرنے کیلئے غیروں کو چھوڑ کر صرف مجھے ہی پکارو میری ہی عبادت کرو میں تم سے غائب نہیں ہوں میں تمھاری پکار سُنتا ہوں عبادت اور دعا بشرطیکہ نامناسب نہ ہو قبول کرتا ہوں اور جو میری عبادت اور مجھ سے مانگنے کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگتے یا ان کی عبادت کرتے ہیں مطلب یہ کہ میری توحید کو چھوڑ کر شرک کے قائل ہوتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے ۱۲

۵۲ قولہ اللہ الذی الخ۔ جب اوپر کی آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو وہ تمھاری سُنتا ہے مراد میں بر لاتا ہے تو اب مناسب ہوا کہ مشرکوں کو جو خدا کے سوا باطل معبودوں کی پوجا کرتے تھے اور جن کے مقابلہ میں یہ کلام ہو رہا ہے دو باتیں بتلادی جائیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ موجود قادر معطی ہے بھی کہ نہیں کیونکہ عوام الناس کو یہ وہم رہتا ہے کہ جب وہ محسوس نہیں تو اس سے کیا مانگیں اور یہ بت ہمارے سامنے محسوس اور موجود ہیں اُن سے مرادیں مانگنا قرین عقل ہے اس آیت میں اسی کو ثابت فرمایا ہے کہ بھلا ذات خداوندی نے تمھارے آرام وسکون کے لئے رات اور دیکھنے کے لئے دن بغیر موجود ہوئے ہی بنا دیا، اس سے اس کا صرف وجود ہی نہیں ثابت ہوا، بلکہ معلوم ہوا کہ وہ لوگوں پر بہت بڑا عنایت وکرم فرمانے والا ہے لیکن اکثر آدمی شکر نہیں کرتے کیونکہ وہ یا تو اس نعمت کو معمولی بات جانتے ہیں اور یا وہ خدا تعالیٰ کے وجود ہی کا انکار کرتے ہیں اور یا وہ ان انعامات کو دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اس سے دوسری بات جس کی اُن منکروں کو بتلانے کی ضرورت تھی یہ ثابت ہوئی کہ وہ مبدء فیض بھی ہے ۱۲

ع ۶ / ۱۰ / ۱۱

مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

دکھلانے والا تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر لوگوں کے ولیکن بہت

روشن بنایا بے شک اللہ تعالےٰ کا لوگوں پر بڑا ہی فضل ہے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ

لوگ نہیں شکر کرتے یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا پیدا کرنے والا ہر

آدمی (ان نعمتوں کا) شکر نہیں کرتے یہ اللہ ہے تمہارا رب وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا

شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ

چیز کا نہیں کوئی معبود مگر وہ پس کہاں سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے ہیں وہ لوگ

ہے اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں سو (بعد اثبات توحید کے) تم لوگ شرک کر کے کہاں اُلٹے چلے جارہے ہو۔ اسی طرح (سے) پہلے لوگ

كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

کہ تھے ساتھ نشانیوں اللہ کے انکار کرتے اللہ وہ شخص ہے جس نے کیا واسطے تمہارے

بھی اُلٹے چلا کرتے تھے جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا کرتے تھے اللہ ہی ہے جس نے زمین کو (مخلوق کا)

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ

زمین کو جگہ قرار کی اور آسمان کو چھت اور صورت بنائی تمہاری پس اچھی کیں صورتیں تمہاری اور

قرارگاہ بنایا اور آسمان کو (مثل) چھت (کے) بنایا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا اور

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

رزق دیا تم کو پاکیزہ سے یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا پس بہت برکت والا ہے اللہ پروردگار

تم کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں (پس) یہ اللہ ہے تمہارا رب سو بڑا عالیشان ہے اللہ جو سارے جہان کا

الْعٰلَمِيْنَ ○ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

عالموں کا وہ ہے زندہ نہیں کوئی معبود مگر وہ پس پکارو اُس کو خالص کر کے واسطے اس کے

پروردگار ہے۔ وہی (ازلی ابدی) زندہ (رہنے والا) ہے اُس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو تم (سب) خالص اعتقاد کر کے

الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ

عبادت کو سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے کہہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ عبادت کروں

اُسکو پکارا کرو تمام خوبیاں اسی اللہ کیلئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہاں کا۔ آپ (ان مشرکوں کو سنانے کیلئے) کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کر دی گئی ہے

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ

اس چیز کو کہ پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب آئیں میرے پاس دلیلیں ظاہر

کہ اُن (شرکاء) کی عبادت کروں جن کو خدا کے علاوہ تم پکارتے ہو جب کہ میرے پاس میرے رب کی

رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ

پروردگار میرے سے اور حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ مطیع ہوں واسطے پروردگار عالموں کے وہی ہے جس نے

نشانیاں آچکیں اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں (صرف) رب العالمین کے سامنے گردن جھکالوں وہی ہے جس نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ

پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر نطفے سے پھر خون بستہ سے پھر نکالتا ہے تم کو

تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تم کو بچہ کر کے ماں کے پیٹ سے

توضیح الکلام ۔ ۵۰ قولہ کذٰلک یؤفک الخ اس میں ایک قسم کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی بھی ہے کہ یا دھر اُدھر سر مارنا اور بھٹکتے پھرنا کچھ ان ہی منکروں کیساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ان سے پہلے بھی جو لوگ خدا تعالےٰ کی نشانیوں کے منکر تھے اسی طرح بھٹکے اور بھٹکتے پھرتے تھے لہٰذا آپ کو ان کی حالت سے کوئی غم و رنج نہ ہونا چاہئے یہ دستور پہلے ہی سے چلا آیا ہے ۱۲

۵۱ قولہ اللّٰہ الذی جعل الخ یہ دوسری دلیل ہے اللہ وحدہٗ لاشریک کے وجود اور فیض بخش ہونے کی کہ اس نے زمین کو تمہارا قرارگاہ بنایا کہ اس پر بستے اور چلتے پھرتے ہو اور آسمان کو چھت بنا دیا کہ تم کو چوطرفہ گھیرے ہوئے ہے اور اس نے کیسی خوبی کے ساتھ تمہاری شکل و صورت بنائی کہ کسی حیوان کا کوئی عضو انسان کے کسی عضو سے بہتر نہیں اور پھر یہ نہیں کہ تم کو پیدا کر کے تم سے بے پرواہ ہو گیا ہو کہ تم کہیں مارے مارے پھرو یا بھوکے پھرو بلکہ تم کو نفیس نفیس غذائیں کھانے کو دیں ان صفتوں والی ذات اللہ ہے جو تمہاری ہر طرح کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے پس بابرکت ذات اللہ ہی کی ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اس کے بعد زندگی کا اور توحید کا ثبوت دیکر بطور نتیجہ بیان فرماتے ہیں کہ فادعوہ الخ اپنی حاجات پوری کرنے کے لئے اسی سے درخواست کرو اور عبادت بھی اس کے سوا کسی دوسرے کی نہ کرو مگر یہ ضرور ہے کہ عبادت کام کی وہی ہے کہ جس میں اخلاص پایا جائے کہ اس کی رضا کے سوا غیر کا خوش کرنا ذرا مقصود نہ ہو ۱۲

۵۲ قولہ قل انی نہیت الخ توحید کی دلیلیں اور شرک کی برائی بیان فرماکر اب پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کی برائی کو مستحکم کرنے کے لئے ارشاد ہوتا ہے کہ آپ ان لوگوں سے کہدیں کہ توحید کا ثبوت اور شرک کی نفی پر مجھ کو پورا پورا یقین ہوگیا ہے اور مجھ کو غیر اللہ کی عبادت سے صاف صاف منع کر دیا گیا ہے جن کو تم پوجتے ہو اس لئے کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے بینات یعنی یقینی دلیلیں آچکیں اور مجھ کو رب العالمین کے آگے سر جھکانے کا حکم ہوا ہے ۱۲

طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ

بچہ پھر پالتا ہے تم کو تاکہ پہونچو تم جوانی اپنی کو پھر تاکہ ہو جاؤ بڈھے اور بعض تم میں سے وہ ہے

نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہونچو پھر تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور کوئی کوئی تم میں سے

يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

کہ مرجاتا ہے پہلے اس سے اور تاکہ پہونچو وقت مقرر کو اور تاکہ تم عقل پکڑو

پہلے ہی مرجاتا ہے اور تاکہ تم سب (اپنے اپنے) وقت مقرر (مقدر) تک پہونچ جاؤ اور (یہ سب کچھ اسلئے کیا گیا) تاکہ تم لوگ سمجھو

هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

وہی ہے جو کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے پس جبکہ مقرر کرتا ہے کچھ کام پس سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے اس کو کہ ہو

وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا (دفعۃً پورا کرنا) چاہتا ہے سو بس اس کی نسبت (اتنا) فرما دیتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ ۝ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى

پس ہو جاتا ہے کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی کہ جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں اللہ کے کہاں سے

سو وہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے اُن لوگوں (کی حالت) کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں (حق سے) کہاں

يُصْرَفُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ

پھیرے جاتے ہیں وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہیں کتاب کو اور اس چیز کو کہ بھیجا ہے ہمنے ساتھ اس کے

پھرے چلے جارہے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کتاب (یعنی قرآن) کو جھٹلایا اور اُس چیز کو بھی جو ہمنے اپنے پیغمبروں کو دے کر

رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ

پیغمبروں اپنوں کو پس البتہ جانیں گے جس وقت کہ طوق ہوں گے بیچ گردنوں اُن کی کے

بھیجا تھا، سو ان کو ابھی (یعنی قیامت میں جو قریب ہے) معلوم ہو جاتا ہے جب کہ طوق اُن کی گردنوں میں ہوں گے

وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۝ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝

اور زنجیریں گھسیٹے جاویں گے بیچ پانی گرم کے پھر بیچ آگ کے جھونکے جاویں گے

اور زنجیریں اُن کو گھسیٹتے ہوئے کھولتے پانی میں لے جاویں گے پھر یہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا

پھر کہا جاویگا واسطے اُن کے کہاں ہیں جو تم تھے شریک کرتے سوائے اللہ کے کہیں گے

پھر ان سے پوچھا جاوے گا کہ وہ (معبود) غیر اللہ کہاں گئے جن کو تم شریک (خدائی) ٹھیراتے تھے وہ کہیں گے

ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ

کھوئے گئے ہم سے بلکہ نہ تھے ہم پکارتے سوائے اللہ کے پہلے اس سے کچھ اسی طرح

کہ وہ تو سب ہم سے غائب ہو گئے بلکہ ہم اس کے قبل کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے اللہ تعالیٰ اسی طرح

يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي

گمراہ کرتا ہے اللہ کافروں کو یہ بسبب اس کے ہے کہ تھے تم خوش ہوتے بیچ

کافروں کو غلطی میں پھنسائے رکھتا ہے۔ (سزا) اس کے بدلہ میں ہے کہ تم دنیا میں

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ

زمین کے ناحق اور بسبب اس کے کہ تھے تم اتراتے داخل ہو دروازوں میں

ناحق خوشیاں مناتے تھے اور اس کے بدلہ میں ہے کہ تم اِتراتے تھے جہنم کے دروازوں میں گھسو

توضیح الکلام

ف۱ قولہ ھو الذی یحیی الخ مشہور قاعدہ ہے کہ وہ کسی کی عبادت اور اطاعت یا تو اس وجہ سے کرتا ہے کہ اس کے پہلے اور موجودہ احسانات قائم ہوتے ہیں اس بات کے لحاظ سے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا استحقاق بیان فرما دیا کہ ھو الذی خلقکم الخ اور یا اس لئے کیا کرتا ہے کہ اس سے جان کا خوف اور زندہ رہنے کی اُمید کی جاتی ہے اس بات کو اس جملہ میں بیان فرما کر ثابت کرتا ہے کہ یہ وصف بھی اس میں موجود ہے کہ وہی زندہ رکھتا اور وہی مارتا ہے اور یا اس وجہ سے کیا کرتا ہے کہ اس سے اپنی کسی حاجت کے پورے ہو جانے کی توقع کی جاتی ہے اس جملہ میں فرما دیا کہ یہ صفت بھی اس میں موجود ہے کہ جب وہ کسی کام کے کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو اس کے ہونے میں دیر ذرہ برابر نہیں لگتی اس کے حکم سے فوراً ہو جاتا ہے اس سے کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ کسی شے کو تدریجاً پیدا نہیں کر سکتا کیونکہ جب اُسمیں اتنی قدرت ہے کہ جس چیز کو فوراً پیدا کرنا چاہے تو وہ فوراً ہو جاتی ہے تو تدریجاً پیدا کرنے کی قدرت تو بدرجہ اولیٰ ہوگی ۱۲ ف۲ قولہ الم تر الخ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرما کر جدال کرنے والوں کی پھر مذمت فرماتے ہیں کہ کیا آپ نے ناحق جھگڑا کرنے والوں کو جنہوں نے خدا تعالیٰ کی کتاب کو جھٹلایا اور رسول جس بات کو خدا تعالیٰ کے پاس سے لائے اسکا بھی انکار کیا نہیں دیکھا کہ کیسے کچھ بہک رہے ہیں، ان کا انجام بھی سن لیجئے جو آخرت میں ہوگا کہ ان کے

ع ۸ ۱۲ ۱۳ مع

گلوں میں طوق اور زنجیر ڈالکر گرم پانی میں گھسیٹا جائے گا اس کے بعد آگ میں ڈالدیے جائیں گے ۱۲ ف۳ قولہ بل لم نکن ندعوا الخ بعد میں کہیں گے کہ صحیح اور سچی بات تو یہ ہے کہ ہم جو دنیا میں بتوں کو پوجتے تھے تو اب معلوم ہوا کہ حقیقت میں کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے یعنی ہمارا ان کو پوجنا ہی غلط تھا کیونکہ وہ ہرگز اس قابل نہ تھے۔ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کو اس کے کسی عمل کا فائدہ حاصل نہیں ہوا کرتا تو اس فعل کا ہی انکار کر دیتا ہے ۱۲

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ فَاصْبِرْ

دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے پس بُری ہے جگہ تکبر کرنے والوں کی پس صبر کر

(اور) ہمیشہ ہمیشہ اُسمیں رہو سو متکبرین کا وہ بُرا ٹھکانا ہے (اور جب اُن سے اس طرح انتقام لیا جاوے گا) تو آپ (چندے) صبر کیجئے

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہے پس اگر دکھلاویں ہم تجھ کو بعضی وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہیں ہم اُن کو یا

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر جس (عذاب) کا ہم اُن سے وعدہ کر رہے ہیں اسمیں سے کچھ تھوڑا سا (عذاب) اگر ہم آپ کو دکھلادیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ

قبض کر لیویں تجھ کو پس طرف ہماری ہی پھیرے جاویں گے اور البتہ تحقیق بھیجے تھے ہم نے کتنے پیغمبر

(اس کے نزول کے قبل ہی) ہم آپ کو وفات دیدیں سو ہمارے ہی پاس ان کو آنا ہوگا اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر

قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ

پہلے تجھ سے بعض اُن میں سے وہ ہے کہ قصہ بیان کیا ہے ہم نے اوپر تیرے اور بعض اُنمیں سے وہ شخص ہے کہ نہیں بیان کیا ہم نے قصہ اسکا

بھیجے جن میں بعضے تو وہ ہیں کہ اُن کا قصہ ہم نے آپ سے بیان کیا ہے اور بعضے وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے قصہ

عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

اوپر تیرے اور نہ تھا مقدور کسی رسول کو یہ کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم اللہ کے

بیان نہیں کیا اور (اتنا امر سب میں مشترک ہے کہ) کسی رسول سے یہ نہ ہوسکا کہ کوئی معجزہ بدون اذن الٰہی کے ظاہر کرسکے

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (ع)

پس جب آیا حکم خدا کا فیصل کیا گیا ساتھ حق کے اور زیاں میں پڑے اس وقت جھوٹے

پھر جسوقت اللہ کا حکم (نزول عذاب کیلئے) آویگا ٹھیک ٹھیک فیصلہ ہو جاویگا اور اُسوقت اہل باطل خسارہ میں رہ جاویں گے

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا

اللہ وہ شخص ہے کہ جس نے کئے واسطے تمہارے چار پائے تو کہ سوار ہو بعضے اُن کے پر اور بعضے اُنمیں سے

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے تاکہ اُن میں بعض سے سواری لو اور اُن میں بعض (ایسے ہیں کہ اُن کو)

تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ

کھاتے ہو اور واسطے تمہارے بیچ ان کے بہت فائدے ہیں اور تو کہ پہونچ جاؤ اوپر اُن کے حاجت کو کہ بیچ

کو کھاتے ہو اور تمہارے لئے اُن میں اور بھی بہت فائدے ہیں اور (اس لئے بنائے) تاکہ تم اُن پر اپنے مطلب تک پہنچو

صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ

سینوں تمہارے کے ہے اور اوپر ان کے اور اوپر کشتیوں کے سوار کئے جاتے ہو اور دکھلاتا ہے تم کو نشانیاں اپنی

جو تمہارے دلوں میں ہے اور اُن پر (بھی) اور کشتی پر (بھی) لدے لدے پھرتے ہو اور (اُنکے علاوہ) تم کو اپنی اور بھی نشانیاں دکھلاتا رہتا ہے

فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

پس کونسی نشانیوں اللہ کی کو انکار کرو گے کیا پس نہیں سیر کی اُنھوں نے بیچ زمین کے پس دیکھیں

سو تم اللہ تعالےٰ کی کون کونسی نشانیوں کا انکار کرو گے کیا اُن لوگوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْهُمْ

کیونکر ہوا آخر کام اُن لوگوں کا جو پہلے اُن سے تھے زیادہ تر اُن سے

کہ جو (مشرک) لوگ اُن سے پہلے ہو گذرے ہیں اُن کا کیا انجام ہوا (حالانکہ) وہ لوگ اُن سے زیادہ تھے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ فاصبر الخ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو مشرکوں کی ایذاؤں پر صبر کا حکم فرماتے اور منکروں کو آنیوالی مصیبت سے آگاہ فرماتے ہیں ارشاد ہے کہ آپ صبر فرمائیے اس لئے کہ اگر آپ کی زندگی میں کفار کو بعض آنیوالی مصیبت دکھاویں جیسا کہ بدر کے روز دکھادی تو وہ عین مقصود ہے اور اگر آپ وفات پاگئے تو بھی یہ لوگ ہمارے پاس آنیوالے ہیں ان کی وہاں پوری خبر لے لی جائے گی، اگر کوئی شبہ کرے کہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکے اپنی اُمت کے عذاب سے خوش تھے جواب یہ ہے کہ اُن کے ایمان سے مایوس ہوجانے کے بعد اہل حق کے ساتھ جن کو یہ ظالم ستایا کرتے تھے ہمدردی کرنا اس عذاب کے چاہنے کا سبب ہو تو وہ رحمت اور شفقت کے خلاف نہیں جیسا کہ ظالم کو مظلوم کی امداد کے باعث سزا دی جائے تو اسکو کوئی رحمت اور شفقت کے خلاف نہیں کہہ سکتا چنانچہ جہاد کے مشروع ہونے میں بھی یہ ہی حکمت تھی ۱۲

ع ۸ ۱۰ ۱۳

۵۲ قولہ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا الخ اور جب باوجود دلیلیں پیش کرنے کے بھی یہ لوگ شرک سے باز نہ آئے جس سے سمجھا گیا کہ اُن لوگوں کو شرک کے وبال کی خبر نہیں اسلئے اس آیت میں اس کے وبال سے آگاہ کرتے ہیں کہ کیا ان لوگوں نے اپنے سے پہلے لوگوں کا حال چل پھر کر نہیں دیکھا کہ شرک کی بدولت ان کا کیا انجام ہوا ہمارے مقابلہ میں نہ ان کی کوئی تدبیر کارگر ہوئی نہ زور حالانکہ وہ ان سے زور مردم شماری بلند عمارات کی تعمیر وغیرہ میں کہیں زیادہ تھے تو یہ لوگ کس شمار وقطار میں ہیں ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ کفار مکہ کو ایمان لانا تو مقصود تھا نہیں اپنی ہٹ دھرمی کے باعث سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے معجزے طرح طرح کے طلب کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اگر تم سچے نبی ہو تو پُرفضا باغات غیب سے ظاہر کردو اور چشمے نکال کر جاری کردو اور ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جاؤ اُن کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

اور سخت تر قوت میں اور نشانیوں میں بیچ زمین کے پس نہ کفایت کیا ان سے اس چیز نے کہ تھے

اور قوت اور نشانیوں میں (بھی) جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں بڑھے ہوئے تھے سو ان کی (یہ) تمام کمائی ان کے

یَكْسِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا

کماتے پس جب آئے ان کے پاس پیغمبر ان کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے

کچھ بھی کام نہ آئی غرض جب ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ لوگ اپنے (اس)

عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

کہ نزدیک ان کے تھی علم سے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے

علم (معاش) پر بڑے نازاں ہوئے جو ان کو حاصل تھا اور ان پر وہ عذاب آپڑا جس کے ساتھ تمسخر کرتے تھے

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا

پس جب دیکھا انھوں نے عذاب ہمارا کہا انھوں نے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ اکیلے کے اور کافر ہوئے ہم ساتھ اس چیز کے کہ تھے ہم

پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے کہ اب ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور ان سب چیزوں سے ہم منکر ہوئے جنکو ہم

بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ۝ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ط

ساتھ اس کے شریک کرتے پس نہ تھا کہ نفع کرتا ان کو ایمان ان کا جب دیکھا انھوں نے عذاب ہمارا

اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے سو ان کو ان کا ایمان لانا نافع نہ ہوا جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا

سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ج وَخَسِرَ هُنَالِكَ

عادت اللہ کی جو تحقیق گذر گئی ہے بیچ بندوں اس کے کے اور زیاں پایا اس جگہ

اللہ تعالیٰ نے اپنا یہی معمول مقرر کیا ہے جو اس کے بندوں میں پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے اور اس وقت کافر

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ	الْكٰفِرُوْنَ ۝ ع	
سورۂ حم سجدہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں	کافروں نے	۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں
کلماتہا ۸۰۹	خسارہ میں رہ گئے	حروفہا ۳۴۰۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ

حم اتاری ہوئی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے کتاب ہے کہ جدا کی گئی ہیں آیتیں اس کی

حم۔ یہ کلام رحمٰن رحیم کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے، یہ ایک کتاب ہے کہ جس کی آیتیں صاف صاف بیان کیگئی ہیں یعنی ایسا قرآن

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ لا بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ج فَاَعْرَضَ

قرآن عربی ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں خوشخبری دینے والی اور ڈرانے والی پس منہ پھیر لیا

ہے جو عربی (زبان میں) ہے ایسے لوگوں کیلئے (نافع) ہے جو دانشمند ہیں بشارت دینے والا ہے (اور نہ ماننے والوں کیلئے) ڈرانیوالا ہے سو اکثر لوگوں نے

اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا

بہتوں ان کے نے پس وہ نہیں سنتے اور کہا انھوں نے دل ہمارے بیچ پردوں کے ہیں اس چیز سے

اس سے روگردانی کی پھر وہ (بوجہ اعراض کے) سنتے ہی نہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جس بات کیطرف آپ ہمکو بلاتے ہیں ہمارے دل اس سے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ فلما راوا باسنا الخ یعنی پھر جب ان لوگوں نے بلا آتی دیکھی تو اس وقت دنیوی کر و فر کا سامان نشہ ہرن ہو گیا اور جسقدر اکڑ فوں تھی سب جاتی رہی اور آسانی سے کہدیا کہ آمنا باللہ وحدہ ہم خالص ایک اللہ پر ایمان لائے اور سب معبودوں کے منکر ہو گئے مگر اس وقت کا ایمان لانا کیا فائدہ دے سکتا تھا کیونکہ عذاب دیکھنے کے بعد ایمان لانا اضطراری ایمان ہے اور بندہ ایمان اختیاری کا مکلف ہے اور حق تعالیٰ کا دستور ہمیشہ سے رہا ہے کہ بلا کے وقت کا ایمان وہ تسلیم نہیں کرتا اور جب اس وقت کا ایمان کچھ مفید نہ پڑا تو آخر کار برباد ہو کر رہ گئے لہٰذا ان مشرکوں کو بھی یہ واقعات جاکر ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کے ساتھ بھی یہی کارروائی نہ ہو ۱۲

۵۲ قولہ حٰمٓ۔ الخ اس کے معنی تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اس کے بعد قرآن کریم کا خدائی کتاب ہونا بیان فرمایا ہے کہ اس کو اس رحمٰن اور رحیم نے اپنی عنایت و مہربانی سے بندوں کی کار برآری کے لئے نازل فرمایا ہے جسمیں تین صفتیں بڑے کام کی ہیں ایک تو یہ اس کی آیتوں میں وضاحت اور تفصیل خوب ہے جیسا کہ وعظ و نصیحت کے کلام میں ایسی صفت کا ہونا ضروری ہوتا ہے دوسری یہ کہ عربی زبان میں ہے کیونکہ عرب ہی کے باشندے اس کے اول مخاطب تھے پہلے ان کا سمجھنا ضروری تھا خود سمجھنے کے بعد وہ دوسری زبان والوں کو سمجھاویں گے اگر عربی میں نہ ہوتی تو اول مخاطب ہی اس کے سمجھنے سے قاصر رہتے پھر اشاعت کیا ہوتی، تیسری صفت یہ کہ بشیر و نذیر یعنی نذار فرمانبرداروں کو خوشخبری دینے اور نافرمانوں کو ڈرانے کی ایسی باتیں موجود ہیں ۱۲ مگر کفار کی حماقت کے لئے ارشاد ہے کہ اتنی واضح الدلائل کتاب کو بھی نہیں سنتے بلکہ نفرت اور اعراض کرتے ہیں ۱۲

۵۲ خواص الکلام سورۂ حم سجدہ۔ اس سورۃ کو بارش کے پانی سے لکھ کر دھو کر اسمیں سرمہ پیسکر لگانے سے یا محض اسی پانی سے آنکھیں دھونے سے سفیدی اور آشوب اور ناخونہ وغیرہ سے نفع ہوتا ہے ۱۲ از اعمال **فضائل الکلام۔ ۵۲** حتم امام بیہقی وغیرہ محدثین کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے کہ قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو جو عرب میں بڑا بولنے والا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اس نے کہا بقیہ آئندہ

تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ

کہ بکارتا ہے تو ہم کو طرف اُس کی اور بیچ کانوں ہمارے کے بوجھ ہے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردہ ہے

پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ لگ رہی ہے اور ہمارے اور آپکے درمیان میں ایک حجاب ہے

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ○ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

پس عمل کر تو تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہیں کہہ سوائے اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے

سو آپ اپنا کام کئے جایئے ہم اپنا کام کر رہے ہیں آپ فرما دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں

يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَ

وحی کی جاتی ہے طرف میری یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہے پس سیدھے چلو طرف اس کے اور

مجھ پر یہ وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے سو اُس (معبود برحق) کی طرف سیدھے باندھ لو اور

اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ○ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ

بخشش مانگو اُس سے اور وائے ہے واسطے شریک کرنیوالوں کے وہ لوگ کہ نہیں دیتے

اُس سے معافی مانگو اور ایسے مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو زکوٰۃ نہیں

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

زکوٰۃ اور وہ ساتھ آخرت کے وہی ہیں کافر تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے

دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہی رہتے ہیں (اور برخلاف ان کے) جو لوگ ایمان لے آئے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ○ قُلْ اَئِنَّكُمْ

اور کام کئے اچھے واسطے اُن کے ثواب ہے نہ موقوف ہونے والا کہہ کیا تم

اور انھوں نے نیک کام کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو (کبھی) موقوف ہونیوالا نہیں۔ آپ فرمایئے کہ کیا تم لوگ

لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ

کفر کرتے ہو ساتھ اُس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اُس نے زمین کو بیچ دو دن کے اور

ایسے خدا (کی توحید) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو (باوجود اتنی بڑی وسعت کے) دو روز میں پیدا کر دیا اور

تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَجَعَلَ

مقرر کرتے ہو واسطے اُس کے شریک یہ ہے پروردگار عالموں کا اور کئے

تم اُس کے شریک ٹھیراتے ہو یہی سارے جہاں کا رب ہے اور اُس نے

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا

بیچ اسی کے پہاڑ اوپر اس کے سے اور برکت رکھی بیچ اس کے اور مقدر کی ہے بیچ اسکے قوت اس میں کی

زمین میں اسکے اوپر پہاڑ بنا دیے اور اُس (زمین) میں فائدے کی چیزیں رکھدیں اور اُسمیں اُس (کے رہنے والوں) کی غذائیں تجویز کر دیں

فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ○ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى

بیچ چار دن کے برابر ہے واسطے پوچھنے والوں کے پھر قصد کیا طرف

چار دن میں (ہوا جو شمار میں) پورے ہیں پوچھنے والوں کے لئے پھر آسمان (کے بنانے) کی طرف توجہ فرمائی

السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ

آسمان کی اور وہ دھواں تھا پس کہا واسطے اُس کے اور واسطے زمین کے آؤ تم دونوں خوشی یا

اور وہ (اس وقت) دُھواں سا تھا سو اُس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا

بقیہ ص ۶۶۵ کہ اگر آپ کو مال منظور ہو تو وہ لے لیجئے اور عورتوں سے رغبت ہو تو قریش میں سے جو عورت پسند ہو وہ آپ کے لئے دی جاتی ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکوا سکے جواب میں اس سورت کی چند آیتیں پڑھکر سنائیں تو اس نے کہا بس فرمایئے اور قریش کے پاس آکر بولا کہ خدا کی قسم ساری عمر ایسا کلام میں نے نہیں سُنا اور اس کا کوئی جواب مجھ جیسے فصیح و بلیغ کے پاس نہ تھا ۱۲ در منثور و مدارک وغیرہما و معالم در رح

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ لہ قولہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ الخ یہاں سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ مشرکوں کا اس کلام الٰہی سے نفرت کرنا بے فائدہ ہے آپ اُن سے کہدیجئے کہ میں بھی تو تمہاری طرح ایک آدمی ہوں کوئی فرشتہ نہیں جن نہیں، جس سے غیر جنس ہونے کے سبب تمکو تنفر ہو صرف اتنا فرق ہے کہ مجھ کو حق تعالیٰ نے وحی سے مشرف کیا ہے اور اس وحی کے ذریعہ لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے یہ احکام میری طرف بھیجے گئے ہیں کہ خدا تعالےٰ واحد لاشریک ہے اور اس مالک حقیقی سے استغفار کی ضرورت ہے اور جو ان کے حکموں کے خلاف ہیں وہ مشرک ہیں اسلئے زکوٰۃ بھی نہیں دیتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ زکوٰۃ سے نفس کا تزکیہ مراد ہو کہ کفر و شرک کی نجاست کو زائل نہیں کرتے یا زکوٰۃ سے مراد خیرات کرنا ہے کہ بخل کی وجہ سے محتاجوں کو کچھ نہیں دیتے اس سے اب یہ سوال نہیں پڑیگا کہ کفار پر زکوٰۃ فرض ہی کب ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کے زکوٰۃ نہ دینے کا ذکر فرمایا اور یہاں سوال و جواب اور بھی ہیں جن کو طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کیا جاتا ۱۲

ع ۱ ۱۵ ۸

ک قولہ ثُمَّ اسْتَوٰٓى الخ پھر آسمان بنانے کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان اُسوقت ایک دھواں یعنی ابخرات تھے تب اُن کو اور زمین کو حکم دیا کہ تیار ہو جاؤ وہ تیار ہو گئے چنانچہ جمعرات کے روز آسمان بنایا گیا اور جمعہ کے دن ستارے چاند سورج فرشتے پیدا ہوئے اور عصر کے بعد آخری ساعت میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ۱۲ مدارک و در منثور **نزول الکلام لہ** یہ آیت بیمار دل بوڑھوں لنگڑے لولوں اپاہج مسلمانوں کے بارہ میں نازل ہوئی ۱۲ مدارک التنزیل

كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ○ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ

یا خوشی سے کہا دونوں نے آئے ہم دونوں خوشی سے پس مقرر کیا اُن کو سات آسمان

زبردستی سے دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں سو دو روز میں اُس کے سات آسمان بنا دیئے

فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ

بیچ دو دن کے اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اُس کا اور زینت دی ہم نے آسمان

اور ہر آسمان میں اس کے مناسب اپنا حکم (فرشتوں کو) بھیجدیا اور ہم نے اس قریب والے آسمان کو

الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ ۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

دنیا کو ساتھ چراغوں کے اور واسطے محافظت کے یہ ہے اندازہ عزت والے

ستاروں سے زینت دی اور (استراق شیاطین سے) اس کی حفاظت کی یہ تجویز ہے (خدائے) زبردست

الْعَلِيْمِ ○ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً

علم والے کا پس اگر منھ پھیریں پس کہہ ڈراتا ہوں میں تم کو عذاب آسمان کے سے

واقف الکل کی پھر اگر (دلائل توحید سُنکر بھی) یہ لوگ (توحید سے) اعراض کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم کو ایسی آفت سے ڈراتا ہوں

مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ○ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ

مانند عذاب آسمان عاد کے اور ثمود کے جو وقت آئے تھے اُن کے پاس پیغمبر

جیسی عاد و ثمود پر (شرک و کفر کی بدولت) آفت آئی تھی جب کہ اُن کے پاس اُن کے آگے سے بھی

بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا

آگے اُن کے سے اور پیچھے اُن کے سے یہ کہ مت عبادت کرو مگر اللہ کو کہا انھوں نے

اور اُن کے پیچھے سے بھی پیغمبر آئے کہ بجز اللہ کے اور کسی کو مت پوجو انھوں نے جواب دیا

لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

اگر چاہتا پروردگار ہمارا البتہ اُتارتا فرشتے پس تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اس کے

کہ اگر ہمارے پروردگار کو (یہ) منظور ہوتا کہ کسی کو پیغمبر بنا کر بھیجے تو فرشتوں کو بھیجتا سو ہم اس (توحید) سے بھی منکر ہیں جس کو دیکر (بزعم خود) تم

كٰفِرُوْنَ ○ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ

کافر ہیں پس جو تھے عاد پس تکبر کیا انھوں نے بیچ زمین کے ناحق

بھیجے گئے ہو پھر وہ جو عاد کے لوگ تھے وہ دنیا میں ناحق کا تکبر کرنے لگے

الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ

اور کہا اُنھوں نے کون ہے زیادہ ہم سے قوت میں کیا نہیں دیکھا اُنھوں نے یہ کہ اللہ جس نے

اور کہنے لگے وہ کون ہے جو قوت میں ہم سے زیادہ ہے (آگے جواب ہے کہ) کیا ان کو یہ نظر نہ آیا کہ جس خدا نے

خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○

پیدا کیا اُن کو وہ سخت تر ہے اُن سے قوت میں اور تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے

اُن کو پیدا کیا وہ اُن سے قوت میں بہت زیادہ ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ

پس بھیجا ہم نے اوپر ان کے باد تند کو بیچ دنوں نحس کے تو کہ چکھا دیں ہم اُن کو

تو ہم نے اُن پر ایک ہوائے تند ایسے دنوں میں بھیجی جو منحوس تھے تا کہ ہم اُن کو

توضیح الکلام — **۵۱** قولہٗ فَقَضٰىهُنَّ الخ یعنی اُن دھوؤں کو دو دن میں سات آسمان بنا دیا اور ہر ایک آسمان میں اُس کے مطابق احکام جاری کئے اور سب سے نیچے کے آسمان کو ستاروں سے مزین کیا اور شیطانوں سے محفوظ اس طور پر کہ عالم بالا کی گفتگو سننے کو جو شیاطین آئیں انکو دہکتے ہوئے انگارے مار کر بھگا دیا جائے ۱۲ **۵۲** قولہٗ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الخ یعنی یہ تدبیر خدائے زبردست دانا کی ہے خلاصہ یہ ہے کہ وہی ذات قابل پرستش ہو سکتی ہے جس نے چھ روز میں آسمانوں اور زمین اور ان کے متعلق چیزوں کو بنایا یا وہ کہ جن کو تم اسکی خدائی میں شریک قرار دیتے ہو بھلا خیال کرو کہ تمھارے ہاتھوں کے بنائے بت جن کو پیدائش عالم سے کوئی سروکار ہی نہیں کیا اس قابل ہو سکتے ہیں کہ اُن کو خدائی کا حصہ دار قرار دیا جائے ہرگز نہیں ۱۲ **۵۳** قولہٗ فَاِنْ اَعْرَضُوْا الخ فرماتے ہیں کہ اتنی فہمایش کے بعد بھی مشرک لوگ اعراض ہی کریں تو آپ ان سے کہہ دیں کہ میں تو تم کو ایک ایسے عذاب آنیوالے کی خبر دیتا ہوں جو قوم عاد و ثمود کی طرح ہوگا یعنی انکی طرح تم بھی تباہ و برباد ہو جاؤ گے صاعقہ کے معنی تو بجلی کے ہوتے ہیں جو آواز کے ساتھ اوپر سے آ پڑتی ہے اور اسکے ساتھ جلانے والی آگ بھی ہوتی ہے مگر کلام عرب میں اکثر ناگہانی بلا اور حادثہ کو بھی صاعقہ کہتے ہیں ہماری زبان میں بھی کسی پر بلائے ناگہانی آجاتی ہے تو بولتے ہیں کہ اس پر بجلی گر گئی ۱۲ **۵۴** قولہٗ فَاَمَّا عَادٌ الخ یعنی جب ہمارے رسولؑ نے قوم عاد کے سامنے احکام پیش کئے اور اُن سے کہہ دیا گیا کہ اگر تم نہ مانو گے تو تم پر عذاب نازل کیا جائیگا جو تم کو تباہ اور برباد کر دیگا انھوں نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم کو خدا کا عذاب کیا نقصان دیگا ہم تو خود بڑی قوت و تن و توش والے لوگ ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کا عذاب اُن پر آکر گرا تو اُس کے مقابلہ میں لاشئ محض ہو گئے اور ہو ہی جاتے جبکہ یہ عذاب اُس ذات کا بھیجا ہوا تھا جس نے ان کو بھی پیدا کیا تھا چونکہ ان لوگوں کو اپنی طاقت اور غرور پر بڑا گھمنڈ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکو ایک کمزور مخلوق سے تباہ و برباد کیا یعنی ایک ہوا چلائی کہ اُس نے ہر کافر کو اٹھا اٹھا کر زمین پر دے مارا اور سب فنا ہو گئے ۱۲

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

عذاب رُسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا
اس دنیوی حیات میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب اور زیادہ رسوائی کا

أَخْزٰى ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ○ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا

بہت رسوا کرنیوالا ہے اور وہ نہیں مدد کئے جاویں گے اور جو تھے ثمود پس راہ دکھائی ہمنے ان کو پس اختیار کیا انھوں نے
سبب ہے اور اُن کو مدد نہ پہونچے گی۔ اور وہ جو ثمود تھے تو ہمنے اُن کو (پیغمبر کے ذریعے) رستہ بتلایا سو انھوں نے

الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَأَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ

اندھا رہنا اوپر راہ پانے کے پس پکڑا اُن کو کڑک عذاب رُسوا کرنے والے کے نے
گمراہی کو بمقابلہ ہدایت کے پسند کیا پس اُن کو عذاب سراپا ذلت کی آفت نے پکڑ لیا

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَكَانُوا

سبب اس کے کہ تھے کماتے اور نجات دی ہم نے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور تھے
ان کی بد کرداریوں کی وجہ سے۔ اور ہمنے (اس عذاب سے) ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے اور (ہم سے)

يَتَّقُونَ ○ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ○

ڈرتے اور جس دن اکٹھے کئے جاویں گے دشمن اللہ کے طرف آگ کی پس وہ قسم قسم جدا کئے جاویں گے
ڈرتے تھے۔ اور (ان کو وہ دن بھی یاد دلائیے) جس دن اللہ کے دشمن (یعنی کفار) دوزخ کیطرف (جمع کرانے) کے (لئے موقف حساب میں) لائے

حَتّٰى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ

یہاں تک کہ جب جاویں گے اُس کے پاس گواہی دیں گے اوپر ان کے کان اُن کے اور آنکھیں اُن کی
پھر وہ روکے جائیں گے (تاکہ بقیہ بھی آجائیں) یہاں تک کہ جب وہ اُس کے قریب آجاویں گے تو اُن کے کان اور آنکھیں

وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ

اور چمڑے اُن کے ساتھ اس کے کہ تھے کرتے اور کہیں گے واسطے چمڑوں اپنے کے
اور اُن کی کھالیں اُن پر اُن کے اعمال کی گواہی دیں گے اور (اس وقت) وہ لوگ (متعجب ہو کر) اپنے اعضاء سے کہیں گے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ أَنْطَقَ

کیوں گواہی دی تم نے اوپر ہمارے کہیں گے وہ کہ بلایا ہم کو اللہ نے جس نے بلایا
کہ تم نے ہمارے خلاف میں کیوں گواہی دی وہ (اعضاء) جواب دیں گے کہ ہم کو اُس اللہ نے گویائی دی جس نے

كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

ہر چیز کو اور اُسی نے پیدا کیا تم کو پہلی بار اور طرف اُسی کی پھیرے جاؤ گے
ہر (گویا) چیز کو گویائی دی اور اُسی نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا اور اُسی کے پاس پھر لائے گئے ہو

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا

اور نہیں تھے تم چھپ سکتے اس بات سے کہ گواہی دیویں اوپر تمھارے کان تمھارے اور نہ
اور تم (دنیا میں) اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہ سکتے تھے کہ تمھارے کان اور آنکھیں

أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ

آنکھیں تمھاری اور نہ چمڑے تمھارے ولیکن گمان کیا تم نے یہ کہ اللہ نہیں جانتا
اور کھالیں تمھارے خلاف میں گواہی دیں ولیکن تم اس گمان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمھارے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہٗ وَيَوْمَ يُحْشَرُ الخ دنیا کی سزا بیان کرکے اب آخرت کی سزا کا بیان ہے تاکہ دونوں جہان کی سزائیں بیان کرکے یہ مضمون مکمل ہو جائے۔ فرماتے ہیں جس دن دشمنان خدا آتش جہنم کی طرف جمع کرکے لائے جائیں گے اُن کو ٹھیرا دیں گے یہاں تک کہ سب جمع ہو جاویں گے پھر اُن کے اعمال بد پر ان کی آنکھیں اور کان اور جلدیں گواہی دیں گی ۱۲ ۵۲ قولہٗ حَتّٰى إِذَا مَا جَاءُوهَا الخ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے فرشتے کافروں کی بد اعمالیاں ان کے سامنے لا رکھیں گے تو کافر منکر ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ خدایا ہمنے تو کچھ بھی نہیں کیا یہ تو ہمارے دشمن ہیں کہ دشمنی کے باعث ہم پر جھوٹ لکھ لائے ہیں اُس وقت آسمان و زمین سے گواہی دلوائی جائے گی کافر کہیں گے کہ یہ بھی ہمارے دشمن ہیں تیرے دربار میں تو کسی قسم کا ظلم نہیں ہے سو اگر ہمارے خلاف ہمارا کوئی دوست گواہی دے تو وہ معتبر ہونی چاہئے چونکہ دنیا دار حکمت تھی کہ یہاں ہر شے کا وجود سبب اور آلات پر مبنی تھا اور آخرت دار القدرت ہے کہ ہر شے کا وجود بلا سبب محض قدرت حق سے ہوگا لہٰذا اسکے ہاتھ پاؤں اور گوشت پوست کو حکم ہوگا کہ جو کچھ تمھارے واسطوں سے انھوں نے کیا تھا ان سب اعمال کو بیان کردو چنانچہ وہ بول اٹھیں گے اور جو جو بداعمالیاں انھوں نے دنیا میں کیں تھیں وہ سب بیان کردیں گے ۱۲ بیضاوی شریف ۵۳ قولہٗ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ الخ یعنی تم جو چھپ چھپ کر گناہ کے کام کرتے تھے اسکی وجہ یہ تو تھی ہی نہیں کہ تمھارا یہ خیال ہو کہ کل کو تمھارے اعضاء تمھارے خلاف گواہی دینگے کیونکہ تم کو اس بات کا یقین ہی کب تھا بلکہ یہ پردہ اور آڑ میں گناہ کے کام اس لئے کیا کرتے تھے کہ تم بعث اور جزا کے وقوع کا یقین اور اعتقاد ہی نہیں رکھتے تھے دوسرے یہ سمجھتے تھے کہ ان اعمال سے جو پردہ میں کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی واقف نہیں ہوتا ۱۲ کذا فی المدارک، کثیر کی قید جو اسمیں لگائی وہ اسی بنا پر کہ ہر عمل کے متعلق انکا یہ اعتقاد نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر نہیں بلکہ جو اعمال علانیہ کئے جاتے ہیں انکے بارہ میں اطلاع کا عقیدہ تھا اور بعض اعمال کو خود بھی برا جانتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ انکے کرنے سے دنیا میں برا

كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم

بہت اس چیز سے کہ کرتے ہو تم ۔ اور ایسے گمان تمہارے نے جو گمان کیا تھا تم نے

بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں ۔ اور تمہارے اس گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا

بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝ فَإِن

ساتھ رب اپنے کے ہلاک کیا تم کو پس ہو گئے تم زیاں پانے والے پس اگر

تم کو برباد کیا پھر تم (ابدی) خسارہ میں پڑ گئے سو (اس حالت میں) اگر

يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم

صبر کریں پس آگ ہے جگہ رہنے اُن کے کی اور اگر توبہ کریں پس نہیں وہ

یہ لوگ صبر کریں تب بھی دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے اور اگر وہ عذر کرنا چاہیں گے تو بھی

مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ۝ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ

توبہ قبول کئے جاویں گے اور مقرر کئے ہیں ہم نے واسطے اُن کے ہمنشیں پس زینت والے لائے ہیں واسطے اُنکے جو کچھ

مقبول نہ ہوگا ۔ اور ہم نے (دنیا میں) ان کیلئے کچھ ساتھ رہنے والے (شیاطین) مقرر کر رکھے تھے سو انھوں نے ان کے اگلے پچھلے

أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ

آگے اُن کے ہے اور جو پیچھے اُن کے ہے اور ثابت ہوئی اوپر ان کے بات عذاب کی بیچ اُمتوں کے تحقیق

اعمال انکی نظر میں مستحسن کر رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول (یعنی وعدہ عذاب) پورا ہو کر رہا

خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ ع

گذرے تھے پہلے اُن سے جنوں سے اور آدمیوں سے تحقیق وہ تھے زیاں پانے والے

جو ان سے پہلے جن و انسان (کفار) ہو گذرے ہیں بے شک وہ (سب) بھی خسارہ میں رہے

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا

اور کہا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے مت سنو اس قرآن کو اور بک بک کرو

اور یہ کافر (باہم) یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور (اگر پیغمبر سنانے لگیں تو) اس کے بیچ میں غل مچا دیا کرو

فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا

بیچ اس کے تو کہ تم غالب ہو پس البتہ چکھاویں گے ہم ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے عذاب

شاید (اس تدبیر سے) تم ہی غالب رہو سو ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ

شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ

سخت اور البتہ جزا دیویں گے ہم اُن کو بدتر اس چیز کی کہ تھے وہ کرتے یہ ہے

چکھاویں گے اور اُن کو اُن کے (ایسے) بُرے بُرے کاموں کی سزا دیں گے یہی

جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا

بدلہ دشمنوں خدا کے کا آگ واسطے اُن کے بیچ اسکے گھر ہے ہمیشہ رہنے کا بدلہ اُس چیز کا کہ تھے

سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی یعنی دوزخ ان کے لئے وہ ہمیشگی کا مقام ہوگا اس بات کے بدلہ میں کہ وہ

بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا

ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے اور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے اے رب ہمارے دکھلا ہم کو

ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے ۔ اور (جب مبتلائے عذاب ہونگے تو) وہ کفار کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو

نزول الکلام ۵۱ قولہ و ذلکم ظنکم الخ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں کعبہ کے پردہ میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن میں سے دو ثقیف کے تھے ایک عبد یالیل دوسرے ربیعہ اور ایک قبیلہ قریش کا تھا جس کا نام صفوان تھا وہ سو بولنے لگے چپکے چپکے باتیں کرنے لگے ایک نے کہا کیا اللہ تعالیٰ ہماری یہ باتیں بھی سنتا ہے دوسرے نے کہا کہ اگر بلند آواز سے بولیں گے تو سنے گا ورنہ نہیں تیسرے نے کہا کہ اگر کچھ بھی سنتا ہے تو سب سنتا ہے اس کا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ بخاری و مسلم کذا فی الخازن اور لباب میں بھی یہی روایت صحیحین اور ترمذی سے نقل کی ہے مگر اس میں تردید بیان کی ہے کہ یا تو ایک ثقفی اور دو قریشی تھے اور یا ایک قریشی اور دو ثقفی اور اس پر نازل شدہ آیت کی ابتدا یہاں سے بیان کی ہے کہ ما کنتم تستترون الخ ۵۲ قولہ و قال الذین کفروا الخ کفار قریش ایک دوسرے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جب محمد قرآن شریف پڑھا کریں تو اس وقت کسی نہ کسی طرح ان کو پریشان کیا کرو چنانچہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کی تلاوت فرمایا کرتے تو کافر آپ کے پاس آ کر سیٹیاں بجاتے بلند آواز سے اشعار پڑھتے اور بکواس کیا کرتے تھے اُن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

توضیح الکلام ۵۲ قولہ وقال الذین کفروا الخ یہاں سے حق تعالیٰ کفار کی ایک اور نالائق حرکت کا تذکرہ فرماتا ہے کہ جس کو وہ اس ارادہ سے عمل میں لاتے تھے کہ دین حق مٹ جائے اور چراغ ہدایت بجھ جائے فرماتے ہیں کہ کفار نے آپس میں یہ طے کر لیا کہ اول تو اس قرآن شریف کو سنو ہی نہ کرو اور اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم سنانے ہی لگیں تو شور و غل مچا دیا کرو اس سبب سے ہم غالب رہیں گے اور پیغمبر آخر کار چپ ہی ہو جائیں گے چنانچہ سورہ انفال میں بیان ہو چکا ہے کہ جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں قرآن شریف پڑھا کرتے تھے تو مشرک لوگ تالیاں اور سیٹیاں بجایا کرتے تھے اور سورہ لقمان میں بھی گذر گیا ہے کہ نضر بن حارث رستم اور

بقیہ آئندہ

الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا

وہ دو شخص جنھوں نے گمراہ کیا ہم کو جنوں سے اور آدمیوں سے کر دیں ہم اُن دونوں کو نیچے قدموں اپنے کے

وہ دونوں شیطان اور انسان دکھا دیجئے جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ہم اُن کو اپنے پیروں کے تلے کچل ڈالیں

لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ

تو کہ ہو جاویں وہ دونوں نیچے والوں سے تحقیق اُن لوگوں نے کہ کہا انھوں نے پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر

تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں جن لوگوں نے (دل سے) اقرار کر لیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر

اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

ثابت رہے اوپر اسی کے اُترتے ہیں اوپر ان کے فرشتے یعنی وقت موت کے یہ کہ مت ڈرو تم اور مت غم کھاؤ

(اس پر) مستقیم رہے اُن پر فرشتے اُتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ

اور خوشخبری سنو اس بہشت کی کہ جو تھے وعدہ دیے جاتے ہم ہیں دوست تمھارے

اور تم جنت (کے ملنے) پر خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبروں کی معرفت) وعدہ کیا جایا کرتا تھا اور ہم تمھارے رفیق تھے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ

بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور واسطے تمھارے ہے بیچ اس کے جو کچھ کہ چاہیں

دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تمھارے لئے اس (جنت) میں جس چیز کو تمھارا جی چاہے گا

اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ

جی تمھارے اور واسطے تمھارے بیچ اس کے جو کچھ کہ مانگو مہمانی بخشنے والے

موجود ہے اور نیز تمھارے لئے اس میں جو مانگو گے موجود ہے یہ بطور مہمانی کے ہوگا غفور رحیم

رَّحِيْمٍ ۝ؑ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ

مہربان کی طرف سے اور کون شخص ہے بہتر بات میں اُس شخص سے کہ پکارتا ہے طرف اللہ کی اور

کی طرف سے اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور

عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي

عمل کرتا ہے اچھے اور کہتا ہے تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں اور نہیں برابر ہوتی

(خود بھی) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی

الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا

نیکی اور نہ برائی دفع کر بدی کو ساتھ اس خصلت کے کہ وہ بہت اچھی ہے پس ناگہاں

(بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے تو اب) آپ (مع اتباع) نیک برتاؤ سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے پھر یکایک

الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا

وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اُس کے دشمنی ہے گویا کہ وہ دوست ہے قرابتی اور نہیں

آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جاوے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے اور یہ بات

يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

سکھائے جاتے یہ بات مگر جو لوگ کہ صبر کرتے ہیں اور نہیں سکھلایا جاتا یہ مگر بڑے نصیب والا

اُنھیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل (مزاج) ہیں اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے

بقیہ صـ ۶۶۹ اسفندیار وغیرہ کے قصّوں کی کتابیں خرید لایا تھا جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم قرآن شریف پڑھتے تھے تو یہ نضر بن حارث وہ قصّے لوگوں کو سُنا کر قرآن شریف کے سُننے سے روکا کرتا تھا ۱۲

صفحہ ہٰذا

توضیح الکلام ـ ۱

قولہٗ اِنَّ الَّذِيْنَ الخ جب کفار کی وعید بیان فرما چکے تو اب مومنوں کے لئے وعدہ ذکر فرماتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کا طرز ہے کہ عذاب بیان فرما کر ثواب کا ذکر فرمایا کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے اپنا رب اللہ کو کہا اور پھر اُس پر ثابت قدم بھی ہے اُن پر فرشتے نازل ہو کر یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ تم خوف اور غم نہ کرو ہم تمھارے دنیا و آخرت میں رفیق ہیں اور تمھارے لئے جنت کا مژدہ ہے وہاں تم کو ہر ایک چیز ملیگی وہاں کفار کے پاس شیطانوں کا آنا بیان فرمایا تھا یہاں اُنکے مقابلہ میں مومنوں کے پاس فرشتوں کا آنا بتلایا یہ آیت عام ہے کہ دنیا میں بھی بوقت مصیبت و ضرورت ملائکہ ایمان والوں کے دلوں کو دائمی مسرت کا مژدہ بطور الہام دیا کرتے ہیں اور موت کے وقت اور قبر میں اور حشر کے دن بھی دینگے ۱۲ ۲ قولہٗ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ الخ یعنی فرشتے یہ بھی کہیں گے کہ ہم تمھارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں رہیں گے رفاقت سے حمایت مراد ہے تو دنیا میں اُنکی حمایت یہ تھی کہ خدا تعالےٰ کے حکم سے تمام آفتوں سے حفاظت کرتے تھے دوسری یہ کہ نیک لوگوں کے دلوں میں اُنکی طرف سے اچھی اچھی باتوں کا الہام کرتے تھے تیسری یہ کہ اُن کے لئے استغفار کرتے رہتے تھے چوتھی یہ کہ عالم بالا میں نیکوں کا ذکر خیر کیا کرتے تھے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتوں میں خدا تعالےٰ کے حکم سے اعانت کرتے تھے مثلاً اگر کوئی بغیر خواہش و طلب کوئی شخص قاضی بنایا جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُس کی مدد کیواسطے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو اس کو حق پر قائم رکھتا اور قوت دیتا رہتا ہے اور آخرت میں حمایت یہ ہوگی کہ ان کی شفاعت کریں گے ہمراہی اور ہمرکابی سے اُن کی وحشت کو دور کریں گے اور جنت میں ملاقات اور سلام کریں گے ۱۲

ع ۴ / ۱۸

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

اور اگر چوک دے تجھ کو شیطان کی طرف سے کوئی چوکنے والا پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے تحقیق وہ

اور اگر (ایسے وقت میں) آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ آنے لگے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ

سننے والا جاننے والا ہے اور نشانیوں اُس کی سے رات ہے اور دن اور سورج

خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اور منجملہ اُس کی (قدرت و توحید کی) نشانیوں کے رات اور دن ہے اور سورج ہے

وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ

اور چاند مت سجدہ کرو واسطے سورج کے اور نہ واسطے چاند کے اور سجدہ کرو واسطے اللہ کے

اور چاند ہے (پس) تم لوگ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور (صرف) اُس خدا کو سجدہ کرو

الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ

جس نے پیدا کیا ہے اُن کو اگر ہو تم اُسی کو عبادت کرتے پس اگر

جس نے ان (سب) نشانیوں کو پیدا کیا اگر تم کو خدا کی عبادت کرنا ہے پھر اگر

اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَ

تکبر کریں پس جو کوئی کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہیں تسبیح کرتے ہیں واسطے اس کے رات اور

یہ لوگ تکبر کریں تو جو فرشتے آپ کے رب کے مقرب ہیں وہ شب و روز اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور

النَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى

دن اور وہ نہیں تھکتے اور نشانیوں اس کی سے ہے یہ کہ تو دیکھتا ہے

وہ اس سے ذرا نہیں اُکتاتے۔ اور منجملہ اس کی (قدرت و توحید کی) نشانیوں کے ایک یہ ہے کہ (اے مخاطب) تو زمین کو دیکھتا ہے کہ

الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ

زمین کو دبی ہوئی پس جس وقت اُتارتے ہیں ہم اوپر اس کے پانی ہلتی ہے اور

کہ دبی دبائی پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور

رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ

پھولتی ہے تحقیق جس نے زندہ کیا اُس کو البتہ زندہ کرنے والا ہے مُردوں کو تحقیق وہ اوپر ہر

پھولتی ہے (اس سے ثابت ہوا کہ) جس نے اس زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کر دے گا بے شک وہ ہر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ

چیز کے قادر ہے تحقیق وہ لوگ کہ کجراہی کرتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے نہیں چھپتے

چیز پر قادر ہے بلاشبہ جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ لوگ ہم پر مخفی

عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا يَّوْمَ

اوپر ہمارے پس جو کوئی کہ ڈالا جاوے بیچ آگ کے بہتر ہے یا وہ جو آوے امن سے دن

نہیں ہیں سو بھلا جو شخص نار میں ڈالا جاوے وہ اچھا ہے یا وہ شخص جو قیامت کے روز امن و امان کے ساتھ

الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

قیامت کے کرلو جو کچھ چاہو تم تحقیق وہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے

(جنت میں) آئے جو جی چاہے کرلو وہ ہمارا سب کیا ہوا دیکھ رہا ہے

توضیح الکلام ۵۱

قولہ ومن اٰیٰتہ الخ یہاں سے پھر خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور توحید کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ اس کی نشانیوں میں سے یہ چار چیزیں تمہارے سامنے موجود ہیں رات، دن، سورج، چاند، چاروں چیزوں کا ایک ضابطہ پر مختلف ہوتے رہنا نہایت وضاحت کے ساتھ ثابت کرتا ہے کہ کوئی قادر مختار ہے جو ان کو الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے اور جب چاند سورج بھی اُسی خدائے قادر کے پیدا کئے ہوئے اور اُسی کی روشن کی ہوئی دو مشعلیں ہیں تو اس سے کواکب پرستوں کی کتنی بڑی بے وقوفی ثابت ہوتی ہے کہ وہ سورج اور چاند کو مسجود بناتے ہیں مذہب صابی کے لوگ اور مجوس اور ہندو شرم کریں

السجدۃ ۱۱

کیا عمدہ طریقہ سے سمجھایا ہے کہ سارے مخلوق کو کیا سجدہ کرتے ہو ان کے پیدا کرنے والے ہی کو سجدہ کرو اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم ان چیزوں کو سامنے کرکے خدا تعالیٰ ہی کو پوجتے اور اسی کی عبادت کرتے ہیں، جو لوگ سمجھدار ہیں وہ ان تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کا آئینہ جانتے ہیں اور یہ یقین کرتے ہیں کہ جس طرح تصویر صاحب تصویر کے لئے دلیل ہوتی ہے ایسے ہی یہ سب اشیاء اس قادر قیوم کی دلیلیں ہیں پھر کیا کسی کی عقل رہنمائی اس طرف کرتی ہے کہ وہ صاحب تصویر کو چھوڑ کر خود تصویر ہی پر ریجھ جاوے ہرگز نہیں ۱۲

۵۲ قولہ فان استکبروا الخ فرماتے ہیں کہ اے رسول اگر یہ منکرین تمہارا کہنا نہ مانیں اور خدا تعالیٰ کی طرف تکبر کے باعث نہ آئیں اپنی خودسری اور سرکشی پر اڑے رہیں تو اللہ تعالیٰ کو بھی کچھ پروا نہیں کس لئے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں یعنی اس کی بارگاہ عزت میں حاضر ہیں ملائکہ مقربین اُن کی یہ کیفیت ہے کہ وہ رات دن اس کو سجدہ کرتے ہیں اور کبھی اس سے نہیں اُکتاتے اور نہ اُکتانے کی وجہ تو ظاہر ہے کہ فرشتے صرف نور ہیں خدا تعالیٰ کی عبادت اُن کی غذا ہے سب اماموں کے نزدیک اس آیت پر سجدہ کرنا چاہئے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کلمہ لَا يَسْئَمُوْنَ پر اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تَعْبُدُوْنَ پر ۱۲

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۚ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ

تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ ذکر کے جب آیا اُن کے پاس اور تحقیق وہ البتہ کتاب ہے

جو لوگ اس قرآن کا جب کہ وہ اُن کے پاس پہنچتا ہے انکار کرتے ہیں (ان میں خود تدبیر کی کمی ہے اور یہ (قرآن) بڑی

عَزِيزٌ ۝ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ

عزت والی نہیں آتا اس کے پاس جھوٹ آگے اُس کے سے اور نہ پیچھے اُس کے سے

باوقعت کتاب ہے جس میں غیر واقعی بات نہ اس کے آگے کی طرف سے آسکتی ہے اور نہ اُس کے پیچھے کی طرف سے

تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ

اُتاری گئی ہے حکمت والے تعریف کئے گئے کی طرف سے نہیں کہا جاتا واسطے تیرے مگر جو کچھ تحقیق کہا گیا

یہ خدائے حکیم محمود کی طرف سے نازل کیا گیا ہے آپ کو وہی باتیں (تکذیب وایذا کی) کہی جاتی ہیں

لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ

واسطے پیغمبروں کے پہلے تجھ سے تحقیق پروردگار تیرا البتہ بخشش کرنے والا ہے اور عذاب دردناک

جو آپ سے پہلے رسولوں کو کہی گئی ہیں آپ کا رب بڑی مغفرت والا اور دردناک سزا دینے والا

أَلِيمٍ ۝ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ

دینے والا ہے اور اگر کرتے ہم اُس کو قرآن عجمی بولی کا البتہ کہتے کیوں نہ جدا جدا کی گئیں آیتیں اُس کی

ہے۔ اور اگر ہم اس کو عجمی (زبان کا) قرآن بناتے تو یوں کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف کیوں نہیں بیان کی گئیں

أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَ

کیا عجمی بولی اور عربی لوگ کہہ وہ واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہدایت اور تندرستی ہے اور

یہ کیا بات کہ عجمی کتاب اور عربی رسول۔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے تو رہنما اور شفا ہے اور

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ

وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے بیچ کانوں اُن کے کے بوجھ ہے اور وہ قرآن اوپر ان کے اندھاپا ہے یہ لوگ

جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں ڈاٹ ہے اور وہ قرآن اُن کے حق میں نابینائی ہے یہ لوگ

يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

پکارے جاتے ہیں مکان دور سے اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب

(اور بوجہ عدم انتفاع کے ایسے ہیں کہ گویا) کسی بڑی دور جگہ سے پکارے جا رہے ہیں (کہ آواز تو سنتے ہوں مگر سمجھتے نہ ہوں) اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی

فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ

پس اختلاف کیا گیا بیچ اس کے اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے البتہ فیصل کیا جاتا

سو اس میں بھی اختلاف ہوا اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھہر چکی ہے (کہ پورا عذاب آخرت میں ملیگا) تو ان کا فیصلہ

بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا

درمیان اُن کے اور تحقیق وہ البتہ بیچ شک قلق میں ڈالنے والے کے ہیں اس سے جو کوئی عمل کرے اچھا

(دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا اور یہ لوگ اس کی طرف سے ایسے شک میں پڑ رہے ہیں جس نے اُن کو تردد میں ڈال رکھا ہے۔ جو شخص نیک عمل کرتا ہے

فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

پس واسطے جان اپنی کے ہے اور جو کوئی عمل کرے بُرا پس اوپر اسکے ہے اور نہیں پروردگار تیرا ظلم کرنے والا واسطے بندوں کے

وہ اپنے نفع کے لئے اور جو شخص برا عمل کرتا ہے اُس کا وبال اُسی پر پڑے گا اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں

نزول الکلام ۵۱ قولہ وَلَوْ جَعَلْنٰہُ الخ کفار مکہ چونکہ حسد وجہالت اور ضد میں ڈوبے ہوئے تھے اس لئے کہنے لگے کہ یہ قرآن کسی دوسری زبان میں کیوں نہ اترا اگر عجمی زبان میں نازل ہوتا تو اس کا معجز ہونا ظاہر ہو جاتا کہ عربی شخص عجمی زبان میں کلام کرتا ہے اُن کے جواب میں یہ آیت اُتری ۱۲ توضیح الکلام ۵۲ قولہ قل ھو للذین آمنوا الخ اس آیت میں بھی کفار کو جواب دینے کا حکم دیتے ہیں کہ آپ ان سے یہ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن شریف ایمان والوں کے لئے تو نیک کاموں کے بتلانے میں رہنما ہے اور برے کاموں سے جو امراض اندرونی پیدا ہو جاتے ہیں جب اس قرآن کی تعلیم کے مطابق عمل کیا جاوے تو یہ ان امراض سے شفا ہے تو اہل ایمان کو اس قرآن نے نفع دیا کیونکہ ان کے اندر تدبر اور حق کی طلب موجود تھی اور جو لوگ باوجود دلائل کی وضاحت کے ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں ڈاٹ ہے جس کے باعث حق بات کو انصاف اور تدبر سے نہیں سنتے اس نقصان کے سبب ان لوگوں کے حق میں یہ قرآن اور باعث نابینائی ہے کیونکہ ان میں تدبر اور انصاف نہ ہونے کے سبب تعصب قوی ہے اور تعصب ہدایت سے مانع ہی نہیں ہوتا بلکہ اور گمراہی کی زیادتی پیدا کر دیتا ہے تو ان بے ایمانوں کی قرآن شریف کے مقابلہ میں ایسی حالت ہو جیسے سورج کے سامنے چمگادڑ کہ اپنی ناقابلیت کے سبب بالکل اندھی ہو جاتی ہے حالانکہ رات میں کچھ دیکھ بھی لیتی ہے ۱۲ ۵۳ قولہ اولٰئک ینادون الخ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اس حق کو نہ سمجھنے میں ایسے ہیں جیسے کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ آواز تو سنیگا مگر سمجھے کچھ نہیں

۵ ع ۱۲ ۱۹

خلاصہ یہ نکلا کہ قرآن شریف کی ذات میں کوئی بھی عیب نہیں خود تمہارے ہی قلوب اور حواس میں خلل ہے جس لئے قرآن شریف ان سب کیلئے باعث مزید تاریکی بن گیا ہے ۱۲ ۵۴ قولہ ولقد آتینا الخ آپ کی تسلی کیلئے اوپر مجملاً رسولوں کا ذکر تھا اب خاص حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرماتے ہیں کہ اے نبی آپ کے ساتھ جو یہ مخالفت اور عناد ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کتاب دی تھی یعنی توریت سو اسمیں بھی لوگوں نے اختلاف کیا کسی نے مانا کسی نے نہ مانا پھر آپ کیوں غم کرتے ہیں ایسا نو

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ
طرف اُسی کی پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتے کچھ میوے
قیامت کے علم کا حوالہ خدا ہی کی طرف دیا جا سکتا ہے اور کوئی پھل اپنے خول میں سے

مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَيَوۡمَ
غلافوں اپنے میں سے اور نہیں حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہیں جنتی مگر ساتھ علم اُس کے کے اور جس دن
نہیں نکلتا اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب اسکی اطلاع سے ہوتا ہے اور جس روز

يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ شُرَكَآءِىۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِيۡدٍ ۚ ○ وَ
پکارے گا ان کو کہاں ہیں شریک میرے کہیں گے جتا دیا ہم نے تجھ کو نہیں ہم میں سے کوئی شاہد اس بات کا اور
اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کو پکاریگا (اور کہیگا) کہ میرے شریک (اب) کہاں ہیں وہ کہیں گے کہ (اب تو) ہم آپ سے یہی عرض کرتے ہیں کہ ہم میں (اس عقیدہ کا) کوئی

ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ
کھو گیا اُن سے جو کچھ کہ تھے دعوے کرتے پہلے اس سے اور جانا انھوں نے نہیں واسطے اُن کے جگہ
جن جن کو یہ لوگ پہلے سے (یعنی دنیا میں) پوجا کرتے تھے وہ سب غائب ہو جاویں گے اور یہ لوگ سمجھ لیں گے کہ ان کے لئے کہیں بچاؤ کی

مَّحِيۡصٍ ○ لَا يَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ ۫ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ
بھاگنے کی نہیں تھکتا آدمی مانگنے بھلائی کے سے اور اگر لگے اُس کو برائی
صورت نہیں۔ آدمی ترقی کی خواہش سے اُس کا جی نہیں بھرتا اور اگر اُس کو کچھ تکلیف پہونچتی ہے

فَيَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ○ وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ
پس ناامید ہے نہایت ناامید اور اگر چکھاویں ہم اُس کو رحمت اپنی طرف سے پیچھے سختی کے کہ لگی تھی اُس کو
تو ناامید ہراساں ہو جاتا ہے اور اگر ہم اسکو کسی تکلیف کے بعد جو کہ اُس پر واقع ہوئی تھی اپنی مہربانی کا مزہ چکھا دیتے ہیں

لَيَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّجِعۡتُ
البتہ کہے گا یہ ہے واسطے میرے اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونے والی اور اگر پھر جاؤں میں
تو کہتا ہے یہ تو میرے لئے ہونا ہی چاہئے تھا اور میں قیامت کو آنیوالا نہیں خیال کرتا اور اگر میں اپنے رب کے پاس

اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا
طرف رب اپنے کی تحقیق واسطے میرے نزدیک اُس کے البتہ بھلائی ہے پس البتہ خبردار کریں گے ہم اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے ساتھ
پہنچا یا بھی گیا تو میرے لئے اُس کے پاس بھی بہتری ہی ہے سو ہم ان منکروں کو اُن کی (یہ) سب کردار ضرور

عَمِلُوۡا ۡ وَلَنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ○ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى
عمل اُنکے کے اور البتہ چکھاوینگے ہم اُن کو عذاب گاڑھے سے اور جس وقت نعمت رکھتے ہیں ہم اوپر
بتلاویں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھا دیں گے۔ اور جب ہم آدمی کو نعمت عطا کرتے ہیں تو (ہم سے اور ہمارے احکام سے)

الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ
آدمی کے منھ پھیر لیتا ہے اور دور کر لیتا ہے کروٹ اپنی کو اور جب لگتی ہے اُس کو برائی پس دعا مانگتا ہے
منھ موڑ لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اُس کو تکلیف پہونچتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں

عَرِيۡضٍ ○ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ
چوڑی کہہ کیا دیکھا تم نے اگر ہو یہ قرآن نزدیک اللہ کے سے پھر کفر کیا تم نے ساتھ اس کے
کرتا ہے آپ کہئے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر یہ قرآن خدا کے یہاں سے آیا ہو (اور) پھر تم اس کا انکار کرو

۲۵

توضیح الکلام۔ ۵۱

قولہٗ اِلَیۡہِ یُرَدُّ الخ اوپر جب کہ یہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ہر شخص کو اس کی کی ہوئی نیکی بدی کا بدلہ ملے گا تو اس پر ضرور خیال ہو سکتا تھا کہ قیامت کا دن کب تک آئے گا اور کفار تو یہ سوال ہی کیا کرتے تھے کہ قیامت کب ہوگی گو ان کا مقصد اس سوال سے اس کا انکار ہوتا تھا مگر بہرحال اسکے جواب تحقیقی کی ضرورت تھی اس لئے یہاں ارشاد فرمایا کہ اس کے دن تاریخ کا علم خدا ہی کو ہے اور مخلوق کو اگر اس کا علم نہ ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ہوگی ہی نہیں اور کچھ قیامت ہی کی تخصیص نہیں بلکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے اور جو چیز عالم الغیب سے ظہور میں آتی ہے اُسے وہ جانتا ہے مثلاً گابھے کے اندر پھل اور مادہ کے پیٹ میں بچہ سب کی اُسکو خبر ہے اور اس کی وجہ علم کا اس کی صفتِ ذات ہونا ہے اور چونکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کامل ہے اس لحاظ سے وہ دلیل توحید بھی ہے اور بوجہ اسکے کہ اس کی صفتِ ذات کا تعلق ہر چیز کے ساتھ برابر ہے علم قیامت کی دلیل بھی ہے ۱۲

۵۲ قولہٗ وَیَوۡمَ یُنَادِیۡہِمۡ الخ یہاں سے قیامت کے کچھ احوال بیان فرماتے ہیں کہ اُس دن مشرکین کو سے پکار کر کہا جائے گا کہ میرے شریک جو تم نے دنیا میں بنا رکھے تھے کہاں ہیں تو جواب میں کہیں گے کہ ہم نے آپ کو بتا تو دیا یعنی آپ کو خود علم ہے کہ ہم میں سے ان کو کوئی بھی دیکھنے والا نہیں یعنی نظر نہیں آتے یا یہ معنی کہ ہم میں سے کوئی بھی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک ہے مطلب یہ کہ بعض مجرمان دنیا کی طرح بروقت عذاب ارتکاب جرم سے انکار کر دیں گے ۱۲ **۵۳** قولہٗ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ الخ یعنی دنیا میں جن کو پہلے پوجتے تھے وہ ان سے غائب ہو جاویں گے اور جان لیں گے کہ ہماری خلاصی نہیں انسان کو یہ تبدل اور تغیر کچھ آخرت ہی میں پیش نہ آئے گا کہ جن بتوں اور خیالی معبودوں کو دنیا میں پکارا کرتے تھے ان سے عذاب دیکھ کر براءت کریں گے بلکہ دنیا میں بھی اس کی ایسی حالت ہے ۱۲

مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا
کون ہے بہت گمراہ اس شخص سے کہ وہ بیچ خلاف دور کے ہے۔ شتاب دکھلاویں گے ہم ان کو نشانیاں اپنی
تو ایسے شخص سے زیادہ کون غلطی میں ہوگا جو (حق سے) ایسی دور دراز مخالفت میں پڑا ہو۔ ہم عنقریب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ان کے گرد و نواح

فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ
بیچ ملکوں کے اور بیچ جانوں ان کی کے یہاں تک کہ ظاہر ہوگا واسطے ان کے کہ تحقیق یہ ہے حق
میں بھی دکھادیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی اور یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جاوے گا کہ وہ قرآن حق ہے

اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ
آیا کفایت نہیں رب تیرے کو یہ کہ وہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہے خبردار ہو تحقیق وہ
(تو) کیا آپکے رب کی یہ بات (آپ کی حقیقت کی شہادت کیلئے) کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کا شاہد ہے یاد رکھو کہ وہ لوگ

فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ ع
بیچ شک کے ہیں ملاقات پروردگار اپنے کی سے خبردار ہو تحقیق وہ ہر چیز کو گھیر رہا ہے
اپنے رب کے روبرو جانیکی طرف سے شک میں پڑے ہیں، یاد رکھو کہ وہ ہر چیز کو (اپنے علم کے) احاطہ میں لئے ہوئے ہے

سورۃ الشوریٰ مکیۃ وھی ثلث و خمسون اٰیۃ و خمس رکوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورہ شوریٰ مکی ہے اور اس میں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	۵۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں
کلما تھا ۸۶۹	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں	حروف تھا ۳۵۸۵

حٰمۗ ۝ عۗسۗقۗ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ
اسی طرح وحی کرتا ہے طرف تیری اور طرف اُن لوگوں کی کہ
حٰم عسق اسی طرح آپ پر اور جو (پیغمبر) آپ سے پہلے ہو چکے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ جو زبردست حکمت والا ہے

قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
پہلے تجھ سے تھے اللہ غالب حکمت والا واسطے اُس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ
(دوسری سورتوں اور کتابوں کی) وحی بھیجتا رہا ہے۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ
زمین کے ہے اور وہی ہے بلند قدر بڑا نزدیک ہے کہ آسمان پھٹ جاویں
زمین میں ہے اور وہی سب سے برتر اور عظیم الشان ہے کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے (کہ ادھر ہی سے بوجھ پڑتا ہے) پھٹ پڑیں

مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
اوپر اپنے سے اور فرشتے پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہیں
اور (وہ) فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے معافی

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ
واسطے ان لوگوں کے کہ بیچ زمین کے ہیں خبردار ہو تحقیق اللہ وہی ہے بخشنے والا مہربان اور جن لوگوں نے
مانگتے ہیں خوب سمجھ لو کہ اللہ ہی معاف کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔ اور جن لوگوں نے

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ
کر پکڑے ہیں سوائے اس کے کارساز اللہ نگہبان ہے اوپر ان کے اور نہیں تو
خدا کے سوا دوسرے کارساز قرار دے رکھے ہیں اللہ اُن کو دیکھ بھال رہا ہے اور آپ کو ان پر

نزول الکلام ۱ف قولہ سنریہم الخ ابو جہل نے درخواست کی تھی کہ اے محمدؐ کوئی معجزہ دکھاؤ تاکہ ہم ایمان لائیں چنانچہ آپ نے ان ہی کی منشاء کے موافق معجزہ شق القمر دکھایا کہ انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے تو ابوجہل انکار کر گیا اور کہنے لگا کہ لوگو محمدؐ نے نظر بندی کردی اور بلا شبہ اس وقت تم پر اس نے جادو کیا ہے اچھا قاصد اور ہرکارے روانہ کرکے دوسرے شہروں کے آدمیوں سے اس بات کی تحقیق کراؤ کہ ان کو بھی چاند کے دو ٹکڑے دکھائی دیئے یا نہیں غرض ایسا بھی کیا گیا جس پر چاروں طرف سے اس کے وقوع کی خبریں موصول ہوئیں تب بھی ابوجہل یہ ہی کہتا رہا کہ یہ تو محمدؐ کا جادو ہے اور جادو بھی اسقدر زبردست کہ جو آفاق عالم پر اپنا اثر کر گیا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ حمائل قلمی

ع ۶ / ۱۰ / ۱

توضیح الکلام ۵ف قولہ الا انہم فی مریۃ الخ یہاں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہیں کہ اگر یہ لوگ اس وضاحت کے بعد بھی اسلام کے حق ہونیکی شہادت نہ دیں تو کیا آپ کی تسلی و اطمینان کیلئے یہ بات کافی نہیں کہ خدا تعالیٰ خود ہر امر واقعی کا جس میں جناب کی رسالت بھی داخل ہو شاہد ہے چنانچہ بہت سی جگہ اس نے آپ کی رسالت کی شہادت دی ہے اور یہ لوگ جو امور حقہ کا انکار کرتے ہیں سو اسکی اصلی وجہ تو یہ ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے روبرو جانے میں شک ہے اگر یقین ہوتا تو ڈر کر سب باتیں تسلیم کر لیتے لیکن ان کا شک اور نہ ڈرنا بھی اس کے احاطہ علمی سے باہر نہیں پس اس پر سزا ضرور کرے گا ۱۲ **۵ف** قولہ وما انت علیہم یعنی اے محمدؐ آپ کو اُن پر تعینات نہیں کیا گیا کہ وہ کفر نہ کرنے پائیں آپ کا کام تو صرف سمجھا دینا ہے باقی ان کے تمام اقوال اور اعمال ہماری نظروں کے سامنے ہیں ہم مناسب وقت پر خود ہی سزا دے لیں گے ۱۲ **خواص الکلام ۵ف سورہ شوریٰ** لکھ کر پاس رکھنے سے لوگوں کے شر سے محفوظ رہے ۱۲ اور اگر کوئی شخص اپنے آپ کو یہ سورت خواب میں پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا علم اور عمل پاوے ۱۲

عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ○ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ

اوپر ان کے داروغہ اور اسی طرح وحی کیا ہم نے طرف تیری قرآن عربی تو کہ ڈراوے تو

کوئی اختیار نہیں دیا گیا اور ہم نے اسی طرح آپ پر (یہ) قرآن عربی وحی کے ذریعہ سے نازل کیا ہے تاکہ آپ (سب سے پہلے) مکہ کے

أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ

مکہ والوں کو اور ان کو کہ گرد اس کے ہیں اور ڈراوے دن اکٹھے کرنے کے سے نہیں شک بیچ اس کے ایک فرقہ ہوگا

رہنے والوں کو اور جو لوگ اس کے آس پاس ہیں اُنکو ڈرائیں اور جمع ہونیکے دن سے ڈرائیں جس (کے آنے) میں ذرا شک نہیں ایک گروہ

فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ○ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً

بیچ بہشت کے اور ایک فرقہ ہوگا بیچ دوزخ کے اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا اُن کو اُمت

جنت میں (داخل) ہوگا اور ایک دوزخ میں ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان سب کو

وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ

ایک ولیکن داخل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیچ رحمت اپنی کے اور جو ظالم ہیں

ایک ہی طریقہ کا بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور (ان) ظالموں کا

مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ

نہیں واسطے ان کے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا کیا پکڑے ہیں اُنھوں نے سوائے اس کے کارساز

(قیامت کے روز) کوئی حامی مددگار نہیں۔ کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز قرار دے رکھے ہیں

فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

پس اللہ وہ ہے کارساز اور وہی زندہ کرتا ہے مُردوں کو اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے

سو اللہ ہی کارساز ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي

اور جو کچھ اختلاف کرو تم بیچ اس کے کسی چیز سے پس حکم اُس کا طرف اللہ کی ہے یہ ہے اللہ پروردگار میرا

اور جس جس بات میں تم (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کرتے ہو اُس کا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے یہ اللہ میرا رب ہے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

اوپر اسی کے توکل کیا میں نے اور طرف اُسی کی رجوع کرتا ہوں میں پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا

میں اُسی پر توکل رکھتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں وہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے

جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ

کئے ہیں واسطے تمہارے آپس تمہارے سے جوڑے اور چارپایوں سے جوڑے

اُس نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے اور (اسیطرح) چارپایوں کے جوڑے بنائے (اور) اس کے (جوڑے ملانے کے) ذریعہ سے

يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○

پھیلاتا ہے تم کو بیچ اسی کارخانے کے نہیں مانند اس کی کوئی چیز اور وہی سُننے والا دیکھنے والا ہے

تمہاری نسل چلاتا رہتا ہے کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا دیکھنے والا ہے

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَ

واسطے اس کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جس کے چاہتا ہے اور

اسی کے اختیار میں ہیں کنجیاں آسمان اور زمین کی جس کو چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور

توضیح الکلام۔ ۱۵ قولہ وکذلک اوحینا الخ یہاں سے پھر رسالت کا ذکر ہے کہ جس طرح انبیاء سابقین پر وحی کی گئی تھی اسی طرح اے محمد ہم نے تمہاری طرف عربی زبان میں قرآن وحی کیا تاکہ ام القریٰ یعنی شہروں کی ماں کو اور اس کے جوار و گرد ہیں اُن کو ڈراویں ام القریٰ مکہ معظمہ کا لقب ہے اس لئے کہ سب سے پہلے دنیا کا یہی شہر پانی سے اوپر اٹھایا اور پیدا کیا گیا جب ساری زمین پر ابتدار عالم میں پانی ہی پانی تھا اسی لئے اس کو ناف ارض بھی کہتے ہیں اور پھر اسی کو پھیلا کر ساری دنیا کی زمین بنائی گئی مطلب یہ ہے کہ اے محمد اس قرآن عربی کے ذریعہ اصل زمین مکہ کے باشندوں کو کہ ان کی زبان بھی عربی ہے قیامت کے دن سے ڈراؤ تاکہ تم جن کے ذریعہ زمین کے سارے ملکوں میں احکام شریعت پھیل جائیں اور قیامت کے دن کو یوم جمع اس لئے فرمایا کہ اس روز تمام اولین و آخرین محشر میں اکٹھے کئے جائیں گے ۱۲ **۱۵** قولہ ام اتخذوا الخ جن ظالموں کے لئے کوئی حامی مددگار نہیں ہے ان کی ایک گمراہی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اُنھوں نے اپنے دوسرے حامی مقرر کر رکھے ہیں حالانکہ اصل حامی بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی ہے نہیں وہی مُردوں کو زندہ کرتا یعنی نطفوں سے زندہ انسان پیدا کرتا ہے اور آخرت میں بھی وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو حمایتی بنانے کے قابل وہی تو ہوا جو ہر چیز پر قادر ہو خصوصاً مُردے زندہ کرنے پر مُردوں کو زندہ کرنیکی قدرت کا خاص طور پر ذکر اس وجہ سے کیا کہ اس وقت اوروں کی قدرت جواب برائے نام ہے وہ بھی بے نام و نشان ہو جاوے گی تو اس قدرت باری تعالیٰ کا ظہور کامل طور سے اُس کی قدرت کو اس وقت ظاہر کرے گا ۱۲

۱ ع ۹ ۲

روایات الکلام۔ ۱۵ قولہ فریق فی الجنۃ الخ ترمذی و نسائی وغیرہما نے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ دو کتابیں ہاتھ میں لئے ہوئے باہر تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا ان کو تم جانتے ہو لوگوں نے عرض کیا نہیں فرمایا یہ خداوند تعالیٰ کی دو کتابیں ہیں جو داہنے ہاتھ میں ہے اس میں تمام اہل جنت اور ان کے باپ دادا کے تفصیل کے ساتھ نام ہیں **بقیہ آئندہ**

يَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا

تنگ کرتا ہے تحقیق وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے مقرر کی ہے واسطے تمہارے دین سے وہ چیز کہ
جس کو چاہے) کم دیتا ہے بیشک وہ ہر چیز کا پورا جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا جس کا

وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ

حکم کیا تھا ساتھ اس کے نوح کو اور جو وحی کیا ہم نے طرف تیری اور جو حکم کیا تھا ہم نے ساتھ اس کے ابراہیم کو
اُس نے نوح کو حکم دیا ہے اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور

وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى

اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہ قائم رکھو دین کو یعنی توحید کو اور مت متفرق ہو بیچ اس کے بہت بڑی ہوئی ہے اوپر
عیسیٰ کو (سو ان سب کے اتباع کے) حکم دیا تھا (اور ان کی امتوں کو یہ کہا تھا) کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا مشرکین کو وہ بات

الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَ

شریک لانے والوں کے وہ چیز کہ پکارتا ہے تو ان کو طرف اس کی اللہ کھینچ لیتا ہے طرف اپنی جس کو چاہتا ہے اور
بڑی گراں گذرتی ہے جس کی طرف آپ اُن کو بلا رہے ہیں اللہ اپنی طرف جس کو چاہے کھینچ لیتا ہے اور

يَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ۝ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ

راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اُس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے۔ اور نہیں متفرق ہوئے یہ لوگ مگر پیچھے اس کے کہ آیا اُن کے پاس
جو شخص (خدا کی طرف) رجوع کرے اُس کو اپنے تک رسائی دیدیتا ہے اور وہ لوگ بعد اسکے کہ ان کے پاس علم پہونچ چکا تھا

الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ

علم سرکشی سے درمیان اپنے اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے ہوئی پروردگار تیرے سے ایک وقت
محض آپس کی ضدا ضدی سے باہم متفرق ہوگئے اور اگر آپکے پروردگار کی طرف سے ایک وقت معین تک (کیلئے مہلت دینے کی) ایک بات

مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ

مقرر تک البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اُنکے اور تحقیق وہ لوگ کہ وارث کئے گئے ہیں کتاب کے پیچھے ان کے
پہلے قرار نہ پا چکتی تو (دنیا ہی میں) انکا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو اُنکے بعد کتاب دیگئی ہے (مراد اس سے مشرکین عہد نبوی کے ہیں) وہ اسکی طرف سے

لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا

البتہ بیچ شک قلق میں ڈالنے والے کے ہیں اس سے پس واسطے اسی کے پکار تو اُن کو اور قائم رہ جیسا کہ
ایسے (قوی) شک میں پڑے ہیں جس نے (انکو) تردد میں ڈال رکھا ہے سو آپ اُسی طرف (انکو برابر) بلاتے جایئے جس طرح آپکو حکم ہوا ہے

أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ

حکم کیا گیا ہے تو اور مت پیروی کر خواہشوں اُن کی کی اور کہہ ایمان لایا میں ساتھ اُس چیز کے کہ اُتارا اللہ نے
(اسپر) مستقیم رہئے اور اُن کی (فاسد) خواہشوں پر نہ چلئے۔ اور آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میں سب پر ایمان لاتا ہوں

مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا

کتاب سے اور حکم کیا گیا ہوں میں کہ عدل کروں درمیان تمہارے اللہ پروردگار ہمارا اور پروردگار تمہارا واسطے ہمارے ہیں
اور مجھکو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ (اپنے اور) تمہارے درمیان میں عدل رکھوں اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے ہمارے

أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ

عمل ہمارے اور واسطے تمہارے ہیں عمل تمہارے نہیں جھگڑا درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے اللہ جمع کرے گا
اعمال ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں اللہ ہم سب کو جمع کرے گا

بقیہ صفحہ ۶۷۵ اور بائیں ہاتھ میں اُسی تفصیل کے ساتھ دوزخ والوں کے نام ہیں لوگوں نے عرض کیا اب عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے فرمایا کوشش کئے جاؤ اہل جنت کا خاتمہ نیک اعمال پر ہوتا ہے کچھ ہی کیوں نہ کرتا رہے اور دوزخی کا خاتمہ بُرے کاموں پر کچھ ہی کیوں نہ کرتا رہے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۱ قولہ اللہ یجتبی الیہ الخ یعنی اللہ تعالیٰ کو اختیار حاصل ہے جسکو چاہے نبوت کے لئے برگزیدہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے اجتباء کا مرتبہ مشیت کے بعد ہوا کرتا ہے اور اجتباء کا ادنیٰ مرتبہ توفیق ایمان ہے اگر اس کے بعد انابت اور اطاعت پائی جائے تو اس پر خدا تعالیٰ کی نزدیکی اور بے انتہا ثواب مرتب ہوتا ہے ۱۲

۲ قولہ وما تفرقوا الخ یعنی ہمنے جو گذشتہ دینوں میں اپنا یہ حکم نافذ کیا تھا کہ دین کو قائم رکھیو اور اس میں اختلاف و تفریق نہ کیجیو تو بہت سے لوگ اس پر قائم نہ رہے بلکہ اُنھوں نے تفریق کر لی لیکن اس کا سبب کوئی اصل بات اقرار توحید و رسالت میں اشتباہ اور التباس نہ تھا جس کے سبب وہ لوگ معذور سمجھے جاتے بلکہ یہ لوگ اس وقت متفرق ہوئے کہ جب ان کے پاس یعنی ان کے ذہنوں اور عقلوں میں توحید و رسالت کے ثبوت کا صحیح علم آچکا تھا محض آپس کی ضدا ضدی سے اس افتراق و تشتت کو اختیار کیا کیونکہ اول تو مال و دولت کی طلب سے ان کی نیتیں اور اغراض مختلف ہوئیں اسکے بعد فرقہ بندی پیدا ہو گئی اور ایسے موقع پر قاعدہ ہے کہ دین کو دوسروں کی بُرائی کے لئے آڑ بنایا کرتے ہیں پھر رفتہ رفتہ یہ حالت یہاں تک ترقی پکڑ جاتی ہے کہ مسلک اور مذہب ہی مختلف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پھر فروع سے بھی ترقی کرکے اصول میں پہونچ جاتے ہیں ۱۲ ۳ قولہ لاعدل بینکم الخ یعنی مجھے اس بات کا حکم کیا گیا ہے کہ جس چیز کو تم پر واجب و لازم کہوں اپنے اوپر بھی اس کو لازم رکھوں یہ نہیں کہ تمکو تو کلفت میں ڈالوں اور اپنے آپ آزاد رہوں ایسے مضامین و معاملہ سے اس شخص کو اتباع کی رغبت ہوا کرتی ہے ۱۲ خواص الکلام ۴ قولہ اللہ ربنا سے آخر آیت تک جس موذی جانور یا آدمی سے کسی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس کو پڑھکر اس کی طرف دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی تکلیف سے امن اور محفوظ رہے گا ۱۲

بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ

درمیان ہمارے اور طرف اُسی کی ہے پھر جانا اور جو لوگ کہ جھگڑتے ہیں بیچ اللہ کے

اور اسمیں شک ہی نہیں کہ اسی کے پاس جانا ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ (کے دین) کے بارہ میں (مسلمانوں سے) جھگڑے نکالتے ہیں

بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ

پیچھے اس کے کہ قبول کیا گیا ہے واسطے اسکے دلیل انکی بچلی ہوئی ہے نزدیک پروردگار اُن کے کے اور اوپر اُن کے

بعد اس کے کہ وہ مان لیا گیا اُن کی حجت اُن کے رب کی نزدیک باطل ہے اور اُن پر غضب (واقع ہونے والا)

غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ

غصہ ہے اور واسطے اُن کے عذاب ہے سخت اللہ وہ شخص ہے جس نے اُتارا ہے کتاب کو

ہے، اور اُن کے لئے (قیامت کو) سخت عذاب (ہونے والا ہے) اللہ ہی ہے جس نے (اس) کتاب (یعنی قرآن) کو

بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝

ساتھ حق کے اور ترازو کو اور کیا جانے تو شاید کہ قیامت نزدیک ہے

اور انصاف کو نازل فرمایا اور آپ کو (اس کی) کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہو

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا

شتابی کرتے ہیں ساتھ اس کے وہ لوگ کہ نہیں ایمان لائے ساتھ اس کے اور جو لوگ کہ ایمان لائے

(مگر) جو لوگ اس کا یقین نہیں رکھتے اُس کا بدلہ ہے تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں

مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ

ڈرتے ہیں اس سے اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے خبردار رہ تحقیق وہ لوگ کہ

وہ اس سے ڈرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ برحق ہے یاد رکھو کہ جو لوگ

يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ

جھگڑتے ہیں بیچ قیامت کے البتہ بیچ گمراہی دور کے ہیں اللہ مہربان ہے ساتھ بندوں اپنوں کے

قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں بڑی دور کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اپنے بندوں پر مہربان ہے

يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيدُ

رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہی ہے زور آور غالب جو کوئی چاہتا ہے

جس کو (جس قدر) چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا اور زبردست ہے جو شخص آخرت کی

حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ

کھیتی آخرت کی زیادہ دیتے ہیں ہم اس کو بیچ کھیتی اُس کی کے اور جو کوئی چاہتا ہے کھیتی

کھیتی کا طالب ہو ہم اُس کو اُس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہو

الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝ أَمْ لَهُمْ

دنیا کی دیتے ہیں ہم اسکو کچھ اس میں سے اور نہیں واسطے اس کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ کیا واسطے اُن کے

تو ہم اسکو کچھ دنیا (اگر چاہیں) دیدیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں کیا اُن کے کچھ شریک

شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا

شریک ہیں کہ مقرر کیا ہے واسطے ان کے دین میں سے جو کچھ کہ نہیں اذن دیا ہے ساتھ اسکے اللہ نے اور اگر نہ ہوتی

(خدائی) ہیں جنھوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کر دیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی اور اگر (خدا کی طرف سے)

نزول الکلام ۔ ۵۱ قولہ والذین یحاجون الخ یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں سے کہا کہ ہمارا نبی تمہارے نبی سے پہلے اور ہماری آسمانی کتاب تمہاری کتاب سے مقدم ہے پس ہم ہر طرح تم سے بہتر ہیں اور حق ہماری جانب ہے اُن کے جواب میں یہ آیت اُتری ۱۲ لباب النقول مدارک

توضیح الکلام ۔ ۵۲ قولہ اللہ الذی انزل الخ یعنی اللہ وہ خدا ہے جس نے اس کتاب یعنی قرآن شریف کو اور بالخصوص اس میں سے حکم انصاف کو نازل فرمایا تو جب یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی ہے تو اللہ کو ماننا اس کتاب کے مانے بغیر کبھی قابل اعتبار نہ ہوگا اور اللہ کو مانے بغیر کبھی نجات عذاب اور غضب سے نہ ہو سکے گی تو نتیجہ یہ نکلا کہ نجات موقوف ہوئی قرآن شریف کے ماننے پر تو اس سے ثابت ہوا کہ غیر اہل اسلام جو خدا کو مانتے ہیں چونکہ وہ اس قانون کے تحت میں نہیں ہے اس لئے ہرگز موجب نجات نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ میزان سے مراد دین حق ہو اور ترازو کہنا اسکو اس لحاظ سے ہے کہ اس میں جو بات ہے پوری ہے نہ کم نہ زیادہ یا اس وجہ سے کہ دین حق ہر حق و باطل مضمون کی پہچان کے لئے کسوٹی ہے کہ اگر وہ بات اس دین حق کے جس کو شریعت محمدیہ کہتے ہیں مطابق ہے تو وہ حق ہے ورنہ باطل اور مردود ہے ۱۲ بیضاوی ومعالم وغیرہما۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ میزان سے مراد قوت اجتہادیہ اور اصول قیاس ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

ع ۲ ۱۰ ۳

خواص الکلام ۔ ۵۳ قولہ اللہ لطیف سے العزیز تک جو شخص بعد نماز بکثرت اس کو پڑھے وہ رزق زیادہ پائے روزی کی طرف سے کوئی وقت نہ اٹھائے اور اس اسم شریف کی برکت سے تمام مصیبتوں سے نجات پائے ۱۲ از اعمال

ربط الکلام ۔ ۵۳ قولہ اللہ لطیف الخ اوپر کی آیت میں ان لوگوں کا ذکر تھا جو قیامت کی نسبت جھگڑا رکھتے تھے اس آیت میں ان کے جدال اور انکار کی علت دنیا پر فریفتہ ہو جانا بیان کرتے ہیں اور ساتھ میں اس فریفتہ ہونے کی تردید اور تذمیم بھی ہے اور اس کے مقابلہ میں دنیا طلب کرنے کی اچھائی اور اس کی ترغیب بیان فرماتے ہیں ۱۲

كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ

بات فیصل کرنے کی البتہ حکم کیا جاتا درمیان ان کے اور تحقیق ظالم واسطے اُن کے عذاب ہے

ایک قول فیصل (ظاہر) ہوا) نہ ہوتا تو (دنیا ہی میں) ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور (آخرت میں) ان ظالموں کو ضرور دردناک عذاب

أَلِيمٌ ۝ تَرَى الظّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ

دردینے والا دیکھے گا تو ظالموں کو ڈرتے ہوئے اُس چیز سے کہ کمایا اُنھوں نے اور وہ پڑنے والی ہے

ہوگا۔ (اس روز) آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے کہ اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (وبال) ان پر (ضرور) پڑکر

بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِي رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ

ساتھ ان کے اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے بیچ باغوں بہشتوں کے ہیں

رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے وہ بہشتوں کے باغوں میں (داخل) ہوں گے

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝

واسطے اُن کے ہے جو کچھ کہ چاہیں نزدیک پروردگار اپنے کے یہ بات وہ ہے بزرگی بڑی

وہ جس چیز کو چاہیں اُن کے رب کے پاس اُن کو ملے گی یہی بڑا انعام ہے

ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

یہی ہے جو بشارت دیتا ہے اللہ بندوں اپنوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے

یہی ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے اُن بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ

اچھے کہہ نہیں مانگتا میں تم سے اوپر اس کے کچھ بدلہ مگر دوستی بیچ قرابت کے

عمل کئے آپ (ان سے) یوں کہیے کہ میں تم سے کچھ مطلب نہیں چاہتا بجز رشتہ داری کی محبت کے

وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۗ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ

اور جو کوئی کماوے نیکی زیادہ دیتے ہیں ہم اُس کو بیچ اس کے نیکوئی تحقیق اللہ بخشنے والا

اور جو شخص کوئی نیکی کرے گا ہم اُس میں اور خوبی زیادہ کردیں گے بے شک اللہ بڑا بخشنے والا

شَكُورٌ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَإِنْ يَشَإِ اللّٰهُ

قدردان ہے کیا کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہے اس نے اوپر اللہ کے جھوٹ پس اگر چاہتا اللہ

بڑا قدردان ہے کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ انھوں نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھ رکھا ہے سو خدا اگر چاہے

يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ ۚ

مہر رکھ دیتا اوپر دل تیرے کے اور مٹا دیتا ہے اللہ جھوٹ کو اور ثابت کرتا ہے حق کو ساتھ باتوں اپنی کے

تو آپ کے دل پر بند لگا دے اور اللہ تعالیٰ باطل کو مٹایا کرتا ہے اور حق کو اپنے احکام سے ثابت کیا کرتا ہے

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ

وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہ ایسا (رحیم) ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے

عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَ

بندوں اپنے کی اور معاف کرتا ہے برائیوں سے اور جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم اور

اور وہ تمام گناہ (گذشتہ) معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس (سب) کو جانتا ہے اور

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ فی روضٰت الجنٰت الخ جنّٰت جنت کی جمع ہے جس کے معنی بہشت کے ہیں اور اس کو جمع اس لئے لائے کہ اس میں مختلف درجے اور طبقے ہیں ہر طبقہ بہشت ہے اور ہر طبقہ میں مختلف باغات ہیں اپنے اپنے رتبہ کے مطابق کوئی کہیں ہوگا کوئی کہیں ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ ام یقولون الخ جب آیت قل لا اسئلکم الخ نازل ہوئی تو صحابہؓ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ وہ کون سے آپ کے رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ ہم کو محبت رکھنے کا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہؓ علیؓ حسنؓ حسینؓ۔ اس پر چند لوگوں کو وہم ہوا کہ آپ اپنے رشتہ داروں کی محبت کا اس لئے حکم فرماتے ہیں کہ تاکہ وہ آپ کے بعد ہم پر حکومت کریں اور ہم ان کی رعایا بنے رہیں اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ خازن التفاسیر

۵۳ قولہ وھو الذی یقبل الخ پہلی آیت کے نازل ہونے پر بدخیال کرنیوالوں نے معذرت کی اور عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم اپنی بدگمانی سے توبہ کرتے ہیں اُس وقت توبہ قبول ہونے کی بشارت میں یہ آیت اُتری ۱۲ خازن

ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ ام یقولون الخ اوپر کی آیت میں وحی اور رسالت کے متعلق مضمون تھا کہ یہ دونوں باتیں حق ہیں یہ تو شروع سورت ہی میں تھا اور اس کے بعد شرع لکم الخ میں توحید کے ساتھ ان دونوں مضمونوں کی بھی تائید اور تقویت تھی اس کے بعد نزل الکتاب الخ میں ضمناً پھر اس طرف اشارہ تھا اب اس آیت میں اُسی مضمون کی طرف پھر عود ہے ۱۲

۵۳ قولہ وھو الذی الخ اوپر متعدد آیات میں کہیں ضمناً کہیں قصداً منکروں پر طعن و تشنیع کیا جا چکا ہے اور اس سے مقصد یہ کہ کفار کفر اور شرک سے تائب ہو جائیں اور ایمان قبول کریں اس آیت میں توبہ کی برکت اور ایمان کی فضیلت بیان فرماتے ہیں اور ختم آیت پر ان لوگوں کے لئے وعید بھی بیان فرماتے ہیں جو کفر و شرک ہی پر قائم رہیں اور اُن سے توبہ نہ کریں ۱۲ **توضیح الکلام۔ ۵۱** قولہ فان یشا اللہ الخ در منثور میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل سے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کلام کو بھلا

يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيدُهُم مِّن
قبول کرتا ہے دعائیں اُن لوگوں کی کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور زیادہ دیتا ہے اُن کو
اُن لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کئے اور اُن کو اپنے فضل سے

فَضْلِهٖ ۚ وَالْكٰفِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ
فضل اپنے سے اور کافر واسطے اُن کے عذاب ہے سخت اور اگر کشادہ کرتا اللہ
اور زیادہ (ثواب) دیتا ہے اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں اُن کیلئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ تعالے اپنے سب

الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا
رزق واسطے بندوں اپنے کے البتہ سرکشی کرتے بیچ زمین کے ولیکن اُتارتا ہے ساتھ اندازے کے جو کچھ
بندوں کیلئے روزی فراخ کر دیتا تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے لیکن جتنا رزق چاہتا ہے انداز (مناسب) سے ہر ایک کے لئے

يَشَاءُ ۚ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ
چاہتا ہے تحقیق وہ ساتھ بندوں اپنے کے خبردار ہے دیکھنے والا اور وہی ہے جو اُتارتا ہے
اُتارتا ہے وہ اپنے بندوں (کے مصالح) کو جاننے والا (ان کا حال) دیکھنے والا ہے اور وہ ایسا ہے جو لوگوں کے

الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهٗ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ
مینھ پیچھے اس کے کہ نا اُمید ہوئے اور پھیلاتا ہے رحمت اپنی اور وہی ہے دوست
نا اُمید ہو جانے کے بعد مینھ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہ (سب کا) کارساز

الْحَمِيدُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ
تعریف کیا گیا اور نشانیوں اُس کی سے ہے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ پھیلایا ہے
قابل حمد ہے اور منجملہ اس (کی قدرت) کی نشانیوں کے پیدا کرنا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اُن جانداروں کا جو اُس نے

فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝ وَمَا
بیچ ان کے جانوروں سے اور وہ اوپر اکٹھا کرنے اُن کے کے جس وقت چاہے گا قادر ہے اور جو کچھ
آسمان و زمین میں پھیلا رکھے ہیں۔ اور وہ اُن (خلائق) کے جمع کر لینے پر بھی جب وہ (جمع کرنا) چاہے قادر ہے اور تم کو

اَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا
کہ پہونچتی ہے تم کو مصیبت سے پس بہ سبب اس چیز کے ہے کہ کمایا ہاتھوں تمھارے نے اور معاف کرتا ہے
اے گنہگارو جو کچھ مصیبت پہونچتی ہے تو وہ تمھارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے پہنچتی ہے اور بہت سی تو درگذر ہی

عَن كَثِيرٍ ۝ وَمَا اَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُم مِّن
بہت چیزوں سے اور نہیں تم عاجز کرنے والے بیچ زمین کے اور نہیں واسطے تمھارے
کر دیتا ہے تم زمین میں (پناہ لیکر اس کو) ہرا نہیں سکتے اور خدا کے سوا

دُونِ اللّٰهِ مِن وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ
سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا اور نشانیوں اسکی سے کشتیاں ہیں چلنے والیاں بیچ دریا کے
تمھارا کوئی بھی حامی و مددگار نہیں اور منجملہ اس کی نشانیوں کے جہاز ہیں سمندر میں (ایسے اونچے)

كَالْاَعْلَامِ ۝ اِن يَشَاْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى
مانند پہاڑوں کے اگر چاہے ٹھہرا رکھے باؤ کو بس ہو جائیں تھمیں ہوئیں اوپر
جیسے پہاڑ اگر وہ چاہے ہوا کو ٹھیرا دے تو وہ (ہوائی جہاز) سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے

نزول الکلام ۔ ۱ ۵
ولو بسط اللہ الخ اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ فقرا تھے جن کو نہ کھانے کی خبر تھی نہ پینے کا اہتمام، مل گیا تو کھا کر حق تعالے کا شکر بجا لاتے ورنہ فاقہ پر صبر کر کے پڑے رہتے ہر وقت علم دین سیکھنا یا حضور رب العالمین کی خدمت گذاری اور مسجد نبوی کے قریب چبوترہ پر اللہ تعالے کی یاد میں پڑا رہنا ان کا کام تھا بشریت کے تقاضے سے بنی قریظہ اور بنی نضیر یہود کی جاگیریں اور مال و دولت دیکھ کر ایک بار ان کے دلوں میں خیال آیا کہ کیا اچھا ہوتا کہ ہم بھی متمول اور مالدار بن جاتے اُن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ اس شان نزول کے مطابق لفظ بغوا بغاوت سے مشتق نہ ہوگا بلکہ اس کا مصدر بغیۃ ہوگا جو یائی ہے اور اسکے معنی طلب کرنے کے ہیں یعنی اگر ان نفرا مسلمین کو مال دیدیا جائے تو زمین کے اندر یہ لوگ ساز و سامان کے طالب بن جائیں گے اور یکسوئی جاتی رہے گی ۱۲

ع ۳ — الربع ۱۰ — ع ۴ — ۵۲

توضیح الکلام
ولکن ینزل بقدر الخ یعنی اگر عام طور پر ہر شخص کو وسعت کیساتھ رزق دیدیا جائے اور غریب و امیر کا امتیاز نہ رہے تو انتظام عالم اور خلائق میں امن باقی نہ رہے کیونکہ سارے انتظام کا مدار ایک کے دوسرے سے بڑھے چڑھے ہونے پر ہی کیونکہ ظاہر ہے کہ حاجت کی وجہ سے اپنی ضروریات میں امرا فقرا کے محتاج ہیں اور فقرا مال میں امرا کے دست نگر ہیں اور جب سب مالدار ہو گئے تو کوئی کسی کا محتاج نہ رہا اور اب کسی کو کسی سے دینے کی ضرورت نہیں تو ذرا ذرا سی بات پر لڑیں گے اور کٹ مریں گے علاوہ ازیں انسان کی طبیعت حرص اور خواہش کی طرف بہت مائل ہے اور ناداری کے باعث بہتیری خواہشیں حاصل نہیں ہو سکتیں اس لئے یوں بھی مفلسوں کے افلاس میں حق تعالیٰ کی رحمت ہے کہ فساد و شر کا سامان اُن کو نصیب ہوا اور حد سے نہ گذر سکے ۱۲ خازن

اور بسط کی تقدیر پر جو بغوا کو مرتب فرمایا ہے یہ اسی صورت میں ہے کہ لوگوں کی طبیعتیں اسی حال پر رہیں جس پر اب ہیں ورنہ دیکھو جنت میں باوجود بسط کے بھی بغاوت نہ ہوگی ۱۲ کشف حضرت امام مہدی زمان علیہ وعلی نبینا السلام کے زمانہ میں ایک حدیث کی رو سے اس قدر مال و متاع ہو گا کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا ہاتھ نہ آئے گا اور بغاوت و

ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ

پیٹھ اس کی کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنیوالے کے یا ہلاک کرے اُن کو

رہ جاویں بیشک اس میں نشانیاں ہیں صابر شاکر (یعنی مومن) کیلئے یا اُن جہازوں کو اُن کے اعمال (بد کفر وغیرہ) کے سبب

بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ۝ وَّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ

بسبب اس کے جو کمایا ہے اور معاف کرے بہتوں سے اور تو کہ جانیں وہ لوگ کہ جھگڑتے ہیں بیچ

تباہ کر دے اور (ان میں) بہت سے آدمیوں سے درگذر کر جاوے اور (اُس تباہی کے وقت) ان لوگوں کو جو کہ ہماری آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں

اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ۝ فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ

نشانیوں ہماری کے نہیں واسطے اُنکے جگہ بھاگنے کی پس جو کچھ دیے گئے ہو تم کسی چیز سے پس فائدہ ہے

معلوم ہو جاوے کہ (اب) اُن کے لئے کہیں بچاؤ نہیں، سو جو کچھ تم کو دیا دلایا گیا ہے وہ محض (چند روزہ) دنیوی زندگی

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

زندگانی دنیا کا اور جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والا ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے اور اوپر

کے برتنے کیلئے ہے اور (اجر و ثواب آخرت میں) جو اللہ کے یہاں ہے وہ بدرجہا اس سے بہتر ہے اور زیادہ پائدار وہ اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لے آئے اور

رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے

اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور جو کہ کبیرہ گناہوں سے اور (ان میں) بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں

وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ

اور جس وقت کہ غصے ہوتے ہیں وہی بخشدیتے ہیں اور وہ لوگ کہ قبول کیا انھوں نے واسطے پروردگار اپنے کے اور

اور جب اُن کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جن لوگوں نے کہ اپنے رب کا حکم مانا اور

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَیْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

قائم رکھتے ہیں نماز کو اور کام ان کا مشورت ہے درمیان اُن کے اور اُس چیز سے کہ دی ہو ہمنے اُن کو

وہ نماز کے پابند ہیں اور ان کا ہر کام (جس میں بالتعیین نص نہ ہو) آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے اور ہمنے جو کچھ دیا ہے اُس میں سے

یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ۝

خرچ کرتے ہیں اور واسطے اُن لوگوں کے کہ جب پہونچتی ہے اُن کو چڑھائی وہ بدلہ لیتے ہیں

خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ جب اُن پر ظلم واقع ہوتا ہے تو وہ برابر کا بدلہ لیتے ہیں

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى

اور بدلہ بُرائی کا بُرائی ہے مانند اس کی پس جس شخص نے معاف کیا اور صلح کی پس ثواب اُس کا اوپر

اور بُرائی کا بدلہ بُرائی ہے ویسی ہی پھر (بعد اجازت انتقام کے) جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے تو اُس کا

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ

اللہ کے ہے تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا ظالموں کو اور البتہ جس نے بدلہ لیا پیچھے مظلوم ہونے اپنے کے

ثواب اللہ کے ذمہ ہے واقعی اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جو اپنے اوپر ظلم ہو چکنے کے بعد برابر کا بدلہ لے لے

فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ؕ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ

پس یہ لوگ نہیں اوپر ان کے کچھ راہ ملامت کی سوائے اس کے نہیں کہ راہ اوپر ان لوگوں کے ہے

سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں الزام صرف اُن لوگوں پر ہے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ خیر و ابقی الخ یعنی آخرت کا ثواب ہمیشہ کا رہنے والا ہے لہذا دنیا کو چھوڑ کر آخرت طلب کرو مگر ثواب آخرت حاصل ہونے کیلئے سب سے بڑی طاعت یعنی ایمان کا اختیار کرنا بڑی ضروری چیز ہے جیسا کہ سب سے بڑے گناہ (شرک) کا چھوڑنا بہت ضروری ہے ہاں اگر کوئی یہ چاہے کہ آخرت کا ثواب اولاً حاصل ہو تو اس کے لئے اکثر یہ شرط ہے کہ تمام ضروری ضروری عبادتیں اختیار کی جائیں اور سب گناہ ترک کئے جائیں ورنہ جو مومن لوگ کچھ عبادتیں بھی کرتے ہیں اور کچھ گناہ بھی تو آخرت کا کچھ عذاب پاکر دوبارہ ثواب وہ بھی پائیں گے اور اگر کوئی شخص ضروری طاعتیں بجا لائے اور سب گناہوں سے بچنے کے باوجود نوافل بھی ادا کرتے اور جو کام مباح مگر غیر اولیٰ ہیں اُن سے بچتے ہیں وہ آخرت کا ثواب اولاً پانے کے ساتھ ساتھ تقرب اور نزدیکی بھی پاوینگے ۱۲ **۵۲** قولہ وامرہم شوریٰ الخ اس امر سے مراد معمولی درجہ کا کام نہیں مثلاً کھانا کھانا اور پاخانہ جانا کپڑے بدلنا وغیرہ کیونکہ اس قسم کے کاموں میں مشورہ ثابت نہیں اس کے علاوہ وہ امور بھی مراد نہیں ہیں جن کے کرنے کے بارہ میں نص آچکا ہے مثلاً پنجوقتہ نماز اسمیں مشورہ نہیں ہے ۱۲ **۵۳** قولہ ہم ینتصرون الخ اس انتقام کے جائز ہونے میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کام فی نفسہ بھی حرام نہ ہو مثلاً اگر کسی شخص نے کسی سے حرام طور پر شہوت رانی کی ہو تو یہ بھی اس سے حرام طور پر ہی شہوت رانی کرے تو ناجائز اور حرام ہے ۱۲ **۵۴** قولہ ولمن انتصر الخ اس میں بدلہ لینے والے کے لئے بھی ارشاد فرمایا کہ اُس پر کوئی الزام نہیں البتہ الزام صرف اس شخص پر ہے کہ جو ظلم کرتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے پھرتے ہیں چوری ہے، ڈکیتی ہے ایسے لوگوں کے لئے البتہ عذاب دردناک ہے مگر اس کے بعد بھی پھر عفو ہی کے پلے کو ترجیح دیتے ہیں کہ معاف کرنا صبر کرنا بڑی عمدہ بات ہے **متعلقات الکلام۔ ۵۵** جزاؤ سیئۃ الخ خلاصہ یہ ہے کہ عموماً اپنے اوپر زیادتی ہو تو اس کا انتقام لینا جائز ہے مگر معاف کرنا اولیٰ اور دوسرے ضعیف کی مدد کرنا اور ظالم سے اس کا بدلہ لینا ضروری ہے ہاں اگر وہ ضعیف ہی معاف کر دے تو دوسری بات ہے اور بعض صورتوں میں اپنا انتقام لینا بھی معاف کرنے سے بہتر ہو جاتا ہے مثلاً اس کا اندیشہ ہو کہ اگر میں نے بدلہ نہ لیا تو حق تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق بقیہ آئندہ

يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ

کہ ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور سرکشی کرتے ہیں بیچ زمین کے ناحق یہ لوگ

جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق دنیا میں سرکشی (اور تکبر) کرتے ہیں ایسوں

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ

واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا اور البتہ جس نے صبر کیا اور بخشدیا تحقیق یہ ہمت کے

کے لئے دردناک عذاب (مقرر) ہے اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یہ البتہ بڑی ہمت کے

الْأُمُورِ ۝ ع وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَ

کاموں سے ہے اور جس کو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اس کے کوئی دوست پیچھے اس کے اور

کاموں میں سے ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اس کے بعد اس شخص کا (دنیا میں بھی) کوئی چارہ ساز نہیں اور

تَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ

دیکھے گا ظالموں کو جس وقت دیکھیں گے عذاب کہیں گے کیا ہے طرف پھر جانے کی

آپ (ان) ظالموں کو دیکھیں گے جس وقت کہ ان کو عذاب کا معائنہ ہوگا کہتے ہوں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی

مِنْ سَبِيلٍ ۝ ج وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ

کوئی راہ اور دیکھے گا تو اُن کو حاضر کئے جاوینگے اوپر اس کے عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے

کوئی صورت ہے۔ اور (نیز) اُنکو اس حالت میں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے روبرو لائے جاویں گے مارے ذلت کے جھکے ہوئے ہوں گے

يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ

دیکھتے ہوں گے نظر چھپی سے اور کہیں گے وہ لوگ کہ ایمان لائے تحقیق زیاں پانیوالے

سُست نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارہ والے

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ

وہی شخص ہیں کہ ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو اور لوگوں اپنوں کو دن قیامت کے خبردار ہو تحقیق ظالم

وہ لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے (آج) قیامت کے روز خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ ظالم (یعنی مشرک و کافر)

فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ

بیچ عذاب ہمیشہ رہنے والے کے ہیں اور نہیں ہے واسطے ان کے کوئی دوست کہ مدد دیوے اُن کو

لوگ عذاب دائمی میں رہیں گے اور (وہاں) اُن کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو خدا سے الگ (ہوکر)

دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ۝ ط ۵۳ اسْتَجِيبُوا

سوائے اللہ کے اور جس کو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اس کے کوئی راہ قبول کرو

ان کی مدد کریں اور جس کو خدا گمراہ کردے اُس (کی نجات) کے لئے کوئی رستہ ہی نہیں تم اپنے رب کا

لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُمْ مِنْ

واسطے رب اپنے کے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن اللہ کیطرف سے کہ نہیں اس کو کوئی پھیرنے والا نہیں واسطے تمہارے

حکم مان لو قبل اس سے کہ ایسا دن آپہونچے جس کے لئے خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا نہ تم کو اُس روز کوئی

مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ ۝ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ

جگہ پھر جانے کی اُس دن اور نہیں واسطے تمہارے انکار پس اگر مُنھ پھیر لیویں پس نہیں بھیجا ہمنے تجھ کو

پناہ ملے گی اور نہ تمہارے بارہ میں کوئی (خدا سے) روک ٹوک کرنیوالا ہے پھر اگر یہ لوگ (یہ سنکر) بھی اعراض کریں تو ہم نے آپ کو

بقیہ صفحہ ۶۸۰ اُس سے میرا بدلہ لیگا اور ظاہر ہے کہ اس کا انتقام بہت سخت ہے تو ایسی صورت میں خود انتقام نہ لینا گویا اُس پر شفقت کرنا ہے کہ خدا تعالیٰ کے انتقام سے اس کو بچا لیا ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وترى الظلمین الخ یعنی آپ حشر میں ظالموں کو بُری حالت میں دیکھیں گے عذاب کی سختی کا مشاہدہ کر کے دنیا میں واپسی کی تدبیر ڈھونڈھیں گے مگر بھلا وہاں پہونچکر دنیا میں کون لوٹ سکتا ہے اور آپ وہاں مجرموں کو اس حالت میں دیکھیں گے کہ بڑی ذلت و خواری کے ساتھ آتش دوزخ کے سامنے لائے جاویں گے آگ کو کن انکھیوں سے دیکھتے ہوں گے یہ قدرت ہرگز نہ ہوگی کہ آنکھ سامنے کر کے دیکھ لیں اور اس وقت ایماندار لوگ کفار کو سُنانے کے لئے کہتے ہوں گے کہ بڑی بدنصیبی اور خسارہ اُن لوگوں کیلئے ہے جنھوں نے خود اپنے آپکو اور اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کو برباد کیا کہ خود تو دوزخ میں گئے ہی تھے اپنے بال بچوں کو اور گھر کے دوسرے عزیز و اقارب کو بھی گمراہ کر کے اپنے ہمراہ لے گئے اور اگر کوئی کافر ایسا ہو کہ اس کے گھر والے دولت ایمان سے مالا مال تھے اور جنت کے مستحق تو بھی یہ کفار ان کی جانب سے ٹوٹے میں رہیں گے اس اعتبار سے کہ یہ دوزخ میں ہیں اور وہ جنت میں، کہ ہمیشہ کے لئے یہ اُن سے جدا ہوگئے ۱۲ اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ کفار کی بینائی ہوگی اور دوسری آیت میں یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہم اُن کو اندھا اٹھائیں گے تو بات یہ ہے کہ دونوں باتیں صحیح ہیں قبروں سے تو کفار اندھے اٹھیں گے مگر اس کے بعد دیکھنے لگیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اندھے اُٹھانے سے مراد یہ ہے کہ عیش و عشرت کے سامان سے اندھے ہوں گے اور تکالیف برابر دیکھیں گے ۱۲ ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ استجیبوا الخ اوپر کی آیت میں ایمان نہ لانے پر وعید سنا کر کہ قیامت میں عذاب ہوگا اس آیت میں بطور تفریع کے یہ فرماتے ہیں کہ اس وعید کے موجود ہونے سے پہلے کفار کو ایمان قبول کر لینا چاہیئے اور اگر اس وعید سنانے پر بھی کفار ایمان نہ لائیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس صورت میں تسلی دیتے ہیں ۱۲

ع ۱۴ / ۵

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا

اوپر ان کے نگہبان نہیں اوپر تیرے مگر پہونچا دینا اور تحقیق ہم جب چکھاتے ہیں

اُن پر نگراں کر کے نہیں بھیجا (جس سے آپ کو اپنی باز پرس کا احتمال ہو) آپ کے ذمہ میں تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے اور ہم جب

الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا

آدمی کو اپنی طرف سے رحمت خوش ہو جاتا ہے ساتھ اس کے اور اگر پہونچتی ہے اُن کو بُرائی بسبب اس کے

اس قسم کے آدمی کو کچھ اپنی عنایت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ اُس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر (ایسے) لوگوں پر اُن کے ان اعمال کے بدلے میں

قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ۞ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں اُن کے نے پس تحقیق آدمی ناشکر گذار ہے واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی

جو پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمان

وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ

اور زمین کی پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے

اور زمین کی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جس کو

لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ۞ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ

جس کو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہے اُن کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے

چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا اُن کو جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جس کو

مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۞ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن

جس کو چاہتا ہے بانجھ تحقیق وہ جاننے والا قادر ہے اور نہیں طاقت کسی آدمی کو کہ

چاہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بیشک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ اور کسی بشر کی (حالت موجودہ میں) یہ شان نہیں کہ

يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا

بات کرے اُس سے اللہ مگر جی میں ڈالنے کر یا پیچھے پردے کے سے یا بھیجے فرشتہ پیغام لانے والا

اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماوے مگر (تین طریق سے) یا تو الہام سے یا حجاب کے باہر سے یا کسی فرشتے کو بھیجدے کہ وہ خدا کے حکم سے جو

فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۞ وَكَذَٰلِكَ

پس جی میں ڈالدیوے ساتھ حکم اس کے کے جو کچھ چاہتا ہے تحقیق وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہے اور اسی طرح

خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہونچا دیتا ہے وہ بڑا عالیشان ہے بڑی حکمت والا (بھی) ہے اور اسی طرح

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ

وحی کی ہم نے طرف تیری روح کو حکم اپنے سے نہ جانتا تھا تو کیا ہے کتاب

ہم نے آپ کے پاس بھی وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب (اللہ) کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی

وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ

اور نہ ایمان ولیکن کیا ہے ہم نے اُس کو نور ہدایت کرتے ہیں ہم ساتھ اس کے جس کو چاہتے ہیں

کہ ایمان (کا انتہائی کمال) کیا چیز ہے ولیکن ہمنے اس قرآن کو ایک نور بنایا جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتے ہیں

مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۞ (۱۱)

بندوں اپنے سے اور تحقیق تو البتہ ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدھی کے

ہدایت کرتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ایک سیدھے رستہ کی ہدایت کر رہے ہیں

توضیح الکلام۔ ۱ف قولہ اِلَّا البَلٰغ الخ یعنی اگر یہ کفار اتنی سخت وعید سنکر بھی ایمان نہ لاویں تو آپ کچھ رنج و غم نہ کریں کیونکہ ہمنے آپ کو ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجا ہے جس سے یہ احتمال ہو کہ آپ سے باز پرس ہوگی کہ تمہاری نگرانی میں انھوں نے کفر و شرک وغیرہ کیوں کیا بلکہ آپ کے ذمہ تو صرف احکام کا پہونچا دینا ہے جس کو آپ برابر کئے جا رہے ہیں ۱۲ **ف۲** قولہ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الخ اس آیت میں ان کافروں کے تمرد اور سرکشی کا بیان ہے کہ انسان کی پیدائشی بات ہے کہ ہم جب اس کو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو اس کے باعث وہ اترا جاتا ہے اور تجربہ ہر وقت اس کا ثبوت دیتا ہے کہ انسان فراغ دستی میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور چکھانے کے لفظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ تھوڑی سی نعمت چکھانے پر اس کا یہ حال ہے اور ساری دنیا بھی تھوڑی ہی ہے بمقابلہ آخرت کے اور پھر کمزوری اور بزدلی کی بھی یہ حالت ہے کہ اگر کوئی مصیبت ان کی بد اعمالی کے باعث آپڑتی ہے تو فوراً ناشکر بنجاتے ہیں کہ گویا ہم پر حق تعالیٰ کا کوئی انعام کبھی ہوا ہی نہیں ۱۲ **ف۳** قولہ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا الخ یعنی اس سے پہلے تو آپ کو یہ کچھ خبر نہ تھی کہ کتاب (قرآن مجید) کیا چیز ہے اور ایمان کا اعلیٰ درجہ کیا کیونکہ نفس ایمان تو ہر نبی کو نبوت سے پہلے بھی حاصل ہوتا ہی ہے لیکن آپ کو نبوت اور قرآن شریف ہم نے دیا اور پھر اس کو آپ اور آپ کے ماسوا دوسرے لوگوں کے لئے علوم اور عمل کی طرف ہادی بنایا جس کی بدولت آپ کو یہ بلند مرتبہ علوم اور احوال حاصل ہوئے جس سے اس کا ہدایت کبریٰ ہونا صاف ثابت ہے ۱۲

نزول الکلام۔ ۱ف قولہ وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ الخ ایک دفعہ یہود نے کہا کہ اے محمدؐ اگر تم نبی ہو تو موسیٰ علیہ السلام کی طرح حق تعالیٰ سے دو بدو کلام کیوں نہیں کرتے کہ خداوند تعالیٰ باتیں کرتا ہوا نظر آوے آپنے فرمایا کہ حق تعالیٰ سے دو بدو کلام کرنا کسی بشر کا کام نہیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی پردہ کی آڑ میں گفتگو فرمائی تھی کہ کلام تو سنتے تھے اور کلام کرنے والا کوئی نظر نہ آتا تھا اس وقت اس کی تصدیق میں یہ آیت اتری ۱۲ کذا فی الخازن

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

راہ اللہ کی وہ ہے کہ واسطے اُس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے

یعنی اُس خدا کے رستہ کی کہ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

خبردار ہو طرف اللہ کی پھرے جاتے ہیں سب کام

یاد رکھو سب امور اُسی کی طرف رجوع ہوں گے

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ زخرف مکہ میں نازل ہوئی اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

کلمات ۸۴۸ — حروف ۳۶۵۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حم ۔ قسم ہے کتاب بیان کرنیوالی کی تحقیق کیا ہے ہم نے اس کو قرآن عربی تو کہ تم

حم۔ قسم اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ (اے عرب) تم (آسانی سے)

تَعْقِلُوْنَ ۝ۚ وَاِنَّهٗ فِىْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِىٌّ حَكِيْمٌ ۝ؕ

سمجھو اور تحقیق وہ بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے بلند قدر حکمت بھرا ہے

سمجھ لو اور وہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بڑے رتبہ کی اور حکمت بھری کتاب ہے

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

کیا پس ٹال دیں ہم تم سے ذکر کی کروٹ کو یعنی پھیر لیویں اس واسطے کہ ہو تم قوم حد سے نکلی ہوئی

کیا ہم تم سے اس نصیحت (نامہ) کو اس بات پر ہٹا لیں گے کہ تم حد (اطاعت) سے گزرنے والے ہو

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِىٍّ فِى الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِىٍّ اِلَّا

اور کتنے بھیجے ہیں ہم نے نبی بیچ پہلوں کے اور نہ آتا تھا ان کے پاس کوئی نبی مگر

اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجتے رہے ہیں اور اُن لوگوں کے پاس کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ

تھے ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے پس ہلاک کئے ہم نے اشد ان سے پکڑ میں اور

ساتھ انہوں نے استہزا نہ کیا ہو پھر ہم نے ان لوگوں کو جو کہ ان سے زیادہ زور آور تھے غارت کر ڈالا اور

مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

گزر گئی ہے مثال پہلوں کی اور البتہ اگر پوچھے تو ان سے کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو

پہلے لوگوں کی یہ حالت ہلاک و غارت کی ہو چکی ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کس نے پیدا

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ۙ الَّذِىْ جَعَلَ

اور زمین کو البتہ کہیں گے پیدا کیا ہے ان کو عزت والے علم والے نے جس نے کیا

کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اُن کو زبردست جاننے والے (خدا) نے پیدا کیا ہے جس نے تمہارے (آرام کے) لئے

لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ

واسطے تمہارے زمین کو بچھونا اور کیں واسطے تمہارے بیچ اس کے راہیں تو کہ تم

زمین کو (مثل) فرش کے بنایا (اس پر آرام کرتے رہو) اور اس میں اُس نے تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ تم

حالانکہ ان کے زمانہ والوں نے ان کو مانا بھی نہیں غرض لوگوں کے نہ ماننے سے ہم نے یہ سلسلہ بند نہیں کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ بھی ان منکروں کی کچھ پرواہ نہ کریں اگر نہیں مانتے تو مت مانو کیونکہ پہلے بھی جو نبی بھیجے گئے ہیں ان کے زمانہ والوں کا بھی یہی حال رہا ہے کہ وہ ان کا مذاق اُڑاتے رہے ہیں لیکن ان منکروں کو [illegible] ذکر کرنا چاہیئے اس لئے کہ گذشتہ پیغمبروں کے منکروں کو جو ان سے زور میں بہت زیادہ تھے جھٹلانے کے عوض ہلاک اور غارت کر دیا پھر ان کو غارت کر دینا کیا دشوار ہے

تَهْتَدُوْنَ ○ وَالَّذِىْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ

راہ پاؤ اور جس نے اُتارا آسمان سے پانی ساتھ اندازے کے پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اس کے

منزل مقصود تک پہونچ سکو اور جس نے آسمان سے پانی ایک اندازہ سے برسایا پھر ہم نے اس سے خشک زمین کو

بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○ وَالَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ

شہر مُردے کو اسی طرح نکالے جاؤ گے تم اور جس نے پیدا کیں قسمیں

(اس کے مناسب) زندہ کیا اسی طرح تم (بھی اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے تمام اقسام بنائیں

كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ لِتَسْتَوٗا

ساری اور کی واسطے تمہارے کشتیوں سے اور چار پایوں سے وہ چیز کہ سوار ہوتے ہو تو کہ چڑھ بیٹھو تم

اور تمہاری وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر

عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا

اوپر پیٹھوں اس کی کے پھر یاد کرو تم نعمت پروردگار اپنے کی جس وقت کہ سوار ہو تم اوپر اس کے اور کہو

جم کر بیٹھو پھر جب اس پر بیٹھ چکو تو اپنے رب کی نعمت کو دل سے یاد اور (زبان سے استحباباً) یوں کہو کہ اس کی

سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ○ وَاِنَّآ اِلٰى

پاک ہے وہ شخص جس نے سخر کیا واسطے ہمارے اس کو اور نہ تھے ہم واسطے اُس کے طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف

ذات پاک ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم تو ایسے نہ تھے جو اُن کو قابو میں کر لیتے اور ہم کو اپنے

رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ

رب اپنے کی البتہ پھر جانیوالے ہیں۔ اور مقرر کیا انھوں نے واسطے حق تعالیٰ کے بندوں اس کے سے ایک جزو یعنی اولاد تحقیق آدمی

رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اُن لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے (جو مخلوق ہوتے ہیں) خدا کا جزو ٹھہرایا واقعی انسان

لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ؑ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ○

البتہ ناشکر گذار ہے ظاہر کیا پکڑیں اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے کہ پیدا کی ہیں بیٹیاں اور برگزیدہ کیا تم کو ساتھ بیٹوں کے

صریح ناشکر ہے کیا خدا نے اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں پسند کیں اور تم کو بیٹوں کے ساتھ مخصوص کیا

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ

اور جس وقت خبر دیا جاتا ہے ایک اُن کا ساتھ اس چیز کے کہ بیان کیا ہے واسطے خدا کے مثال ہو جاتا ہے منہ اُس کا

حالانکہ جب اُن میں سے کسی کو اس چیز کے ہونیکی خبر دی جاتی ہے جس کو خدائے رحمٰن کا نمونہ (یعنی اولاد) بنا رکھا ہے (مراد بیٹی ہے) تو (اسقدر ناراض ہو کر) سارے دن

مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِى الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى

کالا اور وہ غم سے بھرا ہوا ہوتا ہے کیا جو شخص کہ پالا جاتا ہے بیچ گہنے کے اور وہ بیچ

اس کا چہرہ بے رونق رہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے کیا جو کہ (عادتاً) آرایش میں نشو و نما پائے اور وہ مباحثہ میں

الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ○ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ

جھگڑے کے ظاہر نہیں ہوتا اور مقرر کیا انھوں نے فرشتوں کو وہ جو بندے

قوت بیانیہ (بھی) نہ رکھے اور انھوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں

الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ

اللہ کے ہیں عورتیں کیا حاضر ہوئے تھے وقت پیدا ہونے اُن کے کے البتہ لکھی جاوے گی گواہی ان کی اور

عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ اُنکی پیدایش کے وقت موجود تھے اُن کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور (قیامت میں) اُن سے

توضیح الکلام۔ ۱ ؎ قولہ ام اتخذ الخ یعنی اول تو حق تعالیٰ کیلئے اس کی مخلوق میں سے کسی کو اولاد ٹھیرانا خود ہی شرک ہے کیونکہ اس سے جزئیت لازم آتی ہے اور اللہ تعالیٰ جزء سے پاک ہے اور عقل بھی اس کو محال جانتی ہے دوسرے پھر اولاد میں سے بھی بیٹی کا تجویز کرنا جس کو لوگ اپنے واسطے پسند نہیں کرتے اور بھی گستاخی کی بات ہے کہ بڑھیا چیز تو خود پسند کریں اور اس برتر و اعلیٰ کیلئے گھٹیا چیز (جو) لوگوں کی طبیعتیں اولاد میں گھٹیا درجہ کی سمجھتی ہیں چنانچہ یہ بات اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اگر کسی کے بیوی کے لڑکی پیدا ہو ہو تو مارے غصہ کے بیوی سے بھی خفا ہو جاتا ہے اور مارے غم کے چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے اور اس وجہ سے کہ لڑکی کی ذات طبعاً زیور کی خواہشمند اور آرایش و زیبایش میں نشو و نما پاتی ہے جس سے اس کی احتیاج اور کمزوری عقل ٹپکتی ہے اور پھر وہ بحث و گفتگو کے وقت اپنا مطلب بھی صاف ادا نہیں کر سکتی غرض ایسی ضعیف الحال والمقال چیز کا اللہ تعالیٰ کے واسطے ثابت کرنا الگ بے ادبی ہے اور پھر ان کا مصداق فرشتوں کو قرار دینا جو بہترین مخلوق ہیں ان کی عزت میں کمی اور منقصت کا باعث ہے علاوہ ازیں بے دیکھی بات کا اپنی طرف سے حکم لگانا اور اس پر یقین کر لینا کہ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ فرشتوں کو خدا تعالیٰ کی بیٹیاں کس دلیل سے کہتے ہو تو بجز اس کے کچھ نہیں بتاتے کہ ہم اپنے بڑوں سے ایسے ہی سنتے چلے آئے ہیں اور ہم ان بڑوں کے متعلق اس امر کے گواہ ہیں کہ وہ لغو اور بیہودہ بکنے والے نہ تھے الگ گناہ ہے تو ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ انکی یہ ساری باتیں نامۂ اعمال میں برابر درج ہوتی رہتی ہیں جن کی سزا ابھی عنقریب اُن کو دی جائے گی ۱۲

ع ۱ / ۱۵

ربط الکلام۔ ۱ ؎ قولہ ام اتخذ الخ اوپر کی آیت میں جو یہ فرمایا تھا کہ ان کافروں نے اس خدائے تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جز قرار دیا تو اس آیت میں اس کی تفصیل ہے اور تشریح اور ساتھ میں مناسب پیرایہ سے اس کی تردید بھی ہے ۱۲

۲ ؎ قولہ وجعلوا الملٰئکۃ الخ کفار کے کلام کی تردید کا دوسرا پیرایہ اس میں اختیار فرمایا ہے ۱۲

يُسْئَلُونَ ○ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ

سوال کئے جاویں گے اور کہا انھوں نے اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم اُن کو نہیں انکو ساتھ اس بات کے

باز پرس ہو گی اور وہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالے چاہتا تو ہم انکی عبادت نہ کرتے ان کو اس کی کچھ تحقیق نہیں

مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُونَ ○ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ

کچھ علم نہیں وہ مگر اٹکل کرتے کیا دی ہے ہمنے ان کو کتاب پہلے اس سے

محض بے تحقیق بات کر رہے ہیں کیا ہم نے ان کو اس قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی رکھی ہے

فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُونَ ○ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى

پس وہ ساتھ اس کے حکم پکڑ رہے ہیں بلکہ کہا انھوں نے تحقیق پایا ہمنے باپوں اپنوں کو اوپر

کہ یہ اس سے استدلال کرتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے دادوں کو ایک طریقہ پر پایا ہے

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا

ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشان قدموں اُن کے کے راہ پانیوالے ہیں اور اسی طرح نہیں بھیجے ہم نے

اور ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے رستہ چل رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

پہلے تجھ سے بیچ کسی بستی کے ڈرانے والے مگر کہا تھا دولتمندوں اُن کے نے تحقیق پایا ہم نے

کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

باپوں اپنوں کو اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نقش قدم اُن کے کے پیروی کرنیوالے ہیں کہا پیغمبر نے اگرچہ آیا ہوں تمہارے

ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم بھی اُن ہی کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں (اس پر) ان کے پیغمبر نے کہا کہ کیا تم (رسم آبائی ہی کا اتباع کئے جاؤ گے)

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

ساتھ بہت راہ بتانیوالے کے اس چیز سے کہ پایا تم نے اوپر اس کے باپوں اپنوں کو کہا انھوں نے تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اس کے

اگرچہ میں اس سے اچھا مقصود پر پہونچا دینے والا طریقہ تمہارے پاس لایا ہوں کہ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے (براہ عناد) وہ کہنے لگے کہ ہم تو اسمیں تمکو مانتے

كٰفِرُوْنَ ○ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ⓸

کافر ہیں پس بدلہ لیا ہم نے اُن سے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانے والوں کا

بھیجا گیا ہے سو ہم نے ان سے انتقام لیا سو دیکھئے تکذیب کرنے والوں کا کیسا (برا) انجام ہوا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○ لا

اور جس وقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں (کی عبادت) سے بیزار ہوں جنکی تم عبادت کرتے ہو

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً

مگر اس شخص سے کہ جس نے پیدا کیا مجھ کو پس تحقیق وہ شتاب ہدایت کرے گا مجھ کو اور کیا اس کو بات باقی رہنے والی

مگر ہاں جس نے مجھکو پیدا کیا پھر وہی مجھ کو رہنمائی کرتا ہے۔ اور وہ اس (عقیدہ) کو اپنی اولاد میں (بھی) ایک قائم رہنے والی بات کر گئے

فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

بیچ اولاد اپنی کے تو کہ وہ پھر آویں بلکہ فائدہ دیا میں نے اُن کو اور باپوں اُن کے کو یہاں تک

تاکہ (ہر زمانہ میں مشرک لوگ) شرک سے باز آتے رہیں بلکہ میں نے انکو اور انکے باپ دادوں کو دنیا کا خوب سامان دیا ہے یہاں تک

توضیح الکلام۔ ۵۱

قُلْ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ الخ اس میں کفار کو الزام اور زجار اور رقم ولاتے ہیں کہ کیا اب تمہارے باپ دادا کے طریقہ سے اچھا اور ہدایت کا طریقہ ہم تمہارے پاس لیکر آویں تب بھی تم اپنے باپ دادا ہی کے طریقہ پر چلوگے اس کے جواب میں بھی بہ تفصیل نے یہی کہا کہ ہم تمہاری سب باتوں کے منکر ہیں حق تعالے فرماتے ہیں کہ ہمنے اُن کے حد سے بڑھ جانے پر انتقام لیا کہ سب کے سب ہلاک و برباد ہوئے پھر دیکھو کہ جھٹلانیوالوں کا انجام کیسا برا ہوا ۱۲

۵۲ قولہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ الخ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کافر پایا تو اول سمجھایا اور جب نہ مانا تو خود الگ ہو بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی توحید پر مستحکم رہے یہ بھی تو اے کافرو تمہارے باپ ہی تھے تم کو اُن کی تقلید کرنی چاہئے اور ناجائز باتوں میں رسم و رواج اور باپ دادا کی تقلید کرکے پرانی لکیر کا فقیر نہیں بننا چاہیئے اور رہ گئی تقلید ائمہ اربعہ کی جس کا اسلامی شریعت میں طریقہ جاری رہے سو وہ اور چیز ہے کیونکہ ہر امام کا مقلد اپنے امام کے جو اجتہاد کی قابلیت رکھتا ہے

النصف ع ۸ ۲ / ۱

ایسے فتووں پر عمل کرتا ہے جو ادلۂ اربعہ کتاب و سنت اجماع و قیاس یعنی استنباط نصوص پر مبنی ہیں، کیونکہ مقلدین جانتے ہیں کہ ناسخ و منسوخ ماؤل و مفسر خاص و عام نصوص اور صحیح و ضعیف حدیث کی شناخت اس سے زیادہ ہم میں کوئی نہیں جانتا علاوہ ازیں ان اماموں کو موحدین کی ایک بہت بڑی جماعت سلف سے خلف تک ان باتوں میں پیشوا تسلیم کرتا چلا آیا ہے محاورات عرب اور ان کے رسم ورواج سے بھی یہ خوب واقف تھے اور اس کے ساتھ ان کے تقویٰ اور پرہیزگاری کا بھی قابل اعتبار لوگوں میں نام ہے اس تقلید کو بھی اسی میں ملا کر شرک و بدعت کا حکم لگانا سخت جہالت و عناد اور بے انصافی کی بات ہے ۱۲

۵۳ قولہ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً الخ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں انبیاء اولیاء پیدا فرمائے یا یہ مطلب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس عقیدۂ توحید کو اپنی نسل میں باقی چھوڑ گئے اور اپنی اولاد کو وصیت کر گئے کہ ایمان پر قائم رہیں چنانچہ اس کا کچھ نشان سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بعثت ۵ اتک ۸

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا

کہ آیا اُن کے پاس حق اور رسول بیان کرنے والا اور جب آیا اُن کے پاس حق کہا اُنھوں نے

کہ ان کے پاس سچا قرآن اور صاف صاف بتانے والا رسول آیا اور جب ان کے پاس یہ سچا قرآن پہنچا تو کہنے لگے

هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

یہ جادو ہے اور تحقیق ہم ساتھ اس کے کافر ہیں اور کہا اُنھوں نے کیوں نہ اُتارا گیا یہ قرآن

کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے اور کہنے لگے کہ یہ قرآن (اگر کلام الٰہی ہے تو) ان دونوں بستیوں (مکہ اور طائف کے رہنے والوں)

عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ○ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ

اوپر ایک مرد بڑے کے اُن دونوں بستیوں میں سے یعنی مکہ اور طائف کیا یہ قسمت کرتے ہیں رحمت پروردگار تیرے کی

میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت (خاصہ یعنی نبوت) کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ

ہم نے بانٹی ہے درمیان اُن کے معیشت ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور بلند کیا ہے بعضے ان کے کو

دنیوی زندگی میں (تو) ان کو روزی ہم (ہی) نے تقسیم کر رکھی ہے اور ہم نے ایک کو دوسرے پر

فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ

اوپر بعض کے درجوں میں تو کہ پکڑیں بعضے ان کے بعضوں کو محکوم اور مہربانی

رفعت دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے (اور عالم کا انتظام قائم رہے) اور آپ کے رب کی رحمت بدرجہا

رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً

پروردگار تیرے کی بہت بہتر ہے اس چیز سے کہ جمع کرتے ہیں اور اگر نہ ہوتا یہ خطرہ کہ ہو جاویں سب لوگ اُمت

اُس (دنیوی مال و متاع) سے بہتر ہی جسکو یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اور اگر یہ بات (متوقع) نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے

وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ

ایک البتہ کرتے ہم واسطے ان لوگوں کے کہ کفر کرتے ہیں ساتھ اللہ کے واسطے گھروں اُن کے کے چھتیں

ہو جاویں گے تو جو لوگ خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں اُن کے لئے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی

فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ○ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا

چاندی کی اور سیڑھیاں کہ اوپر ان کے چڑھتے اور واسطے گھروں اُن کے کے دروازے اور تخت کہ اوپر ان کے

کر دیتے اور (زینہ) زینے بھی جن پر سے چڑھا (اُترا) کرتے ہیں۔ اور اُن کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر

يَتَّكِـُٔوْنَ ○ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

تکیہ کرتے اور سونا دیتے اور نہیں یہ سب مگر فائدہ زندگانی دنیا کا

بیٹھتے ہیں۔ اور (یہی چیزیں) سونے کی بھی اور یہ سب (ساز و سامان) کچھ بھی نہیں صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے (پھر تمام خرافات)

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

اور آخرت نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور جو کوئی شب کوری کرے یاد خدا کی سے

اور آخرت آپ کے رب کے ہاں خدا ترسوں کے لئے ہے اور جو شخص اللہ کی نصیحت (یعنی قرآن) سے اندھا بن جاوے

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ

مقرر کرتے ہیں واسطے اُس کے ایک شیطان پس وہ واسطے اس کے ہمنشیں ہوتا ہے اور تحقیق وہ البتہ بند کرتے ہیں اُن کو

ہم اُس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ (ہر وقت) اُس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ ان کو راہ (حق) سے روکتے رہتے ہیں

بقیہ صفحہ ۶۸۵ تک بھی رہا یہی وجہ تھی کہ بعض مکہ کے باشندے رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے بھی شرک سے متنفر اور توحید سے مانوس پائے گئے

صفحہ ہذا

نزول الکلام۔ ۵ قولہ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ الخ ولید بن مغیرہ نے ایک دفعہ کہا کہ محمدؐ اگر اپنے کلام میں سچے ہیں اور واقع میں اللہ تعالے کو بندوں پر کچھ نازل فرمانا منظور تھا تو یہ قرآن یا تو مجھ پر نازل ہوتا اور یا عروہ بن مسعود بن الطائف پر اور یا مسعود بن عمرو ثقفی پر اس کے جواب میں آیت اُتری ۱۲ لباب النقول فی اسباب النزول

توضیح الکلام۔ ۵ قولہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ الخ یعنی پیغمبری اس دنیوی مال و متاع کی طرح حقیر اور بے وقعت نہیں ہے جس کو یہ سمیٹے بیٹھے ہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ باعزت شے ہے اور جب کہ اس حقیر چیز کو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ میں رکھا اور جس کو جس قدر چاہی اپنی مرضی کے مطابق دی اور کسی کو اس بارہ میں مشورہ دینے تک کا بھی موقع نہیں دیا تو بھلا پیغمبری جیسی باعزت شے کسی دوسرے کی رائے پر کیونکر ہو سکتی ہے کہ جسے لوگ چاہیں وہی پیغمبر بنایا جائے ہرگز نہیں بلکہ وہ بدرجہ اولیٰ ہمارے اختیار اور مرضی پر ہوگی کہ ہم جس کو اہل سمجھیں اس کو رسالت کے تاج سے سرفراز کریں ۱۲

ع ۳ / ۱۰ / ۹

۵ قولہ وَزُخْرُفًا الخ مگر یہ سب سامان کفار کو اس لئے نہیں دیا کہ اکثر طبائع میں مال و متاع کی حرص غالب ہے اور اس صورت مفروضہ میں مال و متاع کے حاصل ہونے کا یقینی سبب کفر ہوتا تو بجز تھوڑے سے آدمیوں کے قریب قریب سب آدمی کفر ہی اختیار کر لیتے تو سارے کافروں کو دنیا کی مالداری عام نہ کرنے میں یہ حکمت ہے تو اب بعض کافروں کو ایسا سامان نہیں دیا اور بعض کو دیا مگر کم دیا جس سے لوگوں کو یہ یقین نہیں ہو سکتا کہ دنیا کے عیش حاصل ہونے کا سبب کفر ہے اور اگر یہ مصلحت نہ ہوتی تو ضرور ایسا ہی کرتے اور یہ بات ظاہر ہے کہ دشمن کو قدر و منزلت کی چیز نہیں دیا کرتے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا واقع میں عظیم نہیں ہے تو پھر اس پر نبوت جیسے امر عظیم کی قابلیت کا مدار کیسے ہو سکتا ہے بلکہ اس کی قابلیت کا بقیہ آئندہ

السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ○ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ

راہ سے اور گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ راہ پانے والے ہیں یہاں تک کہ جب آوے گا ہمارے پاس کہے گا

رہتے ہیں اور یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ (راست) پر ہیں یہاں تک کہ جب ایسا شخص ہمارے پاس آوے گا تو (اس شیطان سے) کہے گا

يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ○ وَلَن

اے کاش کہ درمیان میرے اور درمیان تیرے دوری ہوتی دو مشرق کی پس برا ہمنشیں ہے تو اور ہرگز نہ

کہ کاش میرے اور تیرے درمیان میں (دنیا میں) مشرق و مغرب کی برابر فاصلہ ہوتا کہ (تو تو) برا ساتھی تھا اور (ان سے کہا جاوے گا کہ)

يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ○ أَفَأَنتَ

نفع کرے گا آج جس وقت ظلم کیا تم نے یہ کہ تم بیچ عذاب کے شریک ہو کیا پس تو

جب کہ تم (دنیا میں) کفر کر چکے تھے تو آج یہ بات تمہارے کام نہ آوے گی کہ تم (اور شیاطین) سب عذاب میں شریک ہو سو کیا آپ

تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○

سناتا ہے بہروں کو یا راہ دکھاتا ہے اندھوں کو اور اُن کو جو ہیں بیچ گمراہی ظاہر کے

(ایسے) بہروں کو سنا سکتے ہیں یا (ایسے) اندھوں کو اور اُن لوگوں کو جو کہ صریح گمراہی میں ہیں راہ پر لا سکتے ہیں

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ (۱) أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي

پس اگر لے جاویں ہم تجھ کو پس تحقیق ہم اُن سے بدلہ لینے والے ہیں یا دکھلاویں ہم تجھ کو وہ جو

پھر اگر ہم (دنیا سے) آپ کو اٹھا لیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں یا اگر ان سے جو ہم نے عذاب کا وعدہ کر رکھا ہے وہ

وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ○ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ

وعدہ دیئے ہیں ہم اُن کو پس تحقیق ہم اوپر اُن کے قادر ہیں پس محکم پکڑ اس چیز کو کہ وحی کی گئی ہے

آپکو (بھی) دکھلا دیں تب بھی (کچھ بعید نہیں کیونکہ) ہم کو ان پر ہر طرح کی قدرت ہے تو آپ اس قرآن پر قائم رہئے جو آپ پر وحی کے ذریعہ سے

إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ

طرف تیری تحقیق تو اوپر راہ سیدھی کی ہے اور تحقیق یہ ذکر ہے واسطے تیرے اور واسطے قوم تیری کے

نازل کیا گیا ہے آپ بیشک سیدھے راستہ پر ہیں۔ اور قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے بیشک بڑے شرف کی چیز ہے

وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ○ وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا

اور البتہ سوال کئے جاؤ گے تم اور سوال کر اُن سے کہ بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبروں ہمارے سے

اور عنقریب تم سب پوچھے جاؤ گے اور آپ اُن سب پیغمبروں سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے پوچھ لیجئے

أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ (۴) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

کیا مقرر کئے ہیں ہم نے سوائے اللہ کے معبود اور کہ عبادت کئے جاویں اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے

کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا دوسرے معبود ٹھہرا دئے تھے کہ انکی عبادت کیجاوے اور ہم نے موسیٰ ؑ کو اپنے دلائل دے کر

مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ

موسیٰ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے طرف فرعون کی اور سرداروں اسکے کے پس کہا تحقیق میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار

فرعون کے اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تھا سو انھوں نے (ان لوگوں کے پاس آکر) فرمایا کہ میں رب العالمین کی طرف سے پیغمبر (ہو کر آیا)

الْعَالَمِينَ ○ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ○ وَمَا

عالموں کی طرف سے پس جب آیا اُن کے پاس ساتھ نشانیوں ہماری کے ناگہاں وہ اُن سے ہنستے تھے اور نہ

ہوں پھر جب موسیٰ ؑ اُن کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ یکایک اُن پر لگے ہنسنے اور ہم اُن کو

بقیہ ص ۶۸۶ ۔۔۔ ما بفضیلت و بزرگی کی تو تیرا ہیں جو حق تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر کامل درجہ کی موجود ہیں تو نبوت بھی آپ ہی کے لئے زیبا تھی۔

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۱ے قولہ افانت تسمع الخ یعنی اے محمد کیا تم ایسے بہروں کو سنا سکتے ہو اور ایسے اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہو اور جو اس قدر کھلی گمراہی میں ہو اس کو راستہ پر لا سکتے ہو ہرگز نہیں ان میں قابلیت ہی نہیں رہی ۱۲ **۵ے** قولہ فانا علیہم مقتدرون الخ مطلب یہ کہ عذاب ضرور ہو گا خواہ کب ہی ہو آگے استمساک یعنی [illegible] کا حکم ہے اور استمساک میں تبلیغ بھی داخل ہے مطلب یہ ہے کہ آپ اپنا کام کئے جائیے دوسروں کے کام کا غم نہ کیجئے آگے اس استمساک کی فضیلت بیان فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کے تمسک کا جو جسے تم کو حکم دیا ہے یہ آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے بڑے شرف و اعزاز کی چیز ہے آپکے لئے تو اس وجہ سے کہ آپ ہی سے بالذات اس میں خطاب اور کلام ہے اور آپ کی قوم کے لئے اس وجہ سے کہ وہ بھی بواسطہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب ہیں اور ظاہر ہے کہ بادشاہ کا کوئی مخاطب ہو تو کس قدر معزز ہوتا ہے اور یہاں تو بادشاہوں کے بادشاہ کا خطاب ہے اور قوم سے مراد صرف قریش یا صرف عرب کے باشندے بھی ہو سکتے ہیں اور ساری اُمت کے لوگ بھی اس لئے کہ شدہ شدہ سب ہی انسان مخاطب ہیں پھر جو لوگ اس کا انکار کر چکے وہ اس کے شرف سے محروم ہو گئے اور ایماندار اس شرف سے محظوظ رہے اور جب اس قرآن کو مضبوط تھامنا باعث شرف ہے تو بڑی نعمت ہے وَاِنَّهٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ الخ کا یہی مطلب ہے اور سَوْفَ تُسْئَلُوْنَ کے یہ معنی ہیں کہ عنقریب قیامت کے دن تم سب سے ان باتوں کا سوال ہو گا جن کی ذمہ داری تمہاری طرف کی جا چکی ہے چنانچہ آپ پر تبلیغ وحی واجب ہے اس کو تو آپ پورا کر چکے اور ان مشرکوں پر عمل واجب تھا اس کو انھوں نے ترک کیا ان سے ان کا مواخذہ اور باز پرس ہو گی آپ سے ان کے اعمال کے متعلق کچھ نہ پوچھا جائے گا اور جب آپ سے باز پرس اُنکے اعمال کی

[illegible] ۱۲

نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ

دکھاتے تھے ہم اُن کو کوئی نشانی مگر وہ کہ بڑی تھی بہن اپنی سے اور پکڑا ہم نے اُن کو ساتھ عذاب کے تو کہ وہ

جو نشانی دکھلاتے تھے وہ دوسری نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم نے اُن لوگوں کو عذاب میں پکڑا تھا تاکہ وہ

يَرْجِعُونَ ۝ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا

پھر آویں۔ اور کہا انھوں نے کہ اے جادوگر پکار واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ مقرر کر رکھی ہے نزدیک تیرے تحقیق ہم

اپنے کفر سے باز آجاویں۔ اور انھوں نے کہا کہ اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے اُس بات کی دعا کر دیجئے جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے ہم ضرور

لَمُهْتَدُونَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ۝ وَ

البتہ راہ پر آویں گے پس جب کھول دیا ہم نے اُن سے عذاب ناگہاں وہ پھر جاتے ہیں عہد سے اور

راہ پر آجاویں گے پھر جب ہمنے وہ عذاب اُن سے ہٹا دیا تب ہی اُنھوں نے (اپنا) عہد توڑ دیا اور

نَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ

پکارا فرعون نے بیچ قوم اپنی کے کہا اے قوم میری کیا نہیں واسطے میرے ملک مصر کا اور یہ

فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی یہ بات کہی کہ اے قوم میری کیا مصر کی سلطنت میری نہیں ہے اور یہ

الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا

نہریں ہیں چلتی ہیں نیچے میرے سے کیا پس نہیں دیکھتے تم بلکہ میں بہتر ہوں اُس شخص

نہریں میرے (محل کے) پائیں میں بہہ رہی ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو بلکہ میں ہی افضل ہوں اُس شخص

الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ

سے کہ وہ ذلیل ہے اور نہیں نزدیک کہ صاف بیان کرے پس کیوں نہ ڈالے گئے اوپر اس کے کنگن

سے جو کہ کم قدر ہے اور قوت بیانیہ بھی نہیں رکھتا تو اُس کے سونے کے کنگن

مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ

سونے کے یا آویں ساتھ اس کے فرشتے پرا باندھ کر پس شبک کر دیا اُس نے قوم اپنی کو

کیوں نہیں ڈالے گئے یا فرشتے اس کے جلو میں پرا باندھ کر آئے ہوتے، غرض اُس نے (ایسی باتیں کر کر کے) اپنی قوم کو مغلوب کر دیا

فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا

پس کہا مان گئے اُس کا تحقیق وہ تھے قوم فاسق پس جب غصے میں لائے وہ ہم کو بدلہ لیا ہم نے

اور وہ اس کے کہنے میں آگئے وہ لوگ (کچھ پہلے سے بھی) شرارت کے بھرے تھے۔ پھر جب اُن لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے اُن سے

مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ۝

اُن سے پس ڈبو دیا ہم نے ان کو سب کو پس کیا ہم نے ان کو پیشوا اور مثال واسطے پچھلوں کے

بدلہ لیا اور اُن سب کو ڈبو دیا اور ہم نے اُن کو آئندہ آنیوالوں کے لئے خاص طور کے متقدمین اور نمونہ (عبرت) بنا دیا

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝

اور جب [1] بیان کیا گیا بیٹا مریم کا مثال ناگہاں قوم تیری اس سے تالیاں بجاتے ہیں

اور جب عیسیٰ ابن مریم کے متعلق ایک عجیب مضمون بیان کیا گیا تو یکایک آپکی قوم کے لوگ اُس سے (مارے خوشی کے) چلانے لگے

وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ

اور کہتے ہیں معبود ہمارے بہتر ہیں یا وہ نہیں بیان کرتے اُس کو واسطے تیرے یہ بات مگر جھگڑنے کو

اور (اس معترض کے ساتھ ہو کر) کہنے لگے کہ ہمارے معبود زیادہ بہتر ہیں یا عیسیٰ اُن لوگوں نے جو یہ (مضمون عجیب) بیان کیا ہے تو محض جھگڑے کی وجہ سے

نزول الکلام۔ [1] قولہٗ ولما ضرب الخ قرآن شریف میں ایک جگہ مشرکوں کو خطاب کر کے فرمایا تھا کہ انکم وما تعبدون الخ یعنی اے مشرکو تم اور اللہ کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے ہو سب دوزخ کا ایندھن ہیں اس پر عبداللہ بن زبعری بولا اے محمد اس آیت سے تو عیسیٰ علیہ السلام اور فرشتوں کا بھی معاذاللہ دوزخی ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ بہت سے لوگوں نے اسکو بھی معبود سمجھا ہے حالانکہ تم عیسےٰ اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کو تعریف کے ساتھ یاد کرتے ہو اور کہتے ہو کہ وہ پیغمبر تھے اور جب فرشتے اور نبی دوزخ میں گئے تو ہم خوش اور راضی ہیں کہ ہمارے بت بھی ان ہی کے ساتھ رہیں اس پر سارے قریش نے قہقہہ مارا اور تالیاں بجائیں کہ واہ کیا قوی حجت ہے جس کا جواب ہی نہیں ہوسکتا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ کذا فی المدارک اور در منثور میں اس آیت کے شان نزول میں یہ روایت بیان کی ہے کہ ایکدفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش سے شرک کو باطل کرنے کی غرض سے یہ ارشاد فرمایا کہ جو چیز خدا تعالیٰ کے سوا پوجی جاتی ہے اس میں کوئی بہتری نہیں اس پر بعض کفار بولے کہ اللہ کے سوا تو عیسیٰ بھی پوجے گئے ہیں تو وہ بھی خیر سے خالی ہوئے حالانکہ تم ان کو عبد صالح اور بلکہ نبی بتلاتے ہو اس کی تردید میں یہ آیت اُتری۔ پہلی روایت کے مطابق تو اس آیت سے یہ جواب مقصود ہے کہ یہ محض انکی کٹ حجتی اور جھگڑالو طبیعت کا تقاضا ہے حالانکہ خود فصاحت بلاغت سے واقف ہیں اگر ذرا بھی غور کریں تو سمجھ لیں کہ لفظ ما ذوی العقول کے واسطے نہیں بولا جاتا اس لئے معلوم ہوا کہ آیت میں صرف بت مراد ہیں حضرت عیسےٰ اور فرشتے وغیرہ مراد نہیں ہیں اور دوسری روایت کے مطابق جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی مؤثر کا اثر دوسری شے میں اس شرط سے مشروط ہوا کرتا ہے کہ وہاں کوئی مانع موجود نہ ہو تو اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ایک چیز جو خیریت کے عدم کا اثر کرتی ہے موجود ہے یعنی اللہ کے سوا معبود ہونا مگر ساتھ ہی مانع بھی موجود ہے جو اس کا اثر نہیں ہونے دیگا یعنی نبی ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معبود بنائے جانے سے اس امر پر استدلال ہو ہی نہیں سکتا کہ شرک امر ثابت ہے اس لئے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

ع ۵ | ۱۱ | ۱۱

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ

بلکہ وہ ہیں قوم جھگڑالو نہیں وہ مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہم نے اوپر اس کے اور

بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو عیسیٰ تو محض ایک ایسے بندے ہیں جن پر ہم نے فضل کیا تھا اور

جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ إِسْرَآءِيلَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم

کیا ہم نے اُس کو نمونہ قدرت اپنی کا واسطے بنی اسرائیل کے اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے ہم تم سے

اُن کو بنی اسرائیل کے لئے ہم نے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا اور اگر ہم چاہتے تو ہم تم سے فرشتوں کو

مَّلٰٓئِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا

فرشتے کہ بیچ زمین کے جانشین ہوتے اور تحقیق وہ البتہ علامت قیامت کی ہے پس مت

پیدا کر دیتے کہ وہ زمین پر یکے بعد دیگرے رہا کرتے اور وہ (یعنی عیسیٰ) قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں تو تم لوگ

تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ وَلَا

شک لاؤ ساتھ اس کے اور پیروی کرو میری یہ ہے راہ سیدھی اور نہ

اس (کی صحت) میں شک مت کرو اور تم لوگ میرا اتباع کرو یہ سیدھا رستہ ہے اور تم کو

يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ

بند کرے تم کو شیطان تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر اور جب آیا

شیطان (اس راہ پر آنے سے) روکنے نہ پاوے وہ بے شک تمہارا صریح دشمن ہے اور جب عیسیٰ

عِيسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ

عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہا کہ تحقیق لایا ہوں میں واسطے تمہارے حکمت اور تو کہ بیان کردوں میں واسطے تمہارے بعضی

معجزے لیکر آئے تو اُنھوں نے (لوگوں سے) کہا کہ میں تمہارے پاس سمجھ کی باتیں لیکر آیا ہوں اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم

الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ

وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اس کے پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق اللہ وہ ہے

اختلاف کر رہے ہو تم سے بیان کر دوں تو تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو بیشک اللہ ہی میرا بھی

رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ

پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اس کی یہ ہے راہ سیدھی پس اختلاف کیا

رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے سو اُسی کی عبادت کرو یہی (توحید) سیدھا رستہ ہے سو مختلف گروہوں نے

الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

فرقوں نے درمیان اپنے سے پس وائے واسطے اُن لوگوں کے کہ ظلم کرتے ہیں عذاب دن

(اس بارے میں) باہم اختلاف ڈال لیا سو ان ظالموں کیلئے ایک پُر درد دن کے عذاب سے بڑی خرابی

أَلِيمٍ ۝ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا

درد دینے والے کے سے نہیں انتظار کرتے مگر قیامت کا یہ کہ آوے ان کے پاس ناگہاں اور وہ نہیں

ہے یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر دفعتاً آپڑے اور اُن کو

يَشْعُرُونَ ۝ الْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

سمجھے ہوں دوست اُس دن بعضے اُن کے بعضوں کے دشمن ہوں گے مگر

خبر بھی نہ ہو۔ تمام (دنیوی) دوست اُس روز ایک دوسرے کے دشمن ہو جاویں گے بجز خدا کے

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ الخ یعنی حضرت عیسٰیؑ کے ذریعہ سے قیامت کا علم اور یقین ہوتا ہے اس لئے کہ قیامت میں دوبارہ زندہ ہونا اسکے سوا اور کس وجہ سے بعید جانا جاتا ہے کہ وہ عادت مستمرہ کے خلاف ہے اور پیدائش عیسٰی علیہ السلام سے یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالٰی انسانوں کو اس طریقہ کے خلاف بھی پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے لہٰذا اس سے بعث کے صحیح ہونے کا علم حاصل ہوگیا ۱۲

۵۲ قولہ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا الخ چونکہ مشرکوں کو توحید کیطرح قیامت میں بھی کلام تھا، اس لئے اس شبہ کو دور کرکے اب قیامت کے صحیح ہونے کو بھی بطور تفریع بیان فرمادیا کہ جب تم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بلا باپ پیدا ہونے سے بعث کا صحیح ہونا سمجھ چکے تو قیامت کے وقوع میں بھی شک نہ کرو اور توحید و بعث کے اقرار میں کہ جن کو اس جگہ دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے اور ان کے علاوہ اور تمام عقائد میں جن پر دوسری جگہ دلیلیں قائم کی گئی ہیں میری پیروی کرو کیونکہ یہ ہی سیدھا رستہ ہے جس کی طرف میں بلاتا ہوں ۱۲۔ اور بعض مفسرین نے اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں کیونکہ قیامت کے قریب دنیا میں دوبارہ اُتریں گے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرأت وَاِنَّهٗ لَعَلَمٌ اسکی مؤید ہے ۱۲ اور قیامت سے کچھ پہلے حضرت عیسٰیؑ کے دنیا میں تشریف لانے کو بعث اور حشر کے ساتھ یہ مناسبت بھی ہے کہ منکرین قیامت میں سے جس کو ایمان لانا ہو وہ اب لے آئے ورنہ آخری فیصلہ کا وقت آچکا ہے کہ انکے وفات پاتے ہی توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے اور پھر کسی کافر کا ایمان مقبول نہیں ہوگا ۱۲

۵۳ قولہ لَا يَشْعُرُونَ الخ یہ جو فرمایا کہ مشرکین قیامت کا انتظار کرتے ہیں اور اس سے پہلے ان کا انکار مذکور ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ ان کا استدلال کو نہ ماننا اس شخص کی حالت کے مشابہ ہے جو مشاہدہ کا منتظر ہو کہ اس وقت مانوں گا اور لَا يَشْعُرُونَ پر کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے آنے سے پہلے کسی وقت خبر ہی نہ ہوگی کیونکہ اس شعور سے مراد حق الیقین اور عین الیقین ہوتا ہے کہ وہ درجہ علم کا اسی وقت حاصل ہوگا کہ جب

الْمُتَّقِينَ ۝ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝

پرہیزگار۔ اے بندو میرے نہیں ڈر اوپر تمہارے آج کے دن اور نہ تم غمگین ہوگے

ڈرنے والوں کے۔ (اور مومنین کو حق تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی کہ) اے میرے بندو تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے

الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ

جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ نشانیوں ہماری کے اور تھے مسلمان داخل ہو بہشت میں تم اور

یعنی وہ بندے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور (ہمارے) فرمانبردار تھے تم اور تمہاری (ایماندار) بیبیاں

أَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ

بیبیاں تمہاری کہ بناؤ کر دئے جاؤ گے لئے پھریں گے اوپر ان کے طباق سونے کے اور

خوش خوش جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جاویں گے

أَكْوَابٍ ۚ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۚ وَأَنْتُمْ

آبخورے اور بیچ اس کے ہے جو کچھ چاہیں اس کو جی اور لذت پکڑیں آنکھیں اور تم

(یعنی غلمان لاویں گے) اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی اور تم

فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ

بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہ ہے وہ بہشت جو وارث کئے گئے ہو تم اس کے بسبب اس چیز کے کہ تھے تم

یہاں ہمیشہ رہوگے اور (ان سے کہا جاوے گا کہ) یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنا دیئے گئے اپنے (نیک) اعمال کے

تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ

کرتے واسطے تمہارے بیچ اس کے ہے میوہ بہت اس میں سے کھاتے ہو تم تحقیق گنہگار

عوض میں (اور) تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن میں سے کھا رہے ہو، بے شک نافرمان (یعنی کافر) لوگ

فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ

بیچ عذاب دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں نہ سست کیا جاوے گا ان سے اور وہ بیچ اس کے

عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے وہ عذاب ان سے ہلکا نہ کیا جاوے گا اور وہ اسی میں

مُبْلِسُونَ ۝ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ۝ وَ

ناامید ہیں اور نہیں ظلم کیا ہم نے ان کو ولیکن تھے وہی ظالم اور

مایوس پڑے رہیں گے اور ہم نے ان پر (ذرا) ظلم نہیں کیا لیکن یہ خود ہی ظالم تھے اور

نَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ۝

پکاریں گے کہ اے مالک چاہیے کہ موت ڈالدے اوپر ہمارے پروردگار تیرا کہے گا وہ مالک تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو

پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار (ہم کو موت دیکر) ہمارا کام ہی تمام کردے وہ (فرشتہ) جواب دیگا کہ تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے

لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝ أَمْ

تحقیق لائے ہیں ہم تمہارے پاس حق ولیکن بہت تمہارے واسطے حق کے ناخوش رکھنے والے ہیں کیا

ہم نے سچا دین تمہارے پاس پہونچایا لیکن تم میں اکثر آدمی سچے دین سے نفرت رکھتے تھے ہاں کیا

أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ

مقرر کیا ہے انہوں نے کچھ کام پس تحقیق ہم مقرر کرنیوالے ہیں کیا گمان کرتے ہیں یہ کہ ہم نہیں سنتے

انھوں نے کوئی انتظام درست کیا ہے سو ہم نے بھی ایک انتظام درست کیا ہے ہاں کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی چپکی چپکی باتوں کو

توضیح الکلام

ع ٦ ١١ ١٢

١ قولہ یٰعباد لا خوف الخ یہاں آیت میں جو مومنوں کیلئے خوف اور غم نہ ہونا اور جنت وغیرہ میں داخل ہونا فرمایا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نافرمان مومنوں کو بالکل سزا نہ ہوگی کیونکہ ایمان کے اندر مراتب ہیں جو ایمان اکمل ہوگا اس کا صاحب پہلے ہی جنت میں جاوے گا کوئی عذاب و سزا نہیں پاوے گا اور اگر اس ایمان میں کچھ کمی ہوگی تو اس کے صاحب کو سزا دیکر جنت میں داخل کیا جائے گا ۱۲

٢ قولہ وفیھا ما تشتھیہ الخ اس کے اندر ایک وعدہ ضمنی ہے اور باریک اشارہ کہ صرف اکل و شرب اور حور و قصور ہی پر بس نہیں ہے بلکہ جو جی چاہے اور اس سے مراد حضور رب اعظم اور رضائے مولیٰ دائمی ہے کہ اس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں یعنی دیدار الٰہی حاصل ہوتا رہیگا ۱۲

٣ قولہ ان المجرمین الخ یہاں تک تو اہل ایمان کا تذکرہ ہوا، اب کفار کا ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ عذاب جہنم میں رہیں گے وہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا وہاں موت مانگیں گے موت بھی نہ آوے گی یہ ان پر ہم نے کچھ ظلم نہیں کیا وہی اس کے بانی ہیں جو حق کا انکار کیا کرتے تھے ۱۲

٤ قولہ یٰملک الخ یہاں سے مجرموں کا باقی حال مذکور ہے کہ جب وہ نجات سے بالکل مایوس ہو جاویں گے اس وقت موت کی آرزو کریں گے اور دوزخ کے داروغہ مالک نام کے فرشتہ کو پکاریں گے کہ اے مالک کوئی ایسی تدبیر کرو کہ تمہارا پروردگار ہمارا کام تمام کرچکے اور موت ہی آجاوے کہ اس تکلیف سے تو چھٹکارا نصیب ہو ہزار برس تک اسی طرح چلاتے رہیں گے اور کچھ جواب نہ ملے گا اس کے بعد مالک کہیں گے کہ تمکو ہمیشہ رہنا ہے کہ نہ مرو گے اور نہ اس دوزخ سے نکلو گے ۱۲

٥ قولہ ولکن اکثرکم للحق کارھون۔ اکثر کا لفظ اس لئے زیادہ کیا کہ علم خداوندی میں بعض لوگ ان میں سے ایمان لانے والے تھے اور اس لئے اور یا اس لئے لایا کہ حق سے ناگواری بعض کو تھی اور بعض محض دوسروں کی تقلید کے باعث اس حق کو جھٹلاتے ہوئے تھے اور حق سے ناگواری میں خدائے تعالیٰ کے ساتھ شرک اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخالفت دونوں داخل ہیں ۱۲

سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ○ قُلْ اِنْ كَانَ

آہستہ بولنا ان کا اور مشورت کرنا ان کا یوں نہیں بلکہ اور بھیجے ہوئے ہمارے پاس اُن کے لکھتے ہیں کہئے اگر ہوتی

اور ان کے مشوروں کو نہیں سنتے، ہم ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں وہ بھی لکھتے ہیں آپ کہئے کہ اگر

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ○ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

واسطے رحمٰن کے اولاد پس میں پہلا عبادت کرنے والا ہوں پاکی ہے پروردگار آسمانوں کے کو

خدائے رحمٰن کے اولاد ہو تو سب سے اوّل اُس کی عبادت کرنے والا میں ہوں آسمان اور زمین کا مالک جو کہ

وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ فَذَرْهُمْ

اور زمین کے کو پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں پس چھوڑ دے اُن کو

عرش کا بھی مالک ہے ان باتوں سے منزہ ہے جو یہ (مشرک) لوگ بیان کر رہے ہیں تو آپ انکو اسی شغل

يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○

بحث کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ ملیں اپنے اُس دن سے کہ وعدہ دیے جاتے ہیں

اور تفریح میں رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اُس دن سے سابقہ واقع ہو جس دن کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

اور وہی ہے جو بیچ آسمان کے معبود ہے اور بیچ زمین کے معبود ہے اور وہ حکمت والا ہے

اور وہی ذات ہے جو آسمان میں بھی قابل عبادت اور زمین میں بھی قابل عبادت ہے اور وہی بڑا علم والا اور بڑی

الْعَلِيْمُ ○ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جاننے والا اور بہت برکت والا ہے وہ جو واسطے اُس کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی

حکمت والا ہے اور وہ ذات بڑی عالیشان ہے جس کے لئے آسمان اور زمین کی اور جو مخلوق اس کے درمیان میں ہے اُسکی

وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

اور جو کچھ درمیان انکے ہے اور نزدیک اُس کے ہے علم قیامت کا اور طرف اس کی پھیرے جاؤ گے

سلطنت ثابت ہے اور اُس کو قیامت کی (بھی) خبر ہے اور تم سب اُسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ

اور نہیں اختیار میں رکھتے وہ لوگ کہ پکارتے ہیں سوائے اُس کے شفاعت کرنا مگر وہ شخص

اور خدا کے سوا جن معبودوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سفارش (تک) کا اختیار نہ رکھیں گے ہاں جن لوگوں نے حق بات

شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

کہ گواہی دے ساتھ حق کے اور وہ جانتے ہیں اور اگر پوچھے تو ان سے کس نے پیدا کیا اُن کو

(یعنی کلمہ ایمان) کا اقرار کیا تھا اور وہ تصدیق بھی کیا کرتے تھے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ

البتہ کہیں گے اللہ نے پس کہاں سے پھیرے جاتے ہیں۔ اور بہت کہا کرتا ہے پیغمبر اے رب میرے تحقیق یہ قوم ہیں

تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے سو یہ لوگ کدھر الٹے چلے جاتے ہیں۔ اور اس کو اس رسول کے کہنے کی بھی خبر ہے کہ اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ ع

کہ نہیں ایمان لاتے پس منہ پھیرے اُن سے اور کہہ سلامتی مانگتے ہیں ہم تمہارے سے پس البتہ جان لیویں گے

کہ ایمان نہیں لاتے، تو آپ اُن سے بے رُخ رہئے اور یوں کہہ دیجئے کہ تمکو سلام کرتا ہوں سو ان کو ابھی معلوم ہو جاوے گا

توضیح الکلام ۔ ۵۱ قولہ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ الخ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ فرمانے کی ہدایت ہوئی کہ آپ کہہ دیجئے میں تمہاری حق بات کے ماننے سے انکاری نہیں ہوں چنانچہ میں کہتا ہوں کہ بفرض محال اگر ثابت کر دو کہ خدا تعالےٰ کے اولاد ہے تو چونکہ خدا کا ولد بھی خدا ہو گا اس لئے سب سے پہلا اسکی عبادت کرنے والا مجھ پاؤ گے مگر چونکہ اس کا ثبوت محال اور وہ پاک ذات اولاد سے بری پاک اور منزہ اس لئے اس کو نہ میں مانوں اور نہ غیر اللہ کی کبھی عبادت کروں ۱۲ اور اس کلام میں خفیف سا اشارہ اس دعوے اولاد کے باطل ہونے کی طرف بھی ہے کہ چونکہ ولد باپ کی جنس سے ہوتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ خدا تعالےٰ کا ولد واجب الوجود ہو کیونکہ وہ خود واجب الوجود ہے اور جو واجب الوجود ہوتا ہے وہ معبود بننے کے قابل ہوتا ہے اور فرشتے واجب الوجود ہیں نہیں لہذا تمہارا یہ کہنا کہ وہ خدا تعالےٰ کی اولاد ہیں محض باطل ہے ۱۲ **۵۲** قولہ وَفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ الخ یہاں سے ان لوگوں کے جرم کی اور تاکید فرماتے ہیں کیونکہ انھوں نے توحید کی بابت خلاف کیا جس کا ثبوت بہت سی دلیلوں سے ہے اور اسی سے ان لوگوں کے سزایاب ہونے کی بھی تقویت ہوتی ہے کیونکہ وہ حکومت اور بادشاہت میں مستقل ہے کسی کی یہ تاب نہیں ہے کہ اسکے مجرم کو چھوڑا لائے فرماتے ہیں کہ آسمان اور زمین دونوں جگہ انتہائی عظمت کے قابل وہی ہے اور وہ بڑے علم و حکمت والا ہے کہ کوئی شخص ان صفتوں میں اس کا ساجھی نہیں تو رب ہونے میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا اور آگے یہ فرما کر کہ قیامت کا علم بھی اسی کو ہے اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح اس نے ان تمام چیزوں (آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی مخلوقات) کو پیدا کیا ہے ایک دن فنا بھی کر دے گا آگے وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ فرما کر اس طرف اشارہ کر دیا کہ جس طرح اس جہاں میں سب اس کے محتاج ہیں اس عالم میں بھی سب کو اسی کی احتیاج ہو گی کیونکہ اس کا خالق اور مالک کار مختار وہی ہے جہاں سب کو جانا ہے ۱۲

ع ۷ | ۲۲ | ۱۳ | وقف لازم

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سورۂ دخان مکی ہے اور اسمیں ۳۴۶ کلمات اور ... | اس میں ۵۹ آیتیں اور تین رکوع اور ۱۴۹۵ حروف ہیں

حٰمٓ ۚ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا

قسم ہے کتاب بیان کرنے والی کی تحقیق اُتارا ہمنے اس قرآن کو بیچ رات برکت والی کے تحقیق
حٰم قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہمنے اس کو (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) ایک برکت والی رات (یعنی شب قدر) میں اُتارا ہے ہم

كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ

ہم ہیں ڈرانے والے بیچ اس کے فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا حکم کر نزدیک ہمارے سے
آگاہ کرنے والے تھے اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ ہماری پیشی سے حکم ہو کر طے کیا جاتا ہے

اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

تحقیق ہم ہیں بھیجنے والے رحمت کر پروردگار تیرے کی طرف سے تحقیق وہ سننے والا
ہم بوجہ رحمت کے جو آپ کے رب کی طرف سے ہوتی ہے آپ کو پیغمبر بنانے والے تھے بے شک وہ بڑا سننے والا

الْعَلِيْمُ ۝ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ

جاننے والا ہے پروردگار آسمانوں اور زمین کی طرف سے اور جو کچھ درمیان اُن کے ہے اگر ہو تم
بڑا جاننے والا ہے جو کہ مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو (مخلوق) اُن دونوں کے درمیان میں ہے اُس کا بھی اگر تم

مُّوْقِنِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ

یقین لانے والے نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پروردگار تمہارا اور پروردگار
یقین لانا چاہو، اُس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں وہی جان ڈالتا ہے اور وہی جان نکالتا ہے وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے

اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ

باپوں تمہارے پہلوں کا بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں کھیلتے پس منتظر رہ
اگلے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے، بلکہ وہ شک میں ہیں کھیل میں مصروف ہیں۔ سو آپ (ان کے لئے) اس روز کا انتظار کیجئے

يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا

اُس دن کا کہ لاوے گا آسمان دھواں ظاہر ڈھانک لیوے گا لوگوں کو یہ ہے
کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو ان سب لوگوں پر عام ہو جاوے یہ (بھی) ایک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝

عذاب درد دینے والا اے پروردگار ہمارے کھولدے ہم سے عذاب تحقیق ہم مسلمان ہیں
دردناک سزا ہے اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجئے ہم ضرور ایمان لے آویں گے

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ ثُمَّ

کہاں ہے واسطے اُن کے نصیحت پکڑنا اور تحقیق آیا ان کے پاس پیغمبر بیان کرنے والا پھر
اُن کو (اس سے) اب نصیحت ہوتی ہے حالانکہ (اس کے قبل) اُن کے پاس ظاہر شان کا پیغمبر آیا پھر بھی یہ لوگ

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ

پھر گئے اس سے اور کہنے لگے سکھلایا ہوا ہے دیوانہ تحقیق ہم کھولنے والے ہیں عذاب
اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ (کسی دوسرے بشر کا) سکھایا ہوا ہے دیوانہ ہے ہم چندے اس عذاب کو

فضائل الکلام ۵۱ سورۂ دخان۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بوقت شب اس سورت کو پڑھے وہ ایسے حال میں صبح کرے کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کریں اور جو شخص شب جمعہ میں اس سورت کو پڑھے وہ بخشدیا جائے ۱۲

مع ۱۲ عند المتقدمین

توضیح الکلام ۵۲ قولہ یَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ الخ اس دھوئیں سے مراد قحط سالی کا عذاب ہے جو مشرکین مکہ عذاب دینے کے لئے پڑا تھا اور اس کا اصلی سبب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بددعا فرمانا تھا جب یہ لوگ دشمنی میں حد سے بڑھ گئے تھے اور یہ بددعا تو ایک بار آپ نے مکہ معظمہ میں فرمائی تھی اور ایک بار مدینہ منورہ میں ۱۱ اندرونی وجہ تو یہی تھی لیکن ظاہری وجہ یہ تھی کہ جب یمامہ کا رئیس ثمامہ نامی مدینہ میں مشرف باسلام ہو گیا تو مکہ کے کافروں نے ان پر لعن طعن کرنا شروع کیا اس پر انھوں نے یمامہ سے غلہ کی روانگی مکہ کو بند کرا دی اور مکہ میں غلہ وہیں سے آتا تھا ادھر بارش بھی بند ہو گئی روایت در منثور میں بیہقی سے منقول ہے جب قحط شدید ہوا اور غلہ ہاتھ نہ آیا تو مکہ کے لوگ بھوک سے مرنے لگے اور قاعدہ ہے کہ جب آدمی کو بہت سخت بھوک لاحق ہوتی ہے تو اس وقت کمزوری دماغ سے آنکھوں کے سامنے دھواں سا معلوم ہوا کرتا ہے جس کو قرآن شریف میں دخان فرمایا اور یا وہ دھواں مراد ہے جو قیامت سے پہلے آسمان سے اُترے گا اور ہر

وقف لازم

وقف لازم

شخص پوچھا جائے گا، کافر تو بیہوش ہو کر گر پڑے گا اور مسلمانوں کو صرف زکام سا ہو جائے گا ۱۲ کذا فی المدارک ۵۳ قولہ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ الخ یعنی یہ لوگ ہیں ہی جھوٹے چنانچہ عذاب کے ٹلتے ہی پھر کفر کرنے لگے اور جس رسول کو ہمنے اُن پر بھیجا وہ باوجودیکہ سب رسولوں کا سردار ہے مگر پھر بھی انھوں نے اس کو دیوانہ اور دوسروں کا سکھایا پڑھایا بتایا پھر بتاؤ ایسے جھوٹوں سے راہ راست پر آنے کی کیا توقع ہو سکتی ہے ان کی تو عادت ہی یہ ہے اگر ہم چند روز کے لئے عذاب اُٹھالیں تو پھر وہی کفر کرنے لگیں ۱۲

قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ○ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ

تھوڑا سا تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو جس دن پکڑیں گے ہم پکڑنا بڑا

ہٹا دیں گے تم پھر اپنی اُسی حالت پر آجاؤ گے جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے

إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ

تحقیق ہم بدلہ لینے والے ہیں اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے پہلے اُن سے قوم فرعون کی کو اور

(اس روز) ہم (پورا) بدلہ لیں گے اور ہم نے ان سے پہلے قوم فرعون کو آزمایا تھا اور (وہ آزمائش یہ تھی کہ)

جَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ○ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ

آیا تھا اُن کے پاس رسول باکرامت یہ کہ حوالہ کر دو طرف میری بندوں اللہ کے کو تحقیق میں واسطے تمہارے

انکے پاس ایک معزز پیغمبر آئے تھے کہ ان اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالہ کر دو میں تمہاری طرف (خدا کا)

رَسُولٌ أَمِينٌ ○ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ

پیغمبر ہوں امانت والا اور یہ کہ نہ سرکشی کرو اوپر اللہ کے تحقیق میں لانے والا ہوں تمہارے پاس دلیل

فرستادہ (ہو کر آیا) ہوں دیانتدار ہوں اور یہ (بھی فرمایا) کہ تم خدا سے سرکشی مت کرو میں تمہارے سامنے ایک واضح دلیل (اپنی نبوت کی)

مُبِينٍ ○ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ○ وَ

ظاہر اور تحقیق میں نے پناہ پکڑی ہے ساتھ پروردگار اپنے اور پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو گے تم مجھ کو اور

پیش کرتا ہوں۔ اور میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ تم لوگ مجھ کو پتھر (یا خیر پتھر) سے قتل کر دو اور

إِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ○ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ

اگر نہیں یقین لاتے ساتھ میرے پس ایک کنارے ہو جاؤ مجھ سے پس دعا مانگی رب اپنے سے تحقیق یہ

اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو تم مجھ سے الگ ہی رہو تب موسیٰؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ

قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ○ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ○ وَ

قوم ہیں گنہگار پس لے چل بندوں میرے کو رات کو تحقیق تم پیچھے کئے جاؤ گے اور

بڑے سخت مجرم لوگ ہیں۔ تو اب میرے بندوں کو تم راتوں رات ہی لیکر چلے جاؤ تم لوگوں کا تعاقب ہو گا اور

اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ○ كَمْ تَرَكُوا مِنْ

چھوڑ دے دریا کو خشک تحقیق وہ لشکر ہیں کہ غرق کئے جاویں گے بہت کچھ چھوڑ گئے

تم اس دریا کو سکون کی حالت میں چھوڑ دینا اُن کا سارا لشکر ڈبو دیا جاوے گا وہ لوگ کتنے ہی

جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ○ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا

باغوں سے اور چشموں سے اور کھیتوں سے اور مقام پاکیزہ سے اور آرام کی چیز کہ تھے وہ بیچ اس کے

باغ اور چشمے (یعنی نہریں) اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان جس میں وہ خوش رہا کرتے تھے

فَاكِهِينَ ○ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ○ فَمَا بَكَتْ

عیش کرنے اسی طرح اور وارث کیا ہم نے اُن کو قوم اور کو پس نہ روئے

چھوڑ گئے (یہ قصہ) اسی طرح ہوا اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان کا مالک بنا دیا سو نہ تو اُن پر

عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ○ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا

اوپر ان کے آسمان اور زمین اور نہ ہوئے وہ ڈھیل دیے گئے اور البتہ تحقیق نجات دی ہم نے

آسمان و زمین کو رونا آیا اور نہ اُن کو مہلت دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ وَلَقَدْ فَتَنَّا الخ یہاں تک تو کفار مکہ کو انکی سرکشی پر ایک آنیوالی بلا سے ڈرایا گیا تھا یہاں سے فرعونیوں کا قصہ سُناتے ہیں کہ وہ باوجودیکہ تم سے زیادہ مالدار اور طاقتور تھے ان کو رسولوں نے سمجھایا مگر نہ مانے اور سرکشی سے باز نہ آئے بنی اسرائیل کے پیچھے دوڑے آئے کہ پکڑ لاویں اور غلامی میں رکھیں مگر آخر شہ اس کے فضل سے بنی اسرائیل بحر قلزم سے خشک نکل گئے اور فرعونی ڈوب مرے ۱۲

۵۲ قولہ وَاَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ الخ اس میں اختلاف ہوا ہے کہ بنی اسرائیل قلزم عبور کرنے کے بعد مصر کی طرف واپس آئے یا نہیں حضرت حسن بصری رح یہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل پھر لوٹ کر مصر پر حکمراں ہوئے اُنکے نزدیک ہا ضمیر منصوب کا مرجع بعینہ وہ جنات اور عیون ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا اور قومًا آخرین سے مراد خاص ہی بنی اسرائیل ہیں جو دریا سے عبور کر کے گئے تھے، بعض علماء اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ظاہری آیت کے ساتھ یہی قول موافق ہے اگرچہ تاریخ اور کتب یہود کے مخالف ہی مگر کتاب اللہ کے مقابلہ میں اُنکا کچھ اعتبار نہیں اور حضرت قتادہ ان کے دوبارہ مصر میں آنے کے منکر ہیں کیونکہ تاریخ کی کتابوں سے اُن کا دوبارہ مصر میں آنا ثابت نہیں انکے نزدیک اَوْرَثْنَا کے معنی یہ ہیں کہ تصرف پر قادر کیا اور ضمیر ہا جو منصوب ہے اس کا مرجع خاص وہی اشیاء مذکورہ نہیں ہیں جو فرعون کی ملک تھیں بلکہ اور باغات اور چشمے اور کھیت جو مصر کے باغات اور چشموں اور کھیتوں وغیرہ کے مشابہ تھے

ع ۱ ۲۹ ۱۴

اور قومًا آخرین سے مراد بعینہ وہی بنی اسرائیل ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہا کا مرجع تو بعینہ باغات فرعون ہوں اور قومًا آخرین سے مراد اور لوگ ہیں جو مصر کے باشندے تھے جو غرق ہونے والوں سے علاوہ رہ گئے تھے ۱۲ ۵۳ قولہ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ الخ یعنی یہ کافر ایسے مرے کہ نہ ان پر آسمان و زمین کو رقت آئی اور نہ خود اُن کو توبہ و استغفار نصیب ہوئی بعض مفسرین کہتے ہیں کہ آسمان و زمین کیا روئیں گے یہ ایک محاورہ کی بات ہے کہ سخت حادثہ اور بڑے شخص کی موت پر محاورہ میں کہہ دیا کرتے ہیں بقیہ آئندہ

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ

بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنے والے سے فرعون کی طرف سے تحقیق وہ

سخت ذلت کے عذاب یعنی فرعون اور اُس کے ظلم و ستم سے نجات دی واقعی وہ بڑا سرکش (اور)

كَانَ عَالِیًا مِّنَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی عِلْمٍ

تھا سرکش حد سے نکل جانے والا اور البتہ تحقیق پسند کر لیا ہے ہم نے اُن کو اوپر علم کے

حد (عبودیت) سے نکل جانے والوں میں سے تھا۔ اور (اس کے علاوہ) ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کی رو سے (بعض امور میں) تمام دنیا جہان

عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَاٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ۝

اوپر عالموں کے اور دی ہم نے اُن کو نشانیوں سے وہ چیز کہ تھی بیچ اس کے آزمائش ظاہر

والوں پر فوقیت دی اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دیں جس میں صریح انعام تھا

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَمَا

تحقیق یہ کافر البتہ کہتے ہیں نہیں یہ مگر موت ہماری پہلی اور نہیں

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اخیر حالت بس یہی ہمارا دنیا کا مرنا ہے اور

نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ۝ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اَهُمْ

ہم پھر جلائے گئے پس لے آؤ باپوں ہمارے کو اگر ہو تم سچے کیا وہ

ہم دوبارہ زندہ نہ ہوں گے۔ سو اے مسلمانو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کرا کے) لا موجود کرو یہ لوگ (قوت و شوکت میں)

خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا

بہتر ہیں یا قوم تبع کی اور جو لوگ کہ پہلے ان سے تھے ہلاک کیا تھا ہم نے اُن کو تحقیق وہ تھے

زیادہ بڑھے ہوئے ہیں یا تبع (شاہ یمن) کی قوم اور جو قومیں ان سے پہلے ہو گذری ہیں ہم نے ان کو (بھی) ہلاک کر ڈالا وہ

مُجْرِمِیْنَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ۝

گنہگار اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان اُن کے ہے کھیلتے ہوئے

نافرمان تھے۔ اور ہم نے آسمانوں و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اُس کو اس طور پر نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث کرنے والے ہوں

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ یَوْمَ

نہیں پیدا کیا ہم نے ان کو مگر ساتھ حق کے ولیکن اکثر اُن کے نہیں جانتے تحقیق دن

(بلکہ) ہم نے اُن دونوں کو کسی حکمت ہی سے بنایا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے بے شک فیصلہ کا دن

الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی

جدا کرنے کا وعدہ ہے اُن کا سب کا جس دن کہ نہ کفایت کریگا کوئی دوست کسی دوست سے

(یعنی قیامت کا دن) ان سب کا وقت مقرر ہے، جس دن کوئی علاقہ والا کسی علاقہ والے کے ذرا کام نہ آوے گا

شَیْئًا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ

کچھ اور نہ وہ مدد دیے جاویں گے مگر جس کو رحمت کی اللہ نے تحقیق وہ غالب ہے

اور نہ اُن کی کچھ حمایت کی جاوے گی ہاں مگر جس پر اللہ رحم فرمائے وہ (اللہ) زبردست ہے

الرَّحِیْمُ ۝ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی

مہربان تحقیق درخت زقوم کا کھانا ہے گنہگار کا مانند تانبے گلے ہوئے کے جوش کرتا بیچ

مہربان ہے۔ بیشک زقوم کا درخت بڑے مجرم (یعنی کافر) کا کھانا ہوگا جو (کریہ صورت ہونے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا (اور) وہ پیٹ میں ایسا

بقیہ صفحہ ۶۹۳ کہ اس کو آسمان و زمین روئیں گے اور بعض کہتے ہیں کہ جب حقیقی معنے ہو سکیں تو مجازی لینے کی کیا ضرورت ہے اور آسمان و زمین کے رونے کے متعلق روایات وارد ہیں اور بقدر ضرورت ان چیزوں میں شعور اور احساس قرآن مجید سے ثابت ہے کہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ الخ فرما چکے ہیں ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام ۵

وَلَا اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ الخ یہ لوگ تبع حمیری کی قوم سے ہیں جو یمن میں آباد تھے اور بڑی قوت دولت شوکت والے تھے تبع کو تابعون کی زیادتی کے باعث تبع کہتے ہیں یہ ان کا لقب ہے اور نام اسعد بن سعد یکرب تھا ان کے بعد ہر بادشاہ یمن کو تبع کہنے لگے مگر یہ تبع کہ جن کا آیت میں تذکرہ ہے زمانہ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے سات سو برس پہلے ہوئے ان کی قوم آتش پرست تھی مگر ایمان نصیب ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ اپنے وطن سے ملک گیری کے قصد سے فوج اور لشکر ہمراہ لیکر نکلے اور فتوحات کرتے کرتے جب مدینہ منورہ تک پہونچے تو وہاں حملہ کرنے کا ارادہ کیا یہود کے علماء ان کے پاس آئے اور بولے کہ یہ شہر خاتم النبیین کی ہجرت گاہ ہے جو مکہ میں پیدا ہوں گے نام پاک محمد ہوگا اس لئے اس پر حملہ کرنا مناسب نہیں ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور مشرف بہ ایمان ہو کر وہاں کے علماء کو اپنے ہمراہ وطن لے گئے حمیر کے باشندوں نے ان کی مخالفت شروع کی کہ انھوں نے اپنے دین کو بدل ڈالا انھوں نے اپنی قوم کو بھی ایمان کی طرف بلایا مگر وہ نہ مانے آخر کار فیصلہ ٹھہرا کہ آگ میں گھسو جو ناحق پر ہو گا وہ جل جائے گا چنانچہ آتش پرست جل گئے اُس وقت کچھ آدمی ایمان لائے اور باقی کافر رہے پھر وہ بھی ہلاک و تباہ ہوئے خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ زور و قوت میں یہ کفار مکہ زیادہ ہیں یا قوم تبع اور ان سے پہلے لوگ عاد و ثمود وغیرہم زیادہ تھے ظاہر ہے کہ وہی گذشتہ لوگ زیادہ تھے پس جب نافرمانی کے سبب ان کو ہلاک کر ڈالا یہ لوگ نافرمانی کر کے اپنے آپ کو کب بچا سکتے ہیں ۱۲

ع ۲ — ۱۳ — ۱۵

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۞ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۞ ثُمَّ

پیٹوں کے جیسا جوش کرتا ہے گرم پانی پکڑو اس کو پس گھسیٹو اس کو بیچوں بیچ دوزخ کے پھر

کھولیگا جیسا تیز گرم پانی کھولتا ہے (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس کو پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ تک لیجاؤ پھر

صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۞ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

ڈالو اوپر سر اس کے کے عذاب گرم پانی سے چکھ تحقیق تو تو ہے عزت والا

اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑدو لے چکھ تو بڑا معزز

الْكَرِيْمُ ۞ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۞ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ

بزرگی والا تحقیق یہ ہے وہ چیز کہ تھے تم ساتھ اس کے شک لاتے تحقیق پرہیزگار بیچ

مکرم ہے یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے بے شک خدا سے ڈرنیوالے امن (چین)

مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۞ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۞ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ

مقام امن والے کے ہیں بیچ بہشتوں کے اور چشموں کے پہنیں گے لاہی اور

کی جگہ میں ہوں گے باغوں میں اور نہروں میں (اور) وہ لباس پہنیں گے باریک اور

اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۞ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۞

تافتے سے آمنے سامنے اسی طرح رہیں گے اور بیاہ دیویں گے ہم انکو ساتھ گوروں بڑی آنکھوں والیوں کے

دبیز ریشم کا آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (اور) یہ بات اسیطرح ہے اور ہم انکا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کریں گے

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۞ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

منگالیویں گے بیچ اس کے ہر ایک میوہ ساتھ امن کے نہیں چکھیں گے بیچ اس کے

(اور) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے (اور) وہاں بجز اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی

الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۞ فَضْلًا

موت مگر موت پہلی اور بچایا ان کو عذاب آگ کے سے فضل کر

اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی مرنے کے نہیں) اور اللہ تعالےٰ اُن کو دوزخ سے بچالے گا یہ سب کچھ

مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

پروردگار تیرے سے یہ ہی ہے مراد پانا بڑا۔ پس سوائے اسکے نہیں کہ آسان کیا ہمنے اسکو اوپر زبان تیری کے

آپکے رب کے فضل سے ہوگا۔ بڑی کامیابی یہی ہے سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان کردیا ہے

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۞ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۞

تاکہ وہ نصیحت پکڑیں پس منتظر رہ تحقیق وہ بھی منتظر ہیں

تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں تو اگر یہ لوگ نہ مانیں تو آپ منتظر رہیے یہ لوگ بھی منتظر ہیں

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

سورہ جاثیہ مکی ہے اور اسمیں | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے | میں سینتیس آیت اور چار رکوع اور

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۞ اِنَّ فِي

حٰمٓ اتارنا کتاب کا اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے تحقیق بیچ

حٰمٓ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے آسمانوں

توضیح الکلام۔ ۱ ؎ قولہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ الخ یہاں سے نیک لوگوں کا بیان ہو کر وہ عمدہ مکانوں میں عمدہ لباس پہنے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے حور عین سے شادی ہوگی عمدہ چیزیں کھاویں گے اتنے کلام میں لذت و عیش کی کل چیزیں آگئیں، مکان لباس عورت حسین کھانا پینا ۱۲ ۲ ؎ قولہ يَسَّرْنٰهُ الخ ابتداء سورت میں قرآن مجید کے چند اوصاف بیان فرمائے تھے منجملہ ان کے ایک یہ کہ وہ مبین ہے یعنی اس میں ہر چیز کا بیان وضاحت کے ساتھ ہے اب یہاں اس کی اور بھی تشریح فرماتے ہیں کہ اے محمدؐ ہمنے آپ کی زبان میں سمجھنے کے لیے اس کو آسان کردیا تاکہ لوگ سمجھیں مگر بدبخت نہیں سمجھتے اور بلکہ موت اور ہلاک ہونے کے منتظر ہیں سو آپ بھی اے محمدؐ ان پر بلا آنے کا انتظار کیجئے ۱۲ ۳ ؎ قولہ حٰمٓ۔ اگرچہ اس کے یقینی معنی تو اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہیں مگر بطور حکمت اور ظن کے بعض علماء نے لکھا ہے کہ حا سے مراد حقانیت ہے کہ یہ کلام حق ہے اور اس کے خلاف باطل ہے اور میم سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ عالم اور اسکی سب چیزیں خدائے واحد قہار کے جمال کا مظہر ہیں لہذا جو اس کی توحید کا قائل نہیں وہ نپٹ اندھا ہے کہ اتنی کثیر چیزوں کو نہیں دیکھتا ۱۲

ع ۳ ۱۷

۱۶ خواص الکلام۔ سورہ جاثیہ۔ بچہ کی پیدائش کے وقت اس کو لکھ کر اس کے باندھ دینے سے تمام آسیب اور موذی جانوروں سے محفوظ رہے گا اور جو شخص اس سورت کو خواب میں پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص عابد زاہد ہوگا ۱۲ فضائل الکلام۔ ترمذی شریف میں وارد ہے کہ جو شخص

اس سورت مقدسہ کو شب جمعہ میں پڑھے اس کی مغفرت ہوجائے اس سورت کے تین نام ہیں جاثیہ سورہ شریعت سورہ دہر کذا فی الخازن والاتقان اور یہ تینوں نام ان الفاظ کے اعتبار سے ہیں جو اس سورت میں آئے ہیں ۱۲ ربط الکلام۔ سورہ جاثیہ اس ساری سورت کا خلاصہ تین مضمون ہیں توحید، نبوت، معاد اور دوسرے بعض مضامین ان ہی کی مناسبت سے آگئے ہیں اور سورت سابقہ کے ختم میں بطور خلاصہ کے اور اس سورت کے ابتدا میں بطور توطیہ اور تمہید کے قرآن شریف کے تذکرہ سے مناسبت ہے ۱۲

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَفِیْ خَلْقِكُمْ وَ

آسمانوں کے اور زمین کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ایمان والوں کے اور بیچ پیدائش تمہاری کے اور

اور زمین میں اہل ایمان کے (استدلال کے) لئے بہت سے دلائل ہیں اور (اسی طرح) خود تمہارے اور اُن

مَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۙ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ

اُس چیز کے کہ پھیلاتا ہے جانوروں سے نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں اور بیچ آنے جانے رات کے اور

حیوانات کے پیدا کرنے میں جنکو زمین پر پھیلا رکھا ہے دلائل ہیں اُن لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں اور (اسیطرح) یکے بعد دیگرے رات اور دن کے

النَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ

دن کے اور اُس چیز کے کہ اُتارا ہے اللہ نے آسمان سے رزق سے پس زندہ کیا ساتھ اس کے زمین کو

آنے جانے میں اور اُس (مادہ) رزق میں جسکو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اُتارا پھر اُس (بارش) سے زمین کو تر و تازہ کیا

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۞ تِلْكَ

پیچھے موت اس کی کے اور بیچ پھیرنے باؤں کے نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے ہیں یہ

اُس کے خشک ہونے پیچھے اور (اسیطرح) ہواؤں کے بدلنے میں دلائل ہیں اُن لوگوں کیلئے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں

اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ ۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَ

نشانیاں ہیں اللہ کی کہ پڑھتے ہیں ہم اُن کو اوپر تیرے ساتھ حق کے پس ساتھ کس بات کے پیچھے اللہ کے اور

اللہ کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم آپ کو پڑھ کر سُناتے ہیں تو پھر اس کی آیتوں کے بعد اور کون سی بات پر

اٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ۞ وَیْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۙ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ

نشانیوں اسکی کے ایمان لاویں گے وائے ہے واسطے ہر جھوٹ باندھنے والے گنہگار کے کہ سُنتا ہے نشانیوں اللہ کی کو

یہ لوگ ایمان لاویں گے۔ بڑی خرابی ہوگی ایسے شخص کے لئے جو جھوٹا ہو نافرمان ہو جو خدا کی آیتوں کو سُنتا ہے جبکہ وہ اس کے اوپر

تُتْلٰى عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

پڑھی جاتی ہیں اوپر اس کے پھر استادگی کرتا ہے تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہیں سُنا اُن کو پس خبر دے اُس کو ساتھ عذاب

پڑھی جاتی ہیں (اور) پھر بھی وہ تکبر کرتا ہوا (اپنے کفر پر) اسطرح اڑا رہتا ہے جیسے اُسنے انکو سنا ہی نہیں سو ایسے شخص کو ایک دردناک عذاب کی

اَلِیْمٍ ۞ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئَا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

درد دینے والے کے اور جب جانتا ہے نشانیوں ہماریوں میں سے کوئی چیز پکڑتا ہے اُس کو ٹھٹھا۔ یہ لوگ واسطے اُن کے ہے

خوشخبری سُنا دیجئے اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کی ہنسی اُڑاتا ہے ایسے لوگوں کیلئے (آخرت میں)

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا

عذاب رُسوا کرنے والا پیچھے سے اُن کے دوزخ ہے اور نہ کفایت کرے گا اُن سے جو کچھ

ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم (آرہا) ہے اور (اُس وقت) نہ تو ان کے وہ چیزیں ذرا کام آویں گی جو (دنیا میں)

كَسَبُوْا شَیْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَلَهُمْ

کرکمایا تھا انھوں نے کچھ اور نہ جن کو پکڑا سوائے خدا کے دوست اور واسطے اُن کے

کما گئے تھے اور نہ وہ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا کارساز (اور معبود) بنا رکھا تھا اور ان کے لئے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ؕ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ

عذاب ہے بڑا یہ ہے ہدایت اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نشانیوں رب اپنے کے واسطے ان کے

بڑا عذاب ہوگا یہ قرآن سر تا سر ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی (ان) آیتوں کو نہیں مانتے اُن کے لئے

توضیح الکلام۔ ف ۱ قولہ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ الخ یعنی آسمانوں اور زمین میں بہت سی دلیلیں ایمانداروں کیلئے موجود ہیں کیونکہ انکی مقدار حرکت رنگ، روشنی کی کمی زیادتی وغیرہ میں سے ہر ایک چیز ایک نشانی ہے اور پھر استدلال کے طریقے بھی چند ہیں مثلاً یہ کہ یہ سب چیزیں ناپید سے پیدا ہوتی ہیں اور نیست سے ہست اور کوئی چیز نیستی سے ہستی میں بغیر کسی لانے والے کے نہیں آتی وہی خدا ہے دوسرے اس طرح کہ یہ تمام اجزا سے مرکب ہیں اور وہ تمام اجزا آپس میں ایک دوسرے کی مانند ہیں تو پھر کیا وجہ کہ یہ جزو اس جگہ کیوں ہوا اور اس میں یہ وصف خاص کیوں ہوا تو جس نے یہ صفت اس میں رکھی وہی اللہ تعالیٰ ہے علیٰ ہذا اور بھی کئی طریقہ سے استدلال ہوسکتا ہے اس کے بعد انسان کی پیدائش مختلف قسم کے جانوروں کا زمین پر پھیلا دینا رات دن کی تبدیلی ہوتے رہنا اوپر سے پانی برسنا پھر اس سے مختلف اقسام کے نباتات کا اُگنا ہوا اور کا بدلنا وغیرہا سب کی سب نشانیاں ہیں مگر نہ اُن کے لئے جو عقل کے اندھے ہیں بلکہ اہل ایمان اہل یقین اہل عقل کے لئے اور گو یہ سب عقلی دلائل ہیں کہ ہر اہل عقل ان کو سمجھ سکتا ہے مگر پھر بھی یہ فرمانا کہ اہل ایمان اور اہل یقین کے لئے ان میں دلیلیں ہیں عام ہے خواہ وہ اس وقت اہل ایمان ہوں یا آئندہ طلب سے ہو جائیں ۱۲ ف ۲ قولہ وَیْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ الخ یہاں سے منکروں کے اقسام ذکر فرماتے ہیں اور انکار پر آمادہ کرنیوالی خباثت کا بھی ذکر ہے پہلی قسم قریش کے بعض سردار ہیں جن کی یہ صفت ہے کہ وہ آیات خداوندی کے جھٹلانے میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر تلاوت میں سُن پائیں تب جھٹلائیں اور تکبرانہ طرز سے منکر کان پر روڑ دیں کہ گویا سُنا ہی نہیں اور اس پر اُس کو کونسی چیز آمادہ کرتی ہے افک یعنی جھوٹ بولنا اور اثم یعنی گناہ کرنا کیونکہ ایسے آدمی کا دل سیاہ ہو جاتا ہے کہ حق قبول کرنے کا اس میں مادہ ہی نہیں رہتا، دوسری قسم کا ذکر اس آیت میں ہے کہ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا اس کو جب ہماری کوئی آیت معلوم ہوتی ہے تو صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس پر مسخری اور مذاق بھی کرتا ہے چونکہ یہ پہلی قسم والوں سے زیادہ مجرم ہیں اس لئے ان کی بقیہ آئندہ

عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۞ اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَـكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ

ہے عذاب گاڑھی قسم سے درد دینے والا اللہ وہ شخص ہے جس نے سخر کیا واسطے تمہارے دریا کو تو کہ چلیں

سختی کا دردناک عذاب ہوگا اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو سخر بنایا تاکہ اُس کے حکم سے

الۡـفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۚ

کشتیاں اس کے بیچ اس کے ساتھ حکم اس کے اور تو کہ ڈھونڈو فضل اُس کے سے اور تو کہ تم شکر کرو

اُس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو

وَسَخَّرَ لَـكُمۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِىۡ

اور سخر کیا واسطے تمہارے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا اپنی طرف سے تحقیق بیچ

اور اسی طرح جتنی چیزیں آسمانوں میں اور جتنی زمین میں ہیں ان سب کو سخر بنالیا بے شک ان باتوں میں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۞ قُلْ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَغۡفِرُوۡا

اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں کہہ واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے یہ کہ بخشیں

اُن لوگوں کے لئے دلائل ہیں جو غور کرتے ہیں۔ آپ ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ ان لوگوں سے درگذر کریں جو

لِلَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجۡزِىَ قَوۡمًۢا بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۞

واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں اُمید رکھتے دنوں خدا کی کے تو کہ جزا دے ہر قوم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے کماتے

خدا کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو (یعنی مسلمانوں کو) ان کے عمل کا صلہ دے

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًـا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ثُمَّ اِلٰى

جو کوئی کام کرے اچھے پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی بُرائی کرے پس اوپر اس کے ہے پھر طرف

جو شخص نیک کام کرتا ہے اپنے ذاتی نفع کے لئے اور جو شخص بُرا کام کرتا ہے اُس کا وبال اُسی پر پڑتا ہے۔ پھر

رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ۞ وَلَـقَدۡ اٰتَيۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡكِتٰبَ وَ

پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤ گے اور البتہ تحقیق دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور

تم کو اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (آسمانی) اور حکمت (یعنی علم احکام) اور

الۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ

حکم اور پیغمبری اور رزق دیا ہمنے اُن کو پاکیزہ چیزوں سے اور بزرگی دی ہم نے ان کو اوپر عالموں کے

اور نبوت دی تھی اور ہمنے ان کو نفیس نفیس چیزیں کھانے کو دی تھیں اور ہمنے ان کو دنیا جہان والوں پر فوقیت دی

وَاٰتَيۡنٰهُمۡ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

اور دی ہمنے ان کو دلیلیں ظاہر بات دین کی سے پس نہ اختلاف کیا اُنھوں نے مگر پیچھے اس کے کہ

اور ہم نے ان کو دین کے بارے میں کھلی کھلی دلیلیں دیں سو انھوں نے علم ہی کے آنے کے بعد

جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

آیا ان کے پاس علم سرکشی سے درمیان اپنے تحقیق پروردگار تیرا حکم کرے گا درمیان ان کے دن قیامت کے

باہم اختلاف کیا۔ بوجہ آپس کی ضدا ضدی کے آپ کا رب انکے آپس میں قیامت کے روز ان امور میں (عملی) فیصلہ کرے گا

فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ۞ ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰى شَرِيۡعَةٍ مِّنَ

بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اس کے اختلاف کرتے پھر کیا ہمنے تجھ کو قائم اوپر شریعت کے یعنی

جن میں یہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کردیا

ع ۱۱ ۱۷

بقیہ ص ۶۹۶ سزا سے
ان کی سزا بھی سخت
ہو یا ان کی یہی پہلے فرق
کو تو یہ کہا تھا کہ ان کو
عذاب الیم کا مژدہ
سُنادو اور ان کے لئے دنیا
کہ ذلت دینے والا عذاب
اور دوزخ انکے سامنے چلی
آرہی ہے جس سے نہ تو ان کا
مال و متاع ان کو بچا سکے اور
نہ وہ کام آسکیں جنکو وہ شریک
خدا تجویز کرتے اور اعانت
و امداد کے اُمیدوار رہتے ہیں ۱۲

صفحہ ہذا

نزول الکلام لہ

قولہ تعالیٰ قل للذین الخ بنی غفار میں سے کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی گستاخی کا لفظ کہا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور اس سے بدلہ لینا چاہا چونکہ اس وقت جہاد کا حکم نہ تھا اس لئے درگذر کرنے کی بابت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ خازن

توضیح الکلام

لہ قولہ قل للذین الخ جب اوپر کی آیت سے خدا تعالیٰ کا وجود اور اس کا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونا اور محسن و مربی ہونا کامل درجہ پر ثابت ہو گیا اور یہ بھی کہ حق تعالیٰ اس قدر حلیم اور بردبار ہے کہ بندوں کی سرکشیاں دیکھتا ہے اور ایسا قادر ہے کہ اسکی قدرت کے سامنے ان سرکشوں سے بدلہ لینا بالکل سہل ہے مگر پھر بھی درگذر کرتا ہے اسلئے اس آیت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ آپ بھی اسی حلم و عفو کی عادت کو اختیار کریں اور ان لوگوں سے جو خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور ایمانداروں سے سختی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور مومنوں کے مقابلہ میں دست درازی کرتے ہیں درگذر کریں اور انتقام کے درپے نہ ہوں مکہ کے مشرک مومنوں کو طرح طرح کی ایذائیں دیتے تھے چونکہ دونوں فریق ایک ہی ملک کے آدمی تھے اور بشریت کے مطابق جوش مارنیوالی قوت غضبیہ مومنوں کے اندر بھی موجود تھی اس لئے اُن کو بھی لڑنے کا داعیہ آتا تھا مگر پھر بھی صبر کا حکم ان کو دیا گیا لہذا خدا کے حکم کو نفس کے تقاضے پر غالب رکھا اور صبر کی سل اپنے کلیجوں پر رکھے بیٹھے رہے اور اس آیت سے جہاد کا انکار مقصود نہیں ہے کیونکہ اس آیت میں اس بدلہ سے منع فرمایا ہے جس سے اصل مقصود اعلاء کلمۃ اللہ نہ ہو بلکہ محض غصہ کی حرارت بجھانا منظور ہو اور جہاد میں اصل مقصود اعلاء کلمۃ اللہ ہوتا ہے بقیہ آئندہ

الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○ إِنَّهُمْ

راہ کشادگی امر دین سے پس پیروی کر اس کی راہ کی اور مت پیروی کر خواہشوں اُن لوگوں کی جو کہ نہیں جانتے تحقیق وہ

سو آپ اسی طریقہ پر چلے جایئے اور ان جہلا کی خواہشوں پر نہ چلئے یہ لوگ

لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ

ہرگز نہ کفایت کریں گے تجھ سے اللہ سے کچھ اور تحقیق ظالم بعضے ان کے

خدا کے مقابلہ میں آپ کے ذرا کام نہیں آسکتے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے

أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ○ هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ

دوست ہیں بعضے کے اور اللہ دوست ہے پرہیزگاروں کا یہ نصیحتیں ہیں واسطے لوگوں کے

دوست ہوتے ہیں اور اللہ دوست ہے اہل تقویٰ کا۔ یہ قرآن عام لوگوں کے لئے دانشمندیوں کا سبب

وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ○ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ

اور ہدایت اور رحمت ہے واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ کہ

اور ہدایت کا ذریعہ ہے اور یقین (یعنی ایمان) لانیوالوں کیلئے بڑی رحمت (کا سبب) ہے یہ لوگ جو بڑے بڑے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے ہیں

اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

کرتے ہیں برائیاں یہ کہ کردیں ہم اُن کو مانند اُن لوگوں کی کہ ایمان لائے اور کام کئے

کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنھوں نے ایمان اور عمل صالح

الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ○ (ع) وَخَلَقَ

اچھے برابر ہو زندگی اُن کی اور موت اُن کی بُرا ہے جو کچھ حکم کرتے ہیں اور پیدا کیا

اختیار کیا کہ اُن سب کا جینا اور مرنا یکساں ہو جاوے یہ بُرا حکم لگاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اور تو کہ جزا دیا جاوے ہر جی ساتھ اس چیز کے کہ کمایا اُس نے

نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص کو اُس کے کئے کا بدلہ دیا جاوے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ

اور وہ نہ ظلم کئے جاویں گے کیا پس دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ پکڑا ہے اُس نے معبود اپنا خواہش اپنی کو اور گمراہ کیا اُس کو

اور اُن پر ذرا ظلم نہ کیا جاوے گا۔ سو کیا آپ نے اُس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے اُس کو

اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ

اللہ نے اوپر علم کے اور مہر رکھی اوپر کانوں اُس کے کے اور دل اُس کے کے اور کر دیا اوپر بینائی اُس کی کے

باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے

غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○

پردہ پس کون ہدایت کرے گا اُس کو پیچھے اللہ کے کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم

سوایسے شخص کو بعد خدا کے (گمراہ کر دینے کے) کون ہدایت کرے کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا

اور کہا انھوں نے نہیں زندگانی مگر زندگانی دنیا کی مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم اور نہیں ہلاک کرتا ہم کو

بعث کے منکر یوں کہتے ہیں کہ بجز ہماری اس دنیوی حیات کے اور کوئی حیات نہیں ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم کو صرف زمانہ کی گردش

بقیہ صفحہ ۶۹۷ اگرچہ تبعًا جہاد میں غصہ بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے مگر مقصود نہیں ہوتا اسلئے کہ جہاد در اصل تمام اسلامی طاقت کا عمل ہے جو اپنے موقع پر بروقت ضرورت عمل میں لایا جاتا ہے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ الخ یعنی نہ تو ان جاہلوں کے کہنے کے مطابق کوئی عمل کیجئے اور نہ ان کی خواہش کے تابع ہو کر وحی کی تبلیغ بند کیجئے کیونکہ اسکا ترک کر دینا ان لوگوں کا عین مقصد ہے اسی وجہ سے جناب کو طرح طرح سے پریشان کرتے ہیں تاکہ آپ تنگ ہو کر تبلیغ چھوڑ دیں اور اگرچہ آپ سے اس کا احتمال نہیں مگر اہتمام اور معاملہ تبلیغ کو قوی کرنے کے لئے آپ کو اس کا حکم دیا گیا ہے ۱۲ ۵۲ قولہ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ الخ یعنی اور اللہ تعالیٰ دوست ہے اہل تقویٰ کا اہل تقویٰ اس کا کہا مانتے ہیں تو جب آپ ظالم نہیں ہیں بلکہ تمام اہل تقویٰ کے سردار ہیں تو آپ کو ان کا کہنا ماننے سے کیا علاقہ بلکہ حکم حق تعالیٰ سے خاص تعلق ہے خلاصہ یہ کہ آپ اس کے رسول اور صاحب وحی ہیں ۱۲ ۵۳ قولہ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ الخ اس میں بھی وقوع آخرت کی حکمت بیان فرمائی ہے اور خلاصہ اس حکمت کا بھی وہی ہے جو پہلی کا تھا کہ فرمانبرداروں کو ان کی فرمانبرداری کا اچھا بدلہ اور نافرمانوں کو ان کی سرکشی کی سزا مل جائے مگر اتنا فرق بھی ہے کہ اس آیت میں صرف اس طرف اشارہ ہے کہ خود عمل یہ چاہتا ہے کہ اسکا عوض دیا جائے اور نیک و بد دونوں عمل برابر نہیں اور پہلی آیت میں اس کے علاوہ اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اگر ہر عمل کا بدلہ نہ دیا جائے تو نیک و بد کا برابر ہونا لازم آتا ہے

(ع ۱۰ / ۱۸)

اور یہ بہت بڑی خرابی ہے ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۱ قولہ اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ الخ ایک مرتبہ مشرکین مکہ نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر تمہارا خیال صحیح ہو اور مرنے کے بعد ہم زندہ ہوئے تو جس طرح ہم کو یہاں تم پر مال و جاہ میں فوقیت حاصل ہے اسی طرح آخرت میں بھی ہم ہی بڑے رہیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ خازن ۵۲ قولہ اَفَرَأَيْتَ الخ کفار قریش کا دستور تھا کہ ایک خوبصورت عورت پتھر کی بنائی اور لگے اس کی پرستش کرنے اور کچھ دنوں بعد اس سے کوئی اور پتھر زیادہ عمدہ مل گیا تو بقیہ آئندہ

اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○

مگر زمانہ اور نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کچھ علم نہیں وہ مگر گمان کرتے ہیں

سے موت آجاتی ہے اور ان لوگوں کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں محض اٹکل سے ہانک رہے ہیں

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوا

اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر نہیں ہے دلیل ان کی مگر یہ کہتے ہیں

اور جس وقت (اس بارہ میں) ان کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا (اس پر) بجز اس کے کوئی جواب نہیں ہوتا کہ کہتے ہیں

ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ

لے آؤ باپوں ہمارے کو اگر ہو تم سچے کہہ کر اللہ ہی زندہ کرے گا تم کو پھر

کہ ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کر کے) سامنے لے آؤ اگر تم سچے ہو آپ یوں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو زندہ رکھتا ہے پھر

يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ

مارے گا تم کو پھر اکٹھا کرے گا تم کو طرف دن قیامت کے نہیں شک بیچ اس کے اور لیکن

(جب چاہیگا) تم کو موت دے گا پھر قیامت کے دن جس (کے وقوع) میں ذرا شک نہیں تم کو جمع کرے گا لیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ع وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

بہت سے لوگ نہیں جانتے اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور

اکثر لوگ نہیں سمجھتے اور اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں میں اور

الْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○

زمین کی اور جس دن کہ قائم ہوگی قیامت اس دن زیاں پاویں گے جھوٹے

زمین میں اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز اہل باطل خسارہ میں پڑیں گے

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً قف كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ

اور دیکھے گا تو ہر ایک امت زانوں پر گری ہوئی ہر امت پکاری جاوے گی طرف اعمالنامے اپنے کے

اور (اس روز) آپ ہر فرقہ کو دیکھیں گے کہ (مارے خوف کے) زانو کے بل گر پڑیں گے ہر فرقہ اپنے نامہ اعمال (کے حساب) کی طرف بلایا جائیگا

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ

آج جزا دیے جاؤ گے تم جو کچھ تھے تم کرتے یہ ہے کتاب ہماری بولتی ہے

آج تم کو تمہارے کئے کا بدلہ ملیگا (اور کہا جاویگا کہ) یہ (نامۂ اعمال) ہمارا دفتر ہے جو تمہارے مقابلہ میں

عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ فَاَمَّا

اوپر تمہارے ساتھ حق کے تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ تھے تم کرتے پس

ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے اور ہم (دنیا میں) تمہارے اعمال کو (فرشتوں سے) لکھواتے جاتے تھے سو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ

جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس داخل کرے گا ان کو رب ان کا بیچ

جو لوگ ایمان لائے تھے اور انھوں نے اچھے کام کئے تھے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں

رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قف

رحمت اپنی کے یہ ہے وہ مراد پانا ظاہر اور جو لوگ کہ کافر ہوئے کہا جاوے گا

داخل کرے گا اور یہ صریح کامیابی ہے اور جو لوگ کافر تھے (ان سے کہا جاوے گا)

بقیہ صفحہ ۶۹۸ پہلے کو چھوڑ کر اس دوسرے پتھر کا بت بنا کر پوجنا شروع کر دیا اُس وقت اللہ پاک نے ان کا حال ظاہر فرمانے کو یہ آیت نازل کی ۱۲ لباب النقول فی اسباب النزول

صفحہ ہذا

توضیح الکلام ۔ لے قولہ کل امۃ تدعی الی کتٰبہا الخ یعنی ہر فرقہ اپنے اعمال کے حساب کی طرف بلایا جائے گا جو اسکے نامۂ اعمال میں درج ہیں نامۂ اعمال کی طرف بلائے جانے کا یہ ہی مطلب ہے ورنہ ہر شخص کا نامۂ اعمال خود اس کے پاس ہوگا اور دوسری آیت سے یہ بات ثابت ہے کہ ہر ایک شخص اپنے نامۂ اعمال کو ساتھ لئے بلایا جائے گا چنانچہ ارشاد ہے یوم ندعو کل اناس بامامہم اور اس سے پہلے جو یہ فرمایا کہ ترٰی کل امۃ الخ یعنی ہر فرقہ کو اس دن مارے خوف کے زانو کے بل گرا پڑا دیکھو گے تو بظاہر اس پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ صالحین و مقبولین کا بھی یہ ہی حال ہو حالانکہ دوسری آیتوں سے ثابت ہے کہ نیک لوگ اس دن خوف نہ کریں گے جواب یہ ہے کہ یہ عموم جو لفظ کل سے سمجھا جاتا ہے مخصوص منہ البعض ہے کہ اس سے مقبولین مستثنیٰ ہیں اور اگر اس عموم میں تخصیص نہ مانی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ مقبولین کو ڈر ہوگا مگر چونکہ بہت تھوڑی دیر رہے گا اس وجہ سے کالعدم ہوگا اور یہ شبہ اس وقت ہے کہ جب جاثیہ یعنی دو زانو بیٹھا ہوا ہونا خوف کے سبب ہو اور اگر ادب کی بنا پر ہو تو شبہ نہیں پڑتا ۱۲ ملے قولہ ہٰذا کتٰبنا ینطق الخ یعنی یہ نامۂ اعمال جو تمہارے سامنے رکھا ہوا ہے اور اس میں چھوٹے بڑے تمہارے اعمال لکھے ہوئے ہیں ہماری کتاب ہے جو تمہارے مقابلہ میں حق بول رہی ہے اور تمہارے اعمال جو ہم فرشتوں سے لکھواتے رہے سب کے سب بے کم و کاست تم پر ظاہر کر رہی ہے ۱۲ مدارک

ع ۳ ۵ ۱۹

ربط الکلام ۔ ملے قولہ وللہ ملک السمٰوٰت الخ اوپر کفار کے عقائد فاسدہ کے بیان میں بیان ہوا تھا کہ وہ حشر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھا دو اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ مارتا اور زندہ کرتا ہے اور حشر کے دن سب کو جمع کرے گا اس آیت میں اس حشر کا ممکن ہونا اور اس دن کے کچھ واقعات

بیان فرمائے ۱۲

أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا

کیا پس نہ تھیں آیتیں میری پڑھی جاتیں اوپر تمہارے پس تکبر کیا تم نے اور تھے تم قوم

کیا میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں سو تم نے (ان کو قبول کرنے سے) تکبر کیا تھا اور تم (اس وجہ سے)

مُّجْرِمِينَ ۝ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا

گناہگار اور جب کہا جاتا ہے تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے اور قیامت نہیں

بڑے مجرم تھے اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت میں کوئی

رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا

شک بیچ اس کے کہتے ہو تم نہیں جانتے ہم کیا ہے قیامت نہیں گمان کرتے ہم مگر

شک نہیں ہے تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے محض ایک خیال سا تو ہم کو بھی

ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا

گمان تھوڑا اور نہیں ہم یقین لانے والے اور ظاہر ہوئیں واسطے اُن کے بُرائیاں اُس چیز کی

ہوتا ہے اور ہم کو یقین نہیں اور (اس وقت) ان کو اپنے تمام بُرے اعمال ظاہر ہو جاویں گے

عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ وَقِيلَ

کہ تھے کرتے اور گھیر لیا اُن کو اُس چیز نے کہ تھے وہ ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے اور کہا جاوے گا

اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزا کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا اور (ان سے) کہا جاوے گا

الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ

آج بھول جاویں گے ہم تم کو جیسا بھول گئے تم ملاقات ہماری اُس دن کی کو اور جگہ تمہاری

کہ آج ہم تم کو بھلائے دیتے ہیں جیسا تم نے اپنے اُس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور (آج) تمہارا ٹھکانا

النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝ ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ

آگ ہے اور نہیں واسطے تمہارے کوئی مدد دینے والا یہ بسبب اس کے ہے کہ پکڑا تھا تم نے

جہنم ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ تم نے

آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا

نشانیوں اللہ کی کو ٹھٹھا اور فریب دیا تم کو زندگانی دنیا کی نے پس آج نہ

خدا تعالیٰ کی آیتوں کی ہنسی اُڑائی تھی اور تم کو دنیوی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا سو آج نہ

يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ

نکالے جاویں گے اس سے اور نہ وہ عذر قبول کئے جاویں گے پس واسطے اللہ کے ہے سب تعریف پروردگار

تو یہ لوگ دوزخ سے نکالے جاویں گے اور نہ اُن سے خدا (کی خفگی) کا تدارک چاہا جاویگا۔ سو تمام خوبیاں اللہ ہی کیلئے ہیں جو پروردگار

السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ

آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا پروردگار عالموں کا اور واسطے اُسی کے ہے بزرگی

ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا پروردگار تمام عالم کا اور اُسی کو بڑائی ہے

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

بیچ آسمانوں کے اور زمین کے اور وہی غالب ہے حکمت والا

آسمانوں و زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے

توضیح الکلام ۔ ؎۱ قولہ اِنْ نَّظُنُّ الخ شاید کفار نے جب دیکھا ہو کہ ہمارے مسلمان اور ہماری جماعت کے عقلمند اُن مسلمان بنکر قیامت کے آنے کا یقین کرتے چلے جاتے ہیں تو گمان اور وہم کے درجہ میں یہ خیال کرنا شروع کر دیا ہو کہ کیا عجب ہے کہ قیامت ہو ہی جائے اس لئے عقائد میں وہم و گمان کا کچھ اعتبار نہیں اور نہ اتنی بات سے کوئی کافر مسلمان مانا جا سکتا ہے تو ممکن ہے کہ بعض کفار ایسے خیال والے ہوں ورنہ عام طور پر تو کفار قیامت کے نہ ہونے کا یقین کامل رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت کا وقوع محال ہے اور اس ظن سے وہ ظن مراد نہیں ہے جس کو اصطلاح منطق میں استعمال کیا جاتا ہے بلکہ محض تصور مراد ہے جو کاذب قضیوں کے متعلق بھی ہوا کرتا ہے ۱۲ ؎۲ قولہ وَبَدَا لَهُمْ الخ اس آیت میں اُن لوگوں کا انجام بیان فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے بُرے عمل عذاب کی شکل میں ان کے سامنے ظاہر ہوں گے اور جس عذاب کو منکر یہ لوگ دنیا میں تمسخر کیا کرتے تھے وہ ان پر الٹ پڑے گا اور انکو گھیرے گا ۱۲ ؎۳ قولہ وَقِيلَ الْيَوْمَ الخ اس آیت میں انکے عذاب کی ایک کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ جب کفار دوزخ میں گر کر کہیں گے کہ کیا رب العزت ہم کو بھول گیا ہم بھی تو اسکے بندے ہیں ایسا تو نہیں چاہئے تھا تو ارشاد ہے کہ آج ہم تم کو بھول جاویں گے بھولنا تو خدا کی شان سے بعید بلکہ محال ہے اس لئے مراد یہ ہے کہ ہم آج تمہاری طرف سے اتنی لاپروائی برتیں گے کہ جیسے کوئی بھول جاتا ہے اور رحمت سے دور رکھیں گے جس طرح تم آج کے دن کے سامان اور اس کے پیش آنے سے غفلت اور بے خبری میں پڑے ہوئے تھے تو آیت میں نسیان سے مجازی معنی مراد ہیں کیونکہ ذات مقدسہ اس عیب اور تمام عیوب سے پاک ہے ۱۲ اور پھر اسی پر اکتفا نہیں ہوگا بلکہ آگے یہ فرمائیں گے کہ مَاْوٰكُمُ النَّارُ تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ تمہارا کوئی مددگار بھی نہیں ۱۲ ؎۴ قولہ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ الخ اخیر میں اس خدا کیلئے حمد و ستائش ثابت کرتے ہیں جو آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور ان میں اس کے سوا کسی دوسرے کی عزت اور بڑائی نہیں ۱۲

ع ۴ / ۱۱ / ۲۰

سورۃ الاحقاف مکیۃ وھی خمس وثلثون اٰیۃ واربع رکوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ احقاف مکہ میں نازل ہوئی اسمیں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

کلماتہا ۶۵۰ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں — حروفہا ۲۷۰۹

حٰمۤ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ

اتارنا کتاب کا ہے اللہ

حم یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

عزت والے حکمت والے کی طرف سے نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان اُنکے ہے مگر ساتھ حق کے

کی طرف سے بھیجی گئی ہے ہم نے آسمان و زمین اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہیں حکمت کے ساتھ ایک میعاد معین

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ قُلْ

اور وقت مقرر کے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہیں منھ پھیرنے والے ہیں کہہ

کے لئے پیدا کیا ہے اور جو لوگ کافر ہیں اُن کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے وہ اس سے بے رُخی کرتے ہیں آپ کہئے

اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ

کیا دیکھا تم نے اس چیز کو کہ پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے دکھلاؤ مجھ کو کیا پیدا کیا ہے انھوں نے زمین سے

کہ یہ تو بتاؤ جن چیزوں کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو مجھ کو یہ دکھلاؤ کہ اُنھوں نے کون سی زمین پیدا کی ہے

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ

یا واسطے ان کے ساجھا ہے بیچ آسمانوں کے لے آؤ میرے پاس کتاب پہلے اس سے یا

یا اُن کا آسمان میں کچھ ساجھا ہے میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے کی ہو یا

اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا

کچھ نقل علم کی سے اگر ہو تم سچے اور کون شخص ہے بہت گمراہ اس شخص سے کہ پکارتا ہے

کوئی اور مضمون منقول لاؤ اگر تم سچے ہو اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ

سوائے اللہ کے اس شخص کو کہ نہ جواب دے گا اُس کو قیامت کے دن تک اور وہ

چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کا کہنا نہ کرے اور اُن کو

دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا

پکارنے اُن کے سے غافل ہیں اور جس وقت اکٹھے کئے جاویں گے لوگ ہوں گے وہ بُت واسطے اُن کے دشمن اور ہوں گے

اُن کے پکارنے کی بھی خبر نہ ہو اور جب سب آدمی جمع کئے جائیں تو وہ اُن کے دشمن ہو جائیں اور ان کی

بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ

عبادت ان کی کو انکار کرنیوالے اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ

عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں۔ اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ منکر لوگ اس سچی بات کی نسبت

كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ۭ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ

کہ کافر ہوئے واسطے حق کے جب آیا ان کے پاس یہ جادو ہے ظاہر کیا یہ کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہے اس کو

جبکہ وہ ان تک پہنچی ہے یوں کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے

خواص سورۂ احقاف

یہ سورت لکھ کر تعویذ بنا کر رکھنے سے تمام جن وانس کے شر سے حفاظت رہتی ہے اور جو کوئی شخص اپنے آپ کو خواب میں یہ سورت پڑھتا دیکھے وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو لیکن اخیر عمر میں اُس کو اچھی توبہ نصیب ہو ۱۲

وجہ تسمیہ سورۂ ہٰذا۔

احقاف اصل میں یمن کے ملک میں ایک وادی ہے۔ جہاں قوم عاد رہا کرتی تھی اور یہ حقف کی جمع ہے جس کے معنی ریت کے ٹیلہ کے ہیں، چونکہ اس وادی میں ریت کے بہت ٹیلے ہیں اس لئے اس سورت کا نام احقاف ہوا کہ اس میں اس وادی کے حادثہ کا ذکر ہے ۱۲ عاجز محمد حیات غفرلہٗ من کتب التفاسیر المعتدۃ بہا

توضیح الکلام۔ ۵ا

قولہٗ اَمْ لَہُمْ شِرْکٌ الخ یعنی اگر تم اے مشرکو ماسوا اللہ کو قابل عبادت کہنے میں سچے ہو تو مجھے دکھاؤ تو اُنھوں نے کونسی زمین پیدا کی یا زمین کی چیزوں میں سے کون سی چیز بنائی ہے یا آسمان کے پیدا کرنے میں ان کی شرکت ہے یا کوئی اس سے پہلے کی نازل شدہ کوئی کتاب پیش کرو جس سے اس بات کا ثبوت ہو اور کتاب نہ لا سکو تو کوئی مضمون جو زبانی منقول ہوتا چلا آتا ہو پیش کرو بشرطیکہ اس کی سند کسی معتبر کہنے والے تک پہونچی ہو اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں ثبوت موجود نہیں بلکہ تم خود قائل ہو کہ وہ مخلوق ہیں خالق کسی چیز کے بھی نہیں تو پھر اس کی پرستش کیسے صحیح ہوسکتی ہے ۱۲

۵۲ قولہٗ وَاِذَا تُتْلٰی الخ

اب پھر مسئلہ نبوت کا اعادہ فرماتے ہیں کیونکہ ملک عرب میں نبوت کا سیکڑوں برس سے خاتمہ ہوچکا تھا اس لئے وہ لوگ اس کو بالکل غیر مانوس چیز سمجھ کر اس سے بڑے سخت انکار کے ساتھ انکاری تھے لہٰذا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن شریف کے کتاب اللہ ہونے میں بھی اُن کو بہت کچھ شکوک اور اوہام تھے پس فرماتے ہیں کہ ان جاہلوں کا عجیب حال ہے کہ جب ان کو ہماری آیتیں کھلی کھلی پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صاف جادو ہے حالانکہ ان کا قول صریح البطلان تھا کہ جادو کا مقابلہ ہوسکتا ہے اور اس کلام کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا ۱۲

قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا

کہہ اگر باندھ لیا ہے میں نے اس کو بس نہیں تم مالک واسطے میرے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے وہ جانتا ہے اس چیز کو کہ

آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے اس کو اپنی طرف سے بنایا ہوگا تو پھر تم لوگ مجھ کو خدا سے ذرا بھی نہیں بچا سکتے وہ خوب جانتا ہے

تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ

شروع کرتے ہو تم بیچ اس کے کفایت ہے وہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ ہے بخشنے والا

تم قرآن میں جو جو باتیں بنا رہے ہو میرے اور تمہارے درمیان میں وہ کافی گواہ ہے اور وہ بڑی مغفرت والا

الرَّحِيمُ ۝ قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا

مہربان ۵۲ کہہ نہیں ہوں میں نیا پیغمبروں میں سے اور نہیں جانتا میں جو کچھ

رحمت والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول تو ہوں نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا

يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا

کیا جاوے گا ساتھ میرے اور نہ ساتھ تمہارے نہیں پیروی کرتا میں مگر ساتھ اس چیز کے کہ وحی کی جاتی ہے طرف میری اور نہیں میں مگر

کیا جاوے گا اور نہ (یہ معلوم کہ) تمہارے ساتھ کیا جاویگا میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کے ذریعہ آتا ہے اور میں تو صرف

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُم

ڈرانے والا ظاہر کہہ کیا دیکھا ہے تم نے اگر ہوئی یہ نزدیک اللہ کے سے اور کفر کیا تم نے

صاف صاف ڈرانے والا ہوں آپ کہہ دیجئے کہ تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن منجانب اللہ ہو اور تم اس کے منکر ہو

بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَ

ساتھ اس کے اور گواہی دی ایک شاہد نے بنی اسرائیل میں سے اوپر مانند اس کی کے پس ایمان لایا وہ اور

اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان لے آوے اور

اسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ وَقَالَ

تکبر کیا تم نے تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو اور کہا

تم تکبر ہی میں رہو بے شک اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا اور یہ کافر

الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَ

ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اگر ہوتا یہ دین بہتر نہ آگے نکل جاتے ہم سے طرف اس کی اور

ایمان والوں کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت نہ کرتے اور

إِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝ وَمِن

جس وقت کہ نہ راہ پائے ساتھ اس کے پس البتہ کہیں گے یہ جھوٹ ہے قدیم اور پہلے

جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت نصیب نہ ہوئی تو یہ کہیں گے کہ یہ قدیمی جھوٹ ہے اور اس سے

قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ

اس سے کتاب موسیٰ کی پیشوا اور رحمت اور یہ کتاب سچا کرنیوالی ہے اس کو

پہلے موسیٰ کی کتاب ہے جو رہنما اور رحمت تھی اور یہ ایک کتاب ہے جو اس کو سچا کرتی ہے

لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝

بولی عربی تو کہ ڈراوے ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے ہیں اور خوشخبری واسطے احسان کرنے والوں کے

عربی زبان میں ظالموں کے ڈرانے کے لئے اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کے لئے

ع ۱۰

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ قل ان افتریتہ الخ اس آیت میں اُن کو یہ جواب دینے کی تعلیم ہے کہ اگر بالفرض میں نے اس کلام کو اپنی طبیعت سے بنا کر خدا کا کلام بتلا دیا ہوگا تو چونکہ حق تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اپنے بندوں کو دھوکہ کے موقع میں دھوکہ پانے سے بچانا اپنے ذمہ لے رکھا ہے اسلئے وہ ضرور مجھے ہلاک کر دیگا اور مجھکو اپنے دعوئ نبوت میں کبھی فائز المرام نہ کرے گا اور پھر یہ ہلاکت نبوت کے جھوٹے دعوی پر ایسی لازم ہے کہ کسی کے بچانے سے ہرگز نہیں سکتا یقین ایسا تو ہے نہیں چنانچہ بعد میں تکمیل رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا تو ملزوم بھی نہیں ہے یعنی میرا دعوئے نبوت بھی جھوٹ نہیں ہے ۱۲ ۵۲ قولہ الرحیم۔ اس لئے اپنی رحمت عامہ سے کبھی کفار پر بھی رحمت کرتا ہے لہٰذا انکا اس حقہ پر دنیا میں عذاب نہ آنا ان کی سچائی کی دلیل نہیں ہے اور مدعی نبوت میں ایسا احتمال نہیں ہو سکتا کہ وہ جھوٹا دعوے کرے اور خدا تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے ہلاک نہ کرے کیونکہ باری تعالیٰ کی عادت جاری ہے کہ وہ جھوٹے مدعی نبوت کو سرسبز دنیا میں بھی نہیں کرتا اور جو دنیا میں حق کا منکر ہو اس کے لئے عذاب دنیا میں بھیجنا عادت لازمہ نہیں ہے ۱۲ ۵۳ قولہ وما ادری ما یفعل الخ اس آیت کے مطلب میں مفسروں کے کئی قول ہیں سب میں بہتر یہ ہے کہ دنیا میں پیش آنیوالے واقعات کے بارہ میں کل میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے بیمار ہونگا یا تندرست رہونگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا مجھے کیا معلوم ہے اور جب میں اپنے اور تمہارے ان احوال کے جاننے کا دعوی نہیں کرتا

جن سے بہت بڑا تعلق مجھے اور تمہیں ہے تو اور غائب باتوں کی نسبت میں کیا دعویدار ہو سکتا ہوں جن سے تعلق بھی اس قدر گہرا نہیں ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۴ قولہ وقال الذین الخ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے پہلے ان کی ایک لونڈی جس کا نام زنیرہ تھا اسلام لا چکی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو جس قدر ہو سکتا مارا کرتے تھے اور کفار قریش کہتے تھے کہ بھائیو اگر اس دین اسلام میں کچھ بھلائی ہوتی تو ایک ذلیل کم عقل باندی زنیرہ ان امیں ہم جیسے شرفاء اور عقلاء سے کیونکر سبقت کرتی اس پر یہ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

تحقیق جن لوگوں نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر قائم رہے اُسی پر پس نہیں ڈر اوپر ان کے اور

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقیم رہے ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور

لَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً

نہ وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ ہیں رہنے والے بہشت کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے بدلہ ہے

نہ وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ اہل جنت ہیں جو اُس میں ہمیشہ رہیں گے بعوض

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ

اُس چیز کا کہ تھے وہ کرتے اور حکم کیا ہم نے آدمی کو ساتھ ماں باپ اپنے کے احسان کرنا

ان کاموں کے جو کہ وہ کرتے تھے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ

اُٹھاتی ہے اُس کو ماں اُس کی تکلیف سے اور جنتی ہے اُس کو تکلیف سے اور حمل اُس کا اور دودھ چھوڑانا اُس کا تیس

اسکی ماں نے اُسکو بڑی مشقت کیساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اسکو جنا اور اسکو پیٹ میں رکھنا اور اس کا دودھ چھوڑنا تیس

شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ

مہینے یہاں تک کہ جب پہونچا جوانی اپنی کو اور پہونچا چالیس برس کو کہا اے رب میرے

مہینے (میں پورا ہوتا ہے) یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہونچ جاتا ہے اور چالیس برس کو پہونچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار

أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ

توفیق دے مجھ کو یہ کہ شکر کروں میں نعمت تیری کا وہ جو انعام کی ہے تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے

مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی اُن نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي

اور یہ کہ عمل کروں میں نیک جو پسند کرے تو اُس کو اور اصلاح کر واسطے میرے بیچ اولاد میری کے تحقیق میں نے

اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں

تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ

توبہ کی طرف تیری اور تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں یہ لوگ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم

آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم اُن کے

عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ

اُن سے بہتر اس چیز کا کہ کیا انھوں نے اور درگذر کرتے ہیں ہم برائیوں اُن کی سے بیچ رہنے والوں

کاموں کو قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگذر کریں گے اس طور پر کہ یہ اہل جنت میں سے

الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ وَالَّذِي

بہشت کے وعدہ سچا ہے جو تھے وہ وعدہ دیے جاتے اور جس نے

ہوں گے اس وعدہ صادقہ کی وجہ سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا اور جس نے

قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ

کہا واسطے ماں باپ اپنے کے بیزار ہوں میں تم سے کیا تم وعدہ دیتے ہو مجھ کو یہ کہ نکالا جاؤں میں اور تحقیق گذر گئے ہیں

اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر کیا تم مجھ کو یہ وعدہ (یعنی خبر) دیتے ہو کہ میں (قیامت میں) دوبارہ زندہ ہو کر قبر سے نکالا جاؤنگا حالانکہ مجھ سے پہلے

نزول الکلام ۔ ؎۱ قولہ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ الخ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی کہ چھ مہینے ماں کے پیٹ میں رہے اور پورے دو برس دودھ پیا اور اٹھارہ سال کی عمر میں ملک شام کی طرف آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور جبکہ آپ بیری کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس والے گرجا میں راہب سے ملنے گئے جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی بننے کی اُن کو اطلاع دی اور یہ اُسی وقت سے تصدیق و محبت کی دولت سے مشرف ہوئے اور اس کے بعد ہمیشہ حضر و سفر میں آپ کے رفیق رہے یہاں تک کہ بعد وصال بھی اُسی حجرہ میں مدفون اور محبوب کے پاس ہی رہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعمر چالیس سال نبی ہوئے تو پہلے یہ اسلام لائے اور بیعت کی پھر دو سال کے بعد جب انکی عمر چالیس کی ہوئی تو اپنے والدین اور اولاد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جو قرآن کریم میں مذکور ہے تمام صحابہ میں یہ خصوصیت حضرت ابوبکر رضہ ہی کو حاصل ہوئی کہ خود اور والدین اور اولاد بیٹے بیٹیاں سب ایمان لائے ۱۲

توضیح الکلام ۔ ؎۲ قولہ بَلَغَ اَشُدَّہٗ الخ اشد سے جوانی کا زور مراد ہے بقول عطا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اٹھارہ برس کی عمر میں اشد ہو جانے کے قائل ہیں غالباً انھوں نے اشد سے بلوغ کی عمر مراد لی امام شافعیؒ بھی یہی کہتے ہیں اور اگر اشد سے بھرپور جوانی اور عمدہ توانائی مراد لی جائے تو یہ بیس سال سے لیکر تیس بتیس تک کا زمانہ ہوا اکثر مفسر اسی لئے اس کی مدت تیس برس بیان کرتے ہیں اور چالیس برس کا زمانہ آدمی کی قوتوں کے کمال پر پہونچ جانے کا ہے ۱۲ ؎۳ قولہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ الخ اس آیت میں نیک لوگوں کی نیکی کا ثمرہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کے نیک اعمال کو ہم قبول کریں گے اور جو کچھ ان سے برائی ہوئی ہوگی اس سے درگذر کریں گے اور یہ لوگ وعدہ حق تعالیٰ کے بموجب جو سچا ہے جنتی ہیں ۱۲ اور اگرچہ بعض روایات کے مطابق اولٰٓئک کے مشار الیہ آیت میں عام ہیں مثلاً در منثور ہی کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک آیت وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ الخ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بقیہ آئندہ

الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ

بہت قرن پہلے مجھ سے اور وہ فریاد کرتے ہیں خدا سے اور کہتے ہیں اس کو وائے ہے تجھ کو ایمان لا تحقیق وعدہ

بہت سی اُمتیں گذر گئیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں کہ ارے تیرا ناس ہو ایمان لا بے شک اللہ کا وعدہ

اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

اللہ کا سچ ہے پس کہتا ہے نہیں یہ مگر کہانیاں پہلوں کی یہ لوگ ہیں کہ

سچا ہے تو یہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آرہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَ

ثابت ہوئی اوپر ان کے بات عذاب کی بیچ اُمتوں کے کہ گذری ہیں پہلے ان سے جنوں سے اور

ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول پورا ہو کر رہا جو ان سے پہلے جن اور

الْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ○ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَ

آدمیوں سے تحقیق وہ تھے زیاں پانے والے اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں اس چیز سے کہ عمل کیا انھوں نے اور

انسان ہو گذرے ہیں بے شک یہ خسارہ میں رہے۔ اور ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کی وجہ سے الگ الگ درجے ملیں گے اور

لِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ

تو کہ پورا کر دے ان کو عمل ان کے اور وہ نہیں ظلم کئے جاویں گے اور جس دن کہ رو برو لائے جاویں گے وہ لوگ

تاکہ اللہ تعالیٰ سب کو ان کے اعمال پورے کر دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس روز کفار آگ کے سامنے

كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ

کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے کہا جاوے گا لے گئے تم نیکیاں اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور

لائے جائیں گے کہ تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے

اسْتَمْتَعْتُم بِهَا ۖ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ

فائدہ اُٹھا لیا تم نے ساتھ ان کے پس آج دن جزا دیے جاؤ گے عذاب رسوائی کا بسبب اس کے کہ تھے تم

اور ان کو خوب برت چکے سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس وجہ سے

تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ⓔ

تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتھ ناحق کے اور بسبب اس کے کہ تھے تم فسق کرتے

کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ

اور یاد کر بھائی عاد کے کو یعنی ہود پیغمبر کو جس وقت کہ ڈرایا قوم اپنی احقاف کے یعنی ریگستان کے اور تحقیق گذرے تھے

اور آپ قوم عاد کے بھائی کا ذکر کیجئے جب کہ انھوں نے اپنی قوم کو جو کہ ایسے مقام پر رہتے تھے کہ وہاں ریگ کے

النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ

ڈرانے والے آگے اس کے سے اور پیچھے اس کے سے یہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کو

مستطیل تودے تھے اس پر ڈرایا کہ تم خدا کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور ان سے پہلے اور ان کے پیچھے بہت سے ڈرانیوالے

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ قَالُوا أَجِئْتَنَا

تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے کہا انھوں نے کیا آیا ہے تو ہمارے پاس

پیغمبر اب تک گذر چکے ہیں مجھ کو تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس ارادہ سے آئے ہو

بقیہ صـــ۷۰۳ــــ نازل ہوئی اور رَبِّ اَوْزِعْنِیْ الخ انھوں نے اس وقت کہا کہ جب چالیس برس کے ہو گئے اور پھر ان کے والد ابو قحافہ اور ان کی والدہ ام الخیر بھی مسلمان ہو گئیں مگر محققین کی رائے یہ رہی ہے کہ آیت عام ہے جس کی اعلیٰ فرد حضرت ابو بکر رض ہیں ۱۲

صفحہ ہذا

روایات الکلام۔ ۱ــ

قولہٗ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ الخ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو یہ ارشاد فرمایا کہ تنعم یعنی عیش اور تن پروری سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے تن پرور نہیں ہوتے ۱۲ کذا فی مسند احمد اور ایکبار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو کوئی شہد کا شربت لایا کہا یہ عمدہ ہے لیکن میں سنتا ہوں کہ خدا تعالیٰ خواہشات کی برائی کرتا ہے چنانچہ یہ کلمات پڑھے کہ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ الخ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں مجھے نہ مل جائے چنانچہ وہ شربت آپ نے واپس کر دیا اور نہیں پیا ۱۲ کذا رواہ رزین۔ اور ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن جابر رض کے ہاتھ میں گوشت دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے عرض کیا کہ گوشت کو جی چاہا تھا اس لئے خرید کر لایا ہوں فرمایا کہ کیا جس چیز کو جی چاہتا ہے اُسے خرید کر لیا کرتے ہو کیا تم کو کچھ ڈر نہیں ہوا سکے بعد یہ آیت پڑھی ۱۲ فتوحات سید احمد مفتی شافعی رح

ع ۲ / ۱۰ / ۲

توضیح الکلام۔ ۲ــ

قولہٗ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ الخ چونکہ کفار مکہ خواہشات اور لذات دنیویہ میں پڑ کر آخرت سے بالکل غافل تھے اس لئے انکو اس آیت سے قوم عاد کا قصہ سنایا جاتا ہے کہ وہ بھی لذات اور نعماء دنیویہ میں غرق ہونے کے سبب بلاء آسمانی سے برباد ہوئے فرماتے ہیں کہ عاد کے بھائی ہود علیہ السلام کو یاد کرو جبکہ انھوں نے اپنی قوم کو احقاف میں جو حضر موت کے متصل عمان اور مہرہ کے درمیان ایک وادی کا نام ہے جہاں ریت کے بڑے بڑے ٹیلے ہیں سمجھایا مگر زمانے آخر بس یہ ہوا کہ ایک عرصہ تک قوم پر قحط رہا یہ ان کو بیدار کرنے کے لئے ایک معمولی سی تنبیہ تھی اس پر بھی وہ ویسے ہی گمراہ رہے اب ہلاکی کا وقت آیا تو سیاہ آندھی اٹھتی ہوئی نمودار ہوئی جس کو دیکھ کر بقیہ آئندہ

لِتَأْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

کہ ہمارے معبودوں سے پھیر دو سو اگر تم سچے ہو تو جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو اس کو ہم پر واقع کر دو

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ

انھوں نے فرمایا کہ پورا علم تو خدا ہی کو ہے اور مجھ کو تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا ہے پس تم کو وہ پہونچا دیتا ہوں لیکن میں

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ

تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نری جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ سو ان لوگوں نے جب اس بادل کو اپنے وادیوں کے مقابل آتا دیکھا

قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ

فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا

يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ

مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّ

اَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ

مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ

صَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ

طرح طرح سے پھر بیان کیں ہم نے نشانیاں تو کہ وہ رجوع کریں پس کیوں نہ مدد دی اُن کو اُن لوگوں نے

ہم نے بار بار اپنی نشانیاں بتلا دی تھیں تاکہ وہ باز آئیں سو خدا کے سوا جن چیزوں کو انھوں نے

بقیہ ص ۷۰۴

وہ لوگ خوش ہوئے کہ ہمارے سامنے یہ بادل اٹھا ہے ضرور پانی برساوے گا۔ وہ وہی اصلی بادل نہ تھا سیاہ آندھی تھی جس کی نسبت وہ پیغمبر کو روز تقاضا کیا کرتے تھے کہ لاؤ وہ عذاب ہلاکت کا پس ایسی زور سے آندھی چلی کہ آدمی اُڑتے تھے اور چیلوں کی طرح اونچے اُڑکر زمین پر گر جاتے تھے اور بڑے بڑے درخت بھی اُڑے پھرتے تھے سات روز یہ تیز ہوا چلی جس سے سب ہلاک ہو گئے صرف مکانات باقی رہے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۱ف

قولہ ولقد مکنٰہم الخ یعنی اے قریش مکہ تم اپنے زر و مال پر گھمنڈ نہ کرو کیونکہ ہم نے اس قوم عاد کو جس کی ہلاکت کا قصہ ابھی سنایا ہے اسقدر طاقت اور قوت اور زر و مال دیا تھا کہ تم کو بھی نہیں دیا اور وہ لوگ دنیا کی باتوں میں بھی بڑی حس رکھتے تھے کیونکہ ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل سب ہی کچھ مرحمت فرمایا تھا غرض وہ بڑے پکے دنیا دار منتظم مدبر عقیل دانا بینا تھے لیکن افسوس کہ ان کو اتنی عقل نہ آئی کہ اپنی آخرت سنوار لیتے ۱۲ بیضاوی شریف

تو جب اتنی قوت و شوکت اور عقل و تدبیر والے ہماری نافرمانی کے باعث برباد ہو گئے تم کو دنیا میں ہلاک کرنا کیا بعید ہے ۱۲ ۲ف قولہ ولقد اہلکنا الخ یہاں سے پھر کفار مکہ کی طرف روئے سخن ہے کہ اے مکہ والو ہم نے تمھارے آس پاس جنوب و شمال میں کس قدر بستیاں ہلاک کی ہیں جنوب میں قوم عاد کی بستیاں الٹی ہوئی ہیں اُنکی عمارتوں کے نشانات اے قریش جب تم تجارت کیلئے وہاں جاتے ہو دیکھتے ہو اسی طرح شمال و غرب میں ثمود کی بستیاں اُجڑی پڑی دکھائی دیا کرتی ہیں اور قوم لوط کی بستیاں سدوم وغیرہ کے بھی آثار تم دیکھا کرتے ہو ۱۲

ع ۶ ۳

ربط الکلام

۲ف قولہ ولقد اہلکنا الخ اوپر کی آیت میں قوم عاد کا قصہ تفصیل کے ساتھ مذکور تھا اس آیت میں اور ہلاک شدہ امتوں کا نقشہ کہ اہل مکہ ان کے کھنڈروں میں ہو کر گزرتے تھے اجمالاً مذکور ہے ۱۲

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ

کر پکڑے تھے سوائے اللہ کے واسطے تقرب کے معبود بلکہ کھوئے گئے اُن سے اور یہ ہے

خدا تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اُنھوں نے اُن کی مدد کیوں نہ کی بلکہ وہ سب اُن سے غائب ہو گئے

اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ

جھوٹ اُن کا اور جو کچھ تھے باندھ لیتے اور جب وقت کہ پھیر لائے ہم طرف تیری جماعت جنوں میں سے

اور وہ محض اُنکی تراشی ہوئی اور گھڑی ہوئی بات ہے اور جب کہ ہم جنات کی ایک جماعت کو آپ کی طرف لے آئے

يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ

سنتے تھے قرآن پس جب حاضر ہوئے اُس کے پاس کہنے لگے آپس میں کہ چپکے رہو پس جب تمام ہوا پڑھنا

جو قرآن سننے لگے تھے غرض جب وہ لوگ قرآن کے پاس آ پہونچے کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب قرآن پڑھا جا چکا

وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

پھر گئے طرف قوم اپنی کے ڈرانے ہوئے کہا اُنھوں نے اے قوم ہماری تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب

تو وہ لوگ اپنی قوم کے پاس خبر پہونچانے کے واسطے واپس گئے کہنے لگے کہ اے بھائیو ہم ایک کتاب سنکر آئے ہیں

اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى

کہ اُتاری گئی ہے پیچھے سے موسیٰ ؑ کے سچا کرنے والے اس چیز کو کہ آگے اُس کے ہے راہ دکھاتی ہے طرف

جو موسیٰ ؑ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنی سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے حق اور

الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ

خدا کی اور طرف راہ سیدھی کی اے قوم ہماری قبول کرو واسطے بُلانے والے اللہ کے اور

راہ راست کی طرف راہنمائی کرتی ہے اے بھائیو اللہ کی طرف بُلانے والے کا کہنا مانو اور

اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَ

ایمان لاؤ ساتھ اس کے بخشے گا واسطے تمھارے گناہ تمھارے اور پناہ دے گا تم کو عذاب دکھ دینے والے سے اور

اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو عذاب دردناک سے محفوظ رکھے گا اور

مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ

جو کوئی نہ مانے پکارنے والے اللہ کے کو پس نہیں عاجز کرنے والا بیچ زمین کے اور نہیں واسطے اس کے

جو شخص اللہ کی طرف بُلانے والے کا کہنا نہ مانے گا تو وہ زمین میں ہرا نہیں سکتا اور خدا کے سوا کوئی اس کا

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

سوائے اس کے دوست یہ لوگ ہیں بیچ گمراہی ظاہر کے کیا نہ دیکھا اُنھوں نے یہ کہ اللہ

حامی بھی نہ ہوگا ایسے لوگ صریح گمراہی میں ہیں کیا ان لوگوں نے یہ نہ جانا کہ

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى

جس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور نہ تھکا ساتھ پیدا کرنے اُن کے کے قادر ہے اوپر

جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے

اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ

اس کے کہ زندہ کرے مُردوں کو نہیں بلکہ تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور جس دن کہ روبرو کئے جاوینگے وہ لوگ

کہ مُردوں کو زندہ کر دے کیوں نہ ہو بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جس روز وہ کافر لوگ دوزخ کے سامنے

نزول الکلام ۔ ۵۱

قولہ وَاِذْ صَرَفْنَآ الخ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا اور جنات کے راستے آسمان پر چڑھنے کے بند کر دیئے گئے کہ جو گیا وہیں انگارے مار کر بجھا دیا گیا تو جنات میں تذکرہ ہوا کہ اس کے سبب کی تحقیق کرنی چاہیے کہ دنیا میں کونسی ایسی چیز پیدا ہو گئی کہ جس کے باعث ایسا ہوا غرض جنات نے گشت لگانا شروع کیا چنانچہ کچھ جنات حجاز کی طرف بھی گئے اُس دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں تہجد یا فجر کی نماز میں مشغول تھے اور باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ نینوی یا نصیبین کے شریف جنات میں سے نو جن یہاں آپہونچے اور قرآن شریف سنکر کہنے لگے کہ بس وہ نئی بات یہی ہے جس کے سبب ہماری آسمان پر رسائی بند ہوئی ہے الغرض اسلام قبول کیا اور اپنی قوم میں واپس جا کر سارا قصہ بیان کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ان جنات کے آنے جانے کی کچھ خبر نہیں ہوئی بعد میں ان نو جنات کے ترغیب دینے سے نو سو جنات حاضر خدمت ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے انکے قصہ کی اطلاع دینے کے لئے اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ از مدارک و معالم اور اس روایت کو بخاری و مسلم اور ترمذی وغیرہ ہم نے بیان کیا ہے اور حضرت ابن عباس اس کے راوی ہیں البتہ کچھ حصہ اس روایت کا ابن المنذر نے عبد الملک سے روایت کیا ہے اور کچھ ابو نعیم اور واقدی نے کعب احبار سے روایت کیا ہے ۱۲ مگر اس میں تین جنات کے ایمان لانے کا ذکر ہے اور ان جنات کے آنے کی مختلف روایات آئی ہیں ۱۲

توضیح الکلام ۔ ۵۲

قولہ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى الخ بعض عالموں نے جنات کے اس جملہ سے یہ سمجھا ہے کہ وہ جنات یہودی تھے مگر اس کی کوئی دلیل موجود نہیں اور اس لفظ سے استدلال ناقص ہے کیونکہ اس لفظ کے کہنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انجیل اکثر احکام شریعت میں توریت کے تابع اور قرآن توریت کی طرح مستقل ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کلمہ سے یہ بیان کرنا مقصود ہو کہ جس طرح توریت ایک آسمانی مستقل کتاب تھی اسی طرح یہ قرآن بھی مستقل ہے کہ احکام میں کسی کے تابع نہیں ہے ۱۲

خواص الکلام

كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ○ (۴)

نزول الکلام

الربع

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدنیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثمان و ثلثون آیۃ و اربع رکوعات

توضیح الکلام

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ○ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ○ ذٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ○ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا

ربط الکلام

الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا

ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ

بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ أَعْمَالَهُمْ

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

يٰۤأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوۤا إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

كَرِهُوا مَاۤ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي

الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ دَمَّرَ

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكٰفِرِينَ أَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَأَنَّ الْكٰفِرِينَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

۵۳ قولہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ یہاں سے دنیوی کامیابی کا بیان ہے جو تمام مومنوں کو جہاد پر حاصل ہوتی ہے تاکہ لوگوں کو جہاد کی ترغیب ہو فرماتے ہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مومنوں کو کافروں پر غلبہ ہوگا خواہ ابتداً یا انتہاً پس اگر اس وقت کوئی مومن شہید ہو جائے یا اس وقت کی جنگ میں مسلمان مغلوب ہو جائیں تو آئندہ فتح اور غلبہ ضرور ہوگا غرض یہ کہ انجام میں اسلام ہی کا غلبہ ہوگا۔ ۱۲

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ

اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور کھاتے ہیں جیسا کہ کھاتے ہیں چارپائے اور

اور جو لوگ کافر ہیں وہ عیش کر رہے ہیں اور اس طرح کھاتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور

النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ

آگ جگہ رہنے کی ہے واسطے اُن کے اور بہت بستیاں تھیں کہ وہ سخت تھیں قوت میں

جہنم ان لوگوں کا ٹھکانا ہے اور بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے بڑھی

قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ اَفَمَنْ

بستی تیری سے جس نے نکال دیا تجھ کو ہلاک کیا ہم نے اُن کو پس نہ ہوا مدد دینے والا واسطے اُن کے کیا پس جو شخص کہ

ہوئی تھیں جس کے رہنے والوں نے آپکو گھر سے بے گھر کر دیا کہ ہم نے اُن کو ہلاک کر دیا سو انکا کوئی مددگار نہ ہوا تو جو لوگ اپنے

كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا

ہے اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے مانند اس شخص کی ہو گا کہ زینت دیا گیا واسطے اس کے برا عمل اس کا اور پیروی کی اُنھوں نے

پروردگار کے واضح راستے پر ہوں کیا وہ اُن شخصوں کی طرح ہو سکتے ہیں جن کی بدعملی ان کو مستحسن معلوم ہوتی ہو اور جو اپنی نفسانی خواہشوں کی

اَهْوَآءَهُمْ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ

خواہشوں اپنی کی صفت اُس بہشت کی کہ وعدہ کیے گئے ہیں پرہیزگار بیچ اس کے نہریں ہیں

چلتے ہوں جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اُس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں

مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ

پانی سے نہ بگڑا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا گیا مزہ اُن کا اور نہریں ہیں

تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہیں ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں

خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا

شراب کی مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے اور نہریں ہیں شہد صاف کیے گئے کی اور واسطے انکے ہیں بیچ اس کے

شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا اور ان کے لئے وہاں

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ

ہر طرح کے میوے اور بخشش پروردگار اُن کے سے کیا وہ مانند اُس شخص کی ہے کہ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے

ہر قسم کے پھل ہوں گے اور اُن کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی۔ کیا ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں

فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ

بیچ آگ کے اور پلائے جاویں گے پانی گرم پس کاٹ ڈالے گا انتڑیوں اُن کی کو اور بعض اُن میں سے وہ شخص ہے

رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی اُن کو پینے کو دیا جاوے گا سو وہ ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ وہ

يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰىٓ اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ

کہ سنتا ہے طرف تیری یہاں تک کہ جب باہر نکلتے ہیں تیرے پاس سے کہتے ہیں واسطے اُن لوگوں کے

آپ کی طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو دوسرے اہل علم سے

اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

کہ دیے گئے ہیں علم کیا کہا تھا ابھی یہی لوگ ہیں کہ مہر کی ہے اللہ نے اوپر

کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی کیا بات فرمائی تھی یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مہر

نزول الکلام ۔ ۵۱ قولہٗ وکاین من قریۃ الخ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ کی جانب متوجہ ہوئے تو مکہ معظمہ کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ اے مکہ تو مجھ کو اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں میں سب سے زیادہ پیارا ہے اگر تجھ میں رہنے والے مجھ کو گھر سے بے گھر نہ کرتے تو میں کبھی تجھ سے نہ نکلتا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول و در منثور عن ابن عباس رض

توضیح الکلام ۔ ۵۲ قولہٗ ولہم فیہا من کل الثمرات الخ جنت میں ایک اور چیز بھی ہے یعنی ہر قسم کے میوے یہاں تک تو جسمانی جنت کا تذکرہ تھا کہ جس سے جسم کو راحت اور عیش ہوگا اور مغفرۃ الخ فرما کر روحانی جنت کی طرف اشارہ فرما دیا کہ ان کے رب کی طرف سے ان کی بخشش ہوگی اور رضا دائمی کہ اس کے بعد پھر کبھی اس کے ناراض ہونے کا کھٹکا ہی نہ ہوگا یہاں تک تو پرہیزگاروں کا ذکر تھا اور کمن ھو خالد الخ میں کفار کا تذکرہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی اُن کو پلایا جائے گا جس سے انتڑیاں کٹ کٹ کر گر پڑیں گی۔ ارشاد ہے کہ کیا یہ دونوں فریق برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ جب ان دونوں گروہوں کے اعمال میں تفاوت اور فرق ہے تو ان کے مآل اور انجام میں بھی تفاوت ہونا چاہیے ۱۲

۵۳ قولہٗ فقطع امعاءھم الخ یہاں حمیم کی صفت یہ بیان کی کہ وہ ان کی آنتوں کو کاٹ ڈالیگا اور دوسرے مقام پر یہ فرمایا کہ یشوی الوجوہ وہ اس قدر کھولتا ہوا گرم پانی ہوگا کہ چہروں کو جلا ڈالے گا تو ان دونوں باتوں میں تعارض نہیں اس لئے کہ جب تک دوزخی اس پانی کو نہ پیوے گا نہیں اس وقت تک تو اس کا یہ اثر ہوگا کہ چہروں کو جھلسے گا اور جب سخت پیاس کی وجہ سے بیتاب ہوگا اور اس کو پی لیگا تو آنتیں کاٹ ڈالے گا ۱۲

۵۴ قولہٗ ومنہم من یستمع الخ اس سے منافق لوگ مراد ہیں جو ظاہرداری کے طور پر مجالس وعظ میں شریک ہوتے تھے اور باہر نکل کر مواعظ نبویہ کا مذاق اُڑاتے تھے اسی لئے اہل صحابہ رض سے یہ کہا کرتے تھے کیوں جی ابھی جب ہم وعظ کی مجلس میں تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا بات بیان فرمائی تھی اس سے ان کا اصلی منشا یہ ہوتا تھا کہ ہم آپ کی باتوں کو قابل توجہ نہیں سمجھتے اور ظاہر میں استفسار اور سوال کیا کرتے تھے ۱۲

قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ

دلوں اُن کے اور پیروی کی اُنھوں نے خواہشوں اپنی کی ___ اور جن لوگوں نے راہ پائی زیادہ دی اُن کو

کر دی ہے اور یہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں ___ اور جو لوگ راہ پر ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اور زیادہ

هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم

ہدایت اور دی اُن کو پرہیزگاری اُن کی ___ پس نہیں انتظار کرتے مگر قیامت کا یہ کہ آوے اُن کے پاس

ہدایت دیتا ہے اور اُن کو اُن کے تقویٰ کی توفیق دیتا ہے ___ سو یہ لوگ بس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اُن پر دفعۃً

بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ۝

ناگہاں ___ پس تحقیق آئی ہیں نشانیاں اُس کی پس کہاں سے ہوگا واسطے اُن کے جب آوے گی اُن کے پاس نصیحت اُن کی

آ پڑے ___ سو اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں۔ تو جب قیامت ان کے سامنے آ کھڑی ہوگی اُسوقت اُنکو سمجھنا کہاں میسر ہوگا

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

پس جان تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ___ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والوں کے

تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابل عبادت نہیں اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سب مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ۝ وَيَقُولُ

اور ایمان والیوں کے ___ اور اللہ جانتا ہے جگہ پھر جانے تمھارے کی اور جگہ رہنے تمھارے کی ___ اور کہتے ہیں

اور سب مسلمان عورتوں کیلئے بھی اور اللہ تمھارے چلنے پھرنے اور رہنے سہنے کی خبر رکھتا ہے۔ اور جو لوگ ایمان والے ہیں

الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَ

وہ لوگ کہ ایمان لائے کیوں نہیں اُتاری جاتی کوئی سورت یعنی جہاد کی پس جب اُتاری جاوے گی سورت ثابت اور

وہ کہتے رہتے ہیں کہ کوئی (نئی) سورت کیوں نہ نازل ہوئی، سو جس وقت کوئی صاف صاف (مضمون کی) سورت نازل ہوتی ہے اور

ذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ

ذکر کیا جاوے بیچ اس کے لڑائی کا دیکھے گا تو اُن لوگوں کو کہ بیچ دلوں اُن کے کے بیماری ہے دیکھتے ہیں

(نفاق سے) اسمیں جہاد کا بھی ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں بیماری (نفاق) ہے آپ اُن لوگوں کو دیکھتے ہیں

إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ

طرف تیری جیسا دیکھتا ہے وہ شخص کہ بیہوشی آئی ہے اوپر اس کے موت سے پس وائے ہے واسطے اُن کے مطلب نکالو تابعداری

کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو سو (اصل یہ ہے کہ) عنقریب اُنکی کمبختی آنیوالی ہے اُنکی اطاعت

وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ

اور بات معقول ___ پس جب مقرر ہوا حکم ___ پس اگر سچ بولیں اللہ سے البتہ ہووے

اور بات چیت معلوم ہے پس جب سارا کام تیار ہی ہو جاتا ہے تو اگر یہ لوگ اللہ سے سچے رہتے تو ان کے لئے

خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي

بہتر واسطے ان کے ___ پس کیا ہو تم نزدیک اس بات کے کہ اگر والی ہو تم حکم کے یہ کہ فساد کرو بیچ

بہت ہی بہتر ہوتا ___ سو اگر تم کنارہ کش ہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دنیا میں

الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

زمین کے اور کاٹو قرابتیں اپنی ___ یہ لوگ ہیں جن کو لعنت کی ہے اُن کو اللہ نے

فساد مچا دو اور آپس میں قطع قرابت کر دو ___ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی رحمت سے دور کر دیا

توضیح الکلام

۱ قولہ واستغفر لذنبک الخ عام مسلمانوں سے کبیرہ یا صغیرہ کا صادر ہونا تو ظاہر ہے کہ ممکن ہے بلکہ وقوع میں آتا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے لئے استغفار کرنے کا حکم ہوا کیونکہ آپ کی دعا قبول ہوتی ہے تو اس سے اُمت محمدیہ پر حق تعالے کی خاص شفقت کی طرف اشارہ ہوا اور خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جو اپنے گناہوں کی استغفار کا خطاب ہوا ہے سو وہ یا تو اس بنا پر ہے کہ خطاب بظاہر آپ کو ہے اور مراد اس سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا اور یا اس وجہ سے کہ آپ کا کسی ایسے کام میں مشغول ہونا جو گو مباح ہو بلکہ مستحب بھی لیکن بعض اوقات اس کے مقابلہ میں کوئی اور اس سے بھی زیادہ افضل کام چھوٹ جانے کے سبب جو آپکی شان کے لائق تھا یہ مستحب اور مباح کام باعث استغفار ہو گیا اسلئے اس کو ذنب میں داخل فرما کر استغفار کا حکم دیا تاکہ اس استغفار سے آپ کی شان کے لائق جو مرتبہ ہے وہ حاصل ہو جاوے ۱۲

ع ۸ ۲

ایسے مباح کام میں مشغول ہونے کی مثال یہ ہے کہ ایکبار ابن ام مکتوم صحابی نابینا حاضر خدمت ہوئے اور آپ اسوقت کسی کافر کو تبلیغ فرما رہے تھے انھوں نے درمیان کلام میں ٹوک دیا اور کچھ بات خود دریافت کرنے لگے اُس وقت آپکو ناگوار ہوا جس کا تذکرہ سورۂ عبس میں ہے اور ظاہر ہے کہ اگر ایک طرف کوئی مسلمان ہو اور دوسری طرف کافر تو اس وقت مسلمان کے فرعی سوال کو کسی اور وقت کے لئے ملتوی اور مؤخر کر کے اس کافر کو اصل دین کی طرف دعوت کرنا ہر سمجھدار کے نزدیک عبادت ہے اور آپنے بے اجتہاد سے کافر کو اصل دین کی طرف بلانا مقدم رکھا کیونکہ اصل کی تعلیم اہم اور فرع کی تعلیم غیر اہم ہے مگر چونکہ اس خاص واقعہ میں اس خاص مسلمان نابینا کا منتفع ہونا یقینی امر تھا اور کافر کا محض وہمی اور یقینی امر مقدم ہوا کرتا ہے وہی پر اس لئے عتاب آمیز آیات نازل ہوئیں اور یہاں امر فاعلم میں علم پر قائم رہنے کا حکم مراد ہے اور اگرچہ اس کا احتمال نہیں ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس علم سے ہٹ سکتے تھے کیونکہ معصوم سے اس قسم کا احتمال ہو ہی نہیں سکتا لیکن معصوم کو اس کا حکم دینا اس کے معصوم ہونیکے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس امر میں اور بہت سی حکمتیں

فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

پس بہرا کر دیا اُن کو اور اندھا کر دیا آنکھوں اُن کی کو کیا پس نہیں فکر کرتے بیچ قرآن کے کیا اوپر

پھر ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ

دلوں کے قفل ہیں اُن کے تحقیق جو لوگ کہ پھر گئے اوپر پیٹھوں اپنی کے پیچھے اس کے

دلوں پر قفل لگ رہے ہیں جو لوگ پشت پھیر کر ہٹ گئے بعد اس کے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝ ذٰلِكَ

کہ ظاہر ہوئی واسطے اُن کے ہدایت شیطان نے زینت دلائی ہے واسطے ان کے اور ڈھیل دلائی واسطے ان کے یہ

کہ سیدھا رستہ ان کو صاف معلوم ہو گیا شیطان نے اُن کو چکمہ دیا ہے اور اُن کو دور دور کی سوجھائی ہے

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ

بسبب اس کے ہے کہ کہا تھا انھوں نے واسطے ان لوگوں کے کہ ناخوش رکھتے تھے اس چیز کو کہ اتاری ہے اللہ نے البتہ کہا مانیں گے ہم تمہارا بیچ بعضے

اس سبب سے ہوا کہ اُن لوگوں نے ایسے لوگوں سے جو کہ خدا کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کرتے ہیں یہ کہا کہ بعضی باتوں میں ہم تمہارا کہنا

الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ

کاموں کے اور اللہ جانتا ہے آہستہ بات کرنے اُن کے کو پس کیونکر ہو گا حال اُن کا جس وقت قبض کریں گے جان اُن کی فرشتے

مان لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتیں کرنے کو خوب جانتا ہے سو ان کا کیا حال ہو گا جبکہ فرشتے اُن کی جان قبض کرتے ہوں گے

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ

مارتے ہوں گے منھ اُن کے اور پیٹھیں اُن کی یہ سبب اس کے ہے کہ پیروی کی انھوں نے اُس چیز کی کہ ناخوش کرتی ہے

اور ان کے منھوں پر اور پشتوں پر مارتے جاتے ہوں گے۔ یہ اس سبب سے کہ جو طریقہ خدا کی ناراضی کا موجب تھا یہ اسی پر چلے اور اس کی

اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ

اللہ کو اور مکروہ رکھی رضامندی اُس کی پس ناپید کر ڈالے اللہ نے عمل اُن کے کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ

رضا سے نفرت کیا کئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال کالعدم کر دیے جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ

کہ بیچ دلوں اُن کے کے بیماری ہے یہ کہ ہرگز نہ نکالے گا اللہ بدنیتی اُن کی اور اگر ہم چاہیں

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی اُن کی دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کرے گا اور ہم اگر چاہتے

لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ

البتہ دکھلا دیں ہم تجھ کو وہ لوگ پس پہچان لیوے تو اُن کو ساتھ چہرے اُن کے کے اور البتہ پہچان لیوے گا تو اُن کو بیچ لحن یعنی کہنے بات کے

تو آپ کو ان کا پورا پتہ بتا دیتے سو آپ اُن کو حلیہ سے پہچان لیتے اور آپ ان کو طرز کلام سے ضرور پہچان لیں گے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ

اور اللہ جانتا ہے کاموں تمہارے کو اور البتہ آزماویں گے ہم تم کو یہاں تک کہ ظاہر کر دیں ہم جہاد کرنے والوں کو

اور اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال کو جانتا ہے۔ اور ہم ضرور تم سب کی آزمایش کریں گے تاکہ ہم اُن لوگوں کو معلوم کر لیں جو تم میں جہاد کرنے والے ہیں

مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تم میں سے اور صبر کرنے والوں کو اور آزماویں ہم خبروں تمہاری کو تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے

اور جو ثابت قدم رہنے والے ہیں اور تاکہ تمہاری حالتوں کی جانچ کر لیں بے شک جو لوگ کافر ہوئے

توضیح الکلام

۵۱ قولہ لاّ نقفل الخ یعنی مثلاً یہ کہ ایمان لانے سے فلاں فلاں مصلحتیں جو موجود اور جو آئندہ کو توقع کی جاتی ہیں فوت ہو جاویں گی ۱۰ اطاعت مراد یہ ہی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کر یہ کہ پھر ایمان نہ لانا ہی ہے ترجمہ خلاصہ یہ کہ اس تدبر نہ کرنے کی وجہ عناد ہے کہ باوجود ہدایت ظاہر کر دیے جانے کے اس کو پشت دینا ان سے سرزد ہوا اور اس عناد کے بعد تسویل شیطانی ہوئی اور اس تسویل سے عدم تدبر ہوا اور عدم تدبر سے ختم (مہر لگانا) واقع ہوا ۱۲

۵۲ قولہ فی بعض الامر الخ یعنی تم جو ہم کو اتباع محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے ہو اس کے دو جز ہیں ایک ظاہر میں اتباع نہ کرنا اور دوسرا باطن میں اتباع نہ کرنا تو پہلے جز میں تو ہم تمہارا کہنا نہیں مان سکتے، لیکن دوسرے جز میں مان لیں گے کیونکہ عقائد میں ہم تمہارے ساتھ ہیں خلاصہ یہ نکلا کہ حق سے پھرنے کا سبب قومی تعصب اور اندھی تقلید ہے ۱۲

ع ۳ — ۹ — ۳۷

۵۳ قولہ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ الخ مطلب یہ ہے کہ منافق لوگ جو بظاہر مسلمان بنے ہوئے ہیں اور دل میں مسلمانوں کے دشمن ہیں اگر ہم چاہیں تو اے محمد اُن کے چہروں پر کوئی خاص علامت مثلاً نفاق کی ظلمت ایسی پیدا کر دیں کہ تم اُن کو اُن کی صورت ہی سے پہچان لو اور یوں تو اُن کے بات چیت کرنے کے وقت اُن کا نفاق ظاہر ہو ہی جاتا ہے کیونکہ کیسی ہی ظاہرداری کا برتاؤ کریں تاہم دلی بغض کسی کے چھپانے سے چھپ نہیں سکتا اس کے بعد مومنین اور منافقین دونوں گروہوں کو خطاب میں جمع کر کے مومنوں کو ترغیب اور منافقوں کو ڈرانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال کو جانتا ہے لہٰذا مسلمانوں کو اُن کے اخلاص پر جزا اور منافقوں کو اُن کے نفاق پر سزا دیگا ۱۲ مدارک نزول الکلام۔

۵۴ قولہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر کے بارہ میں نازل ہوئی، یا اُن اصحاب بدر و کفار کے بارہ میں نازل ہوئی جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف بن کر لوگوں کو مال دیتے اور کھانے کھلاتے تھے تاکہ وہ پیغمبر کی مخالفت کریں ۱۲ جلالین شریف

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا

اور بند کیا اُنھوں نے راہ خدا کی سے اور مخالفت کی رسول کی پیچھے اس کے کہ

اور اُنھوں نے اللہ کے رستہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ

تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝

ظاہر ہوئی واسطے ان کے ہدایت ہرگز نہ ضرر کریں گے اللہ کو کچھ اور البتہ ناپید کرے گا عملوں ان کے کو

ان کو رستہ نظر آچکا تھا یہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مٹا دے گا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا اور مت

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (کفار کی طرح اللہ اور رسول کی مخالفت کر کے)

تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

باطل کرو عملوں اپنوں کو تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا اُنھوں نے راہ

اپنے اعمال کو برباد مت کرو بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور اُنھوں نے اللہ کے راستہ سے روکا

اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوْا

خدا کی سے پھر مر گئے اور وہ کافر ہی تھے پس ہرگز نہ بخشے گا اللہ ان کو پس مت سستی کرو

پھر وہ کافر ہی رہ کر مر گئے خدائے تعالیٰ اُن کو کبھی نہ بخشے گا سو تم ہمت مت ہارو

وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ڰ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ڰ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ

اور مت بلاؤ اُن کو طرف صلح کی اور تم ہی ہو غالب اور اللہ ساتھ تمہارے ہے اور ہرگز

اور صلح کی طرف مت بلاؤ اور تم ہی غالب رہوگے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے

يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ

نہ چھینے گا تم سے عمل تمہارے سوائے اس کے نہیں کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہے اور تماشا اور اگر

اعمال میں ہرگز کمی نہ کرے گا دنیوی زندگانی تو محض ایک لہو و لعب ہے اور اگر

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝

ایمان لاؤ اور پرہیزگار رہو دے گا تم کو ثواب تمہارا اور نہ مانگے گا تم سے سارے مال تمہارے کو

تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تم کو تمہارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہ کرے گا

اِنْ يَّسْــَٔـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝

اگر مانگے تم سے وہ مال پس تنگ کرے تم کو بخیلی کرنے لگو اور نکال دیوے بدنیتی تمہاری

اگر تم سے تمہارے مال طلب کرے پھر انتہا درجہ تک تم سے طلب کرتا رہے تو تم بخل کرنے لگو اور اللہ تعالیٰ تمہاری ناگواری ظاہر کر دے

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ

خبردار ہو تم وہ لوگ کہ پکارے جاتے ہو کہ خرچ کرو بیچ راہ اللہ کے پس کچھ تم میں سے

ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے سو بعضے تم میں سے

مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ

وہ شخص ہے کہ بخیلی کرتا ہے اور جو کوئی بخیلی کرے پس سوائے اسکے نہیں کہ بخیلی کرتا ہے جان اپنی سے اور اللہ بے پرواہ ہے اور

وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ خود اپنے سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو کسی کا محتاج نہیں اور

نزول الکلام

۵۱ قولہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جس طرح شرک کے ساتھ کوئی نیک عمل کسی کام کا نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی گناہ مضر نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ الباب النقول

توضیح الکلام

۵۲ قولہ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ الخ اگر یہ مخالفت نفس ایمان میں ہو تب تو برباد ہونا اس وجہ سے ہے کہ کفر اگر سابق ہے جیسے اصل کافر کا کفر تو وہ تو عمل کے صحیح ہونے ہی کے منافی ہے اور اگر کفر لاحق ہے کہ بعد میں کافر مرتد ہو جائے تو وہ عمل کردہ کا ... اور اگر مخالفت نفس ایمان میں نہیں ہے بلکہ کسی عمل میں ہے جیسے گنہگار مومن کا گناہ، تو اس صورت میں برباد ہونیکی صورت یہ ہے کہ جو ایک عمل کسی دوسرے عمل کے صحیح یا باقی رہنے کی شرط ہو اس میں خلل اندازی کی جائے مثلاً کسی آدمی کو کچھ صدقہ دیکر اس پر احسان جتلایا جائے یا کوئی اور تکلیف دینے والی بات اس سے کہی جائے ۱۲

۵۳ قولہ وَلَا یَسْـَٔلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ الخ تو جب وہ تم سے ایسی چیز طلب نہیں کرتا جس کا دینا آسان ہو تو جان جس کا دینا مشکل ہے وہ تو کیوں طلب کریگا چنانچہ ظاہر ہے کہ ہمارے جان و مال کے خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نفع نہیں اور نہ یہ ممکن ہے اور اِنْ تُؤْمِنُوْا شرط پر لَا یَسْـَٔلْکُمْ کی جزا جو مرتب کی گئی ہے اُس کا یہ مطلب نہ سمجھا جائے کہ اگر ایمان نہ لاؤ تو تمہارا مال لینا چاہتا ہو بلکہ یہ مطلب ہے کہ ایمان نہ لانیوالے سے تو ہماری کوئی خصوصیت ہی نہیں اس میں تو اموال کے سوال کا احتمال ہی نہیں البتہ شاید ایمان لانے کی صورت میں ڈر تا کہ کہیں دوستی میں فرمائشیں نہ ہونے لگیں جیسا کہ اکثر اہل دنیا میں اسکا مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ دوستی میں فرمائشیں ہونے لگا کرتی ہیں اس لئے بطور مبالغہ کے اس کو اس پر مرتب فرمایا کہ اگر تم ایمان بھی لے آؤ تب بھی ہم تم سے اپنے لئے مال طلب نہ کریں اور اپنے نفع کے لئے سوال کرنا تو سوال کی ایک فرد محال ہے اس کا تو احتمال ہی نہیں ۱۲

فقہ الکلام ۵۴ قولہ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ الخ اس آیت سے حنفیہ نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ اگر کوئی شخص نفل شروع کرکے اس کو فاسد کر دے تو اس کی قضا واجب ہے ۱۲

أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا

تم محتاج ہو اور اگر پھر جاؤ تم بدل لا دے گا ایک قوم سوائے تمہارے پھر نہ ہوں گے

تم سب محتاج ہو اور اگر تم روگردانی کروگے تو خدائے تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردے گا پھر وہ

أَمْثَالَكُمْ ۝ سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع وعشرون آیۃ واربع رکوعات ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

مانند تمہاری — تم جیسے نہ ہوں گے

سورہ فتح مدنی ہے اور ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع — کلماتہا ۵۹۸ — حروفہا ۲۴۳۹

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن

تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں

ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا

گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی اوپر تیرے اور دکھلاوے تجھ کو راہ

معاف فرمادے اور آپ پر اپنے احسانات کی تکمیل کردے اور آپ کو سیدھے رستے پر

مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ

سیدھی اور مدد کرے تجھ کو اللہ مدد غالب وہی ہے جس نے اتاری

لے چلے اور اللہ آپ کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو وہ خدا ایسا ہے جس نے

السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ

تسکین بیچ دلوں ایمان والوں کے تو کہ بڑھ جاویں ایمان میں ساتھ ایمان اپنے کے

مسلمانوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا ہے تاکہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ اُن کا ایمان اور زیادہ ہو

وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اور واسطے اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ جاننے والا حکمت والا

اور آسمان و زمین کا سب لشکر اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ (مصلحتوں کا) بڑا جاننے والا حکمت والا ہے

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

تو کہ داخل کرے ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے

تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسی بہشت میں داخل کرے جن کے نیچے

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے اور دور کرے اُن سے برائیاں اُن کی اور ہے یہ

نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ کو رہیں گے اور تاکہ اُن کے گناہ دور کردے اور یہ

عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ

نزدیک اللہ کے مراد پانا بڑا اور عذاب کرے نفاق والوں کو اور نفاق والیوں کو

اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ

اور شرک کرنے والوں کو اور شرک کرنے والیوں کو گمان کرنے والے ہیں ساتھ اللہ کے گمان برا

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو کہ اللہ کے ساتھ بُرے بُرے گمان رکھتے ہیں

خواص سورۃ فتح

رمضان شریف کا چاند دیکھنے کے وقت تین بار اس سورت کو پڑھنے سے تمام سال کی روزی فراخ رہے نیز جو سورت لکھ کر قتال یا جھگڑے کے وقت پاس رکھنے سے امن اور حفاظت میں رہے اور فتح میسر ہو نیز کشتی میں سوار ہونے کے وقت اس سورت کو پڑھنے سے آدمی دریا میں ڈوبنے سے امن میں رہے ۱۲ ۵ قولہ اِنَّا فَتَحْنَا سے حکیماً تک قبولیت دعا کے لئے باوضو مشک و گلاب اور زعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر ٹوپی میں رکھ لے مگر پہنتے وقت بھی باوضو ہو ۱۲

رکوع ۱۰

نزول الکلام

۵ قولہ اِنَّا فَتَحْنَا الخ ۶ھ میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور امن و امان کے ساتھ عمرہ ادا کرکے کسی نے سر منڈا کر اور کسی نے بال کترا کر احرام کھولا آپ نے یہ خواب اپنے صحابہؓ سے بیان فرمایا تو گو آپ نے مدت کی تعیین نہیں فرمائی تھی مگر غلبۂ شوق سے اکثر کا خیال اس طرف گیا کہ اسی سال ذیقعدہ کے مہینہ میں حضرتؐ نے عمرہ کا قصد فرمایا اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے لئے پندرہ سو مسلمان آپ کے ہمراہ ہوئے قریش کو جب یہ خبر ہوئی تو سب نے اتفاق کرلیا کہ آپ کو مکہ میں نہ آنے دیں چنانچہ آپ کو مکہ کے قریب مقام حدیبیہ میں رکنا پڑا اور فریقین میں صلح کی گفتگو ہونے لگی آخر ان شرائط پر صلحنامہ مرتب ہوگیا کہ اس وقت مسلمان بے عمرہ ادا کیے لوٹ جائیں اور آئندہ سال عمرہ کریں لیکن اس طرح کہ کوئی مسلمان تلوار میان سے باہر نہ نکالے اور تین دن سے زیادہ مکہ میں نہ ٹھہریں اور صلح کے دنوں میں اگر کوئی مسلمان کفار قریش کے پاس چلا جائے تو قریش اُس کو واپس نہ دیں اور اگر ان میں کا کوئی شخص مسلمانوں کی طرف چلا آئے تو مسلمان اُس کو واپس کردیں غرض یہ صلح بظاہر دب کر ہوئی لیکن واقع میں یہی فتح تھی کیونکہ مکہ فتح ہونے کی یہی تمہید تھی چنانچہ قریش نے صلحنامہ کے خلاف مسلمان سے لڑنے والے قبیلوں کی خفیہ مدد کی تو اسی سے مسلمانوں کے ہاتھ جنت آگئی پس رمضان ۸ھ میں مکہ معظمہ پر چڑھائی ہوئی اور مکہ بغیر لڑائی کے فتح ہوگیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مع صحابہؓ کے حدیبیہ سے لوٹ کر مدینہ طیبہ کو واپس تشریف

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ

اوپر ان کے ہے پھیرا برائی کا اور غصہ ہوا اللہ اوپر ان کے اور لعنت کی اُن کو اور تیار کی

اُن پر بُرا وقت پڑنے والا ہے اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ اُن پر غضبناک ہوگا اور اُن کو رحمت سے دور کر دے گا

لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ

واسطے ان کے دوزخ اور بُری ہے جگہ پھر جانے کی اور واسطے اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور

اور ان کے لئے اُس نے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے اور آسمان و زمین کا سب لشکر

الْاَرْضِ ۖ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

زمین کے اور ہے اللہ غالب حکمت والا تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا

اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا

وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور قوت دو اس کو اور تعظیم کرو اُس کی

اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس (کے دین) کی مدد کرو اور اسکی تعظیم کرو

وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا

اور تسبیح کرو اللہ کو صبح اور شام تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تجھ سے سوائے اس کے نہیں

اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہو جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ (واقع میں)

يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۗ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا

کہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھ اُن کے کے پس جس نے عہد توڑا پس سوائے اسکے نہیں

اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں خدا کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے پھر (بعد بیعت کے) جو شخص عہد توڑے گا سو اُس کے

يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ

کہ عہد توڑا اوپر جان اپنی کے اور جس نے وفا کی ساتھ اس چیز کے کہ عہد کیا ہے اوپر اس کے اللہ سے

عہد توڑنے کا وبال اُسی پر پڑے گا اور جو شخص اس بات کو پورا کرے گا جس پر (بیعت میں) خدا سے عہد کیا ہے

فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ

پس شتاب دے گا اُس کو ثواب بڑا شتاب کہیں گے واسطے تیرے پیچھے چھوڑے گئے

تو عنقریب خدا اُس کو بڑا اجر دے گا جو دیہاتی پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے کہیں گے

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ

گنواروں سے مشغول کیا تھا ہم کو مالوں ہمارے نے اور لوگوں ہماروں نے پس بخشش مانگ واسطے ہمارے کہتے ہیں

کہ ہمکو ہمارے مال اور عیال نے فرصت نہ لینے دی سو ہمارے لئے (اس کوتاہی کی) معافی کی دعا کر دیجئے یہ لوگ اپنی زبان سے

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ

ساتھ زبانوں اپنی کے جو کچھ نہیں بیچ دلوں ان کے کے کہہ پس کون مالک ہوگا تمہارا

وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ سو وہ کون ہے جو خدا کے سامنے

اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ

اللہ سے کچھ اگر ارادہ کرے ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے نفع کا بلکہ ہے

تمہارے لئے کسی چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نقصان یا کوئی نفع پہونچانا چاہے بلکہ

توضیح الکلام

۵۱ قولہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ الخ اس آیت میں اپنے حکیم اور زبردست ہونے کا اظہار فرماتا ہے کہ ہم نے اے محمد تم کو نیک اور بد کاموں میں اچھے کام کی اچھے اور بُرے کی بُرے ہونے کی گواہی دینے کے لئے گواہ بنا کر بھیجا ہے چنانچہ آپ اچھا کام کرنے والوں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ آخرت میں عمدہ نتیجے ملیں گے اور بُرے کام کرنے والوں کو بُرے نتیجے ملیں گے اور یہ شاہد کس لئے بھیجا اس لئے کہ اے بنی آدم تم اس کی اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرو ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عزت و توقیر کرو بعض مفسرین کے نزدیک توقروہ اور تعزروہ کی ضمیریں خاص اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہیں اور بعض لوگ خاص رسول کی طرف لوٹاتے ہیں اور اس پر وقف ہے اس کے بعد پھر تسبحوہ سے الگ جملہ شروع ہوتا ہے مفسرین کے نزدیک تعزیر سے مراد اس کے دین کی مدد کرنا ہے اور توقیر سے اس کی تعظیم کرنا مراد ہے عقیدہ کے اعتبار سے بھی کہ اس کو کمالات کے ساتھ موصوف اور عیوب سے پاک سمجھو اور عملاً بھی کہ اس کی اطاعت کرو اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے اور صبح و شام تسبیح کرنے سے مراد یا تو سبحان اللہ وبحمدہ کہنا ہے اور بقول بعض نماز پڑھنا کیونکہ تسبیح سے نماز بھی مراد ہو سکتی ہے، یہ شکریہ ہے خدا تعالیٰ کا کہ اُس نے اپنے بندوں کے لئے ایسا جلیل القدر رسول بھیجا ۱۲

ع ۱ ۱۰ ۹

۵۲ قولہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ الخ اس بیعت سے مراد وہ ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں حضرت عثمان کو پیغام دیکر بھیجا قریش نے اُن کو وہیں قید کر لیا اور خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمان کو قتل کر ڈالا اُس پر مسلمانوں کو جوش آیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے عہد لینا شروع کیا، آپ ایک سایہ دار درخت کے تلے تشریف رکھتے تھے اور صحابہ آتے تھے اور حضرت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہتے تھے کہ ہم لڑیں گے بھاگیں گے نہیں تقریباً چودہ سو آدمیوں نے بیعت کی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس عہد کو بیعت اس لئے کہتے ہیں کہ بیعت کرنے والا اپنی جان اور مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیع کرتا ہے بقیہ آئندہ

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ

اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار بلکہ گمان کیا تھا تم نے یہ کہ ہرگز نہ پھیریں گے رسول

اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال پر مطلع ہے بلکہ تم نے یوں سمجھا کہ رسول اور (ہمراہی) مومنین

وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ

اور مسلمان طرف لوگوں اپنے کی کبھی اور زینت دیا گیا یہ خطرہ بیچ دلوں تمہارے کے اور

اپنے گھر والوں میں کبھی لوٹ کر نہ آویں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں اچھی معلوم ہوئی تھی اور

ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ

گمان کیا تھا تم نے گمان بُرا اور تھے تم قوم ہلاک ہونے والی اور جو کوئی نہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے

تم نے بُرے بُرے گمان کئے اور تم برباد ہونے والے لوگ ہو گئے اور جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر

وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اور رسول اس کے کے پس تحقیق تیار کی ہے ہم نے واسطے کافروں کے دوزخ۔ اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی

ایمان نہ لاوے گا سو ہم نے کافروں کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور تمام آسمان و زمین کی سلطنت

وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اور زمین کی بخشتا ہے واسطے جس کے چاہے اور عذاب کرتا ہے جس کو چاہے اور ہے اللہ

اللہ ہی کی ہے وہ جس کو چاہے بخشدے اور جس کو چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى

بخشنے والا مہربان شتاب کہیں گے پیچھے چھوڑے گئے جب چلو گے تم طرف

بڑا غفور رحیم ہے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لینے چلو گے

مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا

غنیمتوں کی یعنی غنیمت خیبر کی تا کہ لے لو اُن کو چھوڑو ہم کو پیروی کریں ہم تمہاری چاہتے ہیں یہ کہ بدل ڈالیں

کہیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو

كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

کلام اللہ کو کہہ کہ ہرگز نہ پیروی کرو گے تم ہماری اسی طرح کہا ہے اللہ نے پہلے اس سے

بدل ڈالیں آپ کہدیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے خدا تعالیٰ نے پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے

فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا

پس البتہ کہیں گے بلکہ حسد کرتے ہو تم ہم سے بلکہ نہ سمجھتے تھے مگر

تو وہ لوگ کہیں گے بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ خود یہ لوگ بہت کم بات

قَلِيْلًا ۝ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ

تھوڑا کہہ واسطے پیچھے چھوڑے گیوں کے گنواروں سے شتاب بلائے جاؤ گے تم طرف ایک قوم

سمجھتے ہیں۔ آپ ان پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے (بھی) کہدیجئے کہ عنقریب تم لوگ ایسے لوگوں (سے لڑنے) کی طرف بلائے جاؤ گے جو

اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا

سخت لڑائی والی کی لڑو گے تم اُن سے یا وہ مسلمان ہو جاویں گے پس اگر مانو گے تم

سخت لڑنے والے ہوں گے کہ یا تو ان سے لڑتے رہو یا وہ مطیع (اسلام) ہو جاویں سو اگر تم اطاعت کرو گے

بقیہ صفحہ ۷۱۴

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے بھی بیعت ہوتی تھی اور کبھی ہجرت پر اور کبھی گناہوں کے کام ترک کرنے پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بادشاہوں سے بیعت خلافت اور مشائخ اور پیروں سے بیعت توبہ و انابت کا سلسلہ جاری رہا اور اہل طریقت کی بیعت اب بھی کی جاتی ہے جو سنت ہے بشرطیکہ پیر متبع سنت ہو ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام ر ۱ ع ۵

قولہ سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ الخ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ سے واپس تشریف لا رہے تھے تو اسیوقت مسلمانوں کو حکم الٰہی سے مژدہ دیا تھا کہ اب عنقریب تمکو ایک اور فتح اور غنیمت حاصل ہوگی اس لئے مخصوص ان ہی لوگوں کیلئے جنھوں نے حدیبیہ میں شرکت کی تھی محرم سنہ ۷ھ میں خیبر فتح کرنے کیلئے چلتے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمادیا کہ اس میں وہی لوگ شریک ہو سکتے ہیں جو ہمارے ساتھ حدیبیہ میں شریک تھے اس حکم سے اللہ تعالیٰ کا مقصد اُن جانبازوں کو ذریعی صلہ دینا منظور تھا خیبر یہودیوں کا شام کی جانب ایک شہر تھا یہ لوگ جنگ احزاب میں کفار کے ساتھ ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرما کر پہلے ہی سے اطلاع دی تھی کہ جب لشکر اسلام خیبر روانہ ہو گا تو حدیبیہ میں شرکت نہ کرنیوالے مال غنیمت کے لالچ میں اب تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائیں گے سو اُن سے کہدینا کہ خیبر کا مال تمہارے نصیب میں نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کا حکم (ازلی) بدلا نہیں جاتا اس لئے نہ تم جا سکتے ہو اور نہ ہم خلاف حکم خداوندی تم کو اپنے ہمراہ لیجا سکتے ہیں،

قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا الخ کا یہی مطلب ہے اور اس میں جو لَنْ ہے اس سے آئندہ کبھی کسی غزوہ میں بھی ساتھ لیجانے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ خاص غزوہ خیبر کے لئے ہے کیونکہ اس غزوہ خیبر کے بعد بعض غزوات میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں نہ شریک ہونے والوں میں سے بعض قبائل جیسے مزنیہ اور جہنیہ شریک جنگ ہوئے اور ان دیہاتیوں کو جن کا تذکرہ آیت میں ہے فارس وغیرہ کے غزوات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں شریک جنگ کیا جیسا کہ در منثور اور روح المعانی میں مذکور ہے ۱۲

يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

دیوے گا تم کو اللہ ثواب اچھا اور اگر پھر جاؤ تم جیسا پھر گئے تھے تم پہلے اس سے

تو تم کو اللہ تعالیٰ نیک عوض (یعنی جنت) دیگا اور اگر تم (اس وقت بھی) روگردانی کروگے جیسا اس کے قبل روگردانی کر چکے ہو

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى

عذاب کرے گا تم کو عذاب درد دینے والا نہیں اوپر اندھے کے تنگی اور نہ اوپر

تو وہ دردناک عذاب کی سزا دے گا نہ اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ

الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

لنگڑے کے تنگی اور نہیں اوپر بیمار کے تنگی اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی

لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مانے گا

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ

داخل کریگا اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں اور جو کوئی پھر جائے گا

اُس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو شخص (حکم سے) روگردانی کرے گا

يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ

عذاب کرے گا اس کو عذاب درد دینے والا البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مسلمانوں سے جس وقت کہ

اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جب کہ

يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ

بیعت کر رہے تھے تجھ سے نیچے درخت کے پس جانا جو کچھ بیچ دلوں اُن کے کے تھا پس اُتاری تسکین

یہ لوگ آپ سے درخت (سمرہ) کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور انکے دلوں میں جو کچھ تھا اللہ کو وہ بھی معلوم تھا اور (اس وقت) اللہ تعالیٰ نے ان میں

عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ

اوپر ان کے اور ثواب دیا اُن کو فتح نزدیک اور لوٹیں بہت کہ لیویں گے اُن کو

اطمینان پیدا کر دیا اور ان کو ایک لگتے ہاتھ فتح دیدی۔ اور (اس فتح میں) بہت سی غنیمتیں بھی (دیں) (جن کو یہ لوگ لے رہے ہیں

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

اور ہے اللہ غالب حکمت والا وعدہ کیا ہے تم کو اللہ نے لوٹوں بہت کا

اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے (اور بھی) بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ

کہ لوگے اُن کو پس شتاب دیدی تم کو یہ اور بند کئے ہاتھ لوگوں کے تم سے

جن کو تم لوگے سو سر دست تم کو یہ دیدی ہے اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے

وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اور تو کہ ہو نشانی واسطے ایمان والوں کے اور دکھلاوے تم کو راہ سیدھی

اور تاکہ یہ (واقعہ) اہل ایمان کے لئے ایک نمونہ ہو جائے اور تاکہ تم کو ایک سیدھی سڑک پر ڈال دے

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

اور دے تم کو غنیمتیں اور کہ نہیں قادر ہوئے تم اوپر ان کے یعنی فارس اور روم کی تحقیق گھیر لیا اللہ نے اُن کو اور ہے اللہ اوپر

اور ایک فتح اور بھی ہے جو تمہارے قابو میں نہیں آئی خدا تعالیٰ اس کو احاطہ میں لئے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ

نزول الکلام

۱ ؎ قولہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی الخ جب حق تعالیٰ نے اس سورت میں ان لوگوں پر لعنت فرمائی جو سفر حدیبیہ میں ساتھ نہ تھے تو معذور اور لاچار مسلمان ڈرے کہ ہم تو بہت دفعہ اپنی بے بسی کے باعث مجبوراً جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے اُس وقت اُن کی تسلی کیلئے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم

۲ ؎ قولہ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ الخ مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیام صلح لے کر اہل مکہ کے پاس گئے اور کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم صرف عمرہ کے ارادہ سے آئے ہیں لڑنے کا بالکل خیال نہیں ہے لہٰذا تم اُن کو اُن کے مقصد سے مت روکو عمرہ ادا کر لینے دو انکے واپس آنے میں دیر لگی یہاں یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت عثمان رضی کو مکہ والوں نے مار ڈالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مجھ کو لڑنا جائز ہو گیا کیونکہ ابتدا اُن ہی کی طرف سے ہوئی اُس وقت آپ نے مسلمانوں سے درخت کے تلے لڑنے مرنے کی بیعت لی اُس وقت بیعت کرنیوالوں سے اللہ تعالےٰ نے اپنی رضامندی ظاہر فرمانے کو یہ آیت نازل فرمائی۔ بیعت رضوان اسی بیعت کا نام ہے اور جد بن قیس منافق کے سوا کہ وہ اونٹ کی آڑ میں چھپا کھڑا رہا تھا اور سبنے بیعت کی تھی ۱۲ **توضیح الکلام**

رکوع ۲ — ۱۰

۳ ؎ قولہ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ الخ یعنی اللہ تعالیٰ ایمانداروں سے خوش ہو گیا کہ جو اے محمد تجھ سے درخت تلے بیعت کر رہے تھے پھر انکے دلوں کا صدق و ثبات بھی اسکو معلوم ہوا جس پر اُس نے امن کے دلوں میں اطمینان عطا کیا جس سے اُن کو خدا تعالےٰ کا حکم ماننے میں ذرا پس و پیش نہیں ہوا۔ تو معنوی نعمتیں اُن حضرات کے لئے ہیں اور اُن کو کچھ ایسی نعمتیں بھی دیں جو محسوس ہیں گو اُن کے ضمن میں باطنی اور معنوی نعمتیں بھی موجود ہیں وہ یہ کہ اُن کو بہت جلد ایک فتح دی یعنی واپس آتے ہی خیبر کی فتح نصیب ہوئی اور بہت سی غنیمتیں خیبر میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو عطا کیں ۱۲ **ربط الکلام**۔ **۴ ؎** قولہ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ الخ ... بر کی آیت میں اُن لوگوں کی جو حدیبیہ میں شریک نہ تھے بُرائیاں تھیں اس آیت میں مخلصوں کے لئے خوش خبریاں ہیں ۱۲

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ

ہر چیز کے قادر — اور اگر لڑتے تم سے وہ لوگ جو کافر ہوئے البتہ پھیرتے پیٹھ پھر

ہر چیز پر قادر ہے — اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر

لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ

نہیں پاتے کوئی دوست اور نہ یاری دینے والا — عادت اللہ کی جو تحقیق گذری ہے

نہ اُن کو کوئی یار ملتا اور نہ مددگار۔ اللہ تعالیٰ نے (کفار کے لئے) یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے

مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ

پہلے اس سے — اور ہرگز نہ پاوے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا — اور وہی ہے جس نے بند کئے

چلا آتا ہے — اور آپ خدا کے دستور میں ردوبدل نہ پاویں گے۔ اور وہ ایسا ہے کہ اس نے اُن کے ہاتھ

أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ

ہاتھ اُن کے تم سے اور ہاتھ تمہارے اُن سے بیچ سرحد مکے کے پیچھے اس کے کہ

تم سے (یعنی تمہارے قتل سے) اور تمہارے ہاتھ اُن (کے قتل) سے عین مکہ (کے قرب) میں روک دیئے بعد اس کے کہ

أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ هُمُ الَّذِينَ

غالب کیا تم کو اوپر اُن کے — اور ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا — وہی لوگ ہیں جو

تم کو اُن پر قابو دیدیا تھا — اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا — وہ یہ لوگ ہیں جنھوں نے

كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ

کافر ہوئے اور بند کیا تم کو انھوں نے مسجد حرام سے اور قربانی کو روکے ہوئے اس بات سے

کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور (نیز) قربانی کے جانور کو جو رُکا ہوا رہ گیا اس کے موقع میں

يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ

کہ پہونچے جگہ حلال ہونے اپنی کی اور اگر نہ ہوتے مرد مسلمان اور عورتیں مسلمان نہیں جانتے تم اُن کو

پہونچنے سے روکا اور اگر (مکہ میں اس وقت) بہت سے مسلمان مرد اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر بھی نہ ہوتی

أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ

یہ کہ کچل ڈالو تم اُن کو پس پہونچ جاوے تم کو اُن سے ایذا بے خبری میں (تو ابھی فتح ہو جاتی) کہ داخل کرے اللہ

یعنی اُن کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر اُن کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہونچتا تو سب قصہ طے کر دیا جاتا

فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

بیچ رحمت اپنی کے جس کو چاہے — اگر جدے ہو جاتے (مسلمان کافروں سے) البتہ عذاب کرتے ہم اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے اُن میں سے

لیکن ایسا اس لئے نہیں کیا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کردے اگر یہ ٹل گئے ہوتے تو ان میں جو کافر تھے

عَذَابًا أَلِيمًا ۝ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ

عذاب درد دینے والا — جس وقت کی اُن لوگوں نے کہ کافر ہوئے بیچ دلوں اپنے کے کد

ہم اُن کو دردناک سزا دیتے — جب کہ اُن کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی

حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى

کد جاہلیت کی — پس اتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر

اور عار بھی جاہلیت کی سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنین کو اپنی طرف سے

توضیح الکلام

۵۱ قولہ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ الخ فرماتا ہے کہ کفار کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہی دستور مقرر کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے کہ مقابلہ میں اہل حق غالب اور اہل باطل مغلوب رہتے ہیں مثلاً ابراہیم علیہ السلام کو اُن کی قوم کے مقابلہ میں فتح دی موسیٰ علیہ السلام کو فرعونیوں سے نجات دی فلسطین اور شام کے رہنے والوں پر غلبہ دیا اس کا دستور بدلتا نہیں اس نبی کا دین بھی اسی دستور کے مطابق غلبہ پاوے گا یہ آسمانی ارادہ ہے اور اس نبی کی نسبت کتب ماضیہ میں پیشین گوئیاں موجود ہیں ۱۲

۵۲ قولہ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ الخ یہاں سے یہ فرماتے ہیں کہ کبھی کسی حکمت سے اس غلبہ میں توقف ہو گیا ہو تو وہ اس فتح اور غلبہ کے منافی نہیں ہے چنانچہ ایک واقعہ یاد دلاتے ہیں کہ دیکھو حرم مکہ میں جو کفار کا مجمع تھا ان کے ہاتھ ہم نے روک دیئے جو بظاہر خلاف قیاس بات تھی کیونکہ جب وہ باہر آکر لڑنے کو موجود تھے تو وہاں تو اور بھی اُنکے لئے موقع تھا اس کا تو احسان خداوندی ہونا ظاہر ہے اور اسی طرح تم کو قابو دے کر تمہارے ہاتھ روک کر یہ جنگ نہ ہونے دی اس کا احسان اور حکمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو قتال اور جنگ کو زمانہ دراز ہو جاتا اور درمیان میں کچھ وقفہ نہ ملتا لگا تار جنگ رہتی جس سے مسلمانوں کو تکلیف زیادہ پہونچتی ۱۲

نزول الکلام

۵۳ قولہ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ الخ ابھی صلح حدیبیہ کا سلسلہ درمیان ہی تھا کہ کفار قریش کے ستر اسی اور بالسی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کی نیت سے جبل تنعیم کی راہ سے اتر آئے صحابہ نے ان سب کو گرفتار کر کے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لا حاضر کیا لیکن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو چھوڑ دیا چونکہ یہ بھی ایک قسم کی فتح ہی تھی اور اُن کے قتل نہ کرنے میں بھی بڑی مصلحت تھی کہ دشمنوں کو اشتعال ہو کر خونریزی بڑھتی اس لئے بصورت اظہار منت و احسان یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب

لغات الکلام۔ ۵۴ قولہ مَعْكُوفًا جوہری نے کہا کہ بولا جاتا ہے عَكَفَهُ یعنی اس کو روک دیا اور اسی سے اعتکاف ہے کیونکہ آدمی اس حالت میں مسجد میں رُکا رہتا ہے ۱۲

الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَ

ایمان والوں کے اور لازم کردی اُن کو بات پرہیزگاری کی اور تھے وہ بہت حقدار اس کے اور

تحمل عطا کیا اور اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے زیادہ مستحق ہیں اور

أَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۞ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ

لائق اس کے اور ہے اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا البتہ تحقیق سچ دکھلایا اللہ نے

وہ اس کے اہل ہیں اور اللہ تعالےٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے

رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ

رسول اپنے کو خواب ساتھ سچ کے البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام میں اگر چاہا

اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا جو مطابق واقع کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام (یعنی مکہ) میں انشاء اللہ ضرور جاؤ گے

اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ

اللہ نے امن سے منڈائے ہوئے سروں اپنوں کو اور کترواتے ہوئے نہ ڈرتے ہوگے

امن و امان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا اور کوئی بال کترتا ہوگا تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۞

پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہ جانا تم نے پس کی ورے اس کے یہ فتح نزدیک

سو اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس سے پہلے لگے ہاتھ ایک فتح دیدی

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

وہ ہے جس نے بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تو کہ غالب کرے اس کو

وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت دی اور سچا دین (یعنی اسلام) دیکر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اُس کو

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۞ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ

اوپر دین سارے کے اور کفایت ہے اللہ شاہدی دینے والا محمدؐ رسول اللہ کا ہے

تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ

اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اوپر کفار کے رحم دل ہیں درمیان اپنے دیکھتا ہے تو اُن کو

اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں اے مخاطب تو اُن کو دیکھے گا

رُكَّعًا سُجَّدًا ۖ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ

رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے چاہتے ہیں فضل خدا کا اور رضامندی اس کی نشانی اُن کی

کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں اُن کے آثار

فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ

بیچ منھوں ان کے کے ہے اثر سجدے کے سے یہ ہے صفت اُن کی بیچ توریت کے

بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں

وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ

اور صفت اُن کی بیچ انجیل کے جیسے کھیتی نکالے سوئی اپنی پس قوی کرے اُس کو

اور انجیل میں اُن کا یہ وصف ہے کہ جیسے کھیتی اُس نے اپنی سوئی نکالی پھر اُس نے اُس کو قوی کیا

نزول الکلام

۵۱ قولہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ الخ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ صحابہؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے رسول خدا آپ نے جو خواب دیکھا تھا وہ کہاں صحیح ہوا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ در منثور

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ منافقوں نے طعن اور اعتراض کیا کہ خواب رسول اللہؐ کا غلط نکلا اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ خازن و مدارک

توضیح الکلام

۵۱ قولہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ الخ یعنی خواب کو بلاشک اللہ تعالیٰ نے سچ کر دیا یعنی کرے گا کہ انشاء اللہ تعالےٰ تم اطمینان اور امن سے مسجد حرام میں داخل ہو کر ارکان حج و عمرہ ادا کروگے مگر اس سال میں یہ مقدر نہیں ہے اس کی حکمت تم کو معلوم نہیں وہی خوب جانتا ہے مگر اس نے اس سے پہلے تم کو ایک نزدیک فتح دی یعنی خیبر کی فتح جلد نصیب کردی ۱۲ ۵۲ قولہ فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ الخ اس میں بھی اس سال عمرہ ادا نہ ہونے کی ایک حکمت کا بیان ہے کہ اگر اس سال عمرہ ہوتا تو جنگ ضرور ہوتی اس کے بعد دو ہی مہینہ گذرنے پر خیبر پر جنگ کرنا بہت دشوار ہوتا دوسرے اہل مکہ سے جنگ ہوجاتی تو خیبر پر چڑھائی کے زمانہ میں اہل مکہ کے مدینہ پر چڑھ آنے کا بڑا پورا خطرہ ہوتا اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس جنگ کو ملتوی کردیا اور اس درمیان میں یعنی اس کے دو ماہ بعد خیبر کو فتح کرا دیا ۱۲ ۵۳ قولہ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ الخ تمام دینوں پر اس دین کو غالب کرنا یا تو باعتبار حجت اور دلیل کے ہے سو یہ تو ہمیشہ ہی ہوگا اور یا باعتبار شوکت اور سلطنت کے یہ اُسوقت ہوگا کہ جب مسلمان سلطنت کے قابل ہوں اور چونکہ یہ قابلیت صحابہ میں موجود تھی جیسا کہ اگلی آیت وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ الخ دلالت کرتی ہے اس لئے یہ آیت جس طرح رسالت کو ثابت کرتی ہے اسی طرح صحابہؓ کو بشارت بھی دیتی ہے کہ اُن کو فتوحات عامہ حاصل ہوں گی ۱۲ ۵۴ قولہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الخ اس جملہ میں علاوہ رسالت ثابت کرنے کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی بھی ہے کہ اگر یہ لوگ صلحنامہ میں آپ کے نام کے ساتھ لفظ رسول اللہ نہیں لکھنے دیتے تو آپ نہ رنجیدہ ہوجیے اس لئے کہ ہم یہ لفظ اپنے قرآن میں آپ کے نام کے ساتھ قیامت تک کیلئے

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ

پس موٹی ہو جاویں ۔ پس کھڑی ہو جاویں اوپر جڑ اپنی کے خوش لگتی ہیں کھیتی کرنیوالوں کو تو کہ غصے میں لاوے

پھر وہ اور موٹی ہوئی پھرا پنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی تا کہ ان سے کافروں کو

بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللہ بسبب ان مسلمانوں کے کافروں کو وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے

جلاوے اللہ تعالیٰ نے ان صاحبان سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کر رہے ہیں

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ	مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝	ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورہ حجرات مدنی ہے اور	ان میں سے بخشش اور ثواب بڑا	اس میں ۱۸ آیتیں اور دو رکوع ہیں
۱۵ ابتہا ۳۵۰	مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے	حروفہا ۱۵۰۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت آگے بڑھو آگے خدا کے اور رسول اس کے کے اور ڈرو

اے ایمان والو اللہ اور رسول (کی اجازت) سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا

اللہ سے تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو

بے شک اللہ تعالیٰ (تمہارے سب اقوال کو) سننے والا اور (تمہارے سب افعال کو) جاننے والا ہے اے ایمان والو تم

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

آواز اپنی کو اوپر آواز نبیؐ کے اور مت آواز بلند کرو اوپر اس کے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں

آوازیں پیغمبرؐ کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ اُن سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

بعضے تمہارے واسطے بعضے کے ایسا نہ ہو کہ کھوئے جاویں عمل تمہارے اور تم نہ سمجھے ہو

ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ

تحقیق جو لوگ کہ پست کرتے ہیں آواز اپنی کو نزدیک رسول خدا کے یہ

بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

لوگ ہیں وہ جو آزمایا ہے اللہ نے دلوں اُن کے کو واسطے پرہیزگاری کے واسطے ان کے بخشش ہے اور ثواب

جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خالص کر دیا ہے ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر

عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ

بڑا تحقیق جو لوگ کہ پکارتے ہیں تجھ کو پرے چار دیواروں گھروں کے سے بہت ان کے

عظیم ہے جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں اُن میں اکثروں کو

خواص الکلام
سورہ حجرات اگر لکھ کر دیوار پر چسپاں کر دے تو وہاں آسیب نہ آئے دوسرے اس سورت کو لکھ کر پلانے سے دودھ بڑھتا اور حمل حفاظت سے رہتا ہے ۱۲ اور جو شخص اس سورت کو خواب میں پڑھتا دیکھے وہ لوگوں کے دلوں میں محبوب ہو جائے ۱۲

نزول الکلام
ع ۳ ۱۲
۵۱ قولہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الخ قبیلہ بنی تمیم کے چند لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مجلس نبوی میں اس امر کے متعلق گفتگو ہوئی کہ ان پر حاکم کس کو مقرر کیا جائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قعقاع بن معبد کو امیر قوم بنا دیجئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ اقرع بن حابس کو سردار بنائیے اس پر دونوں حضرات میں اختلاف ہونے لگا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو انکی آوازیں بلند ہو گئیں ۱۲ حمائل ظلمی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ چند لوگوں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے عید الضحیٰ کو قربانیاں کرلیں تو انکو اس بات کی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم رمضان شریف کے روزوں کا تھا اکثر آدمی ماہ شعبان میں شک کے دن یعنی ۲۹ شعبان کا روزہ رکھتے تھے اور اس کو اچھا سمجھتے تھے اس کی ممانعت میں یہ آیت اتری ۱۲ اور اگر ان سب واقعات پر اس ایک آیت کا نزول ہوا ہو تب بھی کچھ استحالہ نہیں ہے یہ آخری روایت لباب النقول میں مذکور ہے ۱۲

۵۲ قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ الخ پچھلی آیت کے نازل ہونے پر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ راستہ میں بیٹھ کر رونے لگے ادھر سے حضرت عاصم بن عدیؓ کا گذر ہوا انھوں نے اُن سے رونے کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے کہ میری آواز پیدائشی بلند ہے اور مجھ کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے میں اپنے اعمال حبط ہونے کا ڈر ہے حضرت عاصمؓ نے یہ خبر سنکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچا دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابتؓ کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ اے ثابت کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ تم اس حالت میں زندگی بسر کرو کہ تم بقیہ آئندہ

لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا

نہیں سمجھتے ۔ اور اگر وہ صبر کریں یہاں تک کہ نکلے تو طرف ان کی البتہ ہوتا بہتر

عقل نہیں ہے۔ اور اگر یہ لوگ (ذرا) صبر (اور انتظار) کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر اُن کے پاس آجاتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا

لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ

واسطے ان کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر آوے تمہارے پاس

(کیونکہ ادب کی بات تھی) اور اللہ غفور رحیم ہے ۔ اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس

فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا

کوئی فاسق خبر لے کر پس تحقیق کر لو ایسا نہ ہو کہ ایذا پہونچاؤ تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے پس ہو جاؤ

کوئی خبر لاوے تو خوب تحقیق کر لیا کرو کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہونچا دو پھر

عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ

اوپر اس چیز کے کہ کی ہے تم نے پشیمان ۔ اور جانو یہ کہ بیچ تمہارے رسول اللہ کا ہے

اپنے کئے پر پچھتانا پڑے ۔ اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ ہیں

لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ

اگر کہا مانا کرے تمہارا بیچ بہت سے کاموں کے البتہ ایذا میں پڑو تم ۔ ولیکن اللہ نے پیارا کیا ہے طرف تمہاری

بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں اگر وہ اس میں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہونچے لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی

الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ

ایمان کو اور زینت دی اس کو بیچ دلوں تمہارے کے اور مکروہ کیا ہے طرف تمہاری کفر کو اور فسق کو

محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر اور فسق اور عصیان سے

وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَ

اور نافرمانی کو ۔ یہ لوگ وہ ہیں بھلائی پانے والے ۔ فضل کر اللہ کی طرف سے اور

تم کو نفرت دیدی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں

نِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

نعمت کر اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۔ اور اگر دو جماعت مسلمانوں میں سے

اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے ۔ اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں

اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ

لڑیں آپس میں پس صلح کرو درمیان ان دونوں کے پس اگر سرکشی کرے ایک ان میں سے اوپر دوسری کے

لڑ پڑیں تو ان کے درمیان اصلاح کر دو پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا

پس لڑو ان سے جو سرکشی کرتے ہیں یہاں تک کہ پھر آویں طرف حکم خدا کے پس اگر پھر آویں پس صلح کرو

تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جاوے پھر اگر رجوع ہو جائے تو

بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

درمیان ان کے ساتھ عدل کے اور انصاف کیا کرو ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو

ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کر دو اور انصاف کا خیال رکھو بے شک اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے

بقیہ صـ ٧١٩

لائق قربت ہوا اور شہید ہو کر اس جہان فانی سے دار باقی کی طرف رحلت کر و اُنھوں نے عرض کیا کہ حضور میں اس بات سے راضی ہوں اب کوشش کروں گا اور آپ کی آواز سے کبھی اپنی آواز بلند نہ کروں گا اُن کی بشارت کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ مدارک

صفحہ ہذا

نزول الکلام ۔ ۵۱ قولہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا الخ قبیلہ بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو مامور فرمایا چونکہ ولید اور بنی مصطلق میں پہلے زمانہ جاہلیت سے کچھ رنجش اور عداوت چلی آتی تھی اس لئے ولید جب پہونچے تو بنی مصطلق اُن کو حضرت کا قاصد سمجھ کر استقبال کے لئے شہر سے باہر آئے تو ولید پہلی عداوت کی بناء پر بدگمانی کر کے واپس آگئے اور مدینہ میں مشہور کر دیا کہ بنی مصطلق مرتد ہو گئے اور اُنھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور مجھ کو قتل کرنیکا ارادہ رکھتے تھے میں جان بچا کر بھاگا اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا کہ اتنے میں بنی مصطلق کے کچھ لوگ آئے اور سارا قصہ عرض کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال کے لئے خالد بن ولید کو خفیۃً بھیجا تب اُنھوں نے آ کر ان کی تصدیق کی اُس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۵۲ قولہ وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ الخ عرب میں عموماً گھوڑے کی بہ نسبت گدھے کی سواری کا رواج زیادہ تھا اور اب تک ہے اور ہے بھی یہ بات کہ اس ملک کے گدھے دوسرے ملکوں کے گھوڑوں سے زیادہ کام دیتے ہیں ایکدفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے اور چند انصار کسی جگہ بیٹھے تھے آپ بھی وہاں ذرا دیر کیلئے ٹھہر گئے گدھے نے وہاں پیشاب کیا تو ابن ابی منافق اپنی ناک بند کر کے بولا کہ گدھے کو یہاں سے لیجاؤ اس کی بدبو سے ہمارا دماغ سڑا جاتا ہے حضرت عبداللہ بن رواحہ بولے کر جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تیرے مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر دونوں میں بات بڑھ گئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم تو تشریف لیگئے لیکن ان دونوں میں یہاں تک جھگڑا چلی کر دونوں کی قوم کے لوگ یعنی قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے آدمی اکٹھے ہوئے اور آپس میں لڑائی ہونے لگی اُسوقت یہ آیت اُتری اور

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَ

سوائے اس کے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیوں اپنے کے اور

مسلمان تو سب بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دیا کرو اور

اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

ڈرو اللہ سے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ

اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیئے

يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ

ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ بیبیاں

کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ اُن (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو

مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ

کسی بی بی سے شاید کہ وہ ہوں بہتر اُن سے اور مت عیب لگاؤ آپس اپنے کو

عورتوں پر ہنسنا چاہیئے کیا عجب ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ

اور مت بدنام کرو ساتھ بُرے لقبوں کے بُرا نام ہے بدکاری پیچھے

اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) بُرا ہے

الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی پس یہ لوگ وہ ہیں ظالم

اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت گمانوں سے تحقیق

اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچا کرو کیونکہ

بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم

بعض گمان گناہ ہے اور مت جاسوسی کرو اور نہ غیبت کریا بعضے تمہارے

بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی

بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا

بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے یہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے مُردے کا

نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھاوے

فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝

پس ناخوش رکھو گے تم اس کو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ ہے پھر آنے والا مہربان

اس کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ

اے لوگو تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تم کو ایک مرد سے اور عورت سے اور کیا ہے ہمنے تم کو

اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں

ع ۱ — ن ۱۰ — ۱۳

نزول الکلام

۵۱ قولہ لا یسخر قوم الخ قبیلہ بنی تمیم کے لوگ آئے اور فقرا صحابہ رضہ پر جیسے حضرت بلال اور حضرت عمار اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہم پر ہنسنے لگے اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ مدارک

۵۲ قولہ ولا نساء الخ بعض ازواج مطہرات حضرت صفیہ رض پر اُن کے پیشتر یہودی ہونے پر طعن کر بیٹھی تھیں اس پر اُن کو صدمہ ہوا حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو یہ رو رہی تھیں آپ نے وجہ پوچھی تو انھوں نے قصہ بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو نبی کی بیٹی ہو اس لئے کہ بنی اسرائیل میں سے تھیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں اور نبی ہی کے نکاح میں ہو تم پر اب کوئی کیا طعن کر سکتا ہے یہ سنکر حضرت صفیہ رض خوش و خرم ہوگئیں اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ کذا فی الخازن

اور تفسیر مدارک میں اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رض حضرت ام سلمہ رض پر اُن کے پست قد ہونے پر ہنس پڑیں تب یہ آیت اُتری ۱۲

۵۳ قولہ یا ایہا الناس الخ فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھکر اذان دینے لگے تو بعض لوگ اُن کی غیبت کرنے لگے حارث بن ہشام نے یہ الفاظ استعمال کئے کہ کیا اذان دینے کے لئے بھی یہی کالا کوا رہ گیا تھا اس حبشی غلام کے سوا اذان دینے کے لئے کوئی دوسرا موذن میسر نہ آیا اس پر یہ آیت اُتری ۱۲ کذا فی الخازن

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی بیاضہ کو فرمایا کہ ابو ہند غلام کی شادی اپنی قوم میں کسی عورت سے کرا دو وہ بولے کہ اے رسول خدا بھلا ہم اپنی بیٹی ایک اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کو کیونکر دے سکتے ہیں پس اُس پر یہ آیت اُتری ۱۲ لباب اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے بازار میں ایک سیاہ فام غلام کو یہ کہتے سنا کہ جو شخص مجھے خریدے وہ یہ شرط منظور کرے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پانچوں نمازیں پڑھنے سے نہ روکے چنانچہ جب یہ بیمار ہوئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اُن کی عیادت کو بقیہ آئندہ

شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

کنبے اور قبیلے تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو تحقیق بہت بزرگ تمھارا نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمھارا ہے

اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ

تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے کہا گنواروں نے کہ ایمان لائے ہم کہہ

اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ فرما دیجئے کہ تم

تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

ایمان لائے تم و لیکن کہو مسلمان ہوئے ہم اور ابھی نہیں داخل ہوا ایمان بیچ دلوں تمھارے کے

ایمان تو نہیں لائے لیکن یوں کہو کہ ہم (مخالفت چھوڑ کر) مطیع ہو گئے اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا

اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی نہیں کم دے گا تم کو عملوں تمھارے میں سے کچھ

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مان لو تو اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال میں سے ذرا بھی کمی نہ کرے گا

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے سوائے اس کے نہیں کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے

بے شک اللہ غفور رحیم ہے پورے مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر

وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ

اور رسول اس کے کے پھر نہ شک لائے اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بیچ

ایمان لائے پھر شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے خدا کے رستے میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ

راہ اللہ کے یہ لوگ وہ ہیں سچے کہہ کیا معلوم کرواتے ہو تم خدا کو

محنت اٹھائی یہ لوگ ہیں سچے آپ فرما دیجئے کہ کیا خدا تعالیٰ کو اپنے دین کی

بِدِيْنِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ

دین اپنا اور اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے اور اللہ

خبر دیتے ہو حالانکہ اللہ کو تو آسمان اور زمین کی سب چیزوں کی خبر ہے اور اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا

ہر چیز کا جاننے والا ہے احسان رکھتے ہیں اوپر تیرے یہ کہ مسلمان ہوئے کہہ کہ مت احسان رکھو

سب چیزوں کو جانتا ہے یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر

عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ

اوپر میرے مسلمان ہونے اپنے کا بلکہ اللہ احسان رکھتا ہے اوپر تمھارے یہ کہ ہدایت کی تم کو طرف ایمان کی

اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ

اگر ہو تم سچے تحقیق اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیز بیچ آسمانوں کی اور

بشرطیکہ تم سچے ہو بے شک اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی مخفی باتوں کو

بقیہ صفحہ ٧٢١

تشریف لائے اور انتقال ہوا تو دفن میں شریک ہوئے انکے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ تعلق دیکھ کر ان کے نسب اور غلامی پر کسی نے کوئی کلمہ کہا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ١٢

صفحہ ہذا

نزول الکلام ۔ ١ ۔ قولہ قالت الاعراب الخ قبیلہ بنی اسد کے ریاکار گنواروں کے بارہ میں نازل ہوئی جو قحط سالی میں صرف صدقات حاصل کرنے کی طمع میں اپنے دیہات چھوڑ کر مع بال بچوں کے مدینہ میں آ گئے اور مسلمانوں کی سی صورت بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور کہتے تھے کہ دیکھئے ہم اہل و عیال سمیت آپکی چوکھٹ پر آ پڑے اور ہمارے دلوں میں آپ کی محبت ایسی آ پڑی کہ بغیر لڑے ہوئے ایمان لے آئے لہٰذا ہم پر خیرات زیادہ بھیجئے اُن کے بارہ میں یہ آیت اتری ١٢

توضیح الکلام

١ قولہ ان اکرمکم الخ یعنی مختلف خاندانوں کا بنانا محض اس لئے ہے کہ ایک دوسرے کو پہچانا جا سکے نہ اس لئے کہ ایک کو دوسرے پر فخر کرنے کا موقع ملے اور پہچان کی بہت سے صورتوں پر ضرورت پڑتی ہے البتہ قابل فخر وہ شخص ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک شریف اور بزرگ ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور پرہیزگاری ایسی چیز ہے کہ اس کا حال کسی کو معلوم نہیں بلکہ اس کے حال کو محض اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے لہٰذا فخر کرنے کی کسی کو بھی گنجائش نہیں رہی خراسان میں ایک شخص بڑے شریف یعنی خاندان نبوت سے تھے مگر فسق و فجور میں مبتلا اور ایک سیاہ غلام آزاد کردہ عالم باعمل متقی اور مرجع خلائق ایکدن وہ شریف سید اس عالم کو ملے نشہ میں چور عالم کا دامن پکڑ کر کہا کہ اے سیاہ کافر کے بیٹے میں رسول کا فرزند ذلیل و خوار اور تو صاحب عزت و افتخار میری مذمت کیجائے اور تیری عزت ہو لوگوں نے چاہا کہ مار کر ہٹا دیں مگر شیخ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو یہ فخر تو اس کا اپنے جد امجد (حضور صلے اللہ علیہ وسلم) کی وجہ سے ہے اور یہ برا بھلا کہنا اُس کی بد عملی سے ہے اور فرمایا کہ اے سید صاحب میں نے اپنا دل سفید کیا اور تیرا باطن سیاہ ہے اس لئے مخلوق کی ادھر نگاہ ہے میں نے تیرے بابا بقیہ آئندہ

بقیہ صہ ۷۲۲

۲ ع ۸ ۱۴ اور نانا کی عادات اختیار کیں اور تو نے میرے باپ دادا کی مجھکو لوگ میرے باپ دادوں کی شکل میں دیکھ کر تجھ سے نفرت کرتے ہیں اور مجھے تیرے باپ دادوں کی صورت میں دیکھ کر جان و دل سے حاضر ہیں مجھے لوگوں نے تیرے باپ کا بیٹا سمجھ کر سید بنایا اور تجھے میرے باپ کا بیٹا جانکر غلام بنایا ۱۲

الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ع

زمین کی اور اللہ تعالی دیکھتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم

جانتا ہے اور تمہارے سب اعمال کو بھی جانتا ہے

سورۃ ق مکیۃ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	اربعون و خمس آیۃ و ثلث رکوعات
سورہ ق مکی ہے اور اس میں کلما ہتا ۳۷۶	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں حروفہا ۱۵۲۵
	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں	

المنزل

ق ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ ۝ بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ

ق قسم ہے قرآن بزرگ کی بلکہ تعجب کیا انھوں نے یہ کر آیا اُن کے پاس ڈرانے والا ان میں سے

ق قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ اُن کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی (کی جنس) میں سے (کہ بشر ہیں) ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) آگیا

فَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ ذَٰلِكَ

پس کہا کافروں نے یہ چیز ہے اچنبھے کی۔ کیا جب مرجاویں گے ہم اور ہوجاویں گے ہم مٹی یہ

سو کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ (ایک) عجیب بات ہے۔ جب ہم مرگئے اور مٹی ہوگئے تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے یہ دوبارہ زندہ ہونا

رَجْعٌ بَعِيدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَعِنْدَنَا

پھر آنا ہے دور عقل سے تحقیق جانتے ہیں ہم جو کچھ کہ کم کر دیتی ہے زمین ان میں سے اور نزدیک ہمارے

(امکان سے) بہت ہی بعید بات ہے ہم ان کے ان اجزا کو جانتے ہیں جن کو مٹی (کھاتی اور) کم کرتی ہے اور ہمارے پاس (وہ) کتاب

كِتَابٌ حَفِيظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ

کتاب ہے یاد رکھنے والی بلکہ جھٹلایا انھوں نے حق کو جب آیا اُن کے پاس وہ پس وہ بیچ ایک بات

(یعنی لوح محفوظ موجود) ہے بلکہ سچی بات کو جب کہ وہ ان کو پہونچی ہے جھٹلاتے ہیں غرض یہ کہ وہ ایک متزلزل حالت

مَرِيجٍ ۝ أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا

مختلف کے ہیں کیا پس نہیں دیکھا انھوں نے طرف آسمان کی اوپر اپنے کیونکر بنایا ہمنے اُسکو اور زینت دی ہمنے اُس کو

میں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہمنے اسکو کیسا (اونچا اور بڑا) بنایا اور (ستاروں سے) اسکو آراستہ کیا

وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ ۝ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا

اور نہیں واسطے اس کے شگاف اور زمین کو پھیلایا ہم نے اُس کو اور ڈالے ہم نے بیچ اس کے

اور اس میں کوئی رخنہ تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں

رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ

پہاڑ اور اُگائی ہم نے بیچ اس کے ہر ایک قسم بارونق۔ دکھلانیکو واسطے تمہاری قدرت اپنی اور نصیحت

پہاڑوں کو جمایا اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اُگائیں جو ذریعہ ہے بینائی اور دانائی کا

لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ

یاد دلانیکو واسطے ہر بندے رجوع کرنیوالے کے اور اُتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت والا پس اُگائے ہمنے ساتھ اس کے

ہر رجوع ہونیوالے بندے کے لئے اور ہم نے آسمان سے برکت (یعنی نفع) والا پانی برسایا پھر اس سے

جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۝ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ

باغ اور اناج کاٹنے کے اور کھجوریں بلند واسطے اُن کے خوشہ ہے

بہت سے باغ اُگائے اور کھیتی کا غلّہ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گوندھے ہوئے

صفحہ ہذا

خواص سورہ ق۔ یہ سورت جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اُس کی دولت دائم رہتی ہے ۱۲ سورہ ق شروع سے بُھیج تک درختوں میں برکت اور حفاظت کیلئے ربیع کے اول مہینہ کا پانی کسی نئے روغنی یا شیشے کے برتن میں لیکر اور آیتیں سات پرچوں پر زعفران اور گلاب سے لکھ کر طلوع صبح صادق کیوقت اُس پانی سے دھوکر اور دھوتے وقت بھی آیات کو سات مرتبہ پڑھ کر رات کے وقت جس درخت کی جڑ میں یا جس کھیت کے وسط میں وہ پانی چھڑکیں یا جو دانہ اس پانی میں تر کر کے بودیں خوب نشوونما ہو اور سب آفات سے محفوظ رہے دیگر اور بارش کے پانی سے ان آیات کو دھو کر پینے سے خوف اور ہول اور درد شکم دور ہو۔ دیگر جس لڑکے کے دانت نہ نکلے ہوں اُس کو پلانے سے دانت بآسانی نکلیں ۱۲ اور جو شخص یہ سورت اپنے آپ کو خواب میں پڑھتا دیکھے تو اس میں علم ہو اور اس کے شہر کے لوگ اس کی طرف رجوع کریں اور اس کے محتاج ہوں اور اس کی اخیر عمر اول عمر سے زیادہ اچھی ہو اور وہ قوی ہو ۱۲ نزول الکلام

ف قولہ ق۔ کفار کو قیامت کا ہونا اور مرنے کے بعد حساب و کتاب کے لئے دوبارہ زندہ ہونا بڑا تعجب انگیز معاملہ معلوم ہوتا تھا اور کہتے تھے کہ محمدؐ کی باتیں بھی عجیب اچنبھے کی باتیں ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری رگیں ان اجسام میں کیسے لوٹائی جائیں گی حالانکہ وہ اجسام گل سڑ گئے ہوں گے اُس پر یہ آیات نازل ہوئیں ۱۲ توضیح الکلام ف قولہ شئ عجیب اس لئے کہ ایک تو بشر پیغمبر ہے دوسرے اس لئے کہ بات بھی ایسی کہی جو ہو نہ سکے کہ مر کر دوبارہ زندہ ہوں گے ۱۲

نَضِيدٌ ۝ رِزْقًا لِلْعِبَادِ ۙ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ

تہ بر تہ — روزی واسطے بندوں کے — اور زندہ کیا ہم نے ساتھ اس کے شہر مردے کو — اسی طرح

ہوتے ہیں۔ بندوں کے رزق دینے کیلئے اور ہم نے اس بارش کے ذریعہ سے مُردہ زمین کو زندہ کیا۔ (بس) اسیطرح زمین سے

الْخُرُوجُ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَ

نکلنا ہے قبروں سے — جھٹلایا پہلے ان سے قوم نوح کی نے اور لوگوں کنوئیں کے نے اور

نکلنا ہوگا — اس سے پہلے قوم نوح اور اصحاب الرس اور

ثَمُودُ ۝ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ

ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور بھائیوں لوط کے نے اور رہنے والوں بن کے نے

ثمود اور عاد اور فرعون اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ

وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ۝ أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ

اور قوم تبع کی نے سب نے جھٹلایا پیغمبروں کو پس ثابت ہوا ان پر عذاب کیا ہم تھک گئے ہیں پہلی

اور قوم تبع تکذیب کر چکے ہیں (یعنی) اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا سو میری وعید (ان پر) محقق ہوگئی۔ کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے میں

الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ (ع) وَلَقَدْ خَلَقْنَا

پیدائش سے بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں پیدائش نئی سے اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے

تھک گئے بلکہ یہ لوگ از سرِ نو پیدا کرنے کی طرف سے (محض بے دلیل) شبہہ میں ہیں اور ہم نے انسان کو

الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ

آدمی کو اور جانتے ہیں ہم جو کچھ کہ خطرہ گزرتا ہے ساتھ اس کے دل اس کا اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اس کی

پیدا کیا ہے اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں ہم اُن کو جانتے ہیں اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں

مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ

رگ جان سے جس وقت کر لے لیتے ہیں دو لینے والے ایک داہنی طرف سے اور ایک

کہ اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ جب دو اخذ کرنے والے فرشتے اخذ کرتے رہتے ہیں جو کہ دائیں اور

الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ

بائیں طرف سے بیٹھا ہے نہیں بولتا کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہیں

بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا

عَتِيدٌ ۝ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ

تیار اور آئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے یہ ہے وہ چیز کہ تھا تو اس سے

تیار ہے اور موت کی سختی (قریب) آ پہونچی یہ (موت) وہ چیز ہے جس سے تو

تَحِيدُ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝ وَجَاءَتْ

ہٹ جاتا اور پھر پھونکا گیا بیچ صور کے یہ ہے دن وعدہ عذاب کا اور آیا

بدکتا تھا اور (قیامت کے دن دوبارہ) صور پھونکا جائے گا یہی دن ہوگا وعید کا اور ہر شخص اس طرح

كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ

ہر جی ساتھ اس کے ہے ہانکنے والا اور شاہدی دینے والا تحقیق تھا تو بیچ غفلت کے

(میدان قیامت میں) آوے گا کہ اس کے ساتھ ایک اس کو اپنے ہمراہ لاوے گا اور ایک (اس کے اعمال کا) گواہ ہوگا تو اس دن سے بے خبر تھا

توضیح الکلام

۵۱ قولہ کذلک الخروج، کیونکہ قدرت ذاتیہ کے اعتبار سے تمام وہ امور جو زیر قدرت داخل ہیں برابر ہیں اور جب اُس کو ایک بڑی چیز پیدا کرنے پر قدرت ہے تو یہ دلیل ہے اس کی کہ اس کو اس سے چھوٹی چیز پیدا کرنے پر بھی قدرت ہے اسی لئے آسمان اور زمین کا ذکر مناسب ہوگیا خلاصہ یہ ہے کہ مُردوں کو زندہ کرکے قبروں سے نکالنا اپنی ذات کے اعتبار سے امر ممکن اور نکالنے والا عالم اور قادر پھر اُس کو تعجب کی نظر سے دیکھنا یا اسکو جھٹلانا کیوں ہے ۱۲ ۵۲ قولہ افعیینا الخ یعنی کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے میں تھک گئے کہ دوبارہ زندہ نہ کرسکیں

ع ۱۵ / ۱۵

یعنی ایک مانع یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی نفسہ یہ کام تو ممکن کہ دوبارہ زندہ کیا جائے اور فاعل بھی عالم اور قادر مگر تھکن کا عارضہ مانع از تنفیذ قدرت ہو اسلئے اس آیت میں اُس کی نفی بھی فرمادی یعنی اس کا بھی احتمال نہیں کیونکہ تھکنا قدرت کے ناقص ہونیکے باعث ہوتا ہے اور قدرت ناقص ہو نہیں سکتی تو اس سے بعث کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا اور جو لوگ اس کے منکر ہیں اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں ۱۲ ۵۳ قولہ من حبل الورید۔ اس رگ سے خاص کر قریب زیادہ ہونے کا بیان اس لئے فرمایا کہ اکثر آدمی کی روح گردن کٹنے سے نکلتی ہے اور گردن میں ایسی رگیں دو قسم کی ہیں یہاں دونوں مراد ہوسکتی ہیں ایک کو ورید دوسری کو شریان کہتے ہیں مگر شریان مراد لینا زیادہ مناسب ہے کیونکہ ان میں روح غالب اور خون مغلوب رہتا ہے اور ورید میں برعکس اور یہاں اس رگ کا مراد لینا زیادہ مناسب ہے کہ جس کو روح میں زیادہ دخل ہو اور اسکی

تائید سورہ حاقہ کے اس قول سے ہوتی ہے کہ وہاں وتین یعنی رگ دل کا لفظ اختیار فرمایا ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ جو رگیں دل سے تعلق رکھتی ہیں وہ شرائین ہیں اور گو قرآن کریم میں لفظ ورید مذکور ہے مگر لغت کے اعتبار سے اس کے معنی عام ہیں لہذا مطلب یہ ہے کہ ہم باعتبار علم کے اس کی روح اور نفس سے بھی زیادہ نزدیک ہیں ۱۲ خواص الکلام۔ ۵۴ قولہ لقد کنت الخ حدیث میں ہے کہ جس شخص کو ضعف بصارت کی شکایت ہو اس کو چاہیے کہ ہر فرض نماز کے بعد یہ آیت بقیہ اسعدہ

مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ○

اس سے پس کھول دیا ہم نے تجھ سے پردہ تیرا پس نظر تیری آج تیز ہے

سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ (غفلت کا) ہٹا دیا سو آج (تو) تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور (اس کے بعد)

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ○ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ

اور کہا ہمنشیں اُس کے نے یعنی فرشتوں میں سے یہ جو کچھ میرے پاس تھا حاضر ڈالدو تم دونوں بیچ دوزخ کے ہر ایک

فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا عرض کریگا کہ یہ وہ (روزنامچہ) ہے جو میرے پاس تیار ہے ایسے شخص کو جہنم میں ڈالدو جو کفر کرنے والا ہو اور (حق سے)

كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ○ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ

کافر عناد کرنیوالے کو منع کرنیوالے کو بھلائی سے حد سے نکل جانیوالے کو شک لانے والے کو جس نے مقرر کیا تھا ساتھ اللہ کے

عناد رکھتا ہو اور نیک کام سے روکتا ہو اور حد (عبودیت) سے باہر ہوجانیوالا ہو اور (دین میں) شبہ پیدا کرنیوالا ہو جس نے خدا کے ساتھ دوسرا معبود

اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ○ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ

معبود اور پس ڈالدو تم دونوں اس کو بیچ عذاب سخت کے. کہا ہمنشیں اُس کے نے یعنی شیطان نے اے رب میرے نہیں

تجویز کیا ہو سو ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو. وہ شیطان جو اس کے ساتھ رہتا تھا کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار

اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ○ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا

سرکش کیا تھا میں نے اس کو ولیکن وہی تھا بیچ گمراہی دور کے کہے گا حق تعالے مت جھگڑو

میں نے اس کو (جبراً) گمراہ نہیں کیا تھا لیکن یہ خود دور دراز کی گمراہی میں تھا. ارشاد ہوگا کہ میرے سامنے جھگڑے کی باتیں مت کرو

لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ○ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ

میرے پاس اور تحقیق پہلے بھیجا تھا میں نے طرف تمہاری وعدہ یعنی عذاب کا نہیں بدلی جاتی بات میرے پاس

(کہ بے سود ہیں) اور میں تو پہلے ہی تمہارے پاس وعید بھیج چکا تھا. میرے ہاں (وہ) بات (وعید مذکورہ کی) نہیں بدلی جاوے گی

وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ ع يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ

اور نہیں میں ظلم کرنے والا واسطے بندوں کے جس دن کہیں گے ہم دوزخ کو کیا بھری تو

اور میں (اس تجویز میں) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں جس دن کہ ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر بھی گئی

وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ○ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ○

اور کہے گی وہ کیا کچھ ہے زیادتی اور نزدیک کی جاوے گی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے نہیں دور

اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے اور جنت متقیوں کے قریب لائی جاوے گی کہ کچھ دور نہ رہے گی

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ○ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ

یہ ہے جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہو تم واسطے ہر ایک رجوع کرنیوالے نگاہ رکھنے والے احکام خدا کے کو جو کوئی کہ ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے

یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر ایسے شخص کے لیے ہے جو رجوع ہونے والا پابندی کرنیوالا ہو جو شخص خدا سے

بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ○ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ

بن دیکھے اور آتا ہے ساتھ دل رجوع کرنیوالے کے داخل ہو اس میں ساتھ سلامتی کے یہ ہے دن

بے دیکھے ڈرتا ہو اور رجوع ہونے والا دل لے کر آوے گا اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ دن ہے

الْخُلُوْدِ ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ○ وَكَمْ

ہمیشہ رہنے کا واسطے ان کے جو کچھ کہ چاہیں گے بیچ اس کے اور نزدیک ہمارے ہے زیادتی اور بہت

ہمیشہ رہنے کا. ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو جو چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ (نعمت) ہے اور ہم

بقیہ صہ ٧٢٤

حدید بھانہ تک پڑھکر پوروں پر دم کرے اور آنکھوں پر پھیر لیا کرے ١٢ اور بعض بزرگوں کا تجربہ یہ ہے کہ ہر نماز کے وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر اس آیت کو پڑھ لیا کرے"

صفحہ ہذا

توضیح الکلام سہ ٥١

قولہ ہَلِ امْتَلَاْتِ الخ شاید دوزخ سے یہ پوچھنا کفار کو ڈرانے دھمکانے کے لئے ہوگا تاکہ اس کا جواب سنکر اُن کے دل میں اور ڈر پیدا ہو اور جب دوزخ یہ جواب دے چکے گی تو حدیث شریف میں ہے کہ حق تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دیں گے اور وہ دب جائے گی اور سمٹ کر عرض کرے گی بس بس بھر گئی بخاری و مسلم وغیرہما میں یہ روایت موجود ہے اور کسی کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ دوسری آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں دوزخ کو جنات اور آدمیوں سے پُر کر دونگا اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پُر نہ ہوگی جواب یہ ہے کہ جس آیت میں پُر کر دینے کا ذکر ہے اُس سے مراد اخیر میں بھر جانا ہے اور اس آیت میں جو اُس کے پُر نہ ہونیکا بیان ہے اُس سے مراد ابتدائی حالت ہے یعنی ابتداء میں بھری نہ ہوگی اور اخیر میں قدم رکھ دینے سے بھر جائے گی ١٢ اس پر پھر یہ شبہ ہوگا کہ آیت میں جنات اور انسانوں سے پُر ہونا مذکور ہے اور اس آیت میں قدم مبارک سے پُر ہونا، تو جواب یہ ہے کہ قدم مبارک کا تو محض تصرف ہوگا باقی وہ بھرے گی جنات اور انسانوں ہی سے جیسے گیلی مٹی کا کوئی برتن ہو اور اس میں کنکر وغیرہ اس طور سے بھرے جاویں کہ برتن تنگ رہے پھر کوئی شخص اسکو ہاتھ سے یا پاؤں سے دبا دیوے کہ وہ چاروں طرف سے دب دبا کر اندر سی اتنا رہ جاوے کہ وہ کنکر اُس کے منہ تک آجاویں اور قدم کے معنی متشابہات میں سے ہیں ١٢ ق قولہ وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ. یعنی ہماری سرکار میں کچھ کمی نہیں ہے تم کو بے مانگے وہ نعمتیں ملیں گی جو نہ کبھی تمہاری آنکھوں نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سُنیں اور نہ کسی بشر کے دل پر اُن کا خطرہ گذرا اور ان سب سے زیادہ ہمارا انکو دیدار میسر ہوگا جس کی برابر عاشقوں کے لئے کوئی نعمت ہی نہیں ١٢

ع ٢ ١٤ ١٦

أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا

ہلاک کئے ہم نے پہلے اس سے قرن کہ وہ بہت سخت تھے ان سے پکڑنے میں پس چھید ڈالدیے انہوں نے

ان (اہل مکہ) سے پہلے بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں ان سے (کہیں) زیادہ تھے اور تمام شہروں کو چھانتے

فِي الْبِلَادِ ط هَلْ مِن مَّحِيصٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ

بیچ شہروں کے کیا ہے جگہ بھاگ جانے کی تحقیق بیچ اس کے البتہ نصیحت ہے

پھرتے تھے (لیکن جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو ان کو کہیں بھاگنے کی جگہ ہی نہ ملی۔ اس میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے

لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝ وَلَقَدْ

واسطے اُس شخص کے کہ ہو واسطے اس کے دل آگاہ یا ڈالا اس نے کان کو اور وہ حاضر ہے دل سے اور البتہ تحقیق

جس کے پاس (فہیم) دل ہو یا وہ (کم از کم دل سے) متوجہ ہوکر (بات کی طرف) کان ہی لگا دیتا ہو اور ہم نے

خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ق صلے وَمَا

پیدا کیا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان کے ہے بیچ چھ دن کے اور نہ

آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہم کو

مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

لگی ہم کو ماندگی پس صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں اور تسبیح کر ساتھ تعریف

تکان نے چھوا تک نہیں سو ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے

رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ج وَمِنَ اللَّيْلِ

رب اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور پہلے ڈوبنے سورج کے اور رات کو

(اسمیں نماز بھی داخل ہے) آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً صبح کی نماز) اور چھپنے سے پہلے (مثلاً ظہر و عصر) اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجئے

فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ۝ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن

پس تسبیح کر اس کو یعنی بعد از نماز مغرب اور پیچھے سجدے کے اور سنیو اس دن کہ پکارے گا پکارنے والا

(اس میں مغرب اور عشا آ گئی) اور (فرض) نمازوں کے بعد بھی اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا

مَّكَانٍ قَرِيبٍ لا يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ط ذَٰلِكَ

مکان نزدیک سے اس دن کہ سنیں گے آواز تند ساتھ حق کے یہ ہے

پاس ہی سے پکارے گا جس روز اس چیخ کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا

يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ۝

دن نکلنے کا قبروں سے تحقیق ہم جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور طرف ہماری ہے پھر آنا

(قبروں سے) نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آنا ہے

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ط ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا

اُس دن کہ پھٹ جاوے گی زمین ان سے جلدی کرتے ہوں گے یہ اکٹھا کرنا ہے اوپر ہمارے

جس روز زمین ان (مردوں) پر سے کھل جائے گی جب وہ دوڑتے ہوں گے یہ ہمارے نزدیک ایک آسان

يَسِيرٌ ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ قف

آسان ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں اور نہیں تو اوپر ان کے زور کرنے والا

جمع کر لینا ہے۔ جو جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں ہم خوب جانتے ہیں اور آپ ان پر (منجانب اللہ) جبر کرنیوالے (کرکے انہیں ؎ بھیجے گئے) ہیں

نزول الکلام

ف۱ قولہ و لقد خلقنا السمٰوٰت الخ یہود نے ایک بار کہا کہ اے محمد عالم کے پیدا ہونیکی ترتیب بیان کرو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اتوار پیر کے دن میں زمین بنائی اور منگل کے دن پہاڑ اور زمین کی تمام نافع چیزیں پیدا کیں اور بدھ کو درخت پانی اور شہر بستیاں ویرانے پیدا کئے اور جمعرات کے دن آسمان بنایا اور جمعہ کو ستارے چاند سورج فرشتے پیدا کئے اور آخری تین ساعتوں میں سے پہلی ساعت میں موت کو پیدا کیا دوسری ساعت میں نفع کی اشیاء پر جس قدر آفت آتی ہیں اُن کو پیدا کیا اور دن کی آخری ساعت میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اور شیطان کو سجدہ نہ کرنے کے سبب راندہ درگاہ کر دیا یہود نے یہ سب باتیں مانکر یہ کہا کہ ایک بات رہ گئی کہ بعد میں تکان دور کرنے کو عرش پیدا کرکے اُسی عرش پر لیٹ رہا، اسکی تردید میں آیت اُتری ۱۲ لباب

توضیح الکلام۔

ف۲ قولہ فاصبر الخ بعث کے یقینی مسئلہ کے خلاف میں مخالف لوگ بھی طرح طرح سے کٹ حجتیاں کیا کرتے تھے اور ہر طرح سے اُن کا مقصد اس ضروری عقیدہ کا انکار تھا اس کو سنکر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو رنج پہونچتا تھا بہت ممکن تھا کہ ان کافروں کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کوئی سخت بات نکل جائے اس لئے اللہ تعالیٰ اس آیت میں آپ کو صبر کا حکم دیتا ہے کہ آپ ان کی باتوں پر صبر فرمائیں ۱۲

ف۳ قولہ نحن نحیی و نمیت الخ اس میں اس طرف اشارہ ہی کہ دنیا میں آنے سے پہلے بھی ہمارے پاس تھے اور دنیا کے بعد بھی ہمارے پاس آویں گے اور دنیا اس سفر کی وسطانی منزل ہے تو یا تو یہ کلام بعث کی ایک مستقل دلیل ہے کہ جب یہ بات مسلم ہے کہ ہم ہی اپنے قصد و ارادہ سے زندہ کرتے اور زندہ رکھتے ہیں اور ہم ہی اپنے قصد و ارادہ سے مارتے ہیں تو مارنے کے بعد زندہ دوبارہ کرنا کیا بعید ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کلام مضمون سابق کا نتیجہ ہو کہ جب یہ دلائل حشر اور بعث کا اثبات کر رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ ہم ہی زندہ کریں گے اور ہم ہی دنیا میں مارتے ہیں اور حشر میں بھی سب کو ہمارے پاس حاضر ہونا ہوگا ۱۲

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝

پس نصیحت دی ساتھ قرآن کے اُس شخص کو کہ ڈرتا ہے ڈرانے میرے سے

تو آپ قرآن کے ذریعہ سے ایسے شخص کو نصیحت کرتے رہئے جو میرے وعید سے ڈرتا ہو

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ذٰریٰت مکہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے | اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

کلمات ۳۶۰ | شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں | حروف ۱۵۵۹

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝

قسم ہے اُن باؤں کی کہ جدا کرتی ہیں بخار کو زمین سے جدا کرنے کر پھر اُن باؤں کی کہ اُٹھاتی ہیں بادل بوجھ والے کو پھر چلنے والیوں کی ساتھ آہستگی کے

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو غبار وغیرہ کو اُڑاتی ہوں پھر ان بادلوں کی جو بوجھ (یعنی بارش) کو اُٹھاتے ہیں پھر ان کشتیوں کی جو نرمی سے چلتی ہیں

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ

پھر بانٹنے والیوں کی ایک چیز کو یعنی پانی کو تحقیق جو وعدہ دیے جاتے ہو تم البتہ سچ ہے اور تحقیق

پھر اُن فرشتوں کی جو حکم کے موافق اہل ارض میں چیزیں تقسیم کرتے ہیں تم سے جس (قیامت) کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے اور (اعمال کی)

الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ

جزا البتہ ہونے والی ہے قسم ہے آسمان راہوں والے کی تحقیق تم البتہ بیچ بات

جزا و سزا ضرور ہونے والی ہے قسم ہے آسمان کی جس میں (فرشتوں کے چلنے کے) راستے ہیں کہ تم (یعنی سب لوگ) (قیامت کے بارے میں) مختلف گفتگو میں ہو

مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝

مختلف کے ہو پھیرا جاتا ہے اس سے جو کوئی کہ پھیرا گیا بھلائی سے مارے گئے اٹکل مارنے والے

اس سے وہی پھرتا ہے جس کو پھرنا ہوتا ہے غارت ہو جائیں بے سند باتیں کرنے والے

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝

وہ جو بیچ غفلت کے بھولے ہیں پوچھتے ہیں کب ہوگا دن قیامت کا

جو کہ جہالت میں بھولے ہوئے ہیں پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہوگا

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ

جس دن کہ وہ اوپر آگ کے گرفتار کیے جاویں گے چکھو تم گمراہی اپنی کو یہ وہ چیز ہے کہ

جس دن کہ وہ لوگ آگ پر رکھے جاویں گے (اور کہا جاوے گا کہ) اپنی اس سزا کا مزہ چکھو یہی ہے جس کی

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

تھے تم ساتھ اُس کے جلدی کرتے تحقیق پرہیزگار بیچ بہشتوں کے اور چشموں کے

تم جلدی مچایا کرتے تھے بیشک متقی لوگ بہشتوں میں اور چشموں میں ہوں گے

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝

لینے والے اس چیز کے کہ دیا اُن کو پروردگار ان کے نے تحقیق وہ تھے پہلے اس سے نیکی کرنے والے

(اور) انکے رب نے ان کو جو (ثواب) عطا کیا ہوگا وہ اس کو (خوشی خوشی) لے رہے ہونگے (اور کیوں نہ ہو) وہ لوگ اس کے قبل (دنیا میں) نیکوکار تھے

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ

وہ کہ تھوڑی رات سوتے تھے اور وقت صبح کے وہ

وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں

خواص الکلام

سورۂ ذاریات۔ مریض کے پاس بیٹھکر پڑھنے سے اس کے مرض میں تخفیف ہوتی ہے، دیگیں اگر حاملہ عورت کے یہ سورت لکھ کر باندھ دی جائے تو ولادت میں آسانی ہو ۱۲ اور جو آدمی اپنے آپکو یہ سورت خواب میں پڑھتا دیکھے وہ زمین کی نباتات میں سے جو کچھ چاہے گا اس کو پائیگا اور کبھی مذہب کے اعتبار سے اس میں استقلال نہیں رہتا بلکہ جس طرف چاہتا ہے مائل ہو جاتا ہے ۱۲

توضیح الکلام۔ ۵۱

قولہٗ وَالذّٰرِيٰتِ الخ ان سب قسموں میں اللہ تعالیٰ نے بعث کے حق ہونے پر استدلال کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ سارے تصرفات عجیبہ قدرت حق تعالیٰ ہے ہونا دلیل ہے۔ اُس کی قدرت کے بڑے ہونے کی، تو پھر جب وہ اتنی بڑی قدرت رکھتا ہے تو اُس کو قیامت کا واقع کرنا کیا مشکل بات ہے اور قسم کیلئے ان ہی اشیاء کو خاص کرنے میں مخلوق کی مختلف قسموں کی جانب اشارہ ہے چنانچہ فرشتے سماویات (آسمانی اشیاء) میں سے ہیں اور ہوائیں اور کشتیاں زمین کی چیزوں میں سے اور ابر آسمان و زمین کی درمیانی چیز ہے اور زمین کی چیزوں میں سے دو چیزوں کا ذکر کر ان میں سے ایک نظر آنیوالی یعنی کشتی ہے اور دوسری نظر نہ آنیوالی یعنی ہوا ہے شاید اسوجہ سے ہو کہ ان دونوں کا زمین کی اشیاء سے تعلق زیادہ رہتا ہے ۱۲

۵۲ قولہٗ كَانُوْا قَلِيْلًا الخ اُوپر سے پہلے ان حضرات کی صفت میں احسان کا لفظ بیان فرمایا تھا اور وہ ایسا جامع لفظ ہے جو ہر قسم کی نیکی کو ایمان سے لیکر تمام اعمال صالحہ تک اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ بندوں کیساتھ بھلائی کرنے تک کو شامل ہے یہاں سے ان کی صفات کی کچھ تفصیل بیان فرماتے ہیں کہ ایک صفت اُن کی یہ ہے کہ وہ رات کو عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اسلئے بہت کم سوتے تھے یعنی تہجد کی نماز پڑھتے تھے رات بھر تو یہ کام کرتے تھے اور دن کو استغفار کرتے تھے کہ ہم سے تیری پوری عبادت نہیں ہوسکی اس کے قصور کی معافی مانگتے ہیں اور بعض مفسروں نے قلیل بمقابل کثیر کے نہیں ٹھہرایا بلکہ بمعنی بعض کہ مقابل جمیع کا ہے یعنی ساری رات نہیں سوتے جیسے اکثر کفار سوتے تھے بلکہ عشاء کی نماز بھی پڑھتے ہیں اس

یستغفرون ○ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم ○

استغفار کرتے تھے اور بیچ مالوں اُن کے کے حق ہے واسطے سوال کرنے والے اور بغیر سوال کرنیوالے کے

استغفار کیا کرتے تھے اور ان کے مال میں سوالی اور غیر سوالی کا حق تھا

وفی الارض اٰیٰت للموقنین ○ وفی انفسکم ۚ افلا

اور بیچ زمین کے نشانیاں ہیں واسطے یقین لانے والوں کے اور بیچ جانوں تمہاری کے ہے کیا پس نہیں

اور یقین لانے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہاری ذات میں بھی اور کیا تم کو

تبصرون ○ وفی السماء رزقکم وما توعدون ○ فورب

دیکھتے ہو تم اور بیچ آسمان کے ہے رزق تمہارا اور جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہو تم ۔ پس قسم ہے پروردگار

دکھائی نہیں دیتا ۔ اور تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان سب کا معین وقت) آسمان میں ہے تو قسم ہے

السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون ﴿ع﴾ ھل

آسمان کی اور زمین کی تحقیق وہ قرآن حق ہے مانند اس کی کہ بولتے ہو تم کیا

آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ وہ برحق ہے جیسا تم باتیں کر رہے ہو کیا

اتٰک حدیث ضیف ابرٰھیم المکرمین ○ اذ

آئی ہے تیرے پاس بات مہمانوں ابراہیم ؑ حرمت کئے گیوں کی جس وقت کہ

ابراہیم ؑ کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک پہونچی ہے (اور یہ قصہ اس وقت میں تھا) جب کہ وہ (مہمان)

دخلوا علیہ فقالوا سلٰما ۖ قال سلٰم ۚ قوم

داخل ہوئے اوپر اس کے پس کہا اُنھوں نے سلام ہے کہا سلام ہے تم قوم ہو

ان کے پاس آئے پھر ان کو سلام کیا ۔ ابراہیم ؑ نے بھی (جواب میں) کہا سلام (اور کہنے لگے کہ) انجان لوگ

منکرون ○ فراغ الٰی اھلہ فجاء بعجل سمین ﴿ل﴾ فقربہ

ناپہچان پس پھر آیا طرف لوگوں اپنے کی پس لے آیا گائے کا بچہ گھی میں تلا ہوا پس نزدیک کیا اسکو

(معلوم ہوتے) ہیں پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑا (تلا ہوا) لائے اور اس کو ان کے پاس

الیھم قال الا تاکلون ○ فاوجس منھم خیفۃ ۖ

طرف ان کی کہا کہ کیا نہیں کھاتے تم پس چھپایا جی میں ان سے ڈر

(یعنی سامنے لاکر رکھا کہنے لگے کہ آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں تو ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے

قالوا لا تخف ۖ وبشروہ بغلٰم علیم ○ فاقبلت

کہا اُنھوں نے مت ڈر اور خوشخبری دی اُسکو ساتھ ایک لڑکے علم والے کے پس آئی

اُنھوں نے کہا کہ تم ڈرو مت اور ان کو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا عالم ہوگا اتنے میں

امراتہ فی صرۃ فصکت وجھھا وقالت عجوز عقیم ○

بی بی اس کی بیچ حیرت کے پس ہاتھ مارا منھ اپنے کو اور کہا میں بوڑھی ہوں بانجھ

ان کی بی بی بولتی پکارتی آئیں پھر ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں کہ (اول تو میں) بڑھیا (پھر) بانجھ

قالوا کذٰلک ۙ قال ربک ۖ انہ ھو الحکیم العلیم ○

کہا فرشتوں نے اسی طرح کہا ہے پروردگار تیرے نے تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہے

فرشتے کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے

نزول الکلام

ف۱ قولہ وفی اموالھم الخ

سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ لشکر کسی جانب روانہ فرمایا تھا جب وہ لوگ واپس ہوئے اور مال غنیمت ساتھ لائے تو کچھ مسلمان اور بھیجے اس وقت اُن کو بھی مال غنیمت میں شامل کرنے کی ترغیب اور دینی بھائیوں کو جو صورت سوال ہیں مانگتے نہیں پھرتے کچھ مال دینے کی فضیلت میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام

ف۲ قولہ المکرمین الخ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہ مہمان جو بصورت انسان آئے تھے حقیقت میں وہ چار فرشتے تھے حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام

ع ۲۳ ۔ ۱۸

وقف لازم

اور ان حضرات کا معزز ہونا ظاہر ہے اور پھر میزبان بھی ساری مخلوق میں معزز اور بزرگ خلق حسن اور کرم و سخا کے ساتھ موصوف علاوہ ازیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود بھی ان مہمانوں کا اعزاز فرمایا تھا کیونکہ حضرت ابراہیم ؑ اپنے مہمان کی عزت کے عادی تھے اور فرشتوں کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بل عباد مکرمون فرمایا بھی ہے ۱۲

ف۳ قولہ فاقبلت امراتہ الخ

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرشتوں کی باتیں ہو رہی تھیں کہ اولاد کا مژدہ سنکر حضرت سارہؑ جو کہیں پیچھے کھڑی سن رہی تھیں بولتی پکارتی آئیں اور تعجب سے رخسارہ یا ماتھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اول تو میں بڑھیا اور پھر بانجھ بچہ کا پیدا ہونا بھی عجیب بات ہے ۱۲

فوائد قصہ ابراہیمیہ

اس واقعہ سے یہ باتیں بتلانا مقصود ہیں ۱ یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح مہمان نوازی کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے ۲ دنیا میں کسی مراد کے دیر سے ملنے سے نا امید نہ ہونا چاہیے خدا تعالیٰ کا وعدہ برحق ہے اُس نے اخیر عمر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اولاد دی اسی پر اس کی سزاؤں کو بھی قیاس کرنا چاہیے کہ اگر دیر ہو جائے تو مغرور اور غافل نہ ہونا چاہیے کہ میرے اعمال بد کا ثمرہ مجھے نہیں ملے گا ۳ جس طرح قوم لوط بار بار سمجھانے پر نہیں مانی اور اپنی بدکرداریوں کی بدولت وہ اور انکی بستیاں سب غارت ہو گئیں اے قریش

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا

کہا پس کیا مہم ہے تمہاری اے بھیجے ہوؤ کہا انھوں نے

ابراہیم کہنے لگے (کہ) اچھا تو (یہ بتلاؤ کہ) اب تم کو بڑی مہم کیا درپیش ہے اے فرشتو۔ فرشتوں نے کہا

اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ

تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم گنہگار کی تو کہ بھیجیں ہم اوپر ان کے پتھر مٹی سے یعنی کنکر

کہ ہم ایک مجرم قوم (یعنی قوم لوطؑ) کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ہم ان پر کھنگر کے پتھر

طِيْنٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝ فَاَخْرَجْنَا مَنْ

نشان کئے ہوئے نزدیک رب تیرے کے واسطے حد سے نکلجانیوالوں کے پس نکال دیا ہمنے اس شخص کو

برسائیں جن پر آپکے رب کے پاس (یعنی عالم غیب میں) خاص نشانیاں بھی ہیں حد سے گذرنیوالوں کیلئے اور ہم نے جتنے ایماندار تھے

كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

کہ تھا بیچ اس کے ایمان والوں سے پس نہ پایا ہمنے بیچ اس کے سوائے ایک گھر کے مسلمانوں سے

وہاں سے نکال کر علیحدہ کر دیا سو بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے اور کوئی گھر (مسلمانوں کا) ہمنے نہیں پایا

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ وَفِيْ مُوْسٰٓى

اور چھوڑ دی ہمنے بیچ اس کے نشانی واسطے اُن لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں عذاب درد دینے والے سے اور نشانیاں ہیں بیچ موسیٰ کے

اور ہم نے اس واقعہ میں (ہمیشہ کے واسطے) ایسے لوگوں کیلئے ایک عبرت رہنے دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰؑ کے قصہ میں بھی

اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ

جس وقت کہ بھیجا ہمنے اس کو طرف فرعون کی ساتھ معجزے ظاہر کے پس پھر گیا ساتھ قوت اپنی کے اور کہا

عبرت ہے جب کہ ہمنے ان کو فرعون کے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل (یعنی معجزہ) دیکر بھیجا۔ سو اسنے مع اپنے ارکان سلطنت کے سرتابی کی اور کہنے لگا

سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ

کہ جادوگر ہے یا دیوانہ پس پکڑا ہمنے اُس کو اور لشکروں اس کے کو پس پھینک دیا ہمنے انکو بیچ دریا کے اور وہ

کہ یہ ساحر ہے یا مجنون۔ سو ہمنے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا (یعنی غرق کر دیا) اور اس نے کام ہی

مُلِيْمٌ ۝ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ مَا تَذَرُ مِنْ

برے حال تھا۔ اور نشانیاں ہیں بیچ عاد کے جس وقت کہ بھیجی ہمنے اوپر ان کے باؤ بانجھ یعنی بے نفع نہیں چھوڑتی تھی

ملامت کا کیا تھا اور عاد کے قصہ میں بھی عبرت ہے جبکہ ہمنے ان پر نامبارک آندھی بھیجی جس چیز پر گذرتی تھی یعنی ان اشیاء میں سے کہ جن کے

شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ

کوئی چیز کہ آتی تھی اوپر اس کے مگر کر ڈالتی تھی اس کو مانند ہڈی گلی ہوئی کی۔ اور بیچ ثمود کے نشانیاں ہیں جس وقت کہا گیا واسطے انکے

اہلاک کا حکم تھا اس کو ایسا کر چھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز گل کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور ثمود کے قصے میں بھی عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا

تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

فائدہ اٹھاؤ ایک مدت تک پس سرکشی کی انھوں نے حکم رب اپنے کے سے پس پکڑا اُن کو کڑک نے

اور تھوڑے دنوں چین کر لو۔ سو (اس ڈرانے پر بھی) ان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی سو ان کو عذاب نے آ لیا

وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝

اور وہ دیکھتے تھے پس نہ کر سکے کھڑا رہنا اور نہ ہوئے بدلہ لینے والے

اور وہ (اس عذاب کے آنے کو) دیکھ ہی رہے تھے سو نہ تو کھڑے ہی ہو سکے اور نہ (ہم سے) بدلہ لے سکے

توضیح الکلام

ف۱ قولہ قال فما خطبکم الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فراست نبوت سے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ علاوہ خوشخبری دینے کے ان کا اور بھی کوئی کام ہے اس لئے اُن سے فرمایا کہ تم کو بڑی مہم کیا درپیش ہے انھوں نے جواب میں کہا کہ ہم قوم لوط پر انکی سخت اور ناشائستہ حرکات کی سزا میں ان کھنگروں کا پتھراؤ برسانے آئے ہیں جو ان حد سے بڑھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پہلے ہی تجویز ہو چکے ہیں ۱۲

اس پر کوئی یہ شبہ کر سکتا ہے کہ اس جگہ فرشتوں کا یہ کہنا کہ ہم قوم لوط پر پتھراؤ کرنے آئے ہیں حضرت سارہ کے کلام سے بعد میں مذکور ہے اور سورہ ہود میں اس کا عکس ہے یعنی فرشتوں کا یہ کہنا کہ ہم قوم لوط پر پتھراؤ کرنے آئے ہیں حضرت سارہ کے ساتھ گفتگو کرنے سے قبل مذکور ہے جس سے ایک مضمون کی ترتیب میں تخالف لازم آتا ہے اور تخالف قرآن شریف کی شان سے بعید ہے جواب یہ ہے کہ ظاہرا یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سارہ سے گفتگو بعد میں ہوئی اور اس سے پہلے فرشتے یہ کہہ چکے تھے کہ ہم قوم لوط پر عذاب لائے ہیں لیکن اس جگہ جو ترتیب ذکر میں رکھی گئی ہے وہ اس کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ واقعہ کا وقوع بھی اسی ترتیب سے ہوا تھا اس لئے کہ اس جگہ کوئی حرف ترتیب پر دلالت کرنیوالا موجود نہیں ہے لہذا کوئی تخالف اور تعارض نہیں ہے ۱۲

ف۲ قولہ غیر بیت من المسلمین الخ یعنی اس بستی میں سوائے ایک گھر حضرت لوط علیہ السلام کے خاندان کے اور کوئی گھر مسلمان کا تھا بھی نہیں اس لئے ان ہی کو بچا لیا اور ان میں سے بھی لوط علیہ السلام کی بیوی چونکہ کافرہ تھی اس لئے وہ اور باقی تمام قوم کی قوم ہلاک کر دی ۱۲

ف۳ قولہ فتولی برکنہ الخ یہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے اُن کو فرعون کے پاس دلیل دیکر بھیجا لیکن اس نے اُن کو جادوگر یا دیوانہ کہکر ان سے اعراض کیا جس کے صلہ میں وہ اور اس کی قوم کے سب آدمی غرق کر دیے گئے ۱۲

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا

اور ہلاک کیا قوم نوح کو پہلے اس سے تحقیق وہ تھے قوم فاسق اور آسمان کو بنایا ہمنے اس کو
اور ان سے پہلے قوم نوح کا یہی حال ہو چکا تھا (یعنی اس سبب سے کہ) وہ بڑے نافرمان لوگ تھے اور ہم نے آسمانوں کو (اپنی

بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾

ساتھ قوت کے اور تحقیق ہم البتہ کشادہ کرنیوالے ہیں اور زمین کو بچھایا ہم نے اس کو پس اچھا بچھونا کرنے والے ہیں ہم
قدرت سے بنایا اور ہم وسیع القدرت ہیں۔ اور ہمنے زمین کو فرش (کے طور پر) بنایا سو ہم (کیسے) اچھے بنانے والے ہیں

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى

اور ہر چیز سے پیدا کی ہم نے دو قسمیں تو کہ تم نصیحت پکڑو پس بھاگو طرف
اور ہم نے ہر چیز کو دو دو قسم بنایا تاکہ تم (ان مصنوعات سے توحید کو سمجھو) تو تم اللہ ہی کی (توحید کی) طرف دوڑو میں تمہارے

اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا

اللہ کی تحقیق میں واسطے تمہارے اُس سے ڈرانے والا ہوں ظاہر اور مت مقرر کرو ساتھ اللہ کے معبود
(سمجھانے کے) واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا (ہوکر آیا) ہوں اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود مت قرار

آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

دوسرا تحقیق میں واسطے تمہارے اس سے ڈرانیوالا ہوں ظاہر اسی طرح نہیں آیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے
دو میں تمہارے واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں اسی طرح جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں

مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾ أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ

کوئی پیغمبر مگر کہا انھوں نے جادوگر ہے یا دیوانہ۔ کیا ایکدوسرے کو نصیحت کرتے آئے ہیں ساتھ اسکے بلکہ وہ
ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جسکو انھوں نے ساحر یا مجنوں نہ کہا ہو۔ کیا اس بات کی ایکدوسرے کو وصیت کرتے چلے آئے تھے بلکہ (وجہ اس اجماع

قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ

ایک قوم ہیں سرکش پس منھ پھیر لے اُن سے پس نہیں تو ملامت کیا گیا اور نصیحت دے پس تحقیق نصیحت
کی یہ ہوئی کہ) یہ سب کے سب سرکش لوگ ہیں سو آپ انکی طرف التفات نہ کیجئے کیونکہ آپ پر کسی طرح کا الزام نہیں اور سمجھاتے رہیے کیونکہ سمجھانا

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾

فائدہ دیتی ہے ایمان والوں کو اور نہیں پیدا کیا میں نے جن کو اور آدمی کو مگر تو کہ عبادت کریں مجھ کو
(ایمان لانے) والوں کو (بھی) نفع دے گا اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں

مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ

نہیں چاہتا میں ان سے کچھ رزق اور نہیں چاہتا یہ کہ کھلاویں مجھ کو تحقیق
میں ان سے (مخلوق کی) رزق رسانی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھ کو کھلایا کریں اللہ خود ہی

اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

اللہ وہ ہے رزق دینے والا زور آور استوار پس تحقیق واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کیا انھوں نے
سب کو رزق پہونچانے والا قوت والا نہایت قوت والا ہے تو ان ظالموں کی (سزا کی) بھی باری (علم الٰہی میں)

ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ

ایک ڈول ہے مانند ڈول یاروں ان کے کی پس نہ جلدی مانگیں مجھ سے پس وائے ہے
مقرر ہے جیسے ان کے (گذشتہ) ہم مشربوں کی باری (مقرر) تھی سو مجھ سے (عذاب) جلدی طلب نہ کریں
ع ۲

توضیح الکلام
۵۱ قولہ ولا تجعلوا الخ اس سے پہلے آیت ففروا الی اللہ الخ میں یہ فرمایا تھا کہ توحید کی طرف جلد چلو اور اس کو فوراً اختیار کرو اول تو اس وجہ سے کہ خود عقل میں توحید کے ثبوت کی دلیلیں آرہی ہیں جو اس کے ضروری الثبوت ہونے کو بتلا رہی ہیں دوسرے اس وجہ سے کہ میں خود حق تعالیٰ کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانیوالا ہوں کہ جو توحید کا منکر ہوگا اسکو عذاب کیا جائے گا اب اس آیت میں اس مضمون کی اور زیادہ توضیح فرماتے ہیں اس لئے کہ ففروا الی اللہ الخ میں توحید کا حکم تھا جس سے شرک کی ممانعت لازم آگئی اور اس آیت ولا تجعلوا الخ میں بعینہ شرک سے ممانعت ہے لہذا یہ نہی عن الشرک میں زیادہ واضح ہے ۱۲
۵۲ قولہ کذلک الخ اس آیت کے ظاہری معنی پر دو اعتراض ہیں ایک یہ کہ بعض انبیا اور رسول ایسے بھی گذرے ہیں کہ ان کی کسی نے تکذیب نہیں کی جیسے حضرت آدم علیہ السلام اور جیسے وہ رسول جو پہلے رسولوں کے دین کی تقریر اور اشاعت کے لئے آتے تھے مثلاً حضرت یوشع علیہ السلام کیونکہ جن بنی اسرائیل کے لئے وہ مقرر ہوئے تھے وہ پہلے سے مومن تھے اُن کے انکار کا شبہ بھی نہیں ہوسکتا دوسرا اشکال یہ کہ جن رسولوں کو لوگوں نے جھٹلایا ہی انمیں سے بعض نے تصدیق بھی کی ہے پھر قالوا میں سب کی نسبت یہ کہدینا کہ انھوں نے انکار کیا کیونکر درست ہوسکتا ہے جواب یہ ہے کہ الذین من قبلھم سے مراد کفار ہیں اور قالوا کے مرجع میں تردید ہے کہ کل نے کہا یا بعض نے اور کل کا مرجع ہونا اس اعتبار سے صحیح ہے کہ بعض انبیا قیامت کے دن ایسے بھی آئیں گے کہ اُن کا امتی ایک بھی نہ ہو گا جس نے اُن کو مانا ہو ۱۲ حدیث بخاری شریف میں اس کا تذکرہ ہے ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۳ قولہ وذکر الخ جب پہلی آیت فتول عنھم الخ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سخت ملال ہوا اور سمجھے کہ اب وحی موقوف اور عذاب نازل ہوا چاہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی نافرمانیاں دیکھکر خاموش ہو رہنے اور روگردانی کرنیکا حکم فرما دیا اس وقت

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾

واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے دن ان کے سے وہ جو وعدہ دیے جاتے ہیں

ان کافروں کے لئے اس دن کے آنے سے بڑی خرابی ہوگی جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ طور مکہ میں نازل ہوئی اور شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے اس میں ۴۹ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

کلمات ۳۱۲ حروف ۱۳۳۴ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

وَالطُّوْرِ ۙ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿٣﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿٤﴾

قسم ہے طور کی اور کتاب لکھی ہوئی کی بیچ جھلی کھلی ہوئی کے اور بیت المعمور کی

قسم ہے طور (پہاڑ) کی اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ میں لکھی ہے اور (قسم ہے) بیت المعمور کی

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿٦﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿٧﴾

اور چھت بلند کی ہوئی کی اور دریا جوش کئے ہوئے کی تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا البتہ ہونے والا ہے

اور (قسم ہے) اونچی چھت کی (مراد آسمان ہے) اور (قسم ہے) دریائے شور کی جو (پانی سے) پُر ہے کہ بیشک آپ کے رب کا عذاب ضرور ہو کر رہیگا

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿٨﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿٩﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ

نہیں اس کو کوئی ٹالنے والا جس دن کہ پھٹ جاوے گا آسمان پھٹ جانے کر اور چلنے لگیں گے پہاڑ

کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا (اور یہ اس روز واقع ہوگا) جس روز آسمان تھرتھرانے لگے گا اور پہاڑ (اپنی جگہ سے)

سَيْرًا ۙ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿١١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ

چلنے کر پس وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے وہ جو بیچ جھگڑے کے

ہٹ جاویں گے تو جو لوگ جھٹلانے والے ہیں (اور) جو شغل میں بیہودگی کے ساتھ لگ رہے ہیں ان کی اس روز

يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿١٣﴾ هٰذِهِ النَّارُ

کھیلتے ہیں جس دن کہ دھکے دیے جاویں گے طرف آگ دوزخ کی دھکے دینے کر یہ ہے وہ آگ

کم بختی آئے گی جس روز کہ ان کو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے کر لاویں گے یہ وہی دوزخ ہے

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٤﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿١٥﴾

جو تھے تم اس کو جھٹلاتے کیا پس جادو ہے یہ یا تم نہیں دیکھتے

جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے تو کیا یہ (بھی) سحر ہے (دیکھ کر جھٹلاؤ) یا یہ کہ تم کو (اب بھی) نظر نہیں آتا

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا

داخل ہو اس میں پس صبر کرو یا نہ صبر کرو برابر ہے اوپر تمہارے سوائے اس کے نہیں

اس میں داخل ہو پھر خواہ (اس کی) سہار کرنا یا سہار نہ کرنا تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں جیسا تم کرتے تھے

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ﴿١٧﴾

کہ جزا دیے جاؤ گے تم جو کچھ کہ تھے تم کرتے تحقیق پرہیزگار بیچ بہشتوں کے اور نعمت کے ہیں

ویسا ہی بدلہ تم کو دیا جائے گا متقی لوگ بلاشبہ (بہشت کے) باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا

خوشی کی باتیں کرتے ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ان کو رب ان کے نے اور بچا لیا ان کو پروردگار ان کے نے عذاب دوزخ کے سے کھاؤ

(اور) ان کو جو چیزیں ان کے پروردگار نے دی ہوں گی اس سے خوش دل ہوں گے اور ان کا پروردگار ان کو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھیگا خوب کھاؤ

خواص سورۂ طور

۳ اگر قیدی ہمیشہ اس کو پڑھا کرے تو جلد رہائی پاوے ۱۲ دیگر اگر مسافر اس کو راستہ میں پڑھے اس پاوے اور ہر طرح مامون رہے۔ دیگر اگر پانی پر پڑھ کر بچھو پر چھڑک دیا جائے تو بچھو مر جائے ۱۲

۲ اگر کوئی اس سورت کو خواب میں پڑھے اس کی تعبیر یہ ہو کہ اللہ عزوجل اس کے دین سے راضی رہے ۱۲ ابن سیرین واعمال وغیرہما

توضیح الکلام

۱ قولہ وَالطُّوْرِ الخ بخاری مسلم وغیرہما میں ہے کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ سورت مغرب کی نماز میں پڑھتے سنا چونکہ اس سورت میں حق تعالیٰ نے طور کی قسم کھائی ہے اس لئے اس کا نام طور ہوا اور طور سے مراد کیا ہے اکثر تو یہی کہتے ہیں کہ اس سے مراد کوہ طور ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور ابن کثیر کہتے ہیں کہ جس پہاڑ میں درخت ہوں اُسکو طور اور جس میں درخت نہ ہوں اُس کو جبل کہتے ہیں اس کلام طور میں ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ذات حلم و وقار کا پہاڑ اور عالم کے لئے تجلی گاہ تھی اور کتاب مسطور سے مراد لوح محفوظ یا آسمانی کتابیں ہیں جو اوراق پر لکھی جاتی ہیں اور بیت معمور سے مراد خانہ کعبہ اور دوسرے عبادت خانے ہیں جو عبادت گذاروں سے آباد ہیں اور دوسری صورت طور سے ذات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد لینے پر ممکن ہے کہ کتاب مسطور سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ علوم مشہورہ ہوں جو لوگوں کے دلوں کے اوراق پر لکھے ہوئے ہیں اور بیت معمور خود قلب مبارک نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام اور سقف مرفوع آپ کی شان مبارک اور بحر مسجور آپ کے علوم و معارف کا موجزن سمندر ۱۲ ربط الکلام۔ ۵۲ قولہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ الخ اوپر کی آیت میں اہل دوزخ کا حال بیان ہوا مقابلہ کے لئے حسب عادت قرآن کریم اس آیت میں اہل جنت کا بیان ہے ۱۲

وَّاشْرَبُوْا هَنِیْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿ۙ۱۹﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ

اور پیو سہتا بدلے اس چیز کے کہ تھے تم کرتے تکیہ لگائے ہوئے اوپر تختوں صف باندھے ہوؤں کے
اور پیو مزہ کے ساتھ اپنے عملوں کے بدلہ میں تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھائے ہوئے ہیں

وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ

اور بیاہ دیا ہم نے ان کو ساتھ گوریوں اچھی آنکھوں والیوں کے اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور پیروی کی ان کی اولاد ان کی نے
اور ہم انکا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں (یعنی حوروں) سے بیاہ کردیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انکی اولاد نے بھی ایمان میں

بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ

ساتھ ایمان کے ملادیا ہم نے ساتھ ان کے اولاد ان کی کو اور نہ کم دیا ہم نے ان کو عملوں ان کے سے کچھ
ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی (درجہ میں) ان کے ساتھ شامل کردینگے اور ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کرینگے

كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا

ہر آدمی بیچ اس چیز کے کہ کمایا ہے گرفتار ہے اور مدد دیں گے ہم ان کو ساتھ میووں کے اور گوشت کے اس چیز سے
ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) میں محبوس (یعنی النار) رہے گا اور ہم ان کو میوے اور گوشت جس قسم کا ان کو مرغوب ہو روزافزوں دیتے رہیں گے

یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَ لَا تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ

کہ چاہتے ہیں ایک دوسرے سے چھین لیویں گے بیچ اس کے پیالہ کہ نہ بیہودہ بکنا بیچ اس کے اور نہ گناہ گاری اور
(اور وہاں آپس میں (بطور خوش طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس میں نہ بک بک لگیگی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی اور

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ

پھریں گے اوپر ان کے غلام ان کے گویا کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور متوجہ کریں گے
ان کے پاس ایسے لڑکے آویں جاویں گے جو خاص ان ہی کے لئے ہوں گے گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں اور وہ

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا

بعض ان کے اوپر بعض کے باہم پوچھتے ہوئے کہیں گے تحقیق تھے ہم پہلے بیچ لوگوں اپنے کے
ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا) میں انجام کار سے

مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا

ڈرتے ہوئے پس احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے اور بچایا ہم کو عذاب باد گرم کے سے تحقیق تھے ہم
بہت ڈرا کرتے تھے سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیا ہم اس سے پہلے

مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ

پہلے اس سے پکارتے اس کو تحقیق وہ ہے احسان کرنیوالا مہربان پس نصیحت کر پس نہیں تو
(یعنی دنیا میں) اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے واقعی وہ بڑا محسن مہربان ہے، تو آپ سمجھاتے رہئے کیونکہ آپ بفضلہ تعالی

بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍ ﴿ؕ۲۹﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ

ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے جنوں سے خبر دینے والا اور نہ دیوانہ کیا کہتے ہیں کہ شاعر ہے انتظار رکھتے ہیں ہم
نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنوں ہیں (جیسا یہ مشرکین کہتے ہیں) ہاں کیا یہ لوگ یوں (بھی) کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں (اور) ہم ان کے

بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ﴿ؕ۳۱﴾

ساتھ اس کے حادثے موت کے کا کہہ منتظر رہو پس تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والوں سے ہوں
بارے میں حادثہ موت کا انتظار کر رہے ہیں آپ فرما دیجئے کہ (بہتر ہے) تم منتظر رہو سو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں

توضیح الکلام

۵۱ قولہ و اتبعتھم ذریتھم الخ کلام کا عنوان بتلاتا ہے کہ یہاں اولاد سے مراد بڑی عمر کی اولاد ہے لفظ بایمان اس کی کھلی دلیل ہے اور رہی نابالغ اولاد سو اس کا حکم حدیث شریف میں ہے اور اس کا یہاں ذکر کرنا طول کا باعث ہے اور پہلے کسی مقام پر ہم تفصیل کے ساتھ ذکر بھی کر آئے ہیں اور آیت میں تو ذریت کا لفظ ہے یعنی اولاد کے متعلق یہ حکم ہے اور حدیث شریف میں اسی آیت کی تفسیر میں باپ دادوں کا بھی یہی حکم وارد ہے جیسا کہ در منثور کی روایت میں ہے اور اس روایت کے بعض الفاظ سے اس طرف بھی اشارہ ہوتا ہے کہ مرد صالح کی نیکیوں میں جسطرح باپ دادے شریک ہونگے اسی طرح اس کی بیویاں اور دوست احباب اور شاگرد اور مرید اور تعلق رکھنے والے بھی شریک ہونگے اور اگر اس پر کسی کو یہ شبہ ہو کہ جب ایماندار شخص کے ساتھ اس کے بیٹے پوتے اور باپ دادے وغیرہ کا بھی الحاق کیا جائے گا اس سلسلہ کو اوپر تک پہونچایا جائے گا تو اس سے لازم آتا ہے کہ سب جنتی ایک ہی درجہ میں ہو جاویں جواب یہ ہے کہ کسی شخص کے درجہ میں جو اس کی اولاد اور اس کے ماں باپ کو لاحق کیا جائیگا وہ اس وجہ سے کیا جائیگا کہ وہ شخص اعمال میں اصل ہے اور جو لوگ باپ دادوں میں سے اس کے تابع کئے جاویں گے وہ چونکہ اعمال میں اصل نہیں ہیں اسلئے ان کے تابع اور نہ ہونگے ۱۲

ع ۱ — ۲۸ — ۳

نزول الکلام ۵۲ قولہ فذکر الخ جب حق تعالی کا سچا دین اسلام روز افزوں ترقی کرتا گیا تو مشرکین عرب حاجیوں کے آنے کی سڑکوں پر بیٹھ کر راہگیروں سے کہنے لگے کہ یہ شخص جو مکہ میں نبوت کا دعویدار ہے کاہن یا مجنوں ہے تاکہ وہ نووارد آدمی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کہنے میں نہ آجاویں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان ناشایستہ حرکتوں پر رنج اور غم ہوتا تھا اس پر حق تعالی نے تسلی خاطر کے لئے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ معالم ۵۳ قولہ ام یقولون الخ کفار قریش سنہ دار الندوہ میں جمع ہو کر سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذارسانی کے لئے بقیہ آگے

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿ج﴾ أَمْ يَقُولُونَ

کیا حکم کرتی ہیں اُن کو عقلیں اُن کی ساتھ اس کے کیا یہ قوم سرکش ہیں کیا کہتے ہیں

کیا ان کی عقلیں ان کو ان باتوں کی تعلیم کرتی ہیں یا یہ ہے کہ یہ شریر لوگ ہیں ہاں کیا یہ (بھی) کہتے ہیں

تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا

اس نے بنایا ہے اس قرآن کو بلکہ نہیں ایمان لاتے پس چاہیئے کہ لے آویں ایک بات مانند اس کی اگر ہیں

کہ انھوں نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے، بلکہ یہ لوگ تصدیق نہیں کرتے تو یہ لوگ اس طرح کا کوئی کلام (بنا کر) لے آئیں اگر یہ (اسمیں سچے ہیں)

صَادِقِينَ ﴿ط﴾ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝ أَمْ

سچے کیا پیدا کئے گئے ہیں بن کسی چیز سے یا وہی ہیں پیدا کرنے والے کیا

سچے ہیں (آگے توحید کے متعلق گفتگو ہے کہ) کیا یہ لوگ بدون کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں یا

خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿ط﴾ أَمْ عِندَهُمْ

پیدا کیا انھوں نے آسمانوں کو اور زمین کو بلکہ نہیں یقین لاتے کیا نزدیک اُن کے

انھوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے بلکہ یہ لوگ (بوجہ جہل کے توحید کا) یقین نہیں لاتے کیا ان لوگوں کے پاس

خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿ط﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ

خزانے ہیں پروردگار تیرے کے کیا یہ داروغہ ہیں کیا واسطے ان کے سیڑھی ہے کہ سن لیتے ہیں

تمہارے رب کے خزانے ہیں یا یہ لوگ (اس محکمہ نبوت کے) حاکم ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر (چڑھ کر آسمان کی) باتیں سن لیا کرتے ہیں

فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿ط﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ

بیچ اس کے پس چاہیئے کہ لے آوے سننے والا اُن کا دلیل ظاہر کیا واسطے اسکے بیٹیاں ہیں اور واسطے تمہارے

تو ان میں جو (وہاں کی) باتیں سن آتا ہو وہ (اس دعوی پر) کوئی صاف دلیل پیش کرے کیا خدا کیلئے بیٹیاں اور تمہارے لئے

الْبَنُونَ ﴿ط﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿ط﴾ أَمْ عِندَهُمُ

بیٹے ہیں کیا مانگتا ہے تو ان سے بدلہ پس وہ تاوان سے بوجھل ہیں کیا نزدیک ان کے

بیٹے (تجویز ہوں)، کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ (تبلیغ احکام کا) مانگتے ہیں کہ وہ تاوان ان کو گراں معلوم ہوتا ہے کیا ان کے پاس

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ﴿ط﴾ فَالَّذِينَ كَفَرُوا

علم غیب ہے پس وہ لکھ لیتے ہیں یا ارادہ کرتے ہیں مکر کا پس جو لوگ کہ کافر ہیں

غیب (کا علم) ہے کہ یہ لکھ لیا کرتے ہیں کیا یہ لوگ کچھ برائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں سو یہ کافر خود ہی (اس)

هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿ط﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

وہی مکر کئے گئے ہیں کیا واسطے ان کے معبود ہیں سوائے اللہ کے پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں

برائی میں گرفتار ہوں گے کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک ہے

وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۝

اور اگر دیکھیں ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا کہیں بادل ہے تہ بتہ

اور اگر وہ آسمان کے ٹکڑے کو دیکھ لیں کہ گرتا ہوا آرہا ہے تو یوں کہہ دیں کہ یہ تو تہ بتہ جما ہوا بادل ہے

فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝ يَوْمَ

پس چھوڑ دے ان کو یہاں تک کہ ملاقات کریں اس دن کی کہ بیچ اس کے بیہوش کئے جاویں گے جس دن کہ

تو ان کو رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ ہو جس میں ان کے ہوش اُڑ جائیں گے جس دن

بقیہ صد ٧٣٢

مختلف منصوبے گانٹھے کہ اُکو دام المیس کردو تاکہ شعراء سلف زہیر اور نابغہ کی طرح یہ بھی مر مرا جائیں اور ہم لوگوں کو ان سے امن مل جاوے اُس پر یہ آیت اُتری ۱۲ لباب النقول

صفحہ ہذا

توضیح الکلام ۔ ف

قولہ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ الخ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خالق ہونے میں تنہا جاننے کے لئے یہ بات لازم ہے کہ اس کو خدا ہونے میں واحد جاننا واجب ہوا اور جو شخص اس کو خالق ہونے میں تنہا یا اپنے آپ کو اس کا مخلوق ہونا نہ جانے وہ اس کے خدا ہونے میں اکیلے ہونے کا بھی انکار کرسکتا ہے پھر اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ وہ اپنے آپکو کسی پیدا کرنے والیکا محتاج نہ جانے اس صورت کو تو اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ میں بیان فرمادیا دوسری صورت یہ کہ اپنے آپ کو کسی پیدا کرنے والے کا محتاج تو سمجھے مگر ساتھ میں پیدا کرنے والا بھی اپنے ہی آپ کو سمجھے اس کی تردید اس جملہ سے فرمادی کہ اَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ تیسری صورت یہ کہ اپنے آپ کو خالق کا محتاج سمجھے مگر حق تعالیٰ کو خالق ہونے میں تنہا نہ جانے بلکہ کسی دوسرے کو بھی خالق ہونے میں اُس کا شریک قرار دے خواہ اپنے ہی آپ کو شریک ٹھہرائے اس کی تردید اس جملہ سے فرمادی کہ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ الخ یا کسی دوسرے کو اس کی تردید دوسری آیات میں ہے اس جگہ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ کی تردید فرمادی اور چونکہ اسی کی تردید سے اسکی بھی تردید ہو جاتی ہے کہ کوئی دوسرا شریک ہو اس لئے یہاں صرف ایک ہی پر اکتفا کیا غرض اصلی حق صرف تین رہیں ایک تو یہ کہ اپنے آپ کو کسی خالق کا محتاج نہ جانے اس کی تردید اس سے ظاہر ہے کہ انسان ممکن ہے اور ہر ممکن اپنے وجود میں آنے کیلئے مرجح کا محتاج ہے دوسری شق کا کہ اپنے آپ کو محتاج خالق تو جانے مگر خالق اپنے ہی کو مانے، باطل ہونا اس بات سے ظاہر ہے کہ ایک چیز ایک ہی جہت سے علت اور معلول نہیں ہوسکتی تیسری شق یعنی اپنے آپ کو محتاج خالق تو جانے مگر حق تعالیٰ کو خالق ہونے میں تنہا نہ سمجھے اس کا باطل ہونا اس سے ظاہر ہے کہ عالم کے پیدا کرنیوالے متعدد نہیں ہوسکتے اس کے محال

ہونے کی وجہ ... تفصیل ... ۱۲

لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ وَإِنَّ لِلَّذِينَ

نہ کفایت کرے گا ان سے مکر اُن کا کچھ اور نہ وہ مدد دیے جاویں گے اور تحقیق واسطے ان لوگوں کے

ان کی تدبیریں ان کے کچھ بھی کام نہ آویں گی اور نہ (کہیں سے) ان کو مدد ملے گی اور ان ظالموں کے لئے

ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

کہ ظلم کرتے ہیں عذاب ہے ورے اس کے ولیکن بہت اُن کے نہیں جانتے

قبل اس (عذاب) کے بھی عذاب ہونے والا ہے (جیسے قحط و قتل بدر) لیکن ان میں اکثر کو معلوم نہیں

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے پس تحقیق تو بیچ آنکھوں ہماری کے ہے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے

اور آپ اپنے رب کی (اس) تجویز پر صبر سے بیٹھے رہئے کہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور اُٹھتے وقت (مجلس سے یا سو کر) اپنے رب

حِينَ تَقُومُ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۝ ع

جس وقت کھڑا ہو تو اور رات کو پس تسبیح کیا کر اس کو اور پیچھے جانے تاروں کے

کی تسبیح و تحمید کیا کیجئے اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجئے (مثلاً عشاء) اور ستاروں سے پیچھے بھی

سورۃ النجم مکیۃ وہی اثنتان وستون آیۃ وثلث رکوعات — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

سورہ نجم مکہ میں نازل ہوئی اور شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اس میں ۶۲ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

کلماتہا ۳۶۵ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں ۱۴۵۰

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝ وَمَا يَنطِقُ

قسم ہے تارے کی جب گرے نہیں بہک گیا یار تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا اور نہیں بولتا

قسم ہے (مطلق) ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے یہ تمہارے (ہمہ وقت) ساتھ کے رہنے والے نہ راہ (حق) سے بھٹکے اور نہ غلط رستہ ہولئے اور نہ آپ اپنی

عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝

خواہش اپنی سے نہیں وہ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے سکھایا اُس کو سخت قوتوں والے نے

خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے ان کو ایک فرشتہ تعلیم کرتا ہے جو بڑا طاقتور ہے پیدائشی طاقتور ہے

ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝

صاحب قوت ہے پس پورا نظر آیا اور وہ بیچ کنارے بلند کے تھا پھر نزدیک ہوا پس اُتر آیا

پھر وہ فرشتہ (اپنی) اصلی صورت پر (آپ کے روبرو) نمودار ہوا ایسی حالت میں کہ وہ (آسمان کے) بلند کنارہ پر تھا پھر وہ فرشتہ (آپ کے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝

پس تھا قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک پس وحی پہونچائی ہم نے طرف بندے اپنے کی جو پہونچائی

سو دو کمانوں کی برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمانی تھی

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۝ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ

نہیں جھوٹ بولا دل نے جو کچھ دیکھا۔ کیا پس جھگڑتے ہو تم اس سے اوپر اس چیز کے کہ دیکھا ہے اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اس نے

قلب نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی۔ تو کیا ان پیغمبر سے ان کی دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو اور انھوں نے (یعنی پیغمبر نے)

نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ۝ عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۝

اس کو ایک بار اور نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک اس کے ہے جنۃ الماوی

اس فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (صورت اصلیہ میں) دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے قریب جنت الماوی ہے

نزول الکلام

ف ۱ قولہ والنجم الخ جب کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل کے ذریعہ سے وحی آنا شروع ہوئی اور آپ نے خلعت رسالت زیب تن کرکے علے الاعلان نبوت کا دعوٰی فرمایا تو کفار قریش حسد کے مارے طعن کرنے لگے کہ افسوس محمدؐ اپنے باپ دادا کے دین سے برگشتہ ہوکر گمراہ بن گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام ف ۱ قولہ والنجم الخ اس قسم میں جواب قسم ما ضل الخ کی نظیر بھی اشارۃً فرمادی کہ جس طرح ستارہ طلوع سے غروب تک اپنی پوری مسافت میں اپنی مقررہ چال سے ادھر اُدھر نہیں ہوا۔ ایسے ہی آپ بھی اے محمدؐ اپنی ساری عمر میں گمراہی سے مامون اور محفوظ رہے اور اسی طرف اشارہ کرنے کیلئے غالبًا خدا تعالیٰ نے اِذَا ہَوٰی کی قید لگائی کیونکہ یہ بات ستارہ کی ابتدا طلوع سے لیکر غروب تک کی رفتار سے ثابت ہوئی اور گویہ بات اس کے عکس میں بھی ثابت ہے یعنی ستارہ کی ابتدا غروب سے لیکر طلوع تک کی رفتار میں لیکن وہ عکس نظر نہیں آتا اس لئے اُس کا ذکر نہیں فرمایا اور ستارہ کی قسم کھانے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جس طرح ستارہ سے راستہ نظر آتا ہے اور رہدایت ہوتی ہے ایسے ہی آپ سے بھی بایں وجہ کہ آپ گمراہ نہیں ہیں ہدایت حاصل ہوتی ہے اور اِذَا ہَوٰی کی قید میں یہ فائدہ ہے کہ ستارہ جس وقت آسمان کے درمیان میں ہوتا ہے اُس وقت اس کی سمت معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اس حالت میں اس سے ہدایت بھی حاصل نہیں ہوتی برخلاف ستارہ کے کنارۂ آسمان پر ہونے کے کہ اس وقت اس کی سمت معلوم ہونے سے ہدایت بھی حاصل ہوا کرتی ہے اگر کوئی شبہ کرے کہ طلوع کے وقت بھی تو ستارہ کنارہ آسمان پر ہوتا ہے تو غروب ہی کی کیا خصوصیت ہے جواب یہ ہے کہ طلوع کے وقت ہدایت حاصل کرنیوالے بے فکر رہتے ہیں کہ ابھی تو طلوع ہی ہوا ہے بہت زمانہ تک روشن رہے گا ہدایت حاصل کرلیں گے جلدی کیا ہے اور جب غروب کے قریب ہو تو اُس وقت طالب ہدایت اس کو غنیمت سمجھ کر جلدی ہدایت بقیہ آئندہ

ع ۲۱/۴

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰیۙ ○ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ لَقَدْ

جس وقت کہ ڈھانکتا تھا بیری کو جو کچھ ڈھانک رہا تھا نہیں کجی کی نظر نے اور نہ زیادہ بڑھ گئی تحقیق

جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپٹ رہی تھیں نگاہ تو نہ ہٹی اور نہ بڑھی انھوں نے

رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ○ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰیۙ ○ وَ

دیکھا اس نے نشانیوں پروردگار اپنے کی سے بڑی کو کیا پس دیکھا تم نے لات اور عزیٰ کو اور

اپنے پروردگار (کی قدرت) کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے بھلا تم نے لات اور عزیٰ اور

مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ○ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ○ تِلْكَ اِذًا

مناۃ تیسرے پچھلے کو کیا واسطے تمہارے مرد ہیں اور واسطے اس کے عورتیں یہ اس وقت

تیسرے مناۃ کے حال میں غور بھی کیا ہے۔ کیا تمہارے لئے تو بیٹے (تجویز) ہوں اور خدا کے لئے بیٹیاں اس حالت میں تو یہ

قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ○ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

بانٹنا ہے بہت بُرا نہیں ہے یہ مگر نام کچھ مقرر کر لیا ہے تم نے اُن کو اور باپوں تمہارے نے

بہت بے ڈھنگی تقسیم ہوئی۔ یہ (معبودات مذکورہ) نرے نام ہی نام ہیں جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرا لیا ہے

مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا

نہیں اُتاری اللہ نے بیچ اس کے کچھ دلیل نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور اس چیز کی

خدا تعالیٰ نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل بھیجی نہیں (بلکہ) یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے

تَهْوَى الْاَنْفُسُۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰیؕ ○ اَمْ لِلْاِنْسَانِ

کہ چاہتے ہیں جی اور البتہ تحقیق آئی ان کے پاس پروردگار اُن کے سے ہدایت۔ کیا ملتا ہے واسطے آدمی کے

نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے (بواسطہ رسول) ہدایت آچکی ہے کیا انسان کو

مَا تَمَنّٰی ○ۖ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی ○ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی

جو آرزو کرے پس واسطے اللہ کے ہے پچھلا گھر اور پہلا اور بہت فرشتے ہیں بیچ

اس کی ہر تمنا مل جاتی ہے سو خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت اور دنیا (کی بھی) اور بہت سے فرشتے آسمان میں

السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ

آسمانوں کے کہ نہیں کفایت کرتی سفارش ان کی کچھ مگر پیچھے اس کے کہ اذن دیوے

موجود ہیں ان کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں

اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَرْضٰی ○ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اللہ واسطے جس کے چاہے اور پسند کرے تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے

اجازت دیں اور (اس کیلئے شفاعت کرنیسے) راضی ہوں جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰی ○ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍؕ

نام رکھتے ہیں فرشتوں کا نام عورتوں کا سا اور نہیں اُن کو ساتھ اس کے کچھ علم

وہ فرشتوں کو (خدا کی) بیٹی کے نام سے نامزد کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں

اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔاۚ ○

نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور تحقیق گمان نہیں کفایت کرتا حق سے کچھ

صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں اور یقیناً بے اصل خیالات امر حق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں ہوتے،

ع ۵ | ۲۵

بقیہ صفحہ ۷۳۴

حاصل کر لینا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ ستارہ عنقریب غروب ہو جائے گا تو میں ہدایت سے بالکل محروم رہ جاؤں گا اس سورت میں اس جملہ کے اندر اس طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدایت لے لینے کو غنیمت سمجھو اور شوق سے آپ کی طرف لپکو کیونکہ آپ کے بعد پھر ہدایت ناممکن ہے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔

۵۱ قولہ اَلَکُمُ الذَّکَرُ الخ بے ڈھنگی تقسیم اس وجہ سے ہوئی کہ اچھی چیز تمہارے حصہ میں اور بری چیز خدا تعالیٰ کے حصہ میں نعوذ باللہ یہ بنا بر علی الفرض فرمایا ورنہ خدا تعالیٰ کیلئے بیٹا تجویز کرنا بھی بے ڈھنگی بات ہے ۱۲

۵۲ قولہ مِنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی الخ یعنی خود اپنے دعوی پر تو دلیل نہیں رکھتے اور اس دعوی کی نقیض پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دلیل سنتے ہیں اور پھر نہیں مانتے ۱۲

۵۳ قولہ وَالْاُوْلٰی۔ اور جب ہر تمنا خدا تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے آخرت کی بھی اور دنیا کی بھی لہذا وہ جس کو چاہیں پورا فرماویں اور نص قطعی میں یہ بتلا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس تمنائے باطل کو پورا کرنا نہیں چاہیں گے نہ دنیا میں، کہ حاجتوں کے اندر سفارشیں کریں نہ آخرت میں کہ وہاں نجات کی سفارش کریں بس یقیناً وہ پوری نہ ہوگی ۱۲

۵۴ قولہ تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰی الخ ان لوگوں کے کافر ہونے کو آخرت پر ایمان نہ لانے سے باہں وجہ بیان فرمایا کہ یہ سب باتیں گمراہی کی اسی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں کہ وہ لوگ آخرت سے بے فکر ہیں ورنہ آخرت کے معتقد کو اپنی نجات کی ضرور فکر ہوا کرتی ہے اور جب اس آیت میں فرشتوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کی کفر ہونے کی تصریح فرمادی تو بتوں کے شریک ٹھہرانے کا کفر ہونا بدرجہ اولے ثابت ہو گیا ۱۲ ۵۵ قولہ وَاِنَّ الظَّنَّ الخ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اعتقادی امور میں ظن کچھ کام نہیں دیتا البتہ اعمال میں گو جہاں ظن اور تخمینہ بھی مفید ہے کارآمد ہے جس طرح خبر واحد اور قیاس ائمہ دین رح ۱۲

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۵ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ

پس منھ پھیر لے اس شخص سے کہ پھر گیا وہ یاد ہماری سے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی

اور آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجئے جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے اور بجز دنیوی زندگی کے اس کو کوئی (اخروی مطلب)

الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

دنیا کا یہ ہے رسائی ان کی علم سے تحقیق پروردگار تیرا وہ خوب جانتا ہے اس شخص کو

مقصود نہ ہو ان لوگوں کی فہم کی رسائی کی حد بس یہی دنیوی زندگی ہے تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون

ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِى

کہ گمراہ ہوا راہ اس کی سے اور وہ خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ جس نے راہ پائی۔ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ

اس کے رستے سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا

آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے تاکہ بدلہ دیوے ان لوگوں کو کہ برا کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ کیا انھوں نے

وہ سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے انجام کار یہ ہے کہ برا کام کرنے والوں کو ان کے (برے) کام کے عوض میں (خاص طور کی) جزا دیگا

وَيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ

اور بدلہ دیوے ان لوگوں کو کہ نیکی کرتے ہیں ساتھ نیکی کے وہ لوگ کہ بچتے ہیں بڑے

اور نیک کام کرنے والوں کو ان کے نیک کاموں کے عوض میں جزا دے گا وہ لوگ ایسے ہیں کہ کبیرہ گناہوں سے

الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ

گناہوں سے اور بے حیائیوں سے مگر نزدیک ہو جانے سے ان گناہوں کے تحقیق رب تیرا بڑی بخشش والا ہے

اور (ان میں) بے حیائی کی باتوں سے (بالخصوص زیادہ) بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ بلاشبہ آپ کے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہے

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِىْ

وہ خوب جانتا ہے تم کو جس وقت کہ پیدا کیا تھا تم کو زمین سے اور جس وقت کہ تم بچے تھے بیچ

وہ تم کو (اور تمہارے احوال کو) اس وقت سے خوب جانتا ہے جب تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ع

پیٹوں ماؤں اپنی کے پس مت پاک کہو تم جانوں اپنیوں کو وہ خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ پرہیزگاری کرتا ہے

پیٹ میں بچے تھے تو تم اپنے کو مقدس مت سمجھا کرو (بس) تقویٰ والوں کو وہی خوب جانتا ہے

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ۝ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝ اَعِنْدَهٗ

کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پھر گیا اور دیا تھوڑا سا اور پھر بند کر دیا کیا نزدیک اس کے ہے

تو بھلا آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا جس نے (دین حق سے) روگردانی کی اور تھوڑا مال دیا اور (پھر) بند کر دیا کیا اس شخص کے پاس

عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَ

علم غیب کا پس وہ دیکھتا ہے کیا نہ خبر دیا گیا ساتھ اس چیز کے کہ بیچ صحیفوں موسیٰ کے تھی اور

کسی صحیح ذریعہ سے علم غیب ہے کہ اس کو دیکھ رہا ہے کیا اس کو اس مضمون کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے اور

اِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ۝ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ وَاَنْ

ابراہیم کے کہ جس نے قول اپنا پورا کیا یہ کہ نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہ کہ

نیز ابراہیم کے جنھوں نے احکام کی پوری بجا آوری کی (وہ مضمون یہ ہے) کہ کوئی شخص کسی کا گناہ اپنے اوپر نہیں لے سکتا اور یہ کہ

توضیح الکلام

لہ قولہٗ الذین یجتنبون الخ یعنی نیک وہ لوگ ہیں جو کبائر اور فواحش سے بچتے ہیں کبیرہ کی جمع کبائر ہے اسکے متعلق احادیث اور اقوال علماء مختلف وارد ہوئے ہیں:۔ شرک ناحق قتل چوری زنا ماں باپ کی نافرمانی جھوٹ بولنا جادو کرنا کسی کو زنا کی تہمت لگانا وغیرہ اور فواحش ان ہی میں سے وہ گناہ ہیں جو فحش اور بے حیائی سے تعلق رکھتے ہیں جیسے زنا لواطت (اغلام) عورتوں کا باہم چپٹی لگانا وغیرہ ۱۲

نزول الکلام

لہ قولہٗ افرأیت الخ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارہ میں نازل ہوئی یہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تھا ایمان لانے کے بعد اس کا کوئی دوست اسکو ملا اور وہ اس سے کہنے لگا کہ ولید مجھ کو افسوس آتا ہے کہ تم اپنا آبائی دین چھوڑ کر اس نئے دین میں آگئے اور نہایت تعجب ہے کہ تم نے باپ دادوں کی رسم چھوڑ دی اور اس طریقہ جدید کو اختیار کر لیا ولید بن مغیرہ بولا کہ مجھ کو عذاب کے اندیشہ نے ایسا کرایا کہ اگر مرنے کے بعد میری پکڑ ہوئی تو اللہ تعالیٰ مجھے کفر پر عذاب دے گا وہ بولا کہ اگر تجھ کو عذاب کا اندیشہ ہے تو مجھے کچھ مال دو تو سارا عذاب میں اپنی گردن پر رکھ لونگا اور تیرے سب گناہوں کا میں ذمہ دار ہوا جاتا ہوں ولید نے کچھ تھوڑا سا مال دینا منظور کیا اس پر اس کا یار بولا کہ یہ تو بہت تھوڑا ہے کچھ اور زیادہ کرو اس نے مجبوراً اور بھی کچھ کسی نہ کسی طرح زیادہ کیا جس قدر ٹھیرا تھا اس میں بھی کمی رہی تو باقی کی دستاویز سے گویا ہوں کے لکھدی اور مشرک بن کر عذاب الٰہی سے مطمئن ہو بیٹھا کہ چلو خوب رہے تھوڑے ہی سے مال پر عذاب سے امان پائی اس کے بارہ میں یہ آیت اتری ۱۲ اور بقول بعض مفسرین ابھی تک ایمان نہیں لایا تھا بلکہ ایمان کی جانب مائل ہو گیا تھا ۱۲ اور بقول بعض مفسرین یہ آیت عاص بن وائل کے بارہ میں ہے ۱۲ درمنثور روح المعانی اتقان ۱۲

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝ وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ۝ ثُمَّ

نہیں واسطے آدمی کے مگر جو کچھ سعی کی ہے اور یہ کہ سعی اس کی البتہ دیکھی جاوے گی پھر

انسان کو (ایمان کے بارے میں) صرف اپنی ہی کمائی ملے گی اور یہ کہ انسان کی سعی بہت جلد دیکھی جاوے گی پھر

یُجْزٰىہُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ۝ وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ۝ وَاَنَّہٗ

بدلہ دیا جاوے اس کو بدلہ پورا اور یہ کہ طرف پروردگار تیرے کی ہے انتہا اور یہ کہ

اس کو پورا بدلہ دیا جاوے گا اور یہ کہ (سب کو) آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہونچنا ہے اور یہ کہ

ہُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی ۝ وَاَنَّہٗ ہُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ۝ وَاَنَّہٗ خَلَقَ

وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہ مارتا ہے اور جلاتا ہے اور یہ کہ اس نے پیدا کی ہیں

وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے اور یہ کہ وہی دونوں قسم

الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ مِنْ نُّطْفَۃٍ اِذَا تُمْنٰی ۝ وَاَنَّ

دو قسمیں مرد اور عورت ایک بوند سے جس وقت ٹپکائی جاتی ہے اور یہ کہ

یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے اور یہ کہ

عَلَیْہِ النَّشْاَۃَ الْاُخْرٰی ۝ وَاَنَّہٗ ہُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی ۝ وَاَنَّہٗ ہُوَ

اسی کے ذمہ پر ہے پیدائش پچھلی اور یہ کہ اس نے دولتمند کیا اور خزانے والا کیا اور یہ کہ وہ ہے

دوبارہ پیدا کرنا (حسب وعدہ) اس کے ذمہ ہے اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور سرمایہ (دیکر محفوظ اور) باقی رکھتا ہے اور یہ کہ وہی

رَبُّ الشِّعْرٰی ۝ وَاَنَّہٗ اَہْلَکَ عَادَاۨ الْاُوْلٰی ۝ وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ

پروردگار شعریٰ کا اور یہ کہ اس نے ہلاک کیا عاد پہلے کو اور ثمود کو پس نہ

مالک ہے ستارہ شعریٰ کا بھی۔ اور یہ کہ اس نے قدیم قوم عاد کو (اس کے کفر کی وجہ سے) ہلاک کیا اور ثمود کو بھی کہ (ان میں سے) کسی کو

اَبْقٰی ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّہُمْ کَانُوْا ہُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی ۝

باقی چھوڑا اور قوم نوح کی کو پہلے ان سے تحقیق وہ تھے بہت ظالم اور بہت سرکش

باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے قوم نوح کو (ہلاک کیا) بیشک وہ سب سے بڑھکر ظالم اور شریر تھے

وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَہْوٰی ۝ فَغَشّٰىہَا مَا غَشّٰی ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکَ

اور الٹائی گئی بستیوں کو دے مارا پس ڈھانکا ان کو اس چیز نے کہ ڈھانکا یعنی پتھر برسے پس بیچ کونسی نعمت رب اپنے کے

اور الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا تھا پھر ان بستیوں کو گھیر لیا جس چیز نے کہ گھیر لیا سو تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت میں شک

تَتَمَارٰی ۝ ہٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ۝ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ ۝

جھگڑا کرتا ہے تو اے آدمی۔ یہ ڈرانیوالا ہے ان ڈرانے والوں پہلوں میں سے نزدیک آئی نزدیک آنے والی یعنی قیامت

(وانکار) کرتا رہیگا یہ (پیغمبر) بھی پہلے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہیں (ان کو مان لو کیونکہ) وہ جلدی آنیوالی چیز قریب آپہونچی ہے

لَیْسَ لَہَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَۃٌ ؕ ۝ اَفَمِنْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ

نہیں واسطے اس کے سوائے اللہ کے کھولنے والا کیا پس اس بات سے

کوئی غیر اللہ اس کا ہٹانے والا نہیں سو کیا (ایسے خوف کی باتیں سنکر بھی) تم لوگ اس کلام (الٰہی) سے

تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝

تعجب کرتے ہو تم اور ہنستے ہو اور نہیں روتے اور تم غفلت میں ہو

تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور (خوف عذاب سے) روتے نہیں ہو اور تم تکبر کرتے ہو

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ رب الشعریٰ الشعریٰ ایک ستارہ کا نام ہے جس کی عبادت ایام جاہلیت میں بعض لوگ کیا کرتے تھے یعنی ان تصرفات اور اشیاء کا مالک بھی وہی ہے جیسا پہلے تصرفات کا مالک وہی ہے اور اوپر کے تصرفات خود انسان میں موجود ہیں اور بعد کے تصرفات انسان کے متعلقات میں ہیں چنانچہ مال اور ستارہ دونوں انسان کے متعلقات میں سے ہیں اور انسان کے متعلقات میں سے صرف ان ہی دونوں کے ذکر فرمانے میں شاید اس طرف اشارہ ہو کہ جس کو اپنا معین اور مددگار سمجھتے ہو خواہ اسکی مدد اس وجہ سے ہو کہ وہ خرچ ہو کر ضرورتیں پورا کرنے میں مدد کرتا ہے جیسے مال اور یا اسطرح کہ اس کی پوجا کرتے ہیں تو وہ ان کی حاجات پوری کر دیتا ہے جیسے شعریٰ غرض ان سب کے رب بھی ہم ہی ہیں پھر قیامت کے دن دوسرے کو تصرف کا کیا حق پہونچتا ہے جیسا کہ اس شخص کا گمان ہے ۱۲ ۵۲ قولہ وَاَنَّہٗ اَہْلَکَ عَادَاۨ الْاُوْلٰی یعنی یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ دنیا میں اعمال بد کا ثمرہ نہیں ملتا کس لئے کہ اس نے قوم عاد و ثمود اور نوح کی قوم کو غارت کر دیا کسی کو باقی نہ چھوڑا کیونکہ وہ ظالم اور سرکش تھے بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ ان ہی میں عاد اخریٰ بھی تھے جو اس حادثہ کے بعد باقی رہے تھے ان کو ارم کہتے ہیں ۱۲ ۵۳ قولہ فغشّٰہا ما غشّٰی الخ یعنی اوپر سے پتھر برسنا شروع ہوئے پس اگر یہ شخص ان قصوں میں غور کرتا تو کفر کے عذاب اور وبال سے ڈرتا اور بے فکر نہ رہتا اس جملہ میں یہ نہ فرمایا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو گھیر لیا تو اس چیز کو مبہم رکھنے میں ہول اور ڈر بٹھانا مقصود ہے اور وہ پتھر تھے جن کا ہم ذکر کر چکے اور اگر ہا ضمیر ساری امتوں کی طرف راجع کی جائے تو بھی ممکن ہے اس صورت میں ڈھانکنے یا گھیرنے والی چیز خدا تعالیٰ کا قہر ہوگا اور اس کا سخت ترین عذاب جو ان پر ہر طرف سے محیط ہو رہا تھا ۱۲ نزول الکلام۔ ۵۴ قولہ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ الخ جس وقت قرآن شریف پڑھا جاتا تھا اس وقت کفار منہ گانے بجانے اور شور و شغب میں مشغول ہو جاتے تھے تاکہ دوسرے لوگ اس کلام کو سنکر کہیں مومن نہ ہو جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ مدارک

سورۃ القمر مکیۃ وھی خمسٌ وخمسون اٰیۃ وثلٰث رکوعات — فَاسْجُدُوا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوا ۩

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَکَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ وَکُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَآءَھُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْہِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِکْمَۃٌۢ بَالِغَۃٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْھُمْ ۘ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ ۝ خُشَّعًا اَبْصَارُھُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ کَاَنَّھُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ مُّھْطِعِیْنَ اِلَی الدَّاعِ ؕ یَقُوْلُ الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ۝ کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَکَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا

خواص الکلام سورہ قمر جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے لکھ کر عمامہ کے اندر رکھنے سے وجاہت حاصل ہوتی ہے اور جو شخص اس سورت کو خواب میں پڑھے اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس شخص پر جادو کیا جائیگا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس سے نجات پائیگا اور کوئی ضرر اس سے اس کو نہ ہوگا ۱۲

فضائل الکلام حدیث شریف میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سورہ قاف اور سورہ قمر عید الضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں اور بڑی مجالس میں پڑھا کرتے تھے کیونکہ ان میں وعدہ اور وعید اور ابتداء الخلقت اور حشر اور توحید وغیرہا کا بیان ہے جو اسلام کے بڑے بڑے مسائل ہیں ۱۲ ابن کثیر و مدارک و در منثور وغیرہا

نزول الکلام ۱ے قولہ اقتربت الساعۃ الخ ایک رات ابوجہل اور ایک یہودی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ابوجہل کہنے لگا کہ اے محمد یا تو اپنی سچائی پر کوئی معجزہ دکھاؤ ورنہ میں اس وقت تمہارے ساتھ بُری طرح پیش آؤں گا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے اُس نے یہودی کی طرف دیکھا گویا اس سے اس کے متعلق مشورہ لیتا تھا کہ کون سا معجزہ طلب کروں وہ یہودی بولا کہ محمد ماہر جادوگر ہے لیکن جادو کا اثر زمین ہی تک چل سکتا ہے آسمان پر اُس کا کوئی اثر نہیں ہوا کرتا تو ان سے کہو کہ چاند کے دو ٹکڑے کر دو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت چاند کی طرف اٹھائی انگلی مبارک کا اٹھنا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا جبل ابوقبیس پر اور دوسرا کوہ قیقعان پر جا گرا ابوجہل بولا اچھا اب ان دونوں ٹکڑوں کو ملا دو سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسری بار اشارہ فرمانے سے چاند بدستور جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا یہودی تو فوراً ایمان لے آیا مگر ابوجہل بولا میں کبھی نہ مانوں یہ تو نظر بندی تھی آنکھوں پر جادو کر دیا گیا جس کے باعث چاند اس حالت میں نظر آیا میں تو باہر سے آنے والوں سے دریافت کروں گا جب تک وہ لوگ اس کی تصدیق نہیں کریں گے اس وقت تک کبھی بھی یقین نہ لاؤں گا۔ الغرض مسافروں سے بھی اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بھی اس عجیب واقعہ کے دیکھنے کی

فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ

پس مل گیا پانی زمین کا اور آسمان کا اوپر کام کے کہ مقدر کیا گیا تھا اور چڑھا لیا ہم نے اس کو اوپر کشتی تختوں والی

پھر آسمان اور زمین کا پانی اس کام کے پورا ہونے کے لئے مل گیا جو علم الٰہی میں تجویز ہو چکا تھا اور ہم نے نوح کو تختوں اور میخوں والی کشتی

وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِىْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ

اور میخوں والی کے چلتی تھی آگے آنکھوں ہماری کے بدلہ لینے کو واسطے اس شخص کے کہ کفر کیا گیا تھا اور البتہ تحقیق چھوڑ دیا ہم نے اس قصہ کو

جو کہ ہماری نگرانی میں رواں تھی (سب مومنین کے) سوار کیا یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کے لئے کیا جس کی بے قدری کی گئی تھی اور ہم نے اس واقعہ کو

اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ

نشانی پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا پس کیونکر ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا اور تحقیق

عبرت کے واسطے رہنے دیا کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے پھر (دیکھو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا اور ہم نے

يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ

آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا جھٹلایا عاد نے

قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے عاد نے (بھی) اپنے پیغمبر کی تکذیب کی

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

پس کیونکر ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا تحقیق بھیجی ہم نے اوپر ان کے باؤ

سو (اس کا قصہ سنو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا ہم نے ان پر ایک تند ہوا

صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

تند بیچ دن نحس کے کہ ہمیشہ چلے گی نحوست اس کی اکھاڑ دیتی لوگوں کو جگہ سے گویا کہ وہ تنے ہیں

بھیجی ایک دوامی نحوست کے دن میں وہ ہوا لوگوں کو اس طرح اکھاڑ اکھاڑ پھینکتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی

نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

کھجور جڑ سے کٹی ہوئی کے پس کیونکر ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے

کھجوروں کے تنے ہیں۔ سو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا (ہولناک) ہوا اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝

قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا جھٹلایا ثمود نے ڈرانے والوں کو

آسان کر دیا ہے، سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے ثمود نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝

پس کہا انہوں نے کیا آدمی کو ہم میں سے اکیلا کو پیروی کریں گے ہم اس کی تحقیق ہم اس وقت البتہ بیچ گمراہی کے ہیں اور جنون کے

اور کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کا اتباع کریں گے جو ہماری جنس کا آدمی ہے اور اکیلا ہے تو اس صورت میں ہم بڑی غلطی اور (بلکہ) جنون میں پڑ جاویں

ءَاُلْقِىَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُوْنَ

کیا ڈالا گیا ذکر اسی پر درمیان ہمارے میں سے بلکہ وہ جھوٹا ہے اترانے والا شتاب جان لیویں گے

کیا ہم سب میں سے (منتخب ہو کر) اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور بڑا شیخی باز ہے ان کو عنقریب (مرتے ہی)

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

کل کو کون ہے جھوٹا اترانے والا تحقیق ہم بھیجنے والے ہیں اونٹنی واسطے آزمائش کے ان کی

معلوم ہو جاوے گا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا ہم اونٹنی کو نکالنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لئے

توضیح الکلام

ك۵ قولہ ولقد یسرنا القرآن الخ بعض لوگوں نے اس آیت کے ظاہری معنی کو لیکر اپنے آپ کے بھی مجتہد ہونے کا دعویٰ کر دیا لیکن یہ دیکھنا ہے کہ قرآن شریف کو خدا تعالیٰ نے کس کام کے لئے سہل اور آسان ہونا بیان فرمایا ہے نصیحت اور وعظ کیلئے اسی لئے للذکر کی قید زیادہ کی اور اگر قرآن شریف ذکر اور نصیحت کے لئے آسان ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے مسائل کا استنباط بھی آسان ہو ۱۲

دوسرے یہ جملہ کئی قصوں میں آیا ہے جس کے اندر تنبیہ ہے کہ ہر قصہ مستقل طور پر قابل تدبر اور نصیحت حاصل کرنے کے ہے ۱۲

ك۵ قولہ واحدا الخ مطلب یہ ہے کہ یا تو یہ شخص انسان ہی نہ ہوتا فرشتہ ہوتا تب ہم اس کا دین میں اتباع کرتے اور اگر انسان ہی تھا تو صاحب حشم و خدم ہوتا تو ہم اس کا دنیوی امور میں اتباع کرتے اور جب کہ وہ انسان ہے اور پھر انسان بھی تنہا کہ نہ اس کے پاس خدمتگار اور حوالی موالی ہیں اور نہ اس کے دنیوی لوگ تابعدار ہیں کہ اس کے ساتھ رسیوں کی طرح لگے رہتے ہوں خلاصہ یہ کہ نہ اس کے پاس کوئی بات ایسی موجود ہے جس کے باعث ہم اس کا دین میں اتباع کریں اور نہ ایسی جس کے باعث ہم دنیا میں اس کا اتباع کریں۔

ع ۲۲ ۱ ۸

ك۵ قولہ انا مرسلوا الناقۃ الخ یعنی چونکہ اس اللہ کی اونٹنی کے پانی پیتے وقت دوسرے جانور گھاٹ پر پانی نہیں پی سکتے اس لئے اس میں اور تم میں پانی کو تقسیم کر دیا گیا ہے کہ ایک دن یہ پانی پئے اور ایک دن تمہارے جانور۔ ہر فریق اپنی اپنی باری کے دن پانی پینے کے لئے حاضر ہوا کرے نہ اس کی باری میں تمہارے مویشی آئیں اور نہ ان کی باری کے دن یہ اونٹنی گھاٹ پر جایا کرے اس میں آزمائش ایمان کی ہے کہ دیکھیں ہمارا حکم سمجھ کر اس کو مانتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں یا اس میں دقت اور تکلیف سمجھ کر اس کی تعمیل سے گریز کرتے ہیں ۱۲ **لغات الکلام ك۵** قولہ مستمر۔ روح المعانی میں ہے کہ مستمر اس پانی کو کہتے ہیں جو جلد جانیوالا ختم ہونیوالا ہو اسی قسم کی آرزوؤں سے کفار اپنے نفوس کو ٹھنڈا کرتے تھے حضرت انسؓ اور یمانؓ وغیرہما اسی طرف گئے ہیں اور نحاس نے بھی اسی معنی کو پسند کیا ہے اور طبرانی میں ہے

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ○ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ

سو ان کو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر سے بیٹھے رہنا اور ان لوگوں کو یہ بتلا دینا کہ پانی (کنویں کا) ان میں بانٹ دیا گیا ہے

شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ○ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ○ فَكَيْفَ

ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے گا سو انھوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا سو اس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور مار ڈالا سو

كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ○ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً

دیکھو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا ہم نے اُن پر ایک ہی نعرہ (فرشتہ کا) مسلط کیا سو وہ

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ○ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

(اس سے) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی باڑ لگانے والے (کی باڑ) کا چورا، اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے

فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ○ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ○ إِنَّا أَرْسَلْنَا

سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے قوم لوط نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی ہم نے ان پر

عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ○ نِّعْمَةً مِّنْ

پتھروں کا مینھ برسایا بجز متعلقین لوط کے (یعنی بجز مومنین کے) کہ ان کو اخیر شب میں بچا لیا اپنی جانب سے

عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ○ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم

فضل کر کے جو شکر کرتا ہے ہم اسے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں اور (قبل عذاب آنے کے) لوط نے ان کو ہمارے دارو گیر

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ○ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ

سے ڈرایا تھا سو انھوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے پیدا کئے اور اُن لوگوں نے لوط سے ان کے مہمانوں کو بارادہ بد لینا چاہا

فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ○ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم

سو ہم نے ان کی آنکھیں چوپٹ کر دیں کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (یہ تو اس وقت واقعہ ہوا) اور (پھر) صبح

بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ○ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ○ وَ

سویرے اُن پر عذاب دائمی آپہنچا (اور ارشاد ہوا) کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو اور

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ○ وَلَقَدْ جَاءَ

ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے اور (فرعون اور) فرعون والوں کے

توضیح الکلام

لہ قولہ فطمسنا الخ اس میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا قصہ ہے انھوں نے بھی نبیوں اور ان کی باتوں کو جھٹلایا تھا جس سے اُن پر بلائے عظیم نازل ہوئی حضرت لوط علیہ السلام کا مفصل واقعہ تو ہم پہلے کسی مقام پر لکھ آئے ہیں اس جگہ اس کا اختصار کئے دیتے ہیں حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مصر کے سفر میں ساتھ تھے دونوں کے مواشی بہ کثرت تھے اس لئے دونوں کو جدا ہونا پڑا حضرت ابراہیم علیہ السلام کنعان میں تشریف لے گئے اور حضرت لوط علیہ السلام دریائے یردن کے کنارے میں جہاں سدوم اور عمورہ شہر آباد تھے یہاں کے لوگ بڑے بدکار اور بت پرست تھے اغلام کے عادی تھے حضرت لوط علیہ السلام نے بہت کچھ وعظ و نصیحت کیا مگر وہ کم بخت اپنی ناجائز خواہش کے نشہ میں اندھے تھے نہ مانا اور جھٹلا دیا آخرکار انتقام الٰہی کا وقت آگیا اور فرشتے خوبصورت لڑکوں کی صورت میں نمودار ہوئے قوم لوط نے اُن پر دست درازی کرنے کا ارادہ کیا حضرت لوط علیہ السلام نے اُن کو قابو نہیں دیا بہت زیادہ سوال میں اصرار کیا لیکن حضرت لوط علیہ السلام کی طرف سے انکار ہی رہا تو چاہا کہ در و دیوار پھاند کر گھر میں گھس جائیں اور لڑکوں کو پکڑ کر قابو میں لائیں حق تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور بازو مار کر سب کو اندھا کر گئے، بقول بعض مفسرین اس نابینائی سے دل کی نابینائی مراد ہے اور یا یہ معنی ہیں کہ وہ لوگ فرشتوں سے اندھے ہو گئے کہ دوبارہ ان کو وہ نظر نہ آئے ۱۲ معالم و مدارک وغیرہما

ع ۱۸ ۲ ۹

آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ

لوگوں فرعون کے پاس ڈرانے والے جھٹلایا انھوں نے نشانیوں ہماری کو سب کو پس پکڑا ہم نے اُن کو پکڑنا

پاس بھی ڈرانے کی بہت سی چیزیں پہونچیں ان لوگوں نے ہماری (ان) تمام نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو زبردست

عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ۝ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ

غالب قدرت والے کا کیا کافر تمھارے بہتر ہیں ان سے یا واسطے تمھارے چھٹی ہے خلاصی کی بیچ لکھتیوں کے

قدرت والے کا پکڑنا پکڑا۔ کیا تم میں جو کافر ہیں ان میں ان (مذکور) لوگوں سے کچھ فضیلت ہے یا تمھارے لئے (آسمانی) کتابوں میں

فِي الزُّبُرِ ۝ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

یا کہتے ہیں کہ ہم جماعتیں بدلہ لینے والے ہیں شتاب شکست دیے جاویگی یہ جماعت

کوئی معافی ہے یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو غالب ہی رہیں گے عنقریب (اُنکی) یہ جماعت شکست کھاویگی

وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ

اور پھیر دیویں گے پیٹھ بلکہ قیامت ہے وعدہ گاہ اُن کا اور قیامت بہت سخت ہے

اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے بلکہ قیامت اُن کا (اصل) وعدہ ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار

وَأَمَرُّ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُونَ

اور بہت کڑوی ہے تحقیق گنہگار بیچ گمراہی کے اور جلنے کے اس دن کہ گھسیٹے جاویں گے

چیز ہے یہ مجرمین (یعنی کفار) بڑی غلطی اور بے عقلی میں ہیں جس روز یہ لوگ

فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ

بیچ آگ کے اوپر منھوں اپنے کے چکھو لگنا آگ دوزخ کا تحقیق ہم نے ہر چیز کو

اپنے منھوں کے بل جہنم میں گھسیٹے جاویں گے تو اُن سے کہا جاویگا کہ دوزخ (کی آگ) کے لگنے کا مزہ چکھو ہم نے ہر چیز کو

خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝

پیدا کیا ہے اُس کو ساتھ اندازے کے اور نہیں حکم ہمارا مگر ایک دفعہ جیسا نظر کرنا ساتھ آنکھ کے

اندازے سے پیدا کیا اور ہمارا حکم یکبارگی ایسا ہو جائے گا جیسے آنکھوں کا جھپکانا

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝

اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہے ہم نے ہم مذہبوں تمھارے کو پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا

اور ہم تمھارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ

اور جو چیز کرتی ہے اُنھوں نے بیچ کتاب کے ہے اور ہر چھوٹا اور بڑا کام

اور جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں سب اعمالناموں میں (بھی مندرج) ہے اور ہر چھوٹی بڑی بات (اس میں)

مُسْتَطَرٌ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝ فِي مَقْعَدِ

لکھا ہوا ہے تحقیق پرہیزگار بیچ بہشتوں کے ہیں اور نہروں کے بیچ مقام

لکھی ہوئی ہے پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے ایک عمدہ

صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ۝

راستی کے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے

مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس

توضیح الکلام

۵۱ قولہ اکفارکم الخ چونکہ قصص ہلاکت منکرین کے سنا کر اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کافروں کو خطاب کرکے ارشاد فرماتا ہے کہ اے عرب کے منکرو کیا تمہارے کافران پہلے کافروں سے جو ہلاک ہوئے اور جن کا تذکرہ تم سے کیا گیا بہتر ہیں کہ ان کو وہ ہلاکی اور بربادی پیش نہ آوے گی اگر بہتر نہیں تو دوسری صورت بچنے کی یہ ہو سکتی تھی کہ تمھارے لئے پہلی کتابوں میں خلاصی لکھ دی گئی ہو اور تمکو نجات کا پروانہ مل گیا ہو یہ بھی نہیں تیسری بات دنیا میں عذاب نہ آنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ تم میں اجتماع زور ہو کہ خدا تعالیٰ کے غلبہ اور قوت کو مقابلہ کر کے ٹلا سکو سو یہ بھی نہیں اس لئے کہ پیشین گوئی ہے کہ عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور مسلمانوں کو پیٹھ دیکر بھاگے گی پھر شاید کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ دنیا میں جس عذاب کی پیشین گوئی انکے واسطے کی گئی ہے بس اسی پر کفایت کی جائے اور آخرت میں ان کو امن رہے اس لئے اس کا رد فرمائے ہیں کہ نہیں بل الساعۃ موعدھم الخ بلکہ انکے عذاب کامل کا وقت قیامت ہے اور وہ گھڑی بڑی سخت مصیبت کی اور نہایت تلخ ہے وہاں کی مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کہیں زیادہ ہے اس کے بعد اس دن جو حالت گنہگاروں کی ہوگی اس کا مختصر بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ انا کل شیء الخ

نزول الکلام ۵۲ قولہ ام یقولون الخ جنگ بدر کے دن کفار نے کہا تھا کہ ہماری بھاری جماعت اور زبردست گروہ ہے آج مسلمانوں سے بدلہ لیں گے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول ۵۳ قولہ انا کل شیء الخ

ع ۱۵ ۳ ۱۰

کفار نے تقدیر کے معاملہ میں کچھ گفتگو شروع کی اس کے ثبوت میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول **روایات الکلام** ۵۱ قولہ سیھزم الجمع الخ بخاری اور نسائی نے یہ روایت بیان کی ہے کہ جنگ بدر کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زرہ پہن کر مقابلہ میں نکلے اور یہ آیت پڑھتے تھے ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کونسی جماعت غالب ہوگی کونسی مغلوب پھر جب جنگ بدر کے روز آپ یہ آیت پڑھتے ہوئے برآمد ہوئے تو اس کا مطلب معلوم ہوا ۱۲

سورۃ الرحمٰن مکیۃ وھی ثمان وسبعون آیۃ وثلث رکوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

سورہ رحمٰن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں
کلمانہا ۳۵۱ — حروفہا ۷۸۳

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

رحمٰن نے سکھایا قرآن پیدا کیا آدمی کو سکھایا اس کو بولنا
رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا (پھر) اس کو گویائی سکھائی

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا

سورج اور چاند بیچ گردش کے ہیں اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کرتے ہیں اور آسمان کو بلند کیا اس کو
سورج اور چاند حساب کے ساتھ (چلتے) ہیں اور بے تنے کے درخت اور تنے دار درخت دونوں (اللہ کے) مطیع ہیں اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا

وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ

اور رکھی ترازو تو کہ نہ زیادتی کرو تم بیچ ترازو کے اور قائم کرو یعنی سیدھا کرو تولنا ساتھ انصاف کے
اور اسی نے (دنیا میں) ترازو رکھدی تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو اور انصاف (اور حق رسانی) کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو

وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّ

اور مت کم کرو تول کو اور زمین کو نیچے رکھی اس کو واسطے خلق کے بیچ اس کے میوہ ہے اور
اور تول کو گھٹاؤ مت اور اسی نے خلقت کے واسطے زمین کو اس کی جگہ رکھدیا کہ اس میں میوے ہیں اور

النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کھجوریں خوشوں والی اور اناج ہے بھس والا اور رزق والا پس ساتھ کونسی نعمت
کھجور کے درخت ہیں جن (کے پھل) پر غلاف ہوتا ہے اور (اسمیں) غلہ ہے جسمیں بھوسا (بھی) ہوتا ہے اور (اسمیں غذا کی چیز بھی) ہے سوائے جن وانس تم (دونوں) اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ

پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم دونوں پیدا کیا آدمی کو بجنے والی مٹی سے مانند ٹھیکری کی اور پیدا کیا
کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اسی نے انسان (کی اصل اول یعنی آدم) کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی پیدا کیا اور جنات کو

الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

جن کو شعلہ والی آگ سے پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو پروردگار دو مشرقوں کا ہے
خالص آگ سے پیدا کیا سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ دونوں مشرق اور

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

اور پروردگار دو مغربوں کا پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو چلادیا دو دریا کو ایکدوسرے سے
دونوں مغرب کا مالک ہے، سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اسی نے دو دریاؤں کو (صورۃ) ملایا کہ (ظاہر میں)

يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

لگ رہے ہیں، درمیان ان کے پردہ ہے ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے پس ساتھ کونسی نعمت رب اپنے کے جھٹلاتے ہو
باہم ملے ہوئے ہیں (اور حقیقۃ) ان دونوں کے درمیان میں ایک حجاب (قدرتی) ہے کہ دونوں بڑھ نہیں سکتے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

نکلتے ہیں ان دونوں میں سے موتی اور مونگے پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو
ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے، سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

ع نزول الکلام

سورہ رحمٰن جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدائے رحمٰن کا ذکر فرمایا تو کافر بولے کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہے اس وقت اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی ۱۲

ع خواص الکلام

سورہ رحمٰن کو تسخیر عام کیلئے اس طریقہ پر پڑھتے ہیں، کہ اس وقت آفتاب کی طرف منھ کر کے یہ سورت پڑھے جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہو جائے اور ہر آیت فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر آفتاب کی جانب انگلی سے اشارہ کرے اول چالیس دن بہ نیت زکوٰۃ پڑھے پھر ہر روز ایکبار پڑھ لیا کرے اور جب کسی کے سامنے جاوے تو یہ سورت ایکبار پڑھکر جائے اور اگر نہ ہو سکے تو صرف تین بار فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھ لے اور مرض چیچک کیلئے بھی اس کا گنڈہ اس طرح کرتے ہیں کہ جب چیچک ظاہر ہو تو ایک نیلا ڈورا لیکر سورہ رحمٰن پڑھنا شروع کرے اور ہر فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر ڈورے میں گرہ دے دیکر پھونکتا جاوے پھر اس ڈورا کو بچہ کے گلے میں ڈالدے ۱۲ نیز یہ سورت لکھ کر باندھنے سے آشوب چشم دور ہو اور نیز یہ سورت لکھ کر دھو کر پینے سے طحال دور ہو نیز دیوار پر لکھ کر لگانے سے سانپ اور بچھو دور ہوں ۱۲ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو یہ سورت خواب میں پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کو دنیا میں رحمت اور آخرت میں نعمت حاصل ہو ۱۲ رؤیا صغیر و اعمال وغیرہ

فضائل الکلام

ع سورہ رحمٰن۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن کریم کی زینت سورہ رحمٰن ہے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں رکن کی طرف منھ کئے ہوئے اس سورت کو پڑھتے سنا اور مشرکین بھی آیت فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ سن رہے تھے واقعہ اس سے پہلے کا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاف صاف سنانے کا حکم ہوا ۱۲ جب اس سورت کو پڑھنے والا اس آیت پر پہونچے کہ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ تو سننے والے کو آہستہ سے یہ کہنا چاہیئے کہ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ ۱۲

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اور واسطے اُسی کے ہیں کشتیاں چلنے والیاں کھڑی کی ہوئیں بیچ دریا کے مانند پہاڑوں کی پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے

اُسی کے اختیار اور ملک میں ہیں جہاز جو پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے (نظر آتے) ہیں سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

تُكَذِّبٰنِ ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو

جھٹلاتے ہو جو کوئی اوپر زمین کے ہے فنا ہونیوالا ہے اور باقی رہے گی ذات پروردگار تیرے صاحب

منکر ہو جاؤ گے، جتنے (جن و انس) روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جائینگے اور (صرف) آپکے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت والی اور

الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَسْئَلُهٗ مَنْ

بزرگی اور صاحب انعام کی پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو مانگتا ہے اُس سے جو کوئی

احسان والی ہے باقی رہ جائے گی، سوائے (جن و انس) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اُسی سے (اپنی اپنی حاجتیں) سب

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے ہر روز وہ بیچ ایک شان کے ہے پس ساتھ کونسی نعمت

آسمان اور زمین والے مانگتے ہیں وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو، شتاب فارغ ہوں گے ہم واسطے تمہارے اے دو خلقتیں جن و انس کی پس ساتھ کون سی نعمت

نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اے جن و انس ہم عنقریب تمہارے (حساب و کتاب کے) لئے خالی ہو جاتے ہیں، سوائے جن و انس تم اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو اے جماعت جنوں کی اور آدمیوں کی اگر طاقت رکھتے ہو تم

کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اے گروہ جن اور انسان کے اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا

یہ کہ بیٹھ جاؤ بیچ کناروں آسمانوں کے اور زمین کے پس بیٹھ جاؤ تم نہ

آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو (ہم بھی دیکھیں) نکلو مگر بدون زور کے نہیں نکل سکتے

تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ

بیٹھ جاؤ گے تم مگر ساتھ غلبہ کے پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو بھیجے جاتے ہیں

(اور زور ہے نہیں پس نکلنے کا وقوع بھی محتمل نہیں) سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے تم دونوں پر

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ ۝ فَبِاَيِّ

اوپر تمہارے شعلے آگ کے اور تانبا گلا ہوا پس نہیں بدلہ لے سکتے تم پس ساتھ کونسی

(قیامت کے روز) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جاوے گا پھر تم (اس کو) ہٹا نہ سکو گے سوائے جن و انس تم

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو پس جس وقت کہ پھٹ جاوے آسمان پس ہو جاوے سرخ

اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے غرض جب (قیامت آئیگی جسمیں) آسمان پھٹ جاویگا اور ایسا سرخ ہو جاوے گا

كَالدِّهَانِ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ

مانند نری کی پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو پس اُس دن نہ پوچھا جاوے گا

جیسے سرخ نری (یعنی چمڑا) سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے تو اُس روز (اللہ تعالیٰ کے معلوم کرنے کیلئے

خواص الکلام

ف قولہ وَيَبْقٰى وَجْهُ سے آخر آیت تک شیخ ابو التلیم فرماتے ہیں کہ جب تلاوت کرنے والا اس آیت پر پہونچے تو اس کو چاہئے کہ یہاں ٹھیر کر اپنے مولیٰ سے دلی آرزو اور مراد طلب کرے ۱۲ معالم

ف قولہ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ سے بِسُلْطٰنٍ تک کوئی کتا بھونکتا ہو تو اُس آیت کو پڑھنے سے وہ خاموش ہو جائے گا ۱۲ اعمال

ع ۱ / ۲۵ / ۱۱ — نصف

توضیح الکلام

ف قولہ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ اس کا یہ مطلب نہیں کہ صدور افعال کا اس کے لوازم ذات سے ہے ورنہ حادث کا قدیم ہونا لازم آئے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جس قدر تصرفات عالم میں واقع ہو رہے ہیں وہ اسی کے تصرفات ہیں تو ان تصرفات میں وہ تصرفات بھی آگئے جو اس کے احسان اور اکرام اور فضل پر دلالت کرتے ہیں مثلاً دو حقیقتیں ایسی ہیں کہ ان کا رحمت ہونا عام ہے تمام مسلم اور کفار کو ایک اُن کو موجود کرنا دوسرے اُنکو باقی رکھنا اور روزی دینا اور صحت و عافیت اور اولاد دینا کہ یہ سب دنیوی رحمتیں ہیں اور ہدایت اور علم و عمل کی توفیق بخشنا وغیرہ دینی رحمتیں ہیں تو باوجود عظمت کے ایسا اکرام و احسان فرمانا یہ بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے ۱۲

ف قولہ سَنَفْرُغُ لَكُمْ الخ یعنی ہم حساب و کتاب لینے والے ہیں مجازاً اور مبالغۃً اس کو خالی ہونے سے تعبیر فرمایا اور مبالغہ اس طرح ہے کہ سب کاموں سے خالی ہو کر کسی طرف متوجہ ہونا یہ توجہ تام ہے تو درحقیقت سب کاموں سے خالی ہو کر ایک طرف متوجہ ہو جانا قصد اور توجہ تام ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہر قصد کامل ہوتا ہے اور حقیقی معنی یہاں خالی ہونے کے اس وجہ سے نہیں ہو سکتے کہ اگر یہ ہو تو لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کام میں مشغول تھا جو دوسرے کام کی طرف متوجہ ہونے سے مانع ہے اور یہ بات کہ اس کے لئے کسی کام کی طرف توجہ سے کوئی چیز مانع ہو ذات باری تعالیٰ میں محال ہے ۱۲

ف قولہ فَكَانَتْ وَرْدَةً الخ یعنی سرخ چمڑے کی طرح اور رنگتوں میں سے تغیر کے لئے اس رنگ کو اختیار کرنا شاید اس وجہ سے ہو کہ یہ علامت غصہ کی ہے چنانچہ آدمی کا غصہ کی حالت میں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے (بقیہ آئندہ)

عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

گناہ اپنے سے انسان اور نہ جن پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو

کسی انسان اور جن سے اس کے جرم کے متعلق نہ پوچھا جائے گا سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۚ

پہچانے جاویں گے گنہگار ساتھ چہرے اپنے کے پس پکڑا جاوے گا ساتھ بالوں پیشانی کے اور قدموں کے

مجرم لوگ اپنے حلیہ سے (کہ سیاہی چہرہ و نیگلوں چشم ہے) پہچانے جاویں گے سو ان کے سر کے بال اور پاؤں پکڑ لئے جاویں گے

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا

پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو یہ ہے دوزخ وہ جو جھٹلاتے تھے اس کو

سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے یہ ہے وہ جہنم جس کو مجرم لوگ

الْمُجْرِمُوْنَ ۝ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ

گنہگار پھریں گے درمیان اس کے اور درمیان گرم پانی کھولتے ہوئے پس ساتھ کون سی نعمت

جھٹلاتے تھے وہ لوگ دوزخ کے اردگرد کھولتے ہوئے پانی کے درمیان دورہ کرتے ہونگے، سوائے جن وانس تم اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ

پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو، اور واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے دو بہشتیں ہیں پس ساتھ کونسی

کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہے اس کے لئے (جنت میں) دو باغ ہونگے

اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا

نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو دونوں بہشت شاخوں والی ہیں پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے

تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے (اور وہ) دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہونگے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں

تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

جھٹلاتے ہو بیچ ان دونوں کے دو چشمے چلتے ہیں پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو

منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ بہتے چلے جاویں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

بیچ ان دونوں کے ہر میوے سے دو قسمیں ہیں پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو

ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ

تکیہ کئے ہوئے اوپر بچھونوں کے کہ استر ان کے تافتے کے ہیں اور میوہ دونوں بہشتوں کا

وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل

دَانٍ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ

نزدیک ہے پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو بیچ ان کے ہیں بند رکھنے والیاں نظر کی

بہت نزدیک ہوگا سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے انمیں نیچی نگاہ والیاں یعنی حوریں ہوں گی

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ۚ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا

نہیں نزدیک ہوا ان کے انسان پہلے ان سے اور نہ جن پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے

کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

بقیہ ص ۷۴۳ ہو جاتا ہے اور آسمان کے پھٹنے سے یہاں وہ پھٹنا مراد ہے جس کا تذکرہ آیت وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاۗءُ الخ میں ہے اُس وقت ملائکہ نازل ہونگے اور ابر میں تجلی حق تعالےٰ ہوگی اور حساب وکتاب شروع ہوگا اور اس واقعہ کی خبر دینا بھی ایک نعمت ہے اسلئے آگے فرمایا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا الخ ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام ۔ ۱ قولہ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ الخ پہلے جو یہ فرمایا تھا کہ کسی انسان یا کسی جن سے اس کے گناہ کی بابت کچھ نہ پوچھا جائیگا تو اب اس آیت میں اس نہ پوچھے جانے کا سبب بتلاتے ہیں کہ گنہگار اپنے چہروں سے خود پہچانے جاویں گے گناہوں کا داغ اور اس کی سیاہی اُس کے منہ پر خود بخود کہدے گی کہ یہ گنہگار ہے پھر پوچھنے کی کیا حاجت پھر ان کے سر کے بال اور ٹانگیں پکڑ پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جاویگا ۱۲ اس پر اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے سوال ہونیکا ذکر فرمایا ہے کہ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔـلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ جواب یہ ہے کہ یہ سوال کرنا ایک مقام خاص پر مراد ہے اور نہ سوال کرنا دوسری جگہ ہوگا یا یہ کہ وہ سوال کرنا بطور دریافت کرنیکے نہ ہوگا بلکہ جھڑکنے اور دھمکانے کے طور پر اور یہاں بھی سوال نہ کئے جانے سے مراد یہی ہے کہ بطور دریافت کے سوال نہ ہوگا کس لئے کہ ان کے چہروں سے ہی معلوم ہو جاویگا اور اُن کے ہاتھ پاؤں گواہی دیدیں گے اگر غور کیا جائے تو اس کلام میں اتنی بڑی دھمکی ہے کہ آدمی کو راہ راست پر کھینچ لانے کیلئے کافی ہے ۱۲

وقف لازم

ع ۲ ۱۲

نزول الکلام ۔ ۲ قولہ وَلِمَنْ خَافَ الخ یکمدن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روز قیامت اور حساب وکتاب اور میزان و دوزخ وجنت کا ذکر فرمایا پس انسان جن معاملات کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور جس سزا کے مابین ماخوذ ہے اور نافرمانی کی صورت میں جو عذاب اور عبرتناک سزائیں اور تکلیفیں اس کے لئے تیار ہیں یاد کرکے گھبرائے اور بحد ایسا خوف طاری ہوا کہ کہنے لگے کاش میں تو گھاس ہوا ہوتا کہ مجھ کو چوپائے چر لیتے اسوقت خوف خدا والے دل کو امید دار مغفرت کرنے کیلئے یہ آیات رحمت نازل

تُكَذِّبٰنِ ۝ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

جھٹلاتے ہو — گویا کہ وہ یاقوت ہیں اور مونگے ہیں — پس ساتھ کونسی نعمت

منکر ہو جاؤ گے — گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں — سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝

پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو — نہیں بدلہ احسان کا مگر احسان

نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے — بھلا غایت اطاعت کا بدلہ بجز عنایت کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ فَبِأَيِّ

پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو — اور سوائے ان دونوں کے دو بہشتیں ہیں — پس ساتھ کونسی

سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور ان دونوں باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں سوائے جن وانس

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُدْهَامَّتٰنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو — نہایت سبز ہیں — پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے

تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے — وہ دونوں باغ گہرے سرسبز ہوں گے — سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاتے ہو — بیچ ان دونوں کے دو چشمے ہیں جوش مارنے والے — پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے

منکر ہو جاؤ گے — ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ جوش مارتے ہوں گے — سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاتے ہو — بیچ ان دونوں کے میوے ہیں اور کھجور اور انار ہیں — پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے

منکر ہو جاؤ گے — ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے — سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

جھٹلاتے ہو — بیچ ان کے ہیں اچھی عورتیں خوبصورت ہیں — پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو

منکر ہو جاؤ گے — ان میں خوب سیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی — سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

حُورٌ مَقْصُورٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ

گوری ہیں بند کی ہوئی — بیچ خیموں کے — پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو — نہیں

وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی (اور) خیموں میں محفوظ ہوں گی — سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے (اور) ان جنتیوں

يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ہاتھ لگایا ان کو کسی انسان نے پہلے ان سے اور نہ جنوں نے — پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو

لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے — سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

مُتَّكِئِينَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

تکیہ لگائے ہوئے — اوپر قالینوں — سبز کے — اور نادر — نفیس کے — پس ساتھ کون سی نعمت

وہ لوگ سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں کے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے — سوائے جن وانس تم اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ ۝

پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو — برکت والا ہے نام پروردگار تیرے صاحب بزرگی اور صاحب بخشش کا

کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے — بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے

توضیح الکلام

۵۱ قولہ ہل جزاء الاحسان الخ یعنی ان لوگوں نے انتہا درجہ کی اطاعت کی اس لئے اسکے بدلے میں انتہا درجہ کی عنایت اُن پر ہوئی اور استفہام کے عنوان سے ان کے اچھے بدلے کو بیان فرما کر اس کے واجب ہونے کی طرف اشارہ فرمادیا مگر یہ سب اُس کے فضل اور انعام کی بنا پر ہے نہ اس لحاظ سے کہ یہ حکم عقلی ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت من جملہ اُن چار آیتوں کے ہے کہ جن کے سوا سو سخی سے زائد ہیں ان کے جامع کلمات بیشمار معانی کو شامل ہیں ۱۲ **۵۲** قولہ و من دونہما الخ یہ دونوں باغ پہلے دونوں باغوں سے کم درجہ میں ہوں گے۔ عامہ مومنین کے لئے اور ہر ایک کو دو دو ملیں گے چنانچہ ان دونوں باغوں کی صفت میں ذواتا افنان نہ فرمانا اس طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں باغ اس صفت میں ان پہلے باغوں سے کم ہیں یعنی ان کا سایہ اور بارور ہونا اتنا نہ ہوگا اور کوئی شخص یہ شبہ نہ کرے کہ جس طرح یہاں ذواتا افنان نہ فرمایا اسی طرح وہاں مدہامتان نہ فرمایا لہذا دونوں برابر ہوگئے کیونکہ مقام اس بات پر قرینہ ہے کہ مدہامتان دونوں جگہ مشترک ہے اور پہلے دونوں باغوں کو لمن خاف فرما کر ان لوگوں کیلئے مخصوص کرنا جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں اور یہاں یہ نہ فرمانا کہ یہ جنتیں کن کے لئے ہوں گی دلیل ہے اس بات کی کہ پہلے دونوں باغ تو مقربین کے لئے ہیں اور یہ دونوں باغ عام مومنین کے لئے۔ اور یہاں دون کا لفظ شاہد ہے کہ یہ جنتیں پہلی جنتوں سے گھٹیا ہوں گی بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ پہلی دو نوں جنتوں کے نام جنت عدن اور جنت نعیم ہے اور ان دونوں کا نام جنت الفردوس اور جنت الماویٰ ہے ۱۲ **۵۳** قولہ لم یطمثہن الخ پہلی دونوں جنتوں کی تعریف میں حوروں کو یاقوت اور مرجان سے تشبیہ دینا جو مفید مبالغہ ہے اور یہاں صرف حسان پر اکتفا فرمانا بھی قرینہ ہے کہ پہلی دونوں جنتیں دوسری جنتوں سے افضل ہیں اور یہاں جو صفات جنت کی بیان کی گئی ہیں وہ سب اشارۃً یا صراحۃً مذکور ہیں مثلاً خوش سیرت ہونا قاصرات الطرف سے سمجھا جاتا ہے بقیہ آئندہ

۳۳ ع
۱۳
۳

سورۃ الواقعۃ مکیۃ وھی ست وتسعون اٰیۃ وثلث رکوعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ واقعہ مکی ہے اور اس میں چھیانوے آیات اور تین رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ○ لَیْسَ لِوَقْعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ○ خَافِضَۃٌ
جس وقت ہو پڑے گی ہو پڑنے والی نہیں وقت ہو پڑنے اس کے کے کوئی جھوٹ بولنے والا نیچا کر دینے والی ہے
جب قیامت واقع ہو گی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں ہے تو وہ (بعض کو) پست کر دے گی

رَّافِعَۃٌ ○ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ○ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ
اونچا کر دینے والی ہے جس وقت کہ ہلائی جاوے گی زمین ہلائی جانے کر اور اڑائے جاویں گے پہاڑ
اور بعض کو بلند کر دے گی جب کہ زمین کو سخت زلزلہ آوے گا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ

بَسًّا ○ فَکَانَتْ ہَبَآءً مُّنْبَثًّا ○ وَّکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً ○
اڑائے جانے کر پس ہو جاویں گے بھنگے پراگندہ اور ہو جاؤ گے تم قسمیں تین
ہو جاویں گے پھر وہ پراگندہ و غبار ہو جاویں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے

فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ ○ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَۃِ ۵ مَآ
پس صاحب داہنی طرف کے کیا ہیں وہ داہنی طرف کے اور بائیں طرف کے کیا ہیں
سو جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں اور جو بائیں والے ہیں وہ

اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَۃِ ○ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○
وہ بائیں طرف والے اور آگے نکل جانے والے آگے ہیں سب سے یہ لوگ مقرب ہیں
بائیں والے کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجے کے ہیں (اور) وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص قرب رکھنے والے ہیں

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○
بیچ بہشتوں نعمت کے بڑی جماعت ہے پہلوں میں سے اور تھوڑی پچھلوں میں سے
یہ (مقرب) لوگ آرام کے باغوں میں ہوں گے ان کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَۃٍ ○ مُّتَّکِـِٕیْنَ عَلَیْہَا مُتَقٰبِلِیْنَ ○ یَطُوْفُ
اوپر چارپایوں سونے کی تاروں سے بنی ہوئی کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے اوپر ان کے آمنے سامنے پھریں گے
وہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کے آس پاس ایسے لڑکے

عَلَیْہِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۵ وَکَاْسٍ
اوپر ان کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے ساتھ آبخوروں کے اور آفتابوں کے اور پیالوں کے
جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لیکر آمد و رفت کیا کریں گے آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب

مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْہَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ○ وَفَاکِہَۃٍ
شراب صاف سے نہیں سر دکھائے جاویں گے اس سے اور نہ بیجا بولیں گے اور میوے
جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جاوے گا نہ اس سے ان کو درد سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا اور میوے

مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَہُوْنَ ○ وَحُوْرٌ
اس قسم سے کہ پسند کریں اور گوشت جانوروں کے اس قسم سے کہ چاہیں گے اور واسطے ان کے عورتیں ہیں
جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا اور انکے لئے گوری گوری بڑی بڑی

بقیہ ص ۷۴۵

اور ان کا حور ہونا قرینہ مقام سے مفہوم ہوتا ہے اور کلمہ قاصرات الطرف جس قدر صیانت اور عفت پر دلالت کرتا ہے اس قدر لفظ مقصورات نہیں دلالت کرتا کیونکہ جو عورت قاصرات الطرف وقف لازم ہوگی وہ گھر ہی میں ضرور رہے گی ۱۲

صفحہ ہذا

خواص الکلام۔ سورہ واقعہ لکھ کر باندھ دینے سے بچہ با آسانی پیدا ہو۔ دیگر صبح و شام باوضو پڑھنے سے بھوک اور پیاس دور ہو حضرت ابو عبیدہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے تو اس کو کبھی فاقہ نہ ہو ۱۲ اور بزرگان دین نے اس کے پڑھنے کا یہ طریقہ بیان فرمایا کہ مغرب کی نماز کے بعد دو بار اور عشاء کی نماز کے بعد ایک بار پڑھنا چاہئے۔ اور بعض علماء نے بیان فرمایا کہ جو کوئی ایک مجلس میں اکتالیس (۴۱) بار اس سورت کو پڑھے اسکی حاجت پوری ہو خصوصاً رزق کے بارہ میں۔ اسی طرح بعد عصر اس سورت کو گیارہ بار پڑھنا نہایت مفید ہے جو مجرب اور مشہور ہے اور جو شخص اس سورت کی مداومت کرے وہ اس کا اثر بہت خیر دیکھے اور بہت سے خواص اس سورت کے ہیں جو بخوف طوالت اس جگہ درج نہیں کئے جاتے ۱۲ از اعمال و مجربات وغیرہما

اور جو شخص اپنے آپکو خواب میں یہ سورت پڑھتا دیکھے وہ نیک کام اور عبادتوں کی طرف مائل ہو ۱۲ رویا تعبیر

توضیح الکلام

لہ قولہ اذا رجت الارض الخ فلسفہ جدید بھی جسکو سائنس کہتے ہیں اس واقعہ کو بعید از قیاس نہیں جانتا کیونکہ دمدار ستاروں کی بابت نجومیوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ بہت سریع الحرکت ہیں ایک دفعہ دمدار ستارہ کی حرکت اتنی تیز تھی کہ قریب تھا وہ حرکت کر کے زمین سے ٹکرا جائے اور یہ بھی ان کے نزدیک ثابت ہے کہ دمدار ستاروں کے اجسام زمین سے کئی ہزار حصے زائد ہیں پس اگر کسی روز ایسے دھاکے کا وقوع بھی ہو جائے تو کیا تعجب ہے لہذا خدائی ہمارے ہر دم ڈرنا چاہئے کہ کہیں ایسے بڑے بڑے اجسام تصادم نہ کر جائیں اور پھر عالم چورا ہو جائے ۱۲

عِینٌ ○ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ ○ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائے ہوئے کے بدلہ اُس چیز کا کہ تھے وہ کرتے

آنکھوں والی عورتیں ہونگی (مراد حوریں ہیں) جیسے (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی یہ ان کے اعمال کے صلہ میں ملے گا

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ○ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○

نہیں سُنیں گے بیچ اس کے بیہودہ اور نہ گناہ کی باتیں مگر کہنا سلام ہے سلام ہے

(اور) وہاں نہ بک بک سنیں گے اور نہ اور کوئی بیہودہ بات بس (ہر طرف سے) سلام ہی سلام کی آواز آوے گی

وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ○ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○

اور داہنی طرف والے کیا ہیں داہنی طرف والے بیچ بیریوں کانٹے دور کئے ہوئے کے

اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں ہوں گی

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ ○ وَّ

اور کیلے تہ بتہ اور سایہ لمبا اور پانی گرتا ہوا اور

اور تہ بتہ کیلے ہوں گے اور لمبا لمبا سایہ ہوگا اور چلتا ہوا پانی ہوگا اور

فَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○

میوے بہت نہیں کاٹا گیا اور نہ منع کیا گیا اور بچھونے بلند

کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی اور اونچے اونچے فرش ہوں گے

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْکَارًا ○ عُرُبًا اَتْرَابًا ○

تحقیق ہم نے پیدا کیا حوروں ان کی کو پیدا کرنا پس کیا ہم نے ان کو کنواری سہاگ والیاں ہم عمر

ہم نے (وہاں کی) ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں محبوبہ ہیں ہم عمر ہیں

لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○

واسطے داہنی طرف والوں کے جماعت کثیر ہے پہلوں میں سے اور جماعت کثیر ہے پچھلوں میں سے

یہ سب چیزیں داہنے والوں کیلئے ہیں ان (اصحاب الیمین) کا ایک بڑا گروہ اگلے لوگوں میں ہوگا اور ایک بڑا گروہ پچھلے لوگوں میں ہوگا

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ○ فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ○

اور صاحب بائیں طرف کے کیا ہیں صاحب بائیں طرف کے بیچ باد گرم اور پانی گرم کے

اور جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے بُرے ہیں وہ لوگ آگ میں ہوں گے اور کھولتے ہوئے پانی میں

وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ○ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ○ اِنَّهُمْ کَانُوْا قَبْلَ

اور سایہ دھوئیں کے کہ نہیں ٹھنڈا اور نہ عزت والا تحقیق وہ تھے پہلے

اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ فرحت بخش ہوگا وہ لوگ اس کے قبل (یعنی دنیا میں)

ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ ○ وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَی الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ○

اس سے نعمت میں پلے ہوئے اور تھے اصرار کیا کرتے اوپر خلاف قسم بڑی کے

بڑی خوش حالی میں رہتے تھے اور بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک و کفر) پر اصرار کیا کرتے تھے

وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ ۵ اَئِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

اور تھے کہتے کیا جب مرجاویں گے ہم اور ہو جاویں گے ہم مٹی اور ہڈیاں کیا ہم پھر

اور یوں کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں (ہو کر) رہ گئے تو کیا (اس کے بعد) ہم دوبارہ

نزول الکلام

ف۱ قولہ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ الخ چونکہ عرب گرم ملک ہے اسلئے وہاں کے باشندے عموماً پانی کے جھرنے اور پھلوں سے زیادہ رغبت کرتے تھے کہ کے قریب طائف شاداب اور زرخیز جگہ ہے ایک بار مسلمانوں کی نظر طائف کی ایک وادی پر پڑی جس میں بیری کے درخت کثرت تھے اُس وقت جھنڈ کو دیکھ کر کہنے لگے کاش ہم کو جنت میں ایسا ہی باغیچہ مل جائے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ معالم التنزیل

ف۲ قولہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ الخ جب پہلی آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ الخ نازل ہوئی جس کا منشا یہ تھا کہ بارگاہ خداوندی کے مقرب اگلی اُمتوں سے زیادہ اور پچھلی اُمت یعنی اُمت محمدیہ میں سے تھوڑے سے لوگ ہوں گے تو یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے اور مسلمانوں کو اس گروہ میں اپنی جماعت کے تھوڑے ہی سے لوگ شامل ہونے کے باعث شاق گذرا تو اللہ پاک نے بشارت اُمت محمدیہ اور اس اُمت مرحومہ کے بھی اس گروہ میں ایک جماعت کثیرہ داخل ہونے کی اطلاع میں پہلی آیت کے سال بھر بعد سورت کا آخر حصہ جس میں یہ آیت بھی تھی نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول و معالم

ع ۱۴ ‏/ ۳۸

توضیح الکلام

ف۳ قولہ سَلٰمًا سَلٰمًا الخ یعنی ہر طرف سے سلام سلام کی ہی آواز سنیں گے جیسا کہ دوسری جگہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ اور دوسری آیت میں ہے کہ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ جو بڑے اعزاز کی دلیل ہے یہاں تک جو نعمتیں بیان کیں اس سے ثابت ہوا کہ روحانی اور جسمانی ہر طرح کی لذت اور مسرت اعلیٰ درجہ کی ہوگی ۱۲ ف۴ قولہ فِیْ سِدْرٍ الخ سابقین کی جزا کا بیان کرکے یہاں سے دوسرے گروہ اصحاب یمین کا تذکرہ ہے کہ وہ بہت ہی خوب لوگ ہیں ان کے لئے جنت میں بڑی بڑی نعمتیں ہیں باغات ہوں گے جن میں یہ چند درخت بھی ہیں بیری بے خار کی یا جھکی ہوئی شاخوں والی جو پھلوں کے بوجھ سے جھک گئی ہوں گی اور کیلا اوپر تلے اور ان کے سوا بڑے بڑے سایہ دار درخت ہوں گے اور جا بجا پانی اوپر سے تلے گرتا ہوگا اور بہت سے میوے جو کسی وقت ختم نہ ہوں گے برخلاف دنیا کے میووں کے کہ ان کی فصل تمام ہو جاتی ہے اور شائقین ترستے رہ جاتے ہیں اور نہ وہاں

لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَ

اُٹھائے جاویں گے یا باپ ہمارے پہلے کہہ تحقیق پہلے اور

زندہ کئے جاویں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (زندہ کئے جاویں گے) آپ کہہ دیجئے کہ سب اگلے اور پچھلے جمع

الْاٰخِرِیْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۵ اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّکُمْ

پچھلے البتہ اکٹھے کئے جاویں گے طرف وقت ایک دن معلوم کی پھر تحقیق تم

کئے جاویں گے ایک معین تاریخ کے وقت پر پھر (جمع ہونے کے بعد) تم کو

اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰکِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ ﴿۱﴾

اے گمراہو جھٹلانے والو البتہ کھانے والے ہو درخت سینڈھ کے سے

اے گمراہو جھٹلانے والو درخت زقوم سے کھانا ہوگا

فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ۝

پس بھرنے والے ہو اس سے پیٹوں کو پھر پینے والے ہو اوپر اس کے گرم پانی سے

پھر اس سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ۝ ﴿ط﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ نَحْنُ

پھر پینے والے ہو پینا تشنگی والے اونٹوں کا سا یعنی تو نس ہوگی یہ ہے مہمانی اُن کی دن جزا کے ہم نے

پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں کا سا (غرض) ان لوگوں کی قیامت کے روز یہ دعوت ہوگی۔ ہم نے تم کو (اول بار) پیدا کیا ہے

خَلَقْنٰکُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ ﴿۲﴾

پیدا کیا ہے تم کو پس کیوں نہیں مانتے تم یعنی جی اُٹھنا کیا پس دیکھا تم نے جو منی ڈالتے ہو تم کیا تم

(جس کو تم بھی تسلیم کرتے ہو) پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے، اچھا پھر یہ بتلاؤ تم جو (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو اس کو تم

تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَکُمُ الْمَوْتَ

پیدا کرتے ہو اس کو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم نے ہی مقدر کی ہے درمیان تمہارے موت

آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو (معین وقت پر) ٹھہرا رکھا ہے

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ۝ عَلٰۤی اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَکُمْ وَنُنْشِئَکُمْ

اور نہیں ہم عاجز اس بات سے کہ بدل دیویں تم کو مانند تمہاری اور پیدا کریں تم کو

اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ تو اور تم جیسے (آدمی) پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں بنا دیں

فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰی فَلَوْ لَا تَذَکَّرُوْنَ ۝

بیچ اس جہان کے کہ نہیں جانتے تم اور البتہ تحقیق جان لی تم نے پیدائش پہلی پس کیوں نہیں نصیحت پکڑتے

جن کو تم جانتے بھی نہیں اور تم کو اول پیدائش کا علم حاصل ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ﴿ط﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ ﴿۳﴾

کیا پس دیکھا تم نے جو بوتے ہو کیا تم کھیتی کرتے ہو اس کو یا ہم کھیتی کر دیتے ہیں

اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ تم جو کچھ (تخم وغیرہ) بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَکَّهُوْنَ ۝ ﴿لا﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ ﴿لا﴾

اگر چاہیں ہم البتہ کر دیں ہم اس کو ریزہ ریزہ پس ہو جاؤ تم باتیں بناتے تحقیق ہم تاوان دیے گئے

اگر ہم چاہیں تو اس (پیداوار) کو چورا چورا کر دیں پھر تم متعجب ہو کر رہ جاؤ گے کہ اب کے تو ہم پر تاوان ہی پڑ گیا

توضیح الکلام

۵۱ قولہ فشاربون شرب الھیم الخ یعنی گو زقوم ایک نہایت بدبو کی چیز ہے مگر بھوک کی تکلیف اس کی بدبو سے زیادہ ہوگی اس لئے دوزخی اس سے پیٹ بھرنا غنیمت جانیں گے اور جب اُس کو کھائیں گے تو کانٹوں پیٹ میں آگ سی لگ جائے گی جس سے بے انتہا پیاس معلوم ہوگی سرد پانی ڈھونڈیں گے لیکن یہ چیز دوزخ میں کہاں بالآخر کھولتے ہوئے پانی کو پئیں گے اور اس پر اسطرح گریں گے جس طرح کئی دن کے پیاسے اونٹ خشک بیابانوں میں جو پانی دیکھ پاتے ہیں تو اس کی طرف بے خود ہو کر دوڑتے ہیں اور پانی پر گر کر اس کو پی لیتے ہیں ایسے ہی یہ لوگ بھی اس پر گر کر پئیں گے پیتے ہی آنتیں کٹ کٹ کر دستوں میں نکلیں گی ہر روز یہی معاملہ رہے گا ۱۲

۵۲ قولہ نحن خلقنٰکم الخ جب تینوں گروہوں کا حال بیان کر چکے تو اب حشر کی دلیلیں بیان فرماتے ہیں جن کے اندر خود انسانوں کی پیدائش اور ان کے حالات وغیرہ سے کام لیا گیا ہے پہلی دلیل انسان کی پیدائش ہے کہ انسان تو رحم میں نطفہ منی ڈال کر الگ ہو جاتا ہے جس طرح کاشتکار تخم ریزی کر کے الگ ہو جاتا ہے اس کے بعد رحم میں اس نطفہ کو اگانا اور اس کا بتدریج انسان بنا دینا کس کا کام ہے اس بات کے انتخاب کے لئے کہ کون سے جز کو دل اور کون سے کو دماغ اور کون سے کو جگر اور کس جز کو ہڈی کس کو گوشت کس کو رگ پٹھے بنانا چاہیے بے علم اور بے حس و شعور مادہ جیسی چیز کفایت کر سکتی ہے ہرگز نہیں معلوم ہوا کہ یہ سب کارسازیاں کسی کارساز باحس و شعور بلکہ حکیم و دانا کی ہیں جس کو ہم اللہ کہتے ہیں ۱۲

۵۳ قولہ افرءیتم ما تحرثون الخ یہ دوسری دلیل ہے جو پہلی دلیل سے ملتی جلتی ہے یعنی زمین سے کھیتوں کا اُگانا کہ انسان کا اس میں صرف اتنا تصرف ہوتا ہے کہ وہ بیج کو زمین میں چھپا دیتا ہے اس کے بعد کوئی مشین انسان کی وہاں کام نہیں کر تی بجز واحد لایزال کی قدرت کے اسی لئے تم دیکھتے ہو کہ ایک ہی زمین سے مختلف اقسام و انواع کے غلے اور پھل پھول اور گھاس وغیرہ اگتی ہے یہ ابتدائی حالت اسی کے قبضہ میں ہوئی اسی طرح اسکی انتہائی حالت بھی اسی کے قبضہ میں ہے کہ جب چاہتا ہے تمام سبزیات کو سکھا کر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴۹

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝

بلکہ ہم محروم ہو گئے کیا پس دیکھا تم نے پانی کو جو پیتے ہو

بلکہ بالکل ہی محروم رہ گئے (یعنی سارا ہی سرمایہ گیا گذرا) اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو

ءَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ

کیا تم نے اتارا ہے اس کو بادل سے یا ہم اتارنے والے ہیں اگر چاہیں ہم

اس کو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں

جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي

کردیں ہم اس کو کڑوا پس کیوں نہیں شکر کرتے تم کیا پس دیکھا تم نے آگ کو جو

اس کو کڑوا کر ڈالیں سو تم شکر کیوں نہیں کرتے اچھا پھر یہ بتلاؤ جس آگ کو تم

تُورُونَ ۝ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۝

روشن کرتے ہو تم کیا تم نے پیدا کیا ہے درخت اس کا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں

سلگاتے ہو اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں

نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ

ہم نے کیا ہے اس کو نصیحت اور فائدہ واسطے مسافروں کے پس پاکی بیان کر ساتھ نام

ہم نے اس کو یاددہانی کی چیز اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے سو آپ عظیم الشان پروردگار

رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ ع فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ

پروردگار اپنے بڑے کے پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ گرنے تاروں کے اور تحقیق یہ قسم ہے

کے نام کی تسبیح کیجئے سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو

لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ

اگر جانو تم بڑی تحقیق یہ پڑھنے کی چیز ہے باکرامت بیچ کتاب

تو یہ ایک بڑی قسم ہے کہ یہ ایک مکرم قرآن ہے جو ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں

مَكْنُونٍ ۝ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ

پوشیدہ کے نہیں ہاتھ لگاتے اس کو مگر پاک لوگ اتاری ہوئی ہے پروردگار

درج ہے کہ اس کو بجز پاک فرشتوں کے کوئی ہاتھ لگانے نہیں پاتا یہ رب العالمین کی طرف سے

الْعَالَمِينَ ۝ أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ

عالموں کی طرف سے کیا پس ساتھ اس بات کے تم سستی کرتے ہو اور کرتے ہو تم

بھیجا ہوا ہے سو کیا تم لوگ اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو اور

رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝

حصہ اپنا یہ کہ تم جھٹلاتے ہو پس کیوں نہیں جس وقت کہ آ پہنچتی ہے جان حلق کو

تکذیب کو اپنی غذا بنا رہے ہو سو جس وقت روح حلق تک آ پہنچتی ہے

وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ

اور تم اس وقت دیکھتے ہو اور ہم بہت نزدیک ہیں طرف اس کی تم سے

اور تم اس وقت تکا کرتے ہو اور ہم (اس وقت) اس (مرنے والے) شخص کے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں

توضیح الکلام

۵۱ قولہ افرءیتم الماء الخ یہ تیسری دلیل ہے کہ پانی کی طرف غور کرو کہ بھلا اسکو کس نے برسایا ہم نے یا تم نے ہم ہی نے بادل اٹھائے اور ہم ہی ان سے میٹھا پانی برساتے ہیں اور چاہیں تو اس پانی کو کھاری بھی کر سکتے ہیں پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے یعنی توحید کے معتقد نہیں ہوتے اور کیوں اس کی قدرت علی البعث کے قائل نہیں ہوتے۔

۵۲ قولہ افرءیتم النار الخ یہ چوتھی دلیل ہے کہ آگ جو تم سبز درختوں سے لیکر وطن اور سفر میں ہر جگہ جلاتے ہو وہ کس نے پیدا کی ہے تم نے یا ہم نے، ہم ہی نے تو اس آگ کو بھولوں کیلئے راستہ کا یاد دلانیوالا بنا دیا کہ اس کی روشنی میں آدمی راستہ پہچان لیتا ہے اندھیری رات میں اسی سے تو کام لیا جاتا ہے اور اگر تم کہو کہ آج کل بجلی کے ہنڈے چل گئے تو حضرت بجلی بھی در حقیقت ایک قسم کی آگ ہی ہے۔

عرب میں ایک درخت ہوتا ہے جس کی شاخوں کو باہم رگڑنے سے آگ پیدا ہو جاتی ہے اس ملک میں بھی بانسوں کے بنوں میں آپس کی رگڑ سے آگ لگ جایا کرتی ہے تو خیال کرو کہ کہاں سبز درخت اور پھر اس سے آگ کا نکلنا یہ اس کی قدرت کی دلیل نہیں تو کیا ہے۔

۵۳ قولہ افبھذا الحدیث الخ یہاں سے مخالفوں کے بیجا اور لچر شبہات کا رد ہے کہ کیا اے منکرو تم اس کلام کو محض ایک سرسری بات سمجھتے ہو اس کی تصدیق کرنا ضروری نہیں جانتے اور علاوہ سرسری بات جاننے کے اسکے جھٹلانے کو اپنی غذا بنا رہے ہو اور اسی لئے تم اس کے اندر کے مضامین کا انکار کرتے ہو جیسے توحید اور بعث، آگے بعث کے انکار کی تردید فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا یہ کہنا صحیح ہے کہ بعث وغیرہ کچھ نہ ہوگا تو کیا وجہ ہے کہ جب تمہارا کوئی عزیز و قریب اس جہان میں آخیر گھڑیاں گذارتا ہے اور سفر آخرت کی تیاری کیلئے پر ہوتا ہے اور تم اس وقت اپنی نہایت درجہ بے بسی اور عاجزی کا اظہار کیا کرتے ہو اسکی جان گلے تک پہونچ چکی ہوتی ہے اور وہ ہچکیاں لیکر دم توڑتا ہے اور تم سب پڑے دیکھا کرتے ہو یا زیادہ سے زیادہ محض بے بسی کی حالتیں آنکھوں سے آنسو بہایا کرتے

ع ۲ ۳۶ ۱۵

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝

و لیکن نہیں دیکھتے ہو تم پس کیوں نہیں اگر ہو تم غیر مقہور

لیکن تم سمجھتے نہیں ہو تو (فی الواقع) اگر تمہارا حساب کتاب ہونے والا ہے تو تم اس روح کو

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ

پھیر لاتے اس کو اگر ہو تم سچے پس جو اگر ہووے

(بدن کی طرف) پھر کیوں نہیں لوٹا لاتے ہو اگر تم سچے ہو پھر (جب قیامت واقع ہوگی تو) جو شخص

الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ وَ

مقربوں سے پس راحت ہے اور رزق ہے اور بہشت ہے نعمت کی اور

مقربین میں سے ہوگا اس کے لئے تو راحت ہے اور (فراغت کی) غذائیں ہیں اور آرام کی جنت ہے اور

اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ

اگر ہووے سے داہنی طرف والوں پس سلامتی ہے تجھ کو

جو شخص داہنے والوں میں سے ہوگا تو اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لئے امن وامان ہے کہ تو

اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

داہنی طرف والوں سے اور اگر ہے جھٹلانے والوں

داہنے والوں میں سے ہے اور جو شخص جھٹلانے والوں (اور)

الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اِنَّ

گمراہوں سے پس مہمانی ہے گرم پانی کی اور داخل کرنا ہے دوزخ کا تحقیق

گمراہوں میں سے ہوگا تو کھولتے ہوئے پانی سے اس کی دعوت ہوگی اور دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔ بیشک

هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

یہ وہ ہے البتہ یقین پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بڑے کے

یہ (جو کچھ مذکور ہوا) تحقیقی یقینی بات ہے سو اپنے (اس) عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کیجئے

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اسمیں ۲۹ آیتیں اور چار رکوع ہیں۔ کلماتہا ۵۸۶ حروفہا ۲۵۹۹

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

پاکی بیان کرتا ہے واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے اور وہ ہے غالب حکمت والا

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

واسطے اس کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ اوپر ہر

اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی وہی حیات دیتا ہے اور (وہی) موت دیتا ہے اور وہی ہر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ

چیز کے قادر ہے وہ ہے سب سے پہلے اور سب سے پیچھے اور سب سے ظاہر اور سب سے چھپا ہوا اور وہ

چیز پر قادر ہے (سب مخلوق سے) وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے اور وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے اور وہ

خواص الکلام

سورۂ حدید لکھ کر پاس رکھنے سے تلوار سے محفوظ رہے اور دیگر یہ سورت بخار اور ورم کو بھی مفید ہے ۱۲

ف قولہ ہو الاول سے آخر آیت تک اگر کسی شخص کے دل میں وسوسے زیادہ آتے ہوں یعنی دل میں بیکار خیالات اور واہیات شبہات گذرتے ہوں تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کا ہو الاول سے علیم تک ورد رکھے انشاء اللہ تعالیٰ وسوسے دور ہو جائیں گے ۱۲ اور جو شخص سورہ حدید کو خود خواب میں پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس شخص کا انجام بہتر اور دین صحیح ہو ۱۲

فضائل الکلام

حدیث شریف میں ہے کہ سات سورتیں ایسی ہیں کہ جن کے شروع میں سبح یا یسبح ہے اس کو مسبحات کہتے ہیں۔ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ان کو ہر رات پڑھ کر سویا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے اور وہ آیت شب قدر کی طرح پوشیدہ ہے بعض کا خیال ہے کہ وہ آیت ہو الاول والآخر الخ ہے اور بعض کا خیال ہے کہ وہ آیت لو انزلنا ہذا القرآن الخ ہے جو سورہ حشر میں ہے ۱۲

ع ۳ ۲۲ ۱۶

توضیح الکلام

ف قولہ والآخر الخ یعنی وہ خدا وہ ذات ہے کہ نہ اس پر عدم سابق طاری ہوا اور نہ عدم لاحق عدم سابق کی مثال جیسے ساری مخلوق پہلے معدوم تھی اور نیست سے ہست ہوئی اور عدم لاحق کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بعد وجود کے اس پر عدم واقع ہو جائے جیسے سارا عالم جو موجود ہے فنا ہو جائیگا دوسری یہ کہ عدم کا وقوع نہ ہو گر ذات میں معدوم ہونے کی قابلیت موجود ہو اس کی مثال جیسے جنتی اور دوزخی ہمیشہ زندہ رہیں گے یعنی ان پر عدم واقع نہ ہوگا اگرچہ یہ سب اپنی ذات میں معدوم ہونے کی ضرور رہیں گے تو اللہ تعالیٰ میں کسی اعتبار سے عدم نہیں اور جتنی چیزیں قابل عدم کے ہیں اگر ان کو معدوم فرض کیا جائے تو باقی آخیر میں وہی اللہ رہ جاتا ہے ۱۲ اور ظاہر سے مراد یہ ہے کہ اس سے زیادہ ظاہر کوئی چیز نہیں گو یا وہ ہر چیز سے زیادہ ظاہر ہے اور باطن کا یہ مطلب کہ اس سے زیادہ اندرونی کوئی چیز نہیں یعنی سب سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے کیونکہ اس کی

[illegible]

بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
سب کچھ جانتا ہے وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو
ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو

فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ
بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے جانتا ہے جو کچھ کہ داخل ہوتا ہے بیچ زمین کے
چھ روز (کی مقدار) میں پیدا کیا پھر تخت پر قائم ہوا۔ وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش)

وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ
اور جو کچھ نکلتا ہے اس سے اور جو کچھ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ کہ چڑھتا ہے اس میں اور وہ
اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات) اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس میں چڑھتی ہے اور وہ

مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ لَهٗ مُلْکُ
ساتھ تمہارے ہے جہاں ہو تم اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے واسطے اسی کے ہے بادشاہی
تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو اور وہ تمہارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہے اسی کی سلطنت ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ یُوْلِجُ الَّیْلَ
آسمانوں اور زمین کی اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام داخل کرتا ہے رات کو
آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف سب امور لوٹ جاویں گے، وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے (جس سے دن

فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○
بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور وہ جانتا ہے سینے والی بات کو
بڑا ہو جاتا ہے) اور وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے (جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے) اور وہ دل کی باتوں (تک) کو جانتا ہے

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ
ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور خرچ کرو اس چیز سے کہ کیا ہے تم کو جانشین پہلوں کا بیچ اس کے
تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (ایمان لا کر) جس مال میں تم کو اس نے قائم مقام بنایا ہے اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرو

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ کَبِیْرٌ ○ وَمَا لَکُمْ لَا
پس جو لوگ کہ ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کیا واسطے ان کے ہے ثواب بڑا اور کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہ
سو جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئیں اور خرچ کریں ان کو بڑا ثواب ہوگا اور تمہارے لئے اس کا کون سبب ہے کہ تم

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّکُمْ وَقَدْ اَخَذَ
ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول پکارتا ہے تم کو تو کہ ایمان لاؤ ساتھ پروردگار اپنے کے اور تحقیق لیا ہے
اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تم کو اس بات کی طرف بلا رہے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور خود خدا نے

مِیْثَاقَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ
قول تمہارا اگر ہو تم ایمان والے وہ ہے جو اتارتا ہے اوپر بندے اپنے کے
تم سے عہد لیا تھا اگر تم کو ایمان لانا ہو وہ (رحیم) ایسا ہے کہ اپنے بندے (خاص محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر

اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
نشانیاں ظاہر تو کہ نکالے تم کو اندھیریوں سے طرف روشنی کی اور تحقیق اللہ
صاف صاف آیتیں بھیجتا ہے تاکہ وہ تم کو (کفر و جہل کی) تاریکیوں سے روشنی کی طرف لا دے اور بیشک اللہ تعالٰی

توضیح الکلام

ف۵۱ قولہ اِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ الخ یعنی قیامت میں سب پیش ہو جاویں گے اس میں تصریح تو توحید کی تھی لیکن ضمناً بعث کی طرف بھی اشارہ فرما دیا اور کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ آیت لہٗ ملک السمٰوٰت الخ یہاں مکرر ہے اس لئے کہ پہلے جو یہ آیت لائی گئی تھی تو اس سے تو احیا اور اماتت زندہ کرنے اور مارنے کی صفات کا مقرر اور مضبوط کرنا منظور تھا اور یہاں جو آیت لائی گئی تو اس سے بعث اور اعادہ کا تحقق کرنا مقصود ہے لہذا تکرار نہ ہوا ۱۲ ف۵۲ قولہ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ الخ اوپر علیم بذات الصدور فرما کر اس طرف اشارہ کیا تھا کہ انسان کے تمام پوشیدہ ارادے اور خطرات بھی اس کے سامنے حاضر ہیں اس لئے اب اٰمنوا فرما کر اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ جب یہ بات ہے تو انسان کو چاہئے کہ اپنے دل میں سب سے عمدہ اور برتر خیال اور سب سے اعلیٰ اور افضل اعتقاد رکھے وہ کیا کہ اس پر اور اس کے رسول پر ایمان لاوے کیونکہ نجات اور حیات ابدی کا ذریعہ یہی ہے مگر چونکہ صرف یہ اعتقاد ہی کفایت نہیں کرتا اس لئے اس کے بعد کچھ اعمال کے اچھے ہونے کی بھی ضرورت ہے اور اعمال میں سے جو کل مخلوق خدا کو فیض پہنچانے کے ہیں وہ سب سے افضل ہیں اسلئے ارشاد فرما دیا کہ اَنْفِقُوْا الخ خرچ کیا کرو شروع اسلام میں جبکہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور گنے چنے مسلمان کفار کے نرغے میں تھے صرف ان ہی دو باتوں کی تسلیم اہم سمجھی جاتی تھی ایک تو ایمان لانا دوسرے اللہ کے نیک بندوں پر خرچ کرنا تاکہ ان حاملان دین قویم کی قوت سے اسلام کا بول بالا ہو اور باقی احکام اسلام پر بھی دل کھول کر وعظ و تلقین اور عملدرآمد ہو سکے جوں جوں اسلام میں طاقت آتی گئی ویسے ویسے تکمیل سعادت کے احکام میں زیادتی ہوتی گئی ۱۲

نزول الکلام ف۵۲ قولہ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ الخ غزوہ تبوک میں چونکہ سفر دور دراز کا تھا اور سامان جہاد اہل اسلام کے پاس کم اور اسی باعث سے اس غزوہ کا نام غزوہ عسرت بھی ہے اس لئے اس جہاد میں متمول اہل اسلام کو چندہ دینے کی ترغیب اور نادار کم بضاعت برادران اسلام کی اعانت کر لینے کے حکم میں یہ آیت نازل ہوئی اور چونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسمیں مالی اعانت کا بھی پورا حصہ لیا تھا پس انکی فضیلت کے اظہار میں فالذین آمنوا الخ

بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ

ساتھ تمہارے البتہ شفقت کرنیوالا مہربان ہے اور کیا ہے واسطے تمہارے یہ کہ نہ خرچ کرو بیچ راہ خدا کے اور

تمہارے حال پر بڑا شفیق مہربان ہے۔ اور تمہارے لئے اس کا کون سبب ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ

لِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ

واسطے اللہ کے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی نہیں برابر تم میں سے وہ شخص

سب آسمان زمین اخیر میں اللہ ہی کا رہ جاوے گا جو لوگ فتح مکہ سے پہلے

أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ

کہ جس نے خرچ کیا تھا پہلے فتح مکہ سے اور لڑائی کی تھی لوگ بڑے ہیں درجوں میں

(فی سبیل اللہ) خرچ کر چکے اور لڑ چکے برابر نہیں وہ لوگ درجہ میں اُن لوگوں سے بڑے ہیں

الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ

اُن لوگوں سے کہ خرچ کیا انھوں نے پیچھے اس سے اور لڑائی کی اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا

جنھوں نے (فتح مکہ کے) بعد میں خرچ کیا اور لڑے اور (یوں) اللہ تعالیٰ نے بھلائی (یعنی ثواب) کا وعدہ سب سے کر رکھا ہے

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا

اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے کون شخص ہے کہ قرض دیوے اللہ کو قرض

اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض کے طور پر دے

حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ

اچھا پس دگنا کرے اُس کو واسطے اسکے اور واسطے اسکے ہے ثواب باکرامت اُس دن کہ دیکھے گا تو ایمان والوں کو

پھر خدا تعالیٰ اس (دیے ہوئے کے ثواب) کو اس شخص کیلئے بڑھاتا چلا جاوے اور اس کے لئے اجر پسندیدہ ہے جس دن آپ مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ

اور ایمان والیوں کو دوڑتا ہوگا نور اُن کا آگے اُن کے اور داہنی طرف اُن کے خوشخبری ہے تم کو

اور مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف دوڑتا ہوگا آج تم کو بشارت ہے

الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ

آج بہشتیں ہیں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ ان کے یہی ہے

ایسے باغوں کی جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ

وہ مراد پانا بڑا اُس دن کہ کہیں گے منافق مرد اور منافق عورتیں

بڑی کامیابی ہے (اور یہ وہ دن ہوگا) جس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے (پلصراط پر) کہیں گے

لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا

واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں انتظار کرو ہمارا ہم بھی روشنی لیں نور تمہارے سے کہا جاوے گا پھر جاؤ

کہ (ذرا) ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں ان کو جواب دیا جاویگا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ

وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ ۚ

پیچھے اپنے پس ڈھونڈ لاؤ نور پس مارا جاوے گا درمیان ان کے کوٹ کہ واسطے اُس کے دروازہ ہے

پھر (وہاں سے) روشنی تلاش کرو پھر ان (فریقین) کے درمیان میں ایک دیوار قائم کردیجائیگی جس میں ایک دروازہ (بھی) ہوگا

نزول الکلام

۱ قولہ لا یستوی الخ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی کیونکہ آپ سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال دونوں خرچ کئے ۱۲ معالم التنزیل

توضیح الکلام

۲ قولہ اولئک اعظم الخ بعض مفسرین نے قبل فتح مکہ خرچ اور جہاد کی فضیلت بہ نسبت بعد فتح مکہ کے زیادہ ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ فتح مکہ سے پہلے نفس اور مال سے دین کو امداد کی ضرورت زیادہ تھی اس لئے کہ مسلمان کم تھے اور مخالفین زیادہ اور اسی وجہ سے یہ بھی امید نہ تھی کہ غنیمت حاصل ہوگی کیونکہ اتنی قلیل تعداد بظاہر اس قدر کثیر تعداد پر کیسے غالب آسکتی تھی اس لحاظ سے اس زمانہ میں مال اور جان کا خرچ کرنا جس طرح آدمیوں پر شاق زیادہ تھا اسی طرح وہ مفید اور نافع زیادہ تھا اور فتح مکہ کے بعد یہ بات نہ رہی ۱۲ کذا فی روح المعانی والمعالم والمدارک والدر المنثور وغیرہا

ع ۱۰ / ۱۷

۳ قولہ و بایمانہم الخ یہ نور پل صراط پر سے گذرنے کے لئے اُن کے ہمراہ ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ نور انکے بائیں طرف بھی ہوگا پس آیت میں صرف دائیں طرف ہونے کا ذکر کرنا شاید اسلئے ہو کہ اس طرف کا نور زیادہ قوی ہو اور اس طرف کے نور کو قوی کرنے میں یہ حکمت ہو کہ تا کہ ان لوگوں کو اس سے سمجھ میں آجائے کہ اُن کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھوں میں دیے جائیں گے اور سامنے جو نور ہوگا وہ عادت کے مطابق کہ جب دائیں طرف روشنی ہوتی ہے اسی طرح بائیں طرف تو سامنے بھی ضرور ہوتی ہے ۱۲

۴ قولہ نقتبس الخ یعنی جس روز سب کو پل صراط پر چلنے کا حکم ہوگا اور مسلمان اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کی برکت سے بہت تیزی سے آگے بڑھ جاویں گے اور منافق لوگ پیچھے اندھیرے میں رہ جاویں گے خواہ اُن کے پاس پہلے ہی نور نہ ہوگا اور یا کچھ تھوڑا سا نور شروع میں ان کو دیدیا جائیگا اس لحاظ سے کہ ظاہر میں یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ دنیا میں لگے رہتے تھے مگر چونکہ دل سے شریک نہ تھے اس لئے تھوڑی ہی دیر کے بعد گل ہوجائے گا اس وقت وہ لوگ مسلمانوں سے پکار کر کہیں گے کہ ذرا ٹھہرو بقیہ آئندہ

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ

اندر کی طرف جو ہے بیچ اس کے رحمت ہے اور باہر کی طرف جو ہے اس کی اس طرف سے ہے عذاب پکاریں گے اُن کو

(جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ) اسکے اندرونی جانب میں رحمت ہوگی اور بیرونی جانب کی طرف عذاب ہوگا یہ (منافق) ان کو پکاریں گے

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

کیا نہ تھے ہم ساتھ تمھارے کہیں گے ہاں تھے تم ولیکن فتنے میں ڈالا تھا تم نے جانوں اپنی کو

کہ کیا (دنیا میں) ہم تمھارے ساتھ نہ تھے وہ (مسلمان) کہیں گے کہ (ہاں) تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ

اور منتظر تھے تم یعنی واسطے برائی کے ہمارے اور شک میں تھے تم اور فریب میں دیا تھا تم کو آرزوؤں نے یہاں تک کہ آیا حکم

اور تم منتظر رہا کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے میں) شک رکھتے تھے اور تم کو تمھاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ تم پر

اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ

خدا کا اور فریب میں دیا تھا تم کو ساتھ اللہ کے فریب دینے والے نے پس آج نہ لیا جاوے گا تم سے بدلہ

خدا کا حکم آپہنچا اور تمکو دھوکہ دینے والے (یعنی شیطان) نے اللہ کے ساتھ دھوکہ میں ڈال رکھا تھا غرض آج نہ تم سے کوئی معاوضہ لیا جاویگا

وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ

اور نہ اُن لوگوں سے کہ کافر ہوئے جگہ رہنے تمھارے کی آگ ہے وہ ہے رفیق تمھارا اور

اور نہ کافروں سے تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمھارا رفیق ہے اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

بُری ہے جگہ پھر جانے کی کیا نہیں نزدیک آیا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ عاجزی کریں دل اُن کے

وہ (واقعی) بُرا ٹھکانا ہے کیا ایمان والوں کیلئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت کے

لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

واسطے یاد خدا کے اور جو کچھ اُتارا گیا ہے حق سے اور نہ ہوویں مانند اُن لوگوں کے

اور جو دین حق (منجانب اللہ) نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جاویں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاویں جنکو اُنکے قبل

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

کہ دیے گئے تھے کتاب پہلے اس سے پس دراز ہوئی اوپر اُن کے مدت پس سخت ہو گئے

کتاب (آسمانی) ملی تھی (یعنی یہود و نصاریٰ) پھر (اسی حالت میں) اُن پر زمانہ دراز گذر گیا (اور توبہ نہ کی) پھر اُنکے دل (خوب ہی) سخت ہو گئے

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ

دل اُن کے اور بہت اُن میں سے فاسق ہیں جانو یہ کہ اللہ زندہ کرتا ہے

اور بہت سے آدمی اُن میں کے (آج) کافر ہیں یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

زمین کو پیچھے موت اس کی کے تحقیق بیان کیں ہم نے واسطے تمھارے نشانیاں تو کہ تم

اس کے خشک ہوئے پیچھے زندہ کر دیتا ہے ہم نے تم سے اُس کے نظائر بیان کر دیے ہیں تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا

عقل پکڑو تحقیق خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والیاں اور وہ جو قرض دیتے ہیں

سمجھو بلا شبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور یہ (صدقہ دینے والے)

بقیہ صـ۷۵۲

ہم بھی تمھارے نور سے کچھ روشنی لے لیں کیونکہ دنیا میں بھی تو ہم تمھارے ساتھ رہتے تھے اس کے جواب میں فرشتے یا ایمان والے یہ کہیں گے کہ یہاں نور ملنے کی جگہ ہے جو تم کو دیدیا جائے وہ جگہ پیچھے ہے وہاں لوٹ کر لے اور اس جگہ سے مراد یا تو دنیا ہے یعنی آخرت میں نور اس کو ملتا ہے جو دنیا سے ایمان و اعمال صالحہ ساتھ لاتا ہے تم اعمال صالحہ اور ایمان لائے نہیں لہذا اب نور کیسا ڈھونڈتے ہو اور یا اس سے وہ جگہ مراد ہے جہاں سخت اندھیرے کے بعد پل صراط پر چڑھنے کے وقت نور تقسیم ہوا تھا یعنی نور تقسیم ہونے کی جگہ وہ ہے وہاں جا کر لو، چنانچہ وہ ادھر جاویں گے جب وہاں بھی کچھ نہ ملے گا تو پھر ادھر ہی آویں گے ۱۲ درمنثور وغیرہ

صفحہ ہذا

نزول الکلام ۔ لہ

قولہ الم یان الخ مکہ معظمہ میں مسلمانوں کی حالت نہایت ضعیف اور مصیبت و افلاس کی تھی قحط پر قحط اور افلاس پر افلاس غرض جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہونچے تو اللہ پاک نے رزق کی خوب کثرت کر دی مگر وسعت رزق کی وجہ سے مسلمان اپنے معمولی ورد و وظائف سے کچھ کاہل ہو گئے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہوشیار کرنے کے لئے نازل فرمائی ۱۲ مدارک

توضیح الکلام

لہ قولہ الم یان الخ یعنی کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ انکے دل لرزا کریں جب خدا تعالیٰ کا ذکر ان کے سامنے ہو یا قرآن شریف کی آیات سنیں ایمان اور اعمال صالحہ کے بعد دل کا نرم ہونا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا بھی ترقی درجات کیلئے عمدہ سیڑھی ہے ۱۲ لہ قولہ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ الخ بیان گذشت

پر یہ خیال ہو سکتا تھا کہ جب دل اس طرح سے سخت ہو جاتے ہیں تو وہ مُردہ ہو جاتے ہیں پھر اس کو کسی کا وعظ و نصیحت کرنا کب زندہ کر سکتا ہے وہ گئے گذرے ہوئے جواب میں ارشاد فرماتا ہے کہ مایوس نہ ہو بلکہ کوشش کرتے رہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو مردہ زمین کو ابر رحمت سے زندہ (اور سبز) کر دیتا ہے تو دل بھی بمنزلہ زمین کے ہے اور ذکر الٰہی اور قرآن کریم بمنزلہ آب رحمت کے جس طرح آب رحمت زمین کو زندہ بنا تا ہے ایسے ہی دل کو ذکر الٰہی اور قرآن کریم سے زندگی حاصل ہوتی ہے ۱۲

اللّٰہ قرضاً حسناً یضٰعف لھم ولھم اجر کریم ۝ والذین

اللہ کو قرض اچھا وہ چند کیا جائے گا واسطے ان کے اور واسطے اُن کے ہے ثواب باکرامت اور جو لوگ کہ

اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں وہ صدقہ (باعتبار ثواب کے) ان کیلئے بڑھا دیا جاویگا اور انکے لئے اجر پسندیدہ ہے اور جو لوگ

اٰمنوا باللّٰہ ورسلہٖ اولٰٓئک ھم الصدیقون ۖ والشھدآء

ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اُس کے کے یہ لوگ وہ ہیں سچے اور شہید

اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق

عند ربھم لھم اجرھم ونورھم ؕ والذین کفروا وکذبوا

نزدیک پروردگار اپنے کے واسطے انکے ہے ثواب اُن کا اور نور اُن کا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا

اور شہید ہیں ان کے لئے (جنت میں) ان کا اجر (خاص) اور (صراط پر) ان کا نور (خاص) ہوگا اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو

باٰیٰتنآ اولٰٓئک اصحٰب الجحیم ۝ اعلموٓا انما الحیٰوۃ الدنیا

نشانیوں ہماری کو یہ لوگ ہیں رہنے والے دوزخ کے جانو یہ کہ زندگانی دنیا کی

جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں تم خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں) دنیوی حیات

لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال و

کھیل ہے اور دل بہلانا ہے اور بناؤ کرنا ہے اور بڑائی کرنی ہے آپس میں اور زیادتی کرنی ہے بیچ مالوں کے اور

محض لہو و لعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے

الاولاد ؕ کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یھیج فترٰىہ

اولاد کے مانند مینھ کی کہ خوش لگتا ہے کھیتی کرنیوالوں کو اُگنا اُس کا پھر سے اُٹھتی ہے پس دیکھتا ہے تو اُس کو

زیادہ بتلانا ہے جیسے مینھ (برستا) ہے کہ اس کی پیداوار (کھیتی) کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے سو اُس کو تو زرد

مصفرًا ثم یکون حطامًا ؕ وفی الاٰخرۃ عذاب شدید ۙ

زرد ہوئی پھر ہو جاتی ہے ریزہ ریزہ اور بیچ آخرت کے عذاب ہے سخت

دیکھتا ہے پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت (کی کیفیت یہ ہے کہ اس) میں عذاب شدید ہے

ومغفرۃ من اللّٰہ ورضوان ؕ وما الحیٰوۃ الدنیآ الا متاع

اور بخشش ہے اللہ کی طرف سے اور رضامندی ہے اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر فائدہ

اور (خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیوی زندگانی محض دھوکے کا

الغرور ۝ سابقوٓا الٰی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا

فریب کا جلد چلو طرف بخشش پروردگار اپنے کے اور بہشت کے چوڑاؤ اُس کا

اسباب ہے تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور (نیز) ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت

کعرض السمآء والارض ۙ اعدت للذین اٰمنوا باللّٰہ و

مانند چوڑاؤ آسمان کے اور زمین کے تیار کی گئی واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور

آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے وہ ان لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر

رسلہٖ ؕ ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء ؕ واللّٰہ ذو الفضل

رسول اس کے کے یہ ہے فضل خدا کا دیتا ہے اس کو جس کو چاہے اور اللہ صاحب فضل

ایمان رکھتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہیں عنایت کریں اور اللہ بڑے فضل والا

توضیح الکلام

۵۱ قولہ تکاثر فی الاموال الخ انسان کو اول اول کھیل کود کی طرف رغبت ہوتی ہے جب تک بچپن کی عمر میں رہتا ہے اس کے بعد سیر و تماشے کا شوق ہوتا ہے اس کے بعد بننے ٹھننے اور زیب و آرائش کا اس کے بعد شیخی مارنے اور ناموری حاصل کرنے کا اور جب بڑھاپے کی عمر کو پہونچ جاتا ہے یعنی موت کا وقت قریب آلگتا ہے تو اب اس کو مال اور اولاد کی سوجھتی ہے کہ کسی طرح میرے بعد میرا گھر بنا رہے اولاد سے میرا نام چلے اور مال سے اولاد کو فائدہ پہونچے مگر یہ نہیں سمجھتا کہ یہ سب کچھ نری دھوکہ کی ٹٹی ہے مرنے کے بعد تو دوسری ہی چیزیں کام آتی ہیں ۱۲

ع ۲ — ۹ — ۱۸

۵۲ قولہ سابقوا الخ یعنی جب یہ ثابت ہو گیا کہ متاع دنیا فانی اور دولت آخرت باقی ہے جو ایمان کی بدولت نصیب ہوتی ہے تو اب تمکو چاہیے کہ ان کاموں کی طرف دوڑو اور جلد حاصل کرو جو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور حصول جنت کا باعث ہیں اس کے بعد جنت کی رغبت دلانے کیلئے اس کے اوصاف بیان فرماتے ہیں کہ وہ جنت ایسی ہے کہ اس کا چوڑان آسمان و زمین کی برابر ہے اس سے اشارہ ہے کہ لمبائی اس کی ان سے کہیں زیادہ ہے اب اس پر یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ اسقدر وسیع جنت آسمانوں کے اوپر کیسے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جنت حقیقت میں دوسرے عالم کا نام ہے جس کے آگے یہ عالم جس میں زمین اور آسمان وغیرہ ہیں ایک بہت چھوٹی چیز ہے پھر آسمانوں پر جنت کا ہونا جو بیان کیا جاتا ہے وہ حقیقت کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ مجاز ہے کیونکہ جو چیز مقدس اور پاکیزہ ہوا کرتی ہے اُس کو آسمان کی طرف اور جو سفلی و جسلی ہوا کرتی ہے اس کو زمین کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ کو بھی اسی لئے آسمانوں پر کہا جاتا ہے اور بعض نے اور جوابات بھی دیے ہیں ۱۲

۵۳ قولہ ذٰلک فضل اللّٰہ الخ یعنی یہ مغفرت اور رضامندی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنے اعمال پر کوئی مغرور نہ ہو اور نہ اپنے اعمال پر جنت کا دعویدار ہے بلکہ یہ محض فضل ہے جس کا مدار مشیت خداوندی پر ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان اعمال کے کرنیوالوں کیساتھ مشیت متعلق کر دی ہے اگر وہ چاہتا تو نہ کرتا ۱۲

الْعَظِيمِ ○ مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي

بڑے کا ہے نہیں پہونچتی کوئی مصیبت بیچ زمین کے اور نہ بیچ

ہے کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری

أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ

جانوں تمہاری کے مگر بیچ کتاب کے لکھی گئی ہے پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اس کو تحقیق

جانوں پر مگر وہ ایک کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے

عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ○ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا

اوپر اللہ کے آسان ہے تو کہ نہ غم کھاؤ تم اوپر اس چیز کے کہ چوک گئی تم سے اور مت خوش ہو

نزدیک آسان کام ہے (یہ بات) بتلا اسواسطے دی ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی ہے تم اس پر رنج (اتنا) نہ کرو اور تاکہ جو چیز تمکو عطا فرمائی ہے

بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ○ الَّذِينَ

ساتھ اس چیز کے کہ آئی تم کو اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہر ایک تکبر کرنیوالے فخر کرنے والے کو وہ جو

اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا جو ایسے ہیں کہ (حب دنیا کیوجہ سے)

يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ

بخل کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو ساتھ بخل کے اور جو کوئی پھر جاوے پس تحقیق

خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہیں اور جو شخص اعراض کریگا (دین حق سے) تو

اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ

اللہ وہ ہے بے پرواہ تعریف کیا گیا تحقیق بھیجا ہم نے پیغمبروں اپنوں کو ساتھ دلیلوں ظاہر کے

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں سزاوار حمد ہیں ہم نے (اسی اصلاح آخرت کے لئے) اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے احکام دیکر بھیجا

وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ

اور اُتاری ہم نے ساتھ اُن کے کتاب اور ترازو یعنی قواعد عدل تو کہ قائم رکھیں لوگ عدل کو

اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب کو اور انصاف کرنے (کے حکم) کو نازل کیا تاکہ لوگ (حقوق اللہ اور حقوق العباد میں) اعتدال پر قائم رہیں

وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

اور اُتارا ہم نے لوہا بیچ اس کے لڑائی سخت ہے اور فائدہ ہے واسطے لوگوں کے

اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے اور (اسکے علاوہ) لوگوں کے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں اور (اسلئے لوہا پیدا کیا)

وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ

اور تا کہ ظاہر کرے اللہ اس شخص کو کہ مدد دیتا ہے اس کو اور رسول اس کے کو بن دیکھے تحقیق اللہ زور آور

تاکہ اللہ جان لے کہ بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی (یعنی دین کی) کون مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قوی

عَزِيزٌ ○ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي

غالب ہے اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو اور ابراہیم کو اور کی ہم نے بیچ

اور زبردست ہے اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے اُن کی

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ

اولاد ان دونوں کے پیغمبری اور کتاب پس بعض ان میں سے راہ پانے والے ہیں اور بہت اُن میں سے

اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی سو ان لوگوں میں بعضے تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے ان میں

توضیح الکلام

۵۱ قولہٗ لِکَیْلَا تَاْسَوْا الخ یعنی کوئی چیز جاتی رہے تو وہ بھی تقدیری بات ہے وہ چیز ضرور جانی تھی کسی کے روکے رک نہیں سکتی تھی اور اگر کچھ مل جائے تو چونکہ تقدیر میں لکھی جا چکی تھی اس لئے ضرور ملنی تھی پھر ملنے کی خوشی اور کھوئے جانے کا غم کیسا لہذا اگر کوئی چیز کھو جائے تو اس پر ایسا رنج کرنا جو تحصیل آخرت اور تلاش رضائے حق سے مانع ہو جائے نہ چاہئے اور رہا وہ رنج جو آدمی کو لازما ہوا کرتا ہے سو وہ امر طبعی ہے اس میں آدمی معذور ہے ایسے ہی اگر کوئی شئے مل جائے تو اس پر ایک تو خوشی قلبی ہوتی ہے وہ تو اور چیز ہے اس کی ممانعت نہیں مگر جس کو اترانا کہتے ہیں اس کی ممانعت ہے اس لئے کہ اترانا تو اس کے لئے زیبا ہے جو اس مسرت کا ذاتی استحقاق رکھتا ہو اور جب دوسرے کی مشیت اور حکم سے ایک شئے ملی ہو اس پر اترانے کا کیا حق ہے ۱۲

۵۲ قولہٗ اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الخ اس سے یہ مقصد نہیں کہ وعید مجموعہ افعال کے ساتھ متعلق ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر بری صفت پر وعید ہے بلکہ اشارہ اس طرف ہے کہ حب دنیا ایسی چیز ہے جس سے اکثر صفات قبیحہ پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً تکبر فخر بخل وغیرہ اور یہی حب دنیا کبھی حق سے روگردانی بھی کرا دیتی ہے جس کے لئے آگے آیت میں وعید ارشاد فرمائی ہے ۱۲

۵۳ قولہٗ لَقَدْ اَرْسَلْنَا الخ یہاں سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ بخل ہی پر جس کا تذکرہ برائی کے ساتھ اوپر ہوا کیا منحصر ہے بلکہ جس قدر اچھے بڑے کام ہیں سب کے بتانے کیلئے ہمنے رسول بھیجے تاکہ وہ انسانوں کی اصلاح کریں مگر انسان کے معاملات دو قسم کے تھے ایک وہ جن کا تعلق ان کی ذاتوں سے ہے مثلاً عقائد عبادات ریاضات وغیرہا، دوسرے تمدنی معاملات جس کے اندر بندوں کے بھی حقوق آگئے تو پہلے معاملات کی بابت تو یہ ارشاد فرمایا کہ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ دوسری قسم کے معاملات کیلئے وَالْمِیْزَانَ فرمایا کہ ترازو اور عدل و انصاف نازل کیا اور اس کی غرض بھی آگے بتلا دی کہ تاکہ بنی آدم ان باتوں میں انصاف پر قائم رہیں زیادتی کمی جور و ظلم کچھ نہ کریں مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اپنی کج طبعی کے باعث انصاف کے قانون پر عمل نہیں کرتے اس لئے ان کے واسطے ایک تیسری چیز یعنی حدید دو دھار ا نازل کیا اس سے تقسیم شدہ

ع ۳ ۶ ۱۹

فٰسِقُوْنَ ○ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا

فاسق ہیں　پھر پیچھے لائے ہم　اوپر قدموں اُن کے　پیغمبر اپنے　اور پیچھے لائے ہم

نافرمان تھے　پھر ان کے بعد اور رسولوں کو جو کہ صاحب شریعت مستقلہ نہ تھے ایکے بعد دیگرے بھیجتے رہے　اور ان کے بعد

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ

عیسےٰ　بیٹے مریم کے کو　اور دی ہم نے اس کو انجیل　اور کی ہم نے　بیچ

عیسےٰ　ابن مریم کو بھیجا　اور ہم نے اُن کو انجیل دی　اور جن لوگوں نے ان کا

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ

دلوں　اُن لوگوں کے کہ پیروی کرتے تھے اس کی　شفقت　اور مہربانی　اور اُنھوں نے گوشہ گیری

اتباع کیا تھا ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور ترحم پیدا کر دیا　اور انھوں نے رہبانیت کو خود

اۨبْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ

اپنی طرف سے نکالی تھی　نہیں لکھا تھا ہم نے اس کو اوپر ان کے　مگر　واسطے ڈھونڈنے　رضامندی کی

ایجاد کر لیا　ہم نے ان پر اس کو واجب نہ کیا تھا　لیکن انھوں نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ

خدا کے تھی　پس نہ رعایت کی اس کی حق نگاہ رکھنے اس کے کا　پس دیا ہم نے اُن لوگوں کو

اس کو اختیار کیا تھا سو انھوں نے اس رہبانیت کی پوری رعایت نہ کی　سو ان میں سے جو لوگ

اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا

کہ ایمان لائے اُن میں سے ثواب اُن کا　اور بہت اُن میں سے　فاسق ہیں　اے

ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر (موعود) دیا　اور زیادہ ان میں　نافرمان ہیں　اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ

لوگو جو ایمان لائے ہو　ڈرو اللہ سے　اور ایمان لاؤ ساتھ پیغمبر اس کے کے　دیوے گا تم کو

(عیسےٰ پر) ایمان رکھنے والو　تم اللہ سے ڈرو　اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ　اللہ تعالیٰ تم کو

كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ

دو حصے ثواب کے　رحمت اپنی سے　اور کرے گا واسطے تمہارے　نور کہ　چلو گے ساتھ اس کے　اور

اپنی رحمت سے (ثواب کے) دو حصے دے گا　اور تم کو ایسا نور عنایت کرے گا کہ تم اس کو لئے ہوئے چلتے پھرتے رہو گے اور

يَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ

بخشے گا واسطے تمہارے　اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے　تو کہ نہ جانیں　اہل

تم کو بخش دیگا اور اللہ غفور رحیم ہے (اور یہ دولتیں تم کو اس لئے عنایت کریگا، تاکہ　اہل کتاب کو یہ بات

الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ

کتاب　یہ کہ نہیں قدرت رکھتے اوپر کسی چیز کے　فضل خدا کے سے　اور تحقیق　فضل

معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں کو اللہ کے فضل کے کسی جزو پر بھی دسترس نہیں　اور یہ کہ　فضل

بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

بیچ ہاتھ خدا کے ہے　دیتا ہے اس کو جس کو چاہے　اور اللہ صاحب فضل　بڑے کا ہے

اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دیدے　اور اللہ　بڑے فضل والا　ہے

بقیہ صـ ٧٥٥

مراد حکومت اور رعب ہے جو سلاطین اور حکام کو ہتھیاروں کی بدولت حاصل ہوتا ہے چنانچہ یہ لوگ اُن کج طبع آدمیوں کو اپنے زور و طاقت کے بل پر راہ راست پر لاکر عدل و انصاف کے قانون میں جکڑ بند کر دیتے ہیں اور لوہے کو نازل کرنا اسکو پیدا کرنا ہے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام. ۵۱ قولہ ثُمَّ قَفَّيْنَا الخ یعنی حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اولاد میں جو نبی پیدا کیے جن کی شریعت مستقل تھی خواہ کتاب بھی ان کو ملی تھی جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام جو حضرت نوح اور ابراہیم علیہما السلام دونوں کی اولاد میں تھے اور خواہ کتاب ان کو نہیں دی گئی تھی جیسے ہود و صالح علیہما السلام کہ شریعت تو ان کی مستقل تھی مگر ان کا صاحب کتاب ہونا منقول نہیں اگر صاحب کتاب ہوں تو آیت ہذا کے منافی بھی نہیں غرض یہ سب حضرات اپنی اپنی شریعت مستقل رکھتے تھے لیکن اُن کے بعد اور رسول آئے کہ جن کی شریعت مستقل نہ تھی مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تورات کے تابع بہت سے پیغمبر آئے اور ان کے بعد پھر ایک مستقل شریعت کے پیغمبر آئے یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ۱۲

نزول الکلام

۵۲ قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ اللہ پاک نے ایک مقام پر ان مومنین اہل کتاب کی شان میں جو توریت و انجیل پر ایمان لائے ہوئے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ ان کو دو نبیوں اور دو کتابوں پر ایمان لانے کا اتفاق ہوا اس لئے ان کو اجر بھی دُہرا

ع ۴ / ۲۰

ے گا اس آیت کے نازل ہونے پر مومنیں اہل کتاب لگے مسلمانوں پر فخر کرنے کہ ہمارے لئے دو اجر ہیں اور تمہارے لئے ایک ہی اجر ہے تب اللہ تعالیٰ نے ان اہل ایمان کی بشارت میں یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ ۵۳ قولہ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ الخ پہلی آیت سے جب اہل اسلام کو دُہرا اجر ملنے کا اُمیدوار بنایا گیا تو اہل کتاب کے رشک کرنے اُس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول فی اسباب النزول

سورة المجادلة مدنية وهي اثنتان وعشرون آية وثلث ركوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

کلماتہا ۴۷۹ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں — حروفہا ۲۱۰۳

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

تحقیق سُنی اللہ نے بات اُس عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھ سے بیچ خاوند اپنے کے

بیشک اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی تھی

وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

اور شکایت کرتی تھی طرف اللہ کی اور اللہ سُنتا تھا جواب سوال تمہارا تحقیق اللہ سُننے والا

اور (اپنے رنج و غم کی) اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سُن رہا تھا (اور) اللہ (تو) سب کچھ سُننے والا

بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ أُمَّهٰتِهِمْ ۖ

دیکھنے والا ہے جو لوگ کہ ظہار کرتے ہیں تم میں سے بی بیوں اپنی سے نہیں ہو جاتیں وہ مائیں اُن کی

سب کچھ دیکھنے والا ہے تم میں جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں (مثلاً یوں کہدیتے ہیں انتِ علیّ کظہر اُمّی) وہ اُن کی مائیں نہیں ہیں

إِنْ أُمَّهٰتُهُمْ إِلَّا الّٰٓئِيْ وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ

نہیں مائیں اُن کی مگر جنھوں نے جنا ہے اُن کو اور تحقیق وہ البتہ کہتے ہیں نامعقول

ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جنھوں نے اُن کو جنا ہے اور وہ لوگ بلاشبہ ایک نامعقول اور (جونکہ) جھوٹ بات

الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ

بات اور جھوٹ اور تحقیق اللہ البتہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے اور جو لوگ کہ ظہار کرتے ہیں

کہتے ہیں (اسلئے گناہ ضرور ہوگا) اور یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنیوالے بخشدینے والے ہیں اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے

مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ

بیبیوں اپنی سے پھر پھر جاتے ہیں طرف اس چیز کی کہ کہا تھا پس آزاد کرنا ہے ایک گردن کا پہلے اس سے کہ

ظہار کرتے ہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کی تلافی کرنی چاہتے ہیں تو ان کے ذمے ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے قبل اس کے کہ

يَّتَمَآسَّا ۚ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

ایکدوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ نصیحت دیے جاتے ہو تم ساتھ اس کے اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے

دونوں (میاں بی بی) باہم اختلاط کریں اس سے تمکو نصیحت کیجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمھارے سب اعمال کی پوری خبر ہے

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ

پس جو کوئی نہ پاوے پس روزے ہیں دو مہینے کے پے در پے پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاویں

پھر جس کو (غلام لونڈی) میسر نہ ہو تو اس کے ذمہ پیاپے (یعنی لگاتار) دو مہینے کے روزے ہیں قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں

فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا

پس جو کوئی نہ سکے پس کھانا کھلانا ہے ساٹھ فقیروں کو یہ اسواسطے ہے کہ ایمان لاؤ تم

پھر جس سے یہ بھی نہ ہو سکیں تو اس کے ذمہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یہ حکم اس لئے (بیان کیا گیا ہے) کہ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

ساتھ اللہ کے اور رسول اُس کے کے اور یہ ہیں حدیں اللہ کی اور واسطے کافروں کے عذاب ہے

اللہ اور رسولؐ پر ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی حدیں (باندھی ہوئی) ہیں اور کافروں کے لئے سخت دردناک

الجزء الثامن والعشرون ٢٨

نزول الکلام

سلہ قولہ قد سمع اللہ الخ اسلام سے پہلے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح کہدیتا تھا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے یا تیری پیٹھ میری ماں یا بہن کی پیٹھ کی جگہ ہے تو ان میاں بیوی میں ہمیشہ کیلئے جُدائی اور تفریق ہو جاتی تھی اسی کو اصطلاح شریعت میں ظہار کہتے ہیں ایکدفعہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی بنت ثعلبہ کو جن کا نام خولہ تھا یہ کہدیا کہ تو میرے حق میں ایسی ہے جیسے میری ماں کی پشت کہ مجھ پر حرام ہے اس کہدینے کے بعد دونوں کو ندامت ہوئی حضرت خولہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں اس واقعہ کے متعلق فتوے لینے آئیں اس لئے کہ ہنوز اس قسم کے کلمات کہدینے کے متعلق کوئی حکم خداوندی نازل نہیں ہوا تھا اس پر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میرے خیال میں اب تم دونوں کے درمیان اتفاق اجتماع کی کوئی صورت نہیں حضرت خولہ نے اپنے شوہر کی شکایت شروع کردی اور ساتھ میں اس پر اظہار رنج کہ گھر برباد ہوجائیگا بچے الگ مارے مارے پھریں گے نہ کوئی ان کا پرساں حال ہوگا نہ والی اور وارث معلوم ہوتا ہے کہ جب میں بڈھی ہو کر بیکار ہو چلی تو میرے شوہر نے مجھ کو علیحدہ کرنے کی یہ سبیل نکالی اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ملتجی ہوئیں کہ الٰہا میرا تو ہی وارث ہے میری فریاد تو ہی سُنے گا اسی وقت یہ آیت اُتری ۱۲ لباب و معالم وغیرہما

خواص الکلام

سلہ قد سمع اللہ الخ اس سورت کو مریض کے پاس پڑھنے سے نیند اور سکون آوے ۱۲ دیگر اگر یہ سورت لکھ کر غلہ میں رکھدے اس میں کوئی نقصان نہ ہو ۱۲ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو یہ سورت خواب میں پڑھتا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اہل باطل سے مجادلہ کرے اور غلبہ پاوے ۱۲

اقوال توضیح الکلام ۵۲ قولہ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ۔ جب خدا تعالیٰ سُنتا دیکھتا ہے تو اس عورت کی بات کو کیسے نہ سُنتا اور جملہ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ سے مقصود باری تعالیٰ کیلئے قوت سماع ثابت کرنا نہیں ہے بلکہ اس عورت کی حیثیت اور اس کی عاجزی قبول کرنا مراد ہے ۱۲

أَلِيمٌ ○ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ

درد دینے والا — تحقیق جو لوگ کہ خلاف کرتے ہیں اللہ کا اور رسول اس کے کا ہلاک کئے گئے جیسے ہلاک کئے گئے

عذاب ہوگا جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (دنیا میں بھی) ایسے ذلیل ہوں گے جیسے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ

وہ لوگ کہ پہلے ان سے تھے اور تحقیق اتاریں ہم نے نشانیاں ظاہر اور واسطے کافروں کے عذاب ہے

ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے اور ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کئے ہیں اور کافروں کو ذلت کا

مُهِينٌ ○ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ

رسوا کرنے والا جس دن کہ اٹھا دیگا ان کو اللہ سب کو پس خبر دے گا ان کو ساتھ اس چیز کے کہ کیا تھا گن رکھا تھا اس کو

عذاب ہوگا۔ جس روز ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ کرے گا پھر ان کا سب کیا ہوا ان کو بتلا دیگا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے وہ محفوظ کر رکھا ہے

اللّٰهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ

اللہ نے اور بھول گئے تھے وہ اس کو اور اللہ اوپر ہر چیز کے شاہد ہے کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ

اور یہ لوگ اس کو بھول گئے اور اللہ ہر چیز پر مطلع ہے کیا آپ نے اس پر نظر نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ

جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے نہیں ہوتی مصلحت

سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی

ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ

تین شخص کی مگر وہ چوتھا ان کا ہے اور نہ پانچ کی مگر وہ چھٹا ان کا ہے اور نہ کم

ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ (یعنی اللہ) نہ ہو اور نہ پانچ کی (سرگوشی) ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس (عدد) سے کم

مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا

اس سے اور نہ زیادہ مگر وہ ساتھ ان کے ہے جہاں کہیں ہوویں پھر خبر دے گا ان کو اس چیز کی

(میں) ہوتی ہے اور نہ زیادہ (میں) مگر وہ (ہر حالت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ لوگ کہیں بھی ہوں پھر ان کو (سب)

عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

کہ کرتے ہیں دن قیامت کے تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی

قیامت کے روز کام بتلا دے گا بے شک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کی پوری خبر ہے کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی

نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ

کہ منع کئے گئے ہیں مصلحت کرنے سے پھر کرتے ہیں وہ چیز کہ منع کئے گئے ہیں اس سے اور مصلحت کرتے ہیں

جن کو سرگوشی سے منع کر دیا گیا تھا (مگر) پھر (بھی) وہ وہی کام کرتے ہیں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور

بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ۫ وَإِذَا جَاءُوكَ

ساتھ گناہ کے اور تعدی کے اور نافرمانی پیغمبر کے اور جس وقت آتے ہیں تیرے پاس

گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور وہ لوگ جب آپ کے پاس آتے ہیں

حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا

دعا دیتے ہیں تجھ کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں دعا دی تجھ کو ساتھ اس کے اللہ نے اور کہتے ہیں بیچ دلوں اپنے کے کیوں نہیں

آپ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں فرمایا اور اپنے جی میں (یا آپس میں) کہتے ہیں کہ اگر یہ پیغمبر ہیں تو

توضیح الکلام

۵۱ قولہ ما فی الارض الخ اوپر یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر ہے یعنی اس کے نزدیک ہر ایک چیز موجود ہے اس آیت میں اس وسعت علمی کی تشریح فرماتے ہیں تاکہ ہر مکلف کو معلوم ہو جاوے کہ کوئی فعل اور قول ہمارا ایسا نہیں ہے کہ حق تعالیٰ سے پوشیدہ ہو لہٰذا وہ ضرور ہر ایک چیز پر بدلہ دیگا اس بات کا یقین کرنا بہت سی گمراہیوں سے انسان کو نجات دے سکتا ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمینوں کی سب چیزیں معلوم ہیں انسان جو کچھ پوشیدہ طور پر مشورہ کرتا ہے اس کا بھی اُسے علم ہے اور جس جگہ تین شخص مل کر مشورہ کرنے بیٹھے ہیں تو چوتھا اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ ہوتا ہے اور جو چار ہوتے ہیں تو وہ پانچواں ہوتا ہے اور پانچ ہوں تو وہ چھٹا ہوتا ہے چونکہ اکثر مشورہ کرنے میں کم ہی آدمی ہوا کرتے ہیں اس لئے یہ تعداد بیان کی ورنہ یہ مطلب نہیں کہ اس سے زیادہ کے ساتھ وہ نہیں ہوتا ۱۲

ع ۲ / ۱

۵۲ قولہ الم تر الی الذین الخ یعنی اے رسول کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو پوشیدہ مشورہ کرتے ہیں اور منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتے تو ایک گناہ تو یہ ہوا کہ جس چیز کو شارع نے منع کر دیا وہ اس کو نہیں چھوڑتے اور پھر مشورہ بھی ایسا کرتے ہیں کہ جس سے مسلمانوں کو حزن و غم ہوتا ہے لہٰذا اس مشورہ کا ضرر متعدی بھی ہے نیز بسبب فرمان رسول کا خلاف کرتے ہیں اس وجہ سے اس میں معصیت رسول بھی ہے ۱۲

نزول الکلام

۵۲ قولہ الم تر الخ یہود کا قاعدہ تھا کہ جب کسی مسلمان کو اپنی مجلس کے سامنے گذرتے ہوئے دیکھ پاتے تو آپس میں کانا پھوسی شروع کر دیتے تھے اس وقت یہود اور اہل اسلام میں باہم عہد صلح تھا لیکن اس کانا پھوسی سے مسلمانوں کے دل میں بھی خطرہ گذرتا تھا کہ مجھ کو مار ڈالنے یا ایذا پہونچانے کا خفیہ مشورہ کرتے ہیں ہر چند رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس ناجائز مشورہ سے منع فرمایا لیکن باز نہ آئے اُن کے بارہ میں یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول ۵۳ قولہ اذا جاءوک الخ یہود حضرت کو بجائے علیہ السلام سے السلام علیکم کی جگہ السام علیکم کہا کرتے تھے سلام تو دراصل دعا ہے جس کے معنی سلامتی کے ہیں اور سام بددعا ہے (بقیہ آئندہ)

يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ

عذاب کرتا ہم کو اللہ بسبب اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم کفایت ہے اُن کو دوزخ داخل ہوں گے اُس میں پس بُری ہے جگہ

اللہ تعالیٰ ہمکو ہمارے اس کہنے پر سزا فوراً کیوں نہیں دیتا ان کے لئے جہنم کافی ہے اس میں یہ لوگ (ضرور) داخل ہوں گے سو وہ بڑا

الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا

پھر جانے کی اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ مصلحت کرو تم آپس مت مصلحت کرو

ٹھکانا ہے اے ایمان والو جب تم (کسی ضرورت سے) سرگوشی کرو تو

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ

ساتھ گناہ کے اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کے اور مصلحت کرو ساتھ نیک کاری کے

گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں مت کرو اور (نفع رسانی) اور پرہیزگاری کی باتوں کی

وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى

اور پرہیزگاری کے اور ڈرو اللہ سے وہ جو طرف اس کی اکٹھے کئے جاؤ گے سوائے اسکے نہیں کہ مصلحت کرنا

سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے ایسی سرگوشی محض

مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا

شیطان سے ہے تو کہ غمگین کرے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور نہیں ضرر کرنے والا اُن کو کچھ

شیطان کی طرف سے (یعنی اسکے بہکانے سے) ہے تاکہ مسلمانوں کو رنج میں ڈالے اور وہ (شیطان) بدون خدا کے ارادے اُن کو کچھ

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

مگر ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان والے اے

ضرر نہیں پہنچا سکتا اور مسلمانوں کو (ہر امر میں) اللہ ہی پر توکل کرنا چاہئے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ کہا جاوے کہ کشادگی کرو بیچ مجلسوں کے پس کشادہ کرو

ایمان والو جب تم سے کہا جاوے مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو اللہ تم کو (جنت میں)

يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ

کشادہ کر دے گا اللہ واسطے تمہارے اور جس وقت کہا جاوے اُٹھ کھڑے ہو پس اُٹھ کھڑے ہو بلند کرے گا اللہ

کھلی جگہ دیگا اور جب (کسی ضرورت سے) یہ کہا جائے کہ (مجلس سے) اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو اللہ تعالیٰ (اس حکم کی اطاعت سے) تم میں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ

ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور اُن لوگوں کو کہ دیے گئے ہیں علم درجے اور اللہ

ایمان والوں کے اور ایمان والیوں میں ان لوگوں کے جن کو علم (دین) عطا ہوا ہے (اخروی) درجے بلند کر دیگا اور اللہ تعالیٰ کو

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ

ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ مصلحت کرنے کو آؤ تم

تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی (کرنے کا ارادہ) کیا کرو

الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ

پیغمبر سے پس کرو آگے مصلحت کرنے سے کچھ خیرات یہ بہت بہتر ہے

تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے (مساکین کو) کچھ خیرات دیدیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے

بقیہ صفحہ ۷۵۸

جس کے معنی موت کے ہیں نیز اپنی اس شرارت پر نازاں ہوکر دل میں کہا کرتے تھے کہ اگر محمد سچے نبی ہیں تو اُن کا خدا ہم پر عذاب کیوں نہیں نازل کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۵۱ قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا الخ اوپر پوشیدہ طور پر کانا پھوسی کی ممانعت ہوئی تھی اس آیت میں مسلمانوں کو تعلیم ہے کہ کس کس بات کی کانا پھوسی کرنی چاہئے اور کس کی نہیں فرماتے ہیں کہ مخفی مشورے سب ہی ممنوع نہیں ہیں بلکہ وہ منع ہیں جو گناہ اور بغاوت اور رسول کی نافرمانی کی بابت ہوں مشورہ وہ ہونا چاہئے جو نیکی اور پرہیزگاری کی بابت ہو جائے دنیوی مصلحتوں ہی کے بارہ میں ہو لیکن گناہ اور بغاوت اور نافرمانی رسول اس میں نہ ہو تو کچھ حرج نہیں ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۲ قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ایک مرتبہ اہل بدر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا سے مشرف ہونے کے لئے حاضر خدمت ہوئے چونکہ مسجد نبوی میں ایک مجمع ہو رہا تھا رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار شیدائی ہالہ کی طرح ماہتاب رسالت کے گرد جمے بیٹھے تھے اس لئے ان نو وارد اہل بدر کو بیٹھنے کی جگہ نہ ملی یہ لوگ سلام کرکے کھڑے رہے مسلمانوں میں سے بھی کوئی اپنی جگہ سے ان کی خاطر نہ اٹھا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو اہل بدر کی شمار کے مطابق چند صحابہ کو نام بنام لیکر اپنی جگہ سے کھڑے ہو جانے کا ارشاد فرمایا وہ لوگ فوراً کھڑے ہو گئے اور اہل بدر ان کی جگہ جا بیٹھے منافقوں کو طعنہ زنی کا موقع ملا اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعض کو بعض [illegible]

۵۳ قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الخ کچھ لوگ [illegible] ترغیب دیتے ہیں مسلمانوں کو اس تعمیل حکم کی مدح اور ہمیشہ اس طرح کرنے کے حکم میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب و معالم بلا ضرورت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تخلیہ اور بے فائدہ باتوں کے سوالات کیا کرتے تھے منافق لوگ بہت دفعہ مسلمانوں پر اپنا اعزاز اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ قرب جتانے کو آ آکر محبوب رب العالمین کے کان میں باتیں بناتے تھے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بکثرت سوالات کرنے اور فضول باتیں بنانے سے پریشان

[illegible]

لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

واسطے تمہارے اور بہت پاکیزہ ہے پس اگر نہ پاؤ تم پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اور (گناہوں سے) پاک ہونے کا اچھا ذریعہ ہے پھر اگر تم کو (صدقہ دینے کی) مقدور نہ ہو تو اللہ غفور رحیم ہے

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ

کیا ڈر گئے تم یہ کہ آگے بھیجو تم مصلحت کرنے اپنے سے خیرات پس جس وقت

کیا تم اپنی سرگوشی کے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے سو جب تم

لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

نہ کیا تم نے اور پھر آیا اللہ اوپر تمہارے پس قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو اور

(اس کو) نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی تو تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُس کے کی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم کیا نہ دیکھا تو نے طرف

اللہ اور رسول کا کہنا مانا کرو اور اللہ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی

الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ

ان لوگوں کی کہ دوستی کرتے ہیں اُس قوم سے کہ غصے ہوا اللہ اوپر ان کے نہیں ہیں وہ تم میں سے اور نہ ان میں سے

جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب کیا ہے یہ (منافق لوگ) نہ (پورے پورے) تم میں ہیں اور نہ ان ہی میں ہیں

وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

اور قسم کھاتے ہیں اوپر جھوٹ کے اور وہ جانتے ہیں تیار کیا ہے اللہ نے واسطے ان کے

اور جھوٹی بات پر قسمیں کھا جاتے ہیں اور وہ (خود بھی) جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے

عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

عذاب سخت تحقیق وہ بُرا ہے جو کچھ کہ ہیں کرتے پکڑا ہے اُنھوں نے قسموں اپنی کو

سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے (کیونکہ) بیشک وہ بُرے بُرے کام کیا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنی قسموں کو (اپنے بچاؤ کے لئے)

جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ لَنْ

ڈھال پس بند کرتے ہیں راہ خدا کے سے پس واسطے اُن کے عذاب ہے رسوا کرنے والا ہرگز

سپر بنا رکھا ہے پھر خدا کی راہ سے روکتے رہتے ہیں سو (اس وجہ سے) ان کے لئے ذلت کا عذاب ہونے والا ہے ان کے

تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

نہ کفایت کریگا اُن سے مال اُن کا اور نہ اولاد اُن کی عذاب اللہ کے سے کچھ یہ لوگ ہیں

اموال اور اولاد اللہ (کے عذاب) سے اُن کو ذرا نہ بچا سکیں گے (اور) یہ لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

رہنے والے آگ کے وہ بیچ اُس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں جس دن اُٹھاویگا اُن کو اللہ سب کو

دوزخی ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں جس روز اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا

فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ

پس قسمیں کھاویں گے واسطے اس کے جیسے قسمیں کھاتے ہیں واسطے تمہارے اور گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اوپر کسی چیز کے ہیں

سو یہ اسکے روبرو بھی (جھوٹی) قسمیں کھاوینگے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کرینگے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں

نزول الکلام

۱ قولہ ءَاَشْفَقْتُمْ الخ اوپر کی آیت نازل ہونے سے چونکہ بہت سے کم حیثیت لوگوں کو یہ تکلیف پہونچی کہ ان کے سامنے کوئی واقعہ در پیش ہے کہ جسکے بارہ میں حکم شرعی معلوم کرنے کی ضرورت ہے لیکن بوجہ طاقت نہ رکھنے کے صدقہ نہیں دے سکتے اس لئے سوال سے بھی محروم رہتے تھے اور حکم شرعی نہیں جان سکتے تھے اور جو کچھ مقصد تھا وہ حاصل ہو ہی چکا تھا اس لئے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب

ع ۲ ۷ ۲

۲ قولہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الخ منافقوں کی منافقانہ کارروائی کے اظہار کے لئے یہ آیت اُتری منافق لوگ یہ کرتے تھے کہ یہود کے پاس جا جا کر مسلمانوں کے راز کہدیا کرتے تھے اور اگر خبر ہو جاتی اور ان سے دریافت کیا جاتا تو اپنا مسلمان ہونا جتلانے کو سیکڑوں جھوٹی قسمیں کھا جایا کرتے تھے یہ لوگ تو اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے تھے تا کہ در پردہ اسلام کی بیخکنی میں مشغول اور جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کے نتیجہ غضب سے محفوظ رہیں اس بات کو بتلانے کیلئے اس آیت کا نزول ہوا ۱۲ مدارک

توضیح الکلام

۳ قولہ مَا هُمْ مِّنْكُمْ الخ بلکہ ظاہر میں تو ملے ہوئے ہیں اور باطن میں اور عقیدہ میں کفار کے ساتھ ہیں اور جھوٹی قسموں سے مراد یہ ہے کہ اپنے مسلمان ہونے پر قسمیں کھا جاتے ہیں اور وہ جانتے بھی ہیں کہ ہم یہ قسم جھوٹی کھا رہے ہیں۔ یہاں آیت میں اَلَمْ تَرَ سے جو استفہام ہے در حقیقت دریافت کرنا منظور نہیں ہے بلکہ یہ عرب کا ایک محاورہ ہے کہ تعجب اور افسوس کے وقت اس کا استعمال کرتے ہیں اور یہاں پر قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ فرمایا جس سے یہود مراد ہیں لیکن ان کا نام نہیں لیا اس میں اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہود اپنی ذات کے لحاظ سے اس قابل نہیں کہ ان سے ملنے کی ممانعت ہو بلکہ اس لئے ممانعت ہے کہ وہ مغضوب اور مقہور قوم ہے اللہ تعالیٰ کا اس پر قہر و غضب نازل ہو چکا ہے ایسے لوگوں کا ساتھی بننا بھی اپنے آپ کو ان ہی کے خانہ میں داخل کرنا ہے جب سواریوں کی بد اعمالی سے کشتی یا جہاز غرق ہوتا ہے تو ناخدا بھی چاہے کتنا ہی بذاتہ نیک ہو مگر ان کی معیت کے سبب خود بھی غرق ہو جاتا ہے ۱۲

ألا إنهم هم الكذبون ○ استحوذ عليهم الشيطن

خبردار ہو تحقیق وہی ہیں جھوٹے غالب آیا ہے اوپر ان کے شیطان

خوب سن لو یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں ان پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے

فأنسىهم ذكر الله ط أولئك حزب الشيطن ط ألا إن

پس بھلا دی ان کو یاد خدا کی یہ لوگ گروہ شیطان کے ہیں خبردار ہو تحقیق

سو اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی یہ لوگ شیطان کا گروہ ہے خوب سن لو کہ

حزب الشيطن هم الخسرون ○ إن الذين يحادون

گروہ شیطان کے وہی ہیں زیاں پانے والے تحقیق جو لوگ کہ مقابلہ کرتے ہیں

شیطان کا گروہ ضرور برباد ہونے والا ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی

الله ورسوله أولئك في الأذلين ○ كتب الله لأغلبن

اللہ کا اور رسول اس کے کا یہ لوگ ہیں بیچ بہت ذلیل ہونیوالوں کے لکھ رکھا ہے خدا نے البتہ غالب آؤں گا میں

مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات (اپنے حکم ازلی میں) لکھ دی ہے کہ میں

أنا ورسلي ط إن الله قوي عزيز ○ لا تجد قوما يؤمنون

اور پیغمبر میرے تحقیق اللہ غالب ہے عزت والا نہ پاوے گا تو کسی قوم کو کہ ایمان لاتے ہوں

اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا غلبہ والا ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا)

بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله

ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے دوستی کریں اس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ کا اور رسول اس کے کا

ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں

ولو كانوا آباءهم أو أبناءهم أو إخوانهم أو عشيرتهم ط

اگرچہ ہوں باپ ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبہ ان کا

گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو

أولئك كتب في قلوبهم الإيمان وأيدهم بروح

یہ لوگ لکھ دیا ہے اللہ نے بیچ دلوں ان کے کے ایمان اور قوت دی ہے ان کو ساتھ روح کے

ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان (قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے)

منه ط ويدخلهم جنت تجري من تحتها الأنهر

اپنی طرف سے اور داخل کرے گا ان کو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں

اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی

خلدين فيها ط رضي الله عنهم ورضوا عنه ط أولئك

ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ لوگ ہیں

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے یہ لوگ

حزب الله ط ألا إن حزب الله هم المفلحون ○ (ع)

گروہ خدا کے خبردار ہو تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں فلاح پانے والے

اللہ کا گروہ ہے خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے

نزول الکلام

۵ قولہ لا تجد الخ جنگ بدر میں ادھر مسلمانوں کے لشکر یعنی خدائی گروہ میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح تھے ادھر کفار کے لشکر یعنی شیطانی گروہ میں ان کے باپ جو مشرک تھے اپنے بیٹے کو قتل کرنے کی فکر میں لگے ہوئے تھے حضرت ابو عبیدہ نے جب دیکھا کہ میرا کافر باپ مجھکو اسلام کی وجہ سے قتل کرنا چاہتا ہے تو ادھر ادھر بچے بچے پھرتے رہے اور آخر کار موقع پا کر باپ کو مار ڈالا تب یہ آیت نازل ہوئی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ نے اپنے کفر کی حالت میں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ناشائستہ کلمہ منہ سے نکالا اور اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوراً منہ پر طمانچہ مارا سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس وقت میرے پاس تلوار نہ تھی ورنہ ایسے بیجا کلمہ پر گردن اڑا دیتا اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف میں یہ آیت اتری ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام

۵ قولہ وایدہم الخ فیض سے مراد نور یعنی ہدایت کے مقتضا پر ظاہراً عمل اور باطن میں سکون اور اس کی تائید کہ یہاں فیض سے نور مراد ہے اس آیت سے ہوتی ہے کہ فہو علی نور من ربہ اور چونکہ یہ بات معنوی زندگی کی زیادتی کا باعث ہوتی ہے اس لئے اسکو روح سے تعبیر فرمایا یہاں تک جو ذکر ہوا وہ دولت دنیویہ تھی اور آخرت کی نعمت کا بیان آگے ہے اور ان سچے ایمانداروں کے جو پانچ اوصاف یہاں بیان فرمائے ہیں ان میں سے یہ دوسرا وصف ہے اور پہلا وصف آیت کتب اللہ الخ میں مذکور ہو چکا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ وہ حضرات صرف زبانی ایمانداروں میں نہیں ہیں بلکہ ان کے دلوں کی تختیوں پر ازلی قلم سے ایمان لکھ دیا گیا ہے اس کے بعد تیسرا وصف ویدخلہم الخ سے مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کو بہشت بریں میں جگہ ملے گی اور چوتھا وصف یہ ہے کہ جس طرح وہ جسمانی بہشت ان کو ملے گی ایک روحانی بہشت بھی ان کو ہاتھ آئے گی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش بقیہ اگلے

ع ۳ | ۹ | ۳

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی اربع وعشرون آیۃ وثلث رکوعات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سورہ حشر مدینہ میں نازل ہوئی اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

حروفہا ۲۰۱۶ — کلماتہا ۴۵۵ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ج وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

پاکی بیان کرتا ہے واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور وہی ہے غالب حکمت والا

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات) ہیں (خواہ زبان حال سے یا قال سے) اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے

ھُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ مِنْ

وہی ہے جس نے نکال دیا اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے ہیں اہل کتاب سے گھروں

وہی ہے جس نے (ان) کفار اہل کتاب (یعنی بنی نضیر) کو ان کے گھروں سے

دِیَارِھِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ط مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ مَّانِعَتُھُمْ

ان کے سے اول بار اکٹھے کرنے میں نہ گمان کرتے تھے تم یہ کہ نکل جاویں گے اور گمان کرتے تھے وہ کہ

پہلی ہی بار اکٹھا کر کے نکال دیا تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ (کبھی اپنے گھروں سے) نکلیں گے اور (خود) انھوں نے یہ گمان کر رکھا تھا

حُصُوْنُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَاَتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا وَ

بچا لیویں گے اُن کو قلعے اُن کے عذاب خدا کے سے پس آیا ان پر عذاب خدا کا اُس جگہ سے کہ نہ جانا تھا اُنھوں نے اور

کہ اُن کے قلعے اُن کو اللہ سے بچالیں گے سو ان پر خدا (کا عقاب)، ایسی جگہ سے پہونچا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا اور

قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ وَ

ڈال دیا بیچ دلوں اُن کے رعب خراب کرتے ہیں گھر اپنے ساتھ ہاتھوں اپنے کے اور

ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ق فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ○ وَلَوْلَآ

ہاتھوں مسلمانوں کے پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو اور اگر نہ ہوتا

ہاتھوں سے بھی اجاڑ رہے ہیں سو اے دانشمندو اس حالت کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور اگر اللہ تعالیٰ

اَنْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَھُمْ فِی الدُّنْیَا ط وَلَھُمْ فِی

یہ کہ لکھ رکھا تھا اللہ نے اوپر ان کے جلاوطن کرنا البتہ عذاب کرتا ان کو بیچ دنیا کے اور واسطے انکے ہے بیچ

ان کی قسمت میں جلاوطن ہونا نہ لکھ چکتا تو ان کو دنیا ہی میں (قتل کی) سزا دیتا اور ان کے لئے

الْاٰخِرَۃِ عَذَابُ النَّارِ ○ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ج

آخرت کے عذاب آگ کا یہ بسبب اس کے ہے کہ انھوں نے مخالفت کی خدا کی اور رسول اُس کے کی

آخرت میں دوزخ کا عذاب (تیار) ہے یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی اور اس کے رسولوں کی مخالفت کی ہے

وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ

اور جو کوئی مخالفت کرے اللہ کی پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے جو کچھ کہ کاٹا تم نے

اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت سزا دینے والا ہے جو کھجوروں کے درخت تم نے

لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَآئِمَۃً عَلٰٓی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَ

کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہے تم نے اس کو کھڑا اوپر جڑوں اس کی کے پس ساتھ حکم خدا کے اور

کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سو دونوں باتیں (خدا ہی کے حکم (اور رضا) کے موافق ہیں اور

بقیہ ص ۷۶۱

صحابہ کرام خصوصاً خلفاء اربعہ کو یہ انعامات نصیب ہوئے اسی لئے صحابہ کرام کے ناموں پر رضی اللہ عنہم اور رضی اللہ عنہ کہنے کا دستور قدیم سے جاری ہے پانچواں وصف یہ ہے کہ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ یہ حضرات خدائی فوج ہونے کے باعث برسر فلاح ہیں اور دنیا میں ان کے اہل فلاح ہونے کی دلیل ظاہر ہے کہ تھوڑی سی جماعت نے چند ہی ایام میں بڑی بادشاہتوں پر غلبہ کیا اور انشاء اللہ اہل حق قیامت تک غالب ہی رہیں گے ۱۲

صفحہ ہذا

فضائل الکلام

سورۂ حشر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت فرمائی تھی کہ جب تو سونے کے قصد سے اپنے بستر پر لیٹا کرے تو سورۂ حشر پڑھ لیا کر کیونکہ اس رات اگر مر جائے گا تو شہید مرے گا ۱۲ اتقان۔ اور جو آدمی خواب میں اپنے آپ کو یہ سورت پڑھتا دیکھے تو تعبیر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس حالت میں اُٹھائیگا کہ وہ اس سے راضی ہوگا اور اسکے دشمنوں کو ہلاک کریگا۔ اور ترمذی شریف میں حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ جو شخص صبح کو سورۂ حشر کے آخر کی آیتیں پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرماوے کہ وہ اس کے واسطے دعائے خیر کیا کریں اور اگر وہ اس دن مر جائے تو شہید مرے اور امام بیہقی نے حضرت ابوامامہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص رات یا دن کو سورۂ حشر کے آخر کی تین آیتیں پڑھے اور پھر اسی دن یا رات کو مر جائے تو خدا تعالیٰ اس کو بہشت دینا واجب کر دیگا ۱۲

نزول الکلام۔ ف

(وفضائل النبی علیہ السلام:)

قولہ تعالیٰ ہو الذی اخرج الخ مدینہ سے پانچ چھ کوس کے فاصلہ پر ایک قوم بنی نضیر نام کی آباد تھی مسلمانوں سے اُنکی صلح تھی لیکن وہ لوگ در پردہ کافروں سے سازش رکھتے تھے ایک بار انھوں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر جبکہ آپ ایک دیوار کے تلے بیٹھے باتیں کر رہے تھے اوپر سے چکی گرا کر مار ڈالنے کا بھی ارادہ کیا تھا جنگ بدر کو چھٹا ہی مہینہ تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے لشکر جمع کر کے ان پر دھاوا کیا بنو نضیر بہت سٹ پٹائے آخر یہ بات ٹھیری کہ ہتھیاروں کے علاوہ جو کچھ مال اور اسباب اونٹوں پر بقیہ آئندہ

لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ○ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ

تو کہ رسوا ہوں فاسق اور جو کچھ پھر لایا اللہ اوپر رسول اپنے کے ان میں سے پس نہیں

تاکہ کافروں کو ذلیل کرے اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے دلوایا سو تم نے

اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ

دوڑائے تم نے اوپر اس کے گھوڑے اور نہ اونٹ اور لیکن اللہ مسلط کرتا ہے رسولوں اپنے کو

اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ (کی عادت ہے کہ) اپنے رسولوں کو جس پر چاہے

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى

اوپر جس کے چاہتا ہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے جو کچھ پھر لایا اللہ اوپر

(خاص طور پر) مسلط فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ (اس طور پر) اپنے رسول کو

رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَ

رسول اپنے کے ان بستیوں والوں سے پس واسطے خدا کے اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والے کے اور

دوسری بستیوں کے (کفار) لوگوں سے دلوا دے (جیسے فدک اور ایک حصہ خیبر کا) سو وہ بھی اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور (آپ کے) قرابت داروں کا اور

الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ

یتیموں کے اور فقیروں کے اور مسافروں کے تو کہ نہ ہووے ہاتھوں ہاتھ لینا درمیان

یتیموں کا اور غریبوں کا اور مسافروں کا تاکہ وہ (مال) نہ تمہارے تونگروں کے قبضے میں

الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ

دولت مندوں کے تم میں سے اور جو کچھ کہ دیوے تم کو رسول پس لے لو اس کو اور جس کہ منع کرے تم کو اس سے پس باز رہو

نہ آجائے اور رسول تم کو جو کچھ دیدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو روک دیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی)

فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ لِلْفُقَرَآءِ

اور اللہ سے ڈرو تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے یہ مال واسطے فقیروں

تم رک جایا کرو بیشک اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے اور ان کو حاجتمند

الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ

وطن چھوڑنیوالوں کے ہے جو نکالے گئے گھروں اپنے سے اور مالوں اپنے سے چاہتے ہیں

مہاجرین کا (بالخصوص) حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً و ظلماً) جدا کر دیئے گئے وہ اللہ تعالیٰ کے

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

فضل خدا کے سے اور رضامندی اور مدد دیتے ہیں خدا کو اور رسول اس کے کو یہ لوگ

فضل (یعنی جنت) اور رضامندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں اور یہی لوگ

هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

وہی ہیں سچے اور واسطے ان لوگوں کے کہ جگہ پکڑی ہے گھر ہجرت کے بیچ یعنی مدینے میں اور ایمان میں پہلے ان سے

ایمان کے سچے ہیں۔ اور (نیز) ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دارالاسلام (یعنی مدینہ) میں ان (مہاجرین) کے (آنے) کے قبل سے قرار پکڑے

يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً

دوست رکھتے ہیں ان کو جو وطن چھوڑتے ہیں طرف انکی اور نہیں پاتے بیچ دلوں اپنے کے خلش

ہوئے ہیں جو ان کے پاس ہجرت کرکے آتا ہے اس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ ملتا ہے اس سے یہ (انصار) اپنے دلوں میں

بقیہ صفحہ ۷۶۲

لاد سکیں اور لیجا سکیں وہ لیجائیں باقی گھر بار چھوڑ کر ملک شام میں جا آباد ہوں غرض مجبور ہو کر اپنے گھروں کو ویران کرنے لگے اور جو کچھ کواڑ وغیرہ لیجا سکے وہ لیگئے ان کے بارہ میں اللہ عزوجل نے یہ سورت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر گھیرے تو وہ ڈر کے مجبور ہو کر پناہ چاہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی جان بخشی اور جس قدر مال اٹھا سکے اور رکھا اور باغ اور کھیت قبضہ میں لئے حق تعالیٰ نے وہ زمین غنیمت کی طرح تقسیم نہ کرائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اس کا اختیار دیدیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کو کہ جن کا خرچ انصار کے ذمہ تھا اکثر تقسیم کی مہاجر اور انصار دونوں کو فائدہ ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور اپنے گھر والوں اور مہمانوں کا خرچ اس میں سے رکھا اس سورت میں اس واقعہ کو بیان فرمایا ہے ۱۲ اصح القرآن

وقف لازم

صفحہ ہذا

توضیح الکلام

۵ قولہ فما اوجفتم الخ مطلب یہ ہے کہ نہ تو سفر کی مشقت پڑی کیونکہ وہ جگہ مدینہ سے صرف دو ہی میل ہے اور نہ جنگ کی ضرورت ہوئی کیونکہ مقابلہ برائے نام ہوا جو کالعدم تھا لہذا اسمیں تم کو تقسیم کا کوئی حق نہیں جس طرح غنیمت کے چار خمس میں حق ہوتا ہے ۱۲

۶ قولہ یسلط رسلہ الخ یعنی محض رعب سے مرعوب کر دیتا ہے جسمیں کسی کو کچھ مشقت واقع نہیں ہوتی چنانچہ ان رسولوں میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح مسلط فرمایا اسلئے اسمیں تمہارا کوئی حق نہیں ہے بلکہ اسمیں مالکانہ تصرف کرنا آپ کی رائے پر منحصر ہے ۱۲

۵۳ قولہ وابن السبیل الخ یعنی یہ سب گروہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق اس کے مصرف ہیں جیسا کہ ان کے سوا اور بھی اس کے مصارف ہیں تو خاص ان ہی لوگوں کا تذکرہ اس شبہ کو دور کرنیکے لئے ہوسکتا ہے کہ چونکہ جہاد میں شریک نہ ہونیکے باعث بدرجہ اولیٰ مستحق نہ ہونگے تو جواب میں اس شبہ کو اس طرح دور فرما دیا کہ ان لوگوں کا مصرف ہونا شرکت جہاد کے باعث نہیں ہے بلکہ مخصوص ان ہی اوصاف

مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ قف

اس چیز سے کہ دیے جاویں مہاجرین اور اختیار کرتے ہیں اور پر جانوں اپنی کے اور اگرچہ ہو اُن کو تنگی

کوئی رشک نہیں پاتے اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

اور جو کوئی بچایا جاوے بخیلی جان اپنی کی سے پس یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے اور واسطے ان لوگوں کے

اور (واقعی) جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جاوے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور ان لوگوں کا بھی مال فے

جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ

کہ آئے پیچھے ان کے کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے بخش ہم کو اور بھائیوں ہمارے کو وہ جو

جو ان کے بعد آئے جو ان مذکورین کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو

سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آگے لائے ہم سے ایمان اور مت کر بیچ دلوں ہمارے کے بُرائی واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے

جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ

اے رب ہمارے تحقیق تو ہی ہے شفقت کرنیوالا مہربان کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی کہ منافق ہوئے کہتے ہیں

اے ہمارے رب آپ شفیق رحیم ہیں۔ کیا آپ نے ان منافقین (یعنی عبد اللہ بن ابی وغیرہ) کی حالت نہیں دیکھی کہ اپنے

لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ

واسطے بھائیوں اپنے کے وہ جو کافر ہیں اہل کتاب سے البتہ اگر نکالے جاؤ گے تم

(ہم مذہب) بھائیوں سے کہ کفار اہل کتاب ہیں (یعنی بنی نضیر سے) کہتے ہیں کہ واللہ اگر تم نکالے گئے

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ

البتہ نکلیں گے ہم ساتھ تمہارے اور نہ کہا مانیں گے تمہارے مقدمے میں کسی کا کبھی واللہ اگر لڑائی کئے جاؤ گے تم

تو ہم تمہارے ساتھ نکل جاوینگے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کا کہنا کبھی نہ مانیں گے اور اگر تم سے کسی کی لڑائی ہوئی

لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَئِنْ اُخْرِجُوْا

البتہ مدد دیں گے تم کو اور اللہ گواہی دیتا ہے یہ کہ وہ البتہ جھوٹے ہیں اگر نکالے گئے وہ

تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں واللہ اگر اہل کتاب نکالے گئے

لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ

نہ نکلیں گے یہ ساتھ ان کے اور اگر لڑائی کئے گئے نہ مدد دیں گے یہ ان کو اور اگر

تو یہ (منافقین) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر (بفرض محال)

نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ

مدد دیں اُن کو البتہ پھیر لیں گے پیٹھ پھر نہیں مدد دیے جاویں گے البتہ تم زیادہ تر ہو

ان کی مدد بھی کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہ ہوگی بے شک تم لوگوں کا خوف

رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

ڈر میں بیچ سینوں ان کے اللہ سے یہ بسبب اس کے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے ہیں

ان (منافقین) کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے (اور یہ ان کا تم سے ڈرنا خدا سے نہ ڈرنا) اس سبب سے کہ سمجھتے نہیں

نزول الکلام

۵۱ قولہ ویؤثرون الخ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک مہمان آئے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں ازواج مطہرات سے کھانا مانگ بھیجا تو معلوم ہوا کہ دولت کدہ میں کوئی چیز بھی موجود نہیں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ آج رات اس شخص کو کون مہمان بنا سکتا ہے اللہ پاک اس پر رحم فرمائیگا حضرت ثابت بن قیس بول اٹھے کہ یا رسول اللہ ان کو میرے سپرد کر دیجئے ثابت انکو اپنے گھر لے گئے اور بیوی سے جا کر کہا کہ یہ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان آج ہمارے مہمان بنے ہیں خاطر مدارات جسقدر ہو سکے کمی نہ کیجیو بیوی بولیں کہ ہمارے گھر میں تو آج بجز بچوں کے کھانے کے اور کچھ بھی نہیں حضرت ثابت بولے کہ اچھا یوں کرنا کہ بچوں کو تو بہلا پھسلا کر سلادینا جب وہ سو جاویں تو ہم دونوں کھانا لیکر مہمان کے سامنے بیٹھیں کیونکہ مہمان کو الگ کھانا دینا ناگوار خاطر ہوگا جب کھانا شروع ہو جائے تو تم کسی بہانہ سے اٹھ کر چراغ گل کر دیجیو اندھیرے میں ہم بھی جھوٹے نوالے اٹھا اٹھا کر کھانے کی نقالی کرتے رہیں گے مہمان یہ سمجھیں گے کہ یہ بھی کھا رہے ہیں گو ہم سب کو فاقہ برداشت کرنا پڑے لیکن مہمان شکم سیر ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے دونوں نیک بندوں میاں بی بی نے ایسا ہی کیا صبح کو رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول

۵۲ قولہ الم تر الی الذین الخ عبد اللہ بن ابی منافق نے بنی نضیر سے کہلا بھیجا کہ تم گھبرانا نہیں میں اپنی قوم کے دو ہزار لوگوں سے تمہاری مدد کروں گا اور ہم تمہارے ہر حال میں شریک ہیں اگر تم کو نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے مگر جب وقت آیا تو کوئی بھی ساتھی نہ ہوا ان کی حالت ظاہر کرنے کو یہ آیت اتری ۱۲ معالم

لغات الکلام ۵۰ قولہ شح بمعنی حرص اور بخل و حرص میں علماء نے یہ فرق کیا ہے کہ بخل صرف نہ خرچ کرنا دینا نہ دینا اور شح اس نفسانی حالت کو کہتے ہیں کہ جس سے یہ بات پیدا ہوتی ہے ۱۲ قاموس وغیرہ

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ

نہیں لڑیں گے تم سے اکٹھے ہو کر مگر بیچ بستیوں قلعہ والیوں کے یا پیچھے دیواروں کے سے

یہ لوگ (تو) سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر حفاظلت والی بستیوں میں یا دیوار (قلعہ و شہر پناہ) کی آڑ میں

بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ

لڑائی ان کی درمیان اپنے سخت ہے گمان کرتا ہے توان کو اکٹھے اور دل اُن کے متفرق ہیں یہ

ان کی لڑائی آپس (ہی) میں بڑی تیز ہے اے مخاطب توان کو ظاہر میں متفق خیال کرتا ہے حالانکہ ان کے قلوب غیر متفق ہیں یہ

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۚ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا

بسبب اس کے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں جانتے مانند ان لوگوں کی کہ پہلے ان سے تھے نزدیک

اس وجہ سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو دین کی اعقل نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کی مثال ہے جو ان سے کچھ ہی پہلے ہوئے ہیں جو دنیا میں بھی)

ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۚ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ

چکھا اُنھوں نے وبال کام اپنے کا اور واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا مانند مثال شیطان کی ہے

اپنے کردار کا مزہ چکھ چکے ہیں اور (آخرت میں بھی) اُنکے لئے دردناک عذاب (ہونیوالا) ہے شیطان کی سی مثال ہے کہ (اول تو)

اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ

جس وقت کہ کہا اُس نے آدمی کو کہ کفر کر پس جب کفر کیا کہا تحقیق میں بیزار ہوں تجھ سے تحقیق میں

انسان سے کہتا ہے کہ تو کافر ہوجا پھر جب وہ کافر ہوجاتا ہے و (اس وقت صاف) کہہ دیتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں

اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي

ڈرتا ہوں اللہ پروردگار عالموں کے سے پس ہوا آخر ان دونوں کا یہ کہ وہ دونوں بیچ

میں تو انشاء اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں سو آخری انجام دونوں کا یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں

النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۞ يٰٓاَيُّهَا

آگ کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے اور یہی ہے بدلہ ظالموں کا اے لوگو

گئے جہاں ہمیشہ رہیں گے (ایک گمراہ کرنیکی وجہ سے دوسرا ہونیکی وجہ سے) اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ

جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر جی جو کچھ کہ آگے بھیجا واسطے کل آنیوالی کے اور

اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اُس نے کیا ذخیرہ بھیجا ہے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ وَلَا تَكُوْنُوْا

ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو اور مت ہو

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی سب خبر ہے اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو

كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞

مانند اُن لوگوں کی کہ بھول گئے خدا کو پس بھلادی خدا نے مصلحت جانوں اُن کی کی یہ لوگ وہی ہیں فاسق

جنہوں نے اللہ (کے احکام) سے بے پروائی کی سو اللہ تعالیٰ نے خود ان کی جان سے انکو بے پروا بنادیا یہی لوگ نافرمان ہیں

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

نہیں برابر رہنے والے آگ کے اور رہنے والے بہشت کے رہنے والے جنت کے

اہل نار اور اہل جنت باہم برابر نہیں جو اہل جنت ہیں وہ کامیاب لوگ ہیں

توضیح الکلام

۵۱ قولہ کَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ الخ فرماتے ہیں کہ بنی نضیر نے اپنی بدعملی کا نتیجہ دنیا میں ایسا پایا جیسا کہ ان سے پہلے لوگ پا چکے تھے پہلے لوگوں سے مراد حضرت مجاہدرح کے نزدیک مشرکین مکہ ہیں جن کا جنگ بدر میں قلع قمع کیا گیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اہل قینقاع یہودی مراد ہیں جن کا مختصر واقعہ یہ ہوا کہ جنگ بدر کے بعد اُنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۲ سنہ ہجری میں نقض عہد کرکے جنگ کی اور پھر مغلوب اور مقہور ہوئے اور قلعہ سے آپ کے فیصلہ پر باہر نکلے، اور سب کی مشکیں باندھی گئیں پھر عبداللہ بن ابی کے اصرار سے ان کی جانیں اس شرط پر بخشی گئیں کہ مدینہ سے چلے جائیں چنانچہ وہ لوگ اذرعات شام کو چلے اور ان کے مالوں میں غنیمت کا حکم جاری ہوا۔

۵۲ قولہ کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ الخ یعنی منافقوں کے یہود بنی نضیر کو بہکانے کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان آدمی کو کافر بنا دیتا ہے اور جب بہکا چکتا ہے تو شیطان الگ ہو جاتا ہے اور الٹی ملامت کرنے لگتا ہے کہ میں تجھ سے بری ہوں مجھے جہانوں کے رب سے ڈر لگتا ہے ایسے ہی منافقوں نے کیا کہ یہود کو بہکا کر خود الگ ہو گئے اور جب یہود پر آفت آئی تو اور الٹا ان ہی کو بُرا کہنے لگے اور آخری انجام دونوں کا یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں گئے جہاں ہمیشہ رہیں گے ایک تو گمراہ ہو جانے کے سبب دوسرا گمراہ کرنے کے سبب اور ظلم کرنیوالوں کی سزا ہی یہ ہے اور بعض مفسرین نے جیسے صاحب معالم یہاں انسان سے ایک خاص آدمی برصیصا نام کا بیان کیا ہے کہ جس کا واقعہ مشہور ہے کہ بنی اسرائیل میں بہت بڑا عابد و زاہد شہرۂ آفاق تھا ستر برس برابر عبادت کی شیطان اس کے اغواء سے عاجز ہو گیا لیکن آخر کار شیطان کے جال میں پھنس گیا اور ایک بادشاہ کی لڑکی سے زنا کیا لڑکی حاملہ ہوگئی تو رسوائی اور بدنامی سے بچنے کے قصد سے اس لڑکی کو قتل کر دیا اور جب ثبوت قتل کا ہو گیا تو بادشاہ نے اس کو سولی پر لٹکا دیا شیطان نے اُس وقت آکر کہا کہ اگر تو جان بچانا چاہے تو ایک کہنا میرا اور کرلے اس نے کہا

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ

وہی ہیں مراد پانے والے ۔ اگر اُتارتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے البتہ دیکھتا تو اُس کو

(اور اہل نار ناکامیاب) ہیں ۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اس کو دیکھتا

خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

دب جانے والا پھٹ جانے والا ڈر خدا کے سے اور یہ مثالیں

کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور ان مضامین عجیبہ کو

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ

بیان کرتے ہیں ہم اُن کو واسطے لوگوں کے تو کہ وہ فکر کریں وہی ہے اللہ جو

ہم لوگوں کے نفع کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○

نہیں کوئی معبود مگر وہ جاننے والا پوشیدہ کا اور حاضر کا۔ وہی ہے بخشش کرنے والا مہربان

کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا وہی بڑا مہربان رحم والا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

وہی ہے اللہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ بادشاہ ہے بہت پاک سلامت سب عیب سے

وہ ایسا معبود ہے کہ اُس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے) پاک ہے سالم ہے

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

امن دینے والا نگہبان غالب زبردست تکبر والا پاکی ہے اللہ کو

امن دینے والا ہے نگہبانی کرنیوالا ہے زبردست ہے خرابی کا درست کر دینے والا ہے بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ (جس کی شان یہ ہے)

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

اس چیز سے جو شریک لاتے ہیں وہ ہے اللہ پیدا کرنے والا درست کرنے والا صورتیں بنانے والا واسطے اُسی کے ہیں نام

کہ لوگوں کے شرک سے پاک ہے۔ وہ معبود (برحق) ہے پیدا کرنیوالا ہے ٹھیک ٹھیک بنانیوالا ہے (یعنی ہر چیز کو حکمت کے موافق بناتا ہے) صورت بنانیوالا ہے

الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اچھے پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اس کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہیں اور وہی ہے غالب حکمت والا

اسکے اچھے اچھے نام ہیں سب چیزیں اسکی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِىَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورہ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی کلماتہا ۳۴۷ | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے | اور اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں | حروفہا ۱۵۱۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دشمن میرے کو اور دشمن اپنے کو دوست

اے ایمان والو تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ

کہ پیغام بھیجتے ہو طرف انکی ساتھ محبت کے اور تحقیق وہ کافر ہوئے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہے تمہارے پاس حق سے

اُن سے دوستی کا اظہار کرنے لگو حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں

خواص الکلام

۵۱ قولہ لو انزلنا الخ سفید گلاس پر لکھ کر اور مینھ کے پانی سے دھو کر پئے تو ذکاوت اور فطانت میں ترقی ہو۔ دیگر اگر کسی کے عضو میں کسی قسم کا درد ہو تو باوضو ہو کر یہ آیات پڑھکر دم کرے درد دور ہو جائے دیگر اگر کسی پر آسیب ہو تو اس کے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ طارق اور اسی سورت یعنی سورہ حشر کی اخیر آیات ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ سے اخیر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جائے گا ۱۲ اعمال قرآنی

نزول الکلام

۵۲ یاایھا الذین الخ حضرت نبی کریم علیہ السلام نے ہجرت کے آٹھویں برس مکہ معظمہ پر چڑھائی کرنیکا قصد کیا لیکن اس قصد کو مصلحتاً پوشیدہ رکھا حاطب بن بلتعہ ایک صحابی مہاجر جنگ بدر میں بھی شریک ہو چکے تھے اور ان کے اہل وعیال مکہ میں تھے انھوں نے اہل مکہ کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پوشیدہ ارادہ سے اطلاع دیدی اور کفار مکہ کے نام ایک عورت کے ذریعہ خط بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے مطلع فرما دیا حضرت علی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم نے فوراً مقام روضہ خاخ میں اس عورت کو گرفتار کر لیا اور اس سے خط لے کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں لا رکھا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب سے اس اطلاع دینے کی وجہ دریافت کی تو حاطب نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قسم ہے عالم الغیب کی یہ فعل میں نے مسلمانوں کی بُرائی کی نیت سے نہیں کیا اور نہ کافروں کی بھلائی کے خیال سے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ میرے دوسرے مہاجر بھائیوں کی مکہ میں رشتہ داری اور قرابت ہے ان کے مال اور اولاد کی حفاظت اس رشتہ ناتا کے باعث ہوتی ہے میں غیر ملک رہنے والا ہوں نہ مکہ والوں سے میرا کوئی رشتہ ہے نہ قرابت اور میرے بال بچے اب تک مکہ ہی میں ہیں تو میں نے چاہا

بقیہ آئندہ

ع ۳ ۷ ۶

يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ إِنْ كُنْتُمْ

نکالدیتے ہیں پیغمبر کو اور تم کو اس واسطے کہ ایمان لائے تم ساتھ اللہ پروردگار اپنے کے اگر ہو تم

رسول کو اور تم کو اس بنا پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر کر چکے ہیں اگر تم میرے رستہ پر

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ

نکلے واسطے جہاد کے بیچ راہ میری کے اور واسطے رضامندی میری کے کیا چھپا رکھتے ہو تم طرف ان کی

جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی ڈھونڈنے کی غرض سے اپنے گھروں سے نکلے ہو تم اُن سے چپکے چپکے دوستی کی

بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ

ساتھ دوستی کے اور میں خوب جانتا ہوں اس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم اور جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کوئی

باتیں کرتے ہو حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اور (آگے اسپر وعید ہے کہ) جو شخص

يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ

کرے تم میں سے یہ کام پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے اگر پاویں تم کو

تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہ راست سے بھٹکے گا اگر ان کو تم پر دسترس ہوجائے

يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ

ہوویں گے واسطے تمہارے دشمن اور کھولیں طرف تمہاری ہاتھ اپنے اور زبانیں اپنی ساتھ بُرائی کے

تو فوراً اظہار عداوت کرنے لگیں اور (وہ اظہار عداوت یہ کہ) تم پر بُرائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں

وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ

دوست رکھتے ہیں کاش کہ کافر ہو جاؤ تم ہرگز نہ فائدہ دے گا تم کو ناتا تمہارا اور نہ اولاد تمہاری

(یہ دنیوی اضرار ہے) اور (دینی اضرار یہ کہ) وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ تم کافر (ہی) ہوجاؤ تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ قَدْ

دن قیامت کے جدائی ڈالے گا درمیان تمہارے اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے تحقیق

تمہارے کام نہ آویں گے خدا تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھتا ہے تمہارے لئے

كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذْ

ہے واسطے تمہارے پیروی نیک بیچ ابراہیمؑ کے اور ان لوگوں کے کہ ساتھ اس کے تھے جس وقت

ابراہیمؑ میں اور ان لوگوں میں جو کہ (ایمان وطاعت میں) ان کے شریک حال تھے ایک عمدہ نمونہ ہے جبکہ

قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

کہا انہوں نے واسطے قوم اپنی کے کہ تحقیق ہم بیزار ہیں تم سے اور اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم سوائے

ان سب نے اپنی قوم سے کہدیا کہ ہم تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو ان سے بیزار ہیں

اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ

خدا کے کافر ہوئے ہم ساتھ تمہارے اور ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے عداوت اور بغض

ہم تمہارے منکر ہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے عداوت اور بغض (زیادہ)

أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ

ہمیشہ کو یہاں تک کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ اکیلے کے مگر کہنا ابراہیمؑ کا واسطے باپ اپنے کے

ظاہر ہوگیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ابراہیمؑ کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی

بقیہ صفحہ ۷۶۶

کہ ہو گا تو وہی جو خدا تعالیٰ کو منظور ہے اور یقین ہے کہ خدا تعالیٰ کا رسول اور سچے دیندار حامی اسلام کے کامیاب ہوں گے لیکن میں اپنی ذات سے کفار مکہ کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کردوں جس کے باعث میرے اہل و عیال کے خبرگیر رہیں چونکہ انہوں نے سچا سچا معاملہ عرض کردیا اس لئے خطا تو معاف کردی لیکن آئندہ کیلئے سخت ممانعت اور خوب احتیاط رکھنے کے بارہ میں اس آیت کے ذریعہ حکم نازل ہوا ۱۲ مدارک وغیرہ۔

اور بخاری شریف میں جو اس روایت کو نقل کیا ہے اس میں اس بوڑھیا کا بالوں سے نکالکر خط کا دینا اور یہ بات اور زیادہ مذکور ہے کہ اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں اجازت چاہی کہ حکم ہو تو اس منافق (حاطب بن بلتعہ) کی گردن اڑادوں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ حاطب اپنے بیان میں سچا ہے اور جنگ بدر میں شریک رہ چکا ہے جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ میں نے ان کو بخشدیا ۱۲

مع ۱۶ عند المتأخرین ۱۲

صفحہ ہذا توضیح الکلام

لہ قولہ وبدا الخ پہلے جو حکم آیت میں بیان فرمایا کہ آخرت میں عذاب خداوندی سے نہ مال بچا سکے اور نہ اولاد تو اب اس کی تائید کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو انہوں نے اور انکے ساتھیوں نے جو مسلمان تھے اپنی قوم سے عقیدہ اور معاملہ دونوں طرح سے بیزاری اور علیحدگی کا اعلان کردیا تھا عقیدہ کے اعتبار سے تو یہ کہدیا تھا کہ ہم لوگ اے کافرو تمہارے عقائد اور باطل معبودوں کی عبادت کے منکر ہیں اور معاملہ کے اعتبار سے یہ کہدیا کہ ہم تم میں ہمیشہ کیواسطے عداوت پڑگئی کیونکہ عداوت کی بنا اختلاف عقائد ہے تو جوں جوں ان کے عقائد کا اظہار ہوتا گیا دوں دوں عداوت کا بھی اظہار زیادہ ہوتا گیا لہٰذا یہ عداوت اسوقت تک باقی رہے گی کہ جب تک تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ خلاصہ یہ کہ ان کلمات سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پیرووں نے کفار سے صاف طور پر انقطاع کردیا ۱۲

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا

البتہ بخشش مانگوں گا واسطے تیرے اور نہیں اختیار میں رکھتا میں واسطے تیرے اللہ سے کچھ اے رب ہمارے

کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لئے (استغفار سے زیادہ) مجھ کو خدا کے آگے کسی بات کا اختیار نہیں ہے اے ہمارے پروردگار

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا

اوپر تیرے توکل کیا ہم نے اور طرف تیری رجوع کی ہم نے اور طرف تیری ہی ہے پھر جانا اے ہمارے رب مت

ہم آپ پر توکل کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے اے ہمارے پروردگار

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

کر ہم کو فتنہ واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور بخش ہم کو اے رب ہمارے تحقیق تو ہے

ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر دیجئے بے شک آپ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

غالب حکمت والا البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ ان کے پیروی نیک واسطے اس شخص کے

زبردست حکمت والے ہیں۔ بیشک اُن لوگوں میں تمہارے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے عمدہ نمونہ ہے جو اللہ (کے سامنے جانے) کا

كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

کہ ہے اُمید رکھتا خدا کی اور دن پچھلے کی اور جو کوئی پھر جاوے پس تحقیق اللہ وہی ہے

اور قیامت کے دن (کے آنے) کا اعتقاد رکھتا ہو اور جو شخص (اس حکم سے) روگردانی کریگا سو اُسی کا ضرر ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ (تو)

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ ع عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ

بے پرواہ تعریف کیا گیا شتاب ہے اللہ یہ کہ کر دیوے درمیان تمہارے اور درمیان اُن لوگوں کے

بالکل بے نیاز اور سزاوار حمد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے (یعنی اُدھر سے وعدہ ہے) کہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تمہاری

عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

کہ عداوت رکھتے ہو تم اُن سے دوستی اور اللہ قادر ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

عداوت ہے دوستی کردے اور اللہ کو بڑی قدرت ہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ

نہیں منع کرتا تم کو اللہ ان لوگوں سے کہ نہیں لڑے تم سے بیچ دین کے اور نہیں

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو

يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ

نکال دیا تم کو گھروں تمہارے سے یہ کہ احسان کرو تم اُن سے اور انصاف کرو طرف اُن کی تحقیق

تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ تعالیٰ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ

اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو سوائے اس کے نہیں کہ منع کرتا ہے تم کو اُن لوگوں سے

محبت رکھتے ہیں۔ صرف اُن لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے

قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا

کہ لڑے تم سے بیچ دین کے اور نکال دیا تم کو گھروں تمہارے سے اور مددگاری کی

جو تم سے دین کے بارہ میں لڑے ہوں (خواہ بالفعل یا بالعزم) اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور (اگر نکالا بھی نہ ہو لیکن)

توضیح الکلام

ف قولہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا الخ یہ دونوں دعائیں پہلی دعاؤں کی غایت ہیں چنانچہ پہلے جو یہ دعا کی تھی کہ عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا۔ اس کا انجام دنیوی اس دعا میں عرض کر دیا کہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا یعنی چونکہ ہم اے رب آپ پر بھروسہ کر چکے ہیں اور کسی مادی طاقت پر ہمارا بھروسہ نہیں ہے اس لئے آپ ہمکو دنیا میں ان کافروں کا مظلوم نہ بنانا کہ یہ لوگ ہم پر حاوی ہو کر جو چاہیں ہم کو تکلیف دے سکیں اور آگے جو اغفر لنا آرہا ہے وہ الیک المصیر کا اخروی نتیجہ ہے یعنی جب ہم سب کو آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو ان کفار سے علیحدگی کے ثمرہ میں آپ ہم سب کو بخشدیجئے گا کیونکہ یہ علیحدگی محض تیری ہی رضامندی کے لئے کی ہے اور تیسرا جملہ جو پہلے دونوں دعاؤں کے درمیان میں عرض کیا تھا کہ انبنا وہ ان دونوں دعاؤں سے متعلق ہے ۱۲

ع ۶ / ۷

ف قولہ وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ الخ اس آیت میں خدا تعالیٰ مسلمانوں کے ایک وسوسہ کو دور فرماتا ہے کہ تم اس قطع تعلق سے اس بات کی کچھ فکر نہ کرنا کہ تمہاری رشتہ داری ان سے ٹوٹ جائے گی جو انسان پر طبعاً بہت ہی بھاری بات ہوتی ہے کیونکہ ہم آئندہ کے لئے پیشین گوئی کئے دیتے ہیں کہ جن سے آج تمہاری عداوت ہے کچھ ہی زمانہ کے بعد ان سے تمہاری دوستی ہو جائے گی اور وہ اس طرح کہ وہ دشمن مسلمان ہو کر تمہارے دوست بن جائیں گے اور گو اس وقت کی صورت حال دیکھ کر تم کو یہ بات بہت بعید معلوم ہوتی ہو لیکن خدا تعالیٰ کو بہت بڑی قدرت ہے چنانچہ فتح مکہ کے دن بہت سے کفار خوشی سے مسلمان ہو گئے تو اس فرمان سے قطع تعلق کے بوجھ کو ہلکا کر دیا کہ اول تو جب یہ ہمارا حکم ہے تو ہمیشہ کیلئے بھی مان لینے میں کچھ تامل نہ کرنا چاہیے چہ جائیکہ چند ہی دنوں کیلئے ہو تو بدرجہ اولی التسلیم کرنے کے قابل ہے ۱۲

نزول الکلام ف قولہ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ الخ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی قتیلہ جو مشرکوں کے زمرہ میں اور خود بھی مشرکہ تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسکو پہلے ہی سے طلاق بھی دے چکے تھے ایک بار کچھ تحفے تحائف لیکر اپنی بیٹی حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی حضرت اسماء نے اپنی

عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اوپر نکال دینے تمھارے کے یہ کہ دوستی کرو تم اُن سے اور جو کوئی دوستی کرے اُن سے پس یہ لوگ وہ ہیں

تمھارے نکالنے میں (نکالنے والوں کی) مدد کی ہو اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا سو وہ

الظّٰلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ

ظالم اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت آویں تمھارے پاس مسلمانیاں

گنہگار ہوں گے اے ایمان والو جب تمھارے پاس مسلمان عورتیں (دارالحرب) ہجرت کر کے

مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

ہجرت کر کر پس آزمایش کرو اُن کی اللہ خوب جانتا ہے ایمان اُن کے کو پس اگر جانو تم اُن کو

آئیں تو تم ان کا امتحان کر لیا کرو ان کے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے پس اگر ان کو (اس امتحان کی رو سے)

مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ

ایمان والیاں پس مت پھیر دو اُن کو طرف کفار کی نہیں وہ عورتیں حلال واسطے اُن کافروں کے اور

مسلمان سمجھو تو ان کو کفار کی طرف واپس مت کرو (کیونکہ) نہ وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور

لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ

نہ وہ کافر حلال واسطے اُن عورتوں کے اور دو اُن کافروں کو جو خرچ کیا ہے اُنھوں نے اور نہیں گناہ اوپر تمھارے یہ کہ

نہ وہ کافر ان عورتوں کیلئے حلال ہیں اور ان کافروں نے جو کچھ خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کر دو اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کر لینے میں

تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ

نکاح کر لو اُن کو جس وقت کہ دو تم اُن کو مہر اُن کے اور مت پکڑ رکھو نکاح عورتوں

کچھ گناہ نہ ہوگا جبکہ تم اُن کے مہر اُن کو دیدو اور (اے مسلمانو) تم کافر عورتوں کے تعلقات کو باقی

الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ

کافروں کا اور مانگ لو اُن سے جو کچھ خرچ کیا ہے تم نے اور چاہئے کہ وہ سوال کریں جو خرچ کیا ہے اُنھوں نے یہ حکم

مت رکھو اور (اس صورت میں) جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو (ان کافروں سے) مانگ لو اور جو کچھ اُن کافروں نے خرچ کیا ہو وہ (تم سے) مانگ لیں یہ اللہ کا

اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ

خدا کا ہے حکم کرتا ہے درمیان تمھارے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور اگر ہاتھ سے نکل جاوے کوئی عورتوں

حکم ہے (اس کا اتباع کرو) وہ تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم اور حکمت والا ہے اور اگر تمھاری بیبیوں میں سے کوئی

اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ

تمھاریوں میں سے طرف کفار کی پس عذاب کرو تم اُن کافروں کو پس دو اُن کو کہ جاتی رہی ہیں بیبیاں اُن کی

بی بی کافروں میں رہ جانے سے (بالکل ہی) تمھارے ہاتھ نہ آئے پھر تمھاری نوبت آئے تو جن کی بیبیاں ہاتھ سے نکل گئیں

مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○

مانند اس چیز کے کہ خرچ کیا ہے اُنھوں نے اور ڈرو اللہ سے وہ جو تم ساتھ اس کے ایمان لائے ہو

جتنا (مہر) انھوں نے (ان بیبیوں پر) خرچ کیا تھا اُس کے برابر تم اُن کو دیدو اور اللہ سے کہ جس پر تم ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا

اے نبی م جس وقت کہ آویں تیرے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرتی ہوئی اوپر اس بات کے کہ نہ

اے پیغمبر ع جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس (اس غرض سے) آویں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ

نزول الکلام

۵۱ قولہ یٰایھا الذین اٰمنوا الخ حدیبیہ میں کفار قریش اور اہل اسلام کی اس امر پر صلح ہو گئی کہ جو کوئی کافروں میں کو مسلمان ہو کر آئے اس کو تو مسلمان کافروں کی طرف واپس کر دیں اور جو مسلمان کافر ہو کر قریش میں جا ملے اس کو کفار واپس نہ دیں ایام صلح میں عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ام کلثوم مسلمان ہو کر ہجرت کر کے مدینہ میں چلی آئیں پیچھے پیچھے ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید اپنی بہن کو حسب شرط صلح مسلمانوں سے واپس لینے آئے بکیس مسلمان عورتوں کے بارہ میں اس شرط کے توڑنے کے بارہ میں یہ آیت اُتری ۱۲ لباب

اور بقول بعض مفسرین ابوحسان کی بیوی امیمہ بنت بشیر اور بقول بعض صیفی بن راہب کی بیوی سعیدہ کے بارہ میں نازل ہوئی یہ دونوں بیویاں بھی اپنے کافر شوہر کو چھوڑ کر ایمان لا کر ہجرت کر کے مدینہ طیبہ چلی آئی تھیں ۱۲ لباب

۵۲ قولہ ولا تمسکوا الخ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے تھے اور ابھی ان کی بیوی مشرکہ ہی تھیں، اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول

۵۳ قولہ وان فاتکم الخ ابوسفیان کی بیٹی ام الحکم کے بارہ میں نازل ہوئی جو مرتد ہو کر کافروں سے جا ملی تھی اور ایک ثقفی مرد نے اس سے نکاح کر لیا تھا ۱۲ لباب النقول

۵۴ قولہ یٰایھا النبی الخ فتح مکہ کے دن جب عورتیں بیعت اسلام کے لئے حاضر خدمت بابرکت ہوئیں تو ان کو بیعت کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو تعلیم فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

توضیح الکلام

۵۲ قولہ ولا تمسکوا الخ یعنی تمھاری جو بیبیاں کفر کی حالت میں دارالحرب میں رہ گئیں ان کا نکاح تم سے ٹوٹ گیا ان کے تعلقات کا کوئی اثر باقی مت سمجھو یہاں تک کہ ایسے مرد کو فوراً ایسی عورتوں سے بھی نکاح درست ہے جن سے اس مرتدہ کی عدت میں جائز نہ ہوتا کیونکہ عدت بھی واجب نہیں ہے اور بعض صحابہ سے جو یہ منقول ہے کہ انھوں نے اپنی ایسی عورتوں کو طلاق دی حالانکہ طلاق دینا کچھ ضروری نہ تھا بلکہ صرف چھوڑے رکھنا کافی تھا اور پھر اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ فرمانا شاید اس لئے ہو کہ طلاق سے لغوی معنی مراد لئے ہوں یعنی اس عورت کو چھوڑ دینے کا اظہار ۱۲

يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ

شریک لادیں ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ مار ڈالیں اولاد اپنی کو

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی

وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا

اور نہ لادیں طوفان کہ باندھ لیویں اُس کو درمیان ہاتھ اپنے کے اور پاؤں اپنے کے اور نہ

اور نہ بہتان کی اولاد لادیں گی جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (نطفہ شوہر سے جنی ہوئی دعویٰ کر کے) اپنا لیویں اور

يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ

نافرمانی کریں تیری بیچ کسی حکم شرع کے پس بیعت قبول کر ان سے اور بخشش مانگ واسطے اُن کے اللہ سے تحقیق

شروع باتوں میں وہ آپکے خلاف نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کیا کیجئے بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اُس قوم سے کہ غصہ ہوا اللہ

اللہ غفور رحیم ہے اے ایمان والو ان لوگوں سے (بھی) دوستی مت کرو جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب فرمایا ہے

عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ (۴)

اوپر اُنکے تحقیق نااُمید ہوئے آخرت سے جیسے نااُمید ہوئے کافر قبر والوں سے

کہ وہ آخرت (کے خیر و ثواب) سے ایسے نااُمید ہو گئے ہیں جیسے کفار، جو قبروں میں (مدفون) ہیں نااُمید ہیں

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ صف مدنی ہے اور اس میں ۱۴ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

کلماتہا ۲۲۳ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں — حروفہا ۹۹۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں اور جو کچھ بیچ زمین کے ہیں اور وہی ہے غالب

سب چیزیں اللہ ہی کی پاکی بیان کرتی ہیں (قالاً یا حالاً) اور جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور وہی زبردست

الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

حکمت والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیوں کہتے ہو جو کچھ کہ نہیں کرتے

حکمت والا ہے اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

بڑا ہے ناخوشی میں نزدیک خدا کے یہ کہ کہو جو کچھ نہیں کرتے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے

خدا کے نزدیک یہ بات بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو (خاص طور پر)

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ

ان لوگوں کو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اس کی کے صف باندھ کر گویا کہ وہ عمارت ہیں

پسند کرتا ہے جو اس کے رستہ میں اس طرح مل کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک عمارت ہے کہ جس میں

مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَ

سیسہ پلائی ہوئی اور جس وقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری کیوں ایذا دیتے ہو مجھ کو اور

سیسہ پلا دیا گیا ہو۔ اور (وہ وقت قابل ذکر ہے) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم مجھ کو کیوں ایذا پہنچاتے ہو حالانکہ

نزول الکلام

۱ قولہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا الخ بعض مفلس مسلمان دنیا طلبی کی غرض سے یہود کے ساتھ میل جول رکھتے اور اہل اسلام کی خبریں ان تک جا پہونچاتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر بن زید بن حارث کی بھی چند یہودیوں سے محبت تھی ان کو اس کی ممانعت میں یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب و معالم ۲ قولہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ الخ ایک بار کچھ مسلمان آپس میں بیٹھے تذکرہ کر رہے تھے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ فلاں عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے تو ہم اس کے کرنے میں جان و مال سے بھی دریغ نہ کریں اُس وقت آیت یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہَلْ اَدُلُّکُمْ الخ نازل ہوئی لیکن جب جہاد کا نام سُنا تو گھبرائے اُس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول

ع ۲ / ۷ / ۸

خواص الکلام سورۂ صف

جو کوئی سورہ صف کو سفر میں برابر پڑھا کرے خدا تعالیٰ چاہے تو وہ ڈاکوؤں اور دوسری آفتوں سے محفوظ رہے اور صحیح و سالم مع الخیر اپنے گھر واپس آئے ۱۲ در نظیم۔ اور جو کوئی اسکو خواب میں دیکھے اس کو جہاد کی بزرگی اور فضیلت نصیب ہو اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے مخالفوں کے بیہودہ اعتراضات دفع کرے یا دفع کی سعی کرے ۱۲ صفوری اور ابن سیرین نے فرمایا کہ وہ شخص شہید مرے ۱۲ اور اتقان میں ہے کہ اس سورت کا نام سورہ حواریین بھی ہے ۱۲

توضیح الکلام

۵۳ قولہ کَاَنَّہُمْ بُنْیَانٌ الخ یعنی جس طرح سیسہ پلائی ہوئی ایک عمارت مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے کہ بہت زمانہ میں گرتی ہے اسی طرح وہ مجاہدین دشمن کے مقابلہ سے ہٹتے نہیں اور بات یہ ہے کہ کفار اور مشرکین خدا تعالیٰ کے احکام روکتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے مغلوب کرنے میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے ہیں اسی طرح ایمانداروں کو ان کے دفع کرنے میں صف بستہ ...... ہو کر لڑنا چاہئے صف بستہ ہو کر لڑنے میں مخالف پر رعب پڑتا ہے اور دشمن کو مغلوب کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے

قد تعلمون انی رسول الله الیکم ؕ فلما زاغوا ازاغ الله

تحقیق جانتے ہو تم یہ کہ میں رسول خدا کا ہوں طرف تمہاری پس جب ٹیڑھے ہوگئے ٹیڑھا کر دیا خدا نے

تمکو معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں پھر جب (اس فہمائش پر بھی) وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے دلونکو اور زیادہ

قلوبہم ؕ والله لا یہدی القوم الفسقین ○ واذ قال عیسی

دلوں اُن کے کو اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو اور جس وقت کہ کہا عیسیٰ م

ٹیڑھا کر دیا اور اللہ تعالیٰ (کا معمول ہے کہ وہ) ایسے نافرمانوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیتا اور اسیطرح وہ وقت بھی قابل تذکرہ ہے جبکہ عیسیٰ

ابن مریم یبنی اسراءیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما

بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل تحقیق میں رسول خدا کا ہوں طرف تمہاری ماننے والا واسطے اُس چیز کے

ابن مریم نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے توراۃ (آچکی) ہے

بین یدی من التورىة ومبشرا برسول یاتی من بعدی

کہ آگے میرے ہے توریت سے اور خوشخبری دینے والا ساتھ اُس پیغمبر کے کہ آوے گا پیچھے مجھ سے

میں اُس کی تصدیق کرنیوالا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول آنیوالے ہیں جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا میں اُن کی

اسمه احمد ؕ فلما جاءہم بالبینت قالوا ہذا سحر مبین ○ و

نام اُس کا احمد ہے پس جب آیا اُن کے پاس وہ پیغمبر ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہا اُنھوں نے یہ جادو ظاہر ہے اور

بشارت دینے والا ہوں پھر جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو وہ لوگ (ان دلائل یعنی معجزات کی نسبت) کہنے لگے یہ صریح جادو ہے اور

من اظلم ممن افتری علی الله الکذب وہو یدعی الی

کون ہے بہت ظالم اُس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ اور وہ پکارا جاتا ہے طرف

(واقعی) اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف

الاسلام ؕ والله لا یہدی القوم الظلمین ○ یریدون لیطفـٔوا

اسلام کی اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو چاہتے ہیں کہ بجھا دویں

بلایا جاتا ہو اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیا کرتا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو

نور الله بافواہہم ؕ والله متم نورہ ولو کرہ الکفرون ○ ہو

نور خدا کا ساتھ منھوں اپنے کے اور اللہ پورا کرنیوالا ہے نور اپنے کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر وہی ہے

اپنے منھ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں (چنانچہ) وہ اللہ

الذی ارسل رسوله بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی

جس نے بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تو کہ ظاہر کرے اُس کو اوپر

ایسا ہے جس نے (اس اتمام نور کیلئے) اپنے رسول کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین (یعنی اسلام) دیکر بھیجا ہے تاکہ اس (دین) کو تمام

الدین کله ولو کرہ المشرکون ○ یایہا الذین امنوا ہل

دین سارے کے اور اگرچہ ناخوش رکھیں مشرک اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا

(بقیہ) دینوں پر غالب کردے (کہ یہی اتمام ہے) گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں اے ایمان والو کیا میں تم کو

ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم ○ تؤمنون بالله

خبردار کردوں میں تم کو اوپر سوداگری کے نجات دے تم کو عذاب درد دینے والے سے ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے

ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ پر

بقیہ صفحہ ۷۷۶

ہم اُس پر عمل کرینگے کوتاہی نہ کرتے تو ایسا عمل کر دکھا دیتے پھر اس کے نازل ہونیکے وقت گرانی کیوں معلوم ہوئی تھی اور اُحد میں کیوں بھاگ گئے تھے تو باوجودیکہ تم اپنی آنکھوں سے ایسے واقعات دیکھتے ہو اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہو لہٰذا یہ خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے کہ تم ایسی لاف زنی کرو اس آیت سے یہ نہیں نکلا کہ اگر کوئی شخص عامل نہ ہو تو اس کو وعظ کہنا ناجائز ہے ۱۲

صفحہ ہٰذا

توضیح الکلام۔ ۵ قوله یاتی من بعدی اسمه احمد الخ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی شریعت کی غایت بتلادی کہ جو رسول میرے بعد آویں گے اُن کے آنے تک میری شریعت رہے گی اور چونکہ وہ رسول مستقل ہوں گے جیسا کہ انکے اوصاف سے سمجھ میں آتا ہے تو اس لئے ضروری ہے کہ وہ رسول سابقہ شریعتوں کو منسوخ کرنیوالے ہوں اور اپنی شریعت کی غایت بتلانے سے مقصود اپنی امت کی ہدایت کی تکمیل ہے تاکہ یہ لوگ ایسا نہ کریں کہ سردست مجھ پر ایمان لاکر پھر اُس رسول کا انکار کرکے کافر ہوجاویں ۱۲ روایات الکلام ۵ قوله من بعدی اسمه احمد الخ تفسیر خازن میں بروایت ابو داؤد نجاشی بادشاہ حبشہ کا یہ قول منقول ہے اور نجاشی نصاریٰ کے بہت بڑے عالم تھے کہ واقعی وہ نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنکی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اور اسی تفسیر میں ترمذی سے حضرت عبداللہ بن سلام کا یہ قول منقول ہے اور یہ یہود کے بہت بڑے عالم تھے کہ توریت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ مدفون ہوں گے اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام توریت کے

ع ۹ | ۹ | ۱

مبلغ تھے اس لئے توریت میں اس بشارت کا ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منقول کہا جاویگا ۱۲ نزول الکلام۔ ۵ قوله یریدون الخ ایک بار وحی نازل ہونے میں کچھ توقف ہوا تو کعب بن اشرف نے یہود سے کہا کہ اے گروہ یہود تم کو خوشخبری ہو لو اب دین اسلام کا خاتمہ ہوا جاتا ہے محمد کا کام ختم ہی ہوا چاہتا ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمہ بہت ہی ناگوار گذرا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ معالم خواص الکلام۔ ۵ قوله یریدون سے ختم قریب تک سفید ریشم کے کپڑے پر مشک خالص اور زعفران اور آب

وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ

اور رسول اس کے کے اور جہاد کرو بیچ راہ خدا کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے

اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ

بہت بہتر ہے اگر ہو تم جانتے بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور

یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو (جب ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور

يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ

داخل کریگا تم کو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں اور جگہ رہنے کی پاکیزہ ہیں بیچ

تمکو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کریگا) جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں

جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ

بہشتوں عدن کے یہ ہے مراد پانا بڑا اور ایک بات اور ہے کہ چاہتے ہو اس کو مدد خدا کی

(بنے) ہونگے، یہ بڑی کامیابی ہے اور (اس ثمرۂ اخرویہ کے علاوہ) ایک اور (ثمرۂ دنیویہ) بھی ہے کہ تم اسکو (بھی خاص طور پر) پسند کرتے ہو (یعنی)

اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَا

طرف سے اور فتح نزدیک اور خوشخبری دے ایمان والوں کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ مدد دینے والے

اللہ کیطرف سے مدد اور جلدی فتحیابی اور (اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) آپ مومنین کو بشارت دیدیجئے اے ایمان والو تم اللہ کے (دین کے) مددگار

رَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

اللہ کے جیسا کہ کہا عیسےٰ بیٹے مریم کے نے واسطے حواریوں کے کون شخص مدد دینے والا ہے میرا خدا کی طرف کہا

ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے (ان) حوارییں سے فرمایا کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار ہوتا ہے وہ حواری

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ

حواریوں نے ہم ہیں مدد دینے والے خدا کے پس ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل سے اور کفر کیا

بولے ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں سو (اس کوشش کے بعد) بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگ

طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

ایک فرقہ نے پس مدد دی ہمنے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے تھے اوپر دشمنوں اُن کے کے پس ہو گئے غالب

منکر رہے سو ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید کی سو وہ غالب ہو گئے

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورہ جمعہ مدنی ہے اور شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اسمیں گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

کلماتہا ۱۷۶ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں حروفہا ۸۰۰

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

پاکی بیان کرتے ہیں واسطے خدا کے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہیں بادشاہ ہے بہت پاک

سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں (قالاً یا حالاً) اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ بادشاہ ہے (عیبوں سے) پاک ہے

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

غالب باحکمت وہ ہے جس نے بھیجا بیچ ان پڑھوں کے پیغمبر ان ہی میں سے

زبردست ہے حکمت والا ہے، وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں اُن ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا

فضائل الکلام

سورہ جمعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز جمعہ میں یہ سورت اور سورہ منافقون پڑھتے سُنا ہے ابن حبان اور بیہقی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جمعہ کی رات مغرب کی نماز میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ الخ اور قُلْ ھُوَ اللہ پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں سورہ جمعہ اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ الخ ۱۲ اور در تنظیم میں بیان کیا ہے کہ جو کوئی اس سورہ جمعہ کا ورد رکھے وہ وسوسہ شیطانی سے محفوظ رہے اور جو جو بُرے کام اس رات یا دن میں کئے ہوں وہ معاف ہو جائیں ۱۲

خواص الکلام سورہ جمعہ

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ سے الْعَظِيْمِ تک جمعہ کے دن سیب کے ٹکڑے پر لکھ کر مال یا ڈھیر میں رکھ دینے سے برکت اور حفاظت رہتی ہے ۱۲ در تنظیم واعمال اور اگر کوئی شخص اپنے آپ کو خواب میں یہ سورت تلاوت کرتے دیکھے تو اس کی تعبیر ہے کہ وہ شخص دونوں جہاں کی بھلائی پاویگا ۱۲ صغوری وابن سیرین

ع ۲ / ۵ / ۱۰

توضیح الکلام

لہ قولہ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ الخ پہلے یہ ذکر تھا کہ دین اور اطاعت الٰہی میں ہمیشہ سرگرم رہنا چاہئے اس سے یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید خدا تعالیٰ کو بندوں کی امداد و اعانت کی ضرورت ہے یا اس سے اس کا کوئی فائدہ ہو یا کسی عذر کو دور کرنا اس سے مقصود ہے اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اس شبہ کو دور فرما دیا کہ یہ سب غلط اس لئے کہ وہ بے نیاز ذات ہے آسمان اور زمین کے رہنے والے سب اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اُس کو کسی کی بندگی اور اطاعت کی اصلا ضرورت نہیں پس جو احکام تمہارے ذمہ لازم کئے جاتے ہیں وہ سب تمہاری ہی بھلائی کیلئے ہیں اس آیت میں مسئلہ توحید کو بھی بہت عمدہ پیرایہ سے ثابت کر دیا کہ یہ تمام کائنات علوی اور سفلی اس کی تسبیح کر رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی کے مسخر ہیں زمینوں کے حالات اور آفتاب و ماہتاب اور دوسرے ستاروں کی حالت کہہ رہی ہے کہ کوئی ہے جو ہم کو ایک خاص حرکت پر مجبور کر رہا ہے سیاروں کا زمین سے ہزاروں حصے بڑا ہونا اور کروڑوں کوس کے فاصلہ پر اور لقد ۵

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ

پڑھتا ہے اوپر ان کے نشانیاں اسکی اور پاک کرتا ہے اُن کو اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب اور حکمت اور تحقیق

جو انکو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سُناتے ہیں اور اُنکو (عقائد باطلہ و اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور اُنکو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا

تھے پہلے اس سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے اور اور لوگوں کو ان میں سے کہ ابھی نہیں ملے

(آپ کی بعثت کے) پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے اور (علاوہ ان موجودین کے) دوسروں کے لئے بھی ان میں سے جو ہنوز انمیں شامل نہیں

بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

ساتھ ان کے وہ ہے غالب حکمت والا یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اس کو جس کو چاہتا ہے

ہوئے اور وہ زبردست حکمت والا ہے (یہ رسول کے ذریعہ سے گمراہی سے نکلکر ہدایت کیطرف آنا) خدا کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ

اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے مثال اُن لوگوں کی کہ اُٹھوائے گئے توریت پھر

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ جن لوگوں کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر اُنھوں نے

لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

نہ اُٹھایا اُنھوں نے اُس کو مانند گدھے کی ہے کہ اُٹھاتا ہے کتابوں کو بُری ہے مثال اُس قوم کی کہ جنھوں نے

اس پر عمل نہیں کیا اُن کی حالت اُس گدھے کی سی حالت ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہو (غرض) ان لوگوں کی بُری حالت ہے جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ

جھٹلایا نشانیوں اللہ کی کو اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو کہہ

خدا کی آیتوں کو جھٹلایا جیسے یہود ہیں اور اللہ تعالی ایسے ظالموں کو (توفیق) ہدایت (کی انہیں) دیا کرتا (اور اگر یہ لوگ یہ کہیں کہ ہم باوجود اس حالت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ

اے لوگو جو یہودی ہوئے ہو اگر دعوی کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوائے اور

کہ اے یہودیو اگر تمہارا یہ دعوی ہے کہ تم بلا شرکت غیری اللہ کے مقبول (و محبوب) ہو تو تم (اس کی تصدیق کیلئے)

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ

لوگوں کے پس آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور نہ آرزو کریں گے اس کی

موت کی تمنا کر (کے دکھلا) دو اگر تم (اس دعوی میں) سچے ہو۔ اور وہ کبھی اس کی تمنا نہ کریں گے بوجہ (خوف سزا) ان اعمال

اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ

کبھی بسبب اس چیز کے کہ آگے بھیجی ہے ہاتھوں اُن کے نے اور اللہ جانتا ہے ظالموں کو کہہ تحقیق

(کفر یہ) کے جو اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں اور اللہ تعالی کو خوب اطلاع ہے ان ظالموں (کے حال) کی آپ (اُن سے یہ بھی) کہدیجئے کہ جس

الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى

موت وہ جو بھاگتے ہو تم اُس سے پس تحقیق وہ ملنے والی ہے تم سے پھر پھیرے جاؤ گے طرف

موت سے تم بھاگتے ہو وہ (موت ایک روز) تم کو آ پکڑے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

جاننے والے غیب کی اور حاضر کی پس خبر دے گا تم کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اے

جاننے والے (خدا) کے پاس لیجائے جاؤ گے پس وہ تم کو تمہارے سب کئے ہوئے کام بتلا دیگا (اور سزا دیگا) اے

بقیہ ص ۷۷۲

پھر ان کا منٹوں اور سکنڈوں میں ہزارہا کوس کی مسافت طے کرنا اور باوجود بے شمار ہونے کے آپس میں نہ ٹکرانا یہ سب حالات اس خالق و مالک کی جو بہت بڑا ہے تسبیح ہی تو ہے ۱۲

صفحہ ہذا

روایات الکلام ۵۱ قولہ لما یلحقوا بہم الخ بخاری و مسلم وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب آپ نے یہ جملہ پڑھا تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں یارسول اللہ آپ نے جواب نہ دیا پھر سوال کیا غرض تیسری بار سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر جو ہم میں موجود تھے ہاتھ رکھکر فرمایا کہ ایمان اگر ثریا تک چلا جاوے تو ان میں کے لوگ اس کو حاصل کر لیں ۱۲ جلال الدین سیوطی رح نے اقرار کیا ہے کہ یہ پیشین گوئی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر صادق آئی ۱۲

توضیح الکلام

۵۲ قولہ لا یہدی القوم الخ کیونکہ ظالم لوگ جان کر عناد کرتے ہیں اور اگر ہدایت ہوگی تو اس وقت کہ جب وہ عناد کو چھوڑ دیں گے اور تورات پر عمل کرنے کے لئے یہ بات لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جاوے کیونکہ اُس میں اس کا حکم ہے تو اب رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانا تورات پر عمل کے ترک کرنیکو مستلزم ہے جو لوگ اپنے آپکو توریت کا عامل بتلاتے ہیں اور رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے وہ معاند سرکش ہیں ۱۲

۵۳ قولہ ولا یتمنونہ الخ تمنا نہ کرنے کی وجہ اپنی بداعمالیوں کا خوف ہی کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ ملزم عدالت میں جانے سے ڈرا کرتا ہے جو آدمی پاک صاف ہوتا ہے اس کو کوئی خوف نہیں ہوتا بلکہ خدا نیک لوگ جن کو عالم آخرت کی نعمتیں پانے کا ان کے رب کی طرف سے یقین کامل ہے مرنے کے مشتاق رہا کرتے ہیں وہ دنیا کے عیش و آرام کو قید خانہ کے آب و دانہ سے کم نہیں سمجھتے مگر خدا تعالی کے ملزم زبان سے لاکھ بار لاف زنی کریں لیکن مرنے سے ضرور ڈرتے ہیں ۱۲

ع ۸ / ۱۱

نزول الکلام ۵۰ قولہ قل یایہا الذین ہادوا الخ اہل کتاب اللہ پاک کے ساتھ اپنے تعلقات جتاتے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالی کے پیارے ہیں اُن کے رد میں یہ آیت اُتری ۱۲ معالم

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو

ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز (جمعہ) کیلئے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد (یعنی نماز و خطبہ) کی طرف (فوراً) چل پڑا کرو

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

طرف یاد خدا کی اور چھوڑ دو سودا کرنا یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے

اور خرید و فروخت اور اسیطرح دوسرے مشاغل جو چلنے سے مانع ہوں) چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تمکو کچھ سمجھ ہو (کیونکہ اس کا

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ

پس جب تمام کی جاوے نماز پس پھیل جاؤ بیچ زمین کے اور چاہو

پھر جب نماز (جمعہ) پوری ہو چکے (تو اس وقت تم کو اجازت ہے کہ) تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو

فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا

فضل خدا کے سے اور یاد کرو اللہ کو بہت تو کہ تم فلاح پاؤ اور جس وقت کہ دیکھتے ہیں

اور (اس میں بھی) اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم کو فلاح ہو اور (بعضے لوگوں کا یہ حال ہے کہ) وہ لوگ جب کسی

تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ

سوداگری یا تماشا دوڑے جاتے ہیں طرف اُس کی اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا کہہ جو نزدیک

تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو وہ اس کی طرف دوڑنے کے لئے بکھر جاتے ہیں اور آپکو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ جو چیز

اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ع

اللہ کے ہے بہت بہتر ہے تماشے سے اور سوداگری سے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے

(از قسم ثواب و قرب) خدا کے پاس ہے وہ ایسے مشغلے اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی پہنچانیوالا ہے

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ منافقون مدنی ہے اور اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

کلماتہا ١٨٣ — حروفہا ٨٢١

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ

جس وقت آتے ہیں تیرے پاس منافق کہتے ہیں کہ گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق تو البتہ پیغمبر خدا کا ہے اور اللہ

جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور یہ تو اللہ کو

يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

جانتا ہے تحقیق تو البتہ بھیجا ہوا اس کا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ تحقیق منافق

معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں (اسمیں تو انکے قول کی تکذیب نہیں کی جاتی) اور (باوجود اسکے) اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین اس کہنے میں

لَكٰذِبُوْنَ ۝ ع اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

البتہ جھوٹے ہیں پکڑا ہے انھوں نے قسموں اپنی کو ڈھال پس بند کرتے ہیں راہ

جھوٹے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو (اپنی جان و مال بچانے کے لئے) سپر بنا رکھا ہے پھر یہ لوگ (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے

اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ

خدا کی سے تحقیق یہ لوگ بُرا ہے جو کچھ کرتے ہیں یہ بسبب اس کے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر

روکتے ہیں بیشک ان کے یہ اعمال بہت بُرے ہیں (اور ہمارا یہ کہنا کہ انکے اعمال بہت بُرے ہیں اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (اول ظاہر میں) ایمان لائے

خواص سورۂ منافقون

آشوب چشم اور ہر قسم کے درد اور دنبل پر دم کرنا نافع ہے ١٢ قولہٗ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ سے يُؤْفَكُوْنَ تک دشمن کی زبان بندی کے لئے پاک مٹی پر جس پر کوئی چلا نہ ہو پڑھکر تھوڑی مٹی اس کے منھ پر اس کی بیخبری میں ڈلوا دے ١٢ اور جو کوئی اپنے آپ کو یہ سورت خواب میں پڑھتا ہوا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ نفاق سے بری ہے ١٢ اعمال و رؤیا

نزول الکلام

لہ قولہٗ اِذَا جَاۗءَكَ الخ زید بن ارقم صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے تو وہاں لوگوں کو تکلیف پہونچی یعنی بھوک اور پیاس نے ستایا اسوقت ایک مہاجر نے کسی انصاری کے کسی بات پر خفا ہو کر تھپڑ مار دیا اس انصاری نے مدد کے لئے اور انصار کو پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو اور اس وقت مہاجر کم اور انصار زیادہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر ارشاد فرمایا کہ کیا واہیات بات ہے اس کا ذکر چھوڑو بات رفع دفع ہو گئی مگر عبداللہ بن ابی انصار میں بڑا شخص مانا جاتا تھا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے سے قبل اسی کو سرداری کی پگڑی بندھنے والی تھی جو آپ کے آنے سے خاک میں مل گئی، اس کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی عداوت تھی اور یہ منافقوں کا سردار تھا اس نے کہا کہ کیا مہاجر نے ایسا کیا ہے تب تو اس کو دلی بغض نکالنے کا موقع مل گیا جوش میں آکر کہنے لگا کہ لو ہمارے ٹکڑے کھا کر ان لوگوں کو دن لگ گئے خدا کی قسم مدینہ پہونچکر ہم شہر کے رئیس ان ذلیلوں پردیسیوں کو نکال باہر کریں گے اور لوگوں سے کہا کہ جو لوگ اس نبی کے پاس ہیں یعنی مہاجرین ان کو آئندہ سے کچھ دیا لیا نہ کرو پریشان ہو کر بھوک کے مارے اپنے آپ بھاگ جاویں گے زید کہتے ہیں کہ یہ بات میں نے سن لی اور میں نے اپنے چچازاد سعد بن عبادہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہدی انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کہا آپ نے مجھ کو بلا کر دریافت کیا میں نے صاف صاف کہدیا پھر عبداللہ بن ابی منافقوں کے سردار کو بلا کر پوچھا اس نے انکار کر دیا

بقیہ آئندہ

كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ○ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ

کافر ہوئے پس مہر رکھی گئی اوپر دلوں اُن کے کے پس وہ نہیں سمجھتے اور جس وقت دیکھتا ہے تو اُن کو

کافر ہوگئے سو انکے دلوں پر مہر کردی گئی تو یہ (حق بات کو) نہیں سمجھتے۔ اور جب آپ اُن کو دیکھیں تو (شان و شوکت ظاہری کیوجہ سے) انکے

تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ

خوش لگتے ہیں تجھ کو بدن اُن کے اور اگر بات کہتے ہیں کان رکھتا ہے تو طرف باتوں اُن کی کے گویا کہ وہ

قد و قامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور اگر یہ باتیں کرنے لگیں تو آپ انکی باتیں سن لیں گویا یہ لکڑیاں ہیں جو (دیوار کے) سہارے

خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ

لکڑیاں ہیں تکیہ لگائی ہوئیں جانتے ہیں ہر ایک آواز بلند کو کہ اوپر ان کے ہے وہی ہیں دشمن

لگائی ہوئی (کھڑی) ہیں ہر غل پکار کو (خواہ وہ کسی وجہ سے ہو) اپنے اوپر (پڑنیوالی) خیال کرنے لگتے ہیں یہی لوگ (تمہارے پورے) دشمن ہیں

فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۖ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ○ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

پس بچ ان سے مارے ان کو خدا کہاں سے پھیرے جاتے ہیں اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے

آپ ان سے ہوشیار رہیے خدا ان کو غارت کریں (دین حق سے) کہاں پھرے چلے جاتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ

آؤ بخشش مانگے واسطے تمہارے رسول خدا کا موڑتے ہیں سر اپنے کو اور دیکھتا ہے تو اُن کو

کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) آؤ تمہارے لئے رسول اللہ استغفار کردیں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انکو دیکھیں گے کہ (وہ اس ناصح

يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ○ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ

کہ باز رہتے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں۔ برابر ہے اوپر ان کے کیا بخشش مانگے تو

سے) تکبر کرتے ہوئے بے رخی کرتے ہیں (اب ان کے کفر کی یہ حالت ہے تو) ان کے حق میں دونوں باتیں برابر ہیں خواہ ان کے لئے آپ

لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۖ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

واسطے ان کے یا نہ بخشش مانگے تو واسطے ان کے ہرگز نہ بخشے گا اللہ واسطے ان کے تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا

استغفار کریں یا ان کے لئے استغفار نہ کریں اللہ تعالی ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ تعالی ایسے نافرمان لوگوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ○ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ

قوم فاسقوں کو وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو اوپر ان شخصوں کے کہ

(توفیق) ہدایت (کی) نہیں دیتا یہ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس (جمع) ہیں اُن پر

عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَ

نزدیک رسول خدا کے ہیں یہاں تک کہ بھاگ جاویں اور واسطے اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں اور

کچھ خرچ مت کرو یہاں تک کہ یہ آپ ہی منتشر ہوجاوینگے اور انکا یہ کہنا جہل محض ہے کیونکہ) اللہ ہی کے ہیں سب خزانے آسمانوں کے اور

الْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ○ يَقُولُونَ لَئِنْ

زمین کے لیکن منافق نہیں سمجھتے کہتے ہیں کہ اگر

زمین کے ولیکن منافقین سمجھتے نہیں ہیں (اور) یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ اگر ہم اب

رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

پھر جاویں ہم طرف مدینے کی البتہ نکال دیں گے عزت والے اس میں سے ذلت والوں کو اور واسطے اللہ کے ہے عزت

مدینہ میں لوٹ کر جاوینگے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دیگا اور (یہ کہنا جہل محض ہے بلکہ) اللہ ہی کی ہے عزت (بالذات)

بقیہ صد ۷۷۴

اور قسمیں کھانے لگا اور اخلاص و عقیدتمندی کی باتیں ملانے لگا زید کہتے ہیں کہ لوگوں نے مجھے جھوٹا سمجھ کر ملامت کرنا شروع کی یہاں تک کہ میں شرمندگی کے مارے گھر میں بیٹھ رہا مگر خدا تعالی سے امید تھی کہ قرآن شریف میں میری بابت کوئی بات ضرور نازل فرمائیگا پھر جب یہ آیات نازل ہوئیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ زید خدا تعالی نے تجھے سچا کردیا ۱۲ خلاصۃ الروایات فی نزول الآیات۔ اور مدارک و معالم میں بھی اسی کے قریب شان نزول بیان کیا ہے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام۔ ۴ قولہ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ الخ یعنی چونکہ ان لوگوں میں اخلاص اور ایمان معدوم ہے اس لئے ہر وقت اُن کو اندیشہ رہتا ہے کہ کبھی سلمانوں کو ہمارے حال کی اطلاع کسی قرینہ سے یا بذریعہ وحی کے نہ ہوجائے اور دوسرے کفار کی طرح ہم پر بھی جہاد وغیرہ نہ ہونے لگے اس خیال سے ایسے خائف رہتے ہیں کہ ہر غل پکار کو گو وہ کسی وجہ سے ہو اپنے ہی اوپر پڑنیوالی خیال کرتے ہیں اور جب کوئی غل اور شور ہوتا ہے تو یہی سمجھتے ہیں کہ کہیں ہمارے ہی اوپر افتاد پڑنے والی نہ ہو ۱۲ ۵ قولہ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ الخ مطلب یہ تھا کہ ہم ان پردیسیوں کو نکال باہر کریں گے اسکے آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو عزتدار اور مسلمانوں کو ذلت والا کہتے ہیں محض جہالت ہے بلکہ اللہ تعالی ہی کیلئے عزت بالذات ہے اور اس کے رسول کی اللہ تعالی کے تعلق کے واسطہ سے اور مسلمان کی اس وجہ سے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول سے تعلق رکھتے ہیں لیکن منافق اس کو جانتے نہیں بلکہ ان کے نزدیک عزت کا دار دنیائے فانی کا عیش اور سامان ہے ۱۲ نزول الکلام۔ ۵ قولہ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ الخ جب پچھلی آیتیں عبداللہ بن ابی کے بارہ میں نازل ہوئیں تو اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا کہ اللہ پاک نے بہت سخت آیتیں تمہارے بارہ میں نازل کیں اللہ سے ڈرنا چاہئے سرور عالم کے حضور میں حاضر ہو کر خطا معاف کراؤ اور اللہ تعالی سے مغفرت کی دعا کراؤ یہ بولا کہ واہ جناب واہ تم نے اول کہا ایمان لے آؤ میں ایمان لے آیا پھر کہا کہ زکوۃ دیا کر خیر جبراً قہراً وہ بھی منظور کیا اب بھی کسر باقی رہ گئی ہے کہ تمہارے کہنے سے محمد کو سجدہ کرنے لگوں مجھ سے یہ

وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور واسطے رسول اُس کے کے اور واسطے ایمان والوں کے و لیکن منافق نہیں جانتے

اور اس کے رسول کی (بواسطہ تعلق مع اللہ کے) اور مسلمانوں کی (بواسطہ تعلق مع اللہ والرسول کے) ولیکن منافق جانتے نہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تم کو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری

اے ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد (مراد اس سے مجموعۂ دنیا ہے) اللہ کی یاد اور (اطاعت) سے (مراد اس سے مجموعۂ دین ہے) غافل

ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

یاد خدا کی سے اور جو کوئی کرے یہ کام پس یہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانے والے

نہ کرنے پاویں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ

اور خرچ کرو اُس چیز سے کہ دی ہے ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آوے کسی کو تم میں سے

اور منجملہ طاعت کے ایک طاعت مالیہ کا حکم کیا جاتا ہے کہ ہمنے جو کچھ تمکو دیا ہے اسمیں سے (حقوق واجبہ) اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی

الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ

موت پس کہے اے رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تونے مجھ کو ایک وقت نزدیک تک

موت آکھڑی ہو پھر وہ (بطور تمنا و حسرت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اور تھوڑے دنوں کیوں مہلت نہ دی،

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا

پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو

کہ میں خیر خیرات دے لیتا اور نیک کام کرنیوالوں میں شامل ہو جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جبکہ اسکی میعاد (عمر کی ختم ہونے پر) آجاتی ہے

اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

جس وقت آوے گی اجل اس کی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم

ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے (ویسی ہی جزا کے مستحق ہوگے)

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ تغابن مدنی ہے اور اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

کلماتھا ۲۴۷ — حروفہا ۱۱۲۲ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ

پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہیں واسطے اُسی کے ہے بادشاہی اور واسطے اُسی کے ہے سب

سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں اللہ کی پاکی (قالاً یا حالاً) بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے

وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ

اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو پس بعضے تم میں سے کافر ہیں

اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا سو (باوجود اس کے بھی) تم میں بعضے کافر ہیں

وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور بعضے تم میں مسلمان ہیں اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے پیدا کیا آسمانوں کو

اور بعضے مومن ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال (ایمانیہ و کفریہ) کو دیکھ رہا ہے۔ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو

توضیح الکلام

ع ۱ / ۸ / ۱۳

[۱] قولہ لا تلہکم الخ یعنی دنیا میں ایسے منہمک نہ ہو جانا کہ دین میں خلل پڑنے لگے آدمی حق سے غافل ہو کر دنیا کا بہت کچھ ساز و سامان جوڑ سکتا ہے نقد اور زیورات بھی مکانات اور جائدادیں بھی عیش و نشاط کے لئے باغات بھی اور ان میں نہریں اور ماہرو عورتیں بھی، مگر زندگی کا ٹھیکہ کس کے پاس ہے اور اگر عمر بھی ہے تو وہ جوش جوانی اور طبیعت کی جولانی کب تک ہے اور یہ نہ ہو تو سارا عیش خاک ہے ایک دن ایسا آوے گا کہ سب کچھ یہیں پڑا چھوڑ کر وہاں کی راہ لے گا کہ جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور سر پر گناہوں کا بھاری بوجھ ہوگا لہٰذا عقلمند وہ ہے کہ دار آخرت کا توشہ یعنی یاد الٰہی حاصل کرے ایک گھڑی کو بھی اُسے نہ بھولے ۱۲

[۲] قولہ ہو الذی خلقکم الخ یہ مضمون اگلے مضمون کی تمہید ہے کہ جب وہ ایسی صفات کمالیہ کے ساتھ موصوف ہے تو اس کے احکام کا ماننا واجب اور اُس کی نافرمانی بُری ہے اور جب اُسی نے تم سب کو پیدا کیا ہے تو مناسب یہ ہے کہ تم سب مسلمان ہو مگر پھر بھی تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن ہیں ۱۲

ع ۲ / ۳ / ۱۴

[۳] قولہ خلق السموات والارض الخ یعنی کچھ تم ہی پر منحصر نہیں بلکہ آسمانوں اور زمین کو بھی اُسی نے پیدا کیا ہے اسمیں حکما اور مادی لوگوں کی تردید فرمادی کیونکہ ان کے نزدیک فلک اور ستاروں کی رفتار سے حوادث ظاہر ہوتے ہیں اور فلک ہی کی تاثیر سے اچھی اور بُری صورتیں پیدا ہوتی ہیں یہاں تک کہ سعادت اور نحوست بھی انہی سے ہوتی ہے

فضائل الکلام

سورہ تغابن۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اور ابن حبان نے ضعفاء میں اور طبرانی وغیرہم نے یہ روایت بیان کی ہے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کی پیشانی پر اس سورت کی پہلی پانچ آیتیں لکھی ہوتی ہیں ابن کثیر نے اس روایت کی صحت میں کلام کیا ہے مگر روایت صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ قلم دوات سے لکھی ہوئی ہیں بلکہ یہ ایک استعارہ ہے کہ ہر بچہ پیدائش کے وقت اپنی اصلی فطرت پر ہوتا ہے جہالت اور بت پرستی سے دور گویا اس کا چہرہ بزبان حال کہتا ہے کہ آسمان اور زمین والے سب اسی کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں ۱۲

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ

اور زمین کو ساتھ حق کے اور صورتیں بنائیں تمہاری پس اچھی کیں صورتیں تمہاری اور طرف اسی کے ہے
ٹھیک طور پر پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا اور اُسی کے پاس (سب کو)

الْمَصِيْرُ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ

پھر جانا تمہارا جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور بیچ زمین کے ہے اور جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ کرتے ہو تم
لوٹنا ہے (اور) وہ سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سب چیزوں کو جانتا ہے جو تم پوشیدہ کرتے ہو

وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا

اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اور اللہ جانتا ہے سینے والی بات کو کیا نہیں آئی تم کو خبر
اور جو علانیہ کرتے ہو اور اللہ تعالے دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے کیا تم کو ان لوگوں کی خبر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے پہلے اس سے پس چکھا اُنھوں نے وبال کام اپنے کا اور واسطے اُن کے عذاب ہے
نہیں پہنچی جنھوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا پھر اُنھوں نے اپنے (اُن) اعمال کا وبال (دنیا میں بھی) چکھا اور (اسکے علاوہ آخرت میں بھی)

اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا

دردد دینے والا یہ سبب اس کے ہے کہ آتے تھے اُن کے پاس پیغمبر اُن کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے پس کہا اُنھوں نے
ان کے لئے عذاب دردناک ہونیوالا ہے یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں کے پاس ان کے پیغمبر دلائل واضحہ لیکر آئے تو ان لوگوں نے

اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ

کیا آدمی راہ دکھا دیں گے ہمکو پس کافر ہوئے اور منھ پھیر لیا اور بے پروائی کی خدا نے اور اللہ بے پرواہ ہے
(ان رسولوں کی نسبت) کہا کہ کیا آدمی ہمکو ہدایت کریں گے غرض انھوں نے کفر کیا اور اعراض کیا اور خدا نے (بھی انکی کچھ) پرواہ نہ کی اور اللہ (سب سے

حَمِيْدٌ ۝ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ

تعریف کیا گیا دعویٰ کیا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے یہ کہ ہرگز نہ اُٹھائے جاویں گے کہہ کہ یوں نہیں قسم ہے رب میرے کی
بے نیاز) اور ستودہ صفات ہے یہ کافر (مضمون عذاب آخرت کو سنکر) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز ہرگز دوبارہ زندہ نہ کئے جاویںگے آپ کہدیجئے کیوں نہیں

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

البتہ اُٹھائے جاؤ گے تم پھر البتہ خبر دیے جاؤ گے تم ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے تم نے اور یہ اوپر اللہ کے آسان ہے
واللہ تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتلاؤ یا جاویگا (اور اسپر سزا دیجاویگی) اور یہ (بعث و جزا) اللہ کو بالکل آسان ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور اس نور کے کہ نازل کیا ہے ہم نے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم
سو تم (کو چاہیے کہ) اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر (یعنی قرآن پر) کہ ہمنے نازل کیا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تمہارے سب اعمال کی

خَبِيْرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ

خبردار ہے جس دن اکٹھا کریگا تم کو واسطے دن اکٹھا کرنے کے یہ ہے دن ٹھگن دینے کا اور جو کوئی
پوری خبر رکھتا ہے (اور اس دن کو یاد کرو) کہ جس دن تم سب کو ایک جمع ہونیکے دن جمع کریگا یہی دن ہے سود و زیاں کا (اللہ بیان اسکا یہ ہو کہ)

يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ

ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے دور کرے گا اللہ اس سے برائیاں اس کی اور داخل کرے گا اُس کو
جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور نیک کام کرتا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کر دے گا اور اس کو (جنت کے)

توضیح الکلام

ف۱ قولہ زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ مسئلہ نبوت و توحید کے بعد یہاں سے معاد کا مسئلہ ذکر فرماتے ہیں مکہ اور بلکہ دوسرے ملکوں کے لوگ یہ خیال کئے ہوئے تھے کہ مرکر پھر جینا نہیں ہے اعمال کی جزا اور سزا صرف اسی زندگی میں ہے برا کام کرنے سے آدمی بیمار ہوجاتا یا اسکی اولاد مر جاتی یا مال کا نقصان ہوجاتا ہے اور اچھے کام کرنیسے تندرستی مال اور اولاد میں ترقی ہوجاتی ہے اور یا دوسرے جنم میں برائی بھلائی ظاہر ہوگی بعض کا یہ خیال تھا کہ یہ جزا سزا ابھی کسی کے ہاتھ میں نہیں ان سب خیالات کی تردید فرما دی کہ نہیں قیامت کو ضرور اٹھائے جاؤگے اور تمکو تمھارے نیک و بد اعمال کی اطلاع دی جائے گی پھر ان کا بدلہ تمکو ملے گا ۱۲ **ف۲** قولہ ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُنِ الخ وہ دن یعنی روز قیامت خسارہ کا دن اس وجہ سے ہے کہ دنیا میں جن کاموں کو عمر بھر محنت اٹھاکر نیکی سمجھ کر کیا تھا آج عدالت آسمانی میں وہی ہماری سزا اور ناراضگی کے سبب ہوگئے محنت برباد گناہ لازم ہوگیا وہ ایسا دن ہوگا کہ ہزاروں غلط مذاہب کا فاسد ہونا معلوم ہوجائیگا تو بتلاؤ کہ اس سے بڑھکر اور کیا خسارہ ہوگا ۱۲ **ف۳** قولہ یُکَفِّرْ عَنْهُ الخ پہلے دو چیزیں اس دن کام آنیوالی بتلائی تھیں ایک ایمان دوسرا عمل صالح اب یہاں سے ان دونوں چیزوں کے نتیجہ سے مطلع کرتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے کہ ایمان و عمل صالح والے آدمی کے گناہ اس سے مٹا دیگا اگر بشریت سے گناہ ہو گئے ہوں گے تو انکے لئے کفارہ اسی کے اعمال صالحہ اور ایمان ہے کیونکہ دل سے خلوص اور محبت رکھکر اطاعت کرنیوالے غلام کے قصور معاف ہونے کا سبب اگر ہے تو اسی کا خلوص اور طاعت ہے نہ کچھ اور، رہا معاملہ شفاعت سو دوسرا کوئی شخص مقرب خلوص اور طاعت پر نظر کرکے شاہی نشا دیکھکر کر سکتا ہے یہاں تکفیر کا لفظ ارشاد فرمایا نہ مغفرت کا اس میں اس طرف اشارہ فرما دیا کہ اس شخص کے گناہوں کا سرے سے وجود ہی نہ رہے گا نامۂ اعمال سے ان کا نشان مٹا دیا جائے گا اور بخشش اسے کہتے ہیں کہ گناہوں کا ذکر تو نامۂ اعمال میں رہے مگر اس کی سزا سے درگذر کیا جائے ۱۲

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے ہمیشہ یہ ہے مراد پانا

ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جنمیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے یہ (اور) بڑی

الْعَظِیْمُ ۝ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

بڑا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو یہ لوگ ہیں رہنے والے آگ کے

کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا یہ لوگ دوزخی ہیں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا

ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے اور بری ہے جگہ پھر جانے کی نہیں پہونچتی کوئی مصیبت مگر

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے کوئی مصیبت بدون حکم خدا کے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

ساتھ حکم اللہ کے اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے ہدایت کرتا ہے دل اس کے کو اور اللہ ہر چیز کو

نہیں آتی اور جو شخص اللہ پر (پورا) ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو (صبر و رضا کی) راہ دکھادیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو

عَلِیْمٌ ۝ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا

جاننے والا ہے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی پس اگر پھر جاؤ تم پس سوا اس کے نہیں کہ

خوب جانتا ہے اور (خلاصہ کلام یہ ہو کہ ہر امر میں جسمیں مصائب بھی داخل ہیں) اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور اگر تم (اطاعت سے) اعراض کروگے

عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ

اوپر رسول ہمارے کے ہے پہونچا دینا ظاہر اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اور اوپر اللہ ہی کی

تو یاد رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صاف صاف پہنچا دینا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود بننے کے قابل نہیں اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر

فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ

پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بعضی بی بیاں تمہاری

(مصائب وغیرہ میں) توکل رکھنا چاہیے اے ایمان والو تمہاری بعض بی بیاں

وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا

اور اولاد تمہاری دشمن ہیں واسطے تمہارے پس بچو ان سے اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو

اور اولاد تمہارے (دین کی) دشمن ہیں سو تم ان سے ہوشیار رہو اور انکے ایسے امر پر عمل مت کرو اور اگر تم معاف کردو اور درگذر کرجاؤ

وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ

اور بخشدو ان کو پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے سوائے اس کے نہیں کہ مال تمہارے اور

اور بخشدو تو اللہ تعالیٰ (تمہارے گناہوں کا) بخشنے والا اور تمہارے حال پر رحم کرنے والا ہے تمہارے اموال و اولاد بس تمہارے لئے

اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اولاد تمہاری آزمائش ہے اور اللہ نزدیک اس کے ہے ثواب بڑا پس ڈرو اللہ سے

ایک آزمایش کی چیز ہے اور (جو شخص انمیں پڑکر اللہ کو یاد رکھیگا تو) اللہ کے پاس (اسکے لئے) بڑا اجر ہے تو جہاں تک تم سے ہوسکے

مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

جتنا ڈر سکو تم اور سنو اور فرمانبرداری کرو اور خرچ کرو بہتر ہوگا واسطے جانوں تمہاری کے

اللہ سے ڈرتے رہو اور (اسکے احکام کو) سنو اور مانو اور (بالخصوص مواقع حکم میں) خرچ (بھی) کیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا

توضیح الکلام

ف ۱ قولہ ما اصاب الخ یعنی کوئی مصیبت بیماری تنگدستی اقارب کی موت دشمنوں کا غلبہ مال اور جاہ کا زوال انسان پر بغیر حکم الٰہی نہیں پڑتی اور اسمیں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے مثلاً اس کے بعد کوئی سامان عمدہ پیدا ہونیوالا ہوتا ہے جسکو یہ نعمت موجودہ حائل تھی یا مومن کا قلبی تعلق اس چیز سے اُٹھانا مقصود ہوتا ہے یا اس کو حق تعالیٰ کی جانب سے اجر ملنا ہوتا ہے یا اس کی غفلت اور معصیت پر متنبہ کرنا مقصود ہوتا ہے کہ جلد ہوشیار ہو جائے الغرض اس قسم کی مصیبت سے کامیاب ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا ۱۲

ع ۱ | ۱۰ | ۱۵

ف ۲ قولہ عدوا لکم الخ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے دشمن ہونے کے معنی یہ ہیں کہ یہ سب چیزیں آدمی کو معصیت اور قطع رحم پر ابھارتی ہیں آدمی چاہتا ہے کہ یہ حرکتیں نہ کرے مگر آخر کار مجبوراً کرنا پڑتی ہیں۔ شوہر نہیں چاہتا کہ اپنے بچوں کی شادی میں رنڈی نچائے اور باجے بجوائے مگر بیوی کے حکم سے مجبور ہو کر کرتا ہی ہے ۱۲

نزول الکلام

ف ۱ قولہ یا ایھا الذین اٰمنوا الخ بعض اہل مکہ مشرف باسلام ہو کر سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور مدینہ کی جانب ہجرت کرنے کے ارادہ سے گھر سے نکلے ان کے بال بچے اور بیویاں رونے لگیں کہ ہمکو یہاں کس پر چھوڑے جاتے ہو الغرض ان لوگوں نے ان سب کی آہ وزاری دیکھ کر ہجرت نہ کی اس سے کچھ مدت بعد ہجرت کرکے مدینہ پہونچے تو اپنے ساتھیوں کو جو ان سے پہلے ہجرت کرکے مدینہ پہونچ چکے تھے دیکھا کہ انھوں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہکر بڑے بڑے فیوض حاصل کرلئے اور فقاہت کے زیور سے آراستہ ہوگئے تب انھوں نے اپنے بال بچوں کو جو اس خیر سے مانع ہوئے تھے سزا دینا چاہی اس پر یہ آیت اُتری ۱۲ لباب النقول

ربط الکلام

ف ۱ قولہ ما اصاب الخ اوپر کی آیت میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانیوالے نیک کام کرنیوالے کامیاب اور مقصد ور ہوتے ہیں اس پر یہ شبہ ہوتا تھا کہ بہت سے ایماندار نیکوں کو ہم مصائب میں مبتلا پاتے ہیں پھر وہ کامیابی کہاں گئی اس آیت میں اس

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ
اور جو کوئی بچایا جاوے بخیلی جانوں کی سے پس یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے اگر
اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا ایسے ہی لوگ (آخرت میں) فلاح پانے والے ہیں اور اگر

تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
قرض دو اللہ کو قرض اچھا دوگنا کرے گا اس کو واسطے تمہارے اور بخشیگا واسطے تمہارے اور اللہ
تم اللہ کو اچھی طرح (یعنی خلوص کے ساتھ) قرض دوگے تو وہ اس کو تمہارے لئے بڑھاتا چلا جاویگا اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بڑا

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
قدر دان ہے تحمل والا جاننے والا پوشیدہ کا اور ظاہر کا غالب صاحب حکمت
قدردان ہے (کہ عمل صالح کو قبول فرماتا ہے اور) بڑا بردبار ہے پوشیدہ اور ظاہر (اعمال) کا جاننے والا ہے (اور) زبردست ہے (اور) حکمت والا ہے

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ۱۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورہ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں
کلمات ۲۹۸ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۱۲۳۷

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
اے نبی جب وقت طلاق دو تم عورتوں کو پس طلاق دو تم ان کو وقت عدت ان کی کے اور گنو تم
اے پیغمبر (آپ لوگوں سے کہدیجئے کہ) جب تم لوگ (اپنی) عورتوں کو دینے لگو تو ان کو (زمانہ) عدت (یعنی حیض) سے پہلے (یعنی طہر میں) طلاق دو اور تم عدت کو

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا
عدت کو اور ڈرو اللہ پروردگار اپنے سے مت نکال دو ان کو گھروں ان کے سے اور نہ
یاد رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے ان عورتوں کو انکے رہنے کے گھروں سے مت نکالو کیونکہ اسکی مطلقہ کا سکنیٰ منکوحہ کے واجب ہے

يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ
نکل جاویں وہ مگر یہ کہ کریں بے حیائی ظاہر اور یہ ہیں حدیں
اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں مگر ہاں کوئی کھلی بے حیائی کریں تو اور بات ہے اور یہ سب خدا کے

اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ
اللہ کی اور جو کوئی کہ نکل جاوے حدول اللہ کی سے پس تحقیق ظلم کیا اس نے اوپر جان اپنی کے نہیں جانتا تو
مقرر کئے ہوئے احکام ہیں اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کریگا (مثلاً اس عورت کو گھر سے نکالدیا) اس نے اپنے اوپر ظلم کیا تجھ کو خبر نہیں

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
شاید کہ اللہ پیدا کردے پیچھے اس کے کچھ بات پس جس وقت کہ پہنچیں وعدے اپنے کو
شاید اللہ تعالیٰ بعد اس (طلاق دینے) کے کوئی نئی بات (تیرے دل میں) پیدا کردے (مثلاً طلاق پر ندامت ہو تو جبھی میں اس کا تدارک ہوسکتا ہے) پھر جب

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا
پس بند کر رکھو ان کو اچھی طرح یا جدا کردو ان کو ساتھ اچھی طرح اور گواہ کر لو
وہ (مطلقہ) عورتیں اپنی عدت گزر نیکے قریب پہنچ جائیں (تو تمکو دو اختیار ہیں) یا تو (انکو قاعدہ کے موافق نکاح میں رہنے دو) یا قاعدے کے موافق انکو رہائی دو

ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ
دو صاحبوں عدل کو آپس میں سے اور درست کرو گواہی واسطے خدا کے یہ بات نصیحت دیا جاتا ہے ساتھ اس کے
اے گواہو اگر گواہی کی حاجت پڑے تو ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے (بلا رورعایت) گواہی دو اس مضمون سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے

نزول الکلام

۵۱ قولہ یاایہا النبی الخ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ اے عبداللہ حیض میں طلاق دینا ناجائز ہے رجوع کرلو اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور طریقہ طلاق کی تعلیم دی ۱۲ معالم

ع ۲ ۸ ۱۶

توضیح الکلام

۵۲ قولہ واشہدوا ذوی عدل الخ یعنی اگر مطلقہ عورت کو رجوع کرو یا آزاد ہی رکھو تو مسلمانوں میں سے کم از کم دو آدمیوں کو جو ثقہ اور نیک بخت ہوں گواہ بھی کرلو تاکہ آپس میں پھر کسی طرح کا جھگڑا نہ ہونے پاوے مثلاً دونوں میں سے ایک مرجاوے اور دوسرا وراثت کا مدعی بنے اور وارث جھٹلانے لگیں کہ تم نے رجوع نہیں کیا تھا یا باہم نکاح باقی نہیں رہا اسی طرح مثلاً مرد نے رجوع کرلیا کسی کو خبر تو کی نہیں عدت گذر گئی اس نے کسی دوسرے سے نکاح کی ٹھیرالی جھگڑا پڑا اس لئے اہل معاملہ کو گواہ بنانے کا حکم دیا اور جب ان کو گواہ بنانیکا حکم دیا تو گواہوں کو بلاکم و کاست گواہی ادا کرنے کا بھی حکم دیا ۱۲ ۵۳ قولہ ذلکم یوعظ بہ الخ اس آیت میں احکام کی پابندی پر تاکید فرماتا ہے کہ یہ وہ احکام ہیں جن سے نصیحت پکڑی جاتی ہے یا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے مگر ہر شخص فائدہ نہیں اٹھاتا بلکہ صرف وہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اسمیں اس میں اس طرف اشارہ کر دیا کہ جو شخص ان احکام پر عمل نہیں کرتا گویا وہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا اور اس میں عرب کی جاہل قوموں کے رویہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ طلاق دیکر عورت کو معطل چھوڑ دیتے تھے بیچاری یوں ہی بیچ میں جھولتی رہتی تھی نہ تو خود اس کی خبر لیتا تھا نہ دوسرے سے نکاح ہونے دیتا تھا یہ برتاؤ بڑا ظالمانہ تھا ۱۲ فقہ الکلام ۔ ۵۰ قولہ فطلقوہن لعدتہن الخ مسئلہ اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ طلاق عورت کو حالت حیض میں نہ دینی چاہیے بلکہ طہر میں اور

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ

جو کوئی کہ ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کرے گا

جو اللہ پر اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے (مضرتوں سے)

لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ

واسطے اسکے راہ نکلنے کی مشکل سے اور رزق دیگا اس کو اس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا اور جو کوئی توکل کرے

نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہونچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ

اوپر اللہ کے پس وہ کفایت ہے اس کو تحقیق اللہ پہنچنے والا ہے ارادے اپنے کو تحقیق مقرر کیا ہے اللہ نے

کریگا تو اللہ تعالیٰ اس (کی اصلاح مہمات) کیلئے کافی ہے اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہے) پورا کرکے رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کا ایک اندازہ

لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

واسطے ہر چیز کے اندازہ اور وہ عورتیں جو ناامید ہو گئی ہیں حیض سے بی بیوں تمھارے میں سے

(اپنے علم میں) مقرر کر رکھا ہے (اوپر عدت کا اجمالاً ذکر تھا) اور (تفصیل یہ کہ تمھاری (مطلقہ) بی بیوں میں جو عورتیں (بوجہ زیادت سن کے)

اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ

اگر شک میں ہو تم پس عدت ان کی تین مہینے ہیں اور اسی طرح وہ جو نہیں حائض ہوئیں اور حمل والیاں

حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو (انکی عدت کی تعیین میں) شبہ ہو تو انکی عدت تین مہینے ہیں اور اسی طرح جن عورتوں کو اب تک (بوجہ کم عمری کے)

الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ

وقت ان کا یہ کہ رکھ دیں حمل اپنا یعنی جن لیویں اور جو کوئی ڈرے اللہ سے

حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کی عدت اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا

يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَ

کرے گا واسطے اس کے کام اس کے سے آسانی یہ ہے حکم خدا کا اتارا ہے اس کو طرف تمھارے اور

اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک کام میں آسانی کر دے گا۔ یہ (جو کچھ مذکور ہوا) اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمھارے پاس بھیجا ہے اور

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ

جو کوئی ڈرے گا اللہ سے دور کر دیگا اس سے برائیاں اس کی اور بڑا دے گا اس کو ثواب رکھو ان کو

جو شخص (ان معاملات میں اور دوسرے امور میں بھی) اللہ تعالیٰ سے ڈریگا اللہ تعالیٰ اسکے گناہ دور کر دیگا (کہ مغفرت عظیمہ کا سبب ہے) اور اسکو بڑا اجر دیگا تم ان

مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا

جس طرح سے رہتے ہو تم مقدور اپنے سے اور مت ایذا دو ان کو تو کہ تنگی کرو تم

(مطلقہ) عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کیلئے (اس کے بارے میں) تکلیف مت پہنچاؤ

عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى

اوپر ان کے اور اگر ہوویں حمل والیاں پس خرچ کرو اوپر ان کے یہاں تک کہ

اور اگر وہ (مطلقہ) عورتیں حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک ان کو کھانے پینے کا خرچ دو پھر اگر وہ (مطلقہ) عورتیں

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ

رکھیں حمل اپنا پس اگر دودھ پلاویں تمھارے کہنے سے پس دو تم ان کو مزدوری ان کی

(جبکہ پہلے ہی سے بچے والیاں ہوں یا بچہ ہی پیدا ہونے سے انکی عدت ختم ہوئی ہو) تمھارے لئے (بچہ کو اجرت پر) دودھ پلادیں تو تم انکو (مقررہ) اجرت دو

نزول الکلام

؎۵ قولہ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ الخ اتفاق سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے لڑکے کو ایک بار کافر پکڑ کر لے گئے بیٹے کے فراق میں ماں باپ کا بُرا حال ہو گیا حضرت عوف نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا کفار کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا اس کی ماں کا اپنی لخت جگر کے فراق میں یہ حال ہوا کہ نہ کھانے کا ہوش رہا نہ پینے کا صرف سانس باقی ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تسلی کے کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے اور فرمایا کہ اس کی ماں یعنی اپنی بیوی سے کہدو کہ لاحول ولا قوۃ الخ کا بکثرت ورد رکھے اس مصیبت زدہ نے سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سر اور آنکھوں پر رکھکر قبول کیا اور عمل شروع کر دیا چند ہی دن گذرے تھے کہ بیٹا کافروں کے پنجہ سے کسی صورت سے چھوٹ آیا اور ساتھ میں چار ہزار بکریوں کا گلہ آنکھ بچا کر اپنے ساتھ ہانک لایا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

؎۶ قولہ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ الخ حضرت خلاد بن عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حیض والی عورتوں کی عدت کا بیان تو سورہ بقرہ میں ہو چکا، جن عورتوں کو چھوٹی عمر یا بڑی عمر ہونے کے سبب یا حمل کے باعث حیض نہیں آتا اگر ان کو طلاق دیدی جائے تو ان کی عدت کس قدر ہے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول

توضیح الکلام ؎۵ قولہ وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ الخ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے متقی پاکباز بندوں کیلئے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ جن کا گمان بھی نہیں ہوتا اس میں خاوند کو تسلی ہے کہ رزق و روزی کی فکر سے اپنی بیویوں کو طلاق نہ دو اور نہ طلاق کے بعد جبراً روک کر رکھو کیونکہ ہم بیگمان روزی دیتے ہیں بعض مفسروں نے اس جملہ میں بھی رزق کو خاص کیا ہے۔ حسین بن فضل کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈریگا اور فرائض واجبات ادا کرتا ہے کا خدا تعالیٰ اسکو عذاب نے

وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ

اور موافقت رکھو آپس میں ساتھ اچھی طرح کے اور اگر ایکدوسرے سے تنگی کرو تم پس دودھ پلاوے گی اس کو

اور (اجرت کے بارہ میں) باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم باہم کشمکش کروگے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلا دیگی (آگے نفقہ کے

أُخْرَىٰ ۝ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ

اور چاہئے کہ خرچ کرے کشایش والا کشایش اپنی سے اور جو شخص کہ تنگی کی گئی اوپر اس کے

نفقہ کے بارہ میں ارشاد ہے کہ) وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق (بچہ پر) خرچ کرنا چاہئے اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہئے کہ

رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا

رزق اس کے کی پس چاہئے کہ خرچ کرے اس چیز سے کہ دی ہے اس کو اللہ نے نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی جی کو مگر جتنا کہ

اللہ تعالیٰ نے جتنا اس کو دیا ہے اسمیں سے خرچ کرے خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو دیا ہے

آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ

دیا ہے اس کو شتاب ہے کرے گا اللہ پیچھے سختی کے آسانی اور بہت بستیاں ہیں کہ سرکشی کی انھوں نے

خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دیگا (گو بقدر ضرورت وحاجت روائی سہی) اور بہت سی بستیاں تھیں جنھوں نے اپنے رب کے حکم (ماننے) سے

عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا

حکم پروردگار اپنے کے سے اور پیغمبروں اس کے سے پس حساب لیا ہم نے ان سے حساب سخت اور عذاب کیا ہم نے ان کو عذاب

اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی سو ہم نے ان (کے اعمال) کا سخت حساب کیا اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سزا دی

عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا

ناپہچان پس چکھا انھوں نے وبال کام اپنے کا اور تھا آخر کام ان کا

(کہ وہ سزا اہلاک بالعذاب ہے) غرض انھوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار خسارہ ہی ہوا (یہ تو دنیا میں ہوا

خُسْرًا ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي

ٹوٹا تیار کیا اللہ نے واسطے ان کے عذاب سخت پس ڈرو اللہ سے اے

اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے انکے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے (اور جب انجام نافرمانی کا یہ ہے) تو اے سمجھدارو جو کہ ایمان لائے ہو

الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُولًا

عقلمندو وہ جو ایمان لائے ہو تحقیق اُتارا ہے اللہ نے طرف تمھاری ذکر کہ پیغمبر ہے

تم خدا سے ڈرو خدا نے تمھارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا (اور وہ نصیحت نامہ دیکر) ایک ایسا رسول بھیجا جو تم کو

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

پڑھتا ہے اوپر تمھارے نشانیاں اللہ کی بیان کرنے والیں تو کہ نکالے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے

اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو کہ جو ایمان لاویں اور اچھے عمل کریں

الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَ

اچھے اندھیروں سے طرف روشنی کی اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور

(کفر و جہل کی) تاریکیوں سے (ایمان و علم و عمل کے) نور کی طرف لے آویں اور (آگے ایمان وغیرہ طاعت پر وعدہ ہے کہ) جو شخص اللہ پر

يَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

کام کرے اچھے داخل کرے گا اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں

ایمان لاوے گا اور اچھے عمل کریگا خدا اس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں

بقیہ صفحہ ۷۸۰

رزق سے محروم کیا جاتا ہے اور تقدیر کو دعا کے سوا اور کوئی چیز رد نہیں کرتی اور عمر کی زیادتی کا باعث بھلائی ہی کرنا ہے اور واقعی ایمانداروں کیلئے تو بالکل اس حدیث کے مطابق ہی ہوتا ہے"

صفحہ ہذا

توضیح الکلام

۵۱ قولہ فستُرضع الخ اس خبر سے مقصود حکم ہے یعنی اس صورت میں اور کسی دودھ پلانیوالے کو تلاش کر لیا جاوے نہ تو اس ماں کو مجبور کیا جاوے نہ باپ کو اور اس کی وجہ کہ اس حکم کو حکم (امر) کے لفظ سے بیان نہیں کیا بلکہ جملہ خبریہ لائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ مرد کو کم اجرت مقرر کرنے پر عتاب ہے کہ آخر کوئی اور تو پلاوے ہی گی اور وہ بھی غالبًا بہت کم نہ لیگی پھر یہ کمی ماں ہی کے لئے کیوں تجویز کیجائے اور عورت کو زیادہ اجرت مانگنے پر عتاب ہے کہ تو نہ پلاوے گی تو اور دوسری میسر ہو جاوے گی کیا دنیا میں صرف ایک تو ہی ہے جو عند المتقل "اسقدر زیادہ مانگتی ہے" ۱۲

۵۲ قولہ سیجعل اللہ الخ اس آیت میں خدا تعالیٰ کم مقدور لوگوں کو تسلی بھی دیتا ہے کہ تنگی کے بعد خدا تعالیٰ فراخدستی بھی عطا کر دیتا ہے اس ارشاد میں دودھ پلانیوالی عورت کو سمجھایا جاتا ہے کہ کیا خبر یہ لڑکا تونگر ہو جاوے یا اس شخص کو خدا تعالیٰ کشایش عطا کرے تو تیری افلاس کے وقت رفاقت کریگا یہ حکم عام نہیں ہے کہ ہر تنگدست کو فراخدستی ملیگی، یوں بھی ہو سکتا ہے کہ ایمانداروں کو بات کی تنگدستی اور تکلیف کے بعد فراخی اور راحت ضرور ملیگی اور جلد ملیگی دنیا کی زندگی سریع الزوال ہے مگر آیت میں صحابہؓ کی طرف خطاب ہے اور وہ اس وقت بہت تنگدست تھے اپنے وعدہ کے موافق خدا تعالیٰ نے بہت جلد ان پر فراخدستی کے دروازے کھولدئے روم و فارس کے ملک مسخر ہو گئے ۱۲

۵۳ قولہ حسابا شدیدا الخ

ع ۱۷ | مع ۱۴

خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝

ہمیش رہنے والے بیچ ان کے ہمیشہ تحقیق اچھا دیا اللہ نے اس کو رزق

انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے بلاشک اللہ نے دانکو بہت اچھی روزی دی (آگے اللہ ہو واجب الاطاعت ہونا بیان کیا جاتا ہے یعنی)

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ

اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا سات آسمانوں کو اور زمین مانند ان کی

اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور اُن کی ہی طرح زمین بھی (اور) ان سب میں

یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

اُترتا ہے حکم اُس کا درمیان ان کے توکہ جانو تم یہ کہ اللہ اوپر ہر چیز کے

(اللہ تعالیٰ کے) احکام نازل ہوتے رہتے ہیں (اور یہ اس لئے بتلایا گیا) کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر

قَدِیْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝

قادر ہے اور یہ کہ تحقیق اللہ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو علم میں

قادر ہے اور اللہ ہر شے کو (اپنے) احاطۂ علمی میں لئے ہوئے ہے

سورۃ التحریم مدنیۃ وھی اثنتا عشرۃ اٰیۃ وفیھا رکوعان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سورۃ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی اسمیں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

کلماتہا ۲۵۳ حروفہا ۱۱۲۴

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

اے نبی ہو کیوں حرام کرتا ہے اس چیز کو کہ حلال کی ہے خدا نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو رضامندی بی بیوں اپنی کے

اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہو آپ (قسم کھا کر اسکو) اپنے اوپر کیوں حرام فرماتے ہیں (پھر وہ بھی) اپنی بی بیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے

وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تحقیق مقرر کر دیا اللہ نے واسطے تمہارے کھولنا قسموں تمہاری کا اور اللہ

اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تملوگوں کیلئے تمہاری قسموں کا کھولنا (یعنی قسم توڑنے کے بعد اسکے کفارہ کا طریقہ) مقرر فرما دیا ہے

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ

دوست ہے تمہارا اور وہ ہے جاننے والا حکمت والا اور جس وقت چھپا کر کہا نبی ؐ نے طرف بعضی

اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ اور جبکہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات

اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ

بی بی اپنی کے ایک بات پس جب خبر کر دی اس بی بی نے اس بات کی اور ظاہر کر دیا اسکو خدا نے اوپر اس کے یعنی اوپر نبی کے

چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتلا دی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے (بذریعہ وحی) اسکی خبر کر دی تو پیغمبر نے اس ظاہر

وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ

جتا دی بعضی بات اس کی پس جب خبر کی اس بی بی کو اس جتا دینے کی کہنے لگی کس نے خبر دی تم کو یہ

تھوڑی سی بات تو جتلا دی اور تھوڑی سی بات کو ٹال گئے سو جب پیغمبر نے اس بی بی کو وہ بات جتلائی وہ کہنے لگی کہ آپکو اسکی کس نے خبر کر دی آپنے

قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ

کہا خبر کی مجھ کو صاحب علم خبردار نے اگر توبہ کرتی ہو تم دونوں طرف خدا کی پس تحقیق کج ہو گئے

فرمایا کہ مجھ کو جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی خدا) نے خبر دی۔ اے (پیغمبر کی) دونوں بی بیو اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمہارے دل مائل ہو رہے ہیں

نزول الکلام سورۃ تحریم

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ حضرت حفصہ دختر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لائے دن تو حضرت حفصہ ہی کی باری کا تھا لیکن چونکہ حفصہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اپنے باپ یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مکان پر گئی ہوئی تھیں اس لئے آپنے اپنی لونڈی حضرت ماریہ قبطیہ کو بلا بھیجا اور اپنی محبت سے سرفراز فرمایا چونکہ ازواج مطہرات بشریت سے خالی نہ تھیں اور جیسا کہ اپنے محبوب شوہر کے پاس کسی دوسری بیوی کا آنا اور وہ بھی اپنی باری کے روز ناگوار گذرا کرتا ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی اس بات سے مطلع ہونے پر ناگوار گذرا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خاطر داری کی غرض سے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور فرمایا کہ اے حفصہ میرا یہ قول امانت ہے اس کی کسی دوسرے کو خبر نہ ہو اتفاق سے حضرت حفصہ رضی نے خوشی میں آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ کر بیٹھیں کہ مجھ ناچیز کی خاطر محبوب رب العالمین نے ایک حلال حرم محترم اپنے اوپر حرام کر لی اللہ پاک نے اپنے نبی کو وحی کے ذریعہ سے اسکی خبر دی اور یہ آیات نازل فرمائیں ۱۲ معالم

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بخاری شریف میں اس کا شان نزول اس طرح منقول ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول شریف تھا کہ بعد عصر کھڑے کھڑے بیویوں کے پاس تشریف لاتے ایک بار حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس معمول سے زیادہ ٹھہرے اور شہد نوش فرمایا تو مجھ کو رشک آیا میں نے حفصہ رضی سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور تشریف لاویں تو وہ یوں کہے کہ آپ نے مغافیر جو ایک ناگوار بو کا گوند ہوتا ہے نوش فرمایا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا آپنے فرمایا کہ میں نے تو شہد

ع ۵ ۱۸

فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۚ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَ

دل تمہارے اور اگر ایک دوسری کی مدد کرو گی اوپر اس کے پس تحقیق اللہ وہ ہے دوست اس کا اور جبرئیل اور

اور اگر (اسی طرح) پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کارروائیاں کرتی رہیں تو یاد رکھو کہ پیغمبر کا رفیق اللہ ہے اور جبرئیل ہے اور

صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ۞ عَسَىٰ رَبُّهُ

صالح لوگ مسلمانوں میں سے اور فرشتے پیچھے اس کے مددگار ہیں شتاب ہے پروردگار اس کا

نیک مسلمان ہیں اور (ان کے علاوہ وہ) فرشتے (آپ کے) مددگار ہیں۔ اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دیدیں

إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ

اگر طلاق دے تم کو یہ کہ بدل دیوے اس کو بی بیاں بہتر تم سے مسلمان عورتیں ایمان والیاں

تو ان کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے ان کو تم سے اچھی بی بیاں دیدے گا جو اسلام والیاں ایمان والیاں

قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۞ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

فرمانبرداری کرنیوالیاں توبہ کرنیوالیاں عبادت کرنیوالیاں روزہ رکھنے والیاں خاوند دیکھی ہویاں اور بن دیکھی ہویاں اے لوگو جو

فرمانبرداری کرنیوالیاں توبہ کرنیوالیاں عبادت کرنیوالیاں روزہ رکھنے والیاں ہونگی کچھ بیوہ اور کچھ کنواریاں اے ایمان والو

آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

ایمان لائے ہو بچاؤ جانوں اپنی کو اور لوگوں اپنوں کو آگ سے کہ ایندھن اوس کا لوگ ہیں اور پتھر ہیں

تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن (اور سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں

عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ

اوپر اس کے مقرر ہیں فرشتے سخت دل زور آور نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کرے ان کو اور

جس پر تند خو (اور) مضبوط فرشتے (متعین) ہیں جو خدا کی (ذرا) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور

يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۞ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا

کرتے ہیں جو حکم کئے جاویں اے لوگو جو کافر ہوئے ہو مت عذر کرو

جو کچھ حکم کیا جاتا ہے اس کو (فوراً) بجالاتے ہیں (اور کافروں کو دوزخ میں داخل ہوتے وقت ان سے کہا جائیگا اے کافرو آج تم عذر (و معذرت)

الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۞ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

آج یعنی قیامت کو سوائے اس کے نہیں کہ بدلہ دیئے جاؤ گے تم جو کچھ کرتے تھے اے لوگو جو ایمان لائے ہو

مت کرو کہ بے سود ہے ایس تم کو تو اسی کی سزا مل رہی ہے جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے اے ایمان والو تم اللہ کے آگے

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ

توبہ کرو طرف اللہ کی توبہ خالص شتاب ہے پروردگار تمہارا یہ کہ دور کرے تم سے

سچی توبہ کرو (توبہ کا ثمرہ فرمائے ہیں کہ) امید (یعنی وعدہ) ہے کہ تمہارا رب (اس توبہ کی بدولت) تمہارے گناہ معاف

سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ

برائیاں تمہاری اور داخل کرے تم کو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں اس دن

کردے گا اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور یہ اس روز ہوگا) جس دن

لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ

کہ نہ رسوا کرے گا اللہ نبی ؐ کو اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ اس کے نور ان کا دوڑتا ہو آگے

کہ اللہ تعالیٰ نبی (صلعم) کو اور جو مسلمان (دین کی رو سے) ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے داہنے

بقیہ ص ۷۸۲

کبھی شہد نہیں پیوں گا اور اس خیال سے کہ حضرت زینبؓ کا دل بُرا نہ ہو اس قسم کو پوشیدہ رکھنے کی تاکید فرمادی مگر ان بیوی نے دوسری سے کہدیا اور قصہ دوسری روایات میں کچھ تغیر کے ساتھ بھی منقول ہوا ہے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام ۵۱

قولہ یاایہا الذین آمنوا قوا الخ یعنی جب رسولؐ کی بیویوں کو بھی علم اور طاعت کے بغیر نجات نہیں اور چونکہ تبلیغ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے تو مضمون مذکور کی تبلیغ بھی رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر واجب ہوئی کہ اپنی بیویوں کو اس مضمون کی آپ نصیحت فرماویں پھر تم اے مومنو کس شمار میں ہو تم پر تو اپنے اہل و عیال کی اصلاح کا اور اپنا انتظام بدرجہ اولیٰ واجب ہوگا اسلئے اس آیت میں تمکو بھی حکم دیا گیا کہ تم اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اپنے آپکو بچانا تو اطاعت کرنا ہے اور اپنے گھر والوں کو بچانا اس طور پر ہے کہ ان کو احکام الٰہی سے مطلع کرو پھر ان پر عمل کرانے کے لئے زبان ہاتھ وغیرہ سے بقدر طاقت سعی کرو ۱۲

ع ۱ / ۱۹

۵۲ قولہ توبۃ نصوحا الخ سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ معصیت پر کامل طور پر نادم ہو اور اس بات کا عزم کرلے کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا اور یہ توبہ بصرح کرنا دوزخ سے بچنے کا طریقہ ارشاد فرمایا اگر اس پر کوئی شبہ کرے کہ دوزخ سے بچنا توب پر لازم ہے اور اس کا طریقہ توبہ کرنا ہے اور توبہ ہوتی ہے گناہوں سے تو معلوم ہوا کہ سب گنہگار ہیں جواب یہ ہے کہ مومنین (امت محمدیہ) سب غیر معصوم ہیں اور غیر معصوم کا گناہ سے بری ہونا بہت ہی نادر ہے تو گویا سب ہی گنہگار ہیں ۱۲

۵۳ قولہ یوم لا یخزی اللہ الخ اس آیت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ملا دینا تقویت حکم کیلئے ہے یعنی جس طرح نبی علیہ السلام کو نہ رسوا کرنا یقینی اسی طرح مومنوں کو بھی نہ رسوا کرنا یقینی ہے اور رسوائی سے وہ سزا مراد ہے جو کفر کی ہوگی جیسا کہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین اور مومنوں سے مطلق ایماندار مراد ہیں ۱۲ مقصود تو صرف مومنوں کا بیان کرنا ہے

أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ

اُن کے اور داہنے اُن کے کہیں گے اے پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور بخشش کر

اور ان کے سامنے دوڑتا ہوگا (اور) یوں دعا کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے اس نور کو اخیر تک رکھئے

لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

واسطے ہمارے تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے اے نبی م جھگڑا کر

(یعنی راہ میں گل نہ ہو جائے) اور ہماری مغفرت فرما دیجئے آپ ہر شے پر قادر ہیں۔ اے نبی (صلعم) کفار (سے بالسنان) اور

الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ

کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر ان کے اور جگہ رہنے ان کے کی دوزخ ہے اور بڑی ہے

منافقین سے (باللسان) جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے دنیا میں تو یہ ان کے مستحق ہیں) اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانا دوزخ وہ بری

الْمَصِيرُ ○ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَ

جگہ پھر جانے کی بیان کی اللہ نے مثال واسطے ان لوگوں کے جو کافر ہوئے عورت نوح م کی اور

جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے نوح (علیہ السلام) کی بی بی اور لوط (علیہ السلام) کی بی بی کا حال

امْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

عورت لوط م کی تھیں دونوں نیچے کے بندوں ہمارے صالحوں میں سے

بیان فرماتا ہے وہ دونوں ہمارے خاص دو بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں تھیں سو ان عورتوں نے

فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ

پس خیانت کی ان دونوں نے انکی پس نہ کفایت کی انھوں نے ان دونوں عورتوں میں سے اللہ کی طرف سے کچھ اور کہا گیا داخل ہو آگ میں

ان دونوں بندوں کا حق ضائع کیا تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں ان کے ذرا کام نہ آسکے اور ان دونوں عورتوں کو (بوجہ کافر ہونیکے) حکم ہو گیا

مَعَ الدَّاخِلِينَ ○ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ

ساتھ داخل ہونے والوں کے اور بیان کی خدا نے مثال واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں عورت

کہ اور جانیوالوں کے ساتھ تم دونوں بھی دوزخ میں جاؤ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں (کی تسلی) کے لئے فرعون کی بی بی (حضرت آسیہ) کا حال

فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ

فرعون کی جس وقت کہا اُس عورت نے اے رب میرے بنا واسطے میرے نزدیک اپنے گھر بیچ بہشت کے اور

بیان کرتا ہے جبکہ ان کی بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے واسطے جنت میں اپنے قرب میں مکان بنائیے اور

نَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ وَ

نجات دے مجھ کو فرعون سے اور عمل اس کے سے اور نجات دے مجھ کو قوم ظالموں سے اور

مجھ کو فرعون (کے شر) سے اور اس کے عمل (کفر کے ضرر اور اثر) سے محفوظ رکھئے اور مجھ کو تمام ظالم (یعنی کافر) لوگوں سے محفوظ رکھئے اور

مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن

مریم بیٹی عمران کی جس نے محافظت کی شرمگاہ اپنی کی پس پھونکا ہم نے بیچ اس کے

(نیز مسلمانوں کی تسلی کیلئے) عمران کی بیٹی (حضرت) مریم (علیہا السلام) کا حال بیان کرتا ہے جنھوں نے اپنے ناموس کو حلال اور حرام دونوں سے محفوظ رکھا

رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ⑫

روح اپنی کو اور مانتی تھی باتوں پروردگار اپنے کی کو اور کتابوں اس کی کو اور تھی فرماں برداروں سے

سو ہم نے انکے چاک گریباں میں اپنی روح پھونکدی اور انھوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو انکو ملائکہ کے ذریعے پہنچے تھے) اور اسکی کتابوں کی

توضیح الکلام

ف۱ قولہ وَأَتْمِمْ لَنَا الخ اور اس کی وجہ کہ اس دن نور کو کامل کرنیکی دعا کرتے ہونگے یہ ہوگی کہ قیامت کے دن ہر مومن کو کچھ نہ کچھ نور عطا ہوگا اور جب منافقوں کا نور بجھ جائیگا اس وقت مومن یہ دعا کرینگے جیسا کہ مفصلاً پہلے یہ بیان ہو چکا ہے اور ہر مومن کیلئے کچھ نہ کچھ نور کا ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ دوزخ میں کوئی مومن نہ جائے اس لئے کہ گنہگار مومن گناہ کی ظلمت کے سبب دوزخ میں جائیں گے ۱۲

ف۲ قولہ امرأت لوط الخ یعنی کافروں کو عبرت پکڑنے کیلئے لوط علیہ السلام کی بیوی واعلہ اور نوح علیہ السلام کی بیوی واہلہ یا والہہ کی مثال ہے کہ یہ دونوں عورتیں اللہ تعالیٰ کی نافرمان اور اپنے شوہروں کے خلاف حکم کافروں سے ملی ہوئی تھیں آخر کار اپنے کار بد کا نتیجہ بھی بد انھوں نے آپ ہی پایا ان کے شوہر باوجود اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہونے کے ان کو عذاب سے بچا نہ سکے اور مسلماں کی تسلی کے لئے حضرت آسیہ رض کی مثال ہے کہ ان کا شوہر فرعون تھا جو کافروں کا سردار ہے لیکن یہ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئی تھیں فرعون نے ان کو شہید کر ڈالا ان کے خاوند کا کفران کے لئے کچھ بھی مضر نہ ہوا یہ تو شہید ہوتے ہی اپنے بہترین مقام پر جا پہونچیں یہاں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ اس قدر وسیع جنت آسمانوں کے اوپر کس طرح قائم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جنت حقیقت میں دوسرے عالم کا نام ہے جس کے آگے یہ عالم جس میں زمین اور آسمان وغیرہ ہیں ایک بہت چھوٹی چیز ہے پھر آسمانوں پر جنت کا ہونا جو بیان کیا جاتا ہے وہ حقیقت کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ مجازاً ہے کیونکہ جو چیز مقدس اور پاکیزہ ہوا کرتی ہے اس کو آسمان کی طرف اور جو میلی کچیلی ہوا کرتی ہے اس کو زمین کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں چنانچہ خود اللہ تعالیٰ کو بھی اسی لئے آسمانوں پر کہا جاتا ہے اور بعض نے اور جوابات بھی دئے ہیں ۱۲

وقف لازم

ع ۲ ۵ ۲۰

سورۃ الملک مکیۃ ۔۔۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔۔۔ ثلٰثون اٰیۃ فیہا رکوعان

سورہ ملک مکہ میں نازل ہوئی اسمیں ۔ شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے ۔ تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

کلمات ۹۰۳ ۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں ۔ حروف ۱۳۵۹

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى

بہت برکت والا ہے وہ شخص کہ بیچ ہاتھ اُس کے ہے بادشاہی اور وہ اوپر

وہ خدا بڑا عالیشان ہے جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ

ہر چیز کے قادر ہے جس نے پیدا کیا موت کو اور زندگی کو تو کہ آزماوے تم کو

ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون شخص

اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

کہ کونسا تم میں سے بہتر ہے عمل میں اور وہی ہے غالب بخشنے والا جس نے پیدا کیا سات آسمانوں کو

عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے جس نے سات آسمان اوپر تلے

طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ

اوپر تلے نہ دیکھے گا تو بیچ پیدائیش رحمٰن کے کچھ چوک پس پھیر لے جا نظر کو

پیدا کئے تو خدا کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا سو تو (اب کی بار) پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے

هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ

کیا دیکھتا ہے تو کچھ شگاف پھر پھیرلے جا نظر کو دوبارہ پھر آوے گی طرف تیری

کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے (یعنی بلا تامل تو نے بہت بار دیکھا ہوگا اب کی بار تامل سے نگاہ کر) پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

نظر ذلیل اور وہ تھکی ہوئی ہے اور البتہ تحقیق زینت دی ہم نے آسمان دنیا کو ساتھ چراغوں کے

(آخر کار) نگاہ ذلیل اور درماندہ ہوکر تیری طرف لوٹ آوے گی اور ہمنے قریب کے آسمان کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے آراستہ کر رکھا ہے

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝

اور کیا ہمنے اُن کو مارنا واسطے شیطانوں کے اور تیار کیا ہمنے واسطے اُن کے عذاب چلنے کا

اور ہمنے ان ستاروں (کو شیطانوں کے مارنیکا ذریعہ بھی بنا دیا ہے اور ہمنے ان (شیاطین) کیلئے (آخرت میں بوجہ انکے کفر کے) دوزخ کا عذاب (بھی) تیار کر رکھا ہے

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ

اور واسطے اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے ساتھ رب اپنے کے عذاب ہے دوزخ کا اور بُری ہے جگہ پھر جانے کی جب

اور جو لوگ اپنے رب (کی توحید) کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بری جگہ ہے جب

اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ

ڈالے جاویں گے بیچ اس کے سُنیں گے واسطے ان کے چِلّانا اور وہ جوش کرتی ہوگی یعنی دوزخ قریب ہے کہ پھٹ جاوے

یہ لوگ اسمیں ڈالے جاویں گے تو اس کی بڑے زور کی آواز سنیں گے اور وہ اسطرح جوش مارتی ہوگی جیسے معلوم ہوتا ہے کہ (ابھی) غصہ کے مارے

الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝

غصہ سے جب ڈالی جاوے گی بیچ اس کے کوئی جماعت پوچھیں گے اُن سے جو کیدار اس کے کیا نہیں آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا

پھٹ پڑے گی (اور) جب اسمیں کوئی گروہ (کافروں کا) ڈالا جاویگا تو انکے محافظ اُن لوگوں سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تھا

خواص الکلام سورہ ملک

آشوب چشم روزانہ تین دن تک دم کرنے سے آرام ہو جاوے اور جو اسکو خواب میں دیکھے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں دے اور اسکی املاک اور خیرات میں زیادتی ہو ۱۲

فوائد القرآن ۔ الحسنی

فضائل الکلام

جو شخص اس سورت کو پڑھے گا تو یہ سورت قیامت کے دن اس شخص کی اللہ تبارک تعالیٰ سے شفاعت کریگی اور بخشوا کر جنت میں لیجائیگی یہ سورت عذاب قبر سے بچاتی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا اچھا ہو کہ اس سورت کی تیسوں آیتیں مومن کے دل میں ہوں اس حدیث سے اس سورت کے حفظ کرنے اور ورد کرنے کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے ۱۲ اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس سورت کو ہر روز رات کو سونے سے پہلے ضرور پڑھتے تھے اور اس سورت کا نام حدیث شریف میں مانعہ اور منجیہ اور واقیہ بھی آیا ہے ۱۲ اور اس سورت کا نام سورہ ملک اس وجہ سے ہے کہ اس میں وہ چیزیں جو حقیقی بادشاہت کے واسطے لائق ہیں اس مالک الملک کے واسطے ثابت کی گئی ہیں جو بلا قید سب کا مالک ہے ۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہؓ نے ایک قبر پر خیمہ قائم کیا اور اُسے معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے وہاں ایک آدمی کو سنا کہ یہ سورت پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے اس سورت کو تمام کیا تب اس صحابیؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا آپنے فرمایا کہ یہ سورت مانعہ اور منجیہ ہے اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے نجات دیتی ہے (ترمذی)

توضیح الکلام

۵ قولہ تبارک الذی الخ ۔ برکت کہتے ہیں خیر کثیر اور زیادتی اور ہمیشگی اور خوش نیکی کو اور ظاہر بات ہے کہ جس نے آسمان و زمین وغیرہ کو پیدا کیا اور طرح طرح کی مخلوق پیدا کی اور وہی ہر ایک کو روزی رزق سامان عطا کرتا ہے اس سے زیادہ بابرکت کون ہے کہ اس قدر صرف کرنے پر بھی اس کے یہاں کچھ کمی نہیں اور اس کے بعد الذی بیدہ الملک فرما کر اس دعویٰ کی دلیل دیدی کیونکہ جس کے قبضہ میں آسمان و زمین درخت پتھر غرض کل عالم ہو تو اس کے بابرکت ہونے میں کس کو کلام ہو سکتا ہے اگر یہ فرماتے کہ تبارک اللہ یا تبارک الرحمٰن تو اس کے لئے الگ دلیل کی ضرورت ۔ بقیہ آئندہ

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ

کہیں گے ہاں تحقیق آیا تھا ہمارے پاس ڈرانیوالا پس جھٹلایا ہم نے اور کہا ہم نے نہیں اُتارا اللہ نے کچھ

وہ کافر بطور اعتراف کے کہیں گے کہ واقعی ہمارے پاس ڈرانیوالا پیغمبر آیا تھا سو ہماری شامت تھی کہ ہم نے اسکو جھٹلا دیا اور کہدیا کہ اللہ نے (از قبیل احکام و کتب)

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا

نہیں تم مگر بیچ گمراہی بڑی کے اور کہیں گے اگر ہوتے ہم سنتے یا سمجھتے نہ ہوتے ہم

کچھ نہیں نازل کیا اور تم بڑی غلطی میں پڑے ہو اور (کافر فرشتوں سے یہ بھی) کہیں گے کہ ہم اگر سنتے یا سمجھتے تو ہم

فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝

بیچ رہنے والوں دوزخ کے پس اقرار کیا انھوں نے ساتھ گناہوں اپنے کے پس دوری ہے واسطے رہنے والوں دوزخ کے

اہل دوزخ میں (شامل) نہ ہوتے غرض اپنے جرم کا اقرار کریں گے سو اہل دوزخ پر لعنت ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَ

تحقیق جو لوگ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے بن دیکھے واسطے ان کے بخشش ہے اور ثواب بڑا اور

بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم (مقرر) ہے اور

أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ

چھپاؤ تم بات اپنی کو یا پکار کر کہو اس کو تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو کیا نہ جانے گا

تم لوگ خواہ چھپا کر بات کہو یا پکار کر کہو اُس کو سب خبر ہے کیونکہ وہ دلوں تک کی باتوں سے خوب واقف ہے (اور بھلا کیا وہ نہ جانے گا

مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

جس نے پیدا کیا ہے اور وہ ہے باریک دیکھنے والا خبردار وہی ہے جس نے کیا واسطے تمہارے زمین کو

جس نے پیدا کیا ہے اور وہ باریک بین (اور) پورا باخبر ہے وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو

ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

فرش پس چلو بیچ راہوں اس کے کے اور کھاؤ رزق اس کے سے اور طرف اسی کی ہے جی اٹھنا

مسخر کر دیا سو تم اسکے رستوں میں چلو پھرو اور خدا کی روزی میں سے (جو زمین میں پیدا کی ہے) کھاؤ پیو (اور کھاپی کر اسکو بھی یاد رکھنا کہ) اُسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر

ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝

کیا نڈر ہو تم اس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہے یہ کہ دھسادیوے تم کو زمین میں پس ناگاہ وہ پھٹ جاوے گی

کیا تم لوگ اس سے بے خوف ہوگئے ہو جو کہ آسمان میں (بھی اپنا حکم و تصرف رکھتا) ہے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ زمین تھرتھرا کر الٹ پلٹ ہونے لگے

أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ

یا نڈر ہوئے تم اس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہے یہ کہ بھیجے اوپر تمہارے مینہ پتھروں کا پس البتہ جانو گے

یا تم لوگ اس سے بے خوف ہوگئے ہو جو کہ آسمان میں (اپنا حکم و تصرف رکھتا) ہے کہ وہ تم پر (مثل عاد کے) ایک ہوائے تند بھیجدے سو جس وقت (ہلاک ہو جاؤ گے تو عنقریب) معلوم ہو جاویگا

كَيْفَ نَذِيرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ

کیونکر تھا ڈرانا میرا اور البتہ تحقیق جھٹلایا ان لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے پس کیونکر ہوا

کہ میرا ڈرانا عذاب کیسا تھا (اور ان سے پہلے جو لوگ ہو گذرے ہیں انھوں نے (دین حق کو) جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو ان پر) میرا عذاب کیسا

نَكِيرِ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ

عذاب میرا کیا نہ دیکھا انھوں نے طرف جانوروں کے اوپر اپنے پر کھولے ہوئے اور سمیٹ لیتے ہیں نہیں تھام رکھتا اُن کو

(واقع) ہوا کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر پرندوں کیطرف نظر نہیں کی کہ پر پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں اور (کبھی اسی حالت میں) پر سمیٹ لیتے ہیں بجز (خدائے

بقیہ ص ۷۸۵

پڑتی اب ضرورت نہیں ۱۲ پھر اس کے بعد الذی خلق الموت الخ بیان فرماکر اس طرف اشارہ کر دیا کہ جس طرح اس عالم کی کائنات اس کے قبضہ میں ہیں ایسے ہی اس جہاں کے ذرات بھی اُسی کے مقبوضہ ہیں کیونکہ موت سے مراد دنیا سے مرجانا اور حیات سے مراد حشر میں زندہ ہوجانا ہے تو دونوں جملوں سے دونوں جہاں کی بادشاہتوں کا ذکر ہوگیا ۱۲ صفحہ ہذا

نزول الکلام ـ ۵۱

قولہ واسروا قولکم الخ دشمنان خدا و رسول کا فر اپنی خواہشات نفس میں مغرور و سرشار ہوکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخیاں کیا کرتے تھے اور بعض مرتبہ ناشائستہ الفاظ سے بذریعہ وحی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرمادیا جاتا تھا اس پر ان لوگوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب سے جو بات ایسی کہنی ہو وہ تنہائی میں چپکے چپکے کہنی چاہئے تاکہ محمد کا خدا انکو نہ سنے اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

ع ۱۴

توضیح الکلام

۵۲ قولہ وہو اللطیف الخبیر الخ حاصل یہ ہے کہ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا با اختیار ہے پس تمہارے احوال و اقوال کا پیدا کرنیوالا بھی ہے اور ارادہ اور اختیار سے پیدا کرنا علم کے بعد ہوا کرتا ہے لہٰذا اس کے لئے علم کا ثبوت ضروری ہوا اور جب اس کے لئے علم محیط ثابت ہوا تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ دونوں فریق کو ان کے اقوال اعمال کے مطابق جزا اور سزا ضرور دیگا رہا یہ کہ الآیۃ ۱۲ ... ۱۲ قرآن کریم میں قول ... کی تخصیص کیوں کی حالانکہ وہ اعمال کو بھی سب کو جانتا ہے تو اس کی ۱۲ الکلام فی ... وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اقوال کا

وقف منزل

وقف لازم

وقف غفران

۵۳ قولہ والیہ النشور الخ یعنی باوجود یکہ یہ سب انعامات اللہ تعالیٰ نے تم پر کئے ہیں لیکن تم سے یہ مطلوب ضرور ہے کہ تم بادشاہ کا حق بھی ادا کرتے رہو اور سکینوں اور محتاجوں اور یتیموں اور اپاہجوں کو بھی دیتے رہو کیونکہ یہ لوگ بھی بمنزلہ تنخواہ داروں کے ہیں کہ بادشاہ کی سند لیکر تم سے اپنی تنخواہ مانگتے ہیں لہٰذا تم کو چاہئے کہ ان کو محروم نہ کرو اس لئے کہ تمہاری تعلقداری کی مدت ختم ہوکر تم کو بہت جلد اس زمین کو چھوڑ جانا ہے کہ پھر تم اس کے حاصل اور آمدنی سے کچھ فائدہ بقیہ آئندہ

دقوع بہ نسبت اعمال کے زیادہ ہوتا ہے ۱۲

اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍۢ بَصِیْرٌ ۝ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ

مگر رحمٰن تحقیق وہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے کیا کون ہے وہ شخص جو لشکر ہو

تھامے ہوئے نہیں ہے بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (اور جس طرح چاہے اس میں تصرف کر رہا ہے) ہاں رحمٰن کے سوا وہ کون ہے کہ وہ تمہارا لشکر بن کر

لَّکُمْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۝

واسطے تمہارے مدد دے تم کو سوائے رحمٰن کے نہیں کافر مگر بیچ فریب کے

آفات سے تمہاری حفاظت کر سکے (اور) کافر (جو اپنے معبود کی نسبت ایسا خیال رکھتے ہیں تو وہ) نرے دھوکے میں ہیں

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ

آیا کون ہے وہ شخص جو رزق دیتا ہے تم کو اگر بند کر لیوے رزق اپنا بلکہ لگے جاتے ہیں بیچ سرکشی اور

(اور) ہاں (یہ بھی بتلاؤ کہ) وہ کون ہے جو تمکو روزی پہنچا دے اگر اللہ تعالیٰ روزی بند کر لے (مگر یہ لوگ اس سے بھی متاثر نہیں ہوتے) بلکہ یہ لوگ سرکشی اور نفرت (عن الحق) پر

نُفُوْرٍ ۝ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا

بھاگنے کے کیا پس وہ شخص کہ چلتا ہے گرا ہوا اوپر منہ اپنے کے بہت راہ پانے والا ہے یا وہ شخص کہ چلتا ہے برابر

جم رہے ہیں سو جس کافر کا حال اوپر سنا ہے اس کو تمکو سوچو کہ کیا جو شخص منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہو وہ منزل مقصود پر زیادہ پہنچنے والا ہوگا یا وہ شخص جو

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ

اوپر راہ سیدھی کے کہہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو اور کیا واسطے تمہارے

سیدھا ایک ہموار سڑک پر چلا جا رہا ہو آپ (ان سے) کہئے کہ وہی (ایسا قادر و منعم) ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ

سننا اور دیکھنا اور دل تھوڑا سا شکر کرتے ہو کہہ وہ ہے

کان اور آنکھیں اور دل دئے (مگر) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو (اور) آپ (یہ بھی) کہئے کہ وہی ہے

الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی

جس نے پھیلایا تم کو بیچ زمین کے اور طرف اسی کے اکٹھے کئے جاؤ گے اور کہتے ہیں کب ہے

جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا اور تم اسی کے پاس (قیامت کے روز) اکٹھے کئے جاؤ گے اور یہ لوگ (جب قیامت کا ذکر سنتے ہیں تو) کہتے ہیں کہ

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ

یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہہ سوائے اس کے نہیں کہ علم نزدیک اللہ کے ہے اور

یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ یہ (تعیین کا) علم تو خدا ہی کو ہے اور

اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ

سوائے اس کے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر پس جب دیکھیں گے اس کو نزدیک ہوتی برے بگڑ جاویں گے منہ ان لوگوں کے

میں تو محض (علی الاجمال مگر) صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ پھر جب اس (عذاب موعود) کو پاس آتا ہوا دیکھیں گے تو اس وقت مارے غم کے ان کافروں کے منہ

کَفَرُوْا وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَیْتُمْ

کہ کافر ہوئے اور کہا جاوے گا یہ ہے جو کہ تھے تم اس کو مانگتے کہہ کیا دیکھا تم نے

بگڑ جاویں گے اور (ان سے) کہا جاوے گا یہی ہے وہ جس کو تم مانگا کرتے تھے (کہ عذاب لاؤ عذاب لاؤ) آپ (ان سے) کہئے کہ تم یہ بتلاؤ

اِنْ اَهْلَکَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْکٰفِرِیْنَ

اگر ہلاک کرے مجھ کو اللہ اور ان کو جو ساتھ میرے ہیں یا رحمت کرے ہم کو پس کون پناہ دے گا کافروں کو

کہ اگر خدا تعالیٰ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو موافق تمہاری تمنا کے ہلاک کر دے یا (موافق ہماری امید اور اپنے وعدے کے) ہم پر رحمت فرما دے تو کافروں کو

بقیہ ص ۷۸۶

نہ اٹھا سکو گے اور مر کر پھر اسی کی طرف زندہ ہو کر اٹھ جانا ہے وہ ایک ایک جو کا تم سے حساب لے گا اور جس جس کا تم نے حق مارا ہوگا اس پر تم کو پکڑیگا ۱۲

صفحہ ہٰذا

توضیح الکلام ۵۱ قولہ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ الخ کسی کے سامنے عاجزی اور التجا کا سر ٹیکنا دو ہی غرض سے ہوا کرتا ہے یا تو دفع ضرر کے لئے کہ وہ ہماری مصیبت کو دور کر دیگا اور کفار و مشرکین اپنے خیالی معبودوں کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہی تھے جس کی تردید حق تعالیٰ نے اس آیت سے کر دی کہ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّکُمْ الخ دوسری غرض تحصیل فائدہ ہوتا ہے کہ یہ ہمکو روزی اولاد تندرستی وغیرہ دیگا چنانچہ کفار کا اپنے معبودوں کے متعلق یہ بھی عقیدہ تھا اس کی تردید اس آیت میں کرتا ہے کہ بتاؤ وہ کون ہے جو تمکو روزی رزق دے سکے اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق بند کر دے یعنی کوئی نہیں ہے کیونکہ سب اس کے سوا جس نے پہلے جو اپنی ذات اور صفات ہی میں اس کے محتاج ہیں فرماتے ہیں کہ سب کچھ یہ کفار جانتے ہیں مگر اپنی سرکشی اور گمراہی پر اڑے ہوئے ہیں ۱۲ ۵۲ قولہ مستقیم اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اونچے نیچے غیر ہموار رستے میں ٹھوکریں کھاتا اور منہ کے بل گرتا پڑتا چلتا ہو کیا اس شخص سے زیادہ رستہ پر ہے جو صاف اور ہموار رستہ پر سیدھا چلا جاتا ہے گرتا پڑتا نہیں ہے زیادہ تو وہ کیا ہوتا بلکہ کوئی عقلمند اس کے برابر بھی نہیں کہہ سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص آسمانی قانون اور انبیاء علیہم السلام کے رستے پر صاف چلا جاتا ہے وہ مومن ہے اور وہ مقصد تک ضرور پہونچے گا اور جو نفس اور شہوت اور جہالت اور رسوم جاہلیت کے پابند ہیں وہ بہت برے رستہ پر ہیں منزل تک نہیں پہونچ سکتے بعض لوگ کہتے

ہیں اَفَمَنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا الخ سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور اَمَّنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا الخ سے مراد ابوجہل ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا سے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور اَمَّنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا سے ابوجہل مراد ہے ۱۲ ۵۳ قولہ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ الخ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسانوں کے آنے کی قدرے حکمت کی طرف اشارہ کر دیا کہ تم یہاں اسی لئے آئے ہو تاکہ اس کی طرف جاؤ پھر تم کو چاہئے کہ وہاں کے لائق کچھ سامان ساتھ لے جاؤ ۱۲

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَیْهِ

عذاب دردینے والے سے کہہ وہی ہے رحمٰن ایمان لائے ہم ساتھ اس کے اور اوپر اسی کے

عذاب دردناک سے کون بچالے گا (اور اے) آپ (ان سے یہ بھی) کہئے کہ وہ بڑا مہربان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اس پر

تَوَکَّلْنَا ج فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ قُلْ اَرَءَیْتُمْ

توکل کیا ہم نے پس شتاب جانو گے کون ہے بیچ گمراہی ظاہر کے کہہ کیا دیکھا تم نے

توکل کرتے ہیں سو عنقریب تمکو معلوم ہوجاویگا کہ صریح گمراہی میں کون ہے (یعنی تم جیسا کہ ہم کہتے ہیں یا ہم جیسا کہ تم کہتے ہو) آپ (یہ بھی) کہئے کہ بھلا یہ بتلاؤ

اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ○ ع

اگر ہوجاوے پانی تمہارا خشک پس کون لادے گا تمہارے پاس پانی جاری

کہ اگر تمہارا پانی (جو کہ کنوؤں میں ہے) نیچے کو (اتر کر) غائب ہی ہوجاوے سو وہ کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے آئے (یعنی کنوئیں کی سوت کو جاری)

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ اِثْنَتَانِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُکُوْعَانِ
سورہ قلم مکہ میں نازل ہوئی اس میں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	باون آیتیں اور دو رکوع ہیں
کلماتہا ۳۰۶	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۱۲۹۵

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَاِنَّ لَکَ

قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی کہ لکھتے ہیں نہیں تو ساتھ نعمت رب اپنے کے دیوانہ اور تحقیق واسطے تیرے

نٓ. قسم ہے قلم کی اور قسم ہے ان (فرشتوں) کے لکھنے کی (جو کہ کاتب اعمال ہیں) کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنوں نہیں ہیں (جیسا کہ منکرین نبوت کہتے ہیں) اور بیشک

لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ○ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ فَسَتُبْصِرُ وَ

البتہ ثواب ہے نہ کاٹا گیا اور تحقیق تو البتہ اوپر خلق بڑے کے ہے پس شتاب دیکھے گا تو اور

(اس تبلیغ احکام پر) ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونیوالا نہیں اور بیشک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں سو (ان کے مہملات کا غم نہ کیجئے کیونکہ) عنقریب آپ بھی

یُبْصِرُوْنَ ○ بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ ○ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

دیکھیں گے وہ کونسے کو تم میں سے فتنہ ہے تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ گمراہ ہوا

دیکھ لیں گے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو جنون تھا آپ کا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ

عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○ فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِیْنَ ○

راہ اس کی سے اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو پس مت کہا مان جھٹلانے والوں کا

(راہ راست) پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے تو آپ ان تکذیب کرنیوالوں کا کہنا نہ مانئے (جیسا اب تک بھی نہیں مانا)

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ○ وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ○ هَمَّازٍ

دوست رکھتے ہیں کاش کہ اگر سستی کرے تو پس سستی کریں وہ اور مت کہا مان ہر ایک قسم کھانے والے ذلیل کا عیب کرنیوالا

یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپ اپنے (منصبی کام یعنی تبلیغ میں) ڈھیلے ہوجائیں تو یہ لوگ بھی ڈھیلے ہوجائیں اور آپ (بالخصوص) کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانیوالا

مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ○ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ ○

چلنے والا ساتھ چغلی کے منع کرنے والا بھلائی سے حد سے نکل جانے والا گنہگار گردن کش پیچھے اس کے بے نصیب

چغلیاں لگاتا پھرتا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو حد (اعتدال) سے گذرنے والا ہو گناہوں کا کرنے والا ہو اور سخت مزاج ہو اور ان (سب) کے علاوہ حرامزادہ

اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ ○ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ

اس واسطے کہ تھا صاحب مال کا اور بیٹوں کا جس وقت پڑھی جاتی ہیں اوپر اس کے نشانیاں ہماری کہتا ہے کہانیاں ہیں

اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں

نزول الکلام

ف۱ قولہ قُلْ اَرَءَیْتُمْ الخ کفار مکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو بددعائیں دیتے اور کوستے تھے اُس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

ف۲ سورہ قلم جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی تو وحی کے ذریعہ وضو اور نماز کا طریقہ آپ کو تعلیم ہوا، سب پہلے حضرت خدیجہ اور ابوبکر اور علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہم اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ کی نبوت کو اور احکام وحی کو تسلیم کرنا شروع کیا جب مکہ میں یہ نئی نئی باتیں رواج پانے لگیں تو اس کا چرچہ گلی کوچوں میں ہونے لگا اُسوقت بعض کافروں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی بھی کی کہ آپ کو دیوانہ بتلایا اور یہ کہا کہ انھوں نے اپنے گھر والوں کو بھی دیوانہ کردیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان باتوں کے سُننے سے بہت رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپکی تسلی کیلئے یہ سورت نازل فرمائی ۱۲ مدارک ومعالم وغیرہما

ع ۲ | ۱۶ | ۲

خواص الکلام

سورہ قلم۔ نماز میں پڑھنے سے فقر وفاقہ دور ہو اور جو اس سورت کو خواب میں دیکھے تو اسکو مقصد دری اور کامیابی نصیب ہو اور وہ قاضی بنایا جائے ۱۲

توضیح الکلام

ف۳ قولہ وَمَا یَسْطُرُوْنَ الخ یعنی اور قسم ہے اُن فرشتوں کے لکھنے کی جو اعمال کے لکھنے والے ہیں آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہیں جیسا کہ منکرین نبوت کہتے ہیں مطلب یہ کہ آپ نبی برحق ہیں اور یہ قسمیں اس مقصد سے بہت مناسبت رکھتی ہیں کیونکہ مخلوق کی مقداروں میں سے قرآن شریف کا نازل ہونا بھی ہے تو اس میں اس طرف اشارہ ہے آپکی نبوت خدا تعالیٰ کے علم میں پہلے ہی سے مقدر اور مؤکد ہوچکی ہے لہذا نبوت یقیناً ثابت ہے اور اعمال کے لکھنے والے آپکی تصدیق اور انکار کرنیوالوں کے اعمال لکھ رہے ہیں پس نبوت کے انکار پر سزا ضرور ہوگی تو اب اس سزا سے ڈر کر ایمان لانا ضرور ہے ۱۲ ف۴ قولہ وَدُّوْا لَوْ الخ یعنی کافروں کا یہ منشا ہے کہ تم اپنے کار منصبی یعنی تبلیغ احکام الٰہی میں ڈھیلے پڑجاؤ اور بت پرستی کی برائی نہ کرو تو وہ بھی ڈھیلے پڑجاویں اور دین اسلام کی اس قدر مخالفت نہ کریں ۱۲ مدارک

الْأَوَّلِينَ ﴿ط﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ○ إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

پہلوں کی شتاب داغ دیویں گے ہم اس کو اوپر ناک کے تحقیق آزمایا ہے ہمنے اُن کو جیسا آزمایا تھا ہمنے باغ والوں کو

جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آتی ہیں ہم عنقریب اسکی ناک پر داغ لگادیں گے ہم نے انکی آزمائش کر رکھی ہے جیسا ہمنے باغ والوں کی آزمایش کی تھی

إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿لا﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ○ فَطَافَ عَلَيْهَا

جس وقت قسم کھائی اُنھوں نے البتہ کاٹ لیں گے اس کو صبح ہوتے اور انشاء اللہ بھی نہ کہتے تھے پس پھر گیا اوپر اس کے

جبکہ ان لوگوں نے (یعنی اکثر یا بعض نے) قسم کھائی کہ اس (باغ) کا پھل ضرور صبح چلکر توڑ لیں گے اور (ایسا وثوق ہوا کہ) انشاء اللہ بھی نہیں کہا سو اس باغ پر

طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ○ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿لا﴾ فَتَنَادَوْا

ایک پھر جانے والا یعنی عذاب الٰہی پروردگار تیرے کی طرف سے اور وہ سوتے تھے پس صبح کو ہو گیا جیسے جڑ سے کٹا ہوا پس ایکدوسرے کو پکارنے لگے

آپکے رب کیطرف سے ایک پھرنیوالا (عذاب) پھر گیا اور وہ سو رہے تھے پھر صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسے کٹا ہوا کھیت (کہ خالی زمین رہ جاتی ہے) سو صبح کیوقت

مُصْبِحِينَ ﴿لا﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِينَ ○ فَانْطَلَقُوا

صبح ہوتے کہ سویرے چلو اوپر کھیتی اپنی کے اگر ہو تم کاٹنے والے پس چلے

(سوکر جو اٹھے تو) ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم کو پھل توڑنا ہے پھر وہ لوگ آپس میں

وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ○ أَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِينٌ ﴿لا﴾ وَّغَدَوْا

اور وہ چپکے چپکے باتیں کرتے تھے یہ کہ نہ پیٹھ آوے اس باغ میں آج اوپر تمھارے کوئی فقیر اور سویرے گئے

چپکے چپکے باتیں کرتے چلے کہ آج تم تک کوئی محتاج نہ آنے پاوے اور (بزعم خود) اپنے کو اس کے نہ دینے پر

عَلَى حَرْدٍ قٰدِرِينَ ○ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ○ ﴿لا﴾ بَلْ نَحْنُ

اوپر بخیلی کے اندازہ کر کر پس جب دیکھا اس کو کہا اُنھوں نے تحقیق ہم راہ بھول گئے ہیں بلکہ ہم

قادر سمجھ کر چلے پھر جب (وہاں پہونچے اور) اس باغ کو (اس حالت میں) دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم بے شک راستہ بھول گئے بلکہ (جگہ تو وہی ہے لیکن)

مَحْرُومُونَ ﴿ط﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ○ قَالُوا

محروم ہوئے کہا بیچ والے ان کے نے کیا نہ کہا تھا میں نے تم کو کیوں نہیں تسبیح کہتے خدا کو کہا اُنھوں نے

قسمت ہی پھوٹ گئی (کہ باغ کا یہ حال ہو گیا) انمیں جو کسیقدر اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا کیوں میں نے تم کو کہا نہ تھا اب (توبہ اور) تسبیح کیوں نہیں کرتے سب (توبہ) کے

سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ○ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

پاکی ہے پروردگار ہمارے کو تحقیق ہم ہی تھے ظالم پس منھ کیا بعضے ان کے نے اوپر بعضوں کے

کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم قصوروار ہیں پھر ایک دوسرے کو مخاطب بناکر باہم الزام دینے لگے

يَّتَلَاوَمُونَ ○ قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طٰغِينَ ○ عَسٰى رَبُّنَا أَنْ يُّبْدِلَنَا

ملامت کرتے ہوئے کہا اُنھوں نے اے وائے ہمکو تحقیق تھے ہم ہی سرکش شتاب ہے پروردگار ہمارا یہ کہ بدلہ دیوے ہم کو

(پھر سب متفق ہوکر کہنے لگے) بیشک ہم حد سے نکلنے والے تھے (سب مل کر توبہ کر لو) شاید (توبہ کی برکت سے) ہمارا پروردگار ہم کو اس سے

خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا رٰغِبُونَ ○ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ﴿ط﴾ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

بہتر اس سے تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کی رغبت کرنیوالے ہیں اسی طرح ہے عذاب اور البتہ عذاب آخرت کا

اچھا باغ اسکے بدلے میں دیدے (اب) ہم اپنے رب کیطرف رجوع ہوتے ہیں اس طرح عذاب ہوا کرتا ہے اور آخرت کا عذاب اس (عذاب دنیوی) سے بھی

أَكْبَرُ ﴿م﴾ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿ع﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيمِ ○

بہت بڑا ہے اگر ہوتے جانتے تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے نزدیک رب ان کے کے بہشتیں ہیں نعمتوں کی

بڑھ کر ہے کیا خوب ہوتا کہ یہ لوگ (اس بات کو) جان لیتے (تاکہ ایمان لے آتے) بیشک پرہیزگاروں کیلئے ان کے رب کے نزدیک آسایش کی جنتیں ہیں

توضیح الکلام

ف۱ قولہ فاصبحت کالصریم الخ شہر صنعاء سے دو فرسخ کے فاصلہ پر ایک باغ تھا جس روز اسکے پھل توڑے جاتے تو شہر کے فقیر جمع ہو جاتے اور اس کا مالک اپنی سال بھر کی معاش اسمیں سے نکالکر باقی تمام غلہ اور پھل فقیروں پر خیرات کر دیتا تھا اسی باعث برکت تھی جب اس شخص کا انتقال ہوگیا تو اس باغ کے پانچوں بھائی وارث ہوئے تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم سے خیرات کرنے میں باپ کی پیروی نہیں ہوسکیگی یہ پھل جو فقیر لیجاتے ہیں اپنے ہی کام آویں تو کیسا چلو صبح سویرے پھل توڑ لو فقیر اپنے وقت پر آویں گے اُسوقت وہ باغ کے پھلوں کو کیا ہوا پاویں اور اس کا ان کو یقین بھی اس درجہ کا تھا کہ انشاء اللہ تک بھی نہ کہا یہاں یہ مشورے تھے اور وہاں رات ہی کو باغ میں آگ لگ گئی اور سارا باغ اس سرے سے اس سرے تک جلکر راکھ ہوگیا صبح کو اٹھ کر جو وہاں پہونچے تو بالکل صاف میدان تھا یہ کیفیت دیکھکر کف افسوس ملتے رہ گئے ۱۲ ف۲ قولہ الم اقل الخ یعنی کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ ایسی نیت مت کرو بلکہ مسکینوں کو دینے سے برکت ہوتی ہے اسی لئے حق تعالیٰ نے اس کہنے والے کو اوسط یعنی درمیانی درجہ کا آدمی فرمایا کہ نہ تو بہت اچھا اور نہ برا۔ بہت اچھا تو اس وقت ہوتا کہ جس طرح ان کے اس فعل کو اس نے برا کہا اسی طرح ان کے ساتھ عمل میں بھی شریک نہ ہوتا اور برا اس وقت ہوتا کہ وہ لیس بھی اُن کی اس رائے کو اچھا جانتا ۱۲ پھر اس شخص نے وہ پہلی بات یاد دلاکر کہا کہ اپنے عمل کی شامت اور نحوست تو بھگت لی مگر اب آئندہ کے لئے توبہ اور تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے تاکہ وہ گناہ معاف ہو اور اس سے بھی زیادہ کہیں کھاوے اور وبال نہ آجاوے ۱۲ ف۳ قولہ قالوا سبحن الخ آخر کار سب نے بطور توبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی اور اپنے عاصی اور خاطی ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اُمید کی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس ضائع شدہ نعمت کا نعم البدل دے گا جیساکہ حدیث شریف میں بھی وارد ہے کہ جب کسی پر کوئی مصیبت پڑے تو اس کو انا للہ وانا الیہ الخ پڑھنا چاہیے تاکہ دنیا یا آخرت میں اس کا نعم البدل اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں ۱۲

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ؕ مَا لَكُمْ ٚ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ۚ

کیا پس کر دیویں ہم مسلمانوں کو مانند گنہگاروں کی کیا ہے تم کو کیونکر حکم کرتے ہو

کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دیں گے تم کو کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ۙ اِنَّ لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ۚ اَمْ لَكُمْ

کیا واسطے تمہارے کوئی کتاب ہے بیچ اس کے پڑھتے ہو تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ اس کے جو پسند کرو کیا واسطے تمہارے

کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو۔ اس میں تمہارے لئے وہ چیز (لکھی) ہو جس کو تم پسند کرتے ہو کیا ہمارے ذمہ کچھ قسمیں

اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۚ سَلْهُمْ

قسمیں ہیں اوپر ذمے ہمارے کے پہونچنے والی ہیں دن قیامت تک تحقیق ہے واسطے تمہارے جو کچھ حکم کرو پوچھ ان سے

چڑھی ہوئی ہیں جو تمہاری خاطر سے کھائی گئی ہوں اور قسمیں قیامت تک باقی رہنے والی ہوں (جن کا مضمون یہ ہو) کہ تم کو وہ چیزیں ملینگی جو تم فیصلہ کرتے ہو

اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ۚ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚۛ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا

کونسا ان میں سے ساتھ اس کے ضامن ہے کیا واسطے ان کے شریک ہیں پس چاہئے کہ لاویں شریکوں اپنوں کو اگر ہیں

کہ ان میں اس کا کون ذمہ دار ہے کیا انکے ٹھیرائے ہوئے کچھ شریک (خدائی) ہیں سو ان کو چاہئے کہ یہ اپنے شریکوں کو پیش کریں اگر یہ

صٰدِقِیْنَ ۝ یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا

سچے جس دن کہ کھولا جاوے گا پنڈلی سے اور بلائے جاویں گے طرف سجدے کی پس نہ

سچے ہیں (وہ دن یاد کرنیکے قابل ہے) جس دن کہ ساق کی تجلی فرمائی جاوے گی اور سجدہ کی طرف لوگوں کو بلایا جاویگا سو یہ (کافر) لوگ سجدہ

یَسْتَطِیْعُوْنَ ۙ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا

کر سکیں گے نیچے ہوں گی آنکھیں اُن کی ڈھانکتی ہو گی ان کو ذلت اور تحقیق تھے

نہ کر سکیں گے (اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) جھکی ہوں گی (اور) ان پر ذلت چھائی ہو گی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ) یہ لوگ (دنیا میں)

یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا

بلائے جاتے طرف سجدے کی اور وہ سالم تھے بس چھوڑ مجھ کو اور اُس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے اس

سجدہ کی طرف بلائے جایا کرتے تھے اور وہ صحیح سالم تھے (یعنی اس پر قادر تھے) اور جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ان کو (اس حال موجودہ پر)

الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ

بات کو شتاب آہستہ آہستہ کھینچیں گے ہم ان کو اس طرح سے کہ نہیں جانتے اور ڈھیل دوں گا میں اُن کو تحقیق

رہنے دیجئے ہم ان کو بتدریج (جہنم کی طرف) لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ اُن کو خبر بھی نہیں اور (دنیا میں عذاب نازل کرنے سے) انکو مہلت دیتا ہوں بیشک

كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۚ اَمْ عِنْدَهُمُ

تدبیر میری مضبوط ہے کیا مانگتا ہے تو ان سے کچھ بدلہ بس وہ تاوان سے بوجھل ہیں کیا اُن کے پاس

میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ کیا آپ اُن سے کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ اس تاوان سے دبے جاتے ہیں (اسلئے آپکی اطاعت سے نفرت ہے) یا انکے پاس

الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ

علم غیب ہے پس وہ لکھ لیتے ہیں بس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور مت ہو مانند مچھلی والے کی

غیب (کا علم) ہے کہ یہ (اسکو) لکھ لیا کرتے ہیں تو آپ اپنے رب کی (اس) تجویز پر صبر سے بیٹھے رہئے اور (تنگدلی میں) مچھلی (کے پیٹ میں جانے) والے پیغمبر

اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ ۝ لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ

جس وقت کہ پکارا اور وہ غم سے بھرا تھا اگر نہ ہوتا یہ کہ پا لیا اُس کو نعمت پروردگار اس کے نے البتہ ڈالا جاتا

جبکہ یونس نے دعا کی اور وہ غم سے گھٹ رہے تھے اگر خداوندی احسان انکی دستگیری نہ کرتا تو وہ (جس میدان میں مچھلی کے پیٹ سے نکالکر ڈالے گئے تھے اسی جنگل میں)

توضیح الکلام

۵۱ قولہٗ مالکم کیف الخ یعنی اے کافرو تم جو یہ خیال کر رہے ہو کہ آخرت میں تم کو عیش ملیگا کیونکر فیصلہ کرتے ہو کیا اچھے اور بُرے برابر بھی ہوتے ہیں عقل کے نزدیک تو یہ بات تسلیم نہیں پھر فرماتے ہیں کیا کوئی نقلی دلیل اس کی تمہارے پاس ہے کہ کوئی کتاب ایسی تم کو ملی ہو جس میں یہ مندرج ہو کہ جو چیز تم پسند اور اختیار کرو گے وہ تمکو وہاں ملے گا اور یہ بھی نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے عہد کر لیا ہے یا کوئی قسم کھالی ہے جو کبھی ٹوٹ نہ سکے کہ ہم تم کو ایسی ہی چیزیں دیں گے جن کو تم پسند کرتے ہو ان سے پوچھو کہ کون اس کا دعویدار ہے اور جب یہ بھی نہیں اور وہ بھی نہیں تو کیا یہ اپنے معبودان باطل کے گھمنڈ پر اس خیال کو جمائے ہوئے ہیں کہ ہم ان کو پوجتے ہیں اور ان کے سامنے نذر بھینٹ چڑھاتے ہیں تو ان معبودوں کو لا کر ذرا کہلا تو دو اگر یہ سچے ہیں تو ان سے اسکی تصدیق کرا دیں گے ورنہ جھوٹ ظاہر ہے ۱۲

۵۲ قولہٗ یوم یکشف الخ پنڈلی کھول دیا جانا عرب کے لوگوں کا ایک محاورہ ہے جس سے کسی کام کی سختی اور مصیبت کا آنا مراد ہوتا ہے کیونکہ جب انسان کو کوئی مشکل کام کرنا پڑتا ہے تو وہ پاجامہ پنڈلی سے اوپر چڑھا کر مستعد ہو کر کرتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے جس میں سختی اور مصیبت کا سامنا ہو گا اور کافروں نے چونکہ دنیا میں خدا تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا اور سجدہ نہ کیا تھا اس لئے اس کا اظہار کرنے کے واسطے ان کو سجدہ کرنے کا حکم ہو گا تو انکی کمریں تختہ ہو جائیں گی اور وہ جھک نہ سکیں گے ۱۲

۱۵ ع

وقف لازم

روایات الکلام

۵۲ قولہٗ یوم یکشف الخ صحیح مسلم شریف میں ایک طویل حدیث آئی ہے جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ قیامت کے دن ایک فرشتہ پکاریگا کہ جو کوئی جس کی عبادت دنیا میں کرتا تھا وہ اس کے ساتھ جاوے اور دنیا میں جتنی چیزوں کی عبادت کی گئی ہے وہ سب وہاں حاضر کی جائیں گی پھر ہر فریق دنیا میں جس کو پوجتا تھا اسی کے ساتھ ہوئے گا جب خالص موحد رہ جائیں گے تو ایک آواز ہو گی کہ تم کو کس کا انتظار ہے وہ کہیں گے کہ الٰہی دنیا میں ہم نے ہر طرح کی تکلیف اور مصیبت اُٹھائی مگر ہم مشرکوں کے ساتھ نہ ہوئے آج ہمکو مشرکوں کے ساتھ کیوں کیا جاتا ہے پھر ایک صورت ظاہر ہو گی اور وہ صورت

بقیہ آئندہ

بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِنْ

بن درخت کی زمین میں اور وہ ہوتا ملامت کیا گیا پس برگزیدہ کیا اس کو رب اس کے نے پس کیا اس کو صالحوں سے اور تحقیق

بدحالی کے ساتھ ڈالے جاتے (دستگیری سے مراد قبول توبہ ہے) پھر ان کے رب نے ان کو (اور زیادہ) برگزیدہ کر لیا اور ان کو صالحوں میں سے کر دیا اور یہ کافر

يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ

نزدیک ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے کہ البتہ پھسلا دیں تجھ کو ساتھ نظروں اپنی کے جب سنتے ہیں ذکر اور

جب قرآن سنتے ہیں تو (شدت عداوت سے) ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے (یہ ایک محاورہ ہے) اور

يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ع

کہتے ہیں کہ تحقیق یہ البتہ دیوانہ ہے اور نہیں یہ مگر نصیحت واسطے عالموں کے

(اسی عداوت سے) آپ کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں حالانکہ یہ قرآن (جس کے ساتھ آپ تکلم فرماتے ہیں) تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے

اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ
باون آیتیں اور دو رکوع ہیں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	سورہ حاقہ مکہ میں نازل ہوئی اسمیں
حروفہا ۱۴۳	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	کلماتہا ۲۶۰

اَلْحَآقَّةُ ۝ مَا الْحَآقَّةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ

حق ہونے والی کیا ہے حق ہونے والی اور کس چیز نے جتایا تجھ کو کیا ہے حق ہونے والی جھٹلایا ثمود نے اور

وہ ہونیوالی چیز کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز (یہ استفہامات تہویل کے لئے ہیں) ثمود اور

عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَاَمَّا عَادٌ

عاد نے ٹھوکنے والی کو یعنی قیامت کو پس جو تھے ثمود پس ہلاک کئے گئے ساتھ آواز حد سے نکل جانے والی کے اور جو تھے عاد

عاد نے اس کھڑکھڑانے والی چیز (یعنی قیامت) کی تکذیب کی، سو ثمود تو ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور عاد جو تھے

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ

پس ہلاک کئے گئے ساتھ باؤ تند حد سے نکل جانے والی کے لگا دیا اس باؤ کو اوپر ان کے سات رات اور

سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کئے گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور

ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

آٹھ دن جڑ کاٹنے والی پس دیکھتا تو اس قوم کو بیچ اس کے گری ہوئی ہے گویا کہ وہ لکڑی ہیں

آٹھ دن متواتر مسلط کر دیا تھا سو (اے مخاطب اگر) تو (اس وقت وہاں موجود ہوتا تو) اس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا وہ گری ہوئی کھجوروں کے

نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ

کھجور کی کھوکھلی پس کیا دیکھتا ہے تو ان میں کوئی باقی اور آیا فرعون اور جو کوئی

تنے (پڑے) ہیں سو کیا تجھ کو ان میں کا کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے (یعنی بالکل استیصال ہو گیا) اور (اسی طرح) فرعون نے اور اس سے پہلے لوگوں نے

قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

پہلے اس سے تھے اور الٹ جانے والے ساتھ خطاؤں کے پس نافرمانی کی انھوں نے پیغمبر پروردگار اپنے کی پس پکڑا ان کو

اور (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں نے بڑے بڑے قصور کئے (یعنی کفر و شرک) اس پر انکے پاس رسول بھیجے گئے سو انھوں نے اپنے رب کے رسول کا کہنا نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے

اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ۝ لِنَجْعَلَهَا

پکڑنا بلند تحقیق جس وقت طغیانی کی پانی نے چڑھا لیا ہم نے تم کو بیچ کشتی کے تو کہ کریں ہم اس کو

انکو بہت سخت پکڑا (یعنی) ہم نے جبکہ (نوح علیہ السلام کے وقت میں) پانی کو طغیانی ہوئی تم کو کشتی میں سوار کیا اور باقیوں کو غرق کر دیا، تا کہ ہم اس معاملہ کو

بقیہ صفحہ ۷۹۰

کہے گی کہ میں تمہارا رب ہوں وہ لوگ عرض کریں گے کہ ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے اس کے بعد پنڈلی ظاہر ہو گی اس کو دیکھتے ہی سارے ایماندار سجدہ میں گر پڑیں گے اور جن کے دلوں میں ایمان نہ تھا وہ بھی قصد کریں گے مگر ان کی کمریں نہ جھکیں گی ۱۲

خواص الکلام

الربع ۲ ۴ ۱۹ فیما صفحہ ہذا۔ قولہ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ سے اخیر سورت تک حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ آیت بچہ پر پڑھکر دم کیجائے تو وہ نظر بد سے مامون اور محفوظ رہے ۱۲ سورہ حاقہ۔ حاملہ کے باندھ دینے سے بچہ ہر آفت سے محفوظ رہے دیگر اگر بچہ پیدا ہونیکے وقت اس سورت کا دم کیا ہوا پانی منھ میں لگا دیں تو اس لڑکے میں ذہانت ہو اور ہر مرض اور ہر آفت سے جس میں بچے مبتلا ہو جاتے ہیں محفوظ رہے اور اگر روغن زیتون پر پڑھ کر بچہ کے مل دیں تو بہت فائدہ بخشے اور سب حشرات اور موذی جانوروں سے بھی محفوظ رہے اور یہ تیل تمام جسمانی دردوں کو نافع ہے ۱۲ اور جو اس کو خواب میں دیکھے تو یہ خوف ہے کہ وہ مارا یا کاٹا جائے لیکن ہو گا بر سر حق ۱۲ اور اس سورت کا نام حاقہ اس وجہ سے رکھا ہے کہ حاقہ اس عذاب کو کہتے ہیں جو حق کو باطل سے جدا کر دے اس طور پر کہ کچھ بھی شبہ باقی نہ رہے اور اس سورت میں بہت سی باتیں اسی قسم کی بیان فرمائی ہیں جو دنیا یا آخرت میں ہونیکی ہیں ۱۲

توضیح الکلام

۴ قولہ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ الخ اللہ تعالیٰ نے اس کو ان پر سات رات اور آٹھ دن مسلط رکھا بدھ کے روز صبح سے شروع ہوئی تھی پھر اگلے بدھ کی شام کو تھمی ان ایام کو عرب کے لوگ عجوز کہتے ہیں اور سَخَّرَهَا کے لفظ میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جسے مسخر اور مسلط کیا تھا سو سموم یا ستاروں کی تاثیر سے نہ تھی کیونکہ گمراہ لوگ ہر ایک آسمانی چیز کو سبب ظاہری پر منحصر کیا کرتے ہیں ان کی کوتاہ نگاہیں مسبب الاسباب تک نہیں پہونچتیں ۱۲

۵ قولہ فَهَلْ تَرٰى الخ یعنی پھر ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا سب مر کر رہ گئے لیکن حضرت ہود علیہ السلام اور جو ان پر ایمان لائے تھے وہ سب بچ گئے اور حضرت ہود علیہ السلام نے ان کو پہلے سے خبر دیدی تھی مگر انھوں نے ٹھٹھوں میں اڑا دیا بڑے مالدار اور بہت زور آور تھے ۱۲

لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ

واسطے تمہارے یادگاری اور یاد رکھے اس کو کوئی کان یاد رکھنے والا — پس جب پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پھونکنا

تمہارے لئے یادگار (اور عبرت) بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اس کو یاد رکھیں — پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جاوے گی

وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝

ایک بار — اور اٹھائی جائے زمین اور پہاڑ پس توڑے جاویں توڑنا ایک بار

(مراد نفخہ اولیٰ ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھالئے جاویں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیے جاویں گے

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝

پس اس دن ہو پڑے گی ہو پڑنے والی یعنی قیامت اور پھٹ جاویگا آسمان پس وہ اس دن سست ہوگا

تو اس روز ہونے والی چیز ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جاوے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝

اور فرشتے ہوں گے اوپر کناروں اس کے کے اور اٹھاویں گے عرش رب تیرے کا اوپر اپنے اس دن آٹھ شخص

اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آجاویں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

اس دن روبرو لائے جاؤ گے تم نہ چھپی رہے گی تم میں سے کوئی بات چھپی ہوئی — پس جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا

جس روز (خدا کے روبرو حساب کے واسطے) تم پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات (اللہ تعالیٰ سے) پوشیدہ نہ ہوگی پھر (نامۂ اعمال ہاتھ میں دیے جاویں گے تو) جس شخص کا

بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ

بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پس کہے گا لو پڑھو عملنامہ میرا — تحقیق میں جانتا تھا یہ کہ میں ملوں گا

(نامۂ اعمال) اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاویگا وہ تو (خوشی کے مارے آس پاس والوں سے) کہے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھ لو میرا (تو پہلے ہی سے) اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا

حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا

حساب اپنے سے — پس وہ بیچ زندگانی خوشی کے ہے — بیچ بہشت بلند کے — کہ میوے اس کے

حساب پیش آنے والا ہے غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا جس کے میوے (اس قدر) جھکے ہوں گے کہ جس حالت میں

دَانِيَةٌ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝

نزدیک ہیں — کھاؤ اور پیو سہتا بدلے اس کے جو کر چکے ہو تم بیچ دنوں گذرے ہوؤں کے

چاہیں گے لے سکیں گے اور حکم ہوگا کہ کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے گذشتہ ایام (یعنی زمانہ قیام دنیا) میں کئے ہیں

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝

اور جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا بیچ بائیں ہاتھ اپنے کے پس کہے گا اے کاش کہ میں نہ دیا گیا ہوتا عملنامہ اپنا

اور جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جاویگا سو وہ (نہایت حسرت سے) کہیگا کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا نامۂ عمل ہی نہ ملتا

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ

اور نہ جانتا میں کیا ہے حساب میرا — اے کاش کہ یہ موت ہوتی تمام کرنے والی — نہ کفایت کیا مجھ سے

اور مجھ کو یہ خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے کیا اچھا ہوتا کہ موت (اولیٰ ہی) خاتمہ کر چکتی (افسوس) میرا مال میرے کچھ کام

مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ

مال میرے نے — جاتی رہی مجھ سے سلطنت میری — پکڑو اس کو پس طوق پہناؤ اس کو — پھر دوزخ میں

نہ آیا میرا جاہ (بھی) مجھ سے گیا گذرا (ایسے شخص کیلئے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس شخص کو پکڑلو اور اس کے طوق پہنادو پھر دوزخ میں

توضیح الکلام

۱ قولہ فاذا نفخ فی الصور الخ یہاں تک تو قیامت کی تکذیب کرنیوالوں کی دنیوی سزاؤں اور عذابوں کا بیان تھا اب قیامت کے ہولناک واقعات کو بیان فرماتے ہیں کہ صور پھونکا جاویگا اول بار ہی کے پھونکنے میں زمین اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاویں گے پھر آسمان پھٹ جائیں گے اور فرشتے جو آسمانوں میں ہیں سمٹ کر اس کے کناروں پر آجائیں پھر جب سب چیزیں فنا ہو جاوینگی تو دوسری بار صور پھونکا جاویگا جس کا ذکر سورہ زمر میں ہے پھر دوبارہ سب چیزیں پیدا ہو جاوینگی تخت رب العالمین رکھا جاویگا جس کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہونگے اس کے بعد سب انسان خدا تعالیٰ کے روبرو حاضر ہوں گے کہ انہیں سے ایک بھی پوشیدہ نہ رہ سکیگا اور نہ کوئی بات اس سے پوشیدہ رہے گی ۲ قولہ ہاؤم اقرؤا الخ یعنی وہ نامۂ اعمال جس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاویگا وہ بہت خوش ہو کر لوگوں سے کہے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال تم پڑھو میں پہلے ہی سمجھ رہا تھا کہ مجھ سے قیامت کے دن حساب لیا جائیگا خلاصہ یہ کہ میں ایمان اور تصدیق رکھتا تھا خدا تعالیٰ نے اس کی برکت سے آج مجھ کو نوازا ایسے شخص کے لئے وہاں بڑے عیش و آرام ہوں گے فی جنۃ عالیۃ الخ ۳ قولہ کتٰبیہ بشمالہ الخ یہاں دوزخیوں کا حال ہے کہ اس کیلئے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کو قید اور عذاب میں جکڑ لو پھر اس کے ہاتھ اس کی گردن میں باندھو اسلئے کہ اس نے دنیا میں خدا سے سستی کی نعمت کا شکر یہ ادا نہ کیا تھا اور کار خیر میں ہاتھ نہ کھولتے تھے پھر حکم ہوگا کہ اس کو دہکتی آگ میں ڈالو اور باندھنے کا حکم اس واسطے ہوگا کہ ہاتھ پیر نہ پھینک سکے پھر حکم ہوگا کہ ستر گز لمبی زنجیر میں اس کو جکڑ دو تاکہ پڑا پڑا جگہ سے حرکت بھی نہ کرنے پاوے بعض نے کہا کہ ستر گز سے بعض اس کی درازی

مراد ہے یعنی زنجیر حقیقت میں نقشہ ہوگا اس کی دنیا میں لمبی لمبی امیدوں اور آرزوؤں کا لہٰذا جس کو وہاں کی زنجیروں سے بچنا ہو وہ یہاں کی زنجیروں سے آزاد ہے سو ایسی آزادی مردان خدا ہی کو نصیب ہوتی ہے کہ دنیا کے سب جھگڑوں میں گرفتار ہیں اور اس کے باوجود دل خدا سے لگائے بیٹھے ہیں ۱۲ روایات الکلام ۵ قولہ واذن واعیۃ الخ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ خدا تعالیٰ ایسے کان تمہارے کر دے ۱۲ عزیزی

صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝

لے جاؤ اس کو پھر بیچ زنجیر کے پیمائش اس کی ستر ہاتھ ہے پس داخل کرو اس کو

اس کو داخل کرو پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز ہے اس کو جکڑ دو

اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۝ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ

تحقیق وہ تھا نہیں ایمان لاتا ساتھ اللہ بڑے کے اور نہ رغبت دلاتا تھا اوپر کھانے

یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا اور خود تو کسی کو کیا دیتا اوروں کو (بھی) غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا

الْمِسْكِیْنِ ۝ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۝ وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

فقیر کے پس نہیں واسطے اس کے آج اس جگہ کوئی دوست اور نہ کھانا مگر دھوون

(اسی واسطے) سخت عذاب ہوا سو آج اس شخص کا نہ کوئی دوستدار ہے اور نہ اس کو کوئی کھانے کی چیز نصیب ہے بجز زخموں کے

غِسْلِیْنٍ ۝ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝

دوزخیوں کے نہیں کھاویں گے اس کو مگر گنہگار پس قسم کھاتا ہوں میں اس چیز کی کہ دیکھتے ہو تم

دھوون کے جس کو بجز بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھاویگا پھر بعد بیان مضمون مجازاۃ کے میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جن کو تم دیکھتے ہو

وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝ وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ

اور اس چیز کی کہ نہیں دیکھتے ہو تم تحقیق وہ البتہ کہنا ہے پیغام پہنچانیوالے بزرگ کا اور نہیں ہے وہ کہنا

اور ان چیزوں کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے کہ یہ قرآن (اللہ کا کلام ہے) ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا جس پر آیا وہ معزز رسول ہے اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (جیسا کفار

شَاعِرٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

شاعر کا تھوڑا ایمان لاتے ہو اور نہ کہنا سیانے کا تھوڑے سے نصیحت پکڑتے ہو

آپکو شاعر کہتے تھے مگر) تم بہت کم ایمان لاتے ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (جیسا بعض کفار آپ کو کہتے تھے) تم بہت کم سمجھتے ہو

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۝

اتارا ہوا ہے پروردگار عالموں کی طرف سے اور اگر باندھ لیوے اوپر ہمارے بعضی باتیں

رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا (کلام) ہے اور اگر (یہ پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ

البتہ پکڑتے ہم اس کا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالیں ہم اس سے رگ گردن پس نہ ہووے تم میں سے

تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں

مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ۝ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَ

کوئی اس سے باز رکھنے والا اور تحقیق یہ البتہ نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے اور

کوئی ان کا اس سزا سے بچانیوالا بھی نہ ہوتا اور بلاشبہ یہ قرآن متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور

اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ۝ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝

تحقیق ہم البتہ جانتے ہیں یہ کہ تم میں بعضے جھٹلانے والے ہیں اور تحقیق یہ البتہ پچھتاوا ہے اوپر کافروں کے

ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعضے تکذیب کرنیوالے بھی ہیں (پس ہم ان کو اس کی سزا دیں گے) اور (اس اعتبار سے) یہ قرآن کافروں کے حق میں موجب حسرت ہے

وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝

اور تحقیق یہ البتہ تحقیق یقین ہے پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بڑے کے

اور یہ قرآن تحقیقی یقینی بات ہے سو (جس کا یہ کلام ہے) اپنے اس عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے

توضیح الکلام

۱ قولہ ولا یحض الخ یعنی یہ خود تو کسی کو کیا دیتا دوسروں کو بھی غریب محتاجوں کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا یہاں کھلانے اور رغبت دلانے سے مراد واجب کا مرتبہ ہے اور اس کے ترک کرنے سے مراد وہ ترک ہے جس کا سبب ایمان کا نہ ہونا ہو خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی بڑائی اور مخلوق کی شفقت جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق عبادتوں کی اصل ہے اس شخص میں بالکل موجود نہ تھی بلکہ اور اس کا منکر تھا اس لئے عذاب کا مستحق ہوا ۱۲

۲ قولہ فلا اقسم بما تبصرون الخ کیونکہ بعض مخلوقات تو ایسی ہیں کہ اس وقت یا کسی اور وقت دیکھی جاتی ہیں اور بعض مخلوقات نہ اس وقت دیکھی جاتی ہیں نہ کسی اور وقت اس قسم کو مقصود سے بہت بڑا تعلق ہے کہ قرآن مجید کا لانے والا تو نظر نہ آتا تھا اور جن پر قرآن مجید نازل ہوتا تھا وہ نظر آتے تھے خلاصہ یہ کہ ساری مخلوق کی قسم ہے ۱۲

۳ قولہ ثم لقطعنا الخ رگ دل کاٹنے سے آدمی مر جاتا ہے اس سے مراد قتل کرنا ہے اور سورۂ ق میں جان کو رگ گردن سے تعبیر فرمایا اور یہاں رگ دل ہے جس سے مراد بظاہر شرائین ہیں جن کی جڑ دل میں ہے اصل یہ ہے کہ اسی رگ دل کی شاخیں گردن تک بھی پہونچی ہیں تو اس اعتبار سے دونوں عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے اور اگر وہ رگیں مراد ہوں جن کی اصل جگر ہے اور وہ وہیں سے ہو کر بدن میں پھیل گئی ہیں اور اس لئے اس کو رگ دل کہدیا ہو تو اسکی شاخ بھی گردن میں گئی ہے اور قاعدہ ہے کہ قتل کے وقت جلاد ایک ہاتھ سے مجرم کا ہاتھ پکڑتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے گردن مارتا ہے اور چونکہ قتل داہنے ہاتھ سے کرتا ہے تو لامحالہ مجرم کا بایاں ہاتھ سے پکڑے گا اور اس کے بائیں ہاتھ کے مقابل مجرم کا دایاں ہاتھ پڑے گا لہذا وہی پکڑا جائے گا اور یہ کنایہ ہے ان کو مار ڈالنے یا حجت میں مغلوب کر دینے سے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اس کی تقویت حجت سے نہیں ہوا کرتی یعنی وہ حجت میں غالب نہیں کیا جاتا بلکہ یا تو ہلاک ہو جاتا ہے یا جھوٹ ظاہر ہو جانے سے رسوا اور ذلیل ہوتا ہے ۱۲ خازن

۴ قولہ وانہ لتذکرۃ الخ چونکہ یہ قرآن شریف نصیحت ہے اسکی تصدیق کیلئے کفار عرب کی وحشی اور سخت جنگجو قوموں کا پیش کر دینا کافی ہے کہ ایسے بقیہ آخر

ع ۳۷ ۔ ع ۱۵

سورۃ المعارج مکیۃ وہی اربع و اربعون آیۃ و فیہا رکوعان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

سورۂ معارج کہ میں نازل ہوئی ہیں — چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

حروفہا ۹۷۷ — کلماتہا ۲۲۰

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ لَیۡسَ لَہٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰہِ

پوچھا ایک پوچھنے والے نے عذاب کو کہ ہونے والا ہے واسطے کافروں کے نہیں اس کو کوئی دفع کرنے والا وہ عذاب اللہ کی طرف سے ہے

ایک درخواست کرنیوالا براہ انکار اُس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کہ کافروں پر واقع ہونیوالا ہے اور جس کا کوئی دفع کرنیوالا نہیں اور جو اللہ کیطرف سے واقع ہوگا جو کہ

ذِی الۡمَعَارِجِ ۝ تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ

جو سیڑھیوں والا ہے — چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اُس کی وہ عذاب ہوگا بیچ اُس دن کے کہ ہے مقدار اس کا

سیڑھیوں کا یعنی آسمانوں کا مالک ہو (جن سیڑھیوں سے) فرشتے اور (اہل ایمان کی) روحیں اسکے پاس چڑھ کر جاتی ہیں (اور وہ عذاب) ایسے دن میں ہوگا جسکی مقدار (دنیا کے)

خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ ۝ فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِیۡلًا ۝ اِنَّہُمۡ یَرَوۡنَہٗ بَعِیۡدًا ۝

پچاس ہزار برس کی — پس صبر کر صبر اچھا — تحقیق وہ دیکھتے ہیں اُس کو دور

پچاس ہزار سال کی برابر ہے سو آپ لاکی مخالفت پر صبر کیجئے اور صبر بھی ایسا جسمیں شکایت کا نام نہ ہو یہ لوگ اس کو (بوجہ اعتقاد نفی کے وقوع سے) بعید دیکھ رہے ہیں

وَّ نَرٰىہُ قَرِیۡبًا ۝ یَوۡمَ تَکُوۡنُ السَّمَآءُ کَالۡمُہۡلِ ۝ وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ ۝

اور ہم دیکھتے ہیں اس کو نزدیک — جس دن کہ ہوگا آسمان مانند تلچھٹ تیل کے — اور ہو ویں گے پہاڑ مانند اون دُھنی ہوئی کے

اور ہم اسکو (وقوع سے) قریب دیکھ رہے ہیں (وہ عذاب اسدن واقع ہوگا) جسدن (کہ آسمان رنگ میں) تیل کی تلچھٹ کیطرح ہو جاویگا اور (اُس دن) پہاڑ رنگین اون کیطرح

وَ لَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا ۝ یُّبَصَّرُوۡنَہُمۡ ؕ یَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ یَفۡتَدِیۡ مِنۡ عَذَابِ

اور نہ پوچھے گا کوئی دوست دوست کو — دکھلائے جاویں گے اُن کو دوست رکھے گا گنہگار کاش کہ بدلہ دیوے عذاب اُس

(جو کہ دُھنی ہوئی ہو) ہو جاویں گے (یعنی اڑتے پھرینگے) اور (اُس روز) کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھیگا باوجود یکہ ایکدوسرے کو دکھا بھی دیے جاوینگے اور اس روز مجرم

یَوۡمِئِذٍۭ بِبَنِیۡہِ ۝ وَ صَاحِبَتِہٖ وَ اَخِیۡہِ ۝ وَ فَصِیۡلَتِہِ الَّتِیۡ تُـْٔوِیۡہِ ۝ وَ

دن کے سے ساتھ بیٹوں اپنے کے — اور بی بی اپنی کے اور بھائی اپنے کے — اور کنبے اپنے کے جو جگہ دیتا ہے اس کو — اور

کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور

مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ۙ ثُمَّ یُنۡجِیۡہِ ۝ کَلَّا ؕ اِنَّہَا لَظٰی ۝ نَزَّاعَۃً

جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہیں سارے — پھر چھڑاوے یہ بدلہ دینا اس کو — ہرگز نہ چھوٹے گا — تحقیق وہ شعلے والی آگ ہے — ادھیڑ دینوالی ہے

تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دیدے پھر یہ (فدیہ) دینا اس کو (عذاب سے) بچالے یہ ہرگز نہ ہوگا بلکہ وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کھال (تک) اُتار دیگی

لِّلشَّوٰی ۝ تَدۡعُوۡا مَنۡ اَدۡبَرَ وَ تَوَلّٰی ۝ وَ جَمَعَ فَاَوۡعٰی ۝ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ

منہ کی کھال کو — بلاتی ہے اُس شخص کو کہ اس نے پیٹھ دی اور منہ پھیر لیا — اور اکٹھا کیا مال پس بند رکھا — تحقیق آدمی

(اور) اُس شخص کو (خود) بلاویگی جس نے (دنیا میں حق سے) پیٹھ پھیری ہوگی اور (اطاعت سے) بے رُخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا پھر اسکو اٹھا اٹھا رکھا ہوگا انسان

خُلِقَ ہَلُوۡعًا ۝ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا ۝ وَّ اِذَا مَسَّہُ الۡخَیۡرُ

پیدا کیا گیا ہے بے صبر — جب لگتی ہے اُس کو بُرائی اضطراب کرنیوالا ہے — اور جب لگتی ہے اُس کو بھلائی

کم ہمت پیدا ہوا ہے یعنی جب اس کو تکلیف پہونچتی ہے تو (حد اباحت سے زیادہ) جزع فزع کرنے لگتا ہے اور جب اسکو فارغ البالی ہوتی ہے تو (حقوق ضروریہ سے

مَنُوۡعًا ۝ اِلَّا الۡمُصَلِّیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ دَآئِمُوۡنَ ۝

منع کرنیوالا ہے — مگر نماز پڑھنے والے — وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیشہ رہنے والے ہیں

بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ نمازی (یعنی مومن) جو اپنی نماز پر برابر توجہ رکھتے ہیں

بقیہ ص ۷۹۳

درندوں کی کس قدر جلد اصلاح ہوگئی اور زیادہ وحشی تھیں اور یا اب ان کی کایا پلٹ گئی اور تہذیب و خدا پرستی راستبازی رحمدلی وغیرہ اوصاف حسنہ سے موصوف ہوگئے تاریخ کے صفحات کھولکر پہلے ایام جاہلیت کی زندگی کا مطالعہ کرو اس کے بعد اسلامی دنیا کی سیر کرو، پھر اچھی طرح ثبوت ہوگا ۱۲

صفحہ ہذا

خواص الکلام سورۂ معارج

سوتے وقت پڑھنے سے جنابت اور پریشان خواب سے محفوظ رہے ۱۲ اور جو شخص اپنے آپ کو خواب میں یہ سورت پڑھتا دیکھے تو وہ بے خوف ہو اور اسکی تائید اور مدد کی جائے ۱۲

نزول الکلام

ف ۱ قولہ سَاَلَ سَآئِلٌ الخ ایک مرتبہ نضر بن حارث خانہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہوکر دعا کرنے لگا کہ الٰہی اگر محمد برسر حق ہیں تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا اور ہم پر ایسا عذاب نازل کر کہ ہمکو پینا نصیب نہ ہو اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت کے نازل ہونے پر لوگ پریشان خاطر ہوکر کہنے لگے کہ عذاب کس پر نازل ہوگا تو لِلۡکٰفِرِیۡنَ الخ نازل ہوا ۱۲ معالم ولباب

توضیح الکلام

ف ۲ قولہ ذِی الۡمَعَارِجِ الخ یعنی اُس اللہ کی طرف سے وہ عذاب ہوگا جو رتبوں والا ہے، معارج معرج کی جمع ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معارج سے مراد آسمان ہیں کیونکہ ان میں فرشتے چڑھتے ہیں اور حضرت قتادہ رضہ کے نزدیک اس سے فضیلتیں اور نعمتیں مراد ہیں کیونکہ یہ لوگوں کی طرف مختلف طور سے پہونچتی ہیں اور بعض کے نزدیک معارج سے وہ درجات دنیا و آخرت مراد ہیں جو لوگوں کو مختلف طریقوں سے ملتے ہیں اور انکے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ۱۲

ف ۳ قولہ کَانَ مِقۡدَارُہٗ الخ اس سے قیامت کا دن مراد ہے کہ کچھ تو اس میں درازی ہوگی اور کچھ سختی جس لئے کفار کو وہ اس قدر دراز محسوس ہوگا اور چونکہ کفر کے مراتب بھی مختلف ہیں کوئی کفر زیادہ سخت ہے اور کوئی کم اس لئے ایک آیت میں اس کی مقدار ایک ہزار برس بھی فرمائی گئی ہے لیکن یہ دونوں مقداریں کفار ہی کیلئے مخصوص ہیں اس وجہ سے کہ حدیث شریف میں ہے کہ مومن کو وہ دن اس قدر چھوٹا اور ہلکا معلوم ہوگا کہ جتنے وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے ۱۲

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ

اور وہ لوگ جو بیچ مالوں اُن کے کے حصہ ہے معلوم واسطے مانگنے والے کے اور بن مانگنے والے کے اور وہ لوگ

اور جن کے مالوں میں سوالی اور بے سوالی سب کا حق ہے اور جو

يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝

کہ تصدیق کرتے ہیں دن جزا کے کو اور وہ لوگ کہ وہ عذاب پروردگار اپنے کے سے ڈرتے ہیں

قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝

تحقیق عذاب پروردگار ان کے کا نہیں کوئی اس سے نڈر کیا گیا اور جو لوگ کہ وہ واسطے شرمگاہ اپنی کے نگہبانی کرنیوالے ہیں

اور واقعی انکے رب کا عذاب بےخوف ہونیکی چیز نہیں (یہ جملہ معترضہ کے طور پر ہے) اور جو اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) محفوظ رکھنے والے ہیں

اِلَّا عَلٰٓي اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ

مگر اوپر جوروؤں اپنی کے اور جن کے کہ مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ انکے پس تحقیق وہ نہیں ملامت کئے گئے پس جو کوئی

لیکن اپنی بیویوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر اس میں کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ

ابْتَغٰى وَرَاۗءَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ

چاہے سوا اس کے پس یہ لوگ وہی ہیں حد سے نکل جانے والے اور وہ لوگ کہ واسطے امانتوں اپنی کے اور

(اور جگہ شہوت رانی کا) طلبگار ہو ایسے لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور

عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَاۗىِٕمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ

عہد اپنے کے رعایت کرنیوالے ہیں اور وہ لوگ کہ ساتھ شہادتوں اپنی کے قائم رہنے والے ہیں اور وہ لوگ کہ وہ

اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں اور جو اپنی

عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فَمَالِ

اوپر نماز اپنی کے محافظت کرنیوالے ہیں یہ لوگ بیچ بہشتوں کے ہیں تعظیم کئے گئے پس کیا ہے

(فرض) نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (بس) ایسے لوگ بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے تو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝

واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے سامنے تیرے دوڑتے ہیں داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے جماعت جماعت

کافروں کو کیا ہوا کہ (ان مضامین کی تکذیب کرنے کیلئے) آپ کی طرف کو داہنے اور بائیں سے جماعتیں بن بن کر دوڑے

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

کیا طمع رکھتا ہے ہر ایک شخص ان میں سے یہ کہ داخل کیا جاوے بہشت نعمت کی میں ہرگز نہیں تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے انکو

آرہے ہیں کیا ان میں ہر شخص اس کی ہوس رکھتا ہے کہ وہ آسائش کی جنت میں داخل کر لیا جاویگا یہ ہرگز نہ ہوگا ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے

مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝

اس چیز سے کہ جانتے ہیں پس قسم کھاتا ہوں میں پروردگار مشرقوں کی اور مغربوں کی تحقیق ہم البتہ قادر ہیں

جس کی ان کو بھی خبر ہے پھر (دوسری طور پر وقوع قیامت کیلئے) میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی کہ ہم اس پر قادر ہیں

عَلٰٓي اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ فَذَرْهُمْ

اوپر اس کے کہ بدل ڈالیں بہتر ان سے اور نہیں ہم عاجز کئے گئے پس چھوڑ دے ان کو

کہ (دنیا ہی میں) ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں (یعنی پیدا کر دیں) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں تو آپ ان کو اسی شغل

توضیح الکلام

ف۱ قولہ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ الخ مجاہد اور عطاء اور نخعی وغیرہم فرماتے ہیں کہ صدقات واجبہ کے علاوہ خیر و خیرات مراد ہے کیونکہ اس کا مصرف سائل اور محروم بتلایا، اور صدقات واجبہ کا مصرف ان کے علاوہ اور ہے جو دوسری جگہ بیان فرمایا ہے اور اموال کو جمع کے لفظ سے ذکر کرنا قرینہ ہے کہ ان کے ہر قسم کے مالوں سے صدقہ دیا جاتا ہے زراعت اور مویشی تجارت نقد سب قسم کے مال اس میں آگئے اور سائل کے معنی تو ظاہر ہیں لیکن محروم کے معنی میں علماء کے مختلف اقوال ہیں بعض کے نزدیک محروم سے وہ شخص مراد ہے جسکی زبان سوال کیلئے نہیں کھلتی اور بقول بعض وہ مصیبت زدہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں اور ان کو دینے کا ثواب زیادہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک لقمہ یا دو لقمہ یا ایک چھوارہ یا دو چھوارہ مانگ کر لیجاوے بلکہ وہ جو حاجتمند ہے اور کسی سے سوال نہیں کرتا ۱۲

ف۲ قولہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ الخ اس سے پہلے چار صفات بیان فرمائیں جن میں سے پہلی دونوں قوت عملیہ کی تکمیل کے لئے ہیں اور قوت عملیہ زیادہ مقصود ہوتی ہے اس وجہ سے ان کو پہلے بھی بیان کیا اور اخیر کی دو صفتیں یعنی وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ اور وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ الخ قوت نظریہ کی تکمیل کے لئے ہیں ان ہی دونوں قوتوں کی تحریک سے وہ پہلی دونوں قوتیں پیدا ہوا کرتی ہیں ۱۲ اب اس آیت سے چار فریق اور بیان فرماتے ہیں جن کے اندر ایسی صفات ہیں کہ ان میں حقوق العباد کا بھی لحاظ ہے اور تمدن اور نظام عالم کا بھی اور ان چاروں میں اخیر جا یعنی وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ الخ روحانی آراستگی کے لئے بھی ایک رکن اعظم ہے ۱۲

ع ۳۵ / ۷

نزول الکلام ف۳ قولہ فَمَالِ الَّذِيْنَ الخ مشرکین مکہ گروہ گروہ بن کر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر ادگرد ہو بیٹھتے اور دین حق کی ہنسی اُڑاتے اور غریب مسلمانوں کو نظر حقارت سے دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ دیکھئے یہ ہی صورتیں ہیں جو جنت کے مزیدار باغوں کی طمع میں مست و مدہوش ہیں اگر ایسے ذلیل لوگ بہشت میں چلے جائیں گے تو ہم ان سے پہلے بہشت میں جائیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں یہ آیت نازل کی ۱۲ معالم

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ

کہ جھگڑیں اور کھیلیں یہاں تک کہ ملاقات کریں دن اپنے سے وہ جو وعدہ دیے گئے ہیں جس دن نکلیں گے

اور تفریح میں رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ واقع ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے جس دن یہ قبروں سے نکل کر

مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً

قبروں سے دوڑتے ہوئے گویا کہ وہ طرف تھانوں بتوں کے دوڑتے ہیں نیچے ہوں گی

اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پرستش گاہ کی طرف دوڑے جاتے ہیں (اور) انکی آنکھیں (مارے شرمندگی کے)

أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾

آنکھیں ان کی ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت یہ دن وہ ہے جو تھے وعدہ دیے جاتے

نیچے کو جھکی ہوں گی (اور) ان پر ذلت چھائی ہوگی (بس) یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا (جو کہ اب واقع ہوا)

سورۃ نوح مکیۃ وھی ثمان و عشرون آیۃ و فیھا رکوعان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی اسمیں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

کلماتہا ۲۳۱ — حروفہا ۹۷۴

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ

تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اس کی کے یہ کہ ڈرا قوم اپنی کو پہلے اس سے کہ آدے ان کو

ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا کہ تم اپنی قوم کو (وبال کفر سے) ڈراؤ قبل اس کے کہ ان پر دردناک

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲﴾ أَنِ اعْبُدُوا

عذاب درد دینے والا کہا اے قوم میری تحقیق میں واسطے تمہارے ڈرانے والا ہوں ظاہر یہ کہ عبادت کرو

عذاب آئے انھوں نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اے میری قوم میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانیوالا ہوں (اور کہتا ہوں) کہ تم اللہ کی

اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿۳﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰى

اللہ کو اور ڈرو اس سے اور فرمانبرداری کرو میری بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور ڈھیل دے گا تم کو

عبادت (یعنی توحید اختیار) کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو تو وہ تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور تمکو وقت مقرر (یعنی وقت موت) (بلا عقوبت) مہلت دیگا

أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴﴾

ایک وقت مقرر تک تحقیق وعدہ خدا کا جب آتا ہے۔ نہیں ڈھیل دیا جاتا کاش کہ ہوتے تم جانتے

اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت (یعنی اجل) جب (وہ) آجائیگا تو ٹلے گا نہیں کیا خوب ہوتا اگر تم (ان باتوں کو) سمجھتے (جب مدتہائے دراز تک ان نصائح کا کچھ اثر قوم پر نہ ہوا تو)

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿۵﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاءِي

کہا اے پروردگار میرے تحقیق بلایا میں نے قوم اپنی کو رات کو اور دن کو پس نہ زیادہ کیا انکو پکارنے میرے نے

نوح نے (حق تعالیٰ سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات کو بھی اور دن کو بھی (دین حق کی طرف) بلایا سو میرے بلانے پر (دین سے) اور زیادہ

إِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ

مگر بھاگنا اور میں نے جب کبھی پکارا ان کو تاکہ بخشے تو ان کو کیں انھوں نے انگلیاں اپنی

بھاگتے رہے اور (وہ بھاگنا یہ ہوا کہ) میں نے جب کبھی انکو (دین حق کیطرف) بلایا تاکہ (انکے ایمان کے سبب) آپ انکو بخشدیں تو ان لوگوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں

فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾

بیچ کانوں اپنے کے اور اوڑھ لئے کپڑے اپنے اور استادگی کی انھوں نے اور تکبر کیا انھوں نے تکبر کرنا بڑا

دے لیں (تاکہ حق بات کو سنیں بھی نہیں) اور (نیز زیادتی کراہت سے) اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لئے اور اصرار کیا اور (میری اطاعت سے) غایت درجہ کا تکبر کیا

خواص الکلام

سورۂ نوح ہر قسم کی حاجت روائی کے لئے ایسے ہی غم اور فکر دور کرنے کے لئے یہ سورت پڑھنا نافع ہے ۱۲ اور جو شخص دفع احتلام کی نیت سے یہ سورت پڑھکر سووے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو احتلام نہ ہو ۱۲ اور اگر کوئی شخص اس سورت کو خواب میں دیکھے وہ امر بالمعروف کرنیوالا اور گناہوں سے منع کرنیوالا ہے ۱۲ اور دشمنوں پر اسکو فتحیابی ہو ۱۲

ع ۲ ۹ ۸

توضیح الکلام

۵۱ قولہٗ اِنَّا اَرْسَلْنَا الخ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے نوح کو اس کی قوم کی طرف عذاب الیم (دنیا میں غرق اور آخرت میں جہنم) سے ڈرانے کیلئے بھیجا تاکہ لوگ اپنی بدکرداری سے باز آویں چنانچہ حضرت نوح حسب الحکم قوم سے کہا کہ اے قوم میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانیوالا ہوں کوئی پوشیدہ اور مبہم اور سمجھے کی بات نہیں ہے اور دراصل جو قوم ضلالت کے اتنے عمیق گڑھے میں پڑی ہو اس سے نجات دہندہ کیلئے لازم ہے کہ وہ صاف صاف نصیحت کے الفاظ اپنی زبان سے ادا کرے اور گول گول بات سے احتراز کرے ۱۲ ۵۲ قولہٗ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الخ یعنی اگر تم ایمان لاؤگے تو تمہاری پچھلی خطائیں سب معاف ہو جائیں گی اور ایمان نہ لانے پر جس عذاب کا دنیا میں اندیشہ ہے وہ ایمان لانے کی صورت میں جاتا رہیگا اور طبعی موت تک امن کے ساتھ زندگی گذارنی نصیب ہوگی باقی وہ وقت موعود جو کافر ہو یا مسلمان ہر شخص کیلئے تجویز ہوچکا ہے وہ تو کسی سے بھی ٹلنے والا نہیں کہ جب وقت پورا ہوتا ہے تو مرنا پڑتا ہے اگر کافر اور مومن کی موت میں بھی فرق ہے وہ یہ کہ مومن کی موت عزت کی موت ہوتی ہے کہ آئندہ وہ راحت پانیوالا ہے اور کافر کی موت ذلت کی ہوتی ہے کیونکہ اول تو وہ دنیا ہی میں عذاب پاتا ہے اور اگر یہاں عذاب سے نجات پاگیا تو آخرت میں تو سزا ضرور ہی پائے گا ۱۲ ۵۳ قولہٗ فَلَمْ يَزِدْهُمْ الخ جب حضرت نوح علیہ السلام کو نصیحت کرتے برسہا برس گذر گئے اور کسی نے توجہ نہیں کی تو بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ الٰہی میں نے نصیحت کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا مگر ان لوگوں نے نصیحت کا ماننا تو درکنار سننا بھی گوارا نہیں کیا اور کان بند کر لئے اور سننا تو کیا آنکھ سے دیکھنا بھی پسند نہ کیا کہ کپڑے لپیٹ لپیٹ کر آنکھیں بھی بند کر لیں اور منہ چھپا لئے برابر اسی کفر پر جمے رہے بقیہ آئندہ

وقف لازم

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ

پھر تحقیق میں نے بلایا اُن کو پکار کر پھر تحقیق میں نے ظاہر کیا واسطے ان کے اور چھپا کر کہا میں نے واسطے اُن کے

پھر (بھی) میں نے اُن کو باآواز بلند بلایا۔ پھر میں نے ان کو خطاب خاص کے طور پر اعلانیہ بھی سمجھایا اور اُن کو بالکل خفیہ بھی سمجھایا اور

اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ یُّرْسِلِ

چھپا کر کہنا پس کہا میں نے بخشش مانگو پروردگار اپنے سے تحقیق وہ ہے بخشنے والا بھیجے گا مینہ کو

اس سمجھانے میں) میں نے (ان سے یہ) کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے

السَّمَاۗءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ

آسمان سے اوپر تمہارے بہت برسنے والا اور مدد دے گا تم کو ساتھ مالوں اور بیٹوں کے اور کرے گا واسطے تمہارے

تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے

جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَ

باغ اور کرے گا واسطے تمہارے نہریں کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہیں اعتقاد کرتے واسطے خدا کے بزرگی کا اور

باغ لگادے گا اور تمہارے لئے نہریں بہادے گا (میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ) تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ہو

قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

تحقیق پیدا کیا ہے تم کو طرح طرح سے کیا نہیں دیکھا تم نے کیونکر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو

(ورنہ شرک نہ کرتے) حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان اوپر تلے

طِبَاقًا ۝ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝

اوپر تلے اور کیا چاند کو بیچ اُن کے روشن اور کیا سورج کو چراغ

پیدا کئے اور ان میں چاند کو نور (کی چیز) بنایا اور سورج کو (مثل) چراغ (روشن کے) بنایا

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَیُخْرِجُكُمْ

اور اللہ نے اُگایا تم کو زمین سے ایک طرح کا اُگانا پھر پھیر لیجاویگا تم کو بیچ اس کے اور نکالے گا تم کو

اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر تم کو (بعد مرگ) زمین ہی میں لیجاویگا اور (قیامت میں پھر اسی زمین سے) تم کو

اِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا

ایک طرح کا نکالنا اور اللہ نے کیا ہے واسطے تمہارے زمین کو بچھونا تو کہ چلو اس میں

باہر لے آوے گا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا تاکہ تم اس کے

سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ

راہیں کشادہ کہا نوح نے اے پروردگار میرے تحقیق انھوں نے نافرمانی کی میری اور پیروی کی اس شخص کی

کھلے رستوں میں چلو۔ اور یہ سب حکایت عرض کرکے نوح (علیہ السلام) نے یہ کہا کہ اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ایسے

لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوْا

کہ نہ زیادہ کیا اس کو مال اُس کے نے اور اولاد اسکی نے مگر ٹوٹا دینا اور مکر کیا انھوں نے مکر بہت بڑا اور کہا انھوں نے

شخصوں کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے انکو نقصان ہی زیادہ پہنچایا اور انھوں نے جن کا اتباع کیا ہو وہ ایسے ہیں کہ جنھوں نے (حق کے مٹانے میں)

لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا یَغُوْثَ وَ

ہرگز مت چھوڑو معبودوں اپنے کو اور مت چھوڑو ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور

بڑی بڑی تدبیریں کیں اور جنھوں نے (اپنے تابعین سے) کہا کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ بالخصوص ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور

بقیہ صفحہ ۷۹۶

اور تکبر نہ چھوڑا اس پر بھی میں اپنے کام سے باز نہ آیا اور آخرت کے نفع پر انکی توجہ نہ بھی تب اُن کو دنیوی فائدے سمجھلائے اور ایمان لانے کی دنیوی برکات بیان کیں غرض جلوت میں اور خلوت میں ترغیب اور ترہیب کے مختلف طریقوں سے ہر طرح سمجھایا مگر یہ کسی طرح بھی نہ سمجھے ۱۲ صفحہ بڑا

توضیح الکلام: ۱۔ قولہ ویجعل لکم الخ ان نعمتوں کے ذکر سے شاید یہ فائدہ ہو کہ اکثر طبیعتوں میں نقد منافع کی رغبت زیادہ ہوتی ہے چنانچہ درمنثور میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگ دنیا کے زیادہ حریص تھے اس لئے حق تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا اور کسی کو اس پر یہ شبہ نہ ہو کہ بعض دفعہ آدمی ایمان لاتا اور استغفار کرتا ہے مگر اس پر یہ فائدے مرتب نہیں ہوتے بات یہ ہے کہ یا تو یہ وعدہ خاص ان ہی لوگوں کیلئے تھا اور اگر یہ وعدہ عام ہے تو یہ قاعدہ ہے کہ کبھی وعدہ کو اس طرح بھی پورا کیا جاتا ہے کہ وعدہ کی چیز سے زیادہ اچھی چیز دیدیتے ہیں بلکہ یہ ایفاء وعدہ مع زائد کے ساتھ ہے سو جب کسی کو ایمان کامل عطا ہوتا ہے تو اس کو روحانی مسرت اور قناعت اور رضا بقضا ضرور ملتی ہے جو ان نعمتوں سے بھی افضل اور اشرف ہے، بلکہ ان نعمتوں کی غایت اور غرض بھی یہی قناعت اور سرور وغیرہ ہیں ۱۲

ع ۲۰ — ۲۹

۲۔ قولہ انبتکم من الارض الخ زمین سے یا تو اس طور پر پیدا کیا کہ تمہارے باپ آدم مٹی سے بنائے گئے تھے تو تم بھی مٹی سے بنائے گئے اور یا اس طور پر کہ ہر انسان نطفہ سے بنا اور نطفہ غذا سے اور غذا عناصر سے اور عناصر میں اجزاء ارضیہ غالب ہیں ۳۔ انبتکم کے بعد انباتا زیادہ کرنے میں ایک خاص طریقہ سے پیدا کئے جانے کی

طرف اشارہ ہے جو بہت دلکش ہے اول یہ کہ انسان پودوں کی طرح لہلہاتا ہوا اُگتا ہے دیکھو لڑکپن میں کیسا نشو و نما ہوتا ہے پھر جوانی میں کیا بہار آتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ سوکھنے لگتا ہے اور ایک دن خاک میں مل کر خاک ہی بن جاتا ہے، ایسے ہی اخراجا کے لفظ میں ایک اجمالی اشارہ ہے کہ جس طور سے حضرات انبیاء علیہم السلام نے بیان فرمایا اُسی طور سے نکالے گا ۱۲

يَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا

یعوق کو اور نسر کو اور تحقیق گمراہ کیا انھوں نے بہتوں کو اور مت زیادہ کر الٰہی ظالموں کو مگر

یعوق کو اور نسر کو چھوڑنا اور ان (رئیس) لوگوں نے بہتوں کو بہکا بہکا کر گمراہ کر دیا اور (اب آپ) ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے

ضَلٰلًا ۝ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ

گمراہی بسبب گناہوں اپنے کے ڈبائے گئے پس داخل کئے گئے آگ میں پس نہ پایا انھوں نے واسطے اپنے

(ان لوگوں کا انجام یہ ہوا کہ) اپنے ان ہی گناہوں کے سبب وہ غرق کئے گئے پھر (بعد غرق) دوزخ میں داخل کئے گئے اور خدا کے سوا ان کو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ

سوائے خدا کے مدد دینے والا اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چھوڑ اوپر زمین کے

کوئی حامی بھی میسر نہ ہوئے اور نوح (علیہ السلام) نے (یہ بھی) کہا کہ اے میرے پروردگار کافروں میں سے زمین پر

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا

کافروں میں سے بسنے والا تحقیق تو اگر چھوڑ دے گا ان کو گمراہ کر دیں گے بندوں تیرے کو اور نہ جنیں گے

ایک باشندہ بھی مت چھوڑ (کیونکہ) اگر آپ انکو روئے زمین پر رہنے دیں گے تو آپکے بندوں کو گمراہ ہی کر دیں گے اور (آگے بھی) انکے محض فاجر

اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ

مگر بدکار کفر کرنے والا اے پروردگار میرے بخش مجھ کو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے اس شخص کے کہ داخل ہو گھر

اور کافر ہی اولاد پیدا ہوگی اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن ہونیکی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں ان کو

مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ ع

ایمان لاکر اور واسطے سب ایمان والوں کے اور سب ایمان والیوں کے اور مت زیادہ دے ظالموں کو مگر ہلاک کرنا

(یعنی اہل و عیال باستثنا زوجہ و کنعان) اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخشد یجئے اور ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجئے

سورۃ الجن مکیۃ وھی ثمان وعشرون آیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | ۲ ركوعاتها

سورہ جن مکی ہے اور ۲۸ آیتیں اور دو رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

کلماتہا ۲۸۷ حروفہا ۱۱۳۶ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

کہہ وحی کی گئی ہے طرف میری یہ کہ سنا ایک جماعت نے جنوں میں سے پس کہا انھوں نے تحقیق سنا ہم نے

آپ (ان لوگوں سے) کہئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا پھر (اپنی قوم میں واپس جاکر) انھوں نے کہا

قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ

قرآن عجب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اس کے اور ہرگز نہ شریک لاویں گے ہم ساتھ رب اپنے کے

کہ ہمنے عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم (اب) اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناویں گے

اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّ

کسی کو اور یہ کہ بہت بلند ہے عزت پروردگار ہمارے کی نہیں پکڑی اُس نے بی بی اور نہ اولاد اور

اور (انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ) ہمارے رب کی بڑی شان ہے اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد اور

اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ

یہ کہ کہا کرتے تھے بیوقوف ہمارے اوپر اللہ کے زیادتی اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے یہ کہ

ہم میں جو احمق ہوئے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے اور ہمارا (پہلے) یہ خیال تھا کہ

توضیح الکلام

ف قولہ فَاُدْخِلُوْا الخ اہل سنت والجماعت نے ثابت کیا ہے کہ حشر سے پہلے بھی مومن اور کافر کو ثواب اور عذاب اُسکے اعمال و ایمان سے ملتا ہے اور عالم قبر اور عالم برزخ اسی کا نام ہے اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نافرمانوں کی موت کسیطرح سے بھی ہو پانی میں ڈوبنے سے یا آگ میں جلنے سے یا جانور کے کھا جانے سے لیکن قبر کے عذاب میں ضرور گرفتار ہوتے ہیں ۱۲

خواص الکلام سورہ جن

اگر قیدی اس سورت کو پڑھے بہت جلد آزاد ہو اور آسیب اور جن بھوت وغیرہ اور نظر بد کیلئے اس سورت کا سات بار پڑھ کر دم کرنا بہت مفید ہے ۱۲ اعمال۔ اور جو شخص یہ سورت خواب میں دیکھے وہ جنات سے محفوظ رہے ۱۲

فضائل الکلام

سورہ جن۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص اس سورہ جن کو پڑھے وہ دنیا سے اُسوقت تک نہیں نکلے گا جب تک کہ اپنا ٹھکانا جنت میں نہ دیکھ لیگا یعنی اپنا وہ جنت کا ٹھکانا جسمیں مرنیکے بعد اس سورت کی برکت سے اس کو جانا ہوگا مرنے سے پہلے ضرور دیکھ لے گا ۱۲

النصف ۲ ع ۱۰

نزول الکلام سورۂ جن

محدثین نے اس سورت کے نزول میں مختلف روایات ذکر کی ہیں جن کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے برسوں قریش کو مکہ میں سمجھایا اور اُن کی سختیوں کو بڑے استقلال سے برداشت کی، اور بجز چند لوگوں کے ایمان نہ لائے اسی لئے سورۂ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ سُنا کر اطمینان دلایا گیا تو یہ خیال کیا گیا کہ یہ نہیں مانتے چلو باہر کے لوگوں کو نصیحت کریں اس غرض سے پہلے طائف میں تشریف لیگئے وہاں کے سردار عبد یالیل و مسعود و حبیب تین شخص تھے یہ تینوں بدسلوکی سے پیش آئے اور آپ کو اپنے شہر سے نکالدیا تب آپنے عکاظ کا قصد کیا جہاں پیٹھ لگا کرتی تھی آپ رستہ میں بمقام نخلہ ٹھہرے اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھانے کھڑے ہوئے شہر نصیبین کے نو جن جو اس تلاش میں نکلے تھے کہ اس پر آسمانی خبریں بند ہونے کا کیا سبب ہے یہاں بھی آنکلے آپ سے قرآن شریف سُنکر ششدر رہ گئے اور کان اور دھیان لگا کر سُننے لگے جب سُن چکے تو کہنے لگے واللہ یہی چیز ہے جس سے ہمکو آسمان پر پہونچنے سے روکا جانے لگا اور یہ جنات

لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ

ہرگز نہ کہیں گے آدمی اور جن اوپر اللہ کے جھوٹ اور یہ کہ تھے کئی مرد

انسان اور جنات کبھی خدا کی شان میں جھوٹ بات نہ کہیں گے اور بہت سے لوگ آدمیوں میں ایسے تھے کہ

مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ وَّ

آدمیوں میں سے پناہ پکڑتے تھے ساتھ مردوں کے جنوں سے پس زیادہ کیا اُن کو تکبر اور

وہ جنات میں سے بعضے لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو ان آدمیوں نے ان جنات کی بد دماغی اور بڑھادی اور

اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّا لَمَسْنَا

یہ کہ اُنھوں نے گمان کیا تھا جیسا گمان کیا تھا تم نے یہ کہ ہرگز نہ بھیجے گا اللہ تع کسی کو اور یہ کہ ہم نے ٹٹولا

جیسا تم نے خیال کر رکھا تھا ویسا ہی آدمیوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا اور ہم نے آسمان (کی خبروں) کی

السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ

آسمان کو پس پایا ہمنے اُس کو بھرا ہوا چوکیداروں سخت سے اور شعلوں آگ سے اور یہ کہ بیٹھا کرتے تھے ہم

تلاشی (موافق عادت سابقہ کے) لینا چاہا سو ہمنے اس کو سخت پہروں (یعنی محافظ فرشتوں) اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور اسکے قبل ہم آسمان کی خبریں سننے کے

مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ

آسمان میں سے ٹھکانوں میں واسطے سننے کے پس جو کوئی سنتا ہے اب پاتا ہے واسطے اپنے شعلہ گھات لگائے ہوئے

موقعوں میں (خبر) سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے سو جو کوئی اب سننا چاہتا ہے تو اپنے لئے ایک تیار شعلہ پاتا ہے

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ بُرائی ارادہ کی گئی ہے ساتھ اُن لوگوں کے کہ بیچ زمین کے ہیں یا ارادہ کیا ہے ساتھ انکے پروردگار انکے نے

اور ہم نہیں جانتے کہ (ان جدید پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث فرمانے سے) زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے یا ان کے رب نے انکو

رَشَدًا ۙ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ

بھلائی کا اور یہ کہ بعضے ہم میں سے نیک ہیں اور بعضے ہم میں سے سوائے اس کے ہیں ہم ہیں تھے راہیں

ہدایت کرنیکا قصد فرمایا ہے اور ہم میں (پہلے سے بھی) بعضے نیک (ہوتے آئے) ہیں اور بعضے اور طرح کے (ہوتے آئے) ہیں ہم مختلف طریقوں پر تھے

قِدَدًا ۙ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ

مختلف اور یہ کہ جانا ہم نے یہ کہ ہرگز نہ عاجز کر سکیں گے اللہ تعالےٰ کو بیچ زمین کے اور ہرگز نہ عاجز کر سکینگے اس کو

اور (ہمارا طریقہ تو یہ ہے کہ) ہمنے سمجھ لیا ہے کہ ہم زمین (کے کسی حصّہ) میں (جاکر) اللہ تعالےٰ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ (اور کہیں) بھاگ کر اُس کو

هَرَبًا ۙ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا

بھاگ کر اور یہ کہ جب سُنی ہم نے ہدایت ایمان لائے ہم ساتھ اس کے پس جو کوئی ایمان لاوے ساتھ رب اپنے کے پس نہیں

ہرا سکتے ہیں۔ اور ہم نے جب ہدایت کی بات سُن لی تو ہم نے تو اس کا یقین کر لیا سو (ہماری طرح) جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آوے گا تو

يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ

ڈرتا کم کر دینے سے اور نہ زیادہ رکھدینے سے اور یہ کہ بعضے ہم میں سے مسلمان ہیں اور بعضے ہم میں سے ظالم ہیں

اس کو نہ کسی کمی کا اندیشہ ہوگا اور نہ زیادتی کا اور ہم میں بعضے تو مسلمان (ہو گئے) ہیں اور بعضے ہم میں (بدستور سابق) بے راہ ہیں

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۙ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا

پس جو کوئی اسلام لایا پس اُنھوں نے قصد کیا بھلائی کا اور اپیر ظالم پس ہیں وہ

سو جو شخص مسلمان ہو گیا اُنھوں نے تو بھلائی کا رستہ ڈھونڈ لیا اور جو بے راہ ہیں دوزخ کے

نزول الکلام

۱ قولہ وانہ کان رجال الخ اہل جاہلیت جب کسی وادی میں ٹھہرتے تو اس اعتقاد سے کہ جنات کے سردار ہماری حفاظت کریں گے یوں کہا کرتے تھے کہ اعوذ بعزیز ہذا الوادی من شر سفہاء قومہ چنانچہ حضرت رافع بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہونے سے پہلے رات کے وقت ایک ریگستان میں جا رہا تھا کہ نیند کا غلبہ ہوا میں نے اونٹنی سے اتر کر اس کو تو ایک طرف بٹھا دیا اور حسب رواج وعادت یہ کہہ کر کہ میں اس جنگل کے سردار کی پناہ لیتا ہوں خود پڑ کر سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہاتھ میں برچھی لئے میری اونٹنی کی طرف چلا آ رہا ہے یہاں تک کہ اس کے سینہ پر برچھی ماری میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور دائیں بائیں دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا پھر اپنی پہلی اعوذ پڑھ کر سو رہا دوبارہ پھر وہی خواب نظر آیا پھر گھبرا کر میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اس دفعہ اونٹنی پڑی تڑپ رہی ہے ادھر اُدھر نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا برچھی لئے کھڑا ہے اور ایک بوڑھا آدمی اس کا ہاتھ پکڑے میری اونٹنی سے روک رہا ہے نوجوان ہاتھ چھڑانا چاہتا ہے اور وہ چھوڑتا نہیں اچانک تین نیل گائیں نظر پڑیں بوڑھے نے اس نوجوان سے کہا کہ ان تینوں میں سے جو پسند کرے اونٹنی کے عوض لے لے چنانچہ نوجوان راضی ہو گیا اور نیل گائے لیکر چلدیا وہ بوڑھا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے راہگیر جب جس جنگل میں اترنے کا اتفاق ہوا کرے تو اب محمد کی پناہ پکڑا کر کیونکہ جاہلیت کا زمانہ جاتا رہا میں نے دریافت کیا کہ محمد کون ہیں اُس نے جواب دیا اللہ کے سچے نبی جو مکہ میں پیدا ہوئے اور اب یثرب (مدینہ) میں جلوہ افروز ہیں غرض میں اُسی وقت اونٹنی پر سوار ہو مدینہ آیا جناب رسول خدا صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی میرے بیان کرنے سے پہلے پیرا ماجرا بیان فرما دیا میں فوراً مسلمان ہو گیا اب ان آیتوں میں اسی بات کا تذکرہ ہے ۱۲ لباب المنقول

توضیح الکلام

۲ قولہ یجد لہ شہابا الخ مطلب یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رسالت دی ہے اور دفع التباس کے لئے کہانت کا دروازہ بند کر دیا ہے اور جب آسمان کی خبر لے آنا جنات کے لئے بند کر دیا گیا تو یہ باعث ہوا اس کا کہ وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۱۲

لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً

واسطے دوزخ کے لکڑیاں اور وحی کی گئی ہے طرف میری اگر یہ لوگ قائم رہتے اوپر راہ کے البتہ پلاتے ہم ان کو پانی

غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا

وافر تو کہ آزماویں ہم ان کو بیچ اس کے اور جو شخص اعراض کرتا ہے یاد رب اپنے کی سے داخل کریگا اس کو عذاب

صَعَدًا ۝ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ

سخت میں اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو اور یہ کہ

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ قُلْ

جس وقت کھڑا ہوا بندہ اللہ کا پکارتا ہے اس کو نزدیک ہیں کہ ہوویں اوپر اس کے حلقہ حلقہ کہہ

اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ

سوائے اس کے نہیں کہ پکارتا ہوں میں رب اپنے کو اور نہیں شریک لاتا میں ساتھ اس کے کسی کو کہہ تحقیق میں نہیں اختیار رکھتا واسطے تمہارے

ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۥ وَّلَنْ

ضرر کو اور نہ بھلائی کو کہہ تحقیق مجھ کو ہرگز نہ پناہ دیوے گا خدا سے کوئی اور ہرگز نہ

اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ

پاؤں گا میں سوائے اس کے جگہ پناہ کی مگر پہنچانا اللہ کی طرف سے اور پیغام لانے اس کے اور جو کوئی

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝

نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی پس تحقیق واسطے اس کے آگ ہے دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے ہمیشہ

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ

یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہیں پس البتہ جان لیویں گے کون شخص ناتواں ہے مددگار کر اور

اَقَلُّ عَدَدًا ۝ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ

کم ہے عدد میں کہہ میں نہیں جانتا کیا نزدیک ہے جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہو تم یا کرے گا واسطے اس کے

رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ

پروردگار میرا مدت وہ ہے جاننے والا غیب کا پس نہیں خبردار کرتا اوپر غیب اپنے کے کسی کو مگر

نزول الکلام

کفار مکہ کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی جب آنحضرت کے کفر کے باعث سات برس کا سخت قحط پڑا

تو ضیح الکلام

سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد گھیرے آتے تھے اور بیچ ایک دوسرے سے چمٹے جاتے تھے اللہ پاک نے اپنے حبیب کو حکم فرمایا کہ ان کو اپنی عبادت کا اصل مطلب سمجھا دو

ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ

جس کو کر پسند کرتا ہے پیغمبروں میں سے پس تحقیق وہ چلاتا ہے آگے اس کے سے اور

اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو (اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ) اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے بھیجدیتا ہے (اور یہ انتظام اسلئے کیا جاتا ہے)

خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ

پیچھے اس کے سے نگہبان تو کہ ظاہر کردے یہ کہ تحقیق انہوں نے پہنچائے پیغام پروردگار اپنے کے اور

تاکہ (ظاہری طور پر) اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ان فرشتوں نے اپنے پروردگار کے پیغام (رسول تک بحفاظت) پہنچا دیے اور اللہ تعالیٰ

اَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝

گھیر لیا ہے اس چیز کو جو پاس اُن کے ہے اور گن لیا ہر چیز کو شمار میں

ان (پہرہ داروں) کے تمام احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کو ہر چیز کی گنتی معلوم ہے

سورۃ المزمل مکیۃ وھی ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ عشرون اٰیۃ وفیھا رکوعان

سورۂ مزمل مکہ میں نازل ہوئی اور اسمیں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

کلماتہا ۲۰۰ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۸۶۴

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا رہا کر رات کو مگر تھوڑا آدھی اس کی یا کم کرلے

اے کپڑے میں لپٹنے والے رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات (کہ اس میں قیام نہ کرو بلکہ آرام کرو) یا اس نصف سے

مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ

اس میں سے تھوڑا سا یا زیادہ کرے اوپر اس کے اور آہستہ آہستہ یعنی واضح پڑھ قرآن آہستہ پڑھنا تحقیق ہم اب ڈالیں گے

کسیقدر کم کردو یا نصف سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو ہم تم پر ایک بھاری

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

اوپر تیرے بات بھاری تحقیق اٹھنا رات کا وہ بہت سخت ہے کچلنے نفس کے میں اور بہت سیدھا کرنیوالا ہے

کلام ڈالنے کو ہیں (مراد قرآن مجید ہے) بیشک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور (دعا ہو یا قرأت پر) بات خوب ٹھیک

قِيْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

بات کو تحقیق واسطے تیرے بیچ دن کے شغل ہے بڑا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا اور

نکلتی ہے بیشک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے (دنیوی بھی اور دینی بھی) اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور

تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

منقطع ہو جا طرف اسکی منقطع ہو جانے کر پروردگار ہے مشرق کا اور مغرب کا نہیں کوئی معبود مگر وہ

سب سے قطع کرکے اسی کی طرف متوجہ رہو وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا

پس پکڑ اسی کو کارساز اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں اور چھوڑ دے اُن کو چھوڑ دینا

تو اسی کو اپنے کام سپرد کردینے کیلئے قرار دیتے رہو اور یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے

جَمِيْلًا ۝ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝

اچھا اور چھوڑ دے مجھ کو اور جھٹلانے والوں صاحبوں آرام کے کو اور ڈھیل دے اُن کو تھوڑی

الگ ہو جاؤ۔ اور مجھ کو اور ان جھٹلانیوالوں ناز و نعمت میں رہنے والوں کو حالت موجودہ پر چھوڑ دو (یعنی رہنے دو) اور ان کو تھوڑے دنوں اور مہلت

خواص الکلام

سورۂ مزمل۔ اس سورت کو ہمیشہ پڑھنے سے روزی فراخ ہوتی ہے اور جو خواب میں اس سورت کو تلاوت کرے تو اس کی سیرت اچھی ہو اور وہ صبر کرنیوالا ہے ۱۲ اور سورہ مزمل کو اس طریقہ کو روزانہ پڑھتے رہنا روزی کی ترقی کرتا ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ بار اول و آخر درود شریف پڑھا جائے اور سورت اول سے شروع کرکے جب وکیلا پر پہونچے تو حسبنا اللہ ونعم الوکیل پچیس بار پڑھے اس کے بعد واصبر سے شروع کرکے اخیر سورت تک پڑھے روزانہ ایک دفعہ اسی صورت سے علی الدوام پڑھے ۱۲ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ع ۲ ۹ ۱۲

نزول الکلام

۵ **سورۂ مزمل** حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نازل ہونا بہت گراں گذرتا تھا بہت سخت سردی کے موسم میں آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے چہرہ کا رنگ فق پڑ جاتا تھا شروع شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت ڈر لگتا تھا پہلی بار جب وحی ہوئی تھی تو محبوب خدا خوف کے مارے چادر اوڑھ کر لیٹ گئے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو ان پیارے الفاظ سے تعبیر فرمایا اور اول اول رات ہی کی نماز فرض فرمائی البتہ آدھی رات سے کچھ کم زیادہ کرلینے کا اختیار تھا اس کے بعد قیام لیل کی فرضیت منسوخ ہوگئی ۱۲ بیضاوی شریف اور بزاز اور طبرانی کی روایت سے شان نزول یہ معلوم ہوتا ہے کہ دارالندوہ میں قریش جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ اس یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی نام تجویز کرو تاکہ لوگوں کو روکا جائے بعض نے کہا کہ کاہن کہا کرو بعض نے کہا نہیں مجنوں کہا کرو بعض نے کہا

کر مجنوں بھی نہیں بلکہ ساحر جادوگر کہا کرو اور بعض نے جادوگر کا بھی انکار کیا اس کے بعد قریش کی یہ جماعت اٹھ گئی جب اس جلسہ کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ غمگین ہو کر چادر لپیٹ کر لیٹ گئے اسی وقت حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یایھا المزمل الخ ۱۲ **روایات الکلام۔** ۵ قولا ثقیلا الخ ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ران زید بن ثابت کی ران پر رکھی ہوئی تھی اس وقت وحی نازل ہوئی تو زید بن ثابت کی ران پھٹنے لگی اور جب آپ پر نزول وحی کے وقت اونٹنی پر سوار

اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّجَحِیْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۝

تحقیق نزدیک ہمارے بیڑیاں ہیں اور آگ ہے اور کھانا ہے گلے میں اٹکنے والا اور عذاب درد دینے والا

ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے

یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَکَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّهِیْلًا ۝ اِنَّآ

اس دن کہ کانپے گی زمین اور پہاڑ اور ہو جاویں گے پہاڑ ٹیلے بھربھرے تحقیق ہم نے

جس روز کہ زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہوکر) ریگ رواں ہو جاویں گے بیشک ہم نے

اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ

بھیجا ہے طرف تمہاری پیغمبر گواہی دینے والا اوپر تمہارے جیسے بھیجا تھا ہم نے طرف فرعون کی

تمہارے پاس ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر (قیامت کے روز) گواہی دیں گے جیسا ہم نے فرعون کے پاس

رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ۝

پیغمبر پس نہ کہا مانا فرعون نے پیغمبر کا پس پکڑا ہم نے اس کو پکڑنا بھاری

ایک رسول بھیجا تھا پھر فرعون نے اس رسول کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو سخت پکڑنا پکڑا

فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ کَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا ۝ السَّمَآءُ

پس کیونکر بچوگے تم اگر کفر کروگے تم اس دن کہ کر دیوے گا لڑکوں کو بوڑھے آسمان

سو اگر تم (بھی بعد بھیجے رسول کے نافرمانی اور) کفر کروگے تو اس دن سے کیسے بچوگے جو (غایت درجہ اشتداد و امتداد سے) بچوں کو بوڑھا کر دیگا جسمیں

مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ کَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْکِرَةٌ ۚ فَمَنْ

پھٹ جانے والا ہے ساتھ اس کے ہے گا وعدہ اس کا کیا گیا تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو کوئی

آسمان پھٹ جاویگا بے شک اس کا وعدہ ضرور ہو کر رہے گا۔ یہ (تمام مضمون) ایک (بلیغ) نصیحت ہے سو جس کا

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۝ اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ

چاہے پکڑ لیوے طرف پروردگار اپنے کے راہ تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہے یہ کہ تو کھڑا رہتا ہے

جی چاہے اپنے پروردگار کیطرف رستہ اختیار کرلے آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ والوں میں سے

اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ

نزدیک دو تہائی رات کے اور آدھی اس کی کے اور تہائی اس کی کے اور ایک جماعت ان لوگوں میں سے ہے کہ

بعضے آدمی (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے

مَعَکَ ؕ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

ساتھ تیرے ہیں اور اللہ اندازہ کرتا ہے رات کو اور دن کو جانا یہ کہ ہرگز نہ نباہ سکوگے تم اس کو پس پھر آیا

ہیں اور رات اور دن کا پورا اندازہ اللہ ہی کرسکتا ہے اسکو معلوم ہے کہ تم اس (تقدیر وقت) کو ضبط نہیں کرسکتے تو (ان وجوہ سے) اسنے تمہارے حال پر

عَلَیْکُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ

اوپر تمہارے پس پڑھو جو میسر ہو قرآن سے جانا یہ کہ البتہ ہوں گے تم میں سے

عنایت کی سو (اب) تملوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھ لیا کرو اسکو (یہ بھی) معلوم ہے کہ بعضے آدمی تم میں سے

مَّرْضٰی ۙ وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ

بیمار اور اور لوگ ہوں گے کہ چلیں گے بیچ زمین کے چاہتے ہوں گے فضل

بیمار ہوں گے اور بعضے تلاش معاش کے لئے ملک میں سفر کریں گے

توضیح الکلام

ف۱ قولہ انا ارسلنا الخ قریش اپنے تکبر اور سرکشی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع نہ ہوتے تھے اور ان کو فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بھی معلوم تھا اس لئے ان آیتوں میں بتلایا جاتا ہے کہ ہم نے تمہارے پاس بھی ویسا ہی رسول بھیجا جیساکہ فرعون کے پاس بھیجا تھا پھر اس نے سرکشی کی جس کی سزا پائی کہ غرق ہوا پھر تم لوگ تو فرعون سے نہ زیادہ مال والے ہو اور نہ اس قدر جاہ وحشم رکھتے ہو تم رسول کی مخالفت کرنے پر اس قسم کی سزا بدرجہ اولےٰ پا سکتے ہو اور شاہدًا علیکم کے یہ معنی ہیں کہ تمہارے نیک و بد کاموں کی شہادت دینے والا کیونکہ وہ خداتعالیٰ کی طرف سے گواہی دیتا ہے کہ یہ کام برے اور ناپسند ہیں اور یہ کام عمدہ اور باعث نجات ہیں یا یہ کہ وہ قیامت میں تمہارے اوپر گواہی دیگا جو کچھ تم نے کیا اور کررہے ہو وہ سچا گواہ آسمانی عدالت میں تم پر ثابت کردیگا اور تم کو ملزم قرار دیگا اگر تم نے ملزموں کے کام کئے ہوں گے اور نیک کام اختیار نہ کروگے ۱۲ ف۲ قولہ فاخذنٰہ الخ یعنی اسی طرح اگر اس رسول کے بھیجنے کے بعد تم بھی نافرمانی کے کام کروگے تو اسی طرح تم کو بھی مصیبت بھگتنا پڑے گی ۱۲

ع ۱۹ / ۱ / ۱۳

نزول الکلام

ف۳ قولہ اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ الخ شروع اسلام میں اہل اسلام پر شب بیداری اور رات کی نماز فرض ہوئی تو چونکہ رات کا پورا اندازہ ہو نہیں سکتا تھا گھڑی بھی نہیں یہ معلوم ہونا کہ کس قدر رات گئی اور کسقدر باقی ہے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اس سبب سے راحت آرام سونا لیٹنا سب بھول گئے اور قریب قریب تمام رات۔ اپنے مولا کے آگے دست بستہ حاضر رہتے اور نماز میں تمام تمام رات گذار دیتے تھے پاؤں ورم کر آئے پنڈلیوں میں خون اتر آیا ایک سال بعد اللہ پاک نے ان کے حال پر رحم فرماکر تخفیف کی بابت یہ آیت نازل فرمائی جس سے قیام لیل کی فرضیت تو منسوخ ہوگئی بلکہ اختیار دیدیا گیا کہ نماز تہجد فرض نہیں جو چاہے پڑھے اور جو چاہے نہ پڑھے اور جو پڑھے وہ بھی جس قدر آسانی سے پڑھ سکے پڑھے ۱۲ لباب و معالم

اللّٰہِ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ

خدا کے سے اور اور لوگ ہوں گے کہ لڑتے ہوں گے بیچ راہ خدا کے پس پڑھو جو آسان ہو

اور بعضے اللہ کی راہ میں جہاد کرینگے (اسلئے بھی اس حکم کو منسوخ کر دیا) سو (اسلئے بھی تمکو اجازت ہو کہ اب) تملوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے

مِنْہُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا

اس میں سے اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو اور قرض دو اللہ کو قرض اچھا

پڑھ لیا کرو اور نماز (فرض) کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے) قرض دو

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّ

اور جو کچھ آگے بھیجو گے تم واسطے جانوں اپنی کے بھلائی سے پاؤگے تم اس کو نزدیک اللہ کے وہ بہتر اور

اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے (ذخیرۂ آخرت بناکر) بھیجدوگے اس کو اللہ کے پاس پہونچکر اس سے اچھا اور

اَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

بڑا ہے ثواب میں اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ثواب میں بڑا پاؤگے اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو بے شک اللہ غفور رحیم ہے

سورۃ المدثر مکیۃ ۷۴	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وھی خمس و خمسون آیۃ وفیہا رکوعان
سورۂ مدثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۝ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ۝

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو پس ڈرا لوگوں کو اور پروردگار اپنے کی بڑائی کر اور کپڑوں اپنوں کو پس پاک کر

اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو (یعنی اپنی جگہ سے اٹھو یا یہ کہ مستعد ہو) پھر (کافروں کو) ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائیاں بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو

وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ ۝ وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ ۝ فَاِذَا

اور پلیدی کو پس چھوڑ دے اور مت دے کسی کو زیادہ لینے کو اور واسطے پروردگار اپنے کے پس صبر کر پس جب

اور بتوں سے الگ رہو (جسطرح کہ اب تک الگ ہو) اور کسی کو اس غرض سے مت دو کہ (دوسرے وقت) زیادہ معاوضہ چاہو اور (پھر انداز میں جو ایذا پیش آئے اس پر) اپنے رب کی

نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۝ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ

پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس وہ اس دن دن بھاری ہے اوپر کافروں کے

صور پھونکا جائے گا سو وہ وقت یعنی وہ کافروں پر ایک سخت دن ہوگا جس میں ذرا آسانی

غَیْرُ یَسِیْرٍ ۝ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۝ وَّجَعَلْتُ لَہٗ مَالًا

نہیں آسان چھوڑ مجھ کو اور اس شخص کو کہ پیدا کیا ہے میں نے اکیلا اور کیا واسطے اس کے مال

نہ ہوگی (آگے بعض خاص کفار کا ذکر ہے یعنی) مجھ کو اور اس شخص کو (اپنے اپنے حال پر) رہنے دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا اور اسکو کثرت سے

مَّمْدُوْدًا ۝ وَّبَنِیْنَ شُھُوْدًا ۝ وَّمَھَّدْتُّ لَہٗ تَمْھِیْدًا ۝ ثُمَّ یَطْمَعُ

پھیلا ہوا اور بیٹے حاضر ہونے والے اور بچھایا میں نے واسطے اس کے بچھونا پھر طمع رکھتا ہے

مال دیا۔ اور پاس رہنے والے بیٹے (دیئے) اور سب طرح کا سامان اس کیلئے مہیا کر دیا پھر بھی اس بات کی ہوس رکھتا ہے کہ (اس کو)

اَنْ اَزِیْدَ ۝ کَلَّا اِنَّہٗ کَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ۝ سَاُرْھِقُہٗ صَعُوْدًا ۝

یہ کہ زیادہ دوں میں ہرگز نہیں تحقیق وہ ہے واسطے نشانیوں ہماری کے عناد کرنے والا شتاب چڑھاؤں گا میں اسکو صعود پر

اور زیادہ دوں ہرگز (وہ زیادہ دینے کے قابل) نہیں (کیونکہ) وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے اسکو عنقریب (یعنی مرنیکے بعد) دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤنگا

نزول الکلام

۱ قولہ یاایھا المدثر الخ شروع میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خلوت زیادہ پسند تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا چند روز کا کھانا پکا کر ساتھ کر دیا کرتی تھیں، پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم وہ لیکر غار حرا کے اندر اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ایکمرتبہ غار حرا میں ایک مہینہ خلوت گزیں رہ کر گھر واپس آرہا تھا جب بیچ میدان میں پہونچا تو ایک آواز سنائی دی اور کوئی نظر نہ پڑا میں نے اوپر نگاہ کی تو آسمان و زمین کے مابین کرسی پر اسی فرشتہ کو بیٹھا دیکھ کر جو میرے پاس غار حرا میں آچکا تھا ڈر گیا اور مارے خوف کے جاڑا چڑھ آیا گھر آکر چادر میں لپٹ گیا اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی ۱۲ ن ۲ قولہ ذرنی الخ ولید بن مغیرہ کافر بڑا مالدار تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جو اس کے پاس رہتے اور فراغ بالی کے سبب تلاش معاش کے لئے ان کو کہیں جانا نہ پڑتا تھا ایک بار جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ولید آیا اور قرآن شریف سنا حضرت کو اس کا میلان محسوس ہوا تو نماز کے بعد آپ نے اس کو وہ آیتیں دوبارہ سنائیں تو اس پر اثر پڑا اور اس نے اپنی قوم بنی مخزوم سے آکر کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام میں نے سنا خدا کی قسم بشر کے کلام میں ہرگز وہ حلاوت نہیں دیکھی جو اس کلام میں ہے قریش میں اس کا یہ کلمہ سنکر چرچا ہونے لگا کہ ولید مسلمان ہو گیا تو بڑی خرابی ہوگی یہ سنکر ابوجہل آیا اور ولید کے پاس غمگین صورت بناکر بیٹھ گیا کہنے لگا کہ اے ولید قریش میں چرچا ہو رہا ہے کہ تم نے محمدؐ اور ابوبکرؓ کا بچا کھچا کھانے کی طمع میں ان کے مذہب کو رونق دینی چاہی ہے سو وہ باہم چندہ کرنے کی فکر کر رہے ہیں کہ تمہارا اس بڑھاپے میں پیٹ بھر دیں ولید یہ سنکر چلا اٹھا کہ کیا قریش کو معلوم نہیں کہ میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اور محمدؐ کے پاس خود ہی کھانے کو نہیں پھر ان کے بچے ہوئے کو کون لینے جا سکتا ہے اس کے بعد قریش میں آیا اور بولا کہ اے قریش تم کو معلوم ہے کہ آج عرب میں شاعری کے اندر میرا نظیر نہیں ہے لیکن محمدؐ کا کلام بقیہ آئندہ

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝

تحقیق اس نے فکر کی اور اندازہ کیا پس مارا جائیو کیونکر اندازہ کیا پھر مارا جائیو کیونکر اندازہ کیا

اس شخص نے سوچا پھر ایک بات تجویز کی سو اسپر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی (اور) پھر (مکرر) اسپر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی

ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ

پھر دیکھ لیا پھر تیوری چڑھائی اور منہ تھتھایا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پس کہا نہیں یہ

پھر (حاضرین کے چہروں کو) دیکھا پھر منہ بنایا (تاکہ دیکھنے والے سمجھیں کہ اسکو قرآن سے بہت زیادہ کراہت ہی) اور زیادہ منہ بنایا پھر منہ پھیرا اور تکبر ظاہر کیا پھر بولا کہ بس

اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝

مگر جادو کہ نقل کیا جاتا ہے نہیں یہ مگر بات آدمی کی شتاب داخل کروں گا اس کو دوزخ میں

تو جادو ہے (جو اوروں سے) منقول (ہے) پس یہ تو آدمی کا کلام ہے میں اس کو جلدی دوزخ میں داخل کروں گا

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا

اور کیا جانے تو کیا ہے دوزخ نہیں باقی رکھتی اور نہیں چھوڑتی جھلس دینے والی ہے چمڑے کو اوپر اس کے

اور تمکو کچھ خبر بھی ہو کہ دوزخ کیسی چیز ہے (مقصود اس سے تہویل ہے) وہ ایسی ہے کہ نہ تو باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑیگی (اور) وہ (جلاکر) بدن کی ہیئت بگاڑ دیگی (اور) اس پر

تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا

انیس فرشتے ہیں اور نہیں کئے ہم نے داروغے دوزخ کے مگر فرشتے اور نہیں کی ہم نے

انیس فرشتے (جو اسکے خازن ہیں جنمیں ایک مالک ہے مقرر) ہوں گے اور ہمنے دوزخ کے کارکن آدمی نہیں بلکہ صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہمنے جو

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

گنتی اُن کی مگر گمراہی واسطے اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے تو کہ یقین کریں وہ لوگ کہ دیے گئے ہیں

ان کی تعداد (ذکر و حکایت میں) صرف ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو تو اسلئے تاکہ اہل کتاب (سننے کے ساتھ)

الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

کتاب اور زیادہ ہوں وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان میں اور نہ شک لاویں وہ لوگ کہ دیے گئے ہیں

یقین کر لیں اور ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جائے اور اہل کتاب

الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ

کتاب اور ایمان والے اور تو کہ کہیں وہ لوگ کہ بیچ دلوں اُن کے کے بیماری ہے اور

اور مومنین شک نہ کریں اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (شک کا) مرض ہے وہ اور کافر لوگ کہنے لگیں

الْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ

کافر کیا ارادہ کیا ہے اللہ نے ساتھ اس مثال کے اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ جس کو

کہ اس عجیب مضمون سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصود ہے (جسطرح اس خاص باب میں خدا تعالیٰ نے کافروں کو گمراہ کیا) اسیطرح اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے گمراہ

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا

چاہے اور ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے اور نہیں جانتا لشکر پروردگار تیرے کو مگر وہی اور نہیں

گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے اور (یہ انیس فرشتوں کا مقرر ہونا کسی حکمت سے ہے ورنہ) تمہارے رب کے لشکروں (یعنی فرشتوں کی تعداد) کو بجز رب کے کوئی نہیں جانتا

هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝ وَ

وہ قیامت مگر یاد کرنے کو واسطے لوگوں کے تحقیق بات یہ ہے قسم ہے چاند کی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور

اور دوزخ (کا حال بیان کرنا) صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے ہے بالتحقیق قسم ہے چاند کی اور رات کی جب جانے لگے اور

بقیہ صہ ۸۰۳

ایسا اللہ نے بنایا ہے کہ جس کی حلاوت میں کبھی نہیں ہونگا اور وہ کلام نہ تو شعر ہے اور نہ کہانت لوگوں نے کہا پھر کیا ہے اُس نے ذرا سوچکر کہا کہ چونکہ یگانوں کو بیگانہ بناتا ہے اس لئے سحر معلوم ہوتا ہے کیونکہ تفریق کا سبب جادو ہی ہوا کرتا ہے اس کا حال ظاہر کرنیکو یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ خازن ایک دوسرا واقعہ بھی اس کے نزول میں منقول ہے وہ یہ کہ سب سے پہلے سورہ اقرء کے شروع کی آئتیں نازل ہوکر بعض حکمتوں سے چند ایام وحی نازل نہ ہوئی پھر ایک بار جنگل میں آپ کو ایک آواز سُنائی دی اوپر کو نظر اُٹھا کر دیکھا تو حضرت جبریل علیہ السلام ایک تخت پر آسمان و زمین کے درمیان بیٹھے ہیں آپ ہیبت سے گھبرا کر گھر کو لوٹ آئے اور کپڑوں میں لپٹ گئے اس پر اول کی آئتیں نازل ہوئیں لفظ مدثر میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور یہ آئتیں شروع نبوت کی ہیں اور باقی سورت بعد میں نازل ہوئی ہے ۱۲

صفحہ ہذا

توضیح الکلام ۵۱ قولہ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ الخ یہ دوبارہ جو تعجب کی بات کہی گئی، سو زیادتی مذمت کیلئے یعنی کیسی بے جوڑ بات تجویز کی جس کا احتمال ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ جادو امور عادیہ میں سے ہے اور اس کو قوت ایک حد تک ہے اور اس میں اسقدر قوت نہیں کہ تمام غائبوں پر بھی اثر کر جائے یہاں تک کہ جو گذر گئے اور جو آئندہ آنیوالے ہیں ان پر بھی اثر کرے کہ گذشتہ لوگوں میں سے بھی کوئی ایسا نہ ہو کہ اس کا کلام اس کلام کا مقابلہ کر سکے اور آئندہ آنیوالے لوگوں کی نسبت بھی دعویٰ کیا جائے کہ کوئی اس کی مثل بنا کر نہیں لا سکتا اور جو شخص جھوٹا ہو اسکو ایسے دعوے کی ہمت کب ہو سکتی ہے اور اگر کر بھی لے تو بہت جلد اس کی تکذیب ہو جاتی ہے ۱۲ ۵۲ قولہ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ الخ یعنی دوزخ کیلئے انیس ۱۹ فرشتوں کا مقرر کرنا اصل مقصود یا اس مقصود کا موقوف علیہ نہیں ہے کیونکہ دوزخ کے تذکرہ سے یہ مقصد ہے کہ لوگ اس سے ڈر کر ایمان لے آئیں اسکے فرشتوں کی کمی بیشی پر کچھ منحصر نہیں یہ تعداد تو خاص حکمت سے ہے کہ اہل حق کو ہدایت ہو اور اہل باطل یہ کہکر کہ اس تخصیص کی وجہ کیا ہے گمراہ بنیں ورنہ خدا تعالیٰ کے لشکر یعنی فرشتوں کی اتنی تعداد ہے کہ بجز بقیہ ۸۰۵

ع ۱ / ۳۱ / ۱۵

الصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ○ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ○ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ○ لِمَنْ

صبح کی جب روشن ہو تحقیق وہ ایک بڑی چیزوں میں کی ہے ڈرانیوالی واسطے آدمی کے واسطے اس شخص کے

صبح کی جب روشن ہو جاوے کہ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے جو انسان کے لئے بڑا ڈراوا ہے یعنی تم میں جو آگے

شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ○ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ

کہ چاہے تم میں سے یہ کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ہر ایک جی ساتھ اس چیز کے کہ کمایا ہے

(کی طرف) کو بڑھے اُس کے لئے بھی یا جو (خیر سے) پیچھے کو ہٹے اس کے لئے بھی۔ ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) کے بدلے میں (دوزخ میں)

رَهِيْنَةٌ ○ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ○ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ

گروہ میں ہے مگر داہنی طرف والے بیچ بہشتوں کے ہوں گے پوچھتے ہوں گے

محبوس ہوگا مگر داہنے والے کہ وہ بہشتوں میں ہوں گے (اور) مجرموں (یعنی کفار) کا حال (خود ان کفار ہی سے) پوچھتے ہوں گے (یعنی

الْمُجْرِمِيْنَ ○ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ

گنہگاروں سے کیا چیز لے گئی تم کو بیچ دوزخ کے کہیں گے کہ نہ تھے ہم

مومنین کفار سے پوچھیں گے) کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا وہ کہیں گے ہم نہ تو

الْمُصَلِّيْنَ ○ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ○ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ

نماز پڑھنے والوں میں سے اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیروں کو اور تھے ہم بحث کرتے ساتھ

نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور نہ غریب کو (جس کا حق واجب تھا) کھانا کھلایا کرتے تھے اور مشغلہ میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی (اس

الْخَآئِضِيْنَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ○ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ○

بحث کرنے والوں کے اور تھے ہم جھٹلاتے دن جزا کو یہاں تک کہ آئی ہم کو موت

مشغلہ میں) رہا کرتے تھے۔ اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ہم کو موت آگئی سو (اس حالت مذکورہ میں)

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ○ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

پس نہیں فائدہ دیتی اُن کو سفارش سفارش کرنے والوں کی پس کیا ہے اُن کو کہ نصیحت سے

ان کو سفارش کرنیوالوں کی سفارش نفع نہ دیگی (اور جب کفر و اعراض کی بدولت انکی یہ گت بننے والی ہے) تو انکو کیا ہوا کہ اس نصیحت (قرآنی)

مُعْرِضِيْنَ ○ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ○ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ○

منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ گدھے ہیں بدکے ہوئے بھاگتے ہیں شیر سے

سے روگردانی کرتے ہیں کہ گویا وہ وحشی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے جا رہے ہیں

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ○ كَلَّا ؕ بَلْ

بلکہ ارادہ کرتا ہے ہر ایک شخص اُن میں سے یہ کہ دیے جاویں صحیفے کھلے ہوئے ہرگز نہیں یوں

بلکہ (انہیں) ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکو کھلے ہوئے (آسمانی) نوشتے دیے جاوینگے (آگے اس بیہودہ درخواست کا رد ہے کہ یہ) ہرگز نہیں (ہوسکتا) بلکہ یہ لوگ

لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ○ وَ

بلکہ نہیں ڈرتے آخرت سے ہرگز نہیں یوں تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے یاد کرے اُس کو اور

آخرت کے عذاب سے نہیں ڈرتے (بس یہ) ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بلکہ قرآن (ہی) نصیحت (کیلئے کافی) ہے سو جس کا جی چاہے اس نصیحت سے نصیحت حاصل کرے اور

مَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ○

نہیں یاد کرتے اُس کو مگر یہ کہ چاہے اللہ وہ ہے لائق ڈرنے کے اور لائق بخشنے کے

بدون خدا کے چاہے یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کریں گے وہی ہے جس کے عذاب سے ڈرنا چاہئے اور وہی ہے جو بندوں کے گناہ معاف کرتا ہے

بقیہ صفحہ ۸۰۴

پروردگار عالم کے اور کوئی اس کو شمار نہیں کر سکتا پس ان انیس کے ماتحت ہزاروں فرشتے ہوں تو کیا وہاں کچھ کمی ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے تھامے ہوں گے ۱۲

۶ الرقیقہ علی جنتہ او سلم عن النافع بن ۱۲

مع

صفحہ ہذا

توضیح الکلام

ل قولہ او یتاخر الخ آیت کا مطلب تو یہ ہوا کہ تمام مکلفوں کیلئے نذیر ہے اور چونکہ اس ڈرانے کے نتیجے قیامت میں ظاہر ہوں گے اس لئے قسم ایسی چیزوں کی کھائی جو قیامت کے بہت ہی مناسب ہے چنانچہ چاند کا پہلی تاریخوں میں بڑھنا پھر اخیر کی تاریخوں میں اس کا گھٹنا نمونہ ہے اس عالم کے ترقی پکڑنے اور پھر پست اور کمزور پڑ جانے کا یہاں تک کہ جس طرح بالکل اخیر کی تاریخوں میں چاند محاق میں جا کر غائب ہو جاتا ہے اسی طرح یہ عالم بھی ایک مرتبہ فنا ہو کر معدوم ہو جائیگا اور رات کی قسم اس وجہ سے کھائی کہ اس کی مثال اس عالم کا ختم ہو جانا ہے اور اس عالم کے ظہور کی مثال ایسی ہے جیسے صبح کا ظاہر ہو جانا ۱۲

ع قولہ حتی اتٰنا الیقین الخ یعنی ہمارا خاتمہ اس نافرمانی پر ہوا اس وجہ سے ہم دوزخ میں آئے اس آیت میں پانچ باتیں مذکور ہیں جو دین کے اصول ہیں ۱ یہ کہ عبادت بدنی یعنی نماز نہیں پڑھتے تھے ۲ عبادت مالی یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے ۳ اعتنا اور پروا نہیں کیا کرتے تھے ہر شخص کے ساتھ باتوں میں محو ہو جایا کرتے تھے یہ نہیں دیکھتے تھے کہ یہ شخص مشرک ہے اس کی

ع ۲۵ ۲ ۱۶

باتوں میں نہیں آنا اور لگنا چاہئے ۴ قیامت کے منکر تھے لہٰذا اس کا اعتقاد اور یقین بھی ہمارے اندر نہیں تھا ۵ ندامت اور توبہ بھی نہیں کرتے تھے جو تمام برائیوں کا علاج ہے اب سوائے عذاب میں گرفتار ہونے کے کیا باقی رہا ۱۲ ع قولہ فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین الخ شافعین سے مراد بقول بعض ملائکہ اور انبیا اور صلحا ہیں اس آیت سے کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ کفار کی شفاعت ہوگی گو ان کو نفع نہ دیگی اس وجہ سے کہ شفاعت کے نفع نہ دینے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ شفاعت تو ہو مگر وہ مقبول نہ ہو دوسرا یہ کہ کوئی شفاعت ہی نہ کرے سو کفار میں یہ دوسری

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | اٰيَاتُهَا ٤٠ رُكُوْعَاتُهَا ٢

سورہ قیامت مکہ میں نازل ہوئی اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

کلماتہا ۱۶۴ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروفہا ۶۶۲

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ○ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ○ اَيَحْسَبُ

قسم کھاتا ہوں میں دن قیامت کی اور قسم کھاتا ہوں میں جان ملامت کرنے والی کی کیا گمان کرتا ہے

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔ اور قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے (آگے منکرین بعث پر رد ہے یعنی) کیا انسان خیال کرتا ہے

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ○ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ

آدمی یہ کہ ہرگز نہ اکٹھی کریں گے ہم ہڈیاں اُس کی یوں نہیں بلکہ قدرت رکھتے ہیں ہم اوپر اس کے کہ درست کریں ہم

کہ ہم اسکی ہڈیاں ہرگز نہ جمع کریں گے، ہم ضرور جمع کریں گے اور یہ جمع کرنا ہمکو کچھ دشوار نہیں) کیونکہ ہم اسپر قادر ہیں کہ اسکی انگلیوں کی پوریوں تک

بَنَانَهٗ ○ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ○ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ

پوریاں اس کی بلکہ ارادہ کرتا ہے آدمی تو کہ گناہ کرے آگے آگے اپنے پوچھتا ہے کب ہوگا دن

درست کردیں بلکہ بعضا آدمی (قیامت کا منکر ہو کر) یوں چاہتا ہے کہ اپنی آئندہ زندگی میں بھی بےخوف وخطر ہو کر فسق وفجور کرتا رہے (اسلئے بطور انکار کے) پوچھتا

الْقِيٰمَةِ ○ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ○ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ○ وَجُمِعَ الشَّمْسُ

قیامت کا پس جس وقت کہ پتھرا جاویں گی آنکھیں اور گہ جاوے گا چاند اور اکٹھا کیا جاویگا سورج

قیامت کا دن کب آئیگا سو جسوقت (مارے حیرت کے) آنکھیں خیرہ ہو جاوینگی اور چاند بے نور ہو جائیگا اور (چاند کی کیا تخصیص ہے بلکہ) سورج اور

وَالْقَمَرُ ○ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ○ كَلَّا لَا وَزَرَ ○

اور چاند کہے گا آدمی اُس دن کہاں ہے جگہ بھاگنے کی ہرگز نہیں یوں نہیں جگہ پناہ کی

چاند (دونوں) ایک حالت کے ہو جاوینگے (یعنی دونوں بے نور ہو جاوینگے) اُس روز انسان کہیگا کہ اب کدھر بھاگوں (ارشاد ہوتا ہے) ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں (کیونکہ)

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمُسْتَقَرُّ ○ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ ۢ بِمَا قَدَّمَ

طرف پروردگار تیرے کے اُس دن ہے ٹھیرنا خبر دیا جاویگا آدمی اُس دن ساتھ اُس چیز کے کہ آگے بھیجا

اسدن صرف آپ ہی کے ربکے پاس ٹھکانا جانیکا ہے، اُس روز انسان کو اسکا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلا دیا جاوے گا (اور انسان کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا

وَاَخَّرَ ○ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ○ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ○

اور پیچھے چھوڑا بلکہ آدمی اوپر جان اپنی کے دلیل ہے اور اگرچہ لا ڈالے عذر اپنے

کچھ اس جتلانے پر موقوف نہ ہوگا) بلکہ انسان خود اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا گو (بااقتضائے طبیعت اسوقت بھی) اپنے حیلے (حوالے) پیش لاوے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ○ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ○

مت ہلا ساتھ قرآن مجید کے زبان اپنی کو تو کہ جلدی کرے ساتھ اسکے تحقیق ہمارے ذمہ پر ہے اکٹھا کرنا اُس کا بیچ دل تیرے کے اور پڑھنا اسکا زبان تیری سے

(اور اے پیغمبر آپ (قبل وحی کے ختم ہو چکنے کے) قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے تاکہ آپ اسکو جلدی جلدی لیں (کیونکہ) ہمارے ذمہ ہے (آپکے قلب میں) اس کا جمع کر دینا

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ○ كَلَّا بَلْ

پس جس وقت پڑھیں ہم اُسکو پس پیروی کر پڑھنے ہمارے کی پھر تحقیق ہمارے ذمہ پر ہے بیان کرنا اُس کا ہرگز نہیں یوں بلکہ

تو جب ہم اسکو پڑھنے لگا کریں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھنے لگا کرے) تو آپ اسکے تابع ہو جایا کیجئے پھر اُسکا بیان کرا دینا (بھی) ہمارا ذمہ ہے ائے منکرو (قیامت کی بابت جیسا

تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ○ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

دوست رکھتے ہو تم جلدی کو اور چھوڑ دیتے ہو آخرت کو کتنے منھ اُس دن

تم سمجھ رہے ہو) ہرگز ایسا نہیں بلکہ (صرف بات یہ ہے کہ) تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو، بہت سے چہرے تو اُس روز

خواص الکلام

سورہ قیامہ پاک پانی پر دم کرکے پینے سے دل میں رقت اور خشوع پیدا ہوتا ہے ۱۲ اور اس سورت کو جو کوئی خواب میں دیکھے وہ قسم کھانے سے پرہیز رکھے گا یہاں تک کہ کبھی قسم نہ کھائے گا ۱۲

نزول الکلام

ف۱ قولہ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ الخ بعض کفار نے کہا تھا کہ اے محمدؐ اپنے دعوی میں اگر سچے ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمہارا اتباع کریں تو ہم میں سے ہر شخص کے نام ایک ایک خط حق تعالی کی طرف سے لکھوا لاؤ جسمیں آپکے اتباع کا حکم اور دوزخ سے امن مل جانے کا وعدہ ہو جب ہم صبح کو سوتے اٹھیں تو ہر شخص یہ نوشتہ اپنے سرہانے رکھا ہوا موجود پائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب النقول فی اسباب النزول

ف۲ قولہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ الخ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ ساتھ خود بھی پڑھتے جاتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ جبرئیل امین چلے جائیں اور وحی کا کوئی لفظ میرے ذہن نشیں ہونے سے رہ جائے تب اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول

اور اس سورت کا نام سورہ قیامت اس سبب سے ہے کہ اس میں قیامت کو ایسی کھلی دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ اُن کا سمجھنا بہت آسان ہے اور دوسرے اس سورت میں قیامت کبری اور صغرے دونوں کا بیان موجود ہے شروع سورت سے كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ تک تو قیامت کبری کا بیان ہے اور وہاں سے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ الخ تک قیامت صغری کا بیان ہے اس لحاظ سے اس سورت کو سورہ قیامت کہنا مناسب ہوا ۱۲ توضیح الکلام۔

ف۳ قولہ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ الخ اس روز آدمی کو بتلا دیا جائے گا کہ اس نے کیا نیک کام آج کے دن کے لئے آگے بھیجے تھے یعنی کئے تھے اور کیا نہیں کئے تھے یا قَدَّمَ سے مراد نیک و بد کام ہیں جو اس نے کئے تھے اور اَخَّرَ سے وہ نیک و بد باتیں مراد ہیں جو دنیا میں پیچھے چھوڑ آیا کہ اس کے بعد بھی نیک کاموں کا ثواب پہونچتا رہتا ہے جیسا کہ مسجدوں کا بنانا مدارس قائم کرنا نیک رسوم اور بندگان خدا تعالی کی صلاح اور فلاح کی تدبیریں اس طرح بُرے کاموں کا عذاب ملتا رہتا ہے رسم بد چھوڑ آیا تھا یاد دیا کو بقیہ آئندہ

نَاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ

تازے ہیں طرف پروردگار اپنے کی دیکھنے والے ہیں اور کتنے منھ اُس دن بُرے ہیں گمان کرتے ہیں

بارونق ہونگے (اور) اپنے پروردگار کیطرف دیکھتے ہونگے (یہ تو مومنین کا حال ہوا) اور بہت سے چہرے اُس روز بدرونق ہونگے (اور وہ لوگ) خیال کر رہے ہوں گے

اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيْلَ مَنْ ۜ

یہ کہ کیجاوے گی اُن سے کمر توڑنے والی یعنی معاملت ہرگز نہیں یوں جب وقت پہنچتی ہے جان ہانس کو اور کہا جاوے کون ہے

کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائیگا (یعنی انکو عذاب شدید ہوگا) ہرگز ایسا نہیں جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور (نہایت حسرت سے اسوقت)

رَاقٍ ۝ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اِلٰى

جھاڑ پھونکنے والا اور جانا اُس نے کہ یہ ہے جدائی اور لپٹ جاوے ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے طرف

جھاڑنیوالا ہے اور (اسوقت) وہ (مردہ) یقین کر لیتا ہے کہ یہ مفارقت (دنیا) کا وقت ہے اور (شدت سکرات موت سے) ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اس روز

رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۣ الْمَسَاقُ ۝ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ

پروردگار اپنے کی ہے اُس دن چلنا پس نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی و لیکن جھٹلایا

تیرے رب کیطرف جانا ہوتا ہے تو اُسنے نہ تو (خدا اور رسول کی) تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی لیکن (خدا اور رسول کی) تکذیب کی تھی اور (احکام سے)

وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى

اور منھ پھیر لیا پھر گیا طرف لوگوں اپنے کے اکڑتا ہوا وائے ہے تجھ کو پھر وائے ہے پھر وائے ہے

منھ موڑا تھا پھر ناز کرتا ہوا اپنے گھر چلدیا تھا تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے پھر (مکرر سن لے کہ) تیری کمبختی پر

لَكَ فَاَوْلٰى ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً

تجھ کو پھر وائے ہے کیا گمان کرتا ہے آدمی یہ کہ چھوڑا جاوے بیکار کیا نہ تھا ایک بوند

کمبختی آنے والی ہے کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یونہی مہمل چھوڑ دیا جائیگا کیا یہ شخص (ابتدا میں محض) ایک قطرہ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا

مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

منی کی سے کہ ڈالی جاتی تھی شکم میں پھر تھا لہو جما ہوا پس پیدا کیا پھر تندرست کیا پس کئے اس میں سے دو جوڑے

پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے (اس کو انسان) بنایا پھر اعضا تندرست کئے پھر اس کی دو قسمیں کر دیں

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝

نر اور مادہ کیا نہیں یہ شخص قادر اوپر اس کے کہ زندہ کرے مُردے کو

مرد اور عورت (تو) کیا وہ (خدا جس نے ابتدا میں اپنی قدرت سے یہ سب کچھ کیا) اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کر دے

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — اٰيَاتُهَا ۳۱ وَرُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ دہر مکہ میں نازل ہوئی اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

کلمہا ۲۴۶ — حروفہا ۱۰۹۹

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝

تحقیق آیا ہے اوپر آدمی کے ایک وقت زمانے میں سے کہ نہ تھا کچھ چیز ذکر کیا گیا

بیشک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جسمیں وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا (یعنی انسان نہ تھا بلکہ نطفہ تھا)

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا

تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو ایک بوند سے یعنی نطفہ ملے ہوئے سے کہ آزمایش کیا چاہتے ہیں ہم اسکو پس کیا ہمنے اس کو سُننے والا

ہم نے اس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا اس طور پر کہ ہم اس کو مکلف بنائیں تو (اسی واسطے) ہم نے اس کو سنتا

بقیہ صـ ۸۰۶ برباد و ہلاک کرنیوالی بات قائم کر آیا تھا کسی پر چھپے اور عداوت کا بیج بو آیا تھا یا قدم سے وہ اعمال مراد ہیں جو پہلے کئے جاتے ہیں اور آخر سے وہ جو اُن کے بعد ظہور میں آتے ہیں ۱۲

صفحہ ہذا توضیح الکلام ۔ ا قولہ والتفت الساق الخ پنڈلی سے پنڈلی مل گئی مُردے کے پاؤں اور ٹانگیں ملا دیتے ہیں اور سیدھا اور چت لٹا دیتے ہیں بعض علماء فرماتے ہیں کہ ساق سے مراد سختی اور شدت ہے عرب ساق بولکر شدت اس وجہ سے مراد لیا کرتے ہیں کہ تیاری کے وقت پنڈلی پر سے کپڑا اٹھا اور دامن چڑھا لیا جاتا ہے ایسے وقت کافر دو سختیاں پیش آتی ہیں ایک تو دنیا کی لذتوں اور رشتہ داروں اور اموال کو حسرت کے ساتھ چھوڑنا دوسری سختی وہاں کی باز پرس اور قسم قسم کے عذاب میں مبتلا ہونا ایک شدت سے دوسری شدت اور ایک مصیبت سے دوسری مصیبت مل گئی ۱۲

۲ قولہ فلا صدق الخ اب اس روح کی حالت بیان فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے پاس جانے کے بعد اس سے کیا معاملہ پیش آئے گا مومن کا حال تو چھوڑ دیا گیا کیونکہ بالفعل ان سرکش کافروں کا انجام بیان کرنا اہم مقصود ہے اس لئے کفار اور گنہگاروں کا حال بیان کرتے ہیں کہ جب وہ دربار میں حاضر ہوگا تو اس سے کہا جائے گا کہ تونے دنیا میں نہ مالی عبادت کی کہ صدقہ و خیرات کرتا اور نہ جانی عبادت کی کہ نماز پڑھتا اور عجز و دعا جاری رکھتا ۱۲

۳ قولہ اولیٰ لک الخ یعنی غصہ سے اس کو کہا جائے گا کہ خرابی ہو تیرے لئے اور کمبختی پر کمبختی یہ کلمہ عرب کے لوگ اس وقت بولتے ہیں کہ جب کسی کو لعنت ملامت کیا کرتے ہیں اور یہ کہہ کر پھر اس کو اس اندوہناک اور تاریک قید خانہ میں ڈال دیا جائے گا جہاں آگ کی لپٹیں اور طرح طرح کے عذاب ہیں ۱۲

ع ۳۰ / ۱۷ — ع ۱۰ / ۱۸

خواص الکلام سورہ دہر ۔ جو شخص اس کو بہ کثرت پڑھے تو علم کی باتیں اس کی زبان پر جاری ہوں اور جو اپنے آپ کو خواب میں یہ سورت پڑھتا دیکھے اس کو سخاوت کی توفیق ہو اور شکر نصیب ۱۲

بَصِيرًا ۝ إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝ إِنَّآ

دیکھنے والا۔ تحقیق ہم نے دکھلائی اس کو راہ یا شکر کرنے والا ہوتا ہے اور یا کفر کرنے والا۔ تحقیق ہم نے

دیکھتا بھالتا بنایا، ہمنے اسکو (بھلائی برائی پر مطلع کرکے) رستہ بتلایا (یعنی احکام کا مخاطب بنایا پھر) یا تو وہ شکرگزار (اور مومن) ہوگیا یا ناشکرا (اور کافر) ہوگیا

أَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ سَلَٰسِلَا۟ وَأَغْلَٰلًا وَسَعِيرًا ۝ إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ

ہمنے تیار کی ہیں واسطے کافروں کے زنجیریں اور طوق اور آگ۔ تحقیق نیک کام والے

ہمنے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے (اور) جو نیک (لوگ) ہیں

يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا

پیویں گے پیالہ کہ ہے ملونی اس کی کافور کی۔ چشمہ ہے کہ پیتے ہیں اس میں سے

وہ ایسے جام شراب سے (شرابیں) پیویں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمہ سے (پیویں گے) جس سے

عِبَادُ ٱللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِٱلنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ

بندے خدا کے چیرے جاتے ہیں اس کو چیر لیجانے کر۔ پورا کرتے ہیں منت کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ ہے

خدا کے خاص بندے پئیں گے (اور جس کو وہ (خاص بندے) جہاں چاہیں گے بہا کر لیجائیں گے) وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے

شَرُّهُۥ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَ

برائی اس کی پھیل جانے والی۔ اور کھلاتے ہیں کھانا اوپر محبت اس کی کے فقیروں کو اور

ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔ اور وہ لوگ (محض) خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو

يَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَ

یتیموں کو اور قیدیوں کو۔ سوائے اس کے نہیں کہ کھلاتے ہیں ہم تم کو واسطے رضامندی اللہ کے نہیں چاہتے ہم تم سے بدلہ اور

کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم کو محض خدا کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے (اس کا عملی شکریہ) چاہیں اور نہ (اسکا قولی)

لَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَىٰهُمُ

نہ شکر کرنا۔ تحقیق ڈرتے ہیں ہم پروردگار اپنے سے اس دن کہ ہوگا منہ بنانے والا تیوری چڑھانیوالا۔ پس بچا لیا ان کو

شکریہ (چاہیں) ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں سو اللہ تعالیٰ انکو (اسی اطاعت اور اخلاص کی برکت سے)

ٱللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمِ وَلَقَّىٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَىٰهُم بِمَا صَبَرُوا۟

اللہ نے برائی اس دن کی سے اور ملا دی ان کو تازگی اور خوشی۔ اور بدلہ دیا ان کو اس کا کہ صبر کرتے ہیں

اس دن کی سختی سے محفوظ رکھیگا اور انکو تازگی اور خوشی عطا فرمادیگا (یعنی چہروں پر تازگی اور قلوب میں خوشی دیگا) اور انکی پختگی (یعنی استقامت فی الدین)

جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُّتَّكِـِٔينَ فِيهَا عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا

بہشت اور کپڑے ریشمی۔ تکیہ کئے ہوئے بیچ اس کے اوپر تختوں کے۔ نہ دیکھیں گے بیچ اس کے دھوپ

کے بدلہ میں انکو جنت اور ریشمی لباس دیگا اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنت میں) مسہریوں پر (آرام اور عزت سے) تکیہ لگائے ہوں گے نہ وہاں تپش (اور گرمی)

وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا

اور نہ جاڑا۔ اور نزدیک ہورہیں گے اوپر ان کے سائے اس کے اور نزدیک کئے گئے ہیں میوے اس کے

پاویں گے اور نہ جاڑا (بلکہ فرحت بخش اعتدال ہوگا) اور یہ حالت ہوگی کہ درختوں کے سائے ان پر جھکتے ہوں گے اور ان کے میوے

تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِـَٔانِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ

نزدیک کرنے کر۔ اور پھرائے جاتے ہیں اوپر ان کے باسن چاندی کے اور آبخورے ہیں

ان کے اختیار میں ہوں گے (کہ ہروقت ہر طرح بلا مشقت لے سکیں گے) اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو

توضیح الکلام

ل قوله یفجرونها الخ اور یہ اہل جنت کی ایک کرامت ہوگی کہ جنت کی نہریں انکے تابع ہوں گی اور آیت میں جو کافور مذکور ہے اس سے دنیا کا کافور مراد نہیں ہے بلکہ جنت کا کافور جو سپید اور ٹھنڈا اور مفرح اور مقوی دل و دماغ ہونے میں دنیا کے کافور سے مشابہ ہے کسی پینے کی چیز میں خاص کیفیتیں حاصل کرنے کیلئے بعض مناسب چیزوں کی آمیزش کی جایا کرتی ہے اسلئے وہاں اس پیالہ میں کافور ملایا جاوے گا اور وہ شراب کا جام ایسے چشمہ سے بھرا جاوے گا کہ جس سے مقرب بندے پیویں گے اس سے یہ نکلا کہ وہ چشمہ اعلیٰ مرتبہ کا ہوگا اس فرمانے سے ابرار کی بشارت میں تائید ہوگئی ۱۲

ع قوله یوما عبوسا الخ یعنی ہم کو امید ہے کہ ان مخلصانہ اعمال کی بدولت اس دن کی تلخی اور سختی سے محفوظ رہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ خوف آخرت سے کوئی کام کرنا اخلاص اور ابتغاء رضاء الٰہی کے خلاف نہیں ہے ۱۲

ع قوله ظلالها الخ یعنی ان درختوں کے سائے اہل جنت سے نزدیک ہوں گے اور سایہ اسباب تنعم سے ہے اور اسباب تنعم کا قرب خود موجب زیادتی نعمت ہے اور سایہ سے آفتاب کا ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ دوسرے اجسام نورانیہ سے بھی سایہ حاصل ہوسکتا ہے اور سایہ سے اور زیادہ بڑی بڑی نعمتیں وہاں موجود ہونگی مگر سایہ کا ذکر اس بات کے جتلانے کے لئے ہے کہ عیش کے مختلف اسباب اور سامان ہوں گے کیونکہ ہر شے میں جداگانہ لذت ہے ۱۲

تنزول الکلام

ع قوله ویطعمون الطعام الخ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارہ میں نازل ہوئی کہ کسی یہودی کی مزدوری کرکے کچھ جو لائے اور تہائی حصہ پسوا کر تین روٹیاں پکوائیں ابھی کھانے نہ پائے تھے کہ کسی مسکین نے آکر سوال کیا آپ نے ایک روٹی اس کو دیدی وہ گیا تو ایک یتیم نے آکر سوال کیا آپ نے دوسری روٹی بھی اسی کو دیدی پھر ایک مشرک قیدی نے بھوک کی تکلیف ظاہر کی تو آپنے تیسری روٹی بھی اس کے حوالہ کردی اور خود فاقہ سے رات گذاری اور یہ آیت حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی جو روزہ سے تھے اور افطار کے وقت چار روٹیوں میں سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو بھوکا دیکھ کر ایک ایک روٹی انکے حوالہ کر دی اور صرف ایک روٹی پر

قَوَارِيْرَا۟ۙ قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝ وَ

شیشے کے شیشے کہ ہیں بنائے ہوئے چاندی کے اندازہ کیا ہے اُس کو اندازہ کرنا اور

شیشہ کے ہوں گے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہو گا اور

يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا فِيْهَا

پلائے جاویں گے بیچ اُس کے پیالے سے کہ ہے ملونی اس کی سونٹھ کی چشمہ ہے بیچ اُس کے

وہاں انکو (علاوہ جام شراب مذکور کے) ایسا جام شراب پلایا جاویگا جسمیں سونٹھ کی آمیزش ہو گی یعنی ایسے چشمے سے (انکو پلایا جاویگا) جو وہاں ہو گا

تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ج

جس کا نام رکھا جاتا ہے سلسبیل اور پھریں گے اوپر ان کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے

جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہو گا اور اُن کے پاس (یہ چیزیں لیکر) ایسے لڑکے آمدورفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہینگے

اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ

جس وقت دیکھے گا تو اُن کو گمان کرے گا تو ان کو موتی بکھرے ہوئے اور جب دیکھے گا تو اس جگہ

(اور) اسقدر حسین ہیں کہ اے مخاطب اگر تو (چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔ اور اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو

رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ

دیکھے گا تو نعمت اور بادشاہی بڑی اوپر ان کے ہوں گے کپڑے لاہی سبز

بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے (اور) ان جنتیوں پر باریک ریشم کے کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی

وَّاِسْتَبْرَقٌ ز وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ج وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا

اور تافتے کے اور پہنائے جاویں گے کنگن چاندی کے اور پلاویگا اُن کو رب اُن کا شربت

(کیونکہ ہر لباس میں جدا لطف ہے) اور انکو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب اُن کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا

طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ ع

پاکیزہ تحقیق یہ ہے واسطے تمہارے بدلہ اور ہے سعی تمہاری قدردانی کی گئی

(جسمیں نہ نجاست ہو گی نہ کدورت) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو دنیا میں کرتے تھے) مقبول ہوئی

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝ ج فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

تحقیق ہم نے اُتارا ہے اوپر تیرے قرآن آہستہ آہستہ اُتارنا پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے

ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا ہے۔ سو آپ اپنے پروردگار کے حکم پر (کہ اس میں تبلیغ بھی داخل ہے) مستقل رہیے

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝ ج وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ

اور مت کہا مان ان میں سے گنہگار کا یا کفر کرنے والے کا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا صبح اور

اور ان میں سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آئیے اور (آگے عبادت لازمہ کا امر ہے) یعنی اپنے پروردگار کا صبح اور شام

اَصِيْلًا ۝ ج وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝

شام اور رات سے پس سجدہ کر واسطے اُس کے اور تسبیح کر اُس کو رات بڑی تک

نام لیا کیجئے اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی اُسکو سجدہ کیا کیجئے (یعنی نماز فرض پڑھا کیجئے) اور رات کے بڑے حصہ میں اسکی تسبیح کیا کیجئے مراد اس سے تہجد ہے

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا

تحقیق یہ لوگ دوست رکھتے ہیں جلدی کو یعنی دنیا کو اور چھوڑ دیتے ہیں پیچھے اپنے دن

یہ لوگ دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے (آنیوالے) ایک بھاری دن کو

توضیح الکلام

۵۱ قولہ کان مزاجھا الخ یعنی ان کو ایک ایسی عمدہ چیز کا پیالہ پلایا جائے گا کہ جس کا مزاج اور کیفیت یا آمیزش سونٹھ کی ہوگی تاکہ حرارت عزیزی جوش میں آوے اور عیش و نشاط کا لطف تازہ ہو اور شوق دیدار الٰہی بڑھے تاکہ شوق کے بعد جو چیز ملے اسکی قدر اور لذت زیادہ ہو، پہلی دفعہ کافوری شراب کا پیالہ پلایا جانا فرمایا تھا تاکہ حشر کی حرارت اور خشکی بالکل معدوم ہو جاے پھر سونٹھ دار شراب کا پلایا جانا ارشاد فرمایا تاکہ ایک خاص قسم کی حرارت پیدا ہو جو لذات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ انسان کے اندر جب اصلی گرمی کم ہو کرتی ہے تو پھر نہ تو ہضم ٹھیک ہوتا ہے اور نہ دوسرے عیشوں کی دل میں اُمنگ رہتی ہے

۵۲ قولہ ولدان مخلدون در اصل عیش و نشاط کی مجالس کے اندر جو لڑکے کم عمر کے کام دے سکتے ہیں جوان اور بوڑھے نہیں کام دے سکتے ایک اُن میں پھرتی بہت ہوتی ہے دوسرے اُن سے عورت یا مرد کو کوئی حجاب او پردہ نہیں ہوتا اور حسبتھم لؤلؤا الخ فرما کر اُن کے حسن کی کیفیت بیان فرمادی چنانچہ اُن کو موتی سے تشبیہ دی تاکہ ان کا صاف و شفاف اور نورانی ہونا معلوم ہو اور بکھرے ہوئے ہونے کی صفت ان کے چلنے پھرنے کے لحاظ سے ہے کہ جیسے بکھرے ہوئے موتی منتشر ہو کر ادھر ادھر چلے جاتے ہیں ایسے ہی وہ لڑکے چلتے پھرتے ہوں گے جس سے مجالس کی آرائش ہوگی ۱۲

ع ۲۲ ۱۹ ۱

نزول الکلام

۵۳ قولہ واذا رأیت الخ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیکھا کہ آپ بوریہ پر لیٹے ہوئے ہیں اور جسم انور پر بوریہ کی دھاری کے نشان ہو گئے ہیں تو یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سبب پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ کسریٰ اور قیصر کیسی کیسی نعمتوں میں ہیں اور اللہ پاک کے محبوب ایک بوریہ پر آرام فرما رہے ہیں جس پر کوئی فرش بھی نہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ ان کی نعمتیں دنیا ہی میں اُن کو سب دیدی جائیں اور ہم کو اللہ پاک آخرت میں دائمی نعمت مرحمت فرمادے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب النقول فی اسباب النزول

ثَقِيْلًا ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا

بھاری کو ۔ ہمنے پیدا کیا ہے ان کو ۔ اور مضبوط کئے ہیں ہمنے بند ھن انکے اور جب چاہیں گے ہم

چھوڑ بیٹھے ہیں ہم ہی نے ان کو پیدا کیا ہے اور ہم ہی نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے اور (نیز) جب ہم چاہیں گے

بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ

بدل ڈالیں گے ہم مانند ان کی بدل ڈالنا ۔ تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے

ان ہی جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں ۔ یہ (سب جو کچھ مذکور ہوا کافی) نصیحت ہے سو جو شخص چاہے

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

پکڑے طرف پروردگار اپنے کے راہ ۔ اور نہیں چاہتے تم مگر کہ چاہے

اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرلے ۔ اور بدون خدا کے چاہے تم لوگ کوئی بات چاہ نہیں سکتے اور (بعض لوگوں کیلئے خدا کے چاہنے

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ ۔ تحقیق اللہ ہے جاننے والا حکمت والا ۔ داخل کرتا ہے جس کو چاہے

میں جتنی حکمتیں ہوتی ہیں) کیونکہ خدا تعالیٰ بڑا علم و حکمت والا ہے ۔ وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے

فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

بیچ رحمت اپنی کے ۔ اور ظالم تیار کیا ہے واسطے ان کے عذاب درد دینے والا

اور (جس کو چاہے کفر اور ظلم میں مبتلا رکھتا ہے پھر) ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مرسلات مکہ میں نازل ہوئی اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

کلماتہا ۱۸۱ — حروفہا ۸۴۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ وَّالنّٰشِرٰتِ

قسم ہے اُن باؤں کی کہ چھوڑی گئی ہیں نرمی سے ۔ پھر زور کرنے والیوں کی زور کرنے کر ۔ اور بادل اٹھانیوالیوں کی

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو نفع پہنچانے کیلئے بھیجی جاتی ہیں پھر اُن ہواؤں کی جو تندی سے چلتی ہیں (جس سے خطرات کا احتمال ہوتا ہے) اور اُن ہواؤں کی جو بادلوں کو اٹھاکر

نَشْرًا ۝ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا اَوْ

بادل اٹھانے کر ۔ پھر جدا کرنیوالیوں کی مینہ کو جدا کرنے کر ۔ پھر اُن فرشتوں کی کہ ڈالنے والے ہیں ذکر کو ۔ الزام دینے کو یا

پھیلاتی ہیں پھر اُن ہواؤں کی جو بادلوں کو متفرق کر دیتی ہیں (جیسا بارش کے بعد ہوتا ہے) پھر اُن ہواؤں کی جو (دلمیں اللہ کی یاد (یعنی توبہ کا) یا ڈرانیکا القا کرتی ہیں

نُذْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ وَ

ڈرانے کو ۔ تحقیق جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم البتہ ہونیوالا ہے ۔ پس جس وقت کہ تارے مٹائے جاویں اور

کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے (مراد قیامت ہے) سو جب ستارے بے نور ہو جاویں گے اور

اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَاِذَا الرُّسُلُ

جس وقت کہ آسمان کھولا جاوے ۔ اور جس وقت کہ پہاڑ اڑائے جاویں ۔ اور جس وقت کہ پیغمبر

جب آسمان پھٹ جاوے گا ۔ اور جب پہاڑ اڑتے پھریں گے ۔ اور جب سب پیغمبر وقت معین پر

خواص الکلام

سورۂ مرسلات اس کو لکھ کر باندھنے سے دنبل اچھے ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی شخص اس سورت کو خواب میں دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق کو آسان و وسیع کرے اور اس کے دشمنوں کو گونگا کر دے۔۱۲

فضائل الکلام

سورۂ مرسلات، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ اس سورت کو پڑھ رہے تھے کہ ام الفضل نے اس کو سنکر کہا کہ اے بیٹے تیرے اس کو پڑھنے نے مجھے یاد دلا دیا کہ اخیر جو کچھ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا وہ یہی سورت تھی کہ آپ اس کو مغرب کی نماز میں پڑھ رہے تھے ۱۲ بخاری و مسلم

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ منیٰ کے ایک غار میں تھے کہ سورہ مرسلات نازل ہوئی اور نبی علیہ السلام اس کو پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے منہ سے اس کو لے رہا تھا اور ہنوز آپ کا دہن مبارک تر ہی تھا کہ ایک سانپ ہم پر کود پڑا آپ نے فرمایا کہ اس کو مارو ہم مارنے دوڑے لیکن وہ چلا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو حق تعالیٰ نے تم سے بچالیا جس طرح تم کو اس سے بچالیا ۱۲ بخاری مسلم

توضیح الکلام

ل قولہ فَالْمُلْقِيٰتِ الخ یعنی یہ ہوائیں جنکا ذکر ہوا اس وجہ سے کہ قدرت پر دلالت کرتی ہیں، صانع عالم کی طرف متوجہ ہونیکا سبب ہو جاتی ہیں اور وہ توجہ دو طریقہ پر ہوتی ہے ایک تو خوف سے جب ان ہواؤں سے آثار خوف کے نمایاں ہوں دوسرے توبہ اور عذر خواہی سے اور یہ دوسرا طریقہ دونوں صورتوں میں پایا جاتا ہے اگر ہوائیں نفع پہنچانیوالی ہوں تب تو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور جو کچھ اس شکر میں کمی ہوتی ہے اس سے عذر کرتے ہیں اور اگر وہ ہوائیں خوفناک ہوں تو خدا تعالیٰ کی سزا سے ڈر کر اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں ۱۲

۲ قولہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ الخ یہ قسم کا جواب ہے اور اس سے قیامت کا روز مراد ہے اور قیامت کے ساتھ قسموں کو مناسبت ظاہر ہے چنانچہ پہلے صور پھونکنے کے بعد جو واقعات ہوں گے وہ تو چونکہ فنا سے متعلق ہیں لہٰذا ریح عاصف کے ساتھ مناسبت ہوئی اور دوسری بار نفخ صور کے بعد کے واقعات میں چونکہ زندہ کرنے کا منظر نظر آئے گا اس لحاظ سے وہ نفع دینے والی ہوا کے ساتھ مشابہ ہیں ۱۲

أُقِّتَتْ ۝ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۝ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَا أَدْرٰىكَ

وقت مقرر لائے جاویں واسطے کس دن کے وعدہ دیے گئے ہیں واسطے دن جدائی کے اور کیا جانے تو

جمع کیے جاوینگے کس دن کیلئے پیغمبروں کا معاملہ ملتوی رکھا گیا ہے (آگے جواب ہے کہ) فیصلہ کے دن کیلئے (ملتوی رکھا گیا ہے) اور (آگے اس فیصلہ کے دن کی تہویل ہے)

مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ أَلَمْ

کیا ہے دن جدائی کا وائے ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے کیا نہیں

کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا کچھ ہے (یعنی بہت سخت ہے) اُس روز حق کے جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے عذاب کی تہدید ہے یعنی) کیا ہم اگلے

نُهْلِكِ الْأَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ

ہلاک کیا ہم نے پہلوں کو پھر پیچھے ان کے چلاتے ہیں ہم پچھلوں کو اسی طرح

(کافر) لوگوں کو (عذاب سے) ہلاک نہیں کر چکے۔ پھر پچھلوں کو بھی (عذاب میں) ان (پہلوں) ہی کیساتھ ساتھ کر دیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ أَلَمْ

کرتے ہیں ہم ساتھ گنہگاروں کے وائے ہے اُس دن واسطے جھٹلانے والوں کے کیا نہیں

کیا کرتے ہیں (یعنی انکے کفر پر سزا دیتے ہیں) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے قدرت علی البعث کی تقریر ہے یعنی) کیا ہمنے

نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝

پیدا کیا ہم نے تم کو پانی حقیر سے پس کیا ہمنے اس کو بیچ ایک جگہ مضبوط کے

تم کو ایک بے قدر پانی (یعنی نطفہ) سے نہیں بنایا پھر ہمنے اُس کو ایک وقت مقرر تک ایک محفوظ جگہ

إِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ

ایک وقت معلوم تک پس اندازہ کیا ہمنے پس اچھا اندازہ کرنیوالے ہیں ہم وائے ہے

(یعنی عورت کے رحم میں) رکھا غرض ہمنے (ان تصرفات کا) ایک اندازہ ٹھیرایا سو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھیرانے والے ہیں اُس روز

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۝

اُس دن واسطے جھٹلانے والوں کے کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی

(حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی کیا ہم نے زمین کو

أَحْيَاءً وَّأَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ

زندوں کو اور مُردوں کو اور کیے ہم نے بیچ اس کے پہاڑ بلند اور

زندوں اور مُردوں کی سمیٹنے والی نہیں بنایا اور ہمنے اس (زمین) میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے (جن سے بہت سے منافع متعلق ہیں) اور

أَسْقَيْنٰكُمْ مَّاءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

پلایا ہم نے تم کو پانی پیاس بجھانے والا وائے ہے اُس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

ہم نے تم کو میٹھا پانی پلایا اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی

اِنْطَلِقُوْا إِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْا إِلٰى

چلو طرف اُس چیز کے کہ تھے تم اُس کو جھٹلاتے چلو طرف

تم اس عذاب کی طرف چلو جس کو جھٹلایا کرتے تھے ایک سائبان کی طرف

ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ

سائے تین شاخوں والوں کے نہ سایہ دینے والا اور نہ کفایت کرنے والا

چلو جس کی تین شاخیں ہیں جس میں نہ (ٹھنڈا) سایہ ہے اور نہ وہ گرمی سے

توضیح الکلام

ف۱ قولہٗ لِیَوْمِ الْفَصْلِ الخ تو اس سوال وجواب کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار جو رسولوں کو جھٹلاتے آئے ہیں اور اس زمانہ میں بھی اس امت کے کفار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں اور جب اس تکذیب پر عذاب آخرت سے ڈرائے جاتے ہیں تو آخرت کی بھی تکذیب کرتے ہیں اس وقت یہ تکذیب اپنی ذات کے اعتبار سے اسی بات کو تقاضا کرتی ہے کہ رسولوں کا قصہ جو کفار سے پیش آرہا ہے اس کا فیصلہ ابھی ہو جاوے اور اس کی تاخیر سے کفار کو انکار اور مسلمانوں کو طبعًا استعجال ہوتا ہے اس آیت میں اس کے جلد مانگنے کا جواب ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو کسی حکمت سے موخر کر رکھا ہے لیکن واقع ضرور ہوگا ۱۲

ف۲ قولہٗ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ الخ کفار کو قیامت میں اس طرح سے مصیبت پیش آئیگی اسلئے اس سورت میں وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ الخ دس بار لایا گیا ہے اس بیچ ان دس میں سے بعض کا تذکرہ کرکے ان کے بعض شبہات کا جواب دیتا ہے چنانچہ ایک شبہ ان کا یہ تھا کہ یہ بات تو ہم نے دیکھی اور سُنی بھی ہے کہ کوئی حادثہ پڑا اور اس سے کوئی مکان کوئی شہر یا خاندان برباد ہوا مگر یہ نہیں کہ ساری دنیا اور آسمان و زمین سب ایک بار برباد ہو جاویں جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ تم اپنے آپ سے سو دو سو برس پہلے کے لوگوں کو خیال کرو اور ان کے اسباب اور مکانات کو بھی غور کرو تو اس تمام دنیا میں سے اب بھی کوئی باقی ہے تو بس جب یہ ساری مخلوق فنا ہو گئی ایسے ہی تم اور تمہارے بعد کے لوگ بھی فنا ہو جائیں گے ۱۲

ف۳ قولہٗ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ الخ اس سے رحم مراد ہے اور اس کا مضبوط ہونا یہ ہے کہ اس نے قطرۂ منی کو بحفاظت رکھا اور وہیں اس پر مختلف صورتیں طاری ہو کر شکل انسانی بنی اور نو ماہ تک اُس کی تکمیل اور تربیت ہوتی رہی اور گرنے یا ضائع ہونے کی نوبت نہ آئی ۱۲

ف۴ قولہٗ اِنْطَلِقُوْا إِلٰى ظِلٍّ الخ اس سے دوزخ کے دھوئیں کا سایہ مراد ہے جو زیادہ ہونے کی وجہ سے بلند ہو کر پھٹ جائے گا اور تین حصہ ہو جاوے گا کہ جس میں سے دھوپ چھنتی اور گرمی آتی رہے جس وقت خدا تعالیٰ کے نیک بندے عرش کے سایہ میں ہوں گے اس وقت کافر اس دھوئیں کے سائبان کے نیچے ہوں گے جس میں سے محل جیسے بڑے بڑے انگارے برسیں گے ۱۲ معالم وخازن

اللَّهَبِ ○ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ○ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ

شعلے آگ کے سے تحقیق وہ پھینکتی ہے چنگاریاں مانند محلوں کے گویا کہ وہ قطاریں اونٹوں

بچاتا ہے وہ انگارے برساوے گا جیسے بڑے بڑے محل جیسے کالے کالے

صُفْرٌ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ

زرد کی واے ہے اُس دن واسطے جھٹلانے والوں کے یہ دن ہے نہ بولیں گے

اونٹ اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ لوگ نہ بول سکیں گے

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○

اور نہ اذن دیا جاوے گا اُن کو پس عذر لاویں واے ہے اُس دن واسطے جھٹلانیوالوں کے

اور نہ اُن کو اجازت (عذر کی) ہوگی سو عذر بھی نہ کر سکیں گے اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی

هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ○ فَإِن كَانَ

دن ہے جُدا کرنے کا اکٹھا کیا ہے ہمنے تم کو اور پہلوں کو پس اگر ہو

(ان لوگوں سے کہا جاویگا کہ) یہ ہے فیصلہ کا دن (جسکی تم تکذیب کیا کرتے تھے) ہمنے (آج) تمکو اور اگلوں کو (فیصلہ کیلئے) جمع کرلیا سو اگر تمہارے پاس

لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○

واسطے تمہارے مکر پس مکر کرلو مجھ سے واے ہے اُس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

آج کے فیصلہ سے بچنے کی) کوئی تدبیر ہو تو مجھ پر تدبیر چلاؤ۔ اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ○ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ

تحقیق پرہیزگار بیچ سایوں کے ہیں اور چشموں کے ہیں اور میووں کے ہیں جس چیز سے کہ چاہتا

پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور مرغوب میووں میں ہوں گے

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِنَّا كَذَٰلِكَ

کھاؤ اور پیو سہتا بدلے اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے تحقیق ہم اسی طرح

(اور ان سے کہا جاویگا کہ) اپنے اعمال کے (نیک) صلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پیو ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ كُلُوا

جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو واے ہے اُس دن واسطے جھٹلانے والوں کے کھاؤ

صلہ دیا کرتے ہیں (اور یہ کفار نعماء جنت کی بھی تکذیب کرتے ہیں سو سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی تم (دنیا میں)

وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

اور فائدہ اُٹھاؤ تھوڑا سا تحقیق تم گنہگار ہو واے ہے اُس دن

تھوڑے دن اور کھالو برت لو (عنقریب کمبختی آنیوالی ہے کیونکہ) تم بے شک مجرم ہو اُس روز (حق کے) جھٹلانیوالوں کی

لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ○ وَيْلٌ

واسطے جھٹلانے والوں کے اور جس وقت کہا جاتا ہے واسطے ان کے رکوع کرو نہیں رکوع کرتے واے ہے

بڑی خرابی ہوگی اور (اُن کافروں کی سرکشی اور جرم کی یہ حالت ہے کہ) جب اُن سے یہ کہا جاتا ہے کہ (خدا کیطرف) جھکو تو نہیں جھکتے

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ○

اُس دن واسطے جھٹلانے والوں کے پس ساتھ کس بات کے پیچھے اس کے ایمان لاویں گے

اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی تو پھر اس (قرآن بلیغ الالفاظ والانذار) کے کونسی بات پر ایمان لاویں گے

توضیح الکلام

ف۱ قولہ فی ظلل الخ ظلال جمع کا لفظ اس وجہ سے ارشاد فرمایا کہ ایمانداروں کیلئے مختلف اور متعدد سایے ہوں گے اول عرصات میں عرش رب العالمین کا سایہ ہوگا پھر پل صراط سے گذرنے کے وقت اعمال صالحہ اور صدقات کا پھر جب جنت میں جاویں گے تو شجرہ طوبیٰ کا سایہ ہوگا اور اس کے علاوہ دوسرے بہار دار درختوں کا اور جب اپنے منازل و مکانات سکونت میں آویں گے تو جنت کے عمدہ محلوں اور وہاں کے چھپر کھٹوں وغیرہ کا سایہ ہوگا اور ان سب سے بڑھ کر رحمت الٰہی کا سایہ ہوگا کیونکہ یہ ایک ہی سایہ ہزار سایوں سے بہتر ہوگا۔ ایسے ہی عیون بھی جمع کا لفظ ہے عین چشمہ کو کہتے ہیں اور عیون بہت سے چشمے جس طرح دنیا میں نیک لوگوں کے مختلف قسم کے اعمال صالحہ تھے ویسے ہی اُن کے صلوں میں مختلف انواع واقسام کے چشمے ہوں گے اسی طرح فواکہ کا لفظ بھی جمع ہے دنیا میں جو اعمال اُنھوں نے کئے تھے وہ وہاں ایک ایک پسندیدہ میوہ کی شکل میں ظاہر ہوں گے ۱۲

ف۲ قولہ کلوا وتمتعوا الخ یہ بھی ایک عذاب کفار کے لئے ہوگا کہ ان سے بطور تمسخر کہا جاویگا کہ چند دن کھا پی لو آخر تم ہو تو مجرم ہی یہ ان کی دنیاوی حالت کو یاد دلا کر ان پر تعریض کیجاویگی کیونکہ قیامت کے منکر صرف دنیا ہی کو جانتے تھے اور قیامت کے بارہ میں یہ کہا کرتے تھے کہ ابھی یہ تو یوں ہی سنا کرتے ہیں اس اُدھار عیش کے لئے دنیا کے نقد عیش کو کون چھوڑے ۱۲

ع ۱ ۴ ۲۱

نزول الکلام

ع ۲ ۱۰ ۲۲

ف۳ قولہ واذا قیل لھم الخ مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت قوم ثقیف کے بارہ میں نازل ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اظہار اسلام کیا آپ نے فرمایا نماز پڑھو اور نماز کی تعلیم فرمائی اُنھوں نے کہا کہ ہم رکوع نہ کریں گے کیونکہ اس میں ہمارے لئے عار اور شرم ہے اس لئے کہ آدمی سیدھا پیدا کیا گیا ہے اور جب وہ جھکے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے گائے یا بیل ہوتا ہے اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دین میں کچھ بہتری نہیں جس میں رکوع اور سجدہ نہ ہو ۱۲ عزیزی ومعالم ومدارک وروح وکبیر وغیرہ

سورۃ النبا مکیۃ وھی اربعون اٰیۃ وفیھا رکوعان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ نبا مکہ میں نازل ہوئی اسمیں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں ‏ کلماتہا ۱۷۴ حروفہا ۸۰۱

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝

کس چیز سے سوال کرتے ہیں ‏ اُس خبر بڑی سے

یہ (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں اُس بڑے واقعہ کا حال دریافت

الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا

کہ وہ بیچ اس کے اختلاف کرتے ہیں ‏ ہرگز یوں نہیں شتاب جانیں گے ‏ پھر ہرگز یوں نہیں

کرتے ہیں جس میں یہ لوگ (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کر رہے ہیں ہرگز ایسا نہیں (بلکہ قیامت آوے گی ا ور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (مکرر کہتے ہیں)

سَيَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ

شتاب جانیں گے ‏ کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو بچھونا ‏ اور پہاڑوں کو

کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ آوے گی) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔ کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو (زمین کی)

اَوْتَادًا ۝ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝

میخیں ‏ اور پیدا کیا ہم نے تم کو جوڑے ‏ اور کیا ہم نے نیند تمھاری کو سبب آرام کا

میخیں نہیں بنایا۔ اور (اسکے علاوہ بہت اور بھی اپنی قدرت ظاہر فرمائی چنانچہ) ہم ہی نے تمکو جوڑا جوڑا (یعنی مرد و عورت) بنایا اور ہم ہی نے تمھارے سونے کو

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَّبَنَيْنَا

اور کیا ہم نے رات کو پردہ ‏ اور کیا ہم نے دن کو وقت معاش ‏ اور بنائے ہم نے

اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنایا ‏ اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا ‏ اور ہم ہی نے

فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ وَّاَنْزَلْنَا

اوپر تمھارے سات آسمان سخت ‏ اور کیا ہم نے چراغ روشن ‏ اور اُتارا ہم نے

تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور ہم ہی نے (آسمان میں) ایک روشن چراغ بنایا (مراد آفتاب ہے) اور ہم ہی نے

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّ

نچوڑنے والی بدلیوں سے پانی گرتا بکثرت ‏ تو کہ نکالیں ہم ساتھ اس کے اناج اور بوٹیاں اور

پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا ‏ تا کہ ہم اس پانی کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اور

جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ

باغ لپٹے ہوئے ‏ تحقیق دن جدائی کا ہے گا وقت مقرر ‏ جس دن کہ پھونکا جاوے گا

گنجان باغ پیدا کریں ‏ بے شک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے ‏ یعنی جس دن صور پھونکا جاویگا

فِى الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝

بیچ صور کے پس آؤ گے تم فوج فوج ‏ اور کھولا جاوے گا آسمان پس ہو جاویں گے دروازے

پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے ‏ اور آسمان کھل جاوے گا پھر اسمیں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝

اور چلائے جاویں گے پہاڑ پس ہو جاویں گے مانند ریت کی ‏ تحقیق دوزخ ہے گھات

اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیے جاینگے سو وہ ریت کیطرح ہو جاوینگے (آگے اس یوم الفصل میں جو فیصلہ ہوگا اسکا بیان ہے یعنی) بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے

خواص الکلام

سورۂ نبا اس سورت کو پڑھ کر یا لکھ کر حاکم کے پاس جانے سے اس کی شر سے محفوظ رہے ۱۲ اور جو اس کو خواب میں دیکھے اس کے دل سے سارے غم اور فکریں دور ہو جائیں اور اس کی شان بڑھ جائے اور اس کا نام خوبی کے ساتھ مشہور ہو ۱۲

الجزء الثلثون

نزول الکلام - جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا تذکرہ فرمایا تو منکرین قیامت انکار اور مذاق کے طور پر ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ کیوں جی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہیں اور تمھارا خیال کیا ہے کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے اس پر یہ آیتیں اُتریں ۱۲ خازن

توضیح الکلام

ل قولہ ھم فیہ مختلفون الخ یعنی اہل حق سے تو قیامت کے متعلق اختلاف رکھتے ہی ہیں، اور جو کسی درجہ میں قیامت کے قائل بھی ہیں وہ خود بھی باہم مختلف ہیں کوئی کہتا ہے کہ صرف روح پر غم اور خوشی کا اثر ہوگا اور کوئی کہتا ہے کہ بدن بھی اسمیں شریک ہوگا پھر کوئی کہتا ہے کہ ہمارے بت ہم کو شفاعت کر کے بخشوا لیں گے اور کوئی مذبذب ہے کہ شاید ہو یا نہ ہو غرض اہل حق وہی ہیں جو خدا تعالے اور اس کے رسول کے ارشاد کے مطابق اس کے وقوع اور واقعات کے قائل ہیں باقی سب گمراہ ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ نبا عظیم سے مراد قرآن کریم ہو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف سناتے تھے تو کفار عرب بصورت انکار دریافت کرتے ہیں کہ کیوں جی تم نے بھی سنا محمد کیا پڑھتے تھے اور اس کا مطلب کیا تھا کچھ سمجھ میں بھی آیا غرض ان کا مقصد انکار کرنا اور دوسروں کو اسکی طرف سے بے توجہ بنانا اور بدگمان کرنا ہے سو اب عنقریب قیامت آنے پر ان کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ کسی باعظمت خبر دار کے کلام کی پوچھ گچھ تھی اور اس کا کیا انجام ہوا ۱۲

ل قولہ فکانت ابوابا الخ یعنی اس قدر بہت سا کھل جاوے گا کہ جیسے بہت سے دروازے ملا کر بہت سی جگہ کھلی ہوتی ہے تو کلام کی بنا تشبیہ پر ہے لہٰذا اب اس پر کسی کو یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ دروازے تو آسمان میں اب بھی ہیں تو اس دن دروازے ہونے کے کیا معنی اور بعض نے کہا کہ صور پھونکنے سے سارے آسمان میں دراڑیں پڑ جائیں گی ان کو دروازوں سے تعبیر کر دیا ۱۲

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا

واسطے سرکشوں کے جگہ ہے پھر جانے کی رہیں گے بیچ اس کے قرنوں بے شمار نہ چکھیں گے بیچ اس کے ٹھنڈک

سرکشوں کا ٹھکانا ہے) جس میں وہ بے انتہا زمانوں (پڑے) رہیں گے (اور) اس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا مزہ چکھیں گے

وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور نہ پینا مگر گرم پانی اور پیپ بدلہ دئے جاویں گے موافق تحقیق وہ تھے

اور نہ پینے کی چیز کا (جو کہ تسکین عطش ہو) بجز گرم پانی اور پیپ کے اور (انکو) پورا پورا بدلہ ملیگا (اور وہ اعمال جن کا بدلہ یہ ہیں کہ) وہ لوگ

لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ

نہیں امید رکھتے حساب کی اور جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو جھٹلانے کر اور ہر چیز کو

حساب (قیامت) کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے (ان کے اعمال میں سے) ہر چیز کو

اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ اِنَّ

گن لیا ہم نے اس کو لکھنے کر پس چکھو پس ہرگز نہ زیادہ کریں گے ہم تم کو مگر عذاب تحقیق

(ان کے نامۂ اعمال میں) لکھ کر منضبط کر رکھا ہے سو مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے جاویں گے خدا سے

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝

واسطے پرہیزگاروں کے مراد پانی ہے باغ ہیں اور انگور ہیں اور نوجوانیں ہیں ہم عمر

ڈرنیوالوں کیلئے بیشک کامیابی ہے یعنی (کھانے اور سیر کو) باغ (جنمیں طرح طرح کے میوے ہونگے) اور انگور اور (دل بہلانیکو) نوخاستہ ہمعمر عورتیں

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً

اور پیالے ہیں بھرے ہوئے نہ سنیں گے بیچ اس کے بیہودہ اور نہ جھٹلانا بدلہ

اور (پینے کو) لبالب بھرے ہوئے جام شراب (اور) وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (کیونکہ یہ باتیں وہاں محض معدوم ہیں) یہ (انکو انکی نیکیوں

مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

پروردگار تیرے کی طرف سے بخشش کا حساب سے پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور

ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا آپ کے) رب کی طرف سے (جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو

مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ

جو کچھ درمیان ان کے ہے بخشش کرنے والا نہیں اختیار پاویں گے اس سے ایک بات کرنے کا اس دن کھڑی ہوگی

جو دونوں کے درمیان ہیں اور جو رحمٰن ہے (اور) کسی کو اسکی طرف سے (مستقل) اختیار نہ ہوگا کہ اسکے سامنے عرض و معروض کر سکے جس روز تمام ذی ارواح

الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۝ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

روح اور فرشتے صف باندھ کر نہ بولیں گے مگر جس کو حکم دیوے واسطے اس کے

اور فرشتے (خدا کے روبرو) صف بستہ (خشوع و خضوع کیساتھ) کھڑے ہونگے (اس روز) کوئی نہ بول سکیگا بجز اس کے جس کو رحمٰن بولنے کی اجازت دیدے

الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ

رحمٰن اور کہے گا اچھا یہ دن ہے برحق پس جو کوئی چاہے

اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے۔ یہ (دن جس کا اوپر ذکر ہوا) یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے (اس کے حالات سنکر)

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۝ يَّوْمَ يَنْظُرُ

پکڑے طرف پروردگار اپنے کے جگہ پھر جانے کی تحقیق ہم نے ڈرایا تم کو عذاب ایک سے اس دن کہ دیکھ لے گا

اپنے رب کے پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے۔ ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے جو کہ ایسے دن میں واقع ہونیوالا ہے) جس دن

توضیح الکلام

ف۱ قولہ لَا يَذُوْقُوْنَ الخ یعنی ان بدنصیبوں کو اس دن نہ ٹھنڈا پانی ملے گا نہ سرد ہوا نہ سرد مکان غرض کوئی ٹھنڈی شے ان کے لئے میسر نہ ہوگی، بعض علماء فرماتے ہیں کہ برد سے مراد نیند ہے عرب میں برد نیند کے معنی میں آتا ہے مراد یہ ہے کہ ایسی مصیبت میں انکو نیند نہ آوے گی اور ذوق کا لفظ استعمال فرماکر اس طرف اشارہ کر دیا کہ ذرا بھی ٹھنڈک اس کو نصیب نہ ہوگی دل بھر کر کا تو ذکر ہی کیا حمیم کھولتا ہوا پانی اور غساق دوزخیوں کے زخمیوں کی پیپ، اور غساق اور حمیم میں مفسرین کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں جن کو یہاں درج نہیں کیا جاتا ۱۲

ع ۳ | ۱

ف۲ قولہ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ الخ روح سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں یا وہ فرشتہ جس کا نام روح ہے یا وہ مخلوق جسے روح کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ جس دن روح قائم ہو اور ملائکہ صف بصف جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ساتوں آسمان کے فرشتے عرش معلی کے گرد قطار باندھکر کھڑے ہوں گے مَنْ اَذِنَ لَہٗ سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے بعد دوسرے انبیاء اور صلحاء اور صواب سے مراد حمد و ثنا اور استغفار وغیرہ ۱۲

ف۳ قولہ فَمَنْ شَآءَ الخ اس آیت سے یہ نکلا کہ جب کوئی آدمی راہ حق کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ راہ پا ہی لیتا ہے اس میں ایک بات آدمی کے ذمہ ہے جس کو کسب کہتے ہیں یعنی راہ حق کی طرف متوجہ ہونا اور راہ کا پانا یہ حق تعالیٰ کے قبضہ میں ہے وہ اپنے فضل سے اس کو پورا کر دیتا ہے اس کا نام خلق ہے الغرض جو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہے محروم نہیں جاتا ۱۲

ف۴ قولہ عَذَابًا قَرِيْبًا الخ قیامت کو قریب کہنا اس اعتبار سے ہے کہ وہ عذاب قیامت کا ہمارے اعمال اور عقائد کے باعث ہوگا اور اعمال و عقائد ہم سے نزدیک ہیں دوسرے جو چیز قطعی اور یقینی آنیوالی ہو وہ خواہ کتنی ہی دور ہو نزدیک ہوتی ہے ۱۲ **لغات الکلام** ف۵ قولہ اَحْقَابًا یہ حقب کی جمع ہے ایک مدت دراز کا نام ہے جس کی تعیین میں مختلف کلام ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دنوں سے جو ہزار برس کا ہو اور ہر مہینہ تیس دن کا۔ اسی برس کا ایک حقب ہوتا ہے تو اس حساب سے ایک حقبہ اٹھائیس لاکھ اسی ہزار برس کا ہوا ۱۲

الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

ہر مرد جو کچھ آگے بھیجا تھا ہاتھوں اُس کے نے اور کہے گا کافر کہ اے کاش ہوتا میں مٹی

ہر شخص اُن اعمال کو اپنے سامنے حاضر دیکھ لیگا جو اُس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر (حسرت سے) کہیگا کاش میں مٹی ہو جاتا (تاکہ عذاب سے بچتا)

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورہ نزعٰت مکہ میں نازل ہوئی اسمیں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

کلمہا ۱۸۱ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۷۹۱

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝

قسم ہے اُن فرشتوں کی کہ زور سے کھینچتے ہیں جان ڈوب کر اور قسم ہے اُن فرشتوں کی کہ بند کھولدیتے ہیں جان کا بدن سے بند کھول کر اور قسم اُن فرشتوں کی کہ جانکو لیکر تیرتے ہیں

قسم ہے اُن فرشتوں کی جو (کافروں کی) جان سختی سے نکالتے ہیں اور جو (مسلمانوں کی) آسانی سے نکالتے ہیں (گویا کہ اُنکا) بند کھولدیتے ہیں اور جو تیرتے ہوئے چلتے ہیں پھر تیزی کے ساتھ

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ

پھر قسم ہے اُن فرشتوں کی کہ آگے نکلجاتے ہیں ایکدوسرے سے آگے نکل جانے کر پھر قسم ہے اُن فرشتوں کی کہ تدبیر کرتے ہیں کام کی جس دن کہ کانپے گی

دوڑتے ہیں پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ان سب کی قسمیں کھا کر ہم کہتے ہیں کہ) قیامت ضرور آوے گی جس روز ہلا دینے والی چیز

الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝

کانپنے والی یعنی زمین پیچھے آویگی اُس کے پیچھے آنے والی یعنی دوسری آواز صور کی کتنے دل اُسدن دھڑکنے والے ہیں

ہلا ڈالے گی (مراد اس سے نفخہ اولی ہے) جس کے بعد ایک پیچھے آنیوالی چیز آویگی (مراد نفخہ ثانیہ ہے) بہت سے دل اُس روز دھڑک رہے ہوں گے

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝

آنکھیں اُن کی نیچے ہیں کہتے ہیں کہ ہم پھیرے جاویں گے بیچ حالت پہلی کے

انکی آنکھیں مارے ندامت کے جھک رہی ہوں گی۔ کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہونگے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل از موت ہے)

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَاِنَّمَا

کیا جب ہو جاویں گے ہم ہڈیاں گلی ہوئی کہتے ہیں یہ اس وقت پھر آنا ہے ٹوٹے کا پس سوائے اس کے نہیں

کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاویں گے پھر حیات کیطرف واپس ہونگے (اگر ایسا ہوا تو) کہتے ہیں اس صورت میں یہ واپسی ہمارے لئے بڑے خسارہ کی ہوگی تو ایسا سمجھو

هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ هَلْ اَتٰىكَ

کہ وہ ڈانٹنا ہے ایک بار پس ناگہاں وہ بیچ روئے زمین کے ہیں کیا آئی تیرے پاس

کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ ایک ہی سخت آواز ہو گی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہوں گے۔ کیا آپکو موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ

حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

بات موسیٰ م کی جب پکارا اُس کو رب اُس کے نے بیچ میدان پاک کے کہ جس کا نام طویٰ ہے

پہونچا ہے جب کہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک میدان میں یعنی طویٰ میں جو اس کا نام لے کر بھی پکارا

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ

جا طرف فرعون کی تحقیق اس نے سرکشی کی ہے پس کہہ کیا تجھ کو رغبت ہے طرف اس کی کہ

کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اُس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے سو اس سے جا کر کہو کہ کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جاوے اور تیری درستی کی

تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝

پاک ہو تو اور راہ دکھاتا ہوں میں تجھکو طرف پروردگار تیرے کے پس ڈرے تو پس دکھادی اُس کو نشانی بڑی

غرض سے میں تجھ کو تیرے رب کیطرف (ذات وصفات کی) رہنمائی کروں تو یہ سنکر اس سے ڈرنے لگے پھر جب اس نے دلیل نبوت طلب کی تو اسکو بڑی نشانی

نزول الکلام

سورہ نازعات۔ ہٹ دھرم کفار اپنی عقل کے آگے ارشادات باری تعالےٰ کو بھی کچھ دھیان اور خیال میں نہ لاتے تھے اور حالانکہ قیامت کا حادثہ بار بار ان کو سنایا جاتا ..... اور قدرت خداوندی کا اقتدار ان کو بتایا جاتا تھا لیکن جب بولتے تھے یہی بولتے تھے کہ ہماری سمجھ میں قیامت کا آنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس سورت کو نازل فرما کر پوری تاکید کے ساتھ قیامت کو ثابت کر دیا ۱۲ معالم

خواص الکلام

سورہ نازعات۔ دشمن کے سامنے پڑھنے سے اس کے شر سے محفوظ رہے اور جو اس کو خواب میں دیکھے اس کے دل سے غم اور فکر دور ہو ۱۲

توضیح الکلام

ف۱ قولہ یَوْمَ تَرْجُفُ الخ ان مذکورہ بالا چیزوں کی قسمیں کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ اے قیامت کا انکار کرنے والو تم اس کا انکار کیا کر رہے ہو ضرور تم کو ایک دن مرنے کے بعد حساب دینے کو زندہ ہونا ہے وہ وہ دن ہوگا کہ اُس دن لرزنے والی چیز یعنی زمین لرزے گی اور پہاڑ ہلیں گے اور تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ کے یہ معنے کہ لگاتار زلزلہ اور لرزہ آئے گا یہ پہلے صور پھونکنے کے وقت ہو جائے گا کہ زمین تھرا اُٹھیگی اور لگاتار زلزلے آ کر یہ تمام دنیا نیست و نابود ہو جائے گی، اس کے بعد دوبارہ ہر ایک آدمی زندہ ہوگا ۱۲ ف۲ قولہ يَقُوْلُوْنَ الخ قیامت کا حال بیان فرما کر کفار کے اقوال نقل کرتا ہے کہ وہاں تو یہ حالت ہوگی اور وہ وقت قریب آلگا ہے اور یہ لوگ اب اس دنیا میں غفلت اور لذت کے نشہ میں کسی غرور سے کہتے ہیں کہ کیا ہم دوبارہ پھر حالت حیات کی طرف لوٹائے جائیں گے ۱۲ ف۳ قولہ تِلْكَ اِذًا الخ یعنی اور اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ مر کر دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو وہ زندگی ناقص ہوگی کیونکہ ایک تو سب اعضا ہر ایک کے بدستور نہ ہو سکیں گے دوسرے عزیز واقارب کی وہ کیفیت نہ ہوگی تیسرے دنیوی ساز و سامان نہ ہوگا اور ناقص زندگی بخشنا اس حکیم و قدیر کی شان سے بعید ہے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ الخ

وقف لازم

وقف غفران

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝

پس جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر پیٹھ پھیری سعی کرتے ہوئے پس اکٹھا کیا پس پکارا

تو اس فرعون نے اسکو جھٹلایا اور اسکا کہنا نہ مانا پھر موسیٰ سے جدا ہو کر ان کے خلاف کوشش کرنے لگا اور لوگوں کو جمع کیا پھر انکے سامنے باواز بلند تقریر کی

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ

پس کہا میں ہوں پروردگار تمھارا سب سے بلند پس پکڑا اُس کو اللہ نے عذاب آخرت کے میں اور

اور کہا کہ میں رب اعلیٰ ہوں سو اللہ تعالیٰ نے اُس کو آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں پکڑا

الْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ

دنیا کے میں تحقیق بیچ اس کے البتہ نصیحت ہے واسطے اُس شخص کے کہ ڈرتا ہے کیا تم سخت تر ہو

بیشک اس واقعہ میں ایسے شخص کیلئے بڑی عبرت ہے (جو اللہ تعالیٰ سے) ڈرے بھلا تمھارا (دوسری بار پیدا کرنا) فی نفسہ زیادہ سخت ہے

خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ۝ وَاَغْطَشَ

پیدائش میں یا آسمان بنایا اُس کو بلند کیا ہے موٹاپا اُس کا پس برابر کیا اُس کو اور ڈھانک دیا

یا آسمان کا اللہ نے اُس کو بنایا اسطرح سے کہ اسکی سقف کو بلند کیا اور اسکو درست بنایا کہ کہیں اس میں فطور و شقوق نہیں اور

لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۝

رات اُس کی کو اور نکالا دھوپ اُس کی کو اور زمین کو پیچھے اس کے بچھا دیا اُس کو

اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین کو بچھایا

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝ مَتَاعًا

نکالا اُس میں سے پانی اُس کا اور چارہ اُس کا اور پہاڑوں کو گاڑ دیا فائدہ

اور بچھا کر اس سے اُس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا تمھارے اور

لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ

واسطے تمھارے اور واسطے چارپایوں تمھارے کے پس جس وقت آوے گی آفت بڑی اُس دن

تمھارے مویشیوں کے فائدہ پہنچانے کیلئے سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا یعنی جس دن

يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝

یاد کرے گا آدمی جو سعی کی تھی اور ظاہر کی جاوے گی دوزخ واسطے اُس شخص کے کہ دیکھتا ہے

انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کیجاویگی تو اُس روز یہ حالت ہوگی کہ

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِىَ

پس پھر جس نے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو پس تحقیق دوزخ وہی ہے

جس شخص نے (حق سے) سرکشی کی ہوگی اور آخرت کا منکر ہو کر دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ (اُس کا)

الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ

جگہ رہنے کی اور اب پر جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا جی اپنے کو

ٹھکانا ہوگا اور جو شخص دنیا میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو حرام خواہش سے

الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ۝ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ

خواہش سے پس تحقیق بہشت وہی ہے جگہ رہنے کی سوال کرتے ہیں تجھ کو اے محمدؐ

روکا ہوگا سو جنت اُس کا ٹھکانا ہوگا یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں

نزول الکلام

۵۱ قولہٗ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ الخ کفار کو جو قیامت کے وقوع میں استبعاد تھا کہ ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا الخ اس کا نقلی جواب تو اوپر ذکر ہو چکا کہ اِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ الخ اور یہاں سے عقلی جواب ہے کہ اس بات میں تو غور کرو کہ تمھارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا گو اس کی ذات کے اعتبار سے ساری مخلوق کا پیدا کرنا یکساں آسان ہے مگر ہماری عقول کے لحاظ سے واقعی آسمان کا پیدا کرنا بہ نسبت انسانوں کے مشکل معلوم ہوتا ہے تو جب اس نے اسی کو پیدا کر دیا تو تمھارا پیدا کرنا کیا دشوار ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں لکڑی کو سانپ بنا دینے سے حشر کے امکان پر حق تعالیٰ نے دلیل قائم کی تھی اس پر کسی منکر حشر کو یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ ہماری گفتگو تو انسان اشرف المخلوقات میں ہے کہ وہ دوبارہ مر کر کیسے زندہ ہوگا اس کا جواب اس آیت میں یہ دیتا ہے کہ جس قادر مطلق نے ایسا وسیع اور بلند آسمان بنایا اور زمین پیدا کی اس کے اندر انسان کی غذائیں پیدا کیں وغیرہ وغیرہ۔ اس کے نزدیک انسان کا دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ اس کے بعد آسمان کے اندر جو کاریگریاں رکھی ہیں ان کو بیان فرماتا ہے کہ اول تو اس کی بلندی دیکھو کہ زمین سے لاکھوں کوس دور ہے پھر اس کی گردش سے رات پیدا ہوتی ہے اور کس قدر اندھیری ہوتی ہے پھر دوسری پلٹنی میں دن پیدا ہوتا ہے تو کس قدر روشنی ہو جاتی ہے ۱۲

۵۲ قولہٗ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ الخ اصل استدلال تو آسمان ہی کے پیدا کرنے سے تھا مگر زمین کا ذکر شاید اس لئے کر دیا کہ اُس کے احوال ہر وقت پیش نظر ہیں اور اگرچہ آسمان کے برابر نہیں لیکن فی الحقیقت انسان کی خلقت سے اُس کی خلقت بھی سخت ہے ۱۲

نزول الکلام۔ ۵۳ قولہٗ يَسْئَلُوْنَكَ الخ مشرکین مکہ بار بار ہنسی مذاق کے طور پر رسول خدا

السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ○ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ○

قیامت سے کب ہے وقت کھڑے ہونے اُس کے کا ۔ بیچ کس بات کے ہے تو یاد اس کی سے

کہ اُس کا وقوع کب ہوگا (سو) اُس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق

إِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ○ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشٰهَا ○

طرف رب تیرے کے ہے انتہا اُس کی ۔ سوا اس کے نہیں کہ تو ڈرانیوالا ہے اُس شخص کو کہ ڈرتا ہے اُس سے

اُس (کے علم کی تعیین) کا مدار صرف آپکے رب کیطرف ہے (اور) آپ تو صرف (اخبار اجمالی سے) ایسے شخص کو ڈرانیوالے ہیں جو اُس سے ڈرتا ہو

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ○

گویا کہ وہ جس دن دیکھیں گے اُس کو نہ رہے تھے مگر ایک شام یا صبح اُس کی

جس روز یہ اسکو دیکھیں گے تو (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں

سورة عبس مكية اثنتان وأربعون آية وفيها ركوع واحد — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

سورہ عبس مکہ میں نازل ہوئی ۔ آیتیں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	چالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
کلماتہا ۱۳۳	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۵۵۳

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ○ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمٰى ○ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰى ○

تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس سے کہ آیا اس کے پاس اندھا ۔ اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو شاید کہ وہ پاک ہو جاتا

(پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) چیں بجبیں ہوگئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ انکے پاس اندھا آیا اور آپکو کیا خبر شاید (نابینا) آپکی تعلیم سے پورے طور پر سنور جاتا

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ○ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ○ فَأَنْتَ لَهُ

یا نصیحت سنتا پس فائدہ دیتی اُس کو نصیحت ۔ اب جو شخص کہ بے پروائی کرتا ہے پس تو واسطے اس کے

یا (کسی خاص امر میں) نصیحت قبول کرتا سو اُس کو نصیحت کرنا (کچھ نہ کچھ) فائدہ پہونچاتا تو جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے آپ اس کی

تَصَدّٰى ○ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى ○ وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعٰى ○

تقید کرتا ہے اور کیا ملامت ہے اوپر تیرے یہ کہ نہ پاک ہووے وہ ۔ اور اب جو کوئی آیا تیرے پاس دوڑتا ہوا

تو فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے اور جو شخص آپ کے پاس (دین کے شوق میں) دوڑتا ہوا آتا ہے

وَهُوَ يَخْشٰى ○ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ○ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ○

اور وہ ڈرتا ہے پس تو اس سے تغافل کرتا ہے ۔ ہرگز نہیں یوں تحقیق یہ نصیحت ہے

اور وہ (خدا سے) ڈرتا ہے آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں (آپ آئندہ) ہرگز ایسا نہ کیجئے قرآن (محض ایک) نصیحت کی چیز ہے

فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ○ فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ ○ مَرْفُوعَةٍ

پس جو کوئی چاہے یاد کرے اس کو ۔ بیچ صحیفوں تعظیم کئے گیوں کے بلند کئے گئے

سو جس کا جی چاہے اسکو قبول کرلے وہ (قرآن لوح محفوظ کے) ایسے صحیفوں میں (ثبت) ہے جو (عنداللہ) مکرم ہیں رفیع المکان ہیں

مُطَهَّرَةٍ ○ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ○ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○ قُتِلَ

پاک کئے گئے ۔ بیچ ہاتھوں لکھنے والوں ۔ بزرگ نیک کاروں کے مارا جاوے

مقدس ہیں جو ایسے لکھنے والوں یعنی فرشتوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں کہ وہ مکرم (اور) نیک ہیں آدمی پر (جو ایسے تذکرہ سے تذکرہ نہ حاصل کرے)

الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ○ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ○ مِنْ

آدمی کیا ناشکر ہے ۔ کس چیز سے پیدا کیا ہے اُس کو نطفے سے

خدا کی مار وہ کیسا ناشکر ہے (وہ دیکھتا نہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسی حقیر چیز سے پیدا کیا (آگے جواب ہے کہ)

توضیح الکلام

لہ قولہ إِلٰى رَبِّكَ الخ قیامت کے دن تاریخ کا علم اس نے اپنے ساتھ اس لئے مخصوص رکھا ہے کہ کارخانہ عالم درہم وبرہم نہ ہو جائے کیونکہ اطلاع دیدینے سے بدوں کو نیکی سے باز رہنے کے لئے ایک یہ بھی حیلہ ملتا کہ ابھی تو قیامت کے بہت دن ہیں خوب دل کھولکر اسوقت تک شہوت پرستی کرلو ۱۲

لہ قولہ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ۔ یعنی قیامت کے اہوال دیکھکر اس قدر بدحواس ہو جائیں گے کہ انکو اپنی دنیوی زندگی کی مقدار پوری یاد نہ رہے گی بلکہ یہ سمجھیں گے کہ وہاں آدھے دن رہے ہیں صبح یا شام غالبا اگر دنیا میں کچھ چین پایا تھا تو اس کو یاد کرکے صبح کا وقت بتلائیں گے کیونکہ وہ راحت کا وقت ہوتا ہے اور جو مصیبت اٹھائی تھی تو شام کا وقت بتلائیں گے یا یہ مطلب کہ قیامت آئے گی تو اس سے پہلے دنیا اور برزخ کی دونوں زندگیوں کو بہت ہی تھوڑا جانکر یہ کہیں گے کہ بہت جلد قیامت آگئی جسکی یہ لوگ اس وقت جلدی مچارہے ہیں تو اس صورت میں آیت کا یہ خلاصہ ہوگا کہ جلدی کیوں مچاتے ہو جب وہ قیامت کا عذاب آجائے گا اُس وقت خود ہی کہو گے کہ بہت جلدی آگئی اور اب جس دیر کو دیر سمجھ رہے ہو اُس وقت یہ دیر معلوم نہ ہوگی ۱۲

ع ۲۰ ۔ ۴

وقف لازم

خواص الکلام سورہ عبس

اس سورت کو لکھکر پاس رکھنے سے راستہ کے خطرات سے مامون رہے ۱۲ اور جو اس کو خواب میں دیکھے وہ صدقہ بکثرت دیگا اور زکوٰۃ ادا کرے گا ۱۲

نزول الکلام

لہ قولہ تعالیٰ عَبَسَ الخ ایک روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم حرم شریف میں بیٹھے ہوئے رؤسائے قریش یعنی ابوجہل، عتبہ، ربیعہ وغیرہم کو اسلام کی خوبیاں سمجھا رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی آئے اور کچھ مسئلہ پوچھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ قطع کلام ناگوار گذرا اور کچھ چہرہ انور پر اس کے سبب ناگواری کے آثار محسوس ہوئے اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں ۱۲

لہ قولہ قُتِلَ الْإِنْسَانُ الخ ابولہب کے بیٹے عتبہ نے ایک دفعہ کہا کہ میں نجم کے پروردگار کا منکر ہوں اور ستاروں کے مالک کو نہیں مانتا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ لباب و معالم

نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَهٗ

نطفہ سے پیدا کیا ہے اس کو پھر اندازہ کیا اُس کو پھر راہ آسان کی اُس کی پھر مارا اس کو

نطفہ سے (پیدا کیا آگے اسکی کیفیت مذکور ہے کہ) اسکی صورت بنائی پھر اسکے اعضا کو اندازے سے بنایا پھر اسکو (نکلنے کا) راستہ آسان کیا پھر (بعد عمر ختم ہونے کے)

فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ

پھر گاڑا اس کو پھر جب چاہے گا جلا اُٹھاوے گا اُس کو ہرگز نہیں یوں ابھی نہیں ادا کی وہ چیز

پھر اسکو قبر میں لیگیا پھر جب اللہ چاہے گا اُس کو دوبارہ زندہ کر دیگا ہرگز (شکر) نہیں (ادا کیا اور) اُس کو جو حکم کیا تھا اُس کو

اَمَرَهٗ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا

کہ حکم کیا اس کو پس چاہیے کہ دیکھے آدمی طرف کھانے اپنے کی یہ کہ ڈالا ہم نے

بجا نہیں لایا سو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے عجیب طور پر

الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

پانی ڈالنے کر پھر پھاڑا ہم نے زمین کو پھاڑنے کر پس اُگائے ہم نے بیچ اس کے

پانی برسایا پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا پھر ہم نے اُس میں

حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ

اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور باغ

غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ

غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝

گھن کے اور میوے اور چارہ فائدہ واسطے تمہارے اور واسطے چارپایوں تمہارے کے

اور میوے اور چارہ پیدا کیا (بعضی چیزیں) تمہارے اور تمہارے مواشی کے فائدہ کیلئے (اب تو ناشکری اور کفر کرتے ہیں)

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝

پس جب آوے گی کان پھوڑنے والی اُس دن بھاگے گا آدمی بھائی اپنے سے

پھر جبوقت کانوں کا بہرہ کردینے والا شور برپا ہوگا جس روز ایسا آدمی (جس کا اوپر بیان ہوا) اپنے بھائی سے

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ

اور ماں اپنی سے اور باپ اپنے سے اور جورو اپنی سے اور بیٹوں اپنے سے واسطے ہر مرد کے

اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگیگا (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کریگا) ان میں ہر شخص کو (اپنا ہی)

مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝

ان میں سے اُس دن ایک حالت ہے کہ کفایت کرتی ہے اُس کو کتنے منہ اُس دن روشن ہیں

ایسا مشغلہ ہوگا جو اُس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا (یہ تو کفار کا حال ہوا) آگے مجموعہ مومنین و کفار کی تفصیل ہے کہ بہت سے چہرے اُس روز

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝

ہنستے خوشوقت ہیں اور کتنے منہ اُس دن اوپر اُن کے غبار ہے

(ایمان کی وجہ سے روشن اور مسرت سے خنداں) شاداں ہوں گے اور اس روز کفر کی وجہ سے ظلمت ہوگی (اور اس ظلمت کے ساتھ)

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝

ڈھانکتی ہے اُن کو سیاہی یہ لوگ وہی ہیں کافر بدکار

ان پر (غم کی کدورت) چھائی ہوگی یہی لوگ کافر فاجر ہیں

توضیح الکلام

ف۱ قولہ کلا لما یقض الخ یعنی یہ تمام تصرفات دلیل تھے اس بات کی کہ انسان خدا تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے اور یہ تمام تصرفات نعمت بھی ہیں پس ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ سب لوگ ایمان اور اطاعت اختیار کرتے لیکن ایسا نہیں ہوا اور جس بات کا ان کو حکم فرمایا تھا اس کو انھوں نے پورا نہیں کیا اور آیت کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کیلئے اس جہاں میں اللہ تعالیٰ نے عمل کے قبل ہی نعمتیں پیدا فرمائیں ااس سے وہ قیاس نہ کرے کہ اسی طرح آخرت میں بھی بلا عمل کے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نعمتیں مہیا فرمائیگا کیونکہ پہلے تو یہ مامور نہ تھا اب مامور ہو گیا نیک و بد کی تمیز دی گئی تعمیل احکام کی طاقت دی گئی اب اس جہاں میں ہوکر اس بدعملی کی سزا ضرور دی جائیگی اور بعض مفسرین نے اس آیت کے اور معنی بھی بیان کئے ہیں ۱۲

ف۲ قولہ متاعا لکم الخ یعنی یہ سب چیزیں غلہ انگور ترکاری زیتون وغیرہا کیوں پیدا کیں تمہارے فائدہ اُٹھانے کو اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ اٹھانے کو تاکہ وہ یہ چیزیں کھاکر زندہ رہیں اور تم خود اُن سے دودھ پینے اور گوشت کھانے بوجھ لادنے سوار ہونے کا فائدہ اُٹھاؤ اور یہ سب انعامات ہیں جو اس کی قدرت کی دلیل ہونے کے علاوہ موجب شکر ہیں لیکن افسوس کہ اتنے انعامات کثیر التعداد کو شکریہ سے خالی چھوڑ کر لوگ بے ایمان ہوئے بیٹھے ہیں ایسے لوگوں کو ہوشیار ہو جانا چاہیے کہ اذا جاءت الصاخۃ الخ جب کانوں کو بہرا کرنے والا شور برپا ہوگا تو اسوقت اس ساری ناشکری کا مزہ مل جائے گا پھر اس شور والے دن کی تفصیل کا بیان ہے کہ یوم یفر الخ

ع ۱ / ۴۲ / ۵

روایات الکلام ف۳ قولہ وصاحبتہ الخ حضرت عکرمہ رض فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک مرد اپنی بیوی سے کہے گا کہ میں تیرا کیسا شوہر تھا وہ کہے گی کہ بہت اچھا وہ کہے گا کہ آج مجھے صرف ایک نیکی دے ڈال تاکہ میں اس بلا سے نجات پاؤں وہ جواب دیگی کہ بات تو آسان ہے مگر میں بھی اسی خوف میں ہوں جس میں تو ہے آج مجھے یہ طاقت نہیں اسی طرح باپ بیٹے سے کہے گا اور بیٹا وہی جواب دے گا ۱۲ ابن کثیر

سورۃ التکویر مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی تسع وعشرون اٰیۃ

سورۂ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

کلماتہا ۱۰۴ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروفہا ۴۳۶

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَ اِذَا الْجِبَالُ

جس وقت کہ سورج لپیٹا جاوے اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جاویں گے اور جس وقت کہ پہاڑ

جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا اور جب ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ

سُيِّرَتْ ۝ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ

چلائے جاویں اور جس وقت کہ دس مہینے کی گابھن اونٹنی بیکار چھٹی پھرے گی اور جس وقت کہ وحشی جانور ساتھ آدمیوں کے

چلائے جاویں گے اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور جب وحشی جانور (مارے گھبراہٹ کے) سب

حُشِرَتْ ۝ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝

اکٹھے کئے جاویں گے اور جس وقت کہ دریا جھونکے جاویں گے اور جس وقت کہ جانیں قسم قسم کی ملائی جاویں گی

جمع ہو جاویں گے اور جب دریا بھڑکائے جاویں گے اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاویں گے

وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ وَ اِذَا الصُّحُفُ

اور جس وقت کہ جیتی گاڑی ہوئی پوچھی جاوے گی ساتھ کس گناہ کے ماری گئی اور جس وقت کہ عملنامے

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی اور جب نامۂ اعمال کھولے جاویں گے

نُشِرَتْ ۝ وَ اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝ وَ

کھولے جاویں اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اتاری جاوے اور جس وقت کہ دوزخ دہکائی جاوے گی اور

(تاکہ سب اپنے عمل دیکھ لیں) اور جب آسمان کھل جاوے گا اور اسکے کھلنے سے آسمان کے اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں گی) اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی

اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝ فَلَاۤ اُقْسِمُ

جس وقت کہ بہشت نزدیک کی جاوے جان لے گا ہر جی جو کچھ حاضر کیا ہے پس قسم کھاتا ہوں میں

جب جنت نزدیک کر دیجاوے گی تو اسوقت ہر شخص اُن اعمال کو جان لے گا جو لیکر آیا ہے (اور جب ایسا واقعہ ہائلہ ہونیوالا ہے) تو میں قسم کھاتا ہوں

بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَ الَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَ الصُّبْحِ

پھر جانے والوں سیدھے چلنے والوں تھم رہنے والوں کی اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی

ان ستاروں کی جو (سیدھے چلتے چلتے پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں) اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے اور قسم ہے صبح کی

اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ

جب دم لیوے تحقیق یہ کہنا پیغام پہونچانے والے بزرگ کا ہے قوت والا نزدیک

جب وہ آنے لگے (آگے جواب قسم ہی کہ یہ) قرآن اللہ کا کلام ہے (ایک معزز فرشتے یعنی جبرئیل علیہ السلام) کا لایا ہوا جو قوت والا ہے (اور)

ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝ وَ مَا صَاحِبُكُمْ

صاحب عرش کے مرتبے والا کہا مانا گیا اس جگہ باامانت اور نہیں صاحب تمہارا

صاحب عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہی (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اُس کا کہنا مانا جاتا ہے اور امانتدار ہیں کہ وحی کو صحیح پہنچا دیتے ہیں تمہارے ساتھ کے رہنے والے

بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَ لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ

دیوانہ اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اُس نے اُس کو بیچ کنارے ظاہر کے اور نہیں وہ اوپر غیب کی بات کے

محمد صلعم مجنوں نہیں ہیں انہوں نے اس فرشتہ کو اصلی صورت میں آسمان کے صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے اور یہ پیغمبر مخفی (بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر

خواص الکلام سورۂ تکویر

اس سورت کو پڑھ کر آنکھ پر دم کرنے سے بینائی کو قوت ہو اور آشوب اور جالا دور ہو ۱۲

اور جو اس سورت کو خواب میں دیکھے اس کا پورب کی جانب سفر زیادہ ہو اور اس کو اس سفر میں نفع بھی ہو ۱۲

فضائل الکلام

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ منظور ہو کہ قیامت کو آنکھ سے دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے، (ترمذی و احمد) کیونکہ ان سورتوں میں قیامت کا پورا نقشہ دکھلایا گیا ہے ۱۲

توضیح الکلام

ف ۱ قولہ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الخ ستاروں کی تین حالتیں ہیں استقامت، وقوف، رجعت یعنی یا تو وہ ستارہ اپنی سیدھی چال پر چلتا رہے گا اور یا ایک ہی جگہ قائم رہے گا اور یا چلتے چلتے پیچھے کو ہٹنے لگے گا، زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد پانچ ستارے ایسے ہیں کہ ان میں یہ تینوں صفات موجود ہیں کبھی تو یہ اپنے سیدھی رفتار یعنی مغرب سے مشرق کو چلتے ہیں اور کبھی پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں اور کبھی سورج کے قریب آکر غائب ہو جاتے ہیں اور کئی کئی دن نظر نہیں آتے اُن کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں اس جگہ حق تعالےٰ نے ان ستاروں کی قسم کھائی ہے ۱۲ بیضاوی شریف

ف ۲ قولہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ الخ یعنی قرآن شریف کا لانے والا فرشتہ تو اس قدر ذاتی قوت والا ہے کہ زمین کو اکیلا اٹھا سکتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے پھر آسمانوں کے باقی فرشتے سب اس کے مطیع ہیں جیسا کہ حدیث معراج سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کہنے سے آسمانوں کے دروازے فرشتوں نے کھول دئے

اور وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں تو یہ بات نہیں ہو سکتی کہ کوئی شیطان اپنی قوت سے اس کے لائے ہوئے قرآن کے مضامین یا الفاظ میں کچھ تصرف کر سکے اور امانت دار بھی ہیں تو یہ بھی احتمال نہیں کہ خود ہی وحی میں تغیر کر دے کیونکہ یہ خلاف امانت ہے تو لانے والا تو ایسا ہے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جن پر اس کلام کا نزول ہوا ایسے عاقل اور محقق ہیں کہ ان کو نہ تو مجنوں کہا جا سکتا ہے اور نہ وہ پوشیدہ باتوں کے بتلانے میں بخیل ہیں اور نہ مال کی ان کو طمع ہے کہ کاہنوں کی طرح ہوں کہ مال مل گیا تو کوئی

بقیہ آئندہ

بِضَنِيْنٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ فَاَيْنَ

بخیل — اور نہیں وہ کہنا شیطان راندے گئے کا — پس کہاں

بخل کرنیوالے بھی نہیں اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (جب یہ بات ثابت ہے) تو تم لوگ اس بارے میں کدھر کو

تَذْهَبُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

جاتے ہو — نہیں یہ مگر نصیحت واسطے عالموں کے واسطے اس شخص کے کہ چاہے تم میں سے یہ کہ

چلے جارہے ہو۔ بس یہ تو (بالعموم) دنیا جہاں والوں کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے (اور بالخصوص) ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے

يَّسْتَقِيْمَ ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سیدھی راہ چلے — اور نہیں چاہتے تم مگر یہ کہ چاہے اللہ پروردگار عالموں کا

سیدھا چلنا چاہے اور تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہوئی آئیں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
کلماتہا ۸۰	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۳۳۴

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ

جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے اور جس وقت کہ تارے جھڑ جاویں اور جس وقت کہ دریا

جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب ستارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا (شور اور شیریں)

فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝

چیرے جاویں اور جس وقت کہ قبریں زندہ کر کر اٹھائی جاویں جان لے گا ہر جی جو کچھ آگے بھیجا ہے اور جو کچھ چھوڑا

بہہ پڑیں گے اور جب قبریں اکھاڑ دی جاویں گی (یعنی ان میں سے مردے اٹھ کھڑے ہونگے) اسوقت ہر شخص اپنے اگلے پچھلے اعمال کو جان لے گا

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھ کو ساتھ پروردگار تیرے کرم کرنیوالے کے جس نے پیدا کیا تجھ کو پھر تندرست کیا تجھ کو

اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کیساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو (انسان) بنایا پھر تیرے اعضا کو درست کیا پھر تجھ کو (مناسب)

فَعَدَلَكَ ۝ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ

پھر برابر کیا تجھ کو — بیچ جونسی صورت کے چاہا ترکیب دی تجھ کو — ہرگز نہیں یوں بلکہ جھٹلاتے ہو تم

اعتدال پر بنایا (اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دیدیا (ان سب امور کا مقتضا یہ ہے کہ تمکو ہرگز مغرور نہیں ہونا چاہیے مگر تم باز نہیں آئے بلکہ تم اسوجہ سے

بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا

قیامت کو — اور تحقیق اوپر تمہارے نگہبان ہیں — بزرگ لکھنے والے — جانتے ہیں جو کچھ

دھوکہ میں پڑ گئے ہو کہ تم) جزا و سزا ہی کو جھٹلاتے ہو اور تم پر (تمہارے سب اعمال) یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو

تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝

کرتے ہو تم — تحقیق نیک کام والے البتہ بیچ نعمت کے ہیں اور تحقیق بدکار البتہ بیچ دوزخ کے ہیں

جانتے ہیں — نیک لوگ بیشک آسایش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر) لوگ بے شک دوزخ میں ہوں گے

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

داخل ہوں گے اس میں دن جزا کے — اور نہیں وہ اس سے غائب ہونے والے — اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو

روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے اور (پھر داخل ہوکر) اس سے باہر نہ ہونگے (بلکہ اس میں خلود ہوگا) اور آپ کو خبر ہے کہ

بقیہ ص ۸۱۹

بات بتلا دی ورنہ نہ بتائی پھر یہ بات بھی ہے کہ لانیوالے فرشتہ کو دیکھ بھی چکے ہیں یعنی اصلی صورت میں لہذا یہ بھی شبہ نہیں کہ کوئی اور دے گیا ہو آپ سمجھے ہوں کہ جبریل ہے پھر کلام اس قدر پیارا اور اعجاز سے پُر کہ نہ اسکو جادو کہہ سکیں نہ شعر وغیرہ ۱۲

صفحہ ہذا

نزول الکلام

ع ۱ ۲۹ ۶

۵۱ قولہ وما تشاءون الخ جب اللہ پاک نے لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ نازل فرمایا تو ابوجہل بولا کہ سیدھے رستہ چلنے کا تو ہمکو اختیار دیدیا گیا تو اب ہمکو اختیار ہے کہ چاہے اُس رستہ پر چلیں یا نہ چلیں اُس وقت حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ لباب

خواص الکلام سورۂ انفطار

قیدی پڑھے تو جلدی رہائی ہو اور اگر بخار والا اس کے پانی سے غسل کرے بخار جاتا رہے ۱۲ اور جو اس کو خواب میں دیکھے تو بادشاہ اس کو مقرب بنالیں اور اس کی عزت بھی کریں ۱۲

توضیح الکلام

۵۲ قولہ مَا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ، مَا قَدَّمَتْ سے وہ اعمال مراد ہیں جن کو عمل میں لاچکا اور مَا اَخَّرَتْ سے وہ جو عمل سے رہ گئے پس جو اعمال صالحہ عمل میں لاچکا اور کبائر سے باز رہا اس کا ٹھکانا جنت اور جس نے اس کے برخلاف کیا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بقول بعض مَا قَدَّمَتْ سے مراد وہ اعمال ہیں جو اس نے اول عمر میں کئے اور مَا اَخَّرَتْ سے وہ اعمال جو اس نے اخیر عمر میں کئے، کذا قال ابو مسلم اور اسکے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ۱۲

۵۳ قولہ یعلمون ما تفعلون۔ ظاہر کے اعتبار سے لفظ مَا کا تو عام ہے کہ تمہارے ہر ایک کام کو جانتے ہیں لیکن ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عام میں سے بعض افراد مخصوص اور مستثنیٰ بھی ہیں یعنی دل کے اعمال کا کراماً کاتبین کو بھی پتہ نہیں لگتا ان کا علم بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں اور وہ حدیث یہ ہے جس کو بدر دریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ذکر خفی جس کو اعمال کی حفاظت کرنیوالے فرشتے بھی نہیں سنتے ذکر جلی سے ستر درجے فضیلت میں زیادہ ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مطلقاً اعمال قلب یہ فرشتے نہیں سنتے کیونکہ حدیثوں میں تصریح ہے کہ نیکی کے عزم پر بھی ثواب لکھا جاتا ہے ۱۲

مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝

کیا ہے دن جزا کا پھر کس چیز نے معلوم کرا دیا تجھ کو کیا ہے دن جزا کا

وہ روز جزا کیسا ہے (اور ہم) پھر (کہہ) رکھتے ہیں کہ آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۝

اُس دن نہ اختیار رکھے گا کوئی جی کسی جی کا کچھ اور حکم اُس دن واسطے خدا کے ہے

وہ دن ایسا ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اُس دن واسطے خدا کے ہے

سُورَةُ التَّطْفِيفِ مَكِّيَّةٌ ۞ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۞ هِيَ سِتٌّ وَثَلٰثُونَ اٰيَةً

سورۂ تطفیف مکہ میں نازل ہوئی اسمیں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
کلما تہا ۱۶۹	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۷۵۸

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝

وائے ہے واسطے کم کر دینے والوں کے وہ کہ جب ناپ لیویں اوپر لوگوں کے پورا لیویں

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنیوالوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لیں

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُم

اور جب ناپ دیویں ان کو یا تول دیں اُن کو کم دیویں کیا نہیں جانتے یہ لوگ کہ وہ

اور جب اُن کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں (آگے مطففین کو تہدید ہے کہ) کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ

مَّبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝

اٹھائے جاویں گے واسطے ایک دن بڑے کے جس دن کھڑے ہوں گے لوگ واسطے پروردگار عالموں کے

ایک بڑے سخت دن میں زندہ کرکے اٹھائے جاویں گے جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے

كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتٰبٌ

ہرگز نہیں یوں تحقیق عملنامہ بدکاروں کا البتہ بیچ سجین کے ہے اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو کیا ہے سجین ایک دفتر ہے

ہرگز ایسا نہیں ہوگا یعنی کافر لوگوں کا نامۂ اعمال سجین میں رہیگا اور (آگے تہویل کیلئے سوال ہے کہ) آپکو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں لکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک

مَّرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ

لکھا ہوا وائے ہے اُس دن واسطے جھٹلانے والوں کے وہ کہ جھٹلاتے ہیں دن

نشان کیا ہوا دفتر ہے اُس روز (یعنی قیامت کے روز) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں

الدِّينِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ

جزا کو اور نہیں جھٹلاتا اُس کو مگر ہر حد سے نکل جانیوالا گنہگار جس وقت پڑھی جاتی ہیں اوپر اس کے

اور اُس روز جزا کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد (عبودیت) سے گذرنیوالا ہو (اور) مجرم ہو (اور) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں

اٰيٰتُنَا قَالَ أَسٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِم مَّا

نشانیاں ہماری کہتا ہے کہانیاں ہیں پہلوں کی ہرگز نہیں یوں بلکہ زنگ باندھا ہے اوپر دلوں اُن کے کے اُس چیز نے

تو وہ یوں کہدیتا ہے کہ بے سند باتیں ہیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں ہرگز ایسا نہیں بلکہ (اصل وجہ اُن کی تکذیب کی یہ ہے کہ) انکے دلوں پر ان کے

كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝

کہ تھے وہ کماتے ہرگز نہیں یوں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اُس دن البتہ حجاب میں ہیں

اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے ہرگز ایسا نہیں (یہ لوگ) اُس روز (ایک تو) اپنے رب (کا دیدار) دیکھنے سے روک دیے جاویں گے

خواص الکلام سورۂ تطفیف

غلہ وغیرہ کے ڈھیر پر اس سورت کو پڑھ کر دم کر دیا جائے تو اس میں دیمک گھن وغیرہ نہ لگے اور اگر کوئی اسکو خواب میں دیکھے تو اس کو وفا اور عدل نصیب ہو ۱۲ اعمال ورد یا صغیر

ع ۱ ۱۹ ۷

نزول الکلام

سورۂ تطفیف اہل مدینہ کو ناپ اور تول میں کمی کرنے کا مرض تھا چنانچہ مشہور ہے کہ ابوجہینہ کے پاس دو پیمانے تھے جب کوئی چیز خریدتا تو بڑے پیمانہ سے لیتا اور جب فروخت کرتا تو چھوٹے پیمانہ سے دیتا تھا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ کو تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں یہ سورت نازل ہوئی اور ایک روایت کے مطابق مدینہ طیبہ پہونچکر سب سے پہلے یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ تفسیر خازن

روایات الکلام

ل قولہ یوم یقوم الناس الخ یعنی یہ کم تول اور ناپ کے دینے والے یہ خیال کرتے ہیں کہ انکو اُس دن دوبارہ قبروں سے زندہ ہو کر اٹھنا نہ ہوگا جسدن تمام آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے جو سارے جہانوں کا رب ہے کھڑے ہوں گے ایسے شخص کے لئے آخرت میں دوزخ اور دوزخیوں کی پیپ اور بدبودار وادی ہوگا کہ جہاں زمانہ دراز تک رہیں گے خواہ کتنے ہی روئیں یا سر پیٹیں اور دنیا میں جو وبال ان کے لئے ہے اس کی شرح نبی کریم علیہ السلام نے اس طور پر فرمائی ہے کہ سن لو پانچ چیزوں پر پانچ سزائیں مقرر ہیں۔ ۱ جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس پر اس کے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں ۲ اور جو قوم احکام الٰہی کو خواہش نفس سے ترک کرتی ہے وہ فقر اور افلاس میں مبتلا ہوتی ہے ۳ جس قوم میں زنا اور اغلام کی کثرت ہوتی ہے وہ وبا اور دوسرے حوادث دہر سے ہلاک ہوتی ہے ۴ جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے قحط اور باغ اور کھیتوں کی پیداوار کی کمی میں مبتلا کی جاتی ہے ۵ جو قوم زکوٰۃ اور حقوق مساکین سے ہاتھ کھینچ لیتی ہے اس سے بارش روک لی جاتی ہے ۱۲ از ترہیب توضیح الکلام۔ ۵ قولہ قال اساطیر الاولین۔ یعنی بالکل بے اصل اور من گھڑت باتیں ہیں جو اس غرض سے بنائی گئی ہیں کہ ملک میں لوٹ کھسوٹ ہو سو یہ قابل تقلید نہیں ۱۲

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

پھر تحقیق وہ البتہ داخل ہونیوالے دوزخ میں ہیں پھر کہا جاوے گا یہ ہے وہ چیز کہ تھے تم اس کو

پھر (صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ) یہ دوزخ میں داخل ہونگے پھر (ان سے) کہا جاویگا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (یہ جو مومنین کے اجر و ثواب

تُكَذِّبُوْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ

جھٹلاتے ہرگز نہیں یوں تحقیق عملنامہ نیکوں کا البتہ بیچ علیین کے ہے اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو

کے منکر ہیں) ہرگز ایسا نہیں نیک لوگوں کا نامۂ عمل علیین میں رہے گا اور (آگے تفخیم کے لئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ

مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اِنَّ

کہ کیا ہے علیون دفتر ہے لکھا ہوا حاضر ہوتے ہیں اس پر مقرب خدا کے تحقیق

علیین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے جس کو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں (آگے ان کے جزائے آخرت کا

الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تَعْرِفُ

نیک کام والے البتہ بیچ نعمت کے ہیں اوپر تختوں کے دیکھتے ہوں گے پہچانے گا تو

بیان ہے کہ) نیک لوگ بڑی آسایش میں ہوں گے مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائبات) دیکھتے ہوں گے اے مخاطب تو

فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝

بیچ منہوں ان کے کے تازگی نعمت کی پلائے جاویں گے شراب خالص مہر کی ہوئی میں سے

ان کے چہروں میں آسایش کی بشاشت پہچانے گا (اور) ان کو پینے کے لئے شراب خالص سر بمہر

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ وَ

مہر کرنے کی چیز اس کی مشک ہے اور بیچ اس کے پس چاہئے رغبت کریں رغبت کرنے والے اور

جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے اور

مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اِنَّ

ملونی اس کی تسنیم سے ہے وہ ایک چشمہ ہے کہ پیتے ہیں اس میں سے مقرب خدا کے تحقیق

اس (شراب) کی آمیزش تسنیم (کے پانی) کی ہوگی یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے (آگے مجموعۂ فریقین کا مجموعۂ حال دنیا و آخرت مذکور ہے)

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا

وہ لوگ جو گنہگار ہیں تھے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں ہنستے اور جب گذرتے تھے

یعنی جو لوگ مجرم تھے وہ ایمان والوں سے (دنیا میں تحقیراً) ہنسا کرتے تھے اور یہ (ایمان والے) جب ان (کافروں) کے سامنے سے ہو کر گذرتے تھے

بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝

ساتھ ان کے آنکھیں مارتے تھے اور جب پھر جاتے تھے طرف لوگوں اپنے کی پھر جاتے تھے باتیں بناتے

تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کو جاتے تو وہاں بھی ان کا تذکرہ کر کے) دل لگیاں کرتے

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ

اور جب دیکھتے تھے ان کو کہتے تھے ان کو تحقیق یہ لوگ البتہ گمراہ ہیں اور نہیں بھیجے گئے اوپر ان کے

اور جب ان کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں (کیونکہ کفار اسلام کو غلطی سمجھتے تھے) حالانکہ یہ (کافر) ان مسلمانوں پر نگرانی

حٰفِظِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ عَلَى

نگہبان پس آج وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں کافروں سے ہنستے ہیں اوپر

کرنے والے کر کے نہیں بھیجے گئے سو آج (قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے مسہریوں پر

توضیح الکلام

۱ قولہ لفی علیین الخ علیین نیک لوگوں کی روحوں کا مقام ہے اور ان کے کاموں کا دفتر بھی تفسیر ابن کثیر میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ مقام ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔ اس کا نیچے کا حصہ سدرۃ المنتہی کے پاس اور اوپر کا سرا عرش معلی کے سیدھے پایہ کے متصل ہے مومنوں کے نامۂ اعمال یہاں محفوظ رہتے ہیں اور قیامت کے دن ان کے داہنے ہاتھوں میں دیے جائیں گے ۱۲

۲ قولہ فلیتنافس الخ یعنی حرص کے لائق یہ ہے خواہ صرف شراب مراد لی جائے خواہ تمام نعمتیں جو جنت میں ہونگی خلاصہ یہ کہ لائق تحصیل یہ نعمتیں ہیں نہ کہ دنیا کی نعمتیں اور انکے حاصل کرنے کا طریقہ نیک اعمال کا بجا لانا ہے لہذا اس میں کوشش کرنی چاہئے ۱۲

۳ قولہ من تسنیم الخ قاعدہ ہے کہ شراب میں پانی ملا کر پیا کرتے ہیں، اس شراب میں تسنیم کا پانی ملا ہوگا آگے تسنیم کی شرح ہے کہ وہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب بندے پئیں گے مطلب یہ کہ جو لوگ سابقین اور مقربین کہلائے جاتے ہیں ان کو تو اس چشمہ کا خالص پانی پینے کو ملے گا لیکن جو لوگ اصحاب الیمین کہلائے جاتے ہیں ان کو اس چشمہ کا پانی شراب میں ملا کر دیا جائے گا ۱۲ در منثور

روایات الکلام

۱ قولہ یشھدہ المقربون۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فرشتے مومن کی روح کو قبض کر کے لے جاتے ہیں تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہونچکر اس روح کو رکھدیتے ہیں پھر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم اس کا نامۂ اعمال دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ وہ نامۂ اعمال کھول کر ان کو دکھلایا جاتا ہے ۱۲ روح المعانی ۲ قولہ یضحکون۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی کسی پر طعن کریگا خود اسی میں مبتلا ہوگا اور بزرگوں کا قول ہے کہ جو کوئی کسی پر ہنسے گا ہنسایا جائیگا ۱۲ ۳ قولہ یتغامزون۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو اہل جنت بتلاؤں ہر ایک ضعیف بیکس اگر خدا تعالیٰ پر کوئی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اسکو پورا ہی کر دے اور دوزخی بتلاؤں ہر ایک تخص کثرت سکبر (بخاری و مسلم)

الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ○ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○

تختوں کے دیکھتے ہیں کیا بدلہ دیے گئے کافر اُس چیز کا کہ تھے کرتے

(بیٹھے اُن کا حال) دیکھ رہے ہوں گے واقعی کافروں کو اُن کے کئے کا خوب بدلہ ملے گا

سُورَةُ الْانْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی اس میں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

کلمات ۱۰۸ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروف ۴۴۸

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ○ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ وَإِذَا الْأَرْضُ

جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے اور کان رکھے واسطے پروردگار اپنے کے اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین

جب (نفخۂ ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جائیگا (تاکہ اسمیں سے غمام اور ملائکہ کا نزول ہو) اور اپنے رب کا حکم سن لیگا اور (وہ آسمان) اسی لایق ہے اور جب زمین

مُدَّتْ ○ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ○ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○

کھینچی جاوے اور ڈال دے جو کچھ بیچ اس کے ہے اور خالی ہو جاوے اور کان رکھے واسطے رب اپنے کے اور وہ اسی لایق ہے

کھینچ کر بڑھا دی جاوے گی اور (وہ زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو یعنی مُردوں کو باہر اُگل دے گی اور خالی ہو جاوے گی اور اپنے رب کا حکم سن لیگی اور وہ اسی لایق ہے

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ○ فَأَمَّا

اے آدمی تحقیق تو محنت کرنے والا ہے طرف رب اپنے کی خوب محنت کر لے پھر ملنے والا ہے اُس سے پس امیر

اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی مرنے کے وقت تک) کام میں کوشش کر رہا ہے پھر (قیامت میں) اس (کام کی جزا سے) جا ملیگا تو اُس روز

مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ○ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ○

جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پس شتاب حساب کیا جاوے گا حساب کرنا آسان

جس شخص کا نامۂ اعمال اُس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو اُس سے آسان حساب لیا جاوے گا

وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ○ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ

اور پھر آوے گا طرف لوگوں اپنے کے خوش اور اما جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا پیچھے

اور وہ اس سے فارغ ہو کر اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئیگا اور جس شخص کا نامۂ اعمال (اُس کے بائیں ہاتھ میں) اُسکی پیٹھ کے

ظَهْرِهِ ○ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ○ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ○ إِنَّهُ كَانَ

پیٹھ اپنی کے پس البتہ پکارے گا ہلاکی کو اور داخل ہو گا دوزخ میں تحقیق وہ تھا

پیچھے سے ملے گا سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں داخل ہو گا یہ شخص (دنیا میں) اپنے متعلقین میں خوش خوش

فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ○ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ○ بَلَىٰ ۚ إِنَّ رَبَّهُ

بیچ لوگوں اپنے کے خوش تحقیق اُس نے گمان کیا تھا یہ کہ ہرگز نہ پھر آوے گا یوں نہیں تحقیق پروردگار اُس کا

رہا کرتا تھا (یہانتک کہ فرط خوشی میں آخرت کی تکذیب کرتا تھا) اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اسکو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے آگے رد ہے اس خیال کا کہ لوٹنا

كَانَ بِهِ بَصِيرًا ○ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ○ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ○ وَالْقَمَرِ

تھا ساتھ اس کے دیکھنے والا پس قسم کھاتا ہوں میں شفق کی اور رات کی اور جو چیز اکٹھا کرتی ہے اور چاند کی

خوب دیکھتا تھا سو (اس بنا پر) میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ (کر جمع کر) لیتی ہے اور چاند کی

إِذَا اتَّسَقَ ○ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ○ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَ

جب پورا ہو جاوے البتہ سوار ہو گے تم ایک حالت پر ایک حالت سے پس کیا ہے واسطے ان کے کہ نہیں ایمان لاتے اور

جب وہ پورا ہو جاوے کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے سو (باوجود ان مقتضیات خوف اور ایمان کے اجتماع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا

خواص الکلام

سورۂ انشقاق - اگر کسی زچہ زدہ پر اس کو پڑھ کر دم کر دیا جائے تو اس کو سکون ہو جائے ۱۲

قولہ وَأَلْقَتْ سے وَحُقَّتْ تک لکھ کر بعد میں اہیا شراہیا لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ دو پھر اس عورت کی بائیں ران میں باندھ دو جس کے درد پیدائش ہو رہا ہو اور درد سے نہایت بے چین ہو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد بچہ پیدا ہو گا ۱۲ نیز اگر شروع سورت سے وَحُقَّتْ تک پڑھ کر کسی شیرینی پر دم کر کے حاملہ کو کھلا دیا جائے تو بھی بچہ جلد پیدا ہو ۱۲ اعمال وغیرہ اور جو اس کو خواب میں دیکھے اس کی اولاد و نسل کثیر ہو ۱۲

فضائل الکلام

سورۂ انشقاق ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز میں یہ سورت پڑھی اور بعد میں سجدۂ تلاوت کیا اور کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے اور میں سدا ایسا ہی کرونگا ۱۲

توضیح الکلام - ۱ قولہ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا الخ کان رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ پروردگار کا حکم سنے اور اسکی تعمیل کرے اور کیوں نہ کرے جب کہ محکوم قدرت الٰہیہ ہونیکی وجہ سے اس کو زیبا بھی ہے کہ حق تعالیٰ کی جس طرح مشیت ہو اس کا ظہور فوراً ہو جائے ۱۲ اور آگے جو زمین کے کھینچ کر بڑھانے کا تذکرہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ربڑ یا چمڑے کی طرح کھینچ کر دراز کر دی جائے گی تو اُس وقت اس کی جو کچھ مقدار ہے اس سے زیادہ مقدار زمین کی اس وقت ہو جائے گی تاکہ سب اگلے اور پچھلے لوگ اس میں سما جاویں جیسا کہ درمنثور میں حاکم کی روایت مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت کے دن

ع ۳۶ ۱ ع ۱۷ ع [illegible]

چمڑے کی طرح زمین کھینچی جائے گی ۱۲ ۲ قولہ وَاللَّيْلِ الخ رات گویا متفرق چیزوں کو اکٹھا کرنے والی ہے، دن کے وقت انسان، حیوان، چرند پرند اپنی اپنی معاش کی تلاش میں ادھر اُدھر پھیل پڑتے ہیں مگر جہاں رات چھائی تو سب اپنے اپنے گھر اور گھونسلوں میں آ جمع ہوئے ۱۲ اس جگہ جو شفق اور رات وغیرہ کی قسمیں کھائی ہیں وہ خوب مناسب مقام ہیں کیونکہ رات کے احوال مختلف ہیں اول تو شفق نمودار ہوتی ہے اس کے بعد زیادہ رات آتی ہے تو سب سو جاتے ہیں اور پھر ایک رات دوسری رات سے بقیہ آئندہ

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۩ ○ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا

جب پڑھا جاتا ہے اوپر اُن کے قرآن نہیں سجدہ کرتے بلکہ وہ لوگ کافر ہوئے ہیں

جب (ان کے عناد کی یہ حالت ہے کہ) جب اُن کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو اسوقت بھی خدا کیطرف نہیں جھکتے بلکہ یہ کافر (اور الٹی)

يُكَذِّبُونَ ○ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ○ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ

جھٹلاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ دلمیں رکھتے ہیں پس خوشخبری دے اُن کو ساتھ عذاب

تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمال بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں سو (ان اعمال کفریہ کے سبب) آپ انکو ایک دردناک عذاب کی

أَلِيمٍ ○ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ○ ع

درد دینے والے کے مگر جو لوگ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے ان کے ثواب ہے نہ کاٹا گیا

خبر دیدیجئے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے آخرت میں ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونیوالا نہیں

سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوئی اسمیں	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
کلماتہا ۱۰۹	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۴۷۵

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ○ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ○ وَشَاهِدٍ وَ

قسم ہے آسمان برجوں والے کی اور دن وعدہ دیے گئے کی اور حاضر ہونے والے کی اور

قسم ہے برجوں والے آسمان کی (مراد برجوں سے بڑے بڑے ستارے ہیں) اور (قسم ہے) وعدہ کئے ہوئے دن کی اور حاضر ہونیوالے کی اور (قسم ہے) اُس دن کی

مَشْهُودٍ ○ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ○ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ○

دن حاضر کئے گئے کی مارے گئے کھائیوں والے کہ آگ تھی بہت ایندھن والی

جس میں (لوگوں کی) حاضری ہوتی ہے کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ○ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ

جس وقت کہ وہ اوپر اس کے بیٹھے تھے اور وہ اوپر اس چیز کے کہ کرتے تھے ساتھ مسلمانوں کے

جس وقت وہ لوگ اس آگ کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ (ظلم و ستم) کر رہے تھے

شُهُودٌ ○ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ

حاضر تھے اور نہیں عیب پکڑا تھا انھوں نے ان میں سے مگر یہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ غالب

اسکو دیکھ رہے تھے اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں کوئی عیب نہیں پایا بجز اسکے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست

الْحَمِيدِ ○ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ

تعریف کئے گئے کے وہ جو واسطے اس کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ اوپر

(اور) سزاوار حمد ہے ایسا کہ اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور آگے ظالموں کیلئے عام وعید ہے اور مظلوموں کیلئے عام وعدہ ہے اللہ ہر چیز سے

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

ہر چیز کے حاضر ہے تحقیق جنھوں نے ایذا دی ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو

خوب واقف ہے جنھوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہونچائی

ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ○ ط

پھر نہ توبہ کی پس واسطے ان کے عذاب ہے دوزخ کا اور واسطے ان کے عذاب ہے جلنے کا

(اور) پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور جہنم میں بالخصوص ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے۔

بقیہ صفحہ ٨٢٣

چاند کی روشنی میں کم زیادہ ہونا یہ سب حالات بعد موت کے حالات سے مشابہ ہیں کہ موت سے عالم آخرت شروع ہوتا ہے جس طرح شفق سے رات شروع ہوتی ہے پھر برزخ اور بعث سو رہنے کے مشابہ ہے اور چاند کے محاق میں رہنے کے بعد اس کا کامل ہونا اس کے مشابہ ہے کہ قیامت میں سارا عالم فنا ہو کر پھر بدستور قائم ہو جائے گا ۱۲

ع ۲۵ ۱ ۹

ضفحہ ہٰذا

خواص الکلام سورۂ بروج

جس کا دودھ چھڑانا منظور ہو یہ سورت لکھ کر اس کے باندھ دینی چاہیئے انشاءاللہ تعالیٰ بچہ بہ آسانی دودھ چھوڑ دے گا، ۱۲ اور جو شخص یہ سورت خواب میں دیکھے خدا تعالیٰ اسکو غموں سے نجات دیگا اور قسم قسم کے علوم سے اسکی عزت بخشیگا ۱۲

فضائل الکلام سورۂ بروج

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عشاء کی نماز میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ پڑھا کرتے تھے ۱۲ (احمد)

نزول الکلام سورۂ بروج

مکہ معظمہ میں جب آفتاب نبوت جلوہ گر ہوا اور صدیوں کے ظلمات کم ہونے شروع ہوئے تو قریش مکہ کو ناگوار گذرا کیونکہ یہ ان کے مالوف اور مانوس دستور کے خلاف تھا اس لئے انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ستانا شروع کیا ہی تھا مگر جو غریب غربا مسلمان ہوئے تھے اُن پر بھی آفت برپا کر رکھی تھی مار پیٹ گالی گلوج کے علاوہ دھوپ میں باندھکر ڈالدینے اور پھر اوپر سے کوڑے برسانے اور پیٹ میں نیزہ گھونپ دینے اور عورتوں کو ذلیل و بے ستر کر دیتے اپنے مذہب بت پرستی کی حمایت سمجھتے تھے غریب مسلمان حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر شکوہ کرتے تو آپ ان کو تسلی دیدیا کرتے تھے کہ اب تھوڑی ہی مدت میں ان کا زور گھٹا جاتا ہے یہ سنکر کفار اور بھی مسخرہ پن کرتے تھے اس لئے حق تعالےٰ نے مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے یہ سورت نازل فرمائی ۱۲

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام اچھے کیے واسطے ان کے بہشتیں ہیں چلتی ہیں

(آگے مومنین کے حق میں ہے جن میں مظلومین بھی آ گئے ارشاد ہے کہ) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے بہشت کے باغ ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝ إِنَّ بَطْشَ

نیچے ان کے سے نہریں یہ ہے مراد پانا بڑا تحقیق پکڑنا

جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) یہ بڑی کامیابی ہے آپ کے رب کی دار و گیر

رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ

پروردگار تیرے کا البتہ سخت ہے تحقیق وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ کرے گا اور وہ ہے بخشنے والا

بڑی سخت ہے (پس کفار پر سزائے شدید کا واقع ہونا مستبعد نہیں اور نیز) وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ قیامت میں بھی پیدا کریگا اور

الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ

دوستی کرنے والا صاحب عرش بزرگ کا کرنے والا ہے جو کچھ چاہے کیا آئی ہے تیرے پاس بات

اور بڑی محبت کرنیوالا ہے (اور) عرش کا مالک اور عظمت والا ہے وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے کیا آپ کو ان لشکروں کا

الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللَّهُ

لشکر والوں فرعون کی اور ثمود کی بلکہ جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں بیچ جھٹلانے کے ہیں اور اللہ

قصہ پہنچا ہے یعنی فرعون اور ثمود کا بلکہ یہ کافر (خود قرآن کی) تکذیب میں (لگے) ہیں اور (انجام کار اس کی سزا بھگتیں گے کیونکہ) اللہ

مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝

پیچھے ان کے سے گھیر رہا ہے بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے

ان کو ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے ہے (قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)

سورۃ الطارق مکیۃ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ وهی سبع عشرۃ آیۃ

سورۃ طارق مکہ میں نازل ہوئی ہیں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

کلمہا ۶۱ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے حروفہا ۲۵۴

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی اور کیا جانے تو کیا ہے رات کو آنے والا تارا ہے چمکتا ہوا

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونیوالی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝

نہیں کوئی جی مگر اوپر اس کے ہے نگہبان پس چاہیے کہ دیکھے آدمی کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے

کوئی شخص ایسا نہیں جس پر (اعمال کا) کوئی یاد رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو (جب یہ بات ہے) تو انسان کو (قیامت کی فکر چاہیے اور) دیکھنا چاہیے کہ

خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ ۝ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝ إِنَّهُ

پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے والے سے نکلتا ہے بیچ پیٹھ باپ کی سے اور چھاتیوں ماں کی سے تحقیق وہ

وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے درمیان سے نکلتا ہے (تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ) وہ اس کے

عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا

اوپر پھیر لانے اس کے کے البتہ قادر ہے جس دن آزمائی جاویں گی چھپی باتیں پس نہ ہوگی واسطے اس کے قوت اور نہ

دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے (اور یہ دوبارہ پیدا کرنا) اس روز ہوگا جس روز سب کی قلعی کھل جائیگی پھر اس انسان کو نہ تو خود مدافعت کی قوت ہوگی

خواص الکلام

۵۱ المبدئ۔ اگر یہ اسم شریف آخر شب میں حاملہ کے شکم پر پڑھا جائے تو وہ حمل محفوظ رہے اور اگر زبان کی دھوتی دے کر ایک ہزار بار یا نداکے ساتھ اس اسم شریف کو اکسیر پر پڑھا جائے تو وہ جس دھات پر لگائی جائے اس کو کندن کر دے خواہ لوہے پر یا رانگے پر یا تانبے پر ۱۲

۵۲ المعید جو شخص اس اسم شریف کو اسکے عددوں کے برابر روزانہ چند ایام تک پڑھتا رہے تو اگر وہ کسی بلند مرتبہ سے نیچے اتار دیا گیا ہو تو پھر اپنے مرتبہ پر پہونچ جائے اور بھولی ہوئی بات یاد آنے کیلئے بھی اس کا ورد مفید ہے ۱۲

۵۳ الغفور غم و الم والے آدمی یا محنت و مشقت والے یا اس کے لیے جس کے بدن میں ثقل ہو اس اسم شریف کا ورد بہت مفید ہے ہر دن ایک سو بار پڑھ کر اپنے بدن پر مل لیا کرے اور اگر کسی برتن میں ایک سو بار لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی سے روزہ افطار کرے اور چند ایام تک اسی طرح روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن میں عافیت بخشے۔ اور اگر ضعیف البصر آدمی صبح و شام اس اسم شریف کو پڑھ کر آنکھوں پر مل لیا کرے تو اس کی برکت دیکھے ۱۲ از شموس الانوار و اعمال قرآنی دور نظیم، عاجز محمد حیات غفرلہ

۵۴ الودود اگر رسوت اور گوند انزروت کی دھونی دیکر کسی کھانے پر اس اسم شریف کو اس کے عددوں کے برابر پڑھ کر جس کو کھلایا جاوے وہ پڑھنے والے کی محبت میں بے چین ہو جائے مگر ناجائز جگہ نہ کرے ۱۲

۵۵ المجید جو شخص روزانہ اس اسم شریف کا ایک ہزار بار ذکر کرے تو اللہ تعالے اس پر مداومت کرنے والے کا نام بلند کرے اور مخلوق میں اسکی ناموری ہو ۱۲

ع ۱ / ۲۲ / ۱۰

نَاصِرٍ ○ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ○ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ○

مدد دینے والا — قسم ہے آسمان مینھ والے کی اور زمین پھٹنے والی کی

حمایتی ہوگا قسم آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) پھٹ جاتی ہے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ○ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ○ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ○

تحقیق یہ بات البتہ ہے فیصل کرنے والی اور نہیں وہ بے فائدہ — تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر

ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے کوئی لغو چیز نہیں ہے۔ ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ یہ لوگ دین حق کیلئے اطرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ○ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○

اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر — پس ڈھیل دے کافروں کو — ڈھیل دے ان کو ایک مدت تک

کہ یہ قرآن (حق و باطل میں) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے کوئی لغو چیز نہیں ہے

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورہ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی آیتیں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

کلمہا ۷۲ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروفہا ۲۹۹

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ○ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ○ وَالَّذِيْ

پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ نام پروردگار اپنے بہت بلند کے — جس نے پیدا کیا پس تندرست کیا — اور جس نے

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ (اور جو مومنین آپکے ساتھ ہیں) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیجئے جس نے (ہر شے کو) بنایا پھر (اس کو) ٹھیک بنایا

قَدَّرَ فَهَدٰى ○ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ○ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً

اندازہ کیا پس راہ دکھائی — اور جس نے نکالا چارہ — پس کر دیا اس کو کوڑا

تجویز کیا پھر راہ بتلائی اور جس نے زمین سے چارہ نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا (اس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ)

اَحْوٰى ○ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ○ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ

سیاہ — شتاب پڑھاویں گے ہم تجھ کو پس نہ بھولے گا تو — مگر جو چاہے خدا — تحقیق وہ

ہم (جتنا قرآن نازل کرتے جاویں) آپکو پڑھا دیا کرینگے (یعنی یاد کرا دیا کریں گے) پھر آپ (اس میں سے) کوئی جز نہیں بھولینگے مگر جسقدر (بھلانا) اللہ کو منظور ہو

يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ○ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ○ فَذَكِّرْ اِنْ

جانتا ہے پکارنے کو اور جو چھپاتا ہے — اور آسان کریں گے ہم تجھ کو واسطے شریعت آسان کے — پس نصیحت کر اگر

ظاہر اور مخفی کو جانتا ہے اور اسی طرح ہم اس آسان شریعت کیلئے آپکو سہولت دینگے (یعنی سمجھنا بھی آسان ہوگا اور عمل بھی آسان ہوگا) تو آپ نصیحت کیا کیجئے اگر

نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○

نفع دے نصیحت تیری — البتہ نصیحت پکڑے گا جو شخص کہ ڈرتا ہے — اور ایک طرف رہیگا اس سے بڑا بدبخت

نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو — وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے اور جو شخص بدنصیب ہو وہ اس سے گریز کرتا ہے

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ○ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؕ

وہ جو داخل ہوگا آگ بڑی میں — پھر نہ مرے گا بیچ اس کے اور نہ جئے گا

جو آخر کار بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں) داخل ہوگا پھر نہ اس میں مر ہی جاویگا اور نہ (آرام کی زندگی) جئے گا

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ بَلْ

تحقیق بامراد ہوا وہ شخص جو پاک ہوا — اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کا پس نماز پڑھی — بلکہ

بامراد ہوا جو شخص (قرآن سنکر) خباثت عقائد و اخلاق سے پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا اے منکرو تم آخرت کا سامان نہیں کرتے

خواص الکلام

ا قولہ انہم یکیدون کیدا — جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہونیکا خوف ہو تو یہ آیت روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر اس سے کہنا چاہئے کہ روزانہ ایک ٹکڑا کھا لیا کرے ۱۲

نیز لوہے کی چار کیلیں لے کر ہر کیل پر پچیس پچیس بار یہ آیت پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دینے سے جن گھر سے بھاگ جاتے ہیں، اور اگر گھر میں اینٹیں آتی ہوں تو وہ بند ہو جاتی ہیں ۱۲

سورہ اعلیٰ اگر کسی کے کان میں گونج پیدا ہوگئی ہو تو یہ سورت پڑھ کر دم کرنے سے جاتی رہتی ہے اور بواسیر بھی اس کے پڑھنے سے دور ہو جاتی ہے اور اگر حمل کے شروع مہینہ میں عورت کی دائیں پسلی پر یہ سورت لکھ دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ پیدا ہو ۱۲

فضائل الکلام سورۂ اعلیٰ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سورت کو بہت محبوب اور پیارا جانتے تھے کیونکہ اس میں بہت سے علوم اور بہتری کی باتیں ہیں امام مسلم اور اہل سنن نے نعمان بن بشیر سے روایت بیان کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں یہ سورت اور ہل اتٰک الخ پڑھا کرتے تھے اور امام مسلم رح نے جابر بن سمرہ رض سے روایت کی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں یہ سورت پڑھا کرتے تھے اور ابو داؤد وغیرہ نے ابی بن کعب رض سے روایت کی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ پڑھا کرتے تھے ۱۲ صحاح

نزول الکلام

ع قولہ سنقرئک الخ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑی بڑی سورتیں نازل ہونا شروع ہوئیں اور غیب سے بیشمار علوم اور معارف کا فیضان جاری ہوا تو آپ اس خیال سے کہ میں خود لکھا پڑھا نہیں کہیں ان میں سے کچھ بھول نہ جاؤں یہ کرتے تھے کہ جب جبریل امین وحی لاتے تو آپ ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے سو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر آپ کو تسلی دی کہ آپ نہیں بھولیں گے ۱۲ لباب النقول

تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝

اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہت بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی

تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے (اور یہ مضمون صرف قرآن ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ)

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ (ع)

تحقیق یہ البتہ بیچ صحیفوں پہلوں کے ہے صحیفے ابراہیم اور موسیٰ کے

یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں (پس زیادہ تر موکد ہوا)

سورة الغاشية مكية — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وهي ست وعشرون اٰية

سورۂ غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں ... شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے — چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

کلماتہا ۹۲ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروفہا ۳۸۴

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝

کیا آئی ہے تیرے پاس بات ڈھانک لینے والی کی کتنے منہ اُس دن ذلیل ہونیوالے ہیں

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے (مراد اس واقعہ سے قیامت ہے) بہت سے چہرے اُس روز ذلیل (اور مصیبت جھیلتے)

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

عمل کرنیوالے محنت کرنیوالے داخل ہوں گے آگ جلتی میں پلائے جاویں گے چشمے

اور مصیبت جھیلتے) خستہ ہونگے (اور) آتش سوزاں میں داخل ہونگے (اور) کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے

اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَ

کھولتے میں سے نہیں واسطے ان کے کھانا مگر ضریع سے یعنی کانٹوں سے نہیں موٹا کرتا ہے اور

جاوینگے (اور) ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ (تو کھانے والوں کو) فربہ کرے گا اور

لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا

نہ کفایت کرتا ہے بھوک سے کتنے منہ اس دن نعمتوں میں ہیں سعی اپنی سے

نہ (ان کی) بھوک کو دفع کرے گا بہت سے چہرے اُس روز بارونق اور اپنے (نیک) کاموں کی بدولت

رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝

راضی ہیں بیچ بہشت بلند کے نہیں سنتے بیچ اس کے بیہودہ

خوش ہوں گے اور بہشت بریں میں ہوں گے جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝

بیچ اس کے چشمہ ہے جاری بیچ اس کے تخت ہیں بلند اور آبخورے ہیں دھرے ہوئے

اس (بہشت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (اور) اس (بہشت میں) اونچے اونچے تخت (بچھے) ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے (موجود) ہیں

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ

اور تکیے ہیں صف باندھے ہوئے اور مسندیں ہیں بچھائی ہوئیں کیا پس نہیں دیکھتے

اور برابر برابر لگے ہوئے گدے (تکیے) ہیں اور سب طرف قالین (ہی قالین) پھیلے پڑے ہیں (تو انکی غلطی ہے) کیونکہ کیا وہ لوگ اونٹ کو

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝

طرف اونٹوں کی کیونکر پیدا کیے گئے ہیں اور طرف آسمان کی کیونکر بلند کیے گئے

نہیں دیکھتے کہ کس طرح (عجیب طور پر) پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے

خواص الکلام

سورۂ غاشیہ کھانے پر دم کر کے کھانے سے وہ کھانا ضرر نہیں دیتا اور اگر اس سورۃ کو درد پر پڑھ کر پھونکا جائے تو درد کو سکون ہو ۱۲ اور اگر اس سورت کو کوئی خواب میں دیکھے تو اس کا رتبہ بلند اور اس کا علم شائع ہو ۱۲

ع ۱۹ — ۱۲

توضیح الکلام

ف قولہ ھل اتٰک حدیث الغاشیۃ الخ یعنی کفار قیامت کے دن ذلیل اور خوار پریشان حال طوق و زنجیر کے بوجھ لادنے کی مصیبت اٹھانے اور دوزخ کے پہاڑوں پر چڑھنے کی مصیبت اور مشقت میں مبتلا اور اس مصیبت سے خستہ و درماندہ ہوں گے پھر اس پر دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونا مصیبت در مصیبت ہوگا یا یہ مطلب ہے کہ بہت لوگ جنہوں نے اسلام کے علاوہ دوسرے مذہب پر رہ کر ریاضتیں کیں اور اس مذہب کے مطابق مجاہدے کئے اور محنتیں مشقتیں برداشت کیں اور راہب و جوگی بن کر ذلیل و خوار پھرے چونکہ وہ مسلمان نہ تھے اس لئے یہ ساری محنت ان کی ضائع جائے گی اور جہنم میں داخل ہوں گے ۱۲ خازن

ف قولہ من عین آنیۃ الخ یہ کھولتا ہوا چشمہ وہی ہے جس کو دوسری جگہ آیات میں حمیم فرمایا ہے اور اس آیت میں چونکہ عین کا لفظ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا وہاں چشمہ ہوگا ۱۲

ف قولہ لیس لہم طعام الا من ضریع الخ اس لئے کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ دوسری آیات میں تو ان کا طعام زقوم اور غسلین ہونا بیان فرمایا ہے اور یہاں ضریع میں حصر ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ حصر اضافی ہے یعنی وہاں ان کے لئے مرغوب الطبع کھانے ہرگز نہ ہوں گے اور ضریع لغت میں ایک خاردار گھاس کا نام ہے جو تازہ

تازہ اونٹوں کے کھانے میں صرف ہوتی ہے اور سوکھ کر وہ زہر قاتل بن جاتی ہے لیکن آخرت کے ضریع سے اس دنیوی ضریع کو کیا نسبت وہ آخرت کا ایلوہ ہے جو دنیا کے ایلوے سے زیادہ بودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی اور کھانے سے تین ہی فائدے مقصود ہوتے ہیں، یا تو لذت یہ اس میں نہیں، یا بدن کو قوت ہو پہنچے یہ بھی اس میں نہیں تیسرا درجہ یہ ہے کہ کھانے سے بھوک ہی کی تکلیف رفع ہو جائے سو یہ بھی اس میں نہیں دنیوی ضریع کا نام اُردو میں جھوانسا ہے ۱۲

وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ○ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ

اور طرف پہاڑوں کے کیونکر گاڑے گئے اور طرف زمین کی کیونکر

اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح

سُطِحَتْ ○ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ○ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

بچھائی گئی پس نصیحت کر سوا اس کے نہیں کہ تو نصیحت کرنیوالا ہے نہیں تو اوپر ان کے

بچھائی گئی ہے تو آپ بھی ان کی فکر میں نہ پڑیے بلکہ صرف نصیحت کر دیا کیجئے (کیونکہ) آپ تو صرف نصیحت کرنیوالے ہیں اور آپ ان پر مسلط نہیں ہیں

بِمُصَيْطِرٍ ○ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ○ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ

داروغہ مگر جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا پس عذاب کرے گا اس کو اللہ عذاب

جو زیادہ فکر میں پڑیں ہاں جو روگردانی اور کفر کرے گا تو خدا اس کو آخرت میں بڑی سزا دے گا

الْأَكْبَرَ ○ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ○ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ○

بڑا تحقیق طرف ہماری ہے پھر آنا ان کا پھر تحقیق اوپر ہمارے ہے حساب ان کا

(کیونکہ) ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے (آپ زیادہ غم میں نہ پڑیے)

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ — وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً

سورۂ فجر مکہ میں نازل ہوئی اسمیں شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

کلمات ہا ۱۳۷ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۵۸۵

وَالْفَجْرِ ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ○ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ○ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ○

قسم ہے فجر کی اور راتوں دس کی اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب چلنے لگے

قسم ہے فجر کے وقت کی اور (ذی الحجہ کی) راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور قسم ہے رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گذرنے لگے)

هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ ○ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

کیا بیچ اس کے قسم ہے واسطے صاحبوں عقل کے کیا نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے

کیوں اس (قسم مذکور) میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم یعنی قوم

بِعَادٍ ○ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ○ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي

ساتھ عاد ارم ستونوں والے کے وہ جو نہیں پیدا کیا گیا مانند ان کے بیچ

ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا جنکے قد و قامت ستونوں جیسے دراز تھے اور جنکی برابر (زور و قوت میں) دنیا بھر کے (شہروں میں کوئی شخص نہیں پیدا کیا گیا اور

الْبِلَادِ ○ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ○ وَفِرْعَوْنَ

شہروں کے اور ثمود کے جنھوں نے تراشا تھا پتھروں کو بیچ واد کے اور ساتھ فرعون

آپکو معلوم ہو کہ قوم ثمود کیساتھ کیا معاملہ کیا گیا جو وادی القریٰ میں (پہاڑ کے) پتھر کو تراشا کرتے تھے (اور مکانات بنایا کرتے تھے) اور میخوں والے فرعون

ذِي الْأَوْتَادِ ○ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ○ فَأَكْثَرُوا فِيهَا

میخوں والے کے یہ سب تھے جنھوں نے سرکشی کی بیچ شہروں کے پس بہت کیا بیچ ان کے

کے ساتھ جنھوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا اور ان میں بہت فساد

الْفَسَادَ ○ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ○ إِنَّ رَبَّكَ

فساد پس ڈالے اوپر ان کے پروردگار تیرے نے کوڑا عذاب کا تحقیق پروردگار تیرا

مچا رکھا تھا سو آپ کے رب نے اُن پر عذاب کا کوڑا برسایا بیشک آپ کا رب

توضیح الکلام

[۵۱] قولہٗ وَإِلَى الْأَرْضِ الخ یعنی ان سب چیزوں میں غور کرنے سے خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ثبوت ہوتا ہے جس سے اس کے بعث پر قادر ہونے کی دلیل نکلتی ہے اور ان ہی چار چیزوں کو خدا تعالیٰ نے خاصکر اس لئے بیان کیا کہ عرب کے لوگ اکثر جنگلوں میں چلتے پھرتے رہتے تھے اسوقت ان کے سامنے یہ ہی چار چیزیں ہوتی تھیں نیچے زمین اوپر آسمان سامنے اونٹ اطراف میں پہاڑ اس لئے ان چیزوں میں غور کرنے سے استدلال کا موقعہ اچھا مل سکتا تھا ۱۲

ع ۲۶ / ۱ ۱۳

[۵۲] قولہٗ وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ الخ فجر سے تو صبح کا وقت مراد ہے اور دس راتوں سے ماہ ذی الحجہ کی دس راتیں مراد ہیں جن میں ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر اور ہر رات کی عبادت شب قدر کی عبادت سے دس گنی ثواب میں زیادہ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ماہ محرم کا پہلا عشرہ مراد ہو یا رمضان المبارک کی اخیر کی دس راتیں ۱۲ تفسیر عزیزی

[۵۳] قولہٗ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ الخ جفت سے مراد دسویں تاریخ ذی الحجہ کی اور طاق سے مراد نویں تاریخ ہے اور اسمیں اور بھی مفسروں کے اقوال ہیں جن کو بخوف طوالت چھوڑ دیا لیکن یہ جو ہم نے لکھا ہے حدیث صحیح سے ثابت ہے ۱۲ روح المعانی

[۵۴] قولہٗ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الخ اس قوم کے دو لقب ہیں ایک عاد جو ان کے جد امجد کا نام ہے اور دوسرے ارم جو عاد کے دادا کا نام ہے چونکہ یہ لوگ بڑے تناور ستونوں جیسے بارہ بارہ ہاتھ لمبے قد کے تھے یا اونچی اونچی عمارت ستونوں پر قائم کرتے تھے اس لئے انکو ذات العماد کہا گیا یہ لوگ عمان اور حضر موت کے درمیان تمام ملک یمن پر قابض تھے عاد کا بیٹا شداد روئے زمین کا بادشاہ ہوا اور چونکہ اس نے اپنے بھائی شدید کے مرنے پر اپنی سلطنت کو ایسا عروج دیا کہ کچھ اوپر چار سو بادشاہ اس کے زیر فرمان تھے، تب اس نے تکبر میں آکر خدائی کا دعویٰ کیا اور آسمانی کتابوں میں جنت کا حال پڑھ کر اس کی مثل تیار کرانے کے لئے کوہ عدن کے قریب دس کوس لانبا دس کوس چوڑا بے نظیر مربع شہر تعمیر کرایا مگر اس کو دیکھنے تک بھی نہ سکا کہ دنیا سے اٹھ گیا ۱۲ عزیزی

لَبِالْمِرْصَادِ ۝ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ

البتہ بیچ گھات کے ہے ۔ پس ایپر جو انسان ہے جب آزماتا ہے اس کو پروردگار اُس کا پس عزت دیتا ہے اُس کو

(نافرمانوں کے) گھات میں ہے ۔ سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو (ظاہرا) اکرام انعام دیتا ہے

وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ

اور نعمت دیتا ہے اس کو پس کہتا ہے رب میرے نے بزرگ کیا ہے مجھ کو ۔ اور ایپر جب آزماتا ہے اس کو پس تنگ کرتا ہے

تو وہ (بطور فخر) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھا دی اور جب اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر

عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ

اوپر اس کے رزق اس کا ۔ پس کہتا ہے رب میرے نے ذلیل کیا مجھ کو ۔ ہرگز نہیں یوں بلکہ تم حرمت نہیں کرتے

تنگ کر دیتا ہے تو وہ شکایتاً کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹا دی ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم میں اور اعمال بھی موجب عذاب ہیں چنانچہ تم لوگ یتیم کی (کچھ)

الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ وَتَاْكُلُوْنَ

یتیم کی ۔ اور نہیں رغبت دلاتے تم اوپر کھلانے فقیر کے ۔ اور کھاتے ہو تم

قدر اور خاطر نہیں کرتے ہو اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے اور (تم) میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو

التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ كَلَّآ

میراث کو کھانا پے در پے ۔ اور دوست رکھتے ہو تم مال کو دوست رکھنا بہت ۔ ہرگز نہیں یوں

یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو) مال سے تم لوگ بہت ہی محبت رکھتے ہو (آگے ان افعال کے موجب لعذاب نہ سمجھنے پر سرزنش ہے کہ) ہرگز ایسا نہیں

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ

جس وقت توڑی جاوے گی زمین ریزہ ریزہ ۔ اور آوے گا پروردگار تیرا اور فرشتے

(جیسا تم سمجھے ہو) جس وقت زمین کو توڑ کر (اور) ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور آپ کا پروردگار اور جوق جوق فرشتے

صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ

صف باندھ کر ۔ اور لائی جاوے گی اس دن دوزخ ۔ اُس دن نصیحت پکڑے گا

(میدان محشر میں) آدیں گے ۔ اور اُس روز جہنم کو لایا جاوے گا ۔ اور اُس روز انسان کو

الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ

آدمی ۔ اور کہاں ہے اس کو نصیحت پکڑنا ۔ کہے گا اے کاش کہ میں پہلے بھیج لیتا

سمجھ آوے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا ۔ کہیگا کاش میں اس زندگی (اخروی) کیلئے کوئی عمل (نیک)

لِحَيَاتِيْ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ وَّلَا يُوْثِقُ

واسطے زندگانی اپنی کے ۔ پس اُس دن نہ عذاب کرے گا عذاب اُس کا سا کوئی ۔ اور نہ قید کرے گا

آگے بھیج لیتا ۔ پس اُس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر

وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ

قید کرنا اس کا سا کوئی ۔ اے جان آرام پکڑنے والی ۔ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے

کوئی جکڑنے والا نکلے گا (اور جو اللہ کے فرمانبردار تھے ان کو ارشاد ہو گا کہ) اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار (کے جوار رحمت) کی طرف چل

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

کہ خوش ہے تو پسند کی گئی ۔ پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے ۔ اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے

اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر (ادھر چلکر) تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا کہ یہ بھی نعمت روحانی ہے اور میری جنت میں

توضیح الکلام

ف۱ قولہ فیقول ربی اکرمن الخ مطلب یہ ہے کہ کافر دنیا ہی کو مقصود بالذات سمجھتا ہے پس اگر اس کو نعمتوں میں وسعت و فراخی ہوئی تو اس کو اپنے مقبول ہونے کی دلیل اور اپنے آپ کو اس کا مستحق جانتا ہے اور اگر اس میں تنگی ہوئی تو اس کو اپنے لئے باعث ذلت و لعنت اور پھر اپنے آپکو اس کا غیر مستحق جانتا ہے تو اس جاننے میں دو خرابیاں ہیں ایک تو دنیا کو اصلی مقصود سمجھا جس کے باعث آخرت کو چھوڑ دیا بلکہ اس کا منکر ہو بیٹھا دوسری خرابی یہ کہ اپنے لئے ایک بات کے مستحق اور دوسری کے غیر مستحق ہونے کا دعوی کیا جس کے باعث یہ گناہ پیدا ہوئے کہ نعمت خداداد پر فخر و ناز کرنے لگا جس کو اترانا کہتے ہیں پھر اس نعمت کے شکر کا تارک بنا اور بلا و مصیبت کی شکایت کی اور اس پر صبر نہ کیا جو کرنا چاہئے تھا اس لئے اسکے واسطے عذاب واجب ہوا ۱۲

ف۲ قولہ اکلا لما الخ یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو اور مکہ معظمہ میں اگرچہ میراث کے یہ احکام جو اب شریعت میں موجود ہیں اس تفصیل کے ساتھ نازل نہیں ہوئے تھے مگر نفس میراث حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی شریعت کے زمانہ سے چلی آتی تھی چنانچہ عربی لوگ زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں اور بچوں کو میراث سے محروم جانتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ میراث کا حکم پہلے ہی سے تھا ۱۲

ف۳ قولہ حبا جما الخ اور اگر غور سے کام لیا جائے تو گذشتہ بداعمالیاں سب اس پر متفرع ہیں کیونکہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے خلاصہ یہ ہوا کہ انسان کے یہ سب اعمال زبان سے بولنے یا ہاتھ پیر سے کرنیکے موجب عذاب ہیں تو انسان کی بدحالی اس درجہ ہے کہ عبرت کے مضامین سنکر بھی عبرت حاصل کرنیکی بجائے بداعمالیاں کرتا ہے لہذا حق تعالیٰ اس قسم کے انسانوں کو عذاب دے گا ۱۲

ف۴ قولہ یا ایتہا النفس الخ قرینہ مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ندا قیامت کے دن دی جائے گی اور بعض روایات میں جو وارد ہوا ہے کہ مرنے کے وقت مومن سے کہا جاتا ہے کہ ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الخ تو اس سے اس آیت کی تفسیر مقصود نہیں اور نہ ان میں قیامت کے دن یہ ندا دی جانے کا انکار ہے اور نفس مطمئنہ سے وہ روح مراد ہے جو امور حقہ میں یوں الیقین اور اذعان رکھنے کی وجہ سے مطمئن تھی شک اور تردد کی حالت میں نہ تھی اور نفس بولکر صاحب نفس مراد ہے کیونکہ آدمی کے اندر

سورۃ البلد مکیۃ ۞ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ وھی عشرون آیۃ

سورۃ بلد مکہ میں نازل ہوئی ہیں شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

کلماتہا ۸۲ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۳۴۷

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۞ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۞ وَوَالِدٍ

قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی اور تو داخل ہونے والا ہے بیچ اس شہر کے اور قسم ہے جنانے والے کی

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور (بطور جملہ معترضہ کے تسلی کیلئے پیشینگوئی فرماتے ہیں کہ آپکو اس شہر میں لڑائی حلال ہونیوالی ہے) اور قسم ہے باپ کی

وَّمَا وَلَدَ ۞ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۞ اَيَحْسَبُ اَنْ

اور جس کو جنا البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بیچ محنت کے کیا گمان کرتا ہے یہ کہ

اور اولاد کی کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے کیا وہ یہ خیال کرتا ہے

لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۞ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۞

ہرگز نہ قادر ہوگا اوپر اس کے کوئی کہتا ہے خرچ کیا میں نے مال بہت

کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا (اور) کہتا ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۞ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۞ وَلِسَانًا

کیا گمان کرتا ہے یہ کہ نہیں دیکھا اس کو کسی نے کیا نہیں کیں ہم نے واسطے اس کے دو آنکھیں اور زبان

کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور

وَّشَفَتَيْنِ ۞ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۞ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۞ وَمَآ

اور دو ہونٹ اور راہ دکھائی ہم نے اس کو دونوں راہیں پس نہیں بیٹھا بیچ گھاٹی کے اور کیا

دو ہونٹ نہیں دیئے اور (پھر) ہم نے اسکو دونوں رستے (خیر و شر) کے بتلا دیئے تاکہ بڑی مضرت سے بچے اور نافع پر چلے سو وہ شخص (دین کی گھاٹی) میں سے

اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۞ فَكُّ رَقَبَةٍ ۞ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ

جانے تو کیا ہے گھاٹی چھڑا دینا گردن کا یا کھانا کھلانا بیچ دن

معلوم ہے کہ گھاٹی (سے) کیا مراد ہے وہ کسی (کی) گردن کا (غلامی سے چھڑا دینا ہے) یا کھانا کھلانا فاقہ کے

مَسْغَبَةٍ ۞ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۞ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۞ ثُمَّ

بھوک والے کے یتیم قرابت والے کو یا فقیر خاک افتادہ کو پھر

دن میں کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین محتاج کو (یعنی ان احکام الٰہیہ کو بجا لانا چاہئے تھا) پھر (سب سے بڑھ کر یہ کہ)

كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

ہوا ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ صبر کے اور ایکدوسرے کو نصیحت کرتے ہیں

اُن لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایکدوسرے کو ایمان کی پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو

بِالْمَرْحَمَةِ ۞ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۞ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ساتھ رحم کرنے کے لوگ ہیں صاحب یمین کے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے

ترحم (علی الخلق) کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش کی یہی لوگ داہنے والے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں کے

بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۞ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۞

ساتھ نشانیوں ہماری کے یہ ہیں لوگ شامت کے اوپر ان کے آگ ہے بند کی ہوئی

منکر ہیں وہ لوگ بائیں والے ہیں اُن پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جاوے گا

خواص الکلام سورۃ بلد

ولادت کے وقت لکھ کر بچہ کے باندھ دینے سے سب ذی جانوروں اور تجشن سے محفوظ رہے ۱۲ اور اگر کوئی شخص اس سورت کو خواب میں دیکھے اس کو کھانا کھلانے اور یتیموں کی عزت کرنے اور ضعیفوں پر رحم کھانے کی توفیق عطا ہو ۱۲ اعمال وردو یا و ابن سیرین

نزول الکلام

ف۱ قولہ لا اقسم بھذا البلد الخ قریش میں ایک شخص جسکا نام کلاہ بن اسید تھا اور کنیت ابوالاسد تھی کافروں میں مشہور پہلوان تھا اسکی یہ حالت تھی کہ چمڑے کو پیر کے تلے دبا کر لوگوں سے کہتا کہ اس کو تم میرے پیر تلے سے نکالو تو تمام آدمی زور لگاتے تھے لیکن چمڑا پرزے پرزے ہو جاتا تھا پیر کے تلے سے نہیں نکلتا تھا جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو دین اسلام کی طرف بلایا تو گستاخیاں کرنے لگا کہ اے محمد تم مجھ کو جس دوزخ سے ڈراتے ہو اس کے سپاہی انیسوں فرشتوں کو میرا بایاں ہاتھ کافی ہے اور جس باغ کی طمع دلاتے ہو وہ ہے کیا جتنا مال میں شادیوں اور مہمانداریوں میں اڑا چکا ہوں ان کے سامنے جنت کی کچھ بھی حقیقت نہیں اس کے بارہ میں یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ مدارک

توضیح الکلام

ف۲ قولہ وانت حل الخ مکہ معظمہ یوں بھی وہاں خدا کا گھر ہونے کی وجہ سے بابرکت رہا ہے مگر چونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس میں پیدا ہوئے اور اس میں رہے اس سبب سے وہ اور بھی بابرکت ہو گیا یوں حق تعالیٰ نے اسکی قسم کھائی اور بعض مفسرین نے وانت حل الخ کو جملہ معترضہ قرار دیکر یہ مطلب بیان کیا ہے کہ یہ پیشین گوئی ہے اس امر کی کہ آپ کے لئے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے چنانچہ اس آیت کے نازل ہونے سے کچھ دنوں بعد آپ نے شہر مکہ پر حملہ کیا اور آپ کے لئے تھوڑی دیر کو مکہ معظمہ کے حرم ہونے کے احکام اٹھا دیے گئے کہ اس میں لڑائی حلال ہو گئی آخر کار مکہ فتح ہوا ۱۲ مدارک ف۳ قولہ ووالد وما ولد الخ والد سے حضرت آدم علیہ السلام اور ولد سے ان کی ساری اولاد مراد ہے تو اس لفظ میں حضرت آدم علیہ السلام اور جملہ بنی آدم کی قسم ہو گئی ۱۲

ع ۱ ۲۰ ۱۵

سورۃ الشمس مکیۃ وھی خمس عشرۃ اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ شمس مکہ میں نازل ہوئی اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے
کلماتہا ۵۶ حروفہا ۲۵۴
شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝ وَ

قسم ہے سورج کی اور دھوپ اس کی کی اور قسم ہے چاند کی جب پیچھے آوے اس کے اور قسم ہے دن کی جبکہ ظاہر کرے اس کو اور
قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب سورج (کے غروب) اسے پیچھے آوے اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس سورج کو خوب روشن کر دے اور

الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا

رات کی جب ڈھانک لے اس کو اور آسمان کی اور اس ذات کی کہ پیدا کیا اس کو اور قسم ہے زمین کی اور جس نے
(قسم ہے) رات کی جب وہ اس سورج کو چھپالے (یعنی خوب رات ہو جاوے اور یہ بھی اسناد مجازی ہے) اور قسم ہے آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اسکو بنایا

طَحٰىهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝

بچھایا اس کو اور جان کی اور جس نے تندرست کیا اس کو پس جی میں ڈالی اس کے بدکاری اس کی اور پرہیزگاری اس کی
جس نے اسکو بچھایا اور (قسم انسان کی) جان کی اور اس ذات کی جس نے اسکو تندرست بنایا پھر اسکی بدکاری اور پرہیزگاری (دونوں باتوں) کا اسکو القا کیا

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ

تحقیق مراد کو پہنچا جس نے پاک کیا اس کو اور تحقیق نامراد ہوا جس نے گاڑ دیا اس کو جھٹلایا
یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس جان کو پاک کر لیا اور نامراد ہوا جس نے اس کو (فجور میں) دبا دیا قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب صالح علیہ السلام کی تکذیب کی

ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ

ثمود نے بسبب سرکشی اپنی کے جب اٹھا بڑا بدبخت ان کا پس کہا واسطے ان کے پیغمبر
(اور یہ اس زمانہ کا قصہ ہے) جبکہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت تھا وہ (اونٹنی قتل کرنے کیلئے) اٹھ کھڑا ہوا تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح) نے فرمایا

اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ

خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانے اس کے کو پس جھٹلایا اس کو پس پاؤں کاٹے اس کے پس ہلاکی ڈالی
کہ اللہ تعالیٰ کی اس اونٹنی اور اسکے پانی پینے سے خبردار رہنا سو انھوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو انکے پروردگار نے انکے گناہ کے سبب

عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

اوپر ان کے رب ان کے نے بسبب گناہوں انکے کے پس برابر کر دیا ان کو اور نہ ڈرا پچھاڑی ان کی سے
ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کیلئے) عام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں (کسی خرابی کے نکلنے) کا کوئی اندیشہ نہیں ہوا

سورۃ الیل مکیۃ وھی احدی وعشرون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ لیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے
کلماتہا ۷۱ حروفہا ۳۱۱
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ

قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے اور دن کی جب روشن ہو اور اس کی جس نے پیدا کیا مرد کو اور
قسم ہے رات کی جب کہ وہ (آفتاب کو اور دن کو) چھپالے اور (قسم ہے) دن کی جب کہ روشن ہو جاوے اور (قسم ہے) اس (ذات) کی جس نے نر و مادہ کو

الْاُنْثٰٓى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝

عورت کو تحقیق سعی تمہاری البتہ مختلف ہے پس اب جس نے دیا اور پرہیزگاری کی
پیدا کیا کہ بیشک تمہاری کوششیں (یعنی اعمال) مختلف ہیں سو جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور اللہ سے ڈرا

خواص الکلام سورۂ شمس

مرگی والے اور بیہوش کے کان میں اس سورت کو پڑھنا مفید ہے اور اس کا پانی بخار والے کو بہت نافع ہے ۱۲ اور اگر کوئی اس سورت کو خواب میں دیکھے تو خدا تعالیٰ اس کو ذہانت اور کل باتوں میں سمجھ عنایت فرما دے ۱۲ اعمال و رؤیا

نیز جس عورت کا بچہ نہ جیتا ہو اس کے لئے دوشنبہ کے دن تھوڑی اجوائن اور سیاہ مرچوں پر اس سورت کو چالیس بار پڑھے اور ہر دفعہ اول و آخر درود شریف پڑھ کر دم کرے اور حمل سے لیکر بچہ کے دودھ چھوڑنے تک ہر روز تھوڑی تھوڑی کھلا دے ۱۲

نیز جو شخص کسی کام کی بھلائی برائی خود میں دیکھنا چاہے تو رات کو وضو کر کے پاک کپڑے پہنے اور دائیں کروٹ لیٹ کر رو بقبلہ سورہ والشمس اور سورہ واللیل اور سورہ والتین اور قل ہو اللہ سات سات مرتبہ پڑھ کر دعا کرے کہ الٰہی فلاں کا انجام معلوم ہو جائے پھر کسی سے نہ بولے اسی طرح سات روز کرے انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگا ۱۲

خواص الکلام سورۂ والیل

مرگی والے پر پڑھ کر دم کرنا چاہیے اور پرانے بخار والے کو دھو کر پلانا چاہیے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی ۱۲ اور جو اس سورت کو خواب میں دیکھے وہ پردہ دری سے محفوظ رہے ۱۲

ع ۱۵ ۱۶

نزول الکلام

سورۂ والیل رؤسا مکہ میں سے دو شخص بہت مالدار تھے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیہ بن خلف لیکن دونوں کی سعی مختلف تھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مسلمان اور انبیاء کے بعد سب سے افضل اور اپنا جان و مال راہ خدا میں کھپانے والے تھے اور امیہ کافر انتہا درجہ کا بخیل اور گستاخ تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسی کے غلام تھے اور خفیہ ایمان لا چکے تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اپنا غلام نسطاس رومی اور چالیس اوقیہ قیمت پر بلال رضی اللہ عنہ کو خریدا اور آزاد کر دیا اسی طرح سات لونڈی غلام جن کو محض مسلمان ہونے کے جرم میں مارا پیٹا جاتا تھا معقول قیمتیں دیکر خریدا اور پھر آزاد کر دیا اس کے بعد کل سرمایہ ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جس میں سے پینتیس ہزار درہم تیرہ برس تک مسلمانوں پر خرچ کئے باقی چھ ہزار میں سے کچھ ہجرت کے سفر میں اور کچھ مسجد نبوی کی زمین خریدنے میں خرچ کئے ایک روز حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کمبل اوڑھے بیٹھے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام بقیہ آئندہ

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

اور سچ مانا اچھی بات کو پس البتہ آسان کریں گے ہم اس کو واسطے گھر آسانی کے اور وہ جس نے بخیلی کی

اور اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو سچا سمجھا ہم اس کو راحت کی چیز کیلئے سامان دیدیں گے اور جس نے حقوق واجبہ سے بخل کیا اور بجائے خدا سے

وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا

اور بے پرواہی کی اور جھٹلایا بات اچھی کو پس البتہ آسان کریں گے ہم اس کو واسطے سختی کے اور نہ

ڈرنے کے بے پرواہی اختیار کی اور اچھی بات یعنی (اسلام کو) جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے اور اس کا مال اس کے

يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا

کفایت کرے گا اُس سے مال اس کا جب گرے گا نیچے تحقیق ہمارے ذمہ پر ہے راہ دکھانا ان کا اور تحقیق واسطے ہمارے ہے

کچھ کام نہ آویگا جب وہ برباد ہونے لگیگا (بربادی سے مراد جہنم میں جانا ہے) واقعی ہمارے ذمہ راہ کا بتلا دینا ہے اور جیسا راہ کوئی شخص اختیار کریگا ویسا ہی

لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا

آخرت اور دنیا پس ڈرایا میں نے تم کو آگ سے کہ شعلہ مارتی ہے نہ داخل ہوگا اس میں بجز

ثمرہ اس کو دیں گے کیونکہ ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا (آگے بطور توضیح کے ارشاد ہے کہ) میں تمکو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں اسمیں ہمیشہ

الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ

بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور البتہ ایک طرف کیا جاویگا اس سے بڑا پرہیزگار وہ جو

جس نے (دین حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) روگردانی کی اور اس سے ایسا شخص دور کیا جاوے گا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا

يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۝

دیتا ہے مال اپنا پاک ہوتا ہے اور نہیں واسطے کسی کے نزدیک اُس کے نعمت سے کہ بدلہ دیا جاوے گا

مال (محض) اس غرض سے دیتا ہو کہ (گناہ سے) پاک ہو جاوے اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضاجوئی کے (کہ یہی اس کا مقصود ہو) اس کے ذمہ کسی کا

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

مگر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے بلند کے اور البتہ شتاب راضی ہوگا

احسان نہ تھا کہ (اس دینے سے) اس کا بدلہ اُتارنا (مقصود) ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہو جاوے گا (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی)

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی اسمیں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

کلما تہا ۴۰ حروفہا ۱۶۶ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَ

قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑ دیا تجھ کو رب تیرے نے اور ناخوش رکھا اور

قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے (آگے جواب قسم ہے) کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ (آپ سے) دشمنی کی اور

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

البتہ پچھلی حالت بہتر ہے واسطے تیرے پہلی حالت سے اور البتہ شتاب دیوے گا تجھ کو پروردگار تیرا

آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے (پس وہاں آپکو اس سے زیادہ نعمتیں ملیں گی) اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپکو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا

فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝

پس راضی ہوگا کیا نہیں پایا تجھ کو یتیم پس جگہ دی اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی

سو آپ خوش ہو جاویں گے کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو یتیم نہیں پایا پھر (آپکو) ٹھکانا دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپکو شریعت سے بیخبر پایا سو آپکو شریعت کا رستہ بتلا دیا

بقیہ صفحہ ۸۳۱

حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ اس کمبل والے فقیر کو جس نے اپنا سارا مال آپ پر نثار کر ڈالا حق تعالیٰ نے سلام فرمایا ہے اور دریافت کیا ہے کہ اس فقیری میں بھی مجھ سے راضی ہے یا کچھ طبیعت کو گرانی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیام حضرت صدیقؓ تک پہونچایا تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وجد میں آئے اور عرض کرنے لگے کہ میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں اُس وقت یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ عزیزی

صفحہ ہذا

توضیح الکلام - ۱ قولہ لِلْعُسْرٰى الخ یعنی جب کوئی شخص اہل سعادت سے ہوتا ہے اس کے لئے دخول جنت کا سامان میسر اور نیکوکاری آسان ہو جاتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ آسایش کے گھر یعنی جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور جو بدبخت ہے اس کے لئے بدکاریوں میں سہولت ہو جاتی ہے اور اسباب معصیت اُس کو بہم پہونچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسی حالت میں مرجاتا ہے اور سختی کے گھر یعنی دوزخ میں داخل ہوتا ہے ۱۲

ع ۲۱ / ۱۷

۲ قولہ اِلَّا ابْتِغَآءَ الخ یعنی اُس پرہیزگار بندہ کا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کرنا محض خدا کے واسطہ تھا کسی کا اس پر احسان نہ تھا جس کا بدلہ دینا مقصود ہوتا اگرچہ احسان کا معاوضہ بھی مستحب ہے مگر جو شخص کسی کے ساتھ بلاعوض احسان کرتا ہے اس کا مرتبہ اخلاص میں عوض سے بہت زیادہ ہے تو وہ مخلص دوزخ کے عذاب سے نجات پا جانے کے علاوہ آخرت میں بہت سی نعمتیں پائیگا جن سے وہ راضی ہو جائے گا ۱۲

خواص الکلام سورۂ ضحیٰ - جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو یا کوئی شخص بھاگ گیا ہو اس سورت کو سات بار پڑھنے سے وہ واپس آجاوے اور جو اس کو خواب میں دیکھے وہ یتیموں اور مسکینوں کی عزت کرنے والا ہو ۱۲ شان نزول الکلام سورۂ ضحیٰ ایکبار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیماری کی وجہ سے دو تین شب نماز کیلئے اُٹھ نہ سکے تو ابو لہب کی بیوی ام جمیل نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا اور اتفاق سے وحی آنے میں دیر ہو گئی تھی جس پر دوسرے کافروں نے بھی کہا کہ محمد کو اُن کے خدا نے چھوڑ دیا اُس وقت یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ تفسیر خازن

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا

اور پایا تجھ کو بے زر پس غنی کیا پس جو یتیم ہو پس مت قہر کر اور جو

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا تو آپ (اس کے شکریہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے اور سائل کو

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ اور جو نعمت پروردگار تیرے کی ہے پس بیان کر

مت جھڑکئے (یہ تو شکر فعلی ہے) اور اپنے رب کے انعامات (مذکورہ) کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے (یعنی زبان سے قولی شکر بھی کیجئے)

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۃ انشراح مکہ میں نازل ہوئی اس میں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے — آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

کلمے ۲۷ — شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروف ۱۰۳

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝

کیا نہ کھول دیا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا اور اتار رکھا ہم نے تجھ سے بوجھ تیرا

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم و حلم سے) کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ

جس نے توڑی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہم نے واسطے تیرے ذکر تیرا پس تحقیق

جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا سو بیشک

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ

ساتھ سختی کے آسانی ہے تحقیق ساتھ سختی کے آسانی ہے پس جب فارغ ہو تو

موجودہ مشکلات کیساتھ آسانی (ہونیوالی) ہے بیشک موجودہ مشکلات کیساتھ آسانی (ہونیوالی) ہے تو آپ جب (تبلیغ احکام سے) فارغ ہو جایا کریں تو

فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

پس محنت کر بیچ عبادت کے اور طرف رب اپنے کے پس رغبت کر

(دوسری عبادات متعلقہ بذات خاص میں) محنت کیا کیجئے اور جو کچھ مانگنا ہو (اس میں) اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھئے

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۃ تین مکہ میں نازل ہوئی اس میں — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

کلمے ۳۴ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروف ۱۶۵

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس شہر

قسم ہے انجیر (کے درخت) کی اور زیتون (کے درخت) کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر

الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝

امن والے کی البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بیچ اچھی ترکیب کے

(یعنی مکہ معظمہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت خوب صورت سانچے میں ڈھالا ہے پھر (ان میں جو بوڑھا ہو جاتا ہے)

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پھر پھیر دیا ہم نے اس کو نیچے سب نیچوں کے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور

ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان لائے اور

خواص الکلام سورۃ انشراح
اس سورت کو پڑھ کر سینہ پر دم کرنے سے تنگی دور اور درد دل کو سکون ہو۔ اس کو لکھ کر پینے سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جاتی ہے اور درد شانہ کو بھی مفید ہے ۱۲ اور جو اس کو خواب میں دیکھے اس کا سینہ اسلام کیلئے کھل جائے اور غم و ہم اس سے دور ہوں اور اس کی مشکلات آسان ہوں ۱۲ اعمال ورد یا اور تجربات دیرینی میں اس سورت کے بہت خواص لکھے ہیں منجملہ اُن کے ایک یہ بھی ہے کہ جو کوئی بعد نماز فرض اس سورت کو مداومت کیساتھ پڑھتا رہے خدا تعالیٰ اُس کو غیب سے روزی دے ۱۲

توضیح الکلام ۔ لـه قوله اَلَمْ نَشْرَحْ الخ یعنی ہم نے آپ کو علم بھی وسیع دیا اور ہمت بھی بلند دی اس لئے ان جاہل ضدی لوگوں کی طرح طرح کی ایذاؤں کو آپ نے کامل علم سے سہا اور یا شرح صدر سے سینہ کا چاک کیا جانا مراد ہے جو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہونے کے زمانہ میں واقع ہوا ۱۲

ع ۱۱ — ۱۸
ع ۸ — ۱۹

خواص الکلام
سورہ تین ۔ غلہ کی کوٹھی میں پڑھ کر دم کرنے سے برکت ہوتی ہے اور ضرر رساں جانوروں سے حفاظت رہتی ہے اور جو کوئی اس کو خواب میں دیکھے تو اس کی حاجات خدا تعالیٰ جلد پوری کرے اور اس کی روزی سہل الحصول فرمائے ۱۲

فضائل الکلام سورۃ تین
براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایک سفر میں تھے اور عشاء کی نماز پڑھائی تب ایک رکعت میں سورۃ تین پڑھی سو میں نے آپ سے بہتر خوش آواز اور عمدہ پڑھنے والا نہیں سنا ۱۲ بخاری و مسلم وغیرہ ۱۲ اور انہی سے خطیب نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ والتین پڑھی ۱۲ خطیب

توضیح الکلام ۔ لـه قوله ثُمَّ رَدَدْنٰهُ الخ یعنی وہ خوبصورتی اور قوت بدصورتی اور کمزوری سے بدل جاتی ہے اور بڑے سے بڑا ہو جاتا ہے اور یہ علامت ہے دوبارہ زندہ ہونے کے برحق ہونے کی جیسا کہ غور سے معلوم ہو سکتا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا لیکن اُسی وقت تک کہ وہ انسانیت پر قائم رہے اور جب اپنے رب کا منکر ہو تو بقیہ آئندہ ۵

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا

عمل کیے اچھے پس واسطے اُن کے ثواب ہے نہ کاٹا گیا پس کیا چیز

اچھے کام کیے تو ان کے لیے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا پھر کون چیز

يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

جھٹلاتی ہے تجھ کو پیچھے اس کے بیچ جزا کے کیا نہیں اللہ خوب علم کرنیوالا سب علم کرنیوالوں سے

تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے کیا اللہ تعالے سب حاکموں سے بڑھکر حاکم نہیں ہے

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورہ علق مکہ میں نازل ہوئی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

کلمات ۷۲ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروف ۲۹۰

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝ اَرَءَيْتَ

الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى

الْهُدٰٓى ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا

بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝

خواص الکلام سورہ علق

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ ۧ

شتاب ہم بلا دیں گے فرشتوں دوزخ کے کو ہرگز نہیں یوں مت کہا مان اس کا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو

ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے (آگے پھر سرزنش ہے کہ اس کو) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے مگر) آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور (بدستور) نماز پڑھتے رہئے اور (خدا کا قرب حاصل کیجئے)

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورہ قدر مکہ میں نازل ہوئی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے
کلما تہا ۳۰	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۱۱۵

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

تحقیق نازل کیا ہمنے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کہ کیا ہے رات

بیشک ہمنے قرآن کو شب قدر میں اُتارا ہے اور (شوق بڑھانے کیلئے فرماتے ہیں کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے

الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ

قدر کی رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے اُترتے ہیں

(آگے جواب ہے کہ) شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے (اور وہ شب قدر ایسی ہے کہ) اس رات میں

الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ

فرشتے اور روح پاک بیچ اس کے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر

فرشتے اور روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر (زمین کی طرف) اُترتے ہیں

اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ع

کام کے سلامتی ہے وہ یہاں تک کہ طلوع ہو فجر

(اور وہ شب) سراپا سلام ہے وہ شب (اسی صفت و برکت کے ساتھ) طلوع فجر تک رہتی ہے

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورہ بینہ مدنی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں
کلماتہا ۹۵	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۴۱۲

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

نہ تھے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اہل کتاب سے اور مشرک

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے (قبل بعثت نبوی کے) کافر تھے وہ (اپنے کفر سے) ہرگز

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا

باز رہنے والے یہاں تک کہ آوے اُن کے پاس دلیل روشن پیغمبر خدا کی طرف سے کہ پڑھتا ہو

باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ اُن کے پاس واضح دلیل نہ آتی (یعنی) ایک اللہ کا رسول جو (ان کو)

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ

صحیفے پاکیزہ بیچ اس کے ہیں کتابیں ثابت رکھنے والی دین کو اور نہ متفرق ہوئے

پاک صحیفے پڑھ کر سناوے جن میں درست مضامین لکھے ہوں اور جو لوگ اہل کتاب تھے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

وہ لوگ کہ دیے گئے تھے کتاب مگر پیچھے اس کے کہ آئی اُن کے پاس دلیل ظاہر

(اور خبر اہل کتاب تو بدرجہ اولی) وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد دین میں مختلف ہوگئے حالانکہ ان لوگوں کو کتب سابقہ میں ایسی

بقیہ صفحہ ۸۳۴ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو بولا کہ مجھ کو ایک آگ کی خندق معلوم ہوئی جس میں کچھ پروں والی چیزیں تھیں مجھے ان سے ڈر لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے اگر یہ آگے بڑھتا تو وہ اس کی بوٹی بوٹی نوچ ڈالتے ۱۲ خازن

خواص الکلام سورہ قدر

جس سے محبت ہو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ سورت پڑھے تو کوئی ناگوار بات اس سے صادر نہ ہو دیگر اگر سچ بولنے کا عزم و ہمت ہو تو اسی سورت کا پڑھنا اسکے لئے معین اور سہولت بخشنے والا ہے ۱۲ اور جو اس سورت کو جمعہ کے دن ایک ہزار بار پڑھے وہ اُس وقت تک نہ مرے جب تک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں نہ دیکھ لے ۱۲ اور جو اسکو خواب میں دیکھے تو وہ عمدگی حال اور بہتری کی دلیل ہے یا وہ شخص دال علی الخیر ہے ۱۲

خواص الکلام سورہ لم یکن

اس سورت کو لکھ کر باندھنا یا پینا یرقان اور ورم کو نافع ہے ۱۲ اور جو اس کو خواب میں دیکھے اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے ہاتھوں پر کچھ نیک لوگوں کو ہدایت ہوگی ۱۲

نزول الکلام سورہ قدر

صحابہ رض سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے کسی عابد کا قصہ بیان فرمایا کہ وہ تمام رات عبادت کرتا اور دن بھر جہاد کرتا تھا ہزار مہینہ تک ایسی ہی ریاضت میں مشغول رہا یہ سنکر صحابہ کو تعجب ہوا اور حسرت بھی ہوئی کہ ہماری اتنی عمر ہی نہیں ہوتی کہ اس کی حرص کریں اس پر یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ شان نزول سورہ لم یکن۔ نبوت محمدیہ سے پہلے یہود و نصاری دعائیں مانگا کرتے تھے کہ کاش نبی آخر الزمان آجیں تو ہم سب سے پہلے اُن پر ایمان لائیں مگر جب آپ تشریف لائے تو اُن میں سے چند اشخاص کے سوا کوئی ایمان نہ لایا ان کا حال بیان کرنے کو یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ معالم

ع ۱۹ / ۲۱ السجدة ۱۴
ع ۱۸ / ۵ / ۲۲ معانقة

وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ

اور نہیں حکم کیے گئے مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کو خالص کر کر واسطے اس کے دین کو بطور ابراہیم حنیف کے

حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کے لئے خاص رکھیں (ادیان باطلہ سے) یکسو ہو کر

وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ ۝

اور قائم رکھیں نماز کو اور دیں زکوٰۃ کو اور یہ ہے دین لوگوں قائم رہنے والوں کا

اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا)

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ فِى

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اہل کتاب سے اور مشرک ہیں بیچ

بے شک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے

نَارِ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ ٱلْبَرِيَّةِ ۝

دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے یہ لوگ وہ ہیں بدتر خلق کے

وہ آتش دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ لوگ بدترین خلائق ہیں

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ

تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ لوگ وہ ہیں بہتر

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین

ٱلْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى

خلق کے بدلہ ان کا نزدیک پروردگار ان کے کے بہشتیں ہیں ہمیش رہنے والی چلتی ہیں

خلائق ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں

مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ

نیچے ان کے سے نہریں ہمیش رہنے والے بیچ ان کے ہمیشہ راضی ہوا اللہ ان سے

جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے

وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ ۝

اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ واسطے اس کے ہے کہ ڈرتا ہے پروردگار اپنے سے

خوش رہیں گے یہ (جنت اور رضا) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے

سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورہ زلزال مدنی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں
کلمات تھا ۳۷	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروف تھا ۱۵۸

إِذَا زُلْزِلَتِ ٱلْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ ٱلْأَرْضُ

جس وقت ہلائی جاوے گی زمین بھونچال اپنے سے اور نکال ڈالے گی زمین

جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جاوے گی اور زمین اپنے بوجھ

أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ ٱلْإِنسَٰنُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

بوجھ اپنے اور کہے گا آدمی کیا ہوا اس کو اس دن کہے گی زمین

باہر نکال پھینکے گی اور (اس حالت کو دیکھ کر کافر) آدمی کہیگا کہ اس کو کیا ہوا اس روز زمین اپنی سب (اچھی بری)

توضیح الکلام

ف ۱ قولہ ذلک دین القیمۃ الخ یعنی اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو یہ الزام دیتا ہے کہ جو احکام نماز زکوٰۃ عبادات میں اخلاص سے کام لینے کے انکی کتابوں میں تھے وہی اس قرآن شریف میں ہے جس کو اوپر کتب قیمہ سے تعبیر فرمایا ہے پس اس قرآن شریف کے نہ ماننے سے خود اپنی کتابوں کی مخالفت کی اور مشرک لوگوں کو اسطرح الزام دیا کہ وہ اگرچہ کتب ماضیہ کو نہیں مانتے مگر اتنی باتیں ضرور مانتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حنیف تھے یعنی شرک سے پاک اور ان کا دین و مذہب صحیح اور حق تھا اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ان کے دین سے بہت موافقت رکھتا ہے اور مقابلہ کے قرینہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے تفریق اور اختلاف نہیں کیا وہ اہل ایمان ہیں ۱۲

ف ۲ قولہ لمن خشی الخ کیونکہ خشیت ہی ایسی شے ہے کہ جسپر ایمان اور عمل صالح مرتب ہوتا ہے جس کو خوف اور ڈر نہیں نہ وہ ایمان لائے گا نہ اعمال صالحہ کی اس کو فکر ہوگی اور ایمان اور عمل صالح ہی ایسی چیز ہے کہ جس پر دخول جنت اور حصول رضا مندی کا دار و مدار ہے ۱۲

ع ۱ / ۲۳

خواص الکلام

سورۂ زلزال غیر استعمالی طشت میں لکھ کر اس کا پانی پینا لقوہ کو فائدہ بخشتا ہے اور اگر کوئی اس کو خواب میں دیکھے تو اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کفار کے قدم اکھاڑ دیگا ۱۲ اعمال دیوبیا۔

فضائل الکلام

سورۂ زلزال۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اس سورت کو ایک بار پڑھ لیگا تو اس کو آدھے قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملیگا ۱۲

روایات الکلام قولہ وَاَخرجت الارض الخ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین اپنے جگر کے ٹکڑے نے کر دے گی چاندی سونے کے ستونوں جیسے ٹکڑے باہر پڑے ہوں گے قاتل کہیگا کہ ہائے میں نے اسی کی خاطر قتل کیا تھا اور قطع رحم کرنیوالا کہے گا ہائے میں نے اسی مال کی غرض سے ایسا کیا تھا اور چور کہے گا کہ افسوس اسی مال کے عشق میں میرا یہ ہاتھ کاٹا گیا تھا پھر ان سے کہا جائیگا اٹھالو جس قدر چاہو مگر کوئی ہاتھ بھی نہ لگائے گا ۱۲ مسلم شریف

أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ

باتیں اپنی بسبب اس کے کہ پروردگار تیرے نے حکم بھیجا اس کو اس دن پھر آویں

خبریں بیان کرے گی اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اس کو یہی حکم ہوگا اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر

النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ

لوگ متفرق تو کہ دکھلائے جاویں عمل اُن کے پس جو کوئی کرے گا برابر

(موقف حساب سے) واپس ہوں گے تاکہ اپنے اعمال (کے ثمرات) کو دیکھ لیں سو جو شخص (دنیا میں)

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

بھنگے کے بھلائی دیکھے گا اس کو اور جو کوئی کرے گا برابر بھنگے کے برائی دیکھے گا اس کو

ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وہی احدی عشرۃ آیۃ

عادیات مکی ہے | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے | درماس میں گیارہ آیتیں ہیں

کلماتہا ۴۰ | شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں | حروفہا ۱۷۰

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرَاتِ

قسم ہے گھوڑوں دوڑنے والوں کی ہانپ کر پھر آگ نکالنے والوں کی پتھر جھاڑ کر پس گاؤں مارنے والوں کی

قسم ہے اُن گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں پھر (پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں پھر صبح کے وقت تاخت وتاراج

صُبْحًا ۝ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ

صبح کے وقت پس اُٹھاتے ہیں ساتھ اس کے غبار کو پس بیچ جا گھستے ہیں اُس وقت جماعت میں تحقیق آدمی

کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اُڑاتے ہیں پھر اس وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں بے شک (کافر) آدمی

لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝ وَإِنَّهُ لِحُبِّ

واسطے رب اپنے کے البتہ ناشکر ہے اور تحقیق وہ اوپر اس بات کے البتہ شاہد ہے اور تحقیق وہ واسطے محبت

اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے (کبھی اول وہلہ میں کبھی بعد تامل) اور وہ مال کی محبت میں

الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝ وَ

مال کے البتہ سخت ہے کیا پس نہیں جانتا جب اُٹھایا جاوے گا جو کچھ بیچ قبروں کے ہے اور

بڑا مضبوط ہے کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں کہ جب زندہ کئے جاویں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں اور

حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝

حاصل کیا جاوے گا جو کچھ بیچ سینوں کے ہے تحقیق پروردگار ان کا ساتھ ان کے اُس دن البتہ خبردار ہے

آشکار ہو جاویگا جو کچھ دلوں میں ہے بے شک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے

سورۃ القارعۃ مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وہی احدی عشرۃ آیۃ

سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی ہے | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے | اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں

کلماتہا ۳۶ | شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں | حروفہا ۱۶۰

الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝

کھڑکھڑانے والی کیا ہے کھڑکنے والی اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو کیا ہے کھڑکنے والی

وہ کھڑکھڑانے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز اور آپ کو معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز

توضیح الکلام

ف ۱ قولہ تحدث اخبارہا الخ مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ جس وقت وہ خیر اور شر باقی رہی ہو ورنہ اگر کفر سے وہ خیر ضائع ہو گئی ہو یا توبہ وایمان سے وہ شر زائل ہو چکا ہو وہ آیت میں داخل ہی نہیں کیونکہ وہ خیر خیر نہ رہی اور وہ شر شر نہیں رہا اور جب حکم کا موقوف علیہ کہ جس پر وہ مرتب تھا نہ رہا تو وہ حکم بھی نہ رہا ۱۲

ع ۸ — ۲۴

ف ۲ قولہ توسطن الخ ان گھوڑوں کے یہ صفات بیان کئے ہیں اُن سے لڑائی کے گھوڑے مراد ہیں جہاد ہو یا غیر جہاد اور عرب کے لوگ چونکہ جنگجو قوم ہے اس لئے انکو اُن قسموں سے بہت مناسبت ہے ان گھوڑوں کا ہانپتے ہوئے دوڑنا ظاہر ہے کہ دوڑنے کے وقت ہانپا کرتے ہیں اور آگ جھاڑنے کی صورت یہ ہے کہ ان کے نعل جو پیروں میں لگے ہوتے ہیں جب پتھریلی زمین پر پڑتے ہیں تو آگ اس سے پیدا ہوتی ہے اور عرب کی اکثر عادت تھی کہ وہ دشمن پر صبح کو دھاوا کیا کرتے تھے تاکہ رات کے وقت جانے میں دشمن کو خبر نہ ہو اور صبح ہوتے ہی حملہ کرنا سہل ہو اور رات کے وقت حملہ کرنے کو بہادری کے خلاف جانتے تھے اور اگرچہ گھوڑے جب چلتے ہیں غبار اُڑاتے ہیں لیکن صبح کے وقت کے ساتھ تخصیص اس طرف اشارہ کرنے کیلئے ہے کہ وہ گھوڑے اس قدر تیزی سے چلتے ہیں کہ ان کی رفتار سے صبح کے وقت بھی جبکہ غبار دبا ہوا ہوتا ہے غبار اڑتا ہے ۱۲

ع ۱۱ — ۲۵

خواص الکلام

سورۂ عادیات۔ اس سورت کو لکھ کر پاس رکھنے سے معاش کی آسانی اور امن وخوف کے لئے نافع ہو ۱۲ سورۂ قارعہ۔ اس کا بکثرت پڑھنا روزی بڑھاتا ہے ۱۲ اور جو شخص سورۂ عادیات کو خواب میں دیکھے اللہ تعالیٰ اس کو کھرے کھرے گھوڑے کام کے عطا فرمائے گا ۱۲ اور جو سورۂ قارعہ کو خواب میں دیکھے خدا تعالیٰ اس کو عبادت اور تقویٰ سے نوازے گا ۱۲ فضائل الکلام۔ سورۂ عادیات۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ سورت نصف قرآن شریف کے برابر ہے ۱۲ کذا قال ابو عبید فی الفضائل ۱۲

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ

جس دن ہو جاویں گے آدمی مانند ٹڈیوں پراگندہ کے اور ہو جاویں گے

جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے اور پہاڑ

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝

پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے پس اس پر جو کوئی کہ بھاری ہو تول اس کی

دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (وجہ تشبیہ متفرق ہو کر اڑ جانا ہے) پھر (وزن اعمال کے بعد) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝

پس وہ بیچ زندگانی خوشش کے ہے اور اس پر جو کوئی کہ ہلکی ہو تول اس کی

وہ تو خاطر خواہ آرام میں ہوگا (یعنی ناجی ہوگا) اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا)

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

پس جائے اس کی ہاویہ ہے اور کیا جانے تو کیا ہے وہ ہاویہ آگ ہے جلتی ہوئی

تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ (ہاویہ) کیا چیز ہے (وہ) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورہ تکاثر مکی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں
کلمے اس کے ۲۸	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حرف اس کے ۱۲۳

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ

غافل کیا تم کو چاہ بہتایت کی نے یہاں تک کہ ملو تم قبروں سے ہرگز نہ یوں البتہ

(دنیاوی ساز و سامان پر) فخر کرنا (جو کہ علامت ہے محبت و طلب کی) تم کو (آخرت سے) غافل کئے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو ہرگز نہیں

تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ

جانو گے تم پھر ہرگز نہ یوں شتاب جانو گے ہرگز نہ یوں کاش کہ جانو تم

تم کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ ہرگز (تمہاری یہ حالت ٹھیک) نہیں بہت جلد معلوم ہو جائیگا ہرگز نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر (دلائل صحیحہ واجب الاتباع سے اس بات کو)

عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

جاننا یقین کا البتہ دیکھو گے تم دوزخ کو پھر البتہ دیکھو گے تم اس کو دیکھنا

جان لیتے واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر (مکرر تاکید کیلئے کہا جاتا ہے)

الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

یقین کا پھر البتہ پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے

واللہ تم لوگ اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ خود یقین ہے پھر (اور بات سنو کہ) اس روز تم سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

سورہ عصر مکی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	اور اس میں تین آیتیں ہیں
کلمے اس کے ۱۴	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حرف اس کے ۶۸

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

قسم ہے عصر کی تحقیق آدمی البتہ بیچ زیاں کے ہے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور

قسم ہے زمانہ کی (جس میں نفع و نقصان واقع ہوتا ہے) کہ انسان (بوجہ تضییع عمر کے) بڑے خسارے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور

خواص الکلام

سورۂ تکاثر بعد نماز عصر پڑھ کر درد سر اور آدھے سر کے درد پر دم کرنا مفید ہے ۱۲ سورۂ عصر مال وغیرہ دفن کرنے کے وقت پڑھنے سے وہ ہر آفت سے محفوظ رہیگا ۱۲

نزول الکلام

سورۂ تکاثر قریش میں دو گروہ تھے ایک بنو عبد مناف جس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، دوسرا بنو سہم جس کا سردار عاص بن وائل تھا ایک دن یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اور ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم تم سے مال اور جتھے دونوں میں زیادہ ہیں غرض شمار ہوئی تو بنو عبد مناف کے لوگ زیادہ نکلے اس وقت بنو سہم بولے کہ ہماری قوم چونکہ بہادر ہے اس لئے ہمیشہ سے میدان جنگ میں رہی اور لڑائیوں میں کام آئی اسلئے انکی بھی شمار ہونی چاہئے چنانچہ قبرستان میں گئے اور زندہ مردہ سب کی مردم شماری ہوئی تو بنو سہم کی شمار بڑھ گئی اللہ پاک نے اس سورت میں انکی اس بیکار حرکت کی برائی فرمائی ۱۲

ع ۱۱ ‏۲۶

سورۂ قولہ والعصر الخ کلاہ بن اسید زمانۂ جاہلیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اٹھا کرتا تھا آخر ان کے ایمان لانے کے بعد ایک بار آیا اور کہنے لگا کہ اے ابوبکر تمہاری عقل کو کیا ہوا کہ تجارت کو مندا کر دیا اور ترقی چھوڑ بیٹھے کس دھن میں پھنس بیٹھے کہ دین بھی کھویا اور دنیا بھی کھوئی پورے خسارہ میں آگئے حضرت صدیق رضہ نے جواب دیا کہ اے بیوقوف جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا غلام بنتا ہے وہ نقصان میں نہیں ہے نقصان میں صرف وہی ہے جس نے آخرت کی فکر نہ کی اور دنیا کی ترقی ہی کو اپنا مقصد جانکر اسی میں اپنا سارا وقت کھپا مارا ۱۲

ع ۸ ‏۲۷

ربط الکلام سورۂ تکاثر۔ اس سورت میں آخرت سے غافل ہو جانے کی برائی اور اس کو ترک کرنا مذکور ہے اور غفلت آخرت و ترک کرنا بھی اصول میں سے ایک جزئی ہے جن کا ذکر سورۂ ضحیٰ میں گذرا ۱۲ سورۂ والعصر اس سورت میں اُن اصول میں سے ایک جزئی عمر ضائع کرنے سے اپنے آپ کو بچانا اور اس کو طاعت اور عبادت میں صرف کرنا اسکا مذکور ہے ۱۲

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

کام کئے اچھے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ حق کے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ صبر کے

انھوں نے اچھے کام کئے اگر یہ کمال ہو اور ایکدوسرے کو (اعتقاد) حق (پر قائم رہنے) کی فہمایش کرتے رہے اور ایکدوسرے کو (اعمال کی) پابندی کی فہمایش کرتے رہے

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَھِیَ تِسْعُ اٰیٰتٍ

سورہ ہمزہ مکی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	اور اس میں نو آیتیں ہیں
کلماتہا ۳۳	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۱۳۵

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ ۝ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۝

وائے ہے واسطے ہر عیب کرنے والے غیبت کرنیوالے کے جس نے اکٹھا کیا مال اور گنتا کیا اس کو

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کیلئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو اور رو در رو طعنہ دینے والا ہو جو (غایت حرص سے) مال جمع کرتا ہو اور (غایت حب کی وجہ سے)

یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ ۝ کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی

جانتا ہے یہ کہ مال اس کا ہمیشہ رکھے گا اس کو ہرگز نہیں یوں البتہ ڈالا جاوے گا بیچ

وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہیگا ہرگز نہیں (رہیگا پھر آگے اس دل کی تفسیر ہے کہ) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائیگا جسمیں جو کچھ

الْحُطَمَۃِ ۝ۖ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَۃُ ۝ؕ نَارُ اللّٰهِ

حطمہ کے اور کیا جانے تو کیا ہے حطمہ آگ ہے اللہ کی

پڑے وہ اس کو توڑ پھوڑ دے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑ پھوڑ نے والی آگ کیسی ہے وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے)

الْمُوْقَدَۃُ ۝ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَۃِ ۝ؕ اِنَّھَا

سلگائی ہوئی وہ جو چڑھتی آتی ہے اوپر دلوں کے تحقیق وہ

سلگائی گئی ہے جو (کہ بدن کو لگتے ہی) دلوں تک جا پہنچے گی (اور) وہ (آگ) ان پر

عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ ۝ۙ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ۝

اوپر ان کے دروازے بند کی ہوئی ہے بیچ ستونوں لمبے ہوؤں کے

بند کر دی جاوے گی (اس طرح سے کہ وہ لوگ آگ کے) بڑے لمبے لمبے ستونوں میں (گھرے ہوں گے)

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَھِیَ خَمْسُ اٰیٰتٍ

سورہ فیل مکی ہے	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اور اس میں پانچ آیتیں ہیں
کلماتہا ۲۳	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۹۵

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ؕ اَلَمْ یَجْعَلْ

کیا نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھیوں والوں کے کیا نہ کر دیا

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا کیا اُن کی

کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝

مکر اُن کا بیچ گمراہی کے اور بھیجے اوپر ان کے پرند جانور جماعت جماعت

تدبیر کو (جو کہ ویرانی کعبہ کے بارے میں تھی) سرتاپا غلط نہیں کر دیا اور اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے

تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝ۙ فَجَعَلَھُمْ

پھینکتے تھے پتھر سے کنکر کے پس کر دیا ان کو

جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے ان کو

روایات الکلام

۱ ؎ قولہ ہمزۃ لمزۃ الخ عقبہ بن عامر نے رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نجات کا راستہ کیا ہے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان بند کرا اور گھر میں بیٹھ اور اپنے گناہوں پر رو یا کر ۱۲ (ترمذی وغیرہ) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا کہ جس سے اسکو رنج ہو غیبت ہے خواہ وہ بات دراصل صحیح ہو کیونکہ اگر صحیح نہ ہو تو وہ بہتان ہے۔ (مسلم شریف)

۵۲ ؎ قولہ نار اللہ الموقدۃ الخ حدیث شریف میں ہے کہ اس آگ کو ایک ہزار سال تک دھونکا گیا تو وہ سرخ ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک دھونکا گیا تو سپید ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک دھونکا گیا تو سیاہ ہو گئی چنانچہ اب سیاہ ظلمت ناک ہے ۱۲

خواص الکلام سورۃ فیل

مقابلہ دشمن کے وقت پڑھنے سے اس پر بفضلہ تعالیٰ غلبہ حاصل ہو ۱۲ اور اگر اس سورت کو کسی ٹھیکری پر لکھ کر کسی مکان وغیرہ میں دفن کر دیا جائے تو جب تک وہ ٹھیکری اس جگہ رہے برابر اس جگہ پتھراؤ ہوتا رہے بہت دفعہ کا مجرب ہے ۱۲ دیربی واعمال

نزول الکلام سورۃ فیل

اس کے نزول کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ شاہ حبشہ کی طرف سے یمن میں ایک حاکم ابرہہ نامی مقرر تھا اور اس نے عیسائی ہونے کی وجہ سے ایک گرجا بنا کر اعلان کر دیا کہ کعبہ میں حج کے لئے جانے کے عوض یہاں آیا کریں قریش کو یہ بہت ناگوار ہوا کسی نے اسکے قریب آگ جلائی تھی وہ آگ گرجے میں لگ گئی اور سب کچھ راکھ ہو گیا ابرہہ نہایت غضبناک ہو کر کعبہ کو ڈھانے چلا فوج میں ہاتھی بھی تھے جب طائف کے راستہ میں مقام مغمس پر پہونچا تو عبدالمطلب کے پاس جو اس وقت رئیس مکہ تھے یہ خبر آدمی کے ذریعہ بھیجی کہ ہم کسی سے لڑنے نہیں آیا ہوں البتہ کعبہ کو ڈھاؤں گا جو اس میں میری مزاحمت کریگا اس سے ضرور لڑوں گا حضرت کے دادا عبدالمطلب نے جواب میں کہلا بھیجا کہ جس کا وہ گھر ہے خود ہی اپنے گھر کی حفاظت کرے گا پھر عبدالمطلب کو اس نے اپنے پاس بلوایا بھی تو یہی زبانی انھوں نے کہدیا عبدالمطلب سب قریش کو لے جا کر پہاڑوں میں جا چھپے تاکہ بقیہ آئندہ

ع ۳ / ۲۸ — ع ۹ / ۲۹

كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝

مانند بھُس کھائے ہوئے کے
کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کر دیا

سُورَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ — وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ

سورہ قریش مکی ہے اور اس میں چار آیتیں ہیں
کلماتہا ۱۷ حروفہا ۶۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

لِإِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ إِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝

واسطے الفت دلانے قریش کے واسطے الفت دلانے ان کے کے آنے ہیں بیچ سفر جاڑے کے اور گرمی کے
چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْ أَطْعَمَهُمْ

پس چاہیے کہ عبادت کریں پروردگار اس گھر کے کو جس نے کھلایا ان کو
تو (اس نعمت کے شکریہ میں) ان کو چاہیے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو

مِّنْ جُوْعٍ ۥ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

بھوک سے اور امن دیا ان کو ڈر سے
بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے ان کو امن دیا

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

سورہ ماعون مکی ہے | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے | اور اس میں سات آیتیں ہیں
کلماتہا ۲۵ | شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں | حروفہا ۱۱۵

أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ

کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے دن جزا کو پس یہ وہ شخص ہے
کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے سو (اگر آپ اس شخص کا حال سننا چاہیں تو سنئے کہ) وہ

الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ

جو دھکے دیتا ہے یتیم کو اور نہیں رغبت دلاتا اوپر کھانا دینے
وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی)

الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ

فقیر کے پس وائے ہے واسطے ان نماز پڑھنے والوں کے وہ جو
ترغیب نہیں دیتا سو (اس سے ثابت ہوا کہ) ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو

عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝

نماز اپنی سے بے خبر ہیں وہ جو دکھلاتے ہیں لوگوں کو
اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں) جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریاکاری کرتے ہیں

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

اور منع کرتے ہیں برتنے کی چیز کو
اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے

بقیہ ص ۸۳۹ لشکر کے شر سے محفوظ رہیں اور ابرہہ وہاں سے مکہ کی طرف چلا اور جب وادی محسّر میں جو مزدلفہ کے قریب ہے پہونچا سمندر کی طرف سے کچھ سبز اور زرد رنگ کے پرندے کبوتر سے کچھ چھوٹے آئے اور ان کے پنجوں اور چونچوں میں مسور اور چنے کے برابر کنکریاں تھیں اور لشکر پر چھوڑنا شروع کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ گولی کی طرح لگتی تھی کچھ تو اس سے ہلاک ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے یہ واقعہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارک سے پچاس دن پہلے ہوا ۱۲ اسوۃ المعانی ومعالم وغیرہما۔

صفحہ ہذا

ع ۱ ۲ ۳۱

خواص الکلام

سورہ قریش کھانے پر دم کر کے کھانے سے ہر قسم کے ضرر و تخمہ وغیرہ سے محفوظ رہے اور درد گردہ کو بھی یہ نافع ہے ۱۲ اور خوف اعداء سے محفوظ رہنے کے لئے اوّل و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہزار مرتبہ سورہ قریش کا پڑھنا مجرب ہے۔ اور جو اس کو خواب میں دیکھے وہ مسکینوں کو کھانا کھلاوے اور مسلمانوں کے دلوں کو اسکے ہاتھوں سے جوڑے اور متفق کرے ۱۲

نزول الکلام

سورہ ماعون عاص بن وائل یا ولید بن مغیرہ یا عمر بن عائذ یا ابو جہل کے بارہ میں نازل ہوئی جو منکر قیامت ہونے کے علاوہ بخیل اور مال کے اس قدر حریص تھے کہ جہاں کسی مالدار کو بیمار ہوتے سنا تو اُس کے پاس پہونچے اور اسکے مرنے پر افسوس اور پس ماندوں کی حالت پر حسرت کرتے پھر شیریں کلامی سے کہتے کہ مال اور اولاد کو میرے حوالہ کر دو تمہارے ان یتیم بچوں کی کفایت کریں گے اور جب قبضہ میں لے آتے تو بچوں کو دھکے دیکر نکالدیتے ایکدفعہ ایک یتیم بچہ ابو جہل کے اسی ظلم سے روتا ہوا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے تشریف لا کر ابو جہل کو سمجھایا اور خدا کے عذاب سے ڈرایا وہ منکر قیامت اور رسالت دونوں کا انکار کرنے لگا اُس پر آدھی سورت تو ان مشرکوں کی رد میں اور آدھی منافقوں کے بارہ میں اُتری ۱۲

ع ۱ ۷ ۳۲

خواص الکلام اور اس سورت کے خواص میں سے یہ ہے کہ اگر استعمالی چیزوں پر یہ سورت پڑھ کر دم کر دی جائے تو وہ چیزیں محفوظ رہیں ۱۲

سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر مکہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے — اسمیں ۳ آیتیں ہیں

کلما تہا ۱۰ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروفہا ۴۲

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

تحقیق دی ہم نے تجھ کو کوثر پس نماز پڑھ واسطے پروردگار اپنے کے اور قربانی کر

بیشک ہمنے آپکو کوثر (ایک حوض کا نام ہے اور ہر خیر کثیر بھی اس میں داخل ہے) عطا فرمائی ہے سو ان نعمتوں کے شکریہ میں آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

کہ تحقیق دشمن تیرا وہی ہے بے نسل

بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے

سُورَةُ الْكٰفِرُونَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — اسمیں ۶ آیتیں ہیں

کلما تہا ۲۶ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروفہا ۹۹

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ۝ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝

کہہ اے کافرو نہیں عبادت کرتا میں اُس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم

آپ (ان کافروں سے) کہدیجئے کہ اے کافرو (میرا اور تمہارا طریقہ متحد نہیں ہو سکتا اور) نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں

وَلَآ أَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝ وَلَآ أَنَا عَابِدٌ

اور نہیں تم عبادت کرنے والے اُس چیز کی کہ عبادت کرتا ہوں میں اور نہیں میں عبادت کرنے والا

اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ (آئندہ استقبال میں) میں تمہارے معبودوں کی

مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ أَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝

اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم اور نہیں تم عبادت کرنے والے اس چیز کو کہ عبادت کرتا ہوں میں

پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کروگے

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

واسطے تمہارے دین تمہارا اور واسطے میرے دین میرا

تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا

سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ نصر مدینہ میں نازل ہوئی — شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے — اسمیں ۳ آیتیں ہیں

کلما تہا ۱۹ — شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں — حروفہا ۸۱

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ

جب آوے مدد خدا کی اور فتح مکہ اور دیکھے تو لوگوں کو

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح (مع اپنے آثار کے) آپہنچے (یعنی واقع ہو جائے) اور آثار جو اس پر متفرع ہونیوالے ہیں یہ ہیں کہ) آپ

يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

داخل ہوتے ہیں بیچ دین اللہ کے فوج فوج پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف

لوگوں کو اللہ کے دین (یعنی اسلام) میں جوق جوق داخل ہوتا ہوا دیکھ لیں تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے

خواص الکلام

سورۂ کوثر جمعہ کی رات میں ایک ہزار مرتبہ اسکو پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو خواب میں حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو اور اگر کوئی اس سورت کو خواب میں پڑھتا ہوا دیکھے تو دونوں جہان میں کثرت خیر اس کو نصیب ہو ۱۲ اگر کوئی شخص اس سورت کو لکھکر اپنے لٹکالے تو جب تک لٹکا رہے اُسوقت تک دشمنوں سے محفوظ رہے بلکہ اُن پر غالب ہو اور کوئی گزند نہ پہونچے ۱۲

ع ۳ — ۳۳

سورۂ کافرون اس کو صبح و شام پڑھنے سے شرک اور شک اور فساد عقیدہ سے محفوظ رہے اور جو اس کو خواب میں دیکھے اس کو کفار سے جہاد کی توفیق حاصل ہو ۱۲

سورۂ نصر اگر یہ سورت رانگ پر کھود کر جال میں لگادی جائے تو اس جال میں مچھلیاں بہت پھنسیں اور جو کوئی اس کو خواب میں دیکھے اللہ تعالیٰ اسکو اس کے دشمنوں پر غالب کرے اور اس کو خواب میں دیکھنا دلیل ہے وفات کی. علامہ ابن سیرینؒ سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو سورۂ نصر پڑھتے دیکھا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ تو جلدی وصیت کر تیری موت قریب آگئی کیونکہ یہ اخیر سورت ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ۱۲ مجربات دیربی درد یا ابن سیرین

ع ۶ — ۳۴

نزول الکلام

سورۂ کوثر از: رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے صاحبزادے حضرت قاسمؓ کا انتقال مکہ معظمہ میں ہو گیا تو عاص ابن وائل سہمی نے اور اس کے ساتھ دوسرے مشرکوں نے یہ کہا کہ آپ کی نسل منقطع ہو گئی پس آپ نعوذ باللہ ابتر یعنی بے نام و نشان ہیں یعنی یہ سب جھگڑا بکھیڑا ان کی زندگی ہی تک ہے ان کے بعد معاملہ صاف ہے اس پر تسلی کے لئے یہ آیتیں اُتریں ۱۲ در منثور **سورۂ کافرون** الخ ایک مرتبہ چند رئیس کافروں نے آپ سے عرض کیا کہ آئیے ہمارے معبودوں کی آپ عبادت کیا کیجئے اور آپ کے معبود کی ہم کیا کریں. ہم تمہارے دین سے فائدہ اُٹھائیں اور تم ہمارے دین سے اُس پر یہ سورت نازل ہوئی ۱۲ در منثور

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے تحقیق وہ ہے پھر آنے والا
اور اس سے استغفار کی درخواست کیجیے وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

سورۂ لہب مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں ۵ آیتیں ہیں
کلماتہا ۲۴	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۸۱

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَ

ہلاک ہوجیو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ نہ کفایت کیا اُس کو مال اُس کے نے اور
ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہوجائے نہ اُس کا مال اُس کے کام آیا اور

مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ

جو کچھ کمایا تھا شتاب داخل ہوگا آگ شعلہ والی میں اور جورو اس کی
نہ اُسکی کمائی (مال سے مراد سرمایہ اور ماکسب سے مراد اس کا نفع اور ساخرت میں) عنقریب امر نیکے متصل ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا وہ بھی اور

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ ۝

اُٹھانے والی لکڑیوں کی بیچ گردن اُس کی کے رسی ہے پوست کھجور کی سے
جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے (مراد خاردار لکڑیاں ہیں جن کا شان نزول میں ذکر ہے) دوزخ میں پہنچکر اس کے گلے میں ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے	اسمیں ۴ آیتیں ہیں
کلماتہا ۱۷	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۴۹

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝

کہہ اے محمدؐ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اُس نے
آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ اپنے کمال ذات وصفات میں ایک ہے اللہ ایسا بے نیاز ہے (کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اسکے سب محتاج ہیں)

وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اس کے برابری کرنے والا کوئی
اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے

سُورَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

سورۂ فلق مکہ میں نازل ہوئی	شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے	اسمیں ۵ آیتیں ہیں
کلماتہا ۲۳	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں	حروفہا ۷۳

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار صبح کے برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کیا ہے اور
آپ (ایسے استعاذہ کیلئے) کہئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور (بالخصوص)

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ

برائی اندھیرا کرنے والی کی سے جس وقت چھپ جاوے اور برائی پھونکنے والیوں کی سے
اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آجاوے (اور شب میں شرور کا احتمال ظاہر ہے) اور (بالخصوص گنڈے کی) گرہوں پر

خواص الکلام

سورۂ لہب۔ اگر درد کی جگہ لکھ کر باندھ دی جائے تو درد گھٹ جائے اور انجام بخیریت ہو ۱۲ اور اگر کوئی اس کو خواب میں دیکھے اس کی آرزو پوری ہو اور اس کا نام بلند اور اس کی توحید قوی اور اس کی عیال کم اور اس کا عیش عمدہ ہو ۱۲

سورۂ اخلاص۔ اس کی فضیلت کے بارہ میں یہ حدیث مشہور ہے کہ جس نے اسکو ایک دفعہ پڑھا اس کو تہائی قرآن کا ثواب ملے گا ۱۲ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت کے اندر قل یا اور دوسری میں قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے ۱۲ اور جو شخص اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت دس بار اس سورت قل یا کو پڑھکر اللہ تعالے سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو وہ حاجت حکم الٰہی سے پوری ہو ۱۲ اور اگر تنہائی میں وضو کر کے دو رکعت پڑھکر ایک ہزار مرتبہ قل یا الخ پڑھے اور ہر بار سو کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا کرے اللھم انی سلطت روحانیۃ ھذہ السورۃ حارہا اذ یاتیہا علی روح کذا او کذا الظالم الذی یعود تو اللہ تعالی اس دشمن کو فوراً ہلاک کر دیگا لہذا دیکھ بھال کر محض اسی شخص کے لئے پڑھے جو ہلاک کرنے کے لائق یعنی شرعاً اس کا قتل روا ہو ۱۲ اور بعض علماء نے بیان کیا کہ جو شخص سورۂ اخلاص مغرب اور عشاء کے درمیان ایک ہزار بار پڑھے خدا تعالے سے اپنے مطلب کی دعا کرے تو انشاء اللہ تعالی وہ مطلب حاصل ہو ۱۲

سورۂ فلق اور سورۂ ناس جو شخص کسی ظالم جابر کے پاس جانے کے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھ لے تو خدا تعالی اس ظالم کی شر سے کفایت کرے اور ان دونوں سورتوں میں بے شمار منافع ہیں ۱۲ اگر یہ دونوں سورتیں لکھ کر بچے کے گلے میں لٹکا دیں تو وہ جنات اور زہریلے جانوروں سے محفوظ رہے ۱۲ مجربات دیربی آور جو شخص سورۂ اخلاص کو خواب میں دیکھے اس کو توبہ نصیب ہو اور اس کی اولاد زندہ نہ رہے اور بعض علماء کا قول ہے کہ اس کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ حق تعالی کا یوا موحد ہے بقیہ آئندہ

ع ۱ / ۳ / ۳۵ وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۱ / ۵ / ۳۶

ع ۱ / ۴ / ۳۷

فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

بیچ گرہوں کے | اور برائی حسد کرنے والے کی سے جب حسد کرے

پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

سورۂ ناس مدینہ میں نازل ہوئی | شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے | اسمیں ۶ آیتیں ہیں

کلمات ۲۰ | شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں | حروف ۸۱

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَٰهِ

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے | بادشاہ لوگوں کے | معبود

آپ کہئے (جس طرح کہ فلق میں گذرا) کہ میں آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی

النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي

لوگوں کے | برائی وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی سے | وہ جو

پناہ لیتا ہوں | وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے | جو

يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

وسوسہ ڈالتا ہے | بیچ | سینے | لوگوں کے | جنوں میں سے | اور آدمیوں میں سے

لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسے ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی (ہو)

تمت بالخیر

دعائے ختم قرآن

اللَّهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِي فِي قَبْرِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

اے خدا میری قبر میں میری پریشانی کو دور فرما اور قرآن عظیم کے وسیلے سے مجھ پر رحم فرما

وَاجْعَلْهُ لِي إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى وَرَحْمَةً اللَّهُمَّ ذَكِّرْنِي مِنْهُ مَا

اور قرآن کو میرے لیے پیشوا۔ باعث نور۔ اور سبب ہدایت اور رحمت بنا اور قرآن میں جو کچھ میں بھول گیا ہوں

نَسِيتُ وَعَلِّمْنِي مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ

یاد دلا | اور جو کچھ قرآن میں سے میں نہیں جانتا وہ سکھلادے اور رات دن مجھے اسکی تلاوت نصیب کر

وَآنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِي حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

اور (دنیا و آخرت میں) اسکو میرے لیے دلیل بنا اے عالم کے پرورش کرنے والے میری یہ دعا قبول فرما آمین

مولانا یعقوب چرخی سے منقول ہے کہ صحابہ کبار قرآن مجید کی تلاوت کے بعد ہر روز اس درود کی مواظبت رکھتے تھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ بِعَدَدِ مَا فِي جَمِيعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا

اے خدا او محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور انکے اہل بیت اور تمام صحابہ پر اس قدر رحمت نازل فرما جس قدر قرآن شریف کے حروف

حَرْفًا وَبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ أَلْفًا أَلْفًا

ہیں اور ہر ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار رحمت نازل فرما

بقیہ صہ ۸۴۲

اور خدا تعالیٰ اس کو ایسا ولد عطا فرمائے کہ اسکے گھر والے جب تک سب دفن نہ ہولیں اسوقت تک اس کا انتقال نہو اور وہ اس وقت مرے کہ جب بالکل اکیلا رہ جائے ۱۲ اور سورۂ فلق کو خواب میں دیکھنے والا برائیوں سے محفوظ رہے اور سورۂ ناس کو خواب میں دیکھنے والا بلاؤں سے امن میں رہے اور شیطانوں سے محفوظ ۱۲

ع ۵ / ۳۸

نزول الکلام صہ ۸۴۲

سورۂ لہب۔ جب آیت وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ تک الخ نازل ہوئی اور آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر پکار کر سب کو جمع کیا اور اسلام کی دعوت دی تو عبد المطلب کے بیٹے ابولہب نے گستاخی سے یہ کلمہ کہا کہ تو برباد ہوجائے کیا ہم کو اسی بات کے لئے جمع کیا تھا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور سورہ کو ترکیطرح اس میں بھی خدا تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا اور اسی ابولہب کی بیوی خاردار لکڑیاں جمع کرکے لاتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں بچھادیتی اس سورت میں اس کی بھی مذمت ہے (در منثور)

ع ۶ / ۳۹

سورۂ اخلاص ایک بار مشرکوں نے کہا کہ اے محمد اپنے رب کا وصف اور نسبت بیان کیجئے اس پر یہ سورت اتری ۱۲ (در منثور)

سورۂ فلق و سورۂ ناس ان دونوں سورتوں کا سبب نزول یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر لبید یہودی اور اس کی لڑکیوں نے جادو کر دیا تھا جس سے آپ کو مرض کی سی حالت عارض ہوگئی آپنے حق تعالیٰ سے دعا کی اس پر یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں، ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں آپ کو یہ بھی بتلادیا کہ آپ کے بال کنگھی کے دندانوں میں تانت کے ٹکڑے سے گیارہ گرہیں لگا کر جادو کیا ہے اور کھجور کے غلاف میں لپیٹ کر چاہ ذروان میں پتھر کے نیچے دبا دیا ہے چنانچہ اسی کنوئیں سے یہ سب چیزیں نکلوائیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفا ہوئی ۱۲ صفحہ ہذا توضیح الکلام

قولہ من شر الوسواس الخناس سے وہ وسوسہ مراد ہے جو گناہ کا سبب ہوجاوے اور ظاہر ہے کہ ایسا وسوسہ دین میں ضرر رساں ہے اور اگر غور کیا جاوے تو اس سورت کے مضامین

حمد و سپاس بے حد و قیاس اُس خالق کائنات کو زیبا ہے جس نے لفظ کن سے ہزدہ ہزار عالم کو خلق فرمایا۔ اور اپنی بے شمار نعمتیں مخلوق کو بے مانگے عطا فرمائیں اور درود و سلام و درود اس محبوب رب العالمین پر جو خواجہ کائنات اور احمد مختار ہے۔ اما بعد ان ایام فرخندہ فرجام میں بتوفیق الٰہی جیسا دل چاہتا تھا یہ نسخۂ کیمیا یعنی کلام معجز نظام حضرت باری تعالیٰ جو تمام عالم کے لیے نصیحت، باعث خیر و برکت، مشعل راہ ہدایت، منبع علم و حکمت، جزر جان و ایمان اور وسیلۂ نجات دارین ہے۔ حسب فرمائش جناب ابناء حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب نمبر ۸۵ و ۲۰ خلاصی ٹولہ کلکتہ ۱۲ ۔ بماہ شعبان المعظم ۱۳۷۳ سنہ ہجری مطبع مجیدی کانپور میں باہتمام نیازمند حاجی محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الواہب۔ پہلی بار زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر مقبول ہر خاص و عام ہوا۔ اس قرآن پاک مترجم (بدو ترجمہ) کی کتابت ہندوستان کے مشہور نساخ جناب مولوی اشتیاق احمد صاحب دیوبندی نے بڑی جانفشانی سے کی ہے۔ قلم نہایت روشن اور جلی اور ہر حرف موتیوں کی طرح خوشنما ہے۔ صحت جن علمائے کرام نے امکانی سعی سے بکمال عرق ریزی فرمائی ہے اُنکے اسمائے گرامی بصورت مُہر درج ہیں، طباعت بھی ماہرین فن کی زیر نگرانی دیدہ زیب ہوئی ہے۔ غرضکہ اس دُر بے بہا کی کتابت، طباعت اور صحت وغیرہ پر بے دریغ روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کارپردازان مطبع کی اس دینی خدمت کو شرف قبول عطا فرمائیں اور مسلمانوں کو قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخشیں۔ آمین۔ صحت کے تمام امکانی مساعی اور احتیاطوں کے باوجود اگر کسی صاحب کو کوئی غلطی نظر آجائے تو وہ فوراً اہل مطبع کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ طباعت میں اُسکی درستگی کی جا سکے۔ آخر میں گزارش ہے کہ اگر آپ کو مطبع ہٰذا کی یہ دینی خدمت پسند آئے تو زائد سے زائد خریدار اپنی معرفت اِس قرآن مجید مترجم (بدو ترجمہ) کے لیے فراہم کرنیکی کوشش فرمائیں تاکہ آپ بھی ثواب میں داخل ہوں و اہل مطبع کی بھی ہمت افزائی ہو اور وہ آئندہ قرآن پاک کی بہتر سے بہتر اشاعت پیش خدمت کر سکیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ۔

اُن علماء کرام کے اسماء گرامی جنھوں نے قرآن مجید کی صحت کی ہے اور اُن حضرات کے نام جنھوں نے اِسکی خدمت کی ہے

این سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ مطبع مجیدی کانپور عرصۂ دراز سے ایمانداری اور خوش انتظامی کے ساتھ علوم دینی و دنیاوی و قرآن پاک کی نشر و اشاعت میں مصروف ہے۔ گزشتہ نصف صدی میں لاکھوں قرآن مجید اور علمی، مذہبی، تاریخی اور ادبی کتابیں عربی، فارسی، اُردو زبانوں میں عمدہ اور صحیح شائع کرکے مطبع ہٰذا نے جو علمی خدمت انجام دی ہے اور اِسوقت بھی بفضلہ تعالیٰ جس خدمت میں مصروف ہے وہ یقیناً مسلمانوں کیلئے باعث فخر ہے۔ دعا کیجیے کہ حق تعالیٰ مطبع مجیدی کو دین متین کی خدمت کرنے کی بیش از بیش توفیق دیں اور مطبوعات مجیدی کو خلعت مقبولیت سے برابر سرفراز فرماتے رہیں۔ آمین آپ سے استدعا ہے کہ ہمیشہ کتابی ضرورت پر "مطبع مجیدی کانپور" یا اُسکی شاخ "حاجی محمد سعید تاجر کتب نمبر ۸۵ و ۲۰ ویلسلی اسٹریٹ (خلاصی ٹولہ) کلکتہ ۱۳" کو یاد فرماتے رہیں اور اسطرح کارکنان کتب خانہ کی ہمت افزائی کرکے ان کو خدمت اور شکرگزاری کا موقع دیں۔

قیمت میں ہر ممکن رعایت برتی جاتی ہے تعمیل فرمائش جلد کیجاتی ہے۔ معاملہ کی صفائی اور سچائی کیلئے لاکھوں صاحبانِ معاملہ گواہ ہیں۔ فہرست کتب مفت ملتی ہے

خادم العلماء والمشائخ:۔ منیجر مطبع مجیدی۔ پٹکاپور، کانپور

021-32638114 E-mail h m said company @yahoo .com

ایچ ایم سعید
کمپنی ناشران و تاجران
کتب خانہ ایجوکیشنل
ادب منزل پاکستان چوک
کراچی
E-mail h m said
company @yahoo .com
ph 021-32638114